الجمعیۃ

Al-Jamiat

01 Jan 1934
To
28 Dec 1934

عرضِ مرتّب

راقم مشہود مفتی کا تعلق مفتی محمد نعیم لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خانوادے سے ہے۔ راقم کے دادا مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ قدیم نامور علمائے لدھیانہ کے خاندان کے فرد تھے۔ آپ کے والد مولانا عبداللہ لدھیانویؒ نے قادیانیوں کے خلاف کفر کا اولین فتویٰ دیا تھا، آپ کے دادا مولانا عبدالقادر لدھیانویؒ اور تایا مولانا سیف الرحمٰن لدھیانویؒ 1857ء کی جنگِ آزادی میں فتویٰ دینے والے 34 علماء میں سرِفہرست تھے۔ یہ فتویٰ آزادی "صادق اخبار 1857ء میں شائع ہو چکا ہے۔

مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ تقسیم ہند سے پہلے جمعیت علمائے ہند کے نائب صدر اور ناظم بھی رہے۔ آپ ہندوستان میں متحدہ پنجاب کے مفتی اعظم بھی تھے۔ آپ شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور جمعیت علمائے ہند کے سابق نائب صدر تھے۔

راقم کو اپنے دادا مرحوم سے متعلق تاریخی ریکارڈ درکار تھا، اسی سلسلہ میں "الجمعیۃ" کے پرانے شمارے تلاش کیے لیکن ہندوستان میں وہ شمارے نہ مل سکے۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ مفتی اعظم ہندوستان مفتی کفایت اللہ دہلویؒ کے صاحبزادے مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن دہلویؒ نے انتہائی محنت سے "الجمعیۃ" کے تمام اخبار اس نیت سے اکٹھے کیے تھے کہ وہ اپنے والد مفتی کفایت اللہ دہلویؒ کے فتاویٰ کو مرتب کر سکیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی زندگی میں وہ فتاویٰ مرتب بھی کیے جو "کفایت المفتی" کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ اپنے کام کی تکمیل کے بعد انہوں نے "الجمعیۃ" اخبار کو جمعیۃ علمائے ہند کے دفتر اور دہلی ہندوستان کے ایک اسلامی ادارہ میں محفوظ کرنے کے لیے بھیج دیا۔ جمعیت علمائے ہند کے موجودہ صدر مولانا سید ارشد مدنی صاحب انگلینڈ تشریف لائے تو ان سے ملاقات کے دوران یہ افسوس ناک انکشاف ہوا کہ ان کے پاس موجود "الجمعیۃ" کے اخبارات کو دیمک لگ گئی ہے۔ اس انتہاء درجہ کی لاپرواہی سے الجمعیۃ کے اس اہم ترین ریکارڈ کے ضائع ہونے پر انتہائی افسوس ہوا۔

دوسرا ریکارڈ جو دہلی کے کسی اسلامی ادارے میں موجود تھا اس کے حصول کے لیے اس ادارے سے رابطے کی کوشش کی گئی لیکن کوشش کے باوجود رابطہ نہ ہو سکا۔

اس تمہید کا ایک مقصد مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن دہلویؒ (صاحبزادہ مفتی اعظم ہندوستان مفتی کفایت اللہ دہلویؒ صدر جمعیت علمائے ہند) کی کتاب "جمعیت علمائے ہند پر تاریخی تبصرہ" کے مطالعہ کی تاکید کرنا بھی ہے جس میں انہوں نے اپنے دور میں جمعیت علمائے ہند کی زبوں حالی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ تاریخی حوالہ کے طور پر درج کر

رہا ہوں کہ آج جمعیت علماء ہند دو حصوں میں تقسیم ہوگئی ہے، ایک کے صدر مولانا سید حسین احمد مدنی کے بیٹے مولانا سید ارشد مدنی ہیں اور دوسرے حصہ کے صدر شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی کے پوتے مولانا محمود مدنی ہیں۔ مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن واصف دہلویؒ نے اپنی اس کتاب میں اس اہم بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ دینی جماعتوں میں موروثیت ان جماعتوں کے دینی مقاصد کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے۔

اسی اثنا میں کیمبرج یونیورسٹی برطانیہ کی لائبریری کے شعبہ Centre of South Asian Studies کے Archivist جناب پروفیسر ڈاکٹر Kevin Greenbank سے رابطہ ہوا جو Wolfson یونیورسٹی کے وائس پریذیڈنٹ بھی ہیں۔ ان سے معلوم ہوا کہ "الجمعیۃ" کے کچھ سالوں کا ریکارڈ یہاں دستیاب ہے جو نہرو یونیورسٹی انڈیا سے یہاں لایا گیا تھا۔ یہ ریکارڈ پرانی Reels میں موجود تھا جس سے لائبریری میں موجود خصوصی ڈیوائس کے ذریعے ہی استفادہ کیا جاسکتا تھا۔ چونکہ میں اپنی علالت کے باعث لائبریری جانے سے قاصر تھا اس لیے میں نے ان سے ان فائلوں کا عکس فراہم کرنے کی درخواست کی جوانہوں نے خندہ پیشانی سے قبول کرلی اور اپنی بیٹی کی ذمہ داری لگائی کہ وہ ان Reels کی فائلوں کو یکجا کر کے مرتب کریں۔ چنانچہ ان کے تعاون سے مئی 1926ء سے اپریل 1950ء تک کا ڈیٹا حاصل ہوسکا جن میں چند درمیانی سالوں / مہینوں کا ریکارڈ موجود نہیں ہے۔ اگرچہ یہ مکمل ریکارڈ نہیں ہے لیکن نہایت مفید اور مستند تاریخی ریکارڈ ہے۔

مجھے اس میں سے جو تاریخی معلومات درکار تھیں وہ تو میں اپنی کتاب "مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ اور اکابرین جمعیت علمائے ہند" میں جمع کرچکا ہوں لیکن چونکہ یہ ایک تاریخی دستاویز ہے جس سے بہت سی چیزوں کے متعلق درست ریکارڈ حاصل کیا جاسکتا ہے اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ سال کی ترتیب سے ان Reels کو مرتب کر کے شائع کردیا جائے تاکہ ہر شخص ان سے استفادہ کرسکے۔ اس کی ترتیب اور انٹرنیٹ پر محفوظ کرنے میں محترم جناب مولوی عبید الرحمٰن صاحب فاضل جامعہ دار العلوم کراچی نے تعاون کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ راقم کے لیے اور راقم کے والدین، تمام اعزہ واقرباء بالخصوص راقم کے اکابرین علمائے لدھیانہ کے لیے دعائے مغفرت فرمادیں۔ جزاکم اللہ خیرا

مشہود مفتی

ابن نعیم بن مولانا محمد نعیم لدھیانویؒ

مطلوبہ صفحہ پر پہنچنے کے لیے کلک کریں

☜ جنوری 1934	☜ فروری 1934
☜ مارچ 1934	☜ اپریل 1934
☜ مئی 1934	☜ جون 1934
☜ جولائی 1934	☜ اگست 1934
☜ ستمبر 1934	☜ اکتوبر 1934
☜ نومبر 1934	☜ دسمبر 1934

تارکا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۸۹۳

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے)   معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی۔ یوم دوشنبہ ۱۴ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۲ ہجری مطابق یکم جنوری سنہ ۱۹۳۴ء | نمبر ۱

معاصرین کے افکار و آراء

فرقہ وارانہ سمجھوتہ

لکھنؤ میں آل انڈیا مسلم پارلیمنٹری کانفرنس کا اجلاس ختم ہوگیا۔ اس کانفرنس میں جو ریزولیوشن پاس ہوئے۔ انہیں شائع کیا جا چکا ہے۔ اس کانفرنس کے متعلق بلا رو رعایت یہ کہا جا سکتا ہے کہ کانفرنس نے بڑی خوش اسلوبی سے اپنا فرض پورا کیا۔ کانفرنس نے ہندوستان کے مختلف فرقوں کے باہمی اتحاد کی راہ کھول دی۔ الغرض فرقہ وارانہ اتحاد کو ہی نجات کا ذریعہ قرار دیا جس دن ستیہ گرہ اور عدم تعاون کا جنم ہوا تھا۔ اسی دن یہ اصول بھی تسلیم کر لیا گیا تھا کہ ہندوستان کی نجات اور ترقی کا راز قومی اتحاد ہی میں مضمر ہے۔ ہندو اور مسلمان جب تک بغل گیر نہ ہو جائیں گے۔ تب تک ہندوستان کے دکھوں کی زنجیریں کٹنی مشکل ہیں۔ اس حقیقت کا احساس ہندو مسلمان دونوں نے کیا۔ دونوں نے بآواز بلند اعلان کیا کہ ہندو مسلمان ہندوستان کی دو آنکھیں ہیں۔ ایک چاند ہے تو دوسرا سورج۔ دونوں نے ایک دوسرے کی دوستی۔ وفاداری اور محبت کا دم بھرا۔

ہندوستان [illegible] ہر ہندو اور مسلمان کا فرض ہے کہ وہ لکھنؤ کی مسلم اتحاد کانفرنس کی تائید کرے۔ [illegible]

[illegible]

... ضروری ہے کہ ہندوؤں کے اختلافات بالکل ختم ہو جائیں۔ اور ہندوؤں کی تمام پارٹیاں حصول آزادی کیلئے جدوجہد کریں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہندو سبھائی لیڈر ہندوؤں کو صحیح راہ پر لائیں اور اپنے اثر و رسوخ سے کام لے کر ہندو سماج کو سنگٹھت کر دیں۔

(ویر بھارت)

اپنے آپ کو دھوکہ نہ دو

[illegible] مسلمانوں پر جن مصائب کا پہاڑ اس وقت ٹوٹ چکا ہے۔ [illegible] ان حضرات نے کبھی مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیا۔ جنگ طرابلس میں یہ الگ رہے۔ جنگ بلقان میں انہوں نے بے وفائی کی۔ پچھلی عالمگیر جنگ میں جبکہ اسلامی ممالک اور اسلامی سلطنتیں تہ و بالا ہو گئی تھیں اور جب دار الخلافہ پر اتحادی افواج نے قبضہ کر لیا تھا تو ان حضرات کے سب سے بڑے لیڈر ہز ہائی نس سر آغا خاں ...

باالقابہ نے یہ نہایت ہی دردمندانہ مشورہ دیا تھا کہ ترکوں کو اغیار کی حکم برداری قبول کر لینی چاہئے۔ پھر خلافت تحریک شروع ہوئی اور ہندوستان کا وہ کون مسلمان ہے جس نے اس میں حصہ نہیں لیا حتیٰ کہ مسلم خواتین تک اس میں شریک ہوئیں اور قربانیاں کیں لیکن یہی حضرات تھے جنہوں نے صرف یہی نہیں کہ مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیا بلکہ ان کی سخت ترین مخالفت کی۔ خلافت تحریک کی تاریخ بالکل تازہ ہے اور ہر شخص ہمارے دعوے کی صداقت تسلیم کرنے پر مجبور ہے۔

پس جبکہ معلوم ہو چکا ہے کہ یہ حضرات مسلمانوں کا کسی حال میں بھی ساتھ دینے والے نہیں ہیں تو ان سے اتحاد کی امید باندھنا حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔

(ہند جدید)

اچھوتوں کا مسئلہ

جب تک کسی انسان کو یہ تسلیم کیا جائے گا اس وقت تک کسی نہ کسی کو [illegible] پڑے گا۔ یہ برہمن خود [illegible] کا عادی ہے اور [illegible] کا بھی عادی ہو چکا ہے اس لئے اس کے لئے لازمی ہو گیا ہے کہ [illegible] تمام دنیا کو [illegible] وہ صدیوں سے اسی [illegible]

[illegible]

اختلاف [illegible] بالکل [illegible] ہے۔ [illegible] جس سے عوام کو دھوکہ ہوتا ہے، اور اسی پالیسی کی بدولت برہمن اور ان کی برہمنیت فنا نہیں ہو سکتی۔ ضرورت ہے کہ [illegible]

(ہلال)

برطانیہ کی حکمت عملی

ہندوستان میں برطانیہ کی تعلیمی حکمت عملی پر ایک غائر نظر ڈالی جائے تو [illegible] یہ حقیقت منکشف ہو جاتی ہے کہ حکومت نے ہندوستانیوں کے لئے درسگاہیں اس غرض سے قائم نہیں کیں کہ ان کے دماغ روشن ہو جائیں اور وہ حکومت خود اختیاری کی ذمہ داریوں کا بار آسانی کے ساتھ اٹھا سکیں۔ بلکہ انگریز حکام کی نگرانی میں حکومت کے انتظامی کل کو خوش اسلوبی کے ساتھ چلا سکیں۔ گویا یہ یونیورسٹیاں کارخانے ہیں جہاں اس انتظامی کل کے لئے ضروری پرزے تیار کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ حکومت کو جتنے کلرکوں، [illegible] انجنیوں، ڈپٹی کلکٹروں [illegible] کی ضرورت پڑتی ہے وہ انہی کارخانوں سے [illegible]

[illegible] حکمت عملی کا نتیجہ ہے کہ ہندوستان کے لاکھوں تعلیم یافتہ نوجوانوں میں جن کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہوتا رہتا ہے بیکاری کی وجہ سے بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔

(زمیندار)

اخبار الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت دیجئے۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

جگر پارے

فکرِ منزل ہے نہ ہوش جادۂ منزل مجھے
یوں تڑپ کر دل نے تڑپا یا سرِ محفل مجھے
روک سکتی ہو تو بڑھ کر روک لے منزل مجھے
میں ازل سے صبحِ محشر تک فروزاں ہی رہا
پھونک دے اے غیرتِ سوزِ محبت پھونک دے
یہ بھی کیا منظر ہے، بڑھتے ہیں نہ ہٹتے ہیں قدم
دردِ محرومی سہی، احساس ناکامی سہی

جا رہا ہوں جس طرف لیجا رہا ہے دل مجھے
اسکو قاتل کہنے والے کہہ اٹھے قاتل مجھے
لے اڑی ہے ایک موجِ بیقرارِ دل مجھے
حسن سمجھا تھا چراغِ کشتۂ محفل مجھے
اب سمجھتی ہیں وہ نظریں رحم کے قابل مجھے
تک رہا ہوں دور سے منزل کو میں منزل مجھے
اس نے سمجھا تو بہر صورت کسی قابل مجھے

تو ز کر بیٹھا ہوں راہِ شوق میں پائے طلب
دیکھنا ہے جذبۂ بیتابیٔ منزل مجھے

جگر مرادآبادی

دلچسپ حقائق و معلومات

سوئٹزرلینڈ کے ایک شہر میں سڑکوں کی مرمت کرتے ہوئے [illegible] کی ایک تہ بچھا کر اس پر پانی میں حل ہونے والے شیشے کی تہ بچھا دی گئی۔ اس حل سے اس سڑک پر تیس سال تک کسی مرمت کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ شیشہ ایک سخت میٹر بنکر ریت کی تہ پر جم گیا اور ریت کے ذروں کو باہم ملا کر اس قدر مضبوط کر دیتا کہ بھاری وزنی گاڑیوں کی آمد و رفت کا بھی کوئی اثر نہیں پڑتا۔

ایک ڈاکٹر نے انکشاف کیا ہے کہ [illegible] سے بیماریوں کے اکثر جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں۔

[illegible]

زمانہ [illegible] ان فیصلوں کے خلاف کوئی اپیل نہیں ہو سکتی۔

دنیا میں مچھلی کی صرف ایک قسم ایسی ہے جو بغیر پانی کے اتنی دیر تک زندہ رہ سکتی ہے۔ یہ مچھلی [illegible] کے دریائے [illegible] میں پائی جاتی ہے۔ اس مچھلی کے پاس ہوائی پھیپھڑے نہیں ہوتے۔

چنانچہ جب وہ تیرنا بند کر دیتی ہے تو وہ فوراً پانی کی تہ میں چلی جاتی ہے اور ڈوب جاتی ہے۔

[illegible] انگلستان میں [illegible] کی مردم شماری کی نہایت دلچسپ رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible]

[illegible]

اکسیر خارش

اکسیر خارش ایک تیر بہدف دوا ہے جس نے گذشتہ سو سال میں ہزاروں انسانوں کو خارش جیسے ناپاک مرض سے نجات دلائی ہے۔
اکسیر خارش صرف دو تین مرتبہ لگانے سے ہر قسم کی خارش کو بالکل فنا کر دیتی ہے اور اس میں ایک ایسی دلآویز خوشبو ہے جو دل و دماغ کو فرحت بخشتی ہے۔ اسی لئے نفیس الطبع اشخاص زیادہ طلب کرتے ہیں۔ رعایتی قیمت فی شیشی [illegible] علاوہ محصول ڈاک۔ ایک شیشی تمام جسم کے لئے کافی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ حسب ذیل ادویہ بھی ملتی ہیں:-

تریاق استان | حسن شباب | جمعیت افزوز | سفوف جریان | سفوف سوزاک | اکسیر ہیضہ

ملنے کا پتہ
حکیم محمد مشتاق علی
تیلی واڑہ
دہلی

ہندوستانی سیاست کے اہم مسائل

مجوزہ اصلاحات کا خاکہ

"وائٹ پیپر" یا "قرطاس ابیض" کیوں ناقابل قبول ہے؟

گزشتہ وائسرائے ہند لارڈ ارون نے ہندوستانیوں کو ایک مخصوص اعلان کے ذریعہ یقین دلایا تھا کہ ہندوستان کی دستوری ترقی سے برطانوی پارلیمنٹ کا مقصد ڈومینین اسٹیٹس ...

[illegible]

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

شام کے ایک قریہ کا عرب مسافر

خلیفہ عبدالملک کے عہد زریں کی عبرت آموز داستان

[illegible]

انتقادات

دینی ضروریات

مرتبہ جناب مولوی اسمٰعیل صاحب ذبیح فاضل الٰہیات کانپور ...

[illegible]

جگر کے سو شعر

مرتبہ جناب محمود علی خاں صاحب شائع کردہ مکتبہ جامعہ دہلی ...

زبان اردو کے موجودہ شعراء میں جناب جگر مرادآبادی کو جو مرتبہ حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے ...

[illegible]

سالنامہ کابل

[illegible]

حوادث و احکام

[illegible]

رمضان المبارک میں قرآن کریم کی تلاوت و مزاولت

ترتیل اور آداب تلاوت کلام اللہ

(از مولانا عطاء اللہ صاحب ...)

حالات بالکل بدل چکے ہیں مسلمان غیر مسلموں کو بھی قرآن کے ...

[illegible]

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

بائبل کا پرانا نسخہ ایک لاکھ پونڈ میں

موجودہ اور قدیم بائبل میں زمین و آسمان کا فرق

[illegible]

جاوا میں رمضان المبارک کا احترام

روزہ خوروں سے جرمانہ میں مسجد تعمیر کرالی

جاوا کی مجلس اسلامی نے ایک اعلان شائع کیا ہے کہ جو مسلمان دن کے کسی وقت میں ...

[illegible]

سر کے بالوں کیلئے پابندی

جرمنی عورتوں کو حکومت کی نصیحت

[illegible]

جرمنی خواتین کو شادی کرنے کا حکم

برلن کے میر بلدیہ کا مکتوب

[illegible]

چار چینی طلباء کی سیاحت

چینی افواج میں مسلمانوں کا عنصر

[illegible]

عراق کی طرف سے ایران کا شکریہ

بغاوت کو فرو کرنے میں تعاون کا اعتراف

معلوم ہوا ہے کہ ایرانی گورنمنٹ حکومت عراق کو کچھ حرجہ بھی دینا چاہتی ہے ...

حج کے خلاف پادریوں کا پروپیگنڈہ

الجزائر کے مسلمانوں کی پریشانی

معلوم ہوا ہے کہ حکومت فرانس پادریوں کے پروپیگنڈا سے مرعوب ہو کر الجزائر اور تیونس کے مسلمانوں پر حج کے سلسلہ میں بیجا اور ظالمانہ پابندیاں عائد کر رہی ہے۔ پادریوں نے یہ اعلان کرنا شروع کر دیا ہے کہ جو مسلمان حج کر کے واپس آتا ہے وہ حکومت کی دشمنی میں اور بھی زیادہ بڑھ جاتا ہے اور اس کو دنیا کے دیگر مسلمانوں سے تبادلہ خیال کا بھی موقعہ ملتا ہے جس سے حکومت فرانس کی سیاسیات کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ الجزائر کے مسلمان ان پابندیوں پر لعنت بھیج رہے ہیں ...

مدینہ منورہ میں جدید مسافرخانے کی تعمیر

معلوم ہوا ہے کہ فرانس کے ان مسلمانوں نے جو الجزائر اور افریقہ کے رہنے والے ہیں مدینہ طیبہ میں ایک مسافرخانے کی تعمیر کیلئے کئی ہزار فرانک جمع کر لئے ہیں جب ۲۵ ہزار ... ہو جائینگے تو مسافرخانہ کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ حکومت حجاز نے ... کی تعمیر کی اجازت دیدی ہے۔

حبش کے دارالحکومت میں ایک مسجد کا افتتاح

افریقہ کے ایک تاجر نے حبش کے دارالسلطنت میں جو عظیم الشان مسجد تعمیر کرائی تھی گزشتہ ہفتہ اس کا افتتاح ہو گیا ہے۔ عربی اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ افتتاح کے موقعہ پر حبش کے شاہزادے نے بھی شرکت کی اور مسلمانوں نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

مصر میں انقلابی تحریک کا آغاز

مصری اخبارات کی اطلاعات سے مترشح ہوتا ہے کہ مصر میں ایک انقلابی پارٹی موجود ہے جو حکومت کا تختہ الٹنے کی فکر میں ہے حکومت بھی اس کی انسدادی تدابیر اختیار کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ دنوں میں جو بم پھینکے گئے وہ اس جماعت کی سازش کا نتیجہ تھا۔

نظم الفرائد — دُرر فرائد

جمع الفوائد

[illegible]

تہذیب اخلاق

صرف ماہ رمضان ۱۳۵۲ھ کیلئے خاص رعایت

دُرر فرائد کے بیشتر دو نسخہ خریدنے پر فیض یزدانی ... مفت دیجائیگی۔

یہ مختصر فہرست مضامین ہے ... قابل افسوس ہو گا وہ اسلامی گھر جو اس نعمت دینی و دنیوی سے خالی ہے۔ قیمت ... مجلد خیر کو ...

انوار سبحانی ... حمائل شریف ... مناجات مقبول ...

ملنے کا پتہ: محمد عاشق الٰہی (مولوی فاضل) میرٹھ شہر قیصر گنج روڈ (یوپی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ
دہلی

یوم پنجشنبہ ۱۴ ؍ رمضان المبارک ۱۳۵۲ھ ہجری

جمعیۃ علمائے ہند

ہندوستان میں صرف جمعیۃ علمائے ہند ہی ایک ایسی جماعت ہے جس نے ہمیشہ اپنی جماعتی حیثیت سے مسلمانوں کے اندر حریت و آزادی کا ولولہ قائم رکھنے اور اس مقصد کے لئے ایثار و قربانی کی شاندار مثالیں پیش کرنے کی عملی جد و جہد کی ہے، بالخصوص موجودہ دور انحطاط میں چونکہ حکومت کی امداد و اعانت سے ملک کی تمام جعبت پسند اور ترقی پسند جماعتیں، رجعت پسندی اور اقلیت کی آڑ میں ... جمعیۃ علمائے ہند کا یہ کارنامہ اس نے ... اپنا مسلک بنایا ہے تاریخ ... علم کے صفحات پر زریں الفاظ میں لکھا جائے گا۔ اور علمائے اسلام کی بخصوصیت مسلمانوں کی آئندہ نسلوں کے لئے سرمایہ افتخار سمجھی جائے گی کہ انہوں نے انتہائی ... اس نصب العین کو نہیں چھوڑا ہے جس کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اسلام دنیا میں آیا ہے اور جس کے بغیر انسانوں کی کوئی آبادی انسانیت کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔

جمعیۃ علمائے ہند کا سیاسی مسلک ... گزشتہ تیرہ سال کی مدت میں جس یکسانیت و ہم آہنگی کا ثبوت پیش کرتا رہا ہے اس کی مثال مسلمانوں کی دوسری سیاسی جماعتوں ... جمعیۃ علمائے اسلام کی اس جماعت ...

شذرات

جمعیۃ اقوام کا جواب

ہندو مہا سبھا نے ہندوستان کے فرقہ وارانہ معاملات میں جمعیۃ اقوام کی مداخلت طلب کر کے جو حماقت کی تھی اس کے متعلق چند ہفتے ہوئے ہم نے ان ہی کالموں میں اظہار خیال کیا تھا اور یہ بتایا تھا کہ جمعیۃ مذکور اپنے دستور اور اپنی پوزیشن کے اعتبار سے ہرگز اس کی مجاز نہیں ہے کہ ہندوستان کے فرقہ وارانہ مسئلہ میں کوئی فیصلہ کر سکے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ خود جمعیۃ اقوام کا جواب بھی بھائی پرمانند کو موصول ہو چکا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت تک جس قدر ممالک کی اقلیتوں کے تحفظ کا ذمہ جمعیۃ اقوام نے لیا ہے ان کا معاملہ یہ ہے کہ خود وہاں کی حکومتوں نے جمعیۃ سے درخواست کی کہ وہ کوئی اصول وضع کر دے ... ان ممالک کی حکومتوں اور اقلیتوں کے درمیان کوئی معاہدہ ہو گیا اور اس معاہدہ کو جمعیۃ اقوام کے پاس بھیجا گیا کہ وہ فریقین سے اس کی پابندی کرائے اور اس کی تشریح و توضیح کرے۔ اس کے علاوہ اور کوئی صورت ایسی ممکن نہیں ہے کہ کسی ملک کے اندرونی معاملات میں جمعیۃ اقوام خود بخود مداخلت کرنے لگے۔ اگرچہ اس جواب کو پڑھ کر بھائی پرمانند اور ان کے سبھائی رفقاء دل ہی دل میں بہت پشیمان ہوئے ہوں گے ... اپنی غلطی کا اعتراف کر لیں گے ... اور جب تک یہ مقصد حاصل نہ ہو جائے گا جمعیۃ اقوام کا ثبوت برابر ان پر سوار رہے گا اور وہ جمعیۃ اقوام کے پاس وفد لے جانے کے ... دلائل پیش کرنے ہی رہیں گے۔

اور دونوں کے کام ایک ہی قسم کے ہیں۔ یہ حقائق اپنی اپنی جگہ پر مسلم ہیں۔ الجمعیۃ کے زیر بحث شذرے کے متعلق زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس شذرہ نے ان دونوں حقائق کو ایک جگہ جمع کر کے غلط بحث کر دیا ہے۔ بس اس سے زیادہ کوئی تنقید بھی اس شذرہ پر صحیح نہیں ہے۔

مسٹر آصف علی کی تصریحات

بھائی پرمانند کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے مسٹر آصف علی نے جو بیان شائع کرایا تھا اس پر ہندو مسلم اخبارات میں کافی بحث ہو چکی ہے اور معاملہ بہت بڑی حد تک صاف کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں مسٹر آصف علی کا آخری بیان ایک خاص اہمیت رکھتا ہے جس میں انہوں نے مسلم قوم پروروں کی پوزیشن واضح کرتے ہوئے ہندو فرقہ پرستوں کی نامعقولیت پر حسب ذیل الفاظ میں تبصرہ کیا ہے:۔

نیشنلسٹ مسلمانوں نے کبھی آج تک اس اصول کو تسلیم نہیں کیا کہ ملک کی آبادی کے مختلف حصوں کے ساتھ مختلف سلوک ہو۔ انہوں نے نشستوں کے تحفظ اور اضافی وزن کی مخالفت کی ہے ...

سر آغا خاں اور الجمعیۃ

انقلاب کا سوال

ماہ رمضان المبارک میں عظیم الشان رعایت

صرف طلباء اور غیر مستطیع حضرات فائدہ اٹھائیں

ان بے شمار درخواستوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو الجمعیۃ کے سالانہ چندہ میں رعایت کے متعلق مدارس اسلامیہ کے طلباء اور کتب خانوں کے منتظمین اور علمی و مذہبی اداروں کے عہدہ داران اور دیگر غیر مستطیع حضرات کی طرف سے موصول ہوتی رہتی ہیں، ادارۂ الجمعیۃ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ماہ رمضان المبارک کے اختتام تک مدارس اسلامیہ کے طلباء اور ایسے اہل ذوق حضرات کو جنہیں الجمعیۃ کے ساتھ دلچسپی ہے اور جو اس کی علمی و مذہبی ہدایت اور اس کے قوم پرورانہ مسلک کو پسند کرتے ہیں مگر اپنی اقتصادی حالت کے باعث پوری قیمت ادا کرنے سے مجبور ہیں، رعایتی قیمت پر الجمعیۃ کا سالانہ خریدار بنایا جائے چنانچہ اس فیصلہ کے مطابق اعلان کیا جاتا ہے کہ جو حضرات مذکورہ بالا شرائط کو پورا کرتے ہوں گے اور اس مدت معینہ کے اندر سال بھر کی خریداری کے لئے درخواست ارسال فرمائیں گے انہیں الجمعیۃ کا سالانہ چندہ بجائے ... کے صرف ... ادا کرنا پڑے گا۔ اس رعایت سے فائدہ اٹھانے والوں کو یہ امر ملحوظ خاطر رہے کہ ... اور اگر وہ اپنے آپ کو اس رعایت کا مستحق سمجھتے ہیں تو انہیں خواہ مخواہ ... اپنا نام اور پتہ خوشخط لکھ کر ... رعایت کا لفظ لکھ دینا چاہئے ... یہ رعایت یکم شوال ۱۳۵۲ھ کو ختم ہو جائے گی اس لئے اس تاریخ سے قبل ہی درخواست بھیج دینی چاہئے۔

منیجر الجمعیۃ بلیماران دہلی

غلط فہمیاں

شاہ نادر خاں شہید کے قتل کے سلسلہ میں مزید انکشافات

جرنیل غلام جیلانی کی اہلیہ نے قتل پر آمادہ کیا تھا!

پشاور ۲۹ دسمبر۔ کابل سے اخبار سرحد کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ نادر خاں کا قاتل عبدالخالق جسے پھانسی دی گئی ہے۔ اس کے متعلق ... انکشافات ہوئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عبدالخالق گرفتاری کے بعد سے کچھ پریشان سا نظر آتا تھا۔ پولیس نے نہایت نرمی سے ... بالآخر عبدالخالق نے جرم کا اقبال کرتے ہوئے عدالت کے سامنے صاف الفاظ میں یوں بیان دیا۔

مجھے اپنے والد کے آقا غلام نبی خاں اور جرنیل غلام جیلانی خاں کی وفات سے سخت صدمہ پہنچا تھا ... زندہ رہ گئی تو ان کے خاندان میں میری شادی کرا دی جائے گی۔

پھر بیان کو جاری رکھتے ہوئے اس نے کہا۔ اعلیٰحضرت کو گولی کا نشانہ بنانے کے بعد جب مجھے حراست میں لیا گیا ... میں سخت شرمندہ ہوں ... جو عدالت میرے لئے تجویز کرے۔

سرینگر میں تین روز سے جنگ ہڑتال اور گرفتاریاں

مسلمانوں کی دو پارٹیوں کے اختلافات کے افسوسناک نتائج

سرینگر ۲۹ دسمبر۔ تین روز سے برابر لڑائی ہو رہی ہے جس کے باعث بہت سے اشخاص زخمی ہو گئے ہیں آج کچھ گرفتاریاں بھی ہوئی ہیں شہر میں مہاراج گنج کی طرف دور دور سے ہڑتال ہے ... مولوی یوسف شاہ صاحب نے کہا ہے ...

دوسری طرف ایک مندر کے سلسلہ میں ہندوؤں اور سکھوں میں بھی تنازعہ ہو گیا ہے۔ پولیس موقع پر پہنچ گئی ہے ...

دارالحکومت

خالص گھی

گورنروں کے خاص اختیارات کے نتائج

جواہر لال نہرو کی تائید میں عبدالرحیم کا اظہار خیال

انلی میں سبھاش بابو کا بیان

ہندی نوجوانوں کا مقصد کامل آزادی ہے

مہاراجہ دیواس اور اندور میں سرکشی

جنرل مال ... میں زبردست انقلاب

روس میں موٹر ڈرائیور کو سزائے موت

عورتوں کے متعلق جرائم میں سزائے تازیانہ

کراچی میں مسلم لیگ کی شاخ کا قیام

۲۲۰ میل رفتار کے ہوائی جہاز

اسمبلی کے اجلاس کیلئے تاریخوں کا تقرر

دہلی چیف کمشنر رخصت پر

مکان گر پڑا، ایک مزدور ہلاک دو زخمی

۳۵ پارسی سیاح دہلی میں

سٹہ بازوں کی گرفتاری

تحفۂ رمضان

بنگال کونسل میں ایک نیا مسودۂ قانون

اسلحہ کی درآمد روکنے کیلئے حکومت کی تجویز

ٹینک بھی بیکار ہو جائیں گے

آئندہ جنگ کیلئے نئی گولیوں کی ایجاد

چار ہزار مزدوروں پر لاٹھی چارج

ایک چینی سیاح کی دلچسپ رحلت

اراضی رہن رکھنے کیلئے بنک قائم کئے جائیں

جرمنی کی آبادی میں اضافہ

عدم ادائے لگان کے الزام میں گرفتاری

قوم پرور مسلمان اور بھائی پرمانند

ہندوؤں کے اعتراضات اور مسلمانوں کا زاویہ نگاہ

مسٹر آصف علی صاحب کے بیان کا خلاصہ

فرقہ وارانہ فیصلہ

سب کے لئے پڑھنا

میرا جواب یہ ہے کہ ہندو اور مسلمان دونوں ... [illegible]

خلط مبحث

اگر پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت ... [illegible]

پنجاب اور بنگال کے مسلمانوں کی حق تلفی

[illegible]

غیر ملکی زبان سے نجات پانیکی ضرورت

تعلیمی کانفرنس میں سر راس مسعود صاحب کی تقریر

[illegible]

دیہاتیوں اور ڈاکوؤں میں لڑائی

منشی گنج میں زبردست ڈاکہ

[illegible]

بین الاقوامی لیگ اور ہندو مہاسبھا

[illegible]

آئرلینڈ کو برطانیہ سے علیحدہ ہونیکا حق

ایک پروفیسر کا برطانیہ پر الزام

[illegible]

امریکہ میں ہندوستانیوں کیلئے قانون

امریکن عورتوں سے شادی کرنے کی ممانعت

[illegible]

سبھاش چندر بوس کی ہٹلر سے ملاقات

برلن ۵ دسمبر۔ بیان ہندوستان کے مشہور لیڈر سبھاش چندر بوس ... [illegible]

عید کیلئے سنہری موقعہ

[illegible]

بمبئی گریٹ ٹریڈنگ کمپنی پوسٹ بکس فورٹ بمبئی

دلفریبی حسن کا راز

[illegible]

معلومات بوسنہ ... [illegible]

دی امپیریل سٹورز (رن) پبلشرز قصور (پنجاب)

کتاب الحج والزیارۃ

[illegible]

فتاوے عثمانی معروف بہ

کتاب الحج والزیارۃ

اصل قیمت

رعایتی قیمت ... روپے

[illegible]

Rander, Surat. حافظ صالح حافظ محمد راندیر ضلع سورت

بال جیون کنگھی

[illegible]

ہر ایک بیماری کی شرطیہ دوا

مفت لو

[illegible]

معجون شباب آور

قوت مردمی اور دل و دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا

[illegible]

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

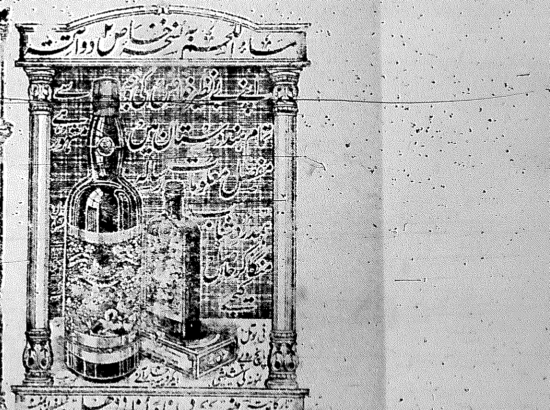

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

چلتی ریل میں عصمت دری کی کوشش

زنجیر کھینچ کر گاڑی روک لی گئی

[illegible]

دو نظر بندوں کو قید سخت کی سزا

پولیس اسٹیشن میں حاضری نہ دینے کا جرم

کلکتہ ۔ دسمبر ... [illegible]

برمی جہاز راں کمپنی کا قیام

رنگون ۔ دسمبر ... [illegible]

رزرو بنک میں صدر اسمبلی کا عہدہ

ہندوستان کے سوراج کی سندنی تعبیر

[illegible]

قتل کے مرافعہ میں مقدمہ

[illegible]

زنا کے جرم میں قید اور تازیانے

[illegible]

مزدوروں کے مطالبات منوانیکی سعی

ٹریڈ یونین فیڈریشن کی تجاویز

[illegible]

مہاراجہ کپورتھلہ کو ہندوؤں کا الٹی میٹم

[illegible]

تین قومیں جرائم پیشہ قرار دیدی گئیں

[illegible]

گاندھی جی کو دو لاکھ روپیہ وصول ہوگیا

[illegible]

کشمیر کی اسمبلی کب قائم ہوگی؟

[illegible]

دولت — خوشی — اطمینان — آرام

حاصل کرنے کیلئے کفایت شعاری سب سے ضروری امر ہے

[illegible]

Carlton Trading Co. The Premier House
British & American Cut piece goods. Hanuman
Building Elphinston Circle Fort Bombay

مادر وطن کا آغوش آپ بچیات سے پر ہے

[illegible]

ٹھگ کا ڈاکو

[illegible]

عید کی ضرورت کا بہترین کٹ پیس

[illegible]

ہنیڈ کوٹ وکٹ پیس جیکب سرکل بمبئی

ہر جگہ چلنے والی فائدہ مند تجارت

ہماری امریکن، ولایتی، جاپانی کٹ پیس پارچہ کی گانٹھیں تمام ملک میں مقبول ہو رہی ہیں ... [illegible]

انگلش کمرشیل ہاؤس جیکب سرکل بمبئی

سفی

طب یونانی کا تازہ کرشمہ

انسان کی زندگی کا مدار خون پر ہے خون اگر خراب ہوگیا ہے تو آدمی کی تندرستی قائم نہیں ہو سکتی ہندوستانی دواخانہ دہلی ... مصفی ایجاد کرکے تمام ملک کو مقابلہ کی دعوت دیتا ہے اور بلا خوف دعویٰ کرتا ہے کہ صفائی خون کیلئے مصفی سے بہتر دوا آج تک نہ ایشیا پیش کر سکا ہے نہ یورپ مصفی ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کا خلاصہ ہے اور مسیح الملک ثانی محمد احمد خاں صاحب کے مشورے سے جدید سائنٹفک طریق پر طیار کیا گیا ہے۔ خون کی خرابی سے پیدا ہونے ہر مرض کی تیر بہدف دوا ہے۔ کھجلی، داد، پھنسیاں وغیرہ حتی کہ سوزاک، آتشک اور جذام کا زہریلا مادہ بھی اس کے استعمال سے ہمیشہ کے لئے نابود ہو جاتا ہے اس کی خوراک چار کا ایک چمچہ ہے بلحاظ نفع مصفی درحقیقت اکسیری چیز ہے۔

قیمت بارہ خوراک کی شیشی ۱۲ علاوہ محصولڈاک

ترکیب استعمال: ایک خوراک صبح اور ایک شام تھوڑے پانی میں ملا کر اور اگر مرض کا جوش زیادہ ہو تو دن میں تین مرتبہ استعمال کیا جائے۔

ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۲ دہلی سے طلب کیجئے

صرف عید کیلئے!

کٹ پیس کے نرخوں میں حیرت انگیز رعایت

وائل، پاپلین، چھینٹ، بوسکی، زنانکریپ، جارجیٹ، بوسکہ ہر قسم کے سوتی و ریشمی کٹ پیس کے نرخوں میں صرف عید کیلئے خاص رعایت کردی گئی ہے ... [illegible]

مفت طلب کریں ... [illegible]

Heath & Sommers Fort Bombay

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی اے)   معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم جمعہ ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۵۲ ہجری مطابق ۵ جنوری ۱۹۳۴ء | نمبر ۲

جذبات ثاقب

یہیں خود فراموشی کلوں کو یاد کیا کرتے
دل شوریدہ ہو یا دامن گور غریباں ہو
اسیری راستا دینی نہیں دل کو تصور کا
زمانہ ہو سہہ جاتا دست کش آخر تو کیا کرتا
خوش ... بسر کی عمر طوفان حوادث میں
رسا ... تھی انکی بزم میں جا ہو بھی ...

اب اس سے بڑھکے پاس خانہ صیاد کیا کرتے
یہ ویرانے ہیں برسوں کے انہیں آباد کیا کرتے
قفس والے خیال خاطر آزاد کیا کرتے
جو زیر خاک ہیں ظالم انہیں برباد کیا کرتے
مخالف تھی ہوائے عالم ایجاد کیا کرتے
تو ہم کہاں ان سے ... ارشاد کیا کرتے

ستم احباب کے آئینہ اخلاص سے ثاقب
مقام شکر تھا ہم شکوۂ بیداد کیا کرتے

(ثاقب لکھنوی)

دلچسپ حقائق و معلومات

معاصرین کے افکار و آراء

مغربی تمدن کا ...

بیکاری

(آزاد)

ایک ... ہوا

مسٹر ... اور اسلامی جزیہ

اکسیر خارش

ایک تیر بہدف دوا ہے جس نے گزشتہ یک صدی میں ہزاروں انسانوں کو خارش جیسے مرض سے نجات دلائی ہے
اور فقط دو تین ہی مرتبہ لگانے سے ہر قسم کی خارش کو فنا کر دیتی ہے خوشبودار ہونیکی وجہ سے نفیس الطبع اشخاص
زیادہ پسند کرتے ہیں۔ ایک شیشی تمام جسم کیلئے کافی ہوتی ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

تریاق اسنان | حسن شباب | سفوف ... | سنوف موزاک | اکسیر ...

ملنے کا پتہ
حکیم محمد مشتاق علی
تیلی واڑہ
دہلی

Regd No. L.1793.

The Aljamiat

Vol. XIX No. 1   Delhi: Monday, January 1, 1934

بشارت عظمیٰ

مدرسہ قومیہ شاہجہانپور
مسلمانوں کی خدمت میں ایک اپیل

دیوبند میں انوریہ لائبریری کا قیام

جمعیت تسلیم الاسلام کا قیام

مسلمانان بنارس سے گزارش

(آفتاب احمد رضوی وکیل از بنارس)

خاکسار محمد ذاکر سیالوی

عظیم الشان رعایت

کمال خوشنویسی کی آخری یادگار

سب سے شاندار۔ خوش خط جلی قلم صحیح قابل اعتماد مترجم کلام مجید

یہ کلام مجید جناب منشی محمد ممتاز علی صاحب مرحوم کا لکھا ہوا ہے جو ہندوستان کے سب سے بڑے خوشنویس تھے اور اپنی تمام عمر خدمت الٰہی میں بسر کر کے مدینہ منورہ کو ہجرت ... کرگئے اور وہیں رحمت حق سے پیوست ہوئے
حضرت ممدوح کے کمال خوشنویسی اور کمال تقدس پرہیزگاری کی وجہ سے اس کلام مجید نے مسلمانوں میں غیر معمولی اعتماد و مقبولیت حاصل کی ... یہ کلام مجید مفقود تھا اور شہروں ... کا پایان ... الفقین کے اصرار ... ہو کر ... صاحبزادے جناب منشی محمد عبدالغنی صاحب نے جو فن خوشنویسی میں ... صحیح جانشین ہیں ... اس کلام مجید کو دوبارہ چھپوایا ہے سینکڑوں خوبیوں کا مجموعہ ہے۔ ذیل میں اسکی چند خصوصیات درج کی جاتی ہیں:
(۱) جناب حاجی منشی محمد ممتاز علی صاحب ... کے دست مبارک کا لکھا ہوا ہے (۲) مولانا مولوی شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ اردو ترجمہ (۳) مولانا مولوی شاہ ولی اللہ صاحب کا فارسی ترجمہ حاشیہ پر (۴) مولانا مولوی شاہ عبدالقادر صاحب کا موضح القرآن
(۵) ہر بسم اللہ شریف بخط طغریٰ اپنی طرز ہے جو ایک ہے ... اور آج تک کسی نے بھی نہیں تحریر کی یہ جناب موصوف کی ... جسکے دیکھنے سے تعجب اور حیرت ہوتی ہے جناب ممدوح کے کمال کا ثبوت ہے (۶) جلی قلم اس قدر
کہ بوڑھا جوان اور بچہ بخوبی تمام سالقہ ... پڑھ سکتا ہے ترجمہ کا ... جلی قلم ہے غرض زیادہ تعریف فضول ہے۔ ان تمام ادصاف کے باوجود ہدیہ نہایت کم جو ہر غریب و امیر ... نفع مقصود نہیں صرف بندگان خدا کو صحیح قرآن مجید سستے ہدیہ پر پہنچانے
کاغذ سفید ولایتی مجلد جرمی ... بلا جلد ... محصول بذمہ خریدار (نوٹ) فرمائش کے ہمراہ کم از کم ایک روپیہ پیشگی آنا ضروری ہے

حمائل شریف مترجم   خلاصۃ التفاسیر!!

نورانی قرآن مجید معرّا

نورانی قرآن مجید مترجم

ملنے کا پتہ
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

شام کے ایک قریہ کا عرب مسافر

خلیفہ عبد الملک کے عہد زریں کی عبرت آموز داستان

(گذشتہ سے پیوستہ)

سیاسیات

ہندوستانی سیاست کے اہم مسائل

برطانوی پارلیمنٹ سے ہندوستانیوں کا مطالبہ

"ڈومینین اسٹیٹس" یا "درجۂ نوآبادیات"

سلطنت برطانیہ سے علیحدہ ہونے کی مکمل آزادی

سب سے پہلے ۱۹۱۷ء میں جبکہ مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات کے نفاذ سے قبل اور انکی تحقیقات کے بعد ایک تاریخی اعلان کیا گیا تھا۔ برطانوی حکومت نے یہ تسلیم کیا تھا کہ ہندوستان کا سیاسی منتہائے مقصود مکمل حکومت خود اختیاری ہے جس کے لئے مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات بطور تجربہ منظور کی جا رہی ہیں۔ اس وقت سے لے کر آج تک وہ تمام ہندوستانی سیاسیین نے جو آئینی ایجی ٹیشن پر عقیدہ رکھتے ہیں۔ برطانوی پارلیمنٹ سے برابر یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ ہندوستان کو مکمل ...

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

برطانوی پارلیمنٹ محض دھوکہ اور فریب ہے

مسٹر برنارڈ شا کا اعلان

انگلستان کے مشہور انشاپرداز اور ناول نویس مسٹر برنارڈ شا نے فیبین سوسائٹی میں لیکچر دیتے ہوئے بعض حقائق کو اچھی طرح بے نقاب کیا اور برطانوی سیاست کے پُر فریب جال کا ایک ایک تار بکھیر کر رکھ دیا۔ آپ نے ہر ہٹلر، یورپ کے نظام اور اسٹالین کی تعلیم پر اظہار خیال کرنے کے بعد فرمایا کہ روس کا سیاسی نظام برطانیہ کی نسبت زیادہ جمہوری ہے کیونکہ برطانیہ میں ان امیدواروں کا انتخاب عمل میں لایا جاتا ہے جن کو منتخب کرنے والے سرے سے جانتے ہی نہیں۔ اس کے مقابلہ میں روس میں ان لوگوں کو منتخب کیا جاتا ہے جن کو منتخب کنندہ سر سے پاؤں تک شناخت کرتے ہیں اور ان کی قابلیت کا پورا نقشہ ان کے سامنے ہوتا ہے!

... خبروں سے متاثر ہو کر حج کا ارادہ ملتوی کر دیں اور اس طرح حکومت حجاز کی نقدی کی حالت تباہ ہو جائے۔ دشمنان حج کو معلوم ہونا چاہئے کہ حج نہ کرنے سے ذی استطاعت مسلمانوں کو ہی نقصان پہونچتا ہے اور وہ خدا کے مغضوب ٹھہرتے ہیں۔ حکومت حجاز کو اس سے کوئی نقصان نہیں، زیادہ سے زیادہ حجاز کے عمرانی اور تعمیری کام رک جائیں گے لیکن اس سے متاثر ہو کر حکومت فرار کی راہ اختیار نہیں کر سکتی۔

ترکی میں ۱۴۰ کارخانوں کا اجراء

صنعتی اداروں کے قیام کیلئے نئی اسکیم

ترکی اخبار "ملیت" رقمطراز ہے کہ غازی مصطفیٰ کمال پاشا نے وزراء کی کونسل کی صدارت کرتے ہوئے ...

فلسطین کے ہنگامہ کی تحقیقاتی کمیٹی

عربوں کو اس کمیٹی سے کوئی تعلق نہیں

۱۹۵۰ء میں برطانوی حکومت کو زوال ہوگا

امریکہ کے ایک مصنف کی پیشگوئی

افریقہ کی زبان میں بائبل کی اشاعت

جاوی حجاج کا مخصوص جہاز

عرب میں جنگ کی خبریں کیوں اڑائی جاتی ہیں

معاصر ام القریٰ کا بیان

سابق قیصر جرمنی کے مشاغل

اسلامیات

سفر حج کے متعلق مستند معلومات اور اخراجات کی تفصیل

جدہ، مکہ اور مدینہ منورہ میں مکانات اور ہوٹل

اونٹوں اور موٹروں کا کرایہ، سامان خورد و نوش کی قیمتیں

مدینہ منورہ وغیرہ

جدہ سے مکہ تک یکہ سے جدہ تک آنے جانے کا کرایہ ۱۱۰ — ۶۰ قرش امیری

شغدف ۳۱

مکہ سے مدینہ تک ایک اونٹ کا کرایہ ۱۱۰۰

(ایک اونٹ پر دو آدمی سوار ہوتے ہیں اس حساب سے فی شخص ۵۵۰ قرش امیری کرایہ ہوگا) - باقی تفصیلات اصل کتاب میں دیکھنی چاہئیں۔

قیمت ضروریات خورد و نوش

آٹا تین سیر	۵ آنہ
روغن زرد ۲۵ تولہ	
چاول تین سیر	۱۰
شکر فی اقہ (۱۱۲ تولہ)	۹
قہوہ ۱۱۲ تولہ	ایک روپیہ ۱۲
چائے ۱۱۲ تولہ	تین روپیہ ۱۲

زائرین بیت اللہ کو خوشخبری

بیان مسافات

عام اخراجات وکرایہ جات

صرف ۵ فروری ۱۹۳۳ء تک

ایک روپیہ کا مال بارہ آنے (۱۲) میں

نولکشور پریس لکھنؤ کا پور کی چھپی ہوئی مذہبی اہل اسلام اور نایاب کتابیں جلد از جلد طلب فرمائیں۔ طبی اور عام فہرست مفت منگائیے۔ (المشتہر) منیجر نولکشور پریس بک ڈپو لکھنؤ

جریان، پرمیہ، احتلام، کمزوری، سستی، نامردی کیلئے

پرمیہانٹک گولیاں — طلاء اکسیر

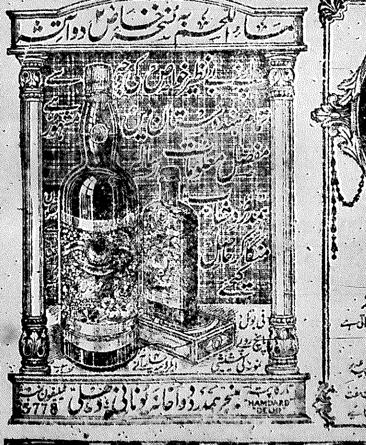

معجون شباب آور

قوت مردمی اور دل و دماغ کی کمزوری کیلئے مشہور دوا ہے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ایم اے رفیع تاجر قطب روڈ دہلی سے خالص اور اعلیٰ قسم کی بنی ہوئی گھی کے تیار کردہ خوشبودار رتیل اور پائدار خوشبو کے عطریات خرید فرمائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۵۲ھ

سنہ ۱۹۳۳ء
تاریخ عالم کا ایک ہنگامہ خیز و تباہ کن سال

خدا کا شکر ہے کہ ۱۹۳۳ء جس کی تباہ کاریوں نے تمام دنیا کو پریشان کر رکھا تھا اور جس کے حوادثات نے تاریخ عالم میں ایک نہایت تکلیف دہ اور اذیت رساں باب کا اضافہ کیا ختم ہو گیا۔ ...

شذرات

سال نو کے خطابات

سال نو کے خطابات کی فہرست حسب معمول اس مرتبہ بھی شائع ہو گئی ہے ...

ناقص تعلیم

کراچی میں نومبر کے مہینہ میں آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کا جو اجلاس منعقد ہوا تھا اس کے صدر ڈاکٹر سر ... مسعود وائس چانسلر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے خطبۂ صدارت ... سے یہ امر بالکل واضح ہو گیا کہ ہندوستان میں حکومت جو تعلیم دے رہی ہے وہ تعلیم غیر مفید اور ناکافی ہے۔ ...

شریعت حقہ کا تحفظ

ملک خدا بخش خاں صاحب صوبہ سرحد کی کونسل کے ایک درد مند مخلص رکن ہیں ...

آل پارٹیز مسلم بورڈ

کلکتہ سے ایک اطلاع شائع کرائی گئی ہے کہ آل پارٹیز مسلم کانفرنس نے ... مرکزی بورڈ کی تشکیل ...

ماہ رمضان المبارک میں عظیم الشان رعایت
صرف طلباء اور غیر مستطیع حضرات فائدہ اٹھائیں

... اس فیصلہ کے مطابق ... اس رعایت سے فائدہ اٹھانے والوں کو ... یہ رعایت کم شوال ۱۳۵۲ھ کو ختم ہو جائے گی اس لئے اس تاریخ سے قبل ہی درخواست بھیجنی چاہئے۔ ...

منیجر الجمعیۃ بلیماران دہلی

جاپانی اور ہندوستانی گفت و شنید امید و بیم کی کشمکش میں
جنوری کے اختتام پر متفقہ تجاویز پر دستخط ہو جائیں گے

دہلی ۸ر جنوری۔ ہندوستانی اور جاپانی نمائندوں میں جو گفت و شنید ہو رہی ہے اس میں بڑے بڑے مسائل سب طے ہو گئے ہیں اور مشکلات کو عبور کر لیا گیا ہے لیکن ابھی تک تفصیلات پر گفت و شنید باقی ہے۔ ... اس پر دستخط ہو جائیں گے۔

تخفیف اسلحہ کی مردہ لاش کو حرکت میں لانے کی کوشش
فرانس جرمنی کو دو لاکھ سے زیادہ فوجی بھرتی کی اجازت نہیں دیگا

...

دار الحکومت کے

سال نو کی بہار
خطابات و اعزازات کے پھول

...

برسیوں کو دلچسپ خطابات

...

بارہ ہندو راؤ کی جنگل والی مسجد

...

میونسپلٹی اور مخلوط انتخاب
مسٹر آصف علی کا بیان

...

دہلی ریلوے اسٹیشن پر حادثہ
ایک مسلم نوجوان انجن کی چھپٹ میں آ گیا

...

باجہ ڈھول کے ساتھ اشتہار بازی کی ممانعت
سنیما والوں کو پولیس افسر کا حکم

...

دہلی میں سال نو کی پریڈ
افواج اور مشین گنوں کا بے سود مظاہرہ

...

ایک شخص کے پیچھے دہلی پولیس کی دوڑ

...

حکیم محمد ظفر خاں کے گھر میں نقب زنی

...

مسلم خواتین دہلی کا اجلاس

...

شلبی کھجوریں

...

کار ٹکڑے ٹکڑے۔ ایک عورت ہلاک

...

برطانیہ سے تعاون کا عملی ثبوت
مولانا شوکت علی کی پنشن کھل گئی
ٹائمز آف انڈیا میں مولانا کا بیان

...

بمبئی کے کارخانوں میں ہڑتالیں
۳۲ کارخانوں میں کام بند

...

پنڈت جواہر لال نہرو کے بیان کی تائید
سیٹھ گوبند داس کا بیان

...

گاندھی جی کے صاحبزادے رہا کر دیئے گئے

...

۴ر جنوری کو یوم مولانا محمد علی مرحوم

...

سیالکوٹ سے سرینگر کا تبادلہ
سرینگر کو فوجی مرکز بنانے کا ارادہ

...

چینی ترکستان میں خانہ جنگی کا زور
آٹھ ہزار اشخاص علاقہ چھوڑ کر چلے گئے

...

سندھ میں زمین دوز آتشی پہاڑ پھٹ گیا

...

سرحد میں امن عامہ کا بے پناہ استعمال

...

کانگریسیوں کے جلوس میں گرفتاریاں

...

یوپی میں سیاسی اسیروں کی قبل از وقت رہائی

...

برطانوی بحری افسر کو ہاتھی نے ہلاک کر دیا

...

دو مفرور بنگالی نوجوانوں کی گرفتاری

...

نیپال میں گاندھی ٹوپی پر عتاب

...

ہوائی جہاز کی تباہی سے دس اشخاص ہلاک!

برسیلز۔ ۳۰ر دسمبر۔ امپیریل ایرویز کا ہوائی جہاز ”اپالو“ جب اڑ رہا تھا، بروز کے قریب تباہ ہو گیا۔ ایک ہوائی جہاز لاسلکی اسٹیشن کے کھمبے سے ٹکرا کر زمین پر گرا اور شعلوں میں گھر گیا۔ اسٹیشن کے آدمیوں نے مسافروں کو بچانے کی کوشش کی لیکن ہوا اس قدر تیز تھی کہ کوئی قریب نہ جا سکا اور جو لوگ اس پر سوار تھے سب جل کر مر گئے۔ وہ دس تھے۔

امریکہ نے شراب نوشی کا ریکارڈ مات کر دیا

واشنگٹن۔ ۳۰ر دسمبر۔ برطانیہ سے امریکہ میں شراب کی درآمد کا جو سالانہ مقدار معین ہے وہ ابھی سے ختم ہو گئی حالانکہ اسے مارچ ۱۹۳۸ء تک ختم ہونا چاہئے تھا۔

یہ مقدار کل ۵ لاکھ ۵ ہزار گیلن کی ہے۔ انگلستان کی طرح اسپینی شراب کی مقدار بھی پوری ہو گئی جو تین لاکھ ۹۵ ہزار گیلن تھی۔

جرمنی کو فرانس کا جواب

پیرس۔ ۳۰ر دسمبر۔ موسیو ششتان نے پیرس سے روانگی سے قبل موسیو ... سے فرانسیسی سفیر متعینہ برلن سے اس جواب پر تبادلۂ خیال کیا جو ہر ہٹلر کی تجویزوں کے متعلق حکومت فرانس کی طرف سے دیا جا رہا ہے۔ خیال ہے کہ ... جنوری تک یہ جواب حکومت جرمنی کو دیدیا جائے گا جب ہر ہٹلر برلن پہنچ جائیں گے اس وقت تک جواب تیار رکھا رہے گا۔

۲۰ ٹن روسی سونا جرمنی کو!

ریگا۔ ۳۰ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ روسی سونے کے ... ٹن ... ریگا سے ہوتا ہوا برلن بھیجا گیا ہے۔ یہ سونا ... نکالا گیا ہے۔

دریا جم گیا جہاز برف میں مقید

امریکہ پر سردی کی شدت کا عذاب

نیویارک۔ ۳۰ر دسمبر۔ ٹھیک اسی عرض البلد اور طول البلد پر (لیکن مغربی سمت میں) جس پر ہندوستان کی سرزمین واقع ہے شمالی امریکہ میں سخت سردی پڑ رہی ہے۔ نیویارک میں جو امریکہ کا سب سے بڑا شہر ہے اور جہاں تمدن نے اس قدر ترقی کی ہے کہ گرمی اور سردی انسانی قوتوں کی غلام بن گئی ہے، کل ۳۰ر دسمبر کو پارہ حرارت صفر ڈگری سے بھی پانچ ڈگری نیچے آ گیا۔ ۱۹۲۰ء میں بھی سخت سردی پڑی تھی لیکن اس وقت بھی پارہ حرارت اس قدر نیچے نہیں گرا تھا۔

دریائے ہڈسن بالکل جم گیا ہے دہانہ کے قریب جو جہاز تھے وہ برف میں مقید ہیں۔

بوسٹن کی بھی یہی حالت ہے، بلکہ وہاں تو پارۂ حرارت ... ڈگری اور بھی نیچے ہے۔ ریل کا سفر بالکل بند ہو گیا ہے۔ خیال ہے کہ یہ کیفیت دو تین دن تک رہے گی۔

وزیر اعظم رومانیہ گولی سے ہلاک

تین گولیاں سر میں پیوست ہو گئیں!!

بخارسٹ (رومانیہ)۔ ۳۰ر دسمبر۔ ایم ڈوکیا وزیر اعظم پر ایک طالب علم نے ریوالور سے حملہ کیا۔ تین گولیاں وزیر اعظم کے دماغ میں پیوست ہو گئیں۔ یہ حادثہ سینانا ریلوے اسٹیشن پر پیش آیا۔ اس حادثہ سے تمام رومانیہ میں ہلچل مچ گئی ہے۔

ایم ڈوکیا ملک معظم سے ملاقات کر کے واپس آئے تھے۔ پولیس نے طالب علم کو گرفتار کر لیا ہے۔ ملزم کا بیان ہے کہ میں نے وزیر اعظم کو اس لئے ہلاک کیا ہے ...

کپور تھلہ کے زمینداروں کی حالت زار

ریاست سے قانون انتقال اراضی کا مطالبہ

کپور تھلہ۔ ۳۰ر دسمبر۔ چودھری عبد العزیز سیکرٹری زمیندارہ لیگ ریاست کپور تھلہ نے خان بہادر دیوان سر عبد الحمید سی۔ آئی۔ ای وزیر اعظم ریاست کپور تھلہ کے نام ایک طویل مکتوب روانہ کیا ہے جس میں انہوں نے ریاست کے زمینداروں کی ناقابل بیان اور قابل رحم حالت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ زمیندار قرض کے بار گراں کے نیچے بالکل کچلے جا چکے ہیں۔ اگر حکومت نے بروقت امداد نہ کی تو ان کی تباہی و بربادی یقینی ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ ریاست میں جلد قانون انتقال اراضی نافذ کرے ورنہ زمیندار اپنے جائز حقوق کی حفاظت کے لئے ضروری ذرائع اختیار کریں گے۔

کوئلہ کی کان میں چار اشخاص کی ہلاکت

اگاؤں۔ کل رات ویکرمین ہنٹ پر گھر کو واقع متین مائن میں ایک نہایت ہی افسوسناک واقعہ ہوا جس میں چار اشخاص فوراً ہلاک ہو گئے اور تین شدید مجروح ہوئے۔

آج مسٹر ... انسپکٹر آف مائنز نے تحقیقات کی جس سے معلوم ہوا کہ پانچ اشخاص تو اوپر آنے والے مشرقی پنجرے میں آ رہے تھے اور دو اشخاص نیچے جانے والے مغربی پنجرے میں جا رہے تھے۔ زیادہ جھک جانے کی وجہ سے مشرقی پنجرہ زیادہ اوپر کھینچا گیا اور اس دھکے سے اس میں سوار ہونے والے پانچ اشخاص میں سے چار ہلاک ہو گئے اور ایک جو پنجرے سے باہر نہیں گرا شدید مجروح ہوا۔ مغربی پنجرہ ... اس میں سوار ہونے والے اشخاص شدید مجروح ہوئے۔

پنچایت واروں نے فیصلہ دیا ہے کہ یہ اموات اچانک حادثہ سے ہوئیں۔

شیر اور بھیڑیے میں اتحاد کا خواب

وزیر خارجہ روس کی تقریر

آسمانی بجلی سے چار آدمی ہلاک

مشرق کی روحانیت مغرب پر فتح حاصل کریگی

عثمانیہ یونیورسٹی میں ڈاکٹر ٹیگور کی تقریر

حیدر آباد۔ ۳۰ر دسمبر۔ عثمانیہ یونیورسٹی کی زیر سرپرستی ایک عظیم اجتماع کو خطاب کر کے ڈاکٹر ٹیگور نے فرمایا کہ ”میں تھک گیا ہوں“۔

نوجوانوں کو پیغام دیتے ہوئے ملک الشعراء نے فرمایا کہ ”میری تم سے یہ التجا ہے کہ تم لاکھوں کی ڈھیریوں کے خیالات کی رو میں بہہ جاؤ لیکن اپنے دل میں صداقت اور تکمیل نفس کے مفید ترین مطمح نظر کو مکمل و بینا اور اس پر پابند رہنا“۔

ملک الشعراء نے توقع ظاہر کی کہ مشرق کی روحانیت آخر کار مغرب کی لادینی پر فتح حاصل کرے گی۔

ایک فوجی انگریز کی دیوانگی

عورت کو مار کر خودکشی کر لی

لاہور۔ ۳۰ر دسمبر۔ کل رات کو لاہور چھاؤنی میں شاہی فوج کے بم پھینکنے والے اور اس کی بیوی کی ہلاکت کا افسوسناک حادثہ پیش آیا۔

معلوم ہوا ہے کہ ۴۰ فیلڈ بریگیڈ شاہی فوج کا بم انداز اسبورن نے ایک دوسرے بم انداز اور مسٹر و مسز سنیل کو سینما میں آنے کی دعوت دی۔ مسز سنیل نے آنے سے انکار کر دیا اس پر اسبورن واپس چلا گیا۔ اور ایک ریوالور لے کر آیا اور مسز سنیل کا تعاقب کیا اور اس پر چار فیر کئے جس سے وہ مر گئی اس کے بعد اسبورن نے خودکشی کر لی۔ مسز سنیل کی عمر ۲۰ سال کی تھی اور اسبورن کی عمر ۲۴ تھی۔ ... پوسٹ مارٹم کے لئے بھیجدی گئی ہیں۔

سرحد پر ۶۵ ہزار روسی سکے

پشاور۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سرحدی پولس کے ایک چوکیدار ...

بنگال کونسل کی دلچسپ تجاویز

جھنگ میں مسلم ڈپٹی کمشنر

جامعہ حقانیہ منیجر کا ماہوار رسالہ

الجمعا

شیخ رسالہ الجامعہ منیجر

مذہبی علمی و تاریخی کتابیں!

تفسیر مظہری

سیرۃ الحبیب

پاک زندگی

جنت اور دوزخ

علم الکلام

تعلیم اسلام

اعجاز القرآن

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

ڈاکٹرانہ استعمال شدہ دوائیں

دی ہمبرل سٹورز ... (پنجاب)

عید کی ضرورت کا بہترین تحفہ

تلہ سرمایہ سے کثیر منافع ملیگا

عید کیلئے سنہری موقعہ

منیجر دی کریسنٹ ٹریڈنگ کمپنی پوسٹ بکس ... فورٹ بمبئی

جنوبی امریکہ میں بغاوت بمباری اور اسلحہ خانہ پر حملے

بیس افراد ہلاک اور باغیوں کے سرغنوں کی گرفتاریاں

نئے محصول بل کا نفاذ ملتوی نہیں ہوگا

حکومت ہند جاپانی تجاویز منظور نہیں کرے گی

نئی دہلی۔ ۳۰ر دسمبر۔ جاپانی تاجروں اور گورنمنٹ جاپان کی اس تجویز کے بارے میں کہ تجارتی گفت و شنید کے متعلق اتفاقی سمجھوتہ ہونے تک نئے ٹیرف بل کا اطلاق ملتوی کر دیا جائے، معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند اس تجویز کو منظور نہیں کرے گی۔

مہاراجہ الور نے حکومت ہند کی تجاویز منظور کر لیں

ریاست میں واپسی کا امکان

کشمیر میں آزادی تحریر و تقریر کا جنازہ

پریس آرڈیننس جاری ہوگا؟

ڈھاکہ میں بم پھٹ گیا!

ایک نوجوان شدید زخمی

گاندھی جی کے پروگرام کی مخالفت کیجائے

موتمر کانفرنس میں ٹیگور کی تقریر

ریاست سروہی کا مسلسل

برطانیہ کے خلاف استعمال

جرمنی میں لازمی فوجی تعلیم

ایک رائے صاحب پر حکومت کا عتاب

ایک سکھ چوکیدار کا قتل

کوئلہ کی گیس سے ... کا حادثہ

حکومت ہند اور ریاست ... میں تعلقات

سردیوں میں طاقت حاصل کرلو!

امراض مخصوصہ و دمان

اس کتاب کو جلد منگا لو وقت گذر رہا ہے!

امرت دھارا ... لاہور

صرف عید کیلئے

رعایتی اعلان

کٹ پیس کے نرخوں میں حیرت انگیز رعایت

Heath & Sommers. Fort Bombay

اسلحہ خانہ چاٹگام کے حملہ آور
سوریا سین اور ترکیشور تختہ دار پر

کلکتہ ۱۲ر جنوری۔ چاٹگام سے ایک اطلاع منظر ہے کہ آج صبح مرکزی جیل میں سوریہ سین اور ترکیشور دستی دار کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔ پھانسی دیتے وقت اعلیٰ حکام جیل اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ موجود تھے رشتہ داروں کو ہر روز قبل اطلاع دیدی گئی تھی کہ وہ ان سے مل جائیں۔

سوریہ سین اور ترکیشور خفیہ پولیس کے بیان کے مطابق چاٹگام کے اسلحہ خانہ پر حملہ کرنے کی سازش کے سرغنے تھے استغاثہ نے سوریہ سین کو اس سازش کا دماغ بتایا تھا۔

جیل کے اندر اور باہر مسلح پولیس کا زبردست انتظام تھا شہر میں جا بجا مسلح پولیس پھرتی نظر آرہی تھی۔

امریکہ میں جرمنی مال کے بائیکاٹ کا فیصلہ

پاسنجر ٹرین لائن سے اتر گئی

فرانس میں سات سو گرفتاریاں

ایک رات میں ایک فٹ برف پڑی

مسٹر جیکر وائسرائے سے ملاقات کریں گے

دن دہاڑے کانٹیبل فرار ہو گئے

جاپان کی تجارت میں حیرت انگیز اضافہ

آل پارٹیز کانفرنس کا مقصد برطانی ملوکیت کی تائید ہے
قرطاس ابیض کو ردی کی ٹوکری میں ڈالدیا جائے
پنڈت جواہر لال نہرو کا ایک اور بیان

الہ آباد ۱۱ر جنوری۔ پنڈت جواہر لال نہرو کانفرنس کا سراب کے زیر عنوان مجوزہ آل پارٹیز کانفرنس بمبئی پر شدید نکتہ چینی کرتے ہیں۔ وہ لوگ جو کانفرنس کے انعقاد کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ در اصل ملک کے مفاد کو نقصان اور برطانی شہنشاہیت کو تقویت پہنچا رہے ہیں۔ قرطاس ابیض مجوزہ تبدیلیوں کے بعد بھی اس قابل ہوگا کہ اسے ردی کی ٹوکری میں جگہ دی جائے۔ قرطاس ابیض کو کامیاب بنانے کی سعی عامۃ الناس کی رائے کے مطابق حکومت کرنے کے اصول کے سخت مخالف ہے نظام ناموں کی بحث کا خاتمہ ہو چکا ہے اس وقت کانفرنسوں اور اجتماعوں کا خیال محض ایک سراب ہے۔

مالابار کو علیحدہ صوبہ بنانے کا مطالبہ

آسٹریا میں زبردست بغاوت
ہلاکت، بم باری اور گرفتاریاں

مسٹر بوس کو لندن آنے کی اجازت نہیں ملی

آئندہ میزانیہ میں ریلوے کو چھ کروڑ کا خسارہ

افریقہ کے ہندوستانیوں کا احتجاج

بین الاقوامی لیگ کونسل کا اجلاس
اشوری قبائل کی رپورٹ پر غور

برطانی گانا میں ہلاکت خیز بارش

سر آغا خاں گاندھی جی سے ملاقات کرینگے

۲۰ اشخاص برف میں جم گئے

پولیس کا کانسٹیبل بھی انقلابی بن گیا
وائسرائے اور دیگر افسروں کو تہدید آمیز خطوط

راجشاہی ۱۱ر جنوری ایک خواندہ پولیس کانسٹبل قاسم علی کے خلاف بنگال کے انقلابی قانون کے ماتحت سب ڈویژنل مجسٹریٹ راجشاہی کی عدالت میں مقدمہ چلایا گیا ہے۔

ایرانی جہاز محمدی ڈوب گیا
گیارہ مسافر بچا لئے گئے۔ دو ڈوب گئے

نجدی قبائل نے یمنی افواج کو بھگا دیا!
سرکاری فوج کے بغیر نجران خالی کرا لیا!

گھر کا ڈاکو

دربھنگہ کے آم و لیچیاں سارے زمانہ میں مشہور ہیں!!

ایک روپیہ کا مال بارہ آنہ میں

مادر وطن کا آغوش آپ کا منتظر ہے

خوشخط قرآن مجید مترجم

آب بقا فارسی کے مستند مجربات

گھر بیٹھے وید حکیم بنجاؤ

تجارت میں وائسرائے کی تقریر
یم حاذق نے نسخہ تجویز کر لیا
انقلابی تحریکات کے انسداد کی ترکیب

کلکتہ۔ کل متحدہ ایوان ہائے تجارت کے سالانہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے ہز ایکسلنسی وائسرائے نے ہندوستانی تجارت سے متعلق معاملات کے بارے میں حکومت کے کام اور اس کے نقطہ نظر کو بیان کیا۔

یوپی کے طلبا کی مستحسن تجویز
تعلیم گاہوں کو فرقہ پرستی سے پاک رکھنے کا عزم

ریلوے کارخانہ میں پانچسو مزدوروں کی ہڑتال

سنار کے خاندان کو ذبح کر ڈالا
ڈاکوؤں کی چیرہ دستیاں

مسلمانوں کو شدھ کرنے کا اعلان
شولاپور میں پرمانند کی خطیبانہ تقریر

اسمبلی میں پیش ہونے والے غیر سرکاری بل
دودھ دینے والے جانوروں کی حفاظت

بہار کی وزارت پر ایک مسلم کا تقرر

بمبئی کرانیکل کے طابع اور ناشر کو سزا

غازی مصطفےٰ کمال پاشا پر حملہ
۲۵ اشخاص کی گرفتاری

ترکی کا تازہ ڈاک میں "جمہوریت" رقمطراز ہے کہ ترکی میں ایک وسیع سازش غازی مصطفےٰ کمال پاشا کے قتل کی ہوئی ہے اس سلسلہ میں پچیس مخالفین کو سازش کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے۔

کسانوں کی اصلاح کی تحریک
یوپی کے کانگریسیوں کی اسکیم

وانڈر لیبے کی گردن ماردی گئی

سناتنیوں کی طرف سے گاندھی جی کا سیاہ استقبال

پرانے کاشغر کی افواج کو شکست

مجلس احرار اسلام قادیان کا جلسہ
قادیانیوں کی مذبوحی حرکات

صرف عید کیلئے رعایتی اعلان
کٹ پیس کے نرخوں میں حیرت انگیز رعایت
Heath + Sammers, Fort Bombay.
ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

دولت خوشی اطمینان آرام
Carlton Trading Co., The Premier British + American Cut Piece Goods, Hanuman Building Elphinston Circle, Fort Bombay.

عید کی ضرورت کا بہترین کٹ پیس

ہر جگہ چلنے والی فائدہ مند تجارت
انگلش کمرشل ہاؤس میکلیپ کولابہ بمبئی

عید کیلئے سنہری موقعہ
منیجر ورینٹ ٹریڈنگ کمپنی پوسٹ بکس فورٹ بمبئی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم چہارشنبہ ۸ر شوال المکرم ۱۳۵۲ھ ہجری۔ مطابق ۲۴ر جنوری ۱۹۳۴ء | نمبر ۶

جزر و مد

زبان پہ پیہ پیام ہے ہر ایک موجِ آب کی
تجلیاں سراب کی، تعلیاں حباب کی
صبا سے کہہ رہی تھی کل یہ پنکھڑی گلاب کی
جھلک ہے حسنِ یار کی مرے سرشکِ شوق میں
وہ حسن جلوہ ریز ہے تو دل بھی موج خیز ہے
تڑپ کے برق چھپ گئی بھڑک کے شمع بجھ گئی
ادھر ہے چتونوں پہ بل ادھر تبسم آنکھ میں

حیات جس کا نام ہے وہ خو ہے اضطراب کی
عبارتیں ہیں مختلف فسانۂ شباب کی
لٹی ہوئی بہار ہوں مٹے ہوئے شباب کی
کہ شبنمی نقاب میں کرن ہے آفتاب کی
یہ جزر و مد ہے بحر میں کشش ہے ماہتاب کی
ملائیں موت نے حدیں سکون و اضطراب کی
عجیب کشمکش سی ہے عنایت و عتاب کی

سنی غزل سہیل کی تو بول اٹھے یہ جوہری
یہ نظم ہے کہ اک لڑی لآلیٔ خوش آب کی

(جناب اقبال احمد سہیل ایم۔اے ایل ایل بی)

معاصرین کے افکار و آراء

دلچسپ حقائق و معلومات

ہندوستان کی حیثیت

مسلمانوں پر تازہ مصیبت

نشاط و حیات

Regd No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 5. DELHI. TUESDAY, JANUARY, 16, 1934 PRICE ONE ... A

برہما میں عیسائی مشنریوں کا جال

کرین قوم کو تبلیغ اسلام کی ضرورت

حضرت مولانا ظفر علی خاں کی مساعی جمیلہ

Thompson Darmy
Medical Hall
Taungoo U. BURMA

T. DARAMY
MEDICAL HALL
Taungoo U. BURMA
Mr. J. Suha Pleader
Taungoo (U. Burma)

مصفی

طب یونانی کا تازہ کرشمہ

انسان کی زندگی کا مدار خون پر ہے خون اگر خراب ہو گیا ہے تو آدمی کی تندرستی قائم نہیں رہ سکتی ہندوستانی دواخانہ دہلی مصفی پیش کر کے تمام ملک کو مقابلہ کی دعوت دیتا ہے اور بلاخوف دعوی کرتا ہے کہ صفائی خون کیلئے مصفی سے بہتر دوا آج تک نہ ایشیا پیش کر سکا ہے نہ یورپ مصفی ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کا خلاصہ ہے اور مسیح الملک ثانی محمد احمد خاں صاحب کے مشورے سے جدید سائنٹفک طریق پر طیار کیا گیا ہے۔ خون کی خرابی سے پیدا ہونے ہر مرض کی تیر بہدف دوا ہے۔ کھجلی۔ داد پھنسیاں وغیرہ حتی کہ سوزاک۔ آتشک اور جذام کا زہریلہ مادہ بھی اس کے استعمال سے ہمیشہ کیلئے نابود ہو جاتا ہے اس کی خوراک چار کا ایک چمچہ ہے بلحاظ نفع مصفی درحقیقت اکسیری چیز ہے۔

قیمت بارہ خوراک کی شیشی ۱۲ر علاوہ محصول ڈاک

ترکیب استعمال:- ایک خوراک صبح اور ایک شام تھوڑے پانی میں ملا کر اور اگر مرض کا جوش زیادہ ہو تو دن میں تین مرتبہ استعمال کیا ہے۔

ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۲ دہلی سے طلب کیجئے۔

ڈاکخانہ کے استعمال شدہ ردی ٹکٹوں سے لاکھوں روپے کمائیے

دلفریبی حسن کا راز

ملنے کا پتہ:- دی امپیریل سٹور (ف) پبلیشرز قصور (پنجاب)

کتاب الحج والزیارۃ

فتاوی عثمانی معروف بہ

کتاب الحج والزیارۃ

رعایتی قیمت تین روپے

صرف شعبان و رمضان کیلئے

اصل قیمت ۵ر

حافظ صالح حافظ محمد راندیر ضلع سورت

Rander, Surat.

صوبہ بہار کی ہولناک تباہی و بربادی کے چشمدید حالات

زلزلہ سے زمین پھٹ گئی، طغیانی سے آبادیاں غرق ہو گئیں

بیس۲۰ ہزار انسانوں کی جانیں ضائع ہوئیں

بے شمار عمارتیں گر گئیں، ہزاروں لاشیں دبی ہوئی پڑی ہیں

پسماندگان کی قابل رحم حالت اور فوری امداد کی ضرورت

زلزلہ کی تباہ کاریوں کے متعلق صوبہ بہار سے جو اطلاعات آ رہی ہیں اور وہاں سے لوگوں نے جو چشم دید حالات لکھے ہیں وہ نہایت ہولناک ہیں ... تمام دنیا میں ایک تہلکہ ڈال دیا ہے۔ اور مختلف مقامات سے جن میں یورپین اور ایشیائی ممالک شامل ہیں ہمدردی کے پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔

۱۵ جنوری کو دوپہر کے وقت ۲ بجے کے بعد بنگال، بہار و اڑیسہ، صوبہ متحدہ، دہلی، پنجاب، صوبہ متوسط کے مختلف مقامات پر زلزلہ کے جو جھٹکے محسوس کئے گئے ... بے شمار عمارتیں مسمار ہو گئیں، ہزاروں آدمی لقمہ اجل ہو گئے، اور مال و دولت کے نقصان کا اندازہ لگانا قطعاً ناممکن ہے۔ سب سے زیادہ ہولناک ... تباہی ... صوبہ بہار کے بڑے بڑے شہروں اور قصبوں مثلاً پٹنہ، مظفر پور، دربھنگہ، لہریا سرائے، مونگیر، بھاگلپور، جمال پور، گیا، بتیا ...

پٹنہ

حاجی پور

بھاگلپور

گیا

بہار کے دیگر مقامات

مونگیر

دربھنگہ

مظفر پور

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

... اور رد کر دیتے تھے (نعوذ باللہ) اور جن کی ظالمانہ کاروائیوں کا ترجمہ سادہ انگریزی میں کیا جاتا ہے تو یہ مرحم کو وہ باتیں اختیار کرنی پڑیں گی جن کا الزام ہم گزشتہ جنگ میں اپنے دشمنوں کو دیا کرتے تھے اور جن کی وجہ سے وہ اب تک قابل نفرت ہیں۔

مگر اسلام کہتا ہے کہ ان مقدس پیغمبروں کی طرف جو ظالمانہ کاروائیاں منسوب کی گئی ہیں وہ اہل کتاب کی خود ساختہ ہیں اور انہوں نے الہامی کتابوں کو ظلم و عدوان سے بھر دیا ہے۔ خدا کے رسول ان افعال سے بری تھے۔

ایران نے روس سے نجات حاصل کرنیکی راہ نکال لی

ریلوے کے ذریعہ تبریز سے سرحد کی تعمیر

یہودیوں کے ایک نئے حمایتی کا ظہور!

جاپان یہودیوں کو فلسطین واپس لائے گا

جاپان کے مقدس گرجا کے ایک بشپ "نکاڈا" نے ایک عجیب قسم کا دعویٰ کیا ہے جس نے علمی دنیا کو اس طرف متوجہ کر لیا ہے۔ بشپ مذکور کا بیان ہے کہ جاپانی قوم کا ذکر بائبل میں موجود ہے اور اس کی عظمت و شوکت کا اظہار تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے۔

انہوں نے اپنے دعوے کے اثبات کے لئے بائبل کی کتاب یسعیاہ کی مندرجہ ذیل عبارت پیش کی ہے:

"دیکھو! تو ایک ایسی قوم کو بلائے گا جس کو تو نہیں جانتا اور وہ تجھ کو نہیں جانتی ... تیسرے راستہ پر چلے گی اور ... اسرائیل ... کے ذریعہ عظمت پائیں گے۔"

بشپ نکاڈا نے اپنی کتاب "نامعلوم قوم" میں ... عبارت کو نقل کر کے لکھا ہے ...

حکومت عراق کے سفراء کا تبادلہ

بائبل کا پڑھانا قوموں کو ظالم بنانا ہے

مذہبی تعلیم میں تبدیلی کیلئے لارڈ رگلین کا مطالبہ

عراقی گورنمنٹ ایک ہم پیغام شائع کرنیوالی ہے

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

شام کے ایک قریہ کا عرب مسافر

یا "شیطان" کا دلچسپ تعاقب

(گزشتہ سے پیوستہ)

... اکیلے دشت و بیابان کو عبور کرتے ہوئے خبر نہیں منزل مقصود کو کب پہونچیں گے اس لئے میں محض آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

جوفلس: اگر تم کو میری خدمت کرنی ہی تھی تو میرے ساتھ ہی کیوں نہ چلے آئے؟ افسوس تم راہبوں کو اپنے فرائض کا ذرا سا بھی احساس نہیں۔ میں یقیناً تمہاری شکایت بشپ کی خدمت میں لکھ کر بھیجوں گا اور تم کو معلوم ہے کہ ہماری شکایات پر کیسی سخت سزائیں دی جاتی ہیں!

مکائیلس: (یہودی راہب) مقدس باپ! میں نے تو کوئی بھی ایسا گناہ نہیں کیا کہ آپ مجھے سزا دلائیں۔ میں تو صرف آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہوگیا ہوں۔

جوفلس: گویا تمہارے نزدیک راہبانہ فرائض میں سستی کرنا سرے سے گناہ ہی نہیں؟ خیر تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ راہبانہ زندگی کی توہین کرنے کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ (تھوڑی دیر کچھ سوچ کر) اچھا یہاں کرہ میں آؤ۔ دیکھو آئندہ کبھی ایسی حرکت نہ کرنا۔ ہم کو خادموں کی ہرگز ضرورت نہیں اور نہ تم سے ہم کوئی خدمت لینا چاہتے ہیں ...

عراق ریلوے

نجف اشرف، کربلائے معلےٰ، کاظمین شریفین اور سامرہ شریف کے مقدس شہروں کی زیارت کیلئے عراق ریلوے کے ذریعہ آرام، تیز رفتاری اور بہت سستا کرایہ سے سفر کریں۔ مختلف درجوں کی ... کوپن کی کتابیں جو ۹۰ دن تک کارآمد ہونگی نیچے درج ہیں اور ۵۰ کیلو سامان ہر کتاب کے عوض میں اپنے ہمراہ مزید کرایہ کے بغیر لیجا سکتے ہیں۔

	درجہ دوم	درجہ سوم
کوپن بک الف برائے سفر بصرہ سے کربلا، کاظمین سامرہ سے واپسی بصرہ	۴۳	۱۴
کوپن بک ب برائے سفر بصرہ سے کربلا، کاظمین اور واپسی بصرہ	۴۰	۱۲

تین سال سے کم عمر کے بچے کا کرایہ معاف اور بارہ برس سے کم عمر کے بچوں کا نصف کرایہ لیا جاتا ہے۔ بمبئی اور کراچی سے ہر ہفتہ جہاز بصرہ کی بندرگاہ معقل کو جاتے ہیں۔ جہاں ریلوے کے افسران زائرین کو ان کے آرام اور زیارت گاہوں کو جانے والی گاڑیوں میں جگہ کا انتظام کرنے کیلئے استقبال کرتے ہیں۔ زائرین جو مکہ کی زیارت کرنا چاہتے ہیں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ عراق کے راستہ سے سفر کریں۔ اسطرح ایک ہی وقت میں اس ملک کی زیارت گاہوں کی زیارت کے مواقع بھی مل جائیں گے۔ بغداد سے دمشق کو بذریعہ موٹر ۲۴ گھنٹہ میں سفر کیا جا سکتا ہے۔ دمشق سے جدہ، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کا کرایہ حسب ذیل ہے۔

درجہ دوم بالف ۱۹ — درجہ سوم بلا خوراک ۹۵

ہندوستان میں عراقی ریلوے کے ٹکٹ اور کوپن کی کتابیں بمبئی اور کراچی میں مختلف ایجنٹوں سے خریدے جا سکتے ہیں۔

(۱) مولوی محمد باقر صاحب مسافر خانہ حاجی دیوجی جمال جیل روڈ عمر کھاڑی بمبئی۔
(۲) آنریری جائنٹ سکرٹری فیض حسینی بالا گلی بمبئی
(۳) مسٹر ای۔ ای وٹنا، نانڈو کولی واڑا بمبئی نمبر ۳
(۴) حبیب حاجی رحمت اللہ صاحب کھارادر کراچی
(۵) مسٹر عبدالعلی شیخ جیون جی معرفت میسرز یوسف علی بھائی کریم جی اینڈ کمپنی بیپرز روڈ کراچی۔
(۶) آنریری سکرٹری فیض حسینی معرفت حاجی جیا بھائی گوکل کوڈی باغ کراچی۔

نوٹ: ایک ہی جہاز ... سے آئندہ ... بصرہ کو سفر کرنے والے زائرین کو جہاز کے کرایہ میں رعایت ملتی ہے۔

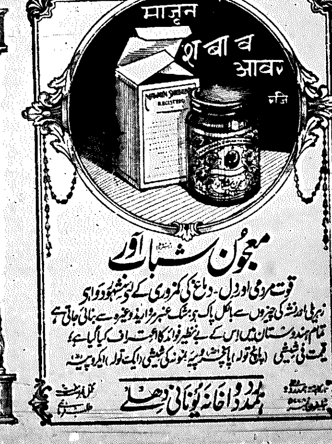

ایم۔ اے رفیع تاجر عطر قطب روڈ دہلی سے خالص اور اعلیٰ قسم کی بنی ہوئی ...

الجمعیۃ دہلی
یوم چہارشنبہ ۸ شوال المکرم ۱۳۵۲ ہجری

صوبہ بہار کا زلزلہ
فوری امدادی کی ضرورت

شیخوپورہ ضلع مونگیر میں زلزلہ کی کیفیت
"پہاڑ اور مکانات پنکھے کی طرح ہل رہے تھے"
مردوں کے نعرہ ہائے تکبیر اور عورتوں اور بچوں کا گریہ و بکا

حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب کا کوئی حال معلوم نہیں ہے

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کے تار
پھلواری شریف کا جواب

زلزلہ کی تباہ کن فہرست

کھٹمنڈو
کانپور
دارجلنگ
مرزا پور
دہلی
کلکتہ
ہندوستان کے دیگر مقامات
آسام

کیا نواب صاحب رامپور بھی انگلستان بھیجے جائیں گے؟
انور اور دیو اس کے بعد ریاست رام پور کا حشر
ریاست کے نظم و نسق پر کلکٹر مراد آباد کا قبضہ ہوگا

ہلاکت خیز زلزلہ
صوبہ بہار میں قیامت صغریٰ ہزار ہا جانوں کا نقصان اور بیشمار افراد خانماں برباد
رحم و اعانت کی اپیل

عراق کے شاہی عیسائی براہ ریل میں
سرجان سائمن کا اظہار تشکر

گھوڑ دوڑ کے مرض نے اخلاق تباہ کر دیے
رنگون کونسل میں انسدادی بل

تبت پر چین کا دوبارہ قبضہ

بت کا نقرئی تاج غائب
رنگون کے ایک اور مندر میں چوری

امیدواران داخلہ جامعہ ملیہ کے لیے ضروری اعلان

جاپان نے لنکاشائر کو شکست دیدی

مدراسی ساہوکار گرفتار
جعلی نوٹ بنانے کی سازش

فیر سے دس آدمی زخمی ہوگئے
ڈاکوؤں کی چیرہ دستیاں

اچھوت گورو وایور مندر میں داخل نہیں ہوسکتے
گاندھی جی کو زمورن کا جواب

سات قیدی فیر کے باوجود بھاگ گئے

مہتروں نے مکمل ہڑتال کردی
مشاہرہ میں تخفیف کے خلاف احتجاج

شدھی کے شیدائیوں کیلئے عبرت
"شانتی دیوی" ڈاکوؤں کے روپ میں

بنگال میں زنانہ پولیس کا تقرر

مہاراجہ الور اور جلا وطنی کی میعاد

ایک سیٹھ کے گودام میں ڈاکہ

ایک کروڑ پتی کے لڑکے کا اغوا

پہاڑ پر چڑھتے ہوئے دو آدمی ہلاک

جرمنی نے فرانس کی تجاویز کو ٹھکرا دیا

بیگم خیرپور کو جان کا خطرہ

خواتین کا تقرر آسامیوں پر

مچھیروں کی آبادی نذر آتش

موٹروں سے سات ہزار اشخاص کی ہلاکت

زلزلہ کے باعث بہار کے سیاسی قیدیوں کی رہائی

معمولی سے جھگڑے پر دو آدمی ہلاک

ہندوستانی ہوا باز کا جہاز گر پڑا

لارڈ اروِن کے والد کا انتقال

یوپی میں سول نافرمانی کی رفتار

کانگریس اور حکومت میں مصالحت کی ایک اور سعی

گاندھی جی وائسرائے سے ملاقات کریں گے؟

حکومت ہند جواہرلال نہرو کو گرفتار کرنا نہیں چاہتی!

الہ آباد ۱۰ جنوری۔ بنارس میں مالوی جی اور لارڈ ولنگڈن میں جو گفتگو ہوئی یہاں کے سیاسی حلقوں میں اسے اہمیت دی جارہی ہے۔ اور خیال کیا جارہا ہے کہ مالوی جی نے وائسرائے کو تیار کرلیا ہے کہ وہ گاندھی جی کو ملاقات کی اجازت دیں اور اب جبکہ آپ انگلستان جارہے ہیں اس بات کی کوشش کریں گے کہ کانگریس اور گورنمنٹ میں مصالحت ہوسکے۔ بنارس ہی کے ایک صاحب کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ بہت ممکن ہے وائسرائے کلکتہ روانہ ہونے سے پہلے گاندھی جی سے تبادلہ خیالات کریں۔

کیا برطانوی جھنڈے کو زبردستی سلام کرایا گیا؟

اسمبلی میں دلچسپ سوالات کا نوٹس

(ج) کیا یہ واقعہ ہے کہ فوجی سپاہیوں کو ان کے مکان سے نکلنے اور گھر کا سامان توڑنے کا حکم دیا؟

(د) کیا انہوں نے اسا گاؤں کے رام ناتھ نامی ایک شخص ... شرارت کی۔

(و) کیا یہ واقعہ ہے کہ جھنڈے کو سلام کرنے کے لئے ان کے سر کو زبردستی ... موجود تھے۔

ملامت اور تحسین کے مخلوط نعرے

وزیراعظم کی تقریر

لندن ۱۹ جنوری۔ کل رات کو مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیراعظم برطانیہ نے اپنے حلقہ انتخاب ہینڈرگاہ سیہم میں جب تقریر کی تو ایک طرف تو نعرہ ہائے تحسین بلند ہو رہے تھے اور دوسری طرف لوگ طرح طرح کی آوازہ کشی کرکے ان کا مذاق اڑا رہے تھے۔ یہ تقریر زیادہ تر برطانیہ کے اندرونی معاملات سے متعلق تھی ...

یورپین اقوام کی وجہ سے تباہی

پنڈت جواہرلال نہرو کی تقریر

کلکتہ ۱۹ جنوری۔ البرٹ ہال کلکتہ میں پنڈت جواہرلال نہرو نے کہا کہ اقتصادی مشکلات یورپین قوموں کو مصیبت میں ڈالے ہوئے ہیں اور انہیں ایک زبردست آفت کے قریب لارہی ہے ایسی اقتصادی معاملہ ہماری آزادی کی جدوجہد کے پس پشت بھی ہے جب تک دنیا کا اقتصادی مسئلہ حل نہیں ہوجاتا اس وقت تک یہ بھی حل نہ ہوگا۔ طالب علموں کو محسوس کرنا چاہئے کہ ہماری تحریک تمام دنیا کی تحریک کا ایک جزو ہے جس کے سانچے میں آج دنیا ڈھل رہی ہے جب تک اس بات کو ذہن نشین نہ کرلیا جائے گا اس وقت تک ہندوستان کا مسئلہ صحیح طور پر سمجھ میں نہیں آسکتا۔ آخر میں آپ نے کہا کہ سب سے زیادہ موثر اور کارگر طریقہ یہی ہوسکتا ہے کہ امن کے ساتھ مجموعی کارروائی کی جائے۔

اسلام اور قوم پروری میں کوئی تضاد نہیں

کے ایک ترجمان کا بیان

بمبئی ۱۹ جنوری۔ ... کے ایک ترجمان نے مولانا شوکت علی کے جواب میں ایک طویل بیان شائع کیا ہے جس کے اقتباسات ذیل میں دئے جاتے ہیں۔

میونسپلٹی کی رکنیت اور ایڈمنسٹریٹر بلدیہ کیلئے لائق اشخاص کے انتخاب کی ضرورت

ہندوستانی حاجیوں کیلئے چند ضروری ہدایات

آل پارٹیز کانفرنس موزوں نہیں ہے

مسٹر منشی کا بیان

چاٹگام میں ویرانی

1. Oleum Anisi
2. Oleum Citronella

مختصرات

کراچی۔ جو لوگ بے خانماں سڑکوں کے کناروں پر زندگی بسر کرتے ہیں ان میں سے ۹۰ مرد اور ۲۲ عورتیں ہیں۔

پشاور۔ ۱۹۳۲ء میں سرحد کے جرائم میں کمی واقع ہوئی ہے ... میں ۵۳۷ قتل ہوئے لیکن امسال ۴۱۹ قتل ہوئے ۹۷ ڈاکے پڑے ۱۸۵۳ نقب زنی کی واردات ہوئیں۔

دہلی۔ ... کسی شخص نے ایک نوجوان مسلم لڑکے محمد احمد کو چاندنی چوک میں چھرے سے قتل کردیا۔ مقتول سینما سے آرہا تھا کہ کسی نے پیچھے سے اس پر چھرے سے حملہ کردیا۔

کروڑوں روپے

تار کا پتہ "ہیڈلینز" دہلی

ٹیلیفون ۵۵۶

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب مرحوم رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ کیلئے وقف کرگئے ہیں اور اب آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک ثانی حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے نئے تجربات اس دواخانہ کو بخش رہے ہیں طبی دنیا میں انکی نظیر نہیں مل سکتی ان کے استعمال سے کروڑوں مریض تندرست ہوچکے ہیں اگر خدانخواستہ آپ یا آپکے کوئی عزیز پیچیدہ اور دیرینہ مرض میں مبتلا ہیں تو آپ بھی ان انمول مجربات سے فائدہ اٹھا سکتے اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس سے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلبا طب یونانی اور آیورویدک تعلیم حاصل کرتے اور ہزارہا مریض علاج کراکے شفایاب ہوتے ہیں۔

ہندوستانی دواخانہ کی انمول دوائیں

اکسیر نایاب

اعلےٰ درجہ کی مقوی باہ اور ... ہونے کے علاوہ عام مقوی جسم

عرق ماء اللحم خاص الخاص

یہ بہترین مقوی جسم اور زود ہضم غذا کی دوا ہے جسمانی قوتوں کو قوی کرتا

اردو انگریزی ہندی و گجراتی کی فہرستیں طلب کرنے پر روانہ کی جاتی ہیں

ہندوستانی دواخانہ دہلی

ڈاکخانے کے استعمال شدہ ردی ٹکٹوں سے لاکھوں روپے کمایئے

ردی ٹکٹوں کی تجارت کے مکمل حالات صاف صاف با تصویر صورت میں شائع کئے گئے ہیں جس کے مطالعہ سے روزانہ ایک دو گھنٹہ صرف کرکے ہر ایک شخص کم از کم پچاس روپے ماہوار کما سکتا ہے قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

داڑھی حسن کا راز

کتاب الحج والزیارۃ

یہ کتاب بمبئی میں بھی اس پتہ سے مل سکے گی

سچا مسلمان ہر وقت اللہ تعالےٰ سے یہی دعا مانگتا رہتا ہے کہ اے اللہ مجکو حج بیت اللہ کی توفیق عطا فرما اور اپنے مقدس گھر کی زیارت سے مشرف فرما۔ اللہ اللہ وہ پاک گھر جو ابراہیم خلیل اللہ کی یادگار ہے۔ اسی گھر کو مسلمانوں کے مولے اور آقا ہجرت کے وقت مڑ مڑ کر دیکھتے اور اس کی محبت میں زار و قطار روتے جاتے تھے۔ اسی گھر کی زیارت کے لئے بیتاب و مشتاق حاجی اپنی تمام عمر کا اندوختہ سرمایہ خرچ کردینے کے لئے تیار ہے مال و دولت۔ بیوی۔ بچوں۔ عزیز اقارب اور تمام تعلقات کو چھوڑ کر اپنے محبوب اور پیارے رسول ہاشمی کے محبوب وطن کی طرف شوق میں کھنچا چلا جارہا ہے

Rander, Surat.

مادر وطن کا آغوش بچھاتے ہیں پڑے

گھر کا دولہا

آب بقا فارسی کے مستند مجربات

جریان پرمیہ احتلام کمزوری سستی نامردی کیلئے

دربھنگہ کے آم کے پیجان سارے زمانہ میں مشہور ہیں

تار کا پتہ: "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ دہلی سہ روزہ

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے) — معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۰ | دہلی یوم یکشنبہ ۱۲ شوال المکرم ۱۳۵۲ ہجری مطابق ۲۸ جنوری ۱۹۳۴ء | نمبر ۷

معاصرین کے افکار و آراء

متحدہ ہندوستان

اسلام اور اجتماعیت

ہندو مہاسبھا کا مقصد

سینمابازی کا تباہ کن اثر

انقلاب پسندی کے اسباب

نمازِ تہجد

وہ شہرِ پاک مدینہ، وہ پچھلی رات کا وقت
وہ زمزمۂ دلِ مسلم، بلالؓ کی آواز
کسی کا صدق سے وہ لا الہ الا ہو
ہر ایک قال سے ظاہر وہ حال کی آواز

وہ رات، شرحِ گلیمِ سیاہِ مزمل
وہ نور اس میں سراجاً منیرا کی تفسیر
سیاہ پردۂ گردوں پہ دستِ قدرت نے
قلم سے نور کے کھینچی ہے نور کی تصویر

یقیں ہے دل کو کہ اب بالیقین دیکھتے ہیں
نظر ذرا سی چمک پر ہے، کان آہٹ پر
اُدھر وہ لب کا اشارہ کہ میری بات سنو
چمک کے حسن کا کہنا، "اِدھر بھی ایک نظر"

وہ پاک جائے محل واذکر اسم ربک کا
وہ وقتِ خاص تبتل الیہ تبتیلا
نظر کے سامنے، مامور رتل القرآن
دعا، وہ صدق سے مصداقِ اقوم قیلا

یہیں تو کھلتے ہیں اسرارِ سورۃ الحمد
خدا کی حمد، محمد کے ساتھ ہوتی ہے
یہاں نمازِ تہجد ہمیشہ ہوتی ہے
مخاطبِ فتہجد کے ساتھ ہوتی ہے

(حکیم الشعراء امجد حیدرآبادی)

لہ فتہجد بہ نافلۃ لک عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

دلچسپ حقائق و معلومات

نشاط و حیات

انسان اپنی قوت و صحت کی بقاء کیلئے غذا کھاتا ہے اور اسکا سب سے آخری خلاصہ وہ روح یا جوہر ہے جو خون کے اُنہی قطروں سے صرف ایک قطرہ کی برابر حاصل ہوتا ہے جیسا شیخ کا قول ہے کثرت امنی مقوی للبدن والقلب وقلتہ مفسد للون مضعف للذکر والفہم یعنی اس جوہر کی زیادتی بدن اور قلب میں قوت پیدا کرتی ہے اور اسکی کمی رنگ کو خراب کرتی ہے اور ذہن کو ضعیف کرتی ہے۔ اسمیں شک نہیں اعضائے رئیسہ کے ضعف و ناتوانی کا اصلی سبب جریان ہے، اور اسی پر اکتفا نہیں ہے بلکہ ضعف اشتہا، ضعف ہضم، خفقان، نامردی، مالیخولیا، صرع و رعشہ فالج، دائمی قبض اور کبھی سل و دق بھی اسکے نتائج ہوتے ہیں اور اسی کے باعث حسن صورت کیساتھ حسن سیرت اور باطنی محاسن و اخلاق بھی رخصت ہو جاتے ہیں ملک میں اس مرض کا صحیح علاج نہ کرانے کے سبب مذکورہ بالا امراض میں ہزاروں انسان مبتلا ہیں اسلئے ہمنے نہایت ہی غور و فکر کے بعد یہ ایک سفوف تیار کیا ہے جس نے صدہا انسانوں کو ہر قسم کے جریان سے نجات دلائی ہے اگر آپ اس مرض سے چھٹکارا چاہتے ہیں تو نشاط و حیات چالیس روز استعمال کیجئے جو ایک بیش بہا چیز ہے چالیس خوراک کی قیمت فقط پانچ روپیہ علاوہ محصولڈاک ملنے کا پتہ: حکیم محمد مشتاق علی تیلی واڑہ۔ دہلی

The Al-Jamiat

L 1793.

Vol. XX No. | DELHI WEDNESDAY, JANUARY 24, 1934. | PRICE ANNA

دلی میں برقعہ کی توہین

انجمن بخارا و ترکستان کی پکار

اسلام

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

ایک ضروری اور اہم حقیقت کا اظہار

امت اسلامیہ کیلئے ایک لمحۂ فکریہ

کمالِ خوشنویسی کی آخری یادگار

عظیم الشان رعایتی اعلان

سب سے شاندار خوشخط جلی قلم صحیح قابلِ اعتماد مترجم کلام مجید

یہ کلام مجید جناب منشی محمد ممتاز علی صاحب مرحوم کا لکھا ہوا ہے ... (بقیہ متن ناخواندہ)

حمائل شریف مترجم

خلاصۃ التفاسیر

نورانی قرآن مجید معرّا

نورانی قرآن مجید مترجم

ملنے کا پتہ: مہتمم اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

عبدالرحمٰن والی اندلس اور خلیفہ بغداد

وہ جنگ جس میں تیس ہزار انسان ہلاک ہوئے

اسپین میں مریضوں کی عیادت کرنے والا ایک بادشاہ

رمضان المبارک میں چونکہ روزوں کے متعلق مسائل و فضائل کی ضرورت تھی اسلئے تاریخ کا یہ سلسلہ صرف ایک ماہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا تھا۔ اب اس سلسلہ کو پھر شروع کیا جاتا ہے و باللہ التوفیق۔

اسپین کے واقعات کا سلسلہ یہاں سے چھوڑا گیا تھا کہ بنی امیہ کی حکومت کے بعد جب عباسیوں کی حکومت اسپین پر قائم ہوئی تو بنی عباس نے بنی امیہ کے ایک ایک فرد کو قتل کر دیا اور یہ ۱۵ اسپین چھوڑ کر بھاگ نکلے ان ہی میں ایک شخص عبدالرحمٰن بن معاویہ بھی تھا جو اپنے وفادار غلام اور چھوٹے بچے کے ہمراہ اسپین سے افریقہ چلا گیا تھا اس نے وہاں پہونچکر اپنے غلام کو اسپین روانہ کرکے اس کو فتح کرنے کی تیاریاں کیں جو بالآخر بڑی تدبیروں کے بعد فتح کر لیا گیا اور بنی امیہ کی سلطنت کا پرچم اسپین پر پھر لہرانے لگا۔ آج اس سے آگے ملاحظہ فرمایئے۔

اس قدر کثیر تھی کہ وہ پیچھے ہٹنا شروع ہوگیا یہاں تک کہ اپنے باپ سے آکر ملحق ہوگیا۔

بیٹے کے قتل کا حکم!

جب عبدالملک نے دیکھا کہ اس کا بیٹا امیہ نہی افواج سے مرعوب ہو کر پیچھے آگیا ہے تو اس نے للکار کر کہا "اے نالائق بیٹے! کیا آج کے لئے میں نے تجھ کو فوج کا ہراول مقرر کیا تھا؟ اے بدبخت! کیا تجھ کو معلوم نہیں آتی کہ تو دشمن کی فوج سے بھاگ رہا ہے؟ کیا ہم نے بغیر مصیبتوں کے اس زمین کو فتح کیا تھا؟ اور کیا بغیر جان دیے ملک کی حفاظت ہو سکتی ہے؟" یہ کہہ کر عبدالملک نے فوج کو حکم دیا کہ میرے بیٹے کا سر کاٹ کر لاؤ، چنانچہ فوراً تعمیل کی گئی اور تھوڑی دیر میں عبدالملک کا لخت جگر بیٹا خون میں لتھڑا ہوا اپنے باپ کے سامنے لا کر ڈال دیا گیا!

اس کے بعد عبدالملک نے فوج کو مخاطب کر کے پر اثر تقریر کی کہا ہم مشرق سے اس کے انتہا تک بغیر خون کا معاوضہ دیے یوں ہی پہونچ گئے تھے؟ کیا ہم ان مصیبتوں اور مشقتوں کو بھول گئے جو ہم کو ... فتوحات حاصل کرنے میں اٹھانی پڑیں؟ کیا ہمارے بدن کا خون اس قدر سرد ہو گیا ہے کہ اس میں حرارت ہی باقی نہیں رہی؟ تلواروں کو میانوں سے نکالو اور جب تک ...

[illegible]

فتنہ کا استیصال

یمنی افواج کی شکست

عبدالرحمٰن کی سیرت

بہادری کی قدر

علمی ذوق

اہل بیت کی محبت

(باقی آئندہ)

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

برطانیہ میں خودکشی کی وبا

تہذیب جدید کا نعرہ "اقتلوا انفسکم"

انگلستان اور ویلز میں خودکشی کی وبا میں خاطر خواہ ترقی ہوئی ہے! ۱۹۳۲ء کے اعداد و شمار رجسٹرار جنرل کی طرف سے شائع ہوئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۳۲ء میں گزشتہ سالوں کی نسبت خودکشی کے واقعات بہت زیادہ ہوئے ہیں۔ ۱۹۳۱ء اور ۱۹۳۲ء میں جو خودکشیاں ہوئیں ان کے اعداد حسب ذیل ہیں:-

۱۹۳۱ء میں ۲۴۳۶ مردوں اور ۱۳۸۵ عورتوں نے خودکشی کی۔ مجموعی تعداد ۵۱۴۷ –

۱۹۳۲ء میں ۴۰۵۴ مردوں اور ۱۶۸۹ عورتوں نے خودکشی کی میزان کل ۵۷۴۳ –

خودکشی میں اضافہ کی رفتار ان لوگوں میں ہوئی ہے جن کی عمریں ۲۰ سے چالیس سال کے درمیان تھیں۔ عمر کے لحاظ سے ۱۹۳۲ء میں خودکشی کے اعداد و شمار حسب ذیل ہیں:-

عمر	مرد	عورتیں
۵-۱۰	۱	+
۱۰-۱۵	۱	+
۱۵-۲۰	۶۵	۴۷
۲۰-۲۵	۱۶۹	۸۷
۲۵-۳۵	۶۶۴	۲۵۳
۳۵-۴۵	۵۹۰	۲۹۱
۴۵-۵۵	۹۲۶	۴۱۳
۵۵-۶۵	۱۰۰۷	۳۸۳
۶۵-۷۵	۵۸۱	۱۹۹
۷۵ سے اوپر والے	۱۵۸	۵۴

مغضوب قوم فلسطین پر چھا رہی ہے

تل ابیب اور یافا میں یہودی گردی

تبریز میں شاہ ایران کا ورود

اہل بیت کی قبروں کی زیارت کیلئے درخواست

جلالۃ الملک نے اس کی اجازت مرحمت فرما دی اور ... فرمایا کہ آئندہ ایرانیوں کو اس مقصد کے لئے بغیر مشروط اجازت دیدی جائے۔ آٹھ سال سے حکومت ایران نے ایرانیوں کو کربلا، نجف اشرف اور کاظمین میں داخل ہونے کی ممانعت کر دی تھی۔ کیونکہ حکومت عراق سے کچھ ان بن تھی۔ اب اجازت دے دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ عراق اور ایران میں دوستانہ تعلقات نہ صرف قائم ہیں بلکہ استوار ہو گئے ہیں۔

شاہان روس کے مقبروں کی کھدائی

الگزنڈر کی لاش قبر سے غائب

حال ہی میں روسی حکومت نے شاہان روس کے مقبروں کی کھدائی کے لئے ایک اہم قدم اٹھایا ہے کیونکہ اس کو یہ تحقیق ہو گیا ہے کہ شاہی قبروں میں قیمتی جواہرات کا ایک ذخیرہ مدفون ہے۔ اگر وہ حاصل ہو گیا تو روس مالا مال ...

[illegible]

بغداد میں طلباء اور رہنماؤں کی گرفتاریاں

تخفیف اسلحہ کے متعلق ایک دلچسپ کارٹون

چار لاکھ انسانوں پر عمل تعقیم!

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں
Heath & Summers, Fort Bombay.
ہیتھ اینڈ سمرس فورٹ بمبئی

بچوں کی شیر طبع دوا بال جیون گھٹی
منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر یوپی

معجون شباب آور
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

علمی معلومات

زلزلے کس طرح آتے ہیں؟

علمی تحقیقات اور اس کے نتائج

زمین کے اندر کی کیفیت

مادوں کی حرکات اور ذرات کی موجیں

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کے زلزلے جو تمام ہندوستان میں کم و بیش شدت کے ساتھ محسوس کیا گیا اور جس نے صوبہ بہار میں ہزاروں انسانوں کو ہلاک اور بیشمار عمارتوں کو تباہ و برباد کر دیا، زلزلہ کی حقیقی کیفیت اور اس کے اسباب و علل کی طرف خاص طور پر توجہ منعطف ہو گئی ہے۔ اور اکثر لوگ حیرت سے یہ سوال کرتے ہیں کہ زلزلے کس طرح آتے ہیں؟

شہروں میں ایسے لوگ اب بہت کم ہیں جن کا عقیدہ یہ ہو کہ زمین ایک گائے کے سینگ پر رکھی ہوئی ہے اور یہ گائے ہر بارہ سال کے بعد سینگ بدلتی ہے اور اس تبدیلی سے جو حرکت ہوتی ہے اسکو زلزلہ کہتے ہیں ...

ان کی تحقیقات نے "زلزلوں" کی سائنس کو بامقصد بنانے میں بہت کچھ امداد کی ہے اس موقعہ پر جاپان اور ہندوستان کی زلزلوں کی کیفیت علاوہ خوف کے نہیں دے سکتے۔ اگرچہ جاپان کے حالات بھی بہت کچھ دلچسپ ہیں۔ زلزلوں کے اس علم کو سب سے زیادہ جاپانیوں کی تحقیقات سے پہنچا ہے چونکہ جاپان میں زلزلے بہت آتے تھے اور وہاں کی حالت یہ تھی کہ ۱۸۸۵ء سے لے کر ۱۸۹۲ء تک صرف سات سال میں وہاں چھوٹے بڑے آٹھ ہزار تین سو اکتیس زلزلے آئے جن کا اوسط تقریباً فی سال ایک ہزار زلزلے ہوا۔ اس لئے جب جاپان نے علوم و فنون بالخصوص سائنس کی طرف توجہ مبذول کی تو اس کے لئے سب سے اہم مسئلہ زلزلوں ہی کی تحقیقات کا مسئلہ قرار پایا اور جاپانی حکومت نے اس تحقیقات پر ہزاروں پونڈ خرچ کئے۔

زمین کے اندر آتشیں مادہ

علم و واقفیت کا سبب

کوہ آتش فشاں اور زلزلے

زلزلوں کی سائنس

زلزلے کی موجیں

زلزلوں کا سبب

زلزلہ کا مرکز

موجوں کا اثر

جاپان کی تحقیقات

[illegible]

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

انسان نما شیطان کی ولایت کا ظہور

دلدل میں پھنس گئے!

وہ جوفلس کو پہچانتے بھی تھے۔ سفر میں ساتھ چلنے کے لئے آگئے ... ان چاروں کے پاس اپنے اپنے گدھے تھے۔ خادموں کے علاوہ گدھوں کی مزدوری بھی ٹھہر گئی تھی اور کچھ چارہ بھی سرائے سے ہمراہ لے لیا تھا۔ خدا خدا کر کے یہ انسانوں کا یہ قافلہ روانہ ہوا۔ ترتیب کے لحاظ سے قطورہ کو گدھا بیچ میں رکھا گیا باقی گدھے اس کے چاروں طرف تقریر کئے گئے۔ سفر میں یہ ترتیب برابر قائم رکھی گئی۔ یہ قافلہ جس گاؤں سے گزرتا وہاں آس کی بڑی خاطر مدارات ہوتی ...

قطورہ اس کا جواب دینا چاہتی تھی مگر اس کی آواز نے کام نہیں دیا کیونکہ رات دن رونے کی وجہ سے اس کا گلہ بیٹھ گیا ہے ...

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ ۱۲؍ شوال المکرم ۱۳۵۲ ہجری

آل مسلم پارٹیز بورڈ کا اجلاس

دستور اساسی کی تشکیل

کئی دن ہوئے کہ لکھنؤ سے ایسوسی ایٹیڈ پریس کا ایک تار شائع ہوا تھا جس میں بتایا گیا تھا کہ کل اس کمیٹی کا اجلاس لکھنؤ میں ہونے والا ہے جو آل مسلم پارٹیز کانفرنس میں دستور اساسی کی تشکیل کے لئے مقرر کی گئی تھی اور جو اپنی رپورٹ کانفرنس کے منتخب شدہ بورڈ کے سامنے پیش کرے گی۔ اور بورڈ کے اجلاس کے متعلق بھی اطلاع دی گئی تھی کہ ... میں بورڈ کا اجلاس منعقد ہوگا ...

اراکین کمیٹی نے صحیح دید یا تو مستقبل کی کامیابی یقینی ہے اور ایک ایسا مستقل و مستحکم نظام قائم ہو سکتا ہے جسے ہندوستان کے مختلف الخیال مسلمانوں کی حمایت حاصل ہو۔ ہمارے نزدیک اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے چند امور کا پیش نظر رکھنا ضروری ہے جن میں سے سب سے پہلی بات یہ ہے کہ آل مسلم پارٹیز کانفرنس جس کام کے لئے بورڈ منتخب کیا گیا ہے اور جس کے دستور اساسی کی تشکیل کا مسئلہ درپیش ہے ...

شذرات

ذلت آمیز معافی

ایسوسی ایٹیڈ پریس کا حسب ذیل تار آج صبح کے اخبارات میں شائع ہوا ہے:

"دہلی ۲۴ جنوری۔ مسٹر ایچ۔ ایم بخش بیرسٹر الور نے "مولانا" مظہر الدین مالک اور سید عاشق علی ایڈیٹر الامان کے خلاف زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند ہتک آمیز مضمون شائع کرنے کے الزام میں مقدمہ دائر کیا تھا اس کی سماعت آج مسٹر ایف بی پول ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی کی عدالت میں ہوئی۔

"مولانا" مظہر الدین نے عدالت میں حلفیہ بیان کیا کہ وہ الامان اخبار کے مالک ہیں اور اس توہین آمیز مضمون کی اشاعت کے متعلق ان کو کوئی علم نہیں تھا۔

سید عاشق علی ایڈیٹر الامان نے قابل اعتراض ... کے لئے تحریری معافی ...

کتابیں ... اسلام کی خاطر مسٹر ایچ۔ ایم بخش سے جو مہاراجہ الور کے ... تھے اور جنہوں نے مولوی مظہر الدین ... کی خدمات قومی و مذہبی کے باعث حملہ کیا تھا ... اور اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے ایک ہندو ریاست کے مسلمان رئیس پر فتح حاصل کر سکیں۔ جب الامان کے ناواقف اور سادہ لوح خریداروں اور دوسرے جاہل مسلمانوں کو ... کر شکم پری کرلی گئی تو اب مسٹر محمد بخش سے مل کر معافی چاہ لی ... اور ... قانونی شکنجے سے بچ گئے۔ ... اس کے متعلق ہم کیا کہہ سکتے ہیں اور اس کے ساتھ کوئی بہتر توقع وابستہ ہی کیوں کی جائے۔

امارت شرعیہ بہار کی اپیل

... واقعات بیان کرنے کے بعد اس حادثہ فاجعہ نے ... کی امداد کے لئے فوری توجہ دلائی ہے۔ توقع ہے کہ امیر صاحب بھی جلد پھلواری شریف پہنچ جائیں گے۔ اور امارت شرعیہ کے مرکز سے امداد کا کام فوراً شروع ہو جائے گا۔ جن حضرات کو اس سلسلہ میں امداد کرکے ثواب آخرت حاصل لینا ہے انہیں جاری کرنی چاہئے اور تمام رقوم پھلواری شریف کے مندرجہ بالا پتہ پر بھیجنی چاہئیں۔

... اپنی مجرمانہ حرکات کی پاداش کو ملتوی کرالیا ہے جس شخص کی ساری تاریخ اسی قسم کے واقعات سے پُر ہو۔ اس کے متعلق کسی ایک واقعہ پر کیا کہا اور کیا لکھا جا سکتا ہے لیکن سب سے زیادہ قابل افسوس بات یہ ہے کہ یہ الور کا مقدمہ جس میں الامان کے مالک نے اس طرح معافی مانگ کر صحافت کے معزز پیشہ کی توہین کی ہے کل تک مسلمانوں کے اندر مذہبی جذبات مشتعل کرنے کا آلہ بنایا جا رہا تھا اور اس کے لئے مسلمانوں سے اپیل کی جا رہی تھی کہ وہ مولوی مظہر الدین کی امداد کریں اور ان کی ...

زلزلے کس طرح آتے ہیں؟

(بسلسلہ صفحہ ۳)

... زیادہ تباہ ہوئے اور جو علاقے اس رقبے سے جتنے دور تھے اتنے ہی کم تباہ ہوئے ... مونگیر اور مظفر پور میں زلزلے کے مرکز کے مقابل رقبہ میں واقع تھے یا ان کے بعض حصے بالکل اس رقبہ سے متصل تھے باقی اور تمام اضلاع دوری پر تھے۔ اس لئے انہیں کم نقصان ہوا۔ ...

... دے سکتے۔ صرف اتنا معلوم ہو جانا کافی ہوگا کہ اصل زلزلہ سے قبل اور اس کے بعد سطح زمین پر حرکات محسوس ہوتی ہیں ... آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہیں۔ جو زلزلہ جتنا زبردست ہوتا ہے اور اس کا سبب جتنا وسیع ہوتا ہے اتنی ہی دیر اس کے بعد جھٹکے محسوس ہوتے رہتے ہیں۔

سمندر کے زلزلے

یہ معلوم کرنا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ زمین کی طرح سمندر میں بھی زلزلے آتے ہیں۔ کیونکہ ان کی تہ کے نیچے بھی اسی طرح خلا ہے جس طرح خشکی کے نیچے ... یہ بحری زلزلے بھی کچھ کم خوفناک نہیں ہوتے۔ ...

مختلف مراحل

سب سے بڑا زلزلہ

مخصوص علاقے اور مخصوص موسم

جامعہ ملیہ میں عمائدین کا اجتماع

نواب ذوالقدر جنگ بہادر کی تشریف آوری

دہلی ۲۳ جنوری۔ کل شام کو عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ہوم سکریٹری حکومت آصفیہ نے اپنی تشریف آوری سے جامعہ ملیہ اسلامیہ کو سرفراز فرمایا۔ ڈاکٹر انصاری صاحب امیر جامعہ کی طرف سے نواب صاحب کے اعزاز میں شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔ نواب صاحب نے جامعہ کی سیر کی اور مختلف اداروں کا معائنہ فرمایا۔ شیخ جامعہ جناب ڈاکٹر ذاکر حسین کے ہمراہ تھے جو جامعہ کے تعلیمی مقاصد کی وضاحت کرتے جاتے تھے۔ نواب صاحب نے جامعہ کے کام پر اظہار خوشنودی فرمایا اور اس کے کام کو قوم کے لئے مفید قرار دیا۔ ایٹ ہوم کے موقعہ پر ڈاکٹر انصاری صاحب نے نواب صاحب کی اس امداد کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا ...

... کے علاوہ جناب ... قونصل جنرل افغانستان، عبدالمتین چودھری نائب صدر اسمبلی، مسٹر محمد خاں سابق وزیر صنعت و حرفت حکومت حجاز، تصدق احمد خاں شیروانی، ڈاکٹر محمد اللہ جنگ صاحب و دیگر معززین شہر۔

دو گھنٹہ تک نواب صاحب مختلف لوگوں سے علمی مسائل پر دلچسپ گفتگو فرماتے رہے اس کے بعد مجلس برخاست ہوئی۔

دہلی کے قریب سنار کے مکان پر ڈاکہ

مصنوعی تھانیدار اور مسلح سواروں کا حملہ

دہلی ۲۴ جنوری۔ موضع امیرپور تھانہ کھیکڑہ پرگنہ لونی سے ایک خوفناک ڈکیتی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسلح ڈاکوؤں کا ایک زبردست گروہ رات کے نو بجے گاؤں میں پہنچا ان میں سے بعض گھوڑوں پر سوار تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ڈاکوؤں کا سرغنہ تھانیدار کی وردی میں ...

... اس ڈاکہ سے اردگرد کے دیہات میں زبردست سنسنی پھیلی ہوئی ہے تفصیلات کا انتظار ہے۔

موضع امیرپور دہلی سے تقریباً گیارہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے موضع الائچی پور سے اس کا فاصلہ تقریباً تین چار میل ہے۔

مسٹر رفیع احمد قدوائی کے خلاف فرد جرم

الہ آباد ۲۳ جنوری۔ آج مسٹر سوہن لال ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں یو۔ پی کے سرکردہ کانگریسی لیڈر مسٹر رفیع احمد قدوائی اور مسز ... رام ... سنگھ، سرجو پرشاد اور نند گوپال کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہوئی۔

بعد ازاں مجسٹریٹ موصوف نے مسٹر رفیع احمد قدوائی کے خلاف دفعہ ۱۷ (۲) قانون ترمیم ضابطہ فوجداری اور دفعہ ۱۸ (۱) قانون پریس کے ماتحت اور بقیہ چار افراد کے خلاف قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کی دفعہ ... اور پریس ایکٹ کی دفعہ ۱۸ (۱) کے ماتحت فرد جرم عائد کردی۔

۱۰ اپریل کو پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ شائع ہوجائیگی

نئی دہلی ۲۳ جنوری۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کی جدید اصلاحات کے متعلق جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ ۱۰ اپریل کو ...

مظفرپور میں ... کی آمدورفت شروع ہوگئی

زلزلہ کے متعلق سرکاری اعلان

ہزاروں لاشیں ملبہ کے نیچے دبی پڑی ہیں

ہر گلی کوچہ میں مردہ لاشوں کی بدبو۔ مظفرپور کی جامع مسجد بھی شہید ہوگئی

مہاراجہ نیپال کی دو لڑکیاں اور ایک پوتی ہلاک۔ آثار قدیمہ کی تباہی

عمارات کے انہدام سے اسی کروڑ روپیہ کا نقصان

کلکتہ ۲۳ جنوری۔ جمشید پور کی سرکاری رصدگاہ کے انسپکٹر نے زلزلہ زدہ مقامات کا دورہ کرکے ایک بیان دیا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ تمام مونگیر میں صرف دو یورپین مکانات باقی رہ گئے ہیں باقی سب منہدم ہوگئے ہیں دو میل کے طول اور ایک میل کے عرض میں منہدم شدہ عمارتوں اور ملبہ کے ڈھیر کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا۔ ملبہ کے نیچے اب بھی سینکڑوں لاشیں دبی ہوئی پڑی ہیں۔ پورا بازار میں اب تک پانی ہی پانی ہے۔ ہسپتال میں ایک ہزار سے زائد زخمی پڑے ہوئے ہیں۔ جو لوگ لاکھوں کے مالک تھے وہ آج نان شبینہ کے محتاج ہیں۔ مظفرپور میں جو عمارتیں گر گئی ہیں ان میں جج کی عدالت، بار لائبریری، مختار خانہ، ڈسٹرکٹ جج کا بنگلہ، یورپین کلب، مہاراجہ دربھنگہ کا محل، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنگلہ، مارواڑی دیوالہ، جامع مسجد، سنسکرت کالج، ہائی اسکول، انکم ٹیکس آفس، پولیس کی چوکیاں، پولیس لائین، ٹاؤن کلب اور جیل شامل ہیں۔

شاہ نیپال کا محل گر جانے سے شاہ کی دو لڑکیاں، ایک پوتی اور چھ زنانہ ملازمین ہلاک ہوئے ہیں۔ سینکڑوں لاشیں ملبہ کے نیچے دبی پڑی ہیں ...

پانچویں بار زلزلہ

چار لاکھ روپیہ وصول ہوچکا

مہاراجہ نیپال کی پوتی ہلاک

مسلم ریلیف کمیٹی کلکتہ

... ہندوستان کے مختلف مقامات سے بہار کو چندے روانہ ہو رہے ہیں۔ دہلی، کلکتہ، بمبئی، بنارس، الہ آباد اور دیگر مقامات سے امدادی جتھے روانہ ہوگئے ہیں۔

ترکی میں زلزلہ

استانبول کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۲۲ جنوری کو یہاں کئی دفعہ زلزلہ آیا ...

حکومت سے زلزلہ کے متعلق سوالات

اسمبلی میں حکومت سے مطالبہ

نئی دہلی ۲۴ جنوری۔ آج اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ مسٹر گیا پرشاد سنگھ ایم۔ ایل۔ اے نے حسب ذیل سوالات کئے جن کا جواب حکومت نے تازہ ترین وصول شدہ اطلاعات کے مطابق دیا۔ زخمیوں کی تعداد، اموات کی تعداد اور مال کے نقصانات کا تخمینہ ہر ضلع اور قصبہ کے حساب سے۔

(۲) زلزلہ کی وجہ سے جو نقصانات ہوئے ہیں ان کی تلافی کے لئے مالی امداد کی نوعیت اور اس کے طریقے جو حکومت اختیار کرنے والی ہے۔

(۳) آیا حکومت ہند اس کے لئے تیار ہے یا نہیں کہ حکومت بہار کو اس کام میں مالی امداد دے۔

مشرقی ترکستان پر اسلامی حکومت کا پرچم

ملک چار حکومتوں میں تقسیم

نئی دہلی ۲۴ جنوری۔ کاشغر سے تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں ... خوروخانی اشیا رہبت گراں ہوگئی ہیں ... سنکیانگ کے دوسرے حصوں میں بھی ... مقامی صورت حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ ختن اور اسکو کے درمیان کا علاقہ مسلم پارٹیوں کے قبضہ میں ہے۔

ختن اور ینگی کے درمیان کا علاقہ امیر شاہ منصور کے قبضہ میں ہے۔

کاشغر کے پرانے شہر میں ایک نئی مسلم حکومت قائم کردی گئی ہے۔

کاشغر کا نیا شہر ماسانگ کے قبضہ میں ہے۔

کاشغر اور آسکو کے درمیان کا ملک خوجہ نیاز حاجی کے قبضہ میں ہے۔

جاپان کے وزیر جنگ مستعفی ہوگئے

جنرل اراکی کے استعفاء کا نتیجہ

رفیع احمد قدوائی کو پندرہ ماہ قید کی سزا

خلاف قانون اشتہارات شائع کرنے کا الزام

روس اور جاپان میں جنگ شروع ہوا چاہتی ہے

ابتداء کرنے کے لئے جاپان کی بے تابی

جاپانی پارلیمنٹ میں وزیر خارجہ کی تقریر

لندن ۲۴ جنوری۔ معاصر ڈیلی ہیرلڈ نے جاپان کی خارجہ پالیسی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ روس و جاپان کے درمیان آئندہ موسم بہار تک جنگ چھڑ جائے گی۔

اخبار مذکور کا بیان ہے کہ روس کی ایک بڑی بندرگاہ ولاڈی واسٹک جاپانی ساحل سے صرف چار سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور ٹوکیو سے صرف چھ سو میل ہے۔ چند بڑے ہوائی جہاز ولاڈی واسٹک سے روانہ ہوکر جاپان کے بڑے بڑے ... تباہ و برباد کرسکتے ہیں اس لئے جاپان یہ خیال کررہا ہے کہ اس خطرے سے بچنے کا واحد ذریعہ جنگ ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ ولاڈی واسٹک ... انتظار کرنے کی بجائے خود اس پر حملہ کردیا جائے۔

... پر عائد ہوتی ہے جس ... جاپان ہر ممکن ذریعہ اختیار کرے گا۔ آپ نے یہ بھی خطرہ ظاہر کیا کہ جاپان کے خارجی تعلقات پہلے سے بھی زیادہ خطرات سے پُر ہیں ... کیونکہ ہر ترقی کرنے والی ... ہوتی ہیں۔

روس اور منچوکو میں تصادم کا خطرہ

تم گولی مارو گے تو ہم بھی گولی مار دیں گے

ماسکو ۲۳ جنوری۔ کل جب سوویٹ یونین کے ملٹری افسروں کی خفیہ جنگی کونسل کا اجلاس ہو رہا تھا۔ ماسکو کے وائرلیس سٹیشن نے اطلاع براڈکاسٹ کی کہ مشرق بعید میں صورت حال نہایت خطرناک ہوگئی ہے چینی مشرقی ریلوے کے ۵۰ روسی افسروں کو جمعرات کے روز مانچوکو پولیس نے گرفتار کرلیا ان کے خلاف الزام لگایا گیا ہے کہ وہ روسی فوج کے جاسوس ہیں ...

جاپان کے خلاف مانچسٹر میں مظاہرہ

برطانیہ سے معاہدات منسوخ کرنے کا مطالبہ

جرمنی کے خلاف آسٹریا کا دعویٰ

مجلس اقوام کے سامنے ایک اہم مسئلہ

مہاراجہ کپورتھلہ اور سر آغا خاں کی گفتگو

عراقی دفاتر سے یہودیوں کا اخراج

برطانیہ کو کورا جواب

بغداد ۲۴ جنوری حکومت عراق کے دفاتر سے ان یہودی ملازمین کو برطرف کیا جا رہا ہے جنہیں قابلیت کی وجہ سے ملازمت نہیں ملی تھی بلکہ انہوں نے برطانوی قبضہ کی ابتداء میں غیر معلوم طریقہ سے ملازمتیں حاصل کر لی تھیں وزارت مالیہ میں سے آج تک ۱۹ ملازمین برخاست کئے گئے ہیں علاوہ ازیں تین اشخاص ڈاک اور تار کے محکمہ سے نکالے گئے ہیں۔ برطانوی سفیر متعینہ بغداد نے حکومت عراق کو اس حکم کی تنسیخ کے لئے لکھا تھا جس کے جواب میں اسے لکھ دیا گیا ہے کہ یہودیوں کا اخراج اسباب بالا پر مبنی ہے اور جمہور عراق ان کے طرز عمل اور اخلاق سے بہت بیزار ہیں۔

حاملہ عورت کے شکم میں چھری بھونک دی

بھوپال ۲۴ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ ہفتہ موضع بیوہ (ریاست بھوپال) میں ایک نوجوان برہمن نے نہایت بے دردی کے ساتھ اپنی بیوی کے پیٹ میں جس کی عمر ۱۸ سال کی ہے ...

سراؤں میں اضافہ کی درخواست

ہائی کورٹ میں حکومت کی اپیل

عدالت ہائے دیوانی گوڑگانوہ کا مسلم آزار رویہ

انجمن معین الاسلام کا زبردست احتجاج

جرمنی میں چھ سو اخبارات بند

تجارت درآمد و برآمد میں تنزل

چاٹگام میں فوجی محاصرہ ختم ہو گیا

منچوکوؤ میں شہنشاہیت کا اعلان

مولانا اسمٰعیل غزنوی کے مقدمہ کی سماعت

بیماری کی حالت میں حاضر عدالت ہونے کا حکم

عدالت میں مولانا کا صاف صاف بیان

سرحد میں شریعت بل کے نفاذ کی پرزور تائید

افغانان مقیم دہلی کا جلسہ

آج بتاریخ ۲۱ جنوری ۱۹۳۴ء بمقام قدسیہ باغ افغانان دہلی کا ایک جلسہ زیر صدارت جناب مولانا مولوی محمد موسیٰ خاں صاحب فاضل فتحپوری منعقد ہوا جس میں سرحد کے مختلف اقوام کے افراد نے اپنے زریں خیالات سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ ...

خاوی کلی صوبہ سرحد میں جلسہ

شریعت بل کی متفقہ حمایت

مسلمانوں کی دل آزاری اور سخت توہین

حکومت یو۔ پی۔ فوری توجہ کرے

پلکھوہ ضلع میرٹھ میں خنزیر پالنے کی قانوناً ممانعت ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ کئی سال پہلے چند ہندوؤں پر دفعہ ... کے ماتحت سور سکھانے کے جرم میں پچاس پچاس روپیہ جرمانہ ہو چکا ہے ...

آل انڈیا ریلوے مسلم ایسوسی ایشن کا اجلاس

مسلم کونسل لیگ اصلاح کانفرنس

سال بھر تک

جوان تندرست اور قادر رہ سکتے ہیں اگر آپ دو ماہ تک سردیوں میں اکسیر مہت باجی کرن اوشدھ استعمال کر لیں جس کی خوبیاں ایک پرانی سنسکرت کی کتاب میں اس طرح لکھی ہیں:-

اکسیر (مہت باجی کرن اوشدھ)

طلاء ...

ایک تازہ رائے

نوٹ! ...

خط و کتابت و تار کا پتہ: امرت دھارا ... لاہور

تھوڑے سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی

تجارت

اس وقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبول عام ... جن کی تجارت سے جوان بوڑھے پردہ نشین مستورات تک فائدہ اٹھا رہی ہیں ... چونی کے ٹکٹ بھیج کر جلد منگوائیے۔

سوڈان کی شمالی سرحد پر عربوں نے حملہ کر دیا

مشین گنوں اور مسلح کاروں کے ہمراہ برطانوی افواج کی روانگی

خرطوم سے وادی حلفا اور درب العرب کو افواج کی نقل و حرکت

قاہرہ ۲۴ جنوری معلوم ہوا ہے کہ مشین گنوں اور مسلح کاروں کے ہمراہ ایک مہم خرطوم سے سوڈان روانہ کر دی گئی ہے۔ مہم کی روانگی کا سبب یہ ہے کہ عربوں نے سوڈان کی شمالی سرحد پر حملہ کر دیا ہے ... مزید اطلاعات کا انتظار ہے۔

بغیر لائسنس اسلحہ بنانے اور رکھنے پر سزائے موت

بنگال کونسل میں ہوم ممبر کی طرف سے مسودہ قانون پیش ہوگا

دہشت انگیزوں اور دہشت انگیزی کو ختم کرنے کا ارادہ

کلکتہ ۲۴ جنوری۔ بغیر لائسنس اسلحہ اور مادہ آتشگیر بنانے والوں اور قبضہ میں رکھنے والوں کے متعلق بنگال کونسل میں ایک مسودہ قانون پیش ہوگا اگر یہ بل پاس ہو گیا تو ایسے لوگوں کو جو بغیر لائسنس اسلحہ اور مادہ آتشگیر بنانے یا اپنے قبضہ میں رکھتے ہیں سزائے موت دی جا سکے گی ...

گائے کی خاطر انسان کا قتل

سکھوں اور مسلمانوں میں لڑائی

ایوان والیان ریاست کی شکست کا خطرہ

بڑی ریاستوں نے علیحدگی کا فیصلہ کر لیا

گرم کھانڈ کی کڑھائی الٹ گئی

سرخ پرچوں کے مقدمہ کا فیصلہ

ملزموں کو قید سخت کی سزائیں

شاہدرہ کے روئی کے گودام میں آگ

ڈھائی ہزار کا نقصان

سینما بازی کے خونی نتائج

معمولی بات پر ایک مسلم نوجوان کا قتل

ملک کے سیاست دانوں کی حمایت

مقابلہ میں مس شاہنواز کی کامیابی

امارت شرعیہ صوبہ بہار کا اعلان

زلزلہ کے مصیبت زدوں کی امداد کیلئے اپیل

صوبہ بہار کے اضلاع مظفر پور، چمپارن، دربھنگہ، سارن، پٹنہ، گیا، آرہ، مونگیر، بھاگلپور، پورنیہ، سنتھال پرگنہ کے اضلاع میں ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو دو بجکر ... منٹ پر جو شدید اور ہیبتناک زلزلہ آیا اس کے افسوسناک حالات آپ نے اخبارات میں پڑھے ہوں گے۔ ...

خاکسار۔ محمد عثمان غنی عفرلہ

ناظم امارت شرعیہ صوبہ بہار از پھلواری شریف (پٹنہ)

گاندھی جی کسی مرض میں مبتلا ہونے والے ہیں

ایک منجم کی بڑ

صوبہ متوسط میں گاندھی جی کو کامیابی

انڈمان سے مولویوں کی رہائی

ٹڈیوں کی فوج نے دھاوا بول دیا

لاری پلٹ گئی۔ دو فوجی گورے ہلاک

بنگال میں دو ہزار نوجوان نظر بند

وائسرائے سے مالویہ جی کی ملاقات

پنڈت مالویہ کا بیان

غلامی سے زیادہ کوئی چیز شرمناک نہیں

شیخ عبد المجید سندھی کا بیان

سانڈوں کی لڑائی میں آدمی بھی لڑ پڑے

سردار گڈھ کے رئیس کو بھی گدی سے اتار دیا گیا

برف باری سے فصلیں خراب ہو گئیں

اچاریہ کرپلانی گرفتار کر لئے گئے

کانگریسی رضاکاروں کو سزا

قرطاس ابیض کی متحدہ مخالفت کرو

اسٹوڈنٹس یونین میں مسٹر جناح کی تقریر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ دہلی
سہ روزہ

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی-اے) — معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی - یوم پنجشنبہ ۱۶ شوال المکرم ۱۳۵۲ ہجری - مطابق یکم فروری ۱۹۳۴ء | نمبر ۴

پیمانۂ لبریز

اتنا لبریزِ وفا رُوح کا پیمانہ ہے
اب تو ہر سانس مری آپ کا افسانہ ہے

ختم ہے عمر نہ ساقی ہے نہ میخانہ ہے
زندگی اب تو چھلکتا ہوا پیمانہ ہے

پنکھڑی کوئی بھی شبنم سے نہیں ہے خالی
ساقیٔ صبح کا ہر پھول میں میخانہ ہے

اے خدا دیکھ کہ اب یہ ہے زمانہ کی روش
جو ترے نام پہ مرتا ہے وہ دیوانہ ہے

شومیٔ بخت سے گو جوشؔ وہ اسباب نہیں
پھر بھی خوش ہوں کہ طبیعت تو فقیرانہ ہے

(جوشؔ ملیح آبادی)

معاصرین کے افکار و آراء

ڈکٹیٹر کی ضرورت

ہمارے ملک میں وقتاً فوقتاً کئی اصحاب شاید بغیر سوچے سمجھے ہی کہدیتے ہیں کہ ہمارے ملک کو ہٹلر مسولینی یا کمال پاشا کی ضرورت ہے۔ یعنی اگر کوئی ہٹلر یہاں پیدا ہو جاتا تو ملک کے لئے یہ کرتا وہ کرتا۔ اس قسم کے غیر ذمہ دارانہ خیالات کا اظہار کرنے والوں نے کبھی یہ سوچنے کی تکلیف بھی گوارا کی ہے کہ ہٹلر اور مسولینی کن ممالک اور کن حالات میں پیدا ہوئے ہیں۔ جن ممالک میں اسلحہ جات رکھنے کی عوام کو آزادی ہوتی ہے وہاں کوئی شخص لاکھوں والنٹیروں کو وردیاں پہنا کر اور خنجر و تلوار یا بندوق وغیرہ سے لیس کرکے پرائیویٹ سپاہیوں کا جتھا بنا سکتا ہے۔ جو کہ وقت آنے پر مضبوط اور منظم فوج کی شکل میں ملک کی سیاسی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں سنبھال کر وہاں کے سیاہ و سفید کے مالک بن جاتے ہیں۔ کیا ہندوستان میں انگریزی حکومت کی موجودگی میں بندوق و بارود کا تو کیا ذکر لاٹھی سے مسلح کرکے دو چار یا دس ہزار سپاہیوں کی فوج بنا لینا ممکن ہے؟ ہندوستان میں تو اگر کوئی ہٹلر بن سکتا ہے تو یہاں کا کمانڈر انچیف اگر کوئی مسولینی یا کمال پاشا ہو سکتا ہے تو وائسرائے ہند جس کے ماتحت مشین گنوں، ہوائی جہازوں اور خطرناک بم کے گولوں اور زہریلی گیس سے منظم افواج موجود ہیں جس کو آرڈیننس اور مارشل لاء جاری کرنے کے خاص اختیارات حاصل ہیں۔

جب تک ہندوستان میں انگریزی حکومت موجود ہے تب تک ڈکٹیٹروں کی باتیں کرنا نہایت مضحکہ خیز اور لاف زنی ہے جس سے ہندوستانیوں کو حتی الامکان پرہیز کرنا چاہئے۔ (ہندوستان)

ہماری رائے میں حکومت سے اس قسم کی اپیل کرنا حماقت ہے اور ہندوستان کے ذہنی افلاس کا اعلان۔ آخر ابھی چند ہی سال ہوئے جاپان میں بھی بہت ہی ہولناک زلزلہ آیا تھا لیکن کیا اس وجہ سے جاپانی قوم حواس باختہ ہو گئی یا اس کی حکومت نے اپنی روش بدل دی؟

ہماری دانست میں زلزلہ کی وجہ سے ہندوستان کی قومی خودداری اور بھی بڑھ جانی چاہئے۔ ہماری ثابت قدمی میں اور بھی اضافہ ہو جانا چاہئے۔ ہم اپنے جائز مطالبوں میں اور بھی زیادہ مضبوط ہو جائیں۔

اس زلزلہ نے روز روشن کی طرح وہ حقیقت ظاہر کر دی ہے جسے ہم برابر پیش کرتے آئے ہیں۔ یعنی ملک کی حکومت پر باشندگان ملک ہی کا اختیار ہونا چاہئے۔ جاپان کی حکومت، قومی حکومت ہے اور اس نے دیکھتے ہی دیکھتے زلزلہ کی بربادیوں کی تلافی کر دی تھی۔ خود شہنشاہ جاپان نے اپنے ذاتی خزانے سے ایک کروڑ روپیہ بطور اعانت کے دے دیا تھا۔ آج اگر حکومت پر ہمارا اختیار ہو تو ہم چند ہفتوں میں تمام تباہی کو دور کر سکتے تھے۔ (ہند جدید)

گھوڑ دوڑ کی وبا

ہندوستان میں گھوڑ دوڑ کی وبا جب سے آئی ہے نہ جانے ہندوستانی خاندانوں کی جیبوں کے کتنے پیسے اس کی نذر ہو جاتے ہیں۔ یہ تو اقتصادی پہلو ہے۔ ساتھ ہی ملک کے اخلاق اس مرض متعدی کی بدولت جس سرعت سے تباہ ہو رہے ہیں وہ اس موسم سرما میں لاہور، لکھنؤ، مدراس اور برما میں ہونے والے گھوڑ دوڑ سے اظہر من الشمس ہیں۔

ظاہر ہے کہ جب کوئی برائی وبائی صورت اختیار کر لیتی ہے تو اس کے انسداد و ازالہ کی طرف عام طور پر لوگوں کی توجہ مائل ہو جاتی ہے بلکہ انسان اس کے تدارک پر مجبور ہو جاتا ہے۔ لائق تحسین ہے اس ضمن میں صوبہ پنجاب کے سردار گنگا سنگھ ایم۔ ایل۔ سی کہ انہوں نے مندرجہ ذیل بل پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے آئندہ اجلاس میں پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے:-

"گھوڑ دوڑ پر شرط لگانے کا مرض لوگوں میں ترقی پذیر ہے۔ جس سے لوگوں کے اخلاق خراب ہو رہے ہیں۔ اور صوبہ کی دولت بھی برباد ہو رہی ہے۔ اس لئے تجویز ہے حکومت سے درخواست کی جائے کہ اس سلسلہ کو قرار بند کر دیا جائے۔"

[illegible]

بیکاری اور انقلاب

حکمائے مشرق کا قول ہے کہ احتیاج شیوں کو رو باہ مزاج بنا دیتی ہے لیکن دنیا کی معاشرتی اور سیاسی حالت میں انقلاب رونما ہو جانے کے باعث اس قدیم نظریئے میں تبدیلی واقع ہو گئی۔ روس و فرانس کے ہولناک انقلابات کی مثال ہم کو یہ بتاتی ہے کہ احتیاج لومڑی کو بھی شیر مزاج بنا دیتی ہے۔ چنانچہ روس کا خونیں انقلاب لوگوں کی بدحالی کا ہی نتیجہ ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہندوستان بھی احتیاج کا شکار ہو رہا ہے اور اگر ہندوستان کے رہنماؤں اور برطانوی حکومت کے کارندوں نے اس خوفناک خطرے کے انسداد کی طرف کوئی [illegible]

[illegible]

بھارکا زلزلہ اور حکومت

[illegible]

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

Regd. No. L 1793.

The [Al-]Jamiat

Vol. No. — DELHI SUNDAY, JANUARY 28, 1934 — PRICE ONE ANNA

Maulvi Mufti Mehdi Hassan Sb, P.O. Rander, Dt. Surat

سرحد میں شریعت بل کی حمایت

[illegible]

ڈاکٹر انصاری زندہ باد

[illegible]

نالۂ عظامی

در فراق حضرت استاد علامہ سید محمد انور شاہ قدس سرہ

[illegible]

دلفریبی حسن کا راز

[illegible]

ملنے کا پتہ:- دی امپیریل سٹور (ن) پبلیشرز قصور (پنجاب)

ڈاکخانہ استعمال شدہ ردی ٹکٹوں سے لاکھوں روپے کمائیے

[illegible]

گھر کا ڈاکو

[illegible]

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مادرِ وطن کا آغوش ہجیات سے پُر ہے

زندگی افزا روح پرور جڑی بوٹیوں کے مرکب سے تیار کی ہوئی (تحفہ)

بد ہضمی اور منی کی خرابی دلی اور ہر قسم کی کمزوری کو جڑ بنیاد سے نابود کرنے والی مقوی تاج عالم آتک نگرہ گولیاں کا استعمال کریں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ۵ ڈبیاں للعہ

آتک نگرہ گولیاں جام نگر کاٹھیاواڑ

نظارہ کا شاندار ہفت قلم نمبر

ہندوستان کے سات مشہور اہل قلم نے ہمخیال ہو کر ایک افسانہ لکھا

[illegible]

گلابی ہیرا

سالانہ چندہ نظارہ ۴

خریداران نظارہ کو ہفت قلم نمبر مفت ملے گا

[illegible]

پہلا باب | دوسرا باب | تیسرا باب | چوتھا باب | پانچواں باب | چھٹا باب | ساتواں باب

المشتہر منیجر رسالہ "نظارہ" لکھنؤ

دربھنگہ کے آم و لیچیاں سارے زمانہ میں مشہور ہیں

دربھنگہ کے بہترین و مستند آم و لیچیوں کے قلم سے اپنے باغوں کی زینت بڑھائیے اور ان کے پھلوں کو چکھ کر باغبانِ قدرت کے شکرانے ادا کیجئے۔ بہترین و معتبر قلم اور پھلوں کے لئے یاد رکھیئے۔

منیجر مدینہ نرسری دربھنگہ ڈاکخانہ لہریا سرائے

[illegible]

آب بقا فارسی کے مستند مجربات

[illegible]

منیجر آب بقا فارسی اقبال منزل دربھنگہ لہریا سرائے

علمی ادبی رسالہ ماہانہ جاوید شائع ہو گیا

[illegible]

مہتمم رسالہ جاوید دہلی

سیاسیات

ہندوستان کی مختلف الخیال مسلم جماعتوں کا اتحاد

مشترکہ بورڈ کا دستور اساسی کیسا ہونا چاہئیے

سب کمیٹی کی تجاویز اور ان پر غور و خوض

مفصل بحث و تمحیص کی ضرورت

آل پارٹیز مسلم کانفرنس لکھنؤ میں جو بورڈ منتخب کیا گیا تھا اس کے ساتھ ہی ساتھ ایک سب کمیٹی بھی اس غرض کے لئے مقرر کی گئی تھی کہ وہ آل مسلم پارٹیز کانفرنس بورڈ کے دستور اساسی کا ایک مسودہ تیار کر کے بورڈ کے اجلاس میں غرض منظوری پیش کرے ... چند روز ہوئے اخبارات میں ...

کر سکیں گے بشرطیکہ کمیٹی کے دو تہائی نمائندے اس کی مخالفت نہ کریں۔ بورڈ میں فیصلہ کثرت رائے سے ہوگا۔

دفعہ ۹۔ ممبران بورڈ میں سے کوئی رکن بورڈ کی منظور شدہ تجویز سے اجلاس عام میں مخالفت یا اس میں ترمیم ... کے جلسہ میں اپنے اس ارادہ کا اعلان کر چکے ہوں۔

دفعہ ۱۰۔ اجلاس عام کا فیصلہ جو کثرت رائے سے ہوگا ناطق سمجھا جائے گا۔

دفعہ ۱۱۔ ورکنگ کمیٹی کے ارکان کی تعداد عہدہ داروں کے علاوہ ۲۱ ہوگی جن کو ارکان بورڈ اپنے میں سے منتخب کریں گے۔

دفعہ ۱۲۔ کانفرنس کے عہدہ دار حسب ذیل ہوں گے۔

صدر ایک - سکریٹری چار

دفعہ ۱۳۔ اجلاس عام کے اختیارات حسب ذیل ہوں گے۔

...

عہدہ داروں کے اختیارات

دفعہ ۲۴۔ صدر صاحب مجلس علیہ کے جملہ کاموں کے نگراں ہوں گے اور ورکنگ کمیٹی بورڈ اور اجلاس عام میں صدر مجلس کے فرائض انجام دیں گے۔

دفعہ ۲۵۔ سکریٹری صاحب۔ اجلاس عام بورڈ اور ورکنگ کمیٹی کی منظور کردہ تجاویز کے نفاذ کے ذمہ دار ہوں گے۔ تمام جلسوں کی روئداد قلمبند کریں گے اور بورڈ کے تقسیم کار کے بموجب ورکنگ کمیٹی اور بورڈ کے جلسوں کو قواعد کے موافق طلب کریں گے۔ اور مداخل و مخارج کا حساب رکھیں گے۔

عام قوانین

دفعہ ۲۶۔ اس دستور اساسی کے اجرا کرنے کے لئے اور اپنے کاموں کی انجام دہی کی غرض سے قاعدے اور قانون بنانے کا اختیار بورڈ کو ہوگا۔ اور بورڈ کی طرف سے جو کام ورکنگ کمیٹی کے سپرد کئے جائیں ان کی انجام دہی کے لئے ضمنی قواعد بنانے کا اختیار مجلس عاملہ کو ہوگا۔

دفعہ ۲۷۔ جب تک مجلس علیہ کا سرکاری بورڈ اس دستور اساسی کی رو سے کل نہ ہو اس وقت تک شریک کل جماعتوں کے نمائندے جن کی فہرست منسلک ہے اور وہ عہدہ دار جو ۱۷ دسمبر ۱۹۳۳ء کو لکھنؤ میں منتخب ہوئے تھے بورڈ کے فرائض انجام دیں گے اور یہ ارکان اپنے پہلے اجتماع میں ارکان ورکنگ کمیٹی کا اپنے میں سے انتخاب کریں گے جو ورکنگ کمیٹی کے فرائض انجام دیگی۔

ضروری گزارش

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا (جو کہ ان کے نام سے پہلے پتہ کے شروع میں لکھا ہوا ہوتا ہے) حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

دشمنوں کی فقرہ بازی - جوفلس کی دلدل سے رہائی

توحید الٰہی کی پہلی آواز جو قطورہ کے کانوں میں پڑی

(گزشتہ سے پیوستہ)

سورہ - جوفلس اور اس کے ساتھی اس نئی مصیبت سے سخت پریشان تھے ہی کہ اس آواز نے جوفلس کے کان اور بھی کھڑے کر دئے - وہ سمجھ گیا کہ یہ وہی بدبخت ہے جو سرائے سے نکالا گیا تھا ... ان بدبختوں کو ستاتا رہا اور کچھ نہ کر سکا ...

اس آخر پر کان لگایا اور کچھ دیر بعد اس کو یقین ہوگیا کہ کچھ آدمی چلے جا رہے ہیں ...

ایک شخص - دلدل کے لوگوں میں سے ہم آپ کی خدمت کے لئے ہر طرح حاضر ہیں ...

جوفلس ...

(باقی آئندہ)

پٹنہ میں تیس بار زلزلہ آیا!

نمائندہ جمعیۃ علماء اور دیگر اکابر کے خطوط کا خلاصہ

مونگیر، دربھنگہ اور پھلواری شریف کے حالات

مولانا عظمت اللہ صاحب نائب مفتی و نائب جمعیۃ علماء ہند (جو حال میں بہار روانہ کئے گئے ہیں) ۲۶ جنوری کو پٹنہ سے لکھتے ہیں کہ جمعرات کو دو بجے کے بعد پھر زلزلہ محسوس ہوا۔ دیواروں سے مٹی اور پھر اور کھپرے گرے۔ ایک منٹ تک یہی کیفیت رہی لیکن کوئی نقصان نہیں ہوا صرف شکستہ عمارتیں گر پڑیں۔ پٹنہ میں ۳۰ مرتبہ زلزلہ محسوس کیا گیا۔ پھلواری کے اطراف میں زمین شق ہوگئی اور گرم پانی نکلا ... پھلواری میں خانقاہ کی عمارت شق ہوگئی ... غرض پھلواری کی تمام مساجد بیکار ہوگئی ہیں ... پھلواری میں ۲۱ مرتبہ زلزلہ محسوس کیا گیا۔

مونگیر ۲۷ جنوری - مولانا خلیل اللہ وکیل ناظم جمعیۃ تبلیغ مونگیر ... مولانا شاہ لطف اللہ سجادہ نشین خانقاہ رحمانیہ بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ ...

اور دیگر جماعتوں سے تعاون کر کے بہترین کام انجام دے رہے ہیں۔ اس بدقسمت شہر کے مصیبت زدہ لوگوں کو ان کی طرف سے چار ہزار کمبل اور کثیر تعداد میں کپڑے تقسیم کئے گئے ہیں۔ اہالیان مونگیر اس جماعت کی برادرانہ اور عملی ہمدردی کے بہت شکر گزار ہیں۔

مونگیر میں دس ہزار اموات

خانقاہ رحمانیہ میں خیریت ہے

ہمارے احباب و مخلصین اور محترم حضرات جنہیں ہم سے تعلق قلبی ہے روزانہ خطوط کے ذریعہ حالات دریافت کر رہے ہیں۔ مجھے اپنی پریشانیوں کی وجہ سے خطوں کے جوابات میں سخت دقت ہو رہی ہے اس لئے اس تحریر کے ذریعہ اطلاع دیتا ہوں کہ بحمد اللہ اہالیان خانقاہ رحمانی بخیریت رہے ... شہر کے تین چار محلوں کے اموات کی تعداد دس ہزار سے بھی متجاوز ہے۔ مکانات سو میں چند کے باقی بالکل بیکار یا منہدم ہوگئے ... مسجدیں تمام گر گئیں ...

ان تمام حضرات کو جزائے خیر دے۔

احقر لطف اللہ
از مونگیر بہار

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

اسپین میں چالیس ہزار بربریوں کی آمد

سرحدوں پر عیسائیوں کی یورش، اندلس کی تعمیرات

شارلیمین شاہ فرانس کی بیٹی اور عبدالرحمٰن

گزشتہ اشاعت میں سلطان عبدالرحمٰن کی عبرت انگیز مضمون ختم ہوا تھا آج آگے ...

۱۶۳ھ میں عبدالرحمٰن والی اندلس نے ملک شام کو فتح کرنے کا ارادہ کیا۔ قریب تھا کہ والی مرحوم اپنے بڑے بیٹے سلیمان کو ولی عہد بنا کر روانہ ہو جاتا کہ سرقسطہ میں حسین الانصاری نے علم بغاوت بلند کر دیا ... سلطان عبدالرحمٰن بھی جنگ کے لئے بالکل تیار ...

سے اس کی تصدیق نہیں ہوتی - اس کا بظاہر یہ سبب معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں نے اس واقعہ میں اپنی توہین محسوس کر کے اس کو نظر انداز کر گئے لیکن واقعہ کچھ مستبعد نہیں ہے کیونکہ اسپین کے قرب و جوار میں جو چھوٹی چھوٹی عیسائی حکومتیں موجود تھیں ان کی طرف سے بھی امرائے عرب کو ترغیب دی جاتی تھی کہ وہ عیسائی امراء اور نوابوں کی لڑکیوں سے شادی کر لیں چنانچہ بکثرت شاد یاں کی گئیں اور عیسائی خواتین نے عربوں کے حرم سراؤں میں عیش و آرام کی زندگیاں گزاریں۔

عربی صنعت و دستکاری کی بنیاد

عبدالرحمٰن کو جب ذرا فرصت ملی تو انہوں نے اندلس میں عربی صنعت و حرفت اور دستکاری کی بنیاد ڈالی اور قرطبہ میں وہ مشہور مسجد بجل اور باغ (جس کا نام رصافہ تھا) تعمیر کرائے جن کی تکمیل ان کے بعد ان کے جانشین ہشام نے کی ...

عربی علوم و فنون

...

عیسائیوں کی یورش

...

تاریخ‌ لمین شاہ فرانس کی بیٹی

(باقی آئندہ)

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

مشرقی ترکستان میں ایک کروڑ مسلمانوں کی جمہوریت

چینی گورنروں کے مظالم - بغاوت کے اسباب و علل

سمرنا کے ڈاکٹر مصطفیٰ علی کا چشم دید بیان

پشاور۔ مشرقی ترکستان میں اسلامی جمہوریت قائم ہوگئی ہے۔ ترکستان کے تمام علاقوں میں مسلم اکثریت ہے جو ایک کروڑ سے زائد ہے۔ خواجہ نیاز حاجی اسلامی جمہوریت کے صدر منتخب ہوئے ہیں۔

سمرنا کے ڈاکٹر مصطفیٰ علی نے البیشی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے دوران ملاقات میں فرمایا کہ میں مشرقی ترکستان کی سیاحت سے ابھی واپس آیا ہوں مجھے یقین ہے کہ ارمچی کے محاصرہ کے بعد تمام مشرقی ترکستان میں جمہوریت کی تشکیل عمل میں آگئی ہے۔ ارمچی چینی گورنر کا قیام گاہ تھا۔ جدید حکومت کا پایۂ تخت کاشغر ہے جو ...

(۱) صدر جمہوریہ خواجہ نیاز حاجی جو تومول کے خان ہیں اور جنہوں نے اپنے ۷ ساتھیوں کے ساتھ سب سے پہلے علم جہاد بلند کیا تھا۔

(۲) وزیر اعظم، ثابت عبدالباقی۔ آپ ترکستان کے ایک مذہبی پیشوا ہیں اور ہزاروں مسلمان آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہیں۔ آپ نے ہندوستان، مصر، حجاز اور ترکی کا بھی سفر کیا ہے۔ اور دنیائے اسلام کے حالات سے بخوبی آگاہ ہیں۔

(۳) وزیر خارجہ، قاسم بیگ۔ آپ ارمچی کے گریجویٹ ہیں۔

(۴) وزیر معاملات خارجہ، یونس سعدی بیگ۔ آپ نے نانکنگ میں تعلیم پائی اور ڈاکٹر آف ڈوینیٹی (عالم الٰہیات) کی ڈگری حاصل کی۔ آپ نے روسی اسکول میں بھی تعلیم پائی ہے جس کے باعث آپ گورنر کاشغر کے اسسٹنٹ بنا دئے گئے تھے۔

(۵) وزیر تعلیم، عبدالکریم مخدوم۔

...

روسی کالج میں تعلیم پائی ہے۔ آپ انجمن صلیب احمر کے صدر بھی تھے۔

(۱۰) وزیر تجارت و زراعت، عبدالحسن حاجی۔

(۱۱) وزیر منشورات، حاجی عالم اخون۔

چینی سفیر مقیم بمبئی کا اعلان جنگ

البیشی ایٹڈ پریس سے چینی قونصل جنرل مقیم بمبئی نے کہا کہ حکومت چین کاشغر کے باغیوں سے آخر دم تک لڑیگی۔ مجھے امید ہے کہ بیرونی حکومتیں ترکستانی حکومت کو تسلیم نہیں کریں گی۔ برطانیہ اور افغانستان نے چین سے معاہدہ کیا ہوا ہے وہ ہرگز اس جدید حکومت کو تسلیم نہیں کریں گی۔

چینی حکومت کو شکست

ان تمام علاقوں میں ایک کروڑ سے زائد مسلمان آباد ہیں۔ جو لوگ اقلیت میں ہیں وہ جدید جمہوریہ کی تشکیل میں جز ناقابل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ چینی حکومت نے بہتیری کوشش کی تھی کہ ترکوں کے خلاف ایک منگولی فوج ترتیب دی جائے جو ترکوں کو مشرقی ترکستان کی سیادت سے محروم کر دے مگر وہ اپنے اس اقدام میں ناکام رہی، اور اس کی تدابیر بروئے کار نہ آسکیں۔ قیام جمہوریت سے پہلے مشرقی ترکستان کی چینی حکومت (جو سات سو سال سے برسر اقتدار تھی) بہت ہی کمزور ہوگئی تھی اور چینی جاپانی جنگ نے تو یہاں کے گورنروں کو خود مختار سا بنا دیا تھا جنکے کام میں نانکنگ کی حکومت کوئی مداخلت نہیں کرتی تھی۔

چینی گورنروں کے مظالم

چینی گورنروں نے خانوں پر اس قدر مظالم توڑے جس کا نتیجہ بغاوت (جہاد) کی صورت میں ...

موجودہ بغاوت کے دوران میں مشرقی ترکستان کا گورنر ایانگ تھا جو چین کی خانگی مشکلات کے باعث گورنر اس قدر مستقل ہوگیا تھا کہ اس نے بغیر نانکنگ کی اجازت کے روس سے ایک معاہدہ کر لیا جس میں روس کو پوری تجارتی آزادی دیدی گئی اور تمام محاصل معاف کر دئے گئے۔

چینی گورنر کا حشر

جدید جمہوریت کو روس کے معاملہ میں کسی دقت کا سامنا نہیں ہے ...

اس وقت چینی گورنر یوانگ ارمچی میں محصور ہے اور آئندہ اس کی قسمت کا فیصلہ ہونے والا ہے۔

"بغاوت" کا حقیقی سبب

مشرقی ترکستان میں بغاوت کی ذمہ داری چینی حکومت کی اس پالیسی پر عائد ہوتی ہے جو نو آبادیات کے متعلق ہے۔ چینی حکومت نے مسلمانوں کے نکاح و رواج تک میں مداخلت شروع کردی تھی یہاں تک کہ کوسانگ لڑکیوں سے چینیوں کو شادی کرنے کی عام اجازت دیدی گئی تھی۔ ڈھائی سال پہلے یہ بغاوت (جہاد) تومول کے ... یارقند، ترفان اور الطائی تک پھیل گئی۔

جدید جمہوریت کے وزراء

ڈاکٹر مصطفیٰ علی نے جدید جمہوریہ کے ارکان وزارت کے نام بھی بتائے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

شیراز اور اصفہان میں پارچہ بافی کے کارخانے

حکومت ایران کا مستحسن اقدام

حکومت ایران نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ اپنے ملک کو ممالک غیر کی پیداوار کی درآمد سے پاک و صاف کر دیگی اور ملکی صنعت و حرفت کو ترقی دیگی۔ چنانچہ اس نے برطانی فرموں کو پارچہ بافی کی مشینوں کے لئے آرڈر دیدیا ہے۔ اس کے علاوہ لنکا شائر کے کارخانوں نے سوت کاتنے کی مشینوں کا کام شروع کر لیا ہے۔ جو تکمیل کے بعد ایران روانہ کردی جائیں گی۔ حکومت فی الحال پارچہ بافی کے کارخانے شیراز، اصفہان اور یزد میں کھولنا چاہتی ہے۔

مصطفیٰ کمال اور شاہ ایران کے پیغامات تہنیت

ملک الحجاز کے جلوس کی تقریب پر مختلف ممالک کے بادشاہوں اور صدروں نے شاہ حجاز کو پیغامات تبریک و تہنیت دئے جن کے نام یہ ہیں:-

جارج پنجم، شاہ ایران، مصطفیٰ کمال پاشا، ملکہ ہولینڈ، شاہ عراق۔

شاہ حجاز نے ان تمام پیغامات کا علیحدہ علیحدہ جواب ارسال کر دیا ہے جس میں مذکورہ بالا بادشاہوں کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔

ایک ماہ میں چار ہزار یہودیوں کی ہجرت

حکومت فلسطین نے اعلان کیا ہے کہ گزشتہ نومبر کے مہینہ میں ۴۳۷۰ یہودی مہاجرین فلسطین میں وارد ہوئے!!

الجمعیۃ کا نقصان

الجمعیۃ کے جن خریداروں کی مدت خریداری ختم ہونے والی ہوتی ہے ان کے نام تاریخ اختتام سے تقریباً ایک ماہ قبل مطبوعہ خطوط روانہ کئے جاتے ہیں اور ... کیجئے کہ اختتام میعاد کا خط پہنچنے پر تین پیسے کا کارڈ لکھ کر الجمعیۃ کو پانچ آنے کے نقصان سے بچا لیا کیجئے۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی کرنا بھی علم نوازی و مذہبیت کا ثبوت دیجئے۔ (منیجر)

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

آپ پاک و صاف زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں۔

آپ دنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔

آپ بچپن کی غلط کاریوں کا خمیازہ بھگتنے سے کس طرح بری ہو سکتے ہیں۔

آپ مضبوط، عمر دراز، اقبالمند، خوبصورت اولاد کس طرح پیدا کر سکتے ہیں۔

آپ ان تمام باتوں کا قطعی جواب حاصل کرنے کیلئے ...

پتہ - آہنگ نگرہ فارسی جام نگر کاٹھیا واڑ

گھر بیٹھے وید حکیم بنجاؤ

... نادر و نایاب کتاب تجربات ملسی کا بغور مطالعہ کریں ...

پتہ - منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر یو-پی

ما اللحم بہ نسخہ خاص دو آتشہ

کارخانہ - منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

5778

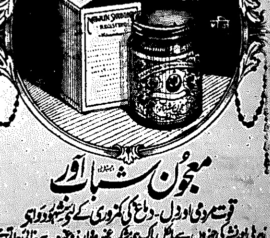

معجون شباب آور

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۱۶ شوال المکرم ۱۳۵۲ھ ہجری

آل مسلم پارٹیز کانفرنس کا دستور اساسی

مشترکہ بورڈ یا ایک نئی انجمن

ہم نے الجمعیۃ کی گزشتہ اشاعت میں آل مسلم پارٹیز کانفرنس کے دستور اساسی کی تشکیل کے متعلق جو مقالہ افتتاحیہ سپرد قلم کیا تھا اس میں ایسوسی ایٹڈ پریس کی اس اطلاع کے متعلق بھی اظہار خیال کیا تھا جو دستوری کمیٹی اور بورڈ کے اجلاسوں کی تاریخ انعقاد کے متعلق شائع ہوئی تھی اور ہمیں یقین تھا کہ صوبہ بہار کی تازہ مصیبت کے پیش نظر

پر یہ بھی طے کر دیا تھا کہ جو کوئی نظام بھی بنے گا اس میں تمام شرکت کار جماعتیں مساوی نمائندگی کی مستحق ہوں گی اور ان کے فیصلے اتفاق آراء سے ہوا کریں گے "مجلس ملیہ" کا نام اور یہ خیال کہ ایک ایسی جماعت بنائی جائے جو اپنے انتخابات علیحدہ کرے، درانحالیکہ ایک مستقل بالذات نظام قائم کرکے ایک بالکل

شذرات

یوم الدعا

۲ فروری ۱۹۳۴ء کا آئندہ جمعہ حضرت صدر جمعیۃ علمائے ہند نے اس غرض کے لئے مقرر کیا ہے کہ ہندوستان کے مختلف مقامات پر نماز جمعہ کے بعد مساجد میں مصیبت زدگان بہار کے لئے خشوع و خضوع کے ساتھ دعا کی جائے اور

سب مل کر درگاہ رب العزت میں اپنے گناہوں سے توبہ و استغفار کریں اور ۱۵ جنوری کے ہیبتناک زلزلے سے جن لوگوں کو نقصان پہنچا ہے ان کی عملی امداد کے لئے سرمایہ فراہم کیا جائے اور جو شخص اپنی استطاعت کے مطابق زیادہ سے زیادہ جتنا بھی دے سکتا ہے اس سے دریغ نہ کرے۔ جمعیۃ کی جانب سے حضرت صدر محترم کا اعلان پوسٹر کی صورت میں طبع کرایا جا رہا ہے اور ہندوستان کے بڑے بڑے مقامات پر اس کی کاپیاں بھیجنے کا انتظام ہو رہا ہے تاکہ ہر جگہ بروقت اطلاع ہو جائے۔ اس اعلان کو ہم آج ہی کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ درج کر رہے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ جہاں جہاں ہماری آواز جمعہ سے قبل پہنچ سکے گی وہاں یوم الدعا کا اعلان ضرور ہو جائے گا اور فراہمی سرمایہ

ہو سکتا ہے۔ اس تجویز کے الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

"جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس خصوصی جمعیۃ علماء ہند کے فیصلہ کے مطابق مسلمانان ہند کی مذہبی روایات اور اسلامی قوانین کے تحفظ کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ قرار دیتا ہے کہ مسلمانان سرحد پر قانون رواج کا اطلاق مذہبًا ناجائز اور خلاف شریعت اسلامیہ ہے۔ مزید برآں یہ اجلاس کونسل کی انڈیپنڈنٹ پارٹی کے اس اقدام کو بنظر استحسان دیکھتا ہے جس کے ذریعہ سے انہوں نے ایک نہایت ہی اہم اسلامی فریضہ کا احساس کرتے ہوئے سرحد کونسل میں مسودہ قانون الموسوم شریعت بل پیش کیا ہے جس کی رو سے مسلمانان سرحد سے بالعموم اور اراکین کونسل سے بالخصوص استدعا کرتا ہے کہ وہ پوری قوت کے ساتھ اس مسودہ قانون کی پرزور حمایت کرتے ہوئے اسے جلد از جلد قانونی شکل میں پاس کرانے کی ہر ممکن سعی کریں جو مسلمانان سرحد کی طرف سے مذہبی روایات اور قوانین اسلامی کے تحفظ کیلئے کم از کم مطالبہ سمجھا جا سکتا ہے۔"

ہم امید کرتے ہیں کہ جمعیۃ علمائے صوبہ سرحد کی اس صاف و صریح قرارداد کے

جمعیۃ علماء صوبہ بہار کی خدمات

شریعت بل

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

امارت شرعیہ کی عمارت مسمار اور پریس برباد ہو گیا

نمائندہ جمعیۃ علماء ہند بہار پہونچ گیا

مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت بہار کا برقیہ

پھلواری شریف ۲۶ جنوری۔ مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار نے حسب ذیل تار ارسال فرمایا ہے:۔

امارت کا دفتر ہر طرح کی مدد دینے کے قابل ہو جائے گا۔

مولانا عظمت اللہ صاحب نائب مفتی دہلی نمائندہ جمعیۃ علماء ہند برباد شدہ علاقوں کا معائنہ کرنے کے لئے تشریف لے آئے ہیں۔ آپ تمام صوبۂ بہار کا دورہ فرمائیں گے توقع ہے کہ حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند بھی خود بہت جلد تشریف لائیں گے۔

سردار ہاشم خاں وزیر اعظم افغانستان پر قاتلانہ حملہ

سردار موصوف بال بال بچ گئے۔ حملہ آور نے خودکشی کر لی

پشاور ۳۰ جنوری۔ کابل کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کل افغانستان کے وزیر اعظم سردار ہاشم خاں کو قتل کرنے کی کوشش کی گئی لیکن نشانہ خطا گیا اور سردار موصوف بال بال بچ گئے گولی ان کے بازو کو چھیلتی ہوئی نکل گئی جس کی وجہ سے آپ کو خفیف زخم آئے۔ ناکامی کے بعد حملہ آور نے مایوس ہو کر اپنے آپ کو گولی سے ہلاک کر لیا۔ افواہ ہے کہ یہ حملہ آور بھی افغانی نوجوان تھا۔ ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی ہے۔

کوہ مری کے پھٹنے کی افواہ

راولپنڈی میں خوف و ہراس

راولپنڈی ۲۷ جنوری۔ گذشتہ دو روز سے اس جگہ عجیب و غریب افواہ گشت لگا رہی ہے جس سے عوام دہشت زدہ ہو رہے ہیں اور خوف و ہراس کا عالم طاری ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جو تشیوں کی پیشین گوئیوں کے مطابق ۲۰ جنوری کو جو زلزلہ آنے والا ہے اس کا اثر کوہ مری پہاڑ پر ہوگا کہا جاتا ہے کہ اس پہاڑ کے نیچے گندھک وغیرہ آتشگیر معدنیات ہیں جن کے پھٹنے کی پیشین گوئیاں کئی جوتشیوں نے کی ہیں۔ اگر یہ پہاڑ پھٹ گیا تو راولپنڈی اور اس کے گرد و نواح کے علاقے بھی خطرے سے خالی نہیں اس لئے یہاں خوف چھایا ہوا ہے اور عوام سہمے ہوئے ہیں۔

سابق قیصر جرمنی سے نفرت

سالگرہ کے جلسہ پر پولیس کی یورش

برلن ۲۸ جنوری۔ نیشنل ... کے جلسہ میں سابق قیصر کی پچھترویں سالگرہ منائی جا رہی تھی کہ پولیس نے ان پر یورش کر دی۔ رسم کے مطابق ٹھیک بارہ بجے جب مجمع میں قیصر کے جام صحت کی تجویز پیش ہوئی پولیس دروازہ میں داخل ہوئی اور حکم دیا کہ "ہاتھ اوپر کرو" اجتماع میں فوج کے افسر بھی تھے۔ جو لوگ وردیاں پہنے ہوئے تھے انہیں اس جلسہ سے باہر چلے جانے کے لئے کہا گیا۔

فرانسیسی وزارت مستعفی ہو گئی

بڑے لوگوں میں غبن کا انکشاف

امریکہ نے جزائر فلپائن کو آزاد کرنے کا اعلان کر دیا

واشنگٹن ۲۵ جنوری۔ سینٹ کی منتخبہ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ جزائر فلپائن کو بارہ سے تیرہ سال کے اندر آزادی دینے کی دوبارہ پیشکش کی جائے۔

امریکن کانگریس نے جزائر فلپائن کو آزاد کرنے کے لئے ایک قانون مرتب کیا تھا جس کی رو سے مذکورہ جزائر کو تیرہ سال کے اندر آزادی حاصل ہو جاتی لیکن انہوں نے امریکہ کی اس پیشکش کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

قدرت خدا کا کرشمہ

ایک بوڑھی عورت تیرہ دن کے بعد زندہ نکلی

امدادی کمیٹی کے پبلسٹی سکرٹری صاحب مونگیر سے اطلاع دیتے ہیں کہ ایک ضعیف خاتون جن کی عمر ۷۵ سال ہے ملبہ کے نیچے سے باوجودیکہ ان کو دبے ہوئے تیرہ دن ہو گئے تھے زندہ نکلیں۔ وہ بے ہوش ضرور تھیں لیکن انہیں شفاخانہ پہنچایا گیا جہاں ان کو ہوش آ گیا۔

بہار میں زلزلہ کے بعد بارش کی مصیبت

پٹنہ ۲۹ جنوری۔ جیلوں کے حصے منہدم ہو جانے کے سبب حکومت نے ان قیدیوں کی رہائی کا حکم دیدیا ہے جن کی میعاد قید ۳۱ اگست تک ختم ہو جائے گی۔ مونگیر اور مظفرپور کی اطلاع ہے کہ گذشتہ اتوار سے متواتر بارش ہو رہی ہے کھیتوں، گھنٹیوں اور میدانوں میں پانی بھرا ہوا ہے۔

دہلی ۳۰ جنوری۔ کل سید عبدالعزیز وزیر تعلیم بہار کے اعزاز میں ... دی گئی جس میں اخبار نویسوں نے بھی شرکت کی آپ نے زلزلہ کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک مصیبت زدوں کو قرضہ نہیں دیا جائیگا اس وقت تک ان کی حالت بہتر نہیں ہو سکتی۔

پھاٹک حبش خاں میں چھری سے حملہ

ہسپتال میں مجروح کا بیان

دہلی ۳۰ جنوری۔ کل پھاٹک حبش خاں میں ایک شخص ہری سنگھ خلیفہ کو کسی نامعلوم شخص نے چھری سے زخمی کر دیا۔ ابھی تک حملہ آور گرفتار نہیں ہوا ہے۔ پولیس نے موقعہ پر پہونچ کر تحقیقات کی اور کئی ہندو دکانداروں کے بیانات قلمبند کئے۔ ایک مسلمان محمد عارف گلی فرخ خاں کے مکان کی بھی پولیس نے تلاشی لی۔ ہسپتال میں ہری سنگھ مجروح نے پولیس کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ میں نے مذہب اسلام کے متعلق بہت سے رسالے شائع کئے ہیں۔ حملہ آور ۱۸ سالہ ایک مسلمان تھا جو ترکی ٹوپی پہنے ہوئے تھا۔ مجروح کی کمر میں ۳-انچ زخم بتایا جاتا ہے۔ اس واقعہ کو فرقہ وارانہ معاملہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

شاہزادہ والا تبار جمال الدین آفندی

سابق خلیفۃ المسلمین کے فرزند کی دہلی میں آمد

دہلی ۳۰ جنوری۔ سابق خلیفۃ المسلمین سلطان عبدالحمید خان مرحوم کے فرزند ولیعہد شاہزادہ جمال الدین آفندی ہمراہی جمال پاشا ... اور دیگر رفقاء کلکتہ سے دہلی تشریف لانے والے ہیں۔

پولیس اور ڈاکوؤں میں فیر

ہندوستان پر لنکاشائر کے ڈورے

ہندوستانی کپاس کا زیادہ استعمال

۲ فروری کو جامع مسجد میں یوم الدعا

ہندوستان میں نئے سکے جاری ہونگے

آل پارٹیز کانفرنس کو خطرہ

سر سکندر نے صدارت سے انکار کر دیا

اس حالت میں کانفرنس کی صدارت کے فرائض کون ادا کرے گا اس کے متعلق فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

۲ فروری جمعہ کے روز یوم الدعا منایا جائے

وقت کا اہم اور نازک ترین فرض

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم – ھذہ الآیات التی یرسل اللہ لا تکون لموت احد ولا لحیاتہ ولکن یخوف اللہ بہا عبادہ ... ذکرہ و دعائہ و استغفارہ

تمام ہندوستان میں ۲ فروری ۱۹۳۴ء یوم جمعہ کو نماز جمعہ کے بعد مصیبت زدگان کے لئے دعا کی جائے اور ہر جگہ کے مسلمان مصیبت زدوں کی زیادہ سے زیادہ امداد کرنے کی کوشش کریں اور جس قدر امدادی رقم جمع ہو وہ ناظم بیت المال امارت شرعیہ پھلواری شریف کے نام روانہ کر دیں۔

(محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی)

یوم الدعا

صدر جمعیۃ علماء ہند کا اعلان

حضرت مفتی محمد کفایت اللہ صاحب نے حسب ذیل تار اخبارات کو ارسال فرمایا ہے:۔

دول بلقان اور ترکی میں رشتہ اتحاد

ترکی یونان اور رومانیہ میں گفت و شنید

مونگیر میں مقامی ریلیف کمیٹی کا قیام

حضرت مولانا عبدالصمد صاحب رحمانی مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

مصیبت زدگان بہار کی امداد

حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب صدر مجلس احرار کا اعلان

اسلحہ سازی کے متعلق برطانیہ کا نیا رویہ

ملوکیت پرستوں کو جیرت کا چیلنج

چاٹگام میں پھر زلزلہ محسوس ہوا

فرانٹیر پراونشل شریعت کانفرنس

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدارت فرمائینگے

صدر جمیعۃ العلماء صوبہ سرحد کا اعلان

یہ خبر نہایت مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمیعۃ العلماء ہند نے ازراہ مہربانی فرانٹیر پراونشل شریعت کانفرنس کی صدارت منظور فرمائی ہے جو اواخر مارچ یا اوائل اپریل میں منعقد ہوگی۔ کانفرنس کا مقصد صوبہ سرحد میں ترویج شریعت اور مسلمانان سرحد میں مذہبی بیداری پیدا کرنا ہے۔ ایسے وقت میں جب کہ جمیعۃ العلماء صوبہ سرحد کے حسن مساعی نے کونسل میں مسودہ اجراء شریعت پیش ہونے دیا ہے اور فخر قوم ملک خدا بخش لیڈر انڈیپنڈنٹ پارٹی کو وائسرائے سے "شریعت بل" پیش کرنے کی اجازت بھی آگئی ہے علماء کرام پر جو اہم فرض عائد ہوتا ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ ضرورت ہے کہ علماء صاحبان اپنے دوسرے مشاغل کو موخر کرتے ہوئے تمامتر توجہ ترویج شریعت کے حق میں دیہاتی پروپیگنڈے پر مرکوز کریں۔

میں تمام متعلقہ شاخوں۔ اضلاع تحصیلات اور قصبہ جات کی جمعیتوں نیز دوسرے بااثر بزرگان دین، محبان شریعت و مشائخ طریقت کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں کہ ضرورت وقت اور اہمیت فرض کا احساس کرتے ہوئے میدان عمل میں نکلیں اور سعی جمود کو توڑ کر ہر ضلع تحصیل اور قصبہ میں جلسے کرکے شریعت کی حمایت کی تجویزیں پاس کرائیں اور تمام ایسے جلسوں کی کارروائی کسی مستقل رجسٹر پر درج کر دیا کریں جس پر صدر جلسہ سکرٹری جلسہ اور بعض دیگر مقامی معززین کے دستخط ہوں اس قسم کے رجسٹر ہر ایک ضلع میں مرتب ہونے چاہئیں جن کو ملک خدا بخش بل پیش کرنے کے وقت اپنے ساتھ رکھیں گے تاکہ استصواب رائے عامہ کے لئے بل کو مشتہر کرنے کا بہانہ موجب مزید تعویق نہ ہو۔ مجھے افسوس ہے کہ میرے ادبار اور عارضہ جگر کا کچھ دنوں سے شدید حملہ ہوا ہے اور بحالات موجودہ مزید کام کرنے کی طاقت نہیں لیکن جونہی میں کسی قابل ہوا اور سردی کسی قدر کم ہوئی تو انشاء اللہ دورہ پر روانہ ہو جاؤنگا اور کوشش کرونگا کہ اہم مقامات پر پہنچ سکوں۔ اللہ تعالی مجھ کو اور تمام احباب کو حسن مساعی کی توفیق عنایت کرے۔ آمین۔

(داؤد محمد آدم زئی عفا عنہ، صدر جمیعۃ العلماء صوبہ سرحد)

چین اور امریکہ میں سیلاب کی ہلاکت خیزیاں

دس ہزار مردوں اور عورتوں کی ہلاکت۔ ۱۷۵ اشخاص دریا کی نذر

چین کے ۷۰ اضلاع تباہ ہوگئے۔ امریکہ میں تین ہزار مکانات زیر آب

شنگھائی ۲۸ جنوری۔ چین کے ہوپی اور ہونان کے صوبوں میں دریائے ہوانگہو میں سیلاب آنے اور زبردست برفباری کے باعث دس ہزار مرد عورتیں اور بچے ہلاک ہوگئے ہیں جو بچ گئے ہیں وہ بھی موت کے منہ میں ہیں۔ ۷۰ اضلاع سیلاب کے باعث تباہ ہوگئے ہیں۔ لاکھوں افراد گھر سے بے گھر ہوگئے ہیں اور لاکھوں آدمی سردی کی شدت سے اکڑے جارہے ہیں۔ امدادی کام میں سردی کے باعث رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ وو ٹینگ نام کے جہاز میں آگ لگ جانے سے ۱۷۵ مرد اور عورتیں سمندر کی نذر ہوگئے صرف دس جہاز راں اور ۲۸ مسافروں کی جان بچی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ یہاں زلزلے بھی ۲ منٹ تک محسوس کیا گیا بہت سی عمارتیں بھی گر گئیں اور بہت سے سرکاری حکام اور فوجی سپاہی ملبہ کے نیچے دب گئے۔ تین ہزار اشخاص کو درختوں اور مکانوں کی چھتوں سے اتارا گیا ہے۔

نیو یارک کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کیلیفورنیا اور اس کے گرد و نواح میں کثرت باراں سے پچاس اشخاص ہلاک ہوگئے ہیں تین ہزار مکان زیر آب ہوگئے ہیں کم از کم دس لاکھ پونڈ کی جائداد کو نقصان پہونچا ہے۔ ایک ہسپتال میں ۶۵ مریض اور نرسیں موجود تھیں پانی کی ایک لہر نے ہسپتال کو گرا دیا ہے جس کے باعث تمام مریض ملبہ میں دب گئے۔ ایک نیا شادی شدہ جوڑا اپنے دوستوں کو ضیافت کھلا رہا تھا کہ سیلاب سب کو بہا کر لے گیا مگر جوڑا بچ گیا۔

روس کے مسلم مہاجرین کی دردناک داستان

صدر جمیعۃ علماء ہند کی ایک اہم سفارش

حضرت مولانا المکرم المحترم الاکرم المولوی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمیعۃ علماء ہند کی ہستی مقدس جس قدر شہرۂ آفاق ہے اس سے ہر عام و خاص بخوبی واقف ہے۔ ہم بے نوا مہاجرین بخارا و ترکستان بدایں کس مپرسی کے عالم میں ... [illegible]

ہندوستان میں یوم آزادی کے مظاہرے

پولیس کی سرگرمیاں اور کانگریسیوں کی گرفتاریاں

دہلی ۲۶ جنوری۔ آج دہلی اور ہندوستان کے دیگر مقامات میں یوم آزادی منایا گیا۔ ہر جگہ حکومت نے پورا پورا انتظام کر رکھا تھا اور جشن گنوں اور جلسوں کے مظاہروں سے یوم آزادی کو روکنے کی کوششیں کی گئیں دہلی میں یوم آزادی جس طریقہ سے منایا گیا اس نے ۱۹۳۰ء کی یاد تازہ کر دی۔ پوسٹروں کے ذریعہ یوم آزادی کا پروگرام شائع کر دیا گیا تھا۔ تین بجے سے قبل ہی گھنٹہ گھر کے نیچے پولیس کا اجتماع ہوگیا۔ ... [illegible]

بیک وقت پچاس افسران کو قتل کی تجویز

مدرسہ عالیہ اسلامیہ عربیہ امدادیہ مرادآباد

... جامع سے نیچے کی کتابیں پڑھنے والے طلباء وظیفہ کی درخواست نہ کریں۔

محمد فاضل محمودی مہتمم مدرسہ

اسمبلی میں ٹیرف بل پر بحث

بل منتخبہ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا

دہلی ۲۶ جنوری۔ جمعہ کے دن جمیعۃ مقننہ کے اجلاس میں سر جارج شسٹر کے اس مسودہ قانون پر جو بعض مصنوعات کے تحفظ کی غرض سے پیش کیا گیا ہے سرگرم مباحثہ ہوا۔

اراکین کی تعداد بہت کم تھی سارے ایوان میں صرف بارہ یا تیرہ حضرات موجود تھے۔ ...

سرحدی علاقوں میں بجلی کا انتظام

ترقی کے پردہ میں غلامی کا ایک اور طوق

پشاور۔ سرحدی حکومت کے زیر غور اس وقت دو سکیمیں ہیں جو صوبہ سرحد میں ہزاروں بیکاروں کے لئے روزی بہم پہنچائے گی۔ ملاکنڈ ہائیڈرو الیکٹرک سکیم ہے جس پر تقریباً ۴۰ لاکھ روپیہ خرچ کرنے سے بجلی کی روشنی ... [illegible]

گورنر کو ایڈریس نہ دیا جائے

یہ وقت بہاری کی امداد کا ہے

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

ہم نے نئے سال سے اپنے کٹ پیس کے مال یعنی پاپلین، چھینٹ، وائل، بوسکی، سلک، مخمل، جارجٹ، سرج وغیرہ ہر قسم کے سوتی ریشمی اور اونی کٹ پیس کے نرخوں میں حیرت انگیز رعایت کر دی ہے۔ نرخنامہ مفت طلب کریں اور ہندوستان کی سب سے بڑی پرانی اور تھوک نرخوں پر مال بھیجنے والی کمپنی کا نام یاد رکھیں۔

Heath & Sammers, Fort Bombay

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

ایک روپیہ کا مال بارہ آنہ (۱۲؁) میں

صرف ۱۵ فروری ۱۹۳۴ء تک

نولکشور پریس لکھنؤ و کانپور کی چھپی ہوئی مذہبی، اہل اسلام اور ... کتابیں بہ رعایتی نرخ ... مفت منگائیے

منیجر نولکشور پریس بک ڈپو لکھنؤ

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی

مژدۂ جانفزا

دنیا میں آجکل امراض مخصوصہ مردان یعنی جریان و آتشک وغیرہ بکثرت پائے جاتے ہیں اور آجکل کے نوجوان اپنی نادانی کی وجہ سے ایسے کو ان امراض میں مبتلا کر لیتے ہیں ... [illegible]

خادم الاطباء حکیم ... ڈاکخانہ مولوی ضلع میرٹھ

جنت اور دوزخ

... [illegible]

پاک زندگی ... ابدی نجات ...

منیجر کتب خانہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

آب بقا فارسی کے مستند مجربات

... [illegible]

جمیعۃ علماء صوبہ سرحد کی مجلس عاملہ کا اجلاس

جمیعۃ علماء ہند کے نصب العین کی پابندی کا اعلان

یوم شریعت منانے کا فیصلہ۔ مولوی شفیع داؤدی کے بیان کی مخالفت

۱۸ جنوری ۔ آج بوقت دس بجے صبح دفتر جمیعۃ علماء سرحد میں مجلس عاملہ کا اجلاس زیر صدارت جناب مولانا حکیم محمد عبد السلام صاحب منعقد ہوا جس میں مختلف امور پر کافی غور و خوض کے بعد حسب ذیل قراردادیں بالاتفاق منظور ہوئیں:-

شریعت بل

(۱) جمیعت العلماء صوبہ سرحد کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس خصوصی جمیعۃ علماء ہند کے فیصلہ کے مطابق مسلمانان ہند کی مذہبی روایات اور اسلامی قوانین کے تحفظ کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ قرار دیتا ہے کہ مسلمانان سرحد پر قانون رواج کا اطلاق مذہباً ناجائز اور خلاف شریعت اسلامیہ ہے۔ مزید براں یہ اجلاس کونسل کی انڈیپنڈنٹ پارٹی کے اس اقدام کو بنظر استحسان دیکھتا ہے جس کے ذریعہ سے انہوں نے ایک نہایت ہی اہم اسلامی فریضہ کا احساس کرتے ہوئے سرحد کونسل میں مسودہ قانون الموسوم شریعت بل پیش کیا ہے جس کی رو سے مسلمانان سرحد معاملات وراثت۔ نکاح، طلاق، وصیت، مہر، وقف، ہبہ وغیرہ میں شریعت اسلامی کے پابند تصور ہوں گے اور مسلمانان سرحد سے بالعموم اراکین کونسل سے بالخصوص استدعا کرتا ہے کہ وہ پوری قوت کے ساتھ اس مسودہ قانون کی پرزور حمایت کرتے ہوئے اسے جلد از جلد قانونی شکل میں پاس کرانے کی ہر ممکن سعی کریں جو مسلمانان سرحد کی طرف سے مذہبی روایات اور قوانین اسلامی کے تحفظ کے لئے کم از کم مطالبہ سمجھا جاسکتا ہے۔

محرک مولانا شاکر اللہ ۔ موئدین ۔ مولانا محمد یونس ۔ مولانا عبد الخالق صاحب مولانا زین اللہ صاحب

(۲) جمیعت العلماء صوبہ سرحد کا یہ اجلاس ان حضرات کی کوششوں کو ... [illegible]

تعلیم نسواں خلاف شرعی پردہ اور غیرت اسلامی کے خلاف ہے۔

محرک: مولانا محمد یونس صاحب

مؤید: مولانا رفیع الدین صاحب

یوم شریعت

(۳) جمیعت علماء صوبہ سرحد کا یہ اجلاس خصوصی شریعت بل کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کرتا ہے کہ ۲۰ مارچ کو بروز جمعہ صوبہ سرحد میں یوم شریعت منایا جائے۔

محرک ۔ مولانا خلیل الرحمن ۔ مؤیدین مولانا محمد اسرائیل صاحب ۔ مولانا زین اللہ صاحب

(۴) جمیعت العلماء صوبہ سرحد کا یہ اجلاس خصوصی ملک کی تمام اسلامی مجالس سے اپیل کرتا ہے کہ شریعت بل کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ہر ممکن طریقہ سے کوشش کریں۔ نیز قرار دیتا ہے کہ تمام سرحد میں تبلیغ و اشاعت کے لئے ایک وفد منتخب کیا جاتا ہے جس کے ارکان حسب ذیل ہیں۔ مولوی شاکر اللہ ناظم جمیعت علماء سرحد۔ مولانا محمد یونس صاحب نائب ناظم جمیعت علماء یوسف زئی۔ مولانا محمد اسرائیل صاحب رکن جمیعت علماء افغان۔ مولانا حکیم عبد السلام صاحب

محرک: مولانا عبد الرؤف صاحب

مؤید: مولانا عبد الودود صاحب

سالانہ انتخابات

(۵) جمیعت العلماء صوبہ سرحد کا یہ اجلاس خصوصی ناظم صاحب جمیعت علماء کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ ۳۰ مارچ کو سالانہ انتخاب جدید کے لئے تمام ماتحت جمیعتوں کو ہدایت کریں کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں انتخاب جدید کے بعد مرکزی جمیعت العلماء صوبہ سرحد کے لئے اپنے ارکان حسب قاعدہ بھیجدیں۔

محرک: مولانا محمد یونس صاحب۔

مسلم کانفرنس

قادیانی اور اسلام

(۶) جمیعت العلماء صوبہ سرحد کا یہ اجلاس ... [illegible]

محرک ۔ مولانا عبد الربیع صاحب ۔ مؤید ۔ مولانا زین الدین صاحب

دستخط ۔ شاکر اللہ ناظم جمیعت علماء صوبہ سرحد

مغربی تعلیم نسواں کی مذمت

(۷) جمیعت العلماء صوبہ سرحد کا یہ اجلاس خصوصی موجودہ مغربی تعلیم نسواں کو غیر شرعی سمجھتے ہوئے مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنی اولاد کو شرعی تعلیم دلوائیں۔ کیونکہ موجودہ ... قرب اخلاق

ملکی دستکاریوں کی حمایت میں جلسہ

مسٹر زبیان اور مسٹر نیڈو کی تقریریں

بمبئی ۲۸ جنوری ۔ کل شریمتی سروجنی نائیڈو کی زیر صدارت ایک عام جلسہ منعقد ہوا جس کی غرض و غایت یہ تھی کہ عوام میں قومی دستکاریوں کی حمایت کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

مسٹر کے۔ ایف۔ زبیان مشہور قومی لیڈر نے اپنی تقریر میں اس امر پر زور دیا کہ حقیقی اقتصادی ترقی اسی وقت حاصل ہوسکتی ہے جب کہ ملک کو سیاسی طور پر نجات ملجائے آپ نے مزید فرمایا کہ قومی دستکاریوں کی حمایت کا عوام میں جذبہ پیدا کرنے کی اس وقت سخت ضرورت ہے اور یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ آزادی حاصل نہ ہو جائے۔

شریمتی سروجنی نائیڈو نے اپنی تقریر میں کہا کہ ان کی رائے میں سودیشی چیزوں کی محبت قوم کی زندگی میں ایک تعمیری چیز ہی نہیں ہے بلکہ وہ فنون لطیفہ ادب موسیقی اور تمدن کو پیدا کرسکتی ہے۔ ... دیگر مسائل کا معمہ ہے۔

غازی آباد سڑک پر لاری پلٹ گئی

دہلی ۲۸ جنوری۔ غازی آباد سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر شام کے ساڑھے چار بجے ایک موٹر لاری الٹ گئی جس میں بیس آدمی سوار تھے۔ ان میں ایک عورت بھی تھی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اس لاری میں تیز رفتار کے تیرہ گھوڑے بھی تھے جن میں پانچ گھوڑے بے انتہا تیز رفتار تھے۔ ڈرائیور گر گیا اور گاڑی کے نیچے آگیا اس کا ساتھی سخت زخمی ہوا۔ جو ہسپتال بھیجا گیا۔ تیز رفتاری کے باعث پانچ گھوڑے ٹوٹ گئے جس کی وجہ سے کئی آدمی زخمی ہوئے۔ انہیں غازی آباد لے جایا گیا۔

نظر بندوں کو اقرار کرنے پر بھی رہا نہیں کیا جائیگا

کلکتہ۔ بنگال کونسل میں آج ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم ممبر نے کہا کہ اس وقت تک کل ۸۰ سیاسی نظر بند دیولی کیمپ میں تبدیل کئے جاچکے ہیں اور سب بنگال جیلوں سے بھیجے گئے ہیں۔ ...

نازیوں پر افریقہ میں بھی آفت

مجلس اقوام سے آسٹریا کی علیحدگی

... برلن ... آسٹریا نے ... جرمنی کے خلاف باضابطہ شکایات نامہ داخل کر دیا ہے۔ آسٹریا نے دھمکی دی ہے کہ اگر اطمینان بخش نتیجہ حاصل نہ ہوا تو وہ جمیعۃ اقوام سے علیحدہ ہو جائے گا۔

وثوق کے ساتھ یہ پیشن گوئی کی جاتی ہے کہ جرمنی ذمہ داری سے انکار کرے گا اور اس طرح جمیعۃ اقوام کو ایک اول درجہ کے بحران سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔

چالیس سال کا مرد اور سولہ برس کی لڑکی

شادی کے متعلق سرحدی کونسل میں تجویز

ڈیرہ اسمعیل خاں ۲۴ جنوری۔ صوبہ سرحدی کونسل میں ایک بل پیش کرنے کی تجاویز ہو رہی ہیں جس کی غرض یہ ہے کہ ۴۰ سال سے زیادہ عمر کے کسی آدمی کو ۱۶ سالہ لڑکی سے شادی کی اجازت نہ ہو۔

شاہ عراق کی شادی خانہ آبادی

بغداد ۲۶ جنوری شاہ عراق کی شادی کل انجام پائی جب کہ شاہ نے اپنی بیگم عالیہ کو بچپن کے بعد پہلی مرتبہ دیکھا۔

پولیس اور ڈاکوؤں کی دست بدست جنگ

تناؤلی ۲۶ جنوری۔ سندر لنگھا پورم میں ایک مکان پر مسلح پولیس نے چھاپا مارا۔ یہاں ایک بدنام ڈاکو ... پولیس کو دست بدست جنگ کرنی پڑی جس میں ڈاکو اور دو پولیس کانسٹیبل زخمی ہوگئے۔ ڈاکو زخمی ہونے کے بعد گرفتار کر لیا گیا۔ مکان کی تلاشی ... گئے۔

مقدمہ سازش دہلی کی اپیل

لاہور ۲۸ جنوری۔ تین چار روز کی بحث کے بعد مقدمہ سازش دہلی کی اپیل کے مقدمہ میں وکلاء کے دلائل ختم ہوگئے۔ ہائی کورٹ نے اپنا فیصلہ محفوظ رکھا۔

ان مقدمہ میں بمل پرشاد جین، بابو رام اور ... ملزمان ہیں۔

بہار کے زلزلہ کے چشم دید حالات

ریلوے نے امدادی سامان پر نصف محصول کر دیا

مونگیر میں کرفیو آرڈر کا نفاذ

دہلی ۲۹ جنوری۔ کل بہار کے مصیبت زدوں کے لئے کمپنی باغ میں ایک زبردست جلسہ زیر صدارت ڈاکٹر انصاری صاحب منعقد ہوا ڈاکٹر صاحب نے حاضرین سے اپیل کی کہ وہ بلاتفریق مذہب و ملت بہار کے مصیبت زدوں کی امداد کریں آپ نے فرمایا کہ بہار کا زلزلہ ہندوستان کی تاریخ میں اپنی نظیر آپ ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے علاوہ یوم بہار کے سلسلہ میں بہت سے سربرآوردہ لوگوں نے تقریریں کیں۔

پٹنہ کی ایک اطلاع ہے کہ ۵ مرکز کلکتہ گورکھپور سے دس آدمی وہب گئے اس کی مرمت ہو رہی تھی۔ بہار میں ایک یوروپین خاندان بھی تباہ ہوگیا ہے۔ مونگیر میں کرفیو آرڈر جاری کر دیا گیا ہے ... [illegible]

چشم دید بیان

... مسعود احمد صاحب ... [illegible]

دیہات و قصبات سے بے اعتنائی

مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ تیری موجودگی میں قصبات و مواضعات میں امدادی کمیٹیاں نہیں پہونچی تھیں کیونکہ میرے خیال میں دیہات و قصبات کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ البتہ پولیس مردہ لاشوں کو نکالنے میں مشغول نظر آتی ہے ... [illegible]

فقیری کرامات

سو فی صدی آرام کرنے والا جنگلی طلاء!!

پچیس میں آدمیوں پر آزمانے کے بعد اخبارات اب چھپوایا گیا ہے۔ سستی، کمزوری، لاغری، خمیدگی، اعلام غرضیکہ تمام مردانہ بیماریوں کے لئے جنگلی طلاء ہی مفید ثابت ہوا۔ کیونکہ مجھے عرصہ سے اس خطرناک بیماری نے گھیرا ہوا تھا جس وجہ میں ہر وقت نیم مردہ رہا کرتا تھا علاج میں کافی زر روپیہ برباد کیا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا حال ہی میں ایک فقیر صاحب نے ایک تیل جو جنگلی بوٹیوں کا بنا ہوا تھا جن کا نام جنگلی طلاء بتایا گیا برابر پندرہ یوم استعمال کرنے پر خدا کے فضل سے بالکل آرام ہوگیا۔ فقیر صاحب کو انعام دینا چاہا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا صرف اتنا حکم دیا کہ میں پچیس شیشی جنگلی طلاء کی بنا کے دیتا ہوں جو لاگت لگے اسی قیمت پر ایسے پرانے مریضوں کو تقسیم کر دی جاوے۔ اس لئے بذریعہ اخبار مطلع کیا جاتا ہے کہ جس شخص کو علاوہ مذکورہ بالا بیماریوں میں سے اور کوئی اسی قسم کی بیماریوں میں سے ہو وہ بتہ ذیل سے عام (ننذر روپیہ) علاوہ محصول ڈاک صرف دوا کی لاگت و صرفہ اخبارات بھیجکر منگالیں خدا کے فضل سے ہر پرانے سے پرانے مرض کو فائدہ ہوگا۔ چونکہ شیشیوں کی مقدار تھوڑی ہے اس لئے ۱۵ فروری ۱۹۳۴ء کے بعد کوئی صاحب منگانے کا قصد نہ فرمائیں۔ چونکہ میں ملازم پیشہ ہوں اس لئے تمام شیشی میں نے اپنے محسن دوست مسٹر مسعود احمد صاحب قریشی کے پاس چھوڑی ہیں۔ جو صاحب منگائیں وہ پتہ ذیل پر خط لکھیں۔

مسعود احمد صاحب قریشی موانہ کلاں ضلع میرٹھ (یوپی)

دربھنگہ کے آم و لیچیاں

سارے زمانہ میں مشہور ہیں

دربھنگہ کے بہترین و مستند آم و لیچیوں کے قلم سے اپنے باغوں کی زینت بڑھائیے اور ان کے پھلوں کو چکھ کر باغبان قدرت کا شکر ادا کیجئے بہترین و معتبر قلم اور پھلوں کیلئے یاد رکھئیے۔

منیجر مدینہ نرسری دربھنگہ ڈاکخانہ لہریا سرائے

دنوٹ۔ انقلابوں اور جعل سازوں سے ہوشیار رہیے۔ ہمارے یہاں اپنے خاص باغ کے اصلی قلم اور پھل کفایت نرخ پر ملیں گے۔ ...

گھر کا ڈاکٹر

... [illegible] ... (پنجاب)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی-اے)　معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی - یوم دوشنبہ ۲۰ شوال المکرم ۱۳۵۲ ہجری مطابق ۵ فروری ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۰

معاصرین کے افکار و آراء

اسلام کو بدنام نہ کرو

اسلام نے مولانا شوکت علی کو کب اور کہاں حکم دیا ہے کہ حکومت سے ہر حالت میں تعاون کریں؟ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بھی "نیکی" کے ساتھ مقید کر دی گئی ہے، اور شارع علیہ السلام نے صاف لفظوں میں فرمایا ہے کہ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ "یعنی خدا کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی بھی اطاعت روا نہیں۔ اسلام کا تو یہ حکم ہے، لیکن مولانا شوکت علی کا عمل یہ ہے کہ وہ بے قید و شرط تعاون کا اعلان کرتے اور ساتھ ہی یہ بھی کہے چلے جاتے ہیں کہ وہ اسلام کی بتائی ہوئی راہ پر چل رہے ہیں!

معلوم ہوتا ہے کہ مولانا صاحب تمام مسلمانوں کو بیوقوف اور اسلام سے بالکل بے خبر خیال کئے ہوئے ہیں کہ وہ اسلام کے نام سے جو کچھ بھی کہہ دیں گے مسلمان اسے قبول کر لیں گے۔ لیکن ہم مولانا پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ مسلمان نہ اتنے بے وقوف ہیں نہ اسلام سے اسقدر بے خبر۔ مولانا کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اپنے مرحوم و مغفور بھائی کے سبب سے انہیں جو وقار حاصل ہو گیا تھا، اب وہ بالکل زائل ہو چکا ہے خصوصاً ان کے اس اعلان سے جس میں انہوں نے اپنے آپ کو بالکل حکومت کے سپرد کر دیا ہے۔ یہ کارروائی اس درجہ مذموم ہے کہ خود انگریز حکام کی نظروں میں بھی مولانا کوئی عزت حاصل نہیں کر سکیں گے، کیونکہ انگریز سب سے بہتر اس حقیقت واقعہ سے واقف ہیں کہ دنیا کی کسی حکومت سے بھی بے قید و شرط تعاون کا وعدہ کسی ذی شعور انسان کا کام نہیں ہے۔ حکومتوں کی حکمت عملیاں بدلا کرتی ہیں … وہ اختیار کرے، اس سے ہم متفق نہ ہوں اور ظاہر ہے ایسی صورت میں تعاون ممکن نہیں۔ مولانا نے جو اعلان کر دیا ہے، شفاعت احمد خاں اور عبد الحلیم غزنوی جیسے لوگ بھی اس قسم کی بات اپنی زبان سے نکال نہیں سکتے کیونکہ سراسر عقل کے خلاف ہے۔ (ہند جدید)

ترکستان کی جمہوریت اور دیگر حکومتوں کا فرض

کاشغر اور ختن وغیرہ کی حالت چین کے ماتحت نہایت مفلوک اور زار ہو گئی تھی اور وہاں ایک انقلاب آنا لازمی ہو گیا تھا۔ دراصل یہ انقلاب وحشیوں کے گروہ کے کسی وحشیانہ طرز عمل کا نتیجہ نہیں بلکہ اقتصادی تباہی کا بالراست نتیجہ ہے۔ حکومت برطانیہ اور حکومت کابل دونوں کا فرض ہے کہ اس نئی حکومت کو تسلیم کر لیں۔ انسانیت کا تقاضا ہی یہی ہے … کسی بین الاقوامی معاہدہ کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔

لیکن اگر یہ دونوں حکومتیں تسلیم کرنے سے انکار بھی کر دیں جب بھی کاشغر کی آزادی کا واقعہ اپنی جگہ ایک حقیقت رہیگا۔ جب کوئی قوم آزاد ہونے کے قابل ہو جاتی ہے تو اس کی آزادی کا راستہ دنیا کی سلطنتوں کے تسلیم کرنے پر نہیں رہتا۔ … اہل کاشغر نے جو کچھ کیا وہ دنیا کی بہت سی اقوام کے لئے درس عبرت ہے اور اسکی قیمت چینی قونصل کی مفوات سے کم نہیں ہو جاتی۔ (ہلال)

جمعیۃ علماء ہند

جمعیۃ علماء ہند مسلمانان ہند کی وہ برگزیدہ جماعت ہے …

محمد کفایت اللہ اور مولانا احمد سعید قبلہ اس کی پروا نہیں کریں گے … اور اپنی مجاہدانہ سرگرمیوں کو باقاعدہ جاری رکھ کر مسلمانوں کی کشتی کی ناخدائی کے فرائض انجام دیتے رہیں گے۔ (ترجمان سرحد)

اظہار افسوس یا معافی

مظہر الدین الامانی کے خلاف دہلی کی عدالت میں ازالہ حیثیت عرفی کا ایک مقدمہ چل رہا تھا پہلے تو آپ عدالت کی حاضری ہی سے گریز فرماتے رہے، لیکن آخر عدالت نے وارنٹ جاری کر کے پکڑ بلایا۔ … اظہار افسوس کر کے غریب ایڈیٹر سے بھی معافی نامہ داخل کرا دیا۔ … (تریاق)

نجد اور حجاز میں صلح

خدا کا شکر ہے کہ امام یحییٰ والی یمن نے جنگ سے ہاتھ اٹھا لیا، اور جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کی پیش کردہ شرائط صلح کو ۱۲؍ اپریل کے بیان کے مطابق قبول کر لیا … اور عرب کی سرزمین انسانی خونریزی سے محفوظ رہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ عرب کے ان دونوں فرمانرواؤں کی جنگ کا کوئی فائدہ نہ تھا سوائے اس کے عربی اقوام کمزور ہوتیں اور ان پر اغیار کا تسلط قوی ہوتا۔ سلطان ابن سعود نے ابتدا ہی سے صلح کی کوشش کی لیکن افسوس ہے کہ امام یحییٰ اپنے مشیروں کے پھندوں میں پھنسے رہے کہ وہ اب تک جنگ ہی کو اپنے لئے فلاح کا ذریعہ سمجھتے رہے۔ کاش وہ اسے پہلے ہی محسوس کر لیتے کہ صلح ترقی اور فلاح کا سب سے بہتر راستہ ہے … حج کا سفر ملتوی کر چکے ہیں، ہمیں امید ہے کہ وہ پھر اس اہم فریضہ کی ادائی کا ارادہ کر لیں گے کہ اس سے اسی سال سبکدوش ہو جائیں۔ (ملت)

پنجاب میں گداگروں کے لئے قانون

یہ خبر مسرت کے ساتھ سنی جائیگی کہ پنجاب کونسل کی ہندی ممبر … نے آیندہ کونسل میں پیش کرنے کے لئے ایک بل تیار کیا ہے جو صوبہ پنجاب میں گداگری کی لعنت کو ختم کرنے کے متعلق ہوگا، اور اگر یہ بل پاس ہو گیا تو اس کے مطابق آیندہ حکومت صرف ان لوگوں کے لئے گداگری کے لائسنس جاری کرے گی جو روزی کمانے کے اہل نہ ہونگے اور جسمانی لحاظ سے معذور قرار دیئے جائیں گے۔

پنجاب کونسل کے ممبروں کو چاہیئے کہ اس بل کی پورے زور کے ساتھ تائید کریں۔ گداگری ہندوستان میں ایک ایسی لعنت ہے جہاں کم بچے … (ریاست)

ضروری گزارش

طلسم رنگ و بو

وہ اُن کا اک بہارِ ناز بن کر جلوہ گر ہونا
یہ آنا جلوہ بن کر اور پھر میری نظر ہونا
مری یہ دید و مجبوری تماشا ہی تماشا ہے
یہاں میں ہوں نہ ساقی ہے نہ ساغر ہے نہ صہبا ہے

مرا وہ روح بننا روح بن کر اک نظر ہونا
یہی ہے دید تو خود دید بھی لے فتنہ گر ہونا
ترا خود پردہ بن جانا ترا خود پردہ در ہونا
یہ سمجھا ہے اسیں معصیت ہے باخبر ہونا

طلسم رنگ و بو کو جس نے سمجھا ہے گیا اصغر
نظر کے لطف کا برباد ہونا ہے نظر ہونا

(اصغر گونڈوی)

دلچسپ حقائق و معلومات

ہندوستان میں ہر سال جو سامان غیر ممالک سے آتا ہے اس کی قیمت ذیل میں درج ہے:-

فولادی سامان	
کوئلہ	
ریلوے کا سامان	
روئی کا کپڑا	
ادویات اور رنگ	
شیشے اور مٹی کا سامان	
تمباکو اور سگریٹ	
شراب	
دھات کا سامان	
مشین اور بجلی کا سامان	
چاقو چھریاں	
ریشم کا کپڑا	
تیل	
صابون	
دیا سلائی	

Regd No. L 1793.

The Jamiat

Vol. XIX No. 8.　DELHI THURSDAY, FEBRUARY 1, 1934.　PRICE ONE ANNA

دار العلوم تمانگ کی روئداد

دو سال کی عظیم الشان کامیابی پر اجمالی تبصرہ

ضروریات دار العلوم

دسمبر ۳۳ء کا سالانہ امتحان

دسمبر ۳۳ء تک کا معائنہ

آغاز سال دوم

عرضگذار عزیز احمد غفرلہ خادم دار العلوم تمانگ مورخہ ۱۲ دسمبر ۳۳ء

کروڑوں روپے

تار کا پتہ "میڈیسنز" دہلی　ٹیلیفون نمبر ۱۵۵

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب مرحوم رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ کیلئے وقف کر گئے ہیں اور اب آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک ثانی حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے نئے مجربات اس دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔ طبی دنیا میں انکی نظیر نہیں مل سکتی ان کے استعمال سے کروڑوں مریض تندرست ہو چکے ہیں اگر خدانخواستہ آپ یا آپ کے کوئی عزیز پیچیدہ اور دیرینہ مرض میں مبتلا ہیں تو آپ بھی ان انمول تجربات سے فائدہ اٹھائے اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلبا طب یونانی اور آیورویدک تعلیم حاصل کرتے اور ہزارہا مریض علاج کرا کے شفایاب ہوتے ہیں۔

ہندوستانی دواخانہ کی انمول دوائیں

اکسیر نایاب

اعلےٰ درجہ کی مقوی باہ اور ممسک ہونے کے علاوہ عام مقوی جسم (جنرل ٹانک) بھی ہے۔ دماغ اور اعصاب میں ایک برقی اثر پیدا کر دیتی ہے دماغی تکان کو دور کر کے فوراً کام کیلئے مستعد کر دیتی ہے وجع سرعت کیلئے لاثانی دوا ہے ان فوائد کے علاوہ دائمی نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے بھی مفید ہے۔

ترکیب استعمال ایک گولی صبح کو پاؤ سیر دودھ کے ساتھ کھائیں۔ قیمت چوبیس گولی کی شیشی چار روپیہ (للعہ)

عرق ماء اللحم خاص الخاص

یہ بہترین مقوی جسم اور زود ہضم غذا کی دوا ہے جسمانی قوتوں کو قوی کرتا اور حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتا اس کا ادنےٰ کرشمہ ہے صالح اور جید خون بکثرت پیدا کرتا ہے قوت باہ اور امساک کیلئے حیرت انگیز اثر رکھتا ہے ہندوستانی دواخانہ کی خاص چیز ہے اور جدید سائنٹفک طریقہ سے تیار کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال پانچ تولہ عرق ماء اللحم میں ۲ تولہ مصری ملا کر صبح کو پئیں قیمت ایلومنیم کی بوتل (۱۰ تولہ) چار روپیہ (للعہ)

اردو، انگریزی، ہندی و گجراتی کی فہرستیں طلب کرنے پر روانہ کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ

ہندوستانی دواخانہ دہلی (پوسٹ بکس ۲۲)

اس دواخانہ کی برانچ یا شاخ نہ دہلی میں ہے اور نہ کسی دوسرے شہر میں

دلفریبی حسن کا راز

سرو قدی میں مضمر ہے کوئی پستہ قامت مرد یا عورت خواہ کس قدر خوبصورت ہوں با رعب حسین و خوبرو نہیں کہلا سکتے کیونکہ "قد" بھی ظاہری حسن و وضع قطع کے لئے ایک ضروری شے ہے اگر آپ کا قد چھوٹا ہے تو ہمارے "قد بڑھانے کے سائنٹفک سسٹم" کی ایک جلد خرید فرما کر اپنے قد میں سے ۵ انچ تک اضافہ کر سکتے ہیں اور اس طرح اپنی دلی تمنا کو پورا کر سکتے ہیں قیمت تین روپے (للعہ)

ڈاک کے استعمال شدہ ٹکٹوں سے لاکھوں روپے کمائیے

ردی ٹکٹوں کی تجارت کے مکمل حالات صاف صاف باتصویر پیش کئے گئے ہیں جن کے مطالعہ سے روزانہ ایک گھنٹہ صرف کر کے ہر ایک شخص کم از کم سو پچاس روپے ماہوار کما سکتا ہے قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ

معلومات لوسم کتاب کا نام ہی ایسا ہے کہ زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں عجیب و غریب کتاب ہے قیمت صرف ایک روپیہ

ملنے کا پتہ: امپیریل سٹورز ان پبلشرز قصور (پنجاب)

ہر جگہ چلنے والی فائدہ مند تجارت

ہماری امریکن، ولائتی، جاپانی کٹ پیس پارچہ کی گانٹھیں تمام ملک میں مقبول ہو رہی ہیں خوشنما، دلکش، عمدہ عمدہ ڈیزائن کا سوتی سلکی، پاپلین، ٹرمار ساٹن، چھینٹ، زلفر، اٹیلین، مور وکین، کوٹ شیروانیوں کا گرم، مردانہ پارچہ بڑے ٹکڑہ کا ہاتھوں ہاتھ فروخت ہونے والا مال ہے۔ پردہ نشین مستورات تک تجارت کر کے قلیل سرمایہ سے فائدہ اٹھا رہی ہیں تجارتی گانٹھیں یکصد و دو صد روپیہ کی ہیں۔ ذاتی ضرورت کا بنڈل پچاس روپیہ کا ہے چوتھائی رقم پیشگی آنی چاہیئے۔

مفصل لسٹ طلب کریں

انگلش کمرشل ہاؤس جیکب سرکل بمبئی

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی تجارت

اس وقت ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس گانٹھوں کی ہے جن مختلف اقسام کا سوتی سلکی ریشمی پارچہ ہوتا ہے جن کی تجارت سے جوان بوڑھے پردہ نشین مستورات تک فائدہ اٹھا رہی ہیں یکصد یا دو صد روپیہ والی گانٹھیں چوتھائی رقم بھیجکر جلد منگوائیے

نمونہ کی چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپیہ

ایس فیق بھائی تھوک فروشان جیکب سرکل بمبئی

صوبہ بہار میں ایک صدی قبل بھی شدید زلزلہ آیا تھا

خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف کے بزرگوں کی تاریخی تحریروں کا ترجمہ

مولانا محمد عثمان غنی ناظم امارت شریعہ کا مکتوب

۱۵ر جنوری ۱۹۳۴ء کو دو بج کر ۱۴ منٹ پر جو ہولناک زلزلہ آیا اور جس سے صوبہ بہار میں شدید جانی و مالی نقصان ہوا وہ نہایت افسوسناک اور رنجدہ ہے۔

نہایت معمر لوگوں نے بیان کیا کہ اس طرح کا زلزلہ کبھی نہیں آیا تھا، لیکن خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف ضلع پٹنہ کے بزرگوں کی یادداشت سے ...

دربھنگہ کی حالت زار

...

ترجمہ تحریر مولانا شاہ محمد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

برادر خورد حضرت قمر رحمۃ اللہ علیہ

شب ۱۰ ربیع الثانی ۱۲۴۹ھ کو کہ ایسا سخت زلزلہ آیا کہ لوگ آپے میں نہ رہے، بہت سے مکانات گرے اور سخت ہیبت پیدا ہوئی اور اس تاریخ سے جمادی الثانی تک موقوف نہیں ہوا ... اس زلزلہ کو مادۂ تاریخ ہے۔

ترجمہ تحریر مولانا شاہ وصی احمد صاحب

مونگیر میں حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کا دورہ

مصیبت زدگان کی امداد کیلئے اپیل

(مولانا) حسین احمد غفرلہ

خادم العلوم دارالعلوم دیوبند

افسانہ

عہد دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

قطورہ سے خلوہ میں رازونیاز کی باتیں

خیموں میں آگ لگادی اور دشمن قطورہ کو لے اڑے!

(گزشتہ سے پیوستہ)

جوفلس: تم کو اذان کا ترجمہ بھی معلوم ہے؟

خادم: جی ہاں ...

...

عراق ریلوے

نجف اشرف، کربلائے معلیٰ، کاظمین شریفین اور سامرہ شریف کے مقدس شہروں کی زیارت کیلئے عراق ریلوے کے ذریعہ آرام سے سفر کریں ...

کورین بک بالعقیدہ اپنے سفر بصرہ سے کربلا کاظمین سامرہ سے واپسی بصرہ

کورین بک اب ... براہ سفر بصرہ سے کربلا کاظمین اور واپسی بصرہ

بے تعصب استادوں کی پاک تعلیم

بہار کی ہولناک تباہی و بربادی کا صحیح نقشہ

صرف مساجد کی مرمت کیلئے ۲۵ لاکھ روپیہ کی ضرورت ہوگی

مستحقین کی امداد کا صحیح طریقہ اور طریق کار کی توضیح

(از مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت بہار)

...

مشرقی ترکستان کی جدید حکومت کا برقیہ

سال نو پر ترکی حکومت کو مبارکباد

مشرقی ترکستان کے صدر اعظم خواجہ نیاز حاجی نے ترکی حکومت کو حسب ذیل تار ارسال کیا ہے:—

"مشرقی ترکستان جو غلامی کے طوق کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے حریت کاملہ اور استقلال تامہ حاصل کر چکا ہے، اپنے بھائی ترکی کو نئے سال کی مبارکباد دیتے ہوئے اس کی ترقی و خوشحالی کے لئے دلی تمنا کا اظہار کرتا ہے۔ اور خدا سے دعا کرتا ہے کہ ہمارا استقلال قائم و دائم رہے۔"

(اس خبر سے اس امر کی مزید تصدیق ہوگئی کہ خدا کے فضل سے مشرقی ترکستان ...)

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

ترکی کی مساوات تا بہ کے؟

مردوں کی بیکاری کے بعد ترکی حکومت کی بیداری

ترکی خواتین سرکاری ملازمتوں سے محروم

استانبول کی خبر مظہر ہے کہ ترکی گورنمنٹ نے ایک قانون کے ذریعہ ترکی خواتین کو سرکاری ملازمتوں اور ٹائپ وغیرہ کام سیکھنے سے محروم کر دیا ہے، اور صرف مردوں کو ان کاموں کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔

ترکی حکومت کے اس اقدام کا اصل سبب یہ ہے کہ جب سے ترکی نے مغرب کی تقلید میں عورتوں کو سرکاری اور غیر سرکاری ملازمتوں کے سلسلہ میں مردوں کے مساوی درجہ دیا ہے۔ اس وقت سے نوجوان تعلیم یافتہ طبقہ میں بیکاری اور آوارہ گردی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے اور وہ اپنا بیکار وقت یا تو چائے خانوں اور ہوٹلوں میں گزارتے ہیں یا مجبور ہو کر چوری اور ڈکیتی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

ترکی خواتین ... دفاتر پر قبضہ کر کے مردوں کو بالکل اپاہج اور بیکار بنا دیا تھا، اسلئے حکومت کو بھی ہوش آیا اور اس نے انگلستان، امریکہ اور فرانس کی تقلید چھوڑ کر اب جرمنی کی تقلید شروع کی ہے۔ کیونکہ جرمنی کے ڈکٹیٹر ہر ہٹلر نے عورتوں کو حکم دیدیا ہے کہ وہ نہ صرف امور خانہ داری میں مشغول رہیں اور کاروبار کے میدانوں کو مردوں کے لئے چھوڑ دیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ترکی خواتین نے اس قانون کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ہے۔

(نظام اسلام کو چھوڑ کر اجنبی اقوام کی اندھی تقلید کا آخر یہی حشر ہونا تھا۔ آخر مجبور ہو کر ترکی کو بھی اپنے سابقہ رویہ میں تبدیلی کرنی پڑی اور خواتین کی بے پناہ آزادی پر حد لگادی۔ کاش اس باب میں اسلام کا اسوہ پہلے ہی پیش نظر ہوتا تو ترکی حکومت کو اس رجعت کی ضرورت ہی نہ پڑتی)۔

شرق اردن اور حجاز میں معاہدہ

معاہدہ کی دفعات کا جامع خلاصہ

معاصر ام القریٰ نے معاہدہ کی ان دفعات کو شائع کر دیا ہے جو حکومت حجاز اور حکومت شرق اردن کے دوستانہ تعلقات کے سلسلہ میں طے پائی ہیں۔ دونوں فریقین کے نمائندوں نے اس معاہدہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ ... معاہدہ کی دفعات کا خلاصہ حسب ذیل ہے:—

(۱) اگر سعودی حکومت اور ریاست شرق اردن میں کوئی نزاع پیدا ہو تو اس کا تصفیہ حسن تفاہم کی اسپرٹ میں کیا جائے گا۔

(۲) دونوں حکومتیں دوستانہ تعلقات قائم رکھیں گی اور اپنے ملک میں کوئی ایسی تحریک جاری نہ ہونے دیں گی جو ایک دوسرے کے لئے باعث مضرت و پریشانی ...

(۳) طرفین سرحد پر ایک ایک نمائندہ مقرر ہوگا جو قیام امن کے لئے ضروری تدابیر اختیار کرے گا۔

(۴) اگر کسی سرحد میں کوئی مسلح شخص یا ڈاکو وغیرہ خلاف قانون اقدام کرے تو فریقین کے نمائندے ایک دوسرے کو اس سے باخبر رکھیں گے۔

(۵) فریقین کے نمائندے ...

(۶) اس معاہدہ کی ...

(۷) اگر فریقین کے نمائندے کسی معاملہ پر متفق نہ ہو سکیں تو متنازعہ فیہ امور کو دونوں حکومتوں کے سپرد کر دیا جائے گا۔

(۸) دونوں ملکوں کے قبائل جانوروں کی چرائی کے سلسلہ میں نقل مقام کر سکیں گے ... ضرورت پر ان کی نقل و حرکت کو مسدود کیا جا سکے گا۔

(۹) کوئی حکومت دوسری حکومت کے باشندوں کو فوجی بھرتی کے لئے مجبور نہ کر سکے گی۔

(۱۰) کوئی حکومت اپنی رعایا کو دوسری حکومت میں داخل ہونے کی اس کی ... کے بغیر اجازت نہ دیگی۔

(۱۱) بیاحوں اور شکاریوں کو بھی بغیر حصول اجازت دوسرے کی حدود میں داخلہ کی اجازت نہ دی جائیگی، ورنہ جان و مال کی ذمہ داری نہیں لی جا سکے گی۔

(۱۲) اس معاہدہ کی تعمیل میں اگر کوئی دشواری حائل ہو تو اس کا تصفیہ ایک مجلس کے سپرد کیا جائے گا جس میں فریقین کے دو نمائندے ہونگے۔

(۱۳) معاہدہ کی پابندی پانچ سال تک ہوگی۔ اس میعاد کے گزر جانے کے بعد کوئی حکومت اس کو منسوخ نہ کر سکے گی ...

جنگ ہونے سے پہلے صلح ہوگئی

والیٔ یمن اور ملک الحجاز کا مدبرانہ اقدام

بندرہ روزہ اخبار "الایمان" جو یمن کے پایہ تخت صنعاء سے شائع ہوتا ہے اس امر کی تصدیق کرتا ہے کہ یمنی اور حجازی افواج میں تصادم ہوا جس کے بعد یمنی افواج کو واپس آنا پڑا۔ الایمان میں یہ خبر سرکاری طور پر شائع کی گئی ہے۔ اس خبر کی تصدیق اخبار الفتح اور روزنامہ البلاغ نے بھی کر دی ہے کہ یمنی افواج پسپا ہو کر حدود یمن میں واپس لوٹ آئیں۔ اور انہوں نے نجران کا علاقہ خالی کر دیا۔

ایک دوسری خبر مظہر ہے کہ یمنی اور حجازی افواج میں کوئی تصادم نہیں ہوا بلکہ تصادم سے بچنے کے لئے یمنی افواج کو واپسی کا حکم دیدیا گیا۔ ...

جدہ کی اطلاعات مظہر ہیں کہ امام یحییٰ والیٔ یمن اور سلطان ابن سعود ملک الحجاز میں مصالحت ہوگئی اور ان میں اختلافات دور کر دیئے گئے ... فالحمد للہ علی ذالک۔

افریقہ میں خوفناک قحط اور امساک باران

ہزاروں انسانوں اور جانوروں کی ہلاکت

جنوبی افریقہ میں قحط سالی کے باعث ہزاروں انسان بھوک و پیاس سے جان توڑ رہے ہیں اور جانور ہلاک ہو رہے ہیں ...

عربوں اور یہودیوں میں فساد!

...

زندگی کی کسی کشمکش میں آپ مصروف ہوں!

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش خرچ اور تکلیف سے بچائے گی!

معدہ کی جملہ خرابیوں کے لئے

امرت دھارا کے تین چار قطرے صبح و شام کھانے کے بعد استعمال کریں۔ یہ قوت ہاضمہ کو بہتر بنا ... بے نظیر دوائی ہے۔

امرت دھارا

...

امرت دھارا ... لاہور

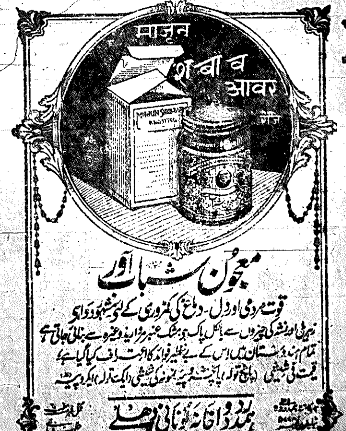

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۲۰ شوال المکرم ۱۳۵۲ ہجری

مصیبت زدگان بہار کی امداد

ریلیف کے طریقے

آج ہی کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ ہم حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار کا وہ مضمون درج کر رہے ہیں جس میں ممدوح نے ۱۵ جنوری کے ہولناک و قیامت خیز زلزلے کے نقصانات کی وسعت و اہمیت کا ذکر فرمایا ہے اور اس کے بعد ریلیف کمیٹیوں کے لئے اور عملی صورتوں پر ...

... کے لئے ہے جو ریلیف کمیٹیوں کے ذمہ دار ہیں۔ عوام الناس کی رہنمائی کے لئے ہیں۔ صرف اتنا ہی عرض کرنا ہے کہ وہ اپنی امداد کو بہتر سے بہتر طریقہ پر مصیبت زدگان تک پہنچانے کا طریقہ اختیار کریں۔ سنٹرل ریلیف کمیٹی کا فنڈ مشترکہ عطیات کے لئے ہے اور اس میں قارئین کرام کو بلا امتیاز مذہب و ملت مصیبت زدوں کی امداد ...

سر آغا خاں کی آمد

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) شیعہ صاحبان اپنی اذان میں بہ آواز بلند اُن کلمات پر جہاں کہ کلمات کتاب الصلوٰۃ اہل سنت والجماعت ملحق میں شہادتین میں لفظ (علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفتہ بلا فصل) کہتے ہیں یعنی حضرت علیؓ کو خلیفہ بلا فصل کا اعلان کرتے ہیں آیا یہ لفظ تبرّا میں داخل ہے یا نہیں اور حدود تبرّا میں آتا ہے یا نہیں اور اس کو پانچوں وقت کی اذان میں سننا ہم لوگوں کو جائز ہے یا نہیں۔

(۲) تربت جو یا تعزیہ کی شکل مثل بنا کر شیعہ صاحبان نکالتے ہیں اس کا دیکھنا مذہبًا اہل سنت والجماعت کو جائز ہے یا نہیں۔

(۳) ایک معاہدہ فی مابین سنت والجماعت و شیعہ صاحبان یہ ہوا کہ کسی سنی کے مکان کے آگے تربت کو نہ کھڑا کریں گے۔ نہ ماتم و مرثیہ کریں گے اب برخلاف اُس معاہدہ کے وہ لوگ تربت کو کھڑا کرنے اور ماتم وغیرہ کرنے پر مصر ہیں جبکہ مذہبًا ایک جبر نا جائز ہے تو آیا اس کا روکنا مذہبًا و شرعًا جائز ہے یا نہیں۔

(۴) شرعًا درمیان شیعہ و سنت والجماعت نکاح جائز ہے یا نہیں یعنی لڑکا شیعہ و لڑکی سنت والجماعت۔ یا لڑکی شیعہ و لڑکا سنت والجماعت میں نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب

(۱) یہ لفظ اگرچہ اہل سنت والجماعت کے عقیدہ کے خلاف ہے مگر حدود تبرّا میں داخل نہیں ہے۔ اور سنیوں کو اس کے سننے سے کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

(۲) سنیوں کو اس تقریب میں شریک ہونا اور اس کا تماشہ دیکھنے جانا ناجائز ہے۔

(۳) اس معاہدہ کی پابندی کرنا اور کرانا درست ہے شیعوں کو خواہ مخواہ سنیوں کو چھیڑنا اور ان کے مکانوں کے سامنے ٹھیر کر مرثیہ پڑھنا اور ماتم کرنا نہیں چاہئے۔

(۴) غالی شیعوں اور سنیوں میں مناکحت فسادات پر منتج ہوتی ہے نیز اگر لڑکی سنیہ اور لڑکا غالی شیعہ ہو تو نکاح ہی درست نہیں ہوتا۔ ہاں لڑکا سنی اور لڑکی شیعہ ہو تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

مدرسہ امینیہ۔ دہلی

الجواب صحیح۔ محمد عظمت اللہ عفی عنہ

نائب مفتی جمعیۃ علماء ہند دہلی

استفتاء

حضرۃ صاحب الفضیلۃ مولانا الشیخ مفتی کفایت اللہ صاحب جمعیۃ العلماء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وبعد فان مسلمی بلدتنا کلمبو یریدون ان نقرء خطبۃ الجمعۃ بالراديو من متممات اشاعۃ الدین لا سیما فی هذا الزمان الذی یشتاق فیہ طالبو الحق من غیر المسلمین ان یتعلموا حقیقۃ الاسلام وتعلیماتہ الصادقۃ۔ نرجو من حضرتکم تحقیق هذہ المسئلۃ بالادلۃ فان لا من جلّ فی تجویز ذلک؟

خادم الاسلام والمسلمین

حبیب محمد

سکرتیر المشیعۃ الدینیۃ

الجواب

نعم یجوز سماع الخطبۃ للجمعۃ والعیدین بآلۃ تسمی (لاؤڈ سپیکر) لکنہ لا یجوز سماع قراءۃ الامام فی الصلوٰۃ بهذہ الآلۃ۔ فان امر القراءۃ الصلوتیۃ مما یحتاط فیها غایۃ الاحتیاط۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:۔

کتاب الصلوٰۃ

(۱) ایک شخص اذان دے کر روزانہ مسجد سے چلا جاتا ہے جب اس سے نماز و اذان پڑھنے کو کہا جاتا ہے کہ نماز پڑھ کر جانا چاہئے تو جواب دیتا ہے کہ اس مسجد کے امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی تو کیا ایسے شخص کی اذان کے بعد دوبارہ اذان دینی چاہئے یا نہیں؟

کتاب الصلوٰۃ

(۲) ایک شخص شطرنج چوسر وغیرہ کھیلتا ہے اور کبھی امامت بھی کرتا ہے تو ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

(۱) اذان جب وقت پر ہو جائے تو دوبارہ دینے کی ضرورت نہیں جبکہ شرعی کوئی نقص نہ ہو صرف اس سے کہ مؤذن اذان دے کر چلا جائے اور اس مسجد میں اس نے اذان دی ہے نماز با جماعت نہ پڑھے اذان میں کوئی نقص نہیں ہوتا۔ اگر کوئی معقول عذر شرعی موجود نہ ہو تو ترک جماعت فسق ہے اور پھر اس صورت میں جبکہ سب امام کے پیچھے نماز پڑھیں اور ایک نہ پڑھے تو یہ عذر نہ ہوگا بلکہ بغاوت اور فساد کینہ و عناد ہوگا۔

(۲) شطرنج اور چوسر کھیلنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں لیکن اگر اس سے بہتر اور کوئی موجود نہ ہو تو اس کی امامت کا تحمل کیا جا سکتا ہے۔ واللہ اعلم

محمد عظمت اللہ کان اللہ لہ

نائب مفتی جمعیۃ علماء ہند دہلی

کانفرنسوں سے قبل ان کانفرنسوں کے دوران میں اور ان کے بعد سے سر آغا خاں کے رد عمل کو دیکھ لیا اور اب کسی قسم کے شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ... دوبارہ مبتلا نہیں ہوں گے۔ ان کی تمام سرگرمیوں کو خواہ وہ اتحاد کے نام سے ہوں یا کسی اور نام سے ہندوستان کے اندر شکوک و شبہ کی نظر سے دیکھا جاتا ہے سرکار پرست طبقہ خواہ کتنا ہی شور کیوں نہ مچائے مگر مسلمان حقیقۃً سر آغا خاں کے ساتھ کوئی دلچسپی نہیں رکھتے۔ اس لئے مناسب ہوگا کہ ہز ہائینس اپنے چند خوشامدیوں اور تبدگان ... کے بہکائے میں نہ آئیں اور اپنے آپ کو اس مغالطہ سے بچانے کی کوشش کریں کہ مسلمان خدانخواستہ انہیں اپنا لیڈر سمجھتے ہیں۔

جمعیۃ علمائے صوبہ سرحد کا اعلان

قارئین کرام کو آج بھی دو سال گزر جانے کے باوجود وہ واقعات اچھی طرح یاد ہوں گے جو اوائل ۱۹۳۲ء میں مولوی شفیع داؤدی کی اس نام نہاد تحقیقات کے سلسلہ میں پیش آئے تھے جو صوبہ سرحد کے مسلمانوں سے تعلق رکھتی تھی اور جس کو مسلم کانفرنس کے سکرٹری نے حقیقۃً مظالم سرحد پر پردہ ڈالنے کی غرض سے ایک اسٹنٹ بنایا تھا اور جس کے نام نہاد پوست کندہ حالات اور مولوی شفیع داؤدی کا حکومت کے ساتھ ساز باز ان ہی کالموں میں مستند دستاویزات کے ساتھ واضح کیا گیا تھا۔ ...

"اس مسئلہ میں جمعیۃ علمائے ہند پلیٹ فارم سے بہت ہی کد و کاوش سے اپنے خلاف پروپیگنڈا کیا ہے۔ ..."

حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب کی رہائی

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی ڈکٹیٹر جمعیۃ علمائے ہند جنہیں ۱۹۳۲ء میں دو سال قید سخت کی سزا دی گئی تھی اپنی مدت اسیری کو ختم کرنے کے بعد عنقریب رہا ہونے والے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مولانائے ممدوح ۱۲ فروری کو نیو سنٹرل جیل ملتان سے رہا ہو جائیں گے۔ ...

جامع مسجد دہلی میں یوم الدعاء کا عظیم الشان اجتماع

حضرت صدر محترم اور حضرت ناظم جمعیۃ علماء ہند کی معرکۃ الآراء تقریریں

مصیبت زدگان بہار کے ساتھ ہمدردی اور ان کیلئے دعاء

حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند کے اعلان کے مطابق ۲ فروری ۱۹۳۴ء یوم جمعہ کو جامع مسجد دہلی میں بعد نماز جمعہ مسلمانان دہلی کا ایک عظیم الشان جلسہ مصیبت زدگان بہار کے ساتھ اظہار ہمدردی اور اللہ رب العزت کی درگاہ میں دعاء و استغفار کی غرض سے منعقد ہوا۔ حضرت علامہ ممدوح نے اس جلسہ کی صدارت فرمائی اور ایک نہایت مفصل و بسوط تقریر میں زلزلہ کی کیفیات کی عبرت آموز حقیقت اور اس کے بعد دیندار و پرہیزگار مسلمانوں کے مذہبی و انسانی فرض کی اہمیت واضح فرمائی۔

ٹیگور، جواہر لال اور راجندر پرشاد کی اپیل

بہار کے مصیبت زدگان کو کروڑوں روپے کی ضرورت ہے

پٹنہ ۳ فروری۔ بہار سنٹرل ریلیف کمیٹی پٹنہ نے حسب ذیل برقی تار ارسال کیا ہے۔

زلزلہ سے ریلوے کا نقصان

عمارتوں اور پلوں پر ۳۰ لاکھ کا صرفہ

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان بہار

معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

۱۔ عبد السلام صاحب ہیڈ سلز صدر بازار دہلی

۲۔ داتا میاں صاحب سیاگر بذریعہ تار

۳۔ ستو الطفیل احمد صاحب کاندھلہ ضلع مظفر نگر

۴۔ غلام مرتضیٰ صاحب کلاب گنج فیض آباد

...

۶۔ شیخ محمد اسحٰق صاحب معرفت شیخ اختیار الدین صاحب پانیر بوٹ ہاؤس نکونیہ بازار آگرہ

۸۔ محمد اسماعیل صاحب بالی صدر بازار دہلی

۹۔ نقار الدین صاحب بالی نچی کنل منڈی حیدر آباد

۱۰۔ حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند

میزان

۳۰ جنوری کو مصیبت زدگان بہار کے لئے مولانا محمد سجاد صاحب ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کے نام مبلغ ... روپیہ کا بیمہ بھیجا گیا۔

عبد الاول دفتر جمعیۃ علماء ہند دہلی

امدادی فنڈوں میں سترہ لاکھ روپیہ جمع ہو چکا

وائسرائے اور دیگر فنڈوں کے اعداد

مقدمہ سازش دہلی کی اپیل کا فیصلہ

دو ملزم بری تیسرے کی سزا میں تخفیف

کشمیر سے سات مسلمانوں کی جلاوطنی

پولیس نے مسجد میں گھس کر جلسہ منتشر کر دیا

سرحدی باشندے بہار کی مصیبت محسوس کرتے ہیں

کونسل کے مسلم ممبر کا حکومت کو مراسلہ

ریلوے لائن پر بے سر کی لاش

دہلی کے قریب قاتل کی حرکت

ابھی زلزلے اور آئیں گے؟

وادی گنگا کی زمین پھٹ گئی ہے

پولیس والوں کو باندھ کر ڈال دیا

مفرور کی گرفتاری پر پولیس کا نقصان

تمام کھیت ریگستان ہو گئے

میلوں تک سیلاب کا پانی

بہار کی مصیبت پر بابو راجندر پرشاد کا بیان

فوجی ذہنیت عیسائی تہذیب ...

عورتوں کی کثرت کے خلاف ...

چاٹگام بم کیس کے مقدمہ کا فیصلہ

دو ملزموں کو پھانسی کی سزا

تخفیف جاری رہیگی

اسمبلی میں ہوم ممبر کا اعلان

بم پھینکنے کے مقدمات کا فیصلہ

برطانیہ اور روس میں تجارتی معاہدہ

بنگال کونسل کے ممبر مستعفی ہو جائیں

بل ترمیم ضابطہ فوجداری کے خلاف احتجاج

کلکتہ کارپوریشن پر ایک لاکھ کی ڈگری

کئی میل تک زمین اور سڑکیں پھٹ گئیں اور کنوئیں ابل پڑے

عظیم الشان اور تاریخی عمارات مسمار ہوگئیں صرف پٹنہ میں چودہ مساجد شہید

بہار میں زلزلہ کے متعلق نمائندہ جمعیۃ علماء ہند کے مشاہدات و تاثرات

جمعیۃ علماء مرکزیہ دہلی کی جانب سے مولانا عظمت اللہ صاحب کو بطور نمائندہ اس غرض سے بھیجا گیا تھا کہ موصوف وہاں جاکر بہار کی تباہی کو بچشم خود دیکھیں اور اپنے چشم دید حالات سے جمعیۃ علماء ہند کو آگاہ فرماتے رہیں۔ نیز اہالیان بہار کی جو بھی خدمت ہوسکے انجام دیں۔ چنانچہ مولانا موصوف بہار پہنچ گئے ہیں اور نائب امیر شریعت کے ہمراہ مختلف مقامات کا دورہ کر رہے ہیں۔ مولانا نے اس دوران میں وہاں جو کچھ دیکھا اس کی پہلی قسط روانہ کی ہے جو ذیل میں ناظرین کرام کی آگاہی کیلئے شائع کی جا رہی ہے۔

پٹنہ کے حالات

عہد عالمگیری کی مسجد مسمار

سرکاری عمارات کی تباہی

بائیس کنوئیں ابل پڑے

بارش کی مصیبت اور تازہ زلزلہ

صرف پٹنہ میں چودہ مسجدوں کا انہدام

مشہور مندر مسمار

اسٹیشن چور چور ہوگئے

زمینیں اور سڑکیں شق ہوگئیں

سرحد پر غلزئی قبیلہ اور سرکاری فوج کے درمیان جنگ

جانبین سے گولیوں کے فائر۔ نو ہلاک اور متعدد مجروح

قبیلہ کے ۹۱۱ اونٹ اور ۱۳ افراد گرفتار کر لئے گئے

پشاور ۱۳ر جنوری۔ خبر موصول ہوئی ہے کہ شمالی وزیرستان میں اسپین وام کے نزدیک ٹوچی اسکاؤٹوں کی ایک گشت کرنے والی جماعت اور توراب غلزئی قبیلہ کے آدمیوں کے درمیان مقابلہ ہوگیا۔ ...

پٹنہ اور مونگیر میں پھر زلزلہ آگیا

پٹنہ ہائی کورٹ اور کالج کی عمارات منہدم

ہلاک شدگان کی تعداد سرکاری رپورٹ سے کہیں زائد ہے

ملک معظم کا اعلان

بنگال کونسل میں ترمیمی بل پیش ہوگیا

ہوم ممبر کی فلسفیانہ تقریر

وزیر اعظم کابل پر حملہ کی تردید

حمائل شریف مترجم

مع

خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

جرمنی کے آرچ بشپ بال بال بچ گئے

پاپائے اعظم کا جرمنی پر غصہ

کاشغر میں چینیوں اور ترکوں میں جنگ

امریکہ میں تین سو جنگی جہازوں کی تعمیر

کشمیر میں ۲۹ مسلمانوں کی مزید گرفتاری

بہار میں کوٹھوں کیلئے دو لاکھ روپیہ

مصیبت زدگان بہار سے حکومت افغانستان کی ہمدردی

سری نگر میں فوج اور پولیس کا مظاہرہ

آرڈیننس کی حکومت ایک مسلم لیڈر کی گرفتاری

عہد اکبری کے طلائی سکے

ہندوستان کے بعد امریکہ میں شدید زلزلہ

حکومت بہار کو دو کروڑ کا قرضہ دینے کی سفارش

اسمبلی میں وائسرائے کا پیغام

ہریجن تحریک ملتوی کردو!

صدر جمہوریہ روس اسٹالن کی تقریر

جاپان کے سر میں جنگ کا سودا سما گیا ہے

ایک ضروری تصحیح

۶۰ مسلمان سشن سپرد کر دئے گئے

آئرلینڈ کے متعلق برطانیہ کی چالبازی

ایک لڑکے کی شرارت

کھڑے ہوئے انجن کو چلا دیا

روس میں حکومت کے خلاف شورش

پولیس کے ۸۰ آدمی زخمی

۲۷۰ اشخاص غرق ہوگئے

پارچہ پر سو فیصدی محصول کی کمی

سارڈا ایکٹ کی حفاظت کیلئے کوشش

تخفیف اسلحہ کا "شاندار" نتیجہ

امریکہ جاپان اور روس کی ہوائی طاقت میں اضافہ

ایسی جنگ ہوگی جس کا خواب و خیال بھی نہیں

جرمنی کے سابق کمانڈر کا بیان

جرمنی میں ملوکیت کے خلاف جنگ

قیصر کی سالگرہ پر ہنگامہ

وراثت کا فیصلہ شریعت کے مطابق کیا جائے

پنجاب کونسل میں ایک نیا بل

سر جارج شوسٹر زرو بنک کے گورنر

نیپال میں تین ہزار لاشیں نکل چکی ہیں

عمارات۔ ریلوے لائن اور سڑکوں کو نقصانات

۱۰۴ اشخاص یخ بستہ ہوگئے

جاپان میں برفباری سے تباہی

ڈاکٹر عالم کو وکالت سے محروم نہیں کیا گیا

جاپانی تجارت نے زندگی اور موت کا سوال پیدا کر دیا

دہشت انگیزوں کو رہا نہیں کیا جا سکتا

ولفریڈ حسن کا راز

ڈاک خانہ کے استعمال شدہ ٹکٹوں سے لاکھ پتی بن جاؤ

آب بقا فارمیسی کے مستند مجربات

جریان پرمیہ احتلام کمزوری اور نامردی کیلئے

پرمیہانٹک گولیاں

طلاء اکسیر

گھر کا ڈاکو

تارکا پتہ:- "الجمعیۃ دھلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل (۱۷۹۳)

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

سہ روزہ

الجمعیۃ دھلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی-اے)

معاون:- محمد عثمان فارقلیط

نمبر ۱۰	دھلی۔ یوم جمعہ ۲۴ شوال المکرم ۱۳۵۲ ہجری۔ مطابق ۹ فروری ۱۹۳۴ء	جلد ۱۹

زلزلہ کسی خاموش طاقت کے جلال و جبروت کا ایک ہولناک مظاہرہ ہے

کائنات عالم کا ذرہ ذرہ ایک ہی قوت کا مطیع و منقاد ہے

یوم الدعاء کے عظیم الشان جلسہ میں حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی تقریر

صدر محترم اور معزز حاضرین!

آج کے جلسہ کا اجمالی حال آپ کو اس پوسٹر کی سرخی اور اس کے مضمون سے معلوم ہو گیا ہوگا جو نہ صرف دہلی کی دیواروں پر چسپاں ہے بلکہ ان پوسٹروں کی ایک معتد بہ تعداد جمعیۃ کی طرف سے ملک کی مختلف اطراف میں بھی روانہ کی گئی ہے۔ جلسہ کی غرض …… معلوم ہوتی ہے کہ آج کا جلسہ …… آفت رسیدہ مخلوق کی ہمدردی میں منعقد کیا گیا ہے لیکن کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ آفت کیا ہے؟ وہ مصیبت کونسی ہے جس میں ہندوستان کا ایک صوبہ مبتلا ہو گیا ہے اور صوبہ کے بعض اضلاع ……

…… کے عقلاء نے ایک بہت بڑا ہوائی جہاز تیار کیا تھا جس کا نمبر غالباً ایک سو ایک تھا۔ اس کے متعلق بھی لاطائل دعاوی کا طومار تھا کہ یہ ایسا اور ویسا ہے۔ اس کی مشینری فیل نہیں ہو سکتی۔ اور وہ تباہ نہیں ہو سکتا اور اس میں آگ نہیں لگ سکتی۔ غرض خدا جانے اس جہاز کے ساتھ کیا کیا امیدیں قائم کی گئی تھیں لیکن جب وہ ایک سو ایک …… کسی خاموش قوت نے جو غالباً پیٹرول کے ڈبے میں چھپی ہوئی بیٹھی تھی موت کی نذر کر دیا۔ اور وہ جہاز اُن تمام دعاوی کے ساتھ جلکر ایک خاک کا ڈھیر ہو گیا ……

[illegible]

No L 1793.

The [illegible] ial

Vol. No

DELHI MONDAY FEBRUARY, 5, 1934

PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید معترا

نورانی قرآن مجید …… منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

حضور نظام

…… منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

ہوکر واپس ہوا اور اتمام صلح کے لئے ۸ جنوری مقرر کی گئی۔ امید ہے کہ صوبہ سرحد کے دیگر مقامات کے علماء کرام اس صدائے حق اقدام سے متاثر ہوکر ایسے کاموں کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔

مرسلہ۔ عبد الحکیم از نوشہرہ کلاں

اجمیر میں مسلمانوں کی گرفتاریاں

[illegible]

مدرسہ دار العلوم جامع مسجد سرہند کا اعلان

نواب رائے محمد حشمت علی خاں صاحب بہادر ممدوح نے استقبالیہ کمیٹی کی صدارت قبول فرمائی اور بعد ازاں مجلس استقبالیہ کی تشکیل عمل میں آئی اور نامزد عہدیداران کا انتخاب کیا گیا اور رائے قربان علی خاں رئیس مہار ……

راؤ عبد الحمید خاں صاحب آنریری جنرل سکرٹری آل انڈیا مسلم راجپوت کانفرنس

جمعیۃ العلماء نوشہرہ کلاں کا امتحان

[illegible]

مدرسہ تعلیم الاسلام الکانہ کے غریب طلباء

[illegible]

کوئی اپنی عمارت ہے نہ باہر کے لڑکوں کے قیام کا ٹھکانا اور نہ مدرسہ کی ضروریات کے لئے کوئی سرمایہ۔

میں نے اپنی آنکھوں سے ان حالات کا مشاہدہ کرنے کے بعد ۱۲ نومبر ۱۹۳۳ء یوم پنجشنبہ کو …… خان بہادر سید احمد حسین صاحب …… مالک کارخانہ ……

آل انڈیا مسلم راجپوت کانفرنس

[illegible]

مراسلات

کھلی چٹھی

[illegible]

جنت اور دوزخ

ہر مسلمان کا ایمان ہے اور ہر سعادتمند روح دوزخ سے پناہ مانگتی ہے اور جنت کی تمنا رکھتی ہے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ کن برے اعمال کی وجہ سے انسان عذاب الٰہی میں مبتلا ہوگا اور دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور کن اچھے اعمال کی بنا پر مومنوں کو جنت دی جائے گی۔

حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے کافی محنت اور کوشش کے بعد دونوں مضمونوں کی حدیثوں کو جمع کرکے ان کا اردو ترجمہ دو حصوں میں شائع کیا ہے جن میں دوزخ کی وعید کے متعلق احادیث ہیں اس کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اور جس میں جنت کی بشارت دی ہے اس کا نام "جنت کی کنجی" ہے۔ دوزخ کے کھٹکے کی قیمت ایک روپیہ اور جنت کی کنجی کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے لیکن دونوں حصوں کے خریدار سے قیمت صرف دو روپیہ (عہ) لی جائے گی۔ دونوں حصوں میں کل ……۔ احادیث ہیں بہت سے مخیر حضرات ان کتابوں کو خرید کر مسلمانوں کی اصلاح کے خیال سے مفت تقسیم کرتے ہیں۔ کاغذ کتابت اور طباعت نہایت اعلیٰ ہے۔

پاک زندگی یہ بھی حضرت العلامہ مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی ان تین عالمانہ مضامین کا مجموعہ ہے جس میں آپ نے فطرت سلیمہ حیات طیبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کرد دیسلام نہایت آسان اور دلچسپ پیرایہ میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۳/

خاموش تبلیغ حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کا دلچسپ تبلیغی مضمون جس کو آپ نے ناولانہ انداز کے ساتھ نہایت دلچسپ پیرایہ میں بیان فرمایا ہے دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے قیمت ۸/

ابدی نجات میں آریہ سماج کے بانی دیانند جی کی دس دلیلوں کے نہایت مدلل اور تحقیقی جواب جو ستیارتھ پرکاش میں نجات کے محدود اور عارضی ہونے پر اپنی جوکا زور لگا کر تحریر کئے گئے ہیں۔ قیمت ۸/

کتاب الاشارات اسلام کے مشہور فلاسفر شیخ بوعلی سینا کی وہ مشہور عربی تصنیف جو مولوی فاضل کے درسیات میں داخل ہو چکی ہے قیمت ……

سیرۃ الحبیب اگر آپ دنیا کے مصلح اعظم کے صحیح اور سچے حالات سے واقفیت حاصل کرکے اپنی زندگی کو صحیح طریقہ پر اسلام کی روشنی میں بسر کرنا چاہتے ہیں تو سیرۃ الحبیب کا مطالعہ کیجئے جس کی اردو نہایت سلیس اور شستہ ہے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند نے بھی اس کی تعریف فرمائی ہے قیمت ……

رد کفر کے مولف نے آریوں کے اعتراضات کو نقل کرکے اس کے مفصل دلائل تحقیقی جوابات دیئے ہیں …… آریوں کے مکر و فریب کے جال سے محفوظ رہنے کے لئے اس کتاب کا دیکھنا ضروری ہے قیمت ……

حیات محمود سفرنامہ اسیر مالٹا اسلامی دنیا کا کونسا ایسا انسان ہے جو حضرت شیخ الہند کے نام نامی سے واقف نہیں جن حضرات کو آپ کی زیارت اور نیز صحبت کا موقع ملا ہے ان ہی کے قلوب اس کی کچھ قدر کر سکتے ہیں امیر الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی جانشین حضرت الہند صدر المدرسین دار العلوم دیوبند نے حضرت کی زندگی کے کچھ واقعات مرتب کئے ہیں جس میں آپ کے حالات سفر اور اسارت مالٹا اور مظالم فرنگ کا مکمل نقشہ کھینچ کر دکھایا ہے اس کتاب کے پڑھنے سے آپ کو حضرت شیخ الہند کے حالات زندگی کے علاوہ اور بہت سے علمی گوشوں پر عبور حاصل ہوگا مسلمانوں کے لئے اس کا مطالعہ از حد ضروری ہے صرف چند نسخے باقی رہ گئے ہیں اس کی قیمت …… علاوہ محصول ڈاک صرف …… میں ملیگا۔

تفسیر مظہری مولانا قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کی مشہور تصنیف تفسیر مظہری کے پہلے دو پارہ الم و سیقول کی صرف چند جلدیں باقی رہ گئی ہیں عربی زبان میں قاضی صاحب نے قرآن پاک کی بڑی خدمت انجام دی ہے۔ طلبار عربی کو فوری توجہ کرنے کی ضرورت ہے اگر غفلت کی گئی تو کف افسوس ملنا پڑے گا۔ قیمت ……

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دھلی

دربھنگہ کے آم و لیچیاں سارے زمانہ میں مشہور ہیں

دربھنگہ کے بہترین و مستند آم و لیچیوں کے قلم سے اپنے باغوں کی زینت بڑھایئے، اور ان کے پھلوں کو چکھ کر باغبان قدرت کے شکر ادا کیجئے بہترین و معتبر قلم اور پھلوں کے لئے یاد رکھئے

منیجر مدینہ نرسری دربھنگہ ڈاکخانہ لہریا سرائے

دوسری نقالوں اور جعلسازوں سے ہوشیار رہئے ہمارے یہاں اپنے خاص باغ کے ہی قلم اور پھل کفایت نرخ پر ملیں گے آزمودہ ہے جہاں کا آزما کر دیکھ لو۔

صرف ۱۵ فروری ۱۹۳۴ء تک

ایک روپیہ کا مال بارہ آنہ (۱۲) میں

نولکشور پریس لکھنؤ و کانپور کی چھپی ہوئی مذہبی اہل اسلام اور نایاب کتابیں جلد از جلد طلب فرمایئے اور رعایتی فہرست مفت منگایئے

المشتہر منیجر نولکشور پریس بک ڈپو لکھنؤ !!!

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

ہم نے نئے سال سے اپنے کٹ پیس کے مال یعنی پاپلین، چھینٹ، وائل، ٹوسکی، رسلک، مخمل، جارجٹ، سرج وغیرہ غرضیکہ ہر قسم کے سوتی ریشمی اور اونی کٹ پیس کے نرخوں میں حیرت انگیز رعایت کر دی ہے نرخنامہ مفت طلب کریں اور ہندوستان کی سب سے بڑی پرانی اور مشہور نرخوں پر مال بھیجنے والی کمپنی کا نام یاد رکھیں

Heath & Sommers, Fort Bombay

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

ہر جگہ چلنے والی فائدہ مند تجارت

ہماری امریکن ولایتی جاپانی کٹ پیس پارچہ کی گانٹھیں تمام ملک میں مقبول ہو رہی ہیں خوشنما دلکش عمدہ عمدہ ڈیزائن کا سوتی سلکی پاپلین، زنانہ ساٹن، چھینٹ، ظفر یا فلیلین، مور کین، کوٹ شیروانیوں کا گرم سرد پارچہ بڑے ٹکڑے کا ہاتھوں ہاتھ فروخت ہونے والا مال ہے پردہ نشین مستورات تک تجارت کرکے قلیل سرمایہ سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں تجارتی گانٹھیں …… صد و دو صد روپیہ کی ہیں۔ ذاتی ضرورت …… پچاس روپیہ کا ہے جھڑکا رقم بھیجئے ……

انگلش کمرشل ہاؤس …… سرکل بمبئی

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی

تجارت

اس وقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس کی گانٹھوں کی ہے جن میں مختلف اقسام کا سوتی سلکی ریشمی پارچہ ہوتا ہے جن کی تجارت سے جوان بوڑھے پردہ نشین مستورات تک فائدہ اٹھا رہی ہیں ایک صد یا دو صد روپیہ والی گانٹھیں حسب منشاء رقم بھیجکر جلد منگوالیے۔

نمونہ کی چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپیہ

اسحٰق بھائی عبد الغنی کٹ پیس فروشان حبیب سرکل بمبئی

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے
چاہ کن را چاہ درپیش
ایک طرف قطورہ غائب دوسری طرف جوفلس

(گزشتہ سے پیوستہ)

ایک شخص ۔ مقدس باپ ہم تباہ ہو گئے ۔ ۔ ۔ ۔

جوفلس ۔ خیر تو ہے کیا ہوا ؟ ارے پہلے ان خیموں کی آگ تو بجھاؤ ۔ ۔ ۔

شخص ۔ لگ جانے دو آگ اب کیا دھرا ہے !

جوفلس ۔ ارے کچھ بھی بات کیا ہے ؟

شخص ۔ وہ ڈاکو جو اس روز دلدل کے قریب طلحہ سے رہا تھا وہ ۔ ۔ ۔ ۔

گوئی اس کا مقابلہ ان کے بس کا نہ تھا ۔ ہیں آوازیں تھیں دونوں کو بلایا گیا تھا وہ واقعہ بستی کے قریب ہی ہوا تھا ۔ ان باتوں کو سن کر جوفلس کا خون بالکل طرح کھولتا رہا اس کی خواہش تھی کہ ان فسادیوں کی ایک ایک کو ان کے سامنے نکال کر ڈالے اور جلا ہی جائے کیونکہ اس کو یقین تھا کہ ان افسانوں سے اس کی سازش ہو جکی تھی !

اب رات کا صرف ایک تہائی حصہ باقی رہ گیا ہے ۔ بعض بندوں نے جوفلس کو بستی میں جانے کی آرام کرنے کا مشورہ دیا مگر وہ نہ مانا آخر بستی کا پادری اور دیگر ہم جوفلس کے پاس ہی صبح تک رہے ۔ بعض تو سو گئے اور بعض اونگھتے رہے ۔ جوفلس رات بھر بیدار رہا اور اپنی قسمت پر گرم آنسو بہاتا رہا اسی درد و کرب میں رات ختم ہوئی اور آفتاب نے افق شرق سے آہستہ آہستہ سر نکالنا شروع کیا ۔ صبح ہوتے ہی بستی کے اور بہت سے عیسائی جوفلس کے خیمہ پر جمع ہو گئے اور برکت حاصل کرنے ۔ ۔ ۔

جوفلس کے پاس جس قدر بھی عیسائی موجود تھے ۔ ۔ ۔

کہ ان کی موجودگی میں وہ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ایک شور مچ گیا ۔

(باقی آئندہ)

مسودۂ قانون اوقاف صوبۂ متحدہ
بل کی بنیادی خامیاں اور مشتہرین کا نارواطرز عمل
حکومت کو دار العلوم دیوبند اور دیگر اکابر کا انتباہ

(ازجناب علی احمد صاحب امروہوی)

حافظ ہدایت حسین صاحب ایم ۔ ایل ۔ سی کی طرف سے اس صوبہ کی کونسل میں جو مسودۂ قانون پیش ہوا ہے اس کو مسلمانوں کی رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے سرکاری طور پر گشت کرایا جا رہا ہے ۔ اس مسودہ کی گشت اور رائے عامہ کے حصول کی جو نوبت کم سے کم تفصیل امر ہے یہی اختیار کی گئی ہے وہ نہایت ۔ ۔ ۔

اہم ترین سوال

اہم ترین سوال جو اس موقعہ پر جمعیۃ علماء ہند کے لئے مخصوصاً اور تمام علماء کرام و صوفیائے عظام کے لئے عموماً قابل غور ہے وہ یہ کہ اس قسم کے قوانین سے مداخلت فی الدین اور ہمارے پرسنل لا امور میں رخنہ اندازی تو نہیں ہوتی وہ ہیں ۔ ۔ ۔

حکومت کو انتباہ

پرسنل لا کی تعریف اور حدود

وقف بل اور دار العلوم دیوبند

اہل الرائے سے مشورہ

انجمن کے لئے قلیل وقت

بل سے نئی مصیبتوں کا اضافہ ہوگا

مذہبی اوقاف میں غیر مسلم کی مداخلت

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح ایسی صورت میں جبکہ اس کے باپ کا انتقال ہو چکا تھا اس کے بھائی نے کر دیا اور رخصت کی نوبت اب تک نہ آئی اور اس نے بوقت بلوغ اپنے گھر کے چند افراد کے سامنے اس نکاح سے ناراضگی ظاہر کر دی اور اس ناراضگی کی اطلاع بذریعہ خط اس کے خاوند اور گھر والوں کو کرا دی گئی لڑکی باوجود سمجھانے اور کہنے کے اس نکاح پر رضامند نہیں اور موت کو اس کے مقابلہ پر ترجیح دیتی ہے اور کسی دیگر مناسب جگہ کے لئے رضامند ہے ۔ ۔ ۔ میں اس لڑکی کا نکاح قائم رہا یا نہیں اور اس کے فسخ کے لئے عدالت ہو ۔ ۔ ۔ جو کہ غیر مسلم ہیں ان کے فسخ کرنے سے حکم فسخ کا نفاذ ہوگا یا نہ ۔ ۔ ۔

فتویٰ ہی کفایت کرے گا ۔ بینوا و توجروا ۔

الجواب

نابالغہ کا نکاح جبکہ اس کے باپ یا دادا کے سوا اور کسی ولی نے کیا ہو تو بالغہ کو اس کا حق ہوتا ہے کہ وہ بالغ ہوتے ہی اس نکاح سے ناراضی ظاہر کرے اور اس کو قبول کرنے سے انکار کر دے ۔ اور جبکہ وہ ایسا کرے تو اس کے بعد ان حاکم عدالت یا ثالث مسلم فریقین سے حکم فسخ حاصل کر سکیگی اور فسخ (جبکہ رخصتی اور خلوت نہیں ہوئی ہے تو بغیر انتظار مدت عدت) دوسرا نکاح کرنا جائز ہوگا فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

الجواب

—

یتامیٰ کے نام

پانچ سو کی پہلی قسط

بنام سے دفتر سے روانہ کر دی ۔ حاجی عبد الغنی صاحب کے سو روپیہ اس سے علیحدہ ہیں جو انہوں نے براہ راست روانہ کئے ہیں ۔ اگر زیادہ رقم ہو تو براہ راست بھیج دیجئے لیکن اگر کم ہو تو آپ جمعیۃ کے دفتر میں بھی بھیج سکتے ہیں جب معقول رقم ہو جائے گی تو اس کو دوبارہ بھیجی جائے گی ۔

بیہودہ بحث سے بچو

حضرات ! میں یہ اور عرض کروں کہ خدا کے لئے اس امداد میں فرقہ وارانہ بحث کو دخل نہ دیجئے ۔ بعض لوگوں نے شکایت شروع کر دی ہے کہ ہندو صرف ہندوؤں کی امداد کرتے ہیں ۔ مسلمانوں کو نہیں دیتے یا مسلمان صرف مسلمانوں کو دیتے ہیں ہندوؤں کو نہیں دیتے یا گورنمنٹ کے بعض حکام ہندو ہیں وہ ہندو ۔ ۔ ۔ خیال کرتے ہیں ۔ اس قسم کے لغو مباحث نہایت تکلیف دہ ہیں ۔ ہم نے عرض کر دیا ہے کہ زکوٰۃ جو مسلمانوں کا مذہبی فریضہ ہے اس کی رقم تو مجبوراً صرف مسلمانوں پر ہی خرچ ہو سکتی ہے ، کیونکہ وہ مسلمان سرمایہ داروں پر ۔ ۔ ۔

موت فرقہ وارانہ نہیں ہے

آخری اپیل

دہلی کے خوشنویس کی ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ والحمد للہ فی عون العبد ما دام العبد فی عون اخیہ ۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ۔

دیگر مصیبت زدگان کی خدمت انجام دے سکے حکومت یا حال حکومت نہیں دے سکتے ۔

امارت شرعیہ کی ضرورت

راجندر بابو پر پورا اعتماد رکھتے ہوئے بھی امارت شرعیہ کے لئے اپیل کرنے کی ضرورت پیش آئی اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ہم کو صوبہ بہار کی کانگریس پر یا راجندر بابو پر اعتماد نہیں ہے بلکہ مسلمان عام طور سے اس فنڈ میں زکوٰۃ کا روپیہ دینا چاہتے تھے اور زکوٰۃ کا روپیہ صرف مسلمانوں پر ہی خرچ کیا جا سکتا ہے اس لئے ضرورت پیش آئی کہ مسلمانوں کو بتایا جائے کہ زکوٰۃ کا روپیہ جو صرف مسلمانوں ہی پر خرچ ہو سکتا ہے وہ تمام روپیہ امارت شرعیہ بہار شریف کو بھیج دیا جائے ۔ امارت کا نظام صوبہ بہار کے اکثر اضلاع میں قائم ہے اور ایک با قاعدہ اور شرعی نظام ہے ۔ حضرت شاہ محی الدین صاحب امیر الشریعۃ یا مولانا عثمان غنی صاحب کے نام روپیہ روانہ کیا جا سکتا ہے اور امیر الشریعۃ کی نگرانی میں حسن انتظام کے ساتھ خرچ کیا جا سکتا ہے ۔ امارت شرعیہ کا ایک بیت المال بھی ہے جس میں باقاعدہ زکوٰۃ اور عشر جمع ہوتے ہیں ۔ ۔ ۔

براہ راست امارت شرعیہ

امداد کی ضرورت اور اس کی صورت

راجندر بابو پر اعتماد

زلزلہ کے بعد بارش

۔ ۔ ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

۱۲۴۹ھ کا زلزلہ

حضرات ! پہلے تو یہ سن رہے تھے کہ یہ زلزلہ تاریخ میں پہلا زلزلہ ہے ، آج تک کبھی ہندوستان میں ایسا زلزلہ نہیں آیا ۔ بڑے بڑے بوڑھے کہتے ہیں ایسا زلزلہ ہم نے نہیں سنا ۔ اب الیسوشی ایٹڈ کا ایک بیان آیا ہے کہ ایک سو برس پہلے بھی ایسا ہی ایک زلزلہ آیا تھا ۔ بعض حضرات کے قلمی مسودوں میں بھی اس گزشتہ زلزلہ کا ذکر موجود ہے وہ تحریریں اب شائع ہو رہی ہیں ۔

دنیا کی بھول کا بھی کیا ٹھکانا ہے اس زمانے کے بڈھے کہتے تھے ہم نے ایسا زلزلہ نہیں سنا ۔ ۔ ۔

ہمدرد دواخانہ کا مجرب نسخہ خاص ۲ دوا

مالک کارخانہ ۔ ۔ ۔ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی "HAMDARD" DELHI 5778

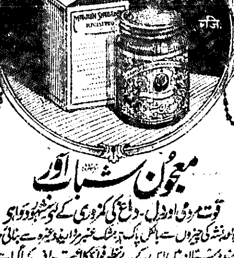

معجون شباب آور

قوت مردمی اور دل و دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے

تمام ہندوستان میں اس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کیا گیا ہے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

آپ پاک و صاف زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں ۔

آپ دنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کر سکتے ہیں ۔

آپ ۔ ۔ ۔ کس طرح بری ہو سکتے ہیں

آپ ۔ ۔ ۔ اولاد کس طرح پیدا کر سکتے ہیں ۔

آپ ان تمام باتوں کا قطعی جواب حاصل کرنے کے لئے ۔ ۔ ۔

پتہ ۔ آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۲۴ شوال المکرم ۱۳۵۲ ہجری

صوبہ متحدہ کا وقف بل

آج کل صوبہ متحدہ میں حافظ ہدایت حسین صاحب کے اس مسودہ قانون پر سرگرم بحث ہو رہی ہے جو موصوف نے ایک عرصہ ہوا کہ مقامی مجلس مقننہ میں پیش کیا تھا اور جو طویل مدت گذر لئے بدایات رائے عامہ کی غرض سے شائع کیا گیا ہے اور جس کا متن صوبہ متحدہ کے بعض اخبارات میں گذشتہ ماہ درج کیا گیا تھا۔ چونکہ اس مسودہ کے متعلق ذی اثر دیا خبر مسلمانوں کی رائیں حاصل کرنے کا ...

... ہے۔ اس لئے حقیقتاً یہ فرض تو مسلمانوں ہی کا ہے کہ وہ من حیث القوم اپنے اوقاف کی نگرانی کے لئے ذمہ دار ہوں اور ان کے صحیح مصرف کی حفاظت کیلئے موثر ذرائع اختیار کریں۔ کسی غیر اسلامی مداخلت سے نہ صرف اصلاح احوال کی کوئی توقع نہیں ہو سکتی بلکہ مزید افسادکا توی اندیشہ پیدا ہو جاتا ہے مگر ہندوستان میں مسلمانوں کی جو حالت ہے وہ بالکل ظاہر ہے۔ حکومت متعدد بار ان کے ...

نجد و یمن کی صلح

کشمیر میں گولیاں

آفتاب ہوسٹل کے طلباء کا اجتماع

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کے مواعظ حسنہ

شذرات

فرانس میں ہنگامے

دہلی میں پرانی عیدگاہ کے قریب بم پھٹ گیا

سابق بم فیکٹری کی جگہ ایک اور شگوفہ

ایک شخص مجروح ۔ پولیس کی تگ و دو

دہلی ۸ فروری۔ کل ڈیڑھ بجے بعد دوپہر قطب روڈ پر پرانی عیدگاہ کے پاس ایک بم پھٹ گیا۔ اس جگہ سیونسپل کمیٹی کے مزدور تعمیر اٹھا رہے تھے بم پھٹنے سے ایک مزدور مسمی سکھ رام شدید مجروح ہوا جسے بیہوشی کی حالت میں ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ سینیر سپرنٹنڈنٹ پولیس اور سی۔ آئی۔ ڈی کے دیگر افسر فوراً ہی موقعہ واردات پر پہنچ گئے۔ پولیس نے وہاں سے ... گذشتہ تین سال ہوئے ... تحقیقات کر رہی ہے۔ ... تفصیلات کا انتظار ہے۔

آل مسلم پارٹیز کانفرنس کے بورڈ کا اجلاس

دستور اساسی کی تشکیل کا مسئلہ

جماعتی غور و خوض کے لئے مہلت

علی گڑھ ۵ فروری۔ آل مسلم پارٹیز کانفرنس کے مرکزی بورڈ کا اجلاس ۴ فروری کو مسٹر تصدق احمد خاں شیروانی کی کوٹھی پر زیر صدارت نواب اسمٰعیل خاں صاحب منعقد ہوا جس میں ذیل حضرات نے شرکت فرمائی:۔

چودھری خلیق الزماں صاحب، حضرت مولانا احمد سعید صاحب، تصدق احمد خاں صاحب شیروانی، راجہ صاحب سلیم پور، شاہ مسعود احمد صاحب، سید ذاکر علی صاحب، ہلال احمد صاحب زبیری، حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب فرنگی محلی، مولانا صبغۃ اللہ صاحب شہید، مولوی محمد عثمان صاحب، مولوی طفیل احمد صاحب، مولانا شوکت علی صاحب، حسن ریاض صاحب۔

مجوزہ دستور اساسی پر دیر تک بحث تمحیص اور غور و خوض ہوتا رہا اور مولانا شوکت علی صاحب، تصدق احمد خاں صاحب شیروانی، حضرت مولانا احمد سعید صاحب، مولانا عنایت اللہ صاحب، چودھری خلیق الزماں صاحب، ہلال احمد صاحب زبیری اور راجہ صاحب سلیم پور نے دستور اساسی کے بنیادی اصول پر اظہار خیال فرمایا۔ نواب اسمٰعیل خاں صاحب صدر اجلاس نے حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کے اس تار کا ذکر فرمایا جس میں ناکافی وقت کی بنا پر اجلاس کو ملتوی کر دینے کی خواہش ظاہر کی گئی تھی۔ باہمی تبادلہ خیالات کے بعد قرار پایا کہ مجوزہ دستور اساسی کے متعلق مختلف جماعتوں کا نقطہ خیال معلوم کرنے کی غرض سے کافی مہلت دی جائے۔ اور جماعتی آرا حاصل ہونے کے بعد بورڈ کا اجلاس آئندہ منعقد کیا جائے۔ اس مسئلہ کے علاوہ بعض اور اہم امور پر بھی تبادلہ خیالات ہوا۔

مولانا احمد سعید صاحب کا مسلم بورڈ سے استعفا

دارالحکومت

صدر جمعیۃ علماء ہند کا استعفا

سکریٹری مسلم الیکشن بورڈ کے نام مکتوب

جیل سے فخر افاغنہ خان عبدالغفار خان کا پیغام

اہل بہار کی امداد کیجئے

"ہلدانی خون کے آنسو رو رہا ہے"

آفتاب ہوسٹل کے طلباء کا اجتماع

چار ہزار چینی افواج کا قتل

چینی ترکستان میں جنگ کی فضا

دہلی میں ۱۳۰ سکھوں کی گرفتاری

مہاراجہ پٹیالہ کی شکایات کا خمیازہ

مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی ناظم جمعیۃ علماء ہند کی رہائی

موصوف ۱۶ فروری کو دہلی پہونچ گئے

امریکن بنک پر کامیاب ڈاکہ

چار ڈاکو ہلاک کر دیے گئے

امریکہ کیلئے ۵۰ ہزار مزید ہوائی جہاز

فرانس میں انقلاب و خانہ جنگی کا امکان

بلوائیوں پر فائر

بزم ادب کے زیر اہتمام مشاعرہ

ریلوے کے مسلم ملازمان کی کانفرنس

سمندر کی تہ میں زلزلہ

سطح سمندر پر زبردست تلاطم

موٹر اور انجن سے دو عورتیں ہلاک

دو صدی پہلے دہلی زلزلے سے تباہ ہوئی تھی

ایک فارسی کتاب سے نیا انکشاف

یوم آزادی کے گرفتار شدگان کو سزا

آٹھ سال کی لڑکی سے منہ کالا کرنے پر ...

وائسرائے فنڈ میں گیارہ لاکھ روپیہ

کشمیر کی سرزمین خون مسلم سے پھر لالہ زار بننے والی ہے؟

سرینگر میں مسلم جلوس پر آتشباری۔ اور کرفیو آرڈر کا نفاذ

سات مسلمان شہید اور متعدد مجروح

سیالکوٹ ۵ فروری۔ سرینگر (کشمیر) میں ایک مسلم جلوس پر ریاست کی پولیس کی طرف سے جو فائر کئے گئے تھے اس کی تفصیل ریاست کے ایک بیان کے سلسلہ میں اس اخبار میں کسی جگہ دی جاچکی ہے۔ اب ریاست کشمیر کی طرف سے ایک اور کمیونک شائع ہوا ہے جس میں مذکور ہے کہ کل سرینگر سے جو اطلاعات ہم پہونچی تھیں ان کے بعد مزید معلوم ہوا ہے کہ جو مجمع کل لنگر والا میں جمع ہوا تھا وہ یہ محسوس کرکے خود بخود منتشر ہوگیا کہ پولیس اور فوج آرہی ہے فوج کی طرف سے کرفیو آرڈر کا نفاذ کردیا گیا ہے اور پولیس کی موٹریں گشت لگا رہی ہیں۔ مفصل سے کسی اور حادثہ کی اطلاع نہیں ملی۔ ۳ فروری کو بلوانا میں فائرنگ سے سات اشخاص ہلاک اور متعدد مجروح ہوگئے۔ مجروحین کے لئے فوراً طبی امداد بہم پہونچائی گئی اور ایک اسپیشل سب اسسٹنٹ سرجن مقرر کردیا گیا۔

ریاست کا دوسرا کمیونک مظہر ہے کہ سوپور میں دو تین سو نوجوانوں نے ایک جلوس نکالا لیکن ذمہ داران نے اسے منتشر کردیا اور سرکردہ اشخاص گرفتار کرلئے گئے۔ اننت ناگ میں بیس مسلمان گرفتار کرلئے گئے ہیں۔

بہار کا زلزلہ اور متمول حضرات

ایک ایک یتیم بچہ کی پرورش کا انتظام

ایک اہل خیر کی سبقت اور صدر جمعیۃ علماء کا جواب

(اہل بہار پر زلزلہ کے باعث جو مصیبت نازل ہوئی ہے اس نے بہت سی تباہیوں کے ساتھ یتیم بچوں کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا ہے نائب امیر شریعت صوبہ بہار ...

... حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی خدمت میں پیش کی ہے جس پر اگر عمل شروع ہوجائے تو بہار کے یتیم بچوں کی پرورش کا سوال ایک بڑی حد تک حل ہوجاتا ہے۔ ذیل میں اصل خط اور مفتی صاحب کا جواب درج کیا جاتا ہے امید ہے کہ مسلمان اور دیگر اقوام کے ہمدرد اس تجویز پر عمل کریں گے۔

ادام اللہ دین دامت سید المرسلین مخدومی جناب مفتی صاحب دام ظلکم!

السلام علیکم۔ مزاج شریف!

اسلام کے متعلق غلط معلومات کی اشاعت

براڈکاسٹ کی تقریروں پر ایک پروفیسر کا ماتم

لندن ۴ فروری۔ براڈکاسٹ کے ذریعہ لیکچرار اسلام کے متعلق غلط سلط خیالات پھیلاتے ہیں ان کی عام شکایت مسٹر مودگی وہ لیکچرار لیورپول یونیورسٹی نے لیورپول براڈکاسٹ ایسوسی ایشن کانفرنس میں کی آپ نے فرمایا کہ میں نے اسلام کے متعلق براڈکاسٹ تقریریں ایسے لوگوں کے لیکچر سنے ہیں جو اپنے موضوع سے بھی واقفیت نہیں رکھتے ...

مونگیر میں پھر زلزلہ آگیا

نیپال میں تیس لاکھ من چاولوں کی تقسیم

مونگیر ۵ فروری۔ گذشتہ شب آٹھ بجے کے قریب معمولی زلزلہ محسوس کیا گیا آج صبح ریلوے اسٹیشن کے جنوبی اور شرقی حصے منہدم ہوگئے جس سے ایک قلی کو شدید زخم آئے۔

کھٹمنڈو (نیپال) ۵ فروری۔ مہاراجہ نیپال اور وزیر اعظم نور کھیدوکے راستہ سے پایہ تخت پہونچ گئے ہیں۔ مہاراجہ نے اعلان کیا ہے کہ مصیبت زدوں میں تیس لاکھ من چاول تقسیم کیا جائیگا۔ نیز غریب آدمیوں کے لئے ٹین کے چھپر بنانے کے واسطے ...

کانگریس کا آئندہ سالانہ اجلاس

مسٹر سوامی آئینگر ایڈیٹر ہندو کا انتقال

پست اقوام کو شدھ دیں شامل کیا جائے

پانچ کروڑ کا سونا ہندوستان سے باہر

نعمت اسلام سے بہرہ اندوزی

مونگیر میں ایک پورا اسکول زمین دوز ہوگیا

ریاست کی پولیس کا دہلی سے اخراج

جرمنی میں چار شخص گولی سے اڑا دیئے گئے

مصیبت زدگان بہار سے اظہار ہمدردی

صدر جمعیۃ علماء ہند کا اعلان اور یوم الدعا

امارت شرعیہ صوبہ بہار کی اعانت کرو

شجاع آباد

۲ فروری ۱۹۳۴ء بروز جمعہ۔ آج حسب الحکم صدر محترم جمعیت العلمائے ہند شاہی مسجد شجاع آباد میں بعد نماز جمعہ یوم الدعا منایا گیا۔ مولانا قاضی حاجی محمد یٰسین صاحب و مولانا قاضی احسان احمد صاحب امام شاہی جامع مسجد نے تقریریں کیں۔ مولانا قاضی احسان احمد صاحب نے کوائف بہار اور حالات بلوچستان اور باشندگان سرحد پر بے آئین بلوچستان کی مجبوریوں کے عینی شاہدات بیان فرمائے اور مصائب بہار ایسے رنگ میں بیان کئے کہ جلسہ حاضرین پر رقت طاری تھی اور اعانت مصیبت زدگان کے لئے تقریر کی ...

بعد نواب محمد یوسف علی خاں صاحب عزیزہ کے لئے صحت کی شفایابی کے لئے دعا کی گئی اور جلسہ برخاست ہوا۔ (نامہ نگار)

مرادآباد میں یوم الدعا

حسب الحکم حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند زلزلہ زدگان بہار کے لئے بعد نماز جمعہ جامع مسجد مرادآباد میں دعا کا جلسہ منعقد ہوا تھا۔ دعاؤں کے بعد مصیبت زدگان بہار کے لئے چندہ بھی جمع کیا گیا۔ (نامہ نگار)

بنارس کی مسلم امدادی جماعت مونگیر میں

سکرٹری مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کا اظہار تشکر

... دربھنگہ کے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے دربھنگہ روانہ ہوگیا۔

وفد کے ارکان حسب ذیل ہیں:-

(۱) جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب امام جامع مسجد بنارس ...

ایک دردناک مکتوب

میں اپنی تباہی اور بدنصیب بھائیوں کی بربادی کا الم زدہ غم بھری اور مہیب نظارہ کا نقشہ کھینچنے کے لئے الفاظ کہاں سے لاؤں میرا دل پک گیا ہے میری آنکھیں پرنم یا خشک ہوگئی ہیں۔ جی بھر کے رونا چاہتا ہوں لیکن آنسو نہیں نکلتے دل اول تشنہ ہے میری طبیعت پژمردہ ہوگئی ہے بلکہ میرا دل مرچکا ہے۔

... نہیں کہ بستی غرق ہوجائے یہ خبر وحشت اثر سنتے ہی طبیعت سناٹے میں آگئی چنانچہ میں تحقیق کے لئے اس طرف چل نکلا جدھر سے پانی کی خبر آتی جاتی دیکھتا ہوں کہ کنوؤں سے پانی کے فوارے نکل رہے ہیں پھر دوسری طرف یہ ہولناک منظر دیکھا کہ بہت جگہوں سے زمین پھٹکر نیلے نیلے بالوؤں کے ساتھ پانی کے ریلے بڑے زوروں سے آواز کے ساتھ بہہ رہے ہیں اور بستی کے کل مرد و زن مع بال بچوں کے ادھر ادھر جان عزیز بچانے کی کوشش کررہے ہیں۔ کتنی جانیں تلف ہوگئیں اور بہتیرے لوگ شدید چوٹ کھاکر زندہ درگور ہورہے ہیں بستی کے بچے کچھے اشخاص مجسم مصیبت بنے ہوئے میدانوں میں کپڑے چار پائی تان تان کر زندگی کے باقی دن بدقت تمام گذار رہے ہیں۔ کنواں منہدم ہوجانے سے اس قدر تکلیف ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ وہی گندہ پانی جو زمین پھٹکر نکلا ہے۔ لوگ پی پی کر کھانسی و بخار کے شکار ہورہے ہیں اور پالے جاڑے کی یہ حالت ہے کہ رات بھر اچھی طرح نیند نہیں آتی۔ لوگ آگ سلگا سلگا کر اپنے بچوں اور اپنی جان بچارہے ہیں۔ اس گھر سے مصیبت میں کوئی کسی کا پرسان حال نہیں جوان مصیبت زدوں کی خبرگیری کرسکے لوگ ان مصیبتوں کے گھائل ہیں ... سے ہورہی ہے کہ گمان کیا جاسکتا ہے کہ اب بقیہ لوگ سردی کے مارے ٹھنڈے ہوجائیں گے۔

دربھنگہ کی مسلم ریلیف کمیٹی!!

مسلمانان مظفرپور کی امداد

دیہاتیوں کی دردناک حالت

مختلف مقامات پر بہار سے ہمدردی

شراب کے نام پر جھگڑا

اسلامی اجتماع پر پولیس نے فیر کردیئے

مسلم جلوس پر حکومت کشمیر کا الزام

چار اشخاص سے زائد کا اجتماع ممنوع

سیالکوٹ ۳ فروری، دربار کشمیر کی طرف سے حسب ذیل کمیونک شائع ہوا ہے:۔

سرینگر اور نواح سے جو اطلاعات مل رہی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ کنگر ملا مسجد میں مسلمانوں کا اجتماع ہوا جس میں ملا محمد صاحب نے ایک تقریر کی جو بہت ہی اشتعال انگیز تھی اس کے بعد ایک جلوس نکالا گیا حالانکہ مجسٹریٹ نے اس کی ممانعت کردی تھی۔ نج گڈھ کے قریب پولیس نے جلوس کو روکنے کی کوشش کی لیکن مجمع پولیس کے افسروں پر غالب آگیا اور پولیس کے دو آدمی سنگباری اور کنکریوں کی بارش میں واپس آگئے۔

اس کے بعد جلوس نے اپنا رخ بدل دیا اور مسجد میں واپس آگیا۔

دن کے ابتدائی حصہ میں عورتوں اور چھوٹے چھوٹے بچوں کا بھی ایک جلوس نکالا گیا۔ لڑکے اس قدر مشتعل ہوگئے کہ انہوں نے پولیس پر پتھر پھینکے جس سے کئی آدمی زخمی ہوئے۔ پولیس کے کئی کانسٹبل غائب بھی ہیں۔

سرینگر میں ہڑتال

اودھی پور کے قریب بلوانا میں تقریباً آٹھ ہزار آدمی جمع ہوئے۔ پولیس نے ان کو منتشر کرنا چاہا لیکن مجمع نے اس پر بھی پتھر پھینکے جس سے ایک کانسٹبل زخمی ہوا اسسٹنٹ انسپکٹر تحصیلدار اور پولیس پر بھی پتھر پھینکے گئے۔ سرکاری تحصیل کی عمارت پر مجمع نے حملہ کردیا اور خزانہ کو توڑنے کی کوشش کی گئی فوج کو مجبوراً فیر کرنے پڑے بغیر اس کے مجمع پر قابو پانا ممکن نہ تھا۔

کچھ لوگ زخمی ہوئے ہیں لیکن صحیح تعداد ابھی معلوم نہیں ہوسکی۔

دوسرے مقامات کی خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ کوئی خاص بات رونما نہیں ہوئی۔

امارت شرعیہ صوبہ بہار کا اعلان

ایک غلط فہمی کا ازالہ

(از حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت)

۲۸ جنوری کو جو میں نے چمپارن سے واپس آکر پریس ٹیلیگرام دیا تھا۔ افسوس ہے کہ بعض اردو اخبارات میں اس کا ترجمہ بہت غلط طور پر شائع ہوا ہے۔ دفتر امارت کو جو کچھ نقصان پہونچا ہے اس کے متعلق میں نے امداد کی کوئی اپیل نہیں کی ہے۔ میرے بیان میں اس کا تذکرہ محض اس اظہار کے لئے تھا کہ مقامی کارکنوں کی پریشانی اور کاموں کی تاخیر کی وجہ لوگوں کو معلوم ہوجائے۔

ہمارے سامنے اس وقت عام پبلک کو ہلاکت اور مصیبت سے بچنے کا سوال سب سے اہم ہے اس لئے تمام ہمدردوں سے اپیل ہے کہ وہ جو کچھ روانہ کریں وہ صرف عام مصیبت زدوں کی امداد یا تباہ شدہ مساجد و مدارس کی تعمیر کے لئے۔

جن اصحاب نے بعض رقمیں خاص دفتر امارت کی تعمیر کے لئے بھیجی ہیں ان کی رقمیں بھی امارت کے زلزلہ امدادی فنڈ میں داخل کردی گئی ہیں۔ جو لوگ مساجد کے لئے بھیجیں انہیں خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ رقم مد زکوٰۃ کی نہ ہو۔

رقوم بھیجنے کا پتہ:۔ ناظم بیت المال امارت شرعیہ۔ پھلواری شریف ضلع پٹنہ

ریاستی باشندوں کی کانفرنس کا اجلاس

قانون تحفظ والیان ریاست کو بھی کچل دیگا

اخبارات کی آزادی کا خاتمہ

دہلی ۴ فروری۔ آج ریاستی رعایا کانفرنس کا اجلاس سہ پہر کے وقت ایک عظیم پنڈال میں شروع ہوا۔

اس کانفرنس کی شرکت کے لئے ۵۲ ریاستوں سے ۱۴۳ نمائندے آئے ہیں۔

صاحب صدر کی آمد پر کانفرنس کے دروازہ پر ارکان استقبالیہ کمیٹی نے ...

ڈاکٹر بہجت تشریف لا رہے ہیں!

جامعہ ملیہ میں تقریروں کا سلسلہ

دہلی ۳ فروری۔ ڈاکٹر بہجت وہبی سابق پرنسپل میڈیکل کالج قاہرہ جامعہ ملیہ میں تقریر کے سلسلے میں ۵ فروری کو بمبئی پہنچ جائیں گے اس کے بعد چار پانچ دن تک اثنائے راہ میں قیام کرینگے بعد ۱۰ فروری تک دہلی آجائیں گے ان کی تقریروں کے لئے ابھی تک تاریخوں کا تعین نہیں ہوا ہے لیکن امید ہے کہ اسی ہفتہ اس کا اعلان ہوجائے گا۔

گذشتہ سال ہز اکسیلنسی رؤف بے کی تقریروں نے سارے ہندوستان ...

سر آغا خاں دہلی تشریف لے آئے

جاپان ہندوستانی روئی کا بھی بائیکاٹ کرے گا؟

محکمہ ریلوے کی جفاکاریاں

مسافروں کی شکایات اور ریلوے کی جفاشعاری

جاپانی آہن مزید محصول سے مستثنیٰ

منتخبہ کمیٹی کا فیصلہ

غیر ممالک سے گاندھی جی کی اپیل

زلزلہ زدگان کی امداد کرو!

دہلی میونسپلٹی کے انتخابات اور کانگریس

پنڈت جواہر لال نہرو کی مخالفت

امریکہ میں کروڑ پتیوں کا خاتمہ

آرڈیننس کی میعاد ختم ہونے پر ...

لاہور ہائی کورٹ کا اہم فیصلہ

انفرادی سول نافرمانی بھی ملتوی

گاندھی جی پر زلزلہ کا اثر

مسافروں کا بلیک ہول

اسٹیشنوں پر پانی کی قلت

ہندو پانی والوں کا تعصب

واٹر روم کی حالت

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم سہ شنبہ ۲۸ شوال المکرم ۱۳۵۲ ہجری مطابق ۱۳ فروری ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۱

جگر پارے

نالہ پابندِ نفس اے دلِ ناشاد نہیں
آنکھ کہدے جسے وہ عشق کی روداد نہیں

ہستیٔ غم کا ہے ادراک جسے کہتے ہیں درد
پھونکدے قیدِ تعین کو بھی اے برقِ جمال

تم نے کیوں انجمنِ ناز میں تیور بدلے
دور ہے منزلِ عرفانِ خودی اور یہاں

دل ہو یا ذوقِ طلب یا نگہِ حسنِ شباب
ہاں غمِ یار ترے دم سے ہے تعمیرِ حیات

یہ تو فریاد کی توہین ہے فریاد نہیں
دل سے آجائے جو لب تک مری فریاد نہیں

ہستیٔ دل کا ہے احساس تری یاد نہیں
دل ہے آزاد نگاہیں ابھی آزاد نہیں

دل دھڑکنے کی صدا ہے کوئی فریاد نہیں
بیخودی کا ہے یہ عالم کہ خدا یاد نہیں

کوئی آزاد نہیں روح جو آزاد نہیں
تو سلامت ہے تو ہستی مری برباد نہیں

مختصر ہے مری ہستی کی حقیقت یہ جگر
مجھ میں آباد ہیں سب میں کہیں آباد نہیں

(جگر مرادآبادی)

دلچسپ حقائق و معلومات

معاصرین کے افکار و آراء

بھائی پرمانند نے پھر ایک بڑ ہانکی

یوم شریعت

ریاستی باشندوں میں فرقہ پرستی

مصیبت بلا امتیاز آتی ہے

ہندوستان کا آئندہ دستور اساسی

اصلی مستحقین!

ہندوستان میں بیکاری

نورانی قرآن مجید مصرا — منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

The Al-Jamiat — Registered No L 1793.

حضور نظام — منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Vol. 19 No. 10 DELHI FRIDAY, FEBRUARY 9, 1934. PRICE ONE ANNA

دار العلوم معینیہ عثمانیہ درگاہ معلی اجمیر شریف

انجمن سیف الاسلام کا مذہبی اجلاس

زمین ساکن اور سورج متحرک ہے

انجمن امداد الفقراء کا جلسہ

کوہاٹ میں شریعت بل کی حمایت

دار العلوم عزیزیہ بھیرہ کا داخلہ

سرحد میں دار العلوم دیوبند کا ذکر

ہمدردی کا عبرت انگیز منظر!

دربھنگہ کے آم و لیچیاں سارے زمانہ میں مشہور ہیں

منیجر مدینہ نرسری دربھنگہ ڈاکخانہ لہریا سرائے

ضرورت ہے ایک معلم کی

سکریٹری محفل اسلام موٹا وراچھہ ضلع سورت

بال جیون گھی

مفت لو

آب بقا فارمیسی کے مستند مجربات

گھر کا ڈاکو

دلفریبی حسن کا راز

ڈاکخانے کے استعمال شدہ ردی ٹکٹوں سے لاکھوں روپے کمایئے

صرف ۱۵ فروری سنہ ۱۹۳۴ء تک — ایک روپیہ کا مال بارہ آنہ (۱۲) میں

ہر جگہ چلنے والی فائدہ مند تجارت

انگلش کمرشل ہاؤس جیکب سرکل بمبئی

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی تجارت

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

Heath + Summers, Fort Bombay

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

افسانہ

مہرِ دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے
کلوخ انداز را پاداش سنگ است
قطورہ بھی گئی اور مار بھی کھائی!

(گزشتہ سے پیوستہ)

جب ذرا شور وغل کم ہُوا تو خیر دگی کے ساتھ سوال و جواب ہوئے اور جانبین کو یہ حقیقت معلوم کرکے سخت حیرت ہوئی کہ ڈاکو مقدس جوفلس کو بھی اڑا کر لے گئے آنے والوں نے بتایا کہ ایک ایک جگہ چھان ماری مگر نہ تو قطورہ کا پتہ چلا اور نہ ڈاکوؤں کا مگر سب سے بڑھ کر ظلم یہ ہُوا کہ وہ جوفلس کو بھی ڈاکو لے اڑے سا فسوس! مقدس جوفلس کی قسمت دیکھئے کیا رنگ لاتی ہے اور وہ ڈاکوؤں کے ہاتھ سے زندہ بھی بچتے ہیں یا شہید کردئے جاتے ہیں۔

اس کے بعد پھر اس پر کوڑے بجاؤ اور دیکھو یہ اپنے تقدس سے کس طرح کہتا ہے؟
جوفلس بڑا پڑا دیکھتا رہا اور ایک حرف بھی زبان سے نہ نکالا کیونکہ اس کو یقین تھا کہ اگر زبان سے کچھ کہا گیا تو پھر ایسی گت بنے گی کہ زندہ رہنا محال ہوجائے گا دل ہی دل میں سوچتا رہا کہ یا تو قسمت یہاں موت کے لئے لائی ہے یا ہمیشہ کی غلامی کے لئے۔ خدا ہی ہے جو ان بدمعاشوں کے پنجے سے رہائی دلائے۔
کچھ دیر بعد چند لوگوں نے جوفلس کو جھٹکا دے کر اٹھایا اور گھونسے مار کر جھونپڑے سے باہر نکالنے کا ارادہ کیا۔
جوفلس:- خدا کے واسطے مجھے یہ تو بتادو کہ میرا قصور کیا ہے اور میں نے تمہارا کونسا گناہ کیا ہے کہ تم مجھے مارہی ڈالو گے!
راہب:- چپ رہ! آیا کہیں کا بڑا نیک!! ابھی تک تجھے یہی معلوم نہیں کہ تیرا گناہ کیا ہے؟
جوفلس:- آخر میرا گناہ بتاتے ہیں کیا حرج ہے۔ خدا را مجھ پر رحم کرو اور ...

[illegible]

(باقی آیندہ)

صوبہ متحدہ کی کونسل میں اسلامی اوقاف کا مسئلہ

حافظ ہدایت حسین صاحب کا وقف بل

صوبہ متحدہ کی کونسل میں حافظ ہدایت حسین صاحب نے جو مسودۂ قانون اسلامی اوقاف کے متعلق پیش کیا ہے ہم اس کا متن درج ذیل کرتے ہیں تاکہ قارئین کرام کو اس تنقید کے سمجھنے میں آسانی ہوسکے جو گزشتہ اشاعت سے ایڈیٹوریل کالموں میں شائع ہو رہی ہے۔ اور جس کا دوسرا نمبر اشاعت ہذا میں شائع ہو رہا ہے:-

۱- تمہید- اس قانون کا نام ہوگا "صوبہ متحدہ کا قانون اوقاف ۱۹۳۳ء"
اس کا نفاذ اس تاریخ سے ہوگا جس تاریخ سے لوکل گورنمنٹ گزٹ میں اعلان کرے گی۔
۲- یہ تمام صوبہ متحدہ میں جاری ہوگا۔ ... [illegible]

عدالت۔ کے معنی ہیں ڈسٹرکٹ جج کی عدالت یا کوئی اور عدالت جس کو اس قانون کے تحت لوکل گورنمنٹ نے مجاز کیا ہو۔
ڈگری۔ کے معنی ہیں عدالت کا حکم جس پر بذریعہ قرقی عملدرآمد کیا جاسکے۔

باب اول
اضلاع کی وقف کمیٹیاں

۵- اس قانون کے نفاذ کے چھ ماہ بعد لوکل گورنمنٹ ایک اعلان کے ذریعہ ہدایت کرے گی کہ ضلع وقف کمیٹیاں قائم جائیں۔
۶- ضلع کی وقف کمیٹی میں چھ سے نو تک ممبر ہوں گے اور اس تعداد کو ضلع کی حیثیت دیکھتے ہوئے لوکل گورنمنٹ متعین کرے گی اور اس کمیٹی کے تمام ارکان مسلمان ہوں گے اور جہاں تک ممکن ہوگا ہر کمیٹی کے ایک تہائی ارکان ...

[illegible]

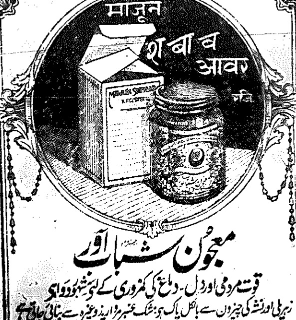

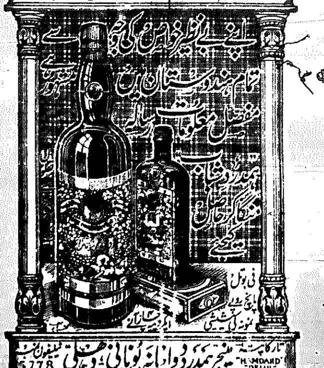

بچوں کی شیر دوا - بالا جیون گھٹی
منیجر بال جیون کاریالیہ ... نمونہ مفت طلب کریں

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

ننگوں کی آبادی میں شادی کی ایک دلچسپ تقریب
انجیل ہاتھ میں لیکر ننگے پادری کا وعظ
معترضوں کیلئے ایک نئی خوشخبری

امریکہ میں کی ایک خوشنما جھیل پر "ایلیسا" مقام میں ننگوں کی آبادی ہے جہاں کثیر تعداد میں لباس عریانی کا مظاہرہ کرتے نظر آتے ہیں۔ اس آبادی میں دو ننگوں کی حال ہی میں شادی ہوئی ہے جس کی دلچسپ کیفیت "فلیڈ لفیا ہیرلڈ" سے ذیل میں درج کی جاتی ہے:-

اس ننگی آبادی کے ننگے دولہا دولہن چار ماہ سے ایک دوسرے سے آشنا تھے آکر اس مقتل عریانی میں داخل ہوئی تھیں آخر ایک روز دونوں میں شادی کے متعلق گفتگو ہوئی اور اس تقریب سعید کیلئے ایک دن مقرر کردیا گیا۔ وقت مقررہ پر ننگوں کی محفل نشاط گرم ہوئی اور ننگے مردوں اور عورتوں نے اس تقریب میں شرکت کی۔ ننگے دولہا کا لباس بھی عریانی تھا ...

[illegible]

دائرکی تھی جس نے لوگوں میں بہت دلچسپی پیدا کردی تھی۔ اب اطلاع آئی ہے کہ اس عدالت نے ماتحت عدالت کے فیصلہ کو بحال رکھا اور سزائے موت قائم رہی۔
(سوال یہ ہے کہ یہودیوں کو فلسطین میں کس لئے اور کس نے آباد کیا؟ اور اس تو طن کا نتیجہ کیا نکلا؟ خود فیصلہ کرو کہ اس قسم کے واقعات کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟)

شام اور لبنان میں ترکوں کی زمین
فرانس نے آزادی کا اعلان کردیا

فرانسیسی سفارت خانہ نے وزیر خارجہ ترکی کو اطلاع دی ہے کہ شام اور لبنان کے علاقوں میں آزاد صوبہ اسکندرونہ میں ترکوں کی جن آراضی پر قیود عائد تھیں وہ سب اٹھالی گئی ہیں اور اب ترک اپنی زمینوں کو آزادی کے ساتھ استعمال کرسکتے ہیں۔ فرانسیسی سفیر نے یہ بھی اطلاع دی ہے کہ شام و لبنان میں آزادی کے احکام تدریجاً نافذ کئے جائیں گے۔
(آزاد اور طاقتور حکومتوں کو کسی احتجاج کی ضرورت نہیں پڑتی اور وہ اپنے مطالبات اپنے جوتوں کے زور سے خود ہی منوا لیتے ہیں لیکن ... کی ہے جو غلام اور ساتھ ہی کمزور بھی ہیں ان کے کسی مطالبہ پر احتجاج کے باوجود بھی توجہ نہیں دی جاتی)

روس کے عظیم الشان کتب خانہ کی سالگرہ

لینن گراڈ (روس) کی پبلک لائبریری کی حال ہی میں ۱۲۰ ویں سالگرہ منائی گئی ہے جس میں روس کے ارباب علم و سیاست نے پوری دلچسپی سے حصہ لیا۔ جب سے روس میں انقلاب ہوا ہے۔ اس کتب خانہ میں کتابوں کا دگنا اضافہ ہوگیا ہے کتابوں کی کل تعداد ساٹھ (۶۰) لاکھ ہے۔
امریکہ کی واشنگٹن لائبریری کے بعد اس کتب خانہ کا درجہ ہے اور دنیا کا کوئی کتب خانہ ان دو کتب خانوں کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ لینن گراڈ کے اس کتب خانہ میں سائنس اور صنعتی کتابوں کا کافی ذخیرہ موجود ہے۔ اس کتب خانہ کا کام یہ بھی ہے کہ سوویٹ ... کتب خانوں کے لئے کتابیں مہیا کرے۔

ترکی اور بلغاریا میں کشیدگی

خبر آئی ہے کہ ترکی اور بلغاریا ترکی سے سخت کشیدہ ہوگیا ہے کیونکہ بلغاریا یہ چاہتا تھا کہ ترکی یونان سے دستی کرے۔ بلغاریا کا مطالبہ تھا کہ یونان کا ایک خاص راستہ اس کے لئے مخصوص کردیا جائے جس کو ترکوں نے منظور کرنے سے انکار کردیا۔ ... بہت سے ترکی لیڈروں کو بھی گرفتار کرلیا تھا جس کے باعث تمام ترکیا میں ہلچل مچ گئی تھی۔
ترکی اخباروں نے اپنی حکومت کو توجہ دلائی ہے کہ وہ بلغاریا کے خلاف جوابی کارروائی عمل میں لائے۔ ...

ٹرین کی تقریب میں سات لاکھ انسانوں کی ضیافت

[illegible]

ترکی میں ناپ تول کے لئے جدید پیمانے

یکم جنوری سے تمام ترکی میں پرانے پیمانے اور ناپ تول کا سسٹم منسوخ کردیا جائے گا اور اس کی جگہ جدید پیمانے استعمال کئے جائیں گے۔
اب تک ترکی میں وزن کے لئے اقہ اور ناپ کے لئے "اندازہ" استعمال کیا جاتا تھا۔ اقہ کا وزن ۲ ۸/۱ پونڈ اور "اندازہ" کا اندازہ ۲۵ ½ انچ ہے۔ اسی طرح زمین کی پیمائش کے لئے جریب کے بجائے دوسرا اندازہ استعمال کیا جائے گا۔

حجاز ریلوے کو دوبارہ جاری کرنے کی سعی
وزیر فرانس اور شاہ ابن سعود کی گفتگو

عربی اخبارات ظاہر ہیں کہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے وزیر فرانس مقیمہ جدہ کو بلا کر ملاقات کی اور حجاز ریلوے کے سلسلہ میں بہت دیر تک گفتگو فرمائی۔ ...
اسی سلسلہ میں مجلس دفاع اسلامی دمشق نے ... کرچکی ہے۔ اس مجلس نے چند ارکان کا ایک وفد بھی مرتب کیا ہے جو حجاز ریلوے کے سلسلہ میں فرانسیسی حکومت کے حکام سے گفتگو کرے گا۔ ... اندازہ لگایا گیا ہے کہ حجاز ریلوے کے دوبارہ اجراء پر ۱۵ لاکھ پونڈ ... ہوں گے ...

فلسطین میں دو عربوں کو پھانسی کی سزا

گزشتہ سال یہودیوں کے علاقہ میں بم پھینکے گئے تھے جس کے باعث ایک یہودی ہلاک ہوگیا تھا۔ اس سلسلہ میں چند عربوں کو شبہ میں گرفتار کرلیا گیا ... ایک سال کی سماعت کے بعد عدالت ماتحت نے دو عربوں کو پھانسی کی سزا دیدی۔ عدالت عالیہ میں اس فیصلہ کے خلاف اپیل ...

تاریخ میں زلزلوں کا طویل سلسلہ

پہاڑ اور بستیاں زمین میں دھنس گئیں۔ گاؤں معلق ہوگئے
واقعات کی روشنی میں مرزا قادیانی کی شان نبوت کے پرخچے

(از جناب علامہ ... صاحب مدظلہم)

سال میں ۱۵ جنوری کو دنیا کے اندر جو عظیم الشان زلزلہ آیا اس نے ... جانب سے بڑے بڑے ... اور پوسٹر شائع کئے گئے کہ یہ زلزلہ اور فتن سب مرزا غلام احمد کے انکار نبوت کی وجہ سے ہیں۔ غلطیوں کی بھی عجیب طرز استدلال ہوتا ہے جہاں کوئی نئی بات ہوئی یا کوئی بڑا آدمی مرا فوراً اشتہار دیدیا کہ یہ مرزا صاحب کے نہ ماننے کی وجہ سے ماد ... آیا۔ نہ اس پر کوئی شرعی حجت قائم کی جاتی ہے اور نہ کسی آیت قرآنی سے استنباط کیا جاتا ہے۔ ...

کی بستیاں ویران ہوگئیں اور ایک خلق کثیر نذر اجل ہوگئی یہ زلزلہ یہاں سے انطاکیہ اور موصل پہونچا۔ موصل میں پچاس ہزار سے زائد آبادی کا خاتمہ ہوگیا۔
(۹) ۲۴۳ھ جرجان، رے، خراسان، نیشاپور، اصفہان، طبرستان وغیرہ میں ایک اور زلزلہ آیا جس سے بڑے بڑے پہاڑ زمین بوس ہوگئے اور زمین میں ایسے شگاف پڑے کہ پچاس پچاس علم تک گہرائیوں کی نوبت پہونچ گئی۔
(۱۰) ۲۸۰ھ بزمانہ معتضد ایک زلزلہ آیا اور شہر میں عمارتیں ہی مسمار ہوئیں ...

[illegible]

شاہ ایران کا سفر انگورہ

رضا شاہ پہلوی آئندہ ماہ کے آخر میں شمالی سرحدوں کو عبور کرتے ہوئے ترکی تشریف لیجائیں گے۔ پہلے آپ عراق تشریف لائیں گے اور وہاں موجودہ شاہ عراق کی مہمانی میں چند روز گزاریں گے اس کے بعد حلب، بیروت وغیرہ مقامات سے گزرکر اپنے خواص کے ہمراہ انگورہ کے لئے روانہ ہوجائیں گے۔ جہاں آپ غازی مصطفےٰ کمال پاشا سے خصوصی ملاقات کریں گے۔

ترکی میں تعلیمی جدوجہد کی نئی شان

ترکی حکومت نے ایک جدید قانون کے ذریعہ ابتدائی اور ثانوی تعلیم کی مدت میں ۶ سال کے بجائے ۱۲ سال کی توسیع کردی ہے اور طلباء کیلئے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ مدارس میں داخل ہونے سے پہلے کسی اجنبی زبان کو حاصل کرلیں۔

مصر کے طلباء کا محیر العقول کارنامہ

مصری طلباء نے سیاسی اور اقتصادی سرگرمیوں کے بعد زمانہ تعطیل میں کسانوں کو تعلیم دینی شروع کی جس کا نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ صرف دو ماہ میں جاہلوں ...

انڈیا بھر میں انقلاب پیدا کرنیوالی کمپنی
گاڈلی کمپنی کا کٹ پیس انڈیا بھر میں بہترین و ارزان ترین ثابت ہوگا

گاڈلی سیکنڈ بنڈل ... 50 پونڈ 75/- ... 25 پونڈ 38/-
خاص رعایت ...
منیجر دی گاڈلی کمپنی کراچی

رحیم کمپنی کی اعلیٰ ربڑ کی مہریں
رحیم کمپنی کارخانہ ربڑ اسٹامپس، افضل گنج ... آگرہ

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

نمائندہ جمعیۃ علماء ہند کا دردناک پیغام!
بہار کی امداد کیلئے ہمہ تن مصروف ہوجاؤ

حضرت مولانا محمد عظمت اللہ صاحب نائب مفتی و نمائندہ جمعیۃ علماء ہند دہلی جو ۲۶ر جنوری سے صوبہ بہار کے مصیبت زدہ علاقوں میں دورہ کر رہے تھے۔ آج پھلواری شریف تشریف لائے ہیں اور امارت شرعیہ کے دفتر میں مقیم ہیں۔ موصوف نے ذیل کا پیغام قوم کے نام شائع کرنے کے لئے اخبارات کو دیا ہے۔

صوبہ بہار کے مصیبت زدہ علاقوں کا دورہ کرکے آج پھلواری پہنچ گیا ہوں۔ بہار کا مشرقی حصہ بالکل برباد ہوگیا ہے عمارتیں مسمار ہوگئیں ہیں۔ ہزاروں انسان مکانوں میں دب کر مر گئے اور جو باقی ہیں وہ بے سروسامانی کی حالت میں میدانوں میں زندگی کے دن پورے کر رہے ہیں جن کے پاس کھانے اور پینے کا کوئی سامان نہیں ہے ہر طرف یتیموں اور بیواؤں کا مجمع ہے جن کو شب و روز رونے اور بلبلانے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں، حقیقت یہ ہے کہ ان کی مصیبت کا اندازہ صحیح معنی میں اخبار کے ذریعہ نہیں ہوسکتا۔ امارت شرعیہ نے ان کی مصیبت دور کرنے کے لئے تعمیری کام شروع کردیا ہے۔ اکابرین قوم برابر اپیلیں کر رہے ہیں، مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ قوم میں نمایاں جذبہ ابتک نہیں پیدا ہوا، موقع کی ضرورت اور اہمیت کا تقاضا تو یہ ہے کہ لوگ اپنی جائز ضرورتوں کو چھوڑ کر اس طرف متوجہ ہوجائیں اور جو صورت بھی مدد کی ہوسکے، اس میں دیر نہ کریں ورنہ خطرہ ہے کہ جو بچ گئے ہیں وہ بھی اس پریشانی میں جان دیدیں گے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہمدرد اور صاحب خیر حضرات بہت جلد اپنی مخصوص امداد امارت شرعیہ پھلواری شریف کے ذریعہ ان مصیبت زدوں تک پہنچانے کی کوشش کریں گے۔

دہلی میں جعلی سکہ سازی کے ایک زبردست کارخانہ کا انکشاف
ہزاروں میل پر افغانستان اور ایران کو دھوکہ
دو ہزار جعلی سکے اور سامان برآمد ہوا

دہلی ۱۱ر فروری۔ دہلی کی خفیہ پولیس نے جعلی سکے بنانے کی ایک ایسی عظیم سازش کا انکشاف کیا ہے کہ اس کی نظیر ملنی ذرا مشکل ہے اس سازش کی اہمیت یوں اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ اس کا تعلق صرف ہندوستان ہی سے نہیں بلکہ افغانستان اور ایران سے بھی بتایا جاتا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ کچھ عرصہ سے افغانستان اور ایران کی حکومتیں اس بات کی شاکی تھیں کہ ان کے ملک کے سکے ہندوستان میں ڈھالے اور بنائے جاتے ہیں اور یہاں سے افغانستان و ایران میں درآمد کئے جاتے ہیں۔ اس طرح اصلی مجرموں کا سراغ لگنا مشکل تھا یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان دونوں حکومتوں کو شبہ تھا کہ ایسے قلب سازوں کا گروہ دہلی میں رہتا ہے۔

دہلی کی خفیہ پولیس ان اطلاعات کی بنا پر مجرمین کا سراغ لگانے میں نہایت تندہی سے مصروف تھی۔ چنانچہ آج سید علی شاہ انسپکٹر سی۔ آئی۔ ڈی نے قاضی حوض کی پولیس کے ساتھ اجمیری دروازہ کے قریب نبی کریم والے کی گلی میں ایک مکان پر چھاپہ مارا۔ اور تلاشی لی۔

تلاشی کے دوران میں پولیس نے دو ہزار سے زائد جعلی سکے برآمد کئے۔ ۹ روپے ایسے ملے جن پر ابھی تک مہر نہیں لگی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اب تک کئی لاکھ جعلی روپیہ تیار کرکے مذکورہ ممالک روانہ کیا جاچکا ہے۔ ابھی تک اس سلسلہ میں پولیس نے صرف ایک شخص مسمی "سندھی" کو گرفتار کیا ہے لیکن مزید گرفتاریوں کی توقع ہے۔ پولیس نے مکان کی تلاشی کے دوران میں قلب سازی کا بھی سامان برآمد کیا ہے۔

صوبہ دہلی کے مالیہ میں تخفیف
چیف کمشنر دہلی کا فیصلہ

دہلی ۹ر فروری۔ صوبہ دہلی کے مزارعین کو شدت باراں اور دریا کی طغیانی سے جو نقصان پہنچا تھا اس کے پیش نظر چیف کمشنر نے تخفیف مالیہ اراضی کے لئے ایک حکم صادر کیا ہے۔ جن علاقوں میں نہر جمن سے آبپاشی ہوتی ہے وہاں آبیانہ میں تخفیف کی جائے گی ربیع فصل خریف کے واجب الوصول مالیہ کی مقدار ۲۵،۵۱۵،۲۷ تھی اس میں ۱۴۱۶۰،۱۴ روپیہ تخفیف کردئے گئے ہیں اور ۵۰۳ روپیہ کی وصولی ملتوی کردی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ۳۰۶۷،۵ روپیہ کی رقم جس کی وصولی ملتوی کی گئی تھی تخفیف کردی ہے۔ آبیانہ میں جو تخفیف ہوگی اس کے اعداد و شمار ہنوز مرتب نہیں ہوئے ہیں۔

حادثۂ ارتحال!

نہایت رنج و اندوہ کے ساتھ یہ خبر شائع کی جاتی ہے کہ شیخ محمد صدیق صاحب میونسپل کمشنر دہلی جمعہ کی شب میں بعارضہ تپ محرقہ انتقال فرماگئے۔

اناللہ وانا الیہ راجعون۔

شیخ صاحب مرحوم نہایت مخلص اور پرجوش قومی کارکن تھے دہلی میونسپلٹی میں جس دیانتداری اور ہمت سے آپنے کام کیا اس کا اعتراف سرہند مسلمان کو ہے۔ مرحوم نے کبھی سرکاری اقتدار کے آگے اپنا سر نہیں جھکایا ...

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان بہار
معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

مولانا عثمان صاحب ناظم بیت المال امارت شرعیہ پھلواری شریف کے نام پانچسو روپیہ کا بیمہ بھیجنے کے بعد جو روپیہ مصیبت زدگان بہار کے لئے جمعیۃ علماء ہند کی معرفت وصول ہوا اس کی فہرست درج ذیل ہے:-

متفرق چندہ از جلسہ جامع مسجد دہلی ۲ر فروری بتقریب یوم الدعاء	[illegible]
فروخت گھی وغیرہ معرفت حضرت ناظم صاحب	۸/
اہلیہ صاحبہ مولوی ابراہیم صاحب گلی سیدانی دہلی	۶/
اہلیہ صاحبہ حضرت مفتی صاحب	۵۰/
سلمیٰ خاتون بنت حضرت مفتی صاحب	للعہ
مولوی حفیظ الرحمن صاحب بن حضرت مفتی صاحب	۶/
خلیل الرحمن صاحب بن حضرت مفتی صاحب	۶/
کنیز فاطمہ خاتون بنت " " "	۶/
زبیدہ خاتون " " "	۶/
بابو کفایت اللہ صاحب ملازم ریلوے جبر تیور	[illegible]
[illegible] معرفت حضرت مفتی صاحب	[illegible]
مسلمانان لائل پور معرفت مولوی محمد یونس صاحب خطیب جامع مسجد لائل پور بتوسط حضرت مفتی صاحب	[illegible]
یک مسلمان معرفت حضرت مفتی صاحب	[illegible]

زلزلہ زدہ علاقوں کی دردناک حالت
قاضی امارت شرعیہ بہار کا اعلان

سر آغاخاں کی "سعی اتحاد"
فرقہ وارانہ حل کو منظور کرنے کا پروپیگنڈہ

زلزلہ سے ضلع مظفرپور میں ہزار اموات
مونگھیر میں نعشیں نکالی گئیں

تحفظ اوقاف کے سلسلہ میں ایک جلسہ

مساجد میں سیاسی تقریروں کی ممانعت
ریاست کشمیر کے تازہ احکام

دہلی میں ہوائی جہازوں کا مظاہرہ

سرینگر میں مارشل لا نافذ کردیا جائیگا

مونگھیر میں پنڈت جواہر لال نہرو

مولانا عبدالحلیم صدیقی رہا کردیئے گئے

سکندر حیات خاں پھر گورنری کے عہدہ پر

اسپین میں ۱۵ اشتراکی گرفتار

آل انڈیا کانفرنس سے سر آغاخاں کی علیحدگی

ضلع مونگھیر میں بہار ریلیف کمیٹی کا قیام

مشرقی سرحد پر روسی افواج کا اجتماع

یونین جیک کی سلامی پر مجبور نہیں کیا گیا
بنگال کونسل میں جواب

دہلی میں زلزلہ کا جھٹکا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم سہ شنبہ ۲۸ر شوال المکرم ۱۳۵۲ھ

صوبۂ متحدہ کا وقف بل
(۲)

جہاں تک کہ نفس قانون سازی کا تعلق ہے ہم گزشتہ اشاعت میں اپنا خیال ظاہر کرچکے ہیں اور یہ بتا چکے ہیں کہ موجودہ حالات میں ہم مجالس مقننہ سے ایسے قوانین منظور کرنے کے خلاف نہیں ہیں جو شریعت اسلامیہ کے مطابق ہوں اور جن کا منشاء و مقصد یہ ہے کہ مسلمان اپنے مخصوص مذہبی معاملات میں اسلامی قانون ... اصول کے برعکس ہے اگر خدانخواستہ یہ مسودۂ قانون منظور ہوگیا تو اس سے اسلامی اوقاف کی اصلاح خواہ ہو یا نہ ہو مگر یہ ضرور ہے کہ بہت سے اوقاف پر حکومت کا بالواسطہ یا بلاواسطہ قبضہ ہوجائے گا اور سرکار پرست اصحاب اور سرکاری عہدہ داروں کے ذریعہ حکومت اپنا اقتدار لاکھوں روپیہ کے اوقاف ...

... وہ کوئی ایسا اقدام نہیں جس سے بجائے اصلاح کے اور فساد کا اندیشہ پیدا ہوجائے۔ مذہبی معاملات کے متعلق جو قوانین بنائے جائیں وہ اسی قماش کے نہ ہوں جیسے کہ دوسرے قوانین بنائے جاتے ہیں اور جن کی تنفیذ کے لئے تمام اختیارات شروع سے آخر تک حکومت کے سرکاری عہدہ داروں کو حاصل ہوتے ہیں یہ قوانین ضرور بنوائے جائیں مگر وہ قوانین حکومت کے ہاتھ میں عملی مداخلت کا آلہ نہ بن جائیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ حافظ صاحب کا مسودۂ قانون بالکل ...

(۴) کوئی شخص جو ان طبقوں میں شامل نہ ہو جن کا دفعہ (۱) میں ذکر کیا گیا ہے ضلع کی وقف کمیٹی کا ممبر نہیں ہوسکتا۔

(باقی آئندہ)

وائسرائے کا زلزلہ فنڈ

حکومت کا یہ اعلان کہ مصیبت زدگان بہار کے لئے جو امدادی رقوم وائسرائے کے زلزلہ فنڈ میں شمولیت کی غرض سے ادا کی جائیں گی ان کے انکم ٹیکس میں خاص رعایت کرے گا بے انتہا قابل اعتراض ہے اگر حکومت کو واقعی مصیبت زدگان زلزلہ کے ساتھ ہمدردی ہے اور وہ اس ہمدردی کی بنا پر انکم ٹیکس میں رعایت کررہی ہے تو ہم سمجھ نہیں سکتے کہ یہ تخصیص کیوں کی ہے کہ جو رقوم وائسرائے کے فنڈ میں جائیں گی ان پر تو ٹیکس کم لیا جائے گا اور جو امداد دوسری جماعتوں کو اسی مقصد اور اسی غرض کے لئے بھیجی جائے اس پر کوئی رعایت نہیں ہوگی۔ ایک ایسے کام میں جو خالصۃً بنی نوع انسان کی ہمدردی سے تعلق رکھتا ہے اور جس کی تہ میں کوئی سیاسی و جماعتی اغراض نہیں ہیں اس قسم کا امتیاز قائم کرنا ہندوستان کی حکومت ہی سے ممکن ہوسکتا ہے دنیا کی کوئی حکومت شاید اتنی گری ہوئی نہیں ہوگی کہ ایسے مواقع پر بھی قومی اداروں اور سرکاری نظام کے درمیان امتیاز روا رکھے ...

دہلی کے میونسپل انتخابات

حضرت مولانا عبدالحلیم صدیقی رہا ہوگئے

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:-

(۱) امام نے فرض نماز عشاء کی شروع کی اور تین رکعت میں سہواً بیٹھ گیا اس خیال سے کہ چار رکعت پوری ہوگئیں لیکن اس کو فوراً یقین ہوگیا کہ چار نہیں بلکہ تین ہوئی ہیں اس نے التحیات کو پورا کرکے سجدہ سہو کیا اور یاد پڑتی کھڑا نہیں ہوا بلکہ اسی تین رکعت پر سجدہ سہو کرکے سلام پھیر دیا تو ایسی حالت میں نماز ہوگی کہ نہیں؟

(۲) اگر کسی نے تنہائی میں نماز دہرائی تو اچھا ہوا کہ نہیں؟

(۳) امام جائے نماز پر موجود ہے اور مؤذن ... نے تکبیر شروع کرکے ختم کردیا امام نے کہا پھر تکبیر کہو تو دوبارہ ضرورت تھی یا زیادہ ہوئی؟

الجواب

(۱) اگر تین رکعتوں کا ظن غالب حاصل ہوچکا تھا تو نماز نہیں ہوئی سجدہ سہو ایک مستقل رکعت کی کمی کو پورا نہیں کرسکتا۔

(۲) جس نے تنہائی میں ادا کرلی اس نے اپنا فرض ادا کیا جن لوگوں نے ادا نہیں کی ان کے ذمے عشاء کے فرض باقی رہ گئے۔

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

ضروری گزارش

شذرات

سر آغاخاں کی "سعی اتحاد"

قریباً ایک ہفتہ سے سر آغاخاں دہلی آئے ہوئے ہیں اور معلوم ہوا ہے کہ وہ اس عرصہ میں متعدد حضرات سے سیاسی مقاصد کے پیش نظر ملاقاتیں بھی کرچکے ہیں مگر ابھی تک کوئی اطلاع ایسی نہیں ہے جس سے یہ پایا جائے کہ سر آغاخاں کو مسلمانوں کی مختلف الخیال جماعتوں کو یکجا کرنا ... مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کے اندرونی مناقشات کو دور کرنے میں کوئی کامیابی حاصل ہوئی ہے ... ہندستانی آدمیوں کے جو آج سے پہلے بھی ان کے ایجنٹ تھے اور جنھیں اپنی زندگی میں ... یہ نظر آتی ہے کہ وہ ان کے ساتھ چپکے رہیں اور کسی طبقہ کو سر آغاخاں متاثر نہیں کرسکے ... البتہ انہوں نے بعض ایسے حضرات سے سلسلہ جنبانی کی تھی جو مسلم کانفرنس کی رجعت پسندی اور سرکار پرستی کو دیکھکر اس سے علیحدہ ہوگئے ہیں۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ان حضرات نے بھی سر آغاخاں کو یہ جواب دیدیا کہ جب تک کسی صحیح اصول پر اتحاد کی عملی صورت پیدا نہ ہو چند خود غرض افراد کا اکٹھا کرنا بے کار ہے ...

بل تحفظ والیان ریاست کی مخالفت

اسمبلی میں سر عبدالرحیم کی پرزور تقریر

نئی دہلی ۸ فروری۔ آج چونکہ سوالات نہیں ہوئے اس لئے والیان ریاست کے تحفظ کے بل پر مزید بحث کی گئی۔

سردار ہرنس سنگھ نے والیان ریاست کے تحفظ کے متعلق بل پر اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے حکومت بالادست کے ان اختیارات کا تذکرہ کیا جو کہ اسے ریاستوں کے امور داخلہ اور خارجیہ میں مداخلت کے متعلق حاصل ہیں۔

سر عبدالرحیم نے فرمایا میں اس حیرت میں ہوں کہ والیان ریاست کے تحفظ کے معاملہ میں ہوم ممبر سر ہیری ہیگ نے رہنمائی کی ہے یا کہ یورپین گروپ نے۔

وہ سب ایک ہیں (ایک ممبر)

سر عبدالرحیم۔ یہ بالکل درست ہے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ یہ خیال کرنا غلطی ہے کہ ہم ریاستوں کو کمزور بنانا چاہتے ہیں یا والیان ریاست کے اختیارات چھیننا چاہتے ہیں یا ریاستوں کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ والیان ریاست ہی ہمارے بھائی ہیں۔ برطانوی ہند اور دیسی ریاستوں کے درمیان اس قدر نزدیکی تعلقات ہیں کہ جو واقعہ ایک جگہ ہوتا ہے اس کا اثر دوسری جگہ بھی پہنچ جاتا ہے۔ ایسی حالت میں عجب کہ مزید اختیارات کے لئے روزانہ مطالبہ کر رہے ہیں ہم والیان ریاست کو کوئی نقصان پہنچانا نہیں چاہتے لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ریاستوں کے نظم و نسق میں تبدیلی نہ کی جائے۔ ۔۔۔ ریاستوں میں مطلق العنانی شخصی حکومت کے سوا اور کچھ نہیں ہے خواہ ہوم ممبر کچھ ہی کہیں۔ ۔۔۔ آثار قدیمہ کی اشیاء کی مانند محفوظ رکھنے والی چیزیں نہیں ہیں ہم ریاستوں کے طرز حکومت میں تبدیلی نہیں چاہتے لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ پبلک کو ہر قسم کے نظم و نسق پر آزادانہ طور پر اپنی رائے ظاہر کرنے کا موقعہ دیا جائے۔

وائسرائے فنڈ کیلئے سنی آرڈروں پر رعایت

اسمبلی میں حکومت سے سوالات

نئی دہلی ۸ فروری۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ وائسرائے کے ارتھ کویک ریلیف فنڈ میں جو رقوم روانہ کی جائیں گی ان پر کوئی منی آرڈر کمیشن وصول نہیں کیا جائے گا۔ ۔۔۔

نواب صاحب رامپور کا سفر یورپ

ریاست کے نظم و نسق کیلئے انتظامیہ کونسل کا اعلان

رامپور ۹ فروری۔ ریاست رامپور کے سرکاری گزٹ کی غیر معمولی اشاعت کے ذریعہ اعلان کیا گیا ہے کہ نواب رامپور عارضی طور پر اپنی صحت کے معالجہ کے لئے یورپ تشریف لے جا رہے ہیں۔ ان کی عدم موجودگی میں ریاست کے نظم و نسق کے لئے ایک انتظامیہ کونسل مقرر کر دی گئی ہے۔ خان بہادر مسعود الحسن اس کونسل کے پریذیڈنٹ، خان بہادر ابو محمد پی۔ سی۔ ایس۔ وائس پریذیڈنٹ اور مندرجہ ذیل اصحاب ممبر مقرر کئے گئے ہیں کرنل صاحبزادہ سید حسن رضا خاں، ہز ہائنس منسٹر کرنل برین برج، وزیر فوج، جسٹس مظفر علی خاں، چیف جسٹس اور جسٹس رگھونندن کشور۔

کونسل کو وہ تمام اختیارات حاصل ہوں گے جو کہ اب تک نواب رامپور کو حاصل رہے ہیں۔ وسیع پالیسی کے معاملات نیز ایسے معاملات کے متعلق جن کے بارے میں شاہی فرمان جاری کرنے کی ضرورت ہوگی۔ صدر کونسل نواب صاحب کی ہدایات حاصل کریں گے۔

پولیس کی گولیوں سے تین مسلمان شہید ہوگئے

کشمیر میں خون مسلم کی ارزانی

سرینگر ۹ فروری۔ بیج بہارا میں ایک مجمع پر جو کہتے ہیں کہ قابو سے باہر تھا، پولیس نے فیر کئے جس میں تین آدمی فوراً ہلاک ہوگئے۔

باوجودیکہ دربار کی طرف سے یہ حکم دیا جا چکا تھا کہ ہر قسم کے جلسے جلوس اور مظاہرے بند کئے جائیں مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت نے اس کی خلاف ورزی کی اور جمع ہوئے ان پر یہی الزام عائد کیا جاتا ہے کہ انہوں نے ہنگامہ۔۔۔ کیا پولیس کی ایک چھوٹی سی جماعت امن قائم کرنے کے لئے اس جگہ پہنچی لیکن مجمع نے بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس کی کوئی پرواہ نہ کی اور اس پر خشت باری کی۔

کہتے ہیں کہ اس کے بعد صورت حال بہت ہی نازک ہوگئی تھی کہ فوراً فوج کی امداد طلب کی گئی جس وقت فوج آئی تو مجمع نے اس کا خیر مقدم سنگباری سے کیا مگر سپہ سالار فوج نے نہایت ہی اطمینان کے ساتھ مجمع سے منتشر ہو جانے کے لئے کہا۔

اس حکم کو کسی نے نہیں سنا اور مجمع اپنی حالت پر قائم رہا جس کے بعد فیر کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس کے بعد جب مجمع نے تین آدمیوں کو گرتے دیکھا تو وہاں سے ہٹنے اور مظاہرہ کرنے والے منتشر ہوئے۔ اس کے بعد امن قائم ہوگیا۔

یہ ہے بیان جو حکومت کشمیر نے اپنے ایک کمیونک کے ذریعہ شائع کیا ہے ۔۔۔

ہمارے گناہ عام انسانوں کو تباہ نہیں کرتے

گاندھی جی کے دلائل کا ڈاکٹر ٹیگور کی طرف سے جواب

شانتی نکیتن ۷ فروری۔ ڈاکٹر ٹیگور نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے:۔

مجھے یہ معلوم کر کے سخت حیرانی افسوس ہوا کہ گاندھی جی ان لوگوں کو جو اچھوتوں کے متعلق اپنے ایک نظریے رکھتے ہیں اور جن کے سبب بہار پر خدا کا قہر نازل ہوا ہے سخت ملامت کر رہے ہیں۔ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہندوستان کی کثیر آبادی اس قسم کی غیر فطری اور مادی آراء سے اڑے رہے ہیں۔ جب تک ہم قدرت کے اصولوں کو ۔۔۔ یقین کریں تو اس قسم کے دلائل پر اعتماد نہیں کر سکتے خدائے رحیم کی ذات سے یہ بعید ہے کہ وہ اپنے بندوں پر مصائب کی اس قدر بارش کرے۔ انسانی فطرت اخلاقی طور پر خدا کے نزدیک زیادہ وسیع ہے جو نیک اعمال کی تلقین کرتی ہے ہم خیال میں بھی نہیں لا سکتے کہ انسانوں میں کوئی مہذب حکمران اچھوتوں کے بچوں اور عورتوں پر ظلم کر سکتا ہو۔ ۔۔۔ انسانی تاریخ کا کوئی ایسا باب پیش نہیں کر سکتے جو تاریک پہلو سے ۔۔۔ امر ہے کہ گاندھی جی کے دلائل ۔۔۔ ہمارے گناہ اور جرم خواہ کس قدر ہی شدید کیوں نہ ہوں اتنی طاقت نہیں رکھتے کہ وہ خلقت کو مصائب و نوائب کی خوفناک بھٹی میں جھونک دے۔

حجاج پر لاٹھیاں چلانے کا مقدمہ

ڈاکٹر کی شہادت۔ مجسٹریٹ کا فیصلہ

آج عدالت میں ساڑھے ۔۔۔ حجاج پر لاٹھیاں چلانے ۔۔۔ مقدمہ کی جو سماعت ہوئی۔ مولانا اسمٰعیل صاحب غزنوی کی طرف سے عدالت میں ڈاکٹر الفانسو پیش ہوئے جنہوں نے عدالت میں بیان کیا کہ مولانا اسمٰعیل صاحب غزنوی میرے زیر علاج ہیں میں نے ان کو مشورہ دیا تھا کہ وہ فوراً بمبئی چھوڑ دیں مگر وہ نہیں جا سکے عدالت کے دریافت کرنے پر ڈاکٹر صاحب نے مزید کہا کہ کم سے کم ان کو چھ ہفتوں کے لئے چلا جانا ضروری ہے ۔۔۔ میں ان کا آپریشن ہوگا۔ ایسی صورت میں چھ ماہ تک بھی ان کا عدالت میں حاضر ہونا مشکل ہوگا ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ میں ۔۔۔ ہوں میں جانتا ہوں کہ وہ نہایت ہی خطرناک بیمار ہیں۔ سرکاری ایڈووکیٹ مسٹر بلی نے سخت مخالفت کی اور کہا کہ مقدمہ کی تاخیر سے حکومت کا نقصان ہو رہا ہے۔ اس لئے مقدمہ ملتوی نہ کیا جائے عدالت نے فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب سے دریافت کر دو۔ ان کی اس طبی رائے کے بعد میں ملزم کو کس طرح حاضری کے لئے مجبور کر سکتا ہوں اس لئے مقدمہ ملزم کے لئے ملتوی ہوگیا۔

تعجب ہے کہ حکومت نے اپنے انتقامی جذبہ کے ماتحت مریض کو علاج کی مہلت دینے کی بھی مخالفت کی اور مولانا غزنوی صاحب کو اس جائز رعایت سے بھی محروم کرنا چاہا۔ حکومت کی تسلی کیلئے شاید یہ کافی نہیں کہ وہ چھ ماہ سے بمبئی میں پڑے ہوئے ہیں۔ چونکہ دوسرے مقدمہ کی تاریخ ۱۳ فروری ۱۹۳۲ء ہے اس لئے مولانا اسمٰعیل صاحب غزنوی بمبئی سے باہر نہیں جا سکے۔

شیخ اعظم کا سفر حج

حضرت امام الملۃ شیخ اعظم مولانا العلامۃ الشاہ محمد اسلم صاحب قبلہ مدظلہ العالی سجادہ نشین فرنگی محل بارادہ حج حرمین محترمین تشریف لے جانے والے ہیں معیت میں حضرت مولانا مدظلہ کے بڑے صاحبزادے جناب مولانا ابو العلیم محمد کامل صاحب اور نیز ۔۔۔ ہم مریدین و معتقدین ہیں۔ انشاء اللہ العزیز ۱۷ فروری کو حضرت شیخ اعظم معہ اپنے صاحبزادے اور خدام کے بمبئی روانہ ہو جاویں گے اور ۲۲ فروری والے جہاز پر جدہ روانہ ہو جاویں گے۔

بہار کے امدادی فنڈوں کا سرمایہ

آئندہ مجلس اقوام معلوب ہو جائیگی

اطالوی ڈکٹیٹر کی صاف گوئی

بہار کے یتیم بچوں کی پرورش کا سوال

دہلی کے ایک اور مسلمان کی سبقت الی الخیر

ممبر بنگال ایگزیکٹو کونسل کی وفات

ور آمدہ نمک پر محصول قائم رہیگا

بنگال میں ایک ہفتہ کے اندر ڈاکہ

تین فوجی سپاہی جل کر خاک!

مقدمہ سازش کا ایک سابقہ اسیر دوبارہ گرفتار

کانگریس پارٹی اور دہلی میونسپلٹی کا انتخاب

کابل کے برطانوی سفارتخانہ میں آگ لگ گئی

جوالا مکھی پہاڑ کے پھٹنے کا اندیشہ

چالیس گاؤں کے تعزیری جرمانہ کی وصولی

مصر میں آٹھ سو مکانات نذر آتش

ایران میں بھی زلزلہ کا جھٹکا

کانگریسی جھنڈا لہرانا خلاف قانون ہے

شکایات کا ازالہ ہونے تک ہم بیمار پڑے رہیں گے

پرشین آئل کمپنی کے محاسب کو سزا

مہاراجہ دربھنگہ کو ۵ کروڑ روپیہ کا نقصان

پانچ آدمی اور چار بیل جل کر خاک

ہندوستان میں گریجویٹوں کی بیداوار کم کیجائے

مشرق بعید کی سرحد پر ہولناک جنگ کا خطرہ!

جاپان کی پیش قدمیوں کے خلاف روس کا احتجاج

روسی وزیر جنگ کا اہم اعلان

ماسکو ۸ فروری۔ سائنس اکیڈمی کی کانگریس میں مشرق بعید میں سوویٹ مقبوضات کے تحفظ کے مسئلہ پر بحث کے دوران میں روسی وزیر جنگ کیشر وشلاف نے ایک اہم تقریر کی انہوں نے کہا کہ مشرق بعید میں اپنے مقبوضات کی ایک ایک انچ کی ہم بہرحال حفاظت کریں گے اس سے کسی طرح غافل نہیں رہ سکتے۔ انہوں نے اسی سلسلہ میں جاپان پر سخت اعتراض کیا اور کہا کہ یہ اب بالکل ظاہر ہے کہ جاپان غالباً موجودہ کشمکش سے نکلنے کے لئے سب سے پہلا ایک ہوگا جو جنگ کو ترجیح دیگا۔ دنیا میں اس وقت جاپان ہی اسلحہ جنگ اور سامان حرب کی خریداری کا سب سے بڑا گاہک ہے اور اپنے ملک کو تیار کرنے کی غرض سے نہایت ہی وسیع پیمانہ پر ۔۔۔ کام کر رہا ہے یقیناً یہ سخت تعجب انگیز ہوتا اگر ہم ان حرکتوں کی طرف توجہ نہ کرتے سوویٹ روس کے لئے لازم تھا کہ وہ اپنی حفاظت کرے۔

مشرقی چینی ریلوے کا ذکر کر کے انہوں نے کہا کہ منچوریا میں جاپانی افواج جاپانی تحفظ کے نام سے ضرورت سے زیادہ آگے بڑھتی جا رہی ہیں اور ان کی کارروائیاں انصاف سے تجاوز کر چکی ہیں روس بھی ان کے مقابلہ میں اپنی سرحد کو درست کرنے کے لئے مجبور تھا۔

مشرق بعید میں ہم نے یقیناً اپنی افواج کو کسی قدر زیادہ کر دیا ہے اور تلعہ بندی کے متعلق بھی کارروائیاں کی ہیں اور اہم مقامات پر سرحد میں بند باندھے ہیں تا کہ دشمن آسانی کے ساتھ آگے نہ بڑھ سکے۔

جاپانی وزیر اعظم کے مقدمہ قتل کا فیصلہ

ٹوکیو ۷ فروری ۱۹۳۲ء میں جاپان کے وزیر اعظم مسٹر انوکی کو قتل کرنے کی سازش کے سلسلہ میں جن ۔۔۔ ملزمان کے خلاف مقدمہ چل رہا تھا اس کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے ۔۔۔ اور انہیں عمر قید سے ۔۔۔ سال تک مختلف المیعاد سزائیں دی گئی ہیں۔ ملٹری سپاہیوں کو ۔۔۔ سال قید کی سزا دی گئی ہے ۔۔۔

ہندوستانی ریلوں میں عام ہڑتال کی تجویز

ناگپور ۸ فروری۔ جی۔ آئی۔ پی ریلوے کے کاریگروں کا ایک کثیر الاجتماع جلسہ اجنی میں زیر صدارت مسٹر من لال وائس پریذیڈنٹ مقامی برانچ جی۔ آئی۔ پی ریلوے ورکرز یونین کی صدارت میں جی۔ آئی۔ پی ریلوے میں ۱۹۳۲ء کی ہڑتال کی ۔۔۔ منانے کے لئے ایک جلسہ منعقد ہوا۔

بہار کے مصیبت زدوں کے متعلق ادارہ شرعیہ کی اہم کارروائی

ہمبلی میں سرکاری دفاتر کا مسئلہ

امرتسر میں پنڈوڈ کا نیں جلکر خاک

ہندوستانی صنعت پارچہ بافی کا اصل نقص

چوروں نے ایک تنکا بھی نہیں چھوڑا

صدر مجلس احرار اسلام کا اہم بیان

مصیبت زدگان بہار اور شہدائے کشمیر

مجلس عاملہ کا اہم اور فوری اجلاس

متحدہ مسلم ریلیف کمیٹی کا شاندار کام

رضاکاروں کی بھرتی اور سرمایہ کی تقسیم

سیالکوٹ میں ۵ رضاکار گرفتار

سیالکوٹ ۹ فروری۔ کشمیر سے تازہ ترین خبر موصول ہوئی ہے ۔۔۔ صورت حالات بہت ابتر ہوگئی ہے ۔۔۔ کانگرس کے ۵ والنٹیر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

صدر	مولوی خلیل اللہ صاحب
سیکرٹری	منت اللہ رحمانی
جوائنٹ سیکرٹری	مولانا عبدالسلام صاحب ندوی
	مولوی سمیع اللہ صاحب بی۔ اے ایل ایل بی

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی

خادم الاطباء حکیم صلاح الدین ۔۔۔ طبیہ کالج دہلی

صبح کے ناشتہ کے ساتھ ہی طاقت بھر لو

انسانی زندگی آجکل عجیب ہی ہوتی ہے۔ کثرت کار، تفکرات اور زیادتیوں کی وجہ سے اصلی مردانگی ڈھونڈھے سے بھی نظر نہیں آتی ہے۔ ضرورت ہے کہ ان کمزوریوں کا ساتھ ساتھ علاج بھی ہوتا جاوے۔ ورنہ جلدی بڑھاپا آ دباتا ہے۔

آپ سردیوں میں اپنے صبح کے ناشتہ کے ساتھ مندرجہ ذیل اکسیر تیار کردہ پنڈت ٹھاکر دت شرما وید جی امرت دھارا کی ایک گولی کھا لیا کریں۔ تو یقیناً بہت ہی فائدہ اٹھاویں گے۔

اکسیر۔ سستی۔ کمزوری ہر قسم کی دور کر کے پھرتی و چستی لاتی ہے۔ بوڑھے کو جوانی کا لطف دکھاتی ہے۔ جوانوں کے اندر نئی طاقت اور ہوشیاری بھر دیتی ہے۔ امراض مخصوص مردان کی یہ عام دوائی ہے۔ جریان۔ سرعت و کثرت احتلام کو مفید پڑتی ہے۔ صبح کے ناشتہ کے وقت چاء یا دودھ کے ساتھ جس کے آپ عادی ہیں۔ اسکو کھا لیا کریں۔ اور پھر اس کے اثر کو آپ ملاحظہ فرماویں۔ زیادہ ضرورت ہو تو ایک گولی تیسرے پہر یا رات کو بھی کھایا کریں۔ قیمت ۱۶ گولی چار روپے ۳۲ گولی دو روپے۔ نمونہ ۸ گولی ۱ روپیہ۔

طلاء۔ یہ بیرونی استعمال کے واسطے ہے۔ جب نسوں اور پٹھوں میں نقص واقع ہو گیا ہو تو اس طلاء کی بیرونی طور پر مالش کرنی چاہیئے۔ قیمت فی شیشی پانچ روپیہ۔ نمونہ ۱ روپیہ۔

مفصل حالات جاننے کیلئے رسالہ امراض مخصوص مردان مفت منگوالیں!

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا ۔۔۔ لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سڑک۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی - یوم جمعہ یکم ذیقعدہ ۱۳۵۲ ہجری مطابق ۱۶ر فروری ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۲

زلزلہ

برپا ہے یوں تو ہند میں طوفان زلزلہ
لیکن بہار میں ہے نئی شان زلزلہ

واقع ہوئی قیامت صغریٰ بہار میں
ارض بہار بن گئی میدان زلزلہ

خوف خدا سے لرزہ براندام ہے زمیں
سکان ارض آج ہیں سکان زلزلہ

پانی کنوؤں کا خشک ہے، لاشوں کا ڈھیر ہے
صحرائے کربلا ہے نیستان زلزلہ

زندوں کو ہے طعام نہ مردوں کو ہے کفن
اس حال میں ہیں جملہ اسیران زلزلہ

دربھنگہ و منگیر کی رنگیں ہوئی زمین
لکھا گیا تھا خون سے فرمان زلزلہ

گلیوں میں ہیں منگیر کی لاشیں پڑی ہوئیں
بے گور و بے کفن ہیں شہیدان زلزلہ

بیوہ ہوئی ہیں عورتیں بچے یتیم ہیں
تصویر درد و کرب ہے ہیدان زلزلہ

زخمی ہیں کچھ کہ جن کو میسر نہیں علاج
محتاج ہیں دوا کو سریضان زلزلہ

کپڑا ہے تن کو اور نہ رہنے کو گھر انہیں
پھرتے ہیں مارے مارے پریشان زلزلہ

نیپال کی ترائی میں گونجا پیام موت
داماں ہوئے ہیں کوہ کے داماں زلزلہ

سچ پوچھئے تو اپنے ہی اعمال ہیں خراب
پیدا کیا ہے ہم نے ہی سامان زلزلہ

تحقیق کر چکے ہیں بہت اہل فلسفہ
پائی مگر کسی نے نہ پایان زلزلہ

کس نے ہلا کے روک دیا پھر زمین کو
کوئی تو تھا ضرور نگہبان زلزلہ

زندہ جو رہ گئے ہیں بچا لیجئے انہیں
منظور ہے گر آپ کو درمان زلزلہ

مقصود ہے گر آپ کو امداد واقعی
اتنا تو دیجئے جو ہو شایان زلزلہ

سب کچھ تو ہو چکا مگر اتنا تو کہہ اسیرؔ
نکلا بھی یا نہیں ابھی ارمان زلزلہ

(اسیر دہلوی)

معاصرین کے افکار و آراء

مسلمانوں کی بقائے حیات کا مسئلہ

ہندوستان کا افلاس درحقیقت ایک ملکی مسئلہ ہے، اس لئے ہندوستان کی موجودہ اقتصادی حالت سے سب قومیں کم و بیش متاثر ہو رہی ہیں اور ملک تنزل کی حالت میں ہے، لیکن خصوصیت کے ساتھ مسلمانوں پر موجودہ کساد بازاری کا زیادہ اثر ہے، جس کے مختلف اسباب ہیں، مثلاً ہندوستان کی اندرونی تجارت پر برادران وطن کا قبضہ ہے، مسلمانوں کی معاشرت کا معیار نسبتہً بلند ہے اور کاروبار میں حصہ نہ ہونے کی وجہ سے ذرائع معاش محدود ہیں۔ گزشتہ ملی و قومی حکومت میں اُن کی معاش کا زیادہ تر دارو مدار حکومت کی خدمات پر تھا لیکن حکومت اور طرز حکومت بدل جانے کی وجہ سے حالات بھی بالکل بدل گئے اور مختلف اطراف سے جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں مسلمانوں کے لئے ایسے مشکلات پیدا کر گئے کہ وہ اپنے کو موجودہ حالات کے لئے موزوں نہ ثابت کر سکے، یا نہیں سمجھے گئے، اس لئے حکومت میں ان کو بار نہ مل سکا، لیکن مشکلات کا اسی پر خاتمہ نہیں ہوا بلکہ رفتہ رفتہ وہ زمین سے بھی بیدخل ہوئے اور ان کی جائدادیں سودی قرضہ میں دوسروں کے ہاتھ میں پہنچ گئیں، افلاس نے اُن میں جہالت اخلاقی کمزوریاں، جسمانی انحطاط اور اندرونی کشمکش پیدا کر دی۔ اس بنا پر وہ اپنی پہلی حیثیت و اہمیت قائم نہ رکھ سکے، اور ان کے خلاف جو پروپیگنڈا مدت سے جاری تھا اور ہے وہ کامیاب رہا۔ اور شاید مسلمانان ہندوستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے جبکہ ماحول سے متاثر ہو کر وہ خود بھی یہ سمجھنے لگے کہ ہم مفلس و کمزور ہیں اور ہم میں کی صلاحیت سے عاری مسلمانوں کی اپنی ذہنیت اور خیالات کی یہ تبدیلی ان کے لئے ہلاکت آفریں ہے اس لئے مسلمان لیڈروں کا فرض ہے کہ وہ اپنی قوم کی موجودہ ذہنیت و صحیح حالت کو پیش نظر رکھ کر اُن کی بقائے حیات کے لئے ایسی تدابیر اختیار کریں کہ موجودہ دور حکومت میں مسلمان جس قدر زیادہ سے زیادہ ترقی کر سکتے ہیں کم از کم اُس سے تو محروم نہ رہیں۔ (کانفرنس گزٹ)

شاخوں کو چھوڑ کر جڑ پر ضرب لگانے کی ضرورت

ایک بڑی مصیبت پیدا ہو گئی ہے اور جس کا احساس بڑے بڑے روشن خیال ہندوؤں کو ہے کہ اگر ورن آشرم کے عقیدہ کو خیرباد کہہ دیا جائے تو ہندو دھرم کی تمام عمارت ہی اثر اڑا دھم کرکے نیچے آ رہیگی۔ یہ ورن آشرم کا ہی ایک ایسا عقیدہ ہے جس سے ہندو پہچانا جا سکتا ہے ...

(ہلال)

حجاز میں تعمیری کام

اتحاد بین المسلمین

بائسکوپوں کی وبا

ضمیمہ

بہترین ربڑ کی مہریں

ملک کا واحد کارخانہ جہاں خاص یورپ سے منگوایا ہوا بیش قیمت اعلیٰ درجہ کا سرخ ربڑ ہندوستان میں پہلی مرتبہ استعمال کیا جاتا ہے۔ مہریں نہایت خوشخط اور بالکل یورپ کے طریقہ پر تیار کی جاتی ہیں۔ صرف ایک مرتبہ آزمائش فرمائیے۔ فہرست نمونجات مفت طلب کیجئے

رحیم کمپنی کارخانہ ربڑ اسٹامپس افضل گنج حیدرآباد دکن

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Regd. No. L 1793

The Al-Jamiat

Vol. XIX No. 11 | DELHI TUESDAY, FEBRUARY 13, 1934. | PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید معرّا

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

حمائل شریف

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Maulvi Mufti ... Kifayatullah ... P.O. Pandey ...

فہرست قوم امدادی مصیبت زدگان زلزلہ صوبہ بہار

از ۸ر شوال تا ۱۸ر شوال ۱۳۵۲ھ

وقف بل کی خامیوں پر اظہار خیال

مسلمانان بدایوں کا جلسہ

مولانا فراست حسین صاحب قادری اطلاع فرماتے ہیں کہ:-

مسلمانان بھاگلپور کی خوش نصیبی!

برباد شدہ مقامات میں مبلغ امارت شرعیہ کا دورہ

دربھنگہ کے آم و لیچیاں سارے زمانہ میں مشہور ہیں

دربھنگہ کے بہترین و مستند آم و لیچیوں کے قلم سے اپنے باغوں کی زینت بڑھائیے اور ان پھلوں کو حاصل کر کے باغبان قدرت کے شکرانے ادا کیجئے۔ بہتر مزید معتبر قلم اور پھلوں کے لئے یاد کیجئے۔

منیجر مدینہ نرسری دربھنگہ ڈاکخانہ لہریا سرائے

ضرورت ہے ایک معلمہ کی

موٹا و راچھ کے مدرسہ کیلئے جو قرآن مجید اور اردو پڑھا سکے اور دستکاری سینا پرونا سکھا سکے ایسی ایک معلمہ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کے متعلق پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں۔

سکریٹری محفل السلام موٹا و راچھ ضلع سورت

آب بقا فارسی کے مستند مجربات

منیجر آب بقا فارسی اقبال بلڈنگ دربھنگہ ڈاکخانہ لہریا سرائے

گھر کا ڈاکو

ناردرن سپلائنگ کمپنی قلعہ شیخوپورہ (پنجاب)

صرف ۱۵ر فروری ۱۹۳۴ء تک

ایک روپیہ کا مال بارہ آنہ (۱۲) میں

نولکشور پریس لکھنؤ و کانپور کی چھپی ہوئی مذہبی اہل اسلام اور نایاب کتابیں جلد از جلد طلب فرمائیں بڑی اور رعایتی فہرست مفت منگائیے

منیجر نولکشور پریس بک ڈپو لکھنؤ

ڈاکخانے کے استعمال شدہ ردی ٹکٹوں سے لاکھوں روپے کمائیے

معلومات بوسہ

دلفریبی حسن کا راز

ملنے کا پتہ:- دی امپیریل اسٹور (ت) پبلشرز قصور (پنجاب)

ہر جگہ چلنے والی فائدہ مند تجارت

ہماری امریکن ولایتی جاپانی کٹ پیس پارچہ کی گانٹھیں تمام ملک میں مقبول ہو رہی ہیں ...

مفصل لسٹ طلب کریں

انگلش کمرشل ہاؤس جیکب سرکل بمبئی

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی

تجارت

اس وقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس گانٹھوں کی ہے جن میں مختلف اقسام کو سوتی سلکی ریشمی پارچہ ہوتا ہے جن کی تجارت سے جوان بوڑھے پردہ نشین مستورات تک فائدہ اٹھا رہی ہیں یکصد یا دو صد روپیہ والی گانٹھیں چوتھائی رقم بھیجکر جلد منگوائیے۔ نمونہ کی چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپے

ایس رفیق بھائی بھوک فروشاں جیکب سرکل بمبئی

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

ہم نے نئے سال سے اپنے کٹ پیس کے مال یعنی پاپلین، جھینٹ، وائل، بوسکی، سلک، مخمل، جارجیٹ، سرج وغیرہ وغیرہ ہر قسم کے سوتی ریشمی اور اونی کٹ پیس کے نرخوں میں حیرت انگیز رعایت کر دی ہے۔ نرخنامہ مفت طلب کریں اور ہندوستان کی سب سے بڑی پرانی اور معتبر نرخوں پر مال بھیجنے والی کمپنی کا نام یاد رکھیں۔

Heath + Sammers
Fort Bombay.

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

ایم اے رفیع تاجر عطر قطب روڈ دہلی سے خالص اور اعلیٰ قسم کی پھلی ہوئی تلی کے تیار کردہ خوشبودار تیل اور پائیدار خوشبو کے عطریات خرید فرمائیں

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

عبدالرحمٰن شاہ اندلس کے بقیہ حالات

گزشتہ اور موجودہ حکمرانی کا دلچسپ مرقع

سڑکوں پر مظلوموں کی دادرسی کرنے والا بادشاہ

الجمعیۃ کے گزشتہ دو نمبروں میں بعض ضروری مضامین کے باعث تاریخ کا سلسلہ پھر منقطع ہو گیا تھا آج پھر اس کا بقیہ حصہ درج کیا جاتا ہے۔

عبدالرحمٰن اول والیٔ اسپین کے کچھ ذاتی حالات درج کئے جا چکے ہیں جن سے ناظرین کرام نے اس بادشاہ ذی قدر کی سیرت کا اندازہ لگا لیا ہوگا کہ عزم و استقامت عالی حوصلگی، بہادری و بسالت، رحم و کرم اس کی زندگی کی روشن صفات تھیں جن کے باعث اس کو اسپین میں وہ رسوخ حاصل ہوا جو بہت کم حکمرانوں کو نصیب ہوا ہوگا۔ آج اس عظیم المقدار بادشاہ کے بقیہ حالات درج کئے جاتے ہیں۔

وغیرہ امور کی انجام دہی کے ساتھ وہ سیر و تفریح کا وقت بھی نکال لیا کرتے تھے اور مطالعہ کتب کے لئے فرصت بھی۔ آج انگریزوں کی سلطنت کے استحکام کے اسباب وغیرہ پر بحث کی جاتی ہے جس کو مختصر الفاظ میں اس طرح ادا کیا جا سکتا ہے کہ انگریز بہرے درجہ کے عیاش ہیں مگر ساتھ ہی زبردست منتظم بھی۔ کیا مجال ان کی عیاشیاں نظام سلطنت میں مخل ہوں اور ان کا ذوق مداعتدال سے تجاوز کر جائے۔ اگر کوئی انگریز کسی ٹی پارٹی میں شریک ہے یا ٹینس اور فٹ بال کے کھیلوں میں منہمک ہے تو کیا مجال کہ آفس کا وقت ہو جانے پر اپنے انہماک کو ختم نہ کریں۔ یہ لوگ ناچ بھی دیکھیں شراب و کباب کے مزے بھی لوٹیں گے۔ کھیلوں اور تفریح گاہوں میں بھی شریک ہوں گے مگر کام کے وقت سب پر لات مار کر اور یکسو ہو کر اپنے فرائض کی بجا آوری میں مشغول ہو جائیں گے۔ یہی وہ گر ہے جس نے انگریزی سلطنت کو مستحکم بنیادوں پر قائم کر رکھا ہے ...

انصاف کا مول تول

[illegible]

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

یہودی تحریک نے فلسطین کے عربوں کو مغلوب کر لیا

فلسطین کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کی تجویز

جریدہ "فلسطین" لکھتا ہے کہ یہاں اب لوگوں کی رائے یہ ہو رہی ہے کہ فلسطین کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے ایک حصہ عربی دوسرا صہیونی (یہودی) یہ ایک پرانی تجویز ہے جس کی طرف لوگ رجوع کر رہے ہیں۔ عربی حصہ بیرالسبع، غزہ، مجدل، یافا، رملہ، نابلس، جنین، طول کرم، عکا، وادی الاردن اور بیسان پر مشتمل ہوگا اور یہودی حصہ میں مندرجہ ذیل مقامات شامل ہوں گے۔ تل ابیب کے شمال سے حیفا تک جس کا عربی حصہ ریلوے لائن تک ممتد ہوگا۔ حیفا سے بیسان تک جس کی آخری شمالی حد حجاز ریلوے لائن ... بیت المقدس، ناصرہ، بیت اللحم اور صفد کو ... مقامات تصور کیا جائے گا ...

معاہدوں کی ... فلم ...

... معاہدوں کو بھی نہیں ملتیں۔ امریکہ میں بہت سے ایسے فلم ایکٹر ہیں جن کی تنخواہیں صدر امریکہ سے بھی بڑھی ہوئی ہیں۔

اب معلوم ہوا ہے کہ ایک فلم ایکٹریس مس گریسی فیلڈ کو دنیا میں سب سے زیادہ آمدنی ہے۔ حال میں اس عورت نے ایسوسی ایٹڈ ٹاکنگ پکچرز سے جو معاہدہ کیا ہے اس کی رو سے اس کو ہر پکچر کے لئے ... ۲۳۰۰۰ پونڈ ملیں گے ... ایک پکچر کا عرصہ صرف ... ہے اس حساب سے مس گریسی کی آمدنی فی منٹ دو پونڈ ہوتی ہے۔

مکہ مکرمہ، شام، ترکی اور فلسطین میں سردی

اناطولیہ میں درجہ حرارت تیس ڈگری گر گیا

مکہ مکرمہ اور حجاز مقدس میں اس قدر شدت کی سردی پڑی ہے جس کی نظیر سالہا سال گزشتہ میں ملنی محال ہے مکہ مکرمہ میں درجہ حرارت صفر سے بھی ۱۵ ڈگری نیچے اتر آیا۔ شام میں بھی سردی کے ساتھ بارش اور ژالہ باری بھی ہوئی، دمشق میں درجہ حرارت ...

جرمنی میں لڑکے اور لڑکیوں پر عمل تعقیم

ایک ہفتہ میں ایک ہزار انسان بے نسل بنائے گئے

[illegible]

۸ سال میں ایک بیوی کو ۱۰ بار طلاق!

[illegible]

مدینہ منورہ میں باران رحمت کا نزول

[illegible]

جرمنی میں مصلح اعظم لوتھر کے قوانین منسوخ

[illegible]

عربی لغت کی اکاڈمی کا سرکاری افتتاح

اس ہفتہ مصر میں لغت عربی کی مجمع علمی کا افتتاح سرکاری طور پر عمل میں آیا جس کے صدر محمد توفیق پاشا رفعت (مجلس النواب) مقرر کئے گئے۔ اس مجلس کا کام یہ ہوگا کہ وہ عربی لغت کی از سر نو ترتیب دے ... اور اسلامی ... کی تدوین کا کام جلد از جلد شروع کرے۔

ایک عورت کو فی منٹ دو پونڈ کی آمدنی

صدر جمہوریہ امریکہ نے گزشتہ مہینہ میں کہا تھا کہ فلم ایکٹروں کی تنخواہیں محدود کر دی جائیں کیونکہ اس قدر بیش قرار رقمیں ملتی ہیں جو ملک کے ...

عراق ریلوے

نجف اشرف، کربلائے معلیٰ، کاظمین شریفین اور سامرہ شریف کے مقدس شہروں کی زیارت کیلئے عراق ریلوے کے ذریعہ آرام تیز رفتاری اور بہت سستا کرایہ سے سفر کریں۔ مختلف درجوں کی زیارتی کوپن کی کتابیں جو ۱۵۰ دن تک کارآمد ہوں گی بیچے درج ہیں اور ۵۰ کیلو زسامان ہر کتاب کے عوض میں اپنے ہمراہ مزید کرایہ کے بغیر لے جا سکتے ہیں

	درجہ دوم	درجہ سوم
کوپن بک الف برائے سفر بصرہ سے کربلا، کاظمین اور واپسی بصرہ	[illegible]	[illegible]
کوپن بک ب برائے سفر بصرہ سے کربلا، کاظمین اور واپسی بصرہ	[illegible]	۱۲

تین سال سے کم عمر کے بچہ کا کرایہ معاف اور بارہ برس سے کم عمر کے بچوں کا نصف کرایہ لیا جاتا ہے۔ بمبئی اور کراچی سے ہر ہفتہ بصرہ کی بندرگاہ کو جہاز جاتے ہیں۔ جہاں ریلوے کے افسران زائرین کو ان کے آرام گاہوں کو جانے والی گاڑیوں میں جگہ کا انتظام کرنے کیلئے استقبال کرتے ہیں۔ زائرین جو مکہ کی زیارت کرنا چاہتے ہیں ان کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ عراق کے راستے سے سفر کریں ...

[illegible]

نوٹ: ...

انڈیا بھر میں انقلاب پیدا کرنے والی کمپنی

گاڈلی کمپنی کا کٹ پیس انڈیا بھر میں بہترین و ارزان ترین ثابت ہوگا

اگر آپ اصلی معنوں میں کٹ پیس کی تجارت کرنا چاہتے ہیں تو فوراً ہمارے ساتھ لین دین کریں۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ایک بار مال منگوا لینے پر تمام انڈیا کی کمپنیوں کو بھول جاؤ گے اور آئندہ ہمیشہ گاڈلی کمپنی کی خدمات اپنے لئے فرض خیال کرو گے۔ ہمارے حسب ذیل بنڈل ہر بچے واسطے ترقی کی اول منزل ثابت ہوں گے ...

گاڈلی فسٹ بنڈل: ... 150 ... 50 پونڈ ... 25 پونڈ ... 75 روپیہ ... 12½ پونڈ قیمت 38 روپیہ ...

گاڈلی سیکنڈ بنڈل: ... 100 پونڈ ... 150 ... 50 پونڈ 75 ... 25 پونڈ 38 روپیہ ...

خاص رعایت ...

خط و کتابت: منیجر "دی گاڈلی کمپنی" کراچی

افسانہ

صوبہ متحدہ کی کونسل میں اسلامی اوقاف کا مسئلہ

حافظ ہدایت حسین صاحب کا وقف بل

(گزشتہ سے پیوستہ)

۱۰۔ (۱) ضلع کی وقف کمیٹیاں دو سب کمیٹیوں میں تقسیم ہوں گی۔ ایک سنیوں کی اور دوسری شیعوں کی رشیعہ وسنی اوقاف کے بجٹ پہلے ان ہی سب کمیٹیوں کے سامنے جائیں گے اور اس کے بعد وہ ضلع کی وقف کمیٹی کے سامنے پیش ہوں گے۔

(۲) یہ سب کمیٹیاں کم از کم تین ممبروں کی ہوں گی اور اگر کسی ضلع میں ایک فرقہ کے تین ممبر ضلع کمیٹی میں نہ ہوں تو اسی فرقہ کے کسی شخص کو ضلع کمیٹی اس کام کے ...

مشورہ یا ہدایت دینا ہوگا۔

۱۹۔ (۱) محافظ اوقاف کل گورنمنٹ کی منظوری سے ایک ضلع یا چند اضلاع کے لئے ایک سرکاری متولی مقرر کر سکتا ہے۔

(۲) اگر کوئی شخص کوئی وقف کرنا چاہے تو وہ محافظ اوقاف کی منظوری سے سرکاری متولی کو اپنی جائداد کا متولی مقرر کر سکتا ہے۔ مگر تنخواہ وغیرہ کے معاملہ میں اپنی شرائط کے ماتحت جو وہ کل گورنمنٹ کی اجازت سے محافظ اوقاف معین کرے گا۔

(۳) اگر کسی وقف میں متولی کی جگہ خالی ہو اور وقف نامہ کی رو سے تولیت کا حق کسی شخص کو نہ پہنچتا ہو تو محافظ اوقاف اس صورت میں سرکاری متولی کو مناسب شرائط پر اس وقف کا متولی مقرر کر دے گا۔

باب سوم — اوقاف کی رجسٹری

باب دوم — محافظ اوقاف

باب چہارم — حسابات کی جانچ

باب پنجم — تحقیقات اور نگرانی

باب ششم — عدالتی کارروائی

باب ہفتم — اوقاف کے انتظام وغیرہ

باب ہشتم — سزائیں

باب نہم — متفرقات

[illegible]

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

شہر سعد امیں قطورہ اور راہبوں کا ورود

قاضی اسلام کی مہمان نوازی اور افسانے کا آغاز

(گزشتہ سے پیوستہ)

جو لوگ اس درخواست پر سب راہبوں کو مشتی آ گئی اور کہنے لگے کہ اب بھی ...

تھے جہاں وہ کھانے پینے کا آرام اٹھاتے، نرم نرم گدوں اور فرشوں پر استراحت کرتے اور چلے جاتے۔ قاضی صاحب جب گھر پر خود موجود رہتے ہیں تو خود ہی اپنے مبارک ہاتھوں سے مہمانوں کی خدمت کرتے ہیں، عورتوں کی خاطر و مدارات کے لئے گھر کی خواتین مقرر ہیں جو قلبی عقیدت کے ساتھ مسافر خواتین کی مہمان نوازی کو اپنی سعادت تصور کرتی ہیں۔

غرض قطورہ راہبوں کے ساتھ قاضی اسلام کے مہمان خانے میں اتری اور راہبوں نے یہاں اطمینان کا سانس لیا کہ قطورہ کو قفس کی قید سے رہا ...

[illegible]

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ یکم ذیقعدہ ۱۳۵۲ ہجری

صوبہ متحدہ کا وقف بل

(۳)

کمیٹیوں کی تشکیل کے متعلق اس مسودہ قانون میں جو اصول وضع کئے گئے ہیں وہ اس اقتباس سے واضح ہو گئے ہوں گے جو ہم نے گزشتہ اشاعت میں پیش کیا تھا۔ چار اراکین کی کمیٹی میں سے دو اراکین تو سرکاری ہوں گے جنہیں حکومت خود براہ راست نامزد کرے گی۔ اب جو چار اراکین باقی ہیں ان کے انتخاب کا طریقہ یہ ہوگا کہ انہیں عام مسلمان منتخب نہیں کریں گے بلکہ ضلع کے میونسپل بورڈوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کے مسلم اراکین، اور کسی سرکاری تعلیم یافتہ کے مسلم اراکین، اور مسلمان آنریری مجسٹریٹ اور آنریری منصف۔۔۔

وقت سوچنے کے قابل ہے۔

پھر ان کمیٹیوں کو جو اختیارات دئے گئے ہیں، وہ بھی عجیب و غریب ہیں۔ یہ کہا گیا کہ اوقاف کے صحیح نظم و نسق اور ان کے متعلق احکام مذہبی کے نفاذ و اجرا کی ذمہ دار کمیٹیاں ہوں گی اور اس غرض کے لئے جو عہدہ دار معین کئے جائیں گے وہ ان کمیٹیوں کے فیصلوں اور ان کے احکام کی پابندی کریں گے بلکہ اس کے برخلاف ان کمیٹیوں کو جو اختیارات دئے گئے ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔۔۔

(باقی آئندہ)

۔۔۔کے پاس جس قدر خود غرض مدعا کی غرض سے جا رہے ہیں ہم بہ بانگ دہل کہتے ہیں کہ ان کا کوئی تعلق مسلمانوں سے نہیں ہے۔ اگر سر آغا خاں کو یہ معلوم کرنا ہے کہ ان کے متعلق اور ان کی پالیسی کے متعلق مسلمانوں کی کیا رائے ہے تو انہیں چاہئے کہ وہ ایک مخصوص ٹولی کے حلقہ سے نکل کر عام مسلمانوں کے کسی مجمع میں آئیں اور ان سے وائٹ پیپر کے متعلق دو ٹوک مطالبہ کریں اس وقت یہ معلوم ہوگا کہ مسلمان کیا چاہتے ہیں اور ان کے خیالات سر آغا خاں کے متعلق کیا ہیں۔ اور اس وقت قوم کے اندر ان چند حکومت پرستوں کے نفوذ و اثر کا امتحان بھی ہو جائے گا جو اس وقت سر آغا خاں کی پیروی کا دم بھر رہے ہیں۔

آغا خاں کی امت

شذرات

پنڈت جواہر لال نہرو کی گرفتاری

ایک عرصہ سے یہ خبریں اخبارات میں شائع ہو رہی تھیں کہ پنڈت جواہر لال نہرو عنقریب گرفتار ہونے والے ہیں اور حکومت ہند نے ان کی گرفتاری کے متعلق منظوری دیدی ہے۔ آخر کار یہ کام عمل میں آ گیا اور اس مرتبہ یہ سعادت صوبہ بنگال کے حصہ میں آئی جو تشدد کی پالیسی کو عملی جامہ پہنانے میں سب سے آگے جا رہا ہے۔ یوں تو جس دن سے پنڈت جی باہر آئے تھے اور انہوں نے پوری جرأت و بے خوفی کے ساتھ اپنے کام کو جاری رکھا تھا ہر شخص یہ سمجھ رہا تھا کہ حکومت ان کی آزادی کو برداشت نہ کر سکے گی مگر دیکھنے کی بات یہ ہے کہ جس فضا اور جس ماحول میں پنڈت جی کو گرفتار کیا گیا اس سے حکومت کی سنگدلی کا کس قدر نمایاں مظاہرہ ہوتا ہے۔ کل کی بات ہے کہ مونگیر سے اطلاع آئی تھی کہ پنڈت جواہر لال نہرو مونگیر کے تباہ شدہ مکانات کا ملبہ صاف کر رہے ہیں اور دوسرے معزز شہریوں کے ساتھ اپنے ہاتھ سے مٹی اور اینٹوں کے ڈھیر اٹھا رہے ہیں۔ اور مصیبت زدگان بہار کی امداد و اعانت کے لئے ان کی تمام تر خدمات وقف ہیں۔ اس خالص غیر سیاسی انہماک کے دوران میں جبکہ یہ امر بھی قطعی۔۔۔

زلزلہ اور فرقہ واریت

کی طاقت۔ جبروت کا مظاہرہ بلا امتیاز مذہب و ملت ہندو مسلمانوں کو یکساں پہنچا ہے کہ وہ مصیبت زدگان زلزلہ کی امداد و اعانت میں فرقہ وارانہ تقسیم کو دخل دیں۔ حقیقت بھی ہے اور اس سے۔۔۔ کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا۔ صوبہ بہار کے تمام باشندے جو اس وقت۔۔۔ ان کی امداد کرنا ایک انسانی فرض ہے اور اس فرض کی ادائیگی میں ہندو مسلمان کی کوئی تمیز نہیں ہونی چاہئے۔ اس موضوع پر مونگیر کی ریلیف کمیٹی نے جن خیالات کا اظہار پنڈت جواہر لال نہرو کے سامنے کیا ہے وہ نہایت پاکیزہ ہیں اور ہمیں قوی امید ہے کہ ہر طرف سے ان خیالات کی تائید کی جائے گی۔

جمعیۃ علمائے کانپور اور مصیبت زدگان بہار

ایک مقامی اخبار میں جو اپنی خیز مدارانہ خبروں کے لئے خاص شہرت رکھتا ہے سراسر غلط طریقہ پر یہ اطلاع شائع کی گئی ہے کہ جمعیۃ علمائے کانپور نے مصیبت زدگان بہار کی امداد کے سلسلہ میں کوئی علیحدہ مستقل فنڈ کھولا ہے، اور وہ اس فنڈ سے صوبہ بہار کے تباہ شدہ علاقہ میں تعمیر مساجد کا کام اپنی طرف سے کرنے والی ہے۔ ہمیں پورے وثوق کے ساتھ یہ معلوم ہے کہ جمعیۃ علمائے کانپور کی طرف سے اس قسم کا کوئی اعلان۔۔۔ عبدالحامد صاحب ناظم جمعیۃ علمائے کانپور کے جو مضامین شائع ہوئے ہیں ان میں بھی تعمیر مساجد کے لئے کسی علیحدہ فنڈ کا اعلان نہیں ہے پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ بعض خود غرض لوگوں کو اس قدر اہم معاملہ میں بھی غلط فہمیاں پھیلانے کی جرأت کس طرح ہوتی ہے۔

فرقہ وارانہ خیالات کو نمایاں کرنے اور مصیبت زدگان زلزلہ کی امداد میں فرقہ واریت کو دخل دینے کی کوشش کی جا رہی ہے جو حد درجہ مذموم ہے۔ اور جس کی ہمت افزائی کسی صورت میں بھی نہیں کی جا سکتی۔ حضرت مولانا احمد سعید صاحب نے اپنی تقریر میں۔۔۔ ہندو مسلمان کی تمیز نہیں کی اور واقعہ بھی۔۔۔

انتقادات

ہمدرد

روزنامہ، زیر ادارت جناب ملا جان محمد صاحب، سائز ۲۹×۲۲ صفحات ۸، قیمت سالانہ صہ ۔۔۔ ملنے کا پتہ: منیجر اخبار ہمدرد، نمبر ۸ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ۔

کلکتہ کے مشہور قومی کارکن جناب ملا جان محمد صاحب نے مولانا محمد علی مرحوم و مغفور کی یادگار کے طور پر ایک روزنامہ کلکتہ سے جاری کیا ہے اور اس کا نام مولانا محمد علی مرحوم کے اخبار کے نام پر "ہمدرد" رکھا ہے۔ اس اخبار کی دوسری جلد کے ۹ نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ اور ہم نے ابتدا سے اس اخبار کو نہایت دلچسپی کے ساتھ پڑھا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ "ہمدرد" ایک قوم پرور آزاد خیال، اور بے باک اخبار ہے اور اسی قسم کی تنگ نظری و رجعت پسندی سے کوسوں دور ہے جو ایک عرصہ تک کلکتہ کے اردو اخبارات کا امتیازی خصوصیت رہی ہے۔ ہند جدید کے اجرا کے بعد روزنامہ "ہمدرد" کا اجرا صاف طور پر کرتا ہے کہ بنگال کے مسلمانوں میں بھی اب کس درجہ بیداری پیدا ہو گئی ہے اور وہ کس قسم کے اخبارات کو اب پسند کرتے ہیں۔ "ہمدرد" کے مقالات مدیری میں ہمیشہ بے لاگ تبصرے کئے جاتے ہیں اور اسلامی روایات کے مطابق مسلمانوں کو آزادی وطن اور آزادی اسلام کے لئے جد و جہد کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ حکومت کی متشددانہ کارروائیوں پر احتجاج اور ملک کے افتراق انگیز عناصر کی مذمت کرنے میں ہمدرد کبھی تامل نہیں ہوتا۔ مقالات مدیری کے علاوہ خبروں کی ترتیب اور مخصوص مضامین کے تراجم اور دیگر خصوصیات نے بھی ہمدرد کو صوبہ بنگال کا ایک نہایت عمدہ روزنامہ بنا دیا ہے۔ جناب ملا جان محمد صاحب کی ذات سے جو توقعات قائم کی جاتی تھیں وہ یہ روزنامہ پوری کر رہا ہے۔ مصیبت زدگان بہار کی امداد و اعانت کے سلسلے میں ہمدرد نے اپنا ایک مخصوص نمبر "بہار نمبر" کے نام سے شائع کیا ہے جس میں زلزلہ کے متعلق نہایت مفید۔۔۔

شملہ پنچ

۔۔۔میں آپ کے ظریفانہ مضامین کی وجہ سے شملہ پنچ کو خاص مقبولیت حاصل ہو گئی ہے۔ فرصت کے لمحوں میں شملہ پنچ کا مطالعہ تفریح و دلچسپی سے ہرگز خالی نہیں ہوتا اور اکثر اصلاحی و معاشرتی بلکہ سیاسی مسائل پر بھی شملہ پنچ نہایت دلچسپ انداز میں بحث کرتا ہے۔

اسلامی تعلیمات کا مرقع

مرتبہ جناب محمد میاں صاحب معلم جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد۔ ملنے کا پتہ۔۔۔ قیمت ۳ ۔۔۔

جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے یہ تعلیمات اسلامی کا تبلیغی نقشہ ہے جو ۲۲×۲۹ کی بڑی تقطیع پر سرخ رنگ میں شائع کیا گیا ہے اس نقشہ میں فاضل مرتب نے اسلامی تعلیمات کے جملہ شعبوں کا ایک جامع خلاصہ دیدیا ہے جو مسلمانوں کی جملہ ضروریات دینی و دنیاوی پر حاوی ہے۔ ہر مسئلہ اور حکم کی تائید میں صرف قرآن کریم اور احادیث کا ترجمہ مختلف عنوانات کے تحت میں درج کر دیا گیا ہے اور ہر عنوان کے تحت مخصوص مسائل و احکام سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ نقشہ میں اس مبارک خط کا فوٹو بھی شامل ہے جو حضور علیہ السلام نے سلطان مقوقس شاہ مصر کو لکھا تھا۔ یہ نقشہ اس قابل ہے کہ مسلمان اسکو چوکٹھے میں لگا کر مساجد اور اپنے گھروں کی دیواروں پر آویزاں کریں تاکہ عام مسلمان دینی معلومات آسانی سے حاصل کر سکیں۔

حافظ ہدایت حسین صاحب کا وقف بل

(بسلسلہ صفحہ ۳)

(ط) اس قانون کے نفاذ کے سلسلے میں تمام کارروائیاں جس طریقے انجام دی جائیں۔

(۳) اس دفعہ کے ماتحت جس قدر قواعد و ضوابط بنیں گے وہ سب سرکاری گزٹ میں شائع کر دئے جائیں گے۔

۳۳۔ محافظ اوقاف اپنا اطمینان کرے اگر چاہے تو کسی امر کی انجام دہی میں تحقیق کی توسیع کر سکتا ہے۔

۳۴۔ اگر کسی وقف کے متعلق یہ امر تنازعہ ہو کہ وہ کل جائداد اس قانون کے۔۔۔

آسٹریا اور فرانس میں خونریز ہنگامے

سینکڑوں افراد ہلاک۔ اشتراکیوں اور فوجوں کا مقابلہ

وائنا ۱۴ فروری۔ آج دوپہر کو ساڑھے گیارہ بجے سرکاری اعلان شائع ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے صورت حالات پر پورے طور پر قابو پا لیا ہے سینکڑوں سوشلسٹ گرفتار کرلئے گئے ہیں ان کا کورٹ مارشل کیا جائیگا حکومت کو امید ہے کہ آسٹریا کا خوف و ہراس کا دن میں کم از کم ایک جانبین صلح ہو گئیں ختم ہو گیا ہے۔ بعض صوبوں میں سوشلسٹ اب بھی اطاعت قبول نہیں کر رہے ہیں۔ فوج نے ان کا محاصرہ کیا ہوا ہے انہیں دھمکی دی گئی ہے کہ اگر انہوں نے جارج واشنگٹن ہوم کو خالی نہ کیا تو ان پر توپخانہ سے گولہ باری کی جائے گی او ٹنگ رنگ میں توپخانہ کی گولہ باری سے بہت سی عمارتیں منہدم ہو گئیں۔ بعض صوبوں میں ابھی تک فتنہ و فساد کا اندیشہ ہے۔

پیرس ۱۲ فروری۔ رجعت پسند حکومت اور خون کی پیاسی پولیس کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے مارسلز میں ۲۴ گھنٹے کی ہڑتال کا اعلان ایک گرجا گھر میں ڈائنامیٹ کے دھماکہ کے ساتھ کیا گیا۔

وزیر داخلہ نے اعلان کیا ہے کہ صبح امن کے ساتھ گذر گئی اور کوئی شدید حادثہ پیش نہیں آیا سہ پہر کے وقت بس سروس قطعی بند کردی گئی۔ کام میں مداخلت کرنے کے الزام میں ۲۰۰۰ افراد گرفتار کر لئے گئے پولیس گارڈ کورس ڈی ونسنس میں موجود تھے جہاں سوشلسٹوں اور کمیونسٹوں نے زبردست مظاہرہ کیا سیاہ لباس میں ملبوس سوشلسٹوں گارڈ ۔۔۔ نام میں مداخلت کرنے کی کوشش کی ان کی خاص جماعت شہر کی طرف روانہ ہوئی مگر سڑک کو پولیس سے گھرا دیکھ کر واپس ہو گئی۔

پیرس ۱۳ فروری۔ ۲۴ گھنٹے کی ہڑتال نصف شب کو بالکل خاموشی کے ساتھ ختم ہو گئی۔ پولیس نے دس بجے رات کو ہجوم کو منتشر کر دیا لیکن ۱۱ بجے ایک موٹر کار جس میں مشین گن لگی ہوئی تھی بڑی تیزی کے ساتھ فائر کرتی ہوئی نکل گئی جس سے دو پولیس مین ہلاک ہوئے اور ایک شدید مجروح ہوا۔ موٹر ایک کے پاس جا کر کار غائب ہو گئی۔

افغانستان میں پھر انقلاب برپا ہونے کا خطرہ

امان اللہ خاں سے سمجھوتہ کی تجویز۔ مرحوم کے بھائیوں میں اختلاف

پشاور ۱۳ فروری۔ کابل سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ نوجوان بادشاہ محمد ظاہر خاں کے پردہ میں وزیر اعظم حکومت کر رہے ہیں اور انہوں نے تشدد کے ذریعہ مخالف عناصر کو کچل ڈالا ہے۔ قبائل میں تلخی بہت بڑھ گئی ہے مگر ان کے سکون کا باعث وزیر اعظم کی آہنی گرفت ہے۔ نادر خاں شہید مرحوم کے حقیقی بھائی جو اس وقت افغانستان سے باہر ہیں اس بات کے مجوز ہیں کہ سابق شاہ امان اللہ خاں سے سمجھوتہ کرکے افغانستان میں امن و امان قائم کیا جائے لیکن نادر خاں مرحوم کے سوتیلے بھائی اس تجویز سے متفق نہیں ہیں۔ نیز شاہ شہید کے حقیقی بھائیوں نے شاہ ظاہر خاں کو لکھا ہے کہ ان کو ہماری امداد کی ضرورت ہو تو ہم آنے کے لئے تیار ہیں لیکن شہید کے سوتیلے بھائیوں نے جو اس وقت خزانہ اور فوج پر قابض ہیں اس پیشکش کو ٹھکرا دیا ہے اور انہیں ہدایت کر دی ہے کہ وہ افغانستان آنے کا ارادہ نہ کریں۔ خطرہ ہے کہ افغانستان کو کسی نئے انقلاب سے دوچار ہونا پڑیگا۔

پنڈت جواہر لال نہرو گرفتار!

الزام بغاوت میں کلکتہ سے وارنٹ

الہ آباد ۱۲ فروری۔ کل دو شنبہ کی شام کو بذریعہ ٹیلیفون یہ خبر ملی کہ پنڈت جواہر لال نہرو ۵ بجے گرفتار کر لئے گئے گرفتاری کا وارنٹ کلکتہ سے دفعہ ۱۲۴ الف کے ماتحت آیا تھا۔

پولیس نے پنڈت جی سے نینی چلنے کے لئے کہا روانگی سے قبل انہیں اتنی مہلت دی گئی کہ وہ اپنے افراد سے مل لیں اور سامان وغیرہ درست کر لیں پنڈت جی پر اس گرفتاری کا کوئی اثر نہ تھا بلکہ ان کے چہرے سے سرگرمی اور جوش عیاں تھا لیکن ان کی والدہ مسز سروپ رانی نہرو جو عرصہ سے علیل ہیں سنتے ہی ساکت ہو گئیں ان پر گہرا اثر تھا اور رخصت کے وقت ان کو سینے سے لگا لیا اسی طرح پنڈت جی کی اہلیہ مسز کملا نہرو اس جدائی کو برداشت نہ کر سکیں۔

بہر حال پنڈت جی سب لوگوں سے ملے اور پولیس کی موٹر میں بیٹھ کر پنڈن بابو کے ساتھ روانہ ہو گئے موٹر کا رخ نینی تھا جہاں کلکتہ میل کو روکا گیا اور پنڈت جی کو سیکنڈ کلاس میں سوار کرایا گیا۔

پنڈت جی کی یہ گرفتاری ساتویں مرتبہ ہے اور اس وقت تک وہ کل ساڑھے سات سال جیل میں گذار چکے ہیں۔

ضمانت پر رہائی سے انکار

پنڈت جواہر لال نہرو کا مقدمہ

کلکتہ ۱۳ فروری۔ پنڈت جواہر لال نہرو کے مقدمہ کے سلسلہ میں مزید تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جی کے خلاف اُس تقریر کے سلسلہ میں مقدمہ چلایا گیا ہے جو انہوں نے مسٹر ۔۔۔ رام موہن شتابدی کمیٹی کے زیر اہتمام جلسہ میں کی تھی۔

آج صبح جب ۔۔۔ چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا گیا پنڈت جی سے ضمانت پر رہائی کے لئے دریافت کیا گیا۔ آپ نے ضمانت پر رہا ہونے سے انکار کر دیا۔ لہذا ریمانڈ دیدیا گیا اور مقدمہ ۱۵ فروری کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

دارالحکومت

دہلی میں آریوں کی سینہ زوری

ایک مسلمان عورت کا زبردستی اغوا

۔۔۔ مسٹر ۔۔۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس واقعہ پر فوراً توجہ کریں ورنہ حالات خطرناک صورت اختیار کر لیں گے۔

باڑہ ہندو راؤ میں جلسہ عام

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی بصیرت افروز تقریر

دہلی ۱۴ فروری۔ گذشتہ شب باڑہ ہندو راؤ میں ایک عام جلسہ زیر صدارت جناب عبدالغنی صاحب بی اے۔ ایل ایل بی وکیل منعقد ہوا جس میں کئی ہزار سامعین پر مشتمل تھا اور عورتوں کے لئے پردہ کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے زلزلہ کے متعلق ایک نہایت بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ حضرت مولانا نے اسلام کی روحانی اور یورپ کی مادہ پرستی کا مقابلہ کرتے ہوئے انقلابات عالم کے فلسفہ پر روشنی ڈالی اور صوبہ بہار کے زلزلہ اور اسی قسم کے دوسرے حوادثات کو قدرت کے ایک معین و منضبط نظام کے ماتحت اور حق تعالیٰ کے احکام و ہدایات کے مطابق قرار دیا اور آخر میں مصیبت زدگان بہار کے ساتھ عملی ہمدردی کرنے پر زور دیا۔ مبسوط تقریر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی۔

ابتدا میں کچھ دیر کے لئے حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند نے بھی باوجود علالت طبع کے ۔۔۔ شرکت کا شرف عطا فرمایا۔ آخر میں جناب صدر نے حضرت مولانا کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ بخیر ختم ہوا۔

حکومت قرضہ دینے کیلئے راضی ہوگئی

دہلی میونسپلٹی کی درخواست منظور

لفظ کھادی کی حفاظت کا بل منظور

مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی دہلی آرہے ہیں

اہالیان دہلی کا فرض

دہلی ۱۴ فروری۔ حضرت مولانا مولوی عبدالحلیم صاحب صدیقی ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند ۱۰ فروری کو دو سال کی میعاد اسیری پوری کرکے ملتان سنٹرل جیل سے رہا ہو گئے جیل پر بہت سے ہندوؤں اور مسلمانوں نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔ مولانا موصوف ۱۲ فروری کو ملتان سے لاہور پہنچے جہاں آپ کا ہر طرف سے زبردست استقبال کیا گیا کل مولانا نے لاہور میں ایک عام جلسہ میں تقریر فرمائی اور خدمت وطن کی حقیقت سے لوگوں کو آشنا کیا۔ مولانا موصوف آج لاہور سے دیوبند تشریف لے جائیں گے اور وہاں سے ۱۵ فروری کی شام کو دہلی پہنچیں گے۔ آپ کی آمد کے صحیح وقت سے اہالیان دہلی کو پوسٹر کے ذریعہ مطلع کیا جائیگا۔

فرانس میں زبردست ہنگامے

احتجاجی جلسے اور عام ہڑتال

پیرس ۱۲ فروری۔ کل فرانس کے دارالسلطنت میں رجعت پسندانہ حکومت اور خون کی پیاسی پولیس کے رویہ کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے جا بجا مزدوروں کے جلسے منعقد ہوئے۔

کہا جاتا ہے کہ سوشلسٹ علانیہ طور پر احتجاج نہیں کرینگے بلکہ وہ بند دروازوں کے اندر ہی جلسے منعقد کریں گے۔ گو کمیونسٹوں سے فساد کا اندیشہ ہے۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ اس مرتبہ گزشتہ ہفتہ کی مانند خون خرابہ نہیں ہوگا۔ دوسری جانب عام ہڑتال کی بھی تیاریاں کی جا رہی ہیں جو کل ہونے والی ہے۔

گزشتہ شب مانیٹر سوت نے وزیر جنگ اور وزیر داخلہ سے تبادلہ خیالات کیا اور ان سے اس امر کے متعلق مشورہ کیا کہ کل مزدوروں کی عام ہڑتال کے سلسلہ میں کیا احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔

سرکاری فوج ۲۷ ہزار افراد اور پولیس ۱۸ ہزار افراد پر مشتمل ہے۔

۔۔۔

آج رات ہی سے فرانس میں ہڑتال ہے اور کوئی حادثہ اب تک پیش نہیں آیا ہے۔

مظفر پور میں پھر زلزلہ

اتوار کو دو آدمی ہلاک ہوگئے

گزشتہ اتوار کے دن جو زلزلہ آیا تھا اس کے متعلق خیال تھا کہ اس سے کوئی خاص تباہی و بربادی ہوگی لیکن ایک تازہ خبر مظہر ہے کہ مظفر پور میں چند مزدور ایک مکان کے ملبہ کو اٹھا رہے تھے کہ ایک دیوار ان کے اوپر گر پڑی اور دو آدمی دب کر مر گئے اور کئی زخمی ہوئے۔

مونگیر سے خبر آئی ہے کہ وہاں گذشتہ دو شنبہ کی شب میں آٹھ بجکر ۵ منٹ پر پھر زلزلہ آیا حرکت خفیف تھی اور کوئی نقصان نہیں ہوا۔

پٹنہ ۱۲ فروری۔ گزشتہ شب ۸ بجکر ۴ منٹ پر زلزلہ آیا۔ پٹنہ میں اس کے شدید جھٹکے محسوس ہوئے۔ چھپرا، حاجی پور، دربھنگہ اور مظفر پور سے بھی اسی قسم کی اطلاعات آ رہی ہیں۔ دربھنگہ سے جو اطلاع آئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں کچھ نقصان بھی ہوا ہے۔ مظفر پور میں آج صبح ۴ بجکر ۔۔۔ منٹ پر پھر زلزلہ آیا۔

ہائی کورٹ لاہور کا نیا جسٹس

نئی دہلی ۱۲ فروری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جسٹس جان ڈگلس ینگ بیرسٹر ایٹ لا جو آجکل الہ آباد ہائی کورٹ کے جج ہیں لاہور ہائیکورٹ میں جسٹس سر شادی لال بیرسٹر ایٹ لا کی جگہ چیف جسٹس مقرر کر دئے گئے۔ ملک معظم نے اس تقرر کی تصدیق کر دی ہے۔

روس پر حملہ کرنے کیلئے جاپان تیار ہو گیا

روسی کمانڈر کا انتباہی اعلان

ماسکو ۱۱ فروری۔ آج جنرل بلیچر چیف کمانڈر سوویٹ روس نے کمیونسٹ کانگریس کے سالانہ جلسہ کے موقع پر اپنی تقریر کے دوران میں جاپان کی ان فوجی تبدیلیوں کا ذکر کیا جو کہ منچوریہ میں رونما ہو رہی ہیں۔ انہوں نے پرزور الفاظ میں اعلان کیا کہ جاپان سوویٹ کے خلاف جنگ کی تیاریاں کر رہا ہے۔ اس نے شمالی منچوریہ کو جنگ کا میدان بنا رکھا ہے۔۔۔

۔۔۔ کمانڈر موصوف نے فرمایا کہ سوویٹ جاپانی حملہ کا مقابلہ کرنے کی غرض سے ہی اپنی فوج کو مضبوط بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔

ویانا میں مارشل لا کا نفاذ

۱۵ ہلاک اور ساٹھ مجروح

ویانا ۱۲ فروری۔ آج یہاں اور لنسر میں مارشل لا جاری کر دیا گیا ہے کیونکہ وہاں سخت ہنگامہ اور فساد برپا تھا جس میں پندرہ آدمی جان بحق ہو چکے تھے۔ لنسر میں ۶۰ کے قریب زخمی ہوئے ہیں۔

ہنگامہ کی ابتدا ایک عام ہڑتال سے ہوئی جس کا اعلان آج لئے اجتماعیئن نے کیا تھا ان لوگوں نے کوتوالی پر قبضہ کر لیا تھا۔ چنانچہ ان کے خلاف مشین گن کا استعمال کیا گیا۔ بہر کیف پولیس نے آخر کار کوتوالی پر حملہ کیا اور اسے واپس لیا۔ پولیس نے جس وقت اجتماعیئن کے مراکز پر اس طرح فیر کئے تو ان لوگوں نے دستی گولوں سے اس کا جواب دیا چنانچہ ایپنا نوئی اسکوئر میں باقاعدہ دست بدست جنگ ہوئی۔

اس وقت ویانا اور شمالی آسٹریا کے بہت سے مقامات پر کرفیو آرڈر جاری ہے اور حکومت نے مارشل لا نافذ کر دیا ہے۔

راجندر پرشاد فنڈ پر بھی محصول معاف

نئی دہلی ۱۲ فروری۔ سرکاری اعلان شائع ہوا ہے کہ وائسرائے کے زلزلہ ریلیف فنڈ وغیرہ اور دیگر اہم ریلیف فنڈوں کی طرح بابو راجندر پرشاد فنڈ اور میئر کلکتہ کے فنڈ کو ڈاک خانہ کے ذریعہ بذریعہ منی آرڈر جو روپیہ بھیجا جائے گا اس پر کوئی محصول وصول نہیں کیا جائے گا بشرطیکہ جس فنڈ کو روپیہ بھیجا جائے اس کا نام حاشیہ میں نمایاں طور پر لکھ دیا جائے۔

بہار کے مصیبت زدوں کو ایک کروڑ روپیہ دیا جائے

نئی دہلی ۱۳ فروری۔ آنریبل مسٹر رام سرن داس لیڈر پراگریسو پارٹی کونسل آف اسٹیٹ نے ایک رزولیوشن پیش کیا ہے جس میں حکومت سے اس کا مطالبہ۔۔۔

بہار کے یتامیٰ کی خود پرورش کرو

مدیر روزنامہ تریاق کی رائے گرامی

حضرت شیخ الملت ادام اللہ برکاتہ

سلام مسنون۔ الجمعیۃ کی تازہ اشاعت میں بہار کے یتامیٰ کی پرورش کے متعلق جو تجویز پیش کی گئی ہے۔ نہایت مستحسن ہے۔ یتیم خانوں کی جو حالت ہے آنجناب سے پوشیدہ نہیں عمومیت کے ساتھ یتیم خانوں میں بدنصیب یتامیٰ کو بھکاری بنایا جاتا ہے جس سے ان کی اخلاقی حالت ایسی ذلیل اور بعض اوقات غلیظ ہو جاتی ہے کہ تو یہ مصیبت یہ ہے کہ یتامیٰ صحیح معنی میں بھکاری بھی نہیں ہوتے بلکہ یتیم خانہ کے مالکوں کے لئے مانگ کر لانے کے واسطے بنتے ہیں اور بس۔ للعدالت یتامیٰ کو یتیم خانوں میں داخل کرنے کی پوری پوری مخالفت کیجئے۔ مسلمانوں میں ہزاروں ایسے نیک بندے موجود ہیں جو اس خدمت کو بوجہ احسن انجام دیں گے۔

سر دست دو بچے میری ناچیز خدمات حاصل کر سکتے ہیں۔ میں کوشش کر رہا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ دس بچوں کا انتظام کرنے میں کامیاب ہو سکوں تاکہ اخبار کے ذریعہ ہی احباب کو توجہ دلاؤں گا۔ خدمت لائقہ سے یاد فرمایئے۔

خلیق صدیقی عفی عنہ مدیر روزنامہ تریاق لاہور

یہ جنگ کی تیاریاں کیسی ہیں؟

فوجی افسروں کا سرکلر

امرتسر ۱۳ فروری۔ فوجی پنشن پانے والوں کے نام ایک سرکلر سے جو انہیں فوجی افسروں کی طرف سے موصول ہوا ہے۔ سخت گھبراہٹ پھیل گئی ہے اس سرکلر پر ۳ جنوری کی تاریخ ثبت ہے۔ اس میں دریافت کیا گیا ہے کہ اب جب کہ آپ ڈسچارج ہو چکے ہیں جاننا چاہتا ہوں کہ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو آپ جنگ کے موقعہ پر فوج میں شامل ہونے کو تیار ہوں گے یا نہیں۔ اگر آپ کو فوج میں شامل ہونے کے لئے کہا گیا تو اس صورت میں نہ تو آپ کو ٹریننگ حاصل کرنے کی ضرورت ہوگی اور نہ ہی آپ کو کوئی تنخواہ دی جائے گی اگر آپ کو شامل ہونے کے لئے بلایا گیا تو صرف عرصہ جنگ یا ایک سال بعد تک رکھا جائے گا اس سلسلے میں آپ کو تنخواہ کے علاوہ وہی پنشن جو آپ اس وقت لے رہے ہیں دی جائے گی۔

بہار کے ہلاک شدگان کی تعداد

دارالعوام میں کل ساڑھے سات ہزار ظاہر کئے گئے

لندن ۱۲ فروری۔ دارالعوام میں آج میجر جنرل سر الفریڈ نوکس کے سوال کے جواب میں سر سیموئل ہور وزیر ہند نے کہا بہار خاص میں زلزلہ سے ۷۵۸۲ افراد ہلاک ہوئے ہیں سامادی کام اور مکانات کی تعمیر کے لئے کم سے کم ۵ کروڑ روپیہ کی ضرورت ہوگی آپ نے مزید فرمایا کہ میں ابھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ حکومت ضروری اخراجات کس طرح مہیا کرے گی۔ سر ناکس نے کہا مجھے یقین ہے کہ حکومت ہند سے اس جدید مطالبہ کے باعث اصلاحات کے جاری کرنے میں کچھ تاخیر ہوگی۔

سر سیموئل ہور نے جواب دیا کہ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اس سانحہ سے نیز اس کا کیا تعلق ہے جو اصلاحات جاری کرنے میں کیوں تاخیر ہوگی۔

ہندوستان کے افیونیوں کا حیرت انگیز کارنامہ

نئی دہلی ۱۳ فروری۔ آج صبح کونسل آف اسٹیٹ میں سر فضل حسین نے سردار چوکسی کو مطلع کیا ہے کہ ۱۹۳۲ء میں ہندوستان میں ۵۰۰،۵ من ۱۲ سیر افیون خرچ ہوئی اور ۲۹۱ من ۱ سیر افیون ہندوستان سے باہر بھیجی گئی برطانوی ہند میں افیون کی کاشت یو پی میں ہوتی ہے لیکن گذشتہ پانچ سال کے اندر اس کی کاشت محدود ہو گئی ہے حکومت نے کاشتکاروں کو سالانہ زر تلافی میں افیون کے بدلے ۔۔۔ روپیہ دیا۔

یورپین عناصر کا وجود ضروری ہے

سندھ کی انتظامی کمیٹی کے روبرو شہادت

کراچی [illegible] سندھ کے انتظام کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے شہادت دیتے ہوئے سندھی مسلمانوں کے ایک وفد نے جس میں سید میراں محمد شاہ، خان بہادر علی محمد اور شیخ عبدالمجید ممبر کونسل شامل تھے ہندوؤں کے اس مطالبہ کا ذکر کرتے ہوئے کہ ان کے حقوق کی حفاظت کی خاطر یہ ضروری ہے کہ کچھ عرصہ تک سندھ میں محکمہ انصاف اور پولیس آل انڈیا سروس کے یورپین افسران کے ماتحت ہو، [illegible]

[illegible]

تخفیف اسلحہ کے مسئلہ پر دارالعوام میں اعلان

لندن کے معاہدہ کو چاک کر ڈالو

[illegible]

اسپین میں مذہبی تقریروں کی ممانعت

فرانس کو برطانیہ کا عملی جواب

[illegible]

دہشت انگیزی کے حامی ہندوستان قائم کرنا چاہتے ہیں

ایک مجسٹریٹ کا نظریہ

[illegible]

۱۵ اور ۲۵ کو حجاج کے جہازوں کی روانگی

[illegible]

وربھنگہ مسلم ریلیف کمیٹی کا اعلان

گڑبنانے کی تحقیقات بھی کی جائیں

[illegible]

پنڈت جواہر لال نہرو اور مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کے ارکان کی ملاقات

مسلم ریلیف کمیٹیوں نے بلا امتیاز مصیبت زدوں کی امداد کی ہے

بعض مفسدوں کا شر انگیز پروپیگنڈہ شکایات کے ازالہ کیلئے پنڈت جی کا وعدہ

سکرٹری مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی مندرجہ ذیل کارروائی برائے اشاعت ارسال فرماتے ہیں۔

۱۰ فروری کو پنڈت جواہر لال نہرو جمہیرہ اور مظفر پور وغیرہ ہوتے ہوئے مونگیر تشریف لائے۔ اسٹیشن پر مختلف ریلیف کمیٹیوں کے اراکین کے علاوہ مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کے بھی متعدد ارکان خیر مقدم کے لئے موجود تھے۔

پنڈت جی کا قیام گرلز اسکول کے احاطہ میں شہر کی باقی ماندہ آبادیوں کی طرح کیمپ میں تھا۔ پنڈت جی نے "مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی" کے ممبروں کو بھی ملاقات کا موقع دیا۔ کمیٹی کی جانب سے اس کے صدر جناب مولانا محمد عثمان صاحب نے مسائل مونگیر اور خاصکر مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کے اراکین کی جانب سے پنڈت جی کی تشریف آوری اور مصیبت زدگان [illegible]

غیر نمائندہ کمیٹی

جناب من! اسی دوران میں ہمیں معلوم ہوا کہ یہاں ایک جماعت مونگیر سنٹرل ریلیف کے نام سے قائم ہوئی ہے، تاکہ تمام ریلیف کمیٹیوں کے کام منظم اور خوش اسلوبی سے انجام پائیں۔ ہم نے باوجود اس سے درخواست کی کہ ہمارا نام بھی درج رجسٹر کر لیا جائے اور ہمیں بھی متحدہ طریقہ سے کام کرنے کا موقع دیا جائے۔ لیکن ہم نہایت افسوس کے ساتھ اس بات کے کہنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ کمیٹی مذکور نے ہماری درخواست پر کوئی توجہ نہ کی اسے ردی کے ٹوکرے میں ڈال دیا۔

[illegible]

دہلی مسلم ایسوسی ایشن پر اعتراض

[illegible]

نازک مرحلہ

[illegible]

مقدس ہاتھوں سے ملبہ کی صفائی

[illegible]

سکرٹری مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی

مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کی سرگرمیاں

مصیبت زدوں کی قابل قدر خدمات

مونگیر میں ریلیف کمیٹیاں قائم ہیں اور نہایت سرگرمی کے ساتھ کام کر رہی ہیں۔ مگر بیشتر کام فوری امداد کی شکل میں کئے جا رہے ہیں۔ تعمیری کام نہایت مشکل ہے، گورنمنٹ، ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپلٹی وغیرہ کا مشغلہ کوشش سے صفائی کا کام ضرور ہو رہا ہے، مگر اس کا حلقہ بہت محدود ہے ابھی تک صحیح معنوں میں سڑکوں اور گلیوں کی صفائی ابھی نہیں ہوئی ہے، ہزاروں غریب ایسے ہیں جو سڑکوں اور گلیوں پر پڑے ہیں ان کا تمام سامان اب تک ڈھیروں کے نیچے دبا ہوا ہے [illegible]

مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی نے فوری امداد کے علاوہ اس اہم اور ضروری کام کو بھی اپنے ذمہ لیا ہے [illegible]

محلہ توپ خانہ بازار

[illegible]

محلہ مخصوص پور

[illegible]

پورب سرائے

[illegible]

(سنت اللہ)

سکرٹری مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی

مجلس استشارۃ العلماء پنجاب کا ضروری اعلان

جامعہ انوریہ کا داخلہ

[illegible]

دیہات کو امداد سے محروم رکھا جا رہا ہے

مظفر پور کے ایک علاقہ کی پکار

[illegible]

برطانیہ میں مشنوں کیلئے ایک ارب پونڈ کا صرفہ

[illegible]

مونگیر کی صورت حال اور غنڈوں کا دور دورہ

لاکھوں کی دولت غنڈوں کی جیب میں

جناب شاہ محمد عمیر صاحب کے مشاہدات

گیا اور بانکی پور کے انہدامات اور اس علاقہ کے منہدم شدہ مقامات کی دیکھ بھال سے سرسری طور پر فارغ ہو کر مونگیر پہنچا۔ مونگیر شہر تھا اور بہت بارونق، مگر اب تو دہ گردوں اینٹوں اور لاکھوں من چونے کا طعمیر ہو کر رہ گیا ہے۔ ایک اجنبی مونگیر کو اس وقت آباد شہر سمجھنے سے قطعاً قاصر رہے گا۔ میں نے جہاں تک نظر ڈالی ہے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ مونگیر کا متوسط طبقہ جو اس تباہی سے بچ رہا ہے اس نے امدادی صیغوں سے بہت کم فائدہ اٹھایا ہے جس کی وجہ اس طبقہ کی اعلیٰ شرافت نفس اور جذبہ غیرت ہے۔ ضرورت ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے دوسری دوسری شکلیں امداد و اعانت کی اختیار کی جائیں جس سے ایسی دوکانیں کھول دی جائیں کہ [illegible]

[illegible] مسمار شدہ عمارات، مکانات جن کے نیچے لاکھوں کی دولت نقد و اسباب کی صورت میں دبی پڑی ہوئی ہے، اس کا استحفاظ مکمل طور پر نہیں ہے چنانچہ اکثر مظہروں پر میں نے جو کیفیت مشاہدہ کی ہے وہ ایک زبردست لوٹ مار کی حیثیت رکھتی ہے جس کی وجہ سے مونگیر کی لاکھوں لاکھ کی دولت غنڈوں کی جیب میں پہنچ چکی اور پہنچ رہی ہے حالانکہ حکومت کا فرض تھا کہ زلزلہ کے حادثات کے ساتھ ہی ایسے مقامات کا لحاظ کر کے مونگیر شہر کو آنے جانے والوں کے لئے راہیں مخصوص کر دیتی اور اس کے لئے حکومت کو اسی پولیس سے فائدہ اٹھانا چاہئے تھا جو اطراف و نواح مونگیر میں حول نافرمانی کے سلسلہ میں جابجا متعین کی گئی ہے، تاکہ تباہ شدہ لوگوں کے مال و اسباب، چوروں اور غنڈوں کی دستبرد سے محفوظ رہ جاتے۔ یہ کام حکومت ہی کے کرنے کا ہے والنٹیر ایسی خدمات کیونکر انجام دے سکتے ہیں؟ رعایا اور وہ بھی تباہ شدہ رعایا کے باقی ماندہ اموال و جائداد کی حفاظت تنہا حکومت ہی کی توجہ سے ہو سکتی ہے اور اس کی ذمہ داری حکومت ہی کے سر ہے۔

ضرورت اس انتظام کی ہے کہ تباہ شدہ لوگوں میں سے بچے ہوئے افراد کی موروثی املاک تلف و برباد نہ ہو [illegible] مشاہدات جو تھے وہ اوپر بیان ہو چکے۔

ایک تاریخی مسجد کا انہدام

موضع سلطان پور لکھیسران ضلع مونگیر "بہار" کا ایک متبرک اور تاریخی قصبہ ہے اس کی آبادی کے "بابا آدم" حضرت قطب الاقطاب مولانا و مرشدنا شیخ سلطان دہلوی نقشبندی مجددی ہیں آپ حضرت آدم بنوری کے خلیفہ ہیں اور حضرت آدم بنوری حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے [illegible]

بہار کے زلزلہ میں خدا کی قدرت کا کرشمہ

زمین میں دھنس جانے کے بعد پانی نے باہر نکال کر پھینک دیا

عامل بیت المال امارت شرعیہ کی خود بیتی داستان

جناب حافظ امیرالدین صاحب عامل بیت المال امارت شرعیہ، مظفر پور کے علاقہ میں زلزلہ کے قبل سے بسلسلہ تنظیم سرگرم کار تھے، موصوف کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا اور جو ہولناک والم انگیز مناظر ان کی آنکھوں نے دیکھے اس کی داستان خود ان کی زبانی درج ذیل ہے۔

زلزلہ کے وقت میں تھانہ پوپری ضلع مظفر پور کے ایک گاؤں میں تھا، کیا تباہی کیا عالم تھا، مکانات کا گرنا زمین کا پھٹنا اور اس سے عجائبات کا ظہور میں آنا کچھ اس قدر ہولناک منظر تھے کہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ میں سراسیمگی اور وحشت کے عالم میں کھیت کی طرف بھاگا [illegible]

[illegible]

مجھے افسوس ہے کہ بیت المال میں اب تک اتنی کافی رقم نہیں پہنچ رہی ہے جتنی چاہئے۔ اہل خیر حضرات جلد از جلد اس کی طرف توجہ کریں اور بیت المال امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں اپنی امدادی رقم بھیجکر ان مصیبت زدوں کو سہارا پہنچائیں۔

صوبہ بہار کی بے شمار مسجدیں شہید ہو گئیں

مسلم ایوان تجارت بہار و اڑیسہ کی اپیل

مسلم ایوان تجارت بہار و اڑیسہ کی رائے ہے کہ زلزلے سے جو تباہی باشندگان شمالی و جنوبی بہار و اڑیسہ پر خصوصیت کے ساتھ آئی ہے اس کی امداد کے لئے حتی الامکان فرقہ وارانہ اصول پر کوئی کمیٹی قائم نہ کی جائے، بلکہ [illegible]

اس سلسلہ میں سب سے اہم اور ضروری توجہ کے لائق مسجدوں کی تباہی اور بربادی کا مسئلہ ہے، جو خاص مسلمانوں کے کرنے کا ہے اور انہیں پر بغیر کسی غیر مسلم امداد کے یہ اسلامی فرض عائد ہوتا ہے۔ اس زلزلہ کے باعث صوبہ کی بیشتر مسجدیں یا تو شہید ہو گئیں یا ان کا کچھ حصہ برباد ہو کر نہایت مخدوش حالت میں ہے [illegible]

[illegible]

اس پتہ پر رقم بھیجئے: عبداللطیف بی اے، سکرٹری بہار و اڑیسہ مسلم ایوان تجارت بانکی پور (پٹنہ)

جمعیۃ شبان المسلمین رڑکی کی مساعی جمیلہ

مصیبت زدگان بہار کیلئے چندہ کی فراہمی

مصیبت زدگان بہار کے واسطے چندہ فراہم کرنے میں مسلم نوجوانان رڑکی نے بہت حصہ لیا۔ خصوصیت سے سابق اسیر مولوی محمد الطاہر صاحب تنگی سکرٹری جمعیۃ شبان المسلمین رڑکی اور مسٹر اسلام الدین لودی نائب سکرٹری جمعیۃ ہذا کی کوششیں قابل ذکر ہیں۔

[illegible]

فہرست اسماء دہندگان امداد

برائے مصیبت زدگان زلزلہ

معرفت امارت شرعیہ پھلواری شریف

[illegible]

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

[illegible]

[illegible] دواخانہ [illegible] دہلی

معجون [illegible]

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

گھر بیٹھے وید حکیم بنجاؤ

[illegible] منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر۔ یو پی

دلفریب حسن کا راز

[illegible]

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یَدُاللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی-اے)

معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۹ | دہلی یوم سہ شنبہ ۵ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ ہجری مطابق ۲۰ فروری ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۳

معاصرین کے افکار و آراء

خطرہ کی گھنٹی

وقت کی سب سے اہم ضرورت

غلط مشورہ

مردہ لاش زندہ نہیں ہوسکتی

ریاستہائے ہند اور حکومت

(ہند جدید)

اخبار الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی مذہبی علم نوازی کا ثبوت دیجئے۔

بہارِ حسن

دشواریوں کو عشق نے آساں بنا دیا
غم کو سرور، درد کو درماں بنا دیا

اس جانفزا عتاب کے قربان جائیے
ابرو کی ہر شکن کو رگِ جاں بنا دیا

کس کی بہارِ حسن ہے میری نگاہ میں
جس سمت اٹھ گئی چمنستاں بنا دیا

موجِ شعاعِ حسن ہوا اضطرابِ شوق
دونوں کی کشمکش نے پریشاں بنا دیا

اے سوزِ ناتمام کہاں جائے اب خلیل
آتشکدہ کو بھی تو گلستاں بنا دیا

بزمِ ازل سے جھاڑ کے دامن چلا جو میں
ذروں نے اٹھ کے عالمِ امکاں بنا دیا

محشر میں نقشِ نام محمدؐ نے اے سہیل
داغِ گنہ کو درہمِ ایماں بنا دیا

(اقبال احمد صاحب سہیل ایم اے ایل ایل بی)

دلچسپ حقائق و معلومات

حمائل شریف مترجم
مع
خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا۔ گویا ایک ماہر استاد کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں ... زیر متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے۔ اس ترجمہ میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآن مجید کے ایک ایک لفظ کے معنی بتاتا ہے۔ حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر چڑھائی گئی ہے ...

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

نورانی قرآن مجید معرّا

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Regd № L 1793.

The Jamiat

Vol. № | DELHI FRIDAY, FEBRUARY 16, 1934. | PRICE ONE ANNA

حضور نظام

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

Maulvi Mufti Mehdi Hassan
P.O. Rander,
Dt Surat

RANDER 15 FEB 34

جمعیت العلماء صوبہ سرحد کا دورہ

شریعت بل کی حمایت میں صوبہ کی متفقہ آواز

شاندار استقبال اور جلسے

جمعیت العلماء صوبہ سرحد کے اجلاس منعقدہ ... جنوری ۱۹۳۴ء کے ...

خاکسار شاکر اللہ ناظم جمعیت العلماء صوبہ سرحد

ٹانک

جمعیت علماء ہند کی خدمات کا اعتراف

آب بقا فارسی کے مستند مجربات

منیجر آب بقا فارسی اقبال بلڈنگ دربھنگہ ڈاکخانہ لہریا سرائے

دربھنگہ کے آم و لیچیاں سارے زمانہ میں مشہور ہیں

منیجر مدینہ نرسری دربھنگہ ڈاکخانہ لہریا سرائے

ضرورت ہے ایک معلمہ کی

موٹا و راچھ کے مدرسہ کے لئے جو قرآن مجید اور اردو پڑھا سکے اور دستکاری سینا پرونا سکھا سکے۔ ایسی ایک معلمہ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کے متعلق بپتہ ذیل سے خط و کتابت کریں۔

سکرٹری محفل اسلام موٹا و راچھ ضلع سورت

گھر کا ڈاکو

ناظر ... کمپنی قلعہ شیخوپورہ (پنجاب)

کٹ پیس کی سب سے چھوٹی نہایت مفید گانٹھیں

-/۱۲ روپیہ والی کٹ پیس کی گانٹھ سے تمام گھر کے زنانہ و مردانہ خورد و کلاں کپڑے بہ آسانی تیار کئے جا سکتے ہیں۔

آپ خواہ خانگی ضرورت میں لاویں خواہ فروخت کرکے کافی فائدہ اٹھاویں ان گانٹھوں میں صرف فائدہ ہی فائدہ ہے ... آرڈر کے ہمراہ ... قیمت پیشگی آنی نہایت ضروری ہے کل قیمت پیشگی آنے پر پیکنگ، رجسٹری، مزدوری وغیرہ خرچہ معاف ہوگا۔ ہماری مائیں بہنیں ان گانٹھوں کو منگوا کر اپنے گھروں ہی میں فروخت کرکے کافی فائدہ حاصل کرسکتی ہیں۔ یہ گانٹھیں خاص اسی سبب سے تیار کی گئی ہیں تاکہ ہر ادنیٰ و اعلیٰ امیر و غریب خاطر خواہ فائدہ حاصل کرسکے۔ یہ گانٹھیں نہایت کارآمد اور خاطر خواہ منفعت بخش ہیں۔

نمبر (۱) مکس گانٹھ وزنی ۲۰ پونڈ۔ اس گانٹھ میں وائل چھینٹ، لٹھا، پاپلین، ظفر وغیرہ کے علاوہ بھی چند اور قسم کا کٹ پیس ہوگا ٹکڑا ۱ گز سے ۸ گز تک قیمت صرف ۲۵/-

نمبر (۲) مکس گانٹھ وزنی ۱۵ پونڈ۔ اس گانٹھ میں مال نمبر ایک کے مطابق ...

نمبر (۳) مکس گانٹھ فینسی وزنی ۱۰ پونڈ۔ اس گانٹھ میں اول پرنٹڈ کوالٹی، وائل رنگین، پاپلین، فسٹ کوالٹی ریشمی لیڈی سوٹنگ کلاقہ، جالی چھینٹ، ظفر، پاپلین وغیرہ وغیرہ ان کے علاوہ بھی کٹ پیس ہوگا ٹکڑے تمام بڑے نہایت کارآمد اور موزوں قیمت صرف ۱۵/-

منیجر دی فٹ کوٹ کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس۔ رنچھوڑ لائن کراچی (سندھ)

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

Heath & Sammers,
Fort Bombay

موسم گرما کا آغاز

قلیل سرمایہ سے کثیر نفع دینے اور ہر جگہ چلنے والی کٹ پیس کی تجارت کا وقت آگیا ہے

مفصل تازہ لسٹ طلب کیجئے

انگلش کمرشیل ہاؤس حبیب سرکل بمبئی

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی

تجارت

نمونہ کی چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپے

... حبیب سرکل بمبئی

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

اندلس میں آٹھ سال کی حکومت کا نقشہ

فرانس پر کامیاب حملہ اور عیسائی باغیوں کی سرکوبی

خلیفہ ہشام کے دور حکومت کے چند درخشاں کارنامے

گزشتہ الجمعیۃ میں سلطان عبد الرحمن اول اعلی اللہ مقامہ کی بقیہ سیرت درج ہو چکی ہے آج آگے ملاحظہ فرمایئے۔

سلطان عبد الرحمن ۱۱۳ھ مطابق ۷۳۱ء میں پیدا ہوئے اور ۱۷۲ھ مطابق ۷۸۸ء میں انتقال فرمایا اور خلیفہ ہارون رشید خلیفہ بغداد کے عہد میں بمقام قرطبہ دفن کئے گئے

آج کل کی مہذب حکومتوں سے کرو۔ خود ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں کتنی ایسی سڑکیں ہیں جو صرف سفید فام حکام کے لئے بنا رکھی جاتی ہیں اور کتنی ایسی سڑکیں ہیں جن پر کسی ہندوستانی کو چلنے کی اجازت نہیں ہے۔ پھر ذرا دہلی شہر کی سڑکوں کو دیکھو اور پھر ان کا مقابلہ چھاؤنیوں اور نئی دہلی کی سڑکوں سے کرو تو معلوم ہوگا کہ باوجود ادعاء تہذیب محض اپنے لئے کیا کچھ کیا جاتا ہے اور غریب رعایا کی فلاح و آسائش کے لئے کتنا! ایک اسلامی بادشاہ ہے جو عوام کی غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے اپنے تعمیر کردہ پل پر بھی تا زندگی قدم نہیں رکھتا دوسری طرف آج کل کی مہذب اور سفید فام لوگوں کی حکومت ہے جن کی بعض سڑکوں پر غریب ہندوستانیوں کو قدم رکھنے کی بھی اجازت نہیں!!!

[illegible]

سلطان نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ساری عمر پل پر قدم نہیں رکھوں گا تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ پل اپنے لئے نہیں بلکہ عام لوگوں کے آرام کے لئے بنایا ہے۔ چنانچہ سلطان نے اپنے عہد کے مطابق ساری عمر پل پر قدم نہیں رکھا۔ اس کا مقابلہ

[illegible]

(باقی آئندہ)

انڈیا بھر میں انقلاب پیدا کرنے والی کمپنی

گاڈلی کمپنی کا کٹ پیس انڈیا بھر میں بہترین و ارزان ترین ثابت ہوگا

اگر آپ اصلی معنوں میں کٹ پیس کی تجارت کرنا چاہتے ہیں تو فوراً ہمارے ساتھ لین دین کریں۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ایک بار مال منگوا لینے پر آپ تمام انڈیا کی کمپنیوں کو بھول جاؤ گے اور آئندہ ہمیشہ گاڈلی کمپنی کی خدمات اپنے لئے فرض خیال کرو گے۔ ہمارے حسب ذیل بنڈل آپ کے واسطے ترقی کی اول منزل ثابت ہوں گے۔ آپ تجربہ کریں گے کہ آپ نے اپنی غفلت سے اپنے عزیز سرمایہ کو کس قدر اور کس طرح برباد کیا۔

گاڈلی فسٹ بنڈل — [illegible] 150/- ۔ گاڈلی فسٹ B وزن 23 پونڈ 75/- روپیہ ۔ گاڈلی فسٹ C ۔ 12½ پونڈ قیمت 38/- روپیہ پیکنگ کا وزن علیحدہ ہوگا۔

گاڈلی سیکنڈ بنڈل — [illegible]

[illegible]

المشتہر مینیجر دی گاڈلی کمپنی کراچی

الجمعیۃ کا مکتوب جرمنی

برلن میں نماز عید الفطر کا دلکش نظارہ

مختلف بلاد و امصار کے ارباب توحید کا اجتماع

(الجمعیۃ کے نامہ نگار خصوصی مقیم برلن کے قلم سے)

برلن میں ۱۸ جنوری کو بڑی دھوم دھام سے نماز عید الفطر ادا کی گئی اس پر جہاں تک بھی جماعت اسلامیہ برلن کو مبارکباد دی جائے کم ہے۔ یہ صرف جماعت اسلامیہ برلن ہی کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ اس دفعہ پھر تمام مسلمانان برلن سوائے ترکوں کے ایک جگہ اکٹھے ہو گئے۔ یہ نا اتفاقی کی بیماری مسلمانوں میں تو بہت پرانی ہے

[illegible]

کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ تمام قرآن پاک کو حفظ کر لیتے ہیں۔ تلاوت قرآن کے بعد پروفیسر مرزا حسن صاحب نے نماز عید کی دو رکعت ادا فرمائی۔ حاضرین کی تعداد بہت زیادہ تھی یہ برلن کی اسلامی تاریخ میں پہلا موقع تھا کہ مسجد میں بہت زیادہ ہجوم تھا ورنہ جس زمانہ میں احمدی نماز پڑھاتے تھے اس وقت صرف دو یا تین حضرات نماز پڑھنے تشریف لاتے تھے اور اس کے علاوہ مسجد میں کوئی رونق ہی نہ ہوتی تھی۔ نماز ادا کرنے کے بعد پروفیسر مرزا حسن صاحب نے خطبہ ارشاد فرمایا اور عبد اللہ متولی احمدی پر اس بات کا اعتراض کیا کہ وہ اپنی بیوی کو ساتھ لے کر کیوں نماز میں داخل ہو گئے۔ معاملہ یہ تھا کہ جب وقت نماز ہونے لگی اس وقت عبد اللہ اپنی بیوی صاحبہ کو پہلی صف میں لے کر کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ ان کی بیوی صاحبہ کے برابر ...

[illegible]

جماعت اسلامیہ کا اثر

احمدی امام کی برطرفی

نماز جمعۃ الوداع

جرمنوں پر تلاوت قرآن کا اثر

[illegible]

چنانچہ اس فیصلہ کے بعد جمعرات کے روز نماز عید الفطر برلن کی مسجد میں نہایت شان و شوکت کے ساتھ ادا کی گئی۔ اور مسلمانوں نے احمدیوں پر بالکل قبضہ کر لیا۔ نماز سے پہلے حافظ منظور الدین احمد دہلوی نے نہایت عمدگی سے تلاوت قرآن کی جس کا حاضرین اور خاص طور پر جرمنوں پر بہت زیادہ اثر ہوا اور جرمنوں نے تعجب سے ...

باوجود کسی امداد کے اس کا کام نہایت خوش اسلوبی سے چل رہا ہے۔ اور برابر احمدیوں کا مقابلہ ہو رہا ہے۔ خدا مدد کرے اگر ان کو ایسی امداد دے کہ یہ احمدیوں کو بالکل برلن سے نکال دیں اور جرمنی کی زمین کو احمدیوں سے پاک کر دیں۔

عراق ریلوے

نجف اشرف۔ کربلائے معلے۔ کاظمین اور سامرہ کے مقدس شہروں کی زیارت کیلئے عراق ریلوے کے ذریعہ آرام۔ تیز رفتاری اور بہت سستا کرایہ سے سفر کریں۔ مختلف درجوں کی زیادتی کوپن کی کتابیں جو ۱۵۰ دن تک کارآمد ہونگی نیچے درج ہیں اور ۵۰ کیلوز سامان ہر کتاب کے عوض میں اپنے ہمراہ مزید کرایہ کے بغیر لے جاسکتے ہیں

	درجہ دوئم	درجہ سوئم
کوپن بک (الف) برائے سفر بصرہ سے کربلا۔ کاظمین سامرہ سے واپسی بصرہ	۴۲ للعہ	۱۴ للعہ
کوپن بک (ب) برائے سفر بصرہ سے کربلائے معلے۔ کاظمین۔ نجف اشرف اور واپسی بصرہ	۱۴ للعہ	۱۲ عہ

تین سال سے کم عمر کے بچے کا کرایہ معاف اور بارہ برس سے کم عمر کے بچوں کا نصف کرایہ لیا جاتا ہے بمبئی اور کراچی سے ہر ہفتہ جہاز بصرہ کی بندرگاہ معقل کو جاتے ہیں جہاں ریلوے کے افسران زائرین کو ان کے آرام اور زیارتگاہوں کو جانے والی گاڑیوں میں جگہ کا انتظام کرنے کے لئے استقبال کرتے ہیں زائرین جو مکہ کی زیارت کرنا چاہتے ہیں ان کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ عراق کے راستہ سے سفر کریں اور اس طرح سے ایک ہی وقت میں اس ملک کی زیارت گاہوں کی زیارت کے مواقع بھی مل جائیں گے۔ بغداد سے دمشق کو بذریعہ موٹر ۲۴ گھنٹہ میں سفر کیا جاسکتا ہے دمشق سے جدہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کا کرایہ حسب ذیل ہے

درجہ دوئم	درجہ سوئم بلا خوراک
۱۹۰ للعہ	۹۵ للعہ

ہندوستان میں عراق ریلوے کے ٹکٹ اور کوپن کی کتابیں بمبئی اور کراچی میں ایجنٹوں سے خریدے جاسکتے ہیں

(۱) مولوی محمد رحیم صاحب ... [illegible] بمبئی

(۲) آنریری ... [illegible]

(۳) سکرٹری ... [illegible]

(۴) ... [illegible] کراچی

(۵) ... [illegible] کراچی

(۶) ... [illegible]

نوٹ ... [illegible]

بہار کے قیامت خیز زلزلہ کی تباہ کاریاں

اضلاع دربھنگہ و مظفر پور کے دیہاتی حلقوں میں طغیانی

(از مولوی عبد الرزاق صاحب مبلغ امارت شرعیہ بہار)

میرا مکان دربھنگہ مدھوبنی سے ۲۰ میل پچھم اور سیتا مڑھی سے ۲۰ میل پورب واقع ہے میری بستی ضلع دربھنگہ کی آخری بستی ہے مالک کے بعد ضلع مظفر پور کی ابتداء ہے۔ ۱۲ میل جانب شمال میں سرحد نیپال ہے۔ جانب جنوب میں ۲۰ میل مظفر پور واقع ہے۔ میں براسی دریبان کے دیہاتی حلقہ کی حالت ہے۔ دربھنگہ۔ مدھوبنی۔ سمستی پور۔ مونگیر۔ جمال پور۔ مونیہاری۔ رتنیا۔ سیتا مڑھی۔ نیپال وغیرہ کی حالت بھی بدتر سنتا ہوں مگر ان شہری حلقوں میں جا کر دیکھنے کا موقع ابھی نہیں ملا جانے کا موقع ملا تو مفصل حالات لکھوں گا۔

ہوئی ہے۔ کہیں ایسا بھی ہوا ہے کہ بے تحاشا انسان گڑھا تھا زمین پھٹی اور انسان زمین کے اندر لاپتہ ہو گیا۔ بعض جگہ شگاف سے مردہ نکالا گیا کہیں ایسا بھی ہوا کہ زمین پھٹی اور انسان اس میں گرا اس کے ساتھ ہی پانی کے ہمراہ اسقدر بالو نکلا کہ انسان بالو کے نیچے دب گیا۔ بعد کو لوگوں نے کھود کر مردہ نکالا۔ چنانچہ دو موت راقم سطور کی بستی میں ہوئی۔ بہت کم ایسی بستی ہے جہاں ایک موت بھی نہ ہوئی ہو۔ بعض اکثر جگہ دو چار سے لے کر آٹھ دس موت تک کی خبر ملی ہے۔ راقم سطور نے جالہ سے واپسی میں مکان آتے ہوئے موضع گرامی میں سات یا آٹھ کو ... دردو کو زخمی دیکھا

مویشی

حیوانوں کی ہلاکت بھی کہیں دیوار سے دب کر ہوئی کہیں دیا ... دبالو میں پھنس کر ہوئی۔ چنانچہ دو گائے ایک بھینس راقم سطور کی بستی میں ہلاک ہوا اور ایک بھینس دوسرے ...

[illegible]

مکان

فصل ربیع

فصل اوکھ

فصل آلو و تنبا کو

کاشت

غلہ

زمین کا آبلنا

ریگ

خسف ارض

انشقاق ارض

زلزلہ

نقصان جان

[illegible]

افسانہ

مہرِ دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

قاضی اسلام کا گھر یا ایک نئی دنیا

قطورہ اور مسلمان لڑکیوں میں ایک دلچسپ گفتگو

(گزشتہ سے پیوستہ)

صاحبزادی۔ بہن قطورہ! تم ہماری مہمان ہو۔ بے خبر ہیں کب تک یہاں تمہارا قیام رہے اسلئے مجھے کسی پوشیدہ بات کو دریافت کرنے کا تم سے کوئی حق نہیں ہے لیکن تمہاری قلبی کیفیت جو کبھی کبھی چہرہ پر نمودار ہو جاتی ہے وہ مجھے مجبور کرتی ہے کہ اگر تمہاری اجازت ہو تو کچھ دریافت کروں۔

[illegible]

قطورہ۔ آج سے تم میری بڑی بہن بلکہ اس سے بھی زیادہ قابل احترام ہو ... میں تم کو بڑی بہن کے نام سے یاد کیا کروں گی۔ مگر میں بہن یہ تو بتاؤ کہ تم نے تو یہ کس لئے کی۔

صاحبزادی۔ اسلئے کہ تم نے کہا مسیح کا تم پر سایہ ہو اور صلیب مقدس ... دلائے تو بہ بہن یہ تو شرک ہے جس کی بخشش بھی خدا کے یہاں نہیں ہے!

قطورہ۔ کیا خدا وند یسوع مسیح کی صلیب انسانوں کو نجات نہیں دلا سکتی؟

صاحبزادی۔ توبہ توبہ! تم نے پھر حضرت مسیح کو خدا کہا۔ بہن یہ تو شرک ہے۔ ایک انسان کو تم نے خدا بنا لیا اور یہ نہ سمجھیں کہ وہ بھی تو ہماری طرح خدا کے ہی محتاج تھے اور ہماری طرح کھانے پینے کے محتاج ...

[illegible]

(باقی آئندہ)

معجون شباب آور

[illegible]

ہندوستانی دواخانہ یونانی دہلی

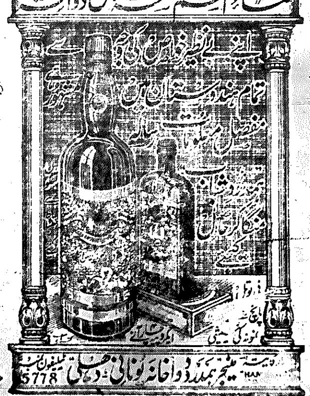

[illegible]

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

[illegible]

پتہ:۔ آتشک بگڑا۔ فارسی ... جام نمبر کاٹھیاواڑ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۵ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ ہجری

تم نے روگردانی کی تو جان رکھو ہمارے پیغامبر کے ذمہ تو صرف صاف صاف پیغام پہنچا دینا ہے۔ کیکن مسلمانوں کی "آل انڈیا" اور "قدیم روایات" رکھنے والی انجمنوں کی جانب سے مسلمانوں کے "مکینے" اور "علماء ونبیں" وررکرکے ان میں اتحاد و پیدا کرنے کے لئے ہزاروں روپیہ کے مصارف سے جو ضیافتیں ہوتی ہیں ان میں شراب بلا تامل استعمال کی جاتی ہے اور ان مسلمانوں کی سیادت و قیادت کے دعوے کرنے والے اور محافظ حقوق مسلمین کو اپنا نعرہ جنگ بنانے والے شراب کی حرمت کو حلت سے بدل دیتے ہیں بلکہ "شراب کے نہ پینے" کو حرام کہہ کر اپنی "اسلامیت" کا ثبوت بہم پہنچاتے ہیں۔ اگر مسلمانوں کا ایمان خدا کے بھیجے ہوئے برگزیدہ نبی (علیہ الصلوٰۃ والتسلیم) اور ان کی مقدس کتاب قرآن حکیم پر ہے تو کیا وہ ایک لمحہ کے لئے بھی یہ یقین رکھ سکتے ہیں کہ یہ جماعت کبھی بھی فلاح و نجات حاصل کر سکے گی اور وہی شراب جسے حق جل مجدہٗ نے عداوت اور کینہ کا ذریعہ فرمایا ہے باہمی اتحاد و اتفاق کی طرف لے جائے گی۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا ومن یھدہ اللہ فلا مضل لہٗ ومن یضللہ فلا ھادی لہ۔

"افلاقی و مذہبی" جرأت کا ایک نمونہ بھی ان کے سامنے پیش کیا جائے۔ جس جماعت کے لیڈروں کا یہ حال ہو کیا مسلمان اس سے کسی فلاح کی امید قائم کر سکتے ہیں۔

صوبہ متحدہ کا وقف بل

(۴)

صوبہ متحدہ کے وقف بل میں جو ضلع وار کمیٹیاں بنائی گئی ہیں اور جن کے نام سے عام لوگوں کو یہ دھوکا دیا جا سکتا ہے کہ اوقاف کی نگرانی و تحفظ کے نظام میں مسلمانوں کو براہ راست بھی کوئی دخل حاصل ہو سکے گا ان کمیٹیوں کے متعلق ہم گزشتہ اشاعت میں اظہار خیال کر چکے ہیں۔ قارئین الجمعیۃ پر یہ حقیقت پوری طرح منکشف ہو چکی ہو گی کہ یہ کمیٹیاں کس حد تک حکومت کے زیر اثر رہیں گی اور جو اراکین ان کمیٹیوں میں منتخب ہو کر جائیں گے وہ اپنے حلقہ انتخاب کی مخصوص نوعیت کے باعث کس درجہ حکومت کے خوشامدی اور کلکٹر صاحب بہادر کے زیر اثر ہوں گے۔ ...

(الف) صوبہ کے جملہ اوقاف کا صحیح ریکارڈ رکھنا جس میں اس وقف کی تاریخ، آمدنی اس کے اغراض اور دیگر متعلقہ امور با تفصیل درج ہوں۔

(ب) متولیوں کے مرتبہ اوقاف کے ان بجٹ کا منظور کرنا جن کو ضلع کی وقف کمیٹیوں نے پاس کیا ہو۔

(ج) اوقاف کے انتظام کے سلسلہ میں حسب ضرورت عدالتی کارروائیاں کرنا ...

(د) جو موقوفہ جائداد ضائع ہو گئی ہیں ان کو واپس حاصل کرنے کی تدابیر اختیار کرنا۔

(ک) جن اوقاف کے اغراض کی کسی دستاویز یا وقف نامہ میں صراحت درج نہ ہو ...

(و) حسب ضرورت موقوفہ جائدادوں کا انتظام کرنا۔

(ز) موقوفہ جائدادوں کو جا کر دیکھنا۔

(ح) موقوفہ جائدادوں کی تحقیقات کرنا اور وقتاً فوقتاً اوقاف کے متعلق متولیوں سے حالات و حسابات طلب کرنا، اور ان کے بہتر انتظام کے مناسب ہدایتیں دینا۔

(ط) متولیوں کے پیش کردہ حسابات کو آڈٹ و جانچ کرنا۔

(ی) متولیوں کو ہدایت کرنا کہ وہ وقف کی فاضل رقم کس بنک میں جمع کریں ...

شذرات

خان عبید اللہ خاں کا مقاطعہ جوعی

حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی نے جو گزشتہ ہفتہ نیو سنٹرل جیل ملتان سے رہا ہوئے ہیں خان عبید اللہ خاں صاحب کے متعلق جو بیان اخبارات کو بغرض اشاعت دیا ہے وہ ہم آج کی اشاعت میں دوسری جگہ درج کر رہے ہیں۔ حضرت مولانا کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ خاں صاحب موصوف تقریباً اٹھارہ روز سے ملتان جیل میں مقاطعہ جوعی کر رہے ہیں اور اب آپ کی حالت بہت نازک ہو رہی ہے۔ ...

سبزی منڈی کی واردات

چند آدمیوں کا کسی شخص کے مکان میں دن دہاڑے دروازہ توڑ کر گھسنا اور ایک عورت کو جبراً پکڑ کر موٹر میں ڈال دینا اور اس کی فریاد و فغاں کے باوجود ... پولیس کی بدانتظامی ...

حوادث و احکام

استفتاء

کیا حکم ہے علمائے اسلام کا مسائل ذیل میں: ...

الجواب

...

استفتاء

...

الجواب

...

آغا خاں کی ضیافتوں میں شراب کا دور

...

دہلی میں حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی کا ورود

اسٹیشن پر شاندار استقبال۔ جامع مسجد میں جلسہ اور تقریر

دہلی ۱۱ فروری۔ حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند ملتان جیل سے رہا ہو کر لاہور اور وہاں سے دیوبند ہوتے ہوئے معمولات کو بوقت ۸ بجے کی گاڑی سے دہلی تشریف لے آئے۔ موصوف کی آمد سے اہالیان دہلی کو پوسٹر کے ذریعہ اطلاع دیدی گئی تھی چنانچہ دہلی اسٹیشن پر کثیر مجمع نے آپ کا شاندار استقبال کیا اور اللہ اکبر کے نعروں میں آپ اسٹیشن کے باہر تشریف لائے۔ باہر بھی کافی لوگ استقبال کے لئے موجود تھے جنہوں نے مولانا موصوف کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند اور حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند اور دیگر اکابر و اعیان استقبال کے لئے اسٹیشن پر موجود تھے۔ مولانا عبد الحلیم صاحب موٹر میں سوار ہو کر حضرت علامہ مفتی صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے جہاں آپ نے کھانا تناول فرمایا۔

دوسرے روز نماز جمعہ کے بعد جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی تحریک اور مولانا عظمت اللہ صاحب کی تائید سے حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب نے جلسہ کی صدارت فرمائی۔ صدارتی تقریر فرماتے ہوئے آپ نے تحریک آزادی کے مدوجزر اور اس کے نتائج و اثرات پر روشنی ڈالی اور مولانا عبد الحلیم صاحب کی ان خدمات کا اظہار فرمایا جو ممدوح نے ۱۹۱۹ء سے اب تک انجام دی ہیں۔ اس کے بعد مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی اللہ اکبر کے نعروں میں کھڑے ہوئے اور اسلامی نقطہ نظر سے حریت و استقلال کی اہمیت اور جمعیۃ علماء ہند کی پرمحنت قربانیوں پر روشنی ڈالی اور مختصر تقریر کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ مولانا ۱۰ فروری کو دہلی سے روانہ ہو کر ۱۹ کی دوپہر کو لکھنؤ پہنچیں گے۔

بہار میں سخت آواز کے ساتھ پھر زلزلے آگئے

مکانات شق اور مسمار ہو گئے۔ ژالہ باری اور بجلی کی کڑک

بہار اور یو۔ پی کونسل نے مصیبت زدوں کو قرض دینا منظور کر لیا

پٹنہ ۱۰ فروری۔ دربھنگہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کل صبح ساڑھے پانچ بجے اور ساڑھے چھ بجے سخت آواز کے ساتھ زلزلہ کے دو شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ ۹ بجے بڑے زور سے ژالہ باری ہوئی اور گرد و غبار کا طوفان آیا۔ بہت سے مکانات شق اور مسمار ہو گئے۔ ایک ستارہ بھی ٹوٹتا ہوا دکھائی دیا۔

بہار و اڑیسہ کی کونسل میں کل بہار کے زلزلہ زدگان کو تعمیر کے لئے قرضہ کا بل منظور کیا گیا۔

کل یو۔ پی کونسل میں بھی بہار کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے ایک بل منظور کیا گیا۔ کونسل نے حکومت بہار کو متعدل شرائط پر قرضہ دینا منظور کیا ہے تاکہ اس سرمایہ سے مصیبت زدہ اپنے مکانات تعمیر کرا سکیں۔ کونسل میں مطالبہ کیا گیا کہ مصیبت زدوں کے لئے دو لاکھ روپیہ بطور امداد دیا جائے جس کو کونسل نے مسترد کر دیا کیونکہ حکومت یو۔ پی حال میں پچاس ہزار روپیہ امدادی فنڈ میں دے چکی ہے۔

احمد آباد کی ریلیف کمیٹی نے بہار کے مصیبت زدوں کو مکانات تعمیر کرانے کے لئے ایک لاکھ روپیہ دینا منظور کر لیا ہے۔

خاں عبید اللہ خاں کی بھوک ہڑتال

مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی کا بیان

دہلی ۱۱ فروری۔ حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند نے اپنی رہائی کے بعد مندرجہ ذیل بیان دیا ہے۔ یکم فروری سے خان عبید اللہ خاں دیوبندی خان عبد الغفار خاں کے بھتیجے ہیں اپنے نیو سنٹرل جیل ملتان میں بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ آپ نے سیالکوٹ سے ملتان جیل میں منتقل کئے جانے کے خلاف بطور احتجاج بھوک ہڑتال کی ہے کیونکہ ملتان کی آب و ہوا آپ کے موافق نہیں ہے اور آپ کو اسکا شدید احساس ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ملتان جیل میں آپ کے ساتھ اہانت آمیز سلوک کیا گیا ہے اور بھوک ہڑتال کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ میری رہائی کے وقت آپ کی بھوک ہڑتال کا دسواں روز تھا آپ پانی کے سوا کسی چیز کا استعمال نہیں کرتے۔ نمک استعمال کرنے سے بھی آپ نے انکار کر دیا ہے۔

جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ خان عبید اللہ خاں ایک با اصول شخص اور صاحب عزیمت ہیں مجھے ان کی صحت کے متعلق سخت خطرہ ہے تین سال کی میعاد اسیری میں صرف سات ماہ باقی ہیں۔ میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ خاں صاحب کو بھوک ہڑتال اور خرابی صحت کی وجہ سے رہا کر دے اگر حکومت نے شکایات کے ازالہ یا رہائی کی طرف فوری توجہ نہ کی تو ان کی زندگی سخت خطرہ میں پڑ جائیگی۔

مجلس احرار اسلام اور حالات کشمیر

مولانا حبیب الرحمن صاحب کا اہم اعلان

مولانا حبیب الرحمن صاحب صدر مجلس احرار اسلام نے مندرجہ ذیل بیان اشاعت کیلئے ارسال فرمایا ہے:-

کشمیر کے حالات نے پھر نازک ترین صورت اختیار کر لی ہے۔ وہاں کے آزاد پسند مسلمانوں پر ہر قسم کے مظالم کئے جا رہے ہیں۔ ان حالات کے پیدا ہونے کی وجہ سے شیخ محمد عبد اللہ صاحب صدر مسلم کانفرنس جموں و کشمیر اور آزاد مسلم کانفرنس کی پارٹی کے ممبران مجلس احرار ہند کی ورکنگ کمیٹی کے ارکان سے ملے دونوں جماعتوں کے سرکردہ حضرات نے مجلس احرار سے امداد کی خواہش کی اور انہوں نے صاف الفاظ میں کہا کہ ہم نے گذشتہ دفعہ غلطی کھائی کہ مجلس احرار کے مشوروں پر عمل نہیں کیا جس میں بعض جماعتوں اور بالخصوص مرزا محمودنے دھوکہ میں رکھا۔ مجلس عاملہ ان حضرات سے گفتگو کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی کہ فوراً ۲۵، ۲۶ فروری کو مجلس مرکزیہ احرار ہند کا اجلاس بلایا جائے۔

اس لئے میں تمام ممبران سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ تمام اس اجلاس میں شرکت کریں اور جو ممبران اسوقت مجلس کی امداد کیلئے کچھ نہ کچھ روپیہ جمع کر کے ساتھ لائیں وہ بہت زیادہ شکریہ کے مستحق ہوں گے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہر ممبر اپنی ہمت کے موافق کچھ نہ کچھ روپیہ لیکر آئے گا۔

سرکاری ملازم اور سیاسی تحریکات

قانون میں اہم ترمیم

نئی دہلی ۱۰ فروری۔ گورنمنٹ گزٹ کی تازہ اشاعت مظہر ہے سرکاری ملازموں کے چال چلن کے متعلق قواعد میں سیاسیات اور الیکشن میں حصہ لینے کی تعریف کرتے ہوئے اہم ترمیم کر دی گئی ہے قاعدہ ۲۳ (۱) اور ۲۲ کے ماتحت مقامی حکومت کے خاص یا عام احکام کے ماتحت کوئی سرکاری ملازم کسی ایسی کارروائی میں حصہ نہیں لے گا جس سے بالواسطہ یا بلاواسطہ کسی ہندوستانی یا ہندوستان سے تعلق رکھنے والی سیاسی تحریک میں مدد ملتی ہو۔ سیاسی تحریک میں سب ایسی تحریکیں شامل ہیں جن سے حکومت کے خلاف نفرت، برطانی رعایا کے مختلف فرقوں میں نفرت اور کینہ کے جذبات پیدا ہوتے ہوں یا نقص امن عامہ کا خطرہ ہو۔ اور کوئی سرکاری ملازم کسی ایسے شخص کو جس کا گزارہ اس کی آمدنی پر ہو یا اس کی حفاظت اور نگرانی میں رہتا ہو کسی سیاسی تحریک میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دیگا اور وہ ہر ممکن طریق سے اس کو ایسی تحریکوں میں حصہ لینے سے باز رکھیگا اور اگر ایسا کرنا اس کی طاقت سے باہر ہو گا تو اسے فوراً مقامی حکومت یا اپنے افسر کو اس کی اطلاع دینی ہو گی۔

تیس فوجی اور پولیس مین ہلاک

وائنا میں بغاوت اور خونریزی

لندن ۱۵ فروری۔ وائنا سے کل صبح جو خبریں موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ آسٹریا کے بہت سے مقامات میں بہت زیادہ بدامنی پھیلی ہوئی ہے۔ لیکن سرکاری حکام کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ صورت حالات پر غالب آ چکے ہیں اور انہیں یقین ہے کہ باغیانہ مزاحمت جلد ہی ختم ہو جائے گی اور آج شام تک امن و امان قائم ہو جائے گا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ کل وائنا میں ٹرام گاڑیوں کی آمد و رفت جاری ہو گئی۔ صدہا افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ ہلاک شدگان اور مجروحین کی تعداد میں کئی سو تک پہنچ چکی ہے۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ گزشتہ شب وائنا کے ہسپتال میں ۱۰۰ لاشیں شمار کی گئی ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ کم سے کم تیس پولیس مین اور فوجی ہلاک ہو چکے ہیں۔ فلوریڈسڈورف اور سیمرنگ کے اضلاع میں سوشلسٹ سرکاری فوجوں کا مقابلہ کر رہے ہیں کئی جگہ توپوں سے گولہ باری اور مشین گنوں سے فائر کرنے کی ضرورت پیش آئی۔

آسٹریا کی زمین بھی یہودیوں کے لئے تنگ ہو گئی

وائنا ۱۴ فروری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آسٹریا کے یہودیوں نے اجتماعی طور پر ہجرت شروع کر دی ہے۔ انہیں اندیشہ ہے کہ اب آسٹریا میں انٹی یہودی تحریک شروع ہو جائے گی۔ ... یہ بھی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آسٹریا کے نازیوں نے تجویز کی ہے کہ یہودیوں کے خلاف نازی اور یہودی متحدہ طور پر کام جاری کریں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وائنا میں مختلف فرموں نے یہودی ملازموں کو برطرف کرنا شروع کر دیا ہے۔

ہندوستان میں بیگار کی لعنت کیوں دور نہیں ہوتی

لندن۔ مسٹر بالکن کے ایک سوال کے جواب میں سر سیموئیل ہور نے کہا کہ لیگ اقوام نے بیگار کو دور کرنے کے لئے جو معاہدہ تیار کیا تھا اس کی ہندوستان میں اس لئے تصدیق نہیں کی گئی کیونکہ اس کی تصدیق ہو جانے سے وہ بیگار بھی بند ہو جاتی جو مفید عام سرگرمیوں اور جرائم پیشہ اشخاص کو غیر دمینوں کو زرخیز بنانے کے لئے لی جاتی ہے اس معاہدہ کی باقی دفعات پر گورنمنٹ غور کر رہی ہے۔

سینما دیکھنے والوں پر ٹیکس

لاہور میونسپلٹی کا فیصلہ

لاہور ۱۴ فروری۔ پرسوں میونسپل کمیٹی لاہور نے اپنی ایک میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ سینما اور تھیٹر دیکھنے والوں اور لاہور میں عمارتوں میں رہنے والوں پر ٹیکس عائد کیا جائے تاکہ آب رسانی نالے اور نالیوں اور شہری زندگی کے متعلق دیگر ضروریات کی اسکیموں کے لئے جن پر تقریباً ۹۰ لاکھ روپیہ کے صرفہ کا اندازہ لگایا گیا ہے روپیہ فراہم ہو سکے۔

یہ مسئلہ ایک عرصہ سے کمیٹی کے زیر غور تھا ... یہ بھی تجویز کی گئی تھی ... کے لئے آمدنی کے دیگر ذرائع تلاش کئے جائیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو کو دو سال قید کی سزا

"میں حکومت کا پرانا باغی ہوں"

عدالت میں پنڈت جی کا بیان

کلکتہ ۱۶ فروری۔ کل عدالت نے پنڈت جواہر لال نہرو کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ اسپیشل مجرم گردانتے ہوئے دو سال قید محض کی سزا دی گئی ہے۔

مجسٹریٹ نے اپنے فیصلہ میں تحریر کیا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے عدالت میں یہ بیان دیا ہے کہ ہندوستان کی آزادی کرانے اور غیر ملکی اقتدار کا خاتمہ کرنے کی ... کئی سال سے اپنی پوری طاقت سے اس مقصد کے حصول کے لئے جدوجہد کر رہا ہوں جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے میرا عقیدہ اور بھی زیادہ مضبوط ہوتا جاتا ہے۔ جب تک ہندوستان میں برطانی حکومت کا ذرہ بھر بھی نام و نشان موجود ہے اس وقت تک ہندوستانی آزاد نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا میں نے اس ملک میں برطانی حکومت کا خاتمہ کرنے کے لئے تھوڑی بہت کوشش کی ہے اگر اسی کا نام بغاوت ہے تو میں سالہا سال سے باغی ہوں۔

مجسٹریٹ نے اپنے فیصلہ میں مزید تحریر کیا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی تقریروں پر ایک غائر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ایک مستحکم حکومت کے خلاف جذبات سے لبریز ہیں۔

ایک مسلمان لڑکے کے قتل کا مقدمہ

ست پال سنگھ سیشن سپرد کر دیا گیا

دہلی ۱۹ فروری۔ کل مسٹر ایسر سٹی مجسٹریٹ نے گزشتہ عید کو ایک مسلم لڑکے کے مقدمہ کے ایک ملزم مسمی کریم الزماں کو رہا کر دیا اور دوسرے ملزم مسمی ست پال سنگھ کو زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند قتل کے الزام میں سیشن سپرد کر دیا۔ استغاثہ کا بیان ہے کہ ملزمان سینما سے آ رہے تھے۔ چاندنی چوک میں ملزم کریم الزماں نے ایک لڑکے ... کی گردن پکڑی اور ... اس لڑکے کی موت واقع ہوئی۔

دہلی میونسپلٹی کو نو لاکھ کا قرضہ

دہلی ۱۸ فروری۔ کل دہلی میونسپلٹی کا ہفتہ واری اجلاس منعقد ہوا جس میں پورے نو لاکھ کے قرضہ کیلئے حکومت ہند کی شرائط منظور کی گئیں یہ روپیہ حسب ضرورت اقساط میں لیا جائیگا۔ اور یہ رقم دہلی کی سڑکوں اور نالیوں کے سسٹم کو بہتر بنانے کے لئے خرچ کی جائے گی۔

پونے چھ لاکھ روپیہ واٹر ورکس کو از سر نو تنظیم کرنے کے لئے اور تین لاکھ روپیہ نالیوں پر خرچ کیا جائیگا۔

فرانس اسلحہ میں تخفیف کرنے سے معذور ہے

پیرس۔ فرانسیسی سینیٹ کی فوجی کمیشن نے تخفیف اسلحہ کے متعلق برطانی فرانسیسی اطالوی اور جرمن مفاہمت پر بحث کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ فرانس اپنی فوج میں مزید تخفیف کرنے سے معذور ہے کیونکہ ۱۹۲۶ء کے بعد سے اس کی تعداد ...۱۲۰ ہے صرف ...۷۰ کر دی گئی ہے۔

کمیشن نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ بحث وزیر اعظم اور وزیر محکمہ جنگ کے پاس بھیج دی جائے۔

تین کو پھانسی اور چودہ کو کالا پانی کی سزا

گجرات ۱۶ فروری۔ کل شیخ دین محمد ڈسٹرکٹ اور سیشن جج نے چکھاری کے قتل کے سنسنی خیز مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔

فاضل جج نے جملہ ملزموں کو مجرم قرار دیا اور سید علی شاہ، دیوان علی شاہ، اللہ دواد اور ایک اور ملازم کو سزائے موت کا حکم دیا اور باقی چودہ کو کالے پانی کی سزا دی۔

استغاثہ کا بیان ہے کہ پانچ ماہ گذرے، ملزم مسلح ہو کر ایک کھیت پر جبراً قبضہ کرنے کے لئے پہنچے کھیت کے مالکوں نے مزاحمت کی۔ اس پر ملزموں نے ان پر حملہ کر دیا جس کی وجہ سے سات افراد فوراً جاں بحق ہو گئے اور متعدد افراد کو چوٹیں آئیں۔

سرحدی کسانوں کی امداد کے تین بل

پشاور ۱۴ فروری۔ صوبہ سرحدی کی مجلس قانون ساز نے کسانوں کی امداد کرنے کی غرض سے تین بل مرتب کئے ہیں جو کونسل کے آئندہ اجلاس میں پیش کئے جائیں گے۔ ان میں سے ایک بل صوبہ سرحد کے حسابات کو ترتیب دینے کے متعلق ہے۔ دوسرا کثیر شرح سود کے قرضہ کے قانون میں ترمیم کے لئے اور تیسرا ... کے متعلق ہے۔

اول الذکر بل کا مقصد یہ ہے کہ مقروضین کو باقاعدہ اپنا سود وغیرہ کے حسابات دیئے جائیں۔

دوسرے بل کا مقصد شرح سود کی ایک مقدار مقرر کرنا ہے جس سے زائد سود خلاف قانون قرار دیا جائے گا۔

تیسرے بل کا مقصد یہ ہے کہ کوئی کسان آٹھ آنے ٹکٹ کے ساتھ کلکٹر کی عدالت میں درخواست دیکر ایک ہزار روپیہ سے کم تک اپنی اراضی گروی رکھ کر کچھ تین ایکڑ سے زائد ہو گی قرضہ حاصل کر سکتا ہے۔

کانپور میں تلاشیاں ۸ آدمی گرفتار

کانپور ۱۶ فروری۔ کل رائے صاحب شمبھو ناتھ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ خفیہ پولیس نے پولیس کی ایک جماعت کے ہمراہ اور ... سیسا مئو میں کئی مکانوں کی تلاشی لی اور ۸ آدمیوں کو گرفتار کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ... تلاشیوں میں ... کچھ مسودے ... ملے ہیں ... پولیس کی حراست میں رکھنے کا حکم دیا ہے۔

ررزرو بنک بل کی دوسری خواندگی منظور

تمام ترمیمات مسترد ہو گئیں

نئی دہلی ۱۵ فروری۔ آج کونسل آف اسٹیٹ کا اجلاس ایک گھنٹہ ... منٹ تک جاری رہا جس میں رزرو بنک بل کے متعلق دوسری خواندگی پاس ہو گئی۔ غیر سرکاری ممبروں کی بل کو بہتر بنانے کے لئے جتنی بھی ترمیمات پیش کیں سب مسترد ہو گئیں ...

کاشغر پر حملوں کا سلسلہ

نئی دہلی ۱۷ فروری۔ ایک پیغام سے ظاہر ہے کہ کاشغر سے تازہ ترین اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ تنگنی مسلم حکومت کے حملے کاشغر پر جاری ہیں جس کے نتیجہ کے طور پر حکومت کے بہت سے آدمی مارے گئے۔

وائنا میں پندرہ سو افراد ہلاک

وائنا ۔ معلوم ہوا ہے کہ حالیہ میں سرکاری افواج اور سوشلسٹوں کے درمیان جو مقابلہ آرائی ہوئی تھی اس میں ایک ہزار ڈیڑھ ہزار کے درمیان افراد ہلاک ہوئے جن میں ... افراد ہلاک ہوئے۔

مسلم یونیورسٹی کے طلبا کا مطالبہ

پنڈت جواہر لال نہرو کو رہا کیا جائے

الہ آباد ۱۴ فروری۔ آفتاب ہال مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی ایک مجلس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ یہ جلسہ پنڈت جواہر لال نہرو کی گرفتاری پر گہرے رنج و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور محسوس کرتا ہے کہ اس مرحلہ پر جب کہ وہ بیماری کے کابیتین تیزے کام اور رجعت پسندانہ عناصر کے خلاف جہاد کر رہے ہیں ان کی گرفتاری نہایت ہی غیر موزوں اور ملک کے بہترین مفاد کے منافی ہے۔

یہ جلسہ گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ہندوستانی عوام کی طرف اپنی خلوص دلی کے ثبوت کے طور پر پنڈت جواہر لال نہرو کو رہا کرے۔

ہندوستان سے پھر سونا باہر

بمبئی ۱۷ فروری۔ ایک کروڑ ۲۸ لاکھ ۸۸ ہزار ۲۳ روپیہ کا آج راجپیوتانا نامی جہاز سے لندن کو بھیجا گیا جب سے انگلستان نے معیار طلائی ترک کیا ہے اس وقت سے اب تک ہندوستان سے ایک ارب ۹۹ کروڑ ۲۳ لاکھ ۵۰ ہزار سو تیس روپیہ کا سونا غیر ممالک کو بھیجا جا چکا ہے۔

ڈاکٹر بہجت وہبی کا لیکچر

دہلی ۱۷ فروری۔ کل شب جامعہ ملیہ اسلامیہ میں ڈاکٹر بہجت وہبی نے اسلام کے موضوع پر ایک زبردست تقریر عربی میں کی ... دہلی کے علماء، اساتذہ اور ارباب کا کافی مجمع تھا۔

مدنا پور میں گاندھی جی کا داخلہ بند

کلکتہ ۱۶ فروری۔ اے ایسوسی ایٹڈ پریس نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدنا پور سے دریافت کیا تھا کہ اگر گاندھی جی مدنا پور تشریف لائیں تو ان کو کوئی اعتراض تو نہ ہوگا اس کے جواب میں مسٹر ... ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدنا پور کا حسب ذیل جواب موصول ہوا ہے۔

"مجھے آپ کو یہ مطلع کرنے کی ہدایت ملی ہے کہ یہ امر قطعی ناپسندیدہ ہے کہ گاندھی جی موجودہ حالات میں مدنا پور ضلع کے کسی بھی حصہ میں تشریف لائیں۔"

حاجیوں کے جہازوں کی روانگی

۲۴ فروری ۔ ۵ ۔ اور دس مارچ

کراچی ۱۶ فروری۔ حاجیوں کا جہاز خسرو ۱۵ فروری کو کراچی سے براستہ جدہ روانہ ہو گیا جس میں ۱۰۵ حاجی سوار تھے۔ جہاز جہانگیر ۲۴ فروری کو روانہ ہو گا اس کے لئے ابھی سے کوشش کرنی چاہئے۔ جہاز رحمانی ۵ مارچ کو روانہ ہو گا حاجیوں کا آخری جہاز رضوانی دس مارچ کو روانہ ہو گا۔

پولیس اور میواتیوں میں گولیوں کے فائر

الور ۱۸ فروری۔ چند روز ہوئے میواتیوں نے پولیس پر جو کشن گڑھ تھانے میں ایک میواتی کو گرفتار کرنے گئی تھی۔ گولی چلا دی جس سے پولیس کے دو سپاہی مجروح ہوئے۔ پولیس نے بھی گولی چلائی جس سے ۱۵ میواتی مجروح ہوئے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس ... مجروحین کو ہسپتال پہنچا دیا گیا ... حالت نازک ہے۔

بہار کے قیامت خیز زلزلہ کی تباہ کاریاں
(بسلسلہ صفحہ ۳)

کہیں کھلیان بالا اور پانی اس قدر تھا کہ دھان کا ڈھیر اور بوجھا برباد ہوا۔

دفینہ

بعض جگہ نقد روپیہ زمین میں مدفون تھا۔ زلزلہ کے بعد زمین کے ابال اور پھٹ سے دفینہ اندر غائب ہوگیا۔

سیلاب

زلزلہ کے بعد زمین کے ابال نے جابجا دریا کو اونچا کردیا جس کی وجہ سے بجائے پورب نکلنے کے پانی دکھن رخ جاری ہوگیا۔ پہلے سے زمین کے ابال کا پانی موجود تھا کہ دریا کے پانی نے اور بھی اضافہ کردیا جس سے پورا سیلاب کا منظر معلوم ہونے لگا۔ اور فصل ربیع و آلو، شکرقند کو اور بھی تہ آب کردیا۔

بارش

زلزلہ کے بعد سے آج تک کئی بار بارش ہوئی اور کئی روز تک ابر و باد کا سلسلہ رہا

جانور

تالاب

موجودہ حالت

سامان

چوری

آتش زدگی

خوف و ہراس

سڑک و ریل و تار ڈاک

بہار کے آٹھ تباہ شدہ اضلاع کی عبرت آموز حالت
مسلم ریلیف کمیٹی اور امارت شرعیہ پھلواری کی امداد کرو!
جانشین شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی اپیل

مصیبت زدہ ایام، بیوگان، فقراء، مزدوری پیشہ و زراعت پیشہ لوگوں کی حالت نہایت نازک اور قابل رحم ہے ان میں بہت سے لوگ عاجز ہیں بدن پر ڈھانپنے کے لئے کپڑے نہیں، سردی اور گرمی اور دھوپ اور بارش سے تحفظ کے لئے مکانات نہیں الغرض انتہائی مصائب کا سامنا ہے۔ امارت شرعیہ صوبہ بہار کے ان تمام مقامات میں اپنی پوری توجہ سے خدمات انجام دے رہی ہے اور نہایت جانفشانی سے عملی کارروائی جاری کئے ہوئے ہیں۔ اگرچہ سرمایہ کی قلت اور مشکلات کی کثرت اس سے قدم قدم پر کام کرنے پر حائل ہوتی ہے مگر امارت کے بے لوث، جانفشانی اور کارکن اپنی پوری طاقت سے سرگرم عمل ہیں اس لئے تمام باہمت اور غیرت مند مسلمانوں سے زوردار الفاظ میں اپیل کرتا ہوں کہ جلد از جلد بغیر معمولی امداد و اعانت اپنے ان بھائیوں اور بہنوں اور بچوں کی خبر گیری فرمائیں کہ آسمان کے نیچے طرح طرح کی بلائیں

زلزلہ بہار نمونہ قیامت کی کارپردازی میں نے ۱۲ شوال کو مونگیر جاکر بچشم خود دیکھی اور ہلاک ہونے والے نیز باقیماندہ باشندگان مونگیر کا کچھ حال اخباروں میں شائع ہو رہا ہے بغیر مبالغہ کہ اہل علم اور اغنیائے مسلمانوں سے اپیل کی گئی ان واقعات سے عبرت حاصل کریں اور اپنی اصلاح کی طرف توجہ بلیغ فرمائیں نیز مصیبت زدگان زلزلہ کی بیش از بیش امداد و اعانت فرمائیں۔ مونگیر میں مسلم ریلیف کمیٹی نہایت مستعدی اور جانفشانی کرنے والے اشخاص کی قائم ہے جو کہ تمام مصیبت زدہ اہل مونگیر کی عموماً اور مسلمانوں کی خصوصاً اور غریب و نادار مسلموں کی بالخصوص ہر طرح اپنی بساط و قوت کے مطابق امداد کر رہی ہے جس کے صدر مولانا محمد عثمان صاحب اور سکرٹری مولوی منت اللہ صاحب خلف الصدق مولانا محمد علی صاحب مرحوم ہیں مسلمانوں کو اس کمیٹی پر پورا اعتماد کرنا چاہیے اور ان کے ذریعہ سے مصیبت زدوں کی امداد و اعانت کرنی چاہیے۔

مشتبہ اشخاص کو شہر بدر کرنے کا قانون
ناجائز ہلاکو روکنے کا مل منظور ہوگیا

مساجد و مزار

سرکاری فرقہ وارانہ حل کی پوجا
مسلم لیگ پر سر آغا خاں کا جادو

والسرائے کے فنڈ میں سترہ لاکھ روپیہ

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان بہار
معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

معرفت دوست محمد خان راجپوت ... ضلع لدھیانہ — ۹ روپیہ
عبدالرحمن صاحب سوداگر معرفت محمد یوسف صاحب صدر بازار دہلی — ۷ روپیہ
۱۴ فروری کو ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف کے نام ۵۰۰ روپے کا بیمہ ارسال کردیا گیا۔
(عبدالاول از دفتر جمعیۃ علماء ہند)

بمبئی مسلم ریلیف کمیٹی کا دیہاتی پروگرام!

حافظ مجیب الرحمن صاحب موضع ... ضلع مظفرپور سے اطلاع دیتے ہیں۔ بمبئی مسلم ریلیف کمیٹی کے نہایت ممنون و مشکور ہیں کہ اس کے نمائندہ جناب حکیم شمس الاسلام صاحب سے جب اپنی تکالیف و تباہ حالی کی حالت زار کو اور مکانوں کی بربادی کا حال بیان کیا تو آپ نے مع اپنے رضاکار ملا ہابیل صاحب کو نقد روپیہ دیکر جھونپڑے بنانے کی اجازت فرمائی رضاکار موصوف کو ہمارے موضع تک پہونچنے میں جو دقتیں اٹھانی پڑی ہیں وہ قابل تحریر نہیں مختصر یہ ہے کہ رضاکار موصوف نے فوراً جھونپڑے تیار کرا دئے۔
مسلم ریلیف کمیٹیوں میں یہی پہلی کمیٹی ہے جس نے دیہات کے مصیبت زدوں کی طرف توجہ فرمائی جس نے ہمارے واسطے رہنے کا بہتر انتظام کر دیا ہے اور آگے غلہ کی امداد کا بھی ... یقین کامل ہے کہ جب مسلم ریلیف کمیٹی بمبئی کا مالی آجائے گا تو ہم مصیبت زدگان کو پوری امداد پہونچے گی۔ ہم کو امید ہے کہ دوسری مسلم ریلیف کمیٹیاں بھی دور دراز دیہات کی طرف متوجہ ہوں گی جس طرح بمبئی ریلیف کمیٹی متوجہ ہوئی ہے کیونکہ اس وقت دیہات کی حالت نازک ہے۔ جناب حکیم شمس الاسلام صاحب ... مریضوں کو دیکھتے ہیں اور مفت دوائیں تقسیم کرتے ہیں۔

میمن ریلیف کمیٹی کی قابل قدر خدمات

میمن ریلیف کمیٹی نے بہار میں مندرجہ ذیل خدمات ۱۳ فروری تک انجام دیں۔
۸۰۰ جھونپڑے ... خاندانوں کے لئے بنائے گئے۔
۱۷ کنوئیں صاف کرائے گئے اور مندرجہ ذیل اشیا تقسیم کی گئیں۔

بمبئی کی رصدگاہ نے ایک اور زلزلہ کا پتہ دیا

تشدد کو کچلنے کیلئے حملہ اختیارات کا استعمال
حکومت بنگال کی مدح سرائی

بہار کی تعمیر کیلئے بیس کروڑ روپیہ کی ضرورت

بہار کے لئے ٹین کی چادریں

مجسٹریٹ کا قتل۔ دو کو سزائے موت

متعدد مکانوں پر پولیس اور فوج کا چھاپہ

حکومت سے صلح کی کوئی امید نہیں
گرفتاری سے قبل پنڈت جواہر لال کا بیان

الہ آباد ۱۵ فروری۔ گرفتاری سے ایک یا دو روز قبل کسی صاحب نے پنڈت جواہر لال نہرو سے متعدد سوالات کئے، منجملہ دیگر سوالات کے ایک سوال یہ بھی تھا کہ آپ اس قدر جلد جلدی جیل جانے سے آپ ملک کی کس طرح امداد کر سکیں گے؟ جواب میں پنڈت جی نے فرمایا کہ اس قسم کے سوالات کا میں متعدد بار اپنی تحریرات اور تقریروں کے ذریعہ جواب دے چکا ہوں میرے دوست میری گرفتاری کے متعلق فضول تشویش میں پڑے ہوئے ہیں مجھے اس قسم کی تشویش سے کوئی تعلق نہیں ہے میرے لئے گرفتار ہونا یا نہ ہونا بے معنی ہے گرفتاری کا مطلق خیال نہ کرتے ہوئے میں اپنے راستہ پر کاربند ہوں گا جنگ کے لئے کوئی جنگ کرنے کا خواہشمند نہیں ہوتا صلح اور امن جنگ پر ہمیشہ ترجیح کا مستحق ہوتا ہے لیکن ایسی حالت میں صلح کیسے ہوسکتی ہے جب کہ ناقابل برداشت اسکیم ہمارے سر جبراً ٹھونسی جارہی ہے اور جب کہ بنگال اور دیگر مقاموں میں حیرت انگیز سخت تدابیر اختیار کی جارہی ہیں جن کی مثال موجودہ تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔

زلزلہ کے بعد قید کے آثار
بابو راجندر پرشاد کا بیان

پٹنہ ۱۵ فروری بابو راجندر پرشاد نے کل ایک بیان شائع کیا ہے جس میں

ریل گاڑی کو تباہ کرنے کی کوشش
چوکیدار نے بروقت خبر دے دی

حکومت کے غیر دانشمندانہ اور غیر مناسب طرز عمل کی مذمت
پنڈت جواہر لال نہرو کی گرفتاری سے اہل بہار کی مصیبتوں میں اضافہ
نائب امیر شریعت بہار اور مسلمانان مونگیر کا احتجاج

پھلواری شریف ۱۵ فروری۔ مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت بہار نے حسب ذیل بیان بذریعہ تار ارسال فرمایا ہے:-
مجھے انتہائی افسوس ہے کہ حکومت نے پنڈت جواہر لال نہرو کو گرفتار کر لیا جب سے اہل بہار پر زلزلہ کی مصیبت نازل ہوئی ہے اس وقت سے اس پرجوش اور ہمدرد خلائق نوجوان نے حکومت اور کانگرس کے اختلافات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنا پورا وقت بہار کے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے وقف کر دیا تھا ان حالات میں پنڈت جی کو تعاون پر کوئی اعتراض نہ تھا۔ حکومت کی یہ پالیسی ہندوستانیوں کے لئے عموماً اور اہل بہار کے لئے خصوصاً سخت تکلیف دہ اور ان کی مصیبتوں میں اضافہ کرنے والی ہے، بلاشبہ یہ طرز عمل حکومت کے خلاف نفرت، بے اعتمادی اور بیزاری کے جذبات کو بھڑکانے کا موجب ہوگا۔
مونگیر ۱۵ فروری۔ مولانا منت اللہ صاحب سکرٹری مسلم ریلیف کمیٹی بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ ایسے وقت میں جب کہ پنڈت جواہر لال نہرو بہار کے مصیبت زدوں کی خدمت کے لئے وقف ہوچکے تھے ان کی گرفتاری اس کے سوا اور کوئی معنی نہیں رکھتی کہ برباد شدہ شہریوں کی مصیبتوں میں اور اضافہ کیا جائے۔ پنڈت جی نے مونگیر میں تشریف لاکر ملبہ کی صفائی کا جو کام انجام دیا تھا اسکو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

بہار کے یتامیٰ کی پرورش کا اہم سوال!!

مونگیر میں مسلم ریلیف کمیٹیاں
امدادی وفود کی قابل قدر خدمات

ہندوستان میں روسی گندم
آٹھ آنے میں ایک من

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس

ایک اور کنواں

جریان برمیہ احتلام کمزوری سستی نامردی کیلئے

پرمیہانگ گولیاں
طلاء اکسیر

دوبارہ چو جوانمرد بنا دیتا ہے قیمت پوری شیشی ... نمونہ کی شیشی
جوانی کا لطف دکھلاتی ہیں قیمت پیکٹ ایک ماہ ... نمونہ
پتہ۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڈھ
نوٹ۔ جو صاحب ان دونوں ادویات کو خود بنانا چاہیں وہ دونوں کے نسخے معہ بنانے کی مفصل ترکیب کے ۸ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔

امراض مخصوصہ مرداں کے متعلق چند اکسیریں
جن کے استعمال سے آپ پھر سے تندرست۔ جوان پھرتیلے۔ جوشیلے ہوسکتے ہیں

اکسیر ۱
یہ مقوی باہ ہے سستی۔ کمزوری کو دور کرتی ہے بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو پہلوان بناتی ہے۔ قیمت ۴۸ گولی چار روپے (للعہ) ۳۲ گولی دو روپے (عہ) نمونہ صرف آٹھ آنے ۸ ایک یا دو گولی روزانہ دودھ یا چائے کے ساتھ کھانی کافی ہیں۔

اکسیر ۲۴ الف
جریان کی لاثانی دوائی ہے۔ جبکہ روح زندگی ضائع ہوتے رہنے سے انسان دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ اس دوائی کو استعمال کرنا چاہیے۔
قیمت ۳۲ گولی دو روپے عہ۔ ۸ گولی ۸ ر

اکسیر ۴۰
کثرت احتلام سے جب انسان تنگ آجاوے خاص کر طالب علم زیادتی اخراج سے جب کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت کرنے لگیں۔ تو اس اکسیر کو استعمال کرنا چاہیے۔
قیمت ۴۰ گولی ایک روپیہ (عہ)

دت مکر دھوج بٹی ۲ لمہ
مرد کے واسطے نہایت زبردست مقوی ... لوگ اسکے واسطے غلط ادویات کا استعمال کرتے ہیں یہ مقوی بھی ہے اور دافع سرعت بھی ... کوئی نشہ آور سستی کرنے والی چیز اس کے اندر شامل نہیں جیسا کہ عام ہوتی ہے۔
قیمت ۱۶ گولی آٹھ روپے۔ نمونہ ۲ گولی ایک روپیہ

طلاء:- اگر بیرونی نقائص بھی ساتھ ہوں تو اس کے واسطے طلاء نمبر ۸ کو بھی ساتھ منگوا کر رگوں، پٹھوں کو طاقت پہنچا دیں۔ قیمت فی شیشی پانچ روپے (صہ) نمونہ سوا روپیہ
مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مرداں مفت منگوا دیں!!!
خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دھارا ۴۲ لاہور المشتہر:- منیجر امرت دھارا اوشد ھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

تارکا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم شنبہ ۹ ذیقعدہ ۱۳۵۲ ہجری مطابق ۲۴ فروری ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۷

ہے خدمتِ وطن بھی محبت کا ایک باب

گزشتہ جمعہ کو جامع مسجد دہلی میں حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب صدیقی ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کی رہائی کے سلسلہ میں جو عظیم الشان جلسہ ہوا تھا اس میں مندرجہ ذیل نظم حافظ عبدالعزیز صاحب نے پڑھ کر سنائی جس کو حاضرین نے دلچسپی کے ساتھ سنا:-

دس فروری کو جیل سے نکلے ہیں یوں وہ کا
کہتے رہے جو اپنے رفیقوں کو الوداع
ہوتا ہے ان کا ذکر اسیروں کی بزم میں
جن دوستوں کے ساتھ رہے ہیں یہ جیل میں
ان کے قدم نہیں ہیں تزلزل سے آشنا
پہلو میں ہے مگر خلشِ دل نشینِ عشق
ہوتا ہے گر خرد پہ کبھی غلبۂ جنوں
کردے کہیں نہ جامۂ ہستی کو تار تار
جو بیڑیاں کہ ہیں جرسِ کاروانِ عشق
ہے اہلِ دل کو طوقِ گلو نغمۂ وفا
ہے ماورائے فتح و ہزیمت ادائے فرض
قیدی کو کیا خوشی درِ زنداں جو وا ہوا
زنداں ہیں تھے اسیر تو دنیا میں ہیں غلام
دل مطمئن ہے اس پہ کہ ملت کے نام پر

جیسے پس از کسوف برآمد ہو آفتاب
خود ہو گئے وہ جیل میں بھولا ہوا سا خواب
جیسے بیاں ہو پیری میں افسانۂ شباب
ایثار میں ہے اُن میں ہر اک فرد لاجواب
ان کے دلوں میں راہ نہیں پاتا اضطراب
ہے خدمتِ وطن بھی محبت کا ایک باب
جوشِ جنوں ہیں کوئی نہیں موردِ عتاب
یوں ہتکڑی کو دستِ جنوں سے ہی انتساب
وہ شہ سوارِ رہِ الفت کی ہیں رکاب
سولی کی سربلندی پر ہے مختتم نصاب
شادی و غم کی مد میں نہیں آتا یہ حساب
جب تک نہ ہو وطن کی غلامی کا سدِ باب
خاک ایسی زندگی پہ ملے جس میں یہ خطاب
جو امتحاں تھا حق نے کیا اس میں کامیاب

آباد حق پرستوں سے زنداں ہے جس طرح
یونہی ہمیشہ خانۂ دشمن رہے خراب

دلچسپ حقائق و معلومات

امریکہ میں ایک ایسا آلہ ایجاد ہوا ہے جو موسم، گرمی، سردی اور برسات کا سماں پیدا کر سکتا ہے۔

معاصرین کے افکار و آراء

افغانستان میں ریل

موجودہ نظام تعلیم

ہاتھی کے دانت

کشمیر کا معاملہ

(ہند جدید)

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا... حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے... بر خلاصۃ التفاسیر چڑھائی گئی ہے... ہر صفحہ پر بیل بوٹوں سے اس کی شان دوبالا ہو گئی ہے...

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

Regd No L 1793.

The Al-Jamiat

Vol. XIX No 13. DELHI TUSDAY FEBRUARY 20, 1934 PRICE ONE ANNA

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

بابو راجندر پرشاد کا فنڈ اور متعرضین
کارکنوں کی تعداد میں اضافہ کی ضرورت

ایک ہر دلعزیز اور تجربہ کار ڈاکٹر کا تبادلہ

موتی ہاری میں مسلم ریلیف کا کام

(۱) ۱۰۰ جھونپڑے...
(۲) ۳۰۰ ساڑیاں مستحقین میں تقسیم کی گئیں۔
(۳) ۲۵۰ کمبل
(۴) ۱۵۰ دھوتیاں
(۵) ۱۵۰ اونی کوٹ
(۶) ... من چاول
(۷) ... من دال

پبلسٹی افسر

شمالی ہند کا آخری عالم غروب ہو گیا!

اصول توحید

انجمن ریاض توحید سے استعفاء

ضلع دربھنگہ کو امداد کی ضرورت

سپاس تعزیت

موسم گرما کا آغاز

قلیل سرمایہ سے کثیر نفع دینے اور ہر جگہ چلنے والی کٹ پیس کی تجارت
وقت آ گیا ہے

مفصل تازہ لسٹ طلب کیجئے

انگلش کمرشیل ہاؤس جیکب سرکل بمبئی

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی

تجارت

اس وقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس گانٹھوں کی ہے جن میں مختلف اقسام کا سوتی، سلکی، ریشمی پارچہ ہوتا ہے جن کی تجارت سے جوان بوڑھے پردہ نشین مستورات تک فائدہ اٹھا رہی ہیں یکصد یا دو صد روپیہ والی گانٹھیں حسبِ مقالی رقم بھیج کر منگوا لیجئے۔

چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپے

ایس رفیق بھائی تھوک فروشاں جیکب سرکل بمبئی

... کا اکو

... (پنجاب)

دلفریب حسن کا راز

ملنے کا پتہ: دی امپیریل اسٹور (د) پبلیشرز قصور (پنجاب)

ڈاکخانہ کے استعمال شدہ دو سو مختلف ٹکٹ ... کمایئے

کٹ پیس کی سب سے چھوٹی نہایت مفید گانٹھیں

... روپیہ والی کٹ پیس کی گانٹھ سے تمام گھر کے زنانہ و مردانہ خورد و کلاں کے کپڑے بآسانی تیار کئے جا سکتے ہیں۔ آپ خواہ خانگی ضرورت میں لاویں خواہ فروخت کرکے کافی فائدہ اٹھاویں ان گانٹھوں میں ضرور فائدہ ہی فائدہ ہے۔

(نوٹ) آرڈر کے ہمراہ ۴/۱ قیمت پیشگی آنی نہایت ضروری ہے کل قیمت پیشگی آنے پر پیکنگ، رجسٹری، مزدوری وغیرہ خرچہ معاف ہوگا۔ ہماری مائیں بہنیں ان گانٹھوں کو منگوا کر اپنے گھروں ہی میں فروخت کرکے کافی فائدہ حاصل کر سکتی ہیں۔ گانٹھیں خاص اسی سبب سے تیار کی گئی ہیں تاکہ ہر ادنیٰ و اعلیٰ امیر اور غریب خاطر خواہ فائدہ کر سکے۔ یہ گانٹھیں نہایت کارآمد اور خاطر خواہ منفعت بخش ہیں۔

نمبر (۱) مکس گانٹھ وزنی ۲۰ پونڈ اس گانٹھ میں وائل، چھینٹ، لٹھہ، پاپلین، ظفر وغیرہ کے علاوہ بھی چند اور قسم کا کٹ پیس ہوگا ٹکڑا ۱ گز سے ۸ گز تک قیمت صرف -/۱۲ء

نمبر (۲) مکس گانٹھ وزنی ۱۵ پونڈ اس گانٹھ میں مال نمبر ۱ کے مطابق ہوگا ... قیمت صرف -/۱۰ء

نمبر (۳) مکس گانٹھ فینسی وزنی ۱۰ پونڈ اس گانٹھ میں وائل پرنٹڈ کوالٹی، وائل رنگین، پاپلین فسٹ کوالٹی، ریشمی لیڈی سوٹنگ، کلاقہ جالی چھینٹ، ظفر پاپلین وغیرہ وغیرہ ان کے علاوہ بھی کٹ پیس ہوگا۔ ٹکڑے تمام بڑے نہایت کارآمد اور موزوں قیمت صرف -/۱۰ء

دی جبری فٹ کوٹ کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس رنچھوڑ لائن کراچی (سندھ)

ضرورت ہے ایک معلمہ کی

... کے مدرسہ کے لئے جو قرآن مجید اور اردو پڑھا سکے اور دستکاری سینا پرونا سکھا سکے۔ ایسی ایک معلمہ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کے متعلق پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں۔

سکریٹری محفل اسلام سوٹا و راچھ ضلع سورت

رحیم کمپنی کی اعلیٰ ربڑ کی مہریں

رحیم کمپنی دکار خانہ ربڑ اسٹامپس) افضل گنج حیدرآباد دکن

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

Heath + Sammers.
Fort Bombay.

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

المکتبۃ ... اسلامیہ ... ۲۲ ... دہلی

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

الحکم شاہ اندلس اور فرانس کی سازشیں

ایک مظلوم عیسائی عورت کی خاطر الحکم کی فوج کشی

بادشاہ کے خلاف قاضی اسلام کا فیصلہ

گذشتہ نمبروں میں عبدالرحمٰن اول اور انکے صاحبزادے ہشام کے زمانہ تک کے حالات پیش کئے جا چکے ہیں۔ آج آگے ملاحظہ فرمایئے۔

سلطان ہشام کے انتقال کے بعد ان کے جانشین ان کے بڑے بیٹے الحکم مقرر ہوئے۔ اندلس کے عربوں کی یہ انتہائی خوش نصیبی تھی کہ ہشام کا جانشین لائق باپ کا لائق تر بیٹا ان کو میسر آیا جس نے عدل و انصاف اور امور سیاست میں چار چاند لگا دیئے اور سلطنت اسلامیہ کو بلند ترین مقام تک پہونچا دیا مگر یہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ لائق سلاطین کو گرانے اور برباد کرنے کے لئے دوسری قوموں نے نہیں بلکہ خود مسلمانوں نے کوششیں کیں اور اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی گردنوں کو کاٹا۔ الحکم کے چچا سلیمان نے علم بغاوت بلند کر دیا اور چونکہ سلیمان اور اس کے ساتھی سلطنت کے اعضاء و ارکان تھے اس لئے ان کی بغاوت کے معنی یہ تھے کہ جس باغ کو عبدالرحمٰن نے اپنی تدبیر جہانبانی سے لگایا تھا اس کو بالکل اجاڑ دیا جائے۔ ...

برشلونہ میں فرانسیسیوں سے جنگ

الحکم نے نہایت ہوشیاری سے اس بغاوت کا استیصال کیا اور تمام مخالف عناصر کا زور توڑ کر ...

فرانسیسیوں کا ایسا مقابلہ کیا کہ دو تین ہی دن میں مخالف کی تمام افواج بھاگ گئیں اور عبدالرحمٰن مظفر و منصور اپنے والد محترم کے ہمراہ قرطبہ واپس آیا۔

فرانس کی سازشوں کا رد عمل

اس جنگ کے چار برس بعد ۱۹۸ھ مطابق ۸۱۳ء میں سلطان الحکم نے فرانس کی سازشوں سے مجبور ہو کر پھر جنگ کا عزم کیا اور اپنے وزیر عبدالکریم کو جو فنون سپہ گری میں یکتا ئے روزگار تھا مقابلہ کے لئے بھیجا۔ عرب حدود جلیقیہ میں داخل ہوگئے اور بغیر جنگ و مشقت سرحدی قلعے اپنے قبضہ میں لے آئے۔ یہ لوگ مفتوحہ سرحدی علاقوں کی درستگی میں مشغول تھے کہ شاہ جلیقیہ کی فوج کشی کی اطلاع ملی اور مجاہدین کی فوجیں دریا کے کنارہ خیمہ زن ہوگئیں۔ چونکہ دریا سخت طغیانی پر تھا اس لئے امیر عبدالکریم کو عیسائیوں پر حملہ کرنے کا کوئی موقعہ نہ ملا۔ وہ ہوشیاری سے اپنے لشکر سے بھی الگ ہوگیا تاکہ عیسائی انہیں شکست خوردہ سمجھ کر آگے بڑھیں مگر یہ تدبیر بھی کارگر نہ ہوئی۔ او رعیسائیوں نے ایک قدم بھی آگے بڑھ کر دریا عبور کرنے کی ہمت نہ کی۔ ... بعد امیر نے الحکم کے حکم سے فوج کو واپسی کی اجازت دی اور سب لوگ قرطبہ چلے آئے۔

اسی زمانہ میں اسپین میں اس قدر سخت قحط پڑا کہ ہزاروں انسان بھوک کے مارے مرگئے۔ سلطان نے غلہ کی فراہمی اور تقسیم کی بہتیری کوشش کی مگر مرنے والوں کو وہ نہ بچا سکا تاہم قحط زدہ لوگوں کو سلطان نے بہت کچھ آرام پہونچایا اور اس کی بروقت خبرگیری سے عیسائی اور مسلمان دونوں خوش ہوئے اور سلطان کو دعائیں دیں۔

ایک عیسائی عورت اور الحکم

عباس ابن ناصح (شاعر) کہتے ہیں کہ اس قحط کے زمانہ میں میرا گذر وادی الحجارہ ...

...

اس کے نزدیک حق پر تھا۔ اس الحکم پر الحکم نے برا نہیں مانا بلکہ خدا کا شکر ادا کیا۔

...

[redacted]

...

یہی اسلامی قانون کی سب سے بڑی فضیلت ہے کہ اس قانون سے ایک بادشاہ قاضی کو معطل کر سکتا ہے اور اسی قانون سے ایک قاضی بادشاہ کا حکم باطل بھی کر سکتا ہے۔

(باقی آئندہ)

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

مشرقی ترکستان کی اسلامی جمہوریت

چینیوں کے بجائے مسلمانوں کو روس کا خوف

ڈاکٹر مصطفےٰ علی کا بیان

ڈاکٹر مصطفےٰ علی جو مشرقی ترکستان کی اسلامی جمہوریت کے نمائندہ ہیں اور ہندوستان اسی لئے آئے ہیں کہ ان کی جمہوریت کو تسلیم کر لیا جائے۔ انہوں نے دوران ملاقات میں فرمایا کہ ترکستان کے تمام باشندے اس جمہوریت کے حامی ہیں سوائے تنگنوں کے جو مسلمان ضرور ہیں لیکن قومی اعتبار سے چینی ہیں۔ ان لوگوں میں اشتراکی خیالات کی طرف بڑا رجحان ہے۔ درحقیقت یہ لوگ سرخ جھنڈے کے نیچے رہ کر ہی کام کر رہے تھے۔ ارچی ایک صوبہ ہے جو کاشغر سے سات سو میل کے فاصلہ پر ہے ترکستان میں چینیوں کا یہ آخری مرکز تھا۔ اسی کو چینی ترکستان میں مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ کرغی سردار شریف خاں نے اسکا محاصرہ کر لیا تھا اس وقت ارچی پر جمہوری افواج نے قبضہ کیا تو ارادہ تھا کہ اسے بھی جمہوریت میں شامل کر لیا جائے۔

ڈاکٹر مصطفےٰ نے بتایا کہ جدید جمہوریہ کے پاس کافی فوج موجود ہے اور وہ اپنی حفاظت پوری طرح کر سکتی ہے۔ ان کے پاس توپیں نہیں ہیں صرف رائفلیں ہیں۔ پہاڑی اچھے نشانہ باز ہیں اور قزاقوں کی طرح بہادر ہیں ... اسی لئے کہ مسلمان ہی گروہ نشانہ باز نہیں ہیں ... جدید معیاری اصول پر تربیت دی جا رہی ہے۔ ترکی اور دیگر مقامات پر نوجوانوں کو فوجی تعلیم کے لئے روانہ کر دیا گیا ہے۔

جدید جمہوریت کے مقاصد کے متعلق ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ اس کا مقصد ...

...

مہذب امریکہ کا سیاہ ریکارڈ

ہر ہفتہ دو حبشیوں کو زندہ جلا دیا جاتا ہے

اسی طرح ۱۹۲۹ء میں ...... پونڈ سالانہ آمدنی والوں کی تعداد ۵۱۳ تھی مگر ۱۹۳۲ء میں صرف ۳۰۰ رہ گئی۔

امریکہ میں معمولی معمولی باتوں پر حبشیوں کا قتل ایک دلچسپ مشغلہ سمجھا جاتا ہے جیل کے دروازوں کو توڑ کر سفید آدمی حبشیوں کو نکال کر قتل کر دیتے ہیں۔ اکثر اوقات ان کو زندہ جلا دیا جاتا ہے اور مٹی کا تیل ڈال کر مردہ لاش کو تو عموماً پھونک دیا جاتا ہے۔

نیویارک کے کیتھولک جرنل "امریکہ" میں مسٹر پال بلیک لی کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں آپ لکھتے ہیں کہ ۱۸۹۵ء سے اب تک ۳۶ سال میں ۳۱۹۰ حبشی، عام لوگوں کے ہاتھوں قتل کئے گئے یعنی اوسطاً فی سال ۱۱۱ اور فی ہفتہ ۲۔ ۱۹۱۸ء سے ۱۹۳۳ء تک ۱۶ سال میں اس طرح ۳۴۲ حبشی قتل کئے گئے جن میں ۱۶ عورتیں بھی تھیں۔ گذشتہ دو سال سے اس قتل کے مشغلہ میں بہت ہی اضافہ ہوگیا ہے۔ ۱۹۳۱ء میں ۱۴ حبشیوں کو تیل ڈال کر زندہ جلا دیا گیا۔ ۱۹۳۲ء میں ۱۰ حبشی قتل کئے گئے۔ اور یکم دسمبر ۱۹۳۳ء میں (یعنی صرف گیارہ ماہ کے اندر) ۱۵ حبشی ذبح کئے گئے۔

مسٹر پال لکھتے ہیں کہ اس ظلم و ستم سے سوائے امریکہ کے تمام دنیا خالی ہے اور افسوس ہے کہ اس کی روک تھام اب تک نہیں کی گئی۔ علی الصبح جب ہم کوئی اخبار اٹھا کر دیکھتے ہیں تو اس میں مظلوم حبشیوں کے قتل کی کوئی نہ کوئی خبر ضرور درج ہوگی۔ یہ جرم ایک جگہ تک محدود نہیں ہے بلکہ میری لینڈ سے کیلیفورنیا ...

...

بغداد کا چوتھا کابینہ بھی مستعفی ہوگیا

...

امریکہ میں سرمایہ داری کا زوال

...

مختلف ممالک میں عراقی سفارتخانوں کا قیام

... ممالک میں عراقی سفارت خانے قائم ہو سکیں۔ اگر میزانیہ میں گنجائش نکل آئی تو حکومت بلجیم، سنیر، فلسطین، دمشق اور دولیوں اپنے سفارت خانے قائم کر سکے گی۔

عراق ریلوے

نجف اشرف۔ کربلائے معلےٰ۔ کاظمین اور سامرہ کے مقدس شہروں کی زیارت کیلئے عراق ریلوے کے ذریعہ آرام۔ تیز رفتاری اور بہت سستا کرایہ سے سفر کریں۔ مختلف درجوں کی زیادہ کوپن کی کتابیں جو ۱۵ دن تک کارآمد ہونگی نیچے درج ہیں اور ۵۰ کیلو سامان ہر کتاب کے عوض میں اپنے ہمراہ مزید کرایہ کے بغیر لے جا سکتے ہیں

	درجہ دوم	درجہ سوم
کوپن بک (الف) برائے سفر بصرہ سے کربلا، کاظمین، سامرہ سے واپسی بصرہ	۱۲	[illegible]
کوپن بک (ب) برائے سفر بصرہ سے کربلائے معلےٰ، کاظمین، نجف اشرف اور واپسی بصرہ	[illegible]	۱۲

... سے کم عمر کے بچے کا کرایہ معاف اور بارہ برس سے کم عمر کے بچوں کا نصف کرایہ لیا جاتا ہے۔ بمبئی اور کراچی سے ہر ہفتہ جہاز بصرہ ... بندرگاہ معقل کو جاتے ہیں جہاں ریلوے کے افسران زائرین کو ان کے آرام اور زیارت گاہوں کو جانے والی گاڑیوں کا انتظام کرنے کے لئے استقبال کرتے ہیں۔ زائرین جو مکہ کی زیارت کرنا چاہتے ہیں ان کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ عراق کے راستہ سے سفر کریں اور اس طرح سے ایک ہی وقت میں اس ملک کی زیارتگاہوں کی زیارت کے مواقع بھی مل جائیں گے۔ بغداد سے دمشق کو بذریعہ موٹر ۲۴ گھنٹہ میں سفر کیا جا سکتا ہے دمشق سے جدہ، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کا کرایہ حسب ذیل ہے

...

انڈیا بھر میں انقلاب پیدا کرنیوالی کمپنی

گاڈلی کمپنی کا کٹ پیس انڈیا بھر میں بہترین ارزان ترین ثابت ہوگا

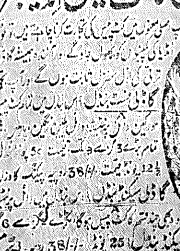

گاڈلی نسٹ بنڈل ... گاڈلی نسٹ اوزان 25 پونڈ -/75/- روپیہ ... قیمت -/38/- روپیہ ...

گاڈلی سکنڈ بنڈل ... قیمت 100 پونڈ بنڈل -/150/- روپیہ ...

مینیجر دی گاڈلی کمپنی کراچی

مونگیر میں بمبئی کے مشہور تاجر اور قومی کارکن کا ورود

زلزلہ زدہ علاقوں میں تعمیری کام کی نوعیت

مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کے قابلقدر مشورے

(از جناب مولانا منت اللہ صاحب سکرٹری مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی)

بمبئی کے مشہور تاجر اور قومی کارکن جناب عبدالحسن صاحب کریم بھائی جھبو شمالی بہار کے زلزلہ زدہ مقامات کا دورہ کرتے ہوئے آج مونگیر تشریف لائے اور مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کے دفتر میں قیام پذیر ہوئے۔ کریم بھائی موصوف نے سب سے پہلے شہر کا چکر لگا کر اس کی بربادی کا اندازہ کیا پھر مختلف ریلیف کمیٹیوں میں تشریف لے گئے اور وہاں کے ذمہ دار لوگوں سے مل کر تعمیری پروگرام سے متعلق تبادلہ خیالات کیا۔ اس کے بعد مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کے صدر مولانا سید محمد عثمان صاحب اور خازن جناب افضل احمد خاں صاحب تاجر چرم سے ملنے ان کے مکان تشریف لے گئے۔ دوران گفتگو میں انہوں نے فرمایا میں اپنے ساتھ تقسیم کرنے کے لئے غلہ اور کپڑا نہیں لایا ہوں۔ تعمیر سے متعلق مجھے چند باتیں کہنی ہیں یہی باتیں میں نے مظفرپور اور دربھنگہ وغیرہ بہار وہاں کے ذمہ دار لوگوں کے سامنے کہی ہیں۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض ریلیف کمیٹیاں زلزلہ زدہ علاقوں میں تعمیری کام شروع کر رہی ہیں۔ غالباً ان کی اسکیم یہ ہے کہ میونسپلٹیاں، لوکل بورڈ، زمیندار ان سے عاریتہً یا کرایہ پر چند سال کے لئے زمینیں حاصل کی جائیں اور ان پر پھوس اور ٹاٹ کے جھونپڑے بنا کر عارضی نو آبادیات قائم کی جائیں مگر میں اس اسکیم کا مخالف ہوں۔ میرے خیال میں یہ اسکیم منفعت بخش ثابت نہ ہوگی۔

لوگوں کے تین درجے ہیں۔ غریب، متوسط الحال اور خوشحال۔ عورتوں کی بھی قسمیں ہیں۔ پردہ نشین، نیم پردہ نشین اور بعض پردہ نہیں کرتی ہیں ...

... جائے گی یا کمیٹی اپنے سر لیگی۔ آخر الذکر صورت میں لوگوں کو حفاظت کا کیونکر یقین دلایا جائے گا۔ اول الذکر صورت میں لوگ اپنا مال و متاع چھوڑ کر باہر کیوں جائیں گے۔ یہ اور اس قسم کی بہت چیزیں ہیں جو موجودہ اسکیم کو کامیاب بنانے میں رکاوٹیں ضرور پیدا کریں گی۔ گفتگو جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا مجھے افسوس ہے کہ میں اسی ٹرین سے پٹنہ جا رہا ہوں اسی موضوع پر مسٹر عبدالعزیز سے بھی مشورہ کرنا ہے۔ اس لئے میں وضاحت کے ساتھ اپنا مقصد ادا نہ کر سکا۔ لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ نو آبادیات قائم کرنے کے عوض منہدم اور شکستہ مکانوں کو صاف کرا کے ان کے بعض حصول میں نیم مستقل مکان بنائے جائیں تو نہ صرف مستحکم اور پائدار ہونگے بلکہ خرچ میں بھی کفایت ہوگی۔

مولانا نے جواب میں فرمایا کہ آپ کی تجویز معقول اور مدلل ہے، مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی بھی کافی غور و خوض کے بعد اسی نتیجہ پر پہونچی ہے، چنانچہ اس نے مکانوں کی صفائی کا کام شروع کر دیا ہے اور اس وقت تک سو سے زیادہ مکانات صاف کئے بھی جا چکے مگر دو مشکلات ہنوز لاینحل ہیں۔ عام طور پر یہ خیال ظاہر کیا جاتا ہے کہ زلزلہ سے نہ صرف مکانوں کو نقصان پہونچا ہے بلکہ زمین کا اندرونی حصہ بھی شق ہوگیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ برسات کے گزرنے کا انتظار کر رہے ہیں۔

...

سوم یہ کہ مصیبت زدوں کے شکستہ اور منہدم مکانوں اور ان کے سامان کی حفاظت کی کیا صورت کی جائے گی، اس کی ذمہ داری اہل خانہ پر چھوڑ دی جائے ...

... مونگیر کی تباہی ناقابل ذکر ہے۔ یہاں ایک مکان بھی ثابت نہیں۔

جامعہ ڈابھیل کا معائنہ

مولانا احمد سعید صاحب کے خیالات

حسن اتفاق سے بعض لوگ جامعہ ڈابھیل کے سالانہ جلسہ کی شرکت کا موقع ملا۔ ایک طویل عرصہ ہوا جب میں ڈابھیل گیا تو اس وقت ڈابھیل میں صرف ایک مدرسہ تعلیم الدین کے نام سے جاری تھا جس میں قرآن شریف کے علاوہ بچوں کو بعض ابتدائی کتابیں بھی پڑھائی جاتی تھیں۔ اس مدرسہ کے بانی مولانا احمد حسین صاحب سملکی کے خلوص اور حضرت ایثار کا یہ اثر ہے کہ اس چھوٹے سے مدرسہ کو آج ایک شاندار دارالعلوم کی شکل میں دیکھ رہا ہوں۔ خطہ گجرات جو کسی زمانہ میں علوم مذہبیہ کا مرکز تھا اور حوادث زمانہ کے باعث ایک مدت سے برکات علمی کا کہاں وجود نظر نہیں آتا تھا پھر اپنی قدیم شہرت اور گزشتہ تاریخی عزت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ دیکھ کر مسرت ہوئی کہ صوبہ گجرات کے مسلمانوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں ایک ایسی جامعہ اور دارالعلوم قائم کر لیا ہے جہاں نہ صرف صوبہ گجرات بلکہ ہندوستان اور بیرون ہندوستان کے تقریباً چار سو طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان طلبہ کی تعلیم کے لئے مختلف علوم و فنون کے تئیس مدرسین مقرر ہیں جو اپنے اوقات میں ان طلبہ کو تعلیم دیتے ہیں اور ان کی اخلاقی تربیت کی نگرانی ...

...

حیثیت سے ہر اعتبار سے قابل اطمینان ہے۔ میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مولانا احمد بزرگ صاحب کی مساعی کو مشکور فرمائے۔ اور ان اہل دل کو دینی خدمت کی مزید توفیق عطا فرمائے جن کی مالی امداد سے یہ جامعہ قائم ہے۔

جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد کی اپیل

۲ مارچ کو یوم شریعت منایا جائے

اسلامیان سرحد پر بخوبی روشن ہے کہ جمعیۃ العلماء سرحد کی مساعی جمیلہ و اکابرین و معززین قوم کی سعی بلیغ اور کونسل کی انڈیپنڈنٹ پارٹی کے مستحسن اقدام سے شریعت بل کا کونسل سرحد میں پیش ہونا منظور ہو چکا ہے جو عنقریب کونسل کی آئندہ نشست میں پیش ہونے والا ہے۔ اسلئے مسلمانان سرحد سے بالعموم و تمام ماتحت مجالس و دیگر انجمن ہائے اسلامیہ سے بالخصوص پر زور اپیل کرتا ہوں کہ اپنی غیرت و حمیت اسلامیہ سے کام لیتے ہوئے ۲ مارچ کو تمام سرحد میں یوم شریعت منائیں۔ اور اس دن ہر مقام پر جلسے منعقد کر کے شریعت بل کی حمایت میں تجاویز پاس کی جائیں، جن کی نقول سکرٹری کونسل سرحد پشاور و مرکزی جمعیۃ العلماء سرحد پشاور کو علیحدہ علیحدہ ارسال کی جائیں۔

امید ہے کہ اسلامیان سرحد اپنے اسلامی جذبات اور ایمانی قوت کا عملی ثبوت دیں گے ...

...

نائب ناظم جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد پشاور

ضروری گزارش

...

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

...

افسانہ

مِہرِ دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

قطورہ اور راہبوں کی دلچسپ گفتگو

بدی کا خمیازہ بھگتنا پڑا

(گذشتہ سے پیوستہ)

قطورہ کا جب یہ ٹکا سا جواب راہبوں کو ملا تو ان کے ہوش اڑ گئے۔ پہلے تو انہوں نے نیلی پیلی آنکھیں نکالیں مگر جب ان کو یقین ہوگیا کہ قطورہ ہمارے ہاتھ سے نکل چکی تو لجاجت اور استمالت پر اتر آئے۔ اسی دوران میں وہ راہب بھی آگئے جو جولیس کو ڈاکوؤں کے سپرد کرتے ہوئے کسی جنگل میں ٹھہر گئے تھے جہاں ایک جھونپڑی میں اس کا گت بنائی گئی تھی۔ ان راہبوں کے آنے سے تقیہ راہبوں کی کچھ ہمت بندھی اور سب نے مل کر قطورہ پر چلنے کے لئے زور ڈالا۔ آخر مجبور ہو کر قطورہ نے ان سے خود جا کر کہا:

قطورہ: تم یہاں سے چلے جاؤ۔ کیونکہ میں تم جیسے بدمعاشوں کے ساتھ جانا نہیں چاہتی۔ یہ تم کو جانتی بھی نہیں کہ کون ہو۔ جاؤ فوراً بھاگ جاؤ بس اسی میں خیریت ہے۔

راہب: لڑکی تو بہت شوخ ہوگئی ہے ہم تجھ کو زبردستی پکڑ کر لے جائیں گے۔ تو جانتی نہیں کہ ہم کون ہیں اور کلیسا میں ہم کو کس قدر اختیارات حاصل ہیں؟ آخر وجہ تو بتا کہ تو ہم سے ناراض کیوں ہوگئی؟

قطورہ: اچھا زبردستی پکڑ کر لے جاؤ گے تم کلیسا کے شیطان اور مذہبی ڈاکو ہو بھلا تم سے مجھ کو کیا سروکار؟

...

راہب: جناب ہم بھی عیسائی ہیں اور قطورہ بھی عیسائی ہے اس لئے اس معاملہ کو ہم پر ہی چھوڑ دیجئے۔

کوتوال: اچھا یہی بات خاتون کی زبان سے بھی کہلوا دو اور ان کو لیکر چلے جاؤ۔

جب راہبوں کو بلانے کی ہمت نہ پڑی تو خود ملا یعقوب عدنانی کوتوال شہر نے قطورہ کو اپنے سامنے بلایا اور کہا:

کوتوال: بیٹی تم بھی بتاؤ یہ راہب کون ہیں اور کس لئے تمہارے پیچھے پڑے ہوئے ہیں؟ کیا تم ان کے ساتھ اپنی خوشی سے جانا چاہتی ہو؟

قطورہ: (کچھ دیر خاموش رہ کر اور شرم و ندامت کے ساتھ) میں ہرگز ان کے ساتھ جانا نہیں چاہتی۔ یہ بدمعاش مجھ کو بھگا کر لائے ہیں اور ...

کوتوال: افسوس! ان راہبوں کی یہ حرکتیں ہر ہفتہ معلوم ہوتی رہتی ہیں اور کوئی ہفتہ ایسا نہیں گزرتا جس میں راہبوں کو اس قسم کے جرموں میں سزا نہ ملتی ہو۔ ہاں بیٹی کہو کیا کہنا چاہتی ہو؟

قطورہ: میں زیادہ کچھ کہنا نہیں چاہتی آپ سے صرف یہی عرض ہے کہ خدا کے واسطے مجھے ان ظالموں کے پنجہ سے چھڑا دیجئے۔

ایک راہب: بیٹی! ہم کب کہتے ہیں کہ تم ہمارے ساتھ چلو۔ بے شک تم یہیں رہو۔ بس اتنی سی بات تھی؟

کوتوال: ہاں صرف اتنی سی بات! مگر اس کی سزا گورنمنٹ اسلام میں ایک سو کوڑے اور دس سال قید سخت ہے۔ (سپاہیوں کی طرف متوجہ ہو کر) ان سب کی مشکیں کس لو اور دارالتعزیر کی کوٹھری میں بند کر دو۔

کوتوال صاحب کا حکم سنتے ہی تمام سپاہی راہبوں پر بھوکوں کی طرح ٹوٹ پڑے اور ان سب کی مشکیں کس کر ...

...

(باقی آئندہ)

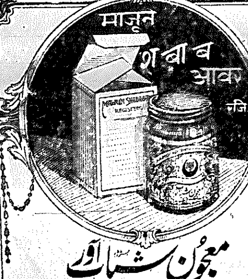

معجون شباب آور

...

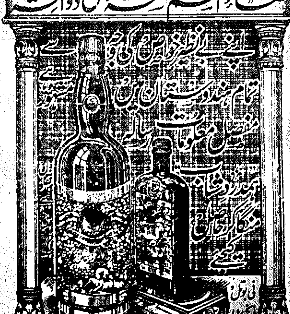

... دواخانہ یونانی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۹ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ ہجری

صوبہ متحدہ کا وقف بل

(۵)

اشاعت گذشتہ میں ہم نے جو کچھ لکھا ہے اس کو پڑھ کر قارئین الجمعیۃ نے اچھی طرح یہ اندازہ لگالیا ہوگا کہ حافظ ہدایت حسین صاحب نے اپنے مسودہ قانون میں کس طرح ایک سرکاری عہدہ دار کو اسلامی اوقاف کے متعلق غیر محدود اختیارات دئے ہیں۔ ایسی حالت میں کہ محافظ اوقاف کی کوئی ذمہ داری کسی وقف کمیٹی یا کونسل کے سامنے نہیں ہوگی اور وہ صرف حکومت کے ماتحت عام ملازم کی حیثیت میں ہوگا۔ اس کو یہ اختیار دیدینا کہ وہ خود ہی اوقاف کے متعلق احکام صادر کرے اور خود ہی ... سے عمل کوئی مسلمان نا واقف نہیں ہو سکتا۔

لیکن اس سلسلہ میں جو دفعہ سب سے زیادہ خطرناک ہے اور جن کو سرکاری مداخلت کا انتہائی نقطہ سمجھنا چاہئے وہ حسب ذیل ہیں:-

(۱) محافظ اوقاف لوکل گورنمنٹ کی منظوری سے ایک ضلع یا چند اضلاع کے لئے ایک سرکاری متولی مقرر کر سکتا ہے۔

(۲) اگر کوئی شخص وقف کرنا چاہتا ہے تو وہ محافظ اوقاف کی منظوری سے سرکاری متولی کو اپنی جائداد کا متولی مقرر کر سکتا ہے مگر تنخواہ وغیرہ کے معاملہ میں ان شرائط کے ماتحت جو لوکل گورنمنٹ کی اجازت سے محافظ اوقاف معین کرے گا۔

(۳) ... وقف میں متولی کی جگہ خالی ہو اور وقف نامہ کی رو سے تولیت کا حق کسی شخص کو نہ پہنچتا ہو تو محافظ اوقاف اس صورت میں سرکاری متولی کو مناسب شرائط پر اس وقف کا متولی مقرر کر دے گا۔

اس دفعہ کی مختلف شقوں کو بغور ملاحظہ فرمانے کے بعد قارئین کرام پر یہ حقیقت منکشف ہو سکتی ہے کہ اسلامی اوقاف کو براہ راست حکومت کے زیر انتظام و زیر اقتدار لانے کے لئے کس طرح کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ یہ مقصد بالکل ظاہر ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی منظوری سے کسی ایک ضلع یا چند اضلاع کے لئے جو متولی مقرر کیا جائے گا وہ سرکاری ملازم ہوگا ... اوقاف کے ماتحت ہوگا جیسے اس کے نصب کی طرح اس کے عزل کا اختیار بھی ہوگا۔ اب اسلامی اوقاف کا رفتہ رفتہ اس سرکاری متولی کے زیر انتظام لانا ہی گورنمنٹ کی سب سے بڑی کامیابی ہوگی ...

... ہے کہ وہ کسی متولی کی عدم موجودگی میں سرکاری متولی کا تقرر کرے۔ رہ گیا یہ امر کہ جب یہ ہوگا وہ ظاہر ہے محافظ اوقاف جس متولی کے خلاف چاہے گا مقدمہ دائر کر سکے گا اور اس کو اپنی جگہ سے ہٹا سکے گا۔ اور ہٹانے کے بعد اس پر یہ لازم نہیں ہوگا کہ وہ کسی دوسرے آزاد متدین متولی کا مسلمانوں کی سفارش پر تقرر ثبت کرے۔ بلکہ اس کے لئے متولی کی جگہ خالی ہوتے ہی یہ راستہ کھل جائے گا کہ وہ سرکاری متولی کے ماتحت ایک اسلامی وقف کو دیدے۔ گویا ایک متولی کو ہٹانا اور اس کی جگہ دوسرے سرکاری متولی کا تقرر کرنا محافظ اوقاف ہی کے ایما اور منشا پر ہو سکے گا۔ اس میں مسلمانوں کو یا ان کی جماعتوں کو یا خود ان کمیٹیوں کو جو اس قانون میں بنائی گئی ہیں۔ مداخلت کا کوئی حق حاصل نہ ہوگا۔ ان دونوں طریقوں کو بار بار دیکھئے اور بغور غور کیجئے کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ حافظ ہدایت حسین صاحب کے مسودۂ قانون میں اسلامی اوقاف کو گورنمنٹ کے قبضہ میں دینے کی کوشش کی گئی ہے تو کیا غلط کہتے ہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ مسودہ قانون کی شکل میں منظور ہو گیا تو کیا بہت جلد صوبہ متحدہ کے اکثر اسلامی اوقاف حکومت کے زیر اقتدار نہیں چلے جائیں گے۔ اور کیا اس کے نتائج مسلمانوں کے لئے من حیث القوم کچھ مفید ہوں گے۔

جو لوگ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ مسلمانوں کے اوقاف کا انتظام در دولت حکومت کے ماتحت آ جائے، وہ اسلامی اغراض و مقاصد اور وقف کی مذہبی و دینی اہمیت سے بے نیاز ہو کر جس طرح چاہیں انتظام کریں ان کے لئے تو بے شک ان حالات میں کوئی وجہ اعتراض کی نہیں ہو سکتی۔ مگر جو لوگ اس صورت حال کو کسی طرح برداشت نہیں کر سکتے اور حکومت کے اس عام اقدام عمل کو بعض متولیوں کی موجودہ بدانتظامیوں سے بھی زیادہ مضرت رساں سمجھتے ہیں ... ان کو فرض ہے کہ وہ ... کے مسودہ کی ضرور مخالفت کریں ...

منظور نہ ہونے دیں۔

صوبہ متحدہ کی مجلس تقننہ کی کارروائیوں سے معلوم ہوا ہے کہ مجلس مذکور نے اس مسودۂ قانون کو حسب دستور منتخبہ کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے جہاں اس پر غور و خوض کیا جائے گا ...

شذرات

بہار کے مصیبت زدہ اور حکومت

بہار کے باشندوں پر زلزلہ کے باعث جو بربادی آئی ہے وہ ایسی نہیں ہے جو چند مہینوں میں ختم ہو جائے یا چند لاکھ روپے کی امداد سے اہل بہار کی قسمت سنبھل جائے۔ اس خطہ کی دوبارہ تعمیر اور باشندوں کی فارغ البالی کے لئے خبر نہیں کتنے سال اور کتنے کروڑ روپے کی ضرورت ہوگی ابتک وائسرائے کے فنڈ میں ۲ لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے اور راجندر بابو کے پاس بھی ۲ لاکھ روپے کے قریب پہنچ چکا ہے مگر اس قدر وسیع بربادی کے لئے یہ چند لاکھ روپے کوئی تعمیری خاکہ تیار نہیں کر سکتے اور نہ اس طرح اہل بہار مصائب و آلام سے نجات پا سکتے ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ عارضی تعمیر کا کام جلد از جلد شروع کر دیا جائے جو کروڑوں روپے کی امداد کے بغیر شروع نہیں ہو سکتا ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ باشندگان بہار کی ... کا خاتمہ کس طرح ہوگا۔ ایک طرف حکومت ہے جو تحقیقات کے بہانہ بہت کچھ تاخیر کر چکی ہے اور اب تک اس نے کوئی ایسا اہم قدم نہیں اٹھایا جو مستقبل قریب میں کوئی خوش آئند منظر پیش کر سکے۔ دوسری طرف والیان ریاست ہیں جنہوں نے اس نازک وقت میں بھی اپنے فرض کو محسوس نہیں کیا۔ یہ لوگ یورپ کے سفروں میں اور ذاتی تعیش پر لاکھوں روپیہ صرف کر دیتے ہیں مگر بہار کے زلزلہ زدگان کی مصیبت سے اب تک ان پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ اگر یہ طبقہ اپنے مسرفانہ مدوں میں اہل بہار کو بھی شامل کرلے اور زیادہ نہیں تو دس لاکھ روپیہ سے ان کی امداد کرے تو چند ہی روز میں اہل بہار کی مصیبتیں ختم ہو سکتی ہیں۔ جاپان کے زلزلہ میں شاہ جاپان نے اپنی جیب خاص سے مصیبت زدوں کو ایک کروڑ روپیہ عطا فرما دیا تھا مگر بہار کے زلزلہ میں سرکاری عطیات کا جو حال ہے سب کو معلوم ہے جس کی وجہ صرف یہ ہے کہ جاپان میں جاپانیوں کی حکومت ہے اور ہندوستان میں انگلستان والوں کی ...

... ان کے مفید مشوروں پر عمل کر کے مصیبت زدوں کی صحیح طور پر امداد کر سکیں۔ اس کمیٹی میں مولانا لطف اللہ صاحب مولانا عبد الصمد صاحب اور مولانا منت اللہ صاحب جیسے اخلاص مند اور ہمدرد قوم حضرات شامل ہیں اوران کے کام پر ہر طرح بھروسہ کیا جا سکتا ہے اور چونکہ انہیں مقامی حالات سے پوری واقفیت حاصل ہے اس لئے ان پر اس حیثیت سے بھی اعتماد کیا جا سکتا ہے کہ ان کے ذریعہ جو کچھ امداد ہوگی وہ "حق بحق دار رسید" کی مصداق ہوگی اور وہ مساجد کی تعمیر اور ضرورتمند مسلمانوں کی امداد اور دیگر ضروریات کے متعلق صحیح رائے قائم کر سکیں گے۔ ہمیں امید ہے کہ مسلمان مسلم ریلیف کمیٹی مونگیر کی خدمات کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھیں گے اور اس کا ہاتھ بٹانے کی کوشش کریں گے۔

... دہلی کے تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ فیروز مسلم گرلز اسکول کے ذمہ دار حضرات سے اس تسنیع اور شرمناک کارگذاری پر سخت باز پرس کریں اور ان کو اسکول سے علیحدہ کرنے میں ایک منٹ کی بھی دیر نہ لگائیں بصورت دیگر اپنی بچیوں کو اسکول سے اٹھالیں اور جب تک اس کی اصلاح خاطر خواہ نہ ہو جائے۔ ایک لڑکی بھی اس میں نہ بھیجی جائے۔

لیلیٰ مجنوں کا ڈرامہ اور مسلم بچیاں

یورپ پرستی کا مرض مشرق کے سفلہ دماغوں میں جس قدر سرعت سے سرایت کر رہا ہے وہ انتہائی قابل افسوس ہے۔ اس قوم کی آبرو باختگی اور ذہنی فرومائگی پر کس کو شبہ ہو سکتا ہے جو اپنی فکری صلاحیتوں سے اغماض کر کے اندھا دھند ان اقوام کی نقالی پر اتر آئے جن کا اخلاقی معیار خود ان کے لئے وبال جان بنا ہوا ہے اور جو اپنی تہذیب سے علی الاعلان بیزاری کا اظہار کر رہی ہیں۔ ہندوستان کی دوسری قوموں سے تو ہمکو سروکار نہیں لیکن مسلمان جو ایک مستقل اور پائیدار تہذیب کے مالک ہیں ان کے اندر بھی یورپ زدگی اور مغرب پرستی کے جراثیم سرایت کر رہے ہیں اور ان نقالوں پر اس وجہ سے اور بھی زیادہ افسوس ہے کہ وہ مغرب کے تعمیری کاموں کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے مغربی صنعت و حرفت علمی اور فنی تحقیقات ایجادات و اختراعات میں ان کے لئے کوئی ... نہیں ... خرافات کے سوا اور کوئی چیز نہیں ... سکتی ہمیں یہ معلوم کر کے افسوس ہوا کہ دہلی ...

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت کا نکاح بتاریخ ۲۴ فروری ۱۹۱۵ء ایک مرد سے ہوا اور اس کے بطن سے ایک لڑکی بتاریخ ۱۲ جولائی ۱۹۱۵ء یعنی چار ماہ گیارہ یوم بعد پیدا ہوئی معلوم نہیں یہ حمل اس کس مرد سے تھا۔ بس یہ لڑکی اس مرد سے سمجھی جائے گی یا نہیں۔ جس کا نکاح اس عورت سے ہوا اور نکاح جو حالت حمل میں ہوا وہ نکاح شرعاً جائز ہوگا یا نہیں۔ بینوا و توجروا۔

الجواب

اگر عورت کسی کے نکاح میں تھی اور اس نے طلاق دیدی یا مر گیا اور عورت حاملہ ہے تو قبل وضع حمل نکاح جائز نہیں اس لئے کہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔ اور اگر عورت کسی کے نکاح میں نہ تھی مگر حاملہ ہے تو وہ حبلی من الزنا ہوئی اور ...

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ منشی ارشاد اللہ صاحب نے نومبر ۱۹۳۱ء کو ایک وقف نامہ لکھا ہے کہ منقرضہ الاولاد بیوی و دختری ہمیشہ ایک زوجہ موجود ہے۔ عرصہ قریب گیارہ سال کا ہوا کہ بوجہ نافرمانی ... کو طلاق دیدی تھی اور اس کا مہر ادا کر کے رسید حاصل کر لی تھی مگر بعد کو اس کے خواستگار رسائی ہونے پر بیوی نے ... دوبارہ نکاح کر لیا۔ اب اس کا دین مہر صرف دو روپیہ آٹھ آنہ ہے ... بالفعل اس کو کچھ نہیں دینا چاہتا ... منشی صاحب موصوف نے ۱۹۳۳ء کو انتقال کیا۔

آیا بکر بروئے نامہ کے بعد زوجہ معصوم النسا شرعی مصیبہ کی مستحق ہے یا نہیں۔ اور عقد ثانی جائز ہے یا نہیں۔ بینوا و توجروا۔

الجواب

...

غازی محمد عثمان صاحب آزاد پر قاتلانہ حملہ

چند بدمعاشوں کے ذریعہ وحشت و بربریت کا مظاہرہ

ڈاکٹروں کی رپورٹ اور پولیس کی تفتیش

اہم انکشافات کی توقع

آج کل دہلی کی پبلک زندگی بعض دنائت پیشہ اور کمینہ خصلت لوگوں کی وجہ سے جس قدر ناپاک ہو رہی ہے اس کا ایک مظاہرہ منگل کے روز صبح کے وقت ایک قومی کارکن پر وحشیانہ حملہ کی صورت میں ہوا۔ کل صبح ساڑھے نو بجے کے قریب کرہ بنگش کے سامنے کوچہ فولاد خاں میں غازی محمد عثمان صاحب آزاد صدر جمعیت شبان المسلمین مسٹر آصف علی بیرسٹر سے ملاقات کر کے واپس آ رہے تھے کہ یکایک چند بدمعاشوں نے آپ کا تعاقب کیا اور ان میں سے ایک آپ پر حملہ آور ہوا۔ اور پیچھے سے آپکا کوٹ کا کالر پکڑ کر پیچھے کو دھکا دیتے ہوئے متعدد ضربات آپ کے چہرہ اور ہاتھ پر لگائیں۔ حملہ آور کو آزاد صاحب اور بازار کے بعض دکانداروں اور راہگیروں نے بخوبی پہچان لیا ہے۔ جو اشخاص اس بدمعاش سے واقف ہیں انہوں نے اس کا اور اس کے ساتھیوں کا نام بھی آزاد صاحب کو بتا دیا۔ حملہ آور نے آزاد صاحب کے چہرے پر شدید ضرب ماری اس کی وجہ سے آپ کی ناک پر ایک زخم آیا اور اندرونی چوٹ نہایت گہری لگی۔ اور خون جاری ہو گیا۔ فوراً آپ کو سول ہسپتال پہنچایا گیا جہاں ڈاکٹر ... صاحب نے آپ کا ڈریسنگ کیا اور دوا وغیرہ لگائی اور خون کو روکنے کے لئے انجکشن دئے مگر خون تمام رات جاری رہا اور دوسرے دن دوپہر تک نہیں رک سکا۔ سول ہسپتال میں ناک آنکھ اور حلق کے ماہر ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق جب آزاد صاحب کا معائنہ ایکس رے کے ذریعہ کرایا گیا تو معلوم ہوا کہ آپ کی ناک کی نازک ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ اور اسی کی وجہ سے درد اور ورم میں اضافہ ہو رہا ہے۔ آزاد صاحب کی اس ضرب شدید کے متعلق عام طور پر تشویش و بے چینی پھیل گئی ہے۔

کل صبح سول ہسپتال میں ڈریسنگ ہونے کے بعد اس حملہ کی رپورٹ فیض بازار کے تھانہ میں باضابطہ طور پر کرا دی گئی تھی۔ مگر ملزمین میں سے ابھی تک کسی کو گرفتار نہیں کیا گیا ہے اور نہ موقع واردات پر پولیس نے تفتیش شروع کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پولیس کو ڈاکٹروں کی مفصل رپورٹ کا انتظار تھا جس کے بعد پوری سرگرمی کے ساتھ تحقیقات شروع ہو جائے گی۔ اور اس سلسلہ میں بعض نہایت اہم انکشافات ہوں گے۔ کیونکہ اصل مجرم جس نے یہ حملہ کرایا ہے وہ ان بدمعاشوں کے علاوہ کوئی اور ہی ہے جس کا سراغ پولیس کو لگانا چاہئے اور جسے قرار واقعی سزا دلوانی چاہئے۔ اگر دہلی جیسے شہر میں دن دہاڑے بدمعاشوں کی امداد سے اس قسم کے حملے ہونے لگے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہندوستان کے دار الحکومت میں پولیس اپنی حقیقی ذمہ داریوں سے اس درجہ غافل ہے کہ معاملات نہایت خطرناک حد تک پہنچ چکے ہیں۔

گذشتہ شب کو گلی قاسم جان میں احاطہ کالے صاحب کے سامنے ایک جلسہ عام بھی اس واقعہ پر اظہار مذمت و احتجاج کرنے کی غرض سے منعقد ہوا تھا جس کی صدارت مولانا عبد الماجد صاحب دہلوی نے فرمائی تھی اور جس میں اس بہیمانہ حملہ پر سختی کے ساتھ نفرت ظاہر کی گئی تھی۔ پبلک میں عام طور پر آزاد صاحب کے ساتھ ہمدردی پیدا ہو گئی ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس شرمناک واقعہ پر عام شہریوں کی جانب سے اظہار مذمت کے لئے اور بھی پبلک جلسے منعقد ہوں گے۔ (نامہ نگار)

لندن میں اینگلو جاپانی گفتگو کا آغاز

مصالحت کا رجحان کسی جانب سے بھی نہیں پایا جاتا

لندن ۲۲ فروری۔ دہلی میں ہندوستانی اور جاپانی تجارتی گفتگو اور جاپانی کپڑے کی درآمد کی تحدید کے سلسلہ میں جو کانفرنس منعقد ہوئی تھی اب اس کا دوسرا پہلو انگلستان میں نمایاں ہوا ہے۔ کل اینگلو جاپانی کپڑے کی گفتگو شروع ہوئی۔ کانفرنس میں جانبین کے نمائندوں نے سرگرمی سے حصہ لیا اور اپنے اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت کی لیکن جانبین کے نمائندے کسی فیصلہ پر نہیں پہنچ سکے اور گفتگو ۲۸ فروری کے لئے ملتوی کر دی گئی خیال کیا جاتا ہے کہ مصالحت کا رجحان کسی طرف سے بھی نہیں پایا جاتا لیکن توقع ہے کہ آئندہ گفتگو میں چند تجاویز پیش ہوں گی۔ جاپانی نمائندے ٹوکیو سے اطلاعات حاصل کر رہے ہیں دوسری طرف برطانوی نمائندہ سر ... بار لنکا شائر کمیٹی کا ایک اجلاس فوراً طلب کرنے والے ہیں جس میں لنکا شائر کے نمائندوں کو حالات سے آگاہ کیا جائیگا۔

مصیبت زدگان بہار اور جامع مسجد دہلی

تین ہزار روپیہ کا عطیہ

دہلی ۲۲ فروری معلوم ہوا کہ جامع مسجد دہلی کی کمیٹی نے زلزلہ زدگان بہار کے مصائب سے متاثر ہو کر اپنا ایک خاص اجلاس منعقد کیا اور جس میں مصیبت زدگان کی امداد کے سوال پر غور کیا گیا۔ بحث و تمحیص کے بعد کمیٹی نے اہل بہار کی امداد کیلئے تین ہزار روپے کی رقم دینی منظور کر لی۔ اس رقم کو لیکر امام صاحب جامع مسجد بذات خود بہار تشریف لیجائیں گے۔

تین مزدور دب کر مر گئے

دہلی ۲۰ فروری۔ دریاگنج میں ایک بڑا بھاری نالہ کھودا جا رہا ہے اس کی گہرائی تقریباً ۳۰ فٹ ہوگی۔ نالہ کے دونوں طرف مٹی کا اونچا انبار لگا ہوا تھا۔ آج یکایک دونوں طرف سے دو ڈھیر سے انبار نالہ میں گر گئے۔ پانچ مزدور نالہ میں کھدائی کا کام کر رہے تھے وہ دب گئے۔ ان کو نکالنے پر معلوم ہوا کہ تین مزدور مر چکے ہیں۔ اور دو بے ہوشی کی حالت میں ہسپتال روانہ کئے گئے ہیں۔

دہلی میں حضرت مولانا ظفر علی خاں صاحب کا ورود

دہلی ۲۱ فروری۔ کل حضرت مولانا ظفر علی خاں صاحب مالک اخبار زمیندار نے اپنے قدوم سے دہلی کو مشرف فرمایا اور دفتر جمعیۃ علماء ہند میں تشریف لاکر جناب ہلال احمد صاحب زبیری ایڈیٹر الجمعیۃ کے ہمراہ چار نوش فرمائی۔ آج مولانا موصوف نے حضرت مولانا احمد سعید صاحب کے دولتکدہ پر قدم رنجہ فرمایا جہاں شہر کے اکابر و معززین نے بھی شرکت کی اور سب نے ملکر چار نوش فرمائی۔

سینکڑوں کشتیاں غرق ہو گئیں

کلکتہ ۲۰ فروری میمن سنگھ کی ایک خبر مظہر ہے کہ بعد اتوار کو زبردست طوفان آیا جس سے جوٹ کے گوداموں کو سخت نقصان پہنچا اور تلی لائن بالکل اڑ گئی۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ دریائے جمنا میں سینکڑوں کشتیاں ڈوب گئیں اور کئی اشخاص ہلاک ہو گئے اس کے علاوہ مال کا بھی کافی نقصان ہوا۔

سپرو جیکر سے وائسرائے کی ملاقات

نئی دہلی ۲۱ فروری۔ وائسرائے ہند اپریل کے آخر میں انگلستان کو روانہ ہو جائیں گے معلوم ہوا ہے کہ روانگی سے پہلے آپ ان ہندوستانی لیڈروں سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں جو گول میز کانفرنس کے سلسلہ میں انگلینڈ گئے تھے ملاقات کرنے والوں میں سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر کا نام بھی لیا جاتا ہے۔ سر تیج بہادر سپرو اس ماہ کے آخر میں وائسرائے ہند سے دہلی میں ملاقات کریں گے۔

روس نے جاپان کے خلاف افترا سے کام لیا ہے

جاپانی وزیر اعظم کا روس کو جواب

ٹوکیو ۲۰ فروری۔ مسٹر کوکی ہیروتا وزیر خارجہ نے ایک ڈنر کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا:-

جاپان چین کی پولیٹکل اور اقتصادی ترقی کا خواہشمند ہے۔ کاش کہ جاپان کے حقیقی مقاصد کو چین سمجھتا۔ اور اس کی کوششوں کے ساتھ مخلصانہ تعاون کرتا۔

جاپان کی طرف سوویٹ یونین کے رویہ میں زبردست تبدیلی ہو گئی ہے۔ یہ امر نہایت افسوسناک ہے کہ سوویٹ روس پولیٹکل مقاصد کے پیش نظر اخبارات اور دیگر ذرائع سے اپنے ملک اور بیرونی ممالک میں جاپان کے خلاف جھوٹا مبالغہ آمیز اور گمراہ کن پروپیگنڈا کر رہا ہے۔

یہ خبر بالکل غلط ہے کہ جاپان منچوکو اور سوویٹ روس کی حد پر نئی فوجی چھاؤنیاں قائم کر رہا ہے۔ جاپان اور امریکہ میں کوئی ایسا پیچیدہ جھگڑا نہیں ہے جس کا فیصلہ نہ ہو سکتا ہو۔ جاپان امریکہ کے ساتھ دشمنی نہیں دوستی چاہتا ہے۔ اگر امریکہ مشرق کی حالت کا اچھی طرح مطالعہ کرے تو جاپان کے متعلق اسے جو غلط فہمی ہے وہ خود بخود دور ہو جائے گی۔ جاپانی اور برطانوی گورنمنٹ کے درمیان ... تعلقات ہیں ان میں کوئی فرق نہیں پڑا۔

ترکی میں اجنبی اخبارات کو تنبیہ

انگورا ۲۰ فروری۔ ٹرکش پریس بیورو نے اعلان کیا ہے کہ ملک میں جو اخبارات غیر ملکی زبانوں میں چھپتے ہیں۔ وہ ممالک غیر کے حق میں پراپیگنڈا کرتے ہیں۔ اس قسم کی شکایات گورنمنٹ کو موصول ہوئی ہیں اس لئے ایسے اخبارات کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ ترکش نیشنل پالیسی کے متعلق اپنی پالیسی تبدیل کر لیں ... اس وقت ترکی میں انگریزی زبان کا کوئی اخبار نہیں۔ یونانی ارمنی اور فرانسیسی زبان میں کئی اخبارات چھپتے ہیں۔

بہار کی امداد کیلئے زنانہ ریلیف کمیٹی کا قیام

صدر مجلس احرار کی صاحبزادی کا مستحسن اقدام

لدھیانہ ۱۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ لدھیانہ میں مصیبت زدگان بہار کی امداد کے لئے زنانہ ریلیف کمیٹی قائم ہو گئی ہے جو ہندو مسلم خواتین سے چندہ وصول کر کے زلزلہ زدگان بہار کی امداد کرے گی۔ اس ریلیف کمیٹی کی سکرٹری حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب لدھیانوی صدر مجلس احرار اسلام و رکن جمعیۃ علماء ہند کی صاحبزادی زبیدہ خاتون مقرر ہوئی ہیں۔

حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ بہار کے ایک سو یتیم بچوں کی پرورش فرمائیں گے، اور ... کے لئے اور لوگ بھی تیار ہو گئے ہیں مولانا موصوف کا خیال ہے کہ یتیم بچوں کی پرورش کا یہی صحیح طریقہ ہے ...

ریل کے تیسرے درجہ میں پنکھے؟

کونسل آف اسٹیٹ میں ریلوے بجٹ

نئی دہلی ۲۰ فروری۔ آج کونسل آف اسٹیٹ میں ریلوے بجٹ پر مزید مباحثہ ہوا۔ لالہ رام سرن داس لیڈر ترقی پسند جماعت نے کہا کہ ۳۲ کروڑ روپیہ سالانہ ریلوں پر برباد کیا جا چکا ہے، حکومت کو اس کی تحقیقات کے لئے ایک آزاد کمیٹی مقرر کرنا چاہئے۔

آپ نے اس امر پر بھی زور دیا کہ ریلوں پر فوجی گورنروں اور فوجی رسد کے ساتھ جو خاص رعایت کی جاتی ہے۔ وہ بالکل نامناسب ہے۔ ... نے تیسرے درجوں میں پنکھے لگانے پر زور دیا۔

سرحد میں قتل کے جرائم میں کمی

صرف ایک ماہ میں ۲۷ قتل

پشاور ۲۱ فروری۔ گزشتہ جنوری میں صوبہ سرحد کے مختلف اضلاع میں ۲۷ قتل کی وارداتیں ہوئیں حالانکہ گزشتہ سال کے آخری مہینہ میں قتل کے حادثات کی تعداد ... پہونچ گئی تھی۔ اسی طرح سرحد میں ایک ماہ میں ۵ ڈاکے ڈالے گئے اس سے گزشتہ ماہ میں ۱۰ ڈاکے ڈالے گئے تھے۔ چوری کی وارداتیں بھی کم ہوئیں اور صرف ۲۱۱ نقب زنی کے حادثات ہوئے حالانکہ دسمبر میں سرقہ کی ۲۱۸ وارداتیں ہوئیں۔

مونگیر میں روزانہ زلزلے

راجندر بابو اور ریلیف والنٹیرز کی کانفرنس

مونگیر ۲۰ فروری۔ بابو راجندر پرشاد اور پنڈت ہردے ناتھ کنزرو آج یہاں آ پہونچے انہوں نے شام کو امدادی کام کرنے والوں سے تبادلۂ خیالات کیا۔

یہاں روزانہ زلزلہ کے جھٹکے محسوس کئے جاتے ہیں ... جاری ہے۔

تحریک دہشت انگیزی پر حکومت کا صرفہ

پونے دو کروڑ روپے پر پانی

کلکتہ ۱۸ فروری۔ آج ممبر مالیات نے بنگال کونسل میں ۱۹۳۴ء-۳۵ء کا بجٹ پیش کیا جس میں دو کروڑ اکیس لاکھ ستر ہزار روپیہ کا خسارہ ہے۔ باوجودیکہ ۱۹۲۹-۳۰ء سے اب تک چورانوے لاکھ روپیہ کی کفایت کی جا چکی ہے ۱۹۳۲ء سے اب تک دہشت انگیزی کی تحریک روکنے کے لئے پونے دو کروڑ روپیہ کے قریب صرف ہو چکا ہے اور صوبہ کی مالی حالت نظر ثانی کی محتاج ہے۔ ممبر مالیات نے بجٹ کو پیش کرتے ہوئے بہت مایوسانہ لہجہ میں تقریر کی اور کہا اگر آئندہ کے بارے میں کوئی فوری تدبیر اختیار نہ کی گئی تو اقتصادی صورت حالات کے بدتر ہو جانے کا خطرہ اور بھی زیادہ ہے۔

سال ۱۹۳۴-۳۵ء کی آمدنی تخمینہ کی رو سے ۱۰ کروڑ ... لاکھ ... ہزار اور اخراجات ۱۱ کروڑ ... لاکھ ... ہزار ہوں گے۔

حاجیوں کا جہاز ۵ مارچ کو روانہ ہوگا

کراچی ۱۸ فروری۔ حاجی عبد الغنی صاحب صدر حج کمیٹی کراچی سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ:-

حاجیوں کا جہاز رحمانی جو ... فروری کو روانہ ہونے والا تھا وہ ۱۸ فروری کو بغیریت ... پہونچ گیا۔ جہاز ... میں اب جگہ باقی نہیں رہی ہے۔ جہاز رحمانی ۵ مارچ کو کراچی سے روانہ ہوگا۔

ارون ہسپتال کی تعمیر شروع ہونیوالی ہے

سول ہسپتال کی توسیع بے فائدہ ہوگی

دہلی ۲۰ فروری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی جانب سے سکرٹری دہلی میونسپل کمیٹی کے نام ایک مکتوب موصول ہوا ہے جس میں مذکور ہے کہ حکومت ہند بہت جلد ارون ہسپتال کی تعمیر شروع کرنے والی ہے جس پر موجودہ اندازہ کے مطابق ۲۵ لاکھ روپیہ لاگت آئیگی چونکہ یہ ہسپتال دہلی اور نئی دہلی کے کام آئے گا اس لئے سول ہسپتال کی مجوزہ توسیع بے فائدہ ہوگی۔ میونسپلٹی کو چاہئے کہ وہ نئی اسکیم کو بروئے کار لانے کی بجائے ارون ہسپتال کے سالانہ اخراجات میں مبلغ ۲۰ ہزار روپیہ کی امداد دے۔ حکومت سول ہسپتال کے حکمہ حفظہ کو پانچ ہزار روپیہ سالانہ کی امداد دیتی رہی ہے یہ بھی آئندہ بند کر دی جائے گی۔

ارون ہسپتال شمالی ہند میں سب سے بڑا شفاخانہ ہوگا۔ یہ ترکمان دروازہ کے باہر ایک وسیع قطعہ زمین پر تعمیر کیا جائے گا امید کی جاتی ہے کہ مارچ تک کام شروع ہو جائے گا۔

ارون ہسپتال کے کھل جانے کے بعد سول ہسپتال کی اہمیت بہت کم ہو جائے گی۔

دہلی میں شراب کے ٹھیکوں کا نیلام

بیس ہزار روپیہ کا اضافہ

دہلی ۲۰ فروری۔ احاطہ کچہری میں آج مسکرات کے ٹھیکوں کا نیلام ہوا۔ (پہلے) نا اتفاقی کی تحریک کے زمانہ میں ایسے موقعہ پر جگہ جگہ پکٹنگ ہوتا تھا بہت بڑی تعداد والنٹیرز کی گرفتار ہوتی تھی اور حکومت کی آمدنی میں سخت نقصان ہوتا تھا۔ تمام کچہری کے ایک احاطہ میں مسکرات کے ٹھیکیداروں کا کثیر مجمع تھا۔

مسٹر الیس۔ ایم۔ ... ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ درجہ اول افسر نیلام تھے ... اکسائز ... انسپکٹر ... موجود تھے ... گذشتہ سال ... روپیہ وصول ہوئی تھی ... اضافہ ہوا ...

مجلس ادب میں مشاعرہ

مجلس ادب دہلی کے زیر اہتمام ... بروز ہفتہ ... بجے شب پنجابی پبلک لائبریری ہال بنگش بازار ... منعقد ہوگا امید کہ شائقین تشریف لاکر محفل کو رونق بخشیں گے۔ مصرعہ طرح۔ "طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریباں کا" "گریباں پریشاں توانی" کا ذیب ردیف وغیرہ۔ (سکرٹری مشاعرہ)

مزید چار ریاستوں میں شراب نوشی کی اجازت

لنڈن ۲۰ فروری۔ امریکن سینٹ نے ایک مسودہ قانون منظور کیا ہے جس کی رو سے الاسکا ہوائی، پورٹو ریکو اور ... میں شراب نوشی کی اجازت دیدی ہے۔

دار الحکومت

جامعہ ملیہ اسلامیہ میں تقریروں کا سلسلہ

ترکی فاضل ڈاکٹر بہجت وہبی کی تاریخی تقریر

صدر اسمبلی اور دیگر علماء کا اجتماع

ہفتہ کی شام کو جامعہ ملیہ اسلامیہ میں ڈاکٹر بہجت وہبی ایک فاضل ترکی کی تقریر سننے کے لئے دہلی کے علمی حلقہ کے سربرآوردہ حضرات کا اجتماع ہوا۔ جلسہ کی صدارت جناب ڈاکٹر انصاری صاحب نے فرمائی۔ مسٹر شانمکھم چٹی صدر اسمبلی اور دیگر ارکان بھی موجود تھے۔ ڈاکٹر انصاری صاحب نے فاضل مقرر کا شاندار الفاظ میں تعارف کرایا اور کہا کہ ڈاکٹر بہجت وہبی میں ترک اور عرب دونوں کا خون ہے اور وہ معاذ بن جبل صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے ہیں اور اپنی والدہ کی طرف سے انکا سلسلہ کوہ قاف کے ایک عالم ترکی خاندان سے ملتا ہے ان کے آبا و اجداد ترکی میں رہا کرتے تھے لیکن گذشتہ صدی کے وسط میں محمد علی پاشا نے ان کے بزرگوں کو مصر میں بلا لیا اور شعبہ تعلیم کو ان کے سپرد کیا۔ ڈاکٹر وہبی نے قسطنطنیہ، قاہرہ اور لوزان کی یونیورسٹیوں میں تعلیم پائی، کیمبرج میں ایم اے کا امتحان پاس کیا ۱۹۰۳ء میں آپ لندن میں ... مقرر کئے گئے ۱۹۱۰ء میں قاہرہ کے طبی اسکول میں تشریح علم الابدان کے معلم بنا کر بلائے گئے آپ مصر کے قائد اعظم سعد زغلول پاشا کے ہمراہ انگلستان گئے۔

ڈاکٹر بہجت وہبی کی تقریر

ڈاکٹر انصاری کے بعد ڈاکٹر بہجت وہبی نے منتظمان جامعہ کا شکریہ ادا کیا اور پھر اپنے "تاریخ اسلام کے بعض پہلوؤں" پر تقریر شروع کی۔ آپ نے بہت سے اخبارات رسائل اور کتابوں کے اقتباسات پیش کر کے بتایا کہ مغرب میں مشرق اور اسلام کے خلاف زبردست جہاد جاری ہے مجھے تاریخ اسلام پڑھنے کا شوق اس وقت سے ہوا جب میں سوئیزرلینڈ میں تعلیم پا رہا تھا۔ چونکہ میرا پروفیسر تمام مسلمانوں کو وحشی خیال کرتا تھا اس لئے اسے تعجب تھا کہ میں وحشی نہیں ...

... ایک تاریخی واقعہ ہے چند یورپین مورخوں کی طرح ہم جہل اور تعصب کی بنا پر اس کی تشریح نہیں کر سکتے۔

اسلام نے اتحاد و انصاف اور مساوات پر مبنی ہے یہ ایک سیدھا سادا مذہب ہے جس میں کسی قسم کی پیچیدگی نہیں ہے ہر شخص اسے آسانی سے سمجھ سکتا ہے اس کی اپیل فطرت سے ہوتی ہے۔ حالانکہ اکثر ممالک میں اسلام فاتح کی حیثیت سے پھیلا لیکن اس کی رواداری اور جمہوریت کے ایسے اصول موجود ہیں کہ مفتوحوں کے دل پر بھی اس کا جادو چل جاتا ہے ... اسلام کی اندرونی خوبیوں کے علاوہ پیغمبر اسلام کی عظیم و جلیل شخصیت نے اسکو زبردست تمدنی قوت بنا دیا ... اسلام اور عربوں کے ذریعہ سائنس کو ترقی حاصل ہوئی ... یورپ میں پھیلا ہے۔

تیلی واڑہ میں قرآن کریم کا درس

مولانا احمد الادل صاحب فاضل دیوبند رمضان شریف سے متواتر اپنی بعد ... تیلی واڑہ میں قرآن پاک کا ترجمہ فرما رہے ہیں۔ قرآن کریم سے محبت رکھنے والے اور شوقین حضرات خصوصاً تیلی واڑہ اور کشن گنج کے اصحاب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ان کے لئے علوم ربانی سے مستفیض ہونے کا یہ ایک بہترین موقع ہے۔ ترتیب آج کل بعد نماز عشاء ہوتا ہے۔ (نامہ نگار)

تحریک دہشت انگیزی جیل میں فروغ پاتی ہے

تشدد پسندوں کو کسی سے ملنے نہ دیا جائے

لندن ۱۲ فروری۔ دار العوام میں مسٹر اے اعاس نے حکومت ہند سے ایک سوال کے ذریعہ یہ خیال ظاہر کیا کہ تحریک دہشت انگیزی کے قیدیوں کو جیل میں دوسرے قیدیوں کو ہدایت کرنے کا موقعہ نہ ملنا چاہئے۔ کیونکہ مقدمہ سازش مدراس میں وعدہ معاف گواہ نے یہ بیان کیا ہے کہ اس نے ترچنا پلی میں بنگال کے دہشت انگیز قیدیوں سے بم بنانا سیکھا۔

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے سر سیموئل ہور نے کہا کہ مقدمہ سازش مدراس میں سرکاری وکیل نے بھی عدالت کو یہی مطلع کیا تھا کہ چند دہشت انگیز قیدیوں نے تحریک دہشت انگیزی کو جیل میں فروغ دیا۔ ایسے ہی خطروں کو دور کرنے کے لئے ہندوستان کے مختلف صوبوں سے دہشت انگیز قیدیوں کو جزیرہ انڈمان ...

بہار کی بربادی کا نقشہ اور مصیبت زدوں کی امداد

ہزاروں بھوکے انسان کھلے آسمان کے نیچے زندگی گذار رہے ہیں

معائنہ کے بعد اہل ملک سے ایک مسلم وفد کی اپیل

مظفر پور ۱۷ فروری۔ حاجی نور محمد عثمان غنی، حاجی طیب، عبدالغنی لوہی والہ وغیرہ نے مظفر پور سے مندرجہ ذیل برقی پیغام شائع کیا ہے۔

ہم سب لوگ ۱۵ فروری کی شب کو مظفر پور پہونچے اور عبدالستار لوہی والہ انچارج میمن ریلیف کمیٹی کے ہمراہ تمام شہر کا معائنہ کیا مظفر پور ان بربادیوں کی ایک عبرت انگیز تصویر ہے زلزلہ کے باعث جس قدر مالی و جانی کا اتلاف ہوا ہے وہ اندازہ سے باہر ہے ملوگ جس مصیبت کا شکار ہو رہے ہیں ان کی حالت کو دیکھ کر بے اختیار آنسو نکل پڑتے ہیں اس کے بعد ہم دربھنگہ اور بادھونی وغیرہ مقامات میں پہونچے جہاں کل پکی عمارات یا تو بالکل مسمار ہوگئی ہیں اور یا بیٹھ گئی ہیں۔ ریت اس قدر کثیر مقدار میں زمین سے نکلا ہے جس نے تمام کاشت کو تباہ کر دیا ہے۔ دربھنگہ اور بادھونی بہت ہی زیادہ تباہ ہوئے ہیں۔

بہار کے چیدہ چیدہ حالات اور برباد شدہ مقامات کا معائنہ کرنے کے بعد ہم اپنے کچی اور ہالائی بھائیوں سے خصوصاً اور تمام مسلمانوں سے عموماً اپیل کرتے ہیں کہ وہ بہار ...

دہلی میونسپلٹی کیلئے انتخابی معرکہ آرائیاں

مسلم امیدواروں کی فہرست

دہلی میونسپلٹی کا انتخاب قریب آگیا ہے اور امیدواروں میں انتخابی معرکہ آرائی شروع ہوگئی ہے کل ۱۲ وارڈوں میں (ہندو مسلم) ۹۹ امیدوار ہیں ذیل میں حلقہ وار مسلم امیدواروں کی فہرست درج ہے۔

وارڈ نمبر ایک۔ آغا محمد طاہر غازی محمد عثمان آزاد۔ حاجی رشید احمد کل ۲

وارڈ نمبر ۲۔ خان بہادر شیخ عبدالرحمٰن مسٹر محمد اسحٰق زکی کل ۲

وارڈ نمبر ۳۔ مسٹر علیم الدین شیخ جمیل الرحمٰن۔ شیخ قمر الاسلام شیخ محمد تقی مسٹر تمیز الدین خاں۔ شیخ محمد یعقوب۔ مسٹر ظہیر الدین۔ شیخ منیر الحق کل ۸

وارڈ نمبر ۴ ۔ میر محمد حسین۔ مسٹر محمد اسمٰعیل۔ حافظ محمد سعید۔ مرزا محمد یوسف بیگ وکیل۔ ...

شاہ بلجیم کی افسوسناک ہلاکت

پہاڑ سے موٹر کار گر پڑی

محکمہ ریل کو شدید خسارہ

دہلی پہاڑ گنج کا پل خطرہ میں

راجندر اور وائسرائے کا فنڈ

۱۵ اور ۱۹ لاکھ روپیہ جمع ہوچکا

شاہ افغانستان کے متعلق ایک افواہ

بم پھٹنے سے ایک لڑکا ہلاک

گیند سمجھ کر کھیلنے کا نتیجہ

برما کونسل میں حکومت کو شکست

وزارت پر بے اعتمادی کی تحریک منظور

آسٹریا کی بغاوت میں خون خرابہ

دو ہزار اشخاص ہلاک ہوگئے

فیروزپور جیل میں کارآمد بموں کی برآمد

ہندوستان کو جلد صوبجاتی آزادی مل جائیگی

کونسل آف اسٹیٹ کے ممبروں کا ...

سات سو جاگیریں نیلام

کشتی گرداب کی نذر

۹ افراد غرق ہوگئے

ایک سال میں ۱۶۱۲ ڈاکے

صوبہ بنگال کا افسوسناک ریکارڈ

دہلی چیف کمشنر رخصت پر

پولیس اور ڈاکوؤں میں فیر

سات ڈاکو گرفتار

پولیس کو منتخب وزراء کے سپرد کیا جائے

ریلوے مسافروں کی شکایات کے متعلق

خوشخبری ... خوشنما قرآن مجید ...

رقوم امداد مصیبت زدگان زلزلہ

بیت المال امارت شرعیہ پھلواری شریف

مولوی عبدالمجید صاحب پیش امام انجر، بروانی

عبدالقادر صاحب اگر۔ اکولہ

منشی حبیب خاں صاحب۔ منگرول پیر اکولہ

اہالیان مقبرہ ودیم مرسلہ حاجی کریم بخش صاحب مراد آباد

ڈاکٹر سید جلیل ہدی صاحب وغیرہ۔ بونسی بھاگلپور

برادران بائی بگھہ مرسلہ محمد میاں گیا

مولوی فقیر محمد صاحب ناظر تعلیمات حیدرآباد

مرسلہ اصغر حسین صاحب بنارس

برادران برجک مرسلہ محمد سلیمان صاحب بنارس

...

مصیبت زدگان بہار کیلئے علماء دیوبند اور جامعہ ملیہ کی مساعی

ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف کے نام مکتوب اور رقم اعانت

مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کی قابل قدر کارگذاریاں

دارالعلوم دیوبند نے حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے امارت شرعیہ صوبہ بہار کے نام، مصیبت زدگان بہار کے لئے ایک سو پچاس روپے بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمائے ہیں، حضرت موصوف کا ایک مکتوب بھی موصول ہوا ہے، جس میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

صوبہ بہار کے حوادث نے ہم دور افتادوں کے قلب پاش پاش کر رکھے ہیں اپنا راحت و آرام وہاں کے مصیبت زدہ بھائیوں کی تکالیف کو سامنے ...

فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں گے نیز اس امر کا خیال فرمائیں گے کہ مرسلہ امداد صرف ان شریف لوگوں کے لئے ہے، جو غربت کی وجہ سے دوسروں کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلا سکتے۔

مولانا موصوف نے مسلم ... مونگیر کی جانب سے ان کا اور ان کے ... اپیل کا شکریہ ادا کیا۔

پارٹی مذکور نے مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کے کارکن اور رضا کاروں کی ...

تھانہ پوری ضلع مظفرپور میں مسلم ریلیف کمیٹی کا قیام

مسلمان واجبی امداد سے محروم ہیں

اس تباہ و برباد علاقہ کی داستان غم ارباب کرم تک پہونچ چکی ہے مگر آمد و رفت کی دشواریوں کے باعث بدنصیب علاقہ اب تک عام فیاضیوں سے محروم ہے ان دشواریوں کے باوجود جو کمیٹیاں پہونچ چکی ہیں اور حسب استطاعت امداد کر رہی ہیں ہزارہا شکریہ کی مستحق ہیں خدا انہیں جزائے خیر دے بہار سنٹرل امدادی کمیٹی وہ مارواڑی فنڈ کمیٹی کے ارکان جو کچھ کر رہے ہیں غنیمت ہے مگر مسلم عنصر کے نہ ہونے کے باعث مسلمان واجبی امداد سے محروم ہیں اس کی وجہ محض ہمارے رہنمایان قوم و قائدین ملت کی مجرمانہ غفلت ہے جنہوں نے اس گاڑھے وقت میں بری طرح ہمیں نظر انداز کر دیا ہے ان تحریکوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم لوگوں نے ۱۲ فروری ۱۹۳۴ء کو پوپری میں زیر صدارت جناب مولوی سید محمد اظہار ...

دربھنگہ میں بنارس ریلیف کمیٹی

امارت شرعیہ میں دو فدریشنوں کی آمد

طریقہ کار کے متعلق حضرت نائب امیر شریعت سے مشورہ

مدرسہ دارالعلوم میرٹھ کا سالانہ جلسہ

بہار کے یتامیٰ کی پرورش کا سوال

یتیم پروروں کی آغوش تربیت

حجاز میں بالکل امن و امان ہے

ہندوستانی حجاج کیلئے جنرل جمال پاشا کا اعلان

مقدمہ سازش آگرہ کا فیصلہ

دو ملزموں کو سزائے موت

آفریدی جرگہ سے گورنر کی ملاقات

مجسٹریٹ مناپور کے قتل کے بعد

ملزمین نے اپیلیں دائر کردیں!!

مسلمانان کرتپور کا جذبہ ایثار

انتقال پر ملال

مولانا حسرت اور مولانا آزاد سبحانی رہا ہیں

بہار میں ہم کوڑی کی آراضی تباہ ہوگئی!

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی - یوم چہارشنبہ و پنجشنبہ ۱۳ و ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ ہجری - مطابق ۲۸ فروری و یکم مارچ ۱۹۳۴ء | نمبر

معاصرین کے افکار و آراء

سرحدی حملہ کا ہوّا

اہل بہار اور حکومت کی تاخیر

سرآغا خاں کی ناکامی

غیر مہذب حملے

(الہلال)

(البشیر)

نوائے اثر

بارشِ نورِ مسلسل جلوہ گاہِ دل میں ہے
کوئی مہوش آج مہماں اس لٹی منزل میں ہے

فطرتِ انساں، پرستارِ تجلی کیوں نہ ہو
بادۂ عشقِ ازل مینائے آب و گل میں ہے

بیخودی میں امتیازِ دشت و منزل تک نہیں
کارواں کا کارواں بھٹکا ہوا منزل میں ہے

دیکھتے جاؤ تم انجامِ وفا کو آنکھ سے،
پھر چکی ہیں پتلیاں، کچھ جان ابھی بسمل میں ہے

کر رہی ہے شمع تفسیرِ رموزِ زندگی،
ایک جہاں گروہ ہر ساعت نئی منزل میں ہے

کشتیِ طوفاں زدہ اور بحرِ الفت بے کنار
طالبِ ساحل عبث ابیدلا حاصل میں ہے

نعمتیں دونوں جہاں کی عشق میں سب چھن گئیں
اک تری تصویر باقی ہے جو میرے دل میں ہے

خود فراموشی ہی دیگی اے اثر ان کو جواب
پوچھتے ہیں مجھ سے وہ اب کیا تمنا دل میں ہے

(جناب محمد علی خاں صاحب اثر رامپوری)

دلچسپ حقائق و معلومات

حمائل شریف مترجم
مع
خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا گویا ایک ماہر استاد کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں، ہر ایک بوڑھا مرد عورت بچہ بآسانی پڑھ سکتا ہے۔ زیر متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے۔ اس ترجمہ میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآن مجید کے ایک ایک لفظ کے معنی بتاتا ہے۔ حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر چھاپی گئی ہے ...

ملنے کا پتہ:- مینیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران - دہلی

The Ummat (?) Regd. No. L 1793.

Vol. XIX No. 14. DELHI SATURDAY FEBRUARY 24, 1934. PRICE ONE ANNA

ضلع ہزارہ میں عظیم الشان تاریخی اجتماع

فرقہ مرزائیہ کے خلاف اظہار نفرت و حقارت

شریعت بل کی ہمہ گیر تائید

مدرسہ عربیہ پانی پت کا داخلہ

(حافظ محمد رضوان اللہ پانی پتی ...)

بہار کے یتامیٰ اور مدارس اسلامیہ!

بال جیون گھی

ہر ایک بیماری کی شرطیہ حکمی دوا ہی

مفت لو

گھر کا ڈاکو

ضرورت ہے ایک معلمہ کی

مڈاور اچھ کے مدرسہ کے لئے جو قرآن مجید اور اردو پڑھا سکے اور دستکاری سینا پرونا سکھا سکے۔ ایسی ایک معلمہ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کے متعلق پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں۔

سکریٹری محفل اسلام موڈاور اچھ ضلع سورت

بہترین ربڑ کی مہریں

اعلیٰ درجہ کا سرخ ربڑ

رحیم کمپنی کارخانہ ربڑ اسٹامپس افضل گنج حیدرآباد دکن

دلفریبی حسن و راز

ملنے کا پتہ: دی امپیریل اسٹور (د) پبلشرز قصور (پنجاب)

ڈاکخانہ کے استعمال شدہ ٹکٹوں سے لاکھوں روپے کمائیے

معلومات بوسہ

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

Heath + Sommers, Fort Bombay.

کٹ پیس کی سب سے چھوٹی نہایت مفید گانٹھیں

مینیجر دی فٹ کوٹ کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس رنچھوڑ لائن کراچی (سندھ)

موسم گرما کا آغاز

قلیل سرمایہ سے کثیر نفع دینے اور ہر جگہ چلنے والی کٹ پیس کی تجارت کا وقت آگیا ہے

انگلش کمرشل ہاؤس جیکب سرکل بمبئی

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی

تجارت

نمونہ کی چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپے

ایس فیق بھائی تھوک فروشان جیکب سرکل بمبئی

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

عبد الرحمن ثانی والیٔ اندلس کا دور حکومت

عیسائی بادشاہ کا قتل اور فرانسیسی حملوں کا خاتمہ

اسلامی یونیورسٹیوں میں علم و حکمت کی تعلیم

ناظرین الجمعیۃ سلطان الحکم کے دور حکومت کے واقعات و حالات ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ آج بقیہ حالات اور عہد کے واقعات درج کئے جاتے ہیں۔

سلطان نے خونریزی کا طرفدار نہیں ... سخت ناراض ہوگیا اور غرسیہ کے عیسائی بادشاہ نیلونہ سے جا ملا اور اس کو بغاوت پر آمادہ کردیا۔ جنانچہ اس نے اپنی فوج کو اندلس کی سرحدوں پر شورش کرنے کیلئے بھیجا۔ جب سلطان کو اس کی اطلاع ملی تو انہوں نے اپنے دوسرے بیٹے سالار الحریث کو مقابلہ کے لئے بھیجا۔ الحریث نے باغی عیسائیوں کا دلیری سے مقابلہ کیا اور دو دفعہ زبردست شکست بھی دی لیکن کسی طرح وہ دشمنوں کے جنگل میں جا پھنسا اور گرفتار ہوگیا۔ جب اس شکست کی اطلاع عبد الرحمن کو ملی تو انہوں نے فوراً اپنے بیٹے محمد کو انتقام لینے کے لئے بھیجا ...

غرسیہ کے عیسائی بادشاہ کا قتل

اسی سال سلطان کے ... اور خونریزی کچھ مناقشہ ہوگیا

(باقی آئندہ)

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

"افغانستان میں پہلا پادری"

اُمت افاغنہ کو ہوشیار رہنے کی ضرورت

"افغانستان میں پہلا پادری" کے عنوان سے ایک جرمنی کیتھولک اخبار نے مضمون لکھا ہے جس میں مضمون نگار نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا ہے کہ اب ترک افغانستان کے دروازے عیسائی مشنریوں پر بند تھے اور کسی کی مجال نہ تھی کہ وہاں جاکر مسیحیت کی تبلیغ کرے۔ اب خدا خدا کرکے ہمارے لئے افغانستان کا دروازہ کھل گیا ہے ...

مصطفےٰ کمال پاشا جامع کبیر میں

ترکی میں نماز عید الفطر کا نظارہ

ترکی اخبارات سے عربی جریدہ "الہدایۃ" نے یہ خبر شائع کی ہے کہ استنبول میں عید الفطر کی تقریب بڑی شان و شوکت سے منائی گئی ...

مصر کا جدید میزانیہ

جامع اسکندریہ اور محمد علی پاشا کی تعمیر

امیر عبد اللہ کا سفر لندن

ارل آف گلاسگو اور یہود

بغداد میں شامی و عراقی موتمر کا اجلاس

ملکۂ شاہ عراق کو مصطفےٰ کمال کا تحفہ

قاہرہ میں یمنی سفارتخانہ

صحرائے عراق و شام میں سڑک کی تعمیر

عراق اور دمشق کے درمیان عظیم الشان صحرا میں سڑک کی تعمیر کے لئے ... حکومت عراق ...

(باقی آئندہ)

عراق ریلوے

نجف اشرف - کربلا معلےٰ - کاظمین اور سامرہ کے مقدس شہروں کی زیارت کیلئے عراق ریلوے کے ذریعہ آرام، تیز رفتاری اور بہت سستا کرایہ سے سفر کریں۔ مختلف درجوں کی رعایتی کوپن کی کتابیں جو ۶۰ دن تک کارآمد ہونگی نیچے درج ہیں اور ۵۰ کیلوز سامان ہر ٹکٹ کے عوض میں اپنے ہمراہ مزید کرایہ کے بغیر لیجا سکتے ہیں

	درجہ دوئم	درجہ سوئم
کوپن بک (الف) برائے سفر بصرہ سے کربلا، کاظمین، سامرہ سے واپسی بصرہ	۴۳	۱۴
کوپن بک (ب) برائے سفر بصرہ سے کربلائے معلےٰ، کاظمین، نجف اور واپسی بصرہ	۳۵	۱۲

تین سال سے کم عمر کے بچہ کا کرایہ معاف اور بارہ برس سے کم عمر کے بچوں کا نصف کرایہ لیا جاتا ہے۔ بمبئی اور کراچی سے ہر ہفتہ جہاز بصرہ کی بندرگاہ معقل کو جاتے ہیں جہاں ریلوے کے افسران زائرین کو ان کے آرام اور زیارتگاہوں کو جانے والی گاڑیوں میں جگہ کا انتظام کرنے کے لئے استقبال کرتے ہیں۔ زائرین جو ملک کی زیارت کرنا چاہتے ہیں انکو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ عراق کے راستہ سے سفر کریں اور اس طرح سے ایک ہی وقت میں اس ملک کی زیارت گاہوں کی زیارت کے مواقع بھی مل جائیں گے۔ بغداد سے دمشق کو بذریعہ موٹر ۲۴ گھنٹہ میں سفر کیا جا سکتا ہے۔ دمشق سے جدہ، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کا کرایہ حسب ذیل ہے

درجہ دوئم	درجہ سوئم بلا خوراک
۱۹۰	۹۵

ہندوستان میں عراق ریلوے کے ٹکٹ اور کوپن کی کتابیں بمبئی اور کراچی میں ایجنٹوں سے خریدے جا سکتے ہیں

گھر بیٹھے قرآن کریم کا درس حاصل کریں

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ پستی، تنزل اور تفاوت ... کا باعث فقط علماء دین کا باہمی اختلاف ہے۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ مسلمان خود گھر میں بیٹھ کر قرآن کریم کو پڑھیں، یاد کریں، سمجھیں اور اس پر غور کریں اور پھر دیکھیں کہ آیا یہ اختلافات قرآن کریم کی رو سے جائز اور ضروری ہیں یا محض پارٹی بازی، نفس پرستی، ہٹ دھرمی اور ضد پر مبنی ہیں۔

یاد رکھو کہ ہر ایک شخص سے اپنے اپنے اعمال کے متعلق سوال ہوگا۔ خداوند تعالےٰ کے روبرو کوئی شخص کسی دوسرے کے سر الزام دیکر چھٹکارا حاصل نہیں کر سکے گا۔ گمراہ کرنے اور گمراہی قبول کرنے والے یکساں عذاب کے مستوجب قرار دیئے جائینگے پس ہر شخص پر فرض ہے کہ وہ از خود قرآن پاک کا علم حاصل کرے ...

ہمارے ہاں جو قرآن پاک مع ترجمہ طبع ہو رہا ہے اسکے ترجمہ میں مطلب کو واضح کرنے کے لئے ہم نے کوئی ایسی بات نہیں لکھی جو قرآن پاک کی کسی دوسری آیت یا کسی صحیح حدیث کے خلاف ہو۔ ترجمہ نہایت سلیس، عام فہم اور مروجہ اردو زبان میں ہے اور رکوع رکوع کا خلاصہ مطالب حاشیہ پر اس قدر واضح کرکے لکھ دیا ہے کہ پڑھنے والے کیلئے ایک ہدایت نامہ ہو جاتا ہے ... وما علینا الا البلاغ المبین۔

ہدیہ فی پارہ قسم اول ششش رنگہ مع ترجمہ مطالب الفرقان ... مجلد ...

منیجر پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

مسلمانوں کے زوال و انحطاط کے اسباب

گزشتہ اور موجودہ تحریکات اور اسکے نتائج

جامعہ ملیہ اسلامیہ میں ڈاکٹر بہجت وہبی کی فاضلانہ تقریر

ڈاکٹر بہجت وہبی صاحب کی تیسری تقریر بمقام جامعہ ملیہ اسلامیہ میں ۲۲ فروری کی شام کو ہوئی۔ علامہ سید سلیمان ندوی صدر جلسہ تھے۔ اس مرتبہ ڈاکٹر صاحب کی تقریر کا موضوع یہ تھا کہ اسلام کے زوال و انحطاط کے اسباب کیا ہیں۔ فاضل مقرر نے کہا کہ ان کے نزدیک مسلمانوں کی پستی کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ انہوں نے مذہب کا دامن چھوڑ دیا ہے۔ آپ نے کہا کہ اس وقت جب اسلامی ممالک اور بالخصوص ترکی ... تقلید کی رو میں بہہ رہے ہیں ...

زوال کا دوسرا سبب

مغربی قوموں کی جولانگاہ

حروب صلیبیہ کے نتائج

... مولانا سید سلیمان ندوی نے فاضل مقرر کے ارشادات پر تبصرہ کرتے ہوئے حرف بحرف ان کی تائید کی اور مزید دلائل سے ان کے مطالب کو واضح کیا۔ آپ نے بھی فرمایا کہ مسلمان ایک تنگ قومیت کے تصور پر کسی طرح قناعت نہیں کر سکتے۔ عالم اسلامی سے ان کا اشتراک ہمیشہ قائم رہیگا ...

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

ایک پوشیدہ طاقت کی کارفرمائی

قطورہ کا روحانی مشغلہ

(گزشتہ سے پیوستہ)

ایک روز قطورہ نے قاضی صاحب کی صاحبزادیوں سے قرآن شریف پڑھنے کا مطالبہ کیا کیونکہ اس کو کتاب عزیز کے سننے میں حلاوت آنے لگی ہے ...

نماز پڑھی ہے؟

قطورہ — بجی ہاں ہر اتوار کو ہم گرجا میں جمع ہو کر خدا کو یاد کرتے ہیں۔ میں خود کئی دفعہ اپنے ابا جان کے ساتھ صقلیہ کے گرجا میں نماز پڑھنے گئی تھی۔

صاحبزادی — تمہاری نمازیں کیا پڑھا جاتا ہے؟

قطورہ — گرجا میں ہم مقدس مریم کے بت کے سامنے کھڑے ہو کر دعا مانگتے ہیں کہ "اے خداوند کل کی روٹی ہمیں آج ہی دیدے"

صاحبزادی — استغفر اللہ! ہم تو سخت بت پرست ہو۔ حضرت مریم صدیقہ کے بت کی عبادت کرتی ہو! اور یہ دعا کیسی کہ کل کی روٹی ہمیں آج ہی دیدے!

قطورہ — بس یہی دعا مانگی جاتی ہے۔ خیر نہیں عیسائی ایسی دعائیں مانگتے ہیں ...

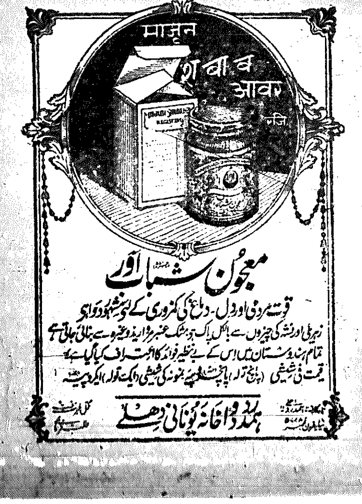

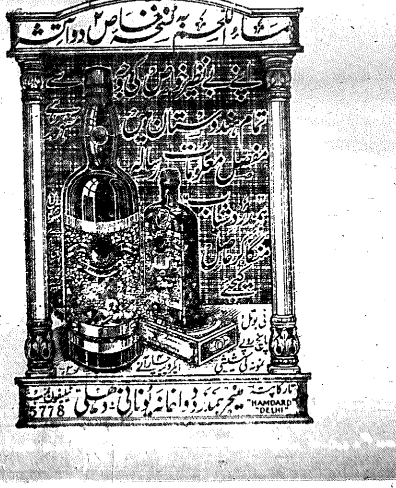

خوشخبری

سال ایک ہی بار

امرت دھارا کے تینتیسویں سالانہ جلسہ کی خوشی میں

ماہ مارچ میں

امرت دھارا اور اسکے مرکبات ۲/۱ قیمت پر اور دیگر ادویات و کتب

نصف قیمت پر ملیں گی!

فہرست ادویات اور فہرست کتب ابھی منگوا کر ضرورتیں نوٹ کرلیں

خط و کتابت و تار کا پتہ:— امرت دھارا لاہور

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بلڈنگ امرت دھارا روڈ و امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

خان عبید اللہ خان کی جان بچانے کیلئے رہائی کے فوری احکام جاری کیجئے

وائسرائے کے نام صدر جمعیۃ علماء ہند کا تار

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند نے حسب ذیل تار وائسرائے ہند اور گورنر صوبہ سرحد کے نام ارسال فرمایا ہے:-

"عبید اللہ خاں کی بھوک ہڑتال کو ۲۵-۲۶ روز گزر گئے ہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس کی حالت خطرناک حالت تک پہنچ گئی ہے۔ بخار بہت زیادہ ہے … آپ سے التماس کرتا ہوں کہ … اس کی فوری رہائی کے احکام جاری کریں۔ تمام باشندگان سرحد خصوصاً اور تمام ہندوستانی عموماً آپ کے انسانیت نواز سلوک کے شکر گزار ہوں گے"

محمد کفایت اللہ
پریسیڈنٹ جمعیۃ علماء ہند دہلی

حضرت مفتی صاحب نے اپنے ایک مفصل مکتوب کے ذریعہ ارکین اسمبلی کو بھی توجہ دلائی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں کوئی فوری کارروائی کریں۔

دنیا کی تجارت درآمد و برآمد میں حیرت انگیز کمی!

مجلس اقوام کی مقرر کردہ کمیٹی کے اعداد و شمار

جنیوا ۲۵ فروری۔ مجلس اقوام کی خاص کمیٹی نے گذشتہ سال کے تجارتی اعداد و شمار کی رپورٹ مرتب کی ہے جس میں تمام دنیا کی تجارت درآمد و برآمد پر مفصل تبصرہ کیا گیا ہے۔ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ … ہے۔

دارالحکومت

نمازی محمد عثمان صاحب آزاد پر قاتلانہ حملہ

اخبارات کا مطالبہ اور پولیس کی تحقیقات — ملزمین ہنوز گرفتار نہیں ہوئے

دہلی میں ٹریفک پر پابندیاں

نئی سڑک پر یک طرفہ گاڑیوں کی آمد

دلچسپ اجتماع

آفریدی جرگہ میں گورنر سرحد کی تقریر

بائیکاٹ لیگ کے ارکان گرفتار

آگرہ میں زلزلہ کی حرکت

ریلوے ملازمتوں میں مسلمانوں کی حق تلفی

اسمبلی کی دو روزہ کارروائی

چین کے تین کروڑ مسلمانوں کی فہماداری

نئے کاشغر پر تنگانیوں کا قبضہ

حجاج کا جہاز جہانگیر روانہ ہوگیا

غیر ملکی گندم کی درآمد پر محصول

ریل اور بیل گاڑی کا مقابلہ

زلزلہ بہار کے چند جدید حالات

جامع مسجد دہلی میں جلسہ عام

سرنگر کے مسلمانوں کی دھمکی

ریاست کا ایک اور الزام

حضرت مولانا ظفر علی خاں صاحب کی تقریر

اسلام کی عظیم الشان حقیقت پر اظہار خیال

آل انڈیا کانگریس کا اجلاس نہیں

الہ آباد میں لیڈروں کا فیصلہ

وائسرائے اور راجندر بابو کا ریلیف فنڈ

گورنر بہار کو وائسرائے نے ۵ لاکھ روپیہ دیدیا

خان عبید اللہ خاں کی آزادی کی حالت

زندگی کی کوئی امید نہیں ہے

جرمنی اور آسٹریا کی آویزش

سرحدوں پر نازی افواج کا اجتماع

وزیر اعظم برطانیہ اشتراکیوں سے ڈر گئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ و پنجشنبہ ۱۳ و ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ

صوبہ متحدہ کا وقف بل

(۶)

گزشتہ اشاعت میں ہم محافظ اوقاف کے ان خطرناک اختیارات کا ذکر کر رہے تھے جن میں اوقاف کے متولیوں کو علیحدہ کر کے سرکاری متولی مقرر کرنے کا بندوبست کیا گیا ہے۔ ہم نے یہ بتایا تھا کہ ایک طرف تو متولی کی جگہ خالی ہونے کی صورت میں محافظ اوقاف کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ مخصوص شرائط کے ماتحت سرکاری متولی … نے مقرر کیا ہے محافظ اوقاف کے رحم و کرم اور حکومت کے مصالح پر چھوڑ دیا گیا ہے، جب تک محافظ اوقاف چاہے انہیں رہنے دے اور جب چاہے نکال باہر کرے اور ان کی جگہ سرکاری متولی مقرر کر دے۔ …

لبرل اندر سبھا

گزشتہ ہفتہ لبرلوں کے مشہور لیڈر رائٹ آنریبل شاستری کا جو بیان حکومت برطانیہ سے تعاون و موالات کے متعلق شائع ہوا تھا اور جس میں انہوں نے انگلستان کے ساتھ ہندوستان کی دائمی وابستگی پر اپنے غیر متزلزل عقیدہ کا اعلان کیا تھا اس بیان کو پڑھ کر حضرت مولانا ظفر علی خاں صاحب نے جو آج کل دہلی تشریف لائے ہوئے ہیں اور دفتر الجمعیۃ ہی میں قیام فرما ہیں الجمعیۃ کے لئے چند اشعار مرحمت فرمائے ہیں جنہیں ہم درج ذیل کرتے ہیں:

لبرل کہ دکھاتے چلے آئے ہیں ازل سے
بازار تملق میں تماشا گری کا

کرتے ہیں یہ دعویٰ کہ موالات ہے ماحول
حکمت کی جہات عملی و نظری کا

آزادی کامل نہ کبھی ہوگی میسر
گر ہم کو سلیقہ نہیں دریوزہ گری کا

میعاد غلامی کے بڑھانے کے سوا کیا
انجام ہے احرار کی شوریدہ سری کا

انگریز کی دہلیز پہ رکھ دیتے اگر سر
آتا انہیں اس میں بھی مزہ تاجوری کا

برطانیہ گلفام ہے اور سبز پری ہند
گلفام سے کیوں عقد نہ ہو سبز پری کا

سر تیج بہادر یہی فرماتے ہیں ارشاد
اور صاد ہے اس فلسفہ پر شاستری کا

دہلی
۲۵ فروری ۱۹۳۴ء

ظفر علی خاں

شذرات

اخبار بیر سنٹر کی ناپاک شرارت

شریعت بل اور مسلمان

خان عبید اللہ خان

دہلی میونسپلٹی کی طرف سے غرباء پر ٹیکسوں کی بھرمار

پتھر، چونا، سیمنٹ، مٹی کے تیل اور کوڑیوں کی درآمد پر ٹیکس

دہلی ۱۸ فروری۔ دہلی میونسپلٹی کی ٹرمنل ٹیکس کمیٹی نے مٹی کے تیل اور کوڑیوں پر ٹیکس لگانے کی تجویز کو منظور کر لیا ہے۔ کچھ عرصہ پیشتر کوڑیاں سکہ کی طرح ... تجویز کیا گیا ہے کہ قانون اور ضوابط کے مطابق ان پر محصول ... فی من محصول عائد کیا جائیگا۔

آنے والی ریلیف کمیٹیوں کو ضروری مشورہ

برسات سے پہلے جھونپڑیوں کی تعمیر کی ضرورت

مولانا منت اللہ صاحب سکریٹری مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:۔

مونگیر کے مصائب کا تحمل الفاظ نہیں کر سکتے، یہی وجہ ہے کہ اخبارات نے پوری دیانتداری سے بہت کچھ لکھا لیکن پھر بھی ایک وصندلا ہی سا خاکہ دنیا کے سامنے آسکا۔ ...

... آبادی کس طرح زندہ رہ سکے گی اس لئے میں مخصوص طریقہ پر باہر سے آنے والی ریلیف کمیٹیوں کی توجہ جھونپڑیوں کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں کہ اب صاحب خیر اپنی اعانتوں کا مرکز بالخصوص اسی کو قرار دیں تاکہ مصیبت زدہ انسان عموماً اور پردہ نشین خواتین خصوصاً بارش، اور دھوپ سے اپنے کو محفوظ رکھ سکیں۔

ملک کی ترقی سودیشی پر منحصر ہے

دہلی میں مہاراجہ بڑودہ کی تقریر

دہلی ۲۰ فروری۔ ہز ہائینس مہاراجہ بڑودہ نے نمائش کی رسم ادا کرتے ہوئے جو تقریر کی اس میں فرمایا کہ ملک کی ترقی میں سودیشی کی ترویج ایک لازمی شے ہے۔ ہندوستان کی صنعتی ترقی کے متعلق میرے خیالات آپ کو معلوم ہیں آج میں ان کا اعادہ نہیں کرنا چاہتا۔ ... کامیاب انتظام کے لئے بہت سی باتوں کی ضرورت ہے۔

مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کی خدمات پر تبریک

انجمن تہذیب الکلام دہلی کی قرارداد

آج بتاریخ ۹ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ یوم چہارشنبہ بعد نماز عشاء انجمن تہذیب الکلام دہلی کا جلسہ زیر صدارت مولوی حافظ ابرار احمد صاحب بلیاوی منعقد ہوا جس میں مولوی محمد وکیع صاحب فاروقی نے مندرجہ تجویز کی تحریک کرتے ہوئے اپنی مختصر تقریر میں مولانا مولوی حافظ عبدالحلیم صاحب صدیقی کی قومی خدمات پر روشنی ڈالی۔ مولوی عبدالشکور صاحب مرادآبادی محمد یامین صاحب و مولوی سید محمد رضا صاحب نے تائید میں تقریریں کیں اس کے بعد باتفاق آراء تجویز منظور ہوئی۔ ...

حکومت کشمیر کی معصومیت کا اعلان

ہجوم پر گولی چلانے کی تائید

سیالکوٹ ۱۹ فروری۔ حکومت کشمیر نے مندرجہ ذیل کمیونک شائع کیا ہے:۔ ...

انجمن حمایت الاسلام کی مخلصانہ درخواست

پچاس بچوں کو داخل کرنیکا اعلان

بہار کے زلزلے کا افسوسناک حادثہ ہندوستان کے انسانوں کو خون کے آنسوؤں سے رلا رہا ہے۔ ہزاروں نفوس ہلاک ہزاروں مجروح، بچے یتیم عورتیں بیوہ اور سب کے سب بے خانماں برباد ہیں۔ ...

انتقال پر ملال

کشمیر میں جدید اصلاحات

مسلمانوں کو چار فی صدی کثرت

دارالعلوم میرٹھ کا جلسہ ملتوی

تحفظ کشمیر میں والئے ... کی مداخلت کی ...

سر محمد اقبال کا تار

کارخانہ امرت دھارا لاہور

انجمن سیف الاسلام کا شاندار اجلاس

فرانس اور برطانیہ کی تجارتی گفتگو

سیاسی قیدی کو ملازمت سے محروم نہیں کیا جاسکتا

افغانستان میں ۱۵ ہزار من روسی شکر

مدرسہ عربیہ بنارس کی قابل قدر امداد

منظفر پور میں بہی مسلم ریلیف کمیٹی کی خدمات

ان بہار کی مدد کیلئے جاپانیوں کا عطیہ

مظفر پور اور دربھنگہ میں بعض حاجتمندے

گاندھی جی خوشامدی ہندوؤں سے ہوشیار رہیں

سوامی گووند انند کا بیان

وائسرائے کی جگہ گورنر مدراس کا عہدہ

سوتے ہوئے شوہر کو قتل کر دیا

نیلی پوشاک والوں کے خلاف قانون

باغیانہ اشتہارات تقسیم کرنے کا خمیازہ

انتخابات کے متعلق حکومت افغانستان کا اعلان

بہار کے مسلم یتیم بچوں و بیواؤں کیلئے کوئی خطرہ نہیں ہے

امارت شرعیہ پھلواری شریف بہار کا زبردست نظام!

بعض بے بنیاد خبروں کی تردید

بعض اخباروں میں اس طرح کی خبر شائع ہوئی ہیں کہ بہاری زلزلہ کی وجہ سے خطرہ پیدا ہو گیا ہے اور یہ کہا گیا کہ اگر مسلم قوم نے امداد نہ کی تو خطرہ ہے کہ مسلم قوم کے یتیم بچے اور بیوائیں آریہ سماجی اور عیسائی مشنریوں کے نرغے میں پھنس کر مرتد ہو جائیں گے۔ آریہ سماجی اور عیسائی ان کو پھانسنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

درخواست کر کے اندرون صوبہ کے علاوہ بیرون صوبہ سے ہزاروں یتیموں کی پرورش کے انتظام کا وعدہ لے لیا اسی طرح اگر کچھ بھی خطرہ ہو تو اس سے آگاہ کر کے اس معاملہ میں بھی خاص مدد کی درخواست کی جاتی۔ مسلمانوں کو مطمئن رہنا چاہئے اور جب تک اس قسم کے اندیشوں کی کوئی اصلیت نہ ہو اس طرح کا اعلان نہایت مضر ہوتا ہے۔ ...

اعانت کی ضرورت

دربھنگہ کے شمالی و مغربی مواضعات کی تباہی

ریلیف کمیٹیوں سے دردمندانہ التماس

لندن کے اخبار پیرسن کی دریدہ دہنی

حضور سرور کونین کی شان اقدس پر ناپاک حملے

انیسویں صدی کے محققین کی شرمناک ذہنیت

"پیرسنز" انگریزی کا مشہور ہفتہ وار اخبار ہے جو یورپ امریکہ اور ہندوستان میں لاکھوں کی تعداد میں فروخت ہوتا ہے اس کی ۱۰ فروری کی اشاعت میں ڈیلیس ماکن کے قلم سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق ... مضمون شائع ہوا ہے جس میں مضمون نگار نے پیغمبر اسلام کے متعلق نہایت ہی غلط گمراہ کن، توہین آمیز اور سخت دل آزار باتیں شائع کر کے حضور ... مذہب کو دنیا میں بدنام کرنے اور اسلام کی عظمت و صداقت پر داغ لگانے کی ناپاک کوشش کی ہے۔ ...

سات ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر دی

اہل بہار کیلئے آٹھ لاکھ روپے کی منظوری

جے پور کے خلاف جاٹوں کی شورش

بچوں کی شیر دوا بال جیون گھٹی

... قیمت فی شیشی ... منیجر بال جیون کارخانہ ... دہلی

اپنے آپ کو کمزور نہ ہونے دو

ایک طرف زندگی کی کشمکش بڑھ گئی ہے۔ دوسری طرف بے اعتدالیوں کی طرف موجودہ زمانے کا انسان بڑھ رہا ہے۔ ایسی صورت میں کمزوری، بڑھاپا بہت جلد حملہ آور ہوتا ہے۔ اگر عقلمندی سے ضائع شدہ ... کو پورا کرنے کا خیال نہ رکھا جائے۔ اور نہیں تو کم از کم سردیوں میں کچھ مدت کے واسطے تفکرات سے علیحدہ ہو کر تعطیل مناکر صرف صحت کے اصولوں سے اپنے جسم، دل و دماغ کو تازہ کرو۔ کوئی نہایت ... طاقت دوائی کھاکر لمبائی خزانہ کو پُر کرو۔ تاکہ تم کو بہت جلد کف افسوس نہ ملنا پڑے۔

کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی تیار کردہ چند اکسیریں یہاں لکھی جاتی ہیں۔ ان میں سے کسی کو منگوا کر ابھی کھانا شروع کر دو۔

اکسیر ... — اکسیر ... — اکسیر ... — اکسیر ... — دت کرد جوج بٹی — طلاء

مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مردان مفت منگوا دیں!!!

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ: امرت دھارا لاہور المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاک خانہ لاہور

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

تارکا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم دوشنبہ ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۵۲ ہجری مطابق ۵ مارچ ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۷

حقیقی زندگی

شہیدوں کے طریقے حریت کی شاہراہیں ہیں
اندھیرے کو بھی کرلے جذب جو تابندگی وہ ہے
نمو کے شوق میں جس طرح برگ و بار لٹتے ہیں
مصیبت جھیلتے ہیں پھل جب گلچیں کے داماں کی
ستارے جو سحر کی سرخیوں میں ڈوب جاتے ہیں
بڑے دریاؤں سے پہلے جدا ہوتی ہیں جو لہریں

صلیبیں، پھانسیاں، اُن کیلئے آرام گاہیں ہیں
حیاتِ خضر بخشے موت کو جو زندگی وہ ہے
اسی صورت سے زندہ قوم کے گلزار لٹتے ہیں
تو اکثر بار بنتے ہیں گرفتاری کو انساں کی
اجالا ان کے سورج کا پیام نور لاتے ہیں
تو آخر سینچتی ہیں کیاریوں کو بن کے وہ نہریں

حیاتِ قوم کی خاطر جو دکھ سہہ سہہ کے مرتے ہیں
حقیقی زندگی حاصل وہی دنیا میں کرتے ہیں

(جناب شفیق سہادری)

دلچسپ حقائق و معلومات

معاصرین کے افکار و آراء

برطانیہ کی مفید خدمت

بے راہ روی

ترکی اور جاپان کا فرض

حکومت اور انقلاب پسند

(ملت)

(ریاست)

حمائل شریف مترجم
مع
خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ، بازار بلیماران - دہلی

Regd. No. L 1793.

The Jamiat

Vol. XIX No. 15/16 DELHI WEDNESDAY FEB. 28, + THURSDAY MARCH 1, 1934. PRICE ONE ANNA

ندوۃ العلماء میں جلسہ تعزیت

(عبداللطیف اعظمی ندوۃ العلماء لکھنؤ)

حضرت العلامہ شبیر احمد عثمانی کی تقریر

یتیم بچوں کی پرورش کا سوال

فہرست رقوم امداد مصیبت زدگان زلزلہ

معرفت امارت شرعیہ پھلواری شریف

رسالہ الٰہیات ماہانہ

آئمہ مساجد کیلئے ایک علمی درسگاہ

موسم گرما کا آغاز

قلیل سرمایہ سے کثیر نفع دینے اور ہر جگہ چلنے والی کٹ پیس کی تجارت وقت آگیا ہے

انگلش کمرشل ہاؤس جیکب سرکل بمبئی

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی

تجارت

اس وقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس گانٹھوں کی ہے جن میں مختلف اقسام کا سوتی سلکی ریشمی پارچہ ہوتا ہے جن کی تجارت سے جوان بوڑھے پردہ نشین مستورات تک فائدہ اٹھا رہی ہیں یکصد یا دوصد روپیہ والی گانٹھیں چوتھائی رقم بھیجکر جلد منگوایئے۔

نمونہ کی چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپے

ایس رفیق بھائی تھوک فروشان جیکب سرکل بمبئی

کٹ پیس کی سب سے چھوٹی نہایت مفید گانٹھیں

منیجر دی فٹ گوٹ کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس رنچھوڑ لائن کراچی (سندھ)

دلفریبی حسن کا راز

ضرورت ہے ایک معلمہ کی

سکرٹری محفل اسلام موٹا ورا چھہ ضلع سورت

رحیم کمپنی کی اعلیٰ ربڑ کی مہریں

رحیم کمپنی دکار خانہ ربڑ اسٹامپس افضل گنج حیدرآباد دکن

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

Heath + Sammers, Fort Bombay

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

عبدالرحمٰن ثانی اور مسیحی شہداء

اسپین کے پادریوں کی ایک مجنونانہ تحریک

اسلامی حکومت کی ... ایک خوفناک مسئلہ

عبدالرحمٰن ثانی کے دورِ حکومت کے کچھ حالات گزشتہ الجمعیۃ میں درج کئے جا چکے ہیں۔ آج اس دور کے ایک اہم اور تاریخی واقعہ کی تفصیل درج کی جاتی ہے۔ یہ وہ واقعہ ہے جس پر نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ عیسائی مورخین کو بھی ہمیشہ حیرت رہی ہے اور انہوں نے اسپین کے عیسائیوں کو بہت زیادہ ملامت کی ہے۔

اصل واقعہ سے پہلے یہ امر ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ یہود و نصاریٰ کی فطرت اسلام کے ہمیشہ مخالف رہی ہے۔ نصاریٰ نے کبھی مسلمانوں سے تعاون نہیں کیا...

قابل نفرت تحریک

واقعہ یہ ہے کہ جب پادری اور کلرجی اسلامی حکومت کے استحکام کو سمجھ گئے تو انہوں نے اس کی بنیادوں کو ... کرنے کے لئے مسیحی جاں نثاروں کی ایک جماعت پیدا کی...

فتنہ کی ابتداء

جرمنی پروفیسر کو علامہ سید رشید رضا کا جواب

جرمنی کے ایک انگریزی ... پروفیسر نے علامہ سید رشید رضا مصری ایڈیٹر المنار سے استفسار کیا تھا کہ قرآن میں جب بنی اسرائیل کو تمام اقوام پر فضیلت دی گئی ہے تو پھر یہود کو مغضوب قرار دینے کی کیا وجہ ہے؟ ...

آفتابی غسل اور برہنگی کے خلاف طوفان

مسلمان وہی ہے جو قرآن پر عمل کرے

عربی یورپ کی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

حجاز میں اسلامی روح کی کارفرمائیاں

اسلامی علوم کی نشر و اشاعت کا ہمہ گیر نظام

حجاز کے تمام ... اور دیہات میں حکومت حجاز کی طرف سے مدرسے قائم ہیں جو ... بدوؤں کو اسلام کی تعلیم دیتے ہیں اور ان کو اسلامی روح سے بہرہ اندوز فرماتے ہیں...

موجودہ تہذیب بہت جلد فنا ہونیوالی ہے

تہذیب جدید کے پجاریوں کیلئے ایک افسوسناک خبر

جن لوگوں کی آنکھیں موجودہ تہذیب کی چمک دمک سے خیرہ ہو چکی ہیں ان کو یہ سن کر افسوس ہوگا کہ یہ تہذیب عنقریب مٹنے والی ہے...

سرکاری عہدوں سے ترک خواتین کی برطرفی

ایک ترکی اخبار کا تبصرہ

جھوٹے صوفیوں اور مفت خور درویشوں پر آفت

مصر میں مجالس تصوف و سرود کا امتناع

امریکہ کے پندرہ ہزار طلباء کا عہد

جنگ کے خلاف جگہ جگہ جلسوں کا انتظام

ترکی کارخانہ میں ہوائی جہازوں کی تعمیر

عراق ریلوے

نجف اشرف۔ کربلائے معلےٰ۔ کاظمین شریفین اور سامرہ شریف کے مقدس شہروں کی زیارت کیلئے عراق ریلوے کے ذریعہ آرام، تیز رفتاری اور بہت سستا کرایہ سے سفر کریں۔ مختلف درجوں کی زیارتی کوپن کی کتابیں جو ایک سو پچاس ... کے اندر ... مع ... سامان ... اپنے ہمراہ مزید کرایہ کے بغیر لے جا سکتے ہیں۔

	درجہ دوم	درجہ سوم
کوپن بک (الف) برائے سفر بصرہ سے کربلا، کاظمین، سامرہ سے واپسی بصرہ	[illegible]	[illegible]
کوپن بک (ب) برائے سفر بصرہ سے کربلا، کاظمین اور واپسی	[illegible]	[illegible]

خان عبداللہ خان کی فوری رہائی کا مسئلہ

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کا مکتوب

اراکین اسمبلی کے نام

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند نے حسب ذیل مکتوب اراکین اسمبلی کے نام ارسال فرمایا ہے:-

۲۶ فروری سنہ ۱۹۳۷ء

جناب مکرم

بعد سلام مسنون۔ میں آپ کی توجہ ایک ایسے امر اہم کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں جو انتہائی عجلت اور انتہائی جدوجہد کا محتاج ہے اور جس کے انصرام میں ایک منٹ بلکہ ایک سکنڈ کے توقف کی گنجائش نہیں۔

صوبہ سرحد کے مشہور قومی ورکر اور نہایت معزز شہری ڈاکٹر خان ... جو اس وقت اپنے بھائی خان عبدالغفار خاں کے ساتھ موتی ہاری جیل میں شاہی (اسیر) ہیں...

جن کو آج چھبیسواں روز ہے۔ سدہ سال کی شدید بیماری اور اس پر اس طویل بھوک ہڑتال نے عبداللہ خان موصوف پر جو اثر کیا ہے اس کے متعلق یہ حالات معلوم ہوئے ہیں:-

(۱) بخار ان کا ترقی کر گیا ہے۔ یوں تو ہر وقت بخار رہتا ہے مگر شام کو ۱۰۳ ڈگری تک بڑھ جاتا ہے۔

(۲) تھوک میں خون آنے لگا ہے۔

(۳) پھیپھڑوں میں درد ہونے لگا ہے۔

(۴) تمام اعضاء میں درد ہوتا ہے جس کی وجہ سے ہر وقت کرب اور بے چینی رہتی ہے۔

(۵) وزن گھٹ کر صرف ۵۵ پونڈ رہ گیا ہے (حالانکہ اس نوجوان کا وزن پہلے ڈیڑھ سو پونڈ سے زیادہ تھا)

(۶) ایک کان کی سماعت بالکل جاتی رہی ہے۔

محمد کفایت اللہ

پریزیڈنٹ جمعیۃ علماء ہند۔ دہلی

خان عبداللہ خان کے متعلق وحشت انگیز خبریں

صوبہ سرحد کے باشندوں کا اضطراب

عزیزوں کی تشویشناک حالت

انتقادات

جاوید

ماہانہ رسالہ مرتبہ مولوی عبدالوحید صاحب صدیقی ... میرٹھی سائز ... حجم ... صفحات کاغذ سفید ٹائٹل رنگین قیمت سالانہ ... پرچہ ۵ ... ملنے کا پتہ: منیجر "جاوید" بازار ... دہلی۔

جاوید سال رواں کے آغاز سے جاری ہوا ہے ... اس کے دو نمبر شائع ہو چکے ہیں جو اس وقت ہمارے پیش نظر ہیں...

معجون شباب آور

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

دانیال شام کے پایہ تخت میں

فراق کا لیل و نہار

(گزشتہ سے پیوستہ)

قطورہ پر قاضی صاحب کے گھر میں اسلامی رنگ چڑھ رہا ہے اور وہ بھی قدرتی طور پر اور خود بخود اسلام کی طرف مائل ہو رہی ہے...

ہوتی تو میں تم کو اپنا بیٹا بنا لیتا۔

ابو نصر:- (دلفریب ... کر) جناب کا شکریہ!

دانیال:- قطورہ کے متعلق آپ نے مزید کیا کارروائی کی؟

ابو نصر:- میں نے حضرت قاضی صاحب کی وساطت سے حضرت خلیفہ کو اس کی اطلاع تو پہلے ہی کر دی تھی...

(باقی آئندہ)

ہر شخص کے پڑھنے کے لئے صحت کے قوانین کو بتلانیوالی مفید عام کتب

ہر کتاب اپنا ثانی آپ ہی ہوتی ہے کیونکہ جس مضمون کو پنڈت صاحب لکھتے ہیں اس کو ویدک یونانی ڈاکٹری کتب کے علاوہ آیورویدک، کرومو پیتھی، ہومیو پیتھی وغیرہ کتب کے مطالعہ کے بعد پیش کرتے ہیں۔ تقریباً سو سے زیادہ کتب لکھی جا چکی ہیں۔ ناظرین کو چاہئے کہ اپنی اپنی ضرورت اور شوق کے مطابق فہرست سے انتخاب کر کے اسی مارچ میں مفید عام کتب اپنے اور اپنی اولاد کے واسطے منگوا لیں کیونکہ زیادہ جمع شدہ اسٹاک کو نکالنے کے واسطے ہم نے

اس مارچ کیواسطے قیمت نصف سے بھی کم کر دی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۱۰؍ ذیقعدہ ۱۳۵۲ ہجری

مرکزی حکومت کا بجٹ

اعداد و شمار کی بازیگری

سر جارج شسٹر ہوا ہوں اور دیسے بھی انہیں ایک ماہر اقتصادیات ہونے کی حیثیت سے یہ کمال حاصل ہے کہ وہ ایک کو دو کر کے دکھا سکتے ہیں اور نسل سے کسی کو یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں صحیح نہیں ہے ۔ ۳۴-۱۹۳۳ء کا بجٹ جو انہوں نے ۲۸ فروری کو اسمبلی میں پیش کیا ہے ان کے اسی کمال فن کی دلیل ہے یہ ان کا آخری بجٹ ہے اور اس بجٹ کے بعد شاید انہیں دوسرا ...

خطوط ۱ تولہ سے زائد ہو ایک آنے میں جا سکے گا ۔ گویا لفافے میں دو قسمیں کر دی گئیں ایک ۲ تولہ والا لفافہ اور ۱ تولہ والا ۔ لفافہ اول الذکر بدستور سابق پانچ پیسے میں جائیگا اور موخر الذکر ایک آنے میں بھی جا سکے گا ۔ اس رعایت سے کاروباری آدمی اسلئے فائدہ نہیں اٹھا سکتے کہ جو خطوط و کتابت کارڈ پر ہو سکتی ہے اس کے لئے وہ تین پیسے کے بجائے ایک آنے کی فضول خرچی کیوں کرنے لگے ...

مجرمانہ غفلت

ہوتی ہے ۔ کل سے یہ افواہ بڑے زور شور سے گرم رہی کہ آپ اپنے مطالبۂ حق پر ثابت قدمی سے قائم رہتے ہوئے شہید ہو گئے ۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ یہ افواہ آج قطعاً غلط ثابت ہوئی ۔ تازہ اطلاع یہ ہے کہ اگرچہ ان کی حالت حد سے زیادہ خراب ہو گئی ہے مگر وہ ابھی تک زندہ ہیں ۔ جو حالات بتائے جاتے ہیں ان سے پایا جاتا ہے کہ اگر یہ سرفروش نوجوان فوراً رہا نہ کر دیا گیا تو شاید زندہ رہنا خاں بلکہ ناممکن ہو جائے ...... اس غیور نوجوان کی محترمہ والدہ صاحبہ کی حالت بھی اپنے بیٹے کے غم میں دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے ۔ ان کے محترم باپ ڈاکٹر خاں پر زندان فرنگ میں جو کچھ گزرتی ہوگی اس کا اندازہ بھی لگایا جا سکتا ہے ...... اس وقت تمام

باشندگان سرحد کے کان خان عبید اللہ خاں کی رہائی کی خبر سننے کے لئے بے تاب ہو رہے ہیں اور آنکھیں ان کے دیدار کے لئے چشم براہ ہیں ۔ یہ تو یقینی ہے کہ حکومت کو انہیں آخر کار جیل خانہ سے رہا کرنا پڑے گا ۔ لیکن بہتر ہے کہ ان کی مردہ لاش کی نسبت ان کی زندہ لاش کو باہر نکالنے پر ترجیح دی جائے ۔

اگر ان صاف اور واضح مطالبات اور مسلسل انتباہ کے باوجود بھی حکومت نے توجہ نہ کی اور وہی ہوا جس کا کہ خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے تو حکومت سرحد اور حکومت ہندوستان کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ایک ایسا داغ ہوگا جو قیامت تک نہ دھویا جا سکے گا اور صوبہ سرحد کے باشندے بالخصوص اور تمام ہندوستانی عموماً اس شقاوت قلبی اور تغافل مجرمانہ کو ہمیشہ یاد رکھیں گے ۔

شذرات

"شراب کا دور"

ہمیں نامہ نگار روشن آرا باغ کی ضیافتوں کے متعلق جب سے کہ الجمعیۃ میں ...

پڑھتے نغمے سنا کر رہنمایان مسلم کانفرنس کو ... کہ ان کا یہ ارشاد بالکل صحیح ہے مگر سر آغا خاں ... کی تفصیل بے انتہا شرمناک اور رسوا کن ہے اس لئے ہم نہیں چاہتے تھے کہ ...

دہلی کا امن خطرے میں

رقص و سرود

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

جنوبی ترکستان پر چین کا دوبارہ قبضہ

کاشغر کے برطانی سفارتخانہ پر حملہ

نئی دہلی ۱۷ مارچ ۔ حکومت ہند کے محکمہ سیاسیات نے حسب ذیل سرکاری اعلان شائع کیا ہے :-

"کاشغر سے ایک پیغام مورخہ ۱۵ فروری مظہر ہے کہ ۱۳ فروری کو ایک سابق چینی تاوین نے تنگانیوں (چینی مسلمانوں) کی مدد سے جنوبی سنکیانگ (چینی ترکستان) کے اصلی شہر کی فوجی انتظام پر اپنا قبضہ کر لیا ۔ ۱۴ فروری کو صبح کو اندی جانی اور چند کرغیزوں (ترکی قبائل) نے پرانے شہر میں داخل ہونے کی کوشش کی لیکن تنگانیوں نے ان کا مقابلہ کیا ۔ اس مقابلہ کے دوران میں بلوائیوں نے برطانوی قونصل خانہ پر بھی حملہ کر دیا اس حملہ کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا گیا ۔ ... وقت عمارت پر گولیاں چلائی گئیں ایک چپراسی اور رائیل لداخی مارا گیا ، اور چار برطانوی باشندے جن میں قونصل خانہ کا ایک ... شامل ہے زخمی ہوئے ۔ ۱۷ فروری کی خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ مجروحین کی حالت اچھی ہے ۔

دار الحکومت

جامع مسجد دہلی میں عظیم الشان جلسہ

قاتلانہ حملہ کی مذمت اور تحقیقات کا مطالبہ

غازی محمد عثمان صاحب آزاد کے ساتھ اظہار ہمدردی

دہلی ۱۷ مارچ ۔ غازی محمد عثمان صاحب آزاد پر ۲۰ فروری ۱۹۳۴ء کو ۹½ بجے صبح کوچہ فولاد خاں میں جو قاتلانہ حملہ ہوا تھا اس کی مذمت اور غازی صاحب موصوف سے اظہار ہمدردی کرنے کی غرض سے آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولوی محمد شفیع صاحب وارثی منعقد ہوا ۔ جلسہ کا پوسٹر تقریباً پچاس سربرآوردہ حضرات شہر کے دستخطوں سے شائع ہوا تھا جن میں چاندنی چوک اور صدر بازار کے پنجابی تاجر اور رجحان انگس فیکٹری کے پروپرائٹر اور بعض اور دیگر سربرآوردہ حضرات شامل تھے ۔ جلسہ میں متعدد اصحاب نے تقریریں فرمائیں اور حسب ذیل قرار داد باتفاق رائے منظور کی گئی ۔

غازی عثمان آزاد پر قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت

دہلی ۱۷ مارچ ۔ سنٹرل مسلم لیگ کا ایک جلسہ زیر صدارت شیخ انوار الحق صاحب منعقد ہوا جس میں غازی محمد عثمان آزاد پر قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت کی گئی ۔ اسی طرح انجمن اصلاح بہشتیان کے جلسہ میں ایک قرار داد مذمت منظور کی گئی ...

دہلی کے مسلم پنجابیوں کا ایثار

۹ ہزار روپیہ زلزلہ زدگان کیلئے

مذہبی تبدیلی میں بیٹی کا حق باپ کی جائیداد سے محروم نہیں کرسکتی

دہلی میں شکر اور دیا سلائی کی قیمتیں نہیں بڑھیں

زلزلے کے بعد ہلاکت خیز بیماریاں

بہار میں طاعون اور ہیضہ

خون خرابہ کے بعد ریاست کشمیر کی صفائی

حکومت بنگال بھی تخفیف بحال کرے گی

دو ڈاکو ہلاک اور دو مجروح

سر اقبال اکسفورڈ یونیورسٹی کے لیکچرار مقرر ہو گئے

برما کونسل میں حکومت کو شکست

وائسرائے کا زلزلہ فنڈ

تخفیف اسلحہ کانفرنس کا نتیجہ ظاہر ہو گیا

تحت البحر کشتیوں، برباد کن جہازوں اور ہوائی بیڑے میں زبردست اضافہ

لاکھوں پونڈ خرچ کرنے کے بعد قیام امن کا معکوس نقشہ

پیرس ۱۷ مارچ ۔ فرانس کا بحری بل ... پارلیمنٹ میں پاس ہو جانے ... تخفیف اسلحہ کی تجاویز کو ٹھکرانے پر آمادہ ہے اور وہ اپنی دہری اور بحری طاقت میں زبردست اضافہ کرنے والا ہے ۔ ... جدید ہوائی جہاز ... تعمیر کئے جائیں اور کروزر تحت البحر کشتیاں ، برباد کن جہازات بھی بنائے جائیں ... فوجی بھرتی کی ضرورت ہے اور قلیل میعاد کے لئے دوبارہ بھرتی شروع کر دی جائے ۔

کپتان اڈن روم سے گفت و شنید کر کے واپس آ گئے ہیں ۔ جہاں برطانیہ کی یادداشت کی جانچ کی گئی تھی ... کپتان اڈن کو اطلاع دی ہے کہ برطانوی مختصر نامہ پر غور کیا جا رہا ہے جس کے بعد فرانسیسی تجاویز بھی پیش کر دی جائیں گی ۔

لاڑکانہ میں مسلح ڈاکہ

ڈاکوؤں اور دیہاتیوں میں مقابلہ

اسمبلی میں میزانیہ پر زبردست اعتراضات

سیاسی اسیروں کو رہا نہیں کیا جائے گا

خان عبید اللہ خاں کی نازک حالت

جیل میں والدہ سے ملاقات

چاول کی فصل سے متعلق حکومت کا اندازہ

دار العوام میں معاہدہ چین کا ذکر

دو مسلح نوجوان گرفتار

بہار کی تباہی گاندھی جی کے سر

سکندرآباد کے ہندوؤں کا اعلان

بمبئی میں مویشی ہلاک، ایک لاکھ کا غلہ آگ کی نذر

امرتسر میں شورش بدستور موجود ہے

فرانس، برطانیہ میں تجارتی گفتگو

کابل میں افغان جرگہ کا اجلاس

جنوبی ترکستان پر چین کا دوبارہ قبضہ

کاشغر کے برطانی سفارتخانہ پر حملہ

نئی دہلی ۹ر مارچ - حکومت ہند کے محکمۂ سیاسیات نے حسب ذیل سرکاری اعلان شائع کیا ہے:-

کاشغر سے ایک پیغام مورخہ ۱۵ر فروری مظہر ہے کہ ۱۲ر فروری کو ایک سابق چینی تاؤمین نے تنگانیوں (چینی مسلمانوں) کی مدد سے جنوبی سنکیانگ (چینی ترکستان) کے اعلیٰ شہری و فوجی انتظام پر اپنا قبضہ کرلیا ... کی کوشش کی لیکن تنگانیوں نے ان کا مقابلہ کیا۔ اس مقابلہ کے دوران میں بلوائیوں نے برطانوی قونصل خانہ پر بھی حملہ کر دیا ... اور چار برطانوی باشندے جن میں قونصل خانہ کا ایک ... زخمی ہوئے ... معلوم ہوتا ہے کہ مجروحین کی حالت اچھی ہے۔

تخفیف اسلحہ کانفرنس کا نتیجہ ظاہر ہوگیا

تحت البحر کشتیوں، برباد کن جہازوں اور ہوائی بیڑے میں زبردست اضافہ

لاکھوں پونڈ خرچ کرنے کے بعد قیام امن کا معکوس نقشہ

... تحت البحر کشتیاں، برباد کن جہازات بھی بنائے جائیں ... تقلیل میعاد کے لئے دوبارہ بھرتی شروع کردی جائے۔

کپتان اڈن روم سے گفت و شنید کرکے واپس آگئے ہیں ... برطانوی محضرنامہ پر غور کیا جا رہا ہے جس کے بعد فرانسیسی تجاویز بھی پیش کردی جائیں گی۔

اسمبلی میں میزانیہ پر زبردست اعتراضات

سیاسی اسیروں کو رہا نہیں کیا جائے گا

لاڑکانہ میں مسلح ڈاکہ

ڈاکوؤں اور دیہاتیوں میں مقابلہ

مذہب کی تبدیلی میونسپلٹی کی رکنیت سے محروم کرسکتی ہے؟

مسٹر فیرسکے قبول اسلام کے بعد

خان عبدالغفار خاں کی نازک حالت

جیل میں والدہ کی ملاقات

چاول کی فصل کے متعلق حکومت کا اندازہ

پیداوار میں ۵ فیصدی کمی

دارالعوام میں معاہدہ مین کا ذکر

دو مسلح نوجوان گرفتار

بہار کی تباہی گاندھی جی کے سر

سکندرآباد کے ہندوؤں کا اعلان

میں مویشی ہلاک، ایک لاکھ کا غلہ آگ کی نذر

آسٹریا میں شورش بدستور موجود ہے

کابل میں افغان جرگہ کا اجلاس

فرانس برطانیہ میں تجارتی گفتگو

غازی عثمان آزاد پر قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت

دہلی کے مسلم پنجابیوں کا ایثار

۹ ہزار روپیہ زلزلہ زدگان کیلئے

دہلی میں شکر اور دیا سلائی کی قیمتوں میں اضافہ

زلزلہ کے بعد ہلاکت خیز بیماریاں

بہار میں طاعون اور ہیضہ

خون خرابہ کے بعد ریاست کشمیر کی صفائی

حکومت بنگال بھی تخفیف بحال رکھے گی

دو ڈاکو ہلاک اور دو مجروح

سر اقبال آکسفورڈ یونیورسٹی کے لیکچرار مقرر ہوگئے

برما کونسل میں حکومت کو شکست پر شکست

دارالحکومت

جامع مسجد دہلی میں عظیم الشان جلسہ

قاتلانہ حملہ کی مذمت اور تحقیقات کا مطالبہ

غازی محمد عثمان صاحب آزاد کے ساتھ اظہار ہمدردی

وائسرائے کا زلزلہ فنڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۱۸ر ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ ہجری

مرکزی حکومت کا بجٹ

اعداد و شمار کی بازیگری

سر جارج شوسٹر یہودی ہیں اور ویسے بھی انہیں ایک ماہر اقتصادیات ہونے کی حیثیت سے یہ کمال حاصل ہے کہ وہ ایک کو دو کرکے دکھا سکتے ہیں ... کسی کو یہ شبہ ہوسکتا ہے کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں صحیح نہیں ہے۔ ۳۵-۱۹۳۴ء کا بجٹ جو انہوں نے ۲۷ر فروری کو اسمبلی میں پیش کیا ہے ان کے اسی کمال فن کی دلیل ہے ...

مجرمانہ غفلت

شذرات

"شراب کا دور"

دہلی کا امن خطرے میں

رقص و سرود

حوادث و احکام

حرام و حلال جانور اور ان کے اجزاء

استفتاء

الجواب

دارالعلوم دیوبند اور اس کی مالی مشکلات

مسلمانان ہند کی فرض ناشناسی کا عبرتناک مرقع

دارالعلوم دیوبند ہندوستان کا جامع ازہر دینی مدارس کا رئیس المدارس اور مذہبی علوم و فنون کا مرکزی مقام ہے۔

اسے ہندوستان میں وہی فوقیت حاصل ہے جو مصر میں جامع ازہر کو اور یورپ میں آکسفورڈ اور کیمبرج یونیورسٹی کو یہ وہ عظیم الشان اور مقدس مذہبی درسگاہ ہے جسے اسلامیان عالم کی دینی اور مذہبی زندگی سنوارنے کا فخر حاصل ہے اگر قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس مرکز علم کو عالم وجود میں نہ لاتے تو کم از کم ہندوستان میں مسلمانوں کی مذہبی زندگی کا نقشہ نہایت تاریک اور بے حد خوفناک ہوتا۔

اس درسگاہ نے مسلمانوں کے سامنے مذہب کا صحیح تخیل دین کا صحیح خاکہ شریعت کی صحیح تصویر اور اسلام کی صحیح روح پیش کی اگر دارالعلوم نہ ہوتا تو ہم بھی چاند سورج شجر و حجر اور آگ و پانی کے پوجنے والوں کی طرح مٹی کے تودوں کے پجاری اور خالق کو چھوڑ کر مخلوق کے پرستار نظر آتے۔

دارالعلوم دیوبند نے اپنی سر سٹھ سالہ زندگی میں مسلمانوں کی ... بہا دینی خدمات انجام دیں اور مسلمانوں کو مسلمان بنا کر ان کی پیشانی کو مخلوق پرستی کی سیاہی اور قبر پرستی کی داغداری سے بچا لیا۔

دارالعلوم کا عالمگیر چشمۂ فیض

ہندوستان کی مذہبی درسگاہوں میں یہ فوقیت صرف دارالعلوم ہی کو حاصل ہے کہ اس کا چشمۂ فیض نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام دنیائے عالم کو سیراب کر رہا ہے اور جس طرح اس آفتاب کی شعاعیں ہندوستان کے ہر گوشہ کو منور کر رہی ہیں اسی طرح چین و کین۔ افغانستان و ایران، جنت، عراق، شام، حجاز، یمن، بخارا، قازان، روس اور ایشیا کوچک وغیرہ کے لئے جلوہ فگن بنی ہوئی ہیں۔ یہ وہ عدیم النظیر درسگاہ ہے جسے حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ، امام الہند حضرت علامہ الحاج مولانا حسین احمد صاحب دام فیضہم، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی، علامہ شبلی نعمانی، مولانا عبدالحق مفسر تفسیر حقانی، مولانا عبدالرزاق قاضی القضاۃ حکومت افغانستان، مولانا سیف الرحمٰن کابلی، حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبید اللہ سندھی، مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری، حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی، حضرت مولانا محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ، مولانا فضل اللہ صاحب ... [illegible]

مسلمانوں سے خطاب

[illegible]

اسمبلی میں ۳۵-۱۹۳۴ء کا میزانیہ پیش ہو گیا

تار اور لفافہ کے نرخوں میں کمی۔ دیا سلائی شکر اور تمباکو پر ٹیکس

زلزلہ فنڈ میں ایک کروڑ ۲۹ لاکھ کی امداد

دہلی ۲۸ فروری۔ کل اسمبلی میں ۳۵-۱۹۳۴ء کا میزانیہ پیش کرتے ہوئے ممبر مالیات نے ان فیصلوں کا اعلان کیا جو گذشتہ ۵ سال کے دوران میں مالی تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اختیار کی گئی ہیں ... کرتے ہوئے ممبر مالیات نے کہا کہ درآمدوں میں عام کمی کے ساتھ برآمدوں میں کافی اضافہ ہوا ہے ... [illegible]

محاصل میں کمی اور اضافہ کی تفصیل

آمدنی ۸۰۰۸ لاکھ۔ اخراجات ۷۶۶ لاکھ۔ بچت ۷۴ لاکھ۔

شکر۔ ایک روپیہ ۵ آنہ فی ہنڈرڈ ویٹ۔

تمباکو خام ۲ روپے ۸ آنہ اسٹینڈرڈ ڈیوٹی فی پونڈ

سگریٹ ... فی ہزار یا ۲۵ فی صدی بلحاظ قیمت

دیا سلائی ... فی گروس۔

چاندی ...

کچی کھال پر برآمدی محصول بالکل منسوخ۔

لفافہ نصف تولہ کا لفافہ ایک آنہ میں۔

تار ۸ الفاظ کا تار ۹ آنہ میں۔

زلزلہ فنڈ میں امداد

ممبر مالیات نے کہا کہ اس سال ... ایک کروڑ ۲۹ لاکھ روپیہ کی بچت ... زلزلہ فنڈ میں منتقل کر دی جائے گی ... [illegible]

فوجی اخراجات

کمانڈر انچیف کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے ممبر مالیات نے کہا کہ فوجی اخراجات ۴۵ کروڑ سالانہ سے آئندہ کیلئے ۴۴ کروڑ رہ گئے ہیں۔ ... [illegible]

راجندر بابو کی پریشانی

[illegible]

دیا سلائی کی قیمت میں اضافہ

[illegible]

زلزلہ سے ۷۰ ہزار مکانات منہدم

بابو راجندر پرشاد کا بیان

پٹنہ ۲۸ فروری۔ مونگیر، مظفر پور اور ستیا منڈھی کا دورہ کرنے کے بعد بابو راجندر پرشاد کل واپس آگئے آپ نے ایک طویل بیان شائع کیا ہے جس کے دوران میں آپ کہتے ہیں کہ میری رائے میں زلزلہ سے جو اراضی خراب ہو گئی ہے اس کو دوبارہ کاشت کے قابل بنایا جا سکتا ہے لیکن اس میں بڑی سخت محنت کی ضرورت ہے ... [illegible]

اٹلی میٹم کی میعاد ختم ہو گئی

آسٹریا میں خونریز جنگ کے امکانات

وائنا یکم مارچ۔ آسٹریا میں کل تمام دن خوف و ہراس کا عالم طاری رہا کیونکہ کل دوپہر نازی لیڈر ... کے الٹی میٹم کی میعاد ختم ہو گئی ہے ... [illegible]

صوبہ سرحد کو ناقابل تلافی نقصان

مولانا محمود الحسن صاحب کا وصال

نہایت افسوس اور رنج کے ساتھ یہ خبر شائع کی جاتی ہے کہ صوبہ سرحد کے مشہور عالم باعمل بزرگ مولانا محمود الحسن صاحب ۲۳ فروری کو بعمر ۱۰۳ سال اس دار فانی سے کوچ فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ... آپ کی حقانی سرگرمیوں کی وجہ سے سرحدی علاقوں کے مسلمانوں کی کافی اصلاح ہوئی اور لوگوں کے دلوں میں اسلامی علوم سے شغف پیدا ہوا۔ اس وقت آپ کی روحانی برکت سے سینکڑوں طلباء سرحد میں موجود ہیں۔ مرحوم نے باقیات الصالحات کے طور پر اپنے پیچھے تین صاحبزادے چھوڑے ہیں جو خدا کے فضل سے دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل ہیں صوبہ سرحد کو مرحوم کی وفات سے جو روحانی نقصان پہونچا ہے اس کی تلافی مدتوں نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو اپنے ظل رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی نعمت سے مالا مال کرے اور آپ کے فرزندوں کو ان کا حقیقی جانشین بنائے۔ آمین۔

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان بہار

معرفت جمعیۃ علماء ہند

[illegible]

ضلع لکھنؤ میں ڈاکہ

کئی اشخاص ہلاک و مجروح

لکھنؤ ۲۸ فروری۔ موضع گھوسر ضلع لکھنؤ سے ایک ڈاکہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے جس کے نتیجہ کے طور پر دو اشخاص ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ آدھی رات کے وقت ڈاکوؤں کے ایک مسلح گروہ نے ایک متمول ساہوکار ... کے مکان پر چھاپہ مارا اور بہت سے زیور اور کپڑے چھین کر بھاگ گئے ڈاکوؤں نے تعاقب کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے گاؤں میں داخل ہوتے ہی بہت سے گھروں کے دروازے باہر سے بند کر دیئے تھے تاکہ شور و غل ہونے پر بھی لوگ باہر نہ نکل سکیں نتیجہ یہ ہوا کہ جب ساہوکار نے امداد کے لئے چیخ و پکار شروع کی تو گاؤں کے لوگ زیادہ تعداد میں اس کی مدد کو نہ پہنچ سکے چند اشخاص نے ڈاکوؤں کا تعاقب کیا لیکن ڈاکوؤں نے ان پر فائر کر کے انہیں پیچھے ہٹا دیا گولیوں سے دو اشخاص ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے کوئی ڈاکو گرفتار نہ ہو سکا۔

ناگپور کے کانگریسی میونسپل انتخاب میں حصہ لیں گے

ناگپور ۲۶ فروری۔ مقامی کانگریسی کارکنوں نے آئندہ میونسپل انتخاب میں جو غالباً ماہ اگست میں ہوگا شریک ہونے کا فیصلہ کیا ہے جو اصحاب کانگریس کے ٹکٹ پر آئندہ انتخاب میں بطور امیدوار کھڑے ہوں گے وہ قوم پرور ہوں گے اور انہیں ایک عہد نامہ پر دستخط کرنے پڑیں گے۔

موٹر لاریوں سے حجاز نہ جاؤ

لاہور ۲۸ فروری۔ سرکاری کمیونک شائع ہوا ہے کہ حاجی موٹر لاریوں سے سفر کرنا چاہتے ہیں ان کو خبردار کیا جاتا ہے کہ گذشتہ سال موٹر لاریوں سے سفر کرنے والے حجاج کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

بہار کے زلزلہ سے مستقبل کو خطرہ

کاشتکار ابھی سے لرزہ براندام ہیں

قحط کا اندیشہ۔ ریلیف کمیٹیوں کو مشورہ

مصیبت زدگان صوبہ بہار کے ساتھ غیر صوبوں والوں نے جو اظہار ہمدردی واخوت ومواساۃ کیا ہے اور ابھی تک کرتے جا رہے ہیں ہر شخص کو اس کا علم ہے ... [illegible]

اب مذکورہ بالا حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ریلیف کمیٹیوں سے اپیل ہے کہ امداد کا کوئی ایسی منظم صورت اختیار کی جائے کہ ہر مصیبت زدہ اپنے مصیبت کو ہلکا کر سکے ... [illegible]

حکومت سے ایک اپیل

[illegible]

(ایک مصیبت زدہ)

ہوڑہ اور ہلی ڈکیتی کیس کا فیصلہ سنا دیا گیا

۵ کو سزائے موت۔ ۴ کو کالا پانی اور ۲ کو مختلف میعاد کی سزائیں

کلکتہ ۲۸ فروری۔ ہوڑہ ضلع کے ایک ڈاکہ اور قتل کے مقدمہ کا کل فیصلہ سنا دیا گیا۔ ملزم ... کو سزائے موت، اس کے لڑکے کو حبس دوام بعبور دریائے شور ... [illegible]

دیناج پور ۲۸ فروری کل صبح اسپیشل ٹریبونل نے ہلی ریلوے اسٹیشن پر چھاپہ مارنے کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا ... [illegible]

گذشتہ ۸ ستمبر کو جب کہ تین ڈاک کے ہرکارے ہلی ریلوے اسٹیشن پر دارجلنگ میل سے ڈاک کے تھیلے اتارنے میں مصروف تھے ایک درجن مسلح افراد نے ان پر حملہ کر دیا تھا اور ان پر ریوالور کے فیر کئے تھے اور ڈاک کے تھیلے لوٹ لئے تھے۔ اور نقدی لیکر بھاگ گئے تھے۔ ریوالور کے فیر سے ہرکارے مجروح ہو گئے تھے علاوہ بریں انہوں نے ٹیلیفون اور تار کا سلسلہ بھی کاٹ دیا تھا۔

تمام ملک میں ایک ہی خطبہ عید

مسلمان تنظیم کے بغیر سخت پریشان ہیں لیکن تنظیم ملت کے لئے کوئی عملی قدم اٹھایا جائے تو وہ انگلی تک نہیں ہلاتے۔ کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ بغیر منظم تنظیم کی صداؤں سے مسلمانوں کی تنظیم ہو جائے گی۔ ... [illegible]

(خاکسار عبدالمجید قریشی سکریٹری سیرۃ کمیٹی پٹی ضلع لاہور)

جاپان میں ساڑھے تین کروڑ ٹیلیفون

[illegible]

ہندوستان کے خلاف جاپان کا نیا اقدام

[illegible]

دہلی میں ۵ مسلح اشخاص کی گرفتاری

پستول اور چاقو برآمد ہوئے

[illegible]

مغربی حکومتوں کے جنگی جہازات

لندن ... [illegible]

بہار مسلم ریلیف کمیٹی بنارس

مصیبت زدوں میں اشیاء کی تقسیم

گذشتہ اشاعت میں بیان کیا جا چکا ہے کہ مونگیر میں متعدد امدادی جماعتیں کام کر رہی ہیں ... [illegible]

کمیٹی کے سرگرم ممبروں کے نام درج ذیل ہیں۔ ... [illegible]

انجمن حمایت الاسلام کا وفد

[illegible]

(مولانا منت اللہ سکریٹری مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی)

کمیٹی ... دہلی کی سفارشات

مہاراجہ کشمیر کا حکم

جموں ۲۸ فروری۔ مہاراجہ صاحب کشمیر نے مندرجہ ذیل حکم جاری کیا ہے ... [illegible]

فہرست اقوام امداد مصیبت زدگان زلزلہ

معرفت امارت شرعیہ پھلواری شریف ضلع پٹنہ

انجمن اعانۃ الاسلام امارا ... [illegible]

حاجی یوسف اسمٰعیل صاحب ... [illegible]

[illegible]

دستخط محمد قمر الدین ناظم بیت المال

کسانوں کو ساٹھ ہزار روپیہ کا عطیہ

پٹنہ ۲۸ فروری۔ ... [illegible]

جرمنی میں اطالویوں کا داخلہ بند

[illegible]

ہمیں پیسے میں ایکسو چوالیس صفحے

[illegible]

تارکا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

ید اللہ علی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ سہ روزہ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم جمعہ ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۵۲ ہجری مطابق ۹ مارچ ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۸

خاک ایسی زندگی جس میں نہو روح نشاط

دل ہی کیا جس کا نہو درد وطن سے ارتباط
ہاں مگر ہیں اجتماعی زندگی کے کچھ اصول
یعنی ہر دل جذبۂ ایثار سے لبریز ہو
ہو نظام کار کی قومی مصالح پر بنا
توڑ دو فرقہ پرستی کا طلسماتی صنم
راز ہستی پالیا دنیا میں جن اقوام نے

خاک ایسی زندگی جس میں نہو روح نشاط
ہے مناسب پہلے جن کا اہتمام و انضباط
حسن نیت کا ہو پیمان وفا سے اختلاط
اور استقلال کا تنظیم سے ہو ارتباط
شعبدے بازی کی قومیت کے آگے کیا بساط
محفل گیتی میں وہ ہیں مسند آرائے نشاط

پختہ کاروں کی ہے لیکن نوجوانوں سے اپیل
جو قدم اٹھے وہ ہو پرامن اور پر احتیاط

(ظہورالدین احمد)

دلچسپ حقائق و معلومات

معاصرین کے افکار و آراء

حکومت کا بینائیہ

(اہلحدیث)

ایک مقدس اور اہم مسئلہ

(حمایت اسلام)

اخبار نواز ہندوستان

(خلافت)

کشمیر پر اہل ظلمات

(زمیندار)

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

The [Jamiat]

1 № L 1793.

Vol. XIX № 17 — DELHI MONDAY, MARCH 5, 1934. — PRICE ONE AN[NA]

نورانی قرآن مجید مترجم — منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

ہمارے یتیم بچوں کی پرورش
مختلف اطراف کے اہل خیر کا جذبہ ایثار

ایک بیوہ خاتون کا مکتوب

جلسہ دستار فضیلت مدرسہ دار العلوم میرٹھ

شریعت بل کی تائید میں تبلیغی دورہ

مدرسہ روضۃ العلوم ضلع چمپارن کی بربادی
ناظم جمعیۃ علماء ہند کی خدمت میں ایک مکتوب

وفات حسرت آیات

ضلع چمپارن میں مسلمانوں کا اجتماع

امداد یتامیٰ صوبہ بہار

وکٹوریہ ہسپتال دہلی کے متعلق شکایات

(عبدالمجید کوچہ تابل عطار دہلی)

ضرورت ہے ایک معلمہ کی

سکرٹری محفل اسلام موٹا وراچھہ ضلع سورت

گھر کا ڈاکو

دلفریبی حسن کا راز

ڈاکٹر کے استعمال شدہ ردی کاغذ سے لاکھوں روپے کمائیے

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

بہترین ربڑ کی مہریں

اعلیٰ درجہ کا سرخ ربڑ

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

Heath + Sammers, Fort Bombay.

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

گھر بیٹھے وید حکیم بنجاؤ

موسم گرما کا آغاز

قلیل سرمایہ سے کثیر نفع دینے اور ہر جگہ چلنے والی کٹ پیس کی تجارت کا وقت آگیا ہے

انگلش کمرشل ہاؤس جیکب سرکل بمبئی

تجارت

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

عبدالرحمٰن ثانی اور مسیحی شہداء

فتنہ کا سرغنہ یولاجیس اور اسکی محبوبہ

اسپین کے مسیحیوں کا شرمناک کارنامہ

گزشتہ اشاعت میں ناظرین کرام عبدالرحمٰن ثانی کے عہد حکومت کے اس فتنہ کی ابتدائی کارروائی ملاحظہ فرما چکے ہیں جس کی پاداش میں بہت سے مجنون عیسائیوں کو ... سخت ایذائیں ... آج اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیے۔

پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کے فتنہ کا اصلی سرغنہ قرطبہ کا ایک قسیس یولاجیس تھا ...

چند اور خبیث روحیں

یولاجیس کا فریب

دوسرے شہید کی جہالت

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

شرق اردن کا تاریک مستقبل

امیر عبداللہ کی بے بسی کا عبرتناک فوٹو

امیر عبداللہ جو شرق اردن میں شاہ شریف حسین کے بیٹے ہیں برطانیہ ...

شرق اردن میں جدید قوانین

باشندوں کو غیر مسلح کرنیکی تجویز

شرق اردن کی کونسل کا اجلاس ختم ہو گیا اور خلاف توقع بہت سے پیچیدہ مسائل زیر بحث ہی نہیں آئے۔ اس کونسل کے ختم ہوتے ہی حکومت نے شدید احکام نافذ کئے ...

حجاج کیلئے جہاز میں زبردست انتظامات

ترکی میں غرباء کو قرآن کریم کا تحفہ

جاپان میں دس سال کے اندر ۲۲ ہزار زلزلے

حجاز ریلوے اور مسلمانان عالم

ہندستان میں ۵ کروڑ بیکار

شمالی ترکی سرحد پر زبردست حرکہ

فلسطین میونسپلٹی کا بائیکاٹ

فلسطین میں میونسپلٹی کے بائیکاٹ کی تحریک جاری ہوگئی ہے۔ عربوں کا خیال ہے کہ میونسپلٹی کے جدید قانون میں عربوں کے حقوق ایک حد تک پامال کئے گئے ہیں۔ صدر میونسپلٹی بھی اس مقاطعہ کی تائید کر رہے ہیں۔

(باقی آئندہ)

اطلاع مفید عام

یکم مارچ سے ۳۱ مارچ تک جو صاحب اپنا خط دنیا کے کسی بھی ڈاک خانہ میں ڈالیں گے۔ ان کو
کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی تیار کردہ
امرت دھارا اور اسکے پانچ مرکبات و کشتہ سونا
۳/۴ قیمت پر یعنی روپیہ میں ۴ آنے کمی پر اور دیگر ادویات و کتب
نصف قیمت پر دی جاویں گی

جو صاحب اس عرصہ میں روپیہ جمع کرا دینگے ان کو جب تک وہ روپیہ ختم نہ ہو اس رعایت کا مستحق سمجھا جاوے گا۔ چاہے جتنی بار میں وہ ادویات و کتب منگوا ویں
اس وقت تک جن کے پاس فہرست نہ پہنچی ہو۔ وہ ایک کارڈ لکھ کر منگوا سکتے ہیں
خط و کتابت و تار کیواسطے پتہ :- امرت دھارا ۴۷ لاہور

المشتہر
مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا اسٹرک۔ امرت دھارا ڈاک خانہ۔ لاہور

تین پیسے میں ایکسو چوالیس صفحے

... المشتہر

... المشائخ ... کوچہ چیلاں دہلی

خوبصورت اور سڈول جسم اب ہڈیوں کا پنجر رہ گیا ہے!

خان عبیداللہ خاں کی ڈسٹرکٹ ملتان جیل میں زندگی سے مایوسی اور حکومت کی بے اعتنائی

فخر افغان خان عبدالغفار خاں کے بھتیجے اور ڈاکٹر خان صاحب کے فرزند خان عبیداللہ خاں کی بھوک ہڑتال کے متعلق ملتان ڈسٹرکٹ جیل سے جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں حد سے زیادہ تشویش انگیز ہیں ...

جان بلب عبیداللہ خاں

اس عنوان کے ماتحت اخبار ملاپ لکھتا ہے: سرحدی صوبہ کی گورنمنٹ نے سرحدی صوبہ کے نوجوان عبیداللہ خاں کی حالت زار کے متعلق ایک اعلان شائع کیا ہے اس اعلان کو پڑھ لینے کے بعد دو باتیں صاف طور پر ظاہر ہو جاتی ہیں ...

خان عبدالغفار خاں کا پیغام

حکومت کا فرض

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی حرم سرا

قاضی اسلام اپنے دولت کدہ پر

گوہر مقصود ہاتھ آگیا

(گزشتہ سے پیوستہ)

قاضی صاحب کی روانگی کے بعد ابو قحافہ اور دانیال سرائے میں واپس چلے آئے اور یہاں دونوں میں مختلف قسم کی گفتگو ہونے لگی ...

قاضی صاحب:- ایسا خیال اسلامی روح کے خلاف ہے۔ اسلام کی شان رحمۃ للعالمین اس کی کبھی اجازت نہیں دے سکتی۔

اہلیہ:- یہود و نصاریٰ تو مغضوب اور ضالین میں داخل ہیں اور پانچ وقت کی نمازوں میں ان سے پناہ مانگی جاتی ہے پھر ان کے ساتھ حسن سلوک کی کیا ضرورت ہے؟

قاضی صاحب:- بے شک یہود و نصاریٰ دونوں سخت گمراہ فرقے ہیں مگر ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اس کے منافی نہیں ہے ...

قاضی صاحب:- بے شک اس کو یہاں بالاخانہ میں ... کر لوں۔

(باقی آئندہ)

اہلیہ:- لیکن مہمان نوازی میں مشکلات بھی بہت ہیں اس لئے قدرے ترمیم کی بھی ضرورت ہے۔

قاضی صاحب:- ترمیم کی کیا ضرورت ہے؟

اہلیہ:- میرے خیال میں آئندہ یہود و نصاریٰ کی مہمان نوازی ...

پیکو آرٹ پریس لاہور
کے
نہایت شاندار، صحیح ترین، عکسی رنگین قرآن مجید
جو اعلیٰ خوشنویسی، عمدہ چھپائی، نفیس کاغذ اور بہترین جلد بندی کے لحاظ سے دنیا بھر میں مقبول ہیں
اب جرمنی، انگلینڈ اور امریکہ کو بہترین چھپائی کے معاملے میں ہندوستان پر کوئی فوقیت نہیں رہی۔
قرآن مجید قسم اول ہشت رنگہ عکسی رنگین بلا ترجمہ
قرآن مجید قسم اول ہشت رنگہ مع مطالب الفرقان
قرآن مجید قسم دوم سہ رنگہ بلا ترجمہ
قرآن مجید قسم دوم سہ رنگہ مع ترجمہ موسومہ مطالب الفرقان
مطالب الفرقان فی ترجمۃ القرآن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۵۲ ہجری

حکومت سرحد کا سرکاری بیان

حالت نازک ہے مگر رہا نہیں کیا جائیگا

ان عبید اللہ خاں کی حالت کے متعلق حکومت صوبہ سرحد کا جو بیان شائع ہوچکا ہے اس کو پڑھنے کے بعد سخت تکلیف ہوتی ہے اور صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ وہ کون سا جذبہ ہے جو حکومت کو خان صاحب موصوف کی فوری رہائی سے روک رہا ہے حکومت کے اس سرکاری بیان میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ...

یہ بیچ ملک کے کروڑوں باشندے اپنی اس بے بسی و لاچاری کے متعلق کیا رائے قائم کریں گے کہ ان کی متفقہ و متحدہ آواز اور ان کا مسلسل و پیہم احتجاج بھی ایک نوجوان کی جان کو نہ بچا سکا۔ یہ ایک ایسی مثال ہوگی جو سالہا سال تک تاریخ کے صفحات میں نہایت تاریک و الم انگیز مثال سمجھی جائے گی اور ...

...

مسلم لیگوں کا اتفاق

...

شذرات

مظالم کشمیر

ریاست کشمیر میں ناقابل برداشت و زہرہ گداز مظالم کا سلسلہ ہنوز جاری ہے لیکن حکومت کشمیر کے لئے وہ انتہاء و احتجاج کچھ بھی معنی نہیں رکھتا جو کئی ہفتوں سے ہندوستان کے اخبارات میں کیا جارہا ہے۔ جو لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ مسٹر کالون کی حکومت ڈوگرا راج سے مسلمانوں کے لئے کچھ بہتر ثابت ہوگی۔ انہوں نے بھی اچھی طرح دیکھ لیا کہ یہاں سوال سرہری سنگھ یا مسٹر کالون کا نہیں ہے بلکہ ان اغراض و مقاصد کا سوال ہے جن کے لئے یہ تمام مظالم کئے جاتے ہیں ...

دولت آصفیہ کا مالی نظام

اعلیٰحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ کے دور حکومت میں مملکت حیدرآباد کا مالی نظام جس قدر استوار و مستحکم بنیادوں پر قائم ہوا ہے اس کی مثال ہندوستان کے کسی صوبہ یا کسی ریاست میں نہیں ملتی۔ دولت آصفیہ کے جو بجٹ سال بسال پیش ہوتے رہتے ہیں ان کو دیکھنے سے اس کامیابی کا اندازہ ہوسکتا ہے جو باوجود انتہائی کساد بازاری اور عالمگیر بے روزگاری کے گذشتہ چار پانچ سال میں وہاں حاصل ہوئی ہے ...

...

حوادث و احکام

استفتاء

...

الجواب

...

جیل میں خان عبید اللہ خاں کی خطرناک حالت

رہائی کی شرط۔ پنجاب کونسل میں ممبر مالیات کا بیان

لاہور ۶ مارچ کل مسٹر ہنری کریک ممبر مالیات نے پنجاب کونسل میں خان عبد الغفار خاں کے بھتیجے خان عبید اللہ خاں کی صحت کے متعلق ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ ان کی حالت نازک بتلائی جاتی ہے۔ ناظرین کو معلوم ہوگا کہ خاں صاحب موصوف آج کل ملتان جیل میں مقید ہیں اور انہوں نے بھوک ہڑتال کی ہوئی ہے۔

...

برطانیہ اور فرانس کو جرمنی کا کورا جواب

جرمنی کو مساوی درجہ دینے کے بعد تصفیہ ہوسکتا ہے

برطانیہ کی کوششیں زیادہ عرصہ تک جاری نہیں رہ سکتیں

...

دار الحکومت سے

سیاسی قیدیوں کو میونسپلٹی میں جانے کی اجازت

مسٹر اسحق زئی اور مسٹر نگم کی نامزدگی مسترد

میونسپلٹی کے انتخابات کی تاریخیں

...

یونیورسٹیز کانفرنس میں وائسرائے کی تقریر

"بیکار طلباء کی تعداد بڑھتی جاتی ہے"

...

۵۵ ہزار مکانات برباد ہوگئے

ضلع رہتک میں سیلاب کے نقصانات

...

ہر ملک اپنی ہی اشیاء استعمال کرتا ہے

رعایا کو دیسی اشیاء استعمال کرنے کا مشورہ

اعلیٰحضرت خسرو دکن کی تقریر

...

ہم سے کام لو یا روٹی دو

دہلی۔ بمبئی۔ ناگپور میں بیکاروں کے مظاہرے

...

مصنوعی امام مہدی کے مکان پر بجلی گر پڑی

...

مسولینی کو ہلاک کرنے کی سازش

تین ملزم گولی سے اڑے جائیں گے

...

مسٹر جناح مسلم لیگ کے صدر مقرر ہوگئے

سابق عہدیداروں نے استعفیٰ داخل کردیا

...

یوپی اور ریاست حیدرآباد میں طاعون

ایک ماہ میں چار ہزار اموات

...

حکومت بہار نے زلزلہ کا صحیح اندازہ نہیں لگایا

...

ایک مسلم نوجوان کی دردناک موت

موٹر سائکل سے گر کر جان دیدی

...

سرحد کے قریب نئی چھاؤنیوں کی تعمیر

...

مسلم لائبریری وزیرآباد

...

مزید سونا ہندوستان سے باہر

...

ایک خاتون کو صوبہ بنگال چھوڑنے کا حکم

...

ایک لاکھ روسی نوجوان جنگ کیلئے تیار

...

غازی پور میں ۱۹ اشخاص گرفتار

...

راجندر بابو کے فنڈ میں ۹ لاکھ روپیہ

...

جلسہ کا التواء

...

آٹھ سو میل پر ایک اور زلزلہ کی خبر

...

التی میٹم کی میعاد ختم ہونیکے بعد آسٹریا پر بمباری
جرمنی اور آسٹریا میں جنگ کا آغاز ہو گیا!

مصیبت زدگان بہار کے ساتھ ہندوستانی مقیمان ایران کی ہمدردی
ناظم امارت شرعیہ بہار کے نام بیمہ اور خط

ہمارے مخلص و کرم فرما جناب غلام دستگیر صاحب جو اس وقت اباوان (ایران) اینگلو پرشین آئل کمپنی میں ایک معزز عہدہ پر مامور ہیں صوبہ بہار کے مصیبت زدگان زلزلہ کیلئے ناظم امارت شرعیہ کے نام ... روپیہ کا بیمہ روانہ فرمایا ہے جو وہاں کے خاص مسلم دوکانداروں سے اس مقصد کے لئے جمع کیا گیا تھا۔ آپ خط لکھتے ہیں کہ الجمعیۃ۔ زمیندار اور انقلاب سے بہار کے احوال و حالات کی خبر سنکر تمام ان بھائیوں کا دل پاش پاش ہو گیا اور بندہ ہمارے درد و غم میں ہر طرح شریک ہیں اور وطن سے اس قدر دور رہنے کے باوجود اپنے بہاری بھائیوں کی امداد کے لئے بے چین ہیں چنانچہ آپنے فوری طور پر مسلمان دوکانداروں سے جو کچھ رقم جمع ہوئی ہے وہ بھیجدی ہے۔ جناب مولانا مغیث الدین صاحب امام جامع مسجد نے مؤثر تقریر میں مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی اور ایک کمیٹی بھی چندہ فراہم کرنے کے لئے وہاں قائم ہو گئی ہے جو کام کر رہی ہے۔

ان حضرات نے امارت شرعیہ کے پاس روپیہ بھیجنا اور اس کے ذریعہ امداد پہونچانا جو تجویز کیا ہے وہ غالباً اکابر ہند کی تحریک کی بنا پر ہے جو نہایت مناسب ہے۔ ان کی خدمت میں رسید باضابطہ بھیجدی گئی ہے اخبارات میں اس کے اعلان کی اس لئے ضرورت ہے تاکہ تمام دوسرے بھائیوں کو اس ہمدردی کی اطلاع ہو جائے اور دوسرے بھائی اس وقت اس اہم کام کی طرف توجہ فرمائیں۔

ناظم امارت شرعیہ صوبہ بہار و اڑیسہ پھلواری شریف پٹنہ

بنارس مسلم ریلیف کمیٹی کا خط!
مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کے نام

بخدمت شریف جناب مولانا عثمان صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ

طالب خیر بخیر ہیں آپ حضرات سے رخصت ہو کر بخیریت تمام مکان پہونچا بقیہ اصحاب مونگیر کی طرف روانہ ہو گئے۔ امید کہ آپ بنارس مسلم ریلیف کمیٹی کی رپورٹ اخباروں میں بھیجدی ہوگی۔ ہم آپ کے ریلیف کمیٹی کے ارکان کا بہت ہی ممنون ہوں جنہوں نے ہمارے وفد کو ہر طرح آرام پہنچانے کی کوشش کی اور امداد کے کام میں ہماری رہنمائی کی۔ سچ تو یہ ہے کہ میں نے ایسے مخلص اور با خلیق کم پائے۔ باوجودیکہ آپ سب حضرات مصیبت زدہ ہیں مگر مخلوق کی بھلائی و دستگیری و آرام پہنچانے کے فکر مند ہیں آپ کے ارکان نہایت سرگرمی و جانفشانی سے کام کر رہے ہیں۔ آپ کی کمیٹی کا کام نہایت باقاعدہ اور قابل اطمینان ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو خوش رکھے اور آپ کی اس مصیبت کو دور کرے

الحاج مولانا حافظ عبد الحلیم صاحب صدیقی
اہلیہ محترمہ کی علالت سے تشویش

مولانا کی ملتان جیل سے تشریف آوری کے بعد ... ایک پر تکلف دعوت طعام ... بجے شام محترمہ سیدہ ام خالد ... کی طرف سے ہوئی جس میں حضرت مولانا کے تمام اہل محلہ اور ان کے احباب و اعزہ شریک دعوت تھے۔ مدعوئین میں سے خصوصیت کے ساتھ حسب ذیل مہمانان کرام قابل ذکر ہیں۔

جناب مولانا عبد الشکور صاحب (مدیر النجم)

جناب مولانا ڈاکٹر سید عبد العلی صاحب ناظم ندوۃ العلماء

جناب مولانا عبد الماجد صاحب دریا بادی۔

جناب مولانا ظفر الملک صاحب۔

جناب انیس احمد عباسی۔ ایڈیٹر حقیقت، لکھنؤ۔

مالیگاؤں کے مسلمانوں کا ایثار

سرحد میں جمعیۃ علماء افغان کا دورہ
شریعت بل کی تائید میں جلسے

گدھے نے ہوائی جہاز گرادیا

معجون شباب آور

جریان پرمیہ احتلام کمزوری سستی نامردی کیلئے

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس مراد آباد
ممبران مجلس عاملہ کو اطلاع۔ زیر غور مسائل کی اہمیت

السلام علیکم! جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا ایک ضروری جلسہ ۱۴-۱۵-۱۶ / روز چہارشنبہ پنجشنبہ جمعہ کو مراد آباد میں منعقد ہوگا۔ دور حاضرہ کی نزاکت اور معاملات کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے جناب سے گذارش ہے کہ اس جلسہ میں ضرور شرکت فرمائیں۔ ... مراد آباد پہونچ جائیں۔ قیام و طعام کا انتظام استقبالیہ کمیٹی کے ذمہ ہوگا اپنی تشریف آوری کے صحیح وقت اور تاریخ سے ایک یوم قبل مولانا فخر الدین صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ شاہی مسجد کو مطلع فرمادیں۔ معاملہ کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ممبران مجلس عاملہ کے علاوہ بعض دیگر علماء کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔

میں اس امر کی کوشش کر رہا ہوں کہ مجلس استقبالیہ ممبران مجلس عاملہ کے سفر خرچ کو بھی اپنے ذمہ لے اور مجھے امید ہے کہ تیسرے درجہ کا کرایہ مجلس استقبالیہ آپ کی خدمت میں پیش کر سکے گی۔

زیر غور مسائل

(۱) وقف بل جو خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب کی جانب سے صوبہ متحدہ کی کونسل میں پیش کیا گیا ہے۔ نیز دیگر مسودات جو اوقاف کے متعلق بہار و بمبئی کونسلوں میں پیش ہو چکے ہیں۔

(۲) شریعت بل جو صوبہ سرحد میں پیش کیا گیا ہے۔

(۳) مصیبت زدگان بہار کی امداد۔

دیگر امور جو جناب صدر کی اجازت سے پیش کئے جائیں۔ ایجنڈے کی ترتیب کو بدلنے کا حق جناب صدر کو حاصل ہوگا۔

(مولانا) احمد سعید (ناظم جمعیۃ علماء ہند)

کشمیر میں گرفتاریوں کی بھرمار اور کرفیو آرڈر کا نفاذ
یکے بعد دیگرے کئی ڈکٹیٹر گرفتار کرلئے گئے
کئی نمبردار معطل۔ وزیر وزارت پر حملہ

جموں ۵ مارچ۔ رات کو ایک بجے پولیس کی ایک جمعیت نے چودھری غلام عباس چیف ڈکٹیٹر عبد الحمید قریشی اور غلام پہلوان کے وارنٹ لے کر ان کے مکانوں پر پہونچی اور ان سب کو گرفتار کرلیا۔ اس کے بعد راجہ سربلند خاں کو ڈکٹیٹر مقرر کیا گیا۔ ملک غلام رسول کو بھی ریاست کشمیر نے گرفتار کرلیا ہے۔ یہ بھی اطلاع آگئی ہے کہ راجہ سربلند خاں ڈکٹیٹر دوم کو ریاست بدر کر دیا گیا ہے پولیس نے ان کو ریاست حدود سے باہر لیجا کر چھوڑ دیا۔ چار رضاکاروں نے جو کہ جنگی پریکٹنگ کیا ان کے پیچھے کئی ہزار مسلمانوں کا ہجوم تھا۔ کل دوپہر کو شاہی محل میں کونسل کا اجلاس ہوا جس میں مہاراجہ کشمیر بھی شریک ہوئے۔

مولوی عبد اللہ کے نام وارنٹ گرفتاری جاری تھا جب وہ چند رضاکاروں کے ساتھ مسجد میں داخل ہوئے تو وزیر وزارت نے آپ کا کرتہ پکڑ کر کہا کہ اپنے آپ کو گرفتار سمجھو۔ مگر انہوں نے تقریر شروع کردی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس دوران میں چند رضاکاروں نے وزیر پر حملہ کر دیا جس سے ان کے ضربات آئیں۔ تین بجے کے قریب فوج اور پولیس کی امداد سے مولوی عبد اللہ گرفتار کرلئے گئے۔

ان کے علاوہ ... اور اشخاص بھی گرفتار کئے گئے۔ عبد اللہ ٹیلواری اور علاقہ جو مکھ کے چند نمبرداروں کو معطل کر دیا گیا ہے۔ غرض کشمیر میں چاروں طرف گرفتاریوں کی بھرمار جاری ہے اور بڑے بڑے شہروں میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔

یوم کشمیر کا پروگرام
صدر مجلس احرار اسلام کا اعلان

مولانا حبیب الرحمن صاحب صدر مجلس احرار اسلام ہند نے مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے:۔

کشمیر کے مسلمانوں کی تمام پارٹیوں کے ذمہ دار اصحاب کے مطالبہ پر حکومت کشمیر پرامن اور نہتے مسلمانوں کو بلا اثبات جرم بیدردی و وحشیانہ اور شدید ترین سزا دے رہی ہے۔ گولیوں سے شہید کیا جا رہا ہے۔ اور دسٹرکٹ جیلوں میں ٹھونسا جا رہا ہے مسلم خواتین کی بے حرمتی کی مصدقہ اطلاعات موصول ہو چکی ہیں انہی حالات کے پیش نظر مجلس احرار اسلام ہند نے کشمیر ڈے منانے کے لئے مندرجہ ذیل پروگرام تجویز کیا ہے۔

(۱) اس بربریت کے خلاف تمام ہندوستان میں صدائے احتجاج بلند کی جائے

دار العلوم ندوۃ العلماء میں زلزلہ فنڈ کا قیام
اساتذہ اور طلبہ کا بے نظیر ایثار

دار العلوم ندوۃ العلماء میں زلزلہ زدگان صوبہ بہار کی امداد کے لئے کوئی کام اب تک محض اس وجہ سے شروع نہیں ہوا تھا کہ زلزلہ کی وجہ سے طلبائے دار العلوم اور بعض اساتذہ کے آنے میں تاخیر ہوئی۔ اب جب کہ تمام طلبہ و اساتذہ دار العلوم پہنچ گئے تو بہار کی امداد کے لئے بھی قدم بڑھایا گیا۔ چنانچہ ۵ / فروری کو دار العلوم کی مسجد میں بعد نماز عصر اساتذہ و طلبہ دار العلوم کا ایک جلسہ زیر صدارت جناب مولانا ڈاکٹر سید عبد العلی صاحب ناظم ندوۃ العلماء منعقد ہوا اور ریلیف کمیٹی کے ارکان و سکریٹری کا انتخاب عمل میں آیا جو حسب ذیل ہیں:۔

جناب مولانا عبد الودود صاحب ندوی۔ سکریٹری

نئے مینزانیہ سے کاشتکاروں کو نقصان پہونچا ہے
حکومت نے تعلیم یافتہ طبقہ کو بے کار کر دیا ہے

دہلی ۵ / مارچ۔ آج جب کونسل آف اسٹیٹ کا اجلاس شروع ہوا تو ... پارٹی کے لیڈر رائے بہادر رام سرن داس نے بجٹ پر ہنگامہ خیز تقریر کی آپ نے حکومت پر اعتراض کیا کہ بجٹ کا توازن خرچ کم کرنے کی بجائے نئے ٹیکسوں سے ... زیادہ نقصان کاشتکاروں کو پہنچا ہے۔ آپ نے شکر پر محصول کی سخت مخالفت کی اور افسوس ظاہر کیا کہ سنہ ۱۹۳۱ء میں جو "سرچارج" (محصول بر محصول) لگائے گئے تھے وہ ابھی تک جاری ہیں۔ آپ نے کہا کہ حکومت کو فوجی اخراجات میں کمی کرنی چاہئے۔

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان بہار
معرفت جمعیۃ علماء ہند

سید احمد رضا خاں صاحب فرید آبادی اجمیری گیٹ دہلی	۵/
مسٹر غلام علیخاں صاحب بجلی گھر سہارنپور	۵/
سید احمد الرزاق خاں صاحب بمبئی	۱/۸
محمد حسین صاحب ناظم جمعیۃ سمستان حیدر آباد دکن	۱/
معرفت منشی سلیم الدین صاحب کاتب الجمعیۃ دہلی	۵/
مولانا سید فضل ہمدانی صاحب بہاڑی پشاور	۵/
منشی احمد سعید خاں کلرک کرنال	۸/

غازی پور میں مسجد اور باجہ کا جھگڑا
ایک ہلاک اور متعدد مجروح

روس کے باہر لاکھ اشتراکی موجیں
روسی افسر کا برطانیہ پر حملہ

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس
ناظم جمعیۃ علماء ہند کا اعلان

کوہاٹ میں شریعت بل کی تائید

ایک سائیکل سوار مسلم سیاح

جامعہ قاسمیہ کا اٹھاونواں سالانہ اجلاس

وظائف کیلئے مسلم طلبہ کو عطیہ

گمشدہ کی تلاش

بہار کے یتیم بچوں کی پرورش

انجمن سیف الاسلام دہلی کا شاندار جلسہ

ہندوستان کے سب سے بڑے پل کو خطرہ

تار کا پتہ :- "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللّٰہ علی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول :- ہلال احمد زبیری (بی - اے) معاون :- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی - یوم سہ شنبہ ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ ہجری مطابق ۱۳ مارچ ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۹

بحر ہستی

کھلا یہ راز جورِ دوستاں سے بزمِ ہستی میں
نوائے حریت پر کیوں نہ دنیا وجد میں آئے
روانی دیکھتا ہوں زندگی کی موجِ مضطر کی
چراغِ حرص کے شعلے جلا سکتے نہیں جس کو
یہ دیکھو سادہ لوحی بعد پینے کے کھلا ہم پر
بلندی کی ہوس میں مائلِ افتادگی ہوجا
زہے قسمت اگر آئے سرے حصے میں اے ساقی

مقدر کھینچ لایا ہے جفا کیشوں کی بستی میں
یہی اک نغمۂ کیف آفریں ہے سازِ ہستی میں
بسانِ ریشۂ خس بہہ رہا ہوں بحرِ ہستی میں
میں وہ پروانۂ افسردہ دل ہوں بزمِ ہستی میں
بجائے مے تھا اپنا خونِ ارماں جامِ ہستی میں
کہ شبنم قوتِ پرواز پالیتی ہے پستی میں
شرابِ جاں فزا ہے جو تری آنکھوں کی مستی میں

زبانِ حال سے کہتا ہے انجامِ حباب اظہر
وہی مٹتا ہے جو ہوتا ہے سرکش بحرِ ہستی میں

(اظہر امرتسری)

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

معاصرین کے افکار و آراء

مسلمانوں کے اعمال

[illegible]

یمن اور برطانیہ

[illegible]

آغا خاں اور اسلامی معاشرت

[illegible]

کشمیر اور بند جرائد

[illegible]

حمائل شریف مترجم

مع

خلاصۃ التفاسیر

[illegible]

ملنے کا پتہ :- منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران - دہلی

Regd No. L 1793.

The Jamiat

Vol. XIX No. 18 DELHI FRIDAY, MARCH 9, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید معرّا

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

حضور نظام

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

چندہ مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی

۲۲ فروری تک کا حساب

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب

[illegible]

فہرست امداد مصیبت زدگان زلزلہ

بتوسط امارتِ شرعیہ پھلواری شریف

[illegible]

محمد قمر الدین ناظم بیت المال مرکزی پھلواری شریف

دلفریبی حسن کا راز

[illegible]

ملنے کا پتہ :- سوی امپیریل اسٹورز (ت) بیلیسٹرز قصور پنجاب

ڈاک کے استعمال شدہ ردی ٹکٹوں سے لاکھوں روپے کماتے ہیں

[illegible]

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

[illegible]

Health & Sommers, Fort Bombay.

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

قیامت

[illegible]

نیجر دواخانہ مجربات مسیحی نخاس لکھنؤ

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

آپ پاک وصاف زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں۔

آپ دنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔

[illegible]

گھر کا ڈاکو

[illegible]

موسم سرما کا آغاز

قلیل سرمایہ سے کثیر نفع دینے اور ہر جگہ چلنے والی کٹ پیس کی تجارت

وقت آگیا ہے

[illegible]

انگلش کمرشل ہاؤس جیکب سرکل بمبئی

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی تجارت

[illegible]

نمونہ کی چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپے

ضرورت ہے ایک معلمہ کی

[illegible]

سکرٹری محفل اسلام موٹا وراچھہ ضلع سورت

رحیم کمپنی کی علی گڑھی مہریں

[illegible]

رحیم کمپنی ... افضل گنج حیدرآباد

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

عبدالرحمٰن ثانی اور مسیحی شہداء

سیوائل کی مسیحی کونسل کا اظہار برات

موت سے کھیلنے والی عفیفہ لڑکیوں کا حشر

گذشتہ الجمعیۃ میں اسپین کے پادریوں کی فتنہ انگیزی اور لڑکی فلورا کی فریب خوردگی کا حال لکھا جا چکا ہے آج آگے ملاحظہ فرمایئے۔

جب بہت سے قسیس اور راہبان فلورا کو بھگا کر لے جانے کے جرم میں ماخوذ ہو کر قید خانہ میں بھیجے گئے اور فلورا کو اپنے قصور کی پاداش میں دوسروں کی اذیت پسند نہ آئی تو خود بخود گھبرا گئی اور یہ مسیحی کلمہ پڑھنے لگی۔ بھائی نے ہر چند فلورا کو ...

فلورا مجسٹریٹ کی عدالت میں

اس قید خانہ میں جس کے اندر فلورا بند تھی ایک اور عفیفہ اور جمیلہ لڑکی بھی تھی جو گرجا کے ایک کونہ میں سر بسجود ہو کر درجۂ شہادت پانے کی متمنی تھی اس لڑکی کا نام میری یا مریم تھا اور اسی اسحق کی بہن تھی جو توہین رسول کے جرم میں قتل کر دیا گیا تھا۔ وہ ایک کونہ میں نہایت تضرع اور گریہ کے ساتھ اپنے بھائی کی ہم جلیس بننے کے لئے دعا مانگ رہی تھی کہ فلورا بھی اس کی شریک ہو گئی اور وہ بھی "شہداء" کے ہیرمٹ جن جانے کے لئے بیتابانہ دعا مانگنے لگی۔ ایک روز دونوں دوشیزہ لڑکیوں نے موقعہ پا کر گرجا کی جیل سے باہر قدم رکھا اور سیدھی قاضی اسلام کے دربار میں پہونچ کر رسول خدا اور اسلام کی شان میں توہین کرنے لگیں۔ قاضی اسلام ان کی اس جسارت کو دیکھ کر مبہوت رہ گیا اور جب ناگفتہ بہ الفاظ سنتے سنتے اکتا گیا تو ...

...

کی کونسل نے تجویز کی تھی اور اسلامی حکومت کا اس میں کوئی ہاتھ نہ تھا۔

تین پیسے میں ایک سو چوالیس صفحے

رسالہ نظام المشائخ ... المشتہر

منیجر رسالہ نظام المشائخ ۲۲ کوچہ چیلان دہلی

الجمعیۃ کا مکتوب جرمنی

برلن یونیورسٹی میں اردو زبان کی تعلیم

ادارۂ مشرقیہ کا مستحسن اقدام

(نامہ نگار خصوصی مقیم برلن کے قلم سے)

کامل ۴۰ سال کا عرصہ ہوا کہ برلن یونیورسٹی نے اس بات کی کوشش کی کہ ادارۂ مشرقیہ میں اردو زبان کی تعلیم جاری کر دی جائے۔ اس مبارک خیال کی جو برلن یونیورسٹی نے ظاہر کیا جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے مگر بدقسمتی سے اس کا انجام اچھا نہیں ہوا۔ برلن یونیورسٹی کے پاس کوئی ایسی ہستی نہیں تھی جو اردو کی ماہر ہو۔ اس عہدہ کے لئے ایک پارسی صاحب جن کا اسم گرامی واچا ہے، بمبئی سے بلایا گیا تاکہ اردو کی تعلیم دیں، اس پر کیوں واچا صاحب کو بلایا گیا اور کسی ماہر فن کو کیوں ...

... کی خدمت میں تمام ہندوستانی حضرات سے دستخط لے کر فوراً ہی روانہ کر دی گئی۔

برلن یونیورسٹی کا فرض

اس استدعا کے روانہ کرنے کے بعد انتظار رہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہندستانیوں کی اس میں کامیابی ہوگی اور برلن کی یونیورسٹی میں کسی ایسے آدمی کا تقرر ہوگا جو حقیقت میں اس کا اہل ہو سو اگر اس مبارک کام میں کامیابی ہوگئی تو ہم حبیب صاحب قریشی کو مبارکباد دیتے ہیں کیونکہ یہ انہی کی جانفشانی کا نتیجہ ہوگا کہ انہوں نے اردو زبان کو اس کے زوال سے بچا لیا۔

ایک سال میں کتنے فلم تیار ہوئے

امریکن فلم اکسپارٹمنٹ کے ذریعہ امریکن فلم ڈیلی نے نہایت دلچسپ تعداد لکھی ہے کہ دنیا میں ۱۹۳۳ء میں کتنے فلم تیار ہوئے۔ معلوم ہوا ہے کہ کل ۲۱۰۰ فلم تیار ہوئے ہیں۔ امریکہ نے ۳۱۰ انگلستان نے ۱۹۰ جرمنی نے ۱۴۵ ...

نازی گورنمنٹ کی سالگرہ

...

ہندستانیوں کی کوشش

...

معجون مقوی معدہ

... ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مشک، عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مرکب

... ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ملتان جیل سے خان عبید اللہ خاں کا پیغام

فخر سرحد کی رہائی کا عالمگیر مطالبہ

صحت کیلئے شافی مطلق سے دعا

خان عبید اللہ خاں نے ملتان جیل سے مولانا محمد اسرائیل صاحب تمان زئی کے نام ایک پیغام ارسال کیا ہے جس میں خاں صاحب موصوف نے یہ استدعا کی ہے کہ تمام مسلمانان ہند عموماً اور مسلمانان سرحد خصوصاً ان کے لئے درگاہ رب العزت میں یہ دعا مانگیں کہ اے اللہ عبید اللہ کے گناہوں کو معاف فرما! نیز یہ خواہش بھی ظاہر کی ہے کہ چونکہ میں اب حیات سے ناامید ہو چکا ہوں۔ اس لئے اگر میں وفات پا جاؤں تو میرے لئے مرنے کے بعد تمام مسلمانان ہند عموماً اور مسلمانان ...

افضل حق کے ایک استفسار کے جواب میں یہ ظاہر کرنے کی تکلیف گوارا فرمائی ہے کہ خاں صاحب موصوف ضمانت داخل کر کے رہا ہو سکتے ہیں۔ سر ہنری کریک کے اس ارشاد نے کسی بہت بڑی چھپی ہوئی حقیقت کو بے نقاب نہیں کیا جس کا علم اس سے قبل خان عبید اللہ خاں کو یا ان کے حالات سے واقفیت رکھنے والے اشخاص کو نہ ہو۔ اگر انہیں رہائی کا ایسا ہی شوق ہوتا تو وہ دیر زندان پر دستک ہی نہ دیتے یا حکومت کی اس پیشکش کو سزا کا فیصلہ سنتے ہی قبول کر لیتے۔ سوال یہ نہیں کہ خان عبید اللہ خاں کو رہا کیوں نہیں کیا جاتا بلکہ سوال یہ ہے کہ حکومت نے انہیں قید خانہ میں ڈال کر ان کی صحت کی طرف سے بے اعتنائی کا برتاؤ کیوں کیا، اور انہیں ایسی بے جا سختیوں کا تختۂ مشق کیوں بنایا جن کی بدولت وہ تپ دق ایسے مہلک مرض میں مبتلا ہو گئے۔ حکومت ...

کی اس شان بے نیازی کو کبھی فراموش نہیں کریں گے ... خادم کی جان لینے پر منتج ہوگی۔ ظاہر ہے کہ حکومت ... کی خواہشمند ہے لیکن اُسے معلوم ہونا چاہئے کہ دنیا میں مرمٹنے والے ہیں۔ اُسے اہل ہند سے یہ توقع نہیں کرنی ...

خان ملتان جیل میں بستر مرگ پر پڑے ہیں ... ان کی رہائی کا حکم صادر فرمایئے۔

... کے لئے اپیل

> **خان عبید اللہ خاں کی بھوک ہڑتال**
>
> ملتان ۱۱ مارچ۔ آج فخر سرحد قائد سرخپوشان خان عبید اللہ خاں کی بھوک ہڑتال کا ۴۹ واں دن ہے۔
>
> مسلمان اس نوجوان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

زیادہ ہوتا ہے کہ بھوک ہڑتال جاری کئے ہوئے ہیں ... سے صدائیں بلند ہو رہی ہیں کہ انہیں رہا کر دیا جائے ... جو کمیونک شائع کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ... آمادہ نہیں ہے۔

... ملک کو اس قدر احساس نہیں جس قدر ہونا چاہئے ... موت اکثر اوقات قوموں میں روح پھونک دیتی ہے ... کے پیغام کی دل سے قدر کرتا ہوں اور دعا کرتا ... مُردوں کو زندہ کر دیتا ہے۔ اس پر اپنی رحمت کا ...

قدسی رہائی کا مطالبہ

...

ڈاکٹر خاں کی رہائی کا سوال

...

حکومت کی شان بے نیازی

معزز معاصر "منادر" رقمطراز ہے۔ خان عبید اللہ خاں کی مقاطعہ جوعی کے سلسلہ میں صوبہ سرحد کی حکومت ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ سے اپنی اس تصمیم کا اظہار کر چکی ہے کہ حکومت اس نوجوان کو رہا کر کے اپنے وقار کو صدمہ پہونچانے کے لئے تیار نہیں اور اب سر ہنری کریک نے چودھری ...

... جیل سے ملتان جیل میں منتقل کرنے کیلئے تیار ہے تاکہ وہ اپنے لڑکے کو طبی امداد بہم پہونچا سکیں۔ مسٹر کنگھم نے کہا ملتان جیل میں عبید اللہ خاں کا بہتر علاج ہو رہا ہے۔

خوشخبری

اسی ماہ میں ہی ... ۱۷ مارچ

امرت دھارا کے ۳۳ تینتیسویں سالانہ جلسہ کی خوشی میں

ماہ مارچ میں

امرت دھارا اور اس کے مرکبات ¾ قیمت پر اور دیگر ادویات و کتب

نصف قیمت پر ملینگی!

فہرست ادویات اور فہرست کتب ابھی منگوا کر ضروریات نوٹ کر لیویں

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا ۴۰ لاہور

المشتہر

مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ، امرت دھارا بھون، امرت دھارا سڑک، امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

مِہرِ دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

قاضی اسلام اور قطورہ کی ملاقات

سادگی اور فطری صلاحیت کا نمونہ

(گزشتہ سے پیوستہ)

اہلیہ:۔ بہت اچھا ابھی بلاتی ہوں۔

یہ کہہ کر قاضی صاحب کی اہلیہ محترمہ زنان خانہ میں تشریف لے گئیں اور قطورہ کو ہمراہ لے کر ... قاضی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گئیں۔ پیچھے سے صاحبزادیاں ...

قاضی صاحب:۔ (گھبرا کر) وہ کیا فکر ہے اور بدنامی کی کونسی بات ہے؟

اہلیہ:۔ آپ کی صاحبزادیاں جب نماز پڑھتی ہیں تو قطورہ بھی ان کے ساتھ شامل ہو جاتی ہے اور قرآن شریف بھی بڑے شوق سے پڑھتی ہے اور اب تک خیریت سے پوری نماز بھی اس نے یاد کر لی ہے۔

قاضی صاحب:۔ لاحول ولا قوۃ! میں نے سمجھا کہ خبر نہیں بدنامی کی وہ کونسی بات ہے جس کا فکر تم کو لاحق ہو گیا ہے یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے کہ کسی گمراہ کو ہدایت مل جائے۔

اہلیہ:۔ فکر کی یہ بات ہے کہ عیسائی ہر جگہ یہ شور مچائیں گے کہ قطورہ کو زبردستی مسلمان بنا لیا ہے۔

قاضی صاحب:۔ بدنام کرنے دو، انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرتے ...

...

پیکو آرٹ پریس لاہور

نہایت شاندار صحیح ترین عکسی مجید قرآن مجید ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۵۲ ہجری

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس

زیر غور مسائل کی اہمیت

۱۵-۱۶ مارچ کو مراد آباد میں جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس عاملہ کا جلسہ منعقد ہو رہا ہے جس کا ایجنڈا اراکین مجلس کی خدمت میں ارسال کیا جا چکا ہے۔ ہمیں دفتر جمعیۃ سے معلوم ہوا ہے کہ اس جلسہ میں اراکین عاملہ کے علاوہ دیگر سربرآوردہ علماء و اہل الرائے حضرات بھی شرکت فرمائیں گے اور ان مسائل کے پیش نظر ...

اہل اسلام کو توجہ دلاتا ہے کہ اوقاف کی نگرانی کے لئے عام انتخاب کے ذریعہ سے ایسی کمیٹیاں مقرر کریں جن کے ممبروں میں معتبر علماء اور با اثر اہل الرائے اصحاب شامل ہوں وہ تحقیق کریں اور جس متولی کی خیانت اور نا اہلیت ثابت ہو اس کے قبضہ سے وقف کو نکال کر ...

... موقوفہ اسلامی خصوصیات میں سے ہے اور اوقاف مسلمین کے ساتھ مذہب و قوم کے بڑے بڑے مصالح وابستہ ہیں اس لئے مسئلہ اوقاف خاص طور پر توجہ کا مستحق ہے۔ شریعت اسلامیہ میں وقف کے احکام پوری صراحت کے ساتھ موجود اور اس کی حدود متعین ہیں مگر افسوس کے ساتھ دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے اوقاف متولیوں کی دستبرد میں آ جاتے ہیں اور ان کی آمدنی حقیقی مصرف میں صرف ہونے کی جگہ متولیوں کے ذاتی مصارف میں صرف ہوتی ہے اس لئے جمعیۃ علماء ہند کا یہ جلسہ جمہور ...

شذرات

فریضۂ حج کی ادائیگی میں مداخلت

حکومت نے امسال بھی مولانا اسمٰعیل غزنوی کو سفر حج کی اجازت نہ دے کر یہ ثابت کر دیا کہ وہ تمام دلائل جو گزشتہ سال حکومت کے سامنے پیش کئے گئے تھے اور تمام اسلامی اخبارات اور علماء و زعماء نے اپنے مضامین و بیانات میں حکومت کی اس مذہبی مداخلت کے خلاف جو صدائے احتجاج بلند کی تھی وہ ...

جار بالفاظ انہوں نے بے شمار مسلمانوں کا روپیہ شراب کی خرید پر خرچ کرایا اور مسلمانوں نے خوشی خوشی خرچ کیا۔ ان سے بدرجہا بہتر سر سکندر حیات خاں کا طرز عمل تھا کہ کم سے کم ایک ہی ڈنر کے التوا ہی میں انہیں مصیبت زدگان بہار کی یاد تو آئی۔ سب سے زیادہ حیرت کی بات یہ ہے کہ باوجود اس بے شرمی و بے حیائی کے جس کی کوئی تاویل ممکن نہیں ہے اور جس پر ہم متعدد بار لکھ چکے ہیں، آغا خاں کے آرگن "انقلاب" اور "الامان" گونگوں اور بہروں کی طرح خاموش ...

علاقۂ فیض بازار کے بدمعاش

سر سکندر اور سر آغا

... تیسرا مسئلہ صوبہ بہار کے مصیبت زدگان کی امداد کا مسئلہ ہے جس کی اہمیت روز روشن کی طرح ظاہر ہے اور اس حقیقت نے کہ باوجود اس قدر شور مچانے کے ابھی تک مصیبت زدگان کی قابل اطمینان امداد نہیں ہو سکی ہے اس مسئلہ کی اہمیت کو اور بھی زیادہ کر دیا ہے۔ ضرورت ہے کہ جمعیۃ اس باب میں بھی مسلمانوں کی خاص طور پر رہنمائی کرے اور امداد کی ضرورت اور اس کے طریقوں کے متعلق اس کا ایک صاف و واضح اعلان شائع ہو جائے۔

داخلۂ کونسل اور کانگریس

اخبارات میں خبر شائع ہوئی تھی کہ ۱۱ مارچ کو دہلی میں کانگریسیوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا ...

... اسی خیال کو ظاہر کیا جا سکتا ہے کہ کانگریس کے اندر کوئی پارٹی ایسی بنے بنانے جو کونسلوں پر بھی قبضہ کر سکے۔

اس سلسلہ میں ہم مسٹر آصف علی بیرسٹر کی اس رائے کو ضرور قابل توجہ سمجھتے ہیں ...

حوادث و احکام

یہ فتویٰ پہلے درج ہو چکا ہے

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص بلا عذر شرعی قصداً و ارادۃً جمعہ و جماعت کا تارک ہے حالانکہ مسجد اس کے مکان سے قریب ہے وہ ہمیشہ اذان کی آواز سنتا ہے اور بسا اوقات وہ نماز اور جماعت کے وقتوں میں مسجد کے سامنے گزرتا ہے مگر کبھی شریک جماعت نہیں ہوتا ہے ... اب سوال یہ ہے کہ

(۱) شخص مذکور پیر و مرشد بننے کا لائق اور قابل ہے یا نہیں؟

(۲) نیز اس سے مرید ہونا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

(۱) یہ شخص مرقوم بوجہ تارک الجماعت والجمعہ کے و دیگر وجوہات مرقومہ کے فاسق ہے اور قابل و لائق پیر و مرشد بننے کا ہرگز نہیں ہے کیونکہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصانیف میں لکھتے ہیں کہ پیر ہونے اور بیعت لینے کے متعدد شرائط ہیں بعض ان شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ صغیرہ گناہ پر اصرار کرنے والا اور کبیرہ گناہ کا مرتکب نہ ہو۔

(۲) لہٰذا اس شخص کا مرید ہونا جائز نہیں ہے جیسا کہ بغیر وضو کے نماز پڑھنی جائز نہیں ہے۔

(۳) ضرورت و حاجت کے وقت اس کی امداد جائز ہے مگر اس کے مقابلہ میں کسی صالح و دیندار شخص کی امداد کرنے میں زیادہ ثواب ہوگا۔

ایک ملزم گرفتار ہو گیا

غازی محمد عثمان صاحب آزاد کے قاتلانہ حملہ کی تحقیقات

غازی محمد عثمان صاحب آزاد پر جو قاتلانہ حملہ ہوا تھا اس کے سلسلہ میں پولیس کی تحقیقات برابر جاری ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ خلیفہ منے کی پارٹی کا ایک شخص جس کا نام مستقیم بتایا جاتا ہے گرفتار ہو چکا ہے اور پولیس نے اس شخص کے پانچ سو روپیہ کی ضمانت اور پانچ سو روپیہ کے مچلکے لے کر اسے رہا کر دیا ہے لیکن ابھی تک اس سازش کے دوسرے ملزمین کے متعلق پولیس کوئی کارروائی نہیں کر سکی ہے نہ تو وہ بدمعاش ہنوز گرفتار ہوئے ہیں جو مستقیم کے ہمراہ بتائے جاتے تھے اور نہ اصل مجرم کو جس نے یہ قاتلانہ حملہ کرایا ہے ابھی تک پولیس روشنی میں لا سکی ہے۔

... امید کی جاتی ہے کہ مقامی پولیس عنقریب اپنی تحقیقات کو آگے بڑھائے گی۔

آسام میں بھی انقلاب پسندوں کی سرگرمیاں شروع ہو گئیں

دہشت انگیزی کو کچلنے کیلئے کونسل میں ایک جدید بل

مشتبہ اشخاص کیلئے نئے نئے شکنجے۔ حکام کو وسیع اختیارات

شلانگ۔ ۱ مارچ۔ کل گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں بل ترمیم قانون ضابطہ فوجداری آسام بابت ۱۹۳۴ء کی دفعات شائع ہوئی ہیں یہ بل کونسل کے موجودہ اجلاس میں پیش کیا جائیگا۔

بل کے اغراض و مقاصد کے بارے میں بیان ظاہر ہے کہ بنگال کے انقلاب پسندوں کی سرگرمیاں بڑھتے بڑھتے آسام میں بھی داخل ہو گئی ہیں ...

... جن لوگوں کو بغیر سماعت کے حراست میں رکھا جائیگا ان کو لوکل گورنمنٹ اگر چاہے گی تو الاؤنس دیگی۔

بنگال کی ایک معزز مسلم خاتون

غیر مسلم خاوند سے طلاق کی درخواست منظور

کلکتہ ... جسٹس رائے عدالت عالیہ کلکتہ نے آج ایک مسلم راجکماری جادیہ بانو سابق جو تنہا بالا کی درخواست منظور کر کے فیصلہ صادر کیا کہ راجکماری کا ... نکاح منسوخ کیا جاتا ہے۔

اس سال بھی حج کی اجازت نہیں دی گئی

مذہب کو آزاد رکھنے والی حکومت کا رویہ

بمبئی ۹ مارچ۔ مسٹر عادی نے حسب ذیل برقیہ ارسال کیا ہے:۔ "مولانا اسمٰعیل غزنوی نے جن کے خلاف دو مقدمات کی سماعت ان کی علالت کے باعث معرض التواء میں پڑی ہے حکومت ہند کے ذمہ دار ارباب بست و کشاد سے ملاقات کی تاکہ ان کے خلاف پابندیاں کا حکم واپس لے لیا جائے ..."

کانگریسی پارلیمنٹری کانفرنس کا التواء

۱۶ مارچ کے بجائے ۳۰ مارچ

نئی دہلی۔ ۱۱ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ سرکردہ کانگریسی کارکنوں کی جو کانفرنس کونسلوں میں داخلے کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ۱۶ مارچ کو دہلی میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا وہ اب ملتوی کر دی گئی ہے۔ یہ کانفرنس اب تعطیلات ایسٹر میں یعنی ۳۰ مارچ کو منعقد ہوگی ...

مسٹر چرچل کی پیشگوئی

آئندہ دس سال میں عالمگیر جنگ

لندن ۸ مارچ۔ دارالعوام میں ہوائی فوج کے بجٹ کے سلسلہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے یہ پیشگوئی کی کہ "آئندہ دس سال میں ایک اور عالمگیر جنگ ہونے کی توقع ہے ..."

جاپانی پارلیمنٹ میں ہنگامہ

غیر ملکی مال کی درآمد پر محصول

دہشت انگیزی کی پاداش میں سزائے موت

بنگال کونسل میں بل پاس ہو گیا

تخفیف اسلحہ کانفرنس کی کامیابی؟

مسلم لیگ کی صدارت اور مسٹر جناح

مسٹر سنیہ مورتی کا اظہار مسرت

تعلیم یافتہ نوجوانوں کی بیکاری کا مسئلہ

یونیورسٹیز کانفرنس کی تجاویز

... تعلیم یافتہ طبقہ کی بیکاری میں کمی کرنے کے متعلق بھی کانفرنس نے غور کیا جس میں ایک یہ تجویز بھی شامل تھی کہ حکومت بڑے بڑے کارخانے کھولے ...

جمعیۃ علماء مراد آباد اور اوقاف بل

علماء کرام کو دعوت شرکت

... جمعیۃ علماء مراد آباد نے اکابر علماء اور زعماء صوبہ یو۔پی کو دعوت دی ہے کہ وہ ۲۹ ذی قعدہ مطابق ۱۶ مارچ کو مراد آباد تشریف لا کر کوئی ایسی متحدہ رائے تجویز کریں جو اوقاف اسلامیہ کو آئندہ خطرات سے محفوظ رکھ سکے۔

حضرت مولانا مولوی سید فخر الدین احمد صاحب صدر جمعیۃ علماء مراد آباد ...

... ذی قعدہ کی صبح تک مراد آباد رونق افروز ہو جائیں۔

جرمنی میں ہزار افراد کی گرفتاری

برلن ۹ مارچ۔ ہر ہٹلر کے برسر اقتدار آنے کے وقت سے جرمنی میں ... ہزار اشخاص جیل بھیجے جا چکے ہیں ...

اچھوت کی بجائے پس ماندہ

بمبئی ۸ مارچ۔ بمبئی کونسل میں حال میں ہی ایک سرکاری بل پیش کیا جائیگا جس کا مقصد یہ ہے کہ بمبئی میونسپل ایکٹ میں جہاں کہیں لفظ "اچھوت" استعمال کیا گیا ہے ... اس کی جگہ لفظ "پس ماندہ" استعمال کیا جائے۔

۱۷ مارچ کو کانگریسی لیڈروں کی کانفرنس

کونسلوں پر قبضہ کرنے کے ارادے

برما کونسل میں حکومت کو ایک اور شکست

رنگون ۵ مارچ۔ ہفتہ کے روز برما کونسل میں حکومت کو پھر شکست کھانی پڑی ...

حاجیوں کا جہاز رحمانی روانہ ہو گیا

کراچی ۱۱ مارچ۔ حاجی عبدالغنی صاحب صدر حج کمیٹی کراچی سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ حاجیوں کا جہاز رحمانی ۸ مارچ کو کراچی سے روانہ ہو گیا۔ اس جہاز میں ۱۲۰۰ حاجی سوار تھے۔ جہاز جہانگیر ... ۱۶ مارچ کو جدہ پہنچ گیا۔

ایک ماسٹر اور کئی نوجوان گرفتار

بہار کی تعمیر اور وائسرائے کی گفتگو

جزیرہ نیوزیلینڈ میں زبردست زلزلہ

راجندر بابو کے فنڈ میں ۲۰ لاکھ روپیہ

پٹنہ ۹ مارچ۔ بہار سنٹرل ریلیف کمیٹی کا فنڈ جس کے صدر بابو راجندر پرشاد جی ہیں ۲۰ لاکھ ۵۵ ہزار ۵ روپیہ تک پہنچ گیا ہے۔

احمد آباد میں تمام سینما بند کر دیے گئے

رسالہ پریزن ویکلی ضبط کر لیا گیا

گاندھی جی سے حکومت آسام کا خوف

کلکتہ میں چار دہشت انگیز گرفتار

مسٹر جناح کیلئے اسمبلی کی نشست

قانون مادہ آتشگیر کے ماتحت پھانسی کی سزا

مسلح ڈاکوؤں کے مقدمہ کی سماعت کا ٹریبونل !!

کلکتہ ۸ مارچ۔ بنگال کونسل کے اجلاس میں کل تانون ترمیم ضابطہ فوجداری کی اس دفعہ پر بحث ہوئی جس کے ذریعہ قانون مادہ آتشگیر کے ماتحت جرائم کی سزا میں اضافہ کیا گیا ہے اور ایسے جرائم کے لئے سزائے موت تک دی جا سکے گی ایک ممبر کی جانب سے اس دفعہ کو حذف کردینے کی تحریک پیش کی گئی جو ۳۳ کے مقابلہ میں ۵۰ ووٹ سے نامنظور کردی گئی۔

کلکتہ ۸ مارچ کل کلکتہ گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر ڈی۔ این باسو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج باقر گنج مسٹر ڈی۔ بی بنرجی ڈسٹرکٹ جج فرید پور اور مسٹر اے۔ ای میہدالی ڈپٹی مجسٹریٹ جیسور پر مشتمل ایک اسپیشل ٹریبونل مقرر کی گئی ہے جو کہ سریندرناتھ سرکھیل اور تین دیگر افراد کے خلاف دہشت انگیز سرگرمیوں کے سلسلہ میں مقدمات کی سماعت کرے گی۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ حال ہی میں چار آدمیوں کو ایک کشتی میں گرفتار کیا گیا تھا یہ لوگ بندوقوں، تلواروں اور بموں سے مسلح تھے اور تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ لوگ باقر گنج ضلع کے ایک موضع میں ڈاکہ ڈالنے کے لئے جا رہے تھے۔

چار سو سال قبل ہندوستان اور افغانستان میں شدید زلزلہ

۳۹ مرتبہ جھٹکے۔ چھ کوس تک شگاف۔ مکانات کی تباہی

۵ ارجنوری ۱۹۳۱ء کے زلزلہ سے ہم لوگوں کو جانی اور مالی نقصان پہونچا، وہ دنیا کے لئے عبرت ہے۔ نہایت معمر لوگوں نے بیان کیا کہ ہم نے کبھی ایسا زلزلہ دیکھا نہ کبھی بزرگوں سے سنا ...

[illegible]

ملا شیر کوٹی کا فقدان علم

زنا کی تہمت کا معاملہ اور مونگیر کی جامع مسجد سے فرار

علماء کی مجلس میں شرعی مسئلہ کے متعلق افسوسناک غلط بیانی

[illegible]

خان عبید اللہ خاں کو رہا کرنے سے حکومت کا انکار

سرحدی کونسل میں رہائی کے مسئلہ پر غور و بحث

پشاور ۸ مارچ۔ سرحدی کونسل کا اجلاس شروع ہونے پر ملک خدا بخش لیڈر انڈی پنڈنٹ پارٹی نے خان عبید اللہ خاں کی رہائی کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے تحریک التوا پیش کی۔ خان عبید اللہ خاں ملتان جیل میں مقاطعہ کر رہے ہیں اور اس وقت ان کو بھوک ہڑتال کئے ہوئے ایک ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے۔ حالت سخت نازک ہے ...

[illegible]

جموں میں دھڑا دھڑ گرفتاریاں

مجسٹریٹ کی کرسی پر قبضہ

[illegible]

زمین دوز بم فیکٹری کی تلاش

دیانند باغ کی زمین کھود ڈالی

[illegible]

بہار میں تباہ شدہ اراضی کی پیمائش

[illegible]

جاپانی اور برطانوی گفت و شنید کا خاتمہ

دونوں ملکوں کے نمائندوں کا اعلان

[illegible]

جموں میں سات اور مسلمان گرفتار

[illegible]

عدالت میں مادہ آتشگیر پھٹ گیا

عمارت کا ایک حصہ منہدم

[illegible]

چوروں کی منظم پارٹی کا سراغ

بعض عورتیں بھی شامل ہیں

[illegible]

بنگال بجٹ میں تخفیف کی تحریکیں

وزیروں کی تنخواہوں میں تخفیف کا مطالبہ

[illegible]

عراق میں دو گوروں کا قتل

[illegible]

ترمیم کی تحریک واپس لے لی گئی

[illegible]

حکام کیلئے نمونہ عمل !!

گورنر پنجاب کا دعوت قبول کرنے سے انکار

[illegible]

جرمنی میں ہندوستانیوں کے خلاف جذبات

نازی لیڈر کے سکرائیز خیالات

[illegible]

یتیم بچوں کیلئے آغوش تربیت

پانی پت کے مسلمانوں کی فرض شناسی

اسکے بعد چنانچہ بعد نماز مغرب اس تقریب سعید کا آغاز تلاوت قرآن مجید دفرقان حمید سے کیا گیا۔

[illegible]

انجمن تبلیغ الاسلام کراچی کا سالانہ اجلاس

تبلیغی کانفرنس میں بہار کے سانحہ پر اظہار ہمدردی

[illegible]

تمام ملک میں ایک ہی خطبہ عید

عام سرگرمی کا ظہور اور ٹامل زبان میں ترجمہ

[illegible]

شمالی مونگیر کے کسانوں کی حالت زار

[illegible]

سرحد میں اصلاح الرسوم کی مبارک تحریک

علاقہ بازئی میں شریعت بل کی تائید

[illegible]

انفعال پر ملال

[illegible]

بزم میلاد خیر البشر

[illegible]

حاجیوں کا قافلہ ایرانی سرحد میں پہونچ گیا

[illegible]

ہنری فورڈ کے لڑکے کو اغوا کرنے کی دھمکی

[illegible]

امریکہ کو سلطنت کا کوئی حصہ نہیں دیا جائیگا

[illegible]

کلکتہ یونیورسٹی کے امتحانات

۵۰ ہزار امیدواروں کا داخلہ!

[illegible]

کاشغر پر چینی افواج کا حملہ

تنگانیوں کی جدوجہد

[illegible]

برطانی پارلیمنٹ کے ممبر کے خلاف سمن

[illegible]

اسپین میں ایک لاکھ مزدوروں کی ہڑتال

سپرنٹنڈنٹ میں مارشل لا

[illegible]

پنجاب میں ڈاکے اور قتل

[illegible]

بیک وقت پچاس مکانوں کی تلاشی

[illegible]

وایسلائی کے ٹکٹیں پر غور

[illegible]

مسلح ڈاکہ میں تین اشخاص ہلاک

[illegible]

ایک خادم دربار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نذرانہ خلوص

[illegible]

گٹ پیس کی سب سے چھوٹی گرانتہائی آرامدہ فیصل گٹ پیس

[illegible]

بال جیون گھی

[illegible]

مفت لو

[illegible]

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی- یوم جمعہ ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۵۲ ہجری- مطابق ۱۶ مارچ ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۰

روحانیت کا سبق

وہ نورِ سرمدی اسلام جس کی لمعہ ریزی سے
جہاں کے مطلعِ تیرہ پہ مثلِ مہر جب چمکا
اٹھا جب برقِ یزداں بن کے وہ فاراں کی چوٹی پر
اسی کا فیض ہے نورِ بصیرت کرتی ہیں حاصل
سبق اس سے لیا روحانیت کا اہلِ یورپ نے

درخشاں بزمِ یثرب کی فضاؤں شمعِ ایمن کی
شبستاں میں نظر آئیں شعاعیں رنگِ روشن کی
فضا میں خاک اڑادی اہرمن والوں کے خرمن کی
مسلماں کے چراغِ قلب سے آنکھیں برہمن کی
ہوئی روشن شعاعِ یثربی سے شمع لندن کی

جو چاہو دیکھنا اس کی جھلک نیلی فضاؤں میں
تو دیکھو آج بھی ہر داعیِ اسلام کے دل میں

(اظہر امرتسری)

دلچسپ حقائق و معلومات

معاصرین کے افکار و آراء

ہندو جرائد کی پست ذہنیت

یمن اور برطانیہ

تعلیم کے بعد روٹی کا سوال

ستم ظریفی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

Regd No. L 1793.

The Jamiat

Vol. XIX No. 19. DELHI TUESDAY MARCH, 13, 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید معرّا

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

حضور نظام

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

سرحدی مقامات میں یوم شریعت کے مظاہرے

ارکان کونسل سے تائید و سرگرمی کا مطالبہ

علماء سرحد کا اعلاء کلمۃ الحق

بمبئی مسلم ریلیف کمیٹی کی سرگرمیاں

فہرست امداد مصیبت زدگان زلزلہ

بتوسط امارت شرعیہ پھلواری شریف

جمعیۃ العلماء بائیزئی کا اجلاس

تاریخ ۱۸ فروری ۱۹۳۴ء بوقت دو بجے دن موضع لوند خوڑ میں جمعیت العلماء بائیزئی کا عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولوی صاحب محمد عباس صاحب کے منعقد ہوا۔ جس میں جدید انتخاب کے بعد مندرجہ ذیل اصحاب عہدیدار منتخب ہوئے۔

محمد شعیب صاحب سابق ناظم جمعیت العلماء میرہ صدر ...

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

گھر کا ڈاکو

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

ہم نے نئے سال سے اپنے کٹ پیس کے مال یعنی پاپلین، چھینٹ، وائل، بوسکی، سلک، مخمل، جارجیٹ، سرج وغیرہ ہر قسم کے سوتی، ریشمی، اونی کٹ پیس کے نرخوں میں حیرت انگیز رعایت کردی ہے نرخنامہ مفت طلب کریں اور ہندوستان کی سب سے بڑی پرانی اور مشہور نرخوں پر مال بھیجنے والی کمپنی کا نام یاد رکھیں۔

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

Heath & Sammers. Fort Bombay.

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

آپ پاک و صاف زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں۔
آپ دنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کرسکتے ہیں۔
آپ بچپن کی غلط کاریوں کا خمیازہ بھگتنے سے کس طرح بچ سکتے ہیں۔
آپ مضبوط، تندرست، خوبصورت اولاد کس طرح پیدا کرسکتے ہیں۔
آپ ان تمام باتوں کا قطعی جواب حاصل کرنے کے لئے ...
پتہ:- آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

بہترین ربڑ کی مہرین

اعلیٰ درجہ کا سرخ ربڑ

رحیم کمپنی کارخانہ ربڑ اسٹامپس افضل گنج حیدرآباد دکن

تجارت

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی

اس وقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس گانٹھوں کی ہے جن مختلف اقسام کا سوتی سلکی ریشمی پارچہ ہوتا ہے جن کی تجارت سے جوان بوڑھے پردہ نشین مستورات فائدہ اٹھا رہی ہیں ...

نمونہ کی چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپے

ایس فیق بھائی تھوک فروشان جیکب سرکل بمبئی

موسم گرما کا آغاز

قلیل سرمایہ سے کثیر نفع دینے اور ہر جگہ چلنے والی کٹ پیس کی تجارت کا وقت آگیا ہے

اینگلو کمرشل ہاؤس جیکب سرکل بمبئی

ڈاکخانے کے استعمال شدہ سوئی ٹکٹوں سے لاکھوں روپے کمائیے

دلفریبی حسن کا راز

افغانستان میں ایک پُراسرار شخص کا ظہور

غازی امان اللہ خان کے ایک رشتہ دار کے حق میں پروپیگنڈہ

جرگہ میں پولیٹیکل ریزیڈنٹ کی قبائل کو دھمکی

دہلی میونسپل انتخابات کے نتائج کا اعلان

نو سو ہندو و مسلم خواتین نے بھی ووٹ دیئے

فرضی رائے دہندوں کے خلاف مقدمہ کی سماعت

خان عبید اللہ خاں کی حالت

سرکاری بیان

روس میں مذہب کو دوبارہ عروج

انجمن دشمنان خدا کا اعلان

امرتسر میں پانچ مسلمانوں کو سزا

قادیانیوں پر حملہ کرنے کا الزام

یورپ کے لئے مستقل خطرہ

جرمنی آسٹریا کے معاملات میں دخل نہیں دیگا

انگلستان سے ہندوستان کو صرف ۵ روز میں

ہوائی سفر کے اوقات میں تخفیف

برطانی اور جاپانی گفت و شنید منقطع

ترکی اور جاپان میں معاہدہ

جہاز رانی کے مسائل پر غور

جرمنی کے باقی ماندہ یہودیوں پر آفت

اسپین میں ملوکیت پرستوں کا زور

شاہدان بلغاریہ کے خلاف بل

ڈائرکٹر جنرل محکمہ ڈاک کی موت

ہریجن تحریک کے کارکنوں کی نگرانی

مسٹر شادی لال پریوی کونسل مقرر ہو گئے

وزیر اعظم برطانیہ کو قتل کی دھمکی

ڈسٹرکٹ کا نیا عہدہ!

بہار میں ہوائی جہاز والے کیا کام دیا؟

حکومت بہار و اڑیسہ کا اعلان

مسلم سائیکل سوار سیاح دہلی میں

ہوائی جہاز ٹکرا گیا

نواب بھوپال اور پنڈت مالویہ کی ملاقات

زلزلہ زدگان کو پچاس لاکھ روپیہ قرض

حکومت نیپال کی رعایا پروری

ترکی میں ایک عورت کو پھانسی

ٹرکی اور یونان میں تجارت

کراچی لاہور کے درمیان ہوائی ڈاک

پنجاب کے کسانوں پر ۴۵ کروڑ کا قرض

جموں میں دو مسلمان ڈاکٹروں کو سزا

بمبئی کے کتب فروشوں کا احتجاج

ایک ہندو طالب علم کی خودکشی

عربی اور لاتینی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

جاپانی مال کی درآمد سے عراق کی پریشانی

عراق کن ممالک سے تجارتی تعلقات قائم کرے گا؟

روس میں نئے قسم کے ٹکٹ

انقلابی رہنماؤں کی تصاویر

فلسطین کی تحقیقاتی کمیٹی کی خوبصورت رپورٹ

برمنی عورتوں کی قسمت پھر کھل گئی

سگریٹ نوشی کی عام اجازت

دریائے فرات پر شاہ عراق کا دورہ

سوڈان میں برطانیہ کی پالیسی

نجف اور کربلا کی آراستگی

شاہ ایران کے استقبال کی تیاریاں

استانبول کی یونیورسٹی میں مستشرقیات کا درجہ

فی گھنٹہ ۵۵۰ میل کی رفتار

ایک جدید ہوائی جہاز کی تیاری

شرق اردن میں عیسائی انجمن

سلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

عبدالرحمٰن ثانی اور مسیحی شہداء

فتنہ کے بانی یولاجیس کو سزائے موت

اسپین کے شہید گروہ کا خاتمہ

عبدالرحمٰن ثانی کا نظام سیاست

حکمت آمیز سیاست

عبدالرحمٰن ثانی کا انتقال

عبدالرحمٰن کی سیرت

یولاجیس کا مقدمہ

یولاجیس کا قتل

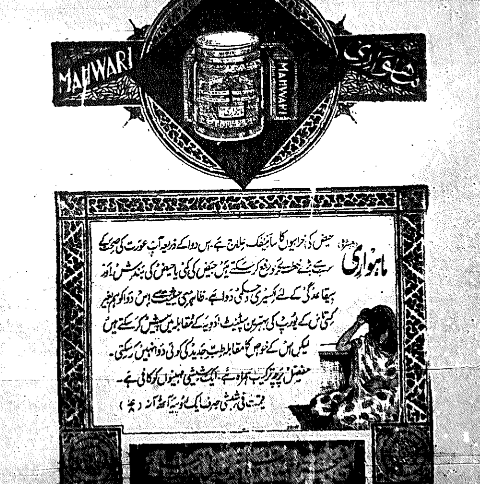

تین پیسے میں ایک سو چالیس صفحے

کشمیر میں پکٹنگ ممنوع قرار دیدیا گیا

ملازمین کو سیاسی تحریکات میں شرکت کی ممانعت

کرنل کالون وزیر اعظم کا اعلان

جموں ۱۲ مارچ ۔ حکومت کشمیر نے موجودہ شورش کے پیش نظر تمام ریاست میں ۱۸ ریگولیشن مجریہ ۱۹۳۱ء نافذ کر دیا ہے۔ چنانچہ گورنمنٹ گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں کرنل کالون وزیر اعظم کے دستخط سے ذیل کا اعلان شائع ہوا ہے۔

چونکہ ریاست کی دکانوں، مکانوں اور اشخاص پر پکٹنگ کی غرض سے خلاف قانون اجتماع ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے پبلک کے امن اور ریاست کے امن کی خاطر ضروری ہے کہ اس قسم کے مجمعوں کو خلاف قانون قرار دیا جائے۔ اس لئے بدفعہ ۲ جموں و کشمیر کرمنل لاء امنڈمنٹ ریگولیشن مجریہ ۱۹۳۱ء اعلان کیا جاتا ہے کہ دو یا دو سے زائد اشخاص کا اجتماع خواہ وہ کسی خاص نام سے موسوم ہو، موجودہ دکانوں، عمارتوں یا اشخاص پر پکٹنگ کی غرض سے ہو گا۔ خلاف قانون سمجھا جائے گا اور اس کے ہر ایک ممبر کے خلاف متذکرہ بالا ریگولیشن کی دفعہ ۲ کے تحت کارروائی کی جائے گی۔

ریاستی ملازموں کو تنبیہ

جموں ۱۲ مارچ ۔ حکومت کشمیر کی طرف سے اس مطلب کا اعلان کیا گیا ہے کہ کوئی سرکاری ملازم کسی پولیٹیکل تحریک میں خواہ وہ ہندوستان میں ہو یا ریاست میں، جو ہندوستانی یا ریاستی امور سے تعلق رکھتی ہو حصہ نہیں لے سکتا ... پولیٹیکل تحریک سے یہ مراد ہے جو حکومت ہند یا ریاست کی گورنمنٹ کے خلاف ... عمل میں لائی جائے یا رعایا کے مختلف فرقوں میں نفرت پھیلائے یا پبلک کے امن کو تباہ کرنے کا موجب ہوں۔

اس اعلان میں اس امر کی وضاحت کی گئی ہے کہ کوئی سرکاری ملازم کسی ایسے شخص کو جو اس کی نیوگرانی یا اس پر کسی طرح انحصار رکھتا ہو ان تحریکوں میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دے سکتا۔

مالابار میں ہندو مسلم فساد!

ہندوؤں نے مسجد پر حملہ کر دیا اور دو دکانوں کو لوٹ لیا

مسجد کے سامنے باجہ بجانے پر اصرار

مدراس ۱۵ مارچ ۔ کالی کٹ کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا کہ ٹلی چری سے چھ میل کے فاصلہ پر ۹ مارچ کو ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ تھیا ہندوؤں نے ایک جلوس نکالا تھا اور منبرک پانی گا جہ باجہ کے ساتھ مندروں میں لیجا رہے تھے۔ جب یہ لوگ موپلوں کی ایک مسجد کے پاس پہونچے تو موپلوں نے ان سے باجہ بند کرنے کی درخواست کی۔ اس درخواست کو تھیا ہندوؤں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور بہت سے ہندوؤں نے جمع ہو کر اور تیاری کر کے مسجد پر حملہ کر دیا اور اس کا دروازہ توڑ ڈالا۔ موپلوں کی دو دکانوں کو بھی کھول کر لوٹا اور ایک دوکان کو آگ بھی لگا دی۔ خان بہادر کریم اللہ صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس موقع پر پہونچ گئے اور پولیس کی امدادی پارٹی کے ساتھ معاملہ پر قابو پا لیا۔

معلوم ہوا ہے کہ موپلوں کا کافی نقصان ہوا ہے ابھی تک کوئی ہندو گرفتار نہیں ہوا۔

راجندر بابو کا بیان

ریلیف کمیٹیوں سے درخواست

پٹنہ ۱۲ مارچ ۔ ریلیف کمیٹی کی تنظیم کے متعلق بابو راجندر پرشاد رقمطراز ہیں۔ ہم نے اپنی کمیٹی کے ریزولیوشن کے مطابق ۵۰۰ یا اس سے زائد چندہ دینے والی سوسائٹیوں اور انجمنوں سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنا ایک نمائندہ نامزد کریں۔ ہم متعدد سرکردہ اصحاب کو بھی کمیٹی کا ممبر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اور توقع کرتے ہیں کہ ملک کے مختلف حصص اور فرقوں کے تجربہ کار اصحاب کے تجربہ سے ہم فائدہ اٹھا سکیں گے۔

ہم نے کمیٹی مذکور کی میٹنگ ۸ مارچ کے لئے مقرر کی ہے جو کہ ۲ بجے دوپہر کو راجہ ہارڈنگ انسٹیٹیوٹ ہال میں منعقد ہو گی اس میٹنگ میں ہم ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبران منتخب کریں گے اور اپنے تعمیری پروگرام کے عام اصول مقرر کریں گے۔ اس امر پر غور کریں گے کہ فنڈ کس طرح استعمال کیا جائے۔ پرانے اور نئے ممبران کو آج دعوت نامے بھیجے جا رہے ہیں۔

ہندو رعایا کی شکایات کا ازالہ

مہاراجہ کپورتھلہ کو وائسرائے کا تار

کپورتھلہ ۱۱ مارچ ۔ کل وائسرائے اور اس کی پارٹی نے دریائے کانجلی کے کنارے سیر و تفریح میں اپنا وقت گذارا۔ رات کو ریاست کی طرف سے شاندار دعوت دی گئی اس کے بعد جگت جیت انجوائی سے جلتی ہوئی شمعوں کے ذریعہ کھیل دکھائے گئے۔ نصف شب تک باہر رنگ رلیاں منائی جاتی رہیں۔ آج مشہور مقامات کی سیر کی اور گارڈن پارٹی میں شمولیت فرمائی اور کل رات کو بذریعہ سپیشل ٹرین واپس ہو جائیں گے۔ پہلے خیال کیا جاتا تھا کہ ہز ایکسیلنسی سوموار کو بعد دوپہر تک یہاں رہیں گے۔ لیکن اب ان کا پروگرام مختصر کر دیا گیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ہز ایکسیلنسی نے مہاراجہ کپورتھلہ کو ہدایات دی ہیں کہ وہ اپنی ہندو رعایا کی شکایات کو دور کریں تاکہ شورش کا خاتمہ ہو اور آپ سے رعایا خوش رہے۔

مجسٹریٹ کے سر پر پتھر!

جبل پور ۱۳ مارچ ۔ آج شام کو ایک مقامی مجسٹریٹ نے ایک ملزم کو چوری کے جرم میں ۹ ماہ قید سخت کی سزا دی۔ ملزم سزا کا حکم سنتے ہی ایک دم مشتعل ہو گیا اور اس نے مجسٹریٹ پر ایک پتھر پھینکا جو مجسٹریٹ کے سینہ میں لگنے کے بعد میز پر گرا قیدی کو فوراً قابو میں کر کے جیل پہونچا دیا گیا۔

ایک عجیب جانور کی دریافت

بلی، بندر اور ریچھ کا مجموعہ

فرنیوتھارم کی ایک خبر مظہر ہے کہ کوٹا بام میں ایک عجیب قسم کا جانور پکڑا گیا ہے جو زیادہ تر بندر سے مشابہ ہے اس کا چہرہ تو بندر کا سا ہے اور ہاتھ پاؤں کی انگلیاں انسانوں کی سی ہیں جسم پر بڑے بڑے بال ہیں اور گول گول آنکھیں نہایت سرخ ہیں اس کا قد ایک بڑی بلی کے برابر ہے انسان کے قریب پہونچتے ہی یہ دیکھنے لگتا ہے لوگ جوق در جوق اسے دیکھنے آرہے ہیں اس خطہ میں یہ اپنی قسم کا پہلا جانور ہے۔

اسپین میں دوسرے انقلاب کی تیاریاں

عام ہڑتال کا اعلان کر دیا گیا!

میڈرڈ ۱۲ مارچ ۔ اسپین میں عام ہڑتال کا اعلان کر دیا گیا ہے جو نصف شب سے شروع ہو جائے گی حکومت نے ہڑتال کو خلاف قانون قرار دیدیا ہے اور حکومت سرکاری ملازموں کی حفاظت کرنے کے لئے ہر ممکن احتیاطی تدابیر اختیار کر رہی ہے۔ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ اسپین میں دوسرا انقلاب شروع ہونے والا ہے ...

پولیس افسروں کی لاپرواہی!

جو مسافر ۵ فروری ۱۹۳۲ء کو ریلوے اسٹیشن دہلی کے پلیٹ فارم پر بحالت بے ہوشی اپنے اسباب کے پاس پڑا ہوا ملا اور جسکو ادنیٰ وقت ریلوے پولیس نے ہسپتال پہونچا دیا تھا وہ اسی دن شام کے وقت فوت ہو گیا تھا ...

حافظ نصیر احمد، آنریری سکریٹری ...

رات کو گھر سے باہر نہ نکلو

کلکٹر چاٹگام کا اعلان

چاٹگام ۱۴ مارچ ۔ قانون و منیت انگریزی بنگال کے ماتحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ چاٹگام نے ۱۵ سے ۲۵ سال کی عمر کے ان ہندو بھدرلوک نوجوانوں کے خلاف جو ... اس امر کا حکم نافذ کیا ہے کہ شام سے صبح تک مکان سے باہر نہ نکلیں ...

کلکتہ کارپوریشن کا فیصلہ

ہریجنوں کیلئے ڈیڑھ لاکھ کی منظوری

کلکتہ ۱۲ مارچ ۔ معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ کارپوریشن کی بجٹ کمیٹی نے ہریجنوں کی فلاح و بہبود پر ڈیڑھ لاکھ روپیہ صرف کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس رقم میں سے کارپوریشن ایک لاکھ روپیہ تو خرچ کرے گی اور باقی کارپوریشن فنڈ میں سے خرچ کرے گی ...

سرحدی کونسل کا اجلاس

پشاور ۱۲ مارچ ۔ سرحدی کونسل نے مالگذاری عدالت وغیرہ کے محکموں کی بابت ضمنی گرانٹ آج منظور کر دی ... کل کے اجلاس میں اس پر ... ہو گا۔

حاجیوں کا قافلہ براستہ خشکی بغداد پہونچ گیا

بذریعہ ٹیلیگرام اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہمارا حاجیوں کا قافلہ بذریعہ موٹر بسر براستہ خشکی بخیریت تمام شائع شدہ پروگرام کے مطابق بغداد شریف پہنچ گیا۔

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ سنٹرل آفس دہلی

یہودی ہونا جرمنی کیلئے نقصان دہ ہے

برلن ۔ جرمنی کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ عدالت نے ایک عیسائی کو محض اس بنا پر طلاق کی منظوری دی ہے کہ اس کی بیوی یہودن ہے ...

موٹر کے حادثہ سے ایک راجہ کی ہلاکت

علی گڑھ سے یہ دردناک اطلاع آئی ہے کہ سیسپور بلرامپور ضلع مراد آباد کے نوجوان راجہ ... موٹر کے ٹکرانے سے ہلاک ہو گئے ...

برطانیہ سے مصر کا الحاق ہو جائیگا

عربی زبان کے انسداد کی تجویز

... مصر میں ایک نئی وزارت قائم ہو گی جس کے صدر اعظم عزت پاشا مقرر ہوں گے ... حکومت برطانیہ سے الحاق منظور کر لیا جائیگا۔ بعد ازاں ملک میں عربی زبان کا رواج قانوناً ممنوع قرار دیا جائیگا ...

نوشہرہ میں فوجی اسکول کا قیام

افغانستان کی عسکری تیاریاں

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۱۲ مارچ ۔ نادر شاہ مرحوم اور ظاہر شاہ نے اپنے عہد حکومت میں فوجی تنظیم و تربیت پر جو خاص توجہ مبذول کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ افغانستان بھی آئندہ جنگ کے خطرات سے محفوظ رہنے کے لئے پوری تیاریاں کر رہا ہے ...

بہار کی جدید وزارت

قوم پرور پارٹی کا قبضہ

... نئی وزارت نیشنلسٹ اور ڈیموکریٹک پارٹی کے اتحاد کا نتیجہ ہے ...

دہلی میں شاہی دربار منعقد ہو گا؟

سنڈے ایکسپریس کا بیان

لندن کے اخبار "سنڈے ایکسپریس" کا بیان ہے کہ آئندہ موسم گرما میں جب ہز ایکسیلنسی وائسرائے لندن جائیں گے تو برطانوی وزراء سے اس امر پر بھی مشورہ کریں گے کہ ۱۹۳۵ء میں دہلی میں ایک شاہی دربار منعقد کیا جائے ...

چاندی کی قیمت میں اضافہ کا اندیشہ

امریکہ کی نئی چال

بمبئی ۱۲ مارچ ۔ یہاں کے صرافہ میں اس امر کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ چاندی کی قیمت چند روز میں کم از کم ۱۵ فی صدی بڑھ جائے گی اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ نے فیصلہ کیا ہے ...

خام کپاس پر شہری محصول معاف

بمبئی ۱۲ مارچ ۔ حکومت بمبئی نے شہر میں درآمد شدہ خام کپاس پر شہری محصول منسوخ کر دیا ہے تاکہ بمبئی کی تجارت میں جو زوال آگیا ہے اس کا انسداد ہو سکے ...

کونسلوں پر قبضہ کرنے کا خیال ترک کر دیا گیا

بمبئی ۱۲ مارچ ۔ بمبئی کرانیکل کا بیان ہے کہ کونسلوں پر قبضہ کرنے کے لئے کانگریسی کارکنوں کی جو کانفرنس دہلی میں منعقد ہونے والی تھی اس کا ارادہ اب ترک کر دیا گیا ہے ...

مراکش میں غلاموں کی تلاش

حکومت اسپین نے ایک وفد مراکش کے قبائلی علاقہ کی طرف روانہ کیا ہے ...

ملکہ سبا کے پایہ تخت کا انکشاف

ایک فرانسیسی ماہر کا دعویٰ

لندن ۱۳ مارچ ۔ فرانسیسی ماہر ... نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے ملکہ سبا کا پایہ تخت دریافت کر لیا ہے ...

گاندھی جی پٹنہ پہونچ گئے!

اسٹیشن پر شاندار استقبال

پٹنہ ۱۲ مارچ ۔ رات کو ساڑھے آٹھ بجے بنارس ایکسپریس سے گاندھی جی ... پٹنہ پہونچے ...

ہندوستان میں ۱۶۰ سال کا بڈھا

... ایک شخص ہے جس کا دعویٰ ہے کہ اس کی عمر ۱۶۰ سال ہے ...

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

شہر حوض الکبیر کا قید خانہ

قاضی صاحب اور کوتوال شہر کا مشورہ

(گزشتہ سے پیوستہ)

قاضی صاحب اور قطورہ کی گفتگو یہیں ختم ہو گئی اور اہلیہ محترمہ قطورہ اور صاحبزادیاں زنان خانہ میں چلی گئیں۔ دو گھنٹہ کے بعد قاضی صاحب نے شہر کے کوتوال کو بلایا اور ان کے پہونچنے پر آپ نے فرمایا۔

قاضی صاحب: بھئی خیریت سے ہو! میں کل ہی تم کو بلانا چاہتا تھا مگر سفر کی تھکن ...

کوتوال: کیا حضرت ظل اللہ کو بھی اس واقعہ کا علم ہے؟

قاضی صاحب: ان کو نہ صرف علم ہے بلکہ سخت تشویش بھی ہے کیونکہ قطورہ کے باپ نے براہ راست حضرت ظل سبحانی کے دربار میں استغاثہ دائر کیا تھا جس پر آپ نے قطورہ کی تفتیش کے احکام فوراً نافذ کر دیئے۔

کوتوال: کیا قطورہ کے والد سے آپ نے ملاقات کی ہے؟

قاضی صاحب: کئی بار وہ بیچارہ خود دمشق ہی میں زیادہ تر رہتا ہے اور اپنی لڑکی کے لئے پریشان ہے۔ مجھے کیا معلوم کہ خود میرے مکان پر اللہ تعالیٰ نے لڑکی کو بھیج دیا ہے ...

(باقی آئندہ)

قرآن یا رواج

شریعت بل اور سرحدی کونسل کے ارکان

مسودۂ قانون کی حقیقت اور مسلمانوں کا فرض

مشہور "شریعت بل" مقامی کونسل کے اجلاس رواں میں ۱۵ مارچ کو پیش ہو جائیگا۔

جیسا کہ ہمارے قارئین کرام کو معلوم ہے اس بل کا مقصد یہ ہے کہ نکاح، طلاق، وراثت، جہیز، ہبہ اور اوقاف وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں کے مابین جو تنازعات ہوں ان کا فیصلہ کرنے میں عدالتیں اسلامی قانون کی پابند ہوں۔ اور کسی شخص کو یہ کہہ کر شریعت غراء کے فیصلہ سے روگردانی کا حق حاصل نہ ہو کہ میں "رواج" کا پابند ہوں۔ اس لئے شریعت کی رو سے تصفیہ کا مجھ پر نفاذ نہیں ہو سکتا۔

اعتراضات

بیان کیا جاتا ہے کہ "شریعت بل" پر بعض لوگوں کو اعتراض ہے۔ افسوس ہے کہ ایسے کسی شخص کے اعتراضات اب تک پبلک کے سامنے نہیں آئے۔ تاہم روایت کے مطابق صوبہ کے بعض بڑے مالکان اراضی اور جاگیرداروں کو یہ اعتراض ہے کہ اگر یہ بل منظور ہو جائے تو ان کو اپنی جائداد کا حصہ لڑکیوں کو بھی دینا پڑیگا جس سے اراضی چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹ جائیں گی۔ اور اگر کسی خان کی لڑکی کو کوئی ڈوم، حجام یا دھوبی ورغلا کر لیجائے تو اراضی اور جائداد کا حصہ اس "نیلین" کو بھی دینا پڑیگا۔ اور یہ قانون انتقال اراضی کی منشاء کے خلاف زرعی اراضیات کے غیر زراعت پیشہ لوگوں کے سپرد کرنے کا باعث ہو گا۔

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ کوئی شخص یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ وہ مسلمان ہے یہ کہہ کر احکام الٰہی سے کس طرح روگردانی کر سکتا ہے کہ ان احکام کی تعمیل سے ...

اسلام کا ایک بنیادی قانون

لڑکیوں کا حصہ

... (ترجمان سرحد)

خریداران الجمعیۃ کو چاہئے کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف ہو۔ (منیجر)

ہر شخص کے پڑھنے کے لئے صحت کے قوانین کو بتلانیوالی

مفید عام کتب

ہر کتاب اپنا ثانی آپ ہی ہوتی ہے کیونکہ جس مضمون کو پنڈت صاحب لکھتے ہیں اس کو وید ک یونانی ڈاکٹری کتب کے علاوہ نیچر کیور، کرومو پیتھی، ہومیو پیتھی وغیرہ کتب کے مطالعہ کے بعد پیش کرتے ہیں تقریباً ۴ درجن کتب لکھی جا چکی ہیں ناظرین کو چاہئے کہ اپنی اپنی ضرورت اور شوق کے مطابق فہرست سے انتخاب کر کے اسی مارچ میں مفید عام کتب اپنے اور اپنی اولاد کے واسطے منگوالیں کیونکہ ... نکالنے کے واسطے ہم نے

اس مارچ کیواسطے قیمت نصف سے بھی کم کر دی ہے

فہرست کتب جلدی منگوا کر اپنا آرڈر مارچ کے اندر اندر بھیج دیں۔ اسکے بعد یہ رعایت نہ ہو گی تفصیل رعایت فہرست کے ساتھ ہو گی

نوٹ: ... صرف مارچ کے واسطے امرت دھارا ... قیمت پر مل رہی ہیں جو اصحاب اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ فہرست ادویات بھی ساتھ طلب کریں۔

منیجر امرت دھارا ... دیش اپکارک بک ڈپو ... امرت دھارا ... لاہور

پیکو آرٹ پریس لاہور

نہایت خوشنما ... تریں عکسی رنگین قرآن مجید

جو اعلیٰ خوشنویسی، عمدہ چھپائی، نفیس کاغذ اور بہترین جلد بندی کے لحاظ سے دنیا بھر میں بے مثال ہیں

اب جرمنی، انگلینڈ اور امریکہ کی بہترین چھپائی کے مقابلہ میں ہندوستان پر کوئی فوقیت نہیں رہی۔

قرآن مجید قسم اول شش رنگہ عکسی رنگین بلا ترجمہ

قرآن مجید مع ترجمہ و مطالب الفرقان

قرآن مجید قسم دوم سہ رنگہ بلا ترجمہ

قرآن مجید قسم دوم سہ رنگہ معہ ترجمہ و مطالب الفرقان

مطالب الفرقان فی ترجمۃ القرآن

قرآن مجید بلا ترجمہ قسم چہارم

قرآن مجید بلا ترجمہ قسم سوم

مونگیر میں سڑکوں کی تعمیر اور حکومت کی ستم ظریفی

مسلم ریلیف کمیٹی کی مجلس عامہ کا اجلاس

۱۵ ارجنوری ۱۹۳۴ء کے زلزلہ کی تباہ کاریاں دنیا پر روشن ہو چکی ہیں زلزلہ نے ہر شخص کے سکون و آرام کو اضطراب و بے چینی سے بدل دیا۔ ان ہی مظلوموں کی فریاد رسی کو متعدد ریلیف کمیٹیاں آئیں، وہ اپنی اپنی بساط کے موافق ریلیف کی خدمات انجام دے رہی ہیں۔ لیکن حکومت کی تعمیر جدید کے پروگرام نے باشندگان مونگیر کو ایک دوسرے زلزلہ میں مبتلا کر دیا۔ گورنمنٹ کی طرف سے مونگیر میں نئی سڑکیں نکالی جارہی ہیں اور بغیر کسی قسم کی امید دلائے خاص محال کی زمین میں جو مکانات تھے ضبط کر کے سڑک میں شامل کئے جارہے ہیں مکانات تو ۱۵ ارجنوری کے زلزلہ کی نذر ہو چکے تھے۔ اب وہ زمین جو بے خانماؤں کی رہائش کا سہارا تھی۔ اس سے بھی مصیبت زدہ محروم کئے جارہے ہیں۔

خاص کر اس مسئلہ کو سامنے رکھتے ہوئے مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کی مجلس عامہ کا اجلاس ۶ مارچ کو منعقد ہوا۔ اور پورے غور و خوض کے بعد حسب ذیل تجویز منظور ہوئی۔

مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کی مجلس عامہ کا اجلاس منعقدہ ۶ مارچ ۱۹۳۴ء یہ طے کرتا ہے کہ ایک کمیٹی اس غرض سے قائم کی جائے۔ جو نئی سڑکوں کے دور رس مکانات کے حقوق استحفاظ کے متعلق ضروری کارروائی انجام دے گا۔

اس کمیٹی میں ۹ اراکین قرار پائے ہیں یہ کمیٹی جلد تر اپنا عملی قدم بڑھائیگی اور پوری سرگرمی سے اپنے فرائض انجام دیگی۔

(مولانا) منت اللہ سکریٹری مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی

سوڈان میں جنگ شروع ہونے والی ہے!

جنرل گارڈن کی کمان میں برطانی افواج کا اقدام

عثمان دغمہ بھی جنگ کرنے کیلئے تیار ہیں

قاہرہ۔ رائٹر کا ایک تار مظہر ہے کہ جنرل گارڈن کو یہ ہدایت ملی ہے کہ جب تک عثمان دغمہ کی طرف سے یہ کامل یقین نہ ہو جائے کہ وہ جنگ ضرور کریں گے اس وقت تک اقدام نہ کریں۔ یہ بھی افواہ ہے کہ عثمان کے حامیتی ان کا ساتھ چھوڑ رہے ہیں۔ مسٹر گلفورڈ سے اختلاف کی بنا پر مصر کے وزیر داخلہ مستعفی ہو گئے ہیں اور ان کے بجائے نوبی پاشا نے وزیر داخلہ کے منصب کو قبول کر لیا ہے۔

بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ جنرل گراہم کے پیغام کے جواب میں عثمان دغمہ نے اپنے آپ کو برطانیہ کے حوالہ کر دینے سے انکار کر دیا ہے اور استقامت کے ساتھ جنگ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اس لئے برطانوی افواج جلد ہی اقدام شروع کر دیں گی۔ جنرل گارڈن نے بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ بغیر مزید فوجی امداد کے وہ دیگر افواج کو کوئی امداد نہیں پہونچا سکتے۔

محکمہ ڈاک کی بدنظمی پر بحث

جرمنی ڈاکٹروں کی آمد ۱۹۳۴ء کے زلزلے

اسمبلی کی دلچسپ کارروائی

نئی دہلی ۱۰ مارچ۔ اسمبلی میں بجٹ کے مطالبات پر پرسوں بحث ہوئی۔ سر جوزف بھور نے مسٹر ... کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ نیوزی لینڈ میں ہندوستانی چاء پر ۲۷ فیصدی فی پونڈ چیر ٹیکس ہے اور سیلون کی چاء پر وہاں کوئی ٹیکس نہیں ہے اس معاملہ کے بارے میں حکومت نیوزیلینڈ کی توجہ مبذول کرانے کا سوال حکومت ہند کے زیر غور ہے، اور حکومت ہند نیوزی لینڈ سے تجارتی سمجھوتہ کرنے پر غور کر رہی ہے۔

ہندوستان میں ڈاکٹری شروع کرنے کی غرض سے بمبئی میں جرمن ڈاکٹروں کی ...

بہار کی مساجد کا حشر

اہل خیر حضرات توجہ فرمائیں

موضع ... سب ڈویژن سے شمالی و مشرقی گوشہ میں پانچ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ عرصہ چار سال سے موضع مذکور ... کاشتکار ہو رہی تھی۔ کہ یکایک ... رمضان المبارک کے قیامت خیز زلزلہ نے اس کی حالت کو بالکل دگرگوں کر دیا۔ موضع مذکور ... مشرق کی زمین اس طرح پر شق اور ریزہ ریزہ ہوئی ہے کہ سچے معنی میں تل رکھنے کی جگہ باقی نہیں ہے۔ ...

ڈاکٹر بہجت وہبی کی تقریر

دارالعلوم ندوہ میں

اساتذہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کا جلسہ

بہار کی امداد کیلئے تجاویز

مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کا فیصلہ

جھونپڑیوں کی تعمیر کا انتظام

... نگرانی میں کام کو شروع کر دیا ہے اور جھونپڑوں کا کام مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کی نگرانی میں جاری ہے۔ جو عنقریب ختم ہو جائیگا۔

(سکریٹری مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی)

انجمن تہذیب الکلام کا جلسہ

کشمیر میں ذمہ دار حکومت کے قیام کا مطالبہ

... اور ظالمانہ تصور کرتا ہے اور ان کے خلاف زبردست صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ حکام ریاست کی بیدردانہ حکمت عملی کی پرزور مذمت کرتا ہے۔

(ناظم)

سابق ترکی گورنر کا بیٹا گرفتار

حیدرآباد میں ایک نیا واقعہ

حاجیوں کا آخری جہاز روانہ ہوگیا

فرانس کی جنگی تیاریاں

افواج کیلئے کثیر اخراجات

بچوں کی شرطیہ دوا بال جیون گھٹی

آپ یہ یاد رکھیں کہ حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ سے رجسٹرڈ بچوں کی بخار کھانسی، سردی بادی، دودھ ڈالنا، دست ہونا وغیرہ ہر ایک بیماری کی شرطیہ دوا ہے۔

لاغر اور کمزور بچے اسکے پینے سے موٹے تازے طاقتور بنجاتے ہیں خوبی یہ ہے کہ میٹھا اور ذائقہ دار ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے — لیکن نقلی سے بچو — حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھکر لو

قیمت فی شیشی ۵ فی درجن ... محصول ایک سے چار شیشی تک ... سوداگروں کو نہایت ہی معقول کمیشن

نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں۔ پتہ:- مینیجر بال جیون کار یالیہ علی گڑھ شہر یوپی

شائقین مرغ کیلئے نادر موقعہ

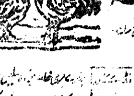

ہمارا مرغی خانہ عرصہ چار سال سے جاری ہے اور ہم نے زر کثیر صرف کر کے ولایتی نسل ... بلیک پلیموتھ، سفید لیگ ہارن، سیاہ منارکہ ... حسب ذیل ہے:-

المشتہر

مینیجر مرغی خانہ چودھری عبدالعزیز ... پانی پت ضلع کرنال (پنجاب)

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۵۲ہجری

کشمیر کی تحریک آزادی کا دور ثانی

گزشتہ تجربات اور آئندہ طریق کار

ریاست کشمیر گزشتہ چند ... کے اندر اس قدر بے شمار مظالم ... کی تفصیلات کو پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ شہدا و مجروحین کی تعداد کثیر ہے ...

دوسری غلامی سے کم نہیں ہے۔

اس لئے غور طلب اور قابل فیصلہ بات یہ ہے کہ کشمیر کے باشندوں کا نصب ...

شذرات

امارت شرعیہ صوبہ بہار کا کام

مسٹر امین احمد عباسی ایڈیٹر روزنامہ حقیقت جو صوبہ بہار کے مصیبت زدگان کی حالت کا معائنہ کرنے کے لئے وہاں گئے ہوئے ہیں امارت شرعیہ پھلواری شریف کے دفتر میں خود ان کے کام کو دیکھنے کی غرض سے تشریف لے گئے تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کو مندرجہ ذیل الفاظ میں پیش کیا ہے:-

مونگیر سے واپسی پر پٹنہ پہنچکر تین گھنٹے میں نے دفتر امارت شرعیہ پھلواری شریف میں صرف کئے۔ بہت سے لوگوں کو اس کی فکر رہتی ہے کہ جو رقم امداد مصیبت زدگان میں بذریعہ امارت شرعیہ بھیج رہے ہیں وہ صحیح طور پر صرف ہوتی ہے اور مستحقین کو پہونچتی ہے یا نہیں؟

مجھکو ناظم امارت شرعیہ نے دو گھنٹہ صرف کر کے بالتفصیل بتایا کہ امارت نے کہاں کہاں کیا کام کئے ہیں۔ جس تنظیم کے ساتھ امارت شرعیہ کا کام ہو رہا ہے اس کی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں کہ امارت کے کام سے کسی شخص کو کوئی بدگمانی نہیں ہو سکتی۔ ...

بہر حال حالی ہی ثانیاً وہ حضرات جو سول نافرمانی کی تحریک کو قطعیت کے ساتھ واپس لے لینے کی غرض سے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس طلب کرنے کے حق میں ہیں اور اس جماعت کے لیڈر مسٹر ... ہیں ثالثاً وہ جماعت ہے جو مجوزہ کانفرنس کو محض اس مقصد کے لئے طلب کرنا چاہتی ہے کہ کانگریسیوں کی ایک جماعت اس تعمیری پروگرام پر عمل کرنے کے لئے منعقد کی جائے جو گاندھی جی نے مرتب کیا ہے اور اس کانفرنس میں داخلہ کونسل کا بالکل سوال نہ اٹھایا جائے۔ کہا جاتا کہ اس جماعت کی قیادت ڈاکٹر انصاری کو حاصل ہے۔ جہاں تک ہم خیال کرتے ہیں دوسرے اور تیسرے گروہ میں حقیقتاً کوئی بڑا اختلاف نہیں ہے۔ ...

"پرتاپ" کی فتنہ پروری

سوراج پارٹی کی تشکیل

... اجتماع ملتوی کر دیا گیا کیونکہ بمبئی میں کانگریس کے سربرآوردہ حضرات کی مشاورت سے یہ ظاہر ہوا کہ اس معاملہ میں نہایت شدید اختلافات موجود ہیں۔ اور بہتر یہی ہے کہ اس اجتماع کو فی الحال ملتوی کر دیا جائے ...

حوادث واحکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:-

کتاب الجنائز غسل اور تجہیز و تکفین

(۱) میت کو کون غسل کرا سکتا ہے؟

(۲) میت کے غسل کی اجرت لینا جائز ہے یا نہیں؟

... چھت بنا یا جاوے اور اس کے ستون وجہ حوض میں نصب کریں یہاں تک کہ وجہ حوض میں تین چار گز زمین کو گھیر لیوے تو کیا اس حوض میں کچھ نقصان شرعی واقع ہوگا یا نہیں، بینوا و توجروا۔

الجواب

اگر حوض کے پانی کی سطح سے چھت اونچی اور علیحدہ رہے گی تو یہ حوض دہ در دہ ...

تار کا پتہ۔ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ دہلی
سہ روزہ

مدیر مسئول۔ ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون۔ محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم سہ شنبہ ۴ ذی الجحہ ۱۳۵۲ ہجری مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۱

داستانِ زندگی

ہو چکا ناکامیٔ دل تک بیانِ زندگی
عشق نے اب کی مکمل داستانِ زندگی

اے حواس و ہوش رخصت آگیا وہ وقت اب
خود فراموشی کہے گی داستانِ زندگی

بحرِ ہستی میں یہ دیکھا سعیٔ ساحل کا مآل
مٹ گیا موجِ حوادث سے نشانِ زندگی

ایک آہِ سرد میں مضمر ہیں لاکھوں واقعات
مختصر یوں کر رہا ہوں داستانِ زندگی

خاک ہو کر بھی دلِ پامال ہے عرف نگاہ
دیکھئے کب ختم ہوگا امتحانِ زندگی

ہو چکی برباد، گو اے شمع پروانوں کی خاک
ذرہ ذرہ میں ہے پنہاں اک جہانِ زندگی

حشر بھی شامل ہے اے دل واقعاتِ عشق میں
آپ کہئے گا کہاں تک داستانِ زندگی

(جناب دل شاہجہانپوری)

دلچسپ حقائق و معلومات

معاصرین کے افکار و آراء

بہار کی مصیبتیں اور مسلمانانِ ہند

(ہلال)

فرقہ پرستی کی بنیاد

ہندوستان کی بیکار فوج

(خلافت)

سرمایہ اور اس کی گردش

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے۔ گویا ایک شاہی ... کے تراشے ہوئے نگینے ہیں، جو آئینہ کی طرح روشن ہیں۔ ہر ایک بوڑھا، مرد و عورت، بچہ آسانی سے پڑھ سکتا ہے۔ ... مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے۔ ... خلاصۃ التفاسیر ...

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

Regd. No. L 1793.

The Al-Jamiat

DELHI FRIDAY, MARCH 16, 1934. | Vol. XIX No. 20 | PRICE ONE ANNA

حضور نظام

... حمائل شریف ... مولانا شاہ رفیع الدین صاحب ... مولانا شاہ عبدالقادر صاحب ... مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ...

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

از دفتر الجمعیۃ دہلی
۲۲
الحاج اصلاح الکلام
مدرسہ آمینیہ
دہلی

پشاور میں یومِ شریعت کا زبردست مظاہرہ

خان عبید اللہ خاں کی رہائی کا مطالبہ

مظالمِ کشمیر اور پیرسن کے خلاف شدید احتجاج

مدھوبنی کے مسلمانوں کی دردناک حالت

ریلیف کمیٹیوں سے ایک دردمندانہ گذارش

دھولپور کے مسلمانوں کی حالتِ زار

(نامہ نگار)

پیرسن وکیلی کے خلاف احتجاج

(محمد عبدالشکور رئیس پاری اجمیر)

نتیجہ امتحان درسگاہ طبیہ گیا

درسگاہ طبیہ گیا میں سنہ کے امتحانات کا نتیجہ درج ذیل ہے:۔

مولوی ابوالخیر ضلع گیا	نمبر کل مضامین ۲۰۸	کامیاب	درجہ سوم
مولوی سید علی رضا	۱۲	ناکامیاب	
مولوی رفیق ضلع مونگیر	۱۲۹	ناکامیاب	

اس درسگاہ طبیہ میں طب یونانی کی تعلیم مفت ہوتی ہے طلباء سے داخلہ یا تعلیم کی فیس نہیں لی جاتی۔ ٹکٹ آنے پر سالانہ رپورٹ روانہ کی جائے گی۔ پتہ حکیم سید محمد ابراہیم پرنسپل درسگاہ طبیہ گیا۔

فہرست امداد مصیبت زدگانِ زلزلہ بہار

بتوسط امارتِ شرعیہ صوبہ بہار و اڑیسہ

سابق آمد

میزان کل

(محمد قمر الدین ناظم بیت المال)

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

آپ۔ پاک و صاف زندگی کس طرح گذار سکتے ہیں۔
آپ۔ دنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔
آپ۔ بچپن کی غلط کاریوں کا خمیازہ بھگتنے سے کس طرح بری ہو سکتے ہیں۔
آپ۔ مضبوط، عمر دراز، اقبالمند، خوبصورت اولاد کس طرح پیدا کر سکتے ہیں۔
آپ۔ ان تمام باتوں کا قطعی جواب حاصل کرنے کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ روانہ کر کے نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرمائیے۔

پتہ: ۔ آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

موسم سرما کا آغاز

قلیل سرمایہ سے کثیر نفع دینے اور ہر جگہ چلنے والی کٹ پیس کی تجارت

وقت آگیا ہے

اس لئے آپ ہماری پچاس یا یکصد یا دو صد روپیہ والی کٹ پیس کی تجارتی گانٹھیں جنہیں عام پسند یا فقط فروخت ہونے والا خوشنما ارزاں کٹ پیس ہے سفوک نرخ پر منگوا کر تجارت کریں۔ عید آرہی ہے فائدہ اٹھائیں۔

چوتھائی قیمت پیشگی ہمراہ آرڈر ارسال کیجئے

مفصل تازہ لسٹ طلب کیجئے

انگلش کمرشل ہاؤس حبیب سرکل بمبئی

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی تجارت

اس وقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس گانٹھوں کی ہے جن مختلف اقسام کا سوتی سلکی ریشمی پارچہ ہوتا ہے جن کی تجارت سے جوان بوڑھے پردہ نشین مستورات تک فائدہ اٹھا رہی ہیں یکصد یا دو صد روپیہ والی گانٹھیں چوتھائی رقم بھیج کر جلد منگوائیے۔

نمونہ کی چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپے

ایس رفیق بھائی تھوک فروشان حبیب سرکل بمبئی

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

ہم نے نئے سال سے اپنے کٹ پیس کے مال یعنی پاپلین۔ چھینٹ۔ وائل۔ بوسکی۔ سلک۔ مخمل۔ جارجیٹ۔ سرج وغیرہ وغیرہ یعنی ہر قسم کے سوتی۔ ریشمی اور اونی کٹ پیس کے نرخوں میں حیرت انگیز رعایت کر دی ہے۔ نرخنامہ مفت طلب کریں اور ہندوستان کی سب سے بڑی پرانی اور تھوک نرخوں پر مال بھیجنے والی کمپنی کا نام یاد رکھیں۔

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

Heath & Sommers
Fort Bombay.

ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر ... دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

وادی السلیطہ میں ایک فیصلہ کن معرکہ
شاہ الفانسو کی ہزیمت کے بعد اندلس میں انتشار
یاس و ناامیدی میں عبد الرحمن ثالث کا ظہور

سلطان عبد الرحمن ثانی نے ۲۳۸ھ میں انتقال کیا اور ان کے بعد ان کا بیٹا سلطان محمد تخت نشین ہوا۔ یہ سلطان اپنے والد محترم کی طرح بڑا بہادر اور فتوحات کا بے حد شائق تھا۔ اس نے اپنے دور حکومت میں کامیابیوں کو بہت پریشان کیا اور ... کے ہر حملہ کو ناکام و نامراد کر کے چھوڑا۔ سلطان محمد نے اگرچہ اپنی طرف سے فرانس یا دیگر عیسائی حکومتوں پر حملے نہیں کئے لیکن مدافعت میں جو لڑائیاں آپ نے لڑیں ان سے مرحوم کی شجاعت و بسالت کا پورا پتہ چلتا ہے۔ سلطان موصوف نے تخت پر بیٹھتے ہی اپنا سپہ سالار موسیٰ ابن موسیٰ کو مقرر کیا اور قسطلہ اور برشلونہ کی فتح کے لئے ان کو روانہ کیا۔ یہ دونوں شہر کئی بار فتح ہو چکے تھے مگر فرانس کی امداد سے بار بار نکلتے ہی رہے۔ اگر اندلس کی حکومت فرانسیسی سرحدات کو مستحکم کرنے کی طرف اپنی توجہ مبذول کرتی تو بار بار فتح و شکست کے مواقع پیدا نہ ہوتے اور ایک ہی بار کی یلغار دوامی استحکام کی ضمانت ہوتی۔

ایک فیصلہ کن جنگ

ہنوز قسطلہ اور برشلونہ کی مہم سے سلطان محمد فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ طلیطلہ کے عیسائیوں کے اشارہ سے بادشاہ جلیقیہ نے اندلس پر حملہ کر دیا۔ یہ حملہ بڑے پیمانہ پر کیا گیا تھا اس لئے سلطان محمد نے بھی اس کی مدافعت کے لئے پوری کوشش کی اور بذات خود اس یلغار میں شریک ہوئے۔ ... اور مسلمانوں کی افواج کا مقابلہ وادی السلیطہ کے کنارہ پر ہوا۔ ... سلطان نے عیسائیوں سے مقابلہ کرنے کے لئے چند سوار لے کر ہر اول ... کئے اور باقی فوج کو ٹیلوں اور جھاڑیوں میں چھپا دیا ... حکم دیا کہ وہ عیسائی افواج کو پسپا ہوتا ہوا جھاڑیوں میں لے آئے ... جلیقیہ کے بادشاہ نے جب چند سواروں کو دیکھا تو ان پر حملہ کر دیا اور نہایت بے ترتیبی سے مسلمانوں کا تعاقب کرنے لگا۔ عیسائیوں کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ مسلمانوں کی فوج بہت کم ہے اس لئے اس کو بہت جلد فنا کر دیا جائے گا۔

یہ ایک منظم اور تربیت یافتہ فوج جمع کی گئی اور عیسائیوں کی مدافعت کے لئے تمام امراء کو تیار کیا گیا۔ قرطبہ جو علماء اور ادباء کا مرکز تھا وہ اب اشبیلیہ میں جمع ہونے لگے مگر ... کوششوں کے باوجود سیاسی سکون اپنے مرکز پر نہ آ سکا۔

یاس و ناامیدی میں ایک کرن

یاس و ناامیدی کی حالت میں جبکہ سلطنت اسپین نزع کے عالم میں مبتلا تھی امید کی ایک کرن نمودار ہوئی اور حکومت نے قدرے سنبھالا لیا۔ ... عبد اللہ نے ۲۵ سال کی حکومت کے بعد اسپین کو ابتری میں چھوڑ کر ۳۰۰ھ مطابق ۹۱۲ء میں انتقال کیا اور عبد الرحمن ثالث ابن سلطان محمد نے تخت حکومت کو زینت دی۔ عبد الرحمن ثالث کی عمر ۲۲ سال کی تھی ... تمام لوگوں کی گردنیں جھک گئیں اور سب حکمرانوں نے عبد الرحمن ثالث کو اپنا بادشاہ تسلیم کر لیا۔

عبد الرحمن ثالث کا فرمان

عبد الرحمن ثالث اپنی قوم کے عادات و خصائل سے خوب واقف تھے اس لئے انہوں نے نرمی کے برتاؤ کو سلطنت کے لئے مہلک خیال کیا اور امراء اور خود مختار ... کے نام صاف صاف احکام نافذ فرمائے۔ آپ نے عام اعلان کر دیا کہ جو شخص دربار شاہی کے احکام کی خلاف ورزی کرے گا اس کو قتل کر دیا جائے گا ... ان احکام کو سن کر تمام خود مختار والیوں کے ہوش اڑ گئے ...

مردم خوروں کی بستی اور بن مانس اور بندروں کی دنیا

افریقہ کے جنگلوں کی ایک دلچسپ سیاحت
ایک مردم خور سردار کی امریکن عورت سے شادی

موجودہ دنیا کی علمی روشنی کم و بیش دنیا کے ہر گوشہ میں پہونچی ہے مگر بعض خطے اب تک ایسے موجود ہیں جہاں زندگی کے ہر شعبہ پر زمانہ وسطیٰ کی حکومت ہے اور وحشت و درندگی نے اب تک ان پر اپنا قبضہ کر رکھا ہے۔ افریقہ کا ملک آج بھی ویسا ہی ہے جو دو ہزار سال پہلے تھا۔ اس کے وحشیانہ نظام میں اب تک کوئی تغیر نہیں ہوا ہے اور نہ اس کے باشندوں نے اپنی حقیقت کو پہچانا ہے ... ہر سیاح بھی خطوں کے افریقہ کی سیاحت نہیں کر سکتا ... اپنے تجربات و مشاہدات دنیا کے سامنے پیش کئے ہیں ... دلچسپ مضمون کا ترجمہ ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

بن مانس اور بندروں کی دنیا

بارہ ماہ میں ... شادی کرنے کے لئے ... مردم خور بادشاہوں (سرداروں) کی طرف سے ... افریقہ کے جنگل میں اپنی سیاحت کے دوران میں ... جنگل کا یہ حصہ دریا پر واقع ہے اور دریا کے جنگلوں میں سے ... ان جنگلوں میں گوریلا، بندر، بن مانس وغیرہ اس کثرت سے ہیں کہ گویا قدرت نے اسی سرزمین کے لئے ان کو پیدا کیا ہے ... میرا مقصد یہ تھا کہ میں ان جنگلوں میں رہنے والے انسانوں کے حالات معلوم کروں ...

ان گھڑیالوں (مگرمچھ) کو بھی دیکھ رہی ہوں جو کیچڑ سے منہ نکالے ہوئے کشتی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

جنگل کے وحشیوں میں یہ خبر بڑی سرعت کے ساتھ پھیل گئی کہ ایک سفید فام عورت یہاں آئی ہے۔ چنانچہ جس وقت کشتی کنارہ پر جا کر ٹھہری تو مقامی وحشیوں نے مجھے آ کر گھیر لیا ... کیونکہ وہاں یہ دستور ہے کہ دس سال کی عمر میں ہر لڑکی کی شادی کر دی جاتی ہے۔

مردم خور سردار کی درخواست

یہاں سے میں ... پہونچی ... مردم خور سردار کی طرف سے پہلی درخواست ملی ... وہ اپنے ساتھ تحائف لایا ... اس کی بڑی بیوی ... ۱۲ بیویاں اس کے پاس موجود تھیں ... اس نے کہا کہ میں اپنی ۱۲ بیویوں سے ایک کو علیحدہ کر دیتا ہوں ... میں نے ہنس کر اس کی درخواست کو نامنظور کر دیا ... تم کس قدر پتلی دبلی ہو ... میں تم کو اپنی دیگر بیویوں کی طرح بہت جلد موٹا اور فربہ بنا سکتا ہوں۔ اس نے یہ بات اس لئے کہی کہ افریقہ میں موٹاپا خوبصورتی اور طالع مندی کی نشانی ہے!

عورت کو موٹا کرنے والا گھر

میں نے افریقہ کے جنگلوں میں اس بات کا مشاہدہ کیا کہ جب کوئی پتلی دبلی لڑکی جس کی عمر دس سے ۱۴ سال تک کی ہوتی ہے کسی کے ساتھ منسوب کی جاتی ہے تو اس کو موٹا کرنے والے گھر میں رکھا جاتا ہے ...

شائقین مرغ کیلئے نادر موقعہ

منیجر مرغی خانہ چودھری عبد العزیز خاں ... بانی پت ضلع کرنال (پنجاب)

معجون مقوی ہمدرد

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مشک، عنبر اور جواہرات کا لاثانی مرکب

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے
ایک عجیب و غریب تحفہ کی طلب
روانگی کے لئے قطورہ کی تیاریاں

(گزشتہ سے پیوستہ)

غرض قاضی صاحب قبلہ نے قطورہ کو روانہ کرنے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ کیونکہ وہ جلد از جلد اس کو دجال کی خدمت میں پہونچا دینا چاہتے ہیں۔ قطورہ بھی دمشق جانے اور اپنے شفیق والد سے شرف نیاز حاصل کرنے کے لئے بے تاب ہے مگر اس کے ساتھ ہی اس کو ایک صدمہ اور ایک فکر بھی لاحق ہے وہ دل ہی دل میں سوچ رہی ہے کہ کہیں والد صاحب مجھ کو نماز پڑھنے سے نہ روک دیں اگر انہوں نے ایسا کیا تو بجائے خوشی کے ان کے پاس رہنا وبال جان ہو جائے گا۔ قطورہ کے دل پر قاضی صاحب کی اہلیہ اور ان کی صاحبزادیوں کے اخلاق و محبت کا اتنا گہرا اثر ہو گیا ہے کہ وہ ان کو چھوڑتے ہوئے قلبی اذیت محسوس کر رہی ہے اور ساتھ ہی اس کو قرآن کریم کا شغف بھی اتنا ہو گیا ہے کہ اس کا سننا گویا اس کی روحانی غذا بن گئی ہے جس وقت قاضی صاحب کی صاحبزادی صبح ہی صبح جھوم جھوم کر لحن داؤدی کے ساتھ قرآن عزیز کی تلاوت میں مشغول ہوتی ہیں تو قطورہ پر ایک وجد اور بے خودی کی حالت طاری ہو جاتی ہے اور اس کو ایسی لذت محسوس ہوتی ہے کہ گویا سکون قلب اور اطمینان سمٹ کر اس کے سینہ میں سما گیا ہے اگر سچ پوچھو تو قطورہ روحانی مسرتوں کے مقابلہ میں اپنے مہربان والد کی یاد کو بھی فراموش کر چکی ہے ...

صاحبزادی: بہن قطورہ! لو آج کچھ باتیں اور کر لو۔ کل تو شاید تم چلی جاؤ گی۔ اپنے والد کے پاس پہونچ کر بھی تم ہم کو یاد کرو گی یا وہاں جاتے ہی ہم کو فراموش کر دو گی؟

صاحبزادی: من یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام۔

قطورہ: کیسا پیارا کلام ہے ادھر تم نے یہ آیت پڑھی ادھر میرا دل کھل گیا۔ اچھا کل تک مجھے قرآن کریم کی دعائیں کچھ اور سکھا دو۔

صاحبزادی: بہت اچھا، مگر کون کون سی دعا سکھائی جائے، سارا قرآن ہی پاک دعاؤں سے بھرا پڑا ہے۔ خیر چند دعائیں تم کو اور سکھا دی جائیں گی۔

قطورہ: کیا چلتے وقت تم مجھ کو کوئی تحفہ نہ دو گی؟

صاحبزادی: کیوں نہیں؟ کپڑے تو تمہارے لئے تیار ہو رہے ہیں، بازار سے کچھ تحفے بھی ضرور منگائے جائیں گے۔

قطورہ: مجھے جسمانی تحائف کی ضرورت نہیں بلکہ ایسے تحفہ کی ضرورت ہے جو میری روح کو ہمیشہ آرام پہونچاتا رہے۔

صاحبزادی: کیا مطلب؟ میں ابھی تک نہیں سمجھی کہ تم کو کس قسم کے تحفہ کی ضرورت ہے!

قطورہ: میرے نزدیک سب سے بڑا تحفہ قرآن کریم ہے۔ تمہارا بڑا ایک اور احسان ہو گا کہ تم مجھے قرآن کریم عنایت کر دو۔

صاحبزادی: ضرور! ضرور! مگر تم اس کو بجا کر کیا کرو گی کیونکہ تم قرآن کو خود تو پڑھ ہی نہیں سکتیں!

قطورہ: میں گھر پہونچ کر کسی سے پڑھنا سیکھ لوں گی ورنہ میں قرآن شریف کو اپنی آنکھوں سے لگایا کروں گی مجھے یقین ہے کہ اس سے آنکھوں میں نور اور قلب میں سرور پیدا ہوگا۔

(باقی آئندہ)

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں:

(۱) ایک شخص نے اپنی بیوی کو بدیں وجہ طلاق دی کہ وہ گستاخ اور نافرمان اور بلا اجازت گھر سے نکل کر بغیر ... باہر نکل جایا کرتی تھی اور روز نئے ... لڑائی فساد کرتی تھی۔ اس حالت میں وہ نان و نفقہ خاوند سے لے سکتی ہے یا نہیں؟

(۲) اس عورت کی عمر تقریباً ۵۰ سال ہے اس کا عدالت میں بیان بھی ہے کہ میں ضعیف العمر ہوں اور کہتی ہے کہ ۵-۶ ماہ کے بعد صرف ایک دن چند خون کے قطرے آتے ہیں اور اس کا خاوند بھی اس کی تصدیق کرتا ہے اس کی عدت حیض پر منحصر ہے یا مہینوں پر۔ بینوا توجروا۔

الجواب

(۱) اگرچہ شوہر نے ان وجوہات مرقومہ سے طلاق دی ہے مگر عدت کا نان نفقہ شوہر پر واجب ہوگا۔ تنویر الابصار و درمختار میں ہے (و) تجب لمطلقۃ الرجعی والبائن الخ نفقہ

(۲) پانچ چھ ماہ کے بعد چند قطروں کے آنے سے صرف ایک دن یہ عورت حیض والی نہیں ہو سکے گی بلکہ یہ عورت آئسہ ہوگی۔ لہٰذا اس کی عدت ساقط گزر جانے تین ماہ کے بعد طلاق ختم ہو جائے گی۔ وفی ظاھر الروایۃ لا تقدیر فیہ بل ان تبلغ من السن ما لا یحیض مثلھا فیہ، وذلک یعرف بالاجتہاد والمماثلۃ فی ترکیب البدن والسمن والھزال الخ عن البحر ... رد المحتار جلد ثانی صفحہ ۵۵۰ فقط واللہ اعلم اجابہ وکتبہ

حبیب المرسلین عفی عنہ
نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

آیا اردو نسواں مدارس میں مسلم لڑکیوں خصوصاً نوجوان لڑکیوں کو تعلیم کی غرض سے بھیجنا چاہئے یا نہیں؟ جبکہ

(الف) دینیات کی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں ہے اور نہ استانیاں دینیات سے آگاہ ہیں۔

(ب) پردہ کا بالکل لحاظ نہیں ہے اور اس مدرسہ کی نوجوان لڑکیوں مردوں کی کانفرنسوں اور جلسوں میں بلا پردہ اسٹیج پر آ کر لیکچر دیتی اور سنتی ہوں۔

(ج) اس مدرسہ کی نوجوان لڑکیاں ایجوکیشن بورڈ کے ساتھ اسپورٹ (مشترکہ کھیل) میں بلا پردہ مسلم اور غیر مسلم مردوں کے درمیان دوڑتی اور کھیل کھیلتی ہوں۔

(د) جس نسواں اسکول کی ہیڈ معلمہ اور مالک اسکول پردہ کی حامی نہ ہو اور وہ بلا پردہ بازاروں میں پھرتی ہو اور مردوں کے جلسوں میں لیکچر دیتی ہو۔

(ہ) جس نسواں اسکول میں ایسے اخلاق کی استانیاں ہوں جو اپنے طالب علمی کے زمانہ میں غیر مردوں کے ساتھ بھاگ گئی ہوں اور بعد کو مجبوراً ان سے نکاح پڑھا دیا گیا۔

الجواب

مذہب اسلام میں نوجوان عورتوں کا پردہ میں رہنا لازم اور واجب ہے نص قرآن مجید و احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لہٰذا ان مدارس مرقومہ میں نوجوان لڑکیوں کو بھیجنا ہرگز جائز نہ ہوگا کیونکہ شرعاً سبب معصیت کا معصیت ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا صرف بھیجنا بھی ان مدارس میں جائز نہ ہوگا فقط واللہ اعلم

حبیب المرسلین عفی عنہ
نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

۱۰ مارچ میں امرت دھارا اور اس کے مرکبات ... قیمت ... ادویات ... نصف قیمت پر منگوائیں!

۳۱ مارچ تک نصف قیمت

ادویات متعلقہ امراض زنان و اطفال

۳۱ مارچ تک نصف قیمت

امرت دھارا ... لاہور

تین پیسہ میں ایک سو چوالیس صفحے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۵۲ ہجری

حکومت ہند کی سرحدی پالیسی

آزاد قبائل کیلئے خطرہ

دہلی کے اینگلو انڈین اخبار اسٹیٹسمین کے نامہ نگار نے ہندوستان کی شمال مغربی سرحد کے متعلق جو اطلاعات بھیجی ہیں ان میں پھر وہی رنگ نظر آرہا ہے جو سرحد آزاد ہے۔ حکومت ہند کی گزشتہ تاخت نے قبل کی خبروں میں نظر آتا تھا۔ ...

انتخابات بلدیہ اور مسلم خواتین

امسال میونسپل کمیٹی کے انتخابات میں یہ پہلا اتفاق تھا کہ عورتوں نے بھی اپنے حق رائے دہی کو استعمال کیا اور شہر کے تمام علاقہ کے زنانہ ووٹ پڑے۔ سکرٹری میونسپل کمیٹی نے اعلان کیا تھا کہ اس موقع پر عورتوں کے لئے پردہ کا خاص طور پر بندوبست کیا جائے گا تاکہ شریف گھرانوں کی مسلم خواتین بغیر کسی دشواری کے رائے دے سکیں۔ مگر انتخابات کے دوران میں لوگوں کو یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی کہ ان قناتوں کے پیچھے جو پردہ کے نام سے لگائی گئی تھیں ...

آخری سانس

مراد آباد میں علماء و زعماء کا اہم اجتماع

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس مشاورت کا غیر معمولی اجلاس

صوبہ متحدہ کے وقف بل پر غور و خوض

ایک نتیجہ کمیٹی کا تقرر

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس

وقف بل، مظالم کشمیر، خان عبدالغفار خاں کی بھوک ہڑتال اور دیگر مسائل کے متعلق اہم قراردادیں

مصیبت زدگان بہار کی امداد کے لئے متفقہ اپیل

مولانا نور الدین صاحب کا دہلی میں ورود

شذرات

پرتاپ کا اصرار

صوبہ سرحد کی کونسل کے صدر کا رویہ

اکابرین امت کی اپیل

امارت شرعیہ کے ذریعہ مصیبت زدگان زلزلہ کی معاونت کیجئے

۱۵ جنوری کے قیامت خیز زلزلے نے بہار پر جو مصیبتیں ڈھائی ہیں اُسے آپ بذریعہ اخبارات ملاحظہ کر رہے ہیں۔ مونگیر، مظفرپور، موتیہاری اور دربھنگہ کی تباہی اور ان اضلاع کے باشندگان کی زبوں حالی ایسی دردانگیز ہے کہ بیان نہیں کی جاسکتی۔

شرفا، تجار اور زراعت پیشہ لوگوں کی حالت نہایت نازک اور قابل رحم ہے۔ ... ان علاقوں میں قحط کی وبا نہ پھیل جائے اور جو لوگ زلزلہ کی تباہ کاریوں سے اب تک خون کے آنسو رو رہے ہیں کہیں فاقوں کے ذریعہ ... نہ ہو جائیں۔

اب تک جو معاونت پہونچ سکی ہے وہ ضرورت کے لحاظ سے نہایت ہی ناکافی ہے، دیہاتی حلقوں میں ہنوز امداد کی حاجت ہے ... ہر چیز کی درستگی بہت ضروری ہے۔

ان تباہیوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ضرورت ہے کہ جہاں تک جلد ممکن ہو تعمیری کاموں کی طرف توجہ کی جائے تاکہ لوگوں کی مصیبتیں ہمیشہ کے لئے کم ہو سکیں۔ امارت شرعیہ صوبہ بہار جو بارہ تیرہ سال سے اس صوبہ میں ملی خدمات انجام دے رہی ہے اس وقت بھی تباہ شدہ حلقوں کے تعمیری کاموں کی انجام دہی میں سرگرم عمل ہے۔

اس کے اراکین معتمد علیہ ہونے کے علاوہ نہایت اخلاص و جفاکشی سے اس فریضہ کی ادائیگی میں مصروف ہیں، اگرچہ سرمایہ کی کمی قدم قدم پر ان کے کاموں میں رکاوٹیں پیدا کر رہی ہے۔

بنا برین ہم تمام باہمت اور غیرتمند مسلمانوں سے پر زور اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے بھائیوں کی مصیبت کو دور کرنے میں نہایت فراخ حوصلگی سے حصہ لیں، اور اپنی گراں قدر رقم ناظم بیت المال امارت شرعیہ پھلواری شریف کے نام ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں، اب تک جو رقم امارت کے پاس پہونچی ہے وہ بہت ہی ناکافی ہے۔

فقیر محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ (صدر جمعیۃ علماء ہند، دہلی)۔ فقیر احمد سعید کان اللہ لہ (ناظم جمعیۃ علماء ہند، دہلی)۔ ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ (جانشین حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ)۔

"حکومت، خان عبدالغفار خاں کو زہر کیوں نہیں دیدیتی!؟"

سرحدی کونسل اور اسمبلی میں اسیر کی رہائی سے انکار کر دیا گیا

"حکومت ہند، حکومت سرحد کے معاملہ میں کوئی مداخلت نہیں کرنا چاہتی"

پشاور، ۱۸ مارچ۔ کل سرحدی کونسل میں مسٹر پیر بخش کے جواب میں ممبر مالیات مسٹر کنگھم نے کہا کہ حکومت خان عبدالغفار خاں کو ہری پور جیل میں منتقل کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

دہلی، ۱۸ مارچ۔ کل اسمبلی کے اجلاس میں شاہ مسعود احمد صاحب نے دریافت کیا کہ کیا خان عبدالغفار خاں کے بارے میں حکومت ہند اور حکومت صوبہ سرحد کے درمیان کوئی خط و کتابت ہوئی ہے؟ ہوم ممبر نے جواب دیا کہ حکومت سرحد نے حکومت ہند کو تمام واقعات سے مطلع کر دیا تھا لیکن حکومت ہند خان عبدالغفار خاں کی رہائی کا معاملہ اپنے ہاتھ میں لینا نہیں چاہتی کیونکہ اس معاملہ کا تعلق حکومت سرحد سے ہے۔ مسٹر ... نے دریافت کیا کہ اسیر کی علالت اور اس بات کا خیال رکھتے ہوئے کہ حکومت سرحد مناسب کارروائی نہیں کر رہی ہے کیا حکومت اس معاملہ میں مداخلت کے لئے تیار نہیں ہے؟ ہوم ممبر نے کہا کہ خان نے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ میرے خیال میں حکومت ہند اس میں مداخلت نہیں کر سکتی۔

مسٹر لاہری چودھری نے کہا کہ خان صاحب کی موت کا ذمہ دار کون ہوگا؟ ہوم ممبر نے کہا کہ اگر کوئی شخص بھوک ہڑتال کر کے مر جاتا ہے تو اس کی ذمہ داری اسی پر عائد ہوتی ہے۔ شاہ مسعود احمد صاحب نے فرمایا کہ اگر حکومت اس معاملہ کو کشائی میں ڈالنا چاہتی ہے تو وہ خان عبدالغفار خاں کو زہر کیوں نہیں دیدیتی؟ ہوم ممبر نے جواب میں کہا کہ میرے خیال میں بھوک ہڑتال کا طریقہ کوئی اچھا طریقہ نہیں ہے۔ شاہ صاحب نے پھر دریافت کیا کہ کیا حکومت ہند نے اس قسم کے معاملات میں صوبجاتی حکومتوں کے کام میں مداخلت نہیں کی؟ ہوم ممبر نے کہا مجھے سوائے ایک واقعہ کے جو گاندھی جی کے متعلق تھا اور کوئی واقعہ یاد نہیں۔

دار الحکومت

دہلی میونسپلٹی کے بقیہ انتخابات

قومی امیدواروں کی زبردست کامیابی

دہلی، ۱۸ مارچ۔ کل دہلی میونسپلٹی کا انتخاب ختم ہو گیا۔ کئی پرانے ارکان باوجود سخت کوشش کے منتخب نہ ہو سکے۔ مسٹر آصف علی کی میونسپل پارٹی کے کئی ارکان منتخب ہو گئے۔ بارہ ارکان اور باقی ہیں جن میں چھ کو حکومت نامزد کرے گی اور چھ کو مختلف مقامی ادارے۔ اس انتخاب میں قومی امیدوار زیادہ کامیاب ہوئے ہیں۔ ذیل میں انتخابات کے نتائج کا نقشہ درج کیا جاتا ہے:-

دار ٹامنٹ حاجی اشفاق الدین	۱۱۰۰	ووٹ
" " نواب ابوالحسن	۱۰۷۵	"
" " حاجی صدیق ملتانی	۸۲۲	"
" " حافظ محمد صدیق تانبے والے	۱۹	"
" " مسٹر عبدالغنی وکیل	۱۳	"
وارڈ نمبر ۱۰ ڈاکٹر حسین بخش	۱۳۳۲	"
" " خان صاحب نواب علی	۱۰۰۱	"

زلزلہ زدگان کو قرض دینے کی شرائط

اسمبلی میں ہوم ممبر کا بیان

گاندھی جی کا دورہ بہار

زلزلہ زدہ مقامات کا معائنہ

لال قلعہ میں ایک فوجی افسر کا اقدام خودکشی

سرحدی علاقوں میں تلوار کی بندش

ڈاکٹر سیف الدین کچلو رہا ہو گئے

مصیبت زدوں پر ایک آفت

قبائل کے سو آدمی حکومت کے سپرد کر دیے گئے

افغانی حکومت نے خلاف پروپیگنڈہ نہ کرنے کا عہد

گاندھی جی کا استقبال مت کرو

راجندر بابو کی اپیل

ہندوستان سے پونے دو ارب کا سونا جا چکا

بہار سنٹرل ریلیف کمیٹی کا فنڈ

ایک گاؤں میں برباد کن آتشزدگی

تیسرے درجہ کے کرایہ میں کمی

جی۔ آئی۔ پی ریلوے کا اعلان

کانگریس کی پالیسی میں تبدیلی کی ضرورت

گاندھی جی سے مسٹر اینے کی ملاقات

رحمانی جہاز جدہ پہونچ گیا

ملک معظم کے خلاف بغاوت کا الزام

برما کے باغی لیڈروں کا مقدمہ

منچوریا میں جنگ کا خطرہ

نئے بادشاہ کو تخت سے اتارنے کی کوشش

ہندوستان کو ہاتھ سے نہ نکلنے دو

استھونیا کی پارلیمنٹ توڑ دی جائیگی

وزیر اعظم کشمیر کی دہلی کو روانگی

مسلمانوں کو مزید رعایتیں ملیں گی!؟

ڈھائی سو آدمی ہلاک اور ایک ہزار زخمی ہو گئے

گرجا ہسٹی ہال اور سینکڑوں مکانات تباہ۔ طغیانی کا منظر

ڈائنامیٹ کے ڈھائی سو بکس پھٹ گئے۔ سمندر میں خوفناک آندھی!

سان سلواڈور ۱۵ مارچ۔ لابیرٹڈ بندرگاہ پر ڈائنامیٹ کے ۲۵۰ بکس پھٹ جانے سے ڈھائی سو سے زائد آدمی ہلاک اور ایک ہزار زخمی ہو گئے بندرگاہ کی اکثر عمارتیں منہدم ہو گئیں۔ ڈائنامیٹ پھٹنے کے بعد آگ لگی جس نے چار زبردست عمارتوں کو تودہ خاک بنا دیا ان میں ایک ہسٹی ہال اور ایک گرجا بھی تھا۔ مزدوروں کے سینکڑوں مکانات جل کر خاک ہو گئے اور ہزاروں مزدور کھلے میدان میں نکل بھاگے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مال گاڑی جس میں سات ٹن ڈائنامیٹ بھرا ہوا تھا اتفاقاً یک بیک ڈائنامیٹ کے گودام کے قریب آ کر ٹھہر گئی۔ بندرگاہ ہیڈ سان سلواڈور دیا یہ تخت) ۲۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہ مقام جمہوریہ امریکہ کے مرکز میں ہے اور بہت ہی گنجان آباد ہے۔

برسبین ۱۵ مارچ۔ کوئینس لینڈ کی بندرگاہ میں کیارن اور کوک ٹاؤن کے درمیان ایسی آندھی آئی ہے جس کی نظیر ان مقامات میں نہیں ملتی آندھی نے ۵ اشخاص کو ہلاک کر دیا جو جہازوں پر سوار تھے ایک تیسرا جہاز جس کے اس بربادی کو مشاہدہ کیا ہے وہ روز راتوں سے طغیانی و طوفان میں کھڑا ہے۔ ہوائی جہازوں کے ذریعہ امداد بھیجی جا رہی ہے۔ بہت سے بحری جہاز آندھی کے باعث خشکی پر چڑھ آئے نقصان کا اندازہ ایک لاکھ پونڈ لگایا جاتا ہے۔

سرحدی کونسل میں شریعت بل پیش کرنیکی اجازت نہیں دی گئی

کونسل سے اکثر ممبران کا واک آؤٹ۔ تمام درخواستیں مسترد

صدر کے رویہ کے خلاف عام احتجاج

پشاور ۱۶ مارچ۔ سر پیر بخش سکرٹری انڈی پنڈنٹ پارٹی نے ذیل کا برقیہ برائے اشاعت ارسال فرمایا ہے:۔

گذشتہ دسمبر میں ملک خدا بخش۔ خان حبیب اللہ خاں۔ اور خان بہادر عبدالرحیم خاں کی طرف سے سرحدی کونسل میں جو نوٹس شریعت بل پیش کرنے کے لئے دئے گئے تھے جن کی منظوری حکومت ہند نے بھی دیدی تھی اس سلسلہ میں قرعہ اندازی کے وقت سب سے پہلا نام خان حبیب اللہ خاں کا نکلا آپ نے تحریک کے لئے ایک نوٹس دیا کہ بل پر فوراً غور و خوض ہونا چاہیئے۔ صدر کونسل نے اس بنا پر پر کہ ایک ... تمام پارٹیوں کے لیڈروں نے جن میں وزراء کی پارٹی بھی تھی صدر سے متفقہ درخواست کی کہ جس قاعدہ کے مطابق انہوں نے نوٹس کو رد کیا ہے اس سے نوٹس کو مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

آج اس درخواست کو کونسل میں خان حبیب اللہ خاں (محرک) کی طرف سے پیش کیا گیا اور کسی ممبر نے اس پر اعتراض نہیں کیا لیکن صدر نے اس کو رد کرتے ہوئے اپنا رولنگ دیدیا۔ صدر صاحب نے ممبروں کے مطالبہ کے بغیر اپنے رولنگ کو اردو زبان میں منتقل کرنے کا حکم دیدیا۔ خان حبیب اللہ خاں نے درخواست کی کہ رولنگ پر جو صدر نے تقریر فرمائی ہے اس کا ترجمہ بھی اردو میں کر دیا جائے لیکن صدر نے اس کو بھی رد کر دیا۔

ملک خدا بخش لیڈر انڈی پنڈنٹ پارٹی نے صدر سے درخواست کی کہ ان کو واک آؤٹ کرنے کے اسباب بیان کرنے کی اجازت دیجائے مگر صدر نے اسکو بھی رد کر دیا۔ آخر مندرجہ ذیل اصحاب کونسل سے واک آؤٹ کر گئے۔ ملک خدا بخش۔ پیر بخش۔ عبدالقیوم خاں۔ حبیب اللہ خاں۔ عبدالحمید خاں۔ خان بہادر عبدالرحیم خاں۔ محمد عباس خاں۔ غلام حسن علی شاہ۔

خان عبیداللہ خاں کے آخری لمحات

مقاطعہ جوعی کا ۵۴ واں دن

ملتان ۱۸ مارچ۔ خان عبیداللہ خاں کی بھوک ہڑتال کو آج ۵۴ واں روز ہے آپ کی حالت بہت زیادہ خراب ہے۔ قوت بصارت اور گویائی بہت کم ہو گئی ہے۔ دن میں کئی کئی بار بیہوش ہو جاتے ہیں اور صرف اشاروں سے اپنا مطلب سمجھاتے ہیں۔ مسٹر عبیداللہ کے ایجنٹ مسٹر محمد خاں کو تو آپ کی زندگی سے بالکل مایوسی ہو گئی ہے۔ چنانچہ آپ خان عبیداللہ خاں کی موت کی صورت میں ان کی نعش پشاور لے جانے کے انتظامات کر رہے ہیں۔ مسٹر محمد خاں نے گورنر اور انسپکٹر جنرل قید خانہ جات لاہور کو لکھا ہے کہ جب تک خان صاحب زندہ ہیں مجھے ان کے ساتھ رہنے کی اجازت دی جائے۔

آنند بازار پتر کا کی ضمانت

کلکتہ ہائی کورٹ نے حکم منسوخ کر دیا

کلکتہ ۱۶ مارچ۔ آج کلکتہ ہائی کورٹ کے تین ججوں نے "آنند بازار پترکا" کی دو ہزار روپیہ کی ضمانت کی ضبطی کے متعلق اپیل کا فیصلہ سنا دیا ...

دو ججوں کی کثرت رائے سے اپیل منظور کر لی گئی اور ضبطی کا حکم منسوخ کر دیا گیا۔

دیہاتیوں اور ٹیکس وصول کرنے والوں میں جنگ

...

پیرس ویکلی کے خلاف احتجاج

مسلمانان نگینہ کا جلسہ عام

بتاریخ ۹ مارچ ۱۹۳۴ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ مسلمانان نگینہ کا ایک عام جلسہ زیر صدارت جناب مولانا محمد صاحب مدرس اول مدرسہ قاسمیہ نگینہ منعقد ہوا جس میں حسب ذیل تجاویز بالاتفاق پاس ہوئیں۔

(۱) مسلمانان نگینہ کا یہ جلسہ اخبار پیرس ویکلی لندن کے رسول پاک اور حضرت عائشہ صدیقہ ... کے دل آزار تصاویر شائع کرنے پر اپنے دلی غیظ و غضب کا اظہار کرتا ہے ...

(۲) یہ جلسہ ذمہ دار حکومت کو مسلمانان کشمیر کی اقتصادی و مذہبی آزادی اور ترقی کا واحد علاج تصور کرتا ہے ...

ضلع جھنگ میں احتجاج

۸ مارچ ۱۹۳۴ء کو جمعیۃ تبلیغ الاسلام محمدی کا ایک اجلاس عام زیر صدارت جناب حکیم فضل الٰہی صاحب ...

کشمیر کے بے گناہ مسلمانوں پر مظالم

مجالس احرار کو منظم ہو جانا چاہیئے

مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کا اعلان

کشمیر کے باہر مسلمان جس دلیری اور جرأت کے ساتھ کشمیر میں اپنی آزادی کے لئے کوشش کر رہے ہیں اس کی نظیر ہندوستان کی تاریخ میں بہت کم ملیگی ان کا جرم یہ ہے کہ وہ کشمیر میں آزاد اسمبلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ انگریزی وزیر اور انگریزی افسروں سے نجات چاہتے ہیں ...

ریلیف مسلم کمیٹی بمبئی کی مساعی

جناب مولانا حکیم شمس الاسلام صاحب دہلوی نمائندہ مسلم ریلیف کمیٹی بمبئی آج مظفرپور و مونگیر سے ہو کر دربھنگہ تشریف لائے ...

جامعہ رحمانی مونگیر کی عام مسلمانوں سے اپیل

اس مدرسہ کا جس میں چھ سال سے مسلمان بچوں کی مفت تعلیم ...

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

ہم نئے سال سے اپنے کٹ پیس کے مال یعنی پاپلین، چھینٹ، موائل، بوسکی، سلک، مخمل، جارجٹ، سرج، تہبند وغیرہ ہر قسم کے سوتی، ریشمی اور اونی کٹ پیس کے نرخوں میں حیرت انگیز رعایت کر دی ہے۔ نرخنامہ مفت طلب کریں اور ہندوستان کی سب سے بڑی پرانی اور بھروسہ کی نرخوں پر مال بھیجنے والی کمپنی کا نام یاد رکھیں۔

Heath + Sommers
Fort Bombay

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

گھر بیٹھے وید حکیم بنجاؤ

اگر آپ حکیم بننا چاہتے ہیں تو ہماری مشہور کتاب ... کا مطالعہ کریں ...

منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر یو۔ پی

گاڈلی کمپنی کا کٹ پیس انڈیا بھر میں بہترین نفع بخش و مفید ثابت ہوگا

گاڈلی کمپنی ...

GODLY Co
WHOLESALE CUT PIECE

منیجر گاڈلی کمپنی کراچی (سندھ)

تخفیف اسلحہ کے حامیوں کے خلاف حالات پیدا ہو گئے

جرمنی کی جدید اسلحہ بندی پر تمام یورپ میں تشویش

دارالعوام میں سر جان سائمن اور مسٹر انتھونی ایڈن کا بیان

لندن ۱۵ مارچ۔ دارالعوام میں آج مسٹر انتھونی ایڈن نے پیرس، برلن اور روم کی حالیہ گفت و شنید پر تبصرہ فرمایا موصوف تخفیف اسلحہ کے مسئلہ پر گفتگو کے لئے ان تینوں مقامات میں تشریف لے گئے تھے۔ آج کی بحث میں دارالعوام کی تینوں پارٹیوں نے جرمنی کی جدید اسلحہ بندی اور فوجی فضا پر تشویش کا اظہار کیا۔ مسٹر ایٹلی نے پروشیا کے جنرل گورنگ کی تقریر کا حوالہ دیا۔ سر رابرٹ ہارن نے کہا کہ جرمنی کا جدید فوجی نظام یورپ کے لئے زبردست خطرہ ہے۔ دراصل جدید اسلحہ بندی نے تمام یورپ کے لئے مشکلات پیدا کر دی ہیں۔

سر جان سائمن نے کہا اگر تخفیف اسلحہ کے متعلق گفت و شنید قبل ہو گئی تو پھر برطانیہ سعی لاحاصل کرنے کی اجازت نہیں دیگی اس وقت تخفیف اسلحہ کے متعلق جو کچھ کرنا ہے جلد کیا جائے کیونکہ وقت تخفیف اسلحہ کے حامیوں کے خلاف تیزی سے آ رہا ہے اور حالات مساعد ہونے کی بجائے مخالف ہو رہے ہیں۔

برطانوی اور جاپانی گفت و شنید کی ناکامی کے اسباب

لنکاشائر کا محضرنامہ جاپانی نمائندوں نے ٹھکرا دیا

دارالعوام میں تجارتی بورڈ کے صدر کا استفسار

لندن ۱۵ مارچ۔ دارالعوام میں تجارتی بورڈ کے صدر سے برطانوی اور جاپانی گفت و شنید اور اس کی ناکامی کے متعلق استفسار کریں گے یہ گفت و شنید برطانیہ اور جاپان کے نمائندوں کے درمیان کئی ہفتہ سے چل رہی تھی۔ حکومت اپنے رویہ کے متعلق اس وقت تک کوئی اعلان نہیں کریگی جب تک کہ ناکامی کے جملہ اسباب دریافت نہ ہو جائیں گے اور پوری تفصیلات موصول نہ ہو جائیں گی۔ کانفرنس کی ناکامی کے بعد لنکاشائر کے نمائندوں نے جاپانی نمائندوں کے پاس ایک محضرنامہ ارسال کیا تھا جس میں درخواست کی گئی تھی کہ جاپانی اور برطانوی منڈیوں کو چھوڑ کر باقی منڈیوں ... کے سلسلہ میں گفت و شنید جاری رکھی جائے۔ جاپانی نمائندوں نے اس محضرنامہ کا جواب ... دیا ہے اس نے گفت و شنید کی امیدوں کو منقطع کر دیا ہے۔ کل جاپانی نمائندوں نے اعلان کر دیا ہے کہ وہ محضرنامہ ... نہیں سمجھ سکتے۔ کل شب لنکاشائر کے نمائندوں نے یوم آف ٹریڈ کو گفت و شنید کے نتائج سے مطلع کر دیا ہے اور اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے۔

افغانستان میں کامل امن و اتفاق ہے

بعض اخبارات کی نامہ دارانہ تردید

چند دنوں سے زیادہ تر اردو اخباروں میں افغانستان کے متعلق ایسی بے سروپا غلط خبریں شائع ہو رہی ہیں کہ ان کی بے حقیقتی کو دیکھتے ہوئے ...

(محمد عثمان۔ کابل)

بہار کیلئے مسلمانان مدراس کی امداد

ارض بہار اور اہل بہار پر ایزدی قہر جو زلزلہ کی شکل میں ظاہر ہوا اس سے ہر سنگدل سے سنگدل بھی کب ممکن تھا کہ متاثر نہ ہو۔ جو زلزلہ زدہ بر اندام ہوا اور جو قلوب قساوت سے ...

(... میسوری)

عید ضحیٰ کا خطبہ مفت طلب فرمائیں

... مارچ برائے علاوہ ۲۲۵ خطیبوں کے نام درج رجسٹر ہو چکے ہیں۔ اگر ہر عیدگاہ میں ایک ہزار کی حاضری بھی ہو تو گویا کل ڈیڑھ کروڑ مسلمانوں تک خطبہ عید کی آواز پہنچ جائے گی ...

(سکرٹری سیرت کمیٹی پٹی ضلع لاہور)

مشرقی چینی ریلوے کی فروخت

ہاربن ۱۴ مارچ۔ یہ افواہ گرم ہے کہ ٹوکیو میں در پردہ گفتگو ہو کر یہ طے پا گیا ہے کہ مشرقی چینی ریلوے منچوکو کو ۱۲ کروڑ پچاس لاکھ ین میں فروخت کر دی جائے ابھی تک اس رپورٹ کی تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ لیکن جاپانی اور سوویٹ افسروں میں کشیدگی نمایاں طور پر کم ہو گئی ہے۔

مسلم راجپوتوں کا عظیم الشان جلسہ

...

نیاز مند۔ محمد عاشق خاں سکرٹری

اجتماعی امداد کی ضرورت

یوم زلزلہ منانے کی تجویز

باخبر حضرات سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ امارت شرعیہ صوبہ بہار و اڑیسہ ہی ایک ایسی جمعیۃ ہے جو ایک طویل عرصہ سے خوش اسلوبی کے ساتھ ٹھوس کام کر رہی ہے ...

سید محمد ناظم انجمن اصلاح المسلمین چھپرہ۔ ضلع سارن

زلزلہ مسجد فنڈ

...

انجمن معین الاسلام کا کارنامہ

اہل بہار کی خدمات جلیلہ

...

(دفتر انجمن معین الاسلام)

ایک خادم دیار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خط

...

کٹ پیس کی سب سے چھوٹی گانٹھ تاجروں کیلئے مفید

۲۵ روپیہ والی گانٹھ سے تمام اہل و عیال کا لباس بخوبی تیار ہو جاتا ہے ...

منیجر دی فٹ کوٹ کمپنی کٹ پیس مرچنٹ لکھو ڈائین کراچی

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی

مژدۂ جانفزا

...

خادم الاطباء حکیم صلاح الدین ... طبیہ کالج دہلی ... ضلع میرٹھ

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

آپ پاک و صاف زندگی کس طرح گذار سکتے ہیں۔

آپ دنیا کے عیش و آرام کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔

...

پتہ۔ آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

تجارت

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی

اس وقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس گانٹھوں کی ہے جن میں مختلف اقسام کا سوتی ریشمی کپڑا ہوتا ہے ...

نمونہ کی چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپے

ایس رفیق بھائی ... سرکل بمبئی

يد الله على الجماعة

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے)

دہلی یوم شنبہ ۸ ذی الحجہ ۱۳۵۲ ہجری مطابق ۲۴ مارچ ۱۹۳۴ء — جلد ۱۹ — نمبر ۲۲

عبیداللہ خاں

حکومت سے تقاضا ہے وطن کا
یہی خواہش ہے شیخ و برہمن کی
اگر خوفِ خدا کچھ بھی ہے دل میں
توانائی حکومت کی مسلّم
وہ استبداد کی سوزن سے بیشک
جلال اُس کا مگر رُکے گا کس طرح
وہ دل کے کان کھولے اور سن لے

رہا کردو عبیداللہ خاں کو
یہی منظور ہے ہندوستاں کو
تو چھوڑو اس اسیر نیم جاں کو
کچل سکتی ہے جو ہر ناتواں کو
پلوں میں چھید سکتی ہے زباں کو
کسی بے کس کے شورِ الاماں کو
یہ قدرت ضعف میں بھی ہے فغاں کو

کہ دے پٹکے زمیں پر آسماں کو

(ظفر علی خاں)

معاصرین کے افکار و آراء

صوبۂ بہار کا نازک مسئلہ

[illegible]

عورتوں کے حقوق

[illegible]

خان عبیداللہ خاں اور قانون کی صحت

[illegible]

اہل مراکش اور عبدالکریم

[illegible]

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے … حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ … خلاصۃ التفاسیر … [illegible]

ملنے کا پتہ: مینیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

Regd No L 1793.

The Jamiat

Vol. XIX No. 21. DELHI TUESDAY, MARCH 20, 1934 PRICE ONE ANNA

روئداد جلسہ سالانہ و دستار فضیلت مدرسہ دار العلوم میرٹھ

جلسہ کا اعلان بذریعہ پوسٹر و اشتہار پروگرام شہر و مضافات میں اور بذریعہ اخبارات شائع ہو چکا تھا۔ جلسہ میں ضلع میرٹھ کے زمینداران کی کافی تعداد تھی اور شہر کے رؤسا و وکلاء و ملازمین اور مقتدر حضرات دلچسپی کے ساتھ شریک جلسہ ہوئے۔

پہلا اجلاس

بصدارت منشی برکت خاں صاحب ادیب جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ اول قرأت کلام اللہ اور نعت رسول اللہ صلعم سے ابتداء ہوئی۔ [illegible]

دوسرا اجلاس

[illegible]

تیسرا اجلاس

[illegible]

چوتھا اجلاس

[illegible]

پانچواں اجلاس

[illegible]

چھٹا اجلاس

[illegible]

ساتواں اجلاس

[illegible]

فہرست رقوم مصیبت زدگان زلزلہ بہار

بتوسط امارت شرعیہ صوبہ بہار

[illegible]

بہار کے یتامیٰ کی پرورش

مندرجہ ذیل اصحاب نے بہار کے یتامیٰ کی پرورش کا ذمہ لیا ہے۔ [illegible]

میزان کل

محمد قمر الدین، ناظم بیت المال

دربھنگہ امپرومنٹ ٹرسٹ کی حقیقت

[illegible]

لوٹو لوٹو لوٹو لوٹو

دو ماہ تک دوائیں بالکل مفت لوٹو

[illegible]

خاص نوٹ: [illegible]

خاص الخاص نوٹ: [illegible]

بجضور صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر دی کنگ جارج فارمیسیوٹیکل کمپنی آف انڈیا فرسٹ میرین لائنز بمبئی نمبر ۲

عیدالضحیٰ اور قربانی کے مسائل

ترکیب نماز، امام اور مقتدی کے فرائض

قربانی کے متعلق چند ضروری مسائل

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

زلزلہ فنڈ اور قربانی

(از حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند)

(بسلسلہ صفحہ ہذا کالم ۴)

تین پاؤں سے چلتا ہو یا چوتھا پاؤں رکھتا تو ہے لیکن اس سے چل نہیں سکتا تو اس کی بھی قربانی درست نہیں۔ ایسا دبلا جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو اس کی بھی قربانی درست نہیں لیکن اگر اتنا دبلا نہ ہو تو قربانی درست ہے۔ جس جانور کے دانت نہ ہوں اس کی قربانی درست نہیں لیکن اگر کچھ گر گئے ہوں اور کچھ باقی ہوں تو اگر کم گرے ہوں اور زیادہ باقی ہوں تو درست ہے۔ جس جانور کے پیدائشی کان نہ ہوں اس کی قربانی درست نہیں لیکن کان تو ہوں مگر چھوٹے چھوٹے ہوں تو اس کی قربانی درست ہے۔ جس جانور کے پیدائش ہی سے سینگ نہیں یا تھے مگر ٹوٹ گئے مگر جڑ سے نہیں ٹوٹے تو اس کی بھی قربانی درست ہے۔ خصی اور خارش والے جانور کی بھی قربانی درست ہے۔

قربانی کا گوشت

قربانی کا گوشت خود کھائے رشتہ داروں اور محتاجوں کو دے لیکن بہتر یہ ہے کہ تیسرا حصہ خیرات کرے۔ قربانی کی کھال یا تو خیرات کر دے یا بیچ کر اس کی قیمت ایسے لوگوں کو دے ...

۱۲ ماہ کی بجائے سارا ماہ فائدہ اٹھائیں

امرت دھارا ... نصف قیمت پر

کچھ گھر بیٹھو امرت دھارا کی بڑی فہرست میں تذکرہ ہے اگر آپ کے پاس نہیں تو فوراً منگوا لیں

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

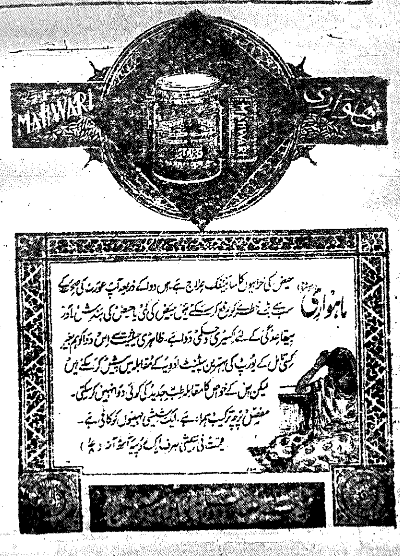

تین پیسے میں ایک سو چوالیس صفحے

منیجر رسالہ نظام المشائخ ... دہلی

مسلمانوں کی تعمیر حیات اور قربانی کے تین دن!

قیام حکومت الٰہی کیلئے ایک جلالی سبق

عیدالضحیٰ، قربانی اور اس کی حقیقت

(از جناب مولانا عظمت اللہ صاحب تائب علیگ)

ذی الحجہ کا مبارک مہینہ شروع ہو گیا ہے۔ اسلامی تاریخ میں اس مہینے کو ایک خاص حیثیت حاصل ہے اس لئے کہ اس میں اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم اور اللہ کے ذبیح حضرت اسمٰعیل علیہم السلام نے اپنی بے مثال یادگار ہی قائم کر کے دنیائے ایثار و قربانی پر بہت بڑا احسان کیا ہے ...

یا ابراہیم قد صدقت الرؤیا — اے ابراہیم تو نے اپنا خواب سچ کر دکھایا۔

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

مراکش میں جنگ آزادی کا بگل

مسلح موٹروں اور ٹینکوں سے فرانسیسی فوج کا حملہ

فرانس کی طرف سے جنوب مغربی مراکش میں عنقریب خونریز فوجی کارروائیاں اختیار کی جانے والی ہیں۔ گزشتہ موسم گرما میں مراکش کے مشرقی حصہ میں کوہ اطلس بر فرانسیسی افسر قبیلوں کی نگرانی میں مصروف تھے اور انہوں نے جبل ساغرو وغیرہ پر بھی قبضہ کر لیا تھا۔ اب بھی چند خانہ بدوش بربری قبائل ایسے موجود ہیں جو فرانسیسی اقتدار کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ فرانسیسی حکام کا خیال ہے کہ یہ لوگ پھر فساد برپا کریں گے۔ ان کے مقابلہ میں جو کارروائیاں اختیار کی جائیں گی وہ جنرل ہوری کی کمان میں ہوں گی ان کی زیر قیادت ایک فوج تو ۹ ہزار سپاہیوں پر مشتمل ہے اور دوسری فوج میں آٹھ ہزار سپاہ ہیں۔ ان افواج پر کمانڈر جنرل گراڈ کی بھی نگرانی ہے۔

یہ دونوں دستے بیک وقت "باغی" قبائل پر حملہ کریں گے اور کوہ اطلس کو اپنے حلقہ میں لے لیں گے۔ جنرل گراڈ مسلح موٹروں اور ٹینکوں سے بھی کام لیں گے اور الجیریا کے گھوڑا سوار دستے بھی ان کے ہمراہ ہوں گے۔

گیس ۲۴ ہزار روپیہ ... اس یونیورسٹی کی دوبارہ تعمیر کیلئے منظور کئے۔ امریکہ میں اس کتب خانہ کیلئے ... ۹۵ کتابیں اور رقم بھیج گئی ہیں۔

علاوہ ازیں اس یونیورسٹی لائبریری کے لئے فرانس نے ۱۴۰۰۰، چین نے ۱۵۰۰۰، جرمنی نے ۲۵۷۰۰، روس نے ۳۰۰۰ کتابیں عطا کیں۔ ان کے علاوہ بہت سے دوسرے طریقوں سے اس کتب خانہ کی امداد کی گئی۔ جاپان کے ایک سوداگر ... نے اپنے کتب خانہ کی کل ایک لاکھ کتابیں اس یونیورسٹی کے حوالہ کر دیں۔ غرض ٹوکیو لائبریری کو جو نقصان ہو چکا تھا اس کا ازالہ ان طریقوں سے کر دیا گیا۔ اب اس کتب خانہ میں آٹھ لاکھ سے زائد کتابیں ہیں جن میں ۵ لاکھ سے زائد کتابیں بطور عطیہ حاصل کی گئی ہیں۔ کتب خانہ کی عمارت بھی استقدر وسیع تعمیر ہوئی ہے جس میں ۱۰ لاکھ کتابوں کیلئے بآسانی گنجائش نکل سکتی ہے۔

سائنس کا حیرت انگیز کارنامہ

کیمرہ کے ذریعہ ایک سکنڈ میں ۱۶ ہزار تصاویر

دنیا کی اخلاقی بربادی کے ساتھ سائنس جلد جلد ترقی کر رہی ہے۔ ... حال ہی میں انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی کے پروفیسر ہیرلڈ نے ایک نیا کیمرہ ایجاد کیا ہے جس کی مدد سے ایک سکنڈ میں ۱۶ ہزار تصاویر اتاری جا سکتی ہیں۔ ... یہ جدید کیمرہ استعمال کرنے میں آسان اور قیمت میں نفیس سستا ہے۔

دنیا جلد ختم ہونے والی ہے

میکسیکو کے ڈاکٹروں کا اعلان

میکسیکو کے ڈاکٹروں نے اعلان کر دیا ہے کہ دنیا جلد ختم ہونے والی ہے۔ اعلان کی وجہ یہ ہوئی کہ چند قبائل کی عورتوں نے دو دو بچے دئیے۔ اس سے پہلے ان قبیلوں کی عورتوں نے کبھی ایک سے زیادہ کوئی بچہ نہیں جنا تھا۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ دنیا کے اختتام سے پہلے ان تمام بچوں کا پیدا ہونا ضروری ہے جن کی پیدائش مقدر ہو چکی ہے اور چونکہ دنیا جلد ختم ہونے والی ہے اس لئے قدرت نے بچوں کو جلد جلد بھیجنا شروع کر دیا ہے۔

عراق کے تاجران خرما کی نئی اسکیم

بصرہ کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا کہ عراق کے تاجران خرما اپنی کھجوروں کی برآمد کیلئے جدید بازار تلاش کر رہے ہیں اور اس مقصد کے لئے انہوں نے اپنا ایک وفد ہندوستان، سراندیپ، سنگاپور، چین، جاپان اور اٹلی کو روانہ کر دیا ہے۔ یہ وفد ان ممالک کے تاجروں سے ملاقی خرما کی تجارت کے سلسلہ میں گفتگو کرے گا۔

یورپ اور امریکہ میں آزادی نسواں کا افسانہ

ایک گجراتی لیڈی کے مشاہدات

بمبئی کرانیکل میں ایک نوجوان گجراتی لیڈی کپیلا کھنڈوالا کا مضمون شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے امریکہ اور یورپ کی تحریک نسواں پر اپنے مشاہدات و تاثرات کو پیش کیا ہے۔ مس موصوفہ ڈیڑھ سال تک امریکہ میں نسوانی تحریکات کا بڑی دلچسپی سے مطالعہ کرتی رہی ہیں۔ آپ لکھتی ہیں کہ یورپ اور امریکہ میں عورتوں کو اس قدر آزادی نہیں دی گئی ہے جس قدر دنیا میں شور بلند ہے۔ ... عورتوں کو مکمل آزادی اگر حاصل ہے تو صرف یہ ہے کہ ...

جاپان میں ٹوکیو لائبریری کی جدید تعمیر

کتب خانہ کو بربادی سے کس طرح بچایا گیا؟

۱۹۲۳ء میں جاپان کے مشہور زلزلہ کے بعد جس عمارت کو آتشزدگی سے سب سے زیادہ نقصان پہنچا وہ ٹوکیو کی امپیریل یونیورسٹی لائبریری ہے۔ یہ کتب خانہ سات لاکھ کتابوں پر مشتمل تھا جو جل کر خاک سیاہ ہو گیا۔ ... دلائی جس کے بعد برطانوی پارلیمنٹ نے ۲۵۰۰۰ پونڈ انگریزی کتابوں کی خریداری کے لئے منظور کئے ...

"فتح الملہم شرح صحیح مسلم"

مؤلفہ

حجۃ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہم العالی شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل سورت

"حنفیہ کی طرف سے صحیح مسلم کی بے نظیر خدمت"

ملنے کا پتہ

بابو سعید احمد عثمانی منیجر کتب خانہ محمودیہ۔ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

شائقین مرغ کیلئے نادر موقعہ

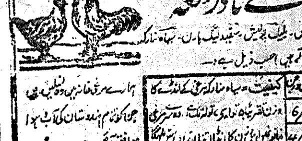

منیجر مرغی خانہ چودھری عبدالعزیز خاں محلہ راجپوتاں پانی پت ضلع کرنال (پنجاب)

اسلامیات

مسلمانوں کی تعمیر حیات اور قربانی کے تین دن!

قیام حکومت آلہی کیلئے ایک جلالی سبق

عید اضحی، قربانی اور اس کی حقیقت

(از جناب مولانا محمد عظمت اللہ صاحب نائب مفتی)

ذی الحجہ کا مبارک مہینہ شروع ہو گیا ہے۔ اسلامی تاریخ میں اس مہینے کو ایک خاص حیثیت حاصل ہے اس لئے کہ اس میں اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم اور اللہ کے ذبیح حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اپنی بے مثال یادگار میں قائم کر کے دنیا کے ایثار و قربانی پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ تمام دنیا کے مسلمان آج سے تیرہ سو برس سے اسی ابراہیمی سنت کی یاد کو تازہ کرتے کے لئے قربانیاں کرتے چلے آ رہے ہیں۔ تکبیریں کہتے ہیں جس کی وجہ سے قیام حکومت آلہی کا عالمگیر نظارہ ہوتا ہے۔

اسلام اپنے حلقہ بگوشوں کو صرف بیدعوت دیتا ہے کہ وہ اسوۂ ابراہیمی کی روشنی میں اپنی حیات قومی و بقائے ملی کی بنیادیں مستحکم کریں ...

یورپ ہر ایک امتحان کا کوئی شہید اپنانہ خاتمہ کرنے کے لئے ... حضرت اسمٰعیل کو بھی قربان کر نا پڑ گیا ... بیں تو فوراً رد کر دیا جاتا ہے۔

یا ابراہیم قد صدقت الرؤیا۔ اے ابراہیم تو نے اپنا خواب سچ کر دکھایا۔

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

مراکش میں جنگ آزادی کا بگل

مسلح موٹروں اور ٹینکوں سے فرانسیسی فوج کا حملہ

فرانس کی طرف سے جنوبی مراکش میں عنقریب بڑی فوجی کارروائیاں اختیار کی جانے والی ہیں۔ گزشتہ موسم گرما میں مراکش کے مشرقی صوبوں کو اطلس پر فرانسیسی افسر قبضوں کی نگرانی میں مصروف تھے ... فرانسیسی حکام کا خیال ہے کہ یہ لوگ پھر فساد برپا کریں گے۔ ان کے مقابلہ میں جو کارروائیاں اختیار کی جائیں گی وہ جنرل ہوری کی کمان میں ہوں گی ... ۹ ہزار سپاہیوں پر مشتمل ہے اور دوسری فوج میں آٹھ ہزار سپاہ ہیں۔ ان افواج پر کمانڈر جنرل گراڈ کی بھی نگرانی ہے۔

یورپ اور امریکہ میں آزادی نسواں کا افسانہ

ایک گجراتی لیڈی کے مشاہدات

بمبئی کرانیکل میں ایک نوجوان گجراتی لیڈی کیلا کھنڈوالا کا مضمون شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے امریکہ اور یورپ کی تحریک نسواں پر اپنے مشاہدات و تاثرات کو پیش کیا ہے ... عورتوں کو اس قدر آزادی نہیں دی گئی ہے جس قدر دنیا میں شور بلند ہے ...

گیس رسٹ ... نے ان کے جاپانی سکہ اس یونیورسٹی کی دوبارہ تعمیر کیلئے منظور کئے ... کتب خانہ کیلئے ۵۰۰ کتابیں اور رقم جمع کی گئی۔

سائنس کا حیرت انگیز کارنامہ

کیمرہ کے ذریعہ ایک سکنڈ میں ۶ ہزار تصاویر

دنیا کی اخلاقی بربادی کے ساتھ سائنس جلد جلد ترقی کر رہی ہے ... ایک سکنڈ میں ۶ ہزار تصاویر اتاری جا سکتی ہیں ... یہ جدید کیمرہ استعمال کرنے میں آسان اور قیمت میں نسبتاً سستا ہے۔

دنیا جلد ختم ہونے والی ہے

میکسیکو کے ڈاکٹروں کا اعلان

میکسیکو کے ڈاکٹروں نے اعلان کر دیا ہے کہ دنیا جلد ختم ہونے والی ہے۔ اعلان کی وجہ یہ ہوئی کہ ... قبائل کی عورتوں نے دو دو بچے دئے اس سے پہلے ان قبیلوں کی عورتوں نے کبھی ایک سے زیادہ کوئی بچہ نہیں جنا تھا۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ دنیا کے اختتام سے پہلے ان تمام بچوں کا پیدا ہونا ضروری ہے ... قدرت نے بچوں کو جلد جلد بھیجنا شروع کر دیا ہے۔

عراق کے تاجران خرما کی نئی اسکیم

بصرہ کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا کہ عراق کے تاجران خرما اپنی کھجوروں کی برآمد کیلئے جدید بازار تلاش کر رہے ہیں اور اس مقصد کے لئے انہوں نے اپنا ایک وفد ہندوستان، سماٹرا، سنگاپور، چین، جاپان اور اٹلی کو روانہ کر دیا ہے۔ یہ وفدان ممالک کے تاجروں سے عراقی خرما کی کھپت کے سلسلہ میں گفتگو کرے گا۔

جاپان میں ٹوکیو لائبریری کی جدید تعمیر

کتب خانہ کو بربادی سے کس طرح بچایا گیا؟

... جاپان کے مشہور زلزلہ کے بعد ... ٹوکیو کی امپیریل یونیورسٹی لائبریری ... سات لاکھ کتابوں پر مشتمل تھا جل کر خاک سیاہ ہو گیا ... برطانوی پارلیمنٹ نے ... ۲۵۰۰۰ پونڈ ... انگلستان کے لوگوں سے ... ٹوکیو یونیورسٹی کو ستر ہزار کتابیں مل ہوگئی۔

قربانی کا نقشہ اسلامی نظروں میں کوئی بھی حیثیت رکھتا ہو مگر زندہ رہنے اور زندگی کے آثار پیدا کرنے کیلئے ہر سال ذی الحجہ ... دس خیالات ... ضرورت ہے کہ وقت کو ضائع نہ کیا جائے ... تاکہ مسلمان صحیح معنی میں دیرینہ عظمت کے پیکر دکھلائی ہوں۔

"فتح الملہم شرح صحیح مسلم"

مؤلفہ

حجۃ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہم العالی شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل سورت

"حنفیہ کی طرف سے صحیح مسلم کی بے نظیر خدمت"

مسلمانان ہندوستان کا کوئی طبقہ اور اسلامی ہند کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو حضرت الحاج مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی کی بلند پایہ شخصیت اور علمی رفعت و جامعیت سے ناواقف ہو۔ اس شرح کی حیثیت و اہمیت اور حقیقی نوعیت کا اندازہ کرانے کے لئے حضرت مولانا مدظلہم کا اسم گرامی ہی کافی ہے ... علوم نبوی کے لئے یہ بے نظیر ذخیرہ تیار فرمایا ہے۔

فی الحقیقت یہ شرح ہر قسم کے مباحث ... سلطنت علیہ آصفیہ ... کی سرپرستی میں اب اس شرح کی تکمیل تصنیف اور طبع و اشاعت کا کام جاری ہے۔ جلد اول زیور طبع سے آراستہ ہو کر شائع ہو چکی ہے ...

یہ جلد اول ... سائز کے پورے پانسو صفحات پر ختم ہوئی ہے ... قیمت فی جلد چھ روپیہ ...

ملنے کا پتہ

ابو سعید احمد عثمانی مہتمم کتب خانہ محمودیہ، دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

نوٹ: ... محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

شائقین مرغ کیلئے نادر موقعہ

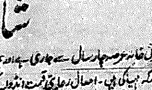

... لیگ ہارن، بلیک منارکہ ... نرخ حسب ذیل ہے:

کیفیت سیاہ منارکہ مرغی کے انڈے	قیمت انڈے فی درجن	نام	قیمت انڈے فی درجن
وزن ...	۶/	سیاہ منارکہ	۶/
...	۴/	سفید منارکہ	۶/۶

منیجر مرغی خانہ چودھری عبدالعزیز خان محلہ راجپوتان پانی پت ضلع کرنال (پنجاب)

زلزلہ فنڈ اور قربانی

کتاب الاضحیہ پہلا باب فصل نہم

(از حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند)

... عثمان صاحب ساکن کلکتہ نے اخبار ہند جدید کلکتہ مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۳۴ء کا ایک تراشہ میرے پاس بھیجا ہے جس میں اخبار مذکور کے مدیر نے مسلمانوں کو مشورہ دیا ہے کہ امسال قربانی کرنے کے بجائے وہ قربانی کے جانوروں کی قیمتیں مصیبت زدگان بہار کی امداد و اعانت کے لئے دیدیں۔ فاضل مدیر کا خیال ہے کہ قربانی کوئی فرض شرعی نہیں ہے اس لئے اگر وہ مطلقاً ترک کر دینے کا مشورہ نہیں دیدیں جب بھی شرعاً قابل گرفت نہیں ... دینے کے بجائے یہ مناسب سمجھتے ہیں کہ ہر شہر میں ایک قربانی تمام شہر کے مسلمانوں کی طرف سے کر دی جائے، باقی شہر کے تمام مسلمان اپنی اپنی قربانیاں ملتوی کر کے ان کی قیمتیں زلزلہ فنڈ میں بھیجدیں ...

شرعی الکہدینے ہیں اور وہ یہ ہے کہ حنفی جو وجوب قربانی کے معتقد ہیں۔ ان کے لئے لازم ہے کہ شرائط وجوب کے ہوتے ہوئے وہ قربانی ہی ذبح کریں۔ اس کی قیمت بلکہ جانور زندہ بھی صدقہ نہیں کر سکتے۔

مصیبت زدگان بہار کی امداد و اعانت اعلیٰ درجہ کا کار خیر ہے ... فاضل مدیر کی نیت تو بخیر ہے ... تاہم ہندوستان کے کروڑوں حنفی اس تجویز پر دوسری صورت سے عمل کر سکتے ہیں ...

(۱) ہندوستان میں مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت حنفی ہے ...

... تمام رقوم ناظم بیت المال امارت شرعیہ بہار پھلواری شریف کے پتہ پر ارسال کی جائیں۔ واللہ الموفق۔

عید اضحیٰ اور قربانی کے مسائل

ترکیب نماز، امام اور مقتدی کے فرائض

قربانی کے متعلق جملہ ضروری مسائل

ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی فجر سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک ہر فرض عین نماز کے بعد ایک مرتبہ تکبیر تشریق بلند آواز سے کہنا واجب ہے ...

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔

تکبیریں چھوٹ گئی ہیں وہ معاف ہیں ان کا اعادہ نہ کرنا چاہیئے۔ اگر کسی کی ایک رکعت چھوٹ گئی ... اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے اور رکوع میں اس کو خیال آئے تو وہ رکوع ہی میں تکبیریں کہہ لے ...

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو خدا کے نزدیک تمام اعمال سے بہتر کسی جانور کا شرعی طور پر قربان کرنا ہے ...

قربانی

... کہ سال بھر کا معلوم ہو تو اس کی قربانی درست ہے۔ جو جانور اندھا ہو یا ایک آنکھ کی تہائی روشنی یا اس سے زیادہ جاتی رہی ہو یا ایک کان تہائی یا تہائی سے زیادہ کٹ گیا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں۔ جو جانور لنگڑا ہو اور ...

(باقی صفحہ ہذا کالم اول کے نیچے ملاحظہ ہو)

(بسلسلہ صفحہ ہذا کالم ۴)

تین پاؤں سے چلتا ہو یا چوتھا پاؤں رکھتا تو ہے لیکن اس سے چل نہیں سکتا تو اس کی بھی قربانی درست نہیں۔ ایسا دبلا جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو اس کی بھی قربانی درست نہیں لیکن اگر اتنا دبلا نہ ہو تو قربانی درست ہے۔ جس جانور کے دانت نہ ہوں اس کی قربانی درست نہیں لیکن اگر کچھ گر گئے ہوں اور کچھ باقی ہوں تو اگر کم گرے ہوں اور زیادہ باقی ہوں تو درست ہے۔ جس جانور کے پیدائشی کان نہ ہوں اس کی قربانی درست نہیں لیکن کان تو ہوں مگر چھوٹے چھوٹے ہوں تو اس کی قربانی درست ہے۔ جس جانور کے پیدائشی ہی سے سینگ نہیں یا تھے مگر ٹوٹ گئے مگر جڑ سے نہیں ٹوٹے تو اس کی بھی قربانی درست ہے۔ خصی اور خارش والے جانور کی بھی قربانی درست ہے۔

قربانی کا گوشت

قربانی کا گوشت خود کھائے رشتہ داروں اور محتاجوں کو دے لیکن بہتر یہ ہے کہ تیسرا حصہ خیرات کرے۔ قربانی کی کھال یا تو خیرات کر دے یا بیچ کر اس کی قیمت ایسے لوگوں کو دے جن کو زکوٰۃ دینا درست ہے۔ کھال کی قیمت مسجد کی مرمت وغیرہ میں لگانا درست نہیں۔ اگر کھال اپنے کام میں لائے تو بھی درست ہے۔

اگر کسی شخص پر قربانی واجب نہ تھی لیکن اس نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تو اب اس جانور کی قربانی کرنا واجب ہے۔ قربانی صرف اپنی طرف سے کرنا واجب ہے اولاد کی طرف سے واجب نہیں۔ اگر نابالغ اولاد مالدار ہو تب بھی اس کی طرف سے کرنا واجب نہیں۔ لیکن اگر کسی نے کر دی تو نفل ہوگی مگر اپنے ہی مال میں سے کرے۔

(محمد عظمت اللہ)

۳ ماہ کی بجائے ۱۲ ماہ فائدہ اٹھائیں

ضعف ہیت پر زمرد ...

امرت دھارا ... شیشی ... امرت دھارا ملہم ... امرت دھارا صابن ...

کچھ طبی ادویات کا بڑی فہرست میں تذکرہ ہے اگر آپ نے نہیں پایا تو فوراً منگالیں

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

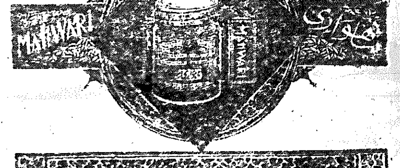

تین پیسے میں ایک سو چوالیس صفحے

رسالہ نظام المشائخ جو چوبیس سال سے ملا واحدی صاحب کی ایڈیٹری میں پابندی وقت کے ساتھ اعلیٰ بے ... آپ صرف تین پیسے کا کارڈ لکھ کر بالکل مفت منگا سکتے ہیں ... نظام المشائخ کے ... صفحے ہوتے ہیں ... چوالیس صفحوں کے برابر سمجھا جاتا ہے ...

المشتہر منیجر رسالہ نظام المشائخ نمبر ۱۲ کوچہ چیلان دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم شنبہ ۸ ذی الحجہ ۱۳۵۲ ہجری

موجودہ اسمبلی کا خاتمہ

خدا خدا کرکے یہ آواز کانوں میں پڑی ہے کہ موجودہ اسمبلی جس کی زندگی بہت دراز ہوگئی تھی عنقریب ختم ہونے والی ہے۔ اور حکومت یہ غور کررہی ہے کہ آئندہ نومبر میں جدید انتخابات کرالئے جائیں۔ اس خبر سے تمام ملک میں دلچسپی کا اظہار کیا جائے گا کیونکہ گزشتہ تین چار سال کی مدت میں اس اسمبلی نے جو کارہائے نمایاں کئے ہیں۔ لوگوں کے دلوں پر ان کے گہرے نقوش پڑے ہوئے ہیں صرف اتنا کہدینا کافی ہوگا کہ جس وقت سے ہندوستان میں اصلاحات نافذ ہوئی ہیں موجودہ اسمبلی سے زیادہ رجعت پسند اور حکومت کے لئے مفید مطلب اسمبلی اور کوئی منتخب نہیں ہوئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ حکومت نے باوجود رائے عامہ کی زبردست مخالفت کے اس اسمبلی کی مدت میں توسیع کی اور آج تک اسے گھسیٹے چلی جارہی ہے۔

سیاسی حیثیت سے ملک کی تحریک آزادی میں اس اسمبلی نے جس قدر روڑے اٹکائے بلکہ انتہائی مشکلات پیدا کیں وہ باخبر حضرات کو اچھی طرح معلوم ہیں جب کبھی حکومت نے اپنے تشدد کی مہم میں اس اسمبلی سے امداد مانگی اس کے اراکین نے نہایت وفاداری وفرمانبرداری کے ساتھ حکومت کی خواہشات کو پورا کیا۔ اور عوام الناس کی آواز اور ملک کے مفاد کو پس پشت ڈال کر ایسے ایسے قوانین وضع کئے جن پر ایک ملک کی نمائندہ جماعت کو شرم آنی چاہئے کوئی بدتر سے بدتر آرڈیننس ایسا نہیں رہا جسے یہ اسمبلی قانون کی شکل میں منتقل کرکے کتاب الآئین پر نہ لے آئی ہو اور جس کی بے آئینی پر تمام دنیا میں ماتم نہ کیا گیا ہو۔ شخصی آزادی کو اس اسمبلی کے دور میں نام نہاد نمائندوں کی رضامندی سے جس طرح کچلا گیا ہے اس کی مثال شاید تاریخ میں مشکل سے مل سکے۔

اقتصادی ومالی حیثیت سے بھی موجودہ اسمبلی کا دور ملک کے لئے درجہ مضرت رساں ثابت ہوا۔ ہندوستان کے مفاد کو برطانوی مفاد پر قربان کیا گیا۔ غیر ملکی تجارت کے فروغ کی راہیں پیدا کی گئیں اور ہندوستانی تجارت کو نقصان پہنچایا گیا ...

اسی لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ ایک ایسی اسمبلی کے خاتمہ کی خبر جس نے اپنی زندگی میں کسی حیثیت سے بھی کوئی مفید کام انجام نہ دیا ہو بلکہ ہمیشہ قوم کی مرضی کے خلاف حکومت تسلط کی نصرت وحمایت ...

جب ایک قومی وملکی تحریک کو دبانے اور حکومت کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی کی طرح کام کرنے کے لئے اس اسمبلی کی آمادگی اس درجہ بڑھی ہوئی ہو ...

کمانڈر انچیف کی تقریر

کونسل آف اسٹیٹ کے اجلاس میں فوجی میزانیہ پر بحث کرتے ہوئے کمانڈر انچیف نے جو تقریر فرمائی ہے وہ اس اعتبار سے خاص اہمیت رکھتی ہے ...

موجودہ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ گوری فوج نے فرقہ واریت کو کم کرنے میں کبھی بھی امداد نہیں کی ہے بلکہ فرقہ وارانہ فسادات کے موقع پر بھی گوری فوج بجائے مفید ہونے کے مضر ہی ثابت ہوئی ہے اس کے برخلاف بنگال اور آسام اور صوبہ سرحد میں سیاسی تحریکات کو فرو کرنے کے لئے فوج کا استعمال نہایت شدید اور کامیاب طریق پر کیا گیا ہے۔ اور ملک کے دوسرے حصص میں جب کبھی قوم نے اپنے جائز مطالبات کے لئے قدم آگے بڑھایا ... فوج ہی کا ہوا دکھا کر دبا دیا گیا ہے۔ کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ فرقہ واریت تو ان بہانوں میں سے ایک بہانہ ہے جن کے لئے گوری فوج رکھی جاتی ورنہ مقصد صرف ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہندوستان پر شہنشاہی اقتدار قائم رہے اور یہ سونے کی چڑیا اڑنے نہ پائے۔

شذرات

نئی مسلم لیگ کا اجلاس

آل انڈیا مسلم لیگ کی از سر نو تشکیل کے بعد اس کا پہلا اجلاس ۱۰ مارچ کو دہلی میں منعقد ہو رہا ہے جس کے ایجنڈا میں موجودہ سیاسی صورت حالات سے متعلق متعدد اہم مسائل ہیں۔ یہ اجلاس مسٹر جناح کی صدارت میں منعقد ہوگا جو غالباً ۱۰ مارچ تک دہلی پہنچ رہے ہیں۔ ایک عرصہ کی ناخوشگواری اور تلخ واقعات کے بعد جنہوں نے لیگ کے وقار کو بالکل زائل کردیا تھا۔ مسٹر جناح کی صدارت میں مختلف الخیال اراکین کا یہ پہلا اجتماع اگر کامیاب ہوا اور لیگ کی آئندہ پالیسی سے متعلق اراکین لیگ نے مسلمانوں کو مطمئن کردیا تو ہم بجا طور پر یہ توقع کرسکتے ہیں کہ لیگ ...

وقف بل میں ترمیمات

جمعیۃ علمائے ہند کی دعوت پر ہندوستان کے مشاہیر علماء وزعماء کا جو اجتماع مراد آباد میں ہوا تھا اس کی مختصر روداد ہم اشاعت گذشتہ میں درج کرچکے ہیں جمعیۃ کی مجلس شوریٰ نے صوبہ متحدہ کے وقف بل پر غور وخوض کرنے کے بعد بنیادی اصولوں کی تدوین اور ایک منتخبہ کمیٹی کے قیام کی جو کارروائی کی ہے وہ اس مسئلہ کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے نہایت مناسب اور ضروری کارروائی ہے۔ مراد آباد میں جو ذمہ دار حضرات مجتمع ہوئے تھے ان سے یہی توقع کی جاسکتی تھی کہ وہ معاملہ کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے کوئی عاجلانہ قدم نہ اٹھائیں گے بلکہ قانون سازی جیسے اہم کام کو ...

انتقادات

"حیات حافظ رحمت خان"

دار الحکومت

زہریلی گیس والے ڈاکوؤں کی گرفتاری
دہلی میں ایک عجیب وغریب گروہ!

دہلی ۱۲ مارچ۔ ابھی حال میں یہ خبر ملی تھی کہ دہلی میں ڈاکوؤں کا ایک ایسا گروہ موجود ہے جو ڈاکہ کے وقت زہریلی گیس استعمال کرتا ہے۔ کچھ دن ہوئے اس ذریعہ سے ایک ... نامی ایک دوکاندار کی تجوری اس طرح کوئی شخص چھین لے گیا تھا جس میں ... سو کا مال تھا۔ پولیس اس وقت سے ان کے سراغ میں تھی اس وقت تک سات آدمی پکڑے جاچکے ہیں۔ پولیس نے ان لوگوں کے پاس سے ایک کاغذ برآمد کیا جس پر زہریلی گیس کا نسخہ درج ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان لوگوں کا پروگرام یہ تھا کہ یہ براتوں میں شریک ہوا کریں گے اور کسی شخص کو منتخب کرکے اس زہریلی گیس کے ذریعہ بے ہوش کرکے اپنا کام کرلیا کریں گے۔

مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی کی تشریف آوری

دہلی ۱۴ مارچ۔ کل شام کو حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی ایڈیٹر جمعیۃ علماء ہند وسابق پروفیسر ندوۃ العلماء دیوبند سے دہلی تشریف لے آئے مولانا موصوف صرف دو روز قیام فرمائیں گے ...

اروِن ہسپتال کیلئے بیس ہزار روپے کی گرانٹ منظور کرلیگئی
وارڈ نمبر ۱ کے مسلمانوں کا حاجی رشید احمد کے خلاف مظاہرہ!!
دہلی میونسپلٹی میں پانی کی قلت کے مسئلہ پر غور وخوض!!

دہلی ۱۴ مارچ۔ آج پونے سات بجے شام جب دہلی میونسپلٹی کی سپیشل میٹنگ شروع ہوئی تو ٹاؤن ہال کے باہر وارڈ نمبر ۱ کے بہت سے ممبران مسلمان حاجی رشید احمد کے خلاف مخالفانہ مظاہرہ کر رہے تھے۔ تقریباً ایک گھنٹہ تک یہ لوگ مختلف نعرے لگاتے رہے۔ پولیس نے مداخلت نہیں کی۔

آج بعد دوپہر ان لوگوں نے ایک جلوس بھی نکالا آج کی میونسپل کمیٹی کی میٹنگ میں صرف ایک درجن کے قریب ممبر تھے اس لئے کورم کی عدم موجودگی کی وجہ سے سپیشل میٹنگ کے ایجنڈے پر غور نہیں کیا گیا۔

ڈاکٹر ... ہاؤس کو یقین دلایا کہ چوہوں کو ضائع کرنے کا کام جاری رکھا جائے گا چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ چوہوں کے ضائع کرنے کے لئے ... میں کمی کرنے کی جو تجویز منظور کی گئی تھی اسے ایک ماہ تک معرض التوا میں ڈالدیا جائے۔

ہاؤس نے ... صاحب کی یہ تجویز منظور کرلی۔ ... میونسپل کمشنر نے ہاؤس کی توجہ شہر میں پانی کی قلت کی جانب مبذول کرائی اور صاحب صدر سے دریافت کیا کہ میونسپل کمیٹی نے گرمی میں پانی کی قلت رفع کرنے کے لئے کیا انتظام کیا ہے۔

صاحب صدر نے فرمایا کہ موجودہ انتظامات میں دو مزید ... کا اضافہ کردیا گیا ہے اور بجلی کے ذریعہ پانی بہم پہنچانے کی اسکیم زیر غور ہے۔

ہاؤس نے یہ تجویز منظور کرلی کہ مجوزہ اروِن ہسپتال کو بیس ہزار روپیہ سالانہ کی گرانٹ دی جائے اور موجودہ سول ہسپتال میں جو بیس ہزار روپیہ سالانہ کے خرچ سے ساٹھ مریضوں کی رہائش کا انتظام رکھا جائے اور سول ہسپتال میں آنکھوں کے علاج کے لئے جو ڈیپارٹمنٹ کھولا گیا ہے۔ اسے بند کردیا جائے۔ کئی ممبران نے یہ مطالبہ کیا کہ مجوزہ اروِن ہسپتال کی انتظامیہ باڈی میں دہلی میونسپلٹی کو نمائندگی حاصل ہونی چاہئے۔

ہاؤس نے یہ بھی تجویز منظور کی کہ جو لوگ پاگل کتے کے کاٹے کے علاج کرانے کے لئے کسولی جاتے ہیں ان کے علاج کا خرچہ میونسپلٹی برداشت کرے۔

سرحدی کونسل میں مالیاتی بل منظور ہوگیا
پولیس، محکمہ تعلیم اور جیلوں کے مطالبات

پشاور ۱۲ مارچ۔ سرحدی کونسل میں کل مالیاتی بل پاس کردیا گیا۔ جیل خانہ جات کے اخراجات کے لئے ... لاکھ ... ہزار روپیہ کا مطالبہ کیا گیا۔ اس مطالبہ میں تخفیف کی تحریک پیش ہوئی جس پر بحث کے دوران میں مسٹر عبد الغفور خاں نے کہا کہ صوبہ سرحد کے قیدیوں کو دوسرے صوبوں کے جیلوں میں منتقل نہ کیا جائے۔ کیونکہ دوسرے صوبوں کے جیلوں میں ان قیدیوں کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہے۔ ...

مجسٹریٹ کا کانگریسیوں پر الزام
سرکاری افسروں کو قتل کرنیکی سازش

الہ آباد ۲۰ مارچ۔ مسٹر ... ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ الہ آباد نے دو نوجوانوں کو ... برآمد ہونے کے الزام میں دو دو سال قید سخت کی سزا دی۔ اپنے فیصلہ میں انہوں نے کانگریس کے خلاف جو ریمارک لکھے ہیں ان سے کانگریسی حلقوں میں بہت غصہ پھیل گیا ہے۔ ...

حکومت کے ساتھ تعاون کی تجویز منظور ہوگئی
بہار کی مصیبت کو دور کرنے کیلئے گاندھی جی کا ارشاد

بہار میں مالگزاری کی معافی کا مطالبہ
ہوم ممبر کا خشک جواب

ناظم جمعیۃ علماء ہند کا اعلان

مولانا ... صاحب بہاری نائب ناظم جمعیۃ علماء ہند ... کی قید فرنگ سے رہا ہوئے ہیں انہوں نے میری درخواست پر جمعیۃ علماء ہند کے دفتر کی نگرانی کا کام اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ آئندہ سے دفتری تنظیم اور خط وکتابت اور دفتری حساب وکتاب سب مولانا موصوف کے متعلق ...

حکومت ہند کے دفاتر دہلی سے شملہ کو

نئی دہلی ۲۱ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے دہلی سے شملہ جانے کے لئے ۲۱ و ۲۳ اپریل کی تاریخیں مقرر کی ہیں۔ ان دنوں کے لئے خاص ٹرینیں بھی چلیں گی۔ ... گزشتہ سال کی نسبت ۱۵ یوم کی تاخیر سے شملہ جانا ہوگا۔

ایک گاؤں پر مسلح ڈاکوؤں کا حملہ

دہلی میں گردن توڑ بخار کی وبا

دہلی ۲۱ مارچ۔ دہلی میں گردن توڑ بخار کی وبا شروع ہورہی ہے۔ تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ گیارہ آدمی گردن توڑ بخار میں مبتلا ہوئے اور ان میں سے ۵ فوت ہوگئے۔ ...

لفافہ کے وزن میں اضافہ کیا جائے

وائسرائے سے فلسطینی وفد کی ملاقات

بمبئی ۲۰ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا مسلم وفد فلسطین کی صورت حالات کے سلسلہ میں اپریل کے پہلے ہفتہ میں وائسرائے سے ملاقات کریگا سید مرتضیٰ صاحب ممبر اسمبلی اس کی رہنمائی کریں گے۔

تحریک سول نافرمانی کی رفتار

وائسرائے کے فنڈ میں ۳۵ لاکھ روپیہ

کلکتہ میں ۹ مسلح نوجوانوں کی گرفتاری

حکومت رضاکاروں کے سامنے جھک گئی

جنرل گوئرنگ کو قتل کرنے کی کوشش

برلن ۲۱ مارچ۔ آج سہ پہر کو جنرل گوئرنگ اور نازی پارٹی کے ایک لیڈر ... کو قتل کرنے کی کوشش کی گئی جبکہ یہ دونوں ایک موٹر کار میں ... گزر رہے تھے ... لیکن یہ دونوں اصحاب بچ گئے ...

ریوالور دکھا کر بیمہ کے لفافے چھین لئے

تیل کے کارخانہ میں آتشزدگی

مجلس احرار کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس
مرکز سے احراری کارکنوں کو ہدایات
صدر مجلس احرار اسلام کا اعلان

مولانا حبیب الرحمن صاحب صدر مجلس احرار اسلام نے مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے:-

مجلس احرار نے ۹ مارچ کو یوم کشمیر مقرر کیا تھا اس کی مکمل اطلاعات دفتر میں پہنچ چکی ہیں۔ بعض مجالس کے سرگرم کارکن جتھوں کی روانگی اور فوراً سول نافرمانی کے اجراء کے حق میں ہیں اور ان کا خیال یہ ہے کہ کام ایک دفعہ شروع کردیا جائے تو کامیابی یقینی ہے لیکن بعض کارکنوں نے اعتدال کا مشورہ دیا ہے ان کی رائے یہ ہے کہ بوجہ مسلسل بارش کے تمام ہفتہ خاطر خواہ سرگرمی کا اظہار کشمیر ڈے کے سلسلے میں نہیں ہوسکا۔ اس لئے مرکزی جماعت کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنے سے قاصر ہے اس کا خیال ہے کہ جب تک ہر جگہ کی جماعتوں کی طاقت کا صحیح اندازہ نہ ہوجائے جتھوں کو کشمیر کی طرف بڑھنے کا یا مقامی طور پر سول نافرمانی کرنے کا حکم نہ دیا جائے۔

میں ان اطلاعات کی بناء پر خود مذبذب ہوں اس لئے میں نے پھر ورکنگ کمیٹی کو بلانا مناسب سمجھا ہے۔ تاکہ ورکنگ کمیٹی بیرونجات سے آمدہ اطلاعات کی بناء پر مناسب کارروائی کرسکے۔ ممکن ہے کہ مجلس احرار کی مجلس عاملہ اپنی طاقت کا صحیح اندازہ کرنے کے بعد پھر کسی یوم کشمیر منانے کا اعلان کرے لیکن اس عرصہ میں مسلمانوں کو عام طور پر اور احرار کارکنوں کو خاص طور پر اپنے حالات اور انتظامات درست کرنے کی کوشش کرنی چاہئے ...

فرقہ وارانہ فیصلہ کے خلاف حرکت
اسمبلی کے غیر سرکاری ارکان کی بیداری

دہلی ۲۱ مارچ۔ بہت تاخیر کے بعد اسمبلی کے غیر مسلم اور غیر سرکاری ممبروں کو کمیونل ایوارڈ کے خلاف حرکت کرنے کا خیال پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ وہ جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے پاس میموریل بھیجنے والے ہیں جس میں مطالبہ کیا جائیگا کہ کمیونل ایوارڈ میں ترمیمیں کی جائیں انہوں نے ایک اپیل تیار کی ہے جس میں کہا ہے کہ جدید دستور اساسی کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ ملک میں فرقہ وارانہ امن وامان قائم رہے ...

سکیڑہ کے مسلمان پھر خطرہ میں

اچھوتوں کو دلت کہا جائیگا

بمبئی ۱۶ مارچ۔ کل بمبئی کونسل میں ہوم ممبر مسٹر آر ڈی بیل نے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ ۱۹۳۳ء اور ۱۹۳۲ء میں تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں کل ۱۴۷۳۱ افراد کو سزا ہوئی تھی ان میں سے سات کو اسے کلاس دیا گیا تھا اور ۳۰۶ کو بی کلاس۔

جلسہ تقسیم انعامات

امرت دھارا ٹورنیمنٹ کا آخری میچ

۲۴ مارچ ۱۹۳۲ء امرت دھارا ٹورنیمنٹ کے آخری میچ آج ۵ بجے شام کو شروع ہوئے۔ بنوٹ، لکڑی، مکہ بازی، کشتی کے آخری میچوں کے بعد ٹورنیمنٹ کے سکریٹری پنڈت گیان چند جی نے مندرجہ ذیل رپورٹ پڑھی۔

لیڈیز اینڈ جنٹلمین! آپ صاحبان کو معلوم ہی ہے کہ دو سال پہلے امرت دھارا کی سلور جوبلی اس دھوم دھام سے منائی گئی تھی کہ اخبارات نے اس کو لاہور کی تاریخ کا ایک قابل یادگار واقعہ لکھا تھا۔ اس وقت ٹورنیمنٹ بھی رکھے گئے تھے جو کہ پبلک کی خواہش کو دیکھ کر اس کے بعد بھی جاری رکھے گئے اور کم وبیش ہوتے رہے ہیں۔ کئی وجوہات سے اس دفعہ ہم نے صرف مختصر سا کام ہی رکھا تھا۔ اس واسطے صرف کل اتوار کو اور آج کے دن میں یہ سب میچ ختم کر کے اب آپ کے سامنے آنریبل خان بہادر چودھری شہاب الدین پریذیڈنٹ پنجاب کونسل کے مبارک ہاتھوں سے انعامات تقسیم کئے جاویں گے۔ اتفاق کی بات ہے کہ اس دفعہ پہلے دنوں میں برابر بارش رہی اور اس واسطے اگر پہلے کچھ رکھا جاتا تو وہ ملتوی نہ ہوسکتا تھا۔

امرت دھارا ٹورنیمنٹ دیکھنے سے اور اس کے ساتھ جو دیگر لیکچر وغیرہ رکھے جاتے ہیں ان سے لوگوں کے اندر ورزش کرنے اور اپنی صحت و طاقت کو قائم رکھنے کا شوق برابر بڑھتا جا رہا ہے۔ اور اس میں ہم دوسرے طریقوں سے بھی مددگار ہوتے ہیں ...

[illegible]

جان بلب خان عبید اللہ خاں کا آخری پیغام

"میری موت میرے مشن کو کامیاب بنا دے گی"

اہل ملک کو فرقہ وارانہ اختلافات دور کرنے کی تلقین

خان عبید اللہ خاں کے والد محترم ڈاکٹر خاں صاحب کے پرسنل ایجنٹ محمود خاں صاحب نے حسب ذیل اطلاع بغرض اشاعت ارسال فرمائی ہے:-

خان عبید اللہ خاں نے جو اس وقت ملتان نیو سنٹرل جیل میں محبوس ہیں اپنے اہل وطن کے نام ذیل کا آخری پیغام شائع کیا ہے۔

آج (۲۰ مارچ) میری بھوک ہڑتال کا ۵۱ واں روز ہے۔ میرا خیال ہے کہ میں زندگی کے آخری لمحات سے گذر رہا ہوں۔ مجھے موت کا کوئی خوف نہیں بلکہ ایک طرح کی خوشی ہے کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو رہا ہوں۔ اگر میں مرگیا تو یہ میرے مشن کی کامیابی ہوگی جس کے بعد مجھے تسلی ہو جائے گی مجھے سکون و دماغ کی نعمت حاصل ہے اور میری روح پر از مسرت جو اہل وطن میری طرف سے تکالیف اور تلخی اذیت برداشت کر رہے ہیں۔ میں ان کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میری درخواست ہے کہ وہ خوش ہوں کہ ان کا ایک خادم ظلم و عدوان، ناانصافی اور شرمناک بدسلوکی کے خلاف جنگ کر رہا ہے۔ میں اپنے ہندوستانی بھائیوں اور بہنوں سے دعا کے لئے درخواست کرتا ہوں کہ میری موت وطن کے حق میں بہتر نتائج پیدا کرے۔ میں اپنے وطنی بھائیوں سے ایک بات اور کہنی چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ اپنے فرقہ وارانہ اختلافات کو دور کر دیں اور اس زہر سے نجات حاصل کرتے ہوئے قومیت کی مستحکم بنیادوں پر قائم ہو جائیں۔ وہ ہندو و مسلمانوں کو ایک قوم بنانے کے لئے انتہائی قربانیاں کریں اور منظم ہو کر آزادی کے لئے سعی فرمائیں۔

آج بستر مرگ پر میں ملک کے مقدس مقاصد کے لئے جو کچھ کر رہا ہوں یہ اس تعلیم و تربیت کا نتیجہ ہے جو میں نے اپنے والدین، چچا اور برادر معظم کے قدموں میں پائی تھی میں چاہتا ہوں کہ ان کی بہتر تربیت کا انہیں بہتر صلہ ملے۔ میری ان سے یہی درخواست ہے کہ وہ میری بے گناہ موت پر رنجیدہ نہ ہوں بلکہ خوش ہوں کہ خدا نے مجھے مصائب و آلام میں ثابت قدم رکھا۔

امارت شرعیہ کی طرف سے ریلیف کا بہترین طریقہ

مردہ علاقوں میں زندگی کی روح

[illegible]

فہرست مصیبت زدگان بہار

بتوسط نظارت امارت شرعیہ پھلواری شریف ضلع پٹنہ

[illegible]

میزان

سابق آمد

میزان کل

(محمد قمر الدین ناظم بیت المال)

دہلی میونسپل انتخابات میں گڑبڑ

غازی محمد عثمان آزاد کے اعتراضات

[illegible]

(محمد صدیق جوش)

فلپائن کی آزادی کا بل پاس ہوگیا

[illegible]

حکومت نفقیہ پولیس کے تمام مطالبات کی حمایت کرے گی

[illegible]

حاجیوں کا آخری جہاز جدہ پہونچ گیا

کراچی ۲۰ مارچ۔ حاجی عبد الغنی صاحب صدر حج کمیٹی بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ حاجیوں کا آخری جہاز رضوانی جو وسط ماہ حال کو چودہ سو حاجیوں کو لیکر کراچی سے روانہ ہوا تھا وہ ۱۹ مارچ کو بخیریت جدہ پہونچ گیا۔

سمندر میں تباہ کن طغیانی

[illegible]

دہلی کے قریب چودہ ڈاکو گرفتار

[illegible]

بہار کے یتیم بچوں کی پرورش کا انتظام

مسلمانان مراد آباد کی فرض شناسی

الجمعیۃ میں جو اعلانات صوبہ بہار کے یتیم بچوں کی پرورش کے سلسلہ میں شائع کئے گئے تھے اس کی اہمیت اور ضرورت کو کارکنان مدرسہ امدادیہ نے محسوس کرتے ہوئے مسلمانان مراد آباد کو اس طرف توجہ دلائی الحمد للہ کہ اہل مراد آباد نے بروقت اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیا اور صرف دو روز کی سعی میں ... بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا بندوبست ایسے حضرات نے اپنے ذمہ لے لیا جو بچوں کو اپنی اولاد کی طرح رکھنا چاہتے ہیں۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔ جن حضرات نے ایک ایک یا زیادہ بچوں کی پرورش وغیرہ کا انتظام اپنے ذمہ لیا ہے ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:-

حضرت مولانا سید محمد مرتضیٰ حسن صاحب صدر مدرس مدرسہ امدادیہ — بچہ

جناب حاجی محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر ظروف — بچہ

جناب حاجی محمد اسمٰعیل صاحب چائے والے

جناب مولانا سید ... صاحب مدرس مدرسہ امدادیہ

جناب حافظ محمد شریف صاحب — ایک بچہ

جناب حاجی الٰہی بخش صاحب — ایک بچہ

جناب حافظ محمد ہارون صاحب

جناب مستری عبد القدیر صاحب

جناب ... عبد القدیر خاں صاحب

جناب حافظ محمد جان صاحب سوداگر

جناب حافظ عبد الغفور صاحب

جناب حاجی مظہر اللہ صاحب

جناب حافظ عبد الحکیم صاحب

جناب حاجی محمد صالح صاحب سوداگر

جناب حاجی محمد ناصر صاحب

جناب محمد ناصر ولد محمد زبیر صاحب

جناب حاجی نور الٰہی صاحب

جناب منشی ریاض الدین صاحب

[illegible]

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کا اجلاس

[illegible]

(محمد اسلم سیفی سکریٹری)

سزا پانے والے طلباء کے وظیفے ضبط

[illegible]

سابق خلیفہ ترکی کے پوتے کی ہلاکت

پچاس لاکھ پونڈ کی جائداد ضبط

جمال پاشا کا بیان

لاہور۔ سابق سلطان ترکی خلیفہ عبد الحمید کا پوتا پرنس محمد جلال الدین ... ہمراہی بیگم صاحبہ مرحوم سلطان لاہور میں تشریف لا رہے ہیں اور ڈاکٹر محمد عالم بیرسٹر کی کوٹھی میں بطور مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں ان کے ساتھ مسٹر جمال پاشا بھی ہیں۔ جنہوں نے شہزادہ کے ماتحت جنگ عظیم میں حصہ لیا۔

مسٹر جمال پاشا نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ پرنس محمد جلال الدین نے جنگ عظیم میں مصطفیٰ کمال پاشا کے ساتھ ملکر حصہ لیا۔ اور سمرنا جنگ میں شہزادہ کو اتحادیوں نے گرفتار کرلیا۔

مسٹر جمال پاشا نے کہا کہ شہزادہ ہندوستان میں اس غرض سے آیا ہے کہ افغان فوج میں ملازمت حاصل کرسکے۔ کیونکہ تقریباً پچاس کروڑ پونڈ کی جائداد اور شاہ اسمٰعیل صفوی شاہ فارس کا تخت جو ان کے دادا صاحب سلطان سلیم فاتح مصر جماز اور اول خلیفہ نے ساڑھے تین سو سال پیشتر حاصل کیا تھا ضبط ہو جانے سے وہ مالی مشکلات میں مبتلا رہے ہیں۔ شہزادہ نے اپنی جائداد واپس لینے کی کوشش کی۔ لیکن اب وہ اس سے بالکل مایوس ہو بیٹھے ہیں۔ کیونکہ وہ تمام مقدمات ہار گئے ہیں اور ان مقدمات میں ہی وہ اپنی تمام پونجی بھی کھو بیٹھے ہیں جو ان کے پاس تھی اور اب وہ سخت مصیبت میں ہیں یہاں تک کہ سلطان عبد الحمید کا بھتیجا شہزادہ ابراہیم تونفیق فارس میں لیوک سے مرگیا۔ وہ ان کے ساتھ ہی رہتا تھا۔

مونگھیر مسلم ریلیف کمیٹی کا قابل تحسین کام

ایڈیٹر صاحب اخبار حقیقت کا بیان

[illegible]

سردار جمعیت سنگھ اور مونگھیر مسلم ریلیف کمیٹی

تعاون اور عملی جانفشانیوں کا اعتراف

۲۳ جنوری کو بمبئی سے والنٹیروں کی ایک جماعت مونگھیر پہونچی اور مونگھیر مسلم ریلیف کمیٹی سے مل کر کام شروع کیا۔ اور میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ کہ اس کمیٹی نے شہر کی صفائی اور مردوں کو باہر نکالنے میں انتہائی جانفشانی اور دلیری سرگرمی برتی ہے۔

[illegible]

(جمعیت سنگھ)

آریہ بھنڈارا اور مونگھیر مسلم ریلیف کمیٹی

[illegible]

بمبئی حج کمیٹی نے ڈپٹی کمشنر پولیس کو صدر منتخب کرلیا

اراکین حج کمیٹی کی انگریز پرستی

مولانا اسمٰعیل غزنوی نے مندرجہ ذیل اعلان شائع کرایا ہے:-

بمبئی حج کمیٹی کے اراکین کا ایک جلسہ کمشنر پولیس بمبئی کی صدارت میں انتخاب عہدہ داران کے لئے منعقد ہوا مسلمان امیدوار کے مقابلہ میں کثرت نے انگریز ڈپٹی کمشنر پولیس کو اپنا صدر منتخب کیا ... اور اس مطالبہ پر نرم و ملائم ... لوگ کے مستحق تھے۔ مگر بمبئی حج کمیٹی کے اراکین کی غداری یا انگریز پرستی اس حد تک پہونچی ہوئی ہے کہ ان کو ایک خالص اسلامی کام کے لئے سرکاری عہدہ دار وہ بھی پولیس کا اور وہ بھی انگریز ہی پسند ہے ... حکومت کا مقصد ... اگر حکومت عقل اور صبر سے کام لیتی تو اس کو ان مسلمان اراکین میں سے ایسا صدر مل جاتا جو ... بہتر رہتا حکومت کا کام بھی بن جاتا اور بدنامی بھی نہ ہوتی۔

عید الاضحیٰ کے مبارک موقع پر

مرکز دین دار العلوم دیوبند کی ضروری عرضداشت

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے مسلمانوں کے دینی مرکز ... دار العلوم کی اسلامی و دینی خدمات انجام دے رہا ہے ...

[illegible]

دار الحدیث کا بالائی وسیع ہال

جماعت حدیث کی اسی روز افزوں ترقی کو دیکھ کر توکلاً علی اللہ نودرہ کی جنوب پر ایک نہایت وسیع ہال تیار کرایا جا رہا ہے۔ جس میں جماعت حدیث ایک حلقہ میں بیٹھ کر استادوں کی تقریر سن سکے ...

[illegible]

جدید دار الطلبہ کی تکمیل کی ضرورت

[illegible]

تعداد طلبائے بیرون ہند

[illegible]

تعداد طلبائے ہند

[illegible]

(محمد طیب غفرلہ مہتمم دار العلوم دیوبند ضلع سہارنپور)

عید قربان

[illegible]

اہل مطابع و مالکان کتب خانہ ہائے تجارت سے

[illegible]

ایک عجیب و غریب نایاب نسخہ

جس کے شاید آپ بھی متلاشی ہوں

[illegible]

دار الامراء کے ارکان کو شراب اور عورت سے پرہیز

لندن ۲۰ مارچ۔ لندن کرنسل کالسٹ کی ایک جلسہ میں ... ایک مصیبت ... ہوتی ہے۔

[illegible]

۱۹۳۲ء تک قیامت تین سو مردہ زندہ

[illegible]

منیجر دواخانہ محبرات مسیحی ۲۵۳ نخاس لکھنؤ

نوٹس

[illegible]

کہتی ہے ہم کو خلق خدا غائبانہ کیا

[illegible]

منیجر آفتاب زندگی (رجسٹرڈ) بہاولپور اسٹیٹ بہاولپور (دکن)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یداللہ علی الجماعۃ

تار کا پتہ: "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی۔ یوم چہارشنبہ ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۵۲ ہجری مطابق ۲۸ مارچ ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۳

خون جگر

یہ دل ہے ترا دل مجھے کیا تاب تصرف
تو دیکھ لے، جو چیز جہاں پر تھی وہیں ہے

مجھ سے کوئی پوچھے ترے ملنے کی ادائیں
دنیا تو یہ کہتی ہے کہ ممکن ہی نہیں ہے

میری ہی طرح وہ بھی نہ ہو عشق میں بے تاب
ہر سانس کے ساتھ آج اک آواز حزیں ہے

دل، تیری محبت کی قسم، تجھ سے بھی بڑھ کر
مغرور ہے، ہر چند کہ مغرور نہیں ہے

میں اور ترے ہجر جفا کار کے صدقے
اس بات پہ جیتا ہوں کہ مرنے کا یقیں ہے

کس کس سے ترے عشق میں دامن کو چھڑاؤں
کونین ہے اور ایک مری جان حزیں ہے

اس طرح نہ ہوگا کوئی عاشق بھی تو پابند
آواز جہاں دو اسے وہ شوخ وہیں ہے

(جگر مرادآبادی)

دلچسپ حقائق و معلومات

معاصرین کے افکار و آراء

عالمگیر جنگ کے امکانات

سال گزشتہ دول مغرب کی اقتصادی اور تجارتی گفت و شنید کا رنگ دیکھ کر ہم نے یہ لکھا تھا کہ یورپ والے پھر ایک خوفناک جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں اور جو چالیں سیاسیات، اقتصادیات اور تعلقات کے میدانوں میں چلی جا رہی ہیں ان کا نتیجہ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا کہ اہل عالم ایک دفعہ پھر دائرہ حرب و ضرب میں کودنے کے لئے مجبور کر دئے جائیں۔ ان دنوں یورپ میں تخفیف اسلحہ اور استحکام امن کی گفت و شنید بڑے زوروں پر تھی اور ہر طرف اسی کے چرچے سنے جا رہے تھے اس لئے ہمارے بعض معاصرین نے ہماری رائے پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ جنگ چھڑ جانے کے امکانات راقم الحروف کے دماغ کی اختراعات سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے کیونکہ دنیا امن کی طرف جا رہی ہے۔

اس کے بعد کئی کانفرنسیں ہوئیں کئی میثاق کئے گئے متعدد منصوبے معرض تشکیل میں لائے گئے، جن کا نتیجہ آج یہ ہے کہ تمام دول جنگ کی تیاری میں مصروف ہو گئی ہیں۔ بری بحری اور ہوائی قوتوں میں اضافہ کرنے کا مسابقہ شروع ہو گیا ہے، امن اور تخفیف اسلحہ پر زور دینے والے مدبر یہ کہنے لگے ہیں کہ جنگ ناگزیر نظر آتی ہے۔ برطانیہ کے مدبر بھی جو اس معاملہ میں دوسروں کی بہ نسبت زیادہ پرامید اور زیادہ قدامت پسند تھے بول اٹھے ہیں کہ اب تکثیر اسلحہ کے بغیر چارہ نہیں ...

میں نئے علاقے چاہتا ہے در اصل وہ ٹیونس کا طالب ہے جس پر اٹلی کا مدت سے دانت ہے اور جہاں اطالین باشندوں کی تعداد فرانسیسیوں سے کہیں زیادہ ہے آئندہ جب بھی جنگ ہوگی اٹلی ٹیونس کے حاصل کرنے کی ضرور کوشش کرے گا۔ رہ گیا برطانیہ تو وہ اپنی تاک میں لگا ہوا ہے۔ اس کی مصلحت کا تقاضا یہی ہے کہ اٹلی اور فرانس، دونوں آپس میں الجھے رہیں تاکہ وہ یا طلیان ہندوستان وغیرہ اپنے مقبوضات سے فائدہ اٹھاتا رہے۔ (ہند جدید)

اپنے ہاتھوں اپنا نقصان

مسلمانوں کو جب کبھی نقصان پہنچا ہے، باہمی خلفشار اور انتشار کی وجہ سے پہنچا ہے ...

صلیب، انجیل اور شراب

افریقہ پر اٹلی کے دانت

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا۔ گویا ایک ماہر استاد کے تراشے ہوئے نگینے ہیں ... حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے ... خلاصۃ التفاسیر ...

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران۔ دہلی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol XIX No 22. DELHI SATURDAY MARCH 24 1934 PRICE ONE ANNA

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

رضاکاران بمبئی کی خدمات کا اعتراف

صوبہ بہار کے آفت زدوں کی امداد کرنے والا ایک دستہ

ذیل کی رپورٹ سردار جعفیت سنگھ نائب جماعت رضاکاران بمبئی نے جنہوں نے سب سے بیشتر بہار کی ناگہانی آفتوں کے دوران میں خدمت خلق اللہ کے لئے کام بڑھایا تھا ...

دس رضاکاروں کا ایک گروہ جن میں ایک عیسائی دو سکھ، دو مسلمان اور پانچ ہندو تھے۔ میری قیادت میں ۲۲ جنوری کو بہار کی طرف روانہ ہوا ...

جب ہمارے گروہ نے نعشیں نکالنے کا کام ختم کر دیا تو پنڈت جواہر لال نہرو کی ہدایت ... جھونپڑے تعمیر کرنے کا کام شروع کر دیا ...

بابو راجندر پرشاد کے دست راست ... ڈیر سردار صاحب میں آپ کا اور آپ کے منظم رضاکاروں کا شکریہ ادا کرتا ہوں ...

	روپیہ	آنے	پائی
کرایہ ریلوے	۱۸	۱۴	—
صفائی پاخانہ و تنخواہ بھنگی	۱۲	۸	—
تار و ڈاک	۸۸	۷	—
رضاکاروں کا خرچہ	۲۸۲	—	—
کل میزان	۸۰۳	۱۳	—

مفت

دماغی کام کرنیوالے "نسخہ اکسیر دماغ" مفت منگائیں

معجون برہمی

عنبرین فارمیسی نمبرہ جلال آباد ضلع مظفرنگر (یو-پی)

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

Heath & Sommers
Fort Bombay

مینیجنگ ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

پتہ: آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

جریان، جریہ، احتلام، کمزوری، سستی، نامردی کیلئے

پرمیہانتک گولیاں — طلاء اکسیر

پتہ: منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڈھ شہر یو-پی

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی

تجارت

اس وقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس ...

نمونہ کی چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپے

ایس رفیق بھائی عفک فروشان جیکب سرکل بمبئی

ازبلا چھپ رہی ہے

تاریخ اسلام کے سلسلہ میں اسپین کے ایک مشہور تاریخی واقعہ سے متعلق ازبلا کا جو افسانہ متواتر نمبروں میں شائع ہوا تھا اس افسانہ کو قارئین الجمعیۃ کے مسلسل و پیہم اصرار پر مزید اضافہ اور بہترین ترتیب کے ساتھ ایک مستقل کتاب کی صورت میں زیور طبع سے مزین کیا جا رہا ہے ...

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

(جید برقی پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ: "الجمعیۃ دھلی"

یَدُ اللہِ عَلَی الْجَمَاعَة

سہ روزہ الجمعیۃ دھلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے) — معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دھلی۔ یوم چہارشنبہ ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۵۲ ہجری مطابق ۲۸ مارچ ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۳

خونِ جگر

دل ہے ترا دل مجھے کیا تاب تصرف
تو دیکھ لے، جو چیز جہاں پر تھی وہیں ہے

مجھ سے کوئی پوچھے ترے ملنے کی ادائیں
دنیا تو یہ کہتی ہے کہ ممکن ہی نہیں ہے

میری ہی طرح وہ بھی نہ ہو عشق میں بے تاب
ہر سانس کے ساتھ آج اک آوازِ حزیں ہے

دل، تیری محبت کی قسم، تجھ سے بھی بڑھ کر
مغرور ہے، ہر چند کہ مغرور نہیں ہے

میں اور ترے ہجرِ جفا کار کے صدقے
اس بات پہ جیتا ہوں کہ مرنے کا یقیں ہے

کس کس سے ترے عشق میں دامن کو چھڑاؤں
کونین ہے اور ایک مری جانِ حزیں ہے

اس طرح نہ ہوگا کوئی عاشق بھی تو پابند
آواز جہاں دو اسے وہ شوخ وہیں ہے

(جگر مرادآبادی)

معاصرین کے افکار و آراء

عالمگیر جنگ کے امکانات

اپنے ہاتھوں اپنا نقصان

صلیب، انجیل اور شراب

افریقہ پر اٹلی کے دانت

دلچسپ حقائق و معلومات

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

Regd No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XIX No. 22. DELHI SATURDAY MARCH 24 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید مترجم

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

رضاکاران بمبئی کی خدمات کا اعتراف

صوبہ بہار کے آفت زدوں کی امداد کرنے والا ایک دستہ

مفت

معجون برہمی

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

Heath & Sommers Fort Bombay

منیجر ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

تجارت

ایس فیض بھائی عطفیک فورستان جیکب سرکل بمبئی

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

پتہ: آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

جریان، پرمیہ، احتلام، کمزوری، سستی، نامردی کیلئے

پرمیہا نک گولیاں — طلاء اکسیر

پتہ: منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڈھ شہر یو۔پی

ازبلا چھپ رہی ہے

تاریخ اسلام کے سلسلہ میں اسپین کے ایک مشہور تاریخی واقعہ سے متعلق ازبلا کا جو افسانہ متواتر نمبروں میں شائع ہوا تھا اس افسانہ کو قارئین الجمعیۃ کے مسلسل و پیہم اصرار پر مزید اضافہ اور بہترین ترتیب کے ساتھ ایک مستقل کتاب کی صورت میں زیور طبع سے مزین کیا جا رہا ہے۔ کتابت ہو چکی ہے اور کاپیاں پریس میں جا رہی ہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ بہت جلد یہ کتاب چھپ کر تیار ہو جائے گی اور ہم اسے عنقریب شائقین کی خدمت میں پہنچا سکیں گے۔

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دھلی

(حمید برقی پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

اسپین کی کایا پلٹ

افریقیہ کے بنی فاطمہ اور عبدالرحمن ثالث
شمالی خطہ کے عیسائیوں کی گوشمالی

گزشتہ الجمعیۃ میں لکھا جا چکا ہے کہ عبدالرحمن ثالث نے تخت نشین ہوتے ہی طوائف الملوکی اور خانہ جنگیوں کے استیصال پر کمر باندھی اور تمام امراء عرب کو اپنی اطاعت کا فرمان لکھ بھیجا جس میں آپ کو پوری کامیابی حاصل ہوئی۔ آج آگے ملاحظہ فرمائیے۔

امراء عرب کے معاملات کو ختم کرنے کے بعد عبدالرحمن نے اپنی عنان توجہ عیسائیوں کی طرف موڑی کیونکہ طوائف الملوکی کے زمانہ میں یہ لوگ اپنی حکومت کا خواب دیکھنے لگے تھے اور مسلمانوں کو ان سے سخت نقصان پہونچنے لگا تھا۔ ان ہی عیسائیوں میں ایک شخص ابن حفصون بھی تھا جو اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ایک نہایت مستحکم پہاڑی قلعہ میں محفوظ تھا۔ اس شخص نے حکومت کو پریشان کرنے کے لئے فوج بھی بھرتی کر لی تھی جو سلطانی چھاؤنی پر حملہ کر کے واپس چلی جاتی تھی۔ عبدالرحمن نے عیسائیوں کو زیر کرنے کیلئے جنگ کا بگل نہیں بجایا بلکہ انتہائی مراعات و مساوات کا برتاؤ کیا اور اپنے طرز عمل سے ثابت کر دیا کہ اس بادشاہ کو جس قدر اپنی عیسائی رعایا کا خیال رہتا ہے اتنا خود مسلمانوں کا بھی نہیں رہتا۔ سلطان کے حسن سلوک [illegible]

کر دیتے مگر انہوں نے یہاں بھی حکمت سے کام لیا اور نہایت ہوشیاری سے افریقیہ میں آپس میں پھوٹ ڈلوا دی۔ افریقیہ کے والی اس خانہ جنگی کو نہ روک سکے کیونکہ ان کو فیصلہ کرتے وقت ایک فریق کا ساتھ بھی دینا پڑتا تھا اور یہی چیز تھی جو تمام افریقیہ میں آگ لگاتی چلی جا رہی تھی۔ جب یہ جنگ نہ رکی اور افریقیہ کی حکومت مضمحل پڑ گئی تو سلطان عبدالرحمن نے فوراً ہی توم ربر پر قبضہ کر لیا اور بغیر جنگ اور خونریزی کے جنوبی خطرہ کو زائل کر دیا۔ بجائے اس کے کہ بنی فاطمہ اسپین پر حکومت کرتے اپنے ملک کا ایک حصہ کھو بیٹھے اور قلعہ سوطہ پر بنی امیہ (اسپین والوں) کا جھنڈا لہرانے لگا۔

شمالی عیسائیوں کی گوشمالی

اس ملک کی آمدنی سے سلطان عبدالرحمن نے اپنے بحری بیڑہ کو سامان جنگ سے آراستہ کیا اور بحیرہ متوسط کی حکومت جس پر بنی فاطمہ کو بڑا فخر تھا ان کے ہاتھ میں آ گئی۔ یوں تو بحری بیڑوں کی تقویت کا باعث ہر اسلامی حکومت رہی لیکن سلطان عبدالرحمن کی حکمرانی اور نوبین حکومت کی خواہش نے اس کام کو اور زیادہ چمکا دیا۔ چنانچہ چند ہی روز میں سلطان کا بحری بیڑہ بحر متوسط اور آبنائے طارق پر پوری طرح قابض ہو گیا۔

سلطان عبدالرحمن جب جنوبی مہم سے فارغ ہوئے تو شمالی عیسائیوں کی گوشمالی کی طرف متوجہ ہوئے۔ عیسائی ہر دم لڑنے مرنے پر آمادہ رہتے تھے اس لئے انہوں نے ہی اسپین پر یلغار کی جس زمانہ میں مسلمانوں نے صوبہ جلیقیہ فتح کیا تھا [illegible]

[illegible]

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

چینی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ

اسلامی روابط کیلئے عام احساس

دمشق کے ایک اخبار کا نمائندہ آج کل چین کی سیاحت کر رہا ہے اور وقتاً فوقتاً اپنے مشاہدات بیروت اور دمشق کے اخبارات میں شائع کراتا رہتا ہے۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ چین میں مسلمانوں کی تعداد کافی ہے مگر ان میں مذہبی تعلیم کے فقدان کی وجہ سے وہ ربط اور اتحاد اسلامی نہیں ہے جو دوسرے ملکوں کے مسلمانوں میں ہے مثلاً اگر عرب یا ہندوستان کے مسلمانوں پر کوئی مصیبت آ پڑے تو اتحاد اسلامی کا رشتہ چین کے مسلمانوں میں کوئی احساس رسم پیدا نہیں کریگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام کی صحیح تعلیم ان میں نہیں ہے۔ چند سالوں سے چین کے اہل علم مسلمانوں نے اس طرف خاص توجہ دے رکھی ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ عربی اور اسلامی لٹریچر چینی زبان میں برابر منتقل ہوتا رہے۔ چنانچہ قرآن کریم کا چینی زبان میں ترجمہ ہو گیا ہے جو عنقریب شائع ہوگا۔ مسلمانوں کے جرائد اور اخبارات بھی ہیں جو دیگر ممالک کے مسلمانوں کے ساتھ ربط و اتحاد قائم کرنا چاہتے ہیں۔ سیاح لکھتا ہے کہ چین کے مسلمانوں میں ترقی کی صلاحیت موجود ہے اگرچہ مالی ترقی اب بھی ان کو حاصل ہے۔

اسمال کالج اور سعودی انتظامات

[illegible]

یمنی۔ برطانی معاہدہ اور عربی جرائد

[illegible]

یہودیوں نے اپنا کام کر لیا!

[illegible] ایک مصری اخبار کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ برطانوی پالیسی کے ماتحت مسلمانوں کو نجات پانا سخت مشکل ہے۔ یہودیوں نے فلسطین میں اقتدار حاصل کر لیا کہ اب اس کو وطن الیہود کہا جانا چاہیے۔ یہودی اب صرف یہ چاہتے ہیں کہ کام تو سب کچھ ہو گیا۔ اب صرف نام باقی ہے اور وہ یہ کہ برطانیہ اعلان کر دے کہ فلسطین یہودیوں کا وطن ہے۔

فلسطین میں عربوں کی بےبسی

"حکومت برطانیہ ہمارے اعمال کی سزا ہے"

فلسطین کے گزشتہ فسادات میں جو عرب قانون شکنی کے الزام میں گرفتار ہوئے تھے انکو سزائیں ہو گئیں ہیں۔ پندرہ عربوں کی سزایابی کے بعد فلسطین کے مسلمانوں نے جامع اقصیٰ میں ایک جلسہ کیا جس میں اعلان بالفور کے "برکات" اور حکومت برطانیہ کی افتراق انگیز پالیسی پر روشنی ڈالی گئی۔ ایک مقرر نے کہا کہ عربوں کی سزایابی اور حکومت کے مظالم نے ہم کو بہت کچھ بیدار کر دیا ہے اور ہم سمجھ گئے ہیں کہ جب تک ہماری طرف سے بےشمار قربانیاں نہ ہونگی اس وقت تک فلسطین کی سرزمین پر آزادی کا آفتاب طلوع نہیں ہو سکتا۔ حکومت برطانیہ ہمارے اعمال کی سزا ہے لیکن اگر ہمارے اعمال درست ہو گئے اور اسلام کی شاہراہ پر چلنے لگے تو استبدادی قوتیں بھی گرد ہو جائیں گی۔ جلسہ میں محسوس کیا گیا کہ اس وقت ایک سلطان صلاح الدین کی ضرورت ہے جو توحید کی درانتی سے صلیبی کھیتوں کو کاٹے اور اس سرزمین کو اغیار کے تسلط سے نجات دلائے۔

ہنگری کے مسلمانوں کا ایک شاندار کارنامہ

[illegible]

ترکی حکومت اور عید اضحیٰ کی تقریب

[illegible]

ترکی میں قربانی کے جانوروں کی کھال کا استعمال

[illegible] ہوگا وہ غیر ممالک کے رنگوں سے ترکی کو مستغنی کر دیگا۔ ایک تجویز یہ بھی ہے کہ رنگ کو عربی ممالک میں بھی درآمد کیا جائے۔

بغداد میں ایک عیسائی معلمہ کی حرکت

[illegible]

(باقی آئندہ)

"فتح الملہم شرح صحیح مسلم"

مؤلفہ

حجۃ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہم العالی شیخ الحدیث و التفسیر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل سورت

"حنفیہ کی طرف سے صحیح مسلم کی بےنظیر خدمت"

مسلمانان ہندوستان کا کوئی طبقہ اور اسلامی ہند کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو حضرت الحاج مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی کی بلند پایہ شخصیت اور علمی رفعت و جامعیت سے ناواقف ہو، اس شرح کی حیثیت و اہمیت اور حقیقی نوعیت کا اندازہ کرانے کے لئے حضرت مولانا مدظلہم کا اسم گرامی ہی کافی ہے۔ حضرت مؤلف مدظلہ نے سالہا سال کی دماغی کاوشوں اور محنتوں کے بعد طالبان حدیث اور مشتاقان علوم نبوی کے لئے یہ بےنظیر ذخیرہ تیار فرمایا ہے۔

فی الحقیقت یہ شرح ہر قسم کے مباحث ایمانیہ و فقہیہ میں تمام دوسری شروح سے بڑی حد تک مستغنی اور بےنیاز کر دینے والی ہے۔ اور ہر مسئلہ کے متعلق اس قدر مادہ یکجا فراہم کر دیا گیا ہے جو کسی دوسری کتاب میں نہیں مل سکتا۔

سلطنت علیہ آصفیہ (ابدہا اللہ) کی سرپرستی میں اس شرح کی تکمیل تالیف اور طبع و اشاعت کا کام جاری ہے۔ جلد اول زیور طبع سے آراستہ ہو کر شائع ہو رہی ہے۔ یہ جلد چار اجزاء پر مشتمل ہے۔ اول شرح کا ایک مبسوط مقدمہ جو ۱۰۸ صفحات پر آیا ہے اور جس میں تقریباً ان تمام اصول حدیثیہ و فقہیہ پر کافی بحث کی گئی ہے جو مباحث حدیثیہ میں کثرت سے دائر ہیں، دوم مقدمہ مسلم کی شرح، سوم کتاب الایمان کی شرح، چہارم کتاب الطہارۃ کی شرح۔

یہ جلد اول ۲۰×۳۰ سائز کے پورے پانسو صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ کاغذ اعلیٰ قسم کا ولایتی سفید ۳۲ پونڈ لگایا ہے۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب اور صحت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے جس کی نظیر دوسری کتابوں میں ملنی مشکل ہے۔ قیمت فی جلد چھ روپیہ (للعہ) تاجر حضرات جو کم از کم دس نسخے خریدنا چاہیں بذریعہ خط و کتابت معاملہ طے کر لیں۔ محصول ڈاک ہر حال میں بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ

بابو سعید احمد عثمانی منیجر کتب خانہ محمودیہ۔ دیوبند۔ ضلع سہارنپور (یوپی)

نوٹ:۔ خریداروں کو اپنے مقامی تاجران کتب سے خریدنے میں محصول ڈاک کی کفایت ہوگی۔

افسانہ

مہرِ دمشق

جدائی کی گھڑی اور ملاقات کی تیاری

ایمان والوں کا گھر دنیا کی بہشت ہے
قاضی صاحب کے مکان پر قطورہ کی آخری نظر

(گزشتہ سے پیوستہ)

غرض قطورہ اور صاحبزادی کے درمیان دیر تک گفتگو ہوتی رہی اور قطورہ نے پھر ملاقات کا وعدہ کیا اور اٹھ کر ایک کونہ میں بعض قرآنی دعاؤں کو یاد کرنے میں مشغول ہو گئی۔

آج جمعہ کا روز ہے۔ قاضی صاحب کے گھر کی صفائی ہو رہی ہے۔ قصبہ میں خاص چہل پہل نظر آ رہی ہے۔ مسجدوں میں نماز جمعہ کیلئے تیاریاں ہو رہی ہیں کیونکہ قرب و جوار کے مسلمان نماز جمعہ ادا کرنے کیلئے اس قصبہ میں آتے ہیں اور سودا سلف خرید کر شام تک اپنے اپنے گاؤں کو واپس ہو جاتے ہیں۔ قطورہ بھی غسل اور لباس کی تبدیلی کیلئے تیاری کر رہی ہے اور جلدی جلدی ہر کام انجام دیا جا رہا ہے۔ اتنے میں شہر کا کوتوال قاضی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔

کوتوال: حضرت سواری کا انتظام ہو گیا ہے۔ پولیس کا گارد بھی تیار ہے۔ ا[illegible] آپ کی خوشی ہے کہ آج ہی قطورہ کو روانہ کر دیں بالکل رخصت فرما دیں۔

قاضی صاحب: آج تو جمعہ ہے۔ جمعہ کو چھوڑ کر تو سفر نہیں کیا جا سکتا بس [illegible]

حالت پر قائم رہونگی؟ دل نے گواہی دی کہ بےشک! اس نعمت کو کسی جگہ بھی ضائع نہیں کیا جا سکتا۔ بلا سے والد صاحب ناراض ہو جائیں اگرچہ اس کی امید نہیں مگر تا ہم قرآن تو مجھ سے نہ چھوٹیں گے۔ اس کے بعد قطورہ نے نوراً وضو کیا اور صاحبزادیوں کے ساتھ نماز میں مشغول ہو گئی۔ نماز اور دعا سے فراغت کے بعد قطورہ سفر کیلئے بالکل تیار ہو گئی۔

آفتاب طلوع ہونے کو ہے۔ رات کی سیاہی چھٹ رہی ہے۔ صحن کے باغیچہ میں چھوٹے چھوٹے درختوں پر چڑیوں نے اپنے خالق و رازق کی حمد و ثنا شروع کر دی ہے۔ چڑیوں کا پھدک پھدک کر ایک درخت سے دوسرے درخت پر جانا اور پھر ان کا چہچہانا عجیب سماں پیدا کر رہا ہے۔ اسی وقت ایک کونہ سے ہلکی ہلکی اسی بعدہ کی تسکین بخش صدا اٹھی جو قطورہ کیلئے اس دنیا میں سب سے بڑی نعمت تھی۔ صاحبزادی قرآن مجید کی تلاوت کر رہی ہیں یہ انہیں کی صدائے دلنواز ہے! قطورہ کا حال کچھ نہ پوچھو۔ ایک طرف جدائی کی گھڑیاں اور دوسری طرف کلام الٰہی کی یہ تاثیر اور تسکین بخش آواز! وہ بیٹھی رو رہی ہے اور اس کے قلب میں نرمی اور گداز نے جگہ کر لی ہے۔ اس کی نظر میں اب صرف قرآن کریم کا حسن ہے جو اس کے نزدیک دونوں جہان کی نعمتوں سے زیادہ محبوب ہے۔ اتنے میں ام جبیبہ (ملازمہ) نے آ کر کہا۔

ام جبیبہ: بیٹی قطورہ! چلو سفر کا وقت آ گیا امّاں جان (قاضی صاحب کی [illegible]

[illegible]

(باقی آئندہ)

قربانی کی پیشکش

اسلامی قربانی کا امتیازی نشان

امت مسلمہ کے فرائض اور فداکاری کا سبق
خلیل اللہ کی یادگار کا حقیقی نصب العین

عید الفطر کے بعد دنیائے اسلام کی عالمگیر خوشی اور مسرت کا دن عید الاضحیٰ ہے جس میں خدا کے نیک بندے اور پاکیزہ فطرت مسلمان اجتماعی خوشی کے ساتھ وحدہٗ لاشریک لہٗ کا کلمہ بلند کریں گے۔ اور اپنے اندر وہ روح پیدا کریں گے جس کے لئے اس مبارک دن کو مقرر کیا گیا ہے۔

اسلام نے مسلمانوں کے لئے جن چیزوں کو مقرر فرمایا ہے وہ حکمتوں اور عبرتوں سے بھرپور ہیں اور ان کی حقیقی شناخت انسان کو دین اور دنیا دونوں جگہ بامراد بنا دیتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمان اسلام کی ہر تقریب اور حکم کو رسمی اور رواجی طور پر مناتے ہیں اور اس کی حقیقت اور روح کی طرف غور نہیں کرتے۔ حج جیسا عظیم فریضہ رسماً ادا کیا جاتا ہے۔ نماز جیسی عبادت دریا منت و دکھاوے کی انجام دی جاتی ہے اور اس کے مغز و حقیقت کو فراموش کر دیا جاتا ہے۔ یہی حال عید الاضحیٰ اور قربانی کا ہے کہ مسلمان اس کو بھی اقوام کی طرح محض لہو و لعب سمجھ کر مناتے ہیں اور جو روح اس کے اندر کام کر رہی ہے اس کے حصول کی کوشش نہیں کرتے۔

دیگر مذاہب میں قربانی

[illegible]

قربانی رضائے الٰہی کا عالمگیر مظاہرہ ہے جس سے مقصود اس بات کا اظہار کرنا ہے کہ ایک مسلمان کی زندگی اطاعت الٰہی میں منحصر ہے اور اس کی زندگی اور موت اس کی عبادت و ریاضت اور اس کا سونا اور جاگنا سب اللہ ہی کے لئے ہے۔ قربانی کے بعد ایک مسلمان اپنا سب کچھ خدا کو سونپ دیتا ہے اور اس کا اپنا کچھ باقی نہیں رہتا۔

قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہٗ وبذالک امرت وانا اول المسلمین۔

اے پیغمبر! کہہ دیجئے کہ میری نماز اور میری قربانی، میری زندگی اور موت اس ذات کیلئے ہے جس کا نام اللہ ہے اور جو تمام عالمین کا مربی ہے اور وہ ایسا ہے کہ اس کا کوئی شریک و سہیم نہیں۔ ان ہی چیزوں کیلئے میں مامور ہوں اور میں سب سے پہلا گردن جھکانے والا ہوں!

"وانا اول المسلمین" اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔ یہی قربانی کی روح ہے کہ انسان اپنے نفس کی قربانی کر کے خدا ہی کا ہو جائے اور اس کا قدم صرف اسی کے لئے اٹھے!

پوشیدہ قوتوں کی نمود

قربانی ہر سال مسلمانوں کو مقدس یادگار کا سبق یاد دلاتی ہے اور اس کی شجاعت اور پوشیدہ قوتوں کو بیدار کر دیتی ہے۔ گویا ہر سال ہر مسلمان کو تازہ دم کیا جاتا ہے اور خوف و دہشت سے اس کے وجود کو پاک کر دیا جاتا ہے۔ [illegible]

ایک حقیقت کبریٰ

[illegible]

امت مسلمہ کی علامت

[illegible]

سرحدی کونسل میں قانون اسلحہ پاس ہو گیا

[illegible]

تین پیسے میں ایک سو چوالیس صفحے

[illegible]

[illegible] تک امرت دھارا اور اس کے مرکبات ½ قیمت پر اور باقی ادویات و کتب نصف قیمت پر ملیں گی!

جو کیا لاجواب کیا!

کشتہ فولاد منوم

کمی نیند کیواسطے افیون کے مرکبات۔ برومائیڈ کے مرکبات اور ایسی ہی اور مخدرات سست کرنیوالی اشیاء برتی جاتی ہیں۔ ان سے ایک تو مرض اور بھی بڑھتا جاتا ہے۔ دوسرے اعضاء سست ہو جاتے ہیں۔ آیورویدک کے سمندر میں بہت موتی ہیں۔ فولاد کا کشتہ ایسی بوٹیوں سے ایک تیار کیا گیا ہے جو کہ سست کرنے کی بجائے چست کرتا ہے اور طاقت دیتا ہے۔ اور پھر ساتھ نیند لاتا ہے!

یہ کشتہ جریان۔ سرعت۔ احتلام۔ کمی باہ کو نافع ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ اور خاص بات اس میں یہ پیدا کی گئی ہے کہ یہ کمی نیند کو دور کرتا ہے اور میٹھی نیند لاتا ہے۔ دو رتی مکھن یا ملائی میں رکھ کر شام کو نگل جائیے اور میٹھی نیند سو جائیے! کمی خون۔ سفیدی خون۔ زردی رنگ کے واسطے اس کو آب انار سے دیویں۔ اور امراض منی میں دودھ کے ساتھ یا مکھن ملائی کے ساتھ کھلاویں۔ قیمت فی تولہ پانچ روپے (ﷲ) نمونہ ۱ ماشہ دس آنے (۱۰)

یہ بھی ماہ مارچ میں نصف قیمت پر منگوا کر رکھیں۔ جتنا پرانا ہو اتنا بہتر ہے!

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ امرت دھارا ۴۵ لاہور المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سڑک۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

شائقین مرغ کیلئے نادر موقعہ

[illegible]

ضلع کرنال (پنجاب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۵۲ ہجری

پنڈت مالویہ کو وائسرائے کا جواب

خان عبید اللہ خاں کی رہائی کے متعلق پنڈت مالویہ نے وائسرائے کو جو تار دیا تھا اس کا جواب وائسرائے کے پرائیویٹ سکرٹری کی طرف سے پنڈت مالویہ کو موصول ہوا ہے جو اس قابل ہے کہ تمام ہندوستانی بالخصوص مسلمان اسے پڑھ کر آنکھیں کھول کر پڑھیں۔ وائسرائے کے سکرٹری صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"میں نے آپ کا تار ہز ایکسیلنسی وائسرائے کے سامنے پیش کر دیا ہے انہوں نے مجھے ہدایت کی ہے کہ جیسا کہ پبلک طور پر بیان کیا جا چکا ہے میں آپ سے بھی یہ کہدوں کہ یہ معاملہ صوبہ سرحد کی حکومت سے تعلق رکھتا ہے اور وائسرائے یہ محسوس نہیں کرتے کہ وہ اس معاملہ میں مداخلت کر سکتے ہیں"

گویا خان عبید اللہ خاں خواہ زندہ رہیں یا مر جائیں وائسرائے اس انتہائی نازک مرحلہ پر بھی یہ محسوس نہیں کرتے کہ خان صاحب موصوف کی موت اور زندگی کے معاملہ میں مداخلت کرنے کا انہیں کوئی اختیار ہے۔ اگر کسی شخص کو قتل عمد کے جرم میں سزائے موت دیدی جائے تو اسے پھانسی کے تختہ پر رسی کے پھندے سے بچایا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی معمولی سے معمولی مسئلہ درپیش ہو تو مرکزی حکومت صوبوں کی حکومت کو ہدایت کر سکتی ہے۔ اگر کوئی اہم سے اہم معاملہ ہو تو وائسرائے سے رحم کی درخواست کی جا سکتی ہے لیکن خان عبید اللہ خاں کا معاملہ ہی ...

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ حکومت ہند کے لئے ہر ایسے معاملہ میں مداخلت کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اگر وہ کسی معاملہ میں مداخلت کرنا چاہے تو کر سکتی ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ کسی معاملہ کو "لا اینڈ آرڈر" بنا کر ... اس کی بنا پر کوئی قدم اٹھانا بالکل حکومت ہند ہی کے اختیارات میں داخل ہے کیونکہ وہ مرکزی حکومت ہے اور یہ اختیار ... صرف اسی کے لئے محفوظ ہو سکتا ہے۔ جب کبھی وہ طوعاً یا کرہاً یہ چاہتی ہے کہ کسی معاملہ میں کسی صوبہ کو کوئی ہدایت دے تو اس کے لئے ہزار دلائل اس کے پاس ہوتے ہیں اور اس کے اس اختیار کو کوئی بھی چیلنج نہیں کر سکتا۔ چنانچہ جب اسی سوال و جواب کے سلسلہ میں تھوڑی دیر بعد شاہ مسعود احمد صاحب نے یہ سوال کیا کہ "کیا حقیقت ہے کہ پہلے بھی اسی قسم کے مواقع پر حکومت ہند مداخلت کر چکی ہے اور کیا حکومت ہند اس قسم کے معاملات میں کبھی مداخلت کرتی ہے؟" تو ہوم ممبر نے کہا۔

مجھے سوائے ایک معاملہ کے اور کوئی معاملہ ایسا یاد نہیں ہے یہ معاملہ گاندھی جی کا معاملہ تھا اور اسے حکومت ہند خاص طور پر اپنا معاملہ سمجھتی تھی۔

ہوم ممبر کے اس جواب سے یہ تو واضح ہو ہی گیا کہ دستوری قانون اس مسئلہ میں اٹل نہیں ہے۔ حکومت ہند اگر چاہے تو مداخلت کر سکتی ہے شرط یہ ہے کہ ...

نجد و یمن کی جنگ

آتشزدگی

سکیٹرہ میں قربانی گاؤ

حوادث واحکام

استفتاء

الجواب

جامع مسجد دار السپتال ...

شذرات

پرتاپ کی معذرت

یمن اور حجاز میں جنگ کا آغاز ہو گیا
سات ماہ کی گفتگوئے صلح کا ناکام خاتمہ
تہامہ کو یمنی افواج سے خالی کرانے کا حکم دیدیا گیا

گزشتہ ہفتہ یہ خبر آئی تھی کہ سلطان ابن سعود اور امام یحییٰ میں صلح ہو گئی ہے۔ اور بیس سال کیلئے ایک معاہدہ بھی ہو گیا ہے لیکن تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ یمن اور نجد میں جنگ شروع ہو گئی ہے اور ولی عہد امیر فیصل (ابن سعود کے صاحبزادے) کو حکم دیدیا گیا ہے کہ وہ تہامہ کو یمنی افواج سے خالی کرالیں۔ رائٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے یمن اور سعودی حکومت کی سرحد پر جنگ شروع ہو گئی ہے۔ گزشتہ سات ماہ سے صلح کی گفتگو ناکام ثابت ہوئی۔ لندن میں سلطان ابن سعود کے نمائندہ نے بھی اس خبر کی تصدیق کر دی ہے۔

سعودی افواج کو امیر فیصل کی قیادت میں آگے بڑھنے اور تہامہ کو یمنی افواج سے خالی کرانے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ جھگڑے کی جا یہ ہے کہ یمن اور نجد کی سرحد پر تہامہ کے متعلق یہ اختلاف ہے کہ وہ کس کا ہے سلطان ابن سعود کا دعویٰ ہے کہ یہ علاقہ ان کا ہے۔ سلطان چاہتے ہیں کہ امام اپنی افواج وہاں سے ہٹالیں۔ معلوم ہوا ہے کہ تہامہ میں جو یہ جنگ ہو رہی ہے یا ہونے والی ہے اس کا اثر حاجیوں پر مطلق نہیں پڑیگا۔ سلطان ابن سعود جنگ کے ساتھ ساتھ حجاج کی خدمت میں بھی مصروف ہیں۔

دار الحکومت کے

جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا جلسہ

ناظم جمعیۃ علماء ہند کا دورہ بہار

قربانی کے سلسلہ میں سرکاری انتظامات

دہلی میں کانگریسی لیڈروں کی کانفرنس

ناظم جمعیۃ علماء ہند کا تار گورنر یوپی کے نام

سکیٹرہ میں گائے کی قربانی کا تصفیہ

اعلان تعطیل

اسمبلی کے ارکان کی موٹروں کا ٹیکس

بہار سنٹرل ریلیف کمیٹی کا کام
گاندھی جی کا فیصلہ

بنگال میں پچاس افسروں کا قتل
کونسل میں ہوم ممبر کا بیان

حکومت کے مشورہ سے کام کیا جائیگا
سر سلطان احمد اور گاندھی جی کا بیان

راجندر بابو اور وائسرائے کا فنڈ
۳۵ اور ۲۲ لاکھ روپیہ جمع ہو چکا

حکومت بنگال کے قبضہ میں اسلحہ
ضبط شدہ بندوقوں اور ریوالوروں کی تعداد

اسلحہ برآمد ہونے کے جرم میں سزا

آسام کونسل میں فوجداری بل منظور

پولیس کی جماعت پر دیہاتیوں کا حملہ
ایک بدمعاش کی چیخ و پکار کا نتیجہ

خان عبید اللہ خاں کی رہائی کا مطالبہ
پنڈت مالویہ کا وائسرائے کے نام تار

کیا یمن اور حجاز میں جنگ ہو رہی ہے؟

بمبئی کونسل کے صدر کا رولنگ

سرحد پر ایک فوجی انسٹیٹیوٹ لیا گیا

گوا کے بارہ ہزار عیسائی ہندو بن گئے

بہار کونسل کے اجلاس سے واک آؤٹ

فری پریس جرنل کے ایڈیٹر کو سزا
مولانا شوکت علی کے مقدمہ کا فیصلہ

بمبئی، ۳۰ مارچ۔ بمبئی کے تیسرے پریسیڈنسی مجسٹریٹ کے اجلاس میں مولانا شوکت علی کا جو مقدمہ مسٹر سدانند ایڈیٹر فری پریس جرنل اور مسٹر سی ایس ندکارنی پرنٹر و پبلشر فری پریس پر چل رہا تھا اور جس میں ملزموں پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے بمبئی کے بلوہ کے بارے میں فری پریس جرنل میں ایسی خبریں شائع کیں جن سے مولانا شوکت علی کی توہین ہوتی۔ ملزموں پر تین جرم عائد کئے گئے تھے جن میں سے وہ دو سے بری ہو گئے اور تیسرے جرم میں انہیں بعض الفاظ لکھنے کی بنا پر مجرم قرار دیا گیا۔

یہ مضامین مئی ۱۹۳۲ء میں شائع ہوئے تھے۔ عدالت نے ہر دو ملزموں کو دو دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ بصورت عدم ادائے جرمانہ تین تین ماہ قید محض کی سزا دی جائے گی۔

کپورتھلہ میں ہندؤں اور سکھوں کی شورش
مسلمانوں کی طرف سے سول نافرمانی کی دھمکی

ایک تولہ وزن کا لفافہ ایک آنہ میں
اسمبلی کی کارروائی

قحبہ خانوں کے انسداد کا بل
پنجاب کونسل کا مستحسن کارنامہ

فلسطین کی آزادی پر صدر امریکہ کے دستخط

آتشزدگی سے چودہ اشخاص ہلاک

ایک ارب ۵۵ کروڑ کا سونا ہندوستان سے باہر

مدراس کونسل کی میعاد میں توسیع

افغانستان اور ایران میں دوستانہ تعلقات کی تجدید

بلخ کے جدید اور خوشنما شہر کی تکمیل۔ افتتاحی رسم کی تیاریاں

مزار شریف میں سرکاری کتب خانہ کا افتتاح

کابل ۲۴ مارچ۔ وزیر حکومت ایران نے اعلیٰ حضرت ظاہر خاں شاہ افغانستان کی خدمت میں قصر دلکشا میں ذیقعہ اور سند پیش کرتے ہوئے خواہش ظاہر کی کہ ایران اور افغانستان میں دوستانہ تعلقات استوار اور قائم رہیں۔ اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ نے سند قبول کرتے ہوئے مرحوم شاہ نادر خاں کی پالیسی کا اعادہ فرمایا اور اس بات پر اپنی مسرت کا اظہار کیا کہ ایران اور افغانستان میں محبت و مودت کے تعلقات قائم ہیں اور آئندہ بھی قائم رہیں گے۔

محمد گل خان وزیر امور داخلہ افغانستان نے بلخ کے نئے شہر کا افتتاح فرمایا۔ ہرات کا یہ نیا شہر جس کا سنگ بنیاد مرحوم شاہ نادر خاں نے اپنے دست مبارک سے رکھا تھا اور جس کی تعمیر انہیں کے زمانہ میں امن و امان کے قیام کے بعد شروع کر دی گئی تھی مکمل ہو گیا ہے۔ اس شہر کی افتتاحی تقریب شاہ ظاہر خاں کے ہاتھوں عمل میں آئے گی۔

مزار شریف میں حضرت علی کے روضہ کے اندر سرکاری کتب خانہ کا افتتاح ہو گیا ہے۔ روضہ علی میں جو قدیم سے قدیم اور قیمتی سے قیمتی قلمی نسخے موجود تھے وہ سب اس کتب خانہ میں منتقل کر دیئے گئے۔

تنگنوں کے ہاتھوں ترکستانی مسلمانوں کا قتل عام

برطانی سفارتخانہ کے ترک ملازمین اور عام شہریوں پر آفت

مشرقی ترکستان میں چینیوں اور ترکوں کا تصادم

نئی دہلی ۲۴ مارچ۔ تنگنوں (چینی مسلمانوں) نے برطانی سفارتخانہ کے قریب جھنڈے لئے ہوئے ایک کیفیت میں اجتماع کیا جہاں اندیجان فرقہ کے لوگ جمع ہو گئے تھے جن کو منتشر کر دیا۔ تنگنوں میں سے ایک شخص نے برطانی سفارتخانہ کے بارہ پر گولی چلائی جہاں قونصل جنرل اور نائب قونصل جنرل بیٹھے ہوئے تھے۔ اتفاق سے نشانہ خطا کیا اور تمام لوگ بچ گئے۔ سفارتخانہ میں جو تنگن داخل ہو گئے تھے انہوں نے ایک چپراسی قاسم علی کو ہلاک کر دیا۔ اور اس کے بھائی نیاز ترکی کو بھی قتل کر دیا۔ تنگنوں نے اندیجانیوں کی تلاش میں متعدد مکانوں کی تلاشی لی۔ حوالدار غلام حسین کے مکان میں بھی تنگن گھس گئے اور اسکو مجروح کر دیا ان کے علاوہ خان بہادر درجہ حال میں برطانی سفارتخانہ میں گئے ہوئے تھے (کے ۵ ترکی ملازم بھی ہلاک کر دیئے گئے)۔ ہندو سفارتخانہ کے قریب ایک باغ میں جمع ہو گئے جو حملہ سے محفوظ رہے۔ رات تک تنگنوں کا زور کم ہو گیا لیکن رات کے وقت ان کی سرگرمیاں پھر شروع ہو گئیں اور ڈاکٹر سمتھ اور ایک چپراسی محمد ایوب کو مجروح کر دیا۔ رات کے وقت تنگنوں نے تلاش کر کر کے ترکوں کو قتل کیا۔

(تنگن چینی مسلمانوں کو کہتے ہیں جو اپنی حکومت کے وفادار اور ترکی مسلمانوں کے دشمن ہیں آج کل چینی حکومت کے بجائے ان ہی تنگنوں سے ترکستان کے مسلمانوں کو سابقہ پڑ رہا ہے)

قرطاس ابیض میں ترمیم کی جائے

صدر انڈین پولیس کا بیان

لندن ۲۲ مارچ۔ مسٹر ارنسٹ ٹامس صدر اور مسٹر لوک سکرٹری انڈین پولیس ایسوسی ایشن لندن نے اخبار مارننگ پوسٹ میں ایک چٹھی شائع کی ہے جس میں سر چارلس اسٹیڈ مین کے اس دعوے کی تردید کی ہے کہ وہ ہندوستانی پولیس کے خیالات کی ترجمانی کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے نکات کو پھر دہرایا ہے جن پر انہوں نے سلیکٹ کمیٹی کے سامنے اپنا میمورنڈم پیش کرتے ہوئے زور دیا تھا اور کہا ہے کہ تا وقتیکہ حکومت ان کی تجویز کے مطابق ترمیم نہیں کرے گی انہیں شبہ ہے کہ آیا ہندوستان میں امپیریل پولیس سروس کا صیغہ قائم رکھنا فائدہ مند ثابت ہو گا یا نہیں۔

جموں کے راجپوتوں کی ستیہ گرہ

حکومت کو ہتھیار واپس نہ کئے جائیں

جموں ۲۱ مارچ۔ گذشتہ ایجی ٹیشن سے پیشتر ریاست میں لوگوں کو ہتھیار رکھنے کی آزادی تھی مگر ایجی ٹیشن کے بعد یہ آزادی سلب کر لی گئی ہے اور صرف راجپوتوں کو اس حکم سے مستثنیٰ رکھا گیا مگر اب راجپوتوں سے بھی ہتھیار واپس لئے جانے کا فیصلہ ہو گیا۔ اس بات سے ریاست بھر کے راجپوتوں میں ہیجان پیدا ہو گیا ہے اور انہوں نے گورنمنٹ کے اس فیصلہ کے خلاف زبردست ایجی ٹیشن کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

ریاست کی راجپوت انجمنوں کو اس کے متعلق اطلاع دیدی گئی ہے اور تیاریاں شروع کی جا رہی ہیں کہ ہتھیار ہرگز واپس نہ کئے جائیں اور راجپوت قوم کے عمر رسیدہ اشخاص سب سے پہلے ایجی ٹیشن کریں اور اس کے بعد نوجوانوں کو آگے آنے کا موقعہ دیا جائے۔ جموں میں بہت سے معمر اور معزز راجپوتوں نے گرفتار ہونے کے لئے اپنے نام بطور والنٹیر پیش کر دیئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ جموں میں راجپوت نوجوانوں کی والنٹیر کور مرتب ہو رہی ہے۔

حکومت میونسپلٹیوں کا انتظام خود کریگی

بہار میں ہنگامی اختیارات کا نظام

پٹنہ ۲۲ مارچ۔ کل بہار کونسل کا ایک مختصر اجلاس منعقد ہوا۔ سر گنیش دت سنگھ وزیر لوکل سلف گورنمنٹ نے بہار اڑیسہ کی میونسپل کمیٹیوں کے متعلق ایک بل پیش کیا۔ اس بل کے پیش کرنے سے ان کا منشا یہ ہے کہ میونسپل انتظام کے نظم و نسق میں جو برکز زلزلہ کا اثر ہوا ہے گورنمنٹ کا کنٹرول ہو جائیگا ... گورنمنٹ کو یہ اختیار حاصل ہو جائیگا کہ وہ جزوی طور پر یا کلیتاً کسی بھی زلزلہ زدہ میونسپل علاقہ کا نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لے سکے تاکہ ... کی میونسپل کمیٹیاں اپنے فرائض کو خوش اسلوبی سے انجام دے سکیں۔ بعد ازاں کونسل کے اجلاس میں بہت سے ضمنی مطالبات منظور کئے گئے جن میں ۲۲ لاکھ ۴۳ ہزار روپیہ کی وہ رقم بھی شامل تھی جو زلزلہ سے پیدا شدہ نقصان پر صرف کرنے کے لئے منظور کی گئی ہے۔

غیر ملکی چاول پر ٹیکس لگایا جائے

مدراس کونسل میں حکومت سے مطالبہ

مدراس ۲۲ مارچ۔ جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے مدراس کونسل کے ممبران کے ایک وفد نے سکرٹیریٹ میں کل گورنر سے ملاقات کی اور مطالبہ کیا کہ غیر ملکی گولے اور چاول پر جو صوبہ میں درآمد کیا جاتا ہے زبردست ٹیکس عائد کیا جائے۔ وفد نے مزید درخواست کی کہ گورنر نظام گورنمنٹ سے مطالبہ کریں کہ وہاں پر مدراس کا جو چاول بھیجا جاتا ہے اس پر ٹیکس منسوخ کر دیا جائے۔

آل برما مسلم ایجوکیشنل کانفرنس

امسال آل برما مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس ۳۰، ۳۱ مارچ و یکم اپریل ۱۹۳۴ء منعقد ہو گا حضرات شعراء اپنے اپنے کلام ۱۸ مارچ تک روانہ فرمائیں۔

مصرع طرح

(۱) سفینے کے سفر جیل رہے ہیں نوجوانوں میں

(۲) مسافر ہوں مدینے کا مدینے جا رہا ہوں

شیخ ارشاد علی آنریری سکرٹری شعبہ مشاعرہ آل برما مسلم ایجوکیشنل کانفرنس ... رنگون

سکیٹرہ میں قربانی گاؤ کے راستہ میں مشکلات

حکام کا اپنے سابقہ احکام سے انحراف

گذشتہ سال عید الضحیٰ کے موقعہ پر موضع سکیٹرہ ضلع میرٹھ پر تقریباً ۲۵ ہزار ہندوؤں نے حملہ کر کے ڈپٹی کلکٹر کے حکم سے قربانی کو ملتوی کرا دیا تھا کلکٹر نے وعدہ کیا تھا کہ آئندہ سال ضرور قربانی کرا دی جائے گی۔ قربانی کا حکم سول کورٹ سے ہو گیا اور محکمہ پولیس اور کلکٹر نے بھی تسلیم کر لیا تھا مگر ہندوؤں نے مسلمانوں کو دبا لیا ... مسلمانوں نے یہ بھی تسلیم کر لیا تھا کہ ہم قربانی عیدگاہ کے قریب کریں گے ... گوشت کو لانے کے لئے نہر پر پل تعمیر کرایا جائے۔ اس تجویز کو خود ہندوؤں نے بھی تسلیم کر لیا تھا۔ چنانچہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے محکمہ نہر کو پل کی تعمیر کا حکم دیدیا اور ڈیڑھ سو روپیہ کا تخمینہ لگا کر تعمیر کا سامان موقعہ پر پہنچ گیا ... پل تعمیر بھی کر دیا لیکن ہندوؤں کے غلط پروپیگنڈہ سے مرعوب ہو کر اپنے سابقہ حکم سے انحراف کرتے ہوئے حکام نے عارضی پل کو منہدم کرنے کا حکم دیدیا اور مسلمانوں کے اس جائز مطالبہ کو ٹھکرا دیا۔ اب مسلمانوں کا مطالبہ ہے کہ اگر پل تعمیر نہیں کیا جاتا تو ... ہندوؤں نے پل کو اس لئے مسمار کر دیا ہے کہ مسلمانوں کو نقصان پہنچایا جائے ...

ہریجنوں کیلئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی منظوری

کلکتہ کارپوریشن کا فیصلہ

کلکتہ ۲۲ مارچ۔ اسپیشل کمیٹی کے سفارش کردہ ۱۹۳۴ء کے بجٹ کو کل کارپوریشن نے منظور کر لیا۔ بجٹ میں ... لاکھ پچاس ہزار روپیہ کا اضافہ کیا گیا ہے جس میں سے پچاس ہزار روپیہ کارپوریشن کے ہریجن ملازموں کے لئے منظور کیا گیا جو ان کو مکانات مہیا کرتے اور ان کی حالت کو بہتر بنانے میں صرف کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ بجٹ میں ایک لاکھ روپیہ اور ہریجنوں کے لئے منظور کیا ہے۔

تخفیف اسلحہ کو کس طرح کامیاب بنایا جائے

امریکن سفیر کی لندن میں آمد

لندن ۲۴ مارچ۔ کل پریسیڈنٹ روزولٹ کے خاص سفیر مسٹر ڈیوس برن جانڈیل پہنچ گئے ہیں۔ کل آپ سر جان سائمن سے ملاقات کریں گے۔ نمائندہ پریس کے ساتھ دوران انٹرویو میں مسٹر ڈیوس برن نے فرمایا کہ وہ یہ معلوم کرنے کے لئے آئے ہیں کہ اقتصادی میدان میں تخفیف اسلحہ حاصل کرنے کے لئے یورپ کی اقوام کے ساتھ کس طرح تعاون ممکن ہے یعنی کس طریقہ پر دنیا کی اقوام کو اس بات کے لئے تیار کیا جا سکتا ہے کہ وہ ان محصولی دیواروں کو کم کریں جو انہوں نے غیر ممالک کا مال اپنے ملک سے خارج کرنے کے لئے تعمیر کی ہیں۔

برطانیہ ہاتھ جوڑنا نہیں چاہتی

لندن ۲۳ مارچ۔ جاپان اور برطانیہ کی تجارتی گفت و شنید منقطع ہونے کے بارے میں مسٹر کالون نے کل شب کو دار العوام میں یہ بیان کیا کہ حکومت یہ رویہ نہیں اختیار کرنا چاہتی کہ ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو جائے اور واقعات کو برطانی مفاد کے خلاف رخ اختیار کرنے کا موقع دے لیکن آپ نے کہا کہ چونکہ معاملہ حکومت جاپان و برطانیہ کے زیر غور ہے۔ لہٰذا میں کوئی مشرح بیان نہیں دینا چاہتا۔ جاپان ٹریڈ مارک کی خلاف ورزی کے بارے میں مسٹر کالون نے بیان کیا کہ اس بارے میں جو بل پارلیمنٹ میں پیش ہوا ہے وہ صحیح راستہ پر قدم رکھنے کے مصداق ہے۔

شاہدرہ۔ غازی آباد سڑک پر ڈاکہ

میرٹھ ۲۳ مارچ۔ اطلاع ملی ہے کہ کل رات کو شاہدرہ۔ غازی آباد روڈ پر بہت سی اونٹ گاڑیاں اور بیل گاڑیاں سوداگروں کا سامان لادے ہوئے دہلی سے میرٹھ اور غازی آباد جا رہی تھیں راستہ میں ڈاکوؤں نے حملہ کر کے بہت سا سامان لوٹ لیا۔

پولیس انسپکٹر پر گروہ نے حملہ کر دیا

کانپور ۲۳ مارچ۔ کل احاطہ عدالت میں ایک سنسنی خیز واقعہ پیش آیا جب کہ ایک گروہ نے ایک سب انسپکٹر پولیس پر حملہ کر دیا اور اسے عدالت کے برآمدہ سے کھینچ کر احاطہ کے باہر لے گیا لوگوں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ملازم ہو پھر تم اس کے سابقہ بد زبانی سے کیوں پیش آتے ہو۔ گواہ نے پھر اس کا کوٹ پکڑ کر اسے کھینچا اور اسے باہر لے گیا لیکن عدالت کے چپراسیوں نے اسے حملہ آور سے نجات دلا دی۔

مسلح ڈاکوؤں نے گولیاں چلا دیں

کانپور ۲۲ مارچ۔ گنگا گنج سے تازہ ترین اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے کنہیا لال کھنیا کے مکان پر حملہ کر دیا اور گاؤں والوں کے شور مچانے پر ڈاکوؤں نے ان پر گولی چلائی جس سے کنہیا اور ٹھاکر رام سنگھ ... مجروح ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکو اسی روپیہ کی مالیت کا سامان ... لیکر فرار ہو گئے۔ اس سلسلہ میں پولیس نے بلحاظ مواضعات کے چار اشخاص گرفتار کئے ہیں۔ مزید تحقیقات ہو رہی ہے۔

قتل کی ترغیب پر سزائے موت نہیں دیجائیگی

شیلانگ ۲۲ مارچ۔ کل آسام کونسل میں بل قانون ترمیم ضابطہ فوجداری آسام کی وہ کلاز نکال دی گئی جس کے ذریعہ قتل کی ترغیب دہی کے جرم میں سزائے موت تجویز کی گئی تھی اور ایک ترمیم منظور ہو گئی جس کے ذریعہ ملزمان کو سفائی کے لئے وکیلوں کی سہولت بہم پہنچانا تجویز کیا گیا تھا۔

میسور کا معاملہ اور وائسرائے ہند

دہلی ۲۲ مارچ۔ سر مرزا اسمٰعیل دیوان میسور کرنل ہالاد ویلس برطانی ریذیڈنٹ مقیم میسور اور میجر جنرل ... کا ٹنگ افسر بنگلور سول ملٹری اسٹیشن کی دربار میسور کو واپسی کے متعلق حکومت ہند سے گفت و شنید کرنے کے لئے دہلی تشریف لائے ہیں ... جو کہ ایک مدت سے درپیش ہے کوئی فیصلہ کن رائے قائم کی جائے۔

ایک سال میں ملیریا کے دو کروڑ حادثے

جنیوا ۲۲ مارچ۔ جمعیۃ اقوام کی ہیلتھ رپورٹ مظہر ہے کہ سال گذشتہ کے دوران میں دنیا کے جملہ ممالک میں ملیریا کے ایک کروڑ ستر لاکھ اسی ہزار کیس رونما ہوئے۔

۲۷ سو زمینداریاں نیلام

بارہ بنکی ۲۲ مارچ۔ سرکاری مالیانہ کی جنوری کی قسط ادا نہ کرنے پر ۲۷ زمینداریاں کل نیلام کی گئیں جن میں سے ۲۰ خاص محال کے زمینداروں کی ہیں۔

جنرل گورنگ پر بم پھینکنے والے گرفتار

برلن ۲۲ مارچ۔ ابھی تک ان اشخاص کا سراغ نہیں چلا ہے جنہوں نے مشہور نازی لیڈر جنرل گورنگ کی کار پر بم پھینکا تھا۔ حملہ آوروں کا خیال تھا کہ اس کار میں جنرل موصوف کے علاوہ ایک اور نازی لیڈر ہیر ارنسٹ بھی جا رہے ہیں۔ لیکن دراصل جنرل گورنگ اس کار میں نہیں تھے بلکہ برلن سے باہر نظارہ دیکھ رہے تھے معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے اس سلسلہ میں دو اشخاص کو گرفتار کیا ہے۔

مسٹر رفیع احمد قدوائی کی بھوک ہڑتال

الہ آباد ۲۳ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ یو پی کے مشہور کانگریسی لیڈر مسٹر رفیع احمد قدوائی نے جو رائے بریلی جیل میں تحریک سول نافرمانی کے سلسلے میں اپنی سزا بھگت رہے ہیں جیل ڈسپلن کے خلاف مبینہ خلاف ورزی کے الزام میں حکام جیل کی جانب سے بدسلوکی کے خلاف بطور احتجاج ایک ہفتہ سے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔

پرائیویٹ طلبا امتحان میں داخل نہیں ہوسکتے

کراچی ۱۲ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ پروفیسر ایل۔ جے وسوانی نے بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے یہ بھوک ہڑتال ایجوکیشنل انسپکٹر سندھ کے حکم کے خلاف بطور پروٹسٹ کی گئی ہے۔ انسپکٹر نے حکم دیا تھا کہ امتحان میٹرک میں پرائیویٹ طلبا نہ لئے جائیں۔

دار العلوم ندوۃ العلماء میں ڈاکٹر بھیت وسہی کا لیکچر

عالیجناب ڈاکٹر بھیت وسہی صاحب نے آج شام کو لیڈر بجے بمعیت مولانا سید سلیمان صاحب ندوی معتمد دار العلوم، مولوی محمد نسیم صاحب ایڈوکیٹ اور چوہدری خلیق الزمان صاحب دار العلوم ندوۃ العلماء میں رونق افروز ہوئے دار العلوم کی برساتی میں اساتذہ دار العلوم نے استقبال کیا۔ اور مولانا سید سلیمان صاحب ندوی نے اساتذہ سے تعارف کرایا۔ ڈاکٹر صاحب نے سب سے پہلے دار العلوم کے دسیع ہال کا معائنہ فرمایا جہاں لیکچر کا انتظام کیا گیا تھا اس کے بعد دار العلوم کے کتب خانہ تشریف لے گئے جہاں کچھ دیر تک مختلف نادر کتابیں اور مخطوطات ملاحظہ فرمانے کے بعد کتاب المعائنہ پر اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

سب سے آخر میں طلبہ کی انجمن جمعیۃ الاصلاح کا معائنہ فرمایا جس کے معائنہ کے بعد آپ بہت محظوظ ہوئے خصوصیت کے ساتھ چھوٹے بچوں کے ماہوار اور عربی رسائل کو بہت پسند فرمایا۔ اور کتاب المعائنہ پر اپنے تاثرات قلمی ثبت فرمایا۔ اتنی دیر میں مغرب کی نماز کا وقت آ گیا اور آپ نے دار العلوم کی عالیشان مسجد میں نماز مغرب ادا فرمائی۔

بعد مغرب موصوف کے لیکچر کا اعلان کیا گیا تھا۔ مغرب کے قبل ہی سے لوگ آنا شروع ہو گئے تھے۔ اور بعد مغرب جس وقت موصوف ہال کے اندر تشریف لائے ہال اچھا خاصا مجمع ہو گیا تھا۔

جیسے ہی صاحب موصوف اور دوسرے عائدین ہال کے اندر داخل ہوئے تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر استقبال کیا۔ اکثر عمائد شہر لکھنؤ اور ممبران کونسل شریک جلسہ تھے۔

ڈاکٹر صاحب کے کرسی پر رونق افروز ہونے کے بعد دار العلوم کے ایک بہت چھوٹے بچے نے نہایت عمدہ لہجہ میں قرآن پاک کی تلاوت کی اس کے بعد مولوی محمد نسیم صاحب کے زیر صدارت جلسہ ہوا۔

سب سے پہلے مولانا سید سلیمان صاحب معتمد دار العلوم نے ایک مختصر تقریر میں حاضرین سے ڈاکٹر صاحب کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب موصوف نے تاریخ اسلامی پر اپنا پر مغز لیکچر انگریزی میں دیا جس کو حاضرین بہت غور و خوض سے سنتے رہے۔ موصوف کا یہ لیکچر تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ لیکچر ختم ہونے کے بعد مولانا سید سلیمان صاحب ندوی نے ... مسلمانان لکھنؤ کی جانب سے ڈاکٹر صاحب کی تکلیف فرمائی کا شکریہ ادا کیا اور پونے ۸ بجے شب کو یہ پر لطف صحبت ختم ہوئی۔

سکرٹری جمعیۃ علماء لکھنؤ کی سزایابی کیخلاف احتجاج

جمعیۃ العلماء لکھنؤ پائین کا یہ جلسہ میاں عبد القیوم صاحب کی بے گناہ ... سرحد کی سنگین سزا پر اظہار رنج و تاسف کرتا ہے اور اس سزا کو منصفانہ سزا قرار دیتا ہے نیز حکومت سرحد و ڈپٹی کمشنر صوبہ سرحد سے استدعا کرتا ہے کہ اس ناجائز سزا کو اختیار خصوصی سے ... منسوخ کیا جاوے۔

میاں عبد القیوم ایک قومی کارکن ہیں جو کہ سال ۱۹۳۲ء میں ایک سال قید گذار چکے ہیں اور آج کل جمعیۃ العلماء لکھنؤ پاسدہ کے سکرٹری تھے۔

(محمد سعید خاں)

اکیاون مرتبہ کا سزا یافتہ

کلکتہ ۲۲ مارچ۔ شیخ اسمٰعیل نامی ایک شخص کو جو ۵۱ مرتبہ کا سزا یافتہ ہے آج پھر آوارہ پھرنے کے جرم میں تین ماہ قید سخت کی سزا پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت سے دی گئی ہے۔

بل تحفظ صنعت پارچہ بافی

نئی دہلی ۲۲ مارچ۔ اسمبلی میں سر جوزف بھور کی تحریک پر بل تحفظ صنعت سوتی پارچہ بافی کی چیدہ کمیٹی کی میعاد میں ایک ہفتہ کی توسیع کر دی گئی۔

پچیس روپیہ کے سرمایہ

سے اگر آپ کٹ پیس کی تجارت میں کامیاب دوکاندار بن کر معقول آمدنی پیدا کرنا چاہتے ہیں تو ہمارے مفید مشورہ مندرجہ فہرست فرم ہذا کو جلد طلب کر کے مطالعہ کیجئے۔

ایم اے طالش اینڈ سنز مغل کوک فروشان بمبئی نمبر ۱۲

جاپان کا ایک شہر جہنم بن گیا

آتشزدگی سے پانچسو افراد ہلاک۔ ڈیڑھ لاکھ انسان تباہ

پبلک عمارتیں تودۂ خاک پچاس لاکھ پونڈ کا نقصان

ٹوکیو ۲۲ مارچ۔ جاپان کے شہر ہاکوڈیٹ میں آگ لگنے سے ہزاروں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ آگ ابھی تک قابو میں نہیں کی جا سکی ہے شہر کے ستائیس محلوں میں سے چوبیس جل کر تودۂ خاک بن چکے ہیں۔ سرکاری اور پبلک کی تمام عمارتیں برباد ہو گئیں۔ ڈیڑھ لاکھ سے زائد مرد اور عورتیں اور بچے اپنے گھر بار مال و متاع سے محروم ہو گئے۔

ہاکوڈیٹ سے بذریعہ ریڈیو پہلا پیغام جو موصول ہوا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہاکوڈیٹ جہنم کا نظارہ پیش کر رہا ہے۔ شہر کا نہایت بڑا حصہ جس میں تمام کاروباری تفریحی اور سرکاری حصے شامل ہیں بالکل تباہ ہو چکا ہے۔ پچاس لاکھ پونڈ سے زائد کا نقصان ہوا ہے۔ آگ آندھی کے باعث شروع ہوئی کچھ مکانوں کی چمنیوں میں لگی تھی۔ تقریباً دو لاکھ باشندوں نے رات کی تاریکی میں شہر سے بھاگ کر بندرگاہ میں کھڑے ہوئے جہازوں میں پناہ لی۔

آگ کے باعث جو لوگ ہلاک و مجروح ہوئے ہیں ان کی تعداد پانچسو سے زائد بتلائی جاتی ہے۔ لوگوں کی جان بچانے میں فوج نہایت سرگرمی سے مصروف ہے جس وقت جیل خانہ میں آگ لگی تو تمام قیدی چھوڑ دیئے گئے۔ شہر کی حالت پر اب قابو پا لیا گیا ہے۔

کچی کھال پر محصول برقرار رکھنے کا مطالبہ

ہندوستانی صنعت کے تحفظ کا سوال

اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی

نئی دہلی ۲۲ مارچ۔ آج چونکہ سوالات دریافت نہیں کئے گئے اس لئے اسمبلی نے فائنینس بل پر بحث شروع کر دی۔

کل شاہ مسعود احمد نے یہ ترمیم پیش کی تھی کہ کچی کھالوں پر موجودہ ڈیوٹی برقرار رکھی جائے اور مجوزہ ڈیوٹی برقرار رکھی جائے اور مجوزہ ڈیوٹی کو منسوخ کر دیا جائے آج اس پر بحث تھی لیکن بحث شروع ہونے سے پہلے سر جارج شسٹر نے تجویز کیا کہ اس ترمیم پر اس وقت تک بحث ملتوی کر دی جاوے جب تک کہ ایک بے ضابطہ میٹنگ میں مختلف پارٹیوں کے نمائندوں اور ممبر مالیات کے درمیان کوئی فیصلہ ہو۔ پریذیڈنٹ نے اس تجویز کو منظور کر لیا۔

اس کے بعد مسٹر ورداساگر نے ترمیم پیش کی۔ جس کے ذریعہ مطالبہ کیا کہ کھال پر برآمدی ڈیوٹی برقرار رکھی جائے اور برآمدی ڈیوٹی منسوخ کرنے کی تجویز مسترد کر دی جائے۔ مسٹر پانڈے نے کھال پر برآمدی ڈیوٹی قائم رکھنے کے بارے میں تقریباً ایک گھنٹہ تک تقریر کی آپ نے فرمایا کہ اگر ڈیوٹی منسوخ کر دی گئی تو چمڑا کمانے کی صنعت کا خاتمہ ہو جائیگا جو مدراس اور ہندوستان کے دیگر حصوں میں فروغ پا رہی ہے یہ ڈیوٹی ۱۹۱۹ء میں تحفظ کے لئے لگائی گئی تھی تاکہ چمڑا کمانے کی صنعت کو امداد ملے اس کے علاوہ اگر ڈیوٹی منسوخ کر دی گئی تو حکومت کو نقصان پہنچے گا۔ آپ نے اپنے بیان کی تائید میں سپیشل کمیٹی کی رپورٹ اور متعدد ایسوسی ایشنوں کے میمورنڈم کے حوالے دیئے۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ بہت سے مسلمان اس صنعت میں دلچسپی رکھتے ہیں اس لئے مسلم ممبروں سے تجویز کی حمایت کرنے کی درخواست کی۔

شاہ مسعود احمد۔ ہم مسلمانوں کی حمایت نہیں چاہتے۔ مسٹر ولایت اللہ خاں اور صدیق حسین نے ترمیم کی مخالفت کی مسٹر جیمز نے کہا کہ ہندوستان میں چمڑا کمانے کی صنعت ایک دوسرے کے متضاد نہیں ہیں بلکہ وہ ایک دوسرے کی امداد کرتی ہیں۔ کھالوں کی برآمد بند ... کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس کی تجارت میں کمی کی وجہ کساد بازاری ہے۔

سیاسی اسیر وکالت کرسکتا ہے؟

لاہور ہائی کورٹ میں ایک مقدمہ

لاہور ۲۲ مارچ۔ سردار سرول سنگھ سابق پریسیڈنٹ سٹوڈنٹس یونین لاہور نے جنہوں نے اپنی نظر بندی کے ایام میں ایل۔ ایل۔ بی کا امتحان پاس کیا ہے۔ بار میں بطور وکیل پریکٹس کرنے کے لئے درخواست دی تھی معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ لاہور ہائی کورٹ کے تین ججوں جسٹس جلال الدین، مسٹر جسٹس منرو اور جسٹس کنور دلیپ سنگھ پر مشتمل ایک بنچ کا ان کی درخواست کا فیصلہ کرنے کے لئے تقرر کیا گیا۔ فاضل ججان نے ان مقدمات کے جملہ فیصل فائل بھی طلب کئے گئے ہیں جن کے سلسلے میں سردار موصوف کو سزا ملی تھی۔

عدالت نے مسٹر واتے کو بری کر دیا

قانون اسلحہ کے ماتحت مقدمہ کا فیصلہ

دہلی ۲۲ مارچ۔ کل مسٹر اے پی بیک ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج نے نوجوان مسٹر واتے کو زیر دفعہ ... تعزیرات ہند قتل کرنے کی ترغیب دینے کے الزام سے ... مسٹر اے ایس ... مجسٹریٹ نے بھی واتے کو ایکٹ اسلحہ کے ماتحت ایک مقدمہ میں بری کر دیا۔ استغاثہ کا بیان تھا کہ ملزم کی خانہ تلاشی سے جو گذشتہ ۵ جون ۱۹۳۳ء کو سرخ اشتہارات کے سلسلے میں ہوئی تھی ایک ہوائی پستول اور ایک بم کا مسالہ برآمد ہوا تھا۔ چنانچہ ملزم کو گذشتہ ۵ جون کو گرفتار کیا گیا تھا اور اس کے خلاف سرخ اشتہارات شائع کرنے اور چھپائی کرنے کے الزام میں زیر دفعات ... تعزیرات ہند تین مقدمات چلائے گئے۔ ازاں بعد ماہ نومبر میں ملزم کے خلاف ایکٹ اسلحہ کے ماتحت عدالت مذکور میں مقدمہ چلایا گیا اور انسپکٹر سید علی شاہ نے عدالت کے سوال کے جواب میں بیان کیا کہ ملزم کے خلاف اس سے پیشتر مقدمہ اسی وجہ سے نہیں چلایا گیا تھا کہ اس کے خلاف پہلے ہی تین مقدمات چل رہے تھے۔ چنانچہ آج فاضل مجسٹریٹ نے طویل سماعت کے بعد شہادت استغاثہ کو ناقابل اعتبار قرار دیتے ہوئے ملزم کو بری کر دیا۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ملزم کے خلاف سردار عبد الصمد خاں مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں زیر دفعہ ... تعزیرات ہند ایک مقدمہ زیر سماعت ہے اور وہ بقیہ تین مقدمات میں بری ہو چکا ہے۔

ڈاکوؤں کے ایک منظم گروہ کی گرفتاری

دہلی پولیس کا کارنامہ

دہلی ۲۲ مارچ۔ یہ خبر دی جا چکی ہے کہ پولیس نے دہلی اور گرد و نواح کے اضلاع میں چوری اور ڈاکہ ڈالنے والوں کے ایک منظم گروہ کا سراغ لگایا ہے چنانچہ پولیس نے اس گروہ کے ایک درجن کے قریب ممبروں کو گرفتار کیا ہے پولیس کا خیال ہے کہ اس گروہ کے ممبروں کی تعداد ... ہے اور ان لوگوں کی مصروفیتیں صرف صوبہ دہلی تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ وہ یو پی اور پنجاب کے اضلاع میں بھی چوری کرتے ہیں اس سلسلہ میں تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ آج صبح چوہدری بلدیو سنگھ مجسٹریٹ درجہ اول نے مقامی جیل میں اس گروہ کے کچھ آدمیوں کی پریڈ کرائی اس گروہ کے باقی ممبروں کی گرفتاری کی بھی توقع ہے۔

ایک چینی سوداگر کا اغوا!

رنگون ... اطلاع ملی ہے کہ جان سینگ نامی چینی سوداگر کو ... ڈاکوؤں نے اغوا کر لیا اور ... تاوان طلب کیا جا رہا ہے۔

پیرسن ویکلی اور بمبئی سماچار کی شرارت

بمبئی کے مسلمانوں کا زبردست احتجاجی جلسہ

حکومت سے مقدمہ چلانے کا مطالبہ

بمبئی ۱۸ مارچ۔ جناب جعفر علی خاں صاحب سکرٹری مولانا شوکت علی صاحب بمبئی سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ بمبئی کے مسلمانوں کا ایک زبردست جلسہ دل آزار مضامین کے خلاف احتجاج کرنے کی غرض سے منعقد ہوا جو ۱۸ فروری کے پیرسن ویکلی اور ۱۹ فروری کے بمبئی سماچار میں شائع کئے گئے ہیں جنہوں نے عالم اسلامی کے قلوب کو مجروح کر دیا ہے۔ مولانا شوکت علی (صدر جلسہ) نے فرمایا کہ مسلمانوں کو متحد ہو کر ان مضامین کی ضبطی کے لئے حکومت سے مطالبہ کرنا چاہیئے۔ ایک تجویز منظور کی گئی جس میں حکومت ہند اور حکومت بمبئی سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ پیرسن اور سماچار میں ان مضامین کے لکھنے اور شائع کرنے والوں پر مقدمہ چلائے۔ بمبئی کونسل کے ارکان نے محمد قاسم سکرٹری ینگ مسلم سوسائٹی کی اس درخواست کی حمایت کی ہے جس میں حکومت سے مقدمہ چلانے کی اجازت طلب کی گئی ہے۔ مسلمانوں میں ان مضامین کے خلاف سخت غم اور غصہ پھیلا ہوا ہے۔

مسافر اور مال گاڑی کی ٹکر!!

نصیر آباد کے قریب ریلوے کو حادثہ

اجمیر ۲۲ مارچ۔ نصیر آباد میں گذشتہ شام ریلوے کا شدید حادثہ ہو گیا جس میں ایک بچہ ہلاک اور کئی افراد مجروح ہو گئے۔

ایک مال گاڑی جس میں ۲۵ ڈبے تھے نصیر آباد اور بکی اسٹیشن سے چوتھے میل کے فاصلہ پر بہیم چلی تو اس کا وہ ہک جس سے ڈبے انجن سے ملحق تھے ٹوٹ گیا اور تمام ڈبے تیزی کے ساتھ پیچھے کی جانب روانہ ہو گئے کیونکہ اس جانب نشیب تھا۔ اسی دوران میں ۹ ڈاؤن مسافر گاڑی بیچ چکی تھی اور سگنل کے قریب انتظار کر رہی تھی مال گاڑی کے ڈبے اس مسافر گاڑی کے انجن سے ٹکرا گئے جس سے ایک بچہ ہلاک ہو گیا اور بہت سے افراد زخمی ہو گئے ان میں سے چند خطرناک حالت میں ہسپتال میں پہنچا دیئے گئے ہیں۔

خان عبد الغفار خاں کی رہائی کا مطالبہ

آج بتاریخ ۱۸ مارچ ۱۹۳۴ء انجمن شباب المسلمین کا ایک جلسہ بصدارت مولوی عبد المنان صاحب صدیقی مسجد مدرسہ امداد یہ دربھنگہ میں منعقد ہوا جس میں صدر نے تقریر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ اگر خان عبد الغفار خاں کے حق میں حکومت کی سخت گیر پالیسی یونہی جاری رہی تو حکومت اور پبلک کے درمیان منافرت کی ایک لا انتہا خلیج حائل ہو جائے گی اور وقت نکل جانے کے بعد پھر اسے کوئی طاقت نہ روک سکے گی۔ حکومت کو چاہیئے کہ جلد از جلد خان صاحب کو آزاد کر کے منافرت کی بڑھتی ہوئی لہر کو روک دے۔

حاضرین جلسہ کا جوش و خروش بہت بڑھا ہوا تھا بعض کی آنکھیں انتہائے ہمدردی سے خان صاحب کی بے کسی بے بسی بے بسی اور مجبوری پر اشک فشانی کر رہی تھیں مندرجہ ذیل تجویز مجمع نے پر جوش نعرہ کے ساتھ منظور کی۔

کہ نوجوانوں کا یہ جلسہ خان عبد الغفار خاں کی جلد سے جلد رہائی کا حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ اور حکومت کو مشورہ دیتا ہے کہ حکومت خان صاحب کو فوراً آزاد کر کے اپنی انسانیت کا ثبوت دے۔

تجویز کے بیان کی پبلک جلد سے جلد خان عبد الغفار خاں کی رہائی سننے کے لئے بے حد مضطرب اور گوش برآواز ہو رہی ہے۔

(غلام مرتضیٰ)

ٹرین کو لائن سے اتارنے کی کوشش

کلکتہ ... خبر موصول ہوئی ہے کہ ایسٹ انڈین ریلوے کی لوپ لائن پر کسی نامعلوم شخص نے ... ایکسپریس ٹرین کو پٹری سے اتارنے کی کوشش کی جب ۲۲ ڈاؤن ایکسپریس کیپائی ریلوے اسٹیشن سے ... روانہ ہونے والی تھی ... انہوں نے دیکھا کہ کسی شخص نے پٹری کے جوڑوں کی آہنی چیزیں ڈھیلی کر دی ہیں۔ جو کہ اگر نہ دیکھی جاتی تو ایکسپریس ٹرین یقیناً پٹری سے اتر جاتی ... اور ریل گاڑی خیریت سے گزر گئی۔

بمبئی کارپوریشن پر بیکاروں کا دھاوا

بمبئی ... کارپوریشن کے اجلاس کے وقت بیکاروں کی ایک نوجوان ... نے کارپوریشن کی عمارت پر دھاوا بول دیا اور یہ نعرے لگائے "ہم بھوکے ہیں" ... بعد ازاں پولیس نے ان کو منتشر کر دیا۔

انجمن سیف الاسلام کا سالانہ جلسہ

تین روز کی روئداد کا خلاصہ

حسب اعلان مورخہ ۱۰، ۱۱، ۱۲ مارچ کو انجمن سیف الاسلام دہلی کا نہایت شاندار جلسہ پریڈ گراؤنڈ دہلی میں منعقد ہوا جس میں آریہ سماج و مرزائی صاحبان ہر دو مذہب اور سناتن دھرم سے مختلف موضوعات پر مناظرے ہوئے مناظر نہایت کامیاب رہے مناظروں میں مرزائی صاحبان کی عاجزی اور سراسیمگی قابل دید تھی مرزائی مناظرین اس قدر حواس باختہ ہو رہے تھے کہ قرآن کریم کی آیات بھی صحیح نہ پڑھ سکتے تھے۔ مسلمانوں کی طرف سے حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب اور جناب مولانا لال حسین صاحب اختر مناظر تھے علاوہ مناظرہ کے حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری اور حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند اور حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل (سورت) اور حضرت مولانا سلطان محمود صاحب صدر مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی کی باطل شکن تقاریر نے مرزائی نظر نبوت کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور مرزائیت کا بیخ و بن سے استیصال کر دیا۔ مذکورہ بالا حضرات کے علاوہ مختلف موضوعات پر دیگر علماء کرام نے بھی نہایت مبسوط تقاریر فرمائیں۔ الغرض جلسہ اپنے اغراض و مقاصد کے لحاظ سے نہایت کامیاب رہا۔ دہلی پبلک میں پچیس سال سے اس قسم کا کوئی تبلیغی جلسہ نہیں ہوا جس میں آٹھ دس ہزار اشخاص کا اجتماع ہوا ہو۔

(سکرٹری انجمن ہذا)

شمع رسالت کے پروانوں کا جلسہ

پیرسن ویکلی کیخلاف مدراس میں احتجاج

مدراس ۱۶ فروری بروز جمعہ شب کو ۹ بجے جامع مسجد محلہ رائی پیٹ میں مسلمانوں کا ایک عام جلسہ زیر صدارت عالیجناب مولانا مولوی الحاج قاضی محمد حبیب اللہ صاحب منعقد ہوا جس میں عالیجناب مولانا محمد عبد اللطیف صاحب فاروقی ایڈیٹر آزاد ہند نے پر جوش تقریر فرمائی۔ اس کے بعد تحریکات منظور کی گئیں جو حکام کے پاس بھیجی جائیں گی۔ پہلی تحریک پیش کرتے ہوئے جناب حکیم ابو الفیض محمد سلیمان صاحب نے بہت ہی دلچسپ اور موثر تقریر کی اور اس کی تائید جناب مولانا محمد صبغۃ اللہ صاحب نے فرمائی۔

(۱) مسلمانان مدراس کا یہ عام جلسہ پیرسن ویکلی لنڈن مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۳۴ء کی اشاعت پر سخت ترین ملامت کرتا ہے جس میں آقائے دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم و حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی تصویریں کھینچی گئی ہیں اور حکومت برطانیہ کو صاف اور پرزور الفاظ میں متنبہ کرتا ہے کہ اگر اخبار مذکور کی تمام نقول فوراً ضبط نہ کر لی گئیں جس میں یہ تصویریں شائع ہوئی ہیں اور اس کے ذمہ دار لوگوں کو معقول سزا نہ دی گئی تو مسلمانان مدراس نتائج کی پرواہ کئے بغیر ناموس رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے تحفظ پر مجبور ہو جائیں گے جس کو وہ اپنے ایمان عزت و حرمت اور جان و مال سے بڑھ کر عزیز رکھتے ہیں۔

(۲) یہ جلسہ حکومت پنجاب کا شکریہ ادا کرتا ہے جس نے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کا احترام کر کے اخبار پیرسن ویکلی مورخہ ۱۰ فروری کے تمام پرچے جس میں حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم و حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی تصویریں شائع ہوئی ہیں بحق شاہ معظم ضبط کر لئے۔

(محمد ابراہیم)

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان زلزلہ

بتوسط امارت شرعیہ پھلواری شریف

بہار مسلم ریلیف سوسائٹی مرسلہ حاجی عبد الکریم صاحب بلاسپور	...
مولوی انیس احمد صاحب متولی ... لاہریرو	...
از مسلمانان سندھ مرسلہ مولوی دین محمد صاحب ایڈیٹر الوحید کراچی	...
مولوی ریاست حسین صاحب سینٹری انسپکٹر گوبند پور انجمن	...
از مسلمانان رئیس جہاں جعفر علی مرسلہ سید جعفر علی صاحب بہار نپور	...
مولوی عبد السلام صاحب جالندھر	...
مولوی علیم اللہ صاحب انصاری گورکھپور	...
جناب عبد الصمد خاں صاحب ... مولوی حفیظ اللہ صاحب پھلواری شریف۔ رانچی	...
مولوی عبد الغفور صاحب۔ بمبئی	...
مولوی محمد وزیر صاحب سکندر آباد دکن	...
مولوی محمد برکت شاہ صاحب قادری سجادہ نشین الولہ	...
مسلمانان ... مرسلہ مولوی اظہار الحق صاحب غازیپور	...
مسماۃ بلقیس جہاں بیگم صاحبہ سہارنپور	...
مولوی نثار احمد صاحب ... اسسٹنٹ سرجن رائے پور	...
مولوی حکیم نثار احمد صاحب سہارنپور	...
جناب ... عبد الواحد ...	...
مولوی محمد اسمٰعیل محمود صاحب ... انجمن برما	...
جناب ... محمد صاحب سیف الدین سلطانپور	...
مولانا محمد رضوان صاحب غازیپور	...
مولوی حفظ الرحمٰن صاحب ... بار جیہ جات	...
میزان	...
سابق آمد	...
میزان کل	...

(محمد قمر الدین۔ ناظم بیت المال)

دربھنگہ میں رنگون کے وفد کا ورود

جناب سیٹھ حاجی داؤد ہاشم صاحب رنگون و جناب سیٹھ احمد بٹا صاحب بمبئی و جناب سیٹھ حاجی ہاشم مصطفیٰ صاحب کلکتہ ... دربھنگہ تشریف لائے رنگون ریلیف کمیٹی کی جانب سے ... دربھنگہ کو ریلیف کے لئے امداد و خیرات فرمائے ... جاکر حالات کا معائنہ فرما کر ... مواضعات ذیل میں تقسیم کر دئے۔ اگرچہ صاحب ضرورت کی امداد کافی نہ ہو سکی اور نہ ہر شخص کی امداد ہو سکی مگر پھر بھی اہل قریہ نہایت مشکور و ممنون ہوئے۔ اللہ تعالیٰ معاونین کو فلاح دارین عطا فرماویں۔

(احقر عبد الودود ... صدر مسلم ریلیف کمیٹی دربھنگہ)

مدناپور میں فوج کی زیادتیاں اور ہوم ممبر

دہلی ... کل اسمبلی میں سر ہیری ہیگ نے مدناپور میں فوج کی مبینہ زیادتیوں اور کاروائیوں کے متعلق کہا کہ ہندوستان میں فوج دو مطلب کے لئے رکھی جاتی ہے بیرونی حملوں کی مدافعت اور اندرونی نقص امن سے حفاظت۔ بنگال میں جب ۱۹۳۲ء میں دہشت انگیزی نے زور پکڑا تو فوج بھیجی گئی جس سے خاطر خواہ نتائج ظاہر ہوئے۔ فوج کی مبینہ زیادتیوں کے متعلق جو اطلاعات دی گئی ہیں وہ سب گمراہ کن ہیں۔

سر ہیری ہیگ نے امید ظاہر کی کہ اسمبلی میں کوئی بات ایسی نہیں کہی جائیگی جس سے بنگال میں مقیم فوجیوں کی دل شکنی ہو۔

گاڈلی کمپنی کا کٹ پیس انڈیا بھر میں بہترین نفع بخش و بیحد مفید ثابت ہوگا

اگر آپ اصلی معنوں میں کٹ پیس کی تجارت کرنا چاہتے ہیں تو فوراً ہمارے ... کی کمپنیوں کو بھول جاؤگے اور ہمیشہ کیلئے گاڈلی کمپنی کی خدمات اپنے ... منزل ثابت ہوگی، اور آپ خود تجربہ کر کے محسوس کریںگے کہ آپ نے اپنی غفلت سے ... گاڈلی فسٹ بنڈل ...

گاڈلی فسٹ ۱/۲ ۱۲ پونڈ قیمت -/38 روپیہ — گاڈلی سیکنڈ بنڈل ... 50 پونڈ بنڈل -/150 روپیہ — گاڈلی فسٹ وزن 25 پونڈ -/75 روپیہ

گاڈلی سیکنڈ بنڈل 25 پونڈ -/38 روپیہ ... 100 پونڈ بنڈل -/150 روپیہ — گاڈلی سیکنڈ بنڈل وزن 50 پونڈ -/75 روپیہ

خاص رعایت: کل قیمت پیشگی بھیجنے پر پیکنگ، رجسٹری، مزدوری خرچ معاف ہو گی۔

GODLY Co. WHOLESALE CUTPIECE ... KARACHI

منیجر گاڈلی کمپنی کراچی (سندھ)

تار کا پتہ: "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

رجسٹرڈ نمبر ل ۱۷۹۳

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے) — معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم پنجشنبہ ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۵۲ ہجری مطابق ۵ /اپریل ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۴

اسرارِ عبودیت

دلبر کے لئے ادائے ناز اچھی ہے
عاشق کے لئے رسمِ نیاز اچھی ہے

موقع ہے یہی تو اک، قدم لینے کا
ہر ایک عبادت سے نماز اچھی ہے

تخلیق کا راز، عبدیت میں ڈھونڈو
ناز اپنا، نیاز کی صفت میں ڈھونڈو

اسرارِ عبودیت کا مظہر ہے نماز
آئینۂ اسلام کا جوہر ہے نماز

اسلام ہے گر لفظ تو معنی ہے نماز
ہاں قربتِ مولیٰ کا وسیلہ ہے نماز

پیراہنِ کبر، چاک ہو جاتا ہے
نفسِ سرکش، ہلاک ہو جاتا ہے

مسلم کے لئے عجیب نعمت ہے نماز
سر خاک میں رکھ کے پاک ہو جاتا ہے

(از جناب امجد حیدرآبادی)

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

چینی لوگ سڑکوں کو ٹیڑھا بناتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ بھوت پریت ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں ذرا دقت محسوس کریں۔

چینی لوگ پہلے کتاب کا آخری صفحہ شروع کرتے ہیں اور لکھتے وقت دائیں سے بائیں یا بائیں سے دائیں نہیں لکھتے بلکہ اوپر سے نیچے لکھتے چلے جاتے ہیں۔

معاصرین کے افکار و آراء

نجد اور یمن کی آویزش

اسلام کی سیزدہ صد سالہ تاریخ کی ورق گردانی کر جاؤ، ہر صفحہ اس حسرت بھری حقیقت کی شہادت دے گا کہ مسلمانوں سے دنیا کی قسمت کے فیصلہ کا اختیار چھیننے والے غیر نہ تھے بلکہ وہ خود آپ تھے۔ فرزندانِ توحید کے گھر کو یورپ کے چراغ نے آگ نہیں لگائی اسے جلا کر خاک کرنے والا خود وہ دیا تھا جس کے تیل بتی کا اہتمام کیا گیا تھا۔ دولتِ امویہ کے جنازہ کو کس نے کندھا دیا؟ پاپائے روم نے یا خود رسول اللہ کے چچا کے بیٹوں نے؟ خلافتِ عباسیہ کو کس نے برباد کیا؟ ہلاکو کے ٹڈی دل نے یا شیعیان علی نے؟ ہتھکنڈوں نے؟ اندلس کو کس نے مٹایا؟ فرڈیننڈ اور اسابیلا کے صلیبی سورماؤں نے یا ابو عبداللہ ناطلی کے کلمہ گو بھائی بندوں نے؟ بایزید یلدرم کو جس کی ہیبت سے ساری مسیحی دنیا تھر تھر کانپتی تھی پنجرے میں کس نے بند کیا؟ کسی پاپا یا قیصر کی سطوت نے یا تیمور صاحبقران کے کوکبہ خسروی نے؟ خلافتِ عثمانیہ کے جلال و جبروت کا بیڑا پانچ کس نے کیا؟ لارڈ جارج کی مکاری نے یا حسین بن علی کی غداری نے؟ ٹیپو کی دولتِ خداداد کا خاتمہ کس نے کیا؟ ایسٹ انڈیا کمپنی کی صلیبی جنگ وہ دونے یا آصف جاہیوں کی برادر کشی نے؟ امان اللہ خاں سے کابل کی مسند کس نے خالی کرائی؟ استعمارِ مغرب کے ہمرنگ زمین دام نے یا نادر شاہ کے اسلام نے؟

تاریخ اسلام آج پھر اپنا اعادہ کر رہی ہے۔ رائٹر نے لندن سے خبر دی ہے کہ دولتِ عربِ سعودیہ کے تاجدار سلطان ابن سعود اور امام یمن یحییٰ حمید الدین کے درمیان سات ہفتے سے صلح کی جو گفت و شنید ہو رہی تھی وہ یک بیک منقطع ہو گئی۔ اور اب یہ دونوں اسلامی حکومتیں ایک دوسرے کے گلے کاٹنے کا دلچسپ فرض انجام دے رہی ہیں۔ آہ کس قدر دردناک منظر ہے کہ عرب کی مقدس سرزمین جس کی سرمدی حریت اور اس کے صدقہ میں مشرق و مغرب کے ضمیر کی آزادی آج سے چار ہزار سال قبل "ذبح عظیم" کا ذبیحہ دے کر حاصل کی گئی تھی، آج پھر اپنا راہِ باطل کے خون سے نہیں بلکہ خود اُن کے خون سے رنگین ہو رہی ہے جو حق کے علمبردار ہیں۔ اور حضور سرور کون و مکان کی غلامی کا حلقہ کانوں میں ڈالے ہوئے ہیں۔

(زمیندار)

اسلام کے نام پر!

بے شبہ اگر ہم میں وہ روح اور وہ حرارت ہوتی جو اسلام نے ہم میں پیدا کر دی تھی اور وہ عزم و حوصلہ ہوتا جو ہمارے اسلاف میں تھا تو یقیناً مادی طاقتیں ہمارے سامنے سرنگوں ہو جاتیں۔ لیکن وہ روح، وہ حرارت، وہ سوز و گداز، وہ عزم و حوصلہ، وہ ہمت مردانہ اب کہاں! یہ سب کچھ تو ہم پہلے ہی قربان کر چکے ہیں، اور اغیار بھی جانتے ہیں کہ اب ہمارے پاس یہ چیزیں نہیں ہیں لیکن پھر بھی باوجود اسلام سے اس بے نیازی کے ہمیں اب بھی جو کچھ حاصل ہے وہ اسلام کی بدولت ہے۔ آج بھی ہم اسلام کے نام پر اسمبلی اور صوبوں کی کونسلوں میں نشستیں مانگتے ہیں، اور اسلام کا نام لے کر ملازمتوں میں اپنا حصہ طلب کرتے ہیں، ہم عدالت سے کہتے ہیں کہ محکمہ ریلوے میں ہماری تعداد کم ہے اس میں اضافہ کرو، کیوں؟ اس لئے کہ ہم مسلمان ہیں، ہم کہتے ہیں کہ ہماری تعلیم کا خاص انتظام کرو، ہمارے لئے سہولتیں بہم پہنچاؤ، کیوں؟ اس لئے کہ ہم مسلمان ہیں! اور ہم سے جاہل بھی ہیں اس لئے رعایت کے مستحق ہیں۔ یہ باتیں تلخ ہیں لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ سچی باتیں ہمیشہ تلخ معلوم ہوتی ہیں، اگر ہم کمزور نہ ہوتے تو اغیار...

ہم کو کیوں طعنے دیتے، اور ہم سے قوموں کو کیسے یہ جرأت ہوتی کہ وہ ہمارے حقوق میں دست اندازی کریں یہ جو کچھ ہو رہا ہے ہماری غلط روی و شامتِ اعمال کا نتیجہ ہے۔ انساست کہ برماست۔

ہیں آج کیوں ذلیل کہ کل تک نہ تھی پسند
گستاخیٔ فرشتہ ہماری جناب میں

(کانفرنس گزٹ)

ایک حکمران کی نیک نصیحت

حضور نظام حیدرآباد نے اپنی رعایا کو اس امر کی ترغیب دی ہے کہ وہ دیسی اشیا کو خریدیں اور اس طرح حیدرآباد ملک کی خوشحالی کا موجب بنیں۔ شہریار کی یہ دانشمندی مبارک ہو اور خدا آپ کے مملکت کی خوشحالی کو اور زیادہ کرے۔ آمین

کیا اس نصیحت میں ہم لوگوں کے لئے بھی کوئی نصیحت ہے؟ اچھا ہوتا اگر ہم عید اضحیٰ کے موقع پر کم سے کم اتنا ہی کرتے کہ جو حضرات جہاں جہاں کا سوت نہ ہو وہاں کر گھے کے بنے کپڑے پہن کر اپنے ملک و قوم کی خوشحالی کا موجب بنیں۔ اس طرح اس کا موقع ہم پہنچا ہے کہ جب اپنی عید ہو تو غربت کی وجہ کر اپنے غریب ہم قوم مسلمان کا گھر غربت سے ماتم کدہ تو نہ بنے۔

اگر ایسا ہوتا تو چاہئے کہ آج ہم عید منائیں کیونکہ یقین کریں کہ یہ عید کسی دوسری عید کا پیش خیمہ ہے۔

(نقیب)

فلپائن کی آزادی

بالآخر پریسیڈنٹ روزولٹ نے جزیرہ فلپائن کی آزادی کے بل پر دستخط کر کے عرصہ سے اس جزیرہ میں آزادی کی جدوجہد جاری تھی۔ جاپان نے روس پر فتح پانے کے بعد جس طرح کوریا کو اپنے قبضہ میں کیا تھا اسی طرح فلپائن پر بھی قبضہ کرنا چاہتا تھا کیونکہ تجارتی اعتبار سے اس کے لئے یہ اہم مقام تھا۔ ... بعید میں اپنے ایک قبضہ مقبوضہ کو کھونا نہیں چاہتا تھا ... خوب جانتی تھی کہ اگر فلپائن پر ہم نے سختی سے کام لیا تو گروہ آزاد نہیں ہو سکا اور صرف ایک آقا کو دوسرے آقا سے بدلنے ہی کا سوال ہو گا تو وہ جاپان کے حکم ہونا پسند کریں گے۔ ... امریکہ اپنی فوجیں بھی وہاں سے ہٹالے گا۔ ہمیں فلپائن کی آزادی کی خبر سے بہت مسرت حاصل ہوئی کیونکہ ایک ایشیائی قوم کا آزاد ہونا ہمارے لئے فالِ نیک ہے۔

(ریخ)

رفیع احمد قدوائی اور عبید اللہ

یوپی کے کانگریسی لیڈر مسٹر رفیع احمد قدوائی رائے بریلی جیل میں تھے وہاں کے افسروں سے کچھ تنازعہ ہوا۔ اور انہوں نے بھوک ہڑتال کر دی۔ لیکن جب گورنمنٹ کو علم ہوا تو انہوں نے معاملہ فہمی سے کام لے کر مسٹر قدوائی کو دوسرے جیل میں بھجوا دیا اور معاملہ نپٹ گیا۔

ظاہر ہے کہ اس سے یوپی گورنمنٹ کے وقار میں کوئی فرق نہیں آیا لیکن اگر سرحدی گورنمنٹ بھی اسی طریق سے معاملے کو نپٹا دے۔ اور عبید اللہ خاں کو ملتان جیل سے سیالکوٹ جیل میں بھیج دے تو جھگڑا ختم ہو جائے نہ معلوم ضد سے وہ کیا حاصل کر رہی ہے۔

(پرتاپ)

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا، گویا ایک ماہر استاد کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں۔ ہر ایک پڑھا مرد، عورت اسے بآسانی پڑھ سکتا ہے۔ زیر متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے۔ اس ترجمہ میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآن مجید کے ایک ایک لفظ کے معنی بتاتا ہے۔ حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر چڑھائی گئی ہے، اور ضروری مقامات پر شانِ نزول کے ساتھ ساتھ مسائل اور ان کا حل احادیث سے دیا گیا ہے۔ ... مسلنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران - دہلی

The Jamiat

Regd No. L 1793.

Vol. XIX No. 23 — DELHI WEDNESDAY, MARCH 28, 1934. — PRICE ONE ANNA

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

مدرسہ عربیہ جلیلہ نکودر کا عظیم الشان اجتماع!

خدائے تعالیٰ کا شکر ہے کہ جناب حاجی خیر محمد صاحب مرحوم کی قائم کردہ یادگار...

(دنیاز احمد ناظم مدرسہ)

مہاراجہ کپورتھلہ کی خدمت میں مسلمانوں کی گذارشات

انجمن رضاکاران اسلام کا ایک جلسہ سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر کی توجہ ان مطالبات کی طرف دلاتا ہے۔ ...

خلیفہ امام الدین سکرٹری انجمن رضاکاران اسلام کپورتھلہ

میڈیکل ڈیپارٹمنٹ ملتان میں مسلم حقوق کی پامالی
حکومت پنجاب کی غیر منصفانہ غفلت کا نتیجہ

یوں تو پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت کے باوجود حکومت کے ...

میزان	مسلمان	سکھ	ہندو	عہدہ داران	تفصیل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴۲	۷	۴	۳۱	میزان	

(کامریڈ عبدالرحمن)

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی
مژدۂ جانفزا

...

خادم الاطبا حکیم صلاح الدین سنیاٹیہ طبیہ کالج دہلی طبیب
ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع سوال و ڈاکخانہ دھولڑی ضلع میرٹھ

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

آپ پاک رہ کر زندگی کس طرح گذار سکتے ہیں۔
آپ دنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔
آپ بچپن کی خطاکاریوں کا خمیازہ بھگتنے سے کس طرح بری ہو سکتے ہیں۔
آپ بضبط عورت الخ اتنا مسند خوبصورت اولاد کس طرح پیدا کر سکتے ہیں۔

پتہ: آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی
تجارت

اسوقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس گانٹھوں کی ہے جن میں مختلف اقسام کا سوتی، سلکی، ریشمی پارچہ ہوتا ہے جن کی تجارت سے جوان بوڑھے پردہ نشین مستورات تک فائدہ اٹھاتی ہیں یکصد یا دو صد روپیہ والی گانٹھیں چوتھائی رقم بھیجکر جلد منگوا لیجئے۔

نمونہ کی چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپے

ایس رفیق بھائی تھوک فروشان جیکب کلکتہ

مفت

دماغی کام کرنیوالے "نسخہ اکسیر دماغ" مفت منگائیں

معجون برہمی ...

عنبرین فارمیسی نمبر ۹ جلال آباد ضلع مظفر نگر (یو۔ پی)

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

...

HEATH + SOMMERS.
FORT BOMBAY

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

ازبلا چھپ رہی ہے

...

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

افسانہ

مہرِ دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

قاضی صاحب کے مکان سے قطورہ کی روانگی

خلیفہ عبدالملک کے سپاہیوں کی پاک نفسی

(گزشتہ سے پیوستہ)

لحن میں اتنی کشش تھی کہ قافلہ کے تمام اشخاص پر سکوت کا عالم طاری ہو گیا۔ زبادہ اثر قطورہ نے محسوس کیا وہ قرآن کریم کی آیات کو سن کر بے تاب ہو رہی تھی اور آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔ جب تک سوار سورۂ قرآن پڑھتا رہا قطورہ کے آنسو بند نہ ہوئے۔ تلاوت ختم ہونے کے بعد خادمہ سے کہا۔

خادمہ۔ سبحان اللہ! اللہ رب العالمین کا کلام کس طرح دل کی گہرائیوں میں اترتا ہے گویا ایک نور ہے جو دل کے آئینہ میں منعکس ہو رہا ہے لیکن افسوس ہی کروڑوں خدا کے بندے ایسے ہیں جو اس پاک کلام پر ایمان نہیں لائے بلکہ اس کی تکذیب پر آمادہ رہتے ہیں۔

قطورہ۔ چھوٹی اماں! مجھے تو حیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ مسلمانوں کو قرآن کریم نے کتنا نیک بنا دیا ہے ...

(باقی آئندہ)

عیدِ اضحیٰ پر اجودھیا میں ہندو بیراگیوں کے روح فرسا مظالم

چار مسلمانوں کو شہید کر کے جلا دیا۔ چار مسجدیں مسمار۔ ۸ مکان نذرِ آتش

حکومت کی غفلت۔ اور مظلوم مسلمانوں کی دلخراش داستان

(نمائندہ جمعیۃ علماء ہند کا چشم دید مشاہدہ اور مفصل رپورٹ)

اجودھیا میں عیدِ اضحیٰ کے موقع پر ہندوؤں نے وہاں کے مسلمانوں پر جو مظالم توڑے ان کی تفصیلات اخبارات میں آ چکی ہیں لیکن جمعیۃ علماء ہند نے معاملہ کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے ایک غیر جانبدارانہ تحقیقات کو ضروری سمجھا اور اس غرض کیلئے جمعیۃ علماء ہند نے مولانا عظمت اللہ صاحب کو بطور نمائندہ روانہ کیا ...

واقعہ کی ابتدا

مسلمانوں کو قتل کر کے آگ لگا دی

صدر جمعیۃ علماء ہند کا تار

گورنر صوبہ متحدہ اور ڈپٹی کمشنر فیض آباد کے نام

ڈپٹی کمشنر کا معائنہ

مجروحین کی تعداد

مسلمانوں کی کانفرنس

ڈپٹی کمشنر کے پاس مسلمانوں کا وفد

ہندوؤں کا حملہ

(باقی صفحہ پر ملاحظہ فرمائیے)

مفرح مشکین

مشک، عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مرکب

دماغی کام کرنیوالوں کیلئے عجیب چیز ہے۔ معدہ میں پہنچتے ہی دماغ اور تمام اعصاب پر اثر کرنے لگتی ہے۔ دوران خون کو درست اور غذائی خواہش کو تیز کر دیتی ہے۔ تمام دن کا تھکا ہوا دماغ اس کے اثر سے از سر نو تازہ و توانا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۲۰ خوراک) ایک روپیہ آٹھ آنے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

معجون مقوی معدہ رجسٹرڈ

یہ دوا ان اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے جن کا نظام ہضم جوانی کی غلط کاریوں کی وجہ سے خراب ہو چکا ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ عموماً ... ہضم کی خرابی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ معجون معدہ اور آنتوں کو نہایت قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت کو رفع کرتی ہے۔ غذا جلد ہضم کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ (بیس یوم کی دوا) دو روپے (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تین پیسے میں ایک سو چوالیس صفحے

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

عدن پر برطانیہ کا تسلط اور امام یحییٰ

دنیا کی زبردست منڈی کے جغرافیائی حالات

امام یحییٰ والی یمن اور برطانیہ کے مابین عدن اور نواحی قسعہ کے متعلق عرصہ سے نزاع چلا آ رہا ہے۔ امام صاحب عدن کے دعویدار ہیں اور برطانیہ اس دعویٰ کو تسلیم کیلئے تیار نہیں ہے۔ عدن اس وقت دنیا کے بندرگاہوں میں بہت بڑا مرکزی بندرگاہ ہے جس سے کلیتاً برطانیہ فائدہ اٹھا رہا ہے ...

علامہ امیر شکیب ارسلان کی نتیجہ خیز سیاحت

اٹلی میں سولینی سے دو مرتبہ ملاقات

عالم اسلام کے مشہور عالم اور صاحب السیف والقلم امیر شکیب ارسلان ...

دمشق کی عربی اکاڈیمی

ایک علمی سوسائٹی کے لئے فرانس کا بخل

امریکہ میں اغوا کی وبا

تین مجرموں کو ۹۹-۹۹ سال کی سزا

عراق سے بھی سونا باہر جا رہا ہے

شراب نوشوں کا سب سے بڑا ملک

نمائش میں شراب کی دس ہزار قسمیں

نے شراب پی پی کر خوب مستیاں شروع کر رکھی ہیں۔ نمائش کی خصوصیت یہ ہے کہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ شراب نوشی پر آمادہ کرنے کیلئے مختلف قسم کے پروپیگنڈے کئے گئے ہیں۔ اس نمائش میں دس ہزار قسم کی شرابیں مہیا کی گئی ہیں اور ۱۵ ممالک کے شراب فروش اور شراب کشید کرنے والوں کے نمائندے حاضر ہوئے ہیں تاکہ امریکن باشندوں کو نئی نئی قسم کی شراب نوشی پر آمادہ کریں۔ امریکہ کے مختلف شراب فروشوں نے بھی اس نمائش کیلئے اپنی بہترین شرابیں ارسال کی ہیں۔

”فتح الملہم شرح صحیح مسلم“

مؤلفہ

حجۃ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مد ظلہم العالی شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل سورت

”حنفیہ کی طرف سے صحیح مسلم کی بے نظیر خدمت“

مسلمانانِ ہندوستان کا کوئی طبقہ اور اسلامی ہند کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو حضرت الحاج مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مد ظلہ العالی کی بلند پایہ شخصیت اور علمی رفعت و جامعیت سے ناواقف ہو، اس شرح کی حیثیت، اہمیت اور حقیقی نوعیت کا اندازہ کرانے کے لئے حضرت مولانا مد ظلہم کا اسم گرامی ہی کافی ہے۔ حضرت مؤلف مد ظلہ نے سالہا سال کی دماغی کاوشوں اور محنتوں کے بعد طالبانِ حدیث اور شائقانِ علوم نبوی کے لئے یہ بے نظیر ذخیرہ تیار فرمایا ہے۔

فی الحقیقت یہ شرح ہر قسم کے مباحث ایمانیہ و فقہیہ میں تمام دوسری شروح سے بڑی حد تک مستغنی اور بے نیاز کر دینے والی ہے۔ اور ہر مسئلہ کے متعلق اس قدر مواد یکجا فراہم کر دیا گیا ہے جو کسی دوسری کتاب میں نہیں مل سکتا۔

سلطنت علیہ آصفیہ ایدہا اللہ کی سرپرستی میں اس شرح کی تکمیل تالیف اور طبع و اشاعت کا کام جاری ہے۔ جلد اول زیور طبع سے آراستہ ہو کر شائع ہو رہی ہے۔ یہ جلد چار اجزاء پر مشتمل ہے۔ اول شرح کا ایک مبسوط مقدمہ جو ۱۰۰ صفحات پر آیا ہے اور جس میں آخر یا تمام اصول حدیثیہ و فقہیہ پر کافی بحث کی گئی ہے جو مباحث حدیثیہ میں کثرت سے دائر ہیں، دوم مقدمہ مسلم کی شرح، سوم کتاب الایمان کی شرح، چہارم کتاب الطہارۃ کی شرح۔

یہ جلد اول ۲۰×۳۰ سائز کے پورے پانسو صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ کاغذ اعلیٰ قسم کا ولایتی سفید ورقی ۳۲ پونڈ لگایا ہے۔ کتابت طباعت دیدہ زیب اور صحت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے جس کی نظیر دوسری کتابوں میں ملنی مشکل ہے۔ قیمت فی جلد چھ روپیہ (ے)۔

تاجر حضرات جو کم از کم دس نسخے خریدنا چاہیں بذریعہ خط و کتابت معاملہ طے کر لیں۔ محصول ڈاک ہر حال میں بذمہ خریدار ہو گا۔

ملنے کا پتہ

ابو سعید احمد عثمانی منیجر کتب خانہ محمودیہ۔ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

نوٹ: خریداران اپنے مقامی تاجران کتب سے خریدنے میں محصول ڈاک کی کفایت ہو گی۔

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

عبدالرحمٰن ثالث اور اردمیر شاہ بنبلونہ

جنگ خندق میں خلیفۂ اسپین کی شرکت

قرطبہ میں عیسائی سلاطین کے وفود

گزشتہ اشاعت میں عبدالرحمٰن ثالث اور عیسائیوں کی جنگ کا حال لکھا جا چکا ہے۔ آج آگے ملاحظہ فرمائیے۔ لیون اور نوار کے عیسائیوں کی فوج اس قدر بڑی کہ وہ عظیم میدان میں آ موجود ہوئے لیکن دار الخلافہ کی فوج نے ان کو مار مار کر بھگا دیا۔ سلطان عبدالرحمٰن ثالث نے جب یہ دیکھا کہ عیسائی ہی شرارت سے باز نہ آئیں گے اور چھپتے چھپتے حملوں کو اپنی دفاع تصور کرتے رہیں گے تو انہوں نے ثبات خود عیسائیوں کے مقابلہ کیلئے میدان میں نکلنے کا عزم کر لیا ...

عیسائیوں کے وفود

فرانس کی سلاطین کی شکست

فیصلہ کن جنگ

جرمنی اور فرانس کے سفراء

اپنے افسر کی غداری

(باقی آئندہ)

جنگ خندق کا دردناک سانحہ

فیض عملیات مجربہ

سید محمد شاہ ... اسٹریٹ گھر نمبر ۱۲۳ بمبئی ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۵۲ ہجری

سوراج پارٹی کا قیام

گذشتہ ہفتہ ڈاکٹر انصاری کی کوٹھی پر کانگریسی حضرات کا جو اجتماع ہوا تھا اس کی کارروائی اور اس کا آخری فیصلہ خبروں کے کالموں میں کسی دوسری جگہ درج کیا جا رہا ہے۔ اس اجتماع کی نوعیت کے متعلق ممکن ہے کہ بعض حلقوں میں کچھ غلط فہمیاں ہوں مگر جہاں تک باخبر حضرات کا تعلق ہے وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ مذکورہ بالا اجتماع کانگریس کی کسی باضابطہ و باقاعدہ مجلس کا اجتماع نہیں تھا بلکہ صرف ان حضرات کا اپنی انفرادی حیثیت میں ایک اجتماع تھا جو آل انڈیا نیشنل کانگریس میں شریک اور اس کی مختلف مجالس کے ارکان ہیں۔ اس لئے ان کا فیصلہ کانگریس کا فیصلہ نہیں کہا جا سکتا البتہ کانگریسیوں کا فیصلہ کہا جا سکتا ہے۔ اور اس کی یہی حیثیت ہے جو اخبارات میں ظاہر کی گئی ہے۔

پونا کانفرنس کے انعقاد سے پیشتر اب تک ملک کے اندر سیاسی کاموں میں جو تعطل نظر آ رہا ہے اس کا زیادہ عرصہ تک جاری رہنا یقیناً ناممکن تھا یہ کسی طرح نہیں ہو سکتا کہ ان تحریکات کے عملاً ختم ہو جانے کے بعد جن کے ساتھ تمام محبان وطن کی ہمدردیاں شامل تھیں اور جن کے ماتحت ہر وہ شخص جس کے دماغ میں ذرا سا بھی قومی درد موجود تھا قربانیاں پیش کرنے کو آمادہ تھا۔ ساری قوم ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھی رہے اور خود کانگریسیوں کے اندر ایک طبقہ بھی ایسا پیدا نہ ہو جو ملک کی حالت میں دکھ بیکہ انفرادی سول نافرمانی تجربہ کے بعد عملاً التوا کے مترادف ثابت ہو چکی ہے کوئی دوسرا محاذ تلاش کرے۔ جنگ کے وقت جب کہ قومی غیرت اور وطنی حمیت کا سوال پیش ہوتا ہے ہر غیرت مند ہندوستانی اپنا یہ فرض سمجھتا ہے کہ دوسرے کاموں کو خواہ وہ تعمیری کام ہی کیوں نہ ہو چھوڑ کر جنگ میں شریک ہو جائے لیکن جب جنگ ملتوی ہو چکی ہے تو ہر شخص سے یہ توقع رکھنا کہ وہ محض کسی آئیڈیل کی خاطر اپنے تمام عمل کو معطل رکھے گا صحیح نہیں ہے۔ بہر حال ان لوگوں کو موقع ...

... یہ امر بالکل ظاہر ہے کہ جن لوگوں نے یہ فیصلہ کیا ہے وہ کانگریس کے اندر اقلیت میں ہیں۔ اکثریت اب بھی اپنے پونا والے فیصلہ پر قائم ہے ... ہم امید کرتے ہیں کہ ڈاکٹر انصاری کی قیادت میں جو کام شروع کیا گیا ہے وہ ضرور بطریق احسن انجام پذیر ہوگا ... اور ملک کا وہ طبقہ جو اپنی نمائندگی کی مجالس مقننہ میں چاہتا ہے اس فیصلہ کا پرجوش خیر مقدم کرے گا۔

شذرات

اجودھیا کا فساد

اجودھیا (فیض آباد) میں ہندوؤں کی جانب سے مسلمانوں پر جو سفاکانہ حملہ کیا گیا اور ان کے مکانوں اور ان کی مساجد کو آگ لگا کر اور ان کے بوڑھوں اور عورتوں اور بچوں کو قتل کر کے جس وحشت و بربریت کا ثبوت دیا اس کی تفصیلات نہایت ہوشربا اور سنسنی پیدا کرنے والی ہیں۔ کیا اس سے بڑھ کر رسوا کن کچھ اور ہو سکتی ہے کہ ایک قوم کے افراد دوسری قوم کے خلاف بلا امتیاز قتل و غارت کا بازار صرف اس بنا پر گرم کر دیں کہ اس نے اپنے ایک جائز حق کو کیوں استعمال کیا ... مجروح و مقتول کرنے میں ذرہ برابر خوف محسوس نہ کریں کیا دنیا کا کوئی مذہب اور کسی مذہب کا کوئی اصول اس قسم کی درندگی کو ایک لمحہ کے لئے بھی جائز قرار دے سکتا ہے ... اجودھیا کے متعلق جو کچھ واقعات بتائے جاتے ہیں ان سے صاف ظاہر ہے کہ قربانی کا حق مسلمانوں کو حاصل تھا اور قربانی پہلے بھی ہوتی رہی تھی اور خود حکومت اس کو تسلیم کر رہی تھی۔ لیکن اس کے باوجود قربانی کے بعد مسلح بلوائیوں کی طرف سے حملہ کیا گیا ... نہ صرف اس آبادی پر جس نے قربانی کی تھی بلکہ اس آبادی سے گزر کر دوسری آبادی پر بھی فساد کرنے والے ٹوٹ پڑے اور وہاں سے ان سورماؤں نے ایسے ایسے ضعیف مسلمانوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے جن کی عمریں نوے اور اسی سال تک پہنچ چکی تھیں ... حکومت کا فرض ہے کہ وہ ...

خود غرضوں کے ہاتھ میں ایک آلہ کار بن کر رہ گئی تھی لیکن مسٹر جناح کی صدارت میں کم سے کم اتنا تو ہوا کہ لیگ کا اجلاس کسی ایک ٹولی کے قبضہ میں نہ تھا بلکہ ہر خیال اور ہر طبقہ کے افراد کو اظہار خیال کا موقع حاصل تھا۔ اس لئے اب اگر مسٹر جناح نے اس وعدہ پر اعتماد کیا جائے جو انہوں نے کونسل کے اجلاس میں مسٹر آصف علی کے استفسار پر کیا ہے ... موجودہ حالت میں بھی لیگ نے جو قرارداد منظور کی ہیں ان کا لب و لہجہ اور ان کا مفہوم قطعی طور پر یہ ظاہر کر رہا ہے کہ لیگ اپنی اصلی پوزیشن کی طرف عود کرنے والی ہے ... کی گئی وہ بھی اپنی اسپرٹ کے لحاظ سے بالکل اس قرارداد کے مطابق ہے جو لکھنؤ کی گزشتہ اتحاد کانفرنس میں منظور کی گئی تھی ... اگر ملک میں تمام حلقوں کی جانب سے اس قرارداد کا خیر مقدم کیا گیا تو ہم امید کرتے ہیں کہ لیگ کا یہ جلسہ نہایت مفید اور نتیجہ خیز ثابت ہوگا۔

وقف بل اور ایجوکیشنل کانفرنس

آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ ہم آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس میرٹھ کی وہ قرارداد درج کر رہے ہیں جو سر عبد القادر کی صدارت میں ہوا ہے اس کو منظور کی گئی ہے۔ اور جس میں حافظ ہدایت حسین صاحب کے وقف بل کے متعلق اظہار رائے کیا گیا ہے ...

مسلم لیگ کا اجلاس

...

آل انڈیا مسلم لیگ کا اہم اجلاس

مختلف الخیال حضرات کی شرکت

مسٹر محمد علی جناح کا اظہار حقیقت

ہندو مسلم اتحاد کی قرارداد

دہلی ۲ اپریل۔ دہلی اور سرحد کی لیگوں کے اتحاد کے بعد آل انڈیا مسلم لیگ کا پہلا اجلاس یکم اور ۲ اپریل کو لیگ کے دفتر واقع بلیماران میں زیر صدارت مسٹر محمد علی جناح منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں دونوں لیگوں کے ارکان شریک تھے اور رجعت پسند حضرات کے علاوہ قوم پرور اور ترقی پسند طبقات کی بھی نمائندگی تھی۔

پہلے دن اجلاس ۱۰ بجے صبح سے شروع ہو کر ایک بجے تک جاری رہا اور موجودہ سیاسی صورت حالات پر عام تقریریں ہوئیں ...

کمیٹی کی میٹنگ میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ وزیر اعظم سے درخواست کی گئی کہ وہ آئینی ترقی کے راستہ میں سے ایک روکاوٹ کو دور کر دیں یعنی کمیونل ثالث فرقہ وارانہ فیصلہ صادر کر دیں۔ انگریز سیاست دانوں کو ایک بہانہ مل گیا جس کی بنا پر انہوں نے حقیقی اختیارات ہندوستانیوں کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا۔ اس طرح تیرہ برس پر اعظم کے ہاتھ بھی مضبوط ہو گئے اور انہیں آئندہ آئین میں برطانی اقتدار مضبوط کرنے کا موقع مل گیا اور وائٹ پیپر میں گورنروں اور گورنر جنرل کو وسیع اختیارات دے دیئے گئے۔

آپ کو یہ امر ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ کمیونل اوارڈ وسیع مخصوص اختیارات کی بنیاد ہے۔ انگریز سیاست داں کہہ سکتے ہیں کہ ہرگز ہی ایسی میجارٹی کو جس نے اقلیتوں کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں کیا حقیقی ذمہ داری نہیں دی جا سکتی اور ان صوبجات میں جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں گورنروں کو اقلیتوں کے تحفظ ...

تیسری قرارداد لیگ کی صوبہ وار شاخوں کے احیا اور تنظیم کے متعلق منظور کی گئی اور ہر صوبہ کی تنظیم مختلف حضرات کے سپرد کی گئی ...

چوتھی قرارداد وائسرائے کی خدمت میں وفد فلسطین بھیجنے کی تجویز کی تائید و حمایت میں منظور کی گئی اور اعراب فلسطین کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی گئی۔

پانچویں قرارداد میں اجودھیا کے تازہ فسادات پر سخت تشویش کا اظہار کیا گیا اور ان مظالم کی پرزور مذمت کی گئی جو مسلمانوں پر کئے گئے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ ظالموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے فوری کارروائی کرے۔

چھٹی قرارداد میں خان عبد الغفار خاں کی صحت کے متعلق جو آج کل ملتان جیل میں بھوک ہڑتال کر رہے ہیں۔ سخت بے چینی کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ انہیں فوراً غیر مشروط طریقہ پر رہا کر دے۔

ہندو عورتوں کی طرف سے حق طلاق کا مطالبہ

... آل انڈیا ساتھ سمیلن کے ... کا نفرنس منعقد ہوئی جس میں کثرت ازدواج ، شادی صغر سنی اور پردہ کے خلاف تقریریں کی گئیں اور عورتوں کے لئے حق وراثت اور طلاق کا مطالبہ کیا گیا۔

جمعیۃ علمائے ہند کے مشاورتی جلسہ کی سب کمیٹی کا اجلاس

حافظ ہدایت حسین صاحب کے مسودہ پر غور و خوض

اہم ترمیمات کی سفارش

جمعیۃ علمائے ہند کے مشاورتی اجلاس منعقدہ مراد آباد میں جو سب کمیٹی حافظ ہدایت حسین صاحب کے وقف بل پر غور کرنے اور اجلاس مذکور کے مقررہ اصولوں کے ماتحت اس مسودہ میں ترمیم کرنے کی غرض سے منتخب کی گئی تھی اس سب کمیٹی کا اجلاس ۲۹، ۳۰، ۳۱ مارچ کو بچھرایوں میں مولوی عبد الحفیظ صاحب رئیس بچھرایوں کے دولت کدہ پر منعقد ہوا۔

حافظ ہدایت حسین صاحب کے مسودہ قانون کی مختلف دفعات پر پوری طرح غور و خوض کیا گیا اور باہمی مشاورت میں حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند اور حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کے علاوہ مولانا عبد الواحد صاحب، مولانا عبد اللہ صاحب مولوی عبد الحفیظ صاحب سید علی متقی صاحب اور بلال احمد صاحب ...

... سالانہ اجلاس منعقدہ مراد آباد کی استقبالیہ کمیٹی کی صدارت کے فرائض انجام دے چکے ہیں اور اس ضلع کے ایک نہایت مخلص و بیدار اور قومی ہمدردی رکھنے والے رئیس ہیں سب کمیٹی کے جلسے جس سکون و اطمینان کے ساتھ بچھرایوں میں آپ کے دولت کدہ پر ہوئے ... انتظامات و توجہات کے قطعاً ناممکن تھا۔

حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب اور مولوی بدر الدین صاحب وکیل بعض خانگی مجبوریوں کے باعث ... صاحب بدایونی بھی مراد آباد ... مولانا حفظ الرحمن صاحب اور حضرت مولانا عبد الحامد صاحب کا اجتماع میرٹھ میں ہو گیا۔ جہاں حضرت مولانا بشیر احمد صاحب بھی تشریف لے گئے تھے۔ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس میں ان حضرات نے شرکت فرمائی اور معلوم ہوا ہے کہ وہاں بھی ان حضرات کی رہنمائی سے ایک قرارداد اسی اسپرٹ میں منظور کر دی گئی جو مراد آباد کے گزشتہ مشاورتی اجلاس میں ظاہر کی گئی تھی۔

۲ اپریل کو مولوی بدر الدین صاحب وکیل اور مولانا عبد الواحد صاحب دہلی تشریف لائے اور حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند سے مزید مشورہ فرمایا۔ معلوم ہوا ہے کہ بچھرایوں کی ترمیمات کا اصل انگریزی مسودہ سے مقابلہ کیا گیا اور ان پر نظر ثانی کی گئی۔

مراد آباد کے مشاورتی جلسہ کی تاریخوں کا اعلان عنقریب کیا جائے گا۔

کانگریسی لیڈروں کی کانفرنس نے فیصلہ کر دیا

اسمبلی کے معرکہ انتخاب کیلئے سوراج پارٹی کا احیاء

پروگرام اور دستور کی تشکیل کیلئے ایک کمیٹی کا قیام

کل شام کو کانگریسی لیڈروں کی کانفرنس ختم ہو گئی جس نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے :-

کانفرنس کی دوسری نشست آج (اتوار کو) ساڑھے نو بجے منعقد ہوئی۔ بحث کا آغاز موجودہ صورت حال پر پوری تفصیل کے ساتھ غور کرنے کے بعد کانفرنس نے اپنی رائے حسب ذیل الفاظ میں ظاہر کی :-

کانفرنس کی رائے میں آل انڈیا سوراج پارٹی کو جو عرصہ سے معطل تھی پھر زندہ کرنا چاہئے تاکہ وہ کانگریسی جو انفرادی سول نافرمانی کے لئے تیار نہیں ہیں، وہ ایک نظام کے ماتحت اس تعمیری پروگرام پر عمل درآمد کر سکیں جو پونا کے بیان میں مذکور ہے۔

... گاندھی جی کے پاس جانے کے لئے جن حضرات کو منتخب کیا گیا ہے ان میں ڈاکٹر انصاری صاحب، ڈاکٹر بدھان چندر رائے اور مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی ہیں یہ سب حضرات بہت جلد بہار روانہ ہو جائیں گے۔

اس کانفرنس کے فیصلوں کے بعد کانگریسی لیڈروں کی جو پٹنہ کانفرنس ہوگی اس کے لئے ...

مسلم لیگ کے اجلاس کے بعد محمد علی جناح کا بیان

آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس کے بعد مسٹر محمد علی جناح نے مندرجہ ذیل بیان انجمن اخبارات کو دیا ہے :-

مسلم لیگ کے ساتھ میرے تعلقات تقریباً بیس سال سے ہیں لیکن کونسل مسلم لیگ اس عرصہ میں اس قدر نمائندہ وقتی پسند میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ کونسل کی دو روزہ کارروائی کے بعد میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ بہت سی تقریروں کا مجھ پر نمایاں اثر پڑا۔ کونسل کی کارروائی سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہندوستان کے بہترین مفاد کی خدمت کرنے میں ہندوستان کے مسلمان اور کسی فرقہ سے پیچھے نہیں ہیں۔

... ہم وائٹ پیپر کو مسترد کرانے کے مقصد میں اس وقت تک ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک ہندو اور مسلمانوں میں اتحاد نہیں ہوگا ہندوستان حقیقی متحدہ محاذ کا طالب ہے۔

مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس

میرٹھ ۳۱ مارچ۔ نواب بہادر سر محمد مزمل اللہ کی غیر حاضری میں آج سہ پہر کو فیض عام ہائی اسکول میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا افتتاح سر عبد القادر نے کیا۔ سر عبد القادر نے ایک مختصر تقریر میں تعلیم کے قومی اصول پر بحث کی۔ اور بتایا کہ ملک کو تعلیم سے اس وقت فائدہ پہنچ سکتا ہے جبکہ نوجوانوں کو قومی اصول پر تعلیم دی جائے۔ ان کے دماغ سے صرف سرکاری ملازمتوں کے لئے تعلیم حاصل کرنے کا خیال نکال دیا جائے۔

اٹلی میں پندرہ یہودی گرفتار

روم ۳۰ مارچ۔ فسطیوں کے خلاف آرگنائزیشن اٹلی میں بھی موجود ہے چنانچہ پولیس نے ایک موٹر کار سوئزرلینڈ کی سرحد پر روکا جبکہ وہ یہودی کی جا رہی تھی اس موٹر کار میں فسطیوں کے خلاف بہت سا لٹریچر ملا۔ ایک یہودی یہ کہتا ہوا نکل گیا ... پندرہ گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔

ہیڈ ماسٹر پر گولی کے فائر

الہ آباد ۳۰ مارچ۔ میرٹھ سے یہ اطلاع مظہر ہے کہ دربار ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر پر دو مرتبہ گولی چلائی گئی جب کہ وہ بورڈنگ ہاؤس میں ایک کمرہ کی تلاشی لے رہے تھے ...

پونے دو ارب کا سونا ہندوستان سے باہر

بمبئی ۳۰ مارچ۔ ہفتہ ختمہ ۲۴ مارچ تک ... روپیہ کا سونا بمبئی سے یورپ اور امریکہ بھیجا گیا ... اب تک کل ... روپیہ کا سونا ہندوستان سے باہر جا چکا ہے۔

حیدری پر اجودھیا میں ہندو بیراگیوں کے رونگٹے کھڑے کر دینے والے مظالم

(بسلسلہ صفحہ ۲)

محلہ قضیانہ میں ملا کبیر و ملا ظہیر و مہتاب کے مکان جلائے گئے اور نواب علی کا مکان لوٹ لیا گیا۔

مسجدوں کی شہادت

بابری مسجد و جاجو چھیا کی جامع مسجد ... سنے میں کوئی ایک بھی ... ایک مسجد ...

قبرستان کا انہدام

بابری مسجد کے سامنے ... قبروں کو کھود ڈالا گیا ...

سعودی افواج نے یمنیوں کو شکست دیدی

تہامہ کو خالی کرا لیا گیا

بمبئی ۳۰ مارچ۔ حج سے صرف تین دن قبل سلطان ابن سعود اور امام یحییٰ میں لڑائی کی خبر آئی تھی ... اس کے بعد تہامہ کا سارا علاقہ یمنیوں کے قبضہ سے نکال لیا جائیگا اور سلطان کو اس پر کامل فتح ہو جائے گی۔

بنارس میں ہندو مسلم کشیدگی

بنارس ۳۰ مارچ۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات کشیدہ ہو جانے کی وجہ سے شہر میں خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے ...

کانگریسی لیڈروں کی کانفرنس

مسٹر آصف علی بیرسٹر کا بیان

نئی دہلی ۳۰ مارچ۔ مسٹر آصف علی نے آج لیڈران کی کانفرنس کی جانب سے اخبارات کے نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ

اس کانفرنس کا مقصد صرف یہ ہے کہ موجودہ سیاسی صورت حال کا جائزہ لیا جائے تاکہ وہ فوری امور واضح صورت میں سامنے آ جائیں جن پر ایک زیادہ مکمل اجلاس میں بحث کی ضرورت ہے اس سے قبل کسی قطعی نتیجہ پر پہنچنا اور کوئی عام اعلان کرنا غیر ممکن ہے۔

سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے مسٹر آصف علی نے کہا کہ مزید قدم اٹھانے سے قبل گاندھی جی کو تمام کارروائی سے مطلع کیا جائے گا ...

صوبہ متحدہ کا وقف بل

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا فیصلہ

حافظ ہدایت حسین صاحب کے وقف بل کے متعلق آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس نے حسب ذیل قرارداد منظور کی ہے :-

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس مسئلہ اوقاف پر غور و فکر کے بعد اس حقیقت کا اعلان کرتی ہے کہ جہاں تک اوقاف کے نظم و انتظام کا تعلق ہے وہ بلاشبہ قابل اصلاح ہیں۔

یہ کانفرنس خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب کے مسودہ قانون وقف کو شرعی و مذہبی نقطۂ نظر سے قابل اصلاح و ترمیم سمجھتی ہے ...

محرک - خان بہادر حاجی وجیہ الدین صاحب - موئید - مولانا عبد الحامد صاحب تائید مزید - محمد حفظ الرحمن صاحب -

افغانستان کے ساتھ تجارتی معاہدہ

برطانیہ کے تجارتی وفد کابل جائینگے

نئی دہلی ۳۰ مارچ۔ حکومت نے ایک اعلان شائع کیا ہے کہ اس نے حال ہی میں افغان گورنمنٹ کے سامنے یہ تجویز پیش کی تھی کہ ایک تجارتی وفد افغانستان بھیجا جائے۔ جو دونوں ممالک کے درمیان تجارتی معاہدہ کے امکانات پر غور کرے جس سے دونوں ممالک کو فائدہ پہنچ سکے - حکومت افغانستان نے یہ تجویز منظور کر لی ہے ... وفد کابل جائے گا ...

بارہ ہندو راؤ کے مسلمانوں میں جنگ

جنگل والی مسجد کا قضیہ

۲۴ سو اگر گرفتار سات زخمی

دہلی ۲ اپریل کل جنگل والی مسجد بارہ ہندو راؤ میں مسلمانوں کی دو جماعتوں میں اس طرح جھگڑا ہو گیا کہ آپس میں مار پیٹ کی نوبت آ گئی یہاں تک کہ پولیس آن پہنچی اور ۲۴ آدمی گرفتار کر لئے گئے۔

... صالحین - محمد یسین - محمد احمد - عبد الستار - محمد الیاس - محمد یسین - عبد الخالق حاجی نصرت اللہ صاحب کی پارٹی میں مندرجہ ذیل اصحاب شامل ہیں عبد الرحمن - اسرار احمد - محمد احمد - نور احمد - محمد ادریس - بلال - ولی اللہ - عطا اللہ محمد خاں انعام الٰہی کپڑے والے - ولی اللہ -

چودہ نکات کو بھول جاؤ

بمبئی ۳۰ مارچ۔ مسٹر ابراہیم بھا گلا نے مسلم لیگ کی کونسل کے اجلاس میں شرکت سے معذوری ظاہر کی ہے۔ اور ایک تار میں مسٹر محمد علی جناح سے یہ امید کی ہے کہ وہ اپنے مشہور چودہ نکات کو بھول جائیں گے ... فرقہ وارانہ فیصلہ کو پھاڑ کے پھینک دیں گے اور مسلم کانفرنس سے قطع تعلق کر لیں گے۔

اسمبلی کا جدید انتخاب دسمبر میں ہوگا

نئی دہلی یکم اپریل۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں نصف جولائی تک توسیع کر دے گی۔ اس کے بعد اسمبلی کے لئے نامزدگی کا معاملہ غالباً اکتوبر میں طے کیا جائے گا۔ ان تمام حالات کے ماتحت اسمبلی کا جدید انتخاب وسط دسمبر میں ہوگا۔

مشاعرہ

مجلس ادب دہلی کے زیر اہتمام پنجابی پبلک لائبریری بار پبلشنگ ہاؤس ... میں ۲۲ اپریل ۱۹۳۴ء کو بروز یکشنبہ بوقت ۹ بجے شب جلسہ مشاعرہ منعقد ہوگا شائقین ... تشریف لائیں۔

مصرعہ طرح

آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لے کے رہ گئے

قافیہ جگہ ردیف کو وغیرہ

ریاست جنید میں قربانی حکماً بند کر دی گئی

جامع مسجدوں کی بے حرمتی اور ایک مسلمان کی شہادت

مہاراجہ کے نام صدر جمعیۃ علماء ہند کا تار

ریاست جیند میں مسلمانوں کو قربانی سے روک دیا گیا جس سے مسلمانوں میں سخت اضطراب پھیل گیا۔ مسلمانوں نے نہ تو عید اضحیٰ پر قربانی کی اور نہ نماز پڑھی۔ اس پر اضافہ یہ ہوا کہ ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ کی درمیانی شب میں ریاست جیند کی دونوں جامع مسجدوں میں سؤر کاٹ کر ڈال دیا گیا جس پر فساد اور بلوہ ہو گیا اور ایک مسلمان شہید کر دیا گیا۔ حکام نے الٹا چند مسلمانوں کو گرفتار کر لیا۔ اس پر صدر جمعیۃ علماء ہند حضرت مفتی محمد کفایت اللہ صاحب نے مہاراجہ جیند کے نام حسب ذیل تار ارسال فرمایا:۔

"مسلمانوں نے عید کی نماز ادا نہیں کی نہ انکو قربانی کا موقعہ دیا گیا علاوہ ازیں مسجدوں کی بے حرمتی کی گئی ہے۔ مہربانی کر کے موثر کارروائی کیجئے اور مفسدوں کو قرار واقعی تنبیہ کیجئے۔"

وائسرائے ہند کے نام تار

مجلس احرار کو کس طرح منظم کرنا چاہئے؟

مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کا اعلان

مولانا حبیب الرحمٰن صاحب صدر مجلس احرار اسلام نے مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے:۔

مجلس احرار کے کارکن اور تمام وہ مسلمان جو مجلس احرار سے محبت رکھتے ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ مجلس احرار اسلام کو ہندوستان کے ہر گوشہ میں قائم کریں۔ لیکن ہر وہ شخص جو مجلس احرار کا رکن بنایا جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ مجلس احرار کے مقاصد کو اچھی طرح سمجھ لے۔

مجلس احرار کے مقاصد حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ہندوستان کے لئے آزادی حاصل کرنا۔

(۲) سیاسیات ہند میں مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کرنا۔

(۳) مسلمانوں کی مذہبی، تعلیمی، اقتصادی و معاشرتی ترقی کے لئے کوشش کرنا۔

پوسٹ کارڈ کی قیمت بدستور رہے گی

ہوائی ڈاک کے ذریعہ خطوط، لفافے اور منی آرڈر

سکیٹرہ میں قربانی امن سے ہو گئی

پولیس اور فوجی دستہ کے باوجود ہندوؤں کا حملہ

چند ہندوؤں کی گرفتاریاں اور احتیاطی تدابیر

کانگریسی لیڈروں کی کانفرنس

جملہ کارروائیاں صیغہ راز میں

کپورتھلہ میں اتحاد ثلاثہ!!

گرفتار شدگان کی رہائی کا حکم

روس اور جاپان میں جنگ ہو گی

جاپان ایشیا کی قسمت کا مالک بنے گا!

۲۰۰ سال کے پرانے اخبار بند ہو گئے!

مجلس اقوام میں حکومت ہند کے نمائندے

ایک بھی مسلمان نہیں لیا گیا

برطانی اور جاپانی کانفرنس کا خاتمہ

سمجھوتے کے بغیر واپسی

رومانیا میں زبردست زلزلہ

پروفیسر آنسٹین کا مال ضبط ہو گیا

برطانوی مدبرین میں اختلاف رائے

زلزلہ کے بعد خوفناک آتشزدگی

انڈیا لیگ کی رپورٹ کا داخلہ بند

اٹلی اور انگلستان میں تخفیف اسلحہ پر گفتگو

بہار کے یتامیٰ باہر نہیں بھیجے جائیں گے

تقریب نکاح

وائسرائے نے مالیات کا بل منظور کر لیا

بستی میں بھینسے کی قربانی پر فساد

ہندوستان اور مصر میں جاپانی شراب کی درآمد

بہار میں قربانی کا جھگڑا

فسادِ مؤانہ کے مقدمہ کا فیصلہ

زنان بازاری اور مالکان جائداد کو نوٹس

بسرل پارٹی پر فائر

روس میں ایک انجن ڈرائیور کو سزائے موت

امریکہ میں مزدوروں کی فتح

پانچ دن کا ہفتہ اور تنخواہ میں اضافہ

مختصرات

چار دن کی خبروں کا خلاصہ

گذشتہ پرچہ کی تعطیل کی وجہ سے خبروں کا اس قدر ہجوم ہو گیا ہے جو کل کی کل اس اخبار میں نہیں جا سکتیں ان خبروں کو قطعاً انداز کر دینا ناظرین کرام پر ظلم ہو گا اس لئے ذیل میں چار دن کی خبروں کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

سہارنپور۔ موضع کھیڑی خوفناک آتشزدگی سے جل کر خاک ہو گیا جس سے دو بچے اور ایک عورت ہلاک ہو گئی بیسیوں مویشی اور کمسن بچے ہلاک ہو گئے۔

دہلی۔ سر آغا خاں اور آپ کے رفقاء دہلی سے ایک روزنامہ انگریزی اخبار نکالنا چاہتے ہیں یہ اخبار دس لاکھ روپے کے سرمایہ سے جاری کیا جائے گا۔

کلکتہ۔ مہاراجہ نیپال نے شاہی خاندان کے سی کلاس ممبروں کو ملازمت سے برطرف کر دیا جن پانچ سینئر ممبروں کو علیحدہ کیا گیا ہے ان میں کمانڈر انچیف بھی شامل ہیں۔

ایک عجیب و غریب نایاب نسخہ

جس کے شاید آپ بھی متلاشی ہوں

مجلس احرار کی مجلس عاملہ کا اجلاس

مرزائیت کے استیصال کیلئے شعبہ تبلیغ اسلام کا قیام

لاہور ۹ مارچ۔ آج ٹھیک تین بجے بعد دوپہر مجلس مرکزیہ احرار اسلام ہند کی مجلس عاملہ کا ایک نہایت اہم اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی صدر مجلس احرار اسلام ہند منعقد ہوا۔

خاں عبدالغفار خاں کا جیل ہسپتال میں تبادلہ

خاص رعایت

نوٹس

کہتی ہے ہم کو خلق خدا غائبانہ کیا

۱۹۳۳ء تک قیامت

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

مفت

دماغی کام کرنے والے "منبع اکسیر دماغ" مفت منگائیں

معجون برہمی

تارکا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی
سہ روزہ

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم دوشنبہ ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۵۲ ہجری مطابق ۹ اپریل ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۵

عبید اللہ خان

بدل سکی نہ زمانے کی آج تک رفتار
وہی ہے گردش دوران وہی ہے اہل وطن

وہی زمین وہی آسمان وہی ہم تم
وہی صداقت و باطل وہی شبر و کہن

اگر یقین نہ ہو ان کے دیکھ لو منصور
وہی ہے شرع کہن اور وہی ہے دار و رسن

ازل کے دن سے ہے قانون کربلا جاری
یزید کے لئے رفعت ہے حسین و حسن

اگرچہ مٹ گئے اور مٹ کے ہوگئے برباد
مٹی نہ ابر جو قاتل ہے آہ ابھی تک

ہم اس کے کہتے ہیں فریاد جس کے کانوں کو
کرے گی تمہی خوشی گراں ... کچھ جائے کفن

یہ حکم ہے کہ زباں تک نہ آسکے شکوہ
اگرچہ ... ستم ہوگی ... صبر شکن

نہ کوئی روئے اسے اور نہ اس کا ہو ماتم
ملے نہ کشتۂ تیغ جفا کو گور و کفن

خوشی کے اشک بہاتے ہیں تیری رخصت کو
وداع کرتے ہیں ہم تجھ کو اے شہید وطن

بہار آئے گی اے باغباں ترے پیچھے
خزاں میں چھوڑ کے تو جا رہا ہے اپنا چمن

"عبید" موت پہ تیری ہے رشک ہستی کو
وطن کے نام پہ مٹنا تجھے مبارک ہو

لیڈروں کے معاصرین کے افکار و آراء

ایک لاکھ والنٹیئر

مسلم لیگ کا دروازہ

مغرب میں سود خوری

دلچسپ حقائق و معلومات

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

The Jamiat

Regd No L 1793.

Vol. XIX No. 24. DELHI THURSDAY, APRIL V 1934. PRICE ONE ANNA

قبیلۂ اتمان خیل کی ایک جرگہ کی ملاقات
ڈپٹی کمشنر پشاور کے ساتھ

(نامہ نگار پشاور)

جمعیۃ اہلحدیث پنجاب کا جلسہ

ایک تجویز میں حکومت کے اس رویہ کے خلاف انتہائی رنج و غم اور غصہ کا اظہار کیا گیا جو اس نے مولانا اسمٰعیل غزنوی کو حج سے روک کر اختیار کیا ہے۔

(ناظم جمعیۃ)

ایک ہندو خاندان کا قبول اسلام

قبل از خطبہ جمعہ مولانا حکیم نور الدین صاحب کے دست حق پرست پر ایک ہندو خاندان مشرف با سلام ہوا جس کے افراد کے نام حسب ذیل ہیں۔

سابق نام ماہی چند	اسلامی نام عبد الرحمن
زوجہ ماہی چند	غلام فاطمہ
لڑکا	عبد اللہ
مایا دئی لڑکی	مریم

اسلام لانے کے بعد جمعہ کی نماز مولانا کی اقتدا میں سب نے ادا کی۔

حکیم نور الدین صدر احرار لائل پور

مدرسہ عربیہ کاشی باڑی

مدرسہ کاشی باڑی علاقہ گوال پوکھر ضلع پورنیہ میں دس سال سے قائم ہے اس مدرسہ نے بدعت و شرک اور جہل و گمراہی کے خلاف بڑا کام کیا ہے۔ مدرسہ میں سینکڑوں مسلمان بچے علوم دینیہ کی تحصیل کر رہے ہیں جن کی تربیت کا کوئی خاص ذریعہ نہیں ہے۔ اہل خیر حضرات اس طرف بھی متوجہ ہوں۔

(محمد عزیز الرحمن نائب مہتمم)

بلند شہر سے ایک پندرہ روزہ اخبار کا اجراء

بلند شہر سے ایک پندرہ روزہ ادبی و سیاسی اخبار "کارواں" معین احمد صدیقی کی ادارت میں یکم اپریل سے نکلنا شروع ہوگا جس کا چندہ سالانہ تین روپے۔ ششماہی دو روپے چار آنے ہے۔

(منیجر اخبار کارواں بالائی کوٹ بلند شہر)

جزیرہ ٹرینیڈاڈ میں مرزائیت کا فتنہ

(زمانہ نگار)

انجمن خادم الاسلام رہتک کا احتجاج

انجمن خادم الاسلام رہتک کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں اہل کشمیر کے ذمہ دار حکومت کے مطالبہ کی تائید کی گئی۔ کشمیر میں بیدزنی کی سزا کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ ریاست جیند میں مسلمانوں پر ہندوؤں کے مظالم پر اظہار نفرت و ملامت کیا گیا۔

(سکرٹری انجمن خادم الاسلام رہتک)

آل انڈیا اردو مضمون کے مقابلہ کا نتیجہ

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی

تجارت

اس وقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس گانٹھوں کی ہی جن میں مختلف اقسام کا سوتی سلکی ریشمی پارچہ ہوتا ہے جن کی تجارت سے ... تک فائدہ اٹھا رہے ہیں یکصد یا دو صد روپیہ والی گانٹھیں چوتھائی رقم بھیجکر جلد منگوائیے۔

نمونہ کی چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپے

ایس فیق بھائی ہفوک فروشان جیکب سرکل بمبئی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

پچیس روپیہ کے سرمایہ

ایم اے طالش اینڈ سنز ہفوک فروشان بمبئی نمبر ۱۲

گاڈلی کمپنی کا کٹ پیس انڈیا بھر میں بہترین نفع بخش و مفید ثابت ہوگا

خاص رعایت

GODLY Co
WHOLESALE CUT PIECE
Merchants KARACHI.

منیجر گاڈلی کمپنی کراچی (سندھ)

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

HEATH + SOMMERS.
FORT. BOMBAY.

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

ازبلا چھپ رہی ہے

تاریخ اسلام کے سلسلہ میں اسپین کے ایک مشہور تاریخی واقعہ سے متعلق ازبلا کا جو افسانہ متواتر نمبروں میں شائع ہوا تھا اس افسانہ کو قارئین الجمعیۃ کے مسلسل و بہم اصرار پر مزید اضافہ اور بہترین ترتیب کے ساتھ ایک مستقل کتاب کی صورت میں زیور طبع سے مزین کیا جا رہا ہے کتابت ہو چکی ہے اور کاپیاں پریس جا رہی ہیں توقع کی جاتی ہے کہ بہت جلد یہ کتاب چھپ کر تیار ہو جائے گی اور ہم اسے عنقریب شائقین کی خدمت میں پہنچا سکیں گے۔

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

افسانہ

مہرِ دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

سفر کے دلچسپ کوائف اور دلکش مناظر

آخر شاہی سرائے نظر آگئی!

(گزشتہ سے پیوستہ)

خادمہ:- خوش تو ضرور ہوں گے مگر ممکن ہے کہ پادریوں کے بہکانے میں آکر تم پر سختیاں کرنے لگیں۔

قطورہ:- ہرگز نہیں میرے ابا جان ایسا ہرگز نہیں کریں گے لیکن اگر ایسا کیا بھی تو میں قرآن کریم کو کبھی نہ چھوڑوں گی۔ خواہ دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے

...

عیسٰی علیہا السلام پر نازل ہوئی تھیں۔" اہل کتاب کی یہ تشریح سن کر قطورہ سے نہ رہا گیا اور زار و قطار رونے لگی۔ اس نے بار بار اس آیت کو پڑھا اور بار بار آنسو بہائے۔ آخر خادمہ سے بولی

قطورہ:- اللہ اکبر! یہی تو باتیں ہیں جنہوں نے مجھے قرآن کریم کا سچا عاشق بنا دیا ہے۔ چھوٹی اماں! یقین کرو مجھے ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ یہ آیت میرے ہی حق میں نازل ہوئی ہے اور باری تعالیٰ مجھ ہی کو اپنی طرف پیار و شفقت کے ساتھ بلا رہا ہے۔ میں بھی اہل کتاب میں داخل تھی کیونکہ عیسائی تھی لیکن قرآن پر ایمان لانے کے بعد تو مجھ میں وہ ساری باتیں پیدا ہوتی نظر آرہی ہیں جن کا ذکر اس مختصر آیت میں ہے۔ اہا! یہی آیت میں اپنے والد کو سناؤں گی ان شاء اللہ وہ فوراً قرآن کریم کی تلاوت شروع کر دیں گے۔

...

خادمہ:- کئی دفعہ، دراصل ابو قحافہ تو میرے بھائی ہوتے ہیں! (باقی آئندہ)

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا خطبۂ صدارت

نواب محمد مزمل اللہ خاں صاحب کے ارشادات عالیہ

تعلیمی اصلاحات کا خاکہ

۳۱ مارچ ۱۹۳۶ء کو آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علی گڑھ کے پینتالیسویں سالانہ اجلاس منعقدہ میرٹھ میں نواب سر محمد مزمل اللہ خاں کا خطبۂ صدارت پڑھا گیا۔ نواب صاحب بوجہ علالت اجلاس میں شریک نہ ہو سکے، لہٰذا اجلاس کی صدارت آنریبل سر شیخ عبدالقادر نے کی...

...

نظام تعلیم پر نظر ثانی کی ضرورت

...

شاید اس کی ضرورت بھی نہیں اس لئے میں صرف اشارۃً چند امور پیش کروں گا۔ خلاصہ میرا خیال ہے کہ اس وقت جب کہ ملازمت کا دروازہ تقریباً بند ہو چکا ہے، ہمارے نوجوانوں کو دوسرے ذرائع معاش پر توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ان ذرائع میں سے زراعت ایک معزز ذریعۂ معاش ہے۔ ہندی مقولہ ہے کہ "اوتم کھیتی مدھم بنج - نشٹ چاکری بھیک ندان" ابن یمین کہتا ہے

اگر دو گاؤ بہم آوری و مزرعہ ٔ — یکے امیر و یکے را وزیر نام کنی

ہزار بار نکوتر ازاں کہ بر بندی — کمر بخدمت و بر مرد نا کسے سلام کنی

ہندوستان بحالت موجودہ ایک زرعی ملک ہے، اور یہاں کی کثیر آبادی زراعت...

...

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

عربی اور ولایتی ڈاک

جاپان میں خواتین کی سرگرمیاں

حقوق رائے دہی، وراثت، طلاق اور نکاح میں اصلاح

مخلوط تعلیم کی مخالفت اور فحبہ خانوں کے انسداد کی تجاویز

جاپانی خواتین نے زندگی کے جن جن شعبوں میں ترقی کی ہے اس کا اندازہ ذیل کے مضمون سے لگایا جا سکتا ہے:-

۱۸ فروری ۱۹۳۶ء کو تمام جاپانی خواتین کی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں جاپان کے دیگر ۱۸ اداروں نے شرکت کی۔ کانفرنس میں حقوق رائے دہی برائے خواتین پر معرکۃ الآرا تقریریں ہوئیں اور خصوصیت سے مندرجہ ذیل مسائل زیر بحث...

...

مڈل اسکول، ہائی اسکول، اور کالجوں میں لڑکیوں اور لڑکوں کی مشترکہ تعلیم کے قانون پر نظر ثانی کی جائے۔

جاپانی کونسل میں خواتین کی طرف سے دو بل پیش کئے گئے ہیں جن میں عیسائی اور بدھ خواتین دونوں شامل ہیں ان بلوں کے ذریعہ فحبہ خانوں اور زنان بازاری کو لائسنس دینے کے قانون کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

جاپانی عورتوں کی تعلیم

جاپانی عورتوں نے تعلیم میں کافی ترقی کر لی ہے اور حکام تعلیمات سے ان کا مطالبہ ہے کہ مدارس میں معلمات کی تعداد بڑھائی جائے اور جو مناصب مردوں کو حاصل ہیں وہی عورتوں کو بھی ملنے چاہئیں۔ تعلیمی سلسلہ میں جاپان کی عیسائی عورتوں نے مسلسل جہاد شروع کر رکھا ہے...

...

ہائی کمشنر شام اور مصطفےٰ کمال پاشا کی ملاقات

...

مراکش میں فرانسیسی فوج کی پیش قدمی

...

عراقی افواج کیلئے ۱۴ ہوائی جہاز

...

مغرب اقصیٰ میں فرانس کے خلاف بغاوت

...ایک اطلاع ہے کہ مراکش میں پناہ لی ہے۔ مراکش میں وہ جنگ کی تیاریاں کر رہا ہے۔ اس شخص نے اعلان کر دیا ہے کہ تمام قبائل تو جہاد پر آمادہ ہو کے فرانسیسیوں کو اپنے ملک سے نکال دے۔ اسی طرح مغرب اقصیٰ میں ایک شخص نے بھی جہاد شروع کر دیا ہے... نے جہاد کا اعلان کر دیا ہے۔

اسلامیات

انبیاء کرام اور کتب سابقہ کی شناخت کا ذریعہ قرآن کریم ہے

قرآن کریم کے نام سے مسلمانوں کو برگشتہ کرنے کی کوشش

ایک مذبذب بھائی کے شکوک کا ازالہ

ہمارے ایک بھائی نے جواب آپکو سید بتاتے ہیں ہم کو اطلاع دی ہے کہ وہ قرآن کریم کا مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ عیسائی مذہب حق ہے۔ دلیل یہ ہے کہ قرآن کریم نے عیسائیوں کے صحف مقدسہ کی تصدیق کی ہے اور ان کو جا بجا نور و ہدایت اور فرقان کے ناموں سے یاد کیا ہے اور مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ قرآن کریم کی طرح توریت، زبور اور انجیل پر بھی ایمان لائیں اور ان کے مضامین کو الہامی و وحی سمجھیں۔ سید صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ صحف مقدسہ پر تحریف و...

...

ہدایت کی گئی ہے اس کے نزدیک یہی قرآن اصل ٹھہرا اور عیسوی مذہب اس کی فرع، مگر آگے چلکر اس اسلام کو چھوڑ کر فرع کو من کل الوجوہ صحیح تسلیم کر لیا جاتا ہے اور اس کی اصل (بنیاد) کو غلط اور غیر معتبر قرار دے دیا جاتا ہے! اگر کسی چیز کی اصل ہی غلط ہے تو اس کی فرع بھی غلط ہوگی، یہ نہیں ہو سکتا کہ اصل تو غلط ہو اور فرع صحیح اور قابل تسلیم۔

پس قرآن اصل ہے اس اصل کے مطابق جو چیز صحیح ہوگی وہ قابل تسلیم قرار پائے گی اور جو غلط ہوگی اس کو رد کر دیا جائے گا...

...

قرآنی انجیل کے اوصاف

...

ایک اصولی بحث

...

اعتراض کی بیخ کنی

...

ایک فریب کا انکشاف

...

"فتح الملہم شرح صحیح مسلم"

مؤلفہ

حجۃ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہم العالی شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل سورت

"حنفیہ کی طرف سے صحیح مسلم کی بے نظیر خدمت"

مسلمانان ہندوستان کا کوئی طبقہ اور اسلامی ہند کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو حضرت الحاج مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی کی بلند پایہ شخصیت اور علمی رفعت و جامعیت سے ناواقف ہو اس شرح کی حیثیت و اہمیت اور حقیقی نوعیت کا اندازہ کرانے کے لئے حضرت مولانا مدظلہم کا اسم گرامی ہی کافی ہے۔ حضرت مؤلف مدظلہ نے سالہا سال کی دماغی کاوشوں اور محنتوں کے بعد طالبان حدیث اور مشتاقان علوم نبوی کے لئے یہ بے نظیر ذخیرہ تیار فرمایا ہے۔

فی الحقیقت یہ شرح ہر قسم کے مباحث ایمانیہ و فقہیہ میں تمام دوسری شروح سے بڑی حد تک مستغنی اور بے نیاز کر دینے والی ہے اور ہر مسئلہ کے متعلق اس قدر مواد یکجا فراہم کر دیا گیا ہے جو کسی دوسری کتاب میں نہیں مل سکتا۔

سلطنت علیہ آصفیہ ابد اللہ ملکہا کی سرپرستی میں اس شرح کی تکمیل تالیف اور طبع و اشاعت کا کام جاری ہے۔ جلد اول زیور طبع سے آراستہ ہو کر شائع ہو رہی ہے۔ یہ جلد چار اجزاء پر مشتمل ہے۔ اول شرح کا ایک مبسوط مقدمہ جو ۱۰۰ صفحات پر آیا ہے اور جس میں نظریات و تمام اصول حدیثیہ و فقہیہ پر کافی بحث کی گئی ہے جو مباحث حدیثیہ میں کثرت سے دائر ہیں۔ دوم مقدمہ صحیح مسلم کی شرح۔ سوم کتاب الایمان کی شرح۔ چہارم کتاب الطہارۃ کی شرح۔

یہ جلد اول ۲۰×۳۰ سائز کے پورے پانسو صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ کاغذ اعلیٰ قسم کا ولایتی سفید دبیز ۳۲ پونڈ لگایا ہے، کتابت طباعت دیدہ زیب اور صحت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے جس کی نظیر دوسری کتابوں میں ملنی مشکل ہے۔ قیمت فی جلد چھ روپیہ (ستے) تاجر حضرات جو کم از کم دس نسخے خریدنا چاہیں بذریعہ خط و کتابت معاملہ طے کر لیں محصول ڈاک ہر حال میں بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ

بابو سعید احمد عثمانی منیجر کتب خانہ محمودیہ۔ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

(نوٹ) خریدار اپنے مقامی تاجران کتب سے خرید فرمائیں محصول ڈاک کی کفایت ہوگی۔

فیض عملیات مجربہ

بے شک خدا تعالیٰ کے کلام پاک میں زبردست تاثیر ہے اللہ کے مجرب عملیات سے بفضل ایزدی مقاصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

ہمارے پاس ہر ایک مطلب کے پورا ہونے، کشائش رزق حاصل ہونے ... بیاہ ہونے، مقدمہ کے والیس آنے، دشمن کے شر سے محفوظ رہنے اور دفع آسیب و درد سحر کے واسطے یا کوئی شخص عرصہ دراز سے بے روزگار ہو ... ہوتے کے واسطے عملیات سے بندوبست کیا جاتا ہے مجرب تعویذ بھی دئے جاتے ہیں...

... المشتہر

سید محمد شاہ ۵۶ کامیکر اسٹریٹ گھر نمبر ۱۳۰ ممبئی ۳

نونہال

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست اور توی دیکھنا چاہتے ہیں تو "نونہال" استعمال کیجئے

... اپنے پیارے بچوں کو نونہال استعمال کرا کے نہال کر دیجئے!

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تین پیسے میں اکسو چوالیس صفحے

رسالہ نظام المشائخ جو چوبیس سال سے خواجہ حسن نظامی صاحب کی اڈیٹری میں پابندی وقت کیساتھ ماہوار نکل رہا ہے اس کا نمونہ آپ صرف تین پیسے کا کارڈ لکھ کر بالکل مفت منگا سکتے ہیں۔ محصول بھی ہم اپنے پاس سے لگائیں گے...

منیجر رسالہ نظام المشائخ نمبر ۱۲۲ کوچہ چیلاں دہلی

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

آپ پاک و صاف زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں۔

آپ دنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔

آپ بچپن کی غلط کاریوں کا خمیازہ بھگت کر کس طرح بری ہو سکتے ہیں۔

آپ مضبوط، طاقتور، اقبالمند، خوبصورت اولاد کس طرح پیدا کر سکتے ہیں۔

آپ ان تمام باتوں کا قطعی جواب حاصل کر لیجئے ایک کارڈ لکھ کر ... مفت طلب فرمائیے۔

پتہ:- آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ ہجری

گاندھی جی کا فیصلہ

سوراج پارٹی کے متعلق چند گزارشات

دہلی میں کانگریسی رہنماؤں کی کانفرنس اور سوراج پارٹی کے قیام کے بعد ڈاکٹر انصاری کی سیادت میں جو وفد گاندھی جی کے پاس بغرض ملاقات گیا تھا اس کی یادداشت اور گاندھی جی کے جواب کے متعلق تفصیلات اخبارات میں آچکی ہیں۔

جیسے کانگریسی لیڈر موجود تھے جنہوں نے اس پارٹی کے قیام کی حمایت کی تھی اور اس کے لئے کام کیا تھا اور پنڈت موتی لال نہرو تو آخر وقت تک اسمبلی میں اس پارٹی کے وقار کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتے رہے تھے۔ اور مسٹر پٹیل ...

...

مسٹر جناح و پنڈت مالویہ کی گفتگو

مسلم لیگ کے اجلاس کے بعد مسٹر محمد علی جناح اور پنڈت مدن موہن مالویہ کے درمیان ہندو مسلم سمجھوتہ کے متعلق جو گفتگو ہوئی ممکن ہے کہ اس گفتگو کے ساتھ کسی حلقہ میں کوئی لمبی چوڑی امید وابستہ کی گئی ہو مگر ہم پہلے ہی یہ جانتے تھے کہ ہندو مسلم اتحاد کا مسئلہ اس قدر آسان نہیں ہے کہ اسے چند گھنٹوں کی گفتگو میں حل کر لیا جائے۔ جو گتھی سالہا سال کی غلطیوں اور غلط فہمیوں سے پڑی ہے اسکو سلجھانے کے لئے بھی بہت کچھ وقت درکار ہے۔ اس لئے ہمیں اس گفت و شنید کے انقطاع پر ہرگز کوئی مایوسی نہیں ہوئی۔ البتہ یہ امر ضرور دلچسپی سے خالی نہ تھا کہ مسٹر جناح اور پنڈت جی کے درمیان کیا گفتگو ہوئی۔ اور یہ حضرات کسی حد تک پہنچے۔ ہمارا خیال تھا کہ ذمہ دارانہ حیثیت سے اس گفتگو کا علم اخبارات کے ذریعہ ہو سکے گا مگر پنڈت جی کے ایک مختصر بیان اور اس کے بعد مسٹر جناح کے مفصل، طویل بیان نے اس خیال کو غلط ثابت کر دیا۔ اور اب ہمارے سامنے وہ تمام گفتگو موجود ہے جو ان دونوں رہنماؤں کے درمیان ہوئی۔ پنڈت جی کے بیان میں جس قدر اختصار سے کام لیا گیا تھا اس کے باعث یقیناً کچھ غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ تھا مگر مسٹر محمد علی جناح کے بیان نے اس غلط فہمی کا قطعاً ازالہ کر دیا ہے اور ہم وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ مسٹر جناح نے پنڈت جی کے سامنے جو پوزیشن رکھی اس میں وہ یقیناً حق بجانب تھے اگرچہ ہم آج کی اشاعت میں ان دونوں بزرگوں کے بیانات پر تفصیل کے ساتھ بحث نہیں کر سکتے مگر اتنا ضرور عرض کریں گے کہ الہ آباد کی اتحاد کانفرنسوں میں ہندو مسلم مسئلہ کی جس قدر چھان بین ہو چکی ہے اور بقول مولانا ابو الکلام آزاد جو آخری قطرے نچوڑے جا چکے ہیں۔ ان سے زیادہ اب کوئی گنجائش باقی ہی نہیں ہے۔ بنگال کا جو رونا الہ آباد کانفرنس میں اٹھا تھا وہی ہر بار اٹھے گا۔ پنڈت مالوی جی جب مقننوں کی انتہائی کوششوں کے بعد ہندوؤں کو اس نامعقول پوزیشن سے نہ ہٹا سکے جو اتحاد کی راہ میں حائل تھی اور اب بھی حائل ہے تو وہ آج مسلمانوں کو کس طرح مورد الزام ٹھہرا سکتے ہیں کہ کمیونل ایوارڈ کے ساتھ مخلوط انتخاب تو ایک ایسی تجویز ہے جس کو پنڈت جی کے پیش کرنا بھی مناسب نہ تھا۔

اردو اور ہندی

پچھلے دنوں دہلی میں جو ہندی کانفرنس ہوئی تھی اس کی کارروائیوں اور اس کی قرارداد اور اس نے ایک مرتبہ پھر ہندی اور اردو کے مسئلہ کو پوری اہمیت کے ساتھ پیش کر دیا ہے۔ ہمیں یہ دیکھ کر حد درجہ افسوس ہوتا ہے کہ وہ دوسرے معاملات کی طرح اس معاملہ میں بھی فرقہ وارانہ جذبہ سے مغلوب ہو کر ...

... اسی کو اپنی زبان بنانے کی کوشش کرتا تھا حکومت سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ وہ اردو کی جگہ ہندی کو رواج دے ... تعصب، تنگ نظری اور پست فطرتی ... ہم امید کرتے ہیں کہ ہندی کانفرنس ... ہندو مسلمان دونوں اس غلط اقدام کو روکنے کی کوشش کریں گے۔

پر مستزاد مسلمانوں کی اقتصادی مصیبت ہے جو ہندوؤں کی جانب سے ان کے بائیکاٹ کی صورت میں ظاہر ہو رہی ہے۔ جو مسلمان گرفتار کئے گئے ہیں ان کی ضمانتیں لینے سے انکار کر دیا گیا ہے اور ابھی تک ان کے مقدمات بھی عدالت میں نہیں آئے ہیں۔ خود ریاست جیند میں کوئی مسلمان وکیل نہیں ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ اگر مسلمان باہر سے وکیل لانا چاہیں تو اجازت نہیں دی جائے گی۔ پھر یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ریاست کی پولیس مسلمانوں کے ساتھ سخت زیادتیاں کر رہی ہے اور وہ طرح طرح سے پریشان کئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے ایک خاصی تعداد مسلمانوں کی ریاست کو چھوڑ کر رہتک میں منتقل ہو گئی ہے ہم ان تمام حالات کو ریاست جیند کے لئے حد درجہ خطرناک اور مضرت رساں سمجھتے ہیں ... اور ان حالات کی تلافی کے لئے آمادہ کرنے کا تعلق تھا جمعیۃ علمائے ہند کے محترم عہدہ داروں کی طرف سے یہ فرض پوری طرح ادا کیا جا چکا ہے ... ریاست جیند میں ابھی تمام ماتحت حکام کو ... کا صحیح احساس کرلیں۔

تعلیمی اصلاح

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے سالانہ اجلاس منعقدہ میرٹھ میں نواب سر مزمل اللہ خاں صاحب کا جو خطبہ صدارت پڑھا گیا اور جس کا ایک نسخہ ہمیں بھی بغرض اشاعت و تبصرہ موصول ہوا ہے۔ اس خطبہ کو ہم نے بغور پڑھا اور ہم پورے یقین و وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایجوکیشنل کانفرنس کے پلیٹ فارم سے آج تک جس قدر خطبات صدارت پڑھے جا چکے ہیں ان میں اس خطبہ کو ایک نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ نواب صاحب موصوف نے تعلیم کے موجودہ نظام پر جس فاضلانہ انداز میں نکتہ چینی کی ہے وہ ہر اعتبار سے مستحق تحسین و لائق داد ہے۔ ...

حوادث و احکام

انتباہ

ابھی تک دفتر جمعیۃ علمائے ہند سے استفتوں کے جوابات غیر مستقل طور پر بھیجے جایا کرتے تھے مگر اب شعبۂ افتاء کو دفتر میں مستقل کر دینے کا ارادہ ہے اس لئے مستفتی حضرات کو مذکورہ ذیل چیزوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے:

۱۔ کوئی صاحب کارڈ پر (جاہے جوابی ہو یا سادہ) استفتا نہ بھیجا کریں۔

۲۔ سوالات سادہ اور صاف کاغذ پر صاف لکھے جائیں واپسی جواب کیلئے ٹکٹ یا لفافہ سوال کے ساتھ بھیجیں۔

(نوٹ) ہر وہ استفتاء جو جوابی کارڈ یا سادہ کارڈ پر ہوگا شعبۂ افتاء اسکے جواب کا ذمہ دار نہ ہوگا۔

نور الدین عفی عنہ (بہاری)
(نائب ناظم جمعیۃ علمائے ہند)

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل بارے میں:—

(۴) غیر مسلم کے میلے و ران کی محفل نغمہ جیسا کہ کرشن لیلا وغیرہ میں مسلمانوں کو شرکت کرنا اور کسی سے تلذذ حاصل کرنا باعث ارتداد ہے یا نہیں اور اس کی بیوی مطلقہ ہوگی یا نہیں؟

الجواب

(۱) امریکہ و یورپ میں روحوں کے بلانے اور ان سے بات چیت کرنے اور ان کے فوٹو لینے کے جس طریقہ کا سوال میں ذکر ہے اس کا شرعی و اسلامی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسلام کی تعلیم کا مقصد تو خالق اور مخلوق کے درمیان تعلق کو درست کرنا اور اخلاق و اعمال کی درستی و اصلاح ہے۔ روحانیات کے متعلق یہ تمام باتیں اگر درست بھی ہوں تو زیادہ سے زیادہ ان کی وقعت اسی قدر ہو سکتی ہے جیسے برقی رو اور ریڈیم کے آثار و اثرات کا علم ہے کہ اس کے انکشاف سے اسلامی تعلیم پر کوئی اثر نہیں پڑا اور وہ اپنی جگہ پر قائم اور صحیح ہے اور ابھی تو یہ بھی یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ ان امور مذکورہ فی السوال کی حقیقت کیا ہے ...

...

شذرات

ریاست جیند کے مظالم

عید الضحیٰ کے موقع پر اور اس کے بعد سے اب تک ریاست جیند کے مسلمانوں پر جو مظالم ہو رہے ہیں ان کی اطلاعات بہت کم اخبارات میں آئی ہیں۔ ہم نے گزشتہ اشاعت میں وہاں کی کیفیت کچھ مختصراً شائع کی تھی اور موجودہ حالات کے متعلق صدر جمعیۃ علمائے ہند کی جانب سے مہاراجہ صاحب جیند کو جو برقی پیامات بھیجے گئے تھے ان کا بھی تذکرہ کیا تھا مگر ہمیں افسوس کے ساتھ یہ عرض کرنا پڑتا ہے کہ ریاست جیند میں ابھی تک اصلاح احوال کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی ہے اور جو تازہ اطلاعات وہاں سے موصول ہو رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بجائے اصلاح کے صورت حالات اور زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ مساجد ابھی تک مقفل ہیں اور ان میں نماز پڑھنے کی اجازت مسلمانوں کو نہیں ہے۔ جن لوگوں نے مسجدوں میں خنزیر ڈال کر مساجد کی توہین کی تھی وہ گرفتار ہی نہیں کئے گئے اور نہ اس کی کوئی تلافی ابھی تک ہوئی اس ...

ریاست جیند میں مسلمانوں پر اندوہناک مظالم

کئی سو مسلمانوں کا ترک وطن۔ دو مسجدیں مقفل کردی گئیں

مسٹر گلینسی اور ایجنٹ گورنر جنرل کے نام صدر جمعیۃ علمائے ہند کا تار

ریاست جیند میں ہندوؤں کی طرف سے مسلمانوں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اور مساجد کی جس طرح بے حرمتی کی گئی اس کے حالات گزشتہ الجمعیۃ میں شائع کئے جا چکے ہیں اور وہ تار بھی درج کیا جا چکا ہے جو حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند نے مہاراجہ جیند کے نام ارسال فرمایا تھا۔ اس تار کے بعد حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے بھی ایک تار مہاراجہ اور چیف منسٹر کے نام بھیجا تھا جس میں ان حالات کی اطلاع دی گئی تھی اور جمعیۃ علمائے ہند کی جانب سے ایک آزاد تحقیقاتی کمیشن کی اجازت طلب کی گئی تھی جسکے جواب کا ہنوز انتظار ہے۔

اب معلوم ہوا ہے کہ ریاست کی طرف سے مسلمانان جیند پر سخت اور اندوہناک مظالم ہو رہے ہیں اور دو مسجدوں کو بالکل مقفل کر دیا گیا ہے۔ ان مظالم سے تنگ آکر ریاست کے تقریباً ... سو مسلمان رہتک چلے آئے ہیں۔ ان واقعات اور حقائق کی روشنی میں حضرت صدر جمعیۃ علمائے ہند کی جانب سے مندرجہ ذیل تار مسٹر گلینسی ... ایجنٹ گورنر جنرل ریاستہائے پنجاب کے نام ارسال کئے گئے ہیں:—

... معلوم ہوا ہے کہ جیند میں مسلمانوں کو عید کی نماز ادا کرنے کا موقعہ نہیں دیا گیا اور نہ قربانی کی اجازت دی گئی۔ علاوہ بریں ان کی مسجدوں کی سخت توہین کی گئی ہے۔ دو مسجدیں اب تک مقفل ہیں، ہمارے ٹیلیگرام کا جواب نہیں دیا گیا، حالات ابتر ہوتے جاتے ہیں اور مسلمان سخت اضطراب اور مایوسی میں مبتلا ہیں۔ براہ کرم تحقیقات کر کے مسلمانوں کی داد رسی کریں۔

محمد کفایت اللہ
پریسیڈنٹ جمعیۃ علمائے ہند۔ دہلی

سوراج پارٹی کے متعلق حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا بیان

مکمل پروگرام کا انتظار

دہلی ۸ اپریل حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے سوراج پارٹی کے قیام کے فیصلہ کے متعلق حسب ذیل بیان نمائندہ پریس کو بغرض اشاعت دیا ہے:—

"موجودہ حالات و واقعات کی رفتار کا اندازہ لگاتے ہوئے ایسے حضرات کے لئے جو سول نافرمانی سے معذور ہیں یا فی الحال اس کو بند کرنے کے حامی ہیں کوئی چارہ نہیں ہے کہ وہ سوراج پارٹی کا خیر مقدم کریں، اور جو کام باہر رہ کر نہیں کر سکتے یا نہیں کرنا چاہتے اس کو اسمبلی اور کونسلوں میں جاکر کریں۔ چونکہ ابھی تک سوراج پارٹی کا مکمل پروگرام مرتب نہیں ہوا ہے اس لئے میں کوئی تفصیلی رائے نہیں دے سکتا۔ پروگرام کا جو جز میرے سامنے ہے اس کے متعلق صرف اس قدر کہہ سکتا ہوں کہ مجھے کامیابی کی بہت زیادہ توقع نہیں ہے ... کا بہت بڑا حصہ ان کی امداد اور اعانت پر تیار ہو جائے گا۔"

ہندو مسلم اتحاد کیلئے نئی شرائط

پرمانند کا مسٹر جناح سے اختلاف

نئی دہلی ۵ اپریل۔ بھائی پرمانند اور سردار سنت سنگھ ممبران اسمبلی نے کل صبح ہندو مسلم اتحاد کے موضوع پر پنڈت مالویہ سے گفتگو کی۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ بھائی پرمانند اور سردار سنت سنگھ نے مسٹر جناح کی اس تجویز سے اختلاف ظاہر کیا کہ ہندو مسلم اتحاد کے لئے گفت و شنید شروع کرنے کے لئے کمیونل ایوارڈ کے سوال کو دائرۂ بحث سے خارج کر دیا جائے۔ اگر مسٹر جناح نے ان دونوں اصحاب کی شرائط منظور کر لیں تو گفت و شنید شروع کی جائے گی معلوم ہوا ہے کہ آج بھی پنڈت مالویہ مسٹر جناح سے تبادلۂ خیالات جاری رکھیں گے۔

حکومت افغان کیخلاف افغانیوں کا احتجاج

غیر ملکی فرموں کو تجارتی اجارے دینے کا مسئلہ

پشاور ۸ اپریل کل پشاور کے افغان تاجروں کی ایک نمائندہ میٹنگ منعقد ہوئی جس میں حکومت افغانستان کے اس فیصلہ کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا جس کے ماتحت متعدد بدیشی فرموں کو افغانستان میں تجارتی اجارہ دیا گیا ہے جلسہ نے یہ رائے ظاہر کی کہ اس سے افغانستان کے خریداروں اور سوداگروں کے مفاد کو زبردست نقصان پہونچے گا۔

علاوہ ازیں جلسہ نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ شاہ ظاہر شاہ کی خدمت میں ایک وفد بھیجا جائے جو کہ ان کی شکایات ان کے روبرو پیش کرے۔

جاپانی پٹرول کے ذخیرہ میں آگ لگ گئی

ستر مکانات تہ و بالا

ہاکوڈیٹ (جاپان) ۶ اپریل۔ پٹرول کے ایک بہت بڑے ذخیرہ میں اچانک آگ لگ گئی ...

آٹھ افراد غرق ہوگئے

...

جنیوا میں مزدور کانفرنس

حکومت کی جانب سے نمائندوں کا اعلان

نئی دہلی ۷ اپریل۔ سرکاری اعلان شائع ہوا ہے کہ اٹھارہویں بین الاقوامی مزدور کانفرنس (جو ۴ جون کو جنیوا میں شروع ہوگی) کا ہندوستانی وفد مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل ہوگا۔

...

دہلی سے مسٹر جناح کی روانگی

اتحاد کے لئے نیا فارمولا

دہلی ۸ اپریل۔ آج صبح مسٹر محمد علی جناح فرنٹیر میل سے بمبئی روانہ ہوگئے روانگی سے قبل نمائندہ پریس کو حسب ذیل بیان دیا:—

"میں تمام ہندوستان کے مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ متحد ہوں تاکہ ان کو اپنا مستقبل اور زیادہ روشن نظر آسکے۔"

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح نے پنڈت مدن موہن مالویہ سے دیرینک مشترکہ انتخابات کے مسئلہ پر گفتگو کی اور اس کے لئے چند شرائط پیش کیں مگر معلوم ہوا ہے کہ ان شرائط میں مسٹر جناح کے مشہور چودہ نکات کا کوئی ذکر نہیں ہے اس کے علاوہ پنڈت جی سے آل پارٹیز کانفرنس کے انعقاد کے مسئلہ پر بھی طویل گفتگو ہوئی مسٹر جناح جلد ہی انگلستان جانے کا ارادہ رکھتے ہیں اس لئے پنڈت جی یہاں تک تیار نظر آتے ہیں کہ بمبئی پہونچکر آل پارٹیز کانفرنس اور مشترکہ انتخابات کے مسئلہ پر مزید مشورہ کرلیں۔ مسٹر جناح نے اپنے خیالات ظاہر کرتے ہوئے نمائندہ پریس سے کہا کہ آل پارٹیز کانفرنس کے موضوع پر سردار سنت سنگھ اور بھائی پرمانند کے خیالات معلوم کرنے ضروری ہیں۔

مسٹر جناح اور پنڈت مالویہ کی گفت و شنید

پنڈت جی کا بیان

نئی دہلی ۸ اپریل پنڈت مدن موہن مالوی نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے تسلی بخش آئینی اصلاحات حاصل کرنے کے بارے میں ہندو مسلمانوں کی جانب سے متحدہ کارروائی کرنے کے متعلق مسٹر جناح کے ساتھ میری طویل گفت و شنید ہوئی مسلم لیگ کی کونسل کی قرارداد کے مطابق مسٹر جناح نے یہ مطالبہ کیا کہ ہندوؤں کو اس وقت تک کمیونل ایوارڈ کو منظور کرلینا چاہئے۔ جب تک کہ مختلف فرقے اس کا نعم البدل طے کریں ...

دوسرے روز میں نے ایک اور سرکردہ مسلم رہنما سے ملاقات کی انہوں نے بھی یہی رائے ظاہر کی کہ مسلمان جداگانہ نیابت کی جگہ مشترکہ نیابت کو پسند نہیں کریں گے۔ ...

یمنی افواج پسپا ہوگئیں

سعودی افواج نے تمام قلعوں پر قبضہ کرلیا

(خاص تار)

...

انقلابی سرگرمیوں کے سلسلہ میں تلاشیاں

...

صدر و ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی روانگی

وقف بل کی سب کمیٹی میں شرکت

...

کتوں کے شکار میں انسان کی ہلاکت

...

ڈاکوؤں نے عورتوں کو زندہ جلادیا

الہ آباد ۶ اپریل۔ موضع پوٹی ضلع میرٹھ سے ایک سنسنی خیز مسلح ڈاکہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ تفصیلات مظہر ہیں کہ ۵ مسلح ڈاکوؤں نے ایک بنیہ مسمی ... کے مکان پر حملہ کر دیا ...

دو سال میں کتنی ہڑتالیں ہوئیں

...

کنانور کا فرقہ وارانہ فساد

...

ہندوستان میں کورٹ شپ کا طریقہ جاری کیا جائے

اگروال کانفرنس میں ایک ہندو خاتون کی تحریک

...

دو پٹھانوں کو سزائے موت

...

سیلون میں ہندوستانی گھی پر پابندیاں

...

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا خطبہ صدارت

(سلسلہ صفحہ ۳)

...

وزیر ہند کے خلاف دعوے

...

اسمبلی میں قانون تحفظ والیان ریاست

...

چلتی ٹرین کو لوٹ لیا

...

خان عبید اللہ خان کے آخری لمحات

...

برما کیلئے دو نئے وزیروں کا تقرر

...

وائسرائے کا ریلیف فنڈ

...

سوراج پارٹی کے احیاء اور کونسلوں میں داخلہ کا فیصلہ

گاندھی جی کی مہر تصدیق

ڈاکٹر انصاری کے نام ایک اہم خط

پٹنہ ۵ اپریل۔ پٹنہ سے یونائیٹڈ پریس کا تار مظہر ہے کہ گاندھی جی نے ڈاکٹر انصاری، ڈاکٹر بدھان چندر رائے اور مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کے ساتھ کئی گھنٹہ کے متواتر تبادلہ خیالات کے بعد دہلی کانفرنس کے فیصلہ کا خیر مقدم کیا ہے اور ایک خط کے ذریعہ ڈاکٹر انصاری پریذیڈنٹ سوراجیہ پارٹی کو یقین دلایا ہے کہ وہ سوراجیہ پارٹی کی ہر ممکن طریق پر امداد کریں گے۔ اس اہم فیصلہ سے آئندہ چند ماہ میں ملک کی سیاسی کایا پلٹ ہونے کی امید ہے۔ گاندھی جی نے ڈاکٹر انصاری کے نام جو خط تحریر فرمایا ہے وہ حسب ذیل ہے:-

پٹنہ ۵ اپریل

ڈیر ڈاکٹر انصاری!

آپ کی، مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی اور ڈاکٹر بدھان چندر رائے کی بڑی مہربانی ...

ہوئے میں ہر وقت پارٹی کی امداد کے لئے آمادہ و تیار رہوں گا اور جو کچھ خدمت مجھ سے ہو سکے گی برابر کرتا رہوں گا۔

آپ کا صادق

ایم۔ کے گاندھی

گاندھی جی کے اس خط سے سوراجیہ پارٹی کے ہاتھ بہت مضبوط ہو گئے ہیں اس لئے قوی امید ہے کہ گورنمنٹ نے اسمبلی کے انتخابات کو ملتوی نہ کر دیا تو سوراجیہ پارٹی کو اپنے مقصد میں ضرور کامیابی ہوگی اکثر لوگ گاندھی جی کے فیصلہ کا یہ مطلب سمجھتے ہیں کہ اب کانگریسی کارکنان کے لئے صرف دو راستے باقی رہ گئے ہیں یا تو وہ انفرادی سول نافرمانی کر کے جیلخانوں میں جائیں اور جو ایسا نہیں کر سکتے وہ سوراجیہ پارٹی میں شریک ہو کر کانگریس کے تعمیری پروگرام کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں ...

صحن کھودنے پر خوفناک میگزین برآمد ہوا

کارتوس خنجر اور چوبیس بم پولیس کے قبضہ میں

باریسال کے ایک پروفیسر کے مکان پر پولیس کا چھاپہ

باریسال ۵ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ خفیہ پولیس نے مقامی پولیس کے چند آدمیوں کے ہمراہ مقامی کالج کے پروفیسر موہن گھوش کے مکان پر چھاپہ مارا اور وہاں سے ۲۴ بم، بہت سے کارتوس دو خنجر اور چار خنجر اپنے قبضہ میں کر لئے۔ ایک شخص سوریہ داس کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ پولیس نے پہلے زمین کو کھود کر اور وہاں سے ایک گھڑا برآمد کیا جس میں سے ۱۲ بم برآمد ہوئے۔ اس پر پولیس نے مکان کا تمام صحن کھدوا ڈالا اور وہاں سے مندرجہ بالا سامان برآمد کر کے اپنے قبضہ میں کر لیا۔

شولاپور ۵ اپریل۔ شولاپور میں ہڑتال سے پیدا شدہ حالات ... ایک کثیر الاجتماع جلسہ منعقد ہوا جس میں آٹھ ہزار مزدور شامل ہوئے۔ جلسہ میں پولیس نے لاٹھی چارج کیا جس سے چھ سات افراد کو ضربات آئیں۔

۱۹۱۴ء کے مفرور قیدی کابل میں گرفتار

انشورنس ایکٹ کے جرم میں مقدمہ

بہار کے مصیبت زدوں کی امداد کا صحیح طریقہ

نائب ناظم جمعیۃ علماء ہند کا اعلان

بنارس میں خانہ تلاشیاں

پولیس لاکھنؤ کتابیں اور خطوط اٹھا کر لے گئی

ترکی میں کثرت ازدواج پر عمل

چالیس لاکھ بچوں کو وظیفہ کا حکم

مسافر گاڑی لائن سے اتر گئی

دیاسلائی کے دس کارخانے بند

کلکتہ میں گرفتاریاں اور تلاشیاں

بکری کے پیٹ سے سانپ کا بچہ

آتشزدگی سے گیارہ افراد ہلاک

برطانیہ کو ملین کی بچت

روم کو افغانی سفیر کی روانگی

پنڈت مالویہ اور مسٹر جناح کی گفتگو

زلزلہ زدگان کیلئے کابل میں چندہ

بنارس ہندو یونیورسٹی کی گرانٹ

سزا یافتہ طلباء کو داخل کرنے کا جرم

پیرو اور کولمبیا میں جنگ کا اعلان ہو گیا

جنوبی امریکہ میں ایک اور جنگ

ہندوستانی مسئلہ میں حل ہونا چاہئے

سرحدی سرخپوشوں کی کانفرنس

سر سپرو انگلستان جا رہے ہیں

قرطاس ابیض میں حصہ نہیں لینگے

سوراج پارٹی اور گاندھی جی کی مخالفت

ریاست حیدرآباد میں دیاسلائی پر ٹیکس

۴ مکان نذر آتش

غیر خاندانی افراد تخت نیپال سے محروم

ترکی حکومت نے انسل کو گرفتار کر لیا

پنجاب میں حکومت اور کانگریس کا تعاون

مغربی افریقہ میں بالشویک پروپیگنڈہ

جدید انسدادی اور متشددانہ قوانین

لندن۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مغربی افریقہ کی حکومت بغاوت کو دبانے کے لئے ایک بل پیش کرنے والی ہے ان افریقن طلباء کے ذریعہ جو انگلستان میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں افریقہ میں بالشویک فلاسفی کا جذبہ روز بروز بڑھ رہا ہے۔ مجوزہ بل کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے یہاں ایک میٹنگ ہوگی جس میں ملوکیت پرستی کی مخالف لیگ کی جانب سے مسٹر میکانوالہ تقریر کریں گے۔ اس بل میں وہ جملہ دفعات شامل ہوں گی جو ہندوستان میں تحریک سول نافرمانی کو دبانے کے لئے حکومت نے ہنگامی بلوں میں شامل کی تھیں۔ اس بل میں باغیانہ سرگرمیوں کو قابل تعزیر قرار دیا جائیگا اس بل میں ایک اس قسم کی دفعہ ہوگی جس میں بجائے اس کے کہ استغاثہ ملزم کا جرم ثابت کرنے کا بار رکھا جائے ملزم کو یہ ثابت کرنا پڑیگا کہ اس کا طرز عمل ہمیشہ منصفانہ رہا ہے۔ اس کے علاوہ اگر مشرقی افریقہ کا کوئی باشندہ اس بل کے قانون بننے کے بعد حکومت خود اختیاری کا مطالبہ کرے گا اسے سات سال قید سخت کی سزا دی جائے گی۔ مغربی افریقہ میں علاقہ جات شامل ہیں جن کے حکمرانوں نے کسی زمانہ میں انگریزوں کو تجارت کرنے کے لئے بلایا تھا۔

دفتر اکاؤنٹنٹ جنرل کے سپروائزر کی گرفتاری

تین ہندوؤں کے خلاف نابالغ لڑکی کے اغوا کا الزام

پٹنہ کے قریب مسلمانوں پر ہندوؤں کا حملہ

تین مسلمان شہید اور تین زخمی

فرقہ وارانہ مسائل کے تصفیہ کیلئے ایک اور کوشش

مسٹر جناح اور پنڈت مالویہ کی گفتگو

تبت کے روحانی پیشوا کو دعوت

تاشی لامہ کو لینے کیلئے ایک وفد کی روانگی

حکومت نظام کا محکمہ پرواز

مغربی ہند میں دیاسلائی کا سب سے بڑا کارخانہ بند ہو گیا

دیاسلائی پر جدید محصول کے نتائج، پندرہ ہزار مزدور بیکار

ممبر مالیات سے ایک وفد کی ملاقات

بمبئی ۵ اپریل۔ ویسٹرن انڈیا اماچس فیکٹری لمیٹڈ (کارخانہ دیاسلائی) کے منتظمین نے اس کارخانہ کو ۱۴ اپریل سے عارضی طور پر بند کر دینے کا فیصلہ کیا ہے جب تک دیاسلائی پر محصول بڑھانے کے متعلق سر جارج سوسٹر کی تجویز کے متعلق کوئی فیصلہ نہ ہو جائیگا اس وقت تک اس کارخانہ میں کام شروع نہ کیا جائیگا۔ یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ اس کارخانہ میں جو مغربی ہند میں سب سے بڑا کارخانہ دیاسلائی ہے دوبارہ کام شروع ہو سکے گا کیونکہ یہ خطرہ ہے کہ محصول کے اضافہ سے دیاسلائی کی فروخت کم ہو جائے گی۔ اس کارخانہ کو بند کر دینے سے پندرہ ہزار مزدور بیکار ہو جائیں گے۔

دیاسلائی کے کارخانہ جات کے مالکان نے حال ہی میں حکومت ہند کے ممبر مالیات سے ملاقات کی اور درخواست کی کہ دیاسلائی کے محصول میں کمی کی جائے ورنہ یہ صنعت تباہ ہو جائے گی۔ حکومت نے معاملہ پر غور کرنے کا وعدہ کیا ہے اور اسی وجہ سے یہ کارخانہ عارضی طور پر بند کر دیا گیا ہے۔

لاہور چھاؤنی بم کیس کا فیصلہ

تین کو سزائیں تین بری

ایک سرحدی مسلمان کو سزائے موت

بیوی اور بچیوں کے قتل کا خمیازہ

پولیس پارٹی پر ڈاکوؤں سے حملہ

جواب میں گولی چلا دی گئی

سہارنپور میونسپلٹی کا انتخاب

جاپان اور برطانیہ میں پھر گفتگو

احمد آباد کے کارخانہ میں مزدوروں کی ہڑتال

ایک وقف شاہی عمارت کا انہدام

حکومت فوری توجہ کرے

قادیان میں مجلس احرار کا عظیم الشان جلسہ

مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کی باطل سوز تقریر

قادیان ۲۲ مارچ۔ قادیان میں ۲۲ مارچ کو اطلاع پہنچی کہ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب صدر مجلس احرار اسلام چند جمعہ کی نماز قادیان میں پڑھینگے اس خبر کے پہنچتے ہی قادیان اور اس کے گرد و نواح کے مسلمان اور ہندو و سکھوں میں مسرت کی لہر دوڑ گئی چنانچہ آج ۱۱ بجے کی گاڑی سے مولانا موصوف قادیان پہنچے آپ کے ہمراہ مولانا بہاؤالحق صاحب قاسمی امرتسری، مولانا محمد سلیمان صاحب فاروقی، مولانا عبدالسلام صاحب ہمدانی امرتسری، خواجہ عبدالرحیم صاحب عاجز، حاجی عبدالرحمٰن صاحب بٹالوی تشریف لائے علاوہ ان حضرات کے امرتسر، بٹالہ، گورداسپور، سیالکوٹ سے بھی بہت سے حضرات مولانا موصوف کی تقریر سننے کے لئے قادیان پہنچے۔ قادیان کے اسٹیشن پر ہزارہا مسلمان ہندو اور سکھوں کا اجتماع تھا گاڑی پہنچتے ہی نعرہ تکبیر، مجلس احرار زندہ باد اور مولانا حبیب الرحمٰن زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے پبلک نے آپ کا استقبال کیا۔

جلسہ گاہ میں تل دھرنے کو جگہ نہیں تھی۔ سپاس نامہ کے جواب میں مولانا نے ڈیڑھ گھنٹہ تک زبردست تقریر کی جس میں آپ نے قادیانی مذہب اور اس کی سیاست کو ...

انجمن ضیاء الادب میں مشاعرہ

مشاعرہ

انگلستان میں ریل گاڑیوں کا تصادم

بال صفا صابون

نورل سوپ کمپنی بازار لال کنواں دہلی

مفت

معجون برہمی

پچیس روپیہ کے سرمایہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

مدیر مسئول ـ ہلال احمد زبیری (بی اے) ـ معاون ـ محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم جمعہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۵۲ ہجری مطابق ۱۳ اپریل ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۶

ماضی اور حال

زیرِ قدم زمیں تھی پابوس آسماں تھا
اتنا ذلیل پہلے ہندوستاں کہاں تھا
وہ دن ہیں یاد تجھ کو؟ اے صید کس پرسی
پامال ہو رہا ہے معمورۂ تہوّر
یہ سرزمینِ نکبت ہے وہ بہشتِ ارضی
وہ مولدِ دغا ہے منشائے دشمنی ہے
خود تیری کینہ توزی ہے اب حریف تیری
نااہل! اے الجمعیت! بحرومِ آدمیت
ہے دامنِ وطن پر اک داغ تیری ہستی

اے خاکسار ہندی تو بھی کبھی جواں تھا
دستِ سوال کیسا! یہ ہاتھ زرفشاں تھا
عالم پناہ جب یہ "بازوئے ناتواں" تھا
ننگِ وجود ہے اب جو حاصلِ جہاں تھا
جس کا ہر ایک ذرہ ہمچشمِ آسماں تھا
جو مہدِ آشتی تھا گہوارۂ اماں تھا
تو مہرباں تھا تجھ پر اللہ مہرباں تھا
تو اور حکمرانی! وہ تو اک امتحاں تھا
تو نے اسی کو ڈھایا جس گھر کا پاسباں تھا

اٹھ! اور پھر دکھا دے اک بار دشمنوں کو
ہے آج اس سے آگے ماضی میں تو جہاں تھا

(جامعہ)

معاصرین کے افکار و آراء

گائے کی قربانی

کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ سال بھر تک ملک کے ہر حصہ میں گائیں کٹتی رہتی ہیں۔ انگریزی افواج کے لئے بے شمار گائیں روز ذبح ہوتی رہتی ہیں مگر ہندوؤں کو وراستہ نہیں آتا۔ لیکن صرف عید ہی کے تین دنوں میں انہیں گائے کی محبت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ گئو رکشا کے لئے جوش سے بھر جاتے ہیں!

آخر کیا سبب ہے کہ سال کے تین سو باسٹھ دن وہ گائے کے معاملے میں لیے چپ رہتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے انہیں اس سے کوئی مطلب ہی نہیں ہے، لیکن ادھر عید آئی اور ان کی رگوں میں بھی خون دوڑنے لگا؟ ہندو بھائیوں کو ذرا اپنے اسی طرزِ عمل پر یہ غور کرنا چاہئے کہ یہ کہاں تک معقول و مناسب ہے، اگر گئو ہتیا پاپ ہے تو سب دنوں میں پاپ ہوگا اور سب کے حق میں پاپ ہوگا، چاہے ان کے ہاتھ سے ذبح ہو یا انگریز کے ہاتھ سے، چاہے کرسمس میں کٹے یا عید میں۔ مگر نہیں، ہمارے بھائیوں کو گئو ہتیا پر صرف عید ہی کے دنوں میں غصہ آتا ہے، اور صرف مسلمانوں ہی پر یہ غصہ اترتا ہے!

پھر ہندوؤں کو سوچنا چاہئے کہ جس طرح انہیں اپنے عقائد اور دینی اعمال میں آزادی حاصل ہے، اور جس سے وہ کسی حال میں بھی دست بردار ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں، اسی طرح ان کا بھی فرض ہے کہ دوسروں کو بھی ان کے دینی عقائد و اعمال میں آزاد رہنے دیں اور ان کی آزادی سلب کرنے کی کوشش نہ کریں۔

ہندو مسلمانوں کو گائے کی قربانی سے باز رکھنا چاہتے ہیں لیکن اگر مسلمان ہندوؤں سے مطالبہ کریں ... دیں گے؟ اگر یہ سچ ہے تو پھر ہندو مسلمانوں کی آزادی کس حق سے سلب کرنا چاہتے ہیں؟ اگر مسلمانوں کے لئے روا نہیں کہ ہندوؤں کے مذہبی اعمال میں مداخلت کریں تو ہندوؤں کے لئے کیونکر روا ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی اعمال میں مداخلت کریں؟

(ہندو جاتیا)

بابا یہ سب کہانیاں ہیں (خلافت)

قرطاس ابیض، ہندو اور سکھ

ہندوستان کی عزت

جاپان اور برطانیہ

دلچسپ حقائق و معلومات

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ ـ منیجر اخبار الجمعیۃ، بازار بلیماران، دہلی

The Al-Jamiat

Regd No L 1793.

VOL. XIX No. 25. DELHI MONDAY, APRIL 9, 1934. PRICE ONE ANNA

مرزائیوں کو شکست

مدرسہ اسلامیہ اجراڑہ میں قرآن پاک ختم

مسلم راجپوتان پنجاب سے دو سوال

فہرست امداد کنندگان جمعیت زرگان

منگلور ضلع سہارنپور میں ...

جمعیۃ تبلیغ الصلوۃ کا جلسہ

تجارت

گندے پیشے کی بیماری سے توبہ کریں

HEATH + SOMMERS.
FORT BOMBAY.

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

از بلا چھپ رہی ہے

ملنے کا پتہ ـ منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

"میں چینی عورتوں کے لئے مغربی نقالی کو پسند نہیں کرتا"

سابق شہنشاہ چین ہنری پوئی کا اظہار خیال

سابق شہنشاہ چین ہنری پوئی جو کبھی زمانہ میں چین کا (اعدالک) اڑتالیس کروڑ انسانوں کا بادشاہ تھا اب جلاوطنی کے بعد جاپان کی نگرانی میں منچوکو کا بادشاہ بنا دیا گیا ہے۔ منچوکو کی آبادی ...... ۳۵ افراد پر مشتمل ہے جو ہنری پوئی کے قبضہ اقتدار میں دیدیئے گئے ہیں۔

ایک انگریزی اخبار کے نمائندہ نے آپ سے ملاقات کی جس کے دوران میں انقلاب چین پر آپ نے اظہار خیال فرمایا۔ گفتگو کرتے ہوئے ہنری پوئی نے ...

مراکش اور مغرب اقصیٰ میں فرانس کی مہم

اسپین اور فرانس کو مفید مشورہ

مراکش کی پہاڑیوں پر اور مغرب اقصیٰ میں عرب قبائل کو پامال کرنے کے لئے فرانس نے جو اقدامات شروع کر رکھے ہیں وہ خود اس کے لئے تباہ کن ثابت ہوں گے۔

ایک عربی جریدہ لکھتا ہے کہ جب گورنمنٹ اسپین اہل مراکش کا استیصال نہ کر سکی اور ...

(وائٹ فرنچ پریس)

شہزادہ یمن کے خلاف عربوں کا غصہ

شاہ ایران کا سفر انگورہ

سرکاری اعلان ہوا ہے کہ رضا شاہ پہلوی شاہ ایران ۶ اپریل کو طہران سے روانہ ہو کر سموم اور سیواس سے ہوتے ہوئے انگورہ تشریف لیجائیں گے۔ جہاں آپ غازی کمال پاشا سے مخصوص ملاقات فرمائیں گے اور ایک ہفتہ کے بعد مراجعت فرمائے وطن ہوں گے۔ (اہرام)

چار ہزار سال کی کتاب کا انگریزی میں ترجمہ

دنیا کی سب سے قدیم رزمیہ کتاب جو بابل میں دو ہزار سال قبل مسیح لکھی گئی تھی ... (ایمبی کرانیکل)

فلسطین میں مغضوب علیہم کا مسلسل داخلہ

حکومت کے فراہم کردہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ماہ فروری میں ۲۷۰۰ اشخاص نے فلسطین کو ہجرت کی اور اس کو اپنا وطن بنایا۔ ان مہاجرین میں ۲۲۰۵ صرف یہودی ہیں۔ ایک جہاز کے ذریعہ یافا کی بندرگاہ پر ۵۰۰ یہودی تیاجرین نازل ہوئے ہیں۔

عراقی پارلیمنٹ میں اشوریوں کا مسئلہ

معلوم ہوا ہے کہ عراق کی پارلیمنٹ میں اشوریوں کی امداد کیلئے ایک رقم منظور کی گئی ہے۔ دوران بحث میں بعض ممبروں نے اس پر اعتراض کیا۔ اور اشوریوں کے متعلق متعدد سوالات کئے جن کا جواب دے کر یہ امدادی رقم منظور کرالی گئی۔

لندن میں خواتین کے خلاف خوفناک بغاوت

"عورتوں کو باورچی خانہ میں دھکیل دو"

لندن میں خواتین کے خلاف ایک لیگ قائم ہوئی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ عورتوں کی مکاری، غداری، فضول خرچی اور غیر مخلصانہ روش کا کلیتہً استیصال کر دیا جائے۔ اس لیگ کے صدر نے بیان کیا کہ "ہمیں اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے کھڑے ہو جانا چاہئے۔ ہم خواتین کو صنعت و حرفت، تجارت و زراعت سے نکال دینا اور پھر انہیں گھروں میں دھکیل دینا چاہتے ہیں۔ عورتیں دماغ کی وجہ سے کمزور ہیں اس لئے وہ زندگی کے ہر قدم پر ناکام رہتی ہیں۔ ایسے لوگوں کا جو یہ خیال کرتے ہیں کہ عورتوں کو پھر باورچی خانہ کی زندگی اختیار کر لینی چاہئے پرتپاک خیر مقدم کیا جائے گا۔" (ہندوستان ٹائمز)

جزائر ملایا میں ایک اسلامی حکومت کا خاتمہ

جرمنی کی تازہ جنتری میں یہودی تہواروں کا حشر

ایتھنز پر ترکی ہوائی بیڑہ کی پرواز

۱۵ مارچ کو ترکی ہوائی بیڑہ نے ایتھنز (پایہ تخت یونان) پر جشن یوم خود مختاری یونان کے موقعہ پر چکر لگایا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ترکی اور یونان میں اتحاد و اتفاق کی بنیادیں استوار ہو گئی ہیں۔ (حاکمیت ملیہ)

بالشویک روس میں طلاق کی ممانعت

روسی گورنمنٹ نے ایک جدید قانون کے ذریعہ عورت اور مرد میں تفریق یا طلاق کو ممنوع قرار دیا ہے کیونکہ طلاق کی آزادی سے حکومت کو کثیر اخراجات ...

مسٹر جناح اور پنڈت مالویہ میں اصل گفتگو کیا ہوئی تھی؟

یورپینوں سے نشستیں لینے کا مسئلہ

مالویہ جی کے بیان پر مسٹر جناح کی تصریحات

گزشتہ ہفتہ مسٹر جناح مسلم لیگ کے اجلاس کی شرکت کیلئے دہلی تشریف لائے تھے۔ قیام دہلی کے دوران میں فرقہ وارانہ مسئلہ پر مسٹر جناح اور پنڈت مدن موہن مالویہ میں کچھ تبادلہ خیالات ہوا جس کو پنڈت جی نے اپنے ایک بیان کے ذریعہ اخبارات میں شائع کرا دیا۔ جو گزشتہ الجمعیۃ میں ص۵ پر شائع ہو چکا ہے۔ مسٹر جناح نے جب اس کو پڑھا تو انہیں محسوس ہوا کہ پنڈت جی کے بیان سے ان کی نسبت غلط فہمیاں پھیل جانے کا اندیشہ ہے اسلئے انہوں نے بمبئی پہونچکر حسب ذیل بیان اخبارات میں شائع کرایا ہے۔

پنجاب کا مسئلہ

جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے مالوی جی کی تجویز تھی کہ وہ ہندوؤں اور سکھوں کو فرقہ وارانہ مسئلہ کے فیصلہ کو قبول کرنے پر راضی نہ کر سکیں گے اس لئے انہوں نے یہ کہا کہ پنجاب کے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ ۴۹ فی صدی نشستوں کے ساتھ مخلوط انتخاب منظور کر لیں۔ اور ابتدائی چند سالوں میں وہ ان چاروں نشستوں کے لئے مقابلہ نہ کریں گے جو تجارت، یونیورسٹی اور مزدوروں کے حلقہ کی ہونگی۔

مسٹر جناح کا اعتراض

مالویہ جی کی تجویز

پنڈت مالویہ کا جواب الجواب

"فتح الملہم شرح صحیح مسلم"

مؤلفہ

حجۃ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہم العالی شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل سورت

"حنفیہ کی طرف سے صحیح مسلم کی بے نظیر خدمت"

مسلمانان ہندوستان کا کوئی طبقہ اور اسلامی ہند کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو حضرت الحاج مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی کی بلند پایہ شخصیت اور علمی رفعت و جامعیت سے ناواقف ہو۔ اس شرح کی حیثیت و اہمیت اور حقیقی نوعیت کا اندازہ کرانے کے لئے حضرت مولانا مدظلہم کا اسم گرامی ہی کافی ہے۔ حضرت مؤلف مدظلہ نے سالہا سال کی دماغی کاوشوں اور محنتوں کے بعد طالبان حدیث اور مشتاقان علوم نبوی کے لئے یہ بے نظیر ذخیرہ تیار فرمایا ہے۔

فی الحقیقت یہ شرح ہر قسم کے مباحث ابحاث و تفہیم میں تمام دوسری شروح سے بڑی حد تک مستغنی اور بے نیاز کر دینے والی ہے۔ اور ہر مسئلہ کے متعلق اس قدر مواد یکجا فراہم کر دیا گیا ہے جو کسی دوسری کتاب میں نہیں مل سکتا۔

سلطنت علیہ آصفیہ ایدہا اللہ کی سرپرستی میں اس شرح کی تکمیل تالیف اور طبع و اشاعت کا کام جاری ہے۔ جلد اول زیور طبع سے آراستہ ہو کر شائع ہو رہی ہے۔ یہ جلد چار اجزاء پر مشتمل ہے۔ اول شرح کا ایک مبسوط مقدمہ جو ۱۰۸ صفحات پر آیا ہے اور جس میں تقریباً ان تمام اصول حدیثیہ و تفہیمیہ پر کافی بحث کی گئی ہے جو مباحث حدیثیہ میں کثرت سے دائر ہیں۔ دوم مقدمہ مسلم کی شرح سوم کتاب الایمان کی شرح۔ چہارم کتاب الطہارۃ کی شرح۔

یہ جلد اول ۲۰×۳۰ سائز کے پورے پانسو صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ کاغذ اعلیٰ قسم کا ولایتی سفید وزنی ۳۲ پونڈ لگایا ہے۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب اور نفاست کا خاص اہتمام کیا گیا ہے جس کی نظیر درسی کتابوں میں ملنی مشکل ہے۔ قیمت فی جلد چھ روپیہ (للعہ)۔ تاجر حضرات جو کم از کم دس نسخے خریدنا چاہیں بذریعہ خط و کتابت معاملہ طے کر لیں۔ محصول ڈاک ہر حال میں بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ

بابو سعید احمد عثمانی منیجر کتب خانہ محمودیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

نوٹ: خریداروں کو اپنے مقامی تاجران کتب سے خریدنے میں محصول ڈاک کی کفایت ہوگی۔

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

آپ پاک و صاف زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں۔

آپ دنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔

آپ بچپن کی غلط کاریوں کا تباہ کن نتیجہ سے کس طرح بری ہو سکتے ہیں۔

آپ مضبوط، بھرپور اور اچھی صورت والی اولاد کس طرح پیدا کر سکتے ہیں۔

آپ ان تمام باتوں کا قطعی جواب حاصل کرنے کے لئے ایک آرڈر روانہ کرکے نہایت عمدہ مضامین سے مزین رسالہ شاستر بالکل مفت طلب فرمائیے۔

پتہ: آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

پچیس روپیہ والی گانٹھ سے ... بہت ہی عمدہ اور سب سے چھوٹی گائیں ...

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

سرائے میں مسرت و ابتہاج کی لہر

یوسف کم کردہ کی بازیافت

قطورہ: (دھڑکتے ہوئے دل سے اضطرابانہ) وہ بچے خانہ سے کیوں نکلنے کے آخر کار کس برائی کیلئے؟

خادمہ: برائی کیا ہوتی اس میں تو سراسر بھلائی ہی بھلائی ہے۔ ...

(باقی آئندہ)

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا خطبۂ صدارت

نواب صاحب سر احمد سعید خاں صاحب کے ارشادات عالیہ

تعلیمی اصلاحات کا خاکہ

(گزشتہ سے پیوستہ)

صنعت و حرفت کی تعلیم

ثانوی تعلیم کے بعد مسلمانوں کو صنعت و حرفت کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے جس پر تجارتی ترقی کا دار و مدار ہے۔ صنعت و حرفت کی ضرورت سے جو اہمیت پر کچھ کہنا تحصیل حاصل ہے۔ ...

اعلیٰ تعلیم

اعلیٰ تعلیم کے مختلف پہلوؤں کے متعلق سر سید کے زمانہ سے آج تک بہت کچھ کہا گیا ہے۔ ...

ابتدائی و ثانوی تعلیم

(باقی آئندہ)

تین پیسے میں ایک سو چوالیس صفحے

مشک عنبر اور جوہر ... دواخانہ یونانی دہلی

فیض عملیات مجربہ

NAUNEHAL

The Best Tonic for Children

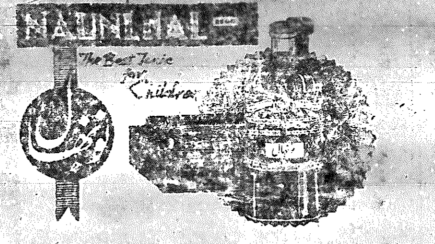

نونہال

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم جمعہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۵۲ ہجری

سول نافرمانی کی واپسی
حکومت سے مطالبہ

آخری اور رسمی فیصلہ تو آل انڈیا کانگریس کمیٹی ہی کرے گی جس کا اجلاس عنقریب منعقد ہونے والا ہے لیکن سول نافرمانی کے معاملہ میں گاندھی جی کی شخصیت کو جس قدر دخل ہے اور ان کا مشورہ اس تحریک کے آغاز و اجرا و اختتام کے متعلق جو اہمیت رکھتا ہے اس کو دیکھتے ہوئے بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ گاندھی جی کے اس بیان نے جو مئی سے شائع ہوا ہے سول نافرمانی کی تحریک کو نہ صرف عملی حیثیت سے بلکہ ہر اعتبار سے بحالات موجودہ ختم کر دیا ہے۔ اگرچہ سول نافرمانی کی تحریک عملاً تو اسی دن ختم ہو چکی تھی جس دن گاندھی جی نے پونا کانفرنس میں اجتماعی سول نافرمانی کو واپس لے کر انفرادی سول نافرمانی کے اجرا کا اعلان کیا تھا مگر بغیر کسی نئی حیثیت میں لکھے کم کاغذ پر ضرور موجود تھی اور یہ کہا جا سکتا تھا کہ تحریک سول نافرمانی کے قائد اعظم نے ابھی تک سول نافرمانی کو قطعیت کے ساتھ واپس نہیں لیا ہے۔

...ملک اور سیاسیات حاضرہ کو اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد کسی نتیجہ پر پہنچی تو وہ یہی تھا کہ پونا کانفرنس کی اندھی تقلید کرنے کے بجائے جمعیۃ کو پوری جرأت کے ساتھ حقائق کا اعتراف کرنا چاہئے اور حکومت کے بے پناہ تشدد اور ہمہ گیر آرڈیننسوں نے جو صورت حال پیدا کر دی ہے اور ملک کی بیداری اور جذبہ ایثار و قربانی کا جس حد تک امتحان ہو چکا ہے اس کو دیکھتے ہوئے موجودہ حالات میں سول نافرمانی کی جنگ کو ملتوی ہی کرنا چاہئے اور ملک کے لئے جو صحیح رہنمائی ہو سکتی ہے اسے بلا خوف لومۃ لائم پیش کر دینا چاہئے۔ چنانچہ مجلس عاملہ نے سول نافرمانی میں "اجتماعی" اور "انفرادی" کی تقسیم کئے بغیر جو پونا کانفرنس کے فیصلہ سے صریح اختلاف تھا ...

...

یہ دنیائے اسلام کے سامنے تو صرف یہ واقعہ ہے کہ دونوں حکومتیں اسلامی حکومتیں ہیں جو جزیرۃ العرب میں واقع ہیں۔ اغیار و اجانب کی ریشہ دوانیوں کے خطرات میں ہر وقت مبتلا ہیں اور اس کے باوجود اپنے بقا و استحکام کی فکر کرنے کے بجائے آپس میں دست و گریباں ہو رہی ہیں اور اس طرح وہ دشمنوں کے لئے راستہ صاف کر کے اسلام اور مسلمانان عالم کے اہم ترین مقاصد کو صدمہ پہنچا رہے ہیں جہاں تک کہ عرب کی سیاست کا تعلق ہے ہر باخبر شخص آسانی کے ساتھ یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ اس جنگ میں جو اس وقت سلطان ابن سعود اور امام یمن کے درمیان جاری ہے یقیناً دونوں سلطنتوں نے یورپین حکومتوں سے استمداد کی ہوگی۔ یقیناً یورپ کا روپیہ اس جنگ کو تقویت پہنچانے میں صرف ہو رہا ہوگا اور یقیناً جو سلطنت اس جنگ کے بعد ناکام ہوگی نہ صرف وہ بلکہ وہ بھی جو فتح مند و کامران ہوگی بہر حال اغیار سے کسی یورپین دولت کی ضرور مقروض اور رہین منت ہو کر رہے گی۔ اور ایشیا میں یورپ کے تسلط اور تدریجی وسعت اقتدار کی جو زنجیر ہے وہ ضرور اپنے آپ کو دہرائے گی۔ اگر اسلامی ممالک کے معاملات میں ہم ہندوستانی مسلمانوں کی رائے کوئی وزن رکھتی ہے تو ہمارے لئے صرف یہی ایک راہ عمل ہو سکتی ہے کہ ہم متفقہ طور پر دونوں سلطنتوں سے نہایت عجز و انکساری کے ساتھ یہ درخواست کریں کہ وہ خدا را جزیرۃ العرب میں جنگ کے شعلوں کو جاری رکھ کر مسلمانوں کے بے قصور مسلمانوں کا خون نہ کرائیں اور دشمنوں کو یہ موقع نہ دیں کہ وہ ان کی باہمی آویزش سے فائدہ اٹھا کر خود اپنے قبضہ کی فکر میں منہمک ہو جائیں۔ دونوں سلطنتیں اسلامی ہیں دونوں طرف سے مسلمانوں کا خون بہہ رہا ہے ہمارے لئے یہ کسی طرح مناسب نہیں ہے کہ ہم کسی ایک سلطنت کی حمایت کریں ہمارے لئے تو دونوں برابر ہیں اور جب تک باہمی صلح و آشتی کے ساتھ زندہ رہنے کی کوشش نہ کریں آپس میں لڑتی رہیں دونوں قصور وار ہیں۔

صوبہ سرحد کا فیصلہ

حکومت اور حکومت کے زیر اثر رہنے والے سرکاری حضرات کا طرز عمل ہمیشہ یہ رہا ہے کہ وہ صوبہ سرحد کو ہندوستان کے دوسرے حصوں اور ہندوستان کے ملکی حالات سے جداگانہ حیثیت دینے کی کوشش کرتے ہیں لیکن گزشتہ تحریک آزادی میں صوبہ سرحد نے بیش از بیش قربانیاں پیش کر کے ثابت کر دیا ہے کہ وہ اپنی قسمت ہمیشہ کے لئے ہندوستان کے ساتھ وابستہ رکھنا چاہتا ہے اور اس کی ہر مصیبت اور اس کے ہر غلبیت میں برابر کا شریک ہے۔ خان عبدالغفار خاں جو صوبہ سرحد کے قائد اعظم ہیں۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے رکن رکین ہیں اور انہوں نے صوبہ سرحد کو ایک آل انڈیا نظام کے ساتھ وابستہ کرنے کی پوری سعی کی ہے۔ موجودہ حالات میں بھی یہ کسی طرح ممکن نہیں تھا کہ صوبہ سرحد کا کوئی فیصلہ تمام ہندوستان کے فیصلہ کے خلاف ہو خواہ وہاں کے مقامی کارکنوں کے جذبات و خیالات اس فیصلہ کے کتنے ہی منافی کیوں نہ ہوں ...

زعماء کے اس فیصلہ کے بعد حکومت صوبہ سرحد اور تمام ہندوستان کے درمیان کوئی حد فاصل قائم کرنے یا ان کے متعلق امتیازی سلوک روا رکھنے میں کامیاب نہ ہوگی۔

غازی امان اللہ خاں کے خلاف پروپیگنڈا

غازی امان اللہ خاں کے خلاف آئے دن اخبارات میں جو غلط اور گمراہ کن پروپیگنڈا ہوتا رہتا ہے اس سے یہ بات ضرور ظاہر ہوتی ہے کہ کوئی نہ کوئی ایجنسی ایسی ضرور ہے جو اس پروپیگنڈا کی پشت پر کام کرتی ہے اور جس کا مقصد صرف یہ ہے ہر جائز اور ناجائز طریقہ پر غازی ممدوح کو دنیائے اسلام میں ذلیل و رسوا کیا جائے۔ پچھلے دنوں اخبارات میں غیر ملکی ذرائع سے یہ خبر شائع ہوئی کہ غازی امان اللہ خاں کی ایک صاحبزادی کا عقد عنقریب ایک یہودی لڑکے سے ہونے والا ہے جو اپنے والدین کو چھوڑ کر وارسا سے غازی موصوف کے گھر آگیا ہے اور آپ کی صاحبزادی کو پڑھاتا ہے۔ اس خبر میں اس واقعہ کے متعلق تفصیلات بھی تھیں ...

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس

سوراج پارٹی کے احیاء اور سول نافرمانی کی مکمل واپسی کے بعد اب آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس کا مسئلہ پوری اہمیت کے ساتھ اخبارات میں آگیا ہے جیسا کہ سب کو معلوم ہے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کوئی خلاف قانون جماعت نہیں ہے ...

حوادث و احکام

استفتاء ...

شذرات

...

دار الحکومت

شاہ مسعود احمد صاحب ممبر اسمبلی کی قیامگاہ پر مقامی حضرات کا اجتماع
بہار کی مساجد کو دوبارہ تعمیر کرنے کا مسئلہ
فراہمی سرمایہ کے لئے ایک کمیٹی کا قیام

۱۵ اپریل کو شام کے وقت شاہ مسعود احمد صاحب ممبر اسمبلی کی قیامگاہ ... نئی دہلی میں مختلف الخیال حضرات کا ایک اجتماع شاہ صاحب موصوف کی دعوت پر منعقد ہوا۔ چائے نوشی کے بعد شاہ مسعود احمد صاحب نے یونائیٹڈ بہار سنٹرل ملسک فنڈ کمیٹی کے اس وفد کا تعارف حاضرین سے کرایا جو آجکل دہلی آیا ہوا ہے اور تعمیر مساجد کے سلسلہ میں امداد کی تحریک کر رہا ہے۔ اس کے بعد ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب نے جو وفد کو رکے ایک رکن ہیں اپنی کمیٹی کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور جس طرح یہ کمیٹی قائم ہوئی اور اسے جو حالات پیش آئے ان کی ایک مختصر پر اثر بیان کی۔ ...

جامع مسجد میں تجوید القرآن کا عظیم الشان جلسہ
صدر و ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی تقریریں

...

دہلی میں ایک رئیس کے مکان پر پولیس کا چھاپہ
اسلحہ کی برآمد متعدد افراد گرفتار

...

جنگل والی مسجد کے قضیہ میں چالان

...

کانگریس کی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد کرنے کی تیاریاں
سول نافرمانی کے تعطل پر سرحدی قوم پروروں کا فیصلہ
"اب برطانیہ کو جوابی تعاون کیلئے اقدام کی ضرورت ہے"

بمبئی ۱۱ اپریل۔ سول نافرمانی کو واپس لینے کے سلسلہ میں گاندھی جی کے اعلان کو مدنظر رکھتے ہوئے کانگریس کے سرکردہ لیڈر اس کوشش میں ہیں کہ اپریل کے اواخر یا مئی کے آغاز میں کانگریس کی مجلس عاملہ کا اجلاس مدعو کیا جائے جس میں گاندھی جی کے فیصلہ کی روشنی میں جملہ امور پر غور کیا جائیگا۔ ڈاکٹر سید محمود جنرل سکرٹری نے بذریعہ تار دریافت کیا ہے کہ اس اجلاس کے لئے کونسی تاریخیں موزوں رہیں گی۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی سے بھی اجلاس میں شرکت کی درخواست کی جائیگی۔

پشاور ۱۱ اپریل صوبہ سرحد کے قوم پروروں کی جن میں مولانا عبدالسلام۔ خان محمد اسلم خان۔ حاجی عبدالغفار خاں اور رام سنگھ بھی شامل تھے آج ایک بے ضابطہ اجلاس منعقد ہوا جس میں سوراج پارٹی کے دوبارہ احیاء اور سول نافرمانی کو بند کرنے کے فیصلہ پر غور کیا گیا۔ تبادلہ خیالات کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ جہاں تک داخلہ کونسل کا سوال ہے موجودہ یا قرطاس ابیض کے آئین کے ماتحت اس سے بہت کم فائدہ ہوگا۔ لیکن اگر آل انڈیا کانگریس کمیٹی اس کی تصدیق کر دیگی تو وہ بلحاظ اس فیصلہ کی پابندی کریں گے اس امر کا بھی اظہار کیا گیا کہ صوبہ سرحد باقی ہندوستان سے کسی صورت میں علیحدہ نہیں ہو سکتا۔

لندن ۱۱ اپریل۔ گاندھی جی کے تازہ فیصلہ پر تنقید کرتے ہوئے اخبار مانچسٹر گارڈین لکھتا ہے کہ اب کانگریس کے تعاون کی راہ صاف ہو گئی ہے۔ کانگریسی لیڈروں نے نہایت دانشمندی سے اپنے مطالبات کو جائز طریقوں سے منوانے کا تہیہ کر لیا ہے اب برطانیہ کی طرف سے جوابی تعاون کی ضرورت ہے۔

خان عبداللہ خاں کی بھوک ہڑتال
جامع مسجد دہلی اور آزاد پارک میں جلسے

دہلی ۱۱ اپریل۔ پرسوں ستیہ وتی دیوی کی صدارت میں مقامی سیاسی ...

میونسپل کمشنروں کے خلاف غدرداریوں کا فیصلہ

...

مسلمان لڑکے کے قاتل کو سزا

...

جمعیۃ علمائے ہند کی سب کمیٹی کا جلسہ
وقف بل کے مسودہ پر غور

...

جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس
وقف بل پر غور

...

احمد سعید
ناظم جمعیۃ علمائے ہند

ضروری اعلان

...

یمن پر حکومت حجاز کی دوسری فتح
عقبۃ التشاب اور باب الحدید پر قبضہ

...

جہاز رحمانی جدہ سے روانہ ہوگیا!

...

مولانا حکیم عبدالرؤف صاحب کیلئے دعائے صحت!

...

دیاسلائی کے چھ کارخانے اور بند

...

سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جائیگا؟
اسمبلی میں حکومت سے سوالات

نئی دہلی ۹ اپریل۔ مسٹر ایس رنگا آئر نے اسمبلی میں مندرجہ ذیل سوالات پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے:۔

(۱) کیا حکومت براہ مہربانی یہ بتلائے گی کہ اگر کانگریس کی ورکنگ کمیٹی نے بھی گاندھی جی کے اس فیصلہ کی تائید کر دی جس کے باعث انہوں نے تحریک سول نافرمانی کو معطل کرنے کا اعلان کیا ہے تو کیا حکومت تحریک سول نافرمانی کے ملزموں کی فوری رہائی کے مسئلہ پر غور کرے گی۔

(۲) کیا حکومت تحریک سول نافرمانی کی معطلی کے متعلق گاندھی جی کے فیصلہ کی تائید کرنے کے لئے کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ کے انعقاد پر سے پابندی اٹھالے گی۔

بمبئی کے ہسپتالوں میں پاگلوں کا علاج
صرف ایک اخبار نویس کو دماغی خلل ہوا

بمبئی ۱۰ اپریل۔ ایک ڈاک کی خبر مظہر ہے کہ بمبئی میں پاگلوں کے علاج کے ہسپتالوں میں ۱۹۳۲ء میں کم از کم ۲۸۲ اشخاص کا علاج ہوا۔ ...

اس سال ۱۸۶ ہوئیں جن کا اوسط روزانہ تعداد پر ۲۰ فی صدی ہوتا ہے مرد بمقابلہ عورتوں کے زیادہ پاگل ہوتے ہیں۔ ... گزشتہ تین سال میں ان میں سے صرف ایک کو خلل دماغ ہوا تھا۔

دیوبند میں طاعون

دیوبند ۸ اپریل۔ ایک نامہ نگار مطلع کرتے ہیں کہ قصبہ دیوبند میں تقریباً تین صد افراد طاعون سے لقمہ اجل ہو چکے ہیں اور افسران میونسپلٹی و ہیلتھ کی روک تھام میں کافی دوڑ دھوپ کر رہے ہیں۔ اہل شہر پر خوف و ہراس چھایا ہوا ہے بہت سے اصحاب شہر سے باہر چلے گئے ہیں۔

اجودھیا میں ۱۵ ہندو گرفتار

...

بندرگاہ نیلا میں آتشزدگی

...

حکومت بنگال کا امدادی قرضہ

...

دربھنگہ میں پھر زلزلہ

...

گیس کا ہنڈا پھٹ گیا
بیس آدمی ہلاک اور متعدد زخمی

...

ہریجن طلباء کو امتحان کی فیس معاف

...

گاندھی جی کا پیغام اہل ملک کے نام

...

ایک یہودی سے غازی امان اللہ خاں کی لڑکی کی شادی

خود غازی موصوف کی طرف سے تردید

اخبارات میں حال ہی میں ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ غازی امان اللہ خاں سابق شاہ افغانستان عنقریب وارسا آنے والے ہیں۔ ان کی یہ آمد ان کی صاحبزادی شہزادی افغان کی شادی کے سلسلہ میں ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ ایک نوجوان یہودی ایڈورڈ ملین کے ساتھ اپنی صاحبزادی کی شادی کریں گے۔ اس خبر کی نسبت افغانی شاہزادہ پرنس عبدالقادر خاں ساکن کلکتہ نے اعلان کیا ہے کہ یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ ہم دشمنوں نے اس طرح سے اڑائی ہے کہ غازی امان اللہ خاں کی عالمگیر شہرت کو بٹہ لگائیں۔

حصول سوراج کیلئے سول نافرمانی واپس لیلی گئی

"سول نافرمانی میری ذات تک محدود رہے گی"

سوراج پارٹی کے قیام کے بعد گاندھی جی کا اہم اعلان

پٹنہ ۸ اپریل۔ گاندھی جی نے کل پٹنہ سے ایک نہایت اہم اعلان شائع کیا ہے۔

سیاسی قیدیوں کی رہائی

گاندھی جی کا دوسرا بیان

انسپکٹر کی رائفل چھین لی

پولیس پارٹی پر حملہ

پولیس اور کوکین فروشوں میں جنگ

یوپی گورنمنٹ کسانوں کو قرضہ دیگی

مجلس اقوام میں روس کی شمولیت

جنیوا ۱۰ اپریل۔ بین الاقوامی لیگ کے حلقوں میں عام طور پر یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اس مرتبہ روس کو بھی بین الاقوامی لیگ میں شامل کر لیا جائے گا۔

کسمیر میں چھ مسلمانوں کو تقریر کرنے کی ممانعت

سرکاری ملازمین کو وزیر اعظم کی ہدایت

ایکسپریس ٹرین کھڈ میں جا پڑی

ایک تباہ کن گولہ کی ایجاد

سمندر میں چٹان گر پڑی

کشتی الٹ گئی پچاس اشخاص غرقاب

مسودہ قانون تحفظ البیان سیاسی ترمیم

شکر محصول اور منتخب کمیٹی کا فیصلہ

بمبئی کے تمام کارخانوں میں ہڑتال ہوگی

آسام کا اسمبلی کا آئندہ اجلاس شملہ میں ہوگا

دیاسلائی کے دس کارخانے بند

گرمی میں اضافہ

ناظم جمعیۃ علماء ہند کے نام حکومت بہار کے سرویر کا مکتوب

زلزلہ زدہ مقامات کا معائنہ اور مکمل نقشہ

لاری اور موٹر کا تصادم

سوراج پارٹی کا پہلا اجلاس

آئین و لائحہ عمل کی ترتیب

انگلینڈ اور ہندوستان کے نمائندوں میں گفتگو

دہلی کے قریب تیرہ ڈاکوؤں کی گرفتاری

بندوق، کارتوس اور مسروقہ مال کی برآمد

جرمنی کی جدید اسلحہ بندی

آتشزدگی سے پچاس ہزار روپے کا نقصان

ریاست جیند میں مسلمانوں پر مصائب کا ہجوم

مسلمانوں کی نصف آبادی ریاست سے ہجرت کر گئی

گذشتہ ہولی اور عید الضحیٰ کے موقعہ پر ہندوؤں نے مسلمانوں پر جو ظلم و ستم کئے اور حکام ریاست نے اس نازک وقت میں جس غفلت شعاری اور توقف سے کام لیا وہ سخت قابل افسوس اور اعتراض ہے اور اس کا ہی نتیجہ ہے کہ اس وقت تک نصف کے قریب مسلمان آبادی اپنی جان و مال اور عزت و آبرو کے خطرے کی وجہ سے ہجرت کر گئی ہے۔

قومی کارکنوں کے نام امارت شرعیہ کی اپیل

تعاون، جفاکشی اور ایثار کی دعوت

اس وقت جن بھائیوں نے مصیبت زدگان زلزلہ کی بذریعہ امارت شرعیہ روپے کپڑے وغیرہ سے مدد کی ہے ہم ان کے نہایت مشکور ہیں لیکن یہ امر بالکل صاف ہے کہ اتنی بڑی مصیبت کے دور ہونے کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں کافی سرمایہ یا ان تھک محنت۔ یہ کھلی بات ہے کہ جہاں کروڑوں روپے کی ضرورت ہے وہاں دس پانچ ہزار کا سرمایہ کوئی وقعت نہیں رکھتا۔

(احمد حسن ناظم امارت)

ایک مخلص خادم اسلام کی وفات

روسی مسلمانوں پر حکومت کے مظالم

اخبار ریاست کو مدلل جواب

مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کی مجلس عاملہ کا اجلاس

موسم برسات میں پیدا ہونے والے خطرات

(مولانا منت اللہ سکریٹری مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی)

انجمن تہذیب الکلام دہلی کا جلسہ

پاپائے قادیان کو وفد میں شریک نہ کیا جائے

علماء کی شان میں گستاخیاں

پنجابی اسکول کے ہیڈ ماسٹر کا اخلاق سوز رویہ

خان عبدالغفار خاں کو مبارکباد

(سید عبدالعلی ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

پچیس روپیہ کے سرمایہ

ایم۔ اے۔ حاتم اینڈ سنز عقب کوک فروشاں بمبئی نمبر ۳

مفت

دماغی کام کرنے والے نسخہ اکسیر دماغ مفت منگائیں

معجون برہمی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

ایک سال مفت

مارکیٹ گزٹ کراچی

ایک عجیب و غریب نایاب نسخہ

جس کے شاید آپ بھی متلاشی ہوں

اطلاع

خاص ہدایت

نوٹس

کہتی ہے ہم کو خلق خدا غائبانہ کیا

تار کا پتہ: "الجمعیۃ دہلی"

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ سہ روزہ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی۔ یوم دوشنبہ یکم محرم الحرام ۱۳۵۳ھ ہجری مطابق ۱۶ / اپریل ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۶

جفائے وفا نما

وعدۂ صبر آزما کیا ہے
یہ جفائے وفا نما کیا ہے؟

اپنی ناکامیوں پہ حیراں ہوں
چاہتا کیا تھا اور ہوا کیا ہے

دل ملا اور دل میں سوز عشق
اس میں آخر مری خطا کیا ہے

درد کو زندگی سمجھتا ہوں
میں نہیں جانتا دوا کیا ہے

آہ جب مٹ چکیں تمنائیں
اس نے پوچھا کہ مدعا کیا ہے

دئے جاؤ گے کب تک اے جاذب
کچھ کہو گے بھی ماجرا کیا ہے

(از جناب جاذب دہلوی)

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

معاصرین کے افکار و آراء

کانگریسی ہندو اور مسلمان

یہ خیال غلط ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت رجعت پسند ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت رجعت پسند نہیں بلکہ محب وطن ہے۔ لیکن ان کی طرف سے کانگریس کی خاطر خواہ تائید اس لئے ہوتی ہے کہ کانگریس نے ان میں اپنا پروپیگنڈا پھیلانے کی کبھی کوشش نہیں کی۔ کانگریس نے جیسے اپنی تمام قوتیں ہندوؤں ہی کو بیدار کرنے میں صرف کی ہیں، اور مسلمانوں کو ان کے حال پر چھوڑ رکھا ہے، حالانکہ اگر کانگریس مسلمانوں میں کچھ بھی کام کرتی تو نتائج بہت ہی خوشگوار ہوتے۔

اس سلسلہ میں بعض نہایت ہی افسوسناک اور تلخ حقیقتیں بیان کی جا سکتی ہیں۔ ہم بے خوف ملامت لائم کہہ سکتے ہیں کہ اکثر صوبوں خصوصاً بنگال میں کانگریسی لیڈروں اور کارکنوں نے جان بوجھ کر مسلمانوں کو کانگریس سے دور کر رکھا ہے۔ وہ ڈرتے ہیں کہ اگر مسلمان کانگریس پر قبضہ کر لیں اور ہندو اقتدار کا خاتمہ ہو جائے۔ چنانچہ اسی نہایت ہی گھٹیا ذہنیت کا نتیجہ ہے کہ کانگریسی حلقے یہاں بنگال میں برابر ان مسلم اخباروں کو پالتے رہے ہیں جو اول درجہ کے رجعت پسند، خیانت پیشہ اور کانگریس کو بدنام کرنے والے ہیں۔ مگر ان اخباروں کی سرپرستی کانگریسی حلقے اسی لئے کرتے رہے ہیں کہ مسلمانوں کی ذہنیت درست ہونے نہ پائے اور رجعت پسندی اور کانگریس سے بیزاری ان میں باقی رہے۔ بظاہر یہ عجیب بات معلوم ہوگی کہ کوئی جماعت خود اپنے خلاف ایسی کارروائی کرے، مگر جو کچھ ہم نے لکھا ہے [illegible]

ملکوں کی یہ تعداد زیادہ نہیں ہے، بلکہ بہت کم ہے۔ ۳۵ کروڑ کی مردم شماری کے مقابلہ میں ایک لاکھ پانچ ہزار کی تعداد درحقیقت بہت ہی کم ہے۔ اس کی وجہ جو ہے وہ صرف یہ ہے کہ بوجہ غیر زبان میں تعلیم ہونے کے تعلیم کی مدت زیادہ ہے، تعلیم کے مصارف زیادہ ہیں، اور طریقۂ تعلیم اور تعلیم سے زیادہ طریقۂ امتحان بہت زیادہ ناقص ہے۔ موجودہ تعلیم جب گورنمنٹ نے جاری کی تو اس تعلیم کو جاری کرنے کا صرف ایک واحد مقصد یہ تھا کہ سرکاری ملازمتوں کے لئے کم تنخواہوں کے کلرک کثرت سے مہیا ہو جائیں۔ اور وہ بہت محنت اور خوف کے ساتھ ملازمت کے فرائض کو انجام دیں۔ اور بدقسمتی سے جن ہندوستانیوں نے موجودہ تعلیم حاصل کی ان سب کا واحد مقصد صرف سرکاری ملازمتوں کا حاصل کرنا رہا ہے۔ اور جو آج تعلیم پا رہے ہیں ان کا بھی یہی مقصد ہے کہ سرکاری ملازمت حاصل کی جائے۔ سچ تو یہ ہے کہ سوائے کلرکی کے ہمارے یہ موجودہ تعلیم یافتہ دنیا کا کوئی کام نہیں کر سکتے۔ ان میں نہ مذہبی زندگی پیدا ہوتی ہے اور نہ اخلاق حسنہ اور کاروبار تجارت اور صنعت و حرفت کے کاموں کے لئے ان میں کسی قسم کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

(البشیر)

مہا سبھائیوں کی اپج

اجودھیا کا ہولناک فساد ۲۷ / مارچ کو ہوا تھا۔ اس کے بعد مسلمانوں اور خود حکومت کی طرف سے جو اطلاعات شائع کی گئی ہیں وہ اس پر متفق ہیں کہ ہندوؤں نے اس مرتبہ یک طرفہ فساد کیا۔ یہاں تک کہ لیڈر کے نامہ نگار کو بھی اس کے مسلمان [illegible]

کونسلوں کے مسلم نمائندے

[illegible]

حکومت کا فرض

[illegible]

نکما بنانے والی تعلیم

ہندوستان جیسے وسیع ملک میں جب کہ ۱۹۱۱ء میں تعلیم یافتوں کی تعداد آٹھ ہزار تھی، اور اب یہ تعداد ایک لاکھ پانچ ہزار ہو گئی ہے۔ بمقابلہ دنیا کے دوسرے متمدن [illegible]

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے۔ گویا ایک ماہر استاد کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں۔ ہر ایک بوڑھا مرد، عورت، بچہ با سانی پڑھ سکتا ہے۔ زیر متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں (اختلاف) مقبول ہے۔ [illegible]

خلاصۃ التفاسیر حاشیہ پر [illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ۔ بازار بلیماران دہلی

Regd No L 1793.

The [illegible] nial

Vol. XIX No. 26. DELHI FRIDAY, APRIL 13, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید مترجم

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

حضور نظام

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

جمعیۃ علماء بازنی کا جلسہ

یکم اپریل کو بانتظام شاخ جمعیۃ علماء بازنی کا ایک غیر معمولی جلسہ زیر صدارت مولانا محمد عباس صاحب منعقد ہوا [illegible]

برائے امداد کنندگان مصیبت زدگان زلزلہ

بتوسط امارت شرعیہ بیت المال

[illegible]

مولوی محمد تقی صاحب۔ مالگاؤں (زکوٰۃ)
مولوی غلام محمد صابر صاحب۔ مظفر نگر
مولوی عبد اللطیف صاحب۔ رنگون
مولانا عبد الحلیم صاحب۔ لاہور
مولوی ریاض الحق صاحب۔ گیا (زکوٰۃ)
مولوی عبد الصمد صاحب ہیڈ ماسٹر۔ مراد آباد
شیخ الدین صاحب۔ گوجرانوالہ
بذریعہ مولانا ناظم صاحب مبلغ امارت شرعیہ

(ناظم بیت المال)

مدرسہ عربیہ پانی پت کی اپیل

یہ مذہبی درسگاہ کم و بیش ساٹھ سال سے اہالیان پنجاب کی خصوصاً اور ملک کی عموماً جس خاموشی اور خلوص سے قابل قدر خدمت انجام دے رہی ہے وہ پوشیدہ نہیں۔ بلاشبہ یہ درسگاہ اپنی دیرینہ شاندار روایات کی بدولت ایک امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔ [illegible]

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی تجارت

اس وقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس گانٹھوں کی ہے جنہیں مختلف اقسام کا سوتی سلکی ریشمی پارچہ ہوتا ہے جن کی تجارت سے جوان بوڑھے پردہ نشین مستورات تک فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ یکصد یا دو صد روپیہ والی گانٹھیں چوتھائی رقم بھیجکر جلد منگوائیے۔

نمونہ کی چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپے

ایس رفیق بھائی تھوک فروشان جیکب سرکل بمبئی

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

ہم نے نئے سال سے اپنے کٹ پیس کے مال [illegible] کے نرخوں میں حیرت انگیز رعایت کر دی ہے۔ نرخنامہ مفت طلب کریں۔ ہندوستان کی سب سے بڑی پرانی اور تھوک نرخوں پر مال بیچنے والی کمپنی کا نام یاد رکھیں۔

HEATH + SOMMERS
FORT . BOMBAY.

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہے۔ [illegible] حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب [illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

[illegible]

ازبلا چھپ رہی ہے

تاریخ اسلام کے سلسلہ میں اسپین کے ایک مشہور تاریخی واقعہ سے متعلق ازبلا کا جو افسانہ متواتر نمبروں میں شائع ہوا تھا اس افسانہ کو قارئین الجمعیۃ کے مسلسل و پیہم اصرار پر مزید اضافہ اور بہترین ترتیب کے ساتھ ایک مستقل کتاب کی صورت میں مزید طبع سے مزین کیا جا رہا ہے۔ [illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

[illegible]

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

اندلس کی عربی تہذیب کا ایک مختصر خاکہ

اسلامی تہذیب کے مقابلہ میں لندن اور پیرس کی شرمناک تہذیب

ڈاکٹر ڈریپر کے قلم سے ایک دلچسپ تقابل

عبدالرحمٰن ثالث والیٔ اندلس کے دورِ حکومت کا ذکر گزشتہ اشاعتوں میں پیش کیا جا چکا ہے۔

پیرال یا سرکنڈوں کی تھیں۔ ان مکانوں میں روشندان اور کھڑکیاں نہ ہوتی تھیں اور آرہ کی کل کے زمانہ ایجاد تک بہت کم مکان ایسے تھے جن کا فرش تختوں کا ہو۔ دری یا قالین یا ایسا سامان آرائش نہ تھا جسے کوئی جانتا تک نہ تھا۔ اس کا قائم مقام پیرال تھا جس کی کچھ مقدار فرش پر بچھا دی جاتی تھی۔ گھروں میں وہ دلکشی بھی نہ ہوتی تھی۔ بدرو یا نالی موجود نہ تھیں اور صفائی کا مطلق انتظام نہ تھا۔

عیسائیوں کے شرمناک حجرے

اندلس کے مسلمانوں کی تہذیب، تمدن، فطری مذاق، لطافت اور حسن ذوق کی داستان آپ نے ڈاکٹر ڈریپر صاحب کی زبانی سن لی۔ اب ذرا اسی زمانہ کے یورپی عیسائیوں کی غلاظت آمیز زندگی کی داستان بھی انہیں کی زبانی سن لیجئے۔ ڈاکٹر صاحب یورپ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

لندن اور پیرس کی عفونت

براعظم یورپ کی سطح کا بہت بڑا حصہ لق و دق اور بے راہ جنگلوں سے گھرا ہوا تھا۔ کہیں کہیں راہبوں کی بستیاں اور خانقاہیں آباد تھیں۔ نشیبی مقامات اور دریاؤں کے دونوں جانب سیکڑوں میل لمبی دلدلیں پھیلی ہوئی تھیں جن میں سے عفونت انگیز بخارات نکل نکل کر دور دور تک پھیلتے تھے۔ پیرس اور لندن میں مکانات لکڑی کے تھے جن کے دروازوں پر گارا لسا ہوا اور چھتیں

حمام، کتب خانے، دریا کی سیر

(صفحہ ۲۲۱)

مصری منڈیوں پر جاپان کا قبضہ

مصری منڈیوں پر اس وقت جاپانی مال کا قبضہ ہے جس کے باعث مصری صنعت و حرفت کو سخت دھکا لگا ہے۔

(البلاغ)

یمن و حجاز میں صلح کرانے کی تحریک

ایک عربی اخبار سے معلوم ہوا کہ یمن اور حجاز کی جنگ سے تمام عربی ممالک میں سخت اضطراب پھیل گیا ہے اور دونوں والیوں کے پاس مصالحت کیلئے وفد روانہ کئے جا رہے ہیں۔ دمشق کے بعض اہل الرائے ملک العراق پر زور ڈال رہے ہیں کہ وہ مداخلت کر کے اپنے اثر کو کام میں لائیں اور یمن و حجاز میں صلح کرا دیں۔ دمشق کے ایک سربرآوردہ لیڈر نے کہا کہ یہ وقت کسی پر الزام لگانے کا نہیں ہے بلکہ بیچ میں پڑ کر صلح کرانے کا ہے اور یہ فرمایا کہ اگر یمن و حجاز میں صلح نہ ہوئی تو یمن تباہ ہو جائے گا۔

(النشاۃ)

پچیس روپیہ کے سرمایہ

سے اگر آپ کٹ پیس کی تجارت میں کامیاب دکانداروں کی طرح معقول آمدنی پیدا کرنا چاہتے ہیں تو ہمارے مفید مضمون مندرجہ فہرست فرم ہذا کو جلد طلب کر کے مطالعہ کیجئے۔

ایم۔ اے۔ طالش اینڈ سنز تھوک فروشان بمبئی نمبر ۱۲

تین پیسے میں ایکسو چوالیس صفحے

رسالہ نظام المشائخ چوبیس سال سے ملا واحدی صاحب کی ایڈیٹری میں پابندیٔ وقت کیساتھ برابر نکل رہا ہے۔ اسکا نمونہ آپ صرف تین پیسے کا کارڈ لکھ کر بالکل مفت منگا سکتے ہیں۔

منیجر رسالہ نظام المشائخ نمبر ۲۲ کوچہ چیلاں۔ دہلی

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

آپ بالکل صاف زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں۔
آپ دنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔
آپ بچپن کی غلط کاریوں کا خمیازہ بھگتنے سے کس طرح بری ہو سکتے ہیں۔
آپ مضبوط عمر دراز اقبالمند خوبصورت اولاد کس طرح پیدا کر سکتے ہیں۔
آپ ان تمام باتوں کا قطعی جواب حاصل کرنے کیلئے ایک آرڈر روانہ کر کے نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب نظام شاستر بالکل مفت طلب فرمایئے۔

پتہ:- آتنک نگرہ نارسیمی دھام نگر کا ٹھیا واڑ

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

استانبول کی مسجد میں ہنگامہ

ترکی پولیس نے چند اشخاص کو گرفتار کر لیا

گزشتہ ہفتہ قسطنطنیہ کی ایک جامع مسجد میں سخت ہنگامہ بپا ہو گیا۔ مگر پولیس کی مداخلت سے بہت جلد فرو کر دیا گیا۔ ترکی میں قاعدہ ہے کہ مساجد میں تلاوت کے لئے قرآن کریم کی جلدیں مہیا رہتی ہیں تاکہ کتاب اللہ کی تلاوت کرنے والے آسانی سے فرض ادا کر سکیں۔ اتفاق سے ایک فوجی ترک تلاوت کے لئے الماری سے قرآن کریم کی جلد اتار رہا تھا کہ اس کے ہاتھ سے قرآن شریف چھوٹ گیا۔ اس پر تمام ترک نمازی اس شخص پر ٹوٹ پڑے اور اس پر اکراہ کا الزام لگایا کہ اس نے عمداً ایسا کیا ہے۔

افریقی زبان میں بائبل کی اشاعت

لندن سے ۵ لاکھ نسخے روانہ کر دیئے گئے

افریقہ کے عیسائی مشنریوں نے افریقی زبان میں بائبل کے ۵ لاکھ نسخے شائع کئے ہیں جو کل کے کل فروخت ہو گئے۔ افریقی زبان میں بائبل کا یہ ترجمہ نہایت سادہ اور سلیس ہے اور جس کو برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی نے اپنی نگرانی میں شائع کیا ہے۔

کی نسبت اس میں اندھوں کی تعداد زیادہ ہے۔ مردوں میں فی صدی ۵ اور عورتوں میں فی ہزار ایک اندھے ہوتے ہیں۔ (۳) قوت فکری زیادہ رکھتا ہے۔ (۵) عورت گھریلو معاملات میں دلچسپی رکھتی ہے مگر مرد اختراعات کی طرف زیادہ رجحان رکھتا اور جفاکشی کو پسند کرتا ہے۔

(اسٹیٹسمین)

غریبوں کا خون چوسنے والوں کی رنڈیاں

سٹہ بازی کرنے والوں کے ذوق میں ترقی

بچے پیدا کرو اور انعام لو!

نئی شادی کرنے والوں کو حکومت جرمنی کی ترغیب

امیر شکیب ارسلان کا سفر روم

اخباری نمائندہ کو بیان دینے سے انکار کر دیا

عورت اور مرد میں ذہنی اور جسمانی تفاوت

لندن کے تجربہ گاہ وحشت میں ایک عجیب تجربہ

چین کے ایک گاؤں میں ایک صحابی کی قبر

چین کے ایک گاؤں میں زمین کی کھدائی کے بعد ایک قبر برآمد ہوئی ہے جس میں ایک لاش رکھی ہوئی ہے۔ قبر کی ساخت اور کفن کی نوعیت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی مسلمان کی نعش ہے جو خطۂ عرب سے کسی زمانہ میں یہاں چلا گیا تھا۔

(باقی صفحہ ۶ کالم ۳ کے نیچے ملاحظہ ہو)

"فتح الملہم شرح صحیح مسلم"

مؤلفہ

حجۃ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہم العالی شیخ الحدیث و التفسیر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل سورت

"حنفیہ کی طرف سے صحیح مسلم کی بے نظیر خدمت"

مسلمانان ہندوستان کا کوئی طبقہ اور اسلامی ہند کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو حضرت الحاج مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی کی بلند پایہ شخصیت اور علمی رفعت و جامعیت سے ناواقف ہو۔ اس شرح کی حیثیت و اہمیت اور حقیقی نوعیت کا اندازہ کرانے کے لئے حضرت مولانا مدظلہم کا اسم گرامی ہی کافی ہے۔ حضرت مؤلف مدظلہ نے سالہا سال کی دماغی کاوشوں اور محنتوں کے بعد طالبان حدیث اور شائقان علوم نبوی کے لئے یہ بے نظیر ذخیرہ تیار فرمایا ہے۔

فی الحقیقت یہ شرح ہر قسم کے مباحث ابہامیہ و فقہیہ میں تمام دوسری شروح سے بڑی حد تک مستغنی اور بے نیاز کر دینے والی ہے اور ہر مسئلہ کے متعلق اس قدر مادہ یکجا فراہم کر دیا گیا ہے جو کسی دوسری کتاب میں نہیں مل سکتا۔

ملنے کا پتہ

بابو سعید احمد عثمانی منیجر کتب خانہ محمودیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا خطبۂ صدارت

نواب محمد مزمل اللہ خاں صاحب کے ارشادات عالیہ

تعلیمی اصلاحات کا خاکہ

(گزشتہ سے پیوستہ)

اس حالت کی ایک حد تک اس طرح اصلاح ہو سکتی ہے کہ فیلو شپ کا طریقہ جاری کیا جائے جس کی ضرورت بار بار تسلیم کی گئی۔ مگر عمل اب تک ... بہرحال ہونا یہ چاہیئے کہ جو طلباء کسی خاص فن سے مناسبت و ذوق رکھتے ہوں جب وہ اپنی تعلیم مکمل کر لیں تو انہیں معقول وظیفہ دیا جائے تاکہ وہ اطمینان خاطر کے ساتھ ذہنی سکون کے ساتھ اس فن کے مطالعہ و تحقیقات میں مصروف ہو کر خاص قابلیت و نمایاں امتیاز حاصل کریں۔ اور اس کے بعد تالیف و تصنیف یا درس و تدریس کے ذریعہ سے اپنے مخصوص فن سے طلباء اور ارباب علم اور اپنی قوم کو فائدہ پہونچائیں۔

پردہ مانع تعلیم نہیں ہے۔ نیز یہ بحث بھی دراصل ہے کہ پردہ کس قسم کا ہونا چاہیئے اور اس کو حقیقۃً مذہبی پردہ سے بھی زیادہ تنگ یا اس سے زیادہ وسیع ہونا چاہیئے یا کیا؟ اس لئے تعلیم کی بحث میں پردہ کا ذکر کر چھیڑنا بالکل خطرناک جرأت ہے۔ اور میں چونکہ اپنی مخدرات عصمت آب کے خاص فرائض و ضروریات کے لحاظ سے ایسی تعلیم گاہوں کا حامی ہوں جو عورتوں کے لئے مخصوص ہوں۔ اس لئے تعلیمی مسئلہ میں پردہ کی بحث پیدا نہیں ہوتی۔

تعلیم نسواں

تعلیمی زبان کا مسئلہ

مہرِ دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

"اب میری قطورہ مجھ سے جدا نہ ہونے پائے"

بے خودی کی ایک دلچسپ مناجات

(گزشتہ سے پیوستہ)

انکشاف ہوا تو اس کی خوشی کا حال کچھ نہ پوچھو۔ مارے خوشی کے اچھلنے کودنے لگا۔ ابو قحافہ نے بونصر کی مدد سے دانیال کو فرش پر بٹھایا اور قطورہ اپنے باپ کا منہ تکنے لگی۔ کچھ دیر کے بعد جب ذرا ہوش ٹھکانے آئے تو دانیال نے اپنی پیاری بچی کو کلیجہ سے لگایا اور سر پر محبت و شفقت کا ہاتھ پھیرنے لگا۔ اس دوران میں بڑی محبت کے جذبے نے دانیال کو بے خود بنا رکھا تھا۔

(باقی آئندہ)

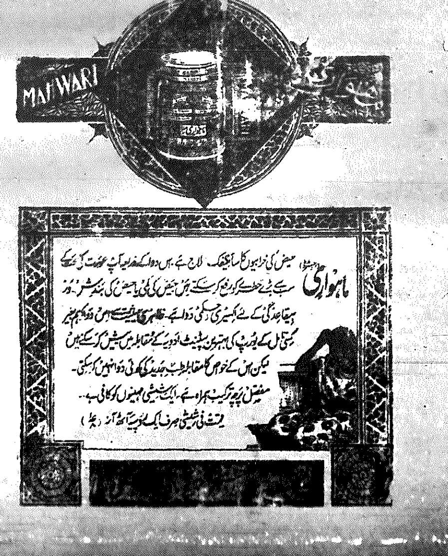

فیض عملیات مجربہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم دوشنبہ یکم محرم الحرام ۱۳۵۳ ہجری

بھائی پرمانند کی سیاست
فرقہ وارانہ فیصلہ اور آئندہ انتخابات

کل ۱۳ اپریل کو بھائی پرمانند کی دعوت پر نئی دہلی میں ہندوؤں کا جو اجتماع ہوا تھا اس نے آئندہ انتخابات کے متعلق ہندو مہاسبھا کے رویہ پر غور و خوض کیا اور کافی بحث و تمحیص کے بعد ایک قرارداد منظور کی جسے ہم آج کی صحبت میں اپنا موضوع بحث بنانا چاہتے ہیں۔ اس قرارداد کی منظوری سے قبل اس مسئلہ پر اظہار رائے کیا گیا کہ سوراج پارٹی جو قائم ہوئی ہے اس کے ساتھ ہندو مہاسبھا کیلئے تعاون کرنا مناسب ہوگا یا نہیں۔ بھائی پرمانند نے اس امر کی وضاحت کی کہ فرقہ وارانہ فیصلہ ...

ہو جائے کہ کمیونل ایوارڈ کا بدل کیا ہوگا۔ اس کے بعد ہی تو دونوں مل کر متفقہ کوشش کر سکتے ہیں۔ صرف ہندوؤں کی اس انفرادی جدوجہد کے ساتھ جو انہوں نے کمیونل ایوارڈ کو اپنے حق میں تبدیل کرانے کیلئے کی ہے مسلمانوں کا اتفاق کر لینا یا اس کی اعانت کرنا کسی طرح بھی گوارا نہیں کیا جا سکتا۔ وہ خواہ سوراج پارٹی ہو یا کوئی اور پارٹی جس کسی پارٹی میں بھی مختلف قوموں کے افراد شامل ہوں گے وہ پارٹی کمیونل ایوارڈ کی تبدیلی کیلئے اسی وقت کوشش کر سکتی ہے جبکہ اس کے ...

[illegible]

شذرات

خان عبیداللہ خان سیالکوٹ جیل میں

ایسوسی ایٹڈ پریس کا ایک تار مظہر ہے کہ اکتیس روز کی بھوک ہڑتال کے بعد بالآخر حکومت نے یہ فیصلہ کر ہی لیا کہ خان عبیداللہ خان کو ملتان جیل سے سیالکوٹ جیل میں منتقل کر دیا جائے اور اس فیصلہ پر عمل درآمد بھی ہو گیا یعنی خان صاحب موصوف سیالکوٹ منتقل کر دئے گئے لیکن ایسی حالت میں منتقل کئے گئے کہ ان کی سماعت دبینائی جواب دے چکی ہے۔ ان کا جسم ہڈیوں کا ایک پنجر ہے، ان کے دونوں پھیپھڑے بری طرح متاثر ہیں اور ان کی زندگی کے متعلق مشکل سے کوئی امید کی جا سکتی ہے۔ یوں تو اللہ رب العزت کی قدرت بہت وسیع ہے، وہ آن کی آن میں زندوں کو مردہ اور مردوں کو زندہ کر سکتی ہے مگر جہاں تک ظاہری حالات کا تعلق ہے اب ان کا جانبر ہونا محال نظر آتا ہے۔ اسی حالت میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنے اس مطالبہ کی منظوری کے بعد بھوک ہڑتال ترک کر دی ہے جس سے ایک مرتبہ پھر یہ خیال ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ ابھی ان کی زندگی اور باقی ہو اور خدا ان کی ذات سے ملک و ملت کی کوئی اور شاندار خدمت لینی مقصود ہو۔ بہرحال اب انجام خواہ کچھ ہو، خان عبیداللہ خاں کی جان باقی رہے یا نکل جائے، حکومت کی شقاوت قلبی کا جو مظاہرہ ہو چکا وہ کسی طرح صفحۂ تاریخ سے نہیں مٹایا جا سکتا۔ ایک اتنی سی بات کو جسے حکومت آج سے دو ماہ قبل بآسانی کر سکتی تھی پر پیچ کا سوال بنا لینا اور ایک بہادر، جری اور غیور نوجوان کو جس کے چہرہ سے خون ٹپکتا تھا اس حالت کو پہنچا دینا کہ آج اس کا سارا جسم تحلیل ہو چکا ہے اور اس کی زندگی کی طرف سے تقریباً مایوسی ہے، صرف اسی حکومت کا کارنامہ ہو سکتا ہے جو ...

احساسات سے اچھی طرح واقف ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ ملکی مفاد کی خاطر قربانی کر سکتے ہیں یا نہیں۔ البتہ حکومت کا اس موقع پر مضطرب ہونا ہمارے نزدیک قطعاً قرین قیاس ہے۔ اسمبلی اور کونسلوں سے کٹر سوراجیوں کے نکل جانے کے بعد حکومت نے جس طرح اطمینان کا سانس لیا ہے اور وہ اب تک جس آزادی کے ساتھ ان مجالس کو اپنے مقاصد مشئومہ کی تکمیل کے لئے استعمال کرتی رہی ہے اس کا تقاضا تو یہی ہے کہ وہ سوراج پارٹی کے احیاء کو کم سے کم کونسلوں کے اندر اپنی آزادی کار کے حق میں زہر قاتل سمجھ کر جس قدر بھی پریشان ہو کم ہے۔ کانگریسی خواہ باہر رہیں یا کونسلوں میں جائیں حکومت کے لئے ایک بلائے بے درماں ہیں اور جب یہ جنگ دست بدست ہو تو حکومت میں اس کی ہمت نہیں ہے کہ قومی آزادی کا مطالبہ کرنے والوں کا مقابلہ کر سکے۔ مگر قطع نظر ان خیالات کے دستوری پوزیشن جو کچھ ہے وہ تو بہرحال قائم رہنی ہی چاہئے۔ اگر محض سوراجیوں کے خوف سے حکومت نے اسمبلی کی مدت میں توسیع کی تو اس کا یہ فعل اسے بالکل بے نقاب کر دیگا اور اس کے لئے اسمبلی کے ذریعہ اپنا کام دوبارہ چلانے کے بجائے بہت بہتر ہوگا کہ وہ بغیر اسمبلی کے مطلق العنانی کے ساتھ حکمرانی کرے۔

ریاستوں کے تحفظ کا قانون

اخبارات کا گلا گھونٹنے اور انہیں جائز نکتہ چینی کے بنیادی حق سے محروم کرنے کے لئے پہلے ہی ان قوانین کی کیا کمی تھی جو آرڈیننسوں سے آئین کی شکل میں منتقل کروئے گئے ہیں کہ حکومت نے اسمبلی کے ایک اور جدید قانون دیسی ریاستوں کے تحفظ کے نام سے بنوا لیا۔ باوجود اس شدید مخالفت کے جو سلیکٹ کمیٹی کے اندر اور اسمبلی کے اجلاس میں کی گئی یہ قانون زبردست اکثریت سے منظور ہوا ...

[illegible]

اسمبلی میں مزید توسیع!

[illegible]

حوادث و احکام

[illegible]

خان عبیداللہ خان کی بھوک ہڑتال پر جامع مسجد دہلی میں جلسہ
خودکشی اور احتجاجی مقاطعہ جوعی میں شرعی نقطۂ نظر سے فرق
مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کی حقائق پرور تقریر

دہلی ۱۳ اپریل کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں مسلمانان دہلی کا ایک جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا محمد حفظ الرحمن صاحب سیوہاروی منعقد ہوا جس میں فخر ہند خان عبیداللہ خاں کی بھوک ہڑتال اور اس کے نتائج پر متعدد علماء نے تقریریں فرمائیں۔

جناب صدر نے خان موصوف کے صبر و استقلال پر اظہار تحسین فرماتے ہوئے ان مصائب پر ہمدردی کا اظہار کیا جو بھوک ہڑتال کے سلسلہ میں آپ کو برداشت کرنی پڑی ہیں۔ آپ نے مختصر تقریر کے بعد ذیل کی تجویز پیش فرمائی جو باتفاق آراء منظور کی گئی۔

[illegible]

قلب عرب میں دو اسلامی حکومتوں کی افسوسناک جنگ
سعودی افواج نے یمن کے متعدد شہروں پر قبضہ کر لیا!
امام یمن اطاعت قبول کرنے پر تیار ہو گئے

بمبئی ۱۳ اپریل بمبئی کے ایک عرب تاجر محمد نوزان کو شیخ عبداللہ سلیمان صدر مالیات حکومت حجاز کا حسب ذیل عربی تار موصول ہوا ہے:-

شہزادہ فیصل بن سعود نے بالآخر قصبہ یافہ کو فتح کر لیا۔ انہوں نے حریف کے کئی سو سپاہی ہلاک کرتے اور ۵۰۰ سپاہیوں کو گرفتار کر لیا۔

[illegible]

سلطان ابن سعود نے مندرجہ ذیل جواب بذریعہ تار روانہ کیا ہے۔

جب تک ہمیں اس بات کا یقین نہ ہو جائے کہ تم نے اپنی فوج پہاڑی علاقوں سے جو کہ اس نے جنگ شروع ہونے سے قبل فتح کئے تھے واپس بلا لی ہے اور جب تک وہ لوگ جو کہ ان علاقوں کے باشندوں میں سے قید کر لئے گئے ہیں رہا نہیں کر دئے جاتے اور جب تک ادریسیوں کو ہمارے حوالے نہیں کر دیا جاتا اس وقت تک ہم ابن الوزیر کو کمک نہیں بلا سکتے۔

دارالحکومت

دہلی میونسپل کمیٹی میں حلف وفاداری
ضمیر کی آزادی اور ملکی خدمت کا سوال

دہلی ۱۲ اپریل سوا سات بجے صبح جب جدید دہلی میونسپل کمیٹی کی پہلی میٹنگ زیر صدارت مسٹر لے، ایچ لیبرڈ ڈپٹی کمشنر شروع ہوئی تو ٹاؤن ہال تماشائیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ لالہ سری رام کے علاوہ جو حکومت ہند کی جانب سے افغانستان تجارتی سمجھوتہ کے لئے گفت و شنید کرنے کے لئے گئے ہوئے ہیں جملہ ممبران اپنی نشستوں پر موجود تھے۔ صاحب صدر حلف وفاداری اٹھانے کے لئے کرسی صدارت پر بیٹھ گئے۔ ...

[illegible]

مولوی مظہرالدین کے خلاف مرزا منظور بیگ کی درخواست

[illegible]

دہلی میں زلزلہ کے جھٹکے

دہلی ۱۳ اپریل۔ آج صبح ۸ بج کر ایک منٹ پر زلزلہ کے چند جھٹکے محسوس ہوئے جو تین سکنڈ تک جاری رہے۔ شہر میں کسی نقصان کی اطلاع نہیں آئی ہے۔

دہلی میں گردن توڑ بخار
ڈاکٹروں کا مشورہ

[illegible]

پستول کیلئے ایڈیٹر الامان کی درخواست
سپرنٹنڈنٹ پولیس کے سپرد کر دی

[illegible]

اسپین کے دارالخلافہ میں گولیوں سے حملہ

[illegible]

امریکن وزیر تقریر کرتے ہوئے فوت ہو گئے

[illegible]

حکومت کو آخرکار جھکنا پڑا
خان عبیداللہ خان سیالکوٹ میں منتقل کر دئے گئے

ملتان ۱۳ اپریل معلوم ہوا ہے کہ خان عبیداللہ خان جو تقریباً ایک ماہ سے ملتان سنٹرل جیل میں بھوک ہڑتال کر رہے تھے، کل سیالکوٹ ڈسٹرکٹ جیل میں منتقل کر دئے گئے۔

پچاس مکان نذر آتش

ناگپور ۱۱ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ضلع ناگپور کے موضع ٹیڈوڈونہ میں ایک بڑھیا کے جھونپڑے سے بھڑکنے والی آگ نے تمام گاؤں کو تباہ کر دیا۔ تقریباً پچاس مکان جل کر خاک سیاہ ہو گئے۔ اندازاً پندرہ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا۔

ایک مکان پر مسلح ڈاکوؤں کا حملہ

[illegible]

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس رانچی میں منعقد ہوگا
ڈاکٹر انصاری اور گاندھی جی نے اجلاس کی منظوری دیدی
سوراج پارٹی کی کانفرنس بھی منعقد کیجائیگی

[illegible]

دیاسلائی پر ٹیکس کی مقدار سے محصول لگایا جائے
منتخب کمیٹی نے تجویز منظور کر لی

[illegible]

عورت چلتی ٹرین سے کود پڑی

[illegible]

افغانی حکومت نے چنگی منسوخ کر دی

پشاور ۱۱ اپریل۔ افغان گورنمنٹ نے افغانستان میں ٹرمینل ٹیکس اور محصول کو ہٹا دیا ہے۔

گردن توڑ بخار کی ہلاکت آفرینیاں

[illegible]

مسٹر دانتے پانچوں مقدمات میں بری

[illegible]

الہ آباد میں ہولناک آتشزدگی
میوہال کی تباہی

[illegible]

مجسٹریٹ کی موٹر پر سنگ باری
ہڑتالیوں کی نامناسب حرکت

[illegible]

نوجوان بھارت سبھا کے چار کارکن گرفتار

[illegible]

سرکاری ملازمین سیاسی تحریکات میں حصہ لیں

[illegible]

خان عبیداللہ خاں کی رہائی کا مطالبہ

[illegible]

ایک غلط فہمی کا ازالہ
ہیڈ ماسٹر صاحب پنجابی اسکول اور علماء کا احترام

[illegible]

سوراج پارٹی کا احیا اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس

مختلف الخیال کانگریسی حضرات کے خیالات

جدید اقدام کی تائید اور ڈاکٹر انصاری کی توقعات

بمبئی ۱۴ اپریل۔ ڈاکٹر سید محمود جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی نے کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبران سے دریافت کیا تھا کہ آیا وہ ماہ اپریل کے آخری ہفتہ یا ماہ مئی کے آغاز میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں شریک ہو سکیں گے؟ مسز سروجنی نائیڈو اور مسٹر کے ایف نریمان نے ان کو جواب دیا ہے کہ جب تک اس امر کا فیصلہ نہ کر لیا جائے کہ ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ کے بعد ہی آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی میٹنگ بھی منعقد کی جائے گی اس وقت تک وہ ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ منعقد کرنے کے حق میں نہیں ہیں۔

اب سروجنی نائیڈو اور مسٹر نریمان ڈاکٹر محمود کے جواب کے منتظر ہیں۔

انڈین نیشنل کانگریس کا اجلاس

بمبئی کے کانگریسی لیڈروں کی سوشلسٹ پارٹی نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس کا اجلاس جلد از جلد منعقد کیا جائے...

سوراج پارٹی کا نیا مقدم

نئی دہلی ۱۴ اپریل۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر انصاری صاحب کو ملک کے برگزیدہ سرکردہ کانگریسی کارکنوں اور جدید حلقوں کے پیغامات موصول ہو رہے ہیں جن میں سوراجیہ پارٹی کے احیاء کا خیر مقدم نہایت واضح اور غیر مبہم الفاظ میں کیا جا رہا ہے۔ عموماً یہ رجحان معلوم ہوتا ہے کہ سوراجیہ پارٹی کے احیاء کا فیصلہ مناسب وقت پر کیا گیا۔ اور گاندھی جی نے اس کی حمایت کر کے رہنمائی کو مبذول کرنے کا مشورہ دے کر صحیح راستہ کی جانب قدم بڑھایا ہے ایسے وقت میں جب کہ ملک میں جمود پیدا ہو رہا تھا کہ ایسے فیصلوں کی اشد ضرورت تھی۔ اب تک جو پیغامات موصول ہوئے ہیں ان سب سے بظاہر ہوتا ہے کہ تمام ملک میں سیاسی جذبات اور عمل میں بیداری کی لہر دوڑ رہی ہے۔

سوراج حیت کانفرنس

ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

آل انڈیا کانگریس کمیٹی

اسمبلی میں بل تحفظ والیان ریاست منظور ہو گیا

ممبران کی غیر حاضری کے باعث حکومت ۹۰ ووٹ سے جیت گئی

دہلی ۱۴ اپریل۔ سر ہیری ہیگ ہوم ممبر حکومت ہند نے آج اسمبلی کے اجلاس میں اس معمولی سوال کا جواب نہیں دیا کہ کیا والیان ریاست نے قانون تحفظ والیان ریاست بنانے کا مطالبہ کیا تھا لیکن بہر حال یہ بل آج اسمبلی کے اجلاس میں پاس ہو گیا اور اس کے حق میں حکومت کو ۹۰ ووٹ زائد حاصل ہوئے جب سے سلیکٹ کمیٹی نے اپنی رپورٹ پیش کی تھی اس وقت سے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ مسٹر گلینسی پولیٹیکل ایجنٹ نے بحث میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ انہوں نے صرف ایک مرتبہ بل کو جدید کمیٹی کے سپرد کرنے کی تحریک کی حمایت میں تقریر کی تھی۔ تمام بحث و تمحیص کے دوران میں گورنمنٹ کی جانب سے سر ہیری ہیگ ہوم ممبر اور سر این ایل مترا لا ممبر ہی میدان میں رہے سر ہیری ہیگ نے فرمایا کہ ہوم ممبر نے ایک بہت بڑی حد تک اسمبلی کے ممبران کے اعتراضات منظور کر لئے ہیں لیکن مخالف پارٹیوں نے ان کی اس رائے سے اتفاق نہیں کیا اور اس بل کی تیسری خواندگی پر اس وجہ سے رائے شماری کا مطالبہ کیا کہ اس قانون کے ذریعہ برطانوی ہند کے پریس کا گلا گھونٹنا مقصود ہے۔ لیکن حکومت کے حق میں ۵۰ ووٹ آئے اور مخالف پارٹی کو صرف ۲۸ ووٹ ملے۔ تمام ترمیمات مختصر بحث و تمحیص کے بعد نامنظور ہو گئیں۔

مصطفیٰ کمال پاشا پر فائر

غازی نے حملہ آوروں کا تعاقب کیا!!

چند گھنٹے میں یک صد افراد ہلاک

ایک عجیب قسم کے بخار کی ہلاکت خیزیاں

سپاہی پر ڈاکوؤں نے بندوق چلادی

ایک ڈاکو گرفتار باقی فرار

ہندوستانی وفد کابل کو!!

افغان حلقوں میں مسرت کی لہر

انقلاب پسند نوجوان نے ایک مسلمان کو گولی سے اڑا دیا

پولیس نے نوجوان کو گرفتار کر لیا!

گاندھی جی کی سب سے بڑی کمزوری

سروجنی نائیڈو کا اظہار خیال

افسران کو قتل کرنے کی دھمکی

بھاگلپور اور پورنیہ میں پھر زلزلہ

وائسرائے فنڈ میں ۴۸ لاکھ روپیہ

ایک گاڑی سے ریوالور برآمد ہوئے

چند اشخاص گرفتار کر لئے گئے

جرمنی کارخانوں میں ہندوستانی روئی کا استعمال

کابل کی جیل سے ایک قیدی فرار

چاٹگام کے ڈپٹی کمشنر کا جدید حکم

ہندوستان اور آئرلینڈ کی تجارتی گفتگو

فوج کے خلاف نفرت پھیلانے کا انسداد

دارالعوام میں مسودہ قانون کی پیشی!

خلاف قانون اسلحہ کے ماتحت سزا یابیاں

کٹ پیس کا ... فینسی سنڈل صرف ... ۲/۰ ... منیجر گاڈلی کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس کراچی

کپورتھلہ میں احرار اسلام کی کانفرنس

متعدد اہم تجاویز کی منظوری

ریاست کپورتھلہ کے زمینداروں کی حالت بہتر بنانے کے لئے جو تحریک عرصہ سے یہاں جاری تھی اس کو ایک منظم جماعت کے ساتھ وابستہ کرنے اور تحریک کو زیادہ مضبوط اور قابل ہاتھوں میں دینے کے لئے یہاں کے مسلمانوں نے مناسب سمجھا کہ مجلس احرار اسلام یہاں قائم کر کے اس کو مجلس احرار ہند کے مضبوط سلسلہ کے ساتھ منسلک کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے احرار کانفرنس کپورتھلہ کا انعقاد ضروری سمجھا گیا اور اس کے ساتھ ہی ریاست کے تمام اہم مقامات پر مجالس احرار اسلام قائم کی گئیں اور رضاکاروں کی ہر جگہ جتھا بندی کی گئی اس تھوڑے سے عرصہ میں تمام ریاست میں مجلس احرار اسلام کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ... اپریل کو احرار کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا گیا۔ چنانچہ ریاست کے ہر گوشہ سے زمیندار و کاشتکار اور مزدور پیدل گھوڑیوں اور سائیکلوں پر سوار کپورتھلہ میں پہنچ گئے۔ ... اپریل کو ہی رہنمایان احرار مولانا مظہر علی صاحب اظہر صدر احرار کانفرنس۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب صدر مجلس احرار اسلام ہند ...

جائیں تاکہ مسلمان ریاست مطمئن ہو سکیں۔

(۲) کانفرنس کا یہ اجلاس باشندگان ریاست کپورتھلہ کے حقوق اور مفاد کے تحفظ کے لئے یہ ضروری سمجھتا ہے کہ ایک ایسی ذمہ دارانہ اسمبلی کا قیام جلد از جلد عمل میں لایا جائے جس کے ممبر باشندگان کے مخلوط انتخاب اور حق رائے دہی بالغان کے ذریعہ منتخب ہو کر آئیں۔

(ب) مہاراجہ صاحب بہادر نے اپنے اعلان ۱۹۳۳ء میں ایک اسمبلی کے افتتاح کا ... وعدہ کیا تھا جس کا اس وقت تک ایفا نہیں ہوا ہے۔ کانفرنس اس غیر معمولی تاخیر کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتی ہے۔ اور مطالبہ کرتی ہے کہ بہت جلد ریاست میں ذمہ دار اسمبلی قائم کی جائے۔

ریاست جیند میں مسلمانوں کے قتل کا مقدمہ

شہادت استغاثہ اور گواہوں کا بیان

مسلمانوں کی تباہی کیلئے ایک خطرناک سازش

سرحدی اوقاف کمیٹی کے ممبران کا کارنامہ

مجلس احرار اسلام کا اجلاس

دہلی کے محلہ نزول میں ہندو گردی

حضرت مولانا مولوی سید انور شاہ صاحب کی علالت

قیامت

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مفت

معجون برہمی

آلہ نامردی

تحفہ صحت

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ:۔ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:۔ ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون:۔ محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی۔ یوم جمعہ ۵ محرم الحرام ۱۳۵۳ہجری مطابق ۲۰ اپریل ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۸

معاصرین کے افکار و آراء

ہندوستانی صنعتیں اور حکومت ہند

مسٹر تلبیر رنجن سرکار نے ہندوستانی ایوان تجارت کی فیڈریشن کے اجلاس میں اپنا تفصیلی خطبہ دیتے ہوئے برطانیہ کو بجا طور پر یہ الزام دیا ہے کہ اس نے ہمارے ملک کی ہمت افزائی نہیں کی۔ آپ فرماتے ہیں کہ برطانوی حکومت عرصہ سے ہمارے ملک کے انتظامی شعبوں پر تابض و متصرف ہے۔ اسے یورپین ممالک کے طرز کار کے مطابق کام کرنا چاہیے تھا، لیکن ۵۰ سال کی تاریخ ہمارے سامنے ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہماری ترقی کی رفتار بہت سست رہی ہے۔ ...

پہلے ہی ہم نے مسلمانوں کو اپنی آنکھیں کھولنا چاہیے اور اچھی طرح یقین کر لینا چاہیے کہ جو جماعت اپنی عزت خود نہیں کرتی ہے، اُس کی عزت کوئی نہیں کرے گا۔ ... (ہمدرد)

حکومت ہند اور ریاستہائے ہند

قانوناً حکومت ہند اپنی رعایا کے علاوہ ریاستوں کی بھی محافظ ہے۔ ...

یورپین جماعت اور مسلمان

مسیحی اور اسلامی تعلیم گاہیں

احتجاجی بھوک ہڑتال پر شرعی نقطۂ نظر سے ایک اہم اور بصیرت افروز تبصرہ

کتاب و سنت۔ اسوۂ صحابہ اور تاریخی حقائق کی روشنی میں خودکشی کی حیثیت

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی پُر از معارف تقریر

گزشتہ جمعہ کو جامع مسجد میں خان عبید اللہ خان کے سلسلہ میں جو جلسہ ہوا تھا اس میں حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔ (الجمعیۃ)

خان عبید اللہ خاں کا تعارف

برادران ملت! خان عبید اللہ خاں صوبہ سرحد کا ایک ... نوجوان ہے۔ ...

ملتان جیل میں واپسی

ہنگر اسٹرائک

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حروف کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے۔ گویا ایک ہر ستارہ کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں۔ ...

مولانا شاہ رفیع الدین صاحب رح محدث دہلوی کا ترجمہ ہے ...

رعایتی ہدیہ مجلد ... ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ۔ بازار بلیماران۔ دہلی

Regd № L 1793.

The Jamiat

Vol. XIX № 27. DELHI MONDAY, APRIL 16, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید معرّا ... منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

حضور نظام ... منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

اسمائے امداد کنندگان مصیبت زدگان بہار!

بتوسط امارت شرعیہ پھلواری شریف

(قمر الدین ناظم بیت المال)

اشتہار مشتہر حکم حاضری مدعا علیہ

بعدالت جناب مولانا مولوی آلہی بخش خاں صاحب منصف درجہ معطلیہ حقیقیہ کوئٹہ

دستخط بخط انگریزی جج صاحب بہادر

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی تجارت

اس وقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس گانٹھوں کی ہے جن میں مختلف اقسام کا سوتی سلکی ریشمی پارچہ ہوتا ہے جن کی تجارت سے جوان بوڑھے پردہ نشین مستورات تک فائدہ اٹھا رہی ہیں یکصد یا دو صد روپیہ والی گانٹھیں چوتھائی رقم بھیجکر جلد منگوائیے۔

نمونہ کی چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپے

ایس نبی بھائی تھوک فروشان ... کلکتہ

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

HEATH & SOMMERS.
FORT BOMBAY.

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

مشہور و معروف دو ترجمہ۔ الاعجاز متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

ازبلا چھپ رہی ہے

تاریخ اسلام کے سلسلہ میں اسپین کے ایک مشہور تاریخی واقعہ سے متعلق ازبلا کا جو افسانہ متواتر نمبروں میں شائع ہوا تھا اس افسانہ کو قارئین الجمعیۃ کے مسلسل و پیہم اصرار پر مزید اضافہ اور بہترین ترتیب کے ساتھ ایک مستقل کتاب کی صورت میں زیور طبع سے مزین کیا جا رہا ہے ...

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

(... پرنٹر و پبلشر ... دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

انتقادات

سرمہ نور افزا ا

قیمت فی تولہ ۔ ۶ ماشہ کی شیشی ۔ ملنے کا پتہ دفتر جمعیۃ علماء ہند۔ دہلی

ہمیں سرمہ نور افزا ا اور ۲ تیار کردہ مولانا نورالدین صاحب نائب ناظم جمعیۃ علماء ہند بغرض تنقید موصول ہوا ہے۔ سرمہ ا آنکھوں کی خارش۔ سرخی۔ دھند جالا۔ پھولا۔ ناخونہ۔ پلکوں کا گرنا اور پرانے سے پرانے رد ہے وغیرہ امراض کے لئے بے حد مفید ہے۔ اس کے چند روزہ استعمال سے بفضل تعالیٰ جملہ امراض کا ازالہ ہو جاتا ہے اور آنکھوں کا نور عود کر آتا ہے۔ جن لوگوں کو کسی قسم کا مرض نہیں ہے وہ بھی اس کا استعمال کر کے اپنی آنکھوں کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ ان کی آنکھوں کو کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا۔

سرمہ نور افزا ۲۔ قیمت فی تولہ ۔ ۳ ماشہ کی شیشی ۔

یہ سرمہ بھی ا کی طرح تمام امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ موتیابند کے پانی کو بچور کر نکال دیتا ہے۔ اگر پانی جم گیا ہو تو اس کا استعمال مفید نہ ہوگا۔ طلبا اور دوسرے حضرات جو نوشت و خواند کا کام زیادہ کرتے ہیں ان کے لئے بھی اس سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ عینک لگانے سے پیشتر اگر اس کا استعمال کر لیا ...

(نائب مدیر)

تمام دنیا کو جرمنی کا الٹی میٹم

تجارتی حریفوں کو انتباہ

تجارت کا واقعہ

نوجوانوں کی قدر کرو

کعب بن اشرف کا واقعہ

مستحق اجر یا گنہگار

ہمدردی بہرحال ضروری ہے

جنرل نادر خاں کی موت

خودکشی حرام ہے

خودکشی کی حقیقت اور اس کی حرمت

ترک غذا کی حیثیت

خودکشی کی اقسام

پانچ سو روپیہ کا نقد انعام

طلا بے نظیر ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا علاج کمزوری ذکاوت

جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں۔ طلاء کے ہمراہ حب مقوی باہ بھی روانہ کی جاتی ہیں۔ جو اس طلاء کو بے کار ثابت کرے اس کو پانچ سو روپیہ نقد انعام دیا جاوے گا۔ قیمت ...

پتہ:- ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو۔ آگرہ

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

آپ پاک و صاف زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں۔

آپ دنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔

آپ بچپن کی غلط کاریوں کا خمیازہ بھگتنے سے کس طرح بری ہو سکتے ہیں۔

آپ مضبوط ... اولاد کس طرح پیدا کر سکتے ہیں۔

آپ ان تمام باتوں کا جواب حاصل کرنے کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ روانہ کر کے ...

پتہ:- آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

فیض عملیات مجربہ

بیشک خدا تعالیٰ کے کلام پاک میں زبردست تاثیر ہے اور مجرب عملیات سے بفضل ایزدی مقاصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

ہمارے پاس ہر ایک مطلب کے پورا ہونے، کشائش رزق حاصل ہونے، شادی بیاہ ہونے، مفرور کے واپس آنے، دشمن کے شر سے محفوظ رہنے اور دفع آسیب ... کے واسطے عملیات سے بندوبست کیا جاتا ہے۔ ...

پتہ:- سید محمد شاہ۔ کامیکر اسٹریٹ گھر نمبر ۱۳۲۔ بمبئی نمبر ۳

کپڑے کا نیا زمانہ

... 25/ ... 25/ ... 25/-

منیجر دی فٹ کوٹ کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس رنچھوڑ لائن کراچی (سندھ)

پچیس روپیہ کے سرمایہ

"فتح الملہم شرح صحیح مسلم"

مؤلفہ

حجۃ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہم العالی شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل سورت

"حنفیہ کی طرف سے صحیح مسلم کی بے نظیر خدمت"

مسلمانان ہندوستان کا کوئی طبقہ اور اسلامی ہند کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو حضرت الحاج مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی کی بلند پایہ شخصیت اور علمی رفعت و جامعیت سے ناواقف ہو۔ اس شرح کی حیثیت و اہمیت اور حقیقی نوعیت کا اندازہ کرانے کے لئے حضرت مولانا مدظلہم کا اسم گرامی ہی کافی ہے۔ حضرت مؤلف مدظلہ نے سالہا سال کی دماغی کاوشوں اور محنتوں کے بعد طالبان حدیث و مشتاقان علوم نبوی کے لئے یہ بے نظیر ذخیرہ تیار فرمایا ہے۔

فی الحقیقت یہ شرح ہر قسم کے مباحث ایمانیہ و فقہیہ میں تمام دوسری شروح سے بڑی حد تک مستغنی اور بے نیاز کر دینے والی ہے اور ہر مسئلہ کے متعلق اس قدر مادہ یکجا فراہم کر دیا گیا ہے جو کسی دوسری کتاب میں نہیں مل سکتا۔

سلطنت علیہ آصفیہ ایدہا اللہ کی سرپرستی میں اس شرح کی تکمیل تالیف اور طبع و اشاعت کا کام جاری ہے۔ جلد اول زیور طبع سے آراستہ ہو کر شائع ہو رہی ہے۔ یہ جلد چار اجزاء پر مشتمل ہے۔ اول شرح کا ایک مبسوط مقدمہ جس کے صفحات ... ہیں اور جس میں تقریباً ان تمام اصول حدیثیہ و فقہیہ پر کافی بحث کی گئی ہے جو مباحث حدیثیہ میں کثرت سے دائر ہیں۔ دوم مقدمہ مسلم کی شرح۔ سوم کتاب الایمان کی شرح۔ چہارم کتاب الطہارۃ کی شرح۔

یہ جلد اول ۲۰×۳۰ سائز کے پورے پانسو صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ کاغذ اعلیٰ قسم کا ولایتی سفید وزنی ۳۰ پونڈ لگایا ہے۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب اور صحت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے جس کی نظیر دوسری کتابوں میں ملنی مشکل ہے۔ قیمت فی جلد چھ روپیہ (سے) تاجر حضرات جو کم از کم دس نسخے خریدنا چاہیں بذریعہ خط و کتابت معاملہ طے کر لیں۔ محصول ڈاک ہر حال میں بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ

بابو سعید احمد عثمانی منیجر کتب خانہ محمودیہ" دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

نوٹ۔ خریداروں کو اپنے مقامی تاجران کتب سے خریدنے میں محصول ڈاک کی کفایت ہوگی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۵ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ ہجری

ہوم ممبر کا بیان

کانگریسی زعماء کیلئے ضروری انتباہ

بیں جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس عاملہ نے مراد آباد میں صحیح بنیادوں پر ایک قطعی فیصلہ کیا اسی طرح کانگریسی رہنماؤں کو بھی پونا میں ایک قطعی فیصلہ کر کے حقائق کا اعتراف کر لینا چاہئے تھا اور اسی کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس کی بنیاد بنانا چاہئے تھا۔ وہ غلطی ہو چکی اور اسے کافی عرصہ بھی گزر چکا ہے اب جو کچھ ہوا ...

کی کوشش کریں۔ اس وقت اگر آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے سوچ سمجھ کر کام کیا تو شاید وہ ایک مرتبہ پھر کانگریس کے وقار کو بچانے کے گاندھی جی شاید اس وقت یہ کام نہ کر سکیں۔ ایسے موقعوں پر گاندھی جی کبھی بھی صحیح فیصلہ نہیں کر سکتے ہیں۔

شذرات

مسٹر فضل الحق کا انتخاب

کلکتہ کارپوریشن کے سب سے پہلے صدر مسٹر سی آر داس آنجہانی تھے جن پر ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کو یکساں طور پر اعتماد تھا اور جن کی عزت ہر طبقہ اور ہر خیال کے باشندوں میں کی جاتی تھی۔ ان کے بعد سے اب تک برابر اس عہدہ پر ہندو ہی منتخب ہوتے رہے اور کبھی کسی مسلمان میئر کے انتخاب کی نوبت نہ آئی۔ اس مرتبہ جب مسٹر فضل الحق اس عہدہ کے لئے امیدوار کے طور پر کھڑے ہوئے اور ان کے مقابلہ میں سوبھاش چندر بوس کی پارٹی کے ایک ہندو رکن کارپوریشن نے بھی اپنا نام پیش کیا تو عام طور پر یہ خیال کیا جانے لگا کہ انتہائی کشمکش سخت ہوگی اور اس کا اثر بنگال کی فرقہ وارانہ سیاسیات پر بہت برا پڑے گا اور اگر اس مرتبہ بھی خدانخواستہ مسٹر فضل الحق منتخب نہ ہو سکے تو ہندو مسلمانوں کے درمیان بہت زیادہ کشیدگی پیدا ہو جائے گی اور اس کے نتائج کلکتہ سے گذر کر تمام صوبہ پر پھیلیں گے مگر خدا کا شکر ہے کہ ہندوؤں کی ایک جماعت نے جو پہلے مسٹر سین گپتا آنجہانی کی قیادت میں کام کیا کرتی تھی مسٹر فضل الحق کی حمایت کر کے صورت حال کو بچا لیا اور ہندو اور مسلم دونوں کی علیحدہ علیحدہ تقسیم سے فرقہ وارانہ اسپرٹ پیدا نہ ہو سکی اور اکثریت بھی مسٹر فضل الحق ہی کی طرف ثابت ہوئی۔ دوسری پارٹی ووٹ کر کے چلی گئی اور مسٹر فضل الحق صدر منتخب ہو گئے ...

شہید کیا گیا اس کے واقعات خود سرکاری بیان میں بھی موجود ہیں۔ پُرامن مسلمانوں پر جس طرح یکایک حملہ ہوا اس کی کیفیت بھی منظر عام پر خود سرکاری وغیر سرکاری ذرائع سے آ چکی ہے۔ پولیس کے متعلق جس قدر شدید شکایات بیان کی جاتی ہیں وہ یقیناً اس قابل ہیں کہ ان کی طرف حکام بالا توجہ کریں۔ اجودھیا کا فرقہ وارانہ مسئلہ ایک مستقل نوعیت رکھتا ہے۔ اگر خدانخواستہ اس وقت مکمل تحقیقات نہ کرائی گئی اور حکومت نے لیت و لعل سے کام لیا تو آئندہ کے لئے وہاں کی پُرامن زندگی ناممکن ہو جائے گی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ فساد کے تمام اسباب و علل اور اس کے متعلق تمام واقعات روشنی میں لائے جائیں اور اس قسم کی تدابیر پر غور کر کے ان کی طرف قدم اٹھایا جائے جو آئندہ کے لئے ایسے وحشتناک فسادات کو ناممکن بنا دیں۔ اگر اب بھی حکومت کے اعلیٰ حکام خواب غفلت میں گرفتار رہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ اجودھیا کی مسلم آبادی کو سفاک بیراگیوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دینا چاہتے ہیں۔

حکومت کی مجرمانہ خاموشی

خان عبید اللہ خاں کے متعلق گزشتہ اشاعت میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ ملتان جیل سے سیالکوٹ منتقل ہونے کے بعد انہوں نے بھوک ہڑتال ترک کر دی ہے اور اسی بنا پر یہ امید کی جانے لگی تھی کہ ممکن ہے ان کی جان بچ جائے۔ مگر تازہ اطلاعات ...

اجودھیا میں حکومت کی غفلت

... بات یہ ہے کہ وہاں کی حکومت نے ہنوز کوئی موثر قدم نہیں اٹھایا ہے اور باوجود ان ناقابل انکار حقائق کے جن سے ہندوؤں کا یکطرفہ حملہ اور مسلمانوں کی امن پسندی و مظلومیت پوری طرح واضح ہو چکی ہے ابھی تک ظالم و سفاک بیراگیوں کے خلاف کوئی موثر کارروائی بھی نہیں کی گئی ہے۔

... میں لانا چاہتے ہیں جو اب تک اس کے انصاف اور اصول کی رواداری کے گن گاتے ہیں اور بالخصوص مسلمانوں کے معاملہ میں اسے نہایت مشفق و مہربان حکومت ظاہر کرتے ہیں۔ خان عبید اللہ خاں کے ساتھ جو معاملہ ہو رہا ہے اس نے حکومت کو اچھی طرح بے نقاب کر دیا ہے۔

عشرہ محرم میں اسلام کی عظمت کو بٹہ نہ لگاؤ

محرم کی شرعی حیثیت اور مسلمانوں کے فرائض

شہادت حسینؓ زندگی کیلئے دائمی پیغام ہے

محرم کا مہینہ سر پر کھڑا ہے اور مسلمان ان مراسم کی ادائیگی کے لئے تیاریاں کر رہے ہیں جو نہ صرف اسلام بلکہ عقل اور شرافت کے بھی خلاف ہیں اور جن سے تمام عالم اسلامی کی ایک طرح سال بہ سال رسوائی ہو رہی ہے۔ ایک طرف اسلام ہے جو ہر موحد سے موت در قربانی کا مطالبہ کرتا ہے دوسری طرف محرم کی بدعتیں ہیں جو اسلام کی شہادتوں پر آنسو بہانے کے بعد ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہوا کہ ان مختصر کالموں میں محرم ...

... ہم ذیل کی سطروں میں مختصر الفاظ میں اس سوال کا جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

محرم کی اصلیت

اسلام جب صحرائے عرب سے نکل کر اقطار عالم میں پھیلنے لگا اور مجالفوں کی تیغ و سنان اس کے سیلاب کو روک نہ سکی تو دشمنان اسلام نے اسلام میں داخل ہو کر اس کو تباہ کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ وہ لوگ جو بظاہر مسلمان مگر باطن یہودی، عیسائی اور بت پرست تھے انہوں نے اہل بیت کو سپر بنا کر مسلمانوں میں تفریق پیدا کرنے کا ٹھیکہ لے لیا ...

حکومت نے کانگریس کمیٹی کا اجلاس منعقد کرنیکی اجازت دیدی

تشدد پسندوں کے علاوہ سیاسی قیدی بھی رہا کر دئے جائیں گے

اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ میں ہوم ممبر کا اعلان

نئی دہلی، ۱۷ اپریل۔ سوراج پارٹی کے احیاء کے بعد حکومت کا رویہ معلوم کرنے کے لئے ممبروں نے اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ میں مختصر میعاد کے نوٹس دئے جن میں حکومت سے مختلف سوالات کئے گئے۔ سر ہیری ہیگ ہوم ممبر نے اسمبلی میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس منعقد ہونے میں کوئی مزاحمت نہ کرے گی اگر اس کا یہ منعقد ہو کہ گاندھی جی کے اعلان کے مطابق سول نافرمانی کو بند کرنے کی تصدیق کرے۔ اگر سول نافرمانی بند کردی گئی تو حکومت مختلف کانگریسی اداروں کے متعلق اپنے رویہ پر نظرثانی کرے گی اور سیاسی قیدیوں کی رہائی بھی سرعت کے ساتھ عمل میں آئے گی۔ اور بوقت ضرورت کانگریس کی مجلس عاملہ کے اجلاس کی اجازت دینے پر بھی غور کیا جائے گا۔

دارالعوام میں وزیر ہند نے اعلان کیا کہ سول نافرمانی کو بند کرنے سے یہ توقع ہے کہ حکومت باقیماندہ سیاسی قیدیوں کو بھی رہا کر دے گی لیکن اس رہائی میں تشدد پسند شامل نہ ہوں گے۔

خان عبید اللہ خاں نے ۸۰ دن کے بعد بھوک ہڑتال ترک کر دی

وزن ۱۸۵ پونڈ سے صرف ۸۰ پونڈ رہ گیا ہے

افغان جرگہ کی زبردست کامیابی

سیالکوٹ ۱۸ اپریل۔ خان عبید اللہ خاں نے ۸۰ دن کے بعد کل سہ پہر کو بھوک ہڑتال ترک کر دی ہے۔ ... اور تشویش کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ ... خان عبید اللہ خاں کا وزن ۱۸۵ پونڈ تھا ... صرف ۸۰ پونڈ رہ گیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ افغان جرگہ کے ایک وفد نے ہوم ممبر سے ملاقات کی۔ ہوم ممبر نے کہا کہ خاں صاحب ضمانت پر رہا کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن خان عبید اللہ خاں ضمانت پر رہا ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

ابتداء میں خان عبید اللہ خاں نے وفد سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا تھا مگر جب ان کو مطلع کیا گیا کہ بھوک ہڑتال ترک کرانے کی غرض سے تمہارے پاس مفتی محمد کفایت اللہ صاحب، ڈاکٹر انصاری، پنڈت مالویہ اور گاندھی جی کو بھیجا جائیگا اور یہ اس لئے گفتگو کرنے آئے ہیں تو انہوں نے اس دھمکی کے زیر اثر بھوک ہڑتال ترک کر دی۔

ہم کی اصلیت جو مسلمانوں میں ایمان و یقین کا درجہ حاصل کر چکی ہے اور جس نے اسلام کی شان و شوکت، رفعت و عظمت کو بٹہ لگا رکھا ہے ...

شر اتنے وہ عاشورا کی رات جو اہل بیت کی آنکھوں میں کٹی تھی اس میں ہم من مانی مرادیں پوری کریں اور انفعال کا کوئی قطرہ اپنے قلب پر نہ ٹپکے۔ بتاؤ اس سے زیادہ شرمناک نظارہ اور کیا ہو سکتا ہے؟

(۴) اسلام بت پرستی کو مٹا کر خدا پرستی قائم کرنے آیا تھا مگر محرم کی بدعتوں نے بت پرستی کی بنیادیں کو مستحکم کر دیا۔ تعزیوں کو سجدے کئے جاتے ہیں۔ تابوت اور دلدل کا وہ احترام کیا جاتا ہے جو لات و ہبل کا بھی نہ کیا جاتا ...

(۵) "محبان اہل بیت" سے دریافت کرو کہ عیسائیوں کی طرح اسلام میں بھی کیا کفارہ ہے؟ جواب دیا جائے گا کہ نہیں مگر ماتم حسین نے جو صورت اختیار کر لی ہے کیا وہ کفارہ کی بدترین شکل نہیں ہے؟ کیا ہمارا یہ عقیدہ نہیں کہ ماتم پرستیوں سے ہمارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور حضرت حسینؓ کی شہادت ہماری معصیتوں کا کفارہ ہے؟

آئندہ اشاعت میں بتایا جائیگا کہ شریعت میں محرم کی کیا حیثیت ہے اور اس میں ایک سچے مسلمان کو کیا کرنا چاہئے یہ بھی بتایا جائیگا کہ شہادت حسینؓ سے مسلمانوں کو کیا سبق لینا چاہئے۔ (باقی آئندہ)

ماتمی مجالس

سات مزدور اڑ گئے

بارود میں آگ لگ گئی

... ایک آتش بازی کے کارخانہ میں بارود کا مسالہ آگ لگ جانے کے باعث پھٹ گیا۔ بارود کے ساتھ سات مزدور بھی اڑ گئے۔ ان کی نعشیں ... ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تھے۔

دہلی میں افغانستان اور ایران کے سکے

عدالت میں بیان

دہلی ۱۷ اپریل۔ رائے بہادر لالہ سنت رام مجسٹریٹ کے اجلاس میں افغانستان اور ایرانی جعلی سکہ ڈھالنے کے الزام میں سندھی ملزم کے خلاف مقدمہ زیر سماعت ہے ...

جرمنی کی حیرت انگیز اسلحہ بندی

ایک ارب ۲ مارک کا اضافہ!

لندن ۱۷ اپریل۔ حکومت برطانیہ نے حال میں جرمنی کے متعلق اس امر کی تحقیقات کی تھی کہ جرمنی نے اسلحہ پر صرفہ میں کس قدر اضافہ کیا ہے۔ حکومت جرمنی نے برسائن کو اس کے جواب میں ایک نوٹ تحریر کیا ہے جس میں اس نے لکھا ہے کہ ایک ارب ۲ کروڑ مارک کا کیا گیا ہے ...

افغانستان کے تخت کا نیا دعویدار

گرفتاری کیلئے ۱۵ ہزار روپے کا انعام

پشاور ۱۶ اپریل۔ افغان حکومت نے ... ایک جرگہ ... منعقد کیا جس میں ... کی گرفتاری کے لئے پندرہ ہزار روپیہ کے انعام کا اعلان کیا۔ یہ شخص اپنے آپ کو سابق شاہ امان اللہ خاں کا سوتیلا بھائی بتاتا ہے اور افغانی تخت کا دعویٰ کر رہا ہے ...

دار الحکومت

گلی قاسم جان میں قتل کا افسوسناک واقعہ

باپ نے بیٹی کو قتل کر دیا

دہلی ۱۸ اپریل۔ کل شام کو گلی قاسم جان (بلیماران) میں قتل کے ایک افسوسناک واقعہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے ... لڑکی کے شوہر ... پولیس کو خبر کی اور عبد اللہ اور اس کا لڑکا عبد الرحمٰن گرفتار کر لئے گئے۔

جرمنی کو مزید اسلحہ کا اختیار نہیں دیا جائیگا

فرانس کا مراسلہ برطانیہ کے نام

پیرس ۱۸ اپریل۔ حکومت فرانس نے حکومت برطانیہ کو ایک مراسلہ بھیجا ہے جس سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ تخفیف اسلحہ کانفرنس کا دم ٹوٹ چکا ہے ...

وائسرائے کے فنڈ سے ستر لاکھ روپیہ تقسیم

پٹنہ ۱۷ اپریل۔ مارچ کے اختتام تک وائسرائے ریلیف فنڈ سے ... لاکھ روپیہ دیا گیا ہے ...

کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی میں گرفتاریاں

ہوم ممبر کے بیان پر گاندھی جی کی خاموشی

... ہوم ممبر نے کل لیجسلیٹو میں حکومت ... کے رویہ کے بارے میں جو بیان دیا تھا اور سیاسی قیدیوں کی رہائی کے بارے میں جو شرائط بیان کی تھیں ... گاندھی جی نے بیان دینے سے انکار کیا۔

مولانا شوکت علی اور مسئلہ فلسطین

مولانا شوکت علی دہلی سے لکھنؤ اور بمبئی کے لئے ... کی شب کو روانہ ہو گئے۔ ... مسئلہ فلسطین پر تبادلہ خیالات کریں گے ...

سندھ میں مسلح ڈاکوؤں کا حملہ

رام نگر کے فساد میں تین مسلمان شہید

محمد عثمان آزاد کے حملہ آور کا چالان

دہلی ۱۸ اپریل۔ غازی محمد عثمان آزاد پر جو قاتلانہ حملہ ہوا تھا ... اس کے متعلق پبلک کو سخت انتظار تھا ...

سرحد میں ۹۳ قتل

پشاور ۱۸ اپریل۔ صوبہ سرحد میں مارچ کے دوران میں قتل کے ۹۳ واقعات ہوئے۔ گزشتہ سال اس ماہ میں ۸۰ قتل ہوئے تھے۔

بنگال میں تباہ کن طوفان

کلکتہ ۱۷ اپریل۔ بنگالی نوروز کا آغاز نہایت منحوس گھڑی میں ہوا ... طوفان ... بہت سے مکانات اور تمام فصلیں برباد ہو گئیں ...

مولانا منظور بیگ کی درخواست کی سماعت

آبیانہ میں ۳۵ لاکھ کی معافی

لاہور ۱۸ اپریل۔ گورنر ... اجلاس کونسل نے ایک ریزولیوشن ...

قانون تحفظ والیان ریاست منظور ہو گیا

مسلمانانِ جیند کے مطالبات

ریاست کے بے پناہ مظالم اور مارشل لا کا نفاذ

مہاراجہ کی خدمت میں وفد بھیجنے کی تجویز

راقم خود اکیسلات کے لئے مقام جیند پہنچا تھا جو کچھ تحقیقات حکومت کی طرف سے مظلوم مسلمانوں پر ہو رہی ہیں اس کا صحیح اور خاص سبب معلوم کرے، جہاں تک میں نے اس سلسلے میں تحقیقات کی ہے اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ حکومت بلا وجہ محض اس بات کے لئے مسلمانوں پر سختیاں کر رہی ہے کہ وہ حکومت کی مرضی کے مطابق فسادیوں سے صلح و صفائی نہیں کرتے مجھے بتلایا گیا کہ حکومت جیند نے مظلوم مسلمانوں کو تنگ کرنے کے لئے یہ حکم دیا ہے کہ فساد کے دوران میں جو (لڑائی) جھگڑے ہوئے تھے ان کے متعلق نقصانات فیصل کرنے کے لئے جو عدالت قائم کی گئی ہے وہ مقام سنگرور میں مقدمات کی سماعت کرے گی...

مونگیر کے یتامیٰ امارتِ شرعیہ کے آغوشِ تربیت میں

مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کی سرگرمیاں

مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کے دفتر میں یتیموں (لاوارثوں) اور غریبوں کی طلبی کے لئے تقریباً ہندوستان کے ہر گوشہ سے خطوط آ رہے ہیں جو مختلف انجمنوں کی جانب سے اور بعض شخصی حیثیت سے بھیجے گئے تھے۔ مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی چونکہ امارت شرعیہ بہار کے دعدہ کر چکی تھی اس لئے سب کو یہی جواب دیا گیا کہ امارت شرعیہ بہار و صوبہ بہار کی واحد مرکزی جماعت ہے یاس کی یتیموں کی تعلیم و تربیت کا ذمہ لیا ہے اور ہم اس سے وعدہ کر چکے ہیں اس لئے اس کی اجازت کے بغیر یتیم بچے نہیں بھیجے جا سکتے ... چنانچہ ۱۰ اپریل کو صبح کی ٹرین سے اٹھارہ بچوں کا ایک بیچ امارت شرعیہ روانہ کیا گیا جس میں یتیم اور بعض بہت ہی نادار لڑکے شریک ہیں۔

وہ منظر بھی کتنا حسرتناک تھا جب کہ مصیبت زدہ مائیں اپنے بن باپ کے بچوں کو پُرنم آنکھوں اور بہتے ہوئے دلوں سے دعائیں دے دے کر رخصت کر رہی تھیں۔ اور مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کے کارکن انہیں تسلی دے رہے تھے۔ اور تعلیم و تربیت کی اہمیت کو نمایاں کرتے ہوئے صبر کی تلقین کر رہے تھے۔

دیاسلائی کے ٹیکس میں تخفیف کا مطالبہ

منتخب کمیٹی نے چند ترمیمات پیش کر دیں

نئی دہلی ... اپریل۔ دیاسلائی پر ایکسائز ڈیوٹی عائد کرنے کے بل پر غور کرنے کیلئے جو سلیکٹ کمیٹی مقرر کی گئی تھی اس نے آج اپنا کام ختم کر دیا۔ کل غالباً اس کی رپورٹ پیش کر دی جائے گی ...

مجلس وب دہلی کا جلسہ عام

ہندی ساہتیہ سمیلن کے خلاف احتجاج

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان بہار

معرفت جمعیۃ علماء ہند

اسمبلی کی میعاد میں مزید توسیع ہوگی

شاہ رومانیہ کو قتل کرنے کی سازش

بیچارہ مسعود کے قومی کارکن پر مقدمہ

تخفیف اسلحہ کا ڈھونگ ابھی چل رہا ہے

صدر کا پریشان کن بیان

سانحۂ ارتحال

سندھ مسلم کانفرنس کا اجلاس سکھر پور

علماء و زعماء کو شرکت کی دعوت

شمالی بنگال میں ایک شاندار اسلامی جلسہ

مفت کی اکسیر

پیچھے میں پھر آگیا

مفت

آلۂ نامردی

تحفۂ صحت

ایک سال مفت

مارکیٹ گزٹ کراچی

اجودھیا میں سفاک اور ظالم درندوں کی وحشیانہ حرکات

مساجد و قبور کا انہدام مکانات نذر آتش سن رسیدوں کا قتل

حادثہ اجودھیا کے متعلق حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کا بیان

میں بتاریخ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ مطابق ... اپریل فیض آباد پہنچا، چونکہ اجودھیا کے سفاک ہندوؤں کا دلخراش واقعہ جاننے ظاہر ہو چکا تھا اور گو اگرچہ اس کا اجمالی حال اخباروں کے ذریعہ سے معلوم ہو چکا تھا مگر تفصیلات کی پوری اطلاع نہ تھی ...

باری مسجد کی حالت

یہ شاہی مسجد بہت بڑی اور نہایت ... ہے اسی زمانہ سے اب تک موجود ہے۔ اس کے کسی حصہ پر آج تک ادنیٰ درجہ کی شکست و ریخت کا اثر نمودار نہ تھا مگر میں نے جو منظر دیکھا نہایت ہولناک اور جگر دوز ... کرنے والا تھا مسجد کے اندرونی حصہ منبر وغیرہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے ہیں ان میں سے وہ پتھر جس پر شہنشاہ بابر کا نام و تاریخ وغیرہ درج تھا اور جو منبر میں نصب تھا نکال دیا گیا ہے محراب کے پاس تمام لکڑی اور فرش کے سامان جمع کر کے معہ قرآن شریف و سیپارہ وغیرہ جلا دیئے گئے ہیں جس کی راکھ اور سیاہی ابھی تک دور سے دکھائی دیتی ہے اس قدر دھواں اٹھا ہے کہ دیواریں سیاہ پڑ گئی ہیں مٹی کے لوٹے توڑ دیئے گئے ہیں۔ ستونوں کو کھود ڈالا گیا ہے مگر استواری کی وجہ سے کامیابی نہیں ہوئی۔ مسجد کے اوپر چھت کی دیواریں توڑ ڈالی گئی ہیں ...

فوج اور پولیس کا کارنامہ

اجودھیا میں تھانہ ہے پولیس کی بڑی مقدار رہتی ہے۔ سٹی مجسٹریٹ وہاں دورہ کر رہا تھا (جو کہ ہندو ہے) پولیس کے تمام حکام موجود تھے ...

مکمل سازش کا نتیجہ

مسجد کی سنگواری اور ملبہ کی کثرت اور عمارت کی شکست و ریخت دیکھ کر یقین ہوتا ہے کہ یہ انتہائی سفاکانہ حرکت دس پندرہ منٹ کا کام نہیں ہے ...

ہندو مسلمانوں سے اپیل

قتل اور آتش زدگی

حسین احمد غفرلہٗ

مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ تیار ہوگئی

اختلافی نوٹ اور سفارشات کا خلاصہ

بمبئی ۱۳ اپریل۔ اخبار "سن" کے نامہ نگار مقیم لندن نے ایک تار بھیجا گیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ تیار ہو گئی ہے اس کی اشاعت کے لئے صرف لارڈ لنلتھگو کے لندن پہنچنے کا انتظار ہے لیبر پارٹی کے چار ممبروں نے اپنا اختلافی نوٹ شامل کر دیا ہے اس تار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجوزہ رپورٹ میں مرکزی ذمہ داری محکمہ خارجہ اور محکمہ ڈیفنس کے اختیارات منتقل کرنے کی سفارش نہیں کی گئی ہے ...

بر خلاف اس کے لارڈ سالسبری سر ریجنالڈ کریڈک وغیرہ محکمہ پولیس اور عدالت کی منتقلی کے بھی مخالف ہیں۔

گاندھی جی کا بیان کانگریس کا بیان نہیں ہے

ناگپور ... اپریل ... گاندھی جی کے فیصلہ پر اس بنا پر اظہار رائے کرنے سے انکار کر دیا کہ انہیں گاندھی جی کے بیان کو کوئی رائے ظاہر کرنے کا حق نہیں ہے کیونکہ اس بیان کی بنیاد وہ فلاسفی ہے جو صرف گاندھی جی کی خاص ملکیت ہے یہ بیان انڈین نیشنل کانگریس کا بیان نہیں ہے اور اسی لئے وہ یہ ضروری نہیں سمجھتے کہ اس کے متعلق کوئی رائے ظاہر کریں۔

فوجی گوروں پر سرقہ کا الزام

رنگون ۱۳ اپریل۔ کوکلی اور دلسن نامی دو فوجی پولیس کی حراست میں کل اس لئے دے دیئے گئے کہ وائٹ وے میڈل کمپنی کے دربان نے ان پر یہ الزام لگایا ہے کہ انہوں نے دوکان کی کھڑکی توڑ ڈالی اور کچھ سامان نکال لے گئے۔

مقروض ممالک کو مزید قرضہ نہ دیا جائے

واشنگٹن ۱۳ اپریل۔ پریذیڈنٹ روزولٹ نے جانسن بل پر دستخط کر دیئے ہیں جس کے ذریعہ ان مقروض ممالک کو روپیہ قرض دینے کی ممانعت کر دی گئی ہے جنہوں نے پہلا روپیہ ادا نہیں کیا۔

اسمبلی کی میعاد میں توسیع کا مسئلہ

نئی دہلی ۱۴ اپریل۔ آنریبل سر شنمکھم چیٹی پریذیڈنٹ اسمبلی نے آج وائسرائے سے ملاقات کی بیان کیا جاتا ہے کہ وائسرائے نے سر چیٹی سے اسمبلی کی میعاد بڑھانے کے بارے میں تبادلۂ خیالات کیا۔

قندھار اور ہرات کے درمیان ٹیلیفون

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۱۴ اپریل۔ قندھار اور ہرات کے درمیان تار اور ٹیلیفون کا سلسلہ قریب قریب مکمل ہو گیا ہے۔ کابل اور دیگر صوبوں کے مرکزی شہروں کے درمیان بھی سلسلہ قائم ہو گیا ہے۔

لائبریری کی جدید اصلاحات سے ناامیدی

ریلوے اسٹیشن جل کر خاک ہو گیا

اعلیٰحضرت نظام پر بم پھینکنے کی سازش

چار اشخاص کے خلاف مقدمہ

حیدرآباد دکن ۱۳ اپریل۔ سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں سنسنی خیز اظہارات بیان کئے گئے کہ نظام حیدرآباد اور برٹش ریذیڈنٹ پر بم پھینکنے کے لئے بم بنانے کی کوشش کی گئی جس نے حیدرآباد پولیس کو تشویش میں ڈال دیا جب کہ سید اختر، محبت جان، محی الدین اور شرف الدین کے خلاف پولیس میں جھوٹی رپورٹ کرنے کے الزام میں مقدمہ پیش ہوا۔

استغاثہ کی کہانی یہ ہے کہ چار ملزمان نے ایک پارٹی قائم کی اور چار دیگر اشخاص پر مشتمل ایک مخالف پارٹی سے بدلہ لینے کی کوشش کی ... اور وہاں سے مرتضیٰ اور جیلانی کو خط لکھے ... ملزم شرف الدین خفیہ پولیس کا ملازم ظاہر کیا ہوا تھا چنانچہ اس نے چھٹی رساں سے خط لے لئے اور صدر امین کے حوالے کر دیئے، جن میں مرتضیٰ اور جیلانی کو ہدایت کی گئی تھی کہ ان کو نظام اور ریذیڈنٹ کے خلاف کس طریقہ پر بم استعمال کرنے چاہئیں۔ شرف الدین نے صدر امین کو اس امر کی بھی اطلاع دی کہ مرتضیٰ اور جیلانی نے ... کیلیں وغیرہ بھی خرید رکھی ہیں۔ مرتضیٰ اور اس کے ساتھیوں کے مکانات کی تلاشی لی گئی لیکن وہاں سے کوئی قابل اعتراض شے برآمد نہیں ہوئی اس طرح سے سازش کا انکشاف ہوا۔ اور ملزم گرفتار کرا لیا گیا۔

ولی عہد نظام کمانڈر انچیف مقرر ہو گئے

حیدرآباد دکن ۱۳ اپریل۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ نظام حیدرآباد نے اپنے ولیعہد شہزادہ اعظم جاہ بہادر کو نظام حیدرآباد نے اپنے ولیعہد شہزادہ اعظم جاہ بہادر کو نظام حیدرآباد کی فوج کا کمانڈر ان چیف مقرر کیا ہے۔ ولیعہد موصوف کشمیر سے واپسی پر اپنے عہدہ کا چارج لیں گے۔

خان عبید اللہ خاں کی حالت

ابھی بھوک ہڑتال ترک نہیں کی

سیالکوٹ ۱۳ اپریل۔ خان عبید اللہ خاں کی صحت کے متعلق کوئی اطلاع حاصل کرنا بہت مشکل ہو رہا ہے انہیں حال ہی میں ملتان جیل سے سیالکوٹ جیل کو تبدیل کر دیا گیا۔ ایک غیر مصدقہ خبر مظہر ہے کہ خان عبید اللہ خاں نے ابھی تک بھوک ہڑتال ترک نہیں کی ہے اور ان کو جبریہ خوراک دی جا رہی ہے ابھی تک یہ نہیں معلوم ہوا ہے کہ وہ کوئی مزاحمت کر رہے ہیں یا نہیں۔

سوراج پارٹی کی کانفرنس کا انعقاد

دعوت نامے جاری کر دیئے گئے

کلکتہ ۱۴ اپریل۔ ڈاکٹر بی سی رائے کو ڈاکٹر انصاری صاحب کا ایک تار موصول ہوا ہے جس میں مذکور ہے کہ انہوں نے آل انڈیا سوراجیہ پارٹی کی کانفرنس میں جو کہ ۲ مئی کو رانچی میں ہو گی شرکت کے لئے کانگریسی کارکنوں کے نام دعوت نامے جاری کر دیئے ہیں۔

ڈاکٹر رائے سے یہ بھی درخواست کی گئی ہے کہ وہ کانفرنس کے متعلق اور ممبران کے قیام کے متعلق جو کہ رانچی میں جمع ہوں گے ضروری انتظامات کر دیں۔

کمانڈر انچیف کی موٹر پر سنگ باری

نادان بچوں کی حرکت

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۱۳ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جب کمانڈر انچیف معہ اپنی پارٹی کے گلیمان سے جو اسی ضلع کی تحصیل ٹانک میں واقع ہے گذر رہے تھے تو ان کی موٹر کار اور نیز ان کے ساتھیوں کی موٹر کار پر چند نوعمر لڑکوں نے چھوٹے چھوٹے پتھر پھینکے دوسری موٹر کار میں کمانڈر انچیف کے اسٹاف کے ...

دیہاتیوں اور ڈاکوؤں کا مقابلہ

موجودہ اسمبلی کب توڑ دی جائیگی

ڈیڑھ سو سال کے بعد

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانح عمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خاں

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دہلی

NAUNEHAL

نونہال

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"
رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی اے) — معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم سہ شنبہ ۹ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ ہجری مطابق ۲۴ اپریل ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۹

نقش کف پا

پاؤ گے اسی کی نگہ ہوش ربا میں
ممتاز وہ کتنے ہیں شہیدانِ وفا میں
جذبِ دلِ بلبل کا اثر تم نے بھی دیکھا
یہ بھی مرے نزدیک اک اندازِ جفا ہے
سن لے جو کوئی شیخ کی باتوں کو تو جانے
سر سے نے بڑھادی نگہِ ناز کی تاب اور

تاثیر ہے اے صدق دوا میں نہ دعا میں
سر جن کے کٹے سجدۂ نقشِ کفِ پا میں
دامن کوئی بے چاک نہیں گل کی قبا میں
اقرارِ تغافل ہے اسے عذرِ جفا میں
حضرت کو بھی کچھ دخل ہے درگاہِ خدا میں
یہ آب نہ پہلے تھی کبھی تیغِ جفا میں

ملنا تو کجا آنکھ ملاتا نہیں لیکن
ظالم کے یہ انداز بھی داخل ہیں ادا میں

(از جناب صدق جائسی)

معاصرین کے افکار و آراء

حکومت کی بے بسی

اجودھیا میں ظلم و ستم، قہر و غضب اور تعصب و دنائت کا جو مظاہرہ ہندو سورماؤں کی طرف سے کیا گیا اس سے کون ناواقف ہے؟ اور یہ جو کچھ ہوا اس حکومت کی موجودگی میں ہوا جو قیام امن کی ذمہ دار ہے جس کے تحت سے محصولات سے رعایا وقت اضطراب ہے جس کی فوج کے سولجر اور پولیس کے سپاہی سنگینوں پر گولی کی مشق کرنا خوب جانتے ہیں۔ لاٹھی چارج میں ذرا تامل نہیں کرتے ذرا سے انقلابی شبہ پر مشین گنیں لگ جاتی ہیں۔ آرڈیننس نافذ ہو جاتے ہیں۔ لوگوں پر پہرے بٹھائے جاتے ہیں۔ نقل و حرکت پر پابندیاں عائد کر دی جاتی ہیں۔ مگر جب ہندو مسلم فساد کا موقعہ ہو ایک فرقہ پوری تنظیم کے ساتھ دوسری جماعت کی اقلیت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اس پر حملہ آور ہو۔ اس کے بچوں اور بوڑھوں پر تلواریں چلائے اس کی عورتوں اور مردوں کو تہ تیغ کرے اس کے مسافروں اور راہ گیروں کو بے بسی اور بے کسی کی حالت میں قتل کر دے تو حکومت کی سرگرمی دفعتہً کمزور پڑ جاتی ہے۔ اور جوش و ولولہ کا وہ عالم نظر نہیں آتا جو کانگریسی اجتماعات کے منتشر کرنے میں نظر آتا ہے۔

سہارنپور کا فساد، لکھنؤ کا فساد، سکھر کا فساد، اجودھیا کا فساد (جو سنہ ء میں ہوا تھا) لوگوں کے دلوں سے ابھی فراموش نہیں ہوا ہے۔ یہ فسادات اپنی نوعیت میں تاریخ شقاوت کا سب سے مکمل نمونہ ہیں۔ پوری تنظیم، ہم آہنگی اور پہلوں کی تیاریوں سے دفعتہً مسلمانوں پر حملہ کیا گیا۔ ان کی دکانیں لوٹی گئیں، انہیں قتل کیا گیا۔ ان کے معابد منہدم کر دیئے گئے۔ ان کی عورتوں اور بچوں کو بڑی بیدردی سے نشانہ ستم بنایا گیا۔ اور جب سلطان [illegible] بیدار ہوئے تو فوراً پولیس نے ناکہ بندی کر لی۔ فوج کے پہرے لگ گئے۔ اور بعد کو جب معاملہ عدالت میں گیا تو سرمایہ کی طاقت نے مظلوم کو ظالم اور ظالم کو مظلوم کر دکھایا۔

(قومی [illegible])

تبلیغ حق

ہر شخص اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر دیکھ سکتا ہے کہ اس کے عملی اقدامات خدا کی مرضی کے تابع ہیں یا کوئی اور دیوتا انہیں مصروف عمل کئے ہوئے ہے کیونکہ جو اعمال و افعال خدا کی مرضی کے تابع ہو کر کئے جاتے ہیں ان کے نتائج انہیں نعمتوں کی صورت میں برآمد ہو سکتے ہیں جو ہمارے آباؤ اجداد اور جملہ اقوام صالح کے لئے عام تھیں۔ ہماری مساجد کے اوقاف آج بعض گم کردہ راہ متولیوں کی ذاتی جائیدادیں بنی ہوئی ہیں۔ ان کی نفس پرستیوں کی وجہ سے اگر قوم کو ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان اوقاف کو ان کے پنجے سے نکال لیا جائے تو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلوں کو پس پشت ڈال کر دنیوی اور غیر مسلم عدالتوں سے رجوع کیا جاتا ہے جہاں بہت ساوقت اور بے شمار روپیہ خرچ ہوتا ہے جو بالآخر مسجد کے اوقاف سے پورا کیا جاتا ہے۔ کیا یہ صورت نہیں بتا رہی ہے کہ ہماری قوم کے افراد تبلیغ حق سے قطعاً قاصر ہیں ورنہ کوئی عالم دین خدا اور رسول کا حکم سنا تا اور ان متولیوں کو اس کی تعمیل پر مجبور کر دیتا۔ اگر مولوی صاحب اس فریضے کی ادائیگی کو اپنا مقصد زندگی قرار دے ہوتے تو اللہ اور رسول خدا کے فیصلوں کو منوانے کے لئے ضروری قوت حاصل کرنے کے درپے ہو جاتے اور جہاں ان کی قوت جواب دیتی وہاں تمام قوم کی اجتماعی قوت موجود ہوتی حالانکہ غازان ہیں جو آج تک قانون شریعت پر رسم و رواج کو ترجیح دے کر کفر کر رہے ہیں لیکن تبلیغ حق کا جذبہ کار فرما نہیں ہوتا۔

(شیر)

تین بلائیں

مدتوں سے بحث چلی آئی ہے کہ مسلمانوں کو ترقی سے روکنے والی کون چیزیں ہیں؟ اس سوال کا جواب ہر زبان الگ دیتی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ بیماری متعین نہ ہونے کی وجہ سے [illegible]

اجلاس کانگریس کی ضرورت

دلچسپ حقائق ومعلومات

ایک روسی ماہر برقیات نے ایک ایسی بیٹری بنائی ہے جو اتنی چھوٹی ہے کہ اسے بآسانی تمام جیب میں ڈال لیا جا سکتا ہے۔ اس کے باوجود اس میں اتنی طاقت ہوتی ہے جو ایک موٹر کار کو دس روز تک حرکت میں رکھنے کے لئے کافی ہو سکے۔

امریکہ کے ایک صرافہ بینک نے ایک دیوار گیر گھڑی ایجاد کی ہے جس میں اگر روزانہ روپے ڈالے جائیں تو بند ہو جاتی ہے۔ بنک نے یہ گھڑیاں اپنے ہاں روپیہ جمع کرنے والوں میں تقسیم کی ہیں۔ جب یہ بھر جاتی ہیں تو بنک میں لے جا کر [illegible]

خریداران الجمعیۃ کو چاہیے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے۔ گویا ایک ماہر استاد کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں۔ ہر ایک بوڑھا مرد، عورت، بچہ بآسانی پڑھ سکتا ہے۔ زیر متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے۔ اس ترجمہ میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآن مجید کے ایک ایک لفظ کے معنی بتا تا ہے۔ حاشیہ پر علامہ [illegible] چڑھائی گئی ہے اور ضروری مقامات پر شان نزول کے ساتھ ساتھ مسائل اور ان کا مل احادیث سے دیا گیا ہے۔ تفسیر کے عنوانات کی تشریح کے واسطے ایک کتاب کی ضرورت ہے کیونکہ کم و بیش ایک ہزار عنوان قائم کئے گئے ہیں۔ مضامین تفسیر کی خوبی کا سب سے بڑا یہ ثبوت ہے کہ کتب تفاسیر و احادیث سے حضرت مولانا عبدالتواب صاحب شاگرد رشید حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند نے تالیف کیا ہے۔ [illegible] کے مشہور خوشنویس استاد فن منشی محمد عبدالغنی صاحب خلف منشی محمد ممتاز علی صاحب تاجر کتب نے اپنی خاندانی یادگار کے طور پر لکھا ہے اور اس کی صحت کا یہ عالم ہے کہ ایک ایک حرف پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ دہلی کے بڑے بڑے علماء و ماہر حفاظ نے اس کی صحت میں حصہ لیا ہے۔ باوجود کہ رائل سائز ہونے کے جلی قلم عربی دار دو ہر دو خط خوشخط نہایت صحیح زیر و زبر و پیش وغیرہ [illegible] ہیں آپ سفر و حضر میں اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں۔ جیب میں آسانی سے آ جاتی ہے۔ موٹائی ایک انچ ہے۔ ہر صفحہ پر بیل بوٹوں سے اس کی شان دوبالا ہو گئی ہے۔ ہندوستان بھر میں اس شان کی حمائل شریف کا مقابلہ ناممکن ہے۔ اس قدر اوصاف ہوتے ہوئے باوجود اس کا رعایتی ہدیہ مجلد چرمی [illegible] (دو روپے آٹھ آنے) غیر مجلد [illegible] (دو روپے) محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ، بازار بلیماران - دہلی

Regd No L 1793.

The Jamiat

Vol. XIX No. 28 — DELHI, FRIDAY, APRIL 20, 1934. — PRICE ONE ANNA

Maulvi Mufti Mahdi Hasan Sb. P.O. Rander, Dt Surat

جمعیۃ علماء سرحد کا جدید انتخاب
متعدد اہم قراردادوں کی منظوری

آج حسب اعلان دفتر جمعیت علماء صوبہ سرحد میں اراکین جمعیت علماء شاہجہانی متعلقہ کا ایک اہم اجتماع جدید انتخابات کی غرض سے منعقد ہوا۔ مولانا حافظ عبدالقیوم صاحب صدر جلسہ قرار پائے جس کے بعد مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے:-

صدر:- مولانا شاکر اللہ صاحب نوشہری۔
نائب صدر:- مولانا عبدالحق صاحب، مولانا عبدالقیوم صاحب۔
ناظم:- مولانا محمد اسرائیل صاحب ادبنان [illegible]
نائب ناظم:- مولانا حکیم فضل حق صاحب پشاوری و مولانا مولوی خلیل الرحمن صاحب [illegible] مولانا مولوی غلام ربانی صاحب بوبوہری ہزارہ

مجلس عاملہ:- مولانا شاکر اللہ صاحب، مولانا محمد اسرائیل صاحب، مولانا عبدالقیوم صاحب و مولانا عبدالخالق صاحب و مولانا حکیم فضل حق صاحب [illegible] و مولانا شعیب صاحب و مولانا خلیل الرحمن صاحب [illegible] مولانا حبیب الرحمن صاحب و مولانا داؤد محمد صاحب ہزارہ [illegible] مولانا غلام غوث صاحب کوہاٹ، مولانا محمد کریم صاحب و مولانا محمد گل صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے لئے دو نشستیں خالی چھوڑ دی گئیں۔

جلسہ میں مندرجہ ذیل تجاویز بالاتفاق منظور ہوئیں۔

(۱) جمعیت علماء صوبہ سرحد کا یہ اجلاس ریاست امب میں مرزائی جماعت کے برسر اقتدار ہونے اور مرزائیت کے متعلق علانیہ پروپیگنڈا پر افسوس کرتا ہے اور نیکدل والی امب سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اسلام دشمن اسلام جماعت سے اپنی ریاست کو پاک کر دے اور مولانا حکیم عبدالقیوم صاحب کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ مزید تحقیقات کر کے مؤثر تدابیر کے لئے رپورٹ کر دے۔

(۲) جمعیت علماء [illegible] صدر کونسل سرحد [illegible] نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے کہ اس نے ہاؤس کے متفقہ مطالبہ کے باوجود شریعت بل پر بحث کرنے کی اجازت نہ دی اور تبدیل از بحث اپنی رائے ظاہر کر کے قومی اراکین کو واک آؤٹ پر مجبور کیا۔

(۳) یہ جلسہ حکومت کو بروقت مطلع کرتا ہے کہ علاقہ غیر میں حکومت کی مداخلت کے متعلق جو عوام الناس میں افواہیں مشہور ہو رہی ہیں۔ اس کی تردید کر کے عوام الناس کو مطمئن کر دے۔

(۴) یہ جلسہ مولانا عبدالقیوم صاحب ناظم جمعیت علماء ہزارہ کی اس بیگناہ سزایابی پر اس کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہے اور ان کی مذہبی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے تجویز کرتا ہے کہ ایک وفد جا کر تحقیقات کرنے کے بعد رپورٹ پیش کرے۔

(۵) یہ جلسہ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ علاقہ سرحد کے مولانا عبدالرحیم صاحب کو عید الضحیٰ کے موقعہ پر نماز عید پڑھانے کے لئے عیدگاہ جانے کی اجازت دے۔ نیز علامہ موصوف کی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے ان سے تمام پابندیاں ہٹا کر فراخدلی کا ثبوت دے۔

(۶) یہ جلسہ مسلمانان کشمیر سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے حکومت کشمیر سے مطالبہ کرتا ہے کہ مسلمانان کشمیر کے مطالبات جو کہ واجبی ہیں پورا کر کے مسلمانان ہند کو مطمئن کر دے۔

(۷) یہ جلسہ سابق کارکنان جمعیت علماء سرحد کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

(۸) یہ جلسہ سید عبداللہ شاہ صاحبزادہ اسیر فرنگ کے والد بزرگوار اور حضرت مولانا غلام نفیر صاحب نبوی اور دیگر علمائے کرام کی وفات پر ان کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے اور ان کے پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

یہ جلسہ خان عبدالغفار خاں کی صحت کے لئے بارگاہ خداوندی میں دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس مصیبت سے نجات دلائے۔

(خادم السلطان محمد اسرائیل ناظم جمعیت علماء صوبہ سرحد پشاور [illegible])

منڈی چک جھمرہ میں اسلامی جلسہ

مورخہ یکم دو سہ اپریل منڈی چک جھمرہ ضلع لائل پور میں انجمن اصلاح المسلمین کے زیر اہتمام انجمن ہذا کا عظیم الشان سالانہ جلسہ منعقد ہوا جس میں خصوصیت سے حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا غلام مرشد صاحب حضرت مولانا سید منظور علی صاحب مبلغ دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد منظور صاحب سنبھلی مولانا محمد حسین صاحب کوٹ لاٹھا مولانا عبدالمجید صاحب ایڈیٹر سلمان سوہدرہ مولانا حبیب اللہ صاحب امرتسری اور دیگر بہت سے حضرات علمائے کرام تشریف فرما تھے۔ یہ اجتماع اپنی خصوصیات کے لحاظ سے اس علاقہ اور ملحقہ اضلاع میں اپنی نظیر آپ ہی تھا علاوہ اصلاحی و نقشبندی مضامین کے توحید و سنت و رسالت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور صداقت اسلام و تردید مذاہب باطلہ پر حضرات علمائے کرام نے نہایت مؤثر تقاریر فرمائیں۔ حاضرین از حد ناظرین ہوئے۔ پنڈال میں مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم بھی کثیر تعداد میں موجود رہتے تھے۔ ایک عیسائی مسلمان ہوا۔

(ابو البرکات محمد حسین شاہ)

ایک عربی مدرسہ کا افتتاح

قوم کا روز بروز تنزل و انحطاط، باشندگان دیہات کی خصوصاً ابوجہالت مدت مدید سے ہوش مند اور درد شناس اماموں کی انتظار میں تھی الحمد للہ کہ مولانا غلام نبی صاحب نے اس میدان میں عملی قدم رکھا اور قصبہ چٹی شیخاں میں ایک عربی علمی مدرسہ درسگاہ کا افتتاح کر دیا۔

مدرسہ میں طلبہ [illegible] تک قریب آ گئے ہیں۔ تعلیم ہو رہی ہے طلبہ کی خوائج تعلیمی و غیر تعلیمی کی کفالت مدرسہ نے اپنے ذمہ لی ہے۔ حال ہی میں مدرسہ کی جانب سے بانی درسگاہ حضرت مولانا غلام فرید احمد آباد دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔

میری ارباب خیر حضرات سے انسانیت اور قومیت کے نام پر استدعا ہے کہ مولانا کی مالی مدد سے ہرگز دریغ نہ فرمائیں۔

مدرسہ کو فوری ضرورت مندرجہ ذیل چیزوں کی ہے۔
ایک دار الاقامہ طلبہ کے لئے رہنے کی جگہ۔ دوسرے کتب خانہ طلبہ کے لئے۔
درسی کتب۔ سامان کی تعمیر اور وقف کتب صدقہ جاریہ ہے۔
ارباب ہمت کو حد از جلد متوجہ ہوں۔ وما علینا الا البلاغ

محمد علی کانا [illegible] ناظم مدرسہ فلاح الدین والدنیا
قصبہ چٹی شیخاں ضلع سیالکوٹ

کپور تھلہ جیل کے مسلم قیدیوں کی بھوک ہڑتال

معلوم ہوا ہے کہ کپور تھلہ جیل خانہ کے اندر [illegible] مسلمان قیدی [illegible] بھوک ہڑتال کر رکھی ہے [illegible]

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی

تجارت

اس وقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس گانٹھ لے لی ہے جن میں مختلف اقسام کا سوتی سلکی ریشمی پارچہ ہوتا ہے جن کی تجارت سے جوان بوڑھے پردہ نشین مستورات تک فائدہ اٹھا رہی ہیں یکصد یا دو صد پیسہ مالی گانٹھیں چوتھائی رقم بھیجکر جلد منگوا لیجئے۔
نمونہ کی چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپے

ایس شیخ بہائی اللہ فروشان جیکب گلی بمبئی

اگر آپ

اپنے کاروبار و تجارت کو فروغ دینا چاہتے ہیں تو سہ روزہ الجمعیۃ میں اشتہار دیجئے اور اس کی مقبولیت کا اندازہ کیجئے۔ الملتمس

منیجر صیغہ اشتہارات الجمعیۃ دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما استوا قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان!

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نارسے خاشندہ ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر [illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

ہم نے سال سے اپنے کٹ پیس کے مال یعنی پاپلین جینیٹ، وائل، پونگی، سلک، ململ، جارجیٹ، مرسری وغیرہ غرضیکہ ہر قسم کے سوتی ریشمی اور اونی کٹ پیس کے نرخوں میں حیرت انگیز رعایت کر دی ہے نرخنامہ مفت طلب کریں اور ہندوستان کی سب سے بڑی پرانی اور اعلیٰ کمپنی کا نام یاد رکھیں۔

Heath + Sommer Fort Bombay.

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

ازبلا چھپ رہی ہے

تاریخ اسلام کے سلسلہ میں اسپین کے ایک مشہور تاریخی واقعہ سے متعلق ازبلا کا جو افسانہ متواتر نمبروں میں شائع ہوا تھا اس افسانہ کو قارئین الجمعیۃ کے مسلسل و بہم اصرار پر مزید اضافہ اور بہترین ترتیب کے ساتھ ایک مستقل کتاب کی صورت میں زیور طبع سے مزین کیا جا رہا ہے۔ کتابت ہو چکی ہے اور کاپیاں پریس جا رہی ہیں [illegible]

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

(جید برقی پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

امام حسین رضؓ کی شہادت سے عملی سبق

عاشورہ کا روزہ اور اہل وعیال پر فراخی

شہداء اسلام میں امام حسین رضؓ کا صحیح مقام

گزشتہ الجمعیۃ میں محرم کی بدعتوں پر اختصار کے ساتھ شرعی نقطہ نگاہ سے روشنی ڈالی گئی تھی۔ آج ناظرین کرام کو یہ بتانا ہے کہ شریعت میں ماہ محرم کی اصلیت اور حیثیت کیا ہے اور اس مہینہ میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے۔ مگر پہلے اس حقیقت کا اظہار ضروری ہے کہ مسلمان غالیوں نے محبت اہل بیت کے پردہ میں صرف یہی نہیں کیا کہ طرح طرح کی بدعتیں ایجاد کرکے اسلام کو بدنام اور مسلمانوں کو رسوا کرنے کی کوشش کی بلکہ انہوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کو اس قدر افراط و تفریط میں ڈالدیا ہے جس سے جلیل القدر صحابہ اور جانشینان رسول صلعم کی توہین ہوتی ہے اور بیشتر صحابہ کی قربانیوں پر پردہ پڑجاتا ہے۔ بے شک حضرت امام علیہ السلام کی شہادت کبریٰ دنیا کا اہم ترین واقعہ ہے جو مسلمانوں کے لئے درس عبرت کے ہزاروں نمونے اپنے اندر رکھتا ہے اور امت مرحومہ قیامت تک اس سے زندگی حاصل کرسکتی ہے مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ دیگر صحابہ کرام کی قربانیوں سرفروشیوں اور جان نثاریوں کو کوئی اہمیت نہ دی جائے اور ان کی پاک زندگی شہادت حسینؓ ...

کو سنت نبوی کے ماتحت اس میں کیا کرنا چاہئے۔

شریعت میں محرم کی بدعتوں کے بجائے یوم عاشوراء ہے جس کے متعلق خاتم المرسلین کا فرمان ہے کہ مسلمان اس میں روزہ رکھیں۔ اور صرف ایک روزہ پر اکتفا نہ کریں بلکہ نو اور دس کے یا دس اور گیارہ کے دو روزے رکھیں تاکہ یہود کی مشابہت نہ ہونے پائے۔ رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت سے پہلے عاشوراء کا روزہ مسلمانوں پر فرض تھا۔ جب رمضان شریف کے روزے فرض ہوئے تو مسلمانوں کو اختیار دیدیا گیا کہ چاہیں تو روزہ رکھیں اور چاہیں نہ رکھیں چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

ان قریشا کان تصوم عاشوراء فی الجاهلیة ثم امر رسول الله صلی الله علیه وسلم بصیامه حتی فرض رمضان فقال رسول الله صلعم من شاء فلیصمه ومن شاء فلیفطر

زمانہ جاہلیت میں اہل قریش عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے پھر آنحضرت صلعم نے بھی اس کے رکھنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ مسلمانوں پر رمضان شریف کے روزے فرض کئے گئے۔ پس رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

دوسری حدیث یہ ہے۔

[illegible]

شہادت حسین سے سبق

یوم عاشوراء

مشرق ومغرب کی تازہ خبریں

ایک سال میں ایک ارب تیس کروڑ کتابوں کی اشاعت

روس میں چار کروڑ کی اشاعت والے اخبارات

دنیا کا کوئی ملک بھی ایسا نہیں ہے جو کتابوں کی اشاعت میں سوویٹ روس کا مقابلہ کرسکے۔ ۱۹۳۶ء میں روس کے اندر سائنس کے متعلق جس قدر کتابیں شائع ہوئی ہیں نئی کتابیں جرمنی فرانس انگلستان اور اٹلی میں بھی شائع نہیں ہوئیں۔ گویا سائنس کے ہر شعبہ میں روس نے تمام یورپ سے زیادہ ترقی کی ہے۔

۱۹۳۶ء میں روس کے اندر شائع شدہ کتابوں کی تعداد ۱۳۰۰۰۰۰۰۰ (ایک ارب تیس کروڑ) تک پہونچ چکی ہے۔ اس کے مقابلہ میں ۱۹۲۲ء میں جو کتابیں شائع ہوئی تھیں ان کی تعداد ۱۳۳۵۶۲۰۰۰ (تیرہ کروڑ ۳۵ لاکھ ۶۲ ہزار) ہے۔

سوویٹ روس میں آج کل جو اخبارات شائع ہوتے ہیں ان کی تعداد ... [illegible]

احرار فلسطین کو سخت سزائیں

حکومت اعراب کو کچلنے پر تلی ہوئی ہے

[illegible]

عربی ممالک کی زبردست مصنوعات

مصری، حجازی، عراقی اور فلسطینی مصنوعات کا نمائش

... کے لئے روانہ کردی گئی ہیں۔ حکومت شرق اردن نے بھی اپنی مصنوعات کے لئے نمائش کے ارباب اہتمام سے اجازت طلب کی ہے۔ سعودی حکومت بھی نجد وحجاز کی پیداوار اور کپڑوں کے نمونے اس نمائش گاہ میں پیش کرے گی۔ سنا گیا فلسطین کی یہ نمائش دو ماہ تک جاری رہے گی۔

مراکش میں ایک نئے مجاہد کا ظہور

ہم ایک روز ضرور کامیاب ہونگے

مراکش کے عرب بھی بہت ہی سخت جان واقع ہوئے ہیں۔ حکومت اسپین نے ان کو دبا کر دیکھ لیا مگر اطلس کوہ اطلس کی چوٹیوں تک اپنی افواج کو متعین کرچکا ہے اور بم کے گولوں توپ خانوں مشین گنوں سے ان کی آزمائش کررہا ہے مگر عرب ہیں کہ اس استقلال کے ساتھ جنگ پر آمادہ ہیں۔

[illegible]

جرمنی میں عورتوں کی کثرت

[illegible]

مجلس اقوام کے لئے دس لاکھ کتابیں

[illegible]

جدید ترکی کارخانہ

جمہوریہ ترکی نے فیصلہ کیا ہے کہ شہر بروصہ میں اعلیٰ مصنوعات کے لئے ایک کارخانہ بڑے پیمانہ پر قائم کیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ کارخانہ دنیا کے بہت بڑے کارخانوں میں سے ایک ہوگا۔

بھی بدعت ہے اور بدعتی ہمیشہ خدائی لعنت میں گرفتار رہتا ہے۔ (فتاویٰ عزیزی)

ان دلائل کے بعد فیصلہ مسلمانوں کے اختیار میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکی کی توفیق دے۔ آمین۔

"فتح الملہم شرح صحیح مسلم"

مؤلفہ

حجۃ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہم العالی شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل سورت

"حنفیہ کی طرف سے صحیح مسلم کی بے نظیر خدمت"

مسلمانان ہندوستان کا کوئی طبقہ اور اسلامی ہند کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو حضرت الحاج مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی کی بلند پایہ شخصیت اور علمی رفعت وجامعیت سے ناواقف ہو۔ اس شرح کی حیثیت واہمیت اور حقیقی نوعیت کا اندازہ کرانے کے لئے حضرت مولانا مدظلہم کا اسم گرامی ہی کافی ہے۔ حضرت مؤلف مدظلہ نے سالہا سال کی دماغی کاوشوں اور محنتوں کے بعد طالبان حدیث اور مشتاقان علوم نبوی کے لئے یہ بے نظیر ذخیرہ تیار فرمایا ہے۔

فی الحقیقت یہ شرح ہر قسم کے مباحث روایتیہ وفقہیہ میں تمام دوسری شروح سے بڑی حد تک مستغنی اور بے نیاز کردینے والی ہے۔ اور ہر مسئلہ کے متعلق اس قدر مادہ یکجا فراہم کردیا گیا ہے جو کسی دوسری کتاب میں نہیں مل سکتا۔

سلطنت علیہ آصفیہ ایدہا اللہ کی سرپرستی میں اس شرح کی تکمیل تالیف اور طبع واشاعت کا کام جاری ہے۔ جلد اول زیور طبع سے آراستہ ہوکر شائع ہورہی ہے۔ یہ جلد چار اجزاء پر مشتمل ہے۔ اول شرح کا ایک مبسوط مقدمہ جو ۱۰۸ صفحات پر آیا ہے اور جس میں تقریباً ان تمام اصول حدیثیہ وفقہیہ پر کافی بحث کی گئی ہے۔ جو مباحث حدیثیہ میں کثرت سے دائر ہیں۔ دوم مقدمہ مسلم کی شرح۔ سوم کتاب الایمان کی شرح۔ چہارم کتاب الطہارۃ کی شرح۔

یہ جلد اول ۳۰×۲۰ سائز کے پورے پانسو صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ کاغذ اعلیٰ قسم کا ولایتی سفید وزنی ۳۲ پونڈ لگایا ہے۔ کتابت وطباعت دیدہ زیب اور صحت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے جس کی نظیر درسی کتابوں میں ملنی مشکل ہے۔ قیمت فی جلد چھ روپیہ (عہ) تاجر حضرات جو کم از کم دس نسخے خریدنا چاہیں بذریعہ خط وکتابت معاملہ طے کرلیں۔ محصول ڈاک ہر حال میں بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ

ابو سعید احمد عثمانی منیجر کتب خانہ محمودیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

فیض عملیات مجربہ

[illegible]

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

[illegible]

مسلم اوقاف کے متعلق صوبہ متحدہ کا مسودہ قانون

جمعیۃ علمائے ہند کے جلسہ مشاورت کی مفصل ترمیمات

شرعی نقطہ نگاہ سے جید علماء اور سربرآوردہ زعماء کے فیصلے

الحمد للہ وکفی والسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اما بعد صوبہ متحدہ کی کونسل میں خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب نے ایک مسودہ قانون "وقف بل" کے نام سے پیش کیا ہے جو ابتدائی مرحلے سے گزرنے کے بعد سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کردیا گیا ہے اور آج کل رائے عامہ حاصل کرنے کی غرض سے حکومت نے اس مسودہ کو شائع کردیا ہے۔ جمعیۃ علماء مرادآباد کی دعوت پر جمعیۃ علماء ہند نے مرادآباد میں اس وقف بل پر غور وخوض کیلئے ایک مجلس مشاورت طلب کی جس کا اجلاس ۱۴ مارچ ۱۹۳۶ء کو مرادآباد میں منعقد ہوا اور اس میں ہندوستان کے حسب ذیل اکابر علماء اور اہل الرائے حضرات نے شرکت فرمائی:۔

مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی سابق پروفیسر ندوۃ العلماء۔ مولانا نورالدین صاحب صدیقی بہاری نائب ناظم جمعیۃ علماء ہند۔ مولانا عنایت اللہ صاحب فرنگی محلی جنرل سکرٹری جمعیۃ علماء کانپور۔ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند۔ مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی جانشین شیخ الہند قدس سرہ صدر مدرس دارالعلوم دیوبند۔ مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند۔ مولانا محمد حفظ الرحمن صاحب نائب ناظم جمعیۃ علماء ہند۔ مولانا عبدالماجد صاحب قادری بدایونی۔ حاجی محمد اکبر صاحب سوداگر مرادآباد ...

[illegible]

مسودہ قانون

تمہید۔ ہرگاہ یہ ... صوبہ متحدہ آگرہ واودھ ... کیا جائے۔

(۱) مختصر نام ...

(۲) ابتدائی ...

۲۔ اس ایکٹ کا ...

[illegible]

حافظ ہدایت حسین صاحب کا مسودہ قانون

مجلس مشاورت جمعیۃ علماء ہند کا ترمیم کیا ہوا مسودہ

(باقی صفحہ ۷ پر ملاحظہ فرمائیے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ
دہلی

یوم سہ شنبہ ۹ محرم الحرام ۱۳۵۳ ہجری

ترمیم شدہ مسودۂ قانون
اوقاف کے متعلق شرعی نقطۂ نگاہ

گزشتہ دو سال کی مدت میں ایک سے زیادہ صوبوں کے اندر مسلم اوقاف کے متعلق مختلف مسودات قانون پیش ہوئے ہیں اور انہیں بغرض حصول رائے عام شائع کیا گیا ہے۔ بہار، بنگال، بمبئی اور صوبہ متحدہ کی مثالیں اس وقت ہمارے پیش نظر ہیں۔ ان صوبوں میں تقریباً یکساں اصول پر اوقاف کے متعلق مسودات قانون پیش کئے گئے ہیں۔ لیکن جب کبھی کسی صوبہ میں کوئی ایسا مسودہ قانون پبلک کے سامنے آیا ہے تو مسلمانوں نے مذہبی حیثیت سے اس کی زبردست مخالفت کی ہے اور اس کو اوقاف کو مذہبی مداخلت کے مترادف بتایا ہے۔ کونسلوں کے مسلم اراکین عموماً شرعی احکام سے ناواقف ہوتے ہیں اور جن کے لئے یہ فیصلہ کرنا...

کی بنا پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس مسودۂ قانون کو موجودہ شرعی حیثیت دینے میں حضرت مفتی صاحب کی غیر معمولی قابلیت و حیرت انگیز فقہی بصارت کو بہت بڑا دخل ہے اور اس کا اندازہ صرف وہی حضرات لگا سکتے ہیں جنہوں نے خود سب کمیٹی اور مجلس مشاورت کے جلسوں میں شریک ہو کر وہاں کے مباحث کو سنا ہے۔ لیکن اس سے ہمارا مقصد یہ نہیں ہے کہ ہم سب کمیٹی و مجلس مشاورت کے دیگر اراکین۔ بالخصوص حافظ محمد ابراہیم صاحب ایم۔ ایل۔ سی کی خدمات جلیلہ کا اعتراف کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں جن کے مفید مشوروں نے حضرت مفتی صاحب کو قانونی حیثیت سے نہایت بیش بہا امداد بہم پہنچائی اور جن کی مساعی ہر لحاظ سے قابل شکریہ ہیں۔

...

شذرات

کشمیر کی اسمبلی

کشمیر میں آئین ساز اسمبلی کا اعلان ہو گیا۔ لیکن یہ اسمبلی کس حد تک باشندگان کشمیر کے لئے مفید ہوگی اور اس کے ذریعہ وہ کس قدر منافع حاصل کر سکیں گے اس کا اندازہ مذکورہ بالا اسمبلی کے دائرہ اختیارات کو دیکھ کر اچھی طرح ہو سکتا ہے ... ان نام نہاد اصلاحات کو کس نظر سے دیکھتے ہیں اور ان کے رہنماؤں کی جو گزشتہ چار سال کی مدت میں پبلک کی ترجمانی کرتے رہے ہیں۔ کیا رائے ہے۔ بہرحال اگر وہ خوشی کے ساتھ ان اصلاحات کو قبول کر لیتے ہیں اور ان کے نزدیک اس قسم کی اسمبلی ان کے مطالبات کو پورا کر سکتی ہے تو قیام امن وامان کی خاطر یہ غنیمت ہے۔ ہم نے اس تمام خبر میں جس چیز کو دلچسپی کے ساتھ پڑھا وہ گلگت اور لداخ کی سرحدوں کے محفوظ ہو جانے کا معاملہ تھا۔ رعایائے کشمیر کو خواہ کچھ ملے یا نہ ملے یہ مسئلہ جو ایک عرصہ سے حل طلب تھا ضرور حل ہو گیا۔

حکومت کی پریشانی

اسمبلی کا اجلاس ختم ہو گیا مگر وہ اعلان جس کا انتظار تھا ابھی تک منظر عام پر نہیں آیا۔ آخری دن صدر اسمبلی نے ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل کا جو پیغام پڑھ کر سنایا اس میں اسمبلی کو توڑنے یا اس کی مدت میں توسیع کرنے کی خبر کے بجائے یہ خبر موجود تھی کہ اسمبلی کو توڑ دینے یا جاری رکھنے کا فیصلہ آخر اپریل تک شائع کیا جائیگا۔ اس کارروائی سے یہ امر ثابت ہوگا کہ بلاشبہ سوراج پارٹی کے احیاء کا اعلان ہوتے ہی حکومت کا داخلی توازن خراب ہو گیا ہے اور اس کی قوت فیصلہ کمزور پڑ گئی ہے۔ اس کی سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ موجودہ اسمبلی کو توڑ کر چند ماہ کے بعد ہی ایسی اسمبلی کا مقابلہ کرنے کو تیار ہو جائے جس میں حکومت کی تو شامد کرنے والوں کے علاوہ سوراجی بھی ہوں یا برابر ایک سال کے لئے اس بلائے ناگہانی کو اور ٹلا دے۔ اگر اس سلسلہ میں حقیقتاً حکومت پریشان نہ ہوتی اور واقعی نئی دہلی اور لندن کے درمیان گفت و شنید نہ ہو رہی ہوتی تو اسمبلی کے آخری دن اس مسئلہ کا قطعی فیصلہ ضرور ہو جاتا۔ بہرحال آخر اپریل بھی کچھ دور نہیں ہے۔

مجلس عاملہ جمعیۃ علمائے ہند کا اجلاس
اہم معاملات پر غور وخوض

۱۹ اپریل ۱۹۳۴ء کو حافظ محمد ابراہیم صاحب وکیل ایم ایل سی نگینہ ضلع بجنور کے مکان پر بصدارت حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں حسب ذیل حضرات نے شرکت فرمائی اور کافی غور وخوض کے بعد متفقہ طور پر چار تجویزیں منظور ہوئیں جو ذیل میں درج ہیں۔

اسمائے گرامی شرکائے مجلس عاملہ

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب۔ حضرت مولانا احمد سعید صاحب۔ حضرت مولانا محمد حفظ الرحمن صاحب۔ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مولانا نور الدین صاحب۔ حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی۔ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی۔

وقف بل صوبہ متحدہ کی ترمیم

تجویز: مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند کا یہ جلسہ سب کمیٹی وقف بل کی رپورٹ اور جلسہ مشاورت کے منظور کردہ مسودہ ترمیمات کو استحسان کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور ضروری سمجھتا ہے کہ مسلمانان صوبہ متحدہ متفقہ طور پر بجائے مسودہ حافظ ہدایت حسین صاحب کے اس مسودہ کی تائید کریں کہ یہ احکام شریعت کے مطابق اور وقف اور اغراض وقف کا کفیل ہے ...

کونسلوں اور اسمبلی کے ذریعہ ...

آئندہ پروگرام کی تشکیل

اجودھیا کے زہرہ گداز مظالم

تنظیم جمعیۃ

...

مجالس مقننہ اور جمعیۃ علمائے ہند

...

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس کا مسئلہ
ڈاکٹر سید محمود کا بیان

پٹنہ ۱۰ اپریل۔ ڈاکٹر سید محمود نے نمائندہ پریس سے ملاقات کے دوران میں کہا کہ اب تک مجھے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس رانچی میں منعقد کرنے کے لئے صرف ۵ یا ۶ ممبروں کی جانب سے بذریعہ تار درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ جن میں ڈاکٹر انصاری، مسٹر راجگوپال اچاری، مسز نیلیڈ، مسٹر ریان اور نیمارٹی شامل ہیں اور ساتھ ہی بہت زیادہ تعداد میں ایسے ممبران کے خطوط موصول ہوئے ہیں جنہوں نے اس قدر قلیل نوٹس پر رانچی جیسے چھوٹے مقام میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس منعقد کرنے کے خلاف احتجاج کیا ہے۔

میں یہ محسوس کرتا ہوں جب تک کانگریس کے ایک عام اجلاس میں لاہور کانگریس کے ریزولیوشن کو منسوخ نہ کر دیا جائے اس وقت تک آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو داخلہ کونسل کے مسئلہ کے متعلق فیصلہ کرنے کا حق حاصل نہیں ہے ...

... راجندر پرشاد سے ملاقات کرنے کی غرض سے وہاں روانہ ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹر محمود بھی وہیں پر گاندھی جی اور بابو راجندر پرشاد سے ملاقات کریں گے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اسی ملاقات کے دوران میں اجلاس کے متعلق انتظامی فیصلہ کیا جائے گا۔

یونائیٹڈ پریس کا بیان

...

ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان

...

دیا سلائی پر محصول منظور ہو گیا
غربا و عوام پر بار عظیم

دہلی ۱۰ اپریل۔ آج شام کو معمولی بحث و تمحیص کے بعد اسمبلی نے دیا سلائی پر محصول لگانے کا بل پاس کر دیا۔ اس بل پر غور کرنے کے لئے جو جدید کمیٹی مقرر کی گئی تھی اس نے سفارش کی تھی کہ دیا سلائیوں پر حسب ذیل شرح سے ٹیکس لگایا جائے۔ چالیس سلائیوں کے بکس پر ایک روپیہ فی گرس۔ ۴۰ سے ساٹھ سلائیوں تک کے بکس پر ڈیڑھ روپیہ فی گرس ساٹھ سے اسی یا زیادہ دیا سلائیوں کے بکس پر دو روپیہ فی گرس۔

اسمبلی نے سلیکٹ کمیٹی کی سفارشات منظور کر لی ہیں اور دیا سلائیوں پر یکم اپریل ۱۹۳۴ء سے مندرجہ بالا شرح سے ٹیکس وصول کیا جائیگا۔ ...

خان عبید اللہ خاں کی حالت ہنوز خراب ہے
وزن میں ایک سو پونڈ کی کمی

لاہور ۱۰ اپریل۔ خان عبید اللہ خاں سے آج ان کے بھائی ہدایت اللہ خاں اور عبد الوالی خاں نے ملاقات کی خان عبید اللہ خاں ابھی تک کمزور ہیں اور کبھی کبھی ان کے پیٹ میں درد ہونے لگتا ہے اور حرارت بھی بڑھ جاتا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ سول سرجن اور اسسٹنٹ سرجن ان کی بحالی صحت کے لئے پوری کوشش کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کے وزن میں ... پونڈ سے زیادہ کی کمی ہو گئی ہے اور ان کے پھیپھڑوں پر اس کا اثر پڑا ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کے وزن میں کمی!

الہ آباد ۱۹ اپریل۔ کلکتہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کا وزن ۲ پونڈ اور کم ہو گیا ہے۔ ان کی قید کے بعد سے اس وقت تک ان کا وزن ... پونڈ کم ہو چکا ہے۔

جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس مشاورت کا اجلاس
صوبہ متحدہ کے وقف بل میں اہم ترمیمات کی منظوری
صدر محترم کی بصیرت افروز تصریحات

نگینہ میں ۸ و ۹ اپریل کو جمعیۃ علمائے ہند کی اس مجلس مشاورت کا ایک نہایت اہم اجلاس منعقد ہوا جو حافظ ہدایت حسین صاحب کے مسودۂ قانون متعلقہ اوقاف پر غور کرنے کے لئے طلب کی گئی تھی۔ اجلاس کی متعدد نشستوں میں ہندوستان کے متبحر و جید علماء اور قابل و ماہر وکلاء اور اہل الرائے حضرات نے شرکت فرمائی جن میں سے اکثر شرکاء کے اسمائے گرامی اشاعت ہذا کے صفحہ ... پر شائع کئے جا رہے ہیں۔

مجلس مذکورہ کا پہلا اجلاس ۲ بجے دوپہر کو شروع ہوا۔ سب سے پہلے مولانا حفظ الرحمن صاحب سیوہاروی نے حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا اسم گرامی اجلاس کی صدارت کے لئے پیش کیا جس کی تائید مولانا نور الدین صاحب بہاری نے کی اور حاضرین جلسہ نے متفقہ طور پر منظور کیا۔

انتخاب صدارت کے بعد حضرت مفتی صاحب نے اپنی ابتدائی صدارتی تقریر میں انعقاد جلسہ کی غرض و غایت اور اوقاف کے متعلق مسودۂ قانون کے پیش ہونے کے وجوہ اور نظام اوقاف کی خرابی اور ان کو منظم کرنے کی ضرورت پر اجمالی روشنی ڈالی ...

... پیش کیا اور اس پر بحث وتمحیص شروع ہو گئی۔

دوسری نشست بعد عصر اور تیسری بعد مغرب منعقد ہوئی اور یہ سلسلہ دوسرے دن دوپہر کے ایک بجے تک جاری رہا جو ترمیمات انتہائی طور پر منظور ہوئیں وہ حافظ ہدایت حسین صاحب کے مسودہ کے ساتھ صفحہ ... پر درج کی جا رہی ہیں۔ اس اجلاس میں وہ ترمیمات بھی فرداً فرداً سنائی گئیں جو تمام بعض علماء نے پیش کی گئی ہیں اور ان پر غور کرنے کے بعد ایک آخری فیصلہ اس صورت میں منظور کیا گیا جسے ہم آج کی اشاعت میں پیش کر رہے ہیں۔

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا طویل سفر
مظالم فیض آباد کی تحقیقات اور صوبہ بہار کا دورہ

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نگینہ سے جمعیۃ علمائے ہند کے جلسہ مشاورت اور مجلس عاملہ میں شرکت کرنے کے بعد ایک طویل سفر پر روانہ ہو گئے ہیں حضرت مولانا سب سے پہلے فیض آباد تشریف لے جائیں گے اور وہاں کے متعلق واقعات کی تحقیقات فرما کر اصلاح احوال کی سعی فرمائیں گے اس کے بعد پٹنہ تشریف لائیں گے اور پھلواری شریف پہنچ کر کارکنان امارت شرعیہ سے مشورہ کریں گے اور صوبہ بہار کے دورہ کے لئے جو بعض ناگزیر مشاغل کے باعث اب تک ملتوی ہو رہا تھا پروگرام مرتب فرمائیں گے۔ توقع کی جاتی ہے کہ حضرت مولانا کا یہ سفر کم سے کم پندرہ روز تک ممتد ہوگا صوبہ بہار کے حضرات مولانائے ممدوح کا پروگرام دریافت کرنے کے لئے دفتر امارت شرعیہ پھلواری شریف سے خط وکتابت کر سکتے ہیں۔

کشمیر میں آئین ساز اسمبلی کے قیام کا اعلان
بحث کرنے اور تقریر کرنے کا حق حاصل ہو گیا
مخصوص و محفوظ محکموں کی فہرست

سری نگر ۱۸ اپریل۔ نئی لیجسلیٹو اسمبلی کشمیر کے قواعد و ضوابط شائع ہو گئے۔ یہ قواعد گلینسی کمیشن کی سفارشات کے موافق ہیں۔ یہ کانسٹی ٹیوشن تقریباً اسی قسم کا ہوگا جیسا مارلے منٹو اسکیم ۱۹۱۰ء کے بعد ہندوستان میں نافذ ہوا تھا۔ اس کی رو سے اسمبلی کے ممبروں کو آزادانہ تقریر کرنے، بجٹ پر نکتہ چینی کرنے اور دیگر قوانین پیش شدہ پر تنقید کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ محفوظ صیغہ جات سے اسمبلی کا تعلق نہ ہوگا یہ محفوظ صیغہ جات حسب ذیل ہیں۔

(۱) مہاراجہ صاحب اور ان کے خاندان سے تعلق رکھنے والے معاملات۔

(۲) حکومت کشمیر کے وہ معاہدے جو حکومت برطانیہ یا کسی غیر ملک یا کسی دیسی ریاست سے ہوئے ہوں۔

(۳) گلگت اور سرحد سے تعلق رکھنے والے معاملات۔

(۴) علاقہ داروں اور جاگیرداروں کے مخصوص حقوق اور سندیں۔

(۵) ریاستی فوج کی تنظیم و ترتیب وغیرہ

(۶) ریاستی محکمہ جو مہاراجہ صاحب کے وزیر خاص سے تعلق رکھتا ہو۔

(۷) دھرمارتھ کا محکمہ۔

(۸) مندرجہ بالا قواعد و ضوابط کی ترمیم و تنسیخ۔

ریاست کے بجٹ سے مراد کونسل اور اسمبلی سے ہے کونسل کا پریذیڈنٹ وزیر اعظم ہوگا اسمبلی کا پریذیڈنٹ مہاراجہ صاحب اپنے اختیارات سے تین وقفہ کے لئے مناسب سمجھیں گے مقرر کریں گے۔ اسمبلی کے عام طور پر دو اجلاس ہوا کریں گے۔ اکتوبر میں سری نگر میں اور مارچ میں جموں میں۔ مہاراجہ صاحب کو اختیار ہوگا کہ اگر اسمبلی کسی ایسے قانون کی ترمیم یا تنسیخ کر دے جسے وہ ریاست کے تحفظ امن و آزادی کے لئے ضروری سمجھتے ہوں وہ اسے اپنے خاص اختیارات سے منظور کر دیں۔ آئندہ اکتوبر میں غالباً اس اسمبلی کا پہلا اجلاس ہوگا۔

بجلی گرنے سے دو اشخاص ہلاک

نگینل ۹ اپریل۔ موضع لارد گرام میں بجلی گرنے کے باعث دو آدمی ہلاک ہو گئے دو مکانوں کو آگ لگ گئی اور وہ قطعی برباد ہو گئے۔

حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی کا ورود دہلی
جنگل والی مسجد میں ذکر شہادت

نگینہ میں جلسہ مشاورت جمعیۃ علمائے ہند اور مجلس عاملہ کی شرکت کے بعد حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی ۱۱ اپریل کو دہلی تشریف لائے ہیں اور ممدوح کا قیام دفتر جمعیۃ علمائے ہند میں ہے۔ بعض مخلص حضرات کے اصرار بیہم سے حضرت مولانا نے ۱۲ محرم الحرام تک دہلی میں قیام کرنے کا ارادہ فرما لیا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ ۹ محرم الحرام کا دن گزارنے کے بعد شب کو مولانائے ممدوح جنگل والی مسجد واقع باڑہ ہندو راؤ میں ذکر شہادت بیان فرمائیں گے۔ اسی مسجد میں حضرت مولانا نور الدین صاحب اور مولانا عظمت اللہ صاحب کا بیان بھی ہوگا۔

اسمبلی کو توڑنے کا فیصلہ ابھی تک نہیں ہوا
اپریل کے آخر میں اعلان کیا جائے گا
گورنر جنرل کا پیغام

دہلی ۱۸ اپریل۔ آئندہ اسمبلی کی میعاد میں توسیع یا اسے توڑنے کے متعلق اعلان ہونے والا تھا اس لئے صبح ہی سے ممبران آنے شروع ہو گئے تھے۔ سر شان مکھم چیٹی صدر اسمبلی نے گورنر جنرل کی جانب سے حسب ذیل پیغام پڑھ کر سنایا۔

ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل نے مجھ سے یہ اعلان کرنے کی درخواست کی ہے کہ گورنر جنرل کو اس امر پر افسوس ہے کہ وہ فی الحال موجودہ اسمبلی کو توڑنے کے سوال کے متعلق کوئی قطعی فیصلہ نہیں کر سکے ہیں۔ چونکہ اس معاملہ میں دیگر امور بھی شامل ہیں اس لئے ملک معظم کی حکومت کے ساتھ ان کی مراسلت جاری ہے۔ گورنر جنرل کو امید ہے کہ وہ اس ماہ کے آخر تک اپنے فیصلہ سے آگاہ کر دیں گے۔ پریذیڈنٹ نے مزید کہا کہ اگر اسمبلی توڑ دی گئی تو آئندہ اجلاس ۱۶ جولائی سے شروع ہوگا لیکن اگر توسیع کی منظوری ہو گئی تو اجلاس کی تاریخ سے ممبران کو جلد از جلد آگاہ کر دیا جائیگا۔ لابی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ وزیر ہند اور وائسرائے کے درمیان شدید اختلاف رائے موجود ہے۔

مسلم اوقاف کے متعلق صوبہ متحدہ کا مسودۂ قانون
(بسلسلہ صفحہ ۳)

... پانے کا مستحق ہو اور نیز وہ غرض جو کسی مسجد، عیدگاہ، امام باڑے اور دیگر مذہبی اداروں میں عبادت، خدمت یا مذہبی ریاضت کرنے کا مستحق ہو اور اس میں بلحاظ وقف بھی شامل ہے جیسا آگے درج ہے۔

(۱۱) "جائداد منقولہ" میں شامل ہیں سرکاری کفالت نامے، سرکاری تمسک و کارخانوں و کمپنیوں کے حصص و اسٹاک، ڈبینچر و دیگر کفالت نامے و دستاویزات۔

(۱۲) "اندراج" سے مراد ہے وقف ناموں اور ان کی تصریحات مقررہ دفعہ ۲۰ ایکٹ ہذا کا مندرج ہونا۔

(۱۳) "مقررہ" سے مراد ہے مقررہ لوکل گورنمنٹ بذریعہ ان قواعد کے جو اس ایکٹ کے بموجب وضع کئے گئے ہوں۔

(۱۴) "عدالت" سے مراد ہے جب تک اس کے خلاف درج نہ ہو عدالت ڈسٹرکٹ جج یا دیگر ایسی عدالت جس کو لوکل گورنمنٹ نے ایکٹ ہذا کے اندر اختیار سماعت دیا ہو۔

(۱۵) "ڈگری" سے مراد ہے ہر وہ حکم جو بذریعہ اجراء نفاذ پذیر ہو سکے۔

...

سوراج پارٹی کے متعلق گاندھی جی کی تصریحات
نمائندہ پریس کو بیان

جو رہٹ ۱۸ اپریل۔ نمائندہ پریس نے گاندھی جی سے ایک اہم ملاقات کی جس کے دوران میں گاندھی جی نے حسب ذیل بیان دیا۔

سوال۔ آپ نے سوراج پارٹی کا جو خیر مقدم کیا ہے۔ کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ کانگریسی کونسلوں میں اس غرض سے داخل ہوں کہ سخت گیری کے قوانین کو منسوخ کرائیں اور وائٹ پیپر کی اسکیم کو نامنظور کرائیں۔

جواب۔ میں کانگریسی کونسلروں کی پالیسی کا تعین نہیں کر سکتا۔ میں نے ہی سابقہ سوراج پارٹی کے ہاتھ میں کانگریس کو دیدیا تھا۔ لیکن میں نے کبھی پنڈت موتی لال نہرو اور دیش بندھو داس کی پالیسی متعین نہیں کی اگر نئی سوراج پارٹی میری رائے طلب کرے گی تو میں جیسا مناسب موقع سمجھوں گا اس کے مطابق انہیں طریق کار کے بارے میں مشورہ دونگا لیکن اس وقت یہ کہنا مشکل ہے کہ میں سوراج پارٹی کو کیا مشورہ دونگا۔

سوال۔ کیا آپ کے خیال میں کونسلوں کے اندر حکومت سے تعاون ہو سکتا ہے۔

جواب۔ ضرور ہو سکتا ہے ایسی بہت سی مثالیں میری نظر میں ہیں۔

سوال۔ کیا پرانی سوراج پارٹی کے ممبر جو اس وقت مرکزی اور صوبجاتی کونسل میں ہیں وہ بھی سوراج پارٹی میں شریک ہو سکتے ہیں۔

جواب۔ بشرطیکہ وہ درخواست کریں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ انہوں نے لاہور کانگریس کے ریزولیوشن کے مطابق اپنی نشستوں سے استعفا نہیں دیا۔ جو شخص موجودہ سوراج پارٹی کی مدافعت کرتا ہے وہ اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ خواہ پہلے اس کے خیالات کچھ بھی رہے ہوں۔

... کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اگر اجلاس ہونے پایا تو اس میں یہ طے کیا جائے گا کہ آیا سوراج پارٹی کے پروگرام کی تصدیق کی جائے یا نہیں اگر آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے بھی اس کی منظوری دیدی تو سوراج پارٹی کی وہی پوزیشن ہوگی جو دیش بندھو داس آنجہانی کی زندگی کے وقت تھی۔

چین و جاپان کی کشمکش
اسلحہ کی بہم رسانی پر احتجاج
حکومت برطانیہ کا اعلان

لندن ۱۹ اپریل۔ کل جاپان کی جانب سے ممالک غیر کو اس بنا پر دھمکی دی گئی تھی کہ وہ چین کو اسلحہ وغیرہ بہم پہنچا رہے ہیں۔ اس کے جواب میں برطانوی محکمہ خارجیہ نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں درج ہے۔ ... اس کا منشا کسی ملک کے مفاد کو نقصان پہنچانا نہیں ہے ... دیگر ممالک میں اشتراک عمل خواہ وہ مالی ہو یا اور طریقہ کی امداد شامل ہو غیر سیاسی رہا ہے۔ فوجی سامان کی خرید یا غیر ملکی فوجی انسٹرکٹروں یا مشیروں کا تقرر محض قومی تحفظ کے خیال سے ہے۔

ممبران اسمبلی کی روانگی

نئی دہلی ۱۹ اپریل۔ سر شنمکھم چیٹی پریذیڈنٹ اسمبلی ۲۳ اپریل کو صبح بذریعہ فرنٹیر میل بمبئی کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ اسمبلی کے بنگالی ممبر ۲۰ اپریل کو روانہ ہو جائیں گے منگلور نیز دیگر صوبوں کے ممبران بھی اپنے صوبوں کو روانہ ہو جائیں گے۔

اعلان تعطیل

چونکہ عشرہ محرم الحرام کے احترام میں پریس و دفتر الجمعیۃ بند رہے گا اس لئے ۲۰ اپریل کا "الجمعیۃ" شائع نہ ہو سکے گا۔ معاونین کرام اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مہتمم الجمعیۃ)

قربانی واجب ہے یا سنت؟
آئمہ اسلام کی تصریحات

دور حاضر میں جس طرح اور اور احکام اسلام میں تحریف کی جا رہی ہے اور جن مختلف اقسام سے دین متین کی تخریب ہو رہی ہے وہ ظاہر ہے اسی سلسلہ کی ایک کڑی قربانی ہے ایام نحر کے قبل ہی چند مضامین قربانی کے خلاف نکل چکے ہیں اور علمائے ملت نے اس کے دندان شکن جوابات بھی دیئے ہیں اور اب اس موضوع پر قلم اٹھانے کی حاجت نہ تھی لیکن باوجود اس قدر تردید و اصلاح کے بھی ہمارے شہر کے امام العیدین نے خطبۂ عید الفطر میں فرمایا کہ قربانی کرنا افضل ہے اگر جانور قربانی کی قیمت صدقہ کر دی جائے تاہم جائز ہے میں خود اس قول کا مخالف عیدگاہ میں موجود تھا اور محض اس خیال سے تردید فوری نہ کی کہ بعد کو امام صاحب مذکور کی غلط فہمی دور کر دی جائے گی لیکن جب ان سے گفتگو شروع ہوئی تو تاانتہائے کلام اپنے خیال ناقص پر اڑے رہے اور بولے کہ صفحات اخبار میں یہ مضمون از سرِ نو لایا جائے اور علمائے عصر کی رائے کا پتہ لگایا جائے گا کہ حق کس کے ساتھ ہے۔

امام صاحب موصوف قربانی کو سرے سے کسی پر واجب ہی نہیں سمجھتے اور دلائل بھی بیان فرماتے ہیں اول ان کا خیال ہے کہ حدیث میں ہے "من اراد ان یضحی فلا یاخذن من شعرہ واظفارہ شیئا" یعنی جو تم میں سے ارادہ کرے قربانی کا تو بال وغیرہ نہ کٹوائے ...

کھانڈ کے محصول میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی
اسمبلی نے ایک روپیہ من محصول منظور کر لیا

نئی دہلی ۔ ۱۰ اپریل پرسوں شام کو لیجسلیٹو اسمبلی نے شکر پر محصول لگانے کا بل پاس کر دیا۔

بل پر بحث ختم ہونے سے قبل مسٹر بانڈی نے یہ ترمیم پیش کی تھی کہ شکر پر ایک روپیہ پانچ آنہ فی ہنڈریڈ ویٹ کے حساب سے ٹیکس لگایا جائے جو ابتداء بل میں پیش کیا گیا تھا ان کی یہ ترمیم منظور کر لی گئی۔

اس بل کی رو سے کارخانوں کی بنی ہوئی ہر قسم کی شکر پر مندرجہ بالا شرح سے ٹیکس وصول کیا جائیگا ان کھنڈساروں کی بنی ہوئی شکر پر بھی یہی ٹیکس وصول کیا جائے گا جن میں بیس سے زیادہ آدمی کام کرتے ہیں۔ گڑ کی شکر پر کوئی ٹیکس نہیں ہوگا۔

مخالف پارٹیوں نے متعدد ترمیمات پیش کیں وہ تمام نامنظور ہو گئیں۔ ان نامنظور شدہ ترمیمات میں وہ ترمیمات بھی شامل تھیں جن کے ذریعہ ان کارخانوں کی بنی ہوئی شکر کو جو کہ ابھی حال ہی میں قائم کئے گئے ہیں ٹیکس سے مستثنیٰ کرانا نیز کھنڈساری شکر کے ٹیکس میں کمی کرانا مقصود تھا۔

مسٹر جلی نے تجویز کیا کہ اس اور کے پیش نظر کہ اس سال ہندوستان کو ترقی جنگ وار نہیں کرنا پڑے گا۔ اس وجہ سے یہ رقم حکومت کے پاس اس سال بچ جائیگی اندریں حالات نئے قائم شدہ کارخانوں کے ساتھ ٹیکس کے معاملہ میں رعایت کی جا سکتی ہے۔

سر جارج شسٹر ممبر مالیات نے جواب دیا کہ یہ موجودہ تخمینہ بہت غیر محفوظ ہے اور ہمیں کچھ رقم محفوظ رکھنے کی ضرورت ہے۔

تیموریہ ایسوسی ایشن کا سالانہ اجلاس
اہم تجاویز کی منظوری

لوکل گورنمنٹ اور مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی
سکریٹری گورنمنٹ ہند کا کمیٹی کا معائنہ

لدھیانہ میں مولانا ظفر علی خاں صاحب کی تقریر
کشمیر اور جیند میں مسلمانوں پر مظالم کے خلاف احتجاج

مغرب کو جاپان کا زبردست انتباہ
مشرق کی حفاظت کا ذمہ دار جاپان ہے

تبت میں چین کا اقتدار پھر قائم ہو گا؟
بغاوت کے زبردست امکانات

کیا موجودہ اسمبلی ضرور ٹوٹ جائے گی؟
ایک معنی خیز کنایہ

دہلی ۱۰ اپریل ۔ آج اسمبلی میں ایک معمولی سے واقعہ نے ان حلقوں میں یہ خیال پیدا کر دیا ہے کہ کل حکومت کی جانب سے جو اعلان کیا جائیگا اس میں موجودہ اسمبلی کو توڑ دینے کا ذکر ہوگا۔

واقعہ یہ ہے کہ مسٹر بھوپت سنگھ نے ایوان کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ مسکینیکل لائیزر ٹائپ آف جوئینگ بجھاق اور سپرٹ کے ذریعہ شائع پیدا کرتا ہے اور سگریٹ سلگانے کے کام میں آتا ہے پر ڈیوٹی لگانے کا بل امر جولائی تک ملتوی کر دیا جائے ... اسمبلی کی میعاد ... اعلان کرے گی۔

جیلوں میں سیاسی اسیروں کی تعداد
سرکاری اعلان

دہلی ۹ اپریل تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں مارچ ۱۹۳۴ء کے اختتام تک سزا پانے والوں کی تعداد و شمار کے متعلق جو سرکاری بیان شائع ہوا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ برطانوی ہند میں گذشتہ ماہ کے مقابلہ میں اس مہینہ سزا پانے والوں کی تعداد میں ۲۶۹ کی کمی ہو گئی مارچ کے اختتام میں کل سزا یافتوں کی تعداد ۵۳۲ تھی ... تعداد تھی۔

ایک مسلم نوجوان کی خودکشی!

دہلی ۱۰ اپریل پرسوں گیارہ بجے کے قریب چھوٹا بازار میں جب ایک شخص مسمی رمضان کو خون میں لت پت بے ہوشی کی حالت میں پایا گیا تو سارے بازار میں سنسنی پھیل گئی۔ محمد رمضان کی گردن کٹی ہوئی تھی فوراً ہی پولیس کو اطلاع کر دی گئی اور بازار مذکور کی ڈسپنسری کے ڈاکٹر کو بلایا۔ ڈاکٹر کے آنے کے چند منٹ بعد ہی محمد رمضان چل بسا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کچھ عرصہ سے اس کی دماغی حالت درست نہیں تھی اس کے قبضہ سے پولیس نے ایک چاقو برآمد کیا ہے عام طور پر یہی خیال کیا جاتا ہے کہ یہ خودکشی کا واقعہ ہے۔

یو۔ پی میں دو سو ڈاکے

دہلی کی طوائفوں پر جرمانہ

خان عبید اللہ خاں روبصحت ہیں

انڈیا لیگ کی رپورٹ ہندوستان میں ضبط کی گئی
پارلیمنٹ میں سوال اور گورنمنٹ کا جواب

ہوم ممبر کے بیان پر شاعر ٹیگور کا اظہار مسرت
بنگال کے نظربندوں کو بھی رہا کیا جائے

... میں سیاسی اسیروں کی رہائی

ہولناک آتشزدگی
سو مکانوں کی تباہی اور چار افراد کی ہلاکت

سندھ کی انتظامی کمیٹی کا کام ختم ہو گیا

افغانی خفیہ پولیس کی از سرِ نو تنظیم

سل و دق کے علاج میں جدید کامیابی

حکیم سید محمد یعقوب ... ضلع مونگیر

ہر جگہ چلنے والی فائدہ مند تجارت

ہماری امریکن ولایتی اور جاپانی کٹ پیس پارچہ کی گانٹھیں ...

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹیڈ ... دہلی

پچیس روپیہ کے سرمایہ

مفت

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

مفت کی اکسیر

لیپ میں پھر آ گیا

ڈیڑھ سو سال کے بعد
روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

حیات حافظ رحمت خاں

المشتہر: منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

ایک سال ... مارکیٹ گزٹ کراچی

خزانہ اوددھل گیا

عجوبہ عاشق کے قدموں پر

آلہ نامردی

تار کا پتہ: الجمعیۃ دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے) — معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم سہ شنبہ ۱۶ محرم الحرام ۱۳۵۳ ہجری مطابق یکم مئی ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۰

اجودھیا کے بے پناہ مظالم کی خونچکاں داستان

تاریخی واقعات اور موجودہ حالات کا الم انگیز مرقع

بیراگیوں کی وحشت و بربریت اور مساجد و مقابر کی توہین

حضرت مولانا الحافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کا بیان

جیسا کہ قارئین الجمعیۃ کو گزشتہ اشاعت کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہوگا حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند ۲۰ اپریل کو نگینہ سے فیض آباد (اجودھیا) تشریف لے گئے تھے۔ وہاں پہنچ کر حضرت مولانا نے تمام واقعات کی مکمل تحقیقات فرمائی اور ان مقامات کا خود بنفس نفیس معائنہ فرمایا جو اس تحقیقات سے تعلق رکھتے تھے۔ اب ہمیں حضرت مولانا کی حسب ذیل رپورٹ بغرض اشاعت وصول ہوئی ہے جسے ہم قارئین کرام کی واقفیت اور حکومت کی توجہ کیلئے درج کرتے ہیں۔

ابتدائی واقعات

مانجھے کا واقعہ

اس سے پیشتر کہ واقعات کی تفصیل کو قلمبند کیا جائے اور ان واقعات کا تذکرہ کیا جائے جو اقصیاں پیش آئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مانجھے کے حالات ذکر کر دیئے جائیں۔ دریائے گھاگرا کے کنارے ایک طویل ...

شاہجہانپور میں قربانی کا حق

شاہجہانپور کے مسلمانوں کا ہمیشہ سے یہ قاعدہ تھا کہ وہ اپنے پڑوسیوں کے کل جذبات کی رعایت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے مذہبی فریضہ کو بہت ہی خاموشی اور خفیہ طریقہ سے ادا کیا کرتے تھے گائے کی قربانی مکان کے اندرونی حصہ میں کرتے تھے ...

ذبیحہ ڈالا گیا

قیدیوں کی رہائی

بیراگی کون ہیں؟

اجودھیا کیا ہے؟

اجودھیا کا تاراج

ڈپٹی کمشنر کا معائنہ اور فیصلہ

قربانی کے مقام کا تقرر

ہندوؤں کی درخواست

درخواست کا نتیجہ

قتل و آتشزدگی

(سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو صفحہ ۵)

L 1793.

The Al-Jamiat

نور ایمان کی اشاعت کرنے والا ... منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Vol. XIX No. 29. DELHI TUESDAY APRIL 24, 1934. PRICE ONE ANNA

Maulvi Mufti Mehdi Hasan Sa[hib], P.O. Rander, Dt. Surat

اسلام کی ایک دردناک مصیبت

کمزور مسلمانوں کو اسلام سے محروم کرنے کی کوششیں

(راقم سید محمود زیدی الوسری)

اجمیر میں ہندو مسلم اتحاد پر تقریریں

(سید فضل حسین نائب سکرٹری جمعیۃ ہذا)

دین حق کی ضیا پاشیاں

موضع براہ تحصیل گڑھ شنکر کے ایک جلسہ میں حسب ذیل پانچ اشخاص نے اسلام قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت بخشے:

سردار ہرنام سنگھ ساکن فقاتہ	اسلامی نام ضیاء علی
سردار شام سنگھ ساکن فقاتہ	ر امانت علی
اہلیہ سردار ہرنام سنگھ ساکن فقاتہ	ر غلام فاطمہ
اہلیہ سردار شام سنگھ ساکن فقاتہ	ر زینب
سردار گوردت سنگھ ساکن نزاری	ر غلام محمد
نیاز احمد خاں ساکن بنام	ر نیاز احمد خاں

(سکرٹری انجمن)

مدرسہ مطلع العلوم میں حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی کی آمد

(وصدر جمعیۃ الطلبہ مطلع العلوم بنارس)

رسالہ "غریبوں کی دنیا"

یہ علمی ادبی اور تاریخی ماہانہ رسالہ ہے جس میں معاشرتی اور تمدنی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے مضامین شائع کئے جائیں گے۔

قیمت سالانہ عہ نمونہ مفت (غریبوں کی دنیا دہلی)

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

Heath & Sommers, Fort Bombay

مشہور و معروف دو ترجمہ والا مجرد نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی

تجارت

اس وقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس گانٹھوں کی ہے جن میں مختلف اقسام کا سوتی سلکی ریشمی پارچہ ہوتا ہے ...

نمونہ کی چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپے

ایس شفیق بھائی تھوک فروشان جیکب سرکل بمبئی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

ازبلا چھپ رہی ہے

تاریخ اسلام کے سلسلہ میں اسپین کے ایک مشہور تاریخی واقعہ سے متعلق ازبلا کا جو افسانہ متواتر نمبروں میں شائع ہوا تھا اس افسانہ کو قارئین الجمعیۃ کے مسلسل پیہم اصرار پر مزید اضافہ اور بہترین ترتیب کے ساتھ ایک مستقل کتاب کی صورت میں زیور طبع سے مزین کیا جا رہا ہے۔

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

(جید برقی پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

بمبئی میں مزدوروں کی زبردست ہڑتال

پولیس نے گولی چلادی۔ ایک مزدور ہلاک

بمبئی ۲۰ اپریل۔ بمبئی کے سوتی پارچہ بافی کے کارخانجات کی ہڑتال کا آج پانچواں دن تھا۔ جس ہڑتال نے شدید صورت اختیار کر لی تھی۔ دوپہر کو ہڑتالیوں کی تعداد ۵۰ ہزار تک پہنچ گئی تھی۔ صرف اسپرنگ مل اور ریپ ملز میں تھوڑے بہت مزدور کام کر رہے ہیں۔

آج مدن پورہ میں جہاں کہ مسلمان مزدور آباد ہیں۔ ہڑتالیوں نے کئی جلسے منعقد کئے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلمان مزدور بھی ہڑتال میں شامل ہو گئے ہیں۔ اور سرکردہ مسلمان کارکنوں نے ہڑتال کی حمایت کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ہڑتال کمیٹی کے عہدیداران کو یقین ہے کہ فرقہ وارانہ جھگڑے ہڑتال کی کامیابی کے راستہ میں حائل نہ ہونگے۔

...

پولیس نے کئی مرتبہ فائر کئے گئے ایک مزدور ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

سلطان پور میں ڈیڑھ سو گرفتاریاں

جالندھر ۲۰ اپریل۔ سلطان پور لودھی کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت تک ۱۵۰ گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں۔ فوجی سپاہی شہر کے مختلف حصوں میں پہرہ دے رہے ہیں اور لاٹھیوں۔ کلہاڑیوں سے مسلح اشخاص کو ایک جگہ جمع نہیں ہونے دیتے۔ امام الدین اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

امریکہ میں جنگی جہازوں کی تیاری

واشنگٹن ۲۰ اپریل۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے فیصلہ کر لیا ہے کہ حدود معاہدہ تک جنگی جہاز تیار کرانے کا عزم کر لیا ہے۔ ان جنگی جہازوں پر ایک ارب پچاس کروڑ ڈالر صرف ہوں گے امید کی جاتی ہے کہ کانگریس یہ رقم منظور کر دے گی۔

گاندھی جی کی موٹر پر سنگباری

مفت کی اکسیر

لیجیے میں پھر آگیا!

منیجر علیمی جنتری سرکلر روڈ لدھیانہ (پنجاب)

تعزیوں کے جلوس میں ہندو مسلم فسادات اور پولیس کے فیر

کپورتھلہ میں دس اور غازی پور میں چار اشخاص ہلاک

ہندوستان میں کہاں کہاں فسادات ہوئے؟

کپورتھلہ ۲۰ اپریل۔ محرم کے موقعہ پر کپورتھلہ میں سخت فساد ہو گیا۔ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی جماعت نے سلطان پور میں ریاست کے احکام کی خلاف ورزی کی اور ایک ممنوعہ راستہ سے تعزیہ لیجانا چاہا۔ انسپکٹر جنرل پولیس مجمع کو قابو میں نہ رکھ سکے اور انہوں نے فیر کرنے کا حکم دیدیا جس سے دس آدمی ہلاک اور ۴۰ زخمی ہوئے۔ مجمع کو منتشر کر دیا گیا اور صورت حال قابو میں ہے۔ ہلاک شدگان اور زخمی سب مسلمان ہیں۔ اصل تنازعہ ایک پیپل کے درخت کا تھا جو تعزیہ کے راستہ میں حائل تھا۔

بھاگلپور ۲۰ اپریل۔ بھاگلپور میں ہندو مسلمانوں میں دوشنبہ کی شب میں جھگڑا ہو گیا تھا اب صورت حال اطمینان بخش ہے جہاں بھی پیپل اور تعزیہ ...

...

ڈیڑھ سو سال کے بعد

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خاں!

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبد الواحد خاں صاحب ایم۔ اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۲۶ کاغذ چکنا، کتابت و طباعت دیدہ زیب و ہاف ٹون کی چھپی ہوئی، نایاب رنگین تصاویر، جلد خوبصورت قیمت (۳) روپے

المشتہر:- منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

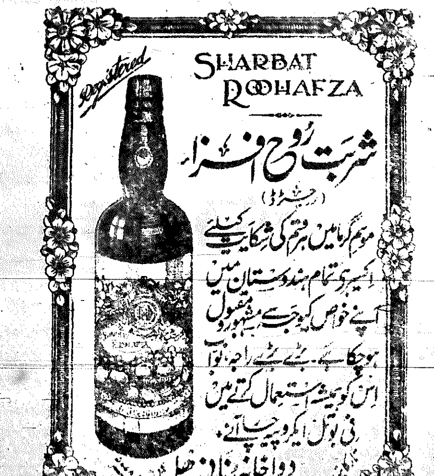

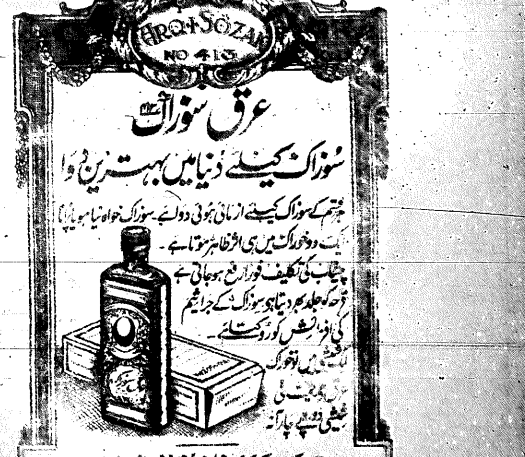

ایک عجیب و غریب نایاب نسخہ

جس کے شاید آپ بھی متلاشی ہوں

فی زمانہ ہر جگہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور کا منظر پیش نظر ہے مگر ہر فرد بشر کو حضور صلعم کا فرمان یاد رکھنا چاہیئے۔

یعنی راست بازی باعث نجات اور جھوٹ موجب ہلاکت ہے۔

اخبار بین حضرات سے مخفی نہیں کہ بندہ کا ایک نسخہ طلاء بعنوان ایک عجیب غریب نایاب نسخہ ملک کے کثیر الاشاعت اخبارات میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتا رہا ہے جبکہ پبلک نے خود تیار کر کے یا بندہ سے تیار شدہ طلاء منگا کر زبردست الفاظ میں تصدیق اور تعریف فرمائی ہے علاوہ ازیں مختلف اطراف ملک کے ڈاکٹر و حکماء نے ازراہ قدردانی آرڈر دیکر ...

...

مصیبت زدگان کٹرا تھانہ مظفر پور کا عام جلسہ

اور نہایت اہم تجاویز

بتاریخ ۱۷ اپریل ۱۹۳۲ء کو بمقام عیدگاہ موضع سہولی مانع تھانہ کٹرا باشندگان مواضعات کٹرا تھانہ ضلع مظفر پور (جس میں ۔۔۔ گاؤں ہیں) کا جلسہ عام ہندو مسلمان کا بسرپرستی انجمن تنظیم المسلمین سہولی زیر صدارت حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت منعقد ہوا۔ اس جلسہ کا پندرہ روز قبل ہی سے اعلان عام کیا گیا تھا ضلع کے رہنماؤں کو بھی خاص طور پر دعوت دی گئی تھی چنانچہ اس جلسہ میں مولوی حسن جان صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ پٹنہ ایم۔ ایل۔ سی کونسل بہار مولوی عبد الودود صاحب ایڈووکیٹ مظفر پور ایم۔ ایل۔ سی کونسل بہار جناب مولوی محمد مجتبیٰ صاحب ایڈووکیٹ مظفر پور وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں جنہوں نے شرکت ...

...

(د) اور اگر وہ اپنے خزانہ عامرہ سے ایک حبہ بھی غریب کسانوں پر موجودہ مصیبت کے وقت خرچ کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں بجز اس صورت کے کہ وہ قرض لیں تو پھر یہ قرض ہر مصیبت زدہ کو انفرادی طور پر یکمشت پچیس سال کی مدت کے لئے ہلکی قسطوں اور سہل شرائط کے ساتھ بلا سودی صرف جائداد و مکانوں کی کافی ضمانت پر دے۔

اگر حکومت بہار مصیبت زدوں پر رحم کر کے مندرجہ صدر طریقوں پر مدد کرنے کو تیار نہیں ہے تو کٹرہ تھانہ کے باشندے اپنی اپنی زمینوں پر آسمان کے زیر سایہ بے آب و دانہ اپنی موت مرنے کو اس امر پر ترجیح دیتے ہیں کہ مجوزہ قرض کی اسکیم کے ماتحت قرض لے کر اپنی گردنوں میں پھانسی کا پھندا ڈال کر نہایت ہی بری موت مریں۔

(۳) باشندگان مواضعات کٹرہ تھانہ کا یہ جلسہ عام تمام ملک کے ذاتی نقصانات ...

...

صوبہ بہار میں امارت شرعیہ کا حقیقی کام

حضرت نائب امیر شریعت کی بیش بہا خدمات

ندوۃ العلماء کے سرگرم عمل طلبا

اللہ کا نام لیکر جب کوئی کام شروع کیا جاتا ہے تو اس کی تکمیل یا اتمام کے لئے غیب سے کوئی نہ کوئی سامان ضرور ہو جاتا ہے، چنانچہ قرآن پاک میں بھی اس کی طرف اشارے موجود ہیں، و ابلیٰ هم بروح منه کی سچی تفسیر یہی ہے کہ ہمت مرداں مدد خدا، یہ ایک حکمت بالغہ ہے، اور جناب نائب امیر شریعت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب مدظلہ نے اپنی فراست ایمانی کی روشنی میں اس حکمت کی تہ کو پالیا، چنانچہ یہی وجہ ہے کہ وہ زلزلہ زدوں کی حقیقی امداد کے لئے ضعف پیری کے باوجود کمر ہمت مضبوط باندھ کر کھڑے ہو گئے اور ایک ہاتھ میں پھاوڑا اور دوسرے ہاتھ میں ٹوکری لے لی، تاکہ بنفس نفیس "خانماں برباد وں" کی مصیبت دور کریں، اور اپنے ہاتھوں سے ان کے منہدم مکانوں کی تعمیر کریں ...

...

ابو المحاسن محمد سجاد صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے کہ ان حضرات نے تکلیف فرما کر ہم لوگوں کی رہنمائی فرمائی خاصکر جناب صدر کا کہ انہوں نے باوجود علالت طبع شدید ترین کھڑے ہو کر قومی مفاد کے زریں اصولوں کو بتایا جس نے تمام پبلک میں ایک نئی روح پھونک دی۔

ابو الحسن صدر مجلس استقبالیہ جلسہ عام منجانب انجمن تنظیم المسلمین سہولی کٹرا تھانہ ضلع مظفر پور

محلہ نواب کوٹھی باڑھ ضلع پٹنہ کی مسجد

وزیر تعلیمات صوبہ بہار کا شکریہ اور امداد کی اپیل

۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کے تباہ کن زلزلہ سے محلہ نواب کوٹھی کی مسجد بھی شہید ہو گئی ہے۔ انجمن امداد المسلمین باڑھ کے اراکین اور رضاکاروں نے تہیہ کر لیا ہے کہ اس کی تعمیر میں ہم لوگ مزدور و معمار کا کام خود سے انجام دیں گے۔ چنانچہ ملبوں کی صفائی۔ مٹی کی کٹائی۔ روڑوں کی تیاری کا کام ختم کر چکے ہیں۔

...

مسجد کو کچھ وسیع کرنے کے خیال سے طول و عرض میں کچھ اضافہ کیا گیا ہے جس کی بنیاد انجمن کے رضاکاران و ارکان نے خود سے ۸ فٹ گہری ۵ فٹ چوڑی کھود لی ہے۔ ...

خزانہ اودھ مل گیا

حکیم الملوک افسر الاطباء حکیم مسیح الدولہ بہادر طبیب خاص شاہان دہلی و اودھ کی بد پایہ ناز حیرت انگیز مخصوص مجرب ادویات جن کو ہزاروں مایوس العلاج مریض و خورشین ...

...

محبوب عاشق کے قدموں پر

ہدیہ عمل تین روپے کے بجائے سوا روپیہ ...

...

یوں نکہ جہاں تک ... انجمن کے سامنے ...

... کے لئے دینا منظور فرما لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اگر دیگر مخیر حضرات ہماری اعانت و حوصلہ افزائی کے لئے آمادہ ہو جائیں تو بہت جلد ہم اس مسجد کی تعمیر میں کامیاب ہو جائیں اور دوسری قومی و مذہبی خدمات بھی بسہولت انجام دیتے رہیں۔

(محمد اظہار حسن ہاشمی سکرٹری)

مسلمانان نگینہ کا جلسہ عام

وقف بل کے متعلق قرارداد

جامع مسجد نگینہ میں ۲۰ اپریل ۱۹۳۴ء کو زیر صدارت مولانا محمد صاحب مسلمانان نگینہ کا ایک عام جلسہ منعقد ہوا جس میں تجویز ذیل باتفاق رائے منظور کی گئی۔ تجویز کی تحریک مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاری نے فرمائی اور تائید مولانا محمد سعید صاحب نے کی۔

"مسلمانان نگینہ کا یہ جلسہ اس حقیقت کا پرزور اعلان کرتا ہے کہ صوبجات متحدہ کی کونسل میں جو وقف بل کا مسودہ خان بہادر ہدایت حسین صاحب ایم۔ ایل۔ سی نے پیش کیا ہے وہ شرعی اور اصلاحی نقطہ نظر سے نہایت ناقص ہے اور مسلمانوں کے لئے بحالت موجودہ کسی طرح قابل قبول نہیں۔ جمعیۃ العلماء ہند کی مجلس مشاورت نے اس کے متعلق جو ترمیمی مسودہ منظور کیا ہے اس کو منظور کرتے ہوئے یہ جلسہ اس کی پرزور تائید کرتا ہے۔ نیز یہ جلسہ پرزور الفاظ میں اعلان کرتا ہے کہ اگر جمعیۃ العلماء ہند کا ترمیمی مسودہ صوبجات متحدہ کی کونسل میں منظور نہ کیا تو اصل مسودہ خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب کا مسلمانوں کے لئے ہرگز ہرگز قابل منظور نہیں ہو سکتا نیز یہ جلسہ مسلم ممبران کونسل سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ ترمیمی مسودہ کو کونسل میں پاس کرانے کی امکانی سعی کریں۔" (نامہ نگار)

کانپور سے ایک جدید رسالہ کا اجراء

یو۔ پی کے ممتاز آدمیوں کی ایک جماعت کی نگرانی اور جناب مولانا سید محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح کانپوری کی ادارت میں اوائل مئی سے ایک بلند پایہ اور معیار علمی اور ادبی رسالہ "عارف" کا اجراء ہو گا جس میں نہایت منتخب مضامین (نثر و نظم) شائع ہوں گے انگریزی فارسی کے علاوہ عربی اور فرانسیسی ادبیات کا ایک حصہ مستقل طور پر رسالہ میں شامل ہوا کرے گا۔ سالانہ قیمت ۔۔ ہو گی۔ ۔۔ صفحات ہوں گے ایجنٹ حضرات ایجنسیوں کے لئے درخواستیں جلد بھیجیں۔ اشتہارات نہایت مناسب اجرت پر شائع کئے جائیں گے۔

منیجر رسالہ "عارف" اسمٰعیل بلڈنگ ہمایوں باغ کانپور

دوسوہہ میں قربانی کی ممانعت

ایک کمیٹی کا قیام

دوسوہہ مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۳۴ء کو بعد از نماز جمعہ مسلمانان دوسوہہ و مضافات نے موضع کالووال کوٹلہ میں فریضہ قربانی کے جبراً بند کئے جانے سے متاثر ہو کر ایک عام جلسہ منعقد کر کے "قربانی کمیٹی" کی بنا ڈالی اور ذیل کے عہدیداران کا انتخاب کیا۔ تاکہ اس فریضہ قربانی کے جواز کے قیام کے لئے آئینی طور پر جد و جہد کی جائے۔

صدر۔ چودھری عبد الحق صاحب

نائب صدر۔ مولوی عبد الغنی صاحب صابری۔ صوفی غلام محمد صاحب۔

سکرٹری۔ مولوی غازی نصرت الدین صاحب۔

خزانچی۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب۔

(نامہ نگار)

ملک بھر میں مقبول عام

آلہ نامردی

مفت

بتفصیل مصحوب

... کی مدد سے عضو کے جو پٹھے وغیرہ سست اور ڈھیلے پڑ گئے ہوں۔ انہیں خون صرف ایک لحظہ ہی میں دوڑنے لگ جاتا ہے اور چند یوم کے استعمال سے ہر قسم کی نامردی سستی کجی لاغری اور کوتاہی وغیرہ ہمیشہ کے لئے رفع ہو کر درازی، موٹائی تندی حاصل ہو جاتی ہے یہ آلہ ... میں سادہ اور بے ضرر ہے استعمال میں آسان ... اندرونی و بیرونی دوائی کی حاجت نہ کوئی پرہیز نہ موسم کا لحاظ نہ حکیم ڈاکٹر کی ضرورت چپ چاپ گھر بیٹھے علاج کر لو نہ عمر کی پرواہ جوان بوڑھے تندرست بیمار کے لئے یکساں مفید یہ آلہ وقتی خاص اور عارضی علاج کے لئے نہیں بلکہ نامردی کے کامل اور مستقل علاج کے لئے ہے یورپ و امریکہ میں مستعمل عام ہے فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس ... اس کی گارنٹی کی جاتی ہے۔ ہمراہ آرڈر پانچ روپے (صہ) پیشگی وصول ہونے پر تعمیل ارشاد ہو گی ورنہ معاف۔

موسم بہار و تندرستی کے لئے تحفہ صحت مفت یورپ امریکہ کے بے خطا دلپسند سائنٹفک عجوبات یعنی بوڑھوں کے لئے آلہ ... امساک کے لئے من موہنی (طلسمی) چھلا۔ احتلام کے لئے ... وغیرہ لذت النساء کی مجرب ادویات جرمن اور فرانس کے حسب خواہش ... کے لئے سامان ربڑ کی فہرست طلب کرنے پر مفت (نوٹ) اس سائنس کے متعلق آپ اپنی کوئی دلی خواہش تحریر فرمائیں ہم ہر ایک چیز مہیا کرنے کی کوشش کریں گے۔

منیجر سائنٹفک سکیوئیل انسٹی ٹیوٹ بٹالہ (پنجاب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۱۶ محرم الحرام ۱۳۵۳ہجری

ترمیم شدہ مسودۂ قانون اوقاف کے متعلق شرعی نقطۂ نگاہ

(۲)

حافظ ہدایت حسین صاحب کے مسودۂ قانون پر غور کرنے کے لئے آج کل جو سلیکٹ کمیٹی اپنا کام کر رہی ہے اس کے سامنے وہ تمام رائیں پیش ہوں گی جو مختلف مقامات سے بھیجی جا رہی ہیں اور وہ ان آراء کو دیکھ کر خود کسی نتیجہ پر پہنچیگی اور اس کا اظہار اپنی رپورٹ میں کرے گی ہم چاہتے ہیں کہ اس سلیکٹ کمیٹی کا اجلاس ختم ہونے سے قبل ہی اس سلسلۂ مضامین کو ختم کر دیں جو حافظ صاحب کے مسودۂ قانون اور جمعیۃ علمائے ہند کے جلسۂ مشاورت کی ترمیمات کے متعلق ہم لکھنا چاہتے ہیں۔ گزشتہ اشاعت میں ان ترمیمات پر ہم ایک ...

کرے۔ متولیوں کو مجبور کرے کہ وہ تمام روپیہ بنک میں جمع کرائیں اور رسید ضرورت ہو تو تحقیقات کرے۔ محافظ اوقاف کو یہ بھی اختیار ہو کہ وہ جب ضروری سمجھے کسی وقف کے لئے سرکاری متولی مقرر کر دے۔ محافظ اوقاف اس کا بھی مجاز ہو کہ وہ لوکل گورنمنٹ کی منظوری سے اوقاف کی بچی ہوئی رقوم کو منشاء واقف کے خلاف رفاہ عام اور تعلیم کے کاموں میں صرف کر دے۔ متولی محافظ اوقاف اور ضلع وقف کمیٹیوں کا حکم ماننے پر مجبور ہو۔

آئینی دفعات

...

کا ہاتھ بٹانے کے لئے آمادہ ہو جائیں اور بہت جلد اسے اس قابل بنا دیں کہ وہ سرمایہ کی طرف سے بے نیاز ہو کر اپنے ضروری کاموں میں مشغول ہو جائے۔

پنڈت مالویہ اور سوراج پارٹی

ہم لاہور کے انگریزی اخبار "ہیرالڈ" کی اس خبر کو شرارت آمیز خیال کرتے ہیں جو اس نے پنڈت مالویہ اور سوراج پارٹی کے متعلق عین اس وقت شائع کی ہے جب کہ پنڈت جی لاہور سے گذر کر پشاور جا چکے تھے۔ ہم کسی طرح بھی یقین نہیں کر سکتے کہ پنڈت مالویہ نے ان تمام تجربات کے بعد جو انہیں الہ آباد کی اتحاد کانفرنس میں ہو چکے ہیں اور ان تمام گفتگوؤں کے باوجود جو فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق ان کے اور دیگر ہندو مسلم زعماء کے درمیان ہوتی رہی ہیں سوراج پارٹی کو یہ مشورہ دینے کا خیال ظاہر کیا ہوگا کہ پارٹی مذکور بحالات موجودہ وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ فیصلہ کی مخالفت کو اپنی پالیسی میں داخل کرے سب سے زیادہ پنڈت مالویہ جی اس حقیقت کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ جب تک ہندو مسلمانوں کے درمیان آزادانہ طور پر کوئی تصفیہ نہ ہو اور کوئی متفقہ سمجھوتہ بروئے کار نہ آئے اس وقت تک کمیونل ایوارڈ کی مخالفت بالکل مہمل اور بے معنی ہے اور اس کا مطلب سوائے ہندو مہاسبھا کی ہاں میں ہاں ملانے کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ سوراج پارٹی اس قسم کی غلطی صرف اسی صورت میں کر سکتی ہے جب کہ وہ گرد و پیش کے تمام حالات سے بالکل آنکھیں بند کرلے اور اپنے آپ کو ڈاکٹر مونجے اور بھائی پرمانند کے حوالے کر کے ایک بدترین قسم کی فرقہ وار جماعت کی پوزیشن اختیار کر لے۔ بغیر اس کے ناممکن ہے کہ سوراج پارٹی اس قسم کی غلطی کا ارتکاب تو درکنار اس کا تصور بھی اپنے دماغ میں لائے۔ ہم پنڈت مالویہ کو ہندوؤں کا مخلص رہنما اور خیر خواہ ضرور سمجھتے ہیں مگر ان کو عقل و خرد سے اس قدر بیگانہ نہیں سمجھتے کہ وہ اتنی سی بات بھی غور و فکر کے ساتھ دیکھ سکیں گے۔ ہمارا ذاتی خیال ہے کہ انہوں نے "ہیرالڈ" کے نمائندہ ...

آتشباری کے احکام جاری کر دئیے اور جیسا کہ کہا جاتا ہے مجمع کو خلاف قانون قرار دینے کا اعلان بھی نہیں کیا۔ ایسی صورت میں مشین گن کی آتشباری سے جس قدر نقصان پہنچا اس کی تمام تر ذمہ داری یقیناً ان حکام پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے موقع اور مصلحت کو نظر انداز کر کے قطعاً غیر آئینی طریقے پر اس طرح انسانوں کا خون بے دریغ بہا دیا کہ گویا ان میں جان ہی نہیں تھی۔ وہاں کی طرف سے کوئی ذمہ داری ان پر عائد ہی نہیں ہوتی تھی۔ چونکہ یہ حادثہ نہایت ہولناک اور دور رس نتائج کا حامل ہے اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کے متعلق ایک غیر جانبدار کمیشن مقرر کیا جائے اور وہ اس تمام واقعہ کی تحقیقات کر کے اپنی رپورٹ پیش کرے کہ کیوں اس قسم کی ادعاء ضد کارروائی کی گئی اور کونسا جذبہ اس قتل عام کی تہ میں کام کر رہا تھا۔ ہم ریاست کی حکومت کو متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ اگر اس واقعہ کی مکمل تحقیقات نہ ہوئی اور ان حکام کو جنہوں نے تدبر و دانشمندی کو بالائے طاق رکھ کر تعصب و تنگ نظری کے ماتحت اس قسم کا خوفناک اقدام کیا ہے تحقیقات اور اثبات جرم کے بعد عبرتناک سزائیں نہ دی گئیں تو اس کا اثر بہت برا ہوگا اور اس حادثہ فاجعہ کو آسانی کے ساتھ بھلایا نہ جا سکے گا۔

زمیندار کی اشاعت میں التوا

تمام ہندوستان کے مسلمان اس خبر کو نہایت رنج و افسوس کے ساتھ سنیں گے کہ زمیندار جو اپنی دیرینہ روایات اور اپنے حریت پرورانہ مسلک کے باعث اسلامی اخبارات میں ایک امتیازی شان رکھتا تھا اور جس کو جاری رکھنے کیلئے مولانا ظفر علی خاں صاحب نے اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر دیا تھا اور جس کی قومی و ملی خدمات اتنی شاندار ہیں کہ کوئی دوسرا اخبار مشکل سے پیش کر سکتا ہے۔ اس کی اشاعت مالی مشکلات کے باعث فی الحال معرض التوا میں پڑ گئی۔ اس سلسلہ میں مولانا ظفر علی خاں صاحب نے جو آخری مقالۂ افتتاحیہ "رخصت" کے عنوان سے سپرد قلم فرمایا ہے وہ نہایت درد انگیز اور عبرت آموز ہے۔ مولانا نے علاوہ اس مختصر مقالہ ...

ریاست کپورتھلہ میں گولیاں

...

حوادث واحکام

استفتاء

...

الجواب

...

استفتاء

...

الجواب

...

شذرات

جمعیۃ علمائے ہند کی خدمات

...

فیض آباد میں ناظم جمعیۃ علماء ہند کا ورود

اجودھیا کے برباد شدہ مقامات کا معائنہ

صبر و استقامت پر ایمان افروز تقریر

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند ۱۴ اپریل کو نگینہ کے اجلاس سے فارغ ہو کر بہار کے دورہ پر تشریف لے گئے تھے۔ آپ جمعہ کے روز فیض آباد وارد ہوئے اور وہاں سربرآوردہ حضرات سے ملاقات کی۔ خواجہ محمد یعقوب صاحب کی معیت میں آپ نے اجودھیا کے ان تمام مقامات کا معائنہ فرمایا جو سفاک اور ظالم بیراگیوں کے ہاتھوں بالکل تباہ کر دئیے گئے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر کی اجازت سے آپ نے بابری مسجد کا بھی اچھی طرح معائنہ کیا۔ یہ وہی مسجد ہے جس کو عید اضحیٰ کے موقعہ پر ہزاروں ہندوؤں نے شہید کرنے کی کوشش کی تھی اور جس کا اکثر حصہ منہدم کر دیا تھا۔ ... تقریر فرمائی حاضرین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ تقریر کا سلسلہ نماز عصر تک جاری رہا جس میں موصوف نے صبر و استقامت کی شرعی اور فلسفیانہ تشریح کرتے ہوئے مسلمانوں کو ثابت قدم اور صابر رہنے کی تلقین فرمائی اور اکابر صحابہ اور عہد اول کے مسلمانوں کے حالات کو پیش کرتے ہوئے ثابت کیا کہ ارباب توحید کا امتحان ہمیشہ سخت سے سخت ہوتا رہا ہے۔ اور یہی وہ ابتلاء ہے جن میں مسلمانوں کی نشو و نما ہوئی ہے۔ مولانا محترم نے عزم و استقامت، ابتلاء و امتحان کی حقیقت کچھ ایسے دلنشین انداز میں بیان فرمائی کہ سامعین کی آنکھوں میں مسلمانوں کی تیرہ سو سال کی تاریخ کا ایک اجمالی نقشہ کھینچ گیا اور مسلمانوں کے ہبوط و صعود کے اسباب و علل کی ایک ایک گرہ کھل گئی۔

اسی ضمن میں حضرت مولانا نے حقانیت اسلام اور مذہب فطرت کی تشریح فرمائی اور ان حقائق پر روشنی ڈالی جن پر مسلمانوں کی کامرانی و کامیابی کا انحصار ہے اور جن پر کاربند ہو کر عہد اول کے ارباب توحید نے دنیا کی صفیں پلٹ کر رکھ دی تھیں۔

مولانا نے اجودھیا اور فیض آباد کے مسلمانوں کو امن رہنے کی ہدایت کی اور فرمایا کہ اسلام ان مصائب کے ذریعہ ہی مسلمانوں کو آگے بڑھانا چاہتا ہے۔ مولانا کی تقریر کیا تھی حقائق شرعیہ اور معارف قرآنیہ کا ایک سیلاب تھا جس نے خشک اور پژمردہ دلوں کو ہرا بھرا کر دیا اور حقانیت اسلام کی تصویر آنکھوں میں پھر گئی۔

تقریر ختم کر کے مولانا موصوف پہلی ٹرین سے لکھنؤ تشریف لے گئے۔

یمن کی بندرگاہ پر حجازی افواج کا قبضہ اور یمنی گورنر کی گرفتاری

جنگ کو بند کرنے کیلئے امام یمن کی درخواست

عرب کے دو فرمانرواؤں کی افسوسناک کشمکش

لندن ۱۳ اپریل۔ یمن کے خلاف سلطان ابن سعود فاتحانہ پیشقدمی کر رہے ہیں یمنی افواج کے سردار العرشی کو گرفتار کر لیا گیا ہے سعودی افواج نے یمنی افواج کو جن نے ساتھ مسلح موٹریں تھیں پیچھے بھگا دیا اور شہر میدی پر قبضہ کر لیا۔ صلح اور التوائے جنگ کا مسئلہ زیر غور ہے۔

بمبئی میں نوزان کے پاس مکہ مکرمہ سے تار آیا ہے کہ سعودی افواج نے میدی پر قبضہ کر لیا ہے میدی قاہین کی ایک بندرگاہ ہے۔ یہاں جس قدر سامان حرب تھا اس پر سعودی افواج کا قبضہ ہو گیا۔ میدی کے گورنر العرشی کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔

امام یمن نے سلطان ابن سعود سے جنگ بند کر دینے اور بخران کے قلعہ میں محصور یمنی فوجوں کو وہاں سے نکلنے کی اجازت دینے کی درخواست کی ہے امام یمن نے صوبہ عسیر کے سابق امیر ادریس کو حوالہ کرنا، پہاڑوں کو خالی کرنا اور یرغمالوں کو رہا کرنا بھی منظور کر لیا ہے۔ سلطان حجاز نے جواب دیا ہے کہ جب تک ادریس اور اس کے رشتہ داروں کو حوالہ نہیں کیا جاتا اس وقت تک وہ فوجی کارروائیوں کو بند نہیں کر سکتے فلسطین کے مفتی اعظم کی سرکردگی میں دونوں حکومتوں میں صلح کرانے والا وفد مکہ مکرمہ پہنچ گیا ہے جس کا شاندار استقبال کیا گیا جھگڑے کے متعلق تمام کاغذات ان کے سامنے رکھ دئیے گئے ہیں۔

سندھ کو فوراً علیحدہ کر دینا چاہئے

تحقیقاتی کمیٹی کی اہم سفارشات

شملہ ۱۳ اپریل۔ حکومت ہند نے علیحدہ شدہ سندھ کے متعلق بعض انتظامی امور کی تحقیقات کے لئے جو کمیٹی اکتوبر میں مقرر کی تھی اس کی رپورٹ کل شائع ہو گئی ہے اس کمیٹی نے متنبہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آج جن امور کا ذکر کیا ہے ان کے لئے کافی وقت اور نیا دہ خیالات کی ضرورت ہو گی۔

لیکن اگر انہیں جدید طرز حکومت کے نفاذ سے پہلے عملی جامہ پہنایا گیا جب اس کے نظم و نسق کی ذمہ داری کم تجربہ کار ہاتھوں میں دیدی جائے گی۔ تو انتظامی مشین کے کل پرزے خراب ہو جائیں گے۔ اور مشین بگڑ جائے گی۔

رپورٹ میں مذکور ہے کہ پیشتر اس کے کہ سندھ فیڈریشن کے ایک قابل رکن کی طرح کام کر سکے ہمیں شدید انتظامی مشکلات برداشت کرنی پڑیں گی مالی حالات التوا کرنے میں بھی سخت عملی دقتوں کا سامنا ہوگا۔

کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ سندھ کو علیحدہ کرنے کا فیصلہ اور نئی ذمہ دار حکومت قائم کرنے کے وقفہ میں جہاں تک ممکن ہو ضروری انتظامی امور کو سر انجام دینا چاہئے اس کا مطلب یہ ہے کہ سندھ میں فوراً ایک علیحدہ نظام قائم کر دینا چاہئے۔ جو کہ بمبئی کے ماتحت نہ ہو۔

کمیٹی کی سفارش کے مطابق گورنمنٹ ہاؤس گورنر کے پرائیویٹ سکرٹری کا بنگلہ کونسل ہال اور ہائی کورٹ کی عمارتوں پر جن کی فوراً تعمیر شروع ہو جانی چاہئے۔ حکومت کو ۳۲ لاکھ چالیس ہزار روپیہ صرف کرنا ہوگا۔

نے مزید کہا کہ حکومت جاپان کے الفاظ گو قدرے سخت تھے لیکن حکومت جاپان اس کی سپرٹ کی حمایت کرے گی۔ اور امید ہے کہ حکومت چین اور باشندگان چین تعاون کریں گے کیونکہ مشرق بعید کی ذمہ داری ہر دو ممالک پر منحصر ہے۔

چین نے امریکہ سے سو ہوائی جہاز خرید لئے ہیں اور کہ اٹلی سے دو ہوا باز کئے ہیں جو انکن میں ہوائی اسکول میں تعلیم دیں گے اور اہل جرمنی ہوائی جہازوں کا ایک کارخانہ کھولنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔

چین کے متعلق جاپان کی پالیسی

واشنگٹن ۱۳ اپریل۔ آج شام سر رنلڈ لنڈسے برطانوی سفیر مقیم واشنگٹن نے نصف گھنٹہ تک مسٹر فلپس انڈر سیکرٹری سے جاپان کی صورت حالات کے بارے میں تبادلۂ خیالات کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ کی جانب سے حکومت جاپان کے پاس جو مراسلہ بھیجا گیا ہے اس کی تفصیلات بیان کی گئیں اور برطانیہ کی پوزیشن واضح کی گئی۔

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس معاملہ کے سلسلہ میں حکومت ریاست متحدہ امریکہ کوئی ضابطہ کی کارروائی نہیں کر رہی ہے اور نہ ہی وہ حکومت جاپان کے پاس سرکاری طور پر کوئی مراسلہ بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے

پیرس کی اطلاع مظہر ہے کہ چین کے متعلق جاپان نے جس پالیسی کا اعلان کیا ہے اس کے بارے میں سرکاری حلقے قطعی خاموش ہیں۔ جاپان کی پالیسی اور مقصد کو واضح طور پر سمجھا نہیں جا سکا خیال کیا جاتا ہے کہ جب تک پالیسی قطعی طور پر سمجھ میں نہیں آئے گی حکومت فرانس خاموش رہے گی۔

موجودہ ہوم ممبر یوپی کی گورنری پر

شملہ۔ ایک سرکاری کمیونک مظہر ہے کہ ملک معظم نے یہ منظور فرما لیا ہے کہ سر ہیری ہیگ موجودہ ہوم ممبر حکومت ہند سر مالکم ہیلی کے بجائے یکم دسمبر ۱۹۳۴ء کے قریب گورنر یوپی مقرر ہوں گے اور سر مالکم ہیلی استعفیٰ دیدیں گے۔ سر ہیری ہیگ کے بجائے سر ہنری کریک جو فی الحال گورنمنٹ پنجاب کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر ہیں حکومت ہند کے ہوم ممبر ہوں گے یہ تقرر اگست سے ہوگا۔

دہلی میں طاعون اور گردن توڑ بخار

ہفتہ ختمہ ۲۷ اپریل کی رپورٹ مظہر ہے کہ دہلی میں اس ہفتہ طاعون کے مریض تین سے چار ہو گئے۔ اس سے پہلے یہاں دو اشخاص مر چکے تھے گزشتہ چند دنوں میں گردن توڑ بخار کے واقعات میں یکایک اضافہ ہو گیا ہے اس ہفتہ ۲۵ حادثات ہوئے جن سے ۱۶ مریض اس بیماری میں مر گئے۔

سوراج پارٹی ضرور قائم کیجائے گی

دہلی ۱۳ اپریل سوراج پارٹی کانفرنس کے داعی ڈاکٹر انصاری اور سیکرٹری مسٹر آصف علی بیرسٹر کل رانچی روانہ ہو جائیں گے۔ اسمبلی کو توڑنے کے متعلق حکومت نے ابھی تک کوئی اعلان نہیں کیا اس عدم اعلان کی پالیسی کو بری طرح محسوس کیا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر انصاری صاحب نے فرمایا کہ حکومت خواہ کچھ ہی فیصلہ کرے سوراج پارٹی ضرور قائم کی جائے گی۔

امداد مصیبت زدگان بہار

معرفت جمعیۃ علماء ہند

۲۳ اپریل ۱۹۳۴ء کو ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف کے نام مبلغ پانچسو روپیہ بہار کی تیسری قسط جمعیۃ علماء ہند کی معرفت ارسال کی گئی۔

(مولانا) نور الدین نائب ناظم جمعیۃ علماء ہند

یوروپین سارجنٹوں پر فیر اور بم!

متعدد مرہٹہ نوجوان گرفتار

بمبئی ۱۳ اپریل۔ کل شام کو ایک مرہٹہ نوجوان نے میرین لائن کی فوجی بارک کی چھت پر چڑھ کر سارجنٹ سویٹ لیڈ پر ریوالور سے تین فائر کئے۔ سارجنٹ موصوف کی امداد کو ایک اور سارجنٹ دوڑا۔ اس پر کسی دوسرے نوجوان نے ایک دیسی ساخت کا بم پھینکا لیکن اتفاق سے یہ بم نہیں پھٹا۔ پولیس اس حملہ کے سلسلہ میں ... سارجنٹ سویٹ لینڈ مجروح ہو گیا۔

ملزم جس کا نام دامن راؤ جین بتلایا جاتا ہے نیز اس کے مشتبہ ساتھی گجانن وشنو داوٹے کو گرفتار کر لیا گیا۔

بمبئی کی خفیہ پولیس نے آج صبح اس سلسلہ میں ایک اور شخص کو گرفتار کیا ہے پولیس ابھی اس معاملہ کی تفصیلات نہیں بتلا رہی ہے لیکن عام طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ ملزم کا انقلابی تحریک سے تعلق ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دامن نے بوریولی پولیس کی جرح کے جواب میں ایک بیان دیا کہ وہ یورپینوں کو قتل کرنے کے لئے نکلا تھا۔

سوراج پارٹی سے حکومت کی گھبراہٹ

اسمبلی کی میعاد میں ایک سال کی توسیع؟

شملہ ۱۳ اپریل۔ اسمبلی کے مستقبل کے متعلق وائسرائے کے اعلان کے بارے میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ اسمبلی کی زندگی میں مزید ایک سال کی توسیع کر دی جائے گی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی کے توڑے جانے کے سوال پر لارڈ ولنگڈن کی ایگزیکٹو کونسل کے تمام ممبران بھی متفق نہیں ہیں۔ اگرچہ کونسل کے کم از کم دو ممبران اور کمانڈر انچیف اس کے خلاف ہیں اور سر جیمز گریگ کے فیصلے سے متفق ہیں وہ کہتے ہیں کہ اسمبلی کو اس وقت تک نہ توڑا جائے جب تک کہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کے حق میں جو اگست میں شائع ہوگی فیصلہ نہ دیدے۔ اگر گورنمنٹ نے اسمبلی کو توڑنے سے انکار کر دیا تو اس صورت میں سوراج پارٹی کیا کرے گی اس کے متعلق قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔

چینی جنرل اور وزیر جاپان کی گفتگو

ٹوکیو ۱۳ اپریل وزیر خارجہ مسٹر ہیروٹا نے چینی وزیر جنرل چنگ سو چن کے ساتھ دوران انٹرویو میں اس خواہش کا اظہار کیا کہ غیر طے شدہ معاملات کو چین اور جاپان کے ساتھ براہ راست گفت و شنید کے ذریعہ طے کر لیا جائے مسٹر ہیروٹا نے کہا کہ مسئلہ جس قدر جلد حل ہو جائے اتنا ہی مشرق بعید میں امن قائم کرنے کے لئے ضروری ہے چین کے معاملہ میں مداخلت نہ کرنے کی غیر جانبدار کو دیکھی کے بارے میں حکومت جاپان نے جو بیان شائع کیا تھا اس کی وضاحت کرتے ہوئے مسٹر ہیروٹا نے کہا کہ چین میں جو صورت حالات رونما ہے وہ خوشگوار نہیں ہے اب ...

ریاست کپورتھلہ کے اضطراب انگیز حالات

حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب کے نام برقیہ

حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب لدھیانوی، صدر مجلس احرار اسلام ہند کل لکھنؤ کے جلسوں کی شرکت سے فارغ ہو کر مراد آباد ہوتے ہوئے دہلی وارد ہوئے۔ مولانا کو جب پھگواڑہ کے حالات بذریعہ تار معلوم ہوئے کہ وہاں مسلمانوں کو مسلح ہندوؤں اور سکھوں نے گھیر لیا ہے تو آپ نے بذریعہ تار سکرٹری مجلس احرار اسلام کپورتھلہ اور وزیر اعظم کپورتھلہ سے وہاں کے حالات دریافت کئے۔

چنانچہ مندرجہ ذیل برقیہ ریاست کپورتھلہ کے تشویشناک حالات کے متعلق مولانا موصوف کو مراد آباد میں موصول ہوا۔

"۱۳ اپریل۔ پھگواڑہ میں صورت حال نہایت اضطراب انگیز ہے۔ کل سلطان پور میں شدت سے گولیاں چلائی گئیں جن سے سینکڑوں زخمی ہوئے ہیں اور درجنوں شہید۔ فوری امداد کی سخت ضرورت ہے۔"

جو حالات اس برقیہ میں ظاہر کئے گئے ہیں ان کے پیش نظر مولانا کے عزوح بہت جلد روانہ ہونے والے ہیں۔

دیا سلائی اور گنے کے بل پاس ہو گئے

نئی دہلی ۱۳ اپریل۔ آج کونسل آف اسٹیٹ کا اجلاس گنے کا بل اور دیا سلائی کی اکسائز ڈیوٹی کا بل پاس کرنے کے بعد غیر معینہ میعاد کے لئے ملتوی ہو گیا غیر سرکاری ممبروں کی تعداد حاضری بہت کم تھی گنے کے متعلق جو بل پیش ہوا تھا مسٹر فضل حسین نے اس بل کے جواز پر تقریر کی اس کے بعد یہ بل پاس ہو گیا۔

سر ایلن چارلسن نے دیا سلائی پر اکسائز ڈیوٹی لگانے کا جو بل پیش کیا وہ بھی خفیف سی بحث کے بعد پاس ہو گیا۔

ریوالور اور کارتوس برآمد ہوئے

لوکھائی ۱۳ اپریل پولیس نے ضلع لوکھائی کے ایک موضع میں جہاں ایک سرائی جو ڈاک پوسٹ کا ڈاکہ پڑا تھا چھاپہ مارا اور وہاں سے ایک جرمنی ساخت کا ریوالور اور کچھ کارتوس اور دیگر اشیا سارو لٹریچر اپنے قبضہ میں لیا۔ مالک مکان کے لڑکے کو جو مقامی اسکول کا طالب علم ہے ہنگامی قانون کے ماتحت حراست میں لے لیا گیا۔

بمبئی میں مزدوروں کی ہڑتال کی رفتار

بمبئی ۱۳ اپریل۔ کل پولیس نے ہڑتالیوں پر گولیاں چلائی جن سے تین اشخاص زخمی ہوئے لاٹھی چارج سے بھی دو مزدور زخمی ہوئے۔ شام کو ہڑتالیوں اور نئے مزدوروں میں فساد ہو گیا۔ پولیس نے فیر کئے اور سات ہڑتالیوں کو زخمی کر دیا۔ بمبئی کارپوریشن کے ۲۳ ارکان میئر سے درخواست کی ہے کہ ہڑتال کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے باشندگان بمبئی کا ایک جلسہ طلب کیا جائے آج صبح مسٹر جوشی اور دیگر چار لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا۔

اجودھیا کے بے پناہ مظالم کی خونچکاں داستان

(بسلسلہ صفحہ اول)

لگا دی۔ جن مکانوں میں مسلمان چھپے ہوئے تھے ان کو توڑنے کی کوشش کی اگر وہ نہ ٹوٹ سکے تو ان میں آگ لگا دی گئی۔

بابری مسجد اور قبرستان

اجودھیا میں چند چھوٹی چھوٹی مساجد کے علاوہ ایک بڑی مسجد بھی ہے جس کو ۹۳۵ھ میں بابر نے اپنے ہفت روزہ قیام میں تعمیر کرایا تھا۔

یہ مسجد بہت بڑی ہے بڑے اونچے تین گنبد ہیں صحن میں دو دیواریں ہیں ایک دیوار صحن کے ابتدائی حصہ میں ہے اور دوسری دیوار وسط صحن میں ہے دونوں دیواروں میں دو دروازے ہیں۔ مسجد کی اندرونی محراب کے قریب ایک شاندار منبر بھی تھا صحن کی دونوں دیواروں میں ابتدائی دیوار اور دروازہ بابر کی تعمیر ہے اور صحن کے وسط کی دیوار اور دروازہ شاہان اودھ کا بنوایا ہوا ہے۔ ان دو دیواروں سے مسجد کا صحن دو حصوں میں تقسیم ہے۔

بابر کی اس شاندار مسجد کو بالکل مسمار کرنے کی کوشش کی گئی ہے وسط صحن کی دیوار اور دروازے کو بالکل منہدم کر دیا گیا ہے صحن کے ابتدائی دروازے کو بھی مسمار کر دیا گیا ہے۔ مسجد کے شاندار منبر کو توڑ ڈالا اور اس کے کتبے کو غائب کر دیا ہے مسجد کے تینوں گنبدوں کو منہدم کرنے کی سعی کی گئی ہے جس میں اگرچہ کامیابی نہیں ہوئی لیکن پھر بھی جنوبی گنبد کو بالکل بیکار کر دیا ہے۔ گنبد کو ...

کمشنر کی اطلاع

...

اجودھیا کی موجودہ حالت

...

مسلمانوں کے مطالبات

...

چیں ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے تفصیلی رپورٹ مرتب کرنے میں سہولت و آسانی بہم پہنچائی بالخصوص جناب فیاض علی صاحب وکیل خواجہ محمد یعقوب صاحب وکیل اور جناب محمد احمد صاحب وکیل اور جناب چوہدری صاحب احمد غلام حسین صاحب اور جناب امتیاز علی صاحب وکیل کا بیحد ممنون ہوں جنہوں نے میری ہر طرح امداد فرمائی۔ میں مسٹر آرمسٹرانگ ڈپٹی کمشنر کا بھی شکر گذار ہوں کہ انہوں نے بابری مسجد کے معائنہ کا موقع دیا اور اپنے خاص حکم کے ذریعہ میرے لئے سہولت بہم پہنچائی۔ میں ہر منصف مزاج اور قوم پرور ہندو مسلمان سے متوقع ہوں کہ وہ اجودھیا کے ان سفاکانہ واقعات پر اپنے دلی رنج و افسوس کا اظہار کرے گا۔

فقیر احمد سعید کان اللہ لہ ۲۳ اپریل

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

مراکش میں فرانس کی "فتح عظیم"

کیا مراکشی مجاہدین نے اطاعت قبول کرلی؟

مراکش میں فرانس اور عربوں کی جنگ جو ۲۰ سال سے جاری تھی۔ اس کے متعلق فرانس کا دعویٰ ہے کہ وہ ختم ہوگئی اور اس کو اس میں کامل فتح حاصل ہوئی۔ اس فتح کے بعد فرانس کیلئے مراکش کا سات ہزار مربع زمین بالکل صاف ہوگئی اور اب وہ اس قابل ہوگیا ہے کہ دریائے اٹلانٹک تک اپنی آمد و رفت جاری رکھ سکے۔ فرانس کی ان فوجوں کو جو اس جنگ میں برسرکار تھیں متعدد بار صحرائی طوفانوں سے بھی دوچار ہونا پڑا مگر وہ جبل بنی کی پہاڑیوں تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئیں۔

مراکش میں فرانس کے دو زبردست دشمنوں کو کامل شکست ہوگئی ہے اور ان دونوں نے اپنے آپکو فرانسیسی فوج کے سپرد کردیا ہے! اس وقت تمام مراکشی ...

کوشش کررہے ہیں۔ فرانسیسی فوج کے کمانڈر انچیف جنرل ہور نے ان تمام علاقوں کا گشت کیا جو ابھی تک بغاوت پر آمادہ تھے مگر انہوں نے جنرل موصوف کا خیر مقدم کیا اور خوشی میں ایک بیل کی قربانی کی!

جنرل ہور (کمانڈر انچیف) نے اعلان کیا ہے کہ مراکش کے ۶۴۸۰۰ خاندان نے جن کے افراد کی تعداد ......۲۰۰۰۰۰ (دو لاکھ) ہے اور جو بہادر بربری ہیں اپنی باغیانہ سرگرمیوں کو بند کرنے کا عہد کرلیا ہے۔

فرانسیسی افواج جو بربرین اور مقامی افراد پر مشتمل ہے رفتہ رفتہ مفتوحہ علاقوں سے واپس بلائی جارہی ہیں۔ مخدوش علاقوں میں معمولی فوجی دستے متعین ہیں۔ فرانس چاہتا ہے کہ مراکش کو ترقی اور عروج پر پہنچائے اسی لئے ان علاقوں میں سڑکوں کی تعمیر ٹیلیگراف اور ہوائی مستقر قائم ہونے والے ہیں!

(تہذیب جدید کی برکات کے بعد مراکشی قبائل انگلی ہلانے کے بھی قابل نہ رہیں گے!)

یورپ کی بدولت بہت زیادہ پھیل گئی ہے اسلئے ان بازاروں میں ایسے ناشائستہ افعال کا ارتکاب ہوتا رہتا ہے جو مساجد کے احترام کے قطعی منافی ہیں۔ اور جن سے مسلمانوں میں سخت اشتعال پیدا ہوجاتا ہے۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے سرکاری حکام ایک پرانے قانون کو از سر نو تازہ کرنا چاہتے ہیں جس کے ذریعہ مساجد کے قرب و جوار کی وہ تمام دکانیں جن میں شراب فروخت ہوتی ہے کسی دوسری جگہ منتقل کردی جائیں گی۔

مجاہدین ریف کا تذکرہ!

مسٹر کارلیٹن نے ایک کتاب "دی ریفین" کے نام سے شائع کی ہے جس میں بتایا ہے کہ مجاہد اکبر عبدالکریم ریفی کو کس چیز نے فرانس کے خلاف جنگ کرنے پر آمادہ کیا تھا اور پھر اس جنگ کا اختتام کس طرح ہوا۔ مصنف نے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ ریفی قبائل کو ہسپانیوں سے سخت نفرت ہے اور اب تک انکی ذہنیت پر کسی حکومت نے کبھی فتح حاصل نہیں کی ہے۔ ...

اس کتاب سے معلوم ہوا کہ غازی عبدالکریم (جو اس وقت جزیرہ ری یونین میں نظر بند ہیں) نے فرانس اور دیگر ممالک میں ایک غیر معمولی دلچسپی حاصل کرلی ہے اور ممتاز اہل قلم آپکے کارناموں پر رائے زنی کو فخر کا باعث خیال کرتے ہیں!

ترکی ایرانی سرحد پر ریل کے ڈبے الٹ گئے

عراق کے موجودہ موسم کو دیکھ کر عام طور پر خیال کیا جارہا ہے کہ بحر روم کی طرف سے بارش اور صحرا سے ریت کا طوفان بیک وقت برپا ہوگا اور تعجب نہیں کہ ان دو آفتوں کے بعد اور بھی بڑی بری حالتیں ... ایران اور ترکی کی سرحد پر بارش ہونے کی وجہ سے ... ریل کے دو ڈبے طوفان باد سے الٹ گئے۔ ان آفتوں کے علاوہ دریائے فرات اور دجلہ میں جو سالانہ طغیانی آتی ہے وہ بھی کچھ کم تباہی خیز نہیں ہے۔

عراقی پارلیمنٹ میں جرائد کا گلا گھونٹنے کی تدبیر

عراقی پارلیمنٹ میں اخبارات کے متعلق ایک مسودہ قانون پیش ہے۔ پارلیمنٹ کے ارکان نے اس بل کی بہت سخت مخالفت کی ہے اور اس کو مطابع اور اخبارات کیلئے سخت ترین حربے سے تعبیر کیا ہے ...

یمن و حجاز میں صلح کرانے کی سعی

یمن اور حجاز کی جنگ سے تمام عالم اسلامی پریشان ہے۔ ان دونوں ملکوں میں صلح کرانے کے لئے مؤتمر اسلامی نے جد و جہد شروع کردی ہے اور ایک وفد عنقریب یمن و حجاز روانہ ہونے والا ہے جس کی اطلاع امام یمن اور سلطان ابن سعود کو کردی گئی ہے۔ اسی طرح "جمعیۃ الخلافۃ" بھی اپنا ایک وفد روانہ کرنے والی ہے۔

ویانا میں عید اضحیٰ کی شاندار تقریب

ویانا میں عید اضحیٰ کے موقعہ پر ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں آسٹریا کے ممتاز مسلمان شریک ہوئے ... ڈاکٹر ... علی نے حج کی ضرورت و اہمیت پر ایک فاضلانہ خطبہ دیا اور مسلمانوں کو ہدایت کی کہ وہ اس اسلامی فریضہ کی ادائیگی میں تساہل سے کام نہ لیں کیونکہ اتحاد اسلامی کا صرف یہی ایک ذریعہ ہے۔

ترکی فرانسیسی معاہدہ منظور ہوگیا

ترکی گورنمنٹ سے جو گفت و شنید شمالی علاقوں کے بارے میں فرانس سے ہوئی تھی اور جس کو بعد میں معاہدہ کی صورت دیدی گئی تھی اس کو ترکی کی مجلس ملی نے منظور کرلیا ہے۔

جزائر ملایا میں لنکا شائر کی شکست

تمام منڈیوں پر جاپان کا قبضہ

جزائر ملایا کی منڈیوں میں آج سے چار سال پہلے لنکا شائر کا کپڑا ہر طرف نظر آتا تھا مگر آج جاپانی کپڑے سے تمام منڈیاں بھری ہوئی نظر آتی ہیں۔ ملایا میں جاپانی تجارت نے لنکا شائر کے کارخانہ داروں کو سخت تشویش میں مبتلا کردیا ہے کیونکہ جاپان نے ان کو جزائر ملایا سے نکال دیا ہے۔ چار سال پہلے جزائر ملایا میں لنکا شائر کی سوتی کٹ پیس ......۵۰ گز فروخت ہوتی تھی جس کی قیمت ......۲۲ پونڈ ہوتی ہے۔ ۱۹۲۹ء میں جاپان نے ملایا میں اپنا کپڑا ......۷ گز فروخت کیا جس کی قیمت ......۶ پونڈ ہوتی ہے۔

لیکن گزشتہ سال لنکا شائر کا کپڑا دو کروڑ پچاس لاکھ گز کم فروخت ہوا اور اس طرح کارخانہ داروں کو ......۵ پونڈ کا نقصان ہوا۔ اس کے مقابلہ میں جاپانی کپڑا (نو کروڑ) ۹ لاکھ گز فروخت ہوا جس کی قیمت ...... پونڈ ہوتی ہے۔

بغداد میں امیر علی اور امیر عبداللہ کی ملاقات

شاہ عراق کی مجوزہ سیاحت

موجودہ شاہ عراق کے چچا امیر عبداللہ والی شرق اردن اپنے بھائی امیر علی سابق شریف مکہ و مدینہ سے ملاقات کرنے کے لئے بغداد تشریف لائے ہیں۔ امیر علی کی صحت بہت خراب ہے اور اب آپ بغداد میں قیام پذیر ہیں۔ عراق میں امیر علی کی علالت کو رنج و افسوس کے ساتھ محسوس کیا جارہا ہے کیونکہ اس وقت آپ ہی شاہ عراق کے مشیر خاص ہیں اور آپ کی ذات سے عراقی سیاسیات کو خاص فائدہ حاصل ہورہا ہے۔ امیر علی والی شرق اردن کی روانگی کے ساتھ ہی شاہ غازی ملک العراق بھی اپنے ملتوی شدہ سفر کی تکمیل کے لئے روانہ ہونگے اپ آپ کربلا، نجف، بعقوبہ اور بصرہ وغیرہ مقامات کی سیاحت فرمائیں گے اور دریائے دجلہ کے راستے عمارہ اور کوت کے صوبوں سے ہوتے ہوئے بغداد واپس ہوں گے۔

بغداد کے بازاروں میں شراب کی کثرت

مساجد کے احترام کا سوال

بغداد میں ہوٹل، آراستہ دکانیں اور دیگر شہوت کدے ایسے بازاروں میں واقع ہیں جہاں قدم قدم پر کثرت سے مساجد ہیں۔ چونکہ بغداد میں شراب کی لعنت ...

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

زیارت کیلئے بے پناہ ہجوم

باپ اور بیٹی کی دلچسپ گفتگو

(گزشتہ سے پیوستہ)

دوسرے روز صبح کو تمام دمشق میں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ دانیال کی لڑکی قطورہ جو مدتوں سے غائب تھی یکایک آگئی ہے اور شاہی سرائے میں دیہہ باپ کے ساتھ مقیم ہے۔ دوپہر سے ہزاروں انسان اس کو دیکھنے کے لئے سرائے میں آئے سرائے کے دروازہ پر ہجوم کا ٹھٹ لگ گیا۔ مسلمان اور عیسائی دانیال کو مبارکباد دیتے رہے اور جس جس نے سنا کہ قاضی صاحب کے گھر والوں نے اس لڑکی کو دشمنوں کے چنگل سے چھڑا کر بھیجا ہے اس نے قاضی صاحب اور تمام مسلمانوں کی تعریف کی۔ عیسائی ... راہبات، پادری اور رند بھی لوگ کثیر تعداد میں قطورہ سے ملنے آئے اور اس کی ...

تو خوشی ہوئی مگر تم کو اس قدر مسرت ہوگی کہ پھولے نہ سماؤ گے۔

ابو قحافہ: وہ کیا تھا؟ خدا کرے خوش کرنے والا ہی کام ہو۔ بتاؤ تو اس نے کیا کیا؟

دانیال: اس نے خادمہ کے ساتھ نماز پڑھی اور بالکل اس طرح جس طرح تم پڑھتے ہو اور تھوڑی دیر تک وہ کچھ پڑھتی بھی رہی۔

ابو قحافہ: واللہ! قطورہ نے نماز پڑھی؟ اجی خادمہ نے نماز پڑھی ہوگی تم کو قطورہ کا خیال رہا ہوگا ورنہ کیا وہ مسلمان ہوگئی ہے؟

دانیال: میں نے قطورہ کی پوری نماز دیکھی۔ اس نے بغیر کسی شک اور جھجک کے میرے ہی سامنے نماز پڑھی۔ بس یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسلمان ہوگئی ہے۔

ابو نصر: اسی لئے آج وہ کسی مرد کے سامنے نہیں آئی اور پردہ میں رہی!

دانیال: ٹھیک کہتے ہو۔ اب سمجھ میں آیا کہ وہ مردوں سے کیوں نہ ملی۔

ابو قحافہ: بھئی بڑے تعجب کی بات ہے! اچھا ذرا خادمہ کو تو بلاؤ اور اس سے حالات دریافت کرو۔

...

دانیال: میاں تم کو بھی دور کی سوجھتی ہے ... قطورہ ایک تماشہ بن جائے گی۔

(باقی آئندہ)

مسلم اوقاف کے متعلق صوبہ متحدہ کا مسودۂ قانون

جمعیۃ علمائے ہند کے جلسۂ مشاورت کی مفصل ترمیمات

شرعی نقطۂ نگاہ سے جید علماء اور سر برآوردہ زعماء کے فیصلے

(گزشتہ سے پیوستہ)

باب اول

ضلع وقف کمیٹیاں

۵۔ ضلع وقف کمیٹیوں کا قائم کیا جانا۔ اس ایکٹ کے نفاذ سے چھ مہینے کے اندر لوکل گورنمنٹ بذریعہ اشتہار یہ ہدایت کرے گی کہ ہر ضلع میں "ضلع وقف ...

باب اول

ضلع وقف کمیٹیاں

۵۔ ضلع وقف کمیٹیوں کا قائم کیا جانا۔ اس ایکٹ کے نفاذ سے تین مہینے کے اندر لوکل گورنمنٹ بذریعہ اشتہار یہ ہدایت کرے گی کہ ہر ضلع میں "ضلع ...

...

۸۔ (۱) کمیٹی کا جلسہ تین مہینہ میں کم سے کم ایک مرتبہ منعقد ہوگا۔

(۲) ضلع وقف کمیٹیوں کے جلسے۔ کمیٹی کے جلسوں کا کورم۔ اگر کمیٹی چھ ممبران کی ہو تو تین اور اگر سات یا آٹھ ممبروں کی ہو تو چار اور اگر نو ممبروں کی ہو تو پانچ کا ہوگا۔

۹۔ ضلع وقف کمیٹیوں کا کار منصبی۔ محافظ اوقاف کی زیر نگرانی جس کا حکم آگے درج ہے ضلع وقف کمیٹیوں کا کار منصبی ہوگا۔

(الف) اس امر کی تحقیقات کرکے محافظ اوقاف کو رپورٹ کرنا کہ ضلع میں کسی وقف کے انتظام کا کیا طریقہ ہے۔

(ب) حسب ذیل کاغذات کا لینا اور اپنی رائے کے ساتھ محافظ اوقاف کے پاس بھیجنا۔

...

(۴) کمیٹی اپنا ایک مسلم سکریٹری مقرر کرے گی جو تنخواہ دار اور پورے وقت کا ملازم ہوگا اور کمیٹی کے ارکان میں شامل نہ ہوگا۔

۸۔ (۱) ضلع وقف کمیٹیوں کے جلسے۔ کمیٹی کا جلسہ تین مہینہ میں کم سے کم ایک مرتبہ منعقد ہوگا۔

(۲) کمیٹی کے جلسوں کا کورم۔ اگر کمیٹی میں چار ممبروں کی ہو تو دو اور پانچ یا چھ ممبروں کی ہو تو تین اور سات یا آٹھ ممبروں کی ہو تو چار اور نو ممبروں کی ہو تو پانچ کا ہوگا۔

۹۔ ضلع وقف کمیٹیوں کا کار منصبی۔ سنٹرل بورڈ کی زیر نگرانی جس کا حکم آگے درج ہے ضلع وقف کمیٹیوں کا کار منصبی ہوگا۔

(الف) اس امر کی تحقیقات کرکے سنٹرل بورڈ کو رپورٹ کرنا کہ ضلع میں کسی وقف کے انتظام کا کیا طریقہ ہے۔

(ب) حسب ذیل کاغذات کا لینا اور اپنی رائے کے ساتھ سنٹرل بورڈ کے پاس بھیجنا۔

...

(۳) جملہ تفصیلات حسابات اور نقشہ جات مندرجہ دفعہ ... کی بابت ماتحت کمیٹیوں کے ذریعہ سے ضلع وقف کمیٹی کے سامنے پیش کئے جائینگے متولی اپنے حسابات کی جانچ کے وقت اصالتاً یا معرفت اپنے مختار کے حاضری دینے اور اپنے حسابات کے متعلق جملہ اطلاعات مطلوبہ بہم پہنچانے کا بھی پابند ہوگا۔

(باقی آئندہ)

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کرکے استعمال کیجئے۔ ... آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ ... کے لئے ... قیمت فی تولہ ... ملنے کا پتہ: (مولانا) نورالدین بہاری ...

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

نصف قیمت

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

اس تیل کے استعمال سے سفید بال جڑ سے کالے پیدا ہوتے ہیں اور ہمیشہ کالے ہی رہتے ہیں علاوہ ازیں نزلہ زکام مرود کمزوری دماغ وغیرہ دور ہو جاتے ہیں۔ اس کی بھینی بھینی خوشبو دل و دماغ کو تر و تازہ رکھتی ہے۔ ... قیمت فی شیشی صرف دو روپے (۲) محصولڈاک علاوہ۔

خاص رعایت۔ تھوڑے عرصہ کے لئے یہ تیل نصف قیمت یعنی ایک روپیہ فی شیشی کے حساب فروخت کیا جائیگا۔ محصولڈاک علاوہ۔

اے شیر اینڈ کمپنی جالندھر شہر (پنجاب)

ایک سال مفت

مارکیٹ گزٹ کراچی

... منیجر مارکیٹ گزٹ کراچی

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

آپ پاک و صاف زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں۔

آپ دنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کرسکتے ہیں۔

آپ بچپن کی غلط کاریوں کا خمیازہ بھگتنے سے کس طرح بری ہوسکتے ہیں

آپ معبود ... اولاد کس طرح پیدا کرسکتے ہیں۔

... مفت طلب فرمائیے

پتہ: آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

مفت

دماغی کام کرنے والے "نسخہ اکسیر دماغ" مفت منگائیں

معجون برہمی

... عنبرین فارمیسی نمبر جلال آباد ضلع مظفر نگر (یو پی)

فیض عملیات مجربہ

... المشتہر سید محمد شاہ ... بمبئی ۳

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلاء لوا یجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا علاج کمزوری و نامردی

... پتہ: ایس ایم عثمان اینڈ کو آگرہ

جامع الاحادیث

اور

رسالہ شریعت ماہوار

... درخواستیں بنام منیجر رسالہ شریعت فیروزپور پنجاب

موسم گرما کا کٹ پیس اقساط پر خرید کیجئے

دیانتدار اور محنتی اشخاص جو کٹ پیس کی تجارت کو مستقل طور سے اختیار کرنا چاہتے ہوں ارزاں و اعلیٰ قسم کا کٹ پیس ہم سے اقساط پر لیکر تجارت کر سکتے ہیں۔ مفصل شرائط تین پیسہ کا ٹکٹ ڈاک بھیج کر فرم ہذا سے طلب کیجئے۔

ایم اے طاش اینڈ سنز آرڈر سپلائرز بمبئی نمبر ۱۲

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ : الجمعیۃ دہلی

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول : ہلال احمد زبیری (بی اے) — معاون : محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم شنبہ ۲۰ محرم الحرام ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۵ مئی ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۱

تعصب

صداقت کا دشمن محبت کا رہزن
کدورت کا مخزن شجاعت کا مدفن
پرستار باطل حقیقت سے بدظن
اور انسانیت کے لئے برق خرمن
اسیری کا ملجا غلامی کا مامن
اور آزادیوں کے لئے طوق گردن
تجلی الفت سے ہے قلب روشن
تعصب ہے دل کیلئے زنگ آہن
تعصب میں ہے روح کی پائمالی
تعصب ہے لعنت تخیل کی پستی

(از جناب جاذب دہلوی)

دلچسپ حقائق و معلومات

معاصرین کے افکار و آراء

ہندوستان تقریباً ۱۵۰ سال پیچھے کو

(البشیر)

جاپان کے حمایتی

غم حسین میں نفس کی پیروی

گاندھی جی اور اچھوتوں کے مظالم

حمائل شریف مترجم
خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ : منیجر اخبار الجمعیۃ ، بازار بلیماران دہلی

Regd No. L 1793.

The Jamiat

Vol. XIX No. 30 — DELHI TUESDAY, MAY 1, 1934 — PRICE ONE ANNA

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

نئے وزیر تعلیمات صوبہ بہار پر اظہار اعتماد
مسلمانان مونگیر کا جلسہ عام

۱۹ اپریل کی شام کو احاطہ جامع مسجد مونگیر میں مسلمانان مونگیر کا ایک عام جلسہ زیر صدارت مولانا سید محمد عثمان صاحب فاضل مصر منعقد ہوا جس میں شہر کے اکثر تعلیم یافتہ حضرات خصوصاً جناب مولوی خلیل الدین صاحب وکیل، مولوی ... صاحب وکیل، مولانا عبدالسلام ندوی، مولوی وصی الدین احمد صاحب وکیل اور دیگر معززین شہر نے شرکت فرمائی اور حسب ذیل تجاویز بالاتفاق منظور ہوئیں:۔

(۱) مسلمانان مونگیر کا یہ جلسہ عام آنریبل سید عبدالعزیز وزیر تعلیمات صوبہ بہار و اڑیسہ پر کامل اعتماد رکھتا ہے اور ان کے انتخابات کو صوبہ کے لئے بہترین انتخاب تصور کرتا ہے۔

(۳) مسلمانان مونگیر کا یہ جلسہ عام تجویز کرتا ہے کہ ان دونوں تجویزوں کی ایک ایک کاپی گورنر بہار و اڑیسہ کے پاس بھیجدی جائے۔

اس کے بعد جناب مولوی وصی الدین احمد صاحب وکیل نے حاضرین کی طرف سے جناب صدر کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ برخاست ہوا۔

(ذکی اصغر جامع مسجد مونگیر)

مدرسہ اسلامیہ عربیہ قصبہ اجراڑہ کا بیسواں سالانہ اجلاس
علمائے کرام کا ورود مسعود

مدرسہ اسلامیہ عربیہ قصبہ اجراڑہ ضلع میرٹھ کا بیسواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ مطابق ۴ مئی ۱۹۳۴ء یوم جمعہ کو عمارت مدرسہ میں صبح سات بجے منعقد ہوگا جس میں مدرسہ کی سالانہ کیفیت، حساب آمد و خرچ، نتائج امتحانات وغیرہ سنانے کے بعد علمائے امت اپنے مواعظ و نصائح سے تشنگان ہدایت کو سیراب فرمائیں گے۔

اطلاع

سہ مئی ۱۹۳۴ء روز جمعرات کو دوپہر کی تمام گاڑیوں پر اسٹیشن ہاپوڑ پر مدرسہ کی جانب سے سواریوں کا انتظام ہوگا اور میرٹھ کی جانب سے آنے والے حضرات کے لئے سوخاص پر ظہر سے عصر تک اسی روز سواریوں کا انتظام ہوگا۔ مدرسہ کے تمام مہمانوں کے لئے قیام و طعام کا (انشاء اللہ)

امارت شرعیہ صوبہ بہار کا ریلیف فنڈ

مونگیر مسلم ریلیف کا اشتراک عمل لوکل گورنمنٹ کے ساتھ
صدلپور میں جھونپڑے کا کام شروع ہوگیا

مشہور و معروف ترجمہ والا معجزنما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

ہر جگہ چلنے والی فائدہ مند تجارت

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹیڈ بمبئی (سنٹرل آفس دریا گنج دہلی)

ازبلا چھپ رہی ہے

ملنے کا پتہ : منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

مشرق ومغرب کی تازہ خبریں

جاپانی قوم عیسائیت سے نفرت اور اسلام سے محبت رکھتی ہے

ایک چینی مسلمان مقیم شنگھائی کا بیان

ایک چینی مسلمان نے جو مدتوں سے جاپان کے پایہ تخت میں مقیم ہے شنگھائی کے ایک اسلامی اخبار کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ اگر مسلمان جاپانی لوگوں میں تبلیغ اسلام کے لئے ... داعی کوشش کریں تو ان کو توقع سے زیادہ کامیابی ہو سکتی ہے۔ پڑھے لکھے جاپانیوں کا عام طور پر یہ خیال ہے کہ اسلام عیسائیت کی طرح تغلب و ... الارض کا خواہشمند نہیں ہے بلکہ وہ عام نوع انسانی میں سچی مساوات اور اخوۃ پیدا کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ جاپان میں عیسائی مذہب کو سخت نفرت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ جاپانیوں کے نزدیک مسیحیت نے مشرق کے اخلاق وفضائل کو تباہ کر دیا ہے اور مذہب کی آڑ میں مسیحی مبشرین مشرق میں سیاسی زمین ہموار کرتے رہتے ہیں۔ چینی مسلمان نے کہا کہ اسلام کا مطالعہ کئے بغیر جاپانیوں کا یہ خیال ہے اگر وہ اسلام کے اصل سرچشمہ سے واقف ہو جائیں تو توقع ہے کہ انشراح صدر کے ساتھ وہ اسلام سے مالا مال ہو کر لیں گے۔

جاپانی حکام کے اس طرز عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان میں اسلام اور اسلامی شیوخ کو احترام کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے اور جاپانی قوم عیسائیت کی نسبت اسلام کو اپنے لئے مفید سمجھتی ہیں۔

چین میں ۲۵ لاکھ بچے سالانہ ہلاک کئے جاتے ہیں

صرف شنگھائی میں ۲۴ ہزار بچے مردہ پائے گئے

شنگھائی کا اخبار ... ٹریبون رقمطراز ہے کہ چین کی گلیوں سے ہر مہینہ ہزاروں مردہ بچے اٹھائے جاتے ہیں جن کو ان کے والدین مار کر عام شاہراہوں پر ڈال دیتے ہیں۔ گزشتہ سال شنگھائی کی گلی کوچوں سے ۲۴۰۰۰ ہزار چھوٹے مردہ بچے اٹھائے گئے! تمام چین میں بچوں کی بربادی کا یہی حال ہے۔ چین میں ہر سال ۲۵ لاکھ نو پیدا شدہ بچوں کو پولیس اٹھاتی ہے کہ چینیوں کے والدین سے کوئی باز پرس نہیں کی جاتی۔ اخبارات کو یہ حالات معلوم ہیں مگر ... کے باعث ان کی نظروں میں اس قسم کے واقعات کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔

اٹلی میں عورتوں پر آفت

ملازمتوں سے علیحدگی کا حکم

اطالوی حکومت کے دفاتر میں روم سے یہ ہدایت پہونچ گئی ہے کہ عورتوں کی ملازمتوں کو بعض شرائط سے مشروط کر دیا جائے اور ملازمتوں کا دروازہ ان پر بند کر دیا جائے ... حکومت کے بعض شعبوں سے عورتوں کو بالکل خارج کر دیں۔

فلسطین کے یہودیوں میں اختلاف

ڈاکٹر وزمین کی آمد

معلوم ہوا ہے کہ صہیونی تحریک کے بانی ڈاکٹر وزمین یہودی عنقریب یورپ سے فلسطین پہونچنے والے ہیں۔ آپ ہمیشہ کے لئے فلسطین کو اپنا وطن بنانا چاہتے ہیں۔ آپ کئی سال سے اعلان کر رہے تھے کہ فلسطین کو اپنا مستقر بنائیں گے جس کی تکمیل کا اب وقت آگیا ہے۔ فلسطین کے یہودیوں میں چند ماہ سے اختلاف ہو گیا ہے اور ایک فریق دوسرے فریق پر حملہ کرنے میں مصروف نظر آتا ہے ... یہودی اتحاد کے لئے کوئی قدم اٹھایا جائے گا۔

جاپان کے اسلامی مدرسہ میں وزیر مال کی تشریف آوری

سالانہ امداد کیلئے حکم

ٹوکیو پایہ تخت جاپان میں جمعیتہ اسلامیہ نے ایک مدرسہ کھول رکھا ہے جس میں مسلمان بچوں کو مذہبی تعلیم دی جاتی ہے۔ گزشتہ ہفتہ جاپان کے وزیر مال نے اس مدرسہ کا معائنہ کیا اور طرز تعلیم، ارباب اہتمام اور دیگر امور متعلقہ مدرسہ کی بے حد تعریف وتوصیف فرمائی اور ساتھ ہی سالانہ امداد کے لئے حکم نافذ فرما دیا۔

بلغاری مسلمانوں پر فیر

مہاجرین بلغاریہ کی پریشانی

صوفیا کی ایک خبر مظہر ہے کہ پانچ مردوں اور چھ عورتوں کو سرحد عبور کرتے وقت بلغاری مسلمانوں اور سرحدی سپاہ میں معرکہ آرائی ہو گئی جس میں مسلمانوں کو گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ بلغاری مسلمان مخفی طور پر سرحد سے ہجرت کرنا چاہتے تھے جن کو سرحدی سپاہ نے دیکھ لیا اور ان کا تعاقب کرتے ہوئے گولیاں چلا دیں۔ مہاجرین نے اس کا دلیرانہ جواب دیا۔ چار مسلمان تو بھاگ گئے باقی گرفتار کر لئے گئے۔ چند ماہ سے بلغاری مسلمانوں میں حکومت کی تباہ کن اقتصادی پالیسی کی وجہ سے سخت اضطراب پھیل گیا ہے اور اجنبی پروپیگنڈہ نے ان کو سخت نقصان پہونچایا ہے۔ حکومت کی سخت نگرانی کے باوجود بہت سے مسلمان بلغاریہ سے ہجرت کر گئے ہیں۔

مراکش کے ساحل پر جرمنی جہاز کی آمد

مجاہدین کو اسلحہ فراہم کئے گئے

الاہرام۔ فرانسیسی اخبار سے ایک حیرت انگیز خبر نقل کرتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک جرمنی جہاز مراکش کے ساحل پر پہونچ گیا ہے جس پر دس جرمنی افسر سوار ہیں۔ جہاز میں سامان حرب کافی مقدار میں ہے اور وہ مراکشی عربوں کے لئے مہیا کیا گیا ہے تاکہ وہ فرانس کے خلاف اپنی جنگ کو جاری رکھ سکیں۔

الاہرام لکھتا ہے کہ اس جہاز پر جنرل شاذ سوار ہیں۔ اس شخص نے مراکش میں وہی کام کیا ہے جو عرب میں کرنل لارنس نے کیا تھا۔

ترکی اور چین میں معاہدہ

ایک مدت سے ترکی اور چینی تعلقات کے متعلق گفت وشنید ہو رہی تھی اب ... اخبارات سے معلوم ہوا کہ انگورہ میں وزیر خارجہ ترکی اور چینی نمائندہ کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ اور دونوں حکومتوں نے اپنے دوستانہ مراسم کی تجدید کر لی ہے۔

ترکی جرائد سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اٹلی اور ترکی میں ایک تجارتی معاہدہ ہو گیا ہے جو ادھر دستہ کے اصول پر مبنی ہے یعنی ترکی، اٹلی سے مال خرید کر اپنی خام پیداوار ... دیگا۔

افغانی اور حجازی معاہدہ

گزشتہ ہفتہ مکہ معظمہ کے دفتر وزارت خارجہ میں افغانی اور حجازی معاہدہ طے پا گیا۔ معاہدہ کی تکمیل کے بعد اسلامی حکومتوں کے دونوں نمائندوں نے اپنی دلی مسرت کا اظہار کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ حکومت افغان اور حکومت حجاز کو تا قیام قیامت دائم وقائم رکھے۔

مراکش کی جنگ کا چشم دید بیان

ایک عربی اخبار لکھتا ہے کہ گو مراکش کی خبروں پر سخت احتساب قائم ہے مگر ایک شخص کا چشم دید بیان چھپا ہے ... کا ایک لشکر جو ساٹھ ہزار افراد پر مشتمل ہے نہایت پامردی اور استقامت سے فرانسیسی افواج کا مقابلہ کر رہا ہے اور مخالف کو پے در پے شکستیں دے رہا ہے۔ مجاہدین کا بیان ہے کہ ہم آخری دم تک اپنے خون کا آخری قطرہ بہا دیں گے اور فرانس کے ظلم واستبداد کو قبول نہ کریں گے۔

یمن اور حجاز میں مصالحت کی کوشش

مکہ معظمہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ یمن اور حجاز میں صلح کرانے کے لئے فلسطینی وفد نے ... فیہ کا نفاذ کر دیکھ رہا ہے۔ سید امین الحسینی مفتی اعظم فلسطین کا خیال ہے کہ سلطان حجاز کے بجائے امام یمن کو سمجھانے کی زیادہ ضرورت ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مفتی اعظم نے سلطان ابن سعود سے التجا کی ہے کہ وہ مصالحت کی پیشکش کو ایک دفعہ اور قبول فرما لیں۔

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

"میں بھی تو آدھا مسلمان ہو گیا ہوں"

صقابیہ میں جانے کی تیاریاں

(گزشتہ سے پیوستہ)

آج کی رات بڑی دلچسپی میں کٹی اور اس سے ابو تحافہ، ابو نصر اور دانیال تینوں ... صبح ہی قطورہ نے بلند آواز سے قرآن کریم پڑھنا شروع کیا۔ اس کی آواز ... ڈوبی ہوئی تھی جو سننے والوں پر گہرا اثر ڈال رہی تھی ... ابو نصر تلاوت قرآن کریم سے بہت ہی محظوظ ہوئے اور خدا کا شکر ادا کرتے ... نے ہماری محنت کو ٹھکانے لگایا اور دوسرے قطورہ کو ایمان کی دولت بھی حاصل ہو گئی۔ غرض کئی روز تک قطورہ صبح کی نماز ... کے بعد قرآن کریم کی تلاوت ... کرتی۔ ایک روز دانیال بھی تلاوت قرآن کریم ... کے پاس آکر بیٹھ گیا اور نہایت غور سے قرآن کریم کی آیات سننے لگا ... قطورہ نے کہا۔

... خوبصورتی اور حسن بھی ہزاروں میں ایک ہے۔

قطورہ :- اگر صقابیہ میں عیسائیوں کی طرف سے کچھ شور ہوا تو بیچارے ابو نصر کو بھی پریشانی ہوگی اس لئے ان کا ساتھ چلنا مناسب نہیں۔

دانیال :- کہتی تو ٹھیک ہو مگر ساتھ چلنے کے لئے کوئی دوسرا آدمی بھی تو نہیں ہے۔

قطورہ :- تو کیا صقابیہ میں جانا ضروری ہے؟ اب ہمارا وہاں کیا ہے۔ والدہ گزر گئیں۔ بھائی بہن بھی نہ رہے۔ صرف ایک مکان ہے اس کو فروخت کیا جا سکتا ہے۔ میرے خیال میں تو صقابیہ کا ارادہ ملتوی کر دینا چاہئے۔

دانیال :- اچھا میں ابو تحافہ سے مشورہ کروں گا پھر جیسا ہوگا عمل کیا جائے گا۔

اتنے میں معلوم ہوا کہ ابو نصر کسی سے سرائے میں بات چیت کر رہا ہے۔ دانیال نے کھڑکی میں سے آواز دیکر اس کو اپنے پاس بلا لیا۔ ابو نصر نہایت ذہین ذکی، شریف، حسین اور اپنے باپ کا ایک ہی لڑکا ہے۔ اگرچہ اس کی عمر ابھی کچھ زیادہ نہیں ہے مگر علمی گفتگو بڑی شان سے کرتا ہے۔ اسی وجہ سے لوگ کہتے ہیں کہ اسے علم لدنی ہے۔

دانیال :- یہاں ابو نصر! دیکھو یہ قطورہ تم کو یاد کر رہی تھی اچھا ہوا تم آگئے۔ بولو ہمارے ساتھ صقابیہ چلو گے؟

... قرآن جیسی نعمت عطا کی حالانکہ انہوں نے مجھے مسلمان بننے کے لئے کبھی نہیں کہا۔ صرف قرآن کی تاثیر نے مجھ کو خدا شناسی کا راستہ بتا دیا۔ (باقی آئندہ)

مسلم اوقاف کے متعلق صوبہ متحدہ کا مسودۂ قانون

جمعیۃ علمائے ہند کے جلسۂ مشاورت کی مفصل ترمیمات

شرعی نقطۂ نگاہ سے جمعیۃ العلماء اور سر برآوردہ زعماء کے فیصلے

(گزشتہ سے پیوستہ)

باب دوم — محافظ اوقاف

۱۳ (۱) **محافظ اوقاف کا تقرر** :- اس قانون کے نفاذ کے تین ماہ کے اندر لوکل گورنمنٹ بذریعہ مشتہری گزٹ کسی مسلمان کو صوبہ متحدہ کے لئے محافظ اوقاف مقرر کرے گی جس کا صدر مقام ایسی جگہ ہوگا جس کو لوکل گورنمنٹ تجویز کرے گی۔ محافظ اوقاف کا تقرر اُن اصول وشرائط پر ہوگا جس کو لوکل گورنمنٹ مقرر کرے گی۔

باب دوم — سنٹرل بورڈ

۱۲ (۱) **سنٹرل بورڈ کا قیام** :- ایک بورڈ قائم کیا جائے گا جس کا من حیث الجماعت نام سنٹرل بورڈ مسلم عام اوقاف صوبہ متحدہ آگرہ واودھ ہوگا اور جو دوامی طور پر باوجود ایک جماعت کی جگہ دوسری جماعت کے جانشین ہوتے رہنے کے ایک ہی بورڈ سمجھا جائیگا اور اس کی ایک مہر عام ہوگی اور اسکے اختیارات کا حلقہ اثر تمام صوبہ متحدہ آگرہ واودھ ہوگا ... پابندی کسی ایسی قید یا شرط کے جو اس ایکٹ کی رو سے عائد ہو اسکو یہ قابلیت حاصل ہوگی کہ اپنے متحدہ نام سے نالش کرے اور اسی طرح اس پر نالش کی جائے ...

نوٹ :- ۱۵ خان بہادر کے مسودہ میں نمبر ۱۵ کے بعد نمبر ۱۷ درج ہے۔ ۱۶ کا عدد غائب ہے۔

(باقی آئندہ)

نوٹ :- چونکہ باب دوم میں بجائے محافظ اوقاف کے سنٹرل بورڈ رکھا گیا ہے اور نظام بالکل بدل گیا ہے اسلئے دونوں جانب کی جداگانہ ... خطوط ... باب دوم کو بالکل تبدیل شدہ سمجھا جائے۔

خریداران الجمعیۃ کو چاہئے کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف ہے۔ نیز اپنے نمبر خریداری کا حوالہ بھی ضرور دینا چاہئے۔ (مینیجر الجمعیۃ دہلی)

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے ...

ملنے کا پتہ :- (مولانا) نور الدین بہاری معرفت دفتر جمعیۃ علماء ہند دہلی

جامع الاحادیث اور رسالہ شریعت ماہوار

درخواستیں بنام مینیجر رسالہ شریعت فیروز پور پنجاب

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

پتہ :- آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلاء نوابجاد رجسٹرڈ — ڈاکٹر فرانس کا علاج کمزوری ونامردی

پتہ :- یس۔ ایم عثمان اینڈ کو۔ آگرہ

موسم گرما کا کٹ پیس اقساط پر خرید کیجئے

ایم۔ اے عطا لس اینڈ سنز آرڈر سپلائرز بمبئی نمبر ۲

مفت

دماغی کام کرنے والے "نسخہ اکسیر دماغ" مفت منگائیں — معجون برہمی

عنبرین فارمیسی نمبر ۲ جلال آباد ضلع مظفر نگر (یو پی)

فیض عملیات مجربہ

سید محمد شاہ — کامیکر اسٹریٹ گھر نمبر ۱۳۶ بمبئی ۳

شربت روح افزا (رجسٹرڈ)

موسم گرما میں ہر قسم کی شکایت کیلئے اکسیر ہے۔ تمام ہندوستان میں اپنے خواص کی وجہ سے مشہور ومقبول ہو چکا ہے۔ بڑے بڑے راجہ، نواب اس کو ہمیشہ استعمال کرتے ہیں۔ فی بوتل ایک روپیہ چار آنہ۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

نونہال

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم سہ شنبہ ۲۰ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ ہجری

ترمیم شدہ مسودۂ قانون

اوقاف کے متعلق شرعی نقطۂ نگاہ

(۳)

اوقاف کے متعلق سب سے پہلا اور بنیادی اصول شریعت اسلامیہ کا یہ ہے کہ ہر وقف کی آمدنی واقف کی مقرر کردہ اغراض اور طریق کار کے مطابق صرف ہو اور اس میں کوئی فرق نہ کیا جائے۔ ایک وقف کے متعلق کوئی اس بات پر مجبور کیا جاسکتا ہے کہ جو کچھ واقف نے لکھدیا ہے وقف کی آمدنی کا پیسہ پیسہ اس کے مطابق صرف کرے۔ لیکن حکومت یا کوئی شخص اسے اس پر مجبور نہیں کرسکتا کہ وہ اغراض واقف کے علاوہ کسی دوسری غرض پر خواہ وہ مقررہ اغراض سے ...

کیوں ذکر کی گئی ہے اس لئے حافظ صاحب کے ان الفاظ پر شرعی نقطۂ نگاہ سے نہایت خطرناک ابہام موجود تھا۔ جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس مشاورت نے جو مسودہ مرتب کیا ہے اس میں اس ابہام کے اندر چند الفاظ کا اضافہ کرکے اسے بہت صاف کردیا ہے اور آئندہ کے لئے بھی اس مسودۂ قانون کی بنیاد پر مرکزی قانون سازی کو شرعی حدود سے محدود کردیا ہے ان کی ترمیم حسب ذیل ہے۔

مزدوروں کی ہڑتال

ناظم الجمعیۃ کا دورۂ بہار

اسمبلی کے آئندہ انتخابات

حوادث واحکام

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

شذرات

سر راس مسعود کا استعفاء

دار الحکومت

دہلی میونسپلٹی کا ہنگامہ خیز اجلاس

حکومت پرستوں کی تجویز پر بحث

سرکاری صدر کے حق میں فیصلہ

دہلی ۳ مئی۔ گذشتہ ہفتہ مسٹر ہیئر ڈپٹی کمشنر وصدر دہلی میونسپلٹی کے پاس ۱۸ میونسپل کمشنروں نے حسب ذیل تجویز روانہ کی تھی۔

ہم مندرجہ ذیل ممبران کمیٹی اجلاس منعقدہ ۲۰ مارچ ۱۹۳۴ء کے منظور فرمودہ ریزولیوشن نمبر ... کے مندرجہ ذیل حصہ کی مکرر تائید کرتے ہیں۔

یہ تمام کارروائی اجلاس تمام اس ہنگامہ کا انجام ... غیر منتخب ارکان دہلی سے غیر حاضر تھے آج کے اجلاس میں بھی منتخب ارکان کی اکثریت تجویز کے خلاف تھی ... ممبروں کی آواز سے تجویز منظور کرائی گئی۔

دہلی کھاری باؤلی میں ہندو مسلم فساد

ایک ہندو پہلوان کی گالی گلوچ کا نتیجہ

آٹھ اشخاص زخمی۔ ڈپٹی کمشنر اور پولیس کی آمد

دہلی ۱۰ مئی۔ کل صبح بازار کھاری باؤلی میں ہندو اور مسلمانوں کے درمیان ایک معمولی بات پر شدید ہنگامہ ہوگیا اگر پولیس موقعہ پر پہنچ نہ جاتی تو خطرہ تھا کہ یہ ہنگامہ نہایت نازک صورت اختیار کرلیتا۔ ...

اس کے بعد پولیس کو ٹیلیفون سے اطلاع دی گئی جو بجلت تمام موقعہ پر پہونچ گئی معاملہ کو رفع دفع کرکے حالات کو قابو میں کرلیا اب ہر جگہ پولیس کے گارد بٹھا دیئے گئے ہیں ...

ہنگامہ کے وقت ڈپٹی کمشنر بھی مسٹر ایس مجسٹریٹ کی معیت میں موقعہ پر پہونچ گئے تھے۔

والیسرائے ریلیف فنڈ میں پچاس لاکھ روپیہ

شملہ یکم مئی۔ اس وقت تک والیسرائے کے بہار ریلیف فنڈ میں جو روپیہ جمع ہوچکا ہے اس کی تعداد پچاس لاکھ ۲۵ ہزار ۲۶۲ اور ۵۵ پونڈ دس شلنگ ہے۔

سوراج پارٹی کے اغراض ومقاصد کی وضاحت

جنرل کونسل کی تشکیل۔ کانگریس کا کنٹرول تسلیم کرلیا گیا

مجالس قانون ساز پر قبضہ اور حکومت کی دو عملی پالیسی کی مخالفت

رانچی ۳ مئی۔ سوراج پارٹی کی کانفرنس میں آج بحث وتمحیص کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور فیصلہ ہوا کہ سوراج پارٹی آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو بطور اساس بنیاد تسلیم کرتی ہے ...

جنرل کونسل ذیل کے اجزاء پر مشتمل ہوگی۔ ... مندرجہ ذیل عہدے بھی مقرر کئے گئے ہیں۔ صدر، ایک جنرل سکرٹری، ایک خزانچی۔ ان میں ایگزکٹو کونسل کے چھ ممبر بھی ہوں گے۔ جن کو صوبجاتی ادارے منتخب کریں گے۔

ناظم جمعیۃ علمائے ہند کا دورۂ بہار

۱۷ مئی تک دورہ کا مکمل پروگرام

مونگیر میں ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی تقریر

زلزلہ زدہ مقامات کا معائنہ اور مفید ہدایات

سندھ میں زلزلہ آگیا

جج اور وکلا عدالت سے باہر نکل آئے

مسٹر محمد یعقوب اسمبلی کیلئے کھڑے ہونگے

کسانوں اور مزدوروں کی بیداری کا پروگرام

مولانا ابو الکلام آزاد کی مبارک سعی!

دربھنگہ میں ایک نئی آبادی کی تعمیر

اودھ چیف کورٹ میں دو وکیل خاتون

سر راس مسعود نے استعفا دیدیا

مسلم یونیورسٹی میں سنسنی پھیل گئی

ایک شخص ہلاک اور ایک زخمی

سندھ میں ایک گائے پر ہندو ومسلمانوں میں جنگ

افریقہ کی کونسل میں ہندوستانیوں کا انتخاب

بندرگاہ حدیدہ پر جہاز پہونچ گیا

برطانوی جان ومال کی حفاظت کا بہانہ

یمن وحجاز کی جنگ کے نتائج

عدن ۳ مئی۔ یمن اور حجاز کی جنگ کے سلسلہ میں اب برطانیہ بھی خواب خرگوش سے بیدار ہوئی ہے اور اس نے اپنا ایک جہاز یمن کی بندرگاہ حدیدہ میں بھیجدیا ہے جو کل وہاں پہونچ گیا۔ جہاز کی آمد کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ یمن اور حجاز کی جنگ میں برطانی جان ومال کی حفاظت کی جاسکے ...

ہائی اسکول میں بم پھٹ گیا

ایک نوجوان ہندو مجروح

کانگریسی لیڈر داخلہ کونسل کی مخالفت کرینگے

ڈاکٹر انصاری کے بیان پر احتجاج

لبرل سوراج پارٹی میں شامل نہیں ہونگے

ہم گاندھی جی کے مقلد نہیں ہیں

رانچی کانفرنس سے سرحدی لیڈروں کی توقعات

حکومت سے سرحدی کونسل کو توڑنے کا مطالبہ

گورنر کو قتل کی دھمکی

جزائر فلپائن نے آزادی تسلیم کرلی

ریوالور برآمد ہونے پر ایک مسلمان گرفتار

۹۷ سال کا بوڑھا نذر آتش

پنڈت مالویہ نے خیبر کا معائنہ کیا

دار العوام میں کپورتھلہ کے ہنگامہ کا تذکرہ

ہوائی جہاز ٹکرا گیا۔ چار اشخاص ہلاک

گورنر جنرل نے اسمبلی کو توڑنے کا اعلان کر دیا

وزیر ہند پر وائسرائے ہند کی فتح۔ شملہ کا اجلاس آخری ہوگا

وائسرائے کے فیصلہ پر رانچی کانفرنس کے لیڈروں کا تبصرہ

شملہ یکم مئی۔ آج مندرجہ ذیل سرکاری اعلان شائع ہوا ہے:

گورنر جنرل نے فیصلہ کیا ہے کہ موجودہ اسمبلی کی میعاد حیات میں شملہ کے اجلاس سے زیادہ جو ۱۷ جولائی یا اس کے قریب منعقد ہوگا توسیع نہیں کی جائے گی یہ فیصلہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے نوری اجلاس میں وائٹ ہال سے نامہ و پیام کرنے اور جواب موصول ہونے کے بعد کیا ہے۔ اسمبلی کا اجلاس شملہ ۱۷ جولائی کو شروع ہوگا اور غالباً چھ ہفتہ تک جاری رہے گا اب تک عام انتخابات کے لئے کسی صحیح تاریخ کا تعین نہیں ہوا ہے البتہ نامزدگی کے لئے تاریخ کا تعین اکتوبر کے اختتام تک ہو جائے گا۔

رانچی میں کانگریسی لیڈروں کی جو کانفرنس منعقد ہو رہی ہے اور جس میں گاندھی جی خود شریک ہیں اس میں اسمبلی کے توڑے جانے کے اعلان پر تبادلہ خیالات ہوا اور عام طور پر کہا گیا کہ حکومت نے سوراج پارٹی کے چیلنج کو منظور کر لیا ہے۔ ڈاکٹر انصاری نے فرمایا کہ ہمیں کوئی شبہ نہیں کہ ہم ہی انتخاب میں کامیاب ہوں گے آپ نے مزید فرمایا کہ اسمبلی کو توڑنے کا اعلان توقع کے خلاف ہے یہ اعلان ہمارے پروگرام پر ہرگز اثر انداز نہیں ہو تاہم اپنا کام کر رہے ہیں خواہ اسمبلی ٹوٹے یا قائم رہے۔

واضح رہے کہ اسمبلی کو توڑنے کے سلسلہ میں وائسرائے ہند اور وزیر ہند میں سخت اختلاف تھا۔ وزیر ہند موجودہ اسمبلی کو قائم رکھنا چاہتے تھے تاکہ سوراج پارٹی جدید انتخاب میں شریک ہو کر نئے دستور کو ناکام بنانے کی کوشش نہ کر سکے لیکن وائسرائے اس کے خلاف تھے ان کا خیال تھا کہ جب سوراج پارٹی نے حکومت سے تعاون کرنے کا اعلان کیا ہے حکومت کی یہ پالیسی ملک کی فضا کو مکدر بنا دے گی۔ آخر کار وائسرائے ہند کو فتح ہوئی۔

رانچی کانفرنس میں سوراج پارٹی کے پروگرام کی تشکیل

سربر آوردہ لیڈروں کی بے ضابطہ گفت و شنید

مسودہ کی تیاری کانگریس کے مطابق کی جائے گی

رانچی یکم مئی۔ یہاں سربر آوردہ لیڈروں کی بے ضابطہ کانفرنس آج سوراج پارٹی کے پروگرام کو تیار کرنے کے لئے منعقد ہوئی۔ گاندھی جی نے کانفرنس میں شرکت کی کانفرنس کی کارروائی ۵ گھنٹہ تک جاری رہی جس میں تجویز کا مسودہ تیار کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی۔ راجا گوپال آچاریہ نے پریس نمائندوں کو اطلاع دی کہ تمام گفت و شنید اطمینان بخش طریقہ پر ہوئی خوشی اور مسرت کی فضا میں گفتگو ختم ہوئی جس سے تیجہ نکلا کہ مسودہ کی تیاری میں فراخ دلی سے کام لیا گیا۔ سب کمیٹی تجویز کے مسودہ کی تیاری میں مشغول ہے جو کل سوراج کانفرنس کے سامنے پیش کیا جائے گا توقع ہے کہ کانفرنس دو مئی تک جاری رہے گی۔

تجویز کا مسودہ بنانے والی سب کمیٹی میں مندرجہ ذیل ارکان شامل ہیں ڈاکٹر انصاری، ... بھولا بھائی ڈیسائی، مسٹر منشی، مسٹر کرشنا سوامی، مسٹر آصف علی ... مسٹر راج مسودہ کا خاکہ گاندھی جی کی خدمت میں بغرض منظوری پیش کر دیا جائے گا منظوری کے بعد تجویز سوراج کانفرنس میں پیش کی جائے گی۔

مسٹر آصف علی، ڈاکٹر انصاری اور راجگوپال آچاریہ میں اس امر پر دلچسپ گفتگو ہوئی کہ تجویز میں سرکاری فرقہ وارانہ فیصلہ کا کوئی حوالہ دیا جائے یا نہیں گفتگو کے دوران میں اختلافات آثار ہو گیا مگر فرقہ ... یہی ہوا کہ جب تک قومی مطالبات کی تشکیل کے لئے کوئی موقعہ نہ آ جائے اس مسئلہ پر گفتگو نہ کی جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ سوراج پارٹی کے پروگرام کے لئے تجویز کا مسودہ ایسے طریقہ سے بنایا جائے گا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی بھی اس کی تصدیق کر دے اور گاندھی جی کی حمایت اسے حاصل رہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی جو اسمبلی میں سوراج پارٹی کی رہنمائی کریں گے وہ آنجہانی مسٹر پٹیل کے حلقہ انتخاب سے کھڑے ہونے کی کوشش کریں گے۔

پٹنہ کی جامع مسجد میں مسلم اجتماع

ناظم جمعیۃ علماء ہند کی تقریر

حکومت افغانستان قبائل کو غیر مسلم کر رہی ہے

شنواری قبیلہ نے تار کاٹ ڈالے

پشاور میں افغانوں اور پولیس کا تصادم

پانچ ہزار روپیہ جرمانہ۔ سرکاری بیان

اسلامیہ کالج پشاور میں پنڈت مالویہ کی تقریر

ہندو یونیورسٹی کی تائید اور مسلمانوں کی جرأت کا اعتراف

دہلی میں کلاتھ مل کے مزدوروں کا تصادم

۱۲ اشخاص گرفتار

مسلمانوں کو کھادی استعمال کرنی چاہئے

مولانا حبیب الرحمن صاحب لدھیانوی کا مشورہ

بر ما ریلوے کو تباہ کرنے کی دوبارہ کوشش

رانچی کانفرنس میں کونسلوں کے انتخاب کا مسئلہ

مولانا شوکت علی کے خلاف ایک ہزار کی ڈگری

کوئلہ کی کان میں مہلک حادثہ

ستر والو گرفتار کر لئے گئے!

جنرل گورنگ مستعفی ہو گئے

بڑودہ میں جدید رسم الخط

انجمن معیار الادب بمبئی کا ایک خاص اور اہم جلسہ

ریلوے کی آمدنی میں ۱۴ لاکھ کا اضافہ

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

حیات حافظ رحمت خاں

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدر دانی فرمائی ہے

المشتہر منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

بال سیاہ تیل

خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

مفت کا اکسیر

سرکاری بیان کے مطابق کپورتھلہ میں ۱۲ مسلمان مارے گئے

ایک سو سے زائد مسلمانوں کے قتل کی افواہ!

جلوس گولیوں کی بارش میں وہیں کھڑا رہا

لاہور ۳۰ اپریل سلطانپور در ریاست کپورتھلہ میں محرم کے موقعہ پر مسلم جلوس پر جو گولیاں چلائی گئی تھیں اس کے متعلق سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ سرکاری طور پر تحقیقات سے معلوم ہوا کہ فائرنگ سے ۱۲ مسلمان ہلاک اور تیس زخمی ہوئے۔ یہ اعداد و شمار سرکاری ہیں جو تحقیقات کرنے پر شائع کئے گئے ہیں۔ غیر سرکاری بیان مظہر ہے کہ ہلاک شدگان کی تعداد ایک سو سے بھی متجاوز ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں نے ممنوعہ علاقوں سے جلوس نکالنے پر اصرار کیا اور منع کرنے کے باوجود اپنے اقدام سے باز نہ آئے۔ محرم کے روز ۱۶ ہزار مسلمان نے پولیس اور فوج کا مقابلہ کیا مسلمانوں نے ایک پیپل کے درخت کو کاٹنے کی تیاری کی جس پر سکھوں کی ایک جماعت نزدیک ہی جمع ہو گئی اور اس نے ارادہ کر لیا کہ مسلمانوں کو درخت کاٹنے نہیں دیں گے۔ تمام انتباہ بیکار ثابت ہوئے اور جب مسلمانوں نے مزید اقدام کا ارادہ کیا تو مجسٹریٹ نے معاملہ کو فوج کے حوالہ کر دیا۔

سرکاری بیان مظہر ہے کہ کل ۱۳ فائر کئے گئے۔ مسلمان گر گر کرنے لگے مگر مجمع کی جگہ کھڑا رہا یہاں تک کہ فوجی سپاہیوں نے بندوق کے کندوں سے مار مار کر ان کو پیچھے ہٹا دیا۔

ہندوستان کیلئے اشتراکی نظام کی ضرورت

کانگریسیوں کے ایک جلسہ کی تجویز

دہلی ۳۰ اپریل مقامی کانگریسی کارکنوں کے ایک جلسہ میں تجویز ہوا کہ اشتراکی پروگرام ہی ملک کی ضروریات کو پورا کر سکتا ہے اور کانگریسیوں کو ایسے پروگرام کی تکمیل کے لئے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے۔ سوراج پارٹی کے سکریٹری نے ایک بیان کے دوران میں ان اسباب پر روشنی ڈالی ہے جن کی بنا پر رانچی کانفرنس میں محدود اشخاص کو مدعو کیا گیا ہے۔ مسٹر راجا گوپال آچاریہ نے جو مسٹر آصف علی اور ڈاکٹر انصاری کے ہمراہ کل رانچی کو روانہ ہو گئے ہیں ایک بیان میں کہا کہ صرف آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو ہی اس امر کے فیصلہ کرنے کا اختیار ہے کہ غیر کانگریسیوں کو سوراج پارٹی کے نام پر کام کرنے کی اجازت دی جائے۔

مس میو کے وطن کی تہذیب

برہنہ ناچ کے سلسلہ میں سات سو افراد گرفتار

نیویارک ۳۰ اپریل۔ گذشتہ رات پولیس نے دو تفریحی ہالوں پر چھاپہ مارا اور وہاں سے سات سو اشخاص کو گرفتار کر لیا جیل سے معمولی جرائم والے قیدیوں کو رہا کر کے ان نئے مہمانوں کے لئے جگہ خالی کرائی گئی۔ پولیس تمام رات گشت کرتی رہی اور ان گرفتار شدگان کو جیل پہونچانے میں مصروف رہی پولیس کا بیان ہے کہ ایک ہال میں برہنہ ناچ کرنے والی پانچ رقاصوں نے اسٹیج پر آ کر مظاہرہ کیا۔

قار بازوں کے ساتھ مسٹر ہارنیمن بھی گرفتار کر لئے گئے

بریلی کے قریب فساد میں ایک شخص ہلاک

اسمبلی کو توڑنے کا اعلان لوٹی فیصلہ ہے

آسٹریا میں فسطائی حکومت قائم ہو گئی

مدراس کے ایک موضع میں گولی چل گئی

مجلس احرار اسلام ملتان کا سالانہ اجلاس

ملتان شہر ۳۰ اپریل۔ گذشتہ شب کو دفتر مجلس احرار اسلام میں مجلس کا ایک ہنگامہ خیز اور معرکۃ الآرا جنرل اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر مقبول احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ملتان منعقد ہوا اور ذیل کی قرار دادیں باتفاق آرا منظور کی گئیں:۔

(۱) مجلس احرار اسلام ملتان کا یہ اجلاس ریاست جیند کی مسجد میں سؤر کا گوشت پھینکنے والے واقعہ کو سخت نفرت و حقارت سے دیکھتا ہے اور مہاراجہ صاحب سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مجرمین کو قرار واقعی سزا دیکر مسلمانوں کے جذبات کی پاسداری کریں۔

(۲) یہ اجلاس اجودھیا میں ہندوؤں کے ظلم و ستم پر دلی رنج و غصہ ظاہر کرتا ہے اور مظلوم مسلمانان اجودھیا سے اس مصیبت میں اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوا شہیدوں کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔

(۳) یہ اجلاس بلوچستان کے مایہ ناز کارکن خان عبدالصمد خاں اچکزئی کو خدمت ملت و قوم کی پاداش میں قید ہونے پر ہدیہ مبارکباد پیش کرتا ہے اور انہیں یقین دلاتا ہے کہ مسلمانان ہند کی ہمدردی ان کے ساتھ ہے۔

ہڑتالی مزدوروں کے نو لیڈر گرفتار

آرڈیننس ایجنٹ کی دوبارہ زندگی!

دہلی کلاتھ مل کے مزدوروں کو نوٹس

مسلمانان کراچی کا ایک عظیم الشان جلسہ

مظالم جیند کے خلاف احتجاج

مسلمانان کراچی کا ایک عظیم الشان جلسہ مورخہ ۸ اپریل ۱۹۳۲ء کو زیر صدارت جناب سید غلام ... منعقد ہوا۔ ... نے تقاریر فرمائیں اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن منظور کئے گئے۔

سندھ پنجاب ہندو کانفرنس کا اجلاس

ہندوؤں کی فرقہ وارانہ ذہنیت کا مظاہرہ

پشاور ۲۹ اپریل۔ سندھ پنجاب سرحد ہندو کانفرنس نے کئی ریزولیوشن ...

سرحدی قبائل اور پولیس کا تصادم

پولیس نے گولی چلا دی

برمی سپاہی نے تین اشخاص کو قتل کر دیا

افغانستان کا باغی ابھی گرفتار نہیں ہوا

بمبئی اسکول کمیٹی

نوٹس

آر۔ وی۔ پارولیکر سکریٹری اسکول کمیٹی
اسکول کمیٹی آفس، گلڈ ہرسٹ بلڈنگ
گرانٹ روڈ بمبئی

محبوب عاشق کے قدموں پر

دہلی کا مقبول عام

آب نامردی

(Ragan Developer)

بٹالہ (پنجاب)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹	دہلی۔ یوم چہارشنبہ ۲۴ محرم الحرام ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۹ مئی ۱۹۳۴ء	نمبر ۳۲

مہمانِ دل

دردِ الفت نے بڑھا دی ہے کچھ ایسی شانِ دل
ہجر کے صدموں میں بھی ثابت رہا پیمانِ دل
دل کی دنیا ہی نظر آتی ہے کچھ بدلی ہوئی
کس لئے میں چارہ گر کی آس پر جیتا رہوں
صحرا گردی بھی تقاضائے جنونِ عشق ہے
اسکی چوکھٹ پر جبیں سائی ہمارا فرض ہے

جی میں آتا ہے کہ میں ہوتا رہوں قربانِ دل
ترکِ الفت تو کسی صورت نہ تھا شایانِ دل
وہ ہوئے ہیں آ کر جب سے زیبِ ایوانِ دل
کیا تمہارے درد سے ممکن نہیں درمانِ دل
بے سر و ساماں ہو کر رہیں سامانِ دل
کیا کریں رہ نہیں سکتا کوئی فرمانِ دل

ناامیدی دل پہ قبضہ کر چکی اکرم مہرے
آپ گھبرا کر نکل جائیں گے اب ارمانِ دل

(از جناب محمد اکرم علی خاں اکرم۔ دہلی)

دلچسپ حقائق و معلومات

معاصرین کے افکار و آراء

عرب میں جنگ

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ امام یمن نے سعودی افواج سے پے در پے ہزیمت کھانے کے بعد مصالحت کا ہاتھ اپنے بھائی کی طرف بڑھا دیا ہے اور سلطان ابن سعود سے درخواست کی ہے کہ وہ فوجی کارروائی کو بند کر دیں۔ امام موصوف نے یرغمال کے قیدیوں کو رہا کرنے پہاڑوں سے اپنی فوجوں کو ہٹا لینے اور بنائے فساد امیر ادریسی کو حوالے کرنے کا بھی وعدہ کیا ہے لیکن سلطان ابن سعود نے امام یحییٰ سے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ پہلے شرائط مصالحت کی تکمیل کیجئے۔ اس کے بعد افواج نجد کو جنگی سرگرمیوں سے روکا جائے گا۔ سلطان ابن سعود کا یہ جواب تدبر اور سیاست کے عین مطابق ہے اور امام یحییٰ اگر واقعی صلح و مفاہمت کے خواہشمند ہیں تو انہیں فی الفور شرطیں پوری کر کے تاریخ اسلام کی خانہ جنگی کو بند کر دینا چاہئیے۔

قارئین کرام حیران ہوں گے کہ امام یحییٰ اگر اس قدر کمزور اور فوجی مدافعت کے لحاظ سے ناکارہ تھے تو انہوں نے اپنے ہمسایہ مسلمان بھائی سے جنگ کیوں مول لی۔ انہوں نے ابہا کی کانفرنس کو ناکام کرنے کی کوشش کیوں کی۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ امام یحییٰ کی جنس قدر توقعات انگریزی حکومت سے وابستہ تھیں وہ پوری نہیں ہوئیں۔ اور سعودی افواج کی جنگی اہلیت کے متعلق انہیں جس قدر غلط فہمیاں تھیں۔ ان کا پردہ ان کی آنکھوں پر سے اڑ چکا ہے۔ یمن والوں کا خیال تھا کہ نجدی افواج میدانوں ہی میں لڑ سکتی ہیں۔ پہاڑوں کے دروں میں جا کر ان کا جوش جہاد و قتال سرد پڑ جاتا ہے ...
(مدینہ)

... ہیں۔ ایسے لوگوں کے ہاتھ میں جب تک کانگریس رہے گی، کچھ بھی مفید نہ ہوگی، نیز ایسے ہی لوگ اب سوراج پارٹی بنا رہے ہیں اور یہ پارٹی بھی کچھ مفید نہ ہو سکے گی۔ بنا بریں مزدوروں کو منظم ہو کر فوراً آگے بڑھنا چاہئیے اور ان خود غرضوں کو کان پکڑ کر کانگریس سے نکال دینا چاہئیے نیز تمام غریب مسلمانوں کا فرض ہے کہ مزدوروں کی تحریک میں شریک ہو جائیں اور اسے قوت دینے اور کامیاب بنانے کی پوری پوری کوشش کریں۔
(ہند جدید)

خان عبد الغفار خاں اور حکومت

اس صحبت میں ہم اسیران سرحد اور بالخصوص خان عبد الغفار خاں کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ سرخ پوشوں کی تحریک عملاً گاندھی جی کے احکام کے ساتھ وابستہ تھی۔ اب گاندھی جی نے اپنے تمام احکامات جنگ واپس لے لئے ہیں۔ لہٰذا سرحد کے سرخ پوشوں سے حکومت کو یہ خطرہ نہیں ہو سکتا ... گورنمنٹ کو اس کا علم ہے۔ اور حکومت کے امن کے لئے خطرناک ثابت ہوں گے۔

خان عبد الغفار خاں کی پوزیشن یہ ہے کہ وہ گرفتار کئے گئے اور ہزاری باغ جیل میں محبوس کر دئیے گئے۔ ان پر کھلی عدالت میں مقدمہ نہیں چلایا گیا۔ کوئی معین سزا نہیں دی گئی۔ حکومت کی طرف سے واضح طور پر ان پر کوئی الزام نہیں لگایا گیا۔ پھر بھی وہ اب تک مقید ہیں ...

ایک عام شکایت

عام شکایت یہ کی جاتی ہے کہ مسلمانوں میں کوئی مسلمہ سیاسی لیڈر نہیں ہے ...

کانگریس کے پردہ میں فرقہ پرستی

ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ بنگال کے اکثر ہندو کانگریسی لیڈر خود کانگریس کے دشمن ہیں، اور یہ اس طرح کہ وہ، ایک طرف مزدوروں اور کسانوں کو کانگریس سے دور کئے ہوئے ہیں اور دوسری طرف مسلمانوں کو اس میں شریک ہونے نہیں دیتے ...

(البشیر)

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

... حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام تر مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے ...

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ۔ بازار بلیماران۔ دہلی

The Jamiat

Regd. No. L 1793.

Vol 19 No. 31 DELHI SATURDAY, MAY 5, 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید معرّی
...
منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

حضور نظام
...
منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

بخارا اور ترکستان کے مظلوم مہاجرین

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی اپیل

انجمن اتحاد بخارا و ترکستان کی مصیبتوں سے متاثر ہو کر حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی نے ذیل کے الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔

جب سے انقلاب روس ہوا ہے اس ممالک کے رہنے والے تقریباً پانچ کروڑ مسلمانوں پر جو مصیبت مذہبی اور مادی نازل ہوئی ہے وہ نہایت ناگفتہ اور انتہا کو پہنچی ہوئی ہے ...

ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ خادم العلم بدار العلوم دیوبند
(ناظم انجمن اتحاد و مہاجرین بخارا و ترکستان دہلی)

ریاست کوٹہ میں ایک قومی مدرسہ کی ضرورت

... مسلمان اس خوشی کی یاد میں ایک مسلم مڈل اسکول جاری کر دیں، شہر میں ایک مسلم بورڈنگ ہوم اور ایک مسلم لائبریری کا قائم ہونا بھی ضروری ہے۔
(نامہ نگار)

مدرسہ تقویت الاسلام ویراول کا سالانہ امتحان

... (عبد اللہ عبد الغنی مدرس)

خلیفہ قادیان کا مقابلہ سے فرار

... (عبد الغنی لائل پور)

ضلع دربھنگہ کے شرفاء کی بربادی

موضع سہر دل ضلع دربھنگہ کے ہر چہار طرف دریا واقع ہے۔ ان دریاؤں کی وجہ سے کئی سال سے کھیتی بالکل برباد ہو رہی ہے ...
(محمد احمد حسین ...)

زلزلہ زدہ اسلامی درسگاہ کی اپیل

مدرسہ اسلامیہ ... بہار میں ایک مشہور اسلامی درسگاہ ہے اس نے اپنی ساٹھ سالہ زندگی میں جو علمی خدمات انجام دی ہیں وہ اہل بہار پر پوشیدہ نہیں ...

ایک نئی انجمن کا قیام

... (آنریری سکریٹری ...)

ناظم جمعیۃ علماء ہند کا دورہ بہار

... (احمد حسین ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف)

ضلع اعظم گڑھ میں جمعیۃ طلباء کا قیام

...

مسلمانوں پر ریاست جیند کے مظالم

...
(سکریٹری مجلس احرار اسلام رہتک)

بھوپندر اطبیہ کالج پٹیالہ کا سالانہ امتحان

...
(بھوپندر اطبیہ کالج پٹیالہ)

انجمن امداد الاسلام دیوبند کا جلسہ

انجمن امداد الاسلام دیوبند کی مجلس منتظمہ کا ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت مولوی غلام انور صاحب صابری رکن مجلس ۹ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ کو منعقد ہوا جس میں حسب ذیل تجاویز بالاتفاق آراء منظور ہوئیں۔

اگر آپ

اپنے کاروبار و تجارت کو فروغ دینا چاہتے ہیں تو سہ روزہ الجمعیۃ میں اشتہار دیجئے اور اسکی مقبولیت کا اندازہ کیجئے

منیجر صیغہ اشتہارات الجمعیۃ دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا مجلد با متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

ازبلا چھپ رہی ہے

تاریخ اسلام کے سلسلہ میں اسپین کے ایک مشہور تاریخی واقعہ سے متعلق ازبلا کا جو افسانہ متواتر نمبروں میں شائع ہوا تھا ...

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

(حمید برقی پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یداللہ علی الجماعۃ

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی۔ یوم چہارشنبہ ۲۴ محرم الحرام ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۹ مئی ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۲

مہمان دل

دردِ الفت نے بڑھا دی ہے کچھ ایسی شانِ دل
جی میں آتا ہے کہ میں ہوتا رہوں قربانِ دل

ہجر کے صدموں میں بھی ثابت رہا پیمانِ دل
ترکِ الفت تو کسی صورت نہ تھا شایانِ دل

دل کی دنیا ہی نظر آتی ہے کچھ بدلی ہوئی
وہ ہوئے ہیں آنکر جس روز سے مہمانِ دل

کس لئے میں چارہ گر کی آس پر جیتا رہوں
کیا تمہارے درد سے ممکن نہیں درمانِ دل

صحرا گردی بھی تقاضائے جنونِ عشق ہے
بے سر و ساماں ہو کر رہیں سامانِ دل

اسکی چوکھٹ پر جبیں سائی ہمارا فرض ہے
کیا کریں وہ ہو نہیں سکتا کوئی فرمانِ دل

نا امیدی دل پہ قبضہ کر چکی اکرم میرے
آپ گھبرا کر نکل جائیں گے اب ارمانِ دل

(از جناب محمد اکرم علی خاں اکرم۔ دہلوی)

معاصرین کے افکار و آراء

عرب میں جنگ

(ہند جدید)

خان عبدالغفار خاں اور حکومت

ایک عام شکایت

کانگریس کے پردہ میں فرقہ پرستی

(انقلاب)

دلچسپ و حقائق و معلومات

حمائل شریف مترجم
مع
خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ۔ بازار بلیماران۔ دہلی

Regd. No. L 1793.

The Jamiat

Vol 19 No. 31 DELHI SATURDAY, MAY 5, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید معرّا

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

حضور نظام

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

بخارا اور ترکستان کے مظلوم مہاجرین

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی اپیل

انجمن اتحاد بخارا و ترکستان کی مصیبتوں سے متاثر ہو کر حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی نے ذیل کے الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔

خلیفہ قادیان کا مقابلہ سے فرار

(عبدالغنی لائل پوری)

ضلع دربھنگہ کے شرفاء کی بربادی

مسلمانوں پر ریاست جیند کے مظالم

(محمد حسن رضوی سکریٹری انجمن دیوبند)

بھوپندر اطبیہ کالج پٹیالہ کا سالانہ امتحان

(محمد بشیر قاسمی)

(بھوپندر اطبیہ کالج پٹیالہ)

انجمن امداد الاسلام دیوبند کا جلسہ

انجمن امداد الاسلام دیوبند کی مجلس منتظمہ کا یہ خصوصی اجلاس اجودھیا میں مسلمانوں کے بے دریغ قتل اور کلام پاک و مساجد کی بے حرمتی کے المناک واقعات مطالعہ کرنے کے بعد جو کیفیت ہمارے قلوب کی ہے اس کے اظہار سے زبان خامہ قاصر ہے بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ ہماسہ بائی اجودھیا

اگر آپ

اپنے کاروبار تجارت کو فروغ دینا چاہتے ہیں تو سہ روزہ الجمعیۃ میں اشتہار دیجئے اور اسکی مقبولیت کا اندازہ کیجئے

منیجر صیغۂ اشتہارات الجمعیۃ دہلی

زلزلہ زدہ اسلامی درسگاہ کی اپیل

ریاست کوٹہ میں ایک قومی مدرسہ کی ضرورت

ایک نئی انجمن کا قیام

ناظم جمعیۃ علماء ہند کا دورۂ بہار

ضلع اعظم گڈھ میں جمعیۃ طلباء کا قیام

مدرسہ تقویۃ الاسلام ویراول کا سالانہ امتحان

(عبداللہ صدیقی مدرس)

مشہور و معروف دو ترجمہ والا مجلد متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی ہے ... پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

ازبلا چھپ رہی ہے

تاریخ اسلام کے سلسلہ میں اسپین کے ایک مشہور تاریخی واقعہ سے متعلق ازبلا کا جو افسانہ متواتر نمبروں میں شائع ہوا تھا اس افسانہ کو قارئین الجمعیۃ مسلسل و پیہم اصرار پر معہ اضافہ اور بہترین ترتیب کے ساتھ ایک مستقل کتاب کی صورت میں زیور طبع سے مزین کیا جا رہا ہے ...

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

عیسائیت نے مشرق کی اخلاقی روح کو کچل ڈالا ہے

جاپان نصرانیت کے بار کو زیادہ عرصہ تک برداشت نہیں کر سکتا

اشاعت اسلام کیلئے ایک وسیع میدان

(جاپان کے ایک ترکی اخبار المجبر کا مقالہ)

بیرونی اخبارات جاپان میں اسلام کی اشاعت اور جاپانی قوم کے میلان الی الاسلام پر مختلف مقالات شائع کر رہے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ جاپان میں اشاعت اسلام کے لئے ایک وسیع میدان موجود ہے اور جاپانی قوم اسلام کی طرف نظرتاً میلان رکھتی ہے۔ نیز یہ بھی شائع کیا جا رہا ہے کہ جاپان میں بہت سے لوگوں نے ...

کرنے والے دس بھی ہونگے تو وہ دو سو پر غالب آجائیں گے) یہ قوم اس آیت کی مصداق اس وقت تک رہی کہ وہ عیسائیوں سے دور دور علیحدہ رہی اور جب اس نے نصاریٰ سے آخری دنوں میں اختلاط پیدا کر لیا ان کا پڑوس اختیار کر لیا اسی وقت سے جبن و بزدلی کا شکار ہوگئی اور فوجی سپاہیوں اور افسروں کے بھی اخلاق تباہ اور برباد ہوگئے۔

ترک خواتین اور بچے

قدیم سے ترک خواتین اپنے بچوں کو "اے بیٹے۔ اے بادشاہ" کہہ کر پکارا کرتی تھیں اور دیہاتی عورتیں تو "اے میرے فوجی بچے" کہہ کر پکارتی تھیں۔ یہ خواتین دودھ پلانے کے زمانے ہی میں بچوں کو جنگی اور رزمیہ گیت سنایا کرتی تھیں اور اسی زمانہ میں ہی غیرت و حمیت کا دودھ پلا کر ان کو میدان جنگ کے لئے تیار کیا کرتی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب کبھی ترکوں کو جنگ کے لئے میدان میں نکلنا پڑا ...

...

روس کا عطیہ ہے تہذیب و تمدن کی صورت میں تاتاری قوم کو دیا گیا!

اسی طرح ترکوں کا حال ہوا۔ ترک فطری طور پر جنگی قوم ہے اور اسی وجہ سے وہ بہترین صفات کی حامل ہے۔ اور اس آیہ کریمہ کی پوری پوری مصداق ہے ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین۔ (اگر مسلمانوں میں صبر

(سلسلہ صفحہ ۸ کالم ۴)

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

قسمت کے مالک سے بھولی بھولی گفتگو

"بس آج سے تم میرے استاد ہو"

(گزشتہ سے پیوستہ)

گفتگو یہیں تک ہونے پائی تھی کہ ظہر کی نماز کا وقت آگیا۔ اور قطورہ نے وضو کر کے نہایت خضوع و خشوع کے ساتھ نماز ادا کی۔ ابو نصر قریب کھڑا ہوا قطورہ کی نماز دیکھتا رہا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اگر قطورہ نماز میں کہیں غلطی کرے تو اس کو ٹوک دوں۔ مگر قطورہ نے نہایت صحت اور جملہ شرائط کے ساتھ نماز ادا کی اور پھر وظائف وغیرہ ...

...

قطورہ: میں تو صرف تم سے یہ کہنا چاہتی ہوں، اب یا تو اقرار کرو یا انکار!

ابو نصر: (مسکراتے ہوئے) اچھا میں آپ کی خاطر اقرار کر لیتا ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ خفا ہو جائیں اور تمہارے والد کو رنج ہو۔

قطورہ: جزاک اللہ! بس تو آج سے تم میرے استاد ہو!!

(اتنے میں دانیال بھی آگئے اور دونوں کو گفتگو کرتے ہوئے دیکھ کر بولے۔

دانیال: میاں ابو نصر! کیا باتیں کر رہے ہو؟

ابو نصر: قطورہ کہہ رہی ہے کہ مجھے اسلام کی تعلیم دو۔ میں نے انکار کیا کیونکہ میں خود ہی تعلیم کا محتاج ہوں۔ مگر قطورہ نے آخر کار مجھ سے اقرار کرا ہی لیا۔ اور مجھے استاد بھی تسلیم کر لیا!

دانیال: بہت خوب! میاں ابو نصر! کتنا ہی انکار کرو اب تو قطورہ کو تمہیں ہی تعلیم دینی پڑے گی کیونکہ تم اسلام سے بخوبی واقف ہو اور قرآن کریم تم نے بڑے بڑے استادوں سے پڑھا ہے۔ (محبت بھری نگاہوں سے دیکھ کر) اللہ تم دونوں کو سلامت رکھے اور تم سے میری آنکھیں ٹھنڈی رہیں۔

دانیال نے یہ جملہ اس انداز سے کہا کہ قطورہ تو خیر سمجھ ہی گئی مگر ابو نصر بھی اس کا مطلب سمجھ گیا اور بالکل خاموش ہوگیا۔ اس کے بعد دانیال نے ابو نصر کو بہتیرا چھیڑا مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ کچھ سوچ رہا ہے۔ ادھر ...

...

دانیال: تم ابو نصر سے واقف ہو گئی ہو۔ میرا ارادہ ہے کہ اس کے ساتھ تمہاری شادی کر دی جائے۔ کیونکہ اس سے بہتر اور مناسب لڑکا ملنا مشکل ہے۔ میں نے تمہارے متعلق ابو قحافہ سے بھی کہہ دیا ہے اور وہ ...

...

اس معاملہ میں شرم کی کیا بات ہے۔ مسلمانوں کی شریعت میں یہ مسئلہ موجود ہے کہ شادی کے بارے میں بالغ لڑکی کی منظوری ضرور حاصل کر لی جائے۔ میرے خیال میں تو تم کو بھی اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ (باقی آئندہ)

(باقی صفحہ ہذا کالم ۲ کے نیچے ملاحظہ فرمائیے)

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

سرمہ آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ، اور پلکوں کا گرنا، پرانے سے پرانے رہے کے لئے خصوصاً بے حد مفید ہے اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ امراض کا ازالہ ہو جاتا ہے جن لوگوں کو کسی قسم کا مرض نہیں ہے وہ بھی اس کا استعمال کر کے اپنی آنکھوں کی حفاظت کر سکتے ہیں انشاء اللہ ان کی آنکھوں کو کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا۔ قیمت ...

(مولانا) نور الدین بہاری معتمد جمعیۃ علماء ہند۔ دہلی

جامع الاحادیث اور رسالہ شریعت ماہوار

مسلمانوں کو سخت ضرورت تھی کہ کوئی ایسی کتاب ان کے پاس ہو جو تمام صحیح قابل عمل احادیث پر حاوی ہو۔ کوئی حدیث نبوی اس سے باہر نہ ہو۔ احادیث کا مستند ترجمہ سلف کی تشریحات کے مطابق ہو۔ احادیث کا شان نزول معہ مکمل شرح حدیث ہو۔ احادیث صحابہ اور اقوال آئمہ و سلف میں جو تخالف و تعارض ہو اس کا تطابق و توافق ہو تاکہ فرقہ بندی کی روک تھام ہو جائے ...

دفتر ... منیجر رسالہ شریعت فیروز پور پنجاب

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

آپ پاک و صاف زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں۔

آپ دنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔

آپ بچپن کی غلط کاریوں کا خمیازہ بھگتنے سے کس طرح بری ہو سکتے ہیں۔

آپ مضبوط، عمر دراز، اقبالمند، خوبصورت اولاد کس طرح پیدا کر سکتے ہیں۔

آپ ان تمام باتوں کا قطعی جواب حاصل کرنے کیلئے ایک آرڈر روانہ کر کے نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرمائیے۔

پتہ: آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

پانچ سو روپیہ کا نقد انعام

طلاق نوا بکار و جریان ...

پتہ: ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو، آگرہ

موسم گرما کا کٹ پیس اقساط پر خرید کیجئے

دیانتدار اور محنتی اشخاص جو کٹ پیس کی تجارت کو مستقل طور سے اختیار کرنا چاہتے ہوں ارزاں و اعلیٰ قسم کا کٹ پیس ہم سے اقساط پر لے کر تجارت کر سکتے ہیں۔ مفصل شرائط تین پیسہ کا ٹکٹ ڈاک بھیج کر فرم ہذا سے طلب کیجئے۔

ایم۔ اے۔ طالش اینڈ سنز آرڈر سپلائرز بمبئی نمبر ۱۲

مفت

معجون برہمی ...

مسلم اوقاف کے متعلق صوبہ متحدہ کا مسودہ قانون

جمعیۃ علمائے ہند کے جلسہ مشاورت کی مفصل ترمیمات

شرعی نقطۂ نگاہ سے جید علماء اور سربرآوردہ زعماء کے فیصلے

(گزشتہ سے پیوستہ)

باب سوم

اوقاف کی رجسٹری

۲۰۔(۱) اوقاف کی رجسٹری۔ تمام اوقاف کی رجسٹری محافظ اوقاف کے دفتر میں ہوگی۔

(۲) رجسٹری کی درخواست منجانب واقف یا متولی یا کسی وقف کے موقوف علیہ یا شخص حقدار کی طرف سے دی جا سکتی ہے جس کے ساتھ ضروری ہے کہ نقل وقفنامہ ...

باب سوم

اوقاف کی رجسٹری

۲۰۔(۱) اوقاف کی رجسٹری۔ تمام اوقاف کی رجسٹری سنٹرل بورڈ کے دفتر میں ہوگی۔

(۲) رجسٹری کی درخواست منجانب واقف، متولی یا کسی وقف کے موقوف علیہ یا شخص حقدار کی طرف سے دی جا سکتی ہے جس کے ساتھ ضروری ہے کہ نقل ...

...

باب چہارم

حسابات کی جانچ

...

(۲) محاسب اپنی جانچ کی رپورٹ پیش کریگا۔

(الف) لوکل گورنمنٹ میں جب کہ وہ محافظ اوقاف کے حسابات کے بارہ میں ہو۔

(ب) محافظ اوقاف کے روبرو جبکہ وہ کسی وقف کے حسابات کے بارہ میں ہو۔

باب چہارم

حسابات کی جانچ

...

(۲) محاسب اپنی جانچ کی رپورٹ پیش کریگا۔

(الف) لوکل گورنمنٹ میں جب کہ وہ سنٹرل بورڈ کے حسابات کے بارہ میں ہو۔

(ب) سنٹرل بورڈ کے روبرو جبکہ وہ کسی وقف کے حسابات کے بارہ میں ہو۔

نوٹ: ...

باب پنجم

تحقیقات اور نگرانی

...

باب ششم

قانونی کارروائی

...

باب ہفتم

انتظامی مصارف

...

(۴) اگر کوئی متولی یا کوئی شخص جس کے سپرد وقف کا اہتمام و انتظام ہو وقف کی آمدنی وصول کرے اور تذکرہ بالا چندہ ادا نہ کرے یا ادا کرنے سے انکار کرے یا باوجودیکہ اس کی وصولیابی اس چندہ کے لئے کافی ہے تو ...

(باقی صفحہ ۵ پر ملاحظہ فرمائیے)

فیض عملیات مجربہ

بیشک خدا تعالیٰ کے کلام پاک میں زبردست تاثیر ہے اور مجرب عملیات سے بفضل ایزدی مقاصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ ...

همدرد دواخانہ یونانی دہلی

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم چہارشنبہ ۲۴ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ ہجری

ترمیم شدہ مسودۂ قانون
اوقاف کے متعلق شرعی نقطۂ نگاہ
(۴)

کے بند ہوجانے کے بعد اس وقف کی آمدنی جو اس یتیم خانے کے لئے کیا گیا تھا کسی دوسرے یتیم خانہ ہی کو دی جانی چاہئے۔ کسی مدرسے میں اس کا صرف نہیں ہونا چاہئے تاکہ واقف کا منشا اور اس کی غرض جو کچھ بھی تھی وہ دوسری شکل میں ...

کی اغراض مقررہ کا لحاظ کئے بغیر کسی عام مقصد میں صرف کر دینے کا مجاز ہوگا۔ حالانکہ اس کا اختیار شریعت نے خود متولی کو بھی نہیں دیا ہے خواہ اصل واقف ہی متولی کیوں نہ ہو وہ اپنے وقف کا ایک پیسہ بھی شرائط وقف سے اِدھر اُدھر صرف نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ حکومت یا اس کا کوئی سرکاری ملازم یا مسلمانوں کی کوئی انتظامی جماعت۔ چنانچہ جمعیۃ کی مجلس مشاورت نے جلی الفاظ کو حذف کر کے دفعہ کو حسب ذیل الفاظ میں رکھا ہے جس کے سوا اور کوئی صحیح شکل ممکن ہی نہیں ہے۔

۳۶۔ تمام رقوم جو زیر دفعہ ۲۹ وصول ہوں اور تمام رقوم جو زیر دفعہ ۳۰ ... کی جائیں اور تمام رقوم جو اسٹامپ وفیس کی مد میں ناظر اوقاف یا ... وقف کمیٹیوں کی ... وصول ہوں اور تمام ...

(باقی آئندہ)

شذرات

معاصر سرفراز کی غلط فہمی

ہم لکھنؤ کے معاصر عزیز سرفراز کو ہمیشہ ایک متین و سنجیدہ اخبار سمجھتے رہے ہیں اور سیاسی معاملات میں ہم نے اکثر اس کے افکار و آراء کو صحیح مسلک کے مطابق پایا ہے لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ یہ عرض کرنا پڑتا ہے کہ معاصر مکرم نے اپنی تازہ اشاعت مورخہ یکم مئی میں وقف بل کے متعلق جمعیۃ علمائے ہند کی ترمیمات پر بحث کرتے ہوئے ...

سوراج پارٹی اور کونسل بائیکاٹ

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

کلکتہ پولیس اسٹیشن میں چار بم پھینکے گئے!
سپاہی نے دو بنگالی نوجوانوں کو بھاگتے ہوئے گرفتار کر لیا
کانسٹبل اور بنگالیوں کو زخم۔ عمارت کو نقصان۔ مکانات کی تلاشیاں

کلکتہ ۸ مئی۔ کل صبح سیب پور پولیس اسٹیشن پر چار بم پھینکے گئے۔ ایک پولیس کانسٹبل دل میر خاں نے (جو اس وقت ڈیوٹی پر تھا) دو بنگالی نوجوانوں کو اس جگہ پر گشت کرتے ہوئے دیکھا جس پر اس نے ان کو للکارا اس پر انہوں نے پولیس اسٹیشن پر بمباری شروع کر دی۔ تین بم عمارت سے ٹکرا کر پھٹ گئے اور چوتھا بم عمارت کے احاطہ میں گر پڑا۔ اس کے بعد نوجوان بنگالی بھاگ گئے۔ دل میر خاں کانسٹبل نے ان کا تعاقب کیا اور جب وہ کچھ فاصلہ تک نکل گئے اور تعاقب برابر جاری رہا تو ان کے ہاتھ سے ایک بم زمین پر گر پڑا جس سے دونوں بنگالیوں کو زخمی کر دیا۔ دل میر کانسٹبل بھی زخمی ہوا۔ زخمی ہونے کے بعد دونوں بنگالی نوجوان آسانی سے گرفتار کر لئے گئے۔ ان مقبوضین کے نام ... اور ... لال ناگ ہیں۔ گرفتاری کے بعد ان کے مکانوں کی تلاشی لی گئی مگر کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہ ہوئی۔

ایک بم نے پولیس اسٹیشن کی دیوار کو منہدم کر دیا۔ دوسرے نے ایک کھڑکی کو پاش پاش کر دیا۔ اور جو بم احاطہ میں گرا تھا اس نے زمین میں شگاف کر دیا ہے۔ تقریباً ہی شیشے کے ٹکڑے اور کیلیں پائی گئیں۔ دوران کارروائی ... کانسٹبل کے ماتھے پر بم کی کیلوں سے زخم ہوگئے ہیں۔ دونوں نوجوانوں نے بیان دینے سے انکار کر دیا ہے۔

یورپ سے آمدہ سامان جنگ پر سعودی افواج کا قبضہ
حدیدہ میں امن و امان۔ کامران سے غیر ملکی باشندے واپس آگئے
صنعاء کی فتح کے بعد امیر فیصل اپنی بادشاہی کا اعلان کریں گے

قاہرہ ۸ مئی۔ سلطان ابن سعود کی افواج نے حدیدہ پر قبضہ کر کے وہ تمام سامان حرب اپنے قبضہ میں کر لیا جو حال میں امام یمن کے لئے یورپ سے آیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ حفاظت جان کے لئے حدیدہ کے جو باشندے جزیرہ کامران میں منتقل کر دیئے گئے تھے وہ پھر حدیدہ میں واپس آگئے ہیں۔ امیر فیصل (ولی عہد سلطان ابن سعود) نے ... غیر ملکیوں کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے ... حجازی افسران نے حدیدہ کا نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے ... امن و امان قائم ہو گیا ہے۔ امیر فیصل نے اعلان کیا ہے کہ وہ صنعاء ... اگر امیر فیصل نے صنعاء پر قبضہ کر لیا تو سلطان ابن سعود ان کو اس قطعہ کی بادشاہی کے اعلان کی اجازت دیدیں گے۔

مکہ معظمہ کی ایک اطلاع ہے کہ سلطان ابن سعود کی فاتحانہ پیش قدمی پر ان کی خدمت میں تمام اسلامی ممالک سے مبارک بادی کے پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ (اس سلسلہ کی بقیہ خبریں صفحہ ... پر ملاحظہ کریں)

پیپل پارٹی کے ایک ممبر کی غداری
سرکاری صدر کی تائید کے بعد استعفے کا مطالبہ

دہلی ۵ مئی۔ دہلی میونسپل پیپلز پارٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی کی ایک میٹنگ ۵ مئی کو منعقد ہوئی جس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا:

مقرر پایا کہ پارٹی کے ممبر لالہ رام پرشاد نے پارٹی کے عہدنامہ پر دستخط کئے تھے ... پارٹی کے فیصلوں کی تعمیل لازمی تھی ... مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ میونسپل کمیٹی سے مستعفی ہو جائیں ... کہ لالہ رام پرشاد کے پاس بھیجدی جائے۔

جنگل والی مسجد کا قضیہ عدالت میں
سب انسپکٹر پولیس کا بیان

دہلی ۸ مئی۔ کل سید اعجاز حسین مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں مسلمانوں کی دو پارٹیوں میں سے ایک پارٹی کا مقدمہ پیش ہوا جو جنگل والی مسجد کے سلسلے میں باڑہ ہندو راؤ میں باہمی جنگ کے سلسلے میں پولیس نے دائر کیا ہے ...

دہلی میں دو مزدوروں کی دردناک ہلاکت

محرم کے فسادات کے نتائج
غازی پور سیوان اور بریلی میں گرفتاریاں

عدالت میں حلف اٹھانے سے انکار
ایک عیسائی کو ۵ یوم کی سزا

۳۲ کانگریسی کارکنوں کی رہائی

پولیس اور ہڑتالیوں میں تصادم
ناگپور میں نازک صورت حال
پولیس پر سنگ باری

ناگپور ۵ مئی۔ سوتی پارچہ بافی کے کارخانوں کی ہڑتال نے آج شدید صورت اختیار کر لی ہے جبکہ ہڑتالیوں نے پولیس پر پتھر پھینکے۔ ...

سونے کی کثیر مقدار انگلستان اور امریکہ کو
دو ارب کا سونا ہندوستان سے باہر

وائسرائے اور گاندھی جی کی ملاقات
مصالحت کیلئے دو لیڈیوں کی کوشش

سات ہزار میل میں زلزلہ آیا؟

کالجوں کے طلبا کھادی استعمال کریں

کانگریسی نوجوان داخلہ کونسل کے خلاف ہیں

گاندھی جی کو اب ریٹائر ہو جانا چاہئے
غلطیوں کے بعد ہم گاندھی جی کی پیروی نہیں کر سکتے
کانگریسیوں کے جلسہ میں پرشوتم داس ٹنڈن کا بیان

رانچی کانفرنس کے فیصلے
ڈاکٹر انصاری صدر منتخب کئے گئے

گاندھی جی کی موٹر کھڈ میں جا پڑی

چھ بنگالی نوجوان گرفتار

قانون انتقال اراضی پر خسرو دکن کی منظوری

سر راس مسعود کے استعفے سے ہیجان
نواب صاحب بھوپال سے مداخلت کی درخواست

شاہ بلجیم کو قتل کیا گیا تھا!
فرانس پر الزام

کاشتکار کی ایک تہائی فصل قرق نہیں ہوگی

اسکول کی عمارت گرنے سے ۸ آدمی مر گئے

روس اور پولینڈ میں معاہدہ

ٹراٹسکی کو برطانیہ میں آنے کی اجازت نہیں دی گئی

بمبئی کے ساحل پر پچاس فٹ کی وہیل مچھلی

جمعیۃ علماء ہند اور الجمعیۃ کے دفتر کی تبدیلی

(بسلسلہ صفحہ ۴)

۳۔ محافظ کا فرض ہے کہ اختیار ... سنٹرل بورڈ ... (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ ۲۴ محرم الحرام ۱۳۵۳ ہجری

ترمیم شدہ مسودۂ قانون

اوقاف کے متعلق شرعی نقطۂ نگاہ

(۴)

کی اغراض مقررہ کا لحاظ کئے بغیر کسی عام مقصد میں صرف کر دینے کا مجاز ہوگا۔ حالانکہ اس کا اختیار شریعت نے خود متولی کو بھی نہیں دیا ہے خواہ اصل واقف ہی متولی کیوں نہ ہو وہ اپنے وقف کا ایک پیسہ بھی شرائط وقف سے ادھر ادھر صرف نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ حکومت یا اس کا کوئی سرکاری ملازم یا مسلمانوں کی کوئی انتظامی جماعت۔ چنانچہ جمعیۃ کی مجلس مشاورت نے جلی الفاظ کو حذف کر کے دفعہ کو حسب ذیل الفاظ میں رکھا ہے جس کے سوا اور کوئی صحیح شکل ممکن ہی نہیں ہے۔

۳۱- تمام رقوم جو زیر دفعہ ۲۹ وصول ہوں اور تمام رقوم جو زیر دفعہ ۳ ... وقف کمیٹیوں کی ... وصول ہوں اور تمام

رقوم جو اس ایکٹ کی رو سے وصول ہوں (سرمایہ) وقف صوبہ متحدہ کی مد میں جمع ہوں گی اور یہ مرکزی یا صوبجاتی آمدنی میں شامل نہ ہوں گی۔ یہ سرمایہ گورنمنٹ کی عام نگرانی کے ماتحت مرکزی بورڈ کے زیر اہتمام رہے گا اور مرکزی بورڈ اس کا کوئی جزو صوبہ متحدہ کے مسلمانوں کی فلاح میں صرف کر سکتا ہے۔

اگر مذکورہ بالا دفعہ کے جلی الفاظ حذف نہ کئے جائیں تو مذہبی حیثیت سے یہ دفعہ کھلی ہوئی مداخلت کے مترادف ہے اور اس لئے ناقابل برداشت ہے۔

(باقی آئندہ)

شذرات

معاصر سرفراز کی غلط فہمی

ہم لکھنؤ کے معاصر عزیز سرفراز کو ہمیشہ ایک متین و سنجیدہ اخبار سمجھتے رہے ہیں اور سیاسی معاملات میں ہم نے اکثر اس کے افکار و آراء کو صحیح مسلک کے مطابق پایا ہے لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ یہ عرض کرنا پڑتا ہے کہ معاصر مذکور نے اپنی تازہ اشاعت مورخہ یکم مئی میں وقف بل کے متعلق جمعیۃ علمائے ہند کی ترمیمات پر بحث کرتے ہوئے جو شذرہ سپرد قلم کیا ہے اس میں نہ صرف متانت و سنجیدگی کو بالائے طاق رکھ دیا ...

کو بروقت منسوخ کرا سکے گا۔ ایسی حالت میں ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر کسی کمیٹی کے اندر شیعہ اقلیت میں بھی ہوں تو اس میں کیا مضائقہ ہے۔ اسی طرح اس سلسلہ میں اور بہت سے اہم نکات ہیں جن پر ہم آئندہ روشنی ڈالیں گے اور یہ دکھائیں گے کہ سنی اکثریت کا شیعہ اقلیت پر تسلط بالکل خارج از بحث ہے اور معاصر سرفراز کی دماغی کاوش کا نتیجہ ہے۔ اس دوران میں ہم معاصر موصوف سے سفارش کریں گے کہ وہ پورے مسودہ کو بغور ملاحظہ فرمانے کے بعد قلم اٹھائے اور اگر تمام پہلوؤں پر نظر رکھنے کے باوجود بھی اس کی اور تمام شیعہ انجمنوں کی ...

سوراج پارٹی اور "کمیونل ایوارڈ"

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

کلکتہ پولیس اسٹیشن میں چار بم پھینکے گئے!

سپاہی نے دو بنگالی نوجوانوں کو بھاگتے ہوئے گرفتار کر لیا

کانسٹبل اور بنگالیوں کو زخم۔ عمارت کو نقصان۔ مکانات کی تلاشیاں

کلکتہ ۷ مئی۔ کل صبح سیب پور پولیس اسٹیشن پر چار بم پھینکے گئے۔ ایک پولیس کانسٹبل دل میر خاں نے (جو اس وقت ڈیوٹی پر تھا) دو بنگالی نوجوانوں کو اس جگہ پر گشت کرتے ہوئے دیکھا جس پر اس نے ان کو للکارا اس پر انہوں نے پولیس اسٹیشن پر بمباری شروع کر دی۔ تین بم عمارت سے ٹکرا کر پھٹ گئے اور چوتھا بم عمارت کے احاطہ میں گر پڑا۔ اس کے بعد نوجوان بنگالی بھاگے۔ دل میر خاں کانسٹبل نے ان کا تعاقب کیا اور جب وہ کچھ فاصلہ تک نکل گئے اور تعاقب برابر جاری رہا تو ان کے ہاتھ سے ایک بم زمین پر گر پڑا جس نے دونوں بنگالیوں کو زخمی کر دیا۔ دل میر کانسٹبل بھی زخمی ہوا۔ زخمی ہونے کے بعد دونوں بنگالی نوجوان آسانی سے گرفتار کر لئے گئے۔ ان نوجوانوں کے نام ... ہیں۔ گرفتاری کے بعد ان کے مکانوں کی تلاشی لی گئی مگر کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہ ہوئی۔

ایک بم نے پولیس اسٹیشن کی دیوار کو منہدم کر دیا۔ دوسرے نے ایک کھڑکی کو پاش پاش کر دیا اور جو بم احاطہ میں گرا تھا اس نے زمین میں شگاف کر دیا ہے۔ ... شیشے کے ٹکڑے اور کیلیں پائی گئیں اور ان کو ماہرانہ آتشگیر کے حوالہ کر دیا۔ دل میر کانسٹبل کے ماتھے پر بم کی کیلوں سے زخم ہو گئے ہیں۔ دونوں نوجوانوں نے بیان دینے سے انکار کر دیا ہے۔

یورپ سے آمدہ سامان جنگ پر سعودی افواج کا قبضہ

حدیدہ میں امن و امان۔ کامران سے غیر ملکی باشندے واپس آ گئے

صنعاء کی فتح کے بعد امیر فیصل اپنی بادشاہی کا اعلان کریں گے

قاہرہ ۷ مئی۔ سلطان ابن سعود کی افواج نے حدیدہ پر قبضہ کر کے تمام سامان حرب اپنے قبضہ میں کر لیا جو حال میں امام یمن کے لئے یورپ سے آیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ حفاظت جان کے لئے حدیدہ کے جو باشندے جزیرہ کامران میں منتقل کر دئے گئے تھے وہ پھر حدیدہ میں واپس آ گئے ہیں۔ امیر فیصل ... غیر ملکیوں کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے اور ان کو ہر طرح کا اطمینان دلایا ہے۔ ... امن و امان قائم ہو گیا ہے۔ امیر فیصل نے اعلان کیا ہے کہ وہ صنعاء (پایۂ تخت یمن) کی طرف فوراً پیشقدمی کرنے والے ہیں۔ اگر امیر فیصل نے صنعاء پر قبضہ کر لیا تو سلطان ابن سعود ان کو اس خطہ کی بادشاہی کے اعلان کی اجازت دیدینگے۔

مکہ معظمہ کی ایک اطلاع ہے کہ سلطان ابن سعود کی فاتحانہ پیش قدمی پر ان کی خدمت میں تمام اسلامی ممالک سے مبارک بادی کے پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ (اس سلسلہ کی بقیہ خبریں صفحہ ... پر ملاحظہ ہوں)

پیپل پارٹی کے ایک ممبر کی غداری

سرکاری صدر کی تائید کے بعد استعفے کا مطالبہ

دہلی ۵ مئی۔ دہلی میونسپل پیپلز پارٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی کی ایک میٹنگ ۵ مئی کو منعقد ہوئی جس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

"قرار پایا کہ پارٹی کے ممبر لالہ رام پرشاد نے پارٹی کے عہد نامہ پر دستخط کئے تھے اور اس لحاظ سے انہیں پارٹی کے فیصلوں کی تعمیل لازمی تھی ... میونسپل کمیٹی کے ایک معمولی اجلاس کے ریزولیوشن نمبر ۳ کے سلسلہ میں پارٹی ہذا کے فیصلوں کو ٹھکرا دیا اور ریزولیوشن کے حق میں ووٹ دیا۔ لہٰذا ان سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ میونسپل کمیٹی سے مستعفی ہو جائیں ..."

جنگل والی مسجد کا قضیہ عدالت میں

سب انسپکٹر پولیس کا بیان

پولیس اور ہڑتالیوں میں تصادم

ناگپور میں نازک صورت حال

پولیس پر سنگ باری

ناگپور ۵ مئی۔ سوتی پارچہ بافی کے کارخانوں کی ہڑتال نے آج شدید صورت اختیار کر لی ہے جبکہ ہڑتالیوں نے پولیس پر پتھر پھینکے۔ ...

سونے کی کثیر مقدار انگلستان اور امریکہ کو

دو ارب کا سونا ہندوستان سے باہر

دہلی میں دو مزدوروں کی دردناک ہلاکت

وائسرائے اور گاندھی جی کی ملاقات

مصالحت کیلئے دو لیڈروں کی کوشش

محرم کے فسادات کے نتائج

غازی پور، سیوان اور بریلی میں گرفتاریاں

سات ہزار میل میں زلزلہ آیا؟

عدالت میں حلف اٹھانے سے انکار

ایک عیسائی کو ۵ یوم کی سزا

کالجوں کے طلبا کھادی استعمال کریں

کانگریسی نوجوان داخلہ کونسل کے خلاف ہیں

۳۳ کانگریسی کارکنوں کی رہائی

گاندھی جی کو اب ریٹائر ہو جانا چاہئے

غلطیوں کے بعد ہم گاندھی جی کی پیروی نہیں کر سکتے

کانگریسیوں کے جلسہ میں پرشوتم داس ٹنڈن کا بیان

رانچی کانفرنس کے فیصلے

ڈاکٹر انصاری صدر منتخب کئے گئے

گاندھی جی کی موٹر کھڈ میں جا پڑی

چھ بنگالی نوجوان گرفتار

قانون انتقال آراضی پر خسرو کی منظوری

سر راس مسعود کے استعفے سے ہیجان

نواب صاحب بھوپال سے مداخلت کی درخواست

شاہ بلجیم کو قتل کیا گیا تھا؟

فرانس پر الزام

کاشتکار کی ایک تہائی فصل قرق نہیں ہو گی

اسکول کی عمارت گرنے سے ۸ آدمی مر گئے

روس اور پولینڈ میں معاہدہ

ٹراٹسکی کو برطانیہ میں آنے کی اجازت نہیں ملی

بمبئی کے ساحل پر پچاس فٹ کی وہیل مچھلی

جمعیۃ علماء ہند اور الجمعیۃ کے دفتر کی تبدیلی

(بسلسلہ صفحہ ۳)

سرحد میں شریعت کانفرنس کیلئے زبردست تیاریاں

صدر منتخب علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کا شکریہ

جمعیۃ علماء سرحد کی مجلس عاملہ کی منظور شدہ تجاویز

جمعیۃ علماء صوبہ سرحد کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۹ اپریل کو منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق منظور ہوئیں۔

(۱) مجلس عاملہ جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد کا یہ اجلاس صوبے کے مذہبی و معاشرتی مفاد کو مدنظر رکھ کر شریعت کانفرنس کا انعقاد ضروری اور لازمی سمجھتا ہے۔

(۲) مجلس عاملہ کا یہ خصوصی اجلاس شریعت کانفرنس کو کامیاب بنانے کی غرض سے ایک ماتحت مجلس استقبالیہ کا قیام ضروری جانتے ہوئے جناب سرحد سرپرست ... کو صدر استقبالیہ کمیٹی منتخب کرتا ہے تاکہ وہ استقبالیہ کمیٹی کو مرتب کرکے مہمان کانفرنس کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکیں۔

(۳) مجلس عاملہ جمعیۃ العلماء سرحد کا یہ اجلاس مفتی اعظم علامہ محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے باوجود کثرت مشاغل و ضعف جسمانی شریعت کانفرنس کی صدارت قبول فرما کر مسلمانان سرحد کو سرفراز فرمایا ہے۔

(۴) مجلس عاملہ جمعیۃ العلماء سرحد کا یہ اجلاس بالعموم مسلمانان سرحد و بالخصوص مشائخ عظام و علمائے کرام و خوانین سے پرزور استدعا کرتا ہے کہ شریعت کانفرنس کی کامیابی میں حتی الامکان سعی فرما کر اپنی مذہبی ہمدردی کا مظاہرہ کریں۔

(۵) جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس شریعت کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے ایک سب کمیٹی کا انتخاب کرتا ہے جو ہر ممکن سعی سے اس کی کامیابی میں جدوجہد کرے گی ... مولانا شاکر اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد و مولوی محمد اسرائیل صاحب ناظم جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد ... مولانا حکیم عبدالسلام صاحب ہزارہ، مولانا عبدالقیوم صاحب پشاوری، حکیم صاحب عبدالحکیم صاحب، جناب فخر ہزارہ خان صاحب نفیر خان ... مولانا حافظ عبدالقیوم صاحب ہوں گے۔

(۶) جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس فخر علماء سرحد مفتی عبدالرحیم صاحب کی طویل علالت کو تشویش کی نظر سے دیکھتا ہوا حکومت سرحد سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ صاحب موصوف سے تمام پابندیاں بہت جلد اٹھالے ... ہے امید ہے کہ حکومت اس موقعہ پر فراخدلی کا ثبوت دے کر پس و پیش نہ کرے گی۔

(۷) جمعیۃ العلماء سرحد کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس سجادہ نشین مانکی شریف عبدالرؤف صاحب کی وفات پر اظہار افسوس کرتا ہے اور ان کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتا ہے ... کی تربیت و حفاظت ضروری سمجھتا ہے۔

(۸) جمعیۃ العلماء سرحد کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس مسلمانان سرحد و اکابرین ضلع بنوں سے خصوصاً اپیل کرتا ہے کہ مدرسہ عربیہ رحمانیہ ضلع بنوں کی جملہ ضروریات کو ... امداد میں دریغ نہ فرمائیں۔

(۹) مجلس عاملہ صوبہ سرحد کا یہ اجلاس جمعیۃ کی مالی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے ممبران مرکزی سے استدعا کرتا ہے کہ وہ جلد از جلد اپنا چندہ ممبری ادا فرمائیں۔

(محمد اسرائیل ناظم جمعیت العلماء صوبہ سرحد)

۸۳ اشخاص ہلاک ۴۰ مفقود الخبر ۴۰۰۰ مکانات تباہ

سلہٹ میں طوفان باد کی خوفناک بربادیاں

ضلع گورکھپور میں خون کی بارش۔ گرم ہوا نے جانداروں کو جھلس ڈالا

سلہٹ ۵ مئی۔ سلہٹ کی تازہ رپورٹ سے معلوم ہوا کہ جو طوفان باد سلہٹ کے اطراف میں آیا تھا اس کی تباہ خیزیوں سے زبردست جانی اور مالی نقصان ہوا ہے اس وقت تک ۸۳ اموات ہو چکی ہیں جن کی تفصیل یہ ہے ... سلہٹ کی ریلیف کمیٹی نے امداد کے لئے اپیل کی ہے۔

الہ آباد ۵ مئی۔ ضلع گورکھپور میں خون کی بارش کے بعد ایک غیر معمولی حادثہ اسی ضلع میں پیش آیا معلوم ہوا ہے کہ ... گہرے بادلوں نے آفتاب کو چھپا لیا اور ساتھ ہی گرم اور تیز ہوا ایسی چلی جس نے انسانوں اور جانوروں کو جھلس دیا اور درختوں کو خشک کر دیا ... پہنچ رہا ہے۔

محمد حسن صدیقی
نائب ناظم انجمن امداد المسلمین باڑھ (پٹنہ)

ہندوستان کے عیسائیوں کو خطرہ

آرچ بشپ کے نام سر جیج کراف کا مکتوب

لندن ... مئی۔ سر ہنری پیج کرافٹ ڈنڈاسٹ پینہ نے آرچ بشپ آف کنٹربری کو ایک طویل خط لکھا ہے جس میں اس امر پر تشویش ظاہر کی گئی ہے کہ ... ہندوستان میں آباد عیسائیوں کی پوزیشن مخدوش ہو جائے گی ... سے قائم رہے گا۔

گلاسگو میں آنے والے طلباء کو اطلاع

چونکہ ہندوستان سے امریکہ آنے والوں کو ناواقفیت کی وجہ سے سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے "گلاسگو انڈین یونین" کے ارکان نے ایسے حضرات کی امداد کا بیڑا اٹھایا ہے ... کو گلاسگو کی یونیورسٹیوں اور کالجوں کے متعلق پوری معلومات فراہم کی جائیں گی ... خط و کتابت کی جائے۔

می سی رائے۔ بی۔ اے ایس سی آنریری انفارمیشن سکریٹری گلاسگو انڈین یونین۔ گلاسگو

تعزیہ پرستوں کی شرمناک حرکت

مالیگاؤں کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہاں امسال محرم کے موقعہ پر شاندار تعزیہ نکالا گیا تعزیہ نوازوں نے اس کے ساتھ جدت یہ کی کہ حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے فوٹو تعزیوں ... حسین کے پردہ میں خانوادۂ نبوت کی توہین کی گئی اس قسم کی حرکت کوئی غیر مسلم کرتا ... یہی حرکت محبت اہل بیت کی دلیل ہوا۔

اہل جلسہ و احباب کو اطلاع

... تعطیل گرما ۷ مئی ۱۹۳۲ء تا ۹ جولائی ۱۹۳۲ء تک بند رہیگا اس تعطیل میں بجائے یہاں کے مکان پر بنارس رہوں گا ... سعید منزل۔ محلہ دارانگر بنارس سٹی

(پروفیسر) ابو مسعود خان قمر بنارسی چندوسی کالج۔ چندوسی۔ یوپی

الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

ریاست جیند میں ایک ہندو کے قتل کا مقدمہ

۹ مسلمانوں پر آفت۔ استغاثہ کی گواہی

ریاست جیند میں ... ایک فوجی کپتان شب لال اور اس کے ... کو قتل کیا تھا اس کے متعلق مقدمہ کی سماعت ... ناظم صاحب سنگرور کی عدالت میں ہوئی ... ۹ مسلمان ... اس دکان پر تیسرا سا بیان کیا ... ان کے ... کی زمین پر مسلمانوں نے جو قبضہ کر لیا تھا ... جاتی ہے۔

مقدمہ میں سیشن سپرد ہونے سے پہلے کی تمام کارروائی ختم ہو چکی ہے اور ملزمان نے اپنے بیانات میں یہ ظاہر کیا ہے کہ بجائے سازش کرنے کے ایک دوسرے ... ان کی سخت دشمنی ہے ملزمان کی طرف سے مرزا یوسف بیگ صاحب وکیل پیروکار ہیں۔

باڑھ میں ناظم جمعیۃ علماء ہند کا ورود

زلزلہ کے اسباب و علل پر تقریر

باڑھ ... اپریل پرسوں حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند و حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار یہاں تشریف لائے اور زلزلہ زدہ مقامات کا معائنہ فرمایا اور ان تمام مصیبت زدوں کے ساتھ اظہار ہمدردی فرمایا جن کے مکانات منہدم ہو گئے ... مولانا حافظ احمد سعید صاحب نے اپنے مخصوص خطیبانہ انداز میں مبسوط تقریر فرمائی اور مصیبت زدوں کو صبر و شکر کی تلقین کی ...

آج ۹ مئی اپریل کو صبح کی ٹرین سے یہ حضرات بھاگلپور تشریف لے گئے۔

خزانہ اور وہ مل گیا

حکیم الملوک افسر الاطباء حکیم مسیح الدولہ بہادر طبیب خاص شاہان دہلی ... طلائے مسیحی ... قیمت ... سیر ... صرف ... ڈاک ... مفت طلب فرمائیں۔

نیجر دواخانہ مجربات مسیحی نخاس ۵۳ لکھنؤ (یوپی)

محبوب عاشق کے قدموں پر

... عمل ... علوی ... ملنے کا پتہ:- مفضل شاہ عامل گلی راجان دہلی

وہ موسم آگیا

جس میں مریضان سوزاک خودکشی کر لیتے ہیں

کیوں؟ اس لئے کہ اس موسم میں سوزاک کی تکلیف ایک انسان کے لئے ناقابل برداشت ہو جاتی ہے اور وہ ایسی زندگی پر موت کو ترجیح دیتا ہے ... اکسیر سوزاک ... قیمت فی شیشی ... معہ محصول ... معاف۔

ملنے کا پتہ:- منیجر اکسیر ہاؤس پوسٹ بکس نمبر ۱۷۷ لاہور (پنجاب)

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے

روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانح عمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یوپی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ... کاغذ چکنا چکدار کتابت و طباعت دیدہ زیب و دلفریب ٹون کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر۔ جلد خوبصورت۔ قیمت ...

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

امام یمن غش کھا کر گر پڑے

یمن کی افواج میں بغاوت پھیل گئی۔ حدیدہ پر حجازی فوج کا قبضہ

بندرگاہ حدیدہ میں برطانوی اور اطالوی جہازات اور ہوائی بیڑہ

شاہ فواد سے امام یمن کی درخواست۔ حکومت سعودیہ کی شرائط صلح

قاہرہ کی پہلی اطلاع ہے کہ امام یمن اپنے محل میں اپنی رعایا کے ہاتھوں قتل کر دئے گئے لیکن حدیدہ کی دوسری اطلاع مظہر ہے کہ امام یمن ہنوز زندہ ہیں اور ان کے قتل کئے جانے کی اطلاع غلط ہے۔ امام موصوف جنگی کونسل میں سرکاری افسران سے مشورہ کر رہے تھے کہ اس اثنا میں ان کو اطلاع ملی کہ صاحبزادہ سیف الاسلام کی قیادت میں جو یمنی فوج، سعودی افواج سے برسرپیکار تھی وہ بری طرح پامال ہو گئی ہے اس خبر کو سنکر امام یمن غش کھا کر گر پڑے اور دیر تک بے ہوش رہے۔

قاہرہ کی اطلاع ... ہے کہ امام یمن اپنے پایہ تخت صنعاء کو بچانے کے لئے اپنی فوج کی خود قیادت فرمائیں گے ... [illegible]

حدیدہ میں برطانوی اور اطالوی جہازات

... [illegible]

ایک عجیب و غریب نایاب نسخہ

جس کے شاید آپ بھی متلاشی ہوں

فی زمانہ ہر جگہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور کا منظر پیش نظر ہے مگر ہر فرد بشر کو حضور صلعم کا فرمان یاد رکھنا چاہئے۔

یعنی راست بازی باعث فرحت اور جھوٹ موجب ہلاکت ہے

اخبار بین حضرات سے مخفی نہیں کہ نیند کا ایک نسخہ طلا بعنوان ایک عجیب و غریب نایاب نسخہ ملک کے کثیر الاشاعت اخبارات میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتا رہا ہے جس کو پبلک نے خود ... [illegible]

مختصرات

بنارس۔ ضلع چھپرا کے گوپی گاؤں میں آگ لگ جانے کے باعث ۱۷ مکان جل کر خاک ہو گئے۔ بہت سے خاندان بے خانماں ہو گئے ہیں تقریباً پچیس ہزار روپے کا نقصان ہوا ہے۔

احمد آباد۔ قدامت پسند ہندوؤں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ابتدائی اسکولوں سے اپنے بچے اٹھالیں اور ہریجنوں کے داخلہ مدارس کے خلاف بطور احتجاج ہڑتال منائیں۔ خالص اعلیٰ ذات کے ہندو لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ کا افتتاح ہونے والا ہے۔

حیدرآباد سندھ۔ ایک زمیندار کے کسانوں اور مسلمانوں میں تصادم ہو جانے کے باعث ایک شخص ہلاک اور ایک شدید مجروح ہوا۔

الہ آباد۔ دوگدہ میں آگ لگ جانے کی وجہ سے پچاس دکانیں بالکل تباہ ہو گئیں اور ۲ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

دہرہ دون۔ فارسٹ کالج کے کپاؤنڈ میں دو سنگدلانہ قتل کئے گئے ہیں ... اس نے ایک دوسرے شخص کو بھی قتل کر ڈالا۔ پولیس نے اسکو گرفتار کر لیا ہے۔

کابل۔ سردار ہاشم خاں صدر اعظم کی صدارت میں سرحد اور وزارت تجارت کی ایک نمائندہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ حاجی غلام حیدر خاں نے افغانستان اور دیگر ممالک کے تجارتی تعلقات پر تبصرہ کیا آپ نے مستقبل کی تجارت پر پرامید خیالات کا اظہار کیا۔ وزیر اعظم افغانستان نے تجارتی ترقی کے ذرائع پر اظہار خیال کیا اور حکومت کی طرف سے امداد کی توقع دلائی۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ ضلع ہزارہ کے ایک مسلمان رمضان کا دعویٰ ہے کہ اسکی عمر اس وقت ... سال کی ہے اس کی صحت اچھی ہے آنکھیں درست ہیں روزانہ ... اور دو سیر دودھ کھاتا پیتا ہے۔

لندن۔ جنیوا میں تخفیف اسلحہ کانفرنس کو دوبارہ شروع کرنے کا فیصلہ ہو گیا ہے۔

پیرس۔ چینی قونصل جنرل نے ایک بیان میں کہا کہ چین کے معاملات میں دوسروں کو دخل دینے کا کوئی حق نہیں ہے چین ایک آزاد حکومت ہے ... جاپان ...

کراچی۔ مسٹر ... ۱۵ مئی کو ... ہو جائیں گے۔

ٹوکیو۔ جاپانی قونصل جنرل نے چینی وزیر خارجہ سے ملاقات ...

بمبئی۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپان کو ہندوستان سے معاہدہ کے مطابق ...۵۰۰۰ روئی کی گانٹھیں خریدنی چاہئیں تھیں مگر اس نے صرف ... گانٹھیں خریدی ہیں۔

برلن۔ حکومت ... نازی حکومت نے ... تمام انجمنوں کلبوں اور یونینوں کو ممنوع قرار دیدیا ہے۔

... ہنگ کانگ۔ ... کی سزا دی گئی ہے ...

لاہور۔ سر شادی لال چیف جسٹس پنجاب ہائی کورٹ ...

الہ آباد۔ ضلع ... پولیس ...

کراچی۔ ضلع ... میں زمین کے معاملہ پر ... اور مسلمانوں میں فساد ہو گیا جس میں دو شخص مارے گئے اور ... زخمی ہوئے۔

گپورتھلہ ... گرفتار شدگان کو رہا کر دیا گیا ہے۔

مجلس احرار اسلام کی مجلس عاملہ کا اجلاس

جیند، سلطانپور اور اجودھیا کے مظالم کے خلاف تجاویز

ہندوؤں اور سکھوں کی بے جا حمایت

مورخہ ... مئی ۱۹۳۲ء بوقت ... بجے شام مجلس احرار اسلام ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس ... [illegible]

ہر جگہ چلنے والی فائدہ مند تجارت

ہماری ہر قسم کی اعلیٰ و جاپانی کٹ پیس پارچہ کی گانٹھیں جس میں خوشنما لٹھے، ڈرل، کاز، اعلیٰ عمدہ پارچہ پاپلین، ظفر، ریشم، ساٹن ... وائل، سلک، فلالین کوٹوں، شیروانیوں کا پارچہ ہے۔ تمام ملک میں مقبول ہو رہی ہیں پردہ نشین مستورات تک منگوا کر فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ نمونہ کی چھوٹی تجارتی گانٹھیں ایک صد و دو صد روپیہ کی ہیں ذاتی ضرورت کا بنڈل پچاس روپیہ کا طلب کیجئے چوتھائی رقم پیشگی ہمراہ آرڈر آنی چاہئے۔

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ بمبئی ۹ سنٹرل آفس دریا گنج دہلی

فلسی کیسٹ ... بیس روپیہ

... [illegible]

منیجر ... مرچنٹس کراچی

بال سیاہ تیل

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

نصف قیمت

اس تیل کے استعمال سے سفید بال جڑ سے کالے پیدا ہوتے ہیں اور ہمیشہ کالے ہی رہتے ہیں علاوہ ازیں نزلہ زکام، سر درد، کمزوری دماغ وغیرہ دور ہو جاتے ہیں ... قیمت فی شیشی ...

خاص رعایت ... نصف قیمت ...

... کمپنی ۲۱ جالندھر شہر (پنجاب)

لیجئے میں پھر آگیا!

... منیجر ... لدھیانہ (پنجاب)

مفت کی اکسیر

... [illegible]

تارکا پتہ:- الجمعیۃ دہلی
یدُ اللہِ علی الجماعۃ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی۔ یوم یکشنبہ ۲۸ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ ہجری مطابق ۱۳ مئی ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۳

Regd. No. L 1793.

The Jamiat

Vol. 19 No. 32 DELHI WEDNESDAY MAY 9 1934 PRICE ONE ANNA

دفتر الجمعیۃ دہلی ۱۷۹۳
خریداری نمبر 2 1877

Maulvi Mufti
Mehdi Hasan
P. O. Rander
Dt. Surat

آج اور کل

آج تیرا دل ہے کافر، کل مسلماں تھا تو کیا
اب گماں آباد ہے کل شہر ایماں تھا تو کیا

آج تیرے دل میں بھی اوسکی جھلک باقی نہیں
کل ترے چہرے سے نورِ حق نمایاں تھا تو کیا

آج چشمِ جہل کا حسرت بھرا آنسو ہے تو
کل ترا دل گوہرِ دریائے عرفاں تھا تو کیا

آج تجھ کو اپنے گھر کا راستہ ملتا نہیں
کل اگر تو رہنمائے نوعِ انساں تھا تو کیا

آج تو یکسر رہینِ منتِ اغیار ہے
کل ہر اک گردن پہ تیرا بارِ احساں تھا تو کیا

آج تیرے حامیوں کے دل پہ ہے شکوہ ترا
کل مخالف بھی اگر تیرا ثنا خواں تھا تو کیا

آج تیرا بار اٹھانے سے زمیں بیزار ہے
کل جو دورِ چرخ تیرے زیرِ فرماں تھا تو کیا

آج تو دوشِ ہوا پر ہے تراشتِ غبار
کل ترے قبضہ میں گر تختِ سلیماں تھا تو کیا

آج تجھ کو دیکھتا ہوں میں غلاموں کا غلام
کل جو ہفت اقلیم میں تو شاہِ شاہاں تھا تو کیا

آج دنیا میں ترا جینا بھی مشکل ہو گیا
کل تجھے حق کیلئے مرنا بھی آساں تھا تو کیا

آج صحرا میں پریشاں ہیں ترے نالے اسد
کل جو تو صحنِ گلستاں میں غزل خواں تھا تو کیا

(از جناب ڈاکٹر اسد (کلکتہ))

معاصرین کے افکار و آراء

غیر طبعی اور غیر مناسب تعلیم

قابل تقلید مثال

ہندگاہ عقبہ اور برطانیہ

محرم کے فسادات

(منیر الجمعیۃ دہلی)

دلچسپ حقائق و معلومات

اجلاس وفد و مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند

حساب آمد و صرف

تفصیل مصارف - بمدات مختلف کل جمع مالل

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان زلزلہ
بتوسط بیت المال امارت شرعیہ پھلواری شریف

جنت اور دوزخ

ہر مسلمان کا ایمان ہے اور ہر سعادتمند روح دوزخ سے پناہ مانگتی ہے اور جنت کی تمنا رکھتی ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ کن برے اعمال کی وجہ سے انسان عذاب الٰہی میں مبتلا ہوگا اور دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور کن اچھے اعمال کی بنا پر مومنوں کو جنت دی جائے گی۔

حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے کافی محنت اور جانفشانی کے بعد دونوں مضمونوں کی حدیثوں کو جمع کیا ہے جس کا اردو ترجمہ دو حصوں میں شائع کر دیا گیا ہے جس حصہ میں دوزخ کی وعید کے متعلق احادیث ہیں اس کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اور جس میں جنت کی بشارت دی ہے اس کا نام "جنت کی کنجی" ہے۔ دوزخ کے کھٹکے کی قیمت ایک روپیہ اور جنت کی کنجی کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے۔ لیکن دونوں حصوں کے خریدار سے قیمت صرف دو روپیہ لی جائے گی دونوں حصوں میں کل ۱۲۰۰ احادیث ہیں بہت سے مخیر حضرات ان کتابوں کو خرید کر مسلمانوں کی اصلاح کے خیال سے مفت تقسیم کرتے ہیں کاغذ کتابت اور طباعت نہایت اعلیٰ ہے۔

پاک زندگی یہ بھی حضرت العلامہ مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی ان تین عالمانہ مضامین کا مجموعہ ہے جس میں آپ نے فطرت سلیمہ حیات طیبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر مدد و سلام نہایت آسان اور دلچسپ پیرایہ میں روشنی ڈالی ہے قیمت ۳ر

ابدی نجات میں آریہ سماج کے بانی دیانند جی کی دس دلیلوں کے نہایت مدلل اور تحقیقی جواب جو ستیارتھ پرکاش میں نجات کے محدود اور عارضی ہونے پر اپنی چوٹی کا زور لگا کر تحریر کیے گئے ہیں قیمت ۲ر

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

ازبلا چھپ رہی ہے

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ۔ بازار بلیماران۔ دہلی

(محبوب برقی پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

یمن و حجاز کی جنگ اور اسکے اسباب و عوامل

صاحبزادہ سیف الاسلام اور حسن ادریسی کی شرارتیں

۱۳۵۱ھ کا معاہدہ اور یمنی افواج کی پیش قدمی

(ام القریٰ کا مقالہ افتتاحیہ)

مکہ مکرمہ کے اخبار "ام القریٰ" نے ذیل کا مقالہ افتتاحیہ شائع کیا ہے جس کا ترجمہ ناظرین کرام کی آگاہی کیلئے درج ذیل ہے:-

آج ہم یہ سطور سخت رنج و افسوس کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔ ہماری خواہش تو یہی تھی کہ ہم مسلمانوں کو اتحاد عرب اور صلح و سلام کی خوشخبری سناتے مگر افسوس ہے کہ امام یحیٰی نے صلح و سلامتی کے تمام راستوں کو چھوڑ کر جنگ و پیکار کا راستہ اختیار کر لیا ہے جس کے بعد حقائق کا اظہار ضروری ہو گیا ہے۔ ہم اس جگہ ان واقعات ...

طے پایا اور اس بات کا بھی تصفیہ ہو گیا کہ تمام حدود کو اپنی سابقہ حالت پر چھوڑ دیا جائے گا اور حسن ادریسی کو ان حدود سے دور رکھا جائے گا جن کا ذکر معاہدہ میں آ چکا ہے۔

امام یحیٰی کا خلف عہد

عین اس وقت جبکہ اس حیثیت کے ساتھ مخابرات کا سلسلہ قائم تھا اور اس بات پر اتفاق ہو گیا تھا کہ ابہا کی موتمر میں معاہدہ کی دفعات کی تصدیق کر دی جائے تو امام یحیٰی کی فوج نے ماہ رمضان میں عبادل کے پہاڑوں، رفیقہ، بنی مالک، بلغازی وغیرہ مقامات کی طرف پیشقدمی شروع کر دی اور باشندوں سے ٹیکس وصول کرنے شروع کر دئے۔ لیکن جلالۃ الملک نے تمام امن کی خاطر کا ہر اقدام دینے سے احتراز کیا اور صرف اس حرکت کے رد کے لئے اور معاہدہ کی پابندی کا مطالبہ کیا۔

...

جلالۃ الملک کی ملاطفت اور محبت کے مقابلہ میں امام یحیٰی نے کہا اور ان عہود و مواثیق کو کیسے توڑا جس نے آخر کار امام موصوف کو آگ سے کھیلنے پر آمادہ کر دیا۔ اب یہ تنازعہ اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ تمام دنیا ہمارے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے اور حق و باطل اور ظالم و مدافع میں تمیز کرے۔

جبل عرو کا قضیہ

جو لوگ ہمارے دیار کی عربی تحریک سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ یمن اور حجاز میں دوستانہ تعلقات مستحکم پیمانہ پر قائم ہو گئے تھے اور ۱۳۵۱ھ تک کوئی مشکل دونوں حکومتوں کے درمیان حائل نہیں ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ جبل عرو کا قضیہ پیش آ گیا۔ اس اختلاف پر عرب اور دیگر ممالک کے مسلمانوں کو ذرت دامنگیر ہوا کہ کہیں یمن اور حجاز میں تصادم نہ ہو جائے لیکن جلالۃ الملک سلطان حجاز نے جو ایک ذات خیر ہیں بہت بڑے حریص صلح و سلامتی کے خواہشمند اور عربی شرف و مجد کے حامل ہیں، ایسے طریقہ پر اس مشکل کو حل کر دیا جس کی نظیر تاریخ کے اوراق میں نہیں پائی جاتی۔ آپ نے خود اپنے نفس کے خلاف فیصلہ کر دیا اور جبل عرو سے یمن کے حق میں دستبردار ہو گئے۔ سلطان معظم کے اس طرز عمل نے عربوں کو آپس کی خونریزی سے بچا لیا جس پر عربوں اور دیگر مسلمانوں نے اظہار تحسین کیا اور سلطان کے ممنون ہوئے۔

(ناظرین کرام کو معلوم ہونا چاہئے کہ جبل عرو حجازی حدود میں شامل تھا جس کی ملکیت کا دعوی یمن نے کر دیا تھا۔ جب اس نزاع کا فیصلہ کمیٹی بھی نہ کر سکی تو امام یحیٰی نے خود سلطان ابن سعود کو حکم تسلیم کر لیا۔ سلطان حجاز نے فیصلہ کرتے ہوئے جبل عرو کو یمن کے حوالہ کر دیا)

...

اور صلح و سلامتی کی خاطر امام موصوف کی درخواست کو منظور کر لیا۔

سات ماہ کی گفت و شنید

لوگوں کا خیال تھا کہ ان مشکلات کے دور ہونے کے بعد دونوں حکومتوں میں امن و سکون کا زمانہ پھر عود کر آئے گا اور جفا کی جگہ صفا کارفرما ہوگا لیکن بہت جلد معلوم ہو گیا کہ امام یحیٰی ادریسی کے بارہ میں کیا ارادہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ یہ ہوا کہ ادریس جو پہلے ان کا سب سے بڑا دشمن تھا اب سب سے بڑا مقرب ہو گیا اگر جلالۃ الملک کی ملاطفت ... جلالۃ الملک نے مادہ نزاع کی بیخ کنی کے لئے ہر قسم کی کوشش کی ... سلطان المعظم نے صلح و امن کی خاطر گفت و شنید شروع کی یہاں تک کہ اس کا سلسلہ سات ماہ تک جاری رہا ... بالآخر بہت کوشش کے بعد دونوں حکومتوں کے درمیان بیس سال کے لئے ایک معاہدہ صداقت ...

افغانی اور حجازی معاہدہ

منظور شدہ دفعات کا خلاصہ

... اس معاہدہ کی دفعات شائع ہوگئی ہیں جن کا خلاصہ ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

...

دفعہ پنجم: حکومت حجاز وعدہ کرتی ہے کہ حج کرنے کے لئے جو افغانی رعایا حجاز میں آئے گی اس کی حفاظت دیگر حجاج کی طرح کی جائے گی اور اس کو ہر قسم کی سہولتیں بہم پہونچائی جائیں گی۔ نیز دونوں متعاقد حکومتیں اس بات کا وعدہ کرتی ہیں کہ جس حکومت کا کوئی باشندہ کسی متعاقد حکومت کے ملک میں فوت ہو جائے تو اس کا مال وہ اسباب رسوم مقررہ کی ادائیگی کے بعد متعینہ سفیر کے حوالہ کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد سفیروں کا یہ فرض ہوگا کہ متوفی کے ورثاء کو حوالہ کرنے کے لئے وہ مال اپنی حکومت کو روانہ کر دے۔ اگر متوفی کے ورثاء اسی ملک میں موجود ہوں جہاں اس نے وفات پائی ہے تو مقامی حکومت ہی ورثاء کو مال سپرد کر دے۔

دفعہ ششم: اس معاہدہ کے متن کی چار نقلیں ہوں گی دو عربی میں اور دو فارسی میں۔

یہ معاہدہ بتاریخ ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۵۱ھ جدہ میں طے ہوا۔

دستخط یوسف یاسین ۔ احمد شاہ خاں

میں اس معاہدہ کو بجنسہ منظور کرتا ہوں۔

دستخط شاہانہ

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

آپ پاک و صاف زندگی کس طرح بسر کر سکتے ہیں ...

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلاء نواب گیلا و رجسٹرڈ ...

پتہ: ایس۔ ایم عثمان۔ اینڈ کو۔ آگرہ

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

ازدواجی زندگی کیلئے ایک دلچسپ تحریک

قطورہ کیلئے ایک نیا میدان

(گزشتہ سے پیوستہ)

دانیال کے اس سوال کا بھی قطورہ نے کوئی جواب نہیں دیا اور گفتگو کا رخ پھیرنے کے لئے اس نے کہا۔

قطورہ: اچھا تو آپ سفیہ کب چلیں گے، سائر چلنا ہو تو اس کا انتظام کر لیا جائے اور تاخیر نہ کی جائے۔

...

قطورہ اس سوال کو سن کر نہایت خاموش ہو گئی اور سر جھکا کر قدرے مسکرائی جو رضائے عفاف کیلئے کافی تھا مگر دانیال قطورہ سے صاف جواب لینا چاہتا تھا تاکہ قطورہ کی زبان سے اس رشتہ کا اقرار اس کی مسرت میں اضافہ کا موجب ہو اور اس انتخاب پر خدا کا شکر بجا لائے۔ مگر جب کوئی جواب نہ ملا تو اس نے اس معاملہ کو طے کرنے کے لئے اس خادمہ کو مقرر کیا جو قطورہ کے ہمراہ قاضی صاحب کے مکان سے یہاں آئی تھی۔ اتفاق یہ کہ وہ آج ہی کئی روز کے بعد ابو نجافہ کے مکان سے سرائے میں وارد ہوئی تھی۔ چنانچہ دانیال اور ابو نجافہ نے خادمہ کو پہلے تو تمام باتیں سمجھائیں اور پھر اس کو قطورہ سے اقرار لینے پر مامور کیا۔

دوسرے روز صبح ہی صبح تلاوت کلام مجید کے بعد جب دونوں نے نئی گفتگو شروع کی تو خادمہ نے کہا۔

خادمہ: بہن قطورہ! مبارک ہو، ماشاءاللہ جوڑا تو خدا نے خوب دیا ہے ...

قطورہ: (شرم سے سر جھکا کر) آپ سے کس نے کہا؟

...

خادمہ: اس لئے کہ تمہارے ساتھ اس کا ضرور عقد ہوگا انشاءاللہ۔ اگر ابی سے ابو نصر کو تمہارا خاوند قرار دیا تو شرمانے کی کیا بات ہے۔ خدا کرے یہ مبارک عقد جلد ہی انجام پائے اور میں تم دونوں کو مبارکباد دوں۔

قطورہ: یہ تو بتاؤ کہ کیا اسلام میں یہ ضروری ہے کہ عورت سے بھی دریافت کیا جائے؟

خادمہ: ہاں اسلام نے لڑکی سے شادی کی اجازت طلب کرنے کا حکم دیا ہے۔

قطورہ: آخر اس کی وجہ؟ لڑکی تو بیچاری مجبور ہے اس کا جہاں چاہو رشتہ جوڑ دو۔

خادمہ: اسلام چونکہ مکمل مذہب ہے اس لئے اس نے کسی کی آزادی کو سلب نہیں کیا۔ لڑکی سے اجازت طلب کرنے کی ضرورت اس لئے ہے کہ عقد کا ...

...

خادمہ: ماشاءاللہ یہ جوڑا مبارک کرے۔ قطورہ! تم بڑی خوش نصیب ہو۔ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ نے تم کو اسلام کی نعمت عطا فرمائی دوسری طرف تم کو شوہر بھی نیک عالم اور خوب صورت ملا۔

قطورہ: ابھی تو باتیں ہی ہو رہی ہیں آپ نے ابو نصر کو ابھی سے میرا خاوند بنا دیا!

قطورہ: بے شک اسلام کے جملہ احکام بے شمار حکمتوں پر مبنی ہیں اگر اسلام میں طلاق اور خلع کا مسئلہ نہ ہوتا تو ان کی بھی وہی حالت ہوتی جو دوسری قوموں اور خصوصیت سے عیسائیوں میں پائی جاتی ہے۔

(باقی آئندہ)

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دوسروں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

سرمہ آنکھوں کی خارش، سرخی، بصد، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا پرانے سے پرانے روہے کے لئے خصوصاً بے حد مفید ہے۔ اس کے استعمال ...

انشاءاللہ ان کی آنکھوں کو کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا۔ قیمت فی تولہ ۶ ماشہ کی شیشی ...

موسم گرما کا کٹ پیس اقساط پر خرید کیجئے

دیانتدار اور محنتی اشخاص جو کٹ پیس کی تجارت کو مستقل طور سے اختیار کرنا چاہتے ہیں ارزاں و اعلیٰ قسم کا کٹ پیس ہم سے اقساط پر لے کر تجارت کر سکتے ہیں۔ مفصل شرائط تین پیسہ کا ٹکٹ ڈاک بھیج کر فرم ہذا سے طلب کیجئے۔

ایم۔ اے۔ طاش اینڈ سنز آرڈر سپلائرز بمبئی نمبر ۲

مفت

دماغی کام کرنے والے "نسخہ اکسیر دماغ" مفت منگائیں

معجون برہمی ...

مسلم اوقاف کے متعلق صوبہ متحدہ کا مسودہ قانون

جمعیۃ علمائے ہند کے جلسہ مشاورت کی مفصل ترمیمات

شرعی نقطۂ نگاہ سے جید علماء اور سربرآوردہ زعماء کے فیصلے

(گزشتہ سے پیوستہ)

باب ہشتم

سزائیں

۳۱ متولی کی ذمہ داریاں۔ اگر کوئی متولی بلا معقول وجہ یا عذر کے (جس کا بار ثبوت اس کے ذمہ ہوگا) قاصر رہے۔

(الف) مطابق دفعہ ۲ کسی وقف کی رجسٹری کی درخواست دینے سے۔

...

باب نہم

متفرقات

...

باب ہشتم

سزائیں

۳۱ متولی کی ذمہ داریاں۔ اگر کوئی متولی بلا معقول وجہ یا عذر کے (جس کا بار ثبوت اس کے ذمہ ہوگا) قاصر رہے۔

(الف) مطابق دفعہ ۲ کسی وقف کی رجسٹری کی درخواست دینے سے۔

...

باب نہم

متفرقات

...

بہر مرکزی یا صوبجاتی آمدنی میں شامل نہ ہوگی یہ سرمایہ گورنمنٹ کی عام نگرانی کی ماتحتی میں محافظ اوقاف کے زیر اہتمام رہیگا اور محافظ اس کا کوئی جز و گورنمنٹ کی منظوری سے مسلمانوں کی تعلیم کی ترقی یا صوبہ متحدہ کے عام مسلمانوں کے فلاح میں صرف کر سکتا ہے۔

...

مرکزی بورڈ کے زیر اہتمام رہے گا اور مرکزی بورڈ اس کا کوئی جزو صوبہ متحدہ کے مسلمانوں کی فلاح میں صرف کر سکتا ہے۔

حوادث و احکام

استفتاء

کتاب الطلاق ۔ تعلیق

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ منور علی کی بیوی ہندہ کو مرزا قاسم علی جو ہندہ کے سوتیلے باپ ہیں منور علی کے مکان پر آئے اور ہندہ کو رخصت کرا کے لے گئے۔ بعد چند یوم کے منور علی اپنے سوتیلے سسر سے کہا کہ میری بیوی کو رخصت کر دو تو ادھر ادھر کی بات کہہ کر دو برس تک پریشان کیا۔ بعد دو برس کے کہا ہم ایک اقرار نامہ لکھوایا ہے اس پر دستخط کر دو یا نہیں اپنی بیوی کو طلاق دیدو۔ منور علی اپنی بیوی کو طلاق دینا اپنی شرافت کے خلاف سمجھا اور اقرار نامہ پر دستخط کر دیا۔ اقرار نامہ کا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ اپنی بیوی کے ساتھ اس کے میکہ میں رہیں گے اگر ہم اپنے مکان پر جانا چاہیں گے تو اپنی بیوی کو راضی کر کے لیجا دیں گے اگر جھگڑا ...

...

قاسم علی اور ان کی بیوی نے رد کیا اور کہا کہ تم اس لڑکی کو طلاق دیدو تم سے اس کا گزر نہیں ہوگا اور ہندہ کو منور علی سے پوشیدہ کر دیا۔ پوشیدہ کر دینے پر بھی منور علی اپنے سسرال میں قریب دو ہفتہ تک تھا لیکن ان لوگوں نے ظاہر نہیں کیا تو منور علی مجبور ہو کر اپنے مکان کو چلا آیا۔ ...

رو سے ہندہ اپنے شوہر کے عقد میں رہی یا نہیں؟

الجواب

اس صورت مرقومہ میں منور علی کی زوجہ ہندہ منور علی کے نکاح میں ہے کیونکہ ہندہ پر طلاق واقع ہونے کی منور علی کی طرف دو شرطیں مقرر کی گئی تھیں اور مجموعہ ان دو شرطوں کا نہیں پایا گیا ہے۔ فقط واللہ اعلم اجابہ وکتبہ

حبیب المرسلین عفی عنہ

نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

... قصداً وسہواً کی تصریح فرما دیں۔ بینوا و توجروا

الجواب

قرآن مجید کی ترتیب بدل کر الٹا کرنا مکروہ ہے۔ یہ کراہت قصداً پڑھنے میں ہے۔ نماز تو ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی اور بلا قصد پڑھ لی جائے تو ...

مصیبت کے وقت

جبکہ بالکل تنہا ہوں جبکہ کسی بیماری کا اچانک حملہ ہو اور جب کوئی حادثہ پیش آئے۔ اس وقت

امرت دھارا

ایک صادق دوست اور مکمل معالج کی طرح آپ کی مدد کرے گی!

سدا پاس رکھو

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ) نصف ایک روپیہ چار آنہ (عہ) نمونہ آٹھ آنے

ملنے کا پتہ: منیجر امرت دھارا ۷ لاہور

شربت روح افزا

موسم گرما میں بہترین شربت ... ہندوستان میں ... مقبول ...

دواخانہ ہمدرد یونانی دہلی

نونہال ...

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

جامع الاحادیث

رسالہ شریعت

منیجر رسالہ شریعت فیروز پور پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ
دہلی

یوم یکشنبہ ۲۸ محرم الحرام ۱۳۵۳ ہجری

ترمیم شدہ مسودہ قانون
اوقاف کے متعلق شرعی نقطۂ نگاہ
(۵)

اوقاف کی آمدنی کو صرف اغراض واقف کے مطابق صرف کرنے کا جس قدر آئینی بندوبست ہو سکتا تھا وہ ان دفعات کی ترمیم میں کر دیا گیا ہے جن پر ہم اب تک بحث کر رہے تھے قارئین کرام نے یہ ملاحظہ فرما لیا ہوگا کہ یہ ترمیمات جہاں ایک طرف مذہبی طبقہ کو پوری طرح مطمئن کر دینے والی ہیں وہاں ان کے اندر کوئی ایسی قباحت نہیں ہے جو ان کو اصل قانون میں شامل کرنے کے سد راہ ہو۔ حافظ ہدایت حسین صاحب نہایت آسانی کے ساتھ ان ترمیمات کو بجنسہٖ قبول کر سکتے ہیں کیونکہ یہ خود ان کے بیان کردہ اصول کے مطابق بھی ہیں اور ان میں اس مقصد کا پورا لحاظ رکھا گیا ہے جو حافظ صاحب نے اپنے اختلافی نوٹ میں ظاہر کیا ہے۔

وقف علی الاولاد

اس کے بعد وقف علی الاولاد کا معاملہ آتا ہے۔ حافظ صاحب نے "تقاصد وضاحت" کے زیر عنوان تحریر فرمایا ہے کہ

یہ مسودہ قانون تمام عام اوقاف پر عائد ہوگا مگر ان اوقاف پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا جو بموجب تعریف مندرجہ دفعہ ۳ مسلم وقف جائز کنندہ ایکٹ نمبر ۶ ۱۹۱۳ء عام طور پر وقف علی الاولاد کہلاتے ہیں۔

ان اوقاف کے متعلق محافظ اوقاف کے دفتر میں صرف رجسٹری ہونے کا حکم اس مسودہ میں درج کیا گیا ہے اس لئے کہ کچھ زمانہ کے بعد خواہ وہ زمانہ کتنا ہی بعید ہو یہ اوقاف بھی ممکن ہے مفاد عام کے لئے ہو جائیں۔

لیکن جب ہم مجوزہ مسودہ قانون کی حسب ذیل دفعات دیکھتے ہیں تو خود حافظ صاحب کے بیان کی تردید ہو جاتی ہے۔

(۱)

سوائے اس صورت کے کہ کوئی حکم صریح خلاف اس کے ایکٹ ہذا میں ملنا چاہئے یہ ایکٹ تمام اوقاف سے متعلق ہوگا خواہ وہ اس ایکٹ کے نفاذ سے قبل یا بعد وجود میں آئے ہوں۔

(۲)

حیثیت سے اس وقف پر یہ مجوزہ قانون نافذ ہو سکے گا اس طرح سوائے ان معدودے چند اوقاف کے جو محض وقف علی الاولاد ہیں باقی وہ تمام اوقاف اس قانون کے ماتحت آ جائیں گے جن کی آمدنی کا بہت بڑا حصہ تو واقف یا کسی مخصوص شخص کی اور خاندان کے لئے وقف تھا مگر کچھ جزو قلیل معمولی رقم کسی کار خیر میں صرف کرنے کے لئے بھی متعین کر دی گئی تھی۔ صرف اس دوسری غرض کی وجہ سے جو محض ضمنی حیثیت رکھتی ہے سارا وقف، وقف عام ہو جائے گا اور وقف علی الاولاد ہونے کی وجہ سے وقف خاص کی تعریف میں داخل نہ ہوگا۔

یہ ایک اصولی غلطی تھی جسے جمعیۃ کی مجلس مشاورت نے غور و فکر کے بعد دور کیا ہے۔ اراکین مجلس نہ تو یہ چاہتے تھے کہ ہر وہ وقف جس میں وقف علی الاولاد کا شائبہ بھی ہو اس قانون سے مستثنیٰ ہو جائے اور اس طرح عام مقاصد کی بہت بڑی رقوم قانون کی زد سے نکل جائیں اور نہ مذکورہ اصول کے مطابق وہ یہ گوارا کر سکتے تھے کہ صرف وہی اوقاف وقف علی الاولاد سمجھے جائیں جن میں صرف ایک غرض بیان کی گئی ہو کیونکہ ایسے اوقاف کی مثال مشکل ہی سے مل سکتی ہے اور اگر ہوگی تو شاذ و نادر ہوگی اس لئے انہوں نے یہ اصول وضع کیا کہ جس وقف کی آمدنی نصف یا اس سے زیادہ واقف کے ادائے قرض یا اس کے خاندان و اولاد کے گزارے یا کسی مخصوص شخص یا اس کی نسل کے گذارے کے لئے مخصوص ہو تو وہ وقف خاص ہوگا اور وقف عام کی تعریف میں داخل نہ ہونے کے باعث مجوزہ قانون کی زد سے خارج ہو جائے گا جو حافظ صاحب کا بھی منشا ہے۔ چنانچہ اس اصول کے مطابق ...

(۱)

دفعہ ۲۰ ایکٹ ہذا محیلہ اوقاف سے اور باقی تمام ایکٹ عام اوقاف سے متعلق ہوگا خواہ وہ اوقاف اس ایکٹ کے نفاذ سے قبل یا بعد وجود میں آئے ہوں۔

(۲)

(۳)

(باقی آئندہ)

سلطنت یمن کا مستقبل

شذرات

گورنر بنگال پر حملہ

فرقہ وارانہ فسادات

ریاست کپورتھلہ کا تنافل

پنڈت مالویہ کا بیان

دار الحکومت

مسٹر محمد عثمان آزاد پر حملہ کا شاخسانہ
مرزا منظور بیگ صاحب بری کر دیئے گئے

دہلی ۸ مئی۔ مسٹر عبدالحمید شملوی اسسٹنٹ ایڈیٹر "الامان" نے مرزا منظور احمد بیگ صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار صادق کے خلاف زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند جو استغاثہ ہتک عزت کا دائر کیا تھا اسے آج سید اعجاز حسین صاحب کی عدالت سے خارج کر دیا گیا اور مرزا منظور بیگ صاحب بری کر دیئے گئے۔

جیسا کہ ناظرین کو یاد ہوگا یہ دعویٰ اس حملہ کا شاخسانہ تھا جو مسٹر محمد عثمان آزاد پر کوچہ چیلان کے ... میں کیا گیا تھا اور جس کا مقدمہ آج کل زیر سماعت ہے مرزا منظور بیگ صاحب نے اس حملہ کے متعلق جامع مسجد میں ایک تقریر کرتے ہوئے بحالف شرعی بیان کیا تھا کہ مولوی مظہر الدین صاحب مالک اخبار الامان نے یہ حملہ کرایا ہے اور ایک مرتبہ آپ کی موجودگی میں مولوی مظہر الدین نے ...

ایران اور افغانستان کے جعلی سکوں کا مقدمہ
سکرٹری افغانی قونصل کی شہادت

ہندو و مسلمان پہلوانوں کی گرفتاری
کہاری باؤلی میں فساد کا نتیجہ

ریوالور اور کارتوس برآمد ہوئے

صنعاء کی طرف سعودی افواج کی پیشقدمی
قیام امن کے بعد امیر فیصل کو امیر حدیدہ بنا دیا گیا
عدن میں برطانوی پولیس کی واپسی کا روبار کھل گئے

قاہرہ ۸ مئی۔ امیر فیصل (ابن سعود کے فرزند جو اس وقت صنعاء کی طرف پیشقدمی کر رہے ہیں) کو حدیدہ کا امیر بنا کر اس مفتوحہ علاقہ کا سردار بنا دیا گیا ہے۔ حدیدہ میں کامل امن و سکون ہے اور کاروبار حسب دستور جاری ہو گئے ہیں۔ بازار، ہوٹل اور قہوہ خانے سب کھل گئے ہیں۔ لوگ امیر فیصل سے اصرار کر رہے ہیں کہ وہ شاہ یمن کا لقب اختیار کر لیں اور اس کا اعلان بھی کر دیں لیکن اب تک انہوں نے اس پر آمادگی ظاہر نہیں کی ہے۔ ان کی افواج ابھی صنعاء کی طرف برابر پیشقدمی کر رہی ہیں۔ یقین ہے کہ وہ اسے بھی فتح کر لیں گے۔ اب اس امر میں کوئی شک نہیں رہا کہ سلطان ابن سعود کا سارے یمن پر قبضہ ہو جائے گا۔ پولیس جو عدن سے حدیدہ کو امن قائم کرنے کی غرض سے بھیجی گئی تھی وہ اب واپس آ گئی ہے کیونکہ ہر طرف کامل امن قائم ہو گیا ہے۔ اور اضطراب کی کوئی وجہ باقی نہیں رہی ہے۔ اور برطانوی جہاز "پنیزانس" کی موجودگی کافی ہے۔

شملہ ۹ مئی۔ عدن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ یمنی افواج نے سعودی افواج کو نجران کے محاذ میں شکست دیدی ہے۔ مگر سعودی حکام اس اطلاع کو بے بنیاد بتاتے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ یمنی افواج نے سعودی افواج کے دو ہزار سپاہیوں کو مار ڈالا اور ۹ مسلح گاڑیوں ۲ بندوقوں اور ۳۰۰ اونٹوں پر قبضہ کر لیا ہے قاہرہ کے سعودی قونصل جنرل نے اس خبر کی تردید کی ہے۔

ضلع مظفر پور میں ہندو مسلم فساد
پولیس نے گولی چلا دی۔ ۱۵۰ اشخاص گرفتار

ایک سب انسپکٹر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا
مفرور ڈاکو کا اچانک حملہ

افغانستان میں غیر ملکی اشیاء کی درآمد ممنوع
غزنی اور مزار شریف میں فوجی درسگاہوں کا افتتاح

کانگریس کو وفادار بنانے کی فکر
حکومت کے رویہ میں تبدیلی کا امکان

لاری کے ذریعہ حاجیوں کا قافلہ کہ جدہ پہنچ گیا
سعودی گورنمنٹ کی طرف سے مخصوص مراعات

یارقند پر تنگن فوج کا قبضہ
امیر نور احمد اور متعدد افراد کا قتل

منتخبہ کمیٹی کی رپورٹ انتخاب کے بعد شائع ہوگی
حکومت کو ایک نیا خطرہ

مسجد میں لاؤڈ اسپیکر لگانے پر جھگڑا

ضلع میرٹھ میں ایک رائے صاحب قتل

سکھوں اور مسلمانوں کے جھگڑے میں ایک سکھ کی ہلاکت

دو ریلوے اسٹیشنوں پر بم باری

سعودی افواج نے دو یورپین افسروں کو گرفتار کر لیا
صنعاء کی طرف اقدام اور مزید فتوحات

قاہرہ ۸ مئی۔ صنعاء کی طرف اقدام کرتے ہوئے امیر فیصل کو مزید فتوحات حاصل ہوئی ہیں۔ امیر احمد (جو سعودی افواج کے دوسرے قائد ہیں) نے اونٹوں کا ایک پورا قافلہ گرفتار کر لیا ہے اور بہت سا سامان حرب صنعاء کی طرف جاتے ہوئے ان کے ہاتھ لگا ہے۔ بہت سے اشخاص بھی گرفتار کر لئے گئے ہیں جن میں دو اطالوی افسر بھی ہیں جو گذشتہ سال سے یمن میں توپخانوں کے انتظام میں مصروف تھے جدہ کی اطلاع مظہر ہے کہ برطانیہ اس جنگ میں کوئی مداخلت نہیں کرے گی۔ یمن میں اپنے مفاد کی حفاظت کے لئے اٹلی کی مداخلت کو سعودی افسران کے حلقہ میں خلاف قیاس خیال کیا جا رہا ہے۔

گورنر بنگال پر قاتلانہ حملہ
دو لڑکیوں اور چار نوجوانوں کی گرفتاری

کلکتہ ۹ مئی۔ دارجلنگ میں کل گورنر بنگال پر قاتلانہ حملہ کے سلسلہ میں آج صبح اسپیشل برانچ پولیس نے شمالی کلکتہ میں دو مکانوں کی تلاشی لی اور دو لڑکیوں اور چار نوجوانوں کو گرفتار کر لیا۔ ایک لڑکی کالج میں تعلیم حاصل کرتی ہے۔ دوران تلاشی میں پولیس نے کچھ قابل اعتراض کاغذات بھی قبضہ میں کر لئے۔ حادثہ کے بعد جو لوگ حراست میں لئے گئے تھے ان میں سے اکثر کو رہا کر دیا گیا۔

بمبئی اور ناگپور کی خوفناک ہڑتال
ہڑتالیوں اور کام کرنے والوں میں فساد

پولیس اسٹیشن پر بم باری
تین مزید بنگالی گرفتار

سر ابن سعود کو انڈیا کونسل کا ممبر بنایا جائے گا

طوفان باد نے ہوائی جہاز کو گھیر لیا

دلائی لامہ پھر پیدا نہیں ہوا!

بہار میں پھر زلزلہ آیا!

تیرہ مویشی اور جھونپڑیاں نذر آتش

اٹلی کے جنگی جہازوں کی تعمیر

آسام بنگال اور بہار میں ہلاکت خیز آندھیاں

مکانات برباد۔ انسان اور مویشی ہلاک۔ درخت جڑ سے اکھڑ گئے

دو دو سیر کے اولوں کی بارش۔ زمین پھٹ کر دھواں نکلنے لگا

کلکتہ ۸ مئی۔ آسام شمالی بنگال اور بہار میں ۵۔ اور ۶ مئی کی رات کو زبردست آندھی آئی بہت سے مقامات میں مکانوں کی چھتیں اڑ گئیں (ایک شفاخانہ کی چھت ہی اڑ گئی۔) مکانوں بہت سے مکانوں کو نقصان پہونچا اور درخت جڑ سے اکھڑ گئے۔ بتیا اور سوتی ہاری میں بھی شدید طوفان باد و باراں آیا بہت سے انسان اور مویشی مجروح ہوگئے۔

سلہٹ ۸ مئی۔ گذشتہ اشاعت میں سلہٹ میں آندھی کی تباہ کاریوں کی خبر دی جا چکی ہے۔ جلادھیپور اور ٹھانہ کریم گنج کے شمالی مغربی حصوں میں دو ہزار سے زائد مکانات آندھی کی نذر ہوگئے اور چند مواضعات کا نام و نشان ہی مٹ گیا۔ علاقہ جلادھیپور میں ۱۲ اشخاص کے ہلاک ہونے کی اطلاع ملی ہے بارہ میں بجلی سے تین اشخاص ہلاک ہوگئے۔

پٹنہ ۸ مئی۔ ضلع چمپارن میں ژالہ باری کا ایک زبردست طوفان آیا نرکٹیا کے تقریباً تمام مکانات گرگئے اور بہت سے انسان اور مویشی بھی ہلاک ہوئے دو۔ دو سیر کے اولے برسے اور زمین میں دراڑیں پڑ گئیں۔ زمین سے جا بجا دھواں نکلنے لگا۔

رنگون ۸ مئی۔ زبردست آندھی کے باعث ایک بڑی کشتی جس پر ۵۰۰ پیپے کروڈ آئیل لدا ہوا تھا غرق ہوگئی۔ دوسری کشتی بھی جس پر چاول لدا تھا غرق ہوگئی یہاں ایک زبردست آواز کے ساتھ ریت کا طوفان آیا جس سے ۲۱ انچ ریت گرا۔

گورنر بنگال پر ریوالور سے فائر

ہز ایکسلنسی بال بال بچ گئے۔ حملہ آور اور دیگر افراد گرفتار

چار سال میں چار گورنروں پر قاتلانہ حملے

کلکتہ ۹ مئی۔ کل بعد دوپہر دو بنگالی نوجوانوں نے گھوڑدوڑ کے میدان میں سر جان اینڈرسن گورنر بنگال پر ریوالور سے فائر کئے۔ گورنر موصوف اور ان کے ساتھی بال بال بچ گئے۔ حملہ آوروں نے نزدیک آکر ریوالور سے کئی فائر کئے مگر گورنر اور آپ کی پارٹی کا کوئی شخص بھی مجروح نہیں ہوا صرف ایک یورپین لیڈی مجروح ہوگئی ہے۔ گورنر کے باڈی گارڈ نے حملہ آوروں پر جوابی فائر کئے جس سے دونوں حملہ آور مجروح ہوگئے حملہ آوروں اور دیگر متعدد افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دونوں حملہ آور ڈھاکہ کے رہنے والے ہیں۔ گھوڑدوڑ آخری وقت تک جاری رہی اور ہز ایکسلنسی آخری وقت تک گھوڑدوڑ کا تماشہ دیکھتے رہے۔ وزیر ہند۔ اور وائسرائے ہند کی طرف سے گورنر بنگال کو اس حادثہ میں بال بال بچ جانے پر مبارکباد کے پیغامات موصول ہوئے ہیں۔

دسمبر ۱۹۲۹ء کو وائسرائے کی اسپیشل ٹرین کو بم سے اڑانے کی کوشش کی گئی۔ دسمبر ۱۹۳۰ء میں گورنر پنجاب پر یونیورسٹی ہال میں فائر کئے گئے اور حملہ آور ہری کشن کو پھانسی دی گئی۔ جولائی ۱۹۳۱ء میں قائمقام گورنر بمبئی پر پونہ کالج کا معائنہ کرتے وقت فائر کیا گیا مگر وہ بال بال بچ گئے۔ فروری ۱۹۳۲ء میں سر اسٹینلے جیکسن پر کلکتہ یونیورسٹی میں ایک خاتون نے فائر کیا مگر وہ بال بال بچ گئے۔

سلطانپور میں دوسرا جلیانوالہ باغ

مسلمانوں کی رائے عامہ کو بیدار کرنے کی ضرورت

سلطانپور (ریاست کپورتھلہ) کا قتل عام جلیانوالہ باغ کے قتل عام سے شدید تر واقعہ ہے۔ جلیانوالہ باغ میں تو صرف ایک طرف سے گولی چلائی گئی تھی۔ یہاں مجمع کو منتشر کرنے کے لئے سامنے۔ عقب اور بازو سے گولی برسائی گئی گولیوں کی بوچھاڑ بارش کے باوجود اکتالیس (۴۱) راونڈ چلائے جانے کا اقرار کیا جاتا ہے اور لوئیس گن کے استعمال سے قطعی انکار ہو رہا ہے۔ بیسیوں مسلمان شہید ہوئے اور بیسیوں ہمیشہ کے لئے بیکار ہوگئے۔ لیکن اس قتل عام کی کوئی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں یہ ایسا کیوں ہے؟ یہ صرف اس لئے کہ مسلمانوں کی رائے عامہ بیدار نہیں۔ قیاس کرو کہ اگر ایسا سنگدلانہ سلوک کسی قوم کے ساتھ کیا جاتا تو ملک میں کیا حشر برپا نہ ہوتا۔

اس لئے مجلس احرار ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ مسلمانوں میں رائے عامہ پیدا کرنے اور ریاست کپورتھلہ کے مسلمان لیڈروں سے اظہار ہمدردی کرنے کے لئے مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۳۳ء بروز جمعۃ المبارک یوم سلطانپور منایا جائے اور ملک کے طول و عرض میں مسلمان جمع ہو کر آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ کریں اس ریزولیوشن کی نقل چیف منسٹر کپورتھلہ کو روانہ کی جائیں اور دفتر مجلس احرار اسلام ہند لاہور کو بھی نقول ارسال کی جائیں۔

مولانا داؤد غزنوی۔ مولوی مظہر علی اظہر ایم ایل سی۔ ایڈوکیٹ سکرٹری مجلس احرار اسلام ہند لاہور

موضع جالہ میں ناظم جمعیۃ علماء ہند کا ورود

عبرت آموز تقریروں کا سلسلہ

۵ مئی ساڑھے تین بجے دن کو مولانا احمد سعید صاحب دہلوی اور مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف دربھنگہ مدھبنی کا معائنہ فرماتے ہوئے یہاں تشریف فرما ہوئے آپ کی تشریف آوری زلزلہ زدہ علاقوں کے معائنہ کی غرض سے تھی۔ مسلمانوں اور ہندوؤں کا ایک جم غفیر آپ کے استقبال کے لئے اسٹیشن پر موجود تھا آپ تقریباً ۵ بجے بستی میں داخل ہوئے اور مولوی یوسف صاحب اسٹیشن ماسٹر کے دولت کدہ پر مقیم ہوئے بعد نماز مغرب ایک جلسہ زیر صدارت مولوی محسن صاحب وکیل منعقد ہوا۔ مولوی عبدالاحد دو صاحبان کی تعارفی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ مجھے مبالغہ آمیز تعریفوں سے سخت نفرت ہے اور اس کو نبی کریم صلعم نے بھی منع فرمایا ہے۔ آپ لوگوں کو بے جا مدح سرائی سے پرہیز کرنا چاہئے گیارہ بجے شب کو جلسہ ختم ہوا۔ ۶ مئی کی صبح کو ۵ بجے آپ یہاں سے رخصت ہو کر موضع خاص خیرہ کا معائنہ کرتے ہوئے مولانگر کو روانہ ہوگئے اور وہاں سے سیتا مڑھی کو دیکھتے ہوئے چھپرہ تشریف لے جائیں گے۔ میں مولانا سجاد صاحب اور خصوصاً حافظ احمد سعید صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس چھوٹی سی غیر مشہور جگہ کو اپنی تشریف آوری سے رشک گلستان بنا دیا۔ تمام اہل جالہ اپنی خوش قسمتی پر ناز کرتے ہیں۔

(محمد بدر عالم بدر جلیلی جالہ)

فلسطین میں داخلہ یہود کو بند کرنے کا مطالبہ

وائسرائے سے ساٹھ ہزار مسلمانوں کی درخواست

مدراس ۹ مئی ساٹھ ہزار مسلمانوں کے دستخطوں سے جن میں مولانا شوکت علی بھی شامل ہیں ایک درخواست وائسرائے کے پاس ارسال کی گئی ہے جس میں فلسطین میں یہودیوں کی آمد کو بند کرنے کی درخواست کی گئی ہے غالباً جون میں مولانا شوکت علی اور ان کی پارٹی تمام مصر فلسطین اور انگلستان ہو جائے گی۔

چار روسی انجینئر ہلاک

ماسکو ۸ مئی۔ کل ایک کان میں حادثہ پیش آجانے کے باعث چار روسی انجینئر ہلاک ہوگئے۔

حاجیوں کا جہاز جہانگیر جدہ سے روانہ ہوگیا

کراچی ۹ مئی۔ حاجی عبدالغنی صاحب صدر حج کمیٹی کراچی سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں حاجیوں کا جہاز جہانگیر جدہ سے ۷ مئی کو ۱۵۰۰ حاجیوں کو لیکر روانہ ہوگیا اور توقع ہے کہ ۱۷ یا ۱۸ مئی کو جہانگیر کراچی پہنچ جائے گا۔

دہلی میں گردن توڑ بخار کی وبا

مرض کی نوعیت اور اموات کے اعداد و شمار

گذشتہ دنوں دہلی میں گردن توڑ بخار کی بہت سنسنی ہوگئی تھی جس کی تحقیقات دہلی میونسپلٹی نے کی اس تحقیقات کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

گردن توڑ بخار۔ ایک مختصر نوٹ دماغی بخار کے بارہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ ۱۹۳۲ء کے پہلے کوارٹر میں اس بیماری کا اس شہر میں وجود ہوا۔ اور بہت ہی تھوڑے کیس کہیں کہیں تھے۔ جنوری میں اور فروری میں ۵ اور مارچ میں ۱۸ کیس ہوئے۔ اس پر فوراً ہی ملحقہ شہروں سے تحقیقات کی گئی کہ آیا وہاں بھی اس بیماری کا وجود ہے یا نہیں۔ مگر کوئی مفید مطلب جواب وصول نہیں ہوا تھا پبلک ہیلتھ کمشنر گورنمنٹ آف انڈیا دہلی سے اس معاملہ میں رائے لی گئی جنہوں نے مطلع کیا کہ ایک سال سے زیادہ ہوا کہ یہ بیماری ادل لاہور و دیگر جگہ ہوئی ہے۔ اور نیز اس کے کیس بھی یو پی سنٹرل انسٹی ٹیوٹ میں بھی ہوئے ہیں۔ ماہواری نقشہ اس بیماری کا حسب ذیل ہے۔

نام	کیس	موت	ماہ	کیس	موت
جنوری ۱۹۳۲ء	۱	۔	ستمبر ۱۹۳۲ء	۔	۔
فروری	۵	۲	اکتوبر	۔	۳
مارچ	۱۸	۳	نومبر	۱۰	۹
اپریل	۲۰	۔	دسمبر	۔	۹
مئی	۳۲	۲۱	جنوری ۱۹۳۳ء	۱۶	۱۶
جون	۱۴	۵	فروری	۲۸	۲۱
جولائی	۵	[illegible]	مارچ	[illegible]	۳۲
اگست	۵	۔			

اس نقشہ سے یہ معلوم ہو جائے گا کہ اس بیماری کا زور گرمی میں تھا اور اس کے بعد بارش سے کمی ہوگئی۔ سابقہ جاڑے کے موسم شروع ہونے پر ریپورٹ تقریباً تمام دیگر صوبوں سے موصول ہونے لگی۔ یہ بیماری دیگر علاقوں میں مثلاً احمد آباد وغیرہ میں پھیلی ہوئی ہے کہ سینما و تھیٹر وغیرہ کو عارضی طور پر بند کرنے پڑے۔

اس نقشہ سے معلوم ہو جائے گا کہ یہ بیماری دہلی میں بھی مارچ میں زوروں پر تھی یعنی ۹۶ کیس اس ماہ میں ہوئے۔

دماغی بخار ایک بڑی متعدی بیماری خیال کی جاتی ہے لیکن یہ عجیب ہے کہ اس شہر میں جیسا کہ دیگر جگہ ہے بہت معمولی کیس ہوئے عام طور پر ایک ہی مکان میں ایک کیس سے دوسرا کیس نہیں ہوا یہ بیماری گنجان آباد اور تنگ مکانوں میں زیادہ پھیلے ہوئے کوارٹروں میں جہاں بالدار لوگ آباد ہیں دونوں میں ہوئے ہیں۔

مندرجہ ذیل نقشہ تعداد کیس بلحاظ علاقہ جات شہر درج کیا جاتا ہے۔

غازی پور کے فسادات کی تفصیل

ہندوؤں نے ایک شہید کی قبر کو توڑ دیا

بینی تال ۸ مئی۔ غازی پور کے فسادات کے متعلق مزید اطلاعات سے معلوم ہوا کہ فساد ہندوؤں کی طرف سے شروع کیا گیا جب کہ انہوں نے ایک شہید کے مزار کی تعمیر کو توڑ دیا جس کی اطلاع مسلمانوں کو ملی۔

تیمور اعظم کی تعمیر کردہ نہر کی مرمت

کابل ۸ مئی۔ ہندوکش کے شمال میں افغانستان اور ترکستان کے درمیان جو نہر تیمور اعظم نے تعمیر کرائی تھی وہ زمانہ کے باعث خاک و خس سے اٹ گئی ہے اس کی دوبارہ تعمیر شروع ہوگئی ہے اس نہر کی درستگی سے موسم گرما میں مسافروں کو بہت آرام ملے گا۔

پردہ باغ میں خواتین کے تیرنے کا انتظام

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کا دورہ

مفت کی اکسیر

بلا معاوضہ ۱۰ سے ۴۰ سال عمر کے مرد بیماروں کو دی جاتی ہے۔

المشتہر غلام اللہ خان سابق منشی مال ریاست امرحال محلہ شاہ نذر شہر راولپنڈی

لیجئے میں پھر آ گیا!

ارے کون؟ آخر وہی آپ کا قدیمی خدمتگار روغن کرامات۔

قیمت فی شیشی عہ۔ علاوہ محصولڈاک فہرست مفت طلب کیجئے۔

ملنے کا پتہ۔ منیجر جامی جنتری سرکلر روڈ لدھیانہ (پنجاب)

وہ موسم آگیا

جس میں مریضان سوزاک خودکشی کر لیتے ہیں

کیوں؟ اس لئے کہ اس موسم میں سوزاک کی تکلیف ایک انسان کے لئے ناقابل برداشت ہو جاتی ہے اور وہ ایسی زندگی پر موت کو ترجیح دیتا ہے مگر اکسیر سوزاک نے سینکڑوں انسانوں کو مرنے سے بچا لیا ہے اس دوا سے ایسے مریض بھی صحتیاب ہوئے جنہوں نے سوزاک کی شدت سے تنگ آکر خودکشی کا تہیہ کر لیا تھا۔ اکسیر سوزاک نئے مریض اکسیر سوزاک کی دو شیشیوں سے اور پرانے مریض تین شیشیوں سے مکمل طور پر صحتیاب ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی تین روپیہ (عہ) محصول و پیکنگ ۹ (نو آنہ)۔ دو شیشی ایک ساتھ طلب کرنے سے معہ محصول و پیکنگ۔ ضروری التماس۔ منگانے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط تحریر فرمائیں اور اگر ممکن ہو تو ڈاکخانہ اور ضلع انگریزی میں لکھیں جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ ضرور ارسال کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد کی شکایت معاف۔

ملنے کا پتہ۔ منیجر اکسیر ہاؤس پوسٹ بکس ۹ لاہور (پنجاب)

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

ملنے کا پتہ۔ کے خیر اینڈ کمپنی جالندھر شہر (پنجاب)

موضع کالووال میں قربانی روک دی گئی

دو سو روپیہ میں قربانی کمیٹی کا قیام

تصفیہ قربانی موضع کالووال کوٹلہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور اب اس قدر اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ کہ قریب قریب پنجاب کا تمام اسلامی پریس متفقہ طور پر گورنمنٹ کو اس کے صحیح حل کی طرف توجہ دلا چکا ہے مگر بجائے صحیح حل کے گورنمنٹ نے اس مذہبی فریضہ کے تصفیہ کی طرف سے نہایت ہی بے اعتنائی اور عدم تدبر کا ثبوت دیا ہے۔

موضع کالووال کوٹلہ سے تقریباً دو تین فرلانگ کے فاصلہ پر مذبح ہے۔ جہاں روزانہ کئی گائیں ذبح ہوتی ہیں۔ اور یہ متنازعہ قربانی اس موضع کے اندر عرصہ ۴۰ سال سے ہوتی چلی آرہی ہے تین سال تک گورنمنٹ انگریز ڈپٹی کمشنر کی موجودگی میں بحفاظت پولیس گائے اس مذبح میں لے جا کر ذبح کراتی رہی۔ اس کے بعد ہندو مرہٹہ ڈپٹی کمشنر کے آنے پر گائے کی قربانی قطعاً روک دی گئی۔ گائے کا قربانی کرنے والے شخص کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ اس کے ساتھ انصاف کیا جائے یا سہ سالہ دستور کے مطابق مذبح میں کسی بھی راستہ اور کسی بھی شرط سے جا کر اسے گائے کی قربانی کرنے دی جائے اور یا قدیم معمول کے مطابق اسے اپنے گھر کی چار دیواری کے اندر ہی یہ فریضہ ادا کرنے سے نہ روکا جائے۔ مگر گورنمنٹ

ریاست کپورتھلہ کے حکام کی عاقبت نا اندیشی

بے گناہ مسلمانوں پر گولیاں برسانے کے اسباب و علل

سلطان پور کے واقعہ ہائلہ کے متعلق مجلس احرار ہند کی مجلس عاملہ کا بیان

لاہور ۷ مئی۔ مجلس احرار کی طرف سے مولانا عبدالغفار صاحب غزنوی اور شیخ عبدالغفار صاحب امرتسری ریاست کپورتھلہ میں تحقیق حالات کیلئے گئے تھے انہوں نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے ان کے علاوہ چودھری افضل حق صاحب ایم۔ ایل۔ سی اور میاں محمد عمر صاحب ارکان مجلس عاملہ بھی موقع پر تحقیق حالات کے لئے گئے انہوں نے اپنی معلومات مجلس عاملہ کے روبرو پیش کیں۔ مزید براں مجلس عاملہ کو چودھری عبدالعزیز صاحب سے مزید حالات معلوم کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ چودھری صاحب ایام محرم میں خاص سلطان پور میں موجود تھے اور اکثر حالات کو انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ ان تمام معزز ارکان کے بیانات اور نتائج تحقیقات سے باخبر ہوئے اور اخبارات کے ذریعہ سے مختلف لوگوں اور حکام ریاست کے بیانات پڑھنے نیز سلطان پور وغیرہ کے باشندگان سے جو وارد لاہور میں تمام روئداد سننے کے بعد مجلس عاملہ واقعہ ہائلہ سلطان پور

کی طرح مسلمانوں کو سبق سکھلانے کے لئے گولی چلانے کا فیصلہ کیا گیا تھا اس لئے نہ اہل جلوس کو گرفتار کرنے کی حکمت عملی اختیار کی گئی اور نہ ان کا راستہ روک کر کھڑا ہونے کی کوئی کوشش عمل میں لائی گئی۔ نہ لاٹھی چارج کے ذریعہ مجمع کو منتشر کرنا مناسب سمجھا گیا بلکہ یکا یک گولی چلانے کا حکم دیا گیا اور حکم دیتے وقت خالی فائر کرانا بھی ضروری نہ سمجھا گیا اور نہ چھرے والے کارتوس ہی چلائے گئے بلکہ اتنی احتیاط بھی نہ برتی گئی۔ کہ گولیاں جسم کے نچلے حصے پر چلائی جائیں اس ظالمانہ فرعونیت کا نتیجہ یہ ہوا کہ زیادہ تر چھاتیاں۔ سینے بازو اور پیٹ ہی گولیوں کا تختہ مشق بنے اور پرامن اہل جلوس کا خون نہایت بیدردی سے بہایا گیا۔

ارتکاب جرم سے انکار

(داؤد غزنوی جنرل سکرٹری مجلس مرکزیہ احرار اسلام ہند لاہور)

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی طرف سے

حیرت انگیز رعایت

چونکہ مرزا صاحب آنجہانی اپنے پیش کردہ معیار صداقت کے بموجب (کہ سچے کی زندگی میں جھوٹا مر جائے گا) حضرت مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ صاحب مدظلہ کی زندگی میں ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء اس دنیا فانی سے کوچ کر گئے گویا کہ وہ خود اپنے کذب پر مہر توثیق ثبت کر گئے۔ اس خوشی میں دفتر اہلحدیث ہر سال اپنی مطبوعات کی قیمت میں خاص رعایت کیا کرتا ہے چنانچہ امسال بھی ۲۶ مئی ۱۹۳۳ء سے ۲۶ جون ۱۹۳۳ء تک صرف ایک ماہ کے لئے تمام اصحاب رعایت مندرجہ ذیل سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(۱) تصانیف حضرت مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ صاحب مدظلہ متعلقہ مباحث اہل حدیث۔ قادیانی۔ عیسائی۔ آریہ اور عام اسلامی پر

(الف) ایک روپیہ قیمت تک	۲ر فی روپیہ
(ب) پانچ روپے قیمت تک	۳ر فی روپیہ
(ج) دس روپے اور اس سے زائد قیمت تک	۵ر فی روپیہ

(۲) تصانیف دیگر مصنفین پر رعایت بتفصیل ذیل ہوگی۔

(الف) پانچ روپے قیمت تک	ار فی روپیہ
(ب) اس سے زائد کے لئے	۲ر فی روپیہ

(نوٹ) آج ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر جامع فہرست منگا لیں اور اس کو ملاحظہ کرتے ہی فرمائش بھیجکر اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں فرمائش بھیجتے وقت اخبار کا حوالہ ضروری ہے

المشتہر مہتمم کتب خانہ ثنائیہ امرتسر

جرمنی کا مقبول عام آلہ نامردی

organ Developer

محبوب عاشق کے قدموں پر

ڈیڑھ سو سال کے بعد تاریخ روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہوگئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبدالاحد خاں صاحب ایم اے تعلیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۲۶ کاغذ چکنا، چمکدار کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ ہاف ٹون کی چھپی ہوئی

نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت (صہ)

المشتہر منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دہلی

تار کا پتہ: "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی-اے)   معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹	دہلی یوم چہارشنبہ یکم صفر المظفر ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۱۶ مئی ۱۹۳۴ء	نمبر ۳۴

صوبیداری

مکدر ہے فضائے امن جب تک دل مکدر ہیں
قدم اپنے اٹھا غافل ہے منزل تیرے قدموں میں
چمن تیرا نہیں تو پھونک برق آہ سے بلبل
تو اس حیرت کدہ میں پھونک بھی دے صور بیداری
غلامی سے رہائی کیا ہو۔ لب کھلتے نہیں تیرے

بہت نزدیک ہے وہ دن کہ سب شیر و شکر ہونگے
جو اب تک سو رہے ہیں وہ بھی تیرے ہمسفر ہونگے
بجائے گل یہی ہوگا کہ مٹھی پھر شرر ہونگے
بدل جائیگا عالم منقلب یہ بحر و بر ہونگے
جو نالے دل سے نکلیں گے کہاں تک بے اثر ہونگے

تری ہستی ہے ناکارہ تو اچھا ہے کہ مٹ جائے
تری مٹی سے پیدا تجھ سے بہتر کچھ بشر ہونگے

(از جناب محمود اسرائیلی)

معاصرین کے افکار و آراء

سوراج پارٹی

[illegible]

جلیانوالہ باغ اور سلطانپور

[illegible]

سود خواری اور مسلمان

[illegible]

(منیجر الجمعیۃ)

قابل اصلاح بدعت

ہندوستان کی عوام میں شہرت کے اہم مضمون ... قطعاً لاعلمی بلکہ عدم دلچسپی کا [illegible]

دلچسپ حقائق و معلومات

وسطی افریقہ کے ایک علاقہ میں جو ریگستان صحرائے اعظم اس میں ایک حبشی [illegible]

[illegible]

لندن کے ایک کارخانہ میں جہاں چوکلیٹ بنتے ہیں ایک مشین ہے جو ایک گھنٹے میں ڈیڑھ ہزار انڈے تیار کر دیتی ہے۔ پچھلے تین ہفتوں میں اس نے ایک لاکھ ۵۰ ہزار انڈے نکالے گئے۔

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے گویا ایک ماہر استاد کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں۔ ہر ایک بوڑھا مرد، عورت، بچہ بآسانی پڑھ سکتا ہے۔ زیر متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے۔ [illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

نورانی قرآن مجید معرا

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

The Al-Jamiat

Regd. No. L 1793.

دفتر الجمعیۃ ... نمبر خریداری ۱۸۷۷۲

Maulvi Mufti Mehdi Hassan, P.O. Rander, Dt. Surat

Vol. XIX No. 33.   DELHI SUNDAY, MAY 13, 1934.   PRICE ONE ANNA

حضور نظام

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

اجلاس نگینہ کی تائید

۲ مئی ۱۹۳۴ء قبل از نماز جمعہ جامع مسجد قصبہ چھالو ضلع بجنور میں مولوی کلیم الرحمن صاحب کی زیر صدارت حافظ عبدالعزیز صاحب انصاری معین و معتمد حافظ عبدالعزیز صاحب قریشی صدر مدرس مدرسہ تجوید القرآن کی تحریک اور جمیع حضار کی تائید پر ایک جلسہ ہوا جس میں دفعہ بل کے متعلق جو قرار دادیں اجلاس ہائے ماسبق جامع مسجد نگینہ بصدارت جناب مولوی محمد صاحب [illegible] الجمعیۃ ۔۔ یکم مئی ۱۹۳۴ء انجمن امداد الاسلام دیوبند مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۳۴ء بصدارت جناب مولوی غلام محمد صاحب [illegible] آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ یکم اپریل ۱۹۳۴ء منظور شدہ تجاویز [illegible] مدینہ [illegible] مورخہ یکم مئی ۱۹۳۴ء سے اتفاق کیا گیا۔

(محمد اظہار الحق مدرس مدرسہ تجوید القرآن چھالو)

ضلع اٹک میں دارالعلوم کا قیام

زمانہ کی جہالت اور اسلامی تنزل کسی سے مخفی نہیں اس کی اصلی وجہ صرف اہل اسلام کا اپنے ہادی برحق کی تعلیم ربانی سے انحراف ہے ہم نے اسی نکتہ کو مد نظر رکھتے ہوئے خمس آباد ضلع کیمبلپور میں ایک مدرسہ قائم کیا جس میں جملہ علوم و فنون کی تدریس کی جاتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ مولوی فاضل وغیرہ امتحانات یونیورسٹی کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

جو حضرات آنا چاہیں وہ کوائف مدرسہ کے لئے واپسی خط ارسال فرما کر اطمینان حاصل کریں۔

(قاضی محمد زاہد فاضل دیوبند) مدرسہ محمدیہ خمس آباد ضلع اٹک

مسلمانان ریاست دھولپور کی فریاد

مسلمانوں کی حالت زار۔ قبرستانوں پر ہندوؤں کا قبضہ

صاحبان ریاست دھولپور جس میں تقریباً ۸۰ ہزار فرزندان اسلام آباد ہیں لیکن جس دلیری اور بیرحمی سے مسلمانوں کے حقوق اس ریاست میں پامال کئے جا رہے ہیں غالباً اس کی نظیر کسی دوسری جگہ نہیں ملے گی ریاست کے جملہ محکموں میں ایک بھی مسلمان افسر نہیں ہے شعبہ عدلیہ۔ فوج۔ پولیس۔ شعبہ تعلیم۔ شعبہ زراعت و آبپاشی حفظان صحت وغیرہ جملہ شعبہ جات میں مسلمان الشاذ کالمعدوم ہیں۔ حکومت کے کاروبار مہا سبھائی ذہنیت کے حکام کے ہاتھوں میں ہیں وہ کوشش کی جا رہی ہے کہ جو مسلمان معمولی ملازم ہیں ان کو بھی ہر حیلہ بہانے سے علیحدہ کر دیا جاوے جو مسلمان فوت ہو جاتا ہے اس کے ورثاء میں سے باوجود لیاقت کے کسی کو اس کی جگہ نہیں دی جاتی بلکہ کسی ہندو کو مقرر کر دیا جاتا ہے مسلمانوں کی تعلیم کے لئے کوئی امداد نہیں دی جاتی غرضیکہ وہ کونسا ظلم و ستم ہے جو اس مہا سبھائی ریاست کے اندر ہندو حکام مسلمانوں کے ساتھ نہیں کر رہے ہیں ستم بالائے ستم یہ ہے کہ اب تو مسلمانوں کے محترم اسلاف کی ہڈیاں بھی محفوظ نہیں ہیں چنانچہ حال ہی میں شکار باغ کے اندر دیرینہ قبرستان حکام نے کھدوا ڈالا ہے جس میں شہداء کی نعشیں برآمد ہوئیں۔ اسی طرح بھادنتی پورہ کا قبرستان میونسپلٹی نے ہندوؤں کو فروخت کر دیا ہے جہاں قبروں کو کھود کر ہندو اپنے مکانات بنا رہے ہیں یہ وہ واقعات ہیں جن کی تردید کی جرأت حکام دھولپور کو نہیں ہو سکتی۔

(نامہ نگار)

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان زلزلہ

توسط بیت المال امارت شرعیہ پھلواری شریف

[illegible]

پارچہ جات

[illegible]

میزان کل

محمد قمر الدین ناظم بیت المال امارت شرعیہ پھلواری شریف

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

جنت کی کنجی اور دوزخ کا کھٹکا

ہر سعادت مند دوزخ سے پناہ مانگتی ہے اور جنت کی تمنا رکھتی ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے تفصیل کے ساتھ بیان فرما دیا ہے کہ کن بُرے اعمال کی وجہ سے انسان عذاب الٰہی میں مبتلا ہوگا اور دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور کن اچھے اعمال کی بنا پر مومنوں کو جنت دی جائے گی۔

حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے کافی محنت اور کوشش کے بعد دونوں مضمونوں کی حدیثوں کو جمع کرکے ان کا اردو ترجمہ دو حصوں میں شائع کر دیا ہے جس حصہ میں دوزخ کی وعید کے متعلق احادیث ہیں اس کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اور جس میں جنت کی بشارت دی ہے اس کا نام "جنت کی کنجی" ہے دوزخ کے کھٹکے کی قیمت ایک روپیہ اور جنت کی کنجی کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے لیکن دونوں حصوں کے خریدار سے قیمت صرف دو روپیہ لی جائے گی۔ دونوں حصوں میں کل ۲۱۰۷ احادیث ہیں بہت سے مخیر حضرات ان کتابوں کو خرید کر مسلمانوں کی اصلاح کے خیال سے مفت تقسیم کرتے ہیں۔ کاغذ کتابت اور طباعت نہایت اعلیٰ ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ

حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ کا مجموعہ فتاویٰ رشیدیہ تین حصوں میں جمع کیا گیا ہے جس میں قریب قریب ہر مسئلہ کو مدلل طریقہ پر بیان کیا گیا ہے ہر مسلمان کو اس کے مطالعہ کی ضرورت ہے تاکہ مذہبی ضرورت سے پوری پوری واقفیت حاصل ہو جائے تینوں حصوں کی قیمت ۳ روپے۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء یہ کتاب ہندوستان کے بیشتر اسلامی مدارس کے ابتدائی درس میں داخل ہو چکی ہے۔ سوال و جواب کے پیرایہ میں نہایت مختصر طریقہ پر اسلامی معلومات کے دریا کو کوزہ میں بھر دیا ہے اس کتاب کے چار حصہ اور ایک قاعدہ ہے۔ مکمل سٹ کی قیمت صرف ۱۴ آنہ۔

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہے۔ کاغذ سفید ولایتی نادہ سے خاص ... دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے۔ حاشیہ پر کامل تفسیر ہے [illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

ازبلا چھپ رہی ہے

تاریخ اسلام کے سلسلہ میں اسپین کے ایک مشہور تاریخی واقعہ سے متعلق ازبلا کا جو افسانہ متواتر نمبروں میں شائع ہوا تھا اس افسانہ کو قارئین الجمعیۃ نے مسلسل و پیہم اصرار پر مزید اضافہ اور بہترین ترتیب کے ساتھ ایک مستقل کتاب کی صورت میں زیور طبع سے مزین کیا جا رہا ہے کتابت ہو چکی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ بہت جلد یہ کتاب چھپ کر تیار ہو جائے گی اور ہم اسے عنقریب شائقین کی خدمت میں پہنچا سکیں گے۔ [illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

(وحید برقی پریس۔ دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

الجمعیۃ کا مکتوب جرمنی

برلن میں جرنیل کمال الدین پاشا کا انتقال

ہنڈنبرگ کی تعزیتی تقریر۔ مصطفےٰ کمال پاشا کا تار

گاندھی جی کی غلطیوں پر سوبھاش بابو کا لیکچر

(الجمعیۃ کے نامہ نگار خصوصی مقیم برلن کے قلم سے)

برلن میں غلمدیوں کا سدیبہ روز بروز نہایت خطرناک ہوتا جا رہا ہے۔ برلن کے مسلمانوں کی خواہش تو یہ تھی کہ یہ لوگ اپنی اصلاح آپ کرلیں اور لوگوں کو شکایت کا موقعہ نہ دیں مگر جب گیدڑ کی موت آتی ہے تو وہ شہر کی طرف بھاگتا ہے۔ یہی حالت ان غلمدیوں کی ہے۔ غلمدیوں کی شرمناک حرکتوں کے متعلق اخبار الجمعیۃ اور زمیندار میں مضامین شائع ہوتے ہیں ...

جرنل فان ہنڈنبرگ نے ولبرجن میں ایک تقریر کی جس میں مرحوم کی سوانح حیات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم سابق پاشا صرف ترک ہی نہ تھے بلکہ جرمنی بھی تھے ہمیں ترکوں سے زیادہ مرحوم کی وفات کا افسوس ہے۔

جنازہ میں اعلیٰ حکام کی شرکت

اس کے بعد مرحوم کے جنازہ پر ترکی اور جرمنی جھنڈا لہرایا گیا اور جنازہ اٹھایا گیا جس کے دونوں طرف جرمنی فوج تھی ساتھ ساتھ افسران اعلیٰ اور وزراء تھے برلن کی سڑکوں پر جہاں جہاں سے جنازہ گزرا ہجوم کا کچھ شمار نہ تھا۔ اس طرح جنازہ اسٹیشن تک پہنچایا گیا جہاں سے استانبول پہنچایا جائے گا اور وہاں اس کا شاندار استقبال ہوگا اور پھر مرحوم کو ان کے وطن مالوف میں دفن کیا جائے گا۔

ہنڈنبرگ کے نام کمال پاشا کا تار

مصطفےٰ کمال پاشا نے فیلڈ مارشل وان ہنڈنبرگ کے نام ایک تار ارسال کیا جس میں ترکی سفیر کے انتقال پر اظہار رنج کرتے ہوئے حکومت جرمنی کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے جرنل مرحوم کے جنازہ کو اسٹیشن تک پہنچایا ... ترکی اور جرمنی میں دوستی کے تعلقات اور زیادہ مستحکم ہوگئے۔

ہنگری زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ

علماء مصر اور مغربی مستشرقین کا اتحاد

ہنگری کے وزراء اور عمال حکومت کی دلچسپیاں

بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ ہنگری میں بکثرت مسلمان آباد ہیں، وہاں ان کے اسلامی مدرسے بڑی شان و شوکت سے قائم ہیں، مساجد بھی بکثرت ہیں اور اسلامی آثار قدیمہ کا ایک طویل سلسلہ گوشہ گوشہ میں نظر آتا ہے۔

ہنگری کے ایک مقام بوڈاپسٹ میں بھی معقول تعداد مسلمان آباد ہیں اور وہاں ایک قدیم ترک گل بابا کا مزار بھی ہے جس کو قرب و جوار کے مسلمانوں میں خاص مقبولیت اور مرجعیت حاصل ہے ...

گاندھی جی کی غلطیوں پر سوبھاش بابو کی تقریر

ترکی میں کاغذسازی کے کارخانے

ترکی اخبارات کا بیان ہے کہ اس تجویز کی تکمیل کے بعد ترکی اس قابل ہو جائے گی کہ وہ اپنے کارخانوں پر اعتماد کر سکے اور غیر ملکی کاغذوں سے مستغنی ہو جائے۔

توصل ... میں جرنل سفیر کی نماز جنازہ پڑھائی گئی۔ نماز ختم ہونے کے بعد ایک جلسہ ہوا جس میں جرمن کے اعلیٰ حکام شریک تھے۔ وزیر خارجہ بھی تشریف رکھتے تھے اور آپ نے حکومت کی طرف سے ایک تقریر کی جس میں مرحوم کے انتقال پر بہت زیادہ افسوس کا اظہار کیا۔

کوئی نود فید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا کی تیار کردہ دوائی

جلاب بچگان

بچوں کو اکثر امراض قبض سے شروع ہوتی ہیں۔ اگر مناسب نرم چیز ایسی دی جائے جس سے بلا تکلیف دست ہو جاوے۔ تو بڑی جلدی آرام آتا ہے۔ یہ گولیاں استعمال کرانے سے ایک یا دو دست بہت عمدہ طور سے ہو جاتے ہیں قیمت فی ڈبہ ایک روپیہ۔ نصف ڈبہ ۸/

ملنے کا پتہ: مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ لاہور

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

تحریک عریانی کی تائید میں زبردست دلائل

حقیقی مساوات کے لئے ایک نیا معیار!

عام لوگوں کا خیال ہے کہ موجودہ زمانہ ترقی اور تقدم کا زمانہ ہے مگر واقف حال لوگوں کا دعویٰ ہے کہ دور جدید، دور وحشت و بربریت کی طرف رجعت کر رہا ہے اور عالم تہذیب کو بدویت کی طرف لیجا رہا ہے۔ اس دعویٰ کا ثبوت یورپ کی تحریک عریانی و برہنگی ہے۔ اس تمام تہذیب میں امیر و فقیر جوان و پیر زن و مرد تمام کے تمام عریاں و رقصاں نظر آتے ہیں اور اس شرمناک تحریک کے ثبوت میں ذیل کے دلائل بڑے زور شور سے جرائد و رسائل میں شائع کئے جا رہے ہیں

(۲) برہنگی سے افراد انسانی میں حقیقی مساوات قائم ہو جاتی ہے اور لباس سے امتیازات کی جو دیوار کھڑی ہو گئی ہے ... ان سب کا خاتمہ برہنگی سے ہو جاتا ہے ...

(۳) اقتصادی پریشانیوں کے باعث جو لوگ خودکشی کر لیتے ہیں، برہنگی اس کا انسداد کر دیتی ہے کیونکہ ایک برہنہ دوسرے برہنہ کو دیکھ کر یقین کر لیتا ہے کہ جو اس کی حالت ہے وہی میری ہے لہٰذا خودکشی کی کوئی وجہ نہیں۔

عاقل بخرد نا زد و مجنوں بجنوں

کل حزب بما لدیہم فرحون

ہے کوئی لباس پوش، سنجیدہ اور شرم و حیا کا پتلا جوان "حقائق و دلائل" کا تسلی بخش جواب دے۔ اور تحریک عریانی کے ان "مہذبوں" کو خاموش کر کے حتبہ و حیا کی لاج رکھ لے؟

بندرگاہ حیفا ہندوستان کی کنجی ہے

نپولین کے نظریہ کی تغلیط

"ہمیں باور ہے کہ بندرگاہ حیفا مشرق میں برطانوی بیڑہ کیلئے ایک زبردست بندرگاہ ثابت ہوگی اور برطانوی حکومت کی ہوائی طاقت کا زبردست مستقر قرار پائے گی۔ نپولین نے کہا تھا کہ یافا ہندوستان کی کنجی ہے ...

... استقلال پر چھری پھیری گئی ہے ... کی کنجی ہے گویا ہندوستان کے گھوڑے پر سوار ہونے کے لئے ایک رکاب تو مصر ہے اور دوسری رکاب فلسطین!

قرآن کریم کی صداقت کا اعتراف

کتب سماویہ میں اہل کتاب کی تازہ شرارت

"آرامی زبان کے ماہر اور کنٹربری منن کالج کے تعلیم یافتہ مسٹر جارج نے حال ہی میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ انجیل آرامی زبان میں لکھی گئی تھی جس کا ترجمہ یونانی زبان میں کیا گیا تھا ...

یورپ میں خواتین کے کارنامے

تصویر کے دوسرے رخ کو چھپانے کی ناکام سعی

ترک خواتین کے لئے انتخابی میدان

ترکی کی مجلس ملی نے اصولاً یہ تسلیم کر لیا ہے کہ عورتوں کو سیاسی حقوق دئے جائیں اور بلدیات و کلاء میں انتخاب کے لئے ان کو موقعہ دیا جائے۔ ترکی کے بلدیات میں عورتوں کو کافی اقتدار حاصل ہے۔ اب اس جدید اقدام کے بعد ترک خواتین انتخابی معرکہ آرائیوں میں بھی کافی حصہ لے سکیں گی۔ (الہدیٰ)

انگلستان کی موٹروں اور عرب کے اونٹوں کا مقابلہ

صرف ایک ہفتہ میں ۹۵ اشخاص موٹروں کی نذر

کل ہلاک ۹۵۔ کل مجروح ۴۳۱۸ (اسٹیٹسمین)

صرف ایک ہفتہ میں برطانیہ عظمیٰ کی سڑکوں پر اتنے انسانوں کا خون بہا ہے ...

موسم گرما کا کٹ پیس اقساط پر خرید کیجئے

دیانتدار اور محنتی اشخاص جو کٹ پیس کی تجارت کو مستقل طور سے اختیار کرنا چاہتے ہوں ارزاں و اعلیٰ قسم کا کٹ پیس کم سے کم اقساط پر لے کر تجارت کر سکتے ہیں مفصل شرائط تین پیسہ کا ٹکٹ ڈاک بھیج کر ہم سے طلب کیجئے

ایم۔ اے۔ طالش اینڈ سنز آرڈر سپلائرز بمبئی نمبر ۱۲

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات سرتاج عالم آتشک نگرہ گولیاں اپنے کیمیاوی تاثیرات سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہو چکی ہیں ... ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ... پانچ ڈبیاں چار روپے

دید شاستری۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

مفت

دماغی کام کرنے والے "نسخہ اکسیر دماغ" مفت منگائیں

معجون برہمی

عنبرین فارمیسی نمبر ۵ جلال آباد ضلع مظفرنگر (یو۔پی)

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلاء نوابہادر جسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا علاج کمزوری و نامردی

جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں ... جو اس طلاء کو بے کار ثابت کرے اس کو پانچ سو روپیہ نقد انعام دیا جاوے گا۔

پتہ: ایس سلیم خان اینڈ کو۔ آگرہ

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کا دورۂ بہار

موسم کی ناگواری اور علالت کے باوجود مسلسل سفر اور پیہم تقریریں

الجمعیۃ کی گزشتہ اشاعت میں حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کے دورۂ بہار سے متعلق پٹنہ، پھلواری، بارہ، مکامہ، ناتھ نگر، بھاگلپور، جمالپور، اور مونگیر کے سفر کے حالات شائع ہو چکے ہیں۔ بعض مقامات سے انفرادی مراسلات بھی موصول ہوئے ہیں جنہیں گزشتہ اشاعتوں میں درج کیا جا چکا ہے ...

دربھنگہ میں دوسری تقریر

مدھوبنی سے واپسی پر جالہ جانے کے لئے دربھنگہ سے گزرنا تھا لیکن گاڑی دربھنگہ پر بدلتی تھی۔ اور ڈیڑھ بجے روانہ ہوتی تھی۔ تقریباً ۸ گھنٹے کا قیام تھا۔ اہل شہر کو خبر ہوگئی۔ ... حضرت مولانا نے تقریر فرمائی۔ ایک بجے تقریر ختم کر کے اسٹیشن واپس آئے اور ڈیڑھ بجے کی گاڑی جالہ کے لئے حاصل کی۔

دیہات کا سفر

موضع کی شرکت

سیتامڑھی

(باقی صفحہ ۹ پر ملاحظہ فرمائیے)

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

قطورہ کے شکوک کا ازالہ

معاشرتی زندگی کا آغاز و انجام

(گزشتہ سے پیوستہ)

خانگی زندگی کو خوشگوار بنائیں۔

قطورہ: پہلے میرا خیال تھا کہ میں ساری زندگی شادی نہ کروں اور تجرد کی زندگی گزاروں مگر اسلام میں چونکہ شادی کرنا ضروری ہے اسلئے میں پہلے خیال سے تائب ہوگئی۔

خادمہ: تجرد کی زندگی ایک شیطانی زندگی ہے اور شیطان کو اپنے چنگل میں پھانسنے کے لئے بڑی آسانی ہو جاتی ہے ...

(باقی آئندہ)

ناشف NASHIF

عورت کی خوبصورتی سیلان الرحم کی وجہ سے سخت خطرہ میں رہتی ہے حقیقت میں یہ شکایت عورت کی تندرستی کو گھن لگا دیتی ہے اس خطرناک مرض کیلئے "ناشف" تریاق سے بھی بڑھکر ہے۔ صرف دو تین خوراکیں سیلان رطوبت کو بند کر دیتی ہیں اور مستقل استعمال سے چند روز میں ہو کر طاقت آجاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک صرف تین روپے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

SHARBAT ROOHAFZA

Registered

شربت روح افزا (رجسٹرڈ)

موسم گرما میں ہر قسم کی شکایت کیلئے اکسیر۔ تمام ہندوستان میں اپنے خواص کی وجہ سے مشہور و مقبول ہو چکا ہے۔ بڑے بڑے راجہ، نواب اس کو ہمیشہ استعمال کرتے ہیں

فی بوتل ایک روپیہ چار آنے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے ...

ملنے کا پتہ: (مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

امریکہ بیہ بدریت کے خوفناک بادل

شکاگو میں پچاس ہزار ٹن خاک گری

ہر طرف اندھیر اگھُپ، مویشیوں کی ہلاکت

لندن ۱۲ مئی ٹائمس کے نامہ نگار متعینہ نیویارک نے آج بذریعہ تار پیام ایک شدید سیاہ آندھی کی تفصیلات بھیجی ہیں جو وسطی مغربی علاقے میں آئی ہے گرد و غبار کا یہ شدید طوفان مغربی کینیڈا کے خشک میدانوں اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے مختلف علاقے سے آیا اور اب نیو انگلینڈ سے واشنگٹن تک ایک نہایت وسیع قطعہ ارض پر بصورت ریت کی ایک موٹی تہ بچھی ہوئی ہے۔

نیویارک کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ دور دراز علاقے سے خاک اڑ کر یہاں تک پہنچی اگرچہ یہاں نسبتاً اس کا اثر اتنا شدید اور مہلک نہیں ہوا جتنا کہ یہاں سے ۱۰۰۰ میل کے فاصلہ پر وسطی مغربی زراعتی علاقے میں ہوا ہے۔

گرد و غبار کا یہ عظیم الشان طوفان جو ۲ میل اونچا ۱۵۰۰ میل لمبا اور ۹۰۰ میل چوڑا بادل معلوم ہوتا تھا وسطی میدانوں سے گزرتا ہوا چلا اور اس نام علاقے پر جو بارش کی کمی کے باعث تباہ ہو رہا تھا ریت پھیلادی۔ مونٹانا سے شکاگو تک کا تمام علاقہ جو تقریباً ۱۲ میل ہے۔ اس سیاہ آندھی سے تباہ و برباد ہو گیا ہے۔ اب اس کی کوشش کی جارہی ہے کہ تجارتی ہوائی جہازوں ۱۵۰۰ فٹ کی بلندی پر بچا کر پرواز کی جائے تاکہ وہ گرد و غبار کے اس ... سے اوپر پہنچ جائیں جو جانب مشرق کی طرف ۶۰ میل کی رفتار سے جارہا ہے۔ سینٹ پال اور شکاگو کے مابین آمد و رفت عارضی طور پر ملتوی کی گئی۔ ایک مقام پر یہ اندازہ کیا گیا ہے کہ صرف شکاگو میں ۱۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ ریت گری ہے۔

روائٹر کے نامہ نگار متعینہ نیویارک کا بیان ہے کہ اس وقت بھی کروڑوں پونڈ خاک امریکہ کے بر اعظم پر خوفناک صورت میں پھیلی ہوئی ہے اور قدرت کا یہ منظر اتنا ہیبت ناک ہے کہ ایسا کبھی دیکھنے میں نہ آیا تھا اور نہ سننے میں۔ انجینئر خوف و ہراس کے ساتھ خاک کے خوفناک اور تاریک بادلوں کو دیکھ رہے ہیں جس کی نسبت خطرہ ہے کہ وہ پھر نیویارک شہر پر ٹوٹ پڑے گا۔ مغربی وسطی ریاستوں میں مویشیوں کی بڑی تعداد ہلاک ہو رہی ہے اور وہاں کی زمین کا بالائی حصہ آندھی سے غائب ہو گیا ہے۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ صرف شکاگو میں ۵۰ ہزار ٹن خاک گری ہے۔

کلکتہ کارپوریشن کا اجلاس ناجائز قرار دیدیا گیا

مسٹر فضل الحق کے خلاف حکومت کا فیصلہ

دارجلنگ... حکومت بنگال نے کلکتہ میونسپل ایکٹ کی دفعہ ... کے ماتحت اپنا فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ گذشتہ ... اپریل کو کلکتہ کارپوریشن کا جو اجلاس منعقد ہوا تھا اور جس میں مسٹر فضل الحق کو میئر اور رایس سی گھوش کو ڈپٹی میئر منتخب کیا گیا تھا وہ ناجائز اور قواعد کے خلاف ہے ...

پولیس اور ڈاکوؤں میں جنگ

ایک کانسٹبل ہلاک متعدد زخمی!!

دوارب کا سونا ہندوستان سے باہر

مکھیاں ملک الموت بن گئیں

انسانوں اور حیوانوں پر شدید ستم

انگلستان میں سیاسی تحریک سے خوف و ہراس

براہ راست امارت شرعیہ بہار کے نام امداد روانہ کی جائے

جمعیۃ علماء ہند کے نام سے ٹکٹ فروخت کرنے والوں کے دھوکے سے بچو

نائب ناظم جمعیۃ علماء ہند کا اعلان

مولانا مولوی نور الدین صاحب نائب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے:-

مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جمعیۃ علماء کے نام سے بہار کی مساجد کے لئے چندہ کر رہے ہیں کچھ لوگوں کے پاس ایسے ٹکٹ ہیں جو وہ فروخت کر رہے ہیں اور ان ٹکٹوں کو جمعیۃ علماء کی طرف منسوب کرتے ہیں میں تمام مسلمانوں کو عموماً اور بالخصوص جمعیۃ علماء ہند کے منتسبین و متوسلین کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ جمعیۃ علماء ہند نے بہار کی مساجد یا مصیبت زدگان بہار کے لئے کوئی فنڈ علیحدہ قائم نہیں کیا ہے بلکہ ہر قسم کی رقوم کے لئے مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا ہے کہ وہ امارت شرعیہ کے دفتر میں روانہ کریں۔ صوبہ بہار میں امارت شرعیہ کا ایک مستقل اور دیرینہ نظام قائم ہے جس کا دفتر پھلواری شریف میں ہے مصیبت زدگان کے سلسلہ میں امارت کے مبلغین پوری مستعدی اور دیانت کے ساتھ نائب امیر شریعت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد کی نگرانی میں کام کر رہے ہیں خود نائب امیر شریعت ... مونگیر میں قائم ہے امارت شرعیہ کے مبلغین کے علاوہ ندوۃ العلماء کے بعض طلبہ بھی مونگیر میں کام کر رہے ہیں ہمارا مشورہ اس وقت بھی اہل خیر حضرات کی خدمت میں یہی ہے کہ وہ جملہ رقوم امارت شرعیہ کے دفتر میں روانہ کریں جو صاحب جمعیۃ علماء کے نام سے چندہ وصول کر رہے ہیں یا جمعیۃ کے نام سے ٹکٹ فروخت کر رہے ہیں وہ افتراء اور جعل کا ایک کھلے ہوئے جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ میں تمام مسلمانوں کو آگاہ کرتا ہوں کہ جمعیۃ علماء ہند نے کوئی مساجد فنڈ نہیں قائم کیا ہے نہ کوئی سفیر مقرر کیا ہے نہ اس غرض کے لئے کسی قسم کے ٹکٹ مقرر کئے ہیں اگر کسی علاقہ میں کوئی شخص جمعیۃ علماء کے مصیبت زدگان بہار یا مساجد بہار کے لئے چندہ کرتا ہوا یا ٹکٹ فروخت کرتا ہوا پایا جائے تو اس کو پولیس کے حوالے کر دیا جائے اور اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔

(مولانا) نور الدین نائب ناظم جمعیۃ علماء ہند

مصیبت زدگان بہار کیلئے دو ہزار روپے کا عطیہ

معرفت جمعیۃ علماء ہند

مولانا نور الدین صاحب نائب ناظم جمعیۃ علماء ہند مطلع فرماتے ہیں کہ ۱۳ مئی کو جناب اسمٰعیل حاجی محمد صاحب نے ٹرانسوال (جنوبی افریقہ) سے جمعیۃ علماء ہند کی معرفت مبلغ دو ہزار روپیہ کا چک مصیبت زدگان بہار کی امداد کے لئے بھیجا ہے جس کا روپیہ بنک سے وصول ہونے پر ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف کے نام ارسال کیا جائے گا۔

بنگال میں تلاشیوں اور گرفتاریوں کا سلسلہ

گورنر کے حملہ آوروں کی تلاش

کلکتہ ۱۲ مئی۔ گورنر بنگال پر ناکام حملہ کے سلسلے میں بنگال کے قریب قریب تمام اضلاع میں جن میں بوگرہ، کومیلا، چاندی ماری، گائے بندھا، کلکتہ اور جے دیو پور شامل ہیں جہاں کے حملہ آور رہنے والے بتلائے جاتے ہیں گرفتاریاں اور خانہ تلاشیاں ہنوز جاری ہیں اکثر مقامات پر کانگریسی کارکنوں اور پلیڈروں کے مکانات پر چھاپہ مارا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ گرفتار شدگان میں زیادہ تر طلباء ہیں ان میں سے چند کو بیانات قلمبند کرنے کے بعد رہا کر دیا گیا اور بقیہ کے خلاف مزید تحقیقات کے لئے پولیس کو ریمانڈ دیدیا گیا ہے اور چند قانون ترمیم ضابطہ فوجداری بنگال کے ماتحت نظر بند کر لئے گئے ہیں۔

سرحدی مواضعات پر قبائل کے حملے

ایک ہلاک متعدد مجروح

گذشتہ ... تحصیل سے خبر ملی ہے کہ وہاں بہر حال ہی میں دو حملے کئے گئے تقریباً چار دن ہوئے سرحد پار کے آدمیوں کے ایک گروہ نے موضع ... پر حملہ کیا اور وہاں سے چند اونٹ لے گئے ...

دار العوام میں شریعت بل کا ذکر

سرپرسٹ ٹوٹنگی کا جواب

جرمنی کا قدیم ترین اخبار بند ہو گیا

دار الحکومت

جامع مسجد دہلی میں عظیم الشان جلسہ

بہار مساجد فنڈ کمیٹی کے ارکان کا تعارف

سلطان پور میں مسلمانوں پر فائرنگ کے خلاف احتجاج

دہلی ۱۲ مئی کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں زیر صدارت مولانا عظمت اللہ صاحب ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں صاحب صدر نے زلزلہ بہار کے حالات پر روشنی ڈالی اور آپ کے بعد مولانا عبد الماجد صاحب نے حاضرین سے بہار کے اس موقر وفد کے ارکان کا تعارف کرایا جو متحدہ بہار مرکزی مساجد فنڈ کمیٹی (یعنی یونائیٹڈ بہار سنٹرل ماسک فنڈ کمیٹی) کی جانب سے بہار کی ہزارہا منہدم شدہ مساجد کی مرمت و تعمیر کے لئے فراہمی سرمایہ کے سلسلہ میں کچھ دنوں پیشتر دہلی میں وارد ہوئے تھے اور پوسٹروں کے ذریعہ جن کی آمد کی اطلاع پبلک کو دیدی گئی تھی کل جلسہ میں ان معزز و محترم ارکان کا خاص طور پر تعارف کرایا گیا اور تعمیر مساجد کے سلسلہ میں مسلمانوں سے اپیل کی گئی۔ وفد کے ارکان نے جو دہلی سے آگرہ تشریف لے گئے تھے اور جن کے رئیس ڈاکٹر محمد عبد الغفور خاں صاحب ہیں اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ توقع ہے کہ مسلمانان دہلی اس خالص اسلامی خدمت کے لئے محترم ارکان وفد کا ہاتھ بٹائیں گے اور تعمیر مساجد کے پروگرام کی تکمیل کے لئے ہر قسم کی بیش بہا مالی امداد پیش کریں گے۔ ارکان وفد محلہ بلیماران میں مقیم ہیں۔ اعانت کی رقوم خود ان کی خدمت میں پیش کی جائیں یا حاجی رشید احمد صاحب سوداگر اسلحہ کشمیری گیٹ یا دفتر جمعیۃ علماء ہند گلی قاسم جان دہلی میں دیگر رسید یہ حاصل کی جاسکتی ہیں۔

اسی کے بعد جلسہ میں سلطان پور (کپورتھلہ) کے واقعہ ہائلہ اور حکام ریاست کی چیرہ دستیوں کے خلاف ذیل کی قرارداد منظور کی گئی:-

"مسلمانان دہلی کا یہ جلسہ سلطان پور میں ریاست کی طرف سے بے تحاشہ مسلمانوں پر آتشباری کرنے پر اپنی نفرت کا اظہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ جلد سے جلد اس بربریت کے واقعہ کی تحقیقات کے لئے آزاد کمیشن مقرر کیا جائے۔"

قرول باغ میں شدید آتشزدگی

خوفناک آندھی کے نتائج

لڑکی کو پولیس سے چھیننے کی کوشش

نظربند افغان سرداروں کا تبادلہ

خواتین و احکام

استفتاء

الجواب

دہلی کے بازار کا تازہ نرخ

سلطانپور میں ڈھائی سو مسلمان ہلاک ہوئے

گولیاں چلنے کے متعلق تحقیقات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہار شنبہ یکم صفر المظفر ۱۳۵۳ھ ہجری

ترمیم شدہ مسودہ قانون

اوقاف کے متعلق شرعی نقطہ نگاہ

(۶)

تیسری بات جس کا اہتمام جمعیۃ علماء نے مجلس مشاورت نے اپنی ترمیمات میں کیا ہے اوقاف کے انتظام و انصرام پر سرکاری اقتدار کے متعلق ہے۔ مجلس مذکور نے ابتدائے کار سے وہ اہم ترین امر ... اپنے پیش نظر رکھا تھا پہلا امر یہ کہ اوقاف کے قانون میں کوئی بات شرعی نقطہ نگاہ سے قابل اعتراض نہ آنے پائے اور ...

وسعت ... جاسکے ... ناظروں کو بھی حق رائے ... دیا گیا ہے جس میں حافظ صاحب نے بالکل ہی نظر انداز کر دیا تھا۔ (۷) کو بحال رکھا گیا ہے۔ ان کے علاوہ ایک شق (۹) اور بڑھائی گئی ہے جو مسلمان واقفین پر مشتمل ...

ضلع وقف کمیٹیاں

(سلسلہ صفحہ ۲ کالم ۴)

شذرات

جمعیۃ العلماء کے نام سے چندہ

آج ہی کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ ہم حضرت مولانا نور الدین صاحب نائب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کا وہ اعلان شائع کر رہے ہیں جو موصوف نے ان اشخاص کے متعلق شائع کیا ہے جو جمعیۃ العلماء کے نام سے مساجد بہار کے لئے چندہ جمع کر رہے ہیں حالانکہ جمعیۃ علمائے ہند نے کوئی علیحدہ فنڈ اس غرض کے لئے قائم نہیں کیا ہے اور نہ مصیبت زدگان بہار کے لئے کوئی اپیل علیحدہ شائع کیا ہے بلکہ جمعیۃ کا مشورہ ابتدا سے یہی رہا ہے کہ اس مد کی تمام رقوم براہ راست دفتر امارت شرعیہ بہار کو بھیجی جائیں اور جو رقوم دفتر جمعیۃ میں موصول ہو گئی ہیں انہیں بھی بجنسہ پھلواری شریف روانہ کر دیا گیا ہے ایسی حالت میں کسی شخص کا جمعیۃ العلماء کے نام سے چندہ کرنا یا ٹکٹ فروخت کرکے ناواقف و سادہ لوح مسلمانوں سے روپیہ اینٹھنا بلاشبہ ایک ایسا جرم ہے جس پر زیادہ سے زیادہ مواخذہ ہونا چاہئے ...

بارڈولی شریک ہونا نہیں چاہتے اور پہلے کی طرح اپنی ایک علیحدہ جماعت نیشنلسٹ پارٹی کے نام سے کھڑی کرنی چاہتے ہیں وہ خاموشی کے ساتھ علیحدہ ہو جائیں اور سوراج پارٹی کو اپنا کام کرنے دیں۔ باہمی متفقہ طور پر یہ فیصلہ کریں کہ کونسلوں میں کسی کانگریسی کو نہیں جانا چاہئے اور اطمینان کے ساتھ کونسلوں کے باہر جو کام ہو سکتا ہے اسے انجام دیں ... ورنہ ... سوائے نقصان کے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

صدمہ جانکاہ

آج یہ اندوہناک خبر ہمارے خرمن ہوش و حواس پر بجلی بن کر گری کہ حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار کے فرزند دلبند مولوی حسن سجاد صاحب نے صرف چند روز بیمار رہ کر داعی اجل کو لبیک کہا ...

متفقہ فیصلہ کی ضرورت

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کا دورۂ بہار

(سلسلہ صفحہ ...)

امیر شریعت کی روانگی

شدید علالت کا تار

مونگیر

مونگھیاری

مجلس اقوام کو جاپان کا الٹی میٹم

فوجی قوت کے سلسلہ میں تمام معاہدے بیکار ہیں

ٹوکیو۔ ارمئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت جاپان جمعیۃ اقوام کو یا چین کو عنقریب الٹی میٹم دینے والی ہے جس میں اسے متنبہ کیا جائیگا کہ وہ چین کی مالی امداد سے گریز کرے ورنہ چین پر مالی بار اس قدر بڑھ جائے گا کہ وہ اس سے سبکدوش نہیں ہو سکے گا۔

وزیر بحریہ نے صوبجاتی گورنروں کی ایک کانفرنس منعقدہ کی جس میں تقریر کرتے ہوئے انھوں نے جاپان بحری طاقت کو موجودہ قیود و بندشوں سے آزاد کرنے کا ارادہ ظاہر کیا اور کہا کہ موجودہ معاہدات بالکل بیکار ہیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ جاپان کی بحری قوت اصول مساوات پر قائم کی جائے گی۔

گورنر بنگال پر قاتلانہ حملہ کی مذمت

عدم تشدد پر گاندھی جی کا اعتقاد

امام یمن صلح کی درخواست کر رہے ہیں

صنعا کی طرف سعودی افواج اور مسلح موٹروں کی روانگی!

فرانسیسی بیڑہ کی روانگی۔ طائف میں صلح کی گفت و شنید۔ حکومت حجاز کی شرائط

قاہرہ۔ صنعا پر حملہ کرنے کے لئے حدیدہ سے پیدل افواج اور مسلح موٹریں روانہ ہو گئی ہیں۔ افواج کی روانگی پہاڑوں کے پہلوی علاقوں سے دشمن کی کمین گاہوں سے بچنے کے لئے عمل میں آئی ہے۔ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ امام یمن نے سلطان ابن سعود کی خدمت میں تار بھیج کر پھر صلح کی درخواست کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ سلطان ابن سعود نے جواب دیا ہے کہ امام صاحب کو وہی شرائط معلوم ہیں جو پہلے پیش کی جا چکی ہیں ان شرائط کی تسلیم پر صلح ہو سکتی ہے۔ فرانسیسی بیڑے متعینہ بحر روم کے امیر البحر مسٹر جوبرٹ اپنی جہاز پر بحر احمر کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔

بیت المقدس کا ایک تار مظہر ہے کہ ترکی کے سابق فوجی افسران نے سلطان ابن سعود کی افواج میں شریک ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

قاہرہ ۱۲ ارمئی۔ عربی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سلطان ابن سعود اور امام یمن کے درمیان مسلمانوں کے ایک وفد کے توسط سے طائف میں صلح کی گفت و شنید جاری ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ سلطان ابن سعود کی شرائط میں ... امام یمن اپنے ملک کی حفاظت کے لئے سرگرم عمل ہیں۔

شملہ ۱۲ ارمئی اطلاع ملی ہے کہ سعودی حکام نے پورے طور پر حدیدہ پر قبضہ کر لیا ہے اور تمام غیر ملکیوں کی حفاظت کے لئے دوسری حکومتوں کو اطمینان دلا دیا ہے۔ یمنی حکام کی طرف سے اس بات کی تردید کی گئی ہے کہ صنعا میں حکومت یمن کے خلاف بغاوت پھیل گئی ہے جیسا کہ مصری اخبارات نے شائع کیا تھا۔

ایک عجیب و غریب نایاب نسخہ

جس کے شاید آپ بھی متلاشی ہوں

فرنٹیر میل سے سونے کا پارسل گم ہو گیا

ایک من سونا غائب۔ یورپین گارڈ گرفتار

سر یحییٰ گرانٹ کو مشنریوں کا چیلنج

مذہبی جذبات کو مشتعل کرنے کی کوشش!

سندھ اور رنگون میں شدید طوفان باد

شاہ ایران اور صدر ترکی کے عزائم

برازیل میں ۵ جاپانیوں کا قتل

مفت کی اکسیر

مسجد سنگتراشان پہاڑ گنج کا دیوانی مقدمہ

مسلح ڈاکوؤں نے لوٹ مچا دی

کھادی کو میونسپل ٹیکس سے مستثنیٰ کرنے کی سعی

دہلی میونسپلٹی میں تجویز مسترد ہو گئی

چھرا گھونپ کر کے آنتیں نکالدیں

ایک سال میں دو سو بیوں کا امتحان کیا گیا

ایک پارسی خاتون کی سخاوت

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

وہ موسم آگیا

جس میں مریضان سوزاک خودکشی کر لیتے ہیں

ملنے کا پتہ: منیجر اکسیر ادویہ پوسٹ بکس نمبر ۱۷۲ لاہور (پنجاب)

لکھنؤ میں مسلم یونٹی بورڈ کا اجلاس

سوراج پارٹی میں شمولیت کا ارادہ

مسٹر شاستری کی طرف سے سوراج پارٹی کو زبردست چیلنج

لکھنؤ ۱۲ ارمئی۔ یہاں ۱۵ اور ۱۶ ارمئی کو مسلم یونٹی بورڈ کا جو اجلاس منعقد ہونے والا ہے اس میں سوراج پارٹی کے پروگرام کے متعلق زبردست بحث و تمحیص ہو گی معلوم ہوا ہے کہ موجودہ سیاسی حالات اور سوراج پارٹی کی پیدا کردہ فضا کے پیش نظر اس اجلاس میں نمائندہ جماعتیں شرکت کریں گی۔ نواب محمد اسمٰعیل خان صاحب اس اجلاس کی صدارت کریں گے۔ ارکان سے خط و کتابت شروع کر دی گئی ہے۔ داعیان جلسہ کو توقع ہے کہ ڈاکٹر انصاری۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ مولانا شوکت علی۔ مسٹر شیروانی وغیرہ حضرات شریک اجلاس ہوں گے۔ چونکہ گزشتہ دسمبر میں مسلم یونٹی بورڈ نے جو تجویز منظور کی تھی وہ سوراج پارٹی کی منظور شدہ تجویز سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہے اس لئے سوراج پارٹی کو اس بورڈ سے بہت امداد ملے گی۔

لاہور ۱۲ ارمئی۔ ۱۸ ارمئی کو پٹنہ میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس کی شرکت کے لئے پنجاب سے مندرجہ ذیل کانگریسی کارکنوں کو دعوت نامہ موصول ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر ستیہ پال۔ ڈاکٹر عالم۔ سردار سنگھ کویشر۔ سری لال۔ مولانا عبدالقادر قصوری۔ منگل سنگھ۔ پنڈت داس۔ ڈاکٹر گوپی چند وغیرہ۔

مدراس ۱۲ ارمئی۔ مسٹر شاستری نے سوراج پارٹی کو زبردست چیلنج دیا ہے اور اپنی تقریر میں اس پارٹی کو ہندوستان کے حق میں خطرناک ظاہر کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس پارٹی کا مقصد وہی ہے جو مسٹر چرچل کا ہے۔ میں پیشنگوئی کرتا ہوں کہ یہ پارٹی ضرور ناکام ہو گی سوراج پارٹی کے مقاصد کو ناکام بنانے اور اس کو شکست دینے کے لئے سر توڑ کوشش کی جائے گی۔

افغانستان میں بمباری اور مشین گن استعمال کرنے کی تعلیم

کابل میں شرعی عدالتوں کی کامیابی اور انکے نتائج

ایک سال میں ۷۰ دیوانی اور فوجداری مقدمات کا انفصال

کابل ۱۲ ارمئی۔ سرکاری طور پر ارغنداب کا جو پل زیر تعمیر تھا اس کا سرکاری طور پر آقائے غلام فاروق گورنر قندھار نے افتتاح کر دیا۔ افتتاح کے موقعہ پر سربرآوردہ حضرات موجود تھے۔ ارغنداب کے اس پل کی لمبائی ۱۵۰ فٹ اور چوڑائی ۲۰ فٹ ہے سطح آب سے پل ... ہرات اور قندھار کے درمیان آمد و رفت کے لئے بہت مفید ثابت ہو گا۔ ... کے جن افسران نے گن مشین اور بم پھینکنے کی قابلیت پیدا کی تھی ان کو سرٹیفکیٹ عطا کئے گئے۔

کابل میں شرعی عدالتیں قائم ہیں جو سال گزشتہ سے انفصال مقدمات کے فرائض کو باحسن طریق انجام دے رہی ہیں۔ عام طور پر افغانی باشندے ان عدالتوں کو پسند کرتے ہیں۔ ان عدالتوں نے ایک سال کے اندر ۹۰ دیوانی اور ۸۰ فوجداری کے مقدمات کا فیصلہ کیا ہے۔

تخفیف اسلحہ کا ڈھونگ پھر رچایا جائیگا

جرمنی اور فرانسیسی نمائندوں سے گفتگو

سان فرانسسکو میں مزدوروں کی ہڑتال

منگلا ڈاکو کی گرفتاری کیلئے پولیس کی تگ و دو

مونگھیر کے مصائب امارت شرعیہ کی دستگیری

مسلم ریلیف کمیٹی مونگھیر کو امارت شرعیہ کی امداد

دہلی میں تباہ کن آتشزدگی

ریاست جیند میں مقامات

ایک مسلمان کو ہلاک کر دیا گیا

پہاڑ گنج میں ایک مسلمان ٹھیکیدار کا قتل

ضلع دارجلنگ میں قانون دہشت انگیزی کا نفاذ

جیند کے ہندو مسلمانوں میں فساد اور بلوہ

... پر فوجی افسر پر حملہ!

خزانہ اور وصل گیا

محبوب عاشق کے قدموں پر

ڈیڑھ سو سال کے بعد

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

حیات حافظ رحمت خاں

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

۱۰ فی صدی سے پچاس فی صدی تک کفایت

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن مسجد دریا گنج دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ:۔ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:۔ ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون:۔ محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی۔ یوم یکشنبہ ۵ صفر المظفر ۱۳۵۳ہجری مطابق ۲۰ مئی ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۵

رازہائے سربستہ

(۱)

کیوں گرم ہے آفتاب معلوم نہیں
کیوں ہے یہ انقلاب معلوم نہیں
جی بھر کے سوال کر لو جتنے چاہو
سب کا ہے یہی جواب معلوم نہیں

(۲)

تقدیر سے کیا گلہ خدا کی مرضی
جو کچھ بھی ہوا ہوا خدا کی مرضی
امجدؔ ہر بات میں کہاں تک کیوں کیوں
ہر بات کی ہے انتہا خدا کی مرضی

(جناب امجد حیدرآبادی)

دلچسپ حقائق و معلومات

انگلستان میں ایک دوربین تیار کی گئی ہے جس سے دور دراز فاصلہ کی چیزوں کو نزدیک ترین چیزوں کو بھی بآسانی دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ دوربین عام دوربینوں کی شکل سے بہت کچھ ملتی جلتی ہے مگر وہ اس کے ذریعہ سے دیکھنے سے چیزیں ...

انگلینڈ کے ایک گاؤں میں ایک کسان کی گھڑی اس کی واسکٹ کی جیب میں تھی، گائے گھڑی سمیت واسکٹ نگل گئی۔ سات سال کے بعد گائے جب مرگئی تو اس کے پیٹ سے اس گھڑی کو نکالا گیا۔ سات سال میں گھڑی صرف چودہ ...

معاصرین کے افکار و آراء

مسلمان بھی تیار ہو جائیں

غازی پور کے فساد کے متعلق کمشنر نیاز اس نے جو بیان شائع کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۴ اپریل کو آدھی رات کے وقت وحشی اور نام نہاد ہندوؤں نے مسلمانوں پر اچانک حملہ کر دیا جس میں تین مسلمان شہید اور بعض مجروح ہوئے۔ اس کے علاوہ ایک قریبی گاؤں میں ایک اور حملہ ہوا جس میں ایک مسلمان شہید اور متعدد مجروح ہوئے۔ ایک گاؤں کو آگ لگا دی گئی اور ابھی ان حملوں کا سلسلہ جاری ہے۔

نینی تال سے جو تازہ تفصیلات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں نے چار سو کی تعداد میں بھالوں سے مسلح ہو کر مسلمانوں پر ہجوم کرنے کا انتظام کر رکھا تھا۔ جب پولیس نے اس مجمع کو منتشر کرنے کی سعی کی تو اس نے ... کو بھی بھالے سے زخمی کر دیا، چنانچہ پولیس کو فیر کرنا پڑا۔ اس سلسلے میں اب تک ۲۷ آدمی گرفتار ہوئے ہیں ...

تعداد جتنی بھی زیادہ بڑھا سکتے ہیں بڑھا دیں تاکہ جب مزدور کسان اور غریب آدمی اس جماعت پر قبضہ کرنے کی کوشش کریں تو بآسانی اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں۔ (ہند جدید)

شریعت کانفرنس کا اجلاس سرحد

جمعیۃ علمائے صوبہ سرحد اسلامی قانون شریعت کے قیام اور اسلامی آئینی اخلاق کی توسیع کے سلسلے میں جس قدر شاندار خدمات انجام دے چکی ہے اس کا ذکر جرائد میں اشاعت پذیر ہوتا رہا ہے۔ جمعیت سرحد ... دور جدید میں مولانا ... صاحب صدر جمعیۃ علماء، مولانا حافظ عبد القیوم صاحب اور مولوی محمد اسرائیل صاحب کی قیادت میں نمایاں کام کر رہی ہے۔ یہ اسی جوش عمل اور ولولہ کار کا نتیجہ ہے کہ جمعیۃ کی مجلس عاملہ نے شریعت کانفرنس کو دعوت دی ہے اور اس کی صدارت کے لئے ہندوستان کے مایہ ناز اسلامی مفکر اور مفتی اعظم مولانا محمد کفایت اللہ کا انتخاب ...

مسلمان کیا کریں

اٹلی کا نیا تجربہ

خریداران الجمعیۃ کو چاہیئے کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں۔ ورنہ تعمیل ارشاد معاف۔ (منیجر الجمعیۃ۔ دہلی)

حمائل شریف مترجم
مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے ... حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام قابل کے مسلمانوں میں بالاتفاق مقبول ہے ...

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ۔ بازار بلیماران۔ دہلی

Regd. No. L 1793.

The Jamiat

نورانی قرآن مجید معرّا ... منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Vol. XIX No. 34. DELHI WEDNESDAY MAY, 16, 1934. PRICE ONE ANNA

امداد کنندگان برائے مصیبت زدگان زلزلہ

بتوسط بیت المال امارت شرعیہ پھلواری شریف

دہلی میں جدید موٹر ٹیکس کے جابرانہ احکام

حکومت و سلطنت رعایا کیلئے ایک مشفق باپ کی طرح ہوتی ہے حکومت کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی رعایا سے اپنے بیٹوں کی طرح شفقت و محبت کا برتاؤ کرے ان کے دکھ درد کا خیال رکھے ان کی فلاح و بہبود کے اسباب و سامان مہیا کرتے۔ لیکن ہماری سرکار کا طرز عمل اس کے برعکس اور طریقہ کار بالکل جداگانہ ہے ...

سکریٹری "انسداد جدید موٹر ٹیکس کمیٹی"

فردوس منزل قرول باغ۔ دہلی

داخلہ ویدک طبیہ کالج امرتسر

(حکیم شمس الحق)

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

دار العلوم میرٹھ کے نتائج امتحانات

(محمد قمر الدین)

جنت کی کنجی۔ دوزخ کا کھٹکا

فتاوی رشیدیہ

تعلیم الاسلام

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسمجان دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

ازبلا چھپ رہی ہے

تاریخ اسلام کے سلسلے میں اسپین کے ایک مشہور تاریخی واقعہ سے متعلق ازبلا کا جو افسانہ متواتر نمبروں میں شائع ہوا تھا اس افسانہ کو قارئین الجمعیۃ ... ایک مستقل کتاب کی صورت میں زیور طبع سے مزین کیا جا رہا ہے ...

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

عربی اور ولایتی ڈاک

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

عبدالرحمٰن ثالث کے عہد حکومت کی برکات

مسجد اعظم اور قصر الزہرا کی تعمیر

اسپین یا جنت الفردوس کا ایک نظارہ

چند ضروری مضامین کے باعث یہ سلسلہ کئی اشاعتوں سے ملتوی رہا۔ آج سے پھر اس کا سلسلہ قائم کیا جاتا ہے۔

گزشتہ مضمون میں دکھایا گیا تھا کہ عبدالرحمٰن ثالث کے عہد حکومت میں اسپین کو کیا کیا عروج حاصل ہوا اور اس وقت تمام اندلس کی باعتبار تہذیب و معاشرت کیا حالت تھی اور اس کے مقابلہ میں یورپ کے مشہور شہر کس قدر متعفن، غلیظ اور تاریک تھے اور یورپین اقوام کی وحشیانہ زندگی کس قدر نفرت انگیز حالت تک پہونچ چکی تھی۔ ان دونوں حالتوں کا مقابلہ ہم نے یورپ کے مشہور مورخ ڈاکٹر ڈریپر کی تاریخ معرکہ مذہب و سائنس سے کرکے دکھلایا تھا آج آگے ملاحظہ فرمایئے۔

...نماز ادا کر سکتے ہیں!)

قصر الزہرا کی رفعت

عبدالرحمٰن ثالث کی دوسری عمارت وہ تھی جو آپ نے جبل العروس کے پر فضا دامن میں تعمیر کرائی تھی اور جس کو اپنی محبوبہ کنیز الزہرا کے نام سے موسوم کیا تھا۔ یہ محل کوئی معمولی محل نہ تھا بلکہ اس قدر وسیع تھا کہ لوگ وسعت کے اعتبار سے اس کو مدینۃ الزہرا کے نام سے پکارتے تھے۔ درحقیقت یہ بڑا شہر تھا جس میں سینکڑوں شاہی عمارات باغات اور ہزاروں کے علاوہ ہزاروں شاہی نوکر اور ملازمین کے لئے بھی مکانات تھے۔

یہ قصر رفیع الشان ایک کروڑ تیس لاکھ دینار سرخ سے تیار ہوا تھا اس کا طول ۴ میل اور عرض ۲ میل تھا۔ اس کی تعمیر ۳۲۵ھ میں شروع ہوئی اور ۲۵ سال کی لگاتار کوشش کے بعد ختم ہوئی۔ ۲۵ سال تک اس قصر کی تعمیر میں دس ہزار مزدوروں اور تین ہزار اونٹوں اور خچروں نے کام کیا تھا اس کی رفعت و وسعت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے حصار پر پندرہ ہزار بلند دروازے نصب تھے!

قصر الزہرا کی آرائش

فوارے اور تحرک محل

فسادیہ آدمی

مسجد اعظم کی تعمیر

اسپین کی سرزمین پر جنت الفردوس

اس پر عیسائیوں کا تعصب ہے اور گرجا میں تبدیل کردی گئی ہے۔ حال ہی میں امیر شکیب ارسلان نے اسپین جاکر اس جامع اعظم کو ملاحظہ کیا تھا ان کا بیان ہے کہ اب بھی اس مسجد میں ۲۲ ہزار ستون موجود ہیں ... ہزار آدمی بیک وقت

(باقی آئندہ)

اخبار الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرماکر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت بہم پہنچایئے۔

منیجر

اخبار الجمعیۃ دہلی

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

شامی علاقوں پر قبضہ کرنے کا ارادہ

یہودیوں کے خلاف صدر جمہوریہ شام کا اقدام

شام کی اراضی لطیفہ اور جولان آل یوسف کے قبضہ میں ہیں۔ آل یوسف نے فلسطین کے یہودیوں کے ہاتھ ان اراضی کو ایک لاکھ پچاس ہزار پونڈ میں فروخت کرنے کا عزم کر لیا تھا لیکن محمد علی بک صدر جمہوریہ شام کی مداخلت سے اراضی کی یہ خرید و فروخت بند ہو گئی کیونکہ وہ خود ان اراضی کو خریدنا چاہتے ہیں تاکہ شام یہودی اقتدار و نفوذ سے محفوظ رہے۔ صدر جمہوریہ شام ایک کمپنی قائم کرنے کی فکر میں ہیں جس کا مقصد یہ ہوگا کہ ان تمام اراضی کو خرید لیا جائے جن پر یہودی متصرف ہونا چاہتے ہیں۔ اس کمپنی کا نصف سرمایہ آپ خود ادا کریں گے۔

ہائی کمشنر شام نے ان خبروں کی تردید کی ہے جو شام میں یہودیوں کو آباد کرنے کے متعلق شائع ہوئی ہیں بیان میں مذکور ہے کہ حکومت کا ہرگز یہ ارادہ نہیں ہے کہ شامی علاقوں میں یہودیوں کو آباد کیا جائے...

مسولینی کی تقریر کا ترکی میں جواب

کمال پاشا کی موجودگی میں عصمت پاشا تقریر کریں گے

ٹیونس کے مسلمانوں کا جذبۂ دینی

اہل حرمین کی امداد کے لئے ڈیڑھ لاکھ فرانک

شام و لبنان میں ڈاکٹر زمین کے سبز قدم

کارخانے اور کمپنیاں قائم کرنے کا ارادہ

مراکش میں ظالم و مظلوم کی نبرد آزمائیاں

عرب کیلئے عقبہ فتنہ کا مرکز ثابت ہوگا

فوجی استحکام کیلئے برطانی ہائی کمشنر کی آمد

حقیقت میں برطانیہ کا فوجی استحکام تمام عرب کیلئے ایک مستقل خطرہ ہے۔ برطانیہ کے استحکامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ قلب عرب میں اپنے مقاصد کی تکمیل کیلئے عقبہ کو فوجی مرکز بنانا چاہتی ہے۔

یمن کے شافعیوں کا اظہار مسرت

یمن کے ساحل بحر احمر کے کنارہ جو شافعی مسلمان آباد ہیں انہوں نے حدیدہ کی فتح پر اپنی مسرت کا اظہار کیا ہے اور حدیدہ کے باشندوں نے سعودی حکام کا پرتپاک خیر مقدم کیا ہے۔ سعودی حکام نے حدیدہ کا نظم و نسق ہاتھ میں لے کر رعایا کی سابقہ شکایات کا ازالہ کر دیا۔ اور سب لوگوں کو جان و مال کی حفاظت کا پورا یقین دلا دیا ہے۔

امام یمن کو شاہ فواد کا جواب

معلوم ہوا ہے کہ امام یمن نے شاہ فواد والی مصر سے حجاز اور یمن کی جنگ کو بند اور صلح کرانے کی جو درخواست کی تھی اس کا جواب قاہرہ سے موصول ہو گیا ہے۔ شاہ فواد نے امام یحییٰ کو مطلع کر دیا ہے کہ وہ حجاز اور یمن کے معاملات میں مداخلت کے ناقابل ہیں اور وہ خود بھی اس مداخلت کو پسند نہیں کرتے۔ شاہ موصوف نے عرب کی اس جنگ پر افسوس کا اظہار فرمایا ہے۔

عراق میں جنگ یمن و حجاز کا اثر

جنوب کی عربی قوت سے خوف و ہراس

سلطان ابن سعود کی فاتحانہ پیشقدمی اور امام یمن کی شکست نے عراق میں ایک کھلبلی مچا دی ہے۔ عراقی حلقوں میں حکومت حجاز کی فتح پر کسی قسم کی خوشی ظاہر نہیں کی گئی اور نہ عراقیوں کے نزدیک یمنی علاقوں کا وہابی قلمرو میں شامل ہونا کسی مسرت کا باعث ہے کیونکہ ان کے نزدیک جنوبی عراق میں ابن سعود کی حکومت ایک زبردست قوت ہے جس نے تمام عرب کو اپنے دائرہ حکمرانی میں ...

یمنی قبائل کی یمن سے بغاوت

ترکی میں جبریہ شادی کا قانون

حکومت ترکیہ نے ترکی کے تمام باشندوں کی جبریہ شادی کے لئے ایک قانون منظور کیا ہے جس کی رو سے ہر مرد و عورت کو شادی کیلئے مجبور رہنا پڑیگا۔ اگر اس قانون کے بعد بھی لوگ تجرد کی زندگی پر مائل رہیں گے تو ان پر مناسب ٹیکس عائد کر دیا جائیگا۔

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات مرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے آبحیاتی تاثیرات سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہو چکی ہیں۔ قبض، بدہضمی، خون اور منی کی خرابی و کمی، جریان، احتلام، سرعت انزال وغیرہ شکایتوں کو چند ہی روز میں دور کرنے میں لاثانی ثابت ہو چکی ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ (عہ) پانچ ڈبیاں للعہ کمر

ویدشاستری، جام نگر، کاٹھیاواڑ

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلاء نوایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا علاج کمزوری و نامردی

جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں۔ طلاء کے ہمراہ حب مقوی باہ بھی روانہ کی جاتی ہیں جو اس طلاء کو بے کار ثابت کرے اس کو پانچ سو روپیہ نقد انعام دیا جاویگا۔ قیمت ایک بکس ۳ روپے

پتہ: ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو، آگرہ

موسم گرما کا کٹ پیس اقساط پر خرید کیجئے

دیانتدار اور محنتی اشخاص جو کٹ پیس کی تجارت کو مستقل طور سے اختیار کرنا چاہتے ہوں ارزاں و اعلیٰ قسم کا کٹ پیس ہم سے اقساط پر لے کر تجارت کر سکتے ہیں۔ مفصل شرائط تین پیسہ کا ٹکٹ ڈاک بھیج کر ہم سے طلب کیجئے۔

ایم۔ اے طالش اینڈ سنز آرڈر سپلائرز بمبئی نمبر ۱۲

امرت دھارا بام

امرت دھارا تمام اعصابی اور عضلاتی دردوں کے لئے لاثانی دوا ہے یہ بام اس غرض کے لئے اس سے بھی زیادہ مفید ہے۔ اور اس کو یقینی طور پر شرطیہ درد دور کرنے والا کہہ سکتے ہیں

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عصہ)

ملنے کا پتہ: مینیجر امرت دھارا ۴۵ لاہور

مسلمانوں کے افلاس کے اسباب اور اس کا علاج

زمانہ سابق کی ملازمتوں میں مسلمانوں کا حصہ

اوقاف کی ضبطی اور ملازمتوں سے مسلمانوں کی برطرفی

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ لاہور میں ۱۶ اپریل ۱۹۳۶ء کو ایک کمیٹی کا تقرر عمل میں آیا تھا جس کے سپرد یہ کام کیا گیا تھا کہ وہ مسلمانوں کی بیکاری کے مسئلہ پر غور کرے اور مسلمانوں کی اقتصادی ترقی کا ایک مکمل اور قابل عمل لائحہ عمل وضع کرے۔ چنانچہ اس کمیٹی کے ممبران نے اس مسئلہ کی تحقیقات کی اور ایک رپورٹ مرتب کر کے شائع کر دی۔ یہ رپورٹ معلومات سے لبریز اور بہت مبسوط ہے جو انشاء اللہ بالاقساط الجمعیۃ کے صفحات پر شائع ہوتی رہے گی آج اس کی پہلی قسط ہدیہ ناظرین ہے:-

مسلمانوں کی اقتصادی کمزوری اور بیکاری ایک مسلم امر ہے اور اس کے متعلق بالخصوص اس وجہ سے زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اسے بذریعہ ایک رزولیوشن کے آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس نے تسلیم کر کے اس کے دور کرنے کی تدابیر پر ...

بڑا ذریعہ تھا اور یہ تقریباً اعلیٰ طبقہ کے مسلمانوں کے ہاتھوں میں تھا۔ آمدنی کا دوسرا ذریعہ پولیس کی ملازمت تھی جس کے افسر مسلمان ہوتے تھے۔ آمدنی کا تیسرا ذریعہ عدالتیں تھیں جن پر مسلمان چھائے ہوئے تھے اور سب سے بڑی چیز فوج تھی جس کے افسر محض اپنے ملازم نہ ہوتے تھے جنہیں کمیشن کے داخل شدہ روپیہ پر صرف لقدر بنک کے کم شرح سود کے تنخواہ ملتی تھی بلکہ اس زمانہ میں فوج تاتاخان کا ایک مجموعہ ہوتی تھی جو اپنی کاشتکار رعایا کو جنگ کے لئے مرتب کر لیتے تھے اور سلطنت سے اپنے سپاہیوں کی تنخواہیں پاتے تھے۔ آج (یعنی ۱۸۷۱ء) سے ایک سو ستر سال قبل یعنی اٹھارہویں صدی کے شروع میں بنگال میں اچھے خاندان کے مسلمان کے لئے غریب ہونا ناممکن تھا کیونکہ دولت کے یہ چشمے تمام اعلیٰ خاندانوں کے صندوقوں میں بہہ کر جاتے رہتے تھے۔ مسلمانوں کی عظمت کے یہ ذرائع تھے ان کے علاوہ کچہری کی ملازمتیں اور دولت پیدا کرنے کے صدہا بے شمار ذرائع تھے جن کا کسی دوسرے موقع پر تذکرہ کیا جائے گا۔

اعلیٰ ملازمتیں مسلمانوں کے ہاتھوں سے کس طرح نکلیں

سرکاری ملازمتوں کا تناسب

زمانہ سابق میں ملازمت میں مسلمانوں کا حصہ

انگریزی عملداری کے ابتدائی دور میں تمام بڑے عہدے مسلمانوں کے ہاتھوں میں تھے۔ اس بارہ میں مشہور مورخ سر ولیم ہنٹر نے اپنی کتاب مسلمانان ہند میں لکھا ہے کہ زمانہ سابق میں سرکاری ٹیکسوں کا وصول کرنا (یعنی ضلع کی کلکٹری) آمدنی کا ایک

(باقی آئندہ)

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی صحت ہو تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

سرمہ (الف) آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ، ادر پلکوں کا گرنا، بینائی سے ہمارا یہ سرمہ ان کے لئے خصوصاً بے حد مفید ہے اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ امراض کا ازالہ ہو جاتا ہے جن لوگوں کو کسی قسم کا مرض نہیں ہے وہ بھی اس کا استعمال کر کے اپنی آنکھوں کی حفاظت کر سکتے ہیں انشاء اللہ ان کی آنکھوں کو کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہو گا۔ قیمت فی تولہ عہ ۶ ماشہ کی شیشی عہ

سرمہ (ب) یہ سرمہ بھی الف کی طرح تمام امراض چشم سوائے دھند و بال کے اور پلکوں کے گرنے کے لئے مفید ہے خصوصاً موتیا بند کے ابتدائی پانی کو نکال دیتا ہے اگر پانی جم گیا ہو تو اس کا استعمال مفید نہ ہوگا۔ طلباء اور دوسرے حضرات جو نوشت و خواند کا کام زیادہ کرتے ہیں ان کے لئے خاص کر اس سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ عینک لگانے سے پہلے اگر اس سرمہ کا استعمال شروع کر دیں تو انشاء اللہ چشمہ کی ضرورت نہ پڑے گی۔ قیمت فی تولہ ۳ ماشہ کی شیشی عہ محصول ڈاک و پیکنگ بذمہ خریدار۔ ملنے کا پتہ:-

(مولانا) نور الدین بہاری، معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

قاضی صاحب سے دوسری ملاقات

صاحبزادیوں کے قلب میں قطورہ کی یاد

(گزشتہ سے پیوستہ)

غرض قطورہ اور ابو نصر کا رشتہ پختہ ہونے سے ابو تحافہ اور دانیال بہت ہی مسرور ہیں اور دونوں کے دلوں سے خوشحالی اور بہتری کے لئے دعائیں نکل رہی ہیں۔ دوسری طرف دمشق کے مسلمان بھی بہت خوش ہیں اور ہر جگہ اسی کا چرچہ ہو رہا ہے۔ اسلئے نہیں کہ قطورہ مسلمان ہو گئی ہے بلکہ اس لئے کہ ابو نصر سے سب کو محبت ہے اور اس تقریب سعید کے لئے ہر شخص متمنی ہے۔

آج معلوم ہوا کہ حضرت قاضی صاحب قبلہ بھی اپنے مکان سے تشریف لے آئے ہیں اور ابو تحافہ اور دانیال کو یاد فرما رہے ہیں۔ یہ دونوں شام کے وقت حضرت ...

کا کیا پوچھتے ہو وہ آپ کی اہلیہ اور صاحبزادیوں کو اس قدر یاد کرتی ہے کہ لیسا اوقات یہ گمان ہونے لگتا ہے کہ وہ دیوانی نہ ہو جائے۔

قاضی صاحب: اسی لئے تو میں کہتا ہوں کہ آپ اسکو یہاں لے چلیں تاکہ اس کا جی بہل جائے۔

ابو تحافہ: مگر ابھی نہیں ایک بڑی خوشی کی تکمیل کے بعد انشاء اللہ آپ کا خادم ابو نصر بھی ساتھ چلے گا۔

قاضی صاحب: کیا مطلب؟ میں ابھی تک تمہاری بات نہیں سمجھا۔

ابو تحافہ: مطلب یہ ہے کہ آپ کی دعا سے ابو نصر اور قطورہ کی نسبت ٹھہر گئی ہے اور عنقریب نکاح ہونے والا ہے!

قاضی صاحب: (خوشی سے دو زانوں ہو کر) سبحان اللہ! بھئی خوب!! (دانیال کی طرف مخاطب ہو کر) کیوں جناب! کیا یہ خبر صحیح ہے یا کچھ معمہ ہے؟

دانیال: قبلہ! بالکل صحیح اطلاع ہے اور مجھے اس رشتہ پر بڑی مسرت ہے۔ اب صرف جناب کی دعا درکار ہے۔

...

خادمہ: اگر وہاں سے بھی میں نے تم کو پکار لیا تو کیا غضب ہو گیا! دیکھو پیاری قطورہ، تمہاری علمی گفتگو سے فیضیاب ہونا چاہتی ہے اور تم ہو کہ بات ہی نہیں کرتے۔ اٹھو اور اس کمرہ میں چلکر کوئی علمی بات سناؤ۔ (باقی آئندہ)

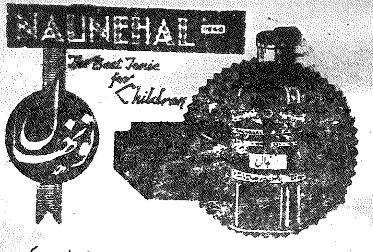

نونہال

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست اور قوی دیکھنا چاہتے ہیں تو نونہال استعمال کرایئے۔ یہ دوا بچوں کے ہر مرض کیلئے اکسیر ہے ... بچوں کے متعلق مشہور و مسلمہ شہادات کے پیش نظر نونہال کے اجزاء کی ترکیب جدید انگریزی جامعیت کے ساتھ کی گئی ہے۔

اپنے پیارے بچوں کو نونہال استعمال کرا کے نہال کر دیجئے

قیمت فی شیشی جو ایک ماہ کیلئے کافی ہو صرف آٹھ آنے (۸)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

(رجسٹرڈ)

موسم گرما میں ہر قسم کی شکایت کیلئے اکسیر ہے۔ تمام ہندوستان میں اپنے خواص کی وجہ سے مشہور و مقبول ہو چکا ہے۔ بڑے بڑے راجہ، نواب اس کو ہمیشہ استعمال کرتے ہیں

فی بوتل ایک روپیہ چار آنے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ ۵ / صفر المظفر ۱۳۵۳ ہجری

ترمیم شدہ مسودۂ قانون
اوقاف کے متعلق شرعی نقطۂ نگاہ
(۷)

ضلع وقف کمیٹیوں کے انتخاب میں حصہ لینے والے رائے دہندوں کی تعیین کے علاوہ جو دو اہم ترمیمات جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس مشاورت نے کی ہیں ان میں پہلی ترمیم یہ ہے کہ نامزد کردہ اراکین کی تعداد بالکل اڑادی ہے اور اس کی وجہ بالکل ظاہر ہے، ہر جماعت میں جن اراکین کو حکومت نامزد کیا کرتی ہے وہ اکثر سرکاری نقطۂ نگاہ کی پیروی کرتے ہیں اور رائے عامہ سے بے نیاز ہو کر حکومت ہی کا دم بھرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں چونکہ اوقاف کے معاملہ میں حکومت کی مداخلت ناقابل برداشت سمجھی گئی ہے اور ضلع وقف کمیٹیوں کو خالص نمائندہ حیثیت دینے کی کوشش کی گئی ہے اس لئے نامزد کردہ اراکین کو بالکل خارج کر دیا گیا ہے۔ اگر اس سلسلہ میں حکومت کو بھی ایک فریق نہ سمجھا جاتا اور اس ...

ان ماتحت کمیٹیوں کے فیصلوں کی حیثیت کے متعلق تھی۔ حافظ صاحب نے صرف حسب ذیل الفاظ لکھ کر معاملہ کو ختم کر دیا تھا۔

"شیعہ سنی اوقاف کے متعلق تمام امور لشمول بحث مرتبہ متولیان مثل ضلع وقف کمیٹی کے سامنے پیش ہونے کے علی الترتیب سنی و شیعہ ماتحت کمیٹیوں میں پیش ہوں اور غور کئے جائیں گے۔"

ان کے مسودہ میں یہ کہیں بھی نہیں تھا کہ غور کرنے کے بعد بھی کچھ ہو گا یا نہیں جس کا مقصد یہ تھا کہ یہ ماتحت کمیٹیاں صرف بحث مباحثہ کیلئے تجویز کی گئی تھیں اور ان کو فیصلہ کی کوئی قوت نہیں دی گئی تھی اور یہ بالکل ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں ان کا عدم و وجود برابر تھا قوت فیصلہ ضلع کمیٹی ہی کو حاصل تھی ...

شذرات
والئی ریاست جیند کے مظالم

"شریعت بل" کے متعلق دارالعوام میں سوال و جواب

انگریزی دارالعوام کے ممبروں میں سے ایک صاحب سر پیٹرک فورڈ بھی ہیں جو اڈنبرگ کے حلقۂ انتخاب سے منتخب ہو کر آئے ہیں۔ انہوں نے گزشتہ ہفتہ ہندوستان کے متعلق اپنی محققانہ معلومات کا ثبوت بہم پہنچاتے ہوئے وزیر ہند سے ایک سوال دریافت فرمایا جس کا تذکرہ اسٹیٹسمین کے نامہ نگار خصوصی نے اپنی ایک مخصوص مراسلت میں کیا ہے۔ ممبر صاحب پارلیمنٹ کا سوال حسب ذیل تھا:۔

"کیا وزیر ہند کو یہ معلوم ہے کہ محض اسلامی قوانین کے مطابق فیصلے کئے جانے کی غرض سے عدالتیں قائم کرانے کے لئے ایک مسودۂ قانون حال ہی میں صوبہ سرحد کی مجلس مقننہ کے اندر پیش کیا گیا ہے اور اس پر مزید کارروائی صرف اس وجہ سے نہیں کی جا سکی ہے کہ اس کے لئے مروجہ آئین کے ... ضروری نوٹس نہیں دیا گیا تھا۔ کیا اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو اس مسودۂ قانون سے معدلت گستری کے عام انتظام اور دوسری ملتوں کے مفاد پر پڑتا ہے حکومت یہ بتائے گی کہ مجلس مقننہ میں اس مسودہ کی منظوری کو روکنے کے لئے کونسے آئینی تحفظات موجود ہیں؟"

کے مطابق فیصلے کئے جانے کا بندوبست کیا گیا ہے جو بالکل صحیح اور آئینی حق ہے۔ یہاں تک تو ان غلط فہمیوں کا تعلق تھا جو ایک ممبر پارلیمنٹ نے اپنی ناواقفیت یا ذاتی مخالفت کی بنا پر دارالعوام کے اندر پیدا کرنے کی کوشش کی اور جن کی کوئی تردید وزیر ہند کی جانب سے نہیں کی گئی۔ لیکن وزیر ہند کے جواب کا آخری حصہ ہمارے نزدیک بہت کچھ اہمیت رکھتا ہے۔ انہوں نے سر پیٹرک کو جو جواب دیا ہے وہ یقیناً شریعت بل ہی کو پیش نظر رکھ کر دیا ہے، جیسا کہ ان کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ یہ جواب صاف طور پر واضح کرتا ہے کہ حکومت کی نگاہ ان آئینی تحفظات پر لگی ہوئی ہے جو کسی صوبہ کی مجلس مقننہ میں کسی مسودۂ قانون کی منظوری کے بعد بھی اس کو مسترد کر دینے کے متعلق ہیں۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی جن دفعات کا حوالہ دیا گیا ہے وہ ۲ ۷ (د) / ۴ ۷، ۸۱ اور ۸۲ ہیں۔ ان میں سے دفعہ ۴ کا تو حوالہ ہی غلط ہے۔ دفعہ ۷۲، ۸۱ اور ۸۲ بے شک صحیح ہیں۔

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۷۲ (د) کی شق میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی مسودۂ قانون مجلس مقننہ میں پیش کر دیا جائے تو اس کے بعد بھی گورنر کو یہ حق حاصل ہے کہ اس مسودہ کے متعلق یہ تصدیق کر دے کہ وہ پورا مسودہ یا اس کا کوئی حصہ امن و بہبود عامہ پر اثر انداز ہوتا ہے اور اس بنا پر ہدایت کر دے کہ اس مسودہ یا اس کے قابل ...

معاصر خلافت اور وقف بل

دارالحکومت

۱۹۳۵ء میں شاہی دربار منعقد ہوگا
شاہزادہ ویلز افتتاح کریں گے!

نئی دہلی ۱۶ / مئی۔ اب اس اطلاع کی معتبر ذرائع سے تصدیق ہوگئی ہے کہ ۱۹۳۵ء کی ابتداء میں نئی دہلی میں ایک شاہی دربار منعقد ہوگا۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے شاہی حکام کے کیمپ لاٹ صاحب کے پرانے دفتر (اولڈ سکرٹیری ایٹ) کے قرب و جوار تک پھیلے ہوئے ہوں گے۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ اولڈ سکرٹیری ایٹ میں جو مختلف دفاتر اس وقت کام کر رہے ہیں وہ نومبر ۱۹۳۴ء تک عمارت خالی کر دیں گے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ شہزادہ ویلز اس دربار کا افتتاح کریں گے اور اس موقع پر جدید دستور اساسی کے نفاذ کا اعلان کریں گے۔

بیٹی کے قتل کا مقدمہ
باپ کا صحت جرم سے انکار

قبائل کو غیر مسلح کرنے کی بے بنیاد خبر
قونصل جنرل افغانستان دہلی کی طرف سے موثر تردید

دہلی میں شاردا ایکٹ کے ماتحت مقدمہ

مغلا ڈاکو گرفتار کر لیا گیا

برلا مل میں آگ لگ گئی

وائسرائے کی ٹرین پر انسان کی قربانی

بمبئی میں ہڑتال کی رفتار
کئی لیڈر اور سات مزدور گرفتار

یہودیوں کے ایک شہر پر خدا کا قہری نشان
بارش نے شہر طبریہ کو بالکل تباہ کر دیا۔ سینکڑوں افراد ہلاک ہوگئے
مائیں اپنے بچوں کی لاشیں تلاش کر رہی ہیں

بیت المقدس ۱۶ / مئی۔ شہر طبریہ جو ساحل گلیلی پر واقع ہے اور جس کی آبادی تمام تر یہودیوں پر مشتمل ہے زبردست بارش کی وجہ سے بالکل تباہ و برباد ہو گیا۔ شہر کی سڑکیں مسمار ہو گئیں اور متعدد اشخاص ہلاک ہو گئے۔

پندرہ سو فوج اور پولیس ایک بڑی جماعت کی امداد سے تباہ شدہ شہر کے کھنڈرات تلاش کر رہی ہے اور لوگوں کی نعشیں برآمد ہو رہی ہیں اس وقت تک بیس نعشیں نکل چکی ہیں۔

کل کی زبردست بارش نے شہر کا ایک بہت بڑا حصہ تباہ کر دیا تھا آج پھر شدید بارش ہوئی جس سے تمام شہر میں پانی ہی پانی ہو گیا ... بچوں کا جانی نقصان بہت زیادہ ہوا ہے۔ بچاری مائیں اپنے بچوں کو پانی میں تلاش کرتی ہوئی پھر رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ بہت سے اشخاص دریا میں کود کر غرق ہو گئے۔

کاشغر میں انتشار اور ابتری کا دور دورہ
تنگنوں کی حکومت کا محدود حلقہ!

جاپانی جہاز پر روسی افواج کی بمباری
تین جاپانی ہلاک متعدد مجروح!

ایک منٹ کی تاخیر کئے بغیر اہل بہار کی خبر لو
مساجد اللہ کی تعمیر اور مصیبت زدگان کی امداد کا وقت
اہل ملک سے ارکان مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند کی پرزور اپیل

مولوی صاحب کا تمام خاندان گرفتار
تحریک دہشت انگیزی کو فروغ دینے کا الزام

بیس ہزار انسان تباہ ہزاروں ہیکٹر پامال
لسبن میں خوفناک طوفان

حکومت سعودیہ کی مزید شرطیں
تاوان جنگ ادا کرنے کا مطالبہ

قاہرہ ۱۵ / مئی۔ امام یمن سے صلح کے لئے سلطان ابن سعود نے جو شرائط پیش کی ہیں معلوم ہوا ہے ان میں نجران کے علاقے کو حوالہ کر دینا، جنگ میں جس قدر روپیہ صرف ہوا ہے اس کی ساری تاوان کی ادائی، ان یمنیوں کی جان و مال کی حفاظت جنہوں نے سلطان کا ساتھ دیا اور یہ کہ آئندہ بیس سال تک ان صوبوں کی سرحدوں پر قلعہ بندی نہ کی جائے گی جو سلطان کے حوالہ کئے جائیں گے وغیرہ شرائط بھی شامل ہیں۔ (بقیہ شرائط صلح صفحہ پر ملاحظہ ہوں)

خان عبدالغفار خاں رہا ہونے والے ہیں؟
حکومت کے زیر غور سوال

پشاور۔ باخبر سیاسی حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے کہ حکومت ان دنوں خان عبدالغفار خاں، ڈاکٹر خان صاحب، قاضی عطاء اللہ خاں، سعد اللہ خاں کی رہائی پر غور کر رہی ہے ان چاروں حضرات کو ۱۹۳۲ء میں نظر بند کیا گیا تھا۔ اول الذکر دو آجکل ہزاری باغ سنٹرل جیل میں اور موخر الذکر ...

سندھ اور حیدر آباد میں آتشزدگیاں!
سینکڑوں دیہاتی ہلاک ہو گئے

پٹنہ اور لکھنؤ کے اجتماعات میں شرکت کی دعوت
صدر جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے رسمی جواب

امسال کے حج میں حجاج کی تعداد
ہندوستانی حجاج کی کثرت

بہار میں آتشزدگی کی وبا

صدر جمعیۃ علماء ہند کا مکتوب نائب امیر شریعت کے نام

فرزند ارجمند کی وفات پر اظہار حزن و ملال

مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار کے فرزند کی وفات کی خبر موصول ہونے کے بعد حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند نے ذیل کا مکتوب مولانا ممدوح کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔

مخدوم محترم جناب مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب ام مجدہم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل مولوی مختار احمد صاحب کا کارڈ بجلی کی طرح خرمن ہوش وحواس پر گرا۔ اور خدا ہی جانتا ہے کہ کیا اثر کر گیا۔

آہ! عزیز حسن سجاد کی وفات کوئی معمولی حادثہ نہیں۔ ایک ضعیف العمر باپ کی امیدوں کا بیش بہا اور گرانقدر سہارا جاتا رہا۔ مرحوم کی سعادتمندی، لیاقت، صلاحیت، اطاعت شعاری کی یاد مدتوں بے چین رکھے گی۔ لیکن مجھے آپ کے صبر وتحمل ورضا بالقضاء سے پوری امید ہے کہ آپ اس حادثہ فاجعہ کا پورے استقلال پورے ثبات پوری ہمت سے مقابلہ کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت اور جنت الفردوس میں جگہ دے اور آپ کو اور مرحوم کی والدہ ماجدہ کو اور دیگر اعزا واقربا کو صبر جمیل واجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین

مرحوم کی والدہ ماجدہ کی خدمت میں میری طرف سے تعزیت مسنونہ اور سلام عرض کر دیجیے۔ اعظم اللہ اجرکم وغفر لمیتکم۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

مجلس اقوام کا یورپ پر سنگین الزام

امریکہ کے دو ملکوں میں جنگ کی ذمہ داری

لندن ۱۵ مئی۔ جنوبی امریکہ کے دو ملکوں پیراگوئے اور بولیویا کے مابین گران چاکو کی بنا پر جو خوفناک جنگ ہو رہی ہے اس کے متعلق جمعیۃ اقوام کے اس کمیشن نے جو مسئلہ متنازعہ کی تحقیقات کی غرض سے متعین کیا گیا تھا اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے اس کمیشن میں برطانیہ کی طرف سے جنرل المگزنڈر رابرٹسن شامل تھے۔ کمیشن کی یہ رپورٹ نہایت زوردار ہے اور جمعیۃ اقوام نے آج تک کبھی اس قسم کی کوئی رپورٹ پیش نہیں کی اس میں یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ جنگ فوراً ختم ہو سکتی ہے اگر متحارب ملکوں کو جن میں اسلحہ بالکل تیار نہیں ہوتے جدید ترین سامان حرب بیچا رہے ہیں۔

رپورٹ میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اس جنگ کا موثر طور پر خاتمہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب کہ جمعیۃ اقوام کے ساتھ ریاستہائے متحدہ امریکہ اور جنوبی امریکہ کی ریاستیں مخلصانہ اشتراک عمل کریں اور اس خوفناک جنگ کو جس کے زخمی سپاہی دونوں ملکوں کے جنگل وادیوں میں پڑے ہیں اور مختلف امراض کے پھیلنے کا باعث ہو رہے ہیں جن کی وجہ سے دونوں ملکوں کے نوجوانوں کا خاتمہ ہوا جا رہا ہے روکنے کے لئے پوری جدوجہد کریں۔

اسپین کی پولیس اور طلبا میں تصادم

طرفین سے گولیوں کی بارش

میڈرڈ ۱۴ مئی۔ پولیس اور طلبائے طب کے مابین ایک معرکہ پیش آ گیا جس کی وجہ سے کالج اور اٹوچا کے درمیان آمدورفت بالکل بند ہو گئی۔ فریقین نے ایک دوسرے پر آزادی سے فیر کئے لوگوں کے مجمع نے مداخلت نہیں کی۔ اور دور سے کھڑے ہوئے اس جنگ کا نظارہ کرتے رہے۔

پولیس نے طلبا کو ایک عمارت میں گھس جانے پر مجبور کر دیا۔ جہاں سے کئی گھنٹہ تک طلبا پولیس کا مقابلہ کرتے رہے اور برابر گولیاں چلتی رہیں ایک آدمی گرفتار کر لیا گیا اور کئی آدمی ہلاک اور مجروح ہوئے۔

اسی طرح کے فسادات سنٹرل یونیورسٹی میں بھی ہو گئے۔ فساد کی وجہ یہ ہوئی کہ ہسپانیہ کے تمام طلبا نے اسٹوڈنٹس ریپبلکن فیڈریشن کے بند کئے جانے کے خلاف احتجاج کیا تھا۔

الہ آباد میں بارہ مکانوں کی تلاشیاں!!

الہ آباد ۱۴ مئی۔ آج پولیس نے بیک وقت شہر میں بارہ مکانوں کی تلاشی لی معلوم ہوا ہے کہ یہ تلاشیاں ٹیلیگراف کے تار کاٹنے اور باغیانہ لٹریچر شائع کرنے کے سلسلہ میں لی گئی ہیں۔ ۱۰ آدمیوں کو جن میں ایک اخبار کا رپورٹر بھی شامل تھا، تھانہ میں بھیجا گیا۔ جہاں سے بعد میں انہیں چھوڑ دیا گیا۔

پولیس نے ایک مکان سے دو خطوط اپنے قبضہ میں کر لئے۔ اخبار کا نمائندہ بیچارہ پولیس والوں سے خبر معلوم کرنے کے لئے گیا تھا اسے بھی پولیس نے حراست میں لے لیا۔

متعدد طلباء اور وکیل گرفتار

ڈھاکہ ۱۴ مئی۔ مسٹر پریمود چندر رائے اور مسٹر اجیت چندر گوش نے اس سال میٹریکولیشن کا سالانہ امتحان جے دیو ہائی اسکول میں دیا تھا وہ اور اس کے چار ساتھی گرفتار کر لئے گئے ان پر مقدمہ سازش عملہ گورنر بنگال کا الزام خیال کیا جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں مسٹر رابندر ناتھ سنگھ وکیل اور مسٹر نلنی مکرجی جو ایک سرکاری ملازم کے لڑکے ہیں اور ایک نوجوان کل گرفتار ہوئے۔

گیس پھٹنے سے بیس ہلاک اور ایک سو زخمی

ہانگ کانگ ۱۵ مئی کل مغربی محاذ پر گیس کی کثیر مقدار پھٹ جانے سے بیس آدمی ہلاک اور ایک سو سے زائد زخمی ہو چکے ہیں جن کو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ اب تک ۶۰-۷۰ آدمیوں کا پتہ نہیں چلا۔ قریب کے بہت سے مکانات کو آگ لگ گئی اور برباد ہو گئے۔

پٹنہ میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس کی تیاریاں

سوراج پارٹی کانگریس کے اقتدار کو تسلیم کرے گی؟

پنڈت مالویہ اور ڈاکٹر انصاری کا اتفاق۔ مسلم یونٹی بورڈ کا نقطۂ نگاہ

پٹنہ ۱۵ مئی۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں سب سے پہلا سوال یہ اٹھایا جائے گا کہ آیا سوراج پارٹی مستقل علیحدہ قائم کی جائے یا داخلہ کونسل میں تمام کام کانگریس کی نگرانی میں انجام پائیں۔ پٹنہ میں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ جب تک گاندھی جی سوراج پارٹی کی حمایت نہ کریں اس وقت تک علیحدہ سوراج پارٹی کی تشکیل کے لئے رانچی کانفرنس کے فیصلوں پر منظوری حاصل کرنا سخت دشوار ہوگا۔ بہار کی رائے یہ معلوم ہوتی ہے کہ کونسلوں کا تمام کام خود کانگریس انجام دے۔ عام طور پر یہی خیال پایا جاتا ہے کہ کانگریس ہی انتخابات میں حصہ لے سکتی ہے اس لئے خیال ہے کہ خالص سوراجسٹ بہت ہی کم ہیں۔ گاندھی جی اوران کے رفقا پٹنہ میں رانچی کانفرنس کی حمایت کریں گے۔

دہلی ۱۵ مئی۔ کل پنڈت مدن موہن مالویہ۔ ڈاکٹر انصاری۔ مولانا ابوالکلام آزاد، راجگوپال آچاری اور مسٹر آصف علی کے درمیان دو گھنٹہ تک تبادلۂ خیالات ہوا اس بحث کے خاص موضوع وہ بیانات تھے جو حال میں پنڈت مالویہ اور ڈاکٹر انصاری نے سوراج پارٹی کی پوزیشن کے متعلق شائع کئے ہیں۔

دہلی ۱۵ مئی کل مسلم یونٹی بورڈ کا جو اجلاس منعقد ہوگا اس میں سوراج پارٹی کے متعلق بورڈ کا نقطۂ نگاہ معلوم ہو جائے گا۔ یونٹی بورڈ میں مولانا ابوالکلام آزاد اور ڈاکٹر انصاری، مسٹر آصف علی اور شاہ مسعود احمد شرکت فرمائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ یونٹی بورڈ کا اس امر پر اتفاق ہے کہ اگر سوراج پارٹی رانچی کانفرنس کے پروگرام پر کاربند رہے تو یونٹی بورڈ کو اس کی حمایت کرنی چاہیے۔ بورڈ کی رائے یہ بھی ہے کہ انتخابات کے لئے امیدواروں کا تعین کر دیا جائے۔ یہ مشکل ہے کہ سوراج پارٹی میں کام کرنے کے لئے خود یونٹی بورڈ امیدواروں کا انتخاب کرے۔

لیبر پارٹی کا ایک بازو ہے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اس قسم کی قرارداد لیبر پارٹی کے پاس بھی بھیجی ہیں۔ خیال ہے کہ لیبر پارٹی من حیث الجماعت انڈین نیشنل کانگریس کا ساتھ دے گی۔

سوشلسٹ کا اجلاس "وائٹ منڈے" کے بعد ہوگا جب کہ امید ہے کہ سوراج پارٹی کا پروگرام منظور کر لیا جائے گا۔

ڈپٹی کمشنر نے مزدوروں پر گولی چلائی

دو مزدور ہلاک دو زخمی!

رانچی ۱۴ مئی۔ بیرمین، جیلیبو۔ ہیکو کی کوئلہ کی کان واقع گریڈیہ ضلع ہزاری باغ میں فساد ہو گیا۔ مزدوروں نے کان کے سپرنٹنڈنٹ پر حملہ کر دیا اور تین موٹریں جلا دیں۔ ڈپٹی کمشنر نے اپنی حفاظت کیلئے گولی چلا دی جس سے دو قلی ہلاک اور دو زخمی ہو گئے۔

"مشہد اجودھیا"

ہندوؤں کی سفاکیوں اور حکومت کی غفلت کا نتیجہ

(از مولانا شہید انصاری فرنگی محلی)

مولانا محمد اسرائیل صاحب کے والد بزرگوار کا انتقال

صدر جمعیۃ علماء ہند کا تعزیتی مکتوب

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت مولانا محمد اسرائیل صاحب ناظم جمعیۃ علماء سرحد کے والد بزرگوار ۲۵ محرم کو اس دار فانی سے رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عنایت کرے۔

اس جانکاہ خبر کے موصول ہونے پر حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب نے مولانا محمد اسرائیل صاحب کے نام مندرجہ ذیل مکتوب ارسال فرمایا۔

کرمی جناب مولانا محمد اسرائیل صاحب دام مجدہم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، حضرت والد محترم کی وفات حسرت آیات کی خبر جانکاہ موجب صدمہ شدید ہوئی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت مرحوم کو جوار رحمت اور جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان ومتوسلین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بحر روم میں ایک مچھلی کی شرارت

کشتیاں پلٹ دیں۔ کئی اشخاص ہلاک

روم ۱۴ مئی۔ بحیرہ روم میں آج کل ایک دیو ہیکل مچھلی سخت بربادی ڈھا رہی ہے اس کی وجہ سے متعدد کشتیاں الٹ چکی ہیں اور لوگ غرق ہو چکے ہیں۔

سلطان پور کی خونی تحقیقات

سوراج پارٹی اور برٹش لیبر پارٹی کا اتحاد

لندن ۱۴ مئی۔ سوشلسٹ لیگ نے اپنے آئندہ اجلاس کے ایجنڈے میں پنڈت جواہر لال نہرو کی مجوزہ نمائندہ اسمبلی کے قیام کی تجویز شامل کی ہے۔ یہ لیگ برٹش

مفت کی اکسیر

ضرغام اللہ خاں ۔۔۔ محلہ شاہ نذر شہر راولپنڈی

وہ موسم آگیا

جس میں مریضان سوزاک خودکشی کر لیتے ہیں

کیوں؟ اس لئے کہ اس موسم میں سوزاک کی تکلیف ایک انسان کے لئے ناقابل برداشت ہو جاتی ہے اور وہ ایسی زندگی پر موت کو ترجیح دیتا ہے مگر اکسیر سوزاک نے سینکڑوں انسانوں کو مرنے سے بچا لیا ہے ... ضروری التماس ...

منیجر اکسیر ہاؤس پوسٹ بکس نمبر ۱۷۷ لاہور (پنجاب)

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں!

اس تیل کے استعمال سے سفید بال جڑ سے کالے پیدا ہوتے ہیں اور ہمیشہ کالے ہی رہتے ہیں علاوہ ازیں نزلہ زکام، سر درد، کمزوری دماغ وغیرہ دور ہو جاتے ہیں اس کی بھینی بھینی خوشبو دل ودماغ کو تر وتازہ رکھتی ہے باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت فی شیشی صرف دو روپے (عہ) محصولڈاک علاوہ۔

خاص رعایت۔ مقررہ عرصہ کے لئے بہ نیل نصف قیمت یعنی ایک روپیہ فی شیشی کے حساب سے فروخت کیا جائے گا محصولڈاک علاوہ منگوانے کا پتہ

لے خیر اینڈ کمپنی ۲۱ جالندھر شہر (پنجاب)

کلکتہ کے قریب بے خبر مسلمانوں پر ہندوؤں نے حملہ کر دیا

گھروں میں گھس کر تین مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا!

لاٹھیوں اور چاقوؤں کا آزادانہ استعمال۔ پچاس اشخاص گرفتار

کلکتہ ۱۵ مئی۔ بارک پور سے پانچ میل کے فاصلہ پر گردیا بازار میں ہندو مسلمانوں کے درمیان سخت تصادم ہو گیا جس میں تین مسلمان مارے گئے اور بہت سے ہندو مسلمان مجروح ہوئے معلوم ہوا ہے کہ یہاں ہندو مسلمانوں میں عرصہ کئی سال سے نا چاقی تھی جس نے امسال کے محرم میں شدید صورت اختیار کر لی اور پولیس کو مداخلت کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ اتوار کو ۱۰ بجے ایک مقامی ہندو لیڈر نند کشور شاہ پر ایک مسلمان تیلی کے لڑکے نے حملہ کر دیا اور اس کو زخمی کر کے تھانہ پولیس اسٹیشن میں جا کر اپنے آپ کو پولیس کے حوالہ کر دیا۔ حملہ کی خبر آناً فاناً پھیل گئی اور ہندوؤں کا ایک مشتعل گروہ شام کو جیوٹ مل کے قلیوں کے گھروں میں گھس گیا اور اس نے بلا امتیاز ہر شخص کو زخمی کرنا شروع کر دیا اس کے بعد گردیا بازار اور قلی لائن کے ہندو مسلمانوں میں دست بدست لڑائی شروع ہو گئی جس میں لاٹھیوں اور چاقوؤں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ مسٹر اسٹیفن اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس فوراً بارک پور سے موقع پر پہنچے پولیس کی امداد پہنچنے کے بعد بھی انفرادی حملے ہوتے رہے مگر پولیس کے گشت لگانے کے بعد حالات پر قابو پا لیا گیا۔

اس جنگ میں تین اشخاص ہلاک ہوئے جو سب مسلمان تھے ان میں سے ایک جنگلی مسلمان تھا جس کو ایک مکان کے برآمدہ میں قتل کیا گیا۔ باقی دو مسلمان تیلی تھے۔ ۲۰ ہندو اور مسلمان زخمی ہوئے ہیں۔ شدید زخمیوں کو بارک پور ہسپتال میں پہنچا دیا گیا ہے اس وقت تک جانبین سے پچاس اشخاص گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ فسادزدہ رقبہ میں پولیس گشت لگا رہی ہے۔

سعودی گورنمنٹ تمام یمن پر قبضہ کر لے گی؟

امام یمن حکومت سعودیہ کی شرائط ماننے پر تیار ہو گئے

شہر صعدہ اور بحری علاقوں کی طرف حجازی افواج کی پیشقدمی

جدہ ۱۴ مئی۔ سعودی گورنمنٹ نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ امام یمن سے متارکہ جنگ اور صلح کی گفت وشنید جاری ہے سعودی گورنمنٹ کے بیان میں مذکور ہے کہ امام یمن سلطان ابن سعود کی شرائط کی تعمیل کے لئے تیار ہو گئے ہیں اس لئے شرائط صلح اور سعودی مطالبات کی تکمیل کے لئے بہت جلد گفت وشنید شروع ہونے والی ہے۔ سعودی گورنمنٹ کی شرائط کا خلاصہ یہ ہے:۔

(۱) امام یمن کی تخت سے دستبرداری (۲) فوجی اقدامات کا التوا (۳) سلطان ابن سعود کو ادریسی خاندان کی سپردگی (۴) سرحدی علاقوں پر پانچ سال کے لئے سعودی گورنمنٹ کا قبضہ۔ کہ معظمہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ چونکہ امام یمن نے شرائط صلح کی تعمیل اور پابندی کا یقین دلا دیا ہے اس لئے سلطان ابن سعود فوجی اقدامات کے التوا پر راضی ہو گئے ہیں۔ اس کے ساتھ وزیر اعظم یمن کی جانب سے یہ اطلاع یمن سے آئی ہے کہ سلطان ابن سعود نے یمن کی جو توہین کی ہے اسکو خون سے دھو دیا جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ برطانوی سفیر مقیم جدہ سلطان ابن سعود سے نامہ وپیام کر رہے ہیں امام یمن کے خلاف سلطان ابن سعود کی فوجی مہم تینوں محاذ سے بہت کامیاب رہی۔ نجران کے علاقہ میں کئی افواج کی واپسی کے تمام راستے امیر فیصل نے منقطع کر دیئے ہیں۔ اس وقت سعودی افواج شمالی یمن کے اہم شہر صعدہ سے تھوڑے فاصلہ پر رہ گئی ہیں اور امیر سعود نے یمن کے بحری علاقوں کی طرف پیشقدمی کا آغاز کر دیا ہے۔ یہ قرین قیاس ہے کہ سلطان ابن سعود تمام یمن پر تسلط کرلیں گے۔

مدھوبنی میں ورود

مہارانا صاحب دھولپور کی "مسلم نوازی"

مدھوبنی اور موتیہاری میں ناظم جمعیۃ علماء ہند کا ورود

زلزلہ کے اسباب پر پر اثر تقریریں!!

ناظم جمعیۃ علمائے ہند و نائب امیر شریعت کا دورہ

مولوی شفیع داؤدی کا اضطراب

انگلو عربک کالج دہلی!

دہلی میں یونین بے روزگاران کا قیام

سالانہ داخلہ آیورویدک طبیہ کالج سہارنپور

امسال صرف چالیس طلبا داخل کئے جائیں گے ۱۵ جون تک کھلا رہیگا کل درخواستیں جدید مع فیس داخلہ دو روپیہ (عہ) آجانا چاہیے پراسپیکٹس کیلئے ارکا ٹکٹ روانہ کریں۔

سکریٹری آیورویدک طبیہ کالج سہارنپور

محبوب عاشق کے قدموں پر

... ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل گلی راجان دہلی

آلہ نامردی

Organ Developer

... منیجر سائنٹفک سپیشلٹی ٹیٹ بٹالہ (پنجاب)

ڈیڑھ سو سال کے بعد

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل مسٹر سیتا رام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی علمی جناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدر دانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۲۶ کاغذ چکنا، چمکدار کتابت وطباعت دیدہ زیب ۹ دہائی ٹون کی چھپی ہوئی

نایاب رنگین تصاویر، جلد خوبصورت قیمت دس (عہ)

المشتہر۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

رجسٹرڈ نمبر ل ۱۷۹۳

تار کا پتہ:۔ "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:۔ ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون:۔ محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی۔ یوم پنجشنبہ ۹ صفر المظفر ۱۳۵۳ ہجری۔ مطابق ۲۴ مئی ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۶

پیغام بہار

لیکے پیام کارزار آئی ہے فصلِ نوبہار
آتش و خوں کی فوج کے ڈیرے ہیں لالہ زار میں

شور ہے سیلِ کوہ میں نعرۂ کارزار کا
تیغ کی ہیں روانیاں موجۂ جوئبار میں

خنجرِ آفتاب نے قیدیوں کو نجات دی
ملکے سرودِ حریت گاتے ہیں کوہسار میں

جشن ہے کوہ و دشت میں لشکرِ انقلاب کا
عیش و طرب کے راگ ہیں بربطِ آبشار میں

حسنِ بہشت جاوداں کرتا ہے جلوہ ریزیاں
وادی و کوہسار میں گلشن و مرغزار میں

تابشِ حسن جاں نواز آتشِ عشق جاں گداز
آگئے ہیں پیار سے گلکدۂ بہار میں

موسمِ نوبہار کا سنتا ہے کیا پیام تو؟
تیغ بکف شریک ہو عرصۂ کارزار میں

پھونک دے کشتِ بندگی آتشِ انقلاب سے
دیکھ بہشتِ زندگی خنجرِ آبدار میں

بن کے خرامِ زندگی لیکے پیامِ زندگی
سیل کی طرح ہو رواں وادیٔ گیرودار میں

حسن کے آفتاب سے پھلتا ہے نخلِ آرزو
عشق ہو جلوہ ریز اگر سینۂ پُرشرار میں

عشقِ شررفشاں سے تو آگ لگا دے چار سو
دور ہو پھر بہار کا اجڑے ہوئے دیار میں

(از جناب محمد اکبر منیر)

معاصرین کے افکار و آراء

اب ابن الوقت اور سرکار پرست دیکھ لیں

ہم شروع سے چلاتے رہے ہیں کہ اس زمانہ میں خوشامد اور چاپلوسی سے کوئی حکومت راضی نہیں ہوتی بلکہ جدھر قوت ہوتی ہے ادھر ہی سب جھکتے ہیں۔ لیکن غدار لیڈر سے خدا سمجھے جو عہدے حاصل کرنے اور خطاب سے سرفراز ہونے کے لئے ہمیشہ مسلمانوں سے کہتے رہے کہ تمہیں اپنے اندر کوئی قوت پیدا نہیں کرنی چاہئے بلکہ حکومت پر اور یوروپین آبادی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ جو ہندوؤں کے مقابلہ میں تمہارا ہی ساتھ دیگی۔

لیکن اب تو مسلمانوں نے اپنی پھوٹی ہوئی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ جھوٹا کون تھا اور سچا کون تھا؟ ہم سچ کہا کرتے تھے یا یہ ابن الوقت اور بے شرم لیڈر جو ... مسلمانوں کو یوروپین آبادی کے دروازے ...

(ہند جدید)

ہم مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ہر امیدوار کے عمل کا جائزہ لیں اور اس کی سابق روایات کو مدنظر رکھ کر اس کے موجودہ کردار و گفتار کو تولیں۔ اگر اس جانچ میں وہ پورا اترے تو اُسے صرف ووٹ ہی نہ دیں بلکہ ہر ممکن ذریعہ سے اس کے انتخاب کو کامیاب بنائیں۔ اگر ایسا ہوا تو ہماری سربلندی اور ترقی میں کوئی شک نہیں۔

(مسلم)

فرقہ وارانہ فسادات کا راز

انسان بالطبع امن پسند اور سکون طلب ہے۔ عارضی اور خارجی اسباب کی بنا پر اس کی طبیعت میں طوفان پیدا ہو سکتا ہے اور کچھ عرصہ تک وہ قائم بھی رہ سکتا ہے ...

(ملت)

سوشلزم کی تائید

...

(الجمل)

تجربہ سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت

اب اگر ہم اپنے تجربہ سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ اور پچھلے واقعات سے سبق نہ لیں تو یہ ہماری غلطی ہے ...

مسلم خواتین کی تعلیم

...

(البنیر)

دلچسپ حقائق و معلومات

...

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ... ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے ...

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر اخبار الجمعیۃ۔ بازار بلیماران۔ دہلی

Regd No L 1793.

The [Je]miat

Vol. XIX No. 35. DELHI SU[NDAY] ... 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید معرا ...

مینیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

حضور نظام ...

مینیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

نماز پڑھنا بھی ایک جرم ہے!

نمازیوں کو ریلیف سے محروم کردیا گیا

...

(محمد الیاس ممبر مسلم ریلیف کمیٹی یوپی مظفرپور)

مولانا غلام فرید کی مجاہدانہ سرگرمیاں

مدرسہ فلاح الدین والدنیا کی طرف سے احمد آباد کا دورہ

...

سنبھل سے مولوی حشمت علی صاحب کا اخراج

مولوی حشمت علی صاحب بریلوی جن سے حکومت برمانے دو سال کے واسطے نیک چلنی کی ضمانت طلب کی تھی اور زبان بندی کا حکم دیا تھا وہ ... سنبھل سے خارج کردیا۔

(افتخار رسول)

مدرسہ اسلامیہ اجراڑہ کا سالانہ اجلاس

...

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

جنت کی کنجی۔ دوزخ کا کھٹکا

... حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند ...

فتاویٰ رشیدیہ

...

تعلیم الاسلام

...

ملنے کا پتہ

مینیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

...

مینیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ازبلا چھپ رہی ہے

...

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

(سعید برقی پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

سلطان عبدالرحمٰن کے ذاتی خصائل اور مجاہدانہ زندگی

علم و علما کی قدر دانی اور آرام کے صرف ۱۴ دن

الحکم ثانی کی تخت نشینی اور عیسائی باغیوں کا استیصال

گزشتہ صحبت میں امیر المؤمنین عبدالرحمٰن ثالث رحمۃ اللہ علیہ کی طرز حکمرانی اور فن تعمیر کے سلسلہ میں مسجد الزہرا اور قصر الزہرا کی تعمیر کا ذکر کیا گیا تھا آج آگے ملاحظہ کیجئے۔

سلطان کی ندامت

سلطان کی سادگی اور بے نفسی

سلطان کی وفات اور الحکم ثانی

عیسائیوں کی بغاوت

قاضی منذر کا عدل

(باقی آئندہ)

عرب کے دو جلیل القدر فرمانرواؤں میں دلچسپ خط و کتابت

فوجی اقدامات کو روکنے کیلئے امام یمن کی نجات

سلطان ابن سعود کی طرف سے شرائط کی تعمیل پر اصرار

"نجد کا ایک ایک فرد میدان جنگ میں کود پڑے گا"

(باقی صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیے)

کمپنی بہادر اور حکومت انگریزی کا اسلامی اوقاف میں تصرف

تعلیم کا روپیہ کس طرح استعمال کیا گیا

مسلمانوں کے انحطاط و تنزل کے اسباب

(اوقاف کی ضبطی سے تعلیمی انحطاط کی ابتدا)

سلطان ملازمت پانے کے نو تعلیم ہو گئے

وقف بیگم کا بیجا استعمال

مہرِ دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

قدرت کی طرف سے مناسب انتخاب

ایک پرائیویٹ مجلس

(گزشتہ سے پیوستہ)

(باقی آئندہ)

عرب کے دو جلیل القدر فرمانرواؤں میں دلچسپ خط و کتابت

(سلسلہ صفحہ ۶)

جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کا جواب

امام یحییٰ کی طرف سے جواب

(آئندہ "ام القریٰ" موصول ہونے پر بقیہ خط و کتابت بھی شائع کی جائیگی)

اکسیر بدن

ہر قسم کی کھانسی کا جادو اثر علاج

تپ دق کے مریضوں کو اور اُن بیماروں کو جو ... ذات الریہ اور خشک کھانسی میں مبتلا ہوں اُن کو فوراً آرام پہنچاتی ہے

پھیپھڑوں کی ٹانک بھی ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) نصف شیشی ۱۲ آنے

ملنے کا پتہ: مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ ۴۷ لاہور

موسم گرما کا کٹ پیس اقساط پر خرید کیجئے

دیانتدار اور محنتی اشخاص جو کٹ پیس کی تجارت کو مستقل طور سے اختیار کرنا چاہتے ہوں ارزاں اور اعلیٰ قسم کا کٹ پیس ہم سے اقساط پر لے کر تجارت کر سکتے ہیں۔ مفصل شرائط تین پیسہ کا ٹکٹ ڈاک بھیج کر فرم ہذا سے طلب کیجئے۔

ایم۔ اے۔ لطالش اینڈ سنز آرڈر سپلائرز بمبئی نمبر ۳

غیر ممالک میں بھی لاثانی

معقویات مرتبہ عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے کیمیاوی تاثیرات سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہو چکی ہیں۔ قبض، ... کی خرابی، دکی جریان، احتلام، سرعت انزال وغیرہ شکایتوں کو چند ہی روز میں دور کرنے میں لاثانی ثابت ہو چکی ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ (عہ) پانچ ڈبیاں چار روپے (للعہ)

وید شاستری، جام نگر، کاٹھیاواڑ

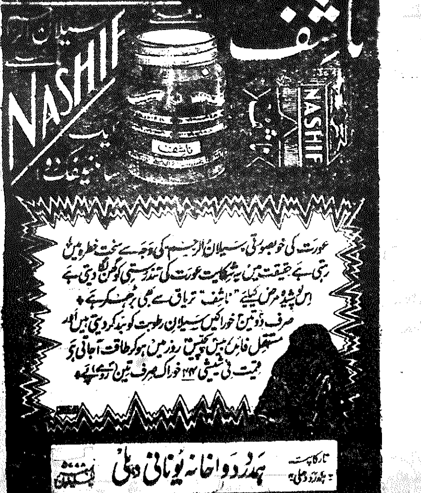

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا ... کے لئے خصوصاً بہت مفید ہے ... قیمت فی تولہ ... ماشہ کی شیشی ...

(مولانا) نور الدین، بہاری معرفت جمعیۃ علمائے ہند، دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۹ صفر المظفر ۱۳۵۳ ہجری

ترمیم شدہ مسودۂ قانون

اوقاف کے متعلق شرعی نقطۂ نگاہ

(۳)

حافظ صاحب کے مجوزہ نظام کا دوسرا جزو محافظ اوقاف تھا جسے تمام ضلع وقف کمیٹیوں کے اوپر ذمہ دار بنایا گیا تھا اور جس کی نگرانی میں پورے صوبہ کے اوقاف دیئے گئے تھے۔ اس محافظ اوقاف کے اختیارات نہایت وسیع اور غیر محدود تھے۔ حافظ صاحب نے اسے گورنمنٹ کا ملازم اور خالص سرکاری آفیسر رکھا تھا

کے تمام انتظامات سرکاری محکموں اور دفاتر کی طرح ہوں اور گورنمنٹ سے اس کے تعلقات ایک آئینی یا ضابطہ جماعت کی حیثیت سے ہوں۔ اس تجویز سے بہت سی دشواریوں کو حل کر دیا۔ شخصی حیثیت سے ناظر اوقاف کا عہدہ بھی محفوظ ہو گیا اور جماعتی حیثیت سے مرکزی نگرانی کی ایک صورت بھی پیدا ہو گئی۔

سنٹرل بورڈ

دیگر ترمیمات

شذرات

مدینہ پر آرڈیننس ایکٹ کا وار

کانگریس کا فیصلہ

آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے پٹنہ میں داخلۂ کونسل کے بارے میں جو فیصلہ کیا ہے اس کے متعلق خواہ کچھ کہا جائے لیکن حقیقت یہ ہے کہ کانگریس کا یہ فیصلہ کئی حیثیتوں سے اس آل انڈیا دور بینی کے منافی ہے جس کی توقع ایک ایسے ادارے سے کی جا سکتی تھی...

سیاسی قیدیوں کا معاملہ

لیکن کانگریس کے اس ناقابل فیصلہ کے بعد خواہ وہ کتنی ہی دیر سے کیوں نہ کیا گیا ہو اب حکومت کے لئے سیاسی قیدیوں کو نظر بند رکھنے اور اس تحریک میں حصہ لینے والوں پر پابندیاں عائد کرنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہا...

سول نافرمانی کا التوا

جزیرۃ العرب کی سلطنتیں اور برطانوی سفیر

حضرت ناظم الجمعیۃ کا دورۂ بہار

لو اور دھوپ میں سفر

استقبال، جلسے اور تقریریں

بتیا

مظفر پور

چھپرہ اور پھلواری شریف

سنتری کو ہلاک کر کے ۲۷ ڈاکو جیل سے بھاگ نکلے

میگزین پر کامیاب چھاپہ۔ ایک ہزار کارتوس اور ۱۹ رائفلیں لیکر فرار

ریاست فرید کوٹ کی جیل میں ڈاکوؤں کی چیرہ دستیاں

دار الحکومت

حضرت ناظم جمعیۃ علماء ہند کی تشریف آوری

گیارہ سالہ بچی کی شدید علالت اور فوراً واپسی کیلئے درخواست

دہلی کے قریب ایک ساہوکار پر قاتلانہ حملہ

ڈاکٹر انصاری صاحب یورپ روانہ ہوگئے

ہائی کورٹ نے دو شخصوں کی سزائے موت کو منسوخ کر دیا

متعدد اشخاص کی سزاؤں میں تخفیف

خان عبدالغفار خاں سے ملاقات کی اجازت نہیں دی گئی

پولیس کی گولیوں سے تین قیدی ہلاک ہوگئے

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کا دورہ

۲۵۰ کانسٹبلوں کی علیحدگی

سندھ کے ایک گاؤں میں خوفناک آتشزدگی

بلغاریہ میں صرف ٹیلیفون سے انقلاب

وائسرائے ہند فرانس پہونچ گئے

دہلی میونسپلٹی اور عدالت میں منتظمی کے اجرا کا مطالبہ

انجمن وکلاء کے میسر کا حکومت سے مطالبہ

چاوڑی بازار کو طوائفوں سے پاک کیا جائے

دہلی میونسپلٹی سے اہالیان چاندنی کا مطالبہ!

دہلی کے بازار کا تازہ نرخ

جمہوریہ شام کے صدر … اور وزیر اعظم اتفاقی موت سے بچ گئے

گورنر کے مکان پر بم پھینکا گیا۔ سب لوگ بال بال بچ گئے

ریورنڈ جان کارڈن کے قاتل کو پھانسی کی سزا

فلسطین میں حرمین شریفین کے اوقاف

مجلس اسلامی کا مستحسن فیصلہ

تخفیف اسلحہ کانفرنس پھر ناکام رہیگی

اسلحہ بندوں کا اپنے خلاف احتجاج

تخفیف اسلحہ کانفرنس میں افغانی نمائندہ کی شرکت

مجلس اقوام کی کونسل کا اجلاس ملتوی

سرحدیوں کا جرنیل قتل کر دیا گیا

ایک ہفتہ میں دو کروڑ روپیہ کا سونا باہر بھیجا گیا

انجن اور گاڑیوں کی ٹکر۔ ڈرائیور ہلاک

شیخوپورہ میں انجمن اہل سنت کا جلسہ

علاقہ ہرات میں ۴۰ مدارس کا قیام

عیسائیوں کی متبرک دعا پر حملہ!

منگالگو میں خوفناک آتشزدگی

ایک کروڑ ڈالر کا نقصان

ایک پادری میں جنگی روح حلول کر گئی

شاہ ایران کا سفر انگورہ!!

ایرانی قونصل جنرل کا بیان!

غازی پور میں مزید پولیس کا تقرر

لڑکے اور لڑکیوں کی مشترکہ تعلیم

مخلوط لازمی تعلیم کیلئے یوپی حکومت کی اسکیم

مبصرات

دہلی۔ نانگلوئی میں ایک ہندو عورت اس کی گیارہ سالہ لڑکی اور تین سالہ لڑکے نے خودکشی کرلی۔ خودکشی کے اسباب ہنوز معلوم نہیں ہوئے۔

بمبئی۔ سترہ کارخانوں میں کام جاری رہا۔ جو مزدور بلوؤں سے زخمی ہوئے تھے وہ روبصحت ہیں۔

مونگا۔ پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے مونگا کی بہادر لڑکی ہرنام کور کو اس کی شادی کے وقت ایک ہزار روپیہ نقد اور دو مربع اراضی دینے کا حکم دیا ہے۔ اس کے تین بھائیوں کو بھی اس قدر انعام دیا گیا اس کی ماں کو نا وند ڈاکوؤں کی گولی سے ہلاک کیا گیا تھا دس روپیہ ماہوار کی پنشن دی گئی ہے۔ ہرنام کور لڑکی نے ڈاکوؤں کا دلیرانہ مقابلہ کیا تھا جس میں تین ڈاکو ہلاک ہوگئے تھے۔

کلکتہ۔ حکومت بنگال نے گزٹ کے ذریعہ شائع کیا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ کسی شخص کو نگرانی کے لئے یہ حکم دیں کہ (۱) اپنے مکان میں ایسے رشتہ داروں کے ساتھ رہے جن کے متعلق ہدایت کی جائے (۲) وقت مقررہ کے اندر مکان سے نہ نکلے (۳) علاقہ غیر کے کسی شخص سے بات نہ کرے اور نہ اپنے ہاں آنے دے (۴) ممنوعہ مقام میں نہ جائے (۵) ممنوعہ اشخاص سے خط و کتابت نہ کرے (۶) وہ کسی سوسائٹی، لائبریری، اکھاڑہ، کلب یا جمناسٹک کا ممبر نہ بنے (۷) وہ ایسے اسکولوں ... [illegible]

کانگریس مجلس عاملہ اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس

سول نافرمانی واپس لے لی گئی۔ داخلہ کونسل کی تجویز منظور

سوراج پارٹی پر کانگریس کا پورا قبضہ ہوگا پارلیمنٹری بورڈ کے ارکان کا تقرر

پٹنہ ۱۸ مئی۔ کل کانگریس کمیٹی کی مجلس عاملہ کا اجلاس گاندھی جی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ذیل کے تین نقاط کو باتفاق منظور کیا گیا۔

(۱) آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا مکمل اجلاس تین ماہ گذرنے سے پہلے منعقد کیا جائے (۲) سوراج پارٹی کے متعلق رانچی کانفرنس میں جو فیصلہ ہوا تھا اس کی تصدیق کردی جائے اور کانگریس کو پورا اختیار دیا جائے کہ وہ سوراج پارٹی کی پوری نگرانی کرے (۳) سول نافرمانی کو واپس لینے کی تجویز کو جو گاندھی جی کی طرف سے پیش کی گئی منظور کیا جائے۔ شام کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس ہوا جو رات کے طویل حصہ تک جاری رہا۔

سول نافرمانی کی واپسی اور صرف گاندھی جی کو سول نافرمانی کرنے کا اختیار ہونا صرف آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے منظور کیا۔ سول نافرمانی کو کلیتاً واپس لینے کی ... [illegible] ... مولانا ابوالکلام آزاد۔ سروجنی نائیڈو۔ بابو راجندر پرشاد۔ حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند۔ ڈاکٹر انصاری ... [illegible] ... اسمبلی پر چھوڑ دیا جائے۔

داخلہ کونسل کی تجویز منظور ہوگئی

پٹنہ ۱۹ مئی۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں گاندھی جی کی تجویز جو داخلہ کونسل کے متعلق تھی ... آراء کے مقابلہ میں ۵۸ آراء سے منظور ہوگئی ... [illegible]

پارلیمنٹری بورڈ کے ارکان کا تقرر

... ڈاکٹر بی سی رائے۔ مسٹر ایس۔ مسٹر زیمان۔ مسٹر جے سی گپتا۔ مسٹر تصدق احمد خاں شیروانی۔ ... مسٹر ستیہ مورتی۔ ... مسٹر آصف علی بیرسٹر۔ سیٹھ گوبند داس ... ذیل کے اصحاب بورڈ کے عہدیدار منتخب کئے گئے۔ ... پنڈت مالویہ جنرل سکرٹری ڈاکٹر بی سی رائے اور مسٹر کے۔ ایم منشی۔ ... فنانس سب کمیٹی کے ممبر منتخب کئے گئے۔ ... مسٹر خلیق الزماں ... ڈاکٹر بی سی رائے۔ ... پنڈت مالویہ۔ مسٹر ستیہ مورتی۔ مسٹر منشی۔ مسٹر آصف علی بیرسٹر۔ مسٹر تصدق ... [illegible] ... بنگال کانگریس کی دونوں پارٹیاں اس امر پر اصرار ... [illegible]

بنگال میں آندھی کا ہلاکت خیز طوفان

کشتیاں اور جہاز تباہ۔ متعدد اشخاص غرق

کلکتہ ۱۹ مئی۔ کل جو آندھی آئی تھی اس کے سلسلہ میں مزید تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ کدر پور کی بندرگاہ میں ایک موٹر بوٹ ڈوب گئی دو کشتیاں ریت پر چڑھ گئیں ایک جہاز ٹوٹ گیا اور ایک کرین دریا میں گر پڑا۔ تجارتی سامان سے لدی ہوئی نیدرہ کشتیاں دریائے ہگلی میں ڈوب گئیں ایک کشتی والا بھی ڈوب گیا۔ پھاٹک ٹوٹ گئے کدر پور میں بہت سے سائبان اور کھپریلیں اڑ گئیں۔

اس سلسلہ میں ایک اور بیان مظہر ہے کہ کل آندھی میں بہت زبردست نقصان ہوا ہے بہت سی جانیں بھی ضائع ہو چکی ہیں۔ ۴ اشخاص ایک کشتی دریائے ہگلی کو عبور کرنے کی کوشش کر رہے تھے وہ کشتی معہ چار آدمیوں کے دریا میں ڈوب گئی ان میں سے ایک کی لاش آج صبح ملی ہے۔ پورٹ کمشنر کی کشتی بھی ٹوٹ گئی۔ آندھی کی رفتار ۷۰ میل فی گھنٹہ تھی تار اور ٹیلیفون کی لائنوں کو بھی بہت نقصان پہنچا۔

تانگیل ڈھوبری اور کوچ بہار سے خبریں موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں پر آندھی کے باعث فصلوں مکانوں اور دیگر سامان کا بہت نقصان ہوا ہے۔ آخر الذکر مقام پر رتھ یاترا کے جلوس میں تین ہزار سے زائد آدمی شریک تھے ان کو آندھی کے باعث بہت تکلیف کا سامنا ہوا بہت سی عورتیں اور بچے اپنے رشتہ داروں سے بچھڑ گئے۔

سامان جنگ کی تیاری سے جنگ میں اضافہ

صدر جمہوریہ امریکہ کا پیغام

واشنگٹن ۱۹ مئی۔ پریسیڈنٹ روز ویلٹ نے ایک پیغام بھیجا ہے جس میں انہوں نے سینیٹ سے خواہش کی ہے کہ جنیوا کے اسلحہ کنونشن منعقدہ ۱۷ جون ۱۹۲۵ء کی تصدیق کردے تاکہ اس سے سامان حرب کی تیاری تجارت اور درآمد پر نگرانی کرنے کی تحریک میں امداد ملے۔

مسٹر روز ویلٹ اپنے پیغام میں فرماتے ہیں کہ سامان حرب جس آزادی کے ساتھ تیار ہو رہا ہے اس سے بین الاقوامی ابتری اور جنگ و جدال میں اضافہ ہو رہا ہے لیکن اگر کوئی ایک ملک اس برائی کے سدباب کی کوشش کرے گا تو کسی طرح کامیاب نہ ہوگا۔

سرحدی رہنما خان عبدالغفار خاں سے ملاقات کریں گے

پٹنہ ۱۸ مئی۔ حاجی عبدالغفار اتمان زئی نے جو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جلسہ میں شرکت کے لئے پٹنہ تشریف لائے ہوئے ہیں گورنر صوبہ سرحد کے نام ایک تار ارسال کیا ہے جس میں درخواست کی ہے کہ انہیں بذریعہ تار خان عبدالغفار خاں اور ڈاکٹر خان سے جو ہزاری باغ میں شاہی اسیر ہیں۔ ملاقات کرنے کی اجازت دی جائے۔

بلغاریہ میں زبردست انقلاب

ریلوے لائنوں کی تباہی۔ بادشاہ کی ہلاکت!

بلغراد ۱۹ مئی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بلغاریہ میں شدید ہنگامہ ہوگیا ہے اور فوجیں صوفیہ کا محاصرہ کئے ہوئے ہیں ٹیلیفون اور تار کے تمام سلسلے منقطع ہوگئے ہیں۔

صوفیہ ۱۹ مئی۔ حکومت کے مستعفی ہوجانے کے بعد ایک پوشیدہ جلسہ منعقد ہوا جس کے بعد فوج کے ۸۰ اعلیٰ حکام نے بادشاہ سے درخواست کی کہ ایک غیر جماعتی حکومت قائم کی جائے چنانچہ گورنمنٹ نیشنل یونین قائم ہوگئی ہے جس میں وزیر اعظم سینیور غیف مقرر کئے گئے۔

آسٹریا کے مختلف حصص میں بیبازی ہوئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ غیر ملکی سیاحوں کی آمد و رفت کے لئے عمل میں آئے ہیں ملک کے مختلف مقامات پر ریلوے لائنوں کو بالکل برباد کردیا گیا ہے۔

... فوجی حکومت کامل ... منقطع ہوگیا ہے ... انقلاب ... [illegible]

آہ! احسن سجاد

صوبہ بہار میں دوسرا زلزلہ!

پچھلی اشاعت میں الجمعیۃ کے کالم پر حضرت مولانا ابوالمحاسن سید محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار کے نونہال فرزند فاضل دیوبند مولوی احسن سجاد صاحب مرحوم کی وفات حسرت آیات کی خبر شائع ہوچکی ہے۔

آج سے چند سال پیشتر جب کہ مجبت اسلام اور جذبہ حریت کے ماتحت ایک بڑے مجمع میں تقریر کرکے مرحوم نے قید فرنگ کی صعوبتیں برداشت کرنا خوشی سے گوارا کی تھیں تو اخبارات حضرت نائب امیر شریعت مدظلہ کی خدمت میں مبارکبادیاں پیش کرنے میں مصروف تھے مگر آہ! آج وہ دن ہے کہ وہی اخبارات انا للہ کی خبر سنا کر دل پاش پاش کر رہے ہیں۔ مرحوم کی ہستی محتاج تعارف نہ تھی ... [illegible]

... یہ جلسہ مولانا احسن سجاد صاحب مرحوم کی وفات پر اظہار رنج و الم کرتا ہے اور مولانا مرحوم کے پسماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہے۔

اس جلسہ کی جلسہ کارروائی اخبارات میں بھیجی جائے اور مسلمانان ہندوستان سے مولانا احسن سجاد صاحب کے لئے دعائے مغفرت کی استدعا کی جائے۔

محرک۔ مولوی نبی حسن۔ مؤید۔ جمیع طلباء

(محمد ضمیر الدین ناظم جمعیۃ الطلباء مدرسہ انوار العلوم گیا)

... ساتھ اظہار ... مدظلہ ناظم جمعیۃ علماء ہند کے ہمراہ شریک سفر تھے۔ ... آخر میں امیر صاحب مدظلہ مکان پر پہنچے اور اپنے لخت جگر کو حالت نزع میں پایا اور پھر شب جمعہ کو کیا ہوا یہ ناظرین نے پچھلی اشاعت میں پڑھ لیا ہے تاب نہیں کہ ان الفاظ کو دہرایا جائے انا للہ وانا الیہ راجعون ... [illegible]

... جب کبھی قلوب میں یاس کے آثار نمایاں ہونے لگتے تو ان کے نونہال فرزند ... مگر آہ! آج ہماری آس و امید کا تاسوز دیا گیا اور صوبہ بہار بلکہ ہندوستان اپنے نونہال اور ہونہار فرزند سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محروم کردیا گیا۔

چہار شنبہ کو دارالعلوم میں الجمعیۃ کا پرچہ ایک قیامت خیز اور وحشت اثر خبر لیکر پہنچا۔ اس خبر کو پڑھکر تمام دارالعلوم میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ ظہر کی نماز کے بعد صوبہ بہار کے جمیع طلبہ مسجد چھتہ میں جمع ہوکر قرآن کریم کے متعدد ختم کرکے بڑے خشوع و خضوع سے درگاہ رب العزت میں مرحوم کی مغفرت کے لئے دست بدعا ہوئے۔ پھر پنجشنبہ کی صبح کو بعد نماز فجر مسجد مدرسہ میں عام طلبہ نے جمع ہوکر قرآن خوانی کی جس میں جناب مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم مدرسہ و دیگر اراکین مدرسہ بھی شریک تھے ... [illegible]

(دارالعلوم دیوبند)

مظفرپور میں ناظم صاحب

تقریروں کا سلسلہ اور ریلیف کمیٹیوں کا معائنہ

۱۲ مئی آج مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند ڈیڑھ بجے کی گاڑی سے موتیہاری تشریف لائے ہوئے مظفرپور پہنچے آپ نے جناب مولانا حافظ حبیب اللہ صاحب کے دولت خانہ پر قیام کیا۔ شام کو آپ نے مدرسہ جامع العلوم کے میدان میں تقریباً دو گھنٹہ تقریر کی آخر میں اعلان کیا کہ کل اسی میدان میں ایک اور تقریر کروں گا۔ ۱۳ مئی کو صبح کو اپنے شہر کے بعض حصوں کا معائنہ کیا اور سنٹرل ریلیف کمیٹی۔ مارواڑی ریلیف کمیٹی اور سمین ریلیف کمیٹی کے دفاتر اور ان کے کاموں کو دیکھا۔ آپ ریلیف کمیٹیوں کے کاموں کے متعلق مختلف سوالات کرتے رہے شام کو جناب عبدالباسط صاحب سوداگر نے مولانا کو ٹی پارٹی دی۔ جس میں معززین شہر کا اجتماع ہوا۔ شام کو پھر آپ نے ایک طویل تقریر کی جس میں آپ نے اپنے دورہ کے تمام واقعات کا ذکر کیا۔ چمپارن اور سیتا مڑھی کے متعلق آپ نے فرمایا کہ ان مقامات کی زمینیں اس قدر خراب ہوگئی ہیں کہ اب ان میں دوبارہ آبادی ناممکن ہے۔ ... [illegible]

... اور ۱۵ مئی کو بیلواری شریف تشریف لے گئے۔ (محمد عثمان مظفرپور)

جمعیۃ علماء ہند کے وقف بل کی پرزور تائید

کانپور میں ینگ مسلم ایسوسی ایشن نے مسودہ وقف بل کے متعلق ایک جلسہ کیا جس میں ... [illegible]

حافظ ہدایت حسین صاحب کے وقف بل کو منظور کرتے ہوئے جمعیۃ علماء ہند کے قبضہ کی پرزور تائید کی گئی اور اس کو ضروری العمل قرار دیا گیا۔

گمشدہ لڑکے کی تلاش

دس ماہ کا عرصہ ہوگیا کہ میرا لڑکا اب تک نہیں ملا لڑکے کا نام حاجی یعقوب کاشغری ہے عمر ۱۴ سال رنگ سفید۔ ایک ہاتھ میں ذرا سی کجی ہے۔ جن صاحب کو یہ لڑکا ملجائے وہ مہربانی فرماکر مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع فرمائیں میں ایسے حضرات کی خدمت میں دس روپیہ بطور انعام پیش کروں گا۔

دارالعلوم دیوبند حجرہ نمبر ۱۴۳ دارالحدیث حاجی محمد کاشغری

سینئیر رانی صاحبہ نانپارہ کا شاندار عطیہ!

سینئیر رانی صاحبہ نانپارہ نے مسجد دارالعلوم ندوۃ العلماء میں بجلی کی روشنی کے لئے تین سو روپیہ عنایت فرمائے ہیں، روشنی کے مصارف کا تخمینہ چھ سو پچاس روپیہ ہے امید کہ باقی تین سو پچاس روپیہ بھی دیگر اہل خیر حضرات عطا فرماکر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

(سید عبدالعلی ناظم ندوۃ العلماء)

کپورتھلہ میں ایک مسلمان کی گرفتاری

کپورتھلہ ۱۹ مئی۔ پرسوں ریاست کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلمانوں نے ایک جلسہ منعقد کیا جس میں ایک شخص تاج محمد کو گرفتار کر لیا گیا۔ ... کو اس جلسہ سے تعلق تھا معطل کردیئے گئے۔

رام گڈھ کا بلوہ۔ اپیل ... [illegible]

... رام گڈھ میں مسلمانوں ... سزا ... اپیل کیا گیا ... منظور ہوگیا۔

فرقہ وارانہ فسادات میں ۱۸ مسلمانوں کو سزا

کلکتہ ... جولائی ۱۹۳۳ء میں رتھ یاترا کے جلوس کے سلسلہ میں ... میں جو فرقہ وارانہ فساد ہوگیا تھا اس میں سیشن جج نے ۱۸ مسلمانوں کو سزا دیدی ۱۳ مسلمانوں کو ۲۱-۲۱ ماہ کی اور باقی ... کو ... کی سزا دیدی۔

قانون دہشت انگیزی بنگال کا وار

پانچ مسلمان اور ایک مسلم خاتون گرفتار

... [illegible] ... ایک مسلم عورت گرفتار ... شدہ ایک پولیس ... کی بیوی ہے جو حراست میں لے لی گئی ہے۔ ... ایک ملٹری افسر کی نگرانی میں متعدد مقامات پر چھاپہ مارا گیا جن مکانوں کی تلاشی ہوئی ان میں ایک مسلمان کا مکان بھی شامل ہے ... [illegible]

آل انڈیا مسلم یونٹی بورڈ کی تجاویز

سوراج پارٹی کے قیام کی حمایت

لکھنؤ ۱۸ مئی پرسوں آل انڈیا مسلم یونٹی بورڈ کے اجلاس میں ۵ گھنٹہ کی بحث کے بعد مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی گئیں۔

(۱) یہ جلسہ سول نافرمانی کی واپسی کے اعلان کا خیر مقدم کرتا ہے اور سوراج پارٹی کے احیاء پر بموجب پروگرام وضع کردہ رانچی کانفرنس کی حمایت کرتا ہے ... [illegible]

(۲) فرقہ وارانہ فیصلہ میں تبدیل کرانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ تمام فرقوں کے درمیان مفاہمت ہوجائے ... [illegible]

(۳) ... [illegible]

کلکتہ۔ مسٹر فضل الحق نے ہیرام پور سے ایک تار ارسال کیا ہے کہ اگر ان کی جماعت منظور کرے تو وہ میئر کے عہدہ سے رفتار ہونے کے لئے تیار ہیں۔

کانپور۔ پرگنہ اکبرپور میں بھی خون کی بارش ہوئی بیس بیگہ اراضی میں خون کے نشان دیکھے گئے۔

لاہور سنٹرل جیل لاہور میں حکام جیل کے طرز عمل کے خلاف بطور احتجاج ڈیڑھ ہزار قیدیوں نے ایک ہڑتال شروع کردی ہے۔

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

محبوب عاشق کے قدموں پر

بجائے تین روپے کی بجائے سوا روپیہ۔ اس عظیم رعایت سے فائدہ اٹھایئے ... [illegible]

ملنے کا پتہ: ... فضل شاہ ... گلی ... دہلی

خزانہ اودھ مل گیا

حکیم الملک افسر الاطباء حکیم مسیح الدولہ بہادر طبیب خاص شاہان دہلی و اودھ ... [illegible] ... حب ممسک طلائی ... کتاب رہنمائے صحت و ... مفت طلب فرمائے

مہتمم دواخانہ مجربات مسیحی نخاس لکھنؤ (یو۔پی)

مفت کی اکسیر

جریان، سرعت انزال، کثرت احتلام کافور ہونے کا نظارہ دیکھنے والے مایوس حضرات ... ضعف حرمن۔ موجودہ حالات بیماری سے مفصل اطلاع بخشیں۔ ... جواب کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیئے۔ فقط

ضرغام اللہ خاں سابق منشی ال ریاست ... محلہ ... ڈاکخانہ ... [illegible]

سالانہ داخلہ آیورویدک طبیہ کالج سہارنپور

امسال صرف چالیس طلبہ لئے جاویں گے ۱۵ جون تک ... کل درخواستیں ... فیس داخلہ ... آجانا چاہیئے پراسپکٹس کے لئے ... کا ٹکٹ روانہ کریں۔

سکرٹری آیورویدک طبیہ کالج سہارنپور

تلاش گمشدہ

ایک لڑکا جو پٹنہ کالج آئی۔ اے۔ کلاس میں پڑھتا تھا۔ عرصہ ایک ماہ سے مفقود ہے۔ ... اس کا مفصل حلیہ ذیل میں درج ہے اگر کسی صاحب کو اس کا پتہ چلے تو براہ مہربانی خاکسار کو مطلع فرماکر ممنون و مشکور فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

نام و حلیہ۔ سید برہان الدین ولد خاں بہادر محمد زکریا ہاشمی، بیرسٹر۔ ساکن موضع ... ڈاکخانہ ... ضلع پٹنہ۔

عمر اندازاً سولہ یا سترہ برس قد میانہ چھریرا بدن گندمی رنگ چہرے پر چند بری کے داغ بات کرنے میں قدرے لکنت ہوتی ہے۔

المشتہر پدر خاکسار

خان بہادر محمد زکریا ہاشمی بیرسٹر

مقام دسنہ (ای۔ آئی۔ آر)

... ۱۵ جون تک

... [illegible] ... قیمت ... 20/- ... نیجر ... کمپنی ... کراچی

ٹیچ پیس کلاک

... 20/- ... [illegible]

ڈیڑھ سو سال کے بعد

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل مستند باتصویر سوانح عمری شائع ہوگئی

حیات حافظ رحمت خاں

مؤلفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم۔ اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدر دانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات ... کاغذ چکنا، چمکدار کتابت و طباعت دیدہ زیب ... نایاب رنگین تصاویر، جلد خوبصورت قیمت (...)

المشتہر منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ضرورت ہے

قابل کارگذار سپروائزران تنخواہ ۷۵-۶۰-۵۰ روپیہ اور منیجران ۳۵-۳۰-۲۵ روپیہ ماہوار برائے فروختگی کٹ پیس سگریٹ معہ حصص ... کی سیٹ ... عمر، تعلیم اور تجربہ واضح طور پر تحریر کریں۔

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

وہ موسم آگیا

جس میں مریضان سوزاک خودکشی کر لیتے ہیں

کیوں؟ اس لئے کہ اس موسم میں سوزاک کی تکلیف ایک انسان کے لئے ناقابل برداشت ہوجاتی ہے اور وہ ایسی زندگی پر موت کو ترجیح دیتا ہے مگر اکسیر سوزاک نے سینکڑوں انسانوں کو مرنے سے بچا لیا ہے ... [illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر اکسیر ہاؤس پوسٹ بکس نمبر ۱۷۷ لاہور (پنجاب)

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

اس تیل کے استعمال سے سفید بال جڑ سے کالے پیدا ہوتے ہیں اور ہمیشہ کالے ہی رہتے ہیں علاوہ ازیں نزلہ زکام سر درد کمزوری دماغ وغیرہ دور ہوجاتے ہیں اس کی بھینی بھینی خوشبو دل و دماغ کو تروتازہ رکھتی ہے باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت فی شیشی صرف دو روپے (عہ) محصول ڈاک علاوہ۔

خاص رعایت ... [illegible] ... محصول ڈاک علاوہ

منگوانے کا پتہ

اے شیر اینڈ کمپنی ... جالندھر شہر (پنجاب)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۹۴۳
تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"
ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی
سہ روزہ

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی۔اے) — معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی۔ یوم دوشنبہ ۱۳ صفر المظفر ۱۳۵۳ ہجری۔ مطابق ۲۸ مئی ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۷

The Al-Jamiat
Vol. XIX No. 36. DELHI THURSDAY MAY. 24, 1934. PRICE ONE ANNA

معاصرین کے افکار و آراء

مساجد بہار کے نام پر چندہ

یمن کا مستقبل

دول یورپ میں خلوص کا فقدان

انگریزی تعلیم یافتہ

نقش عبرت

زمانے کے موافق کب زمانے کے بشر ہونگے
چلیں گی آندھیاں بغض و حسد کی ہر میں کب تک
سلامت ہے، جو فقر و جہل موجودہ، تو آئندہ
خبر گھر کی نہیں، لیکن نظر ہے بجد تصغا پر
اگر سینچی گئی کشت عمل خون مشقت سے
رواداری ملنساری خوش اطواری گرانباری
ہمیں دور تغیر سے مٹیں گے، ورنہ دنیا میں
حوادث زلزلوں کے، قحط کے، امساک باراں کے
اثر قرب قیامت کا ہے ظاہر ان عذابوں سے

الٰہی! وہ بھی دن ہوگا کہ سب شیر و شکر ہونگے
ہم اوراق پریشاں بن کے کب تک منتشر ہونگے
نہ ہم اہل دول ہونگے نہ ہم اہل ہنر ہونگے
بہت کم دور ہیں ہم سے کہیں اہل نظر ہونگے
تو اشجار امل سر سبز ہوں گے بار ور ہونگے
نہیں ہے بین الاقوامی مفاسد بے اثر ہونگے
یہی شام و سحر ہوگی یہی شمس و قمر ہونگے

قطعہ

ہماری ہی بداعمالی سے ہونگے جس قدر ہونگے
کہ ہوتے تھے بہت کم پیشتر اب بیشتر ہونگے

رہیں گی نقش عبرت بن کے احسن تیری یہ باتیں
نہ ہوگا تو جہاں میں تذکرے تیرے مگر ہونگے

(خاص الجمعیۃ کے لئے) (حضرت احسن مارہروی)

دلچسپ حقائق و معلومات

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ: مینیجر اخبار الجمعیۃ۔ بازار بلیماران۔ دہلی

مراسلات

ریاست آلوور میں بدامنی کے آثار
جلال آباد و سلپور کو بدنام کرنے کی کوشش

التوائے اجلاس آل انڈیا مسلم راجپوت کانفرنس

تیموریہ ایسوسی ایشن دہلی کا وفد
چیف کمشنر دہلی کی خدمت میں

مشاعرہ منقبت اجمیر

سر راس مسعود صاحب کے استعفے پر احتجاج

رعایت کا آخری اعلان
۳۱ مئی تک ازبلا تیار ہو جائے گی!

اسپین کے ایک مشہور تاریخی واقعہ سے متعلق ازبلا کا جو افسانہ متواتر نمبروں میں شائع ہوا تھا اس افسانہ کو قارئین الجمعیۃ کے مسلسل و پیہم اصرار پر مزید اضافہ اور بہترین ترتیب کے ساتھ ایک مستقل کتاب کی صورت میں پور طبع سے مزین کیا جا رہا ہے طباعت تقریباً مکمل ہو چکی ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ اس ماہ کے اختتام تک یہ کتاب چھپ کر تیار ہو جائے گی اور ہم اسے عنقریب شائقین کی خدمت میں پہنچا سکیں گے۔

اس کتاب کا حجم ۔۔۔ صفحات سے متجاوز ہوگا اور وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بے شمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے یا اسلام کی گذشتہ عظمت و سطوت کا نقشہ قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نو مسلمہ لڑکی کی اسلام کے لئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے لازم قرار دے لیں گے اور اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک اس کا مطالعہ کریں گے۔

الجمعیۃ کے ان مستقل خریداروں کی اطلاع کے لئے جو ازبلا کا افسانہ الجمعیۃ میں ایک عرصہ تک بالاقساط ملاحظہ فرما چکے ہیں یہ امر واضح کیا جاتا ہے کہ ازبلا جس اضافہ کے ساتھ شائع ہو رہی ہے اس نے کتاب کی نوعیت ہی کو بدل دیا ہے اور اب تمام خریداران الجمعیۃ کے لئے بھی یہ ضروری ہو گیا ہے کہ وہ اس افسانہ کو کتابی صورت میں بھی جو زیادہ مہذب اور مکمل ہے اپنے پاس رکھیں اور محض اخبار کے پرانے پرچوں پر اعتماد نہ کریں۔

"ازبلا" تبلیغی حیثیت سے ایک بہترین کتاب ہوگی۔ قبول اسلام کے بعد اسپین کے جلیل القدر پادریوں اور ازبلا کے درمیان متعدد صحبتوں میں جو زبردست مناظرے ہوئے ہیں اور ازبلا نے باوجود پادریوں کی انتہائی ...

مینیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

جنت کی کنجی۔ دوزخ کا کھٹکا

فتاویٰ رشیدیہ

تعلیم الاسلام

مینیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حیرت انگیز رعایتی اعلان

مینیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ مینیجر

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

خلیفہ الحکم ثانی اور اسپین کا شاندار دورِ حکومت
ادنیٰ غلاموں کی حیثیت سے عیسائی بادشاہوں کی حاضری
عیسائی بادشاہ خلیفۃ المسلمین کے دربار میں

گزشتہ اشاعت میں الحکم ثانی کی تخت نشینی اور عیسائیوں کی بغاوت کا حال لکھا جا چکا ہے۔ آج دیگر ملاحظہ فرمایئے۔

جس وقت امیر غالب عیسائی باغیوں کی سرکوبی کے لئے شہر سالم آئے تو انہوں نے معلوم کیا کہ مخالف کی فوج سکتی ہے مگر غالب نے اس کا کچھ خیال نہ کیا اور عیسائیوں پر کمیاں حملہ کر کے ان کو ایسا مبہوت کیا کہ سب کے سب فرار ہونے پر مجبور ہو گئے غالب ان کا تعاقب کرتے ہوئے سنو لند کی سرحد میں گھس گئے، اور بہت سے شہروں کو اپنے قبضہ میں کر کے قرطبہ واپس ہوئے۔

ہوا۔ داخل ہوتے ہی اس کی نگاہ تخت شاہی پر پڑی جس پر خلیفہ الحکم رونق افروز تھے۔ یہاں جا کر اردون مبہوت کھڑا رہ گیا اور سر سے ٹوپی اتار لی۔ جب ملازمین کے اشارہ سے وہ تخت کے قریب پہونچا تو اپنے گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر نہایت ادب سے زمین کو بوسہ دیا اور اسی طرح زمین کو بوسہ دیتا ہوا اس مقام پر پہونچا جو اس کے بیٹھنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا یہاں اس نے خلیفۃ الحکم کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور الٹے پاؤں پیچھے ہٹتا ہوا ایک بوسہ دیا۔ اور آہستہ آہستہ ہٹتے ہوئے اردون کی کرسی کے پیچھے جا کر کھڑے ہو گئے!

اردون اور الحکم کی گفتگو

اردون کی آنکھیں دربار شاہی کی چمک دمک اور خلیفہ الحکم کے رعب و داب سے خیرہ ہو رہی تھیں اور اسے محسوس ہو رہا تھا کہ گویا خواب دیکھ رہا ہے۔ اردون نے خلیفہ سے گفتگو کرنی چاہی مگر فرط حیرت در عب سے اس کی زبان نہ کھلی ...

(باقی آئندہ)

جاپان کے شہر کوبی میں مسلمانوں کی ایک سنگاہ
تعمیر مسجد کیلئے جمعیتہ اسلامیہ کی تشکیل
بچوں کی دینی و دنیوی تربیت کا انتظام

ہیضہ کا موسم ہے
پران دا تا (رجسٹرڈ)

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

امیر شکیب ارسلان اور مصری حکومت
عالم اسلامی کے قائد جلیل کیساتھ شرمناک سلوک
انگریز پولیس افسر اور جاسوسوں کا حملہ

مصری حکومت اسلامی حکومت ہے؟ یہ ایک سوال ہے جو بار بار زبان پر آتا ہے اور واقعات کی روشنی میں اس کا کوئی جواب سمجھ میں نہیں آتا مصری حکومت وہ اسلامی حکومت ہے جو عیسائی مشنریوں کو تبلیغ مسیحیت کیلئے ہر سال بیش قرار رقم دیتی ہے یہی وہ حکومت ہے جو مشنریوں کے مظالم سے مسلمان لڑکیوں کو بھی نہیں بچاتی اور عیسائی آئے دن مسلمان لڑکیوں کو بھگاتے اور عیسائی بناتے رہتے ہیں مگر وہ اس کا کوئی تدارک نہیں کرتی یہی وہ حکومت ہے جس نے جرمنی سے خارج شدہ یہودیوں کی ایک کھیپ کو مصر میں داخل ہونے اور وہاں کاروبار کرنے کی اجازت دی۔ مگر اس حکومت کی زمین اگر تنگ ہے تو اس جلیل القدر ہستی کے لئے جو اسلام اور مسلمانوں کے لئے باعث فخر ہے اور جس کی جلالت قدر یورپ میں بھی مسلم ہے۔ یہ ہستی صاحب السیف والقلم فخر عثمان و قحطان مجاہد کبیر بطل عظیم حجۃ الاسلام امیر شکیب ارسلان کی ہے جن کے ساتھ مصری حکومت نے وہ سلوک کیا ہے جس کی شاید برطانیہ سے بھی امید نہیں کی جا سکتی!

حجاز اور یمن کے درمیان خونریز جنگ واقع ہو گئی جس نے عالم اسلامی کو شدید روحانی اذیت پہونچائی۔ ان دونوں حکومتوں میں مصالحت پیدا کرنے کے لئے مؤتمر اسلامی عام نے قدم اٹھایا اور مسلمانوں نے امیر شکیب ارسلان کو اس وفد کا رکن بننے پر مجبور کیا جو حجاز اور یمن میں مصالحت کرانے کی غرض سے تشکیل دیا گیا تھا۔ امیر شکیب ارسلان ہوائی جہاز پر سوار ہو کر مصر کی طرف روانہ ہوئے تاکہ آپ وفد کے ساتھ ملجائیں اور وہاں سے جملہ ارکان ایک ساتھ سفر کریں۔ سا اسلام مسلمانوں کی ایک جلیل القدر ہستی مدتوں کے بعد عارضی طور پر مصر کی سرزمین ... ہے مصری حکومت کا فرض تھا کہ اس بطل جلیل کا استقبال ... کے شایان شان اپنی مہمان نوازی کا ثبوت پیش کرتی مگر اس نے آپ کا خیر مقدم کس طرح کیا؟ اس طرح کہ مصر پہونچتے ہی ان کو جاسوسوں کے نرغہ میں دیدیا گیا اور تمام لوگوں کو ان کی زیارت سے روک دیا گیا۔ جس جگہ آپ ٹھہرائے گئے وہاں پولیس کا پہرہ بٹھا دیا گیا اور جب تک آپ مصر سے روانہ نہ ہو گئے پولیس نے آپ کی نگرانی سے ہاتھ نہ اٹھایا!

جس وقت آپ مصر پہونچے پولیس کے ایک انگریز افسر نے آپ کو ... اور آپ کو ... کی طرح پولیس کوان پر مسلط کر دیا ... کسی کو آپ سے ملاقات کرنے کی اجازت نہیں دی گئی اور ان کو تن تنہا ایک مکان میں اتار دیا گیا۔ مصر میں انگریز بھی ہیں۔ یونانی اور اطالوی بھی مگر آج تک یہ سلوک کسی کے ساتھ بھی روا نہ رکھا گیا ہوگا جو فخر اسلام امیر شکیب کے ساتھ رکھا گیا!

اصل بات یہ ہے کہ امیر شکیب مسلمانوں کے حقوق کیلئے ہمیشہ قلمی جہاد کرتے رہتے ہیں اس کو انگریز ایک لمحہ کے لئے بھی پسند نہیں کر سکتے اسلئے آپ کے ساتھ یہ سلوک کیا گیا۔

جمہوریہ شام کی مسلم اور غیر مسلم آبادی
مسلمان اور عیسائی فرقوں کے اعداد و شمار

۱۹۳۳ء میں جمہوریہ شام کی مردم شماری کی رپورٹ تیار ہو گئی ہے جس سے ثابت ہے کہ تمام باشندوں کی تعداد بشمول مذاہب مختلفہ (۱۲۵۴۴۹۰) ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

سنی مسلمان	۱۳ لاکھ ۵۵ ہزار	رومن کیتھولک عیسائی	۲۳۸۹
شیعی مسلمان	۱۰۹۷۴	ارمنی کیتھولک	۱۴۴۲۱
علوی مسلمان	۹۸۳۳۹	سریانی کیتھولک	۱۲۲۱۱
اسماعیلی	۱۴۸۰۲	کلدانی کیتھولک	[illegible]
دروزی	۱۰۹۷۴	رومن آرتھوڈکس	۸۹۹۱۸
یہودی	۲۱۷۶۰	ارمن آرتھوڈکس	۳۹۲۸۱
لاطینی	۲۹۲۹	پروٹسٹنٹ	۷۵۰۶
یامطر	۸۳۹		

عراقی فوج کو تعلیم یافتہ بنانے کا عزم

عراق کی وزارت جنگ نے ان فوجیوں کی مردم شماری کی ہے جو لکھنا پڑھنا بالکل نہیں جانتے۔ اعداد شماری کے بعد معلوم ہوا کہ عراقی فوج میں ناخواندہ اشخاص کی تعداد ۱۸ ہزار ہے۔ حکومت عراق نے ان ناخواندوں کی تعلیم کے لئے ایک خاص اسکیم مرتب کی ہے جس کی رو سے تھوڑی مدت میں تمام امیوں کو لکھنا پڑھنا سکھایا جا سکتا ہے۔ حکومت جلد از جلد ناخواندوں کو خواندہ بنانے کی فکر میں ہے۔

امریکہ میں نومسلموں کی تعداد

امریکہ میں جن لوگوں نے اپنی ذاتی تحقیق کے بعد اسلام قبول کیا ہے ان کی تعداد (۱۶۵۰۰۰) ہے۔ وہ چند جمعیتیں جو حال ہی میں امریکہ کے مختلف گوشوں میں قائم ہوئی ہیں وہ برابر امریکن باشندوں میں اسلام کی اشاعت کر رہی ہیں اور امریکن صحائف میں اسلام کے خلاف جو مضامین شائع ہوتے ہیں ان کی تردید میں پوری توجہ کے ساتھ منہمک ہیں۔

عراق میں اجنبی مدارس کی نگرانی

عراق کی وزارت معارف نے اجنبی مدارس کی نگرانی اور ترتیب کے لئے ایک قانونی لائحہ عمل وضع کرنے کا اقدام کیا ہے جو عنقریب قانونی شکل اختیار کر لیگا جس کے بعد اجنبی درسگاہوں کی حکومت کی طرف سے پوری نگرانی کی جائے گی۔

چینی طلباء کو سگریٹ نوشی سے منع کر دیا گیا

چین کی وزارت معارف نے ایک سرکلر کے ذریعہ مدارس اور درسگاہوں کے طلباء کو سگریٹ نوشی سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے اور لکھا ہے کہ جو طالب علم سگریٹ پیتا ہوا پایا جائے گا اس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔

فلسطین یونیورسٹی کیلئے اعلیٰحضرت نظام کا عطیہ

بیت المقدس میں مجلس اعلیٰ کی یونیورسٹی کے لئے اعلیٰحضرت خسرو دکن فرمانروائے ریاست حیدرآباد نے ایک لاکھ روپیہ عطا فرمایا ہے۔

(بسلسلہ صفحہ ہذا کالم ۲)

لی جائے جس سے مدرسہ اور مسجد کے اخراجات پورے کئے جا سکیں۔ اس وقت اس جمعیۃ کے پاس ۱۲ ہزار ین (جاپانی سکہ) کا ایک مکان بھی موجود ہے۔ نیز اس کا تیس ہزار ین بنکوں میں بھی جمع ہے۔

جاپانی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ

جمعیۃ اسلامیہ ٹوکیو (جاپان) کے صدر نے اخبارات کو ایک بیان دیا ہے جس میں آپ نے عالم اسلامی کو یہ خوشخبری سنائی ہے کہ جمعیۃ اسلامیہ نے قرآن کریم کی دو سورتوں سورہ بقرہ اور آل عمران کے جاپانی ترجمہ سے فارغ ہو گئی ہے ... امید ہے کہ قرآن کریم کے ترجمہ سے جاپان میں اسلام کو ترقی حاصل ہوگی۔

ولی عہد یمن انگلستان جائینگے؟

حکومت یمن اور برطانیہ کے درمیان جو معاہدہ مصالحت ہوا ہے اس پر بطور اظہار مسرت امام یمن نے شاہ انگلستان جارج پنجم کی خدمت میں بذریعہ تار ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کیا ہے۔

غیر ممالک میں بھی لاثانی

سرمہ نور افزا

موسم گرما کا ٹکٹ قسط پر خرید کیجئے

افسانہ

مسلمانوں کے متعلق انگریزی حکومت کی گزشتہ پالیسی

تعلیم اور ملازمتوں کا مسئلہ

پنجاب کے مسلمانوں کی تعلیمی حالت کے متعلق خان بہادر خورشید احمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس پنجاب نے ۲۴ اکتوبر ۱۹۲۸ء کے مسلم آؤٹ لک لاہور میں ایک مضمون تحریر فرمایا تھا جس کا مندرجہ ذیل اقتباس قابل توجہ ہے:۔

"مسٹر آرنلڈ وہ شخص ہیں جنہوں نے اس وقت سے ستر سال قبل ۱۸۵۶ء میں اس صوبہ کی پہلی تعلیمی رپورٹ مرتب کی تھی انہوں نے لکھا تھا کہ بحیثیت معلمی کے میدان مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے نقشہ جات سے اسکولوں میں مسلمان بچوں کی تعداد بہت زیادہ ظاہر ہوتی ہے بہر امر سے بلاشک و شبہ واضح ہے کہ معلمی کے پیشہ پر مسلمانوں کا قبضہ ہے۔ ایک خاص قابل لحاظ امر یہ ہے کہ مسلمانوں کے اسکولوں میں فارسی پڑھنے کے لئے اس قدر زیادہ تعداد میں ہندو لڑکے ...

اس اقتباس کے بعد ڈپٹی انسپکٹر صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ "اس کے بعد ایک طرف تو مسلم استادوں کی تعداد تعلیم عامہ کے سیغہ میں گھٹائی گئی دوسری طرف جو انگریزی اسکول اضلاع کے صدر مقامات میں قائم کئے گئے وہ بالکل غیر مسلموں کے ہاتھوں میں دیدیئے گئے ضلع اسکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کی فہرستوں سے معلوم ہوا کہ ۳۰ ہیڈ ماسٹروں میں سے صرف تین مسلمان تھے۔ یہ پالیسی اس قدر کامیاب ہوئی کہ پچیس سال کے عرصہ میں حالات بالکل بدل گئے اور نظم سے مسلمانوں کا عنصر بالکل خارج ہو گیا ...

کو ابھی حصہ دیئے جانے کے متعلق صوبوں کی حکومتوں کو خاص طور پر توجہ دلائی گئی تھی مگر گیارہ سال بعد ۱۹۱۳ء میں جب جانچ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ صوبہ بنگال میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے ۶۴ ڈپٹی انسپکٹروں میں سے صرف دو مسلمان اور ۱۹ اسسٹ ڈپٹی انسپکٹروں میں سے ۹ مسلمان تھے۔ اس کے بعد ... مسئلہ کی نزاکت کا اندازہ گورنمنٹ کی چٹھی مورخہ ۲۴ جون ۱۹۱۸ء سے ہو جس کا یہ مضمون تھا کہ

"نقشہ جات کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پاوجود گورنمنٹ کے بدیہی احکام کے ۳۹۲ استادوں میں سے صرف ۲۰ مسلمان ہیں"

مقابلہ کے امتحانات

اس امر سے انکار نہیں ہو سکتا کہ ۱۸۵۷ء کے بعد سے جب سے کہ گورنمنٹ کی پالیسی بدلی گورنمنٹ نے مسلمانوں کو ملازمت میں حصہ دینے کی طرف توجہ کی چنانچہ ہندوستانیوں کو بڑے عہدے دیئے جانے کے بارہ میں ۱۸۶۷ء میں جب گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں ترمیم ہوئی ...

امتحانات مقابلہ کے علاوہ نوجوانوں کے لئے ملازمتیں حاصل کرنے کا طریقہ یہ رہے۔

ہر ایک صوبہ میں حصول ملازمت کے متعلق معلومات خواہ پراونشل مسلم ایجوکیشنل کانفرنس یا کسی اور قومی جماعت کے دفاتر میں رہیں جن سے ہر محکمہ میں ملازمت ملنے کے متعلق آسانی ہو اور ممبران کونسل و اسمبلی کے ذریعے ہر محکمہ میں مسلمانوں کے لئے ملازمتوں کی تعداد کے تعین کرانے اور ان کے حصول کی مسلسل کوشش ہوتی رہے۔ اور آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس یا کوئی اور جماعت ایک رسالہ معلومات شائع کرے جس میں حصول ملازمت و معاش کے طریقے ... شائع کئے جایا کریں۔

تبدیلی

یہ ایک واقعہ ہے کہ ایسٹ انڈیا کمپنی نے ملک کو مسلمانوں سے حاصل کیا اور اپنی ملکیت اور حکومت کا اعلان ایک سو سال تک اس لئے نہیں کیا کہ انہیں مسلمانوں کی طرف سے خطرہ تھا ... بقول ہنٹر صاحب مسلمان خود بخود کمزور ہوتے چلے جائیں ... مسلمانوں کو ذرائع معاش سے محروم کرنے کے طریقے ... ۱۸۷۱ء میں گورنمنٹ کی پالیسی مسلمانوں کے بارہ میں بدلی اور ان کی تعلیمی ترقی کے لئے ...

انتقادات

آواز

ہفتہ وار اخبار زیر ادارت جناب ... قیمت سالانہ ...

مہد دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے
ایک دلچسپ اجتماع میں دلچسپ گفتگو
ایک پرائیویٹ مجلس

(گزشتہ سے پیوستہ)

ابو نصر: یہی تو قرآن کریم کا کمال ہے اور اس وجہ سے اس کو دیگر آسمانی کتابوں میں امتیاز حاصل ہے۔ قرآن صرف یہی نہیں کہتا کہ تم یہ کام کرو بلکہ وہ اس کام کے کرنے کی وجہ بھی بیان کرتا ہے۔ ساتھ ہی دلیل بھی دیتا ہے اور پھر اس کام کے انجام اور نتیجہ سے بھی مطلع کرتا ہے۔

خادم: تو قرآن کریم میں ان تینوں باتوں کو بھی بیان کر دیا گیا ہوگا؟

ابو نصر: کیوں نہیں! چنانچہ نفس قرآن عزیز کے متعلق ارشاد ہے هدی للناس ...

اس کا اندازہ بھی نہیں ہو سکتا۔ بہت سی نقصان کی موجودگی ... نتیجہ ہو جاتا ہے۔

خادم: اچھا یہ بتایئے کہ اسلام میں وہ خوبیاں کونسی ہیں جو کسی مذہب میں نہیں پائی جاتیں۔

ابو نصر: تم نے تو بہت بڑا سوال کر دیا۔ یہاں کون کون سی بات شمار کرائی جائے آپ کی خاطر میں دو ایک باتیں بتاتا ہوں۔ سب سے بڑی چیز جو اسلام نے دنیا کے سامنے پیش کی ہے وہ خدا کی توحید ہے۔

خادم: یہ چیز تو تمام مذاہب میں موجود ہے۔ عیسائی۔ یہودی۔ صابی وغیرہ بھی خدا کی توحید کے قائل ہیں۔

ابو نصر: تم کو کیا معلوم کہ دیگر مذاہب کے لوگ خدائے تعالیٰ کو کس طرح مانتے ہیں۔ دیکھو عیسائی تین خدا مانتے ہیں۔ گبرو (آتش پرست) دو خداؤں کے قائل ہیں۔ بت پرست ہر قوت والی چیز کو خدا تسلیم کرتے ہیں۔

خادم: مگر بت پرست اپنے بتوں کو خدا تھوڑا ہی تسلیم کرتے ہیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ حقیقی خدا تو ایک ہی ہے لیکن یہ بت خدا کے نزدیک ہمارے شفیع ہیں۔

ابو نصر: لاحول ولا قوۃ! ابھی تم کو ایک اور بات سمجھانی پڑیگی۔ اصل میں توحید چار باتوں کے جمع ہونے سے ثابت ہوتی ہے اگر ان میں سے ایک بھی بات کم ہو جائے تو توحید باطل ہو جائے گی ...

ایمان لاتے ہیں اور اتقاء اور پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں۔ دیکھو یہاں بتا دیا کہ ولی کون لوگ ہوتے ہیں۔ رہا ان کے ہاتھوں سے کرامتوں کا ظاہر ہونا تو یہ ان کے تقرب الٰہی کی نشانی ہے بشرطیکہ وہ شریعت کے پابند ہوں۔ اگر شریعت کے پابند نہیں تو ان کی کرامتیں کرامتیں نہیں بلکہ شیطانی افعال ہیں۔

خادم: اچھا توحید کو ماننے سے انسان کا کیا فائدہ؟

ابو نصر: یہ تو ایسی ہی بات ہوئی کہ خدا کو ماننے سے انسان کا کیا فائدہ؟ ابھی خدائے تعالیٰ کا ماننا یہی ہے کہ اس کو اس کی شان کے مطابق اور اس کے فرمان کے مطابق تسلیم کیا جائے۔

خادم: جس طرح نماز پڑھنے سے دنیا میں انسان کو فائدہ پہونچ جاتا ہے اسی طرح توحید پر ایمان لانے اور اس کے مطابق عمل کرنے سے ہم کو کیا فائدہ؟

... گویا توحید کا لازمہ شجاعت اور شرک کا لازمہ بزدلی اور خوف ہے۔

(باقی آئندہ)

ڈاکٹر انصاری کے الوداعی پیغام کی مخالفت
پنڈت مدن موہن مالویہ کا بیان
کانگریس کے پارلیمنٹری بورڈ کی پوزیشن

بنارس ۲۴ مئی۔ پنڈت مدن موہن مالویہ نے مندرجہ ذیل بیان برائے اشاعت ایسوسی ایٹڈ پریس کو بھیجا ہے:۔

ڈاکٹر انصاری نے اپنے الوداعی پیغام میں سرکاری فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق جو رائے ظاہر کی ہے، چونکہ اس سے کچھ غلط فہمی ہوا ہونے کا امکان ہے اسلئے میں اپنے خیال کے مطابق کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کی پوزیشن واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ بورڈ نے ابھی اس مسئلہ پر غور نہیں کیا ہے کہ وہ انتخاب کے سلسلہ میں کیا پالیسی اختیار کرے گا۔ اس کا فیصلہ غالباً مجوزہ جلسہ میں کیا جائیگا۔

کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے قیام کے متعلق آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے جو ریزولیوشن پاس کیا ہے وہ قطعی واضح ہے۔ بورڈ صرف ایسے کانگریسی کارکنان کو انتخاب میں حصہ لینے کے لئے منتخب کرے گا۔ جو کانگریس کی پالیسی کی حمایت کرنے کا وعدہ کریں گے۔ اندریں صورت حالات پارلیمنٹری بورڈ کوئی ایسی پالیسی اختیار نہیں کر سکتا جو کانگریس کی اختیار کردہ پالیسی کے منافی ہو ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم دوشنبہ ۱۳ صفر المظفر ۱۳۵۳ھ ہجری

پنڈت مالویہ کا بیان
"کمیونل ایوارڈ" اور کانگریس

ڈاکٹر انصاری نے جو پٹنہ میں کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے صدر منتخب کئے گئے ہیں انگلستان روانہ ہونے سے قبل اپنا ایک مفصل پیغام باشندگان ملک کے نام شائع کیا ہے جس میں پٹنہ کے فیصلوں اور کانگریس کی آئندہ پالیسی کا تذکرہ ہے اور قوم سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ آئندہ انتخابات میں کانگریس کی حمایت

انتخاب کے خیال کو قطعاً اپنے دماغ سے نکال دیں۔ ہم صرف مخلوط یا مشترکہ انتخاب ہی قبول کر سکتے ہیں"

اس کے بعد ۱۹۳۱ء میں کانگریس ورکنگ کمیٹی نے فرقہ وارانہ نیابت کی ایک اسکیم منظور کی جو مخلوط انتخاب پر مبنی تھی اور جس میں اقلیتوں کے

اس پوزیشن کے سوا دوسری پوزیشن اختیار نہیں کر سکتی جو ڈاکٹر صاحب نے بیان کی ہے۔ کانگریس اگر ہندو، مسلمانوں، سکھوں، عیسائیوں اور پارسیوں سب کی مشترکہ جماعت ہے تو اسے فرقہ وارانہ معاملات میں سب کا پاس خاطر ملحوظ رکھنا پڑے گا اور اپنے فیصلہ کو متحدہ فیصلہ کے ساتھ مشروط کرنا پڑے گا۔ اگر پنڈت مالویہ بغیر کسی متفقہ فیصلہ کے کمیونل ایوارڈ کو مسترد کرا کے کانگریس سے ہندو مہاسبھا کی خواہش پوری کرانا چاہتے ہیں تو ان کا یہ فعل ہمیشہ فرقہ وارانہ و متعصبانہ ہی سمجھا جائے گا اور اسے کوئی شخص ایک لمحہ کے لئے بھی قوم پروری یا وطن دوستی کے جذبات پر مبنی نہ سمجھے گا۔ کانگریس میں شریک ہونے والی تمام ملتیں پنڈت مالویہ کو حکومت کے مقابلہ میں جبکہ آزادی وطن کا مسئلہ درپیش ہو ڈکٹیٹر بنا سکتی ہیں لیکن فرقہ وارانہ معاملات میں جبکہ ان کی آنکھوں پر تعصب کی

عینک چڑھی ہوئی ہے۔ انہیں ڈکٹیٹری کے اختیارات تفویض نہیں کئے جا سکتے۔ اگر وہ صرف ہندوؤں کا نقطۂ نگاہ لے کر چلیں گے تو انہیں قدم قدم پر ٹھوکریں کھانی پڑیں گی۔ کانگریس کے لئے صرف ایک ہی پوزیشن صحیح ہے اور اس کے سوا جو کچھ پنڈت مالویہ نے کہا ہے وہ سب غلط ہے۔ کانگریس کو چاہئے کہ وہ متفقہ سمجھوتہ کے لئے کوشش کرے اور جب تک متفقہ سمجھوتہ نہ ہو اس وقت تک طریق انتخاب یا تناسب نیابت کے متعلق ایک لفظ بھی زبان پر نہ لائے اور ہندو سبھا کی طرح ذلت آمیز طریقہ پر ہندوؤں کے لئے ان کی خواہش کے مطابق فیصلہ کرانے کی بے نتیجہ درخواستیں نہ کرے۔ اگر پنڈت مالویہ کی نصیحت پر عمل کیا گیا تو کانگریس اپنے وقار کو کھو بیٹھے گی۔

شذرات

حکومت کا تساہل

جب سول نافرمانی کی تحریک شروع ہوئی ہے تو ورکنگ کمیٹی کو بمبئی میں اپنا آخری فیصلہ کئے ہوئے چوبیس گھنٹے بھی نہ گذرے تھے کہ ملک میں ہر طرف گرفتاریاں شروع ہو گئیں تھیں اور خود گاندھی جی بھی نہایت سرعت و عجلت کے ساتھ گرفتار کر لئے گئے تھے۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا حکومت اپنی

اس وقت جو صورت حال تازہ واقعات نے پیدا کر دی ہے وہ اور بھی زیادہ خطرناک ہے کیونکہ رہنماؤں کی غیر موجودگی میں ہزارہا مزدوروں کا بے سہارا رہ جانا یقیناً مزید پیچیدگیوں کا موجب ہوگا اور اب ان کا ضبط و قابو میں رہنا دشوار ہو جائے گا۔ ہم ہنگامی آرڈیننس کے اس استعمال کے خلاف جو مزدوروں کے مقابلہ میں حکومت کی طرف سے کیا جا رہا ہے پر زور احتجاج کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ تمام ملک کی ہمدردیاں اس جدوجہد میں مزدوروں کے ساتھ ہوں گی۔

بلغاریہ کا انقلاب

فرانس اور تقلیل اسلحہ

اسمبلی میں صوبہ سرحد کی نمائندگی

بھائی پرمانند کا خطبہ

مزدوروں پر گولیاں

ورکنگ کمیٹی کی تجاویز

غلط بیانی

صحیح پوزیشن

دار الحکومت

حضرت ناظم صاحب کی صاحبزادی کی علالت

حضرت مولانا محمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی صاحبزادی کی علالت کا سلسلہ ہنوز جاری ہے جس کی وجہ سے حضرت مولانا سخت پریشانی میں مبتلا ہیں اور تمام وقت تیمارداری میں گزر رہا ہے۔ رات کو اکثر حصہ جاگتے ہوئے گزرتا ہے۔ تقریباً پندرہ سولہ روز سے شدید بخار اور سخت کرب و بے چینی ہے۔ ڈاکٹر محمد علی صاحب جو ایک نہایت قابل اور تجربہ کار ڈاکٹر ہیں اور جنہوں نے اپنا پرائیویٹ مطب ابھی حال میں فتحپوری پر نیوامان اینڈ کو کے نام سے کھولا ہے۔ حضرت مولانا کی صاحبزادی کا معالجہ نہایت توجہ اور محنت سے کر رہے ہیں۔ اور ڈاکٹر صاحب موصوف کے علاج سے معتدبہ فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ ابتدا بخار کے ساتھ پیٹ میں درد بھی تھا جس کی وجہ سے تکلیف میں اضافہ ہو گیا تھا اور سخت فکر و تشویش تھی۔ لیکن خدا کے فضل سے درد تو جاتا رہا البتہ بخار ہر وقت تیز رہتا ہے اور شام کو تقریباً سات بجے سے بخار بڑھ جاتا ہے۔ ڈاکٹر کا خیال ہے کہ میعادی

ممنوعہ علاقہ کی طوائفوں پر جرمانہ

روشن آرا روڈ پر ایک باغ لگانے کی تجویز

دہلی میں پیدائش و اموات کی رفتار

ایک مسلم سائیکل سوار دہلی میں

دہلی میں مولانا حبیب الرحمن صاحب کا ورود

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

کشمیر میں زیر تعمیر پل دریائے چناب میں گر پڑا
متعدد انجنیر۔ ٹھیکیدار۔ مزدور اور قلی غرق ہو گئے!
اب تک تیرہ ۱۳ لاشیں برآمد کی جا چکی ہیں

جموں ۲۶ مئی۔ جموں ریاست کشمیر میں دریائے چناب کے ایک پل کی تعمیر ہو رہی تھی کہ یکایک پل کا وہ حصہ جس پر متعدد انجنیر، ٹھیکیدار، مزدور اور قلی کام کر رہے تھے دریا میں گر پڑا۔ جو لوگ پل پر کام کر رہے تھے وہ گھبرا کر دریا میں کود پڑے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان میں سے بہت سے افراد غرق ہو گئے۔ تازہ اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ دریائے چناب سے اب تک ۱۳ لاشیں برآمد کی جا چکی ہیں۔ دریائے چناب سے ایک اور دریا علکس نور کے نام سے جموں سے ۵ میل کے فاصلہ پر بہتا ہے اس پر ۵۰ فٹ کا ایک پل ایک سال سے تعمیر ہو رہا تھا۔ اس وقت پل کی تعمیر مکمل ہو چکی تھی صرف تھوڑا سا کام باقی تھا۔ دریائے چناب اس وقت طغیانی پر ہے اور دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ جو لوگ اس میں کود گئے تھے ان کے زندہ رہنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ مصیبت زدوں کو بچانے کے لئے کشتیاں چھوڑ دی گئی ہیں اور دریا میں رسے بھی ڈال دئے گئے ہیں تاکہ زندہ لوگ اس کو پکڑ کر باہر نکل سکیں۔ چونکہ کشمیری مزدور تیرنا نہیں جانتے اس لئے یقین ہے کہ اتلاف جان بہت زیادہ ہوگا۔

بیٹی کے قتل کے الزام میں باپ سشن سپرد

دہلی میں لو اور شدت کی گرمی

فیض بازار میں ایک ہندو عورت کا قتل

زیارت بیت المقدس کیلئے پاپیادہ سفر

سلطان ابن سعود اور امام یحییٰ میں صلح
فریقین میں بیس سال کیلئے معاہدہ

رات کے تین بجے مزدور لیڈروں کی گرفتاری
جلسوں اور جلوسوں کی قطعی ممانعت کر دی گئی

بیت المقدس کے یہودیوں نے پولیس پر حملہ کر دیا

کلکتہ میں تباہ کن آتشزدگی

مال گاڑی پر ڈاکوؤں کا حملہ
گارڈ کے صندوق سے کل سامان نکال لیا

بمبئی کے ہڑتالیوں پر چوتھی بار فائر
ممنوعہ علاقہ سے جلوس نکالنے پر اصرار

سلطان پور تحقیقاتی کمیٹی کا اجلاس ختم ہو گیا!
گولی بے موقع اور بلاوجہ چلائی گئی

ملتان پور پر ۲۶ ہزار روپیہ کا جرمانہ

چین کے ایک صوبہ میں زمین دھنس گئی
ڈھائی سو افراد ہلاک ہو گئے

وائسرائے کا بہار ریلیف فنڈ

ہمیں کانگریس کمیٹی کے فیصلوں سے مایوسی ہوئی
متحدہ مطالبہ اور قرطاس ابیض
سیاسیات حاضرہ پر مسٹر جناح کا اظہار خیال

بمبئی ۵ مئی۔ نواب بھوپال، ڈاکٹر انصاری، مسٹر جناح اور مسز کرشنم آچاریہ بعد سہ پہر اطالوی جہاز "کانٹی وردی" سے یورپ کو روانہ ہو گئے۔

مسٹر جناح نے جو ابھی حال ہی میں صحتیاب ہوئے ہیں نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس سے انٹرویو کے دوران میں فرمایا میں اب بالکل اچھا ہوں اور اپنے ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو وقتاً فوقتاً میری صحت کا حال دریافت کرتے رہے ہیں۔ نمائندہ: آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے فیصلوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

مسٹر جناح: میں ان فیصلوں سے مایوس ہوں کیونکہ آل انڈیا مسلم لیگ نے دہلی میں اپنے ریزولیوشنوں کے ذریعہ تعاون اور دوستی کا جو ہاتھ بڑھایا تھا اس کا کانگریس نے خیر مقدم نہیں کیا بلکہ اس نے ایک نادر موقع کو پھر اپنے ہاتھ سے کھو دیا۔

مزید اظہار خیال کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ مسلم لیگ کی کونسل نے سرکاری فرقہ وارانہ حل کو صرف اس لئے منظور کیا ہے کہ ہندوؤں

وائٹ پیپر

ڈھاکہ میں تین مکانوں کی تلاشی
ہندو لڑکیوں کی ثقافت میں طلبی

کلکتہ میں چوروں کا ایک منظم گروہ
ہندوستان میں سازشوں کا جال

ہندو مہاسبھا کانگریسی امیدواروں کی مخالفت کرے گی

چٹان پھٹنے سے دو شخص ہلاک

فریدکوٹ سے بھاگے ہوئے قیدیوں کا پولیس سے مقابلہ

تین مفرور ہلاک اور بارہ گرفتار کر لئے گئے

مواضعات میں مفروروں کی خونریزیاں

مونگا ۱۳ مئی۔ فرید کوٹ جیل سے جو ۳۰ قیدی مع اسلحہ فرار ہو گئے تھے ریاستی پولیس نے ان کا تعاقب کیا۔ چنانچہ اس واقعہ کے بعد ہی پولیس اور مفروروں کا مقابلہ ہوا جس میں تین مفرور ہلاک اور ۱۰ گرفتار ہوئے اور ۲ لاتعلین ہی پولیس کے ہاتھ آئیں۔ دوسرے روز ۵ مفرور معہ الفلوں کے گرفتار ہوئے موضع بیاد تحصیل مونگا سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کچھ لوگ رائفلیں لیکر وہاں پہونچے اور ایک کھیت میں ایک سکھ کسان کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ سکھ کسان نے استغاثہ کی جانب سے اس مقدمہ میں گواہی دی تھی جس میں ملزموں کو سزا ہوئی تھی۔ اسی طرح یہ لوگ مونگا سے ۱۴ میل کے فاصلہ پر پہونچے اور کھیت میں کام کرتے ہوئے ایک جاٹ کو گولی ماردی اتفاق سے گولی اس کی ٹانگ میں لگی اور وہ بھاگ گیا معلوم ہوا ہے کہ فرید کوٹ کے مفروروں نے ہی یہ حرکات کی ہیں۔

لاہور ۱۳ مئی۔ تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ مفرور قیدیوں میں سے ایک اور گرفتار ہوا ہے گویا اب ۳۰ میں سے ۱۲ مفرور اور باقی رہ گئے ہیں پنجاب پولیس ان لوگوں کی گرفتاری کے لئے خاص کوشش کر رہی ہے۔ مونگا سے ایک ڈاکہ کی خبر موصول ہوئی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ اس کا ارتکاب ان ہی مفرور قیدیوں نے کیا ہے یہ ڈاکو بندوقوں سے مسلح تھے انہوں نے موضع ہلار پر حملہ کیا اور ایک شخص کو قتل کر کے بہت سا سامان لوٹ کر لے گئے۔

پولیس نے ہجوم پر گولی چلا کر ایک شخص کو ہلاک کر دیا

آگرہ اور نینی تال میں مسلح ڈاکوؤں سے مقابلہ متعدد ڈاکو ہلاک

آبو اسکول کے ایک طالب علم نے دو شخصوں کو گولی سے اڑا دیا

مدراس ۱۴ مئی۔ موضع سنگم ضلع رامند میں پولیس نے ہجوم پر گولی چلادی جس سے ایک شخص ہلاک اور ۲ مجروح ہو گئے۔ واقعہ یہ ہوا کہ ریاست شیو گنگا کے ریلوے حکام نے موضع مذکور کے باشندوں کا کچھ سامان ٹرین سے اتار دیا تھا جس پر دیہاتی ناراض ہو گئے اور ان کا ریلوے حکام سے تصادم ہو گیا پولیس نے "مجبوراً" گولی چلائی۔

اجمیر ۱۳ مئی۔ آبو ہائی اسکول میں گولی چلنے کا ایک افسوسناک واقعہ رونما ہو گیا ایک عیسائی طالب علم پیرس نے اپنے ماسٹر کے کمرہ سے دونالی بندوق لیکر ایک شخص لوڈے اور اس کے دوست کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ گولی مارنے کے بعد قاتل نے اپنے آپ کو پرنسپل کے حوالے کر دیا اور اس کو ایک بیان بھی دیدیا۔

نینی تال ۱۴ مئی۔ کل سپرنٹنڈنٹ پولیس اٹاوہ نے ریاست گوالیار کے ڈاکوؤں کو گرفتار کرنے کے لئے چھاپہ مارا ڈاکوؤں نے سپرنٹنڈنٹ کا مقابلہ کیا دو ڈاکو پولیس کی گولیوں سے ہلاک اور ۲ گرفتار ہوئے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ایک کانسٹبل کو خفیف ضربات آئی ہیں۔

آگرہ ۱۳ مئی۔ یہاں کے ایک موضع میں گاؤں کے مکھیا اور ڈاکوؤں کے مقابلہ میں دو ڈاکو ہلاک کر دیے گئے۔

لوئیس گن چلا کر مسلمانوں کو شہید کیا گیا

مشین گن کو بری طرح چلایا گیا

سلطانپور کی تحقیقاتی کمیٹی کے روبرو شہادتیں

سلطان پور (ریاست کپور تھلہ) کی گولی باری کی تفصیلات جو شہادت میں آرہی ہیں وہ رونگٹے کھڑے کر دینے والی ہیں۔ مجلس تحقیقات کے سامنے مسٹر جمال الدین میونسپل سکرٹری سلطان پور نے جو باتیں بیان کیں وہ مختصراً حسب ذیل ہیں ...

گورنر بنگال کے حملہ آوروں کا اقبال جرم

ہندو نوجوانوں پر سخت پابندیاں

کلکتہ ۱۳ مئی۔ حکومت بنگال نے اخبارات میں شائع کرنے کے لئے ایک نوٹ جاری کیا ہے جس میں ظاہر کیا ہے کہ سرجان اینڈرسن گورنر بنگال کے بیان کردہ حملہ آوروں نے جو دو نوں ضلع ڈھاکہ کے رہنے والے ہیں، اس کا اقرار کیا ہے کہ وہ اسلحہ لیکر دارجلنگ اسی غرض سے آئے تھے کہ گورنر بنگال کو قتل کیا جائے۔ انہوں نے لوئیس جوبلی سینیٹوریم میں قیام کیا تھا کیونکہ یہی ایک جگہ ہے جہاں کہ نو واردوں کی اطلاع پولیس کو نہیں کرنی پڑتی۔

حکومت اس کو محسوس کرتی ہے کہ اس خدشہ کے وجوہ موجود ہیں کہ دہشت پسند نوجوانوں کی طرف سے اس قسم کے حملوں کا اعادہ کیا جائے گا۔ اور وہ لوگ دوسرے اضلاع سے دارجلنگ میں آنے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے حکومت بنگال نے قانون انسداد دہشت انگیزی کی بعض دفعات کو ضلع دارجلنگ میں نافذ کر دیا ہے۔

اس سلسلہ میں بعض احکام صادر کئے گئے ہیں جو ۱۴ مئی سے نفاذ پذیر ہوں گے اور جن کا مقصد یہ ہے کہ ۱۲ سال سے ۴۵ سال تک کی عمر کے ہندو مردوں اور عورتوں کی نقل و حرکت پر پابندیاں عائد کی جائیں ...

ہندوستانیوں پر برمیوں کا حملہ

برمیوں نے ستر مکانات کو آگ لگا دی

رنگون ۱۳ مئی۔ ضلع اکیاب میں ہندوستانیوں اور برمیوں کے درمیان فساد ہو گیا۔ برمیوں نے ہندوستانیوں پر ڈاہ سے حملہ کر دیا اور ان کے گاؤں میں آگ لگا دی۔

ڈپٹی کمشنر اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس جائے وقوع کو روانہ ہو گئے ہیں بنائے فساد کے متعلق طرح طرح کی افواہیں پھیلی ہوئی ہیں ایک بیان یہ ہے کہ جھگڑا اس وجہ سے شروع ہوا کہ ایک ہندوستانی زمیندار نے ایک برمی کو اراضی کاشت کے لئے دینے سے انکار کر دیا اور اس نے وہی اراضی گوچھگاؤں کے ایک باشندہ کو دیدیا۔

دوسرا بیان یہ ہے کہ چند ہندوستانیوں نے ایک برمی عورت کو لوٹ لیا جب کہ وہ ایک بودھ خانقاہ کی جانب جا رہی تھی۔

کہا جاتا ہے کہ برمیوں نے ہندوستانیوں کے ۷۰ مکانات میں آگ لگا دیا جس سے جل کر خاک سیاہ ہو گئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ فساد میں جن لوگوں نے حصہ لیا ہے ان میں سے زیادہ تر مسلمان ہیں جو چھگاؤں کے رہنے والے ہیں۔ مجروحین میں چھگاؤں کی معتدد عورتیں بھی شامل ہیں جن کو ہسپتال پہونچا دیا گیا ہے۔

انجن ملبرائیڈر بال بال بچ گئے۔ تقریباً ۲ لاکھ روپیہ کے نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

کانپور، ناگپور اور حیدر آباد میں شدید آتشزدگی

۵ آدمی ہلاک۔ سینکڑوں مکانات برباد

حیدر آباد دکن ۱۳ مئی۔ سیر پور میں نہایت ہولناک آگ لگ گئی جس سے سائٹھ مکان جلکر خاک ہو گئے۔ آگ بجھانے کا سامان کافی موجود نہ ہونے کی وجہ سے پولیس اور عوام کو بہت زیادہ مشکلات پیش آئیں آگ پر تین گھنٹہ کے بعد قابو پایا جا سکا۔

کانپور ۱۴ مئی۔ کل نواب گنج میں سخت آندھی کے باعث شدید آتشزدگی کا واقعہ پیش آیا۔ فائر بریگیڈ کی سخت جد و جہد کے باوجود ۷۰ مکانات نذر آتش ہو گئے۔ ۵ اشخاص ہلاک اور کچھ مویشی جل گئے۔

ناگپور ۱۳ مئی۔ ضلع بلاسپور کے ایک گاؤں میں ہولناک آتشزدگی کا حادثہ پیش آیا تقریباً ۲ سو مکانات بالکل جل گئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ پندرہ ہزار روپے کا نقصان ہوا ہے۔

ڈاکوؤں نے ایک مرد اور عورت کو قتل کر دیا

تھیا گلی ۱۳ مئی۔ حویلیاں (ضلع ہزارہ) سے آمدہ اطلاعات سے ظاہر ہے کہ اس ہفتہ وہاں ڈاکہ کی واردات ہوئی جس میں ڈاکوؤں نے ایک عورت اور ایک مرد کو قتل کر دیا۔ ڈاکہ رات کے وقت ڈالا گیا اور گولیوں کا بھی عام استعمال کیا گیا۔ ایک ڈاکو بھی مجروح ہوا۔ سارے ڈاکو گرفتار کر لئے گئے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

رنگون میں ہلاکت خیز آندھی

رنگون ۱۴ مئی۔ ضلع سفوین کے موضع ٹونو ہیو میں زبردست آندھی کے باعث چھ عمارتیں مسمار ہو گئیں۔ بجلی کا اسٹینڈ رو جڑ سے اکھڑ گیا اور پیگوڈا کا شرقی حصہ گر پڑا۔ بجلی سے ایک بیل بھی ہلاک ہو گیا۔

ڈاکخانہ میں بم پھٹ گیا

کلرک کا ہاتھ غائب

واشنگٹن ۱۳ مئی۔ نیو یارک سے ارسال کردہ ایک پارسل واشنگٹن کے ڈاکخانہ میں اچانک پھٹ گیا اور اس میں سے آتش دار مادہ کا دھوا نکلا۔ کام کرنے والے آدمی اپنی اپنی کرسیاں چھوڑ کر باہر بھاگ گئے بدقسمتی سے جو کلرک پارسلوں کو اٹھا کر ادھر ادھر رکھ رہا تھا اس کے ایک ہاتھ کے پرخچے اڑ گئے۔

گمان غالب تو یہ ہے کہ اس پارسل میں بم تھا جو رگڑ کھانے سے پھٹ گیا ...

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

بیت المقدس میں یہودیوں کی زبردست ہڑتال

حکومت کی پالیسی کے خلاف مصنوعی احتجاج

انجن اور ڈبے پاش پاش ہو گئے

مصیبت زدگان زلزلہ کو شاہ افغانستان کا عطیہ

حکومت کانگریس کمیٹی کے فیصلہ پر غور کر رہی ہے

مفت کی کسیر

وہ موسم آگیا

جس میں مریضان سوزاک خودکشی کر لیتے ہیں

ضروری التماس ...

ملنے کا پتہ: منیجر اکسیر ہاؤس پوسٹ بکس نمبر ۱۸ لاہور (پنجاب)

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل نصف قیمت

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

اس تیل کے استعمال سے سفید بال جڑ سے کالے پیدا ہوتے ہیں اور ہمیشہ کالے ہی رہتے ہیں علاوہ ازیں نزلہ، زکام، صداع، کمزوری، دماغ وغیرہ دور ہو جاتے ہیں اسکی بھینی بھینی خوشبو دل و دماغ کو تر و تازہ رکھتی ہے باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت فی شیشی صرف دو روپے (۲/) محصولڈاک علاوہ۔

خاص رعایت ...

اے شیر اینڈ کمپنی جالندھر شہر (پنجاب)

اجودھیا میں بے گناہ مسلمانوں کی خونریزی

ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں غم و غصہ کی لہر

حکومت سے انصاف کا مطالبہ

آج بتاریخ ۸ مئی ۱۹۳۶ء کو زیر اہتمام مجلس تحفظ ناموس شریعت حضور ایک خصوصی جلسہ زیر صدارت جناب مولانا مولوی حمید الدین صاحب مدظلہ بعد نماز جمعہ جامع مسجد حضور میں منعقد ہوا محترم صدر کی مختصر تقریر کے بعد جناب مولانا مولوی عبد الباقی صاحب فاضل دیوبند مدرس مدرسہ کنز العلوم ٹانڈہ نے ایک مدلل تقریر کرتے ہوئے بتلایا کہ ہندوستان کے اکثر و بیشتر فسادات ابنائے وطن کی اس گندہ ذہنیت کے ماتحت ہوتے ہیں کہ مسلمانوں کو ہندوستان میں رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے اور گئو رکھشا وغیرہ محض حیلہ ہے اس کے بعد جناب مولانا مولوی محبوب صاحب فاضل دیوبند صدر مدرس مدرسہ عربیہ جلالپور نے اجودھیا میں بیکس و نہتے مسلمانوں پر مسلح و منظم بیراگیوں کے بزدلانہ حملہ کے متعلق ایک اجمالی خاکہ پیش کیا اور مسلمانوں کو بتلایا کہ وہ ہندوستان کی مسلم اقلیت سے خائف ہو کر اکثریت سے مرعوب نہ ہوں اور پیش آمدہ واقعہ اجودھیا کی بابت صبر و استقلال کے ساتھ حکومت کے فیصلہ کا انتظار کریں اور احتیاطی طور پر آئندہ کے لئے باہمی نزاعات کو ختم کریں اس کے بعد قبیل کا ریزولیوشن پیش کیا جو بالاتفاق آرا جلسہ پاس ہوا۔

(۱) مسلمانان حضور ضلع فیض آباد کا یہ عام جلسہ اپنے سخت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے کہ ہندو ڈاکٹر ... بمقام اجودھیا (فیض آباد) ایک خفیہ منظم ...

عبد الرؤف از جھولے پور حضور ضلع فیض آباد

مدار پور اور چیتی میں اجتماع

کیا روس اور جاپان میں جنگ چھڑنے والی ہے؟

سویٹ روس اور فرانس میں معاہدہ ہو گیا

پولینڈ اور اٹلی کی طرف سے مخالفت کا اندیشہ

لندن ۱۳ مئی۔ یہاں جنیوا سے اطلاع آئی ہے کہ روس وزیر لٹوینوف اور فرانسیسی وزیر خارجہ مسٹر بارتھو میں ایک اہم گفتگو ہو رہی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ فرانس اور سویٹ روس کے درمیان باہمی امداد کے معاہدہ پر اصولاً اتفاق ہو گیا ہے۔ چونکہ موجودہ بین الاقوامی تعلقات کے نازک دور میں اس قسم کے معاہدہ کی تشکیل ضروری تھی اس لئے سویٹ روس نے معاہدہ کا متن مرتب کر کے ارسال کر دیا اور فرانس نے اسکو منظور کر لیا ہے۔

سوویٹ روس کے فوجی افسران کا یقین ہے کہ مستقبل قریب میں روس اور جاپان میں ضرور جنگ ہو گی اس لئے اس معاہدہ کے بعد روس مشرق کی جانب اپنی افواج کو منظم اور مجتمع کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ روسی افسران اسکو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ روس اور فرانس کے اس معاہدہ کی مخالفت پولینڈ اور اٹلی کی طرف سے کی جائے گی۔

دوسری طرف فرانس کی یہ کوشش ہے کہ برطانیہ کے ساتھ بھی باہمی تعاون اور امداد کا ایک معاہدہ ہو جائے اگر یہ معاہدہ بھی ہو گیا تو پھر اٹلی کا اعتراض رفع ہو جائے گا۔

مجلس اقوام کے حلقوں میں اس امر کی پوری توقع کی جا رہی ہے کہ روس جمعیۃ اقوام کی ممبری قبول کر لے گا۔

موضع پونتھر کے مسلمانوں کا مطالبہ

سیرۃ النبی کے جلسوں اور جلوسوں کے متعلق اہم اعلان

لاکھوں روپیہ نمائش میں ضائع مت کرو

(مولانا حبیب الرحمن صاحب صدر مجلس احرار ہند کا بیان)

... کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت محبت اور پیار سے سنائی جائے لاکھوں روپیہ جو جلسے اور جلوس پر خرچ کیا جاتا ہے۔ اسی روپے کو غریب مسلمانوں کے افلاس دور کرنے کے لئے صرف کیا جائے یا مسلمانوں کی مذہبی تعلیم کا اس روپے سے انتظام کیا جائے۔ مذہبی تبلیغ سیاسی شور و شغب کے طریق پر نہیں ہو سکتی وہ تو پرامن اور خاموش طریقے سے ہو سکتی ہے۔ دیہات کے مسلمانوں ہی میں نہیں بلکہ شہروں کے عوام مسلمان کلمہ طیبہ کے صحیح الفاظ تک بھی ادا نہیں کر سکتے۔ ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہونا چاہئے کہ لوگوں کو توحید اور رسالت کے عقیدہ کی تعلیم اور نماز پڑھنے کی تلقین اور فضول رسموں سے بچنے کی ترغیب دی جائے۔ اور ہر مسلمان کے کان تک یہ آواز پہنچائی جائے کہ جو شخص اپنی آمد سے زیادہ خرچ بڑھائے گا۔ وہ قرض سے کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ اور اگر بزدلی نے ہمارے دلوں کو کھا نہ لیا ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا یہ پیغام ہر مسلمان کے کان تک پہنچایا جائے کہ مسلمان اور غلامی دو متضاد چیزیں ہیں۔ آزادی اور آزاد ہونا ہر مسلمان کا پہلا فرض ہے۔ کیا سیرت کمیٹی کے منتظمین میری اس بے ربط پکار کو سنیں گے۔

(حبیب الرحمن لودھیانہ صدر مجلس مرکزیہ احرار اسلام ہند)

مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کا جوش عمل

مونگیر کے تباہی کا تیسرا اور چوتھا دستارت شرعیہ

مونگیر سے تباہی کی روانگی برابر جاری ہے اور ... ان کا استقبال کر رہی ہے چنانچہ مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی نے بچوں کا تیسرا دستہ ...

جامعہ رحمانی مونگیر کی اپیل

(ناظم جامعہ رحمانی مونگیر)

محبوب عاشق کے قدموں پر

ملنے کا پتہ: ... فضل شاہ ... گلی رحمان دہلی

کتاب جنسی کا مقبول عام آلہ نامردی

منیجر سائنٹفک سکیول انسٹی ٹیوٹ ۴۷/۳۴ بٹالہ (پنجاب)

سالانہ داخلہ آیورویدک طبیہ کالج سہارنپور

امسال صرف چالیس طلبہ لئے جاویں گے ۵ جون تک کھلا رہیگا کل درخواستیں جدید مع فیس داخلہ دو روپیہ (۲/) آجانا چاہئے۔ پراسپیکٹس کے لئے ایک کارڈ روانہ کریں۔

سکرٹری آیورویدک طبیہ کالج سہارنپور

ڈیڑھ سو سال کے بعد

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ کی اردو زبان میں پہلی مکمل مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبد الواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

المشتہر منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

بیس فی صدی سے پچاس فی صدی تک کفایت

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

تارکا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ سہ روزہ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم جمعہ ۱۷ صفر المظفر ۱۳۵۳ سنہ ہجری مطابق یکم جون ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۸

رباعیات

پریاں نہ ہوں جس میں وہ پرستاں کیسا
ہوں پھول نہ جس میں وہ گلستاں کیسا
سوزش ہی نہ ہو جس میں وہ کیسا اخگرؔ
مخلص ہی نہ ہو جو وہ مسلماں کیسا

راحت کا ہر اک جان کی ساماں بن جا
ہو درد جہاں تو وہیں درماں بن جا
اتنی تو مری مان ہی لے اے اخگرؔ
صورت میں ہے سیرت میں بھی انساں بن جا

(از جناب اخگر مرادآبادی)

دلچسپ حقائق و معلومات

مغربی افریقہ میں چوری کے ملزموں کو عام گزرگاہ میں باندھ کر کھڑا کر دیا جاتا ہے اور پاس ہی موٹی موٹی لکڑیاں رکھ دی جاتی ہیں تاکہ راستہ چلنے والے ...

لندن کی تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ جان گلبرٹ مشہور امریکن فلم ستارہ جس وقت یورپی ممالک کی سیر کرتا ہوا انگریزی درجہ پہنچا اور ایک دیہات ...

معاصرین کے افکار و آراء

اصلاح کا طریقہ

ایک فضول بحث

ہندوستان کی تعلیم

مصری مشترک عدالتوں کی تنسیخ

مسلمانان ہند کی زبوں حالی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے۔ گویا ایک ماہر استاد کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں۔ ہر ایک بوڑھا مرد و عورت۔ بچہ بآسانی پڑھ سکتا ہے۔ زیر متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے۔ اس ترجمہ میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآن مجید کے ایک ایک لفظ کے معنی بتاتا ہے۔ حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر بڑھائی گئی ہے۔ اور ضروری مقامات پر شان نزول کے ساتھ ساتھ مسائل اور ان کا اصل احادیث سے دیا گیا ہے۔ تفسیر کے عنوانات کی تشریح کے واسطے ایک کتاب کی ضرورت ہے کیونکہ کم و بیش ایک ہزار عنوان قائم کئے گئے ہیں مضامین تفسیر کی خوبی کا سب سے بڑا یہ ثبوت ہے کہ کتب تفاسیر و احادیث سے حضرت مولانا عبدالتواب صاحب چشتی شاگرد رشید حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند نے تالیف کیا ہے اور ہندوستان کے مشہور خوشنویس استاد منشی محمد عبدالغنی صاحب خلف منشی محمد عزیز علی صاحب مہاجر مکی نے اپنی خاندانی یادگار کے طور پر لکھا ہے اور اس کی صحت کا یہ حال ہے کہ ایک ایک حرف پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ دہلی کے بڑے بڑے علماء و ماہر حفاظ نے اس کی صحت میں حصہ لیا ہے۔ باوجود کلاں سائز ہونے کے علی قلم عربی و اردو ہر دو خط خوشخط نہایت صحیح زیر و زبر وغیرہ اپنے اپنے حروف پر دیئے گئے ہیں۔ آپ سفر و حضر میں اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں۔ جیب میں آسانی سے آجاتی ہے ... ہدیہ مجلد چرمی ... محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ - بازار لیماران - دہلی

Regd. No. L 1793.

The Jamiat

Vol. XIX No. 37. DELHI MONDAY MAY, 28, 1934. PRICE ONE ANNA

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان زلزلہ توسط بیت المال امارت شرعیہ پھلواری شریف

مولوی سید محمود حسن صاحب ریڈر - لاہور
جناب منشی معین الدین صاحب سنبھل - مرادآباد
مرسلہ مولوی فائز صاحب شاہجہانپور معہ اکرلہ
قاضی قادر بخش صاحب دریا خان - سندھ
مرسلہ مولوی عبدالسلام صاحب ...

میزان

سابق آمدنی

میزان کل

جمعیۃ علماء بازئی کا شاندار اجلاس
متعدد قراردادوں کی منظوری

آج بتاریخ ۱۳ مئی ۹ بجے دن دفتر جمعیت میں جمعیۃ العلماء بانیزی کا ایک ہنگامہ خیز اور معرکۃ الآرا جنرل اجلاس زیر صدارت مولانا مولوی فضل الرحمٰن صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جمعیۃ العلماء بانیزی نے علاقہ بانیزی میں مختلف مواضع پر اپنے ماتحت انجمنیں قائم کرنے کی منظوری دی اس کے بعد ایک وفد جو کہ اسی اراکین پر مشتمل تھا مولانا مولوی فضل الرحمٰن صاحب مولانا مولوی فضل الرحمٰن صاحب مولانا مولوی قاضی محمد صاحب مولانا مولوی عبدالودود صاحب مولانا مولوی محمد شعیب صاحب حاجی محمد افضل خاں صاحب میر افضل خاں صاحب کی سرکردگی میں قائم کیا گیا کہ علاقہ میں دورہ کر کے موزوں مواضع میں انجمنوں کا قیام عمل میں لایا جائے ...

... کرتا ہے کہ آجکل زمینداروں کی حالت نہایت ناگفتہ بہ اور قابل رحم ہے لہٰذا مالیانہ و آبیانہ میں زیادہ سے زیادہ تخفیف کی جاوے۔

(۳) جمعیۃ العلماء بانیزی کا یہ اجلاس اسیران سرحد اور بالخصوص عبدالغفار خاں کی رہائی کا مطالبہ کرتا ہے کیونکہ سرخپوشوں کی تحریک ختم ہو چکی ہے۔

(۴) جمعیۃ علماء بانیزی کا یہ اجلاس جناب پیر بخش صاحب ممبر کونسل کو جمعیت کانفرنس کے صدر استقبالیہ قرار دئے جانے پر مبارکباد دیتا ہے اور اس مذہبی فریضہ کو کامیاب بنانے کے لئے آپ نے جو سعی کی ہے اس کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

(عبدالمستعان ناظم جمعیۃ العلماء بانیزی)

کلکتہ مسلم ریلیف کمیٹی فور بہار کی قصبہ باڑھ و مکانواں میں کارگذاریاں

زلزلہ زدہ علاقوں میں قصبہ باڑھ و مکانواں جنکشن ضلع پٹنہ بھی اپنے نقصان کے لحاظ سے قابل توجہ ہے۔ مگر جتنی اسکو ضرورت ہے اتنی اس کی امداد نہیں کی گئی اور دیہاتی آبادی کی طرف تو قطعاً کوئی توجہ ہنوز نہیں کی گئی ہے بالخصوص مسلمانوں کی حالت کی سقامت کی وجہ سے اس وقت تک کچھ نہیں کر سکے ہیں ...

... بچوں کی تعلیم کا نظم جو عرصہ سے رکا ہوا ہے جلد جاری ہو جائے گا۔

محمد اظہار حسن ہاشمی سکریٹری انجمن امداد المسلمین قصبہ باڑھ ضلع پٹنہ

رعایت کا آخری اعلان
۳۱ مئی تک ازبلا تیار ہو جائے گی

اسپین کے ایک مشہور تاریخی واقعہ سے متعلق ازبلا کا جو افسانہ متواتر نمبروں میں شائع ہوا تھا اس افسانہ کو قارئین الجمعیۃ کے مسلسل و پیہم اصرار پر مزید اضافہ اور بہترین ترتیب کے ساتھ ایک مستقل کتاب کی صورت میں زیور طبع سے مزین کیا جا رہا ہے طباعت تقریباً مکمل ہو چکی ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ اس ماہ کے اختتام تک یہ کتاب چھپ کر تیار ہو جائے گی اور ہم اسے عنقریب شائقین کی خدمت میں پہنچا سکیں گے۔

اس کتاب کا حجم ڈیڑھ سو صفحات سے متجاوز ہوگا اور وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں سے دلچسپی ہے یا جن کو عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بے شمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے یا اسلام کی گذشتہ عظمت و سطوت کا نقشہ قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے لازم قرار دے لیں گے اور اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک اس کا مطالعہ کریں گے۔

الجمعیۃ کے ان مستقل خریداروں کی اطلاع کے لئے جو ازبلا کا افسانہ الجمعیۃ میں ایک عرصہ تک بالاقساط ملاحظہ فرما چکے ہیں یہ امر واضح کیا جاتا ہے کہ ازبلا جس اضافہ کے ساتھ شائع ہو رہی ہے اس نے کتاب کی نوعیت ہی کو بدل دیا ہے اور اب تمام خریداران الجمعیۃ کے لئے بھی یہ ضروری ہو گیا ہے کہ وہ اس افسانہ کو کتابی صورت میں ہی جو زیادہ مہذب اور مکمل ہے اپنے پاس رکھیں اور محض اخبار کے پرانے پرچوں پر اکتفا نہ کریں۔

"ازبلا" تبلیغی حیثیت سے ایک بہترین کتاب ہوگی۔ قبول اسلام کے بعد اسپین کے جلیل القدر پادریوں اور ازبلا کے درمیان متعدد صحبتوں میں جو زبردست مناظرے ہوئے ہیں اور "ازبلا" نے باوجود پادریوں کی انتہائی یورش کے جو دندان شکن جوابات دئے ہیں ان کو پڑھ کر ناممکن ہے کہ کوئی غیر جانبدار شخص جس کا قلب ذرا سا بھی تعصب سے پاک ہے پادریوں کے بنائے ہوئے مذہب کی مسلمہ کمزوریوں اور اسلام کی اٹل و ناقابل تردید صداقتوں کا قائل ہو جائے عیسائیوں اور دیگر مذاہب کے پیروؤں کے درمیان تبلیغ اسلام کا کام کرنے والوں یا اسلام میں امداد کرنے والوں کے لئے تو عام فہم اور موثر انداز میں اس سے بہتر مواد اور کہیں مہیا ہونا قطعاً دشوار ہے اس لئے جو حضرات تبلیغی مقاصد کے لئے ازبلا کی زیادہ سے زیادہ کاپیاں خرید کر اسے مفت تقسیم کرائیں ان کے لئے بھی یہ ایک بہترین موقع ہے۔

ازبلا کی قیمت باوجود اس ضخامت اور بہتر کتابت و طباعت کے صرف ۱۲؍ فی جلد رکھی گئی ہے محصول ڈاک ہوگا اور ۳؍ فیس منی آرڈر اس طرح ایک جلد کے خریدار کو ۱۵؍ ادا کرنے ہوں گے جس قدر زائد جلدیں خریدی جائیں گی اسی قدر محصول ڈاک اور فیس منی آرڈر میں تخفیف ہو جائے گی لیکن ان لوگوں کے لئے جو اس آخری رعایتی اعلان کے مطابق ۳۱ مئی تک آرڈر مع قیمت کتاب کے ارسال فرما دیں گے تین آنے رعایت دی جائے گی انہیں ۱۲؍ کا منی آرڈر ۱؍ فیس منی آرڈر ادا کر کے ارسال کرنا ہوگا اور اس طرح صرف ایک روپیہ (۱۳؍) میں انہیں کتاب اپنے مکان پر مل جائے گی اس رعایت سے زیادہ تعداد میں ہی فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جس قدر جلدیں ۳۱ مئی تک قیمت ادا کر کے طلب کی جائیں گی ان پر فی جلد ۳؍ کی رعایت دی جائے گی جو حضرات تبلیغی مقاصد کے لئے ازبلا کے نسخے زیادہ تعداد میں طلب کرنا چاہیں وہ بھی اس رعایت کو نوٹ کر لیں اور اس سے بہت جلد فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

۳۱ مئی تک جو آرڈر بھیجے جائیں ان کی کوپن کے ایک گوشہ پر ازبلا کا لفظ ضرور لکھ دینا چاہئے۔

المشتہر

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

جنت کی کنجی - دوزخ کا کھٹکا

ہر سعادتمند دوزخ سے پناہ مانگتی ہے اور جنت کی تمنا رکھتی ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے تفصیل کے ساتھ بیان فرما دیا ہے کہ کن برے اعمال کی وجہ سے انسان عذاب الٰہی میں مبتلا ہوگا اور دوزخ میں ڈالدیا جائے گا اور کن اچھے اعمال کی بناء پر مومنوں کو جنت دی جائے گی۔

حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے کافی محنت اور کوشش کے بعد دونوں مضمونوں کی حدیثوں کو جمع کر کے ان کا اردو ترجمہ دو حصوں میں شائع کر دیا گیا ہے جس حصہ میں دوزخ کی وعید کے متعلق احادیث ہیں اس کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اور جس میں جنت کی بشارت دی ہے اس کا نام "جنت کی کنجی" ہے دوزخ کے کھٹکے کی قیمت ایک روپیہ اور جنت کی کنجی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے لیکن دونوں حصوں کے خریدار سے قیمت صرف دو روپیہ لی جائے گی دونوں حصوں میں کل ۲۱۰۷ احادیث ہیں بہت سے مخیر حضرات ان کتابوں کو خرید کر مسلمانوں کی خیال سے مفت تقسیم کرتے ہیں کاغذ کتابت اور طباعت نہایت اعلیٰ ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ کا مجموعہ فتاویٰ رشیدیہ تین حصوں میں جمع کیا گیا ہے جس میں قریب قریب ہر مسئلہ کو مدلل طریقہ پر بیان کیا گیا ہے ہر مسلمان کو اس کے مطالعہ کی ضرورت ہے تاکہ مذہبی ضرورت سے پوری پوری واقفیت حاصل ہو جائے تینوں حصوں کی قیمت ۳؍

تعلیم الاسلام مصنفہ حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلمائے ہند جو اسلامی مدارس کے ابتدائی درس میں داخل ہو چکی ہے سوال و جواب کے پیرایہ میں نہایت مختصر طریقہ پر اسلامی معلومات کے دریا کو کوزہ میں بھر دیا ہے اس کتاب کے چار حصہ اور ایک قاعدہ ہے۔ مکمل سٹ کی قیمت صرف چودہ آنہ (۱۴؍) ہے۔

منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نارووے ہے حنا شدہ ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے۔ حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو عطر ہے نادر تفسیر کا مثل ابن کثیر، ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کبیر، مدارک، موضع القرآن، معالم، اسند، حاکم، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزار، مسند امام احمد و اسباب شان نزول الجلالین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام قرآن و مسائل، قصص تاریخی حکایات ظاہری و باطنی اشارات غرضیکہ تفسیر کی جو ما بہ الامتیاز خصوصیات ہو سکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصہ ہیں اول حصہ میں آدم سے لیکر تمام پیغمبروں کی سرگذشت ... رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لیکر وفات تک کی مفصل سوانح ... خلفائے راشدین کے کامل حالات ... فضائل القرآن و اسرار ... پانچویں حصہ میں قرأت کا بیان اور قاعدے۔ رعایتی ہدیہ مجلد ... محصول ڈاک ...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

دربار سلطانی میں عیسائی بادشاہوں کی اطاعت

وہ بادشاہ جس نے چار لاکھ کتابوں پر حاشیے لکھے

الحکم ثانی المستنصر باللہ کا آخری دور حکومت

گزشتہ الجمعیۃ میں عیسائی بادشاہوں کی دربار خلافت میں آنے اور سلطان الحکم ثانی سے ملاقات کرنے کا حال درج کیا جا چکا ہے آج آگے ملاحظہ فرمائیے۔

معدن علم و حکمت بنا رکھا تھا کوئی کتاب علم و حکمت کی ایسی نہ تھی جو اندلس میں نہ ملتی ہو۔ خلیفہ بے دریغ روپیہ خرچ کر کے مصنفین کی کتابیں خریدتے تھے اور اپنے ملک میں مشتہر کراتے تھے۔ چنانچہ ابو الفرج اصفہانی کو اصفہان اور ابو بکر مالکی کو جس نے ابن عبد الحکم کی مشہور کتاب المختصر کی شرح لکھی تھی ایک ایک ہزار سرخ دینار بھیج کر ان کی تصانیف منگالیں۔

"موززان اسپین" میں لکھتے ہیں۔

الحکم ثانی کا آخری دور

الحکم یا علم و حکمت کی کان

جامع الکتب خلیفہ

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

ہندوستان کی تازہ مردم شماری کے بعض مخفی گوشے

شادی شدہ عورتوں اور مردوں کا تناسب

مسٹر پی۔ کے دٹل نے حال ہی میں "ہندوستان میں آبادی کا مسئلہ" نامی کتاب شائع کی ہے جس میں آپ نے ۱۹۳۱ء کی مردم شماری سے دلچسپ نتائج اخذ کئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں شادی شدہ مردوں کی تعداد (۸۴۲۲۰۴۶۷) اور شادی شدہ عورتوں کی تعداد (۸۳۹۰۷۲۲۳) ہے۔ ... کثیر الشوہری (Polyandry) رائج ہے۔

مچھلیوں اور مینڈکوں کی بارش

اٹلی اور لندن کے مضافات میں قدرت الٰہی کا نظارہ

السٹرٹیڈ ویکلی رقمطراز ہے کہ سمندر سے چالیس میل کے فاصلہ پر اٹلی کے ایک قصبہ میں سرخ بارش ہوئی اور اس کے ساتھ چھوٹی چھوٹی مچھلیاں برسیں بارش کے ساتھ مچھلیوں کا برسنا کوئی نادر چیز نہیں ہے۔ امریکہ کے ایک اہل قلم مسٹر چارلس فورٹ نے ۲۹۴ اقسام کے جانور جمع کئے ہیں جو دنیا میں بارش کے ساتھ برسے۔ ... سے گرے تھے۔

السٹرٹیڈ ویکلی اور سلطان ابن سعود

ٹائمز آف انڈیا السٹرٹیڈ ویکلی نے اپنی اشاعت مورخہ ۷ مئی ۱۹۳۶ء میں جلالۃ الملک سلطان ابن سعود والی حجاز و نجد کی ایک تصویر شائع کی ہے جس کے نیچے ذیل کی عبارت میں سلطان المعظم کی شخصیت کو اس طرح ظاہر کیا ہے۔ "سلطان عبد العزیز ابن سعود اس وقت بحر احمر سے خلیج فارس تک تمام شمالی عرب کے حکمراں ہیں۔ آپ مقامات مقدسہ کے محافظ اور وہابیوں کے جلیل القدر امام ہیں ... آج جو دنیادار درحقیقت مسلمان موجود ہیں ان کی سرداری آپ کو حاصل ہے"۔

سب سے بڑی عمر والا ترک ہسپتال میں

زارو آغا ترک جس کی عمر اس وقت ۱۵۶ برس کی ہے اور جو دنیا میں سب سے بڑی عمر والا ہے وہ آج کل قسطنطنیہ کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہے ... زندہ رہ سکے۔

درازی عمر کا ایک جدید نظریہ

شادی شدہ لوگوں کی عمر لمبی ہوتی ہے

کیا شادی شدہ مردوں اور عورتوں کی عمر غیر شادی شدہ لوگوں سے لمبی ہوتی ہے؟ اس کا جواب مسٹر ڈٹل نے اثبات میں دیا ہے۔ امریکہ میں شادی شدہ اور غیر شادی شدہ لوگوں کی عمروں کے تناسب کا خاطر خواہ تجربہ کیا گیا ہے ... اس سے ثابت ہوا کہ حفظان صحت کے اعتبار سے بھی تاہل کی زندگی ضروری ہے۔

ہندوستان میں سب سے زیادہ بچے پیدا کرنیوالی قوم

۱۹۳۱ء کی مردم شماری سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں سب سے زیادہ بچے پیدا کرنے والے ہندوستان کے قدیم قبائل ہیں ... پیدائش کا تناسب درج کیا جاتا ہے۔

جملہ مذاہب فی ہزار	۱۷۰	سکھ فی ہزار	۱۹۲
ہندو	۱۶۴	قدیم اقوام فی ہزار	۱۹۶
مسلمان	۱۷۸		

برطانیہ میں پیدائش کی کمی اور اسکا علاج

تعدد ازدواج ہی نجات کا واحد ذریعہ ہے

آٹھ سال میں شراب کی بیس ہزار بوتلیں ہضم

ایک مردہ شخص کی چائے نوشی

روس کے ڈاکٹروں کی بوالعجبیاں

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مفوہات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے آبحیاتی تاثیرات سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہو چکی ہیں ... ویدشاستری۔ جام نگر کاٹھیاواڑ

موسم گرما کا کٹ پیس اقساط پر خریدیے

ایم۔ اے۔ طالش اینڈ سنز آرڈر سپلائرز بمبئی نمبر ۹

چکن اور کشیدہ کاری کے بہترین رومال وغیرہ

ایس۔ ان۔ بنرجی روڈ۔ کلکتہ

امرت دھارا لوشن

گلے کی تمام تکالیف کے لئے سب سے زیادہ قابل اعتماد جرثیم کش لوشن ہے۔ اس کا نام خود اس کی تعریف ہے کیونکہ یہ "امرت دھارا" کا مرکب ہے۔ روزانہ غرارے کرنے سے دانت امراض سے محفوظ رہتے ہیں! قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ) ملنے کا پتہ۔ مینیجر امرت دھارا، لاہور

۱۸۵۷ء کے بعد سے لکھے پڑھے پیشوں میں مسلمانوں کا انحطاط

حکومت ہند کی پالیسی کے دردناک نتائج

صنعتی تعلیم اور درسگاہوں کی ضرورت

وکالت، انجینیری وغیرہ کے پیشوں میں کل ہندوستانیوں کی تعداد ۱۰۷۱ فی صدی ہے۔ ... انداز ہو سکے گا جو حسب ذیل ہے۔

پیشوں کی تعلیم اور انجینیرنگ کالج

موجودہ صنعتی اسکولوں کی بے مائیگی

وکالت

ڈاکٹری

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

ابو نصر کی دلچسپ گفتگو کا نیا پہلو

ایک خطرناک مرض کی تشخیص اور اسکا علاج

(گزشتہ سے پیوستہ)

کابل میں اطالوی سفیر کی وفات

حرکت قلب بند ہونے سے اچانک موت

کراماتی سرمہ

شربت روح افزا (رجسٹرڈ)

موسم گرما میں ہر قسم کی شکایت کیلئے اکسیر ہے تمام ہندوستان میں اپنے خواص کی وجہ سے مشہور و مقبول ہو چکا ہے۔ بڑے بڑے راجہ، نواب اس کو ہمیشہ استعمال کرتے ہیں فی بوتل ایک روپیہ آٹھ آنے

دواخانہ ہمدرد یونانی دہلی

ناشف

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سرمہ نورافزا

(مولانا) نورالدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

کانگریس کمیٹیاں اور حکومت

سوال ہنوز زیر غور ہے

شملہ ۲۸ مئی۔ سرکاری حلقوں میں تحقیقات کرنے کے باوجود اس امر کے متعلق ابھی تک کوئی واضح اطلاع نہیں مل سکی کہ حکومت ہند نے کانگریس کمیٹیوں پر سے پابندی اٹھانے کے متعلق کیا فیصلہ کیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت لوکل گورنمنٹوں سے ہنوز مشورہ کر رہی ہے۔ جونہی تمام صوبجاتی حکومتیں اپنی رائے ظاہر کر دیں گی۔ شملہ بھی اپنے فیصلہ کا اعلان کر دے گا۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس ہفتہ کے آخر یا آئندہ ہفتہ کے شروع میں کچھ نہ کچھ ضرور اعلان کر دیا جائے گا۔

۱۵ ارجون کو کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس ہوگا

بمبئی ۲۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس امر کے متعلق قریب قریب فیصلہ ہو گیا ہے کہ کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کی پہلی میٹنگ بمبئی میں ۱۵ ارجون کو منعقد کی جائے۔ بورڈ کی آئندہ میٹنگ میں جن موضوعات پر بحث کی جائے گی وہ حسب ذیل ہیں۔

انتخابی اعلان جو کہ زیر ترتیب ہے۔ اسمبلی کے آئندہ انتخاب کیلئے امیدواروں کا انتخاب بورڈ کا آئین اور اس کے قواعد وضع کرنا اور مختلف کمیٹیوں کو جو پٹنہ میں مقرر کیا گیا تھا فوراً کام شروع کرنے کی اجازت دینا۔

معلوم ہوا ہے کہ بمبئی میں گاندھی جی کے قیام کے دوران میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ بھی منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے فیصلوں اور کانگریس کمیٹیوں کی دوبارہ تنظیم کے سوال پر غور کیا جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی کانگریس ورکنگ کمیٹی اور پارلیمنٹری بورڈ کی میٹنگ کے علاوہ آل انڈیا سودیشی سنگھ کی میٹنگ میں بھی شریک ہوں گے جو کہ لفظ سودیشی کی تعریف متعین کر سکے گا۔ ان کے علاوہ انجمن اور مقامی لیڈر گاندھی جی کی موجودگی سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے یعنی اغلب ہے کہ اس کی بھی میٹنگ منعقد کی جائے۔

جنوبی امریکہ میں قیامت خیز آندھی

[illegible]

کانگریس پارلیمنٹری بورڈ اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس

ڈاکٹر مونجے اور پرمانند کانگریس کو مرعوب کرنے کی کوشش کریں گے

مسلم یونٹی بورڈ سوراجیوں کے رویہ پر دوبارہ غور کرے گی

دہلی ۲۹ مئی۔ یہ بات طے ہو گئی ہے کہ کانگریس پارلیمنٹری بورڈ اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس بمبئی میں ۱۵ ارجون کو منعقد ہوں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ فرقہ وارانہ فیصلہ کی مخالفت کے سلسلہ میں کانگریس نے جو رویہ اختیار کیا ہے اس سے ہندو اور مسلمان فرقہ پرستوں میں سخت بے چینی پیدا ہو گئی ہے اس سلسلہ میں پرمانند اور ڈاکٹر مونجے مہاسبھائی لیڈروں نے ایک مشترکہ بیان شائع کیا ہے جس میں فرقہ وارانہ فیصلہ کی مذمت کی گئی ہے۔ دوسری طرف مسلم یونٹی بورڈ سوراجیوں کے رویہ پر دوبارہ غور کرنے کے لئے عنقریب ایک جلسہ کرنا چاہتی ہے کیونکہ اس کے نزدیک آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی پٹنہ والی تجویز نے فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق رانچی کے فیصلہ کو تبدیل کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ بمبئی کی کانگریس پارلیمنٹری بورڈ میں زبردست رسہ کشی ہوگی ایک طرف مہاسبھائی اپنی خوغا آرائی سے کانگریس کو مرعوب کرنے کی کوشش کریں گے دوسری طرف دیگر فرقہ پرور اس کے راستہ میں روڑے اٹکانے کی کوشش کریں گے۔

ترکوں کیلئے پیشوں کا تحفظ

غیر ملکیوں کو نوکریوں سے برخاست کر دیا گیا

[illegible]

ڈپٹی جیلر پر قیدیوں کا حملہ

راج شاہی جیل میں ہنگامہ

[illegible]

دار الحکومت

سیر فالیسر کی بدعت سے مسلمانوں کو بچانے کی کوشش

دہلی کی متعدد مسلم انجمنوں کی مساعی حسنہ

دہلی، ۲۹ مئی۔ جمعیت تبلیغ الصلوٰۃ دہلی، انجمن نصرت اسلام دہلی بزم جوہر اسلام دہلی کے نمائندے بصورت وفد سیر فالیسر کے خلاف پیغام الٰہی پہنچانے کے لئے محلہ سوئی والان میں گئے۔ جہاں پر بعض نوجوانوں نے اسراف اور بد اخلاقی کی اس رسم کو جاری کیا تھا خدا کے فضل سے ہمیں کامیابی ہوئی۔ حضرت شاہ بڈھے میاں صاحب نے جن کا ذکر سیر فالیسر کے اشتہار میں کیا گیا ہے مندرجہ ذیل پیغام مسلمانوں کو دیا ہے۔

"سیر فالیسر جو یہاں محلہ سوئی والان میں چند نوجوانوں نے تجویز کی ہے وہ قطعاً ناجائز ہے۔ میں اسے کبھی جائز نہیں سمجھتا۔ بلکہ از حد برا خیال کرتا ہوں"۔

[illegible]

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی علالت

[illegible]

سرکاری افسروں کو قتل کرنے کی سازش

سلطان ابن سعود نے معاہدہ صلح کرنے کا حکم دیا

کھاری باؤلی کا ہندو مسلم تنازعہ

پولیس اور ڈاکوؤں میں جنگ

تانجیر کے ساتھ قطع و برید کا امکان

دہلی کی مساجد کے سامنے باجہ بجانے کی ممانعت

۲۵ جاپانی فوجی ہلاک متعدد مجروح

پنجاب کے سات اضلاع میں طاعون

دہلی میں سول نافرمانی کی معطلی کا اعلان

بجلی کی شرح میں تخفیف

اعلیٰ حضرت نظام انگلستان جائیں گے

مقتولین کے پسماندگان کو معاوضہ

قرضہ جنگ فوراً ادا کرو!

جبریہ تعلیم کیلئے ایک لاکھ کی منظوری

وائسرائے کا ریلیف فنڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۱۷ صفر المظفر ۱۳۵۳ھ ہجری

ہندو مہاسبھا اور پنڈت مالویہ

فرقہ واریت کا طوفان

پٹنہ میں کانگریس نے رانچی کے فیصلوں کو الٹ کر پنڈت مالویہ اور ان کے مشیروں کے مطابق جو نیا پارلیمنٹری بورڈ بنایا اس کا انجام پہلے سے دکھائی دے رہا تھا جو اس وقت باہمی کشمکش اور اختلاف کی صورت میں ملک کے سامنے ...

کوشش یہی ہے کہ کانگریس بھی فرقہ وارانہ معاملہ میں ہندو مہاسبھا کے قدم بقدم چلنے لگے۔ یہی وجہ ہے کہ پنڈت مالویہ کا بیان شائع ہوتے ہی مہاسبھائی لیڈروں پر جو آگ کے شعلوں کی طرح مشتعل ہو رہے تھے پانی پڑ گیا ہے ...

[illegible]

... ہمیں یقین ہے کہ ترکی کے اس اعلان پر ابتداءً تو دول یورپ بالخصوص برطانیہ بہت چراغ پا ہوگا لیکن اگر ترکی نے متواتر پیہم اس پر اصرار کیا تو دنیا کی کوئی طاقت ایسی نہیں ہے جو اسے اس اپنے ایک جائز حق کے تسلیم کرانے سے روک سکے۔

... کے لئے زیادہ سے زیادہ امداد کرنے میں ہرگز دریغ نہ کریں گے۔ اسی طرح حضرت مولانا ظفر علی خاں صاحب کی خدمت میں بھی ہم نہایت ادب کے ساتھ یہ عرض کرتے ہیں کہ وہ اس مرتبہ زمیندار کو اس قدر مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر قائم کرنے کی سعی فرمائیں کہ مستقبل قریب میں اس کے بند ہونے کا کوئی امکان باقی نہ رہے۔ اگر حضرت مولانا نے ذرا سی بھی توجہ مبذول فرمائی اور زمیندار کے موجودہ دور کو اس کے گزشتہ دور سے وابستہ نہ کر کے اسے جدید بنیاد پر قائم کر دیا تو یہ مشکلات ضرور حل ہو جائیں گی اور زمیندار کے قدردانوں کو پہلے کی طرح مایوس نہ ہونا پڑے گا۔

نواب اسماعیل خاں کا اعلان

ہم آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ نواب محمد اسماعیل خاں صاحب کا وہ اعلان شائع کر رہے ہیں جو موصوف نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے متعلق شائع کیا ہے۔ ہمیں نواب صاحب کے ساتھ اس امر میں کامل اتفاق ہے کہ مسلم یونیورسٹی جیسے ادارہ کو کسی فرد واحد کی علیحدگی کے باعث نقصان پہنچانے کی تمام کوششیں صد درجہ مذموم ہیں۔ سر راس مسعود صاحب خواہ کتنے ہی قابل اور لائق کیوں نہ ہوں اور انہوں نے اپنے عہد میں یونیورسٹی کی خواہ کتنی ہی بیش بہا خدمات انجام کیوں نہ دی ہوں مگر صرف ان کے مستعفی ہو جانے کی وجہ سے ملک میں کسی فرد یا جماعت کا یہ پروپیگنڈا کرنا کہ یونیورسٹی کے تعلیمی انتظامات خراب ہو رہے ہیں کسی طرح درست نہیں ہو سکتا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ سر راس مسعود صاحب کو مسلم یونیورسٹی کی تعلیم سے براہ راست کوئی بھی تعلق نہیں تھا۔ اور یونیورسٹی کی اچھی یا بری تعلیم کا تمام تر دار و مدار اس اسٹاف پر تھا جو سر راس مسعود کی موجودگی میں کام کر رہا تھا اور اب بھی بدستور اپنی جگہ پر قائم ہے۔ محض سر راس کا علیحدہ ہو جانا یونیورسٹی کے لئے یقیناً کوئی انقلاب عظیم نہیں ہے۔ اور جو لوگ پہلے مسلم یونیورسٹی میں اپنے لڑکوں کو حصول تعلیم کی غرض سے بھیجنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ وہ اب بھی بھیج سکتے ہیں اور ان کے مزید اطمینان کے لئے وہ اعلان کافی ہے جس کا حوالہ ہم اوپر دے چکے ہیں۔

عرب میں دوبارہ جنگ

امام یحییٰ نے سلطان ابن سعود کی شرائط صلح کو ٹھکرا کر ایک مرتبہ پھر نہایت شدید غلطی کا ارتکاب کیا اور خدا خدا کر کے جزیرۃ العرب میں اسلامی سلطنتوں کی جو جنگ ختم ہو گئی تھی اسے دوبارہ شروع کر دیا۔ التوائے جنگ کے بعد سے برابر دوران گفت و شنید میں جو خبریں موصول ہوتی رہی تھیں ان سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ کسی بیرونی قوت کا ہاتھ ضرور درمیان میں ہے اور سلطان کے ساتھ امام یحییٰ کی صلح کے متعلق خارجی اثرات ضرور استعمال کئے جا رہے ہیں۔ اب امام یحییٰ کا اس طرح صلح کی گفتگو کو توڑ دینا اور سلطان کی تمام شرائط کو مسترد کر کے آمادۂ جنگ ہو جانا ان شکوک و شبہات کو تقویت پہنچا رہا ہے۔ گزشتہ جنگ میں سعودی حسا کرنے جس طرح یمنی افواج کو شکست دی تھی اور نجران اور حدیدہ پر قبضہ کر کے دور تک انہیں پسپا کر دیا تھا اس کے بعد امام یمن کی طرف سے ہرگز یہ توقع نہیں کی جا سکتی تھی کہ وہ ایک مرتبہ پھر سلطان ابن سعود کے ساتھ زور آزمائی کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ یہ جو کچھ ہوا ہے بالکل خلاف توقع ہوا ہے بہرحال جو اثرات بھی پس پردہ کام کر رہے ہیں ان کا اظہار بجلد یا بدیر ضرور ہو جائے گا اور اس وقت یہ اندازہ لگانے کا بہتر موقع ہوگا کہ جزیرۃ العرب میں اس جنگ کے شعلے بھڑکانے اور انہیں اصل مقصد تک جاری رکھنے کی ذمہ داری کس طاقت پر عائد ہوتی ہے۔

"زمیندار" کا دوبارہ اجراء

ہمیں یہ دیکھ کر مسرت ہوئی کہ پنجاب کا مشہور قومی اخبار روزنامہ "زمیندار" ...

حوادث و احکام

استفتاء ...

الجواب ...

[illegible]

شذرات

ترکی کا اعلان

[illegible]

مختصرات

پیرس۔ ایکان کے فوجی کمیشن نے سرحدی تحفظات کے لئے ایک ارب سے زیادہ فرانک منظور کئے ہیں۔ یہ رقم سابقہ رقم ۲ کروڑ کے علاوہ ہے اس سے لگزمبرگ اور علاقہ سار کی ملحقہ سرحد پر نئے قلعے تعمیر کئے جائیں گے۔

طلیطلہ (اسپین) یہاں فساد نے خطرناک صورت اختیار کر لی۔ بجلی کے کارخانے کے مزدوروں پر گولیاں چلائیں۔ ہڑتالیوں نے گیس بم استعمال کرنے کے باوجود کارخانہ پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ ہزار ہڑتالیوں نے بندوقوں بوتلوں اور اینٹوں سے جنگ میں حصہ لیا۔ تین افراد ہلاک اور سینکڑوں مجروح ہوئے اور ڈیڑھ لاکھ ڈالر کا نقصان ہوا۔

شملہ۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک گم شدہ ہندو لڑکی کو پولیس نے ڈھونڈ نکالا دو بنگالی اغوا شدہ لڑکیاں بھی گرد و نواح سے برآمد ہوئی ہیں۔ اس سلسلہ میں ہندو اخبارات مسلمانوں پر الزام لگا رہے ہیں اور اشتعال انگیز مضامین لکھ رہے ہیں۔

حیدرآباد۔ بیدر کے علاقہ میں آریہ سماج کے جلسہ میں دہلی کے آریہ سماجی پنڈت رام چندر نے تقریر کرتے ہوئے اسلام کی توہین کی۔ حیدرآباد دکن کی پولیس نے پنڈت مذکور پر مقدمہ چلا دیا ہے۔ دہلی اور دیگر مقامات کے آریوں نے نظام گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ مقدمہ واپس لیا جائے۔ رام چندر پنڈت کو آریوں نے بہت بڑا ہیرو بنا رکھا ہے اور اس کو خانمی کے بدلے تک تسلیم کرتے ہیں حالانکہ وہ بیچارہ عرصہ آج کل کے بیہودہ مناظرات میں کچھ شدبد رکھتا ہے جس سے اس کی اہلیت کچھ درست ہو گئی ہے۔

دردانیال اور آبنائے باسفورس کا اہم مسئلہ

لوزان کانفرنس کے غیر منصفانہ معاہدہ کی تنسیخ کا مطالبہ

جنرل کمیشن کے سامنے وزیر خارجہ ترکی کا انقلاب انگیز بیان

جنیوا ۲۹ مئی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس تخفیف اسلحہ کی جنرل کمیشن کے سامنے توفیق رشدی بے ترکی کے وزیر خارجہ مسئلہ دردانیال اور آبنائے باسفورس کے متعلق ایک اہم اور ضروری بیان دینے والے ہیں جس میں آپ یہ اعلان کریں گے کہ لوزان کانفرنس میں دردانیال سے فوجیں ہٹا لینے کے متعلق جو دفعہ منظور کی گئی تھی اب ترکی حکومت اس کی پابندی کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

دردانیال اور آبنائے باسفورس کا فوجی، بحری اور سیاسی معاملہ اس وقت جنگ عظیم میں ترکی کی شکست کے بعد زیر بحث آیا تھا۔ لوزان کانفرنس میں مسئلہ زیر بحث پر گفت و شنید کے بعد اکتوبر ۱۹۱۸ء میں مڈروس میں صلح نامہ پر دستخط کئے گئے تھے اس میں سب سے بڑی شرط یہ تھی کہ آئندہ دردانیال اور باسفورس کو تمام حلیف طاقتوں کے جہازوں کے لئے کھول دیا جائے۔ اس سلسلہ کے آغاز میں حکومت برطانیہ کی یہ کوشش تھی کہ ان دونوں آبناؤں پر ایک ایسی ضمانت حکومت مقرر کی جائے جو ان کے دروازے سب پر کھول دے۔ نہ صرف تجارتی جہازوں کے لئے بلکہ جنگی جہازوں کے لئے بھی خواہ وہ جنگ کے زمانہ میں ان کو عبور کریں یا صلح کے زمانہ میں۔ اس مقصد کے لئے برطانیہ نے دردانیال کو تقسیم کر دیا۔

دردانیال کے دو حصے دگیلی پولی اور تمام مشرقی تھریس جو اس وقت ترکی کے زیر نگیں تھے یونان کے سپرد کر دئے گئے۔ اور دردانیال کا صرف مشرقی حصہ ترکی کے لئے چھوڑ دیا گیا۔ اب ترکی گورنمنٹ ظلم کے خلاف آواز بلند کر رہا ہے۔ چنانچہ اس کی طرف سے ترکی کے وزیر خارجہ توفیق رشدی نے تخفیف اسلحہ کانفرنس کی جنرل کمیشن کے سامنے اس پر دلائل پیش کریں گے کہ ترکی گورنمنٹ لوزان کانفرنس کی اس دفعہ کو کسی حالت میں بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

بحری فوج کے مسائل پر گفتگو

برطانیہ کی طرف سے فرانس کو دعوت

پیرس ۲۸ مئی۔ معاہدہ واشنگٹن ۱۹۲۲ء پر جن طاقتوں نے دستخط کئے تھے ان میں بحری مسائل کے متعلق ابتدائی گفتگو شروع ہونے والی ہے۔ حکومت فرانس نے حکومت برطانیہ کی دعوت کو جو اس گفتگو میں شرکت کے لئے دی گئی تھی، قبول کر لیا ہے۔ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ گفتگو دو طاقتوں کے مابین بحری اور سیاسی نمائندوں کے ذریعہ ہوگی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت فرانس ان ابتدائی گفتگوؤں کو بہت زیادہ اہمیت دے رہی ہے کیونکہ ان کے ذریعہ نہ صرف طریق کار کا مسئلہ حل ہوگا بلکہ بحری قوت کی حد بندی کا اہم مسئلہ کے میدان بھی تیار ہو جائے گا۔

فرانس کا ایک اخبار "جنرل ڈے ڈیبا" لکھتا ہے کہ حکومت فرانس کو چاہئے کہ وہ اس نہایت نازک اور اہم گفتگو میں نہایت دانشمندی اور احتیاط سے شرکت کرے۔ فرانس نے ۱۹۲۲ء میں واشنگٹن میں جن ناگوار اور منحوس شرائط کو عدم تیاری کی بنا پر تسلیم کر لیا تھا، ان سے سبق لینا چاہئے۔ علاوہ ازیں ۱۹۲۲ء میں جرمنی کی بحری قوت کوئی حیثیت نہ رکھتی تھی مگر اب وہ نہایت سرعت سے ترقی کر کے قوت حاصل کر رہی ہے اور کچھ بعید نہیں کہ وہ دنیا کو حیرت خیز بنا دے۔

"دی انٹرانزیجنیان" لکھتا ہے کہ اب فرانس تخفیف اسلحہ کی آخری حد پر پہنچ چکا ہے اور وہ اس سے آگے اس وقت تک قدم نہیں رکھ سکتا...

ہندو لیڈروں کی طرف سے مہاسبھا کو جواب

کانگریس ہندو مہاسبھا سے مرعوب نہ ہوگی

ترکی اور ہندوستانی تعلقات کا قیام

انگورہ سے سوبہاش بابو کو دعوت

کپورتھلہ میں مسلمانوں کی رہائی

افغانستان میں فوجی مظاہرہ

کٹ پیس کا فینسی بنڈل صرف بیس روپیہ میں ۲۰/-

گورنمنٹ آف انڈیا سے باقاعدہ رجسٹری شدہ
سنیکوفن
سانپ کاٹے کی مجرب اور پیٹنٹ دوائی
صرف دس منٹ میں زہر کا اثر دور کر دیتی ہے
ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے
ملنے کا پتہ:- اے شیر اینڈ کمپنی جالندھر شہر (پنجاب)

آیورویدک اور یونانی طبیہ کالج دہلی کا داخلہ
حکیم حاجی محمد ظفر خاں آنریری پرنسپل

ضرورت ہے
مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

وہ موسم آگیا
جس میں مریضان سوزاک خودکشی کر لیتے ہیں
منیجر اکسیر ہاؤس پوسٹ بکس نمبر ۱۷ لاہور (پنجاب)

مفت کی اکسیر

سفید داغ برص پھلبہری کا مجرب علاج

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

بال سیاہ تیل
سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگ پر لانے والا
اے شیر اینڈ کمپنی جالندھر شہر (پنجاب)

مسلمانان سہارنپور کا عام جلسہ

ایڈیٹر "غازی" پر حملہ کی مذمت

سہارنپور ۳۰ مئی۔ آج بعد نماز عشاء جامع مسجد میں مسلمانان شہر کا ایک پرجوش جلسہ منعقد ہوا جس میں شہر کے ہر حصے کے مسلمانوں نے کثرت کے ساتھ شرکت کی۔ جلسہ سے پیشتر اور بعد لوگوں میں عام طور پر اس ناگوار حادثہ کے متعلق میگوئیاں ہوتی رہیں۔ لوگوں میں اس حادثہ کے ذمہ دار افراد کے خلاف سخت نفرت و حقارت اور بے حد ناراضگی پائی جاتی ہے۔

منشی محمد کامل صاحب کی تحریک اور خلیق صدیقی صاحب مدیر روزنامہ "تریاق" لاہور کی تائید سے حاجی خلیل احمد صاحب صدر جلسہ قرار پائے جس کے بعد حضرت خلیق صدیقی نے ایک پرجوش تقریر کرتے ہوئے دو تجاویز پیش کیں جو مولوی محمد یٰسین صاحب سکریٹری جمعیۃ العلماء سہارنپور کی تائید سے باتفاق آراء منظور کی گئیں۔ حاضرین جلسہ میں سے بہت سے اشخاص نے ان بدمعاشوں کے خلاف شدید فوری کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا تاکہ ہمیشہ کیلئے اس خطرہ کا سدباب ہو سکے۔ ایک صاحب نے اعلان کیا کہ ہم قومی خادموں کے لئے اپنی جانیں لڑا دیں گے۔

بہرحال تجاویز منظور ہونے پر جلسہ برخاست کیا گیا۔ اور لوگوں کے اشتعال کو یہ کہہ کر ٹھنڈا کیا گیا کہ انسدادی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں جن کا متن حسب ذیل ہے۔

یمن اور حجاز میں پھر جنگ شروع ہونے والی ہے

شہزادہ یمن کی اپنے والد کو دھمکی۔ شرائط صلح تسلیم کرنے سے انکار

سلطان ابن سعود سے حدیدہ اور تہامہ خالی کرنے کا مطالبہ

قاہرہ، ۳۰ مئی۔ امیر فیصل ابن سعود (کمانڈر سعودی افواج) نے اپنے والد سلطان ابن سعود کو اطلاع دیدی ہے کہ وہ امام یمن کے خلاف پیشقدمی کرنے والے ہیں۔ جدہ کی اطلاع مظہر ہے کہ امیر فیصل نے اپنی افواج کو صنعا (یمن کے پایہ تخت) کی جانب کوچ کرنے کا حکم دیدیا ہے۔ یمنی پہاڑوں پر بس آجکل میں حملہ ہونے والا ہے اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ شہزادہ یمن نے اپنے والد امام یحییٰ والی یمن کو اس امر کی دھمکی دیدی ہے کہ اگر انہوں نے ذلت آمیز صلح نامہ پر دستخط کر دئے تو ان کو تخت سے اتار دیا جائے گا۔ امام یمن صلح کے خواہشمند ہیں کیونکہ وہ سلطان ابن سعود پر فتح کی کوئی امید نہیں رکھتے لیکن ان کے صاحبزادے سیف الاسلام سلطان ابن سعود کی شرائط صلح کو ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔

قاہرہ، ۳۰ مئی۔ امام یمن نے رائے عامہ سے مجبور ہو کر سلطان ابن سعود کی شرائط صلح کو تسلیم نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ علاوہ ازیں امام نے سلطان ابن سعود سے بندرگاہ حدیدہ اور تہامہ کو خالی کر دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ اگر امام یمن نے سلطان ابن سعود کی شرائط کو تسلیم نہ کیا تو کل جنگ شروع ہو جائے گی۔

تنظاعدہ کو ان تنظاعدوں کے افسروں کے ذریعہ گولی چلانے کا حکم دیا جائے۔

ایک مسلم نوجوان کی عدالت میں درخواست

ایک دن بھی دو وقت کھانا نہیں ملتا

لاہور ۲۹ مئی۔ کل ایک مسلم نوجوان نے لاہور کی سٹی کوتوالی میں ایک درخواست پیش کی کہ جس میں اس نے ظاہر کیا کہ گذشتہ تین سال کے دوران میں جب سے کہ وہ ریلوے کی ملازمت سے علیحدہ ہوا تھا ایک دن بھی اسے دو وقت پیٹ بھر کر کھانا میسر نہیں آیا اور اس وقت اس کی حالت اتنی پریشان کن ہو گئی ہے کہ اگر چند روز کے اندر ہی اسے کوئی کام نہ ملا تو وہ خودکشی کر لینے پر مجبور ہو جائے گا۔

پولیس نے اس نوجوان کو حراست میں لے لیا اور آج عدالت میں اس کا چالان کر دیا۔

بولویہ اور پراگوے میں خونریز جنگ

لندن کی اطلاع مظہر ہے کہ پراگوے کے پایہ تخت گران شاکو میں سخت جنگ جاری ہے وہاں سے یہ اطلاع آئی ہے کہ حملہ کے دوران میں بولویہ کی بارہ ہزار فوج کو بہت کافی نقصان پہنچا ہے نیز پراگوے کی مدافعت بہت مضبوط ہے۔

پنجاب میں دیسی زبان کے ذریعہ تعلیم

وفد فلسطین کی روانگی

کپورتھلہ میں متشددانہ قوانین کا اجراء

عمال ریاست کو گولی چلانے کی اجازت

انجمن ضیاء الادب میں دلچسپ ڈیبیٹ

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے ایک اہم بیان

جدہ سے حاجیوں کے جہازوں کی روانگی

جاپان، مشرق بعید کے مسئلہ پر غور نہیں کریگا

رانی بال صفا پوڈر

کامیاب زندگی

قوم کی امانت

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں داخلہ
پرنسپل طبیہ کالج

سالانہ داخلہ آیورویدک طبیہ کالج سہارنپور
سکریٹری آیورویدک طبیہ کالج سہارنپور

اخبار الجمعیۃ
میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

محبوب عاشق کے قدموں پر

آلہ نافری
Organ Developer

ڈیڑھ سو سال کے بعد
روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ
حیات حافظ رحمت خاں
اردو زبان میں پہلی مکمل مستند اور تصویری تاریخ شائع ہو گئی
مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی
آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے
مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے
المشتہر منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ: "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی۔ یوم سہ شنبہ ۲۱ صفر المظفر ۱۳۵۳ہجری مطابق ۵ جون ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۹

حقائق زندگی

دولت نہ سہی تو فکرِ دولت دیدے
جیتے جی ہم کو عیشِ جنت دیدے
ہاں مال و زر و خزانہ و جاہ نہ دے
اک بندہ کو بندگی کی طاقت دیدے

تھی بانگِ طرب قلقلِ جامِ الفت
اور گوش بر آوازِ پیامِ الفت
قیس و فرہاد ہیں، نہ وامق کا پتا
باقی ہے فقط جہاں میں نامِ الفت

پیمانۂ عمر توڑ کر جاتے ہیں
احباب سے منہ کو موڑ کر جاتے ہیں
دنیا تو بہت روک رہی تھی، لیکن
ہم آپ ہی اس کو چھوڑ کر جاتے ہیں

(از جناب سرور سرادی)

دلچسپ حقائق و معلومات

معاصرین کے افکار و آرا

جہاز میں عازمانِ حجاز کو تکلیف

مایوس کن!

(اجل)

موت سے گلے ملنا

ہندوستانی مطبوعات میں عربی و فارسی کا حصہ

(البشیر)

ہندوستان اور جاپان کا مزدور

(ملت)

اخبار الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت بہم پہونچایئے۔ (منیجر)

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے ... مولانا شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی کا ترجمہ ...

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ۔ بازار بلیماران۔ دہلی

Regd. No. L 1793.

The Jamiat

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Vol. XIX No. 38. DELHI FRIDAY JUNE 1, 1934. PRICE ONE ANNA

رام نگر کے مسلمانوں کی افسوسناک ذہنیت
مسلم حلال خوروں پر مساجد کے دروازے بند

سرکار نظام اور انگریز آفیسر

ہندوستانی دواخانہ کے نئے منیجر

مظالم اجودھیا کے خلاف احتجاج

(نامہ نگار)

بمبئی کے ہڑتالی مزدوروں کے ساتھ ہمدردی

جمعیۃ الاسلام ریاست گوالیار کا جلسہ

بہار میں ایک اسلامی جلسہ

ایک حکیم صاحب کی قابل قدر خدمات

دہلی میونسپلٹی سے فریاد

رعایت کا آخری اعلان
۱۵ مئی تک ازبلا تیار ہوجائے گی!

اسپین کے ایک مشہور تاریخی واقعہ سے متعلق ازبلا کا جو افسانہ متواتر نمبروں میں شائع ہوا تھا اس افسانہ کو قارئین الجمعیۃ کے مسلسل و پیہم اصرار پر مزید اضافہ اور بہترین ترتیب کے ساتھ ایک مستقل کتاب کی صورت میں زیور طبع سے مزین کیا جا رہا ہے طباعت تقریباً مکمل ہو چکی ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ اس ماہ کے اختتام تک یہ کتاب چھپ کر تیار ہو جائے گی اور ہم اسے عنقریب شائقین کی خدمت میں پہنچا سکیں گے۔

...

۱۵ مئی تک جو آرڈر بھیجے جائیں ان کی کوپن کے ایک گوشہ پر ازبلا کا لفظ ضرور لکھ دینا چاہئے۔

المشتہر
منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

جنت کی کنجی۔ دوزخ کا کھٹکا!

ہر مسلمان دوزخ سے پناہ مانگتا ہے اور جنت کی تمنا رکھتا ہے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے تفصیل کے ساتھ بیان فرما دیا ہے کہ کن برے اعمال کی وجہ سے انسان عذاب الٰہی میں مبتلا ہوگا اور دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور کن اچھے اعمال کی بنا پر مسلمانوں کو جنت دی جائے گی۔

حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے کافی محنت اور کاوش کے بعد ان مضمون کی حدیثوں کو جمع کرکے ان کا اردو ترجمہ دو حصوں میں شائع کر دیا ہے ...

فتاویٰ رشیدیہ

تعلیم الاسلام

منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نادر ... دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے۔ حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو عطر ہے نادر تفسیر کا مثل ابن کثیر، ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کبیر، مدارک، موضح القرآن، ...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

(مہر برقی پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

الجمعیتہ کا مکتوب جرمنی

برلن میں یوم مئی کا عدیم المثال مظاہرہ
بیس لاکھ انسانوں میں ہر ہٹلر کی تقریر
احمدی امام اور ان کی بیوی ٹینس کے کھلاڑی ہیں

(الجمعیتہ کے نامہ نگار خصوصی مقیم برلن کے قلم سے)

جب سے ہر ہٹلر اور اس کی جماعت جرمنی میں برسر اقتدار آئی ہے اس وقت سے یہاں یکم مئی کی تقریب اس دھوم دھام سے منائی جاتی ہے کہ تمام دنیا میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ سابق زمانہ میں بھی تمام جرمنی میں یکم مئی کا دن تعطیل کا دن ہوتا تھا ... بجائے مزدور لیڈر جلسہ بھی نہ کر سکتے تھے ...

برلن میں یکم مئی کا مظاہرہ

برلن میں یکم مئی کے جلسہ کیلئے اعلیٰ انتظام بروقت کیا گیا۔ صبح کے وقت ...

بیس لاکھ کے مجمع میں ہٹلر کی تقریر

...

بریانہ ...

کاش ہندوستانی ... اور جرمنی سے اطاعت امیر کا سبق لے!

برلن میں احمدیوں کی حالت

...

"امام" مع بیوی ٹینس کھیلتے ہیں!

...

غلط بیانی اور بد اعتدالی کا نمونہ

...

برلن مسجد کی حالت

...

خلیج فارس کی عمارتیں اور حکومت برطانیہ

برطانوی حکومت کویت کی بندرگاہ میں ایک زبردست عمارت تعمیر کرنا چاہتی ہے جو خلیج فارس کے ہوائی ...

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

مسولینی کی تقریر سے ترکی حلقوں میں ہیجان
ترکی مقبوضات پر اٹلی کے حملہ کا خطرہ
ازمیر میں فوجی معائنہ کیلئے غازی کمال پاشا کا ورود

اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی نے چند روز قبل جو تقریر کی تھی اس نے تمام ترکی میں ایک آگ سی لگا دی ہے ... شمالی افریقہ ... ایشیا پر قبضہ کرنا ضروری ہے ... اٹلی ایشیا کو پیک ... اور برطانیہ کا زبردست قبضہ ہے ...

جمہوریہ رازو ... پہاڑ کی چوٹی مرکز زمین سے ۳۹۶۶۹۹ میل بلند ہے اسکے مقابلہ میں ایورسٹ کی بلندی ۳۹۶۵۶۶ میل ہے۔ اس کے علاوہ چار اور پہاڑ ہیں جو کوہ ایورسٹ سے زیادہ بلند ہیں۔ ایک پہاڑ پیرو میں ہے ... دوسرا ایکواڈور میں ... تیسرا مشرقی افریقہ میں ... چوتھا افریقہ ... ان چاروں کے بعد پانچواں پہاڑ ... جمبو رازو ... بلند ترین ہے۔

روس کی گیارہ جمہوریتوں کا صنعتی نظام
آبادی، تعلیم اور حرفتی اداروں میں انقلاب
قومی حکومت کی مساعی کے شاندار نتائج

جمہوریہ سوویٹ روس کا رقبہ اس وقت ۲۱۶۶۲۹۰۰ مربع کیلو میٹر ہے جو ۱۱۱۰۰۰۰۰ آبادی پر مشتمل ہے۔ ماسکو جمہوریہ روس کا مرکز یا پایہ تخت ہے۔ دنیا کی سات جمہوریتوں میں روس سب سے بڑی جمہوریت ہے ...

دنیا کا بلند ترین پہاڑ!
کوہ ایورسٹ بھی اتنا بلند نہیں ہے

اخبار الجمعیتہ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی و مذہب کا ثبوت بہم پہنچائیے۔

(منیجر الجمعیتہ دہلی)

کراماتی سرمہ

... آنکھوں کی جملہ امراض کے لئے ... ناظم دارالبرکات رحمانی دیوبند ضلع سہارنپور

غیر ممالک میں بھی لاثانی

... قیمت فی ڈبیہ ... ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

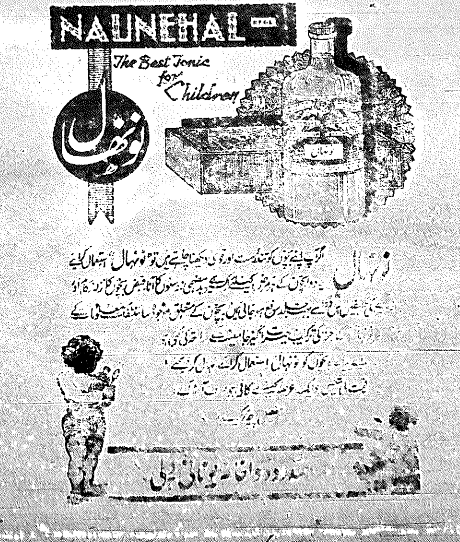

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے ...

(مولانا) نورالدین بہاری معرفت جمعیتہ علماء ہند دہلی

ہندوستان کی خواندہ آبادی میں مسلمانوں کی قلت تعداد

تعلیم کی ضرورت اور حکومت کی بے پروائی
قدیم علوم کی ترویج کا مسئلہ

حصول معاش کے جس قدر پیشے ہیں ان میں اس زمانہ میں خواندہ یا ناخواندہ ہونا مؤثر ہوتا ہے بقول مولانا حالی علیہ الرحمۃ ؎

ضرورت علم و دانش کی ہے ہر فن اور صناعت میں
نہ چل سکتی ہے اب بے علم تجاری نہ سعاری
جہاں علم تجارت میں نہ ماہر ہوں گے سوداگر
تجارت کی نہ ہوگی تا قیامت گرم بازاری
اگر چاہیں گے کرنی آدمی گھوڑوں کی سائیسی
تو دینا ہوگا ان کو امتحان علم بیطاری
نہ مستغنی بکاول علم سے ہے اب نہ باورچی
ہوا ہے بارسوں سے مطبخوں تک فلسفہ جاری

یہ نیا بٹوارہ ٹھیک سمجھ پڑے تو پھر سرکار کے یہاں درخواست دے کر اس بٹوارے کو مستقل کرا لیا جائے گا!

(آسان اردو مطبوعہ انڈین پریس صفحہ ۵۷)

(۲) تینوں بھائی قاضی کے پاس گئے اس سے انہوں نے سب حال کہہ سنایا۔

(آسان اردو مطبوعہ انڈین پریس صفحہ ۶)

(۳) دھیرے دھیرے یہ یہاں تک بڑھ جاتے ہیں۔

(آسان اردو مطبوعہ انڈین پریس صفحہ ۶۴)

(۴) اس کی سنگین جھاڑیوں یا ببول کے پیڑوں میں ٹکراتی ہیں۔

(آسان اردو مطبوعہ انڈین پریس صفحہ ۱۴)

صوبہ متحدہ کی ... کمیٹی نے جس نے ۱۹۳۳ء میں کام کیا تھا اپنی رپورٹ میں یہ سفارش کی ہے کہ ابتدائی تعلیم کے اسکولوں میں علاوہ مڈل پاس ٹرینڈ ٹیچروں کے ایسے مولویوں اور فارسی داں منشیوں کو بھی مدرسین کے کام پر مقرر کیا جائے جن کا لٹریچر عمدہ ہو ہم بھی اس سفارش کی تائید کرتے ہیں۔ اس طبقہ کے انتخاب کے سررشتہ تعلیم میں مقرر ہونے سے بچوں کی مذہبی ...

مصر میں تندرست فقیروں پر آفت

...

جدید و قدیم کا مقابلہ

ایک بڑا نقصان قوم و ملک کی عام تعلیم کو اس سے پہنچا ہے کہ جملہ اقسام کے علوم و زبان، ادب اور فلسفہ جو اس ملک میں رائج تھے سب سلطنت کی طرف سے منسوخ قرار دے دیئے گئے ...

خریداران الجمعیتہ کو چاہئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا (جو کہ ان کے نام سے پہلے پتے کے شروع میں لکھا ہوتا ہے) حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔

(منیجر الجمعیتہ دہلی)

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے
نکاح کی دلچسپ تقریب
قرآن السعدین کا ایک دلچسپ نظارہ

(گزشتہ سے پیوستہ)

اس آیت میں مسلمانوں سے چار باتوں کا وعدہ لیا گیا ہے (۱) ایمان اور یقین پر استوار رہنا۔ (۲) نیک کام کرتے رہنا یعنے احکام الٰہیہ کی تعمیل (۳) خالص خدا کی عبادت کرنا (۴) شرک کے تمام اقسام سے بچتے رہنا۔ ان چار شرائط کی تعمیل کے بعد مسلمانوں کو تین قسم کے انعامات دیئے جانے کا بھی وعدہ فرمایا ہے جو چار شرطوں کی تعمیل کا لازمی نتیجہ ہیں اور وہ یہ ہیں (۱) زمین کی بادشاہی اور حکومت (۲) دین میں استواری اور اعمال میں استقامت (۳) امن، اطمینان، سکون و راحت۔ مطلب یہ ہوا کہ مسلمان جب تک ان چار شرطوں کو پورا کرتے رہیں گے ان کو اس ...

معرفت کا نور میرے وجود میں چمک اٹھا خبر نہیں اس کتاب میں کیسی کشش ہے کہ بلا اختیار دل اس کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے۔

یہ گفتگو یہیں ختم ہوگئی اور قطورہ نماز کیلئے وضو کرنے میں مشغول ہوگئی خادمہ نے بھی وضو کر کے نماز شروع کر دی۔

دوسرے روز دانیال (قطورہ کے والد) اور ابو تحافہ (ابو نصر کے والد) نے قاضی صاحب اور دیگر لوگوں کو اطلاع دیدی کہ قطورہ اور ابو نصر کی شادی کی تقریب جمعہ کے روز منائی جائے گی۔ قاضی صاحب سے نکاح پڑھانے کی بھی درخواست کی گئی جس کو انہوں نے خوشی منظور فرما لیا۔ نکاح کے لئے سرائے کے بجائے ابو تحافہ کا مکان تجویز کیا گیا اور دانیال کی اجازت سے قطورہ کو بھی وہیں پہنچا دیا گیا۔ ابو تحافہ کے گھر بھر میں خوشیاں منائی جا رہی ہیں۔ اور ابو نصر کی بہنیں پہلے ہی سے قطورہ کو مبارکباد دے رہی ہیں۔ گھر کی خادمات اور بیبیوں نے سارا گھر لوکر آراستہ پیراستہ کر کے بقعہ نور بنا دیا ہے، ہر چیز کو سلیقہ کے ساتھ اس کی جگہ رکھ دیا گیا اور مہمانوں کیلئے کئی کمروں کو خالی کر دیا ...

(باقی آئندہ)

موسم گرما کا کاٹ اپیس اقساط پر خرید کیجئے

دیانتدار و محنتی اشخاص جوکٹ پیس کی تجارت کو مستقل طور سے اختیار کرنا چاہتے ہیں ارزاں و اعلیٰ قسم کاٹ پیس ہم سے اقساط پر لے کر تجارت کر سکتے ہیں مفصل شرائط بذریعہ کارڈ ڈاک بیرنگ فرم ہذا سے طلب کیجئے۔

ایم اے طالش اینڈ سنز آرڈر سپلائرز بمبئی نمبر ۳

چکن اور کشیدہ کاری کے بہترین رومال وغیرہ

... ہندوستان کے بنے ہوئے نفیس ... رومال ... تاجروں کے لئے خاص رعایت ہے مفصل نرخ بذریعہ خط معلوم کیجئے۔

اے ۔ ایس ۔ ان ۔ بنرجی روڈ ۔ کلکتہ

بالکل مفت — کامیاب زندگی

... کامیاب بنانے کیلئے ہماری کتاب **قوم کی امانت** مفت منگوا کر اپنی پوشیدہ قوتوں کو بیدار کریں ...

منیجر منس سرور بک ڈپو کرشن نگر لاہور

گورنمنٹ آف انڈیا سے باقاعدہ رجسٹری شدہ

سینیکون

سانپ کاٹے کی مجرب اور پیٹنٹ دوائی
صرف دس منٹ میں زہر کا اثر دور کر دیتی ہے
ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے
قیمت فی شیشی ... علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ: اے شیر اینڈ کمپنی جالندھر شہر (پنجاب)

سوماوتی (رجسٹرڈ)

... المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ لاہور

افغانستان میں شدید زلزلہ

پورا گاؤں زمین میں دھنس گیا!

پشاور ۱۳ مئی - اطلاع ملی ہے کہ افغانستان میں زلزلہ کی وجہ سے ایک پورا کا پورا گاؤں دھنس گیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ میمنہ کے آٹھ میل جنوب میں موضع ٹیا وامین ال تو بارش کا سخت طوفان آیا اس کے بعد زمین بڑے زور سے ہلنا شروع ہوئی جس کی وجہ سے تمام گاؤں والے گھر چھوڑ چھوڑ کر بھاگ گئے چند منٹ کے بعد بڑی خوفناک آواز ہوئی اور زمین میں بڑا بھاری شگاف ہوگیا جس میں پچاس مکان اور درخت دھنس گئے پھر ایک دوسری آواز آئی اور شگاف کی تہ سے زمین نمودار ہونا شروع ہوئی۔ دیکھتے دیکھتے زمین برابر ہوگئی۔ لیکن سابقہ آبادی کے تمام آثار غائب ہوگئے تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ زمین بالکل الٹ گئی جان کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

حکومت افغانستان نے اطلاع پاتے ہی امداد روانہ کی۔ اسی علاقہ میں زبردست طوفان کی وجہ سے بہت زیادہ جان و مال کی اطلاع بھی ملی ہے۔

کانگریس سے پابندیاں ہٹائے جانے کا سوال

حکومت بمبئی کی مخالفت

بمبئی یکم جون - سول نافرمانی کو معطل کرنے کے متعلق کانگریس کے فیصلہ کے بعد وائسرائے کی ایگزیکٹیو کونسل کے متعدد اجلاس منعقد ہو چکے ہیں جن میں اس بارے میں غور کیا گیا کہ کانگریس کے بارے میں اب حکومت کی کیا پالیسی ہونی چاہئے اس بارے میں تمام مقامی حکومتوں کی رائے طلب کی گئی ہے ...

اسمبلی کے لئے انتخاب کیلئے ۱۸ امیدوار

پارلیمنٹری بورڈ کا فیصلہ

افغانستان میں ۴۰ خاندان سیلاب کی نذر

ڈاکوؤں نے دو شخصوں کو ہلاک کردیا

انتخابی بورڈ کے فیصلہ تک مہاسبھا کا جلسہ ملتوی

میسور میں چٹان پھٹ گئی

بہار کے متعدد مقامات میں پھر زلزلہ آگیا

مکانات کا انہدام تار اور ٹیلیفون کے سلسلے منقطع!!

مصیبت زدگان بہار پر ایک اور آفت

مظفر پور ۳۰ جون - جنوری ۱۹۳۴ء سے اب تک صوبہ بہار میں کئی بار زلزلہ آچکے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۳۴ء اہل بہار کیلئے تباہی اور بربادی کا سال ہے۔ جنوری کے زلزلہ کے نتائج سے ابھی اہل بہار کو امن نصیب نہ ہوا تھا کہ کل پھر متعدد مقامات پر زلزلہ آیا جو پانچ سکنڈ تک رہا۔ کل پٹنہ، مظفر پور، سراج گنج، بھاگلپور اور ڈبرو گڑھ میں شدید زلزلہ آیا۔ بنارس میں بھی زلزلہ کے خفیف جھٹکے محسوس کئے گئے۔ مظفر پور میں زلزلہ آنے سے قبل خوفناک آندھی آئی اور آدھ گھنٹہ تک بارش ہوتی رہی۔ آندھی کے باعث بہت سے درخت جڑ سے اکھڑ گئے اور تمام شہر میں تاریکی چھا گئی۔ زلزلہ کے وقت جو لوگ سو رہے تھے اور جو لوگ بیدار تھے وہ سراسیمگی کے عالم میں ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ مکانوں کے چھپر اور ٹین کی چادریں اڑ گئیں۔ بجلی، تار اور ٹیلیفون کے سلسلے منقطع ہوگئے۔

معلوم ہوا ہے کہ زلزلہ سے پہلے ایک ہیبتناک آواز سنائی دی اور فضا میں کڑک پیدا ہوگئی۔ بہت سے مکانات منہدم ہوگئے ہیں اور لوگوں میں سخت اضطراب اور سراسیمگی پیدا ہوگئی ہے۔

فرقہ وارانہ حل اور ہندو مہاسبھا

مسلم یونٹی لیگ کے اجلاس کی کارروائی

فرقہ وارانہ حل اور مسلمان

نواب صاحب چھتاری کا بیان

گرجا پر بجلی گرنے سے دو عورتیں ہلاک

ترکی افواج میں نیا اضافہ

امام یمن کو اٹلی امداد دے رہا ہے؟

وائسرائے کا بہار ریلیف فنڈ

کانگریس قومی رائے کی نمائندہ ہے

نکتہ چینوں کو مسٹر آصف علی کا جواب

بنگال میں تحریک دہشت انگیزی کا انسداد

مکانات کی تلاشیاں اور گرفتاریاں

کپورتھلہ میں مسلم دوکانداروں کی ہڑتال

ایک سو گیارہ مکان جل کر خاک ہوگئے

کانگریس کی مجلس عاملہ کا اجلاس

دارالحکومت

دہلی کی مشہور فصیل کو مسمار کرنے کا فیصلہ

دہلی یکم جون - دہلی میونسپلٹی نے کل کے اجلاس میں اس بات کا فیصلہ کردیا کہ دہلی کی مشہور فصیل جسکو سترھویں صدی میں شاہجہاں نے تعمیر کرایا تھا مسمار کردیا جائے۔ تاکہ اس کی جگہ کو مفید کاموں میں استعمال کیا جاسکے سب سے پہلے دہلی اور اجمیری دروازہ کے درمیان کی فصیل کو گرایا جائے گا۔

دہلی کے مشہور ادیب اور مبلغ کی وفات

قاری سرفراز حسین صاحب چل بسے

دہلی ۴ جون دہلی کے مشہور ادیب، سیاح انگلستان اور جاپان اور مصنف کتب کثیرہ جناب قاری سرفراز حسین صاحب عزمی ...

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

آگرہ میں خوفناک آتشزدگی

تین سو مکانات تباہ۔ آدمی اور مویشی ہلاک

کٹنی اسٹیشن تباہ، متعدد افراد ہلاک

بنگال میں زبردست آندھی

نصف گاؤں آگ کی نذر ہوگیا

شذرات

باہمی سمجھوتہ اور کمیونل ایوارڈ

نواب سر احمد سعید خاں صاحب نے کمیونل ایوارڈ کے متعلق جو بیان اخبارات کو دیا ہے اس کا ایک حصہ باوجود غور کرنے کے ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ نواب صاحب فرماتے ہیں کہ

"مسلمانوں کی پرزور رائے ہے کہ مختلف ملتوں کے درمیان کسی باہمی سمجھوتہ کی غیر موجودگی میں کمیونل ایوارڈ باقی رہنا چاہئے لیکن وہ اس پر راضی نہیں ہونگے کہ اس معاملہ کو دوبارہ زیر بحث لایا جائے اور اس کا تصفیہ ایک تاسیسی مجلس سے کرایا جائے۔"

جہاں تک پہلے حصہ کا تعلق ہے وہ پوزیشن تو سمجھ میں آتی ہے لیکن یہ پوزیشن تو مسلمانوں نے کبھی بھی اختیار نہیں کی جو نواب صاحب نے آخری حصہ میں بیان کی ہے۔ مسلمان تو ہر وقت اس پر راضی ہیں کہ جب ہندوؤں اور دوسری ملتوں کی مرضی ہو فرقہ وارانہ مسئلہ کو زیر بحث لائیں اور اس پر از سر نو گفتگو کریں خواہ وہ گفتگو کسی تاسیسی مجلس میں ہو یا اور کہیں ہو۔ البتہ وہ یہ نہیں چاہتے کہ بغیر کسی تصفیہ اور سمجھوتہ کے کمیونل ایوارڈ کو ہندو مہاسبھا کی خواہش کے مطابق دریا برد کردیا جائے۔ کمیونل ایوارڈ کے بعد مسلمانوں نے نہایت خوشی کے ساتھ الہ آباد میں ہندوؤں سے گفت و ...

... میں کیا رائے قائم کرتی ہے اس کے بعد ہم یہ فیصلہ کریں گے کہ کانگریس اور اس کے بورڈ کا رویہ کس حد تک صحیح ہے۔ پنڈت مالویہ کی رائے یقیناً ایک ذاتی رائے ہے اور اس ذاتی رائے پر جب تک بحث نہ ہوجائے اور جماعت اس کے متعلق اپنی پالیسی نہ بنالے اس وقت تک سے معتبر نہیں کہا جاسکتا۔ مسٹر تصدق احمد خاں شروانی اور مسٹر آصف علی جو کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے ذمہ دار اراکین ہیں ان کے بیانات سے کم سے کم یہ امر تو پوری طرح واضح ہوچکا ہے کہ وہ پنڈت مدن موہن مالویہ سے شدید اختلاف رکھتے ہیں اور وہ اور ان کے دیگر ہم خیال ہندو مسلمان اراکین اس امر کو ایک لمحہ کے لئے برداشت نہیں کر سکتے کہ کانگریس ہندو مہاسبھا کی حمایت میں مسلمانوں کے خلاف اقدام عمل پر آمادہ ہوجائے۔

ایک ناقابل انکار حقیقت

لبرل جماعت کے ایک رہنما سر چمن لال سیتلواد نے اپنے تازہ بیان میں فرمایا ہے:

"فرقہ وارانہ اختلافات آج بھی ملک میں پوری شدت کے ساتھ قائم ہیں اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ آزادی ہند کے متعلق جو کچھ کہا سنا جارہا ہے اور جو کچھ پروپیگنڈا کیا جارہا ہے اس میں اس وقت تک واقعیت کی کوئی جھلک نہیں آسکتی جب تک کہ ہندوستان کی مختلف ملتوں ..."

مظفر پور میں ایک اور زلزلہ

پارلیمنٹری بورڈ کا جلسہ

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

الجمعیۃ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم سہ شنبہ ۲۱ صفر المظفر ۱۳۵۳ھ ہجری

خطرے کے آثار

ہر زبردست خطرے سے قبل اس کے آثار و علائم پہلے نمودار ہوجاتے ہیں جن لوگوں کو خدا نے عقل سلیم عطا فرمائی ہے وہ ان آثار و علائم کو دیکھ کر اپنے مستقبل کے تحفظ کی تدابیر میں مشغول ہوجاتے ہیں اور جنہیں اس جوہر لطیف سے محروم کردیا گیا ہے وہ بدستور خواب غفلت میں پڑے ہوئے اپنا بہترین وقت ضائع کیا کرتے ہیں حتی کہ مصیبت و تباہی کی گھنگھور گھٹائیں انہیں چاروں طرف ...

... تک دبا ہوا سوال دوبارہ اچھالنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ آج پھر ہندوؤں سے یہ کہا جارہا ہے کہ انہیں مساجد کے سامنے باجہ بجانے کا آئینی و اخلاقی حق حاصل ہے اور کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ اپنے اس حق پر اصرار نہ کریں اور دنیا بھر کے دلائل صرف کرکے یہ ثابت کیا جارہا ہے کہ مسلمانوں کے لئے مساجد کے سامنے باجہ بجانے پر اعتراض کرنا کسی طرح درست نہیں ہے۔ اور اسی پولیس سے جو کل ...

(بسلسلہ صفحہ ہذا کالم ...)

فرقہ وارانہ مسئلہ اور کانگریس

پنڈت مالویہ کے بیان کا زبردست جواب

ڈاکٹر انصاری کی تائید میں تصدق احمد خاں شیروانی کا مدلل بیان

پنڈت مالویہ کے جواب میں مسٹر تصدق احمد خاں شیروانی نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔

اخبارات میں فرقہ وارانہ حل کے متعلق جو بحث شروع کر دی گئی ہے، اس سے مجھے صدمہ ہوا۔ اگرچہ شروع ہی سے اس بات کو واضح کر دیا گیا تھا کہ آئندہ انتخابات حکومت کی پالیسی کے مسئلہ پر لڑا جائے گا لیکن اس

مسٹر اینے کی پالیسی

فرقہ وارانہ مسئلہ صرف مشترکہ اور اس کے مقابلہ میں جداگانہ حلقہائے انتخاب کا مسئلہ نہیں بلکہ اس میں اور بھی بہت سے مسائل شامل ہیں لیکن جہاں تک صرف نمائندگی کا تعلق ہے میں مسٹر اینے کو یاد دلا سکتا ہوں کہ دہلی میں

لکھ دیا گیا تھا کہ وہ مسلمانوں کی اکثریت کی نمائندگی نہیں کرتے اور اس طرح انکو نظر انداز کر دیا گیا تھا۔ اگر مجھے صحیح طور پر یاد ہے تو مسٹر اینے خود اس پر رضامند نہیں تھے کہ مشترکہ حلقہائے انتخاب کے مسئلہ پر مسلمانوں سے کوئی سمجھوتہ کریں وہ جانتے ہیں اور مجھے بھی معلوم ہے کہ ہندو بزرگوں کی ایک بڑی تعداد جداگانہ حلقہائے انتخاب کو اپنے لئے زیادہ مفید سمجھتے ہیں۔

اگر میری معلومات صحیح ہیں تو ان میں مشترکہ حلقہائے انتخابات کو جنکا مرحوم مولانا محمد علی شبیہ مرحوم نے اسی کی بنیاد پر سب مسئلہ طے کرنے کی کوشش کی تھی تو اسے حقارت سے مسترد کر دیا گیا تھا۔ اب جبکہ یہ سب کچھ ہو چکا ہے کیا یہ کوئی عقلی سیاست ہے کہ مسلمانوں سے یہ توقع کی جائے کہ وہ فرقہ وارانہ حل کو مسترد کر دیں قبل اس کے کہ ان کو اس کا کوئی قابل قبول نعم البدل دیا جائے۔

باوجود ان تمام شاندار اور رجائی الفاظ کے جو ان دو معزز بزرگوں نے کہے ہیں میں یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ کانگریس جیسی ایک قومی جماعت کبھی اقلیتوں کو دباکر اتحاد پر مجبور کرنے کا ذریعہ اختیار نہیں کرے گی۔ افراد خواہ وہ کتنے ہی بڑے کیوں نہ ہوں ایک آرگنائزیشن کو ایک خاص خیال پر عملدرآمد کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ آرگنائزیشن کا قلب اچھی حالت میں ہے۔

فرقہ وارانہ حل کے مضرات

ذاتی طور پر میں سمجھتا ہوں، ایک قوم پرور اور ایک مسلمان کے اس کو محسوس کرتا ہوں کہ فرقہ وارانہ حل نہ صرف قومیت کے منافی ہے بلکہ مسلمانوں کے بھی خلاف ہے۔ ایک طرف یہ فرقہ پرستی کو دائمی صورت دیتا ہے اور دوسری طرف بنگال اور پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت کو اقلیتوں میں تبدیل کر دیتا ہے جو حقیقتاً مساوات پر پہونچ جاتی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر انصاری صاحب کے دواعی بیان میں پالیسی بیان استعمال کی گئی ہے جس سے اس قسم کی مفروضہ غلط فہمی پیدا ہونے کا امکان ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے بیان میں اس ناقابل انکار حقیقت کا اظہار کرنے کے بعد کہ جب کہ ہندوؤں اور سکھوں کی ایک بڑی تعداد فرقہ وارانہ حل کے خلاف ہے مسلمانوں کی ہر گروپ اور جماعتوں کی ایک بڑی تعداد نے اس وقت تک کے لئے قبول کر لیا ہے جب تک کہ اس کا کوئی مستقل بدل تلاش نہ کر لیا جائے یہ آگے چل کر وہ اپنے خیالات کا اس طرح اظہار کرتے ہیں لیکن میری رائے میں اس مسئلہ کا حل نہیں ہو سکتا سوائے اس کے کہ ایک دستوری اسمبلی طلب کی جائے اور وہ ایک قومی دستور اساسی مرتب کرے اور اس وقت تک نمائندگی کے مناسب یا طریقہ کو جیسا کہ فرقہ وارانہ حل میں شامل ہے قبول یا مسترد کرنے کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔

پنڈت مالویہ کا جوش

ڈاکٹر انصاری صاحب جو تمام ہندوستان میں ایک نہایت محتاط آدمی کی حیثیت سے مشہور ہیں معترضہ حصہ کو صاف طور پر اپنی ذاتی

سلطان ابن سعود اور امام یحییٰ میں عنقریب صلح ہونے والی ہے

شرائط کی تکمیل کیلئے چند روز کی مہلت شہزادہ یمن راہ راست پر آگئے

بندرگاہ حدیدہ پر سلطان ابن سعود کا قبضہ رہے گا

قاہرہ ۳۰ رمئی۔ سرکاری طور پر اس امر کا اعلان کر دیا گیا ہے کہ سلطان ابن سعود نے امام یمن کو شرائط کی تعمیل اور اس پر غور کرنے کے لئے چند روز کی اور مہلت دیدی ہے اور اس طرح والی حجاز نے والی یمن سے عارضی صلح کو منظور فرما لیا ہے۔ مہلت کی درخواست امام یمن نے پیش کی تھی جس کو سلطان نے بدل و جان منظور فرمالیا۔

قاہرہ کی آخری اطلاع مظہر ہے کہ سلطان ابن سعود اور امام یمن میں عنقریب صلح ہونے والی ہے۔ بندرگاہ حدیدہ جس پر حال ہی میں جنگ میں سعودی

اس بات پر بڑی مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ سلطان ابن سعود نے اپنی شرطوں میں تبدیلی کر لی ہے اور ان کو بہت نرم کر دیا ہے۔ شاہزادہ یمن نے اپنے والد امام یحییٰ کو تخت سے اتارنے کی جو دھمکی دی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ اب انہوں نے اپنے والد کی مخالفت ترک کر دی ہے اور وہ راہ راست پر آگئے ہیں۔

ٹریڈ یونین کانگریس کے دفتر پر پولیس کا چھاپہ

کلکتہ ۲ سرمئی۔ کل پولیس نے آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس کی بنگال برانچ کے دفتر پر چھاپہ مارا اور ٹریڈ یونین تحریک کے متعلق تمام لٹریچر قبضہ میں کر لیا دفتر پر قفل لگا دیا گیا اور دفتر پر پولیس نے قبضہ کر لیا۔

اس سلسلہ میں ناظرین کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس جماعت کے خلاف ابھی تک کوئی امتناعی حکم جاری نہیں ہوا ہے اس طرح سرسری پریس پر جہاں ٹریڈ یونین کے اشتہارات چھپتے تھے چھاپہ مارا گیا اور تلاشی لی گئی اور پولیس کچھ کاغذات اپنے ہمراہ لے گئی۔

تبت کے کمانڈر انچیف کی آنکھیں نکال لی گئیں

شملہ ۳ سرمئی۔ ایک آمدہ اطلاع ہے کہ تبت کی فوج کے سابق کمانڈر انچیف لنگ شار کی آنکھیں تبت کے حکام کے حکم سے نکال لی گئیں۔

آندھی نے سواری گاڑی کو الٹ دیا

دلی یورم ۳ سرمئی۔ ایک آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ دلی یورم ٹریچی لائن پر ایک سواری گاڑی پٹڑی سے اتر گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب گاڑی دریعا چالم اور پدانور کے درمیان جا رہی تھی زبردست آندھی آئی شروع ہوگئی جس کی وجہ سے انجن پٹڑی سے اتر گیا اس کے ساتھ دو ڈبے الٹ گئے خوش قسمتی سے کوئی شخص ہلاک نہیں ہوا صرف ۱۴ افراد مجروح ہوئے ہیں۔

دو سو مکانات جل گئے

مدورا ۳ سرمئی۔ موضع پوجی میں زبردست آگ لگ گئی جس سے تقریباً دو سو مکانات برباد ہو گئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ پہلے ایک مکان میں آگ لگی تھی جب کہ مکین ڈرامہ دیکھنے گئے ہوئے تھے۔ آندھی کی وجہ سے آگ تمام گاؤں میں پھیل گئی۔

وہ موسم آگیا

جس میں مریضان سوزاک خودکشی کر لیتے ہیں!

کیوں؟ اس لئے کہ اس موسم میں سوزاک کی تکلیف ایک انسان کے لئے ناقابل برداشت ہو جاتی ہے اور وہ ایسی زندگی پر موت کو ترجیح دیتا ہے مگر اکسیر خوراک نے سینکڑوں انسانوں کو مرنے سے بچا لیا ہے اس دوا سے ایسے مریض بھی صحتیاب ہوئے جنہوں نے سوزاک کی شدت سے تنگ آکر خودکشی کا تہیہ کر لیا تھا اس سے بیس بیس سال کا پرانا سوزاک بالکل دور ہو گیا ہے جوانی کے مریض بڑھاپے میں اچھے ہوگئے ہم ان لوگوں کو جو سوزاک کیلئے تمام علاج کر کے تھک چکے ہوں مشورہ دیتے ہیں کہ ایک بار اکسیر سوزاک کو بھی ضرور آزمائیں ہمارا عقیدہ ہے کہ استعمال کے بعد یقیناً وہ اس قدر پسند کریں گے کہ سوزاک کیلئے کسی نے اب تک اس سے بہتر دوا ایجاد نہیں کی ہے سوزاک کے نئے مریض اکسیر سوزاک کی دو شیشیوں سے اور پرانے مریض تین شیشیوں سے مکمل طور صحتیاب ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی تین روپیہ (عہ) محصول و پیکنگ ۹ر (نو آنہ) دو شیشی ایک ساتھ طلب کرنے سے للعہ محصول و پیکنگ اور تین شیشیاں ایک بار منگانے پر صرف آٹھ روپے سے محصول ڈاک و پیکنگ۔

ضروری التماس۔ دوا منگاتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط تحریر فرمائیں اور اگر ممکن ہو تو ڈاکخانہ اور ضلع انگریزی میں لکھیں جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ملٹ کا ٹکٹ ضرور ارسال کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد کی شکایت معاف۔

ملنے کا پتہ: منیجر اکسیر ہاؤس پوسٹ بکس نمبر ۱۱۱ لاہور (پنجاب)

صوبہ متحدہ کے وقف بل کی مخالفت

جمعیۃ علماء ہند کی ترمیمات کی تائید

۲۹ مئی ۱۹۳۲ء کو جامع مسجد سہارنپور میں بعد نماز عشا مسلمانوں کا ایک کثیر اجتماع بجلسہ عام بصدارت جناب مولوی منظور الغنی صاحب منعقد ہوا جس میں مولانا حسین احمد صاحب مدنی جانشین حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا حافظ عبد اللطیف صاحب ناظم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب اور جناب مولانا نور محمد خان صاحب صدر مدرس مدرسہ مظاہر العلوم بھی شریک تھے۔

مولانا نور محمد خان صاحب کی تحریک اور حضرت مولانا حسین احمد صاحب قبلہ کی تائید اور مولوی مشتاق احمد صاحب کی تائید مزید سے ذیل کا ریزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا۔

مسلمانان شہر سہارنپور کا یہ جلسہ عام حافظ ہدایت حسین صاحب کے پیش کردہ وقف بل کی پرزور مخالفت کرتا ہے اور اس میں جمعیۃ العلماء نے جو ترمیمات پیش کی ہیں ان کی تائید کرتا ہے نیز مسلم ممبران کونسل صوبہ متحدہ اور اپنے ضلع کے ممبران کونسل سے پرزور استدعا کرتا ہے کہ وہ ان ترمیمات کی تائید کریں اور کونسل میں اسی بل کو پاس کرائیں جس میں وہ ترمیمات شامل ہوں۔

تیرہ افراد آگ کی نذر

ازبلا چھپ کر تیار ہوگئی!!!

فرمائشیں فوراً بھیجدی جائیں

آج ۳ جون ۱۹۳۲ء کو ازبلا کا پہلا ایڈیشن جید برقی پریس سے چھپ کر دفتر الجمعیۃ میں آگیا جن حضرات نے اس کتاب کیلئے پہلے سے فرمائشیں بھیجدی تھیں ان کے پتہ پر ازبلا کے پیکٹ روانہ کئے جا رہے ہیں۔

ازبلا کا حجم ڈیڑھ سو صفحات سے متجاوز ہے اور اس پر سرخ رنگ کا دبیز ٹائیٹل لگایا گیا ہے وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت وصداقت کے بے شمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے یا اسلام کی گذشتہ عظمت وسطوت کا نقشہ نظر کے سامنے لانا چاہتے ہیں یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کے لئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی ومذہبی وتاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کر اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ واشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔

ازبلا کی قیمت اس کے مضمون، اس کے حجم اور اس کی کتابت وطباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے اور محض اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ر علاوہ محصول ڈاک ہے۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کے لئے بیس بائیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کے لئے علیحدہ خط وکتابت کر سکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائے گا اس لئے جن صاحب کو بھی ازبلا کی جلد درکار ہے وہ فوراً طلب فرمالیں ورنہ مایوس ہونا پڑے گا اور دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنے میں بہت دیر لگ جائے گی۔

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

آل انڈیا مسلم یونٹی بورڈ کا اجلاس

منظور شدہ تجاویز

تجویز نمبر ۱۔ مسلم یونٹی بورڈ کا یہ اجلاس اس اعلان کا خیر مقدم کرتا ہے جس میں سول نافرمانی کی تحریک کے التوا کا مشورہ دیا گیا ہے اور راجہ پارٹی کے احیاء اور اس کے اس عملی اور قوم پرورانہ پروگرام کو پسند کرتا ہے جو راجہ پارٹی نے اپنے رانچی کے جلسے میں یونٹی بورڈ کے ریزولیوشن منظور شدہ ۸ر ستمبر ۱۹۳۲ء کے مطابق مرتب کیا ہے جس سے ایک مرتبہ پھر یہ ممکن ہو گیا ہے کہ تمام فرقوں کے بلند خیال لوگ متحد ہو کر ملک کیلئے عمل کریں۔

تجویز نمبر ۲۔ آل انڈیا مسلم یونٹی کانفرنس کے اس نقطہ نظر کا اعادہ کر کے کہ کمیونل اوارڈ کا بدل صرف مختلف فرقوں کے درمیان باہمی سمجھوتہ ہی ہو سکتا ہے یہ بورڈ ان تمام کوششوں کی مذمت کرتا ہے جو اس غرض کے لئے کیا جا رہا ہے کہ برٹش گورنمنٹ سے کمیونل اوارڈ میں ترمیم کرائی جائے۔ مزید برآں یہ بورڈ اس تحریک میں امداد کرنے کے لئے اپنی آمادگی کا اظہار کرتا ہے جو تمام فرقوں میں کامل اتحاد و یکجہتی کے لئے ہو جس کی سابقہ اتحاد کانفرنس میں ہمارے نمائندوں کی کوششوں سے اچھی طرح تصدیق ہوتی ہے۔

اپیل کرتا ہے کہ اس وقت تک لیجسلیٹو اسمبلی کے کسی امیدوار یا امیدواروں سے تائید کا وعدہ نہ کریں جب تک کہ یہ بورڈ مناسب امیدواروں کے نام اپنی سفارش کے ساتھ پیش نہ کرے۔ یہ بورڈ اپنی ورکنگ کمیٹی کو اختیار دیتا ہے کہ یکم جولائی ۱۹۳۴ء سے قبل مختلف انجمنوں سے مشورہ کر کے تمام معاملات مدنظر رکھ کر لیجسلیٹو اسمبلی کی ممبری کے لئے ایسے مستقل امیدواروں کے ناموں کی فہرست تیار کرے جو ملک وملت کے مفاد کی بہتر سے بہتر خدمت کر سکیں۔

تجویز نمبر ۵۔ مسلم یونٹی بورڈ کا یہ جلسہ ذیل کا دستور اساسی منظور کرتا ہے اور دستور مذکور کی دفعہ ۳ (الف) کے بموجب ورکنگ کمیٹی کے ارکان کا حسب ذیل انتخاب کرتا ہے۔

عہدہ دار۔ صدر جناب نواب محمد اسمٰعیل خاں صاحب۔

سکریٹریز۔ مولانا شوکت علی صاحب۔ چودھری خلیق الزماں صاحب شاہ مسعود احمد صاحب۔ سید ذاکر علی صاحب۔

ارکان۔ راجہ صاحب سلیم پور۔ ڈاکٹر مختار احمد انصاری صاحب۔ مولانا ابو الکلام آزاد صاحب۔ مولانا سید مرتضیٰ بہادر صاحب۔ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب۔ مولانا قطب الدین عبد الوالی صاحب مولانا احمد سعید صاحب۔ مولانا مفتی عنایت اللہ صاحب۔ سید حسن ریاض صاحب۔ تصدق احمد خاں شیروانی صاحب۔ مولانا عبد الماجد صاحب۔ عبد المتین چودھری صاحب۔ محمود الدین جنگ صاحب شیخ عبد المجید سندھی صاحب۔ مولانا طفیل احمد صاحب۔ حکیم ورجسن صاحب۔

دستور اساسی مقاصد و لائحہ عمل

(۱) اس انجمن کا نام مسلم یونٹی بورڈ ہوگا۔

نزقوں کا باہمی اتحاد ہے۔

(ب) کمیونل اوارڈ کا بدل صرف مختلف فرقوں کے درمیان باہمی تصفیہ ہی ہو سکتا ہے۔

ان تمام انفرادی اور اجتماعی سرگرمیوں کا انسداد خواہ وہ کسی فرقہ کی طرف سے ہوں جن سے مختلف فرقوں کے درمیان افتراق و نفاق کی خلیج وسیع ہو۔ اس عقیدے کا عمل ہے۔

۴۔ ہر وہ جماعت جو یونٹی بورڈ میں نمایاں شریک ہے اپنے سیاسی اور تمدنی مطمح نظر پر قائم رہ کر مسلمانوں کے لئے ذیل کے لائحہ عمل پر اتفاق رائے کرتی ہے۔

(۱) مسلمانوں میں اسلامی فکر اور اسلام کی خدمت کا جذبہ پیدا کرنا
(۲) آزادی کی جدوجہد میں پورے طور پر حصہ لینے کے لئے مسلمانوں کی تربیت و تنظیم کرنا۔
(۳) مسلمانوں میں باہم اور مسلمانوں و دیگر اقوام میں اتحاد کو ترقی دینا
(۴) عوام و خواص میں اسلامی مساوات کی بنا پر خوشگوار تعلقات پیدا کرنا۔
(۵) مزدوروں اور مزارعین زمیندار و کاشتکار کی حالت بہتر کرنے اور بیکاری کو رفع کرنے کے لئے کام کرنا اور ان دوسری جماعتوں کے ساتھ اتحاد عمل کرنا جو ان مقاصد کے لئے کام کر رہی ہیں۔

۸۔ مسلم یونٹی بورڈ اپنے اغراض و مقاصد کی تکمیل اور لائحہ عمل کو موثر بنانے کے لئے ہر ممکن طریقہ پر عمل کرے گا۔

۹۔ یونٹی بورڈ کے ارکان اور عہدہ داروں کا الیکشن ہر سال ہوگا۔

۱۰۔ ہر وہ انجمن جو یونٹی بورڈ میں شریک ہوگی یونٹی بورڈ کو سود روپیہ سالانہ دے گی۔

دستخط: کنتی علی خان کیمپ (چودھری) خلیق الزماں (پشاور) مسعود احمد۔ سید ذاکر علی۔ سکرٹریان آل انڈیا مسلم یونٹی بورڈ

جنید کے حالات کی رفتار

اخبار تیج کے نامہ نگار کے غلط بیانیوں کی تردید

تین ماہ کا عرصہ ہوتا ہے کہ جنید کے مسلمانوں پر بے پناہ مظالم ڈھائے جا رہے ہیں مسلمانان جنید کی داستان غم والم اخبارات میں شائع ہو چکی ہے ہم نے اخبارات میں ہندوؤں کی سفاکی و خونخواری اور حکومت کے تغافل کے حالات جو کچھ بھی شائع کرائے ہیں وہ بالکل واقعی ہیں بلکہ مسلمانان جنید پر جس قدر مظالم کئے جا رہے ہیں ان کے بہت ہی تھوڑے حصہ کی ہمیں اطلاعات ملی ہیں۔

۲۵ مسلمانوں کو طویل سزائیں

مقدمہ بلوہ کا فیصلہ

مراد آباد ۲ سرمئی۔ مقدمہ بلوہ بلانگا میں ۲۵ مسلمانوں کو سیشن سپرد کیا گیا تھا ان پر بلوہ آتشزدگی اور خلاف قانون مجمع میں شرکت کا الزام تھا یہ واقعہ گذشتہ سال جولائی میں ہوا تھا۔ آج ڈسٹرکٹ سیشن جج نے انہیں چار چار سال قید سخت کی سزائیں دے دیں۔ موضع بلانگا میں مسلمانوں پر الزام تھا کہ انہوں نے ہندوؤں کے گھروں پر حملہ کیا ان کے مکانات جلانے اور ان کا سامان لوٹ لے گئے۔ بتایا جاتا ہے کہ وہ مقتول ہندو دیہاتی اب گھوش اور بعض گھوش اس بلوہ میں قتل ہی ہوئے۔

شملہ میں جاپانی قونصلوں کا اجتماع

جاپانی اور ہندوستانی معاہدہ کی تکمیل

ایک سرحدی نومسلم کا پیدل عزم سفر

ایک مسلم نوجوان محمد اسلم نامی جنہوں نے بی اے ایل ایل بی کی ڈگری علیگڑھ کالج سے حاصل کی تھی اور جو کوہاٹ کے ایک اچھے قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں

(عبد الغنی قریشی سکریٹری مجلس احرار اسلام رہتک)

امداد مصیبت زدگان بہار

معرفت جمعیۃ علماء ہند

(از ۵ رمئی تا ۹ رمئی ۱۹۳۴ء)

میاں محمد محبوب عالم صاحب	آسٹریلیا	
اسمٰعیل حاجی محمد صاحب	افریقہ	
معرفت شیخ عبد العزیز صاحب	گجرات	
ریاض علی صاحب	دہلی	
سید ظہیر الدین صاحب	رنگون	
غلام محمد صاحب کیلیفورنیا	امریکہ	

پارلیمنٹ کی ممبری کیلئے مسٹر جناح کھڑے ہونگے

بمبئی ۹ سرمئی۔ مرہٹی اخبار روزنامہ درت کا نامہ نگار مقیم لندن اطلاع دیتا ہے کہ مسٹر جناح غالباً برطانی پارلیمنٹ کی ممبری کے لئے کھڑے ہوں گے اور مسٹر جناح اپنے چودہ نکات پر زور دیں گے اور کمیونل اوارڈ میں ترمیم ہونے سے روکیں گے۔ اسی نامہ نگار نے یہ بھی لکھا ہے کہ چونکہ مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ جلد ہی شائع ہونے والی ہے، لہٰذا اس موقعہ پر نواب بھوپال کے انگلستان جانے میں بڑی اہمیت ہے۔

دارالعلوم حمیدیہ دربھنگہ کا ضروری اعلان

کیمیائی اجزاء سے طبی اصول پر تیار کیا ہوا بہترین بیغیر

رانی بال صفا پوڈر

سول ایجنٹ برائے انڈیا: ابراہیم عابد غلام محمد خان

بازار لال کنواں دہلی

سالانہ داخلہ آیورویدک طبیہ کالج سہارنپور

پراسپکٹس کے لئے ار کا ٹکٹ روانہ کریں۔

سکریٹری آیورویدک طبیہ کالج سہارنپور

آیورویدک اور یونانی طبیہ کالج دہلی کا داخلہ

امیدوار مردوں اور عورتوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد پراسپکٹس طلب کریں جو مفت روانہ کیا جاتا ہے ۱۵ جولائی ۱۹۳۴ء تک داخلہ کیلئے تمام درخواستیں دفتر کو موصول ہو جانے چاہئیں۔ بورڈنگ ہاؤس میں داخلہ لازمی ہے۔ تعلیم کا نیا سال یکم اگست ۱۹۳۴ء سے شروع ہوگا۔

حکیم حاجی محمد ظفر خاں آنریری پرنسپل

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

خاص رعایت

منگوانے کا پتہ: اے شیر اینڈ کمپنی ۱۱ جالندھر شہر (پنجاب)

جاوید

مہتمم رسالہ جاوید دہلی

سفید داغ برص پھلبہری کا مجرب علاج

دفتر اکسیر برص نمبر ۴۵ دربھنگہ بہار

آلہ نامردی

Organ Developer

منیجر سائنٹفک سپلائیز ۱۳۵ ٹبالہ (پنجاب)

محبوب عاشق کے قدموں پر

تار کا پتہ "الجمیعۃ دہلی"

يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی اے) — معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم شنبہ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۹ جون ۱۹۳۴ء | نمبر ۴۰

ظاہر و باطن

معلوم نہیں کس کا جلوا نظر آتا ہے
ہر جلوۂ ناپیدا پیدا نظر آتا ہے
باطن کی نہ کچھ پوچھو، باطن کی خدا جانے
جس نے تجھے دیکھا ہو، وہ دیکھے تو کیا دیکھے
اے اہلِ نظر ہشیار، اے اہلِ بصر ہشیار

پنہاں نظر آتا ہے پیدا نظر آتا ہے
قربان نگاہِ دل، کیا کیا نظر آتا ہے
ظاہر میں تو پردہ ہی پردا نظر آتا ہے
جب تو نظر آجائے، پھر کیا نظر آتا ہے
جو کچھ نظر آتا ہے، دھوکا نظر آتا ہے

آزاد تری آنکھیں آنکھیں ہی نہیں ورنہ
آنکھیں ہوں تو دریا بھی قطرہ نظر آتا ہے

(آزاد انصاری)

معاصرین کے افکار و آراء

مسلمان بچوں کی تعلیم

ترکوں کی فوجی قوت

(ملت)

یورپ کا سیاسی بحران

مفلوج لیڈر

تجارت اور مسلمان

(مسلم)

دلچسپ حقائق و معلومات

ازبلا چھپ کر تیار ہوگئی!!!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق۔ یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت کا نقشہ قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کے لئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا خرید کر ... ایک نسخہ کی قیمت ۲ ؍ علاوہ محصول ڈاک ہے ...

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان۔ دہلی

متوسط اور غریب مسلمانوں کی تعلیم کا بہترین انتظام

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لڑکے اچھی تعلیم کے ساتھ درستی اخلاق اور نماز و روزہ کے بھی پابند ہوں تو آپ کے بچوں کے واسطے اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ بہترین درسگاہ ہے۔
چونکہ مسلمانوں میں اوسط طبقہ اور غریبوں کی تعداد زیادہ ہے۔ لہٰذا اس اسکول میں دونوں طبقوں کے لڑکوں کی رہائش کے لئے جداگانہ بورڈنگ ہاؤس قائم کئے گئے ہیں جن کے قواعد و ضوابط ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ (یو۔ پی) سے مفت طلب فرمایئے۔

المشتہر
الطاف حسین بی۔ اے (علیگ) ہیڈ ماسٹر

Regd. No. L 1793.

The Jamiat

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Vol. XIX No. 33. DELHI TUESDAY JUNE 5, 1934. PRICE ONE ANNA

بنارس کی سب سے بڑی اسلامی درسگاہ

بنارس ایک تجارتی شہر ہے یہاں کی اکثریت حرفت پیشہ اور تاجر ہے۔ بالخصوص مسلمانوں کی بڑی تعداد کا ذریعہ حیات و معاش حرفت ہے ...

ہندی تبلیغی رسالہ "اسلام"

(خلیل الرحمٰن۔ ناظم مدرسہ عالیہ مظہر العلوم بنارس)

مسجد کے مکانوں پر ناجائز قبضہ

مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کیلئے سفیروں کی ضرورت

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علی گڈھ کو کانفرنس کے ممبر بنانے اور وظائف کے واسطے روپیہ حاصل کرنے کے لئے سفیروں کی ضرورت ہے درخواست کنندگان اپنی درخواستوں میں اپنی عمر قابلیت، تجربہ ...

جمعیۃ علماء تحصیل صوابی کا جدید انتخاب

(حکیم عبدالحکیم تحصیل صوابی)

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں داخلہ

امیدواروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں داخلہ کے لئے درخواستیں ۵ / جولائی سنہ ۳۴ء تک پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے پاس پہونچ جانا چاہئیں اور امیدوار کو مع اسناد و سرٹیفکیٹ چال چلن وغیرہ بتاریخ ۵ / جولائی ... پرنسپل کے دفتر میں حاضر ہو جانا چاہیئے۔ تاریخ مقررہ کے بعد کوئی درخواست نہیں لی جائے گی۔
قواعد و ضوابط داخلہ طبیہ کالج دفتر سے مفت مل سکتے ہیں
پرنسپل طبیہ کالج

بیس فیصدی سے پچاس فیصدی تک کفایت

بہترین کٹ پیس کے بنڈل قیمت۔ ۱۰ روپیہ ۱۵ روپیہ نہایت کفایت اور چنا ہوا مال ساٹن کین سلک چھینٹ۔ پوپلین۔ ململ۔ لٹھا۔ سوتی کریپ وغیرہ ایک گز سے ۷ گز تک کا ٹکڑہ۔ ۵ روپیہ آرڈر کے ہمراہ آنا لازمی ہے
مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ
کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہوگئی

حیات حافظ رحمت خاں

مؤلفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی جسمیں
آنریبل سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی کونسل کا عالمانہ پیش لفظ شامل ہے
اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے
مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے
حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۳۰ کاغذ چکنا، چمکدار کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ دو رنگے ٹون کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت (...)
المشتہر: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

جنت کی کنجی۔ دوزخ کا کھٹکا

سعادت مند روح دوزخ سے پناہ مانگتی ہے اور جنت کی تمنا رکھتی ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے تفصیل کے ساتھ بیان فرمادیا ہے کہ کن برے اعمال کی وجہ سے انسان عذاب الٰہی میں مبتلا ہوگا اور دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور کن اچھے اعمال کی بنا پر مومنوں کو جنت دی جائے گی۔
حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے کافی محنت اور کوشش کے بعد دونوں مضمونوں کی حدیثوں کو جمع کرکے ان کا اردو ترجمہ دو حصوں میں شائع کردیا ہے ... جس حصہ میں دوزخ کی وعید کے متعلق احادیث ہیں اس کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اور جس میں جنت کی بشارت دی ہے اس کا نام جنت کی کنجی ہے ...

فتاویٰ رشیدیہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ کا مجموعہ فتاویٰ رشیدیہ تینوں حصوں میں جمع کیا گیا ہے ...

تعلیم الاسلام مصنفہ حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلمائے ہند جو اسلامی مدارس کے ابتدائی درس میں داخل ہوچکی ہے ... مکمل سٹ کی قیمت صرف ...

منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

عربی اور ولایتی ڈاک

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

لائق بادشاہ کے نالائق فرزند کی تخت نشینی

الحکم ثانی کے بعد اندلس میں طوائف الملوکی

وہ ملازم جس نے بادشاہ کو اپنا غلام بنا لیا

عبد الرحمٰن اول کے بعد الحکم ثانی تک اسپین کی اسلامی سلطنت کے دبدبہ اور اس کی پرشوکت جبروت کا یہ حال تھا کہ عیسائی حکومتیں مسلمانوں کے نام سے تھرتھر کانپتی تھیں اور اسلامی گورنمنٹ کا کابوس ہر وقت ان کے سر پہ سوار تھا۔ اگر کسی عیسائی بادشاہ نے بغاوت بھی کی تو بری طرح پامال کیا گیا اور اس کی ایسی گوشمالی کی گئی کہ پھر اس کو سر اٹھانا نصیب نہ ہوا۔ لیکن الحکم ثانی کے انتقال اور ان کے فرزند ہشام ثانی کی تخت نشینی کے بعد تمام اسپین میں طوائف الملوکی، ابتری اور انتشار پھیل گیا اور مسلمانوں کی وہ جلالت خاک کی طرح اڑ گئی جو ایک عرصہ دراز تک عیسائی بادشاہوں کا سہو بنی ہوئی تھی۔ اسپین کی تاریخ میں مسلمانوں کے انحطاط کا یہ باب تحت افسوسناک ہے۔ اور پرشکوہ نظام حکومت کے بعد طوائف الملوکی کا تذکرہ یقیناً ناظرین کرام کیلئے روحانی اذیت کا باعث ہوگا مگر ہم یہاں ان افسوسناک واقعات کا تذکرہ صرف دو وجہ سے کرنا چاہتے ہیں۔ اول اسلئے کہ اسپین کی تاریخ کے کسی گوشے سے بھی ناظرین کرام کو محجوب نہ رکھا جائے اگر اس سلسلہ میں شیرینی کے ساتھ کچھ تلخی بھی آجائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ دوم اسلئے کہ اس باب میں موجودہ مسلمانوں کے لئے عبرت و نصیحت کا بہت کچھ سامان موجود ہے۔ وہ اس بات کا اندازہ لگا سکیں گے کہ مسلمانوں کی بربادی کن لوگوں کے ہاتھوں عمل میں آئی ہے۔ وہ دیکھیں گے کہ مسلمان ہی ہمیشہ باعث خانہ ویرانی ہوئے ہیں اور مسلمانوں کے ہاتھوں نے مسلمانوں کی گردنوں کو کاٹا ہے۔ کاش موجودہ مسلمان ہی ان گزرے ہوئے واقعات سے کوئی سبق حاصل کریں۔

ملک محمد شاہ مذربکیند

ایک خطرناک سازش

الحکم ثانی کی خواہش یہ تھی کہ ان کی زندگی ہی میں ان کا فرزند ہشام ثانی ولیعہد مقرر ہو جائے مگر ہشام کی نالائقی کو دیکھ کر ان کا دل ٹوٹ گیا اور بہت غمگین …

المنصور کا ستارہ اقبال

ابو عامر یا المنصور ۳۲۶ھ میں پیدا ہوا۔ یہ شخص الجزائر کے قرب کا باشندہ تھا۔ اس کا باپ عبد اللہ الجزائر میں پیدا ہوا تھا۔ خلیفہ الناصر کے عہد حکومت میں جبکہ عبد اللہ حج سے واپس آرہا تھا تو طرابلس الغرب میں اس کا انتقال ہوگیا۔ باپ کے بعد ابو عامر کم سنی کے زمانہ میں قرطبہ آیا (جو اسپین کا پایہ تخت تھا) اور قصر شاہی کے قریب ایک دوکان کھول جہاں پیادہ ملازمین شاہی کے خطوط اور عرائض لکھ کر اپنی گزر اوقات کرتا تھا۔ اسی عرصہ میں ہشام کی والدہ سلطانہ صبح کو ایک خانگی محرر کی ضرورت پڑی …

(باقی آئندہ)

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

قحط سالی کی عالمگیر وبا
بھوک سے کروڑوں انسانوں کی ہلاکت
دو ہزار سال کے اعداد و شمار

قحط سالی، بربادیٔ نوع انسانی کا ایک المناک واقعہ ہے جو مختلف ادوار میں ہر ملک میں نمودار ہوتا رہا ہے۔ سب سے بڑی قحط سالی سنہ ۴۳۶ قبل مسیح روم کو دوچار ہونا پڑا تھا جس میں ہزاروں انسانوں نے دریائے طیبر میں غرق ہو کر بھوک کے عذاب سے نجات پائی تھی۔ سنہ ۴۲ء و سنہ ۶۹ء میں مصر کے اندر خوفناک قحط پڑا تھا جس نے تقریباً نصف آبادی کو موت کی آغوش میں سلا دیا تھا۔ سنہ ۱۰۵۱ء میں انگلستان میں بارش اور پانی کی کمی کے باعث قحط پڑا۔ سنہ ۱۰۱۹ء میں تمام یورپ کے اندر قحط کی وبا پھیلی جس سے سخت جانی نقصان ہوا۔ سنہ ۱۰۶۴ء سے سنہ ۱۰۷۲ء تک مصر میں سات سال کا قحط پڑا اور سنہ ۱۱۶۲ء میں عالمگیر قحط نمودار ہوا۔ آئرلینڈ کے اندر سنہ ۱۸۴۶ء میں آلو کی کاشت خراب ہو جانے کے باعث قحط پڑا۔ سنہ ۱۸۷۷ء میں شمالی چین میں سخت اور خوفناک قحط نمودار ہوا جس میں تقریباً نوے لاکھ (۹۰۰۰۰۰۰) انسان ہلاک ہوگئے۔ اس جگہ دوبارہ سنہ ۱۸۸۷ء میں قحط پڑا جس نے لاکھوں انسانوں کو ذلت کی موت مار ڈالا۔ سنہ ۱۸۹۱ء میں روس کے اندر قحط پڑا۔

ہندوستان اور قحط

ہندوستان میں ہمیشہ قحط پڑتے رہے ہیں۔ سنہ ۶۵۰ء، سنہ ۹۴۱ء اور سنہ ۱۰۲۲ء میں ہندوستان میں خوفناک اور مہلک قحط پڑے۔ سرزمین ہند میں متعدد بار ایسے ایسے قحط پڑے ہیں کہ لوگوں نے بھوک سے مجبور ہو کر مردم خوری تک سے گریز نہیں کیا اور ماؤں نے اپنے بچوں کو کھا لیا تھا۔ سنہ ۱۳۴۴ء میں اس قدر قحط پڑا کہ شہنشاہ مغل کے خاندان کے لئے بھی غلہ میسر نہ آسکا اور لاکھوں انسان ہلاک ہوگئے۔ مشہور درگا دیوی قحط پورے گیارہ سال تک پڑا۔ سنہ ۱۶۶۱ء اور سنہ ۱۶۶۲ء میں ایک قطرہ بھی پانی کا آسمان سے نہیں گرا۔ سنہ ۱۷۶۹ء اور سنہ ۱۷۷۰ء میں اس قدر خوفناک قحط پڑا کہ ایک کروڑ کی آبادی …

… سے آباد ہے اس لئے وہاں کا تمدن بھی مختلف اور متنوع ہے۔ جن اضلاع میں مسلمانوں کی آبادی غالب ہے وہاں مسلم خواتین پردہ کی پابند ہیں۔ وہ بازاروں، پارکوں، مسجدوں اور دیگر مقامات پر حجاب کے ساتھ جاتی ہیں البتہ عام مجامع میں ان کا گزر نہیں ہوتا اور نہ ان کو ایسے مقامات سے دلچسپی ہے۔

سعودی جاسوس یمنی افواج کے قبضہ میں
گرفتار شدہ اطالوی افسران کا مستقبل

معلوم ہوا ہے کہ امام یمن اور سلطان ابن سعود کی جنگ کے دوران میں یمنی حکام نے چار حجازی جاسوسوں کو گرفتار کر لیا تھا جو اس وقت صنعاء میں نظربند ہیں۔ اگر یمن اور حجاز میں صلح نہ ہوئی تو ان جاسوسوں کو قتل کر دیا جائے گا۔ اسی جنگ میں سعودی افواج نے دو اطالوی افسروں کو بھی گرفتار کر لیا تھا۔ یہ افسر گزشتہ سال سے یمنی افواج کو توپ چلانے کی مشق کرا رہے تھے۔ گرفتاری کے وقت یہ اطالوی افسر مسلح تھے جو بغیر کسی مزاحمت کے سعودی افواج کے قبضہ میں چلے گئے۔

معلوم ہوا ہے کہ اطالوی سفیر متعینہ جدہ نے ان کی رہائی کیلئے سعودی گورنمنٹ سے سلسلہ جنبانی شروع کر دی ہے۔ یقین ہے کہ حکومت سعودیہ بغیر کافی ضمانت کے ان افسروں کو رہا نہیں کرے گی۔

محکمہ شرعیہ کیلئے ۵ لاکھ لیرہ کی منظوری
ترکی حکومت کا شرعی نظام

ترکی اخبار طیت کا بیان ہے کہ ترکی حکومت نے محکمہ شرعیہ کو سنہ ۱۹۳۶ء کے لئے ۵ لاکھ لیرہ (ترکی پونڈ) دینا منظور کیا ہے۔ یہ محکمہ انتہائے خلافت سے دو سال بعد جمہوریہ ترکیہ نے قائم کیا تھا جو اس وقت سے اب تک نہایت حسن و خوبی سے شرعی خدمات انجام دے رہا ہے۔ طلاق، ہبہ، وراثت، خلع، نکاح اور دیگر مسائل شرعیہ کے مقدمات میں ترکی عدالت اس محکمہ کے فیصلہ پر عمل کرتی ہے۔ اگر محکمہ شرعیہ کے ارکان میں کسی مسئلہ کے متعلق اختلاف ہو جائے تو پھر اس کے ارکان اعلیٰ کا فیصلہ ناطق و نافذ سمجھا جاتا ہے۔

ترکی زبان میں عربی کتابوں کا ترجمہ

ترکی حکومت کی وزارت تعلیم نے سنہ ۱۹۳۳ء میں چند نایاب عربی کتابوں کا ترکی زبان میں ترجمہ کرایا ہے۔ ان کتابوں میں حدیث، اسماء الرجال، سیرۃ خالد بن ولید وغیرہ شامل ہیں۔ سنہ ۱۹۳۶ء میں بھی بہت سی متعدد عربی کتابوں کا ترجمہ ترکی زبان میں کیا جائے گا۔

آج کل لاطینی حروف میں قرآن کریم کا متن شائع ہو رہا ہے تاکہ ترک عربی زبان پڑھے بغیر قرآن کریم کی اصل آیات کو پڑھ سکیں۔ ساتھ ہی ساتھ ترکی ترجمہ بھی گزشتہ ترجموں سے زیادہ صحیح ہے شائع ہو رہا ہے۔

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا (جو کہ آپ کے نام سے پہلے پرچہ کے شروع میں لکھا ہوتا ہے) حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد و معاف …

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

ترکی گورنمنٹ کی مالی پوزیشن
درآمد سے برآمد میں اضافہ

یوگوسلاویا کی مسلم آبادی
ترک خواتین بھی شرعی پردہ

(باقی آئندہ)

کانگریس کو ہندو مہاسبھا بنانے کی کوشش نہ کیجئے
فرقہ وارانہ معاملات میں کانگریس کی پالیسی غیر جنبہ دارانہ ہے
پنڈت مالویہ کو حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا مدلل و مبرہن جواب

ڈاکٹر انصاری نے یورپ تشریف لیجانے کے وقت اپنے ایک وداعی پیغام میں جن خیالات کا اظہار کیا تھا اور جو کانگریس کے متعلق جو اہم تصریحات فرمائی تھیں وہ نہایت معقول اور درست تھیں بالخصوص فرقہ وارانہ معاملات کے متعلق ڈاکٹر صاحب نے جو کچھ فرمایا تھا وہ نہایت حزم و احتیاط کے ساتھ اس حقیقت پر مبنی تھا جس سے کوئی سمجھدار اور منصف مزاج انسان انکار نہیں کر سکتا …

کی متفقہ پالیسی تیار نہ ایک ایسا غیر ذمہ دارانہ اقدام ہے جس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ مالوی جی جس اسکیم کو آج انتہائی جرأت کے ساتھ کانگریس کا فیصلہ قرار دیکر اسکیم فرما رہے ہیں اس کی حالت یہ ہے کہ کانگریس کی ورکنگ کمیٹی نے اس پر بحث و تمحیص نہیں کی۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سامنے اس کو پیش نہیں کیا گیا …

گاندھی جی کا اعتراف

مخلوط انتخاب اور نہرو رپورٹ

کانگریس کی پوزیشن

بمبئی کی اسکیم

(باقی صفحہ ۳ پر ملاحظہ فرمائیے)

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے
تاہلی زندگی کا پہلا قدم
چند اجنبی خواتین کا اچانک ورود
(گزشتہ سے پیوستہ)

نکاح کی تقریب سعید کے بعد سب مہمان رخصت ہوگئے اور خواتین نے قطورہ کو اس مبارک رشتہ پر مبارکباد دی اور صب حیثیت تحفہ تحائف پیش کئے …

خاتون:- مجھے اس سے تو کوئی بحث نہیں کہ تم نے کس مذہب کو چھوڑا اور کس کو قبول کیا۔ صرف خوشی اس بات سے ہے کہ تمہارا عقد ایک مسلمان سے ہوا۔ دیکھو میری ایک بہن کا عقد بھی ایک مسلمان سے ہوا ہے اور وہ دونوں اپنے اپنے مذہب پر قائم ہیں۔

قطورہ:- آخر عیسائی ایسا کیوں کرتے ہیں کیا عیسائیوں کے پاس ان کو خدا نہیں ملتے؟

خاتون:- اصل بات یہ ہے کہ مسلمان اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آتے ہیں اور انہیں برابر درجہ دیکر ان کی بڑی عزت کرتے ہیں …

(باقی آئندہ)

چکن اور کیندہ کاری کے بہترین مال کی خبر

اگر آپ ہندوستان کے بنے ہوئے لطیف چکن کے کپڑے، غلاف، تکیے، کلاہ، بچوں کے کوٹ، نائٹ گون وغیرہ کے خواہشمند ہوں تو ہم سے مال منگائیں … خط لکھ کر معلوم کیجئے۔

اے جلیل ۱۳۹ ایس - ان - بسنرجی روڈ - کلکتہ

موسم گرما کاٹ میں اقساط پر خرید کیجئے

دیانتدار اور محنتی اشخاص جو کسی پیس کی تجارت کو مستقل طور سے اختیار کرنا چاہتے ہوں … کاٹلٹ ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کیجئے۔

ایم - اے - طالش اینڈ سنز آرڈر سپلائرز بمبئی نمبر ۸

بالکل مفت — کامیاب زندگی

اپنی قیمتی زندگی کو عیش و عشرت، بخت، دولت، یار و مددگار کی بیکار کوششوں میں ضائع نہ کرو … ہماری کتاب

قوم کی امانت

مفت منگوا کر اپنی پوشیدہ قوتوں کو بیدار کرو اور کام میں اپنی زندگی کو کامیاب بنالو آپ کی ہر خواہش پوری ہوگی۔

مینیجر مشن سرور بک ڈپو، کرسنا نگر، لاہور

کراماتی سرمہ

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مفرحات سرتاج عالم گولیاں اپنے آبجانی تاثیرات سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہو چکی ہیں۔ تپتی، بدہضمی، خون اور منی کی خرابی، کمی مردانہ، احتلام، سرعت انزال وغیرہ شکایتوں کو جلدی روز بروز دور کرنے میں لاثانی ثابت ہو چکی ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ (عدہ) …

وید شاستری رجام نگر کاٹھیاواڑ

مفت کی اکسیر

… کا اشتہار …

حضرت غلام اللہ خاں سابق شیرپال راولپنڈی محلہ شاہ نذر

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

قیمت فی تولہ …

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند - دہلی

SHARBAT ROOHAFZA

شربت روح افزا (رجسٹرڈ)

موسم گرما میں ہر قسم کی شکایت کیلئے اکسیر ہے۔ تمام ہندوستان میں اپنے خواص کی وجہ سے مشہور و مقبول ہو چکا ہے۔ بڑے بڑے راجہ نواب اس کو ہمیشہ استعمال کرتے ہیں۔ فی بوتل ایک روپیہ چار آنے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ARQ-I-SOZAK NO 415

عرق سوزاک
سوزاک کیلئے دنیا میں بہترین دوا

ہر قسم کے سوزاک کیلئے اکسیر ہے … پیشاب کی تکلیف فوراً رفع ہو جاتی ہے … ایک شیشی میں تیرہ خوراک۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ چار آنہ۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

گورنمنٹ آف انڈیا سے باقاعدہ رجسٹری شدہ
سینکون

سانپ کاٹے کی مجرب اور پیٹنٹ دوائی
صرف دس منٹ میں زہر کا اثر دور کر دیتی ہے
ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے
قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصول ڈاک
ملنے کا پتہ: اے شیر اینڈ کمپنی ۲۲ جالندھر شہر (پنجاب)

لڑکا ہی ہوگا
میٹھا پھل

مینیجر امرت دھارا دوشدالیہ ۶۷ لاہور

روسی افواج حکومتوں کی بنیادیں ہلا دینگی

بالشویک کمانڈ کا اعلان

ماسکو ۶ جون - جنرل بلیوچر چیف آف دی سویٹ آرمی نے جو مشرقی روس کے انچارج ہیں - ایک تقریر میں اعلان کیا ہے کہ روس جنگ کرنا نہیں چاہتا لیکن ہمیں چین جرمنی اور انگلستان جیسی سرمایہ دار حکومتوں سے خطرات ہیں - اسلئے ہم نے اپنی سرحدوں کو مضبوط کرلیا ہے - پچھلے ۵ سال میں ہم نے اپنی فوجی قوت میں اتنا اضافہ کرلیا ہے جتنا زار نے ساری عمر میں نہیں کیا تھا - میں اعلان کئے دیتا ہوں کہ اگر کسی سرمایہ دار حکومت نے ہم پر حملہ کیا اور ہمیں جنگ کے لئے مجبور کیا تو ہماری فوجیں اور ہمارے کسان ان کا منہ توڑ دیں گے اور سرمایہ داروں کی بنیادیں تباہ ہوجائیں گی -

گاندھی جی سے زیادہ خوفناک!

اشتراکیت پر لندنی اخبار کا تبصرہ

لندن - تحریک سول نافرمانی واپس لینے اور آیندہ انتخابات میں شریک ہونے کے متعلق آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ریزولیوشنوں سے پیدا شدہ سیاسی صورت حالات پر رائے زنی کرتا ہوا لندن کا مشہور لبرل اخبار "منچسٹر گارڈین" ...

تخفیف اسلحہ کانفرنس کی لاش کا ماتم

صدر کانفرنس کی استعفیٰ کی دھمکی

فرانس کی جنگی تیاریاں

زمین دوز حوضوں میں تیل کا ذخیرہ

چین کو فتح کرنے کیلئے اسلحہ کی فراہمی

مذاق ہی مذاق میں ایک مشہور ایکٹرس کی ہلاکت

سکھ کو اسلام قبول کرنے سے روک دیا

مہاراجہ دیواس کو الاؤنس!

کانگریس کے خلاف پابندیاں ہٹالی گئیں

سرخپوشوں کی انجمنوں اور انقلاب پسند جماعتوں کو جائز قرار نہیں دیا جائیگا

آرڈیننس ایکٹ قائم رہیں گے - سیاسی اسیروں کی تدریجی رہائی

شملہ ۸ جون - حکومت ہند کی طرف سے مندرجہ ذیل اعلان شائع ہوا ہے :-

حکومت ہند نے ان حالات پر غور کیا ہے جو آل انڈیا کانگریس کمیٹی پٹنہ کی تجویز متعلقہ سول نافرمانی سے پیدا ہوئی ہے اس تجویز نے گاندھی جی کے ۷ اپریل والے بیان کی تائید کردی ہے - یہ بیان ایک سے زائد مفہوم پر حاوی تھا لیکن رائے عامہ نے عام طور پر یہ سمجھا کہ کانگریس نے سول نافرمانی کو واپس لے لیا ہے - اس کے علاوہ کانگریس کمیٹی نے ایک دوسری قرارداد میں فیصلہ کیا کہ کانگریس کی جانب سے عام انتخابات کے لئے اپنے امیدوار کھڑے کریگی حالانکہ یہ طریق کار سول نافرمانی کے غیر آئینی طریق کار سے بالکل متضاد ہے - اس حقیقت کے پیش نظر کہ سول نافرمانی عملاً ترک کردی گئی ہے بلکہ بحالات موجودہ یہ تحریک مردہ ہوچکی ہے حکومت ہند نے مقامی حکومتوں کے مشورہ پر عمل کیا ہے کہ کانگریسی نظام کے مختلف شعبوں کو خلاف قانون قرار دینے ...

کانگریس کے آئندہ اجلاس کا صدر کون ہوگا؟

ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی تاریخوں میں تبدیلی

ملک معظم کی سال گرہ کی پریڈ

پٹاخہ چھٹنے سے سخت سنسنی

ہندوستان کا نظام اشتراکی ہونا چاہیے

مہاراشٹر کے کارکنوں کا اعلان

ڈاکوؤں نے پولیس پر بم پھینکے

ایک گاؤں میں زبردست معرکہ آرائی

دو سو مکانات اور چار بیل جل گئے

ناگپور کے قریب آتش زدگی

پنجاب میں بم بازوں کا اڈہ

ایک سکھ کے مکان سے بم برآمد ہوا

خان عبدالغفار خاں رہا نہیں کئے جائینگے

کانگریس کو ہندو سبھا کا چیلنج

شملہ میں ایک سکنڈ تک زلزلہ کے جھٹکے

چھت سے گر کر ایک بندر ہلاک ہوگیا

مشتہر باغی گولی سے اڑا دیا گیا

آتشبازی سے تمام خاندان ہلاک

ڈھائی سال کے بعد پنجاب کانگریس کمیٹی کی بیداری

دار الحکومت

حروف تہجی کے انعامات کی تقسیم

خطابات کی فہرست میں دہلی کی قسمت!

دہلی ۸ جون - ملک معظم کی سالگرہ کی تقریب میں جن ہی خواہان سرکار کو خطابات عطا ہوئے ہیں ان میں دہلی کا حصہ اس مرتبہ قلیل رہا ہے - ممتاز اعزازات میں سر جارج سٹینلے قائم مقام گورنر جنرل ہند اور سر فلپ چیٹوڈ سپہ سالار ہند (جی - سی - ایس - آئی) آنریبل سر فرانک نوائس ممبر کونسل بنگال مسٹر ای - اے - ایچ بلنٹ ممبر ایگزیکٹیو کونسل یو - پی - سر ازنیسٹ برن ایڈیٹر جنرل - سر جیمز ایم - ڈپٹی کمشنر اصلاحات رائے بہادر سر شیو داس صدر مالک نرم رائے بہادر سیٹھ بنسی لال ابیر چند نبگر ناگپور (کے - سی - آئی - ای) کپتان ابٹسن سابق وزیر مالگذاری ریاست الور (سی - آئی - ای) اور نواب سر عمر حیات خاں سابق ممبر انڈیا کونسل (سی - بی - ای) کے نام شامل ہیں -

دہلی کے خطاب یافتگان کی فہرست حسب ذیل ہے -

جواہرات کی چوری کا سراغ دہلی میں

جوہریوں کی دو دکانوں پر پولیس کا چھاپہ!

دہلی کلاتھ مل پر عورتوں کا پکٹنگ

ایک مزدور کے مرنے کی افواہ سے ہیجان

ضیافت

ڈاکوؤں اور دیہاتیوں کا تصادم

قیدی چلتی ٹرین سے فرار ہوگیا

یو - پی وقف بل کے سپیشل افسر کا انتقال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۵۳ ہجری

حکومت ہند کا تازہ اعلان

تنگ نظری و کوتاہ اندیشی کی بدترین مثال

سنا تو یہ کرتے تھے کہ "دیر آید درست آید" لیکن حکومت کے تازہ سرکاری اعلان نے جو پٹنہ کے فیصلوں کے تقریباً ایک ماہ بعد شائع ہوا ہے اس مقولہ کو غلط ثابت کردکھایا اور جتنی دیر میں یہ اعلان شائع ہوا اتنا ہی "نادرست" شائع ہوا - حکومت ہند کی کوتاہ اندیشی اور تنگ نظری کی اس سے بدتر مثال ملنا مشکل ہے ...

حریت کے وقت ایثار و قربانی کے لئے پیش کردیا اور بغیر ایک لفظ زبان سے نکالے ہوئے جیلوں میں چلے گئے وہ اگر جائز و آئینی سرگرمیوں سے محروم کردیا گیا تو انتقام و تنگ نظری کے جذبات پر مبنی نہیں ہے تو اور کیا ہے - اور حکومت ہند کا اس پر رضامند ہوجانا صریح ناانصافی اور ظلم کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے ...

خوف و تذبذب

صوبہ سرحد کے سرخپوش

شذرات

بمبئی اور بارودھا

کلکتہ کارپوریشن

حوادث و احکام

استفسار

الجواب

پنڈت مالویہ کو حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا مدلل جواب

غلطی اور اس کے نتائج

ایک نامعقول مطالبہ

بغیر اجازت مذہبی عمارت بنانے کی ممانعت

ریاست بڑودہ میں ایک نیا قانون

بڑودہ ۸ رجون۔ بڑودہ گورنمنٹ نے بیک مذہبی عمارت کے متعلق ایک قانون برائے اظہار رائے عامہ جاری کیا ہے بل کے اغراض و مقاصد واضح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ گورنمنٹ نے نقص امن کے اندیشہ کا انسداد کرنے کے لئے یہ قانون جاری کیا ہے اور اس کے مطابق کوئی بھی مذہبی عمارت چاہے وہ گرجا مندر مسجد یا اور کوئی جگہ ہو حکومت کی منظوری لئے بغیر نہیں بنائی جا سکے گی۔ اور جو اس کی خلاف ورزی کرے گا اس کو چھ ماہ قید یا ۔۔۔ روپیہ جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔

یوپی کونسل میں ایک مفید مسودہ قانون

بچوں کو تمباکو نوشی کی ممانعت

مالیر کوٹلہ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

دھیانہ ۵ رجون مالیر کوٹلہ میں جہلم کی تقریب کے سلسلہ میں سنیوں اور شیعوں میں جو فساد ہوا تھا اس کے سلسلہ میں گزشتہ آرڈر کا اعلان کر دیا گیا ہے اور دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ سنیوں کا ایک جلوس عدالت میں جا پہنچا اور حکم دیئے جانے پر منتشر ہونے سے انکار کر دیا اس پر اسے غلاف قانون مجمع قرار دیکر لاٹھی چارج کے ذریعہ منتشر کر دیا گیا۔ ملڑی اور مسلح پولیس شہر میں گشت کر رہی ہے۔

برطانیہ کا قرضہ جنگ کی ادائیگی سے انکار

سیام پر جاپانی حملہ کا خطرہ!

مجلس اقوام میں روس کی شرکت؟

جنیوا ۵ رجون۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سوویٹ روس اور چھوٹی اقوام کے درمیان ایک دوسری حکومت کو تسلیم کرنے کے متعلق گفت و شنید جاری ہے۔ باخبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ روس کا یہ قدم جمعیۃ اقوام میں شرکت کی جانب ہے۔

کانگریس کے اجلاس کی اجازت ہوگی مگر آرڈیننس ایکٹ قائم رہیگے

حکومت کی پالیسی کانگریس کی پالیسی کے ساتھ تبدیل ہوتی رہے گی

صوبجاتی حکومتوں کی رائیں۔ حکومت کا رویہ۔ راج گوپال آچاریہ کا بیان

شملہ ۸ رجون۔ پٹنہ کے فیصلہ کے بعد جس میں سول نافرمانی کو واپس لے لیا گیا ہے حکومت ہند صوبجاتی حکومتوں سے مشورہ کر رہی تھی کہ اب اس کا سلوک کانگریس کے ساتھ کیسا ہونا چاہئے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں صوبجاتی حکومتوں نے مختلف آراء کا اظہار کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ملک کے مختلف حصوں میں کانگریس کا وقار اور اس کی طاقت جداگانہ ہے۔

راج گوپال آچاریہ کا بیان

شمالی بنگال میں پھر زلزلہ کے جھٹکے

اسمبلی میں کانگریس کی پالیسی پر غور

امریکہ میں قحط سالی کے آثار

گرنتھ صاحب کے ارتھوں پر ہندو سکھ جھگڑا

مدراس میں غرباء کی معاشرتی زندگی

۲۳ مکانوں میں کئی ہزار آدمی رہتے ہیں!

پولیس اور ڈاکوؤں میں جنگ

دو ڈاکو ہلاک۔ کئی سپاہی مجروح

دہشت انگیزوں نے اسٹیشن لوٹ لیا

ایک مہاجن کا قتل۔ کئی افراد زخمی

حقوق کمیٹی کی رپورٹ کی اشاعت

لندن ۵ رجون۔ کل دار العوام میں وزیر اعظم برطانیہ نے بیان کیا کہ حقوق کمیٹی کی رپورٹ کی اشاعت کے لئے ۷ رجون کے اجلاس میں تاریخ مقرر کر دی جائے گی اور ہاؤس کو اس پر غور کرنے کا پورا موقعہ دیا جائے گا۔

ایک عجیب و غریب نایاب نسخہ

جس کے شاید آپ بھی متلاشی ہوں

اطلاع

عجیب و غریب طلاء

خاص رعایت

نوٹس

کہتی ہے ہم کو خلق خدا غائبانہ کیا

ڈاکٹروں اور حکماء میں مقبولیت کا عالم

منیجر دواخانہ آفتاب زندگی بہاولپور سٹیٹ

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

نصف قیمت

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

اس تیل کے استعمال سے سفید بال جڑ سے کالے پیدا ہوتے ہیں اور ہمیشہ کالے ہی رہتے ہیں علاوہ ازیں نزلہ زکام سر درد کمزوری۔ دماغ وغیرہ دور ہو جاتے ہیں اس کی بھینی بھینی خوشبو دل و دماغ کو تر و تازہ رکھتی ہے باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت فی شیشی صرف دو روپے (عہ) محصول ڈاک علاوہ۔

خاص رعایت۔ تھوڑے عرصہ کے لئے یہ تیل نصف قیمت یعنی عہ فی شیشی کے حساب سے فروخت کیا جائیگا محصول ڈاک ۔ علاوہ۔

منگوانے کا پتہ

اے شیر اینڈ کمپنی ۲۱ جالندھر شہر (پنجاب)

وہ موسم آگیا

جس میں مریضان سوزاک خودکشی کر لیتے ہیں

ملنے کا پتہ۔ منیجر اکسیر ہاؤس پوسٹ بکس نمبر ۱۷۷ لاہور (پنجاب)

صوبہ بہار کا تباہ کن زلزلہ

داؤد نگری کا گمراہ کن پروپیگنڈہ

زلزلہ زدگان پر رعب جمانے کا ڈھنگ

کچھ دنوں سے قصبہ ۔۔۔ ضلع مظفر پور کے مولانا ۔۔۔ داؤد نگری ۔۔۔ میں حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار آفت رسیدوں کے جھونپڑی وغیرہ کا کام انجام دے رہے ہیں۔

جامع مسجد مونگیر کی تعمیر کیلئے قابل توجہ اپیل

مساجد اللہ پر زلزلہ کی تباہ کاریوں کا اثر

حضرت مولانا مولوی عبد الصمد صاحب رحمانی امام جامع مسجد مونگیر نے ذیل کی اپیل بغرض اشاعت ارسال فرمائی ہے:۔

زلزلہ کے نہایت خیز حادثہ کے باعث پورا شہر مونگیر جس طرح برباد و مسمار ہوا ہے۔ وہ اس قدر دردناک اور حسرتناک واقعہ ہے جس کے اظہار کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔ پورا شہر اینٹوں اور مٹی کا ڈھیر ہے۔ تمام لوگ گھروں سے باہر کھلے میدان میں پڑے ہیں۔

انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الآخر واقام الصلوٰۃ وآتی الزکوٰۃ (توبہ ۳)

من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ (متفق علیہ)

مسلمانان قصبہ جلال پور کا احتجاج

مسلمانان قصبہ جلال پور کا ایک خصوصی احتجاجی جلسہ منعقد ہوا۔ اور ذیل کی تجاویز پیش ہو کر متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔

تعویذ سے نوے ہزار کے جواہرات برآمد ہوئے

ایک عادی مجرم کی گرفتاری

جرمنی میں ایک سو گیارہ اشتراکیوں پر مقدمہ

اعلان ضروری

متوسلین و متعلقین سلسلہ رحمانی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اعلیٰحضرت مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مراد آبادی قدس سرہ اور حضرت ۔۔۔ صاحب قدس سرہ کا فاتحہ ۔۔۔ کو ہوگا۔ امید ہے کہ متوسلین تاریخ کا خیال رکھکر تشریف لاویں گے اور شریک فاتحہ ہوں گے۔ والسلام!

محمد عبد المغنی رحمانی خانقاہ رحمانی مونگیر شریف

سفید داغ برص پھلبہری کا مجرب علاج

دفتر اکسیر برص نمبر ۶۵ در بھنگہ بہار

جاوید

مہتمم رسالہ جاوید دہلی

آیورویدک اور یونانی طبیہ کالج دہلی کا داخلہ

امیدوار مردوں اور عورتوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد پراسپکٹس طلب کرلیں جو مفت روانہ کیا جاتا ہے ۱۵ رجولائی ۳۴ء تک داخلہ کیلئے تمام درخواستیں دفتر کو موصول ہو جانی چاہئیں۔ بورڈنگ ہاؤس میں داخلہ لازمی ہے تعلیم کا نیا سال یکم اگست ۳۴ء سے شروع ہوگا۔

حکیم حاجی محمد ظفر خاں آنریری پرنسپل

ضرورت ہے

قابل کارگذار سپروائزران تنخواہ ۶۵-۷۵-۱۲۵ روپیہ اور منیجران ۵۰-۶۰-۷۵ روپیہ ماہوار برائے فرنیچر، کٹ پیس، گارمنٹس وغیرہ ۔۔۔ درخواستیں مع عمر، تعلیم اور تجربہ واضح طور پر تحریر کریں

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں داخلہ

امیدواروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں داخلہ کے لئے درخواستیں ۱۵ رجولائی ۳۴ء تک پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے پاس پہنچ جانا چاہئیں اور امیدوار کو معہ اسناد و سرٹیفکیٹ چال چلن وغیرہ بتاریخ ۱۵ رجولائی ۳۴ء پرنسپل کے سامنے حاضر ہو جانا چاہئے تاریخ مقررہ کے بعد کوئی درخواست نہیں لی جائیگی۔ قواعد و فارم داخلہ طبیہ کالج و دفتر سے مفت مل سکتے ہیں۔

پرنسپل طبیہ کالج

کٹ پیس کا فیشنیبل صرف بیس روپیہ میں

بنڈل ۲۰ (۱۵ مئی سے ۱۵ جون تک)

منیجر گاندھی کلاتھ کٹ پیس ۔۔۔ کراچی سندھ

محبوب عاشق کے قدموں پر

ملنے کا پتہ: فضل شاہ عامل گلی راجان دہلی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

کیمیائی اجزاء سے طبی اصول پر تیار کیا ہوا بہترین پوڈر

رانی بال صفا پوڈر

سول ایجنٹ برائے انڈیا ایس ایم عابد ۔۔۔ بازار لال کنواں دہلی

سالانہ داخلہ آیورویدک طبیہ کالج سہارنپور

امسال صرف چالیس طلبہ لئے جاویں گے ۱۵ رجون تک کھلا رہیگا کل درخواستیں جدید مع فیس داخلہ ۔۔۔ آجانا چاہیے۔ پراسپکٹس کیلئے ۔۔۔ ٹکٹ روانہ کریں۔

سکریٹری آیورویدک طبیہ کالج سہارنپور

تارکا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

ید اللہ علی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم چہارشنبہ ۲۹ صفر المظفر ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۱۳ جون ۱۹۳۴ء | نمبر ۴۱

معاصرین کے افکار و آراء

بے موقع احتجاج

باجہ والے جلوسوں پر دہلی پولیس نے ایک پابندی عائد کردی ہے کہ وہ جب مساجد کے سامنے سے گزریں، اور عبادت کا وقت ہو تو باجہ بند کردیں تاکہ نماز میں خلل نہ پڑے، اور نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔

دہلی پولیس کے اس حکم پر دہلی کے ہندوؤں میں ایک "اضطراب" پیدا ہوگیا ہے اور اسے "مداخلت فی الدین" قرار دیکر حکومت سے مطالبہ کیا جارہا ہے کہ وہ اس ناروا حکم کو واپس لے لے۔ ان احتجاج کرنے والوں میں ہمارا معزز معاصر "تیج" بھی ہے ...

اس کی ذمہ داری ایک مسلم "کوتوال" پر ڈال دی، نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اپنے مذہب کے احترام کیلئے دوسروں کو مجبور نہیں کرسکتا۔

بہ نیا نظریہ بہت دلچسپ ہے۔ اس میں مجبور کرنے کا کیا سوال ہے، اخلاقاً ہر شخص کو اس کے لئے مجبور ہونا چاہئے، ہندو گاؤکشی سے تکلیف محسوس ...

اغواء

کوئی منصف مزاج بھی ہندو اخباروں کی یہ روش پسند نہیں کرسکتا کہ انہوں نے مدت سے وسیع پیمانے پر پروپگنڈہ پھیلا رکھا ہے کہ مسلمان بحیثیت مسلمان ہونے کے نفس پرست ہیں اور اغواء کے لئے ہمیشہ کمر بستہ رہتے ہیں! یہ پروپگنڈہ اس قدر عام ہوگیا ہے کہ قصبوں میں ہندو اپنے محلوں میں کسی مسلمان کا بھی رہنا پسند نہیں کرتے، کسی مسلمان کو بھی کرایہ پر گھر نہیں دیتے، اور ہر مسلمان کو حد درجہ شبہ و تحقیر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں!

حالانکہ یہ پروپگنڈہ بہ اسر جھوٹا ہے اور شرارت پر مبنی ہے۔ نہ تمام مسلمان بدمعاش ہیں نہ تمام ہندو بدمعاش ہیں۔ اچھے برے آدمی ہر فرقے میں موجود ہیں۔ بے شمار واقعات ایسے موجود ہیں جن میں خود ہندو بدمعاشوں نے ہندو لڑکیوں کو اغوا کرلیا ہے۔ مگر کیسی عجیب بات ہے کہ اس قسم کے واقعات پر کوئی شور نہیں ... (ہمدرد)

اغواء کے واقعات اور اخبارات

دیسی صنائع کا احیاء

سیاسی اسیر اور حکومت بنگال

رازو نیاز

اللہ یہ وقار جبین نیاز کا
خود ان کو مرے عجز پہ دھوکا ہے ناز کا

لو خلوت خیال میں پھر آگیا کوئی
پھر ہوش اب نہیں مجھے رازو نیاز کا

اٹھا ہوں میں جمال حقیقت کو ڈھونڈھنے
درپیش ہے سفر مجھے دنیائے راز کا

(از جناب فکری سلطانپوری)

دلچسپ حقائق و معلومات

غرضیکہ موجودہ سائنس نے اس آلہ کے ذریعہ اپنا نادر کرشمہ دکھایا ہے۔

کو وہ آزادی نصیب نہ ہو جو فرزندان ہند کا پیدائشی حق ہے۔ (زمیندار)

ازبلا چھپ کر تیار ہوگئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل کی واقفیت حاصل کرنے کا شوق یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت کا نقشہ قرطاس پر دیکھنا ہو یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کے لئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہوں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہو وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں ...

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

متوسط اور غریب مسلمانوں کی تعلیم کا بہترین انتظام

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لڑکے اچھی تعلیم کے ساتھ درستی اخلاق اور نماز و روزہ کے بھی پابند ہوں تو آپ کے بچوں کے واسطے اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ بہترین درسگاہ ہے۔

چونکہ مسلمانوں میں اوسط طبقہ اور غریبوں کی تعداد زیادہ ہے۔ لہٰذا اس اسکول میں دونوں طبقوں کے لڑکوں کی رہائش کے لئے جداگانہ بورڈنگ ہاؤس قائم کئے گئے ہیں جن کے قواعد اور ضوابط ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ (یوپی) سے مفت طلب فرمایئے۔

المشتہر الطاف حسین بی اے (علیگ) ہیڈ ماسٹر

The ...nial

Vol. XIX No. 40 DELHI SATURDAY JUNE 9, 1934 PRICE ONE ANNA

دار الاصلاح کی سفارت

میرا بدنصیب لڑکا عابد الغفار الخیری اور ایک اس کا ہم عمر مسمی اسلام احمد گھر سے کہیں چلے گئے ہیں۔ دار الاصلاح کی ایک رسید بھی کا غذ ... گم ہے لہٰذا اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر وہ میری رسید یا دار الاصلاح کے نام سے کوئی روپیہ مانگیں یا قرض لینا چاہیں تو ہرگز نہ دیا جائے کیونکہ اس قسم کے روپیہ کا میں ذمہ دار نہ ہوں گا۔ ناظم دار الاصلاح

۵ جون ۱۹۳۴ء سے مولانا فریدالدین صاحب دار الاصلاح کی طرف سے سفیر مقرر ہوکر فراہمی چندہ کا کام کریں گے اور کل ہندوستان میں دورہ کریں گے لہٰذا ہمدردان دار الاصلاح سے درخواست ہے کہ ان کی ہر ممکن امداد فرمائیں۔ ان کے پاس دار الاصلاح کا چھپا ہوا قرطاس سفارت دستخطی ناظم ہوگا رسید بھی ہوگی دیگر کاغذات ہوں گے پس جو صاحب امداد فرمائیں وہ پہلے یہ کاغذات ملاحظہ فرمائیں اور پھر چندہ با خذ رسید دستخطی ناظم عطا فرمائیں۔

مسلمانو! اس وقت دار الاصلاح کی دل کھول کر مدد کرو تاکہ پھر کبھی دار الاصلاح آپ سے اپیل امداد نہ کرے اور آپ کی خدمت کے قابل ہو جائے۔

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

مدرسہ جامع مسجد امروہہ اور "نیر اعظم"!!

حساب کتاب کا ہر شخص معائنہ کرسکتا ہے

ریاست اودے پور کشمیر کے نقش قدم پر

اسلامی احکام پر روک تھام

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ۔ بازار بلیماران دہلی

جنت کی کنجی۔ دوزخ کا کھٹکا!

ہر مسلمان دوزخ سے پناہ مانگتی ہے اور جنت کی تمنا رکھتی ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے تفصیل کے ساتھ بیان فرمادیا ہے کہ کن برے اعمال کی وجہ سے انسان عذاب الٰہی میں مبتلا ہوگا اور دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور کن اچھے اعمال کی بنا پر مومنوں کو جنت دی جائے گی۔

فتاوی رشیدیہ

تعلیم الاسلام

منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

(جید برقی پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

سرزمین اندلس میں المنصور کے کارنامے

وہ انسان جس کے نام سے بچوں کو ڈرایا جاتا تھا

گزشتہ الجمعیۃ میں ہشام ثانی خلیفہ اندلس اور المنصور (یعنے ابو عامر) کے حالات پیش کئے جا چکے ہیں آج آگے کا ملاحظہ فرمائیے۔

جو واقعات لکھے جا چکے ہیں ان پر جو شخص غور کریگا وہ اس نتیجہ پر پہونچیگا کہ المنصور سے بڑھ کر بے وفا، غدار، خود غرض اور بدخواہ سلطنت کوئی نہ ہوگا لیکن اگر کوئی شخص اس کی ذاتی غلطیوں کو چھوڑ کر حقیقی واقعات پر نظر ڈالے اور مورخین کی رائے پر غور کرے تو اسے یہ امر تسلیم کرنا پڑیگا کہ المنصور اپنے ...

... یا ہر نکالدیا۔ بہت کچھ مال غنیمت لے کر واپس آیا۔ اس کے بعد ۹۷۷ء مطابق ۳۶۶ھ میں یلغار کرکے جلیقیہ تک پہونچا اور وہاں کے مشہور شہروں کو تاراج کرتا ہوا قرطبہ واپس آیا اور پھر دوسرے سال شہر لیون پر قبضہ کیا اور قلعوں کو منہدم کر دیا۔

ہر سال فوج کشی

المنصور نے ۹۸۵ء مطابق ۳۷۵ھ میں اعلان جہاد کرتے ہی جیان، البیرہ، بسطہ اور تدمیر ہوتا ہوا اسلیبیہ آیا اور یہاں فوج کو آرام دیکر بادشاہ بربل کے ملک میں داخل ہوا۔ جس کو اس نے شہر بیلونہ کے قریب ذلت آمیز شکست دی ...

رعب کی ایک مثال

یورپ عیسائی جاسوس کی گرفتاری

تثلیث پرستوں سے مقابلے

الحکم ثانی کے انتقال کے بعد امراء یورپ کو خانہ جنگیوں میں مبتلا پاکر عیسائیوں نے اندلس پر حملہ کردیا ... اس یورش کا انسداد نہ کرسکا ... عیسائیوں کے مظالم کی شکایتیں دربار سلطانی میں پہونچیں تو مصحفی نے فوج بھیجنے کے بجائے صرف یہ حکم دیا کہ دریائے شیلیکس کا پل گرا دیا جائے۔ ...

(باقی آئندہ)

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق ومغرب کی تازہ خبریں

علامہ امیر شکیب ارسلان سے حجاز میں قیام کرنے کی درخواست

علامہ امیر شکیب ارسلان نے حکومت مصر سے درخواست کی تھی کہ انہیں مصر میں قیام کرنے کی اجازت دی جائے۔ کیونکہ اول تو ان کی بوڑھی والدہ مصر میں تیام پذیر ہیں اور وہ ملاقات کرنے کیلئے جنیوا کا سفر نہیں کرسکتیں۔ دوسری وجہ یہ کہ علامہ موصوف کو اپنی بعض تصانیف کی طباعت کا خیال ہے جو قیام مصر کے زمانہ میں بسہولت طبع ہوسکتی ہیں۔ اس درخواست کو حکومت مصر نے نامنظور کردیا اور موصوف کو مصر میں قیام کرنے کی ممانعت کردی۔

جب اس امر کی اطلاع حکومت حجاز کو ملی تو جلالۃ الملک سلطان ابن سعود ...

بلکہ اس سے پہلے بھی ہزاروں یہودی ایسے آچکے ہیں جنھوں نے داخلہ فلسطین کے لئے پروانہ راہداری حاصل نہیں کیا تھا۔

شرق اردن کے راستہ سے بھی یہودی فلسطین میں داخل ہو رہے ہیں۔ چونکہ دوسرے راستے ان پر بند کردئے گئے ہیں اس لئے شرق اردن کو انھوں نے اس حرکت کے لئے منتخب کیا ہے۔

معاہدہ بلقان کی پابندی کا اعلان

انگورہ سے وزیر جنگ یونان کی واپسی

یونان کے وزیر جنگ انگورہ سے ہوتے ہوئے انیتھنز (پایہ تخت یونان) پہونچے اور وزیر اعظم اور وزیر خارجہ یونان سے ترکی اور یونانی گفت وشنید ...

مساوات کی ایک نظیر!

فوج اور فوج کے سردار سب برابر ہیں

عقبہ میں برطانی افواج کے کمانڈر کی سرگرمیاں

یمن اور حجاز کی جنگ اور حکومت عراق کا رویہ

شرق اردن پر سعودی افواج کا حملہ؟

برطانیہ نے حفاظت کا وعدہ کیا ہے!

جدہ میں فرانسیسی اور انگریزی اخبار کے نمائندے

ایک عورت نامرد بنتر مرگ پر

پچاس سال تک عورت بنا رہا!

حدیدہ میں حکومت سعودیہ کا لاسلکی اسٹیشن

انگلستان میں چندہ شماری!

پچاس ہزار الوؤں کو شمار کرنیوالا بہادر

بعد اس چندہ شماری سے فارغ ہوئے، آپ چندہ شماری کی جو رپورٹ شائع کی ہے اس سے معلوم ہوا کہ انگلستان میں الوؤں کی تعداد پچاس ہزار ہے۔ الوؤں کی یہ تعداد ۳۵۲ درختوں کے تنوں، ۳۰۸ عمارات کے آشیانوں اور ۱۲۱ ویرانوں میں آباد رہتی ہے۔

الفاظ کی تعداد بتانے والا قلم

ایک نئے فاؤنٹین قلم کی ایجاد

ایک نئی قسم کا فاؤنٹین پین ایجاد ہوا ہے جو لکھتا بھی ہے اور الفاظ کی تعداد بتاتا جاتا ہے۔ اس قلم کا کمال یہ ہے کہ پچاس الفاظ لکھنے کے بعد قلم کے نمبروں میں حرکت ...

(باقی صفحہ ہذا کالم ۲ کے نیچے ملاحظہ ہو)

بغیر پاسپورٹ فلسطین پر یہودیوں کا حملہ

بندرگاہ سعیدکی پولیس نے یہودیوں کے ایک گروہ کو گرفتار کرکے پایہ تخت کی جیل میں بھیجدیا ہے جو بغیر پاسپورٹ سوئز سے گزر کر فلسطین جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ اس قسم کے یہودیوں کی گرفتاری کا یہ پہلا موقعہ نہیں ہے ...

قرص جریان

جریان جیسے تباہ کن مرض کیلئے قرص جریان ایک نعمت ہیں جریان کا سبب خواہ کچھ ہو ... صرف دو روپیہ (۲) ... ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون نمبر ...

شربت روح افزا (رجسٹرڈ)

موسم گرما میں ہر قسم کی شکایت کیلئے اکسیر ہے۔ تمام ہندوستان میں اپنے خواص کیوجہ سے مشہور ومقبول ہوچکا ہے۔ بڑے بڑے راجہ، نواب اس کو ہمیشہ استعمال کرتے ہیں۔ فی بوتل ایک روپیہ چار آنہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سرمہ نور افزا!

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کرکے استعمال کیجئے۔

... پتہ: (مولانا) نورالدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

چکن اور کشیدہ کاری کے بہترین رومال وغیرہ

اگر آپ ہندوستان کے بنے ہوئے نفیس اور پائدار کام کے زنانہ ومردانہ رومال، غلاف، تکیہ ... ہم سے منگائیں ... فی درجن ...

اے جلیل ۳۹ ایس۔ ان۔ بنرجی روڈ کلکتہ

انگلستان نے ہندوستانی کاریگروں کا گلا کس طرح گھونٹا

شرح سود کی آزادی کے مہلک نتائج

مزدور مسلمان اور سرمایہ دار تاجر

ملازمت کے بعد بالعموم اہل ہند کا اور بالخصوص مسلمانوں کا سب سے اہم پیشہ صنعت رہا ہے، صنعت ہی کی وجہ سے ہندوستان تمام دنیا میں مشہور تھا اور اسی کی بدولت لارڈ میکالے نے ہندوستان کو باغ ارم کا لقب دیا تھا اور لکھا تھا کہ

"لندن اور پیرس کے اعلیٰ خاندانوں کی بی بیاں ہندوستان کے کرگھوں کے نازک ترین کپڑوں سے ملبوس ہوتی ہیں۔"

اسی طرح لارڈ کلائیو نے یہاں کی دولت کو "لازوال دولت" قرار دیا تھا۔ ...

صاحب مرحوم نے ۱۹۱۲-۱۳ء کے قریب جبکہ وہ صوبہ متحدہ کی کونسل کے ممبر تھے سود کے قانون کی ترمیم کا مسودہ پیش کیا۔ اس وقت ان کی تجاویز کو نامنظور کیا گیا تھا تاہم ۱۹۱۸ء میں ایک ناقص ترمیم قانون میں کی گئی جو انگلستان کے سنہ ۱۹۰۰ء کے قانون سے کہیں زیادہ کمزور ہے اور جس کی وجہ سے سود کے ہاتھوں لوگوں کی بربادی کا سلسلہ جاری ہے۔ اس مضمون پر خان بہادر مولوی فصیح الدین صاحب بدایونی ممبر کونسل صوبہ متحدہ کا رسالہ "قانون سود خواری" جو اردو اور انگریزی میں شائع ہوا ہے قابل ملاحظہ ہے۔ یہ رسالہ اس کوشش کی جو انہوں نے زمینداروں اور کاشتکاروں کو سود در سود کی تباہی سے بچانے کے لئے کونسل کے اندر رہ کر کی ہے ایک کڑی ہے۔

آج کل جبکہ ہماری یہ رپورٹ مرتب ہو رہی ہے صوبہ متحدہ کی کونسل میں امداد مزارعین کے قانون اور قانون سود خواری ۱۹۱۸ء میں ضروری ترمیمات ...

شرح سود کی آزادی کے نتائج

... قانون اب بھی صوبہ بمبئی اور بہت سی دیسی ریاستوں میں نافذ ہے۔

جس طرح ہندوستان میں دام دوپٹے کے ذریعہ سے شرح سود محدود تھی اسی طرح انگلستان میں بھی شرح سود محدود چلی آتی تھی اور تاریخ کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۸۵۴ء سے قبل وہاں قانونی شرح سود پانچ فی صدی تھی مگر فائدہ وہاں بہ افراط روپیہ پہونچ جانے سے بازار میں شرح سود اس سے کم تھی۔ اسی لئے ۱۸۵۴ء میں وہاں سود کی بندش اٹھادی گئی اس کے دوسرے سال یعنی ۱۸۵۵ء میں ہندوستان میں بھی یہ قانون جاری کردیا گیا جس کی روسے سود پر سے تمام قیود اٹھادی گئیں اور عدالتوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ معاہدات کے مطابق سود کی ڈگریاں دیا کریں۔ اس کا صریحی نتیجہ مدیون کی کامل بربادی ہوا۔

ایک عظیم نقصان اس جدید قانون سود سے ملک کو یہ پہونچا کہ سرمایہ داروں کی توجہ بجائے صنعت وتجارت میں روپیہ لگانے کے اہل جائداد کو عیش پرستی کے لئے روپیہ قرض دینے اور پھر سود در سود ڈیڑھ جانے پر ان کی جائدادوں کو حاصل کرنے کی طرف ہوگئی اور بقول مسٹر تھاربرن کے جنہوں نے اپنی کتاب "مسلمانان پنجاب" میں قانون انتقال آراضی جاری کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ بنیوں کی کیفیت اس مفلس انگلو انڈین کی مانند ہوگئی جسے کوئی بڑی ریاست آزمائشی وصیت سے مل جائے یا اس آسٹریلین کی طرح ہوگئی جس کی زمین میں کوئی سونے کی کان نکل آئے۔

اس قانون سود سے انگلستان میں بھی کچھ نقصان ہوا اور غریب آدمی سود در سود کے چکر میں آ کر وہاں بھی برباد ہونے لگے مگر اس ملک کی گورنمنٹ نے اس قانون کو ۱۹۰۰ء میں ترمیم کرکے لوگوں کو بچا لیا۔ ...

... پنجاب میں بالعموم کھتریوں کی قوم سرمایہ دار ہے۔ چنانچہ ۲۹۲ کھتریوں کے مقابلہ میں صرف ۶۰ مسلمان شیخ بڑے کارخانہ دار نظر آتے ہیں۔ دراں حالیکہ شیخ کاریگروں کی تعداد کھتریوں سے دوگنی ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ انہیں غریب کاریگروں اور دوکانداروں کے خون سے دیگر اقوام کے مہاجنوں اور ساہوکاروں اور کوٹھی والوں کی جماعت مرتب ہوتی ہے جنکے ہاتھوں میں تمام ملک کی صنعت وتجارت ہے۔ پنجاب میں ہندو اور مسلمانوں کی تعداد تقریباً مساوی ہے مگر روپیہ کے کاروبار میں مسلمان نادار ہیں۔ البتہ دلالی اور روپیہ کے ادنےٰ کاروبار میں ان کی تعداد تیرہ ہزار کے قریب تھی اس کے مقابلہ میں ہندو ساہوکاروں کی تعداد ڈیڑھ لاکھ کے قریب تھی جو مسلمانوں سے ۱۲ گنا ہے۔ پنجاب کو چھوڑ کر اب تمام ہندوستان پر نظر ڈالیں تو ہر جگہ یہی سماں نظر آتا ہے۔ اور مسلمانوں پر یہ بہتر ہیں کہ رسیدیم آسماں بیداست "کی مثل صادق آتی ہے۔

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات سراج عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے آکجیانی تاثیرات سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہوچکی ہیں۔ قبض، بدہضمی، بخون اور منی کی خرابی وکمی، جریان، احتلام، سرعت انزال وغیرہ شکایتوں کو چند ہی روز میں دور کرنے میں لاثانی ثابت ہوچکی ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ (عہ) پانچ ڈبیاں للعہ

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

افسانہ

عروس دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

باپ بیٹی میں ایک دلچسپ گفتگو

صفایہ کا آخری سفر

(گزشتہ سے پیوستہ)

قطورہ: میرا بھی ارادہ صفایہ جانے کا ہے چند روز قیام کرکے پھر واپس آجاؤنگی۔

اب تم کب جاؤگی؟

تمرہ: میرا تو شاید ابھی جانا نہ ہو کیونکہ یہاں آئے ہوئے ابھی صرف ایک مہینہ کا عرصہ ہوا ہے۔ اگر تم صفایہ گئیں تو کس کے ہمراہ جاؤگی؟

...

کرنی چاہئے۔ بغیر آپ کی کوشش کے خالی میری دعا سے آپ راہ راست پر نہیں آسکتے۔ آپ خود بھی دیکھئے کہ مسلمان ہونے کے بعد عیسائیوں نے میرا کیا بگاڑ لیا۔ میں باعتبار معاشرت کے بھی والسے یہاں مطمئن ہوں اور روحانی اعتبار سے تو گویا مجھ کو اس دنیا میں جنت مل گئی ہے۔

دانیال: اچھا تو میں ایسا ہی کرونگا۔ صفایہ سے واپس آجانے کے بعد میں بچائی کا اعلان کردوں گا۔

تین چار روز کے بعد ابوالنصر، قطورہ اور دانیال صفایہ جانے کیلئے تیار ہوگئے۔ ...

دانیال: بیشک اسلام سچا مذہب ہے اور مسلمانوں کی زندگی سے ہی اس کی سچائی کا ثبوت ملتا ہے مگر لوگوں کے طعن وطنز سے خوف لگتا ہے۔

قطورہ: لعن طعن تو لوگ ابنیاؤ کرتے ہی رہتے ہیں سو دوسرے یہ عذر خدا کے ہاں مقبول نہیں ہوسکتا۔ جب آپکے نزدیک بھی اسلام سچا ہے تو خدا کی طرف سے آپ پر اتمام حجت ہوچکی۔ اس اقرار کے بعد بھی سچائی کو قبول نہ کرنا اپنی عاقبت کو اور زیادہ خراب کرنا ہے۔

دانیال: سچ کہتی ہو بے شک میرا عذر خدا کے ہاں مقبول نہیں ہوسکتا۔ اچھا دعا کرو کہ خدا مجھے اظہار حق کی جرات عنایت کرے۔

قطورہ: دعا تو میں کرتی ہی رہتی ہوں۔ لیکن تمہیں بھی اپنی طرف سے کوشش ...

... ان کے علاوہ کچھ اور بہت سی آیات وہ تلاوت کرتی رہی۔ اس کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ آیات اسی موقعہ کے لئے نازل ہوئی تھیں۔

(باقی آئندہ)

گورنمنٹ آف انڈیا سے باقاعدہ رجسٹری شدہ

سنیکون

سانپ کاٹے کی مجرب اور پیٹنٹ دوائی

صرف دس منٹ میں زہر کا اثر دور کردیتی ہے

ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے

قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ) محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ: اے شیر اینڈ کمپنی ۲۱ جالندھر شہر (پنجاب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم چہار شنبہ ۲۹ صفر المظفر ۱۳۵۳ھ ہجری

حکومت ہند کا تازہ اعلان
تنگ نظری و کوتاہ اندیشی کی بدترین مثال
(۲)

اشاعت گزشتہ میں ہم اس طرز عمل کے خلاف احتجاج کر چکے ہیں جو حکومت نے خاص طور پر صوبہ سرحد کے متعلق اختیار کیا۔ آج کی اشاعت میں ہم سرکاری بیان کے دیگر حصص پر بحث کریں گے۔

بیان میں قطعاً ابھی نہیں کہا ہے اور اس کے متعلق حکومت بالکل سکوت اختیار کر رہی ہے یہ مسئلہ ان لوگوں کی پابندیوں سے تعلق رکھتا ہے جن کے خلاف مذکورہ بالا قوانین کے ماتحت نوٹس جاری کئے گئے ہیں۔ کیا ان قوانین کے بدستور نافذ...

سیاسی قیدی

نوٹسوں کی تنسیخ

شذرات

اجودھیا میں حکومت کی غفلت

عید اضحی کے موقع پر اجودھیا میں جو فساد ہوا تھا اس کی تفصیلات کا علم تمام ہندوستان کو ہو چکا ہے اور جن لوگوں نے مختلف حضرات کے بیانات اور تحقیق حالات کے نتائج ملاحظہ فرمائے ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اجودھیا کے شورہ پشت دشمنان بیراگیوں کی جانب سے وہاں کے مسلمانوں پر کیسا ظلم عظیم ہوا اور بغیر کسی اشتعال کے ایک پرامن آبادی کو کس طرح تباہ و برباد کیا گیا۔ ضرورت تھی کہ حکومت اس قسم کے واقعات کا علم حاصل ہوتے ہی بہت جلد غیر جانبدارانہ تحقیقات کراتی اور جن سرکاری عہدہ داروں نے فساد کے موقع پر فوری کارروائی کرنے اور...

موجود رہیں اور جو طبقہ فسادات سے ناقابل تلافی نقصانات برداشت کر چکا ہے وہ آئندہ بھی حکومت کے تغافل کا شکار ہوتا رہے۔

افتراق یا اتحاد!

تقریباً دو ماہ کا عرصہ ہوا کہ یونٹی کانفرنس اپنے اجلاس منعقدہ لکھنؤ میں یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ وہ ۱۵ اسمبلی کے لئے مسلم امیدواروں کا انتخاب کرے گی اور ان کے نام مسلمانوں کے سامنے پیش کر دے گی تاکہ وہ اپنی رائے کے متعلق فیصلہ کر سکیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ایک اور مشترکہ بورڈ اسی مقصد کے لئے قائم کیا جا رہا ہے جس کی تائید میں سیٹھ عبداللہ ہارون اور عبدالمجید صاحب سندھی کا اعلان شائع...

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

کپورتھلہ کی تحقیقاتی کمیٹی کا بیان

گزشتہ محرم کے موقع پر سلطانپور میں مسلمانوں کے مجمع پر اداء ہندو گولیاں چلنے کا جو حادثہ ناخوشگوار پیش آیا تھا اس کی تحقیقات کے لئے ریاست کپورتھلہ کی حکومت نے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی تھی...

خریداران الجمعیۃ

دار الحکومت

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

اہلیہ محترمہ نائب امیر شریعت بہار کی علالت
دعائے صحت کیلئے استدعا

مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کا دورہ

ستی کیلئے ایک ہندو عورت کا اصرار

دریائے جمنا پر دو لڑکوں کی غرقابی

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس کیلئے بمبئی میں تیاریاں
مجلس استقبالیہ کی تشکیل اور زعمائے ہند کو مبارکباد
اجلاس کو کامیاب بنانے کیلئے اپیل

بمبئی ۱۰ر جون۔ ڈھائی سال کی خاموشی کے بعد بمبئی کانگریس کمیٹی کا اجلاس کل منعقد ہوا جس میں آئندہ کانگریس کے کھلے اجلاس کے لئے چند تجاویز منظور کی گئیں۔ مسٹر نریمان نے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے ان رہنماؤں کو مبارکباد دی جنہوں نے تحریک آزادی میں اپنی قربانیوں کا مظاہرہ کیا تھا...

شاہ ایران انگورہ روانہ ہوگئے
مصر میں مشترکہ عدالتوں کو ختم کر دینے کی تجویز
امیر عبداللہ والی شرق اردن کا لندن میں ورود

قسطنطنیہ ۱۰ر جون۔ شاہ ایران اپنے ۱۰۰ ہمراہیوں کے ساتھ جن میں وزیر خارجہ بھی ہیں انگورہ جاتے ہوئے ترکی سرحد سے گزرے۔ شاہ ایران سرکاری طور پر غازی مصطفیٰ کمال پاشا سے ملاقات کرنے کے لئے تشریف لے گئے ہیں اس ملاقات کو ترکی حلقوں میں بڑی سیاسی اہمیت دی جا رہی ہے...

کوئی سیاسی غرض پوشیدہ نہیں ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ شرق اردن روز بروز ترقی کر رہا ہے اور سرحدی خطرات سے آزاد ہو چکا ہے فلسطین، عراق اور حجاز سے اس کے تعلقات خوشگوار ہیں۔ بندرگاہ پر جب امیر عبداللہ پہنچے تو برطانیہ کی طرف سے ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔

ایک ضلع میں آٹھ روز کے اندر پانچ قتل
خودکشی کی تین وارداتیں

شیخوپورہ ۸ر جون۔ اس ضلع میں آٹھ روز کے اندر اندر پانچ قتل اور تین خودکشی کے واقعات سرزد ہوئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مسلمان راعی بھرتین سال داماں کی دوسری پارٹی نے ایک لڑکی کو اغوا کرنے کے الزام پر قتل کر دیا۔
دوسرا واقعہ ایک سکھ جاٹ کے قتل کا بیان کیا جاتا ہے، ایک سکھ جٹ کو دوسرے پانچ سکھ جاٹوں نے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ فریقین میں مدت سے دشمنی چلی آتی تھی۔
اسی طرح پیشینی عداوت کی بنا پر ایک بلوچی کو دوسرے بلوچیوں نے قتل کر دیا۔
اس کے علاوہ شاہ کوٹ چک کے جاٹوں میں ایک فساد ہوگیا جس میں کلہاڑیوں سے ایک آدمی مرگیا۔
بیان کیا جاتا ہے کہ سکھ بھرجن نے اپنی عورت کو ہلاک کر دیا اسی طرح سے تین واقعات خودکشی کے بیان کئے جاتے ہیں۔

محض حملہ کرنے کے جرم میں موت کی سزا
دو بنگالیوں کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا

زلزلوں کے جھٹکوں سے سندھ میں خوف و ہراس

اہنسا کے دعویداروں کے کرتوت

اسمبلی کا آئندہ اجلاس

مجسٹریٹ کی عدالت میں تماشائی پر جرمانہ

بمبئی میں تین گھنٹہ تک مسلسل بارش

افغانی افواج کے سرداروں کو خراج عقیدت

مزدوروں اور کارخانہ داروں میں سمجھوتہ
بمبئی کے رہنماؤں کی کوشش

بمبئی ۹ر جون۔ مرجینس جیمبر اور کانگریس لیڈروں نے ہڑتالیوں اور کارخانہ داروں میں سمجھوتہ کرانے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی اس کو اب بھی امید ہے کہ کارخانہ دار اور ہڑتالیوں میں باعزت سمجھوتہ ہو جائے گا۔ مسٹر نریمان اور مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی اب بھی گفت و شنید کر رہے ہیں اور ان کو امید ہے کہ سمجھوتہ ہو جائے گا۔

دربھنگہ میں آندھی

ریل گاڑی پٹڑی سے اتر گئی

ہٹلر اور مسولینی کی ملاقات

ہندوستان سے دوارب کا سونا نکل چکا

ولبھ بھائی پٹیل عنقریب رہا کر دئے جائیں گے

سرحدی قانون اسلحہ پر وائسرائے کی تصدیق

ترچناپلی میں ہندو مسلم فساد

مجلس اقوام میں جرمنی داخل نہیں ہوگا

ڈاکوؤں اور دیہاتیوں میں جنگ

سنٹرل امریکہ میں طوفان باراں

جرمنی میں یہودیوں کی تازہ گوشمالی

اسپین میں کاشتکاروں کی ہڑتال
۱۲ ہلاک اور ۳۰ زخمی

شیروں نے تماشائی کو پھاڑ ڈالا

برازیل میں اشوریوں کے داخلہ کی ممانعت

بلی بچوں کو اٹھا لے گئی

افغانستان میں ۱۵ اشخاص سیلاب کی نذر

وزیرستان کے ایک گاؤں پر بمباری شروع کردی گئی

سرحد کے پولیس افسروں کو بلا وارنٹ گرفتار کرنیکے اختیارات

پشاور ۸ر جون ۔ افغانستان کے مشرقی حصہ میں زبردست بارش ہونے کے باعث خان آباد میں سیلاب آ گیا جس سے ۱۵ اشخاص غرق ہو گئے ۔ متعدد دیہاتوں اور مکانوں کو سخت نقصان پہنچا ہے ۔ خان آباد ۲۴ گھنٹے سے تہ آب ہے سرکاری عمارتوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

بنوں ۹ر جون ۔ گذشتہ دنوں جنوبی وزیرستان کے باشندوں اور برطانوی فوج کے سپاہیوں میں تصادم ہو گیا تھا ۔ برطانوی حکام نے باشندوں پر جرمانہ کر دیا تھا ۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمانہ ادا نہ کرنے کے جرم میں علاقہ کے ایک گاؤں پر حکام نے بمباری کی ہے برطانوی علاقہ کے ایک باشندہ نے یہ بمباری خود اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔

پشاور ۹ر جون سے مزید چھ ماہ کے لئے نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ نیز گورنر نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور کو گورنمنٹ کے اختیارات دیدیئے ہیں ... بلا وارنٹ ہر شخص کو گرفتار کرنے کا حق حاصل ہوگا ... کہ وہ شخص امن وامان کے لئے خطرہ ہے۔

سلطان پور میں ہندو مسلم کشیدگی

فساد ہوتے ہوتے رہ گیا

کپورتھلہ ۸ر جون ۔ سلطان پور کی حالت بہتر ہو گئی ہے ۔ وہاں ایک سو فوجی سپاہی متعین کئے گئے تھے ۔ جن میں سے پچاس کو واپس بلا لیا گیا ہے ...

مسٹر عبدالحمید اپنے حلقہ کے ہمراہ شملہ چلے گئے ہیں ۔ اور موسم گرما کے لئے آپ کا دفتر وہاں کھل گیا ہے۔

ہائی کورٹ کے جسٹس پر قاتلانہ حملہ

حملہ آور فرار ہو گیا

سری نگر (کشمیر) ۸ر جون ۔ ...

اہل برطانیہ کے لئے جنگی قرضہ کا بار

لندن ۔ وزیر خزانہ مسٹر نیوائل چیمبرلین نے آج جنگی قرضہ جات کے بارے میں ایک بیان دیا جس کا انہوں نے وعدہ کیا تھا آپ نے جنگی قرضہ جات کی تاریخ بیان کی اور کہا کہ یہ قرضہ اہل برطانیہ کے لئے ناقابل برداشت بار ہے۔

اس کے بعد وائٹ پیپر شائع کیا گیا جس میں جنگی قرضہ جات کے متعلق حکومت برطانیہ اور حکومت ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان خط وکتابت درج ہے۔

فوجی حکام نے بے قابو ہو کر گولیاں چلائیں

سلطان پور میں گولی چلنے کے متعلق تحقیقاتی رپورٹ

کپورتھلہ ۸ر جون ۔ تحصیل سلطان پور (ریاست کپورتھلہ) میں گولی چلنے کے واقعہ کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی اس نے اپنی رپورٹ جو بہت کافی طویل ہے دربار کپورتھلہ کے روبرو پیش کر دی ہے ...

کلکتہ میں ۲۲ دہشت انگیز گرفتار

سندھ میں زبردست آندھی

جاپان کی تجارتی فتح

تین سال میں دنیا پر قبضہ

دربان کو ہلاک کر کے قیدی کا فرار

حکومت ہند کا نیا قرضہ

باشندگان کلکتہ کو خاکروبوں کا نوٹس

سر چمن لال کا حکومت کو انتباہ

حکومت مبئی کے انتخاب میں مداخلت نہیں کریگی

کاشغر اور یارقند میں جنگ ہو رہی ہے

ریاست دیواس کا بھی خاتمہ ہو گیا!

سابق ہسپانوی ڈکٹیٹر کے بھائی پر فائر

اشتہار منجر حکم حاضری مدعا علیہ

(زیر آرڈر ۵ ۔ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

بعدالت جناب مولوی الٰہی بخش خاں صاحب منصف ودرجہ مطالبہ خفیفہ کوئٹہ

موسم گرما کاٹ میں اقساط پر خریدیئے

کراماتی سرمہ

سالانہ داخلہ آیورویدک طبیہ کالج سہارنپور

بال سیاہ تیل

وہ موسم آگیا

جس میں مریضان سوزاک خودکشی کر لیتے ہیں

آخر کیا چاہتا ہے

مفت ۔ بالکل مفت ۔ مفت

کانگریس کا ضبط شدہ روپیہ اور اسباب واپس نہیں کیا جائیگا

موجودہ اسیران سیاسی معافی مانگ کر رہا ہو سکتے ہیں

حکومت کے اعلان پر زعماء ہند کا نقد وتبصرہ

شملہ ۸ر مئی معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے کانگریس فنڈ یا اس کے سامان پر تحریک سول نافرمانی کے زمانہ میں جو قبضہ کیا تھا وہ ان اعلانات کی منسوخی کے بعد واپس کر دیا جائے گا جن میں مختلف انجمنوں کو خلاف قانون قرار دیا گیا تھا لیکن جو سامان یا فنڈ ضبط کر لیا گیا تھا وہ واپس نہیں کیا جائیگا بلکہ وہ ہمیشہ ضبط شدہ ہی رہے گا۔

تحریک سول نافرمانی کے سلسلے میں جو قیدی اب تک جیلوں میں محبوس ہیں ان کی تعداد ۱۲۰۰ سے زیادہ نہیں ہے ... سول نافرمانی کی تحریک میں کوئی حصہ نہیں لیں گے رہا ہو سکتے ہیں ...

زعماء ہند کی آراء

پابندی اٹھانے میں پابندیاں

انسانیت کی حقیقی اتحاد کانفرنس

قابل توجہ جلسہ ہائے سیرت کے کارکن

(از مولانا سید کشفی شاہ صاحب نظامی رنگون)

اسلامی ہندوستان میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک یوم النبی ؐ کے انتظامات کئے جا رہے ہیں ... محلہ محلہ اور گاؤں گاؤں ابتدائی جلسے منعقد کر کے مسلمانوں کو جگاتے ہیں ...

میں ہر ایک شہر کے مسلمانوں سے پرزور استدعا کرتا ہوں کہ آپ آئندہ یوم النبی ؐ پر تمام بندگان خدا کو عید میلاد کی خوشی میں مسلمانوں کے ساتھ شامل کریں ...

جمعیۃ علماء ہند کے ترمیم شدہ وقف بل کی حمایت

مسلمانان دہرہ دون کا جلسہ

(الف) حافظ ہدایت حسین خاں صاحب ممبر اسمبلی کا مرتبہ مسودہ قانون وقف جس کا ترجمہ اسلامی اخبارات میں شائع ہو چکا ہے موجودہ صورت میں کسی طرح قابل تسلیم نہیں ہے ...

(ب) جمعیۃ العلماء ہند کا مرتبہ شدہ مسودہ قانون وقف جو اسلامی اخبارات میں شائع ہو چکا ہے وہ ہر طرح قابل قبول ہے ...

(ج) اس جلسہ کی روئداد اسلامی اخبارات وسلیکٹ کمیٹی قانون وقف کو بھیجی جائے۔

شیخ عبداللطیف (وزیر ... دہرہ دون)

گلگت کا علاقہ برطانیہ کو دیا جائیگا۔

راولپنڈی ۸ر جون ۔ آج یہاں ایک غیر مصدقہ افواہ اس مطلب کی گرم ہے کہ حکومت کشمیر و حکومت ہند کے درمیان گلگت کا علاقہ برٹش گورنمنٹ کے حوالے کرنے ...

دیگر ممالک سے جاپان تجارتی انتقام لے گا

مسجد پر بجلی گرنے سے دو نمازی مجروح

تحفہ میلاد النبی

رانی بال صفا پوڈر

آیورویدک اور یونانی طبیہ کالج دہلی کا داخلہ

حکیم حاجی محمد ظفر خاں آنریری پرنسپل

محبوب عاشق کے قدموں پر

آلہ نامردی

جاوید

سفید داغ برص پھلبری کا مجرب علاج

ضرورت ایجنٹس

برائے فروخت اخبارات

بی ۔ این گپتا پوسٹ بکس نمبر ۱۲۳ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

تار کا پتہ: "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ سہ روزہ دہلی

مدیر مسئول - ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون - محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹	دہلی یوم شنبہ ۳ ربیع الاول ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۱۶ جون ۱۹۳۴ء	نمبر ۴۲

مسلم نوجوان

مسلماں نوجواں، اسلام کی آئندہ امیدیں! یہ مردہ قوم کے مردہ دلوں کی زندہ امیدیں!
یہ امیدیں ہیں جن سے اپنا مستقبل ہویدا ہے یہ امیدیں ہیں جن سے آنیوالی شان پیدا ہے
یہ امیدیں ہیں جو سرمایۂ کل ہیں غریبوں کا یہ امیدیں ہیں جن پر آسرا ہے غم نصیبوں کا
مگر جب ان کی حالت دیکھتا ہوں چشم عبرت سے بصارت بہرہ ور ہوتی ہے جب فیض بصیرت سے
تو مجھ کو ان امیدوں پر گمان یاس ہوتا ہے
کہ وہ دل، دل نہیں رہتا جو بے احساس ہوتا ہے

(از جناب حمید جالندھری)

معاصرین کے افکار و آراء

کانگریس کا آئندہ پروگرام

[illegible]

(اجمل)

آئرلینڈ تیار ہے

[illegible]

بدقسمت سرخ پوش

[illegible]

حکومت کی پالیسی کا اثر

[illegible]

(پرتاپ)

سلطان پور کی فائرنگ

کیٹی کے اس فیصلے کے بعد اس امر میں کوئی شبہ باقی نہیں رہا کہ سلطانپور میں محرم کے جلوس پر فوج کا گولی چلانا قطعاً زیادتی تھی - اور اس میں [illegible]

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی واقعات اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل ہونے کا شوق یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت کا نقشہ قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کے لئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے۔ اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہیئے - اور دوسروں کو دکھانا چاہیئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فرض بہتر طرح ادا کیا جائے۔
ازبلا کی قیمت اس کے مضمون، اس کے حجم اور اس کی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے اور محض اسلئے کم رکھی گئی ہے کہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے -
ایک نسخہ کی قیمت ۱۲/ علاوہ محصولڈاک ہے جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس بائیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں -
پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائے گا اس لئے جن صاحب کو بھی ازبلا کی جلد درکار ہے وہ طلب فرمالیں ورنہ مایوس ہونا پڑے گا اور دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنے میں بہت دیر لگ جائے گی -

ملنے کا پتہ: - منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان - دہلی

متوسط اور غریب مسلمانوں کی تعلیم کا بہترین انتظام

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لڑکے اچھی تعلیم کے ساتھ درستی اخلاق اور نماز و روزہ کے بھی پابند ہوں تو آپ کے بچوں کے واسطے اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ بہترین درسگاہ ہے -
چونکہ مسلمانوں میں اوسط طبقہ اور غریبوں کی تعداد زیادہ ہے - لہٰذا اس اسکول میں دونوں طبقوں کے لڑکوں کی رہائش کے لئے جداگانہ بورڈنگ ہاؤس قائم کئے گئے ہیں جن کے قواعد و ضوابط ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ (یو پی) سے مفت طلب فرمایئے -

المشتہر

الطاف حسین - بی - اے (علیگ) ہیڈ ماسٹر

Regd No L 1793.

Al-Jamiat

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Vol XIX No 41. DELHI WEDNESDAY JUNE 13, 1934 PRICE ONE ANNA

اسمبلی کا انتخاب اور مظفر پور کی نمائندگی

اب جبکہ اسمبلی کا الیکشن قریب ہے، صوبہ بہار کی نمائندگی کا سوال ہمارے سامنے ہے موجودہ اسمبلی میں صوبہ بہار کے دو مشہور بزرگ شاہ مسعود احمد صاحب رئیس پٹنہ اور جناب مولانا شفیع داؤدی صاحب (مظفر پور) ہماری نمائندگی فرما رہے ہیں -
اب آئندہ انتخاب بھی گذشتہ ہی اصول پر ہوگا - ہمارے سامنے اس وقت مظفر پور اور پٹنہ حلقہ سے دو مسلمان نمائندوں کے انتخاب کا مسئلہ درپیش ہے -
چنانچہ حلقہ کے متعلق باشندگان پٹنہ اظہار خیال کا زیادہ حق رکھتے ہیں ہم مظفر پور کے متعلق چند ضروری امور پیش کرنا چاہتے ہیں -
مظفر پور حلقہ کی نمائندگی عرصہ دس سال سے جناب مولانا شفیع داؤدی صاحب فرما رہے ہیں - ہم اس امر پر کہ آپ نے ہماری نمائندگی کا حق کہاں تک پورا کیا کوئی مفصل بحث نہیں کرنا چاہتے - ہماری گذارش صرف یہ ہے کہ اب مولانا مدوح نوجوانوں کو خدمات کا موقع عنایت فرمائیں -
ہمارے خیال میں تین اولوالعزم نوجوانان مظفر پور کے نام ان کی نیک خدمات اعلیٰ لیاقت اور صلاحیت کو دیکھتے ہوئے اسمبلی کی رکنیت کے لئے بہت مناسب معلوم ہوتے ہیں -
ہماری مراد جناب ابو محمد صاحب وکیل، اور جناب عبدالودود صاحب وکیل ایم - ایل اے اور جناب مجتبیٰ صاحب وکیل سے ہے ان تینوں حضرات نے زلزلہ کی مصیبت عظمیٰ کے سلسلہ میں جو گرانقدر خدمات نہایت تندہی اور سرگرمی سے [illegible]
... ہم باشندگان مظفر پور مخلصانہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان دو نوں نوجوانوں سے استدعا کریں کہ ان میں سے ایک اسمبلی کی رکنیت کے لئے آمادہ ہو۔
(ابو مظفر، از مظفر پور)

دہلی میونسپلٹی سے شکایت

آج بتاریخ ۶ مئی ۱۹۳۴ء کوگلی فرحت اللہ خاں میں زیر صدارت جناب منشی حفیظ اللہ صاحب بعد نماز عشاء انجمن ہدایت المسلمین کا جلسہ منعقد ہوا اور حسب ذیل تجویز باتفاق رائے پاس ہوئی۔
انجمن ہٰذا کا یہ جلسہ دہلی میونسپل کمیٹی کی غفلت پر اظہار افسوس کرتا ہے کہ اہل محلہ کی جانب سے بابو عبدالشکور خاں صاحب مرحوم اور ان کے بعد بابو اشفاق حسین صاحب نے ۱۹۲۳ء سے ۱۹۳۴ء تک کو نچ پٹڑت گلی فرحت اللہ خاں کے لئے روشنی کے واسطے متواتر درخواستیں دیں لیکن میونسپل کمیٹی نے اس تجویز کو پس پشت ڈال دیا - اور آخری درخواست ۱۹۳۴ء کو حاجی اشفاق الدین صاحب میونسپل کمشنر کی [illegible] لیکن اس پر کچھ غور نہیں کیا گیا - لہٰذا انجمن ہٰذا [illegible] کرتا ہے کہ اس معاملہ کو [illegible] کو رفع کرے -
عبدالعزیز خاں - [illegible]

دین و دنیا کی مفید تجارت

[illegible]

ہ ملاحظہ کہ بیت المقدس کے ایک صاحب کشف و کرامات ولی اللہ نے بنایا تھا اور جو نفس (دمہ) نسیان، فالج، لقوہ، صرع (مرگی) تقرہ وغیرہ بیاریوں میں انشاء اللہ یقیناً نافع ہے خصوصاً نفس دمہ کے لئے اکسیر ہے بڈھوں کے لئے بہت مفید ہے - [illegible]

سندھ کے ایک قصبہ میں شیطان کی حکومت

پیر پرستی کے متعلق متفقہ فتویٰ کی ضرورت

انجمن تبلیغ الاسلام کراچی کی مجلس منتظمہ کا خاص اجلاس بتاریخ یکم جون ۱۹۳۴ء زیر صدارت جناب حافظ محمد محسن صاحب منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل رزولیشن متفقہ طور پر پاس ہوا -
[illegible]

جمع کرنے کی ہدایت کی ہے نیز پیر پرستی کا دعوی ہے کہ وہ خاتم المرسلین پر بھی فضیلت رکھتا ہے -)
(رحمت اللہ سکریٹری انجمن تبلیغ الاسلام - کراچی)

یوم النبیؐ کی تقریب

مسٹر عبدالقیوم انصاری، سکریٹری سیرت کمیٹی نے ذیل کی اپیل شائع کی ہے :-
امسال یوم النبی (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت) کی تقریب ۲۵ جون ۱۹۳۴ء (مطابق ۱۲ ربیع الاول) کو منائی جائے گی۔
یوم النبیؐ کا مقصد وحید یہ ہے کہ حضرت رسول کریم کی مبارک زندگی اور پاک و روشن تعلیمات پر جو نازیبا حملے آئے دن ہوتے رہتے ہیں ان کا امتناع پر تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ مناسب اور مہذب طور پر قطع قمع کیا جائے تحریک سیرت کی ان تھک کوششوں کا ہی یہ خوشگوار نتیجہ ہے کہ یوم النبی اب دنیا کے ہر حصہ میں منایا جانے لگا ہے -

ہندو اخبارات کی غلط بیانی

بازار رطھائیاں والا میں جو لڑائی ہندوؤں کے درمیان ہوئی ہے ہندو اخبارات میں یہ لکھا جا رہا ہے - کہ مسلمان غنڈوں نے برات پر حملہ کر دیا ہے صرف مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے یہ خبریں شائع کی جا رہی ہیں - اصل واقعات یہ ہیں کہ ایک برات باہر سے آئی ہوئی تھی - انہوں نے مسلمان میراثیوں کو بلایا اور [illegible]
اب انہوں نے ایک دوسرے پر دعوے دائر کئے ہوئے ہیں - خنافتیں ہو رہی ہیں
(نامہ نگار)

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں داخلہ

[illegible] طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں داخلہ کیلئے درخواستیں ۵ جولائی ۱۹۳۴ء تک [illegible] کے پاس پہونچ جانا چاہئیں اور امیدوار کو مع اسناد و سرٹیفکیٹ چال چلن وغیرہ تاریخ [illegible] دفتر میں حاضر ہونا چاہیے تاریخ مقررہ کے بعد کوئی درخواست نہیں لی جائے گی -
قواعد و ضوابط داخلہ طبیہ کالج دفتر سے مفت مل سکتے ہیں

پرنسپل طبیہ کالج

بیس ۲۰ فی صدی سے پچاس ۵۰ فی صدی تک کفایت

بہترین کٹ پیس کے بنڈل قیمت - ۱/۔ ۵ روپیہ - ۱۰/ روپیہ نہایت کفایت اور چنا ہوا مال - مارکین سلک چھینٹ - پوپلین - ململ - لٹھہ - فل سوتی کریپ وغیرہ ایک گز سے ۶ گز تک کا ٹکڑہ - ۱/۔ روپیہ آرڈر کے ہمراہ آنا لازمی ہیں

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

حمائل شریف مترجم
مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب ہے۔ دیدہ زیب [illegible] ہے - ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے [illegible] - حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر چڑھائی گئی ہے [illegible]
مجلد جرمی [illegible] بلا جلد [illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

جنت کی کنجی - دوزخ کا کھٹکا!

ہر سعادتمند روح دوزخ سے پناہ مانگتی ہے اور جنت کی تمنا رکھتی ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ کن برے اعمال کی وجہ سے انسان عذاب الٰہی میں مبتلا ہوگا اور دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور کن اچھے اعمال کی بنا پر مومنوں کو جنت دی جائے گی۔
حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے کافی محنت اور کوشش کے بعد دونوں مضمونوں کی حدیثیں کو جمع کر کے ان کا اردو ترجمہ دو حصوں میں شائع کر دیا گیا ہے جس حصہ میں دوزخ کی وعید کے متعلق احادیث ہیں اس کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اور جس میں جنت کی بشارت دی ہے اس کا نام "جنت کی کنجی" ہے دوزخ کے کھٹکے کی قیمت ۱۲ اور جنت کی کنجی کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے لیکن دونوں حصوں کے خریدار سے قیمت صرف دو روپیہ لی جائے گی دونوں حصوں میں کل [illegible] احادیث ہیں بہت سے مخیر حضرات ان کتابوں کو خرید کر مسلمانوں کے خیال سے مفت تقسیم کرتے ہیں کاغذ کتابت اور طباعت نہایت اعلیٰ ہے۔
فتاوی رشیدیہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاوی کا مجموعہ فتوی رشیدیہ تین حصوں میں جمع کیا گیا ہے جس میں قریب قریب ہر مسئلہ کو مدلل طریقہ پر بیان کیا گیا ہے ہر مسلمان کو اس کے مطالعہ کی ضرورت ہے تاکہ مذہبی ضرورت سے پوری واقفیت حاصل ہو جائے تینوں حصوں کی قیمت ۴
تعلیم الاسلام مصنفہ حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند جو اسلامی مدارس کے ابتدائی درس میں داخل ہو چکی ہے سوال و جواب کے پیرایہ میں نہایت مختصر طریقہ پر اسلامی معلومات کے دریا کو کوزہ میں بھر دیا ہے اس کتاب کے چار حصے اور ایک قاعدہ ہے مکمل سٹ کی قیمت صرف چودہ آنہ [illegible]

منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں کاغذ سفید ولایتی نادر ہے حنا سندہ ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا با محاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو عطر ہے تفسیر کا مثل ابن کثیر ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مسند، حاکم، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم مسند بزار، مسند امام احمد اسباب شان نزول از جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام قرآن و مسائل و قصص تاریخ حکایات ظاہری و باطنی اشارات غرضیکہ تفسیر کی جو بہ الامتیاز خصوصیات ہو سکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصے ہیں اول حضرت آدمؑ سے لے کر تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں [illegible] پانچویں حصہ میں قرارت کا بیان [illegible]
اور قاعدے رعایتی ۱۱ جلد [illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

(جید برقی پریس دہلی میں [illegible] چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

درہ کوہ پر عیسائیوں کی لاشوں کا انبار
خوفناک محاصرہ سے عربی فوج نے کس طرح نجات پائی
المنصور کا عدیم المثال عزم واستقلال

ناظرین کرام گزشتہ مضامین سے معلوم کر چکے ہیں کہ المنصور نے عیسائی باغیوں کا کیسا قلع قمع کیا اور اسلامی حکومت میں کیسے چار چاند لگائے۔ نیز یہ بھی واضح ہو چکا ہے کہ المنصور کون تھا۔ اس کی ابتدائی زندگی کس درجہ سے شروع ہوئی تھی اور اب وہ کہاں پہونچ گیا ہے۔ آج آگے ملاحظہ فرمایئے۔

المنصور اپنی فتوحات کے سلسلہ میں تاریخ کے اندر ہمیشہ زندہ رہے گا کیونکہ وہ نہ صرف دور اندیش اور صاحب تدبیر تھا بلکہ شجاع اور بہادر بھی تھا اور خطرات کے مواقع میں اپنی جان کو بلا پس وپیش ڈال دیا کرتا تھا۔ بعض دفعہ میدان جنگ میں جب عیسائیوں نے اسے گھیر لیا اور رہائی کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو اس نے بڑی ہمت اور دانائی کا ثبوت دیا اور ایسے طریقوں سے ہالک و خطرات سے ...

عیسائیوں کی عجز وانکساری

... خیال کرتے ہیں۔

جب عیسائیوں نے المنصور کے عزم واستقلال اور علو ہمت کو دیکھا تو نہایت عجز وانکساری کے ساتھ معافی کے خواستگار ہوئے المنصور نے کہا کہ اچھا تم کو اس شرط پر معاف کیا جا سکتا ہے کہ بار برداری کے لئے اتنے خچروں کا انتظام کر دو کہ ہم آسانی کے ساتھ منزل مقصود تک پہونچ جائیں اور ہم کو اپنی سرحد تک پہونچنے میں کوئی دقت حائل نہ ہو۔ دوسری شرط یہ ہے کہ درہ کوہ پر جن لاشوں کا انبار لگا ہوا ہے ان کو ہٹا کر راستہ صاف کر دو۔ عیسائیوں نے ان دونوں شرطوں کو منظور کر لیا اور وہ عربی فوج جو عیسائیوں کے محاصرہ میں آگئی تھی اور جس کی نجات کی بظاہر کوئی صورت نہ تھی وہ المنصور کی علو ہمتی اور دانائی کی بدولت (اور دراصل خدائے تعالے کی مدد سے) صحیح وسالم درہ کوہ سے باہر نکل آئی۔

اس موقعہ پر ایک مغربی مورخ نے لکھا ہے کہ "اس سے بڑھ کر عیسائیوں کی کیا توہین ہوگی اور اس سے زیادہ خدا کا قہر اور کیا نازل ہوگا کہ عیسائی مقتولین کی لاشیں بھی خود عیسائیوں کو اٹھانی پڑیں۔

المنصور کا فوجی نظام

عربی فوج کا محاصرہ

المنصور کا انتقال

...

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق ومغرب کی تازہ خبریں

جمہوریت سے پہلے اور جمہوریت کے بعد
چین میں تحریک نسواں کا نشوو ارتقاء
ایک چینی خاتون کے خیالات

گزشتہ ماہ روم میں ایشیائی طلبار کی کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس میں ممالک ایشیا کے نمایندوں نے شرکت کی اور اپنی معلومات سے اہل مغرب کو مستفید کیا۔ اس کانفرنس کی شرکت کیلئے ایک چینی خاتون مس چانی بھی تشریف لائی تھیں جنہوں نے چین میں نسوانی تحریک کے نشوو ارتقاء پر ایک ... دلچسپ مضمون پڑھا تھا جس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

مس چانی نے کھڑے ہو کر فرمایا جو لوگ چین میں تحریک نسواں سے کوئی دلچسپی رکھتے ہیں وہ اس سلسلہ میں حالات معلوم کرنے کی فکر کرتے رہتے ہیں مگر ناکافی ذرائع کی وجہ سے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتے۔ میں مختصر الفاظ میں چین میں تحریک نسواں کی تاریخ کا ایک ورق پیش کرتی ہوں جس سے ارباب نظر اپنے ...

... گئی ہیں تاکہ مزارعین فرصت کے اوقات میں اپنی تعلیمی ترقی کو جاری رکھ سکیں اور زباندانی کے اعتبار سے ان میں کوئی خامی باقی نہ رہے۔

دنیا میں سب سے چھوٹی کتاب
ڈیڑھ رتی وزن کی رباعیات عمر خیام

رباعیات عمر خیام کی قدر یورپ نے بہت زیادہ کی ہے انگریزی میں اس کے متعدد تراجم اور تفاسیر موجود ہیں اور عمر خیام کی زندگی اور اس کے خیالات پر آئے دن اخبارات اور رسائل میں تبصرہ ہوتے رہتے ہیں۔

حال میں ہنری جیمبرلین نے رباعیات عمر خیام کا ایک ایڈیشن آکسفورڈ یونیورسٹی کی بوڈلین لائبریری کے لئے پیش کیا ہے جو وزن اور سائز کے اعتبار سے اتنا چھوٹا ہے کہ اگر کوئی چوہیا اس کو ہڑپ کر جائے تو اس کو معذور تصور کیا جا سکتا ہے۔

رباعیات کے اس ایڈیشن کا وزن ڈیڑھ رتی ...

ایک کتاب کی حیرت انگیز اشاعت

ہٹلر کی حکومت کا کارنامہ!

چین کے ڈاکخانوں کا نیا کمال
پوسٹ ماسٹر کتب اور اخبارات بھی فروخت کرینگے

... ہے کہ کتب اور رسائل کے لئے آرڈر دیتے وقت تو خریدار کو محصول ڈاک دینا پڑے گا مگر کتابوں اور اخباروں پر کوئی کمیشن ان سے وصول نہیں کیا جائیگا اور تمام پوسٹ ماسٹر اس کام کو مفت انجام دیں گے۔

بائبل کا حوالہ دینا جرم ہے؟

کسانوں کیلئے ڈکشنری کی چالیس لاکھ جلدیں

روسی گورنمنٹ اپنی تعلیمی اسکیم کو بہت کام ترقی دے چکی ہے اور اس سلسلہ میں اس کا قدم آگے ہی بڑھتا جا رہا ہے۔ حال میں روسی حکومت کی طرف سے چالیس لاکھ ڈکشنریاں کسانوں اور کاشتکاروں کے مکانوں میں بغرض مطالعہ مفت پہونچائی ...

اخبار الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت بہم پہونچایئے۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

مرآۃ المثنوی

مرتبہ

جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم۔ اے

رکن دار الترجمہ، جامعہ عثمانیہ، حیدرآباد دکن

مثنوی مولانا روم کو مات سو برس سے دنیائے اسلام میں جو قبولیت ومنزلت حاصل رہی ہے وہ کلام خدائے تعالے اور سنت رسول اللہ صلعم کے بعد کسی کتاب کو حاصل نہیں ہوئی ہے۔ اہل تصوف تو اسے اپنا صحیفہ مقدس سمجھتے ہیں، غیر اہل تصوف نے بھی اس سے استفادہ میں کمی نہیں کی ہے، مگر مثنوی شریف میں قصص وحکایات، حکم ومعارف، نصائح ومواعظ اس طرح ایک دوسرے میں ملے ہوئے ہیں کہ مسلسل مطالعہ تحت دشوار طلب ہو جاتا ہے۔ قاضی صاحب موصوف نے سالہا سال کی محنت سے مثنوی شریف کو ایسے طرز پر مرتب کیا ہے کہ یہ دشواری کلیۃً رفع ہو گئی ہے اور اب ہر شخص مثنوی شریف سے کماحقہ مستفید ہو سکتا ہے۔ جملہ مباحث مثنوی شریف کو حسب ذیل پانچ حصص میں تقسیم کر کے سہل الفہم بنا دیا ہے۔

یواقیت القصص:۔ اس میں حکایات کے اجزائے متفرقہ ومنفصلہ کو اس طرح ایک سلسلہ میں مربوط کیا گیا ہے کہ کہیں سے سکتہ باقی نہیں رہا ہے، ہر حکایت بجائے خود مسلسل ہو گئی ہے۔

درر الحکم:۔ حکم ومعارف کے ساڑھے تین ہزار سے زائد اشعار کو تقریباً گیارہ سو عنوانات کے تحت فرہنگ کے اصول پر مرتب کیا ہے۔

جواہر القرآن:۔ جو اشعار مطالب قرآنی پر مخوی تھے انہیں ترتیب قرآنی کے بموجب جمع کیا گیا ہے۔

لآلی السنن:۔ اشعار مشتملہ احادیث نبوی کو احادیث کی ترتیب تہجی کے تحت رکھا گیا ہے۔

مرجانۃ المدیح:۔ آخر میں ایک مجموعہ ان اشعار کا شامل کر دیا گیا ہے جو مولانا نے اپنے اصحاب کی مدح میں کہے ہیں۔

ابتدائی مفصل فہرست کے علاوہ تین ضمیمے ہیں جن میں سے پہلا ضمیمہ باعتبار مطالب درر الحکم کا اشاریہ ہے۔ دوسرا ضمیمہ کشف الابیات ہے یعنی کسی شعر کے ابتدائی دو لفظ یاد ہوں تو اس شعر کا کتاب میں پتہ چل سکتا ہے، تیسرا ضمیمہ فرہنگ ہے جس میں مشکل الفاظ وفقرات کے معانی آسان عبارت میں دیئے گئے ہیں۔

جس شخص کو مثنوی شریف سے دلچسپی ہو اس کے لئے یہ کتاب ناگزیر ہے، کتابت، طباعت، کاغذ، جلد سب اعلیٰ پیمانہ پر ہیں، کتاب کی ظاہری وباطنی خوبیوں کا اندازہ صرف کتاب کے دیکھنے ہی سے ہو سکتا ہے۔ حجم (۱۲۰۰) صفحات، قیمت دس روپیہ (عٰلہ) +

ملنے کا پتہ

دائرۃ الادب حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات متاح عالم آتشک نگرہ گولیاں اپنے آبحیاتی تاثیرات سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہو چکی ہیں۔ قبض۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی وکی جریان۔ احتلام۔ سرعت انزال وغیرہ شکایتوں کو چند ہی روز میں دور کرنے میں لاثانی ثابت ہو چکی ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ (عہ/) پانچ ڈبیاں للعہ/

ویدشاستری۔ جام نگر کاٹھیاواڑ

کراماتی سرمہ

یہ سرمہ سورۂ یٰسین شریف کے عمل سے ایک چلہ میں بڑی مشقت کے ساتھ تیار کیا گیا ہے جو گرفتاران محبت وعشق کی رستگاری کا ضامن ہے، آنکھوں میں لگا کر جس کے سامنے جایئے آپ کی محبت کا تیر اس کے دل میں چبھ جائیگا، خوشنودی نیجر حاکم کیلئے مجرب ہے، مطلوب کو طالب اور معشوق کو عاشق بنا دینا اسی کا اعجاز ہے۔ محض ۹ ٹکٹ ارسال فرما کر منگا لیجئے۔ یہ سرمہ اپنے مقناطیسی وکہربائی اجزاء کے اعتبار سے امراض چشم وتقویت بصر کیلئے از حد مفید ہے۔ ملنے کا پتہ

ناظم دار البرکات رحمانی دیوبند شریف ضلع سہارنپور یو۔ پی

ARQ-I-SOZAK NO 413

عرق سوزاک

سوزاک کیلئے دنیا میں بہترین دوا

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

NAUNEHAL

The Best Tonic for Children

نونہال

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سرحد کے سرخپوشوں کے حق میں حکومت کی ناانصافی

تشدد کے خلاف جماعت کو کچلنے کی کوشش
حکومت کے اعلان پر دیوداس گاندھی کا بیان

گاندھی جی کے صاحبزادے دیوداس گاندھی نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:۔

سارے ہندوستان میں ذمہ دار حضرات اور بہت سے اخباروں نے صوبہ سرحد کے "خدائی خدمتگار" یا سرخ قمیص والوں پر پابندیاں قائم رکھنے کو بالکل ناجائز قرار دیا ہے۔ سرحد کے والنٹیروں کو "انقلاب انگیز سرخ قمیص" کا غلط خطاب دیا ہے اس وجہ سے یہ اور بھی گمراہ کن ہے کہ یورپ کی سیاست میں سرخ قمیص والے بدنام ہیں یا یہ نام شاید اس لئے پڑ گیا کہ یہ والنٹیر گھر کے سرخ رنگ کے کوٹ پہنا کرتے تھے۔ سرخ رنگ اس وجہ سے تجویز کیا گیا تھا کہ سستا پڑتا تھا اور آسانی سے مل سکتا تھا۔ دراصل یہ لوگ اپنے آپ کو خدائی خدمتگار کہتے ہیں اور اسی نام سے صوبہ سرحد میں مشہور ہیں۔ خان عبد الغفار خاں نے رضاکار کے لفظ پر اس نام کو ترجیح دی۔ سرحد کے سرخپوشوں کو نہ ...

... بے بنیاد وہم اور قیاس پر زیادہ منحصر ہے۔

ہندو مہاسبھا نے خدائی خدمتگاروں کے خلاف جو تشدد کا الزام لگایا ہے وہ نہ صرف غلط اور بے بنیاد ہے بلکہ اس وقت نہایت بے موقع اور نقصان دہ ہے اس لئے سرخ پوشوں میں جو امتیاز کیا گیا ہے وہ قطعی نامناسب ہے اور نہ صرف سیاسی غلطی ہے بلکہ ان کے حلف کی سچائی کو کھلا چیلنج ہے۔

جب یہ فرض کر لیا گیا کہ پٹھان فطرتاً اپنی قومی روایات کے مطابق انقلاب پسند ہوتے ہیں تو پھر اس کے کیا معنی ہوتے ہیں کہ ایک جانب تو اس صوبہ کو بھی ہندوستان کے ساتھ ساتھ اصلاحات دی جائیں اور دوسری جانب خدائی خدمتگاروں پر پابندیاں قائم رکھی جائیں اس لئے کانگریس پر سے پابندیاں ہٹاتے ہی سرخ پوشوں پر سے بھی پابندیاں ہٹالی جائیں۔

ایک دفعہ خان عبد الغفار خاں کے ایک بیان پر بڑا شور مچایا گیا تھا جس میں انہوں نے صرف لاہور کانگریس کے آزادی کامل کے رزولیوشن پر زور دیا تھا۔ اگر کانگریس کے عہدہ داروں اور دوسرے کانگریسی کارکنوں کے بیانات میں پورن سوراج کی اجازت ہے تو پھر سرخ پوشوں کے معاملہ میں ایسی غلط فہمی پیدا ہونے کی کیا وجہ ہے گو یا وہ ایک جداگانہ باغی جماعت ہے ...

سرخپوشوں کا موجودہ فیصلہ

خان عبد الغفار خاں کا بیان

...

مہاسبھائیوں کے دم خم
کانگریس اور اسمبلی پر قبضہ کرنے کے ارادے

...

ہندو مہاسبھا کا بے بنیاد الزام

... خدائی خدمتگاروں کے ساتھ کانگریس سے بالکل علیحدہ ہونا گویا ان پچھلے الزامات اور خفیہ تشدد کا الزام لگاتا ہے۔ حالانکہ خاں صاحب کے خلاف بھی جن میں ذرا بھی انصاف موجود ہے ایسا نہیں کہتے۔ کون یہ کہہ سکتا ہے کہ ہر خدائی خدمتگار قرآن شریف پر عدم تشدد اور پاکیزگی کا جو حلف لیتا ہے وہ دراصل تشدد کا عہد ہے سرخ پوشوں کے خلاف بھی جو الزام لگائے جاتے ہیں وہی ہیں جو کانگریس والنٹیروں کے خلاف سرکاری افسر لگاتے آئے ہیں یعنی وہ ہمیشہ عدم تشدد کی سخت پابندی نہیں کر سکے پھر اگر یہ الزام کانگریس پر سے پابندیاں ہٹانے میں حائل نہ ہو سکا تو سرحد کی ماتحت جماعت پر سے پابندیاں ہٹانے میں کیوں حائل ہو۔ خدائی خدمتگاروں نے انتہائی اشتعال کے موقعوں پر بھی بہادری اور تکلیف برداشت کرنے کا ثبوت دیا ہے جس کی ہر دیکھنے والے نے تعریف کی ہے جو لوگ ان کے تشدد کا ذکر کرتے ہیں وہ واقعات کے مقابلہ میں ...

... ہر فیصلہ کیا گیا کہ اسمبلی کے انتخاب کے لئے ایک سنائی پارلیمنٹری بورڈ قائم کیا جائے۔

خریداران الجمعیۃ

کہا جاتا ہے کہ خط وکتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا (جو کہ ان کے نام سے پہلے پتہ کے شروع میں لکھا ہوتا ہے) حوالہ ضرور دیا کریں نیز جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے
قطورہ کے مکان پر ایک اہم اجتماع

انا للہ وانا الیہ راجعون

(گزشتہ سے پیوستہ)

قطورہ اپنے محل میں جب یہ نظارہ کر چکی تو خاموشی کے ساتھ اندر جا کر لیٹ گئی اور اسی دوران میں اس کو نیند آگئی۔ جب سوتے سوتے بہت دیر ہو گئی تو خادمہ نے آکر اس کو بیدار کیا اور ہاتھ منہ دھونے کے لئے پانی لا کر رکھا۔ اتنے میں وہ خادمہ بھی آپہونچی جو قاضی صاحب قبلہ کے مکان سے قطورہ کے ہمراہ آئی تھی اور جو رشتہ میں ابو نصر کی پھوپی لگتی تھی۔ قطورہ کو خاموش دیکھ کر خادمہ نے کہا۔

خادمہ:۔ آج اس قدر خاموش کیسے بیٹھی ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی گہرے خیال میں غرق ہو۔ کیا ابھی نیند کا خمار نہیں اترا؟

قطورہ:۔ ہاں کچھ نیند کا بھی خمار ہے مگر ساتھ ہی ایک تشویش بھی لاحق ہو گئی ہے۔

...

... میں کبھی پس وپیش نہ کرنا چاہئے۔

قطورہ:۔ (دانیال سے مخاطب ہو کر) آپ سے بس میری یہ استدعا ہے کہ آپ کے نزدیک جو حق ہے اس کا اعلان بھی کر دیجئے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو سلامت رکھے مگر زندگی اور موت اسی کی ہے اسلام کی دولت سے مالا مال ہو۔ بغیر اسلام کے نہ زندگی بہتر ہے اور نہ موت ہی۔

ابو نصر:۔ گویا تم والد محترم کو اسلام قبول کرنے کی تلقین کر رہی ہو؟

قطورہ:۔ بے شک۔ میرا مقصد یہی ہے کہ آپ جلد ہی خدا کے مخلصین میں داخل ہو جائیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی تمام نعمتوں کے حصول کے بعد یہی تمنا کی تھی۔ رب توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین۔ (اے میرے رب! تو مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دیجیو اور صالحین کے ساتھ میرا حشر کیجیو)

اسلام پر زندہ رہنے اور مرنے کی خواہش ہر پیغمبر نے کی کیونکہ اسلام وہ نعمت ہے جو مرنے کے بعد کام آنے والی ہے۔

دانیال:۔ بیٹی! پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں۔ میں تو مسلمان ہوں اور انشاء اللہ ...

...

دانیال ظاہرا اچھے ہیں مگر کمزور ہو گئے ہیں۔ قطورہ ان کو دیکھ کر زار وقطار رونے لگی۔ دانیال نے سر پر ہاتھ پھیر کر قطورہ کو تسلی دی اور اطمینان دلایا کہ تشویش کی کوئی بات نہیں ہے۔

ابو نصر:۔ اگر محترم والد صاحب سے کچھ کہنا چاہتی ہو تو بلاتکلف کہدو۔ حق کے اظہار ...

چکن اور کشیدہ کاری کے بہترین رومال وغیرہ

...

لیڈی رومال تین دھاری والی فی درجن ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

... دو روپیہ چار آنہ (عہ)

اے جلیل ۳۹ ایس۔ این بنرجی روڈ۔ کلکتہ

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت اور رعایتوں کی انتہا

دہلی کا مشہور مذہبی ماہوار رسالہ نظام المشائخ چھبیس سال سے ہر ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کرتا ہے جس میں نئے نئے عنوانوں سے حضور صلعم کی خصوصیات زندگی پر نہایت بلند پایہ مضامین لکھے جاتے ہیں پورے چھبیس تذکرے نایاب نہیں مل سکتے البتہ چند موجود ہیں اور ایک تازہ تذکرہ ابھی چھپا ہے پچھلے بچے ہوئے تمام تذکروں کی ضخامت ڈیڑھ ڈیڑھ سو صفحے ہے لیکن تازہ تذکرہ کی ضخامت کتابی سائز کے تین سو صفحوں کے برابر ہے۔ یہ دونوں تذکرے صرف ایک آنہ کا محصول بھیج کر آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں بشرطیکہ اس ایک آنہ کے ساتھ نظام المشائخ کا سال بھر کا چندہ بھی بھیج دیں۔ یہ رعایت فقط ماہ ربیع الاول کے لئے ہے۔ اس ماہ کے اندر اندر نظام المشائخ کا خریدار بننے والوں کو ایک تو مندرجہ بالا رعایت دی جائے گی کہ رسول اللہ صلعم کا ایک تذکرہ پرانا اور ایک تذکرہ تازہ مفت ملے گا۔ اور دوسری رعایت یہ ہے کہ

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

لے لیا جائے گا۔ یعنی ایک روپیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تذکرے ساڑھے چار سو صفحے کے ملیں گے اور پھر سال بھر تک نظام المشائخ بھی پہنچے گا۔

نظام المشائخ کے ہر پرچہ کی ضخامت بڑے سائز کے بہتر (۷۲) صفحے ہوتی ہے۔ نمونہ مفت منگا کر دیکھئے اور ایک رعایت اور لیجئے سال بھر نظام المشائخ پڑھنے کے بعد اگر سال بھر کے پرچے صاف ستھری حالت میں واپس کر دیجئے گا تو ایک روپیہ جو اس وقت ادا کیجئے گا وہ واپس دے دیا جائے گا۔

المشتہر منیجر رسالہ نظام المشائخ ۹۔ کوچہ چیلاں دہلی

گورنمنٹ آف انڈیا سے باقاعدہ رجسٹری شدہ

سنیکون

سانپ کاٹے کی عجیب اور پیٹنٹ دوائی

صرف دس منٹ میں زہر کا اثر دور کر دیتی ہے

ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے،

قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ) محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:۔ اے شبیر اینڈ کمپنی ۲۱ جالندھر شہر (پنجاب)

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

درہ کوہ پر عیسائیوں کی لاشوں کا انبار
خوفناک محاصرہ سے عربی فوج نے کس طرح نجات پائی
المنصور کا عدیم المثال عزم و استقلال

ناظرین کرام گزشتہ مضامین سے معلوم کر چکے ہیں کہ المنصور نے عیسائی باغیوں کا کیسا قلع قمع کیا اور اسلامی حکومت میں کیسے چار چاند لگائے۔ یہ تو بھی واضح ہو چکا ہے کہ المنصور کون تھا۔ اس کی ابتدائی زندگی کس درجہ سے شروع ہوئی تھی اور اب وہ کہاں پہونچ گیا ہے۔ آج آگے ملاحظہ فرمایئے۔

المنصور اپنی فتوحات کے سلسلہ میں تاریخ کے اندر ہمیشہ زندہ رہے گا کیونکہ وہ نہ صرف دور اندیش اور صاحب تدبیر تھا بلکہ شجاع اور بہادر بھی تھا اور خطرات کے موقع میں اپنی جان کو بلا پس و پیش ڈال دیا کرتا تھا۔ لیکن دفعہ میدان جنگ میں جب عیسائیوں نے اسے گھیر لیا اور رہائی کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو اس نے بڑی ہمت اور دانائی کا ثبوت دیا اور اپنے طریقوں سے ہلاک و خطرات سے نجات پائی کہ دشمن کو بھی اس کا اعتراف ہے۔

عربی فوج کا محاصرہ

ایک دفعہ المنصور عیسائیوں سے برسرپیکار تھا وہ اپنی فوج کے ہمراہ ایک پہاڑ کے درہ سے گزرا جو دو سربفلک کشیدہ پہاڑوں میں واقع تھا۔ وہاں سے گزر کر وہ دشمن کے ملک میں داخل ہو گیا۔ جب عیسائیوں سے عربوں کی جنگ ہوئی تو عیسائی فوج نے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا اور مسلمانوں کو آگے بڑھنے کا موقع دیا۔ مسلمان فتح کے شوق میں اپنی حدود سے باہر نکل گئے اور عیسائیوں کو مار بھگایا۔ گو یہاں مسلمانوں کے ہاتھوں بہت کچھ مال غنیمت آیا تھا اور بظاہر عیسائی بھاگ بھی گئے تھے مگر المنصور عیسائیوں کی چال کیں کو سمجھ گیا اور اپنی فوج کو حکم دیا کہ جس درہ کوہ سے ہم آئے ہیں اس سے باہر نکل جائیں کیونکہ اس کے بغیر جلدی نجات مشکل ہے۔ ...

عیسائیوں کی عجز و انکساری

جب عیسائیوں نے المنصور کے عزم و استقلال اور علو ہمت کو دیکھا تو نہایت عجز و انکساری کے ساتھ معافی کے خواستگار ہوئے۔ المنصور نے کہا کہ اچھا تم کو اس شرط پر معاف کیا جا سکتا ہے کہ بار برداری کے لئے اتنے خچروں کا انتظام کر دو کہ ہم آسانی کے ساتھ منزل مقصود تک پہونچ جائیں اور ہم کو اپنی سرحد تک پہونچنے میں کوئی دقت حائل نہ ہو۔ دوسری شرط یہ ہے کہ درہ کوہ پر جن لاشوں کا انبار لگا ہوا ہے ان کو ہٹا کر راستہ صاف کر دو۔ عیسائیوں نے ان دونوں شرطوں کو منظور کیا اور وہ عربی فوج جو عیسائیوں کے محاصرہ میں آ گئی تھی اور جس کی نجات کی بظاہر کوئی صورت نہ تھی وہ المنصور کی علم مندی اور دانائی کی بدولت (اور دراصل خدائے تعالےٰ کی مدد سے) صحیح و سالم درہ کوہ سے باہر نکل آئی۔

اس موقعہ پر ایک مغربی مورخ نے لکھا ہے کہ "اس سے بڑھ کر عیسائیوں کی کیا توہین ہوگی اور اس سے زیادہ خدا کا قہر ان پر کیا نازل ہوگا کہ عیسائی مقتولین کی لاشیں بھی خود عیسائیوں کو اٹھانی پڑیں۔

المنصور کا فوجی نظام

المنصور نے جس قدر محاربات عیسائیوں سے کئے اگر ان سے قطع نظر کر لی جائے اور صرف اندرونی انتظامات پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ المنصور نہایت منتظم اور ضابطہ کا آدمی تھا۔ کیا مجال کہ نظام حکومت میں ذرا سا بھی اختلال واقع ہو جائے اور اس کی مرضی کے خلاف کوئی بھی کام انجام پائے۔ لوگ اس سے اس قدر ترساں رہا کرتے تھے کہ اس کی مرضی کے بغیر کسی کام میں ہاتھ نہیں ڈالتے تھے۔

المنصور کو فوجی نظام کا بڑا خیال تھا اس کے زمانہ میں فوج کی تعداد ۲ لاکھ سے بھی متجاوز تھی۔ فوج کو حکم تھا کہ قواعد کی خلاف ورزی نہ کرنے پائیں۔ خلاف ورزی کی سزا اس کے نزدیک سوائے قتل کے اور کچھ نہ تھی۔ ایک دفعہ المنصور فوج کا جائزہ لے رہا تھا ...

(باقی آئندہ)

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

جمہوریت سے پہلے اور جمہوریت کے بعد
چین میں تحریک نسواں کا نشوو ارتقاء
ایک چینی خاتون کے خیالات

گزشتہ ماہ روم میں ایشیائی طلبا کی کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس میں ممالک ایشیا کے نمائندوں نے شرکت کی اور اپنی معلومات سے اہل مغرب کو مستفید کیا۔ اس کانفرنس کی شرکت کیلئے ایک چینی خاتون مس چیانگ بھی تشریف لائی تھیں جنہوں نے چین میں نسوانی تحریک کے نشوو ارتقاء پر ایک تاریخی مضمون پڑھا تھا جس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

مس چیانگ نے کھڑے ہو کر فرمایا جو لوگ چین میں تحریک نسواں سے کوئی دلچسپی رکھتے ہیں وہ اس سلسلہ میں حالات معلوم کرنے کی فکر کرتے رہتے ہیں مگر ناکافی ذرائع کی وجہ سے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتے۔ میں مختصر الفاظ میں چین میں تحریک نسواں کی تاریخ کا ایک ورق پیش کرتی ہوں جس سے ارباب نظر اپنے ذوق کے مطابق نتائج اخذ کر سکتے ہیں۔ جمہوریت سے پیشتر شہنشاہیت کے دور میں چینی عورتوں کو کسی قسم کا حق حاصل نہ تھا اور ان کو پورے طور پر مکان میں بند کر دیا گیا تھا۔ ہمارے ہاں ایک مشہور نظم ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ جوان لڑکی اپنے والدین کی اطاعت کرے، شادی کے بعد خاوند کی کنیز رہے۔ بیوگی کے عالم میں لڑکے کی تابعدار رہے۔ اسی طرح ہمارے ہاں عورتوں کے محاسن میں مندرجہ ذیل چار باتیں شامل تھیں:-

(۱) عفت و عصمت۔ (۲) گفتگو کا سلیقہ۔ (۳) خوبصورتی کی بقا و تحفظ۔

(۴) سینے پرونے کے کام میں مہارت۔

ان امور کے علاوہ عورتوں کو اقتصادی اور سیاسی حقوق بالکل حاصل نہ تھے اور نہ مردوں اور عورتوں میں کسی قسم کی مساوات تھی۔ ...

گئی ہیں تاکہ مزار علین فرصت کے اوقات میں اپنی تعلیمی ترقی کو جاری رکھ سکیں اور زبان دانی کے اعتبار سے ان میں کوئی خامی باقی نہ رہے۔

دنیا میں سب سے چھوٹی کتاب
ڈیڑھ رتی وزن کی رباعیات عمر خیام

رباعیات عمر خیام کی قدر یورپ نے بہت زیادہ کی ہے انگریزی میں اس کے متعدد تراجم و تفاسیر موجود ہیں اور عمر خیام کی زندگی اور اس کے خیالات پر آئے دن اخبارات اور رسائل میں تبصرہ ہوتے رہتے ہیں۔

حال میں ہنری جیمبرلین نے رباعیات عمر خیام کا ایک ایڈیشن آکسفورڈ یونیورسٹی کی بوڈلین لائبریری کے لئے پیش کیا ہے جو وزن اور سائز کے اعتبار سے اتنا چھوٹا ہے کہ اگر کوئی چوہا اس کو ہڑپ کر جائے تو اس کو معذور تصور کیا جا سکتا ہے۔

رباعیات کے اس ایڈیشن کا وزن ڈیڑھ رتی ہے۔ لمبائی پاؤ انچ اور چوڑائی ایک انچ کے ۱۶ حصوں میں سے تین ہے۔ ضخامت ۳۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب کی ہر رباعی نہایت آسانی سے پڑھی جا سکتی ہے۔ کتاب کی جلد نہایت خوبصورت ہے۔

برٹش میوزیم میں بھی دو بہت ہی چھوٹی کتابیں موجود ہیں۔ ایک جلد تو عہد نامہ جدید کی ہے اور دوسری ایک جرمن ڈکشنری ہے مگر یہ دونوں آدھ انچ کی ہیں جو رباعیات عمر خیام کے اس ایڈیشن کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

ایک کتاب کی حیرت انگیز اشاعت

میکائیل شولوکھوی کی ایک کتاب جو لطیف ناول لکھی گئی ہے روس میں اب تک ...

ہر ہٹلر کی حکومت کا کارنامہ!

چین کے ڈاکخانوں کا نیا کمال
پوسٹ ماسٹر کتب اور اخبارات بھی فروخت کرینگے

بائبل کا حوالہ دینا جرم ہے؟

کسانوں کیلئے ڈکشنری کی چلتی پھرتی لائبریریاں

کراماتی سرمہ

ناظم دار البرکات رحمانی دیوبند شریف ضلع سہارنپور یوپی

غیر ممالک میں بھی لاثانی

پانچ ڈبیاں للعہ

ویدشاستری۔ جام نگر کاٹھیاواڑ

ARQ-I-SOZAK No 413
عرق سوزاک
سوزاک کیلئے دنیا میں بہترین دوا
ہر قسم کے سوزاک کیلئے آزمائی ہوئی دوا ہے۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ایک دو خوراک میں ہی اثر ظاہر ہوتا ہے۔
پیشاب کی تکلیف فوراً رفع ہو جاتی ہے
قرحہ کو جلد بھر دیتا ہے سوزاک کے جراثیم کی افزائش کو روکتا ہے۔
ایک شیشی میں نو خوراک
عرق کی قیمت فی شیشی دو روپے چار آنہ
ملنے کا پتہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

NAUNEHAL
The Best Tonic for Children
نونہال
نونہال "اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست اور قوی دیکھنا چاہتے ہیں تو "نونہال" استعمال کرایئے
پیارے بچوں کو نونہال استعمال کرا کے نہال کر دیجئے!
قیمت فی شیشی جو ایک عرصہ کیلئے کافی ہو صرف آٹھ آنے (۸)
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

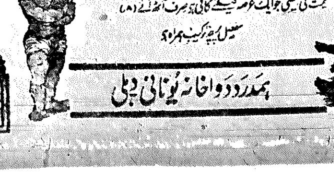

مرآۃ المثنوی

مرتبہ

جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم۔ اے

رکن دار الترجمہ، جامعہ عثمانیہ، حیدرآباد دکن

مثنوی مولانا رومیؒ کو سات سو برس سے دنیائے اسلام میں جو قبولیت و منزلت حاصل رہی ہے وہ کلام خدائے تعالےٰ اور سنت رسول اللہ صلعم کے بعد کسی کتاب کو حاصل نہیں ہوئی ہے۔ اہل تصوف تو اسے اپنا صحیفہ مقدس سمجھتے ہیں، غیر اہل تصوف نے بھی اس سے استفادہ میں کمی نہیں کی ہے، مگر مثنوی شریف میں قصص و حکایات، حکم و معارف، نصائح و مواعظ اس طرح ایک دوسرے میں ملے ہوئے ہیں کہ مسلسل مطالعہ سخت دشوار طلب ہو جاتا ہے۔ قاضی صاحب موصوف نے سالہا سال کی محنت سے مثنوی شریف کو ایسے طرز پر مرتب کیا ہے کہ یہ دشواری کلیتہً رفع ہو گئی ہے اور اب ہر شخص مثنوی شریف سے کاملاً مستفید ہو سکتا ہے۔ جملہ مباحث مثنوی شریف کو حسب ذیل پانچ حصص میں تقسیم کر کے سہل الفہم بنا دیا۔

یواقیت القصص:- اس میں حکایات کے اجزائے متفرقہ و منفصلہ کو اس طرح ایک سلسلہ میں مربوط کیا گیا ہے کہ کہیں سے سکتہ باقی نہیں رہا ہے۔ ہر حکایت بجائے خود مسلسل ہو گئی ہے۔

درر الحکم:- حکم و معارف کے ساڑھے تین ہزار سے زائد اشعار کو تقریباً گیارہ سو عنوانات کے تحت فرہنگ کے اصول پر مرتب کیا ہے۔

جواہر القرآن:- جو اشعار مطالب قرآنی پر محتوی تھے انہیں ترتیب قرآنی کے بموجب جمع کیا گیا ہے۔

لآلی السنن:- اشعار مشتمل بر احادیث نبوی کو احادیث کی ترتیب تبہی کے تحت رکھا گیا ہے۔

مرجانۃ المدیح:- آخر میں ایک مجموعہ ان اشعار کا شامل کر دیا گیا ہے جو مولاناؒ نے اپنے احباب کی مدح میں کہے ہیں۔

ابتدائی مفصل فہرست کے علاوہ تین ضمیمے ہیں جن میں سے پہلا ضمیمہ باعتبار مطالب درر الحکم کا اشاریہ ہے۔ دوسرا ضمیمہ کشف الابیات ہے۔ یعنی کسی شعر کے ابتدائی دو لفظ یاد ہوں تو اس شعر کا کتاب میں پتہ چل سکتا ہے۔ تیسرا ضمیمہ فرہنگ ہے جس میں مشکل الفاظ و فقرات کے معانی آسان عبارات میں دئے گئے ہیں۔

جس شخص کو مثنوی شریف سے دلچسپی ہو اس کے لئے یہ کتاب ناگزیر ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ، جلد سب اعلیٰ پیمانہ پر ہیں۔ کتاب کی ظاہری و باطنی خوبیوں کا اندازہ صرف کتاب کے دیکھنے ہی سے ہو سکتا ہے۔ حجم (۱۲۰۰) صفحات، قیمت دس روپیہ (عہ)۔

ملنے کا پتہ

دائرۃ الادب حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن

الہ آباد اور بنارس یونیورسٹی کو انتباہ
طلبا کو کس طرح خونی بنایا جاتا ہے

سیواجی کے ایک شاعر نے جسکو بھوشن کا خطاب دیا گیا تھا۔ باون نظموں میں ان کی تعریف و توصیف کی ہے اور ان کی بہادری کا نقارہ بجایا ہے اسی بنا پر اس کا ہندی نام سیوا باونی ہے یہ کتاب شہنشاہ اورنگزیب کی توہین۔ اسلام کی تضحیک اور سیواجی کو رستم زمان بنانے کے لئے لکھی گئی ہے سخت تعجب ہے کہ یہ گندی کتاب ہندوستان کے کئی کالجوں میں بطور کورس داخل ہے اور بنارس اور الہ آباد یونیورسٹی کے انٹرمیڈیٹ کورس کے لئے منتخب کی گئی ہے۔ اس کتاب کا مصنف ایک بھوشن نام کا شاعر ہے جو ۱۶۱۶ء میں کانپور کے قریب تکوپورہ کا رہنے والا تھا اس کا نام آج تک کسی تاریخ میں نہیں ملا۔ جو باتیں اس کتاب میں منظوم کی گئی ہیں وہ کوری بادہوائی ہیں جن کو تاریخ سے دور کا بھی لگاؤ نہیں یہ کتاب سیواجی کے مقابلہ سے اورنگزیب کا بھاگنا اور شاہی بیگمات کی بے حرمتی کے فرضی افسانوں سے لبریز ہے جس کے چند نمونے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

۵۱ ویں چھند میں ہے۔ مغلوں کو تباہ کر کے بادشاہ کو نیست و نابود کر دیا ...

جزیرہ ساگر میں ایک جہاز مسافروں کو لیکر ڈوب گیا
طوفان باد سے تین کشتیاں اور مسافر غرق ہو گئے
کئی سو انسانوں اور مویشیوں کا اتلاف جان

باریسال ۱۲ر جون۔ تیبوا کھلی ڈویژن میں آندھی کا طوفان آنے کے باعث ایک کشتی کو شدید حادثہ پیش آ گیا جس کے باعث متعدد آدمی ڈوب کر ہلاک ہو گئے اور بہت سے مکانات منہدم اور درخت جڑ سے اکھڑ گئے۔ اسی طرح ایک اور کشتی جس میں گیارہ مسافر سوار تھے دریائے کورالیہ کو عبور کر رہی تھی کہ آندھی کی وجہ سے طوفان میں پھنس گئی اور ۹ مسافر دریا کی نذر ہو گئے۔ ایک اور کشتی دریائے چینہ کو عبور کرتے ہوئے گرداب میں آ گئی اور ایک آدمی ڈوب گیا۔

کلکتہ ۱۱ر جون۔ جزیرہ ساگر کے قریب ایک جہاز ڈوب گیا جہاز پر بکثرت مسافر سوار تھے اس پر کسی طوفان کا حملہ نہیں ہوا تھا۔ یہ جہاز بیلا باری اسٹیشن کی طرف چلتے ہی ڈوب گیا۔ اندازہ ہے کہ کئی سو انسان اور متعدد مویشی ہلاک ہو گئے ہیں۔ سرکاری تحقیقات سے بچنے والوں کی تعداد معلوم نہ ہو سکی۔

غازی امان اللہ ہندوستان آئیں گے؟

روم ۱۱ر جون۔ روم کے ایک اخبار کا بیان ہے کہ شاہ امان اللہ خاں ...

ایک ضروری تصحیح

الجمعیۃ ۱۲ر جولائی ۳۲ء میں "کل اور آج" کے عنوان سے جو نظم شائع ہوئی تھی اس میں شاعر کا نام بجائے اسعد ملتانی کے اسعد کلکتوی لکھا گیا تھا ناظرین کرام تصحیح فرمالیں۔ (منیجر)

ہر ہندو پر فوجی تعلیم فرض ہے
ڈاکٹر مونجے کا اعلان

ناگپور ۱۱ر جون۔ برِّ اعظم یورپ میں ہم کو ڈرپوک ہندو کو بھیڑ اور بکریاں خیال کیا جاتا ہے اور یورپ کی سفید قوم کا یہ خیال ہے کہ اگر ان میں ایک شیر کھلا ہوا چھوڑ دیا جائے تو ان کو بھگانے کے لئے کافی ہے لہٰذا ہر ایک ہندو کا فرض ہے کہ وہ فوجی تعلیم حاصل کرے احساس پیغام کو تمام مواضعات تک پہونچا دے۔ یہ وہ تقریر ہے جو ڈاکٹر مونجے نے راشٹریا سوئم سیوک سنگھ کے زیر اہتمام ٹریننگ کیمپ کے عہدہ داروں کے جلسہ میں کی۔

بیٹے کے جرم میں باپ کو سزا

ڈھاکہ ۱۱ر جون۔ گورنر بنگال کے مبینہ حملہ آور بنوتا بنرجی کے والد رائے صاحب جوگیندر ناتھ بنرجی سرکاری ملازمت سے برطرف کر دئے گئے ہیں رائے صاحب موصوف ضلع ... کورٹ آف وارڈس کے ماتحت ... ویلفیئر افسر تھے۔

کتب خانہ خلاف قانون قرار دیدیا گیا

ریاست کوٹہ میں تبدیل مذہب کا قانون

اخبار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ضرور لڑکا پیدا ہوگا

آپ ہماری مشہور عالم دوائی "سنیاسی امرت پھل" عورت کو صرف ایک دن استعمال کرا دیں خدا کے فضل سے آپ کے ہاں ضرور لڑکا پیدا ہوگا۔ سینکڑوں اجڑے گھر بس چکے ہیں آپ بھی اپنے گھر کو روشن کیجئے اگر دوائی غلط ثابت ہو تو دام واپس۔ قیمت صرف پانچ روپے۔ ۱-۱۱ محصولڈاک معاف۔

ملنے کا پتہ

کارخانہ جاپان ناولٹی سٹور نمبر ۲۷ مقام پٹھان کوٹ

جاوید

مہتمم رسالہ جاوید دہلی

سفید داغ برص پھلبہری کا مجرب علاج

دفتر اکسیر برص نمبر ۶۵ دربھنگہ بہار

رانی بال صفا پوڈر

مفت کی اکسیر

ضرغام اللہ خاں سابق مشیر مال راولپنڈی محلہ شاہ نذر

سول ایجنٹ: برائے انڈیا ایس۔ ایم عابد سٹیشنرز کٹرہ غلام محمد خاں بازار لال کنواں دہلی

آیورویدک اور یونانی طبیہ کالج دہلی کا داخلہ

امیدوار مردوں اور عورتوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد پراسپکٹس طلب کر لیں جو مفت روانہ کیا جاتا ہے ۱۵ر جولائی ۳۲ء تک داخلہ کیلئے تمام درخواستیں دفتر کو موصول ہو جانے چاہئیں بورڈنگ ہاؤس میں داخلہ لازمی ہے تعلیم کا نیا سال یکم اگست ۳۲ء سے شروع ہوگا۔

حکیم حاجی محمد ظفر خاں آنریری پرنسپل

بھوپندر طبیہ کالج پٹیالہ

یونانی طریقہ علاج کی ترقی اور غریب طلبا کی امداد کیلئے جناب غفار الملک بہادر حکیم دلبر حسن خانصاحب بھٹی نے امسال چار ایف۔ ایس۔ سی۔ چار مولوی فاضل اردو میں ہر میٹرکولیٹ کو بھی رعایت سے داخل کرنے کا اعلان فرمایا ہے کہ ان کی فیس بورڈنگ معاف ہوگی اس لئے ۱۴ر جون تک داخلہ کیلئے درخواستیں جانی چاہئیں پراسپکٹس اور فارم داخلہ پرنسپل بھوپندر طبیہ کالج پٹیالہ سے مفت منگوایا جا سکتا ہے۔

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہوا ہے
روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ
کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یوپی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبد الواحد خاں صاحب ایم۔ اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۲×۲۰/۸ کاغذ چکنا، چکدار کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ دہات ٹون کی چھپی ہوئی۔ نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت دس روپے۔

المشتہر منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ضرورت ایجنٹس
برائے فروخت اخبارات

دہلی کے مشہور روزانہ و ہفتہ وار اخبارات کی فروخت کیلئے ہر ضلع شہر و قصبہ میں تجربہ کار ڈسٹری بیوٹروں اور ایجنٹوں کی ضرورت ہے شرائط نہایت آسان ہیں اور کمیشن معقول دیا جاوے گا۔ جو اصحاب تھوڑی سی محنت سے معقول روزگار کے خواہشمند ہوں۔ فوراً پتہ ذیل سے شرائط ایجنسی اور نمونہ اخبارات مفت طلب فرمائیں۔

بی۔ این گپتا پوسٹ بکس نمبر ۱۲ دہلی

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

سرخپوشوں کے بارے میں حکومت کے رویہ کی مذمت

واردھا ۱۲ جون - گذشتہ ڈیڑھ سال کے بعد کانگریس کی مجلس عاملہ کا اجلاس کل یہاں منعقد ہوا۔ کمیٹی نے موجودہ سیاسی صورت حال بعد کانگریس کمیٹیوں پر سے پابندیاں ہٹانے کے بارے میں حکومت کے اعلان پر غور کیا۔ ... سرخپوشوں کے متعلق اپنے اعلان میں اختیار کیا ہے کمیٹی ... سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ آج کمیٹی ایک اعلان کے ذریعہ اس امتیازی سلوک کے بارے میں اپنے رائے کا اظہار کرے گی۔ آج کمیٹی فرقہ وارانہ مسئلہ بمبئی کے مزدوروں کی ہڑتال اور بنگال کے کانگریسیوں کے تنازعہ پر بھی غور کرے گی۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ ۱۸ ۔ اور ۱۹ جون کو بمبئی میں کمیٹی کا اجلاس پھر منعقد کیا جائیگا۔ کمیٹی کے اجلاس میں گاندھی جی ۔ مسز نریمان ۔ ڈاکٹر سید محمود ۔ سیٹھ جمنالال ۔ راجگوپال آچاری ۔ سروجنی نیڈو اور مسٹر انے نے شرکت کی ۔ مولانا ابوالکلام آزاد بھی کل شام کو پہونچ گئے ۔

جرمنی اور فرانس میں خوفناک جنگ کا اندیشہ

روس میں ڈیڑھ کروڑ افراد کی فوجی بھرتی

امن عالم کو تباہ کرنے کیلئے یورپ کا نعرہ جنگ

برلن ۱۲ جون - مجلس اقوام جنگ کو روکنے میں بالکل ناکام ثابت ہوئی ہے جرمنی اور فرانس کی حربی تیاریاں اب حد کمال کو پہونچ چکی ہیں۔ فرانس اس وقت ایک زبردست حملہ کا خطرہ محسوس کر رہا ہے - جرمنی میں جنگ کے - زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں - نوجوان فوجوں میں اس قدر بھرتی کئے گئے ہیں کہ ... جرمنی فرانس پر حملہ کر سکتے میں ہوائی جہازوں کی تعداد میں پہلے سے کئی گنا اضافہ کر دیا گیا ہے - یورپ کے ماہرین سیاست کا خیال ہے کہ جرمنی اور فرانس کی یہ جنگ تمام یورپ کے لئے خطرناک ثابت ہوگی اور اس کے نتائج تمام دنیا کو بھگتنے پڑیں گے۔

ماسکو ۱۲ جون - یہاں نوجوان اشخاص کو فوجی تعلیم دینے کے لئے جو کمیٹی بنائی ہے اس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ عورتوں اور مردوں کو مساوی طور پر فوج میں بھرتی کیا جائے گا اس کمیٹی نے جو پروگرام تجویز کیا ہے اس کی تصدیق روس کی ... کمیٹی نے بھی کر دی ہے۔ اس اسکیم کے مطابق روس کے مختلف مقامات سے ایک کروڑ ۵۰ لاکھ لڑکوں اور لڑکیوں کو فوجی تربیت دی جائے گی - روسی درسگاہوں میں ۸ سے ۱۸ سال تک کے جس قدر لڑکے اور لڑکیاں موجود ہیں ان کو موسم گرما میں ۲ ماہ تک جبریہ فوجی تربیت لینے کے لئے ... کیمپ کھولے گئے ہیں اور ہر کیمپ میں ڈھائی لاکھ اشخاص کی تربیت کا انتظام کیا گیا ہے۔

ایک عجیب و غریب نایاب نسخہ

جس کے شاید آپ بھی متلاشی ہوں

فی زمانہ ہر جگہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور کا منظر پیش نظر ہے مگر ہر فرد بشر کو حضور صلعم کا فرمان یاد رکھنا چاہئیے (ترجمہ حدیث شریف) راست بازی باعث فرحت اور جھوٹ موجب ہلاکت ہے

[illegible]

سرخپوشوں کو قانون کی اطاعت کرنی چاہئیے

گاندھی جی کا ارشاد

واردھا ۱۱ جون - گاندھی جی سے دریافت کیا گیا کہ خدائی خدمتگاروں کے لئے آپ کا کیا ارشاد ہے گاندھی جی نے جواب دیا کہ خدائی خدمتگاروں کو تحریک سول نافرمانی کی معطلی کے دوران میں قانون کی پابندی کرنی چاہئیے۔ کیونکہ ستیہ گرہ کی معطلی قطع نظر اس کے کہ حکومت پر اس کا کیا اثر ہوگا اور وہ کیا کارروائی کرے گی۔ گہرے اسباب کی بنا پر عمل میں آئی ہے۔ ستیہ گرہیوں کو قانون کی رضاکارانہ اطاعت کی قدر کرنی چاہئیے خواہ وہ تکلیف دہ کیوں نہ ہو۔ اس قسم کی اطاعت جو دانستہ کی جائے گی ۔ قوت عطا کرے گی جو دیگر حالات میں حاصل ہونی مشکل ہے اور جس سے نافرمانی کی اکثر ضرورت ہی نہیں رہتی میرا خدائی خدمتگاروں کے لئے یہی ایدیش ہے۔ جن کی بہادری اور قربانی سے میں بخوبی واقف ہوں اور جانتا ہوں کہ وہ لوگ خان عبدالغفار خاں کی مسلسل اسیری سے سخت ناراض ہیں۔

تخفیف اسلحہ کے شاندار نتائج

فوجی اخراجات سے گنے ہوگئے

جاپان ۱۱ جون - ... جنگ سے پہلے ہندوستان میں فوجی اور ایئر فورس پر ... کروڑ روپیہ خرچ ہوتا تھا اب ... کروڑ کیا جاتا ہے ... انگلستان میں جنگ کے پہلے ... پونڈ کے خرچ سے اب تقریباً ... پونڈ ہو گیا ہے ... جاپان کے فوجی اخراجات دو گنے سے بھی زیادہ ہو گئے ہیں اور امریکہ میں تو یہ اخراجات سہ گنے ہو گئے ہیں۔

ایک مسلم خاتون کی بہادری

ڈاکو کو گردن سے پکڑ لیا

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۱۱ جون - ایک مسلم خاتون ایک دوسری ہندو خاتون کے ساتھ میانوالی سے سفر کر رہی تھی چند ڈاکوؤں نے ان کے زیورات اتارنے کی کوشش کی۔ مسلم خاتون نے ڈاکو پر حملہ کر کے اسکو گردن سے پکڑ لیا اور شور مچا دیا۔ لوگ جمع ہو گئے اور ڈاکو گرفتار کر لیا گیا۔ اس کش مکش میں مسلم خاتون کا ایک دانت بھی ٹوٹ گیا۔ اب ڈاکو پولیس کی حراست میں ہے۔

ایک گاؤں پر مسلح ڈاکوؤں کا حملہ

مونگا ۱۱ جون - یہاں سے تین میل کے فاصلہ پر ۹ ڈاکوؤں نے ایک عورت پر حملہ کر کے اس کے تین ہزار روپیہ کے زیورات چھین لئے ۔ یہ تمام ڈاکو بندوق ۔ پستول اور بھالوں سے مسلح تھے گاؤں والوں نے ڈاکوؤں کا مقابلہ کیا گر وہ فائر کر کے بھاگ گئے۔

محرم میں سینہ کوبوں کیلئے ایک مثال

ایران میں سینہ کوبی کی بدعت موقوف کر دی گئی

طہران کا اخبار "اطلاعات" رقمطراز ہے کہ گذشتہ سالوں کے خلاف امسال مشہد مقدس میں محرم کی تقریب نہایت سادہ اور پر خلوص طریقہ سے منائی گئی یہاں جو لوگ زنجیروں سے ماتم کرنے والے اپنے جسموں کو زخمی کیا کرتے تھے اور منہ پر طمانچے مارتے تھے امسال یہ شرمناک حرکت بالکل موقوف کر دی گئی - توقع ہے کہ محرم کی دیگر بدعات بھی رفتہ رفتہ ختم ہو جائیں گی۔

ڈاک گاڑی کو تباہ کرنے کی کوشش

پٹنہ ۱۱ جون - تقریباً دو ہفتے گذرے ... کے قریب لاہور ایکسپریس کو تباہ کرنے کی کوشش کی گئی - اس قسم کی کوشش گذشتہ ... ڈاؤن میل کو گرانے کے لئے بھی کی گئی۔

[illegible]

میئر اور سپاہیوں کو گولی مار دی گئی

صوفیا ۱۱ جون - شہر ... کے میئر کے علاوہ چار فوجی سپاہی گولی سے اڑا دئے گئے ہیں - ... کی طاقت کو توڑنے میں ناکام رہی ہے۔

تین ہوائی جہازوں کی المناک بربادی

چودہ افراد ہلاک

نیویارک ۱۱ جون - ... ایک بڑا ہوائی جہاز جس میں سات افراد سوار تھے ... سمندر میں گر گیا ... اور تمام افراد ہلاک ہو گئے ... بیونس آئرس سے ایک ہوائی جہاز ... پانچ افراد ہلاک ہو گئے ... ایک مکان کی چھت پر گر کر ٹوٹ گیا اور اس میں آگ لگ گئی اور دو اشخاص ہلاک ہو گئے۔

طوفان سے تین ہزار افراد مجروح

لندن ۱۱ جون - سان سلوڈور میں جو طوفان آیا ہے اس میں ڈیڑھ سو افراد ہلاک اور مجروح ہو گئے ... شہر بالکل برباد ہو گیا ... تین سو افراد ڈوب گئے ۔ کوہ آتش فشاں کے قریب سے لاوا بھی بند رہا ہے۔

سرمہ نورافزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دوسرے سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

[illegible]

(مولانا) نورالدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

نامردی کی مشہور دوا

نامردی خواہ کسی قسم کی کیوں نہ ہو طاقت مردمی نام کو نہ رہی ہو تو خدا کے فضل سے یہ دوا رات بھر میں آپ کو طاقتور بنا دیگی جھوٹ ثابت ہو تو دام واپس قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ ... محصولڈاک معاف۔

جاپان ناولٹی سٹور ۳۲ مقام پٹھان کوٹ

محبوب عاشق کے قدموں پر

[illegible]

بال سیاہ تیل

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

اس تیل کے استعمال سے سفید بال جڑ سے کالے پیدا ہوتے ہیں اور ہمیشہ کالے ہی رہتے ہیں علاوہ ازیں نزلہ زکام سر درد کمزوری دماغ وغیرہ دور ہو جاتے ہیں ... قیمت فی شیشی صرف دو روپے ... محصول ڈاک علاوہ۔

خاص رعایت۔ تھوڑے عرصہ کے لئے یہ تیل نصف قیمت یعنی صرف ... شیشی کے حساب سے فروخت کیا جائیگا محصولڈاک ... علاوہ

منگوانے کا پتہ

اے شیر اینڈ کمپنی ۲۱ جالندھر شہر (پنجاب)

سالانہ داخلہ آیورویدک طبیہ کالج سہارنپور

امسال صرف چالیس طلبہ لئے جاویں گے ۲۵ جون تک کھلا رہیگا کل درخواستیں ... آجانا چاہئے۔ پراسپکٹس کیلئے ... ارکانٹ روانہ کریں۔

سکرٹری آیورویدک طبیہ کالج سہارنپور

مفت بالکل مفت مفت

آخر کیا چاہتا ہے

[illegible]

چند ہنس سرحد بک ڈپو ۵ کرشن نگر لاہور

جزیرہ ساگر میں ایک جہاز مسافروں کو لیکر ڈوب گیا

طوفان باد سے تین کشتیاں اور مسافر غرق ہو گئے

کئی سو انسانوں اور مویشیوں کا اتلاف جان

باریسال ۱۲ جون - تیوا گھلی ڈویژن میں آندھی کا طوفان آنے کے باعث ایک کشتی کو شدید حادثہ پیش آ گیا جس کے باعث متعدد آدمی ڈوب کر ہلاک اور ریت سے مکانات منہدم اور درخت جڑ سے اکھڑ گئے - اسی طرح ایک اور کشتی جس میں گیارہ مسافر سوار تھے دریائے کورالیہ کو عبور کر رہی تھی کہ آندھی کی وجہ سے طوفان میں پھنس گئی اور ۲ مسافر دریا کی نذر ہو گئے - ایک اور کشتی دریائے چینیہ کو عبور کرتے ہوئے گرداب میں آ گئی اور ایک آدمی ڈوب گیا۔

کلکتہ ۱۱ جون جزیرہ ساگر کے قریب ایک جہاز ڈوب گیا جہاز پر بکثرت مسافر سوار تھے اس پر کسی طوفان کا حملہ نہیں ہوا تھا - یہ جہاز ... اسٹیشن کی طرف جاتے ہی ڈوب گیا - اندازہ ہے کہ کئی سو انسان اور متعدد مویشی ہلاک ہو گئے ہیں - سرکاری تحقیقات سے بچنے والوں کی تعداد معلوم نہ ہو سکی۔

الہ آباد اور بنارس یونیورسٹی کو انتباہ

طلباء کو کس طرح خونی بنایا جاتا ہے

سیواجی کے ایک شاعر نے جسکو بھوشن کا خطاب دیا گیا تھا ۔ باون نظموں میں ان کی تعریف و توصیف کی ہے اور ان کی بہادری کا نقارہ بجایا ہے اسی بناء پر اس کا ہندی نام سیوا باونی ہے یہ کتاب شہنشاہ اورنگزیب کی توہین - اسلام کی تضحیک اور سیواجی کو رستم زمان بنانے کے لئے لکھی گئی ہے سخت تعجب ہے کہ یہ گندی کتاب ہندوستان کے کئی کالجوں میں بطور کورس داخل ہے اور بنارس اور الہ آباد یونیورسٹی کے انٹرنس کورس کے لئے منتخب کی گئی ہے - اس کتاب کا مصنف ایک بھوشن نام کا ...

[illegible]

۵۹ ویں چھند میں ہے کہ سیواجی تو نے اپنی تلوار سے دہلی کی بادشاہی کو ملیامیٹ کر دیا اور ہندو مذہب کی حمایت کی۔

۶۹ ویں میں ہے - شیواجی تو نے ظالموں (مغلوں) کی فوج کو کاٹ کر ان کے شہروں کو اجاڑ دیا ہے اور آپ جنگ میں شیر ببر ... تیرے سامنے خدا کی بھی نہیں چلتی - دہلی میں زلزلہ پڑ گیا اور عرب کے رہنے والے کانپ گئے تیرے غصہ سے کابل اور قندھار بھی کانپ رہے ہیں۔

۷۰ ویں چھند میں ہے - اگر شیواجی نہ ہوتا تو تمام مندر مسجد بنجاتے اور ہندوستان میں مسلمان ہی مسلمان نظر آتے۔

۷۱ ویں چھند میں ہے - اورنگزیب نے شیواجی سے مرعوب ہو کر لونڈیوں اور بیٹیوں کو جہاز میں بھر کر مکہ کے بہانہ دریا سے بھگا دیا۔

چھند ۹۰۰ میں ہے - شیواجی کی آمد کی خبر سنکر بادشاہ کی بیگمات چھپاتی پیٹتی ہوئی بھاگ گئیں کئی دفعہ کی کھانے والی بیر چن چن کر کھا رہی ہیں ایسی پریاں جو اعلیٰ سے اعلیٰ میوے کھاتی تھیں وہ آج جھاڑیوں کے پتے کھاتی پھر رہی ہیں۔

چھند ۶ میں ہے - اے شیر بہادر شیواجی تو نے کتنا نام کی تلوار سے مغلوں کی بادشاہی کے ٹکڑے اڑا دئے اس لئے تینوں لوکوں دونیاؤں میں تیری دھاک بیٹھ گئی ہے - دہلی سے ولایت تک سب بھاگ گئے آپ کے ڈر سے آگرہ کے محل سے بیگمات بال کھولے ہوئے اور رو رو کر ہونٹ منہ سے اپنے پاجاموں کو سنبھال سنبھال کر بھاگتی چلی جا رہی ہیں۔

یہ صرف چند مثالیں پیش کی گئیں ہیں جن سے ہندو قوم کی شرمناک تاریخ کا چہرہ تاباں ہو جاتا ہے - ان چھندوں میں جو واقعات بیان کئے گئے ہیں ان کو واقعات اور تاریخ سے کوئی لگاؤ ہے؟ خبر نہیں کہ اس قوم کو جھوٹے گپ ٹپوں کو ماننے ہوئے شرم کیوں محسوس نہیں ہوتی - اس کتاب کے ۷۵ چھندوں میں - اسلام - شاہان اسلام اور بیگمات پر کس قدر شرمناک اور بن گھڑت حملے کئے گئے ہیں۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسی بیہودہ - اور ناپاک کتاب کو یونیورسٹیوں میں داخل کر کے ہندو مسلمانوں میں اتحاد کس طرح ہو سکتا ہے یہ یقینی امر ہے کہ اس کتاب کو پڑھ کر خونی بچوں میں اضافہ ہوگا - ضرورت ہے کہ اس کتاب کو جو جنگ و جدل خانے کی گپ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی یونیورسٹیوں سے خارج کر کے اس کو معدوم کر دیا جائے اور اس کے بجائے بچوں کو کوئی مستند تاریخ پڑھائی جائے۔

(سید قاسم علی بشارت ساہنیہ النکار مقیم دہلی)

ہر ہندو پر فوجی تعلیم فرض ہے

ڈاکٹر منجے کا اعلان

ناگپور ۱۱ جون - برانظم یورپ میں ۲۴ کروڑ ہندوؤں کو معیبر اور بکریاں خیال کیا جاتا ہے اور یورپ کی سفید قوم کا یہ خیال ہے کہ اگر ان میں ایک شیر کھلا ہوا چھوڑ دیا جائے تو ان کو بھگانے کے لئے کافی ہے لہذا ہر ایک ہندو کا فرض ہے کہ وہ فوجی تعلیم حاصل کرے اور اس پیغام کو تمام سوامنعات تک پہونچا دے " یہ ہے وہ تقریر جو ڈاکٹر منجے نے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے زیر اہتمام ٹریننگ کیمپ کے عہدہ داروں کے جلسہ میں کی۔

بیٹے کے جرم میں باپ کو سزا

ڈھاکہ ۱۱ جون - گورنر بنگال کے مبینہ حملہ آور بندرناتھ بنرجی کے والد رائے صاحب جوگیندرناتھ بنرجی سرکاری ملازمت سے برطرف کر دئے گئے ہیں رائے صاحب موصوف لعبودل راج لھاگیر کے جو کہ کورٹ آف وارڈس کے ماتحت ہے - دیلفیر افسر تھے۔

کتب خانہ خلاف قانون قرار دیا گیا

ڈھاکہ ۱۱ جون - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈھاکہ نے قانون انسداد دہشت انگیزی بنگال کے ماتحت کتابوں کی ایک دکان موسومہ "اکانمک لائبریری" آف نواب پور کو خلاف قانون قرار دیا ہے - کیونکہ دکان ایک ایسی ایسوسی ایشن کی امداد کے لئے استعمال ہوتی ہے - جو تشددانہ فعل کرنے والوں کی امداد کرتی ہے۔

غازی امان اللہ ہندوستان آئیں گے؟

روم ۱۱ جون - روم کے ایک اخبار کا بیان ہے کہ شاہ امان اللہ خاں سابق بادشاہ افغانستان مشرقی ممالک کی سیاحت کا ارادہ رکھتے ہیں - آپ اس سلسلہ میں ہندوستان میں بھی آنا چاہتے ہیں۔

ایک ضروری تصحیح

الجمعیۃ ۱۰ جولائی ۱۹۳۲ء میں "کل اور آج" کے عنوان سے جو نظم شائع ہوئی تھی اس میں شاعر کا نام بجائے اسد ملتانی کے اسد کلکتوی لکھدیا گیا تھا ناظرین کرام تصحیح فرمالیں۔ (منیجر)

ریاست کوٹہ میں تبدیل مذہب کا قانون

ریاست کوٹہ میں قانون تبدیل مذہب ہندی میں ۱۹۲۳ء میں جاری ہوا ہے اور آج تک بھی جاری ہے - بلکہ کچھ عرصہ سے اس میں اور دفعہ کی ترمیم کر دی ہے ریاست میں ان غریب مسلمانوں کی حالت بہت خراب ہے اور کوئی نوکری نہیں ملتی جس سے وہ اپنا گذارہ کر سکیں بلکہ قانون تبدیل مذہب کی ترمیم شدہ دفعہ ۹ کے ماتحت پولیس جھوٹے مقدمے ان بیچارے مسلمانوں پر دائر کر کے سزا دلانے پر تلی ہوئی ہے - ان بیچارے مسلمانوں کی بڑی مشکل میں جان ہے اس قانون کی سختی سے مسلمانوں کے مذہب میں مداخلت پیدا ہوتی ہے - اس واسطے خسری جی حضور دربار کوٹہ سے یہ عرض ہے کہ قانون تبدیل مذہب کے منسوخ ہونے کا حکم فرمایا جاوے۔

(جمال الدین قریشی)

اخبار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

ضرور لڑکا پیدا ہوگا

آپ ہماری مشہور عالم دوائی "سنیاسی امرت پھل" عورت کو صرف ایک دن استعمال کرا دیں خدا کے فضل سے آپ کے ہاں ضرور لڑکا پیدا ہوگا۔ سینکڑوں اجڑے گھر بس چکے ہیں آپ بھی اپنے گھر کو روشن کیجئے اگر دوائی غلط ثابت ہو تو دام واپس - قیمت صرف پانچ روپے - ۱-۱ محصولڈاک معاف۔

ملنے کا پتہ

کارخانہ جاپان ناولٹی سٹور ۳۲ مقام پٹھان کوٹ

جاوید

... کے متعلق ملک کے بلند پایہ اور ذمہ دار اہل علم و فضل نے تسلیم کر لیا ہے کہ ہندوستان میں اس سے بہتر کوئی دوسرا ادبی و علمی رسالہ موجود نہیں ہے اور اس کا مطالعہ ہر طبقہ کے مسلمانوں کے لئے ضروری اور مفید ہے ...

[illegible]

مہتمم رسالہ جاوید دہلی

سفید داغ برص پھلبہری کا مجرب علاج

[illegible]

دفتر اکسیر برص ... (بہار)

رانی بال صفا پوڈر

کیمیائی اجزاء سے طبی اصول پر تیار کیا ہوا بہترین بے ضرر

... کا یہ وہی مشہور و معروف تاج مارکہ پوڈر ہے جو بشیار خوبیوں کے سبب خواص و عوام میں بے حد مقبول ہوا ہے اگر جناب ابھی تک اس کا تجربہ نہیں کیا ہے تو آج ہی اپنے مقامی ایجنٹ سے خریدئیے یا براہ راست ہم سے طلب فرمائیے۔

... تاجروں کے لئے خاص رعایت معاملات بذریعہ خط و کتابت طے کیجئے۔

سول ایجنٹ : - برائے انڈیا ۔ ایس - ایم عابد ... اکبرہ

غلام محمد خاں بازار لال کنواں دہلی

مفت کی اکسیر

کے استعمال سے حلقاً کمی باہ - جریان - سرعت انزال - کثرت احتلام وغیرہ نہیں رہ سکتے - ... ہمیں پوری واقفیت ہو سکے نامردی کا حال کارڈ پر لکھنے والے حضرات جواب کا انتظار نہ کریں ہمیں عیاشوں سے کوئی ہمدردی نہیں ہے جواب کے لئے ٹکٹ آنا چاہئیے - فقط

ضرغام الدین خاں سابق مشیر مال راولپنڈی محلہ شاہ نذر

آیورویدک اور یونانی طبیہ کالج دہلی کا داخلہ

[illegible]

... بورڈنگ ہاؤس میں داخلہ لازمی ہے تعلیم کا نیا سال یکم اگست ۱۹۳۲ء سے شروع ہوگا۔

حکیم حاجی محمد ظفر خاں آنریری پرنسپل

بھوپندر طبیہ کالج پٹیالہ

یونانی طریقہ علاج کی ترقی اور غریب طلبا کی امداد کیلئے جناب شفاء الملک بہادر حکیم دلبر حسن خانصاحب ... نے ... ہے کہ انکی فیس بورڈنگ معاف ہوگی اس لئے ۲۴ جون تک داخلہ کیلئے درخواستیں آجانی چاہئیں پراسپکٹس اور فارم داخلہ پرنسپل بھوپندر طبیہ کالج پٹیالہ سے مفت منگوایا جا سکتا ہے۔

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی - اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو - پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم - اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۲۶ کاغذ چکنا چکدار کتابت و طباعت دیدہ زیب ۵ دہائی ٹون کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت دو روپے

المشتہر : - منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ضرورت ایجنٹس

برائے فروخت اخبارات

دہلی کے مشہور روزانہ و ہفتہ وار اخباروں کی فروخت کیلئے ہر ضلع شہر و قصبہ میں تجربہ کار ڈسٹری بیوٹروں اور ایجنٹوں کی ضرورت ہے شرائط نہایت آسان ہیں اور کمیشن معقول دیا جاوے گا - جو اصحاب تھوڑی سی محنت سے معقول روزگار کے خواہشمند ہوں - فوراً پتہ ذیل سے شرائط ایجنسی اور نمونہ اخبارات مفت طلب فرمائیں۔

بی - این گپتا پوسٹ بکس نمبر ۱۱۲ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ: "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی
سہ روزہ

مدیر و مسئول ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم چہارشنبہ ۷ ربیع الاول ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۲۰ جون ۱۹۳۴ء | نمبر ۴۳

Regd. No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XIX No. 42. DELHI SATURDAY JUNE 16, 1934. PRICE ONE ANNA

گلِ مراد

اب تو ہی تو ہے دیدۂ بسمل کے سامنے
کثرت میں تجھ سے منبر وحدت کو ہے فروغ
کیسی بڑھی ہے رونق بزم فدائیت
اے قوم کر کے جرأت و ہمت قدم اٹھا
کچھ زرق برق چیزیں ہیں کچھ زری کچھ زمیں
دعوٰی تھا دوستی کا جنہیں بزم قوم میں
ہمت کی بارشوں نے کیا سبز باغ قوم

ہے جاں نثاریوں کا صلہ دل کے سامنے
تیرا ہی جلوہ ہے تری محفل کے سامنے
بسمل کا رقص جب ہے تو قاتل کے سامنے
کیوں رہ گئی ہے بیٹھ کے منزل کے سامنے
کیا زندگی ہے دیدۂ باطل کے سامنے
دشمن سے بیٹھتے ہیں وہ مل مل کے سامنے
آیا گلِ مراد عنادل کے سامنے

اہل ہمم ہمالہ کو بھی جانتے ہیں پست
اور کنکری بھی کوہ ہے بزدل کے سامنے

(حضرت طیش امروہوی)

دلچسپ حقائق و معلومات

معاصرین کے افکار و آراء

شیطان کا سینگ

(مدینہ)

امریکہ اور ہندوستان کے مزدور

فرقہ وار فیصلہ و مسلمان

ہندو قوم کی قابل تقلید نکی

(نقیب)

درس نظامیہ پر ایک ناروا حملہ

غلط پروپیگنڈہ کا جواب

بوہرہ قوم سے خطاب

بوہرہ صاحبان جو ہندوستان میں ملاجی کے نام سے پکارے جاتے ہیں اپنے پیر صاحب کی بدولت سچے مسلمانوں کی طرح اپنے مذہب کے پابند اور صوفی صدی شریعت پر چلنے والے اپنے پیر صاحب کے تابع فرمان مطلق کل اہد اخوت اسلامی کے ...

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

بال
عمر بھر نہ اُگنے کا جوہر

صرف دو تین مرتبہ لگانے سے بال اُگنے ہمیشہ کے لئے بند ہو کر عمر بھر دوبارہ نہیں اگتے جگہ ملائم اور خوشنما نکل آتی ہے بالکل بے ضرر اور پاک ہے۔ غلط ثابت ہونے پر دام واپس۔

قیمت فی بکس ایک روپیہ چار آنہ (عہ) محصولڈاک معاف

بال بڑھانے کا خوشبودار تیل

اس تیل کے استعمال سے مونچھیں اور سر کے بال لمبے گھنے اور ملائم ہو جاتے ہیں جہاں بال نہ اگتے ہوں اگنے لگتے ہیں اور بال گرنے بند ہو جاتے ہیں قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ محصولڈاک معاف۔

پتہ:- منیجر جرمن کمرشیل ایجنسی نمبر ۷ مقام پٹھان کوٹ

ضرورت

قابل کارگذار سپروائزران تنخواہ ۶۰-۶۵-۷۵ روپیہ اور نجیران ۵۰-۶۰-۶۵ روپیہ ماہوار برائے فروختگی کٹ پیس سگریٹ جسمانی وغیرہ زیارات کی سیٹ بک کرنے کیلئے عمر تعلیم اور تجربہ واضح طور پر تحریر کریں

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں داخلہ

امیدواروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں داخلہ کے لئے درخواستیں ۱۵ جولائی ۱۹۳۴ء تک پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے پاس پہونچ جانا چاہئیں اور امیدوار کو مع اسناد سرٹیفکیٹ چال چلن وغیرہ تاریخ ۵ جولائی کو پرنسپل کے دفتر میں حاضر ہو جانا چاہئے تاریخ مقررہ کے بعد کوئی درخواست نہیں لی جائے گی۔

قواعد و ضوابط داخلہ طبیہ کالج دفتر سے مفت مل سکتے ہیں

پرنسپل طبیہ کالج

حمائل شریف مترجم
مع
خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

جنت کی کنجی۔ دوزخ کا کھٹکا

فتاویٰ

تعلیم الاسلام

منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

مشہور و معروف و مترجم و الامعجز نامستند قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہو یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت کا نقشہ قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی اسلام کے لئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں ... پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جانے گا ... بہت دیر لگ جائے گی۔

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان۔ دہلی

متوسط اور غریب مسلمانوں کی تعلیم کا بہترین انتظام

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لڑکے اچھی تعلیم کے ساتھ درستی اخلاق اور نماز روزہ کے بھی پابند ہوں تو آپ کے بچوں کے واسطے اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ بہترین درسگاہ ہے۔

چونکہ مسلمانوں میں اوسط طبقہ اور غریبوں کی تعداد زیادہ ہے۔ لہٰذا اس اسکول میں دونوں طبقوں کے لڑکوں کی رہائش کیلئے جدا گانہ بورڈنگ ہاؤس قائم کئے گئے جن کے قواعد و ضوابط ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ (یو۔پی) سے مفت طلب فرمایئے۔

المشتہر
الطاف حسین بی۔ اے (علیگ) ہیڈ ماسٹر

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

خوشحالی کے بعد ابتری اور انتشار

اندلس میں خود غرضیوں کی کارفرمائیاں

خلیفہ ہشام کی نااہلیت کے خطرناک نتائج

گزشتہ الجمعیۃ میں المنصور کے انتقال تک کے حالات درج کئے جا چکے ہیں آج آگے ملاحظہ فرمائیے۔ ذیل کے واقعات صرف اسلئے پیش کئے گئے ہیں کہ ہر پڑھنے والا غور کرے کہ ہر زمانہ میں مسلمانوں کی تباہی کے اسباب خود مسلمانوں نے پیدا کئے اور رہوماتی ہستیوں کو خود امت مرحومہ کے افراد نے اغراض کی درانتیوں سے کاٹا ہے۔ اب تک آپ دیکھ چکے ہیں کہ اندلس کے مسلمانوں نے طبیعت کا ہر موقعہ پر کیسا استیصال کیا، اگر نقل کے پہلو سے کو کیا کیا جائے کہ جو اپنے ہی جسم کے دوسرے حصوں کو گلاتے کے لئے بیتاب ہوتا ہے۔

چونکہ المنصور نے بادشاہ اندلس ہشام کو معطل بنا رکھا تھا اسلئے اس کے انتقال سے تمام قرطبہ میں خوشی منائی گئی اور لوگوں نے خیال کیا کہ اب ہمارے بادشاہ کو آزادی کے ساتھ امور سلطنت انجام دینے کا موقعہ ملے گا ...

فوجی سردار کو تمام کرکے ۱۱ اجیش کو عبدالرحمن خلافت کے انتظامات کی نگرانی کے لئے مقرر کر گیا۔ ... لوگوں نے نہ صرف عبدالرحمن کو برطرف کیا بلکہ خلیفہ ہشام کو بھی معزول کر دیا اور اس کی جگہ اسی خاندان کے ایک شخص محمد المہدی کو خلیفہ مقرر کر دیا۔

الزاہرہ کی تباہی و بربادی

سلطان محمد المہدی نے دار الخلافہ کا مستقل انتظام شروع کر دیا اس نے اپنے ایک چچازاد بھائی المغیرہ کو بڑا حاجب اور دوسرے کو قرطبہ کا حاکم مقرر کیا اور ساتھ ہی یہ حکم دیا کہ بلا امتیاز مذہب و ملت فوج بھرتی کی جائے۔ چنانچہ اس نئے سلطان کی داد دہی کو دیکھ کر جوق جوق لوگ دار الخلافہ آئے اور فوج میں بھرتی ہو گئے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں فوج کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی۔

اس انتظام کے بعد سلطان محمد نے اپنے حاجب المغیرہ کو الزاہرہ کی تسخیر کا حکم دیا۔ (اس شہر کو المنصور کے بیٹے عبدالملک نے آباد کیا تھا) المغیرہ نے شہر میں داخل ہو کر تمام شاہی عمارتوں کو شکستہ کر کے برباد کر دیا اور عامہ خلائق بالخصوص امراء کے مکانات سے بہت سامال و متاع لوٹ لیا۔ المغیرہ نے اس تباہی اور بربادی پر ہی اکتفا نہ کیا بلکہ ۱۹ رجمادی الآخر ۳۹۹ھ میں اس میں آگ لگا دی اور بالکل نیست و نابود کر دیا۔

جامع قرطبہ میں نماز جمعہ

عبدالرحمن کی قسمت

عبدالملک کا انتقال

ایک نئے دعویدار کا ظہور

آثار انحطاط

ان عربوں نے معجزانہ طور پر انگڑائی لی جو المنصور کے زمانہ سے مردہ ہو چکے تھے انہوں نے ارادہ کیا کہ عبدالرحمن کو کسی طرح الگ کیا جائے اور اس کی بربادی سے ملک کو بچایا جائے۔ اتفاق سے عبدالرحمن کو جلیقیوں کے مقابلہ کیلئے جلیقیہ جانا پڑا۔ اس کی غیر موجودگی میں یہاں حکومت نے اس ...

(باقی)

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

والی حجاز کی کھری کھری باتیں

عرب کی جنگ اور وحدۃ عربیہ پر تبادلہ خیال

سلطان ابن سعود سے نمائندہ ڈیلی ایکسپریس کی ملاقات

اخبار "ڈیلی ایکسپریس" کے نمائندہ نے اعلیٰ حضرت سلطان ابن سعود سے ملاقات کی اور ان سے جنگ حجاز اور یمن کے متعلق پیدا شدہ سوالات کے جواب کا خواہاں ہوا عظمۃ السلطان نے خندہ پیشانی کے ساتھ دیا۔ ڈیلی ایکسپریس کا نامہ نگار گزشتہ مہینہ جدہ آگیا ہے تاکہ عرب کی موجودہ جنگ کے متعلق تمام خبریں اپنے اخبار کیلئے مہیا کرے اور یورپ کو اس جنگ کے متعلق واقفیت بہم پہونچائے۔ بہرحال نمائندہ مذکور نے شاہ حجاز سے مندرجہ ذیل گفتگو کی۔

نمائندہ: کیا آپ تمام یمن پر قبضہ کر لینا چاہتے ہیں؟

سلطان: پہلے آپ دو باتیں اچھی طرح سمجھ لیں جنگ کی ابتداء امام یمن نے کی ہے ہم صرف مدافعت کر رہے ہیں۔ مدافعت کی ایک صورت تو یہ ہے کہ ہم یمنی افواج کے حملوں کو روکتے رہیں اور آگے بڑھنے سے اجتناب کریں، اس کا ...

آتے ہوئے کھڑے ہوئے اور مسکرا کر فرمایا "انشاء اللہ یہ جنگ اسلام اور مسلمانوں کے لئے بہتر ثابت ہوگی، اور اجنبیوں کی توقعات انشاء اللہ کبھی پوری نہ ہوں گی"۔

شاہ ایران اور صدر ترکی کی ملاقات

انگورہ کی گفت و شنید کے اغراض و مقاصد

ترکی اخبارات غازی مصطفیٰ کمال پاشا اور شاہ ایران کی ملاقات کو خاص اہمیت دے رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی اس پروپیگنڈہ کی بھی تردید کر رہے ہیں کہ اس ملاقات کا تعلق بیرونی معاملات سے ہے۔ ترکی اخبارات نے بعض اخبارات پر سخت غصہ کا اظہار کیا ہے کیونکہ انہوں نے لکھا ہے کہ ترکی اور ایرانی ڈکٹیٹروں کی گفتگو مسئلہ دردانیال اور ترکیا یا سفورس سے ہے۔

اخبار "حاکمیت" لکھتا ہے کہ اس ملاقات کے بعد مستقبل قریب میں سلطان ابن سعود سے بھی ملاقات ہوگی۔ اگر وہ خود تشریف نہ لا سکے تو ان کے بڑے صاحبزادے انگورہ تشریف لائیں گے اور غازی کمال پاشا سے گفت و شنید کریں گے۔

ایک دوسرا اخبار "ملیت" لکھتا ہے کہ اسلامی فرمانرواؤں کی ملاقاتیں ان کے لئے ...

برطانیہ میں پیدائش کی اوسط نصف رہ گئی

ایک کتاب جس کی پچاس لاکھ جلدیں شائع ہو چکیں

اجنبی درسگاہوں اور شفاخانوں کی نگرانی

ترکی حکومت کا ایک نیا قانون

حکومت ترکیہ چاہتی ہے کہ اس قانون کی رو سے اجنبی اداروں کا پورا احتساب کیا جائے یہاں تک کہ اجنبی اشخاص کی نگرانی بھی مکمل طریقہ پر کی جائے اور اس کی ہر نقل و حرکت کا ریکارڈ محفوظ رکھا جائے۔

غیر ممالک میں بھی لاثانی

... پتہ: ... جامع مسجد ... دہلی

NAUNEHAL

The Best Tonic for Children

نونہال

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

قرص جریان

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت اور رعایتوں کی انتہا

دہلی کا مشہور مذہبی ماہوار رسالہ نظام المشائخ چھبیس ۲۶ سال سے ہر ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کیا کرتا ہے جس میں نئے نئے عنوانوں سے حضور صلعم کی خصوصیات زندگی پر نہایت بلند پایہ مضامین لکھے جاتے ہیں۔ پورے چھبیس تذکرے تو اب نہیں مل سکتے البتہ چند موجود ہیں اور ایک تازہ تذکرہ ابھی چھپا ہے۔ پچھلے بچے ہوئے تمام تذکروں کی ضخامت ڈیڑھ ڈیڑھ سو صفحے ہے لیکن تازہ تذکرہ کی ضخامت کتابی سائز کے تین سو صفحوں کے برابر ہے۔ یہ دونوں تذکرے صرف ایک آنہ محصول بھیج کر آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں بشرطیکہ اس ایک آنہ کے ساتھ نظام المشائخ کا سال بھر کا چندہ بھی بھیج دیں۔ یہ رعایت فقط ماہ ربیع الاول کے لئے ہے۔ اس ماہ کے اندر اندر نظام المشائخ کا خریدار بننے والوں کو ایک تو مندرجہ بالا رعایت دی جائیگی کہ رسول اللہ صلعم کا ایک تذکرہ پچھلا اور ایک تذکرہ تازہ مفت ملے گا۔ اور دوسری رعایت یہ کہ

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

لے لیا جائے گا۔ یعنی ایک روپیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تذکرے ساڑھے چار سو صفحے کے ملیں گے اور پھر سال بھر تک نظام المشائخ ہر مہینے پہنچے گا۔

نظام المشائخ کے ہر پرچہ کی ضخامت بڑے سائز کے بہتر (۷۲) صفحے ہوتی ہے۔ نمونہ مفت منگا کر دیکھئے اور ایک رعایت اور سنئے۔ سال بھر نظام المشائخ پڑھنے کے بعد اگر سال بھر کے پرچے صاف ستھری حالت میں واپس کر دیجئے گا تو ایک روپیہ جو اس وقت ادا کیجئے گا وہ واپس دے دیا جائے گا۔

المشتہر: منیجر رسالہ نظام المشائخ نمبر ۹۱ کوچہ چیلان دہلی

ہندوستان میں زراعت کا مسئلہ

مسلمان زمینداروں کی تباہی

انقلاب اور اسکے نتائج

سب سے آخر میں ہم اس پیشہ کو لیتے ہیں جسے اہل ہند کی کثیر آبادی نے اختیار کرنے پر مجبور ہوئی ہے وہ پیشہ زراعت ہے۔ باب دوم کے فقرہ ۲۲ میں دکھایا گیا ہے کہ زمانہ سابق میں ہندوستان ایک صنعتی ملک تھا مگر یہ امر معلوم کر کے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ اس زمانہ میں انگلستان ایک زراعتی ملک تھا۔ اس امر کی تصدیق انگلستان کے مشہور مورخ جان رچرڈ گرین کے قول سے ہوتی ہے جنہوں نے لکھا ہے کہ

"انگلستان میں لوگ زیادہ تر زراعت کا کام کرتے تھے"

نیز مسٹر جارج قلب۔ ایف آر جی۔ ایس لکھتے ہیں کہ

"اگرچہ برطانیہ میں تمام معدنیں، اکثر لوہا اور بالخصوص کوئلہ کا ذخیرہ کافی موجود ہے۔ تاہم سترہویں صدی کے آخر تک یہاں کے رہنے والے زیادہ تر کاشتکاری پر بسر کرتے تھے ..."

کایا پلٹ

استمراری بندوبست

(۳) کاشتکار ۳۵٫۸ فی صدی

(۴) زراعت کے مزدور ۳۲٫۴

(۵) کارندے محرر وغیرہ متعلق آراضی ۳٫۳

بنگال کے مسلم زمیندار

مندرجہ بالا کاموں میں خالص زمینداری کا پیشہ زمانہ سابق میں زیادہ تر مسلمانوں کے ہاتھوں میں تھا۔ بالخصوص بنگال، صوبہ سندھ اور پنجاب میں اس پیشہ میں مسلمانوں کا بہت بڑا غلبہ تھا چنانچہ بنگال کے متعلق سر ولیم ہنٹر کے تحریر فرمایا ہے کہ

"مسلمان فاتح خود وصول مالگزاری کی تفصیلات میں پڑنا گوارا نہ کرتے تھے بلکہ یہ کام اپنے ہندو کارندوں کے ہاتھوں میں چھوڑ دیتے تھے ..."

نام پیشہ	انگلستان	ہندوستان
صنعت و حرفت	...	...
تجارت	...	...
زراعت	...	...

صدر ترکی کے حکم سے رہائی

قسطنطنیہ کا ایک واقعہ

گزشتہ ماہ قسطنطنیہ کے چند طلباء اور کلارک گرفتار کئے گئے تھے۔ پولیس کا خیال تھا کہ ان سب کو سنگین ترین سزائیں دی جائیں گی لیکن یہ معلوم کر کے پولیس کو حیرت ہوئی کہ خاص غازی کمال پاشا نے اپنے حکم سے انکو رہا کر دیا اور آئندہ کے لئے ہدایت کر دی کہ طلباء کی گرفتاری میں احتیاط سے کام لیا جائے۔

تفصیلات

اب دیکھنا یہ ہے کہ ہندوستان میں ان ۷۱ یا ۷۲ فی صدی زراعت پیشہ لوگوں کی تفصیل کیا ہے۔ یہ تفصیل ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کی رپورٹ کی رو سے حسب ذیل ہے:

(۱) خالص زمیندار ۴٫۰ فی صدی

(۲) زمیندار کاشتکار یعنی جو لوگ اپنی مملوکہ زمین کاشت کرتے ہیں ۲۷٫۵

خاتم المرسلین کی مقدس سیرۃ سے مسلمانوں کا تعلق

مسلمانوں کے نظام اجتماعی کی اساس و بنیاد

عالم نما جاہل واعظوں کا فتنہ عظیم

تعبیر ہوئی ہے بظاہر ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اتنی عظیم الشان اور رفیع سیرۃ پر عاملہ کرنے کے لئے کس قدر مطالعہ کی ضرورت ہے۔ جو شخص جتنا زیادہ قرآن کریم، احادیث نبوی اور تاریخ پر عبور رکھتا ہوگا اسی قدر وہ آپ کی سیرۃ کی اہمیت اور عظمت کو محسوس کرے گا۔

جاہل واعظوں کا شبخون

آج کل عالم نما جاہل واعظوں کی حکومت ہے۔ انہوں نے عام مسلمانوں کی ذہنیت پر شبخون مار رکھا ہے اور ان کے ایمان و اسلام کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے رکھی ہے لیکن ان کی قابلیت کا یہ عالم ہے کہ حضور پاک کی سیرۃ کے اہم واقعات سے قطعاً واقفیت نہیں رکھتے۔ وہ نہیں جانتے کہ آپ کی زندگی میں کیا روح کام کر رہی تھی اور وہ روح مسلمانوں میں کس طرح پھونکی جائے۔

مسلمانوں کی اس سے بڑھ کر اور کیا بدبختی ہوگی کہ ان کی دینی اور دنیاوی فلاح کے لئے جب کوئی مفید سے مفید تحریک شروع کی جاتی ہے تو وہ اس کی صورت مسخ کر کے اس کو الٹا اپنے لئے وبال جان بنا لیتے ہیں ...

اسراف کی طرف ایک اور قدم

واعظوں کے نزدیک سیرۃ کا مفہوم

علمی تحریک بے علمی کا مظاہرہ

مولود خواں

سیرۃ النبی کی اہمیت

عام مسلمانوں کی ذمہ داری

(باقی آئندہ)

خریداران الجمعیۃ کو چاہئے کہ "الجمعیۃ" کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت بہم پہنچائیں۔ (منیجر)

کٹ پیس منگوانیوالوں کو ضروری اطلاع

اس موسم میں آپ کٹ پیس کی تجارت سے اچھا منافع پیدا کر سکتے ہو

... مکس گانٹھ ... وزن ۸ پونڈ ... قیمت فی گانٹھ صرف ...

مکس گانٹھ ... وزن ۵ پونڈ ...

نوٹ ضروری: ...

مکس گانٹھ ... وزن ۲ پونڈ ... قیمت ۲ پونڈ والی گانٹھ صرف ...

منیجر

فٹ کوٹ کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس۔ رنچھوڑ لائین، کراچی (سندھ)

مارکیٹ گزٹ کا سپیشل نمبر مفت

"مارکیٹ گزٹ کراچی" کے اب تک چھ پرچے شائع ہوئے ہیں جس کو تجارتی دنیا میں اس قدر مقبولیت ہوئی اور شہرت حاصل ہوئی کہ ہندوستان میں شاید ہی کسی دوسرے تجارتی اخبار کو ہوئی ہو ...

آخری رعایت: ...

منیجر "دی مارکیٹ گزٹ کراچی" (سندھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ ۷ ربیع الاول ۱۳۵۳ ہجری

وہائٹ پیپر اور کمیونل ایوارڈ
کانگریس ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ

کانگریس پارلیمنٹری بورڈ اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے جو اجلاس بمبئی میں منعقد ہو رہے تھے ان کا سب سے زیادہ وقت کمیونل ایوارڈ کے متعلق فیصلہ کرتے میں صرف ہوا۔ اور معلوم ہوا ہے کہ بالآخر ایک ایسا فیصلہ ہو گیا جس پر دونوں فریق مطمئن ہیں۔ جس وقت آخری کاپی پریس میں جا رہی ہے۔ پارلیمنٹری بورڈ کا انقطاعی فیصلہ اور انتخابی اعلان ہمارے سامنے نہیں ہے۔ البتہ صبح کے تاروں میں ایک قرارداد ...

قرارداد کے چار اجزاء

جہاں تک پارلیمنٹری بورڈ کے مینی فیسٹو (انتخابی اعلان) کا تعلق ہے اس کے متعلق تو ہم اس وقت اظہار رائے کریں گے جب وہ پورا اعلان ہمارے سامنے ہوگا اس وقت جو قرارداد ہمارے پیش نظر ہے اس پر ہم گفتگو کرتے ہیں۔ جیسا کہ تھوڑے سے غور و تامل کے بعد ظاہر ہو جائے گا۔ اس قرارداد کے چار حصے ہیں۔ ...

پالیسی کا خلاصہ جو مندرجہ بالا قرارداد کے آٹھویں پیراگراف سے ماخوذ ہے حسب ذیل تین جملوں میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

(۱) کانگریس اپنی طرف سے ہمیشہ وہی حل پیش کرے گی جو قومی نقطہ ...

... ہونا چاہئے اور جب تک کانگریس کی یہ پالیسی قائم ہے مسلمانوں کو اس کے اندر اپنی پوزیشن بالکل محفوظ سمجھنی چاہئے۔

شذرات

کوٹہ میں مسلمانوں کی تعلیم

اہلِ ریاست کوٹہ کے متعدد مقامات سے یہ شکایت موصول ہوئی ہے کہ وہاں کے مسلمان اپنے بچوں کی تعلیم کے متعلق سخت تکلیف اور پریشانی میں مبتلا ہیں۔ ایسے بڑے بڑے قصبوں میں جہاں مسلمانوں کی آبادی اچھی خاصی ہے کسی مدرسہ یا اسکول میں اردو کی تعلیم کا کوئی بندوبست نہیں ہے حتیٰ کہ ایک معمولی قابلیت کا استاد بھی اس غرض کیلئے نہیں رکھا جاتا کہ جو مسلمان بچے اردو پڑھنا چاہیں انہیں ابتدائی درجوں تک کی تعلیم دے سکے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ریاست کوٹہ کے مسلمان اپنے بچوں کو حصول تعلیم کی غرض سے آگرہ، دہلی اور دوسرے شہروں میں بھیجتے ہیں اور کثیر مصارف برداشت کرتے ہیں۔ جو غریب اس قدر بار کے متحمل نہیں ہو سکتے وہ یا تو اپنی اولاد کو جاہل رکھتے ہیں یا اپنی طبیعت کے خلاف صرف ہندی پڑھوانے پر مجبور کئے جاتے ہیں جو ان کے لئے سخت تکلیف دہ صورت ہوتی ہے۔ ہندو بار ریاست کو اس طرف سرکاری طور پر توجہ دلائی گئی مگر ہنوز روز اول کا معاملہ ہے۔ مسلمانوں سے تمام کامل مساوی درجہ میں لئے جاتے ہیں، مگر ان کی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس معاملہ پر زیادہ تفصیل کے ساتھ لکھنے سے قبل ریاست کو ایک مرتبہ متنبہ کر دیں کہ وہ جلد اس شکایت کو دور کرے ورنہ اسے آخر میں پچھتانا پڑے گا۔ اور یہ معقول مطالبہ آسانی کے ساتھ رد نہ کیا جا سکے گا۔

محکمہ عدالت میں رشوت ستانی

پنجاب ہائیکورٹ کے چیف جسٹس سر ینگ نے اپنی ایک تقریر میں جو پنجاب سول سروس ایسوسی ایشن کی ہوٹل میں ... کے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کی گئی تھی نہایت بے تکلفی کے ساتھ حسب ذیل الفاظ میں ایک حقیقت پر روشنی ڈالی:-

"مجھے اطمینان ہے کہ اس صوبہ کی عدالتوں کے اعلیٰ افسروں کی ایک قلیل تعداد اور ماتحت عملہ کی ایک بڑی تعداد رشوت لیتی ہے اور ایماندار ی کے ساتھ کام نہیں کرتی"

عدالتوں کے ججوں اور عملہ کے متعلق اس قسم کی شکایات کوئی نئی نہیں ہیں بلکہ ان تمام لوگوں کو جنہیں مقدمہ بازی کا اتفاق ہوا ہے ان واقعات سے ہمیشہ دوچار ہونا پڑا ہے۔ لیکن محکمہ عدالت میں رشوت کی اس گرم بازاری کے متعلق چیف جسٹس کی رائے مزید قابل توجہ ہے۔ کیا اس کے بعد بھی گورنمنٹ اس کا کوئی بندوبست کرے گی کہ کم سے کم عدالتیں اس لعنت سے پاک ہو جائیں۔ سنا ہے کہ پنجاب کونسل میں اس ریمارک کی بنا پر سوالات ہونے والے ہیں لیکن ہمارا خیال یہ ہے کہ موجودہ مشنری رکھنے والی حکومت شاید کبھی بھی اس بدترین ظلم کا انسداد نہیں کر سکے گی۔

مسجد فتحپوری کی کمیٹی کا فرض

مسجد فتحپوری میں ایک غیر ذمہ دار شخص کی اشتعال انگیز تقریروں سے جو فتنہ بپا ہوا ہے اس کے متعلق بعض افسوسناک واقعات کی رپورٹ ہم آج ہی کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ شائع کر رہے ہیں ہم نہیں چاہتے کہ ان واقعات پر مزید تبصرہ کرکے خواہ مخواہ اس بحث کو اخبارات میں طول دیں کیونکہ ہمارے نزدیک مسجد فتحپوری کی کمیٹی ایک ذمہ دار ادارہ ہے اور اس کے فرائض میں یہ داخل ہے کہ وہ اس قسم کی بدعنوانیوں اور زیادتیوں کا انسداد کرے اور ہم اسی کو اس مسئلہ کی طرف توجہ دلانا کافی سمجھتے ہیں کمیٹی کو چاہئے کہ وہ تمام معاملہ کی پوری طرح تحقیقات کرائے اور طلباء کے ساتھ جو ظلم کیا گیا ہے اس کے حقیقی اسباب و علل معلوم کرکے وہ تمام ضروری تدابیر اختیار کرے جن سے اس قسم کے واقعات کا اعادہ ناممکن ہو جائے۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر واقعات کی تحقیقات باقاعدہ طریق پر کی گئی تو اس سلسلہ میں ضرور ایسے حقائق کا انکشاف ہوگا جن کو پیش نظر رکھ کر کمیٹی کسی مستقل نتیجہ پر پہنچ سکے گی اور نہ صرف عارضی طور پر بلکہ ہمیشہ کے لئے ایسا انتظام کر سکے گی جو مدرسہ کے طلباء، اساتذہ اور عام مسلمانوں کے لئے اطمینان بخش ہوگا۔

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:-

(۱) کیا ایک سید زادی ایک امتی کے حق میں آ سکتی ہے؟

(۲) اگر نہیں آ سکتی تو کیوں؟

...

دار الحکومت

مسجد فتحپوری میں ہنگامہ اور پولیس کی آمد
ایک پنجابی مقرر کی اشتعال انگیز تقریر
مدرسہ عالیہ کے طلباء کی گرفتاری اور رہائی

گزشتہ جمعہ اور پنجشنبہ کی درمیانی شب میں مسجد فتحپوری کے اندر بعض نہایت افسوسناک واقعات پیش آئے اور بعض لوگوں نے پولیس کی جمعیت کو مسجد میں بلا کر مدرسہ عالیہ فتحپوری کے طلباء کی بہت بڑی تعداد کو ان کے حجروں سے گرفتار کرا دیا۔ اگرچہ تحقیق حالات کے بعد وہ رات ہی رہا کر دیئے گئے۔

واقعہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ کچھ عرصہ سے مسجد فتحپوری میں کسی پنجابی "مولوی" صاحب نے وعظ کہنا شروع کیا ہے جن کی تقریریں مذہبی حیثیت سے نہایت اشتعال انگیز اور شرمناک ہوتی ہیں۔ نہ صرف ہندوستان کے اکابر علماء کی شان میں بدترین گستاخیاں کرتے ہیں بلکہ مدرسہ دیوبند کے تعلیم یافتہ حضرات اور اہل علم طبقہ کو عمومیت کے ساتھ سب و شتم کرنے رہتے ہیں ...

گاندھی جی کا فارمولا تسلیم کر لیا گیا
سرکاری فرقہ وارانہ حل کے متعلق ورکنگ کمیٹی کا اعلان
کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کی مزید کارروائی

بمبئی ۱۸ جون۔ آج شام کو ۴ بجے کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں کانگریس انتخاب کے مینی فیسٹو اور فرقہ وارانہ مسئلہ کا گاندھی جی کے فارمولا کے مطابق تصفیہ ہو گیا۔ اگرچہ بورڈ نے سرکاری فرقہ وارانہ حل کی سختی کے ساتھ مذمت کی مگر اس نے یہ اعلان بھی کیا کہ موجودہ وقت اس کو قبول یا رد کرنے کا نہیں ہے۔ یہ بھی ظاہر کیا گیا کہ پارلیمنٹری بورڈ کی رائے میں قرطاس ابیض کے مسترد ہوتے کے ساتھ سرکاری فرقہ وارانہ حل خود بخود اس کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی نے کئی گھنٹوں کے غور و فکر کے بعد پارلیمنٹری بورڈ کی سفارشات کو جو مینی فیسٹو قواعد و ضوابط اور عہدنامہ کے متعلق تھیں منظور کر لیا۔ پارلیمنٹری بورڈ نے کانگریس ورکنگ کمیٹی سے دریافت کیا تھا کہ قرطاس ابیض اور سرکاری فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق اس کی کیا پالیسی ہے۔ چنانچہ ورکنگ کمیٹی نے اپنی پالیسی کا اظہار کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ قرطاس ابیض باشندگان ہند کی ضروریات کو پورا نہیں کرتا۔ نیز تمام ہندوستانیوں نے اس کی پوری مذمت کی ہے اس لئے قرطاس ابیض کا اطمینان بخش بدل وہی دستور ہو سکتا ہے جو ایک نمائندہ اسمبلی وضع کرے۔ یہ نمائندہ اسمبلی حق رائے دہی بالغان کے اصول پر منتخب ہو اور اس میں اقلیتوں کی کافی نمائندگی ہو۔ چونکہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق ہندوستان کی مختلف ملتوں میں شدید اختلاف پیدا ہو گیا ہے اس لئے جب تک یہ اختلافات دور نہ ہوں اس وقت تک کانگریس سرکاری فرقہ وارانہ حل کو نہ تو تسلیم کر سکتی ہے اور نہ مسترد۔

دہلی میں کانگریس کمیٹی کے دفتر کا افتتاح
کانگریسی کارکنوں کا جلسہ

دہلی ۱۶ جون۔ کل شام کو مسٹر جگل کشور کھنہ وکیل کے دفتر میں ضلع کانگریس کمیٹی کی کارکن جماعت کا جلسہ زیر صدارت مسٹر عارف ہسوی منعقد ہوا۔ حاضرین میں پنڈت ... اور مسٹر جگل کشور کھنہ، مسٹر فریدالحق انصاری، سید کماری، سیمو بائی جند و بی۔ بی سنیہ ... مسٹر آصف علی بیرسٹر اور مولانا احمد سعید صاحب کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔ قرار پایا کہ ۱۶ جون کی شام کو سات بجے شردھانند گاندھی گنڈ ... آشرم کی بالائی منزل میں نئے کانگریس کے دفتر کی رسم افتتاح ادا کی جائے اس موقعہ پر صوبہ دہلی کانگریس کمیٹی کے ممبران موجود ہوں گے۔

ایک اور تجویز میں بمبئی کے ہڑتالیوں سے اظہار ہمدردی کیا گیا قرار پایا کہ صوبہ اور ضلع کانگریس کمیٹی کا جلسہ نئے کانگریس آفس میں منعقد ہو۔ ضلع دہلی کانگریس کمیٹی کا آخری جلسہ ۲۹ دسمبر ۱۹۲۸ء کو ہوا تھا اور اس کے بعد دو سال ۵ ماہ ۷ دن کے بعد یہ جلسہ ہوا۔ آل انڈیا نیشنل کانگریس کے لئے ممبر بنانے کا کام شروع ہو گیا ہے۔

کوکین فروشی کے اڈہ پر پولیس کا چھاپہ
۵۰ گرین کوکین پر قبضہ

دہلی ۱۵ جون۔ گزشتہ شب ... پولیس اور آبکاری کی پارٹی نے ایک شخص کو نقلی گاہک بنا کر ... کامیاب ہوگئی۔

دہلی میں خون کی بارش
ڈیڑھ ہزار مربع زمین پر سرخ بوندیں

دہلی ۱۵ جون۔ کانپور اور گوالیار کے اضلاع سے خون کی بارش ہونے کی اطلاعات قبل ازیں موصول ہو چکی ہیں۔ آج دہلی میں بھی اس عجوبہ کا مشاہدہ ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ڈیڑھ بجے کے قریب جبکہ آفتاب ...

سب ایڈیٹر الامان پر مقدمہ
دو دو سو روپے کی ضمانت اور مچلکوں پر رہائی

دہلی ۱۸ جون۔ مرزا مظہر احمد شاہ ایڈیٹر صاحب گو نے جو مقدمہ چار اشخاص پر جرم زیر دفعہ ۳۴۱ دائر کر رکھا ہے اس کی سماعت آج آنریری بنچ میں ہوئی۔ اس مقدمہ میں دو ملزمان سے راضی نامہ ہو گیا تھا اب یہ مقدمہ ایڈیٹر اور سب ایڈیٹر الامان پر چل رہا ہے۔ ... آئندہ مقدمہ کیلئے ۲۷ جون مقرر کر دی گئی ...

دہلی میونسپلٹی نے شراب پر ٹیکس عائد کر دیا

دہلی ۱۵ جون۔ کل دہلی میونسپل کمیٹی نے اپنی ہفتہ واری میٹنگ میں شراب، بیئر، بھنگ، چرس اور افیون پر ٹرمینل ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا ... شہر کے میونسپل سکول دس روز کے لئے بند کر دیئے جائیں اور مقامی حکومت سے سفارش کی جائے کہ دیگر سکولوں کو بھی دس روز کے لئے بند کیا جائے۔

"دہلی کے بادشاہ" کی گرفتاری

دہلی ۱۷ جون۔ کل ایک مسلمان صاحب لال قلعہ دہلی کے داخلہ کا ٹکٹ خرید کر قلعہ میں داخل ہوئے اور اس نے اعلان کیا کہ میں دہلی کا بادشاہ ہوں یہ شخص قلعہ میں جا کر دیوان عام میں داخل ہو گیا اس کو فوراً قلعہ سے باہر نکال کر پولیس کی حراست میں دے دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس شخص کا دماغ خراب ہے۔

ہندوؤں کی طرف سے بھینسوں کی قربانیاں

وزیر داخلہ پولینڈ کو گولی سے اڑا دیا

اخبار ہلال اور نوشکتی سے ضمانت کی طلبی

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

۴۸۰ مکان جل کر خاک

ایک عورت اور اس کی لڑکی آگ کی نذر

ہٹلر اور مسولینی کی ملاقات
آسٹریا کی آزادی تسلیم کر لی گئی
مسولینی کا بیان

وانتاہ ۱۷ جون۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ مسولینی اور ہٹلر نے اس بات کو منظور کر لیا ہے کہ آسٹریا کی آزادی کو برقرار رکھا جائے ان کے درمیان ایک نہایت اہم معاہدہ ہوا ہے جو چار نقاط پر مبنی ہے:-

(۱) ایک جنرل معاہدہ ہوا ہے جس میں ہر دو مدبروں کے درمیان خط و کتابت اور ملاقات بھی شامل ہے۔

(۲) آسٹریا کی آزادی تسلیم کر لی گئی ہے۔

(۳) جرمنی کی بین الاقوامی لیگ میں واپسی بشرطیکہ اس کو بھی اسلحہ رکھنے کا حق دیا جائے۔

سائنر مسولینی نے ایک بیان کے دوران میں فرمایا کہ ہر ہٹلر اور میں یہاں یورپ کے نقشہ کو دوبارہ بنانے کے لئے جمع نہیں ہوئے بلکہ ان بادلوں کو چھانٹنے کی کوشش کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں جو یورپی زندگی کے آسمان پر چھائے ہیں نیز ہمارا مقصد جنگ کے خطرناک نعم البدل کو ٹالنا تھا اور ہماری ملاقات کی ایک خاص غرض یہ بھی کہ کم سے کم سیاسی اتحاد پیدا ہو جائے جس کے بغیر یورپ کے تباہ ہونے کا امکان ہے۔ سائنر مسولینی اور ہر ہٹلر نے باغ میں دو گھنٹے تک تبادلہ خیالات کیا۔ جرمن حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ تبادلہ خیالات کے دوران میں بہت سی باتیں طے ہو گئی ہیں۔ لیکن کسی دستاویز پر دستخط نہیں ہوئے ... گفت و شنید کا اثر جلد ہی محسوس نہ کیا جائے گا۔

ہر ہٹلر نے کنگ ایمونیل کو ایک تار بھیجا ہے جس میں یہ امید ظاہر کی گئی ہے کہ ان کے اور سائنر مسولینی کے درمیان ملاقات اٹلی اور جرمنی نیز دنیا کے امن کے لئے بہت سودمند ثابت ہوگی۔

انگورہ میں شاہ ایران کا جلوس
غازی کمال پاشا سے ملاقات

کابل میں مشین گن اور بسیاری کے کارخانے
ارغنداب پل کا سرکاری افتتاح

اہلحدیث لیگ کی یادداشت
مشترکہ انتخاب ورنہ نشستوں کی تخصیص

بدایوں میں ایڈیٹر صاف گو کے خلاف مقدمہ

حکومت ججوں پر دباؤ ڈالتی ہے

قرطاس ابیض اور فرقہ وارانہ حل پر گرما گرم بحث

فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق گاندھی جی کا نیا فارمولا

کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے اجلاس کی اہم کارروائی

ارکان کا انتخاب

کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کی نشر و اشاعت کمیٹی کا ایک بے ضابطہ اجلاس منعقد ہوا جس میں تینوں سب کمیٹیوں کے مندرجہ ذیل ارکان منتخب کئے گئے۔

مالیات کی سب کمیٹی کے ارکان۔ پنڈت مالویہ۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی۔ مسٹر خلیق الزمان۔ مسٹر منور لنگادھر۔ ڈاکٹر بی سی رائے۔

نشر و اشاعت کی سب کمیٹی کے ارکان۔ مسٹر ستیہ مورتی۔ ڈاکٹر بی سی رائے۔ پنڈت مالویہ۔ مسٹر ڈیسائی۔ مسٹر آصف علی بیرسٹر۔ مسٹر شیروانی۔ مسٹر منشی۔

ڈرافٹنگ سب کمیٹی کے ارکان۔ مسٹر ڈیسائی۔ ڈاکٹر رائے۔ پنڈت گوبند بلبھ پنت۔ مسٹر ستیہ مورتی۔

گاندھی جی کا نیا فارمولا

امیدواروں کے لئے شرائط

فرقہ وارانہ مسئلہ

ہندوستانی حکومت کرنے کے قابل نہیں ہیں

سابق قیصر جرمنی کے انوکھے خیالات

ملک میں اتحاد ہو جائے گا

پنڈت مالویہ کا بیان

سرخپوش آزاد نہیں کئے جا سکتے

حکومت کا کورا جواب

کپورتھلہ میں مسلمانوں کی گرفتاری

مجسٹریٹوں کو مزید اختیارات

۳۲ ہزار روپیہ کی غبن کی گرفتاری

جاپانی قونصل مل گیا

لندن کے ایک اخبار کی گپ

جرمنی کی فوج میں بغاوت

آندھی اور سیلاب سے نقصانات

ناگپور کالی کٹ اور بہار میں تباہی

بنگال میں خانہ تلاشیاں

متعدد افراد گرفتار

صدر منڈ ٹیا پر بم

۱۳ ممالک میں سے ایک ملک نے قرضہ ادا کیا

سرخپوش قیدیوں پر سختیاں

ٹرین کے ڈبے لائن سے اتر گئے

لنڈی کوتل سے جلال آباد

جرمن اور فرانس کا ادائے قرض سے انکار

بھوپندر اطبیہ کالج پٹیالہ

دلتوں پر حکومت کی نظر عنایت

بمبئی کے کانگریس ہاؤس پر قومی جھنڈا

سرحد پر گولہ باری کی تردید

ہندوستان میں اشتراکی نظام نہیں چل سکتا

گاندھی جی کی طرف سے مخالفت

امام یمن اور سلطان ابن سعود میں معاہدہ

پولیس اور ڈاکوؤں میں جنگ

دو ارب کا سونا ہندوستان سے باہر

ایک ضروری اعلان

مختلف مقامات میں تازہ زلزلے

اسپین میں کسانوں کی بغاوت

پولیس سے تصادم اور بمباری

جرمنی میں غلمدیوں کے کارنامے

تبلیغ اسلام کے پردہ میں اغراض پرستی

برلن کے معزز مسلمانوں کا اعلان

سودیشی گھڑیاں

ضرورت ایجنٹس

برائے فروخت اخبارات

بی۔ این۔ گپتا پوسٹ بکس نمبر ۱۱۲ دہلی

داخلہ بھوپندر اطبیہ کالج پٹیالہ

بیس فی صدی سے پچاس فی صدی تک کفایت

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ ۔۔۔ دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

آلہ نامردی

Organ Developer

آپ کی ہر مراد

ہاضمین

رانی بال صفا پوڈر

آخر کیا چاہتا ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

ید اللّٰہ علی الجماعۃ

تار کا پتہ ۔ الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول ۔ ہلال احمد زبیری (بی ۔ اے) معاون ۔ محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم یکشنبہ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۲۴ جون ۱۹۳۴ء | نمبر ۴۴

معاصرین کے افکار و آراء

ٹرکی اور ایران

عجیب فی ہنیت

تخفیف کے معنی اضافہ

ایک ہندو لڑکی کا اغوا

نقشِ آب

بندۂ عالمِ خراب ہوں میں
زندگانی کا انقلاب ہوں میں

ہے وہ نورِ جمال کی تفسیر
اور سیہ بختیوں کا باب ہوں میں

زندگی نام ہے محبت کا
اپنے مقصد میں کامیاب ہوں میں

ہوں حقیقت سے اپنی کوسوں دور
سربسر وقفِ اضطراب ہوں میں

عمرِ دو روزہ مستعار ملی
بحرِ ہستی میں نقشِ آب ہوں میں

اک تماشا ہے کارگاہِ نظر
میں سمجھتا ہوں محوِ خواب ہوں میں

ہر رگِ جاں ہے معصیت کا نشاں
اپنے اعمال کا حساب ہوں میں

الغرض کیا کہوں کہ کیا ہوں انیسؔ
زندگی کے لئے عذاب ہوں میں

(مسٹر انیس رضوی امروہوی)

دلچسپ حقائق و معلومات

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جنکو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق ۔ یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت کا نقشہ قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نو مسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اسطرح ادا کیا جائے ۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون، اسکے حجم اور اسکی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے اور محض اسلئے کم رکھی گئی ہے کہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے ۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک ہے ۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا اس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں ۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائیگی ۔ ملنے کا پتہ :- منیجر الجمعیۃ ۔ دہلی

Regd No. L 1793.

The Jamiat

Vol. XIX No. 43. DELHI WEDNESDAY, JUNE 20, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید معرا

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

حضور نظام

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

جلسۂ تعزیت

(ناظم انجمن تہذیب الکلام دہلی)

اسیرِ فرنگ مولانا فضل الرحمٰن صاحب کہاں ہیں

سپرنٹنڈنٹ ملتان جیل سے سوال

آیورویدک اور یونانی طبیہ کالج دہلی کا داخلہ

امیدوار مردوں اور عورتوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد پراسپکٹس طلب کریں جو مفت روانہ کیا جاتا ہے ۔ ۱۵ جولائی ۱۹۳۴ء تک داخلہ کیلئے تمام درخواستیں دفتر کو موصول ہو جانی چاہئیں ۔ بورڈنگ ہاؤس میں داخلہ لازمی ہے ۔ تعلیم کا نیا سال یکم اگست ۱۹۳۴ء سے شروع ہوگا ۔

حکیم حاجی محمد ظفر خاں آنریری پرنسپل

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

نصف قیمت

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

اس تیل کے استعمال سے سفید بال جڑ سے کالے پیدا ہوتے ہیں اور ہمیشہ کالے ہی رہتے ہیں علاوہ ازیں نزلہ زکام سر درد کمزوری دماغ وغیرہ دور ہو جاتے ہیں ۔ اس کی بھینی بھینی خوشبو دل و دماغ کو تر و تازہ رکھتی ہے باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت فی شیشی صرف دو روپے (۲) محصولڈاک علاوہ ۔

خاص رعایت ۔ تھوڑے عرصہ کے لئے یہ تیل نصف قیمت یعنی عہ فی شیشی کے حساب سے فروخت کیا جائے گا ۔ محصولڈاک علاوہ

منگوانے کا پتہ

لے شیر اینڈ کمپنی ۲۱ جالندھر شہر (پنجاب)

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے ۔

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

سفید داغ برص پھلبہری کا مجرب علاج

دفتر اکسیر برص نمبر ۶۵ دربھنگہ بہار

جاوید

مہتمم رسالہ جاوید دہلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ :- منیجر اخبار الجمعیۃ ۔ بازار بلیماران دہلی

جنت کی کنجی ۔ دوزخ کا کھٹکا

ہر سعادتمند روح دوزخ سے پناہ مانگتی ہے اور جنت کی تمنا رکھتی ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے تفصیل کے ساتھ بیان فرما دیا ہے کہ کن برے اعمال کی وجہ سے انسان عذاب آلٰہی میں مبتلا ہوگا اور دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور کن اچھے اعمال کی بنا پر مومنوں کو جنت دی جائے گی ۔

فتاوٰی رشیدیہ

تعلیم الاسلام

منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تذکار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

صاحب خلق عظیم کی سیرۃ کا ایک اجمالی خاکہ

گروہ مصلحین میں خاتم المرسلین کا درجہ ۔ نسل انسانی کیلئے ایک مکمل نمونہ عمل

(۲)

اسلام کی تقریبات میں یہ امر خصوصیت سے ملحوظ رکھا گیا ہے کہ غیر مسلموں پر ان کا روحانی اثر پڑے اور وہ اسلام کے عملی مظاہرہ سے متاثر ہو کر حق اور سچائی کی طرف رجوع کریں اور ان کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا ہو ۔ اسلام کی کوئی تقریب بھی ایسی نہیں ہے جس کا مقصد غیر مسلموں کو ڈرانا اور

تاریخوں میں ایک دو واقعات کے سوا ان کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہوتا ۔ ہمارا نمایدہ کا زمانہ عام طور پر آج سے پانچ سو برس قبل مسیح بتایا جاتا ہے مگر جدید تحقیقات کے بعض ماہرین نے آپ کا زمانہ پندرہ سو سال قبل مسیح متعین کیا ہے ظاہر ہے کہ جب آج تک صحیح طور پر بھی معلوم ۔ ہوسکا کہ یہ حضرات کس زمانہ

ہم سال کی بیوہ سے شادی

اخلاق عالیہ و خصائل حمیدہ

سیرۃ کے چند اوراق

حضور کا بچپن

آنحضرت کی جوانی

حضور علیہ السلام کی عمر ۱۲ سال کی تھی کہ آپ کو اپنے چچا کے ہمراہ تجارت کی غرض سے ملک شام جانے کا اتفاق ہوا ۔ اس سفر میں آپ نے اپنی قوم کی اخلاقی تباہی کا خوب مطالعہ کیا اور دیکھ کر کہ آپ کی قوم ترک بت پرستی زنا ۔ چوری ۔ شراب نوشی ۔ قمار بازی اطفال کشی ۔ لوٹ مار اور قتل و غارتگری میں منہمک ہے آپ کو سخت افسوس ہوا ۔

حضور کی عبادت

خاتم المرسلین کا پروگرام

حضور علیہ السلام نے دنیا میں آکر اہل دنیا کو کیا پیغام دیا ؟ اس کے لئے کچھ

دیگر ہادیان مذاہب

علاوہ ازیں چین کے کنفیوشس ۔ جاپان کے شنٹو ۔ ایران کے زرتشت ہندوؤں کے بیان بعدی کے سوانح حیات اور عقل کا گزر ارباب گم ہیں ۔ اور کوئی نہیں بتاسکتا کہ یہ حضرات کون تھے ۔ کب تھے اور کس مقصد کو لے کر آئے تھے ۔ حضرت

ضروری گزارش

غیر ممالک میں بھی لاثانی

ویدشاستری ، جام نگر کاٹھیاواڑ

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت اور رعایتوں کی انتہا

دہلی کا مشہور مذہبی ماہوار رسالہ نظام المشائخ چھبیس سال سے ہر ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کیا کرتا ہے جس میں مختلف عنوانوں سے حضور صلعم کی خصوصیات زندگی پر نہایت بلند پایہ مضامین لکھے جاتے ہیں ۔ پورے چھبیس تذکرے تو اب نہیں مل سکتے البتہ چند موجود ہیں اور ایک تازہ تذکرہ ابھی چھپا ہے ۔ پچھلے بچے ہوئے تذکروں کی ضخامت ڈیڑھ ڈیڑھ سو صفحے ہے لیکن تازہ تذکرہ کی ضخامت بڑی سائز کے تین سو صفحوں کے برابر ہے ۔ یہ دونوں تذکرے صرف ایک آنہ محصول بھیج کر آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں بشرطیکہ اس ایک آنہ کے ساتھ نظام المشائخ کا سال بھر کا چندہ بھی بھیج دیں ۔ یہ رعایت فقط ماہ ربیع الاول کے لئے ہے ۔ اس ماہ کے اندر اندر نظام المشائخ کا خریدار بننے والوں کو ایک تو مندرجہ بالا رعایت دی جائیگی کہ رسول اللہ صلعم کا ایک تذکرہ پرانا اور ایک تذکرہ تازہ مفت ملے گا ۔ اور دوسری رعایت یہ کہ

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

لے لیا جائے گا ۔ یعنی ایک روپیہ میں رسول اللہ علیہ وسلم کے دو تذکرے ساڑھے چار سو صفحے کے لیں گے اور پھر سال بھر تک نظام المشائخ مہینے کے مہینے پہنچے گا ۔

نظام المشائخ کے ہر پرچہ کی ضخامت بڑے سائز کے بہتر (۷۲) صفحے ہوتی ہے ۔ نمونہ مفت منگا کر دیکھئے ۔ اور ایک رعایت اور لیجئے ۔ سال بھر نظام المشائخ پڑھ کر سال بھر کے پرچے صاف ستھری حالت میں واپس کر دیجئے گا تو ایک روپیہ جو اس وقت ادا کیجئے گا وہ واپس دے دیا جائے گا ۔

المشتہر ۔ منیجر رسالہ نظام المشائخ ۹۱ کوچہ چیلان دہلی

مارکیٹ گزٹ کا اسپیشل نمبر مفت

ایک سال تک نہایت رعایت — ایک سال تک کے لئے مفت

”مارکیٹ گزٹ کراچی“ کے اب تک چھ پرچے شائع ہوئے ہیں جس کو تجارتی دنیا میں اس قدر مقبولیت ہر دلعزیزی اور شہرت حاصل ہوئی کہ ہندوستان میں شاید ہی کسی دوسرے تجارتی اخبار کو ہوئی ہو ۔ اس کی غرض و غایت اور حقیقی مقصد یہی ہے کہ تجارت پیشہ اصحاب کی رہبری کرے ۔ کارکنان ادارہ نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس کا ایک خاص نمبر شائع کیا جائے جو دنیائے تجارت کے لئے خصوصاً اور عام پبلک کیلئے عموماً معلومات کا کافی ذخیرہ ہو ۔

آخری رعایت ۔ واضح رہے کہ یہ رعایت صرف ۲۵ جون تک ہے ۔ بعد میں اس کی اصلی قیمت تین روپے سالانہ لی جائے گی ۔ 3/0/0

منیجر دی مارکیٹ گزٹ کراچی (سندھ)

مسلمان زمینداروں اور کاشتکاروں کی حالت

مرض اور اس کا علاج

بے کاروں کی کثرت

مسلمانوں کی تعداد کے اعتبار سے بنگال کے بعد سب سے بڑا صوبہ پنجاب ہے ۔ وہاں کے مسلمانوں کی زمینداریاں جس طرح مہاجنوں کے ہاتھوں میں پہونچ گئیں اسکی کیفیت سٹر تھاربرن ۔ آئی سی ایس کی مشہور کتاب ”پنجاب میں مسلمان اور مہاجن“ کی حسب ذیل سطور سے واضح ہوگی :-

”باوجود کفایت شعار اور ہوشیار ہونے کے گاؤں کا بنیہ اس اعلیٰ درجہ

ہر شعبہ زندگی میں برباد اور ناکام ہیں اور دیگر اقوام کے لوگ ہر پیشہ میں کامیاب ہیں ۔ پس ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو سرمایہ اور دولت کا فرق تو کرا دو نہیں سرمایہ بڑھانے کا عادی بنایا جائے کیا تعجب ہے کہ اس تدبیر سے ان کی نکلتی ہوئی جائدادیں انہیں کے ہاتھوں میں رہ جائیں ۔

زمینداری اور کاشتکاری

مگر مسلمانوں کی خاص حالت چھوڑ کر بھی یہ واقعہ ہے کہ اب زمینداری اور کاشتکاری اس قابل نہیں ہیں کہ ان کا شمار نفع آور کاموں میں کیا جائے ۔ بالخصوص ان چار سالوں میں اس پیشہ کی جو حالت ہوگئی ہے وہ ناقابل بیان ہے ۔ حال میں ۳ نومبر ۱۹۳۳ء کو کرنسی لیگ آف انڈیا کی سر پرستی

قانون انتقال اراضی

اہل ہند کی اوسط آمدنی

زراعت پر خرچ

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

وزیر اعظم ترکی کا اعلان

غازی کمال پاشا کی صدارت میں جلسہ

ترکی کو یورپ سے شدید خطرہ

عصمت پاشا وزیر اعظم ترکی نے قومی مجلس کے ارکان کو مطلع کیا ہے کہ چونکہ دنیا کی تمام حکومتیں جنگی اسلحہ میں دن بدن اضافہ کرتی چلی جا رہی ہیں اس لئے حکومت ترکیہ نے بھی موجودہ حالات کے پیش نظر اپنی دفاعی قوتوں میں اضافہ

قاہرہ کا ایک عربی جریدہ اس پر تبصرہ کرتا ہوا لکھتا ہے کہ ترکی گورنمنٹ ابھی سے اپنی مدافعت کی تیاری اس لئے کر رہی ہے کہ مستقبل قریب کی جنگ صرف جرمنی اور فرانس تک ہی محدود نہیں رہے گی بلکہ تمام یورپ اس کی زد میں آجائے گا اور عجب نہیں کہ یورپ سے باہر بھی اس کے شعلے بلند ہو جائیں ۔ اگر ترکی کو اس کا خوف نہ ہوتا تو وہ کبھی اپنی بحری اور بری قوتوں کے اضافہ پر کروڑوں پونڈ خرچ نہ کرتا ۔ ترکی کو روس کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں ہے اس کے ساتھ ترکی کی گہری دوستی قائم ہو گئی ہے ۔ شام ، عراق اور ایران کی طرف سے بھی ترکی کو کوئی خطرہ نہیں ہے ۔ یورپ میں اس نے رومانیہ ، یوگوسلاویا اور یونان سے دوستانہ تعلقات قائم کر لئے ہیں ۔

ترکی کا مقصد یہ بھی نہیں ہے کہ وہ اپنی قلمرو سے باہر اپنے پاؤں پھیلائے اور دوسرے ملکوں پر حملہ آور ہو ۔ بس اس کی تمام بحری اور بری قوتوں کا مقصد اپنے ملک کی حفاظت کے سوا اور کچھ نہیں ہے ۔

یورپ کے داناؤں کی وہم پرستیاں

بارش کیلئے برہنہ لڑکیوں کا ناچ

جاہل ہندوستانیوں میں تو مدت سے عجیب و غریب قسم کی وہم پرستیاں موجود ہیں ۔ مگر یورپ کے دانش فروشوں کی مضحکہ خیز حرکات اس جاہل ملک پر بھی سبقت لے گئی ہیں ۔ حال میں یورپ کے بعض شمالی حصوں میں خشک سالی کو دور کرنے اور بارش برسانے کے لئے قدیم رسم و رواج کا احیا کیا گیا ہے ۔ بخارسٹ سے رائٹر نے اطلاع دی ہے کہ بعض قصبات میں لڑکیوں نے

برہنہ ہو کر کوچہ و بازار میں خوب گیت گائے اور بناؤ سنگھار کی چیزوں کو لیکر انہوں نے ہر جگہ خوب رقص کیا ۔ اس برہنہ کھیل کود کے بعد لڑکیاں قریب کے دریا میں اتر گئیں اور بارش کے دیوتا کو خوش کرنے کے لئے بناؤ سنگھار کے سامان کو اس میں ڈال کر الٹے پاؤں واپس ہوگئیں !

ایک قصبہ میں ایک پادری صاحب بارش کے لئے دعا مانگ رہے تھے کہ دو نوجوانوں نے اس غریب کو ایک دریا میں ڈال دیا تاکہ بارش کے دیوتا کا غیظ و غضب ٹھنڈا ہو اور بارش برسا کر خشک زمین کو ہرا بھرا کر دے !

جاپان کو دس جنگی جہازوں کیلئے آرڈر

حکومت ترکیہ کی بحری قوت میں اضافہ

ترکی حکومت نے جاپان کی فیکٹریوں سے دس جنگی جہاز طلب کئے ہیں ۔ ان جہازوں کی قیمت ترکی روئی سے ادا کی جائے گی ۔ جس وقت یہ جہاز ترکی پہونچ جائیں گے اس وقت ترکی حکومت اپنی روئی جاپان روانہ کر دیگی ۔ عصمت پاشا وزیر اعظم مزید جنگی جہازوں کی خریداری کے لئے ایک اور اسکیم تیار کر رہے ہیں جس کی رو سے بہت سے جنگی جہازات ترکی روئی اور خام پیداوار کے ذریعہ خریدے جا سکیں گے ۔

مصر کے ایک فاضل عیسائی کا قبول اسلام

مصر میں ایک عیسائی قسیس یوحنا جرجس نے اپنی رضا و رغبت سے اسلام قبول کر لیا ہے ۔ یوحنا جرجس نے حکومت سے درخواست کی ہے کہ اس کے اہل و عیال کے مظالم سے اس کو نجات دلائی جائے اور اس کی حفاظت کی جائے مصر میں یہ شخص مشنری کی حیثیت سے کام کر رہا تھا جس کی وجاہت خود عیسائیوں میں مسلم ہے ۔ اللہم ثبت اقدامہ علی الاسلام

شاہ ایران کو حکومت عراق کا طمغہ

حکومت عراق نے فیصلہ کیا ہے کہ جب شاہ ایران عراق میں ورود فرمائیں تو ان کی خدمت میں ۲۰۰ دینار کا ایک ہاشمی طمغہ پیش کیا جائے نیز شاہ ایران کے ساتھ جو عمال اور رفقاء رہیں گے ان کے لئے بھی تمغے تیار کئے گئے ہیں ۔

مرآۃ المثنوی

یعنی

مولانا جلال الدین الرومی قدس سرہ العزیز کی مثنوی معنوی کے تنسیق حکایات کی تلخیص ، حکم و معارف کی تخییر ، اشعار مشتمل بر آیات قرآنی و احادیث نبوی کی ترتیب

مرتبہ

جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے

مثنوی شریف کے غوامض و دقائق کو حل کرنے کے لئے جس قدر شرحیں لکھی گئیں اور اس کے مطالب پر بسہولت عبور حاصل کرنے کیلئے جس قدر خلاصے مرتب ہوئے وہ محتاج بیان نہیں مگر یہ خلاصہ (مرآۃ المثنوی) اپنی آپ نظیر ہے ۔ یہ خلاصہ درحقیقت مثنوی شریف کی ایک ترتیب جدید ہے ۔ جس سے مثنوی شریف کے جملہ مباحث و مطالب پر بسہولت تمام عبور حاصل ہو جاتا ہے ۔

دائرۃ الادب ، حیدرگوڑہ ، حیدرآباد ، دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ ہجری

میثاق مشرق

ریوٹر کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے کہ ایران کے بادشاہ رضا شاہ پہلوی نے ترکی میں جا کر مصطفےٰ کمال پاشا سے جو ملاقات کی ہے اور ان دونوں مشرقی فرمانرواؤں کے درمیان جو گفتگوئیں ہوئی ہیں ان کے نہایت اہم نتائج برآمد ہونے والے ہیں۔ ترکی اور ایران کے درمیان دوستانہ تعلقات مستحکم بنیادوں پر قائم ہو جائینگے اور اس کے بعد اس کا امکان بھی ہو گا کہ ایران، ترکی، عراق اور افغانستان کے درمیان ایک میثاق مودت مرتب ہو جائے۔ یہ خبر تمام ایشیا کے لئے ایک خوشگوار خوش آیند خبر ہے اور ہر ایشیائی اس خبر کو سن کر یہ کہہ سکتا ہے کہ ایں آرزو کہ گر جاں فتانم رواست۔

تاریخ اچھی طرح جانتی ہے کہ قرون وسطیٰ کی عمیق تاریکیوں میں ...

ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ

شذرات

ریاست کپورتھلہ میں گرفتاریاں

ریاست کپورتھلہ ...

فتنۂ لواری

پنڈت مالویہ کا بیان

حوادث واحکام

استفتاء

الجواب

دار الحکومت

بے وقت تعزیہ نکالنے پر جھگڑا
سوئی والان میں ایک شیعہ کی حرکت

دہلی ۱۰ مرجون۔ معصوم نامی ایک شخص جو مذہباً شیعہ مسلمان ہیں اور جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ اکثر مجذوبانہ حواس ... خلاف جہلم گذرنے کے بعد تعزیہ نکالتے ہیں۔ حال ہی میں یہ صاحب محلہ سوئی والان میں آباد ہو گئے ہیں۔ آج انہوں نے صبح تعزیہ نکالنے کا ارادہ کیا لیکن محلہ کے سنی مسلمانوں نے اس پر اعتراض کیا اور بہت سے آدمی لاٹھیاں لے کر جمع ہو گئے۔ صورت حال کی اطلاع پولیس کو بھی ملی اور سب انسپکٹر انچارج ... موقعہ پر پہونچ گئے ...

دہلی کی عدالتوں میں رشوت ستانی کا انسداد
جسٹس ینگ کی تقریر کا نتیجہ

سرخپوشوں کے متعلق پالیسی کی مذمت
صوبہ دہلی کی کانگریس کمیٹی کا احساس

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

اعلان تعطیل

وائسرائے کا بہار ریلیف فنڈ

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس کیلئے تیاریاں
کانگریس کا روپیہ واپس کرنے کیلئے بنکوں کو اجازت ملگئی
مولانا ابوالکلام آزاد کا امید افزا بیان

بمبئی ۱۰ مرجون۔ آل انڈیا نیشنل کانگریس کے اجلاس کے لئے جو بمبئی میں اکتوبر کے آخری ہفتہ میں منعقد ہو گا زبردست تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ اب تک ... کانگریس کے ممبر بن چکے ہیں۔ استقبالیہ کمیٹی کا اجلاس آج منعقد ہوا جس میں عہدیداروں کا انتخاب کیا گیا۔ ۲۰ اشخاص پر مشتمل ایک ایگزیکٹو کمیٹی بھی قائم کر دی گئی ہے جس کی فیس ممبری ... روپے ہو گی۔

حضرت مولانا ابوالکلام آزاد صدر انتخابی کمیٹی کانگریس پارلیمنٹری بورڈ نے اپنی روانگی سے قبل نمائندہ اخبار کو بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ سیاسی ... معاملات کے سلسلہ میں ہم ایسی منزل پر پہونچ گئے ہیں جہاں میرے یقین کے مطابق ملک کی مختلف اقوام میں ایک مکمل اور معقول سمجھوتہ ہو سکتا ہے۔ حکومت بمبئی نے ۱۹۳۲ء میں بنک آف انڈیا اور دیگر تین بنکوں کو یہ حکم دیا تھا کہ ان کے پاس کانگریس کا جتنا روپیہ جمع ہے وہ واپس نہ کیا جائے۔ یہ کارروائی کانگریس کمیٹیوں کو ناجائز قرار دئے جانے کے بعد عمل میں آئی تھی۔ اب کانگریس کمیٹیوں کو جائز قرار دئے جانے کے بعد حکومت نے یہ حکم واپس لے لیا ہے اور بنکوں سے کانگریس روپیہ لے سکتی ہے۔

پارلیمنٹری بورڈ کی یادداشت
کانگریس ورکنگ کمیٹی کی تجاویز

پنڈت مالویہ اور مسٹر انے نے استعفے واپس لے لئے
ورکنگ کمیٹی کی تجویز پر اعتراض بدستور قائم ہے

ہندوستانی افلاس کا دردناک مرقع
ایک تعلیمیافتہ نوجوان کی خودکشی

ایک مسلم خاتون کی بہادری
کلہاڑی سے ڈاکو کا سر اڑا دیا

منا پور جیل سے دو سیاسی اسیر فرار ہو گئے

دہلی میں کانگریس دفتر کی بلڈنگ کا قیام

سبزی کے ٹوکرے میں ریوالور اور کارتوس
عدالت کے کمرے میں ایک شخص کی گرفتاری

افغانی سرحد پر ڈاکہ

مشترکہ کمیٹی کی رپورٹ کی اشاعت میں تاخیر

اسمبلی میں تحریک التوا پر اجلاس
سرخپوشوں پر پابندیوں کا مسئلہ

مشہور ترک نازو آغا بیمار ہو گئے

یوپی کونسل میں تمباکو بل نامنظور
تمباکو نوشی کے اعداد و شمار

برطانوی قومی حکومت کو زوال
وزیر اعظم اور وزیر خزانہ میں اختلاف

بنارس میں نقاب پوش ڈاکوؤں کی پیرہ دستی

پیٹرول میں آگ - بارہ اشخاص ہلاک

مسلمان زمینداروں اور کاشتکاروں کی حالت

بیکاری کے لعنتوں کا علاج

انگورہ میں مشرقی معاہدہ کی تشکیل کا سنگ بنیاد

ترکی اور ایران کو ریل کے ذریعہ ملانے کی تجویز

شاہ ایران اور غازی مصطفےٰ کمال پاشا کی ملاقات کے اہم نتائج

لندن ۱۹ جون۔ شاہ ایران اور غازی مصطفےٰ کمال پاشا کی ملاقات انگورہ میں ہوگئی جس کے نتائج اہم اور غیر متوقع خیال کئے جاتے ہیں۔ دونوں حکمرانوں کی گفتگو کا افتتاح مستحکم دوستی اور کامل آزادی کی بنیاد پر ہوا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ یہ گفتگو ایک ایسے نتیجہ پر ختم ہوئی ہے جو ایک نئے اتحادی بنیاد قائم کریگا اور جس کی رو سے مشرقی معاہدہ کی تشکیل کا سنگ بنیاد رکھا جائیگا۔

اس جدید مشرقی معاہدہ میں ترکی، ایران، عراق اور افغانستان شامل ہوں گے نیز اس معاہدہ کی رو سے ایران اور ترکی کو بذریعہ ریل ملانے کی تجویز کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ شاہ ایران مصطفےٰ کمال پاشا کے ہمراہ مشرقی ناطولیہ کے اہم فوجی مقامات کا معائنہ کرنے کی خاطر کچھ عرصہ اور قیام کریں گے۔

استانبول ۱۸ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ شاہ ایران اور غازی کمال پاشا کے درمیان پہلی ملاقات تقریباً تین گھنٹہ تک رہی جس میں ترکی وزیر اعظم عصمت پاشا نے بھی شرکت فرمائی۔ اس کے بعد کئی متعدد ملاقاتیں ہوئیں جن کا اخبارات نے ملاقات کے باب میں ابھی تک کوئی چیز شائع نہیں کی ہے۔

ہجوم نے تھانہ پر حملہ کرکے انسپکٹر جنرل پولیس کو مجروح کر دیا

رام پور میں بلوہ۔ پولیس کی گولیوں سے ایک شخص ہلاک

شہر میں فوج کا پہرہ

نینی تال ۱۹ جون۔ ریاست رام پور میں ایک زبردست ہنگامہ ہوگیا اور پولیس نے مجمع پر فائر کردیے جس سے ایک شخص ہلاک اور چند زخمی ہوگئے۔ سات اشخاص گرفتار کرلئے گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ بیکاروں کے ایک جلوس نے پولیس اسٹیشن پر حملہ کرکے حوالات سے بعض قیدیوں کو نکال لیا اس کے بعد ایک پولیس پارٹی ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس اور چیف مجسٹریٹ کی قیادت میں موقعہ پر پہنچی مگر بیکاروں نے حملہ کرکے چند کانسٹبلوں اور ڈپٹی انسپکٹر جنرل کو زخمی کردیا۔ اس پر پولیس نے مجمع پر فائر کردیے اور فوجی دستے بازاروں میں گشت لگا رہے ہیں۔

رام پور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ آج صبح بیکاروں کے جلوس کے ۵ سرغنوں کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ انجمن اسلامیہ کا تار مظہر ہے کہ آج پولیس نے چند افراد کو گرفتار کرلیا جو جائز شکایات کے رفع نہ کئے جانے پر چند روز سے بھوک ہڑتال کئے ہوئے تھے۔ گرفتاری کے بعد شہر میں ہڑتال منائی گئی اور مظاہرہ کیا گیا۔ پولیس نے ہجوم پر لاٹھی چارج کیا اور گولی چلائی۔

آویرش یمن و حجاز کا خاتمہ

امام یمن نے صلح نامہ پر دستخط کر دیئے

لندن ۱۸ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ امام یحییٰ حمید الدین والی یمن نے سلطان ابن سعود کے ساتھ صلح کرلیا ہے اور کل اس پر اپنے دستخط ثبت فرمائے ہیں۔ عنقریب جدیدہ میں دونوں حکمرانوں کی طرف سے تصدیق کردی جائے گی۔ اس کے بعد شرائط صلح شائع کردی جائیں گی۔

چلتی ٹرین سے بم اور خنجر پکڑے گئے

ڈاکوؤں کے ایک گروہ کی گرفتاری

کلکتہ ۱۸ جون۔ اطلاع ملنے پر ہوڑہ ریلوے پولیس نے خفیہ پولیس کے چند افسران کی امداد سے دس اشخاص کے ایک گروہ کا جو کہ گذشتہ رات آپ ٹرین سے سفر کررہا تھا، تعاقب کیا اور ان کے قبضہ سے گیارہ کارآمد بم ایک درجن خنجر چند کلی کی مشعلیں اور نقب لگانے کے ہتھیار برآمد کئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ ایک زمیندار کے مکان پر ڈاکہ ڈالنا چاہتے تھے۔

چرچل کی تازہ اسلحہ بندی

دوہری جنگ لڑنے کا ارادہ

لندن ۱۸ جون۔ مسٹر چرچل نے اعلان کیا ہے کہ وہ ۲۶ جون کو مانچسٹر میں ہونے والے جلسہ کے اندر وزیر ہند سر سیموئیل ہور کے خلاف الزامات پر مزید روشنی ڈالیں گے۔ آپ نے کہا کہ میں نے جو کارروائی کی ہے اس کی تائید ان حقائق سے ہوتی ہے جو میں نے تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے پیش کئے اور جن کو خود اس کمیٹی کی رپورٹ میں تسلیم کیا گیا ہے۔ آپ نے مزید اعلان کیا کہ میں برطانیہ و ہندوستان کی پبلک کو بیدار کرنے کی کوششیں ترک نہیں کرونگا کیونکہ میں ان لوگوں کو ان خطرات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں جو کہ ۱۹۳۶ء میں ٹوری لوگوں کو دوہری جنگ کرنی پڑے گی ایک طرف تو وائٹ پیپر اور دوسری جانب ان تمام اشتراکی طاقتوں کو ختم کرنا ہے۔

وائرلیس کا حیرت انگیز عمل

۶ ہزار میل سے ہوائی جہاز اتر آیا

اسٹرڈیم ۱۸ جون۔ دنیا کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ وائرلیس کے ذریعہ سے بہت فاصلہ سے ایک جہاز کو سمندر میں اتارا گیا۔ جنرل ہرٹزوگ نے پریٹوریا (جنوبی افریقہ) میں بیٹھے بیٹھے ایک بٹن دبا اور اسٹرڈیم دہالینڈ میں ۶ ہزار میل کے فاصلہ پر ہرٹزوگ نامی جہاز زمین سے سمندر میں آیا اور اس طرح اس کا افتتاح ہوا۔ اس کے ساتھ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ جنرل بزرگ کی آواز صاف صاف اسٹرڈیم میں سنائی دی جہاں بیت سے ڈچ لیڈران وزیر اعظم اور ڈاکٹر کولجن وغیرہ موجود تھے۔

آندھی سے مکانات گر پڑے

پورنیہ ۱۸ جون۔ متوندہ اور قرب و جوار کے دیہاتوں میں نکرواری کی رات کو بہت سخت آندھی اور طوفان آیا اکثر مکانات گر پڑے جس کی وجہ سے تقریباً ۲۰ اشخاص مجروح ہوئے ان میں سے ایک بعد میں مرگیا۔

کلکتہ میں تپ دق کے تیس ہزار مریض

کلکتہ ۱۸ جون۔ میڈیکل محکمہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کلکتہ میں اس وقت تیس ہزار اشخاص تپ دق میں مبتلا ہیں۔

روس کے مسلم پناہ گزینوں کی بد بختی

افغانستان نے پاسپورٹ منسوخ کر دیئے

کراچی ۱۹ جون۔ تقریباً تین درجن روسی پناہ گزیں مسلمان یہاں آئے ہوئے ہیں انہوں نے شام جانے کے واسطے پروانہ راہداری حاصل کرلیا تھا لیکن حکومت افغانستان نے اپنے سفیر کو حکم دیا ہے کہ وہ ان پروانوں کو منسوخ کردے۔ ان پناہ گزینوں نے کراچی کے برطانوی حکام سے اجازت حاصل کرنے کی درخواست کی ہے۔

بہار کے مختلف مقامات میں زلزلے

پٹنہ ۱۸ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ کل شام ۵ بجے مظفر پور میں زلزلہ کا ایک شدید جھٹکا محسوس ہوا جب کہ خوف زدہ لوگوں نے اپنے مکانات چھوڑ دیے اور گھروں سے باہر سڑکوں پر آگئے کوئی شخص ہلاک یا مجروح نہیں ہوا۔ زلزلہ تقریباً ۵ سکنڈ تک جاری رہا۔

کلکتہ ۱۸ جون۔ کل رات تقریباً ۵ بجے موہاری و دہری میں زلزلہ کے جھٹکے محسوس ہوئے مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔

تیس گھنٹہ تک مسلسل بارش

اگرتلہ ۱۸ جون۔ طویل اور مسلسل خشک سالی کے بعد اگرتلہ اور اس کے نواحی علاقوں میں زبردست بارش ہوئی جو تیس گھنٹے تک جاری رہی ندیاں اور تالابوں میں سیلاب آگیا سڑکوں پر پانی کھڑا ہے اور بہت سے مکانات پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

جاپانی فوجی ٹرین پر حملہ

خونریز جنگ آٹھ افراد ہلاک

ہاربن ۱۸ جون۔ مشرق کو جانے والی فوجی ٹرین کو چینی قزاقوں نے کیلین کے مغرب میں ۵ میل کے فاصلہ پر پٹڑی سے اتار دیا۔ انجن اور چار گاڑیاں کنارے سے اتر کر نیچے گر گئیں۔ اس کے بعد قزاقوں نے گولی چلانی شروع کردی اور ٹرین کو برباد کردیا۔ ایک گھنٹہ تک فوج اور قزاقوں کے درمیان خونریز جنگ جاری رہی۔

دنیا کی عسکری قوتوں کا خرچ

ایک سال میں ۹۵ کروڑ پونڈ خوف کی نذر

واشنگٹن ۱۸ جون۔ دنیا کے مختلف ممالک کے مصارف جنگ کے متعلق جو اعداد و شمار حال میں ایک امریکن پروفیسر نے حاصل کئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے تمام ممالک نے ۱۹۳۲ء میں ۹۵ کروڑ پونڈ کی مجموعی رقم فوجی مدات پر خرچ کی اس رقم میں سے ۵۲ کروڑ پونڈ مغربی ممالک نے صرف کئے تھے۔

ایران اور افغانستان کے درمیان ٹیلیگراف

دو اسلامی حکومتوں میں معاہدہ

کابل ۱۹ جون۔ براہ راست ٹیلیگراف تاروں کا سلسلہ قائم کرنے اور ہرات سے ایران سرحد تک ۷۰ میل لائن کی تعمیر کے لئے ایران اور افغانستان میں ایک معاہدہ ہوگیا ہے دونوں حکومتیں اپنی اپنی قلمرو میں ٹیلیگرافوں کی تعمیر کا انتظام کریں گی تاکہ قرب و جوار کی حکومتوں سے سلسلہ مراسلات قائم ہوسکے۔

جرمن کو جنگ کی خواہش نہیں ہے

دشمنوں کو ہر ہٹلر کا انتباہ

برلن ۱۸ جون۔ ہر ہٹلر نے اپنی ایک تقریر میں کہا کہ ہم نے دیگر اقوام کے خلاف کوئی سازش نہیں کی بلکہ ہماری خواہش یہ ہے کہ دیگر اقوام کی سازش بھی جرمن قوم کو تباہ نہ کرسکے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ بندوق اور توپیں طاقت کا مظاہرہ نہیں کرتے بلکہ دراصل طاقت تو مرکز کے اتفاق رائے میں ہے ہم تو جنگ کی قطعی خواہش نہیں ہے تاہم ہم جرمن قوم کی آزادی اور وقار کے لئے دیوانوں کی مانند لڑیں گے۔ ہم نے دنیا میں امن قائم رکھنے کے لئے حتی الامکان کوشش کی ہے ہم نے اپنی قوم کو محض خودداری کی تربیت ہی نہیں دی ہے بلکہ ہم نے ان کو یہ بتایا ہے کہ انہیں دوسروں کے حقوق تسلیم کرنے چاہئیں۔ لہٰذا دیگر اقوام کے لیڈروں کو بھی یہی اسپرٹ اختیار کرنی چاہئے۔

فرانسیسی وزیر بلغاریہ روانہ ہوگئے

پیرس ۱۹ جون۔ فرانسیسی وزیر خارجہ موسیو بارتھو بلغاریہ کے دارالحکومت بخارسٹ روانہ ہوگئے ہیں۔ جہاں وہ ریاستہائے بلقان کے نمائندوں سے ملاقات کریں گے۔ اسی طرح آسٹریا کے چانسلر ڈاکٹر ڈالفس بڈاپسٹ گئے ہیں۔ جہاں وہ مسولینی سے ملاقات کرنے جائیں گے۔

جیلوں میں سول نافرمانی کے قیدیوں کی تعداد

شملہ ۱۹ جون۔ ہندوستان کے مختلف جیلوں میں سول نافرمانی کے قیدیوں کی تعداد ۳۱ مئی کے اختتام تک حسب ذیل تھی۔ مدراس ۵ بمبئی ۲۰۶، بنگال ۱۸۹، یوپی ۹۹۰، آسام ۱۵، صوبہ سرحد ۵۲، دہلی ۵، اجمیر ۲۔ میزان کل ۹۱۲۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی تازہ خبر

میسور میں دیاسلائی پر محصول عائد کر دیا گیا

میسور ۱۸ جون۔ میسور اسمبلی نے کافی بحث کے بعد وہ بل پاس کر دیا جس کی رو سے برطانی ہند کے بازم واپس دئے جائیں گے اس بل کی ضرورت میسور ہائی کورٹ کی حالیہ اس رولنگ کی وجہ سے پڑی جس میں عدالت نے برطانی ہند کے ایک ملازم کو قانونی سقم کی وجہ سے واپس دینے سے انکار کر دیا تھا۔

اسمبلی نے دیاسلائی پر محصول عائد کرنا منظور کر لیا ہے۔ لیکن دیسی شکر پر ٹیکس لگانا منظور نہیں کیا۔

پولیس افسر کے مکان پر بم پھینکا گیا

کانپور ۱۸ جون۔ کسی نامعلوم شخص نے خان بہادر امتیاز احمد خاں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے مکان پر بم پھینکا لیکن خوش قسمتی سے زیادہ نقصان نہیں ہوا۔

بنگال میں دہشت انگیزی کا زور نہیں ٹوٹا

بمبئی ۱۸ جون۔ مسٹر بیٹی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدناپور نے لندن روانہ ہونے سے قبل نامہ نگار "ٹائمز آف انڈیا" کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ بنگال میں دہشت انگیزی کی حالت بد سے بدتر ہے اور وہاں نہایت سخت حکومت کی ضرورت ہے۔ لیڈروں نے دہشت انگیزوں سے جو اپیلیں کی ہیں وہ محض زبانی گپ ہیں جن سے برف کی طرح کوئی نہیں کٹ سکتی۔

برطانی جہاز پر چینی ڈاکوؤں کا حملہ

ہانگ کانگ ۱۸ جون۔ زرد دریا میں سے گذرتے ہوئے چینی بحری قزاقوں نے ایک جہاز پر حملہ کر دیا اور چار انگریز افسروں اور سو مسافروں کو گرفتار کرکے لے گئے ایک انگریز بری طرح زخمی ہوا۔ بحری پولیس اور بحری فوج ان قزاقوں کی تلاش میں روانہ ہوچکی ہے لیکن ہنوز کوئی سراغ نہیں لگا ہے۔

ایک عجیب و غریب نایاب نسخہ

جس کے شاید آپ بھی متلاشی ہوں

فی زمانہ ہر جگہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور کا منظر پیش نظر ہے مگر ہر فرد و بشر کو حضور مسلم کا فرمان یاد رکھنا چاہئے (ترجمہ حدیث شریف)۔ راست بازی باعث فرحت اور جھوٹ موجب ہلاکت ہے۔

مسلمانانِ اودے پور کا تاریک مستقبل

اسلامی حقوق کی پامالی

گذشتہ چند ماہ سے ریاست اودے پور میواڑ کے حکام بالادست نے مسلمانوں کے حقوق پر دست درازی لگانی شروع کردی ہیں۔ ان کی روداد اخبارات میں شائع ہوتی رہی ہے ان مظالم کے انسداد کے لئے ناظم صاحب جمعیۃ علمائے ہند دہلی معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ اور اسلامی جرائد نے ہز ہائینس اودے پور کو تار، خطوط اور مضامین کے ذریعہ بار بار متوجہ کیا۔ مگر ہنوز کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔

جمعیۃ علماء ہند کے ترمیم شدہ وقف بل کی حمایت

سیتاپور اور شاہجہاں پور کے جلسوں کی کارروائی

۸ جون بروز جمعہ زیر صدارت جناب مولانا محمد نعیم صاحب امام جامع سیتاپور مسلمانان سیتاپور کا ایک جلسہ عام جامع مسجد میں منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب شاہجہانپوری نے ایک زبردست تقریر کرتے ہوئے خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب کے مسودہ وقف بل کے نقائص بیان فرمائے۔ اور صدارت کی جانب سے تجویز مندرجہ ذیل پیش ہوئی جو متفقہ طریقہ پر پاس ہوئی۔

(دحمید الدین قریشی۔ سکرٹری۔ انجمن خادم الاسلام ادوں)

(نامہ نگار)

مفت بالکل مفت مفت

آخر کیا چاہتا ہے

پتہ: ہنس سرور بک ڈپو ۵ کرشن نگر لاہور

مضمین

چار آنے

مضمین (سو گولیاں) مفت منگائیے

آپ کی ہر مراد

گھر بیٹھے پوری ہو جائے گی

مفصل حالات مفت طلب کریں

پتہ: منتر ودیا آفس۔ جالندھر شہر (پنجاب)

سودیشی مچھر دانیاں

غیر معمولی طور پر بہت ہی مضبوط اور پائیدار ہیں۔ سفید اور رنگین سب کی قیمت ایک ہے۔

جے شمبھو اینڈ کمپنی بڑا بازار کلکتہ

داخلہ بھوپندر اطبیہ کالج پٹیالہ

صوبہ پنجاب کا پہلا اور واحد طبیہ کالج ہے جسے گورنمنٹ پنجاب اور یوپی ہر دو تسلیم کرتی ہیں یہاں کے سند یافتگان کو بذریعہ نوٹیفکیشن ملازمت کے امتیازی حقوق حاصل ہیں۔ مفصل حالات کے لئے پراسپکٹس مفت منگوائیں۔

(پرنسپل)

سرمہ نور افزا

بال سیاہ تیل

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

شیر اینڈ کمپنی ۲۱ جالندھر شہر (پنجاب)

آیورویدک اور یونانی طبیہ کالج دہلی کا داخلہ

امیدوار مردوں اور عورتوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد پراسپکٹس طلب کریں جو مفت روانہ کیا جاتا ہے۔ بورڈنگ ہاؤس میں داخلہ لازمی ہے تعلیم کا نیا سال یکم اگست ۱۹۳۳ء سے شروع ہوگا۔

حکیم حاجی محمد ظفر خاں آنریری پرنسپل

محبوب عاشق کے قدموں پر

آلہ نامردی

منیجر سائنٹفک سیکسوئیل انسٹی ٹیوٹ ۸۷ بٹالہ (پنجاب)

کٹ پیس منگوانے والوں کو ضروری اطلاع

اس موسم میں کٹ پیس کی تجارت سے اچھا منافع پیدا کیجئے

منیجر فٹ کوٹ کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس بھجوڑا لائن کراچی (سندھ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ۔ "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول۔ ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون۔ محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی۔ یوم یکشنبہ ۱۸ ربیع الاول ۱۳۵۳ہجری۔ مطابق یکم جولائی ۱۹۳۴ء | نمبر ۱

نورِ ازل

جلوۂ نورِ ازل کا عکس میرے دل میں ہے
باعثِ شہرت وہی ہے جسکو سمجھے ہو غلام
حسن تیرا دائمی ہے نور کو اسکے زوال
عافیت کوشی حقیقت میں پیامِ مرگ ہے
زخم کاری تھا ستمگر جس نے بیدم کر دیا
صدقہ دینے سے ہمیشہ مال ہوتا ہے فزوں

دور سمجھا تھا جسے وہ پاس کی منزل میں ہے
آبرو مضمر تمہارے حسن کی اک تل میں ہے
فرق اتنا ہی تو تجھ میں اور مہِ کامل میں ہے
موجِ آفت خیز پنہاں امن ساحل میں ہے
ورنہ ہمت آج بھی باقی دلِ بسمل میں ہے
دینے والے کی بھی اک حاجت یہ سائل میں ہے

وصلِ جاناں کے مرادف ہے مری درماندگی
دور ہوں منزل سے لیکن دل مرا منزل میں ہے

(از جناب اسیر دہلوی)

دلچسپ حقائق و معلومات

معاصرین کے افکار و آرا

افغانستان سے ہمدردی

زندگی کا ثبوت دینا چاہئے

(ملت)

مسلمان اور کانگریس

(ہلال)

اسلامی دنیا کے مسلمان

ازبلا چھپ کر تیار ہوگئی

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جنکو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت وصداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق ہو یا اسلام کی گزشتہ عظمت وسطوت کا نقشہ قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بےپناہ مظالم اور ایک نو مسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی ومذہبی وتاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ واشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون، اسکے حجم اور اس کی کتابت طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے اور محض اسلئے کم رکھی گئی ہے کہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جاسکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک ہے۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا بیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط وکتابت کر سکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہوجائیگا اسلئے بجلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ۔ دہلی

Regd No. L 1793.

The Jamiat

Vol. XIX No. 43. DELHI SUNDAY, JUNE 24, 1934. Price ONE ANNA

مسلمانان کپورتھلہ کی مذہبی آزادی خطرہ میں

شرفا کے محلوں میں قحبہ خانے

(محمد اکرم وارثی دہلوی)

مہاجرین بخارا و ترکستان سے ہمدردی

رحمۃ للعالمین نمبر مفت

سلمان کا رحمۃ للعالمین نمبر نہایت آب وتاب سے شائع ہوگیا ہے آج ہی ایک خط لکھ کر مفت طلب کیجئے۔ پتہ:۔ منیجر اخبار سلمان سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ

چودہ مرزائیوں کی توبہ

(بشیر احمد چک ۱۳۲ جنوبی سرگودہا)

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

رانی بال صفا پوڈر

سول ایجنٹ:۔ برائے انڈیا۔ ایس ایم عابد ۵۷۳ کٹرہ غلام محمد خاں بازار لال کنواں دہلی

سفید داغ برص پھلبری کا مجرب علاج

دفتر اکسیر برص نمبر ۶۵ دربھنگہ بہار

جاوید

مہتمم رسالہ جاوید دہلی

مفت کی اکسیر

مرزا غلام اللہ خاں سابق سپرنٹنڈنٹ مال راولپنڈی محلہ شاہ نذر

ضرورت ہے

قابل کارگذار سپروائزران تنخواہ ۵۵-۶۰-۶۵ روپیہ اور ممبران ۳۰-۳۵-۴۰ روپیہ ماہوار برائے فروخت گی کٹ پیس سگریٹ صابن اور جنرل ریزرات کی سیٹ ایک کرنے کیلئے عمر تعلیم اور تجربہ واضح طور پر تحریر کریں۔

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں داخلہ

امیدواروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں داخلہ کے لئے درخواستیں ۱۵ جولائی ۱۹۳۴ء تک پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے پاس پہنچ جانا چاہئیں اور امیدوار کو معہ اسناد سرٹیفکیٹ چال چلن وغیرہ بتاریخ ۲۵ جولائی ۱۹۳۴ء پرنسپل کے دفتر میں حاضر ہونا چاہئے تاریخ مقررہ کے بعد کوئی درخواست نہیں لی جائے گی۔

قواعد وضوابط داخلہ طبیہ کالج دفتر سے مفت مل سکتے ہیں

پرنسپل طبیہ کالج

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

جنت کی کنجی۔ دوزخ کا کھٹکا

ہر سعادتمند روح دوزخ سے پناہ مانگتی ہے اور جنت کی تمنا رکھتی ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ کن برے اعمال کی وجہ سے انسان عذاب الٰہی میں مبتلا ہوگا اور دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور کن اچھے اعمال کی بنا پر مومنوں کو جنت دی جائے۔

فتاویٰ رشیدیہ

تعلیم الاسلام

منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حیرت انگیز رعایتی اعلان

مشہور ومعروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

رعایتی ہدیہ مجلد پارچہ ۶ مجلد چرمی ۷ علاوہ محصولڈاک

پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

اندلس کے واقعات میں مسلمانوں کیلئے ایک سبق

قومی سلطنت میں انحطاط کے اسباب و علل

حاجب عبدالرحمٰن کا دردناک حشر

گزشتہ سے پیوستہ الجمعیۃ میں بتایا جا چکا ہے کہ خلیفہ ہشام کے بیکار وجود نے اندلس میں کیا کیا گل کھلائے۔ اس کے بعد حاجب المنصور اور عبدالرحمٰن نے عنان حکومت ہاتھ میں لے کر اور خلیفہ ہشام کو معطل کر کے اسلامی حکومت میں کیسی ابتری اور انتشار پیدا کیا۔ اور عیسائیوں کے مقابلہ کے لئے عبدالرحمٰن کے چلے جانے کے بعد دارالخلافہ میں کیا کیا واقعات رونما ہوئے آج آگے ملاحظہ فرمائیے۔

ایک سلسلۂ حقیقت

ناظرین کرام اندلس کے واقعات میں ان جزوی اور تفصیلی واقعات کے مطالعہ …

ایک زمانہ وہ بھی تھا کہ عبدالرحمٰن نے تخت خلافت کا دعویٰ کیا تھا اور ان امراء عرب کو اپنے خانگی غلاموں سے بھی بدتر سمجھتا تھا جو اپنی نسل اور خاندان پر کمال فخر کرتے تھے اور اب یہ زمانہ ہے کہ محض اپنی جان کے خوف سے عبدالرحمٰن نے حاجب کی صرف تعظیم ہی نہیں کی بلکہ اس کے گھوڑے کے سموں اور رکابوں کو بوسہ دیا۔

عبدالرحمٰن کا قتل

عبدالرحمٰن کا ساتھی عرس ایک طرف بالکل خاموش کھڑا ہوا اس انقلاب کا تماشہ دیکھ رہا تھا۔ دوسرے روز جب یہ لوگ اپنی قیام گاہ سے روانہ ہونے لگے۔ حاجب کے حکم سے عبدالرحمٰن کی مشکیں خوب باندھی گئیں …

…

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

یمن و حجاز میں التوائے جنگ

مفتوحہ علاقوں پر بدستور قبضہ رہے گا

بندرگاہ حدیدہ میں قبائل کے وفود

اس وقت امام یحییٰ اور سلطان ابن سعود کی جنگ ملتوی ہے کیونکہ امام یحییٰ نے سلطان ان کی جملہ شرائط تسلیم کر لی ہیں۔ امام یحییٰ والئ یمن نے سلطان ابن سعود کی خدمت میں ایک تار روانہ کیا ہے جس میں جلالۃ الملک کو ان کی جملہ شرائط نسلیم کرنے اور جلد از جلد ان پر عمل پیرا ہونے کا یقین دلایا گیا ہے …

یمن کے حوالہ نہیں کیا جائے گا۔ وہ سرافراز مان یہ جاری کیا ہے کہ یمن کے خلاف کسی قسم کا جارحانہ اقدام نہ کیا جائے کیونکہ صلح کا دروازہ از سر نو کھل گیا ہے کہ امام یمن نے جلالۃ الملک کی جملہ شرائط تسلیم کر لی ہیں۔

انگلستان میں سگریٹ نوشی کے نقصانات

سگریٹوں پر تین کروڑ پونڈ سالانہ کا خرچ

ٹائمز آف انڈیا اسٹرینڈرڈ کی مطرانہ ہے کہ صرف انگلستان میں ہر دن کے ہر منٹ میں ۵۰ پونڈ کی قیمتی اشیا جلکر خاک ہو جاتی ہیں اندازہ لگایا گیا ہے کہ صرف برطانیہ عظمیٰ میں ہر سال تین کروڑ پونڈ کے سگریٹ پیئے جاتے ہیں …

یورپ کے عجیب و غریب چور

صرف تین چوریوں کا الزام

…

منچوریا کے اسلامی اوقاف

حقائق اسلام پر جاپانی فلسفی کی تقریر

…

قبائل کے وفود

ام القریٰ کا بیان

شافعیوں کی درخواست

بربریوں کی حمایت

فوجی افسران کے نام سلطان حجاز کا فرمان

جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے اپنے فرزندوں اور فوجی افسروں کے نام یہ حکم جاری کیا ہے کہ تمام مفتوحہ علاقوں پر اپنا قبضہ جمائے رکھیں اور ہر جگہ حفاظت کے لئے باقاعدہ فوج متعین کر دیں کیونکہ صلح کے بعد بھی ان علاقوں کو امام …

اخبار الجمعیۃ

کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت بہم پہنچایئے۔ (منیجر)

ہاضمین

معدے کی بیماریوں کے لئے بھروسہ کے قابل چیز ہے۔ اس سے بھوک بڑھ جاتی ہے اور ہضم صحیح طور سے ہوتے لگتا ہے (مولوی سید مہدی حسن صاحب وکیل بہار شریف) (۱۴ ر) چار آنے کے ٹکٹ بھیجکر محصول عنبرین فارمیسی جلال آباد مظفرنگر کو بھیجکر ہاضمین (نمونہ گولیاں) مفت منگا لیجئے

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات ستارہ عالم ٹنک نگر گولیاں اپنے اعجازی تاثیرات سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہو چکی ہیں۔ قبض۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی اور کمزوری۔ احتلام۔ سرعت انزال وغیرہ شکایتوں کو چند ہی روز میں دور کرنے میں لاثانی ثابت ہو چکی ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۰ گولیاں صرف ایک روپیہ (عہ) پانچ ڈبیاں للعہ

ویدیا شاستری۔ جام نگر کاٹھیاواڑ

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت اور رعایتوں کی انتہا

دہلی کا مشہور مذہبی ماہوار رسالہ نظام المشائخ چھبیس سال سے ہر ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کیا کرتا ہے جس میں نئے نئے عنوانوں سے حضور صلعم کی خصوصیات زندگی پر نہایت بلند پایہ مضامین لکھے جاتے ہیں پورے چھبیس تذکرے تو اب نہیں مل سکتے البتہ چند موجود ہیں اور ایک تازہ تذکرہ ابھی چھپا ہے … نظام المشائخ کا سال بھر کا چندہ بھی بھیج دیں۔ یہ رعایت فقط ماہ ربیع الاول کے لئے ہے …

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

لے لیا جائے گا۔ یعنی ایک روپیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تذکرے ساڑھے چار سو صفحے کے ملیں گے اور بارہ مہینے تک ہر ماہ رسالہ نظام المشائخ پہنچے گا۔

نظام المشائخ کے ہر پرچہ کی ضخامت بڑے سائز کے بہتر (۷۲) صفحے ہوتی ہے۔ نمونہ مفت منگا کر دیکھئے اور ایک رعایت اور لیجئے۔ سال بھر نظام المشائخ پڑھنے کے بعد اگر سال بھر کے پرچے صاف ستھری حالت میں واپس کر دیجئے گا تو ایک روپیہ جو اس وقت ادا کیجئے گا وہ واپس دے دیا جائے گا۔

المشتہر: منیجر رسالہ نظام المشائخ ۹۱۔ کوچہ چیلاں دہلی

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں داخلہ

امیدواروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں داخلہ کے لئے درخواستیں ۱۵ جولائی ۱۹۳۶ء تک پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے پاس پہنچ جانا چاہئیں اور امیدوار کو معہ اسناد و سرٹیفکیٹ چال چلن وغیرہ حسب ۲۵ جولائی ۱۹۳۶ء کو پرنسپل کے دفتر میں حاضر ہو جانا چاہئے تاریخ مقررہ کے بعد کوئی درخواست نہیں لی جائے گی۔ قواعد و ضوابط داخلہ طبیہ کالج دفتر سے مفت مل سکتے ہیں۔

پرنسپل طبیہ کالج

انتقادات

بنی نوع انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی کا بہترین پروگرام

اسلام اور تہذیب مغرب کا مقابلہ

ایک یوروپین نو مسلم کی بصیرت افروز تصنیف

"اسلام آن دی کراس روڈز"

"ISLAM ON THE CROSSROADS"

[مصنفہ محمد اسد صاحب سابق "لیوپولڈ ویس" شائع کردہ مکتبہ عرفات گوردوارہ روڈ، قرول باغ دہلی۔ حجم ۱۲۸ صفحات، زبان انگریزی، ٹائپ روشن و جلی، جلد خوبصورت قیمت دو روپیہ، ملنے کا پتہ منیجر مکتبہ عرفات، قرول باغ، دہلی]

محمد اسد صاحب کا وطن مالوف آسٹریا ہنگری ہے۔ قبول اسلام سے قبل آپ کا نام "لیوپولڈ ویس" تھا اور آپ نے یورپ کے علوم متداولہ میں مہارت تامہ حاصل …

مطابق و مناسب ہے یا اسے فنا کر دینے والا ہے، آیا اس سے اسلامی جسم کو تقویت پہنچ رہی ہے یا اس کے رگ و پے میں زہر ہلاہل سرایت کر رہا ہے؟ اس سوال کا جواب دینے کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ پہلے اسلام کو متعین کیا جائے پھر مغربی تہذیب کا تجزیہ کیا جائے، اور اس کے بعد یہ اندازہ لگایا جائے کہ ایک کا اثر دوسرے پر کیا نتائج پیدا کر سکتا ہے، چنانچہ پہلے باب میں اسلام کو پیش کیا ہے اور نماز، حج، روزہ، اور دوسرے اسلامی اعمال و کردار کا حقیقی فلسفہ بیان کرتے ہوئے اسلام کی اساس و بنیاد پر روشنی ڈالی ہے اور "وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون" اور …

…

افسانہ

بہار و خزاں

میاں اختر اور ان کی تعلیم

ایک مشہور خاندان کا چشم و چراغ

(۱)

میاں اختر نے ایف۔ اے کا امتحان پاس کر کے بی۔ اے میں قدم رکھا ہے ہر شخص کو یقین ہے کہ وہ انشاء اللہ گزشتہ تمام امتحانوں کی طرح بی۔ اے کے امتحان میں بھی پاس ہو جائے گا۔ میاں اختر کی عمر اس وقت ۱۸ سال کی ہے۔ نہایت خوش رو، ذکی اور ہونہار لڑکا ہے۔ ذہن اس بلا کا ہے کہ سال میں دس مہینہ تو اپنے ذاتی مطالعہ میں گزار دیتا ہے اور صرف دو مہینہ کی کوشش سے امتحان میں پاس ہو جاتا ہے۔ پہلی جماعت سے ایف۔ اے تک کبھی کسی کلاس میں فیل نہیں ہوا …

سرپرستی بھی ان ہی کو حاصل ہے اور جائداد و مکانات کی نگرانی وغیرہ کا کام بھی انہیں کے سپرد ہے۔

اللہ بخشے میاں اختر کے والد کو وہ بیچارے اپنے پیچھے تقریباً ایک لاکھ روپے کی جائداد چھوڑ گئے ہیں۔ نقد روپیہ بھی کافی چھوڑا ہے جس سے تمام گھر نہایت آرام سے زندگی بسر کرتا ہے اور جملہ اخراجات بسہولت تمام مہیا ہو جاتے ہیں اگرچہ گھر بھر میں کفایت شعاری اور جز رسی سے کام لیا جاتا ہے مگر میاں اختر کے اخراجات نے اسراف کا دروازہ کھول دیا ہے …

(باقی آئندہ)

…

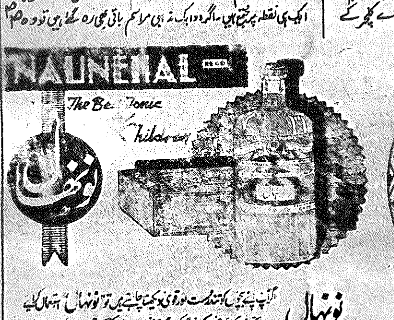

نونہال

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ ۱۸ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ ہجری

کانگریس کے دوست نما دشمن

پنڈت مالویہ اور مسٹر اینے

پٹنہ کے اجتماعات کے بعد پنڈت مالویہ اور مسٹر اینے نے جو بیانات شائع کئے تھے ان پر ملک کے اندر فرقہ وارانہ اختلافات کا ایک طوفان عظیم برپا ہوگیا تھا اور تمام صحیح الخیال اور سنجیدہ کانگریسیوں نے ان دونوں لیڈروں کی اس حرکت کو سخت ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا تھا حتیٰ کہ جو لوگ علی الاعلان اس روش کی مذمت نہیں کرسکتے تھے وہ بھی خلوت میں اس امر کو تسلیم کرتے تھے کہ پنڈت مالویہ کو ایسے وقت میں جبکہ ...

ہوئے ہیں۔ انہوں نے پنڈت جی کے ساتھ مل کر کانگریس کے کام کو اور بھی زیادہ خراب کیا ہے ان کا ایک تازہ بیان جو ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کے متعلق شائع ہوا ہے اس کا مضمون حسب ذیل ہے:-

"میری رائے میں یہ فیصلہ غیر قومی ہے کیونکہ ہر خیال اور ہر طبقہ کے لوگ اسے منظور نہیں کرسکتے۔ میں نے گاندھی جی سے پونا میں گفتگو ...

لیکن ان دونوں حضرات کی غلط روی اور اتحاد دشمنی اسی جگہ ختم نہیں ہوئی بلکہ انہوں نے ان بیانات کے بعد اپنی روش کو علی الاعلان کانگریس اور اس کی قرار داد کے خلاف ظاہر کرنا شروع کردیا پنڈت مالویہ نے بمبئی کے ایک جلسہ میں کئی گھنٹے تک متواتر تقریر کی ...

[illegible]

شذرات

مسلم لیگ کا فیصلہ

ایک طرف فرقہ پرست ہندو تھے جن کا مطالبہ کانگریس سے یہ تھا کہ وہ کمیونل ایوارڈ کو مسترد کردے اور دوسری طرف فرقہ پرست مسلمان تھے جن کی خواہش یہ تھی کہ کانگریس صاف الفاظ میں کمیونل ایوارڈ کو قبول کرکے بیٹھ جائے۔ ظاہر ہے کہ کانگریس ان دونوں صورتوں میں سے ایک صورت کو بھی اختیار نہیں کرسکتی تھی چنانچہ اس نے اپنی بمبئی والی قرارداد میں صاف طور سے یہ کہہ دیا کہ وہ کمیونل ایوارڈ کو نہ مسترد کرسکتی ہے اور نہ قبول۔ اس فیصلہ پر جو کانگریس کی گزشتہ پالیسی کے سراسر مطابق اور اس کے مسلسل و پیہم مواعید کے عین مطابق تھا دونوں ...

[illegible]

پنڈت رامچندر کا مقدمہ

پنڈت رامچندر پر "توہین اسلام" کے جرم میں جو مقدمہ ریاست حیدرآباد کی حکومت نے چلایا ہے اس کے خلاف آریہ سماج کی جانب سے ہندوستان میں ایک نہایت نامعقول اور بے سروپا ایجی ٹیشن شروع کردیا گیا ہے جس کی لغویت ہم اپنی کسی گزشتہ اشاعت میں ظاہر بھی کرچکے ہیں۔ لالہ دیش بندھو گپتا نے اپنے اخبار "تیج" میں جب اس مقدمہ کے متعلق اپنے دستخط سے مقالہ افتتاحیہ لکھا ہے تو ہم نے اسی وقت یہ کہا تھا کہ اس بحث کو چھیڑنے سے قبل پبلک کو پہلے یہ بتانا چاہئے کہ وہ الفاظ کیا ہیں جن پر مقدمہ چلایا گیا ہے۔ اگر حقیقۃً وہ تقریر جس کے خلاف حکومت حیدرآباد یہ کارروائی کررہی ہے ...

[illegible]

ایک یوروپین نومسلم کی بصیرت افروز تصنیف

(بسلسلہ صفحہ ۳)

یہ ظاہر کردینے کے بعد کہ اسلام کا احیا تہذیب مغرب کی پیروی سے نہیں ہوسکتا پانچویں باب میں فاضل مصنف نے سوال کیا ہے کہ "پھر مسلمانوں کو اپنی روحانی و دماغی قوتوں کی تحریک کے لئے جس کی ضرورت موجودہ زمانہ میں ظاہر ہو رہی ہے کس طرف متوجہ ہونا چاہئے؟" اور اس سوال کے جواب میں اسوۂ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا ہے ...

کرنے کے سوا آج تک کسی شخص نے معقولیت اور قاعدہ و ضابطہ کے ساتھ حدیث کے اصولوں کو غلط ثابت نہیں کیا ہے۔ اس لئے صحیح احادیث کے مجموعہ کو بغیر کسی تردد پیش کے علم و عمل کی بنیاد بنایا جاسکتا ہے ...

آخری باب میں اس سوال کا جواب دیا گیا ہے کہ ہم سنت نبوی کو اپنے لئے کیوں مشعل ہدایت بنائیں؟ ...

علی من لا نبی بعدہ" سے شروع کیا ہے اور "لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الآخر" پر ختم کردیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس کتاب کا اردو ترجمہ بھی شائع ہو رہا ہے جو "مکتبہ عرفات" ہی سے طلب کیا جاسکے گا۔

جزیرۃ العرب کا وفاق

سلطان ابن سعود اور امام یمن کے درمیان صلح کا جو معاہدہ ہوا ہے اس کی دفعات بعض ہندی اخبارات میں موصول ہوچکی ہیں۔ اگر اس اطلاع کو صحیح تسلیم کرلیا جائے تو معاہدہ حسب ذیل ہے:-

(۱) سرحدوں کا مسئلہ جس پر جنگ شروع ہوئی تھی طے ہوگیا اور یہ قرار پایا کہ ہر فریق نے دوسرے فریق کے علاقہ میں اپنا جو اتفاق ظاہر کیا تھا اس سے دستبردار ہوجائے ...

(۲) ...

(۳) ...

(۴) ...

(۵) ...

جزیرۃ العرب کی دو اسلامی حکومتوں کے درمیان یہ معاہدہ اخوت و مروت کے جن اصولوں پر مرتب کیا گیا ہے ہم ان کے لئے دونوں حکومتوں کو مستحق مبارکباد سمجھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ سلطان ابن سعود نے تاوان جنگ پر اصرار نہ کرکے آئندہ کے خوشگوار تعلقات کو بہت زیادہ مستحکم بنادیا ہے۔ ہمیشہ جب کبھی جنگ ختم ہونے پر دو ملکوں میں صلح ہوتی ہے تو اس کے بعد بھی باہمی کشمکش اور دیرینہ مخالفت کا جذبہ ہمیشہ تاوان جنگ ہی کی بدولت قائم رہتا ہے اور پائدار و خوشگوار تعلقات کبھی بھی قائم نہیں ہوسکتے۔ ایسی حالت میں کہ جن کو گزشتہ جنگ ...

قائم کی جاسکتی ہیں۔ بالخصوص یہ دفعہ کہ ممالک غیر میں سعودی سفرا ہی یمن کی سفارت کے فرائض بھی انجام دیں گے اس امر کی بین دلیل ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان کامل اتحاد و اعتماد قائم ہوچکا ہے۔ اسی طرح متحدہ اقتصادی پالیسی اور باغیوں کے متعلق جو دفعات ہیں ان سے بھی یگانگت و یکسانیت صاف نمایاں ہوتی ہے۔ اگر حقیقتاً یہی وہ معاہدہ ہے جو گزشتہ جنگ کے نتیجہ میں مرتب کیا گیا ہے تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ معاہدہ "عدو شرے برانگیزد کہ خیرے ما دراں باشد" کی عملی تفسیر ہے۔

سرحد برما پر برطانوی اور چینی افواج میں جنگ

چینی افواج کی شکست۔ دیہات میں لوٹ کھسوٹ

متنازعہ علاقہ میں داخل ہونے کے نتائج

شملہ ۲۸ جون۔ کچھ عرصہ پہلے چین کی ایک بے قاعدہ فوج نے مشرقی برما کے حصہ منیو پر قبضہ کرلیا تھا اور قریب و جوار کے بعض گاؤں میں لوٹ مار بھی کی تھی برما کی فوجی پولیس نے چینی فوج کے دونوں حملوں کو رد کیا جس سے چینیوں کو زبردست نقصان اٹھانا پڑا اور برطانوی فوج چینی فوج کے ایک دستہ کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہوگئی۔

واقعہ یہ ہے کہ برما اور چین کے درمیان سرحد کے ایک بہت چھوٹے حصہ کے بارے میں جو علاقہ واسے گزرتا ہے حد بندی کا ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ ملک معظم کی حکومت نے سکاٹ لائن پر قبضہ کرلیا ہے اور حکومت چین نے سیو جن لائن پر قبضہ جمالیا ہے۔ ملک معظم کی حکومت نے فیصلہ ہونے تک متنازعہ علاقہ میں داخل ہونے سے اب تک احتراز کیا ہے لیکن چینی افواج معہ چینی قبائل اور ڈاکوؤں کے متنازعہ علاقہ میں داخل ہوگئی تھیں۔ ملک معظم کی حکومت نے اس کے خلاف احتجاج کیا معلوم ہوا ہے کہ حکومت چین متنازعہ علاقہ سے اپنی افواج ہٹالے گی اور اختلاف کو دور کرنے کے لئے گفت و شنید بھی شروع کی جائے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ اگر حکومت چین نے متنازعہ علاقہ سے اپنی افواج کو نہیں ہٹایا تو حکومت برطانیہ جارحانہ کارروائی اختیار کرے گی۔

جتھوں کو روکنے کیلئے قانون تحفظ والیان ریاست کا استعمال

کپورتھلہ کی حفاظت کیلئے برطانوی افسران کو ہدایات

میجر کوٹھا والہ کی جگہ ایک یورپین انسپکٹر جنرل کا تقرر

شملہ ۲۸ جون۔ حکومت پنجاب کی طرف سے مسٹر اسکوتھ مجسٹریٹ درجہ اول اور مسٹر پوپ کنزر سپرنٹنڈنٹ پولیس شملہ کو کپورتھلہ جانے کے لئے فوری احکام مل گئے ہیں تاکہ وہ وہاں جاکر اس صورت حالات کا مقابلہ کریں جو بیرون ریاست سے جتھوں کی آمد نے پیدا کردی ہے۔ اسمبلی کے اجلاس منعقدہ دہلی میں جو قانون تحفظ والیان ریاست کے نام سے پاس ہوا تھا اس کے ماتحت حکومت ہند تبلیغی کارروائی کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جالندھر نے قانون تحفظ والیان ریاست کی رو سے ایک اعلان کیا ہے جس میں جالندھر سے کپورتھلہ کے لئے جتھوں کو جانے کی ممانعت کردی گئی ہے۔

مسٹر جے۔ ٹی۔ لون ہیرو اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس روہتک ضلع انبالہ کو میجر کوٹھا والہ کی جگہ کپورتھلہ کا انسپکٹر جنرل مقرر کیا گیا ہے۔ ریاست کپورتھلہ کی کونسل نے مہاراجہ سے سفارش کی ہے کہ سلطان پور میں گولی چلنے کے باعث جو مسلمان ہلاک اور مجروح ہوئے ہیں ان کے لیماندگان کی امداد کی غرض سے ان میں پانچ ہزار روپیہ تقسیم کیا جائے اور یہ شرط رکھی جائے کہ اگر کوئی بیوہ دوبارہ شادی کرلے تو اس کے الاؤنس کی نصف رقم سرکاری خزانہ میں داخل ہوجائے گی اور باقی نصف رقم اس کے بچوں میں تقسیم کردی جائے گی۔ نیز ہلاک شدگان کے بچوں کو پرائمری اسکولوں میں مفت تعلیم دی جائے گی۔

دار الحکومت کے

افروز بیگم گرلس اسکول کے متعلق پوسٹر

ایک سفید جھوٹ کی تردید

افروز بیگم گرلس اسکول دہلی کے متعلق ایک پوسٹر "دہلی میں خطرناک عورت اور اس کا جال" کے عنوان سے شائع ہوا ہے جس کے آخر میں حسب ذیل الفاظ مندرج ہیں:

"ہم جناب مفتی کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند سے جن کی خدمت میں زیادہ تر افروز بیگم کے والد اور بھائی حاضر ہوا کرتے ہیں گزارش ..."

[illegible]

لہٰذا افروز گرلس اسکول کے بارے میں کوئی موافق یا مخالف رائے حضرت مفتی صاحب قبلہ کی طرف منسوب کرنا سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ (ایڈیٹر)

مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس

سرکاری فرقہ وارانہ حل پر اظہار اعتماد

نئی دہلی ۵ جون۔ کل خاں صاحب حاجی رشید احمد صاحب نائب صدر آل انڈیا مسلم لیگ کی زیر صدارت لیگ کی کونسل کا ایک ضروری جلسہ منعقد ہوا جس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

یہ کونسل ۱۹۳۴ء کے لیگ اور کانگریس کے پیکٹ اور اس امر کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق کوئی مفاہمہ ممکن نہیں ہوسکا ہے اپنے اس ریزولیوشن کا اعادہ کرتی ہے جو کہ ۱۸ اپریل ۱۹۳۳ء کے جلسہ میں پاس کیا گیا تھا کونسل سرکاری فرقہ وارانہ حل پر عارضی اعتماد کا اظہار کرتی ہے اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کو مسلمانوں کے نقطہ نظر سے مبہم اور غیر اطمینان بخش خیال کرتی ہے۔

[illegible]

فرقہ وارانہ مسئلہ کو جلد طے ہونا چاہئے

کانگریس کا فیصلہ بالکل حق بجانب ہے

حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کا بیان

بمبئی۔ مولانا ابوالکلام آزاد صدر الکشن کمیٹی نے یونائیٹڈ پریس کو حسب ذیل بیان دیا ہے:-

"موجودہ سیاسی حالات کے متعلق کانگریس پالیسی کا جدید اعلان کئی حیثیتوں سے بہت اہم ہے آئینی اور سیاسی معاملات کے سلسلہ میں میری یہ قطعی رائے ہے کہ ہم ایک ایسے دور میں پہنچ گئے ہیں کہ اگر واقعی ہم کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہندوستان کی تمام قوموں میں مکمل مفاہمت زیادہ دیر کے لئے ملتوی نہیں کی جاسکتی ..."

[illegible]

آخر میں تمام مسلمانوں سے جنہیں ملک اور آزادی سے محبت ہے درخواست کرتا ہوں کہ وہ کانگریس میں شریک ہوں اور وطن کی آزادی کے لئے جو کچھ کرسکتے ہوں اس سے دریغ نہ کریں۔

کپورتھلہ میں مسلم جتھوں کی گرفتاری

جالندھر سے ایک ہزار مسلمانوں کا ورود

کپورتھلہ ۶ جون۔ کل دوپہر جالندھر سے یہاں پانچ سو مسلمانوں کا ایک جتھا آیا تمام لوگ سرخ قمیصوں میں ملبوس تھے ان کے ہاتھوں میں جھنڈے تھے اور ایک صدکے قریب سائیکلوں پر سوار تھے۔ انہوں نے شہر کے بازاروں میں گشت لگایا ...

[illegible]

دہلی میں موٹر اور لاریوں کے حادثے

دس اشخاص مجروح

[illegible]

دہلی کے ایک اور نوجوان پر پابندی

دہلی ۲۶ جون۔ چیف کمشنر دہلی نے زیر دفعہ ۳ پنجاب کا قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کے ماتحت ایک اعلان شائع کیا ہے جس کی رو سے ... کو دہلی کی حدود سے باہر رکھنے اور حکومت کے خلاف کسی تحریک یا انقلابی سرگرمی میں حصہ لینے کی ممانعت کردی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں دو روز قبل اس قسم کے دو اور نوٹس تعمیل کئے جاچکے ہیں۔

دہلی میں کانگریسی جھنڈہ کی سلامی

ڈھائی سال کے بعد دلکش نظارہ

دہلی ۲۲ جون۔ آج صبح جب کہ مولانا عارف ہسوی پریذیڈنٹ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی نے بڑے مجمع کی موجودگی میں قومی جھنڈا لہرایا تو کمپنی باغ میں معمولی جوش و خروش نمایاں تھا۔ حاضرین میں مسٹر فرید الحق انصاری مسٹر آصف علی مسٹر دیو داس گاندھی ... ڈاکٹر ... بھی ساتھ ہی تھے۔

مولانا عارف ہسوی نے اس موقع پر اپنی تقریر میں حاضرین سے ... کی کہ ...

[illegible]

بحری کانفرنس کی ناکامی

وزیر اعظم برطانیہ مستعفی ہوں گے؟

[illegible]

وزیر اعظم برطانیہ کی معنی خیز رخصت

قدامت پسندوں کیلئے سنہری موقع!

لندن ۲۵ جون۔ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ برطانوی وزیر اعظم طبی مشورہ کی بنا پر اس بات پر آمادہ ہوگئے ہیں کہ سرکاری کام سے تین ماہ کی رخصت لے لیں اس دوران میں کابینہ وزارت کے صدر مسٹر بالڈون ہوں گے۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ ایسے وقت میں رخصت پر جارہے ہیں جب کہ ہندوستان کے جدید دستور اساسی کے متعلق ... کی رپورٹ شائع ہونے والی ہے ...

خان عبدالغفار خاں کی علالت

پٹنہ ۲۶ جون۔ یونائیٹڈ پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ فخر افاغنہ خان عبدالغفار خاں کے وزن میں بہت کمی ہوگئی ہے اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ان کو کھانا اچھا نہیں ملتا ہے۔ خان عبدالغفار خاں آج کل ہزاری باغ جیل میں محبوس ہیں۔

زمینداروں اور قصائیوں میں جھگڑا

۱۴ گولیاں چلائی گئیں

لکھنؤ ۲۸ جون۔ خبر ملی ہے کہ شہر سے ... میل کے فاصلہ پر قصبہ امیٹھی میں ایک مسلم زمیندار اور جولاہوں اور قصائیوں میں جھگڑا ہوگیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جھگڑا ایک مسجد کی نالی کی بنا پر شروع ہوا جو زمیندار کے باغ سے ہوکر گزرتی تھی، جولاہوں اور قصائیوں نے اس پر اعتراض کیا۔

کہا جاتا ہے کہ زمیندار نے پچاس آدمیوں کی جماعت لے کر جو لاٹھیوں اور بندوقوں سے مسلح تھی ... ایک جولاہے کے مکان پر حملہ کیا ... اب باقاعدہ لڑائی شروع ہوگئی جس میں ۱۴ گولیاں چلائی گئیں۔

گرجا گھر سے ایک لاکھ کی چوری

بمبئی ۲۵ جون۔ پرتگالیوں کے ایک گرجا گھر میں چوری کی ایک واردات سے شہر میں بڑی سنسنی پھیل رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چند مسلح چور دنیا کی مشہور پرانی خانقاہ سے جہاں سینٹ فرانسس ... کی نعش دفن ہے ایک لاکھ روپیہ کی مالیت کی قیمتی چیزیں چرا کر لے گئے۔

ڈاکٹر انصاری کا استعفیٰ؟

بمبئی میں قوم پرور مسلمانوں کا جلسہ

بمبئی ۵ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ کل شام کو نیشنلسٹ مسلمانوں کا ایک باضابطہ جلسہ اس غرض سے منعقد کیا جائے گا کہ کانگریس نے جو تجویز کمیونل ایوارڈ کے سلسلے میں پاس کی ہے اس کی مخالفت کی جائے ...

[illegible]

پانچ لاکھ ترکوں نے شاہ ایران کا استقبال کیا

استنبول ۲۷ جون۔ پانچ لاکھ ترکوں اور دس ہزار ایرانیوں نے رضا شاہ پہلوی شاہ ایران کا پرجوش اور عظیم الشان استقبال کیا۔ مصطفیٰ کمال پاشا کے ہمراہ شاہ پہلوی بندرگاہ سے استنبول پہونچے آپ شاہی محل ... میں مقیم ہیں۔

ایک زیر سماعت قیدی فرار

کلکتہ ۲۸ جون۔ ایک زیر سماعت بنگالی قیدی جو مقدمہ سازش ... میں ماخوذ تھا گزشتہ شب رام پور ہاٹ جیل سے فرار ہوگیا ہے۔

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

[illegible]

جاپان کا ایک اور بم

بحری تیاریوں کا زبردست اعلان

لندن ۲۸ جون۔ جاپانی وزارت کے ایک رکن نے اعلان کیا ہے کہ اگر "لندن بحری کانفرنس" میں جاپان کے مطالبہ مساوات کو تسلیم نہیں کیا گیا تو وہ واشنگٹن کے بحری معاہدہ کو خیرباد کہہ کے کانفرنس سے علیحدگی اختیار کرکے آزادانہ طور پر اپنی بحری تیاری میں مصروف ہوجائیگا تاکہ وہ اپنی ذاتی مدافعت کے لئے پوری طرح مسلح ہوجائے۔

جاپان کا یہ اعلان یوروپ کے سیاسی حلقوں میں بم کا گولہ پھٹنے کے برابر ثابت ہوا ہے۔ گمان کیا جاتا ہے کہ اگر جاپان کے رویہ میں اصلاح نہ ہوئی تو لندن کی بحری کانفرنس کا ناکام ثابت ہوگی۔

بم بازی کی گرفتاری کیلئے انعام کا اعلان

[illegible]

[illegible]

ترکی سفیر متعینہ کابل کا اہم اعلان

جنگ عظیم کے ترک قیدیوں کو اطلاع

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کے نام قونصل جنرل افغانستان کا حسب ذیل مکتوب موصول ہوا ہے:-

جناب عالی!

جمہوریہ ترکیہ کے سفیر متعینہ کابل نے حسب ذیل واقعات کی اطلاع دی ہے:- جنگ عظیم میں برطانوی حکومت نے ترکی کے جن سپاہیوں کو گرفتار کیا تھا ان کی ایک تعداد ہندوستان بھی لائی گئی تھی اور انہیں راجپوتانہ سنٹرل انڈیا بلاری اور برما کے کیمپوں میں رکھا گیا تھا۔ اگرچہ ۱۹۱۹ء میں یہ تمام کیمپ توڑ دئے گئے ترکی سپاہیوں کو بھی ترکی واپس کر دیا گیا۔ مگر معلوم ہوا ہے ...

... اعلان اور تمام آسانیاں بہم پہنچانے کے مواعید کے باوجود ان میں سے بہت سے ترکوں نے محض ناواقفیت اور افلاس کی وجہ سے موعودہ آسانیوں سے فائدہ نہیں اٹھایا ہے اور حکومت ہند کو کوئی اطلاع نہیں دی ہے۔ اب ترکی حکومت چاہتی ہے کہ ان ترکوں کی امداد کرے جو اپنے ملک کو واپس جانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کو اس قسم کے اشخاص میں سے کسی کا نام اور ولدیت اور ہندوستان میں جائے سکونت معلوم ہو تو براہ کرم اس دفتر کو مطلع فرمائیے تاکہ ان کے کرایہ وغیرہ کا بندوبست کیا جائے اور وہ ترکی واپس جاسکیں ممکن ہے کہ ان ترکوں نے اپنے پہلے مقام کو تبدیل کر دیا ہو اور کسی ایسی جگہ آگئے ہوں جہاں مسلمانوں کی زیادہ آبادی ہو اور انہیں کسب معاش میں آسانی ہو سکتی ہے۔

(قونصل جنرل افغانستان)

ایک عورت کے چار۔ دوسری کے پانچ بچے پیدا ہوئے

پشاور ۲۵ جون۔ قندھار کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایک شخص شیر احمد خاں کی بیوی کے ہاں ایک لڑکی اور تین لڑکے پیدا ہوئے۔

یوگنڈا کے ایک کسان کے یہاں ایک وقت میں پانچ لڑکیاں پیدا ہوئیں یہ سب لڑکیاں تندرست ہیں ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ اس واقعہ نے دنیا کا ریکارڈ مات کر دیا ہے۔

جرمنی پر سابق قیصر کا پھر قبضہ ہوگا؟

لندن ۲۵ جون۔ آیندہ چند ماہ کے اندر جرمنی میں ایک عظیم الشان انقلاب برپا ہو جانے کی توقع ظاہر کی جارہی ہے امید ہے کہ سابق برسر اقتدار جماعت نازی جماعت پر حملہ کرے گی اور غالباً نازی حکومت کا خاتمہ ہو جائے گا قابل غور امر یہ ہے کہ سابق قیصر جرمنی کے حامی اس کی جانشینی کی گرم ... کر رہے ہیں ... جولائی سے پہلے ہی قیصر تخت جرمنی پر واپس آجائے گا۔

پونہ میں گاندھی جی کو بم سے اڑانے کی کوشش

سات اشخاص مجروح اور سات سناتن دھرمی گرفتار

بلڈنگ پر پولیس کا قبضہ۔ گاندھی جی کا بیان

پونہ ۲۶ جون۔ کل جبکہ گاندھی جی سپاسنامہ حاصل کرنے کے لئے آنے والے تھے اس سے پانچ منٹ پہلے پونہ میونسپل بلڈنگ کے دروازہ پر بم پھینکا گیا جس وقت مسٹر ایل۔ بی۔ بھوپٹکر میونسپل کمشنر اپنی کار سے اترے تو دروازہ کے اوپر سے بم پھینکا گیا۔ حملہ آوروں کو گاندھی جی کی موٹر کے متعلق دھوکہ ہو گیا وہ سمجھے رہے کہ گاندھی جی مسٹر بھوپٹکر کی موٹر میں ہیں لیکن گاندھی جی اس میں موجود نہ تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ بم کافی خطرناک تھا جس سے سات آدمی مجروح ہوئے مجروحین میں مسٹر بھوپٹکر اور پونہ میونسپلٹی کے چیف آفیسر بھی شامل ہیں۔ پولیس فوراً ہی موقعہ پر پہنچ گئی اور تحقیقات شروع کر دی۔ اس واقعہ کے باوجود گاندھی جی ایڈریس حاصل کرنے کے لئے مقررہ وقت پر پہنچ گئے۔

... سب سے بڑی ہے اس طریقہ سے ہریجن ادھار کے کام کو نقصان پہنچنے کے بجائے زیادہ تقویت ملے گی۔ اگر بم پھینکنے والا مجھے مل جائے تو میں اس کو آزاد کرانے کی کوشش کروں جیسا کہ میں افریقہ میں ہی کر چکا ہوں۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ سات مجروحین میں سے دو پولیس کانسٹیبل بھی ہیں۔ ایک شخص کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ موٹر کے پاس کیلیں اور لوہے کے بہت سے ٹکڑے ملے۔

یمنی اور حجازی معاہدہ کی تکمیل

تعاون اور امداد کا وعدہ

لندن ۲۶ جون۔ امام یمن اور جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کے درمیان بیس سال کے لئے ایک معاہدہ ہو گیا ہے جس سے جنگ کے امکانات ختم ہو گئے ہیں دونوں حکومتوں میں یہ بات قرار پائی ہے کہ غیر ملکی حملوں کی صورت میں وہ غیر جانبدار رہیں گے اور ایک دوسرے کی ہر طریقہ سے امداد کریں گے اور متنازعہ امور کو ثالث کے سپرد کر دیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ شرائط صلح عنقریب شائع کر دی جائیں گی۔

نابھہ اور میرٹھ میں ناظم جمعیۃ علماء ہند کا ورود

سیرۃ نبوی پر حقائق پرور تقریریں

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند سیرۃ نبوی کے جلسہ کی شرکت کے لئے ۱۶ جون کو نابھہ تشریف لائے۔ مولانا کے ہمراہ مولانا ناظم علی مبلغ دار العلوم دیوبند اور مولانا عبد الجبار صاحب بھی تھے ...

... بہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ تقریر رات کے ڈیڑھ بجے تک جاری رہی دیگر روز شام کو آپ دہلی روانہ ہو گئے۔

حضرت ناظم جمعیۃ علماء ہند ۱۶ جون کی شام کو میرٹھ تشریف لے گئے رات کو مولانا اختر شاہ صاحب کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم کے بعد مولانا موصوف کی تقریر شروع ہوئی تقریر کا سلسلہ رات کے دو بجے تک جاری رہا۔ تقریر کیا تھی حقائق و معارف کا دریا تھی جس میں نبی کریم صلعم کے واقعات زندگی پر خاص طور سے روشنی ڈالی گئی۔ میرٹھ سے فارغ ہو کر حضرت مولانا جی۔ آئی۔ پی میل سے شولاپور تشریف لے گئے۔

گمشدہ کی تلاش

محمد سلامت اللہ خان پسر مولانا گل محمد خاں صاحب مقیم حال دار العلوم دیوبند عمر ۱۶ سالہ حلیہ مندرجہ ذیل عرصہ ۱۲ ایام سے کہیں چلا گیا ہے اور اس کی گمشدگی کی وجہ سے ماں باپ اور تمام اعزا و اقربا سخت پریشان و متفکر ہیں جو حضرات اس کے حال و صحت سے مطلع فرمائیں گے عند اللہ ماجور ہوں گے رنگ گندمی۔ چہرہ بھرا بدن۔ چہرہ قدرے دراز۔ آنکھیں متوسط۔ ناک سیدھی ٹھوڑی پر ایک چوٹ کا ہلالی نشان ...

ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ از دار العلوم دیوبند

ایک عجیب و غریب نایاب نسخہ

جس کے شاید آپ بھی متلاشی ہوں

نی زمانہ ہر جگہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور کا منظر پیش نظر ہے مگر ہر فرد و بشر کو حضور صلعم کا فرمان یاد رکھنا چاہیے (ترجمہ حدیث شریف)

راست بازی باعث فرحت اور جھوٹ موجب ہلاکت ہے

اخبار بین حضرات سے مخفی نہیں کہ بعدہ کا ایک نسخہ بلا بعنوان ایک عجیب و غریب نایاب نسخہ ...

سر نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

...

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

نصف قیمت

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

اس تیل کے استعمال سے سفید بال جڑ سے کالے پیدا ہوتے ہیں اور ہمیشہ کالے ہی رہتے ہیں علاوہ ازیں نزلہ زکام سر درد کمزوری دماغ وغیرہ دور ہو جاتے ہیں اس کی بھینی بھینی خوشبو دل و دماغ وغیرہ کو تر و تازہ رکھتی ہے باوجود اتنی خوبیوں کے ...

ایس۔ شیر اینڈ کمپنی روڈ جالندھر شہر (پنجاب)

مرآۃ المثنوی

یعنی

مولانا جلال الدین الرومی قدس سرہ العزیز کی مثنوی معنوی کے قصص و حکایات کی تلخیص حکم و معارف کی تخییر، اشعار مشتمل بر آیات قرآنی و احادیث نبوی کی ترتیب

مرتبہ

جناب قاضی تلمذ حسین صاحب، ایم، اے

رکن دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن

مثنوی شریف کے اس خلاصہ کی اشاعت کو ابھی دو مہینے بھی نہیں ہوئے ہیں مگر اس قلیل مدت میں اصحاب علم و فضل کی مجلس میں اس نے کافی و وافی منزلت حاصل کر لی، اس خلاصہ کے ذریعہ سے مثنوی شریف کے جملہ مباحث و مطالب و مراتب سے ہر شخص باحسن طریق مستفید ہو سکتا ہے۔ ارباب کمال نے اس کتاب کی قدر دانی میں جس کثرت سے اظہار خیال فرمایا ان سب کا مکمل شائع کرنا ممکن نہیں صرف چند ایسے اصحاب ذوق کی رایوں کے اقتباسات ذیل میں دئے جاتے ہیں جنہیں خود مثنوی شریف سے شغف رہا ہے:-

مثنوی شریف سے نواب سر امین جنگ بہادر کی دلچسپی کا ثبوت مثنوی شریف کا وہ اعلیٰ اڈیشن ہے جو آپ کی توجہ سے حال ہی میں جرمنی سے شائع ہوا ہے، "مرآۃ المثنوی" کے متعلق جناب ممدوح کا خیال ہے کہ:-

"یہ تالیف عاشقان کلام مولانا روم کیلئے تحفہ ہے"

نواب صدر یار جنگ بہادر (مولانا حبیب الرحمن خاں صاحب شیروانی) کو ابتدائے عمر سے مثنوی شریف کے مطالب جان نواز رہے ہیں ...

...

دائرۃ الادب، حیدر گوڑہ، حیدر آباد، دکن

مختصرات

چونکہ ۱۸ جون سے الجمعیۃ کی تعطیل تھی اس لئے اس دوران کی کل خبروں کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین کرام کسی ضروری خبر سے محروم نہ رہیں۔

زلزلے۔ آندھی۔ بارش اور تباہی

بمبئی۔ یہاں قلابہ میں ۱۸ جون کو زلزلہ معلوم کرنے کے آلہ سے ظاہر ہوا کہ تقریباً ۱۵۳۵ میل کے فاصلہ پر زلزلہ کا ایک معمولی جھٹکا محسوس کیا گیا۔

برلن۔ بیوقفن کے قریب زلزلہ آیا جس سے کان کا ایک حصہ گر گیا اور بہت سے مزدور دب گئے۔ آدمیوں کو نکالنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

پٹنہ۔ مادھوبنی میں ایک گھنٹہ کی بارش سے دو سو اضلاعات میں پانی بھر گیا ...

اوٹاکمنڈ۔ یہاں بارش دس انچ ہوئی ہے لوگ جان بچانے کی خاطر اپنا سامان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ ۱۰۰ جھونپڑیاں بہ گئیں اور تین ہزار آدمی بے خانماں ہو گئے۔ مقامی حکومت سے امداد کے لئے درخواست کی ہے۔

مین سنگھ۔ شدت بارش کے باعث سورما دریا میں زبردست طوفان آگیا ہے مہاراجہ سوسنگ کے اصطبل سے ہاتھی اور گھوڑے بہ گئے۔ بازاروں اور سرکاری دفتروں میں گھٹنوں تک پانی ہی پانی ہے تاروں کا سلسلہ ٹوٹ گیا ہے۔

سلہٹ۔ گورنمنٹ فیصلہ کے چالیس گاؤں تو آب ہیں لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے چاولوں کی بوریاں روانہ کر دی گئی ہیں۔

مدراس۔ بارش اور آندھی کے باعث بہت سے درخت جڑ سے اکھڑ گئے اور مکانات منہدم ہو گئے ایک درخت کے گرنے سے ایک عیسائی ہلاک ہو گیا۔

گوہاٹی۔ دریائے برہم پتر میں ہولناک طغیانی چڑھ گیا ہے۔ سات مسافروں کی ایک کشتی الٹ گئی جس میں سے چار مسافر مفقود ہیں غالباً ڈوب گئے ہیں ...

ایک عورت ڈوب گئی اور دو لڑکا مفقود ہیں۔ دو ملاح اور ... سے کشتی پانی میں چلے گئے جن میں سے ۳ غرق ہو گئے۔

گوہاٹی۔ کثرت باراں کی وجہ سے گوہاٹی شیلانگ سڑک ٹوٹ گئی ہے کر مارا کا پل بہ گیا ہے۔ پان بازار مسجد کا ایک حصہ گر گیا ہے دریا میں بھی طوفان آگیا ہے اور ریلوے لائن خراب ہو گئی ہے۔

سیاسیات

دہلی۔ چیف کمشنر دہلی نے ریڈ راجن اور ایک دوسرے شخص پر نوٹس تعمیل کرا دئے ہیں جن میں ان ہر دو شخصوں کو اپنے وارڈ سے باہر نکلنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ ان دونوں کو روزانہ تھانہ میں حاضری دینے کا بھی حکم ہوا ہے۔

کپور تھلہ۔ پولیس کو مال گذاری وصول کرنے میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے ایک جگہ مال گذاری وصول کرنے کے لئے پولیس کو خالی فائر بھی کرنے پڑے ہندوؤں اور سکھوں کو لکھ کر گیانی سنگھ کو چھ ماہ قید سخت اور دو سو روپے جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

شملہ۔ ذمہ دار حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ انتخاب سے پہلے شائع نہ ہو سکے گی اور بڑے دن سے پہلے بل پیش نہ ہو سکے گا کمیٹی کے صدر نے رپورٹ کا مسودہ پیش کر دیا ہے جس میں انہوں نے سفارش کی ہے کہ بڑے بڑے صوبوں میں دو ایوان ہوں گے۔ خفیہ پولیس کا محکمہ پراونشل محکمہ کے پاس رہے گا اور وزراء کے سپرد ہو گا۔

کلکتہ۔ مجسٹریٹ نے قانون انسداد دہشت انگیزی کے ماتحت مدناپور کے ...

رام پور۔ کونسل کے جلسہ میں فیصلہ کیا گیا کہ کرفیو آرڈر منسوخ کر دیا گیا اور افواہ کی تعداد میں کمی کر دی گئی گولی چلنے سے ایک شخص ہلاک اور ۱۳ زخمی ہوگئے۔

جبلپور۔ مولانا آزاد سبحانی نے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ سودیشی اشیاء استعمال کریں۔

متفرقات

دہلی۔ آج دہلی کے مجلس وکلاء کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں محکمہ عدالتی رشوت ستانی کے متعلق جیف جسٹس ینگ کے ریمارک پر غور کیا گیا جلسہ میں ایک تجویز پاس ہوئی جس میں جسٹس ینگ کے بیان کا خیر مقدم کیا گیا اور جسٹس موصوف کو یقین دلایا گیا کہ رشوت ستانی کی لعنت کو دور کرنے کے لئے مجلس وکلاء اپنی امداد پیش کرے گی۔

لندن۔ ڈیلی میل کی اطلاع ہے کہ مسٹر لٹوینوف ونمائندہ بالشویک روس جنیوا اس لئے آئے تھے کہ ایک تو فرانس اور روس میں معاہدہ ہو جائے اور مسٹر ٹراٹسکی (جو فرانس میں پناہ گزیں ہے) دوبارہ روس بلا لئے جائیں یہ معلوم ہوا کہ صدر بالشویک روس ٹراٹسکی کو بڑا عہدہ دینے کے لئے تیار ہے۔

کلکتہ۔ مدناپور جیل سے جو دو بنگالی نوجوان بھاگ گئے تھے ان کو پولیس نے مدناپور ہی میں گرفتار کر لیا۔

بھاؤ نگر۔ معلوم ہوا ہے کہ بندرگاہ بھاؤ نگر پر تین ہزار جاپانی چاول کے ...

... آج پچاس ملیں کام کر رہی ہیں اور صرف چند ملیں بند ہیں۔ کل صبح انڈین مینوفیکچرنگ ملز میں شدید آگ لگ گئی جس کی بابت بیان کیا جاتا ہے کہ کچھ شرارت پسند لوگوں نے لگائی ہے۔ یہ مل ابھی تک بند ہے۔ پولیس معاملہ کی تحقیقات کر رہی ہے۔ چالو ملوں میں ۹۴ ہزار آدمی کام کر رہے ہیں۔

دہلی۔ عدالتی محکموں میں رشوت ستانی کے انسداد کیلئے شیخ عبد الرحمن صاحب سینئر سب جج نے ایک نوٹس جاری کیا تھا جس کی بنا پر رشوت ستانی کے تین مقدمات حکام کے نوٹس میں لائے گئے ہیں افسران تحقیقات کر رہے ہیں عدالت خفیفہ کے ریڈر ہزاری لال کے خلاف خیانت مجرمانہ کے الزام میں مقدمہ دائر کر دیا گیا ہے۔

سفید داغ برص پھلبری کا مجرب علاج

... تین روپے ...

دفتر اکسیر برص نمبر ۶۵ دربھنگہ بہار

جاوید

کے متعلق ملک کے بلند پایہ اور ذمہ دار اہل علم و فضل نے تسلیم کر لیا ہے کہ ہندوستان میں اس سے بہتر کوئی دوسرا دینی و علمی رسالہ موجود نہیں ہے اور اس کا مطالعہ ہر اعتبار سے مسلمانوں کے لئے ضروری اور مفید ہے ...

ہر تعلیم یافتہ مسلمان کیلئے ضروری ہے ضخامت ... کم سے کم ۴۸ صفحات قیمت سالانہ صرف تین روپے ...

مہتمم رسالہ جاوید دہلی

سودیشی مچھردانیاں

... وجے شمبھو اینڈ کمپنی بڑا بازار کلکتہ

داخلہ بھوپندر اطبیہ کالج پٹیالہ

صوبہ پنجاب کا یہ پہلا اور واحد طبیہ کالج ہے جسے گورنمنٹ پنجاب اور یو۔ پی سے تسلیم کر لیا ہے یہاں کے سند یافتگان کو بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر ۲۱۵۵۶ و ۲۱۵۶۳ و ۲۱۵۷۷ میونسپل بورڈوں اور چھوٹے شفاخانوں میں ملازمت کے امتیازی حقوق حاصل ہیں۔ چنانچہ امرتسر جیسے شہروں میں یہاں کے سند یافتہ طبیب میونسپل شفاخانہ کے انچارج ہیں۔ یہاں تعلیم اور بورڈنگ کا معقول انتظام ہے۔ کالج میں اس وقت یک صد کے قریب طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں مفصل حالات کے لئے پراسپکٹس مفت منگوائیں۔

(پرنسپل)

آلہ نامردی

...

محبوب عاشق کے قدموں پر

...

ملنے کا پتہ ... شاہ عالم گلی رنجان دہلی

کٹ پیس منگوانیوالوں کو ضروری اطلاع

اس موسم میں آپ کٹ پیس کی تجارت سے اچھا نفع پیدا کر سکتے ہو

... آرڈر کے ہمراہ چوتھائی قیمت پیشگی آنی لازمی ہے بغیر پیشگی کے کسی آرڈر کی تعمیل نہ ہوگی ...

فٹ کوٹ کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس رنچھور لائن کراچی

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللّٰہِ علَی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ دہلی
سہ روزہ

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی اے) — معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم پنجشنبہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ ہجری مطابق ۵ جولائی ۱۹۳۴ء | نمبر ۲

معاصرین کے افکار و آراء

سیاسی تنظیم کی تشکیل

چھوت چھات

قابل غور بات

مذہب اور مذہب والے

افسانۂ دل

جل گیا خاک ہوا کب کا وہ پروانۂ دل
ہم جبھی سمجھے تھے انجام کہ جب فطرت نے
دیکھکر تفرقۂ مہر و جفا ہم سمجھے
کائناتِ دوجہاں پاس ہے، پھر تنگ نہیں
مٹکے تصویر خرابات ہے اب تو ورنہ

ختم ہوتا نہیں ابتک مگر افسانۂ دل
خاک اور خون سے تیار کیا خانۂ دل
ایک ہی وضع کا بنتا نہیں کاشانۂ دل
اور بھی کچھ ہو تو خالی ہے ابھی خانۂ دل
کعبہ کہتے تھے سب ایسا تھا صنم خانۂ دل

کہئے قصہ کوئی ارباب وفا کا ثاقب
چھوڑیئے ذکر جفا کا کہ ہے بیگانۂ دل

(از جناب ثاقب)

دلچسپ حقائق و معلومات

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جنکو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق۔ یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت کا نقشہ قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلم لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اس کے مضمون، اسکے حجم اور اسکی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جاسکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک ہے۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس بائیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کرسکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائے گا اس لئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑے گا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ:- مینیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Regd No L 1793.

The Jamiat

Vol. XX No 1 — DELHI SUNDAY JULY, 1, 1934. — PRICE ONE ANNA

وزیر اعظم جیند کے نام مسلمانوں کا پیغام

آپ نے اپنے سکون و راحت کے لئے ولایت کے جہاز سے سوار ہو کر روانگی اختیار کی۔ ادھر ہم مظلوم تباہ حال بیکس مسلمانوں کو وعدوں ہی وعدوں میں رکھا...

نئی دہلی میں مہاسبھائیوں کی شرارت

گراموفون میں قرآنی آیات کے خلاف احتجاج

مدرسہ فلاح دین و دنیا کے طلبہ

سرائے ترین مدرسہ شمس العلوم کی نسبت شکایات

رانی بال صفا پوڈر

کیمیائی اجزاء سے طبی اصول پر تیار کیا ہوا بہترین بے ضرر

سول ایجنٹ: برائے انڈیا۔ ایس ایم عابد ... خاں بازار لال کنواں دہلی

آخر کیا چاہتا ہے

مفت — بالکل مفت — مفت

پتہ: ہنس سرور بک ڈپو ۵ کرشن نگر لاہور

آپ کی ہر مراد

پوری ہو جائے گی۔ مفصل حالات مفت طلب کریں

پتہ: تنتر و دیا آفس۔ جالندھر شہر (پنجاب)

آیورویدک اور یونانی طبیہ کالج دہلی کا داخلہ

امیدوار مردوں اور عورتوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ وہ علاوہ از جلد پراسپکٹس طلب کرلیں جو مفت روانہ کیا جاتا ہے ۱۵ جولائی ۱۹۳۴ء تک داخلہ کیلئے تمام درخواستیں دفتر کو موصول ہو جانی چاہئیں۔ بورڈنگ ہاؤس ہے داخلہ لازمی ہے تعلیم کا نیا سال یکم اگست ۱۹۳۴ء سے شروع ہوگا۔

حکیم حاجی محمد ظفر خاں آزیری پرنسپل

بیس فی صدی سے پچاس فی صدی تک کفایت

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ: مینیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

جنت کی کنجی، دوزخ کا کھٹکا

فتاوی رشیدیہ

تعلیم الاسلام

مینیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

مشہور و معروف مترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر
حیرت انگیز رعایتی اعلان

مینیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

عبرت و نصیحت کے چند لمحات

اندلس میں مسلمانوں کی خانہ جنگی کے افسوسناک نتائج

مغلوب و منکوب عیسائیوں کی سرفرازی

گزشتہ الجمعیۃ میں بیان کیا جا چکا ہے کہ خلیفہ المہدی نے بربری قوم کی حمایت کر کے اندلس کے تمام مسلمانوں اور افواج کو سخت ناراض کر دیا تھا۔ آگے ملاحظہ فرمائیے اور دیکھئے کہ مسلمانوں کی خانہ جنگی سے مغلوب و منکوب عیسائیوں نے کتنا فائدہ حاصل کیا اور آپس کی دست و گریبانی نے عیسائیوں کے ستارۂ اقبال کو پھر کس طرح چمکا دیا۔

جب خلیفہ المہدی نے بربری قوم کی علانیہ حمایت کی تو تمام مسلمان دل برداشتہ ہو گئے اور تمام فوج میں بددلی پھیل گئی۔ ...

عربوں اور بربریوں میں جنگ

غرض اہل بربر نے سلیمان کی تباہ دہی میں ماہ محرم ۴۰۰ھ مطابق ۱۰۰۹ء قرطبہ کا رخ کیا۔ واضح نے بھی المہدی کی امداد کیلئے سلیمان کا تعاقب کیا مگر اس سے ایک ایسی غلطی سرزد ہو گئی جس کی تلافی بہ مشکل ہو سکی یعنی اس نے اپنی فوج کو سلیمان کی فوج سے دور رکھا اور تنہا راہ میں اس پر حملہ کر دیا۔ مگر سلیمان نے اپنی فوج کے ساتھ واضح کا ایسا مقابلہ کیا اور ایسی زبردست شکست دی کہ وہ سراسیمہ ہو کر اپنی چار سو فوج کے ہمراہ قرطبہ بھاگ آیا۔ ادھر تو واضح کی یہ حالت ہوئی اور ادھر خاص قرطبہ میں خلیفہ المہدی عیش و عشرت کے مزے لوٹ رہا تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ سلیمان قرطبہ کی جانب برابر بڑھتا چلا آ رہا ہے اور اس کی فوج ...

خلیفہ المہدی کی شکست

المہدی کی نئی چال

عیسائیوں کیلئے زریں موقعہ

المہدی کا فرار

عیسائیوں کے قدموں پر سجدہ

عبرت کیلئے صرف ایک لمحہ

ناظرین کرام! آپ نے الحکم ثانی کے بیان میں پڑھا ہو گا کہ اندلس کی اسلامی حکومت کے رعب و دبدبہ کا کیا حال تھا۔ قسطنطنیہ، فرانس اور اٹلی کے عیسائی بادشاہ اطاعت و انقیاد کے لئے دربار خلافت میں اپنے سفیر بھیجتے تھے۔ قرب و جوار کے عیسائی بادشاہ خلیفہ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپس کے نزاعات کے تصفیہ کیلئے درخواست کرتے تھے اور خلیفۂ اسلام کو اپنے معاملات میں حکم اور ثالث مقرر کرتے تھے۔ دور دور سے عیسائی بادشاہ تحفہ تحائف دیکر خلیفۂ اسلام کو راضی رکھنا چاہتے تھے کہ مبادا خلیفہ کی جبین پر شکن پڑ جائے اور موت کا پیغام بن کر ہمارے سروں پر نہ ٹوٹ پڑے۔ مگر اس وقت اندلس کی خلافت کا کیا حال ہے؟ ہر مدعی خلافت ذلیل عیسائی حاکموں کے دربار میں حاضر ہو کر امداد کے لئے دست سوال دراز کر رہے ہیں اور قوت لایموت کے لئے ناک میں رگڑ رگڑ کر التجائیں کر رہے ہیں! آخر یہ انقلاب کیوں اور کس وجہ سے پیدا ہوا؟ صرف آپس کی خانہ جنگیوں کے باعث (دراپنی ہی تلواروں سے اپنی گردنیں کاٹنے کی وجہ سے۔ ان تمام مفاسد کے سدباب کے لئے کلام عزیز نے پہلے ہی سے مسلمانوں کو ہدایت کر دی تھی کاش مسلمان اس پر عامل رہتے اور خدائے تعالیٰ کے فرمان کی قدر کرتے۔

ولا تنازعوا فتفشلوا وتذہب ریحکم — تم آپس میں اختلافات کرو گے تو تمہارا شیرازہ منتشر ہو جائیگا اور تمہاری ہوا بگڑ جائے گی۔

اب دیکھو قرآن کریم کی سچائی ہر زمانہ میں کس طرح روز روشن کی طرح ظاہر ہوئی ہے اور آپس کے تنازعات نے مسلمانوں کو اوج کمال سے گرا کر کس طرح تحت الثریٰ میں اوندھے منہ گرا دیا ہے۔

(باقی آئندہ)

ضروری گزارش

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہیئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا (جو کہ ان کے پتہ کی چٹ میں ان کے نام سے پہلے پتہ کے شروع میں لکھا ہوا ہوتا ہے) حوالہ ضرور دیا کریں۔ بعض حضرات نمبر خریداری لکھنے کی بجائے رجسٹرڈ نمبر لکھ دیا کرتے ہیں جس کے باعث ان کے پتہ کی چٹ تلاش کرنے میں سخت دشواری کا سامنا ہوتا ہے۔

نیز جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔ (منیجر الجمعیۃ دہلی)

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات سرتاج عالم آنند نگرہ گولیاں اپنے کرشمائی تاثیرات کو بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہو چکی ہیں۔ ... دلی ... احتلام، سرعت انزال وغیرہ شکایتوں کو چند ہی روز میں دور کرنے میں لاثانی ثابت ہو چکی ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۰ گولیاں صرف ایک روپیہ (عہ) پانچ ڈبیاں چار روپے۔

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

سید حسن ادریسی کا برقیہ شاہ حجاز کے نام

جلالۃ الملک کا لطف آمیز جواب

جنگ کے بعد اسلامی اخوۃ کا نظارہ

ناظرین کرام کو معلوم ہے کہ سید حسن ادریسی کی وجہ سے حجاز اور یمن میں جنگ و جدال کا بازار گرم ہوا اور اسی کے باعث قلب عرب میں عربوں کی تلواریں ایک دوسرے کے مقابلہ میں نکل پڑی تھیں۔ سلطان ابن سعود اول ہی سے اس کی سپردگی کا مطالبہ کر رہے تھے جس کو امام یمن نے پورا نہیں کیا۔ اب چونکہ شرائط صلح کی تکمیل ہو چکی ہے اسلئے امام یمن نے سید حسن اور اس کے تین سو ساتھیوں کو واپس کر دیا ہے۔

جب سید حسن ادریسی حدیدہ پہونچے اور ان پر امیر فیصل نے قبضہ کیا تو سید حسن نے جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کی خدمت میں مندرجہ ذیل تار ارسال کیا۔ چنانچہ ذیل کا تار اور اس کا جواب حکومت حجاز کے سرکاری بیان میں شائع کر دیا گیا ہے۔

حسن ادریسی کا تار حسب ذیل ہے۔

"آپکے صاحبزادے امیر فیصل نے حدیدہ میں ہم کو عزت و احترام کے ساتھ لیا ہم آپکے علم حسن عمل اور مکارم اخلاق کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔"

اس کا جواب جلالۃ الملک نے حسب ذیل تار کے ذریعہ دیا ہے۔

بجانی حسن ادریسی حدیدہ

الحمدللہ کہ آپ خیر و عافیت کے ساتھ حدیدہ پہونچ گئے۔ حال میں جو کچھ بھی حالات تقدیر اور ہمارے دشمنوں کی وجہ سے نمودار ہوئے وہ گزر گئے۔ اب انشاء اللہ آپ ہمارے بھائی ہیں۔ جو کچھ ہوا وہ قضا و قدر کا معاملہ تھا آپ مطمئن رہیں کہ آپکو کسی قسم کی شکل پیش نہیں آئے گی اور تمام امور میں آپ کے لئے آسانیاں بہم پہونچائی جائیں گی۔ تمہارا حال ہمارے حال سے وابستہ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خیر و بھلائی کی توفیق دے۔

عبدالعزیز (سلطان ابن سعود)

ادریسی خاندان کے تین سو افراد کی سپردگی

یمنی افواج نے پہاڑی علاقوں کو خالی کر دیا

حدیدہ میں (جو یمن کا بندرگاہ ہے اور جس کو حال میں سعودی افواج نے فتح کیا ہے) امیر فیصل کی خدمت میں حسن اور عبدالعزیز ادریسی کو معہ ان کے ساتھیوں کے جن کی تعداد تین سو کے قریب ہے، حاضر کر دیا گیا ہے۔ یہ تمام لوگ جیزان کی طرف روانہ کر دئیے گئے ہیں۔ سید عبدالوہاب ادریسی کی سپردگی کے انتظامات بھی کئے جا رہے ہیں۔

ابی عریش میں سلطان ابن سعود کی جو احتیاطی فوج مقیم ہے اس کے افسر نے اطلاع دی ہے کہ امام یحییٰ کی فوج بلغازی اور فیفا سے واپس بلالی گئی ہے اور پہاڑی علاقوں سے بھی یمنی فوج کو واپس بلا لیا جا رہا ہے۔

حدیدہ میں معاہدہ کی نقول کا تبادلہ

امیر فیصل سے بنی فہد کے رئیس کی ملاقات

شاہ فواد کی سیاحت یونان

معلوم ہوا ہے کہ شاہ فواد والی مصر عنقریب یونان کی سیاحت کے لئے تشریف لے جائیں گے۔ آپکے استقبال کے لئے یونان میں عظیم الشان تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ شاہ فواد کی اس سیاحت پر کسی اخبار نے کوئی تبصرہ نہیں کیا کیونکہ مصر آزاد نہیں ہے اسلئے شاہ فواد کی یہ سیاحت بھی کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتی۔

ترکی حکومت کی مستحکم بنیادیں

ملکی مصنوعات کو یورپ میں پھیلانے کا ارادہ

ترکی اخبارات سے معلوم ہوا کہ حکومت ترکیہ نے جاپانی کارخانوں کو دس آبدوز کشتیوں کی تعمیر کے لئے آرڈر دیا ہے۔ اسی کے ساتھ جاپان کو اجازت دیدی ہے کہ وہ ترکی میں پارچہ بافی کے کارخانے قائم کر کے اور ان کارخانوں کے تیار کردہ کپڑوں کو ترکی مصنوعات کے نام سے یورپ میں فروخت کرے۔ جاپان کو اس بات کی بھی اجازت دی گئی ہے کہ وہ غیر ملکی مشنری تیار کر کے ترکی روانہ کرے جن کو ترکی میں کل کر کے ترکی مصنوعات کے نام سے دنیا میں فروخت کیا جائے۔

ترکی وزارت حربیہ نے جدید ہوائی جہازوں کی تعمیر کے لئے بھی ایک اسکیم تیار کی ہے۔ ان جہازوں سے ادرنہ کی سرحد کا تحفظ کیا جائے گا۔

۳۰ سال سے بیدار رہنے والی عورت

سونے کا نام تک نہیں لیتی

ہنگری کی ایک عورت نے جس کی عمر اس وقت ۸۰ سال ہے، یہ اعلان کیا ہے کہ وہ ۱۱ جنوری ۱۹۰۵ء سے آج تک ایک سکنڈ کے لئے بھی نہیں سوئی۔ یہ عورت رات دن بیدار رہتی ہے اور آنکھ تک نہیں جھپکاتی۔ اس کی خوراک شوربے کی ایک پلیٹ اور رات کے وقت تھوڑا دودھ ہے۔ لطف یہ ہے کہ یہ عورت تنہا خوش نہیں ہے بلکہ اپنے اس مختصر کھانے میں اپنی بلی کو بھی شریک کر لیتی ہے۔ ڈاکٹروں نے عورت کے دماغ کا امتحان لیا ہے مگر وہ ابھی تک اس کی بیداری کے اسباب معلوم نہیں کر سکے۔

بیس سال میں ۲۳ بچے پیدا ہوئے

ایک پرتگالی عورت "ارمنڈا ڈی کوبلائے" نے جس کی عمر ۳۸ سال کی ہے اپنی شادی کی بیسویں سالگرہ کے موقعہ پر اس نے اپنے خاوند کے سامنے ایک نومولود بچہ پیش کیا ہے جس کو حال ہی میں اس نے جنا ہے۔ اس عورت کے کل بچوں کی تعداد ۲۳ ہے جو بیس سال کی عمر میں پیدا ہوئے ہیں۔ ۱۸ سال کی عمر میں اس خاتون کی شادی ہوئی تھی جس کے بعد وہ ہر دس مہینہ میں اپنے خاوند کیلئے ایک بچہ پیدا کرتی رہی۔ بیس سال تک اس غریب کو بچوں کی پیدائش سے بالکل فرصت نہیں ملی اور اب وہ ۲۳ بچوں کی ماں ہے۔

فلسطین میں یہودیوں کی گرفتاری

فلسطین میں حکومت نے دس یہودیوں کو اس جرم میں گرفتار کیا ہے کہ وہ کارخانہ داروں کو اس امر کی ترغیب دے رہے تھے کہ سوائے یہودی عمال کے کسی عرب کو کارخانوں میں ملازم نہ رکھا جائے۔ یہودی، برطانیہ کی پالیسی سے سخت نالاں ہیں اور انہوں نے بطور احتجاج ہڑتال بھی کی ہے۔

ٹیونس اور مراکش کے درمیان ریلوے کا افتتاح

سلطان مراکش سیدی محمد نے مراکش ٹیونس ریلوے کا افتتاح کرتے ہوئے مجمع عام میں پہلی بار تقریر کی جس میں آپ نے فرانس کی خدمات شماری کرتے ہوئے ان اصلاحات کی بے حد ستائش کی جو رفاہ عام کی خاطر فرانس مدتوں سے انجام دے رہا ہے۔

مراکش کی ایک مسجد میں فرانس کی مخالفت

رباط کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ شہر "طازہ" کی ایک مسجد میں فرانسیسی حکومت کے مخالفین اور موافقین میں سخت تصادم ہو گیا جس کے بعد رباطی فرانسیسی پولیس نے ۱۵ اشخاص کو گرفتار کر لیا۔ گرفتاری کے بعد مسلمانوں میں سخت جوش پھیل گیا ہے اور فرانسیسی حکومت کی اس حرکت کو نفرت و حقارت کی نظروں سے دیکھا جا رہا ہے۔

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت اور رعایتوں کی انتہا

دہلی کا مشہور مذہبی ماہوار رسالہ نظام المشائخ چھبیس سال سے ہر ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کیا کرتا ہے جس میں نئے نئے عنوانوں سے حضور صلعم کی خصوصیات زندگی پر نہایت بلند پایہ مضامین لکھے جاتے ہیں۔ پہلے چھبیس تذکرے تو اب نہیں مل سکتے البتہ چند موجود ہیں اور ایک تازہ تذکرہ ابھی چھپا ہے۔ پچھلے بچے ہوئے تمام تذکروں کی ضخامت ڈیڑھ ڈیڑھ سو صفحہ ہے لیکن تازہ تذکرہ کی ضخامت کتابی سائز کے تین سو صفحوں کے برابر ہے۔ یہ دونوں تذکرے صرف ایک آنہ محصول بھیج کر آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں بشرطیکہ اس ایک آنہ کے ساتھ نظام المشائخ کا سال بھر کا چندہ بھی بھیج دیں۔ یہ رعایت فقط ماہ ربیع الاول کے لئے ہے۔ اس ماہ کے اندر اندر نظام المشائخ کا خریدار بننے والوں کو ایک تو مندرجہ بالا رعایت دی جائے گی کہ رسول اللہ صلعم کا ایک تذکرہ پرانا اور ایک تذکرہ تازہ مفت ملے گا اور دوسری رعایت یہ کہ

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

لے لیا جائے گا یعنی ایک روپیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تذکرے ساڑھے چار سو صفحے کے ملیں گے اور پھر سال بھر تک نظام المشائخ بھی آپ کے پاس پہنچے گا۔

نظام المشائخ کے ہر پرچہ کی ضخامت بڑے سائز کے بہتر (۷۲) صفحہ ہوتی ہے۔ نمونہ مفت منگا کر دیکھئے اور ایک رعایت اور لیجئے۔ سال بھر نظام المشائخ پڑھنے کے بعد اگر سال خیر کے پرچے صاف ستھری حالت میں واپس کر دیجئے گا تو ایک روپیہ جو اس وقت ادا کیجئے گا وہ واپس دے دیا جائے گا۔

المشتہر: منیجر رسالہ نظام المشائخ نمبر ۹۱۔ کوچہ چیلان دہلی

زلزلۂ بہار کے بعد تعمیری کام کی ضرورت

حکومت نے اب تک کیا کیا ہے اور کیا کرنا چاہیئے

سرکاری رپورٹ اور اس پر تنقید

زلزلۂ بہار کے سلسلہ میں حکومت نے جو امداد سرکاری خزانہ سے دی ہے اور وائسرائے فنڈ میں جس قدر روپیہ جمع ہوا ہے اس کے مصارف کے متعلق صوبۂ بہار کے مختلف مراکز سے متعدد شکایتیں ہم تک پہنچی ہیں اور ہمارے نامہ نگاروں نے خصوصیت کے ساتھ وائسرائے فنڈ کے متعلق لکھا ہے کہ سرکاری حکام اور پولیس آفیسر اس فنڈ سے جو امداد دے رہے ہیں وہ ہرگز قابل اطمینان نہیں ہے۔ اور ان کا طریق کار متعدد وجوہ سے قابل اعتراض ہے۔ کچھ عرصہ ہوا کہ دوسرے اخبارات میں بھی اس قسم کی شکایتوں پر مشتمل مراسلات شائع ہوئے ہیں۔ حکومت ہند نے غالباً ان ہی شکایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے زلزلۂ بہار کی تعمیری سرگرمیوں کی ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ جس میں صوبۂ بہار کے موجودہ حل طلب مسائل پر بحث اور ان کے متعلق ضروری معلومات کے علاوہ امدادی طریقوں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ ہم اس رپورٹ کو اس غرض سے درج ذیل کرتے ہیں کہ قارئین کرام حکومت ہند کے زاویۂ نگاہ اور اس کی پیش کردہ صورتوں پر غور کر لیں اور اس کے بعد صوبۂ بہار کے باخبر اور سنجیدہ حضرات جنہیں اس سلسلہ میں کافی معلومات حاصل ہیں ...

حل طلب مسائل

ذرائع خبر رسانی کی درستی

جدید تعمیر عمارات

عمارات کا نقصان ان جگہوں پر بھی ہوا جہاں زلزلے کا اثر زیادہ محسوس ہوا۔ ادھان جگہوں پر بھی جہاں کہ عدالتیں، دفاتر، جیلیں، کوٹھیاں، اسکول، ہسپتال، کوارٹرز سب ہی منہدم ہوئے۔ پہلے پہلے خیموں کا انتظام کیا گیا۔ دیگر صوبجاتی حکومتوں اور محکمۂ فوج نے صوبجاتی حکومت کی اپیل پر بہت سے خیمے وغیرہ بھیج دئیے۔ گرمی آنے تک انہی سے کام چلایا گیا۔ پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ کا تنہا کام یہ تھا کہ وہ پبلک اداروں اور افسران کے لئے عارضی قیام گاہیں بنائے اور قابل مرمت عمارات کی درستی کرے۔ جنوبی بہار میں مستقل عمارات کی تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا، لیکن شمالی بہار میں زمین کی حالت کا لحاظ رکھتے ہوئے یہ کام مدتوں تک ملتوی ہو گیا۔ جہاں جہاں دفاتر اور ہاسٹل گاہیں ناقابل استعمال ہو گئی تھیں وہاں آہنی چادروں کی پناہ گاہیں بنائی گئیں۔ ان میں سے ایک بڑی تعداد پرانے پٹنہ جیل سے لیکر مناسب جگہوں پر نصب کی گئی۔ پروگرام کی وسعت نے مجبور کیا کہ بھاگلپور ڈویژن میں ایک ایڈیشنل سپرنٹنڈنگ انجینئر مقرر کیا جائے۔ دربھنگہ اور پٹنہ میں نئی ڈویژنیں کھولی جائیں اور بہت سی جدید سب ڈویژنیں بنائی جائیں۔

راستوں کے ذرائع خبر رسانی کو بحال کرنے کا بار ڈسٹرکٹ بورڈوں پر پڑا۔ ان جماعتوں کی بہت سی عمارات بھی ٹوٹ پھوٹ گئیں۔ ان کے انجینئرنگ اسٹاف کو ابھی تقویت دینا ضروری تھا۔ شمالی بہار کے نگران انجینئر ان کے ماتحت افسران اور ترہٹ ڈویژن کے ڈسٹرکٹ انجینئر اس طریق کار کے لئے مبارکباد کے مستحق ہیں جس سے انہوں نے بہت سے ضروری منگائی مسئلوں کا مقابلہ کیا۔

فروری کے آخر میں مرکزی حکومت نے اعلان کیا کہ وہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے تمام نقصانات کی مالی تلافی کرے گی۔ اس تلافی میں عمارات اور شاہراہ متعلقہ ڈسٹرکٹ بورڈز اور میونسپلٹیوں کی جدید تعمیر بھی آ گئی بلکہ اسکولوں، ہسپتالوں اور اس طرح کی ان تمام اداروں کو بھی امداد بھی آ جاتی ہے جو ان سے امداد پا رہے تھے۔ حالات کے بدستور ہونے تک حکومت ان اداروں کے اخراجات کی کفیل ہوگی۔ حکومت مقامی نے مقامی جماعتوں کو ہدایات بسلسلۂ امداد زر طلبی تیار دی ہیں۔ فی الحال ان عمارات کو درست کیا جا رہا ہے جن کی مرمت بارش سے پہلے پہلے ممکن ہے۔ اس سلسلے میں بڑی بڑی رقمیں منظور کی جا چکی ہیں اور بالخصوص اسکیمیں پروگرام کی جستجو ہے جس سے ان عمارات کو جو بالکل برباد ہو گئی ہیں از سر نو تعمیر کیا جا سکے۔ ان کاموں کی نگرانی اتنی مشکل ہے کہ ایک خاص انسپکٹر آف لوکل ورکس بجائے ترہٹ مقرر کیا گیا ہے۔

گورنمنٹ نے ڈسٹرکٹ سو کچرڈ بورڈ کی آمدنیاں متأثر نہیں ہونے دیں مگر بعض میونسپلٹیاں اپنی ٹیکس کی آمدنیوں کا معتدبہ حصہ کھو بیٹھیں۔ بھیجا گیا کو تل میں ایک خاص ایکٹ پاس کیا گیا جس سے ہاؤس ٹیکس کی معافی کے سلسلے میں قانونی مشکلات کا ازالہ کیا گیا اور معافی کا تفصیلی بیان زیر تیاری ہے۔ بڑی رقوم میونسپلٹیوں کے لئے منظور کی گئی ہیں تاکہ وہ صحیح کام کر سکیں۔

(باقی آئندہ)

افسانہ

بہار و خزاں

ماں کو بیٹے کا چکمہ

ناصح کی نصیحت کا الٹا اثر

اختر اور ماموں جان میں مکالمہ

(۲)

والدہ: ہیں! کیا تم نے قرض بھی کر لیا ہے؟ تم نے تو ہمارے خاندان کی ناک کو دی اور بلکہ عزت پر بٹہ لگایا۔ جب خدا نے سب کچھ دے رکھا ہے تو قرض لینے کی کیا ضرورت تھی؟

وہ پیرانی والدہ کو دھکہ دیکر بہت سارا روپیہ وصول کر لیتے کہ مولانا عبدالسلام کو اس کی اطلاع مل گئی۔ انھوں نے فوراً اپنے ملازم کو بھیجکر میاں اختر کو اپنے پاس بلایا۔

مولانا: میاں اختر! آخر تمہاری یہ حالت کب تک رہے گی اور تم اپنی والدہ کی کمائی دوست و احباب کو کب تک کھلاتے رہو گے؟ ایک تو تمہارے کالج کے اخراجات دوسرے فیشن پرستی کے مصارف اور پھر دوست و احباب کی میاں فتوں اور ٹی پارٹیوں کا بار کیا تمہاری والدہ کے پاس قارون کا خزانہ ہے کہ تم اسلئے تلے اڑ کر ہو اور اس میں کمی نہ آئے۔ خدا کے لئے کچھ تو سوچو اور اپنے مستقبل پر غور کرو۔ ...

اختر: آپکے جو جی میں آئے کہئے میں بھی اپنی طبیعت کا مختار ہوں۔

(باقی آئندہ)

ہاضمین

امراض شکم یعنی بادگولہ، دردرگی، اپھارہ، قبض اور فساد معدہ کے لئے بہترین پایا ہے۔ (نمبر) ... چار آنے کے ٹکٹ برائے محصول ہاضمین روانہ فرمائیے۔ ... ایچ محی الدین صاحب ... الہ آباد

ہاضمین (دس گولیاں) مفت منگا لیجئے

معجون مقوی معدہ

... قیمت فی ڈبیہ ...

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

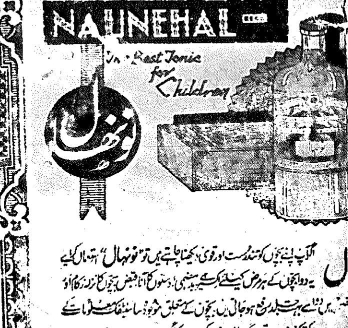

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست اور قوی دیکھنا چاہتے ہیں تو "نونہال" استعمال کرائیے۔ ... صرف آٹھ آنے ...

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

عبرت و نصیحت کے چند لمحات

اندلس میں مسلمانوں کی خانہ جنگی کے افسوسناک نتائج

مغلوب و منکوب عیسائیوں کی سرفرازی

گزشتہ الجمعیۃ میں لکھا جا چکا ہے کہ خلیفۃ المہدی نے بربری قوم کی حمایت کر کے اندلس کے تمام مسلمانوں اور افواج کو سخت ناراض کر دیا تھا آگے ملاحظہ فرمایئے اور دیکھئے کہ مسلمانوں کی خانہ جنگی سے مغلوب و منکوب عیسائیوں نے کتنا فائدہ حاصل کیا اور کس کی دستگیری نے عیسائیوں کے ستارۂ اقبال کو پھر کس طرح چمکایا۔

جب خلیفۃ المہدی نے بربری قوم کی علانیہ حمایت کی تو تمام مسلمان دل برداشتہ ہو گئے اور تمام فوج میں بددلی پھیل گئی، خلیفہ ہشام چونکہ منافق تھا اور بظاہر بربریوں کا معاون مگر بباطن دشمن تھا وہ ان کو کسی ترکیب سے نیست و نابود کرنا چاہتا تھا اسلئے اس کی اس سازش کا حال بربریوں پر روشن ہو گیا، اس کے بعد بربریوں نے آپس میں مشورہ کر کے یہ ارادہ کیا کہ خلیفہ (المہدی) کو تخت سے اتار کر اس کے ایک رشتہ دار ہشام کو خلیفہ بنا دیا جائے مگر ان کے اس ارادہ کی اطلاع المہدی اور امرائے عرب کو ہو گئی اور انہوں نے رعایا کی امداد سے ان کو شہر سے باہر کر دیا اور ہشام کو (جس کا سلسلہ خلیفہ عبدالرحمٰن ثالث سے مل سکتا ہے) گرفتار کر کے المہدی نے اپنے ہاتھ سے قتل کر ڈالا۔

بربریوں کا عروج

عربوں اور بربریوں میں جنگ

غرض اہل بربر نے سلیمان کی قیادت میں ماہ محرم ۴۰۰ھ مطابق ۱۰۰۹ء قرطبہ کا رخ کیا۔ واضح نے بھی المہدی کی امداد کیلئے سلیمان کا تعاقب کیا مگر اس سے ایک ایسی غلطی سرزد ہو گئی جس کی تلافی پھر نہ ہو سکی یعنی اس نے اپنی فوج کو سلیمان کی فوج سے تنہا کر کے تنہا راہ میں ہی اس پر حملہ کر دیا مگر سلیمان نے اپنی فوج کے ساتھ واضح کا ایسا مقابلہ کیا اور ایسی زبردست شکست دی کہ وہ سراسیمہ ہو کر اپنی چار سو فوج کے ہمراہ قرطبہ بھاگ آیا، ادھر تو واضح کی یہ حالت ہوئی اور ادھر خاص قرطبہ میں خلیفۃ المہدی عیش و عشرت کے مزے لوٹ رہا تھا، جب اس نے دیکھا کہ سلیمان قرطبہ کی جانب برابر بڑھتا چلا آ رہا ہے اور اس کی فوج ہزیمت اٹھا کر قرطبہ بھاگ آئی ہے تو وہ بیدار ہوا اور بحالت سراسیمگی شہر سے باہر فوج کو جمع کرنے کا حکم دیا اور لشکر کے گرداگرد ایک خندق کھدوائی۔ المہدی ہنوز اس انتظام میں مصروف تھا کہ سلیمان قرطبہ کے قریب نمودار ہوا اور فوج کے ساتھ وہیں خیمہ زن ہو گیا۔

خلیفۃ المہدی کی شکست

...

ادھر سلیمان کے سفیروں نے عیسائی حاکم کو اپنی امداد کے لئے آمادہ کیا، بالآخر ابن ماذوبہ (عیسائی حاکم) نے سلیمان کی شرائط کو تسلیم کر لیا اور بطور امداد اسکے پاس ایک ہزار گائے بیل اور پندرہ ہزار بکرے معہ پارچہ و غلہ بھیجے۔ اس تازہ بتازہ مدد سے اہل بربر کی جان میں جان آئی اور وہ ترو تازہ ہو کر المہدی سے جنگ کرنے کے لئے آمادہ ہو گئے۔

عبرت کیلئے صرف ایک لمحہ

ناظرین کرام! آپنے الحکم ثانی کے بیان میں پڑھا ہوگا کہ اندلس کی اسلامی حکومت کے رعب و دبدبہ کا کیا حال تھا؟ قسطنطنیہ، فرانس اور اٹلی کے عیسائی بادشاہ اطاعت و انقیاد کے لئے دربار خلافت میں اپنے سفیر بھیجتے تھے۔ قرب و جوار کے عیسائی بادشاہ خلیفہ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپس کے نزاعات کے تصفیہ کیلئے درخواست کرتے تھے اور خلیفہ اسلام کو اپنے معاملات میں حکم اور ثالث مقرر کرتے تھے، دور دور سے عیسائی بادشاہ تحفہ تحائف دیکر خلیفہ اسلام کو راضی رکھنا چاہتے تھے کہ مبادا خلیفہ کی جبیں پر شکن نہ پڑ جائے اور موت کا پیغام بن کر ہمارے سروں پر نہ ٹوٹ پڑے۔ مگر اس وقت اندلس کی خلافت کا کیا حال ہے؟ ہر مدعی خلافت ذلیل عیسائی حاکموں کے دربار میں حاضر ہو کر امداد کے لئے دست سوال دراز کر رہے ہیں اور قوت لایموت کے لئے ناکیں رگڑ رگڑ کر التجائیں کر رہے ہیں! آخر یہ انقلاب کیوں اور کس وجہ سے پیدا ہوا؟ صرف آپس کی خانہ جنگیوں کے باعث اور اپنی ہی تلواروں سے اپنی گردنیں کاٹنے کی وجہ سے، ان تمام مفاسد کے سد باب کے لئے قرآن عزیز نے پہلے ہی سے مسلمانوں کو ہدایت کر دی تھی کاش مسلمان اس پر عامل رہتے اور خدائے تعالٰے کے فرمان کی قدر کرتے۔

لا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم۔ تم آپس میں اختلاف کر کے ضعیف ہو جاؤ گے اور تمہارا شیرازہ منتشر ہو جائیگا اور تمہاری ہوا بگڑ جائے گی۔

اب دیکھو قرآن کریم کی سچائی ہر زمانہ میں کس طرح روز روشن کی طرح ظاہر ہوئی ہے اور آپس کے نزاعات نے مسلمانوں کو اوج کمال سے گرا کر کس طرح تحت الثریٰ میں اوندھے منہ گرا دیا ہے۔

ضروری گزارش

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہیئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا (جو کہ ان کے پتہ کی چٹ میں ان کے نام سے پہلے پتہ کے شروع میں لکھا ہوا ہوتا ہے) حوالہ ضرور دیا کریں۔ بعض حضرات نمبر خریداری لکھنے کی بجائے رجسٹرڈ ایل نمبر لکھ دیا کرتے ہیں جس کے باعث ان کے پتہ کی چٹ تلاش کرنے میں سخت دشواری کا سامنا ہوتا ہے۔

نیز جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔ (منیجر الجمعیۃ دہلی)

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات سراج عالم آنگ نگرہ گولیاں اپنے اکسیری تاثیرات کی بدولت ہندوستان میں مقبول عام ہو چکی ہیں ... جعیرہ کا تھیاواڑ ... قیمت فی ڈبیہ ۶۰ گولیاں صرف ایک روپیہ ...

ویدشاستری سیام نگر کاٹھیاواڑ

عربی اور انگریزی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

سید حسن ادریسی کا برقیہ شاہ حجاز کے نام

جلالۃ الملک کا تلطف آمیز جواب

جنگ کے بعد اسلامی اخوۃ کا نظارہ

ناظرین کرام کو معلوم ہے کہ سید حسن ادریسی کی وجہ سے حجاز اور یمن میں جنگ و جدال کا بازار گرم ہوا اور اسی کے باعث قلب عرب میں عربوں کی تلواریں ایک دوسرے کے مقابلہ میں نکل پڑی تھیں۔ سلطان ابن سعود اول ہی سے اس کی سپردگی کا مطالبہ کر رہے تھے جس کو امام یمن نے پورا نہیں کیا۔ اب چونکہ شرائط صلح کی تکمیل ہو چکی ہے اسلئے امام یمن نے سید حسن اور اس کے تین سو ساتھیوں کو واپس کر دیا ہے۔

جب سید حسن ادریسی حدیدہ پہونچے اور ان پر امیر فیصل نے قبضہ کیا تو سید حسن نے جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کی خدمت میں مندرجہ ذیل تار ارسال کیا چنانچہ ذیل کا تار اور اس کا جواب حکومت حجاز کے سرکاری بیان میں شائع کر دیا گیا ہے۔

حسن ادریسی کا تار حسب ذیل ہے۔

"آپکے صاحبزادے امیر فیصل نے حدیدہ میں ہم کو عزت و احترام کے ساتھ لیا ہم آپکے حلم حسن عمل اور مکارم اخلاق کا شکر ادا کرتے ہیں"

اس کا جواب جلالۃ الملک نے حسب ذیل تار کے ذریعہ دیا ہے۔

بھائی حسن ادریسی ۔ حدیدہ

الحمدللہ کہ آپ خیر و عافیت کے ساتھ حدیدہ پہونچ گئے ...

ادریسی خاندان کے تین سو افراد کی سپردگی

یمنی افواج کی پہاڑی علاقوں کو خالی کر دیا

...

حدیدہ میں معاہدہ کی نقول کا تبادلہ

امیر فیصل سے یمنی وفد کے رئیس کی ملاقات

...

شاہ فواد کی سیاحت یونان

معلوم ہوا ہے کہ شاہ فواد والی مصر عنقریب یونان کی سیاحت کے لئے تشریف لے جائیں گے۔ آپکے استقبال کے لئے یونان میں عظیم الشان تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ شاہ فواد کی اس سیاحت پر کسی اخبار میں کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا کیونکہ مصر آزاد نہیں ہے اسلئے شاہ فواد کی یہ سیاحت بھی کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتی۔

ترکی حکومت کی مستحکم بنیادیں

ملکی مصنوعات کو یورپ میں پھیلانے کا ارادہ

ترکی اخبارات سے معلوم ہوا کہ حکومت ترکیہ نے جاپانی کارخانوں کو دس آبدوز کشتیوں کی تعمیر کے لئے آرڈر دیا ہے۔ اسی کے ساتھ جاپان کو اجازت دیدی ہے کہ وہ ترکی میں پارچہ بافی کے کارخانے قائم کرے اور ان کارخانوں کے تیار کردہ کپڑوں کو ترکی مصنوعات کے نام سے یورپ میں فروخت کرے۔ جاپان کو اس بات کی بھی اجازت دی گئی ہے کہ وہ غیر ملکی مشنری تیار کر کے ترکی روانہ کرے جن کو ترکی میں مکمل کر کے ترکی مصنوعات کے نام سے تمام دنیا میں فروخت کیا جائے۔

ترکی وزارت حربیہ نے جدید ہوائی جہازوں کی تعمیر کے لئے بھی ایک اسکیم تیار کی ہے۔ ان جہازوں سے ادرنہ کی سرحد کا تحفظ کیا جائے گا۔

۲۳ سال سے بیدار رہنے والی عورت

سونے کا نام تک نہیں لیتی

...

بیس سال میں ۲۳ بچے پیدا ہوئے

...

فلسطین میں یہودیوں کی گرفتاری

...

ٹیونس اور مراکش کے درمیان ریلوے کا افتتاح

...

مراکش کی ایک مسجد میں فرانس کی مخالفت

... مخالفین اور موافقین میں سخت تصادم ہو گیا جس کے بعد باطل فرانسیسی پولیس نے ۱۵ اشخاص کو گرفتار کر لیا مگر گرفتاری کے بعد مسلمانوں میں سخت جوش پھیل گیا ہے اور فرانسیسی حکومت کی اس حرکت کو نفرت و حقارت کی نظروں سے دیکھا جا رہا ہے۔

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت اور رعایتوں کی انتہا

دہلی کا مشہور ماہوار رسالہ نظام المشائخ چھبیس سال سے ہر ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کیا کرتا ہے جس میں نئے نئے عنوانوں سے حضور صلعم کی خصوصیات زندگی پر نہایت بلند پایہ مضامین لکھے جاتے ہیں۔ اب وہ سب چھبیس تذکرے تو اب نہیں مل سکتے، البتہ چند موجود ہیں اور ایک تازہ تذکرہ ابھی چھپا ہے۔ پچھلے بچے ہوئے تمام تذکروں کی ضخامت ڈیڑھ ڈیڑھ سو صفحے ہے لیکن تازہ تذکرہ کی ضخامت کتابی سائز کے تین سو صفحوں کے برابر ہے۔ یہ دونوں تذکرے صرف ایک آنہ محصول بھیج کر آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں بشرطیکہ اس ایک آنہ کے ساتھ نظام المشائخ کا سال بھر کا چندہ بھی بھیج دیں۔ یہ رعایت فقط ماہ ربیع الاول کے لئے ہے۔ اس ماہ کے اندر اندر نظام المشائخ کا خریدار بننے والوں کو ایک تو مندرجہ بالا رعایت دی جائے گی کہ رسول اللہ صلعم کا ایک تذکرہ پرانا اور ایک تذکرہ تازہ مفت ملے گا اور دوسری رعایت یہ کہ

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

لے لیا جائے گا یعنی ایک روپیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تذکرے ساڑھے چار سو صفحے کے ملیں گے اور پھر سال بھر تک نظام المشائخ بھیجے جانے کا۔

نظام المشائخ کے ہر پرچہ کی ضخامت بڑے سائز کے بہتر (۷۲) صفحے ہوتی ہے۔ نمونہ مفت منگا کر دیکھئے اور ایک رعایت اور لیجئے۔ سال بھر نظام المشائخ پڑھنے کے بعد اگر سال بھر کے پرچے صاف ستھری حالت میں واپس کر دیجئے گا تو ایک روپیہ جو اس وقت ادا کیجئے گا وہ واپس دے دیا جائے گا۔

المشتہر: منیجر رسالہ نظام المشائخ ۹۱ کوچہ چیلان۔ دہلی

زلزلۂ بہار کے بعد تعمیری کام کی ضرورت

حکومت نے ابتک کیا کیا ہے اور کیا کرنا چاہیئے

سرکاری رپورٹ اور اس پر تنقید

زلزلۂ بہار کے سلسلہ میں حکومت نے جو امداد سرکاری خزانہ سے دی ہے اور وائسرائے فنڈ میں جس قدر روپیہ جمع ہوا ہے اس کے مصارف کے متعلق صوبۂ بہار کے مختلف مراکز سے متعدد شکایتیں ہم تک پہنچی ہیں اور ہمارے نامہ نگاروں نے خصوصیت کے ساتھ وائسرائے فنڈ کے متعلق لکھا ہے کہ سرکاری حکام اور پولیس آفیسر اس فنڈ سے جو امداد دے رہے ہیں وہ ہرگز قابل اطمینان نہیں ہے۔ اور ان کا طریق کار متعدد وجوہ سے قابل اعتراض ہے۔

کچھ عرصہ ہوا کہ دوسرے اخبارات میں بھی اس قسم کی شکایتوں پر مشتمل مراسلات شائع ہوئے ہیں۔ حکومت ہند نے غالباً ان ہی شکایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے زلزلۂ بہار کی تعمیری سرگرمیوں کی ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ جس میں صوبۂ بہار کے موجودہ حل طلب مسائل پر بحث اور ان کے متعلق ضروری معلومات کے علاوہ امدادی طریقوں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ ہم اس رپورٹ کو اس غرض سے درج ذیل کرتے ہیں کہ قارئین کرام حکومت ہند کے زاویۂ نگاہ اور اس کی پیش کردہ صورتوں پر غور کر لیں اور اس کے بعد صوبۂ بہار کے باخبر اور سنجیدہ حضرات جنہیں اس سلسلہ میں کافی معلومات حاصل ہیں اور جو خود بھی ریلیف کا کام کر رہے ہیں حکومت کی کارروائیوں پر نکتہ چینی کر کے ان شکایات کا پوری طرح اظہار فرمائیں جو باشندگان صوبہ کو جائز طور پر محسوس ہو رہی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس رپورٹ پر مفصل بحث کی جائے اور حکومت نے اب تک جو کام کیا ہے اور جو کام اسے کرنا چاہیئے اس پر کمل روشنی ڈالی جائے۔ الجمعیۃ کے کالم اس خدمت کے لئے ہر وقت کھلے ہوئے ہیں اور اس سلسلہ میں ہم خود بھی عنقریب اظہار خیال کرنے والے ہیں۔

حل طلب مسائل

زلزلۂ بہار کی تعمیری سرگرمیوں پر یہ بیان اس غرض سے شائع کیا جاتا ہے کہ پبلک کو مکمل حالات سے آگاہی ہو سکے۔ اس بیان میں یہ دکھایا گیا ہے کہ حکومت اور لوکل جماعتوں نے فوری تکالیف کو دور کرنے کے بعد سے اب تک کیا کیا امدادی کارروائیاں کیں۔

...

بذات خود دلچسپی لینے سے مظلومین بہار اور امداد کنندگان مظلومین دونوں کی ہمت افزائی ہوئی۔

زلزلے کے عام اثرات کئی اور جگہ بے نقاب کئے گئے ہیں یہاں ان کو دہرانے کی بجائے یہ کہہ دینا کافی ہوگا کہ اس تباہی کے مرکز میں یعنی ملک کے ان حصے میں جو سرحد نیپال اور ریلوے لائن از موتیہاری تا دربھنگہ کے درمیان واقع ہے ...

...

جدید تعمیر عمارات

عمارات کا نقصان ان جگہوں پر بھی ہوا جہاں زلزلے کا اثر زیادہ دکھوں ہوا اور ان جگہوں پر بھی جہاں کم۔ عدالتیں، دفاتر، جیلیں، کوتوالیاں، سکول، ہسپتال، کوارٹرز سبھی تو متضرر ہوئے۔ پہلے پہلے خیموں کا انتظام کیا گیا اور دیگر صوبجاتی حکومتوں اور محکمۂ فوج نے صوبجاتی حکومت کی اپیل پر بہت سے خیمے وغیرہ بھیج دئے۔ گرمی آنے تک ان سے کام چلایا گیا بلکہ ورکس ڈپارٹمنٹ کا تنہا کام یہی تھا کہ وہ پبلک اداروں اور انسانوں کے لئے عارضی قیام گاہیں بنائے اور قابل مرمت عمارات کی درستی کرے۔ جنوبی بہار میں مستقل عمارات کی تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا، لیکن شمالی بہار میں زمین کی حالت کا لحاظ رکھتے ہوئے یہ کام اکتوبر تک ملتوی ہو گیا، جہاں جہاں دفاتر اور رہائش گاہیں ناقابل استعمال ہو گئی تھیں وہاں آہنی چادروں کی پناہ گاہیں بنائی گئیں۔ ان میں سے ایک بڑی تعداد پرانے پٹنہ جیل سے لیکر مناسب جگہوں پر نصب کی گئی۔ پروگرام کی وسعت نے مجبور کیا کہ بھاگلپور ڈویژن میں ایک ایڈیشنل سپرنٹنڈنگ انجینئر مقرر کیا جائے۔ دربھنگہ اور پٹنہ میں نئی ڈویژنیں کھولی جائیں اور بہت سی جدید سب ڈویژنیں بنائی جائیں۔

راستوں کے ذرائع خبر رسانی کو بحال کرنے کا بار ڈسٹرکٹ بورڈوں پر پڑا ان جماعتوں کی بہت سی عمارات بھی ٹوٹ پھوٹ گئیں ہیں۔ ان کے انجینئرنگ اسٹاف کو اچھی تقویت دینا ضروری تھا۔ شمالی بہار سرکل کے نگراں انجینئر ان کے ماتحت افسران اور ترہٹ ڈویژن کے ڈسٹرکٹ انجینئر اس طریق کار کے لئے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ جس سے انہوں نے بہت سے ضروری مہنگائی مسئلوں کا مقابلہ کیا۔

فروری کے آخر میں مرکزی حکومت نے اعلان کیا کہ وہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے تمام نقصانات کی مالی تلافی کرے گی۔ اس تلافی میں عمارات اور شاہراہ متعلقہ ڈسٹرکٹ بورڈز اور میونسپلٹیوں کی جدید تعمیر بھی آتی بلکہ اسکولوں، ہسپتالوں اور اس طرح کی ان تمام اداروں کی تعمیر امداد بھی آجاتی ہے جو ان سے امداد پا رہے تھے۔ حالات کے بدستور ہونے تک حکومت ان اداروں کے اخراجات کی کفیل ہوگی۔ حکومت مقامی نے مقامی جماعتوں کو ہدایات بسلسلۂ امداد زر طلبی تیار کی ہیں۔ فی الحال ان عمارات کو درست کیا جا رہا ہے جن کی مرمت بارش سے پہلے پہلے ممکن ہے۔ اس سلسلے میں بڑی بڑی رقمیں منظور کی جا چکی ہیں اور اب بھی ایسے پروگرام کی جستجو ہے جس سے ان عمارات کو جو بالکل برباد ہو گئی ہیں از سر نو تعمیر کیا جا سکے۔ ان کاموں کی نگرانی اتنی مشکل ہے کہ ایک خاص انسپکٹر آف لوکل ورکس بجائے ترہٹ مقرر کیا گیا ہے۔

گورنمنٹ نے ڈسٹرکٹ سو بجٹ بورڈ کی آمدنیاں متاثر نہیں ہوئیں مگر بعض میونسپلٹیاں اپنی انکم ٹیکس کی آمدنیوں کا معتدبہ حصہ کھو بیٹھیں۔ ... میں ایک خاص ایکٹ پاس کیا گیا جس سے یا ... ٹیکس کی معافی کے سلسلے میں قانونی مشکلات کا ازالہ کیا گیا اور معافی کا تفصیلی بیان زیر تیاری ہے۔ بڑی رقومات میونسپلٹیوں کے لئے منظور کی گئی ہیں تاکہ وہ صحیح کام کر سکیں۔

(باقی آئندہ)

معجون مقوی معدہ

یہ ان اشخاص کے لئے تیار کی گئی ... قیمت فی ڈبیہ ...

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

NAUNEHAL

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست اور قوی دیکھنا چاہتے ہیں تو "نونہال" استعمال کیجئے۔ یہ دوا بچوں کے ہر مرض کیلئے ... اپنے بچوں کو نونہال استعمال کرا کے نہال کر دیجئے۔ ... مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ہاضمین

کو امراض شکم یعنی بادگولہ، درد ریحی، اپھارہ اور قبض وغیرہ کے لئے بہترین پایا ہے۔ ایچ محی الدین صاحب بی ٹی ... چار آنے کے ٹکٹ برائے محصول بھیج کر ہاضمین (دس گولیاں) مفت منگا لیجئے

افسانہ

بہار و خزاں

ماں کو بیٹے کا چکمہ

ناصح کی نصیحت کا الٹا اثر

اختر اور ماموں جان میں مکالمہ

(۲)

والدہ: میں ایک تم نے قرض بھی کر لیا ہے؟ تم نے تو ہمارے خاندان کی ناک کٹوا دی اور ہماری عزت پر بٹہ لگایا جب خدا نے سب کچھ دے رکھا ہے تو تم کو قرض لینے کی کیا ضرورت تھی؟

اختر: قرض نہ لیتا تو کیا کرتا۔ ماموں جان کے خوف سے میں آپ سے کچھ نہ مانگ سکا اخراجات میں کمی نہیں کر سکا کیونکہ ان میں تخفیف کی مطلق گنجائش نہ تھی آخر مجبور ہو کر میں نے قرض لیا۔ مگر اس کی اطلاع سوائے آپ کے اور کسی کو نہیں دی گئی ہے۔

والدہ: بیٹا، پانچ ہزار روپیہ تم فوراً لیلو اور قرض فوراً ادا کر دو آئندہ کبھی قرض نہ لینا۔ اپنے ماموں جان کے خوف سے اگر تم نے پھر ایسی حرکت کی تو ہماری رہی سہی عزت بھی جاتی رہے گی۔

والدہ صاحبہ اختر سے گفتگو کر کے اندر تشریف لے گئیں اور ایک صندوق میں سے پانچ ہزار روپے کے نوٹ لا کر اختر کو دیدئے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ اختر نے کسی سے بھی قرض نہیں لیا تھا۔ صرف روپیہ وصول کرنے کا اس کو بہانہ بنایا گیا ...

وہ یہ روپیہ اپنی والدہ کو دھوکہ دیکر بہت سادہ روپیہ وصول کر لیتے کہ حافظ عبدالسلام کو اس کی اطلاع مل گئی۔ انہوں نے فوراً اپنے ملازم کو بھیجکر میاں اختر کو اپنے پاس بلا لیا۔

مولانا: میاں اختر! آخر تمہاری یہ حالت کب تک رہے گی اور تم اپنے والد کی کمائی دوست و احباب کو کب تک کھلاتے رہو گے؟ ایک تو تمہارے کالج کے اخراجات دوسرے فیشن پرستی کے مصارف اور پھر دوست و احباب کی میناخوں اور ٹی پارٹیوں کا بار۔ کیا تمہاری والدہ کے پاس قارون کا خزانہ ہے کہ تم اسلئے تللے اڑاتے رہو اور اس میں کمی نہ آئے، خدا کے لئے کچھ تو سوچو اور اپنے مستقبل پر غور کرو تم نے دو مہینوں میں پانچ ہزار روپے اڑا دئے۔ اور اڑائے بھی تو شراب نوشی میں اڑا تم کو خدا سمجھے۔ ابھی تو تمہاری شادی بھی نہیں ہوئی ہے۔ تمہاری ہمشیرہ کی بھی شادی ہونی ہے۔ غرض ہزاروں خرچ ہیں اب سوچو کہ یہ تمام مصارف کس طرح پورے ہونگے؟

اختر: آپ مجھ پر الزام نہ لگائے کہ میں نے شراب نوشی کی۔

مولانا: میں نے یہ تو نہیں کہا کہ تم نے شراب نوشی کی لیکن یہ کیا جھوٹ ہے کہ پارٹیوں میں شراب مہیا نہیں کی گئی؟ سوال صرف یہ ہے کہ تمہارے شاہانہ اخراجات کہاں سے پورے ہونگے ... تمہارے والد مرحوم کا اندوختہ پانی کی طرح بہا رہے ہو۔

...

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۲ ہجری

ہندوستان کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ

ہندو مہاسبھا کی کریہہ حرکات

ہندو مہاسبھا نے اپنے اجلاس اجمیر کے بعد سے بدقسمتی سے انتشار انگیز اور مفسدانہ روش اختیار کی ہے اور بدترین قسم کی فرقہ پرستی کے لئے ہندوؤں کو ابھارنے اور کانگریس کی مخالفت پر آمادہ کرنے کا جو فیصلہ مہاسبھا کی طرف سے کیا گیا ہے اس کا تقاضا یہی تھا کہ سبھا کا جو سکریٹری منتخب کیا جائے وہ بھی صدر مہاسبھا کی طرح بلکہ ان سے زیادہ زبان دراز اور بدباطن ہو...

تمام قوم پرور ہندو اخبارات سنفق اللفظ ہو کر ان کی اس قدر مدارات کر دیتے کہ انہیں پھر دوبارہ اس قسم کی ہرزہ سرائی کی جرأت نہ ہوتی یا اگر ہوتی تو کوئی اخبار ان کے مذموم پروپیگنڈ کے شائع کرنے کا ذریعہ بننا گوارا نہ کرتا مگر افسوس ہے کہ چند اخبارات نے مسٹر کیلکر کے اس بیان سے ملائم الفاظ میں اختلاف کیا اور ایک اخبار کس قدر سخت نوٹ بھی لکھا، قوم پرست ہندو پریس کی جموعی حیثیت سے مہاسبھا ...

[illegible]

مقدمہ "توہین اسلام" اور معاصر تیج

پنڈت راجیندر کے مقدمہ کے تعلق اور یہ ... کے ... خصوصیت کے ساتھ معاصر تیج کی روش پر ہم نے جو اصولی اعتراض کیا تھا اس کا جواب دیتے ہوئے ۲ جولائی ۱۹۳۳ء کے تیج میں لالہ دیش بندھو جی تحریر فرماتے ہیں۔

مدمعاصر موصوف نے اپنے نوٹ کے آخری حصہ میں جو اصولی بحث اٹھائی ہے اس سے کسی کو بھی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ اور جہاں تک میرا تعلق ہے میں تو اس بات کا حامی نہیں ہوں کہ مقدمہ کی واپسی پر اصرار کیا جائے یا ... یہ ضرور کہوں گا کہ جب کسی مقدمہ کی بنیاد ذاتی سراسر انتقام یا تعصب پر قائم نظر آتی ہو تو حکومت کو یہ مشورہ دینا کہ مقدمہ واپس لے لیا جائے نا قابل اعتراض نہیں سمجھا جانا چاہئے۔ اس لئے معاصر الجمعیۃ ...

اس وقت حکومت سے یہ مطالبہ کرنا ایک حد تک درست ہو سکتا تھا کہ مقدمہ واپس لے لیا جائے یا انصاف حاصل کرنے کا کوئی غیر معمولی طریقہ اختیار کیا جائے۔ درانحالیکہ ابھی تک مقدمہ کی کسی تفصیل سے آریہ سماجیوں نے پبلک کو آگاہ نہیں کیا ہے اور خود لالہ دیش بندھو جی بھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ مقدمہ کن الفاظ پر چلایا گیا ہے ہم یہ سمجھنے سے قطعاً معذور ہیں کہ اس قسم کا ادعا و مطالبہ کیوں کیا جاتا ہے۔

دوسرا سوال "انتقام اور تعصب" کا ہے لیکن ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ لالہ جی کے اس جملہ کی حیثیت محض ایک الزام کی ہے جس کو ثابت کرنا دشوار ہے ملکہ ناممکن ہے۔ قبل اس کے کہ اصل مقدمہ کی نوعیت اور اس کی تفصیلات معلوم ہوں ...

[illegible]

شذرات

جرمنی میں جرمنوں کا خون

جرمنی سے جو خبریں آ رہی ہیں وہ یورپ کی موجودہ حالت کا اندازہ لگانے میں بہت کچھ امداد پہنچا سکتی ہیں۔ نازی جماعت جس کو جرمنی میں پورا اقتدار حاصل ہو گیا تھا اپنے لیڈر ہر ہٹلر کو ڈکٹیٹر بنوانے میں کامیاب ہوگئی ... انتہا پسند کہلانے لگا۔ اس گروہ میں نازی جماعت کے بڑے بڑے لیڈر شامل تھے اختلافات یہاں تک بڑھے کہ ہر ہٹلر اور ان کی حکومت کے دوسرے اراکین کو ان پر بغاوت کا شبہ ہو گیا اور ان کے خلاف فوراً مہم شروع کر دی گئی۔ صرف چند گھنٹوں کے اندر خود ہر ہٹلر کی سرکردگی میں نازی جماعت کے دیا بچاس جنہوں نے ہر ہٹلر کو ڈکٹیٹر بنایا تھا گرفتار کر لئے گئے اور قتل کر دئے گئے۔ دو سو کے قریب گرفتاریاں ہو چکی ہیں اور بہت سے بڑے بڑے آدمیوں کو جن میں فوجی جرنیل اور مدبرین حکومت شامل تھے گولی سے مارا جا چکا ہے ...

[illegible]

ریاست کپورتھلہ کی اسمبلی

کچھ عرصہ ہوا کہ مہاراجہ صاحب کپورتھلہ نے باشندگان ریاست سے وعدہ کیا تھا کہ آئندہ طرز حکومت میں نہایت اہم تبدیلی کی جائے گی اور ایک ایسی اسمبلی قائم کر دی جائے گی جو حقیقی معنی میں عوام الناس کی نمائندہ ہوگی اور جسے حق رائے دہی بالغان کی بنیاد پر منتخب کیا جائے گا۔ اگر موجودہ بے اطمینانی اور خلفشار کے موقع پر مہاراجہ صاحب اپنے اس وعدہ کا اعادہ فرما کر اس کی تکمیل کیلئے عملی احکام جاری فرما دیں یعنی اس قسم کی اسمبلی کے انتخابات کا انتظام شروع ہو جائے تو ہم سمجھتے ہیں کہ اصلاح احوال کے لئے یہ ایک بہترین صورت ہوگی ...

[illegible]

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں :۔

(۱) ایک مسجد میں ایک جماعت ہو چکی ہے، اور وہ سہواً ترک ہو گئی ہے اب دوسری جماعت ہو سکتی ہے یا کہ نہیں؟

(۲) مردے پر فاتحہ پڑھنی جائز ہے یا کہ نہیں؟

(۳) میت کے گھر جا کر فاتحہ پڑھنی جائز ہے یا کہ نہیں اگر جائز ہے تو کیا کرنا چاہئے؟

(۴) ہمارے شہر میں صرف ایک حافظ قرآن ہے لیکن اس کی ڈاڑھی منڈی ہوئی ہے کچھ کم ہے کیونکہ وہ ڈاڑھی کو تراش لیتا ہے۔ اس کے پیچھے تراویح پڑھنی جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب

(۱) کیا چیز سہواً ترک ہوئی۔

(۲) ایصال ثواب جائز ہے مگر مروجہ فاتحہ بے ثبوت ہے۔

(۳) میت کی تعزیت کے لئے جانا جائز ہے، تعزیت تین دن کے اندر ہو سکے ... اس کے بعد ... بے ثبوت ہے۔

(۴) اگر دوسرا امام اس سے بہتر مل سکتا ہے تو اس کو امام نہ بنایا جائے یا ایک مشت ڈاڑھی رکھنے کے لئے اس کو کہا جائے ...

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

(باقی آئندہ)

پنڈت مالویہ اور مسٹر اینے پر مہاسبھائی لیڈروں کی یورش

پارلیمنٹری بورڈ سے علیحدگی اختیار کرنے پر اصرار

مالویہ جی تذبذب کے گرداب میں پھنس گئے

بمبئی ۲ جولائی۔ بمبئی کرانیکل رقمطراز ہے کہ اس وقت پنڈت مالویہ سخت تذبذب کی حالت میں ہیں۔ ایک طرف گاندھی جی ترغیب دے رہے ہیں کہ وہ پارلیمنٹری بورڈ سے مستعفی نہ ہوں، دوسری طرف ڈاکٹر انصاری صاحب نے بذریعہ تار کے ذریعہ ان سے پارلیمنٹری بورڈ سے وابستہ رہنے کی استدعا کی ہے اور تیسری طرف ہندو مہاسبھا کا اثر ورسوخ ہے۔ کئی دنوں سے ہندو مہاسبھا کے لیڈر پنڈت مالویہ پر سخت دباؤ ڈال رہے ہیں کہ سرکاری فرقہ وارانہ حل کو نامنظور نہ کرنے کی صورت میں وہ کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کی صدارت سے مستعفی ہو جائیں۔ اس سلسلہ میں برلا ہاؤس میں ڈاکٹر مونجے، مسٹر کیلکر، مسٹر اینے وغیرہ مہاسبھائی لیڈروں کے درمیان بند کمرہ میں گفتگو ہو رہی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ بنارس میں کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کے بعد پنڈت مالویہ اور مسٹر اینے اپنے آخری اور انقطاعی فیصلہ کا اعلان کر دیں گے۔ بمبئی کانگریس کمیٹی کی استقبالیہ کمیٹی نے تجارتی اور دیگر اداروں اور انجمنوں کے کارکنوں سے آل انڈیا نیشنل کانگریس کے اجلاس کو کامیاب بنانے کی درخواست کی ہے۔

محلوں میں طوائفوں کی وبا

دہلی میونسپلٹی کا ہفتہ واری اجلاس

دہلی ۲۹ جون۔ دہلی میونسپلٹی کا کل ہفتہ واری اجلاس منعقد ہوا ... کے دوران میں لالہ مدن موہن لال نے کہا کہ ایسی طوائفوں کی فہرست بن رہی ہے جو محلوں میں آباد ہو گئی ہیں۔ جن لوگوں کا ایسی طوائفوں سے تعلق ہے وہ ان کو اپنے پاس ہی آباد کر رہے ہیں۔

خانصاحب حاجی رشید احمد نے کہا کہ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ یہ وبا کیونکر دور ہو سکتی ہے مجھے تو معلوم ہوا ہے کہ بعض ممبران بھی ان کی مدد کر رہے ہیں۔ حکومت سے ایک ایسا قانون بنانے کی ضرورت ہے کہ وہ جہاں بھی آباد ہوں وہاں سے اٹھائی جا سکیں ...

[illegible]

ایک خوفناک مسلح ڈاکہ

ایک مرد اور عورت کا قتل

ڈیرہ اسمعیل خاں یکم جولائی۔ ایک لڑکے کو قتل کرنے کے جرم میں یہاں ایک شخص کو پھانسی کی اور دو دوسرے کو دس سال قید سخت کی سزا دی گئی ضلع ہزارہ کے ایک موضع میں ایک مسلح ڈاکہ ڈالا گیا جس میں ایک مرد اور ایک عورت قتل کر دی گئی۔ ... سات فائر کئے گئے تھے ڈاکو گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

ڈیرہ اسمعیل خاں میں زبردست آندھی

ڈیرہ اسمعیل خاں یکم جولائی۔ یہاں کل زبردست آندھی آئی جس سے سینکڑوں درخت جڑ سے اکھڑ کر سڑکوں پر جا پڑے۔ آندھی سے بجلی کے باغات کو سخت نقصان پہنچا ہے۔

دریائے کابل میں کشتی الٹ گئی

دس اشخاص غرقاب

پشاور یکم جولائی۔ کل دریائے کابل میں ایک کشتی الٹنے سے دس اشخاص ڈوب گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسافروں کی یہ جماعت اکوڑہ سے دریا پار ایک گاؤں کے لئے کشتی میں سوار ہوئی۔ ... ملاح اور دو بچے زندہ بچے ہیں باقی دس اشخاص دریا کی نذر ہو گئے۔

دہلی کے قریب مسلح ڈاکہ

دہلی یکم جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ دہلی کے قریب موضع ... میں ایک مسلح ڈاکہ ڈالا گیا ... پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

ہندوستانیوں اور یورپینوں کا مقابلہ

تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ

شملہ ۲ جولائی۔ ہندوستانیوں کی نوآبادیاں بسائے جانے کے متعلق یونین جنوبی افریقہ کی مقرر کردہ تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کے بعد یہاں ہندوستانیوں میں بے چینی پھیل رہی ہے۔ اس رپورٹ کا لب لباب یہ ہے کہ ہندوستانیوں کو ایسے ممالک میں نوآبادیوں کے قیام کا حق نہیں ہونا چاہئے جہاں دوسرے تہذیب یافتہ سفید فام نوآبادی کے لئے اسکیم بن جانے کی اجازت دینی چاہئے ...

ترکی اور ایران میں تجارتی معاہدہ

ترکی بندرگاہیں ایرانیوں کیلئے آزاد

لندن ۲ جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ترکی اور ایران کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ ہو گیا ہے جس کی رو سے ایرانیوں کو دو ترکی بندرگاہوں کے ذریعہ تجارت کرنے کی کامل آزادی حاصل ہوگی ...

کپورتھلہ کے سرکاری حکام کی برطرفی

کپورتھلہ ۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ ریاست کے متعدد سرکردہ افسران کو جو کہ بحیثیت بازی کے سلسلہ میں شورش پسندوں کی امداد کرتے رہے ہیں عنقریب ملازمت سے الگ کر دیا جائے گا ...

کلکتہ کارپوریشن اور آرڈیننس

حکومت بنگال کو حکومت ہند کا جواب

کلکتہ ۲ جولائی۔ مقامی کارپوریشن کے میئر کے انتخاب کا سلسلہ ابھی تک طے نہیں ہو سکا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں حکومت بنگال نے حکومت ہند سے درخواست کی تھی کہ وہ ایک خاص آرڈیننس نافذ کرے ...

سیلاب سے ۲۴ گاؤں برباد

۱۷ افراد سیلاب کی نذر

میمن سنگھ ۲ جون۔ ... ۲۴ مواضعات سیلاب سے تباہ ہو گئے ہیں جن میں سے ۲ تو اب نہیں ...

۲۵ افراد کو کالے پانی کی سزا

اسلحہ فروخت کرنے کے الزام میں جلاوطنی

سڑک گرم ہو گئی اور دھواں اٹھنے لگا

الاکنڈا ایجنسی سے ہندو لڑکی مل گئی

پولیس کانسٹبل کی درازدستی

شولاپور میں حضرت ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی تقریر

بیس ہزار انسانوں کا اجتماع عظیم

مولانا آزاد سبحانی کی صدارت اور لاؤڈ اسپیکر کا انتظام

کاشغر پر روسی حملہ

طیاروں اور سپاہیوں کی پیشقدمی

روسی سفیر قراخاں کا عزم ترکی

ہندوؤں کو بہکانے کا نیا طریقہ

ہر روز تیس ہندو بیواؤں کا قبول اسلام

انسین جیل میں شدید ہنگامہ

سرکاری افسروں پر قیدیوں کا حملہ

بنگالی نوجوان کو پھانسی دیدی گئی

ڈاک لوٹنے اور گولی چلانے کا جرم

کردوں کی بغاوت کا خاتمہ

آئرلینڈ کے انتخابات کے نتائج

مسٹر ڈی ویلرا کی فتح

لندن ۲ جولائی۔ آئرستان کے مقامی انتخابات ختم ہو گئے ہیں رائے شماری کی فہرست دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ نشستوں کی تقسیم حسب ذیل ہے۔

نیا نانیل (ڈی ویلرا کی پارٹی)	۷۲۷	آزاد خیال	۲۵۱
گائیڈیل	۵۷۵	مزدور	۱۳۲

کاؤنٹی کونسل کی امداد کا اعلان سوموار کی شب کو کیا جائے گا۔ مزدوروں کو قطعی طور پر "نیا نانیل" کے ساتھ شمار کیا جا سکتا ہے لیکن گائیڈیل آزاد خیالوں میں سے صرف ۲۵ کی حمایت پر بھروسہ کر سکتے ہیں اس لئے حکومت و مخالفین کے درمیان نشستوں کی تقسیم کم و بیش برابر ہی ہے یہ پوزیشن بالکل ویسی ہے جیسی آئرش پارلیمنٹ میں ہے جہاں کہ حکومت کا توازن قائم ہے۔

قسطنطنیہ میں خوفناک آتشزدگی

استنبول ۸ جون۔ جس محل میں شاہ ایران مصطفیٰ کمال پاشا کے مہمان ہیں اس کے قریب شہر کے ایک رہائشی حصہ میں آگ لگ گئی جس میں چار اشخاص جل کر خاک ہو گئے اور تقریباً تین سو افراد بے گھر ہو گئے ... لاکھ پونڈ کا نقصان ہو گیا۔

راندیر میں حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی بصیرت افروز تقریر

ہزارہا انسانوں کا مجمع اور حقائق و معارف کی بارش

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند ۲۵ جون کی ...

[illegible]

۲۶ جون کو حضرت مولانا کی دوسری تقریر سورت کے لال میدان میں نو بجے ہوئی مجمع نہایت کثیر تھا اور چاروں طرف انسانوں کا ہجوم نظر آتا تھا۔

ملک معظم اور وائسرائے ہند کی ملاقات

لندن یکم جولائی۔ ملک معظم نے لارڈ ولنگڈن اور لیڈی ولنگڈن کو شرف باریابی بخشا اس کے بعد ان دونوں نے ملک معظم اور ملکہ معظمہ کے ساتھ لنچ تناول کیا۔

انتقادات

مضمین

ہمارے پاس عنبرین فارمیسی جلال آباد ضلع مظفر نگر کی ارسال کردہ گولیاں موصول ہوئی ہیں ... کھانا کھانے کے بعد ان گولیوں کا استعمال تقویت معدہ کا موجب ہوتا ہے ...

صابون سازی

صابون ایک ایسی کثیر الاستعمال چیز ہے کہ تقریباً ہر گھر میں اس کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے ...

[illegible]

تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کو مہاراجہ کپورتھلہ نے منظور کر لیا

وزیر اعظم اور اسٹیٹ کونسل پر اظہار اعتماد

مسلمانوں کے جرمانے انکے رشتہ داروں سے وصول کئے جا رہے ہیں

لاہور یکم جولائی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ مہاراجہ کپورتھلہ نے سلطانپور تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات کو منظور کر لیا ہے۔ مہاراجہ نے وزیر اعظم اور اسٹیٹ کونسل پر اپنے پورے اعتماد کا اظہار کیا ہے اور قیام امن کے لئے ان کی طرف سے جو کارروائیاں کی جا رہی ہیں ان کو بنظر استحسان دیکھا ہے۔

اطلاع ملنے پر کہ بیگوال میں پانچ سو مسلمان چھتے بنانے کی تیاری اور روانگی میں مشغول ہیں پولیس اور فوج ان کو منتشر کرنے کیلئے وہاں روانہ کی گئی۔ اس خبر کے ملتے ہی کہ بھگوڑہ کی ایک مسجد کے قریب صورت حال خراب ہے انسپکٹر جنرل پولیس خود تحقیقات کرنے کے لئے گئے۔ خلاف قانون سرگرمیوں میں حصہ لینے والے جن مسلمانوں پر جرمانے ہوئے ہیں ان کے جرمانے ان کے والدین، سرپرست اور دیگر رشتہ داروں سے وصول کئے جا رہے ہیں۔ دو مسلمانوں کو گرفتار کر کے ان سے ایک ایک ہزار روپے کی ضمانتیں لی گئی ہیں۔ پنجاب گورنمنٹ نے ریاست کو بچانے کے لئے جالندھر اور قرب و جوار پر سخت نگرانی شروع کر دی ہے اور جب سے قانون تحفظ والیان ریاست کا نفاذ ہوا ہے اس وقت سے کوئی جتھ کپورتھلہ روانہ نہیں کیا گیا۔ مالگذاری وصول کرنے میں بھی کوئی دقت پیش نہیں آئی اور آسانی سے وصول کر لی گئی۔

جرمنی میں زبردست انقلاب اور خونریزی

سابق چانسلر، لیڈروں اور پولیس افسروں کو گولی سے اڑا دیا گیا

حکومت کے بڑے بڑے ارکان پھانسی کے تختوں پر

برلن یکم جولائی۔ جرمنی کے سابق چانسلر وان سیلیچر کو گولی سے اڑا دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر شورش کو ختم کرنے اور مخالفت کو دبانے کے لئے بہت سختی کر رہے ہیں اب نازی پارٹی کی مخالفت قریب قریب ختم ہو گئی ہے۔ اسٹارم ٹروپ کے بہت سے لیڈروں کو گولی سے اڑا دیا گیا ہے یہ خبر ملتے ہی کہ میونخ میں شورش پھیل رہی ہے ہر ہٹلر بذریعہ ہوائی جہاز خود وہاں گئے اور وہاں کی پولیس کے صدر اور متعدد لیڈروں کو خود گرفتار کرایا۔ جب پولیس وان سیلیچر کو گرفتار کرنے کے لئے ان کے مکان میں داخل ہوئی تو انہوں نے اپنے ریوالور سے فائر کئے اور پولیس کا مقابلہ کیا۔ وان سیلیچر کی بیوی پولیس اور اپنے خاوند کے درمیان آ گئی جس سے ان کو بھی گولی لگی اور وہ دونوں موقع پر ڈھیر ہو گئے۔

آخری اطلاع مظہر ہے کہ اسٹارم ٹروپ کے سات لیڈر گولی سے اڑا دئے گئے جن میں جنرل ارنسٹ، سوجنڈ، سیلینز وغیرہ شامل ہیں۔ برلن کی اطلاع ہے کہ چیف نازی اسٹاف کے کپتان روہیم کو جیل کے اندر گولی مار دی گئی۔ پہلے ان سے کہا گیا کہ خودکشی کر لو اور ایک ریوالور پیش کیا گیا۔ خودکشی سے انکار کرنے پر ان کو گولی مار دی گئی۔ پروشیا کے وزیر داخلہ گرفتار کر لئے گئے ہیں اور بہت سے لیڈروں کو پھانسی دیدی گئی۔ کپتان وان پاپن گرفتاری کے بعد چھوڑ دئے گئے ہیں مگر ان کو اپنے مکان سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں ہے۔ ہر ہٹلر کے ساتھیوں کا خیال ہے کہ موجودہ انقلابی سرگرمیاں کسی خارجی طاقت کے اشارہ سے برپا کی جا رہی ہیں۔

افغانستان میں صنعتی اور تعلیمی ترقی

شاہ ظاہر خاں کی تقریر

پارلیمنٹری بورڈ سے استعفاء

مالوی جی کا تردیدی بیان

سنکیانگ میں جنگ کی رفتار

تنگانیوں کی فتح

خلاف قانون اسلحہ رکھنے کا الزام

قید سخت اور نظربندی کی سزا

جالندھر چھاؤنی کے ایک سکول ماسٹر کا جوش عقیدت

"میں سرمایہ داری کو فنا نہیں کرنا چاہتا"

اشتراکیوں کے متعلق گاندھی جی کا بیان

مولانا فضل الرحمن صاحب کی رہائی

سیالدہ اسٹیشن کے قریب مسلح ڈاکہ

سوا لاکھ روپے چھین لے گئے

ہندو لڑکیوں کو پردہ میں رکھو

بھائی پرمانند کی اپیل

اسلحے کے ذخیرہ کا پتہ مل گیا

کانپور میں پولیس کا کامیاب چھاپہ

گاندھی جی کے متعلق بے بنیاد خبر

ٹرین کو الٹنے کی غلط اطلاع

جرمنی کے وائس چانسلر کا تعاقب

متعدد تلاشیاں اور گرفتاریاں

کلکتہ کارپوریشن کے میئر کا انتخاب

دیاسلائی پر محصول

لارڈ ولنگڈن کی جگہ لارڈ لنلتھگو کا تقرر

دو جاپانی جنگی جہاز غرق ہو گئے

افغانستان میں بہت خاندان بہہ گئے

نادر آغا چل بسے

بارود خانہ میں گیارہ اشخاص ہلاک

کپورتھلہ میں مسلمانوں کی دھڑا دھڑ گرفتاریاں

۳۰ مسلمانوں کو سزا، تین مسلم افسروں کا تعطل

کپورتھلہ، ضلع جالندھر سے مسلم جتھوں کے کپورتھلہ جانے کی وجہ سے اب چونکہ والیان ریاست کے تحفظ کے قانون کا استعمال شروع ہو گیا ہے اس لئے آج ایک اسپیشل مجسٹریٹ پولیس کی ایک پارٹی کے ہمراہ صورت حالات کا مطالعہ کرنے کی غرض سے جالندھر سے کچھ فاصلہ تک گیا۔ سردار کشن سنگھ اور ریاستی پولیس اور فوج بھی ریاست کے اندر احتیاطی تدابیر اختیار کر رہے ہیں۔

ریاست کپورتھلہ کے دیوان سر عبدالحمید صورت حالات کا مطالعہ کرنے کی غرض سے آج شملہ سے تشریف لے آئے ہیں۔

آج ۳۰ مسلمانوں پر مشتمل ایک جتھا ریاست کی حدود کے قریب گرفتار کر لیا گیا اسے کوتوالی لایا گیا جہاں اس کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہوئی اور تین تین ماہ قید اور دو دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔

حکومت پنجاب کو اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مسلمانوں کے بہ دو لیڈروں کے خلاف جو کہ جالندھر سے کپورتھلہ جتھے بھیجا کرتے تھے مناسب کارروائی کی گئی ہے برکت علی کو اس کے موضع میں نظر بند کر دیا گیا ہے اور عزیز الدین ...

یمن اور حجاز کا باہمی معاہدہ

عسیر اور نجران حکومت حجاز کے حوالہ کر دئے گئے

دونوں حکومتیں بیرونی مداخلت کی متحدہ مدافعت کریں گی

لندن ۲۶ر جون۔ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود فرمانروائے نجد اور امام یمن کے مابین اسلامی اخوت اور باہمی دوستانہ کا معاہدہ جس کی میعاد ۲۰ سال ہے مکمل ہو کر نجد اور یمن کی جنگ کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ یہ معاہدہ لندن میں شائع ہو چکا ہے جلالۃ الملک سلطان ابن سعود اور امام یمن بیرونی مداخلت کی صورت میں ایک دوسرے سے بالکل وابستہ رہیں گے اور ایک دوسرے کی ہر ممکن امداد کریں گے نیز ہر باہمی جھگڑے جھنجٹ باہمی مشاورت کی صورت میں مشاورت کر لیا کریں گے۔ جاحسن کے سلسلہ میں گفت و شنید عنقریب شروع ہو جانے والی ہے۔

بمبئی ۲۷ر جون۔ بمبئی کے ایک عرب تاجر کو ایک پرائیویٹ برقیہ موصول ہوا ہے جس میں اسے اطلاع دی گئی ہے کہ سلطان ابن سعود اور امام یمن کے مابین معاہدہ پر طائف میں دستخط ثبت کئے گئے۔ معاہدہ کی شرائط حسب ذیل ہیں:-

(۱) ان حدود کا سوال جن پر دونوں فرمانرواؤں میں جھگڑا تھا یوں فیصلہ کیا گیا ہے کہ دونوں فرمانروا علاقہ جات متنازعہ کے قبضہ کے حق سے دستبردار ہو گئے ہیں۔

(۲) عسیر اور نجران حکومت سعودیہ کو دے دئے گئے ہیں۔

(۳) آئندہ جنگ کی کوئی کوشش نہ ہو گی۔

(۴) ممالک غیر کے متعلق دونوں حکومتوں کی خارجہ حکمت عملی بالکل ایک ہو گی اور دونوں بیرونی مداخلت پر اور اپنی حفاظت کیلئے متحد و متفق ...

نواب رامپور کی ملک معظم سے ملاقات

بیگم صاحبہ نے پردہ ترک کر دیا

لندن ۲۸ر جون۔ نواب اور بیگم صاحبہ رامپور نے نہایت تزک و احتشام کے ساتھ ملک معظم و ملکہ معظمہ سے ملاقات کی۔ نواب صاحب اور بیگم صاحبہ رامپور ایک اندازہ کے بموجب ایک لاکھ پونڈ کے قیمتی جواہرات اور دیا رجات پوشیدگی پہن کر ملاقات کے لئے گئے تھے اور ایک ہزار سال پرانی رامپور کی شاہی تلوار نواب صاحب کے ہاتھ میں تھی۔ ملکہ معظمہ نے بیگم سے ہندوستانی عورتوں کے بارے میں گفتگو کی۔ ملاقات تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہی بعد ملاقات نواب صاحب نے فرمایا کہ چند رسوم کی مجبوری سے مجھے اپنی بیگم کو اپنی ریاست میں پردہ میں رکھنا پڑتا ہے۔ ورنہ باہر مجھے اور ان کو پردہ ترک کر کے اس آزادی کے ساتھ جس میں ہم یہاں رہ رہے ہیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

نواب صاحب نے اپنی اور اپنی ریاست کی وفاداری کا پرجوش طریق پر یقین دلاتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں سیاسی جدوجہد کے باوجود ہم والیان ریاست ہمیشہ آپ کے وفادار رہے ہیں اور رہیں گے۔

پھانسی کے بعد روپیہ بھی ضبط

کانگرس کی جوبلی منانے کی تجویز

حکومت کشمیر کا اعلان

مسلمانوں کی نمائندگی میں اضافہ

مسٹر رحیم بخش غزنوی پر پابندی

وزیر اعظم برطانیہ پر نشت باری

افغانستان میں تباہ کن سیلاب

ٹیلیگراف کے تار کاٹ دئے گئے

محبوب عاشق کے قدموں پر

مفت بالکل مفت مفت

آخر کیا چاہتا ہے

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت لانے والا

بال سیاہ تیل

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

رانی بال صفا پوڈر

سرمہ نور افزا

ڈیڑھ سو سال کے بعد

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

حیات حافظ رحمت خاں

کٹ پیس منگوانے والوں کو ضروری اطلاع

فٹ کوٹ کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس رنچھوڑ لائن کراچی

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی اے) — معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰	دہلی- یوم دوشنبہ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۵۳ ہجری- مطابق ۹ جولائی ۱۹۳۴ء	نمبر ۳

طلسم راز

میری طرح جہان ہے شیفتہ اہل ناز کا
عقل نے سو جتن کئے ذہن نے لاکھ فکر کی

کس سے نہیں ہے واسطہ حسن زمانہ ساز کا
قفل مگر نہ کھل سکا تیرے طلسم راز کا

چھوڑ کے سنگ آستان ناز کا ہمکنار ہے
عجز نے کیا بڑھا دیا رتبہ سر نیاز کا

جھیل کے سختی جفا نرم مزاج بنگیا!
عشق بتاں سے ملگیا دل کو مزا گداز کا

اس دل ہیچ کار کو کام کا اپنے کر لیا!
کیوں نہ رہین لطف ہوں عشوۂ دلنواز کا

دیکھ رہا ہے سب کو وہ دل ہی مگر تری طرف
پاؤں نہ ڈگمگائے گا عاشق پاکباز کا

بیعت پور بانشان احسن بے ریا نہ کر
دل سے نیاز مند بن درگہ بے نیاز کا

(حضرت احسن مارہروی)

معاصرین کے افکار و آراء

معلمین حجاج کے متعلق مجوزہ قانون

کانگریس اور مہاسبھا

خان عبدالغفار خاں کی صحت

ایک قومی تذلیل

دلچسپ حقائق و معلومات

ازبلا چھپ کر تیار ہوگئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جنکو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق، یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت کا نقشہ قرطاس پر کھینچا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نو مسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہیے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہیے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون، اسکے حجم اور اس کی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک ہے۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس بائیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہوجائے گا اس لئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑے گا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ:- مینیجر اخبار الجمعیۃ - دھلی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol. xx No 2. DELHI THURSDAY JULY, 5, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید مترجم — مینیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

حمائل شریف — مینیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

میمن ریلیف سوسائٹی کی خدمات کا اعتراف
گورنر بہار کا سپاسنامہ

شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام ہند

مونگیر سوشلسٹ پارٹی کا قیام

جمعیۃ علماء ہند کے ترمیم شدہ اوقاف بل کی تائید

مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کا اجلاس کنووکیشن

مجلس احرار ہند کا مستحسن اقدام

رائے پور میں عید میلاد النبی کا جلسہ

سید عطاء اللہ شاہ بخاری دہرہ دون میں

جاوید

مہتمم رسالہ جاوید دھلی

ضرورت ہے

قابل کارگذار سپروائزران تنخواہ ۶۰-۶-۱۲۵ روپیہ اور منیجران ۵۰-۵-۵۰ روپیہ ماہوار برائے فروختگی کٹ پیس سگریٹ صمص اور حج و زیارات کی سیٹ بک کرنے کیلئے عمر تعلیم اور تجربہ واضح طور پر تحریر کریں۔
مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دھلی

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں داخلہ

امیدواروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں داخلہ کے لئے درخواستیں ۱۵ جولائی ۱۹۳۴ء تک پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے پاس پہونچ جانا چاہئیں۔ قواعد و ضوابط داخلہ طبیہ کالج دفتر سے مفت مل سکتے ہیں۔
پرنسپل طبیہ کالج

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ:- مینیجر اخبار الجمعیۃ بازار ٹیاران دہلی

جنت کی کنجی - دوزخ کا کھٹکا

ہر سعادتمند روح دوزخ سے پناہ مانگتی ہے اور جنت کی تمنا رکھتی ہے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے تفصیل کے ساتھ بیان فرمادیا ہے کہ کن برے اعمال کی وجہ سے انسان عذاب الٰہی میں مبتلا ہوگا اور دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور کن اچھے اعمال کی بنا پر مومنوں کو جنت دی جائے گی۔

فتاوی رشیدیہ

تعلیم الاسلام

مینیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دھلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

مینیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

افسانہ

بہار و خزاں

اختر کی ایک نئی دُنیا
والدہ کو گمراہ کرنے کیلئے نئی چال
خودمختار بننے کی تمہید
(۳)

میاں اختر یہاں سے سیدھے اپنی والدہ محترمہ کے پاس پہونچے اور ان کو اس تمام گفتگو سے مطلع کیا۔

اختر۔ ماموں جان نے آج مجھے بہت سخت سست کہا ہے آپ ان کو سمجھا دیں کہ آئندہ مجھ سے اس قسم کی گفتگو نہ کریں ...

پکار کر کھانا منگایا کئی منٹ کے انتظار کے بعد معلوم ہوا کہ وہ نماز میں مشغول ہیں۔ میاں اختر کو بڑا غصہ آیا کہ اس موقع پر خادمہ کو نماز پڑھنے کی سوجھی ہے اور میری تکلیف کا کسی کو خیال نہیں۔ انتہائی غیظ و غضب کے ساتھ اس نے اپنی ہمشیرہ کو بلایا۔

اختر۔ کیا تم مجھے آج بھوکا مارنا چاہتی ہو؟ کیا میرے لئے گھر میں کچھ بھی نہیں رہا۔ میں بھوکا مر رہا ہوں مگر تم کو ذرا خیال نہیں ...

زیب النساء۔ (اختر کی ہمشیرہ) ذرا صبر کرو وہ بیچاری نماز پڑھ رہی ہیں فارغ ہونے کے بعد کھانا حاضر کر دیا جاتا ہے۔ آج اس قدر غضبناک کیوں ہو؟ کیا کسی نے کچھ کہہ دیا ہے۔

اختر۔ بس خاموش رہو میں تو بھوکا مر رہا ہوں اور تم باتیں بنا رہی ہو ...

(باقی آئندہ)

زلزلۂ بہار کے بعد تعمیری کام کی ضرورت
حکومت نے ابتک کیا کیا ہے اور کیا کرنا چاہئے
سرکاری رپورٹ اور اس پر تنقید
(بسلسلۂ اشاعت گزشتہ)

جن شہروں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے وہ مظفرپور، مونگیر، جمال پور، دربھنگہ، موتی ہاری، سیتامڑھی اور مدھوبنی ہیں۔ ان شہروں میں عمارات کا ایک بڑا حصہ یا تو گر گیا یا بری طرح ٹوٹ پھوٹ گیا۔ گرتے ہوئے مکانوں کے نیچے دبے ہوئے آدمیوں کو بچانے کے بعد پہلا ضروری کام یہ تھا کہ ملبہ صاف کیا گیا اور روشنی اور ہوا کا فوری انتظام کیا گیا۔ ابتدائی مراحل میں پبلک ہیلتھ انجینئروں نے بڑی نمایاں خدمت انجام دی ...

ریلیف کمیٹیوں اور میونسپل اداروں کی امداد سے فہرستیں مرتب کریں، لیکن دیہات میں یہ کام بہت ہی مشکل ہو گیا کیونکہ ہزار ہا مختلف گاؤں میں پوچھ گچھ کرنی پڑی ...

بالو کے انبار

بالو کے انباروں نے ایسا خوف زدہ کر دیا تھا کہ پہلے پہلے تو یہ معلوم ہونے لگا کہ گویا شمالی بہار کی زرخیز زمین ایک صحرا ہی بن کر رہ جائے گی ...

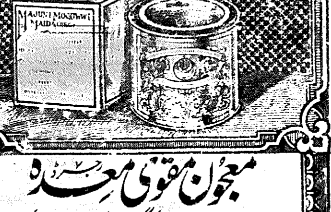

معجون مقوی معدہ (رجسٹرڈ)

یہ دوا اُن اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے جن کا نظامِ ہضم جوانی کی غلط کاریوں کی وجہ سے خراب ہو چکا ہو۔ تجربہ شاہد ہے کہ عصبائے تناسل کے بیشتر مریض نظامِ ہضم کی خرابی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ معجون معدہ اور انتوں کو نہایت قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت کو رفع کرتی ہے۔ غذا جلد ہضم کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (بیس یوم کی دوا) دو روپے (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

نونہال

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست و توانا دیکھنا چاہتے ہیں تو "نونہال" استعمال کیجئے۔ یہ دوا بچوں کے ہر مرض کیلئے اکسیر ہے ... اپنے بچوں کو نونہال استعمال کرا کے نہال کر دیجئے ... مفصل نسخہ ترکیب ہمراہ ہے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

خلیج فارس سے بحر کاسپین تک ریلوے کی تعمیر
ایران کی عمرانی، اقتصادی اور تعلیمی ترقیاں
سفیر ایران مقیم پیرس کا بیان

مرزا اسعد حسن خاں سفیر ایران متعینہ پیرس نے رائل سوسائٹی آف آرٹ کے اجلاس میں ایرانی سیاسیات اور اقتصادیات پر ایک پر از معلومات مضمون پڑھا جس میں مرزا صاحب نے ان ترقیوں پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی جو ۱۹۲۱ء کے انقلاب کے بعد سرزمین ایران میں منظر عام پر آئیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ایران ایک ترقی پذیر، زندہ اور مہذب ملک ہے اور تقدم و ترقی کے منازل تیزی سے طے کر رہا ہے۔ جلسہ کی صدارت سر جان کڈمین نے فرمائی۔ مرزا صاحب نے ایران کی سیاسی ترقی اور انقلابی نتائج پر روشنی ڈالنے کے بعد فرمایا کہ ایران کی مالی پوزیشن نہایت مستحکم ہے اور اصلاحات کے ساتھ ساتھ آمدنی کے ...

... کے کتب خانہ کے لئے لکھا گیا تھا۔ کتاب کے ٹائٹل پیج پر سنہری حروف میں سلطان صلاح الدین کا نام نامی لکھا ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سلطان مرحوم و مغفور نے اس کتاب کا مطالعہ کیا تھا۔

ان نسخوں میں قدیم ترین نسخہ عربی گھوڑوں سے متعلق ہے جس کے مطالعہ سے اصل عربوں کے گانے وغیرہ کا صحیح حال معلوم ہو جاتا ہے۔ ایک اور عربی نسخہ ہے جو گھوڑوں کے اقسام کے بیان پر مشتمل ہے اور جس میں گھوڑ دوڑ کے قواعد درج ہیں۔ یہ نسخہ مصر کے سلطان الناصر کے لئے ۱۳۲۹ء میں لکھا گیا تھا۔

ترک اور شاہ ایران
عزت و احترام کی حقیقی وجہ

انگورہ میں مصطفیٰ کمال پاشا اور شاہ ایران کی ملاقات کو یورپین ممالک میں خاص اہمیت دی جا رہی ہے۔ ترکی اخبارات اعلیٰ حضرت رضا شاہ پہلوی کی ...

درہ دانیال سے جہازوں کا عبور
ایک سال میں چار ہزار جہاز گزرے

اطالوی جہازات	۱۰ لاکھ ۲۰ ہزار ٹن	
یونانی	۵۷۲ ہزار ٹن	
انگریزی	۵۲۳ ہزار ٹن	
مصری	۱۳ ہزار ٹن	

سولینی کی غریب پروری

پہلی صدی ہجری کا قرآن کریم
سلطان صلاح الدین کے کتب خانہ کی نایاب کتاب

... بھی ہے جو ساتویں صدی عیسوی (پہلی صدی ہجری) کا لکھا ہوا ہے۔ یہ قرآن پاک ہرن کی جھلیوں پر لکھا ہوا ہے اور رسم الخط کوفی ہے جو بآسانی پڑھا جا سکتا ہے۔ یہ ٹکڑے نزول قرآن کے زمانہ کے لکھے ہوئے ہیں۔ ایک عربی نسخہ علم نجوم پر ہے جو فاتح بیت المقدس سلطان صلاح الدین ایوبی (اعلی اللہ مقامہ) ...

اخبار الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور قدر شناسی کا ثبوت بہم پہنچایئے۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

عراق ریلوے

(۱) نجف، کربلا، کاظمین اور سامرہ اسلامی مقامات مقدسہ کی زیارت کا انتظام عراق ریلوے نے کیا ہے۔ یہ سفر نہایت قلیل کرایہ اور کم وقت میں طے ہوگا دوران سفر میں ہر ممکن آسائشیں بہم پہنچائی جائیں گی۔

مکہ معظمہ کو جاتے ہوئے عراق کے مقامات مقدسہ کی زیارت کرو!

حجاج کے لئے کوپن ٹکٹ جاری کر دیئے گئے ہیں۔ جو ایک سو پچاس دن تک کارآمد ہوں گے۔
۵۰ کلو وزن اسباب پر کوئی زائد کرایہ نہیں لگایا جائے گا۔
شرح کرایہ درج ذیل ہے:۔

	تھرڈ کلاس	سیکنڈ کلاس
بک "اے" معقل (بصرہ) سے کربلا تک اور کربلا سے بغداد یا کاظمین (جوادین سٹیشن) تک اور کاظمین سے سامرہ تک اور واپس براستہ کاظمین معقل تک	۱۴/-/-	۴۲/-/-
بک "بی" معقل بصرہ سے کربلا تک اور وہاں سے بغداد یا کاظمین تک اور واپس معقل تک	۱۲/۸/-	۴۰/-/-

... اپنا مال بغداد کو بک کراؤ۔ بائینز ہگ۔ براستہ عراق ریلوے ...

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

ان الملوك اذا دخلوا قریۃ کی تفسیر
عیسائیوں کی مدد سے مسلمانوں کے استیصال کی کوشش
المہدی اور تین ہزار عیسائیوں کا قتل

ممکن ہے کہ ناظرین کرام اندلس کے جزوی اور تفصیلی واقعات پڑھتے پڑھتے اکتا گئے ہوں اسلئے ہم بہت ہی مختصر الفاظ میں بہت سے حوادث اور واقعات کو علی الترتیب پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ اندلس کے پیش آمدہ حوادث کا سلسلہ قائم رہے اور ناظرین کو نتائج اخذ کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ گزشتہ الجمعیۃ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ سلیمان نے قصر شاہی میں داخل ہوکر خلیفہ ہشام کو قید کر دیا۔ آج آگے ملاحظہ ہو۔

طلیطلہ پر حملہ

جس وقت سلیمان قصر شاہی میں داخل ہوا تو المہدی کو اس کی اطلاع ہوئی اور وہ قصر شاہی سے نکل کر طلیطلہ میں اپنے ایک دوست کے مکان میں روپوش ...

کی مگر فوج نے لڑنے سے صاف انکار کر دیا۔

زمانہ کی نیرنگی دیکھئے کہ واضح المہدی کا دست و بازو اور سلیمان کا مخالف تھا وہ اب المہدی کی عیش پسندی سے گھبرا کر اس کا مخالف بن گیا اور بربریوں سے جا ملا۔

المہدی کا قتل

۱۲ر ذی الحجہ ۴۰۰ھ میں واضح اپنی فوج کے ساتھ یہ نعرے لگاتا ہوا داخل ہوا کہ "ہمارا خلیفہ تو ہشام ہے ہم اس کی تابعداری کریں گے" یہ سب لوگ نعرے لگاتے ہوئے قصر شاہی میں داخل ہوئے اور ہشام کو قید سے رہا کر کے تخت خلافت پر بٹھایا (دراصل تخت خلافت کا وارث بھی ہشام تھا جس کی بزدلی نے طوائف الملوکی کے یہ مختلف رنگ دکھلائے) المہدی اس وقت حمام میں غسل کر رہا تھا جب اسکو اس انقلاب کی اطلاع ملی تو فوراً دربار میں پہونچا اور ہشام کے برابر تخت خلافت پر بیٹھ گیا۔ دربار کے حاجب تختر نے المہدی کا ہاتھ پکڑ کر اور گھسیٹ کر تخت سے نیچے اتار دیا اور قتل کرنے کے لئے یہاں سے تلوار نکالی۔ المہدی اپنی جان کے ...

... جائے اس کے کہ سلیمان اپنی کمزوری کو محسوس کرکے اس کو دور کرنے کی کوشش کرتا وہ میدان جنگ سے سراسیمہ ہوکر بھاگا اور قرطبہ میں آکر پناہ لی۔ تاہم اس کی بربری فوج نہایت دلیری سے عیسائی فوج کا مقابلہ کرتی رہی اور ارمنقیہ بادشاہ فرنگ معہ افسران فوج ان کے ہاتھوں سے قتل ہوئے۔ اس جنگ کا نتیجہ یہ ہوا کہ المہدی غالب رہا اور اس نے قرطبہ میں داخل ہوکر تمام سلطنت اپنے ہاتھ میں لی اور سلیمان قرطبہ سے بھاگ کر شاطبہ چلا گیا۔

تین ہزار عیسائیوں کا قتل

بتاریخ ۲ر ذیقعدہ ۴۰۰ھ مطابق ۲۱ر جون ۱۰۱۰ء المہدی نے عیسائیوں کو بربریوں کے تعاقب اور قتل کا حکم دیا اور خود بھی ان کے ساتھ روانہ ہوا۔ آخر اسی روز بربریوں اور عیسائیوں میں ایک سخت جنگ برپا ہوئی جس میں تین ہزار سے زائد عیسائی قتل اور باقی ماندہ المہدی کے ساتھ خراب خستہ حالت میں قرطبہ بھاگ آئے۔

ان شکست خوردہ عیسائیوں نے قرطبہ میں آکر رعایا پر سخت مظالم ڈھانے شروع کئے اور بالآخر انہوں نے جنگ کرنے سے انکار کر دیا اور اپنے ملک کو واپس چلے گئے۔ المہدی نے بربریوں کا مقابلہ کرنے کے لئے پھر فوج تیار ...

... علیائی ابن سیبالس نے اپنی بغاوت کا خوف دلا کر چند قلعوں کی درخواست کی جو مجبوراً دینے پڑے!!

(باقی آئندہ)

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات مرتبہ عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے اعجازی تاثیرات کے سبب بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہو چکی ہیں۔ قبض، بدہضمی، رعشہ اور منی کی خرابی وکی، جریان، احتلام، سرعت انزال وغیرہ شکایتوں کو چند ہی روز میں دور کرنے میں لاثانی ثابت ہو چکی ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کیجئے۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ (عہ) پانچ ڈبیاں چار روپے (للعہ)

ودیا شاستری، جام نگر کاٹھیاواڑ

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت اور رعایتوں کی انتہا

دہلی کا مشہور مذہبی ماہوار رسالہ نظام المشائخ چھبیس سال سے ہر ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کیا کرتا ہے جس میں نئے نئے عنوانوں سے حضور صلعم کی خصوصیات زندگی پر نہایت بلند پایہ مضامین لکھے جاتے ہیں۔ پورے چھبیس تذکرے تو اب نہیں مل سکتے۔ البتہ چند موجود ہیں اور ایک تازہ تذکرہ ابھی چھپا ہے۔ پچھلے بچے ہوئے تمام تذکروں کی ضخامت ڈیڑھ ڈیڑھ سو صفحے ہے لیکن تازہ تذکرہ کی ضخامت کتابی سائز کے تین سو صفحوں کے برابر ہے۔ یہ دونوں تذکرے صرف ایک آنہ محصول بھیج کر آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں بشرطیکہ اس ایک آنہ کے ساتھ نظام المشائخ کا سال بھر کا چندہ بھی بھیج دیں۔ یہ رعایت فقط ماہ ربیع الاول کے لئے ہے۔ اس ماہ کے اندر اندر نظام المشائخ کا خریدار بننے والوں کو ایک تو مندرجہ بالا رعایت دی جائے گی کہ رسول اللہ صلعم کا ایک تذکرہ پرانا اور ایک تذکرہ تازہ مفت ملے گا۔ اور دوسری رعایت یہ کہ

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

لے لیا جائے گا۔ یعنی ایک روپیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تذکرے ساڑھے چار سو صفحے کے ملیں گے اور یہ رسالہ سال بھر تک نظام المشائخ بھی ہر مہینے پہنچے گا۔

نظام المشائخ کے ہر پرچہ کی ضخامت بڑے سائز کے بہتر (۷۲) صفحے ہوتی ہے۔ نمونہ مفت منگا کر دیکھئے اور ایک رعایت اور لیجئے۔ رسالہ بھر نظام المشائخ پڑھنے کے بعد اگر سال بھر کے پرچے صاف ستھری حالت میں واپس کر دیجئے گا تو ایک روپیہ جو اس وقت ادا کیجئے گا وہ واپس دے دیا جائے گا۔

المشتہر: منیجر رسالہ نظام المشائخ نمبر ۹۱ کوچہ چیلان دہلی

دو گاؤں سیلاب کی نذر ہوگئے
سرحد، پنجاب اور یو۔پی میں زبردست بارش

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۸ رجولائی۔ کل زبردست سیلاب آنے کے باعث ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں بہت زیادہ نقصان ہوگیا ہے میڈیکل ہزری کا کالج کا ہوسٹل پولیس لائن اور سشن جج کی عدالت کا کمرہ سب گرگئے رنگپور، جھوک اور گوما لہ میں کچے مکانات پانی میں بہہ گئے۔

ابھی صحیح طور پر اندازہ نہیں لگایا گیا ہے کہ جان و مال کا کتنا نقصان ہوا ہے لیکن اب پانی بہت کم ہو رہا ہے اور مزید نقصان کا اندیشہ نہیں ہے۔

کانگریس کیلئے آزاد میدان دینے سے انکار
حکومت بمبئی کی تنگ نظری

اسمبلی کے آئندہ اجلاس کی مدت
صرف ایک ماہ میں ختم ہوجائے گا

ضلع پٹنہ میں خانہ تلاشیوں کی بھرمار
اسلحہ کی برآمدگی

وزیر اعظم برطانیہ پر حملے
دارالامراء میں تلخی کا اظہار

تین بنگالی نوجوانوں کی گرفتاری

سرکاری ملازمتوں میں اقلیتوں کا تقرر
مسلمانوں کو ۲۵ اور دیگر اقلیتوں کو ۸⅓ فیصدی آسامیاں ملیں گی
حکومت ہند کے ہوم ڈپارٹمنٹ کا اعلان

شملہ ۸ رجولائی۔ حکومت ہند کے ہوم ڈپارٹمنٹ کی جانب سے ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں مختلف سرکاری ملازمتوں میں اقلیتوں کے حقوق کی تشریح کی گئی ہے اور اس کے متعلق قواعد و ضوابط بنائے گئے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

اینگلو انڈین اور مسیحی

دیگر اقلیتوں کی نمائندگی

قواعد و ضوابط

ہندو قانون میں ترمیم کا مطالبہ
حقوق وراثت کے لئے خواتین کی سرگرمیاں

ساردا ایکٹ کے ماتحت سات اشخاص کو سزا

دریائے کابل میں غرقابی
بائیس انسانوں کی ہلاکت

حکومت بنگال اور سیاسی اسیر

دارالحکومت

میونسپل کمیٹی دہلی کی کارروائی
سرکاری صدکاووٹ مسلم فرقہ پرستوں کے خلاف

دہلی ۵ رجولائی۔ آج صبح ۹ بجے میونسپل کمیٹی کا ہفتہ واری اجلاس زیر صدارت مسٹر لیبرڈ منعقد ہوا۔

تپ دق کا ہسپتال

مقدمہ سازش دہلی کی ایک مفرور گرفتار

مسز یشپال رہا کردی گئیں

ایک انقلاب پسند کی گرفتاری

کوچہ بلاقی بیگم میں قتل

اوگمنڈ میں شدید بارش

دریائے جمنا میں سیلاب کا خطرہ
قرب وجوار کے دیہات میں خوف وہراس

دہلی میں ایک شخص کا قتل
ناجائز تعلق کا انجام

دیوار گرنے سے ایک مزدور ہلاک
لاری کی ٹکر سے سائیکل سوار کی موت

کانگریس کی "دوستی" اور "دشمنی" کا معیار

گزشتہ سے پیوستہ اشاعت میں ہم نے فرقہ وارانہ معاملات کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کی تائید کرتے ہوئے ان لوگوں کے طرز عمل کی پرزور مذمت کی تھی جو ورکنگ کمیٹی کے رکن ہونے کے باوجود اس کے فیصلہ کی علی الاعلان مخالفت کررہے ہیں اور پبلک جلسوں اور اخبارات میں اس کے خلاف پروپیگنڈا جاری رکھ کر عوام کو اشتعال دلا رہے ہیں۔ چونکہ ہمارا یہ مقالہ افتتاحیہ کانگریس کی اعلان کردہ پالیسی کی حمایت اور ایک اصولی بحث پر مبنی تھا اس لئے بجا طور پر یہ توقع کی جاسکتی تھی کہ وہ تمام اخبارات جو اپنے آپ کو قوم پرور اور نیشنلسٹ اخیار کہتے ہیں اور کانگریس کی حکمت عملی کے ساتھ وابستہ ہیں ہمارے نقطۂ نگاہ کی تائید کریں گے اور ان ممبروں کے طرز عمل کی مذمت میں ہمارے ساتھ متفق ہوں گے جو کانگریس کابینہ کے ممبر ہوتے ہوئے پبلک میں اس کی طے شدہ پالیسی کے خلاف اعلان کررہے ہیں اور کانگریس کو غیر جانبداری کے راستہ سے ہٹا کر خالص مہاسبھائی راستہ پر لیجانا چاہتے ہیں۔ مگر ہمیں یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ معاصر تیج نے جو اپنے آپ کو "قوم پرور" اور "کانگریسی" ظاہر کرتا رہا ہے، نہ صرف یہ کہ ہمارے خیالات کی تائید نہیں کی بلکہ ہماری مخالفت میں ایک نسیب لیڈر لکھ مارا جس کے اندر چند "غیر شریفانہ" دھمکیوں اور "شرمناک" حملوں کے سوا معقولیت و سنجیدگی کا ایک لفظ بھی موجود نہیں ہے ...

(باقی آئندہ)

الجمعیۃ دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یوم دوشنبہ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۵۳ ہجری

ہندوستان کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ
ہندو مہاسبھا کی رکیک حرکات
(۲)

ہندو مہاسبھا کے سکریٹری مسٹر گپتا رائے نے ڈاکٹر انصاری کی پوزیشن پر جو شرمناک حملہ کیا ہے اس کی تفصیل ہم گزشتہ اشاعت میں شائع کرچکے ہیں۔ آج کی صحبت میں ہم چاہتے ہیں کہ مسٹر گپتا رائے کی مغالطہ انگیزیوں اور غلط بیانیوں کا پردہ چاک کریں اور جو کچھ انہوں نے اپنے بیان میں فرمایا ہے اس کی نوعیت کو واضح کرکے سبھائی لیڈروں کی "جرأت" و "صداقت" کو عالم آشکار کردیں تاکہ ہندو مہاسبھا کے پلیٹ فارم سے جو گمراہ کن اور اشتعال انگیز پروپیگنڈا شروع ...

ہندو مہاسبھائیوں کا اپنی اغراض مشئومہ کے لئے استعمال کرنا خود ان کے کیرکٹر اور ان کی ذہنیت کا نتیجہ دیتا ہے اس سے ڈاکٹر صاحب پر کوئی الزام عائد نہیں ہوتا رہا یہ خیال کہ ڈاکٹر صاحب نے اس ناجائز استعمال کو دیکھ کر اپنی اصل رائے بدل دی تو اول تو یہ کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنی رائے بدلی ہی نہیں جیسا کہ ہم ظاہر کرچکے ہیں اور دوسرے یہ کہ اس قسم کی سوء ظنی کے خلاف ایک نہیں بے شمار شواہد موجود ہیں ...

کیبنل ایوارڈ کی مذمت

مسٹر جناح اور مسلم لیگ

جناح سبھا کا مسلک

بھائی پرمانند اور ہندو ارکان اسمبلی

(سلسلہ صفحہ ۸ کالم ۱)

شذرات

جدہ۔ مکہ۔ ریلوے

ناظرین کرام کو معلوم ہوگا کہ مدراس کے ایک صاحب سید عبدالقادر گیلانی نے جدہ و مکہ مکرمہ کے درمیان ریلوے کی تعمیر کے لئے سلطان ابن سعود سے اجازت طلب کی تھی جو بعض شرائط کے ساتھ منظور کرلی گئی اور وہ معاہدہ بھی مکہ مکرمہ کے سرکاری اخبار ام القریٰ میں شائع کردیا گیا تھا۔ مگر اب حکومت حجاز کے سرکاری بیان سے معلوم ہوا کہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے اس معاہدہ کو اس بنا پر منسوخ کردیا ہے کہ کام شروع کرنے کے لئے جو مدت متعین کی گئی تھی وہ گذر گئی اور حکومت کی طرف سے بار بار کی یاددہانی کے باوجود سید عبدالقادر صاحب نے کوئی کام شروع نہیں کیا۔ سرکاری بیان کے الفاظ حسب ذیل ہیں:-

سید عبدالقادر جیلانی نے جدہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان ریلوے کی تعمیر کے لئے جلالۃ الملک سے جو اجازت لی تھی اس کی مدت ختم ہوگئی ہے باوجود اس کے کہ سید صاحب کو بار بار یاددہانی کی گئی اور معاہدہ کی کئی بار تجدید بھی ہوئی مگر آج تک کام شروع نہیں کیا گیا۔ اس لئے اب اصل معاہدہ منسوخ کیا جاتا ہے۔

جو حالات ہمارے علم میں تھے ان کی بنا پر ہم پہلے ہی سے جانتے تھے کہ اس معاہدہ کی تکمیل نہ ہوسکے گی اور نہ موجودہ حالات میں ریلوے کی تعمیر کچھ مفید ہوسکتی ہے۔ اچھا ہوا کہ جانبین مزید زیرباری سے بچ گئے اور معاہدہ منسوخ ہوگیا۔

قصبہ مہرولی کا میونسپل انتظام

قصبہ مہرولی میں میونسپل کاموں کے لئے "نوٹیفائڈ ایریا" کی جو کمیٹی ہر سال نامزد کی جاتی ہے اس کے متعلق ہم ایک عرصہ سے یہ شکایت سنتے رہے ہیں کہ سرکاری حکام اس کمیٹی کے اراکین کا انتخاب کرنے میں علمی لیاقت، ذاتی وجاہت اور معقول حیثیت کا کوئی لحاظ نہیں کرتے بلکہ زیادہ تر ان اصحاب کو نامزد کیا جاتا ہے جو تعلیم سے بے بہرہ ہوتے ہیں اور جن میں کسی ذمہ داری کے کام کو سرانجام دینے کی کوئی خاص قابلیت موجود نہیں ہوتی۔ اس قسم کی شکایت زیادہ تر مسلمان اراکین کے متعلق سننے میں آئی ہے اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ قصبہ کے اندر متعدد تعلیم یافتہ مسلمانوں کی موجودگی میں ایسے اشخاص تک کو کمیٹی کا ممبر نامزد کردیا جاتا ہے جو ایک حرف بھی لکھ پڑھ نہیں سکتے۔ اگر یہ شکایت صحیح ہو تو ہماری رائے میں اس کا تدارک ...

(باقی صفحہ ہذا کالم اول کے نیچے ملاحظہ فرمائیے)

جنوبی افریقہ میں امتیاز کی لعنت

تجارتی حقوق سے محروم کرنے کا ارادہ

بمبئی ۸ر جولائی - امپیریل انڈین سٹی زن شپ ایسوسی ایشن کو نٹیال کی جانب سے مندرجہ ذیل بحری تار موصول ہوا ہے۔

انتقال آراضی پر بندشوں کے متعلق بل کی دوسری خواندگی پاس ہو گئی سلامبر نے بل ہذا پر بحث و تمحیص کے دوران میں تسلیم کیا ہے کہ بل انقلاب پسندانہ ہے اور اس کے ذریعہ ہندوستانیوں کے ایک طبقہ کے حقوق کو پامال کر کے ان کے ساتھ نسلی امتیاز روا رکھنے کی تجویز کی جارہی ہے۔ صرف ایک غیر سرکاری انگریز ممبر مسٹر وگینز نے جو کسی زمانہ میں قائمقام لامبر تھے بل مذکور کے خلاف پروٹسٹ کیا اور اسے بے انصافی پر مبنی قرار دیا۔

مسٹر وگینز نے حکومت کی موجودہ پالیسی پر تیز سخت نکتہ چینی کی اور اسے ہندوستانیوں کے لئے نا منصفانہ قرار دیا۔ آپ نے کلوا گر وزانسوسی ایشن اور کلر وگریڈ ایسوسی ایشن کو سرکاری افسروں کی انجمن قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ اس طرح ہندوستانیوں کو ان کے جائز تجارتی حقوق سے محروم کر کے اپنی اجارہ داری قائم کرنا چاہتی ہے۔ حکومت بل مذکور کو پاس کرنے پر تلی ہوئی ہے۔

تعزیری پولیس قائم رہے گی

وزیر ہند کا بیان

لندن ۸ر جولائی - کپتان کنیر بیٹ کے سوال کے جواب میں سر سموئیل ہور نے اس خیال کی تردید کی کہ ہندوستان کی پولیس میں بھرتی کے لئے کافی تعداد میں رنگروٹ نہیں ملتے۔ اس کے برخلاف وزیر ہند نے فرمایا کہ گذشتہ دو تین سالوں سے پہلے سے بہتر رنگروٹ مل رہے ہیں۔

مسٹر ہیوڈ ڈاکٹر من نیل نے یہ مطالبہ کیا کہ ضلع سنگھیر سے ایک موضع سے تعزیری پولیس اٹھالی جائے کیونکہ اب تحریک سول نافرمانی واپس لے لی گئی ہے، وزیر ہند نے فرمایا کہ موضع مذکور میں تعزیری پولیس وہاں کے لوگوں کی خلاف قانون سرگرمیوں کی وجہ سے بٹھائی گئی تھی اور اس معاملہ میں مقامی حکومت ہی کچھ کر سکتی ہے۔

افغانستان میں خوفناک سیلاب

۱۵ اشخاص اور ۳۰۰ جانور ہلاک

مسافر گاڑی کو تباہ کرنے کی کوشش

مال گاڑی لائن سے اتر گئی

انڈیمان کو سیاسی اسیروں کی منتقلی

نابالغ اسیروں کی رہائی

دریا میں کشتی الٹ گئی

ڈاکخانہ کے روپے پر سائیکل سواروں کا ڈاکہ

پارلیمنٹری بورڈ سے پنڈت مالویہ کی علیحدگی یقینی ہے

سرکاری حل کو تبدیل کرانے کیلئے انگلستان کو ایک وفد بھیجنے کی تجویز

کانگریس ورکنگ کمیٹی سے بغاوت کی پوری تیاریاں

بمبئی ۸ر جولائی - گو یہاں کانگریسی حلقوں میں کانگریس پارلیمنٹری بورڈ سے پنڈت مالویہ کے استعفیٰ کو یقینی خیال کیا جاتا ہے لیکن خیال ہے کہ پنڈت جی اس وقت تک مستعفی نہیں ہوں گے جب تک کہ وہ اپنی پوزیشن کی وضاحت کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس منعقدہ بنارس میں نہیں کرا لیں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سرکاری فرقہ وارانہ فیصلہ کے بارے میں کانگریس ورکنگ کمیٹی اور پارلیمنٹری بورڈ کے رویہ سے پنڈت جی مطمئن نہیں ہیں۔ استعفیٰ کی واپسی کے بعد جن لوگوں نے اس مسئلہ پر تبادلہ خیالات کیا ہے ان کا بیان ہے کہ پنڈت جی کو کمیٹی کے اس فیصلہ کی نسبت کہ "کمیٹی نہ تو سرکاری حل کو منظور کرتی ہے اور نہ نامنظور" تجویز کی اس عبارت پر خاص اعتراض ہے کہ "فرقہ وارانہ مسئلہ ایک خانگی مسئلہ ہے اور کمیٹی کسی حالت میں برطانیہ یا بیرونی طاقت سے اس میں ترمیم یا تبدیلی کے لئے اپیل نہیں کر سکتی"۔

معلوم ہوا ہے کہ پنڈت مالویہ ایک وفد انگلستان بھیجنے کے لئے بے حد خواہشمند ہیں تاکہ وہاں متعلقہ حکام پر دوبارہ واضح کیا جائے کہ سرکاری حل ایک غیر منصفانہ فیصلہ ہے اور اس میں ترمیم کی ضرورت ہے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اگر پنڈت جی کو کافی حمایت حاصل ہو جائے تو وہ انگلستان جا کر برطانوی اور مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کے روبرو ہندوستان کا قومی نقطہ نظر پیش کرنے کے لئے بھی تیار ہیں۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کی تجویز نے پنڈت مالویہ کی اس تجویز کے لئے تمام دروازے بند کر دیئے ہیں۔ پنڈت مالویہ کو مسٹر جیکر اور ہندو مہاسبھا کے لیڈروں کی اس رائے سے اتفاق ہے کہ جس طرح مسلمان اپنے نمائندوں کے ذریعہ مسائل ہند کے متعلق برطانوی رائے پر اثر ڈالتے ہیں اسی طرح ہندوستانی قوم پروروں کو بھی اہل برطانیہ پر فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرنی چاہئے۔

مسٹر اینے کا استعفیٰ بھی یقینی معلوم ہوتا ہے۔ اگر کوئی غیر متوقع صورت پیش نہ آئی تو ان دونوں لیڈروں کی پارلیمنٹری بورڈ سے علیحدگی یقینی ہے۔

کے لئے مظفرپور میں صاحب کمشنر کے ماتحت ایک بورڈ بنایا گیا جس نے باہر کے کارخانہ جات سے فراکشیں حاصل کیں اور رعیت سے ان کی تعمیل کرائی۔ اور ریلوے وغیرہ کی مناسب آسانیوں کا بھی بندوبست کیا، گو گذشتہ ماہ تک بورڈ مناسب گاڑیاں اس مطلب کے لئے حاصل نہیں کر سکا تاہم نتائج بحیثیت مجموعی اہم نکلے، نیشکر کی قیمت بحال رہی گئی اور رعیت کو چار آنے فی من سے کم نرخ سے کبھی دوچار نہ ہونا پڑا۔ مئی کے شروع میں بورڈ نے اپنا کام ختم کر دیا مگر اس تھوڑی سی مدت میں اس نے کم و بیش ۲۵ لاکھ من نیشکر کا بندوبست کر دیا۔ چمپارن، مظفرپور اور سارن میں تمام کا تمام نیشکر بک گیا اور صرف دربھنگا کا شمالی حصہ ہی ایسا رہ گیا جس میں کچھ حصہ نیشکر کا باقی رہا۔

سرکاری فنڈ سے صرفہ

تعمیری کام کے لئے روپیہ مختلف مدوں سے مہیا کیا جارہا ہے۔ سرکاری عمارتوں کی تعمیر کے لئے روپیہ اول تو صوباجاتی مالیات سے لیا جارہا ہے۔ دوسرے مرکزی حکومت بھی نصف اخراجات دے رہی ہے اور بقیہ حکومت ہند کی طرف سے عطا شدہ قرضے سے پورے کئے جائیں گے۔

زلزلے کے سلسلے میں خاص سرگرمیوں کے لئے حکومت نے ہر درجے کے افسران مہیا کئے ہیں۔ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے محکمہ میں اسٹاف کی لائیڈی ایزوی کا تذکرہ پہلے آچکا ہے۔ ترہت کے لئے ایک ایڈیشنل کمشنر کا تقرر بھی ضروری نظر آیا اور سرکٹ میں سے تین میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مقرر کئے گئے۔ محکمہ تعمیر جدید اور دو تمام اسپیشل اسٹاف جو خاص ضرورتوں کے لئے رکھا گیا، ان سب کے اخراجات صوباجاتی مالیات کو برداشت کرنے ہوں گے۔ لوکل اداروں کی عمارات کی تعمیر مرکزی حکومت کی طرف سے کی جائے گی اور ۱۸ لاکھ کے عطیہ جات تو دیئے بھی جا چکے ہیں اور ابھی یہ کل اخراجات کا ایک حصہ ہی بتایا گیا ہے۔ قرضہ جات برائے صفائی ریت و دیگر ضروریات زرعی اور قرضہ جات ...

زلزلہ بہار کے بعد تعمیری کام کی ضرورت

(بسلسلہ صفحہ ۳)

چینی ترکستان میں جنگ کی رفتار

تنگن فوج شکست کھا کر واپس ہو گئی

ایڈیٹر اخبار صاف گو کے خلاف مقدمہ

چالیس کارتوس برآمد ہوئے

ایک عیار ڈاکو کی گرفتاری

امریکہ میں شراب نوشی کا نتیجہ

اسمبلی میں پیش کئے جانے والے مسودات قانون

فرانس کی فوج میں ۳۰ ہزار سپاہ کا اضافہ

پیرس ۵ر جولائی - سرحدوں کی حفاظت کیلئے حکومت فرانس عنقریب تیس ہزار تربیت یافتہ فوجی سپاہی بھرتی کرنے والی ہے۔

نمبر ۱۲

اشتہار مشعر حکم حاضری مدعا علیہ

(زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

بعدالت جناب مولوی الٰہی بخش خاں صاحب منصف و جج مطالبہ خفیفہ کوئٹہ

نمبر مقدمہ بابت ۱۹۳ء

غلام محمد مستری بذریعہ محمد ابراہیم سکنہ کوئٹہ مدعی بنام فضل حسین مدعا علیہ

دعویٰ ...

بنام فضل حسین ولد حیات محمد ترکھان سکنہ ایمن آباد ضلع گجرانوالہ حال مقیم پٹنہ مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہ مسمی فضل حسین مذکور تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مذکور بتاریخ ۷ر ماہ جولائی ۱۹۳۴ء کو بمقام کوئٹہ حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۸ر جون ۱۹۳۴ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط جج بخط انگریزی)

مہر عدالت

سابق قیصر جرمنی کے فرزندوں پر سازش کا الزام

ہر ہٹلر اور فرانس کے سمجھوتہ نے جرمنی میں خونریزی کرائی

جرمنی کابینہ کا اہم اجلاس اور دو سو افراد کی قسمت کا فیصلہ

برلن ۸ر جولائی - نازی حکومت کی سخت تحقیقات سے اس راز کا انکشاف ہوا کہ اسٹارم ٹروپ مخالف پارٹی کے لیڈر سابق ولیعہد جرمنی اور شہزادہ اوگسٹ ولیم ہوہیں یہ دونوں سابق قیصر جرمنی کے فرزند ہیں لیکن جنرل گورنگ نے اس سازش کی پوری قوت سے تحقیقات کی اور جب انہیں اس بات کا یقین ہو گیا کہ ان کا اس بغاوت میں کوئی تعلق نہیں ہے تو ان کو رہا کر دیا گیا اور ان کو ان کے محلوں میں جانے کی اجازت دیدی گئی۔ جرمنی کابینہ کا ایک اہم اجلاس کل منعقد ہوا جس میں کپتان وان پاپن اور دو سو نازی اسٹارم ٹروپ کی قسمت کا فیصلہ کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ کپتان وان پاپن نے جنرل گورنگ کے سامنے اپنی صفائی پیش کی جس کے بعد وہ بالکل آزاد کر دیئے گئے۔ لیکن یہ توقع نہیں ہے کہ وہ وائس چانسلر کے عہدہ پر برقرار رہ سکیں۔

"ڈیلی ہیرلڈ" کے نامہ نگار مقیم پیرس کا بیان ہے کہ ہر ہٹلر کے سفیر ہر ٹروپ نے مسٹر بار تھو وزیر خارجہ فرانس سے یہ وعدہ کیا تھا کہ اگر فرانس جرمنی کے دوبارہ مسلح ہونے کے مطالبہ کو تسلیم کرے گا تو ہر ہٹلر اسٹارم ٹروپ کو توڑ دیں گے اس گفتگو کا بھانڈا پھوٹ گیا اور اسٹارم ٹروپ نے اس کے خلاف مزاحمت کرنے کا فیصلہ کیا جس کی اطلاع ہر ہٹلر کو ملی تھی اور ہر ہٹلر اور جنرل گورنگ نے فوری کارروائی شروع کر دی۔

صدر جرمنی وان ہنڈنبرگ نے بذریعہ تار ہر ہٹلر کی موجودہ کارروائی پر مبارکباد بھیجی ہے اور لکھا ہے کہ آپ نے جرمنی کو ایک زبردست خطرہ سے بچا کر خوفناک سازش کا قلع قمع کر دیا ہے۔

سرحدی قوم پروروں پر آرڈیننس کا وار

کانگریس کی آزادی کے بعد سرحد پر زور

بنوں ۸ر جولائی - سرحد میں آرڈیننس ایکٹ کی میعاد میں ۹ر جون سے مزید توسیع کر دی گئی ہے اور اس کے ماتحت ذیل کے کانگریسی کارکنان کی نقل و حرکت پر مزید پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔

سرحدی گاندھی خان عبدالغفار خاں کے فرزند خان عبدالغنی، حاجی عبدالغفار خاں ممبر آل انڈیا کانگریس کمیٹی، مسٹر رحیم بخش غزنوی (پشاور)، خان امیر محمد (مردان) اور نیز دیگر کارکنان پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ بعض کو ان کے محلہ میں نظر بند کر دیا گیا ہے اور بعض کو ان کے شہروں میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔ ماسٹر امیر حیات بی۔ اے۔ آزاد سکول اتمنزئی کو ضلع پشاور کی حدود میں داخل ہونے سے منع کر دیا گیا ہے۔ شہروں میں اس کارروائی سے گہری تشویش کا اظہار کیا جارہا ہے۔

عبیداللہ خاں کے بعد عبدالغفور خاں

جیل کے افسروں کے رویہ کے خلاف بھوک ہڑتال

ملتان ۸ر جولائی - معلوم ہوا ہے پشاور کے سرگرم سرخپوش لیڈر مسٹر عبدالغفور خاں جو آجکل ملتان جیل میں اپنے ایام قید کاٹ رہے ہیں حکام جیل کے رویہ کے خلاف بطور احتجاج بھوک ہڑتال پر ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہیں دن اور رات تنہائی کی کوٹھڑی میں بند رکھا جاتا ہے کچھ عرصہ ہوا حکام جیل کے سلوک کے خلاف سرحدی گاندھی کے بھتیجے خان عبیداللہ خاں نے بھی ...

پنڈت جواہر لال نہرو کی کوٹھڑی میں سانپ

جاپانی وزارت مستعفی ہو جائے گی

وزراء پر رشوت ستانی کا الزام

پیکن، مکڈن ریلوے پر بم باری

ایک انگریز ہلاک

رومن کیتھولک چرچ اور ہر ہٹلر میں مفاہمت

دہشت انگیزی کو شادو

کارخانہ کو ڈائنامیٹ سے اڑا دیا گیا

امریکہ کے ہڑتالی مزدوروں کا جوش

فرانس کی جنگی تیاریاں

جدید جنگی جہازوں کی تعمیر

مسجد کو شہید ہونے سے بچاؤ

ریاست بڑودہ نے اپنے پایہ تخت بڑودہ میں صدر عدالت کے سامنے ایک پرانے زمانہ کی مسجد کو شہید کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ دو سال سے یہ جھگڑا چل رہا تھا۔ ریاست اور تمام صوبہ بمبئی کے مسلمان اس فرعونی اقدام سے مہاراجہ بڑودہ کو باز رکھنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن حکام نے مذکورہ مسجد کے متولی کو بڑی رقم کا لالچ دیکر اس سے تحریر اس سے لکھوا لی کہ اگر دوسری جگہ مسجد بنوا دی جائے تو پرانی مسجد کو شہید کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس پر ریاست کے نیز تمام صوبہ کے مسلمانوں نے صدائے احتجاج بلند کی اور تمام اسلامی اخبارات نے پوری یکجہتی سے پروپیگنڈا شروع کر دیا جن میں اخبار "نوجوان" پیش پیش ہے۔ بجائے اس کے کہ ریاست بڑودہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو برانگیختہ ہونے کا موقعہ نہ دیتی اس نے ایک اور قانون بنا لیا ہے جس کی رو سے حکومت کی اجازت کے بغیر نہ کوئی مذہبی عمارت تعمیر کی جا سکتی ہے نہ اس میں کسی قسم کا ریپیرنگ کا کام ہو سکتا ہے۔ نیز حکومت کو یہ حق بھی حاصل ہوتا ہے کہ وہ کسی مذہبی عمارت کو جب چاہے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر سکتی ہے یا خود منتقل کر سکتی ہے۔ اخبار نوجوان نے اس پر سخت احتجاج بلند کیا اور تمام صوبہ کے اسلامی اخبارات نے ہمنوائی کی۔

اگر حکام ریاست نے عاقبت اندیشی سے کام نہ لیا تو احمد آباد میں مرکز قائم کر کے فدائیوں کے جتھے بھیجنے کا انتظام کیا جائے گا۔

(سید بدر راحتی ایڈیٹر اخبار "نوجوان" احمد آباد)

خواجہ سکول سوسائٹی کا قیام

خواجہ حسن نظامی صاحب نے اپنی جاری کردہ درسگاہوں سوسہر نظام الاسلام اسکول و خواجہ گرل اسکول کے لئے مبلغ تیس ہزار روپے کی جو جائداد وقف کی ہے اس کے انتظام اور نیز درسگاہوں کے چلانے کے لئے خواجہ اسکول سوسائٹی کے نام سے ایک سوسائٹی قائم کرنے اور اس کا دستور مرتب کرنے کے لئے ...

انسپکٹر جنرل پولیس کو پنجاب کے وسیع اختیارات

کٹ پیس منگوانیوالوں کو ضروری اطلاع

اس موسم میں آپ کٹ پیس کی تجارت سے اچھا منافع کما سکتے ہیں

فٹ کوٹ کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس رنچھوڑ لائین کراچی

سرمہ نور افزا

(مولانا نورالدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی)

ہاضمین

ہاضمین (سنگولیاں) مفت منگا لیجئے

محبوب عاشق کے قدموں پر

ڈیڑھ سو سال کے بعد

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانح عمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سر سیتا رام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدر افزائی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۲۶ کاغذ چکنا، چمکدار کتابت و طباعت دیدہ زیب ۱۹ دہاف ٹون کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر مجلد خوبصورت قیمت دو روپے

المشتہر: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پلٹنے والا

بال سیاہ تیل نصف قیمت

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

اس تیل کے استعمال سے سفید بال جڑ سے کالے پیدا ہوتے ہیں اور ہمیشہ کالے ہی رہتے ہیں علاوہ ازیں نزلہ زکام سر درد کمزوری دماغ وغیرہ دور ہو جاتے ہیں اس کی بھینی بھینی خوشبو دل و دماغ وغیرہ کو تر و تازہ رکھتی ہے باوجود ان خوبیوں کے قیمت فی شیشی صرف دو روپے (۲) محصولڈاک علاوہ۔

خاص رعایت تھوڑے عرصہ کے لئے یہ تیل نصف قیمت یعنی عہر فی شیشی کے حساب سے فروخت کیا جائے گا محصولڈاک عہ علاوہ۔

منگوانے کا پتہ

اے شیرانیڈ کمپنی ۱۲ جالندھر شہر (پنجاب)

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ سہ روزہ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے) — معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم جمعہ ۳۰ ربیع الاول ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۱۳ جولائی ۱۹۳۴ء | نمبر ۴

Regd No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 3 — DELHI MONDAY 9, JULY, 1934 — PRICE ONE ANNA

شمعِ رہنما

(اعلیٰ حضرت سلطان العلوم ہز اگزالٹڈ ہائینس میر عثمان علی خان بہادر خسرو دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ)

اساسِ منزلِ ہستی ز تو بپا کردند
کہ ذات پاک ترا شمع رہنما کردند

بجامِ من ز ازل ریختند بادہ عشق
بہ شیشہ جمع بہم دُرد و ہم صفا کردند

وفورِ حسن نگنجید در فضائے دو کون
مگر بہ سینۂ ایں خستہ جاں کہ جا کردند

بساطِ قرب کشیدند چوں سرِ افلاک
بہ زیر پائے تولائے شاہ دوسرا کردند

بہ چارہ سازی دل خستگانِ بیچارہ
نگاہ لطفِ ترا مایۂ شفا کردند

ہر آنکہ از عرب و روم و شام و ہند و عجم
رسید بر درِ تو حاجتش روا کردند

سپاس بخت کہ بر درگہت رسانِدمرا
چہ جائے شکوہ کہ با من شہا چہا کردند

کلیدِ میکدہ کردند وقفِ پیرِ مغاں
بروئے جرعہ کشاں بابِ خلد وا کردند

قدش کہ سایہ ندارد طفیل او عثمان
ہزار شکر ترا سایۂ خدا کردند

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

معاصرین کے افکار و آراء

ورکنگ کمیٹی کے فیصلے پر نظر ثانی

[illegible]

(ہمدم)

روس و ترکی

[illegible]

(اجمل)

پنڈت مالویہ

[illegible]

(ملت)

مسلمانوں کے خلاف نفرت پھیلانے کی کوشش

[illegible]

ہندو سوسائٹی

[illegible]

ایشیائی اقوام کا اتحاد

[illegible]

(العلم)

موجودہ انسانی سوسائٹی کی حالت

کوئی انسان اس سچائی سے انکار نہیں کر سکتا کہ موجودہ مجلسی نظام میں انسانی جماعت کی اقتصادی حالت بہت ہی ناگفتہ بہ ہے۔ دنیا کے کسی حصہ کے طرف نظر اٹھا کر دیکھیں تو چیخ و پکار بے چینی زندگی سے بیزاری کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ کروڑہا انسان معمولی ضروریات زندگی یعنی روٹی کپڑا اور مکان جن کے بغیر انسانی زندگی کا بحال رکھنا ناممکن ہے ان سے بھی محروم ہیں لاکھوں انسان باوجود جسمانی اور دماغی قابلیت بیکار ہیں اور بیکاری سے پریشان ہو کر خودکشی کا شکار ہو رہے ہیں۔ آئے دن قتل۔ چوری۔ ڈاکہ۔ نقب زنی ٹھگی۔ دھوکا بازی بے رحمی کے واقعات دیکھنے میں آتے رہتے ہیں۔ نابالغ لڑکے اور لڑکیوں کو جن کی عمر ابھی پڑھنے لکھنے اور کھیلنے کودنے میں گذرنی چاہئے ان کو امیروں کے گھروں اور کارخانوں میں محنت مزدوری کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ بہتیری بہنیں اس پیٹ کی آگ کو بجھانے کیلئے بے آبروئی اور بے حیائی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں۔ بڈھے اور ضعیف بزرگوں کو جنہیں زندگی کے آخری دنوں میں اپنی باقیماندہ زندگی کے دن آرام سے کاٹنے کیلئے بڑھاپے کا الاؤنس ملنا چاہئے مزدوری کیلئے ٹھوکریں کھانا پڑتا ہے۔ بہت سے معذور ان بیچے بھیک مانگ کر گزارہ کرنے پر مجبور ہیں۔

اس کے علاوہ وہ جماعت جو انسانیت۔ انصاف اور شرافت کو بالائے طاق رکھ کر زمین مکانات مشینری و ذرائع پیداوار پر قابض ہے۔ وہ بھی اس لئے کہ کمیں مزدور اور کسان منظم ہو کر ان کا خاتمہ نہ کر دیں بینکوں۔ آرامیات اور مشینری وغیرہ پر اپنا قبضہ رکھنے کے خیال سے آئے دن تخفیف اسلحہ کے ڈھونگ میں اپنی بری و بحری اور ہوائی فوجی طاقتوں کو بڑھانے کے لئے دن رات مشغول ہے کیا یہی مہذب صدی کا ورلڈ ماڈرن نظام ہے جس پر ہم فخر کرتے ہیں۔ بتائیے کیا آپ نے کبھی یہ سوچا ہے کہ اس مجلسی نظام کے نقائص کس طرح دور کئے جا سکتے ہیں۔ جن کی موجودگی میں ہزار ہا انسان زندگی سے بیزار ہیں۔

موجودہ سوسائٹی کے افراد میں جتنی بھی اقتصادی مجلسی سیاسی غیر مساوات پائی جاتی ہے اور جتنی بھی تکالیف و مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان سب کے لئے ذرائع پیداوار یعنی سرمایہ کی نجی ملکیت یا پرائیویٹ جائداد ذمہ دار ہے اگر اس کا خاتمہ ہو جائے یعنی پیداوار کے ذرائع سوسائٹی کی مشترکہ ملکیت قرار دیدے جائیں تو ان ساری تکالیف اور غیر مساوات کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

(مسٹر گنپت قریا پلکھوہ)

کیمیائی اجزاء سے طبی اصول پر تیار کیا ہوا بہترین بے ضرر

رانی بال صفا پوڈر

گڈ فرینڈ اینڈ کمپنی کا یہ وہی مشہور و معروف تاج مارکہ پوڈر ہے جو بیشمار خوبیوں کے سبب عوام و خواص میں بے حد مقبول ہوا ہے۔ [illegible]

کے لئے خاص رعایت معاملات بذریعہ خط و کتابت طے کیجئے۔

سول ایجنٹ برائے انڈیا۔ ایس ایم عابد ۔۔ گلشن کٹرہ غلام محمد خاں بازار لال کنواں دہلی

مفت — بالکل مفت — مفت

آخر کیا چاہتا ہے

[illegible] کی امانت "مفت طلب کرو"۔

پتہ: مینس سرور بک ڈپو ۵ کرشن نگر لاہور

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان زلزلۂ بہار

تحویل بیت المال امارت شریعہ پھلواری شریف

[illegible]

(۲۵) قاضی سید عبدالحق صاحب راج پور گیا
(۲۶) از مسلمانان رفنیگری مرسلہ مولوی حکیم سید محمود الحسن صاحب
(۲۷) مولوی محمد ولی احمد صاحب پا تھڑ ڈیہہ۔ مانجھوم
(۲۸) ڈاکٹر سید محمد ذکریا صاحب بجورہ۔ گیا
(۲۹) مرسلہ مولوی اختر علی راشد محلہ نئی پور۔ بارہ بنکی
(۳۰) جناب محمد ظہور خاں صاحب۔ کرمان۔ گیا
(۳۱) مولوی شفیع محمد نظامانی ناظم انجمن مولد النبی بھالا سندھ
(۳۲) مولوی عبداللطیف صاحب سکرٹری۔ بخشی بازار کٹک
(۳۳) یک مرد مسلمان۔ دہلی
(۳۴) از جمعیت علمائے ہند دہلی
(۳۵) مولوی محمد ولی صاحب سکرٹری مسلم ایسوسی ایشن سنجائن۔ رنگون
(۳۶) شیخ ظفر احمد و منظور احمد صاحبان ٹھیکہ داران مراد آباد
(۳۷) مولوی محمد اختر صاحب اسکول ماسٹر۔ محلہ چاہ خیرو بجنور
(۳۸) فضل حق خاں صاحب محلہ احاطہ شاہ آباد
[illegible]

سابق آمدنی — میزان کل

(محمد قمر الدین ناظم بیت المال)

بیس فی صدی سے پچاس فی صدی تک کفایت

بہترین کٹ پیس کے نیڈل قیمت۔ ایک روپیہ۔ اٹھ روپیہ نہایت کفایت اور چنا ہوا مال۔ مارکین۔ سلک چینٹ پوپلین۔ ململ۔ لٹھہ۔ رفل۔ سوتی کریپ وغیرہ ایک گز سے ۲ گز تک کا ٹکڑا۔ ایک روپیہ آرڈر کے ہمراہ آنا لازمی ہیں۔

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی، علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ — حضرت العلامہ مولانا حافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اردو ذخیرہ ترتیب جنت کی کنجی و دوزخ کے کھٹکا نامی [illegible]

خاموش تبلیغ — حضرت ممدوح نے مذہبی رنگ میں یہ ایک ناول مرتب فرمایا ہے جس کو دیکھ کر واقعات کے تحت میں بہت سی مذہبی معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔ قیمت ۸ر

پاک زندگی — مولانا موصوف نے اس رسالہ میں فطرت سلیمہ۔ حیات طیبہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے طریقوں کو نہایت آسان اور دلچسپ پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔ قیمت ۸ر

تحفۃ المحبین — حضرت مولانا نے اس کتاب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے مختلف طریقے احادیث و بیانات واقعات صحیحہ کی روشنی میں بتلائے ہیں [illegible]

سیرۃ الحبیب — جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرۃ کو اس رسالہ میں آیات قرآنی کے تحت میں ترتیب دیا گیا ہے آپ کی سیرۃ کے صحیح واقعات کی عام اشاعت کرنے کیلئے اس کتاب کا مطالعہ فرمایئے۔ قیمت ۴ر

احسن الوظائف — عملیات اور وظائف کے شوقین حضرات کے لئے یہ کتاب سر لطف ستقیم کا کام دیتی ہے نہایت آسان طریقہ پر مختلف اور ضروری اعمال و وظائف کے طریقے بیان کئے گئے ہیں قیمت ۱۰ر

تعلیم الاسلام — حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی بہترین تصنیف جس میں ارکان اسلام و ضروریات دین کو سوال و جواب کے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے [illegible]

فتاوی رشیدیہ — مسائل دینیہ کا بہترین ذخیرہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب کی بہترین تصنیف تینوں حصوں کا مکمل سٹ دو روپے چار آنے (عہ)

(نوٹ) ریلوے پارسل یا پانچ روپیہ سے زائد قیمت کی کتابوں کے لئے نصف قیمت پیشگی ارسال فرمائیں۔

پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تارکا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

ید اللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲ — دہلی یوم جمعہ ۳۰ ربیع الاول ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۱۳ جولائی ۱۹۳۴ء — نمبر ۴

شمع رہنما

(اعلیٰ حضرت سلطان العلوم ہز اگزالٹڈ ہائینس میر عثمان علی خان بہادر خسرو دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ)

اساسِ منزلِ ہستی ز تو بپا کردند
کہ ذاتِ پاک ترا شمع رہنما کردند

بجامِ من ز ازل ریختند بادۂ عشق
بہ شیشہ جمع بہم دُرد و ہم صفا کردند

وفورِ حسن نگنجید در فضائے دو کون
مگر بہ سینۂ ایں خستہ جاں کہ جا کردند

بساطِ قرب کشیدند چوں سرِ افلاک
بہ زیرِ پائے تو لے شاہ دوسرا کردند

بہ چارہ سازیِ دل خستگانِ بیچارہ
نگاہِ لطفِ ترا مایۂ شفا کردند

ہر آنکہ از عرب و روم و شام و ہند و عجم
رسید بر درِ تو حاجتش روا کردند

سپاس بخت کہ بر درگہت رساند مرا
چہ جائے شکوہ کہ با من شہا چہا کردند

کلیدِ میکدہ کردند وقفِ پیرِ مغاں
برائے جرعہ کشاں بابِ خلد وا کردند

قدش کہ سایہ ندارد طفیلِ او عثماں
ہزار شکر ترا سایۂ خدا کردند

معاصرین کے افکار و آراء

ورکنگ کمیٹی کے فیصلے پر نظر ثانی

روس و ترکی

پنڈت مالویہ

مسلمانوں کے خلاف نفرت پھیلانے کی کوشش

ہندو سوسائٹی

ایشیائی اقوام کا اتحاد

دلچسپ حقائق و معلومات

حمائل شریف مترجم
مع
خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol. xx No 3 — DELHI MONDAY 9, JULY, 1934 — PRICE ONE ANNA

موجودہ انسانی سوسائٹی کی حالت

موجودہ سوسائٹی کے افراد میں جتنی بھی اقتصادی، علمی، سیاسی غیر مساوات پائی جاتی ہے اور جتنی بھی تکالیف و مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان سب کے لئے ذرائع پیداوار یعنی سرمایہ کی نجی ملکیت یا پرائیویٹ جائداد موجب ہے اگر اس کا خاتمہ ہو جائے یعنی پیداوار کے ذرائع سوسائٹی کی مشترکہ ملکیت قرار دے دیے جائیں تو ان ساری تکالیف اور غیر مساوات کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

(مسز گنیت شرما لکھنؤ)

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان زلزلہ

کیمیائی اجزا سے طبی اصول پر تیار کیا ہوا بہترین بے ضرر

رانی بال صفا پوڈر

گڈ فرینڈ اینڈ کمپنی کا یہ وہی مشہور و معروف تاج مارکہ پوڈر ہے جو بیشمار خوبیوں کے سبب عوام و خواص میں بے حد مقبول ہوا ہے اگر آپ نے ابھی تک اس کا تجربہ نہیں کیا ہے تو آج ہی اپنے مقامی ایجنٹ سے خریدئے یا براہ راست ہم سے طلب فرمائیے۔

نمونہ کی شیشی ۸ کے ٹکٹ آنے پر ارسال کی جائے گی

دو شیشی معہ محصول ڈاک ایک روپیہ تین شیشی کا بکس معہ محصول ڈاک ... تاجروں کے لئے خاص رعایت معاملات بذریعہ خط و کتابت طے کیجئے۔

سول ایجنٹ برائے انڈیا۔ ایس ایم عابد ۲۲ کٹڑہ غلام محمد خاں بازار لال کنواں دہلی

مفت — بالکل مفت — مفت

آخر کیا چاہتا ہے

بے انداز دولت سے مالا مال ہونا۔ ملازمت یا روزگار حاصل کرنا۔ اپنے بزرگوں کی روحوں سے ملاقات کرنا۔ محبوب کو بس میں کرنا۔ دشمن کو زیر کرنا۔ افسر کو مہربان کرنا۔ کسی خطرناک مرض سے نجات حاصل کرنا یا اولاد کی خواہش ہے تو صرف ایک کارڈ پتہ ذیل میں بھیج کر ہماری کتاب "توم کی امانت" مفت طلب کرو۔

پتہ: ہنس سرور بک ڈپو ۵ کرشن نگر لاہور

بیس فی صدی سے پچاس فی صدی تک کفایت

بہترین کٹ پیس کے نیڈل قیمت۔ ای ۲ روپیہ۔ آٹھ روپیہ نہایت کفایت اور چنا ہوا مال۔ مارکین۔ سلک چھینٹ پوپلین۔ ململ لٹھا۔ رول۔ سوتی کریپ وغیرہ ایک گز سے دو گز تک کا ٹکڑا۔ ۱۲ روپیہ آرڈر کے ہمراہ آنا لازمی ہے۔

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعائتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی ... دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے۔ حاشیہ پر کامل تفسیر ہے ... ابن کثیر، ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کبیر، مدارک، موضح القرآن، ... اور تمام کتب احادیث ... حکایات ظاہری و باطنی اشارات ... شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصے ہیں ... رعائتی ہدیہ مجلد پارچہ عہ مجلد چرمی ... علاوہ محصول ڈاک۔

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ — خاموش تبلیغ — پاک زندگی — تحفۃ المحبین — سیرۃ الحبیب — احسن الوظائف — تعلیم الاسلام — فتاویٰ رشیدیہ

منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم
مع
خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

انتقادات

فتح الملہم شرح صحیح مسلم

(عربی) جلد اول مصنفہ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی استاذ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ... کتابت وطباعت نظر فریب قیمت ... ملنے کا پتہ: کتب خانہ محمودیہ دیوبند (ضلع سہارنپور)

ہندوستان کا کونسا گوشہ ایسا ہے جو حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی شیخ الحدیث والتفسیر مدظلہ کی بلند پایہ شخصیت اور علمی رفعت سے واقف نہ ہو۔ اس شرح کی حقیقی حیثیت کا اندازہ لگانے کے لئے حضرت موصوف کا اسم گرامی کافی ضمانت ہے۔ ...

سرکاری ملازمتوں میں اقلیتوں کا حصہ

حکومت ہند کے ہوم ڈپارٹمنٹ کی مفصل قرارداد

مرکزی اور صوبجاتی حکومتوں کے لئے قواعد وضوابط

شملہ ۹ر جولائی۔ حکومت ہند نے محکمہ داخلہ سے ایک طویل قرارداد منظور کی ہے جو مسٹر ایم جی ہلیٹ سیکرٹری کے دستخط سے شائع کر دی گئی ہے اور جس کی رو سے سرکاری ملازمتوں میں اقلیتوں خصوصاً مسلمانوں کے لئے آسامیوں کی تخصیص کر دی گئی ہے۔ کیونکہ حسب ذیل ہے:-

حصہ اول۔ عام امور

...

حصہ ۲۔ قواعد وضوابط

...

کمیونل ایوارڈ کو مسترد کرانے کیلئے ہندو سبھائی کوشش

بنگال مسلم لیگ کا فیصلہ

کلکتہ ۹ر جولائی۔ بنگال پریزیڈنسی کی مسلم لیگ کی کونسل کا ایک اجلاس کل زیر صدارت مولوی عبدالکریم منعقد ہوا جس میں کانگرس کے اعلان کے پیش نظر کمیونل ایوارڈ پر غور وخوض کیا گیا۔ آخر بڑی بحث وتمحیص کے بعد مسٹر ... کے فصل حق ... گول میز کانفرنس کی تحریک ... کی تائید سے حسب ذیل قرارداد منظور ہوئی:-

اگر کمیونل ایوارڈ میں مسلمانوں کے پورے حقوق نہیں دیے گئے لیکن جب تک کہ اس کی جگہ کوئی بہتر اور قابل قبول مجھوتہ نہ ہو جائے کمیونل ایوارڈ کو مسترد کرنے میں جو کوششیں صرف کی جا رہی ہیں۔ بنگال پریزیڈنسی کی مسلم لیگ ان پر صد درجہ تشویش اور مذمت کا اظہار کرتی ہے۔

ہاتھ سے بننے کی صنعت کو فروغ دینے کی کوشش

حکومت نے ۵ لاکھ روپیہ سالانہ کی منظوری دیدی

شملہ ۹ر جولائی۔ پراونشل صنعتی کانفرنس کا اجلاس آج صبح سر فرینک نوائس کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مختلف صوبوں سے پچاس نمائندے جن میں غیر سرکاری ممبر بھی شامل تھے اجلاس میں شریک ہوئے۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے ہاتھ سے بننے کی دستکاری کے لئے پانچ لاکھ روپیہ سالانہ منظور کیا ہے اور یہ پانچ سال تک جاری رہیگا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے مزید ایک لاکھ روپیہ اس مدت کے لئے ملک کی دستکاری کی بہتر تنظیم کے لئے منظور کیا ہے۔ ملک کی دستکاری کے متعلق بات چیت کرنے کے لئے گوالیار وغیرہ کی ریاستیں بھی کانفرنس میں حصہ لے رہی ہیں۔

امید کی جاتی ہے کہ مل کی دستکاری اور گھر کی دستکاری کے درمیان اشتراک عمل کی کوشش کی جائے گی۔

بھائی پرمانند کی گل افشانی

مسلمانوں کا مسلک صرف فرقہ پرستی ہے

لاہور ۷ر جولائی۔ ملازمتوں میں مسلمانوں کی نمائندگی کے سلسلہ میں جو اعلان حکومت نے فیصلہ کیا ہے اس پر پنجاب کے ... ہندو سبھائی لیڈر بھائی پرمانند نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے:-

... میں ہندوؤں کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کا صرف ایک ہی مسلک ہے اور وہ فرقہ پرستی ہے۔ وہ ملک کے مفاد سے قطعی بے پروا ہیں۔ اور جب تک یہ ذہنیت باقی رہے گی سیاسی معاملات میں ہندو مسلم اتحاد کی کوئی امید نہیں۔

ایک سادھو کو دس بید کی سزا

امرتسر ۹ر جولائی۔ آج مسٹر ... ایل فیلیوس مجسٹریٹ نے ایک سادھو کو حقہ چرانے کے جرم میں دس بید کی سزا دی۔

نمونہ کا پرچہ مفت منگائیے

قاسم العلوم

رمضان المبارک ۱۳۵۲ھ سے نہایت پابندی وقت کیساتھ جاری ہے۔ ... دیوبند کے علمی فیوض وبرکات کا مرقع جس میں ہر قسم کے علمی مذہبی مضامین عالیہ شائع ہوتے ہیں۔ ... رسالہ قاسم العلوم ہندوستان بھر میں اپنی شان کا واحد ولاثانی رسالہ ہے ...

المشتہر: عتیق احمد صدیقی سابق مدیر الانصار دار العلوم دیوبند

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات سرتاج عالم آتشک نگرہ گولیاں اپنی تاثیرات سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہو چکی ہیں۔ ... کریں قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ...

وید شاستری رجاجم نگر کاٹھیاوار

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق ومغرب کی تازہ خبریں

حکومت فرانس کا استبدادی نظام

الجزائر کے مسلمانوں کیلئے عذاب الیم

الجزائر میں حکومت فرانس کی طرف سے میو مرنٹ ناظم امور عامہ کے عہدہ پر سرفراز ہیں۔ انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف شدید اقدامات کیلئے قسم کھا رکھی ہے۔ آپ نے مسلمانوں کی ہستی کو فنا کرنے کے لئے تین طریقے ایجاد کئے ہیں جن پر برابر عمل ہو رہا ہے۔

(۱) عربی زبان کو درسگاہوں سے کال کر اس کی جگہ فرانسیسی زبان داخل کر دی ہے۔

(۲) اسلامی احکام کا انکار کر کے اس کی جگہ سزا سرحرام امور کو دیدی گئی ہے۔

(۳) وطنی اخبارات وصحافت کو بالکل ختم کر دیا گیا ہے تاکہ الجزائر کا کوئی باشندہ حکومت فرانسیسی کے استبداد کے خلاف اپنی آواز بلند نہ کر سکے۔

اسلام اور مسلمانوں کے متعلق یہ طرز عمل اس متمدن اور مہذب حکومت کا ہے جس کو اپنی حریت وجمہوریت پر ناز ہے اور جس کی سیاست تمدن وحضارت پر قائم ہے۔

یمن کی شکست یورپین سیاسیات کی شکست ہے

حدیدہ میں یمنی وفد کی گفت وشنید

یمنی اور اسلامی وفد جو مکہ مکرمہ سے معاہدہ کے متعلق گفت وشنید کر کے حدیدہ روانہ ہوا تھا وہ حدیدہ پہونچ گیا۔ وفد اسلام نے امیر فیصل سے ملاقات کر کے یمن کی طرف مراجعت کی یمنی وفد اس وقت تک حدیدہ میں رہے گا جب تک کہ معاہدہ کی توثیق وتصدیق سرکاری طور پر نہ ہو جائے۔ معاہدہ کے متن سے امام یحییٰ نے اتفاق کر لیا ہے۔ اب صرف اس پر دستخط کرنے باقی ہیں۔

اس سلسلہ میں ایک فرانسیسی اخبار لکھتا ہے کہ سلطان ابن سعود کی فتح نے نہ صرف امام یحییٰ کو شکست دی ہے بلکہ یورپ کی دو بڑی حکومتوں کی سیاست کو بھی شکست ہوئی ہے۔

جرمنی کا ہٹلر اور حجاز کا سلطان ابن سعود

ایک جاپانی اخبار کا دلچسپ تبصرہ

جاپانی اخبار "یوٹانا" جرمنی کے ہٹلر اور حجاز کے سلطان ابن سعود کا دلچسپ مقابلہ کرتا ہوا لکھتا ہے کہ جو شخص ان دونوں فرمانرواؤں کی حالت پر غور کرے گا اس کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ سلطان ابن سعود یورپ کے اکابر رجال سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔ اگر ہم یہ کہیں تو مبالغہ نہ ہوگا کہ ہٹلر کو جو اسباب اور ذرائع مہیا ہیں اگر وہ سلطان ابن سعود کو بھی میسر ہوتے اور سلطان صحرائے عرب کے بجائے جرمنی میں فرمانروائی کرتے تو وہ ہٹلر سے بڑھ جاتے! اگر ہٹلر سلطان ابن سعود کی جگہ صحرا میں ہوتے تو وہ کوئی کام بھی نہ کر سکتے!

جاوی مسلمانوں کا حکومت سے مطالبہ

قرآن کریم کی توہین کرنے والوں کو سزا دی جائے

شہر ... (جاوا) میں جمعیۃ نہضۃ العلماء کا نواں سالانہ اجلاس منعقد ہوا جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ ایک ایسا قانون وضع کرے جس کی رو سے ان لوگوں کو شدید سزا دی جا سکے جو کسی بھی پیرایہ میں قرآن کریم کی توہین کا ارتکاب کریں۔ اس جمعیۃ نے حکومت سے یہ بھی مطالبہ کیا کہ آئندہ مجلس تقنین میں اس کا ایک رکن بھی لیا جائے جو قانون اسلامی کی نگرانی کرے۔ جمعیۃ نہضۃ العلماء کے ارکان کی تعداد ... ہے۔

حجاز ریلوے کی ترقی کا نیا دور

مکہ مکرمہ کا اخبار "صوت الحجاز" رقمطراز ہے کہ سلطان المعظم ابن سعود کی مساعی ...

کی ان مساعی پر اس کی طرف تشکر یہ ادا کر دیں۔

حجاز اور عراق کے درمیان سڑک کی تعمیر

آئندہ سال حجاج کے لئے خشکی کا راستہ

عراق کی خبر ہے کہ متعدد انجینیئر حجاز اور عراق کے درمیان سڑک تعمیر کرنے کیلئے بغداد روانہ ہو گئے ہیں تاکہ حجاج موٹروں کے ذریعہ خشکی کے راستوں سے حجاز پہونچ سکیں۔ حکومت عراق اور حجاز میں اس سڑک کی تعمیر پر اتفاق ہو گیا ہے اور انشاء اللہ سال آئندہ حجاج خشکی کے راستوں سے بھی سفر کر سکیں گے۔

بحرین کے جزائر ایرانی حکومت کا جز ہیں

وزیر خارجہ ایران کا دعویٰ

وزیر خارجہ ایران نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ بحرین کے جزائر ایرانی حکومت کے اجزاء لاینفک ہیں۔ انہوں نے صرف اس دعوے ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ کلیفورنیا کی اسٹینڈرڈ آئل کمپنی کی شاخ بحرین کو برخاست کرنے کے بارہ میں جمعیۃ اقوام کو اطلاع دیدی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر خارجہ ایران کے اس دعوے کو لندن میں تسلیم نہیں کیا گیا۔

شرق اردن میں یہودیوں کے داخلہ کا امکان

... یہودی قوم دابۃ الارض کی طرح نکل کر عربی ممالک میں برابر ہجرت کر رہی ہے۔ فلسطین پر قبضہ کرنے کے بعد شرق اردن کو یہودیوں نے تاڑا ہے مگر وہاں ابھی سے ان کے داخلہ کے خلاف زبردست تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ سرحدوں پر آنے جانے والوں کی نگرانی شروع ہو گئی ہے اور عام اعلان کر دیا گیا ہے کہ کوئی یہودی ہجرت کر کے شرق اردن کی سرزمین میں قدم نہ رکھے۔

مصری خاتون کو "صوت الحجاز" کا جواب

پہاڑی بدوؤں کی حالت زار کا نقشہ؟

مصر کی ایک خاتون نے حج کے بعد اپنے مشاہدات مصر کے ایک اخبار میں شائع کئے ہیں جس میں لکھا ہے کہ مکہ کے لوگوں کی حالت نہایت ابتر ہے اور جب ان کو نیم برہنہ دیکھا جاتا ہے تو آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں۔ اخبار "صوت الحجاز" نے موصوفہ کے اس الزام کا شرح وبسط کے ساتھ جواب دیا ہے اور لکھا ہے کہ موسم حج میں اطراف کے پہاڑوں سے ہزاروں کی تعداد میں بدو چلے آتے ہیں ... کہ وہ نیم برہنہ رہتے ہیں۔ اس لئے حجاج کا فرض ہے کہ وہ پہاڑی بدوؤں اور شہری لوگوں میں امتیاز کریں اور حکومت کو بدنام کرنے سے احتراز کریں۔

لندن کے ایک اخبار کی گپ

ایک ہندوستانی لڑکا دریا میں رہتا ہے

الشرق ... دہلی رقمطراز ہے کہ لندن کے کسی اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ ... (مدراس) کے کسی دریا میں ۱۴ سال کا ایک ہندوستانی لڑکا مچھلیوں کی طرح پانی کے اندر ہی رہتا ہے اور اس کی خوراک مچھلیاں اور گھاس پات ہے۔ وہ پانی ہی کے اندر سوتا بھی ہے اور سوائے سر کے باقی تمام جسم پانی کے اندر ہی چھپا رہتا ہے۔ اس پر الشرق ... تبصرہ کرتا ہوا لکھتا ہے کہ اگر یہ انکشاف ہے تو بالکل بیچ ہے اور اس قابل ہے کہ سائنس کے پہلو بہ پہلو اس کو جگہ دی جائے!

بیک وقت آٹھ بچوں کی پیدائش

شمالی چین میں ایک عورت "کوون یام شاؤ" کے بطن سے بیک وقت آٹھ بچے پیدا ہوئے ہیں۔ نومولود جماعت میں سات لڑکے اور ایک لڑکی ہے اور سب کے سب تندرست ہیں۔ یہ عورت چین کے ایک ملاح کی بیوی ہے ...

افسانہ

بہار وخزاں

بربادی کا پیش خیمہ

انگلستان جانیکا بہانہ

مفت خور دوستوں کے کرشمے

(۴)

والدہ۔ کیوں بیٹے آج اس قدر خفگی کی کیا بات ہے۔ کیا کہیں سے لڑ جھگڑ کر آئے ہو؟

اختر۔ گویا لڑا کو ہوں کہ ہر کسی سے دست وگریبان ہوتا پھرتا ہوں۔ تم نے خود دیکھا کہ میں بھوکا آیا مگر کھانا ندارد! خادمہ اپنی نماز میں مشغول نہیں۔ دسترخوان بچھائے تو کون۔

والدہ۔ پہلے بھی تو کئی دفعہ ایسا واقعہ پیش آیا ہے مگر تم نے کبھی اس قدر غصہ کا اظہار نہیں کیا۔ سچ بتاؤ اختر آخر کیا بات ہے۔ مجھ سے بات چھپانے کی آخر ضرورت؟

اختر۔ بات یہ ہے کہ سچ بولنے والے کی ہر طرح مشکل ہے اگر میں کوئی سچی بات کہوں جی تو کس کے رستے پر۔ تم بھی اتنا برا بھلا کہنے لگو گی۔

والدہ۔ میں نے آج تک تم کو کبھی برا بھلا کہا ہے جو اب کہوں گی؟ آخر وہ بات ہے کیا جس کے بیان کرنے سے تم اس قدر جھجکتے ہو۔ اگر وہ کوئی ضروری بات ہے تو ایک نہ ایک روز مجھ سے بیان بھی ضرور کرو گے۔

...

ان سے مشورہ کرتا رہا آخر بڑے غور وفکر کے بعد ایک ترکیب سمجھ میں آئی جس سے اختر کو کامیابی کی بہت کچھ امید ہو گئی۔ مشورہ یہ ہوا کہ اختر اپنی والدہ کو انگلستان جانے کی دھمکی دے اور ان سے ۵ سال کے تمام مصارف طلب کرے۔ اختر کو یقین تھا کہ والدہ ماجدہ اس کی جدائی کو ایک لمحہ کے لئے بھی گوارا نہیں کریں گی۔ اور بالآخر مجبور ہو کر اختر کا مطالبہ منظور کرنا پڑے گا اور وہ اس طرح تمام جائداد کا واحد متصرف ہو جائے گا۔

اس اسکیم کی بحث وتمحیص کے بعد اختر نصف رات کے قریب گھر گیا۔ والدہ اسکا شدید انتظار کر رہی تھیں اسے دیکھ کر باغ باغ ہو گئیں اور خود دسترخوان بچھا اختر کو کھانا کھلایا۔ کچھ معمولی گفتگو کے بعد اختر بستر استراحت پر دراز ہو کر سو گیا۔

اختر آٹھ روز تک صبح بیگم بیمار رہا اور اپنی ناشائستہ حرکات سے گھر والوں کو پریشان کرتا رہا۔ بیچاری والدہ سخت مغموم اور رنجیدہ ہیں۔ وہ ہر چند اختر کو بہلانے کی کوشش کرتی ہیں مگر وہ کسی طرح نہیں مانتا۔ آخر ایک روز اختر نے اپنے ایک دوست کی معرفت اپنے ماموں میاں مولانا عبدالسلام صاحب کے پاس رقعہ بھیجا جس میں تحریر تھا کہ میں انگلستان کی کسی یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے ۵ سال کے لئے جانا چاہتا ہوں اس لئے آپ میرے کا فوری انتظام کر دیجئے فی الحال مجھے بیس ہزار روپے کی ضرورت ہوگی جس کو فوراً مہیا کر دیا جائے۔ مولانا عبدالسلام اس رقعہ کو پڑھ کر اختر کی چال سمجھ گئے۔ اور ان کو یقین ہو گیا کہ وہ اپنی والدہ سے کثیر رقم لینا چاہتا ہے وہ اس رقعہ کو لے کر اپنی ہمشیرہ کے پاس آئے اور ان کو اختر کی شرارت سے مطلع کیا۔ اختر کی والدہ نے جب یہ سنا تو ان کے پیروں سے زمین ...

...

والدہ۔ میں آٹھ روز میں تمام انتظام تمہارے ہاتھوں میں دیدوں گی۔ کیونکہ تمہارے ماموں جان کو سمجھا کر یہ نیا انتظام کرنا ہوگا ورنہ تم میری طرف سے تو آج سے ہی ہر چیز کے مختار ہو۔

(باقی آئندہ)

...سو روپے اختر کے ہاتھ میں لا کر دیدیے۔ اختر نے نوٹوں کی گڈی کو فرش پر دے مارا۔ اور پھر باہر نکل گیا۔

اختر نے ان تمام واقعات کی اطلاع اپنے چند مخصوص دوستوں کو دیدی اور ...

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت اور رعایتوں کی انتہا

دہلی کا مشہور مذہبی ماہوار رسالہ نظام المشائخ چھبیس سال سے ہر ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کیا کرتا ہے جس میں نئے نئے عنوانوں سے حضور صلعم کی خصوصیات زندگی پر نہایت بلند پایہ مضامین لکھے جاتے ہیں۔ پورے چھبیس تذکرے تو اب نہیں مل سکتے البتہ چند موجود ہیں اور ایک تازہ تذکرہ ابھی چھپا ہے۔ پچھلے بچے ہوئے تمام تذکروں کی ضخامت ڈیڑھ ڈیڑھ سو صفحے ہے لیکن تازہ تذکرہ کی ضخامت کتابی سائز کے تین سو صفحوں کے برابر ہے۔ یہ دونوں تذکرے صرف ایک آنہ محصول بھیج کر آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں بشرطیکہ اس ایک آنہ کے ساتھ نظام المشائخ کا سال بھر کا چندہ بھی بھیج دیں۔ یہ رعایت فقط ماہ ربیع الاول کے لئے ہے۔ اس ماہ کے اندر اندر نظام المشائخ کا خریدار بننے والوں کو ایک تو مندرجہ بالا رعایت دی جائے گی کہ رسول اللہ صلعم کا ایک تذکرہ پرانا اور ایک تذکرہ تازہ مفت ملے گا۔ اور دوسری رعایت یہ کہ

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

لے لیا جائے گا یعنی ایک روپیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تذکرے ساڑھے چار سو صفحے کے ملیں گے اور پھر سال بھر تک نظام المشائخ بھی مہینے کے مہینے پہنچے گا۔

نظام المشائخ کے ہر پرچہ کی ضخامت بڑے سائز کے بہتر (۷۲) صفحے ہوتی ہے۔ نمونہ مفت منگا کر دیکھئے اور ایک رعایت اور لیجئے۔ سال بھر نظام المشائخ پڑھنے کے بعد اگر سال بھر کے پرچے صاف ستھری حالت میں واپس کر دیجئے گا تو ایک روپیہ جو اس وقت ادا کیجئے گا وہ واپس دے دیا جائے گا۔

المشتہر منیجر رسالہ نظام المشائخ نمبر ۹۱ کوچہ چیلان دہلی

شربت فولاد

SHARBAT FAULAD 292

نونہال

UNEHAL The Best Tonic

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم جمعہ ۳۰ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ ہجری

کانگریس کی "دوستی" اور "دشمنی" کا معیار

ایک "قوم پرور" اخبار کی "قوم پرستی"

"مولانا محمد علی نے کچھ عرصہ سے "بیہودہ گوئی" اپنا وطیرہ (وتیرہ) بنا لیا ہے جب کبھی تقریر کرنے کھڑے ہوتے ہیں دو ایک باتیں ضرور ایسی بیہودہ کہہ دیتے ہیں جن پر ان کے مداحوں تک کو افسوس کرنا ہوتا ہے...... ہم حیران ...

سے قومی تحریک کو کامیاب بنانا چاہتے ہیں اس وقت مقدم فرض یہ ہے کہ وہ، پسماندہ اقوام ان مسلمانوں میں پرخلوص حب الوطنی کے جذبات پیدا کرنے میں صرف کریں جو مسلمانوں کو غلط راستہ پر ڈال کر حصول آزادی ...

...

دوسرا سوال نفس مسئلہ کا ہے معاصر تیج نے ڈاکٹر صاحب کے خلاف صرف اتنی سی بات پر دو ورقے چوڑے اقتباسات گھسیٹ دئے کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنی تقریر میں ہندو مسلم اتحاد پر کیوں زور دیا اور ڈاکٹر موہنجے کے افتراق انگیز بیانات کی کیوں مذمت کی حالانکہ یہ دونوں باتیں کانگریس کے اصول کے عین مطابق تھیں اور اس کے ...

قوم پرستی نے وہ لڑائی سے اصول ہیں کہ جن کے مطابق تو ہندو مسلم اتحاد کی تلقین کرنے والے ڈاکٹر انصاری کو تو برا بھلا کہا جا سکتا ہے اور ہندو مسلم اتحاد کی راہ میں مزاحم ہونے والے پنڈت مالویہ کو کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا۔

ملازمتوں میں اقلیتوں کا حصہ

سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کے ساتھ بے انصافی کی شکایت دیرینہ ہو چکی تھی اور اس مسئلہ پر روز بروز تلخی زیادہ بڑھتی جاتی تھی۔ اخبارات میں برابر اعداد و شمار شائع ہوتے تھے اور مختلف سرکاری محکموں میں مسلمانوں کی قلت اور دوسری ملتوں کی کثرت پر نہایت سخت و ناگوار مضامین لکھے جاتے تھے۔ اسمبلی اور کونسلوں میں بھی اس موضوع پر اکثر سوالات ہوتے تھے اور مختلف فرقوں کے نمائندوں کی جانب سے بعض اوقات اس مسئلہ پر ایسی نوک جھونک شروع ہو جاتی تھی کہ اس کو سن کر یا پڑھ کر شرم آتی تھی۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ اس معاملہ میں ایک پالیسی بالکل واضح اور معین ہو جائے اور کوئی اصول ایسا وضع کر دیا جائے کہ یہ آئے دن کی کشمکش باقی نہ رہے اور اعداد و شمار کے ذریعہ باہمی منافرت پھیلانے کا جو طریقہ جاری ہے اس کا سد باب ہو سکے۔ لیکن نہ تو خود مختلف ملتیں اس معاملہ میں کوئی باہمی سمجھوتہ کر کے تمام جھگڑوں کو ختم کرنے کے لئے آمادہ تھیں اور نہ حکومت ہی کوئی ایسا اصول وضع کرتی تھی جو اس کے اختیارات تمیزی پر کسی قسم کی پابندی عائد کرتا ہو اور مسلمانوں ...

جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے ہم یہ تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں کہ حکومت ہند نے ان کے ساتھ کوئی رعایت کی ہے یا اس کا یہ فعل مسلمانوں کی قوم پر کوئی احسان عظیم ہے جس کے لئے اسے ممنون منت ہونا چاہئے۔ اس قسم کی تمام گفتگوئیں بالکل لغو ہیں۔ حکومت نے جو کچھ کیا ہے وہ بہت بڑی حد تک اینگلو انڈینوں اور یورپینوں کی خاطر ہے جس پر ہم ابھی آگے چل کر روشنی ڈالیں گے۔ مسلمانوں کے متعلق زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ حکومت نے بحالات موجودہ ان کے ایک جائز اور منصفانہ حق کو ایسی اقل قلیل صورت میں منظور کر لیا ہے جس پر تمام مسلم جماعتیں متفق و متحد تھیں اور جسے کسی ہندو مسلم سمجھوتہ کی غیر موجودگی میں مسلمانوں کا متفقہ نقطۂ نگاہ کہا جا سکتا تھا۔ نیشنلسٹ مسلمانوں نے ڈاکٹر انصاری کے زیر صدارت فرید پور کانفرنس میں اور جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس عاملہ نے حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کے زیر صدارت سہارنپور میں تمام فرقہ وارانہ حقوق و مطالبات کا تجزیہ کر کے جو آخری صورت سمجھوتہ کے لئے پیش کی ...

دار الحکومت

جمنا کی طغیانیوں سے ایک نوجوان کی نجات

خلیفہ اور اس کے شاگردوں کا قابل تحسین کارنامہ

دہلی ۹ جولائی۔ دریائے جمنا کے چڑھنے کے اترنا شروع ہو گیا ہے اور دیہات کو فی الحال کوئی خطرہ نہیں ہے۔ گذشتہ شام کو جمنا کے کنارے ایک افسوسناک حادثہ پیش آ گیا اگر بروقت خبر نہ مل جاتی تو ایک شخص لہروں کی نذر ہو جاتا۔ ایک بنگالی نوجوان جمنا کے کنارہ پر بیٹھا ہوا تھا کہ پانی کی لہروں نے کنارہ توڑ ڈالا اور نوجوان پانی کی زد میں آ گیا۔ اس نے بچنے اور کنارہ پر پہنچنے کی بہت کوشش کی مگر وہ کامیاب نہ ہوا اور آخر امداد کے لئے چلایا ... اشخاص جو اس وقت کنارہ پر کھڑے ہوئے بارش میں بھیگ رہے تھے نوجوان کو بچانے کی جرأت نہ کر سکے آخر نوجوان بنگالی کی بیوی نے رونا شروع کیا اور لوگوں سے امداد کے لئے عاجزانہ التماس کی اور اس پر ایک خلیفہ کو رحم آ گیا اور وہ اپنے شاگردوں کو لیکر دریا میں کود پڑا بڑی کوشش کے بعد نوجوان کو ...

وائس چانسلر وان پاپن کے مکان پر پھر پہرہ لگا دیا گیا

جرمنی پارلیمنٹ میں ہر ہٹلر تقریر کریں گے

بحری معاملات پر برطانوی اور فرانسیسی وزراء کی گفت و شنید

برلن ۱۰ جولائی۔ کل وائس چانسلر کیپٹن وان پاپن کو خفیہ پولیس کے ہیڈ کوارٹر پر بلایا گیا جہاں ان کا بڑی سختی کے ساتھ امتحان لیا گیا۔ وائس چانسلر کے گھر پر دوبارہ پولیس کا پہرہ لگا دیا گیا۔ جمعہ کے روز ریشتاغ (جرمنی پارلیمنٹ) کا اجلاس منعقد ہوگا جس میں ہر ہٹلر پیپی نک پالیسی اور لوگوں کو گولی سے اڑا دینے کے معاملہ پر ایک تقریر کریں گے۔ جنرل گوئرنگ نے تمام اداروں کو آج سے ۱۸ اگست کے لئے رخصت کرنے کا حکم دیدیا ہے اس عرصہ میں سوائے ضروری مواقع کے ہر قسم کی وردیوں کا استعمال ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔

رگبی ۱۰ جولائی۔ برطانوی اور فرانسیسی وزراء کے گفت و شنید کے بعد ذیل کا اعلان شائع کیا گیا ہے۔ مسٹر بارتھو وزیر معاملات خارجہ فرانس آج صبح دفتر خارجہ میں جمع ہوئے جہاں بحری اور بری وزراء کا اجتماع تھا۔ گفتگو میں یورپ کی دو حکومتوں کے درمیان باہمی مفاد پر انشراح صدر کے ساتھ گفتگو ہوئی۔ بحری کانفرنس کی تیاریاں بھی عمل میں آ رہی ہیں۔ یہ گفت و شنید کل دوبارہ پھر شروع ہوگی اور بحری معاملات بھی زیر بحث آئیں گے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس کی تیاریاں

پچاس ہزار ممبروں کے بھرتی ہونے کی توقع

کانگریس کا پروگرام اشتراکی ہے

کراچی میں گاندھی جی کا بیان

پرانے قلعہ سے چاندی کی سل برآمد

ملزم نے اپنی چوری آپ ہی بتا دی

سیلاب زدہ شہر کی پریشانی

ایک مچان پر چڑھ گیا

پہاڑ گرنے سے تین افراد زندہ در گور

سب جج کے ریڈر کا چالان

رشوت ستانی کے انسداد کا طریقہ

ایک مسلم زمیندار کا دردناک قتل

نعش تالاب سے برآمد ہوئی

سرحد پر ہوائی بمباری کی گئی تھی؟

اسمبلی میں تحریک التوائے اجلاس

سی آئی ڈی انسپکٹر کے مکان چوری

سات ہزار روپے کا مال غائب

مہادیو ڈیسائی اور مس بہن پٹیل کی رہائی

قبل از میعاد اہم سیاسی اسیر جیل سے باہر

ہریجن طلباء کو مفت تعلیم دی جائے گی

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

ڈاکٹر ٹیگور کا سفر فلسطین

پنڈت مالویہ کا آئندہ طرز عمل

ولایت کو وفد لیجانے کی تردید

کوہ ہمالیہ میں زلزلہ کے جھٹکے

لاہور کے قریب ہوائی جہاز تباہ ہو گیا

برطانیہ اور فرانس کی بحری مسائل پر گفتگو

قمار بازی کے اڈہ پر پولیس کا چھاپہ

۴۹ جواری گرفتار

مجلس احرار ہند کی کانگریس میں شمولیت

لندن اور پیرس پر حملہ ہوگا؟

جرمنی کی خفیہ تیاریاں

لندن ۹ جولائی۔ لندن کے ماہوار رسالہ نائن ٹینتھ سنچری میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں اس راز کا انکشاف کیا گیا ہے کہ جرمنی پیرس اور لندن پر ہوائی حملہ کرنے کے لئے خفیہ سکیمیں مرتب کر رہا ہے۔ اخبار مذکور کی یہ اطلاع محض اختراع ہی نہیں ہے بلکہ اس کے تحریری ثبوت موجود ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ جرمن برلن وزیر کے ایک وزیر نے چند دستاویزات کا انکشاف کیا ہے جس سے جرمنی کی اس خفیہ سکیم کی تصدیق ہوتی ہے ان دستاویزات میں خفیہ لکھا ایک ... ہے جس میں تجویز کیا گیا ہے کہ لندن اور پیرس کی زمین دوز ریلوں میں ... یا جراثیم چھوڑنے کا تجربہ کیا جائے بیان کیا جاتا ہے کہ اس ہدایت پر ہر ہٹلر کی اجازت سے عمل بھی کیا جا چکا ہے ایک اور دستاویز میں فرانس کے بہت سے شہروں پر ہوائی جہاز سے حملہ کرنے کی سکیم ہے۔

دو ہوائی جہاز ریزہ ریزہ ہو گئے

سات اشخاص کی افسوسناک ہلاکت

جنیوا ۹ جولائی۔ کل ایک کانسٹنس کے نزدیک ... جرمنی ہوائی جہاز تباہ ہو گئے جس کے باعث سات آدمی ہلاک ہوئے۔ پہلے جہاز میں تین اشخاص اور ... سے روانہ ہو رہے تھے کہ کسی طرح ان میں آگ لگ گئی۔ اس سلسلہ میں ہوائی مستقر کے ایک ذمہ دار شخص کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

جاپان میں چار اشتراکیوں کو سزا

ٹوکیو ۹ جولائی۔ چار اشتراکی لیڈروں کو اشتراکیت پھیلانے کے جرم میں دس سال سے حبس دوام تک کی سزا دیدی گئی۔ کیونکہ ان کی سرگرمیوں سے قائم شدہ قانون کے خلاف نقص امن کا اندیشہ تھا۔

لندن میں بحری کانفرنس کی تیاریاں

جاپانی نمائندہ کی روانگی

ٹوکیو ۱۰ جولائی۔ جنرل ہیاشی نے امیر البحر اوکاڈا کو مجوزہ بحری معاملہ پر قومی مدافعت کی تدابیر کی وضاحت کے لئے طلب کیا ہے۔ جاپان کی وزارت بحریہ نے لندن کی بحری کانفرنس کی شرکت کیلئے کپتان ایواشتیا کو نمائندہ مقرر کیا ہے آپ عنقریب ٹوکیو سے لندن روانہ ہو جائیں گے۔ جاپان کے کابینہ میں وزراء کے سکرٹری پارلیمنٹ کے ارکان ہوا کرتے تھے مگر اب جدید کابینہ میں ان کے بجائے افسر لوگ ہی سکرٹری مقرر کئے گئے ہیں ...

کمو تھلہ میں ایک سو بیس مسلمانوں کی گرفتاری

جرمانہ کی وصولی کیلئے جائدادوں کی قرقی

ایک فوجی سپاہی کی شیطنت

تین قصابوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا

گاندھی جی ایک ہفتہ کا برت رکھینگے

کانگریسی ممبران میں مکہ بازی

غازی پور میں ہندو مسلم کشیدگی

ہندوستان پر حملہ کرنے کیلئے بالشویک روس کی تیاریاں

چینی ترکستان کو فوجی مرکز بنانے کا عملی اقدام

جاپانی نیوز ایجنسی کا تہلکہ انگیز انکشاف

ٹوکیو ۱۰ جولائی (ڈوک) جاپانی نیوز ایجنسی نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کو ایسی اطلاعات ملی ہیں جن سے چینی ترکستان میں روسی مداخلت پر روشنی پڑتی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ روس ترکستان میں فوجی مرکز بنانے کا اقدام کر رہا ہے تاکہ ہندوستان پر آسانی سے حملہ کیا جاسکے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اس نے مندرجہ ذیل طریقے اختیار کئے ہیں۔

(۱) چینی ترکستان میں تجارت کی اجارہ داری اور تجارتی منڈیوں پر قبضہ۔

(۲) چینی ترکستان میں مسلم حکومت قائم کرنا۔

(۳) ہندوستان اور تبت میں اشتراکی سرگرمیوں کو جاری کرنے کے لئے تبلیغی نظام کا اجرا کیا جاتا ہے کہ بڑے بڑے شہروں میں ایسے روسی سفیر اور تجارتی کمشنر مقرر کئے گئے ہیں جن کا تعلق نوج سے ہے اور وہ خود عسکری فنون کے ماہر ہیں۔ یہ تمام لوگ روسی اقتدار کو پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

علاوہ ازیں چینی ترکستان کی نئی اسلامی حکومت کے لئے روس ... کثیر مقدار میں اسلحہ اور سامان حرب مہیا کر رہا ہے۔

(رائٹر)

آسام کا تمام رقبہ سیلاب کی زد میں

مکانات۔ غلہ۔ کپڑا اور مویشی طوفان کی نذر ہوگئے

سیکڑوں مردوں اور عورتوں کا اتلاف جان

گوہاٹی ۱۰ جولائی۔ بارش اور سیلاب کے متعلق مزید اطلاعات مظہر ہیں کہ سیلاب نے آسام کو ہر طرف سے گھیر لیا ہے۔ مکانات منہدم ہوگئے ہیں اور غلہ، کپڑا اور مویشی پانی کی نذر ہوگئے ہیں۔ سیکڑوں مرد اور عورتیں غرق ہوگئی ہیں۔ ... ریلوے لائن کو ... جگہ سے ٹوٹ گئی ہے ... بند ہوگئے ہیں ...

... ماہرین کی جماعت گشت پر روانہ ہوگئی ہے۔

یوپی میں زبردست ڈاکے

پندرہ آدمی گرفتار۔ مال مسروقہ برآمد

کانپور ۹ر جولائی۔ ...

مسلح قیدیوں نے جیلر پر حملہ کردیا

کراچی ۹ر جولائی۔ ...

کولمبو میں عورتوں کو حق رائے دہی

کولمبو ۹ر جولائی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت نے عورتوں کو لوکل بالیز کی رضامندی پر حق رائے دہی دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ...

ریلوے اسٹاف مسافروں سے برا سلوک کرتاہے

مجسٹریٹ کانپور کا ایک اہم فیصلہ

کانپور ۹ر جولائی۔ ...

ستارہ تیل

ایک محدث کی یادگار

فرقہ وارانہ مسائل میں کانگریس کا مسلک

کانگریسی دستور نے تذبذب کی راہ بند کردی ہے

مسٹر آصف علی صاحب بیرسٹر کا بیان

دہلی۔ مسٹر آصف علی بار ایٹ لا نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔ ...

ایک پہاڑی ہندو کا دردناک قتل

لاش ٹرنک میں بند کردی

کلکتہ ۹ر جولائی۔ ...

اطالوی سفیر کابل بھیج گئے

...

مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مہتمم دار العلوم کا اعلان

اس سے سستا ... رسالہ اب تک شائع نہیں ہوا

سرکاری فرقہ وارانہ حل اور مسلمانان بنگال

بنگال مسلم لیگ کی کونسل کی قرارداد

...

ازبلا چھپ کر تیار ہوگئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے مثبتانہ دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق، یا اسلام کی گذشتہ عظمت و سطوت کا نقشہ قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نو مسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے۔ اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے، اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جاسکے۔ ازبلا کی قیمت اس کے حجم اور اس کی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جاسکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ر علاوہ محصولڈاک ہے جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس بائیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کرسکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہوجائیگا اس لئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

افغانستان میں سیلاب کی تباہ کاریاں

۲۱۰۰ مویشی اور ۱۹۶ اشخاص ہلاک

پشاور ۹ر جولائی۔ افغانستان کے شمالی صوبہ ایبک میں زبردست سیلاب آگیا ہے جس میں سیکڑوں آدمی مرگئے۔ تازہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۹۶ آدمیوں کی جانیں تلف ہوگئی ہیں اور اسی طرح تقریباً ۲۱۰۰ مویشی ہلاک ہوگئے بکثرت مکانات منہدم ہوگئے ہیں۔ سرائیں۔ دکانیں اور مساجد وغیرہ سب گرگئی ہیں سیلاب کی ابتدا بارش سے ہوئی۔ مرکندہ اور دورہ زنان تو بالکل بہ گئے چنانچہ ان کا کہیں نام و نشان تک نہیں ہے۔

قلعہ نو دہرات سے بھی سیلاب کی خبر آئی ہے وہاں سرکاری عمارات جنگی گھر اور بکثرت پلوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔

حکومت کی طرف سے امدادی تدابیر اختیار کی جارہی ہیں اور ضروری سامان سیلاب زدہ علاقوں میں بھیجا گیا ہے۔

سن کے ایک کارخانہ میں جنگ

بوتلوں اور اینٹوں کا استعمال

کلکتہ ۹ر جولائی۔ کلکتہ کے ... جوٹ پریس میں قلیوں کی دو جماعتوں میں آج صبح سخت فساد ہوگیا۔ فساد میں باہر کے آدمی بھی شریک ہوگئے اور ...

بارود سے سات آدمی ہلاک

...

بچوں کو سینما دیکھنے کی ممانعت

...

سفیر افغانستان کے قاتل کو پھانسی کی سزا

برلن ۸ر جولائی۔ سید کمال افغانی کو جس نے مرحوم غازی نادر خاں کے بھائی اور سفیر افغانستان مقیم برلن کو گولی مار کر ہلاک کردیا تھا۔ ۶ر جون کو موت کی سزا دیدی گئی۔

ملزم نے عدالت میں بیان دیا کہ مرحوم سفیر نے میری توہین کی تھی۔

جرمنی میں ۲۵۵ اشخاص کو پھانسی دیدی گئی!

تیس لاکھ اسٹارم ٹروپ سے جرمنی کو خطرۂ عظیم

کیتھولک حلقوں میں اضطراب۔ ہر ہٹلر کی محافظ فوج میں اضافہ

برلن ۹ر جولائی۔ اگرچہ جرمنی میں امن و امان قائم ہوگیا ہے لیکن لوگوں کو مزید خطرات کے پیش آنے کا امکان ہے۔ اس بے اطمینانی کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ اس وقت جرمنی میں تیس لاکھ مسلح اسٹارم ٹروپ کے سپاہی موجود ہیں (جو ہر ہٹلر کے مخالف ہیں) اور جن میں سے ۵۰ فی صدی سپاہی ماہ حال کی رخصت کے بعد اپنے عہدوں پر واپس جانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ گذشتہ ہفتہ جن لوگوں کو پھانسی کے تختوں پر لٹکایا گیا تھا ان کی وجہ سے تمام ملک میں مخالفانہ جذبات پھیل گئے ہیں اور اسٹارم ٹروپ کے بہت سے لوگ ناامید ہوکر اشتراکیوں میں جاملے ہیں۔

نمائندہ ڈیلی ٹیلیگراف مقیم برلن اطلاع دیتا ہے کہ غیر سرکاری طور پر پھانسی پانے والوں کی تعداد معلوم کرلی گئی ہے۔ ان کی کل تعداد ۲۵۵ ہے۔ ان میں سے ۱۲۲ اشخاص کو میونخ میں ۵۳ اشخاص کو برلن میں اور ۸۰ کو بریلا میں پھانسی دی گئی موجودہ خطرات کے پیش نظر ہر ہٹلر کی محافظ فوج میں اضافہ کردیا گیا ہے۔

اسٹارم ٹروپ لیڈر کارل ارنسٹ جس کو پھانسی دیدی گئی تھی ان کی نوجوان بیوی نے خودکشی کرلی ہے۔ گذشتہ سال ان کی شادی کی تقریب میں ہر ہٹلر خود شریک ہوئے تھے۔ بعض رومن کیتھولک لیڈروں کو گولی ماردینے کے باعث کیتھولک حلقہ میں سخت اضطراب و ہیجان پھیل گیا ہے۔ میونخ اور برلن میں فادر مولر اور ڈاکٹر کلاسینر کو علی الترتیب گولی ماردی گئی تھی۔

امرتسر میں ایک ہندو لڑکی کا اغوا

عدالت نے لڑکی کو مسلمانوں کے حوالہ کردیا

...

برطانیہ کی جنگی تیاریاں

روس کے جنگی افسر کا بیان

...

مفرور ڈاکو کی گرفتاری

گولیوں اور بموں کا استعمال

فیروز پور۔ بہاولپور جیل سے چند ڈاکو قیدی بھاگ گئے تھے پولیس نے فرید کوٹ میں ان کا کامیاب مقابلہ کیا۔ ...

عالم والے کو گرفتار کرنے کے لئے ایک جماعت بنائی ... اور جلالی بھی گوجر سنگھ کے ہمراہ تھے اور پولیس کو ان سب کی تلاش تھی فرید کوٹ کے علاقہ کو ندا میں معلوم ہوا تھا کہ یہ سب ڈاکو مقیم ہیں۔ پولیس کی جماعت وہاں پہنچ گئی ڈاکوؤں اور پولیس میں باقاعدہ جنگ ہوئی۔ ڈاکوؤں نے فوراً کھول کر گولیوں کی بارش کی اور بم بھی پھینکے۔ بایں ہمہ سپرنٹنڈنٹ پولیس اس مکان کی دیوار کو توڑ کر مکان کے اندر گھسنے میں کامیاب ہوگئے جس میں یہ سب ڈاکو پناہ گزین تھے جس وقت دیوار کو بارود سے اڑایا گیا ہے۔ سب ڈاکو جو اس کے پیچھے تھے بے ہوش ہوگئے پولیس نے سب کو گرفتار کرلیا صرف ایک حاکم سنگھ بھاگ نکلا۔

سرحد سے ایک بنگالی کا اخراج

بھیس بدل کر سفر کرنے کا ارادہ

پشاور ۹ر جولائی۔ ہری دھن برمن نامی بنگالی نوجوان جسے بھیس بدل کر سرحد عبور کرنے کے الزام میں مقامی سی۔آئی۔ڈی نے قانون سکون خاصہ سرحد کی رو سے گرفتار کیا تھا آخر کار سرحد بدر کرکے رہا کردیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اسے پولیس کی نگرانی میں اٹک پار کرکے چھوڑ دیا گیا اور وہاں سے راولپنڈی چلا گیا معلوم نہیں ہوسکا کہ یہ بنگالی کون ہے اور سرحد میں کیوں آیا تھا مگر اتنا بیان کیا جاتا ہے کہ خفیہ پولیس کو اس پر شبہ تھا کہ یہ پولیٹیکل کام کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ایک خیال یہ ہے کہ وہ مذہبی خیالات رکھتا ہے اور بعض سرحدی ...

گاڑی گرنے سے بال بال بچ گئی

انجن ڈرائیور کی ہوشیاری

...

مٹی کا تیل ڈال کر خودکشی کرلی

کانپور ۸ر جولائی۔ گھر کے روز روز کے جھگڑوں سے تنگ آکر موضع جھینجک ضلع کانپور میں ایک عورت نے اپنے بدن پر مٹی کا تیل ڈال کر آگ لگالی اور اس طرح اپنی زندگی کا خاتمہ کرلیا۔ پولیس معاملہ کی تحقیقات کر رہی ہے۔

اخبار الجمیعۃ کیلئے ہر شہر وقصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

کٹ پیس منگوانیوالوں کو ضروری اطلاع

اس موسم میں آپ کٹ پیس کی تجارت سے اچھا منافع پیدا کرسکتے ہیں

... گانٹھ سے گھر کے زنانہ مردانہ خورد وکلاں کپڑے آسانی سے تیار ہوسکتے ہیں آپ خواہ خانگی ضروریات میں لائیں خواہ فروخت کرکے فائدہ اٹھائیں۔ ...

فٹ کوٹ کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس رنچھوڑ لائن کراچی (سندھ)

سرمۂ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کرکے استعمال کیجیے۔ ...

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

ہاضمین

شکمی امراض کیلئے بہترین اور لاثانی ثابت ہوئی ہے جن دوستوں نے استعمال کی ہے وہ اس کے مداح ہیں۔

چار آنے کے ٹکٹ برائے محصول وغیرہ ... جلال آباد مظفر نگر کو بھیجکر ہاضمین (دس گولیاں) مفت منگا لیجیے

محبوب عاشق کے قدموں پر

ہدیہ عمل تین روپے کی بجائے سوا روپیہ۔ اس عظیم سعادت سے فائدہ اٹھائیے ...

ملنے کا پتہ: فضل شاہ عامل گلی راجان دہلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہوگئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔اے علیگ بریلوی جس میں آنریبل سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۲×۲۰/۲۶ کاغذ چکنا، چکدار کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ ہاف ٹون کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت (صے)

المشتہر: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

بال سیاہ تیل

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

اس تیل کے استعمال سے سفید بال جڑ سے کالے پیدا ہوتے ہیں اور ہمیشہ کالے ہی رہتے ہیں علاوہ ازیں نزلہ زکام سردرد کمزوری دماغ وغیرہ دور ہوجاتے ہیں اس کی بھینی بھینی خوشبو دل و دماغ وغیرہ کو تر و تازہ رکھتی ہے باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت فی شیشی صرف دو روپے (عار) محصولڈاک علاوہ۔

خاص رعایت۔ تھوڑے عرصہ کے لئے یہ تیل نصف قیمت یعنی عہ فی شیشی کے حساب سے فروخت کیا جائے گا محصولڈاک، علاوہ۔

منگوانے کا پتہ: اے شیر اینڈ کمپنی ۱۲ جالندھر شہر (پنجاب)

ہندوستان پر حملہ کرنے کیلئے بالشویک روس کی تیاریاں

چینی ترکستان کو فوجی مرکز بنانے کا عملی اقدام

جاپانی نیوز ایجنسی کا تہلکہ انگیز انکشاف

ٹوکیو دبذریعہ ڈاک) جاپانی نیوز ایجنسی نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کو ایسی اطلاعات ملی ہیں جن سے چینی ترکستان میں روسی مداخلت پر روشنی پڑتی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ روس ترکستان میں فوجی مرکز بنانے کا اقدام کر رہا ہے تاکہ ہندوستان پر آسانی سے حملہ کیا جاسکے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اس نے مندرجہ ذیل طریقے اختیار کئے ہیں۔

(۱) چینی ترکستان میں تجارت کی اجارہ داری اور تجارتی منڈیوں پر قبضہ۔

(۲) چینی ترکستان میں مسلم حکومت قائم کرنا۔

(۳) ہندوستان اور تبت میں اشتراکی سرگرمیوں کو جاری کرنے کے لئے تعمیری نظام کا اجرا کیا جاتا ہے کہ بڑے بڑے شہروں میں ایسے روسی سفیر اور تجارتی کمشنر مقرر کئے گئے ہیں جن کا تعلق فوج سے ہے اور وہ خود عسکری فنون کے ماہر ہیں۔ یہ تمام لوگ روسی اقتدار کو پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

علاوہ ازیں چینی ترکستان کی نئی اسلامی حکومت کے لئے روس کثیر مقدار میں اسلحہ اور سامان حرب مہیا کر رہا ہے۔

(ریوٹر کی اطلاع مندرجہ اسٹیٹسمین)

آسام کا تمام رقبہ سیلاب کی زد میں

مکانات۔ غلہ۔ کپڑا اور مویشی طوفان کی نذر ہوگئے

سینکڑوں مردوں اور عورتوں کا اتلاف جان

گوہاٹی ۸ جولائی۔ بارش اور سیلاب کے متعلق جو مزید اطلاعات ملی ہیں کہ سیلاب نے آسام کو ہر طرف سے گھیر لیا ہے۔ مکانات منہدم ہوگئے ہیں اور غلہ کپڑا اور مویشی پانی کی نذر ہوگئے ہیں۔ سینکڑوں مرد اور عورتیں غرق ہوگئی ہیں۔ ... ریلوے لائن کم از کم دس جگہ سے ٹوٹ گئی ہے ... اور اکثر جگہ ٹیلیفون کا بھی پتہ نہیں چلتا۔ آمد و رفت کے ذرائع بند ہوگئے ہیں۔ ... مارواڑی اور پنجابی خاندانوں کا مال و اسباب پانی میں بہہ گیا ہے۔ ... آمد و رفت بند ہوگئی ہے۔

آج دریائے سندھ کا پانی ... ماہرین کی جماعت گشت پر روانہ ہوگئی ہے۔

یوپی میں زبردست ڈاکے

پندرہ آدمی گرفتار۔ مال مسروقہ برآمد

مسلح ڈاکوؤں نے ... پر حملہ کر دیا

کولمبو میں عورتوں کو حق رائے دہی

ریلوے اسٹاف مسافروں سے بد سلوکی کرتا ہے

مجسٹریٹ کانپور کا ایک اہم فیصلہ

ستاورتیل

ایک محدث کی یادگار

فرقہ وارانہ مسائل میں کانگریس کا مسلک

کانگریسی دستور نے مذہب کی راہ بند کر دی

مسٹر آصف علی صاحب بیرسٹر کا بیان

ایک پہاڑی ہندو کا دردناک قتل

لاش ٹرنک میں بند کردی

اطالوی سفیر کابل پہنچ گئے

مولانا حبیب الرحمن صدر مجلس احرار اسلام کا اعلان

اس سے ستاوندہ سال ایک ساتھ شائع نہیں ہوں گے

سرکاری فرقہ وارانہ حل اور مسلمانان بنگال

بنگال مسلم لیگ کی کونسل کی قرار داد

انوار چھپ کر تیار ہوگئی!

... فنیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

افغانستان میں سیلاب کی تباہ کاریاں

۲ اسو مویشی اور ۱۹۲ اشخاص ہلاک

پشاور، ۸ جولائی۔ افغانستان کے شمالی صوبہ ایبک میں زبردست سیلاب آگیا ہے جس میں سینکڑوں آدمی مر گئے۔ تازہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۹۲ آدمیوں کی جانیں تلف ہوگئی ہیں اور اسی طرح تقریباً ۱۹۹ مویشی ہلاک ہوگئے بکثرت مکانات منہدم ہوگئے ہیں۔ سرائیں۔ دکانیں اور مساجد وغیرہ سب گر گئی ہیں سیلاب کی ابتدا بارش سے ہوئی۔ سرکندہ اور درہ زنان تو بالکل بہہ گئے چنانچہ ان کا کہیں نام و نشان تک نہیں ہے۔

قلعہ نو دہرات سے بھی سیلاب کی خبر آئی ہے وہاں سرکاری عمارات چھاؤنی گھر اور بکثرت پلوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔

حکومت کی طرف سے امدادی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں اور ضروری سامان سیلاب زدہ علاقوں میں بھیجا گیا ہے۔

جرمنی میں ۲۵۵ اشخاص کو پھانسی دیدی گئی!

تیس لاکھ اسٹارم ٹروپ سے جرمنی کو خطرۂ عظیم

کیتھولک حلقوں میں اضطراب۔ ہر ہٹلر کی محافظ فوج میں اضافہ

برلن ۹ جولائی۔ اگرچہ جرمنی میں امن و امان قائم ہوگیا ہے لیکن لوگوں کو مزید خطرات کے پیش آنے کا امکان ہے۔ اس بے اطمینانی کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ اس وقت جرمنی میں تیس لاکھ مسلح اسٹارم ٹروپ کے سپاہی موجود ہیں (جو ہر ہٹلر کے مخالف ہیں) اور جن میں سے ... فیصدی سپاہی ماہ حال کی رخصت کے بعد اپنے عہدوں پر واپس جانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ گذشتہ ہفتہ جن لوگوں کو پھانسی کے تختوں پر لٹکایا گیا تھا ان کی وجہ سے تمام ملک میں مخالفانہ جذبات پھیل گئے ہیں اور اسٹارم ٹروپ کے بہت سے لوگ نا امید ہو کر اشتراکیوں میں جا ملے ہیں۔

نامہ نگار ڈیلی ٹیلیگراف مقیم برلن اطلاع دیتا ہے کہ غیر سرکاری طور پر پھانسی پانے والوں کی تعداد معلوم کرلی گئی ہے۔ ان کی کل تعداد ۲۵۵ ہے۔ ان میں سے ۲۲ اشخاص کو میونخ میں ... اشخاص کو برلن میں اور ... کو بریلا میں پھانسی دی گئی موجودہ خطرات کے پیش نظر ہر ہٹلر کی محافظ فوج میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

اسٹارم ٹروپ لیڈر کارل ارنسٹ جن کو پھانسی دیدی گئی تھی ان کی نوجوان بیوی نے خودکشی کرلی ہے۔ گذشتہ سال ان کی شادی کی تقریب میں ہر ہٹلر خود شریک ہوئے تھے۔ بعض رومن کیتھولک لیڈروں کو گولی مار دینے کے باعث کیتھولک حلقہ میں سخت اضطراب و ہیجان پھیل گیا ہے۔ میونخ اور برلن میں فادر ... اور ڈاکٹر کلاسنر کو علی الترتیب گولی مار دی گئی تھی۔

عالم وانے کو گرفتار کرنے کے لئے ایک جماعت بنائی دامن اور ... سنگھ کے ہمراہ تھے اور پولیس کو ان سب کی تلاش تھی فریکوٹ کے علاقہ کو دیا ... میں معلوم ہوا تھا کہ یہ سب ڈاکو مقیم ہیں۔ پولیس کی جماعت وہاں پہنچ گئی۔ ڈاکوؤں اور پولیس میں باقاعدہ جنگ ہوئی۔ ڈاکوؤں نے فورا ... کھول کر گولیوں کی بارش کی ... سپرنٹنڈنٹ پولیس اس مکان کی دیوار کو توڑ کر مکان کے اندر گھسنے میں کامیاب ہوگئے جس میں یہ سب ڈاکو پناہ گزیں تھے ... ڈاکو جواس کے پیچھے تھے بے ہوش ہوگئے پولیس نے سب کو گرفتار کرلیا ... ایک حاکم سنگھ بھاگ نکلا۔

سرحد سے ایک بنگالی کا اخراج

بھیس بدل کر سفر کرنے کا ارادہ

پشاور، ۸ جولائی ... نامی بنگالی نوجوان جسے بھیس بدل کر سرحد عبور کرنے کے الزام میں مقامی سی۔ آئی۔ ڈی نے قانون سکون خلعہ سرحد کی رو سے گرفتار کیا تھا آخر کار سرحد پر کرکے رہا کردیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اسے پولیس کی نگرانی میں اٹک پار کرکے چھوڑ دیا گیا اور وہاں سے راولپنڈی چلا گیا معلوم نہیں ہوسکا کہ یہ بنگالی کون ہے اور سرحد میں کیوں آیا تھا ...

گاڑی گرنے سے بال بال بچ گئی

انجن ڈرائیور کی ہوشیاری

مٹی کا تیل ڈال کر خودکشی کرلی

سن کے ایک کارخانہ میں جنگ

بوتلوں اور اینٹوں کا استعمال

بارود سے سات آدمی ہلاک

بچوں کو سینما دیکھنے کی ممانعت

سفیر افغانستان کے قاتل کو پھانسی کی سزا

امرتسر میں ایک ہندو لڑکی کا اغوا

عدالت نے لڑکی کو مسلمانوں کے حوالہ کر دیا

برطانیہ کی جنگی تیاریاں

روس کے جنگی افسر کابیان

مفرور ڈاکو کی گرفتاری

گولیوں اور بموں کا استعمال

(اخبار الجمعیۃ کیلئے مشتہر اور ایجنٹوں کی ضرورت ہے)

کٹ پیس منگوانیوالوں کو ضروری اطلاع

فٹ کوٹ کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس رنچھوڑ لائن کراچی

سرمہ نور افزا

(مولانا) ... ہماری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

مضمین

چار آنے ... مضمین ... مفت منگا لیجئے

محبوب عاشق کے قدموں پر

... منشی ... دریبہ کلاں دہلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

حیات حافظ رحمت خاں

المشتہر منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

(ے شیر ایند کمپنی ... جالندھر شہر (پنجاب)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یدُ اللہِ علَی الجماعۃ

تار کا پتہ :- "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ سہ روزہ دہلی

مدیر مسئول :- ہلال احمد زبیری (بی اے)   معاون :- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم دوشنبہ ۳ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ ہجری مطابق ۱۶ جولائی ۱۹۳۴ء | نمبر ۵

فریبِ دہر

حسنِ مکشوفِ حقیقت کو نہاں سمجھا تھا میں
کوشۂ دل کے مکیں کو لامکاں سمجھا تھا میں

انعکاسِ حسنِ معنی تھا جہانِ ہست و بود
جس کو ناقہمی سے بزمِ این و آں سمجھا تھا میں

موت میں مضمر تھا آغازِ حیاتِ جاوداں
سُود تھا میرا جسے اپنا زیاں سمجھا تھا میں

وسعتِ کونین دل میں جذب ہو کر رہ گئی
ہائے کیا تھی اور کسے بزمِ جہاں سمجھا تھا میں

علم نکلا پردہ دارِ شاہدِ راز و نیاز
اپنے قلبِ فلسفی کو رازداں سمجھا تھا میں

خاکدانِ دہر نے الفت مجھے دھوکا دیا
اس بگولے کو غبارِ کارواں سمجھا تھا میں

(جناب الفت لاہوری)

معاصرین کے افکار و آراء

غریبوں کے ہمدرد

جرمنی کا اندرونی خلفشار

(زمیندار)

کعبہ معظمہ کے ایک بزرگ کا پیغام

جمعیۃ علماء کے اراکین پر پابندیاں

ہندو سبھا کو نصیحت

(ویر بھارت)

(ملت)

دلچسپ حقائق و معلومات

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق ہے یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہو یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نو مسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔ اور دوسروں کو کھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون، اسکے حجم اور اس کی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲؍ علاوہ محصول ڈاک ہے جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس بائیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑے گا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ :- منیجر اخبار الجمعیۃ - دہلی

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

The Aljamiat

Regd No. L 1793.

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر دیکھئے جس کو پڑھکر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائینگے

قیمت فی جلد ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک

منیجر الجمعیۃ دہلی

Vol. XX No. 4   DELHI FRIDAY, JULY 13, 1934   PRICE ONE ANNA

الفضل کی غلط بیانی

قابل توجہ حکام بالا ضلع گورداسپور

جامعہ عربیہ عمرآباد علاقہ مدراس

ملاکنڈ ایجنسی

امروہہ کا عام اجتماع

جمعیۃ علماء ہند کے وقف بل کی حمایت

مسودہ مذکور میں کی ہیں پرزور تائید کرتا ہے۔

۲۔ یہ کہ مسلمانان امروہہ کا یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ تجویز کی نقل جناب ہز ایکسلنسی گورنر یو۔پی و اخبارات کو بھیجی جاوے۔

(زاہد حسن عفرلہ نائب مہتمم مدرسہ عالیہ چلہ امروہہ)

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

نہایت ضروری اطلاع

(از ناظم امارت شرعیہ)

مسلمانان ضلع دربھنگہ، مظفرپور، چپارن سے گذارش ہے کہ وہ ریلیف اور دیگر کاموں کیلئے براہ راست مرکزی دفتر میں درخواست و خطوط بھیجنے کی بجائے تمام درخواستیں دفتر امارت شرعیہ ضلع مظفرپور محلہ چندواڑہ میں بھیجا کریں۔ اس میں مرکزی دفتر کو بھی سہولت ہوگی اور ان اضلاع کے مسلمانوں کو بھی خانگی سیلاب کے متعلق تمام اطلاعیں اسی پتہ سے بھیجی جائیں۔

پیغمبر اسلام

انجمن ضیاء الاسلام کا جلسہ

(سید محمد حسین شاہ)

فوراً ضرورت ہے

چند ایسے معتبر اور معتمد اشخاص کی جو ملٹن کی چائے کا اسٹاک (بنڈلوں یا پیٹی کی صورت میں) اپنے پاس رکھیں اور اس کی فروخت کو بڑھائیں۔ تنخواہ ایک سو پچاس روپیہ دی جائے گی۔

مکان کا کرایہ اور ملازموں کی تنخواہیں اس کے علاوہ ہونگی۔ تمام خط و کتابت انگریزی میں ہونی چاہئے۔

مزید معلومات کے لئے حسب ذیل پتہ پر درخواست آنی چاہیے

Manager The Milton House
P.O. Box No 6837
Bara Bazar Calcutta

مفت   بالکل مفت   مفت

آخر کیا چاہتا ہے

بے انداز دولت سے مالا مال ہونا۔ ملازمت یا روزگار حاصل کرنا۔ اپنے بزرگوں کی روحوں سے ملاقات کرنا۔ محبوب کو بس میں کرنا۔ دشمن کو زیر کرنا۔ افسر کو مہربان کرنا۔ کسی خطرناک مرض سے نجات حاصل کرنا یا اولاد کی خواہش ہے تو صرف ایک کارڈ پتہ ذیل میں بھیج کر ہماری کتاب "توم" کی امانت مفت طلب کرو۔

پتہ :- ہینس سٹور بک ڈپو ۵ کرشن نگر لاہور

ضرورت ہے

قابل کارکن سپروائزران تنخواہ ۵۰-۶۰-۱۲۰ روپیہ اور منیجران ۵۰-۶۰ روپیہ ماہوار برائے فروختگی کٹ پیس، سگریٹ، حصص اور حج و زیارات کی سیٹ بک کرنے کیلئے عمر و تعلیم اور تجربہ واضح طور پر تحریر کریں۔

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نارویے ہے حنا شدہ ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو عطر ہے نادر تفسیر کا مثل ابن کثیر، ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضح القرآن، خماک سند، حاکم ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزار، مسند امام احمد اسباب شان نزول از جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام قرآن و مسائل قصص تاریخ حکایات ظاہری و باطنی اشارات غرضیکہ تفسیر کی جو بابہ الامتیاز خصوصیات ہو سکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصے ہیں اول حضرت آدم ؑ سے لیکر تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور ان کی تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دی تھیں اور آپکے وہ تمام خطوط مع ترجمہ درج ہیں جو آپ نے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام رسالت و دعوت اسلام روانہ ہوئے تھے بعد میں خلفاء راشدین کے کامل حالات ہیں حصہ دوم میں فضائل القرآن و اسرار حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ قادریہ سہروردیہ اور چشتیہ کے بزرگوں کے مختلف اعمال قرآن و ختم میں جملہ سورتوں اور آیتوں اور پورے قرآن کے تعویذ ہیں اور تعبیر خواب اور ترکیب خادامہ کے ساتھ درج ہیں۔ پانچوں حصوں میں قرارت کا بیان اور قاعدے۔

رعایتی ہدیہ مجلد چرمی سنہری ۸؍ علاوہ محصول ڈاک پیشگی

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ حضرت العلامہ مولانا حافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذخیرہ ترغیب و ترہیب جنت کی کنجی و دوزخ کا کھٹکا میں جمع کرکے اردو تعلیم یافتہ انسانوں خصوصاً مسلمانوں پر گرانقدر احسان فرمایا ہے جنت کی کنجی اور دوزخ سے سعادتمند روح کیلئے ان دونوں رسالوں کا مطالعہ ضروری ہے جن حضرات نے اب تک ان دونوں کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا ہے ان کو چاہئے کہ نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر جلد سے جلد طلب فرمائیں کیونکہ منتخب بہت ہی کم نسخہ باقی رہ گئے ہیں تاخیر کرنے سے دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا علیحدہ علیحدہ دونوں کی قیمت بالترتیب ۸؍ اور ۸؍ ہے مگر دونوں حصوں کے خریدار سے صرف دو روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک لئے جاتے ہیں۔

خاموش تبلیغ حضرت ممدوح نے مذہبی رنگ میں یہ ایک افسانہ مرتب فرمایا ہے جس کو دیکھ کر واقعات کے تحت میں بہت سی مذہبی معلومات حاصل ہو سکتی ہیں قیمت ۸؍

پاک زندگی مولانا موصوف نے اس رسالہ میں فطرت سلیمہ حیات طیبہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے طریقوں کو نہایت آسان اور دلچسپ پیرایہ میں بیان فرمایا ہے قیمت ۴؍

تحفۃ المحبین حضرت مولانا نے اس کتاب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے مختلف طریقے احادیث و آیات و واقعات صحیحہ کی روشنی میں بتائے ہیں اور آخر میں صلوٰۃ والتسبیح کا مفصل طریقہ بیان فرمایا ہے قیمت ۴؍

سیرۃ الحبیب جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرۃ کو اس رسالہ میں آیات قرآنی کے تحت میں ترتیب دیا گیا ہے آپ کی سیرۃ کے صحیح واقعات کا علم حاصل کرنے کیلئے اس کتاب کا مطالعہ ضرور فرمائیے قیمت ۸؍

احسن الوظائف عملیات اور وظائف کے شوقین حضرات کے لئے یہ کتاب صراط مستقیم کا کام دیتی ہے نہایت آسان طریقہ پر مختلف اور ضروری اعمال و وظائف کے طریقے بیان کئے گئے ہیں قیمت ۱؍

تعلیم الاسلام حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی بہترین تصنیف جس میں ارکان اسلام و ضروریات دین کو سوال و جواب کے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے بچوں کی صحو مبتدیانہ دینی تعلیم کیلئے بے حد مفید ہے چار نمبر کا مکمل سٹ ۱۲؍

فتاوی رشیدیہ مسائل دینیہ کا بہترین ذخیرہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب کی بہترین تصنیف تین حصوں کا مکمل سٹ دو روپے چار آنے (عہ)

دس روپیہ سے زائد قیمت کی کتابوں کے لئے نصف قیمت پیشگی ارسال فرمائیں۔

پتہ :- منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

(مہبوب برقی پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

عربی اور ولایتی ڈاک

صحرائے عرب کا نپولین

سلطان ابن سعود کی کامیابی کے اسباب

حجاز کا نظام حکومت عیش پرست عناصر سے خالی ہے

برطانیہ اور فرانس کے اقتدار کی قصر پر ضرب لگانا

(مسٹر پی ڈبلیو سن کے قلم سے)

مسٹر پی ڈبلیوسن نے حکومت حجاز کی موجودہ بیداری اور اس کے مستقبل پر ایک مضمون سپرد قلم کیا ہے ہم اس کا ترجمہ ناظرین کی آگاہی کے لئے درج ذیل ...

اسلامی شریعت کا نفاذ

... سلطان ابن سعود نے اسلامی عقائد کے نظام کو ... بر قرار رکھا ہے ... ان کو اپنی زندگی کا نصب العین بنا لیا ہے ... سلطان ... نظام حکومت میں ڈاڑھی منڈانا، ریشم پہننا، جواہرات زیب تن کرنا ... کا استعمال کرنا سخت ترین جرم ہے ... نجدی لوگ مساجد کو صرف عبادت ... مقدس مقام تصور کرتے ہیں اور ان کو ... زیب و زینت اور آرائش و زیبائش سے پاک رکھنا چاہتے ہیں ... سلطان کی حکومت میں ... نماز پڑھنا فرض ولازم ہے جو کوئی ... حالت میں ترک ... کرتا ہے ان لوگوں پر نفرین و ملامت کی جاتی ہے ...

حجاز کے کرنسی اتصال ...

جدید سلطنت نجد و حجاز ...

سلسلہ رسل و رسائل

برطانوی اور فرانسیسی اقتدار پر اثر

نجدی قانون کی قوت

تعمیری حکمت عملی

قید خانے کتب خانوں میں تبدیل کئے جائینگے

عراق کی جیلوں میں تعلیم کا انتظام

یمنی قبائل میں اشاعت تعلیم کی ہدایت

سلطان حجاز کا مکتوب امام یمن کے نام

... حلالۃ الملک نے تمام حجازی قبائل کو زیور علم سے آراستہ کرنے کیلئے ... اہتمام ... میں معلمین کے تقرر کا انتظام کر رکھا ہے۔

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

یہودی سرمایہ پر طبیعت للچاگئی

امیر عبداللہ والی شرق اردن کے ارادے

امیر عبداللہ والی شرق اردن نے جن مقاصد کے پیش نظر لندن کا سفر اختیار کیا ہے اس کی نسبت شرق اردن کے تمام سیاسی حلقے خاموش ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ امیر موصوف جب سفر روانہ ہونے لگے تو ایک مشہور لیڈر نے ان سے ملاقات کی ...

اصطرز معیشت پر گرویدہ ہو کر انہوں نے اسلام قبول کیا ہے، موسم حج کے مشاہدات کو موصوفہ نے بڑے دلچسپ پیرایہ میں لکھا ہے اور عرب کو بتایا ہے کہ اگر حقیقی وحدت و مساوات کی تلاش ہے تو وہ اس فریضہ ہی کی عملی تاثیر پر غور کریں (ہم بھی آئندہ اشاعت میں موصوفہ کی کتاب کے ایک باب کا ترجمہ ہدیۂ ناظرین کریں گے)۔

روس اور ترکوں میں دوستانہ روابط

ماسکو کے ایک رسالہ کا پر مغز مقالہ

ہائی کمشنر فلسطین کا سیاسی دسترخوان

انگریز پرست عربوں کی شاندار ضیافت

چینی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ

تمام ملک میں مقبولیت کے آثار

ترکی زبان سے اجنبی الفاظ نکالدئے گئے

عربی اور فارسی کے ۳۲۵ الفاظ پر نزلہ

مرنے کے بعد روح فنا ہوجاتی ہے!

ایک عیسائی فرقہ کا دعویٰ

ایران سے غیر ملکی افسران کا اخراج

ایک مغربی خاتون کی زیارت حرمین

طویل سیاحت کے مشاہدات و تاثرات

ایک سیاح خاتون لیڈی ... نے اسلام قبول کرنے کے بعد مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ، جدہ اور دیگر اسلامی ممالک کی سیاحت کی۔ موصوفہ نے اپنی سیاحت کے نتائج ابھی ایک کتاب میں شائع کردئے ہیں ... موصوفہ نے لکھا ہے کہ مسلمانوں کے پاکیزہ اخلاق اور ان کے مکارم و فضائل ...

ترکی حکومت کو ہوائی جہازوں کا تحفہ

حکومت رومانیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ ہوائی جہازوں کا ایک دستہ دوستانہ طریقہ پر ترکی حکومت کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ ترکی حکومت نے اس عطیہ کو منظور کرلیا ہے اور طیاروں کا یہ دستہ عنقریب رومانیہ سے ترکی پہونچ جائیگا۔

دق کی دوا مفت

... ہندوستان کی دینی خدمت کرتے ہوئے پورے ... سال ہوگئے ہیں، میرے زیر علاج مریضوں میں دق وسل کے مریضوں کی تعداد ہمیشہ زیادہ رہی خصوصاً کلکتہ ... ڈاکٹروں کے لا علاج قرار دئے ہوئے مریضوں کے کامیاب معالجہ کا اتفاق ہوا، میری ایجاد دوا دق کے مفید ہونے کا ثبوت ... ہزاروں کی تعداد میں وہ خطوط ہیں جنہوں نے بذریعہ ڈاک دوا منگائی، استعمال کی اور نفع اٹھایا ... میری دوا دق کی ایجاد بھی اسی اصول پر مبنی ہے ...

حکیم احمد مقبول ڈاکخانہ گنگوہ ضلع سہارنپور (یو۔پی)

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت اور رعایتوں کی انتہا

دہلی کا مشہور مذہبی ماہوار رسالہ نظام المشائخ چھبیس سال سے ہر ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کیا کرتا ہے جس میں نئے نئے عنوانوں سے حضور صلعم کی خصوصیات زندگی پر نہایت بلند پایہ مضامین لکھے جاتے ہیں ... یہ دونوں تذکرے صرف ایک آنہ کا محصول بھیج کر آپ مفت حاصل کرسکتے ہیں ...

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

... لے لیا جائے گا یعنی ایک روپیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تذکرے ساڑھے چار سو صفحے کے ملیں گے اور پھر سال بھر تک نظام المشائخ ...

المشتہر منیجر رسالہ نظام المشائخ نمبر ۹۱ کوچہ چیلاں، دہلی

افسانہ

تہذیب مغرب کی تباہ کاریاں

یورپ کے بعض محققین کو اپنی گمراہی کا احساس

"آئندہ نسلوں کو تباہی سے بچاؤ"

ذیل میں سنڈے اسٹیٹسمین (۵ر اپریل ۱۹۳۲ء) کے ایک مقالہ کا اقتباس درج ہے جو ایک انگریز مسٹر پیرفورسٹ کے غور و فکر کا نتیجہ ہے، جن حقیقتوں کی جانب اس مغربی مقالہ نگار نے توجہ دلائی ہے ان کی نسبت مشرق کے اکثر اہل فکر بارہا اظہار خیال کرچکے ہیں، لیکن ہمارے ملک کی "روشن خیال" ...

تمام کیتھولک پادریوں سے جن کی تعداد تیس ہزار ہے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے اثر سے کام لے کر لوگوں کو مخش سینما وغیرہ کی اصلاح پر آمادہ کریں، کیتھولک ہائی اسکولوں اور کالجوں کی مذہبی انجمنوں کو اس تحریک کی مدد کے لئے متعین کیا گیا ہے، اسی طرح تمام کیتھولک ہفتہ وار اور ماہوار رسالوں کو جن کے ناظرین کی تعداد دو کروڑ سے زیادہ ہے، اس کے لئے آمادہ کیا گیا ہے، والدین کو ہدایت کی گئی ہے کہ اپنے بچوں کو سینما بھیجنے میں، اب زیادہ احتیاط سے کام لیں ...

مستقبل کی خونناک جنگ

بہار و خزاں

مادرانہ محبت کی کرشمہ سازیاں

اختر کی "آزادی" تسلیم کرلیگی

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

(۵)

اگر تمہاری مرضی یہی ہے تو کل ہی تمام کاغذات، حساب و کتاب، روپیہ پیسہ میں لاکر رکھدوں گا۔ پھر تم جانو اور تمہارا کام۔

ہمشیرہ :- بس کل اس کام کو کردو اور اختر سے کہدو کہ اپنے باپ کے نام کو بٹہ نہ لگائے اور عقل سے کام لیکر گھر کو گھر کی طرح سمجھے۔

مولانا :- یہ تو تم ہی سمجھانا میں تو کل یہاں آکر میاں اختر کی دستاربندی کردوں گا اور ... تمام جھگڑوں سے سبکدوش ہوجاؤں گا۔

مولانا عبدالسلام صاحب گھر سے روانہ ہوکر سیدھے اپنی قیامگاہ پر پہونچے ...

ہمشیرہ :- نہیں، انشاء اللہ وہ اب ایسا نہیں کرے گا۔

مولانا :- ... تعلیمی مصارف کے علاوہ ... ہزار روپیہ نقد ... دوستوں کو کھلا چکا ہے اور اس کے مطالبہ کا منشا یہی ہے کہ تمام جائداد پر قبضہ کرکے اس کو ناچ رنگ، پارٹیوں، شراب نوشی کی نذر کردے۔

ہمشیرہ :- خیر یہ کام تو اس نے نا سمجھی سے کئے تھے اب تو وہ الحمدللہ بہت کچھ ہوشیار ہوگیا ہے اور اچھے برے کو سمجھنے لگا ہے، ہم کو اس سے امید نہیں کہ وہ ... فقیر کے خود بھی محتاج ہوجائے گا۔

مولانا :- ہاں اس سے یہی امید ہے کہ خود بھی برباد ہوگا اور ہم سب کو بھی برباد کریگا، دیکھو لو! تم آج کی بات یاد رکھنا، چند سال ہی میں یہ تمام جائداد اور اثاثہ تم کو نظر نہ آئے گا اور تم صرف رونے دھونے کے لئے رہ جاؤ گی۔

ہمشیرہ :- اگر ہماری قسمت میں یہی لکھا ہے تو خدا کی مرضی ہم اس میں کیا کرسکتے ہیں باقی ابھی تو اس کا گمان بھی نہیں ہے۔

مولانا :- اچھا اب یہ بتاؤ کہ تم کیا چاہتی ہو؟ میری نگرانی تو بعد روزی کے لئے تھی ...

تین درجن کانگریسیوں کی نظربندی

صوبہ سرحد میں آرڈیننس کا زور

بنوں ۱۲ر جولائی۔ امید کی جاتی تھی کہ جہاں ہندوستان کے دوسرے حصوں سے کانگریسی کمیٹیاں پابندیوں سے آزاد کردی گئی ہیں وہاں صوبہ سرحد کے کانگریسی بھی پابندیوں سے آزاد کردئے جائیں گے۔ اور ان کو آرڈیننس ایکٹ کے نیچے جو انہیں ۲ سال سے جکڑے ہوئے تھا آزاد کردیا جائے گا۔ لیکن یہ امیدیں بر نہیں آسکیں بلکہ تین درجن سے زیادہ کارکنوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ صوبہ سرحد کی حدود سے باہر نہیں جاسکتے۔

قاسم العلوم

نمونہ کا پرچہ مفت منگائیے

رمضان المبارک ۱۳۵۱ھ سے نہایت پابندی وقت کیساتھ جاری ہے ... دیوبند کے علمی فیوض و برکات کا مرقع جس میں ہر قسم کے علمی و مذہبی مضامین علمائے دیوبند کے شائع ہوتے ہیں ... حکیم الامۃ مولانا شاہ اشرف علی صاحب مدظلہ ... مرتب ہوکر قاسم العلوم ہندوستان بھر میں اپنی شان کا واحد و لاثانی رسالہ ہے ...

المشتہر شفیق احمد صدیقی سابق مدیر الانصار دارالعلوم دیوبند (یو۔پی)

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات مرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے آنجہانی تاثیرات سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہوچکی ہیں۔ قبض، بدہضمی، خون اور منی کی خرابی، دکھ، جریان، احتلام، سرعت انزال وغیرہ شکایتوں کو چند روز میں دور کرنے میں لاثانی ثابت ہوچکی ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ... گولیاں صرف ایک روپیہ (علاوہ محصول) پانچ ڈبیاں للعہ

وید شاستری، جام نگر کاٹھیاواڑ

نونہال — آپ اپنے بچوں کو تندرست اور قوی دیکھنا چاہتے ہیں تو "نونہال" استعمال کیجئے ... اپنے پیارے بچوں کو نونہال استعمال کرا کے نہال کر دیجئے!

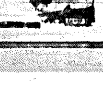

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

معجون مقوی معدہ

رجسٹرڈ

... ان اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے جن کا نظام ہضم جوانی کی غلط کاریوں کی وجہ سے خراب ہوچکا ہو ... نظام ہضم کی خرابی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ معجون معدہ آنتوں کو ... قیمت فی ڈبیہ ...

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

جنگ کیلئے روس کی زبردست تیاریاں

برطانیہ سے اسلحہ کی خریداری

لندن ۱۲ر جولائی "سنڈے ایکسپریس" اس انکشاف کے لئے ذمہ دار ہے کہ سوویٹ روس نے برطانیہ کی اسلحہ ساز کمپنیوں کو ۲۴۲۸۴۴ پونڈ کی مالیت کا سامان اسلحہ منگوانے کے متعلق آرڈر بھیجے تھے۔ اور چونکہ یہ معاملہ سیاسی نقطۂ نگاہ سے سخت خطرناک تھا اسلئے کمپنی کے مالکوں نے وائٹ ہال سے اجازت طلب کی جس نے اسلحہ کی متذکرہ بالا فرمائشوں کی تکمیل کے متعلق اپنی منظوری کی مہر ثبت کردی۔ یہ راز بھی افشا ہوگیا ہے کہ تین چوتھائی مالیت کا سامان اسلحہ روس کو بھیج دیا گیا ہے اور اس سامان اسلحہ میں زیادہ تر مشین گنیں اور بارود ہے۔ یاد رہے کہ روس نے فارڈ کی فوری تعمیل کی تاکید کی تھی۔

اس امر پر سے پردہ اٹھ گیا ہے کہ روس زبردست جنگی تیاریوں میں مصروف ہے اور چین جاپان نے اسے ایک بار پچھاڑا تھا اس سے روس ایک زبردست ٹکر لینا چاہتا ہے۔ دیگر ممالک کی اسلحہ ساز فیکٹریوں کو بھی اسلحہ ارسال کرنے کے متعلق فرمائشیں ارسال کی ہیں۔

جرمنی میں بیمار مردوں کی نسل کا خاتمہ

متعدد افراد کو عنین بنا دیا گیا

برلن ۱۲ر جولائی۔ تازہ رپورٹ کے مطابق پچھلے سال جرمنی میں ۵۶۳۰ مردوں کو جو گندی بیماریوں کی وجہ سے صحت مند اولاد پیدا نہیں کرسکتے تھے بجلی کے ذریعہ نامرد بنا دیا گیا ہے۔ اب کے سال گورنمنٹ نے تمام ہسپتالوں کے افسروں کو ہدایات جاری کردی ہیں کہ وہ اس قانون پر زیادہ سختی سے عمل کریں۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ بیمار مردوں کی نسل کو ختم کرنے پر تلی ہوئی ہے۔

جاپان میں ڈھائی سو افراد غرقاب

سیلاب سے ۳۰ پل بھی بہہ گئے

ٹوکیو ۱۳ر جولائی۔ جاپان میں شدید طوفان باراں کے بعد سیلاب نے تباہی و بربادی کا عالم برپا کر دیا ہے۔ ۳۰ سال کے بعد اب پہلی مرتبہ ایسی تباہ کن بارش ہوئی ہے۔

اخبار "اشاہی" رقمطراز ہے کہ ڈھائی سو اشخاص غرقاب ہوچکے ہیں اور چار سو اشخاص خانماں برباد ہوگئے ہیں۔ ۳۰ پل بہہ گئے ہیں۔ اور نہروں اور فصل برباد ہوگئی ہے۔

سرکاری اطلاعات کے مطابق تباہی و بربادی خوفناک ہے لیکن ابھی ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۰۰ آدمی دنیا کے کنارے پر کام کرتے ہوئے غائب ہوگئے۔

سہسرام میں حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا ورود

ڈیری کو دانگی اور مسلم ہائی اسکول میں تقریر

سہسرام ۵ر جولائی۔ ۸ر جولائی کی شب کو ۹ بجے حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کانپور سے سہسرام تشریف لائے۔ اسٹیشن پر حضرت مولانا کا نہایت شاندار استقبال ہوا اور شہر کے معززین ہندو اور مسلمانوں نے خیر مقدم کیا۔ اور اسی وقت مولانا نے بذریعہ موٹر ڈیری اون سون کے لئے روانہ ہوگئے۔ ڈیری میں پہنچ کر حضرت مولانا نے مسٹر عبدالقیوم کے بنگلہ پر قیام کیا اور صبح کو ۹ بجے مسلم ہال میں جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ ہندو اور مسلمان تعداد کثیر موجود تھے۔ مسٹر عبدالقیوم صاحب نے صدارت کی۔ تلاوت قرآن شریف اور نعت خوانی کے بعد حضرت مولانا کی تقریر شروع ہوئی جس کا سلسلہ ایک بجے تک جاری رہا۔ اور مجمع پر حضرت مولانا کی تقریر کا خاص اثر تھا۔

شب کو مسلمانان شہر کے اصرار پر عیدگاہ میں ایک وعظ اور ہوا۔ حضرت مولانا کی تقریر ۱۱ بجے تک جاری رہی۔

آج صبح کو باوجود شدید بارش کے حضرت مولانا نے سفر اختیار کیا اور پٹنہ کے لئے روانہ ہوگئے۔

جاپان میں ایک پل بہہ گیا

ٹوکیو ۱۲ر جولائی۔ جاپان کے ایک وسیع ساحلی علاقہ میں سیلاب کا طوفان برپا ہونے کی وجہ سے متعدد انسان ہلاک ہوگئے۔ ایک مقام پر دریا کا ایک پل جس پر تقریباً ۹۰ آدمی موجود تھے سیلاب میں بہہ گیا اور وہ سب لوگ ہلاک ہوگئے۔ ایک وسیع مکان جس میں ۳۰ افراد تھے پانی کی موجوں میں غائب ہوگیا۔ مکان اور مکینوں کا کوئی پتہ نہیں۔

فرانس میں دس ہزار ملازمین کو برطرف کیا جائیگا

پیرس ۱۲ر جولائی۔ حکومت نے اپنے اخراجات میں کفایت شعاری کی جو سکیم مرتب کی ہے، اس کی رو سے دس ہزار سرکاری ملازموں کو برطرف کیا جائے گا اور اس طرح حکومت کو ۵۲ ملین فرانک بچت ہوسکے گی۔ فرانس نے امسال فوجی نقل و حرکت کے وسیع پروگرام میں بھی کمی کردی ہے۔

سرحد میں ناجائز اسلحہ کی تلاش

بنوں ۱۲ر جولائی۔ پولیس بلا لائسنس کے اسلحہ کی تلاش میں گاؤں گاؤں چھاپے مار رہی ہے۔ ہاگر احمد خاں اور سرائی کے دیہات میں پولیس نے کامیاب چھاپے مارے اور بہت سے بلا لائسنس ہتھیار اپنے قبضہ میں کئے۔

روس کے مقابلہ کیلئے جاپان کی جنگی تیاریاں

فوجی اور بحری قوت میں اضافہ کیلئے رقم خطیر کی منظوری

ناروے اور برطانیہ میں جنگ چھڑنے کا امکان

لندن ۱۳ر جولائی۔ ناروے کے چند افسروں نے برطانوی مقبوضات پر کچھ غاصبانہ دست اندازی کی ہے اس سلسلہ میں برطانیہ ان کی حفاظت کے لئے اپنی بحری افواج بھیجنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ بہاڑی کے ٹرالرز کے سردار کو ...ڈن نے یقین دلایا ہے کہ جب تک برطانیہ کی یادداشت کا فوری اور اطمینان بخش جواب ناروے سے نہیں آجاتا اس وقت تک برطانیہ پر لازم ہے کہ ٹرالروں کی حفاظت کی فوری اور مناسب کارروائی کرے اگر حالات درست نہ ہوسکے تو برطانوی جہازات عنقریب روانہ کئے جائیں گے۔

ٹوکیو ۱۳ر جولائی۔ جاپان نے روس کی جنگی تیاریوں کے جواب میں آئندہ سال فوج اور بحری قوت پر ایک ارب پندرہ کروڑ ین (ایک ین مساوی سوا روپیہ) کی خطیر رقم خرچ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ۵۰ کروڑ ین تو بحری قوت کی تنظیم پر صرف کئے جائیں گے اور پچاس کروڑ ین بحری قوت پر صرف ہوں گے۔ بحری اور ہوائی جہازوں کی تعداد میں اضافہ اور اصلاح کے لئے بھی رقم فراہم کی جائے گی۔

وائسرائے ہند پر سخت الزام

وزیر ہند کے بعد لارڈ ولنگڈن کی باری

بمبئی ۱۱ر جولائی۔ لندن سے یہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ لارڈ ولنگڈن نے معمولی تفریح کے لئے فرانس میں قیام نہیں کیا بلکہ لندن میں ... ہندوستان آیا تھا ... رجعت پسندوں کو اس کا تحریری ثبوت مل گیا ہے کہ لارڈ ولنگڈن نے ...

پٹیالہ میں ۷ اشخاص کو پھانسی دیدی گئی

پھانسی سے قبل ایک ملزم نے کسرت کی

پٹیالہ ۱۳ر جولائی۔ کل صبح ۷ بجے ... کو پٹیالہ سنٹرل جیل میں پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ ... ۵ ہزار کے قریب پبلک تماشہ دیکھنے کے لئے جمع ہوگئی تھی۔

ایک بری نے دو عورتوں کو قتل کر ڈالا

رنگون ۱۳ر جولائی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایک بری نے ایک عورت اور ایک لڑکی کو استرہ سے قتل کر دیا۔

بہار میں بارش کا زور

پٹنہ ۱۳ر جولائی۔ بنگال سے یہاں بارش کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے بارش کے ساتھ بارش بھی بہت تیز ہوئی ہے جس سے ان غریب لوگوں میں بڑا اضطراب پھیل گیا ہے جن کے مکانات زلزلہ کی نذر ہوچکے ہیں۔

فاقہ کشی کے بعد خودکشی

جبلپور ۱۳ر جولائی۔ موضع دیوہ میں کل ایک دردناک واقعہ ظہور پذیر ہوا۔ ایک ہندو عورت فاقہ کشی کرتے کرتے اس قدر پریشان ہوئی کہ خودکشی کرنے کے لئے کنوئیں میں کود پڑی۔ لوگوں نے عورت کو بروقت کنوئیں سے نکال لیا لیکن وہ ہسپتال جاتے ہوئے مر گئی۔

کانپور میں عظیم الشان جلسہ

حضرت مولانا احمد سعید صاحب اور حضرت مولانا حسین احمد صاحب کی تقریریں

کانپور ۹ر جولائی۔ کل شام کو چار بجے حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند دہلی سے کانپور تشریف لائے۔ ... آج شام کو حضرت مولانا احمد سعید صاحب سہسرام کی طرف روانہ ہوگئے۔

سوراج بھون واپس کر دیا گیا

الٰہ آباد ۱۳ر جولائی۔ ... سوراج بھون کی عمارت آج صبح سات بجے پنڈت موہن لال ... کے حوالہ کردی۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ حکومت نے گذشتہ تحریک سول نافرمانی کے زمانہ میں اس قومی عمارت پر اپنا قبضہ کرلیا تھا۔

ایک ہفتہ میں گیارہ ہزار ہلاک

بولیویا اور پیراگوئے کی جنگ

سان تھیاگو ۱۲ر جولائی۔ بیراگوئے اور بولیویا کے درمیان جنگ کے شعلہ بھڑک جانے کے بعد گذشتہ ایک ہفتہ کے اندر گیارہ ہزار نوجوان کام آچکے ہیں یا مجروح ہوئے ہیں۔

ہوائی جہاز کے کارخانہ کو اڑانے کی کوشش

نازیوں سے انتقام لینے کا ارادہ

جنیوا ۱۲ر جولائی۔ ...

ایک نئی قسم کی گول میز کانفرنس

نواب بھوپال اور ڈاکٹر انصاری کے خلاف پروپیگنڈا

کانگریس سے قرطاس ابیض منظور کرانے کا ارادہ؟

لندن ۱۳ر جولائی۔ سیاسی حلقوں میں اس اطلاع کو اہمیت دی جارہی ہے اور یہ قطعی امر ہے کہ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ آیندہ موسم خزاں سے بیشتر پارلیمنٹ کے سامنے نہیں آسکے گی اور اس تاخیر کے بھی کئی اسباب ہیں اور اہم وجہ یہ ہے کہ مسٹر میکڈانلڈ وزیر اعظم رخصت پر چلے گئے۔

مقامی سیاسی حلقوں میں نواب بھوپال اور ڈاکٹر انصاری کی آمد کو بھی سیاسی رنگت دی جارہی ہے ... یہاں ڈاکٹر انصاری کی سیاسی آمد کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔

لارڈ ولنگڈن لندن میں ہی تشریف فرما ہیں۔ انہوں نے پچھلے دنوں زیر ہند سے متعدد بار سیاسی موضوعات پر خفیہ طور پر تبادلۂ خیالات کیا ہے ...

ڈاکوؤں کے اسلحہ پر قبضہ

متعدد افراد کی گرفتاری

کانپور ۱۲ر جولائی۔ ...

ڈاکو مسجد میں روپوش ہوگئے

کراچی ۱۲ر جولائی۔ ...

ریلوے لائن پر پانی ہی پانی

جھنگاؤں ۱۲ر جولائی۔ گذشتہ تین روز سے یہاں کثرت سے بارش ہورہی ہے جس کی وجہ سے ... ریلوے لائن پر پانی بھر گیا ہے اور لائن تباہ ہے۔

کلکتہ میں دس نوجوان گرفتار

کلکتہ ۱۳ر جولائی۔ کل خفیہ پولیس نے کلکتہ کے جنوبی اور مرکزی حصہ میں تقریباً ایک درجن مکانات اور شمالی کلکتہ میں ایک بورڈنگ ہاؤس پر چھاپہ مارا اور دس نوجوانوں کو جن میں کالج کے طلباء بھی ہیں دہشت انگیزی کے شبہ میں گرفتار کرلیا۔

حکومت آسام نے کانگریسی اداروں کو آزاد کر دیا

شیلانگ ۱۳ر جولائی۔ حکومت آسام نے اب صوبہ کی تمام کانگریسی انجمنوں پر سے پابندیاں اٹھالی ہیں۔

فساد میں تین مسلمان ہلاک ہوگئے

کلکتہ ۱۳ر جولائی۔ گذشتہ رات کلکتہ سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر ... گاؤں میں فساد ہوگیا جس میں چاقوؤں کا آزادانہ استعمال کیا گیا اس فساد میں تین مسلمان ہلاک ہوگئے۔

کپورتھلہ میں امن و امان ہے

مندروں اور مسجدوں کے برآمدہ کا کرایہ

عدالت میں مغویہ عیسائی لڑکی کا بیان

ایک گاؤں زمین دوز ہوگیا

پشاور ۱۲ر جولائی۔ افغانستان کے موضع سپن سے ایک عجیب و غریب واقعہ کی اطلاع ملی ہے۔ ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۳ ربیع الثانی ۱۳۵۳ ہجری

پنڈت مالوی اور مسٹر اینے کا طرز عمل

معاصر تیج کی سخن فہمی عالم بالا

کانگریس کی قوم پرورانہ پالیسی کے خلاف پنڈت مالویہ اور مسٹر اینے نے جو فرقہ وارانہ طرز عمل اختیار کیا ہے ...

بے شک نہیں ہوسکتی مگر یہ تو سب ہی کہا جاسکتے ہیں کہ الجمعیۃ نے کوئی خطا بھی کی ہو۔ ...

شذرات

پنڈت جواہر لال نہرو کو رہا کردو

دہرہ دون جیل سے پنڈت جواہر لال نہرو کے متعلق جو اطلاعات آئی ہیں وہ نہایت اضطراب انگیز ہیں ...

اسمبلی میں تحریک التوا

اسمبلی کا اجلاس شملہ میں ۱۶ر جولائی کو شروع ہورہا ہے ...

سردار پٹیل اور خان عبدالغفار خاں

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

کلکتہ میں مکانوں کی تلاشیوں کے بعد متعدد گرفتاریاں

ریوالور۔ کارتوس۔ پستول اور دیگر سامان برآمد ہوا

خالی جگہ پر بم کا زبردست دھماکہ

کلکتہ ۱۳ر جولائی۔ کل پولیس کی اسپیشل برانچ نے جنوبی اور وسطی کلکتہ میں بہت سے مکانوں کی تلاشی لینے کے بعد آٹھ اشخاص کو گرفتار کر لیا جن میں عزیز علی خاں بھی ہیں پولیس نے تلاشی کے دوران میں گرفتار شدہ اشخاص کے مکانوں سے ریوالور۔ کارتوس اور دیگر اسلحہ برآمد کئے۔

کل خفیہ پولیس نے لدار بورڈاک کے قریب ایک گڑھے کے اندر سے دو پستول۔ ایک ریوالور۔ متعدد کارتوس اور کچھ نقدی اور زیورات برآمد کئے۔ یہ تمام چیزیں پرسوں رات کو سٹرو سینٹ جیمز چرچ کے پاس سے چوری ہو گئی تھیں۔ اس سلسلہ میں سٹر مرجنٹ اور دیگر افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

لدھیانہ ۱۲ر جولائی۔ گذشتہ شب خواجہ غلام محمد صدیقی وکیل کے مکان کے پاس ایک خالی جگہ پر ایک بم پھینکا گیا۔ دھماکہ کے بعد ہزار ہا اشخاص کا اجتماع ہو گیا اور پولیس بھی موقع پر پہنچ گئی۔ سوختہ وار دات سے کیلیں۔ لوہے کے ٹکڑے اور دیگر سامان برآمد ہوا جس کو پولیس نے اپنے قبضہ میں کر لیا۔ اور دیگر متعلق مادہ آتشگیر کے پاس ارسال کر دیا۔ اس واقعہ کو کوئی سیاسی اہمیت نہیں دی جاتی۔

ختن۔ یارقند اور کاشغر پر تنگنوں کا قبضہ

منچو سے چینی افواج کی پسپائی۔ دیہاتیوں پر چینیوں کے مظالم

چینی ترکستان میں ترکوں اور چینیوں کی آویزش

شملہ ۱۴ر جولائی۔ کاشغر کی تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ چینی سول گورنر نے جو تنگنیوں کی امداد کر رہا ہے کل برطانی سفیر سے ملاقات کی اور ان کو مطلع کیا کہ تنگنوں نے محمد بیگ کی زیر سرکردگی ۲۰ر جون کو ختن پر قبضہ کر لیا اور امیر ختن کیریا کی طرف بھاگ گیا ہے۔ اب مال باشی سے ختن تک کا کل علاقہ جس میں یارقند۔ کاشغر اور افغانستان اور روس کی سرحد شامل ہے تنگنوں کے قبضہ میں ہے۔

حکومت برما کے پاس سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ منچو سے چینی فوج پسپا کر دی گئی ہے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اب اس کی توجہ کس طرف ہے غالب قیاس یہ ہے کہ اس نے لیگ الکیم کی جانب فرار کیا ہو گا جو مشرق میں چند میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ افواہ گشت کر رہی ہے کہ مخالف فوجیں چین کے غیر تقسیم شدہ علاقہ سے آرہی ہیں۔ تیسری جولائی کو دشمنوں کی آٹھ چوکیاں تباہ کر دی گئیں۔ چین کے قریبی علاقہ سے بہت سے دیہاتی تنازعہ علاقہ کی سرحد پر جمع ہو گئے ہیں یہ لوگ چینی فوج کے برتاؤ کی شکایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ چینی فوج وہاں کے باشندوں پر غیر ضروری سختیاں کر رہی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ چینی فوج کے پاس سامان خورد و نوش ختم ہو گیا ہے۔

چینی فوج میں ایک حصہ مشرقی ڈاکوؤں اور قبائل کا ہے دوسرا حصہ شمالی مشرقی کے لوگوں پر مشتمل ہے۔

اسمبلی کے آیندہ اجلاس کا ایجنڈا

حاجیوں کی مشکلات کو رفع کرنے کیلئے تجویز

سرکاری اور غیر سرکاری تجاویز کا خلاصہ

غیر سرکاری تجاویز

انتخابی مینی فیسٹو شائع نہیں ہوگا

پنڈت مالویہ اور فرقہ وارانہ حل

بمبئی ۱۴ر جولائی۔ پنڈت مالویہ کل شام کو پونہ سے بمبئی آرہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جی نے مسٹر اینے کو بھی بلایا ہے اور وہ بھی بمبئی آرہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ کمیونل ایوارڈ کے متعلق کانگریس اور ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کے بارے میں اس رویہ کا فیصلہ کرنے سے پہلے آپس میں مشورہ کریں گے۔

لڑکی کا چوروں سے دلیرانہ مقابلہ

کلائی مروڑ ڈالی

سکھ حکومت کے ساتھ تعاون نہیں کر سکتے

مسلمانوں کو سب کچھ مل گیا!

گاندھی جی کی ٹرین کو گرانے کی کوشش کی گئی تھی؟

مویشیوں کی قربانی بند کرنے کا مطالبہ

زنجبار میں ہندوستانیوں پر کاری ضرب

کیا حکومت ہند مداخلت کرے گی؟

کانگریس میں بیس ہزار ممبر بھرتی ہو چکے

مسلمانوں اور عیسائیوں کو شہری حقوق حاصل نہیں ہو سکتے

روس میں بائبل پڑھنے کی ممانعت

گورنری کے عہدہ کیلئے ایک خاتون امیدوار

مردوں کو شکست دینے کی کوشش

جاپان کے ہندوستانیوں کا جذبہ قومی

زلزلہ زدگان کیلئے امدادی رقم

جاپانی اخباروں کا کارنامہ

سینکڑوں میل کی خبر منٹوں میں شائع کر دیجاتی ہے

دریائے ستلج میں کشتی ڈوب گئی

تین افراد کی افسوسناک غرقابی

جرمنی کی قدیم ترین لائبریری میں آتشزدگی

ایک دلیرانہ ڈاکہ

کانگریس کی مجلس استقبالیہ کے صدر کا سوال

سرحد میں ۱۹ افراد سیلاب کی نذر

شہزادہ نیپال کی مسولینی سے ملاقات

دل ایک جگہ سے دوسری جگہ چلا گیا

سپاہی نے لڑکی کو اغوا کر لیا

روس میں سونے کا تودہ

ماسکو ۱۱ر جولائی۔ سائبیریا کی سونے کی کانوں میں اٹھائیس پاؤنڈ ۱۶ گرام وزنی سونے کا ایک تودہ برآمد ہوا ہے حال ہی میں کرانک میں ... ایک تودہ نکلا تھا۔

وائسرائے کا زلزلہ بہار فنڈ

دہلی ۱۲ر جولائی۔ وائسرائے کے زلزلہ فنڈ میں ہنوز رقمیں موصول ہو رہی ہیں اور آج تک کے فنڈ کی میزان ۵۵۹۳۲۵۳ روپیہ ہو گئی ہے۔

ایک لڑکا دریا میں ڈوب گیا

آتشزدگی سے تیس ہزار روپیہ کا نقصان

آٹھ سو ایکڑ کا وسیع جنگل جہنم کدہ بن گیا

اسراف و رسوم کے خلاف جمعیۃ علماء افغان کا فیصلہ

شریعت بل کیلئے تبلیغی وفد کا تقرر

آج بتاریخ ۱۳ر ربیع الاول ۱۳۵۳ھ مطابق ۲۷ر جون ۱۹۳۴ء جمعیۃ علماء افغان کی مجلس عاملہ کا اجلاس زیر صدارت جناب میاں صاحب مازارہ منعقد ہوا جس میں ذیل کی تجاویز بالاتفاق رائے پاس ہوئیں:-

(۱) جمعیۃ علمائے افغان کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ قوم میں ختنہ اور نکاح کے مواقع پر جو بے جا صرف اور منکرات شرعیہ کا ارتکاب کیا جاتا ہے اس کا سد باب کیا جاوے۔ اور ختنہ اور نکاح کے تقریبات کو شرعی طریقہ سے ادا کیا جائے۔

(۲) جمعیۃ علمائے افغان کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ شریعت بل کیلئے قوم میں تبلیغ کی جائے اور قوم کو اس کے محاسن پر آگاہ کرکے اس کی طرف ترغیب دلاوے۔

(۳) جمعیۃ علمائے افغان کی مجلس عاملہ یہ تجویز کرتی ہے کہ مسلمانوں کو تجارت کی طرف متوجہ کرے۔

(۴) جمعیۃ علمائے افغان کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ مذہبی تعلیم کیلئے مساجد میں مسلمان لڑکوں کے لئے انتظام کیا جاوے۔ اور قوم کو اس بارے میں خاص ہدایت کی جائے۔

(مولوی خلیق الرحمن ناظم جمعیۃ علمائے افغان اتمانزئی)

ریاست کپورتھلہ کی مسلم آزار پالیسی کے خلاف احتجاج

لائل پور کے مسلمانوں کا اجتماع

حق کی پکار

مجلس تحریک قرآن کریم کی دعوت عام

(محمد حسن امام مسجد)

یمنی۔ حجازی معاہدہ پر جلالۃ الامام یحییٰ نے دستخط کر دئے

مستقبل میں پیش آنے والے خطرات کا قطعی انسداد

آئندہ نزاعی امور کا بذریعہ حکم تصفیہ کیا جائے گا

یمن کے وزیر خارجہ قاضی محمد راغب نے سرکاری طور پر قرادیک عمرہ وزیر خارجہ حجاز کو اطلاع دی ہے کہ امام یحییٰ والی یمن نے ۲۰ر ربیع الاول ۱۳۵۳ھ کو اس معاہدہ پر دستخط کر دئے ہیں جو یمن اور حجاز میں صلح و صداقت کے لئے ماہ صفر کو طائف میں مرتب ہوا تھا۔ جلالۃ الامام یحییٰ نے معاہدہ پر دستخط ثبت فرما کر معاہدہ طائف کی پورے طور پر تصدیق کر دی ہے۔ جلالۃ الامام یمن اور عظمۃ السلطان ابن سعود کے درمیان جو معاہدہ منعقد ہوا ہے وہ "معاہدہ طائف" کے نام سے موسوم ہے کیونکہ یمن اور حجاز کے نمائندوں نے طائف میں گفت و شنید کرکے اس معاہدہ کو مرتب کیا تھا۔

تازہ "ام القریٰ" اور "صوت الحجاز" میں معاہدہ کی تمام دفعات سرکاری طور پر شائع کر دی گئی ہیں یہ معاہدہ کل ۲۳ دفعات پر مشتمل ہے جو یمن اور حجاز کی صلح کی ضامن ہیں دفعات کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ذریعہ فتنہ و نفوذ و مداخلت کا قطعی سد باب کر دیا گیا ہے اور جو یمن اور حجاز دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔

اسی طرح "ام القریٰ" اور "صوت الحجاز" نے وہ معاہدہ بھی شائع کر دیا ہے جو بوقت نزاع ثالث کے تقرر کے متعلق ہے یہ معاہدہ پانچ دفعات پر مشتمل ہے جس میں ان تمام خطرات کا سد باب کر دیا گیا ہے جن کا مستقبل میں باہمی تنازعہ کی صورت میں پیش آنا ممکن ہے۔

یمن اور حجاز میں ان دونوں معاہدوں پر بہت مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ہم آئندہ اشاعت میں معاہدہ طائف کا پورا ترجمہ شائع کریں گے (انشاء اللہ)

مرزائی مجددیت کا خاتمہ

قادیانی مسیح سے بیزاری

ایک مخلص علی حسین صاحب ... مرزائی لاہوری پارٹی ... سے مطابق ... الاسلام ...

... نواب سر امین جنگ بہادر کے سی آئی ای، سی ایس آئی، آئی ایس او ...

۱۔ نواب سر امین جنگ بہادر ...
۲۔ نواب سر نظامت جنگ بہادر ...
۳۔ نواب سعادت جنگ بہادر (صدر المہام مرفہ ...)
۴۔ نواب عزیز یار جنگ بہادر (صدر مجلس عدالت العالیہ)
۵۔ نواب اکبر یار جنگ بہادر (رکن عدالت العالیہ)
۶۔ نواب ظہیر یار جنگ بہادر
۷۔ نواب اختر یار جنگ بہادر (معتمد امور مذہبی)
۸۔ نواب محمد یار جنگ بہادر (رکن مجلس پائیگاہ و تعلقہ الامراء)
۹۔ نواب سیف نواز جنگ بہادر (صدر محاسب)
۱۰۔ نواب بہادر یار جنگ بہادر
۱۱۔ محمد کبیر خاں صاحب (دشمن چیچ پائیگاہ آسمان جاہی)
۱۲۔ ابو محمد مصلح (محرک و ڈائرکٹر عامل و معتمد مجلس)

مشیر فنانس۔ نواب فخر یار جنگ بہادر (معتمد فنانس سرکار عالی)
مشیر قانونی۔ نواب ہاشم یار جنگ بہادر
خزانچی۔ امپیریل بنک آف انڈیا
آڈیٹر۔ مولوی نصیر الدین خاں صاحب (اکونٹنٹ جنرل)

(ابو محمد مصلح۔ معتمد مجلس۔ ڈائرکٹر عامل)

قسمیں اس امر کا خدا کو گواہ کرکے اقرار کرتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی جنہوں نے اپنی نبوت کا دعویٰ کیا اور مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے اور اپنے اوپر وحی تشریعی اترنے کے مدعی تھے اپنے ان تمام دعووں میں جھوٹے تھے اور ان کی تصنیفات میں بہت سی ایسی باتیں ہیں جو اسلامی اصول کے خلاف اور موجب کفر ہیں اور دونوں فرقے قادیانی اور لاہوری گمراہ ہیں۔ میں اپنے دل سے اہل سنت والجماعت کے عقائد کا پابند ہونے کا اقرار کرتا ہوں اور قادیانی اور لاہوری کا احدی مشن سے اپنی بیزاری کا اعلان کرتا ہوں۔

علی حسین بقلم خود بتاریخ ۹ر جولائی ۱۹۳۴ء

گواہ شد عبدالمجید صاحب۔ گواہ شد عبدالعمد صاحب۔ گواہ شد ...

(سکریٹری انجمن سیف الاسلام دہلی)

امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد کی اپیل

بہار کی مساجد کی تعمیر کیلئے معتمد انجمن

بہار میں ہزاروں مسجدیں زلزلہ سے منہدم ہو چکی ہیں اور باشندے مبتلائے مصائب ہیں کیا ایسی حالت میں ممکن ہے کہ مسلمانان ہند اپنا فرض محسوس نہ کریں اور لاکھوں مسلمانوں کو اس حالت میں چھوڑ دیں کہ ان کی آبادیاں عبادت گاہ سے خالی اور وہ اذان کی مقدس صداؤں سے محروم ہوں؟

... وستخط جناب فخر قوم (ابوالکلام) صاحب آزاد

قبول اسلام

محبوب عاشق کے قدموں پر

ہدیہ عمل ... کی بجائے ... اس عظیم رعایت سے فائدہ اٹھائیے

... نقش شاہ عامل گلی راجان دہلی

فوراً ضرورت ہے

چند ایسے معتبر اور معقول اشخاص کی جو ملٹن کی چائے کا اسٹاک رکھ سکیں ... تنخواہ ایک سو پچاس روپیہ دی جائے گی۔ ... خط و کتابت انگریزی میں ہونی چاہئے۔

مزید معلومات کے لئے حسب ذیل پتہ پر درخواست آنی چاہئے

Manager The Milton House
P. BOX No 6837
Bara Bazar Calcutta

مفت بالکل مفت مفت

آخر کیا چاہتا ہے

پتہ مینس سرور بک ڈپو ۵ کرشن نگر لاہور

مفت

رسالہ ذیابیطس

حکیم ... لال کھتری ایم۔ ایس۔ بی مراد آباد یو۔ پی

نیا ہے ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۲۶ کاغذ چکنا، چکدار کتابت و طباعت دیدہ زیب ... (ٹائپ کی چھپی ہوئی)

نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت (...)

المشتہر: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

نصف قیمت

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

اس تیل کے استعمال سے سفید بال جڑ سے کالے پیدا ہوتے ہیں اور ہمیشہ کالے ہی رہتے ہیں علاوہ ازیں نزلہ زکام سر درد ... قیمت فی شیشی صرف دو روپے (۲) محصول ڈاک علاوہ

خاص رعایت تھوڑے عرصہ کے لئے یہ تیل نصف قیمت یعنی عمر فی شیشی کے حساب سے فروخت کیا جائے گا۔ محصول ڈاک، علاوہ۔

منگوانے کا پتہ: اے شیر اینڈ کمپنی ۲۱ جالندھر شہر (پنجاب)

سرمہ نور افزا

... مولانا نورالدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دھلی"

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

سہ روزہ الجمعیۃ دھلی

مدیر مسئول۔ ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون۔ محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم جمعہ ۷ ربیع الثانی ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۲۰ جولائی ۱۹۳۴ء | نمبر ۶

حجازو یمن کے درمیان معاہدہ اخوت کی تشکیل و تکمیل

فریقین کے استقلال کا اعتراف مفتوحہ مقامات کا انخلاء

داخلی اور خارجی فسادات کا انسداد۔ اور حدود کا تعین

معاہدہ کی غرض

حدود کا تعین

معاہدہ کی دفعات

استقلال تام کا اعتراف

دفعہ ۲ - متعاہد فریق ایک دوسرے کی ملکیت اور حکومت کے استقلال کا اعتراف کرتے ہیں۔ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود، امام یحییٰ اور ان کے جانشینوں کیلئے یمن کی مملکت کے کامل استقلال کا اقرار کرتے ہیں اور یمن ...

معاصرین کے افکار و آراء

ہندوستانی فوج پر عظیم الشان مصارف

وطن پرور اور جی حضوری

مسلمانوں کا نصب العین

نو آبادیات اور ہندوستانی

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق۔ یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نو مسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون، اسکے حجم اور اس کی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک ہے جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا ئیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ۔ دہلی

Regd No L 1793

The Aljamial

Vol. XX No 5. DELHI MONDAY JULY, 16, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر دیکھئے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے

قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصولڈاک

منیجر الجمعیۃ دہلی

ریاست بڑودہ کی مسلم آزار پالیسی

مسجد کے انہدام سے مسلمانوں میں ہیجان

انجمن اہل السنۃ والجماعۃ شیخو پورہ کا سالانہ جلسہ

خانہ خدا کی تعمیر کی کمیٹی

زلزلہ زدگان کو امارت شرعیہ کی امداد

(غازی سلطان محمود جنرل سکرٹری)

سرسکند اینڈ سنٹرل مسلم گرلز اسکول

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مذہبی علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ

خاموش تبلیغ

پاک زندگی

تحفۃ المحبین

سیرۃ الحبیب

احسن الوظائف

تعلیم الاسلام

فتاویٰ رشیدیہ

خطبہ صدارت

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دھلی

بیس فی صدی سے پچاس فی صدی تک کفایت

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دھلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع حمائل التفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

افسانہ

بہار و خزاں

ایک اصلاحی گفتگو کا آغاز

میاں اختر بڑے پھنسے

موجودہ تعلیم اور تہذیب جدید کا فوٹو

(۶)

دنیا تہذیب و تمدن کے اس مقام پر پہونچ گئی ہے جس کا خیال بھی آج سے سو سال پہلے نہیں کیا جا سکتا تھا۔ آپ کو موجودہ تعلیم سے اس لئے دشمنی ہے کہ وہ دنیا نوسیت کو برداشت نہیں کرتی اور قدامت پرستی کی قبا کو چاک چاک کر کے رکھ دیتی ہے۔

مولانا۔ خیر یہ تو ہم پھر بتائیں گے مگر جس چیز کا نام تم لوگوں نے روشن خیالی اور تہذیب و تمدن رکھ چھوڑا ہے وہ صرف دوسری قوموں کی نقالی اور اندھی تقلید ہے جس میں علم و بصیرت کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔ مگر اس وقت موجودہ تعلیم پر بات چیت ہو رہی ہے اس لئے ہم کو اسی دائرہ میں رہ کر گفتگو کرنا چاہیے۔ اچھا یہ تو بتاؤ کہ تعلیم کا حقیقی مقصد کیا ہوتا ہے؟

اختر۔ تعلیم کا مقصد اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ انسان دنیا میں ہر قسم کی ترقی حاصل ...

مولانا عبدالسلام قدیم و جدید علوم کے ماہر، نہایت پکے اور سچے مسلمان اور تعلیم یافتہ نوجوانوں کی گمراہی سے خوب واقف تھے وہ جانتے تھے کہ آج کل کے "تعلیم یافتہ" اور "روشن خیال" نوجوانوں کو موجودہ تعلیم نے اپنی تہذیب و شرافت اور اپنی خودداری اور اپنے مذہب سے کس قدر بیگانہ بنا دیا ہے اور ان کو ...

... کیا ملے؟ شراب نوشی، سینما بینی، عیش پرستی، برہنہ ناچوں سے دلچسپی کی مخالفت کا نام تمہارے نزدیک تنگ نظری ہے۔ اور جو شخص ان مخرب اخلاق باتوں سے منع کرے وہ ملازم کا شتکار اور وہم پرست ہے۔ (باقی آئندہ)

... اختر۔ یہ خبر یہ تو اپنا اپنا خیال ہے ہمارا خیال تو یہ ہے کہ موجودہ تعلیم ہی کی بدولت ...

آئندہ انتخابات کے متعلق امارت شرعیہ صوبہ بہار کا فیصلہ

مجلس شوریٰ کی اہم کارروائی

۱۷ ربیع الاول سے ۱۹ ربیع الاول تک امارت شرعیہ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس روزانہ نائب امیر شریعت مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوتا رہا اور آخری شوریٰ بصدارت حضرت امیر شریعت مدظلہ منعقد ہوا جس میں مختلف اہم تجاویز طے ہوئیں۔ اور سب سے پہلے اور سب سے اہم یہ مسئلہ پیش ہوا کہ موجودہ مجالس مقننہ کے منتخب شدہ ممبروں اور اس کے امیدواروں کی بے راہ روی سے کس قدر مفاسد پیدا ہوئے۔ اور مذہب اسلام اور قومی و ملکی مفاد کو کس قدر شدید ...

پیش نظر رکھ کر ان خطرات کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو ہندوستان کے دستور حکومت میں جمعیۃ علمائے ہند کے مذہبی مطالبات کے شامل نہ ہونے سے آئندہ پیش آنے والے ہیں۔ اس امر کی اب شدید ضرورت محسوس کرتی ہے کہ صوبہ بہار و اڑیسہ بلکہ تمام ہندوستان کے صوبجات میں مجالس مقننہ میں نمائندہ بھیجنے کے لئے مسلمانوں کی کوئی ایسی مجلس بنائی جائے جس کے دستور اساسی میں اقتصادی، معاشی، اور سیاسی آزادی و ترقی کے علاوہ خصوصیت کے ...

... (نمبر) اور اس سلسلہ میں وہ لوگ جو زیادہ تر عوام مسلمین ہیں اور ملت اسلامیہ کی طاقت کے حقیقی سرچشمہ ہیں ان میں بجائے صحیح سیاسی احساس اور قومی بیداری پیدا کرنے کے ذاتی خارجی اور مادی دباؤ سے انکی اسلامی روح کو مردہ بنا دیا گیا۔ اس لئے امارت شرعیہ کی مجلس شوریٰ ان تمام مفاسد شرعیہ کو ...

... جناب ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب (۷) جناب مولانا عبدالودود صاحب (۸) جناب مولانا نورالدین صاحب۔ مجلس شوریٰ نے ایک تیسری قرارداد میں تجویز کے آخری حصہ کے مقصد کو پورا کرنے کیلئے ...

مغربی تہذیب نئے گناہوں کا مجموعہ ہے

ایک انگریز اہل قلم کے خیالات

"اگر کوئی شخص اس امر کا اشتہار دے کہ اس نے ایک بالکل نئے گناہ کا انکشاف کیا ہے تو کثیر التعداد افراد اس گناہ کے متعلق معلومات بہم پہنچانے کے لئے دوڑ پڑیں گے اس کے برخلاف اگر کوئی شخص کسی نئی نیکی کا پتہ لگائے تو بہت کم لوگ اس نیکی کے بارے میں کچھ سننے کے لئے جمع ہوں گے۔"

ان الفاظ کے ساتھ ڈاکٹر شیپرڈ نے لندن کے ایک جریدہ میں اپنا مضمون ...

اس لفظ کے معنی کیا ہیں؟ یہ ترقی ہمیں کدھر لئے جا رہی ہے کیا یہ ہمیں اسی جنت کی طرف لئے جا رہی ہے جس سے ہمیں انتہائی محبت طبعی عمر اور فطری مسرت مراد لیتا تھا یا ان اصولی اور لازمی چیزوں سے بالکل دور کر کے زیادہ تیز موٹر کار، بہتر وائرلیس اور بڑے سے بڑے سینما کی طرف لئے جا رہی ہے؟

جذبات میں وقتی ہیجان

تم میں بہتیرے میرے اس بیان کو وعظ سمجھیں گے اور کہیں گے کہ ہم شدید محنت کرتے ہیں اس لئے ہمیں تفریح و آرام کا حق حاصل ہے۔

جرمنی میں انقلاب کی سازش کا انکشاف

۷۷ اشخاص کو گولی مار کر ہلاک کیا گیا

اوپیرا ہاؤس میں ہر ہٹلر کی تقریر

برلن ۱۳ر جولائی۔ اوپیرا ہاؤس کو جانے والی تمام سڑکوں پر سہ پہر ہی سے آمد و رفت بند کر دی گئی تھی اور سات بجے شام کے وقت پانسو مسلح آدمی، رائفلوں سے مسلح پولیس، ریوالوروں اور خنجروں سے مسلح سیاہ قمیص والے، نازی اور گورنگ گارڈ کے آہنی خود والے سپاہی عمارت کے چاروں طرف متعین کر دئے گئے تھے۔

... سے ان کا استقبال کیا۔ تمام عمارت لوگوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی اور جب ہر ہٹلر اندر داخل ہوئے تو ۹۰۰ ممبروں نے جو سیاہ اور خاکی وردی میں ملبوس تھے، انکو اپنے ہاتھ بلند کئے اور تین مرتبہ ہر ہٹلر کے نعرے لگائے۔ دوران تقریر میں متعدد بار لوگوں نے ہر ہٹلر کی تعریف اور توصیف کے نعرے بلند کئے خصوصاً اس وقت جبکہ اس نے کہا کہ میں نے انقلاب کو سر اٹھانے سے قبل ہی کچل دیا۔

ہر ہٹلر نے اپنی تقریر میں نازی حکومت کے کام کی پرزور مدافعت کی اور کہا کہ اس نے جرمنی کو تباہی سے بچا لیا اور ریشٹاگ (پارلیمنٹ) اور لوگوں کے مابین کامل سیاسی اتحاد حاصل کر لیا ...

اخلاقی اور مادی تہذیب

صابئی یا ستارہ پرست قوم

ایک علمی اور تاریخی تحقیقات

زمانہ قدیم میں عراق مختلف المذاہب اور عجیب و غریب عقائد کے اعتبار سے بھی بہت شہرت رکھتا تھا اور آج بھی وہ اپنے جائے وقوع کے اعتبار سے ایشیا میں سیاسی اور تاریخی اہمیت رکھتا ہے۔

آج سے تیرہ سو برس پہلے عراق کی حیثیت کچھ عجیب تھی ایک طرف تو عجمیوں کی شان و شوکت اور تہذیب و تمدن سے مرعوب کرتا رہا اور دوسری طرف جنگجو اور اکھڑ قوم کے نیزے سے نیچا دکھاتے رہے۔

اس زمین و آسمان اور اس آب و گل نے یہاں عجیب عجیب خلقت پیدا کی اور آج ...

صابئی تاریخی حیثیت

... رکھتا تھا اور یہاں اس نے صابئی مذہب کی بنیاد رکھی۔ چونکہ اس مذہب کے اکثر احکام دیتی پانی کے ذریعہ ادا ہوتی تھیں اس لئے صابئہ یعنی مغتسلہ نام پڑ گیا۔

(اجمل)

تابع تھے ان میں داہنی طرف جو وہ حکومت یمن میں شامل ہیں اور جو علاقے بائیں طرف واقع ہیں ...

... میں ہیں۔ یہ تمام علاقے اپنی مشہور و معلوم حدود کے ساتھ جہات مذکورہ کے درمیان یا ان سے ملحق ہیں لیکن ان کے نام مذکور نہیں ہوئے۔ اگر وہ فی الحال یا ۱۳۵۲ھ سے پہلے مملکت سعودیہ کے تابع تھے تو ان میں سے جو علاقے بھی خط مذکور کے بائیں جانب واقع ہیں وہ مملکت عربیہ سعودیہ میں شامل ہیں۔

... آیا تھا اگر گرفتاری کا امکان نہ ہو تو اس کی پناہ گاہ سے نکال کر دوسری حکومت کے علاقہ کی طرف نکال دیا جائے گا۔

دفعہ ۱۱۔ فریقین اقرار کرتے ہیں کہ عمال اور ملازمین کو دوسرے فریق کی رعایا کے ساتھ ہر قسم کی مداخلت سے باز رکھیں گے خواہ یہ مداخلت بالذات ہو یا بالواسطہ۔

دفعہ ۱۲۔ فریقین اقرار کرتے ہیں کہ اس معاہدہ کی رو سے ہر فریق کی حدود کے باشندے اس کی رعایا ہونگے اور کوئی فریق کسی دوسرے فریق کی مرضی کے بغیر دوسرے کی رعایا کو اپنی رعایا نہ بنا سکے گا۔ فریقین میں سے ہر فریق کی رعایا کے ساتھ دوسرے فریق کے ملک میں وہاں کے شرعی احکام کے مطابق سلوک ہوگا۔

عفو عام کا اعلان

دفعہ ۱۳۔ ہر فریق ان جرائم اور باغیانہ اعمال کے متعلق عفو عام کا اعلان کرتا ہے جن کا ارتکاب دوسرے فریق کی رعایا کے کسی فرد سے ہوا ہے ...

مقامات کا تخلیہ

اختلاف دور کرنے کا طریقہ

فریق ثالث کا معاملہ

بیرونی مداخلت کا سد باب

تالثوں کا فرض

ڈاک اور تاربرقی

ممالک غیر میں فریقین کے سفراء

دفعہ ۲۰۔ دونوں فریق اپنی آمادگی کا اعلان کرتے ہیں کہ وہ اپنے مندوبین اور سفراء کو ممالک غیر میں دوسرے فریق کی نمائندگی کی اجازت دینے ہیں بشرطیکہ ...

بغاوت کا انسداد

دفعہ ۱۰۔ فریقین اس کا اقرار کرتے ہیں کہ کوئی شخص خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، ملازم ہو یا غیر ملازم، فرد ہو یا جماعت جو بھی اپنی حکومت کی اطاعت و انقیاد سے گریز کریگا دوسرا فریق اس کو قبول نہیں کرے گا اور ان باغیوں کو اپنی حدود میں داخلہ سے روکنے کے لئے ہر فریق فوجی اور غیر فوجی تدابیر اختیار کرے گا۔ اگر کسی باغی کو اس علاقہ میں داخلہ کا موقعہ مل جائے تو فریق ثانی پر واجب ہوگا کہ اس کو غیر مسلح کر دے اور اس کو گرفتار کر کے اس حکومت کے سپرد کر دے جہاں سے وہ بھاگ ...

نونہال

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست اور قوی دیکھنا چاہتے ہیں تو نونہال ...

اپنے پیارے بچوں کو نونہال استعمال کرا کے نہال کر دیجئے

مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

یہ شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ، جگر، و دماغ ... کمزوری سے جو دست آتے ہیں ان کو اکسیر ... خون کی سرخی ... شربت فولاد تمام ہندوستان میں اپنے بیش قیمت فوائد اور ارزانی کے لحاظ سے ایک امتیازی شہرت رکھتا ہے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

قاسم العلوم

مرکز علم دیوبند کا علمی مذہبی ماہوار رسالہ

رمضان المبارک ۱۳۵۳ھ سے نہایت پابندی وقت کیساتھ جاری ہے ... دیوبند کے علمی فیوض و برکات کا مرقع جس میں ہر قسم کے علمی مذہبی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ ...

احقر عتیق احمد صدیقی سابق مدیر الانصار دار العلوم دیوبند (یو۔پی)

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات مسرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے لاجواب تاثیرات کو بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہو چکی ہیں۔ ... ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ (عہ) ...

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

اُہل سرحد کی مشکلات اور تکالیف میرے ذہن میں ہر وقت موجود رہتی ہیں

کانگریس اور ہندو سبھا کو تصادم سے بچانیکی کوشش

سرحدی وفد سے گاندھی جی کی ملاقات

لاہور، ۱۲ر جولائی - سرحد کے کانگریسی رہنماؤں کے ایک وفد نے زیر قیادت پیر شہنشاہ صاحب گاندھی جی سے دوبارہ ملاقات کی اور ایک گھنٹہ تک سرحدی حالات و سیاسیات پر تبادلۂ خیالات کیا - وفد نے سرحدی آبادی کی طرف سے گاندھی جی سے عقیدت کا اظہار کیا - گاندھی جی نے فرمایا کہ میرے دل میں اہل سرحد کا بے حد احترام ہے اور میں اپنی زندگی میں ان کو کبھی فراموش نہیں کر سکتا - آپ نے فرمایا کہ سرحدیوں کی مشکلات اور تکالیف ہر وقت میرے ذہن میں موجود رہتی ہیں - آپ نے سرحد میں جانے کی خواہش کی اور فرمایا کہ خان عبدالغفار خان مجھے میرے بیٹے کی طرح عزیز ہیں - گاندھی جی نے ایک اخباری نمائندہ سے کہا کہ برت کا ترک کرنا غیر ممکن ہے اور ۷ راگست سے ضرور شروع ہو جائے گا -

آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا کوئی ایسی بھی شکل ہے کہ انتخابات کے سلسلہ میں کانگریس اور ہندو مہا سبھا میں تصادم نہ ہونے پائے اور پنڈت مالویہ اور مسٹر انے پارلیمنٹری بورڈ میں شریک رہیں؟ گاندھی جی نے جواب دیا کہ میں صرف یہی کہہ سکتا ہوں کہ میں کانگریس اور ہندو سبھا کو تصادم سے بچانے کی انتہائی کوشش کروں گا -

مزدوروں کیلئے ۵۴ گھنٹہ کا ہفتہ منظور کرلیا گیا

حکومت ہند، مالکان کارخانہ جات اور مزدور فیڈریشن کا اتفاق

اسمبلی میں مسٹر فرینک نائس اور مسٹر موڈی کا اعلان

شملہ، ۱۲ر جولائی - کل اسمبلی میں ایک صنعتی مسودۂ بل (بل کارخانہ جات) پر غور کیا گیا جس میں مزدوروں کیلئے کام کرنے کا ہفتہ ۵۴ گھنٹہ کا منظور کیا گیا ہے - مسٹر فرینک نائس نے اعلان کیا کہ مزدوروں کے لئے کام کرنے کے کم سے کم اوقات پر تنخواہ کمیٹی کی تجویز کے مطابق حکومت ہند، مزدور فیڈریشن اور مالکان کارخانہ جات کی ایسوسی ایشن نے اتفاق کر لیا ہے - مسٹر موڈی نے اس بل کو "ہمدردی کرنے والا" قرار دیا ہے آپ نے کہا کہ بمبئی کے کارخانوں میں مزدوروں کو بہت زیادہ مزدوری دی جاتی ہے - بمبئی کے کارخانہ جات نے ۵۴ گھنٹہ کا ہفتہ منظور کر لیا ہے - مزدوروں کا فرض ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو بھی محسوس کریں - مسٹر موڈی نے حکومت ہند سے درخواست کی کہ مزدوروں کی حالت کو درست کرنے کے سلسلہ میں وہ ریاستوں کو بھی اس راستہ پر لانے کے لئے اپنی قوت کام میں لائے تاکہ ریاستوں کے مزدوروں کی حالت بھی قابل اطمینان ہو سکے -

واگر مزدوروں نے اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھا تو وہ دیکھینگے کہ بڑی بڑی قوتیں کس طرح ان کے سامنے جھکتی ہیں)

دار الحکومت

التواء اجلاس کی تینوں تحریکیں نامنظور

اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی

[illegible]

شاردا ایکٹ کے ماتحت مقدمہ کا فیصلہ

دو سو روپے جرمانہ کی سزا

[illegible]

قتل کے الزام میں دو ملزم سشن سپرد

ناجائز تعلقات کا خطرناک انجام

[illegible]

عدالت خفیفہ کے کلرک پر دوسرا مقدمہ

[illegible]

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

[illegible]

ترکی میں برطانوی افسروں پر فائر

حکومت ترکیہ اس فعل کو جائز سمجھتی ہے

دار العوام میں اپیل

[illegible]

برما کے ایک مندر میں آتشزدگی

۱۹ اشخاص ہلاک متعدد مجروح

[illegible]

ماہی گیروں پر گولیوں کی بوچھاڑ

ایک ہلاک متعدد مجروح

[illegible]

بنارس میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

اہم مسائل پر غور

[illegible]

ایک گاؤں پر تین سو اشخاص کا حملہ

باشندوں کو لوٹ کر فرار ہو گئے

[illegible]

سرحد کے تین لیڈروں کی رہائی

[illegible]

افغانستان میں شرعی حدود کا اجراء

[illegible]

دہلی میں گاندھی جی کی آمد

[illegible]

پولیس افسر شاردا ایکٹ کی زد میں

[illegible]

سوشلسٹ پارٹی کی ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ

[illegible]

پنڈت جواہر لال نہرو رہا نہیں کئے جائینگے

وزیر ہند کا صاف جواب

[illegible]

مغلاکو تین مقدمات میں سزائے موت

[illegible]

حکومت کا احمقانہ فیصلہ

خدائی خدمتگار اور مولانا شوکت علی

[illegible]

پنڈت مالویہ مستعفی ہونیوالے ہیں

[illegible]

ضلع سارن میں بارش کی تباہ کاریاں

[illegible]

ڈیڑھ سو جواری گرفتار کرلئے گئے

[illegible]

ڈاکخانہ پر چوتھی بار بمباری

[illegible]

دو مسلمانوں کو سزائے موت

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۷ر ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ ہجری

گاندھی جی پر فرقہ پرستوں کی یورش

پنجاب اپنی فرقہ پرستی کے لئے مشہور ہے پھر کس طرح ممکن تھا کہ گاندھی جی پنجاب کا دورہ کرتے اور ایک ایسے اہم موقع پر جب کہ کمیونل ایوارڈ کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی کی قرارداد سے پنڈت مالویہ اور مسٹر انے کے اختلاف اور ...

اختلاف ہے وہ کمیونل ایوارڈ اور وہائٹ پیپر کے متعلق ہے - اگرچہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ گاندھی جی کا مقصود بمبئی والی قرارداد کے بالکل مطابق تھا مگر جس قدر مختصر الفاظ میں انہوں نے اپنا مفہوم بعض مواقع پر ادا کیا ہے اس سے غلط فہمیاں پیدا ہوتی ...

[illegible]

ملازمتوں میں تناسب

[illegible]

شذرات

سر میو بل ہور کا اعلان

[illegible]

معاصرانہ شکایت

[illegible]

انتہائی شرمناک!

[illegible]

حوادث و احکام

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

بہار۔ اڑیسہ اور نیپالی علاقوں میں بارش کا طوفان

جان و مال کا اتلاف۔ کاشت کی بربادی۔ دریاؤں میں طغیانی

میمن سنگھ۔ کوچ بہار۔ شیلانگ وغیرہ میں زلزلہ کے جھٹکے

رکسول ۱۶ جولائی۔ شمالی اڑیسہ، رکسول اور نیپال کے بعض حصوں میں کئی روز سے مسلسل بارش ہو رہی ہے جس کے باعث دریاؤں میں طغیانی آ گئی ہے بارش کی وجہ سے متعدد افراد غرق ہو گئے۔ مال و اسباب اور کھیتی کاشت کو سخت نقصان پہونچا اور بکثرت جھونپڑیاں بہہ گئیں ہیں۔ سڑکیں نہ اب ہیں رکسول اور بیر گنج کے درمیان سلسلہ رسل و رسائل منقطع ہو گیا ہے۔

مظفر پور (بہار) گذشتہ چار یوم سے سخت بارش ہو رہی ہے جس کے سبب سے دریائے گنڈک میں طغیانی آ گئی ہے ستیا مڑھی سڑک کئی جگہ سے ٹوٹ گئی ہے اور آمد و رفت بند ہے۔ پورنیہ میں بھی بارش کے باعث سڑکیں خراب ہو گئی ہیں دریائے تیستا میں طوفان آ گیا ہے۔ آمد و رفت بند ہو گئی ہے دریائے پنجابی اور اجنا میں اس قدر پانی آ گیا ہے کہ ان کے کنارے ہی غائب ہو گئے ہیں اور ایک وسیع رقبہ کی کاشت بالکل برباد ہو گئی۔

میمن سنگھ ۱۶ جولائی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ سونگ میں زبردست طغیانی برپا ہو گئی ہے اور رقبہ کو سخت خطرہ لاحق ہو گیا ہے گذشتہ چند دنوں سے گوراہل ضلع میں مسلسل بارش ہو رہی ہے تین روز میں گیارہ انچ بارش ہوئی ہے۔ سیلی گوری میں سخت اور برباد کن بارش ہفتہ کی شام سے ہو رہی ہے اور آمد و رفت کے تمام راستے بند ہو گئے ہیں۔

کلکتہ ۱۶ جولائی۔ آٹھ بجے صبح میمن سنگھ۔ کوچ بہار۔ ڈھبری۔ گائے بندھا اور شیلانگ میں زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوئے۔ کسی جگہ معمولی اور کسی جگہ شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ کسی جگہ سے جان و مال کے نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔

ڈیون شائر جہاز پر ترکی محافظ دستہ نے فائر کر دیئے

ایک برطانی افسر ہلاک دوسرا مجروح

استانبول میں تھریس سے بھاگے ہوئے تین ہزار یہودیوں کی آمد

لندن ۱۶ جولائی۔ ایک بحری اطلاع مظہر ہے کہ ایچ۔ ایم۔ ایس ڈیون شائر کا ایک جہاز یونانی جزیرہ "ساموس" کے متصل سفر کر رہا تھا جس میں تین برطانی افسر بھی سوار تھے کہ ترکی محافظ فوج نے اس جہاز پر گولیاں برسانی شروع کر دیں اس سخت فائرنگ کا نتیجہ یہ ہوا کہ سرجن لفٹنٹ جے۔ ڈبلیو۔ رائنبن فورڈ ہلاک ہو گئے اور لفٹنٹ مون سیبل زخمی ہو گئے۔ آخر الذکر لفٹنٹ کے کندھوں پر سخت زخم آئے ہیں۔ معاملہ کی تحقیقات بہت جلد شروع ہونے والی ہے۔ لفٹنٹ رائنبن جہاز سے گر پڑے اور ان کی لاش اب تک دستیاب نہیں ہو سکی ہے۔

استانبول ۱۶ جولائی۔ وزیر امور داخلہ کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ تھریس میں سامی النسل (یہودی) قوموں کی مخالفت روز بروز زیادہ بڑھتی جا رہی ہے جس کے باعث ۱۳ ہزار یہودیوں میں سے ۳ ہزار یہودی تھریس سے بھاگ کر استانبول میں پناہ گزین ہو گئے ہیں۔ مظالم کا دردناک واقعہ کرکلاپنی کے قریب ایک گاؤں میں پیش آیا جہاں یہودیوں کے ۶۵ مکانات کو لوٹ لیا گیا۔

کانگریس اور سرکاری فرقہ وارانہ حل

ڈاکٹر انصاری صاحب کے تار کا مضمون

ایسوسی ایٹڈ پریس کو اب ڈاکٹر انصاری کے اس بحری تار کی ایک نقل مل گئی جو ڈاکٹر صاحب نے کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے سکریٹری کے پاس بھیجا تھا اور جس میں انہوں نے یہ لکھا تھا کہ اگر سرکاری فرقہ وارانہ حل کے متعلق رانچی کانفرنس کے فیصلہ میں کوئی تبدیلی کی گئی تو وہ مستعفی ہو جائیں گے۔ ڈاکٹر انصاری صاحب نے یورپ کی روانگی سے قبل جب بیان شائع کیا تھا تو اس وقت پارلیمنٹری بورڈ کے چند ممبروں کا یہ خیال تھا کہ انہوں نے صدر بورڈ کی حیثیت میں نہیں بلکہ اپنی ذاتی حیثیت میں شائع کیا ہے لیکن ان کے بحری تار سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے دراصل اپنی ذاتی حیثیت سے نہیں بلکہ صدر بورڈ کی حیثیت سے شائع کیا تھا۔ اس تار کے مضمون کی نقل حسب ذیل ہے:۔

"میرے اس بیان کے متعلق جس کو میں نے نہایت احتیاط کے ساتھ شائع کیا تھا حال میں اخبارات میں جو اختلاف پیدا ہو گیا ہے اس سے مجھے سخت تعجب ہے میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے اس بیان کو اپنی ذاتی حیثیت میں نہیں بلکہ بورڈ کے صدر کی حیثیت سے شائع کیا تھا۔ اس میں رانچی کانفرنس کے اس رزولیوشن کا ہی ذکر تھا جو گاندھی جی سے مشورہ اور کانگریسی کارکنوں سے تبادلہ خیالات کرنے کے بعد منظور کیا گیا تھا اس سے کانگریس کے ساتھ ضبط کی خلاف ورزی نہیں ہوتی بلکہ اس میں سرکاری فرقہ وارانہ حل کو منظور یا نامنظور کرنے کے متعلق اختلاف پیدا کرنے سے گریز کیا گیا ہے اور آئینی اور فرقہ وارانہ مسئلہ کے قومی حل کو تلاش کرنے کے لئے ایک اور عملی طریقہ پیش کیا گیا ہے

میری رائے میں نمائندہ اسمبلی کا طلب کرنا نہایت ہی ضروری ہے اس کی وجہ سے ان اہم مسائل پر کوئی برا اثر نہیں پڑ سکتا۔ جو لوگ نمائندہ اسمبلی کو کل سیاسیات سے بعید سمجھتے ہیں وہ دراصل اس مسئلہ کو سمجھنے میں کوتاہی کرتے ہیں ...

جرمنی کی طرف سے اٹلی نے بھی آنکھیں پھیر لیں

اٹلی بھی فرانس اور برطانیہ کے ساتھ مل گیا

جرمنی آخری دم تک لڑیگا

روم ۱۵ جولائی۔ اٹلی نے یکایک مشرقی یورپ میں بھی میثاق لوکارنو کی طرز کا معاہدہ طے کرنے کے متعلق برٹش نظریہ کی تائید کرنی شروع کر دی ہے آج صبح تک جو اخبارات اس تجویز کی انتہائی مخالفت کر رہے تھے شام کو وہ اس تجویز کی حمایت کر رہے ہیں نیم سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اٹلی اس تجویز پر ہمدردانہ غور کرنے کے لئے تیار ہے اٹلی کے اس رویہ میں غیر معمولی طور پر اتنی جلد تبدیلی آ جانے کی وجہ فرانس کے ایم ڈر منڈ اور مسولینی کی پرائیویٹ ملاقات ہے جس میں ڈر منڈ نے موسیو بارتھو (فرانسیسی وزیر خارجہ) کے دورہ لندن کا نتیجہ اسے بتایا سرجان سائمن کی تقریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ روس کے بارے میں اٹلی اور برطانیہ کا رویہ ایک ہی ہے اور اٹلی کی یہ خواہش رہی ہے کہ روس بھی لیگ اقوام میں شامل ہو جائے۔

برلن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جرمنی نے سرکاری حلقوں میں اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ جرمنی کبھی بھی مشرقی یورپ میں میثاق لوکارنو کی قسم کے معاہدہ کو منظور نہیں کر سکتی ... فرانس کے حوالہ کر دیا جائے جرمنی اس پوزیشن کو کبھی منظور نہیں کر سکتا۔

سندھ کی علیحدگی پر ہندوؤں کی ہجرت!

ہندو سبھا کانگریس کے مقابلہ میں

کراچی ۱۶ جولائی۔ سندھ ہندو مہاسبھا کے مرکزی دفتر سے ایک بیان شائع کیا گیا ہے جس کا لب لباب یہ ہے کہ اگر سندھ کو بمبئی سے جدا کیا گیا تو سندھ سے ہندو ہجرت کر جائیں گے کیونکہ وہ برطانوی راج کے بجائے مسلم راج میں رہنے کو تیار نہیں اور اگر آج سندھ کے مسلمان حکومت کی نظروں میں سمائے ہوئے ہیں تو اس کے ذمہ دار صرف کانگریس والے ہیں اسی وجہ سے ہندؤں کو چاہئیے کہ اسمبلی کے لئے کانگریس کے امیدوار کو ووٹ نہ دیں۔

کانگریس کے اشتراکیوں کی مذمت

ولبھ بھائی پٹیل کی تقریر

بمبئی ۱۶ جولائی۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل صدر انڈین نیشنل کانگریس نے کانگریس ہاؤس میں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ وقت میں سب سے بڑی ضروری چیز کانگریس کی صفوں میں کامل اتحاد و اتفاق ہے۔

مسٹر پٹیل نے اپنی تقریر میں ملک کی عام سیاسی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے کانگریس سوشلسٹ گروپ کا بھی ذکر کیا۔ آپ نے کانگریس ورکنگ کمیٹی کے صفوں پر سوشلسٹوں کے حملہ کی پرزور مذمت کی اور فرمایا کہ اگر وہ ملک کی کوئی خدمت انجام دے رہے ہیں تو وہ فوراً طاقت حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جنگ آزادی ہنوز جاری ہے اور آزادی حاصل ہونے تک جاری رہیگی۔ لیکن اس وقت صرف طریقہ جنگ تبدیل کر دیا گیا ہے۔

مشرقی تھریس میں جنگ کے بادل

یورپ کی طرف ترکی افواج کی پیشقدمی

مشرقی تھریس میں جنگ کے بادل امنڈ رہے ہیں اور ہزاروں یہودی بھاگ رہے ہیں کیونکہ ان کی جڑ بنیاد کھودی جا رہی ہے اس بات کو بنیاد قرار دیکر کہ دوسری طاقتیں تھریس میں مداخلت کر رہی ہیں یورپ کی تمام طاقتیں دلچسپی لے رہی ہیں بلقان کی حکومتوں میں تو سخت ہیجان ہو رہا ہے ترکی اور یونان جو اب تک دشمن تھے اب متحد ہیں بلغاریہ اور یوگوسلاویا دوسری طرف ہیں۔ اٹلی ترکی کے ساتھ ہے مگر فرانس یوگو سلاویہ کو مدد دے گا۔

ترکی فوجیں مشرق کی طرف سے اور یونانی مغرب کی طرف سے بڑھ رہی ہیں ترکی فوجیں بہت آگے بڑھ چکی ہیں اور عام سیاسی حالت ایسی پیدا ہو گئی ہے کہ جنگ سر پر کھڑی ہے یہودیوں کو روکنے کے لئے مجلس اقوام میں بھی تحریک ہوئی ہے مگر ان کے خلاف عوام میں غصہ کی لہر پھیل چکی ہے اور ان کی حفاظت کا کوئی انتظام نہیں ہے۔

روس میں گیارہ افسروں کو سزائے موت

لندن ۱۶ جولائی۔ "ٹائمز" لندن کا نامہ نگار مقیم ریگا اطلاع دیتا ہے کہ سوویٹ روس میں بریڈ گیجز ٹرسٹ کے ۸۰ ڈائرکٹروں اور حکام کے مقدمہ کا نتیجہ یہ نکلا کہ سب سے زیادہ ذمہ دار افسروں کو پھانسی کی سزائیں دلوائی گئیں دیگر ۱۹ آدمیوں کو دس سال کے لئے ادنیٰ مزدوروں کے کیمپ میں مشقت کرنے کے لئے بھیج دیا گیا۔ باقی دیگر آدمیوں کو اس سے کم مدتوں کی سزائیں دی گئیں۔

سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ جب سے پنج سالہ پروگرام نافذ ہوا ہے سوویٹ روس میں عمدہ گھوڑوں کی نصف تعداد ختم ہو چکی ہے جس کا سبب لوگوں کی بے پرواہی اور بے احتیاطی ہے۔

سکھوں کو گاندھی جی کا کورا جواب

فرقہ وارانہ مسئلہ پر کانگریس کا فیصلہ اٹل ہے

"سرکاری حل کوئی ہوا نہیں ہے"

لاہور ۱۶ جولائی۔ تقریباً پچاس سکھوں کا ایک وفد جس میں سردار امر سنگھ جھبال، سردار بیدار سنگھ، سردار سمپورن سنگھ، سردار منگل سنگھ وغیرہ شامل تھے گاندھی جی کی خدمت میں حاضر ہوا اور آئندہ انتخاب کے متعلق سکھوں کی پوزیشن کو پیش کیا۔ سردار سردول سنگھ بھی اس موقعہ پر موجود تھے جو کانگریس کی مجلس عاملہ کے رکن ہیں۔

قائد وفد نے گاندھی جی سے کہا کہ ان کی قوم کانگریس کی مجلس عاملہ کی اس قرارداد کو، جو فرقہ وارانہ مسئلہ کے سرکاری حل کے متعلق منظور کی گئی ہے، قبول نہیں کر سکتی، انہوں نے گاندھی جی سے درخواست کی کہ کانگریس ان کو اس بارہ میں انفرادی آزادی دیدے کہ سکھ کانگریسی امیدوار فرقہ وارانہ مسئلہ میں جو رائے چاہیں اختیار کریں۔

مسلمانوں کو سادہ چک

معلوم ہوا ہے کہ سکھوں کے اس مطالبہ کا جواب گاندھی جی نے انکار کی صورت میں دیا اور یہ کہا کہ اگر کانگریس نے اس قسم کا کوئی استثناء منظور کیا تو کانگریس کی قرارداد بالکل مہمل ہو جائے گی کانگریس کا فرض ہے کہ وہ اپنی قرارداد کے الفاظ اور معنی دونوں کے ساتھ پابندی کرے فرقہ وارانہ مسئلہ کا سرکاری حل ان کے لئے کوئی ہوا نہیں ہے کیونکہ انہیں تو اس کا یقین ہے کہ سکھوں اور ہندوؤں کو چاہئیے کہ وہ مسلمانوں کو سادہ چک لکھ کر دیدیں۔

گاندھی جی نے یہ بھی کہا کہ بہر حال مسلمانوں کو جو کچھ مل جائے گا وہ اس سے تو یقیناً کم ...

گاندھی جی نے آخر میں سکھوں سے کہا کہ کانگریسی سکھوں کے لئے یہ ہو سکتا ہے کہ اگر ان کی قوم اس قرارداد سے متفق نہیں ہے تو وہ انتخابات سے الگ رہیں اور اس میں کوئی حصہ نہ لیں۔

رنگون میں دن دہاڑے ڈاکہ

موقعہ پر ڈاکو کی گرفتاری

رنگون ۱۵ جولائی۔ گذشتہ روز مالہ پوسا کن گلی نمبر ۸۰ ابائی کے ہمراہ ایک رو ڈ میں رکھشا میں جا رہی تھی کہ رنگون بوٹ کلب کے نزدیک دو اشخاص نے رکھشا رکوا لی اور ان میں سے ایک نے چاقو نکال کر مار دینے کی دھمکی دی اسی اثنا میں دوسرے شخص نے مابائی کے ہاتھوں سے طلائی کڑے اتار لئے جن کی قیمت ۰۰ روپیہ بیان کی جاتی ہے اور فرار ہونا ہی چاہتے تھے کہ دونوں اشخاص نے پکڑو پکڑو کہا اور شور مچانا شروع کیا۔ اتنے میں چند اشخاص اور اوسا۔ ایم۔ ایل سی نے جو موٹر کار میں جا رہے تھے موٹر کار کھڑی کر کے ان کا تعاقب کر کے گرفتار کر لیا۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی سے ڈاکٹر محمد عالم کا استعفیٰ

پٹنہ ۱۶ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر محمد عالم نے گاندھی جی کے ایما پر کانگریس ورکنگ کمیٹی سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

توضیح کو یاد ہوگا کہ سیٹھ جمنا لال بجاج اور ڈاکٹر عالم نے ورکنگ کمیٹی سے پونا کانفرنس کے فیصلوں سے کچھ قبل استعفیٰ دیدیا تھا۔ سیٹھ صاحب نے بوجوہ اور ڈاکٹر صاحب نے بنا بر ذاتی اسباب استعفیٰ دیدیا تھا لیکن جب سول نافرمانی واپس لے لی گئی تو انہوں نے اپنے استعفے واپس لے لئے۔

ڈاکٹر عالم کا موجودہ استعفیٰ گاندھی جی سے خط و کتابت کا نتیجہ بتایا جاتا ہے۔

ایک عورت کے بطن سے چار بچوں کی پیدائش

امرتسر ۱۶ جولائی۔ چواندہ دیوی والا میں ایک نفر عورت کے چار بچے بیک وقت پیدا ہوئے ہیں یہ چاروں بچے ابھی تک زندہ ہیں۔

جاپان میں پچاس ہزار ننگوں کا اجتماع

تاریکی میں دیوی کی پوجا

ٹوکیو ۱۰ جولائی۔ پچھلے دنوں سدیکی شہر میں ننگوں کا ایک عجیب و غریب میلہ ہوا۔ اور پچاس ہزار ننگے اس میلہ میں شریک ہوئے یہ منانے کا دستور زمانہ قدیم سے چلا آتا ہے اور پورے چاند کے وقت ہوتا ہے آدھی رات رسم کا افتتاح ہوتا ہے۔ سب سے پہلے ڈھول بجتے ہیں۔ ننگے مندر میں اکٹھے ہو کر چند گھنٹے تک شور و غل مچاتے ہیں اور دیوی سے طاقت اور خوشی مانگتے ہیں دو بجے رات کو گھڑیال بجتے ہیں اس وقت تمام لیمپ بجھا دیئے جاتے ہیں اور بڑا پجاری دو متبرک چھڑیاں لے کر ہجوم کے درمیان آتا ہے کہا جاتا ہے کہ جس شخص کے پاس وہ چھڑیاں ہوں وہ بہت خوش قسمت ہوتا ہے ان چھڑیوں کے متعلق قرعہ اندازی ہوتی ہے اور جس کا نام نکلے اسے وہ چھڑی دی جاتی ہے۔

ایک یہودی کی لڑکی سے کمال پاشا کی شادی

لڑکی کو مسلمان بنایا جائیگا

ایک تازہ عربی اخبار سے دلچسپ خبر معلوم ہوئی ہے کہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا اس عمر میں ایک مالدار یہودی لڑکی سے شادی کر رہے ہیں جس کو با تاعدہ مسلمان بنایا جائے گا یہ لڑکی جرمنی سے بھاگے ہوئے ایک یہودی تاجر کی بیٹی ہے جس کے خاندان نے ہٹلر کے مظالم سے تنگ آ کر ترکی میں پناہ لی ہے۔ پہلے جو خبر تھی کہ لطیفہ خانم سابق زوجہ غازی سے پھر میل ہو جائے گا غلط ہے کیونکہ لطیفہ خانم نے اس کی تردید کر دی ہے۔

لطیفہ خانم سے جب ایک نمائندہ نے اس نئی خبر کی نسبت کہا اور خیالات دریافت کئے تو جواب ملا کہ جس بات میں غازی کمال پاشا خوش ہوں میں بھی اسی میں خوش ہوں۔ لطیفہ خانم دولمہ باغچہ سرائے کے ایک عظیم الشان کمرے میں تصنیف و تالیف میں مشغول ہیں۔

یہ لڑکی جس کا نام سائرہ ہے ۲۵ برس کی عمر کی ہے اور جرمنی کے ایک ملک التجار کی بیٹی ہے۔ ترکی حلقوں میں اس خبر پر مسرت نہیں کیونکہ لطیفہ خانم سے اب تک لوگوں کو گہری ہمدردی ہے اور یہ خیال ہے کہ قانوناً فسخ نکاح ہو گیا مگر مذہباً رجوع کی گنجائش باقی ہے۔

نئی قسم کا بیمہ

ہر بیماری کے موقعہ پر اگر معالج کو ہی جانا پڑے یا اس کو بلانا پڑے تو سوچئے کہ کتنا خرچ کتنی تکلیف ...

امرت دہارا کے علاوہ اگر آپ مندرجہ ذیل چند اور چیزیں ہر وقت گھر میں موجود رکھیں۔ اور وقت ضرورت ان سے بھی کام لیں تو تقریباً ۹۵ فی صدی امراض میں چاہے وہ مردوں یا عورتوں کی بوڑھوں جوانوں یا بچوں کی ہوں آپ بے وقت کی تکلیف تشویش و خرچ سے بچ جاویں ...

ملنے کا پتہ: مینیجر امرت دہارا لاہور کے پتہ سے منگوائی جا سکتی ہیں۔ ... بمبئی ہارے ایجنٹ: مسیرز بہاری لال گھاسی رام کھاری باؤلی اسٹریٹ دہلی

سردار ولبھ بھائی پٹیل رہا کر دیئے گئے

گاندھی جی کا اظہار مسرت

ناسک ۱۷ جولائی۔ اڑہائی سال کے عرصہ کے بعد کانگریس کے پریذیڈنٹ سردار ولبھ بھائی پٹیل پرسوں سویرے نو بجے ناسک جیل سے رہا کر دیئے گئے آپ کو ۴ جنوری ۱۹۳۲ء میں بمبئی سے گرفتار کیا گیا تھا۔ آپ کی رہائی کے بعد سیٹھ جمنا لال بجاج کانگریس کے قائمقام صدر نہیں رہیں گے کیونکہ اب سردار پٹیل صدارت کے فرائض انجام دیں گے۔

سردار پٹیل پرسوں دوپہر کو ناگپور ایکسپریس سے بمبئی تشریف لے گئے جب نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس نے لاہور میں گاندھی جی کو سردار پٹیل کی رہائی کی خبر سنائی تو گاندھی جی مون برت رکھے ہوئے تھے اس لئے آپ رہائی پر اظہار خیال تو نہیں کر سکے البتہ آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں تھے آپ کی پارٹی کے ایک سرکردہ کارکن نے کہا کہ سردار پٹیل کی رہائی سے گاندھی جی کی ان شرائط میں ایک تہائی کی کمی ہو گئی ہے جن کی وجہ سے وہ شاید سول نافرمانی کرتے۔

ہریجن فنڈ میں ۶ لاکھ روپیہ جمع ہو گیا

طالبات کو گاندھی جی کی نصیحت

لاہور ۱۶ جولائی۔ پرسوں سویرے کرنل رائے اور ڈاکٹر نہال چند نے گاندھی جی کا طبی معائنہ کیا اس سلسلہ میں کوئی بلیٹن شائع نہیں کیا گیا۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی کے خون کا دباؤ آج ۱۷۰ اور ۵۰ کے درمیان ہے۔ آج سویرے گاندھی جی نے طالبات کے جلسے میں تقریر کی لڑکیوں نے ہریجن فنڈ کے لئے گاندھی جی کو ہیرے جواہرات اور زیورات بھینٹ کئے معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی کے ہریجن دورہ شروع کرنے کے وقت سے آج تک تقریباً چھ لاکھ نو ہزار روپیہ ہریجن فنڈ میں جمع ہوا ہے۔

طالبات کو مخاطب کرتے ہوئے گاندھی جی نے کہا کہ عیش و عشرت کو ترک کرو اور قربانی کا جذبہ پیدا کرو اور قدیم ہندوستان کے تمدن کی عظمت کو برقرار رکھو آپ نے ان سے ہریجن سدھار کا کام کرنے کی اپیل کی اور کہا کہ کھدر پہنو اور چرخہ چلاؤ۔ اسی سے ہندوستان کی غریبی اور مصیبت کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

سابق وزیر جرمنی کو سزا

برلن ۱۵ جولائی۔ جرمنی کے سابق وزیر خوراک ہر ہیرنر کو خیانت مجرمانہ میں ۱۴ ماہ کی قید ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنا اثر استعمال کر کے اپنے دوستوں کو ٹھیکے دلواتے تھے۔

نازیوں کی نئی "عدالت عوام" کا افتتاح جو سیاسی مجرموں کے مقدمہ کی سماعت مروجہ قانون سے بے نیاز ہو کر کیا کرے گی کل وزیر عدالت کریں گے اس عدالت کے جج ہر ہٹلر مقرر کریں گے، خیال ہے کہ حال ہی کی بغاوت کے ملزموں کا مقدمہ سب سے پہلے پیش ہوگا۔ عدالت کے صدر ڈاکٹر رہن ہوں گے، باقی جج فوجی بحری اور ہوائی افسر اور نازی لیڈر ہوں گے۔

بیس ہزار مکانات تہ آب

ٹوکیو ۱۴ جولائی۔ انشیکو ساحل سمندر پر بے شمار مکانوں کے ملبہ کے ساتھ ساتھ ملی ہوئی بہت سی نعشیں اور گھر کا سامان ایک دردناک منظر پیش کر رہا تھا۔ گذشتہ چالیس سال میں ایسا سیلاب کبھی نہیں آیا سیلاب کی وجہ سے بیس ہزار مکان ڈوب گئے۔ ڈہائی سو آدمی ہلاک ہو گئے ہزاروں طلباء سیلاب کی وجہ سے سکولوں ہی میں بند ہیں۔

اجودھیا کے ہندوؤں کو نوٹس

تعزیری پولیس بٹھا دی گئی

لکھنؤ ۱۵ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ یوپی گورنمنٹ نے اجودھیا کے فساد کے سلسلہ میں ہندوؤں سے ڈیڑھ لاکھ روپیہ وصول کرنے کا فیصلہ کیا ہے خطاب یافتہ آنریری مجسٹریٹ پنشن یافتہ اور سرکاری ملازم و درباری اس سے مستثنیٰ کر دیئے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں اجودھیا کے ہندوؤں کے نام ایک سرکاری اعلان شائع کیا گیا ہے کہ اجودھیا میں تعزیری پولیس بٹھا دی گئی ہے کیونکہ وہاں کے باشندوں کے ہاتھوں مسلمانوں کا بہت نقصان ہوا ہے اور انہوں نے اس کا معاوضہ طلب کیا ہے، اگر حکومت نے اسے منظور کر لیا تو وہ تم لوگوں سے وصول کیا جائے گا جس افسر کو اجودھیا میں لگایا ہے وہ تم لوگوں کی آمدنی کے متعلق تحقیقات کریگا اس لئے تمہیں نوٹس دیا جاتا ہے کہ تم افسر مذکور کو اپنی آمدنی سے مطلع کر دو تاکہ تمہیں بعد میں یہ شکایت نہ رہے کہ تم پر زیادہ ٹیکس لگ گیا ہے۔ یہ اطلاع ایک ہفتہ کے اندر اندر افسر مذکور کو مل جانی چاہئیے اس کے ساتھ ساتھ پبلک کو تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر افسر مذکور یا اس کے ماتحت سٹاف کے کام میں مداخلت کی گئی تو اس کے سلسلہ میں سخت کارروائی کی جائے گی۔

ہندوستان سے دو ارب کا سونا باہر جا چکا

بمبئی ۱۴ جولائی۔ آج بمبئی سے یورپ اور امریکہ کو ۵۵۰۷۸۵۱۳ روپیہ کا سونا بھیجا گیا۔ جب سے انگلستان نے طلائی معیار ترک کیا ہے بمبئی سے ایک ارب ۹۳ کروڑ ۳۰ لاکھ ۷ ہزار ۹۲۵ روپیہ کا سونا باہر جا چکا ہے۔

سوچیت گڈھ کے ملزم کو پھانسی دیدی گئی

لاش جیل میں جلا دی گئی

لاہور ۱۵ جولائی۔ پریتم خاں کو جسے سوچیت گڈھ کیس میں سزائے موت کا حکم ہوا تھا۔ کل منٹگمری سنٹرل جیل میں پھانسی پر چڑھا دیا گیا۔ رحم کے لئے اس کی درخواست پنجاب گورنمنٹ نے نامنظور کر دی تھی اس کے رشتہ داروں نے اس کے ساتھ آخری ملاقات بدھ کو کی پھانسی کے بعد لاش کو پولیس کی نگرانی میں ہندو رسوم کے مطابق جیل کے اندر جلا دیا گیا۔ لاش کا فوٹو لینے کی اجازت دی گئی پھانسی کے وقت پولیس کے انتظامات نہایت وسیع تھے شہر میں تمام اہم مقامات پر پولیس تعینات تھی۔ واضح رہے کہ پریتم خاں کو ایک ہیڈ کانسٹبل پولیس کو گولی سے ہلاک کرنے کے مبینہ جرم میں پھانسی کی سزا ہوئی تھی استغاثہ کے بیان کے مطابق وہ ایک انقلاب پسند جوان تھا۔

جرائم کے سراغ لگانے کا نیا طریقہ

بمبئی میں ریڈیو لگا دیا گیا

بمبئی ۱۵ جولائی۔ عنقریب بمبئی پولیس جرائم کا سراغ لگانے کے لئے تازہ ترین ہتھیار سے مسلح ہونے والی ہے پولیس ہیڈ کوارٹرز میں ایک ریڈیو ٹرانسمٹر لگایا جا رہا ہے شہر کے تمام پولیس تھانوں میں ریڈیو کے ریسیور لگائے جائیں گے جوں ہی کسی جرم کی اطلاع ہیڈ کوارٹرز میں موصول ہوا کرے گی ریڈیو کے ذریعہ شہر کے ہر ایک تھانہ میں اسے اس وقت پہنچا دیا جایا کرے گا اس طرح تمام تھانے ملزم کی گرفتاری کے لئے چوکنے ہو جایا کریں گے اب بدمعاشوں کے لئے جو شہر میں چوریوں۔ نقب زنیوں اور بلووں کے لئے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ زیادہ عرصہ تک گرفتاری سے بچے رہنا مشکل ہو جائے گا یہ نیا ہتھیار ہاتھ میں آنے پر پولیس بہت خوش ہے۔

محبوب عاشق کے قدموں پر

... فضل شاہ عامل گلی رجان دہلی

بچوں والو ہوشیار

بال جیون گھٹی

پتہ: مینیجر الجیون کاریالیہ علی گڑھ شہر (یو۔ پی)

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

اے شیر اینڈ کمپنی ۱۲ جالندھر شہر (پنجاب)

منہ مانگی مراد

پتہ: کارخانہ "نوید زندگی" سوئیوالان دہلی

تیار ہے ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہوگئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سر سیتا رام صاحب پریسیڈنٹ یو۔پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم۔ اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۳۰/۱۶ کاغذ چکنا، چمکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب ۱۹ دہات ٹون کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت دو روپے (۲)

المشتہر: مینیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

دق کی دوا مفت

مجھے اہل وطن کی طبی خدمت کرتے ہوئے پورے بیس سال ہو گئے ہیں میرے زیر علاج مریضوں میں دق و سل کے مریضوں کی تعداد ہمیشہ زیادہ رہی۔ خصوصاً کلکتہ بمبئی، حیدرآباد کے قیام کے زمانہ میں ... دق کا علاج مشکل ضرور ہے لیکن بالکل ناممکن نہیں۔ ...

حکیم احمد مقبول ڈاکخانہ گنگوہ ضلع سہارنپور (یو۔ پی)

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حروف کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے گویا ایک ماہر نے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں ہر ایک بوڑھا مرد و عورت۔ بچہ باسانی پڑھ سکتا ہے ...

ملنے کا پتہ: مینیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ سہ روزہ دہلی

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی اے) — معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم سہ شنبہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۲۴ جولائی ۱۹۳۴ء | نمبر

مسلمانوں کی تہذیب تمام تہذیبوں سے بالاتر اور پائیدار ہے

جسمانی و روحانی قوٰی پر نظام تربیت کی اثر اندازی

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کی حقائق پرور تقریر

عالم بالا کی خدمات

معاصرین کے افکار و آراء

جھوٹی قوم پرستی

اگرچہ ہماری دلی خواہش تھی کہ ملازمتوں اور کونسلوں اور اسمبلی کے متعلق ہندو اور مسلمان مل کر باہم کوئی مفاہمت کرلیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ہندوؤں کی تنگ نظری کی وجہ سے دونوں قوموں میں باہم مفاہمت نہ ہوسکی۔

(ملت)

جرمنی میں استبداد کا دور

اسمبلی کے ممبر اکین

سود اور سود خور کی لعنت

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت، صداقت کے بے شمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہو یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے۔ یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں ... ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے ... پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ... — مینیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Regd Nº L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX Nº 6 — DELHI FRIDAY JULY, 20, 1934 — PRICE ONE ANNA

نورانی

قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر دیکھئے ... قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصول ڈاک

مینیجر الجمعیۃ دہلی

مفید مشورہ

روہتک میں مسلم پریس کے ڈیکلریشن کا قضیہ

موت العالم موت العالم

طبی بورڈ کیلئے ایک قابلقدر نامزدگی

مسلمہ طور پر دہلی ہمیشہ سے طب یونانی کا گہوارہ و مرکز ہے۔ اس لئے بورڈ آف انڈین میڈیسن یو۔پی جسے گورنمنٹ نے ازراہ ہمدردی ہندوستانی طب کی ترقی و فلاح و بہبود کی خاطر قائم کیا تھا، اس میں دہلی اسکول کی نمائندگی کا فقدان عرصہ سے محسوس کیا جارہا تھا۔ اور اس بورڈ میں یہ ایک نمایاں کمی تھی لیکن جناب حکیم محمد ناصر الدین ظہیری صاحب میرٹھی کو گورنمنٹ نے حال میں از

(خادم محمد الیاس خان سکریٹری)

فوراً ضرورت ہے

چند ایسے معتبر اور معتمد اشخاص کی جو ملٹن کی چائے کا اسٹاک (دیہاتوں یا تپی کی صورت میں) اپنے پاس رکھیں اور اس کی فروخت کو بڑھائیں تنخواہ ایک سو پچاس روپے دی جائے گی۔

مکان کا کرایہ اور ملازموں کی تنخواہیں اس کے علاوہ ہوں گی۔ تمام خط و کتابت انگریزی میں ہونی چاہیئے۔

مزید معلومات کے لئے حسب ذیل پتہ پر درخواست آنی چاہیئے۔

Manager The Milton House
P. Box No 6837
Bara Bazar

مفت

رسالہ ذیابیطس

جس میں اس موذی مرض کی مکمل تشریح بمعہ اسباب۔ علامات۔ شناخت۔ تشخیص علاج اور پرہیز غذا کے علاوہ چند مجرب اور آزمودہ نسخے بھی درج کئے گئے ہیں مریضان ذیابیطس کا سچا رہنما ہے۔ صرف خرچ ڈاک آنے پر بلا قیمت روانہ کیا جاتا ہے ...

حکیم جیسولال کھتری ایم۔ ایس۔ بی مراد آباد یو۔پی

ضرورت ہے

قابل کارگذار سپروائزران تنخواہ ۵۰-۵-۷۵ روپیہ اور ممبران ۵۰-۳-۶۵ روپیہ ماہوار برائے فروختگی کٹ میں سگریٹ حصول از حج و زیارات کی سیٹ بک کرنے کیلئے عمر تعلیم اور تجربہ واضح طور پر تحریر کریں

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نا روے ہے حنا شدہ ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے۔ دوسرا ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے۔ حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو ... نادر تفسیر کا مشل ابن کثیر، ابن جریر، در منثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضح القرآن، شمائل، مسند حاکم، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزاز، مسند امام احمد، اسباب نزول از جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام قرآن و مسائل، قصص، تاریخ، حکایات ظاہری و باطنی اشارات غرضیکہ تفسیر کی جو بالا امتیاز خصوصیات ہوسکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصے ہیں اول حضرت آدم سے لیکر تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور ان کی تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دی ہیں اور آپ کے وہ تمام خطوط مع ترجمہ درج ہیں جو آپ کے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام برائے دعوت اسلام روانہ کئے تھے بعد میں خلفاء راشدین کے کامل حالات ہیں حصہ دوم میں فضائل القرآن و اسرار حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ قادریہ سہروردیہ اور چشتیہ کے بزرگوں کے مخفی اعمال قرآن و خواص جملہ سورتوں اور آیتوں اور پورے قرآن کے تعویذ ہیں اور تعبیر خواب اور ترکیب فالنامہ کے ساتھ درج ہیں پانچویں حصہ میں قرات کا بیان اور فضائل۔ رعایتی ہدیہ مجلد چرمی ... علاوہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

پتہ

مینیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ حضرت العلامہ مولانا حافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اردو ذخیرہ ترغیب و ترہیب "جنت کی کنجی و دوزخ کا کھٹکا" میں جمع کرکے اردو تعلیم یافتہ انسانوں خصوصاً مسلمانوں پر گرانقدر احسان فرمایا ہے ... قیمت بالترتیب عہ اور عہ ہے مگر دونوں حصوں کے خریدار سے صرف دو روپیہ (۲؍) علاوہ محصول ڈاک لئے جاتے ہیں۔

خاموش تبلیغ حضرت ممدوح نے مذہبی رنگ میں یہ ایک افسانہ مرتب فرمایا ہے جس کو دیکھ کر واقعات کے تحت میں بہت سی مذہبی معلومات حاصل ہوسکتی ہے قیمت ۸؍

پاک زندگی مولانا موصوف نے اس رسالہ میں فطرت سلیمہ، حیات طیبہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے طریقوں کو نہایت آسان اور دلچسپ پیرایہ میں بیان فرمایا ہے قیمت ۸؍

تحفۃ المحبین حضرت مولانا نے اس کتاب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے مختلف طریقے احادیث، آیات و واقعات صحیحہ کی روشنی میں بتلائے ہیں اور آخر میں صلوۃ التسبیح کا مفصل طریقہ بیان فرمادیا ہے قیمت ۸؍

سیرۃ الحبیب جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرۃ کو اس رسالہ میں آیات قرآنی کے تحت میں ترتیب دیا گیا ہے آپ کی سیرۃ کے صحیح واقعات کا علم حاصل کرنے کیلئے اس کتاب کا ضرور مطالعہ فرمایئے۔ قیمت عہ

احسن الوظائف عملیات اور وظائف کے شوقین حضرات کیلئے یہ کتاب صراط مستقیم کا کام دیتی ہے نہایت آسان طریقہ پر مختلف اور ضروری اعمال و وظائف کے طریقے بیان کئے گئے ہیں قیمت ۱؍

تعلیم الاسلام حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی بہترین تصنیف جس میں ارکان اسلام و ضروریات دین سوال و جواب کے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے بچوں کی خصوصاً ابتدائی دینی تعلیم کیلئے بیحد مفید ہے چار نمبر کا مکمل سٹ ۱۳؍

فتاوی رشیدیہ مسائل دینیہ کا بہترین ذخیرہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب کی بہترین تصنیف تین حصوں کا مکمل سٹ دو روپے چار آنے (۲؍)

خطبہ صدارت حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے آپ نے جمعیۃ علماء ہند کے سالانہ اجلاس منعقدہ پشاور میں جو بے نظیر خطبہ بحیثیت صدر اجلاس پڑھا تھا آجتک اس قدر معلومات سیاسیہ و مذہبیہ سے لبریز کوئی خطبہ جمعیۃ علماء ہند کے پلیٹ فارم پر نہیں پڑھا گیا مسلمانوں کیلئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے قیمت ۱۲؍

(نوٹ) ریلیف پارسل یا پانچ روپیہ سے زائد قیمت کی کتابوں کے لئے نصف قیمت پیشگی ارسال فرمائیں۔

ملنے کا پتہ: مینیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کرکے استعمال کیجئے۔

سرمہ آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا، پرانے سے پرانے رہے کے لئے خصوصاً بیحد مفید ہے اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ امراض کا ازالہ ہو جاتا ہے جن لوگوں کو کسی قسم کا مرض نہیں ہے وہ بھی اس کا استعمال کرکے اپنی آنکھوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ انشاء اللہ آنکھوں کو کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا قیمت فی تولہ ۳؍ ۲ ماشہ کی شیشی ۱۲؍

سرمہ یہ سرمہ بھی اسی طرح تمام امراض چشم سے بچاتا ہے اور پلکوں کے گرنے کے لئے مفید ہے ... قیمت فی تولہ ... محصول ڈاک و پیکنگ بذمہ خریدار

پتہ (مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

نہایت شاندار عکسی رنگین اسلامی مطبوعات

جو اعلیٰ خوشنویسی عمدہ رنگین عکسی چھپائی نفیس کاغذ اور مطلا جلد بندی کا خاص الخاص بدیہ زیب نمونہ ہیں انکی ظاہری اور باطنی خوبیاں دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہیں۔

یازدہ سورۃ قرآن مجید مترجم معہ دعائے گنج العرش قسم دوئم کلاں	۱۲؍
″ ″ شریف ″ ″ خورد جیبی سائز	۱۰؍
″ ″ ″ ″ اول جیبی سائز	۱۲؍
سورۃ یٰسین شریف مترجم قسم دوئم	۲؍
دعائے گنج العرش مترجم قسم دوئم	۲؍
شکوہ و جواب شکوہ	۲؍

مینیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

(جمعیۃ پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

صحرائے عرب کا نرم دل اور شفیق فرمانروا

ادریسی خاندان کی تمام خطائیں معاف کر دیں

دشمن کو "فرزند" کہہ کر سینہ سے لگا لیا

عبدالوہاب ادریسی نے جدیدہ پہونچ کر جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کی خدمت میں ذیل کا برقیہ ارسال کیا :-

"ہم حدیدہ خیریت سے پہونچ گئے۔ آپ کے صاحبزادہ امیر فیصل نے ہمارا بے حد اکرام کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو تمام دشمنوں پر غالب رکھے اور آپ کی مہربانیاں اور شفقتیں ہم پر ہمیشہ رہیں۔ جو کچھ گزر چکا اس کو معاف کیجئے آپ کے اخلاق سے ہم اسی سلوک کے امیدوار ہیں"

آپکا فرزند عبدالوہاب ادریسی

جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے اس کا مندرجہ ذیل جواب ارسال فرمایا ہے :-

میرے فرزند عبدالوہاب ادریسی !

... جو کچھ ہو چکا وہ سب معاف کیا جاتا ہے۔ خدا تم کو برکت دے تم نے ہمارے خلاف کچھ نہیں کیا بلکہ جو کچھ کیا اپنے خلاف کیا۔ غرض جو کچھ ہوا ہم اس پر متأسف ہیں۔ تم تین باتوں کو ضرور یاد رکھو۔

(۱) ہم ہر عربی پر شفقت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

(۲) جو دوستی اور محبت ہمارے اور تمہارے والد محمد کے درمیان قائم تھی ہم اس کو کبھی فراموش نہیں کریں گے خواہ تم میں ایک عورت کے سوا کوئی بھی باقی نہ رہے۔

(۳) اگر تم ہمارے خلاف تمام سرگرمیاں ختم کر دو اور سب کچھ گزر و اور پھر ہمارے پاس آجاؤ تو ہم تمہارے تمام کاموں کو بھول جائیں گے اور تم ہماری طرف سے سوائے عزت و احترام کے اور کچھ نہ دیکھو گے۔

(عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل سعود)

جنگ کے بعد عرب کے فرمانرواؤں کی محبت

فریقین میں تبریک کے پیغامات کا تبادلہ

یمن کی وزارت خارجیہ نے جب سلطان ابن سعود کو اس امر کی اطلاع دی کہ معاہدہ پر جلالۃ الامام یمن نے دستخط کر دئے ہیں تو جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے امام موصوف کے نام ذیل کا برقیہ ارسال فرمایا :-

"یہ اطلاع ملتے ہی کہ آپ نے معاہدہ پر دستخط کر دئے ہیں تو ہم نے خدا کا شکر ادا کیا کہ اس نے ہم کو اخوۃ اور اسلامی علاقات کی مستحکم بنیاد پر قائم رکھا۔ میں آپ کی خدمت میں ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کرتا ہوں۔ والسلام علیکم"

جلالۃ الامام یمن نے اس کا مندرجہ ذیل برقی جواب ارسال فرمایا ہے :-

"آپ کا مبارک برقیہ موصول ہوا۔ ہم خدا کا شکر کرتے ہیں کہ اس نے ہم کو ان امور کی توفیق بخشی جن میں اسلام اور مسلمانوں کی بہتری ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے ان امور کے طالب ہیں جو اسلام اور مسلمانوں کے شرف و عزت کا باعث ہوں۔ میں جلالۃ الملک اور تمام مسلمانوں کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں"۔

یمنی علاقوں سے سعودی افواج کی واپسی

یمن کے قیدیوں کی رہائی کا حکم

حکومت حجاز کا مندرجہ ذیل سرکاری بیان ام القریٰ اور صوت الحجاز میں شائع ہوا ہے۔

عبدالوہاب ادریسی مکہ مکرمہ جلنے کے لئے حدیدہ پہونچ گئے ہیں۔ پہاڑی علاقے خالی کر دئے گئے ہیں اور وہاں کے تمام باشندوں کو رہا کر دیا گیا ہے اس عمل سے حکومت یمن نے ہماری شرائط کو پورا کر دیا ہے۔ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے یمن کے ان قیدیوں کی رہائی کا حکم صادر فرمایا ہے جو اس وقت تہامہ کی چھاؤنی میں موجود ہیں ...

تہذیب جدید کے اجتماعی مفاسد

ہر مہذب قوم کا وظیفۂ عمل بغاوت و تخریب ہے!

کنٹربری کے آرچ بشپ کی تقریر

کنٹربری کے آرچ بشپ ڈاکٹر ہنسلے نے انگلستان کے ایک کلب میں تقریر کرتے ہوئے "مہذب اقوام" کی وحشت پر اپنے فاضلانہ خیالات کا اظہار فرمایا۔ آپ نے کہا کہ انقلاب ایک عالمگیر وبا ہے جس نے اب عالمی صورت اختیار کر لی ہے۔ یہ ایک اخلاقی جنون کا نتیجہ ہے اور ساتھ ہی متعدی بھی۔ انقلاب جب کبھی ہم گیر صورت میں برپا ہوتا ہے تو اس کی زد میں اعلیٰ طبقہ کے لوگ ہی آتے ہیں۔ دیگر امراض کی طرح انقلاب بھی بڑے جوش و خروش کے ساتھ سر اٹھاتا ہے مگر پھر اس کی رفتار دھیمی پڑ جاتی ہے اور بہت ہلکی اور نرم شکل اختیار کر لیتا ہے۔ ...

... آج ہر "مہذب" ملک وحشت اور بربریت کا مرقع بنا ہوا ہے جو مادۂ بغاوت کو پکار رہا ہے اور تباہی و بربادی لانے کے لئے تیار بیٹھا ہے!

(مانچسٹر گارجین)

ترکی کے اعلان سے برطانیہ میں ہیجان

فرانس بھی ترکی حکومت کے مطالبہ کو منظور نہیں کر سکتا

دردانیال کے مسئلہ پر فرانسیسی جریدہ کا تبصرہ

توفیق رشدی بیگ گزشتہ ماہ ترکی سے پیرس تشریف لائے۔ ان کی آمد کے سلسلہ میں پیرس کے ایک جریدہ نے مسئلہ دردانیال اور آبنائے باسفورس پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ جریدہ مذکور لکھتا ہے کہ توفیق رشدی بیگ کی آمد کا مطلب یہ ہے کہ مسئلہ دردانیال میں دیگر دول یورپ بھی ترکی کی ہمنوائی کریں۔ حکومت جمہوریہ ترکیہ کی اول خواہش یہ ہے کہ معاہدہ لوزان پر دستخط کرنے والے دول ترکی کے نظریہ کی تائید کریں اور اس کے مطالبہ کو منظور کرنے میں کسی قسم کا پس و پیش نہ کریں۔ لیکن برطانیہ، جو معاہدہ لوزان پر دستخط کرنے والوں میں ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے اس کو ترکی کے مطالبہ کو منظور کرنے میں بہت کچھ لیت و لعل ہے اور برطانوی حلقوں میں ترکی کے اس اعلان سے ہیجان اور اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔ ...

ترکی اور بلغاریہ میں جنگ کا امکان

علاقہ تھریس پر قبضہ جمانے کا ارادہ

"ماسکو ڈیلی نیوز" ترکی اخبار "ملیت" کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ اس امر کا قوی امکان ہے کہ مستقبل قریب میں ترکی اور بلغاریہ اور یونان میں تصادم ہو جائے۔ ...

ملکہ کیتھرائن کا مرصع تاج امریکہ کی نمائش میں

۱/۲ ۳ کروڑ پونڈ کے روسی جواہرات

روس کی ملکہ کیتھرائن دوم کا تاج شکاگو کی نمائش میں فروخت کرنے کے لئے روانہ کر دیا گیا ہے۔ تاج کا وزن ۲ پونڈ ہے جس میں ۵ ہزار ہیرے جڑے ہوئے ہیں۔ اس کی قیمت کا اندازہ ۵۷ لاکھ پونڈ لگایا گیا ہے۔ ...

افسانہ

بہار و خزاں

عصر حاضر اور تہذیب اقوام

روشن خیالی اور دقیانوسیت کا مقابلہ

اختر اور مولانا کی ذہنی کشتی

(۷)

اختر :- آپ ہی بتائیے کہ مغرب کی تقلید سے نفرت کرنا دقیانوسیت نہیں تو اور کیا ہے۔ ...

مولانا :- ...

غیر ممالک میں بھی لاثانی

وید شاستری۔ جام نگر کاٹھیاواڑ

دنیا میں سب سے چھوٹا قرآن مجید!

ہزاروں تعویزوں کی صرف ایک تعویز!

ملنے کا پتہ :- ایس ۔ ایم سید حسین تاجر کتب بھٹکل نارتھ کنارہ

S.M. Sayad Husain Bookseller Bhatkal (N. Kanara)

کٹ پیس کا فینسی بنڈل صرف بیس روپیہ میں 20/-

گاڈلی فسٹ بنڈل ... گاڈلی سیکنڈ بنڈل ... گاڈلی تھرڈ بنڈل ...

گاڈلی کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس کراچی

سودیشی پلنگ پوش میز پوش غلاف تکیہ وغیرہ

خالص سودیشی کی سو فیصدی گارنٹی

جو ولایتی سے اعلیٰ، ولایتی سے ارزاں، مضبوط، خوبصورتی میں بے نظیر نہایت ہی خوش وضع کراچی کی ساخت

دی ونٹ کوٹ کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس رنچھوڑ لائن، کراچی (سندھ)

قاسم العلوم

عیدالضحیٰ اور عیدالفطر

مسلمانوں سے تنبیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ ہجری

اسمبلی میں سرہیری ہیگ کا بیان

خان عبدالغفار خاں پر بے بنیاد الزام

سرخوش جماعتوں بزم وجود رہے گی جو فیصلہ کیا گیا... اس کے خلاف شاہ مسعود احمد صاحب ایم ایل اے کی تحریک التوا... اسمبلی کے شرمناک طرز عمل کی بدولت صرف دو آرا کم ہونے کی وجہ سے بینٹی نہ ہوسکی...

نہ ہوا ہو بہ امر یقینی ہے کہ انہوں نے سمجھا نوں میں " گاندھی ازم " کو داخل کرکے انہیں بزدل بنا دیا اور اب تک سرحد کے افغانوں کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی وہ آہستہ آہستہ کم ہو کر فنا ہو رہی ہے...

...

شذرات

آگرہ کا فساد

ہندوستان کی اس سے بڑھ کر بدبختی اور کیا ہوگی کہ جو چیز اس کے باشندوں کے لئے سب سے زیادہ مضر اور مہلک ہے اس کا اعادہ کسی نہ کسی شکل میں آئے دن ہوتا ہی رہتا ہے اور احساس مضرت کے باوجود عوام الناس تباہ کن طوفان کی لہروں میں کبھی نہ کبھی بہہ جاتے ہیں اس حقیقت سے کس کو انکار ہوگا کہ ہندوستان کی اجتماعی سیاسی اور معاشرتی فلاح و ترقی کے لئے فرزندان ہند میں باہمی اتحاد ضروری ہے اور اس کا فقدان ہماری ہلاکت و بربادی کا حقیقی سبب ہے... آگرہ کی اطلاع ہے کہ وہاں ایک مسجد کے قریب نماز کے وقت سنکھ بجانے پر ہندو مسلمانوں میں فساد ہوگیا... ۳۲ اشخاص کے زخمی ہونے کی اطلاع آچکی ہے...

ابھی ہونے میں مگر کمشنر آگرہ کے بیان میں جان و مال کے اتلاف کی نفی کر دی گئی ہے بہرحال آگرہ میں ایک معمولی جنبہ پر ۳۲ اشخاص کا مجروح ہونا ہی کچھ کم ماتم انگیز نہیں ہے۔ اس وقت جب کہ ہندوستان کو اپنے نصب العین تک پہنچنے کے لئے تمام طبقوں کے اتحاد و اتفاق کی سخت ضرورت ہے ہندو مسلمانوں کی فرقہ وارانہ جنگ جہل و نادانی کا بدترین مظاہرہ نہیں تو اور کیا ہے...

آگرہ کے فسادات پر انتہائی افسوس ہوگا اس قسم کی حرکات ہر حیثیت سے قابل مذمت ہیں...

سرآغا خاں کی خدمات

اسمبلی کے اجلاس میں ایک رکن نے سرآغا خاں کی نسبت سوال کیا تھا کہ کیا انہوں نے ملک معظم کی حکومت سے اپنی "بیش بہا" اور "وسیع" خدمات کے صلہ میں ہندوستان کا کوئی ایسا علاقہ طلب کیا ہے جس میں وہ آزاد حکمرانی کر سکیں...

پنڈت مالویہ کا وفد

پنڈت مدن موہن مالویہ کے متعلق جب پہلے یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ وہ انگلستان وفد لے کر جائیں گے...

امارت شرعیہ بہار کا فیصلہ

انتخابات مجالس مقننہ کے متعلق امارت شرعیہ صوبہ بہار کی مجلس شوریٰ نے جو قرارداد منظور کی ہے اسے ہم گزشتہ اشاعت میں درج کر چکے ہیں...

طرز عمل متعین ہوگا۔ بمبئی کی ایک تازہ اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ انگلستان کو وفد لے جانے کے والی "اسکیم حقیقتہ" کئی ماہ سے ملتوی ہو چکی ہے...

حوادث و احکام

استفتاء — الجواب

...

مسجد کے قریب باجہ بجانے پر آگرہ میں ہندو مسلم فساد

پولیس کی تگ و دو۔ ۳۲ اشخاص زخمی ہوگئے

شہر میں دوکانیں بند۔ دفعہ ۱۴۴ اور کرفیو آرڈر کا نفاذ

آگرہ ۱۰ جولائی۔ گزشتہ رات مسجد کے سامنے باجہ بجانے پر ہندو مسلم فساد ہوگیا جس میں ایک دوسرے فریق پر خشت باری کی گئی اور انفرادی حملے کئے گئے... ۲۱ افراد زخمی ہوگئے... ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نے موقعہ کا معائنہ کرکے احتیاطی تدابیر اختیار کیں... تمام شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا ہے... شہر کے اکثر مقامات میں دوکانیں بند ہیں...

پنامہ میں تباہ کن اور قیامت خیز زلزلہ

جھٹکوں کے بعد ایک جزیرہ بالکل غائب ہوگیا

سیلاب کے باعث چھ سو اشخاص ہلاک اور پچاس لاکھ پونڈ کا نقصان

پنامہ ۲۰ جولائی۔ ... پنامہ کا جزیرہ بالکل غائب ہوگیا ہے...

وارسا ۲۲ جولائی۔ ... دریاؤں میں طغیانی اور سیلاب آجانے کے باعث چھ سو اشخاص ہلاک ہوگئے اور پچاس لاکھ پونڈ کا مالی نقصان ہوگیا... امریکہ کے مغربی حصہ میں کاشت کو جو نقصان پہنچا ہے اس کا اندازہ کروڑوں ڈالر لگایا جاتا ہے۔

اقلیتوں کا فیصلہ ڈاکٹر مونجے کی وجہ سے ناکام رہا

نئے آئین کے ماتحت اقلیتوں کو اطمینان دلانے کی کوشش

مدراس میں راما سوامی مدلیار کی تقریر

...

خان عبدالغفار خاں پر حکومت کا شرمناک بہتان

تشدد کا الزام گمراہ کن ہے

بابو راجندر پرشاد کا بیان

پٹنہ ۱۲ جولائی۔ بابو راجندر پرشاد نے ... خان عبدالغفار خاں کے متعلق اسمبلی میں سرہیری ہیگ کے بیان کے خلاف سخت اظہار ناراضگی کیا...

پنڈت مالویہ کی علیحدگی یقینی ہے

مونجے اور جیکر سے مشورے

...

ترکی میں غیر ملکیوں کو مختلف پیشوں سے محروم کر دیا گیا

آٹھ سو اشخاص علیحدہ کر دیئے گئے

...

دارالحکومت

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

دہلی ۱۳ جولائی۔ گندم شربتی ۱۰ سیر + گندم سرخ ۱۵ سیر + گندم سفید لعفیا ...

سونا پاٹلا ... چاندی ...

دہلی میں زلزلہ کے جھٹکے

دہلی ۱۳ جولائی۔ آج صبح ایک بجکر ۲ منٹ اور ۹ منٹ پر دہلی میں زلزلہ کے تین جھٹکے محسوس ہوئے...

ہندوستانی حجاج کی تعداد میں سال بسال تخفیف

۲۹ء کے بعد ۳۳ء میں ایک تہائی رہ گئے!

اسمبلی میں پیش کردہ اعداد و شمار

شملہ ۱۰ جولائی۔ ... حاجی وجیہ الدین صاحب کو مطلع کیا کہ حکومت نے خشکی کے راستہ سے حجاج کو سفر کرنے سے باز رکھنے کی کوشش کی تھی... گذشتہ پانچ سال کے اندر جس قدر حجاج کلکتہ، بمبئی اور کراچی بندرگاہوں سے حج کے لئے گئے ان کی تعداد حسب ذیل ہے۔

سنہ	بمبئی سے	کراچی سے	کلکتہ سے	میزان کل
۲۸-۱۹۲۹	۱۰۷۱۱	۳۲۶۸	۱۰۰۹	۱۴۹۸۸
۲۹-۱۹۳۰	۷۵۲۸	۲۹۵۰	۵۵۰	۱۱۰۲۸
۳۰-۱۹۳۱	۴۳۱۱	۲۵۶۶	۳۶۰	۷۲۳۷
۳۱-۱۹۳۲	۵۳۲۸	۳۳۸۰	۳۶۱	۹۰۶۹
۳۲-۱۹۳۳	۳۶۳۲	۲۲۶۸	۳۶۸	۶۶۹۰

ہندوستان کی ہائی کورٹوں میں گیارہ جج مسلمان

...

برما سے راجہ مہندر پرتاب کا اخراج

رنگون ۱۰ جولائی۔ ...

گرمی کے باعث امریکہ جہنم کدہ بن گیا!

چھ سو جانوروں کو گولی مار دی گئی

...

ہندوستان سے ایک کروڑ کا مزید سونا باہر

...

کلکتہ میں گاندھی جی کو ڈیڑھ ہزار روپیہ ملا

...

۲۵ اشخاص کو گولی مار دی گئی

...

پچاس ہزار خاندان سیلاب کی نذر ہوگئے

...

پنڈت مالویہ کی ضد

فرقہ وارانہ حل میں ترمیم کرانے کا عزم

...

بنک میں ڈاکہ ڈالنے کی کوشش

...

سرحد میں کئی گاؤں سیلاب میں بہہ گئے

عورتوں اور بچوں کی لاشوں کا نظارہ

...

جاپانی کپڑوں کی بے شمار گانٹھیں

بندرگاہ کچھ کو مرکز بنایا جائے گا

...

کپور تھلہ میں کرفیو آرڈر ختم

...

گاندھی جی کا بائیکاٹ کرنے والوں کو سزا

...

دو بچے سیلاب کی نذر ہوگئے

...

خدائی خدمتگاروں کی سرگرمیاں باغیانہ اور انقلاب انگیز ہیں

حکومت نے خان عبدالغفار خاں کو رہا کرنے سے صاف انکار کر دیا

اسمبلی میں ہوم ممبر کا آخری جواب

شملہ ۲۰ر جولائی۔ کل اسمبلی کے اجلاس میں خدائی خدمتگاروں (سرخپوشوں) کے بارے میں جن پر ابھی تک پابندیاں عائد ہیں بحث ہوئی۔ مسٹر گیا پرشاد سنگھ کے سوال کے جواب میں سر ہیری ہیگ ہوم ممبر نے اس اجلاس میں وہ سب کچھ کہہ ڈالا جو اب تک نہیں کہا گیا تھا۔ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے کہا کہ چونکہ اب حالات بدل گئے ہیں اس لئے سرخپوشوں پر سے پابندیاں ہٹالی جائیں۔ ہوم ممبر نے جواب دیا کہ ممکن ہے کہ حالات تبدیل ہوگئے ہوں مگر سرخپوشوں کی انجمن کے ارادے قطعی انقلاب پسندانہ اور باغیانہ ہیں۔ سر عبدالرحیم صاحب کے ایک سوال کے جواب میں ہوم ممبر نے کہا کہ سرخپوشوں کی انجمن نے اپنے زمانہ میں اس بات کا ثبوت بہم پہنچایا ہے کہ اس کی سرگرمیاں باغیانہ اور انقلاب انگیز ہیں۔ مسٹر گیا پرشاد سنگھ کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ دسمبر ۱۹۳۱ء سے خان عبدالغفار خاں نظر بند ہوئے ہیں اس وقت سے اب تک ان کے وزن میں ۱۰ پونڈ کی کمی ہوگئی ہے۔ اس کا سبب غذائی خرابی نہیں ہے۔ محکمہ حفظان صحت کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ خان صاحب کی صحت اچھی ہے۔ گیا پرشاد سنگھ۔ حکومت خان عبدالغفار خاں کو کب تک نظر بند رکھے گی؟

ہوم ممبر۔ میں صاف بتادینا چاہتا ہوں کہ حکومت صوبہ سرحد خاں صاحب کی سرگرمیوں کے پیش نظر فی الحال اس امر کے متعلق کوئی پیشگوئی نہیں کرسکتی کہ ان کو اپنے صوبہ میں واپس جانے کی کب تک اجازت دی جاسکے گی۔

ترکی سنتریوں کے ہاتھوں برطانوی افسر کی ہلاکت

وزیر خارجہ ترکی سے سر پرسی لارنس کی دوستانہ گفت وشنید

متوفی کا جنازہ سرکاری طور پر دھوم دھام سے اٹھایا جائے گا

استنبول ۲۰ر جولائی۔ جزیرہ ساموس کے قریب ترکی سنتریوں نے برطانوی جہاز کے برطانوی افسر کو ہلاک کر دیا تھا جس کے متعلق گذشتہ الجمعیۃ میں ترکی حکومت کا سرکاری بیان بھی شائع ہوچکا ہے۔ اب تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ سر پرسی لارنس سفیر برطانیہ متعینہ ترکی نے وزیر خارجہ ترکی توفیق رشتو بے سے اس معاملہ پر دوستانہ گفتگو کی۔ وزیر خارجہ نے اس واقعہ پر تاسف کا اظہار کیا اور مشورہ دیا کہ واقعہ کی تحقیقات کے لئے ایک مشترکہ کمیشن مقرر کر دیا جائے۔ وزارت خارجہ ترکی نے جزیرہ ساموس کے واقعہ پر ایک بیان شائع کیا ہے جس میں مذکور ہے کہ اس واقعہ پر جانبین میں کسی قسم کی رنجش پیدا نہیں ہوئی ہے۔ ترکی اور برطانوی حکومت میں یہ دوستانہ فیصلہ ہوگیا ہے کہ فلٹ لفٹنٹ رابنسن (جو ترکی سنتریوں کی گولی سے ہلاک ہوئے ہیں) کا جنازہ موقع وارادات سے تزک واحتشام کے ساتھ اٹھایا جائے۔ متوفی کی آخری رسوم کی ادائیگی کے سلسلہ میں ترکی حکومت کا ایک جنگی جہاز بھی حصہ لے گا جس کے بعد اس قابل افسوس ڈرامہ کا آخری سین ختم ہوجائے گا۔

بہار میں سیلاب سے تباہی

ریلوے کی آمدورفت قطعی بند

مظفرپور ۱۸ر جولائی۔ موتی ہاری اور اس ضلع کے دیگر مضافات سے سیلاب کی بڑی تشویشناک خبریں موصول ہورہی ہیں۔ موتی ہاری میں دریائے سکرا میں زبردست سیلاب آگیا ہے اور موتی ہاری کے ساتھ تمام سلسلہ رسل ورسائل قطعی منقطع ہوگیا ہے۔ ...

بنگال کے کانگریسی ارکان میں اختلاف

گاندھی جی بھی سمجھوتہ نہ کرا سکے

کلکتہ ۱۸ر جولائی۔ کل صبح برلا پارک میں گاندھی جی اور بنگال کے کانگریسی لیڈروں اور کارکنان کے درمیان ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں گاندھی جی نے کافی سے زیادہ وقت صرف کیا۔ ...

ایک یوروپین لیڈی کو گولی سے اڑا دیا

خسر کا وحشیانہ جنون

جبلپور ۱۸ر جولائی۔ مسز ریگو کے سنسنی خیز قتل کے تقریباً دو سال کے بعد کل سہ پہر راحت سیلہ میں ایک یوروپین لیڈی کو سفاکانہ طور پر قتل کر دیا گیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ سٹر فرانسس کنٹر ولر آئی۔ آئی۔ پی ریلوے کی بیوی جب کہ خانگی کاموں میں مصروف تھی۔ اس کے خسر نے جس کا نام مسٹر ... بتایا جاتا ہے گولی سے ہلاک کر دیا اور بعد ازاں اپنے کو بھی ہلاک کرنے کی کوشش کی۔

اطلاع ملتے ہی پولیس بھی جائے وقوعہ پر پہنچ گئی اور اس نے مسٹر ... کو گرفتار کر لیا۔

نوجوانوں کی آمد پر تھانہ میں اطلاع دو

مکینوں کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا حکم

نوکھالی ۱۸ر جولائی۔ کل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے قانون انسداد دہشت انگیزی بنگال کے ماتحت ایک حکم صادر فرمایا ہے جس کے ماتحت شہر کے مالکان مکانات اور مکانوں میں رہنے والوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ اگر کسی غیر معمولی نوجوان کی آمد ہو تو مقامی تھانہ کو فوراً اطلاع دیں۔ ...

معصیبت زدگان بہار کو تین ہزار روپے کی امداد

معرفت جمعیۃ علماء ہند

... (حضرت مولانا نورالدین بہاری نائب ناظم جمعیۃ علماء ہند۔ دہلی)

گڑھوالی سپاہ کے متعلق اسمبلی میں بیان

شملہ ۱۸ر جولائی۔ کل اسمبلی کے اجلاس میں کرنل لمبی نے مسٹر گیا پرشاد سنگھ کو اطلاع دی کہ ... گڑھوالی سپاہیوں کو رہا کر دیا گیا ہے ...

جرمنی میں قیصر کی واپسی؟

ہر ہٹلر کی حکومت کا خاتمہ

لندن ۱۸ر جولائی۔ ڈیلی ہیرالڈ کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے ...

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کا دورہ بہار

حضرت مولانا ابو المحاسن حافظ عبدالحلیم صاحب صدیقی رکن جمعیۃ مرکزیہ جمعیۃ علماء ہند ۱۸ر جولائی کو لکھنؤ سے روانہ ہوکر ...

ہوائی جہاز گر کر ٹوٹ گیا

شملہ ۱۸ر جولائی۔ لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے ...

دریائے گھگر میں طغیانی

تباہی اور بربادی کا منظر

دہلی ۱۸ر جولائی۔ کثرت باراں کی وجہ سے دریائے گھگر میں زبردست سیلاب آگیا ہے ...

مظفرپور، چمپارن اور موتی ہاری میں خطرناک سیلاب

امارت شرعیہ بہار کی طرف سے امدادی سرگرمیاں

پولیس اور دیہاتیوں میں جنگ

دو اشخاص ہلاک تین مجروح

مدراس ۱۸ر جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے ...

۲۵ سال کیلئے اخراج

کلکتہ ۱۸ر جولائی۔ ہتھیار بنانے اور فروخت کرنے کے قانون کے ماتحت نصیر احمد اور امام علی عرف سنتوش دیتہ کو کلکتہ سے ۲۵ سال کے لئے نکال دیا گیا ہے۔

عراق ریلوے

(۱) نجف، کربلا، کاظمین اور سامرہ اسلامی مقامات مقدسہ کی زیارت کا انتظام عراق ریلوے نے کیا ہے۔ یہ سفر نہایت قلیل کرایہ اور کم وقت میں طے ہوگا دوران سفر میں ہر ممکن آسائشیں بہم پہنچائی جائیں گی۔

مکہ معظمہ کو جاتے ہوئے عراق کے مقامات مقدسہ کی زیارت کرو!

سیکنڈ کلاس	تھرڈ کلاس	
۲۲/-/-	۱۲/-/-	منقل (بصرہ) سے کربلا تک / اور کربلا سے بغداد یا کاظمین

ہندوستان میں حجاج کیلئے صرف تیسرے درجے کے ٹکٹ مل سکتے ہیں۔ سیکنڈ کلاس کی ٹکٹیں مقل کے مقام پر خرید کی جاسکتی ہیں۔

نوٹ: حاجیوں کا اپنا مال بغداد کو بک کرا دیا بلز آف لیڈنگ براستہ عراق ریلویز روانہ کریں۔

نونہال

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

معجون مقوی معدہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

جاپان کی فوجی طاقت میں اضافہ

ہوائی اور بحری بیڑوں کی تعمیر

ٹوکیو کی ایک خبر مظہر ہے کہ کتاب ۱۹۳۵ء کا جاپان کا فوجی بجٹ گزشتہ سال سے بڑھا ہوا ہوگا۔ اس وجہ کو توجہ ہم کا سامنا خیال کیا جاتا ہے ...

کلکتہ میں اٹھارہ اشخاص گرفتار

اشتراکی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا الزام

کلکتہ ۱۹ر کل صبح پولیس نے شہر کے مختلف مقامات پر چھاپہ مارا اور اٹھارہ ...

پنڈت نہرو کیوں رہا نہیں کئے جاتے؟

الہ آباد ۱۸ر جولائی۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی رہائی کے متعلق بعض سیاسی حلقوں میں قیاس آرائی کی جارہی ہے ...

کانسٹبل اور انسپکٹر کو قتل کر ڈالا

کوہ ننگا پربت پر اشخاص کی ہلاکت

ڈھاکہ بھی ایمرجنسی علاقہ قرار دیا گیا

حکومت بنگال نے تحریک آئی۔ تی ضبط کرلی

کاشغر میں تنگن افواج کو شکست

خوفناک آتشزدگی

بم پھٹنے سے پانچ آدمی ہلاک

کانگریس پنجاب سے سکھوں کی علیحدگی

زنجبار میں نسلی امتیاز کا قانون

سرآغاخاں کو تشویش

امریکہ میں ایک پادری کا قتل

اسمبلی میں ایک اہم راز کا انکشاف

سرآغاخاں کو حکومت کرنے کی تمنا

خدائی خدمتگار انقلاب پسند ہیں!

شملہ ۱۸ر جولائی۔ آج اسمبلی میں استفسارات کے وقت مسٹر گیا پرشاد سنگھ نے حکومت سے دریافت کیا کہ کیا اخبارات کی طرح اس اطلاع میں کوئی صداقت ہے کہ سرآغاخاں نے حکومت سے درخواست کی ہے کہ انہوں نے سلطنت برطانیہ کے لئے جو خدمات انجام دی ہیں ان کے صلہ میں حکومت ایک ایسا علاقہ عطا کرے جس پر وہ آزادی کے ساتھ حکومت کر سکیں۔ ...

تین عربوں کو پھانسی کی سزا

بغداد ۱۸ر جولائی۔ دو انگریزوں کے قتل کے الزام میں تین عرب باشندوں کو مجرم قرار دیا گیا ہے۔ ...

سرحد میں جلسہ میلاد النبی صلعم

...

(مولوی سید عرفان صاحب نیدہ)

محبوب عاشق کے قدموں پر

... مقبول شاہ عامل گلی راجان دہلی

منہ مانگی مراد

... پتہ۔ کارخانہ "نوید زندگی" سوئیوالان دہلی

شرطیہ علاج

... المشتہر منیجر بال جیون کا ریالیہ علی گڑھ شہر

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہوگئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سرسیتا رام صاحب پریذیڈنٹ یو۔ پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی علمی جناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم۔ اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدر دانی فرمائی ہے

المشتہر منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تجارتی دنیا میں انقلاب لانیوالا اخبار

حمائل شریف مترجم

مع

خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تارکا پتہ: "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے) — معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم شنبہ ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ ہجری مطابق ۲۸ جولائی ۱۹۳۴ء | نمبر ۸

احسن الکلام

نظارہ جو ہوتا ہے لبِ بام تمہارا
درباں ہے، نہ ہے غیر بد انجام تمہارا
قاصد نے یہ کہہ کر مرے خط کو نہ اٹھایا
تم کعبے کو جاتے ہو کہ مرنے کو چلے ہو
دشنام سنونے کے دل اے حسن پرستو!
کیا جائیں وہاں ہم کہ ہے سننے کی نہ تاب
بازارِ محبت میں تم آؤ کہ نہ آؤ
آغازِ محبت میں ہو خوش حسرتِ دل کیا

دنیا میں اچھلتا ہے بہت نام تمہارا
کام آئے گا آخر یہی ناکام تمہارا
جو گھر سے ہو نافضل وہ کرے کام تمہارا
اے شیخ کفن ہے کہ یہ احرام تمہارا
یہ کام تمہارا ہے وہ انعام تمہارا
تم کون ہو، کیوں آئے ہو، کیا نام تمہارا
بکتا ہے زمانے میں مگر نام تمہارا
اچھا نظر آتا نہیں انجام تمہارا

کہتے ہو جس احسن کو برا تم، وہی احسن
ہے دل سے دعا گو سحر و شام تمہارا

(از جناب احسن مارہروی)

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

... برطانوی جہازوں میں انسانوں کی پیدائش کا سالانہ اوسط ہم اعتبار ہے لندن میں اس وقت ۱۲ افراد ہیں جن کی جائے پیدائش سمندر ہے۔ سمندر پر پیدا ہونے والے بچے زیادہ تر لڑکیاں ہوتی ہیں۔

ہنری ہشتم نے ایک سال میں تین سو گداگروں کو پھانسی دی تھی۔

معاصرین کے افکار و آراء

پنڈت مالویہ کی ضد

[illegible]

خان عبدالغفار خاں اور حکومت

[illegible]

(زمیندار)

بہتان عظیم

[illegible]

پٹھانوں کو بدنام کرنیکے ناپاک منصوبے

[illegible]

اچھوت ادھار اور اسلام

[illegible]

(مدینہ)

از بلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنھیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق، یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کیلئے پناہ مظالم اور ایک نو مسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے دینی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ از بلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہیئے۔ اور دوسروں کو پڑھانا چاہیئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اسطرح ادا کیا جائے۔ از بلا کی قیمت اسکے مضمون اسکے حجم اور اسکی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جاسکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ... علاوہ محصولڈاک۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا بیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No 7 — DELHI TUESDAY, JULY 24, 1934 — PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید — نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف مترجم ... قرآن عبدالجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام — اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو از بلا منگا کر دیکھئے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے۔ قیمت فی جلد ... علاوہ محصولڈاک۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

مسلمانانِ جیند کیساتھ انتہائی بے انصافی

[illegible]

ایبٹ آباد میں یوم سیرت النبی صلعم

[illegible]

جزیرہ جبشان میں بزم میلاد النبی

[illegible]

مدرسہ اسلامیہ عربیہ دارالعلوم میرٹھ

[illegible]

غربا کو کلام مجید مفت

حضرات نادار یا انتہائی غربت کی وجہ سے کلام اللہ نہ خرید سکتے ہوں وہ کلام مجید و سیپارہ اپنے بچوں کو مندرجہ ذیل پتہ سے لے سکتے ہیں۔ ... ابو العرفان محمد عارف حسین

مسلم لیگ کمیٹی کی اہم اپیل

[illegible]

نہایت شاندار عکسی رنگین اسلامی مطبوعات

جو اعلیٰ خوشنویسی عمدہ رنگین عکسی چھپائی نفیس کاغذ اور مطلا جلد بندی کا خاص نمونہ ہیں دیدہ زیب نمونہ میں انکی ظاہری اور باطنی خوبیاں دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہیں۔

پاؤ دہ سورہ قرآن مجید مترجم مع دعائے گنج العرش قسم دوم کلاں	۱۲
″ شریف ″ ″ خورد حبیبی سائز قسم دوم	۱۰
″ ″ حبیبی سائز قسم اول	۱۲
سورہ یٰسین شریف مترجم قسم دوم	۲
دعائے گنج العرش مترجم قسم دوم	۲
شکوہ و جواب شکوہ	۶

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

سرمہ نور افزا

[illegible]

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا بال سیاہ تیل

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

[illegible]

اے منیجر اینڈ کمپنی ۲ جالندھر شہر (پنجاب)

فوراً ضرورت ہے

[illegible]

Manager The Milton House
P. Box No 6837
Bara Bazar Calcutta

مذہبی، علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ — حضرت العلامہ مولانا حافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اردو ذخیرہ ترغیب و ترہیب "جنت کی کنجی" "دوزخ کا کھٹکا" میں جمع کرکے ... [illegible]

خاموش تبلیغ — [illegible]

پاک زندگی — [illegible]

تحفۃ الجلین — [illegible]

سیرۃ الحبیب — [illegible]

احسن الوظائف — [illegible]

تعلیم الاسلام — [illegible]

فتاویٰ رشیدیہ — [illegible]

خطبۂ صدارت — [illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

بیس فی صدی سے پچاس فی صدی تک کفایت

بہترین کٹ پیس کے بنڈل قیمت ... روپیہ نہایت کفایت اور عمدہ مال۔ مارکین، سلک، چھینٹ، پوپلین، ململ، لٹھہ، زرفل، سوتی کریپ وغیرہ ... آرڈر کے ہمراہ ... آنا لازمی ہیں۔

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی ... ترجمے میں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے۔ ... [illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

[illegible]

افسانہ

بہار و خزاں

روشن خیالی اور قدیما نوسیت کی ٹکر

اختر تہذیب کی حمایت میں

(۸)

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

چین اور ایران کے تعلقات کا جدید دور

شنگھائی میں ایرانی سفارتخانہ قائم کیا جائیگا

چین اور ایران کے سیاسی تعلقات آج سے تیرہ سو برس پیشتر منقطع ہوگئے تھے۔ اس تیرہ صدی کے انقطاع کو دور کرنے کے لئے حکومت ایران نے جدید کوشش شروع کی ہے۔ تیرہ سو صدی کے فصل کے بعد اب چین خاں شنگھائی تشریف لے گئے ہیں تاکہ وہ حکومت ایران کی طرف سے سفارت کا کام انجام دیں۔ ساتویں صدی

کے قدیم ترین مرکز میں اس قسم کا انقلاب حقوق نسواں کی ترقی کا ایک زبردست نشان ہے!

بغداد میں مردوں کا ایک کلب قائم ہے جو مرقی ان بی شادی شدہ مردوں کے لئے ہے جو اس بات کا عہد کریں کہ وہ اس کا پیں (۲) بیویوں کو اپنے ہمراہ لائیں گے اور ان کو اجازت دیں گے کہ وہ آزادی کے ساتھ دوسرے مردوں سے مل سکیں!!!

حکومت بلغاریہ کا سرکاری بیان

ترکی کے ساتھ ہمارے روابط مستحکم ہیں

ننگوں کی ایک نئی "بہشت"

ایک جزیرہ کو آباد کرنیکی کوشش

عراقی ترکی اور ایرانی سرحدوں کا تعین

ترکی وفد بغداد آنے والا ہے

وزیر ترکی اور وزیر فرانس کی ملاقات

معاہدہ بلقان پر دلچسپ مذاکرہ

امریکہ میں آئس کریم کے چار ہزار کارخانے

ایک سال میں ۱۴۴ کروڑ گیلن تیار کی گئی

یونان کی عجیب و غریب خانقاہیں

عورتوں اور مادہ جانوروں کے داخلہ کی ممانعت

بغداد میں مغربی تہذیب کا نشوونما

خواتین بزرگی کی بے حیائی کا ثبوت

ترکی اور چینی حکومت میں معاہدہ

ہنگری میں مونچھیں بڑھانے کا حکم

رضا شاہ پہلوی اور استانبول کا ترکی ہوٹل

شربت فولاد
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

NAUNEHAL
The Best Tonic for Children
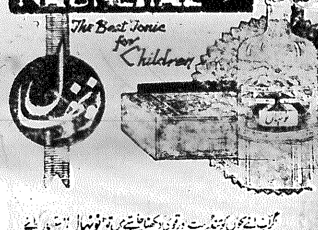

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

گیٹ پیس کا فینسی سنڈل صرف بیس روپے میں
کلاتھ کمپنی ہول سیل کلاتھ مرچنٹس کراچی

مسلمانوں کی تہذیب تمام تہذیبوں سے بالاتر اور پائیدار ہے

جسمانی و روحانی قویٰ پر نظام تربیت کی اثراندازی

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کی حقائق پر تقریر

(گذشتہ سے پیوستہ)

گزارش کا خلاصہ

میرے عزیزو! میری گزارش کا خلاصہ صرف اس قدر ہے کہ جس طرح پروردگار عالم نے یہ تمام اشیاء آپ کی تربیت جسمانی کے لئے پیدا کی ہیں اسی طرح آپ کی روحانی پرورش اور روحانی تربیت کا بھی سامان مہیا کیا ہے۔ یہ کس طرح ممکن تھا کہ جسم انسانی جو ایک ...

والی ہے؛ عرب کا محاورہ ضل الماء اللبن۔ پانی دودھ میں اس طرح مل گیا کہ اب اس کا تلاش کرکے علیحدہ کرنا مشکل ہے اسی لئے عام طور سے یہ لفظ گمراہی کے معنی میں بولا جاتا ہے۔ حق و باطل کا التباس کہ حق کو باطل سے جدا نہ کیا جاسکے یہی گمراہی ہے ...

پنڈت جی کی رام کتھا

روحانی اطباء

رسول کا مفہوم

کفار سے

ضروری گزارش

مرآۃ المثنوی
مرتبہ قاضی تلمذ حسین صاحب
دائرۃ الادب حیدرآباد دکن

سرمہ نور افزا
جمعیۃ علماء ہند دہلی

غیر ممالک میں بھی لاثانی

تجارتی دنیا میں انقلاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۱۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۳ ہجری

بنگال کا قانون

حکومت نے بنگال کے سہ ترمیم ضابطہ فوجداری کا قانون جو اسمبلی میں پیش کردیا اور صرف سترہ آرا کے مقابلہ میں ساٹھ آرا کی اکثریت سے اس مسودہ قانون پر غور کرنے کی تحریک منظور کرلی گئی۔ چونکہ موجودہ اسمبلی کا یہ آخری اجلاس ہے اس لئے حکومت کے تائید دیں ...

جو کہ جب ان اختیارات کو استعمال کرتی ہے تو پھر صرف دہشت انگیز ہی ان کی زد میں نہیں آتے بلکہ بہت سے بے گناہ بھی بیچارے اس طرح پس جاتے ہیں کہ کسی کو خبر بھی نہیں ہوتی اور یہی اس قسم کے قوانین کا بدترین پہلو ہے ...

آسٹریا کا انقلاب

جرمنی کے ڈکٹیٹر ہر ہٹلر کی زندگی بال بال بچ گئی۔ اگر گزشتہ ماہ کی بغاوت کامیاب ہو جاتی اور جو جماعت جرمنی میں انقلاب برپا کرنا چاہتی تھی ... منصوبہ بے پھیلے کرنے کا موقع مل جاتا تو سب سے پہلے ہر ہٹلر ہی گولی کا نشانہ بنائے جاتے۔ مگر اب پیرس سے خبر آئی ہے کہ آسٹریا کے ڈکٹیٹر ڈاکٹر ڈولفس پر بھی قتل کردئیے گئے اور نازیوں نے ان کے دفاتر پر قبضہ کرلیا ...

آسٹریا کا یہ انقلاب ابھی کی خبریں آرہی ہیں۔ اگر یہ تکمیل کو پہنچ گیا اور ڈاکٹر ڈولفس کا خاتمہ کرنے کے بعد نازیوں کو فی الحقیقت آسٹریا پر پورا اقتدار حاصل ہوگیا تو یورپ کی سیاست میں لازمی طور پر ایک زبردست ہیجان پیدا ہوگا ...

جنگ عظیم سے قبل یورپ میں باہمی توازن کا مسئلہ سب سے زیادہ اہمیت رکھتا تھا ...

آسٹریا کے اس انقلاب کے متعلق ابھی تک جس قدر ناکافی اطلاعات آئی ہیں ...

شذرات

پنڈت مالویہ کے بارہ آدمی

معاصر نیشنل کال کے نامہ نگار خصوصی کو شملہ میں معلوم ہوا ہے کہ پنڈت مدن موہن مالویہ نے کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے ساتھ اپنے اشتراک عمل کو قائم کرنے کے لئے ایک عجیب و غریب شرط پیش کی ہے۔ پنڈت جی نے کانگریس سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ کم سے کم ایسے بارہ آدمیوں کو نامزد کرنے کی اجازت دے جن کے خیالات کمیونل ایوارڈ کے متعلق وہی ہوں جو خود پنڈت جی کے خیالات ہیں۔ اگر ایسے بارہ آدمی کانگریس کی طرف سے انتخابات کے لئے نامزد کردئے گئے تو پنڈت مالویہ پارلیمنٹری بورڈ کے ساتھ تعاون کرنے پر رضامند ہو جائیں گے اور کانگریس کی بمبئی والی قرارداد کی مخالفت نہیں کریں گے۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہم نامہ نگار مذکور کی اس اطلاع کو پنڈت جی کے ساتھ ایک زبردست مذاق سے زیادہ وقعت نہیں دے سکتے کیونکہ ہمارے نزدیک اس سے زیادہ مضحکہ خیز شرط اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ اس وقت پنڈت مدن موہن مالویہ کے خیالات کانگریس کی پالیسی کے صریحاً خلاف ہیں اور بمبئی والی قرارداد سے انہیں شدید اختلاف ہے ...

نمائندگی دینے کے لئے آمادہ نہیں ہے اور اس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ صرف ایک نشست کو جو صوبہ سرحد کی جانب سے نامزدگی کے ذریعہ پر کی جاتی تھی قائم رکھا جائے البتہ یہی نشست بجائے نامزدگی کے انتخاب سے پر ہوا کرے۔ اگر یہ خبر واقعی صحیح ہے کہ حکومت نے اس قسم کا فیصلہ کرلیا ہے تو ہم یہ کہنے پر مجبور ہوں گے کہ یہ فیصلہ نہایت نامعقول اور غیر منصفانہ ہے ... صوبہ سرحد کی کونسل اور مرکزی جمعیۃ مقننہ دونوں میں اس سوال کو اٹھایا جائے گا اور اراکین کونسل و اسمبلی حکومت کو مجبور کریں گے کہ وہ اس بے انصافی سے باز آئے اور صوبہ سرحد کو اسمبلی میں کم سے کم چار نمائندے ضرور دے ... ہرگز نہیں ہو سکتی۔

جمعیۃ کی مجلس عاملہ

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا ایک اہم اجلاس ۱۰، ۱۱، ۱۲ اگست سنہ ۱۹۳۴ء کو مرادآباد میں منعقد ہو رہا ہے ...

اسمبلی میں صوبہ سرحد کی نمائندگی

...

حوادث و احکام

استفتاء متعلق وقف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے ہاں ایک کپتان صاحب پنشنر تھے اور انہوں نے پکی اینٹیں لگوا رکھی تھیں اپنے کام میں صرف کرنے کے لئے ... کیپتان صاحب بیمار ہوگئے ... جامع مسجد کی مرمت کی جا رہی ہے ...

الجواب

کپتان مرحوم کے ورثہ کو جب تک بقدر اسراف کی ہوئی اینٹوں کے اور اینٹیں نہیں دیں گے یا صرف شدہ اینٹوں کی قیمت ادا نہیں کریں گے ...

(۲) اس زمین کے بالمقابل دعقب ... مشرکین و غیر مسلمین کا ہے اور وہاں اس قسم کی کوئی زمین قابل آبادی کے موجود ... مسلم آبادی ہو جائے گی۔

(۳) جبکہ ہندو کو اس امر کی اطلاع ہوئی ... جامع مسجد بنانے کے لیے ... بینوا و توجروا۔

الجواب

مسلمان اس زمین پر عارضی طور پر نماز پڑھنے کی جگہ بنا سکتے ہیں ... اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

استفتاء متعلق امامت

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ...

استفتاء متعلق کتاب الوقف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس استفتاء کے جواب میں کہ ...

"سرخپوشوں کا مقصد یہ ہے کہ برطانیہ کو جبراً ہندوستان سے نکال دیا جائے"

ہوم ممبر کی نظر میں دہشت انگیز اور انقلابی جماعت میں فرق

قانون انسداد دہشت انگیزی کی دوسری خواندگی بھی پاس ہوگئی

شملہ ۲۷ جولائی۔ کل اسمبلی کے مختصر اجلاس میں سوالات کے موقعہ پر ہوم ممبر نے ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کو مطلع کیا کہ حکومت نے سرخپوشوں کی جماعت کو دہشت انگیز تصور نہیں کیا۔ وہ اسے انقلابی جماعت سمجھتی رہی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ برطانیہ کو ہندوستان سے جبراً نکال دیا جائے۔ حکومت صوبہ سرحد کی رائے ہے جس سے حکومت ہند بھی متفق ہے کہ خان عبدالغفار خاں کو صوبہ سرحد میں واپس جانے کی اجازت دینا ممکن نہیں ہے۔

قانون انسداد دہشت انگیزی کو مستقل کرنے کے لئے جو بل ہوم ممبر کی طرف سے پیش تھا وہ دو روز کی بحث و تمحیص کے بعد ۱۷ آراء کے مقابلہ میں ساٹھ آراء سے منظور ہو گیا۔

کل جس وقت قانون ترمیم ضابطہ فوجداری بنگال میں توسیع کے بل کی دوسری خواندگی پیش ہوئی تو بی۔ ایل۔ پٹیل نے ایک ترمیم پیش کی کہ اس بل کی تین سال تک توسیع کی جائے۔ رائے شماری پر یہ ترمیم ۲۳ آراء کے مقابلہ میں ۵۰ آراء سے گر گئی۔ سٹار آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان میں کمیونزم (اشتراکیت) کا مقابلہ کرنے کے لئے اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں ایک بل پیش کیا جائیگا۔

دار الحکومت

سیاسی اور مشتبہ اشخاص کی تاریخ مدون ہوگی

حکومت ہند روس کے نقش قدم پر

دہلی ۲۷ جولائی۔ معتبر طور پر معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے ایک ایسی کتاب تیار کرنے کا حکم دیا ہے جس میں تمام سیاسی لیڈروں اور مشتبہ اشخاص کی زندگی کے حالات درج ہوں۔ صوبجاتی خفیہ پولیس کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں کے سیاسی لیڈروں اور مشتبہ اشخاص کے حالات مہیا کریں۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ روس کی پولیس نے بھی زار کی حکومت کے زمانہ میں اسی قسم کی کتاب تیار کرنی چاہی تھی۔

دہلی میں رات کو قدرت کا مشاہدہ

آسمان پر دمدار ستارہ کا ظہور

دہلی ۲۳ جولائی۔ آج شب کو ۹ بجکر ۵۷ منٹ کے قریب آسمان پر ایک بہت بڑا تارا ٹوٹتا ہوا نظر آیا جو مشرق کی طرف جا رہا تھا۔ اس کے ٹوٹنے کے وقت چاروں طرف زبردست روشنی پھیل گئی۔ روشنی کا رنگ قدرے نیلگوں تھا۔

نجومیوں کا بیان ہے کہ ایک روز پہلے زلزلہ آیا اور اس کے دوسرے دن تارا ٹوٹا جو نہایت منحوس ہے اور ایک بہت بڑی آفت کا پیش خیمہ ہے۔

شہر کی فصیل گرادی جائے گی

حکومت ہند نے منظوری دیدی

ناظرین کرام کو یاد ہوگا کہ دہلی میونسپلٹی نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ شہر کی فصیل جو اجمیری دروازہ سے دہلی دروازہ تک ہے گرادی جائے تاکہ شہر کا یہ حصہ کھل جائے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے یہ تجویز منظور کرلی ہے اور انہدام فصیل کا کام عنقریب شروع ہو جائے گا۔

نائب تحصیلدار کی عدالت سے مستغیث کو سزا

دہلی ۲۵ جولائی۔ کل ٹھاکر ... نائب تحصیلدار نے ایک شخص مسمی مستغیث کو زیر دفعہ ... مسٹر محمد عثمان آزاد کو زدوکوب کرتے کے الزام میں ایک ماہ قید سخت اور تیس روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ایک ماہ مزید کی سزا دی۔ مسٹر آزاد پر گزشتہ ۲ فروری کو حملہ کیا گیا تھا اور ان کی ناک پر سخت چوٹ آئی تھی ...

> ### جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس
>
> #### ۱۰-۱۱-۱۲ اگست کو مرادآباد میں منعقد ہوگا
>
> دہلی ۲۷ جولائی۔ جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ و ورکنگ کمیٹی کا اجلاس مرادآباد میں ۱۰-۱۱-۱۲ اگست کو منعقد ہوگا۔ دفتر سے ایجنڈا جاری کیا جا رہا ہے۔ اراکین جمعیۃ کو تاریخ معینہ پر مرادآباد پہنچ جانا چاہئے۔
>
> (مولانا) نور الدین نائب ناظم جمعیۃ علماء ہند

پھگواڑہ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

پھگواڑہ ۲۴ جولائی۔ کل ... جب کہ ضبط شدہ ایوننگ نیوز بازار میں فروخت کر رہا تھا پولیس نے اسے گرفتار کر لیا ہے۔

پھگواڑہ میں دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کا اعلان ہوگیا ہے۔ جس کے رو سے جلسوں، جلوسوں ... کی ممانعت ہوگئی ہے۔

پنڈت مالویہ کی نئی پوزیشن

کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے ساتھ تعاون کی شرط

شملہ ۲۷ جولائی۔ خیال ہے کہ پنڈت مالویہ کی قیادت میں ایک نیشنلسٹ پارٹی قائم کرنے کے لئے ڈاکٹر مونجے، بھائی پرمانند، سردار منگل سنگھ ... اور پنجاب کے چند لیڈروں میں مشورہ ہو رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پنڈت مالویہ نے کانگریس سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ بورڈ کے ساتھ ان کا تعاون حاصل کرنے ... کرنے کے لئے پارلیمنٹری بورڈ میں کم سے کم ۱۲ ارکان ایسے نامزد کئے جائیں ... اس تجویز کو منظور نہیں کریگی اس لئے پنڈت مالویہ ہندو مہاسبھا گروپ کے لیڈر مقرر کئے جائیں گے۔

دریائے کابل اور سندھ میں ۴۸ اشخاص غرق

شب قدر کا پل پانی میں بہہ گیا

نخصیا گلی ۲۵ جولائی۔ شب قدر پٹی دریائے سندھ ... علاقوں کو ملانے والا ... دریائے کابل کی شاخ ... ۴۸ اشخاص غرق ہوگئے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بنارس میں

بنارس ۲۴ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پنڈت مدن موہن مالویہ ... کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ ختم ہو جانے کے بعد ۲۷، ۲۸ جولائی کو بنارس میں منعقد ہوگی ...

بنگال سے ایک خطرناک مجرم کا اخراج

کلکتہ ۲۶ جولائی۔ بنگال گورنمنٹ نے ... ایکٹ کے ماتحت ... حکم دیا ہے ...

وائنا میں ایک ہزار اشتراکی گرفتار

وائنا ۲۷ جولائی۔ حکومت کے خلاف سوشلسٹوں کی سازش کا سراغ ملا ہے ... گزشتہ ۴۸ گھنٹے میں ایک ہزار اشخاص کو گرفتار کرلیا گیا ہے ... جیل خانے کھچا کھچ بھر گئے ہیں ...

۲۵ نوجوانوں کو تھانہ میں حاضری کا حکم

... قانون ترمیم ضابطہ فوجداری بنگال کے ماتحت ... ۲۵ ہندو نوجوانوں پر نوٹس تعمیل کئے گئے جن میں ان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ہفتہ میں ایک مرتبہ اپنے قریبی تھانہ میں حاضری دیا کریں۔

علاقہ سے باہر نکلنے پر دو سال کی سزا

... دو سال قید سخت کی سزا کا حکم سنایا گیا۔

کلکتہ کارپوریشن سے مسلم ارکان کا استعفیٰ

کلکتہ ۲۳ جولائی۔ کارپوریشن کے مسلم ارکان ... استعفیٰ دیدیا ہے۔

حرم شریف کیلئے بجلی کا نیا انجن

نواب سر مزمل اللہ خاں کا عطیہ

علی گڑھ ۲۵ جولائی۔ حرم شریف مکہ مکرمہ میں بجلی کی روشنی ہم پہنچانے کے لئے جو انجن لگایا گیا تھا وہ کچھ عرصہ سے خراب ہو گیا تھا۔ اس واقعہ کی اطلاع پاتے ہی نواب بہادر سر محمد مزمل اللہ خاں نے ایک نیا انجن جو پہلے سے زیادہ طاقتور ہے اس مقصد کیلئے حکومت حجاز کی خدمت میں ہدیۃً پیش کردیا ہے۔ یہ انجن بہت جلد مکہ معظمہ روانہ کردیا جائے گا۔

کاشغر پر کسی کی حکمرانی نہیں ہے

تنگن لیڈر کا فرار

شملہ ۲۶ جولائی۔ تاش ایجنسی کی رپورٹ جو پہلے موصول ہوئی تھی کہ کاشغر سے اس کی سرکاری طور پر تصدیق ہوگئی ہے۔ تنگن لیڈر ما چنگ ینگ روس کے مقام ارکستان میں بھاگ گیا ہے ... کاشغر نہیں پہونچیں۔ چونکہ کاشغر میں امن و امان کے قیام کے لئے کوئی قوت موجود نہیں ہے اس لئے شہر کے حالات میں قدرے نزاکت پیدا ہو گئی ہے۔

سرحد کی طرف سے اسمبلی میں نمائندگی

خان سعد اللہ خاں کو بھیجنے کی تجویز

پشاور ۲۵ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی میں سرحدی صوبے کی جو نشست ہے اب کہ وہ نامزدگی کے بجائے انتخاب کے ذریعہ پُر کی جائے گی ... کانگریسی حلقوں ... بیان کیا جاتا ہے کہ خان عبدالغفار خاں کے بھتیجے خان سعد اللہ خاں کو سرحدی کانگریس کی طرف سے امیدوار کھڑا کیا جائے گا۔

ریلوے لائن پر دھماکے

کلکتہ ۲۶ جولائی۔ شانتا نگر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کل جب کہ ایک میل گھر کھاتی میں سے گذر رہی تھی ... دھماکہ ... خیال کیا جاتا ہے کہ یہ کسی بدمعاش کی شرارت ہے جس نے کسی مادہ آتشگیر کو ریلوے لائن پر رکھ دیا۔

پولیس اور ڈاکوؤں میں جنگ

کیمبل پور ۲۴ جولائی۔ ... میں ڈاکہ پڑنے کی اطلاع موصول ہونے پر کچھ پولیس افسران کچھ سپاہیوں کو لے کر جائے وقوع پر پہونچ گئے۔ ڈاکوؤں نے ان کا مقابلہ کیا اور وہ ایک دریا میں کود پڑے تاہم تین ڈاکو گرفتار کر لئے گئے۔ ان کے قبضہ سے کچھ اسلحہ بھی برآمد ہوئے۔

غازی پور کے مسلمانوں پر تعزیری ٹیکس

کلکتہ ۲۴ جولائی۔ خان بہادر ... پریزیڈنٹ ڈسٹرکٹ مسلم لیگ غازی پور نے مسلمانوں پر تعزیری ٹیکس کے خلاف پروٹسٹ کیا اور کہا کہ یہ مسلمانوں کے ساتھ سراسر بے انصافی ہے۔ آپ نے حکومت سے درخواست کی کہ کسی قطعی فیصلہ کی عدم موجودگی میں وہ کمیونل اوارڈ میں ہرگز تبدیلی نہ کرے۔

اسمبلی کے ارکان کا وفد وائسرائے کی خدمت میں

شملہ ۲۵ جولائی۔ زنجبار کی حالت کے متعلق پنڈت مدن موہن مالویہ کی تجویز کے مطابق اسمبلی کے ممبران نے وائسرائے کے پاس ایک وفد بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اس سلسلہ میں سر ہری سنگھ گوڑ، سر عبد الرحیم اور مسٹر کے سی نیوگی پارٹی لیڈران آج سر فضل حسین سے ملاقات کریں گے۔

سول نافرمانی کے اسیر جیلوں میں

شملہ ۲۵ جولائی۔ سول نافرمانی کے قیدیوں کی تعداد جون سنہ ۱۹۳۴ء کے آخر میں ۴۰۶ تھی جبکہ مئی میں یہ تعداد ۹۱۲ تھی ... بمبئی میں ... مدراس میں ... بنگال میں ... بہار میں ... اور صوبہ متحدہ میں ... کی کمی ہوئی۔

وائنا میں نازیوں نے بغاوت برپا کردی

چانسلر ڈولفس کی موت۔ فوج اور ٹینکوں کا مظاہرہ

آسٹریا اور جرمنی کا اتحاد اٹلی کی نظر میں

لندن ۲۵ جولائی۔ پیرس سے اس امر کی اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر ڈولفس مار ڈالے گئے اور ہیر رنٹلن جدید کابینہ کی تشکیل کر رہے ہیں۔ کل وائنا میں نازی بغاوت برپا ہوگئی۔ بغاوت کی پہلی اطلاع براڈکاسٹ کے ذریعہ یہ دی گئی کہ حکومت مستعفی ہوگئی ہے مگر اس کے بعد ہی یہ اطلاع دی گئی کہ نازی تشدد پسندوں نے براڈکاسٹ اسٹیشن میں گھس کر ایک غلط خبر شائع کردی ہے۔ پولیس نے ڈاکٹر ڈولفس اور ہیر فے کو مع دیگر وزراء کے گرفتار کرلیا۔ اس کے بعد چانسلری کو فوج اور ٹینکوں نے گھیر لیا اور جب اسیروں کی رہائی کی گفت و شنید ناکام ثابت ہوئی تو باضابطہ فوج نے بلڈنگ پر حملہ کردیا۔ نازیوں نے براڈکاسٹ اسٹیشن پر حملہ کرتے وقت ایک ڈائرکٹر کو بھی گولی مار کر ہلاک کردیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ آسٹریا اور جرمنی کے اتحاد کو اٹلی اچھی نظر سے نہیں دیکھتا۔ برلن ۲۵ جولائی۔ باخبر آسٹریا کے حکام نے ڈاکٹر ڈولفس کی موت کی تصدیق کردی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ ہیر ... وزیر تعلیم نے حکومت پر قبضہ کرلیا ہے۔ فوج نے چانسلری میں فوج کا محاصرہ کر رکھا ہے۔

ہوائی جہاز سے سونے کا پارسل غائب

دریائے نیل کے کنارہ پُراسرار چوری

قاہرہ ۲۴ جولائی۔ ۵۰ کیلوگرام (یعنی تقریباً پچاس پونڈ) سونے کا پارسل جو لندن کو جا رہا تھا ... ہوائی جہاز سے ... غائب ہوگیا۔

یہ پارسل خشکی کی ہوائی جہاز سے پہلی پولیس تک آیا۔ یہاں سے اسے بذریعہ موٹر اور موٹر کشتی بحری ہوائی جہاز تک پہنچایا گیا جو دریائے نیل میں لنگر انداز تھا۔ کل امپیریل ایرویز کے ملازمین نے جن کا اصل سے تعلق رکھتے ہیں اس جہاز پر لدا دیا۔

یہ واقعہ شب کے آٹھ بجے کا ہے۔ صبح ہوتے ہوتے جب ہوائی جہاز کے افسروں نے پھر جانچ کی تو دیکھا کہ پارسل غائب ہے۔

پولیس نے دو آدمیوں کو گرفتار کرلیا ہے جن میں ایک ارمنی اور دوسرا مصری ہے۔ یہ دونوں ان اوقات میں اسی ہوائی جہاز پر تھے لیکن دونوں انجان ہونا ظاہر کرتے ہیں اور اس واقعہ سے بالکل بے خبر ہیں۔

اسی اثنا میں پولیس نے دریائے نیل کے کنارے ایسے مقامات کی تلاشی لی جہاں گمان کیا جاتا ہے کہ سونا چھپایا گیا ہوگا۔

سر آغا خاں اور ہندوستانی ریاست

دار العوام میں وزیر ہند کا بیان

لندن ۲۶ جولائی۔ کل دار العوام میں سر الفریڈ نوکس نے دریافت کیا کہ ایک ہندوستانی ریاست پر حکومت کرنے کے بارے میں سر آغا خاں کی درخواست کا حکومت نے کیا جواب دیا؟ وزیر ہند نے فرمایا کہ اس بارے میں اسمبلی میں جو جواب دیا گیا ہے اس پر میں اضافہ نہیں کرنا چاہتا ... سر الفریڈ نوکس نے مزید یہ کہا کیا تم اس بات سے انکار کر سکتے ہیں کہ ہندوستان میں جاگیر کا مطالبہ کیا ہے؟ وزیر ہند نے جواب دیا کہ اگر اس سوال سے سر آغا خاں کی نیت پر حملہ کرنا مقصود ہے تو ایوان کو اس امر سے اتفاق کرنا چاہئے کہ وہ غلط فہمی میں مبتلا ہے۔

ترکی دستہ کی گولی سے برطانوی افسر کی ہلاکت

دار العوام میں سر سائمن کا بیان

لندن ۲۴ جولائی۔ دار العوام میں خارجہ سکریٹری سر جان سائمن نے اعلان کیا کہ جزیرہ ساموس پر برطانوی افسر ... جو گولی چلنے کے حادثہ نے غلط فہمی پیدا کردی ہے ... تین برطانوی افسر ایک جہاز میں سوار تھے جس پر کہ جھنڈا نصب تھا اور انہوں نے مخصوص وردی پہن رکھی تھی اس لئے ترکی محافظ دستہ کو غلط فہمی ہوگئی اور افسر پر گولی چلا دی گئی۔ ترکی سفیر نے اس حادثہ پر افسوس کا اظہار کیا ہے اور ترکی حکومت نے متوفی کے ورثاء کو معاوضہ دینے کی خواہش ظاہر کی ہے۔

اطالوی کشتی پر ترک سنتریوں کے فائر

ایک اطالوی ہلاک

انقرہ ۲۶ جولائی۔ اناطولیہ نیشنلسٹ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اناطولیہ کے کچھ فاصلہ پر ترکی سنتریوں نے ایک اطالوی کشتی پر گولی چلائی جس سے ایک شخص ہلاک ہوگیا۔

آگرہ میں پچاس گرفتاریاں

آگرہ ۲۴ جولائی۔ آگرہ میں صورت حالات معمول پر ہے لیکن تقریباً تمام دوکانیں ابھی تک بند ہیں۔

مصالحتی کمیٹیاں دوکانیں کھلوانے اور اعتماد بحال کرانے کی پوری کوشش کر رہی ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نے کل صبح شہر کا معائنہ کیا۔ تقریباً پچاس گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔

کپورتھلہ میں کرفیو آرڈر کا دوبارہ نفاذ

کپورتھلہ ۲۵ جولائی۔ کپورتھلہ میں کل پھر دو ماہ کے لئے کرفیو آرڈر کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ بہت جلد پھگواڑہ کے ہندوؤں اور سکھوں کا ایک ڈیپوٹیشن ایجنٹ ریاستہائے پنجاب سے ملاقات کرے گا۔ اور ہز ہائینس مہاراجہ کپورتھلہ سے ملاقات کرنے کی غرض سے درخواست کی جائے گی۔

گرمی سیلاب خشک سالی اور زلزلہ سے خوفناک تباہی

کوریا میں ایک ہزار اشخاص ہلاک اور ایک لاکھ خانماں برباد

وارسا میں چار لاکھ انسانوں پر تباہی۔ امریکہ میں چار سو اشخاص گرمی سے مر گئے

لندن ۷ جولائی بہت سے ممالک میں سیلاب، لو، اور گرمی، خشک سالی اور زلزلہ نے جان و مال کا اس قدر نقصان کیا ہے جس کا اندازہ ہی نہیں لگایا جا سکتا۔ امریکہ میں گرمی کی شدت کے باعث اب تک ۴۰۰ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔ بارش کے نہ ہونے سے کاشت تباہ ہو گئی ہے اور ہزاروں مویشی لقمہ اجل ہو گئے ہیں مالی نقصانات کا اندازہ دس کروڑ ڈالر لگایا جاتا ہے۔

ٹوکیو کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ علاقہ کوریا میں ایک ہزار اشخاص سیلاب کی نذر اور ایک لاکھ اشخاص بے خانماں ہو گئے ہیں۔ دوسری طرف جاپان کے بعض حصوں میں پانی کے لئے چیخ پکار ہو رہی ہے۔

وارسا کی اطلاعات مظہر ہیں کہ سنڈ دیر (جنوبی وارسا) میں سیلاب اور طغیانی کی وجہ سے چار لاکھ انسان گھر سے بے گھر اور تباہ ہو گئے ہیں۔ آٹھ سو مربع کیلومیٹر آراضی زیر آب ہے اور تمام ملک کا پانچواں حصہ ویران ہو گیا ہے۔ پانی اور سیلاب کا یہ حال ہے کہ آج بھی وہ فٹ بڑھ گیا ہے۔ فوج اور والنٹیرز رات دن پشتوں کو مضبوط کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لاریاں ریت کی بوریوں کے ساتھ تیار کھڑی ہیں کہ پشتہ ٹوٹتے ہی اس کو ریت سے بھر دیا جائے۔

امریکہ کا ایک جہاز ایک جزیرہ کے قریب ریت پر چڑھ گیا اور بمشکل جہاز برباد ہونے سے بچا۔ جرمنی میں بجلی سے سات اشخاص ہلاک ہو گئے۔

زلزلہ کی تفصیلات
سرحد کے پہاڑی علاقے بھی ہل گئے

سو گز کی بلندی سے موٹر گر پڑی
ایک ہلاک پانچ مجروح

چرچل کو قوت حاصل ہو رہی ہے

کانپور میں ۱۳۱ مکانات کی تلاشی
نو اشخاص گرفتار

پانی کے گلاس پر جھگڑا
لاٹھیوں کا آزادانہ استعمال

تپ دق اور کہنہ بخار کا بے نظیر علاج

اسلام اور مسیحیت کا زبردست مقابلہ

کسانوں کو متحد کرنے کا عزم
مسٹر پٹیل کو اشتراکیوں کا جواب

بمبئی ۷ جولائی سردار پٹیل نے اپنے ایک اعلان میں آل انڈیا سوشلسٹ پارٹی کے قیام کی مخالفت کرتے ہوئے کہا تھا کہ کانگریس میں پھوٹ ڈالنے سے اس وقت ہمیں بچنا چاہئے اور کسانوں کو متحد کرنا چاہئے اس کے جواب میں مسٹر جے پرکاش نارائن سکریٹری آل انڈیا سوشلسٹ پارٹی نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ سوشلسٹ کانگریس میں پھوٹ ڈالنا نہیں چاہتے بلکہ اپنے خیالات کانگریس اور ملک کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں کسانوں کے متحد کرنے پروگرام کے ہم زیادہ قائل ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آزادی حاصل کرنے کا یہ نزدیک ترین راستہ ہے۔ مگر ہم کسانوں کے پاس چرخے کر نہیں جائیں گے۔ بلکہ زبردست اقتصادی پروگرام جس سے ہم انتظام کو اپنے ہاتھوں میں لے سکیں گے۔

ڈاکٹر کچلو نے بھی برت رکھ لیا

امرتسر ۷ جولائی مقامی کانگریس میں جو فرقہ پرستی پیدا ہو گئی تھی اس کا سدباب کرنے کے لئے ڈاکٹر سیف الدین کچلو نے ایک ہفتہ تک برت رکھنے کا فیصلہ کیا ہے جو آج سے شروع ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر کچلو نے سوڈا واٹر کے علاوہ صبح سے کوئی اور چیز نہیں کھائی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے یہ وعدہ کیا ہے کہ اگر مختلف فریقوں نے ذاتی مناقشات ختم کر دئے تو وہ اپنا برت بیچ ہی میں توڑ دیں گے۔

قانون انسداد دہشت انگیزی کو مستقل بنانے کی تجویز

امریکہ کا نمبر اول ڈاکو ہلاک کر دیا گیا

مشہور صحافی مسٹر ہارنیمن کی برأت

کپور تھلہ میں مدرسوں اور سکولوں کی سختی

امریکہ میں دو سو آدمی گھٹ کر مر گئے

ایک ہندوستانی ہوا باز کی ہلاکت

تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ دسمبر میں شائع ہو گی

جرمنی طلسمی آلہ

منیجر جرمن کمرشل ایجنسی مقام پٹھان کوٹ

دہلی میونسپل کمیٹی
نوٹس

بروئے قرار داد ۳ اجلاس خصوصی مورخہ ۲۰ جون ۳۴ء میونسپل کمیٹی دہلی قرار پایا کہ ٹرمینل ٹیکس کے شرح نامہ (ب) کے مستثنیٰ ات ۳۱ کو بصورت ذیل ترمیم کیا جاوے۔

ہر قسم کی گاڑی منجملہ موٹر کار۔ موٹر لاری۔ سڑک کوٹنے کا انجن

(الف) جو کہ روزانہ استعمال میں ہوں اور اسی صورت میں حدود ٹرمینل ٹیکس میں لائی جاویں یا

(ب) بحیثیت شخصی سامان اس شخص کا جو حدود ٹرمینل ٹیکس سے گذرے بہ غرض رہائش لائی جاوے یا

(ج) جو کہ دہلی میں رجسٹرڈ ہو چکی ہو۔ اور حدود ٹرمینل ٹیکس سے باہر خراب ہو جاوے یا ٹوٹ جانے کے باعث دھکیل کر حدود ٹرمینل ٹیکس میں لائی جاویں۔

اس کے متعلق اگر کوئی تحریری اعتراض یا مشورہ مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۳۴ء تک صاحب سکریٹری میونسپل کمیٹی دہلی کے پاس پہنچے گا۔ تو اس پر غور کیا جاوے گا۔

دستخط رائے بہادر مسٹر سوہن لال۔ ایم بی آئی۔ پی۔ سی۔ ایس ریٹائر
سکریٹری میونسپل کمیٹی دہلی

جادو کا سرمہ محبت
دو سو روپیہ نقد انعام

جرمن کمرشل ایجنسی مقام پٹھان کوٹ

بال عمر بھر نہ اگنے کا جوہر

منیجر جاپان ناولٹی سٹور مقام پٹھان کوٹ

جمعیۃ علماء ہند کے موقف کی حمایت
مسلمانان ٹانڈہ کا نمائندہ اجتماع

مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کا داخلہ

پوپری کا سیلاب اور حکومت کی بے تکلفی

فوراً ضرورت ہے

Manager The Milton - House P. Box No 683 Barra Bazar Calcutta

دنیائے عملیات

شیخ محمد یٰسین دفتر رسوز ہنام دہمنز (۱۲) لودھیانہ (پنجاب)

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے
روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ
کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند با تصویر سوانحعمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے۔ علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبد الواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدر دانی فرمائی ہے

تصاویر جلد خوبصورت قیمت دو روپے

المشتہر: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

سفید بالوں کی دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا
بال سیاہ تیل
اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

منہ مانگی مراد

پتہ: کارخانہ "نوید زندگی" سوئیوالان دہلی

سودیشی پلنگ پوش میز پوش غلاف تکیہ وغیرہ
خالص سودیشی کی سو فیصدی گارنٹی

جو ولایتی سے اعلیٰ، ولایتی سے ارزاں، مضبوط، خوبصورتی میں منظر نہایت ہی خوش وضع اور اچھی ساخت

دی فٹ کوٹ کمپنی ہول سیل کمیشن مرچنٹس، نپیئر روڈ، کراچی (سندھ)

محبوب عاشق کے قدموں پر

تارکا پتہ: "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم چہار شنبہ ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۵۳ ہجری مطابق یکم اگست ۱۹۳۴ء | نمبر ۹

مسلمانوں کی تہذیب تمام تہذیبوں سے بالاتر اور پائیدار ہے

اسلام کی روشنی میں مغربی سانچوں میں ڈھلے ہوئے خیالات کی اصلاح

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کی حقائق پرور تقریر

(گزشتہ سے پیوستہ)

پچیس فیصدی ملازمتیں

معاصرین کے افکار و آراء

یورپ کی سلطنتوں کا دعویٰ

یورپ کی سلطنتیں دعویٰ کرتی ہیں کہ تہذیب و تمدن کی ... سلطنتوں کی وحشت و بربریت ہمیشہ ثابت ہوتی رہی ہے یورپ کی تمام تہذیب و تمدن اسی کے مقابلے میں ہے جو طاقتور ہے۔ لیکن کمزور کے لئے یورپ کے پاس بے رحمی و خونخواری کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

مشرقی قوموں خصوصاً مسلمانوں کے ساتھ یورپ جو برتاؤ کرتا رہا ہے، اس کا حال تاریخ کے صفحات پر خون کے حروف سے لکھا ہوا ہے۔ بلکہ اس کا حال آج بھی ہر آنکھ مختلف مشرقی اور اسلامی ملکوں میں دیکھ سکتی ہے لیکن خود آپس میں بھی ...

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ چیز انسانیت کے خلاف ہے اور حکومت اور اسکے متعلقہ سولین کا فرض ہے کہ اس طرف فوری توجہ کریں تاکہ مسلمانوں کے قلوب کو بھی سکون حاصل ہو۔ (مدینہ)

ترکی سے غیر ملکی پیشہ وروں کا اخراج

جنگ عظیم سے قبل سرزمین ترکیا پر تو عثمانی پرچم لہراتا تھا، لیکن اس کی اقتصادی اور تجارتی زندگی پر یورپی حاوی تھے۔ سلطنت یورپی سرمایہ داروں کی مقروض تھی، عام رعایا یورپی تاجروں اور بینکوں کے ہاتھ میں گرفتار تھی ...

تنظیم مساجد اور مسلمان

ارکان جمعیۃ علماء اور امتناعی احکام

کپورتھلہ کی افسوسناک حالت

کھرسا کے گرجے

ازبلا چھپ کر تیار ہوگئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جنکو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت کا احساس پیدا کرنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں (اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اسکا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہیے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہیے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون۔ اسکے حجم اور اس کی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۲ر علاوہ محصولڈاک ہے۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا بیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کریں ... منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 8. DELHI SATURDAY JULY 28, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر دیکھئے جس کو پڑھکر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے قیمت فی جلد ۲ر علاوہ محصولڈاک۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان زلزلہ

بتوسط امارت شرعیہ پھلواری شریف

۱۵ر جناب عثمان خاں صاحب العامادہ رشادہ

شرطیہ علاج

المشتہر منیجر بال جیون کارخانہ علی گڑھ شہر یوپی

انجمن تہذیب الکلام کی تجاویز

کپورتھلہ کے مظلوم مسلمانوں سے ہمدردی

محمد یامین انجالوی ناظم انجمن تہذیب الکلام دہلی

لدھیانہ میں یوم کپورتھلہ

متعدد قرار دادوں کی منظوری

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حروف کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے گویا ایک ہم کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں ہر ایک بوڑھا مرد و عورت بچہ با آسانی پڑھ سکتا ہے زیر متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام ... مسلمانوں میں اختلاف مقبول ہے اس ترجمہ میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآن مجید کے ایک ایک لفظ کے معنی بتاتا ہے حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر ...

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ضرورت ہے

قابل کارگذار سپروائزران تنخواہ ۶۰-۷۰-۱۲۰ روپیہ اور منیجران ۳۵-۴۰-۵۰ روپیہ ماہوار برائے فروختگی کٹ پیس سگریٹ حصص و سرج وزیارات کی سیٹ بک کرنے کیلئے عمر و تعلیم اور تجربہ واضح طور پر تحریر کریں۔

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

مذہبی علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ حضرت العلامہ مولانا حافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اردو ذخیرہ ترغیب و ترہیب جنت کی کنجی و دوزخ کا کھٹکا میں جمع کر کے اردو تعلیمیافتہ انسانوں خصوصاً مسلمانوں پر گرانقدر احسان فرمایا ہے ...

خاموش تبلیغ حضرت ممدوح نے مذہبی رنگ میں یہ ایک افسانہ مرتب فرمایا ہے ...

پاک زندگی مولانا موصوف نے اس رسالہ میں فطرت سلیمہ، حیات طیبہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے طریقوں کو نہایت آسان اور دلچسپ پیرایہ میں بیان فرمایا ہے ...

تحفۃ الحبیب

سیرۃ الحبیب

احسن الوظائف

تعلیم الاسلام

فتاوی رشیدیہ

خطبہ صدارت

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجزنما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں، کاغذ سفید ولایتی نادر ہے ... پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا با محاورہ ہے ...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ہجرت کا ایک واقعہ

کیوں صاحب یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ سرکار نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی اور آپ تین دن تک غار ثور میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہے تھے کفار آپ کو ڈھونڈنے نکلے اور غار کے منہ پر پہنچ گئے۔

سب سے پہلی یونیٹی کانفرنس

آپ کو معلوم ہے سب سے پہلی یونیٹی کانفرنس کب ہوئی تھی۔ آپ تو فاؤ دہلی اور الٰہ آباد کی یونیٹی کانفرنس کو جانتے ہوں گے لیکن آپ کو معلوم نہیں ہے پہلی یونیٹی کانفرنس حدیبیہ میں ہوئی ہے۔

مالوی جی کی غلطی

جس طرح گاندھی جی جیسے تجربہ کار لیڈر نے غلطی کھائی اسی طرح آپ کے مالوی جی جن کا دماغ کیونل معاملات میں بہت دور تک جاتا ہے انہوں نے وزیر اعظم کو پنچ بنانے میں غلطی کھائی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ

اہل بہار پر مصائب کی انتہا

حافظ محمد ثانی صدر النقیب امارت شرعیہ مطلع فرماتے ہیں کہ پکھنا اور گڈھی جو مسلمانوں کی مشہور آبادی ہے سیلاب سے بالکل تباہ ہے دس بارہ برس کے اندر ایسا سیلاب نہیں آیا۔ ریلیف فنڈ سے غلہ کی تقسیم کر رہا ہوں۔ لوگ مکانوں کو چھوڑ کر مویشیوں کے ساتھ میدان میں پڑے ہوئے ہیں لوگوں کو دو دو اور تین تین دن کے فاقے ہو رہے ہیں گڑھی کے علاقہ میں دریا کے کنارے پر ایک مردہ بھینس کی دم پکڑے ہوئے پایا گیا۔ بعض لوگوں کی یہ حالت ہے کہ جب ان کو چاول دئے جاتے ہیں تو کچے ہی کھا جاتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

ہز ہائینس آغا خان

ہز ہائی نس جو مسلمانوں کے سب سے بڑے خیرخواہ مشہور ہیں ان کا نو قصہ آپ نے سن لیا ہوگا۔

صلح حدیبیہ

بہر حال سب سے پہلی یونیٹی کانفرنس میں مسلمانوں کی رواداری کا حال اسی

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت

اسی مہینہ میں منگا لیجئے پھر نہیں ملیں گے

دہلی کا مشہور مذہبی ماہوار رسالہ نظام المشائخ چھبیس سال سے ہر ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کیا کرتا ہے۔ جس میں نئے نئے عنوانوں سے حضور صلعم کی خصوصیات زندگی پر نہایت بلند پایہ مضامین لکھے جاتے ہیں۔ پورے چھبیس تذکرے تو اب نہیں مل سکتے البتہ چند موجود ہیں اور ایک تازہ تذکرہ ابھی چھپ کر تیار ہوا ہے۔ پچھلے بچے ہوئے تمام تذکروں کی ضخامت ڈیڑھ ڈیڑھ سو صفحے ہے لیکن تازہ تذکرہ کی ضخامت کتابی سائز کے تین سو صفحوں کے برابر ہے یہ دونوں تذکرے صرف ایک آنہ محصول بھیج کر آپ مفت حاصل کرسکتے ہیں بشرطیکہ اسی ایک آنہ کے ساتھ نظام المشائخ کا سال بھر کا چندہ بھی بھیج دیں۔ یہ رعایت فقط ایک مہینہ کے لئے ہے مہینہ بھر کے اندر اندر نظام المشائخ کا خریدار بننے والوں کو ایک تو مندرجہ بالا رعایت دی جائے گی کہ رسول اللہ صلعم کا ایک تذکرہ پرانا اور ایک تذکرہ تازہ مفت دئے جائیں گے اور دوسری رعایت یہ کہ

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

لے لیا جائے گا یعنی ایک روپیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تذکرے ساڑھے چار سو صفحے کے ملیں گے اور پھر سال بھر تک نظام المشائخ ہر مہینے پہنچے گا۔ نظام المشائخ کے ہر پرچہ کی ضخامت بڑے سائز کے بہتر صفحے ہوتی ہے نمونہ مفت منگا کر دیکھئے اور ایک رعایت اور لیجئے۔ سال بھر نظام المشائخ پڑھنے کے بعد اگر سال بھر کے پرچے صاف ستھری حالت میں واپس کر دیجئے گا تو ایک روپیہ جو اس وقت ادا کیجئے گا وہ واپس دیدیا جائے گا۔

المشتہر:۔ منیجر رسالہ نظام المشائخ ۹۱ کوچہ چیلاں دہلی

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

یمن و حجاز کی صلح

سلطان ابن سعود کے نام شاہ عراق کا برقیہ

اخوت اور اتحاد عرب کی مساعی پر مبارکباد

یمن اور حجاز کی صلح اور معاہدہ اخوۃ کے بعد جلالۃ الملک شاہ غازی والیٔ عراق نے بغداد سے سلطان ابن سعود کی خدمت میں تہنیت و مبارکباد کا تار حسب ذیل ارسال فرمایا:۔

جلالۃ الاخ الملک عبد العزیز السعود

آپکے اور امام یمن کے درمیان جو معاہدہ اخوۃ ہوا ہے اس نے ہم کو بہت ...

ایک موثر ذریعہ ثابت ہوگا۔ میری حکومت کی جانب سے مبارکباد قبول کیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپکو امت عربیہ کی خیر و فلاح کے لئے قائم رکھے۔

۹ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ

جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے شاہ غازی کے مندرجہ بالا تار کا جواب حسب ذیل برقیہ تار ارسال کیا ہے:۔

جلالۃ الاخ الملک غازی

معاہدہ صداقت اسلامیہ واخوۃ عربیہ پر آپنے جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے وہ ہمارے لئے باعث سرور ہوئے۔ ہم اتحاد کلمہ اور امت عربیہ کی ترقی کے لئے کوشش کرتے رہے ہیں اور انشاء اللہ کرتے رہیں گے تاکہ ہماری دنیا اور دین اور ساتھ ہی عزت و شرف برقرار رہیں۔ ہم انشاء اللہ تمام مسلمانوں کے لئے عموماً اور عربوں کے لئے خصوصاً جو کوشش کریں گے وہ آپ دیکھیں گے۔ میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری یہ کوششیں صرف اس لئے ہیں کہ ہمارا دین، وطن، ہمارا عز و شرف محفوظ رہے۔

۱۹ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ

امیر فیصل اور عمال حکومت کی حدیدہ سے واپسی

سعودی افواج نے حدیدہ خالی کر دیا

امیر فیصل جو جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کے چھوٹے صاحبزادے ہیں اور جنہوں نے یمن کی مشہور بندرگاہ حدیدہ کو فتح کیا تھا وہ گزشتہ جمعرات کو حدیدہ سے جیزان تشریف لے آئے۔ جیزان میں اشراف حکومت اور عمال سلطنت آپ سے ملاقات کریں گے۔

جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کے حکم سے سعودی افواج حدیدہ کو خالی کر رہی ہیں چنانچہ معاہدہ کے مطابق تمام سعودی علاقہ حدیدہ کو عنقریب خالی کر دینگے۔ سعودی فوج کے بعض دستے مکہ کو روانہ ہو گئے ہیں۔ اور واپسی کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

حدیدہ کی فتح کے بعد سعودی وزیر اور عمال حدیدہ کا انتظام کر رہے تھے وہاں ابتدا ہی میں چلے گئے تھے وہ بھی معاہدہ کے مطابق واپس ہو رہے ہیں۔ وزیر مال حدیدہ سے جدہ پہنچ گئے۔

شادی شدہ جوڑے پر ٹیکس

حکومت ہنگری کی مضحکہ خیز تجویز

حکومت ہنگری ٹیکس کے سلسلہ میں ایک جدید اسکیم پر غور کر رہی ہے اگر یہ اسکیم بروئے کار لائی گئی تو پھر ٹیکس کی ایک جدید قسم کا اضافہ ہو جائے گا۔ اس اسکیم کا مطلب یہ ہے کہ ہر جو شادی شدہ جوڑا بغیر اولاد کے ہے، اس پر پچاس فی صدی ٹیکس لگایا جائے۔ اگر کوئی بچہ موجود ہو تو ایسے جوڑے پر ۲۵ فی صدی ٹیکس عائد کیا جائے۔

اخروٹ کے چھلکے میں سما جانے والی بائبل

برلن لائبریری میں ایک پرانی بائبل کھجور کے پتوں پر لکھی ہوئی ہے ... لائبریری میں ایک بائبل ایسی ہے جس کا وزن ... ہے، اوکسفورڈ کی بوڈلین لائبریری میں ایک بائبل کا حجم اتنا ہے کہ بآسانی اخروٹ کے چھلکے میں سما سکتی ہے۔

"باغی خاندان" اور سلطان ابن سعود کی ملاقات

ادریسی خاندان کا اعزاز و احترام

مکہ مکرمہ میں مستقل اقامت کی اجازت مل گئی

ناظرین کرام کو معلوم ہے کہ یمنی اور حجازی جنگ کو برپا کرنے والے ادریسی خاندان کے افراد تھے جو یمن میں بار بار بغاوت پھیلا رہے تھے جس کا نتیجہ عرب کی جنگ کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اب معاہدہ کے مطابق امام یمن نے اس خاندان کے کل افراد کو سلطان ابن سعود کے حوالہ کر دیا ہے اور سلطان اعظم نے ان کے اجلال و احترام کا وعدہ فرمایا ہے ...

سید ادریسی اور عبد العزیز ... نہایت عزت و احترام سے پیش آئے۔

جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے بہ وعدہ فرمایا تھا کہ سوائے نجران کے وہ حجاز کے جس مقام میں چاہیں اقامت اختیار کر لیں چنانچہ طائف کی اس ملاقات میں ادریسی خاندان نے اپنی اقامت کے لئے مکہ مکرمہ کو پسند کیا چنانچہ جلالۃ الملک نے اسکی اجازت دیدی اور ان کی حفاظت اور اسباب ضروریہ کے لئے احکام صادر فرما دئے۔

حجاز میں آٹومیٹک ٹیلیفون قائم کرنیکی تجویز

حکومت سعودیہ عربیہ نے دوائر حکومت اور قصر عالی میں سلسلۂ اتصال قائم کرنے کے لئے ۲۵ آٹومیٹک ٹیلیفون کا حکم صادر کیا ہے۔ یہ ۲۵ ٹیلیفون حکومت کے مختلف دفاتر اور قصر عالی میں نصب کئے جائیں گے اس غرض کے لئے ایک انجینیئر کی خدمات حاصل کرلی گئی ہیں جن کے ذریعہ سرکاری خدام اس کام کی تعلیم حاصل کریں گے۔

روسی مدارس کیلئے سوا لاکھ معلمین کا تقرر

روسی حکومت نے تعلیمی پروگرام کے سلسلہ میں آئندہ پانچ سال کے لئے جو نظام مقرر کیا ہے اس کے ماتحت اس نے مدارس ابتدائیہ کے لئے ایک لاکھ ۲۰ ہزار معلمین کی خدمات حاصل کی ہیں۔ روسی گورنمنٹ چاہتی ہے کہ ۵ سال کے اندر روس میں ایک شخص بھی ناخواندہ نہ رہے۔

مفتی اعظم اور ان پر گولی سے اڑا دیا گیا

قفقاز کے مسلمانوں کو متحد کرنے کا جرم

حبش کا وفد حجاز میں

حکومت حبش کی طرف سے تین نمائندے حجاز آئے ہیں تاکہ حجاز اور حبش میں سیاسی تعلقات پیدا کئے جائیں۔ سلطان ابن سعود کے نام شاہ حبش کا ایک مکتوب بھی ہے جس کو نمائندے پیش کریں گے۔

سعودی حکومت کا ہوائی مستقر

حکومت حجاز ان ہوائی جہازوں کے لئے جو جدہ اور دیگر مقامات سے آتے ہیں طائف کو ہوائی مستقر قرار دیا ہے۔

نجران میں لاسلکی اسٹیشن کا قیام

حکومت نے مخلاف (نجران) میں لاسلکی اسٹیشن قائم کرنیکا فیصلہ کر لیا ہے۔ توقع ہے کہ بہت جلد یمن سے برات کا سلسلہ اس لاسلکی کے ذریعہ قائم ہو جائے گا۔

افسانہ

بہار و خزاں

اسلام اور مغرب کا مقصد زندگی

میاں اختر کی خندہ آفریں بدحواسی

ماموں۔ بھانجے میں ایک اصولی گفتگو

(۹)

میاں اختر! اگر تم نے ذہنی تعصب سے کام لیا اور واقعات کو سمجھنے کی کوشش نہ کی تو تم میں اور مجھ میں فرق ہی کیا رہا۔ ہم ٹھہرے تنگ نظر اور محدود الخیال اور تم ٹھہرے گریجویٹ، وسیع النظر اور روشن خیال۔ تم نے سمجھ لیا کہ سینما ہم مسلمانوں کی مذہبی، اقتصادی اور اخلاقی وضع کے کس قدر خلاف ہے، اور اس سے ہمارے اخلاق و قوی پر کتنا برا اثر پڑتا ہے۔ اب ذرا ان نقصانات پر بھی ایک نظر ڈالو جو سینما کے دیکھنے سے علاوہ مال اور اخلاق کی بربادی کے جسم پر پڑتا ہے دیکھو مسلمانوں کی اکثریت غریب اور نادار لوگوں کی ہے ...

لئے بھی ان شیطانی کاموں کی اجازت نہیں دیتا۔

اختر:۔ تو کیا اسلام کے مقصد زندگی اور یورپ کے اصل زندگی میں بھی فرق ہے؟

مولانا:۔ اسلام نے زندگی کا جو مقصد قرار دیا ہے وہ اس سے بالکل جدا ہے جو یورپ کے پیش نظر ہے۔ اسلام کا مقصد زندگی اگر معلوم کرنا ہو تو قرآن کریم اور اسلامی روایات کا مطالعہ کرو۔

اختر:۔ وہ فرق کیا ہے؟

مولانا:۔ تم گریجویٹ ہو گئے اور یورپ کی تقلید میں اسلام سے بھی منحرف ہو گئے مگر اب تک تم پر یہ راز نہ کھلا کہ اسلام نے زندگی کے کیا مقاصد قرار دئے ہیں۔ اور مغرب کی زندگی ان مقاصد سے وابستہ ہے۔ اب معلوم ہوگا کہ تم اسلام کی طرف جو باتیں منسوب کرتے ہو وہ سب تمہارے جاہلانہ دماغ کی پیداوار ہیں و من الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم ولا ھدی ولا کتاب منیر (لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو خدائے تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بلا علم ...)

(باقی آئندہ)

خریداران الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا (جو کہ ان کے نام سے پہلے چٹ کے شروع میں لکھا ہوتا ہے) حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

جلدی کیجئے اور آج ہی آرڈر دیکر ہم سے گھڑی منگا لیجئے

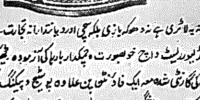

یہ لاٹری ہے نہ دھوکہ بازی بلکہ سچی اور دیانتدارانہ تجارت ہے آپ ہم سے رولڈ گولڈ لیور رسیٹ واچ خوبصورت چمکدار بارہا کی آزمودہ ٹھیک وقت دینے والی دس سال تک کی گارنٹی شدہ معہ ایک فاؤنٹین پن علاوہ پوسٹیج و پیکنگ کے مفت حاصل کرسکتے ہیں۔ پیشگی روپیہ وصول ہونے پر محصول ڈاک معاف۔

پتہ:۔ آرمو سوئیز واچ ایجنسی پوسٹ بکس ۲۴۷ کلکتہ

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے اعجازی تاثیرات سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہو چکی ہیں۔ قبض، بدہضمی، رخون اور منی کی خرابی وغیرہ ... دور کرنے میں لاثانی ثابت ہو چکی ہیں ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ (عہ)۔ پانچ ڈبیاں للعہ۔

ویدشاستری رجام نگر کاٹھیاواڑ

مرآۃ المثنوی

مرتبہ

قاضی تلمذ حسین صاحب

مثنوی شریف کا یہ جامع خلاصہ ہے جس کی نسبت اہل علم و فضل متفق اللفظ ہیں کہ اس کی نظیر نہ دیکھی نہ سنی۔ مثنوی شریف کے جملہ مطالب و مباحث کا انتخاب پانچ حصص میں اس خوبی سے کیا گیا ہے کہ تمام پیچیدگیاں رفع ہو گئی ہیں اور اب ہر شخص بلا دقت مثنوی شریف سے کما حقہ مستفید ہو سکتا ہے۔ حجم (۱۲۰۰) صفحات قیمت ...

ملنے کا پتہ

دائرۃ الادب، جیند گوڑہ حیدر آباد دکن

REGISTERED "Namak Jalinoos" No. 624

نمک جالینوس

رجسٹرڈ

معدے اور انتوں کو قوت دیتا اور ان کو ردی مواد سے پاک صاف کرتا ہے۔ بدہضمی اور دائمی قبض کو رفع کر کے غذا کو صحیح طور پر ہضم کرنیکی صلاحیت بخشتا ہے۔ خون صالح پیدا کر کے چہرہ کو خوشرنگ بنا دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

NAUNEHAL The Best Tonic for Children

نونہال

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست اور قوی دیکھنا چاہتے ہیں تو "نونہال" استعمال کیجئے۔ یہ دوا بچوں کے ہر مرض کیلئے اکسیر ہے۔ بدہضمی، دستوں کا آنا، قبض، بچوں کا نزلہ زکام اور کھانسی اس دوا سے بہت جلد رفع ہو جاتی ہیں۔ نونہال کے اجزا کی ترکیب حیرت انگیز جامعیت کے ساتھ کی گئی ہے۔ اپنے پیارے بچوں کو نونہال استعمال کرا کے نہال کر دیجئے! قیمت فی شیشی جو ایک عرصہ کیلئے کافی ہے صرف آٹھ آنے (۸)۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ

پارلیمنٹری بورڈ کے فیصلے

پنڈت مالویہ کی علیحدگی اور کانگریس کا انتخابی اعلان

ان کو پنڈت مدن موہن مالویہ اور مسٹر انے کے طرز عمل کی وجہ سے ایک خاص اہمیت حاصل ہوگئی تھی۔ اور آیندہ سیاسیات کا دارومدار بہت بڑی حد تک ان اجتماعات کے صحیح یا غلط فیصلوں پر موقوف تھا۔ تمام ملک کی نگاہیں بنارس کی طرف لگی ہوئی تھیں۔

کی آزادی کی اور ہندوستانی ملتوں کے اتحاد و اتفاق کا جو مسلک طے کر لیا ہے اس سے محض ذاتی اختلافات کی بنا پر منحرف ہو جائے۔ اگر وہ ایسا کرے گی تو خود اپنے پاؤں میں کلہاڑی مارے گی اور اس کے لئے پہلے سے زیادہ شماتت ہوگی۔

نیشنلسٹ پریس کا فرض

سیاسی پروگرام

ہندو مہاسبھا کی سرپرستی

کانگریسیوں کا اتفاق

ہیں۔ ان کے متعلق رائے عامہ کا اظہار کرتے رہیں۔ کانگریسی نمائندے ان بنیادی حقوق کو حاصل کرنے کی جدوجہد بھی جاری رکھیں گے جو کراچی کانگریس میں طے کئے گئے تھے۔ ملک کی سیاسی اور اقتصادی بہتری کے لئے یہ پروگرام بلاشبہ ایک مفید پروگرام ہے اور اگر ہندوستان کے باشندے واقعی یہ چاہتے ہیں کہ اسمبلی کے اندر جو نمائندے ان کی طرف سے جائیں وہ کوئی وطنی خدمت انجام دے سکیں تو انہیں چاہئے کہ وہ کانگریس کو قوت دیں اور اس کے مینی فیسٹو کی تائید کریں۔

شذرات

ایک فرضی بورڈ کے منصوبے

۱۲ اگست کو شملہ میں مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کے جو جلسے منعقد ہو رہے ہیں ان کے ایجنڈے خواہ کچھ بھی کیوں نہ ہوں مگر ان کے متعلق ہمیں معتبر ذرائع سے یہ معلوم ہوا ہے کہ ان کا مقصد ایک مشترکہ "مسلم پارلیمنٹری بورڈ" قائم کرنا ہے جس کے نام سے اسمبلی کے آیندہ انتخابات میں ان ہی اراکین کو دوبارہ کھڑا کیا جائے گا جن کی غداریاں اظہر من الشمس ہو چکی ہیں اور جن کا ریکارڈ حکومت کی تائید و حمایت اور ملک و ملت کی مخالفت و عداوت کے باعث نہایت سیاہ ہے۔ اگرچہ صرف مسلم کانفرنس اس قسم کی حرکت کرتی اور ایک نام نہاد بورڈ بنا کر مولانا شفیع داؤدی جیسے امیدواروں کو دوبارہ مسلمانوں کے سر منڈھنے کی کوشش میں منہمک ہو جاتی تو کچھ مضائقہ نہ تھا کیونکہ وہ عدم سے وجود میں اسی لئے آئے ہیں کہ ہمیشہ مسلمانوں کو دھوکا دیتی رہے اور ان کی غلط رہنمائی کرتی رہے مگر ہمیں معلوم کہ لیگ کو جس نے آج تک کبھی بھی میں کوئی دلچسپی نہیں لی ہے۔ ان کانٹوں میں کیوں گھسیٹی جا رہی ہے کیا الیکشن سے مسلم کانفرنس یہ سمجھتی ہے کہ اس مفروضہ بورڈ کو نمائندہ حیثیت حاصل ہو جائے گی...

وہ کانگریس کے لئے مفید ثابت نہ ہو سکیں قطعی طور پر نقصان دہ ہوں گے۔ انتخابات کے ذہن عموماً لوگ یہ چاہتے ہیں کہ جس جماعت کا اثر زیادہ ہو اسکی طرف سے کھڑے ہونے کے لئے اس کی تمام شرائط کو مان لیں لیکن جب انتخاب ہو جاتا ہے اور وہ ایوان میں جا کر بیٹھتے ہیں تو عدم اہلیت اور عدم خلوص کے باعث وہ اپنی جماعت کی کچھ بھی خدمت نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ پہلے تجربہ بھی ہو چکا ہے اس لئے کانگریسی خواہ اقلیت میں ہوں مگر ہوں سب پکے اور آزمودہ کار۔ ہندو سبھائیوں یا مسلم کانفرنسیوں کو جو اسمبلی میں جا کر خادم اور کانگریسی نقطۂ نگاہ پیش نہ کر سکیں ہرگز کانگریسی ٹکٹ پر کھڑا نہ کرنا چاہئے۔

آسٹریا اور جرمنی

ڈاکٹر ڈالفس کے قتل کے بعد آسٹریا انقلاب سے بال بال بچ گیا اور نازیوں کی جماعت کو موجودہ حکومت نے کم سے کم فی الحال دبا دیا۔ بہت سے نازیوں کو پھانسیاں دی گئیں۔ مسلح بغاوت ہوئی رفوجوں نے مقابلہ کیا اور نازی عناصر کے خلاف جنگ آزما ہوئے مگر آخر کار حکومت کی فتح ہوئی اور انقلاب نہ ہو سکا۔ لیکن اس صورت حال سے کسی کو بھی مطمئن نہ ہونا چاہئے۔ جرمنی اور آسٹریا کی...

پے کانگریس

جمعیۃ کی مجلس عاملہ

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کا انتخابی اعلان

وائٹ پیپر کا استرداد اور کمیونل ایوارڈ پر غیر جنبہ داری

مجلس اساسی کے قیام کا مطالبہ اور رجعت پسندانہ قوانین کے خلاف جدوجہد

بنارس ۳۰ جولائی۔ آج صبح کانگریس پارلیمنٹری بورڈ نے اپنا مینی فیسٹو (اعلان انتخاب) شائع کر دیا ہے جو خاصہ طویل ہے اس مینی فیسٹو میں قرطاس ابیض اور فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق وہ تجویز حرف بحرف نقل کر دی گئی ہے جس کو کانگریس ورکنگ کمیٹی نے بمبئی میں منظور کیا تھا۔ مینی فیسٹو میں وائٹ پیپر (قرطاس ابیض) کی سخت مذمت کی گئی ہے اور اس کو ہندوستان کی ترقی کے راستہ میں سنگ گراں ظاہر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ قرطاس ابیض صرف برطانوی مفاد کا حامل ہے جبکہ ہندوستان کے مفاد سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کا مقصد ہندوستان کی ترقی کو مسدود کرنا اور برطانیہ کیلئے استحصال بالجبر کا دروازہ کھولنا ہے۔ قرطاس ابیض کے ذریعہ نہ تو ہندوستانی فوج پر اہل وطن کا قبضہ ہو سکے گا اور نہ اندرونی معاملات میں آزادی حاصل ہو سکے گی نیز فوجی اخراجات کا بار عظیم بدستور ہندوستان کی گردن پر باقی رہیگا۔ اس مینی فیسٹو میں بتایا گیا ہے کہ ان تمام خطرات سے بچنے کا واحد طریقہ کانسٹی ٹیوانٹ اسمبلی (مجلس اساسی) کا قیام ہے جس کا انتخاب بالغ رائے دہی کے معیار پر ہوگا اگر رائے دہندوں کی مرضی ثابت ہو گئی تو حکومت کے لئے قرطاس ابیض کو مسترد کرنے کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ ہوگا اور اس کو معلوم ہو جائے گا کہ ملک تمام معاملات کو اپنی نمائندہ اسمبلی کے ذریعہ طے کرانے کا خواہشمند ہے۔ گویا کانسٹی ٹیوانٹ اسمبلی قرطاس ابیض کا نعم البدل تلاش کرے گی۔

کانگریس کی طرف سے جو لوگ امیدوار ہوں گے ان کا فرض ہوگا کہ وہ موجودہ آرڈیننس اور تباہ کن قوانین کی مخالفت کریں اور صوبہ سرحد میں خدائی خدمتگاروں کے متعلق حکومت نے جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ اس کے خلاف پرزور جدوجہد کریں۔

پارلیمنٹری بورڈ کے صدر مولانا ابوالکلام آزاد مقرر کر دئے گئے

سوشلسٹ پارٹی کے متعلق کانگریس کا رویہ کیا ہوگا؟

اسمبلی کے لئے کانگریسی امیدواروں کا انتخاب

بنارس ۲۹ جولائی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ پارلیمنٹری بورڈ اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے مشترکہ اجلاس میں گاندھی جی مینی فیسٹو کی تائید میں ایک زبردست تقریر کریں گے۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی میں ایک تجویز کا مسودہ تیار ہو رہا ہے جس میں سوشلسٹ پارٹی کے رویہ پر اظہار خیال کیا جائے گا۔

دو گھنٹہ کے غور و فکر کے بعد پارلیمنٹری بورڈ نے پنڈت مالویہ کی جگہ مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کو پارلیمنٹری بورڈ کا صدر منتخب کیا ہے۔ انتخابی کمیٹی کا اجلاس دوپہر کے بعد منعقد ہوا جس میں اسمبلی کے لئے امیدواروں کا انتخاب کیا گیا۔ برطانوی ہند میں خالی اسامیوں میں سے ایک کو پر کر دیا اور دو کو باقی رکھا ان میں سے ایک صوبہ سرحد کے لئے باقی رکھی گئی ہے۔

پارلیمنٹری بورڈ کی انتخابی کمیٹی میں مندرجہ ذیل امیدوار مختلف حلقۂ انتخاب سے منتخب کئے گئے:۔

مدراس۔ مسٹر وی وی گیری۔ کے سنگھوارا راڈ پولاٹ سٹرائن۔ بھے رنگا۔ مسٹر ستیہ مورتی۔ مسٹر متھورنگا۔ ڈاکٹر راس سیس۔ رنجن۔ مسٹر رام چٹیار۔ مسٹر شیمکل ایرن۔ سوامی وینکٹ چلم چٹی۔

بمبئی۔ مسٹر نریمان۔ ڈاکٹر دیشمکھ۔ بھولا بھائی ڈیسائی۔ ہوسانی۔ ڈاکٹر کھیدکر۔ قاضی عبدالحمید۔ باقی حلقۂ انتخاب سے امیدواروں کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا۔

دارالحکومت

دہلی میں قصابوں کی ہڑتال

تازہ ٹیکس کے خلاف احتجاج

حکومت نے درخواست مسترد کر دی

قماربازوں کے اڈہ پر پولیس کا چھاپہ

مصیبت زدگان بہار و افریقہ کے لئے مسلمانوں کی ہمدردی

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

اعلان تعطیل

ہارڈنگ لائبریری کے متعلق شکایت

ہزاروں انسان ہیضہ کی نذر

بہار، مالوہ اور یوپی میں ہیضہ کا زور

ساتھ گاؤں ڈوب گئے

آسام میں خوفناک سیلاب

اطالوی تجارتی وفد ہندوستان آئے گا

بم پھٹنے اور ہوائی جہاز ٹوٹنے کا حادثہ

نو اشخاص ہلاک اور متعدد مجروح

پنڈت مالویہ کو مسٹر ستیہ مورتی کا انتباہ

کانگریس امیدواروں کی مخالفت کا اندیشہ

ہندو مہاسبھا اور پنڈت مالویہ

کانگریس کے رویہ کی مذمت

مسلمانوں پر ہندوؤں اور سکھوں کا حملہ

ایک مسلمان ہلاک

آسٹریا میں نازی بغاوت کی رفتار

دو سو نازی ہلاک اور چھ سو گرفتار ہو گئے

پولیس سے ہڑتالیوں کا تصادم

امریکہ کے ایک گاؤں میں بیدست جنگ

ایک کشتی الٹ گئی

آسٹریا کی سرحد پر اطالوی فوج کا اجتماع

توپ خانوں اور ہوائی جہازوں کا مظاہرہ

سات میل کے رقبہ میں آتشزدگی

۵ ہزار سپاہی آگ بجھانے میں مصروف ہیں

غازی پور کے فساد میں مسلمانوں کو سزا

مراد آباد میں عظیم الشان جلسہ سیرت النبی

(بسلسلہ حوادث و احکام)

الجواب

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

جرمنی کے بعد آسٹریا میں خون خرابہ

حکومت اور نازیوں میں خوفناک جنگ۔ چالیس اشخاص کو پھانسی

ریلوے پر باغیوں کا قبضہ۔ سرحد پر اطالوی افواج کی نقل و حرکت

وائنا، ۲۸ جولائی۔ تمام وائنا افواج سے بھرا ہوا ہے۔ جن نازیوں نے چانسلری پر قبضہ کر کے ڈاکٹر ڈولفس کو قتل کیا تھا وہ سب گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ہر ٹلن جو نازیوں کا نامزد چانسلر اور آسٹریا کی طرف سے روم میں سفیر تھا، وائنا میں گرفتار کر لیا گیا جس کے بعد اس نے خودکشی کر لی۔ معلوم ہوا ہے کہ اب تک چالیس اشخاص کو پھانسی کے تختہ پر چڑھا دیا گیا ہے۔

کل جرمنی کے ہر ہٹلر نے پارلیمنٹ کے وائس چانسلر وان پاپن کو جرمنی کی طرف سے وزیر بنا کر وائنا روانہ کر دیا ہے تاکہ وہ آسٹریا اور جرمنی کے دوستانہ تعلقات کو قائم کریں۔ آسٹریا کا نازی انسپکٹر موجودہ واقعات کا ذمہ دار رہا ہے اپنے عہدے سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ ہر ہٹلر کی اس چال سے وائنا میں خوشگوار فضا پیدا ہو گئی ہے اور یقین کر لیا گیا ہے کہ موسولینی آسٹریا کے نازیوں کی حمایت نہیں کریں گے۔

کارنتھیا اور آسٹریا میں حکومت اور نازیوں کی جنگ میں ایک سو سے زائد اشخاص ہلاک ہوئے ہیں۔ حکومت اٹلی کی ہوائی اور عسکری قوت آسٹریا کی سرحد پر روانہ کر دی گئی ہے۔ ...

آخری اطلاع مظہر ہے کہ تھیا میں نازیوں اور حکومت میں خوفناک جنگ ہو رہی ہے۔ باغیوں نے لوزن ریلوے کے ایک بڑے حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

بہار میں سیلاب کی تباہ کاریاں

امارت شرعیہ بہار کی سرگرمیاں

اس وقت تک سیلاب کی جو اطلاعیں چاروں طرف سے امدادی کام کرنے والے رضاکاروں اور مرکزوں کے افسران انچارج سے موصول ہوئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ چمپارن، مونگیر، مظفرپور میں سیلاب نے سخت تباہی برپا کر دی ہے۔ دربھنگہ ضلع میں سیلاب نے نصف علاقہ کو تباہ اب کر دیا ہے۔ سیتامڑھی کے علاقہ میں سیلاب نے نہایت ہی خوفناک صورت اختیار کر لی ہے۔ تقریباً ایک سو مواضعات پوپری کے علاقہ میں تہ آب ہیں۔ ...

(نامہ نگار)

بھی سو روپیہ کا وعدہ کر لیا گیا ہے توقع ہے کہ اس مصرف خیر میں جو صدقہ جاریہ کی حیثیت رکھتا ہے اصحاب خیر حصہ لیں گے اور بہت جلد یہ تحریک عملی صورت اختیار کرے گی۔ میری درخواست بردران ملت سے عموماً اور برادران ندوہ سے خصوصاً ہے۔ بعض ندوی محترم بھائیوں نے پچاس پچاس روپیہ کا وعدہ کیا ہے اگر ہمارے دوسرے بھائیوں نے بھی ہمت و حوصلہ سے کام لیا تو ہم اپنا مقررہ چندہ بہت جلد اور آسانی سے ادا کر سکیں گے۔

(عبدالودود ناظم انجمن طلبائے قدیم شبلی ہوسٹل لکھنؤ)

جاپان میں پیدائش کا اوسط

ٹوکیو ۲۸ جولائی۔ ہر برس مردم شماری کی سرکاری رپورٹ شائع ہوئی ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ گذشتہ سال جاپان میں ۲۰۲۹۲۰۰ آدمیوں کا اضافہ ہوا۔ رفتار پیدائش فی گھنٹہ ۲۲۲ بچے ہے۔ یعنی ایک منٹ میں چار بچے پیدا ہوتے ہیں۔

یوپی میں ہوائی بندوق پر لائسنس

الہ آباد ... جولائی۔ لوکل گورنمنٹ نے تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے نام ہدایات جاری کی ہیں کہ قانون اسلحہ کے ماتحت ہوائی پستول رکھنا بھی جرم ہے۔ ان کے لئے لائسنس حاصل کرنا لازمی ہے۔ ...

بیل گاڑی اور ریل کی ٹکر سے دو اشخاص ہلاک

روس اور بلگیریا میں جدید عہد و پیمان

دو لڑکے جل کر ہلاک ہو گئے

وائسرائے کا زلزلہ فنڈ

دارالعلوم ندوۃ العلماء میں قیام یادگار

(رسید محمد مجتبیٰ وکیل)

امارت شرعیہ بہار کی طرف سے سیلاب زدوں کی امداد

سیلاب زدہ علاقوں کا معائنہ

محبوب عاشق کے قدموں پر

دنیائے عملیات

سو روپیہ انعام

فوراً ضرورت ہے

Manager The Milton House
P. Box No. 6837 Bara Bazar
Calcutta

بچوں والو ہوشیار — بال جیون گھٹی

نہایت شاندار اور رنگین اسلامی مطبوعات

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

مین فی صدی سے پچاس فی صدی تک کفایت

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

پنڈت مالویہ اور مسٹر اینے پارلیمنٹری بورڈ سے مستعفی ہو گئے

ورکنگ کمیٹی سے علیحدہ ہونے کا امکان۔ سوشلسٹ پارٹی کا مستقبل

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی کارروائی

بنارس ۲۸ جولائی۔ کل صبح سے کانگریس ورکنگ کمیٹی اور پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس شروع ہو گیا ہے جس میں مندرجہ ذیل لیڈران نے خصوصیت کے ساتھ شرکت کی:-

گاندھی جی، مولانا ابوالکلام صاحب آزاد، ڈاکٹر سید محمود، مسٹر جے رام داس دولت رام، سردار پٹیل، سردار سردول سنگھ، مسٹر اینے، بابو راجندر پرشاد، پنڈت مالویہ ...

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے سکریٹری نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے۔ ...

مزدوروں کی بیداری سے حکومت کا اضطراب

کونسل میں بل پیش کرنے کی تجویز

بمبئی ۲۸ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت بمبئی شہر اور پریذیڈنسی سے مزدوروں کے اشتراکی عناصر کا خاتمہ کرنے کے لئے تجاویز پر غور کر رہی ہے۔

اس مسئلہ کو پیش نظر رکھ کر مزدوروں اور کارخانہ داروں کے درمیان تنازعات کا تصفیہ کرنے کے لئے ایک بل پیش کیا جا رہا ہے۔ ...

مجلس احرار اسلام کا اجلاس

کپورتھلہ اور ریاست جیند کے مظالم کے خلاف احتجاج

امرتسر ۲۱، ۲۲ جولائی کو مجلس احرار ہند کا ایک کامیاب اجلاس منعقد ہوا جس میں مختلف اضلاع کے ۹۰ نمائندوں نے شرکت کی۔ ...

پنڈت جواہر لال نہرو پر جیل میں پابندی

خان بہادر کا اعزاز واپس

سول نافرمانی کے اسیروں کی رہائی

پٹنہ ۲۷ جولائی۔ تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں اب کل ۵۰ سیاسی اسیر جیل میں موجود ہیں ان میں سے پہلا دستہ جس میں ۲۴ اسیر شامل ہیں قبل از میعاد سزا یابی رہا کر دیا گیا ہے۔

موٹر کے ذریعہ ڈاکہ ڈالنے کی کوشش

انجن اور گاڑیاں پٹڑی سے اتر گئیں

شملہ کے قریب پہاڑی دھنس گئی

شملہ ۲۸ جولائی۔ شملہ سے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کل بعد سہ پہر تقریباً ... بجے سنووا اور کامٹی گھاٹ کے درمیان جو کالکا شملہ سیکشن پر واقع ہیں پہاڑی کے دھنس جانے کی وجہ سے ایک مال گاڑی کا انجن اور اس کے دو ڈبے پٹڑی سے اتر گئے۔

حکومت کے جواب سے سر آغا خاں کو مایوسی

سر کا خطاب ترک کر دیں گے

لندن، ۲۸ جولائی۔ گورنمنٹ کی طرف سے سر آغا خاں کو جواب دئے جانے کے متعلق ...

جاپان کو شکست دینے کی نئی ترکیب

لنکاشائر کے کارخانے ہندوستان میں کھولے جائیں گے

لندن، ۲۸ جولائی۔ لنکاشائر کے کارخانے اگرچہ اب چلتے ہیں لیکن نہ چلنے کے برابر ہیں۔ ...

انڈمان جیل میں بھوک ہڑتال نہیں ہوئی

شملہ ۲۸ جولائی۔ آج اسمبلی میں ... کے جواب دیتے ہوئے سر ہیگ ہوم ممبر نے کہا کہ انڈمان جیل میں بھوک ہڑتال کی خبر غلط ہے۔

جرمنی میں انقلاب کا اندیشہ

حکام کی تگ و دو

لندن پر مصنوعی گولہ باری

امارت شرعیہ کی طرف سے غلہ کی تقسیم

چار ہزار کا سونا دریائے نیل کی نظر

اشتراکی جماعت خلاف قانون قرار دیدی گئی

حکومت ہند کا اعلان

آسام میں بارش سے تباہی

جے پور میں ڈیڑھ ہزار کتابیں ضبط

سفید بالوں کو سیاہ کرنے والا — بال سیاہ تیل

سرمہ نور افزا

اینٹی پائیوریا

تارکاپتہ۔ "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللہِ عَلَی الجَمَاعَۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول۔ ہلال احمد زبیری (بی-اے)　　معاون۔ محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی۔ یوم پنجشنبہ ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ ہجری مطابق ۹ اگست ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۰

آلٰہیات اور حقائق شریعت کا بحر مواج

سیرۃ النبی کی اہمیت اور جاہل میلاد خوانوں کا مرثیہ

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کی حقائق پرور تقریر

(گزشتہ سے پیوستہ)

عالم برزخ کے واقعات

معزز حاضرین! آپنے ہجرت کا واقعہ سنا صلح حدیبیہ کا قصہ بھی آپ کو معلوم ہوا۔ آپنے شہید بلانے کا واقعہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اطمینان دیکھا۔ اب عالم برزخ کے واقعات کو لیجئے اور ذرا دنیا کے عقلا کو دیکھئے۔ زندگی سے پہلے اور بالخصوص موت انسانی کے بعد کا معاملہ ایسا پیچیدہ ہوا کہ ان احمقوں میں سے ایک بھی ٹھکانہ کی بات نہیں کہتا۔ ہندو جو اپنے آپ کو سب سے پرانی تہذیب کا مالک بتلاتے ہیں بلکہ اب تو ان کا یہ دعویٰ ہے کہ تمام دنیا کے مذاہب ہماری ہی تہذیب کے خوشہ چیں رہے ہیں ان کی اس معاملہ میں یہ حالت ہے کہ سب سے بدتر اگر

سادگی ہوتی ہے تمہارے فلاسفہ کی طرح دلائل کی بھرمار نہیں ہوتی۔ دلائل تو وہاں ہوتے ہیں جہاں محض عقل پر دارو مدار ہو اور جہاں آنکھوں کی دیکھی بات ہو وہاں دلائل نہیں ہوا کرتے۔ اگر تم اسکو زیادہ مجبور کروگے تو وہ قسم کھالیگا اور قسم کھا کر کہے گا کہ میں جو کچھ کہتا ہوں وہی صحیح ہے۔ تم تسلیم کرو یا نہ کرو۔

وہ کرکرہ کا قصہ تو آپ نے سنا ہوگا غالباً خیبر میں یہ شہید ہوئے ہیں۔ خیبر کی جنگ کے بعد جب صحابہ شہداء کا شمار کرنے لگے تو انہوں نے شہداء کی فہرست میں کرکرہ کا نام بھی لیا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے آپ نے

کانگریس کی شرکت

بھلا خیال کیجئے کانگریس میں کہا ہے۔ ارے میاں کانگریس بھی ایک جماعت ہے جس میں ہندو مسلمان دونوں شریک ہیں۔ آخر میونسپلٹی میں مسلمان جاتے ہیں یا نہیں۔ ڈسٹرکٹ بورڈ میں مسلمان جاتے ہیں یا نہیں۔ کونسلوں میں جاتے ہیں یا نہیں

ازبلا چھپ کر تیار ہوگئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق، یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نو مسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون۔ اسکے حجم اور اس کی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جاسکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا اس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کرسکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہوجائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائیگی۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ۔ دہلی

Regd. No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 9.　　DELHI WEDNESDAY AUGUST 1, 1934　　PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے۔

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر دیکھئے جس کو پڑھکر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہوجائیں گے قیمت فی جلد ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

مجلس تحریک قرآن مجید

اعزازی عہدیداران

ضرورت ہے

باڑہ میں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کی تشریف آوری

باڑہ ۱۲ر جولائی۔ آج انجمن امداد المسلمین باڑہ کی طرف سے حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب کے اعزاز میں ایک پرتکلف ٹی پارٹی دی گئی جس میں معززین

باڑہ میں سیرت النبی کا جلسہ

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نہایت عمدہ ہے جس کا شمار اعلیٰ ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو عطر ہے نادر تفسیر کا مثل ابن کثیر، ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کبیر، مدارک، موضح القرآن، اتحاف، مسند حاکم، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزاز، مسند امام احمد، اسباب شان نزول از جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام قرآن و مسائل، قصص تاریخ، حکایات ظاہری باطنی اشارات غرضیکہ تفسیر کی جو بہ الامتیاز خصوصیات ہوسکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصہ ہیں اول حصہ میں حضرت آدمؑ سے لیکر تمام پیغمبروں کی سوانحعمریاں اور ان کی تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دی تھیں اور آپ کے وہ تمام خطوط مع ترجمہ درج ہیں جو آپ کے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام راہ دعوت اسلام روانہ ہوئے تھے بعد میں خلفاء راشدین کے کامل حالات ہیں حصہ دوم میں فضائل القرآن و اسرار حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ قادریہ و سہروردیہ اور چشتیہ کے بزرگوں کے مخفی اعمال قرآن و خواص جملہ سورتوں اور آیتوں اور پورے قرآن کے فوائد میں اور تعبیر خواب اور ترکیب فالنامہ کے ساتھ درج ہیں پانچویں حصہ میں قرأت کا بیان اور فوائد ہے رعایتی ہدیہ مجلد چرمی ۲ مع محصولڈاک بذمہ خریدار

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تیار ہے　ڈیڑھ سو سال کے بعد　تیار ہے

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند با تصویر سوانح عمری شائع ہوگئی

حیات حافظ رحمت خان

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی جسمیں

آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبد الواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۲۶/۸ کاغذ چکنا چمکدار کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ دہات ٹون کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے (عہ)

المشتہر:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ　حضرت العلامہ مولانا حافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارد و ذخیرہ ترغیب و ترہیب "جنت کی کنجی و دوزخ کا کھٹکا" میں جمع کرکے اردو تعلیمیافتہ انسانوں خصوصاً مسلمانوں پر گرانقدر احسان فرمایا ہے ہر جنت کی تمنی اور دوزخ سے مجتنب سعادتمند روح کے لئے ان دونوں رسالوں کا مطالعہ بیحد ضروری ہے جن حضرات نے ابتک ان دونوں کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا ہے ان کو چاہئے کہ نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر جلد سے جلد طلب فرمائیں کیونکہ بہت ہی تھوڑے رہ گئے ہیں ختم ہونے کے بعد دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا علیحدہ علیحدہ دونوں کی قیمت بالترتیب ۸ عمر اور عمر ہے مگر دونوں حصوں کے خریدار سے صرف دو روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک لئے جاتے ہیں۔

خاموش تبلیغ　حضرت ممدوح نے مذہبی رنگ میں یہ ایک افسانہ مرتب فرمایا ہے جس کو پڑھکر واقعات کے تحت میں بہت سی مذہبی معلومات حاصل ہوسکتی ہیں قیمت ۸

پاک زندگی　مولانا ممدوح نے اس رسالہ میں حضرت سلیمہ، حیات طیبہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے طریقوں کو نہایت آسان اور دلچسپ پیرایہ میں بیان فرمایا ہے قیمت ۸

تحفۃ المحبین　حضرت مولانا نے اس کتاب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے مختلف طریقے احادیث، آیات و واقعات صحیحہ کی روشنی میں بتلائے ہیں اور آخر میں صلوٰۃ التسبیح کا مفصل طریقہ بیان فرمایا ہے قیمت ۸

سیرۃ الحبیب　جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرۃ کو اس رسالہ میں آیات قرآنی کے تحت میں ترتیب دیا گیا ہے آپ کی سیرۃ کے صحیح واقعات کا علم حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ضرور فرمایئے قیمت عہ

احسن الوظائف　عملیات اور وظائف کے شوقین حضرات کیلئے یہ کتاب صراط مستقیم کا کام دیتی ہے نہایت آسان طریقہ پر مختلف اور ضروری اعمال و وظائف کے طریقے بیان کئے گئے ہیں قیمت ۸

تعلیم الاسلام　حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی بہترین تصنیف جس میں ارکان اسلام و ضروریات دین کو سوال جواب کے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے بچوں کی خصوصاً ابتدائی دینی تعلیم کیلئے بیحد مفید ہے چار نمبر کا مکمل سٹ ۱۲

فتاویٰ رشیدیہ　مسائل و فقہیہ کا بہترین ذخیرہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب کی بہترین تصنیف تین حصوں کا مکمل سٹ دو روپے چار آنے (عہ)

خطبہ صدارت　حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے آپ نے جمعیۃ علماء ہند کے سالانہ اجلاس منعقدہ پشاور میں جو بے نظیر خطبہ بحیثیت صدر اجلاس پڑھا تھا آج تک اس قدر معلومات سیاسیہ و مذہبیہ سے لبریز کوئی خطبہ جمعیۃ علماء ہند کے پلیٹ فارم پر نہیں پڑھا گیا مسلمانوں کیلئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے قیمت ۱۲ر

(نوٹ) ریلوے پارسل یا پانچ روپیہ سے زائد قیمت کی کتابوں کے لئے نصف قیمت پیشگی ارسال فرمائیں۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے گویا ایک ماہر کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں ہر ایک بوڑھا مرد و عورت، بچہ باآسانی پڑھ سکتا ہے زیر متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں اختلاف مقبول ہے اس ترجمہ میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآن مجید کے ایک ایک لفظ کے معنی بتاتا ہے حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر چڑھائی گئی ہے اور ضروری مقامات پر شان نزول کے ساتھ مسائل ان کا حل احادیث سے دیا گیا ہے تفسیر کے عنوانات کی تشریح کے واسطے ایک کتاب کی ضرورت ہے کیونکہ کم و بیش ایک ہزار عنوان قائم کئے گئے ہیں۔ مضامین تفسیر کی خوبی کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ کتب تفاسیر احادیث سے جناب مولانا عبد التواب صاحب چشتی شاگرد رشید مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند نے تالیف کیا ہے اور ہندوستان کے مشہور خوشنویس استاذ فن منشی محمد عبد الغنی صاحب خلف منشی محمد ممتاز علی صاحب مہاجر کی اپنی خاندانی یادگار کے طور پر لکھا ہے اور اس کی صحت کا یہ حال ہے کہ ایک ایک حرف پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ دہلی کے بڑے بڑے علماء و ماہر حفاظ نے اس کی صحت میں حصہ لیا ہے باوجود کارڈ سائز کے جلی قلم عربی اور اردو ہر دو خط خوشخط نہایت صحیح زیر و زبر وغیرہ اپنے اپنے حروف پر دئے گئے ہیں۔ آپ سفر و حضر میں اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں جیب میں آسانی سے آجاتی ہے موٹائی ایک انچ ہے ہر صفحہ پر بیل بوٹوں سے اس کی شان دوبالا ہوگئی ہے۔ ہندوستان میں اس شان کی حمائل شریف کا مقابلہ ناممکن ہے اس قدر اوصاف ہونے کے باوجود اس کا رعایتی ہدیہ مجلد چرمی دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ) مجلد عام (دو روپے) محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

(جید برقی پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

غیرتند یکہ از درگاہش سرتبافت
بہر درکہ رفت ہیچ عزت نیافت

برادران ملت! واقعہ بھی یہی ہے ... اُن کی عزت افزائی نہیں ہے بلکہ وہ اگر بندہ بنالیں تو ہماری نجات ہوجاتے۔ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

بندہ حسن بصد زبان گفت کہ بندۂ توام
تو بزبان خود بگو بندہ نواز کیستی
اے تو چمن بادشاہ بندہ نواز کیستی
بردہ ما ہمیں دری محرم راز کیستی

یہ حضرت سلطان نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت کا اثر ہے۔ دیکھا آپ نے حضرت حسن نے کس خوبی سے اپنی بندگی اور بیچارگی کا اعتراف کیا ہے۔ ہاں تو رابعہ بصریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جواب آپ نے سن لیا اب ذرا شیخ عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی ملاحظہ کیجئے فرماتے ہیں۔

گر نکیر آید و پرسد کہ بگو رب تو کیست
گویم آنکس کہ ربود این دل دیوانہ ما

حضرت کی طرف گیلانی منسوب ہے اس میں آپ کی یہ مشہور غزل ہے۔

... کو چاند کی شکل میں دیکھا۔ بہرحال خلاصہ یہ ہے کہ انسان کے اقوال واعمال ایک شکل اختیار کرلیا کرتے ہیں۔

کافر کی قبر میں ننانوے سانپ

اچھا آپ نے یہ بھی سنا ہے کہ جب کوئی کافر اپنی قبر میں نکیرین کا جواب دینے سے قاصر ہوجاتا ہے تو اُس کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے۔ نکیرین کا سوال تو جانتے ہو اُن کا سب سے پہلا سوال مردے سے قبر میں یہی ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے

جب قبر میں مردہ آنکھ کھولتا ہے تو عصر کی نماز کا وقت اس کو تنگ معلوم ہوتا ہے وہ گھبرا کر کہتا ہے مجھکو نماز پڑھ لینے دو عصری نماز قضا ہوجائے گی نکیرین اس کو بتاتے ہیں کہ یہ دارالعمل نہیں ہے عمل کا سلسلہ ختم ہوگیا اب تو دارالجزا میں ہے ...

اپنی بچے دیدو ... وہ ایک نیکی اولنی تھی جو حضرت عمر ما نگا کرتے تھے ... تمام نیکیاں قربان کرنے کو آمادہ تھے۔

صائب کا واقعہ

اسی طرح صائب جو فارسی کا مشہور شاعر ہے اس کا واقعہ مشہور ہے۔ اُس نے ایک تربوز والے کو دیکھا کہ تربوز کی قاشیں لئے بیٹھا ہے اور آواز لگا رہا ہے۔ من قاش فروش دل صد پارۂ خویشم۔ صائب اس مصرعہ کو سن کر تڑپ گیا اور اُس نے دوکاندار سے یہ مصرعہ لے لیا اور اس کے تمام تربوز خرید لئے اور اس مصرعہ پر ایک اور مصرعہ لگا کر اُس نے شعر بنالیا۔

من قاش فروش دل صد پارۂ خویشم
لختے برد از دل گذرد ہر کہ ز پیشم

یہ حضرت صائب صاحب ایک دن غیر معروف طریقہ پر ایک ہوٹل میں بیٹھے ہوئے تھے جہاں لوگ مختلف شعراء پر رائے زنی کررہے تھے انہوں نے دریافت کیا آپ لوگوں نے صائب کا کلام بھی سنا ہے آپ کی صائب کے متعلق کیا رائے ہے ...

... کسی مسلمان جانے ... انگریزوں کے ڈنروں میں جاکر ہر قسم کے کھانے کھائیں ... تم میں کچھ عقل بھی ہے یا نہیں ... دیکھا دیوبندی کہدیا اور دیوبندی جاہل مسلمانوں کے نزدیک ایسا ہی ہے جیسے کوئی سی۔ آئی۔ ڈی کا آدمی۔ ایک صاحب مجھ سے زمانے لگے آپ بھی دیوبندی ہیں ...

(باقی آئندہ)

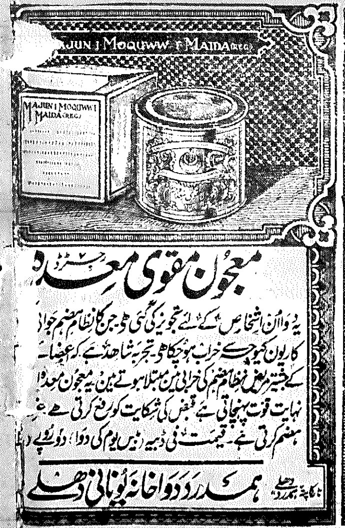

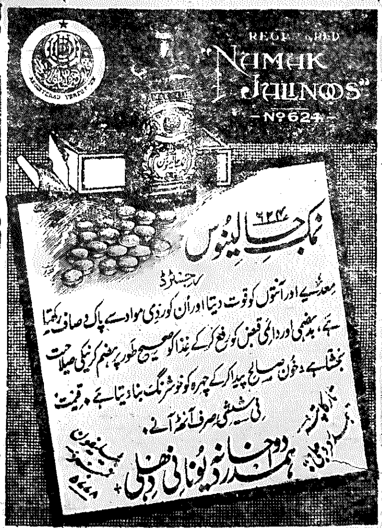

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت
اسی مہینہ میں منگا لیجئے پھر نہیں ملیں گے

دہلی کا مشہور مذہبی ماہوار رسالہ نظام المشائخ چھبیس سال سے ہر ماہ ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کیا کرتا ہے جس میں نئے نئے عنوانوں سے حضور صلعم کی خصوصیات زندگی پر نہایت بلند پایہ مضامین لکھے جاتے ہیں۔ پورے چھبیس تذکرے تو اب نہیں مل سکتے۔ البتہ چند موجود ہیں اور ایک تازہ تذکرہ ابھی چھپ کر تیار ہوا ہے۔ پچھلے بچے ہوئے تمام تذکروں کی ضخامت ڈیڑھ ڈیڑھ سو صفحے ہے لیکن تازہ تذکرہ کی ضخامت کتابی سائز کے تین سو صفحوں کے برابر ہے۔ یہ دونوں تذکرے صرف ایک آنہ محصول بھیج کر آپ مفت حاصل کرسکتے ہیں بشرطیکہ اس ایک آنہ کے ساتھ نظام المشائخ کا سال بھر کا چندہ بھی بھیج دیں۔ یہ رعایت فقط ایک مہینہ کے لئے ہے۔ مہینہ بھر کے اندر اندر نظام المشائخ کا خریدار بننے والوں کو ایک تو مندرجہ بالا رعایت دی جائے گی کہ رسول اللہ صلعم کا ایک تذکرہ پرانا اور ایک تذکرہ تازہ مفت دے گا اور دوسری رعایت یہ کہ

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

لیا جائے گا یعنی ایک روپیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تذکرے ساڑھے چار سو صفحے کے ملیں گے اور پھر سال بھر تک نظام المشائخ چھپنے کے بعد پہنچے گا۔ نظام المشائخ کے ہر پرچہ کی ضخامت بڑے سائز کے بہتر صفحے ہوتی ہے۔ نمونہ مفت منگا کر دیکھئے اور ایک رعایت اور لیجئے۔ سال بھر نظام المشائخ پڑھنے کے بعد اگر سال بھر کے پرچے صاف ستھری حالت میں واپس کردیجئے گا تو ایک روپیہ جو اس وقت ادا کیجئے گا وہ واپس دیدیا جائے گا۔

المشتہر۔ منیجر رسالہ نظام المشائخ ۹۱ کوچہ چیلاں دہلی

افغانستان میں خلاف شرع مراسم کا انسداد

شادی بیاہ، ختنہ اور تعزیت کے لئے دستور العمل
اسراف وتبذیر کے تمام راستے بند کردئے گئے
شریعت نواز شاہ افغانستان کا فرمان خسروی

جس طرح ہمارے ملک ہندوستان میں ہندوانہ مراسم نے اسلامی صورت اختیار کرکے غریب مسلمانوں کو تعزیت، ختنہ اور شادی بیاہ کی فضول خرچیوں اور بیجا اسراف وتبذیر میں مبتلا کر رکھا ہے اسی طرح افغانستان میں بھی ان تقریبات کے سلسلہ میں بے شمار روپیہ خرچ کیا جاتا ہے جس سے ایک طرف تو افلاس اور غربت مسلمانوں کو تباہ کررہی ہے اور دوسری طرف اسراف وتبذیر نے ان کو شیطان کا بھائی بنا رکھا ہے اور ان کی عمرانی اور اقتصادی بنیادوں کو کھوکھلا کردیا ہے۔ ...

... میں دعا کرنا اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی ودلجوئی۔

(۱) شریعت کی رو سے تعزیت کی مدت تین روز ہے لیکن اگر متوفی کے لواحقین کسی اور مقام میں رہتے ہوں یا موجود ہوں مگر کسی وجہ سے ان کو وفات کی اطلاع نہ مل سکے تو تین روز سے زیادہ بھی تعزیت جائز ہے مگر بار بار تعزیت کرنا مکروہ ہے۔

تشریح:۔ بار بار تعزیت سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص ایک روز تعزیت کے لئے آئے اور پھر دوسرے روز آکر تعزیت شروع کردے یا فاتحہ پڑھے چنانچہ رسم یہی پڑگئی ہے کہ ہر شخص تین روز تک برابر فاتحہ پڑھنے کے لئے آتا ہے حالانکہ یہ تکرار شرعاً ممنوع ہے۔

(۲) متوفی کے تمام اقارب خواہ صغیر ہوں یا کبیر، مرد ہوں یا عورت تعزیت کرسکتے ہیں سوائے جوان لڑکی کے کہ اس کے لئے محرم شرعی کے سوا کسی دوسرے ...

صورت تجہیز وتکفین

دستور العمل تعزیہ داری

اگر کوئی شخص فوت ہوجائے تو شرعاً اقارب اور ہمسایہ ایفاء مراسم تعزیت کے لئے متوفی کے مکان میں جمع ہوسکتے ہیں۔ تعزیت سے مراد ہے متوفی کے ...

دنیا میں کیتھولک عیسائیوں کی تعداد
کیتھولک چرچ کا دعویٰ

رومن کیتھولک چرچ کا دعویٰ ہے کہ دنیا میں اس کے متبعین کی تعداد تمام دنیا کے مذہب والوں سے زیادہ ہے۔ دنیا میں ہر مذہب کے ماننے والوں کی فی صدی تعداد درج ذیل ہے:۔

کیتھولک عیسائی ۱۹ فیصدی۔ کنفیوشس ۱۶۔ مسلمان ۱۳۔ ہندو ۱۲۔ بدھ مذہب والے ۱۰۔ پروٹسٹنٹ عیسائی ۸۔ یہودی دس میں ایک فیصدی۔ شمالی امریکہ میں رومن کیتھولک عیسائیوں کی تعداد ۲۰۲۲۰۵۲۵۱ یا ۱۳ فی صدی، دیگر عیسائی ۸۱۸۴۰۵۵۸ یا ۵۴ فی صدی، غیر عیسائی ۲۱۰۰۱۳۰ یا ۱۳ فی صدی۔

یورپ میں رومن کیتھولک عیسائیوں کی تعداد ۲۰۱۲۰۵۵۹۰ یا ۴۳ فیصدی، دیگر عیسائی ۲۳۴۵۲۹۵۷۵ یا ۵۰ فی صدی، غیر عیسائی ۸۱۶۴۳۱۳ یا ۷ فی صدی۔

جنوبی امریکہ میں کیتھولک عیسائیوں کی تعداد ۷۳۰۵۰۵۸۵ یا ۹۷ فی صدی، دیگر عیسائی ۱۵۵۲۴۰۲ یا ۲ فی صدی۔

افریقہ میں کیتھولک عیسائیوں کی تعداد ۵۳۸۷۶۷۸ یا ۴ فی صدی، دیگر عیسائی ۹۱۰۳۷۲۵ یا ۷ فی صدی، غیر عیسائی ۱۲۵۵۷۴۰۳۰ یا ۸۹ فیصدی۔

ایشیا میں کیتھولک عیسائی ۱۷۰۳۸۸۷۴ یا ۲ فی صدی، دیگر عیسائی ۹۴۵۰۵۸۵ دیگر مذاہب ۹۷۰۳۵۴۶۱۴ یا ۹۷ فی صدی۔

پایہ تخت یونان میں ایک مسجد کی تعمیر
شاہ فواد سنگ بنیاد رکھیں گے

یونان کی پارلیمنٹ نے اپنے پایہ تخت میں ایک عظیم الشان مسجد کی تعمیر منظور کرلی ہے شاہ فواد والی مصر جب یونان بغرض سیاحت تشریف لے جائیں گے تو اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔

حبشی حکومت کا وفد طائف میں
سلطان ابن سعود سے ملاقات

اطلاع دی جاچکی ہے کہ حبش کا ایک وفد سلطان ابن سعود سے سرکاری طور پر ملاقات کرنے کے لئے جدہ آگیا ہے۔ اب معاصر "صوت الحجاز" سے معلوم ہوا کہ اس حبشی وفد کے ارکان نے جلالۃ الملک سلطان ابن سعود سے طائف میں ملاقات کی اور سلطان حبش کی طرف سے عظمۃ السلطان کی خدمت میں خطاب پیش کیا۔

گزشتہ ہفتہ جلالۃ الملک نے حبشی وفد کے ارکان کی ضیافت کی جس میں ارکان وفد کے علاوہ سید حسن ادریسی اور سید عبدالعزیز ادریسی اور ارکان حکومت نے بھی شرکت کی۔ اس کے بعد یہ وفد سلطان حجاز سے جواب لیکر طائف سے جدہ روانہ ہوگیا۔

ترکی میں جاپان کا تجارتی وفد
جاپانی مصنوعات کی درآمد کیلئے شرائط

استنبول کی خبر ہے کہ جاپانی تجار کا ایک وفد ترکی پہونچا ہے جو حکومت ترکیہ سے جاپانی مال کی درآمد پر گفتگو کررہا ہے۔ حکومت ترکیہ نے صاف صاف جواب میں اپنا مقصود ظاہر کردیا ہے کہ اگر جاپان اپنی مصنوعات کے تبادلہ میں ترکی کی تمام پیداوار لینے کے لئے تیار ہو تو ترکی حکومت اس کے لئے تیار ہے کہ جاپانی مال کی درآمد کو تسلیم کرلے۔

معلوم ہوا ہے کہ جاپانی تجارتی وفد نے درخواست اپنی مصنوعات کے معاوضہ میں ترکی تمباکو اور روئی لینی منظور کی ہے۔

افسانہ

بہار وخزاں

میاں اختر کی جانب سے ایک ٹی پارٹی
گمراہ دوستوں کے جھانسے
نئی روشنی میں تاریکی ہی تاریکی
(۱۰)

مولانا:۔ اللہ تعالیٰ کسی مسلمان کو بھی مغربی اخلاق اور تہذیب کی ہوا نہ لگائے۔ واہ میاں اختر! کیا کہنے ہیں تمہاری گریجویٹی کے اور شاباش ہے تمہاری روشن خیالی کو! خوب سمجھے اخلاق کے معنے لاحول ولا قوۃ الا باللہ! تم کو تو معلوم ہوگا کہ مغرب میں زنا کو معیوب خیال نہیں کیا جاتا بلکہ اس کو آزاد ...

اختر:۔ تو آخر خرچہ کتنا بیٹھے گا۔ حساب لگا کر بتلاؤ اور آج ہی ایک کمیٹی بنا کر انتظام شروع کردو۔

نذیر:۔ خود انتظام کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ لارنس ہوٹل کو اس کا ٹھیکہ دیدیا جائے اور اس کو انتظام اور کھانے پینے کی نوعیت سے مطلع کردیا جائے وہ خود اخراجات کا تخمینہ لگا کر آپکو بتادیگا۔

جناںچہ اس تجویز کے مطابق لارنس ہوٹل کے منیجر کے پاس یہ سب حضرات تشریف لے گئے۔ منیجر صاحب نے پہلے کھانے پینے اور جملہ متعلقہ اشیاء کی ایک فہرست بنائی جس میں اعلیٰ قسم کی شراب کی خاص رعایت رکھی اور پھر مہمانوں کی تعداد دریافت کی اور حساب لگانے کے بعد بتایا "صرف تین ہزار دو سو روپے میں یہ سب کام شاندار طریقہ پر انجام پاجائے گا"۔

...

نذیر:۔ میاں اختر! اگر مولانا کو ہم سے گفتگو ہوتی تو دیکھنا کہ ان کی کیا حالت ہوتی ہے ہم نے کا بلوں میں کیا گھاس کھودی ہے کہ ان سے دب جائیں گے؟

اختر:۔ اچھا تو پھر کسی روز ان کے پاس چلیں گے اور ان کو ایسا پریشان کریں گے کہ پھر ہم سے بات چیت کرنے کا نام ہی نہ لیں گے۔

بشیر:۔ خیر میاں اس میں زیادہ دماغ کھپانے کی ضرورت ہی کیا ہے جب گفتگو ہوگی دیکھی جائے گی۔ میاں اختر! کل تمہارے سابق پروفیسر مسٹر ولیم تشریف لا رہے ہیں ہم سب کا ارادہ یہ ہے کہ تم اپنی طرف سے ان کو برسوں اتوار میں پارٹی دو ...

اختر:۔ ہاں میں نے کل سنا تھا کہ مسٹر ولیم تشریف لارہے ہیں اچھا تو پرسوں ان کو ٹی پارٹی دیدو اور اندازہ لگا کر کتنا خرچہ آئے گا۔

بشیر:۔ میرے خیال میں دوستوں کو دعوت دی جائے ولیم صاحب کی خاطر یونیورسٹی کے گروپ کو بھی بلانا چاہئے۔

مرآۃ المثنوی
مرتبہ
قاضی تلمذ حسین صاحب

مثنوی شریف کا یہ وہ جامع خلاصہ ہے جس کی نسبت اہل علم وفضل متفق اللفظ ہیں کہ اس کی نظیر نہ دیکھی نہ سنی "مثنوی شریف" کے جملہ مطالب ومباحث کا انحلال پانچ حصص میں اس خوبی کیا گیا ہے کہ تمام پیچیدگیاں رفع ہوگئی ہیں اور اب ہر شخص بلا دقت مثنوی شریف سے کما حقہٗ مستفید ہوسکتا ہے۔ حجم (۱۲۰۰) صفحات
قیمت للعہ ملنے کا پتہ
دائرۃ الادب جیدگوڑہ حیدرآباد دکن

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے اعجازی تاثیرات سے بیرون ہند بھی مقبول عام ہوچکی ہیں۔ قبض۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی وکمی۔ جریان۔ احتلام۔ سرعت۔ انزال وغیرہ شکایتوں کو چند ہی روز میں دور کرنے میں لاثانی ثابت ہوچکی ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ (علاوہ محصول) پانچ ڈبیاں للعہ
وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

الجیریا میں عربوں اور یہودیوں کے درمیان خوفناک جنگ

دو روز تک خون خرابہ۔ ۲۰ اشخاص ہلاک اور ستر زخمی

شراب پی کر مسجد میں داخل ہونے کا نتیجہ

الجیریا ۹ راگست۔ کل اور آج شہر کانسٹن ٹائن میں یہودیوں اور عربوں میں خوفناک جنگ چھڑ گئی جس میں بیس اشخاص ہلاک اور ستر زخمی ہو گئے۔ یہودیوں کی دوکانوں کو برباد کر دیا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ فرانسیسی فوج کا ایک سپاہی جو غالباً یہودی تھا شراب پی کر نماز کے وقت ایک مسجد میں گھس گیا اور اس نے نمازیوں کی توہین کی۔ مسلمانوں نے یہودیوں کے محلوں پر حملہ کر دیا اور جانبین میں تمام رات جنگ رہی۔ صبح کے وقت ٹاؤن ہال میں عربوں اور یہودیوں کے نمائندے اصلاح احوال اور تصفیہ کی غرض سے جمع ہوئے اور طرفین ایک اطمینان بخش فیصلہ تک پہنچ گئے مگر تھوڑی دیر کے بعد ہی عربوں اور یہودیوں میں دوبارہ خوفناک اور شدید جنگ شروع ہو گئی۔ مسلمانوں کی ایک جمعیت نے یہودیوں کے گھروں کو آگ لگا دی اور جنگ کے دوران میں چاقو، ریوالور اور دیگر اسلحہ آزادانہ استعمال کئے گئے۔ شہر کی طرف فوج کو روانہ کر دیا گیا ہے جہاں اب بالکل امن و امان ہے۔ الجیریا کے گورنر جنرل پیرس سے بذریعہ ہوائی جہاز واپس ہو رہے ہیں۔ شہر کانسٹن ٹائن، الجیریا میں فرانسیسی لشکر کا مرکز ہے۔

فقیر علی نگر کی سرگرمیاں پھر شروع ہو گئیں؟

سرحدی قبائل سے جنگ۔ ہوائی جہاز پر فیر

سابق شاہ امان اللہ خان افغانستان واپس آنے کیلئے بےچین ہیں

شملہ ۷ راگست۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ فقیر علی نگر جو عرصہ سے خانہ بدوش زندگی بسر کر رہا ہے، آج کل بارڈ تائی کے علاقہ میں داخل ہو گیا ہے۔ بارڈ تائی مالاکنڈ ایجنسی کا ایک حصہ ہے اور ضلع پشاور کے شمال میں واقع ہے۔ مالاکنڈ کے قبائل نے فقیر صاحب اور ان کے ساتھیوں کا مقابلہ کیا اگرچہ ان کا ایک آدمی ہلاک اور دو مجروح ہو گئے۔ ایک ہوائی جہاز پر جبکہ وہ پرواز کر رہا تھا فقیر صاحب کے ساتھیوں نے فائر کئے لیکن ہوائی جہاز والوں نے ان کے کئی افراد کو مجروح کر دیا۔ مجروحین کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہو سکی ہے فقیر علی نگر اور ان کے ساتھی دوسری جانب فرار ہو گئے ہیں۔

روم کی ایک اطلاع ہے کہ سابق شاہ امان اللہ خان اپنی بیگم ملکہ ثریا کے ہمراہ روم میں مقیم ہیں۔ نمائندہ پریس نے جب آپ سے دریافت کیا کہ کیا آپ افغانستان جانے کے لئے ابھی تک متوقع ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ میں ابھی تک اس بات کا منتظر ہوں کہ افغانستان کے لوگ مجھے واپس آنے کی دعوت دیں اور میں وہاں جا کر ان کی کچھ خدمت کر سکوں۔

بیکاری کو دور کرنے کیلئے صدر امریکہ کی مساعی

ستر لاکھ مزدوروں پر خرچ

[illegible]

ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں سیلاب

خطرہ سے قصبہ کو بچانے کی سرکاری اطلاع

[illegible]

خورجہ میں علم و عرفان کی بارش

حضرت ناظم جمعیۃ علماء ہند کا ورود

[illegible]

ہانگ کانگ کے قریب جنگ کے شعلے

برطانوی جنگی جہاز روانہ کر دیے گئے

[illegible]

فرقہ وارانہ فیصلہ سمجھوتہ سے تبدیل ہو سکتا ہے

پرمانند کو گاندھی جی کا جواب

[illegible]

اغوا کے مقدمہ میں عبرتناک سزائیں

ہندو اور مسلمان ملزموں کو کالا پانی

[illegible]

چیف جسٹس الٰہ آباد کی علمی دریافت

دنیائے سائنس میں نیا اضافہ

[illegible]

ایک حیرت انگیز ہوائی جہاز کی ایجاد

بچے بھی آسانی سے چلا سکیں گے

[illegible]

بمبئی میں کانگریس کا اجلاس

آزاد میدان دینے سے حکومت کا انکار

[illegible]

"سب انسپکٹر انتہا درجہ کا گدھا ہے"

ایک مقدمہ میں ہائی کورٹ الہ آباد کا ریمارک

[illegible]

طوفان سے پل اور جہاز بہ گئے

[illegible]

عدالتوں میں رشوت ستانی کے خلاف اقدام

نوٹس لگائے گئے

[illegible]

بدھ کے زمانہ کا تاریخی ذخیرہ

[illegible]

آسٹریا میں شخصی حکومت کا قیام

[illegible]

بندرہ آدمی غرق ہو گئے

روہڑی کے قریب کشتی الٹ گئی

[illegible]

اسمبلی کے ممبران کا الاؤنس بند

[illegible]

قانون نظربندان بنگال پاس ہو گیا

[illegible]

دہشت انگیزوں کو علیحدہ رکھا جائیگا

[illegible]

ہیٹن اور گنگا میں طغیانی

[illegible]

اسٹیشن پر مسلح ڈاکوؤں کا حملہ

[illegible]

مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ

[illegible]

موجودہ اسمبلی اسراور میٹنگ

[illegible]

اٹلی کا نیا جنگی جہاز

[illegible]

دیوار سے دب کر تین بچے مر گئے

[illegible]

مستقیم کی سزا منسوخ ہو گئی

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ

ہندوؤں کیلئے دو راستے

کانگریس کی پیروی یا مہاسبھا کی تقلید

جب تک پنڈت مالویہ اور مسٹر آنے پارلیمنٹری بورڈ میں شامل رہے انہوں نے اس جماعت کو کوئی مفید کام نہیں کرنے دیا بلکہ اس کے خلاف اپنی پرائیویٹ صحبتوں اور پبلک جلسوں میں برابر لوگوں کو مشتعل کرتے رہے ... [illegible]

غلط اور حقیقتاً گمراہ کن ہے ... [illegible]

واضح صورت حال

[illegible]

گاندھی جی کا مسلک

[illegible]

کامیابی کی کنجی

[illegible]

پنڈت مالویہ کی راہ

[illegible]

شذرات

مسٹر قدوائی کا عاجلانہ اقدام

[illegible]

فان ہنڈنبرگ

[illegible]

آسٹریا میں ملوکیت کا امکان

[illegible]

اعلیٰ حضرت حضور نظام کی تقریر

[illegible]

حوادث و احکام

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

شفاخانہ مویشیاں پلول کے ڈاکٹر کی ابلیسانہ حرکت

ارکان اسمبلی اور میاں سر فضل حسین کے نام ناظم جمعیۃ علماء کا مکتوب

گدھے کا نام آقائے کونین کے نام پر

صدر اوقاف کمیٹی پلول نے حضرت ناظم جمعیۃ علماء ہند کی خدمت میں اس جگر خراش واقعہ کی اطلاع دی کہ پلول کے شفاخانہ مویشیاں میں ایک ہندو برہمن ڈاکٹر نے ڈسٹرکٹ بورڈ کی سپرنٹنڈنٹ کے ایماء سے گدھے کا نام رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر (احمد) رکھا ہے اور وہ گدھا اس نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس حرکت سے مسلمانوں میں سخت ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ اس اطلاع کے ملتے ہی حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے میاں سر فضل حسین صاحب کے نام مندرجہ ذیل مکتوب ارسال فرمایا۔

محترم و مکرم میاں صاحب دام اقبالکم

السلام علیکم۔ میں آپ کی توجہ ایک خاص امر کی جانب متوجہ کرانا چاہتا ہوں۔ قصبہ پلول ضلع گوڑگانوہ میں ایک مویشیوں کا ہسپتال ہے اس ہسپتال کا انچارج ایک ہندو ڈاکٹر ہے اس ہسپتال میں نسل کی غرض سے ایک گھوڑا اور ایک گدھا بھی پلا ہوا ہے اس ڈاکٹر نے ہسپتال کے گدھے کا نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر معاذ اللہ احمد رکھا ہے۔ چنانچہ اس نام سے اس گدھے کو بلایا جاتا ہے۔ مسلمانوں کو جب اس کا علم ہوا اور انہوں نے ڈاکٹر سے اس توہین آمیز طریقہ کا سبب دریافت کیا تو اس نے کہا کہ گدھے کا نام ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ نے تجویز کر کے بھیجا ہے۔ ویٹرنری سپرنٹنڈنٹ ایک سکھ ہے۔ یہ عریضہ جناب کی خدمت میں نہایت درد اور تکلیف کے ساتھ لکھ رہا ہوں اور آپ کے اخلاق سے متوقع ہوں کہ آپ مہربانی فرما کر اس معاملہ کی فوری باز پرس کریں گے اور اس قسم کی شرارت کرنے والوں کو ان کے اعمال کی سزا دلانے میں پوری سعی فرمائیں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا معاذ اللہ یہ ایک نیا طریقہ ہے جو نہایت شرمناک طریق پر شروع کیا گیا ہے۔ بس آپ کے جواب کا منتظر بیتابانہ انتظار کر رہا ہوں۔ امید کہ مزاج گرامی بخیریت ہوں گے۔

آپ کا مخلص

فقیر احمد سعید کان اللہ لہ — یکم اگست ۱۹۳۲ء

اسی کے ساتھ حضرت ناظم جمعیۃ علماء ہند نے ممبران اسمبلی کے نام بھی خطوط ارسال فرمائے اور ان کو اس جگر خراش واقعہ سے اطلاع دی۔ چنانچہ شاہ مسعود صاحب اور صادق حسن صاحب کی طرف سے جوابات بھی موصول ہوئے۔ میاں سر فضل حسین صاحب نے ناظم جمعیۃ علماء ہند کے مکتوب کا مندرجہ ذیل جواب ارسال فرمایا ہے۔

جناب مولوی صاحب

آپ کا خط مورخہ یکم اگست موصول ہوا پلول ضلع گوڑگانوہ میں ہے اور اگر واقعات اسی طرح ہیں جیسے کہ آپ نے بیان فرمائے ہیں اور ان کی طرف توجہ منعطف کرائی ہے تو اس معاملہ میں ضلع کا ڈپٹی کمشنر ضرور کاروائی کرے گا۔ اگر اس الزام میں کوئی صداقت ہے تو بلا شبہ یہ نہایت قابل افسوس ہے اور ان لوگوں کے لئے جو اس کے ذمہ دار ہیں سخت بدنما اور مذموم فعل ہے۔

آپ کا مخلص

فضل حسین

جامع مسجد مونگیر کے متعلق

صدر جمعیۃ علماء ہند کا بیان

خاکسار نے شہر مونگیر میں زلزلہ کا تباہی خیز منظر بچشم خود ملاحظہ کیا۔ اگرچہ اس قیامت انگیز واقعہ کو کافی زمانہ گذر چکا اور بہت سی منہدم شدہ اور نقصان رسیدہ عمارتوں کی تعمیر اور مرمت ہو چکی ہے۔ اور راستے ملبہ سے صاف کئے جا چکے ہیں۔ تاہم محلے کے محلے اور بازار عجیب دردانگیز حالت میں پڑے ہیں۔ وہ زلزلہ کی ہولناکی کی حقیقت واضح کرنے میں آج بھی کافی ہیں۔ سنگدل سے سنگدل انسان بھی قدرت کے اس عبرتناک کرشمے کو دیکھ کر خوف خداوندی سے لرز جاتا ہے۔ مصیبت زدگان زلزلہ کی نوع مصائب کا ذکر بیان [redacted] ظاہر کرنا ناممکن ہے۔ جامع مسجد مونگیر کے تین درجے بالکل منہدم ہو گئے تھے صرف قدیم درجہ جس میں صرف دو صفوں کی گنجائش ہے۔ انہدام [redacted] ہو گیا۔ نمازیوں کی کثرت اور جگہ کی قلت سے سخت تکلیف تھی۔ بعض اہل خیر کی اعانت سے تین منہدم شدہ درجوں میں سے ایک درجہ کی تعمیر شروع کر دی گئی ہے مگر ضرورت ہے کہ بقیہ دو درجے بھی جلد از جلد تعمیر کئے جائیں۔ نیک دل اور مخیر حضرات سے امید ہے کہ وہ اس [redacted] کے لئے اعانتی رقوم جلد از جلد مولانا عبدالصمد صاحب امام جامع مسجد مونگیر کے نام ارسال فرما کر اجر عظیم حاصل کریں گے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

۱۸ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ

نذیریہ لائبریری کا معائنہ

صاحب چیف کمشنر کی تشریف آوری

کل ۶ اگست، یوم شنبہ وقت ۸ بجے صبح جناب صاحب چیف کمشنر بہادر صوبہ دہلی نے پبلک نذیریہ لائبریری میں اپنی تشریف آوری سے شائقین اور اراکین نذیریہ کی عزت افزائی فرما کر اراکین منتظمہ کمیٹی کو ممنون فرمایا۔ چند لمحہ معائنہ فرما کر چلنک نذیریہ مسلم گرلز اسکول کا معائنہ فرما کر طالبات کی عزت افزائی فرمائی ...

... شمس العلماء ہند حضرت امام صاحب جامع مسجد شاہی دہلی، نواب عزیز احمد خاں صاحب محمڈن ریئس دہلی، جناب ماسٹر فضل الدین صاحب رکن جامع مسجد دہلی، جناب میر محمد حسین صاحب سابق میونسپل کمشنر دہلی، حاجی انشقاق الدین صاحب سیونسپل کمشنر دہلی، جناب ایس ایم عبداللہ صاحب میونسپل کمشنر دہلی، خان بہادر ڈپٹی بہاء الدین صاحب رکن عربیہ کالج دہلی، جناب محمد صدیق صاحب خلف حاجی احمد صاحب مرحوم و مغفور، جناب حاجی محمد شفیع صاحب خلف اصغر حاجی معد ذکریا صاحب مرحوم و مغفور، جناب شیخ فضل حسین صاحب رکن منیجنگ کمیٹی نذیریہ لائبریری، جناب حاجی عبدالخالق صاحب صدر پبلک نذیریہ لائبریری، جناب حاجی عبدالکریم صاحب ملتانی، جو دہری محمد ابراہیم صاحب رکن مدرسہ قوم پنجابیاں دہلی، جناب شیخ عبدالرحیم نظام الٰہی صاحب تاجر چرم، جناب سید عبدالغفور صاحب تاجر کتب، خادم نذیریہ دہلی، جناب فضل الرحمٰن خان صاحب، جناب حبیب الرحمٰن خان صاحب میر ارشاد حسین صاحب، جناب فخرالدین صاحب حیدر آبادی وارد حال دہلی اور جناب ماسٹر ظہیر احمد صاحب دہلوی۔

مرسلہ: سید محمد عبدالرؤف آنریری سکرٹری پبلک نذیریہ لائبریری و نذیریہ مسلم گرلز اسکول چھاٹک حبش خاں دہلی

مغلا کی سزائے موت بحال رہی

لاہور ۶ اگست۔ لاہور ہائی کورٹ کے ڈویژنل بنچ مشتمل بر آنریبل جسٹس ایڈیشنل جسٹس عبدالرشید کے سامنے ضلع رہتک کے مشہور مغلا کی جانب سے دائر شدہ اپیل کی سماعت ہوئی مغلا کو ایک پولیس کانسٹیبل ایک سفید پوش اور ایک مزدور کو قتل کرنے کے جرم میں سزائے موت ہوئی تھی۔ فاضل ججان نے اپیل مسترد کر دی۔ اور سزائے موت بحال رکھی۔

مذہب کی طرح معتقد بن گیا

جب کوئی نیکی سے کام کرے تو خدا بھی اپنا فضل کرتا ہے ایک ہی چیز مختلف دوکانوں کی بنی ہوئی آپ لیتے ہیں۔ بناوٹ کے فرق سے اثر کا فرق ہو جاتا ہے ...

ہمارے ایجنٹ ہمارے اول گراس ماک کھاری باؤلی اسٹیشن دہلی ہیں۔

سکھ اور مسلم زمینداروں کی گرفتاری

ننکانہ صاحب۔ موضع پنڈی جری نقانہ سید والہ سے سکھ اور مسلمان زمینداروں کی دو پارٹیوں میں شدید فساد کی اطلاع موصول ہوئی ہے پولیس نے ۹ مسلمانوں اور ۱۳ سکھوں کو گرفتار کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں نے ہوائی فائر کئے۔ فریقین میں دیرینہ رنجش چلی آتی ہے۔

فجی میں ایک ہندوستانی جج

لاہور ۶ اگست۔ یہاں پہنچی جزیرہ سے ہندوستانی نو آبادیات کی انجمن کے دفتر میں اطلاع موصول ہوئی کہ فجی لیجسلیٹو کونسل کے ہندوستانی ممبر آنریبل مسٹر کے۔ بی۔ سنگھ کو جزیرہ کے ہندوستانی قوم کے مطالبات کو منظور کرتے ہوئے مجسٹریٹ مقرر کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ آنریبل مسٹر سنگھ وہ دوسرے ہندوستانی ہیں جنہیں یہ عہدہ ملا ہے۔

دریائے سندھ میں ایک کشتی الٹ گئی

کراچی ۶ اگست۔ رو ہڑی سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایک کشتی جس میں گندم کی بالسو بوریاں تھیں اور ۱۵ اشخاص تھے روہڑی کے قریب دریائے سندھ میں الٹ گئی۔

ہر شخص کی تنخواہ معلوم کرنے کیلئے تحقیقات

... ۲۵ اگست کو شروع کر دی جائے گی ... افسران کو اس بات کی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ... آدمیوں کی تنخواہوں کے متعلق ... شمار حاصل کریں ...

جمعیۃ مرکزیہ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس

ایجنڈہ جاری کر دیا گیا

جمعیۃ مرکزیہ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا ایک اہم اور ضروری اجلاس ۱۰، ۱۱، ۱۲ اگست ۱۹۳۲ء کو مراد آباد میں منعقد ہوگا۔ اراکین مجلس عاملہ کے نام دعوت نامے اور ایجنڈا جاری کر دیا گیا ہے۔ ایجنڈے میں حسب ذیل تجاویز پر غور کیا جائے گا۔

۱۔ موجودہ سیاسی صورت حال خصوصاً مسئلہ انتخاب پر غور۔

۲۔ فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی کی قرارداد۔

۳۔ سید ذاکر علی صاحب کا خط۔

۴۔ جمعیۃ علماء ہند کی مالی حالت اور اراکین جمعیۃ کی توسیع کے متعلق غور و فکر۔

۵۔ دیگر امور با جازت حضرت صدر محترم۔

(مولانا) نورالدین بہاری نائب ناظم جمعیۃ علماء ہند دہلی

زلزلہ زدگان کیلئے ٹرنسوال کے مسلمانوں کی امداد

جناب حاجی اسمٰعیل محمد و نیدار صاحب نے ٹرنسوال افریقہ سے دوسو اٹھارہ پاؤنڈ ... روپیہ کا چیک حضرت صدر محترم جمعیۃ علمائے ہند کے نام مصیبت زدگان زلزلہ بہار کے لئے بھیجا ہے یہ حاجی صاحب کی دوسری قسط ہے اس سے پہلے ایک چیک ... روپیہ کا وہاں کے مسلمانوں سے چندہ کر کے روانہ کر چکے ہیں۔ ... ہم حاجی اسمٰعیل صاحب اور تمام ان مسلمانوں کو جو اس میں حصہ لے رہے ہیں جزائے خیر دے اور دوسرے لوگوں کو اس کی توفیق۔

(مولانا) نورالدین بہاری

ایک گاؤں میں بم پھٹ گیا

مدورا ۶ اگست۔ مدورا کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ یکم اگست کو ضلع راسنڈ کے ایک موضع میں ایک چوکیدار کے مکان میں بم پھٹ گیا جس سے چوکیدار کا بھائی شدید مجروح ہوا۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

بمبئی میں ہندو مسلم فساد

بمبئی ۶ اگست۔ کل ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان یہاں فساد ہو گیا جس میں چند مجروح ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہندوؤں نے جن میں کچھ لڑکے اور عورتیں بھی شامل تھیں موسم برسات کی آمد کی خوشی میں ایک جلوس نکالا تھا ... مسلمانوں کے اعتراض کرنے پر انہوں نے حملہ کر دیا۔ چار مسلمان اس سلسلہ میں گرفتار کئے گئے اور علاقہ میں پولیس تعینات کر دی گئی ہے۔

۲۹ اشخاص غرق ہو گئے

نو گنج (آسام) ۶ اگست۔ گذشتہ تین روز سے مسلسل بارش کی وجہ سے شہر اور اس کے گرد و نواح کا زیادہ حصہ پانی سے بھر گیا ہے ... آسام کے کارکنوں کو آسام کی وادی میں سیلاب کی تباہ کاریوں کے متعلق تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ ۲۹ اشخاص ڈوب گئے اور ... مویشی پانی میں بہہ گئے ہیں۔

کانسٹیبل کی حماقت سے گولی چل گئی

رنگون ۶ اگست۔ کل رنگون کے پسوؤں تھانہ میں اچانک گولی چل گئی جب کہ ... ایک کانسٹیبل ... رائفل صاف کر رہا تھا ... دوسرے کانسٹیبل کے جس کا نام ... بیان کیا جاتا ہے ... وہ شدید مجروح ہو گیا۔

مرغ نے لڑکی کی آنکھ پھوڑ دی

لاہور۔ کرشنا نگر لاہور سے ایک افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے جس میں ایک چار سالہ ہندو لڑکی ایک آنکھ سے محروم کر دی گئی۔ لڑکی مکان کے صحن میں بیٹھی ہوئی تھی جب کہ ان کا ایک مرغ اس کے پاس آیا اور اس کی آنکھ میں چونچ ماری آنکھ سے خون جاری ہو گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس آنکھ کی بینائی جاتی رہی ...

لفافہ پر الٹا ٹکٹ لگانے کا جرم

رنگون ۶ اگست۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ... نے ایک برمی کو تین ماہ اور ڈیڑھ سو روپیہ جرمانہ بصورت عدم ادائگی تین ماہ مزید قید کی سزا دی۔ اس شخص کا یہ جرم ہے کہ اس نے ایک لفافہ پر جو اس نے بذریعہ ڈاک بھیجا تھا الٹا ٹکٹ لگا دیا یعنی بادشاہ کا سر نیچے کیا تھا اور بادشاہ کے متعلق اس کے نیچے کچھ قابل اعتراض الفاظ تحریر کر دیئے تھے۔

انقلاب پسندوں سے ملاقات نہ کرنے کا حکم

... انسداد دہشت انگیزی بنگال کے ماتحت ... تعمیل کرائے گئے ہیں ...

ورکنگ کمیٹی کے تاروں میں ۲۵ ہزار الفاظ

الٰہ آباد ۶ اگست۔ بنارس میں ورکنگ کمیٹی کا جو اجلاس ہوا ہے اس کے سلسلہ میں کانگریس کیمپ کے نزدیک ہی عارضی طور پر تار گھر کھولا گیا تھا معلوم ہوا ہے کہ جو تار ورکنگ کمیٹی کی کاروائی کے متعلق بھیجے گئے ان میں ۲۵ ہزار سے زیادہ الفاظ تھے ...

جنگ عظیم کا ہیرو چل بسا

ہنڈن برگ صدر جرمنی کا انتقال

ہر ہٹلر نے صدارت بھی سنبھال لی

برلن ۲ اگست۔ پرسوں نو بجے صبح صدر جرمنی ہنڈن برگ اس دار فانی سے کوچ کر گئے ...

کانگریس کا فرض ہے کہ مسلمانوں کی نمائندگی کرے

بابو راجندر پرشاد کا اہم بیان

پٹنہ۔ بابو راجندر پرشاد نے اپنے ایک بیان میں کانگریس کے نقطۂ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ کانگریس کی خواہش ہے کہ فرقہ وارانہ حل کے بجائے کوئی بہتر اور متفقہ فیصلہ کرے۔ اگر ایسا ہونا ممکن ہوتا تو کانگریس آج اس کے لئے تیار ہے کہ تمام قوموں کی نمائندہ جماعت کی حیثیت سے فرقہ وارانہ حل کو نامنظور کر دے۔ مسلمان مجموعی حیثیت سے سرکاری فرقہ وارانہ حل کے موافق ہیں جس کو کانگریس نظر انداز نہیں کر سکتی کانگریس کسی ایک قوم کی نمائندگی کر کے اسے نامنظور نہیں کر سکتی اور نہ کسی ایک قوم کی نمائندگی کرتے ہوئے اسے منظور کر سکتی ہے۔ یہ کہنا لغو ہے کہ کانگریس میں بہت تھوڑے مسلمان شریک ہیں اگر کانگریس میں ایک مسلمان بھی شریک نہ ہو تو بھی کانگریس کا فرض ہوگا کہ وہ ان کی عدم موجودگی میں یہ فرض اور زیادہ اہم ہو جائیگا کہ ان کے نقطۂ نظر کی بھی نمائندگی کرے۔

پنڈت مالویہ کانگریس کے مقابلہ میں اپنے امیدوار کھڑے کرینگے

قرطاس ابیض اور سرکاری فرقہ وارانہ حل کی پرزور مخالفت

مسٹر اینے اور پنڈت مالویہ کا مشترکہ بیان

بنارس ۸ اگست۔ پنڈت مالویہ اور مسٹر اینے نے اپنی قائم کردہ نیشنلسٹ پارٹی کی پالیسی کے متعلق جس کی تنظیم اور تعمیر کے لئے ۱۸ اگست کو کلکتہ میں ایک کانفرنس منعقد ہوگی مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔ یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے بارے میں سرکاری فرقہ وارانہ حل کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی کی پالیسی سے ہمیں کئی باتوں میں اختلاف تھا یہاں تک کہ ہم کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کی ممبری سے مستعفی ہونے پر مجبور ہو گئے اور ہم میں سے ایک ورکنگ کمیٹی کی ممبری سے بھی مستعفی ہو گیا۔ ہمارے دوستوں نے ہم پر زور ڈالا کہ ہم اپنے استعفے واپس لے لیں لہٰذا ہم نے اس خیال پر کہ ہمارے اعتراضات پر دوبارہ غور کیا جائیگا ان کو واپس لے لیا تاکہ ہمارے اور کانگریس کے اختلافات دور ہو جائیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ مزید بحث و تمحیص سے بھی ہم کسی مفاہمت پر نہیں پہونچ سکے اس لئے ہم کو آخر کار مستعفی ہونا پڑا۔ ہمارے استعفے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ کانگریس سے ہم نے قطع تعلق کر لیا ہے سرکاری فرقہ وارانہ حل کے سوائے ہم کو کانگریس سے کسی اور معاملہ میں اختلاف نہیں ہے لیکن ہم اپنے ہم وطنوں کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ مادر وطن اور کانگریس دونوں کی محبت نے ہمکو مستعفی ہونے پر مجبور کیا۔

ہمارا یہ پختہ خیال ہے کہ اس معاملہ میں کانگریس ورکنگ کمیٹی اور کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کی موجودہ پالیسی اس پالیسی سے قطعی مختلف ہے جو کانگریس اپنے روز پیدائش سے اختیار کرتی رہی ہے۔

ہماری قوم پرست پارٹی قرطاس ابیض اور سرکاری فرقہ وارانہ حل دونوں کی مخالفت کریگی اور ہر صوبہ میں اپنے امیدوار کھڑے کرے گی۔ قوم پرست پارٹی کی رائے ہے کہ فریقین مشورہ کے بغیر معاہدہ لکھنؤ میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو سکتی جداگانہ انتخاب کو قطعی منسوخ کر دینا چاہئے۔

خان عبدالغفار خان کے متعلق حکومت کی پالیسی

برطانیہ کو ڈاکٹر انصاری کا انتباہ

مدراس۔ اخبار ہندو کا لندنی نامہ نگار لکھتا ہے کہ انڈیا لیگ اور دارالعوام کے ممبران نے ڈاکٹر انصاری صاحب کو ٹی پارٹی دی جس میں ڈاکٹر صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ اسمبلی کے انتخابات میں کانگریس کو اکثریت حاصل ہوگی۔ آپ نے سرحدی شہروں پر پابندی اور خان عبدالغفار خاں اور پنڈت جواہر لال نہرو کی مسلسل قید پر اظہار افسوس کیا اور فرمایا کہ اس سے تمام ہندوستان میں بہت اضطراب پھیل رہا ہے حکومت کی اس پالیسی کے نتائج بہت خطرناک ثابت ہوں گے اور ممکن ہے کہ نا دہی جی نتیجہ کے طور پر جیل چلے جائیں یا برت کے ذریعہ اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیں۔ ڈاکٹر صاحب نے دارالعوام کے ممبروں سے درخواست کی کہ وہ اس پالیسی کو تبدیل کرانے کے لئے اپنا تمام زور لگائیں۔

چینی ترکستان میں ہندوستانیوں کا نقصان

اسمبلی میں سکرٹری محکمہ خارجہ کا بیان

شملہ۔ اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر گیا پرشاد سنگھ کے جواب میں مسٹر میٹکاف سکرٹری محکمہ خارجہ نے کہا کہ چینی ترکستان میں پانچ سو ہندوستانی ہیں۔ جنگ کے دوران میں ان میں سے ۱۲ ہلاک اور ۹ زخمی ہوئے اور دو عدم پتہ ہیں اور تقریباً ۲ لاکھ ۷ ہزار روپے کے سامان کا نقصان ہوا چینی ترکستان کی موجودہ حالت بھی ناقابل اطمینان ہے اور جدید اطلاعات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ چینی حکومت کو غلبہ حاصل ہو جائے۔ برطانیہ نے ان نقصانات کے خلاف زبردست احتجاج کیا ہے اور معاوضہ طلب کرنے کا معاملہ بھی زیر غور ہے۔

مختلف ممالک کی ہوائی قوت میں اضافہ

تخفیف اسلحہ کی گردن پر چھری

لندن۔ دارالعوام میں برطانیہ کی ہوائی پالیسی کے بارہ میں مسٹر بالڈون نے برطانوی اسلحہ میں اضافہ کے جواز کو اس طرح ثابت کیا کہ گذشتہ چار سال میں برطانیہ نے اپنی ہوائی قوت میں بہت معمولی سا اضافہ کیا ہے صرف ... ہوائی جہازوں کا اضافہ ہوا ہے فرانس نے اپنی ہوائی قوت میں تین سو جہازوں کا اضافہ کر لیا اور اس سال ۵ کروڑ پونڈ اس کے لئے منظور کیا ہے۔ اٹلی نے ۵۰۰ طیاروں کا اضافہ کیا ہے اب اس کے پاس گیارہ سو ہوائی جہاز موجود ہیں بلجیم نے ۲۵ فی صدی کا اضافہ کیا ہے۔

امریکہ نے چار سال میں ۴۰۰ ہوائی جہازوں کا اضافہ کیا ہے اور ۱۱۴۰ ہوائی جہازوں کا بیڑہ بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ روس بھی ہوائی قوت میں اضافہ کر رہا ہے آپ نے کہا کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ درپردہ کیا ہو رہا ہے۔ لیکن صورت حالات ایسی پیدا ہو رہی ہے جس کو نظر انداز کرنا حماقت ہوگا۔

خان عبدالغفار خاں رہا نہیں کئے جائینگے

دارالعوام میں وزیر ہند کا بیان

لندن۔ وزیر ہند نے دارالعوام میں اس اعلان کا اعادہ کیا جو موم ممبرنے اسمبلی میں کیا تھا۔ وزیر ہند نے کہا کہ خان عبدالغفار خاں کو اس وقت تک رہا نہیں کیا جائیگا جب تک حکومت کو یہ اطمینان نہ ہو جائے کہ اب صوبہ سرحد میں ان کی واپسی سے صوبہ کے امن و امان میں کوئی فرق نہیں پڑیگا۔ مسٹر گرین فیل نے دریافت کیا کہ کیا ان کو اس کا علم ہے کہ سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کی نمائندگی کے متعلق حکومت کے جدید فیصلہ سے ہندوستان کی ناراضگی کی لہر دوڑ گئی ہے؟ وزیر ہند نے کہا کہ جوائنٹ سلیکٹ کمیٹی اس مسئلہ پر غور کرے گی فی الحال حکومت کے فیصلہ کی تصدیق کر دی گئی ہے۔

انسانوں کو فنا کرنے کیلئے ایک نئی ایجاد

چشم زدن میں پوری فوج غارت ہو سکتی ہے

نیویارک۔ سابقہ ماسبق میں سامان حرب و جنگ میں جو ایجادات ہوائی ہیں ان میں وہ شعاعیں بھی شامل ہیں جن سے فوراً موت واقع ہو جاتی ہے۔ مشہور امریکن سائنس داں نے اعلان کیا ہے کہ اس نے ایک ایسی شعاع یا بجلی ایجاد کی ہے جو کافی فاصلہ سے ایک فوج کو چشم زدن میں فنا کر سکتی ہے۔

بنوں۔ خان محمد اسلم خان ممبر آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر خان عبدالغفار کو لامحدود مدت کیلئے بھی نظر بند رکھا گیا تو بھی سرحد میں قومی تحریک مردہ نہیں ہو سکتی۔ کانگریسی تحریک نے تمام صوبہ میں گھر کر لیا ہے اب اس کی بنیادوں کو اکھاڑنا مشکل ہے۔

مختصرات

مدراس۔ تنادلی کے ایک گاؤں میں آگ لگ گئی جس سے تقریباً ایک سو مکانات اور مجموعی ہزار روپیہ کا سامان جل کر خاک ہو گیا۔ ایک عورت بھی اپنے زیورات نکالتے ہوئے جل کر مر گئی۔

رانچی۔ ضلع دربھنگہ کے روسیرہ اور ... علاقہ کے دیہاتیوں نے سیلاب سے بچنے کے لئے سڑک پر ایک بند باندھ لیا اس اطلاع پر افسران پولیس مجسٹریٹ کے حکم سے بند کاٹنے کیلئے روانہ ہوئے۔ تین ہزار دیہاتیوں نے اس کی مخالفت کی جس کے بعد پولیس نے گولیاں چلا دیں جس سے ایک شخص ہلاک اور ایک شخص زخمی ہوا۔

کلکتہ۔ پارلیمنٹری بورڈ سے مالویہ اور مسٹر اینے کی علیحدگی کے بعد مسٹر ... سبھی کانگریس پارلیمنٹری بورڈ سے علیحدہ ہو گئے۔

روم۔ جرمنی کی ایک عدالت نے ایک اطالوی عورت کو پھانسی کا حکم جاری کیا ہے اس حکم سے اٹلی میں زبردست ہیجان پیدا ہو گیا ہے ...

لندن۔ یونین آف برٹش انڈیا یا لور پول کے ایک جلسہ میں سر ... نے ...

دہلی۔ دہلی کے مشہور ... ۵ اگست کو ... پولیس کو ...

امرتسر۔ گاندھی جی کی اندھی تقلید میں ... عورت ... کی ...

کلکتہ۔ بانچ بنگالی قیدی ... کو ...

شملہ۔ حکومت ہند کا اعلان ...

لندن۔ ہالینڈ میں بھی انسٹرکشیوں نے بغاوت کر دی ہے۔ باغیوں نے سرکاری ... ذخیرہ پر قبضہ کر لیا اور جنگی بارکوں کو جلا دیا ...

احمد آباد۔ ... میونسپلٹی ... کے مکانات تعمیر کرنے کے لئے تین ہزار روپے کی رقم منظور کی ہے۔

کلکتہ۔ ... فلم کے خلاف ...

نواکھالی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مقامی کالج کے ایک طالب علم اور دو دوسرے مدارس کے طلباء کو قانون انسداد دہشت انگیزی بنگال کے ماتحت ضلع سے باہر نکل جانے کا حکم دیا ہے۔

میسور۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ میسور نے ۹ اگست ... کے لئے مزید چھ ماہ کیلئے شہر ... اور ملحقہ مقامات میں قومی جھنڈا لہرانے کی ممانعت کر دی ہے ...

پٹنہ۔ بہار کے مختلف مقامات میں زبردست سیلاب آنے کا خطرہ ہے ...

کلکتہ۔ گورنر بنگال نے تمام صوبہ کے اخبار نویسوں کو انسداد دہشت انگیزی ...

کے سلسلہ میں مدعو کیا ہے آپ ان سے اس بارے میں مفید مشورے حاصل کریں گے۔

کلکتہ۔ سردار سردول سنگھ کویشر نے مولانا ابوالکلام آزاد کو ایک خط لکھا ہے جس میں مذکور ہے کہ میں نے اپنے فیصلہ پر دوبارہ غور کیا ہے اور اب اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ مجھے پارلیمنٹری بورڈ میں شریک ہو جانا چاہئے۔

دلی پورم۔ موضع لال پیٹ میں تاحی کے انتخاب کے مسئلہ پر مسلمانوں کی دو پارٹیوں میں شدید فساد ہو گیا جس میں ایک شخص ہلاک اور ۳ مجروح ہوئے۔

میرٹھ۔ پنڈت پیارے لال ایڈووکیٹ نے پنڈت مالویہ اور مسٹر اینے کی پارلیمنٹری بورڈ سے علیحدگی پر بیان دیتے ہوئے کہا کہ افراد یا جماعتوں کو اسمبلی کے انتخاب کے لئے ... کرنا کانگریس کے وقار کے خلاف ہے ...

ماسکو۔ پانچ روسی انجینئروں کو سزائے موت اور چھ کو سزائے قید کا حکم دیا گیا ان کے خلاف حکومت کی جائداد کو نقصان پہونچانے کا الزام تھا۔

واشنگٹن۔ کورٹ مارشل نے ... کے دو فالتوں کو ... کی سزا دی ...

محبوب عاشق کے قدموں پر

ہدیہ عمل تین شٹیلے کی بجائے سارا روپیہ اس اعظم سعادت فائدہ اٹھائیے

عمل ... علوی

ان تمام عملیات کے پہنچنے کے ... پتہ: ... شاہ ... راجان دہلی

جادو کا سرمہ محبت

دو سو روپیہ نقد انعام

اس سرمہ کو آنکھوں میں لگا کر معشوق کے سامنے جائیں تو معشوق کیسا ہی سنگدل کیوں نہ ہو وہ اسی دم مہربان ہو جائیگا اور آپ سے محبت کریگا پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (۲/۸) محصول ڈاک معاف غلط ثابت ہونے پر قیمت واپس۔

پتہ: جاپان ناولٹی سٹور نمبر ۳۵ مقام پٹھان کوٹ

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

... قیمت فی شیشی صرف ... محصول ڈاک علاوہ۔

منگوانے کا پتہ: اے شیر ایمپ اینڈ کمپنی ۲۱ جالندھر شہر (پنجاب)

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے ...

(مولانا) نورالدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

وید حکیم بنجاؤ

اگر آپ حکیم حسن پرشاد اگروال جوبجالا ... کی بنائی ہوئی نادر و نایاب کتاب مجربات شمسی کا بغور مطالعہ کریں گے ...

المشتہر: منیجر بال جیون کاریالیہ علیگڑھ شہر (یوپی)

تار کا پتہ: الجمعیۃ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے)

معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم دوشنبہ ۲ جمادی الاول ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۱۳ اگست ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۱

احسن الکلام

خودکشی کا شبِ غم تجربہ کرنے نہ دیا
ہائے کیا بیخودیِ عشق نے آفت ڈھائی

موت نے وقت سے پہلے مجھے مرنے نہ دیا
مجھکو نظارۂ دیدار بھی کرنے نہ دیا

آبروئے ضبط نے رکھ لی دمِ گریہ میری
دامنِ خاک پر اشکوں کو بکھرنے نہ دیا

عشق نے بحرِ مصیبت میں ہمارے دل کو
ہائے اس طرح ڈبویا کہ ابھرنے نہ دیا

وہ کوئی اور ہے عاشق نہیں ہرگز احسن
عشق میں جس کو مزا درد جگر نے نہ دیا

(از جناب احسن مارہروی)

معاصرین کے افکار و آراء

دیو استعمار اور لقمۂ عرب

عدالتوں میں قرآن کی قسم

کانگریس کو نقصان

کانگریس اور مہاسبھا

(الشیر)

دلچسپ حقائق و معلومات

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق ہو یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نو مسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے معقول سائز، حجم اور اسکی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام آسانی سے کیا جاسکے۔ ایک نسخہ کی قیمت … علاوہ محصول ڈاک۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا بیس سے زیادہ جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ … منیجر اخبار الجمعیۃ - دہلی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol. xx No 10. DELHI THURSDAY, A GUST 9, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر دیکھئے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے قیمت فی جلد … علاوہ محصول ڈاک

منیجر الجمعیۃ دہلی

مسلمانان امروہہ کا جلسہ

ہندو منصف کے قومی تعصب پر احتجاج

شاہی مسجد کی دیوار پر ہندوؤں کا غاصبانہ قبضہ

مسلمانان اجمیر کا احتجاجی جلسہ

ہندوستان میں سیرۃ النبی کے شاندار جلسے

دیہات کے مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت

تبلیغی انجمنوں سے دردمندانہ اپیل

مسلم راجستان

(ظہیر عبدالغفار خاں)

ایک سکھ رئیس اعظم کا عطیہ

ہندو شعراء اور عشق رسول

بہبوا میں کتب خانہ کا افتتاح

جرمنی طلسمی آلہ

اگر بالکل کمزور آدمی صرف دو منٹ میں طاقتور ہونا چاہتے ہیں تو بوقت ضرورت جرمنی آلہ استعمال کریں پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا قیمت فی آلہ صرف ایک روپیہ چار آنہ (علاوہ محصولڈاک) بالکل معاف۔ جھوٹ ثابت ہو تو دام واپس

پتہ: جاپان ناولٹی سٹورز مقام پٹھان کوٹ

جلدی کیجئے اور آج ہی آرڈر دیکر ہم سے گھڑی منگا لیجئے

آرڈر … واچ ایجنسی پوسٹ بکس … کلکتہ

دنیائے عملیات

شیخ محمد یسین … لودھیانہ پنجاب

اینٹی پائیوریا

اینٹی پائیوریا کمپنی چوک بازار علی گڑھ

فوراً ضرورت ہے

Manager The Kitten House, P. Box No. 6937, Bow Bazar, Calcutta.

سو روپیہ انعام

مشہور و معروف دور ترجمہ والا معجز نما سو سالہ قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

مینجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

بیس فی صدی سے پچاس فی صدی تک کفایت

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یداللہ علی الجماعۃ

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم دوشنبہ ۲ رجمادی الاول ۱۳۵۳ھ ہجری مطابق ۱۳ اگست ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۱

احسن الکلام

خودکشی کا شبِ غم تجربہ کرنے نہ دیا
ہائے کیا بیخودیِ عشق نے آفت ڈھائی

موت نے وقت سے پہلے مجھے مرنے نہ دیا
مجکو نظارۂ دیدار بھی کرنے نہ دیا

آبرو ضبط نے رکھ لی دمِ گریہ میری
عشق نے بحرِ مصیبت میں ہمارے دل کو

دامنِ خاک پر اشکوں کو بکھرنے نہ دیا
ہائے اس طرح ڈبویا کہ ابھرنے نہ دیا

وہ کوئی اور ہے عاشق نہیں ہرگز احسن
عشق میں جس کو مزا درد جگر نے نہ دیا

(از جناب احسن مارہروی)

معاصرین کے افکار و آراء

دیو استعمار اور تعصب

عدالتوں میں قرآن کی قسم

کانگریس کو نقصان

(البشیر)

کانگریس اور مہاسبھا

دلچسپ حقائق و معلومات

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق ہے یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نو مسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جاسکے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون اسکے حجم اور اسکی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جاسکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ... علاوہ محصول ڈاک۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا بیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ - دہلی

Regd No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 10. DELHI THURSDAY, A GUST 9, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید
نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی
قبول اسلام
منیجر الجمعیۃ دہلی

مسلمانان امروہہ کا جلسہ

ہندو منصف کے قومی تعصب پر احتجاج

شاہی مسجد کی دیوار پر ہندوؤں کا غاصبانہ قبضہ

مسلمانان اجمیر کا احتجاجی جلسہ

ہندوستان میں سیرۃ النبی کے شاندار مظاہرے

دیہات کے مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت

تبلیغی انجمنوں سے دردمندانہ اپیل

(نائب صدر جمعیت تبلیغ الصلوٰۃ حوض قاضی حویلی رضیہ بیگم دہلی)

"مسلم راجستان"

(ذہیر عبدالغفار خاں)

ایک سکھ رئیس اعظم کا عطیہ

ہندو شعراء اور عشق رسول

بھیوا میں کتب خانہ کا افتتاح

جرمنی طلسمی آلہ

اگر بالکل کمزور آدمی صرف دو منٹ میں طاقتور ہونا چاہتے ہیں تو بوقت ضرورت جرمنی آلہ استعمال کریں پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا قیمت فی آلہ صرف ایک روپیہ چار آنہ (۱۴) محصول ڈاک بالکل معاف جھوٹ ثابت ہو تو دام واپس

پتہ - جاپان ناولٹی سٹورز مقام پٹھان کوٹ

جلدی کیجئے اور آج ہی آرڈر دیکر ہم سے گھڑی منگالیجئے

ارشو نیز واچ ایجنسی پوسٹ بکس نمبر ۲۲ کلکتہ

دنیائے عملیات

شیخ محمد یسین زرگر رسمنام و ہمزاد لودھیانہ (پنجاب)

اینٹی پائیریا

اینٹی پائیریا کمپنی چوک بازار علی گڈھ

فوراً ضرورت ہے

Manager The Milton House, P. Box No. 6837, Bara Bazar, Calcutta.

سو روپیہ انعام

منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی پوسٹ بکس نمبر ۲۲

مشہور و معروف و ترجمہ والا معتبر نا منسوط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

بیس فی صدی سے پچاس فی صدی تک کفایت

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

تارکا پتہ :- "الجمعیۃ دھلی"
یداللہ علی الجماعۃ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دھلی

مدیر مسئول :- ہلال احمد زبیری (بی - اے)   معاون :- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دھلی - یوم دوشنبہ ۲ ر جمادی الاول ۱۳۵۳ھ ہجری مطابق ۱۳ ر اگست ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۱

احسن الکلام

خودکشی کا شب غم تجربہ کرنے نہ دیا
موت نے وقت سے پہلے مجھے مرنے نہ دیا

ہائے کیا بیخودی عشق نے آفت ڈھائی
مجکو نظارۂ دیدار بھی کرنے نہ دیا

آبرو ضبط نے رکھ لی دم گریہ میری
دامن خاک پر اشکوں کو بکھرنے نہ دیا

عشق نے بحر مصیبت میں ہمارے دل کو
ہائے اس طرح ڈبویا کہ اُبھرنے نہ دیا

وہ کوئی اور ہے عاشق نہیں ہرگز احسن
عشق میں جس کو مزا درد جگر نے نہ دیا

(از جناب احسن مارہروی)

دلچسپ حقائق و معلومات

طوطوں کی عمر کے متعلق تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ طوطے ۱۰۰ برس کی عمر تک زندہ رہتے ہیں۔

برطانوی لوہے کے کارخانوں میں کاریگر اور مزدور عورتیں زیادہ ہوتی جاتی ہیں۔ مردوں کی تعداد گھٹ رہی ہے۔

معاصرین کے افکار و آراء

دیو استعمار اور لقمۂ عرب

عدالتوں میں قرآن کی قسم

کانگریس کو نقصان

کانگریس اور مہاسبھا

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

(البشیر)

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق ہے یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نو مسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہیے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہیے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون اسکے حجم اور اسکی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس بائیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی!

ملنے کا پتہ :- مینجر اخبار الجمعیۃ - دہلی

Regd No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 10.   DELHI THURSDAY, A GUST 9, 1934.   PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید
نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام
اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر دیکھئے جس کو پڑھکر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصولڈاک
منیجر الجمعیۃ دھلی

مسلمانان امروہہ کا جلسہ
ہندو منصف کے قومی تعصب پر احتجاج

شاہی مسجد کی دیوار پر ہندوؤں کا غاصبانہ قبضہ
مسلمانان اجمیر کا احتجاجی جلسہ

دیہات کے مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت
تبلیغی انجمنوں سے دردمندانہ اپیل

مسلم راجستان

ہندو شعراء اور عشق رسول

ایک سکھ رئیس اعظم کا عطیہ

بہیوا میں کتب خانہ کا افتتاح

جرمنی طلسمی آلہ

اگر بالکل کمزور آدمی صرف دو منٹ میں طاقتور ہونا چاہتے ہیں تو بوقت ضرورت جرمنی آلہ استعمال کریں پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا قیمت فی آلہ صرف ایک روپیہ چار آنہ (عہر) محصولڈاک بالکل معاف جھوٹ ثابت ہو تو دام واپس

پتہ :- جاپان ناولٹی سٹور ۳۵ مقام پٹھان کوٹ

جلدی کیجئے اور آج ہی ڈاکخانہ سے گھڑی منگا لیجئے

کلکتہ

فوراً ضرورت ہے

مزید معلومات کے لئے حسب ذیل پتہ پر درخواست آنی چاہئے۔
Manager The Milton House,
P. Box No. 6837, Bara Bazar,
Calcutta.

سو روپیہ انعام

منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی پوسٹ بکس نمبر ۲۲

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نادر ہے جناشدہ ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا با محاورہ ہے، حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو عطر ہے نادر تفسیروں کا مثل ابن کثیر، ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کبیر، مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مسند، حاکم، مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزار، مسند امام احمد، اسباب شان نزول از جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام قرآن و مسائل و قصص تاریخ حکایات ظاہری و باطنی اشارات غرضیکہ تفسیر کی جو مابہ الامتیاز خصوصیات ہو سکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصہ ہیں اول حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور ان کی تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دی ہیں اور آپ کے وہ تمام خطوط معہ ترجمہ درج ہیں جو آپ کے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے تمام رائے دعوت اسلام روانہ ہوئے تھے بعد میں خلفاء راشدین کے کامل حالات ہیں حصہ دوم میں فضائل القرآن و اسرار حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ و سہروردیہ اور چشتیہ کے بزرگوں کے مخفی اعمال قرآن و خواص جملہ سورتوں اور آیتوں اور پورے قرآن کے تعویذ ہیں اور تعبیر خواب اور ترکیب فالنامہ کے ساتھ درج ہیں پانچویں حصہ میں قرأت کا بیان لا تعداد ہے۔ رعایتی ہدیہ مجلد چرمی ۳ محصولڈاک بذمہ خریدار

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

بیس فی صدی سے پچاس فی صدی تک کفایت

بہترین کٹ پیس کے بنڈل قیمت - ۳ روپیہ - ۵ روپیہ نہایت کفایت اور چنا ہوا مال - مارکین، سلک، چینٹ، پوپلین، ململ، لٹھہ، رفل، سوتی، کریپ وغیرہ ایک گز سے ۳ گز تک کا ٹکڑا - ۱ روپیہ آرڈر کے ہمراہ آنا لازمی ہے۔

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳
تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"
یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ
سہ روزہ
الجمعیۃ دہلی
مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون:- محمد عثمان فارقلیط
نمبر ۱۱	دہلی - یوم دوشنبہ ۲ رجمادی الاول ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۱۳ ر اگست ۱۹۳۴ء	جلد ۲۰

احسن الکلام

خودکشی کا شبِ غم تجربہ کرنے نہ دیا
ہائے کیا بیخودیِ عشق نے آفت ڈھائی
آبرو ضبط نے رکھ لی دمِ گریہ میری
عشق نے بحرِ مصیبت میں ہمارے دل کو

موت نے وقت سے پہلے مجھے مرنے نہ دیا
مجکو نظارۂ دیدار بھی کرنے نہ دیا
دامنِ خاک پر اشکوں کو بکھرنے نہ دیا
ہائے اس طرح ڈبویا کہ اُبھرنے نہ دیا

وہ کوئی اور ہے عاشق نہیں ہرگز احسنؔ
عشق میں جس کو مزادردِ جگر نے نہ دیا

(از جناب احسن مارہروی)

معاصرین کے افکار و آراء

دیو استعمار اور لقمہ عرب

عدالتوں میں قرآن کی قسم

کانگریس کو نقصان

کانگریس اور مہاسبھا

دلچسپ حقائق و معلومات

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق ہو یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہیے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہیے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون اسکے حجم اور اسکی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ر علاوہ محصولڈاک۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا بیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ - دہلی

Regd No L 1793.
The Aljamiat
Vol. XX No 10. DELHI THURSDAY, A GUST 9, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی
قرآن مجید
نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام
اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر دیکھئے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے قیمت فی جلد ۱۲ر علاوہ محصولڈاک
منیجر الجمعیۃ دہلی

مسلمانان امروہہ کا جلسہ
ہندو منصف کے قومی تعصب پر احتجاج

شاہی مسجد کی دیوار پر ہندوؤں کا غاصبانہ قبضہ
مسلمانان اجمیر کا احتجاجی جلسہ

صاحب قادری منعقد ہوا اور ایک لائبریری کا افتتاح عمل میں آیا حاضرین نے نقد اور کتابوں سے لائبریری کی امداد کی یہ بھی طے پایا کہ اردو اخبارات بھی فراہم کئے جائیں۔

دیہات کے مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت
تبلیغی انجمنوں سے دردمندانہ اپیل

(نائب صدر جمعیت تبلیغ الصلوٰۃ حوض قاضی حویلی رحیم بیگ دہلی)

"مسلم راجستان"

(مہتمم عبدالغفار خاں)

ایک سکھ رئیس اعظم کا عطیہ

ہندو شعراء اور عشق رسول

بھیوا میں کتب خانہ کا افتتاح

جرمنی طلسمی آلہ

اگر بالکل کمزور آدمی صرف دو منٹ میں طاقتور ہونا چاہتے ہیں تو بلا توقف ضرور جرمنی آلہ استعمال کریں پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا قیمت فی آلہ صرف ایک روپیہ چار آنہ (عہ) محصولڈاک بالکل معاف جھوٹ ثابت ہو تو دام واپس
پتہ:- جاپان ناولٹی سٹور ۳۵ مقام پٹھان کوٹ

جلدی کیجئے اور آج ہی آرڈر دیکر ہم سے گھڑی منگا لیجئے
آر۔ ایجنسی پوسٹ بکس ... کلکتہ

فوراً ضرورت

چند ایسے معتبر اور معزز اشخاص کی جو کلکتہ کی چائے کا اسٹاک دیکھ بھال کریں ... تنخواہ ایک سو پچاس روپے دی جائے گی۔ مکان کا کرایہ اور ملازموں کی تنخواہیں اس کے علاوہ ہوں گی، تمام خط و کتابت انگریزی میں ہونی چاہئے۔ مزید معلومات کے لئے حسب ذیل پتہ پر درخواست آنی چاہئے۔
Manager The Milton House,
P. Box No. 6837, Bara Bazar,
Calcutta.

سو روپیہ انعام

اس شخص کو دیا جاویگا جو ایسے شخص یا اشخاص کو گرفتار کرائے جو دوا فروشی حکیم اجمل خاں مرحوم کے نام سے کسی مقام پر کر رہے ہوں۔
المشتہر منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی پوسٹ بکس ۲۲

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر
حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں، کاغذ سفید ولایتی نادر ہے ... منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

بیس فی صدی سے پچاس فی صدی تک کفایت

بہترین کٹ پیس کے بنڈل قیمت ... نہایت کفایت اور چنا ہوا مال۔ مار کین، سلک، چھینٹ، پوپلین، ململ، لٹھا ... اسی روپیہ آرڈر کے ہمراہ آنا لازمی ہیں۔
مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

تقریر سیرت

حقائق اور علم شریعت کا بحر مواج

علم و عمل کی تکمیل انبیاء کرام کے ذریعہ ہوئی ہے

مادیات اور روحانیات کا فرق۔ اور عقل انسانی کی بیچارگی

(از حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند)

انبیاء اور حکماء کا فرق

یہ بات تو درمیان میں آگئی تھی۔ ورنہ میں تو یہ عرض کر رہا تھا کہ آپ کے حکماء اور فلاسفہ کے پاس تو محض قیاس اور تجربات ہیں لیکن انبیاء علیہم السلام کے پاس مشاہدہ اور علم الیقین ہے۔ اُن کا فرمان حق ہے اور فلاسفہ کا قول ظن اور وہ ظن بھی ہم کو دو یوں سمجھیے کہ اندھوں اور بہروں کا ایک گروہ ہے جو آنکھوں والوں اور کان والوں کا مقابلہ کرنے کی ناکام سعی کر رہا ہے۔ اور تم جیسے احمق اُن اندھے بہروں کی تقلید کرتے ہو حضرت حق نے دونوں گروہوں کی کیا خوب مثال دی ہے فرماتے ہیں دیکھئے

وما من دابۃ بارھواں پارہ مثل الفریقین کالاعمی والاصم والبصیر والسمیع ھل یستویان مثلا افلا تذکرون۔

اندھوں کا ہاتھی

جو جنت کے فرش پر بے فکری اور مسرت کے ساتھ کروٹیں بدل رہا ہے۔ جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا اس شخص نے راستے میں سے ایک کانٹوں دار درخت کو کاٹ کر پھینک دیا تھا اُس درخت سے راستہ چلنے والوں کو سخت تکلیف ہوتی تھی ہر شخص کی ٹوپی اور عمامہ کانٹوں میں الجھ جاتا تھا چونکہ اس نے راہگیروں کی تکلیف دور کی تھی اسلئے اس کو یہ صلہ دیا گیا ہے۔ وہ کہتا ہے چغلخوروں کے کلّے چیرے جا رہے ہیں۔ فرشتے آنکڑا ڈال کر ایک طرف کا کلہ چیر دیتے ہیں جب وہ دوسرا کلہ چیرتے ہیں تو پہلا کلہ درست ہو جاتا ہے۔ یہ چغلخور اسی طرح عذاب میں مبتلا ہے۔ وہ کہتا ہے سود خوار ایک خون کی نہر میں غوطے کھا رہا ہے جب وہ کنارے پر پہنچتا ہے تو فرشتے اُس کے منہ پر پتھر مار کر پھر اُسے خون کی نہر میں جانے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ وہ کہتا ہے زانی مرد اور زانیہ عورتیں آگ کے تنور میں عذاب کیے جا رہے ہیں آپ ...

[illegible]

... لیجاتے ہیں اُس تخت کا ایک پایہ جھکا ہوا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جب جنگ میں اس نے جھنڈا لیا ہے تو اس کے قلب میں کوئی نامناسب خطرہ گزرا تھا جس کی وجہ سے یہ سلوک کیا گیا ہے۔ وہ کہتا ہے میں ایک شخص کو جنت میں دیکھ کر آیا ہوں کہ وہ بے فکر راحت میں لوٹ رہا تھا۔ میں نے جبریل سے دریافت کیا یہ کون شخص ہے

دنیا کی تاریخ

... کہنے کو تاریخ ہے اور یورپ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اُس نے اس زمانہ کی تاریخ مرتب کر لی جس زمانہ میں کوئی تاریخ نویسی کا دستور نہ تھا لیکن اس تاریخ میں زیادہ سے زیادہ ماضی کے واقعات مرتب کیے گئے ہیں خواہ وہ جھوٹے ہی سہی یا سچے سہی لیکن ایسے بچے جن پر کوئی اصل یا قاعدہ مرتب نہیں کیا جا سکتا۔

انبیاء علیہم السلام کی تاریخ

اولاد آدم کی پیدائش

ماڈرن آصف علی کا واقعہ

مادیات و روحانیات کا فرق

[illegible]

اخبار الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی و مذہبیت کا ثبوت بہم پہنچائیے۔

(منیجر الجمعیۃ - دہلی)

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت

اسی مہینہ میں منگا لیجئے۔ پھر نہیں ملیں گے

دہلی کا مشہور مذہبی ماہوار رسالہ نظام المشائخ چھبیس سال سے ہر ماہ ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کیا کرتا ہے۔ جس میں نئے نئے عنوانوں سے حضور صلعم کی خصوصیات زندگی پر نہایت بلند پایہ مضامین لکھے جاتے ہیں۔ پورے چھبیس تذکرے تو اب نہیں مل سکتے۔ البتہ چند موجود ہیں۔ اور ایک تازہ تذکرہ اعلیٰ چھپ کر تیار ہوا ہے پچھلے بچے ہوئے تمام تذکروں کی ضخامت ڈیڑھ ڈیڑھ سو صفحے ہے لیکن تازہ تذکرہ کی ضخامت کتابی سائز کے تین سو صفحوں کے برابر ہے۔ یہ دونوں تذکرے صرف ایک آنہ محصول بھیج کر آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں بشرطیکہ اس ایک آنہ کے ساتھ نظام المشائخ کا سال بھر کا چندہ بھی بھیج دیں۔ یہ رعایت فقط ایک مہینہ کے لئے ہے۔ مہینہ بھر کے اندر اندر نظام المشائخ کا خریدار بننے والوں کو ایک تو مندرجہ بالا رعایت دی جائے گی کہ رسول اللہ صلعم کا ایک تذکرہ پرانا اور ایک تذکرہ تازہ مفت ملے گا اور دوسری رعایت یہ کہ

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

لے لیا جائے گا یعنی ایک روپیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تذکرے ساڑھے چار سو صفحے کے ملیں گے اور پھر سال بھر تک نظام المشائخ مہینے کے مہینے پہنچے گا۔ نظام المشائخ کے ہر پرچہ کی ضخامت بڑے سائز کے ۶۴ صفحے ہوتی ہے۔ نمونہ مفت منگا کر دیکھئے اور ایک رعایت اور لیجیے۔ سال بھر نظام المشائخ پڑھنے کے بعد اگر سال بھر کے پرچے صاف ستھری حالت میں واپس کر دیجئے گا تو ایک روپیہ جو اس وقت ادا کیجئے گا وہ واپس دیدیا جائے گا۔

المشتہر:- منیجر رسالہ نظام المشائخ نمبر ۹۱ کوچہ چیلاں دہلی

عراق ریلوے

(۱) نجف، کربلا، کاظمین اور سامرہ اسلامی مقامات مقدسہ کی زیارت کا انتظام عراق ریلوے نے کیا ہے۔ یہ سفر نہایت قلیل کرایہ اور کم وقت میں طے ہوگا دوران سفر میں ہر ممکن آسائشیں بہم پہنچائی جائیں گی۔

مکہ معظمہ کو جاتے ہوئے عراق کے مقامات مقدسہ کی زیارت کرو!

حجاج کے لئے کوپن ٹکٹ جاری کر دئے گئے ہیں جو ایک سو پچاس دن تک کارآمد ہوں گے۔

۵۰ کلو وزن اسباب پر کوئی زائد کرایہ نہیں لگایا جائے گا۔

شرح کرایہ درج ذیل ہے:-

بک "اے"

	تھرڈ کلاس	سیکنڈ کلاس
مقل (بصرہ) سے کربلا تک اور کربلا سے بغداد یا کاظمین (جوادین سٹیشن) تک اور کاظمین سے سامرہ تک اور واپس براستہ کاظمین مقل تک	۱۴/-/-	۴۲/-/-
بک "بی" مقل بصرہ سے کربلا تک اور وہاں سے بغداد یا کاظمین تک اور واپس مقل تک	۱۲/۸/-	۴۰/-/-

ہندوستان میں حجاج کو صرف تیسرے درجے کے ٹکٹ مل سکتے ہیں، سیکنڈ کلاس کی ٹکٹیں مقل کے مقام پر خریدی جا سکتی ہیں

تمام حجاج مقل (بصرہ) میں ہمارے ایجنٹ کو ملیں۔ تین سال سے کم عمر کے بچے کا کرایہ معاف ہوگا، اور ۱۲ سال سے کم عمر کے بچے کے لئے نصف ٹکٹ خریدنا ہوگا۔

تمام شہروں کے مابین ریل گاڑیوں کی آمد و رفت روزانہ ہوتی ہے۔

بغداد سے دمشق تک بذریعہ موٹر ۲۲ دن کا راستہ ہے (کرایہ موٹر وغیرہ بھی حکومت عراق کے زیر نگرانی مقرر ہوتا ہے) دمشق سے جدہ برائے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ

ٹکٹوں اور تھرڈ کلاس کے حجاج کے متعلق مزید اطلاعات کراچی اور بمبئی کے سب ایجنٹوں سے حاصل کی جا سکتی ہیں جن کے پتے ذیل میں درج ہیں۔

(۱) مولوی محمد باقر حاجی دیوجی جمال مسافر خانہ جیل روڈ عمر کھاڑی بمبئی۔

(۲) مسٹر ای۔ ای نوطیا مانڈوی کوبواڑہ بمبئی نمبر ۳

(۳) دی آنریبل جائنٹ سکرٹری فیض بخش پالا گلی بمبئی

(۴) حبیب حاجی رحمت اللہ کھارادر کراچی

(۵) ...

(۶) ...

نوٹ:- ...

اپنا پلان بغداد کو بک کرا دیا ایک پیڈ تک براستہ عراق ریلوے پر دہ کریں

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

امریکہ میں تہذیب جدید کی کارفرمائیاں

شراب، قماربازی، عریانی اور سینما کی عام وبا

مغرب کے جدید الحاد پر مغرب کا ماتم

آج ہمارے ماؤف اور مفلوج دماغ یورپ کی مادی ترقی سے مرعوب ہیں اور ہماری فکری استعداد میں مغرب کی نقالی پر قربان کر دی گئی ہیں۔ مغرب نے بے شک مادی ترقی کی مگر اس کے ساتھ وہ روحانی اور اخلاقی معیار کو قائم نہ رکھ سکا اور جس قدر اسکو مادیات میں کامیابی حاصل ہوئی اسی قدر وہ اخلاقیات سے دور جا پڑا۔ اسلام نے اگر ایک طرف مادی ترقی کے دروازے تمام نسل انسانی پر کھولے تو دوسری طرف ...

[illegible]

(دیرتھ کنٹرول) اب تک ناجائز ہے۔

کلارجی مین (پادری) اس "جدید الحاد" پر ماتم کناں ہیں مگر اس کے انسداد کی طرف وہ بھی خاص توجہ نہیں کرتے۔ پہلے گھوڑ دوڑ قانوناً ممنوع تھی مگر اب نیویارک میں اس کو جائز قرار دیدیا گیا ہے کیوں؟ اس لئے کہ اس سے ہر سال حکومت کو ...... ڈالر کی آمدنی ہوگی۔ نیوادا میں ہر قسم کی قماربازی کو جائز قرار دیدیا گیا ہے اور رینو آج طلاق کی طرح قماربازی کا مرکز ہے۔

قانون قماربازی کے پیچھے پیچھے ادھر کی کھل رہا ہے یعنی عام لوگ مفلس ہو رہے ہیں اور متوسط طبقہ کی جیبیں خالی ہو گئی ہیں، متعدد ریاستیں اور شہر قرض کے بارے سے تباہ حال ہیں، گزشتہ مہینہ نیویارک اور نیوجرسی کی کونسلوں نے لاٹری کو بھی جائز قرار دیدیا ہے۔

مخش تصاویر کی فروخت بے حد ترقی پر ہے (اور وہ فوٹو جو پہلے فحش کی وجہ سے فروخت نہیں کیے جا سکتے تھے وہ اب علانیہ دکانوں کی زیب و زینت ہیں۔

نیویارک میں رات کی مجلسیں رقص عریانی کے لئے مخصوص ہیں۔ پہلے مخصوص جگہ پر باریک کپڑا یا ندھ لیا جاتا تھا مگر اب وہ بھی غائب ہو گیا اور خالص برہنگی منظر عام پر آ گئی۔

دنیا کا عادل ترین اور رعیت پرور حکمران

انسداد مظالم کیلئے رعایا سے مشورہ

محبوب رعایا کو سلطان ابن سعود کی نصیحت

معاصر "ام القریٰ" اپنی اشاعت ۳ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ میں رقمطراز ہے کہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود اپنی فرصت کے اوقات میں رعیت کے حالات تفتیش کرتے رہتے ہیں اور انسداد مظالم قیام عدل اور حقوق و واجبات میں مساوات کی تدبیروں پر غور فرماتے رہتے ہیں۔ کبھی تو آپ مختلف مقامات پر تفتیش حالات کے لئے حکام کو بھیجتے ہیں اور کبھی خود ہی ان معاملات میں بنفس نفیس حصہ لیتے ہیں اور آپ جہاں بھی تشریف لیجاتے ہیں اس فرض کو سب سے پہلے انجام دیتے ہیں۔

تین ہفتے ہوئے کہ آپ نے مقاصد مذکورہ کی تکمیل کے لئے دو وفد ارسال کئے ہیں ایک وفد شیخ محمود شھلوب کی قیادت میں رابغ، وجبہ، ینبوع، ضبا، اور دوسرا جوف، قریات، سلا روانہ کیا گیا ہے۔ ایک تیسرا وفد عنقریب باقی جہات کی طرف تحقیق مظالم اور دفع مفاسد کے لئے ارسال کیا جانے والا ہے۔

۵ ربیع الثانی کو جلالۃ الملک نے اپنے قصر عالی میں طائف کے منتخب اشخاص کو مدعو فرمایا اور ان سے کہا کہ اگر ان کو عمال حکومت یا کسی فرد یا جماعت سے شکایت ہو تو بلا تکلف بیان کریں۔

جلالۃ الملک نے ان حضرات کو قیمتی نصائح فرمائیں اور ان کو بتایا کہ راعی کا فرض ہے کہ وہ اپنی رعیت کے ساتھ حق القدور خیر خواہی کرے اور ظلم و عدوان سے ان کی حفاظت کرے۔ اور رعیت کا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے راعی کو نصیحت کرے اور اسرار اور عمال کو رشوت دیکر اور مظالم کا اخفا کر کے خیانت نہ کرے کیونکہ یہی چیز ملک کی خرابی ہے اور راعی اور رعایا دونوں کیلئے تباہ کن ہے۔

جلالۃ الملک نے تمام نواحی میں اپنے احکام نافذ کر دیئے ہیں جن میں اس امر کی توضیح کی گئی ہے کہ رعایا کے تعلقات امراء اور عمال حکومت کے ساتھ کس طرح قائم ہونے چاہئیں۔ جلالۃ الملک نے اپنے احکام کی ہر دفعہ کی توضیح فرمائی اور اس فرض سے سبکدوش ہوئے جو راعی کی حیثیت سے آپ پر عائد ہوتا ہے۔

امریکہ کے کارخانوں میں سگریٹوں کی تیاری

محکمہ اعداد و شمار کی رپورٹ مظہر ہے کہ امریکہ کے کارخانوں میں گزشتہ سال کی نسبت آٹھ ارب سگریٹ کم بنائے گئے۔ تاہم ۱۹۳۳ء میں امریکن کارخانوں میں ۱۱۵۰۷۰۴۲۰۶۰۱۵۶ سگریٹ تیار کئے گئے۔

کیا شاہ جاپان مشرف باسلام ہونگے؟

جنرل میکاڈو بحیثیت خلیفۃ المسلمین!

ایک روسی اخبار کا انکشاف

روسی اخبار "ارفتیا" نے منچوریا کی اس اطلاع پر کہ میکاڈو شاہ جاپان ممکن ہے مشرف باسلام ہو جائیں ذیل کا مقالہ سپرد قلم کیا ہے۔

اگرچہ اس خبر پر کہ شاہ جاپان جنرل میکاڈو اسلام قبول کر لیں گے ہم یقین نہیں رکھتے مگر نفس خبر میں کوئی استعجاب نہیں ہے اور ممکن ہے کہ شاہ جاپان اسلام قبول کر کے دنیا کی عالمگیر برادری میں شامل ہو جائیں۔ جنگ عظیم کے بعد جاپان اس کوشش میں ہے کہ تمام ایشیا پر تسلط اور اقتدار قائم کر لے جیسا کہ انگریز ...

[illegible]

... مہمل نہیں ہے کہ اسلام قبول کر لیا جائے۔ ان حالات کے پیش نظر کوئی بعید نہیں کہ شاہ جاپان اسلام قبول کر لیں۔ اور ان کے ساتھ لاکھوں جاپانی حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں۔

اس کے بعد کیا ہوگا؟ ممکن ہے کہ شاہ جاپان اسلامی خلافت کا بار اپنے کندھوں پر اٹھا لیں!!!

پستہ قد میاں اور اسکی بیوی میں ان بن

عدالت میں طلاق کی درخواست

ایک شخص جس کا نام ... ہے خاصہ پستہ قد واقع ہوا ہے مگر اس کی بیوی وہ زیر بیوی پر غالب تھا کیونکہ اس کی بیوی بھی خیریت سے پستہ قد واقع ہوئی تھی اتفاق سے پستہ قد بیوی کو اللہ میاں نے ایک بچہ عنایت کیا۔ بچہ کا ہونا تھا کہ اس کا قد لمبا ہونا شروع ہو گیا یہاں تک کہ وہ اپنے پستہ قد خاوند سے چار انچ نکل گئی۔ اب تو خاوند بہت گھبرائے کہ یہ کیا مصیبت پیش آئی۔ بیوی نے بھی بے تمیز طریقہ کہ خاوند کو پستہ قدی کا طعنہ دینا شروع کر دیا اور کئی دفعہ تو اس نے اپنے خاوند کی جانب ... جب یہ سلسلہ ... تو خاوند نے ... کے لئے اس نے عدالت میں طلاق کی درخواست دیدی جس میں اس نے لکھا "طویل بیوی اور پستہ قد خاوند کا نباہ نہیں ہو سکتا اسلئے طلاق کی اجازت دی جائے" اب یہ مقدمہ عدالت میں پیش ہے دیکھئے کیا فیصلہ ہوتا ہے۔

دنیا میں بدترین بیویاں کون ہیں؟

کالج اور اسکولوں کی پیداوار!

ڈاکٹر ٹوسن نے لاس انجلس انسٹی ٹیوٹ میں تقریر کرتے ہوئے ایک جدید راز کا انکشاف کیا ہے جس سے گریجویٹ لڑکیوں میں سخت ہیجان اور اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔ آپ نے اپنی طویل اور بسیط تقریر کے آخر میں یہ زوردار الفاظ فرمایا کہ دنیا میں بدترین اور ناقابل تعریف بیویاں وہ ہیں جو کالجوں اور زنانہ اسکولوں کی پیداوار ہیں اور جو تعلیم پا کر ہم تک پہنچتی ہیں۔

آپ نے مزید فرمایا "کالج کی لڑکی جب بیوی بنتی ہے تو وہ دنیا کی تمام عورتوں سے زیادہ خطرناک اور مضرت رساں ہوتی ہے۔ اس میں صرف ایک استثنائی صورت ہے اور وہ یہ کہ کالج کی لڑکیوں سے زیادہ خطرناک زنانہ مدارس کی لڑکیاں ہوتی ہیں"۔

چوروں کی ایک عجیب نوٹ بک

جرائم کی فہرست اپنے ہی قلم سے

حال میں وارسا کی پولیس نے ایک شادی شدہ جوڑے کو سرقہ کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ تلاشی لینے پر ان کے قبضہ سے ایک کتاب برآمد ہوئی جس میں ان تمام چوریوں کی تفصیل درج تھی جو اس جوڑے نے کی۔ ... اس میں لکھا تھا کہ ہم پندرہ سو مکانوں، ہوٹلوں اور کلبوں میں سرقہ کرنے کی غرض سے داخل ہوئے اور بہت سے مکانوں میں یہ کہہ کر گئے کہ ہم کو کرایہ پر مکانوں کی ضرورت ہے اور وہاں جا کر ہیٹ، کوٹ، گھنٹے، گھڑیاں، بچھے اور چاقو سرقہ کئے۔ اس نوٹ بک میں اور بھی بہت سی باتیں درج تھیں جن کو دیکھ کر پولیس نے بہت سی چوریوں کا سراغ لگا لیا۔

ضروری گزارش

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہئے کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں ورنہ عدم تعمیل پر معذور تصور فرمائیں۔ (منیجر الجمعیۃ دہلی)

بہار و خزاں

روشن خیال جماعت کا اجتماع

مولانا عبدالسلام کو شکست دینے کا عزم

باطل کی شہ رگ پر حقائق کی ضرب

(۱۱)

دفتر جا چکا تھا کہ مولانا عبدالسلام سے ملاقات ترک کر دیے تاکہ اس قسم کے مسائل پر گفتگو ہی نہ ہونے پائے۔ وہ پہلی ہی نشست میں مولانا کے دلائل اور زور بیان کی ذہنی تسلیم کر چکا تھا نظام گری روشنی کی برکت سے اس کا زبان سے اعتراف بھی نہ کرتا تھا۔ وہ خیال کرتا تھا کہ مولانا نہیں اور روشن خیال جماعت سے بھی خوب واقف ہیں۔ مغرب کے حالات بھی ان کے پیش نظر ہیں اور علوم اسلامیہ کے بھی ...

[illegible]

نثار:- مولانا! ہمارے کوٹ پتلون اور ہیٹ کو دیکھ کر علماء کی پیشانی پر شکن پڑ جاتی ہے۔ کیا یہ ان کی تنگ خیالی نہیں ہے۔ کیا آپ کوٹ پتلون سے نفرت نہیں کرتے؟ جب علماء کی دقیانوسیت کا یہ حال ہے تو فرمائیے مسلمانوں کا بیڑا غرق کیوں نہ ہو!

مولانا:- یہ سچ ہے کہ ہر غیرتمند شخص کو اس نقل اور پرفریب لباس سے نفرت ہے مگر اس پر تنقید گی سے گفتگو کی جا سکتی ہے لعن طعن سے آخر کیا فائدہ؟ آپ لوگ اپنی زبان سے روشن خیال علم دوست و وسیع النظر اور خدا جانے کیا کیا بنتے ہیں مگر تمہارے اخلاق کا یہ حال ہے کہ بغیر بد زبانی کے مذہب کے بارے میں گفتگو ہی نہیں کر سکتے! اس پر بھی آپ روشن خیال اور ہم تنگ نظر اور دقیانوسیت کے پیکر!

[illegible]

مولانا:- اسلام نے روحانیات اور اخلاقیات کے متعلق جو ضابطے مقرر کئے ہیں ان کے علاوہ ہر اچھی بات قبول کی جا سکتی ہے۔

نثار:- آپ بتائیے کہ کوٹ پتلون اور ہیٹ کے استعمال میں کونسی خرابی ہے۔

مولانا:- اس کی حقیقت میں ابھی بتاتا ہوں مگر پہلے ایک بات سن لو۔ جو قوم نقالی اختیار کر لیتی ہے وہ ایسی باتوں کی نقالی کرتی ہے جو اس کے لئے تباہ کن ہوں خوبیوں اور اچھی باتوں کو اختیار کرنا نقال قوم کے بس کی بات نہیں ہے۔ دوسروں کی اچھی باتوں کو وہی قوم اختیار کرے گی جو دماغی اور ذہنی اعتبار سے آزاد ہوگی اور جس کا اپنا ذاتی جوہر بھی موجود ہوگا ایسی ہی قوم اچھے اور برے میں تمیز کر کے حسن اور بہتر باتوں کو اختیار کرے گی۔ اور بری باتوں کو بری سمجھے گی خواہ بری باتوں کا کرنے والا ہفت اقلیم کا بادشاہ ہی کیوں نہ ہو۔ ایسی قوم کو زندہ، مہذب اور ترقی پذیر قوم کہتے ہیں اور جو دوسروں میں مدغم نہیں ہوتی بلکہ اپنی ہستی برقرار رکھتی ہے۔ قرآن کریم نے اس حقیقت کو ان الفاظ میں ظاہر فرمایا ہے۔

فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ۔

ان لوگوں کو خوشخبری ہو جو باتوں کو سنتے ہیں اور ان میں سے اچھی بات کو اختیار کر لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو باری تعالیٰ نے اولوالالباب یعنی ارباب دانش اور بینش قرار دیا ہے۔ ایسی ہی قوم رفیع المرتبت اور اولوالعزم کہلاتی ہے جو اپنے مرکز سے نہ ہلے مگر دنیا کی تمام خوبیوں اور بھلائیوں کو جمع کر لے۔ اسی کی تعلیم قرآن کریم نے دی ہے۔ (باقی آئندہ)

نثار:- تو کیا لیں گے اور کیا جواب دیں گے۔ بولو بھائی اکیا سننا چاہتے ہو۔ کہو تو یہ بتاؤں جب قبروں سے اٹھوگے تو کیا بہتے ہوئے اٹھو گے۔ لو تو اس شخص کا قصہ سناؤں جس کو فرشتے دوزخ میں لیجا رہے ہوں گے اور حضرت آدم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ...

رنگون کونسل کا صدر برطرف نہ ہوگا

[illegible]

کل صدر کے خلاف عدم اعتماد کا ریزولیوشن ما دوٹوں کی کثرت سے پاس ہو گیا تھا آج صدر نے گورنر کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں اس ریزولیوشن کو منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ اور لکھا کہ ایسے اصولی وجوہات کی بناء پر جن کی تفصیل ... کی تقرری پر کونسل کا اختیار نہیں ہے۔

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

سرمہ آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گر جانا پرانے سے پرانا روہے کیلئے خصوصاً بید مفید ہے اسکے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ امراض کا ازالہ ہو جاتا ہے جن لوگوں کو کسی قسم کا مرض نہیں ہے وہ بھی اس کا استعمال کر کے اپنی آنکھوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ انشاء اللہ ان کی آنکھوں کو کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا۔ قیمت فی تولہ ... ۶ ماشہ کی شیشی ...

سرمہ ... یہ سرمہ بھی ... طرح تمام امراض چشم سوائے ... پلکوں کے گرنے کے لئے مفید ہے خصوصاً موتیا بند کے ابتدائی پانی کو نکال دیتا ہے اگر پانی جم گیا ہو تو اس کا استعمال مفید نہ ہوگا ... حضرات جو نوشت و خواند کا کام زیادہ کرتے ہیں ان کے لئے خاص کر اس سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے عینک لگانے سے پہلے اگر اس سرمہ کا استعمال شروع کر دیں تو انشاء اللہ عینک کی ضرورت نہ پڑے گی قیمت فی تولہ ... ۳ ماشہ کی شیشی ...

محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار۔

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات سرتاج عالم آتشک بگرہ گولیاں اپنے اکسیری تاثیرات سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہو چکی ہیں۔ قبض، بد ہضمی، خون اور منی کی خرابی دکھی بھریاں، احتلام، سرعت انزال وغیرہ شکایتوں کو جڑ سے روز میں دور کرنے میں لاثانی ثابت ہو چکی ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۴۰ گولیاں صرف ایک روپیہ (علاوہ محصول) پانچ ڈبیاں للعہ ...

ویدشاستری ... جام نگر کاٹھیاواڑ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۲ رجمادی الاول ۱۳۵۳ھ ہجری

معلمین حجاج کا مسودۂ قانون

مسلم اراکین اسمبلی کا فرض

اسمبلی میں حج کے متعلق تین مسودات قانون پیش ہونے والے تھے۔ دو منظور کئے جا چکے ہیں اوران کی تنفیذ بھی ہو چکی ہے۔ ایک مسودہ قانون جو ان تینوں میں سب سے زیادہ مضرت رساں اور سب سے زیادہ خطرناک تھا وہ منوز باقی ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت اس مسودہ قانون کو بھی موجودہ اسمبلی سے منظور کرا کے چھوڑے گی اور جس طرح دوسرے مسودات قانون میں رائے عامہ کو پامال کیا گیا ہے اسی طرح اس مسودہ میں بھی مسلمانوں کی عام خواہش اور متفقہ مطالبہ کو ٹھکرا دیا جائے گا۔ ۹ راگست کو سر جوزف بھور نے اسمبلی میں آئندہ ہفتہ کے پروگرام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ دوسرے نمبر پر معلمین حجاج کا مسودۂ قانون پیش کر کے منظور کرایا جائے گا ... مسلمانوں کی رائے عامہ کیا ہے اور اس مسودہ قانون کے متعلق ان کے جذبات میں کس قدر تلخی و ناگواری موجود ہے ...

شذرات

الجیریا میں ہنگامہ

ڈاکٹر انصاری کا انتباہ

حوادث و احکام

استفتا

الجواب

استفتاء

الجواب

نام نہاد نیشنلسٹ پارٹی

قومی مطالبہ کو پورا کئے بغیر ہندوستان میں امن قائم نہیں ہو سکتا

وائسرائے ہند اور وزیر ہند سے ڈاکٹر انصاری کی کھری باتیں

وزیر ہند کا معنے خیز جواب

بمبئی ۱۰ اگست۔ اخبار ... کو یہ تار موصول ہوا ہے کہ مختصر قیام کے بعد ڈاکٹر انصاری لندن سے روانہ ہو گئے ہیں۔ روانگی سے پہلے انہوں نے ہندوستان کے معاملات میں دلچسپی رکھنے والے ہندوستانیوں اور انگریزوں اور سر سیمویل ہور اور لارڈ ولنگڈن سے ملاقات کی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ وزیر ہند کے ساتھ ملاقات کے دوران میں ڈاکٹر انصاری نے کانگریس کے مطالبات کا اعادہ کیا۔ اور کہا کہ جب تک ہندوستان کا قومی مطالبہ پورا نہ کیا جائے گا۔ ملک میں امن نہیں ہوگا۔ وزیر ہند نے رجعت پسندوں کی قدامت پسندی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر چرچل اور لارڈ لائڈ کی مخالفانہ قدامت پسندی شروع نہ کرتے تو ہم بہت آگے نکل جاتے۔

معلوم ہوا ہے کہ وزیر ہند نے اشارۃً یہ بھی کہا کہ اگر ملک کے منتخب شدہ نمائندے متفقہ مطالبات پیش کریں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ ... سیاسی حلقوں میں افواہ ہے کہ پارلیمنٹ کے ممبروں پر ہندوستانیوں کے زور ڈالنے کی غرض سے قوم پرستوں کا ایک وفد لندن آئے گا۔ وفد غالباً پارلیمنٹ میں بل پیش ہونے کے موقعہ پر آئے گا۔

کاشغر میں دو ہزار چینی فوج پہونچ گئی

دو شہروں پر روسی فوج کا قبضہ۔ ہوائی جہاز بھی پہونچنے والے ہیں

روس، چینیوں کی امداد کر رہا ہے

شملہ ۹ راگست۔ کاشغر کی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ ارمچی سے چینی جنرل کنجنگان ضلع کا ایک دستہ جارہ چینی اور دو ہزار مسلمانوں کی فوج ... کے ساتھ جنرل محمد کی کمان میں یہاں پہونچ گئے ہیں ... کاشغر کی صورت حال اطمینان بخش ہے ... روسی فوج نے جو سفید روسیوں پر مشتمل ہے ... یہ بات پایہ ثبوت کو پہونچ گئی ہے کہ روس، چینی حکومت کی امداد کر رہا ہے۔

مسودۂ قانون حجاج

شاہ مسعود احمد صاحب کی ترمیمات

براق شریف کا دروازہ بند کرنے کا حکم

یہودیوں کا احتجاج رنگ لایا

ہندو قومیت کا ایک خاصہ

اختلاف ہونے پر خوشی کا اظہار

انگلستان اور جرمنی میں تجارتی معاہدہ

لندن اور جاپان کے درمیان ٹیلیفون

ڈائنامیٹ چوری ہو گیا

جرمنی میں بے روزگاروں کی کمی

انتقادات

قاعدہ عربی جدید

دہلی سے اراکین جمعیۃ علماء ہند کی روانگی

دہلی کی فصیل گرائی جائیگی

کیتھولک گرجا پر اشتراکیوں کا حملہ

ہوائی جہاز سے گولہ باری

اسلحہ خانہ کو ڈائنامیٹ سے اڑانے کی سازش

کلکتہ میں چار ملزموں کے خلاف مقدمہ

ہزاروں اشخاص کے سامنے پھانسی

سندھ کے ڈاکو کو تختہ دار پر

چین میں قحط سالی کی مصیبت

پچاس لاکھ انسان فاقہ میں مبتلا

دار الحکومت

دہلی میں آنریری مجسٹریٹوں کا تقرر

سرکاری اعلان

تین شیر فروشوں کو سزائے قید

پنڈت رام چندر کا مقدمہ واپس لے لیا گیا

لال قلعہ میں تخت شاہی پر بیٹھنے کا الزام

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۲ جمادی الاول ۱۳۵۳ ہجری

معلمین حجاج کا مسودۂ قانون

مسلم اراکین اسمبلی کا فرض

شذرات

الجیریا میں ہنگامہ

ڈاکٹر انصاری کا انتباہ

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

نام نہاد نیشنلسٹ پارٹی

قومی مطالبہ کو پورا کئے بغیر ہندوستان میں امن قائم نہیں ہوسکتا

وائسرائے ہند اور وزیر ہند سے ڈاکٹر انصاری کی کھری باتیں

وزیر ہند کا معنی خیز جواب

کاشغر میں دو ہزار چینی فوج پہونچ گئی

دو شہروں پر روسی فوج کا قبضہ۔ ہوائی جہاز بھی پہونچنے والے ہیں

روس چینیوں کی امداد کر رہا ہے

دار الحکومت

دہلی میں آنریری مجسٹریٹوں کا تقرر

سرکاری اعلان

تین شیر فروشوں کو سزائے قید

پنڈت رام چندر کا مقدمہ واپس لے لیا گیا

لال قلعہ میں تخت شاہی پر بیٹھنے کا الزام

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

دہلی سے ارکان جمعیۃ علماء ہند کی روانگی

دہلی کی فصیل گرائی جائیگی

کیتھولک گرجا پر اشتراکیوں کا حملہ

ہوائی جہاز سے گولہ باری

اسلحہ خانہ کو ڈائنامیٹ سے اڑانے کی سازش

کلکتہ میں چار ملزموں کے خلاف مقدمہ

ہزاروں اشخاص کے سامنے پھانسی

سندھ کے دو ڈاکو تختہ دار پر

چین میں قحط سالی کی مصیبت

پچاس لاکھ انسان فاقہ میں مبتلا

براق شریف کا دروازہ بند کرنے کا حکم

یہودیوں کا احتجاج رنگ لایا

ہندو قومیت کا ایک خاصہ

اختلافات ہونے پر خونریزی کا اظہار

انگلستان اور جرمنی میں تجارتی معاہدہ

لندن اور جاپان کے درمیان ٹیلیفون

ڈائنامائٹ چوری ہوگیا

جرمنی میں بے روزگاروں کی کمی

انتقادات

قاعدہ عربی جدید

مسودۂ قانون حجاج

شاہ مسعود احمد صاحب کی ترمیمات

امریکہ میں خوفناک شدت کی گرمی اور خشک سالی

دس لاکھ مویشی ذبح کردئے گئے۔ ۶۰ لاکھ اور ذبح کئے جائینگے

گرمی اور باد سموم سے پندرہ سو اشخاص کی ہلاکت

نیویارک ۱۰ اگست۔ یہاں گرمی اپنے انتہائی درجہ کو پہنچی ہوئی ہے سایہ میں درجہ حرارت ۱۱۲ ہے مغرب وسطی کی ریاستوں میں گرمی کی شدت نے جان و مال کا سخت نقصان کیا ہے اور لوگ اس قدر پریشان ہیں کہ بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اکثر جگہ درجہ حرارت ۱۰۰۔ ۱۰۵ اور ۱۰۸ ہے جھلسنے والی بادسموم نے حالت بدسے بدتر کر دی ہے۔ لو اور گرمی کی شدت سے چار اشخاص ہلاک ہوگئے۔ اس موسم میں گرم ہواؤں نے شدید نقصان پہنچایا ہے اب تک گرمی کی وجہ سے کل ۱۵۰۰ اشخاص ہلاک ہوچکے ہیں۔ خشک سالی اور پانی کی کمی کے باعث حکومت کی طرف سے تنکا گاہ میں دس لاکھ مویشی ذبح کردئے گئے ہیں اور ۵۰۰۰ مویشی دو تین روز میں اور ذبح کئے جانے والے ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ ان کے بعد پچاس لاکھ مویشی اور ذبح کئے جائیں گے۔

مسلمانوں نے انتہائی توہین کے باوجود صبر سے کام لیا

شفاخانہ پلول کے گدھے کا نام احمق تھا؟

ناظم جمعیۃ علماء ہند کے نام ممبران اسمبلی کے جوابات

الجمعیۃ کی گذشتہ اشاعت میں پلول کے ڈسٹرکٹ بورڈ ہسپتال کے ڈاکٹر اور انچارج سپرنٹنڈنٹ کی انتہائی توہین آمیز و اشتعال انگیز روش کا ذکر کیا جا چکا ہے اور وہ خط و کتابت بھی شائع کی جاچکی ہے جو اس موضوع پر حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند اور آنریبل سر میاں فضل حسین ممبر ایگزیکٹو کونسل کے درمیان ہوئی تھی۔ نیز یہ بھی بتایا جاچکا ہے کہ حضرت ناظم جمعیۃ نے ایک مکتوب اراکین اسمبلی کے نام بھی ارسال فرمایا تھا جن میں سے بعض کے جوابات موصول ہوچکے ہیں۔

شاہ مسعود احمد صاحب ایم۔ ایل۔ اے نے حضرت مولانا کو مطلع فرمایا ہے کہ موصوف کی ملاقات ہوم ممبر سے ہوئی اور اس نے اطمینان دلایا کہ یہ نام بدلدیا جائے گا۔ ڈپٹی کمشنر انبالہ سے معلوم ہوا کہ گدھے کا نام "احمد" نہیں ہے بلکہ "احمق" ہے۔ بہر حال اس غلطی کی تلافی کی طرف سرکاری حلقوں میں بھی توجہ مبذول ہوگئی ہے۔

شیخ صادق حسن صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ انہوں نے کمشنر انبالہ میاں عبد العزیز صاحب سے ملاقات کی اور انہوں نے کہا کہ گدھے کا نام "احمق" ہے اور وہ اس کو بھی بدلنے کے لئے آمادہ ہیں تاکہ کوئی مماثلت باقی نہ رہے۔

پلول سے معلوم ہوا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ ڈائریکٹر کا ایک مکتوب صدر اوقاف کمیٹی کے نام موصول ہوا ہے جس میں تحریر ہے کہ مسلمانوں کے جذبات کو جو صدمہ پہنچا ہے وہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے عملہ کے ایک رکن کی بے احتیاطی (غلطی) کی وجہ سے پہنچا ہے جس کا ڈائریکٹر صاحب کو سخت افسوس ہے۔ چنانچہ حکام۔ لا سے اس موضوع پر مزید خط و کتابت جاری ہے۔ حضرت ناظم صاحب جمعیۃ علماء ہند نے بھی بعض ذمہ دار و داخلی عہدہ داروں کو خطوط ارسال فرمائے ہیں۔ اس قسم کی ...

بہر حال پلول کے مسلمانوں نے اپنے جذبات کو قابو میں رکھ کر حیرت انگیز تحمل کا ثبوت بہم پہنچایا ہے کسی قسم کے نقض امن کا اندیشہ نہیں ہے اور امید ہے کہ عنقریب یہ معاملہ ختم ہو جائیگا اور حکومت مسلمانوں کی پوری طرح اطمینان دلائے گی کہ اس قسم کی غلطی کا اعادہ نہ ہوگا۔ ...

ڈاکوؤں کی گولیوں سے ایک شخص ہلاک

سیرٹھ ۱۰ اگست۔ موضع میوہ ترکی سے اطلاع ملی ہے کہ ایک زبردست ڈاکہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے موضع مذکور کے ایک کھیر رام لال سنگھ کو گولی کا نشانہ بنایا گیا اور اس کے بھائی کو بھی گولی کا زخم آیا ہے ...

مسودہ قانون معلمین حجاج

حاجی وجیہہ الدین صاحب کا مدلل اختلافی نوٹ

حاجی وجیہہ الدین صاحب ممبر اسمبلی نے مسودہ قانون معلمین حجاج کے سلسلہ میں جو اپنا اختلافی نوٹ شامل کیا تھا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ ...

بارش سے چھ سو مکانات منہدم

حیدرآباد دکن ۱۰ اگست۔ ایک مقامی اخبار کی اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ ہفتہ عثمان آباد میں "تقریباً" ... انچ بارش ہوئی جس سے ۶۰۰ کے قریب مکانات منہدم ہوگئے۔ ... قیدیوں کو دوسری جیل میں منتقل کر دیا گیا ہے مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔

کانگریس کا ضبط شدہ روپیہ واپس نہیں ہوگا

شملہ۔ آج لیجسلیٹو اسمبلی میں سوالات کے وقت کانگریس فنڈ سے متعلق سردار بھوپت سنگھ کے سوال کے جواب میں سر ہنری کریک نے کہا کہ ... ضبط شدہ روپیہ کی واپسی کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا ... کل ضبط شدہ روپیہ مختلف صوبوں میں ... داخل کر دیا گیا ہے۔

موجودہ اصلاحات کو ہندوستان قبول نہیں کریگا

لندن میں ڈاکٹر انصاری صاحب کا بیان

لندن ۱۰ اگست۔ ڈاکٹر انصاری اور میاں حسن دس سلیمان بھی جلسوں اور پارٹیوں میں ہندوستان کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔ ... ہندوستان موجودہ اصلاحات کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے ...

چین میں آہنی جوتوں کا استعمال ممنوع

شنگھائی ۱۰ جولائی۔ چین میں یہ رواج ہے کہ عورتیں بچپن ہی سے لوہے کی جوتیاں پہن لیتی ہیں جو بڑے ہونے کے بعد بھی اتاری جاتی ہیں۔ اس سے ان کے پاؤں اس قدر چھوٹے ہو جاتے ہیں کہ ان کے لئے چلنا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ حکومت کی طرف سے ایک حکم جاری کیا گیا ہے جس کی رو سے لوہے کی جوتیاں پہننا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والے کو سزا دی جائے گی۔

ایک عجیب واقعہ

ایک شخص ہسپتال کی دوائی پیتے ہی فریڈ مارگ ہوگیا

دوست محمد ساکنہ عید چال کلاں نے اپنے والد صاحب کو کہا کہ میری طبیعت علیل ہے۔ مجھے ہسپتال سے نسخہ جلاب لا دو۔ چنانچہ ہسپتال سے جلاب لایا گیا ... ڈاکٹروں اور حکیموں کے علاوہ کچھ افاقہ نہ ہوا ...

پنڈت جواہرلال رہا نہیں کئے جائینگے

کونسل آف اسٹیٹ میں خان عبد الغفار خاں کا ذکر

شملہ ۱۰ اگست۔ کونسل آف اسٹیٹ کا اجلاس ... منعقد ہوا مسٹر ہیلٹ نے ... خان عبد الغفار خاں کو فوراً رہا کرنے ... پنڈت جواہرلال نہرو ...

ڈاکوؤں کے دھوکے میں بے گناہ کا خون

یہودی شہرت رکھنے والے ... ایک ڈاکہ کی اطلاع ملنے پر ... پولیس نے ... پانچ اشخاص پر گولی چلائی جس سے ایک شخص ہلاک ہو گیا اور ایک شدید مجروح ہوا۔

پشاور کی رنڈیوں کو اخراج کا حکم

پشاور ۹ اگست۔ میونسپلٹی کے ایک عام اجلاس میں ... شہر کی رنڈیوں کو ... شہر سے باہر نکل جانے کا نوٹس ... جاری کر دیا ہے۔

اسلحہ اور مادہ آتشگیر برآمد ہوا

کارتوس برآمد ہونے کے الزام میں گرفتاری

جاتوں کے فساد میں ایک شخص ہلاک

مولانا آزاد سبحانی گرفتار کرلئے گئے

باغیانہ تقریر کرنے کا الزام

سزائے موت کا حکم سنتے ہی "ہٹلر زندہ باد"

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

بچوں والو ہوشیار — بال جیون گھٹی — ولی اور کرشن اینڈ کو

تین گھر بیاں اور ایک ساتھ ... بال جیون گھٹی

فسادات آگرہ

جمعیۃ علماء صوبہ متحدہ کی تحقیقاتی رپورٹ

(از مولانا محمد عمر و مرزا بیگ صاحب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ متحدہ)

جن فسادات آگرہ کی خبر اخبارات میں پڑھتے ہی آگرہ گیا۔ اور میں نے کئی دن رہ کر تحقیقات کی۔ یہاں میں سب سے پہلے ہندو مسلم اکابرین سے ملا۔ میں تحقیقات سے جن حقائق پر پہنچا ہوں وہ یہ ہیں۔

کالی مارکیٹ کے اوپر سیٹھ کو کال صاحب کا مکان ہے ان کے مکان کے متصل ایک مسجد ہے۔ اس محلہ میں قریب قریب سب ہندو صاحبان رہتے ہیں۔ صرف چند مسلمانوں کے مکانات ہیں۔ سیٹھ کو کال صاحب کے اس مکان میں نہ کبھی آرتی بجائی جاتی تھی نہ کوئی اکھاڑہ قائم تھا۔ البتہ ۲۳ جون ۱۹۳۷ء کو بروز دسہرہ کو کال صاحب نے اپنے مکان میں ایک اکھاڑہ قائم کر دیا اور اس اکھاڑہ میں ایک موسیقی رکھدی اور دسہرہ کے دن سے ہی آرتی بجانا شروع کر دی۔ اس نئی بات کو مسلمانان آگرہ نے محسوس کیا اور ان کے جذبات مشتعل ہونے شروع ہو گئے۔ چنانچہ مسلمانوں میں غیر معمولی جوش پیدا ہو گیا مگر مسلمانوں نے نہایت صبر و سکون و تحمل و بردباری سے کام لیا۔ چونکہ کو کال صاحب کے مکان میں مورتی نہ آرتی ایک نئی بات تھی اس وجہ سے بعض مسلمانوں کو اس واقعہ کا یقین نہ آتا تھا اور بعض مسلمان حجی خانہ کی مسجد میں جو اس نئے قائم شدہ مورتی سے بہت ہی قریب ہے مغرب کی نماز جا کر پڑھتے تھے اور آرتی کی آواز خود جا کر سنتے تھے۔ چنانچہ ۳۰ جولائی کی شام کو مغرب کی نماز پڑھ کر جب مسلمان باہر نکلے تو ہندوؤں نے یکایک اینٹیں پھینکنا شروع کر دیں اور مسلمانوں پر حملہ کیا۔ اس حملہ کی وجہ کوئی نہیں سمجھ سکا بعض ہندو اصحاب سے اس کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ ہندو صاحبان کو اس رات یہ اطلاع ملی تھی کہ آج مسلمان ہم پر حملہ کریں گے۔ اس وجہ سے انہوں نے پہلے ہی سے حملہ کر دیا۔ حالانکہ یہ اطلاع غلط اور سراسر غلط تھی۔ اس حملہ کا ہونا تھا کہ فوراً بازار بند ہو گیا۔ اس موقعہ پر پولیس کا انتظام قابل اطمینان رہا۔ اس بلوے میں تخمیناً چالیس ہندو مسلمان زخمی ہوئے مگر معمولی چوٹیں آئیں۔ جان سے کوئی نہیں مارا گیا۔ اسی حملہ کے بعد مسلمانوں کے محلہ میں کسی ہندو پر حملہ نہیں کیا گیا البتہ رات بارہ بجے بلیغی پھوارہ جو ہندوؤں کے محلہ میں ہے بعض مسلمانوں پر حملہ کیا گیا۔

مبران کا اکابرین شہر میں سے انتخاب کیا گیا۔ اس کمیٹی کے جلسے سیٹھ الدین بہائی صاحب رئیس میونسپل کمشنر کے آفس میں ہوتے ہیں۔ در اصل خان بہادر صاحب و سیٹھ صاحب موصوف اس کمیٹی کے روح رواں ہیں۔ ۳۰ جولائی یوم جمعہ آگرہ کا بہت خطرناک دن تھا جس میں بلوہ کی بڑی شہرت تھی مگر شہر کے ذمہ دار اصحاب نے مسلمانوں کے جوش کو یہ کہہ کر ٹھنڈا کر دیا کہ چار دن میں فیصلہ ہو جائے گا۔ ۹ جولائی کو ۹ بجے شیخ الدین بہائی کے آفس میں ڈیفنس کمیٹی کا جلسہ ہوا جس میں آگرہ کے قریب قریب تمام ... اصحاب شریک تھے ... جلسہ کی صدارت جناب خان بہادر اختر عادل صاحب گورنمنٹ پلیڈر نے کی۔ اس جلسہ میں بھی مسلمانوں کو صبر و سکون کی تلقین کی گئی تھی ... بجا رکھی یہ فیصلہ تحریری ہوا ہے اور اس پر تیرہ سربرآوردہ اصحاب کے دستخط ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ اس قسم کا فیصلہ کو کال صاحب کے مکان کی آرتی کا بھی ہو جائے گا۔ فیصلہ کی طرفین سے کوششیں کی جارہی ہیں اس امر کی قوی امید ہے کہ فیصلہ باہمی ہو جائے گا۔ بازار دو دن ...

اس عرصہ میں بازار کبھی کھلتا تھا اور کبھی بند ہو جاتا تھا۔ مسلمانوں کا بازار اکثر و بیشتر کھلا رہتا تھا اگر ہندو اصحاب کی دوکانیں اکثر و بیشتر بند رہتی تھیں ۲۶ جولائی کو مسلم ڈیفنس کمیٹی قائم کی گئی جس کے سپرنٹنڈنٹ خان بہادر ... صاحب و سکریٹری ابن حسن میاں صاحب ... منتخب ہوئے ...

عربوں اور یہودیوں میں جنگ کے بعد الجیریا کی خطرناک حالت

فرانسیسی افواج اور پولیس نے عرب آبادی کا محاصرہ کرلیا

بائیس یہودی ہلاک۔ لوٹ مار اور آتشزدگی۔ ستر افراد گرفتار

پیرس ۱۰ اگست۔ فرانس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ الجیریا میں عربوں اور یہودیوں میں جو خونریز ہنگامہ ہوا تھا اس میں ۲۰ اشخاص ہلاک اور ۳۰ مجروح ہوئے۔ ہلاک شدگان میں ۲۲ یہودی اور ۵ مسلمان ہیں اب تک ستر اشخاص گرفتار کئے جاچکے ہیں۔

الجیریا ۱۰ اگست۔ یہاں عربوں اور یہودیوں کے ہنگامہ کو فرانسیسی فوج اور پولیس نے آکر ختم کر دیا ہے۔ کل یہودی اور مسلمان مقتولین کا جنازہ اٹھایا جائے گا اس کے لئے حکام نے زبردست انتظامات شروع کر دئے ہیں تاکہ دوبارہ فساد نہ پھوٹ پڑے۔ مسلمانوں اور یہودیوں کے جنازے علیحدہ علیحدہ اٹھائے جائیں گے۔ قسطنطین اس وقت فرانسیسی فوج کے محاصرہ میں ہے۔ فوج نے ریلوے اسٹیشن پر قبضہ کر کے عرب محلوں کو محاصرہ میں لے لیا ہے اس ہنگامہ میں بعض عربوں نے اپنے قرض خواہ یہودیوں کے مکانوں کو جلا ڈالا اور ان کو قتل کر دیا۔

بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ اگرچہ عرب اور یہودی مقتولین کے جنازے امن و امان کے ساتھ اٹھ گئے مگر الجیریا میں امن و سکون کی فضا پیدا نہیں ہو سکی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ عرب یہودیوں کی دوکانوں پر حملہ کرنے کے لئے تیاریاں کر رہے ہیں مگر فوج کو حالات پر قابو پانے کے لئے ہر جگہ متعین کر دیا گیا ہے۔ قسطنطین میں متعدد جگہ لوٹ مار کی گئی اور مکانوں کو آگ لگادی گئی ہے۔ گورنر جنرل مسٹر کارڈے یہودیوں کے خلاف مزید اقدامات کو روکنے کے لئے عربوں اور یہودیوں سے مشورہ کر رہے ہیں قسطنطین کے تمام باشندوں کو حکم دیدیا گیا ہے کہ وہ گھروں سے باہر نہ نکلیں۔ بازاروں میں بغیر اجازت ہر قسم کے مظاہروں کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

گاندھی جی نے برت شروع کردیا

بمبئی ۱۰ اگست۔ وار دھا گنج سے ایک پیغام مظہر ہے کہ کل صبح گاندھی جی نے ایک سناتنی لیڈر پر حملہ کے کفارہ کے سلسلہ میں آٹھ ہفت روزہ برت شروع کر دیا۔ گاندھی جی بالعموم برت دوپہر کے بعد رکھتے ہیں۔ لیکن آج انہوں نے اپنے مقرب ترین افراد و احباب کی موجودگی میں صبح سویرے ہی سے برت شروع کر دیا۔

اسمبلی میں فوجی سکریٹری کا بیان

شملہ ۱۰ اگست۔ کل اسمبلی میں کرنل لیے فوجی سکریٹری نے ایوان کو مطلع کیا کہ فوج کو ہندوستانی بنانے میں کم از کم ۱۸ سال کا عرصہ لگے گا اس عرصہ میں فوج کا صرف ایک رسالہ ہندی بنایا جاسکے گا۔ باقی آئندہ سالوں میں بنیں گے۔

اٹلی میں سیاسی اسیران کو عام معافی

روم ۱۰ اگست۔ شہزادی ہیڈ فاسٹ دی تخت اطالیہ کی جائز وارث ہے) ستمبر کی ابتدا میں تسر آرزو سے بار آور ہونے کی توقع رکھتی ہیں اس تقریب میں ایک عظیم الشان جشن منایا جائے گا جب کہ جملہ اسیران سیاسی کو معافی دیدی جائیگی۔

"میں گاندھی جی کو دشمن سمجھتا ہوں"

بھائی پرمانند کا جوش تعصب

شملہ ۱۰ اگست۔ کل لالہ رام لال آزاد پوری منیجر کھادی بھنڈار بھائی پرمانند ایم۔ ایل۔ اے کی رہائش گاہ پر برائے بھیری گئے ... کارڈ دیکھ کر لالہ رام لال جی کو اندر بلایا اور کہا کہ مجھے معاف فرمائیں اگر ضرورت ہوئی تو بھی آپ سے کھدر خریدنے سے لاچار ہوں۔ کیونکہ اس الیکشن کے بر بنیاد گاندھی جی ہیں اور میں گاندھی جی کے اور ان کی تمام سکیموں کے اور ان کے اندھا دھند پیروکاروں کے سخت خلاف ہوں گاندھی جی نے ہریجن تحریک اس لئے جاری کی کہ وہ خاص کر ہندوؤں میں ہر دلعزیزی حاصل کر سکیں۔ لیکن اب ہندوؤں کو اس طرح سے کچل رہے ہیں کہ صدیوں تک ہوش میں نہ آنے دیں گے۔ میں تو انہیں ہندوؤں کا ایک دشمن خیال کرتا ہوں اور ذاتی طور پر ان کے سخت خلاف ہوں اور آپ کو نیک صلاح دیتا ہوں کہ آپ اس کھادی کے کام کو چھوڑ کر اگر کچھ کرنا چاہتے ہیں تو ہندوؤں کے لئے کریں اگر کچھ اب پروگرام ہے تو بہتر ہے۔ اس طرح آدھ گھنٹہ ملاقات کے بعد بغیر کچھ خریدنے کے خالی واپس کر دیا۔ (دو پر بعافت)

بحری قوت قائم کرنے کا بل

منتخبہ کمیٹی کے سپرد کردیا گیا

شملہ ۹ اگست۔ کل اسمبلی نے ۲۴ آرا کے مقابلہ میں [illegible] سے بحری قوت کے نظم و ضبط کا مسودہ قانون سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کی تجویز منظور کر دی۔ اس تجویز پر ایوان میں ہنگامہ خیز مباحثہ ہوا جس میں برطانوی پارلیمنٹ کے اس فعل کی سخت مذمت کی گئی کہ اس نے بحری قوت کے قیام کے سلسلہ میں ہندوستان سے مشورہ نہیں لیا۔ سر ہری سنگھ گوڑ نے کہا کہ یہ عجیب قانون ہے کہ اس کے بنانے کے لئے غیر سرکاری ممبران کی اکثریت حاصل ہونی ضروری ہے۔ لیکن بنانے کے بعد انہی ممبران کو اس پر رائے دینے کا حق باقی نہیں رہیگا۔

ہندوستانی ہوا باز کا کوئی پتہ نہیں لگا

لندن ۱۰ اگست۔ مشہور ہندوستانی ہوا باز مسٹر چاؤلہ کے متعلق ابھی تک کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آپ بغداد پہنچنے کے بعد حکام سے اور ان سے ضروری پرتوں حاصل کرنے کے بعد روانہ ہوئے تھے مگر معلوم کیا حادثہ پیش ...

موتیابند۔ موتیابند اور کمزوری نگاہ کا بنیادی علاج۔ اپریشن کی ضرورت نہیں کامیابی کی گارنٹی دیجاتی ہے۔ آرام نہ ہو تو قیمت واپس قیمت صرف دو روپے (۲/)
Haryyasram, Panchpota (Bengal)

تحفہ خوبصورتی
اگر آپ اپنے چہرہ یا جسم کا رنگ کالے سے گورا تبدیل کرنا چاہتے ہیں ...
پتہ منیجر چاپان ناولٹی سٹور نمبر ۳ مقام پٹھان کوٹ

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا
بال سیاہ تیل
اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں
... لے نیشنل ایجنسی کمپنی ... جالندھر شہر (پنجاب)

جرمنی طلسمی آلہ
اگر بالکل کمزور آدمی صرف دو منٹ میں طاقتور ہونا چاہتے ہیں تو بوقت ضرورت جرمنی آلہ استعمال کریں ...
جرمن کمرشل ایجنسی نمبر ۶ مقام پٹھان کوٹ

برص کا خاص علاج
... منیجر بالین بوٹی دواخانہ علاقہ موہنگر (بنگال)

ضرورت ہے
قابل کارکن ایجنٹ ... مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر
... پتہ منیجر نقش شاہ عامل ... دہلی

دنیائے عملیات
... شیخ محمد یٰسین ...

فوراً ضرورت ہے
Manager, The Milton House, P. Box No. 6837, Bara Bazar, Calcutta.

Qurs Sozak No 413
عرق سوزاک — سوزاک کیلئے دنیا میں بہترین دوا
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

Namak Jalinus No 624
نمک جالینوس
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

مدیر مسئول۔ ہلال احمد زبیری (بی۔ اے) — معاون۔ محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی۔ یوم پنجشنبہ ۵ جمادی الاول ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۱۶ اگست ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۲

تجلیاتِ اُفق

گل بدامانِ چمن عالم امکاں مجھے
یعنی ہے محفلِ ہستی میں چراغاں مجھے

قطع ہے رشتۂ داماں و گریباں مجھے
ہوئے ہیں سر سے جذبات نمایاں مجھے

خواہشِ کثرتِ نظارہ، الٰہی توبہ
ہو گئیں میری نگاہیں بھی پریشاں مجھے

دہر میں مظہرِ صورت گرِ ہستی ہوں میں
یعنی روشن ہے چراغِ رہِ عرفاں مجھے

میں زمیں پر ہوں گر دیکھ کے رفعت میری
آسماں والے ہیں انگشت بدنداں مجھے

درخورِ ذوقِ طلب مایۂ ہستی ہی نہ تھا
لوگ کیا پوچھتے ہیں موجبِ حرماں مجھے

بیکسی ہائے شبِ ہجر الٰہی توبہ
تھے خیالات پریشاں بھی گریزاں مجھے

کہہ رہا ہے یہ مرے داغِ تمنا کا فروغ
محفلِ عشق کی شمعیں ہیں فروزاں مجھے

آپ بیتی ہے اسیرانِ قفس کے لب پر
کوئی کہتا نہیں رودادِ گلستاں مجھے

جاؤ جمعیتِ خاطر ہو افق تم کو نصیب
نہ ستو میرے خیالات پریشاں مجھے

(از جناب افق کاظمی امروہوی)

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

(باقی صفحہ ۱۰ کالم ۲ کے نیچے ملاحظہ فرمائیے)

معاصرین کے افکار و آراء

عقل ہو تو سمجھو!

[illegible]

جرمن باشندہ کی جان کی قیمت

[illegible]

اغوا بیل

[illegible]

حکومت کو سرحدی زعماء کا چیلنج

[illegible]

(سرفراز) (الجل)

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق ہو یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نو مسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں وہ ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون۔ اسکے حجم اور اسکی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جاسکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک جو حضرات تبلیغی مقاصد کے لئے بیس یا بیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کرسکتے ہیں یہ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Regd No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 11. DELHI MONDAY AUGUST, 13, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

[illegible]

منیجر الجمعیۃ دہلی

پادری کی لڑکی قبول اسلام

[illegible]

منیجر الجمعیۃ دہلی

اہل بہار پر نئی مصیبت
ریلیف کا غیر تسلی بخش کام

[illegible]

ارکان ندوۃ العلماء کا مبارک اقدام
سفیر دار العلوم کی یادگار

[illegible]

ناظم جمعیت العلماء صوبہ سرحد کا دورہ

[illegible] بنانے کی غرض سے ضلع پشاور میں متعدد مقامات کا دورہ کیا اس سلسلہ میں انہوں نے خوانین و رؤساء و دیگر معززین سے تبادلہ خیالات کیا۔ چنانچہ ہر ایک نے مجلس استقبالیہ کے لئے خندہ پیشانی سے اپنی خدمات پیش کرنے [illegible]

اخبار الجمعیۃ کیلئے
ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نادرہ سے حاشیہ ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو خلاصہ ہے نادر تفسیر کا مثل ابن کثیر ابن جریر درمنثور، خازن، ابن کبیر، مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مسند، حاکم ابن مردویہ ابن ابی حاتم مسند بزار مسند امام احمد اسباب شان نزول از جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام قرآن و مسائل، قصص تاریخ حکایات ظاہری و باطنی اشارات غرضیکہ تفسیر کی جو مایہ الامتیاز خصوصیات ہوسکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصہ ہیں اول حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور انکی تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپکے خلاف انجام دی تھیں اور آپ کے وہ تمام خطوط معہ ترجمہ دیئے ہیں جو آپ نے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام بغرض دعوت اسلام روانہ ہوئے تھے بعد میں خلفاء راشدین کے کامل حالات ہیں حصہ دوم میں فضائل القرآن و اسرار حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ اور چشتیہ کے بزرگوں کے مخفی اعمال قرآن و خواص جملہ سورتوں اور آیتوں اور پورے قرآن کے تعویذ ہیں اور تعبیر خواب اور ترکیب فالنامہ کے ساتھ درج ہیں پانچویں حصہ میں قرأت کا بیان اور قاعدے رعایتی ہدیہ مجلد چرمی ۳ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسمجان دہلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

حیات حافظ رحمت خاں

کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہوگئی

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی جسمیں

آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جسکی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۳۰ کاغذ چکنا چمکدار۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ دہات (؟) کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے (ے)

المشتہر:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ حضرت العلامہ مولانا حافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذخیرہ بترتیب "جنت کی کنجی" و "دوزخ کا کھٹکا" جمع کرکے اردو تعلیم یافتہ انسانوں خصوصاً مسلمانوں پر گرانقدر احسان فرمایا ہے جنت کی کنجی اور دوزخ سے بچنے کیلئے ان دونوں رسالوں کا مطالعہ بیحد ضروری ہے جن حضرات نے ابتک ان دونوں کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا ہے ان کو چاہیئے کہ نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر جلد سے جلد طلب فرمائیں کیونکہ بہت ہی کم نسخے رہ گئے ہیں تاخیر کرنے سے دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا علیحدہ علیحدہ دونوں کی قیمت بالترتیب ۸ اور ۸ ہے مگر دونوں حصوں کے خریدار سے صرف دو روپیہ (۲؍) علاوہ محصولڈاک لئے جاتے ہیں

خاموش مبلغ حضرت ممدوح نے مذہبی رنگ میں یہ ایک افسانہ مرتب فرمایا ہے جس کو دیکھ کر واقعات کے تحت میں بہت سی مذہبی معلومات حاصل ہوسکتی ہے قیمت ۸

پاک زندگی مولانا موصوف نے اس رسالہ میں فطرت سلیمہ، حیات طیبہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے طریقوں کو نہایت آسان اور دلچسپ پیرایہ میں بیان فرمایا ہے قیمت ۴

تحفۃ المحبین حضرت مولانا نے اس کتاب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے مختلف طریقے احادیث آیات و وظائف صحیحہ کی روشنی میں بتلائے ہیں اور آخر میں صلوٰۃ التسبیح کا مفصل طریقہ بیان فرمایا ہے قیمت ۴

سیرۃ الحبیب جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرۃ کو اس رسالہ میں آیات قرآنی کے تحت میں ترتیب دیا گیا ہے آپ کی سیرۃ کے صحیح واقعات کا علم حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ضرور فرمائیے قیمت ۴

احسن الوظائف عملیات اور وظائف کے شوقین حضرات کیلئے یہ کتاب صراط مستقیم کا کام دیتی ہے نہایت آسان طریقہ پر مختلف اور ضروری اعمال و وظائف کے طریقے بیان کئے گئے ہیں قیمت ۱؍

تعلیم الاسلام حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی بہترین تصنیف جسمیں ارکان اسلام و ضروریات دین کو سوال و جواب کے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے بچوں کی خصوصاً ابتدائی دینی تعلیم کیلئے بیحد مفید ہے چار نمبر کا مکمل سٹ ۱۴

فتاویٰ رشیدیہ مسائل دینیہ کا بہترین ذخیرہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب کی بہترین تصنیف تین کا مکمل سٹ دو روپے چار آنے (۲؍۴)

خطبہ صدارت حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے آپ نے جمعیۃ علماء ہند کے سالانہ اجلاس منعقدہ پشاور میں جو بے نظیر خطبہ بحیثیت صدر اجلاس پڑھا تھا آج تک اس قدر معلومات سیاسیہ و مذہبیہ سے لبریز کوئی خطبہ جمعیۃ علماء ہند کے پلیٹ فارم پر نہیں پڑھا گیا مسلمانوں کیلئے اسکا مطالعہ نہایت ضروری ہے قیمت ۱۲

نوٹ:- ریلوے پارسل یا پانچ روپیہ سے زائد قیمت کی کتابوں کیلئے نصف قیمت پیشگی ارسال فرمائیں۔

ملنے کا پتہ:- منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

مع

خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے گویا ایک نایاب کے تراشے ہوئے نگینے ہیں [illegible] صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں اختلافات [illegible] پریشان نزول کے ساتھ مسائل کا حل احادیث سے دیا گیا ہے تفسیر کے عنوانات کی تشریح کے [illegible]

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

[illegible]

تقریر سیرت

آلٰہیات اور علم شریعت کا بحر مواج

ربوبیت عامہ اور نسل انسان کی پیدائش کے مقاصد مہمہ

مکارم اخلاق اور روحانی امور کی تکمیل کے لئے انبیاء کرام کی بعثت

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند)

حضرت داؤد و آدم علیہما السلام کی مناسبت

جہاں تک واقعہ کا تعلق تھا وہ تو میں نے عرض کر دیا لیکن یہ بھی جناب کو معلوم ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی تمام اولاد میں سے حضرت داؤد کو کیوں اختیار کیا اور اپنی عمر کا ایک حصہ حضرت داؤد کو کیوں ہبہ کیا حضرت آدم اور حضرت داؤد میں ایک ... ابوۃ و بنوۃ کی مناسبت تو تھی ہی لیکن ایک مناسبت اور بھی تھی،

حضرت آدم کو ملائکہ کا سجدہ کرنا

حضرات! واقعات ماضیہ اور گزشتہ تاریخ کا ایک واقعہ یہ بھی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جن کے پیدا کرنے کا پہلے اعلان ہو چکا تھا مسجود ملائک بنائے گئے، کائنات میں اس وقت بہترین مخلوق ملائکہ ہی تھے۔ اور ان سے کہا گیا۔ اسجدوا لآدم۔ اس سجدے کی غرض و غایت اگرچہ حضرت آدم کی عظمت

سجدہ یا حلف وفاداری

حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش

... کہ میرا امتحان لیا گیا اور افسوس میں امتحان میں کامیاب نہیں ہوا۔ بڑے لوگوں کے لئے اتنی ہی لغزش کافی تھی۔ ھکذا قال العلامۃ التھانوی دامت برکاتہ۔

یوم میثاق کے دو اقرار نامے

الست بربکم قالوا بلیٰ

... واجعلنا مسلمین لک و من ذریتنا ... ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تو قرآن میں مناظرہ بھی ذکر کیا گیا ہے جو ہمیں لفظ رب پر ہوا ہے دیکھئے تک ارسل کا دوسرا رکوع۔

... علامہ سید سلیمان ندوی افغانستان تشریف لے گئے تھے ڈاکٹر اقبال اور

(باقی صفحہ ۳ پر ملاحظہ فرمائیے)

نونہال

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست اور قوی دیکھنا چاہتے ہیں تو نونہال استعمال کیجئے

یہ دوا بچوں کے ہر مرض کیلئے اکسیر ہے۔ ... دانت نکلنے کی تکلیفیں اس دوا سے بہت جلد رفع ہو جاتی ہیں۔

پیش نظر نونہال کے اجزا کی ترکیب حیرت انگیز جامعیت کے ساتھ کی گئی ہے۔

اپنے پیارے بچوں کو نونہال استعمال کرا کے نہال کر دیجئے!

قیمت فی شیشی جو ایک عرصہ کیلئے کافی ہو صرف آٹھ آنے (۸)

مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

شربت فولاد

یہ شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے جگر اور معدہ کی کمزوری سے جو دست آتے ہیں ان کو اسکی چند خوراکیں روک دیتی ہیں خون کی سرخی (ہیموگلوبین) کو بڑھاتا ہے غذا کی خواہش پیدا کرتا ہے تلی اور جگر کے بڑھنے میں بھی مفید ہے ہمدرد دواخانہ دہلی کا شربت فولاد تمام ہندوستان میں اپنے بیش قیمت فوائد اور ارزانی کے لحاظ سے ایک امتیازی شہرت رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۲۰ تولہ) ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت

اسی مہینہ میں منگا لیجئے۔ پھر نہیں ملیں گے

دہلی کا مشہور مذہبی ماہوار رسالہ نظام المشائخ چھبیس سال سے ہر ماہ ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کیا کرتا ہے جس میں نئے نئے عنوانوں سے حضور صلعم کی خصوصیات زندگی پر نہایت بلند پایہ مضامین لکھے جاتے ہیں۔ ... بلکہ اس ایک آنہ کے ساتھ نظام المشائخ کا سال بھر کا چندہ بھی بھیج دیں ... رسول اللہ صلعم کا ایک تذکرہ پرانا اور ایک تذکرہ تازہ مفت ملے گا اور دوسری رعایت یہ کہ

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

لے لیا جائے گا یعنی ایک روپیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تذکرے ... اور سال بھر تک نظام المشائخ ... سال بھر نظام المشائخ پڑھنے کے بعد اگر سال بھر کے پرچے صاف ستھری حالت میں واپس کر دیجئے گا تو ایک روپیہ جو اسوقت ادا کیجئے گا وہ واپس دیدیا جائے گا۔

المشتہر:- منیجر رسالہ نظام المشائخ نمبر ۹۱ کوچہ چیلان دہلی

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

روس کے مفتی اعظم کا خون رنگ لائے گا؟

احتجاج کرنے پر گیارہ علماء کی گرفتاری!

یہ خبر دی جا چکی ہے کہ روسی حکومت نے تقفقاز کے مفتی اعظم اور ان کے ساتھیوں کو اس جرم میں گولی سے اڑا دیا کہ وہ تنظیم ملت کا کام دے رہے تھے۔ اب تازہ اطلاع مظہر ہے کہ روسی علاقوں کے مسلمانوں میں مفتی اعظم کی شہادت پر سخت اضطراب پھیل گیا ہے۔ اور وہ جا بجا جلسے کر کے شدید احتجاج کر رہے ہیں۔ ایک مقام پر مسلمانوں کا اجتماع ہو رہا تھا کہ روسی پولیس نے آ کر سب کا محاصرہ کر لیا اور تھوڑی دیر کے بعد سب کو گرفتار کر کے لے گئی۔ دوسرے روز گیارہ سربرآوردہ مذہبی علماء کے علاوہ سب کو رہا کر دیا گیا۔

عام افواہ ہے کہ ان گیارہ علماء کو بھی گولی سے اڑا دیا جائے گا۔ اس وقت روسی گورنمنٹ زار روس کے مظالم سے دس گنا ستم توڑ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ روسی مسلمانوں پر رحم فرمائے اور روسی حکومت کو اعتدال کی توفیق دے۔

جاپان سے مصری علماء کی طلبی

جامعہ اسلامیہ کوبے کی رسم افتتاح

معلوم ہوا ہے کہ جاپانی مسلمانوں کے ایما پر مصر کے چند علماء جاپان جانے والے ہیں جہاں وہ ایک جامعہ اسلامیہ کا افتتاح کریں گے اور جاپانی بت پرستوں میں اشاعت اسلام کے ذرائع اختیار کرنے کے بارے میں مفید مشورے پیش کریں گے۔ مصری علماء کے پہونچنے پر جاپان کے شہر کوبے میں چینی اور جاپانی مسلمانوں کا ایک شاندار اجتماع ہوگا جس میں مسلمانوں کے مذہبی اور سیاسی حقوق پر مفید آرا طلب کی جائیں گی۔

معلوم ہوتا ہے کہ جاپان کی اس حرکت جدید پر عیسائی مشنری بہت چراغ پا ہیں مگر چونکہ خود جاپانی حکومت عیسائیت سے متنفر ہے اس لئے وہ مسلمانوں کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے۔

دمشق کے مسلمانوں کا محضر نامہ

حکومت سے ایک ضروری مطالبہ

دمشق کے مسلمانوں نے ایک محضر نامہ پر ہزاروں مسلمانوں کے دستخط کرائے ہیں۔ یہ محضر نامہ حکومت کے پاس ارسال کیا جائے گا۔ اس میں مذکور ہے کہ حکومت شراب خانوں میں ریڈیو کے ذریعہ قرآن کریم کا سننا ممنوع قرار دیدے کیونکہ اس سے قرآن کریم کی توہین ہوتی ہے۔ اسی طرح جمعیۃ ہدایۃ الاسلامیہ بھی حکومت کے پاس ایک احتجاجی مکتوب ارسال کرنے والی ہے جس میں مطالبہ کیا جائے گا کہ مشروبات کھلونے اور ملاہی میں تلاوت قرآن کریم کو ممنوع قرار دیدیا جائے۔

مراکش میں عربی مستقر کا محاصرہ

مراکش کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ وہاں فرانسیسی فوج نے عرب حملہ آوروں کے مستقر کا کامل طور سے محاصرہ کر لیا ہے۔ ایک فرانسیسی افسر نے ایک اخباری نمائندہ سے کہا کہ مراکش کے عرب تمام عربی ممالک سے زیادہ جری، نڈر اور مستقل مزاج ہیں۔

مغربی ممالک کے اسلحہ میں اضافہ

مختلف ممالک کی ہوائی طاقت کا توازن

جنیوا میں تخفیف اسلحہ کانفرنس منعقد ہوئیں اور مغربی ممالک نے سر جوڑ کر ان تدابیر پر غور کیا جن کو بروئے کار لانے سے اسلحہ میں تخفیف ہو سکتی ہے مگر نتیجہ کیا نکلا؟ ہر ملک نے انتہائی بے حیائی کے ساتھ کوئی بہانہ کر کے اپنے اسلحہ میں اضافہ کیا اور دنیا کو بتا دیا کہ مغرب کی سیاسی لغت میں "تخفیف" کے معنے "اضافہ" کے ہیں۔

سال رواں میں برطانیہ نے اپنے ہوائی بیڑہ میں خاصہ اضافہ کر لیا ہے اور جب اس کا پنج سالہ پروگرام درجہ تکمیل کو پہونچے گا تو اس کے ہوائی جہازوں کی تعداد ۱۳۱۰ ہو جائے گی۔

فرانس کے پاس اس وقت ۱۶۵۰ ہوائی جہاز ہیں۔ اٹلی کے پاس ۱۵۰۰، امریکہ کے پاس ۱۱۰۰۔ جاپان کے پاس ۱۳۸۵۔ روس کے پاس ۱۵۰۰ ہوائی جہاز موجود ہیں اور اس تعداد میں عنقریب اور بھی اضافہ ہونے والا ہے۔

جرائم سکھانے کی درسگاہ

جیب کترنے کے فن کا ڈپلومہ

پیرس کی ایک گلی میں ایک پرانا اور مخفی اسکول ہے جس میں عورتوں کو ہر قسم کے جرائم کی تعلیم دی جاتی ہے اور جو لوگ جرائم کے ماہر ہیں۔ وہ طالبات کی تعلیم و تربیت پر مقرر ہیں۔ اس اسکول میں اعلیٰ پیمانہ پر جیب کترنے کا فن بھی سکھایا جاتا ہے اور طالبات کو اس وقت تک اس فن کی سند نہیں دی جاتی جب تک کہ وہ اس میں خاص مہارت پیدا نہ کر لیں۔ مہارت اس وقت پیدا ہوتی ہے کہ طالبات اپنے بدن پر گھنٹیاں باندھ لیں اور جیب اس طرح کتریں کہ کوئی گھنٹی بجنے نہ پائے۔ اس کمال کو حاصل کرنے کے بعد طالبات کو اس فن میں کامیابی کا ڈپلومہ دیا جاتا ہے۔

چھتری کا استعمال عہد قدیم میں

ایران، عرب اور چین کے آثار قدیمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چھتری کا استعمال قدیم اقوام میں بکثرت تھا۔ عراق عرب کی بعض قدیم عمارات کی دیواروں پر ایسی تصاویر دستیاب ہوئی ہیں جن میں چھتری کا استعمال دکھایا گیا ہے۔ انگلستان میں ۱۸ صدی عیسوی سے پہلے چھتری کا استعمال نہ تھا سب سے پہلی چھتری ۱۷۸۶ء میں استعمال کی گئی تھی۔

ہر سال ۶ کروڑ پونڈ خوبصورتی کی نذر

ڈاکٹر گیتھ ویٹ نے برٹش میڈیکل جرنل میں اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ انگلستان کی عورتیں خوبصورت بننے کے لئے ہر وقت بے تاب رہتی ہیں اور اس مقصد کے لئے مختلف ذرائع استعمال کرتی ہیں۔ ... صرف کی جاتی ہے۔

آلٰہیات اور علم شریعت کا بحر مواج

(بسلسلہ صفحہ ۲)

غالباً اب تو جناب کی سمجھ میں الست بربکم کی اہمیت آ گئی ہوگی۔ خاتم المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان بھی سن لیجئے۔ انما جو تنانی ... وھو ربنا و ربکم۔

جو رسول بھی اللہ کی طرف مبعوث ہو کر آیا ہے اس نے اپنی دعاؤں اور تقریروں میں عام طور سے لفظ رب کا استعمال کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ زندگی کا مقصد اصل میں حضرت حق جل مجدہ کی ربوبیت کا اقرار ہے۔ ... فرعون او نمرود تو اپنے ہی کو رب سمجھے ہوئے تھے۔ ... مصر کی گورنمنٹ نے جیل خانہ بھیجدیا حضرت یوسف نے موقعہ پا کر اپنا کام شروع کر دیا۔

واذا سمعوا ... کہا ہے۔

حضرت زکریا کی دعا ملاحظہ ہو ... حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا سنئے رب انی مسنی الضر و انت ارحم الراحمین۔ حضرت الیاس علیہ السلام اپنے لیکچر میں فرماتے ہیں۔ ... تذرون احسن الخالقین اللہ ربکم و رب آبائکم الاولین۔ ... حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا ملاحظہ ہو رب اغفر لی وھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی۔ دیکھئے سورۃ صاد۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی دعا تو میں ابھی ذکر ہی کر چکا ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کا اعلان تو آپ کو معلوم ہی ہوگا۔ انا رسول رب العالمین ... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا بھی سن لیجئے۔ ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء۔

(باقی آئندہ)

افسانہ

بہار و خزاں

ابتداع احسن کی تشریح

شاگردان مغرب کی ترکی تمام

تنگ خیال عالم اور روشن خیال گریجویٹ کی کشمکش

(۱۲)

رہے تم لوگ تو تم کبھی بھی دوسروں کی خوبیوں کو اختیار نہیں کر سکتے۔ کیونکہ تمہاری آنکھیں یورپ کی ظاہری ٹیپ ٹاپ اور چمک سے اسقدر خیرہ ہو گئی ہیں کہ تم کو اپنی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ تم نے مغرب کو جب اپنا حکمران پایا تو تمہارے دماغ مفلوج ہو گئے۔ اجتہادی قوتیں فنا ہو گئیں۔ فکری اور معنوی استعدادیں ایک ایک کر کے ...

اختر: رفتہ رفتہ ہم یہ بھی اختیار کر لیں گے۔

مولانا:- گویا جدید اختراعات میں خود مصلحت رفتہ رفتہ عمل میں آئے گا۔ مگر ہیٹ اور کوٹ پتلون کے اختیار کرنے کو تدریجی مدارج طے کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس کی تم کو مطلقاً ضرورت نہیں کہ سینے کی کوئی نئی مشین ایجاد کرو مگر تہذیب سوز اعمال کی نقالی میں اس قدر عجلت اور جلد بازی کی ضرورت تھی کہ بلا تاخیر ان کو اختیار کر لیا گیا؟ سوئی تک بنا نہیں سکتے مگر پتلون پہن کر یورپ کا بچہ بننے میں اسقدر جلدی ہے۔

اختر:- ہمیں پہلے یورپ کے جذبات کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے اس کے بعد آگے قدم بڑھایا جا سکتا ہے۔

مولانا:- اچھا تو یورپ کے مدبرین اور محققین کا جذبہ تو یہ ہے کہ خلق خدا کی ...

... جدید اختراعات میں تم لوگوں کو یورپ کی نقالی حرام ہے۔

مولانا کی اس تقریر نے نثار، اختر اور تمام ساتھیوں کو حواس باختہ بنا دیا۔ بیچارہ نثار اپنی ہیٹ اور کوٹ پتلون کو دیکھ کر شرمندہ ہو رہا تھا کہ آج اس کی خوب ہی پلید ہوئی۔ مولانا نے تقریر ختم کی تو یہ روشن خیال ایک دوسرے کے منہ کو تکنے لگے۔ آخر میاں اختر مسکراتے ہوئے یوں لب کشا ہوئے۔

اختر:- اگر ہم ایجادات میں یورپ کی تقلید کرنے لگیں تو اس وقت تو آپ ہم سے اتفاق کر لیں گے نا؟

مولانا:- بے شک! خدا وہ دن لائے کہ تم بے حیائی اور فضول باتوں کی تقلید کے بجائے مغرب کی ایجادوں کی پیروی شروع کرو۔ یہ بھی تو میں کہہ رہا ہوں کہ دوسروں کی اچھی باتوں کو اختیار کرنے سے اسلام نے منع نہیں کیا۔ مگر تم اور یورپ کی ایجادات! تم نے تو پہلے اپنے آپ کو ذلیل تصور کر لیا اور یہ سمجھ لیا کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ تم نے اپنی خودداری اور شرافت نفس کو پہلے ہی کچل ڈالا ہے۔ اس لئے بھلا تم وہ باتیں کس طرح اختیار کر سکتے ہو جو اولوالعزم اور عالیشان قوموں کے لئے مخصوص ہیں؟

... کم جاتی ہیں۔ بس اسلام نے ان امور میں سکوت فرما کر ہم پر فراخی اور آزادی کا دروازہ کھول دیا ہے۔

(باقی آئندہ)

مرآۃ المثنوی

مرتبہ

قاضی تلمذ حسین صاحب

مثنوی شریف کا بہترین جامع خلاصہ ہے جس کی نسبت اہل علم و فضل متفق اللفظ ہیں کہ اس کی نظیر نہ دیکھی نہ سنی۔ مثنوی شریف کے جملہ مطالب و مباحث کا انخلال پانچ حصص میں نہ خوبی سے کیا گیا ہے کہ تمام پیچیدگیاں رفع ہو گئی ہیں۔ اب ہر شخص بلا دقت مثنوی شریف کا مطالعہ کر کے استفادہ کر سکتا ہے۔ حجم (۱۲۰۰) صفحات۔ قیمت عہ

ملنے کا پتہ

دائرۃ الادب جیکب گوڑہ حیدر آباد دکن

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات مرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے اعجازی تاثیرات سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہو چکی ہیں۔ ... جریان احتلام سرعت انزال وغیرہ شکایتوں کو جلدی روز میں دور کرنے میں لاثانی ثابت ہو چکی ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ (عہ) پانچ ڈبیاں للعہ

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

سرمہ آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا ... اور پلکوں کا گرنا پرانے سے پرانے رد ہے کے لئے مخصوصاً بے حد مفید ہے ... قیمت فی تولہ عہ ماشہ کی شیشی عہ

سرمہ ... موتیا بند کے ابتدائی پانی کو نکال دیتا ہے۔ ... قیمت فی تولہ ... ماشہ کی شیشی عہ

پتہ:- (مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۵ جمادی الاول ۱۳۵۳ ہجری

مسئلۂ انتخاب اور جمعیۃ علمائے ہند

مجلس عاملہ کا فیصلہ

جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس منعقدہ مراد آباد میں جو تجاویز منظور کی ہیں انہیں ہم آج ہی کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ شائع کر رہے ہیں۔ مجلس عاملہ کی کارروائی کو دیکھ کر قارئین کرام خود یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہم نے اس اجلاس کی اہمیت کے متعلق جو اظہار رائے کیا تھا وہ کس قدر صحیح تھا۔ اس اجلاس میں مجلس عاملہ کے اکثر اراکین نے شرکت فرمائی اور تین دن تک برابر بحث و...

جس کے دوران میں بہت سی تجاویز پر غور کیا گیا اور درمیانی شکلیں پیدا کرنے کی کوششیں کی گئیں جو قرارداد بالآخر منظور ہوئی وہ اس وقت قارئین کرام کے سامنے پیش ہے۔ اس قرارداد میں سب سے پہلے مجلس عاملہ نے نہایت صاف اور واضح الفاظ کے ساتھ اپنی مستقل پالیسی کا اعلان کیا ہے اور یہ بتا دیا ہے کہ جمعیۃ اپنے ذاتی مسلک اور عقیدہ کے اعتبار سے کونسلوں کے داخلہ کو غیر ضروری...

...

شذرات

حضرت مولانا آزاد سبحانی کی گرفتاری

حضرت مولانا آزاد سبحانی صاحب کی گرفتاری کی اطلاع ہم گذشتہ اشاعت میں شائع کر چکے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ حضرت مولانا نے ایسٹ انڈین ریلوے یونین کے کسی جلسہ میں ایک تقریر فرمائی تھی جسے سی۔ آئی۔ ڈی کے محکمہ نے مرتب کر کے صوبہ متحدہ کی حکومت کے پاس بھیجا اور اس کی اجازت سے حضرت مولانا کے خلاف دفعہ ۱۲۴ (الف) اور دفعہ ۱۵۳ (الف) کے ماتحت مقدمہ چلا دیا گیا ہے۔ یہ تقریر حکومت کے خلاف باغیانہ تقریر بتائی جاتی ہے۔ اور اسی الزام کی بنا پر حضرت مولانا کا جو وارنٹ جاری ہوا تھا وہ گونڈہ میں تعمیل کیا گیا ہے اور آپ کو وہاں سے گرفتار کر کے لکھنؤ لایا گیا ہے۔ مقدمہ عدالت میں پیش ہے اور حضرت مولانا ابھی تک جیل میں ہیں جہاں تک ہمیں معلوم ہے ایک عرصہ سے حضرت مولانا آزاد سبحانی صاحب کسی خاص سیاسی تحریک کے ساتھ وابستہ نہیں ہیں اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ موصوف نے یونین مذکور کے جلسہ میں کسی خاص وقت میں باغیانہ تحریک کے متعلق تقریر کی ہوگی۔ البتہ ملکی آزادی اور استخلاص وطن کے متعلق حضرت مولانا کے جو تمام خیالات ہیں وہ سب کو معلوم ہیں اور سب جانتے ہیں کہ موصوف اس مسئلہ پر محض علمی و نظری حیثیت سے اکثر اظہار خیال فرماتے رہتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ لکھنؤ کی سی۔ آئی۔ ڈی کو کوئی مخصوص ضرورت اس امر کی پیش آئی ہے کہ حضرت مولانا کو ملک منظم کا مہمان بنایا جائے۔ موجودہ فضا کے اندر حضرت مولانا کی گرفتاری کا کوئی مفہوم ہماری سمجھ میں نہیں آتا ہم بہر حال ہم مزید حالات کے منتظر ہیں اور اس کے بعد کسی قدر تفصیل کے ساتھ کچھ لکھ سکیں گے اس اچانک گرفتاری کی خبر سے حضرت مولانا کے ساتھ عقیدت رکھنے والوں کے وسیع حلقہ میں جو اضطراب پھیل گیا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ مقدمہ کی مفصل کارروائی اور تقریر کی نوعیت اور حکومت کے اس اقدام عمل کی مصلحت کے متعلق کوئی واضح بیان اخبارات میں شائع کرایا جائے غالباً مولانا حسرت موہانی صاحب اس ضرورت کو پورا کر سکتے ہیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی رہائی

پنڈت جواہر لال نہرو کی اہلیہ محترمہ کی شدید علالت کے متعلق جو خبریں موصول ہو رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی حالت بہت نازک ہے اور متواتر کئی راتیں سخت بے چینی میں گزر چکی ہیں۔ ایسی حالت میں حکومت کا پنڈت جی کو صرف دو دن کے لئے رہا کرنا اور ان سے مزید رہائی کے لئے مخصوص شرائط کی پابندی طلب کرنا حکومت کی تنگ نظری کا ایک نہایت شرمناک مظاہرہ ہے ایسے وقت میں دوست اور دشمن کی تمیز اٹھا جایا کرتی ہے اور با لخصوص حکومتیں سخت نظر اور فراخی قلب سے کام لیا کرتی ہیں۔ ایسی ایسی چھوٹی باتیں کبھی بھی بڑی سلطنت کو زیب نہیں دیتیں۔ اس وقت مناسب یہی ہے کہ حکومت دو روز کی مدت ختم ہونے کے بعد پنڈت جی کو غیر مشروط طور پر رہا کر دے اور انہیں اس کا پورا موقع دے کہ وہ یکسوئی کے ساتھ اپنی اہلیہ محترمہ کی تیمارداری کر سکیں۔ ہمیں کامل یقین ہے کہ حکومت کے اس طرز عمل کا اثر ہر حیثیت سے اچھا ہی برآمد ہوگا اور جہاں ایک طرف اخلاقی اعتبار سے حکومت اپنے...

ایک مرض کو دا کم دے گی وہاں دوسری طرف سیاسی اعتبار سے بھی پنڈت جواہر لال نہرو کی رہائی موجودہ صورت حالات کو اور زیادہ درست بنانے میں معین و معاون ہی ثابت ہوگی۔ اگر صوبہ متحدہ کی حکومت کچھ بھی معاملہ فہمی تدبر اور اخلاقی جرأت رکھتی ہے تو وہ اس نازک موقع پر اس اہم معاملہ میں وہی صورت اختیار کرے گی جو ہم پیش کر رہے ہیں۔ اور جس کے لئے تمام ملک منتظر ہے۔

"پارلیمنٹری مجلس"

وہ آل انڈیا مسلم کانفرنس جس کی تاریخ غداریوں سے بھری ہوئی ہے اور جس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ حکومت کی خوشامد اور چاپلوسی میں بسر ہوا ہے اور جس نے کبھی آج تک مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کیلئے کوئی عملی اقدام نہیں کیا ہے۔ وہی مسلم کانفرنس آج پھر مسلمانوں کے سامنے آ رہی ہے اور یہ دعوت دے رہی ہے کہ میرے نامزد کئے ہوئے امیدواروں کو اسمبلی میں بھیج دو۔ حکومت ہند کے گرمائی دارالحکومت شملہ میں ۱۰ راگست کو جو اجتماع ہوا تھا اس میں مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس کا ایک مشترکہ انتخابی بورڈ بنایا گیا ہے اور اس کا نام لیگ کانفرنس پارلیمنٹری مجلس رکھا گیا ہے یہ مجلس اپنے امیدواروں کو آئندہ انتخابات میں کھڑا کرے گی یہ امیدوار کون ہوں گے سب کو معلوم ہے۔ مولانا شفیع داؤدی اور مسٹر یامین خاں کے قائم کے بھٹے ٹوڈی اراکین اس وقت اسمبلی میں موجود ہیں وہ سب اس "مجلس" کے امیدوار ہوں گے اگر آزمائے ہوئے کو آزمانا کوئی حماقت ہے اور مسلمان اس حماقت کا ارتکاب کرنا نہیں چاہتے تو ظاہر ہے کہ وہ ان اراکین کو دوبارہ منتخب نہیں کریں گے۔ اور ان سے کہہ دیں گے کہ براہ کرم اب آپ مجلس کی طرف سے آئیں یا بورڈ کی طرف سے جب تک آپ کے اصول نہیں بدلتے اور آپ آئندہ کے لئے اپنی حکومت پرستی سے باز نہیں آتے ہم آپ کو دوبارہ ووٹ دے کر اپنے پاؤں میں خود کلہاڑی نہیں ماریں گے۔ اس پارلیمنٹری مجلس کی تاسیس میں جو بے قاعدگیاں ہوئی ہیں اور خود مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس کے دستور کے مطابق جس غلط اور گمراہ کن طریقے پر اجلاس منعقد کئے گئے ہیں ان پر ہم انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں اظہار رائے کریں گے۔

ضروری گذارش

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا ذکر کہ ان کے پتہ کی چٹ میں ان کے نام سے پہلے پتہ کے شروع میں لکھا ہوتا ہے) حوالہ ضرور دیا کریں۔ بعض حضرات نمبر خریداری لکھنے کی بجائے رجسٹرڈ ایل نمبر لکھ دیا کرتے ہیں جس کے باعث ان کے پتہ کی چٹ تلاش کرنے میں سخت دشواری کا سامنا ہوتا ہے۔

نیز جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔

"منیجر الجمعیۃ دہلی"

داخلہ کونسل کے متعلق جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا فیصلہ

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ پر اظہار استحسان

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کے اجلاس کی کارروائی

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا ایک اہم اجلاس ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ اگست ۱۹۳۴ء کو مراد آباد میں زیر صدارت حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند دہلی منعقد ہوا۔ چونکہ اس اجلاس کے ایجنڈے میں موجودہ سیاسی صورت حالات پر غور و خوض اور آئندہ انتخابات میں جمعیۃ علماء ہند کے رویہ کا مسئلہ بھی شامل تھا...

...صاحب بہاری۔ حضرت مولانا نور الدین صاحب بہاری حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند دہلی کے علاوہ بعض اراکین مرکزی نے بھی حصہ لیا اور...

حسب ذیل قرارداد با تفاق رائے پیش ہوئی۔

"جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس۔ اجلاس نگینہ منعقدہ ۱۹ اپریل ۱۹۳۴ء کی تجویز کے پیش نظر اپنے اس غیر متزلزل ارادے کا مکرر اظہار کرتی ہے کہ جمعیۃ کے نزدیک موجودہ مجالس وضع قوانین کا داخلہ آزادی وطن کی تکمیل کے لئے مفید اور قابل اعتماد...

...

(۱) ...قوانین کی نہیں اور حکومت کی سخت گیر پالیسی کی مذمت اور مخالفت کرنا اور ہر ایسے بل یا تجویز کی مخالفت کرنا جو ہندوستان کی تحریک آزادی یا اقتصادی ترقی کے منافی یا اس کو کچلنے والی ہو۔

(۲) اس امر کی سعی کرنا کہ باہمی سمجھوتہ کے ساتھ حکومت کے فرقہ وارانہ فیصلہ سے بہتر فیصلہ جلد از جلد حاصل کیا جائے۔

(۳) تمام ایسے مسودات قانون کے بارے میں جن کا مذہبی امور سے تعلق ہو جمعیۃ علماء ہند دہلی کی ہدایات کی پابندی اور اس کے نقطۂ نظر کی ترجمانی اور حمایت کرنا اور جمعیۃ علماء ہند دہلی جن مسودات قانون کو پیش کرانا ضروری سمجھے ان کو پیش کر کے کامیاب بنانے کی سعی کرنا اور اس امر کے متعلق کہ مسودہ قانون مذہب سے متعلق ہے یا نہیں جمعیۃ کے فیصلہ کو پابند رہنا۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ

آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ بمبئی میں جو قرارداد فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق منظور کی ہے اسے پڑھ کر سنایا گیا اور اس کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد حسب ذیل قرارداد مجلس عاملہ نے منظور کی۔

"کانگریس ورکنگ کمیٹی نے بمبئی میں فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق اپنی مشہور تجویز پاس کر کے جس جرأت سے اپنی غیر جانبداری کی پوزیشن کو محفوظ رکھا اور جس دلیری سے لاہور کانگریس کی قرارداد کا احترام قائم کیا ہے یہ جلسہ اس جرأت و دلیری پر اس کو مبارکباد دیتا ہے اور مسلمانوں کو پُر زور توجہ دلاتا ہے کہ وہ اپنے قومی وطنی اور مذہبی حقوق کی حقیقی حفاظت کے خیال سے کانگریس میں بکثرت شریک ہوں اور اپنا وطنی و ملی فرض ادا کریں۔"

ان قراردادوں کے علاوہ بعض دیگر قراردادیں بھی منظور کی گئیں جو دفتری انتظامات و ہدایات کے متعلق تھیں۔

(مولانا) نور الدین بہاری

گاندھی جی کی اطمینان بخش صحت

پنڈت جواہر لال نہرو کا تار

واردھا ۱۳ راگست۔ ڈاکٹر صاحبی ڈاکٹر داوا ماندے اور ڈاکٹر نیپرے کرتے آج شام ۵ بجے گاندھی جی کا طبی معائنہ کیا اور اس کے بعد انہوں نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا۔

ہم نے آج شام مہاتما جی کا طبی معائنہ کیا۔ آج ان کے برت کا آخری دن ہے۔ آج ان کا درجہ حرارت ۹۷ء۷ تھا اور نبض کی رفتار ۶۲ تھی۔ ان کے قلب کی حالت اچھی ہے اور اب ان کو پیشاب کرنے میں کسی وقت محسوس نہیں ہوتی ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے گزشتہ ۲۴ گھنٹے سے سوڈا اہلیاتی کا زیادہ استعمال کیا ہے۔ وہ نہایت خوش و خرم ہیں اور ہمیشہ کی مانند ڈاکٹروں سے مذاقیہ پیرایہ میں بات چیت کرتے ہیں۔

آج گاندھی جی کے مون برت کا دن تھا اس لئے وہ تمام دن بستر پر لیٹے رہے۔ اور تحریراً ڈاکٹروں سے مذاق کرتے رہے۔

ڈاکٹروں نے نمائندہ پریس سے بیان کیا کہ گاندھی جی کی حالت بالکل اطمینان بخش ہے۔

گاندھی جی کو پنڈت جواہر لال نہرو کا مندرجہ ذیل تار موصول ہوا ہے:۔

مجھے اپنی بیوی کو دیکھنے کی اجازت دیدی گئی ہے۔ ابھی پوزیشن صاف نہیں ہے۔ میں توقع کرتا ہوں کہ آپ بخیریت ہوں گے۔

قوم پروری کا نقاب اتر گیا

مالویہ کانگریس کا زبردست مقابلہ کرینگے

واردھا گنج ۱۳ راگست۔ مسٹر اینے نے نیشنلسٹ پارٹی کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا "کہ سرکاری اور کانگریسی امیدواروں سے پنڈت مالویہ کی نیشنلسٹ پارٹی کے امیدواروں کا زبردست مقابلہ ہوگا اور کمیونل ایوارڈ کی نتیجہ کے سوال پر نیشنلسٹ پارٹی کانگریس امیدوار سے انتخاب میں کھلم کھلا لڑے گی اور وہ اس کے لئے بجز کانگریسی اصحاب کی امداد لینے سے بھی گریز نہیں کرے گی۔"

...

لنکا کا بائیکاٹ

برطانوی مال کے استعمال کو روکنے کی کوششیں

کولمبو ۱۳ راگست۔ کل صبح کو بائیکاٹ کی مجلس کے ایک جلسہ میں ریا ستہائے متحدہ امریکہ کی اشیاء کے استعمال کی نسبت طے پایا کہ ان میں سے بعض اشیاء مثلاً یا فرنگی اشیائے نوشیدنی سگریٹ۔ سگار اور تمباکو وغیرہ کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔

کولمبو کے ذمہ دار نمائندہ حضرات سے مدد لینے کے لئے ایک سب کمیٹی قائم کی گئی ہے اس کے سب اہل شہر کو ایک عام اجلاس ہوگا جس میں اس کی بائیکاٹ کا تفصیلی پروگرام بنایا جائیگا۔

آسٹریا کے وائس چانسلر اور مسولینی کی ملاقات

اٹلی کو لیکا یک روگی

روم ۱۳ راگست۔ ...

...

ریلوے پل بہ گیا

کلکتہ ۱۳ راگست۔ بنگال کے مختلف اضلاع میں موسلا دھار بارش ہونے کے باعث دریائے برہم پترا میں پھر طغیانی آگئی ہے اور آسام میں سیلاب آجانے کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے دھلنگ میں ریلوے کا پل طغیانی کے سبب سے بہ گیا ہے سڑکوں پر گہرے شگاف پیدا ہوگئے ہیں۔

لندن میں ڈاکٹر انصاری صاحب کے مشاغل

ارکان حکومت سے ملاقاتیں

دہلی ۱۳ راگست۔ کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے سکرٹری نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:۔

قیام یورپ کے گزشتہ بارہ ہفتوں میں ڈاکٹر انصاری کی صحت اچھی نہیں رہی۔ ہندوستان سے روانگی کے قبل ان کی سخت تکلیف دہ سیاسی دوران نے ان کی صحت کو ٹھیک نہ رہنے دیا۔ اب وہ بغرض علاج آپ بادنہیم میں مقیم ہیں۔ یورپ کے دوران قیام میں ڈاکٹر صاحب کی مختلف اشخاص سے طولانی ملاقاتیں رہی ہیں جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:۔

سکرٹری آف سٹیٹ مزدوروں کے لیڈر سالار...

...

امید ہے کہ ڈاکٹر انصاری آئندہ ستمبر میں ہندوستان واپس آئیں گے۔

قلب سازوں کا گروہ گرفتار

موگہ پولیس کی ہوشیاری

موگہ ۱۲ راگست۔ موگہ پولیس دو چالباز نقلی روپیہ بنانے والوں کو پکڑنے میں کامیاب ہوگئی ہے...

...

بمبئی کانگریس کمیٹی کا انتخاب

فہرست رائے دہندگان غائب!

بمبئی ۱۳ راگست۔ آج بمبئی صوبہ کانگریس کمیٹی کا انتخاب بہت تیزی کے ساتھ ہونا تھا جہاں شاید ایک حادثہ بھی ہو چکا تھا۔ دو گھنٹہ متواتر ووٹنگ کے بعد معلوم ہوا کہ رائے دہندگان کی فہرست غائب ہوگئی ہے۔ لہذا انتخاب ملتوی ہوگیا۔ ...

...

ہندوستان میں داخلہ کی ممانعت

لندن ۱۳ راگست۔ مشہور ہندوستانی کمیونسٹ لیڈر و سابق ممبر پارلیمنٹ مسٹر شاپورجی سکلاتوالا نے کچھ عرصہ ہوا اس امر کی کوشش کی تھی کہ ان کو ہندوستان جانے کی اجازت دیدی جائے۔ لیکن گورنمنٹ نے اس وقت اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا اب معلوم ہوا ہے کہ آپ نے پھر اس امر کی کوشش کی کہ آپ کو ہندوستان جانے کی اجازت دے دی جائے لیکن گورنمنٹ نے اس دفعہ پھر اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے اور آپ کو کہلا بھیجا ہے کہ آپ ہندوستان میں داخل نہیں ہو سکتے۔

ہم مکمل آزادی کے طلبگار ہیں

سروجنی نیڈو کی ایک تازہ تقریر

مدراس ۱۲ راگست۔ آج صبح کیمیاسنٹر میں ایک بڑے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے مسز سروجنی نائیڈو نے کہا "مادر وطن کے لئے ہم مکمل آزادی سے کم کوئی چیز لینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔"

انہوں نے کہا "ہمارا توم اور کارکن آنے جانے کے مجاز ہیں لیکن کانگریس ہمیشہ جاری رہے گی کیونکہ اس کے قوانین میں ایسے اصول اور اعلیٰ مقاصد موجود ہیں جن کا وجود ضروری ہے کونسلوں میں داخلے کے متعلق انہوں نے کہا کہ یہ ملک کی ضرورت تھی جس سے مجبور ہو کر پارلیمنٹری بورڈ نے جو کانگریس کا ایک بازو ہے ایسی طاقتوں اور اسباب سے لڑنا شروع کر دیا ہے جو قوم کو تباہ کر دینے والے اسباب پیدا کر رہے تھے۔"

مسٹر راجگوپال آچاریہ ستیہ مورتی اور ہند اور مقررین نے بھی آئندہ انتخاب پر کانگریس کی شرکت انتخاب کی تائید کی۔

مسلم لیگ کے جلسہ سے واک آوٹ

جلسہ خلاف قاعدہ ہے

شملہ ۱۳ راگست۔ معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس سے کل چار ممبران شاہ مسعود احمد مسٹر عبد المتین چودھری مسٹر ظہیر علی اور مسٹر کبیر الدین احمد واک آؤٹ کر گئے ان اصحاب نے جلسہ کو خلاف قاعدہ بتاتے ہوئے کہا تھا کہ لیگ کے دستور العمل کے قاعدہ ۲۰ کے مطابق صدر کی اجازت کے بغیر کوئی جلسہ منعقد نہیں ہونا چاہئے۔ چونکہ صدر لیگ مسٹر محمد علی جناح آجکل لندن میں ہیں اس لئے خلاف قاعدہ ہے ان لوگوں نے صدر جلسہ مسٹر رضا علی سے دریافت کیا کہ انہوں نے کس قاعدہ کی بنا پر کرسی صدارت سنبھالی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ صدر جلسہ کا غیر اطمینان بخش جواب سن کر وہ جلسہ سے اٹھ کر باہر چلے گئے۔

پنڈت جواہر لال کسی شرط کو ماننے کیلئے تیار نہیں

الہ آباد ۱۳ راگست۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ایک چٹھی لکھی ہے جس میں انہوں نے ان کو مطلع کیا ہے کہ وہ کسی قسم کی شرط ماننے کو تیار نہیں ہیں۔

...

تین افراد کو کالے پانی کی سزا

پٹنہ ۱۳ راگست۔ آج رائے بہادر ایس پی چٹرجی سشن جج پٹنہ نے بیلا پچوکی کے فرقہ وارانہ فساد کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ جج موصوف نے تین افراد کو کالے پانی کی سزا دی۔ ...

فاقہ کشی سے تنگ آکر خود کشی کر لی

کلکتہ ۱۳ راگست۔ ایک تالاب کے اندر سے ایک مدراسی عورت کی نعش برآمد ہوئی ہے چونکہ اس کے جسم پر کوئی ضرب نہیں ہے اس لئے قتل کا شبہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ فاقہ کشی سے تنگ آ کر اس نے تالاب میں ڈوب کر خودکشی کر لی ہے۔

دیکھتے دیکھتے موٹر لے بھاگا

سب جج کی موٹر اڑانے کی کوشش

دہلی ۱۳ راگست۔ پولیس کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کل ایک شخص مسمی پر بھاتی نے ملک نتھ خاں سب جج درجہ اول کی جائے رہائش کے آگے سے جب کہ ان کا ڈرائیور سب جج موصوف کی بیگم صاحبہ کو بلانے کے لئے اندر گیا تھا ان کی موٹر سٹارٹ کر لی اور چند منٹ میں ہی وہ اس موٹر کو چند فرلانگ کے فاصلہ پر کسی دوسری کوٹھی میں لے گیا۔ ملک صاحب کا ڈرائیور جب باہر آیا تو اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی اور اس نے موٹر تلاش کی چنانچہ چند منٹ میں ہی اس نے موٹر کا سراغ لگا لیا۔ ملزم کو گرفتار کر لیا گیا ہے اس کے خلاف ایک ہندوستانی عیسائی کی کوٹھی سے ایک ٹائم پیس چرانے کا بھی الزام ہے۔

شملہ میں مسلم لیگ کا جلسہ

انتخابی جدوجہد کیلئے پارلیمنٹری مجلس کا قیام

شملہ ۱۲ راگست۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا ایک اجلاس مسٹر جناح کی غیر حاضری کی وجہ سے آنریبل مسٹر رضا علی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اور کونسل کے اجلاس میں پیش ہونے والی تجاویز کے بنانے کیلئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی کونسل کا اجلاس کل ہوگا اور یہ تجاویز اس سے پہلے بنائی جائیں گی۔

...

اسمبلی میں ہوم ممبر کا عجیب بیان

پنڈت جواہر لال کی رہائی کا پتہ کیسے چلا

شملہ ۱۳ راگست۔ مسٹر گیا پرشاد سنگھ کے ایک سوال کے جواب میں ہوم ممبر سر ہیری کریک نے کہا کہ یہ سوال لوکل گورنمنٹ کے طے کرنے کا ہے لیکن حکومت ہند اس معاملہ میں صوبجاتی حکومت سے مراسلت کر رہی ہے اور کل گورنمنٹ کے جواب کا انتظار ہے لیکن ایک نمائندہ پریس کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ کل رات کو پنڈت جواہر لال نہرو اپنی دھرم پتنی کی علالت کی وجہ سے عارضی طور پر رہا کر دیئے گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کل رات ہی کو الہ آباد میں اپنے گھر پہنچ گئے۔ جہاں ان کی دھرم پتنی بیمار پڑی ہیں۔

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

دہلی ۱۳ راگست۔ گندم شربتی ...

...

پنڈت جواہر لال نہرو رہا کردئے گئے

کیا یہ رہائی صرف دو روز کیلئے ہے؟

ابھی تک ۳۸۲ کانگریسی کارکن جیلوں میں محبوس ہیں

الہ آباد ۱۳ راگست۔ پنڈت جواہر لال نہرو کل دہرہ دون جیل سے الہ آباد کے قریب اسٹیشن بریاد پر پہنچے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ الہ آباد اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سے ملاقات کی، یہ لوگ چند منٹ کے لئے ویٹنگ روم میں چلے گئے اور پنڈت جی کی رہائی کے سلسلہ میں گفتگو کی۔ اس کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو اپنی ہمشیرہ کی موٹر میں سوار ہو کر سیدھے آنند بھون تشریف لے گئے اور اپنی اہلیہ کملا نہرو (جو سخت علیل ہیں) سے ملاقات کی۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کو سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی یہ رہائی صرف دو روز کے لئے ہے تاکہ وہ اپنی اہلیہ سے ملاقات کرسکیں۔ مسز نہرو کی حالت ابھی تک نازک ہے۔

شملہ ۱۲ راگست۔ سول نافرمانی کے سلسلہ میں جو سیاسی اسیر جولائی کے اختتام تک ہندوستان کی مختلف جیلوں میں محبوس تھے ان کی تعداد ۳۸۲ ہے۔ جون کے اختتام پر یہ تعداد ۴۹۰ تھی جس سے معلوم ہوا کہ سیاسی اسیروں کی تعداد روز بروز کم ہو رہی ہے۔ جولائی کے اختتام تک صرف ۳ خواتین جیلوں میں باقی رہی ہیں۔ جون میں ان کی تعداد ۳ ہی تھی۔ صوبہ دہلی میں اب کوئی سیاسی اسیر محبوس نہیں ہے۔ جولائی کے اختتام تک مختلف صوبوں کی جیلوں میں سیاسی اسیروں کی تعداد حسب ذیل تھی:

بمبئی ۱۹۹ + مدراس ۱۰ + بنگال ۹۶ + صوبجات متحدہ ۱۵ + پنجاب ۱۳ + بہار و اڑیسہ ۵ + آسام ۳ + صوبہ سرحد ۴۳ +

فرانس اور جرمنی میں مسافر گاڑیوں کا خوفناک تصادم

۸ اشخاص ہلاک اور دو سو مجروح ہوگئے

تصادم کے بعد انجن میں آگ لگ گئی

ایوگنن ۱۳ راگست۔ کل عقیوا نہ گھاٹی مل گیا ایکسپریس گاڑی جب اسٹیشن میں داخل ہو رہی تھی تو اس کی کئی گاڑیاں لائن سے اتر کر ٹوٹ گئیں جس سے ۸ اشخاص ہلاک اور ۲۰۰ مجروح ہوئے جو گاڑیاں لائن پر باقی رہ گئی تھیں ان کا سلسلہ ٹوٹ گیا اور وہ ایک مال گاڑی سے ٹکرا گئیں۔ یہ کل آٹھ گاڑیاں تھیں جو مال گاڑی سے ٹکرا گئیں اور مال گاڑی بھی تصادم کے بعد لائن سے اتر گئیں۔ اس تصادم کے بعد انجن میں آگ لگ گئی جس کو فوراً بجھا دیا گیا۔

برلن ۱۳ راگست۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ مقام ہالے (دویسٹ خلیا) میں دو مسافر گاڑیوں کا تصادم ہوگیا جس سے دو اشخاص ہلاک ۱۷ شدید اور ۱۳۰ خفیف زخمی ہوئے۔ کوئی غیر ملکی اس تصادم میں ہلاک نہیں ہوا۔

کناڈا اور امریکہ میں خشک سالی

۵۱ ہزار مویشی روزانہ ذبح کئے جاتے ہیں

لندن ۱۲ راگست۔ روشا وا کی ایک خبر مظہر ہے کہ کناڈا کے مختلف حصص میں سخت گرمی اور خشک سالی نے تباہی برپا کردی ہے جس سے انسانوں اور جانوروں کا زندہ رہنا مشکل ہوگیا ہے اور سامان خورد و نوش ختم ہو رہا ہے۔ امریکہ میں خشکی اور قحط کی وجہ سے بے شمار جانور ذبح کئے جا رہے ہیں۔

نیویارک ۱۲ راگست۔ یہاں کچھ بارش ہونی شروع ہوئی ہے مگر اکثر مقامات ابھی تک خشکی میں مبتلا ہیں۔

عراق کی تجارت کو فروغ

اقتصادی بحالی کا شاندار نتیجہ

برطانوی قونصل بغداد کی رپورٹ

برطانوی قونصل خانہ بغداد نے عراق کی تجارتی حالت کے متعلق اپنی رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۱ مارچ ۱۹۳۴ء شائع کی ہے اس کے دوران میں تمام مال درآمد کی قیمت ۶۰۰۰۰۵ دینار اور مال برآمد کی قیمت ۲۸۷۰۰۰ دینار تھی۔

عراقی تیل کی برآمد

جو کی قیمت میں اضافہ

موصل کے باشندوں کی بے اطمینانی

ہندوستان اپنا ہی آئین قبول کرسکتا ہے

مولانا ابوالکلام آزاد کا بیان

مندر سے پچاس ہزار روپے کی چوری

ملزمان کو عبرت انگیز سزائیں

قسطنطین میں یہودیوں کے خلاف مظاہرہ

۱۴۳ عرب گرفتار کر لئے گئے

ایک گاؤں پر مسلح ڈاکہ

چینی مشرقی ریلوے کا قضیہ

وائسرائے کا زلزلہ فنڈ

گاندھی جی کے برت کا پانچواں روز

کشتی الٹنے سے ۱۰ شخص ہلاک

ہندوستان سے مزید سونے کی برآمد

کانگریس اور سول نافرمانی

لندن میں ڈاکٹر انصاری صاحب کا بیان

ہٹلر قتل کردیا جائیگا؟

سابق امریکن سفیر کا بیان

برما کونسل میں خلفشار

گورنر کی ضد سے کونسل کے ٹوٹنے کا اندیشہ

پنڈت جواہر لال الہ آباد منتقل کردئے گئے

مکان منہدم ہونے سے دو جانوں کا اتلاف

ہندوستانی اشتراکیوں کے ارادے

روس سے زبردست مالی امداد

روسی حکومت کے بے پناہ مظالم

کسانوں نے دیہات کو آگ لگادی

قبائلی علاقہ میں ہوائی جہاز گرالیا گیا

بمبئی میں کانگریس کے اجلاس کی تیاریاں

لندن سے زلزلہ زدگان کی امداد

مظفر پور میں مسلمانوں کی حالت زار

امارت شرعیہ بہار کا تبلیغی نظام

مجلس تحریک قرآن مجید حیدرآباد

نواب سرامین جنگ بہادر کی تقریر

علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کا داخلہ بند

یونیورسٹی کی کلاسیز میں	۱۲۰۰
مسلم یونیورسٹی طبیہ کالج	۴۲
ہائی اسکول	۳۲۰
سٹی ہائی اسکول	۲۵۵
پرائمری اسکول	۱۸۷
زنانہ انٹر کالج	۱۸۳

امریکہ میں ۱۲۰۰۰ مزدوروں کی ہڑتال

مسلمانوں کے افلاس کا علاج

برص کا خاص علاج
منیجر ہمالین بوٹی دواخانہ ۲۲ دربھنگہ

فوراً ضرورت ہے
Manager The Million House P. Box No 6837 Barra Bazar Calcutta

سو روپیہ انعام
منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی پوسٹ بکس ۲۲

جلدی کیجئے اور آج ہی آرڈر بھیج کر گھڑی منگا لیجئے

محبوب عاشق کے قدموں پر

بچوں والو ہوشیار
بال جیون گھٹی
پتہ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر (یوپی)

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا
بال سیاہ تیل
اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

بیس فی صدی سے پچاس فی صدی تک کفایت
مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

جسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ :- "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول :- ہلال احمد زبیری (بی اے)　معاون :- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰　دہلی یوم دوشنبہ ۹ جمادی الاول ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۲۰ اگست ۱۹۳۴ء　نمبر ۱۳

دل کے ذرّے رقص کرتے ہیں نظر کے سامنے

اپنے بیگانے ہوئے برق نظر کے سامنے
اے خوشا محویت دیدار ہوش اتنا نہیں
التفات حسن سے کانپ اٹھتی ہے بنائے عشق
سامنے آتے ہیں لیکن سامنے آتے نہیں
عشرت غم کر رہی ہے عشق کی دنیا تباہ
اب یہی معراج سجدہ ہے کہ ہنگام نماز
کاش حسن دوستاں کے سر سے اپنی بلا

دل میں بھڑکی آگ میری چشم تر کے سامنے
آپ دل کے سامنے ہیں یا نظر کے سامنے
دل لرز جاتے ہیں تحریک نظر کے سامنے
تاب جلوہ حد فاصل ہے نظر کے سامنے
دل کے ذرّے رقص کرتے ہیں نظر کے سامنے
دفعتاً اک شکل آجاتی ہے سر کے سامنے
آئینہ کیوں رکھ نہ دوں آئینہ گر کے سامنے

میں وہی آسودہ گردش ہوں تابل کیا کہوں
جو وطن کو بھی بھلا بیٹھا سفر کے سامنے

(جناب قابل گلاؤٹھی)

معاصرین کے افکار و آراء

مسلمانوں کی پالیسی

ہندستانی جہازرانی اور حکومت ہند

مہاتما بدھ کی لاش

عرب اور حبش کے تعلقات

دلچسپ حقائق و معلومات

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی !

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق ہے یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نو مسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون۔ اسکے حجم اور اسکی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے۔ تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جاسکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس بائیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ :- منیجر اخبار الجمعیۃ۔ دہلی

Regd Nº L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX Nº 12　DELHI THURSDAY, AUGUST 16, 1934　PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر دیکھئے جس کو پڑھکر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے قیمت فی جلد ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک

منیجر الجمعیۃ دہلی

اسلامی انجمنوں کے نام

انجمن مسلمانان دہلی۔ بمبئی

شیخ الادب دارالعلوم دیوبند کا ایثار

(طالبان دارالعلوم دیوبند)

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خان

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبدالواحد خان صاحب ایم۔اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۳۰/۱۶ کاغذ چکنا چمکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ دو رنگی چھپی ہوئی کتابا ب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے (سے)

المشتہر :- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

صوبہ بہار جمعیۃ علمائے ہند کے فیصلہ کا پرجوش خیرمقدم کریگا

جمعیۃ کی پیش کردہ شرائط نہایت اہم اور ناگزیر ہیں

حضرت مولانا محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار کا ولولہ انگیز بیان

حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار نے حسب ذیل بیان اخبارات کیلئے بغرض اشاعت ارسال فرمایا ہے :-

جمعیۃ علماء ہند کی ورکنگ کمیٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ مراد آباد میں وہ نہایت اہم قرار داد میں داخلہ کونسل اور کانگریس کی موجودہ پالیسی کے استحسان کے متعلق منظور کی ہیں یہ قرار دادیں اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں ...

...

میں تمام مسلمان ووٹروں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے ووٹوں کو صرف ان امیدواروں کے لئے محفوظ رکھیں جو کسی ایسی جماعت کی طرف سے کھڑے ہوں جس نے جمعیۃ علماء ہند کے پیش کردہ اصولوں کو تسلیم کرلیا ہو۔

(مولانا) محمد اصیلح الحسینی - ۱۰ر اگست ۱۹۳۴ء

پنڈت مالویہ کی نیشنلسٹ پارٹی کا مینی فیسٹو اور اسکے نقاط

انگلستان وفد لیجانے کی تجویز مسٹر کیلکر کو گاندھی جی کا جواب

کونسلوں کیلئے کانگریس اور پنڈت مالویہ کا زبردست مقابلہ

کلکتہ، ۱۰ر اگست یہاں پنڈت مالویہ نے کانگریسی لیڈروں اور ہندو مہا سبھا کے کارکنوں سے ملاقات کی جس میں پنڈت مالویہ کی قائم کردہ نیشنلسٹ پارٹی کے انتخابی اعلان پر بحث ہوئی - اس مینی فیسٹو کے نقاط حسب ذیل ہیں :-

...

مسلم لیگ کا گذشتہ نام نہاد اجلاس بالکل بے ضابطہ تھا

مسٹر جناح صدر لیگ سے اجازت حاصل نہیں کی گئی تھی

مسلم لیگ یونٹی بورڈ میں شامل ہے

شاہ مسعود احمد صاحب ایم - ایل - اے کا بیان

شاہ مسعود احمد صاحب ایم - ایل - اے جائنٹ سکریٹری آل انڈیا مسلم لیگ نے حسب ذیل بیان نمائندہ الجمعیۃ کو بغرض اشاعت دیا ہے :-

...

سرحدی قبیلہ میں جنگ

۹ اشخاص ہلاک ہوگئے

پشاور، ۱۰ر اگست، قوم ایجنسی میں قبیلوں کی پارٹیوں کے درمیان تصادم کی تفاصیل موصول ہوئی ہیں ... طور پر ۹ اشخاص ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے ...

چین میں اشتراکیوں کی بغاوت

فوچو پر حملہ کی تیاریاں

...

۱۷۰ افراد غرق ہوگئے

دریا میں کشتی الٹ گئی

...

ہندوستان میں بم باری کی وبا

آگرہ اور جنوبی ہند میں حادثے

...

انگلستان میں زلزلہ کے جھٹکے

...

ذبح گاؤ کو روکنے کیلئے شورش جاری رکھو

گاندھی جی کا مشورہ

...

پنڈت جواہر لال کی رہائی میں توسیع

...

کانپور کے کانگریسی انتخابات میں لاٹھی چل گئی

آپس کے اختلافات کا افسوسناک انجام

...

حکومت کے خلاف صدر اسمبلی کا رولنگ

سر عبدالرحیم کی تحریک کا جواز

...

گاندھی جی کا برت ختم ہوگیا

...

کانگریس کے اجلاس کیلئے زمین دینے سے انکار

...

دار الحکومت

جبریہ تعلیم کے قواعد کی خلاف ورزی

یک صد اشخاص پر جرمانہ

...

ایک ماہر فن خوشنویس کا انتقال

...

کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس

...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۹ر جمادی الاول ۱۳۵۳ھ ہجری

مسلمانوں کیلئے ایک اور دام تزویر

شملہ کی "مجلس" کا انتخابی اعلان

...

شذرات

امارت شرعیہ صوبہ بہار

...

چودھری ظفر اللہ خاں

...

لیگ کا بے ضابطہ جلسہ

...

حوادث و احکام

...

پنڈت جواہر لال کی رہائی کی میعاد میں توسیع

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے نام مکتوب

الہ آباد ۔ ۵ راگست ۔ ڈاکٹر بدھان چندرائے نے آج کملا نہرو کا طبی معائنہ کیا اور بعد ازاں مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ۔

میں نے کملا نہرو کو جب گذشتہ مئی میں دیکھا تھا اس وقت سے اب ان کے وزن میں بہت کمی ہوگئی ہے ۔ وہ بہت کمزور ہیں اور اکثر ان کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے ۔ حالانکہ بائیں پھیپھڑے میں سوجن کم ہوتی جارہی ہے تاہم درد اور کھانسی کی وجہ سے اب بھی ان کو سخت تکلیف ہے ۔

گذشتہ دو روز سے ان کو دل کا دورہ نہیں ہوا ہے ۔ میری رائے میں ان کو کافی آرام اور احتیاط کے ساتھ معالجہ کرانے کی ضرورت ہے جوں ہی وہ کچھ طاقت حاصل کریں ان کو کسی تر مقام پر پہنچا دیا جائے ۔ جہاں ان کو معالجہ کے لئے ہر قسم کی سہولتیں حاصل ہوں ۔

معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر بدھان چندرائے نے آج شام کلکتہ کو روانگی سے قبل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے نام ایک چٹھی بھیجی ہے جس میں انہوں نے کملا نہرو کی صحت کا ذکر کیا ہے

توقع کی جاتی ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کو اس چٹھی کی بنا پر کچھ مدت کے لئے مزید آزادی دی جائے گی ۔

سر فضل حسین کی جانشینی کا سوال

ظفر اللہ مرزائی مسلمانوں کا نمائندہ نہیں ہو سکتا

لاہور ۱۳ راگست ۔ چودہری ظفر اللہ خان کے متعلق یہ خبر ہے کہ سر فضل حسین کے بعد آئندہ اپریل میں وہ وائسرائے کی اگزیکٹیو کونسل کے ممبر مقرر ہو جائینگے کیونکہ سر فضل کے میعاد عہدہ تب تک ختم ہو جائے گی ۔ چونکہ وہ قادیانی ہیں لہذا ان کی مخالفت کے لئے بڑے زور لگائے جارہے ہیں اسی ہفتہ مجلس احرار کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ہوا جس میں اس امکان پر بہت تشویش کا اظہار کیا گیا ۔ کمیٹی نے یہ طے کیا کہ ڈسٹرکٹ کمیٹیوں کو ہدایات جاری کی جائیں کہ اس بارے میں پروٹسٹ کے جلسے کریں تاکہ وائسرائے کی اگزیکٹیو کمیٹی میں ایک قادیانی نہ ہو سکے ۔ کمیٹی نے تجویز کیا کہ ہم تمام مذہبی اور سیاسی مسلم جماعتوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس بارے میں اپنے جذبات ظاہر کریں اور صاف کہدیں کہ مرزائی مسلمان نہیں اگر اس وقت سستی سے کام لیا گیا تو ایک ایسی بری مثال قائم ہو جائے گی جسے آئندہ روکنا مشکل ہوگا ۔

جرمنی میں ہٹلر کا پروپیگنڈہ

اتوار کے دن "ہاں" بولو

برلن ۱۳ راگست ۔ ہر ہٹلر کو فیوڈر چانسلر بنانے کے لئے جو پروپیگنڈہ ہو رہا ہے اس نے اب انتہائی شکل اختیار کر لی ہے ۔ ہر دو سرے گھنٹے سرکردہ جرمنی براڈ کاسٹ کر رہے ہیں اس خیال سے کہ ہر شخص سن سکے ۔ گورنمنٹ کے دفاتر اور دکانوں میں بھی وائرلیس لگا ہوا ہے ۔ سب ہی پیغام دیتے رہتے ہیں ۔

اتوار کے روز ہاں بولنا ۔ اخباروں میں یہی اپیل بہت نمایاں طور پر دی جا رہی ہے ۔

فیلڈ مارشل وان میکنسن نے بیان کیا کہ عہدوں کے ملانے کوئی انقلابی کام نہیں ہے کیونکہ ہر ہٹلر کے مقابلہ میں کوئی امیدوار نہیں ہے اور نتیجہ بزبردست اکثریت سے ہر ہٹلر کے حق میں برآمد ہوگا ۔

برما کونسل کا اجلاس ملتوی کر دیا گیا

رنگون ۔ ۱۳ راگست ۔ برما کونسل کا اجلاس آج غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کر دیا گیا جس کے متعلق آج پریذیڈنٹ نے گورنر برما کا اعلان پڑھ کر سنایا اس طریقہ پر ایک نہایت سنسنی خیز اجلاس ختم ہوا جو ہندوستان کی مجالس آئین ساز کی تاریخ میں ایک نہایت عجیب و غریب اجلاس رہا ہے ۔

آج کونسل ہال پر سے پولیس کا پہرہ ہٹا دیا گیا کیونکہ مخالف پارٹی کے ممبران آج تمام دن غیر حاضر رہے پریذیڈنٹ نے وہ مخالف ممبروں کے خط کا جواب صاف ہوئے کہا میں مستعفی ہونا نہیں چاہتا ۔

دو سوالات میں سے صرف دس کے سوالات کا جواب دیا گیا سکریٹریٹ میں تخفیف کے متعلق سرکاری رپورٹ کے متعلق تمام تحریکیں مسترد ہوگئیں کیونکہ کوئی بھی محرک حاضر نہ تھا ۔

ناگپور کے کانگریسیوں میں اختلاف

ناگپور ۔ ۱۵ راگست ۔ ناگپور کے کانگریسی اصحاب میں پارٹی بازی بڑھتی جا رہی ہے ۔ مسٹر ابھینکر نے انتخابات کو ناجائز قرار دیدیا ہے اس کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے ناگپور کے کانگریسی اصحاب کی میٹنگ ہوئی ایگزیکٹیو کمیٹی کے نو منتخب شدہ ممبروں میں سے گیارہ نے استعفے دیدیا ہے

میونسپل انتخابی بورڈ بالکل ٹوٹ گیا ہے گیارہ ممبروں میں سے دس ممبر مستعفی ہوگئے ہیں ۔

ناگپور نگر تعلقہ اور ضلع کانگریس کمیٹی کے انتخابات کے متعلق تنازعات کے نامے میں حالات کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے پاس بھیجا گیا ہے ۔

سیلاب سے ریلوے لائن ٹوٹ گئی

حیدرآباد دکن ۱۲ راگست ۔ چیف کمرشل منیجر نظام اسٹیٹ ریلوے نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے ۔

دریائے ۔۔۔ میں زبردست سیلاب آنے کے باعث سیمن لائن کل مانگ گلاڑہ اور بلدشاہ کے درمیان ٹوٹ گئی ہے ۔ لائن کی آج مرمت ہوگئی ہے ۔

ترکی اور اٹلی میں جنگ کی تیاریاں

خلیج اڈولیہ کی واپسی کیلئے اٹلی کی تگ و دو

ترکی کے فوجی میزانیہ میں دو کروڑ پونڈ کا اضافہ

ٹوکیو ۔ جنگ عمومی کے دوران میں اٹلی نے خلیج اڈولیہ کے زرخیز نواحی علاقہ پر ملکیت کا دعویٰ کیا تھا اور اتحادیوں نے بھی اٹلی کے اس دعویٰ کو تسلیم کر لیا تھا مگر جنگ عمومی کے بعد ہی ترکی حکومت مستحکم بنیادوں پر قائم ہوگئی اور مضبوط ہاتھوں میں اس کی باگ ڈور چلی گئی ۔ لوزان میں بین الاقوامی معاہدہ کے لئے جو کانفرنس منعقد ہوئی اس میں سے اٹلی کے نمائندے خالی ہاتھ آئے اور اس علاقہ کی واپسی کے متعلق اٹلی کو کورا جواب دیدیا گیا ۔

اس سلسلہ میں استنبول کی تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ترکی کے فوجی میزانیہ میں دو کروڑ پونڈ کا اضافہ ہوگیا ہے اور یہ اضافہ اٹلی کے متوقع ارادہ کے پیش نظر کیا گیا ہے تاکہ اگر اٹلی متذکرہ صدر علاقہ کی واپسی کے لئے زور آزمائی کرے تو اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جائے ۔ ایشیا میں اٹلی کے مفاد مند پروپیس نے جو تقاریر کی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ مطلع سیاسیات پر جنگ کے بادل محیط ہوگئے ہیں اور اگر ترکی کے اندیشہ کے مطابق اٹلی نے اناطولیہ کے جنوبی ساحل پر دھاوا بول دیا تو عنقریب ۱۹۱۲ء کی تاریخ کا اعادہ ہو جائے گا ۔ ترکی حکومت اسلحہ کی فراہمی میں عجلت سے کام لے رہا ہے اور روس سے اس کی فوجی تیاریاں جاری ہیں مگر یہ تیاریاں بطور حفاظت خود اختیاری ہیں ورنہ ترکی کو اپنے مقبوضات وسیع کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

سیاسی قیدی رہا کر دئے جائینگے

ڈاکٹر انصاری اور وزیر ہند میں تبادلہ خیال

لندن ۱۳ راگست ۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر انصاری پریذیڈنٹ کانگریس پارلیمنٹری بورڈ ستمبر میں انگلستان سے روانہ ہو جائیں گے آپ نے وزیر ہند سے جو آخری ملاقات کی تھی اس میں وزیر ہند نے اس امر کا یقین دلایا تھا کہ جملہ سیاسی قیدی رہا ہو سکتے ہیں بشرطیکہ وہ اس امر کا یقین دلائیں کہ آئندہ سیاسیات میں حصہ نہیں لیں گے ۔

ڈاکٹر انصاری صاحب نے نہ صرف وزیر ہند بلکہ دیگر مدبروں سے بھی ملاقات کی اور ان پر زور دیا کہ حالات پر امن صورت میں قابو پایا جا سکتا ہے اگر سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے امید کی جاتی ہے کہ سیاسی قیدیوں کو عنقریب رہا کر دیا جائے گا تاکہ نئی کانسٹی ٹیوشن کے لئے اچھی فضا پیدا ہو جائے ۔

مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس کا مشترکہ بورڈ

دونوں جماعتوں کا انتخابی اعلان

شملہ ۔۔ اگست آل انڈیا مسلم لیگ کونسل اور آل انڈیا مسلم کانفرنس کی ۔۔۔ فیصلہ کیا گیا کہ ۔۔۔ کے مشترکہ بورڈ ۔۔۔ رکھا جائے ۔

ایک ریزولیوشن میں اس نئی مجلس کے اغراض و مقاصد ختم کئے گئے اور فیصلہ کیا گیا کہ دونوں پارٹیوں کے انتخابی اعلان سے مسلمانوں کو آگاہ کیا جائے اور اس کے حق میں رائے عامہ پیدا کی جائے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اسی امیدوار کو ووٹ دیں جو آل انڈیا مسلم لیگ اور کانفرنس ۔۔۔

مجرموں کے اعمال کا جائزہ

شفیع داؤدی اخبار کی بوکھلاہٹ

احساس مذہب جب کسی سے جاتا رہتا ہے تو پھر وہ مختلف سایہ میں پناہ ڈھونڈتا پھرتا ہے کبھی گذشتہ کارناموں میں نقاب پوش ہوتا ہے تو کبھی آئندہ کی امید موہوم کی توقع دلاکر قوم کو دام تزویر میں پھانستا ہے چنانچہ ٹھیک اسی طرح پر مولوی محمد شفیع صاحب مختلف رنگوں میں نمودار ہوتے ہیں پہلے تو صرف گفتگو ہی اتنی طویل کرتے تھے کہ مخاطب کا دماغ مقصد اصلی سے ہٹ کر دور جا پڑتا تھا اور پھر اس کو سہولت اپنے اغراض فاسدہ کا شکار بنا لیا کرتے تھے ۔ مگر اب تو تحریر بھی کچھ ایسی ہونے لگی ہے بلکہ اس میں اکاذیب اغلوطات افترآت بہتانات کا مجموعہ بھی ہوتا ہے موصوف نے امارت شرعیہ کی کسی تجویز پر اپنے جذبات کا اظہار فرمایا ہے مگر افسوس ہے کہ شروع سے آخر تک دیکھ لینے کے بعد بھی پتہ نہ چل سکا کہ تجویز کے وہ کون سے الفاظ ہیں جن سے داؤدی صاحب برافروختہ ہورہے ہیں مزید براں چند الزامات بھی امارت پر یا مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب مدظلہ پر زور قلم میں لگائے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ناظرین اتحاد کی نظروں میں عمائد امارت شرعیہ صاف جیت ہوگئے مگر وائے صد افسوس کہ آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی ۔۔۔

آپ کے چند کرمفرما و مہربان مسلم ممبران تھے جو آج آپ کی نظروں میں مسلمانوں کے حقیقی بہی خواہ اور علماء اسلام سے بڑھ کر مذہب کا درد رکھنے والے ہیں اور آپ تو اس آغا خانی کانفرنس کے کرتا دھرتا ہی تھے آپ کا کیا کہنا ہے بہرحال آپ سے گذارش ہے کہ آپ ہی خدا کے واسطے مسلمانوں پر اور ان کے مذہب پر کرم کیجئے اور اسمبلی سے علیحدہ ہو کر وکالت کیجئے یا اسمبلی ہی میں اگر جانے کا شوق ہے تو مسلمانوں کو اطمینان دلایئے کہ مذہبی امور میں مسائل مذہبی کی پابندی کرینگے اور اپنی رائے واجتہاد سے خواہ مخواہ مسائل میں کھینچ تان نہیں کریں گے جیسا کہ امارت شرعیہ نے طے کیا ہے ۔ ہاں آپ کو سرکار کی خیر خواہی یا انگریزوں کے نان و نفقہ اور ملازمت وغیرہا کی تجاویز میں آزادی ہے جو چاہیں کریں مگر مجھکو یقین ہے کہ اخبار اتحاد کا بخشندہ ٹائیٹل (مولانا الحاج مولوی) آپ کو سر تسلیم خم کرنے نہیں دیگا ۔ وما علینا الا البلاغ ۔

(محمد قاسم مظفر پوری)

جنرل گوئرنگ مجروح ہوگئے

لندن ۱۵ راگست ۔ برلن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جنرل گوئرنگ بوریا کے قریب ایک موٹر حادثہ میں بری طرح زخمی ہوگیا ۔ اس کی کمر ، بازو ، اور گھٹنوں میں گہری چوٹیں آئی ہیں رات کے ایک بجے ہر ہٹلر نے مجروح سے ملاقات کی حالت البیان ۔۔۔

ترکوں اور چینیوں میں جنگ

شملہ ۱۵ راگست ۔ کاشغر سے تازہ اطلاع مظہر ہے کہ خواجہ حاجی نیاز ایک ہزار نوجوان میکر شہر میں داخل ہوگیا ہے ۔ اسلئے ترکیوں اور چینیوں کے درمیان سخت تصادم کا اندیشہ کیا جاتا ہے ۔

برلن میں پادریوں کی گرفتاریاں

برلن ۱۴ راگست ۔ آج پادریوں کی ایک جماعت یا سٹرس ایمرجنسی فیڈریشن ۔ چند اشخاص برلن اور دوسرے صوبجات پر ایک بشپ مولر اور سیڈ ہر عام طور پر لعنت بھیجنے کے جرم میں گرفتار کئے گئے ۔ یہ لعنت باب ۹ کی بنا پر تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ نام نہاد قومی سیڈن نے ایسے قوانین بنائے جس سے انصاف میں ناانصافی ہوگئی اور تجاویز اور مباحثے کو اس طرح مقید کیا جو جائز نہیں ہے جو شخص ان قوانین کی پیروی کرتا ہے اس کو گرجا کے قوانین کی خلاف ورزی کرنا پڑتی ہے ۔ ہم گرجا کے جذبات سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ باضابطہ قوانین کی پیروی نہ کریں ۔

کلکتہ میں بری صحبت میں پڑ کر قوت مردانگی کھو بیٹھا

بڑے شہروں میں جاکر لوگ بری صحبتوں میں پڑ جاتے ہیں ۔ اور طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہوتے ہیں اس پر خرابی یہ ہے کہ ناتجربہ کاروں کی ادویات کی کاغذی تعریفیں پڑھکر اور بھی زندہ درگور ہوتے جاتے ہیں ۔ جناب حبیب الرحمن صاحب نے دربھنگہ سے ایک خط ایسے ہی ایک دوست کے متعلق پنڈت ٹھاکر دت شرما وید صاحب کو لکھا جو ناظرین کی دلچسپی کا باعث ہوگا ۔ آپ لکھتے ہیں :-

سب سے پہلے میں اس مالک کا جس نے آپ کو ایسے ایسے نادر نسخوں کا ماہر کر کے خلقت کی بھلائی کے واسطے بھیجا دعا مانگتا ہوں کہ آپ کی عمر کو دوبالا کرے ۔ آمین ۔ ۔۔۔

نوٹ :- ایسے سینکڑوں خطوط موجود ہیں امراض مخصوصہ مردان کے متعلق ہمارے ہاں بہت سی ادویات آزمودہ اور مجرب تیار ہیں فہرست منگوا لیں شادی شدہ اصحاب رسالہ امراض مخصوصہ مردان مفت منگوا لیں ۔

کرن پیترا ناشک درد کان کے لئے نہایت اکسیر چیز ہے قیمت ۔۔۔ جوڑ ناشک ہر قسم کے بخار کو دور کرتا ہے قیمت ۔۔۔

یہ سب اشیاء منیجر امرت دھارا فنڈ لاہور کو لکھ کر منگوا سکتے ہیں ۔

یا ہمارے ایجنٹ :- بہاری لال گپتا سی رام کہاری باؤلی اسٹریٹ دہلی سے منگوائیں

زلزلہ بہار کے بعد تعمیری کام کی ضرورت کا ڈھنگ

حکومت نے جو کچھ کیا اور کر رہی ہے وہ سب نمائشی ہے

ابھی ابھی ۵ ، ۹ ر جولائی کے الجمعیۃ کے کالموں میں سرکاری رپورٹ پڑھی انشاء اللہ تعالیٰ موقع ملا تو کسی فرصت میں عرض کرونگا کہ اس کو واقعیت سے کہاں تک تعلق ہے خصوصاً بالوکیپ لسینچا بضاعت بنیں ٹی کے چشم دید خود دیکھے ہوئے حالات سپرد قلم کرونگا اس وقت اجمالی طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس میں شک نہیں کہ زلزلہ بہار کی وجہ سے تباہ شدہ انسانوں کی ہمدردی میں نہ صرف ایشیا بلکہ یورپ تک کے لوگوں نے امداد بھیجکر انسانیت کا ثبوت دیا اسی طرح افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ابتدا زلزلہ سے آج سات ماہ کے عرصہ دراز میں بھی آفت رسیدوں کے محدود حلقہ میں ادائے فریضہ حکمرانی میں قاصر رہی ۔۔۔

(۱۱) تباہ شدہ حلقہ سے چوکیداری ٹکس بہتر حالت ہونے تک معاف ہونا چاہیئے ۔

(۱۲) تباہ شدہ حلقہ سے مقدمات و دیوانی کی رسوم کورٹ فیس وغیرہ فیس رجسٹری نصف کر دی جائے ۔۔۔

(۱۳) تباہ شدہ حلقہ میں کارڈ کی قیمت ایک پیسہ لفافہ کی قیمت دو پیسہ نیز فیس منی آرڈر سابق دستور پر کر دی جائے ۔

(۱۴) تباہ شدہ حلقہ میں نمک تیل غلہ کپڑا ارزاں نرخ پر فروخت کا قانون بنادیا جائے ۔

(۱۵) تباہ شدہ حلقہ کے لئے سہراسٹیشن پرٹین کی چادریں کفایت دام پر فروخت کی جائیں ۔

(۱۶) تباہ شدہ حلقہ میں بی ان ڈبلیو ریلوے کی سڑک ابھی نیچی کی جائے یا اونچی رہے تو پانی کی کثرت گذرگاہ پر کافی وطویل پل دیا جائے ۔۔۔

(۱۷) تباہ شدہ حلقہ میں ریلوے محصول تار رسانگی حالت نصف کر دیا جائے

(۲۳) تباہ شدہ حلقہ کے چالیس پچاس ہزار آمدنی والے زمینداروں سے روڈ لائسنس مال معاف کیا جائے ۔

(۲۴) تباہ شدہ حلقہ سے رعایا کو درخت کاٹ کر مکان بنانے کی اجازت دی جائے ۔

(۲۵) تباہ شدہ حلقہ سے سود در سود کا قانون منسوخ کیا جائے ۔

(۲۶) تباہ شدہ حلقہ میں ہر سیکڑہ سالانہ کا قانون مہاجنی کے لئے بنادیا جائے ۔

(۳۰) دربھنگہ سیتامڑھی کے درمیان کوئی شوگر فیکٹری نہیں ہے ۔۔۔

(۳۱) تباہ شدہ حلقہ میں صنعت وحرفت کا اسکول کھولا جائے اور تعلیم مفت دیجائے ۔

(نوٹ) تباہ شدہ علاقہ کے لوگوں کو امورات بالا کی انجام دہی کے لئے تاپلا جلسے کرنا چاہئے اور جلسے کی کارروائی اخبار الجمعیۃ وغیرہ میں بھیجنا چاہئے ۔

(عبدالرزاق سیتامڑھی امارت شرعیہ بہار)

ہوا باز بخیریت ہیں

شملہ ۱۳ راگست ۔ افسر جنگ سنکلیر اور ماہر فن پرواز ڈائنس کو پشاور پہنچا دیا گیا ہے جہاں سب وہ ہسپتال میں بخیریت ہیں ۔ افسر جنگ سنکلیر کا ایک بازو اور ایک ٹانگ ٹوٹ گئی ہے ۔ اور ڈائنس کو بھی نقصان پہنچا ہے جس کی وجہ سے اب اس کو آرام پہنچایا جا رہا ہے ۔

تاشی لاما تبلیغ کیلئے منگولیا روانہ ہوگیا

پیکن ۱۳ راگست ایک زبردست جلوس کے ساتھ آج تاشی لاما منگولیا کو روانہ ۔۔۔

موتیا بند ۔ موتیا بند اور کمزور نگاہ کا بنیادی علاج ۔ اپریشن کی ضرورت نہیں کامیابی کی گارنٹی دی جاتی ہے ۔ آرام نہ ہو تو قیمت واپس قیمت صرف دو روپے (۲)

Haryyasram
Panchpota Bengal

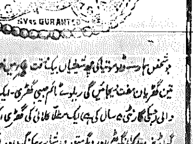
تین گھڑیاں اور کے ساتھ ایک فاؤنٹین قلم معہ ایک رولڈ گولڈ نب اور ۹۸ تحفے صرف ۵ میں

دی امریکن کمرشل سٹور پوسٹ بکس ۱۲۶۱۲ کلکتہ

برص کا خاص علاج

منیجر ہمالین بوٹی دواخانہ ۱۲ دربھنگہ بہار

فوراً ضرورت ہے

Manager The Milton
House P. Box No 6837
Barra Bazar Calcutta

بچوں والو ہوشیار

بال جیون گھٹی رجسٹرڈ

پتہ :- منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر (یوپی)

محبوب عاشق کے قدموں پر

پتہ :- فضل شاہ عامل گلی راجان دہلی

صوبہ متحدہ کا ممتاز اخبار

ہفتہ وار عمل فرخ آباد

اگر آپ چاہتے ہیں کہ اپنے دل و دماغ کو اسلامی خیالات سے معمور رکھیں تو ہفتہ وار عمل فرخ آباد ۔۔۔

منیجر اخبار عمل فرخ آباد

معجون مقوی معدہ رجسٹرڈ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

نمک جالینوس رجسٹرڈ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

ید اللہ علی الجماعۃ

تار کا پتہ:۔ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:۔ ہلال احمد زبیری (بی۔ اے) معاون:۔ محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی۔ یوم جمعہ ۱۳ جمادی الاول ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۲۴ اگست ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۴

خود مرا ذوق طلب ہے رہبر منزل مجھے

آگیا جب کچھ خیال شاہد منزل مجھے
لائی زنجیر جنون شوق تا منزل مجھے
درد کا پتلا بنایا درد کے احساس نے
خضر کا احسان رہ الفت میں لے بیری بلا
رفتہ رفتہ ہو گیا لطف آشنائے اضطراب
جلوہ ہر ذرہ میں دیکھا آفتاب حسن کا
اللہ اللہ جذبۂ بے اختیار اشتیاق
رنگ کثرت سے خراب آئینۂ وحدت نہ ہو

لے چلا اک جذبۂ بے اختیار دل مجھے
میری پابندی ہوئی آزادی کامل مجھے
کاش اک پتھر ملا ہوتا بجائے دل مجھے
خود مرا ذوق طلب ہے رہبر منزل مجھے
اب کہاں یا رب تمنائے سکون دل مجھے
یہ ملا ہے کشت زار عشق کا حاصل مجھے
فکر توشے کی نہ خوف دوری منزل مجھے
غم دئے ہیں جلنے دے آتنے ہی یا دل مجھے

لے اڑی اک موج دریائے محبت اے آفق
دیکھتا ہی رہ گیا ساحل کو میں ساحل مجھے

(زبیر آفق کاظمی)

معاصرین کے افکار و آراء

مسودۂ قانون معلمین حجاج

گزشتہ ہفتہ حکومت کے رکن قانونی نے مجلس مقننہ ہند نے یہ اعلان کیا ہے کہ آئندہ اجلاس میں دوسرے نمبر پر مسودۂ قانون معلمین حجاج بغرض مباحثہ و فیصلہ کے لئے پیش کیا جائے گا۔ ہم نے آج تک اس مسئلے پر عام مسلمانوں کی ترجمانی جذبات کے لئے قلم نہیں اٹھایا اور نہ اس پر کسی قسم کی نقیبانہ نظر ڈالی محض اس لئے کہ معاصر عزیز الجمعیۃ دہلی اس فرض کو بوجوہ احسن انجام دے رہا تھا۔ اور اس کی مساعی جلیلہ اہل اسلام کے کثیر طبقے میں مشکور ہو چکی تھیں۔ اب چونکہ یہ مسئلہ آخری فیصلے کے لئے مجلس مقننہ میں آگیا ہے جس کے بعد اس کا قانون بن جانا یقینی ہے اس لئے یہ چند سطریں حاضر ہیں افسوس ہے کہ ہمارے سامنے سلیکٹ کمیٹی کی پوری رپورٹ نہیں ہے ورنہ ہم اس پر ایک کامل بحث کرتے لیکن جن دفعات سے یہ مسودۂ قانون مزین کیا گیا ہے ... کی ایک ایسی نظیر پیدا کرتے ہیں جس کا برطانوی تاریخ میں ملنا دشوار ہوگا ... کہ حکومت برطانیہ کسی کے مذہب میں مداخلت نہ کرے گی۔ جہاں تک ہم نے ان دفعات و تعریفات کو شرعی نقطۂ نظر سے جانچا ہے وہ سراسر ناجائز ہیں اور معلمین پر بیجا پابندیاں عائد کرتی ہیں۔ اس قانون کا اصل منشا تو یہ ہے کہ حجاج کو پریشانیوں اور زحمتوں سے بچایا جائے ... کو قطعاً مسدود کر رہا ہے اور ہندوستان کے زائرین بیت اللہ کے لئے ایک زبردست فریق مخالف حجاز میں پیدا کر رہا ہے۔ (النجم)

خان عبد الغفار خاں

انہیں یاد ہے بارہا اسمبلی میں ہوم ممبر نے اعلان کیا کہ ان کی نظر بندی دائمی نہیں عارضی ہے، حکومت نے جو کچھ کیا حالات سے مجبور ہو کر کیا۔ اس کی روش منتقمانہ نہیں ہے، بلکہ رافعانہ ہے۔ لیکن اب کہ کانگریس تحریک سول نافرمانی واپس لے چکی ہے، ہر قسم کی غیر آئینی سرگرمیوں سے کنارہ کش ہو چکی ہے، ایک تعمیری پروگرام بنا چکی ہے اور اس پر سختی سے عامل ہے۔ اس کا میدان جنگ اسمبلی کا ایوان قرار پا چکا ہے، پھر آخر یہ کیا انصاف ہے کہ خان عبد الغفار خاں جیسی شخصیت کا زعیم آج بھی اسیر زنداں ہے؟

یہ اگر سچ ہے تو ظالم اسے کیا کہتے ہیں؟

حکومت اگر خان عبد الغفار خاں کی ذات کو اپنے مفاد کے لئے مضر سمجھتی ہے تو اسے جرأت کر کے ... عبد الغفار کو کھلی عدالت میں مقدمہ چلانا چاہئے اور اگر وہ قصور وار ثابت ہوں تو بلا شبہ انہیں جیل کا مستقل باشندہ بنا دینا چاہئے۔ لیکن بغیر کسی جرم کے بغیر کسی شہادت کے، بغیر کسی ثبوت کے کئی سال تک انہیں نظر بند رکھنا یقیناً انصاف نہیں ہے!! (خلافت)

آزاد عراق اور اس کا سیاسی مستقبل

مسلم خواتین کا حشر

مسلم عورتوں نے اب اسلام سے مرتد ہونا شروع کر دیا ہے کیونکہ اپنے ظالم شوہروں سے نجات پانے کی ان کے لئے بس یہی ایک صورت باقی رہ گئی ہے ...

(ہند جدید)

مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس

دلچسپ حقائق و معلومات

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے، یا جنکو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے۔ یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اسکا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون، اسکے حجم اور اس کی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک ہے۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا بیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا۔ اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی ہاں ملنے کا پتہ:۔ مینجر اخبار الجمعیۃ دہلی

نورانی قرآن مجید

نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol. xx No. 13. DELHI MONDAY AUGUST, 20, 1934. PRICE ONE ANNA

مینجر الجمعیۃ دہلی

وقف بل کے متعلق مسلمانان غازی پور کا اہم اجتماع

جمعیۃ علماء ہند کے مرتبہ بل کی حمایت

۱۱ اگست ۱۹۳۴ء کو نواب فرزند علی صاحب مرحوم کی مسجد میں مولوی محمد عمر صاحب مہتمم مدرسہ دینیہ کی تحریک پر مسلمانان غازی پور کا عام اجتماع ہوا جن میں خصوصیت سے قابل ذکر اسماء یہ ہیں۔ مولوی محمد صدر الدین صاحب رئیس غازی پور آنریری مصنف مولانا ذوالفقار حمید رضا صاحب مناظر اسلام۔ مولوی حکیم سید عبد المجید صاحب مولانا سید عبد الحمید صاحب رکن مدرسہ دینیہ۔ مولانا سید بشیر احمد صاحب سید مولوی مولانا جمال صاحب قادری۔ مولوی حکیم محمود الحق صاحب۔ قاضی نصیر الدین صاحب۔ مولانا ابو الحسن صاحب نائب الاہتمام مدرسہ دینیہ اسلامیہ محمد حسین خان جنرل مرچنٹ اسماعیل خاں وغیرہ۔

مولانا ... صاحب باتفاق رائے صدر منتخب ہوئے۔ جلسہ تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ اس کے بعد مولانا ابو الحسن صاحب نے مختصر تقریر کے ضمن میں وقف کی اہمیت حاضرین کو سمجھائی۔ اور شرعی نقطۂ نظر سے خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب کے مسودے میں جو فرو گذاشتیں تھیں ان پر اجمالی نظر ڈالتے ہوئے جمعیۃ العلماء دہلی کی ترمیمات کا تذکرہ فرمایا اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن صدر کے سامنے پیش فرمایا۔ جو باتفاق رائے منظور کیا گیا جس کی نقلیں سیکریٹری کونسل کے ذریعہ مولوی محمد احمد صاحب ایم ایل سی اور متعدد اخبارات کو بھیجی گئیں۔

خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب ایم۔ ایل۔ سی کے مسودۂ وقف کو بغور دیکھنے کے بعد مسلمانان غازی پور کا یہ جلسہ ... مسودے کو ... قبول ...

... جن مسلمانوں کے لئے ازبس ضروری ہے کہ قانون کے بنانے کی کوئی ...

نہیں ہے۔ ہاں متولیان وقف کی بے عنوانیوں اور خیانتوں کی روک تھام کی غرض سے قانون بنائے جا سکتے ہیں۔ اور غالباً اس کے لئے حکومت موجودہ کی مالی قوانین اور دیوانی احکام کافی ہیں اور اگر بالفرض وہ کافی نہ ہوں اور لا محالہ قانون بنانے کی ضرورت ہی ہو تو جمعیۃ علماء ہند دہلی نے جو علمائے وقت کی سرکردگی میں مسودہ ترتیب دیا ہے اس پر تمام مسلمانوں کو اعتماد ہے۔ اسی کے منظور کرانے کی سعی فرمائی جائے جو مندرجہ ذیل اصول پر مبنی ہے۔

(۱) عام چندے اور عطیات جو دئے جاتے ہیں شرعی قاعدے سے وہ وقف نہیں ہیں۔ وقف کا لفظ صرف انہیں اشیاء پر صادق آسکتا ہے جن کا عین محفوظ رکھ کر ان سے واقف کے ذکر کردہ خیراتی مقاصد و منافع حاصل ہو سکیں۔

(۲) وقف مسلمانوں کی مذہبی مالی عبادت ہے اس میں کوئی غیر مسلم حکومت سوائے تنفیذ احکام شرعیہ کے کوئی اور مداخلت کا حق نہیں رکھتی ہے۔

(۳) محافظ اوقاف صرف مسلمانوں کی منتخب کردہ جماعت ہونی چاہئے جسکو سنٹرل بورڈ یا مرکزی وقف کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۴) ضلع وقف کمیٹیاں تمام نوی اثر مسلم جماعتوں کی طرف سے منتخب ہوں اور چونکہ وقف ایک مذہبی مالی عبادت ہے۔ اس لئے علماء مذہب کی اس میں ایک معتدبہ مقدار کا ہونا لازمی ہے۔

(۵) جملہ امور متعلقہ وقف میں واقف کے شروط اور احکام شرعیہ کی متابعت لازمی ہے۔

(۶) ... مسلمانوں سے الگ چندہ ہونا چاہئے ...

(۷) ... فیصلہ کیا جائے اور مقامی ...

(۸) سزائیں ایسی نہ ہوں جو شرعی حیثیت سے ناجائز ہوں۔ یا مقدار ...

جرم سے زائد ہوں۔

(۹) بلا کسی سخت مجبوری کے روپیہ جمع کرنا درست نہیں ہے۔

(محمد مصباح غازی پور)

انجمن اسلامیہ ہری پور کے سفرا

انجمن اسلامیہ رجسٹرڈ ہری پور ہزارہ کو عالم وجود میں آئے تقریباً دو سال کا عرصہ گذر چکا ہے اس قلیل عرصہ میں جس قدر اہم خدمات انجمن اسلامیہ رجسٹرڈ نے سرانجام دی ہیں اس سے اخبار بین طبقہ بخوبی واقف ہے انجمن کے قومی اور تعمیری کاموں کے لئے خیر خواہان اسلام نے تجویز کی ہے کہ انجمن کی طرف سے فراہمی چندہ کے لئے صوبہ سرحد، پنجاب اور ہندوستان میں سفیر بھیجے جائیں۔ چنانچہ سید نعمت حسین شاہ صاحب کو صوبہ سرحد کے لئے سید عیسیٰ شاہ صاحب ترمذی پنجاب شرقی اور شملہ کے لئے اور خان گوہر رحمٰن خان قریشی رئیس ہری پور جنوب و مغربی پنجاب اور بلوچستان کے لئے مقرر ہوئے ہیں ان کے پاس رجسٹرات سندات انجمن ہذا کی رسید بکیں اور انجمن کے دیگر ضروری کاغذات موجود ہیں۔ (نامہ نگار)

اعلان

اخبار خاتون بمبئی کا خاص نمبر نہایت آب و تاب سے ایک صد صفحات پر شائع ہو رہا ہے جس میں علمائے دین کے بہترین مضامین طلاق کی حمایت میں شائع ہوں گے جو صاحب اس عنوان پر کوئی مضمون یا نظم یا فسانہ لکھنا چاہیں وہ بھائے مہربانی جلدی لکھ کر ارسال کریں جو بیچے اس جائز شرعی حق سے نا جائز طریقہ سے محروم کی گئی ہیں۔

اخبار کی قیمت بھی برائے نام مقرر رکھی گئی ہے۔ امید ہے کہ اس نادر زنانہ اخبار کو آپ ضرور خریدیں گے۔

مینجر اخبار خاتون۔ بمبئی۔

انتقال پر ملال

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ اہلیہ مولانا محمد حیات صاحب امام مسجد بن ۹ ربیع الثانی کو انتقال فرما گئیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر و شکر کی توفیق عطا فرمائے۔

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نادر سے ہے مناشدہ از غوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو عطر ہے نادر تفسیر کا مثل ابن کثیر، ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کبیر، مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مسند، حاکم، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزاز، مسند امام احمد، اسباب شان نزول از جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام و مسائل و قصص و تاریخ حکایات ظاہری و باطنی اشارات غرضیکہ تفسیر کی جو مابہ الامتیاز خصوصیات ہو سکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصے ہیں پہلا حصہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر تمام پیغمبروں کی سوانح اور ان کی تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ سے خلاف انجام دی ہیں اور آپ کے وہ تمام خطوط معہ ترجمہ درج ہیں جو آپ نے اس زمانہ کے بادشاہوں کے نام رائے دعوت اسلام روانہ فرمائے تھے بعد میں خلفاء راشدین کے کامل حالات ہیں حصہ دوم میں فضائل القرآن و اسرار حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ قادریہ و سہروردیہ اور چشتیہ کے بزرگوں کے مخفی اعمال قرآن و خواص جملہ سورتوں اور آیتوں اور پورے قرآن کے تعویذ ہیں اور تعبیر خواب اور ترکیب فالنامہ کے ساتھ درج ہیں پانچویں حصہ میں قرأت کا بیان اور قاعدے رعایتی ہدیہ مجلد چرمی ... محصولڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ:۔ مینجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل مستند باتصویر سوانح عمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خان

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سر سیتا رام صاحب پریسیڈنٹ یو۔پی۔ کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جسکی عالیجناب صاحبزادہ عبد الواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدر دانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۲۶ کاغذ چکنا چمکدار۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ ڈہائی رنگوں کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے (۳ر)

المشتہر:۔ مینجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ حضرت العلامہ مولانا حافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اردو ذخیرہ ترغیب و ترہیب جنت کی نعمتیں اور دوزخ کے عذاب ... مسلمانوں پر احسان فرمایا ہے ... ان دونوں رسالوں کا مطالعہ بے حد ضروری ہے جن حضرات نے ابتک ان دونوں کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا ہے ان کو چاہئے کہ ... جلد طلب فرمائیں ... دونوں کی قیمت بالترتیب ... اور دونوں حصوں کے خریدار ... محصولڈاک ...

خاموش تبلیغ ...

پاک زندگی مولانا ... نے اس رسالہ میں حضرت ... اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے طریقے نہایت آسان اور دلچسپ پیرایہ میں بیان فرمائے ہیں قیمت ۴ر

تحفۃ المحبین حضرت مولانا نے اس کتاب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے مختلف طریقے احادیث آیات و واقعات صحیحہ کی روشنی میں بتلائے ہیں اور آخر میں صلوٰۃ التسبیح کا مفصل طریقہ بیان فرما دیا ہے قیمت ۴ر

سیرۃ الحبیب جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرۃ کو اس رسالہ میں آیات قرآنی کے تحت میں ترتیب دیا گیا ہے آپ کی سیرۃ کی صحیح واقعات کا علم حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ضرور فرمائیے قیمت ۸ر

حسن الوظائف عملیات اور وظائف کے شوقین حضرات کے لئے یہ کتاب صراط مستقیم کا کام دیتی ہے نہایت آسان طریقہ پر مختلف اور ضروری اعمال و وظائف کے طریقے بیان کئے گئے ہیں قیمت ۱۰ر

تعلیم الاسلام حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی بہترین تصنیف جس میں ارکان اسلام و ضروریات دین کو سوال و جواب کے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے بچوں کی خصوصاً ابتدائی دینی تعلیم کیلئے بیحد مفید ہے چار نمبر کا مکمل سٹ ۱۳ر

فتاویٰ رشیدیہ مسائل دینیہ کا بہترین ذخیرہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب کی بہترین تصنیف تینوں کا مکمل سٹ دو روپے چار آنے (۴ر)

خطبہ صدارت حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے آپنے جمعیۃ علماء ہند کے سالانہ اجلاس منعقدہ پشاور میں جو بحیثیت صدر اجلاس پڑھا تھا آجتک اس قدر معلومات سیاسیہ و مذہبیہ سے لبریز کوئی خطبہ جمعیۃ علماء ہند کے پلیٹ فارم پر نہیں پڑھا گیا مسلمانوں کے لئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے قیمت ۱۲ر

(نوٹ) ریلوے پارسل یا پانچ روپیہ سے زائد قیمت کی کتابوں کیلئے نصف قیمت پیشگی ارسال فرمائیں۔

ملنے کا پتہ:۔ مینجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی سرتی کی آب سے دوبالا ہے گویا ایک ماہ کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں ہر ایک بوڑھا مرد، عورت بچہ آسانی پڑھ سکتا ہے زیر متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں اختلاف مقبول ہے اس ترجمہ میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآن مجید کے ایک ایک لفظ کے معنی بتاتا ہے حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر چڑھائی گئی ہے اور ضرورتاً مقامات پر شان نزول کے ساتھ مسائل ان کا حل احادیث سے دیا گیا ہے تفسیر کے عم انات کی تشریح کے واسطے ایک کتاب کی ضرورت ہے کیونکہ کم و بیش ایک ہزار عنوان قائم کئے گئے ہیں مضامین تفسیر کی خوبی کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ کتب تفاسیر احادیث سے جناب مولانا عبد التواب صاحب چشتی شاگرد رشید مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند نے تالیف کیا ہے اور ہندوستان کے مشہور خوشنویس استاد فن محمد عبد الغنی صاحب خلف منشی محمد ممتاز علی صاحب مہاجر کی اپنی خاندانی یادگار کے طور پر لکھا ہے اور اس کی صحت کا یہ حال ہے کہ ایک ایک حروف پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ دہلی کے بڑے بڑے علماء و ماہر حفاظ نے اس کی صحت میں حصہ لیا ہے باوجود کار کے جلی قلم عربی و اردو مہر و خط خوشخط نہایت صحیح زیر و زبر وغیرہ اپنے اپنے حروف پر دئے گئے ہیں آپ سفر حضر میں اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں جیب میں آسانی سے آجاتی ہے موٹائی ایک انچ ہے ہر صفحہ پر سیل بوٹوں سے اس کی شان دوبالا ہو گئی ہے ہندوستان میں اس شان کی حمائل شریف کا مقابلہ ناممکن ہے اس قدر اوصاف ہونے کے باوجود اس کا رعایتی ہدیہ مجلد چرمی دو روپیہ آٹھ آنہ (۲ر) بلا جلد ۲ر (دو روپے) محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ:۔ مینجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تقریر سیرت

پیروں اور میلاد خوانوں کا طوفان عظیم

ہندوستان کی مسلم اقلیت اور فلسطین کی اکثریت کیساتھ برطانیہ کا سلوک

قرآن کریم کا اعجازی طرز بیان ۔ مغربی تحقیقات کی ناپائیداری

پنجاب کا نوری فرقہ

ہندوستان کی حالت

لبنان میں ایک عیسائی مشنری کا قبول اسلام

کرکے جلدی اس سے رجوع کر لیتے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ ہفتہ مشنری جماعت کا صدر شیخ محمد مصطفیٰ حامد کے پاس آیا اور ان سے مذہبی معاملات پر گفتگو کی نتیجہ یہ ہوا کہ مشنری صاحب نے تثلیث اور مریم پرستی سے توبہ کرکے خالص توحید الٰہی اور خدا پرستی کا اقرار کر لیا اور مسلمان ہو گئے۔

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت

اسی مہینہ میں منگا لیجئے پھر نہیں ملیں گے

دہلی کا مشہور مذہبی ماہوار رسالہ نظام المشائخ چھبیس سال سے ہر ماہ ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کیا کرتا ہے۔ جس میں مختلف عنوانوں سے حضور صلعم کی خصوصیات زندگی پر نہایت بلند پایہ مضامین لکھے جاتے ہیں۔ پورے چھبیس تذکرے تو اب نہیں مل سکتے البتہ چند موجود ہیں اور ایک تازہ تذکرہ ابھی چھپ کر تیار ہوا ہے۔ پچھلے چھپے ہوئے تمام تذکروں کی ضخامت ڈیڑھ ڈیڑھ سو صفحے ہے لیکن تازہ تذکرہ کی ضخامت کتابی سائز کے تین سو صفحوں کے برابر ہے۔ یہ دونوں تذکرے صرف ایک آنہ محصول بھیج کر آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں بشرطیکہ اس ایک آنہ کے ساتھ نظام المشائخ کا سال بھر کا چندہ بھی بھیج دیں۔ یہ رعایت فقط ایک مہینہ کے لئے ہے۔ مہینہ بھر کے اندر اندر نظام المشائخ کا خریدار بننے والوں کو ایک تو مندرجہ بالا رعایت دی جائے گی کہ رسول اللہ صلعم کا ایک تذکرہ پرانا اور ایک تذکرہ تازہ مفت ملے گا اور دوسری رعایت یہ کہ

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

لے لیا جائے گا یعنی ایک روپیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تذکرے ساڑھے چار سو صفحے کے ملیں گے اور پھر سال بھر تک نظام المشائخ بھی ملے گا۔

المشتہر۔ منیجر رسالہ نظام المشائخ ۱۹ کوچہ چیلان دہلی

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

شاہ ایران اور کمال پاشا میں پیغامات کا تبادلہ

ملاقات کے نتائج پر مبارکباد

شاہ ایران نے ترکی سے مراجعت فرماتے ہوئے جب خاک ایران کو مشرف فرمایا تو ذیل کا تار اعلیٰ حضرت غازی مصطفیٰ کمال پاشا کی خدمت میں ارسال کیا تار کا مضمون یہ ہے۔

جناب عظمت مآب بہادر عزیز غازی مصطفیٰ کمال رئیس معظم دولت محترم جمہوریہ ترکیہ! اس موقع پر کہ میں مملکت ترکیہ کو الوداع کہہ رہا ہوں ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ کی محبت اور ملت نجیب ترک کے احساسات کا میرے قلب پر جو گہرا نقش قبول کیا ہے اس پر میں دوبارہ تشکر و امتنان کا اظہار کرتا ہوں اور بہت خوش ہوں کہ میری اس سیاحت نے وحدۃ روح اور مراتب یگانگی میں دونوں ملتوں کے درمیان خوشگوار اضافہ کیا ہے اور موجودہ روابط کی تکمیل کر دی ہے۔ میں آخر میں آپ کی صحت و سلامتی اور ملت و مملکت ترکیہ کی ترقی کے لئے اپنی مخلصانہ خواہش کا اظہار کرتا ہوں۔ (رضا شاہ پہلوی)

غازی مصطفیٰ کمال پاشا رئیس ترکیہ نے اس کا مندرجہ ذیل جواب بذریعہ تار ارسال کیا ہے۔

آنجناب نے خاک ایران کو مشرف فرماتے ہوئے جو برقیہ ارسال فرمایا ہے اور جن احساسات عالیہ سے بریز خطاب سے مشرف فرمایا ہے اس کا شکریہ قبول فرمایئے۔ ملاقات کے دوران میں میں نے اعلیٰ حضرت کے جن فضائل و کمالات کا مشاہدہ کیا ہے وہ میرے قلب میں گوشہ گیر ہیں جو کبھی سواد قلب سے محو نہ ہوں گے ہماری اور آپ کی ملاقات نے ترکی اور ایرانی تعلقات کو مستحکم بنیادوں پر قائم کر دیا ہے میں آنجناب کی ترقی دولت و عمر حشمت و اقبال اور دولت ایران کی پائیداری کے لئے اپنی مخلصانہ خواہش کا اظہار کرتا ہوں۔

(غازی مصطفیٰ کمال رئیس جمہوریہ ترکیہ)

ترکی اور البانیا میں سیاسی روابط

احمد زوغو شاہ البانیا کا بیان

موجودہ زمانہ میں غازی مصطفیٰ کمال پاشا اور شاہ البانیا احمد زوغو میں دوستی کے تعلقات مستحکم ہو گئے ہیں۔ توقع ہے کہ ترکی اور البانیا کے سیاسی تعلقات یورپ کے مقابلہ میں ایک ہی نوعیت کے ہوں گے۔ اور البانیا ترکی کو اپنا سرپرست خیال کرے گا۔ البانیا ترکی سے علیحدہ نہیں ہے بلکہ اس کے مشابہ اس کا ایک حصہ معلوم ہوتا ہے۔

شاہ البانیا احمد زوغو نے ایک ملاقات کے دوران میں ترکی کی نسبت اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ "البانیا کو ترکی کی ضرورت ہے اور وہ اس کے اتحاد کا محتاج ہے"۔

خطاب اعلیحضرت پہلوی بہ ملت ایران

رضا شاہ پہلوی شاہ ایران ترکی کی سیاحت کے بعد بخیریت تمام ایران پہنچ گئے۔ شاہ پہلوی کی مراجعت پر تمام ایرانی باشندوں نے جشن منایا اور شاہ موصوف کا بے نظیر استقبال کیا۔

شاہ پہلوی نے رئیس الوزراء کے نام اپنے دستخطوں سے ذیل کی تحریر ارسال کی ہے اور حکم دیا ہے کہ تمام ایرانی باشندوں کو ان کا یہ پیغام پہنچا دیا جائے سفر نامہ خسروی میں مذکور ہے کہ

"مملکت ایران سے میں چند روز کے لئے سفر پر رہا۔ اس دوران میں میری رعایا نے جس وفاداری اور جاں نثاری کا ثبوت دیا ہے اس نے میرے قلب کو مسرت سے بھر دیا ہے۔ میری مراجعت پر شاہ پروری کے جو احساسات ظاہر کئے گئے وہ میرے لئے موجب صد افتخار ہیں۔ میں تمام ابنائے وطن کو ان کی وفا شعاری پر مبارکباد دیتا ہوں"۔

مصری خواتین کو سینما دیکھنے کی ممانعت

سینما کی دلچسپیاں مردوں سے نکل کر عورتوں میں بھی بڑھتی جا رہی ہیں اور سینما بازدانستہ اپنی عورتوں کو پیسے دیکر بے حیائی کا سبق پڑھانے کے لئے سینما گھروں میں لیجاتے ہیں۔ ایسے دلچسپ اشخاص کو سن کر تعجب ہوگا کہ مصر میں عورتوں کو سینما دیکھنے کی سخت ممانعت ہے اور سوائے مردوں کے سینما گھروں پر جا کر کوئی شریف خاتون بے حیائی کی خرید و فروخت نہیں کرتی۔ اس عام حکم سے صرف یورپین لیڈیاں مستثنیٰ ہیں اور مردوں کے ساتھ وہی سینما جاتی ہیں۔

فلسطین پر یہودیوں کا قبضہ

حکومت فلسطین کی سرکاری رپورٹ مظہر ہے کہ ۱۹۳۳ء میں ۲۸ ہزار یہودی فلسطین میں وارد ہوئے ۱۹۳۴ء میں اب تک ۲۶ ہزار یہودی فلسطین میں آ چکے ہیں اور سال اختتام تک ان کی تعداد گزشتہ سال کی نسبت بڑھ جائے گی۔ یہودی مہاجرین کی آمد میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔

رپورٹ میں مزید مذکور ہے کہ یہودیوں کی آمد سے مسلمانوں میں سخت اضطراب پھیل رہا ہے اور وہ اس کے خلاف مسلسل احتجاج کر رہے ہیں۔

ترکی حکومت کی خارجی تجارت

تجارت خارجیہ کے متعلق ترکی حکومت نے مندرجہ ذیل اعداد و شمار شائع کئے ہیں:۔

درآمد کا پہلا حصہ کپڑا ۲ لاکھ ترکی پونڈ ۔ مصنوعات آہنی ایک کروڑ ۳ لاکھ پونڈ مصنوعات لیلی سات کروڑ ۴۰ لاکھ پونڈ ۔

ہر شخص تین بچے ضرور پیدا کرے

فرانسیسی حکومت کا اعلان

یورپ کی بھی عجیب حالت ہے کہیں تو برتھ کنٹرول (ضبط تولید) پر زور دیا جا رہا ہے اور کہیں تکثیر اولاد کے لئے ترغیب دی جا رہی ہے۔ انجمن اتحاد فرانس نے سابق جمہوریت کے بعض امراء کے دستخطوں سے فرانسیسی قوم کے نام ایک عام اعلان شائع کیا ہے جس میں تحریر ہے کہ

"ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ کم از کم تین بچے ضرور پیدا کرے کیونکہ جنگ عمومی کے بعد سے اب تک فرانس کی مردم شماری میں توازن پیدا نہیں ہوا اور آبادی اپنے معیار پر نہیں پہونچی ہے اگر بچوں کی پیدائش کی رفتار یہی رہی تو فرانس کو زراعت و فلاحت اور نظام مملکت میں سخت نقصان برداشت کرنا پڑے گا"۔

وزیر اعظم ترکی کی ایک تاریخی تقریر

مسئلہ دردانیال کی توضیح و تشریح

معلوم ہوا ہے کہ عصمت پاشا وزیر اعظم ترکی ایک نہایت اہم اور تاریخی تقریر فرمائیں گے جس میں مسئلہ دردانیال اور آبنائے باسفورس کے متعلق ترکی کا نقطۂ نظر پیش کریں گے اور اس معاملہ میں جو بین الاقوامی مشکلات پیش کی جاتی ہیں ان کی توضیح فرما کر متعلقہ حکومتوں کو افہام و تفہیم کے لئے چیلنج دیں گے۔

اس تاریخی تقریر کے لئے زبردست مواد فراہم کیا جا رہا ہے۔ اغلباً یہ تقریر کتابی صورت میں بھی شائع ہوگی۔

انسان ایک سال میں کتنے الفاظ بولتا ہے؟

امریکہ کے سائنس دانوں نے اندازہ لگایا ہے کہ ہر انسان سال بھر میں تقریباً ۱۱۸۰۰۰۰ الفاظ بولتا ہے۔ اس امر کی تحقیقات کی جا رہی ہے کہ بولے ہوئے الفاظ فضا میں محفوظ رہتے ہیں یا نہیں۔ اگر یہ ثابت ہو گیا کہ الفاظ فضا میں محفوظ رہتے ہیں تو ایسے آلات ایجاد کئے جائیں گے جو گزشتہ ہزاروں برس کے انسانوں کے الفاظ کو جمع کر لیں اور لوگ قدیم تقریروں اور گفتگوؤں سے مستفید ہو سکیں۔

جاپان میں مسجد اعظم کی تعمیر شروع ہو گئی

جاپان میں مسجد اعظم کی تعمیر کے لئے ایک ہندوستانی تاجر نے جو ایک لاکھ کا چندہ دیا تھا اب اس سے مسجد کی تعمیر شروع کر دی گئی ہے۔ کوبے کی انجمن اسلامیہ نے بھی اس مسجد کے لئے خطیر رقم جمع کی ہے۔ مسجد کی تعمیر کے بعد توقع ہے کہ اطراف کے مسلمانوں کا ایک عظیم الشان اجتماع ہوگا۔

چار ہزار برس کا پرانا درخت

دنیا میں یوں تو پرانے درخت بہت ہیں مگر دنیا کا قدیم ترین درخت امریکہ کے نیشنل پارک میں موجود ہے جس کی عمر کا اندازہ ۳۸۰۰ برس سے زائد لگایا جاتا ہے اس درخت کا قطر ۳۴ فٹ سے زیادہ ہے۔ اسی طرح افریقہ کے ایک حصہ میں کچھ درخت بہت قدیم پائے جاتے ہیں جن کی عمر ڈھائی سو سال سے بھی زائد بتائی جاتی ہے۔

اسپین میں گداگروں کی تعداد

تازہ رپورٹ مظہر ہے کہ اسپین میں انسداد گداگری کے باوجود گداگروں کی تعداد تین لاکھ ہے۔ ان تین لاکھ گداگروں کو سالانہ آمدنی ۹ لاکھ ملین (ایک ملین مساوی دس لاکھ) پیسیٹس (اسپینی سکہ) ہوتی ہے۔

پولیس گداگری کے انسداد کے لئے خاص ذرائع اختیار کرتی ہے مگر ان کی تعداد میں کوئی تخفیف نظر نہیں آتی۔

دنیا میں ۹۴ ہزار اخبارات شائع ہوتے ہیں

امریکہ کے محکمہ اطلاعات نے اخبارات کے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ آج سے ایک سو برس پہلے کل دنیا میں صرف چار ہزار اخبارات اور رسائل شائع ہوتے تھے مگر آج ان کی تعداد ۹۴ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔

جامع ازہر کا تازہ نصاب

علماء ازہر شریف نے اپنے پرانے نصاب میں زمانہ حال کے مطابق بہت کچھ تبدیلی کر لی ہے۔ اب مزید اصلاحات کے سلسلہ میں جامع ازہر کے نصاب میں سیاسیات کا اور اضافہ کر لیا گیا ہے۔ تجویز ہے کہ بعض فارغ التحصیل طلباء کو ترکی بھیجا جائے جہاں وہ سیاسیات کی مکمل تعلیم پاکر مراجعت فرمائیں اور ازہر شریف میں طلباء کو مستفید کریں۔

ضروری گزارش

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا (جو کہ آپ کے نام سے پہلے پتہ کے شروع میں لکھا ہوا ہوتا ہے) حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔

منیجر الجمعیۃ دہلی

افسانہ

بہار و خزاں

اختر کا عشرت کدہ اور محفل طرب

نواب صاحب سے ہمسری کا دعویٰ

طوائف کے گانے کا انتظام

(۱۴)

نثار: اگر آپ ہم کو اسلام سے خارج تصور کرتے ہیں تو ہمیں بھی اس کی کچھ پروا نہیں آپ اپنا کام کئے جایئے اور ہم کو ہمارے حال پر چھوڑ دیجئے۔

مولانا: میں نے تو کسی کو بھی اسلام سے خارج نہیں کیا۔ میں نے تو ایک اصولی بات پیش کی ہے کہ ایک مسلمان کے لئے صرف دو ہی راستے ہیں یا تو سچائی سے اسلام ...

اور تمام دوستوں کو اطلاع دیدو۔ دیکھو یہ موقعہ ہاتھ سے نکلنے نہ پائے۔ خرچ کا کچھ فکر نہ کرنا کیونکہ اس موقعہ پر اگر ذرا بھی کفایت سے کام لیا گیا تو مجلس کی آبرو جاتی رہے گی۔

نثار: نہیں جناب اس کا تو مجھے خیال تک نہیں۔ تمام کام بڑے پیمانہ پر ہی انجام دئے جائیں گے۔

اس گفتگو کے بعد میاں اختر گھر پر چلے گئے اور تمام دوست گلفام سے وقت لینے کے لئے اس کی قیامگاہ پر پہونچ گئے۔ پہلے تو گلفام نے معذرت کا اظہار کیا اور کلکتہ واپس جانے کے لئے اجازت طلب کی مگر ادھر شدید اصرار تھا چنانچہ کچھ رد و کد کے بعد کل شام کا وقت طے پا گیا اور یہ سب لوگ خوشی خوشی وہاں سے واپس ہونے لگے۔ چلتے وقت گلفام نے کہا

اختر: تو جلد ہی مجلس کا انتظام کر لینا چاہئے اور دوستوں کو اطلاع دیدینی چاہئے۔

نثار: بس آپ کی اجازت کی ضرورت ہے میاں اختر! گلفام کی وہ پوزیشن ہے کہ بڑے بڑے راجہ اور نواب اس کی خوشامد کرتے ہیں اور وہ بھی کم حیثیت کے آدمیوں سے بات تک نہیں کرتی۔ اگر وہ ہماری مجلس میں آ گئی تو نوابوں کی برابری کا ہمیں فخر حاصل ہو جائے گا اور تعجب نہیں کہ اس کا گانا سننے کے لئے نواب صاحب بھی تشریف لے آئیں پھر تو نواب صاحب سے بھی تمہاری دوستی ہو جائے گی۔

اختر: (فخر کے ساتھ) ہاں ہاں! اب بھی بعض نوابوں سے میری دوستی ہے اور اس سلسلہ میں کچھ اور بھی تعارف ہو جائے گا۔ اچھا میاں نثار! جلدی سے اس کام کو انجام دے لو اور گلفام سے صحیح وقت لے کر نواب صاحب ...

(باقی آئندہ)

اخبار الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی و مذہبیت کا ثبوت ہم پہونچایئے۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کرکے استعمال کیجئے۔

سرمہ (۱) آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا، پرانے سے پرانے رہے کیلئے خصوصاً بہت مفید ہے اسکے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ امراض کا ازالہ ہو جاتا ہے جن لوگوں کو کسی قسم کا مرض نہیں ہے وہ بھی اس کا استعمال کرکے اپنی آنکھوں کی حفاظت کرتے ہیں انشاء اللہ ان کی آنکھوں کو کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا۔ قیمت فی تولہ عہ ۔ ۶ ماشہ کی شیشی ۸ہ

سرمہ (۲) یہ سرمہ بھی اسی طرح تمام امراض چشم سوائے دھند اور پلکوں کے گرنے کے لئے مفید ہے خصوصاً موتیابند کے ابتدائی پانی کو نکال دیتا ہے اگر پانی جم گیا ہو تو اس کا استعمال مفید نہ ہوگا طلباء یا دوسرے حضرات جو زیادہ لکھنے پڑھنے کا کام کرتے ہیں ان کیلئے خاص کر اس سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ عینک لگانے سے پہلے اگر اس سرمہ کا استعمال شروع کریں تو انشاء اللہ چشمہ کی ضرورت نہ پڑے گی۔ قیمت فی تولہ للعہ ۳ ماشہ کی شیشی عہ محصول ڈاک و پیکنگ بذمہ خریدار

پتہ (مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات سراج عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے عجائب تاثیرات سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہو چکی ہیں۔ قبض، بدہضمی، خون کی خرابی، ہوکی، جریان، احتلام، سرعت انزال وغیرہ شکایتوں کو جلدی روز میں دور کرنے میں لاثانی ثابت ہو چکی ہیں۔ ایک دفعہ آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ (علاوہ محصول)۔ پانچ ڈبیاں للعہ

وید شاستری، جام نگر کاٹھیاواڑ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۱۳ جمادی الاول ۱۳۵۳ ہجری

سیاست کی بساط پر حکومت کا نیا مہرہ

"اینٹی کانگریس" "کمیونلسٹ" پارٹی

کلکتہ میں گذشتہ ہفتہ جو اجتماع ہوا اور اس کے نتیجہ میں جو نئی جماعت بنائی گئی اس کے متعلق اب تمام تفصیلات اخبارات میں آچکی ہیں اور ہم اس نئی جماعت اور ان لوگوں کے متعلق جو اس کے بانی مبانی ہیں ایک صحیح رائے قائم کرسکتے ہیں۔ پنڈت ...

کہا تھا کہ:۔

"وہ روز بروز زیادہ تنگ نظر، فرقہ پرست، قومیت کے مخالف اور سیاسی اعتبار سے رجعت پسند ہوتے جارہے ہیں۔"

شذرات

شاعر ٹیگور کا پیغام

کلکتہ کی مالویہ کانفرنس یا نام نہاد نیشنلسٹ پارٹی کے اجلاس میں شاعر ٹیگور نے مندرجہ ذیل پیغام بھیجا ہے:۔

"میں پورے زور کے ساتھ درخواست کرتا ہوں کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کو سرکاری فرقہ وارانہ حل اور اس کے اثرات پر غور کرنے کے لئے مل کر بیٹھنا چاہئے اور سوچنا چاہئے کہ باہمی سمجھوتہ کی کونسی شکل ممکن ہے۔"

خبر نہیں اس پیغام کا اثر خود پنڈت مالویہ نے کہاں تک قبول کیا ہوگا کیونکہ بدقسمتی سے انہوں نے ہی سب سے پہلے گول میز کانفرنس میں انگریزوں کے سامنے پورے ہندوستان کی تذلیل اور توہین کی تھی اور شاید کسی مخفی توقع کے ساتھ وزیر اعظم سے یہ درخواست کی تھی کہ وہ خود ثالث بن کر فرقہ وارانہ حل کی تشکیل کریں اور اس کو زبردستی ہندوستان کے سر منڈھ دیں۔ حالانکہ یہ درخواست نہ صرف روح آزادی وخودداری کے خلاف تھی بلکہ اس سے ہندوستان کی عام اہلیت اور آبرو باختگی کی تشہیر بھی ہوتی تھی۔ آج پنڈت مالویہ اسی ثالثی فیصلہ کو جو اس طرح انہوں نے وزیر اعظم سے التجائیں کرکے حاصل کیا تھا محض اس لئے تباہ کرنے کی فکر میں پھر رہے ہیں کہ وہ خلاف توقع ثابت ہوا اور جو کچھ انہوں نے سمجھا تھا وہ بروئے کار نہ آسکا۔ اگر اب بھی پنڈت جی میں صحیح تدبر اور دور اندیشی موجود ہوتی ...

... کے لئے اس وقت صرف ایک ہی راہ عمل ہے اور وہ یہ کہ فرقہ وارانہ مسائل کا فیصلہ باہمی سمجھوتہ سے کرلیا جائے۔ مسلمان اس کے لئے اس وقت بھی اسی طرح آمادہ ہیں جس طرح کہ الہ آباد کی یونٹی کانفرنسوں میں تھے۔ البتہ مالوی جی پلٹ گئے ہیں اور اس لئے ڈاکٹر ٹیگور کو چاہئے کہ اب ہندو مسلمانوں کو مخاطب کرنے کے بجائے صرف ہندوؤں اور بالخصوص مالوی جی کو مخاطب کریں اور ان کی نیشنلسٹ پارٹی کا ڈھونگ ختم کرائیں۔ اگر یہ فرقہ وارانہ پارٹی ہندو مہاسبھا کی لشت پناہی کے لئے قائم رہی تو حالات بد سے بدتر ہو جائیں گے۔

ہرہٹلر کی کامیابی

فیلڈ مارشل وان ہنڈنبرگ کے انتقال کے بعد جرمنی کے چانسلر ہرہٹلر صدارت عظمیٰ کے عہدہ جلیلہ پر خود متمکن ہوگئے تھے مگر یہ صورت محض عارضی تھی اس کے لئے انتخابات کی بھی ضرورت تھی۔ چنانچہ انہوں نے موجودہ پروپیگنڈہ کے تمام طریقوں کو استعمال کرکے جرمنی کو اس بات پر آمادہ کرلیا کہ بیک وقت چانسلری اور صدارت دونوں عہدوں پر آپ کا قبضہ ہوجائے۔ انتخابی مہم کا آغاز کیا گیا اور جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہرہٹلر ۹۰ فی صدی آراء کی موافقت سے جرمنی کے دونوں عہدوں پر فائز ہوگئے اور تمام جرمنی قوم کی باگ ڈور آپ کے ہاتھ میں آگئی۔ مستقبل کے متعلق ابھی کچھ نہیں کہا جاسکتا لیکن اس جدید انتخاب سے یورپ کی ذہنی رجعت کا پورا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جو قومیں جمہوری نظام حکومت کی بانی مبانی تصور ...

... انسانوں کا خون بہایا جانے والا ہے۔ بہرحال جو کچھ بھی ہو قوم نے انہیں اپنا ڈکٹیٹر منتخب کرلیا ہے اور اب وہی عملاً جرمنی کے بادشاہ اور مختار مطلق ہوں گے۔

حوادث واحکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے کہ ... زید نے اپنی عورت کو تین مرتبہ یہ الفاظ کہے طلقت طلقت طلقت۔ یہ الفاظ عورت کے کہنے پر جبکہ کسی بات پر جھگڑا ہوا زید نے کہدئے تھے۔ یہ واقعہ اگست ۱۹۳۳ء کا ہے۔ غصہ فرو ہوجانے کے بعد عورت زید سے دریافت کرتی ہے کہ کیا نتیجہ ہوگا ان الفاظ کا تو مرد نے جواب دیا کہ ہم نے لفظ طلاق شیطان کے لئے استعمال کئے تھے۔ اب سوال یہ ہے کہ طلاق عورت کے کہنے پر دی گئی۔ شیطان کا لفظ بعد میں بڑھا دینے سے کیا اثر ہوا۔

دوبارہ پھر ۲۵ جون ۱۹۳۴ء کو عورت نے اپنے شوہر کو کوسا اور طلاق کی زید نے اپنی عورت کا نام لے کر کہا کہ میں نے طلاق دی دوسری اور تیسری دفعہ صرف یہ کہا کہ میں نے طلاق دی۔ تین مرتبہ کے بعد دیگرے الفاظ طلاق کا استعمال کیا گیا۔

ایسی حالت میں رجعت ہوسکتی ہے یا نہیں اگر رجعت کی جائے تو کیا الفاظ اور کس طریقہ سے کی جائے۔ عورت زید کے گھر میں موجود ہے۔ فقط

الجواب

طلاق مغلظہ تو پہلے ہی واقعہ میں ہوچکی اگرچہ الفاظ میں صراحۃً عورت کی طرف نسبت نہیں ہے یعنی اس نے طلقتک نہیں کہا لیکن سوال میں مذکور ہے کہ بیوی کے طلاق مانگنے پر یہ الفاظ کہے گئے اس لئے قرینہ حالیہ ثبوت اضافت کے لئے کافی ہے۔ قاضی شریح اس کے کہنے کو کہ میں نے شیطان کو طلاق دی تسلیم نہیں کرے گا تاہم اگر فی الحقیقت اس نے شیطان کو دل میں مراد لے کر طلاق کے الفاظ کا تلفظ کیا تھا تو عنداللہ جائز تھا کہ وہ عورت کو بدستور بیوی سمجھے۔ دوسرے واقعہ میں بھی اضافت صریحہ موجود نہیں اس میں بھی قضاءً تین طلاقیں ثابت ہوں گی اور اگر خاوند عورت کو طلاق دینے کا انکار نہ کرے اور کوئی مطلب نہ بتائے تو طلاق مغلظہ ہے اور رجعت کا حق نہیں رہا۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

دہلی

استفتاء

وقوع وعدم وقوع طلاق

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت جو کہ زندہ ہے اپنے شادی شدہ شوہر کو چھوڑ کر دوسرے مرد سے رسائی قائم کرکے اس کے ہمراہ نکل گئی تھی۔ اس کے نکل جانے کے بعد اصلی شوہر نے ان پر دعویٰ کیا اور چند روز مقدمہ چلتا رہا۔ آخر میں عدالت نے یہ فیصلہ کیا کہ دوسرا مرد اور عورت دونوں بری کئے گئے اور پہلا شوہر عورت کا کوئی حقدار نہ رہا۔ بعد میں عورت نے اسی مرد سے شرعی نکاح کرلیا اور ۱۔ اسال تک دونوں نے ایک ساتھ زندگی بسر کیا۔ آخر میں اس شوہر نے بھی بغیر طلاق دئے ہوئے اس کے پاس جو کچھ کپڑا زیور تھا لیکر اپنے ساتھ سے نکال دیا جبکہ واقعہ ۶ ماہ کا ہوگیا ہے۔ ہم لوگوں نے بذریعہ خط کتابت اس کو آگاہ کیا کہ اپنی لڑکی کے پیچھے سنبھال لیکن نہ وہ سنبھالنے پر راضی ہوتا ہے اور نہ طلاق دینے پر راضی ہوتا ہے۔ وہ اپنے بھائی کے پاس رہتی ہے۔ وہی کھانا کپڑا دیتا ہے ... اس لئے ہم لوگوں کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس کا نکاح کسی دوسرے مرد سے کردینا جائز ہے یا کہ ناجائز ہے۔ اگر نکاح کردیا جائے تو یہ موجودہ مرد کوئی دعویٰ تو نہیں کرسکتا ہے؟

الجواب

اگر شرعاً پہلا خاوند عورت پہلے شوہر کی زوجہ منکوحہ تھی لیکن عدالت نے اس کا دعویٰ کسی وجہ سے خارج کردیا تھا تو اس عورت نے بغیر طلاق حاصل کرنے کے شوہر اول سے دوسرے کے ساتھ نکاح کرلیا تھا تو نکاح ثانی جائز نہیں ہوا تھا اور بوجہ فاسد ناجائز ہونے نکاح ثانی کے شوہر ...

... ثانی نے اگر صرف یہی کہدیا ہو گا یہ وقت نکال وعلیحدہ کرنے کے کہ میں نے اس عورت کو چھوڑ دیا ہے تو طلاق حاصل کرنے کی کوئی ضرورت نہ ہوگی اس کہنے کے بعد یہ عورت عدت تین مرتبہ حیض آجانے کی عدت گزار کر دوسرے کیساتھ نکاح کرسکے گی۔ لیکن اگر پہلا شخص حق پر نہیں تھا دعویٰ کرنے کی وجہ نہ ہوتے نکاح کے یا بوجہ دیدینے طلاق کے تو اس عورت کا نکاح شوہر ثانی کے ساتھ صحیح ہوگیا ہے تو بغیر حصول طلاق یا خلع کے یہ عورت دوسرے شخص کے ساتھ نکاح نہیں کرسکے گی۔ فقط واللہ اعلم اجابہ وکتبہ

حبیب المرسلین عفی عنہ

نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مجھ کو میرے ایک دوست بیمہ زندگی کرانے کے لئے بہت مجبور کرتے رہتے ہیں۔ مگر چونکہ بندہ شرعی حیثیت سے اس کام کو جائز ناجائز معلوم کرنے کے لئے خواہشمند ہے اس لئے جمعیۃ علمائے ہند کے فتویٰ سے مجھے مطلع فرمایا جاوے۔ میرے چند ایک دوستوں نے مجھ کو اطلاع دی ہے کہ اس قسم کا فتویٰ جمعیۃ نے شائع کیا ہوا ہے اور یہ جائز ہے۔ لہٰذا مہربانی فرماکر مجھ کو جواب سے جلدی اطلاع دیویں؟

الجواب

بیمہ کرانا خواہ زندگی کا ہو خواہ جائداد کا جائز نہیں ہے۔ جمعیۃ نے اس کے جواز کا کوئی فتویٰ شائع نہیں کیا ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

دہلی

حکومت فوجی بل واپس نہیں لیگی

شملہ ۱۴ اگست۔ معتبر طور پر معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند آرمی بل واپس نہیں لیگی یہ وہی بل ہے جس کے متعلق سرعبدالرحیم کی ترمیم پر سرجیمز نے اپنا تاریخی ووٹنگ دیا تھا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت ہند نے ایک فارمولا مرتب کیا ہے جس کی رو سے ہندوستانی وبرطانوی افسران کو تنخواہ مساوی درجہ حاصل ہوگا۔ یہ فارمولا اس وقت حکومت برطانیہ کے زیر غور ہے۔ اور بہت جلد آخری فیصلہ معلوم ہو جانے کی توقع ہے۔

بیس کروڑ روپیہ کا نیا قرضہ

دہلی ۱۱ اگست۔ ایک نیم سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ حکومت ہند آئندہ ہفتہ تک بیس کروڑ روپیہ کا ایک نیا قرضہ جاری کرنے والی ہے۔ اس قرضہ کی شرح سود تین روپیہ فی صدی فی سال اور مدت سات سال ہوگی۔

تین کروڑ روپیہ کی جائداد ضبط

وائنا ۱۴ اگست۔ حکومت نے ڈاکٹر اسٹیمین کی جائداد واقع ہیں ضبط قرار دیدی ہے۔ ڈاکٹر موصوف کے خلاف جولائی کی بغاوت میں نمایاں حصہ لینے کا الزام تھا۔ ضبط شدہ جائداد کی قیمت تین کروڑ روپیہ کے قریب ہے۔ ڈاکٹر اسٹیمین کی حالت اب روبصحت ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ حکومت آپ کے خلاف کورٹ مارشل کے ذریعہ مقدمہ چلائے گی۔

دار الحکومت

شاردا ایکٹ کے ماتحت مقدمہ

اپیل میں ماتحت عدالت کا فیصلہ مسترد

دہلی ۱۰ اگست۔ مسٹر بول ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اجلاس میں ماٹھو مل کوٹے والے کے خلاف شاردا ایکٹ کے ماتحت مقدمہ چلایا گیا تھا استغاثہ نے اس مقدمہ میں لالہ بشن سروپ دلپسر لالہ ماٹھو مل کی عمر ۱۸ سال سے کم بتائی تھی۔ عدالت نے لالہ ماٹھو مل پر دو صد روپیہ جرمانہ کیا تھا۔ مسٹر شونرائن ایڈوکیٹ سینئر اور مسٹر شام سندر لال نے اپیل کی اور دلائل میں ثابت کیا کہ لڑکے کی عمر ۱۸ سال سے زائد ہے۔ استغاثہ یہ ثابت کرنے سے قاصر رہا کہ شادی لالہ ماٹھو مل نے کی تھی حالانکہ شادی لڑکے کے ناما چودھری منوہر لال نے کی تھی۔

فاضل وکلاء کی بحث سننے کے بعد عدالت سشن سے جرمانہ کی منسوخی اور واپسی کا حکم ہوگیا۔

دہلی کی طوائفوں کی نئی چال

دن کو غائب رات کو موجود

دہلی ۱۴ اگست۔ جب سے چاوڑی بازار کو طوائفوں سے خالی کرانے کا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ طوائفوں نے ایک نیا طریقہ اختیار کیا ہے اور وہ یہ کہ یہ دن بھر کرے پرسے غائب رہتی ہیں اور اس وقت میں محلوں میں لئے ہوئے مکانات میں رہتی ہیں اور رات کو کمروں پر آجاتی ہیں۔ چنانچہ مساۃ شریفاً کے متعلق آنریری بنچ میں آج اس راز کا انکشاف ہوا۔ عدالت نے مساۃ شریفاً کی گرفتاری کے لئے وارنٹ جاری کردیا ہے۔

دہلی کے قریب لاری الٹ گئی

ایک عورت ہلاک متعدد مسافر مجروح

دہلی ۱۰ اگست۔ رہتک کی جانب سے ایک لاری مسافروں سے بھری ہوئی آرہی تھی لاری کی رفتار تیز تھی یہ لاری ایک پلیا سے ٹکرائی اور الٹ گئی۔ ایک عورت مساۃ جمی ساکن حصار معہ ... ہوکر فوت ہوگئی اور مسافر سخت زخمی ہوگئے جن کو بہادر گڑھ کے ہسپتال میں پہونچا یا گیا۔

دہلی کانگریس کمیٹی کا جلسہ

دہلی ۱۴ اگست۔ دہلی ڈسٹرکٹ کانگریس کی نئی منتخب انتظامیہ کمیٹی کا جلسہ آج منعقد ہوا کانگریس کی سرگرمیوں کو از سر نو شروع کرنے کے لئے متعدد سب کمیٹیاں ... فلاح وبہبودی کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے لئے پروپیگنڈا کا کام سرانجام دیں گی۔

پھاٹک حبش خان / مچھلی والان میں قتل کے مقدمہ کا فیصلہ

دہلی ۱۰ اگست۔ محلہ مچھلی والان میں ایک سبزی فروش کا قتل ہوئے تھوڑا عرصہ ہوا تھا۔ ملزم کیخلاف عدالت سشن میں سماعت ہورہی تھی۔ آج عدالت سشن نے اسیسران کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے ملزم کو تمام عمر کیلئے عبور دریائے شور کی سزا دی۔

دریائے جمنا میں طغیانی کا اندیشہ

دہلی ۹ اگست۔ آج جمنا میں پانی بہت بڑھ گیا ہے۔ غالباً اس سال میں پہلی بار اتنا پانی آیا ہے۔ دو دن گھاٹ پانی میں غرق ہوگئے تاہم ابھی کسی تباہ کن طغیانی کا خطرہ نہیں ہے۔

پنڈت مالویہ کی پارٹی میں شامل ہونے سے انکار

راجہ کرشنام آچاریہ کا بیان

شملہ ۱۰ اگست۔ راجہ بہادر کرشنام آچاریہ نے ایسوسی ایٹیڈ پریس کو مندرجہ ذیل بیان دیا ہے:۔

میری توجہ اخبارات میں شائع شدہ ایک بیان کی طرف مبذول کرائی گئی ہے کہ میں پنڈت مالویہ کی نیشنلسٹ پارٹی کے ٹکٹ پر ایک امیدوار کی حیثیت سے انتخاب کے لئے کھڑا ہورہا ہوں۔ پنڈت مالویہ کی پارٹی میں شامل ہونے کے متعلق شائع شدہ خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے اور نہ اس خبر میں کوئی صداقت ہے جو میرے تنجور ترچناپلی کے علاقے سے کھڑے نہ ہونے کی نسبت شائع ہوئی ہے۔

آئرلینڈ میں عدم ادائے لگان کی تحریک

نیلی قمیص والوں کا فیصلہ

ڈبلن ۱۰ اگست۔ آج نیلی قمیص والوں کی کانگریس نے ایک تجویز منظور کی ہے جس میں کسانوں سے درخواست کی ہے کہ وہ آئندہ زمین کا لگان ادا نہ کریں کیونکہ وہ اقتصادی جنگ میں دگنی مالگذاری ادا کرچکے ہیں۔

جمعیۃ علمائے ہند یونٹی بورڈ کے امیدواروں کی تائید نہیں کرسکتی

سلیم پور ہاؤس میں انتخابی اصولوں پر غور وخوض

بورڈ کی کارروائی اور حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا بیان

مسلم یونٹی بورڈ کا پہلا اجلاس ۹ اگست ۱۹۳۴ء کو گیارہ بجے صبح زیر صدارت نواب اسمٰعیل خاں صاحب سلیم پور ہاؤس لکھنؤ میں شروع ہوا اور اس کے بعد مختلف اوقات میں مختلف نشستیں ہوتی رہیں۔ منجملہ دیگر اراکین کے حسب ذیل حضرات نے بورڈ کے اجلاس میں شرکت فرمائی:۔

راجہ صاحب سلیم پور، مولانا شوکت علی صاحب، چوہدری خلیق الزماں، شاہ مسعود احمد صاحب ایم۔ ایل۔ اے، حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب، حضرت مولانا احمد سعید صاحب، حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب، حضرت مولانا بشیر احمد صاحب، حضرت مولانا حسین احمد صاحب، حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب۔ مولانا محمد شفیع صاحب، مسٹر حماد فاروقی، مسٹر محمود الدین جنگ، مسٹر احسان الرحمن قدوائی، مسٹر طلال احمد زبیری، مولانا عنایت اللہ صاحب، مولانا قطب الدین عبد الوالی صاحب۔ مسٹر نذر علی، راجہ نواب علی، مسٹر انیس احمد عباسی۔

سب سے پہلے جمعیۃ علمائے ہند کے نمائندوں نے بورڈ کی گذشتہ کارروائیوں پر اعتراض کیا کہ وہ بورڈ کے مسلمہ اصولوں اور عام مجلسی آئین وضوابط کے سراسر خلاف ہوئی ہیں۔ بالخصوص دستور اساسی کی منظوری کو قابل اعتراض ٹھہرایا گیا چنانچہ بحث وتمحیص کے بعد قرار پایا کہ بے شک دستور اساسی کی تشکیل ومنظوری میں اصولی غلطیاں ہوئی ہیں ...

... تقریباً ۲۰ امیدواروں کے نام بھی منتخب کئے گئے ہیں جن میں زیادہ تر صوبہ متحدہ کے نام ہیں۔

ٹرین اور موٹر لاری کی ٹکر

چار اشخاص ہلاک۔ انجن بیکار ہوگیا

ڈبروگڑھ ۱۰ اگست۔ ڈبرو سدیا ریلوے لائن پر ایک ٹرین اور لاری میں خطرناک ٹکر ہوگئی جس میں چار اشخاص ہلاک ہوئے بیان کیا جاتا ہے کہ صبح ۸ بجے کے قریب ایک مال گاڑی بوہائی اسٹیشن سے کوئی دو میل گئی ہوگی کہ آسام ٹی کمپنی کی ایک لاری سے جو جائے سے جارہی تھی ٹکر ہوگئی۔ ٹرین پورے زور سے آرہی تھی۔ اور لاری ٹھیک لائن پر تھی باوجودیکہ انجن ڈرائیور نے گاڑی روکنے کی انتہائی کوشش کی۔ لیکن بالآخر ٹکر ہوگئی لاری میں معہ ڈرائیور کے چار شخص تھے ان میں سے تین تو وہیں ہلاک ہوگئے اور ایک اسپتال میں جاکر مرگیا۔ انجن کو بھی اتنا نقصان پہنچا کہ ڈبروگڑھ سے جو ۵۹ میل پر تھا دوسرا انجن منگوانا پڑا۔

صدر سی پی کونسل کے خلاف عدم اعتماد

ناگپور ۱۰ اگست۔ آج سی۔ پی کونسل میں سوالات ختم ہوجانے کے بعد صدر نے اعلان کیا کہ مخالف پارٹی کے لیڈر مسٹر کیدار نے صدر کونسل کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جس پر کل سوالات کرنے کے بعد بحث کی جائے گی۔

انگلستان میں ریاست کی تلاش

سر آغا خاں کی نئی کوشش

لندن ۱۰ اگست۔ سنڈے ایکسپریس کو نہایت معتبر طور پر معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے کسی علاقہ پر حکومت کرنے کی درخواست کے ٹھکرائے جانے کے بعد سر آغا خاں کی کوشش اب یہ ہے کہ انگلستان کے کسی علاقہ میں انہیں اپنی خواہش پوری کرنے کی اجازت مل جائے۔ چنانچہ ان کے ایجنٹ وسیع جاگیر کی خرید کے متعلق ادھر ادھر پھر رہے ہیں اس علاقہ میں آغا خاں عظیم الشان محل بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

سابرمتی میں زبردست طغیانی

کئی اشخاص اور جانور غرق ہوگئے

احمد آباد ۱۰ اگست۔ زیادہ بارش کی وجہ سے دریائے سابرمتی میں طغیانی آگئی ہے۔ دو اشخاص اور کئی مویشیوں کے غرق ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

ہندو مسلمانوں کو شاعر ٹیگور کی نصیحت

مشترکہ سمجھوتہ ملک کیلئے نہایت ضروری ہے

کلکتہ ۱۰ اگست۔ ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور نے مندرجہ ذیل خط پنڈت مالویہ کے نام ارسال کیا ہے:۔

"جملہ اقوام اور جماعتوں کی بہبودی کے لئے نیک نیتی کے ساتھ میں یہ خط ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کو لکھ رہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ تعصبات سے بالاتر ہوکر ہندو اور مسلمان ایک جگہ اکٹھے ہوں اور کمیونل ایوارڈ اور اعلان کی الجھنوں پر غور کریں اور کوئی مشترکہ سمجھوتہ کریں۔

یہ بتانے کی چنداں ضرورت نہیں کہ حکومت خود اختیاری کی بنیاد کسی فرقہ وارانہ فیصلہ یا جداگانہ انتخاب پر نہیں ہوسکتی اور کوئی ذمہ دار حکومت تمام قوموں کے مشترکہ سمجھوتہ اور مجالس آئین ساز میں مشترکہ نمائندگی کے بغیر قائم نہیں ہوسکتی۔ ہمیں اپنی تمام توجہ اور طاقتیں مختلف قوموں کے درمیان تعاون اور بہترین سمجھوتہ کے لئے لگا دینی چاہئیں اور اپنے مادر وطن کی سوشل اور سیاسی آزادی کا مستحکم سنگ بنیاد رکھنا چاہئے۔ میں دونوں فرقوں کے جملہ لیڈروں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ کوئی ایسی بات نہ کریں اور نہ ہی ایسے الفاظ استعمال کریں جس سے فرقہ وارانہ جذبات کو تقویت ہو اور مشترکہ سمجھوتہ ہونے میں تاخیر ہو۔"

اسمبلی کے غیر سرکاری ممبران کو تنخواہیں

ممبر مالیات کا بیان

شملہ ۱۲ اگست۔ کل سوالات کے وقت ممبر مالیات کے اس اعلان سے بہت کافی دلچسپی پیدا ہوگئی کہ حکومت غیر سرکاری ممبران کو بیس روپیہ یومیہ الاؤنس دینے کے بجائے سالانہ تنخواہیں دینے کی تجویز پر غور کررہی ہے۔

آپ نے بیان کیا کہ مرحوم مسٹر کے۔ سی۔ رائے نے جو کہ کونسل آف اسٹیٹ کے ممبر تھے۔ اس تجویز کو پیش کیا تھا اور اس کے جواز میں یہ دلیل پیش کی تھی کہ پارلیمنٹ میں یہی طریقہ رائج ہے۔ لیکن حکومت اس بنا پر نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ اکثر غیر سرکاری ممبران زیادہ الاؤنس حاصل کرنے کی غرض سے سشن کو طول دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے سوال پر غور کررہی ہے۔

سرکاوس جی جہانگیر نے اس تجویز کو غیر سرکاری ممبران کے لئے توہین سے تعبیر کرتے ہوئے یہ تجویز کیا کہ حکومت اپنے حق میں ووٹ حاصل کرنے کی غرض سے تین تین ہزار روپیہ تنخواہ پانے والے سرکاری ممبران کو مختلف صوبجات سے بلانے کے بجائے نمائشی سرکاری افسران کو سکریٹریٹ سے بلاسکتی ہے اور اس طریقہ سے اپنا بہت سا روپیہ بچا سکتی ہے۔

ممبر مالیات اس کا تلخ جواب دینے والے تھے لیکن ہنسی ان پر غالب آگئی اور وہ یہ کہہ کر بیٹھ گئے کہ ہاؤس کے دیگر لطیفوں کے ساتھ ہی یہی کیا جاسکتا ہے۔

برما کونسل کے ۵۲ ممبر علیحدہ ہوگئے

ممبران کا طویل بیان

رنگون ۱۰ اگست۔ "گورنر کا فیصلہ آئینی رواج کے مطابق نہیں ہے بلکہ بنیادی اصول کے خلاف ہے اور کہ پریزیڈنٹ کا رویہ ممبران کونسل کے حقوق پر حملہ ہے۔"

یہ ہے وہ رائے جس کا اظہار جٹ ہیلنگ بابا اور چیلف پارٹیوں نے ایک طویل بیان میں کیا ہے جو انہوں نے پریزیڈنٹ کو برقرار رکھنے کے متعلق گورنر کے فیصلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے شائع کیا ہے۔

بیان میں مزید لکھا ہے کہ گورنر کے فیصلہ کا یہ مطلب ہے کہ ہم لوگوں سے جبراً عزت کرانا چاہتے ہیں اور کہ پریزیڈنٹ پر کونسل کا اعتماد نہیں ہے بلکہ تحریک ان کو اس عہدہ پر برقرار رکھے ہوئے ہے۔ ان اسباب کی بنا پر منتخب شدہ ممبروں کی اکثریت محسوس کرتی ہے کہ کونسل کی کارروائی میں مزید حصہ لینے سے کوئی فائدہ نہیں ہے اسلئے ہم ۵۲ ممبران کونسل لابی میں جمع ہوگئے اور تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق ایک ریزولیوشن پاس کیا۔

ذبح گاؤ کے خلاف ایک اور برت

حیدرآباد ۱۰ اگست۔ مسٹر رام موہن مصر سکرٹری آریہ سماج دیوبند نے اعلان کیا ہے کہ وہ بھی منگل وار کے روز گؤکشی کے حکم کے خلاف اور پنڈت رام چند شرما کی ہمدردی میں ہمیان تیاگ برت شروع کریں گے۔

اعلان میں آپ نے پنڈت مدن موہن مالویہ سے درخواست کی ہے کہ وہ اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لیں۔

کپورتھلہ میں ہندو زمینداروں سے رعایت

کپورتھلہ ۱۰ اگست۔ ریاست کے افسران نے تحصیلداروں کو ہدایت دی ہے کہ ہندو زمینداروں کو جنہیں زبردستی بے دخل کیا گیا تھا دوبارہ دخل دلوایا جائے۔ اور جن آسامیوں نے اپنے زمینداروں کو جنس کا حصہ نہیں دیا ہے ان سے دلوایا جائے۔ تحصیلداروں کو یہ ہدایت بھی دی گئی ہے کہ ایسے بھاگے ہوؤں کی فہرست تیار کریں جو اپنے گھر چھوڑ کر کسی دوسری جگہ چلے گئے۔

دنیا کے سب سے بڑے بند کا افتتاح

میسور ۱۰ اگست۔ آج سرجان ... گورنر مدراس نے میٹور کے عظیم الشان بند کا افتتاح ایک عظیم الشان اجتماع کے سامنے کیا۔ یہ بند دنیا میں اس وقت سب سے بڑا بند ہے لیکن جو بند اس وقت دنیا کے مختلف مقامات پر زیر تعمیر ہیں ان میں اس کا دوسرا درجہ ہے۔

یہ بند ۹ کروڑ ۶۰ لاکھ روپیہ کی لاگت سے دریائے کاویری پر تعمیر کیا گیا ہے اس سے تقریباً تمام ضلع تنجور اور کچھ ترچناپلی سیراب ہوں گے۔

جرمنی کے انتخابات میں ہرہٹلر کی شاندار فتح

صدارت اور وزارت عظمیٰ کیلئے ہٹلر کو ۹۰ فی صدی ووٹ

لوگوں نے دباؤ اور خوف کی وجہ سے رائیں دیں

برلن ۲۰ اگست جمہوریہ جرمنی کی صدارت اور چانسلرشپ کے عہدوں کو ملانے کے لئے جو انتخابی مہم شروع کی گئی ہے اس میں ہرہٹلر کو ۹۰ فی صدی کامیابی حاصل ہوئی ہے سابق صدر فیلڈ مارشل وان ہنڈنبرگ کی وفات کے بعد جرمنی کے چانسلر ہرہٹلر خود ہی صدر اور چانسلر بننا چاہتے ہیں جس کے لئے موجودہ انتخاب عمل میں لایا گیا ہے۔ ہرہٹلر کو عظیم اکثریت سے یہ کامیابی محض اس لئے حاصل ہوئی ہے کہ جرمنی قوم پر زور ڈالا گیا اور مخالفت کے لئے پروپیگنڈا کی اجازت نہیں دی گئی۔ جرمنی کے بڑے بڑے شہروں میں ہرہٹلر کے خلاف ووٹ دیئے گئے۔ البتہ چھوٹے چھوٹے قصبوں اور گاؤں میں ہرہٹلر کے سخت پروپیگنڈا کی وجہ سے اس کے حق میں زیادہ ووٹ دیئے گئے۔

ووٹوں کی تعداد جو ہرہٹلر کو حاصل ہوئی سرکاری طور پر حسب ذیل ہے:-

کل رائے دہندگان کی تعداد ۴۵۹۶۸۷۵۲ - حاصل شدہ رائیں ۴۳۴۳۸۷۰۸ - "ہاں" کہنے والوں کی تعداد ۳۸۳۶۲۰۸۰ جو رائیں ناجائز قرار دی گئیں ۸۷۲۰۵۶ - "نہیں" کہنے والوں کی تعداد ۴۲۹۴۶۵۴ -

اگر ناجائز آراء کو ترک کر دیا جائے تو جرمنی کی کل رائے دہندگان میں سے ۸۸ فی صدی اشخاص نے رائیں دیں جن میں سے ۹۰ فی صدی ہرہٹلر کے حق میں تھیں۔

پولیس اور دیہاتیوں کا تصادم

گولیوں سے ۵ اشخاص ہلاک اور ۵ مجروح

مدراس ۲۰ اگست۔ پولاچی کی ایک خبر مظہر ہے کہ کوتقاوادی گاؤں میں ایک مشتعل مجمع پر پولیس نے گولیاں چلادیں جس سے ۵ اشخاص ہلاک اور ۵ مجروح ہوگئے۔ یہ گاؤں ضلع کمبٹور میں پولاچی سے ۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اس حادثہ کی مزید تفصیلات مظہر ہیں کہ کوئمبٹور کا ایک شخص عدالت سے ڈگری لیکر ایک قرق امین کے ہمراہ گاؤں میں گیا تاکہ ڈگری کے مطابق مقروض کا مال و اسباب قرق کرے۔ وہاں جاکر معلوم ہوا کہ مجمع مشتعل ہے اور پولیس کی امداد کی ضرورت ہے۔ چنانچہ پولیس گاؤں میں پہونچی اور گاؤں والوں نے پولیس کا مقابلہ کیا جس پر پولیس نے مجبور ہو کر فائر کر دیئے جس سے ۵ اشخاص ہلاک اور ۵ مجروح ہوئے۔

پنڈت مالویہ کی نیشنلسٹ پارٹی کا قیام

پارٹی کے اصول اور انتخابی شرائط

متعدد تجاویز کی منظوری

کلکتہ ۱۹ اگست۔ کلکتہ میں کل نیشنلسٹ پارٹی کے افتتاحیہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت مدن موہن مالویہ نے کہا کہ نئی پارٹی نے کانگریس کے اصول کو تسلیم کرلیا ہے اور ہر وہ شخص جو کانگریس کے اصول کی موافقت کرتا ہے اس پارٹی کا ممبر ہوسکتا ہے۔ صرف ایک اختلاف ہے جو کانگریس اور اس پارٹی ...

گود لینے کی رسم کے قانون میں ترمیم کا مطالبہ

بمبئی کونسل میں بل پر بحث

پونہ ۲۰ اگست۔ آج بمبئی کونسل میں تمام ون مسٹر ایچ آر دیسائی کے اس بل پر بحث ہوئی جو کہ انہوں نے گود لینے کے متعلق قانون میں ترمیم کرانے کی غرض سے پیش کیا ہے۔

بل پیش کرتے ہوئے انہوں نے بیان کیا کہ اس کوشش کرنے کی ضرورت اس لئے ہوئی کہ پریوی کونسل نے اپنے فیصلہ سے ایک قدیم رسم کو منسوخ کر دیا ہے ...

مدراس کی سیاسی کانفرنس

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے فیصلے کی تصدیق

ایک مجرم کی جیل میں ۲۰ سالہ زندگی

چار سو مجرموں کو پھانسی دے چکا ہے

کھاری پانی سے پٹرول بنانے کا طریقہ

ایک گیلن پٹرول دو پیسہ میں

فرانس کے ایک سائنس دان کا انکشاف

دو دم پھٹ گئے

جرمنی میں ہرہٹلر کی فتح

پنڈت جواہرلال نہرو گرفتار نہیں ہونگے!

پٹرول اور ریل پاس ہوگئے

ڈیڑھ ارب سے زائد کا سونا باہر چلا گیا

قراقرم میں سونے کی کان!

ایک روسی پناہ گزیں کی دریافت

حضرت شیخ کے برادر حقیقی کا انتقال

مولوی محمد عبدالسلام ندوی کا انتقال

پچاس ہزار انسانوں کی پریشانی

ضلع گورکھپور میں سیلاب

یہودی، عیسائیت کے خوفناک دشمن ہیں

بشپ میولر کی تقریر

منچسٹر میں ہندوستانی جج کا تقرر

وَیدحکیم پنجاؤ

حکیم نوشاد احمد ... منیجر معجون ساز کا رخانہ علیگڑھ

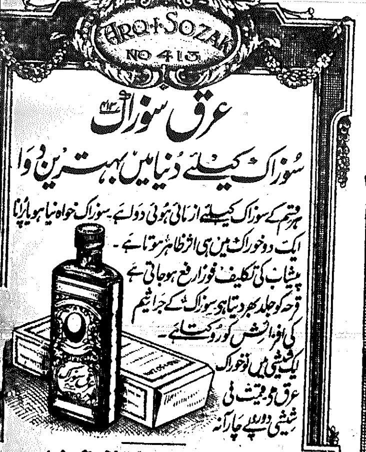

عرق سوزاک

سوزاک کیلئے دنیا میں بہترین دوا

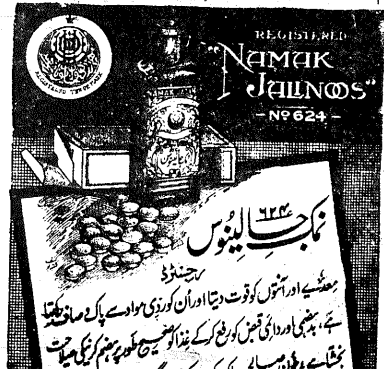

نمک جالینوس

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

رسم ترواج کی تردید اور شریعت بل کی حمایت

جمعیۃ علماء افغان کا اجلاس

بروز جمعہ مبارک ۲۰ جولائی ۱۹۳۲ء کو جمعیۃ علمائے افغان کی زیر ہدایت ...

جناب مولانا عبدالواحد صاحب کوہاٹ ایک عام اجلاس ... عیدگاہ میں منعقد ہوا ...

جاپان کے مختلف مقامات میں خوفناک زلزلہ

مکانات ہل گئے۔ لوگ گھروں سے نکل گئے

اناطولیہ میں سیلاب - ۳۰ کسان غرق - ایک مسجد اور ۴۵۰ مکانات منہدم

ٹوکیو ۲۰ اگست۔ ناگویا کے رقبہ میں زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس ہوئے۔ جھٹکوں نے ٹوکیو کے مکانات کو ہلا ڈالا۔ ... ابھی تک اس کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے ... لوگ مکانوں سے نکل کر کھلے مقامات میں چلے گئے۔

استانبول ۲۰ اگست۔ شمالی اناطولیہ میں اس قدر زبردست اور خوفناک سیلاب آیا ہے کہ جس میں ۳۰ کسان غرق ہوگئے اور پندرہ سو اشخاص گھر سے بے گھر ہوگئے ... ۴۵۰ مکانات منہدم ہوگئے اور بہت سے پل ٹوٹ گئے ہیں۔ سیلاب کے باعث ایک مسجد بھی تباہ ہوگئی ہے۔

آریوں کا ناجائز شور و شر

اعلیحضرت نظام کی رواداری پر سپرہ کا بیان

غلام عبیداللہ خاں ہار گئے

اسلحہ اور انقلابی لٹریچر برآمد

اسکول کی ملازمہ گرفتار

کلکتہ میں نصف درجن بموں کی تلاشی

دو ہندوستانیوں کو گورنری ملے گی؟

بمبئی ۲۰ اگست۔ ... دو ہندوستانیوں کو گورنری عطا کی جائے گی ان میں سے ایک ہندو ہوگا اور ایک مسلمان۔ اس سلسلہ میں محمد علی جناح اور سر سپرو کے نام گورنری کے لئے خاص طور پر لئے جاتے ہیں۔

مقبرہ جہانگیر پر ہنگامہ

قصائیوں اور چوکیداروں میں جنگ

لاہور ۱۸ اگست۔ شاہدرہ میں شہنشاہ جہانگیر کے مقبرہ میں آج مقبرہ کے چوکیداروں اور قصائیوں میں لڑائی ہوگئی۔ ... بیان کیا جاتا ہے کہ تقریباً چالیس قصائی مقبرہ میں تفریح کے لئے گئے اور انہوں نے مقبرہ کے حوض میں نہانے کا ارادہ ظاہر کیا چوکیداروں نے تالاب میں نہانے سے منع کیا جس پر لڑائی شروع ہوئی۔ فریقین میں لاٹھیوں، چاقوؤں اور خنجروں کا استعمال کیا گیا۔ پولیس موقع پر پہنچ گئی اور گیارہ قصائیوں کو زیر دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند گرفتار کر لیا۔

کونسل آف اسٹیٹ میں اقلیتوں کی تعریف

گاڑی لائن سے اتر گئی

آریوں میں بلوہ

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

کے خیر اینڈ کمپنی ریاست جالندھر شہر (پنجاب)

محبوب عاشق کے قدموں پر

ستوروپیہ انعام

منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

فوراً ضرورت ہے

Manager The Milton House
P. Box 6837 Barra Bazar Calcutta

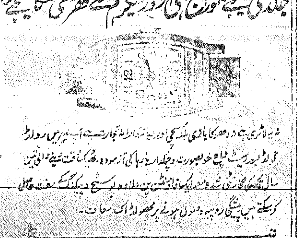

برص کا خاص علاج

نہایت شاندار عکسی نگین اسلامی مطبوعات

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

نامردوں کی طاقت، نئی جوانی پیدا کرنے والی دوا

تلوار مارکہ شربت فولاد

ہر شہر کے دوافروشوں سے مل سکتا ہے

رجسٹرڈ نمبر ل ۱۷۹۳

یداللہ علی الجماعۃ

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ
الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی-اے)
معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم سہ شنبہ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۲۸ اگست ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۵

پیکرِ درد

اب عجب کیا ہے جو قلب زار کے دم پر بنے
بس رہا جب تک رہا کوئی امانت دار عشق
سخت جانی کا برا ہو دیر یا ہوں گھٹ کے دم
بے محابا دیتے ہوتا ہے دل معمور شوق
تم جہاں جاؤ وہیں ہو جان و دل کا فیصلہ
سن رہا ہوں ضبط سے ہوتی ہے دونی دل کی آگ
آپ یہ تو دیکھ لیجئے کون ہے بیٹھا ہوا

نقش کچھ بن بن کے بگڑے اور مٹ مٹ کر بنے
تجھ سے اب بگڑی تو تیرے در سے کیونکر بنے
میں اگر تڑپوں تو تیغ ناز کے دم پر بنے
روح میخانہ کی کھنچ آئے تو یہ ساغر بنے
تم نظر جس سمت اٹھاؤ عرصۂ محشر بنے
کیا کروں گا میں یہی آنسو اگر اخگر بنے
یاس کی صورت بنائے درد کا پیکر بنے

سازِ مست آواز مست انجام مست آغاز مست
جب یہ عالم ہو تو قابل ہوش سے کیونکر بنے

(از جناب قابل - مدیر تیغ مین پوری)

معاصرین کے افکار و آراء

نام نہاد نیشنلسٹ پارٹی

وحدت عرب کی کڑیاں

مراکش اور فرانس

خطرناک اقدام

مسلم کانفرنس اور الیکشن

(ہیجرا لجمعیۃ - دہلی)

دلچسپ حقائق و معلومات

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق، یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں۔ ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے۔ اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے اور دوسروں کو دینا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون، اسکے حجم اور اسکی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے۔ تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس بائیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑے گا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No 14. DELHI FRIDAY, AUGUST 24, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی
قرآن مجید
نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف در سکالہ ... قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی
قبول اسلام
اور اس کے حیرت انگیز کارنامے ... منیجر الجمعیۃ دہلی

اخبار ارجن کی شرارت
مدفون مسجد کی واپسی پر واویلا

سہارنپور میں سیرت النبی کا عظیم الشان جلسہ

منگلور ٹاؤن ایریا میں اندھیر

آنریری سکرٹری مسلم لیگ مین ایسوسی ایشن سہارنپور

مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

... دی جائے گی اور اگر فیر امدادی ہو تو صرف ترقی بند دی جائے گی۔ اب تمام اہل خیر حضرات کو خیال کرنے کا موقعہ ہے۔ کہ یہ قانون صراحۃً ظالمانہ ہے یا منصفانہ؟

از طرف جمیع طلبہ مظاہر علوم سہارنپور

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نارے ہے حاشیہ دار خوشخط ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے، حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو عطر ہے نادر تفسیر کا مثل ابن کثیر ابن جریر درمنثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مسند، حاکم ابن مردویہ ابن ابی حاتم، مسند بزاز، مسند امام احمد اسباب شان نزول از جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام قرآن و مسائل، قصص تاریخ حکایات ظاہری و باطنی اشارات غرضیکہ تفسیر کی جو بے الامتیاز خصوصیات ہو سکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصے ہیں اول حضرت آدمؑ سے لیکر تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور ان کی تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دی تھیں اور آپ کے وہ تمام خطوط مع ترجمہ درج ہیں جو آپ نے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام رائے دعوت اسلام روانہ ہوئے تھے بعد میں خلفاء راشدین کے کامل حالات ہیں حصہ دوم میں فضائل القرآن واسرار حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ قادریہ و سہروردیہ اور چشتیہ کے بزرگوں کے مخفی اعمال قرآن و خواص جملہ سور توں اور آیتوں اور پورے قرآن کے تعویذ ہیں اور تعبیر خواب اور ترکیب فالنامہ کے ساتھ درج ہیں پانچویں حصہ میں قرأت کا بیان اور فائدے رعایتی ہدیہ مجلد چرمی ... محصولڈاک بذمہ خریدار

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے
روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانح عمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سیتا رام صاحب پریسیڈنٹ یو-پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز $\frac{20\times30}{8}$ کاغذ چکنا، چمکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ ہاف ٹون کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے (عہ)

المشتہر:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی، علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ حضرت العلامہ مولانا حافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اردو ترجمہ ترتیب دیکر جنت کی کنجی و دوزخ کا کھٹکا، میں جمع کرکے اردو تعلیم یافتہ انسانوں خصوصاً مسلمانوں پر گرانقدر احسان فرمایا ہے ... جن حضرات نے ابتک ان دونوں کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا ہے ان کو چاہئے کہ نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر جلد سے جلد طلب فرمائیں ...

خاموش تبلیغ حضرت ممدوح نے مذہبی رنگ میں یہ ایک افسانہ مرتب فرمایا ہے جس کو دیکھ کر واقعات کے تحت میں بہت سی مذہبی معلومات حاصل ہو سکتی ہیں قیمت ۸؍

پاک زندگی مولانا موصوف نے اس رسالہ میں فطرت سلیمہ، حیات طیبہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے طریقوں کو نہایت آسان اور دلچسپ پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔ قیمت ۳؍

تحفۃ المحبین حضرت مولانا نے اس کتاب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے مختلف طریقے احادیث آیات و واقعات صحیحہ کی روشنی میں بتلائے ہیں اور آخر میں صلوٰۃ التسبیح کا مفصل طریقہ بیان فرمایا ہے قیمت ۴؍

سیرۃ الحبیب جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرۃ کو اس رسالہ میں آیات قرآنی کے تحت میں ترتیب دیا گیا ہے آپ کی سیرۃ کے صحیح واقعات کا علم حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ضرور فرمائیے قیمت ۴؍

احسن الوظائف عملیات اور وظائف کے شوقین حضرات کیلئے یہ کتاب صراط مستقیم کا کام دیتی ہے نہایت آسان طریقہ پر مختلف اور ضروری اعمال و وظائف کے طریقے بیان کئے گئے ہیں قیمت ۱؍

تعلیم الاسلام حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی بہترین تصنیف جس میں ارکان اسلام و ضروریات دین کو سوال و جواب کے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے بچوں کی خصوصاً ابتدائی دینی تعلیم کیلئے بیحد مفید ہے چار نمبر کا مکمل سٹ ۱۴؍

فتاویٰ رشیدیہ مسائل دینیہ کا بہترین ذخیرہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کی بہترین تصنیف تین حصوں کا مکمل سٹ دو روپے چار آنے (عہ۲)

خطبہ صدارت حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحبؒ کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے آپ نے جمعیۃ علماء ہند کے سالانہ اجلاس منعقدہ پشاور میں جو بے نظیر خطبہ بحیثیت صدر اجلاس پڑھا تھا آج تک اس قدر معلومات سیاسیہ و مذہبیہ سے لبریز کوئی خطبہ جمعیۃ علماء ہند کے پلیٹ فارم پر نہیں پڑھا گیا مسلمانوں کے لئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے قیمت ۱۲؍

(نوٹ) ریلوے پارسل یا پانچ روپیہ سے زائد قیمت کی کتابوں کے لئے نصف قیمت پیشگی ارسال فرمائیں۔

ملنے کا پتہ:- منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے گویا ایک ماہر کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں ہر ایک بوڑھا مرد عورت بچہ بآسانی پڑھ سکتا ہے ... ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں اختلاف مقبول ہے ... حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر ... ہندوستان میں اس شان کی حمائل شریف کا مقابلہ ناممکن ہے ... محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

(جید برقی پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

تقریر سیرت

موت اور زندگی کا فلسفہ اسلام اور حکما کی نظر میں

اسلام نے مومن کے قلب کو موت کے خوف سے پاک کر دیا ہے

انبیار کرام اور اولیار عظام کا شوق لقار

(از حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند)

موت ایک معیار ہے

حضرات! بات تو یہ ہے کہ موت ایک کسوٹی ہے جہاں کفر و اسلام کا فرق معلوم ہوتا ہے۔ کافر موت کے نام سے ٹھٹک جاتا ہے اور مسلمان موت کا نام سن کر اس کی طرف بڑھتا اور لپکتا ہے۔ یورپ تو یہ سمجھتا ہے کہ دنیا ہی دنیا ہے اور مرنے کے بعد کچھ بھی نہیں یہاں سے گئے تو گئے۔ رہے ہندوستان کے مشرک سو وہ بیچارے کس گنتی میں ہیں وہ اپنے اسی دنیاوی فلسفہ کو لئے بیٹھے ہیں کہ یہاں سے گئے ...

موت کے وقت کی لوری

صاحبو! جس طرح ماں لوری دیکر اور تھپک کر اپنے بچہ کو نیند کے مفت سلاتی ہے اسی طرح حضرت حق اپنے ایمان دار اور مخلص بندے کو موت کے وقت لوری دیا کرتے ہیں۔ اللہ یتوفی الانفس حین موتھا اپنے مخصوص بندے کی روح کو اس طرح قبض کرتے ہیں کہ اس کو لوری کی لذت میں سمجھ ہی نہیں لگتا ماں کی لوری تو وہی آ جاری تندیا تو آ کیوں نہ جاتی ہوتی ہے مگر حضرت حق کی لوری ...

خورم آں روز کزیں منزل ویراں بروم
راحت از جاں طلبم وازپئے جاناں بروم
نذر کردم کہ گر آید بسرایں غم روزے
تا در میکدہ شاداں و غزل خواں بروم

اور سنئے حضرت مولانا رومی فراق کی داستان کس دردناک طریقے سے بیان کرتے ہیں۔

کز نیستاں تا مرا ببریدہ اند	از نفیرم مرد و زن نالیدہ اند
سینہ خواہم شرحہ شرحہ از فراق	تا بگویم شرح درد اشتیاق
ہر کسے کو دور ماند از اصل خویش	باز جوید روزگار وصل خویش
سر من از نالۂ من دور نیست	لیک چشم و گوش را آں نور نیست

ایک موقع پر مولانا نے لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ کے معنی بیان کرتے ہوئے دلفریب کی مزید تشریح فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں۔

چوں مرا سوئے اجل عشق ہواست	نہی لا تلقوا بایدیکم مراست
دانۂ مردن مرا شیریں شداست	بل ہم احیاء پئے من آمداست
اقتلونی یا ثقاتی لائما	ان فی قتلی حیاۃ دائما
ان فی موتی حیوتی یا فتی	کم افارق موطنی حتی متی
فرقتی لو لم تکن فی ذا السکون	لم یقل انا الیہ راجعون
راجع آں باشد کہ باز آید بشہر	سوئے وحدت آید از تفریق دہر

عالم روحانیات و مجردات کو اپنا وطن فرماتے ہیں اور کس زور کے ساتھ ارشاد ہوتا ہے۔

اے مسافر با مسافر رائے زن
زانکہ پایت لنگ دارد رائے زن

از دوم حب الوطن بگذر مایست	کہ وطن آنسوست جان ایں سوئے نیست
گر وطن خواہی گذر زاں سوئے شط	ایں حدیث راست را کم خواں غلط
معنی حب الوطن آمد درست	تو وطن بشناس اے خواجہ نخست

شوق وطن اور مقام اصلی کی محبت میں مرنے کا اشتیاق اور موت کی تمنا کرتے ہوئے ...

(باقی آئندہ)

عراق ریلوے

(۱) نجف۔ کربلا۔ کاظمین اور سامرہ اسلامی مقامات مقدسہ کی زیارت کا انتظام عراق ریلوے نے کیا ہے۔ یہ سفر نہایت قلیل کرایہ اور کم وقت میں طے ہوگا۔ دوران سفر میں ہر ممکن آسائش بہم پہنچائی جائیں گی۔

مکہ معظمہ کو جاتے ہوئے عراق کے مقامات مقدسہ کی زیارت کرو!

حجاج کے لئے کوپن ٹکٹ جاری کر دیئے گئے ہیں جو ایک سو پچاس دن تک کارآمد ہوں گے۔
۵۰ کلو وزن اسباب پر کوئی زائد کرایہ نہیں لگایا جائے گا۔
شرح کرایہ درج ذیل ہے:۔

بک "اے"

	تھرڈ کلاس	سیکنڈ کلاس
مقل (بصرہ) سے کربلا تک اور کربلا سے بغداد یا کاظمین (بغداد یا سٹیشن) تک اور کاظمین سے سامرہ تک اور واپس براستہ کاظمین مقل تک	۱۲/-/-	۴۲/-/-
بک "بی" مقل بصرہ سے کربلا تک اور وہاں سے بغداد یا کاظمین تک اور واپس مقل تک	۱۲/۴/-	۴۰/-/-

ہندوستان میں حجاج کو صرف تیسرے درجے کے ٹکٹ مل سکتے ہیں۔ سیکنڈ کلاس کی ٹکٹیں مقل کے مقام پر خریدی جا سکتی ہیں

تمام حجاج مقل (بصرہ) میں ہمارے ایجنٹ کو ملیں۔ تین سال سے کم عمر کے بچے کا کرایہ معاف ہوگا۔ اور بارہ سال سے کم عمر کے بچے کے لئے نصف ٹکٹ خریدنا ہوگا۔ تمام شہروں کے مابین ریل گاڑیوں کی آمد و رفت روزانہ ہوتی ہے۔

بغداد سے دمشق تک بذریعہ موٹر ۲ دن کا راستہ ہے (کرایہ موٹر جو کہ حکومت عراق کے زیر نگرانی مقرر ہوتا ہے) دمشق سے جدہ برائے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ ٹکٹوں اور تھرڈ کلاس کے حجاج کے متعلق مزید اطلاعات کراچی اور بمبئی کے سب ایجنٹوں سے حاصل کی جا سکتی ہیں جن کے پتے ذیل میں درج ہیں۔

(۱) مولوی محمد باقر حاجی دروجی جمال مسافر خانہ جیل روڈ عمر کھاڑی بمبئی۔
(۲) مسٹر ای ای ٹوبیا مانڈوی کو ہو واڑہ بمبئی نمبر ۳
(۳) دی آنریبل جائنٹ سکرٹری فیض بخشی پال گلی بمبئی
(۴) حبیب حاجی رحمت اللہ کھارادر کراچی
(۵) مسٹر عبدالعلی شیخ علی جی معرفت میسرز یوسف علی۔ علی بھائی کریم جی اینڈ کمپنی بندر روڈ کراچی
(۶) آنریبل سکرٹری فیض بخشی معرفت سیٹھ اسماعیل، گوکل کوڈی گارڈن کراچی۔

نوٹ:۔ حاجیوں کی ایسی جماعت جو ۱۰۰ افراد پر مشتمل ہو اور ایک ہی جہاز پر سفر کرے اس کرایہ میں رعایت دی جا سکتی ہے

اپنا مال بغداد کو بک کراؤ۔ یا بلز آف لیڈنگ براستہ عراق ریلوے روانہ کریں

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

شاہ ایران اور کمال پاشا کی ملاقات

کیا یہ ملاقات برطانیہ کیلئے خطرہ کا موجب ہے؟

حیفا۔ بغداد اور خلیج فارس ریلوے کی تعمیر

غازی مصطفےٰ کمال پاشا اور رضا شاہ پہلوی کی ملاقات سے یورپین مدبر کسے میٹ میں چپ دوڑنے لگے ہیں اور وہ اپنی فطرت اور افتاد طبیعت کے مطابق اس کے معنے لے رہے ہیں۔ گو اس ملاقات کے متعلق کوئی ذمہ دارانہ تبصرہ یورپین ممالک سے شائع نہیں ہوا۔ مگر اندر ہی اندر اس کی "خطرناکی" کو محسوس کیا جا رہا ہے۔ اس فرضی خطرہ کی نوعیت کا اندازہ ذیل کے مضمون سے لگایا جا سکتا ہے جو لندن کے ایک اہل قلم نے "نیویارک ٹائمز" میں شائع کرایا ہے۔ ...

یونین جیک کے سایہ میں فلسطین کے یہودی تجار اور صناع اس قابل ہو گئے ہیں کہ اپنی تجارت اور سرگرمیوں کا دائرہ ہر طرف وسیع کر سکیں۔ ماورائے اردن کی عرب ریاستیں من کل الوجوہ برطانیہ کی زیر حمایت ہیں۔ عراق کے ساتھ جو تعلقات ہیں ان کی تشکیل میں دونوں کے مفاد کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ ...

... اگر ترکی اور ایران کا یہ جدید رشتہ قائم ہو گیا تو برطانوی ڈپلومیسی کیلئے اس کی اہمیت ناقابل نظرانداز ہوگی۔ بلکہ ارباب فنوط اور انتہاپسند کہہ سکتے ہیں کہ ترکی۔ ایرانی تعلق برطانوی مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے مشرق قریب میں ہندوستان کیلئے سخت خطرہ کا باعث ہوگا۔

مجلس ملیہ ترکیہ میں عصمت پاشا کی تقریر

سوویٹ روس سے اتحاد و مودت کی تفسیر

عصمت پاشا وزیراعظم ترکی نے ترکی اور روسی روابط پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا آپ نے کہا کہ بالشویک روس سے جو ہمارے سیاسی تعلقات قائم ہوئے ہیں اور جن سے ہماری بنیادیں مستحکم ہو گئی ہیں ہم اس کی نگرانی کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ روس اور ترکی میں یہ معاہدہ علی الدوام قائم رہے گا۔ ہم دوستی اور اخوت کے لئے شکر گزار ہیں اور اس سعادت پر مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ روسی سفیر مقیم ترکی نے بھی اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے اور حکومت ترکیہ کی دوستی پر سوویٹ روس کی طرف سے فخر و مباہات سے لبریز الفاظ ادا کئے ہیں۔

ایک مصری شاہزادہ کا مقاطعہ جوعی

مصری مزدوروں کے لیڈر شاہزادہ عباس حلیم نے اس امر کے خلاف بطور احتجاج کے فاقہ کشی شروع کر دی ہے کہ حکومت مصر ان پر کھلی عدالت میں مقدمہ نہیں چلاتی ... حکومت نے اس فاقہ کشی پر ۱۵ روز کے حبس میں اضافہ کر دیا ہے۔ شاہزادہ عباس حلیم کارخانہ شکر سازی کے مزدوروں کو ہڑتال کی ترغیب دینے کے الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں۔

افغانستان کے معمر ترین اشخاص

دو سو سال تک کی عمر والے زندہ موجود ہیں

۲۶ اشخاص کی دلچسپ فہرست

دنیا کے معمر ترین انسانوں کے حالات آئے دن اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ سال میں چین کے ایک شخص "لی چانگ یون" نے ۲۵۶ سال کی عمر میں وفات پائی ہے۔ چند روز ہوئے ایک ترک زارو آغا نے ۱۶۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ زارو آغا نے ۱۰ شادیاں کیں جن سے بکثرت اولاد ہوئی ...

جرمنی میں عورتوں کی آزادی پر پابندیاں

عورتوں کو پبلک لائف سے نکال دو

انگلستان اور فرانس میں عورتوں کی آزادی انتہائے کمال کو پہونچ گئی ہے۔ وہاں کی عورتوں کا دعویٰ ہے کہ صنف نازک مردوں سے زیادہ کام کرنے کی صلاحیت و استطاعت رکھتی ہیں۔ ہر قسم کے اداروں، محکموں اور دفتروں پر عورتوں ہی کا قبضہ ہے اور اس بے لگامی کو تہذیب اور مساوات سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس جرمنی میں عورتوں کی آزادیوں پر پابندیاں عائد کی جا رہی ہیں۔ ہر ہٹلر با آواز بلند کہہ رہے ہیں کہ عورتوں کو پبلک لائف سے نکال کر باورچی خانوں میں دھکیل دو۔ عورتوں کا کام صرف یہ ہے کہ وہ گھربار کی نگرانی کریں اور بچوں کی پرورش کے فرائض انجام دیں۔

جرمنی کے ایک پادری نے اخباری نمائندہ سے کہا "جتنی آزادی عورتوں کو دی جائے گی اسی قدر مردوں کی آزادی فنا ہوگی۔ اس لئے ضرورت ہے کہ مردوں کو کامل آزادی دیکر عورتوں کو ان کے فطری فرائض کی طرف متوجہ کیا جائے"۔

شیخ بحرین کا ورود بغداد

شیخ عبداللہ اور شیخ محمد جو شیخ بحرین کے حکمران خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، وارد بغداد ہوئے اور شاہ غازی والی عراق سے ملاقات کی۔ سیاسی حلقوں میں ان کی آمد کو خاص اہمیت دی جا رہی ہے مگر ابھی تک ان کی آمد کا راز نہیں کھلا ہے۔

افسانہ

بہار و خزاں

میاں اختر کی نئی پریشانی

محفل نشاط کے لئے انتظامات

لالہ شنبھو جی کا آستانہ اور میاں اختر کی ضرورت

(۱۵)

نثار:۔ اوپری اخراجات کے علاوہ گلفام کی نذر کے لئے اٹھارہ ہزار روپیہ بھی تیار رکھنا!

اختر:۔ (دھکیل کر) اٹھارہ ہزار یا اٹھارہ سو؟ آپ نے شاید سننے میں غلطی کی ہے۔

...

اختر:۔ پھر بہانے سے کام نہیں چلے گا کام اسی وقت کا ہے۔

نثار:۔ تو جلدی تشریف لائیے میں ایک گھنٹہ میں آپ کے مکان پر حاضر ہوتا ہوں۔

یہ کہہ کر نثار تو رنس ہوٹل کی طرف چلدیا اور اختر شنبھو مہاجن کے مکان کی طرف روانہ ہو گیا۔ شنبھو مہاجن دہلی کا ایک مشہور بنیا ہے اور کئی لاکھ کی جائداد اور زر نقد کا مالک ہے۔ تمام بڑے بڑے لوگوں سے اس کی ملاقات ہے۔ خلیق اور منکسر ... ہے جس سے ملتا ہے گویا اس کے پیر تلے بچھ جاتا ہے۔ بیٹے کو بزازہ کی دوکان کرا رکھی ہے اور خود مہاجنی کی گدی پر متمکن ہے۔ شہر کے مسلمانوں میں اس کی خاص شہرت ہے جس مسلمان کو وقت پر روپے کی ضرورت پڑتی ہے شنبھو جی اس کی ضرورت کو پورا کر دیتے ہیں ...

...

یہ کہہ کر شنبھو جی نے اپنے منیب کو آواز دی اور جب وہ آ گیا تو اس سے کہا "میاں جی کو فوراً ۱۸ ہزار روپیہ دیدو اور کسی قسم کی ان سے تحریر نہ لو۔ ان کا اور ہمارا معاملہ ایک ہی ہے"۔

(باقی آئندہ)

نثار:۔ بہت اچھا۔ آپ بھی تو رنس ہوٹل تک چلئے۔

اختر:۔ مجھے ایک ضروری کام کے لئے ابھی جانا ہے۔ تو رنس ہوٹل تک تم خود چلے جاؤ اور اپنے ساتھ نصیر کو بھی لیلو۔

نثار:۔ آخر کیا کام ہے؟ کہیں جاتا ہے تو پھر چلا جا ...

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت

اسی مہینہ میں منگا لیجئے۔ پھر نہیں ملیں گے

دہلی کا مشہور مذہبی ماہوار رسالہ نظام المشائخ چھبیس سال سے ہر ماہ ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کیا کرتا ہے۔ جس میں نئے نئے عنوانوں سے حضور صلعم کی خصوصیات زندگی پر نہایت بلند پایہ مضامین لکھے جاتے ہیں۔ پورے چھبیس تذکرے تو اب نہیں مل سکتے۔ البتہ چند موجود ہیں۔ اور ایک تازہ تذکرہ ابھی چھپ کر تیار ہوا ہے۔ پچھلے بچے ہوئے تمام تذکروں کی ضخامت ڈیڑھ ڈیڑھ سو صفحے ہے لیکن تازہ تذکرہ کی ضخامت کتابی سائز کے تین سو صفحوں کے برابر ہے۔ یہ دونوں تذکرے صرف ایک آنہ محصول بھیج کر آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ اس ایک آنہ کے ساتھ نظام المشائخ کا سال بھر کا چندہ بھی بھیج دیں۔ یہ رعایت فقط ایک مہینہ کے لئے ہے۔ مہینہ بھر کے اندر اندر نظام المشائخ کا خریدار بننے والوں کو ایک تو مندرجہ بالا رعایت دی جائے گی کہ رسول اللہ صلعم کا ایک تذکرہ پرانا اور ایک تذکرہ تازہ مفت ملے گا اور دوسری رعایت یہ کہ

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

لے لیا جائے گا یعنی ایک روپیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تذکرے ساڑھے چار سو صفحے کے ملیں گے۔ اور پھر سال تک نظام المشائخ ہر مہینے کے مہینے پہنچے گا۔ نظام المشائخ کے ہر پرچہ کی ضخامت بڑے سائز کے بہتر صفحے ہوتی ہے۔ نمونہ مفت منگا کر دیکھئے۔ اور ایک رعایت اور سنیئے۔ سال بھر نظام المشائخ پڑھنے کے بعد اگر سال بھر کے پرچے سالم اور ستھری حالت میں واپس کر دیجئے گا تو ایک روپیہ جو اس وقت ادا کیجئے گا وہ واپس دیدیا جائے گا۔

المشتہر۔ منیجر رسالہ نظام المشائخ ۹۱ کوچہ چیلان دہلی

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

سرمہ ۱:۔ آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا بالخصوص سپلانے رہنے کیلئے خصوصاً مفید ہے اس کے استعمال سے بفضلہ تعالےٰ جملہ امراض کا ازالہ ہو جاتا ہے جن لوگوں کو کسی قسم کا مرض نہیں ہے وہ بھی اس کا استعمال کر کے اپنی آنکھوں کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ انشاءاللہ ان کی آنکھوں کو کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا۔ قیمت فی تولہ عہ ماشہ کی شیشی عہ۔

سرمہ ۲:۔ یہ سرمہ بھی اسی طرح تمام امراض چشم سوائے رو ہا اور پلکوں کے گرنے کے لئے مفید ہے خصوصاً موتیا بند کے ابتدائی پانی کو نکال دیتا ہے اگر پانی جم گیا ہے تو اس کا استعمال مفید نہ ہوگا طلبا۔ یا دیگر حضرات جو نوشت و خواند کا کام زیادہ کرتے ہیں۔ ان کیلئے خاص کر اس سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ عینک لگانے سے پہلے اگر اس سرمہ کا استعمال شروع کریں تو انشاءاللہ عینک کی ضرورت نہ ہوگی۔ قیمت فی تولہ ... ماشہ کی شیشی ... محصول ڈاک و پیکنگ بذمہ خریدار۔

پتہ:۔ (مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علمائے ہند دہلی

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے اکسیری تاثیرات سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہو چکی ہیں۔ ضعف، بدہضمی، خون اور منی کی خرابی کی جریان، احتلام، سرعت انزال وغیرہ شکایتوں کو چند ہی روز میں دور کرنے میں لاثانی ثابت ہو چکی ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ (عہ) پانچ ڈبیاں للعہ

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

جاپانی وزراء کو قتل کرنے کی سازش

بہت سے باغی گرفتار کر لئے گئے

انگلستان اور آئرلینڈ کی گفتگو

عہدناموں کی واپسی پر ڈی ولیرا کا غور

لندن ۱۳ اگست - آج ڈبلن میں آئرش فری اسٹیٹ اور حکومت برطانیہ کے درمیان عہدناموں کی مفروضہ واپسی کی سرکاری طور پر تردید کی گئی۔

ڈبلن کی ایک تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ:

"آئرش ریپبلک کا سرکاری نمائندہ پرچہ ایفوبلیکٹ لکھتا ہے کہ مسٹر ڈی ولیرا انگلستان کے عہدناموں کی واپسی کے متعلق غور کر رہے ہیں جس میں مو عوٹا مکرکے ارامنی کے سالانہ شاہرے کا حق باقی رہے گا اگر انگلستان کو سلطنت میں رہنے کے متعلق کوئی اطمینان بخش تصفیہ ہوگیا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آئرش فری اسٹیٹ کی مجلس کابینہ کی اکثریت اس قسم کے تصفیہ کو منظور کرتی ہے اور یہ کہ اس تصفیہ کے درمیانی اشخاص کئی مرتبہ لندن اور ڈبلن کا سفر کر چکے ہیں۔

یہودیوں نے جرمنی کا بائیکاٹ کر دیا

جنیوا ۱۳ اگست - یہودیوں کی تیسری آل ورلڈ کانفرنس میں طے پایا ہے کہ ۱۹۳۵ء کے موسم خزاں میں ایک آل ورلڈ یہودی کانگریس کا اجلاس طلب کیا جائے۔

اس جلسے میں گذشتہ سال پاس شدہ تجویز کی تجدید کی گئی کہ جرمنی کے مالوں کا بائیکاٹ کیا جائے۔

جرمنی سے ملکی یہودیوں کی وفاداری

برلن ۱۳ اگست - ہیر ہٹلر کو جرمنی کی یہودی لیگ کی طرف سے ایک تار موصول ہوا ہے کہ وہ جنیوا میں پاس شدہ یہودیوں کی تجاویز کی تائید نہیں کرتے اور یہ کہ وہ کسی بیرونی تحریک میں جو یہودیوں کے نام پر جاری کی جائے شریک نہیں ہیں۔

جرمنی میں سیاسی اسیروں کو عام معافی

جہازوں کی تعمیر پر جاپان کا نیا خرچ

گھروں میں خاص قسم کی چمنیاں لگاؤ

ڈاکوؤں نے سپاہی کو مار کر بیہوش کر دیا

چینی قزاقوں کی درندگی

ریاست جیند میں تین سو سے زائد مسلمان گرفتار کر لئے گئے

پرامن جلوس نکالنے اور انصاف طلب کرنے کا خمیازہ

وائسرائے ہند، ممبران اسمبلی، مہاراجہ جیند، ہوم ممبر وغیرہ کے نام ناظم جمعیۃ علماء ہند کا تار

اطلاع موصول ہے کہ جیند میں مسلمانوں کی گرفتاریاں شروع ہوگئی ہیں اور ۱۲ اگست کو سو سے زائد مسلمان گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

دار الحکومت

دہلی میں مشترکہ ہسپتال بنانے کی تجویز

حکومت دو لاکھ روپیہ قرض دے گی

دہلی ۱۵ اگست - سکرٹری دہلی میونسپل کمیٹی نے نئی دہلی میونسپل کمیٹی کو ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں آپ نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ دہلی اور نئی دہلی اور سول لائنز کے لئے ایک مشترکہ ہسپتال بنایا جائے۔ اس مراسلہ پر نئی دہلی میونسپل کمیٹی کی اگلی میٹنگ میں غور کیا جائے گا۔ نئی دہلی کے ہیلتھ آفیسر صاحب نے سکرٹری صاحب کی مندرجہ بالا تجویز کی حمایت کی ہے۔

مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کی تشریف آوری

مولانا فضل الرحمن صاحب کی رہائی

یونٹی بورڈ کا انتخابی اعلان

اسمبلی کیلئے امیدواروں کی نامزدگی

(۱) کسی متفقہ فیصلہ کی غیر موجودگی میں کمیونل ایوارڈ کی حمایت کریں۔

(۲) ملک کے لئے اقتصادی اور سیاسی آزادی حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کریں۔

امیدوار

نیشنلسٹ پارٹی کانگریس کو کمزور بنادیگی

سردار ولبھ بھائی پٹیل کا بیان

بمبئی ۱۳ اگست - سردار ولبھ بھائی پٹیل صدر کانگریس نے ایک بیان کے دوران میں کہا۔

جیند میں مسلمانوں کی گرفتاریاں شروع ہوگئیں

مزید گرفتاریوں کی توقع

دارجلنگ میں زلزلہ کا جھٹکہ

گاندھی جی موت کا برت رکھیں گے؟

امان اللہ خاں کا پروپیگنڈہ

کراچی میں تین افغانوں کی گرفتاری

"لارڈ ہیڈلے مسجد کے اسرار"

"۵ ہزار پونڈ کہاں گئے؟"

تمام دنیا میں سرحد کا نام روشن رہیگا

ایک سرحدی لیڈر کا بیان

۱۲ مکانات پر پولیس کا چھاپہ

۵ نوجوانوں کی گرفتاری

جیل سے ۲ قیدی فرار ہوگئے

سڑک پر ۲۶ کارتوس ملے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۵۳ ہجری

جمعیۃ علمائے ہند اور مسلم یونٹی بورڈ

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

سے مشورہ کرنا اور اس کے مطابق عمل کرنا۔

وائٹ پیپر کی مذمت

جمعیۃ کا مطلوبہ مدار انتخاب

یونٹی بورڈ کا مدار انتخاب

کمیونل ایوارڈ کی حمایت

مذہبی معاملات

مقننہ کا قوانین اور سخت گیر پالیسی

شذرات

ریاست جیند میں مظالم

پنڈت مالوی کا رویہ

دریائے گنگا میں خوفناک طغیانی شہر آرہ کو خطرہ

پٹنہ اور مغل سرائے کے درمیان خبر رسانی کا سلسلہ منقطع

دریائے جمنا میں سیلاب۔ دیہات کو خالی کر دینے کا حکم

پٹنہ ۲۶ اگست۔ دریائے سون (دجو دریائے گنگا کا ایک حصہ ہے) میں یک بیک طغیانی کے باعث شہر آرہ کو سخت خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ پانی ۱۹۳۳ لیول پر پہنچ گیا ہے۔ سیلاب نے قصبہ پر حملہ کر دیا ہے اور ایک بند کو شکستہ کر دیا ہے۔ دریائے کا کنارہ جو شہر کی حفاظت کے لئے ایک زبردست بند ہے اس کے ٹوٹنے کا خطرہ ہو گیا ہے۔ صوبجات متحدہ اور سنٹرل صوبجات میں سخت اور شدید بارش کے باعث دریائے گنگا میں خوفناک طغیانی آگئی ہے جس نے لوگوں کو سخت پریشان کر دیا ہے۔ پٹنہ۔ مغل سرائے کے درمیان ریلوے خبر رسانی کا سلسلہ ٹوٹ گیا ہے۔ کلکتہ ڈاک گاڑی اسے دلی سے گرانڈ کورڈ سے روانہ کی گئی ہے۔

حکومت نے دو اسٹیمر سیلاب زدہ رقبہ کا معائنہ کرنے کے لئے روانہ کر دیئے ہیں۔ اس مقصد کیلئے اور کشتیاں بھی استعمال کی جا رہی ہیں۔ پٹنہ کے قریب بہت سے گاؤں زیر آب ہو گئے ہیں۔

دہلی کے قرب و جوار میں شدید بارش کے باعث کل دریائے جمنا کا پانی بہت چڑھ گیا ہے جس سے طوفان برپا ہو رہا ہے مزید پانی کے چڑھاؤ کا خطرہ ہے عنقریب دیہات کو خالی کر دینے کا حکم نافذ ہونے والا ہے۔

سگنور مسولینی کا نعرہ جنگ

۱۹۱۴ء کی طرح جنگ عظیم عنقریب برپا ہونے والی ہے

ہر اطالوی کو میدان جنگ میں کود پڑنے کا مشورہ

بلوگنا ۲۸ اگست کل غیر ملکی مشغوں کے جنرلوں کو ایڈریس دیتے ہوئے اٹلی کے ڈکٹیٹر سگنور مسولینی نے کہا ہم ہر اطالوی کو فوجی تعلیم دیں گے تاکہ ان میں جنگی ذہنیت راسخ ہو جائے۔ قوموں کو شکست اور فتح اپنی طاقت کی بنا پر حاصل ہوتی ہے۔ جب جنگ کے لئے اطالویوں کو بلایا جائے گا۔ تو وہ اپنا فرض محسوس کریں گے۔ یورپ میں کوئی نہیں ہے جو جنگ کی خواہش رکھتا ہو لیکن ہوائی جنگ لابدی ہے اور خبر نہیں کہ کس لمحہ جنگ برپا ہو جائے۔ ہم کو آج کی جنگ کے لئے تیار رہنا چاہئے نہ کہ کل کی جنگ کے لئے۔ جولائی کے اواخر میں ۱۹۱۴ء کی طرح نازک حالت پیدا ہونے والی ہے اس لئے ہم اپنی افواج کو سرحدوں پر روانہ کر رہے ہیں تاکہ حالات کو قابو میں لایا جاسکے۔

پیرس ۲۶ اگست حال میں فرانس اور اٹلی کے درمیان جو رشتہ اتحاد قائم ہوا ہے اس کے نتیجہ میں فرانسیسی جنگی جہازات روم سے برسٹ اور رچبرگ کو منتقل کر دئے گئے۔

بروسلز ۲۶ اگست۔ بلجیم گورنمنٹ نے تمام اقوام کو بین الاقوامی کانفرنس میں مدعو کیا ہے جس میں جنگی قواعد و ضوابط پر بحث ہوگی۔ یہ کانفرنس آئندہ جون میں بمقام بروسلز منعقد ہوگی۔

چینی ترکستان میں چینی حکومت کا دوبارہ اقتدار

برطانیہ اور چین میں مفاہمت

پنڈت مالویہ کی غلط فہمی کا ازالہ

گاندھی جی کا ایک اور بیان

فرقہ وارانہ حل میں رائے کی آزادی

پنڈت مالویہ کی غلط بیانی

وائسرائے اپنی تقریر میں اہم اعلان کرینگے

پانچ اشخاص گرفتار

جو چاہتے ہو خوشی سے جینا نشہ نہ پینا نشہ نہ پینا

بلادور

مدہوش

ہمدران

کالی ٹکیہ

تمام خط و کتابت بنام منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ لاہور ہونی چاہئے

پنڈت جواہر لال نہرو پھر جیل میں

دس روز کی آزادی ختم ہو گئی

ایک وقت چار بچوں کی پیدائش

بنگال پولیس کو گورنر کا تحفہ

مشین گنوں سے مسلح ڈاکوؤں کا حملہ

جرمنی میں ہندوستانی طلبہ کو وظیفہ

امریکہ ۹۰ نئے جنگی جہاز تیار کریگا

داخلہ مناور کے بل کی سخت مخالفت

گورنر بمبئی کے اخراجات میں ڈیڑھ لاکھ کی کمی

نونہال
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

جریان پرمیہ احتلام کمزوری سستی نامردی کا
شرطیہ علاج
طلاء اکسیر
المشتہر منیجر بال جیون کا رسالیہ علی گڑھ شہر۔ یوپی

اجمیر میں مجاہد ملت مولانا عبد الشکور کی گرفتاری

پلول کے دریدہ دہن ڈاکٹر کے خلاف احتجاج کرنے کا الزام

ترکی نے درہ دانیال کا راستہ بند کر دیا

حفاظت کیلئے توپیں چڑھا دی گئیں

ہر ہٹلر کے دو زبردست اعلان

جرمنی کے ہر باشندے کو نازی بنانے کا عزم

شاردا ایکٹ پر سختی سے عمل کرنے کا مطالبہ

کونسل آف اسٹیٹ میں تیز بحث

مولانا اسمعیل غزنوی کو سزا ہو گئی

تین ماہ قید اور تین سو روپیہ جرمانہ

بابو راجندر نے ہندو مسلم سمجھوتہ کرا دیا

اٹلی آسٹریا کو مالی امداد دے گا

زلزلہ محسوس کیا گیا

دیہاتیوں نے پولیس پر حملہ کر دیا

طوائف کے ناچ کا کرشمہ

یونان میں اعلیٰ افسروں کی گرفتاری

(خادم العلماء۔ جاء الدین غفرلہٗ محلہ پرانی منڈی اجمیری)

تین گھڑیاں اس سے سستی۔ ایک خانہ ۱۲ بور ۔۔۔ اور ۹۸ تحفے صرف ۱۵ روپیہ میں

دی امریکن کمرشل اسٹور پوسٹ بکس ۱۲۸۲ کلکتہ

برص کا خاص علاج
منیجر ہمالین بوٹی دواخانہ ۱۲ دربھنگہ (بہار)

فوراً ضرورت ہے
Manager The Milton House P. Box No 6837 Barra Bazar Calcutta

بے مثل مجربات بے نظیر تصنیفات
حکیم محمد فصیح الزمان۔ اثر شہر بریلی متصل نہری مسجد

Haryyashram
Pan Ikpota (Bengal)

سو روپیہ انعام
منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی پوسٹ بکس ۲۲

محبوب عاشق کے قدموں پر
فضل شاہ عامل گلی راجان دہلی

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا
بال سیاہ تیل
اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں
اے شیر اینڈ کمپنی ۲۷ جالندھر شہر (پنجاب)

نیا خون نئی طاقت نئی جوانی پیدا کرنے والی دوا
تلوار مارکہ شربت فولاد

پہلی خوراک سے طاقت کی لہر دوڑ جاتی ہے دل میں سرور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے بھوک کھل کر لگتی ہے جو کھاؤ ہضم ہو جاتا ہے بدن میں خون صالح پیدا ہو کر چہرہ کندن کی طرح دمکنے لگتا ہے ہر موسم میں استعمال کر سکتے ہیں ایک دفعہ خرید کر ضرور آزمائش کریں۔ قیمت ایک پونڈ والی بوتل کی جس میں پوری چالیس خوراکیں ہیں ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)
ہر شہر میں دوا فروشوں سے مل سکتا ہے
بنانے والے:۔ گپتا اینڈ کمپنی مالکان چندر گپت اوشدھالیہ۔ ٹوہانہ۔ این۔ پی ریلوے

تارکا پتہ:۔ "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم شنبہ ۲۱ جمادی الاول ۱۳۵۳ہجری مطابق یکم ستمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۶

معاصرین کے افکار و آراء

تعلیم اور ملازمت

عورتوں کے اغوا کے واقعات

ہمارا نظام تعلیم

چینی ترکستان کی بغاوت کا خاتمہ

شام

کھیتیاں، میدان، خاموشی، غروب آفتاب
دور کی آبادیوں میں تصنعے آگے چراغ
مشعل گردوں کے بجھ جانے سے کالا کالا دھواں
سبزۂ افسردہ پر خواب آفریں ہلکا سا رنگ
بھولی بھٹکی سی زمیں، کھویا ہوا سا آسماں
شام کی خنکی سے گویا دن کی گرمی کا گلا
تیرگی میں کھیتیوں کے درمیاں کا فاصلہ
دوب کی خوشبو میں شبنم کی نمی سے کچھ اثر
نرم جھاں پودوں کو گویا نیند سی آتی ہوئی

چھٹپٹے کا نرم رو دریا شفق کا اضطراب
دشت کے کام و دہن کو دن کی تلخی سے فراغ
زیر لب ارض و سما میں باہمی گفت و شنود
دھندلی میدان کی سوچ کے بیچ پر جاتے تنگ
پارہ پارہ ابر سرخی، سرخیوں میں کچھ دھواں
خامشی، اور خامشی میں سنسناہٹ کی صدا
اپنے دامن کو برابر قطع سا کرتا ہوا
چرخ پر بادل، زمیں پر تتلیاں، سر پر طیور
پتیاں، مخمور، کلیاں آنکھ جھپکاتی ہوئی

خارو خس پر ایک درد انگیز افسانے کی شان
بام گردوں پر کسی کے روٹھ کر جانے کی شان

(جوش ملیح آبادی)

دلچسپ حقائق و معلومات

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No 15. DELHI TUESDAY, AUGUST 28, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر دیکھیے جس کو پڑھکر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائینگے۔ قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔

منیجر الجمعیۃ دہلی

گمشدہ کی تلاش

(۱) لڑکا امیر خدا عرف میرو ولد محمد قاسم علی عمر گیارہ سال رنگ گندمی۔ داہنے رخسار پر چوٹ کا نشان جو آنکھ کے نیچے ہے اپنے گھر ...

(۱) یہ جلسہ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ خان عبدالغفار خاں کو فوراً رہا کر دے اور سرخپوشوں سے پابندیاں ہٹالے۔

(۲) یہ جلسہ حکومت کو مشورہ دیتا ہے کہ وہ مفتی اعظم سرحد مولانا عبدالرحیم صاحب سے پابندیاں ہٹالے۔

شریعت کانفرنس کی کامیابی کیلئے دورہ

کو کامیاب بنانے کی درخواست فرمائی۔

(عبدالرافع پشاور)

اشتہار دیجیے اور اس کی مقبولیت کا اندازہ کیجیے

منیجر صیغہ اشتہارات الجمعیۃ دہلی

جمعیۃ علماء سرحد کا مشاورتی جلسہ

۱۷ اگست کو زیر صدارت سید لال بادشاہ صاحب جمعیۃ علماء سرحد کا مشاورتی اجلاس منعقد ہوا جس میں متعدد علماء اور ارکان کونسل نے شرکت فرمائی اور مندرجہ ذیل تجاویز منظور ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس قرار دیتا ہے کہ مقامی جمعیۃ علماء کی طرف سے صوبہ سرحد کے علماء اور بزرگوں کو ۲۹ اگست کو پشاور میں مدعو کیا جائے تاکہ شریعت کانفرنس کے لئے مجلس استقبالیہ کا انتخاب عمل میں لایا جائے۔

(۲) یہ جلسہ قرار دیتا ہے کہ مجلس استقبالیہ کے لئے پشاور سے ۲۵ ہزارہ سے دس، کوہاٹ، بنوں، ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے پانچ پانچ مقتدر اشخاص کو مدعو کیا جائے۔

(محمد اسمٰعیل ناظم جمعیۃ علماء صوبہ سرحد)

بھاگلپور میں صدر جمعیۃ علماء کا ورود اور اسکے نتائج

مسلمانان بھاگلپور کی خوش قسمتی سے حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند تشریف لائے اور موصوف نے انجمن اصلاح معاشرت کے ارکان کو اپنے مفید مشوروں سے مستفید فرمایا ... تعلیم الاخلاق حسن آباد کے ارکان ملکر بدرسوم اور مشرکانہ افعال سے گرد و نواح کے مسلمانوں سے توبہ کرا رہے ہیں اور صوم و صلوٰۃ کی پابندی کا عہد لے رہے ہیں۔

(محمد انیس الحق ناظم انجمن اصلاح معاشرت بھاگلپور)

مدرسۃ المبلغین کا اجلاس

۱۷ اگست کو مدرسۃ المبلغین کا اجلاس زیر صدارت مولوی غلام یحییٰ صاحب صدر مدرس منعقد ہوا اور ذیل کی تجاویز پاس ہوئیں:۔

ضلع مونگیر کے متوسط الحال لوگوں کی فریاد

زلزلہ بہار کی مصیبتوں میں زیادہ تر متوسط الحال حضرات ہی گرفتار ہوئے ہیں مگر یہی وہ لوگ ہیں جن کی طرف نہ حکومت توجہ کرتی ہے اور نہ اور کوئی ادارہ۔ ضلع مونگیر کے ایک قریہ پورنا پوسٹ گوگری میں متوسط الحال حضرات رہتے ہیں جو زلزلہ میں بہت زیادہ تباہ ہوئے ہیں ان بیچاروں نے اپنی دستگیری کے لئے کلکٹر ضلع سے درخواستیں کیں۔ زمینداروں نے مالگذاری کی معافی کے لئے التجائیں کیں۔ ریلیف فنڈ میں درخواستیں بھیجیں مگر منظور نہیں ہوئی۔ اب بھی ارکان حکومت اور ریلیف کمیٹیاں اس طرف توجہ کریں ورنہ یہ غریب بالکل ہی تباہ ہو جائیں گے۔

(محمد انیس الدین از پورنا)

انجمن فدائے ملت مراد آباد کی اہم قراردادیں

۱۹ اگست کو جامع مسجد مراد آباد میں انجمن فدائے ملت مراد آباد کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں متعدد تجاویز منظور ہوئیں۔ ایک تجویز میں ملازمت میں مسلمانوں کی اقلیت اور بے روزگاری کی طرف حکومت کو توجہ دلائی گئی۔ دوسری تجویز میں مراد آباد میں سینما کی بڑھتی ہوئی وبا کی سخت مخالفت کی گئی اور کلکٹر صاحب سے درخواست کی گئی کہ وہ اس کی جلد از جلد روک تھام کریں۔ تیسری تجویز میں ...

(سید ناظم علی ازہری امام شہر)

رحمۃ للعالمین نمبر مفت

رسالہ "مسلمان" کا رحمۃ للعالمین نمبر شائع ہو گیا ہے جو ہر مسلمان کو خط لکھنے پر مفت ارسال کیا جاتا ہے آج ہی طلب کیجئے۔

پتہ:۔ منیجر اخبار مسلمان

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں کاغذ سفید ولایتی ناروے ہے ... پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے ...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ کی اردو زبان میں تاریخی مکمل و مستند بالتصویر سوانح عمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔اے علیگ بریلوی

آنریبل سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔پی۔ کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم۔اے نے تنقیم لندن ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات ... قیمت تین روپے

المشتہر: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی، علمی اور اخلاقی معلومات ذخیرہ

جنت و دوزخ ...

خاموش تبلیغ ...

پاک زندگی ...

تحفۃ المحبین ...

سیرۃ الحبیب ...

احسن الوظائف ...

تعلیم الاسلام ...

فتاویٰ رشیدیہ ...

خطبہ صدارت ...

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تقریر سیرت

مذہب اور سیاسیات کا بحر متلاطم

مستقبل کی تاریخ جو انبیاء کرام نے مدون کی

زمینی اور آسمانی قوانین کا فرق اور ہندوستان میں اسکے نظائر

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند)

روزے کا افطار

دیکھو مستحب یہ ہے کہ روزے کو آگ کی پکی ہوئی چیز سے نہ کھولا جائے بلکہ پھل سے یا پانی اور دودھ سے کھول لیا جائے۔ کیوں آخر یہ مستحب کیوں ہے ؟ محض اس لئے کہ روزے نے روزہ دار کو دوزخ سے دور کر دیا ہے، اس لئے جس چیز نے آگ سے دور کیا ہے اس کا افطار بھی آگ کی پکی ہوئی چیز سے نہ کرو۔

قبرستان میں آگ لیجانا

ہیں اُن کا اسلام فنا اور ان کی بقا کفر ہوتا ہے۔ وہ جو کچھ فرماتے ہیں صحیح جذبے کے ماتحت فرماتے ہیں۔ مولانا نیاز رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

سرو ساماں وجودم شرر عشق بسوخت
ہم چو نقش کف پا نام و نشانم باقیست

ہستیم جملہ خیالست و تمثال سراب
الیقین من نیم و دہم و گمانم باقیست

(باقی آئندہ)

غیر ملکی مدارس کو بند کردیا جائے

ترکی کے محکمہ احتساب کی رپورٹ

ترکی میں جب سے اجنبی اور غیر ملکی مدارس کی نگرانی کا قانون منظور ہوا ہے اس وقت سے غیر ملکی درسگاہوں کی تعداد میں برابر تخفیف ہوتی جارہی ہے حال میں محکمہ احتساب نے بعض مدارس کا معائنہ کیا، معائنہ کے بعد اس نے حکومت کو رپورٹ کی ہے کہ ان کو فوراً بند کردیا جائے۔ حکومت ترکیہ کا خیال ہے کہ اجنبی مدارس کے ذریعہ غیر ملکی سیاست اپنا کام کررہی ہے اسلئے رفتہ رفتہ تمام اجنبی درسگاہوں کو بند کردیا جائے گا۔

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت

اسی مہینہ میں منگا لیجئے پھر نہیں ملیں گے

دہلی کا مشہور مذہبی ماہوار رسالہ نظام المشائخ پچیس سال سے ہر ماہ ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کیا کرتا ہے جس میں نئے نئے عنوانوں سے حضور صلعم کی خصوصیات، زندگی پر نہایت بلند پایہ مضامین لکھے جاتے ہیں۔ پورے پچیس تذکرے تو اب نہیں مل سکتے۔ البتہ چند موجود ہیں اور ایک تازہ تذکرہ ابھی چھپ کر تیار ہوا ہے۔ پچھلے چھپے ہوئے تمام تذکروں کی ضخامت فی پرچہ ۵۰ صفحے ہے لیکن تازہ تذکرہ کی ضخامت کتابی سائز کے تین سو صفحوں کے برابر ہے۔ یہ دونوں تذکرے صرف ایک آنہ محصول بھیج کر آپ مفت حاصل کرسکتے ہیں، بشرطیکہ اس ایک آنہ کے ساتھ نظام المشائخ کا سال بھر کا چندہ بھی بھیج دیں۔ یہ رعایت فقط ایک مہینہ کے لئے ہے۔ مہینہ بھر کے اندر اندر نظام المشائخ کا خریدار بننے والوں کو ایک تو مندرجہ بالا رعایت دی جائے گی کہ رسول اللہ صلعم کا ایک تذکرہ پرانا اور ایک تذکرہ تازہ مفت ملے گا اور دوسری رعایت یہ کہ

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

لے لیا جائے گا۔ یعنی ایک روپیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تذکرے سالانہ کے چار سو صفحے کے ملیں گے اور بارہ مہینہ تک نظام المشائخ ہر مہینے پہنچے گا۔ نظام المشائخ کے ہر پرچہ کی ضخامت ۸۰ صفحہ ہوتی ہے۔ نمونہ مفت منگا کر دیکھئے، اور ایک رعایت اور سنیے۔ سال بھر نظام المشائخ پڑھنے کے بعد اگر سال بھر کے پرچے صاف ستھری حالت میں واپس کر دیجئے گا تو ایک روپیہ جو اس وقت ادا کیجئے گا وہ واپس دیدیا جائے گا۔

المشتہر: منیجر رسالہ نظام المشائخ ۹۱ کوچہ چیلان دہلی

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

جاپان کی ترقی کا راز

خیالی دنیا میں بسنے والوں کا انحطاط

جاپان نے یورپ کی شاگردی کی مگر علوم و صناعات میں اس نے ترقی و تقدم کے مدارج طے کئے مگر اپنے بل بوتے پر اور یہ وہ اسی وجہ سے تمام مشرقی ممالک کا سرتاج بنا ہوا ہے۔ حال کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ جاپان کی کل آبادی عملی فلسفہ کی طرف بہت راغب ہے۔ اس نے دماغی فلسفہ اور بیکار شاعری کو قریب قریب ترک کردیا ہے، اور اب تو خیالی دنیا میں بسنے والے شعراء کو جاپان میں کوئی بھی تاریک نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ جاپان میں صناعوں اور عملی فلسفیوں کے مقابلہ میں شعراء کی تعداد گھٹ رہی ہے۔ ذیل کے سرکاری اعداد و شمار سے جاپان کی عملی ترقیوں کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

فلاسفہ فی صدی ۶ - اطباء فی صدی ۸ - صناع فی صدی ۱۲ - شعراء فی صدی ۳ - طبیعیون فی صدی ۳۵ -

جاپان میں منطق، فلسفہ، اور علوم بلاغت کی نسبت بجلی، ڈاکٹری، تجارتی، عدادی اور علم جرثقیل کی تعلیم زیادہ دی جاتی ہے کیونکہ جاپان اپنی آبادی کو دماغی قبیش میں مبتلا کرنا نہیں چاہتا۔

یمن اور عدن کے درمیان سڑک کی تکمیل

حکومت یمن کی ۱۸ جدید موٹریں

حکومت یمن نے حال ہی میں ۱۸ موٹریں فورڈ کمپنی سے خریدی ہیں جو یمنی مقامات میں حمل و نقل کے لئے چلائی جائیں گی۔ اس مقصد کے لئے عدن اور تعز کے درمیان جو سڑک تعمیر ہورہی تھی اس کی تکمیل بھی ہوگئی ہے اور اس کا افتتاح کر دیا گیا ہے۔ گزشتہ ۱۰ جولائی کو پہلی مرتبہ اس سڑک پر عدن تک موٹریں روانہ کی گئیں۔ آئندہ عدن اور تعز کے درمیان اسباب کے حمل و نقل کے لئے بھی موٹر سروس جاری کی جائے گی۔ عدن اور تعز کے درمیان موٹریں قیام نہیں کریں گی بلکہ ایک ہی مرحلہ میں یہ مسافت طے کی جائے گی۔

امام یمن کے اس اقدام سے داخلی یمن اور عدن کے درمیان سلسلہ رسل و رسائل میں بڑی سہولت ہوگئی ہے۔

طائف کی افتادہ زمین کو گلزار بنانے کی تجویز

سلطان ابن سعود نے ایک میل مربع زمین مفت دیدی

جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے طائف کی اراضی عام لوگوں کو مفت عنایت کردی ہے یہ اراضی تقریباً ایک میل سے زائد کی ہے۔ عظمۃ السلطان نے عام اعلان کردیا ہے کہ جو شخص چاہے اس زمین پر مکانات تعمیر کرسکتا ہے اور باغات لگا سکتا ہے۔ اس زمین کا کوئی معاوضہ طلب نہیں کیا جائے گا۔

اہل طائف کی طرف سے اس زمین پر مکانات تعمیر ہونے شروع ہوگئے ہیں اور اگر یہ عمل برابر جاری رہا تو چند سال میں یہ جگہ نہایت نزہت بخش اور فرحت افزا ثابت ہوگی اور صحت کے اعتبار سے اس کا کوئی مقام مقابلہ نہیں کرسکے گا۔

جلالۃ الملک کی یہ عمرانی کوششیں اہل حجاز کی اقتصادی اور معاشرتی زندگی کے لئے نہایت مفید ثابت ہوں گی۔

امام یمن کی آنکھیں کھل گئیں

اطالوی باشندوں پر پابندیاں

عدن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ یمن کے آخری حوادث کے بعد امام یمن ذرا چونکے ہیں اور انہوں نے اٹلی کے اقتدار کو شدت سے محسوس کیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ یمن کے بڑے بڑے تجارتی شہروں پر اطالوی قبضہ ہے اور حکومت اٹلی نے اندرونی مقامات میں پورا نفوذ و اقتدار حاصل کرلیا ہے۔ اب امام یمن نے ہر اطالوی پر یہ پابندی عائد کردی ہے کہ تجارت کا سلسلہ عربی زبان میں ہو۔ ...

شاہ فواد کی سیاحت یونان

حکومت مصر کا سرکاری اعلان

حکومت مصر کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اعلیٰ حضرت شاہ فواد والئی مصر، اماہ میزان کو یونان کے بحری دستہ کے ہمراہ صدر جمہوریہ یونان سے ملاقات کرنے کے لئے تشریف لے جائیں گے۔

عربی اخبارات کے مقالات سے پتہ چلتا ہے کہ شاید شاہ فواد یونان کے بعد ترکی بھی تشریف لے جائیں مگر اس کا امکان قوی نہیں ہے کیونکہ مصر کی سیاست پر برطانوی کابوس سوار ہے۔

دمشق اور بغداد کے درمیان ٹیلیفون

حکومت شام اور حکومت عراق کے درمیان یہ طے ہوگیا ہے کہ دمشق اور بغداد کے درمیان سلسلہ ٹیلیفون قائم کیا جائے۔ کام شروع کردیا گیا ہے اور آئندہ ماہ ستمبر میں بغداد اور دمشق سے بذریعہ ٹیلیفون گفتگو ہوسکے گی۔

۱۲ بچوں کے باپ کو حکومت کا حکم

آئندہ اولاد پیدا کرنے سے احتراز کرو

اٹلی کا ایک تاجر ۱۲ بچوں کا باپ ہے جن کی وہ اچھی طرح پرورش نہیں کرسکتا۔ حکومت نے اس کو اطلاع دی ہے کہ وہ گیارہ بچوں کو حکومت کے حوالہ کردے اور باقی بچوں کی خود پرورش کرے اور آئندہ اولاد پیدا کرنے سے باز آئے ورنہ حکومت اس سے بازپرس کرے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ ۱۲ بچوں کے شفیق باپ نے گیارہ بچوں کو حکومت کے حوالہ کردینے پر آمادگی ظاہر کردی ہے مگر وہ آئندہ اولاد پیدا نہ کرنے کی ذمہ داری اپنے سر لینے کے لئے تیار نہیں ہے کیونکہ یہ معاملہ اس کے اختیار سے باہر ہے۔

ترکی میں برقی ریلوے کے اجراء کی تجویز

ماہرین کی جماعت کا تقرر

حکومت ترکی ایک برقی ریلوے زنگولاگ سے ارگلی تک جاری کرنا چاہتی ہے اس مقصد کے لئے مخصوص انجینیروں اور متعلقہ اداروں کو موقعہ پر روانہ کردیا گیا ہے تاکہ وہ برقی لائن کے سلسلہ میں معلومات حاصل کرکے حکومت کے پاس اپنی رپورٹ ارسال کردیں۔ اگر یہ برقی ریلوے جاری ہوگئی تو حکومت ترکیہ کو معاون ذخائر اور دیگر کانوں سے فائدہ اٹھانے میں بہت سہولت ہو جائے گی۔ اور حمل و نقل کا صبر آزما سلسلہ بہت حد تک ختم ہو جائے گا۔

ترکی اور جاپانی معاہدہ کا التوا

انقرہ کی جاپانی سفارت کی اطلاع ہے کہ ترکی اور جاپان میں جو تجارتی معاہدہ ... دونوں حکومتوں کے آئندہ کے معاہدہ کی اکثریت پر شدید اختلاف رونما ہوگیا ہے۔ ترکی حکومت معاہدہ میں توازن قائم رکھنا چاہتی ہے اور جاپان بعض مراعات کا طالب ہے جس کو حکومت ترکیہ منظور نہیں کرتی۔

شاہ البانیا کا سفر ترکی

گزشتہ الجمعیۃ میں یہ اطلاع دی جاچکی ہے کہ شاہ البانیا احمد زوغو اور ترکی میں دوستانہ تعلقات قائم ہوگئے ہیں اب تازہ اطلاع یہ ہے کہ شاہ البانیا موسم سرما میں سرکاری طور پر ترکی تشریف لے جائیں گے۔ ترکی اخبارات سے معلوم ہوا کہ احمد زوغو کا استقبال ترکی میں اعلیٰ پیمانہ پر کیا جائیگا۔

مصر میں ابتدائی تعلیم لازمی قرار دیدی گئی

جدید قانون کی منظوری کے بعد حکومت مصر نے ابتدائی تعلیم کو تمام ملک میں جبری اور لازمی قرار دیدیا ہے۔ وزارت معارف نے اس کام کیلئے جدید مدارس کھولنے شروع کردئیے ہیں۔ تقریباً ڈیڑھ کروڑ مصریوں میں سے دس لاکھ بچے مدارس میں مزید داخل کئے جائیں گے۔

افسانہ

بہار و خزاں

محفل نشاط کے انتظامات

نواب صاحب کی کوٹھی کا طواف

لالہ جی کا تیر نشانہ پر بیٹھ گیا

(۱۶)

لالہ جی کا جو ہاتھ اٹھا ہی تھا انہوں نے ۱۲ ہزار روپے کے نوٹ ایک مخمل کے صندوقچے سے نکال کر میاں اختر کے حوالہ کردئیے۔ اختر میاں نے بڑی احتیاط سے سب کو گنا اور بعد میں لالہ جی کا شکریہ ادا کیا۔ لالہ جی جو پرانے زمانہ کے استاد تھے ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہوگئے اور بولے

شمبھوجی۔ آئندہ بھی ہم پر کرم رکھئے اور جب ضرورت ہو بلا لیں ...

بھی میرے ہمراہ چلئے۔

نثار۔ بس غروب آفتاب کے بعد فوراً چلے چلئے۔ ایک نفیس کار ساتھ لیتا آؤں گا تاکہ نواب صاحب ہماری پوزیشن کا اندازہ لگا سکیں۔

اس بحث و تمحیص کے بعد یہ سب لوگ تھوڑی دیر کے لئے متفرق ہوگئے۔ شام کو نثار صاحب ایک نہایت عمدہ اور خوبصورت کار اپنے ہمراہ لائے اگرچہ وہ کرایہ پر لائی گئی تھی مگر اس کو اس طریقہ سے استعمال کیا گیا کہ کوئی شخص بھی اس کو کرایہ کی نہ سمجھ سکا۔ یہ سب لوگ کار میں بیٹھ کر نواب صاحب کی کوٹھی پر روانہ ہوگئے۔

نواب صاحب (جن کا نام ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے) باہر کے رہنے والے ہیں اور چونکہ اپنے علاقہ میں وہ کسی زمانہ میں رئیس اعظم تھے اس لئے لوگوں میں "نواب" کے لقب سے مشہور ہوگئے تھے۔ دہلی میں ہر دوسرے تیسرے بطور سیر و تفریح تشریف لایا کرتے ہیں اور دہلی سے باہر اپنے سینہ کی پہاڑی پر ...

...

اختر۔ میں کل صبح ضرور قدمبوسی کی عزت حاصل کروں گا مگر کل شب کو محفل کے انعقاد میں التوا نہ فرمائیے۔

نواب صاحب۔ نہیں نہیں کل تو ضرور محفل منعقد کرو۔ صبح ایک ضروری مشورہ کے لئے آپکو بلایا ہے۔

اختر۔ بسر و چشم!

اس کے بعد نواب صاحب کی اجازت سے یہ سب حضرات کوٹھی سے نکلے اور خوشی خوشی کار میں سوار ہوکر شہر میں آگئے۔ میاں اختر کو اس بات سے بڑی خوشی حاصل ہوئی کہ نواب صاحب نے ان کی دعوت کو قبول فرمالیا اس سے بھی زیادہ مسرت اس بات سے ہوئی کہ نواب صاحب نے اسکو مشورہ کے لئے دوبارہ طلب فرمایا اور اس کو قدمبوسی کے لئے اعزاز بخشا۔ اختر نے نثار سے کہا "دوست! نواب صاحب سے تو ہماری دوستی گٹھ گئی۔ امید ہے کہ ان کے ذریعہ دیگر نوابوں سے بھی تعارف ہوجائے"۔ نثار نے کہا "میاں اختر! اگر اس موقعہ پر تمہارے پچاس ہزار روپے بھی خرچ ہوجائیں تو کچھ پروا نہیں کیونکہ ان کا معاوضہ پہلی ہی مل گیا"۔

(باقی آئندہ)

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے اعجازی تاثیرات سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہوچکی ہیں۔ قبض، بدہضمی، خون اور منی کی خرابی، دکھی جریان، احتلام، سرعت انزال وغیرہ شکایتوں کو چند ہی روز میں دور کرنے میں لاثانی ثابت ہوچکی ہیں ایک ایک دفعہ آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ۔

ملنے کا پتہ: وید شاستری، جام نگر، کاٹھیاواڑ

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کرکے استعمال کیجئے۔

سرمہ آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا پرانے سے پرانے روہے کیلئے خصوصاً بے حد مفید ہے اسکے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ امراض کا ازالہ ہوجاتا ہے جن لوگوں کو کسی قسم کا مرض نہیں ہے وہ بھی اس کا استعمال کرکے اپنی آنکھوں کی حفاظت کرتے ہیں انشاء اللہ ان کی آنکھوں کو کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا۔ قیمت فی تولہ عہ، ۳ ماشہ کی شیشی ۸/

سرمہ یہ سرمہ بھی ... کی طرح تمام امراض چشم سوائے روہے اور پلکوں کے گرنے کے لئے مفید ہے خصوصاً موتیا بند کے ابتدائی پانی کو نکال دیتا ہے اگر پانی جم گیا ہو تو اس کا استعمال مفید نہ ہوگا طلبا یا وہ دوسرے حضرات جو نوشت و خواند کا کام زیادہ کرتے ہیں ان کیلئے خاص کر اس سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے عینک لگانے سے پہلے اگر اس سرمہ کا استعمال شروع کریں تو انشاء اللہ چشمہ کی ضرورت نہ پڑے گی۔ قیمت فی تولہ عہ، ۳ ماشہ کی شیشی ۸/ محصولڈاک و پیکنگ بذمہ خریدار

پتہ: (مولانا) نورالدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

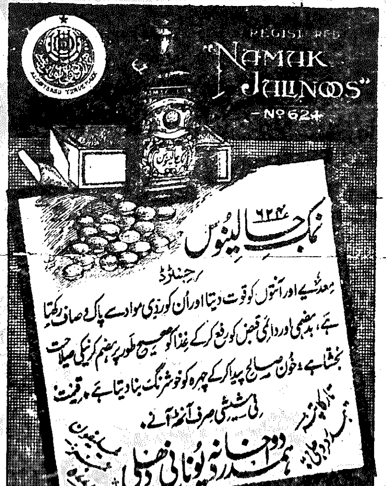

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۲۱ جمادی الاول ۱۳۵۳ ہجری

خان عبد الغفار خاں کی رہائی
صوبہ سرحد میں داخلہ کی ممانعت

فخر افاغنہ خان عبد الغفار خاں جن کو حکومت نے باوجود تغیر احوال کے اب تک ہزاری باغ کے ڈسٹرکٹ جیل میں مقید کر رکھا تھا اور جن کی رہائی کے لئے التواء سول نافرمانی کے بعد سے مسلسل و پیہم مطالبہ کیا جا رہا تھا، بالآخر ۲۷ اگست کو اچانک رہا کر دئے گئے۔ اور ایک ایسی غلطی جس کو جاری رکھ کر حکومت اپنی منتقمانہ ذہنیت کا مظاہرہ کر رہی تھی ختم ہو گئی لیکن اس کے ساتھ ہی حکومت کی یہ پابندی کہ خان صاحب موصوف اور ان کے بھائی ڈاکٹر خاں رہائی کے بعد بھی صوبۂ سرحد اور صوبۂ پنجاب میں داخل نہیں ہو سکتے حقیقتاً ایک ایسی پابندی ہے جس نے رہائی کی خبر کو بھی تقریباً بے اثر کر دیا ہے۔ اگر حکومت کو رائے عامہ کا لحاظ ہوتا تو اس مطالبہ کو منظور کرنا تھا جو متفقہ طور پر تمام ہندوستانیوں کی طرف سے پیش کیا جا رہا تھا اور جس کو مسترد کرنے کے لئے حکومت کے پاس کوئی معقول وجہ موجود نہیں تھی تو اسے چاہئے تھا کہ خان عبد الغفار خاں کو غیر مشروط طریقہ پر اور بغیر کسی پابندی کے رہا کر دیتی تاکہ وہ اپنے صوبہ میں پہنچ کر موجودہ نازک دور میں باشندگان صوبہ کی رہنمائی کا حق ادا کر سکتے۔

جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے صوبۂ سرحد میں خان عبد الغفار خاں کو وہی حیثیت حاصل ہے جو ہندوستان میں گاندھی جی کو حاصل ہے [illegible]

طرح توقع کی جا سکتی ہے کہ خان صاحب موصوف تمام ملک سے علیحدہ ہو کر اپنے صوبہ میں ایک جداگانہ تحریک سول نافرمانی جاری کریں گے اس لئے اگر حکومت کے پاس صوبہ سرحد میں خان صاحب کا داخلہ بند کرنے کے لئے صرف یہ وجہ ہے کہ ان کی طرف سے دوبارہ تحریک شروع کر دینے کا خطرہ ہے تو یہ وجہ یقیناً بے بنیاد اور موہوم ہے۔ ہمارے نزدیک تو صرف ایک ہی وجہ ایسی ہو سکتی ہے جس نے حکومت کو ایک غلطی کے بعد دوسری غلطی کرنے پر مجبور کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ حکومت خان عبد الغفار کو جن کا اثر صوبہ سرحد پر حکومت کے نزدیک بھی مسلم ہے یہ موقع دینا نہیں چاہتی کہ وہ آئندہ انتخابات سے قبل اپنے صوبہ میں پہنچ کر کوئی ایسی فضا پیدا کر سکیں کہ اسمبلی اور صوبہ کی کونسل میں سرکاری یا نیم سرکاری اراکین کا پہنچنا ناممکن ہو جائے۔

یہ امر تو بالکل ظاہر ہے کہ موجودہ نظام میں ہندوستان کے اندر تعمیری کام ہی کیا جا سکتا ہے خواہ وہ کونسلوں میں داخلہ کی صورت ہو یا بیرونی اصلاح و تنظیم کی بہرحال اس وقت ملک کے سامنے جو پروگرام ہے وہ تعمیری [illegible]

شذرات

مولانا اسمٰعیل غزنوی کو سزا

مایوس کن تقریر

سر عبد الرحیم کی ترمیم کا حشر

حوادث و احکام

ہندو دیویوں کا اغوا

دار الحکومت

خدا کی قدرت کا مشاہدہ
تین سال کی بچی باؤلی میں گر کر تیرتی رہی

دہلی ۲۹ اگست۔ چار بجے دن کے نظام الدین کی باؤلی میں ایک سہ سالہ لڑکی کھیلتے کھیلتے اوپر سے گر پڑی مگر خدا کی قدرت کہ تہ نشین نہ ہوئی بلکہ پانی پر چت پڑی روتی رہی اور ہاتھ پیر چلاتی رہی۔ دیکھنے والوں نے جب غل و شور کیا تو لوگ دوڑے اور کئی آدمی جلدی سے باؤلی میں کود پڑے اور عجلت کے ساتھ اس کو پانی سے اٹھا لیا لڑکی کو کسی قسم کی چوٹ نہیں آئی اور نہ اس کے ہوش و حواس گم ہوئے۔

خان عبد الغفار خاں و ڈاکٹر خاں کے نام صدر جمعیۃ علماء ہند کا برقیہ تہنیت

حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی کی علالت

قومی گزٹ کا دوبارہ اجراء

دہلی میں عطاء اللہ شاہ بخاری کا ورود

بی اے پاس جیب کترے کی گرفتاری

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

دریائے گنگا میں طغیانی بدستور موجود ہے

چین اور جاپان میں پھر جنگ

داخلہ کونسل کے متعلق جمعیۃ علمائے ہند کے مسلک کی پرزور تائید
جمعیۃ علمائے صوبہ سرحد کی سرگرمی میں علماء و اعیان ملت کا شاندار اجتماع
شریعت کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کا قیام

آج مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۳۴ء یوم اتوار ۹ بجے صبح جمعیۃ علماء صوبہ سرحد کا ایک خاص جلسہ بغرض قیام مجلس استقبالیہ زیر صدارت جناب شیخ ماذون صاحب علامہ بنوں منعقد ہوا جس میں صوبہ سرحد کے اضلاع ملحقہ اور شہر پشاور کے مقتدر اصحاب بہ تعداد کثیر جمع تھے۔ مجمع ایک خاص لطف سے محظوظ تھا جو شاید کسی موقع کو نصیب نہ ہوا ہوگا۔ مجمع حضرات حاضرین جمعیۃ علماء صوبہ سرحد کا مدعو تھا۔ چونکہ جمعیۃ علماء ایک مذہبی جماعت ہے۔ اس لئے تمام مختلف الرائے اجتماعات کا اعزاز مد نظر رکھ کر اسلامی خدمت سرانجام دینے کے لئے بہ یک آواز جمع ہوئے۔ اور ہر ایک جماعت نے نہایت خوش اسلوبی اور صدق دل سے شریعت کانفرنس کے مدارج طے کرنے کا وعدہ کیا۔ اور اپنے تمام اختلافات رائے کو بمقابلہ مذہب و ملت پس انداخت کر کے مفسدین کے اخلاق سیئہ (فنبذوا وراء ظهورهم) اور ضالین کے بدطینتی (وقلوبهم شتى) کو داعی اسلام کے دعوت حمیدہ و صفات ستودہ (انما المؤمنون اخوة) کے طفیل یکجا سے لقمہ چیں کر کے (واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا) کے دستر خوان پر جمع ہوئے۔ الحمد للہ جلسے کا کامیابی سے اختتام اور حاضرین کا عدم اظہار اختلاف بلکہ اسلامی خدمات کو سرانجام دینا اپنا لازمی فریضہ جاننا جمعیۃ علمائے صوبہ سرحد کی تندل سرگرمی اور صداقت کی شہادت بھی ہے۔

سول نافرمانی اب دوبارہ جاری نہیں ہوسکتی
برطانیہ کو ہندوستانی معاملات سے دلچسپی
اسمبلی میں وائسرائے ہند کی تقریر

سلور جوبلی

دہشت انگیزی

جرمنی اتحاد ثلاثہ کے شکنجے میں

جرمنی میں برطانوی اور فرانسیسی کی گرفتاری
ملک سے اخراج کا فوری حکم

امریکہ میں ایک کروڑ اشخاص بیکار

سخت گیر قوانین منسوخ نہیں کئے جاسکتے
کونسل آف اسٹیٹ میں حکومت کا بیان

جرمنی میں گرجاؤں کے خلاف نیا قانون
غیر آرین نسل کے پادری علیحدہ کئے جائیں گے

آسٹریا پر حملہ کرنے کی تیاریاں
نازی باغیوں کا منیا عزم

ڈاکو چار اشخاص کو اٹھا لے گئے

خان عبد الغفار خاں کا چیلنج
میرے خلاف تشدد کا الزام غلط ہے

بہار میں پھر زلزلہ آیا
لوگ گھروں کو چھوڑ کر بھاگ گئے

بمبئی کونسل میں قانون قمار بازی منظور ہوگیا

خان عبدالغفار خاں اور ان کے بھائی رہا کردیئے گئے

پنجاب اور سرحد میں داخلہ کی ممانعت۔ واردھا اور بمبئی کا عزم

رہائی کے متعلق سرحدی حکومت کی لاعلمی۔ بمبئی میں استقبال کی تیاریاں

پٹنہ ٨ راگست۔ خان عبدالغفار خاں اور ان کے بڑے بھائی ڈاکٹر خان ہزاری باغ جیل سے رہا کردیئے گئے۔ اس رہائی کی سرکاری طور پر تصدیق ہوگئی ہے سرحد کے یہ دونوں جلیل القدر لیڈر سرحدی ریگولیشن کے ماتحت شاہی اسیر تھے اور ہزاری باغ (بہار) میں لاکر محبوس کردیئے گئے تھے۔ ان دونوں حضرات کو پنجاب اور صوبہ سرحد میں داخل ہونے کی ممانعت کردی گئی ہے۔

رہائی کے وقت جیل کے چاروں طرف لوگوں کا ہجوم ہوگیا اور جلوس کی صورت میں لوگ انہیں لے آئے خان صاحب مشہور کانگرسی خاتون سرستی دیدیا کے مہمان ہیں۔

نتھیا گلی ٨ راگست۔ کل دوپہر تک سرحدی حکومت نے ان دونوں لیڈروں کی رہائی کی تصدیق نہیں کی کیونکہ سرحدی حکام کو اس امر کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ بمبئی کی خبر مظہر ہے کہ سردار ولبھ بھائی پٹیل نے خان عبدالغفار خاں کو مندرجہ ذیل تار دیا ہے "مبارکباد قبول فرمایئے۔ میں آپ دونوں سے ملنے کے لئے نہایت مضطرب ہوں میں جمعرات کو واردھا پہونچ رہا ہوں"۔ سیٹھ جمنالال بجاج نے گاندھی جی کو مندرجہ ذیل تار روانہ کیا ہے۔ "میری طرف سے خان عبدالغفار اور ان کے بھائی کا خیر مقدم کیجئے۔ سرحد میں داخلہ کی ممانعت کے عرصہ تک اگر وہ واردھا میں قیام فرمائیں تو موجب مسرت ہے۔ پٹنہ کی خبر مظہر ہے کہ آج خان صاحب اور ان کے بھائی پٹنہ پہونچ جائیں گے اور وہاں سے گاندھی جی سے ملنے کے لئے واردھا تشریف لیجائیں گے۔

چونکہ خان عبدالغفار خاں اور ان کے بھائی واردھا سے بمبئی پہونچیں گے اس لئے بمبئی کانگرس کمیٹی ان کے شایان شان استقبال کی زبردست تیاریاں کررہی ہے۔

بہار میں زلزلے سے زیادہ سیلاب کی تباہ کاریاں

دریائے گنگا میں طغیانی کا زور۔ کھڑی کھیتیاں تباہ ہوگئیں

اٹھارہ ہزار مویشی۔ ٢٩۔ اشخاص اور ہزاروں مکانات پانی میں بہہ گئے

پٹنہ ٨ راگست۔ ڈاکٹر سید محمود نے چھپرا سے بابو راجندر پرشاد کے نام ذیل کا تار ارسال کیا ہے۔ ہم منی کے پشتہ کی مرمت کے لئے سامان لیکر جارہے ہیں دیہاتیوں نے اس کی مرمت کی کوشش کی تھی مگر وہ ناکام رہے۔ چھپرا اور سونی پور کی طرف پانی بڑھ رہا ہے۔ بریار پور۔ چھپرا سڑک کا ایک حصہ زیر آب ہے۔ کھیتیاں بالکل تباہ ہوگئی ہیں بے شمار مکانات اور پور ہاؤس گرگئے ہیں۔ اس وقت سیلاب سے جو نقصان ہوا ہے وہ زلزلے کے نقصانات سے بھی زیادہ ہے۔

مونگیر کے قریب دریائے گنگا کا پانی برابر چڑھ رہا ہے۔ ہزاروں اشخاص گھر سے بے گھر ہوگئے ہیں اور وہ گھروں کی چھتوں اور درختوں پر زندگی گذار رہے ہیں۔ سیلاب زدہ رقبوں کا ہوائی جہاز کے ذریعہ معائنہ کیا جارہا ہے۔ ضلع سارن میں آٹھ جگہ سے ریلوے لائن ٹوٹ گئی ہے ضلع پولیس نے ریلوے پولیس کی امداد سے ...

نوگانگ (آسام) ٨ راگست۔ یہاں سیلاب نے وہ قیامت ڈھائی ہے جس کی نظیر نہیں ملتی ٩ اشخاص کی ہلاکت کے علاوہ ... مویشی پانی میں بہہ گئے کھڑی کھیتیاں بالکل برباد ہوگئیں۔ ہزاروں مکانات پانی کی نذر ہوگئے۔ بے شمار لوگ گھروں سے محروم ہوگئے ہیں۔ نقصانات کا اندازہ ایک کروڑ سے زائد لگایا گیا ہے۔

"لیڈر" پر توہین عدالت کا الزام

ہائی کورٹ نے نوٹس جاری کردیئے

الہ آباد ٩ راگست۔ الہ آباد ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس نیامت اللہ اور مسٹر جسٹس پیرسن نے اخبار "لیڈر" میں شائع شدہ ایک آرٹیکل کے سلسلہ میں توہین عدالت کے الزام میں پنڈت کپل دیو مالویہ ایڈووکیٹ اور ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر "لیڈر" کے خلاف نوٹس جاری کئے ہیں یہ آرٹیکل پنڈت کپل دیو مالویہ نے شائع کرایا تھا اور ٥ جون کے لیڈر میں شائع ہوا تھا۔

ہائی کورٹ نے بار کونسل کے انتخابات کے سلسلہ میں ٥ اشتہارات کے بارے میں توہین عدالت کے الزام میں مسٹر رام موہن لال اگروال ایڈووکیٹ ... کے خلاف نوٹس جاری کئے ہیں۔

سر سرینواس شاستری مدراس کی گورنری پر

بمبئی ٩ راگست۔ اخبار ... کے نامہ نگار کا ایک بجری تار موصول ہوا ہے ... کہ رائٹ آنریبل مسٹر سرینواس شاستری سے پرائیوٹ طور پر کہا گیا ہے کہ وہ مدراس کی گورنری منظور کرلیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اس پیشکش کو منظور کرلیا ہے ...

ناگپور میں بم پھٹ گیا

ناگپور ٩ راگست۔ آج شام جہاں پہلی مرتبہ سینما بدی اسٹریٹ میں بم کا دھماکا سنائی دیا ... لوگوں نے ادھر ادھر بھاگنا شروع کردیا۔

بم کس جانب سے آیا یہ ابھی تک معلوم نہیں ہوسکا ہے خوش قسمتی سے کوئی شخص مجروح نہیں ہوا۔ اطلاع پاتے ہی ایک سب انسپکٹر جائے وقوعہ پر پہنچ گیا اور وہ اس کے متعلق تحقیقات کررہا ہے۔ ابھی تک اس سلسلہ میں کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ہے۔

پنڈت رام چندر نے برت کھول لیا

بمبئی ٩ راگست۔ پنڈت رام چندر نے جنہوں نے ریاست منگرول میں ... ٢٢ روز سے برت اختیار کررکھا تھا ... اتوار کی سات کو برت کھول لیا۔

اجمیر میں تباہ کن سیلاب

چار اشخاص اناساگر میں غرق

اجمیر ٩ راگست۔ اناساگر میں زبردست سیلاب آجانے کی وجہ سے بڑی نہر میں سیلاب آگیا ہے اور دو آدمی، ایک عورت اور ایک بچہ اناساگر جھیل کی نذر ہوگئے ... اجمیر میں ابھی تک ... بارش ...

رنگون میں زمین دوز ڈائنامیٹ کا انکشاف

رنگون ٩ راگست۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ... میں پولیس نے ایک ہندوستانی کے مکان سے ڈائنامیٹ کی دو درجن ٹکیاں برآمد کی ہیں ...

ہندوستانی اور برطانوی افواج کے مصارف

٣٦ کروڑ روپیہ صرف ہوا

شملہ ٩ راگست۔ کونسل آف اسٹیٹ کی آج مختصر سی نشست ہوئی اور ... ہوا۔ آج دونوں ایوانوں کا اجلاس ... ہندوستان میں ... برطانوی فوج پر ... کروڑ روپیہ صرف ہوا ... اس کے بعد اجلاس کل تک کے لئے ملتوی ہوا۔

کارآمد بم اور اسلحہ برآمد ہوئے

مکانوں کی تلاشیاں کانگرسی کارکن گرفتار

... ایک کانگرسی کارکن کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ... اسلحہ بھی برآمد ہوئے ہیں۔ گرفتار شدگان کو پولیس اسٹیشن میں رکھا گیا ہے۔

بغداد کا کابینہ مستعفی ہوگیا

بغداد ٩ راگست۔ کل غیر متوقع طور پر کابینہ مستعفی ہوگیا ابھی تک اس کا سبب معلوم نہیں ہوسکا۔ علی جودت کو جدید کابینہ کی تشکیل کے لئے مدعو کیا گیا ہے۔

مسٹر آصف علی اسمبلی کیلئے نامزد ہوگئے

کلکتہ ٩ راگست۔ دہلی صوبہ کانگرس کمیٹی کی سفارش پر پارلیمنٹری بورڈ کی طرف سے مسٹر آصف علی بیرسٹر کو دہلی کے حلقہ انتخاب سے اسمبلی کے لئے امیدوار نامزد کیا گیا ہے۔

ڈاکوؤں نے چھ اشخاص کو زخمی کردیا

کانپور ٩ راگست۔ ڈاکوؤں نے موضع ... میں ایک مکان پر چھاپہ مارا اور ... اشخاص کو زخمی کردیا۔ جب گاؤں والے اپنے ساتھیوں کو بچانے کے لئے آئے تو ڈاکوؤں نے وحشیانہ طریقہ پر ان سب پر حملہ کردیا جس سے چار دیہاتی اور مجروح ہوگئے۔

ورکنگ کمیٹی کی تجویز تبدیل نہیں ہوسکتی

گاندھی جی کی طرف سے مزید تشریح

کلکتہ ٩ راگست۔ گاندھی جی نے کلکتہ کے ایک مشہور کانگرسی کو واردھا سے ایک خط لکھا ہے۔ جس میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ ... ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کی سچائی پر پورا یقین رکھتا ہوں ...

ریلوے گاڑی تباہ ہوگئی

گاڑیاں دریا میں گرگئیں

سیول ١١ راگست۔ شمالی کوریا میں ... ایک ریلوے گاڑی کے تباہ ہونے پر ٣٢ آدمی مرگئے۔ اور ... زخمی ہوئے۔ گاڑیاں پل سے دریا میں گرگئیں ...

ہم ہٹلر کو کامیاب نہ ہونے دیں گے

سار برگ ٩ راگست۔ آج ہر ہٹلر کے خلاف ... میں ... ہزار سے زائد آدمی شریک ہوئے۔ ... سامعین نے نعرہ لگایا کہ سار میں ہرگز ہٹلر کو دخل انداز نہ ہونے دیں گے نازی پارٹی کے ممبران جنہوں نے ... پھینکے تھے گرفتار ہوگئے۔

سرحد میں ایک لاکھ روپے کی معافی

نتھیا گلی ٩ راگست۔ حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ... ایک لاکھ روپیہ کی معافی دی گئی ہے ...

جرمنی میں مذہبی آزادی کی جنگ

متحدہ چرچ کی تجویز سے کیتھلک فرقہ کا خوف

برلن ٩ راگست۔ جرمنی میں مذہبی آزادی کی جنگ ترقی پر ہے اور اب اس نے ایک خاص شکل اختیار کرلی ہے رومن کیتھلک فرقہ کو خوف ہے کہ علاقہ سار کے بعد تمام مختلف فرقوں کو ایک متحدہ چرچ کے ماتحت کرنے کی کوشش کی جائے۔

پروٹسٹنٹ فرقہ کے وزراء کے خیالات معلوم کرنے کے لئے خفیہ پولیس متعین ہے ...

سائنس جدید میں حیرت انگیز اضافہ

... (Exprimental department) ... (Rejuvenation) ... ٹی ڈی ... Tide oil ... Tide pills ...

مہرونڈہ فارمیسی مہرونڈہ الہ آباد (یو۔پی)

MAHRONDA PHARMACY

P.O. Mahronda Allahabad U.P.

نیا خون نئی طاقت نئی جوانی پیدا کرنے والی دوا

تلوار مارکہ شربت فولاد

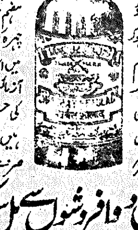

ہر شہر میں دوا فروشوں سے مل سکتا ہے

بنانے والے گپتا اینڈ کمپنی ...

بچوں والو ہوشیار

بچوں کی بخار کھانسی، سردی، بادی، دودھ ڈالنا، دست ہونا ...

بال جیون گھٹی رجسٹرڈ

پتہ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر (یو۔پی)

وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل میں ظفراللہ قادیانی کو مقرر نہ کیا جائے

قادیانی اسلام سے خارج ہیں اور وہ مسلمانوں کے نمائندہ نہیں ہوسکتے

ہندوستان کے طول و عرض میں احتجاجی جلسے

آج بتاریخ ٤ راگست بروز جمعہ جامع مسجد میں مسلمانانِ دیوبند اور علماء و طلباء دارالعلوم دیوبند کا جلسہ زیر صدارت مولانا مبارک علی صاحب نائب مہتمم دارالعلوم منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد بہت زیادہ تھی جناب مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی نے ایک پر مغز بصیرت افروز تقریر فرماتے ہوئے تجویز ذیل کی تحریک فرمائی ...

موجود تھے حسب ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

(١) مسلمانانِ لائل پور کا یہ اجلاس عام اس افواہ کے خلاف سخت نفرت اور اضطراب کا اظہار کرتا ہے جس کی وجہ سے وائسرائے ہند کی اگزیکٹو کونسل میں سر فضل حسین صاحب کے قائم مقام چوہدری ظفراللہ خاں قادیانی کے ...

(محمد طیب غفرلہ)

لائل پور

لائل پور جمعہ ٤ راگست۔ بعد نماز جمعہ بصدارت مولانا حکیم نورالدین صاحب صدر احرار ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں چار ہزار کے قریب حاضرین ...

(٢) انجمن تہذیب الکلام کا یہ جلسہ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور ...

مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کی تجویز

آج ٥ راگست ١٩٣٤ء کو بعد نماز عصر اساتذہ و کوئی سو طلبہ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کا عظیم الشان جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب صدر مدرس مدرسہ منعقد ہوا ...

شعلم بل کے خلاف شدید احتجاج

دارالعلوم دیوبند اور مظاہر العلوم میں جلسے

بتاریخ ٣ جمادی الاول ١٣٥٣ھ مطابق ١٥ راگست ١٩٣٤ء مسجد دارالعلوم دیوبند میں زیر صدارت مولانا عبدالسمیع صاحب جلسہ منعقد ہوا حاضرین جلسہ زیادہ تعداد میں تھے۔ اس کے بعد تجویز ذیل جناب مولانا رسول خاں صاحب نے پیش کی جو کہ باتفاق آراء پاس ہوئی۔

(١) اراکین و علماء و طلباء دارالعلوم دیوبند کا یہ جلسہ ملتوی شدہ شعلم بل کے دوبارہ پیش ہونے پر پرزور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے ...

(محمد طیب غفرلہ)

... عبداللطیف ناظم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

محبوب عاشق کے قدموں پر

... فضل شاہ عامل گلی راجان دہلی

فوراً ضرورت ہے

چند ایسے معتبر اور معقول اشخاص کی جو مشکن کی چائے کا اسٹاک ... ایک سو پچاس روپیہ دی جائے گی ...

Manager The Milton House
P. Box No 6837
Bara Bazar Calcutta

برص کا خاص علاج

... منیجر ہمالین بوٹی دواخانہ نمبر ٢ دربھنگہ (بہار)

بے اولادوں کو مژدہ

... دواخانہ مجربات عجائبہ جگپورہ دہلی

جلدی کیجیے اور آج ہی آرڈر دیکر ہم سے گھڑی منگالیجیے

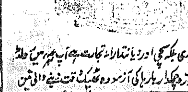

... ازشو سنز واچ ایجنسی پوسٹ بکس نمبر ٦ کلکتہ

صوبہ متحدہ کا ممتاز اخبار

ہفتہ وار عمل فرخ آباد

اگر آپ چاہتے ہیں کہ اپنے دل و دماغ کو اسلامی خیالات سے معمور رکھیں ضروریات دین سے واقفیت حاصل کرتے رہیں ... آج ہی صوبہ متحدہ کے مقبول خاص و عام اخبار عمل فرخ آباد کے خریدار بن جائیے چندہ سالانہ عام خریداروں سے تین روپے ... ملنے کا پتہ

منیجر اخبار عمل فرخ آباد

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانح عمری شائع ہوگئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی

آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے مبلغ ایک ہزار روپے سے قدر دانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات ... کاغذ چکنا، چمکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب ٩ نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے (للعہ)

المشتہر: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

... لے شیر اینڈ کمپنی نمبر ٢ جالندھر شہر (پنجاب)

بے مثل مجربات بے نظیر تصنیفات

... حکیم غوث الزماں ... شہر بریلی ...

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۶۹۳

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

تار کا پتہ۔ "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

مدیر مسئول۔ ہلال احمد زبیری (بی اے)

معاون:۔ محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی۔ یوم چہارشنبہ ۲۵ جمادی الاول ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۵ ستمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۷

کلام حسرت

بنے وہ رونقِ محفل جس انجمن میں رہے
قریب ہے کہ ترے سوزِ غم سے میرے لئے
زہے نصیب جو ہو میرے حال کو بھی نصیب
ادب کا ہے یہ تقاضا کہ تیرے شوق کی بات

رہے بہارِ چمن ہو کے جس چمن میں رہے
بوجہ نور نہ کچھ فرق جان و تن میں رہے
وہ ابتری جو تری زلف پرشکن میں رہے
سنے نہ کوئی مرے دل میں یا دہن میں رہے

جو فیض عشق یہی ہے تو کیا عجب حسرت
کہ امتیاز نہ کچھ شیخ و برہمن میں رہے

(از جناب حسرت موہانی)

دلچسپ حقائق و معلومات

معاصرین کے افکار و آراء

گاندھی جی کی قیادت

مولانا اسمٰعیل غزنوی کو ہنر

جنگی تیاریوں کی حقیقت

اردو اور ہندی

ازبلا چھپ کر تیار ہوگئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جنکو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت ترطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اسکا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون، اسکے حجم اور اسکی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جاسکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک ہے۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا بیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے بذریعہ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ افسوس ہوگا۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار "الجمعیۃ" دہلی

Regd. No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 16. DELHI SATURDAY, SEPTEMBER, 1, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید ... قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی قبول اسلام ... قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصولڈاک منیجر الجمعیۃ دہلی

مسلمانانِ گجرات کے حالات پر سرسری تبصرہ

خطۂ گجرات کے مسلمانوں کی جو موجودہ حالت ہے۔ غالباً اس سے اکثر حضرات واقف ہوں گے گرمیوں نے بحیثیت ایک مبلغ کے جو حالات کا مطالعہ کیا ہے۔ اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ گجرات کے مسلمان باقی تمام صوبوں کی نسبت زیادہ اولام پرست اور اسلامی تعلیم سے ناواقف ہیں۔

کرنپور میں قادیانیوں کی ہزیمت

سرحد میں شریعت کانفرنس کے انعقاد کی تیاریاں

وزیر مالیات ریاست پٹیالہ کا عادلانہ حکم

معین التجارت کمیٹی کی کامیابی

انجمن اہل سنت والجماعت منگلور کا جلسہ

حیرت انگیز رعایتی اعلان

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولائتی نادرہ ہے ... دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے۔ حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو عطر ہے نادر تفسیر کا مثل ابن کثیر ابن جریر در منثور، خازن، ابن کبیر، مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مسند احمد ابن مردویہ ابن ابی حاتم ... اور تمام کتب احادیث ... قصص تاریخ حکایات ظاہری و باطنی اشارات غرضیکہ تفسیری جو اس کی خصوصیات ہو سکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں ...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تصوف کی اردو میں جامع اور مکمل کتاب
حقائق

فن کروشیا کی اردو میں جامع اور مکمل کتاب لڑکیوں کو سلیقہ شعار بنانے کی استانی
خزینۂ فن کروشیا

ملنے کا پتہ:۔ دار الاشاعت الاعظم ٹربایلڈنگ پتھرگٹی حیدرآباد

مذہبی علمی اخلاقی و تبلیغی معلومات ذخیرہ
مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپکو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائے گا۔

صحائف رحمانی ... قیمت

دین مرزا کفر خالص ... قیمت

نامۂ حقانی در کذب قادیانی ... قیمت

اطلاع رحمانی ... قیمت

دوسری شہادت آسمانی ... قیمت

ہدیۂ عثمانیہ ... قیمت

انوار ایمانی ... قیمت

حقیقۃ المسیح ... قیمت

آئینہ کمالات مرزا ... قیمت

مسیح قادیان کی حالت ... قیمت

معیار صداقت ... قیمت

معیار المسیح ... قیمت

حقیقت رسائل اعجازیہ ... قیمت

ختم نبوت فی القرآن فی الحدیث فی الآثار ... قیمت

حیات محمود اسیر مالٹا ... علم الکلام ... اعجاز القرآن ... صراط مستقیم ... دلائل الخیرات

ملنے کا پتہ:۔ منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم
مع
خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تقریر سیرت

دنیا مجبور ہو کر اسلام کی طرف جھک رہی ہے

اسلامی قوانین کی ہمہ گیری اور مہذب قوانین کی بے بسی

تہذیب جدید کے نقشہ میں نوجوانوں کی حالت

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند)

وائٹ پیپر اور کمیونل ایوارڈ

ان معترضان قوم نے ایک اور بات کہنی شروع کی ہے۔ صاحب اگر خدانخواستہ وائٹ پیپر کو مسترد کر دیا گیا تو نصیب اعدا کمیونل ایوارڈ کو بھی ٹھیس لگ جائے گی۔ اور کمیونل ایوارڈ کو نقصان پہنچ گیا تو بنگال میں یوروپین حکومت نہ رہے گی جس نے بڑی مشکل سے یوروپین کو دس فی صدی سیٹیں دیکر ہمیشہ کیلئے قائم کی ہے۔ انہیں کمیونل ایوارڈ کو صدمہ پہنچنے کا رنج اس لئے آتا ہے کہ اس سے مسلمانوں کو کوئی نقصان پہنچ جائے گا بلکہ انکو کمیونل ایوارڈ کی فکر اس لئے ہے کہ اگر نصیب دشمناں اسکو کوئی صدمہ پہنچا تو بنگال میں یوروپین حکومت نہ رہے گی لیکن صاحب میں دریافت کرسکتا ہوں کہ وائٹ پیپر کی مخالفت سے کمیونل ایوارڈ کیوں جاتا رہے گا آپ تصریح کر دیجئے اور یہ کہہ کر مخالفت کیجئے کہ ہم وائٹ پیپر کے اس حصے کی مخالفت کرتے ہیں جس کا تعلق ملک کی آزادی سے ہے۔ اگر تم یہ تصریح کرتے ہوئے وائٹ پیپر کی مخالفت کرو تو تمہاری عملی لیکن مومن اکثریت ...

داخل ہوئے پھر سارے حجاز میں نہ کوئی کالج نہ یونیورسٹی نہ کوئی ہائی اسکول نہ پرائمری اسکول نہ کوئی مکتب داخل بھی کہاں ہوتے اور داخل بھی کون کراتا اور داخل بھی ہو جاتے تو ان کو کوئی پڑھاتا کیا؟

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک قصہ بعض قصص کی کتابوں میں نظر سے گزرا ہے ان کی والدہ نے ان کو کسی مکتب میں بٹھا دیا تھا معلم اور استاد نے کہا بیٹا پڑھو ابجد حضرت عیسیٰ نے فرمایا ابجد کے معنی کیا ہیں اس نے کہا معنی تو میں نہیں جانتا حضرت عیسیٰ نے فرمایا۔ اما الالف فالاء اللہ۔ والباء بہاء اللہ۔ والجیم جلال اللہ۔ والدال دین اللہ۔ الف سے مراد اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں با سے مراد شیونات کی بزرگیاں ہیں۔ جا سے مراد اس کا جلال اور دال سے مراد اس کا دین۔ استاد نے کہا لڑکے خوب کہا۔ اچھا اب ھوز بتا حضرت عیسیٰ نے کہا ھا تو ھو اللہ کی ہے۔ واؤ۔ ویل للمکذبین کا ہے۔ اور زا سے مراد ...

[illegible]

نمک جالینوس رجسٹرڈ

NAMAK JALINOOS

شربت فولاد

SHARBAT-I-FAULAD

ہمدرد دوا خانہ یونانی دہلی

غیر ممالک میں بھی لاثانی

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق ومغرب کی تازہ خبریں

انگلستان کا ایک مرغی چور

۶ سال میں ڈیڑھ ہزار مرغیوں پر شبخون

مسٹر ولیم روڈس کو پولیس نے گرفتار کیا اور چوری کے الزام میں سزا دلوانے کے لئے عدالت کے سامنے پیش کر دیا۔ مسٹر ولیم نے نہایت دلیری سے مجسٹریٹ کے سامنے اقرار کیا کہ وہ یقیناً مرغی چور رہا اور اس نے یہ مقدس پیشہ ۶ سال سے اختیار کر رکھا ہے۔ اس نے اعتراف کیا کہ اس عرصہ میں اس نے ۱۵۰۰ مرغیاں چرائیں اور ان کو فروخت کر کے ۴۰۰ پونڈ حاصل کئے۔

مجسٹریٹ نے اقبالی مجرم کو ایک سال قید سخت کی سزا دیکر اس کو "مرغ چوری" کا مزہ چکھا دیا۔

بعد میں معلوم ہوا کہ شمالی لنکا شائر کا تمام علاقہ اس کی جولانگاہ بنا ہوا تھا اور ۶ سال تک اسی علاقہ سے مرغیاں پکڑ کر مارکیٹوں میں فروخت کیا کرتا تھا۔

برطانیہ کی سب سے بڑی ریلوے

ڈھائی لاکھ مزدور کام کرتے ہیں

لندن کی مڈلینڈ اور سکاٹ لینڈ ریلوے برطانیہ کی تمام ریلوں سے زیادہ منظم اور سرمایہ دار ہے۔ اس میں ۲ لاکھ تیس ہزار اشخاص کام کرتے ہیں۔ یہ لوگ اگر کسی شہر میں قیام کریں تو وہ شہر گلاسگو کے برابر ہو جائے۔ اس کی سالانہ آمدنی ۸ کروڑ پونڈ ہے۔ اس ریلوے کے اپنے تیس ہوٹل ہیں۔

پاسنجر ٹریفک کے لئے ۲۷۹۰ اور مال کیلئے ۲۵۳۴ دفاتر ہیں گویا تمام برطانیہ میں یہ محکمہ ریلوے کیا ہے ایک زبردست اور منظم ادارہ ہے۔

بغداد کی فلم کمپنیوں کے نام نوٹس

بغداد کے میونسپلٹی نے تمام فلم کمپنیوں کے نام ایک نوٹس جاری کیا ہے جس میں مذکور ہے کہ شہر بغداد میں کوئی ایسا فلم نہ دکھایا جائے جس کے ساتھ عربی میں ترجمہ موجود نہ ہو۔

اب تک سینما کے پردوں پر انگریزی تحریریں دکھائی جا رہی ہیں مگر اس حکم کے بعد سینما کے پردوں پر عربی تحریریں موجود ہونگی اور لوگ اپنی مادری زبان میں سینما سے استفادہ کر سکیں گے۔

شاہ عراق کو مسولینی کا تحفہ

شاہ غازی والی عراق کو سگنور مسولینی نے ایک خوبصورت اور تیز رفتار موٹر بطور تحفہ دی ہے۔ چنانچہ والی عراق نے پہلی مرتبہ اس موٹر میں بیٹھ کر عراق کے بازاروں کا گشت کیا۔

شاہ غازی موٹروں کے بڑے شوقین ہیں اور نہایت اعلیٰ اور بیش قیمت ... موٹریں اس وقت ان کے پاس موجود ہیں۔

برطانیہ عظمیٰ میں چوہوں کی تعداد

برطانیہ میں انسانوں اور چوہوں کی تعداد برابر ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس وقت برطانیہ عظمیٰ میں گیارہ کروڑ چوہے ہیں۔ جنگلوں میں رہنے والے چوہوں کی تعداد اس سے علاوہ ہے۔

ایران میں فلمی ترقی

سب سے پہلا فلم جس کا نام (ایرانیوں) کا بنایا ہوا ہے، طہران میں دکھایا گیا ہے مناظر، طہران اور گرد و نواح سے لئے گئے ہیں۔ کام کرنے والے بھی تمام کے تمام ایرانی ہیں۔ اور تمام ڈائرکٹروں نے روس میں تعلیم حاصل کی ہے۔

ولی عہد حکومت حجاز کا شاندار استقبال

سلطان ابن سعود کے صاحبزادہ امیر سعود ولی عہد کا ہر جگہ شاندار استقبال کیا جا رہا ہے۔ طائف میں آپ کا پر تپاک خیر مقدم کیا گیا اور وفود باریاب ہوئے۔ مکہ مکرمہ میں بھی استقبال کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ متعدد جگہ امیر سعود کی خدمت میں سپاسنامے پیش کئے گئے۔

بغداد میں جہازوں کی کمپنی کا قیام

عربی ممالک کو متحد کرنے کا ارادہ

بغداد کی وزارت مواصلات نے ہوائی جہازوں کی ایک کمپنی قائم کی ہے جس نے ۲۰ جہازوں کی خریداری کے لئے آرڈر دیدیا ہے۔ یہ کمپنی ہوائی جہازوں کے ذریعہ عراق اور تمام ممالک عربیہ میں مسافروں اور مال و اسباب کو لیجانے کا انتظام کرے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ وزارت مواصلات اس سلسلہ میں شام اور افریقہ کی حکومتوں سے بھی گفت و شنید کر رہی ہے۔ اگر یہ کمپنی کامیاب ہو گئی تو تمام عربی ممالک کا اتصال قائم ہو جائے گا۔

جاوا اور ایران میں حج کیلئے تیاریاں

امسال کا موسم حج شاندار رہے گا

اخبار "صوت الحجاز" سے معلوم ہوا ہے کہ آئندہ حج کے انتظامات کے سلسلہ میں ایران میں ایک مجلس قائم ہوئی ہے جو حجاج اور حج کے مسئلہ پر غور کرے گی اور ایرانی حجاج کے لئے سہولتیں بہم پہنچائے گی۔ ایران میں حج کے سلسلہ میں یہ پہلی تحریک ہے اس سے پہلے کبھی حجاج کی سہولتوں کا خیال نہیں کیا گیا تھا۔

اسی طرح جاوا کی خبر مظہر ہے کہ آئندہ جاوی حجاج کی کثیر تعداد حج بیت اللہ کے لئے حجاز جائے گی۔ جاوی مسلمانوں نے ابھی سے اپنے جہاز مخصوص اور ریزرو کرا لئے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ امسال جاوا میں ربڑ اور قند کی تجارت کا تسلی بخش معیار قائم ہو گیا ہے۔ اگر یہ اطلاعات صحیح ہیں تو توقع ہے کہ امسال کے حج میں اقطار عالم کے کثیر مسلمان شریک ہونگے۔

جنگ عمومی کے عرب قیدی

انگریزی مستعمرات میں ترکوں کے مشاہدات

معاصر "صوت الحجاز" لکھتا ہے کہ جنگ عمومی کو ختم ہوئے ۱۶ سال کا عرصہ گزر گیا ہے۔ عربی اخبارات کا بیان ہے کہ سنگاپور کے راستہ میں انگریزی مستعمرات میں اب تک ایسے بہت سے عرب قیدی موجود ہیں جنہوں نے جنگ کے دوران میں ترکی فوج کے ساتھ جنگ کی تھی اور شکست کے بعد انگریزوں نے ان کو قید کر لیا تھا۔

اب ان کی حالت نہایت سقیم ہے اور وہ اپنے وطن میں واپس آنے کی قدرت نہیں رکھتے۔

اس خبر کا مصدر ترکی اخبارات ہیں جن کا بیان ہے بعض ترکی سیاح ان علاقوں میں گزرے تو ان کو عرب قیدیوں کا حال معلوم ہوا۔ اب جمعیۃ الاتحاد ... نے ترکوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ عرب قیدیوں کی ایک فہرست مرتب کریں اور ...

ایشیائی معاہدہ میں روس کو دعوت

ترکی، ایران، افغانستان اور عراق کا اتحاد

ایک ترکی اخبار کی اطلاع ہے کہ ترکی، ایران، افغانستان اور عراق ایک ایشیائی معاہدہ کا بڑی بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں۔ روس کو بھی اس معاہدہ میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے مگر وہ فرانس کی وجہ سے شرکت کرنے سے معذور ہے اگر روس اور فرانس کا معاہدہ ٹوٹ گیا تو وہ بھی ایشیائی معاہدہ کا رکن بن جائے گا۔

مدینہ منورہ سعودی پایہ تخت قرار دیدیا گیا

خبر ہے کہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود اپنے پایہ تخت کو مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو منتقل فرمانے والے ہیں۔

مدینہ منورہ سے شاہ حجاز اصلاحات اور دیگر انتظامات میں خاطر خواہ حصہ لے سکیں گے۔

افسانہ

بہار و خزاں

ایک دلچسپ ملاقات

محفل نشاط میں نوابوں کا ورود

خانہ خرابی کا پیش خیمہ

(۱۷)

میاں اختر نے رات بڑی بے چینی سے گزاری کیونکہ صبح اس کو نواب صاحب کی خدمت میں حاضر ہونا تھا وہ بار بار خیال کرتا رہا کہ دیکھئے نواب صاحب کیا کہتے ہیں اور کیا کام میرے سپرد کرتے ہیں۔ خدا خدا کر کے سپیدۂ صبح نمودار ہوا اور میاں اختر نے جلدی جلدی ہاتھ منہ دھوئے اور عمدہ لباس زیب تن کر کے چلنے کی تیاری کرنے لگے۔ ملازم کو حکم دیا کہ فوراً ایک فیفٹی اور عمدہ موٹر کار کرایہ پر لے آئے۔ چنانچہ تھوڑی دیر میں کار بھی آگئی اور میاں اختر اپنے دوستوں کا انتظار کئے بغیر اپنے ملازم کو ساتھ لے کر کوٹھی روانہ ہو گئے۔

ادھر تو میاں اختر کے دل میں ایک خیال آتا تھا اور ایک جاتا تھا اور ادھر نواب صاحب اپنی ادھیڑ بن میں لگے ہوئے تھے۔ نواب صاحب نے اپنے خاص دربان کو حکم دے رکھا تھا کہ جب کوئی کار آئے تو بلا کسی تاخیر کے مجھے مطلع کرو۔ چنانچہ اختر کی ...

تو صرف ایک محفل میں اس کو ۵۴ ہزار روپیہ دے چکا ہوں سو آپ نے امراء شہر میں سے کس کس کو دعوت دی ہے؟

اختر: شہر کے تقریباً کل امراء تشریف لائیں گے۔ میرے خیال میں ۸ سو مہمانوں کی تشریف آوری کی توقع ہے۔

نواب صاحب: میرے ہمراہ بھی ایک اور نواب صاحب ہونگے میں ان سے آپکا تعارف کراؤں گا وہ واقعی عجیب و غریب آدمی ہیں۔ تین لاکھ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہوتی ہے مگر کیا مجال کہ کسی سے ملنے میں عار محسوس کرتے ہوں۔ بڑے ملنسار محسن اور زندہ دل آدمی ہیں۔

اختر: بہت بہت شکریہ۔ آپ ان کو ضرور اپنے ہمراہ لائیں یہ مجھ پر بڑا ہی کرم ہو گا!

نواب صاحب: آپ نے اٹھارہ ہزار روپیہ کا انتظام کر لیا ہے نا؟

اختر: آپ کی دعا سے ایسی رقموں کا تو ہر وقت انتظام رہتا ہے۔

گفتگو یہیں تک ہونے پائی تھی کہ ملازم نے ام الخبائث (شراب) کا ایک جام نواب صاحب کی خدمت میں پیش کیا جس کو انہوں نے اختر کے سامنے پیش کیا اور اصرار کے بعد اختر دوسرا گلاس آنے تک نوش فرما گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد اختر میاں نواب صاحب سے رخصت ہوئے اور کار میں سوار ہو کر سیدھے ہم احباب میں پہنچے ...

[illegible]

سرمہ نور افزا

اُف! کیسا برا موسم ہے!

امرت دھارا

امرت دھارا لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ ۲۵ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ ہجری

ہزایکسلنسی وائسرائے کی تقریر

موجودہ صورت حال کا تجزیہ

مرکزی مجالس مقننہ کے سامنے ہزایکسلنسی وائسرائے کی تقریر اپنے مفہوم اور نتیجہ کے اعتبار سے جس قدر بے معنی اور مایوس کن تھی اس کی مجموعی حیثیت پہلے کالموں میں اظہار خیال کیا جا چکا ہے آج اس کا ایک مخصوص حصہ ہمارے پیش نظر ہے جس میں ہزایکسلنسی نے کانگریس اور اس کی تحریک سول نافرمانی کا ذکر خیر کیا ہے اور موجودہ حالات کے متعلق یہ ارشاد فرمایا ہے کہ وہ ان کی پیشین گوئی کے عین مطابق اور رائے عامہ کے اثر کا نتیجہ ہیں۔ ہزایکسلنسی کی تقریر کے مذکورہ بالا حصہ کا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

"میں نے آج سے دو سال قبل ہی یہ پیشین گوئی کر دی تھی کہ سول نافرمانی کی تحریک رفتہ رفتہ ختم ہو جائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا اور تحریک سول نافرمانی بالآخر قطعی طور پر ختم ہو گئی۔ حکومت کو یہ کامیابی جو حاصل ہوئی وہ خود اس کے عمل سے اتنی نہیں ہوئی جتنی کہ عوام الناس کے بہتر احساس اور پختہ رائے عامہ سے ہوئی ہے۔"

ہزایکسلنسی وائسرائے کے اس فخریہ بیان اور فاتحانہ انداز کے متعلق ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ یہ عرض کرنا پڑتا ہے کہ اس کا نہایت غلط اور بے موقع استعمال کیا گیا ہے اور حکومت کی فتح کو ہزایکسلنسی نے جس بنیاد پر مبنی بتایا ہے وہ حقیقت سے بہت بعید ہے اور گزشتہ واقعات سے اس کی تصدیق ہرگز نہیں ہو سکتی۔

سول نافرمانی کی تحریک اس وقت ملک کے اندر یقیناً ختم ہو گئی ہے۔ لیکن اس کے متعلق یہ کسی طرح بھی نہیں کہا جا سکتا کہ خدانخواستہ حکومت کے طرز عمل سے ختم ہو کر ایسا کیا ہے بلکہ اس کا صاف اور کھلا ہوا سبب صرف ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ حکومت نے اپنے غیر معمولی اور مستبدانہ قوانین کے ماتحت جو عام تشدد کیا ہے اور ایگزیکٹو کو ایسے اختیارات دیدیئے ہیں جو کسی باقاعدہ آئینی حکومت میں نہیں دیئے جا سکتے وہ قوم کے لئے ناقابل برداشت ثابت ہوئے ہیں اور ان کی موجودگی میں کئی سال کی مسلسل دو عظیم قربانیوں کے بعد سول نافرمانی کی جنگ کو جاری رکھنا اس وقت ...

کرتے وقت تھے کیونکہ جن وجوہ و اسباب کی بناء پر سول نافرمانی شروع کی گئی تھی وہ بدستور باقی ہیں بلکہ ان میں اضافہ ہو گیا ہے۔ البتہ حکومت نے اپنی زبردست قوت سے قوم کے قوائے عملیہ کو شل کر دیا ہے۔ اور باوجود ہر قسم کی جارحانہ جدوجہد ختم ہو جانے کے بھی وہ اب تک اصل مطالبات کے متعلق اپنے رجعت پسندانہ نقطۂ نگاہ پر قائم ہے اور بلاضرورت متشددانہ قوانین کو برقرار رکھنے پر تلی ہوئی ہے۔

ہزایکسلنسی کی تقریر کے وہ چند جملے جو تشدد آمیز قوانین کو برابر جاری رکھنے اور صوبہ سرحد کی سرخپوش جماعتوں کو آزاد نہ کرنے کے متعلق ہیں مذکورہ بالا بیان کے ساتھ مل کر اجتماع ضدین کا ایک عجیب نمونہ پیش کرتے ہیں۔ ایک طرف تو ہزایکسلنسی نے فرمایا ہے کہ سول نافرمانی کی تحریک ان کی پیش گوئی کے مطابق اور بہتر رائے عامہ کے اثر سے ختم ہوئی ہے اور وہ امید کرتے ہیں کہ یہ تحریک اب کبھی شروع نہ ہو سکے گی اور دوسری طرف اس بیان کے بالکل متصل کہا ہے کہ

"ہم ان جماعتوں کو آزاد کر دینے کا خطرہ برداشت نہیں کر سکتے تھے جو کانگریس سے زیادہ انقلاب انگیز ہیں اور ایک علیحدہ حیثیت رکھتی ہیں اگرچہ انہیں کانگریس کے اغراض و مقاصد سے کم و بیش وابستگی حاصل رہی ہے اور اس سے زیادہ ہمارے لئے یہ ناممکن تھا کہ ہم ان مخصوص اختیارات کو ترک کر دیتے جو سول نافرمانی کی تحریک کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ثابت ہوئے تھے۔"

...

مسلمان مسٹر آصف علی کی قومی خدمات، ان کے اخلاص اور ان کی ذاتی لیاقت و قابلیت کی قدر نہیں کر سکتے تو کم سے کم کیمونل ایوارڈ ہی کی خاطر جسے وہ ایک مستقل اصول سمجھتے ہیں ان کے مقابلہ میں کسی مسلم امیدوار کو کھڑا کرنے کی غلطی کا ارتکاب نہ کریں۔

... ہندوؤں کو پہنچ سکتا ہے۔

اس کے بعد ہم مسلمانوں کو مخاطب کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا معاملہ نہایت صاف اور سادہ ہے جس میں کسی قسم کی پیچیدگی نہیں ہے۔ اگر مسلمانوں کے کسی ...

شذرات

اراکین اسمبلی کا احساس ذمہ داری

سر عبدالرحیم نے جو اسمبلی میں مخالف جماعت کے لیڈر ہیں اخبارات کے نمائندوں کو ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ

"اسمبلی کے گزشتہ اجلاسوں کی طرح اس اجلاس کا بھی سب سے زیادہ نمایاں پہلو یہ تھا کہ بہت سے منتخب شدہ اراکین اکثر غیر حاضر رہے۔ حتی کہ "آربی بل" کی ترمیم جیسے اہم ترین مسئلہ پر بھی جب رائے شماری کا وقت آیا تو ہماری جانب زیادہ سے زیادہ ۴۶ آراء بہم پہنچ سکیں اور متعدد اراکین نے جو شملہ میں موجود تھے اس کی پروا نہیں کی کہ کم سے کم رائے شماری کے وقت تو اسمبلی میں حاضر ہو کر ملک کی نمائندگی کر سکیں مجھے یقین ہے کہ گزشتہ چند اجلاسوں کے دوران میں اگر منتخب شدہ اراکین کی غیر حاضری بلا کسی معقول وجہ کے اس قدر زیادہ نہ ہوتی تو ہم یقیناً حکومت پر بہت کچھ دباؤ ڈال سکتے۔ میں اس حقیقت کو نظرانداز نہیں کر سکتا کہ اسمبلی میں ہمیشہ ایسے اراکین موجود رہتے ہیں جو یا تو اپنی رائے سے کوئی فیصلہ کر ہی نہیں سکتے یا جن کا یہ خیال ہوتا ہے کہ اگر انہوں نے کسی معاملہ میں حکومت کی مخالفت کی (خواہ وہ مخالفت ان کے ضمیر کے مطابق ہی کیوں نہ ہو) تو اس سے وہ حکومت کی خدمت سے محروم ہو جائیں گے۔"

اکثر اراکین اسمبلی میں احساس ذمہ داری کا یہ فقدان کوئی نیا نہیں ہے۔ ہم اس کی طرف عامۃ الناس کی توجہ ہمیشہ منعطف کراتے رہے ہیں۔ اسمبلی کے اندر اہم ترین مسائل کا فیصلہ حکومت کے حق میں اکثر اسی طرح ہوتا رہا ہے کہ یا تو منتخب شدہ اراکین نے کھلم کھلا حکومت کا ساتھ دیا ہے یا وہ لوگوں کی نظروں سے بچنے کے لئے غیر حاضر ہو گئے ہیں۔ رہا حکومت کی خدمت کا سوال سو اس کے متعلق بھی بہت سے اراکین اسمبلی کا مسلک بالکل صاف اور بر ملا ہے۔ انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اسمبلی میں جا کر ...

کا مقصد ہی یہ ہے کہ حکومت جن معاملات کو اپنے مقصد کے مطابق طے کرانا چاہے ان کی تائید کر دی جایا کرے خواہ وہ پبلک مفاد کے کتنے ہی منافی کیوں نہ ہوں آئندہ انتخابات میں رائے دہندگان کو یہ سوچنا چاہئے کہ وہ اس قسم کے نمائندے بھیج کر اپنے ہی گلے پر آپ چھری پھروانی چاہتے ہیں یا نہیں؟

خان عبدالغفار خاں کا چیلنج

فخر افاغنہ خان عبدالغفار خاں نے ہزاری باغ جیل سے رہا ہونے کے بعد اپنے سب سے پہلے بیان میں سر ہیری ہیگ کے اس الزام کی پرزور تردید کر دی ہے جس کا مفاد یہ تھا کہ سرخپوشوں کی جماعت تشدد آمیز ذرائع استعمال کرتی رہی ہے اور ان کے لیڈر عدم تشدد کے اصول پر سختی کے ساتھ قائم نہیں رہے ہیں۔ خاں صاحب موصوف نے نہایت صاف اور واضح الفاظ میں حکومت کو چیلنج کیا ہے کہ وہ کوئی ایک واقعہ بھی ایسا ثابت کرے جس سے ان کی یا ان کی جماعت کے خلاف مذکورہ بالا الزام کی تصدیق ہو سکے جن لوگوں نے خاں صاحب کی گزشتہ زندگی کا مطالعہ کیا ہے اور جنہیں خدائی خدمتگاروں کی تحریک کے متعلق تھوڑی بہت معلومات حاصل ہیں ان سب کو یہی توقع تھی کہ خاں صاحب موصوف رہائی کے بعد نہایت مضبوطی کے ساتھ اس الزام کی تردید کے لئے آمادہ ہوں گے اور حکومت کو چیلنج دیں گے کہ اگر اس کی اطلاعات میں کچھ بھی صداقت ہے تو وہ تمام دنیا پر اسے ظاہر کر کے دکھا دے۔ خاں صاحب موصوف کے ذاتی اصول عدم تشدد کے معاملہ میں گاندھی جی سے کچھ کم نہیں رہے ہیں اس لئے یہ توکسی طرح امید کی ہی نہیں جا سکتی تھی کہ وہ اس قسم کے الزام پر بھی خاموش رہ سکتے ہیں بہرحال اب حکومت کو دیکھنا ہے کہ وہ خاں صاحب کے چیلنج کو کس طرح قبول کرتی ہے اور سر ہیری ہیگ کے جانشین ہوم ممبر اس چیلنج کا کیا جواب دیتے ہیں۔

حوادث واحکام

اسمبلی کے انتخاب میں دہلی کا نمائندہ

دارالحکومت

مجاہد ملت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مواعظ

باڑہ ہندوراؤ۔ فتح پوری اور جامع مسجد میں اہم تقریریں

دہلی ۳ ستمبر۔ مجاہد ملت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری آجکل مسلمانان دہلی کی خوش قسمتی سے دہلی میں تشریف فرما ہیں۔ حالانکہ موصوف کی اہلیہ علیل ہیں اور بغرض تبدیل آب و ہوا مسوری پہاڑ پر مقیم ہیں لیکن مسلمانان دہلی کے اصرار سے آپ دہلی تشریف لے آئے اور اپنے پاکیزہ خیالات اور مواعظ حسنہ سے تشنہ لبوں کو سیراب فرمایا۔

گزشتہ جمعرات کو باڑہ ہندوراؤ میں آپ نے سیرۃ النبی کے عنوان پر ایک زبردست اور پرمغز تقریر کی حاضرین کی تعداد دس ہزار سے بھی زیادہ تھی۔ ہفتہ کو مسجد فتح پوری میں اتباع سنت اور سیرۃ الرسول پر ایک جامع تقریر فرمائی اور بیس ہزار مسلمانوں نے استفادہ کیا۔ ۲ ستمبر بروز اتوار جامع مسجد میں ختم نبوت۔ حقانیت اسلام۔ اصلاح بین المسلمین وغیرہ مسائل پر اظہار خیال فرمایا۔ جامع مسجد میں مسلمانوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ باوجود رفیع الصوت ہونے کے شاہ صاحب کی آواز آخر تک نہ پہنچ سکی ان تمام تقریروں کا گہرا اثر مسلمانوں نے قبول کیا ہے اور عام طور پر یہ خواہش کی جا رہی ہے کہ شاہ صاحب چند روز قیام فرما کر مسلمانان دہلی کو اپنے زرین خیالات اور پاکیزہ جذبات سے مستفید فرمائیں۔ اگرچہ شاہ صاحب اپنی اہلیہ کی علالت سے سخت تشویش اور پریشان ہیں اور دعوتوں کی کثرت ان کو قیام دہلی کی اجازت نہیں دیتی مگر پھر بھی توقع کی جاتی ہے کہ شاہ صاحب دہلی میں ایک دو روز اور قیام فرمائیں گے اور مسلمانان دہلی کو سحر حلال کے جام پلا کر ان کے تن نیم جان میں حیات تازہ کی برقی رو پیدا کریں گے۔

جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا اجتماع

بدایوں کے مشہور قبرستان کی توہین کے خلاف احتجاج

انتخابات کے بارہ میں جمعیۃ علماء ہند کے فیصلہ کی تائید

مسٹر آصف علی کو ووٹ دینے کیلئے اپیل

مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کو دعوت چائے

معززین اور اکابرین کی شرکت

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کی صحت

زلزلہ کے جھٹکے

بلند شہر میں ہیضہ کا زور

دیوار گرنے سے دو اشخاص ہلاک

خان عبدالغفار خاں سے صدارت کیلئے درخواست

دعوت خاص

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

دنیا کا سب سے چھوٹا انسان

مہاراجہ اندور غیر معین عرصہ کیلئے جلاوطن

حکومت ہند کے محکمہ سیاسیات کا اعلان

دہلی اسٹیشن پر ایک قلی کی ہلاکت

آگرہ کے ہندو مسلمانوں میں تصفیہ ہو گیا

باہمی رواداری اور عدم مداخلت کا اقرار

دفعہ ۱۴۴ کی واپسی۔ ہڑتال ختم۔ آرتی اور نماز کی آزادی

نینی تال ۲ ستمبر۔ ایک مسجد کے قریب مندر میں آرتی کے سلسلہ میں جو ہندو مسلم فساد برپا ہو گیا تھا وہ اب تسلی بخش طریقہ سے طے ہو گیا ہے اور دفعہ ۱۴۴ کو واپس لے لیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک معاہدہ پر ہندو مسلمانوں نے دستخط کر دیئے ہیں اور چند ہفتوں سے آگرہ میں جو ہڑتال منائی جا رہی تھی وہ ختم ہو گئی ہے۔ ہندو مسلمانوں کے نمائندوں کے درمیان ذیل کا معاہدہ قرار پایا ہے۔

ہم آگرہ کے ہندو مسلمان اپنے اختلافات کو ختم کرتے ہیں اور ہم حسب معمول اپنے مندر اور مسجد میں پوجا اور نماز ادا کرتے رہیں گے اور باہمی رواداری کا ثبوت دینگے۔ اور ایک دوسرے کی عبادت میں کسی قسم کی مداخلت نہ کریں گے۔

اس معاہدہ اور تصفیہ کے بعد آج دوکانیں کھل گئیں مگر اتفاق سے گزشتہ رات قتل کا ایک واقعہ رونما ہو گیا جس سے ہندو اور مسلمان دونوں نے اپنی دوکانیں بند کر دیں۔

بریلی ۲ ستمبر۔ گزشتہ رات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی مداخلت سے ہندو مسلم ہنگامہ ہوتے ہوتے رہ گیا۔ ...

ہندو طلباء کے نام مجسٹریٹ کا نیا حکم

تین میل کے اندر درسگاہوں میں جانے کا حکم

مدنا پور ۲۸ اگست۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدنا پور نے قانون انسداد دہشت انگیزی کے ماتحت سب ڈویژن میں سب سکولوں کے نام مندرجہ ذیل حکم جاری کیا ہے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر کوئی ہندو لڑکا کسی ایسے مڈل سکول میں داخل نہیں ہو سکتا جو اس کی جائے رہائش سے تین میل سے زیادہ فاصلہ پر واقع ہو اگر اس کی جائے رہائش سے تین میل کے فاصلہ کے اندر اندر کوئی ایسا ہائی یا مڈل سکول نہ ہو تو اسے نزدیک ترین سکول میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی لیکن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی تحریری منظوری کے بغیر اسے کسی اور ہائی یا مڈل سکول میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔

مولانا اسمٰعیل غزنوی کی سزایابی پر احتجاج

آج بتاریخ ۲۸ اگست مسلمانان شملہ کا عام جلسہ مسجد قطب خاں شملہ میں زیر صدارت جناب حافظ سید محمد عبدالغنی صاحب منعقد ہوا اور حسب ذیل ریزولیوشن باتفاق پاس ہوا۔

مسلمانان شملہ کا یہ عام جلسہ جناب محمد اسمٰعیل صاحب غزنوی کی اس سزایابی پر جو جناب موصوف کو فریضہ حج کے سلسلے میں حجاج کی خدمت سرانجام دینے کی پاداش میں حکومت نجدی نے دی ہے پرزور صدائے احتجاج کرتا ہوا اس سزایابی کو مداخلت فی الدین تصور کرتا ہے۔

(سید محمد مقبول جیتی کشمیری۔ منتظمہ شملہ)

بہار میں مولوی شفیع داؤدی صاحب کا مقابلہ

اسمبلی کیلئے عبدالحامد خان کھڑے ہونگے

الہ آباد میں خان عبدالغفار خاں کا ورود

ہندو مسلم اتحاد پر تقریر

اسمبلی کی امیدواری کے لئے درخواست

ڈاکٹر خاں کا جواب

مدراس کا نیا گورنر

خان عبدالغفار خاں کا الاؤنس جاری ہو گیا

جرمنی میں ۴۲ قیدیوں کی رہائی

جنرل گورنگ کا کارنامہ

انجن اور گاڑیوں کا تصادم بچاس زخمی

جینڈ کے مسلمانوں پر مظالم کے پہاڑ

مسلمانوں کے جائز مطالبات کو پورا کیا جائے

مولانا حبیب الرحمٰن صدر مجلس احرار کا بیان

حضرت مولانا مولوی حبیب الرحمٰن صاحب صدر مجلس احرار ہند نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے۔

تقریباً عرصہ ڈیڑھ سال سے ریاست جینڈ کے ہندو حکام نے مسلمانان جینڈ پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے شاہی دینی مسجد ریاست کے حکام نے اپنے قبضے میں کر رکھی ہے۔ باقی مساجد میں چونکہ سور کا گوشت محراب میں پھینکا گیا تھا اس لئے مسلمانان جینڈ نے بطور احتجاج کے تمام مساجد میں نماز پڑھنی ترک کر رکھی ہے۔ عید الضحٰی کے دن ہمیشہ کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر مسلمانوں کو بکرے اور دنبے کی قربانی سے حکماً باز رکھا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کے قاتل ...

کانگریس اور پارلیمنٹری بورڈ کے مقاصد کی تشریح

بلا امتیاز مذہب و ملت کانگریس ہندوستان کی نمایندہ جماعت ہے

مسئلہ انتخاب پر مسٹر آصف علی بیرسٹر کا اعلان

بخدمت رائے دہندگان لیجسلیٹو اسمبلی، حلقہ انتخاب دہلی۔

مہربان و دوستو!

ایک مرتبہ پھر مجھے اسمبلی کے انتخاب کیلئے کانگریس کی جانب سے امیدوار مقرر کیا گیا ہے اور نو سال کے بعد میں آپ کی خدمت میں یہ التماس لیکر آیا ہوں کہ اپنا حق رائے دہندگی کسی ایک امیدوار کے حق میں استعمال فرمائیں۔ میں اس پالیسی کا جو کانگریس وقتاً فوقتاً کرے حامی ہوں۔ کانگریس کا ...

رائے اس کو دیں کیونکہ میری امیدواری محض اصولوں اور فرائض کی بنیاد پر ہے اور ذاتی حصول مقاصد کے لئے نہیں ہے۔ آج بارہ سال سے زیادہ سے دہلی کو نمایندگی کا حق حاصل ہے دہلی والے خود ہی اس کا فیصلہ کریں کہ نتائج کیا رہے۔ کثرت سے ایسے مسائل ہیں جن کا تعلق تمام ملک سے ہے نیز وہ مسائل جن کا تعلق باشندگان دہلی کی ضروری مفاد سے ہے جن کے سلسلے میں وقتاً فوقتاً اخبارات میں لکھتا رہا ہوں اور اس کے علاوہ عملی منظر عام ...

پارلیمنٹری بورڈ اور مالویہ میں صلح؟

گاندھی جی اور ان کے رفقا کی مساعی

تین بنگالیوں کو سزائے موت

ڈاکٹر انصاری صاحب کی طرف سے تائید

حیدرآباد میمورنڈم

پنڈت مالویہ کی طرف سے حمایت کا امکان

پولیس پر ڈاکوؤں نے گولی چلادی

ویدحکیم بنجاؤ

تلوار مارکہ شربت فولاد

فوراً ضرورت ہے

Menagin the Million House P. Box No 6837 Barra Bazar Calcutta

دی امریکن کمرشل سٹور پوسٹ بکس ۔۔ کلکتہ

دہلی میونسپلٹی کی تغافل شعاری

باشندگان احاطہ کدارا کی فریاد

محلہ احاطہ کدارا اور گلی درزیاں نیز اس کے گرد و نواح کا علاقہ وارڈ ۱۲ میں نہایت اہمیت رکھتا ہے ان محلوں میں ہزاروں ہندو مسلم گھرانوں کی آبادی ہے اور یہ آبادی قدیم زمانے سے چلی آ رہی ہے۔ مگر میونسپل کمیٹی کے ارباب حل و عقد نے ایسی آبادی کو غالباً اپنے حدود سے خارج سمجھ رکھا ہے اور اسی وجہ سے ان محلوں کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتی یہاں کی گلیاں سڑکیں، ہر چیز میونسپل کمیٹی کی تغافل آشنائی کا پتہ دے رہی ہیں۔ حالانکہ ٹیکس کی ادائیگی اور دیگر معاملات کے لحاظ سے یہ علاقہ میونسپل کمیٹی کی کم امداد نہیں کر رہا ہے لیکن اس کے باوجود یہ حالت ہے کہ تمام شہر میں بجلی اور نل کا گلی گلی میں انتظام ہو گیا ہے۔ لیکن محلہ احاطہ کدارا اور گلی درزیاں اس سے محض نا آشنا ...

چودہری ظفر اللہ خاں مسلمانوں کے نمایندہ نہیں ہو سکتے

حکومت کو مسلمانان بنگلہ کا انتباہ

بنگہ ۱۳ر اگست۔ مسجد اہل السنت والجماعت بنگہ میں انجمن ترقی اسلام بنگہ کا اجلاس بعد نماز عشاء زیر صدارت بابو فضل الدین صاحب وسنیٹری انسپکٹر صدر انجمن ہذا منعقد ہوا جس میں سکرٹری عبد العزیز صاحب نائب صدر انجمن ہذا نے یہ بات پیش کی کہ چودہری ظفر اللہ خاں جو میاں سر فضل حسین صاحب کے جانشین مقرر ہو رہے ہیں ہرگز مسلمانان ہند کے نمایندہ نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ ہندوستان کے ۸ کروڑ مسلمانوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ مسلمان انہیں ان کے عقائد کے لحاظ سے مسلمان تسلیم کرتے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے مندرجہ ذیل قرار داد پیش کی جو متفقہ طور پر پاس ہوگئی۔

ممنون فرمائیں۔

آپکا۔ افضل حق ایم۔ ایل۔ سی

الجواب۔

شملہ ایلی

۲۸ر اگست ۱۹۳۴ء

مکرمی چودہری افضل حق صاحب

مجھے کامل یقین ہے کہ آپ کو پتہ چل گیا ہوگا کہ گڈے کے نام کے متعلق صرف ایک غلط فہمی تھی۔ گڈے کا نام احمق تھا۔ اب اس کا نام تبدیل کر کے بہادر رکھ دیا گیا ہے۔

تمہارا

جگدیش دتہ وزیر زراعت

ڈپو۔ اینج ملک معتمد دفتر احرار اسلام ہند لاہور

صاحب نے بیان دیا ہے کہ ریاست میں مرزائی تبلیغ ہو رہی ہے ...

جمعیۃ علماء صوبہ سرحد کا عظیم الشان اجلاس

انتخابات کے بارے میں جمعیۃ علماء ہند کے فیصلہ کی تائید

چودہری افضل حق صاحب کے کتے کا جواب

گدھے کا نام احمق کی بجائے بہادر رکھا گیا ہے

کشمیر کے سیاسی قیدیوں کی رہائی کی خواہ

ایک پروفیسر بندر بن گیا

بندر کے غدود لگانے کا نتیجہ

سائنس جدید میں حیرت انگیز اضافہ

بے اولادوں کو مژدہ

بے مثل تجربات و بے نظیر تصنیفات

محبوب عاشق کے قدموں پر

برص کا خاص علاج

حکیم محمد عالمین بوٹی دوا خانہ در بھنگہ بہار

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پرلانے والا

بال سیاہ تیل

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

Harmyasram Pakhpota (Bengal)

MAHRONDA PHARMACY P.O. Mahronda Allahabad

مہرونڈہ فارمیسی مہرونڈہ الہ آباد

ڈیڑھ سو سال کے بعد بشارت

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

حیات حافظ رحمت خاں

آنریبل سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یوپی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

مبلغ ایک ہزار روپے کی قدردانی فرمائی ہے

المشتہر منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

لے شیراینڈ کمپنی جالندھر شہر پنجاب

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی - اے)   معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی - یوم یکشنبہ ۲۵ جمادی الاول ۱۳۵۳ہجری مطابق ۹ ستمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۱۲

خواب

سناٹا پچھلی رات کا ہے، مخلوق خدا کی خواب میں ہے
تاروں کی نگاہیں نیچی ہیں، ہلکی سی چمک مہتاب میں ہے
اطراف میں روشندانوں کے، کچھ نور سا دھیما دھیما ہے
دیواروں کے نیچے گلیوں میں، پُرہَول اندھیرا چھایا ہے
پتوں کو سمیٹے خواب میں ہیں، دوڑی ہوئی بیلیں کاخوں پر
بول اُٹھتا ہے بے ہنگام کبھی، ایک آدھ پرندہ شاخوں پر
اللہ یہ کیسی بے چینی، اس وقت دل بے تاب میں ہے
پرتو ہے یہ کس کا ذرّوں پر، کس کی یہ جھلک مہتاب میں ہے؟
فردوس کی شمعیں روشن ہیں، یا عکسِ چراغِ طور ہے یہ
گھر بھر میں یہ کس کا پرتو ہے، ہر چیز پہ کیسا نور ہے یہ؟
حلقے میں گھرا ہوں جلووں کے، ہستی کا نہیں کچھ ہوش مجھے
اس وقت یقیناً خواب میں کوئی دیکھ رہا ہے جوشؔ مجھے
غربت میں ہے لطفِ صبحِ وطن، ہر چیز پہ وہ رعنائی ہے
ویرانے میں اپنے مجنوں کی تسکین کو لیلیٰ آئی ہے
طوفان سا ہے شیریں ہے، حسن آیا ہے کشتی کھینے کو
بیتاب ہے شیریں بازوپر فرہاد کے بوسہ دینے کو
اک رنگ سا دل میں رقصاں ہے، اک نور سا مجھ پہ چھایا ہے
ان ہونٹوں پہ شاید سوتے میں ہلکا سا تبسم آیا ہے

(جوش ملیح آبادی)

معاصرین کے افکار و آرا

ارتداد سے فسخ نکاح

[illegible]

جمعیۃ علمائے ہند

[illegible]

کب آخر کب؟

[illegible]

(الہلال)

موجودہ مجالس قانون ساز

[illegible]

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جنکو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت وصداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق یا اسلام کی گزشتہ عظمت وسطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی ومذہبی وتاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اسکا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ واشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون۔ اسکے حجم اور اس کی کتابت وطباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک ہے۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا بیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط وکتابت کر سکتے ہیں، پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا۔ اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Regd No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 17   DELHI WEDNESDAY, SEPTEMBER, 5, 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی
قرآن مجید
نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا
قبول اسلام
اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر دیکھئے جس کو پڑھکر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائینگے
قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصولڈاک
منیجر الجمعیۃ دہلی

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان زلزلہ

بتوسط بیت المال امارت شرعیہ بہار

جناب مولوی محمد ناظر صاحب قریشی کلرک رنگون

[illegible]

مولوی محمد ناظر صاحب قریشی کلرک - رنگون
مرسلہ حافظ محمد سعید صاحب از مصلیان مسجد ٹمنہ جنکشن

مولوی محمد حنیف صاحب انسپکٹنگ مولوی - رانچی
مرسلہ داؤدجی دادا بھائی اینڈ کمپنی - کلکتہ

[illegible]

حق آواز کی بندش

[illegible]

گیا میں مومن کانفرنس کا انعقاد

[illegible]

لائل پور میں مرزائیوں کی درگت

لائل پور ۵ اگست مولانا لال حسین اختر مبلغ اسلام تردید مرزائیت کے سلسلہ میں ضلع لائل پور کا دورہ کر کے اٹھارہ یوم کے بعد تشریف نارووال ہوتے ہوئے [illegible]

... ایک دری پر بیٹھے پایا اور ایک شخص کو تقریر کرتے ہوئے پایا جماعت صاحب نے نہایت دریدہ وہنی اور گستاخی سے مولانا لال حسین اختر کے اس اعتراض کو جو مولانا نے مرزا صاحب قادیانی پر مرزا صاحب کی کتب کے حوالہ جات اور پچاس روپے نقد ...

امریکہ کے کارخانوں میں ۴ لاکھ مزدوروں کی ہڑتال

[illegible]

... اور مسلمانوں نے نعرۂ تکبیر کے نعرے لگائے۔

دنیا مرنگا ...

[illegible] کی ہدایت کی گئی ہے۔

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مشہور ومعروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نہایت عمدہ شدہ ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے [illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تصوف کی اردو میں جامع اور مکمل کتاب

حقائق

[illegible]

فن کروشیا کی اردو میں جامع اور مکمل کتاب [illegible]

خزینہ فن کروشیا

[illegible]

ملنے کا پتہ:- دار الاشاعت الاعظم زیبا بلڈنگ پتھر گٹی حیدرآباد

مذہبی - علمی - اخلاقی وتبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپکو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائیگا۔

صحائف رحمانی کے ۲۲ نمبر جن میں قرآن وحدیث واقعات اور خود مرزا کے الہامات سے قادیانی دروغ گوئی کی پول کھول دی گئی ہے مکمل سٹ سکے دین مرزا کفر خالص کے دیکھنے سے آپکو مرزائیوں کے کفریہ عقائد کا پورا پتہ چل جائیگا۔ قیمت ۱۰
نامہ حقانی در کذب قادیانی کے مطالعہ سے آپ قادیانیوں کے مکر وفریب سے واقف ہو جائیں گے۔ قیمت ۵
اطلاع رحمانی۔ میں ان سو سوالوں کا جواب ہے جو احمدی تبلیغ کی طرف سے شائع کئے گئے قابل دید ہے قیمت ۸
دوسری شہادت آسمانی میں بتایا گیا ہے کہ مرزا کی بیان کردہ علامات ہرگز امام مہدی کا نشان نہیں ہو سکتیں قیمت ۸
ہدیہ عثمانیہ۔ میں صحیفہ آصفیہ اور اس کے مصنف کی حالت کو آفتاب کی طرح روشن کر کے دکھایا ہے قیمت ۸
انوار ایمانی میں عبد الماجد قادیانی کی کذب بیانی کا صحیح نقشہ ہے۔ قیمت ۸
حقیقۃ المسیح میں سچے مسیح کی علامات اور مسیح کاذب کی حالت کو روشن کر کے دکھایا ہے قیمت ۸
آئینہ کمالات مرزا میں مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشگوئیاں اور الہامات کا صریح جھوٹ ثابت کیا گیا ہے قیمت ۳
مسیح قادیان کی خالت کا بیان کے دیکھنے سے قادیانیوں کی حقیقت کا پورا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔ قیمت ۳
معیار صداقت سے مرزا صاحب کا خود اپنے بیان سے کاذب ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ار
معیار المسیح میں جن آیتوں سے مرزا کی صداقت ثابت کی جاتی ہے ان ہی سے مرزا کا کاذب ہونا ثابت کیا ہے قیمت ۳
حقیقت رسائل اعجازیہ۔ میں نیدرہ دلیلوں سے مرزا قادیانی کے دعوی اعجاز کو باطل ثابت کیا ہے قیمت ۸
ختم نبوت فی القرآن فی الحدیث والآثار میں قرآن وحدیث کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا

حیات محمود اسیر مالٹا۔ حالات سفر واسارت مالٹا حضرت شیخ الہند مرتبہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی قیمت ۱۲
علم الکلام مصنفہ مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی جس میں اسلام کی صداقت وجود باری ملائکہ وغیرہ کا مفصل بیان ہے قیمت ۸
اعجاز القرآن قیمت ۸ صراط مستقیم قیمت [illegible] دلائل الخیرات بلاجلد ۸

ملنے کا پتہ:- منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

مع

خلاصۃ التفاسیر

[illegible]

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تقریر سیرت

سحر اور معجزہ میں فرق اور داعیٔ اسلام کا اعجاز و کمال

توحید الٰہی کی عالمگیر محبوبیت اور آفتاب نبوت کی ضیا پاشی

امریکہ کے قانون امتناع خمر کی تنسیخ اور تہذیب جدید کے افکار کے نتائج

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند)

جادو اور معجزہ کا فرق

آپ کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ اگر معجزہ کو کوئی اہمیت دی گئی تو پھر جادو اور معجزے میں فرق کرنا مشکل ہو جائے گا لیکن مجھکو تعجب ہے کہ آپ کو یہ شبہ کیوں ہوا جبکہ آپ کو معلوم ہے کہ مصر میں جادوگروں کا ایک مقدس پیغمبر سے مقابلہ ہو چکا ہے …

صبح سے شام تک جو قوم ہرا بچھے اور خوبصورت پتھر کو اپنا معبود بنالیتی ہو وہ انبیاء علیہم السلام کی توحید کو کس طرح سمجھ سکتی تھی …

سراج منیر کی تفسیر

امریکہ میں تجربہ

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

کابل میں جشن استقلال کا روح پرور مظاہرہ

افغانستان کے دور ترقی کا اجمالی خاکہ

اعلیحضرت ظاہر شاہ کی افتتاحی تقریر

کابل میں امسال جشن استقلال و حریت افغانستان کی سولہویں سالگرہ نہایت شاندار طریقہ سے منائی گئی اور ارکان دولت کے علاوہ تمام رعایا نے اس میں حصہ لیا۔ اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ والی افغانستان نے اس جشن کا افتتاح فرمایا۔ افتتاح کے وقت مختلف ممالک کے سفراء، ایمان دولت ارکان مجلس شوریٰ، اعضاء جمعیت علماء، جریدہ نگار، فوجی افسران اور طلباء اور عام لوگ شریک تھے۔ اس موقعہ پر اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ نے جو افتتاحی تقریر فرمائی اس کا ترجمہ معاصر "اصلاح" کابل کی وساطت سے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا:

ملت محبوب من! استقلال وطن کی اس سولہویں سالگرہ کے مبارک موقعہ پر میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں اور اس خاک پاک اسلام کی ترقی و فلاح کے لئے خدائے تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں …

عزیزان من! مدلہ سال کے عرصہ میں افغانستان نے اپنے شرف استقلال کی حفاظت کے لئے جو جہد بلیغ کی وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے …

آخر میں، میں خدائے تعالیٰ سے ملت نجیب اور ملک عزیز کی ترقی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ پائندہ باد استقلال افغانستان۔ شاد باد عزیز من۔

۲۱ سال کا ایک نوجوان نیلام کے لئے

ایک مغربی اخبار میں نئی قسم کی اشتہار بازی

پیش کرتا ہوں جو زیادہ بولی دے … میں فن پیراکی کا ماہر ہوں، کرکٹ کا ڈاکٹر ہوں … میں دفتر کا کام کر سکتا ہوں۔ مضامین لکھ سکتا ہوں۔ جلسوں میں تقریر کر سکتا ہوں اور ورزش کی کہانیاں سنا سکتا ہوں!

(ایسے خود فروش کے لئے بہترین مقام عجائب گھر یا سر آغا خاں کی سکرٹری شپ ہے)

"مجھے میرے عاشق سے بچاؤ"

بلگریڈ کی عدالت میں ایک حسینہ کی درخواست

بلگریڈ کے ایک تھیٹر کی ایک نہایت حسین ہمہ جمال ایکٹرس نے ضلعی مجسٹریٹ کی عدالت میں یہ درخواست دی ہے کہ "مجھے میرے عاشق سے بچاؤ"۔ … بہرحال عدالت نے درخواست کو مسترد کر دیا ہے۔ اب اس بیچاری ایکٹرس نے اسی قسم کی ایک درخواست پولیس میں دی ہے۔ دیکھئے اسکا کیا حشر ہوتا ہے!

ٹوکیو میں نا کتخدا لڑکیوں کی تعلیم کا نیا انتظام

امور خانہ داری اور بہتر بیوی بننے کی تعلیم

ٹوکیو (جاپان) میں لڑکیوں کا ایک اسکول قائم ہوا ہے جس میں ان کو امور خانہ داری کی تعلیم دی جاتی ہے …

مرحوم زارو آغا کا حریف

سلونیکا کے ایک یہودی کا دعویٰ

دنیا کے معمر ترین انسان زارو آغا (ترک) نے ۱۶۵ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ اب علاقہ سلونیکا کے ایک یہودی نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کی عمر ۱۳۵ سال کی ہے …

اسوقت دنیا میں پچاس لاکھ غلام موجود ہیں

دنیا میں سب سے پہلے اسلام نے غلامی کی رسم کو موقوف کیا …

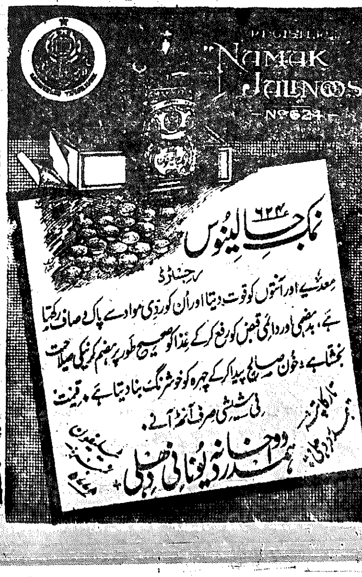

صوبہ سرحد میں شریعت کانفرنس کے انعقاد کی تیاریاں

اکابر ملت کا اجتماع اور مجلس استقبالیہ کی تشکیل

اسلامی انجمنوں سے صدر جمعیۃ علماء سرحد کی اپیل

بذریعہ اخبارات آپ حضرات کو معلوم ہو چکا ہوگا کہ شریعت کانفرنس کے انعقاد کی تیاریاں مرکزی جمعیۃ علماء صوبہ سرحد نے نہایت سرعت سے شروع کر دی ہیں۔ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے ۲۹ اگست کو مجلس استقبالیہ کا قیام بھی عمل ہو چکا ہے۔ جس میں اکابر سرحد و زعماء قوم و علماء کرام وغیرہ نے پر جوش طریق سے اس اہم مذہبی فریضہ کو سرانجام دینے کے لئے حصہ لیا ہے۔

مجلس استقبالیہ نے اپنا کام شروع کر دیا ہے اس لئے میں ماتحت جمعیتوں سے بالخصوص و دیگر انجمنہائے اسلامیہ و ہمدردان قوم و ملت سے بالعموم اپیل کرتا ہوں کہ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے اپنے حلقہ اثر میں پروپگنڈہ نہایت سرعت سے شروع کر دیا جائے تاکہ شریعت کانفرنس کے لئے خوشگوار فضا پیدا ہو جائے۔

امید ہے کہ اس فریضۂ اسلامیہ کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ملی اور قومی ہمدردی رکھنے والا انسان سعی بلیغ فرما کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوگا۔

(خاکسار شاکر اللہ عفی عنہ)

انتقادات

انوار المحمود

(عربی) جلد اول تقطیع ۲۹×۲۲/۸ حجم ۶۱۶ صفحات کتابت و طباعت معتدل۔ کاغذ سفید متوسط، قیمت چھ روپیہ۔ ملنے کا پتہ:- مولانا محمد صدیقی صاحب، منیجر کتب خانہ صدیقیہ کوچہ قابل عطار چاندنی چوک۔ دہلی۔

انوار المحمود سنن ابی داؤد کی ان تقریروں کا مجموعہ ہے جو حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب اور حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب نور اللہ مرقدہما نے ابو داؤد کا درس دیتے وقت طلباء اور علماء کے سامنے مختلف اوقات میں فرمائیں تھیں اور جن کو آپکے بعض شاگردوں نے مرتب کر لیا تھا۔ اس کتاب کو ترتیب کے بعد حضرت مولانا انور شاہ صاحب نے خود ملاحظہ فرما کر پسند فرمایا اور اسکے مستند اور معتمد ہونے پر اپنی مہر تصدیق ثبت فرما دی۔

اس کتاب میں ان تقریروں سے بھی مدد لی گئی ہے جو مختلف اوقات میں مولانا خلیل احمد صاحب مرحوم و حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی نے ترمذی شریف اور مسلم شریف وغیرہ کا درس دیتے وقت فرمائیں اور جو ابعرف الشذی وغیرہ ناموں سے شائع ہو گئی ہیں۔ …

نصرۃ الحدیث

مؤلفہ مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی … قیمت … ملنے کا پتہ: پیرزادہ محمد بہاء الحق قاسمی۔ قاسمی منزل دروازہ گلوالی۔ امرتسر (پنجاب)۔ یہ کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے حدیث کی نصرت اور حمایت میں لکھی گئی ہے۔

ہے موجودہ دور فتن میں ارباب تجدد نے جہاں الحاد کے اور دروازے کھولے ہیں وہاں حدیث کا انکار بھی بڑی شد و مد سے کیا جا رہا ہے۔ کسی صاحب نے سیالکوٹ سے ایک رسالہ تحریر فرما کر شائع کیا تھا جس کا نام تھا "میں منکر حدیث کیوں ہوا؟" یہ کتاب "نصرۃ الحدیث" اسی رسالہ کا جواب ہے۔ … "نصرۃ الحدیث" کے مرتبین نے اعتراضات کی حقیقت کو واضح کر کے ضرورت حدیث پر پوری بصیرت کے ساتھ بحث کی ہے اور قرآن کریم کی روشنی میں اقوال رسول کی حیثیت اور وقعت کو نمایاں کیا ہے۔ …

مسلم یونٹی بورڈ اور نیشنلسٹ مسلمان

مسٹر تصدق احمد خاں شروانی کا بیان

مسٹر تصدق احمد خاں شروانی نے "تیج" کے نمائندہ کو مندرجہ ذیل بیان دیا: … جناب کا لیڈر مورخہ ۵ اگست "مسلم یونٹی بورڈ کا مایوس کن رویہ" … میری نظر سے گذرا۔ …

افسانہ

بہار و خزاں

محفل کون و مکان کا ایک نظارہ

ایک گناہ اپنے ہمراہ دس گناہ لاتا ہے

نواب صاحب کی کیمیا نبگی

(۱۸)

اختر — بڑی خوشی سے! اگر آپ میری جانب سے یہ نذرانہ پیش کر دیں گے تو یہ میرے لئے مزید عزت افزائی کا باعث ہوگا۔

نواب صاحب — تو کیا آپ یہاں نذرانہ لے کر آئے ہیں؟ …

سے عطر پاشی کی اور تمام مہمانوں پر ہوٹل کے ملازم عطر پاشی کرتے رہے۔ اب محفل کا کیا کہنا ہے، گلاب اور عطر کی نزہت، بیز خوشبو سے ساری محفل کے مشام دماغ معطر ہو رہے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام محفل کو کسی کیفیت نے مسحور کر دیا ہے۔ …

عراق ریلوے

(۱) نجف، کربلا، کاظمین اور سامرہ اسلامی مقامات مقدسہ کی زیارت کا انتظام عراق ریلوے نے کیا ہے۔ یہ سفر نہایت قلیل کرایہ اور کم وقت میں طے ہوگا۔ دوران سفر میں ہر قسم کی آسائشیں بہم پہنچائی جائیں گی۔

مکہ معظمہ کو جاتے ہوئے عراق کے مقامات مقدسہ کی زیارت کرو!

حجاج کے لئے کوپن ٹکٹ جاری کر دئے گئے ہیں جو ایک سو پچاس دن تک کارآمد ہوں گے۔

۵۰ کلو وزن اسباب پر کوئی زائد کرایہ نہیں لگایا جائے گا۔

شرح کرایہ درج ذیل ہے:-

	تھرڈ کلاس	سیکنڈ کلاس
نقل (بصرہ) سے کربلا تک اور کربلا سے بغداد یا کاظمین (جو اوین سٹیشن) تک اور کاظمین سے سامرہ تک اور واپس براستہ کاظمین نقل تک "بکس"	۱۴/-/-	۴۲/-/-
نقل بصرہ سے کربلا تک اور وہاں سے بغداد یا کاظمین تک اور واپس نقل تک	۱۲/۸/-	۴۰/-/-

ہندوستان میں حجاج کو صرف تیسرے درجے کے ٹکٹ مل سکتے ہیں۔ سیکنڈ کلاس کی ٹکٹیں نقل کے مقام پر خریدی جا سکتی ہیں۔ …

(۱) مولوی محمد باقر حاجی دیوجی جمال مسافر خانہ سرا جیل روڈ عمر کھاڑی بمبئی

(۲) مسٹری سائی لولیا ماندوی کو نواڑہ بمبئی نمبر ۳

(۳) دی آنریبل جائنٹ سکرٹری فیض بخشی بالا گلی بمبئی

(۴) حبیب حاجی رحمت اللہ کھارادر کراچی

(۵) مسٹر عبدالعلی شیخ علی جی معرفت میسرز یوسف علی ملا جانی کریم جی اینڈ کمپنی بندر روڈ کراچی

(۶) آنریبل سکرٹری فیض بخشی معرفت سیٹھ بھائی گوگل کراچی

اینما بغداد کو بک کراؤ۔ بابلہ آف انڈیا کے ذریعہ عراق ریلوے۔

مراۃ المثنوی

مرتبہ قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے

رکن دار الترجمہ، جامعہ عثمانیہ

مثنوی شریف کا یہ وہ جامع و بے نظیر خلاصہ ہے جس سے مثنوی شریف کی تمام پیچیدگیاں رفع ہو گئی ہیں۔ کتاب کی کیفیت اور نمونہ کے صفحات کا ایک رسالہ مرتب کر دیا گیا ہے۔ براہ مہربانی اپنے پتہ سے مطلع فرمائیے کہ رسالہ بذریعہ ارسال خدمت کیا جائے۔

"ملنے کا پتہ"

دائرۃ الادب حیدر گوڑہ حیدر آباد دکن

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔ …

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات مرتبۂ عالم آشنا نکتہ گولیاں اپنے آپجانی تاثیرات سے بیرون ہندمیں مقبول عام ہو چکی ہیں۔ …

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم یکشنبہ ۲۹ ر جمادی الاول ۱۳۵۳ھ ہجری

یونٹی بورڈ کے مینی فیسٹو کا دوسرا ایڈیشن

منظور شدہ اعلان میں دفتر نظامت کی ترمیم

یونٹی بورڈ کا گزشتہ اجلاس ۲۲ر اگست کو ختم ہو گیا تھا۔ اس کے دوسرے ہی دن ۲۳ر اگست کی صبح کو دہلی میں جو انگریزی اخبارات شائع ہوئے۔ ان سب میں ایسوسی ایٹڈ پریس کے حوالہ سے یونٹی بورڈ کے مینی فیسٹو کا خلاصہ درج تھا اور اسی تار میں جو اس خلاصہ پر مشتمل تھا اور ۲۲ر اگست کو لکھنؤ سے روانہ کیا گیا تھا۔ اس کی تصریح بھی کر دی گئی تھی کہ یونٹی بورڈ نے آج اپنا مینی فیسٹو اخبارات کے نمائندوں کو بغرض اشاعت دیدیا ہے۔ لیکن ہے کہ لکھنؤ کے مقامی روزانہ انگریزی اخبار پایونیر میں یہ پورا مینی فیسٹو اسی دن شائع ہو گیا ہو مگر دوسرے مقامات کے انگریزی اخبارات میں اس مینی فیسٹو کا وہ ضروری خلاصہ ہی درج ہو سکا جو ایسوسی ایٹڈ پریس نے دیا تھا اور جس میں تقریباً تمام امور لے لئے گئے تھے۔ اس اطلاع میں یہ بتایا گیا تھا کہ یونٹی بورڈ کے مینی فیسٹو میں مجالس مقننہ کے لئے کھڑے ہونے والے اراکین پر جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں وہ صرف چار ہیں۔ اور ان پابندیوں کو نمبروار یکے بعد دیگرے دیدیا گیا تھا جن کا ترجمہ ہم نے حسب ذیل الفاظ میں کیا تھا:

(۱) جب تک کہ کوئی ایسی دستوری اسکیم مرتب نہ ہو جائے جو تمام متعلقہ ملتوں کے لئے قابل قبول ہو اس وقت تک کمیونل ایوارڈ کی حمایت کرنا۔

(۲) ملک کے لئے سیاسی اور اقتصادی آزادی حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔

(۳) اس قسم کے قوانین کو پیش کرنا یا ان کی حمایت کرنا جو مزدوروں اور سرمایہ داروں، زمینداروں اور کاشتکاروں کے درمیان تعلقات یگانگت پیدا کرنے والے ہوں اور بے روزگاری کو دور کریں۔

(۴) اسلامی شریعت کو قانونی حملوں سے محفوظ رکھنا اور ایسے قوانین کی مخالفت کرنا جو اس میں مداخلت کرتے ہوں اور مجالس مقننہ میں جو مذہبی معاملات پیش آئیں ان کے متعلق علماء سے مشورہ کرنا اور اس کے مطابق عمل کرنا۔

اس کے بعد ۵ر اگست کا معاصر حقیقت جو لکھنؤ میں ۲۳ یا ۲۴ر اگست کو شائع ہوا ہوگا۔ ۲۶ر اگست کی صبح کو ہمیں موصول ہوا۔ اس اخبار میں یونٹی بورڈ کا کامل مینی فیسٹو درج تھا۔ اور اس کے آخر میں ایسوسی ایٹڈ پریس کا حوالہ دیا گیا تھا جو لکھنؤ کی ایک قابل اعتماد مقامی نیوز ایجنسی ہے۔ اور جس سے ہرگز یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ کسی ذمہ دارانہ بیان میں اپنی طرف سے ایک لفظ کی کمی بیشی کو بھی روا رکھے گی۔ اس مینی فیسٹو کی ابتدا میں حسب ذیل عبارت موجود تھی:

"لکھنؤ ۲۲ر اگست۔ آج آل انڈیا مسلم یونٹی بورڈ کا مینی فیسٹو بورڈ کے صدر اور سکرٹریوں نواب محمد اسمٰعیل خاں مولانا شوکت علی (خادم کعبہ)، چودھری خلیق الزماں، سید ذاکر علی، شاہ مسعود احمد ایم۔ ایل۔ سی کے دستخطوں سے شائع ہو گیا اور حسب ذیل امور مینی فیسٹو میں طے کئے گئے ہیں۔"

ہم نے اس پورے مینی فیسٹو کو شروع سے آخر تک پڑھا اور غور کیا کہ یونٹی بورڈ نے اپنے امیدواروں کے لئے جو پابندیاں طے کی ہیں وہ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق ہی ہیں یا ان میں کوئی فرق ہے۔ لیکن ہمیں سوائے کمیونل ایوارڈ کے تیسری جگہ کوئی نمایاں فرق نظر نہ آیا۔ اصل مینی فیسٹو کے الفاظ اور دفعات کی ترتیب حسب ذیل تھی:

(۱) جب تک مختلف اقوام ہند کے درمیان کوئی متفقہ سمجھوتہ نہ ہو وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ فیصلہ (کمیونل ایوارڈ) میں کسی قسم کی تبدیلی یا ترمیم و تنسیخ نہ ہونے دیں گے۔

(۲) ہندوستان کے لئے سیاسی و اقتصادی آزادی حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

(۳) ایسے قوانین پیش کریں گے یا ان کی تائید کریں گے جن کے ذریعہ سرمایہ دار، زمیندار اور کاشتکار میں خوشگوار تعلقات قائم ہوں اور بیروزگاری رفع ہو۔ مسلم یونٹی بورڈ اس قسم کے تمام قوانین کو قابل تنسیخ سمجھتا ہے جو تقریر و تحریر اور اجتماع کی آزادی کے منافی ہیں اور جن کی وجہ سے باشندگان ہند کے طبعی بنیادی حقوق سلب ہو گئے ہیں۔

(۴) مسلم یونٹی بورڈ کے نمائندوں کا فرض ہے کہ شریعت اسلامیہ کا تحفظ کریں اور ایسے قوانین کی پوری قوت سے مخالفت کریں جن سے شریعت اسلامیہ میں مداخلت ہوتی ہو۔ اور جو مذہبی مسائل اسمبلی میں پیش ہو جائیں ان کو علماء کے مشورہ سے شریعت کے مطابق طے کرائیں۔

ان دفعات کے علاوہ مینی فیسٹو کے اور کسی پیراگراف یا فقرہ میں یونٹی بورڈ کے امیدواروں کے لئے اور کوئی پابندی نہیں تھی۔

یہی مینی فیسٹو جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا خلافت میں شائع ہوا۔ ... شائع ہوا۔ ... اسی تاریخ ... ۲۶ر اگست کی شام کو ...

منظوری کے بعد نمائندگان پریس کو دیا گیا تھا اور اسی پر تمام اخبارات نے تنقید کی ہے اور اسی کے الفاظ کو اپنے استدلال کی بنیاد قرار دیا ہے۔ لیکن جب تمام اخباروں میں موافق و مخالف تنقیدیں شائع ہو چکیں اور الجمعیۃ میں اس مینی فیسٹو کی عائد کردہ پابندیوں کے متعلق جو مدار انتخاب قرار دی گئی ہیں ایک مفصل مقالہ لکھا جا چکا تو تقریباً دس روز کے بعد ہمیں یونٹی بورڈ کے دفتر نظامت سے ایک مطبوعہ مینی فیسٹو موصول ہوا جو اس اصلی مینی فیسٹو سے جو بورڈ نے منظور کیا ہے اور جسے دوسرے ہی دن اخبارات نے شائع کر دیا تھا نہ صرف اپنی تشکیل و ترتیب میں مختلف ہے بلکہ بعض مواقع پر متعدد جملوں کا اضافہ بھی کیا گیا ہے جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ کارروائی بعد کی ہے۔ جو یونٹی بورڈ کے دفتر میں بیٹھ کر اور اخبارات کی تنقید پڑھ کر کر دی گئی ہے۔

منظور شدہ مینی فیسٹو کی ترتیب جو صدر اور سکرٹری صاحبان کے دستخطوں سے نمائندگان پریس کو دیا گیا تھا یہ تھی کہ سب سے پہلے ایک مختصر پیراگراف میں یونٹی بورڈ کے قیام اور باہمی اتحاد کا ذکر تھا۔ اس کے بعد پہلا مسئلہ کمیونل ایوارڈ کا تھا جس کے متعلق یونٹی بورڈ کے منظور کردہ ریزولیوشن نقل کئے گئے تھے۔ پھر وائٹ پیپر کا ذکر تھا اور اس میں یونٹی بورڈ اور دوسری انجمنوں کی ... کے بعد ... بیان کیا گیا تھا ... خصوصیات ذکر کی گئی تھیں۔ اور اس تمہید کے بعد علیحدہ اور نمایاں طور پر چار اہم شرائط یا پابندیوں کو شمار کیا گیا تھا جو یونٹی بورڈ کے نمائندوں پر اس مینی فیسٹو کے مطابق عائد کی گئی تھیں اور جن کو ہم اوپر درج کر چکے ہیں۔ ان پابندیوں کے بعد صرف ایک پیراگراف اور تھا اور اس میں مسلم ووٹروں سے یونٹی بورڈ کے امیدواروں کو ووٹ دینے کی اپیل کی گئی تھی۔ بس یہ تھا وہ مینی فیسٹو جو یونٹی بورڈ کے اجلاس میں آخری منظوری اور دستخطوں کے بعد شائع کیا گیا تھا۔

اب یونٹی بورڈ کے دفتر سے جو مینی فیسٹو آیا ہے اس میں بورڈ کے منظور کردہ الفاظ اور ترتیب کا کوئی لحاظ نہیں رکھا گیا اور معاملات کو کچھ اس طرح خلط ملط کیا گیا ہے کہ ... امیدواروں کے متعلق پابندیوں کا ... جو مینی فیسٹو میں نمایاں ... تھا منتشر ہو گیا اور ان چاروں کا کہیں پتہ نہیں چلتا ... تازہ ترتیب یہ ہے کہ کمیونل ایوارڈ تک تو وہ تمہید تھی وہ باقی رکھی گئی ہے اس کے بعد وائٹ پیپر کا عنوان قائم کر کے آخری جملے بدل دیئے گئے ہیں۔ اصل مینی فیسٹو میں تھا کہ

"یونٹی بورڈ وہائٹ پیپر کی تائید نہیں کر سکتا۔ یونٹی بورڈ اس امر کی سعی کرے گا کہ ہندوستان کو اپنا دستور حکومت خود مرتب کرنے کا اختیار حاصل ہو۔"

اور سیاق و سباق سے بھی یہی معلوم ہوتا تھا کہ تمہید میں یونٹی بورڈ کا عام خیال ظاہر کیا جا رہا ہے۔ لیکن ان تمہیدی جملوں کو بدل کر اس طرح بنا دیا گیا:

"یونٹی بورڈ کے نمائندے وائٹ پیپر کی تائید نہیں کر سکتے۔ یونٹی بورڈ کے نمائندے اس امر کی پوری سعی کریں گے کہ ہندوستانیوں کو اپنا دستور حکومت خود مرتب کرنے کا اختیار حاصل ہو۔"

اور یہیں سے ساری ترتیب پلٹ دی گئی۔ وائٹ پیپر کے بعد یونٹی بورڈ کے اغراض و مقاصد اور نظام عمل کا جو کچھ تھا اس کو چھوڑ کر ایک بالکل نیا عنوان "جابرانہ قوانین" کا قائم کیا گیا۔ اور اصل مینی فیسٹو کی دفعہ (۳) کے دوسرے جملہ کو لے کر اس کے بعد ایک بالکل نیا جملہ بڑھا دیا گیا۔ جس کا یہ ذیل پیراگراف بنایا گیا ہے:

"یونٹی بورڈ اس قسم کے تمام قوانین کو قابل تنسیخ سمجھتا ہے جو تقریر، تحریر اور اجتماع کی آزادی کے منافی ہیں اور جن کی وجہ سے باشندگان ہند کے طبعی اور بنیادی حقوق سلب ہو گئے ہیں۔ مسلم یونٹی بورڈ کے نمائندے ایسے قوانین کو منسوخ کرانے کی کوشش کریں گے۔"

اب ضرورت تھی کہ اس کے بعد دوسری باتوں کا ذکر آتا جو "یونٹی بورڈ کے نمائندے کریں گے" لیکن دفتر نے "جابرانہ قوانین" کے بعد پیراگراف لکھا ہے اس میں بغیر تمہیدی جملوں کے لے لیا گیا ہے اور یہ بورڈ کے "سیاسی نظام"، "اقتصادی و عمرانی سرگرمیوں" اور "برسوں کی تمناؤں" کا بیان شروع ہو گیا ہے۔ اور اس کو ختم کر کے پیراگراف میں کمیونل ایوارڈ کے متعلق وہ جملہ نقل کر دیا ہے جس پر دفعہ (۱) مشتمل تھی اور اسی کے ساتھ دفعہ (۲) کے جملے کو ختم کر دیا ہے اگرچہ وہ بہت بے جوڑ ہو گیا ہے پھر دفعہ (۳) والا پہلا جملہ ایک مستقل پیراگراف بنا کر لکھا گیا ہے اور اس کے بعد مذہبی معاملات کے متعلق ایک پیراگراف ہے جس میں ایک یہ ترمیم کی گئی ہے کہ "مذہبی مسائل" اور "اسمبلی" کے درمیان "کسی طرح" کے الفاظ بڑھا دیئے گئے ہیں۔ اور آخری جملہ کو اس طرح کر دیا گیا ہے:

"جو مذہبی مسائل کسی طرح اسمبلی میں پیش ہو جائیں ان کو علماء کے مشورے سے شریعت کے مطابق طے کرائیں گے۔"

جب تمام دفعات کو اس طرح تقسیم کر کے ان کی جداگانہ حیثیت ختم کر دی گئی ...

اور ترمیم و تنسیخ ہو چکی ہے ... تماشہ یہ ہے کہ ایک ہی تاریخ ... پہلا مینی فیسٹو ... ہے اس میں اس مینی فیسٹو ...

ہم یہ بحث کرنا نہیں چاہتے ... گئیں یونٹی بورڈ کا ... بلکہ جو سوال اس ... کہ جن حضرات کے احساس ... کے بعد منظور ہونے والی ... اور ایک ایسے اعلان میں ... تعلق صورت میں منظور ... اخبارات میں شائع ہو چکا ہو ... کے جلسے کیا ہو ... ایک ...

لگی ہی اور بورڈ کے امیدواروں نے بعض معاملات میں فیصلہ ہو جانے کے بعد بھی ... اظہار کی تلقین اور اب اس وقت جو حالت ہم دیکھ رہے ہیں وہ تو عدوزرتا یوس کن ہے۔ ہمارا یقین روز بروز پختہ ہوتا جاتا ہے کہ خواہ مخواہ اصول کے اعتبار سے بلکہ عمل کے اعتبار سے بھی مسلم کانفرنس اور یونٹی بورڈ کے نمائندوں میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔

شذرات

فسادات آگرہ

ایک زمانہ کی کشمکش اور جنگ و جدل کے بعد یہ خبر موصول ہوئی تھی کہ آگرہ کے ہندو مسلمانوں میں مصالحت ہو گئی اور دونوں کی طرف سے ایک صلحنامہ پر دستخط کروئے گئے۔ لیکن اس خبر کو جو ابھی گھنٹے بھی نہ گزرے تھے کہ دوسرے ہی دن صبح کو پہلی خبر کی تصدیق کے ساتھ یہ افسوسناک اطلاع بھی موصول ہوئی کہ دوبارہ فساد ہو گیا اور فساد بھی ایسا سخت ہوا کہ مجروحین و مقتولین کی تعداد ایک ہی دن میں بہت زیادہ ہو گئی۔ پہلی کی خبر کے بعد ہی اس خونریز فساد کی خبر جس قدر تکلیف دہ اور رنج دہ ہو سکتی ہے وہ ظاہر ہے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آرتی اور نماز کا قضیہ ختم ہو چکا تھا اور اس سلسلہ میں کوئی وجہ کشمکش باقی نہیں رہی تھی کہ یکایک ایک نئی معاملہ پر چند لوگوں کے درمیان جھگڑا ہوا اور آپس کی جنگ میں ایک ہندو مارا گیا۔ اس خبر کا مشہور ہونا تھا کہ بغیر تحقیق و تفتیش کے ہندوؤں میں اشتعال بڑھ گیا اور اس معاملہ کو جو بالکل ذاتی حیثیت رکھتا تھا فرقہ وارانہ رنگ دے کر ارتھی کا شاندار جلوس نکالا گیا اور راستہ میں مسلمانوں کو زدو کوب کیا گیا اور وہ گھنٹہ پر پہنچ کر ایک بے گناہ مسلمان کو شہید بھی کر دیا گیا۔ یہ سب کچھ ایک جنون کی حالت میں ہوا اور کافی دیر تک ... لوٹ مار ... جاری رہی۔ جن لوگوں نے ہندوستان میں گذشتہ فرقہ وارانہ فسادات کا بنظر تعمق مطالعہ کیا ہے اور ان کے اسباب و علل پر غور کرتے رہتے ہیں وہ اس حقیقت سے کما حقہ واقف ہیں کہ یہ فسادات حقیقۃً کسی ہنگامی اور معمولی وجہ کی بنا پر نہیں ہوتے بلکہ ان کے اسباب نہایت گہرے اور اہم ہوتے ہیں۔ ملک کے دوسرے فرقہ وارانہ فسادات کی طرح آگرہ میں بھی آرتی اور نماز کا قضیہ تو محض ایک بہانہ بن گیا تھا حقیقۃً وہ دلی رنجشیں اور باہمی کدورتیں اور آپس کی منافرت فسادات کی حقیقی محرک ہے جو سالہا سال سے ہندو مسلمانوں میں پرورش پا رہی ہے اور جس کے اثرات ذرا سے اختلاف پر نمایاں ہو جاتے ہیں۔ اگر آگرہ کے ہندو اور مسلمان چاہتے ہیں کہ پھر امن زندگی بسر کریں اور باہم اسی طرح آپس میں وسعت اور یگانگت کریں جیسا کہ ... دنیا کے سامنے ہندوستان کو ذلیل و خوار کر رہی ہیں ان کو ... اندر انصاف، رواداری اور نیک نیتی کے جذبات پیدا کر کے مستقل صلح ... ہے۔ اور اگر ایک دوسرے سے دلوں میں نفرت کے جذبات رہے تو معمولی معمولی باتوں پر ہزار معاہدے ہو جائیں تو بھی امن و عافیت کی ضمانت نہیں ہو سکتے چونکہ آگرے کے ہندو بہت بڑی اکثریت میں ہیں اور اس کے باوجود ان کے متعلق نہایت افسوسناک خبریں موصول ہو رہی ہیں اس لئے ہمیں چاہئے کہ وہ اپنے طرز عمل پر غور کر کے اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔

ہزایکسیلنسی کمانڈر انچیف کی تقریر

کونسل آف اسٹیٹ کے اجلاس میں ہزایکسیلنسی کمانڈر انچیف نے فوج کے مسئلہ پر جو تقریر کی ہے اور جس کی رپورٹ آج کے اخبارات میں شائع ہو چکی ہے وہ ایک ایسے ذمہ دار اعلیٰ افسر کے لئے جیسے کہ ہزایکسیلنسی ہیں ہرگز موزوں و مناسب نہیں تھی اور اس کا اثر ملک کے تمام طبقوں پر یقیناً بہت برا پڑیگا۔ ہزایکسیلنسی نے نہ صرف برطانوی فوجی افسروں کے سامنے ہندوستانی فوجی طلباء کی مساوات کے خلاف سخت لہجہ میں تقریر کی جو دہرہ دون کے ملٹری اسکول میں تعلیم پاتے ہیں بلکہ بعض چیزوں کی عصبیت کے ساتھ ایسے نوجوان لوگوں کیلئے بھی جو پبلک کی طرف سے منتخب ہو کر نمائندوں کی حیثیت سے مجالس مقننہ کے اندر بیٹھتے ہیں ہزایکسیلنسی نے فرمایا کہ "آرام کرسیوں پر بیٹھنے والے کو ... یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ حکومت کی تجاویز پر نکتہ چینی کریں یا خواہ مخواہ اس کے اندر دخل دیں" ... جو ہمارے فن سے نفوذی واقفیت بھی نہیں رکھتے۔ اور نہ صرف یہ بلکہ انہوں نے ایک ایسا جملہ بھی کہا جو اپنے معنی کے اعتبار سے کئی پہلو رکھتا ہے۔ ان کا یہ فرمانا کہ "برطانیہ نے تلوار کے زور سے سلطنت حاصل کی ہے اور تلوار کے زور سے قائم رکھ رہی ہے" ہندوستانی نمائندوں کے مقابلہ میں نہایت بے موقع اور اشتعال انگیز تھا۔ ... ہزایکسیلنسی کو اپنی تقریر میں دلائل سے گزر کر اس قسم کی دھمکیاں نہیں دینی چاہئے تھیں ... کونسل آف اسٹیٹ کے اراکین اس تقریر کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں لیکن جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے ہم محسوس کرتے ہیں کہ اس تقریر کو سخت ناگواری کے جذبات کے ساتھ پڑھا جائے گا۔

گاندھی جی کے متعلق غلط پروپیگنڈا

جب سے پنڈت مدن موہن مالویہ کی جدید نیشنلسٹ پارٹی قائم ہوئی ہے اس وقت سے کانگریس اور گاندھی جی کے متعلق بے بنیاد خبروں اور افواہوں کا دروازہ کھل گیا ہے۔ ہندوستان ٹائمس نے مالوی جی اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے درمیان مصالحت کے متعلق جو اطلاعات شائع کی ہیں وہ سب پروپیگنڈا کی حیثیت رکھتی ہیں اور اسی سلسلہ میں اخبار "ہندو" کی یہ خبر بھی ہے کہ گاندھی جی نے یہ بات کہ علیحدہ ہو جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اگر گاندھی جی فوراً اس اطلاع کی تردید نہ کر دیتے تو نہیں معلوم اس سے پروپیگنڈا کی کیا کچھ ... یہ سب کچھ اس لئے کیا جا رہا ہے کہ گاندھی جی پر جو کانگریس ورکنگ کمیٹی کا ساتھ چھوڑ دیں اور مالوی جی کے مقاصد کی تکمیل کے لئے راستہ صاف ہو جائے۔ لیکن جہاں تک ہم خیال کرتے ہیں گاندھی جی اس نازک مرحلہ پر ایسی غلطی نہیں کریں گے ... اگر ایسا کیا تو وہ ان کی ہمالہ کے برابر غلطیوں میں سے ایک غلطی ہوگی۔ کیونکہ مالوی جی اور ان کے ہمنوا ... ہندوؤں کو ... کہ ہندو ... اتحاد کے لئے کوئی امکان باقی نہ چھوڑیں۔ اس وقت گاندھی جی نے جس عزم و استقلال کا ثبوت دیا ہے وہ ان کی تمام سیاسی زندگی میں عدیم النظیر ہے اور اگر اس پر وہ قائم نہ رہے تو بہت افسوسناک فعل ہوگا۔ جب تک کانگریس کے امیدوار منتخب نہیں ہو جاتے اور مالوی جی کے ساتھ کشمکش جاری ہے۔ کم سے کم اس وقت تک گاندھی جی کو قائم رہنا چاہئے اور ہمیں امید ہے کہ وہ ایسا ہی کریں گے جیسا کہ ان کے بیان کی اسپرٹ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔

حوادث و احکام

ایک ضروری تصحیح

اخبار الجمعیۃ مورخہ ۱۶ر اگست ۱۹۳۴ء نمبر ۷ جلد ۲۰ کے صفحہ ۴ کالم ۳ کے عنوان "حوادث و احکام" میں فرائض کا ایک فتویٰ شائع ہوا ہے۔ جس میں میت کی چار لڑکیاں اور ایک بھائی اور دو بہنوں کا حق تقسیم کیا گیا ہے اس میں بیوی زوجہ کا تذکرہ نہیں ہے کہ متوفی سرست صاحب مرحوم کی دو بیویاں جن کا سوال میں ذکر ہے ان میں سے ایک بیوی سرست صاحب مرحوم کے انتقال کے وقت زندہ تھی تقسیم میں اس کا حصہ بھی لگنا چاہئے تھا جو غلطی سے نہیں لگایا گیا اسلئے اس مسئلہ کی صحیح صورت یہ ہے۔

زوجہ	دختران	برادر	ہمشیرگان
$\frac{3}{12}$	...	۱۰	۱۰

اس کے بعد جب زوجہ کا انتقال ہوا تو اگر دو بیٹیوں کے علاوہ اس کا اور کوئی وارث بھی ہو تو اس کا حصہ ... اس کے سب وارثوں پر تقسیم ہوگا اور اگر لڑکیوں کے سوا اور کوئی وارث نہ ہو تو اس کا حصہ اس کی دونوں لڑکیوں کو بحصہ مساوی مل جائے گا۔

اس غلطی کے شائع ہو جانے کا بے حد افسوس ہے اور متعلقین سے گزارش ہے کہ وہ تقسیم میراث اسی صحیح شدہ جواب کے موافق کریں۔

جن مخلص دوستوں نے اس غلطی پر متنبہ کیا ہے خاکسار ان کا دل سے شکر گزار ہے۔

خاکسار
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہندہ کا نکاح زید سے عرصہ پانچ چھ سال کا ہوا جو عمر کے ساتھ ہوا اور رخصت کر کے گیا اور بعدہ عرصہ دو چار روز رکھ کر پھر کبھی نہیں ... نان نفقہ دیا مرغوب طبیعت ... طلاق دیتا ہے۔ پس مسئلہ طلب یہ امر ہے کہ ہمارے علاقہ گورنمنٹ انگلشیہ کی جانب سے مسلمان قاضی ... فسخ نکاح کرا سکتی ہے۔ ... شریف باوجود نہ دینے طلاق جائز ہوگا؟

الجواب

اگر عمر اپنی زوجہ کے حقوق ادا نہیں کرتا تو ہندہ کو یہ حق ہے کہ وہ حاکم مجاز سے اپنا نکاح فسخ کرا لے اور عدت گزارنے کے بعد کسی دوسرے مسلمان سے اپنا ...

برطانیہ نے سلطنت تلوار کے زور سے حاصل کی ہے

آرام کرسیوں پر بیٹھنے والوں کو نکتہ چینی کا کوئی حق حاصل نہیں

فوج کو ہندوستانی بنانے کے مسئلہ پر کمانڈر انچیف کی شعلہ بار تقریر

شملہ ۸ر ستمبر۔ آج کونسل آف اسٹیٹ میں مسٹر سپرو کی اس تجویز پر بحث ہوئی کہ فوج کو ہندوستانی بنانے کے لئے وائسرائے کی کمیشن نہ توڑی جائے اگر اس تجویز پر عمل کیا گیا تو رجمنٹوں میں افسران کی جماعت کو ہندی بنایا جا سکے گا۔ اگر کمیشن توڑ دی گئی تو فوج کو ہندوستانی بنانے کا کام ڈھیلا پڑ جائے گا۔

اس کے جواب میں کمانڈر انچیف سر فلپ چیٹووڈ نے ایک نہایت غضبناک تقریر کی جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حکومت کے نمائندے ملک کے اخلاق کیسے ہوتے ہیں آپ نے کہا کہ ملک معظم کی حکومت نے فوج کو ہندوستانی بنانے کے جہاز کے سفر کی منزل مقصود پہنچے ایک ہدایت کے ذریعہ بتادی ہے ہم نے اس سفر کے نقشوں پر مشورہ حاصل کر لیا ہے میں نے جہاز کا رخ ہندوستانی فوج کی خواہشات کو بندرگاہ کی جانب پھیر دیا ہے۔ کیا ہم جہاز کار نا ان لوگوں کے کہنے پر پہیل دیں گے جن کو فن جہاز رانی سے کچھ بھی واقفیت نہیں ہے۔ محرک یا ان کے دوستوں کو کیا حق ہے کہ وہ حکومت کی اس پالیسی پر نکتہ چینی کریں جو حکومت نے ان لوگوں کے مشورہ سے مرتب کی ہے جنہوں نے اپنی جانیں جنگ کی بہادری میں صرف کر دی ہیں۔ ایک مدبر کو جو فوجی پالیسی کے لئے کسی طرح ذمہ دار نہ ہو۔ کیا یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی آرام کرسی یا اسمبلی کے فرش پر کھڑا ہو کر نکتہ چینی شروع کر دے۔ کیا محرک اور اس کے دوستوں نے ایک مرتبہ بھی وادی میں گولی چلنے کی سنسناہٹ سنی ہے؟ کیا انہوں نے ان چہروں کو بھی دیکھا ہے جو صفوں میں موت کا فرشتہ داخل ہوتے ہوئے پیلے پڑ جاتے ہیں۔ کیا محرک اور ان کے دوست یہ خیال کرتے ہیں کہ برطانیہ جیسی تجربہ کار، جنگجو اور فنون جنگ سے واقف قوم جس نے اپنی سلطنت تلوار کے زور سے حاصل کی ہے اور تلوار کے زور پر اب تک قائم ہے آرام کرسیوں پر بیٹھے ہوئے نکتہ چینی کرنے والوں کے کہنے سے دست بردار ہو سکتی ہے؟

مسٹر سپرو نے جوابی تقریر میں کہا کہ کمانڈر انچیف نے اشتعال انگیز تقریر کی ہے جس کے برے نتائج ملک میں رائج ہوں گے اگر غیر ماہرین کے منہ سے نکتہ چینی برداشت نہیں کی جا سکتی تو بہتر ہے کہ کونسل کو بند کر دیا جائے۔ سر فضل حسین کی سرکاری تقریر کے بعد مسٹر سپرو کی تجویز پر رائے شماری ہوئی اور تجویز گیارہ افراد کے مقابلہ میں ۵ ہر آرا سے مسترد ہو گئی۔

چینی ترکستان پر چینی کمانڈر انچیف کا قبضہ

حکومت کی طرف سے مسلمانوں کیلئے اہم مراعات کا اعلان

ترکی لیڈر محمود کو سکنڈ کمانڈر مقرر کر دیا گیا

شملہ ۸ر ستمبر۔ اس وقت کاشغر پر ایک نوجوان چینی کمانڈر انچیف کا قبضہ ہے یہ شخص مذہباً عیسائی ہے اور اس کو امید ہے کہ مصالحانہ طریقہ سے سنکیانگ (چینی ترکستان) کی آبادی کے تمام فرقوں کو مطمئن کر دیا جائے گا اور آپس کے مجھوتے سے اختلافات رفع ہو جائیں گے۔ کمانڈر انچیف جس کا نام لیو ہے حال میں بذریعہ ہوائی جہاز ارمچی سے کاشغر پہنچا ہے اس شخص نے منچوکو میں جاپان سے جنگ کی تھی اور شکست کھانے کے بعد روس بھاگ گیا تھا وہاں سے وہ چین واپس آیا اور فوجی کام شروع کر دیا۔ کمانڈر لیو نے اعلان کیا ہے کہ چینی حکومت تمام ترکستان کے مسلمانوں کو اہم اور خصوصی مراعات دینے کا ارادہ رکھتی ہے ترکی لیڈر محمود کو سکنڈ کمانڈر مقرر کیا ہے۔ ... سو چینی فوجی دستہ اکسو سے کاشغر کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ یارقند اور ختن کی بغاوت کو دور کرنے کیلئے ہی ... اختیار کی جا رہی ہیں تمام سری کول میں اب تک چینی حکومت کا قبضہ نہیں ہو سکا ہے۔

کاشغر کے روسی قونصل جنرل کی اطلاع ہے کہ سابق تنگن لیڈر ماچون ینگ جو کاشغر میں چینی افواج کے داخلہ کے وقت روس بھاگ گیا تھا اب چینی حکومت کے سامنے اظہار وفاداری کے لئے ارمچی میں حاضر ہو گیا ہے اس پر مقدمہ دائر کیا گیا ہے اور تحقیقات کے لئے نانکنگ روانہ کر دیا گیا ہے۔

دار الحکومت

چلتی گاڑی میں یورپین افسر کا قتل

متوفی کے جسم پر گولیوں کے نشان

دہلی ۸ر ستمبر۔ حصار اور ریواڑی کے درمیان چلتی ٹرین میں بی۔ بی۔ اینڈ سی آئی لائن کے کیرج انسپکٹر کے پراسرار سفاکانہ قتل کی اطلاع موصول ہوئی ہے انسپکٹر موصوف کا ہیڈ کوارٹر دہلی میں تھا تفصیلات منتظر ہیں کہ انسپکٹر موصوف جس گاڑی میں ریواڑی کی جانب روانہ ہوئے تھے وہ گاڑی رات کے پچھلے پہر ریواڑی پہنچی۔ انسپکٹر صاحب فرسٹ کلاس کے ڈبہ میں سوار تھے جب یہ گاڑی ریواڑی پہنچی تو انسپکٹر موصوف کے ملازم نے جو ملازمین کے کمپارٹمنٹ میں تھا یہ خیال کیا کہ "صاحب" سوئے پڑے ہیں اس لئے اس نے کمپارٹمنٹ نہ کھولا۔ آج صبح ۷ بجے جب وہ انہیں جائے پلانے کے لئے گیا تو وہ انسپکٹر صاحب کی لاش کو خون میں لت پت دیکھ کر حیرت زدہ ہو گیا اس نے فوراً پولیس کو اطلاع دی۔ متوفی کے جسم پر گولیوں کے دو نشان ہیں ایک زخم پیشانی پر ہے۔ یہ زخم کافی گہرا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ اسی سے ان کی موت واقع ہوئی ہے لاش کو پوسٹ مارٹم ہو چکا ہے ریلوے پولیس سے اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے لیکن ابھی تک قاتل کی نیت اور اس پراسرار قتل کے مفصل حالات معرض راز میں ہیں۔ مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔

دہلی کی متعدد سٹرکیں نئی دہلی کے حوالہ

چیف کمشنر کا اعلان

دہلی ۸ر ستمبر۔ چیف کمشنر نے ایک اعلان کیا ہے جس میں شہر کے باہر کی بہت سی سڑکوں کو نئی دہلی میونسپل کمیٹی کی حدود میں شامل کر دیا گیا ہے اس سلسلہ میں آفیسر نے اپنے نوٹ میں لکھا ہے کہ جس وقت تک کہا دوغیرہ کو صاف کرنے کے لئے ٹرین جاری نہ ہو اس وقت تک ٹرینگ گراؤنڈ ہمارے قبضہ میں رہیگا مزید برآں لکھا ہے کہ نئی دہلی میونسپل کمیٹی کے پاس ... کافی زمین حاصل ہے۔ حالانکہ ہمارے شہر کی آبادی پہلے ہی گنجان ہے اور کسی طرف ہمیں ایک قدم رکھنے کی جگہ نہیں ہے۔ شہر کے باہر کو ہر کوڑا بناتے گئے ہیں اس قطعہ کو اب دہلی میونسپل کمیٹی کے قبضہ میں رکھنے سے فائدہ ہو گا بلکہ اشد تکلیف رساں ہو گا۔ اس تمام نوٹ پر ۸ر ستمبر کے اجلاس میں غور کیا جائے گا۔

چیف کمشنر دہلی کو بم سے اڑانے کا منصوبہ

دہلی کا ایک معلم گرفتار

نئی دہلی ۸ر ستمبر۔ ایک پنجابی اسسٹنٹ ماسٹر کو چیف کمشنر دہلی کے نام تہدید آمیز خط لکھنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

گو اس معاملہ کو سیاسی اہمیت نہیں دی جا رہی ہے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ یہ بات ہیڈ ماسٹر اور ٹیچر کے درمیان ناخوشگوار تعلقات کا نتیجہ ہے۔

کہا جاتا ہے کہ چیف کمشنر کو ٹیچر مذکور کی جانب سے خط موصول ہوا جس میں انہیں بم مارنے کی دھمکی دی گئی تھی کہا جاتا ہے کہ ٹیچر نے اس خط پر ہیڈ ماسٹر کے دستخط کروائے تھے لطف یہ ہے کہ ہیڈ ماسٹر نے یہ بھی نہ دیکھا کہ اس کاغذ پر کیا مضمون لکھا ہے۔

دہلی کے دو دکانداروں کو دھمکی

تمہاری دو دکانوں پر ڈاکہ ڈالا جائیگا

دہلی ۸ر ستمبر۔ گذشتہ تین ماہ سے دہلی کے بہت سے دکانداروں کو ہندی میں خطوط ملے ہیں ان خطوط میں دو دکانداروں کو دھمکی دی گئی ہے کہ اتنی میعاد میں اتنی رقم اور کر دو ورنہ تمہاری دو دکان پر ڈاکہ ڈالا جائے گا یا آگ لگا دی جائے گی۔ مقامی سی آئی ڈی اس سلسلہ میں خاص طور سے سرگرمی سے تفتیش کر رہی ہے مگر ہنوز ناکام رہی ہے۔

دہلی کی شاہی فصیل نہیں گرائی جائیگی

میونسپلٹی کی درخواست مسترد

دہلی ۸ر ستمبر۔ معتبر طور پر معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے قطعی طور پر فیصلہ کر دیا ہے کہ دہلی کی شاہجہانی فصیل نہیں گرائی جائے گی بلکہ اس کے منہدم حصوں کی مرمت کی جائے گی۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ دہلی میونسپلٹی نے حکومت سے درخواست کی تھی کہ شہر کی گنجان آبادی کی دقت دور کرنے کے لئے فصیل کا وہ حصہ جو اجمیری دروازہ سے لے کر دہلی دروازہ تک قائم ہے۔ گرا دیا جائے۔

سرحد پر برطانوی فوج کے اخراجات

کونسل آف اسٹیٹ میں کمانڈر انچیف کا بیان

شملہ ۸ر ستمبر۔ کل کونسل آف اسٹیٹ کا اجلاس غیر سرکاری کام انجام دینے کے لئے منعقد ہوا ... کمانڈر انچیف نے ... سرحد پر فوجی نقل و حرکت کا کل خرچ ... ۱۹۱۹ء کی تیسری جنگ افغانستان بھی شامل ہے۔ ۸۰ لاکھ تھا۔ سرحد پر فوجی کارروائی کا کل خرچ ... ۱۳ کروڑ ۵ لاکھ ہے ... برطانوی فوج اور ۷۶ ہزار ۵۹۲ ہندوستانی فوج متعین ہے اور ... کے اندر ۵۱۵۲۹ برطانوی فوج اور ۱۲۱۸۶۲ ہندوستانی فوج متعین ہے۔

فرقہ وارانہ فیصلہ اور کانگریس

ترمیم کا کوئی امکان نہیں

وار دھا ۸ر ستمبر۔ کمیونل ایوارڈ کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن میں کوئی ترمیم نہیں ہوگی اور کا اس قسم کی ترمیم حالات کو دیکھتے ہوئے ناممکن ہے یہ ہے وہ رائے جو بمبئی کے باخبر کانگریسی حلقوں میں عام طور پر ظاہر کی جا رہی ہے۔ سردار وللبھ بھائی پٹیل نے دوران انٹرویو میں اس رائے کی تصدیق کی ہے آپ کا بیان ہے کہ وار دھا میں نئی پارٹی کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی لیکن یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ ورکنگ کمیٹی کمیونل ایوارڈ کے بارے میں اس کے سوا اور کیا پوزیشن اختیار کر سکتی ہے جو کہ اس نے بمبئی اور بنارس کی میٹنگ میں اختیار کی ہے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ البتہ نئی پارٹی کے امیدواروں اور کانگریس کے امیدواروں کے درمیان تصادم کو ختم کرنے کے لئے سمجھوتہ ہونے کی گنجائش ہے۔

گاندھی جی انگلستان جائیں گے؟

لندن کی ایک خبر مظہر ہے کہ گاندھی جی کے چند انگریز دوست یہ کوشش کر رہے ہیں کہ گاندھی جی کو پھر ایک دفعہ انگلستان لایا جائے تاکہ آپ اپنے خیالات اور مطالبات کو زیادہ اچھی طرح برطانیہ پر واضح کر سکیں۔

صدر کونسل آف اسٹیٹ کا اظہار افسوس

ممبران سے معافی مانگ لی

شملہ ۸ر ستمبر۔ کل کونسل آف اسٹیٹ میں لوہے کے تحفظ کے بل میں پی سی این سپرو نے ترمیم پیش کرنے کی اجازت چاہی صدر کونسل سر مانک جی داوا بھائی نے ترمیم پیش کرنے کی اجازت نہیں دی جس پر پارٹی واک آؤٹ کر گئی۔ آج کونسل میں صدر کونسل نے ممبران سے معافی طلب کی اور اپنے اس فعل پر افسوس کا اظہار کیا اس طرح معاملہ ختم کر دیا گیا۔

سپاہی کو صدارت کی ضرورت نہیں ہے

خان عبد الغفار خاں کا تازہ بیان

وار دھا ۸ر ستمبر۔ خان عبد الغفار خاں معہ اپنے بھائی ڈاکٹر خاں صاحب کے آج یہاں تشریف لائے۔ یہاں پہنچنے کے بعد ہی آپ نے اپنی آمد کی بیشتر سے کوئی اطلاع نہیں دی تھی۔ یہاں پہنچتے ہی آپ نے گاندھی جی سے ملاقات کی۔ پھر آپ نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:

میں دیکھتا ہوں کہ بمبئی میں یہ تجویز ہو رہی ہے کہ مجھے کانگریس کے اجلاس کا صدر منتخب کیا جائے۔ جن دوستوں نے یہ تجویز پیش کی ہے ان کے مقصد کی میں تعریف کرتا ہوں اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ وہ اس اعزازی کرسی پر ایک مسلمان کو بٹھا کر ہندو مسلم اتحاد کو تقویت پہنچانا چاہتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ یہ اعزاز مجھے بخش کر وہ ملک کی جانب سے ان کی قربانیوں کا اعتراف کرنا چاہتے ہیں جو جنگ آزادی میں میرا صوبہ کر سکا ہے۔ لیکن میں بیان کر دینا چاہتا ہوں جیسا کہ میں پہلے بھی کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ میں صرف ایک ادنیٰ سپاہی ہوں اور میری یہی خواہش ہے کہ میں بحیثیت ایک جنرل نہیں بلکہ بحیثیت ایک سپاہی اپنی زندگی گزاروں۔ اس خیال کے علاوہ یہ خیال ہمیشہ میرے دل میں رہا ہے۔ میں نے جنگ آزادی میں جو حیثیت ایک والنٹیر اور سپاہی کے خدمت کی ہے۔ اور یہ واقعہ ہے کہ بحیثیت والنٹیر میری خدمات اس قدر کم ہیں کہ میں کسی حالت میں بھی اس اعزاز کا مستحق نہیں ہوں اس لئے میں ان اصحاب سے جو اس تجویز کے ذمہ دار ہیں اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ وہ میرا نام ترک کر دیں میرے صوبہ کی امداد کرنے کے اور بہت سے طریقے ہیں۔

کانگریس کی لیڈری سے گاندھی جی کی علیحدگی؟

پنڈت مالویہ سے اختلاف رائے کا نتیجہ

مدراس ۸ر ستمبر۔ اخبار "ہندو" کا نامہ نگار مقیم وار دھا بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ مستند ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی نے کانگریس کی لیڈری سے دستبردار ہو جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس کی وجہ پنڈت مالویہ اور بعض اصحاب سے اختلاف رائے بتائی جاتی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی کانگریس ورکنگ کمیٹی کی آئندہ میٹنگ میں جو ۸ ماہ حال کو وار دھا میں منعقد ہوگی۔ اس کے متعلق اعلان کر دیں گے۔ عین اغلب ہے کہ گاندھی جی تعمیری پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے تمام ہندوستان کا دورہ کریں۔

مسلمانوں کی دو جماعتوں میں فساد

حیدرآباد (سندھ) ۸ر ستمبر۔ قصبہ ... کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ دو مسلمانوں کی دو پارٹیوں میں نہر کے پانی کی تقسیم پر جھگڑا ہو گیا جس میں دو افراد ہلاک ہو گئے۔

حیدرآباد میں اردو کی خدمت

حیدرآباد (دکن) ۸ر ستمبر۔ ہوم آفس کے ایک نوٹ میں مذکور ہے کہ فصلی ۱۳۴۳ میں کل ۵۰۰ کتابیں شائع ہوئی ہیں جنہیں سے ۲۶۹ کتابیں اردو میں شائع ہوئیں۔ ۸۵ تلنگو میں۔ ۱۸ ہندی میں۔ ۱۹ مرہٹی میں۔ ۱۶ مارواڑی میں ایک کنٹری میں ۴ عربی میں اور پانچ انگریزی میں شائع ہوئیں۔

کپورتھلہ میں شورش کے آثار

کپورتھلہ ۵ر ستمبر۔ پھگواڑہ میں صورت حالات پھر نازک ہو گئی ہے ٹیلیفون پر آمدہ ایک پیغام مظہر ہے کہ فرقہ وارانہ کشیدگی حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے اور کسی وقت بھی فرقہ وارانہ فساد کی صورت اختیار کر سکتی ہے۔

انسپکٹر جنرل پولیس اور چیف جسٹس کو جنہیں ایگزیکٹو افسروں کے اختیارات دیئے گئے ہیں صورت حالات کی نگرانی کر رہے ہیں۔ نازک حالت کو محسوس کرتے ہوئے ... چالیس کانسٹبلوں کا اضافہ کر دیا گیا ہے کہ خطرے کے وقت حالات پر قابو پایا جا سکے۔

موٹر سے دو اشخاص ہلاک

ناگپور ۸ر ستمبر۔ ناگپور سیونی روڈ پر موٹر کے شدید حادثہ کی اطلاع ملی ہے جو تین عدد جسے ... یہاں ... ایک ٹیکسی بیلوں کی گاڑی کے اوپر سے گزر گئی جو سڑک پر ... بیل ہلاک ہو گئیں۔ دو مسافر ... ہلاک ہو گئے اور تیسرا شدید مجروح ہوا ... پولیس تحقیقات کر رہی ہے ٹیکسی کو ڈرائیور گرفتار کر لیا گیا ہے۔

بنگال میں سیلاب سے تباہی

چار اشخاص غرق ہو گئے

بہرام پور، بنگال ۸ر ستمبر۔ دریائے بھاگیرتی میں سیلاب آنے سے بہت تباہی پھیلی ہوئی ہے۔ کل بلڈانگا کے قریب بند ٹوٹ گیا جس سے بہت بڑے خطہ میں پانی پھیل گیا۔ ریل گاڑی کی آمد و رفت میں خلل پڑ گیا ہے اور بلڈانگا کے قریب مسافروں کو اتر کر کشتی اور سواری سے جانا پڑتا ہے۔ بیرل ندی کی وجہ سے دسکل میں سیلاب پھیل گیا۔ جگی پور سب ڈویژن اور رانی نگر کا رقبہ بھی تا آب ہے۔ بھاگیرتی ندی کی طرح بدماندی میں بھی سیلاب آیا ہوا ہے۔ بھاگیرتی کا پانی گورا بازار میں بھی داخل ہو گیا ہے۔

ریواں ۸ر ستمبر۔ ریاست ریواں میں سون ندی میں چار شخص کشتی پر جا رہے تھے۔ جب وہ بیچ دریا میں پہنچے تو کشتی بھنور میں پھنس گئی اور یکایک ڈوب گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چاروں شخص ہلاک ہو گئے۔ سون ندی میں بہت سیلاب آیا ہوا ہے جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہو رہی ہے۔

مولوی بدیع الزماں اسمبلی کیلئے کھڑے ہونگے

امارت شرعیہ بہار کے مینی فیسٹو پر دستخط کر دیئے

کشن گنج ۸ر ستمبر۔ مولوی عبد الغنی صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مولوی بدیع الزماں صاحب وکیل نے امارت شرعیہ بہار کے مینی فیسٹو پر دستخط کر دیئے ہیں اور انہوں نے بھاگلپور کمشنری سے اسمبلی کے لئے کھڑے ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ نوجوان طبقہ اس سے متحد ہے اور بھاگلپور کمشنری سے کوئی دوسرا امیدوار کھڑا نہیں ہوگا۔

ممانعت کے باوجود ہندوؤں نے جلوس نکالا

امرتسر ۸ر ستمبر۔ یہاں بنگلو ان کرشن کا جنم دن نہایت شان و شوکت سے منایا گیا۔ بازار کلین اور ہندو تاجروں کی دکانیں بند رہیں۔ بازاروں کی خوب زیبائش کی گئی تھی جلوس کو شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں سے گزرنا تھا لیکن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جلوس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا ... کی مخالفت کردی ... باوجود بھی جلوس نکالا گیا اور جلوس نہایت پرامن طریقہ سے شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں سے گزر کر چوک ... اٹاری میں ختم ہوا جہاں سردار ... سنگھ کے مندر میں ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا۔

نوجوان سکھ چلتی گاڑی سے کود پڑا

لاہور ۸ر ستمبر۔ ایک نوجوان سکھ بلا ٹکٹ سفر کر رہا تھا جس وقت ٹکٹ چیکر نے ... اس نوجوان نے چلتی گاڑی سے کود کر ... اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور وہ ہسپتال جا کر مر گیا۔

کلکتہ کارپوریشن میں خان عبد الغفار کو ایڈریس

کلکتہ ۸ر ستمبر۔ کلکتہ کارپوریشن نے آج شام خان عبد الغفار خاں کی خدمت میں ایڈریس پیش کرنے کا فیصلہ کیا اور اس کے لئے پانسو روپیہ منظور کیا۔ یورپین ممبروں اور ناخزد ممبروں اور دو مسلم ممبروں نے ریزولیوشن کی مخالفت کی اور کانگریسی ممبروں اور مسلم ممبروں کی اکثریت نے ریزولیوشن کی تائید کی۔

بنگال میں ایک ہزار زمینداریوں کا نیلام

ہگلی ۸ر ستمبر۔ سرکاری مالگذاری ادا نہ کرنے کے باعث ۲۷ر ستمبر کو تقریباً ایک ہزار زمینداریاں نیلام ہوں گی جن کا اعلان کر دیا گیا ہے اس عدم ادائیگی کی وجہ زمینداروں کی انتہائی غربت بتائی جاتی ہے سیلاب کی تباہ کاریوں کی وجہ سے گذشتہ پانچ سال میں مالی حالت بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے۔

فوجداری عدالت کو بم سے اڑانے کی تجویز

دانا ۸ر ستمبر۔ پولیس نے ایک تار پکڑا ہے جس کی پوشیدہ زبان حل کرنے کے بعد یہ مطلب نکلتا ہے کہ "قید خانہ کے ہسپتال سے انیشلی کو نکال دو اگر یہ ممکن ہو تو فوجداری عدالت کے ایک بازو کو بم سے اڑا دو۔" پولیس اس سازش کی سراغ لگانے میں مصروف ہے۔

فرقہ وارانہ مسئلہ کو حل کرنے کی تازہ سعی

ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں پنڈت مالویہ کو دعوت

واردھا ۳ ستمبر۔ سردار وَلبھ بھائی پٹیل نے کانگریس ورکنگ کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں جو کہ ۸ ستمبر کو منعقد ہوگا پنڈت مدن موہن مالویہ اور مسٹر اینے کو شرکت کی دعوت خاص طور پر دی ہے۔

سردار صاحب کا بیان ہے کہ ورکنگ کمیٹی کے آئندہ جلسہ میں بعض اہم امور کا فیصلہ کیا جائے گا جب آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا انہیں کمیونل ایوارڈ میں کسی ترمیم کی امید ہے تو سردار صاحب نے فرمایا کہ بحالات موجودہ نہ تو کوئی ترمیم کی جاسکتی ہے اور نہ اسے مسترد یا قبول کیا جاسکتا ہے۔

ناگپور ۳ ستمبر۔ سر ہری سنگھ گوڑ گاندھی جی سے ملاقات کرنے کے بعد یہاں تشریف لائے اور امید ظاہر کی کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے آئندہ جلسہ میں سمجھوتہ ہو جائے گا۔ سر ہری سنگھ نے کہا بذات خود میں کمیونل ایوارڈ کے مسترد ہو جانے کے حق میں ہوں۔

ہندو مسلم صلح کے بعد آگرہ میں خونریز فساد

فسادی ہندوؤں کے حملے۔ چار مسلمان شہید۔ ایک کانسٹیبل ہلاک

مدراس میں آریہ سماجیوں کی شرارت۔ ایک مسلمان کو قتل کر دیا

(از نامہ نگار خصوصی)

آگرہ کے حالات نہایت افسوسناک ہیں عرصہ سے ہندو مسلم فساد کا جو مواد پک رہا تھا آخرکار کل وہ پھوٹا۔ صورت یہ ہوئی کہ ابتداءً ایک ہندو کو کامل کے اکھاڑہ سے نماز مغرب کے وقت آرتی سے ہوئی معمولی جھگڑا ہوا اور کرفیو آرڈر کے نفاذ اور دفعہ ۱۴۴ کے اجراء، پولیس کے جگہ جگہ انتظام سے جھگڑا رک گیا۔ مگر ہندوؤں نے دفعہ ۱۴۴ کے خلاف مکمل ہڑتال کر دی جس سے مسلمانوں کو اشیائے خوردنی کی دستیابی میں سخت تکالیف پیش آئیں ... مفصل معاہدہ پر دستخط کر دیے لیکن رات کو بارہ بجے ایک ہندو کو بدچلنی کے باعث ... مار ڈالا گیا اور اس کا الزام مسلمانوں کے سر تھوپا ...

فوج فوراً طلب کر لی گئی اور اس نے فساد زدہ علاقہ کا گشت لگایا مزید پولیس بھی بلالی گئی ہے۔ تمام رات سارے شہر میں شور و غل ہوتا رہا ... ایسوسی ایٹڈ پریس کا دوسرا تار مظہر ہے کہ بچے کے جھگڑے کے سلسلہ میں جو قتل کل ہوا تھا تو دوسرے دن اس کی ارتھی لیجاتے وقت ہندوؤں نے مسلمانوں پر حملہ کیا اور ایک مسلمان شہید ہوا اس کے بعد شہر کے ایک اور حصہ میں ایک ہندو کا قتل ہوا۔

سرکاری بیان

غازی آباد کے نزدیک فساد

پندرہ ہندو مسلمان مجروح

موٹر کو حادثہ تین اشخاص ہلاک

ڈاکخانہ میں بم پھٹ گیا

جرمنی فلموں کا بائیکاٹ

روس کو مجلس اقوام میں شامل کیا جائے

تازہ ترین اطلاع

ایک کانسٹیبل کی ہلاکت

مدراس میں ہندو مسلم فساد

چار مسلمان شہید ہوئے

ایک مسلمان کی شہادت

آریہ حملہ آوروں کی گرفتاری

ظفر اللہ قادیانی کے تقرر کے خلاف شدید ہیجان

حکومت کو مسلمانان ہند کا بر وقت انتباہ

قادیانی مسلمانوں کا نمائندہ نہیں ہوسکتا

آج بتاریخ ۳۰ اگست ۱۹۳۴ء بعد نماز جمعہ جامع مسجد بلند شہر میں عام جلسہ بصدارت حاجی محمد مصطفےٰ خاں صاحب رئیس و میونسپل کمشنر بلند شہر منعقد ہوا حضرت مولانا حشمت علی صاحب صدر مدرس مدرسہ قاسمیہ نے بحکم صدر غرض جلسہ بیان فرما کر مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی باطلہ و ہفوات واہیہ کو احسن پیرایہ میں مشرح بیان فرمایا اور تجاویز ذیل پیش کیں جو باتفاق جلسہ منظور ہوئیں۔

(۱) عام مسلمانان بلند شہر کا یہ جلسہ اس افواہ پر کہ حضور وائسرائے ہند کی ایگزیکٹو کونسل میں میاں سر فضل حسین کے بعد چودھری ظفر اللہ خاں کا تقرر عمل میں لایا جا رہا ہے انتہائی اضطراب کا اظہار کرتا ہے اور حکومت پر غیر مبہم الفاظ میں یہ ظاہر کر دینا چاہتا ہے کہ چودھری صاحب بصورت آٹھ کروڑ مسلمانان ...

صوبہ سرحد

مدرسہ مظاہر العلوم

قصبہ جھانکو

سیلاب نے ایک لاکھ انسانوں کو مصیبت میں مبتلا کر دیا

بنگال میں سینکڑوں گاؤں مٹ گئے اور کھیتیاں برباد ہوگئیں

دریائے نیل میں بھی طغیانی آگئی۔ مصر کی کاشت کو خطرہ

راجشاہی ۲ ستمبر۔ تازہ خبر مظہر ہے کہ گوداگری سے لال پور تک دریا کا ... رقبہ بالکل پانی میں ڈوب گیا ہے اور سیلاب نے ایک لاکھ اشخاص کو مصیبت میں مبتلا کر دیا ہے۔ گوداگری۔ پابجر گھاٹے اور لال پور کی بہت خراب حالت ہوگئی ہے۔ گوداگری اور چار گھاٹ کی طرف سینکڑوں گاؤں صفحۂ ہستی سے نابود ہوگئے ہیں۔ دریا کے دونوں جانب تمام گاؤں پانی میں غرق ہوگئے ہیں۔ کھڑی کھیتیاں بالکل برباد ہوگئیں اور سڑکیں جگہ جگہ سے ٹوٹ گئی ہیں۔ گوداگری کے لوگ درختوں پر مچان بنا کر زندگی گذار رہے ہیں۔ متعدد ریلوے اسٹیشنوں سے مسافروں کی آمد و رفت بالکل بند ہوگئی ہے امدادی کام سرکاری اور غیر سرکاری معاونت سے شروع کر دیا گیا ہے۔

لندن ۲ ستمبر۔ دریائے نیل کا پانی چڑھ گیا ہے اور نیل میں سخت طغیانی آگئی ہے گو نیل کے پانی نے بالائی مصر کی طرف رخ کر لیا ہے۔ مگر کھیتوں میں آبپاشی کے معیار پر پانی آیا ہے اور نقصان کچھ نہیں ہوا ہے۔ ان مقامات میں اگر بروقت روئی کو کاٹ کر جمع نہیں کیا گیا تو اس کا اکثر حصہ پانی کی نذر ہو جائے گا مصر میں پانی کا بہاؤ خطرہ کے مقام سے چند انچ نیچے رہ گیا ہے۔

مولانا غلام محمد ترنم مرحوم کی یادگار

برص کا خاص علاج

بچوں والو ہوشیار

بال جیون گھٹی

ضرورت ہے

فوراً ضرورت ہے

محبوب عاشق کے قدموں پر

تلوار مارکہ شربت فولاد

ہر شہر میں فروخت سے مل سکتا ہے

Manager The Hilton House P. Box No 6837 Barra Bazar Calcutta

اخبار الجمعیت میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

صحت کا بیمہ

پنڈت چھیتر پال شرما مالک سکھ سنچارک کمپنی متھرا

سائنس جدید میں حیرت انگیز اضافہ

Experimental department

Rejuvenation

Fido Pills

MAHRON BAPHARMACY P.O. Mahronda Allahabad

بے اولادوں کو مژدہ

دواخانہ مجربات بھوجپورہ دہلی

مشہور مجربات و بے نظیر تصنیفات

ڈیڑھ سو سال کے بعد رویل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی اے علیگ بریلوی

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدر دانی فرمائی ہے

المشتہر منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسمجان دہلی

تارکا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی - یوم پنجشنبہ ۳ ربجمادی الثانی ۱۳۵۳ھ ہجری - مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۹

معاصرین کے افکار و آراء

کشادہ دلوں کی تنگ ظرفی

گاماپہلوان کی نصیحت

اسلام میں فرقہ نہیں ہے

اسمبلی کا خاتمہ

تجلّیاتِ شفق

نزع میں ہوں محوِ دیدارِ جمالِ روئے دوست
نور کا تڑکا ہوا، اُٹھی نقابِ روئے دوست
دامنِ گل ہے صبا یا گوشۂ دامانِ یار
چاندنی رات اور وہ بالیں پہ محوِ خواب ناز

پر اُٹھے کو ہیں، بند آنکھیں کھلی ہیں سوئے دوست
شام ہونے آئی بکھرے حلقۂ گیسوئے دوست
ہے قبا غنچوں کی، یا پیراہن خوشبوئے دوست
چھا نو ئیں تاریکی وہ بکھرے ہوئے گیسوئے دوست

دونوں یکجان دو قالب میں دوئی کیسی شفق
جسم ہم آغوشِ جاں ہے، دل ہی ہم پہلوئے دوست

(شفق عماد پوری)

دلچسپ حقائق و معلومات

از بلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جنکو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نو مسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اسکا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے، اور دوسروں کو دکھانا چاہئے، تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اس کے مضمون، اسکے حجم اور اسکی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام آسانی سے کیا جا سکے، ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک ہے۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس بائیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ بخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار "الجمعیۃ" دہلی

Regd No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 18. DELHI SUNDAY AUGUST, 9, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بکڈپو گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی

قبول اسلام

اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر دیکھئے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے

قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصولڈاک

منیجر الجمعیۃ دہلی

طبیہ کالج سہارنپور کی امداد

انجمن نوجوانان شاہ آباد کا قیام

محمد منظور الحق۔ اسسٹنٹ سکریٹری انجمن نوجوانان شاہ آباد (ضلع کرنال)

(مولوی جلال الدین مالیگانوی)

بہار پر آفات ارضی و سماوی کا نزول

دریائے سون کی ہولناک طغیانی

اہل خیر حضرات و ریلیف کمیٹیاں جلد از جلد توجہ کریں۔ فوری امداد کی سخت ضرورت ہے۔

(شاہ وجیہ الدین منہاجی بلیاروی از اردل)

اکابرین دیوبند سے دردمندانہ اپیل

بعالی خدمت حضرت مولانا حسین احمد صاحب محدث دارالعلوم و حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند ...

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نادر ہے حنا شدہ ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے ...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

ملنے کا پتہ:- منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

تصوف کی اردو میں جامع اور مکمل کتاب

حقائق

فن کروشیا کی اردو میں جامع اور مکمل کتاب لڑکیوں اور عورتوں کو سلیقہ شعار بنانے کی استانی

خزینہ فن کروشیا

ملنے کا پتہ:- دارالاشاعت الاعظم ثریا بلڈنگ پتھر گٹی حیدر آباد

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تقریر سبرۃ

مسلمانوں نے سیاسی ٹکڑوں کے پیچھے مذہب حق کو نظر انداز کر دیا

سندھ کے ایک قصبہ کا ذکر جہاں مسلمانوں کو ننج کرایا جاتا ہے

شریعت الٰہی سے مسلمانوں کی بے اعتنائی اور اس کے نتائج

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند)

مکروہ پروپگنڈا

میرے دوستو! یہ وقت تھا کہ اس آئینی اور مہذب دنیا کے ایک ایک شعبہ سے اسلام کی مقدس تعلیم کا مقابلہ کر کے دنیا کو بتایا جاتا اور دکھایا جاتا کہ صحیح اور مستقیم راہ وہی ہے جو خدا کے پیغمبروں نے بتائی ہے اس کے علاوہ تمام راستوں کا منتہا آخری نقطہ گمراہی اور ضلالت کے سوا کچھ نہیں ہے لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس وقت نہ تو مسلمانوں کا سیاسی اقتدار باقی ہے اور نہ ان کے پاس پروپگنڈے کی طاقت ہے۔ دشمنوں ... اس سب کچھ ہے وہ اپنے اقتدار اور

اگر سلطان توجہ کریں۔ لیکن مسلمان اپنے سیاسی حقوق کو جب اپنی غفلت کے باعث تباہ کر رہے ہیں تو بھلا مذہب کا اس بیسویں صدی میں کیا سوال ہے۔ وہ تو پہلے ہی جاہل واعظ اور جاہل پیر تباہ کر چکے ہیں۔

سندھ کے پیر

معاف کیجئے۔ میری تقریر کسی قدر طویل ہو گئی ہے لیکن کیا کروں جب بات زبان پر آ جاتی ہے تو کہنی ہی پڑتی ہے سب جناب کے نوری فرقہ کی محبت رسول تو آپ کو معلوم ہی ہو گی کہ انہوں نے نوسرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اد بیت ...

[illegible]

(باقی آئندہ)

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

حبشی وفد کے گہرے تاثرات

امام یمن اور والی حجاز کے کارناموں پر تبصرہ

عرب اور حبش کے اتحاد کا جدید دور

جلالۃ الملک شاہ حبش نے اپنا ایک وفد حجاز اور یمن ارسال کیا تھا جو گزشتہ مہینہ میں مکہ مکرمہ اور یمن پہونچا اور اس نے عرب کے ان دو جلیل القدر فرمانرواؤں کی خدمت میں شاہ حبش کا پیغام پڑھ کر سنایا اور یہاں سے جوابات لیکر اپنے ملک کی طرف روانہ ہو گئے۔

اب اطلاع آئی ہے کہ حبشی وفد کے ارکان اپنے ملک میں بخیریت پہونچ گئے ہیں۔ اور شاہ حبش کو تمام حالات سے انہوں نے اطلاع دیدی ہے۔ شاہ حبش امام یمن اور سلطان عبدالعزیز بن سعود والی حجاز کے بہت زیادہ ممنون ہیں کہ انہوں نے حبشی وفد ...

[illegible]

مسئلہ دردانیال اور ترکی جرائد

روسی گورنمنٹ کا رویہ

آج کل ترکی اخبارات مسئلہ دردانیال پر پر زور مقالے شائع کر رہے ہیں۔ ایک اخبار نے تو یہاں تک لکھدیا ہے کہ ترکی ایک نہ ایک روز اپنا حق تمام حکومتوں سے تسلیم کرا لیگا کیونکہ وہ اس کو برداشت نہیں کر سکتا کہ غیر ملکی اور اجنبی حکومتیں اس کے معاملات میں ادنیٰ سی بھی مداخلت کریں۔

ترکی حکومت نے دردانیال کے استحکام کیلئے جو جدید فوج مرتب کی ہے اور قلعوں پر توپیں چڑھا کر معاہدہ لوزان کی دفعہ کو عملاً باطل کر دیا ہے اس کے استحسان پر ترکی اخبارات پر زور مضامین لکھ رہے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ روسی حکومت ترکی کے مطالبہ کو حق بجانب تسلیم کرتی ہے اگر بحث وتمحیص کا موقعہ آگیا تو وہ مطالبہ ترکی کی تائید کریگا۔

بونوں کی انجمن کے نئے مطالبات

ٹرام کاروں اور ریلوں میں نصف کرایہ لیا جائے

دنیا میں ہزاروں قسم کی سوسائٹیاں اور مجالس قائم ہیں مگر ہنگری میں ایک نئی قسم کی انجمن یا سوسائٹی قائم ہوئی ہے جس کو "بونا انجمن" کہنا زیادہ مناسب ہوگا اس انجمن کے تمام ارکان بونے (پستہ قد) ہیں۔ اس انجمن کا صدر اور بونوں کا لیڈر ایک ۲ فٹ ۷ انچ کا آدمی ہے اس نے یہ حیرت انگیز اعلان کیا ہے کہ آئندہ وہی بونا صحیح معنے میں بونا تسلیم کیا جائے گا جو اپنے باپ دادا یا پردادا میں سے کسی ایک کا بونا ہونا ثابت کر دے!

بونوں کی اس انجمن نے اپنے خاص حقوق کا مطالبہ کیا ہے جن میں یہ بھی شامل ہے کہ ٹرام کاروں، ریلوں اور تھیٹروں میں ان سے نصف کرایہ وصول کیا جائے اور دلیل یہ پیش کی ہے کہ وہ عام آدمیوں کی نسبت نصف جگہ استعمال کرتے ہیں۔

مصطفےٰ کمال اور مسولینی میں خفیہ مراسلت

ترکی اور اٹلی میں چشمک

ترکی اور اٹلی میں غیر محسوس طور پر چشمک جاری ہے اور اگرچہ اٹلی کے ذمہ دار ارکان نے مختلف اعلانات کے ذریعہ نکتہ چینیوں کو یقین دلایا ہے کہ اطالوی حکومت ترکی سے کسی حالت میں بھی متصادم نہ ہوگی مگر ترکی اخبارات اور یونانی جرائد موجودہ صورت حالات پر خطرات کا اظہار کر رہے ہیں۔ ترکی کا ذمہ دار حلقہ اس معاملہ پر خاموش ہے اور اس کی طرف سے تا حال کوئی ایسا بیان شائع نہیں ہوا ہے جو مختلف افواہوں پر اثر انداز ہو۔ ایک اطالوی جریدہ کا بیان ہے کہ مصطفےٰ کمال پاشا اور مسولینی کے درمیان خفیہ مراسلت ہو رہی ہے جس کا علم کسی کو بھی نہیں ہے۔

اسلامی وفد سے وزیر تعلیم جاپان کی ملاقات

گزشتہ ہفتہ ٹوکیو (جاپان) کی مجلس اسلامی کے ارکان نے جاپان کے وزیر تعلیم سے ملاقات کی اور مسلمانوں کے تعلیمی مسئلہ پر وزیر موصوف سے دیر تک گفتگو کی۔ وزیر تعلیمات نے ارکان مجلس کو ہر طرح کا یقین دلایا اور یہ بھی فرمایا کہ جن مقامات پر مسلمانوں کی آبادی کافی ہے ان کے لئے تعلیمی سہولتیں بہم پہونچائی جائیں گی۔

ترکی میں گراموفون کا بجانا ممنوع قرار دیدیا گیا

آواز لگا کر سودا فروخت کرنے کی ممانعت

ترکی حکومت کی وزارت داخلہ نے ایک نیا قانون نافذ کیا ہے جس کا مقصد غل شور کا روکنا اور قسطنطنیہ کو پرسکون بنانا ہے۔ اس قانون کی رو سے گراموفون کا بجانا ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص بجانا چاہے تو اپنے گھر میں تمام کھڑکیوں کو بند کر کے بجا سکتا ہے تاکہ اس کی آواز سے پر سکون فضا میں تلاطم برپا نہ ہو اور لوگوں کی خاموش زندگی میں کوئی خلل نہ آنے پائے۔

اس قانون کی رو سے گلی کوچوں میں آواز لگا کر سودا سلف بیچنا بھی ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔ تمام گاڑیوں اور موٹر کاروں کی وجہ سے عام بازاروں میں جو شور برپا ہوتا ہے اس کو روکنے کے لئے بھی قانون میں ایک دفعہ رکھی گئی ہے اور ہارن وغیرہ بجانا مشروط کر دیا گیا ہے۔ آواز اور شور غل کو روکنے کے لئے خاص پولیس کا تقرر بھی عمل میں لایا گیا ہے اور اس کو اختیار دیدیا گیا ہے کہ وہ موقعہ پر ہی خلاف ورزی کرنے والوں پر جرمانہ کر سکے۔ اس قانون کی بار بار خلاف ورزی کرنے والوں کیلئے سزائے قید بھی تجویز کی گئی ہے۔ (کاش اس قانون کا اثر ہندوستان تک بھی پہونچے۔ مسلمان بھائیں گراموفون کی داروں نے تمام ملک میں حرام کر رکھی ہے!)

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے عجائباتی تاثیرات سے بیرون ہند میں مقبول عام ہو چکی ہیں۔ قبض، بدہضمی، جریان، احتلام، سرعت انزال وغیرہ شکایتوں کو جلدی دور کرنے میں لاثانی ثابت ہو چکی ہیں۔ ایک دفعہ آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف عہ۔ پانچ ڈبیاں للعہ۔

وید شاستری۔ جام نگر کاٹھیاواڑ

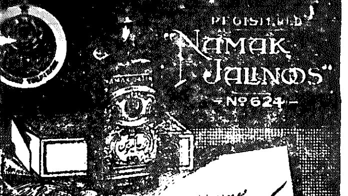

نمک جالینوس رجسٹرڈ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

NAUNEHAL The Best Tonic for Children

نونہال

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بہار میں سیلاب کا تباہ کن منظر

انسانوں کی تباہی کی المناک داستان

امارت شرعیہ بہار کے وفد کا دورہ

دریائے گنگا کی طغیانی نے ضلع مظفر پور کے ان مقامات پر جو گنگا اور گنڈک کے شمالی ساحل پر واقع ہیں سیلاب کی جو روح فرسا مصیبت نازل کی ہے اس کا حال اخبارات کے صفحوں پر آ چکا ہے کارکنان امارت شرعیہ کا ایک وفد جو راقم الحروف و مولوی غلام یحییٰ صاحب مبلغ امارت اور دو رضاکاروں پر مشتمل تھا اگست کو مہنار سب ڈویژن حاجی پور کے علاقوں میں امدادی کام ...

پر ہیں تقریباً بارہ تیرہ سال سے ایسا سیلاب کبھی نہیں آیا تھا ہر مکان میں پانی داخل ہو چکا تھا اور تین چار دن تحت مصیبت کے گذرے کہ کوئی پرسان حال نہ تھا۔ تیسرے چوتھے روز پٹنہ اور حاجی پور سے اسٹیمر پر سب ڈویژنل افسر اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے حکام آئے اور رسد رسانی کا سلسلہ شروع ہوا حاجی پور کے ایک ڈپٹی صاحب سے بھی ملاقات ہوئی ...

[illegible]

محمد مجتبیٰ رئیس

افسانہ

بہار و خزاں

محفل نشاط یا ماتم کدہ!

نواب صاحب بھی پورے نکلے

ناچ اور رنگ کی نقد سزا

(۱۹)

اختر: خیر تو ل جائیں گے۔ آپ نواب صاحب کی کوٹھی پر تشریف لیجائیے آپ کو تمام روپیہ مل جائے گا۔

سکرٹری: حضرت! معاملہ تو آپ سے طے ہوا تھا آپ ہی کے زیر اہتمام یہ محفل منعقد کی گئی تھی اور رقم بھی آپ ہی سے طے ہوئی تھی پھر نواب صاحب کی کوٹھی پر جانے کے کیا معنے؟ کیا آپ ایسا نواب صاحب کی نظروں میں بے وقوف بنانا چاہتے ہیں؟

سکرٹری: اختر خبر نہیں کہاں ہیں گے۔ میں تو ان کا مکان بھی نہیں جانتا۔ بہتر یہ ہے کہ نواب صاحب کی کوٹھی پر جاکر اس معاملہ کی حقیقت دریافت کی جائے۔ اگر اجازت ہو تو نواب صاحب سے جاکر ملوں؟

گلفام: نواب سے مل کر یا مل جائے گا مگر اختر کو کہیں جاکر پکڑو اور جلدی روپیہ وصول کرو۔

سکرٹری: نواب صاحب سے مل کر اختر کے پاس جانا چاہئے۔ ورنہ وہ پھر یہی کہیں گے کہ نواب صاحب کے پاس کیوں نہیں گئے؟

گلفام: اچھا تو کہیں غارت بھی ہو! نواب صاحب سے مل کر فوراً اختر کے پاس جائیو۔ اور بغیر روپیہ وصول کئے یہاں منہ نہ دکھائیو!

بیچارہ سکرٹری اس فرمان کی تعمیل میں نواب صاحب کی کوٹھی کی طرف چلا اور قطع مسافت کر کے کوٹھی پر پہونچا اس وقت نواب صاحب آرام فرما رہے ...

[illegible]

برسات کا موسم ہے

جدھر دیکھو ہیضہ اور بدہضمی کی شکایات کا دور دورہ ہے۔ اسکے علاوہ سانپ، بچھو اور دیگر زہریلے جانوروں کا بھی خطرہ رہتا ہے۔ امرت دھارا ہر قسم کی اندرونی و بیرونی امراض میں نہایت ہی مفید ثابت ہو چکی ہے۔ لاکھوں استعمال کرنے والوں میں سے چالیس ہزار سے اوپر لکھ کر اپنی رائے بھیج چکے ہیں۔ کہ امرت دھارا ہر گھر میں ہر جیب میں گھر ہو یا سفر ہمیشہ پاس رکھنی ضروری ہے۔ اس کا پاس رکھنا ایک لائق ڈاکٹر کا کام دیتا ہے۔

ایک تازہ رائے ملاحظہ فرمادیں!

جناب پنڈت صاحب! آداب

[illegible]

احتیاط: ...

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ: امرت دھارا نمبر ۴۰ لاہور۔ المشتہر: منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ، امرت دھارا بھون، امرت دھارا روڈ، امرت دھارا ڈاکخانہ، لاہور

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے خیال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

[illegible]

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

تقریر سیرۃ

مسلمانوں نے سیاسی ٹکڑوں کے پیچھے مذہب حق کو نظر انداز کر دیا

سندھ کے ایک قصبہ کا ذکر جہاں مسلمانوں کو حج کرایا جاتا ہے

شریعت الٰہی سے مسلمانوں کی بے اعتنائی اور اس کے نتائج

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند)

مکروہ پروپیگنڈا

میرے دوستو! یہ وقت تھا کہ اس آئینی اور مہذب دنیا کے ایک ایک شعبہ سے اسلام کی مقدس تعلیم کا مقابلہ کرکے دنیا کو بتایا جاتا اور دکھایا جاتا کہ صحیح اور مستقیم راہ وہی ہے جو خدا کے پیغمبروں نے بتائی ہے اس کے علاوہ تمام راستوں کا منتہا آخری نقطہ گمراہی اور ضلالت کے سوا کچھ نہیں ہے لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس وقت نہ تو مسلمانوں کا سیاسی اقتدار باقی ہے اور نہ ان کے پاس ...

اگر مسلمان توجہ کریں، لیکن مسلمان اپنے سیاسی حقوق کو جب اپنی غفلت کے باعث تباہ کر رہے ہیں تو بھلا مذہب کا اس بیسویں صدی میں کیا سوال ہے۔ وہ تو پہلے ہی جاہل واعظ اور جاہل پیر تباہ کر چکے ہیں۔

سندھ کے پیر

معاف کیجئے۔ میری تقریر کسی قدر طویل ہو گئی ہے لیکن کیا کروں جب بات زبان پر آ جاتی ہے تو کہنی ہی پڑتی ہے۔ سرپنجاب کے نوری فرقہ کی محبت رسول ...

[illegible]

سیاست اور مذہب

[illegible]

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

حبشی وفد کے گہرے تاثرات

امام یمن اور والیٔ حجاز کے کارناموں پر تبصرہ

عرب اور حبش کے اتحاد کا جدید دور

جلالۃ الملک شاہ حبش نے اپنا ایک وفد حجاز اور یمن ارسال کیا تھا جو گزشتہ مہینہ میں مکہ مکرمہ اور یمن پہونچا اور اس نے عرب کے ان دو جلیل القدر فرمانرواؤں کی خدمت میں شاہ حبش کا پیغام پڑھ کر سنایا اور یہاں سے جواب لے کر اپنے ملک کی طرف روانہ ہو گئے۔

اب اطلاع آئی ہے کہ حبشی وفد کے ارکان اپنے ملک میں بخیریت پہونچ گئے ہیں۔ اور شاہ حبش کو تمام حالات سے انہوں نے اطلاع دیدی ہے۔ شاہ حبش امام یمن ...

[illegible]

مسئلہ دردانیال اور ترکی جرائد

روسی گورنمنٹ کا رویہ

آج کل ترکی اخبارات مسئلہ دردانیال پر پرزور مقالے شائع کر رہے ہیں۔ ایک اخبار نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ ترکی ایک نہ ایک روز اپنا حق تمام حکومتوں سے تسلیم کرا لیگا کیونکہ وہ اس کو برداشت نہیں کر سکتا کہ غیر ملکی اور اجنبی حکومتیں اس کے معاملات میں ادنیٰ سی بھی مداخلت کریں۔

ترکی حکومت نے دردانیال کے استحکام کیلئے جو جدید فوج مرتب کی ہے اور قلعوں پر توپیں چڑھا کر معاہدہ لوزان کی دفعہ کو عملاً باطل کر دیا ہے اس کے استحسان پر ترکی اخبارات پرزور مضامین لکھ رہے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ روسی حکومت ترکی کے مطالبہ کو حق بجانب تسلیم کرتی ہے۔ اگر بحث و تمحیص کا موقعہ آگیا تو وہ علانیہ ترکی کی تائید کریگا۔

بونوں کی انجمن کے نئے مطالبات

ٹرام کاروں اور ریلوں میں نصف کرایہ لیا جائے

دنیا میں ہزاروں قسم کی سوسائٹیاں اور مجالس قائم ہیں مگر ہنگری میں ایک نئی قسم کی انجمن یا سوسائٹی قائم ہوئی ہے جس کو "بونا انجمن" کہنا زیادہ مناسب ہوگا اس انجمن کے تمام ارکان بونے (پستہ قد) ہیں۔ اس انجمن کا صدر اور بونوں کا لیڈر ایک ۲ فٹ ۷ انچ کا آدمی ہے اس نے یہ حیرت انگیز اعلان کیا ہے کہ آئندہ وہی بونا صحیح معنے میں بونا تسلیم کیا جائے گا جو اپنے باپ دادا یا پردادا میں سے کسی ایک کا بونا ہونا ثابت کر دے!

بونوں کی اس انجمن نے اپنے خاص حقوق کا مطالبہ کیا ہے جن میں یہ بھی شامل ہے کہ ٹرام کاروں، ریلوں اور تھیٹروں میں ان سے نصف کرایہ وصول کیا جائے اور دلیل یہ پیش کی ہے کہ وہ عام آدمیوں کی نسبت نصف جگہ استعمال کرتے ہیں۔

مصطفےٰ کمال اور مسولینی میں خفیہ مراسلت

ترکی اور اٹلی میں چشمک

ترکی اور اٹلی میں غیر محسوس طور پر چشمک جاری ہے اور اگرچہ اٹلی کے ذمہ دار ارکان نے مختلف اعلانات کے ذریعہ نکتہ چینیوں کو یقین دلایا ہے کہ اطالوی حکومت ترکی سے کسی حالت میں بھی متصادم نہ ہوگی مگر ترکی اخبارات اور یونانی جرائد موجودہ صورت حالات پر خطرات کا اظہار کر رہے ہیں۔ ترکی کا ذمہ دار حلقہ اس معاملہ پر خاموش ہے اور اس کی طرف سے تا حال کوئی ایسا بیان شائع نہیں ہوا ہے جو مختلف افواہوں پر اثر انداز ہو۔ ایک اطالوی جریدہ کا بیان ہے کہ مصطفےٰ کمال پاشا اور مسولینی کے درمیان خفیہ مراسلت ہو رہی ہے جس کا علم کسی کو بھی نہیں ہے۔

ترکی میں گراموفون کا بجانا ممنوع قرار دیدیا گیا

آواز لگا کر سودا فروخت کرنے کی ممانعت

[illegible]

اسلامی وفد سے وزیر تعلیم جاپان کی ملاقات

گزشتہ ہفتہ ٹوکیو (جاپان) کی مجلس اسلامی کے ارکان نے جاپان کے وزیر تعلیم سے ملاقات کی اور مسلمانوں کے تعلیمی مسائل پر وزیر موصوف سے دیر تک گفتگو کی۔ وزیر تعلیمات نے ارکان مجلس کو ہر طرح کا یقین دلایا اور یہ بھی فرمایا کہ جن مقامات پر مسلمانوں کی آبادی کافی ہے ان کے لئے تعلیمی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی۔

غیر ممالک میں بھی لاثانی

[illegible]

ویدشاستری، جام نگر کاٹھیاواڑ

REGISTERED
NAMAK JALINOOS
No. 624

نمک جالینوس

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

NAUNEHAL
The Best Tonic for Children

نونہال

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بہار میں سیلاب کا تباہ کن منظر

انسانوں کی تباہی کی المناک داستان

امارت شرعیہ بہار کے وفد کا دورہ

دریائے گنگا کی طغیانی نے ضلع مظفر پور کے ان مقامات پر جو گنگا اور ... کے شمالی ساحل پر واقع ہیں سیلاب کی جو روح فرسا مصیبت نازل کی ہے اس کا حال اخبارات کے صفحوں پر آچکا ہے کارکنان امارت شرعیہ کا ایک وفد جو راقم الحروف و مولوی غلام یحییٰ صاحب مبلغ امارت ... پر مشتمل تھا ... اگست کو سب ڈویژن حاجی پور کے علاقوں میں امدادی کام کرنے کی غرض سے روانہ ہوا ...

پر میں تقریباً بارہ تیرہ سال سے ایسا سیلاب کبھی نہیں آیا تھا ہر مکان میں پانی داخل ہو چکا تھا اور تین چار دن سخت مصیبت کے گذرے کہ کوئی پرسان حال نہ تھا ... روز پٹنہ اور حاجی پور سے اسٹیمر پر سب ڈویژنل افسر اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے حکام آئے اور رسد رسانی کا سلسلہ شروع ہوا ...

[illegible]

محمد مجتبیٰ رئیس

افسانہ

بہار و خزاں

محفل نشاط یا ماتم کدہ!

نواب صاحب بھی پورے نکلے

ناچ اور رنگ کی نقد سزا

(۱۹)

اختر: خیر تو ل جائیں گے۔ آپ نواب صاحب کی کوٹھی پر تشریف لیجائیے آپ کو تمام روپیہ مل جائے گا۔

سکرٹری: حضرت! معاملہ تو آپ سے طے ہوا تھا آپ ہی کے زیر اہتمام یہ محفل منعقد کی گئی تھی اور رقم بھی آپ ہی سے طے ہوئی تھی پھر نواب صاحب کی کوٹھی پر جانے کے کیا معنے؟ کیا آپ ہمیں نواب صاحب کی نظروں میں بے وقوف بنانا چاہتے ہیں؟

[illegible]

سکرٹری: اختر خبر نہیں کہاں ہیں گے، میں تو ان کا مکان بھی نہیں جانتا۔ بہتر یہ ہے کہ نواب صاحب کی کوٹھی پر جاکر اس معاملہ کی حقیقت دریافت کی جائے۔ اگر اجازت ہو تو نواب صاحب سے جاکر ملوں؟

گلفام: نواب سے مل کر کیا مل جائے گا اختر کو کہیں جاکر پکڑ اور جلدی روپیہ وصول کر۔

سکرٹری: نواب صاحب سے مل کر اختر کے پاس جانا چاہئے ورنہ وہ پھر یہی کہیں گے کہ نواب صاحب کے پاس کیوں نہیں گئے؟

گلفام: اچھا تو کہیں غارت بھی ہو! نواب صاحب سے مل کر فوراً اختر کے پاس جائیو۔ اور بغیر روپیہ وصول کئے یہاں منہ نہ دکھائیو!

بیچارہ سکرٹری اس فرمان کی تعمیل میں نواب صاحب کی کوٹھی کی طرف چلا اور قطع مسافت کرکے کوٹھی پر پہونچا اس وقت نواب صاحب آرام فرما رہے تھے۔ سکرٹری کو ایک گھنٹہ تک انتظار کی زحمت گوارا کرنی پڑی۔ نواب صاحب ...

[illegible]

برسات کا موسم ہے

... ہیضہ، بدہضمی کی شکایات کا دور دورہ ہے۔ ... امرت دھارا ... لاکھوں استعمال کرنے والوں میں سے چالیس ہزار سے اوپر لکھ کر اپنی رائے بھیج چکے ہیں کہ امرت دھارا ہر گھر میں ہر جیب میں گھر ہو یا سفر ہمیشہ پاس رکھنی ضروری ہے۔ اس کا پاس رکھنا ایک لائق ڈاکٹر کا کام دیتا ہے۔

ایک تازہ رائے ملاحظہ فرماویں!

جناب پنڈت صاحب! آداب ...

[illegible]

امرت دھارا ... لاہور

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ حسب حال انتخاب کرکے استعمال کیجئے۔

سرمہ ... آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا ...

[illegible]

... صرف جمعیۃ علماء ہند دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۳ رجمادی الثانی ۱۳۵۳ھ ہجری

مالوی جی کی ایک اور ناکامی

واردھا میں کانگریس کے فیصلے

پنڈت مالوی جی کو ایک مرتبہ اور ناکامی ہوئی اس مرتبہ انہوں نے کانگریس کو فرقہ واریت کی دلدل میں پھنسانے کے لئے بہت کچھ تیاریاں کی تھیں اور واردھا میں ورکنگ کمیٹی اور پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس ہونے سے بہت قبل انکی پارٹی کی جانب سے اخبارات میں ایک خاص قسم کا پروپیگنڈا شروع ہو گیا تھا...

اسی کارروائی نے کم سے کم ایک بات کو واضح تک مبہم چلی آرہی تھی واضح کر دیا...

ہندو مہاسبھا کا مینی فیسٹو

ہندو مہاسبھا نے بھی آخرکار اپنا مینی فیسٹو شائع کر دیا۔ اس پورے مینی فیسٹو میں سوائے فرقہ وارانہ امور کے ایک لفظ بھی ملکی مفاد کے متعلق نہیں ہے...

شریعت کانفرنس صوبہ سرحد

حوادث واحکام

استفتاء

شذرات

آگرہ کی موجودہ صورت حال

آرتی اور نماز

دار الحکومت

انجمن ضیاء الادب میں ایک دلچسپ مباحثہ

ناظم جمعیۃ علماء ہند اور دیگر اکابر کی شرکت

دہلی۔ جمعرات کی شب کو انجمن ضیاء الادب کے زیر اہتمام تیلی واڑہ میں لالہ ولیش بندھو گپتا کی زیر صدارت "ہندوستان کی آئندہ ترقی یورپ کی تقلید پر منحصر ہے" کے عنوان پر ایک پر لطف اور دلچسپ مباحثہ ہوا...

برقعہ پوش پٹھان گرفتار

پستول، کارتوس اور بارود برآمد

خالدہ ادیب عدنان دہلی میں

جامعہ اسلامیہ میں تقریروں کا سلسلہ

دہلی میں سرحدی رہنماؤں کی تشریف آوری

صدر جمعیۃ علماء ہند سے تبادلہ خیالات

پلول میں مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی کا ورود

اصلاحی تقاریر اور مسجد کا سنگ بنیاد

پلول کے ہسپتال سے مفسد ڈاکٹر کا تبادلہ

زلزلہ کی باقی کسر سیلاب نے نکال دی

بہار میں تباہی کا غیر مختتم سلسلہ

سیلاب زدہ رقبہ میں سمندر کا نظارہ

دہلی میں افغانی سکوں کا کارخانہ

عدالت سے ملزم کو سزا

چیف کمشنر دہلی کو قتل کی دھمکی

ملزم کو چھ ماہ قید کی سزا

تیلی واڑہ میں جھگڑا

ایک پر تکلف دعوت چاء

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

مولانا شوکت علی اسمبلی کیلئے کھڑے نہیں ہوسکتے

سر یعقوب کا اعتراض تسلیم کر لیا گیا

انتخابات میں لڑنا زیادہ مفید ہوگا

نیشلسٹ پارٹی کا کوئی امیدوار مضبوط نہیں ہے

بہار کے ایک موضع میں ہنگامہ

ایک لڑکی کی ہلاکت

ایک شخص گولی سے اڑا دیا گیا

پچاس مواضعات غرق آب ہوگئے

بے شمار مکانات منہدم

پندرہ ہزار میل کا پیدل سفر

بارہ عورتوں کے قاتل کو سزا

کانگریس سے علیحدگی کا ارادہ ملتوی

گاندھی جی ورکنگ کمیٹی میں بیان دیں گے

واردھا ۱۰ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی اپنے آئندہ پروگرام اور کانگریس پالیٹکس کے بارے میں بیان دیں گے...

پھگواڑہ میں سکھوں اور ہندوؤں کی لڑائی

مجمع پر لاٹھی چارج۔ فوج بلالی گئی

پولیس نے مشتعل ہجوم پر گولی چلادی

انجن پھٹنے سے دو اشخاص ہلاک

آٹھ اشخاص ہلاک تین سو گرفتار

ہڑتالیوں اور مزدوروں میں جنگ

فرانس اور اٹلی کی مصالحانہ گفتگو

آسٹریا کے وائس چانسلر پر قاتلانہ حملہ

وسط جاپان میں تباہ کن آتشزدگی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۲ر جمادی الثانی ۱۳۵۳ ہجری

مالوی جی کی ایک اور ناکامی

واردھا میں کانگریس کے فیصلے

پنڈت مالویہ جی کو ایک مرتبہ اور ناکامی ہوئی اس مرتبہ انہوں نے کانگریس کو فرقہ واریت کی دلدل میں پھنسانے کے لئے بہت کچھ تیاریاں کی تھیں اور واردھا میں ورکنگ کمیٹی اور پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس ہونے سے بہت قبل نیشنلسٹ پارٹی کی جانب سے اخبارات میں ایک خاص قسم کا پروپیگنڈا شروع ہوگیا تھا کبھی کہا جاتا تھا کہ گاندھی جی نیشنلسٹ پارٹی سے صلح کے لئے شرائط طے کر رہے ہیں ...

امیدوار کی کامیابی کے لئے بہت زیادہ توقع ہو اسے رکھا جائے اور ... کا نام واپس لے لیا جائے۔ مگر اتفاق سے مالوی جی کی فہرست میں ایک ... بھی الیا نہ ملا جسے کانگریسی امیدوار کے مقابلہ میں رہنے دیا جاتا۔ اس لئے یہ بھی صورت باقی نہ رہی۔ اور یہ دونوں حضرات بے نیل مرام واردھا سے واپس ہوگئے۔

...

ہندو مہاسبھا کا مینی فیسٹو

ہندو مہاسبھا نے بھی آخرکار اپنا مینی فیسٹو شائع کر دیا۔ اس پورے مینی فیسٹو میں سوائے فرقہ وارانہ امور کے ایک لفظ بھی ملکی مفاد کے متعلق نہیں ہے اور پھر تماشہ یہ ہے کہ اس مینی فیسٹو کو مہاسبھائی ارکان قوم پروری کے اصولوں پر مبنی ظاہر کر رہے ہیں۔ اگر قوم پروری یہی ہے کہ جداگانہ اور مخلوط انتخاب، تناسب نمائندگی، تعیین نشست، حق رائے دہی، ویلیج، اور ملازمتوں میں الجھ کر رہ جائے اور ہندوستان کی آزادی، باشندگان ملک کی عام فلاح و بہبود، جابرانہ و مستبدانہ قوانین کی تنسیخ اور حکومت کی تشدد آمیز پالیسی کے متعلق ایک لفظ بھی نہ کہا جائے تو ہر شخص حیرت میں ہوگا کہ بدترین قسم کی فرقہ پرستی اور ذلیل ترین خود غرضی اور کیا ہو سکتی ہے۔ اب تک جس قدر جماعتوں کے انتخابی اعلان ملک کے سامنے آئے ہیں ہندو مہاسبھا کا اعلان سب سے زیادہ فرقہ پرستانہ اور سب سے زیادہ افتراق انگیز ہے۔ فرقہ پرستی کی دنیا میں جتنی باتیں اکثریت کے لئے مفید ہو سکتی ہیں وہ سب ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر اس مینی فیسٹو میں بھری گئی ہیں ...

شریعت کانفرنس صوبہ سرحد

شریعت کانفرنس صوبہ سرحد کی مجلس استقبالیہ نے اب اپنا کام پوری سرگرمی اور انہماک کے ساتھ شروع کر دیا ہے ...

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ (۱) مجھے تجارت سے بہت دلچسپی ہے ...

شذرات

آگرہ کی موجودہ صورت حال

آگرہ سے جو تازہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کے ہندو اور مسلمان اب باہمی جنگ و جدال اور آپس کی خونریزی سے تھک کر حقیقۃً مصالحت کی طرف مائل ہو گئے ہیں ...

آرتی اور نماز

فسادات آگرہ کے دوران میں ان فسادات کے آغاز اور فوری سبب کے متعلق ...

دار الحکومت

انجمن ضیاء الادب میں ایک دلچسپ مباحثہ

ناظم جمعیۃ علماء ہند اور دیگر اکابر کی شرکت

دہلی۔ جمعرات کی شب کو انجمن ضیاء الادب کے زیر اہتمام تیلی واڑہ میں لالہ ولایتی چند دھوگیہ کی زیر صدارت "ہندوستان کی آئندہ ترقی یورپ کی تقلید پر منحصر ہے" کے عنوان پر ایک پرلطف اور دلچسپ مباحثہ ہوا جس میں حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند اور مولانا محمد عظمت اللہ صاحب کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی حصہ لیا ...

برقعہ پوش پٹھان گرفتار

پستول، کارتوس اور بارود برآمد

خالدہ ادیب عنان دہلی میں

جامعہ اسلامیہ میں تقریروں کا سلسلہ

دہلی میں سرحدی رہنماؤں کی تشریف آوری

صدر جمعیۃ علماء ہند سے تبادلۂ خیالات

پلول میں مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی کا ورود

اصلاحی تقاریر اور مسجد کا سنگ بنیاد

زلزلہ کی باقی کسر سیلاب نے نکالدی

بہار میں تباہی کا غیر مختتم سلسلہ

سیلاب زدہ رقبہ میں سمندر کا نظارہ

مظفرپور ۱۰ ستمبر۔ بابو راجندر پرشاد نے ایک اخباری نمائندہ سے کہا کہ زلزلہ سے جو کچھ بچ گیا تھا اس کی بربادی سیلاب نے پوری کر دی ... ہزاروں اشخاص بھوک سے پریشان ہیں ... بعض مقامات پر سڑک کی مرمت مکمل ہو چکی ہے۔

دہلی میں افغانی سکوں کا کارخانہ

عدالت سے ملزم کو سزا

چیف کمشنر دہلی کو قتل کی دھمکی

ملزم کو چھ ماہ قید کی سزا

تیلی واڑہ میں جھگڑا

ایک پر تکلف دعوت چاء

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

پلول کے ہسپتال سے مفسد ڈاکٹر کا تبادلہ

مولانا شوکت علی اسمبلی کیلئے کھڑے نہیں ہو سکتے

سر یعقوب کا اعتراض تسلیم کر لیا گیا

انتخابات میں لڑنا زیادہ مفید ہوگا

نیشنلسٹ پارٹی کا کوئی امیدوار مضبوط نہیں ہے

بہار کے ایک موضع میں ہنگامہ

ایک لڑکی کی ہلاکت

ایک شخص گولی سے اڑا دیا گیا

پچاس مواضعات غرق آب ہو گئے

بے شمار مکانات منہدم

پندرہ ہزار میل کا پیدل سفر

بارہ عورتوں کے قاتل کو سزا

کانگریس سے علیحدگی کا ارادہ ملتوی

گاندھی جی ورکنگ کمیٹی میں بیان دیں گے

واردھا ۱۰ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی اپنے آئندہ پروگرام اور کانگریس پالیٹکس کے بارے میں بیان دیں گے ...

بھگواڑہ میں سکھ اور ہندوؤں کو سزائیں

مجمع پر لاٹھی چارج۔ فوج بلالی گئی

پولیس نے مشتعل ہجوم پر گولی چلادی

انجن پھٹنے سے دو اشخاص ہلاک

آٹھ اشخاص ہلاک تین سو گرفتار

ہڑتالیوں اور مزدوروں میں جنگ

فرانس اور اٹلی کی مصالحانہ گفتگو

آسٹریا کے وائس چانسلر پر قاتلانہ حملہ

وسط جاپان میں تباہ کن آتشزدگی

پنڈت مالویہ اور کانگریسی کارکنوں کی گفتگو فیل ہوگئی

نشستوں کے بارہ میں کانگریس کی پیش کش نامنظور

معرکۂ انتخابات میں کانگریس اور نیشنلسٹ پارٹی کی جنگ ہوگی

واردھا گنج ۹ ستمبر۔ بارہ گھنٹہ کی مشترکہ اور طویلہ گفتگو میں پنڈت مالویہ اور مسٹر انے ایک طرف تھے اور گاندھی جی، مسٹر پٹیل، ڈاکٹر رائے، مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی، حضرت مولانا ابوالکلام آزاد دوسری طرف…

"ہم آخر تک جنگ کریں گے۔"

نصف شب میں امریکن جہاز میں خوفناک آتشزدگی

دو سو اشخاص آگ اور سمندر کی نذر ہوگئے

رات کی تاریکی میں سمندر کے اندر قہر الٰہی کا نظارہ

نیو جرسی ۹ ستمبر۔ ہفتہ کو نصف شب میں نیو جرسی کے ساحل سے کچھ فاصلہ پر ایک امریکن جہاز "مورو کاسل" میں آگ لگ گئی جس سے بہت سی جانوں کا اتلاف ہوا…

کانگریس نیشنلسٹ پارٹی کا قیام غلط ہے

مولانا ابوالکلام آزاد کا بیان

کلکتہ، ستمبر۔ مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگریسی پارلیمنٹری بورڈ نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے:۔

کسانوں کے مصائب کس طرح دور ہوسکتے ہیں

سردار پٹیل کی تقریر

امریکہ میں ۵ لاکھ مزدوروں کی ہڑتال

پولیس اور ہڑتالیوں میں جنگ

مشاعرہ

مجلس ادب دہلی کے زیر اہتمام ۳ ستمبر کو بروز ہفتہ بوقت ۹ بجے شب بمقام ہیڈن کلب کمپنی باغ دہلی۔ حسب ذیل مصرعہ طرح پر منعقد ہوگا۔ امید کہ شائقین و ماہرین فن تشریف لاکر حظ اٹھائیں گے۔

مصرعہ طرح

آج بلبل پہ قیامت کے ستم ہوتے ہیں

ستم، کرم۔ قوافی۔ ہوتے ہیں ردیف وغیرہ

گوری دیوی تاحال مسلمان ہے

ہندوستان میں براڈ کاسٹ اسٹیشنوں کا جال

دہشت انگیزی کو روکنے کی نئی تجویز

دو ریلوے ٹرینوں کا تصادم

کمانڈر انچیف نے الفاظ واپس لے لئے

تین بھائیوں کو سزائے موت

عدالت نہیں پاگلوں کی مجلس ہے

دو ہوائی جہازوں کی ٹکر

تین افراد ہلاک ۔ گرجا منہدم

انگریز کسان لاری کے آگے لیٹ گئے

سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ

بھگواڑہ میں ہندو مسلم لیڈروں کی گرفتاری

راجہ جھابوا کو ریاست سے نکل جانے کا حکم

بہترین ہنگوری گولی
زردہ قوام گولی
احمد حسین و حسین تاجر تمباکو چوڑی گلی لکھنؤ
سے طلب فرمائیے
فہرست و نمونے طلب کرنے پر روانہ ہوتے ہیں

جریان پرمیہ احتلام کمزوری سستی نامردی کا
شرطیہ علاج
پرمیہانگ گولیاں
طلاء اکسیر
اشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر (یو۔پی)

فوراً ضرورت ہے
Manager The Milton House P. Box No 6837 Barra Bazar Calcutta

کاتب
ضرورت ہے، چند بہت اچھے خوشنویسوں کی۔ ملازمت یا اُجرت دونوں صورتوں میں کام دیا جاسکتا ہے، نمونہ کتابت بھیجئے یا ۹ سے ۴ بجے تک خود دفتر میں تشریف لاکر گفتگو کر لیجئے۔
منیجر مکتبہ جامعہ، قرولباغ دہلی

منچوکو میں روسی اخبار کا داخلہ بند

قونصل جنرل روس کی درخواست مسترد

سیلون میں برطانوی مال کا بائیکاٹ

اسٹیٹ کونسل کے ممبران کی حمایت

ہوائی جہاز کی رفتار ۲۰۰ میل فی گھنٹہ

ریکارڈ مات کرنے کے بعد ہوا باز ہلاک

علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی زیر صدارت شریعت کانفرنس کا اجلاس

سرحد میں شریعت پرور علماء کی مساعی جمیلہ

استقبالیہ کمیٹی کی اہم قراردادیں

آج مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۳۲ء بروز اتوار، ۸ بجے صبح استقبالیہ کمیٹی شریعت کانفرنس کی مجلس عاملہ کا اجلاس زیر صدارت جناب ارباب عبدالرحمٰن خاں صاحب ایم۔ ایل۔ سی صدر استقبالیہ کمیٹی منعقد ہوا جس میں حسب ذیل تجاویز بالاتفاق رائے پاس ہوئیں:۔

(۱) کانفرنس کی صدارت کے لئے سکریٹری استقبالیہ عبدالقیوم صاحب نے علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا اسم گرامی پیش کیا جناچہ بالاتفاق رائے منظور ہوا۔

(عبدالقیوم سکریٹری استقبالیہ کمیٹی)

عالمگیر کانفرنس

روس، مجلس اقوام میں داخل ہوگا؟

مصیبت زدہ زلزلہ و سیلاب کی دردناک حالت

اصلاح حال کیلئے تعمیری کاموں کی ضرورت

امارت شرعیہ بہار کی عملی سرگرمیاں

زلزلہ کے بعد وسط مارچ سے اگست تک امارت کیمپ مولانگر دھقانہ پوری ضلع منظفرپور) کی طرف سے ریلیف کے کاموں کو انجام دیتا رہا، اور وقتاً فوقتاً میں ان کی رپورٹیں علاقہ کے حق میں حضرات اخباری دنیا میں شائع کرکے پبلک کے پیش نظر کرچکے ہیں۔

محبوب عاشق کے قدموں پر

موتیابند
Haryasram Panchpota (Bengal)

بے مثل مجربات و بےنظیر تصنیفات
حکیم محمد فصیح الزماں اختر شہر برہلی متصل سنہری مسجد

سائنس جدید میں حیرت انگیز اضافہ
Experimental Department
مہرونڈہ فارمیسی مہرونڈہ الہ آباد (یو۔پی)
MAHRONDA PHARMACY P.O. Mahronda (Allahabad) U.P.

بے اولادوں کو مژدہ
دواخانہ مجربات عجائبہ جنگپورہ دہلی

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پرلانے والا
بال سیاہ تیل
اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں
اے شبیر اینڈ کمپنی جالندھر شہر (پنجاب)

کارآمد
پنڈت چھیتر پال شرما مالک سکھ سنچارک کمپنی متھرا سے طلب کریئے

تار کا پتہ: "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللہِ عَلَی الجَمَاعَۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے)
معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم پنجشنبہ ۹ جمادی الثانی ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۰

جلوہ گاہِ طور

ادا جو آئے وہ بے عیب بے قصور آئے
زمانے تک تری گلیوں کی خاک چھانی ہے
کسی کی مست خرامی کا واہ کیا کہنا
عجیب چیز ہے، میخانۂ تصوّر بھی
وہیں ہے ہم کو ملا ہے سکونِ دل، کیا کیا
مری طرف سے بھی اے کاروانِ شوق سلام

خدا وہ دن نہ کرے، آپ کو غرور آئے
مری نگاہ میں کیا جلوہ گاہِ طور آئے
کہ جیسے حافظِ شیراز چور چور آئے
یہاں سے ہوش میں پہنچے، وہاں سے چور آئے
جہاں سے ہو کے بہت لوگ ناصبور آئے
کہیں جو راہِ طلب میں مقامِ طور آئے

ہزار بار لکھے تو بہار نامۂ شوق
ترے بلائے جگر آئے وہ ضرور آئے

(از جناب جگر مرادآبادی)

معاصرین کے افکار و آراء

تلوار کی فتح

کچھ سوچو کچھ سمجھو کچھ عمل کرو!

ضروری گزارش

دلچسپ حقائق و معلومات

(سرفراز)

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق ہے یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کے لئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اسطرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون اسکے حجم اور اسکی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے، تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا بیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیٰحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائے گا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑے گا۔ اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No 19. DELHI THURSDAY, SEPTEMBER 13, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر دیکھئے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائینگے
قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔
منیجر الجمعیۃ دہلی

اہلِ بلوچستان کے مطالبات

یہ مسئلہ کمیونل ایوارڈ سے زیادہ اہم ہے

عظیم الشان تعزیتی مشاعرہ

شعبۂ تبلیغ مجلس احرار اسلام ہند کی مساعی

مسلم جاٹوں میں تعلیم کی اشاعت

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید و لائتی نہایت عمدہ ہے۔ حنا شدہ طلائی جدول ہے دو ترجمے ہیں۔ پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو عطر ہے نادر تفسیر کا مثل ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضح القرآن، ۔۔۔ اور تمام کتب احادیث اور ۔۔۔ جن میں تمام احکام قرآن و مسائل، قصص تاریخ، حکایات ظاہری و باطنی اشارات غرضیکہ تفسیر کی جو بابۃ الامتیاز خصوصیات ہو سکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں ۔۔۔ ۹۲۸ صفحات رعایتی ہدیہ مجلد ۔۔۔

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔پی۔ کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبد الواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدر دانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۳۰ کاغذ چکنا، چمکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ ہاف ٹون کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے (۳)

المشتہر: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی، علمی، اخلاقی و تبلیغی معلومات ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائے گا۔

صحائف رحمانی کے ۲۴ نمبر جن میں قرآن و حدیث، واقعات اور خود مرزا کے الہامات سے قادیانی دروغ گوئی کی پول کھولی گئی ہے مکمل سٹ ۔۔۔
دین مرزا کفر خالص ہے دیکھنے سے آپ کو مرزائیوں کے کفر و ارتداد کا پورا پتہ چل جائے گا۔ قیمت ۔۔۔
نامہ حقانی در کذب قادیانی کے مطالعہ سے آپ قادیانیوں کے مکر و فریب سے واقف ہو جائیں گے۔ قیمت ۔۔۔
اطلاع رحمانی۔ میں ان سو سوالوں کا جواب ہے جو امریکہ والوں نے احمدی تبلیغ کے اثر سے کئے تھے قابل دید ہے قیمت ۔۔۔
دوسری شہادت آسمانی۔ میں بتایا گیا ہے کہ مرزائی بیان کردہ علامات ہرگز امام مہدی کا نشان نہیں ہو سکتیں قیمت ۔۔۔
ہدیہ عثمانیہ۔ میں صحیفہ آصفیہ اور اس کے مصنف کی حالت کو آفتاب کی طرح روشن کر کے دکھایا ہے۔ قیمت ۔۔۔
انوار ایمانی۔ میں عبد الماجد قادیانی کی کذب بیانی کا صحیح نقشہ ہے۔ قیمت ۔۔۔
حقیقۃ المسیح۔ میں سچے مسیح کی علامات اور مسیح کاذب کی حالت کو روشن کر کے دکھایا ہے قیمت ۔۔۔
آئینہ کمالات مرزا۔ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشگوئیاں اور الہامات کا صریح غلط ثابت کیا گیا ہے قیمت ۔۔۔
مسیح قادیان کی حالت کا بیان کے دیکھنے سے قادیانیوں کی حقیقت کا پورا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔ قیمت ۔۔۔
معیار صداقت سے مرزا صاحب کا خود اپنے بیان سے کاذب ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۔۔۔
معیار المسیح۔ میں جن آیتوں سے مرزا کی صداقت ثابت کی جاتی ہے ان ہی سے مرزا کا کاذب ہونا ثابت کیا ہے قیمت ۔۔۔
حقیقت رسائل اعجازیہ۔ میں پندرہ دلیلوں سے مرزا قادیانی کے دعویٰ اعجاز کو باطل ثابت کیا ہے قیمت ۔۔۔
ختم نبوت فی القرآن فی الحدیث و الآثار میں قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا ۔۔۔

حیات محمود اسیر مالٹا۔ حالات سفر و اسارت مالٹا حضرت شیخ الہندؒ مرتبہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی قیمت ۔۔۔
علم الکلام۔ مصنفہ مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی جس میں اسلام کی صداقت وجود باری ملائکہ وغیرہ کا مفصل بیان ہے قیمت ۔۔۔
اعجاز القرآن قیمت ۔۔۔ صراط مستقیم قیمت ۔۔۔ دلائل الخیرات بلا جلد ۔۔۔

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے گویا ایک ماہر کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں ۔۔۔ ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے ۔۔۔

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

افسانہ

بہار و خزاں

ذلت و خواری کا نیا دور

میاں اختر پھر لالہ جی کے مکان پر

آوارگی کے تلخ نتائج

(۳۰)

دروغ کی اجازت ملتے ہی میاں اختر اور نثار گلفام سے رخصت ہوئے اور گھر پہنچنے کے بعد سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔ اختر کی یہ حالت ہے کہ کاٹو تو بدن میں خون نہیں، چہرہ فق ہو گیا اور سر جھکا گیا ہے۔

نثار:- اب فکر کرنے سے کیا ہوتا ہے۔ کوئی مکان یا زیور رکھ کر روپیہ مہیا کیجئے ورنہ گلفام واقعی خاندان کی عزت بگاڑ دیگی۔ یہ کمبخت طبقہ بڑا ہی بے حیا اور طوطا چشم ہے۔ یہی غنیمت ہے کہ اس نے دو روز کی مہلت دیدی۔

اختر:- جی ہاں۔ ...

اختر:- اگر کل تک وہ نہ آئے تو میرا تو کام بگڑ جائے گا۔ کیا آپ میرا کام انجام دے سکتے ہیں؟

منیب:- بڑی خوشی سے۔ فرمایئے کیا کام ہے؟

اختر:- مجھے اسوقت ۱۴ ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ آپ کی بڑی کرم ہوگا اگر آپ مجھے عنایت کردیں۔ لالہ جی ہوتے تو ابھی میرے حوالہ کردیتے جیسا تم پہلے دیکھ چکے ہو۔

منیب:- مجھے رقم دینے کا اختیار بالکل نہیں ہے۔ باقی اور کام کیلئے حاضر ہوں۔

...

سکرٹری:- انکار کیا معنی؟ انہوں نے تو نہایت غضبناک ہو کر آپ کو برا بھلا کہا اور مجھ پر بھی خفا ہوئے!

اختر:- اب کیا کیا جائے؟ (نثار سے مخاطب ہو کر) ...

...

گلفام نے کہا "میرا تو یہ دستور نہیں کہ کسی کو مہلت دوں کیونکہ مہلت کے بعد شکار ہاتھ سے جاتا رہتا ہے لیکن میں تمہارے ساتھ خاص رعایت کرتی ہوں اور دو روز کی مہلت دیتی ہوں۔ اس عرصہ میں روپیہ پہونچا دو ورنہ تمہاری اور تمہارے سارے خاندان کی مٹی پلید کرکے چھوڑوں گی"

تبلیغ کے بغیر جاپان اور منچوریا میں اسلام کی ترقی

قرآن کریم اور بخاری شریف کا جاپانی ترجمہ

اسلام کو سرکاری طور پر تسلیم کر لیا گیا

مسیحی تبلیغ کا حشر، جاپان کو اسلام سے مناسبت

حال میں منچوریا کے ایک اسلامی مدرسہ کے ترکی معلم محمد الحسن قربان (؟) علی ... پہنچے ہیں۔ مصری اخبار "الجہاد" کے نامہ نگار نے ان سے ملاقات کی اور حسب ذیل بیان حاصل کیا:-

"جاپانی قوم اسلام قبول کر لینے کے لئے تیار ہے، مگر سخت افسوس کا مقام ہے کہ جاپان میں اسلام کی وسیع پیمانے پر تبلیغ کا انتظام نہیں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسے علماء جاپان جائیں جو وہاں کی زبان جانتے ہیں۔ جاپانی حکومت ..."

پایہ تخت ٹوکیو میں رہتے ہیں۔ یہ تمام وہ لوگ ہیں جو اس اسلامی انجمن کی کوشش سے مسلمان ہوئے ہیں جسے ایک ترکستانی عالم محمد عبدالحی قربان علی نے قائم کیا ہے، اور جس کی شاخیں تمام جاپان اور منچوریا میں پھیل گئی ہیں۔ اس انجمن کی انتظامی مجلس پندرہ جاپانی، دو ترک، دو تاتاری، دو افغانی اور ایک جاوی ... ہے۔

اسی انجمن نے تین ماہ ہوئے ہیں کہ ٹوکیو میں ایک اسلامی کانفرنس منعقد کی تھی جس میں جاپان اور منچوریا کے تین ہزار مسلمان نمائندے شریک ہوئے تھے۔

اسلام کو سرکاری طور پر تسلیم کر لیا

اسی کانفرنس نے یہ تجویز پاس کی تھی کہ جاپانی حکومت سرکاری طور پر دین اسلام کا وجود تسلیم کرلے، اور بمسرت کے ساتھ مسلمانان عالم کو مطلع کرتا ...

جاپان کے سلسلہ تعلیم

ٹوکیو میں مسجد

جاپانی زبان میں تفسیر

جاپان کی اسلام سے مناسبت

جاپانی مسلمانوں کی تعداد

جمعیۃ علماء سرحد کی کامیابی

شریعت کانفرنس کو کامیاب بنانے کی اپیل

(خلیل الرحمن ناظم جمعیۃ علماء افغان)

عربی اور دلائتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

سلطان ابن سعود اور ہر ہٹلر میں برقیات کا تبادلہ

ہنڈنبرگ کی وفات پر اظہار تعزیت

صدر جمہوریہ جرمنی فیلڈ مارشل ہنڈنبرگ کے انتقال پر جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے ہر ہٹلر کے نام ذیل کا برقیہ ارسال فرمایا ہے:-

"میں نے نہایت افسوس اور رنج کے ساتھ رئیس ہنڈنبرگ کی وفات کی خبر سنی۔ میں جناب کی خدمت میں اس حادثہ ناجعہ پر اپنی طرف سے تعزیت کا پیغام پہونچاتا ہوں، اور اس منصب رفیع پر جو آپ کا تقرر ہوا ہے اس کے لئے مبارکباد پیش کرتا ہوں"

مہاجرین کی زیادہ تعداد بلغاریہ، رومانیہ اور یوگوسلیویہ سے نقل وطن کر رہی ہے۔ اوسطاً ماہ جولائی میں تین ہزار ترک ہجرت کرکے ترکی میں آچکے ہیں۔

یورپ کی اخلاقی تباہی پر ایک بشپ کے آنسو

ہر کروڑ پونڈ سالانہ خوبصورتی پر ضائع کر دئیے جاتے ہیں

گلاؤسٹر کے بشپ ڈاکٹر گرگ کے بیان کے مطابق انگلستان میں ہر سال تمباکو پر ...... ۱۲ پونڈ لفڑ کی مٹھائیوں پر ...... ۵ پونڈ خوبصورتی پر ...... ۶ پونڈ خرچ کئے جاتے ہیں۔ بشپ گرگ نے کہا "ہم ان چیزوں کے مخالف نہیں ہیں مگر اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ صرف خوبصورت بننے ..."

ترکی کے نئے تجارتی جہازات

غیر ملکی جہازوں کو استعمال کرنے کی ممانعت

الجزائر کے اسلامی اوقاف کی واپسی کا مطالبہ

حکومت حجاز کی یادداشت حکومت فرانس کے نام

عراقی تجارت کا تسلی بخش معیار

قسطنطین میں یہودیوں کی شرارت

ترکی اور چین میں معاہدہ ہونے والا ہے

کاشتکاروں کی طرح ہوائی جہازوں کی تنخواہ

ریاستہائے بلقان سے ترکوں کی ہجرت

ممالک بلقان کے ترکوں نے امسال زیادہ تعداد میں ہجرت کی ہے اور وہ ریاستہائے بلقان کو خیرباد کہہ کر سرزمین ترکی میں آکر آباد ہو رہے ہیں۔ ...

تقریر سیرۃ

پست اور ذلیل اقوام پر اسلام کا احسان عظیم

اسلام میں عورتوں کی برتری اور حقوق میں کامل مساوات

نالائق خاوندوں کے ہاتھوں مسلم خواتین کی پامالی

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند)

پست اقوام پر اسلام کا احسان

کیوں صاحبو! کیا آپ بھی جانتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس تعلیم نے پست اقوام پر کس قدر احسان کیا ہے۔ عرب میں پیشہ کی وجہ سے کوئی عزت یا ذلت نہ تھی یہ طریقہ عجم کا ہے کہ یہاں پیشوں کی وجہ سے لوگوں کو ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ ...

اگر خدا نخواستہ بیوہ کے نکاح یا لڑکی کے ورثہ کی مخالفت مسلمانوں کی جانب سے ہوئی تو یہ واقعہ کس قدر شرمناک ہوگا۔ میرا یہ اندیشہ کچھ مستبعد نہیں ہے۔ ...

... غلط کہا جا سکتا ہے۔ بہرحال میرا مطلب یہ ہے کہ گاندھی جی کی شخصیت غلطیوں سے پاک نہیں ہے۔ ان سے غلطیاں بھی ہوتی ہیں اور بجز انبیا علیہم السلام کے کون شخص ہے جس کو غلطیوں سے پاک کہا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کی ہر بات کے خلاف کیا جائے اور ان کی ضد میں شراب پی لی جائے یا بدیسی اشیاء کو ترجیح دی جائے۔ یا ہندوؤں کی ضد میں بیوہ کی شادی اور عورتوں کے ورثہ سے انکار کیا جائے۔ میری غرض تو یہ ہے کہ اچھی بات کو ہر جگہ سے قبول کر لینا چاہئے نصیحت اگر دیوار پر بھی لکھی ہو تو قابل قبول ہے اور اچھی بات تو اصل میں ہماری ہی بات ہے خواہ کوئی بھی کہے۔ یا در کھیئے ہر اچھی بات مسلمانوں کا گم شدہ مال ہے۔ الحکمۃ ضالۃ المؤمن مسلمان ہر بھلی بات کو اپنا مال خیال کرتا ہے اور اپنی گم شدہ چیز سمجھ کر اس کو اختیار کر لیتا ہے۔ یہ جذبہ نہایت ہی لغو اور مہمل ہے کہ چونکہ فلاں بات کو ہندو کہتے ہیں یا گاندھی کہتا ہے اس لئے ہم نہیں مانیں گے۔ ...

(باقی آئندہ)

سپاہی کی کھائی بوٹیاں

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہوگئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم۔ اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۲۶ کاغذ چکنا، چمکدار۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ دہات ٹون کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے (۳ر)

المشتہر منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

غیر ممالک میں بھی لاثانی

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

مرآۃ المثنوی

مرتبہ قاضی تلمذ حسین صاحب ایم۔ اے

رکن دار الترجمہ، جامعہ عثمانیہ

مثنوی شریف کا یہ وہ جامع و بے نظیر خلاصہ ہے جس سے مثنوی شریف کی تمام پیچیدگیاں رفع ہو گئی ہیں۔ کتاب کی کیفیت اور نمونہ کے صفحات کا ایک رسالہ مرتب کر دیا گیا ہے، براہ مہربانی اپنے پتہ سے مطلع فرمایئے کہ رسالہ ہدیۃً ارسال خدمت کیا جائے۔

"ملنے کا پتہ"

دائرۃ الادب، حیدرگوڑہ، حیدرآباد دکن

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کرکے استعمال کیجئے۔

سرمہ آنکھوں کی خارش۔ سرخی۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ ناخونہ اور پلکوں کا گرنا ہٹانے سے ہٹانے کیلئے خصوصاً مفید ہے۔ اسکے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ امراض کا ازالہ ہو جاتا ہے جن لوگوں کو کسی قسم کا مرض نہیں ہے وہ بھی اس کا استعمال کرکے اپنی آنکھوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ انشاء اللہ ان کی آنکھوں کو کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا۔ قیمت فی تولہ ۶ر ماشہ کی شیشی ۴ر

سرمہ یہ سرمہ بھی ملک کی طرح تمام امراض چشم سوائے رہو اور پلکوں کے گرنے کیلئے مفید ہے۔ خصوصاً موتیا بند کے ابتدائی پانی کو نکال دیتا ہے۔ اگر پانی جم گیا ہو تو اس کا استعمال مفید نہ ہوگا۔ طلباء یا دوسرے حضرات جو نوشت و خواند کا کام زیادہ کرتے ہیں ان کے لئے خاص کر اس سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ عینک لگانے سے پہلے اگر اس سرمہ کا استعمال شروع کریں تو انشاء اللہ چشمہ کی ضرورت نہ پڑیگی۔ قیمت فی تولہ ... ماشہ کی شیشی ... محصول ڈاک و پیکنگ بذمہ خریدار۔ پتہ

(مولانا) نورالدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

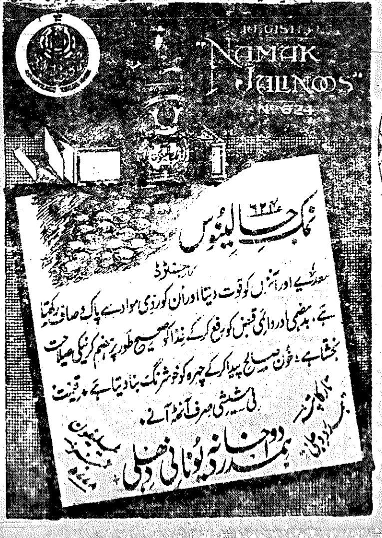

نمک جالینوس ۶۲۴ رجسٹرڈ

معدے اور آنتوں کو قوت دیتا اور ان کو ردی مواد سے پاک و صاف رکھتا ہے، بدہضمی اور دائمی قبض کو رفع کرکے غذا کو صحیح طور پر ہضم کرنیکی صلاحیت بخشتا ہے، خون صالح پیدا کرکے چہرہ کو خوشرنگ بنا دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

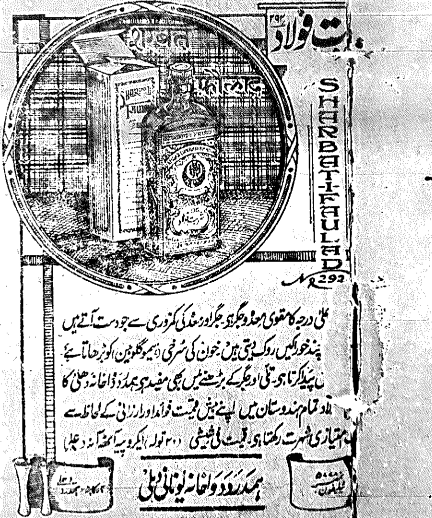

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ ۶ رجمادی الثانی ۱۳۵۳ ہجری

میثاق لکھنؤ اور مالوی پارٹی

ایک عجیب وغریب پوزیشن

شذرات

حکومت کا فیصلہ اور ٹرے عامہ

ریاست جھابوہ کا فرمانروا

آگرہ میں ہندو مسلم سمجھوتہ

حوادث واحکام

استفتاء

الجواب

بمبئی کے اجلاس تک گاندھی جی کانگریس سے علیحدہ نہیں ہونگے

کانگریس اور پنڈت مالویہ کی پارٹی میں مصالحت کی دوبارہ کوشش

کانگریس کو تصادم سے بچانے کی تدبیر

واردھا گنج ۱۲ ر ستمبر۔ آج گاندھی جی سے کانگریس کے ایک سربرآوردہ لیڈر نے ملاقات کی گاندھی جی نے فرمایا مجھ سے درخواست کی گئی ہے کہ جب تک بمبئی کانگریس کا اجلاس ختم نہ ہولے اس وقت تک میں کانگریس کی لیڈر شپ سے علیحدگی اختیار نہ کروں۔ میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اجلاس بمبئی تک کانگریس سے علیحدہ نہ ہوں گا۔

اس وقت تک گاندھی جی نے اپنی طرف سے کوئی خاص اعلان نہیں کیا ہے غالباً آج دوپہر کے بعد آپ کوئی اعلان کریں گے۔ یہاں کانگریس اور پنڈت مالویہ کی نیشنلسٹ پارٹی میں مصالحت کیلئے دوبارہ تحریک کی جا رہی ہے۔ گاندھی جی نے پنڈت مالویہ کو ایک خط لکھا ہے جس میں مذکور ہے کہ میں نے مسٹر اینے کو ملاقات کے لئے بلایا ہے اگر کسی فیصلہ کا امکان ہوا تو یہ ملاقات ضرور ہوگی۔ ناگپور سے لوٹتے وقت مسٹر اینے اور پنڈت مالویہ نے گاندھی جی سے طویل ملاقات کی، اور اکولہ کیلئے روانہ ہوگئے۔ اگرچہ کانگریس پارلیمنٹری بورڈ اور پنڈت مالویہ میں گفت وشنید ناکامی کے ساتھ ختم ہوئی ہے مگر گاندھی جی ایک ایسا راستہ اختیار کر رہے ہیں کہ فریقین میں انتخاب کے موقعہ پر کوئی تصادم نہ ہو۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر اینے اور پنڈت مالویہ گاندھی جی سے کل یا پرسوں پھر ملاقات کریں گے۔

گورنر بنگال کے حملہ آوروں کو سنگین سزائیں

تین کو سزائے موت۔ ایک لڑکی کو کالا پانی۔ تین کو طویل سزائیں

اسپیشل ٹریبونل نے مقدمہ کا فیصلہ سنادیا

دارجلنگ ۱۰ ر ستمبر۔ مئی کو بعض نوجوان بنگالیوں نے گورنر بنگال کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی جبکہ گورنر موصوف گھوڑ دوڑ کے میدان میں اپنی لیڈی کے ہمراہ موجود تھے اس سلسلہ میں ۷ اشخاص پر مقدمہ چلایا گیا تھا۔ آج مسٹر جے ہولی مسٹر آر۔ ایچ پارکر اور مسٹر ایم۔ ایچ۔ ایم نادق پر مشتمل اسپیشل ٹریبونل (عدالت خصوصی) نے اس مقدمہ کا فیصلہ سنادیا۔

بھوان بھٹاچارجی۔ رابندر ناتھ بنرجی۔ اور منورنجن بنرجی کو سزائے موت کا حکم دیا گیا۔ ایک لڑکی اجیما موز مدار کو کالے پانی اور ۱۴ سال قید سخت کی سزا ملی۔ یہ سزائیں ساتھ ساتھ چلیں گی۔ مدھو سودن بنرجی اور سکمار گھوش کو ۱۴ سال قید سخت کی سزا دی گئی۔ سوشیل چکرورتی کو ۱۲ سال قید سخت کی سزا دی گئی۔ یہ سزائیں بنگال کے خاص قانون کے ماتحت دی گئی ہیں جس کی رو سے محض قاتلانہ حملے کے الزام میں سزائے موت دی جاسکتی ہے۔ گورنر بنگال پر صرف حملہ کیا گیا تھا جس سے صاحب موصوف بال بال بچ گئے تھے۔

ٹریبونل نے طویل فیصلہ لکھا ہے جس میں مذکور ہے کہ سازش کے منشاء سے ملزمان بخوبی واقف تھے اور اس میں انہوں نے دیدہ ودانستہ حصہ لیا تھا۔ کمشنروں کی رائے میں ملزمان سخت سزا کے مستحق ہیں۔ ہائی کورٹ میں اپیل کیلئے ۸ روز کی مہلت دی گئی ہے۔

ایک برطانی افسر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا

بغداد میں ایک عراقی کلرک کا انتقام

کانگریس سے گاندھی جی کی علیحدگی کا مسئلہ

ورکنگ کمیٹی میں پانچ گھنٹے تک گفتگو

چینی ترکستان کی موجودہ حالت

عیسائی گورنر نے چینی پالیسی کا اعلان کردیا

لنکاشائر میں ہندوستانی روئی کی کھپت

دو سال میں پچاس فیصدی اضافہ

شرق اردن اور سعودی عربیہ میں معاہدہ

اتحاد عرب کیلئے دوسرا اہم قدم

ہوائی پرواز کا ریکارڈ ٹوٹ گیا

۲۷۰ میل فی گھنٹہ کی پرواز

سینما کے خلاف ایک پادری کا جہاد

گناہ اور گندگی کے اڈے

معاہدہ لوکارنو میں شامل ہونے سے انکار

اٹلی اور فرانس کو جرمنی کی یادداشت

آگرہ میں حکام کی احتیاطی تدابیر

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ اور تعزیری پولیس قائم کر دی گئی

آگرہ میں ہندوؤں کی شرارت

خلاف معاہدہ نماز کے وقت آرتی کی گئی

کوچین کے افسران کے نام سرخ مکتوب

دفتروں اور مکانوں کی تلاشیاں

امریکن جہاز کو آگ لگائی گئی تھی

جشن استقلال افغانستان

خوست کے تمام باغی گرفتار کر لئے گئے

سی پی کونسل کی میعاد میں توسیع

جنگ اور انقلاب کی دھمکیاں

مجلس اقوام میں صدر کی تقریر

بارہ نوجوانوں کی گرفتاری

ایک صد زمینداریوں کا نیلام

شرق ہند پر جاپانی حملوں کی افواہ

پھگواڑہ میں ۱۶ اشخاص کی گرفتاری

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

پوسٹ ماسٹر جنرل حیدرآباد کی گرفتاری

وائسرائے کا بہار ریلیف فنڈ

امریکن وزیر کو قتل کرنے کا ارادہ

۲۷ اشتراکیوں کی گرفتاری

مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کی واپسی

پونا کے ایک پریس سے ضمانت طلب

کانگریس کے نصب العین اور مکمل آزادی کے مفہوم کی تشریح

اندرونی اور اخلاقی آزادی کے بغیر سیاسی آزادی حاصل نہیں ہو سکتی

کانگریس ورکنگ کمیٹی کی آخری اور اہم تجویز

وارد ہا گنج ۱۲ ستمبر کل کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہندوستان کے نصب العین پر ایک تجویز پاس کرنے کے بعد ختم ہو گیا۔ تجویز حسب ذیل ہے:-
بعض کانگریسی اور دیگر اصحاب کو یہ غلط فہمی پیدا ہوتی ہے کہ کانگریس نے آزادی کامل نصب العین کے متعلق جو اعلان کیا تھا وہ آہستہ آہستہ ختم ہو رہا ہے۔ ورکنگ کمیٹی اعلان کرتی ہے کہ کانگریس یا کوئی کانگریسی اگر ایسا کریگا تو وہ موردِ الزام ٹھہرے گا کانگریسی انجمنوں اور کانگریسی اصحاب کو آزادی کامل اور اس کے حصول کے پر امن ذرائع کو (جو عدم تشدد پر مبنی ہوں) پیش نظر رکھتے ہوئے ایسا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے جس سے ہم اپنے نصب العین کے قریب تک پہنچ جائیں۔ آزادی کامل کے معنی یہ ہیں کہ دیگر محاکم اور شعبوں کے علاوہ فوج، دفاعی قوت، امور خارجہ، مالی، تجارتی اور اقتصادی معاملات میں ہندوستان کو پورا اختیار اور قابو حاصل ہو اور آزاد ہندوستان کو زیر سایہ برطانیہ رہنے یا اس سے قطع تعلق کرنے کا پورا حق حاصل ہو۔ اگرچہ کانگریس صحیح قرضہ جات کو تسلیم کرتی ہے تاہم وہ اپنے اس ریزولیشن کی ضرور پابندی کرے گی جس میں اس نے مطالبہ کیا ہے کہ آزاد ہندوستان کو قرضہ جات کی جانچ پڑتال کرنے کا حق ہونا چاہیئے۔
کانگریس اپنے روز قیام سے ہی یہ اعلان کر چکی ہے کہ حکومت برطانیہ اپنی موجودہ شکل میں اکثر معاملات میں ہندوستان کو ... کر کے برطانوی مفاد کو تقویت پہنچاتی ہے اس صورت میں اگرچہ آزاد ہندوستان برطانیہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم رکھے گا مگر موجودہ غیر قدرتی اور ... آمیز تعلقات کو ... ورکنگ کمیٹی کے تعمیری پروگرام پر عمل درآمد اور اندرونی اور اخلاقی آزادی ...

پنجاب کی پانچ انجمنیں خلاف قانون قرار دیدی گئیں

بھارت سبھا کے دفتروں، مکانوں اور دوکانوں پر پولیس کے چھاپے

اشتراکی خیالات پھیلانے کا الزام

امرتسر ۱۲ ستمبر۔ حکومت پنجاب نے متعدد انجمنوں کو خلاف قانون قرار دینے کا اعلان کر دیا ہے۔ جن کی رو سے پنجاب کی بہت سی جماعتیں اور ادارے ناجائز اور خلاف قانون سرگرمیوں میں حصہ لینے کے الزام میں ممنوع قرار دیدیئے گئے۔ اس اعلان کے بعد کل صبح بیک وقت پولیس نے بہت سے دفتروں پر چھاپہ مارا اور متعدد جگہ تلاشیاں لیں۔ اس اعلان کی رو سے مندرجہ ذیل انجمنیں خلاف قانون قرار دی گئی ہیں۔
(۱) پنجاب نوجوان بھارت سبھا لاہور (۲) پنجاب کرتی کسان سبھا امرتسر (۳) اینٹی امپیریلسٹ لیگ (ملوکیت پرستی کی مخالفت کرنے والی انجمن) (۴) پنجاب کسان لیگ، (۵) ڈسٹرکٹ کسان سبھا۔ ان تمام انجمنوں کو کمیونسٹ (اشتراکی) خیالات رکھنے اور دیہاتیوں میں اشتراکی پروپیگنڈا کرنے کی بنا پر خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔
مقامی پولیس اور سی۔ آئی۔ ڈی نے مختلف انجمنوں کی تلاشی لی۔ گردت سنگھ اور فیروزالدین منصور کے دفتروں کی بھی تلاشی لی گئی۔ کل شام کو سی۔ آئی۔ ڈی کی ہدایت کے مطابق لائل پور میں نوجوان بھارت سبھا کے صدر، جنرل سکریٹری اور آٹھ ممبران کے مکانات اور دکانوں کی تلاشی لی۔ متعدد کتابیں اور فوٹو پولیس نے اپنے قبضہ میں کر لئے۔

راجہ جھابوا کا اخراج

حکومت ہند کا اعلان

خان برادران کو کتنا الاؤنس دیا جائیگا

تیرہ سو روپے ماہوار کی رقم منظور

پشاور ۱۲ ستمبر۔ خان برادران جب سے ریگولیشن ۳ ۱۸۱۸ء کے تحت سے رہا ہوئے ہیں۔ حکومت ہند نے ان کا ماہوار الاؤنس بند کر دیا ہے۔ اور اب یہ حکومت سرحد کے سر پڑ گیا ہے۔ حکومت سرحد نے انہیں قانون تحفظ سرحد مجریہ ۱۹۳۵ء کی رو سے ... دسمبر تک صوبہ سرحد کی حدود میں قدم رکھنے کی ممانعت کر دی ہے اس لئے دونوں بھائیوں پر جب تک یہ پابندی عائد ہے انہیں بہ تفصیل ذیل ماہوار الاؤنس بدستور ملتا رہے گا۔
خان عبدالغفار خاں دو سو روپے ماہوار۔ دختر خان عبدالغفار خاں ...

معظم علی اور وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں

ظفر اللہ قادیانی کے تقرر پر احتجاجی جلسے

آج بتاریخ ... ستمبر ۱۹۳۶ء بعد نماز جمعہ مسلمانان قصبہ گوگری ضلع مونگیر کا عظیم الشان جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب خلیفہ حضرت مولانا مونگیری ... منعقد ہوا جس میں جناب مولانا محمد یحییٰ صاحب قادری فاضل دیوبند نے جلسہ کے انعقاد کی غرض بیان کرتے ہوئے ذیل کی تجاویز کے متعلق ایک بصیرت افروز تقریر فرما کر تجاویز کی تحریک فرمائی اس کے بعد جناب مولانا محمد زکریا صاحب قادری فاضل دیوبند و مولانا محمد علاء الدین ... نے پُر زور الفاظ میں تجاویز کی تائید فرمائی۔

مسلمانان کراچی کا یہ جلسہ عام چودھری ظفر اللہ خاں قادیانی کے متعلق حکومت کی اس افواہی تجویز کے خلاف شدید نفرت کا اظہار کرتا ہے کہ انہیں وائسرائے کی مجلس انتظامیہ (ایگزیکٹو کونسل) میں سر فضل حسین کا جانشین مقرر کیا جائے اور حکومت کے اس ارادے کو مسلمانان ہند کی ہتک سمجھتا ہے۔ یہ جلسہ ہندوستان کے آٹھ کروڑ مسلمانوں کے جذبات مذہبی کو ملحوظ رکھتے ہوئے حکومت کو بتا دینا چاہتا ہے کہ یہ انتخاب حضور ملک معظم اور ان کی مسلم رعایا کے تعلقات کو بہت کشیدہ کر دیگا جس کی تمام تر ذمہ داری حکومت کے سر پر عائد ہوگی۔ یہ جلسہ حکومت سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے کہ سر فضل حسین کا جانشین کوئی مسلمان مقرر کیا جائے۔
(محمد محسن۔ صدر انجمن تبلیغ الاسلام، کراچی)

امارت شرعیہ صوبہ بہار کے برکات و فیوضات

مسلمانان گوگری کا اعلان

کراچی کے مسلمانوں کا احتجاج

ہلاک شدگان کیلئے آلاؤنس

زنجبار کے ہندوستانیوں کے ساتھ اظہار ہمدردی

کانگریس ورکنگ کمیٹی کی تجویز

چھ ماہ میں تین سو قتل

صوبہ سرحد کی انتظامی رپورٹ

چار کو سزائے موت

روس کو مجلس اقوام میں داخلے کی اجازت

موجودہ تعلیم اور گورنر بمبئی

سرحد میں اسمبلی کے انتخابات کی تیاریاں

کانگریس کے اجلاس کی تاریخوں میں تبدیلی

میونسپل پبلک لائبریری کی سہ ماہی رپورٹ

آئرلینڈ میں کسانوں کا ہنگامہ

ڈبیہ سپیشل بنڈل ... قیمت ... صرف ۲۰/

شعبۂ تبلیغ مجلس احرار اسلام کی سرگرمیاں

ریاست بہاولپور میں وفد تبلیغ کا دورہ

بہاولپور ۷ ستمبر اور دو ماہ حال کو بہاولپور میں تبلیغی کام کرنے کے بعد ... ستمبر کو حضرت مولانا پیرزادہ محمد بہار الحق صاحب قاسمی امرتسری بہاول نگر اور منچن آباد کو اور مولانا عنایت اللہ صاحب چشتی مہتمم جامعہ محمدیہ قادیان۔ کاٹھیور اور چاچڑاں شریف کو اور ملک محمد عبدالغفور صاحب انوری ملتانی احمد پور شرقیہ اور ڈیرہ نواب کو روانہ ہوئے۔
۲۰ ستمبر کو بہاول نگر میں زیر اہتمام مجلس حزب اللہ بہاول نگر دو جلسے منعقد ہوئے جس میں بہاول نگر اور مضافات سے ہزارہا مسلمانوں نے شرکت فرمائی۔ مولانا قاسمی صاحب کی بصیرت افروز تقاریر اور ایمان پرور مواعظ سے متاثر ہو کر لوگوں نے خواہش ظاہر کی کہ حضرت مولانا وہاں مزید قیام فرمائیں مگر پروگرام میں گنجائش نہیں تھی اس لئے آپ نے معذرت فرمائی اور وہاں سے روانہ ہو کر منچن آباد میں ایک شب قیام فرما کر بہاولپور کو مراجعت فرما ہوئے۔

ایک دریدہ دہن کیتھولک پادری کی ناپاک کتاب پر احتجاج

مسلمانان وانمباڑی کا جلسہ اور شہر میں ہڑتال

وائسرائے ہند اور گورنر مدراس کے نام تار

مدراس کے ایک پادری کے برخلاف اس بنا پر کہ اس نے ایک کتاب تامل زبان میں شائع کی ہے جس میں اس نے بانیٔ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر ناپاک حملے کئے ہیں، جمعیۃ مسلمانان عمرآباد و گرد و نواح کا ایک احتجاجی جلسہ زیر صدارت عالی جناب ساہوکار حاجی کے محمد ابراہیم صاحب مہتمم مدرسہ جامعہ عربیہ دار السلام عمرآباد و مدظلہ العالی منعقد ہوا۔ جس میں جناب مولانا الحاج محمد فضل اللہ صاحب ناظم جامعہ دامت فیوضہم نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کئے جناب مولانا الحاج حافظ محمد اسمٰعیل صاحب صدر مدرس جامعہ دام اللہ بقائہم نے ان کی تائید اور جمیع اساتذۂ کرام و طلبہ جامعہ عربیہ دار السلام نے مزید تائید فرمائی اور سب حاضرین جلسہ نے متفق ہو کر ان کو پاس کیا۔
(۱) مدراس کے عیسائی پادری ریورنٹ ... نے "... " کے نام سے تامل زبان میں جو کتاب شائع کی ہے اور اس کے صفحہ ۲۳ اور ۳۰ میں بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت سخت توہین آمیز اور اشتعال انگیز کلمات اور غلط واقعات جس ناپاک طریقے سے ...

سرحدی قوم پرست لیڈر خان امیر نواب کی رہائی

خان امیر نواب خان صاحب کمانڈر انچیف سرخ پوش خدائی خدمتگار تحصیل ... ضلع پشاور جو عصیاں مدنی کی تحریک میں تین سال کے لئے زیر دفعہ ۴۰ سرحدی قید ہوئے تھے آج مورخہ ۵ ستمبر سال رواں کو پشاور سنٹرل جیل سے رہائی کے لئے مردان لائے گئے۔ ۵ ستمبر بوقت ۵ بجے خان صاحب مسٹر کعب اسسٹنٹ کمشنر مردان کے روبرو رہائی کے لئے پیش ہوئے مسٹر کعب نے اسی وقت خان صاحب موصوف کی رہائی کا حکم صادر کیا۔ خان صاحب ۶ بجے شام ... تشریف لائے۔ اہل احباب کے علاوہ دیگر حضرات و مشتاقان دیدار استقبال اور ملاقات کے واسطے جوق در جوق آتے رہتے ہیں۔ خان صاحب بفضل تعالیٰ تندرست ...

سروار پٹیل اور راجگوپال آچاریہ

کیا سیاسیات سے علیحدہ ہو جائیں گے

اچھوتوں کے داخلہ کا بل مسترد

مولانا اسمٰعیل غزنوی کی سزا یابی کیخلاف

جماعت اہل حدیث لاہور کا احتجاج

بنگال میں دہشت انگیزوں کی گرفتاریاں

... کے مقابلہ میں ایک ... کا انتخاب

فوراً ضرورت ہے

Manager The Milton House
P. Box No 6837 Barra Bazar
Calcutta

محبوب عاشق کے قدموں پر

بے مثل مجربات و منظوم تصنیفات

بے اولادوں کو مژدہ

ضرورت ہے

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

بچوں والو ہوشیار

بال جیون گھٹی

اگر آپ

احمد حسین اللہ دین ... کلکتہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یدُاللہ علی الجماعۃ

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ
الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی۔اے) — معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ — دہلی یوم پنجشنبہ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۳۴ء — نمبر ۲۱

احسن الکلام

میری طرح جہان ہے شیفتہ اہل ناز کا
عقل نے سو جتن کئے ذہن نے لاکھ فکر کی
چھوڑ کے سنگ آستاں ناز کا ہمکنار ہے
جھیل کے سختی جفا نرم مزاج بن گیا!
اس دل ہیچ کار کو کام کا اپنے کر لیا!
دیکھ رہا ہے سب کو وہ دل ہی مگر تری طرف

کس سے نہیں ہے واسطہ حسن زمانہ ساز کا
قفل مگر نہ کھل سکا تیرے طلسم راز کا
عجز نے کیا بڑھا دیا رتبہ سر نیاز کا
عشق بتاں سے مل گیا دل کو مزا گداز کا
کیوں نہ رہین لطف ہوں عشوۂ دلنواز کا
پاؤں نہ ڈگمگائے گا عاشق پاکباز کا

بیعت پور یا نشیں احسن بے ریا نہ کر
دل سے نیاز مند بن در گہ بے نیاز کا

(احسن مارہروی)

معاصرین کے افکار و آراء

کیا کرنا چاہتے اور کیا ہو رہا ہے

فیصلہ کن جنگ

اتحاد کا خواب

ایک بھی اور الگ بھی

دلچسپ حقائق و معلومات

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیّن دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق۔ یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت کو اس پر دیکھنا ہے۔ یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نو مسلم لڑکی کی اسلام کے لئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے۔ وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون اسکے حجم اور اسکی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے۔ تاکہ اشاعت اسلام کا کام وسیع کیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا بیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا۔ اور دوسرا ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol. xx No 19 — DELHI SUNDAY SEPTEMBER, 16, 1934. — PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

پادری کی لڑکی قبول اسلام

منیجر الجمعیۃ دہلی

اکابر دیوبند توجہ فرمائیں

مظلوم مسلمانان دھولپور کی فریاد

مجلس تحریک قرآن مجید حیدر آباد دکن

(مجلس تحریک قرآن مجید حیدر آباد دکن)

گجرات میں حکومت کی قانونیت نوازی

مذہبی علمی اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ
مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو ذیل کی کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپکو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائیگا۔

صحائف رحمانی کے ۲۴ نمبر جن میں قرآن، حدیث، لغات اور خود مرزا کے الہامات قادیانی و دروغ گوئی کی پول کھول دی گئی ہے مکمل سٹ ہے۔

دین مرزا کفر خالص کے دیکھنے سے آپ کو مرزائیوں کے کفریات تعداد کا پورا پتہ چل جائے گا قیمت ۱ر

نامہ حقانی در کذب قادیانی کے مطالعے سے آپ قادیانیوں کے مکر و فریب سے واقف ہو جائیں گے۔ قیمت ۵ر

اطلاع رحمانی میں ان تلو سوالوں کا جواب ہے جو احمدیہ والوں نے احمدی تبلیغ کے اثر سے کئے تھے قابل دید ہے قیمت ۸ر

دوسری شہادت آسمانی میں بتایا گیا ہے کہ مرزا کی بیان کردہ علامات ہرگز امام مہدی کا نشان نہیں ہو سکتیں قیمت ۱ر

ہدیہ عثمانیہ میں صحیفہ آصفیہ اور اس کے مصنف کی حالت کو آفتاب کی طرح روشن کر کے دکھایا ہے۔ قیمت ۱ر

انوار رحمانی ...

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نادر ہے حاشیہ ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو عطر ہے نادر تفسیر کا مثل ابن کثیر ابن جریر در منثور خازن، ابن کبیر، مدارک، موضح القرآن، مسند احمد، حاکم، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزاز، امام احمد، اسباب شان نزول از جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام قرآن و مسائل مفصل تاریخ حکایات ظاہری و باطنی بشارات غرضیکہ تفسیر کی جو بایہ الامتیاز خصوصیات ہو سکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصہ ہیں اول حضرت آدم سے لیکر تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور ان کی تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دی تھیں اور آپ کے وہ تمام خطوط معہ ترجمہ درج ہیں جو آپ نے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام رائے دعوت اسلام روانہ ہوئے تھے بعد میں خلفاء راشدین کے کامل حالات ہیں حصہ دوم میں فضائل القرآن و اسرار حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ قادریہ سہروردیہ اور چشتیہ کے بزرگوں کے مخفی اعمال قرآن و خواص جملہ سورتوں اور آیتوں اور پورے قرآن کے تعویذ ہیں اور کبیر خواب اور ترکیب فالنامہ کے ساتھ درج ہیں پانچویں حصہ میں قرأت کا بیان اور قاعدے ساتھ صفحات ۹۲۸ رعایتی ہدیہ مجلد چرمی ۶ محصولڈاک عمر فیس منی آرڈر ۲ر

پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم
مع
خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے گویا ایک ماہر کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں ہر ایک بڑھا مرد و عورت بچہ بآسانی پڑھ سکتا ہے زیر متن ہندوستان کے سابق مایہ علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں اختلاف مقبول ہے اس ترجمہ میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآن مجید کے ایک ایک لفظ کے معنی بتاتا ہے حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر موٹا لکھی گئی ہے اور ضروری مقامات پر شان نزول کے ساتھ مسائل ان کا مل احادیث سے دیا گیا ہے تفسیر کے عنوانات کی تشریح کے واسطے ایک کتاب کی ضرورت ہے کیونکہ کم و بیش ایک ہزار عنوان قائم کئے گئے ہیں۔ مضامین تفسیر کی خوبی کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ کتب تفاسیر احادیث سے جناب مولانا عبدالتواب صاحب چشتی شاگرد رشید مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند نے تالیف کیا ہے اور ہندوستان کے مشہور خوشنویس استاد فن منشی عبدالغنی صاحب خلف منشی محمد ممتاز علی صاحب مہاجر مکی (نیچی) خاں، انکی یادگار کے طور پر لکھا ہے اور اس کی صحت کا یہ حال ہے کہ ایک حروف پر نظر ثانی کی گئی ہے دہلی کے بڑے بڑے علماء و ماہر حفاظ نے اس کی صحت میں حصہ لیا ہے باوجود کارڈ سائز کے جلی قلم عربی وار دو خوشخط نہایت صحیح زیر و زبر وغیرہ اپنے اپنے حروف پر دئے گئے ہیں آپ سفر و حضر میں اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں جیب میں آسانی سے آ جاتی ہے۔ موٹائی ایک انچ ہے ہر صفحہ پر بیل بوٹوں سے اس کی شان دوبالا ہو گئی ہے ہندوستان میں اس شان کی حمائل شریف کا مقابلہ ناممکن ہے اس قدر سادہ صاف ہونے کے باوجود اس کا رعایتی ہدیہ مجلد چرم دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ) یا جلد عہ دو روپے) محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

(مہبرقی پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

تقریر سیرت

انبیاء سابقین کے اوصاف اور کمالات کا جامع پیغمبر

ملت ابراہیمی کا احیاء اور پہلی صداقتوں کی تجدید

صف انبیاء میں خاتم المرسلین کا درجہ

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند)

معجزات کی بحث

صاحبو! گفتگو یہ ہو رہی تھی کہ عرب کی قوم تو ایسی جاہل جو سوائے اونٹ کا گوشت کھانے اور بکریوں کا دودھ پینے کے کچھ جانتی ہی نہیں اور پیغمبر ایسا اولو العزم جو علم اولین و آخرین کا مالک۔ قوم نہ توحید سے واقف نہ قیامت سے نہ ملائکہ سے واقف نہ حشر و نشر اور عالم برزخ سے قبوں کا پوجنا اور اس دنیا کی زندگی کو آخری زندگی سمجھنا ...

دیا تو آپ ان کے کندھے پر سوار ہو کر عرش پر چڑھ سکے۔ اور اس جاہل نے اس واقعہ کو بیان کر کے کہا کہ یہ حدیث بخاری شریف میں آئی ہے غرض یہ کہ اردو داں حضرات سے اس قسم کی غلطیاں اکثر ہو جایا کرتی ہیں۔

قرآن شریف کی آیت

میرا مطلب یہ تھا کہ شاعر نے جو کچھ کہا ہے وہ قرآن کی آیت سے اخذ کیا ہے ...

...

(باقی آئندہ)

پنجاب میں انقلابی سرگرمیوں کا استیصال

راولپنڈی میں متعدد خانہ تلاشیاں

انگلستان کے بازاروں پر جاپان کا قبضہ

برطانیہ مقابلہ کرنے سے عاجز ہے

لندن ۲۰ ستمبر - لفٹننٹ کرنل ... کا بیان ہے کہ برطانیہ میں چار چار آنہ کے نائٹ گون میں چھ چھ آنہ کے سائیکل کے ٹائر اور بارہ آنہ کے فوٹو کے کیمرے جاپان سے آکر فروخت ہو رہے ہیں۔ ...

آگرہ کے فسادات کی ابتدا اور اسکے مہلک نتائج

ہندوؤں کی طرف سے معاہدوں کی خلاف ورزی اور فساد کی تحریک

مسلمانوں کا قتل، مساجد، مسلم محلوں اور مکانوں پر مسلح حملے

(حضرت مولانا ابو القاسم ناظم جمعیۃ علماء صوبہ متحدہ کی تحقیقاتی رپورٹ)

حضرت مولانا ابو القاسم صاحب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ متحدہ فسادات آگرہ کی تحقیقات کیلئے بذات خود آگرہ تشریف لے گئے تھے۔ موصوف نے نہایت احتیاط کے ساتھ تمام واقعات کی تحقیقات کی اور فساد کے اسباب و علل دریافت کئے اور اس کے متعلق ایک جامع رپورٹ مرتب فرمائی جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ (الجمعیۃ)

اہل اسلام اور سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر پولیس آگرہ کے مواجہ میں اس اصول کو قبول کیا کہ کوئی آواز لالہ کو کال کے کٹہرے سے آرتی ہوتے وقت چینی خانہ کی مسجد میں شام کی نماز کے وقت نہیں پہونچے گی اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے انہوں نے ... بنانا اور حصوں میں تقسیم کرنا اور دیگر ترکیبیں استعمال کرنے پر ...

...

نزاع کی ابتداء

...

افسانہ

بہار و خزاں

اختر کی جائداد پر لالہ جی کا قبضہ

دو ہنٹر، گھونسے اور دھکے!

رقص و سرود کی محفل کا خمیازہ

(۲۱)

اختر: لالہ جی! مجھے تو کل تک روپیہ چاہئے۔ سیٹھ جی کے آنے تک تو میرا تمام کاروبار خراب ہو جائے گا۔

منیب: میں تو آپ کا خادم ہوں مگر اس معاملہ میں مجھ پر زیادہ زور نہ ڈالئے کیونکہ لالہ جی کا یہی حکم ہے کہ ان کی غیر موجودگی میں کسی کو روپیہ نہ دیا جائے۔

...

سب سے پہلے جائداد کے متعلق تمام کاغذات کا جائزہ لیا اور ان کو احتیاط سے اپنے قبضہ میں کر لیا۔ رات کے وقت نثار اور بشیر وغیرہ دوستوں سے بھی ملاقات ہوئی اور ان کو اطمینان دلایا کہ میں نے روپے کا انتظام کر لیا ہے مگر جائداد رہن رکھنے کی اطلاع ان کو نہیں دی۔

آسمان پر روشنی کی سفید چادر بچھنی شروع ہوگئی۔ ... کا گیت گانا شروع کیا اور عبادت گذار بندے سجدوں سے اپنے خالق سے راز و نیاز کی باتیں کر کے واپس ہونے لگے۔ دنیا کی کل کائنات سکون کے بعد پھر حرکت سے آشنا ہوئی اور آفتاب اپنی پوری قوت سے جلوہ نمائی کرنے لگا۔ مگر بدبخت اختر ابھی تک میٹھی نیند کے مزے لے رہا ہے اور اپنی عاقبت سے ...

...

اصل کی مانگ دیکھکر

نقال دھوکہ دیکر اپنے پیٹ پالتے ہیں!

امرت دھارا

امرت دھارا لاہور

NAUNEHAL
The Best Tonic for Children

نونہال

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سرمہ نور افزا

غیر ممالک میں بھی لاثانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۱۰ ر جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ

کانگریس اور گاندھی جی

پچھلے دنوں مدراس کے ایک انگریزی اخبار "ہندو" نے یہ خبر شائع کردی تھی کہ گاندھی جی نے کانگریس سے علیحدگی کا فیصلہ کر لیا ہے جس کی تردید خود گاندھی جی کو کرنی پڑی تھی اور انہوں نے یہ بتایا تھا کہ میرے فیصلہ کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے وہ بالکل غلط ہے میں اس مسئلہ پر غور کر رہا ہوں اور اس کے متعلق ایک مفصل بیان عنقریب شائع کرنے والا ہوں ... وہ بیان تھا جس کا انتظار ورکنگ کمیٹی کے گزشتہ اجلاس کے دوران میں کیا جاتا رہا ... شائع نہ ہوسکا۔

میں چند ترمیمات پیش کریں گے جس کی منظوری و نامنظوری پر ان کی آئندہ شرکت و عدم شرکت کا دارومدار ہوگا۔

گاندھی جی کی مجوزہ ترمیمات میں پہلی ترمیم تو یہ ہے کہ کانگریس کے عقیدہ میں "پرامن" اور "جائز" ذرائع کے جو الفاظ ہیں انہیں بدل کر "حق و صداقت" اور "عدم تشدد" پر مبنی ذرائع کے الفاظ داخل کردئے جائیں۔ دوسری ترمیم یہ ہے کہ رکنیت کے لئے چار آنہ سالانہ فیس کے بجائے ... کے واسطے سوت کاتنے ...

کانگریس کے آئندہ اجلاس تک جو بمبئی میں ۲۶ ر اکتوبر کو منعقد ہونے والا ہے، کانگریس سے علیحدگی اختیار نہیں کریں گے اور اس میں شامل رہ کر کے موجودہ پروگرام کی پوری تائید و حمایت کرینگے اور پارلیمنٹری بورڈ جو ان ہی کی ہدایت اور پالیسی کے مطابق بنا ہے اور جس سے انہیں پوری طرح اتفاق ہے اس کی کامیابیوں کو کامیاب بنائیں گے۔ کانگریس کے موضوع پر وہ اس بات کا اندازہ لگانے کے لئے ملک کہاں تک ان کے ساتھ ہے اور کانگریسی نمائندوں کی کس قدر اکثریت ان کے خیالات سے اتفاق رکھتی ہے وہ کانگریسی دستور ...

تو نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگ اس قیادت کے لالچ میں گاندھی جی کی ذات سے وابستہ ہیں زبانی ووٹ دیدیں گے اور عملی میں پھر مشکلات باقی رہیں گی۔ اور اگر اس صورت کو بھی گاندھی جی نے گوارا نہ کیا اور علیحدہ ہی ہوگئے تو جن خرابیوں کی طرف انہوں نے اشارہ کیا ہے وہ اور زیادہ بڑھ جائینگی اور اس کی ذمہ داری قوم اور ملک کی طرف سے گاندھی جی پر عائد ہوگی جو ہمیشہ ملک کو بہت آگے بڑھانے کے بعد بغیر گوشہ عافیت میں جانے کی خواہش ظاہر کیا کرتے ہیں۔ ہم کے لیڈر کو نازک موقعوں پر قوم کو چھوڑنا نہیں چاہئے۔

... اور وہ خود جب کسی دوسرے صوبہ میں جاتے ہیں تو انہیں کوئی علمی محض اس لئے نہیں پوچھتا کہ وہ دہلی کے رہنے والے ہیں۔ اس قسم کے تلخ تجربات کئی مواقع پر ہوچکے ہیں اور ابھی تک میونسپل کمیٹی کے اراکین کو جو دہلی والوں کی خدمت کا وعدہ کر کے جاتے ہیں اس کا احساس نہیں ہوا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس طرف توجہ کی جائے گی اور کمیٹی کے آئندہ تقررات میں اس کا لحاظ رکھا جائے گا۔

انہوں نے ہندوستان کی قومی زندگی کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور ذمہ دار قوم پرور اخباروں کا فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس نوع کے پروپگنڈا کی گندگی میں ملوث نہ ہونے دیں۔

روس جمعیۃ اقوام میں

جنگ عظیم کے بعد سے ایک عرصہ تک یورپ کی دول عظمیٰ نے سوویٹ روس کو اس طرح نظرانداز کیا کہ گویا وہ کوئی باقاعدہ حکومت ہی نہیں ہے۔ اس کا ذکر بڑی بڑی کتابوں میں یا تو کیا ہی نہیں گیا یا کیا گیا تو نہایت اختصار و اجمال کے ساتھ تاکہ اس کی اہمیت کم ہوتی رہے۔ اخبارات میں جب کبھی مضامین لکھے گئے تو ان کو خالص پروپگنڈا کی حیثیت دی گئی۔ سوویٹ روس کو مختلف طریقوں سے قابل مذمت قرار دیا جاتا رہا اور مختلف سیاحوں اور بہادر سیاحین و مدبرین کے قلم سے یہ ظاہر کیا جاتا رہا کہ روس میں کوئی منظم حکومت قائم ہی نہیں ہے بلکہ ایک قسم کی دہشت انگیزی ہے جو بہت جلد ختم ہو جائے گی۔ اس کے بعد جب اس حالت پر کچھ مدت گزر گئی اور روس کی حکومت خود بخود ختم نہیں ہوئی جیسی کہ توقع کی جارہی تھی تو اب اس قسم کے مضامین تو بند ہو گئے جن میں روس کے اندر کوئی حکومت تسلیم نہیں کی جاتی تھی ... اس کے وجود کا اعتراف کریں۔ یہ حالت بھی زیادہ عرصہ تک قائم نہ رہی اور آہستہ آہستہ تقریباً تمام حکومتوں نے سفرا کے ذریعہ حکومت روس کو تسلیم کر لیا۔ صرف ایک بیر تسمہ لگا ہوا باقی رہا کہ روس جمعیۃ اقوام کا ممبر نہیں ہے اور اسے یورپ کی حکومتیں اپنی مجلس اور اپنی برادری میں شامل کرنے کے قابل نہیں سمجھتی تھیں۔ لیکن زمانہ نے جس طرح پہلی حیثیتوں کو ختم کرا دیا تھا بالآخر یہ حیثیت بھی ختم ہو کر رہی۔ اب سوویٹ روس بھی جمعیۃ اقوام کا اسی طرح رکن ہے جس طرح کہ برطانیہ ہے۔ اگر آج سے دس بارہ سال قبل کوئی اس بات کو زبان پر لاتا تو یہی دول یورپ جو آج روس کو جمعیۃ اقوام کا رکن بنانے پر رضامند ہوگئی ہیں اس کے تصور کو بھی گوارا نہ کرتیں۔ دنیا میں رہنے و جود کے لئے یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ پہلے تمام قوتیں اس کی مخالفت کرتی ہیں اور اسے ختم کر دینا چاہتی ہیں لیکن اگر وہ باقی رہ گیا تو وہی قوتیں اس کے سامنے ہتھیار ڈال دیتی ہیں۔ آج اسی سوویٹ روس کو برابر کا درجہ دیا جارہا ہے جو ابتدا نظرانداز کئے جانے کے قابل ...

یتیم خانہ معینیہ سعیدیہ اجمیر

تقریباً دو سال کا عرصہ ہوا کہ یتیم خانہ معینیہ سعیدیہ اجمیر کی عمارت کیلئے ایک قطعہ زمین جس کی قیمت تیس ہزار روپیہ ہے اجمیر کے مسلمانوں کو مقامی حکومت نے ریلوے اسٹیشن کے قریب مفت دیا تھا اور شرط یہ تھی کہ اگر مسلمانوں نے اس زمین پر تین سال کے اندر یتیم خانہ کی عمارت تعمیر کرلی تو یہ زمین اور عمارت پبلک ملکیت ہوجائے گی ورنہ تین سال کی مدت ختم ہونے کے بعد حکومت پھر بدستور سابق اس قطعہ زمین کو اپنی ملکیت میں واپس لے لیگی۔ یتیم خانہ کی کمیٹی نے اس عمارت کی تکمیل کے لئے چالیس ہزار روپیہ کا تخمینہ تیار کیا تھا اور توقع کی جاتی تھی کہ اجمیر جیسے مقام پر جہاں مسلمانوں کی مقامی آبادی کے علاوہ ہر سال ایک عظیم الشان اجتماع ہوتا ہے اور ہندوستان کے ہر گوشے سے صاحب دولت و اہل ثروت حضرات بتعداد کثیر جمع ہوتے ہیں اس قدر رقم بہت جلد جمع ہوجائے گی اور ایک مذہبی و قومی ضرورت کی تکمیل میں زیادہ عرصہ نہ لگے گا۔ مگر ہمیں یہ معلوم کر کے افسوس ہوا کہ باوجود دو سال گذر جانے کے ابھی تک عمارت مکمل نہیں ہوسکی ہے اور صرف اس کا دہرین حصہ تعمیر ہوا ہے جو اہم ترین مذہبی و خیراتی کاموں سے مسلمانوں کی سرد مہری و بے توجہی کی ایک نہایت افسوسناک مثال ہے۔ اگر یہ ایک سال بھی جو انقضائے میعاد میں باقی رہ گیا ہے اسی طرح غفلت و لاپروائی میں گذر گیا اور خدانخواستہ ذی استطاعت مسلمانوں میں احساس عمل کے فقدان کے باعث یتیم خانہ کی کمیٹی کو اپنے مقصد میں ناکامی ہوئی اور وہ زمین جو ایک مرتبہ یتیم خانہ کے ساتھ منسوب ہوچکی ہے واپس لے لی گئی تو یہ نہ صرف مسلمانان اجمیر بلکہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے باعث شرم ہوگا اس لئے ہم مسلمانان اجمیر سے خصوصاً اور اہل ...

میں اس سے دریغ نہ کریں۔ اگر کوئی صاحب یا ہیں اس کے متعلق کوئی خط و کتابت کرنا چاہیں تو انہیں حکیم محمد امیرالدین صاحب انصاری آنریری سکریٹری یتیم خانہ کو لکھنا چاہئے جو ایک مخلص قومی کارکن ہیں اور اس یتیم خانہ کے اہتمام و انتظام اور اس کی عمارت کی تکمیل کے لئے نہایت سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔

دہلی کے نوجوان اور میونسپل کمیٹی

یونیورسٹیوں کے تعلیم یافتہ گریجویٹ روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں اور ان ملازمتوں کی تعداد محدود ہے جو سرکاری اور غیر سرکاری ...

... کی یہ تازہ شرکت جدید اور نسبتاً زیادہ شدید اختلافات کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

شذرات

پانی پت میں فساد انگیزی

گزشتہ ہفتہ بعض مقامی ہندو اخبارات میں پانی پت کے متعلق ایک طویل اطلاع شائع ہوئی تھی جس کا عنوان یہ تھا کہ "پانی پت میں فساد ہوتے ہوتے رہ گیا" ... ہندوؤں اور مسلمانوں کی جیو دیتی۔ اس خبر میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ کسی ہندو کے مکان سے ملی ہوئی ایک افتادہ زمین پڑی ہے جس کی ملکیت کے متعلق آپس میں کچھ اختلاف ہو گیا ہے اور مقدمہ عدالت میں دائر ہے لیکن اس مقدمہ کا فیصلہ ہوئے بغیر مسلمانوں کے ایک مجمع نے اس زمین پر دفعتاً ناجائز قبضہ کر لیا ...

کے درمیان تھا جسے مسلمانوں نے فرقہ وارانہ حیثیت دیدی اور آمادۂ فساد ہوگئے اور مسلم حکام نے ان کی حمایت کی لیکن ہندوؤں نے اپنی رواداری سے صورت حال کو خراب نہ ہونے دیا اور اب وہ حکام بالا تک اپنی آواز پہنچا رہے ہیں۔ ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ معقولیت پسند طبقہ کی ہمدردی پانی پت کے ہندوؤں کے ساتھ ہی ہوسکتی تھی مگر اس خبر کی اشاعت کے بعد جب مذکورہ واقعہ کے متعلق تحقیقی حالات روشنی میں آئے تو صاف طور پر یہ معلوم ہو گیا کہ یہ خبر انتہائی شرارت آمیز اور فتنہ پرور ذہنیت کا مکمل ترجمہ ہے ...

حوادث و احکام

کتاب الصلوٰۃ امامت

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کی صورتوں میں:

(۱) ایک شخص امام مسجد اپنے ہاتھ سے تعزیہ بناتا ہے اور منع کرنے والے کو کہتا ہے کہ اس کی مخالفت قرآن مجید میں دکھاؤ اور وہ امام مذکور پیشاب کے بعد جیسا کہ مروج ہے ڈھیلا بھی استعمال نہیں کرتا ہے۔ تو کیا یہ شخص مستحق امامت ہے یا نہیں؟

(۲) ایک دوسرا شخص امام مسجد محفل میلاد کی نعت خوانی میں باعتقاد تشریف آوری رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیام کو واجب جانتا ہے اور بیڑی سگریٹ بھی پیتا ہے اور نجومیوں کی پیشین گوئی کہ فلاں تاریخ کسوف خسوف ہوگا وغیرہ کی تصدیق کرتا ہے تو آیا یہ شخص شرع شریف میں قابل امامت ہے ...

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص تعزیہ اپنے ہاتھ سے بناتا ہے منع کرنے پر کہتا ہے کہ اس کی ممانعت قرآن شریف میں دکھاؤ اور بیڑی سگریٹ بھی وہ پیتا ہے اور نجومیوں کی پیشین گوئیوں کی تصدیق بھی کرتا ہے اور یوم میلاد میں جب محفل نعت خوانی یا فضائل نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان ہو رہے ہوں وہ قیام کو باعتقاد تشریف آوری رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ... اور پیشاب پاخانہ کے بعد جیسا کہ مروج ہے ڈھیلا استعمال کرتا نہیں ایسا آدمی مستحق امامت ہوسکتا ہے یا نہیں بینوا توجروا۔

الجواب

تعزیہ بنانا اور اس پر مال خرچ کرنا نص قرآن شریف سے اس کی حرمت ثابت ...

دارالحکومت

دہلی کے دو ایڈیٹروں کی مقدمہ بازی

دہلی ۱۸ ر ستمبر ۔ ۱۵ ر ستمبر کو بعدالت اسپیشل بنچ میں دہلی کے دو ایڈیٹروں کے مقدمات پیش ہوئے ایک میں مولانا مرزا منظور احمد ایڈیٹر اخبار صداقت گو مدعی ہیں جو زیر دفعہ ۵۰۰ / ۵۰۱ دائر ہے جس میں مولانا مظہرالدین ایڈیٹر اخبار الامان و سب ایڈیٹر عبدالحمید ملزمان ہیں مستغیث کا ایک مقدمہ میں بیان ہوچکا جو مفصل انگریزی اخبارات میں شائع ہوچکا ہے۔

دوسرا مقدمہ مسٹر عبدالحمید سب ایڈیٹر الامان کا ہے جس میں مرزا صاحب موصوف ملزم ہیں۔ ابھی عدالت میں مرزا صاحب موصوف کا ایک اور مقدمہ ہے جو زیر دفعہ ۵۰۰ / ۵۰۱ ہے جس میں مولانا مظہرالدین مسٹر عبدالحمید عاشق علی پرنٹر و پبلشر اخبار وحدت و مولوی عبدالصمد مستوری بدایونی ملزمان ہیں جس میں ۲۰ ستمبر مقرر ہے۔ پہلے دو مقدمات میں جن میں دونوں مستغیث کا بیان ہوچکا ہے اس میں جرح ہونی تھی مگر چونکہ بنچ غیر مکمل تھا اس لئے آئندہ تاریخ پیشی ۱۰ ر اکتوبر مقرر ہوئی۔

مجلس ادب دہلی کا ایک شاندار جلسہ

مجلس ادب دہلی کے زیر اہتمام ایک ادبی و علمی جلسہ بتاریخ ۰۰ ر ستمبر ۱۹۳۴ء بوقت ۸ بجے شب زیر صدارت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند بمقام پنجابی پبلک لائبریری ہال پل بنگش متصل باڑہ ہندو راؤ منعقد ہوگا جس میں اخلاقی و معاشرتی عنوانوں پر مضامین پڑھے جائیں گے اور ہلال احمد صاحب زبیری ایڈیٹر الجمعیۃ، محمد عثمان صاحب آزاد و دیگر حضرات تقریریں فرمائیں گے۔ نیز مولانا سعید احمد صاحب بی۔ اے پروفیسر اور سنٹل کالج فتحپوری دہلی۔ ہندوستانی معاشرت میں اصلاح کی ضرورت کے عنوان پر ایک مقالہ پڑھیں گے۔

امید ہے کہ اہل ذوق و علم دوست اصحاب اس جلسے میں شرکت فرما کر کارکنان مجلس ادب کو ممنون فرمائیں گے۔

رشید احمد ارشد ناظم عمومی مجلس ادب دہلی۔

مصنوعی امام مہدی گرفتار

عدالت میں تحصیلدار پر چاقو سے حملہ

دہلی، ۱۷ ر ستمبر ۔ ایک شخص ظہیر حسن قرول باغ میں رہتا ہے یہ شخص خود کو مہدی آخری الزمان بتاتا ہے اس کے خلاف انکم ٹیکس کے ۹ / ۳۸۷ روپیہ ادا نہ کرنے کی وجہ سے ایک وارنٹ گرفتاری تحصیلدار صاحب کے اجلاس سے جاری ہوا تھا۔ چپراسی نے ملزم کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا ... اس شخص نے ایک لمبا سا چاقو اپنے پاس سے نکالا اور تحصیلدار صاحب کی طرف پھینکا ... دو چپراسیوں نے دونوں طرف سے ملزم کے ہاتھ پکڑ لئے۔ فوراً پولیس طلب کی گئی اور ملزم کے خلاف تحقیقات کی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے خلاف ہتک عدالت اور قاتلانہ حملہ کرنے کے الزام میں مقدمات چلائے جائیں گے۔

دہلی مارکیٹ

دہلی ۱۸ ر ستمبر ۔ گندم شرتی ۱۵ سیر + گندم سرخ ۱۶ سیر ...

سرفضل حسین کی جگہ نواب چھتاری کا امکان

شملہ ۱۷ ر ستمبر ۔ آنریبل میاں سرفضل حسین کی میعاد رکنیت عنقریب ختم ہونے والی ہے۔ سیاسی حلقوں میں ان کے جانشین کے تقرر پر آج کل ہر طرف قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ شملہ میں سرکاری حلقوں میں بھی اسی کا چرچا ہے۔ ہر چند کہ سر بھوپال سور، چودھری ظفراللہ خاں کی نامزدگی کر چکے ہیں بہترین اندازہ یہ ہے کہ نواب صاحب چھتاری کے تقرر کی توقعات زیادہ ہیں۔

تین ماہ میں خودکشی کے ۴۰ واقعات

چندنگر ۱۷ ر ستمبر ۔ آجکل یہاں خودکشی کی ایک لہر چل رہی ہے۔ گذشتہ تین ماہ میں پولیس کو ۴۰ خودکشی کی وارداتوں کی تحقیقات کرنی پڑی۔

گاندھی جی کی علیحدگی کا معاملہ کانگریس کے اجلاس تک ملتوی

کانگریسی کارکنوں سے بنیادی اختلافات کی فہرست

"اگر کانگریس پر سوشلسٹ غالب آگئے تو میں اس میں نہیں رہ سکتا"

واردہا گنج، ۱۷ ر ستمبر ۔ گاندھی جی نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔

یہ افواہ کہ میں کانگریس سے عملی تعلق منقطع کر دینے کے مسئلہ پر غور کر رہا تھا درست تھی لیکن میرے دوستوں کے مشورہ سے مجھے یہ تسلیم کرنا پڑا کہ میں اس فیصلہ کو کانگریس کے اجلاس بمبئی تک ملتوی رکھوں۔ میرے لئے ایک درمیانی راستہ یہ تجویز کیا گیا کہ میں بدستور کانگریسی رہوں لیکن اس کی عملی سرگرمیوں میں حصہ نہ لوں۔ اس تجویز کی سردار پٹیل اور مولانا ابوالکلام آزاد نے مخالفت کی۔ میں نے مناسب سمجھا کہ آخری قدم اٹھانے سے پہلے میں اس معاملہ کو کانگریس کے اکتوبر کے اجلاس تک ملتوی کردوں۔ اس التوا سے یہ بھی خیال ہے کہ میں اپنے خیالات کا جائزہ لینے کے قابل ہوجاؤں گا کہ کانگریس کا سمجھدار طبقہ میرے طریق کار ... اور پروگرام ...

(۴) ریاستوں کے بارے میں بھی میرے اور دیگر اصحاب کے درمیان اختلاف رائے ہے میں غور کرنے کے بعد بھی اپنے خیالات پر قائم ہوں۔

(۵) اچھوت ادھار کے بارے میں بھی بہت سے کانگریسی اختلاف رائے رکھتے ہیں۔ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ میں نے اس کو چھیڑ کر سول نافرمانی کو ختم کرادیا۔

(۶) ۱۴ سال کی آزمائش کے بعد بھی کانگریسی کارکنوں کی اکثریت کی پالیسی عدم تشدد ہے لیکن میرا یہ بنیادی یقین ہے۔ کانگریسی کارکن اصولی طور پر اس کے پابند نہیں ہیں۔ (ابھی تک اتنا ہی بیان شائع ہوا ہے)

آگرہ کے فساد کی ابتدا اور اسکے مہلک نتائج

(بسلسلہ صفحہ ۳)

رہیں۔ پر مشیری سہائے صاحب مقرر لئے گئے۔ سمجھوتہ کے الفاظ یہ ہیں۔

(۱) ہم ہندو اور مسلمانان آگرہ نے اپنے اختلافات کی بابتہ مصالحت کرلی ہے اور اپنی مرضی سے پوجا اور نماز حسب دستور قدیم و مسلمہ اپنے اپنے مندروں اور مساجد میں باہمی خوش اعتقادی کے ساتھ بلا مداخلت دیگرے کریں گے۔

(۲) ہم دونوں فریق مزید اس بات کی خواہش کرتے ہیں کہ دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کا نفاذ لالہ کوکل صاحب کے مندر سے ہٹا لیا جائے۔

ان چند حضرات کے سمجھوتہ کر لینے کے بعد حاضر الوقت تمام ارکان نے دستخط کردیئے ...

اتفاق وقت

بدقسمتی سے اس شب میں منصور خاں کی گزری میں ایک ہندو قتل کر دیا گیا جس کے متعلق اگرچہ ابھی تک ذمہ داری کے ساتھ کچھ نہیں کہا جاسکتا لیکن عام طور پر یہی کہا جا رہا ہے کہ یہ معاملہ ہندو مسلم فساد سے کوئی تعلق نہیں رکھتا تھا بلکہ ایک ذاتی رنجش سے متعلق تھا۔ بہت ممکن ہے کہ کشف حقیقت کے بعد اس واقعہ میں کسی ہندو کا ہی تعلق ثابت ہو جائے ...

مسلمانوں کا قتل

اسی طرح یہ جلوس اشتعال انگیز نعروں کے ساتھ جنا کنارہ پہنچا جہاں اتفاق سے چند مسلمان شکار کھیل رہے تھے جن میں سے ایک خوف کے مارے پانی میں کود گیا اور جنگل سے جان بچائی۔ ایک مسلمان جھاڑیوں میں روپوش ہوگیا ایک مسلمان کو جلوس نے جان سے مار ڈالا ...

مذہب غلامی نہیں سکھاتا

اکولہ میں شیر سرحد کی تقریر

اکولہ، ۱۱ ر ستمبر ۔ خان عبدالغفار خاں اور ڈاکٹر خان گذشتہ شام یہاں تشریف لائے اور ایک بڑے اجتماع کے سامنے تقریر کی۔ خان عبدالغفار خاں نے خود کو ایک سپاہی بتاتے ہوئے کہا کہ میں عمل کے نظریہ میں یقین رکھتا ہوں آپ نے نہایت پرزور الفاظ میں کہا کہ ہندوستانی خود کو اور سوراج کو بھول گئے ہیں۔ اس منافرت کا نتیجہ ہے کہ آج اسٹیشن پر ہندو پانی مسلمان پانی کے نعرے لگتے ہیں ... آپ نے فرمایا کہ ہمارا مذہب اسی درجہ کو پہنچ گیا ہے کہ یہ کہنا کہ ایک غلام کا بھی مذہب ہو سکتا ہے بالکل غلط ہے ...

توہین اسلام کا خمیازہ

ایک ہندو ساہوکار کا قتل

قصور (ضلع لاہور)، ۱۷ ر ستمبر ۔ گذشتہ شب ایک قریب قصور سے ... لالہ بالا شاہ ساہوکار کو شام کے ۶ بجے قتل کر دیا گیا ہے۔ اس قتل کے سلسلہ میں ایک مسلمان محمد صدیق کو گرفتار کیا گیا ہے۔ بالا شاہ کے خلاف توہین اسلام کے الزام میں مقدمہ چلتا رہا ... مسٹر ٹیل مجسٹریٹ لاہور نے بالا شاہ کو چھ ماہ قید اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ اس فیصلہ کے خلاف اس نے مسٹر بھنڈاری سیشن جج میں اپیل کی۔ اس کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا تھا۔

معلوم ہوا ہے کہ قتل بالا شاہ کی خانقاہ میں ہوا ہے اور قتل کے الزام میں محمد صدیق کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس بڑی تندہی سے تفتیش کر رہی ہے۔

معرکہ ریف کے مجاہد غازی عبدالکریم

آٹھ سال کی نظربندی کے بعد رہا کر دئے گئے

پیرس، ۱۸ ر ستمبر ۔ حکومت فرانس نے مراکو کے قبیلہ ریف کے سردار عبدالکریم غازی کو نظربندی سے آزاد کر دیا ہے۔ ... غازی عبدالکریم کی عمر اس وقت ۵۲ سال ہے۔ نظربندی کے زمانہ میں ان کی صحت میں بہت ترقی ہوگئی ہے۔ قبل ازیں عبدالکریم کے انتقال کے متعلق جو خبریں شائع ہوئی تھیں وہ غلط تھیں۔

اسمبلی کیلئے ڈاکٹر خان کھڑے ہونگے

بمبئی ۱۷ ر ستمبر ۔ سرحدی گاندھی خان عبدالغفار خاں کے بھائی ڈاکٹر خان کو کانگریس پارلیمنٹری بورڈ نے صوبہ سرحد سے اسمبلی کے لئے نامزد کیا ہے۔ ابتدا میں ڈاکٹر خان نے نامنظور کیا تھا لیکن سرحد کے کارکنوں کا ایک وفد ان کے پاس حاضر ہوا۔ اس کے علاوہ گاندھی جی نے بھی ان کو مشورہ دیا۔ بالآخر انہوں نے یہ تجویز منظور کر لی۔

چونکہ وہ صرف نظربند تھے اس لئے انہیں حکومت سے اجازت لینے کی بھی کوئی ضرورت نہ ہوگی۔

دو عیسائی فرقوں میں ہنگامہ

بمبئی میں عبدالغفار نگر کا سنگ بنیاد رکھدیا گیا

سرحدی برادران کو سردار پٹیل کا خراج عقیدت
کانگریس اور ملک کے وقار کو قائم رکھنے کا عہد

بمبئی ۱۷ ستمبر۔ ایک کثیر مجمع کے سامنے سردار ولبھ بھائی پٹیل نے "عبدالغفار نگر" کے سنگ بنیاد رکھنے کی رسم ادا کی اس نگر میں کانگریس کا آئندہ اجلاس منعقد ہوگا۔ اس موقعہ پر حاضرین نے کانگریس سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا اور جوش وخروش سے کانگریس کے مقاصد کی تائید کی سردار ولبھ بھائی پٹیل نے اس موقعہ پر ایک پرخلوص تقریر بھی کی آپ نے حاضرین سے کہا "اس وقت آفتاب تمہارے سامنے جلوہ فگن ہے اور سمندر تمہارے پیچھے بہہ رہا ہے تم قسم کھاؤ کہ کانگریس اور ملک کے وقار کو اپنی جانوں کی قیمت لگا کر برقرار رکھو گے" سردار پٹیل نے کانگریس کی صدارت کیلئے خان عبدالغفار اور بابو راجندر پرشاد جیسے سپاہیوں کا نام پیش کیا اور کہا کہ ان دونوں نے قومی اور آزادی کی جنگ میں ثابت کر دیا ہے کہ وہ سپاہی ہیں۔ آپ نے کہا کہ عزت محبت۔ قربانی۔ خدمت اور عدم تشدد ہی ہماری کامیابی کے ذرائع ہیں۔

پٹنہ ۱۷ ستمبر۔ صوبہ بہار کانگریس کمیٹی نے اپنے ایک جلسہ میں بابو راجندر بابو کا نام صدارت کے لئے پیش کیا۔ دوسری تجویز میں گاندھی جی کے پروگرام اور ان کی لیڈری پر اظہار اعتماد کیا گیا۔

لاہور ۱۷ ستمبر۔ پنجاب صوبہ کانگریس کمیٹی کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں کانگریس کی صدارت کے لئے راجندر بابو کا نام پیش کیا گیا ایک تجویز میں خان عبدالغفار خاں اور ان کے بھائی ڈاکٹر خان کی رہائی پر مبارکباد پیش کی گئی اور قرطاس ابیض اور فرقہ وارانہ حل کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کی تائید کی گئی۔

مجلس اقوام میں روس کا داخلہ منظور کر لیا گیا

لیگ میں داخل شدہ ریاستوں کی تعداد ۵۸ تک پہونچ گئی
فرانس کو آئندہ روس کا تعاون حاصل ہوگا

جنیوا ۱۸ ستمبر۔ روس کو مجلس اقوام میں شامل کرنے کیلئے جو دعوت نامہ مرتب کیا گیا ہے اس پر سوائے آئرلینڈ کے تمام برطانوی حکومتوں نے دستخط کر دئے ہیں بلجیم ہالینڈ۔ پرتگال۔ لگزمبرگ اور سوئٹزرلینڈ نے دعوت نامہ پر دستخط نہیں کئے ہیں۔ ہفتہ کی دوپہر تک مجلس اقوام کے دو تہائی ممبروں نے دعوت نامہ پر دستخط کر دئے اور سکینڈی نیویا کی چار ریاستوں نے اطلاع دیدی ہے کہ انہوں نے علیحدہ علیحدہ روس گورنمنٹ کو مطلع کر دیا ہے کہ داخلہ مجلس اقوام کے سلسلہ میں یہ ریاستیں روس کی امداد کریں گی مجلس اقوام کے دو تہائی ممبروں کے دستخطوں سے جو دعوت نامہ حکومت روس کو بھیجا گیا ہے۔ اس کے جواب میں روسی گورنمنٹ نے مجلس اقوام کی دعوت کا پرتپاک خیر مقدم کیا ہے اور مجلس اقوام میں داخلہ کو منظور کر لیا ہے۔

مجلس اقوام میں روس کے داخلہ کا واقعہ لیگ اقوام کی تاریخ میں سب سے اہم واقعہ ہے جس سے فرانس کی دیرینہ آرزو پوری ہوگئی ہے کیونکہ فرانس چاہتا ہے کہ مشرقی یورپ کے معاہدہ کی اسکیم میں روس کا تعاون حاصل کیا جائے۔

مجلس اقوام میں روس کے داخلہ کے بعد لیگ میں داخل شدہ ریاستوں کی تعداد ۵۸ تک پہونچ گئی ہے۔ ابھی تک مندرجہ ذیل ریاستیں مجلس اقوام میں شامل نہیں ہوئی ہیں امریکہ۔ برازیل۔ مصر۔ افغانستان۔ کوسٹاریکا۔ اکیوڈور۔ لیگ کونسل میں روس کو مستقل نشست مل گئی ہے ایسے ممبروں کی تعداد جن کو مستقل نشستیں حاصل ہیں ۱۶ ہے۔

دریائے گھنہ کا بند ٹوٹ گیا

آٹھ پختہ گودام پانی میں بہہ گئے

برہمن بڑیہ (بنگال) ۱۷ ستمبر۔ بھیراب بازار کے پاس دریائے گھنہ کا بند اتفاقیہ طور پر ٹوٹ گیا ہے۔ میسرز رنڈیل اینڈ کلارک کو سخت نقصان پہنچا ہے ... اطلاع ملی ہے کہ فرم کے آٹھ پختہ گودام اور دفتر کی بلڈنگ دریائے گھنہ کی نذر ہوگئے ... جان کا کوئی نقصان نہیں ہوا ... نقصان کا اندازہ کئی لاکھ روپیہ کا لگایا جاتا ہے۔ باقی گودام بھی خطرہ سے محفوظ نہیں ہیں۔

پولیس اور ہڑتالیوں میں جنگ

جزیرہ رہوڈ میں ۱۴ اشخاص ہلاک

واشنگٹن ۱۷ ستمبر۔ امریکہ کی ہڑتال کا مطلع تاریک ہوتا جا رہا ہے ثالثی بورڈ نے فیصلہ کی کوشش سے ہاتھ اٹھا لیا ہے۔

اسی دوران میں جزیرہ رہوڈ کے ایک شہر سیلس ویلے میں سخت فساد شروع ہوگیا جس میں تین اشخاص گولی سے ہلاک ہوئے اور سینکڑوں زخمی ہوئے ... گذشتہ تین دن میں ۹ شخص گولی سے ہلاک ہوئے جن میں ایک ۷۲ سالہ بوڑھی عورت بھی تھی ... ۱۵۰ پولیس والے زیر علاج ہیں۔

جزیرہ رہوڈ کے گورنر مسٹر گرین نے اسمبلی کا ایک فوری اجلاس طلب کیا ہے ...

پانچ سو ضبط شدہ کتابیں اور کارتوس برآمد

تلاشیوں کے بعد ایک درجن اشخاص گرفتار

... ایک نوجوان زمیندار ہے اور دیگر چار نوجوانوں کو ساتھ ضمانت سے گرفتار کیا گیا ہے ... ان کی بیوی کو ایک ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کیا گیا ہے۔

ایک مسلمان کا پورا خاندان غرق

کشتی دریا میں غرق ہوگئی

کشور گنج بنگال۔ ۱۵ ستمبر۔ ... ان کے خاندان کے چودہ آدمی اس کے ساتھ تھے ... کشتی ڈوب گئی جس سے دس اشخاص ہلاک ہوگئے۔

ساردا ایکٹ کے ماتحت جرمانہ کی سزا

علیگڑھ ۱۷ ستمبر۔ آج مسٹر جے۔ سی۔ ڈونلڈسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ساردا ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے کے جرم میں ... عدالت نے اس حجت کو تسلیم نہ کرتے ہوئے لڑکی کے باپ کو دو سو روپیہ اور لڑکے کے باپ کو ایک سو روپیہ جرمانہ کر دیا۔

۹ ہلاک ۷۰۔ ۴ افراد گرفتار

اسپین میں نوجوانوں پر پابندیاں

لندن ۱۷ ستمبر۔ اخبار لندن ٹائمز کا نامہ نگار مقیم میڈرڈ رقمطراز ہے کہ اسپین میں تمام سیاسی جماعتوں کی ممبری ۲۱ سال سے کم عمر کے بچوں کیلئے روک دی گئی ہے ... اس سال میڈرڈ میں جو سیاسی جھگڑے ہوئے اس میں ۹ لڑکے اور لڑکیاں ہلاک ہوئیں، ۷ سو زخمی ہوئے اور ۷۰۴ گرفتار ہوئے۔

فرقہ وارانہ کشیدگی کا حل

مسٹر شاستری کا اظہار خیال

پونہ ۱۷ ستمبر۔ مسٹر شاستری نے کل یہاں ایک تقریر کے دوران میں یہ بات پیش کی کہ ہندوستان کی اگر ایک قومی زبان بن جائے تو فرقہ وارانہ کشیدگی کی ساری مشکلات حل ہو سکتی ہیں ...

۲۵ فی صدی کا صرف پانی پر گذارہ

ایک بچہ بھوک سے تڑپ کر مر گیا

سنام گنج (آسام) ۱۵ ستمبر۔ آسام کے سیلاب زدگان ابھی تک بھوک کا شکار ہو رہے ہیں سنام گنج سیلاب ریلیف کمیٹی کو جو تازہ اطلاع ملی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سنام گنج کے علاقہ کے موضع گواشی کا رہنے والا اکبر علی کا ایک بچہ بھوک سے تڑپ کر مر گیا۔ لوکل ریلیف کمیٹی نے مولوی منور علی ممبر کونسل اور صدر کمیٹی نیز مسٹر جی چندر چودھری ممبر سلہٹ فنڈ ریلیف کمیٹی کلکتہ کو اس کی تحقیقات کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ سنام گنج کے سیلاب زدہ علاقہ کے لوگوں کی حالت روز بروز خراب ہوتی جا رہی ہے ... کہ یہاں کے پچیس فی صدی آدمی پانی، کچے پھل وغیرہ پر گذارہ کرتے ہیں ...

۲۵ مزدور گرفتار

کلکتہ ۱۵ ستمبر۔ خضر پور ڈوک میں کام کرنے والے پچیس آدمیوں نے آج صبح کام کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ پورٹ پولیس نے ان لوگوں کو گرفتار کر لیا ...

ہندوستانی ریلوے کی آمدنی

شملہ ۱۷ ستمبر۔ پہلی ستمبر کو ختم ہونے والے ہفتہ کی سرکاری ریلوں کی آمدنی ۱۴۲ لاکھ روپے ہوئی جو اس سے پہلے ہفتہ کی نسبت چار لاکھ روپیہ کم تھی اور گذشتہ سال کے ہفتہ کی نسبت پانچ لاکھ روپے زیادہ تھی۔

مسٹر آصف علی کی مخالفت کانگریس کی مخالفت ہے

گاندھی جی اور راجگوپال کے پیغامات

گاندھی جی نے مسٹر آصف علی کو مندرجہ ذیل پیغام بھیجا ہے۔

"میں آپ کی کامیابی کا خواہاں ہوں۔ مجھے امید ہے کہ ہر رائے دہندہ آپ کی حمایت کرے گا"

مسٹر راجگوپال آچاری نے مندرجہ ذیل تار دیا ہے:۔

دہلی کے ہر ووٹر کو چاہئے خواہ اس کا کسی فرقہ سے تعلق ہو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ مسٹر آصف علی کے خلاف ووٹ دینا کانگریس کے خلاف ووٹ دینا ہے کیونکہ آپ کانگریس کے نام پر کھڑے ہوئے ہیں اور کانگریس کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اور اگر ڈاکٹر انصاری کی صحت اجازت دیتی تو وہ اس حلقہ سے کھڑے ہوتے۔

شریعت کانفرنس کا خیر مقدم

افغانی طلبار کا ایک جلسہ

... ستمبر بروز جمعہ مسجد فتحپوری دہلی میں مختلف افغانی قبائل کے طلبار کا ایک جلسہ منعقد ہوا اور باتفاق رائے ایک انجمن جمعیت الطلبار افغان دہلی کے نام سے قائم کی گئی ...

(۱) جمعیت الطلبار افغان دہلی کا یہ عام جلسہ جناب فخر افغان خاں صاحب عبدالغفار خاں اور ان کے بھائی ڈاکٹر خان صاحب کی رہائی پر ان کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے اور حکومت ہند سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ ان کو داخلہ پنجاب اور صوبہ سرحد کی غیر مشروط اجازت دیں۔

(۲) جمعیت الطلبار افغان دہلی کا یہ عام جلسہ شریعت کانفرنس کے انعقاد کا خیر مقدم کرتا ہے ... حضرات صوبہ سرحد سے درخواست کرتی ہے کہ وہ شریعت کانفرنس کو بہتر سے بہتر طریق پر کامیاب بنانے میں کوشش کریں۔

(محمد عمر خاں)

جب کبھی آپ کو کمزوری کی شکایت ہو

تلوار مارکہ شربت فولاد

چیف ایجنٹس

سیٹھ گپتا اینڈ کمپنی مالکان چندر گپت اوشدھالیہ ڈاکخانہ ایس پی ریلوے

ہفتہ وار خلیفہ

"مساوات اسلامی کی حقیقت"

دیوبند سے مستند جواب

الجمعیۃ کی گذشتہ اشاعت میں جناب مولوی جمال الدین صاحب بانگانوی کا ایک مضمون بہ عنوان دردمندانہ اپیل شائع ہوا ہے جس میں آپ نے مولانا محمد شفیع صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند کی کتاب "نہایات العرب فی غایات النسب یعنی مساوات اسلامی کی حقیقت" کے خلاف صدائے احتجاج بلند کیا ہے۔ میں اپنے کرمفرما جناب جمال الدین صاحب سے عرض کرونگا کہ انہوں نے اگر ابتک مانو اس رسالہ کو نہیں دیکھا ہے تو مہربانی فرما کر انصاف کی نظر سے اس کا ایک بار ضرور مطالعہ فرمائیں ... اس رسالہ کا مقصد اصلی قرآن کی صحیح تعلیم "ان اکرمکم عند اللہ اتقکم" کی طرف مسلمانوں کو بلانا ہے ... حضرت مولانا محمد شفیع صاحب اس فتنہ عظیم سے بہت ہی متاثر و متاسف ہوئے ...

(ابوالمجاہد محمد فخرالدین فخر گیاوی متعلم دارالعلوم)

پانی پت کے ہندوؤں کی نازیبا روش

اخبار تیج کی فرقہ پرستانہ تحریرات کے خلاف احتجاج
مسلمانوں کے نمائندہ جلسہ کی قراردادیں

۹ ستمبر ۱۹۳۴ء کو بوقت ۹ بجے شب بعد نماز عشاء مسلمانان پانی پت کا عام جلسہ زیر صدارت جناب حافظ شیخ عبدالعزیز صاحب رئیس میونسپل کمشنر منعقد ہوا اور حسب ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوئے۔

(۱) مسلمانان پانی پت کا یہ جلسہ عام اخبار تیج کے اس مضمون کو جو ایک نامہ نگار خصوصی کی طرف سے اخبار مذکور کی اشاعت مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۳۴ء میں مسجد نوشاہ والی کے متعلق درج ہے۔ اور جس میں نہایت غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے نظر ناپسندیدگی دیکھتا ہے اور اس کی غیر ذمہ دارانہ اور خلاف واقعہ تحریر پر اظہار افسوس کرتا ہے۔

(۲) اخبار تیج نے مقامی افسران کے متعلق اس معاملہ میں جو لغو اور بے بنیاد اتہامات مضمون محولہ بالا میں لگانے کی کوشش کی ہے وہ بھی بالکل غلط ہیں۔ ...

(۳) اخبار مذکور کی اشاعت محولہ بالا میں یہ بھی بالکل غلط ظاہر کیا گیا ہے کہ "اس آراضی کے سلسلہ میں کچھ عرصہ سے دیوانی مقدمہ بازی چل رہی ہے ...

(۴) مسلمانان پانی پت کا یہ جلسہ اخبار تیج کی اس روش پر نہایت اظہار نفرت کرتا ہے کہ اس نے اس معاملہ کو ہندو مسلم سوال بنانے کی کوشش کی ہے ...

(۵) مسلمانان پانی پت کا یہ عام جلسہ اس امر پر اظہار افسوس کرتا ہے ...

(اظہار الاسلام سکرٹری انجمن اسلامیہ پانی پت)

اخبار ازویستیا ... اعلان کیا ہے کہ روس کے محکمہ آثار قدیمہ نے اس شہر کے کھنڈرات معلوم کئے ہیں ترکمان کی جمہوریت میں عشق آباد میں ایک جگہ کھدائی کرنے پر بہت سی دیواریں، سنہری محلات اور خوبصورت برتن برآمد ہوئے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ اسی شہر کے آثار ہیں جس کی مدت سے تلاش تھی۔

اقلیتوں کے معاہدہ کی پابندی سے انکار

مجلس اقوام میں پولینڈ کا بم

جنیوا ۱۴ ستمبر۔ لیگ اقوام کی ساری عمارت ایک مرتبہ پھر ہل گئی جب کہ پولینڈ نے لیگ کی ان جماعتوں کے ساتھ اشتراک عمل کرنے سے صاف انکار کر دیا جو پولینڈ کو اقلیتوں کے تحفظ کی غرض سے مقرر کی گئی ہیں ... اگر اس نے اس بات پر اصرار کیا تو نتیجہ یہ ہوگا کہ لیگ کے اعلان نمبر ... سے اس کا لیگ سے قطع تعلق ہو جائے گا۔

روس میں قدیم شہر برآمد ہوا

ماسکو۔ پرانے زمانہ میں روس میں یارقنین کے نام سے ایک حکومت تھی جس کا پایہ تخت ... تھا ... اور اس شہر کو برباد ہوئے صدیاں گذر چکی ہیں۔

امریکہ میں اشتراکیوں کی گرفتاری

نیویارک ۱۵ ستمبر۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر روز ویلٹ نے جزیرہ رہوڈ کے گورنر کی اس درخواست کو منظور کر لیا ہے کہ بوقت ضرورت ہڑتالیوں کے خلاف فیڈرل فوج استعمال کی جائے۔ گورنر کے حکم سے تمام کمیونسٹوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پریذیڈنٹ روز ویلٹ ہر لحظہ کی خبریں لے رہے ہیں۔ فرسٹ آرمی کور کے ایک ہزار آٹھ سو سپاہی خوری ڈیوٹی کے لئے تیار کھڑے ہیں۔

پولیس کو سمندر میں پھینک دیا

فلپائن ۱۵ ستمبر۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے دو جہاز ایک جاپانی ماہی گیر کشتی "بابون مارو" کے تعاقب میں لگے ہوئے ہیں۔ فلپائن کی پولیس نے اس کشتی کو مچھلیوں کے جالوں کا معائنہ کرنے کے واسطے گرفتار کر لیا۔ لیکن کشتی بانوں نے ان کو لوٹنے کے بعد سمندر میں پھینک دیا۔

اسمبلی کے اجلاس ختم کردئے گئے

شملہ ۱۶ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ قانون حکومت ہند کی دفعہ ۶۳ (د) ضمن (۲) کے ماتحت گورنر جنرل بااجلاس کونسل نے کونسل آف سٹیٹ ...

سرحدی کونسل کے امیدوار کو نامنظور کر دیا گیا

سول نافرمانی میں قید کاٹنے کا جرم

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۱۴ ستمبر۔ سرحدی کونسل کے ضمنی انتخاب میں ریٹرننگ افسر نے خان عبداللہ خاں کے کاغذات نامزدگی اس بنا پر نامنظور کر دئے ہیں کہ ان کو تحریک سول نافرمانی میں دو سال قید سخت کی سزا ہو چکی ہے۔ آپ کو انتخاب کے لئے صوبہ کانگریس کمیٹی نے نامزد کیا تھا۔ خان عبداللہ خاں نے دس ستمبر کو حکومت کے نام تار ارسال کیا تھا جس میں سزا کی رکاوٹ کو دور کرنے کی درخواست کی گئی تھی مگر کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ گاندھی جی، خان عبدالغفار خاں اور مولانا ابوالکلام آزاد کو اس بارے میں اطلاع دیدی گئی۔

پھگواڑہ میں تین وکیلوں کا لائسنس ضبط

ہندو فسادیوں کی امداد کرنے کا الزام

کپورتھلہ ۱۴ ستمبر۔ پھگواڑہ کی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حالات نے نازک صورت اختیار کر لی ہے اور ریاست نے یہ طے کر لیا ہے کہ سختی کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا جائے۔ گرفتاریاں روزانہ ہو رہی ہیں کیونکہ ہندوؤں اور سکھوں نے جلسے اور تقریریں کر کے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی شروع کر دی ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ افسران نے تین وکیلوں اور ایک عرضی نویس کا لائسنس اس وجہ سے ضبط کر لیا ہے کہ انہوں نے ہندو لیڈروں کو جنہیں دفعہ ۱۰۷ و دفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند کے ماتحت سزائیں ہوئی ہیں۔ امداد دی تھی۔

الہ آباد کانگریس کمیٹی کو سزا دیجائیگی

الہ آباد کی ٹاؤن کانگریس کمیٹی نے حال میں ایک قرارداد کانگریس کی مجلس عاملہ کے اس فیصلہ کے خلاف جو کمیونل ایوارڈ کے متعلق ہے منظور کی تھی الہ آباد کی ایک خبر مظہر ہے کہ وہاں کے کانگریسی حلقے میں یہ افواہ گرم ہے کہ سردار ولبھ بھائی صدر کانگریس سے جواب طلب کر کے ...

شمالی کلکتہ میں تلاشیوں کی بھرمار

بے اولادوں کو مژدہ

بے مثل مجربات و بے نظیر تصنیفات

حکیم محمد فصیح الزماں اثر شہر بریلی متصل شہری مسجد

ویدحکیم پنجاؤ

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

فوراً ضرورت ہے

Manager The Million House
P.B. 6837 Barra Bazar
Calcutta

Harigsadhan
Panchpota (Bengal)

محبوب عاشق کے قدموں پر

تار کا پتہ: "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یَدُ اللہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔ اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم دوشنبہ ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۲۴ ستمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۲

معاصرین کے افکار و آراء

سرودِ مستانہ

عشق میرا میکدہ ہے، حسن پیمانہ مرا
ہے انہیں دونوں سے قائم ذوقِ مستانہ مرا

جلوۂ نیرنگِ فطرت ہے مری رنگیں شراب
خم ہے میرا آسماں خورشید پیمانہ مرا

پرورش پاتا ہوں میں آغوشِ بحرِ عشق میں
چشمِ تر میری صدف ہے اشک دُردانہ مرا

میں وہ مجنونِ محبت ہوں کہ لیلائے خرد
چار جانب ڈھونڈتی پھرتی ہے ویرانہ مرا

بزمِ حسن و عشق میں ہنگامہ برپا کر دیا
تازہ افسوں ہو گیا دنیا کو افسانہ مرا

کہتے ہیں سب آپ کا مجنوں و سودائی مجھے
کاش کہہ دیں آپ بھی ہاں تو ہے دیوانہ مرا

انتظارِ لطف میں کب سے کھلی ہے چشمِ شوق
دیکھ اے ساقی چھلک جائے نہ پیمانہ مرا

عاملِ "خذ ما صفا دع ما کدر" ہوں ہر کہیں
ہے فقیرانہ روش، مذہب حکیمانہ مرا

ہیچ ہیں اہلِ دول میری نگاہوں میں اُفق
ہے فقیری میں بھی یہ اندازِ شاہانہ مرا

(میر افق کاظمی)

دلچسپ حقائق و معلومات

روس اور مجلس اقوام

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہو اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک ایک تحفہ کر تشریح سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔ اور دو روپ کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون۔ اسکے حجم اور اسکی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے کیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک ہے۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس بائیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ۔ دہلی

Regd No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 21. DELHI THURSDAY SEPTEMBER, 20, 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت عمدہ جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے۔

منیجر الجمعیۃ دہلی

ضلع گیا کے ستر گاؤں کی دردناک تباہی

اہالیان ملک سے امداد کی اپیل

(شاہ محمد عمیر صدر سیلاب امدادی کمیٹی دارالعلوم گیا۔ ریلوے اسٹیشن جہان آباد)

امتِ مرزائیہ کی غیرت کا امتحان

بخدمت جناب عبدالحمید صاحب منشی فاضل سکرٹری انجمن مرزائیہ دہلی

السلام علی من اتبع الہدیٰ منشی صاحب! مرزا غلام احمد کی مسیحیت کی دھجیاں اڑتی ہوئی دیکھ کر آپ کو قلبی اذیت اور روحانی تکلیف پہنچی ہے اسی لئے آپ نے حضرت شاہ صاحب دام ظلہم کے نام کھلی چٹھی بھی شائع کر دی ہے۔

چندہ مت دو

(سکرٹری انجمن خادم الاسلام)

مشہور و معروف دو ترجمہ والا مجمع نا متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نا روسے ہے۔ پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے ...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند با تصویر سوانح عمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خاں

مؤلفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی۔ کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم۔ اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۳۰ کاغذ چکنا، چمکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ ہاف ٹون کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے (صہ)

المشتہر: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی، علمی، اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی کمیں سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائے گا۔

صحائف رحمانی ... قیمت ۸

اطلاع رحمانی ... قیمت ۸

دوسری شہادت آسمانی ... قیمت ۸

ہدیہ عثمانیہ ... قیمت ۴

انوار ایمانی ... قیمت ۴

حقیقت المسیح ... قیمت ۴

آئینہ کمالات مرزا ... قیمت ۴

مسیح قادیان کی حالت کا بیان ... قیمت ۴

معیار صداقت ... قیمت ۱

معیار المسیح ... قیمت ۱

حقیقت رسائل اعجازیہ ... قیمت ۴

ختم نبوت فی القرآن فی الحدیث و الآثار ... قیمت ۸

حیات محمود اسیر مالٹا ... قیمت ۱۲

علم الکلام مصنفہ مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی ... قیمت ۴

اعجاز القرآن قیمت ۴، صراط مستقیم قیمت ۴، دلائل الخیرات بلا جلد ۸

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

مع

خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تصویر سیرت

قصر نبوت کی تکمیل اور کمالات نبوت کا ظہور

عملی دنیا کے عملی پیغمبر کی عظیم تر کامیابی
وحشی اقوام کو علم و معرفت کا جرعہ پلانے والا انسان

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند)

ختم نبوت کی تمثیل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری اور دیگر انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے مکان بنایا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی جو شخص مکان کو دیکھتا ہے تو اس کی تعریف کرتا ہے لیکن اینٹ کی جگہ خالی دیکھ کر یہ خواہش کرتا ہے کہ یہاں اینٹ ہوتی تو کیا اچھا ہوتا۔ سرکار نے فرمایا وہ آخری اینٹ میں ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے جس اینٹ کی جگہ خالی تھی وہ میرے آجانے کے بعد پر ہوگئی ...

فطرت کو آشنائے ذات وصفات بنانا دنیا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ نہیں ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کی جاہل قوم کو جس طرح تعلیم دی ہے اور جن جن تمثیلات کے ساتھ سمجھایا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح اس قوم کی ذہنیت کا اندازہ لگایا تھا۔

صاحبو! خدا جانتا ہے اس طریقۂ تعلیم کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے ...

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

اب اٹلی کے پوپ اعظم نے اس تحریک کا نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا ہے اور آپ نے "بداخلاقی کے اڈوں" کے خلاف ایک زبردست تحریک جاری کرنے والے ہیں۔ پوپ اعظم نے تمام اخبارات سے اپیل کی ہے کہ وہ مخرب اخلاق فلموں کے خلاف جہاد کر کے انسانی اور اخلاقی خدمت کا فرض انجام دیں۔

حجاز میں موٹروں کے ذریعہ ڈاک کا انتظام
خلیج فارس سے مکہ تک حجاج کیلئے نیا راستہ

حکومت حجاز نے مندرجہ ذیل سرکاری اعلان شائع کیا ہے:-

حکومت اس امر کا اعلان کرتی ہے کہ موٹروں کے ذریعہ ڈاک کی آمد و رفت کا انتظام اعلیٰ پیمانہ پر کیا جانے والا ہے ...

دنیا کی فوجی طاقتوں کا موازنہ
۱۹۱۴ء اور ۱۹۳۴ء کے اعداد و شمار
دنیا کے خونریز نظام پر ایک نگاہ اعتبار

بین الاقوامی دنیا میں مختلف حکومتوں کے درمیان فوجی طاقت کا جو توازن رہا ہے اس کا معیار ہر زمانہ میں یکساں نہیں رہا بلکہ حالات پیش آمدہ کے ماتحت تخفیف اور اضافہ کا عمل برابر جاری رہا ہے۔ ۱۹۱۴ء میں یعنی جنگ عظیم سے قبل مختلف حکومتوں کی جو فوجی طاقت تھی وہ ۱۹۳۴ء میں باقی نہیں رہی بلکہ کثیر اسلحہ والی حکومتوں کو بعض حالات کے ماتحت اپنے اسلحہ اور فوج میں تخفیف کرنی پڑی اور قلیل اسلحہ والی حکومتوں کو اضافہ کرنا پڑا۔ ذیل میں مختلف ممالک کی فوجی طاقت کا ایک اجمالی نقشہ پیش کیا جاتا ہے جس سے معلوم ہوجائے گا کہ ۱۹۱۴ء اور ۱۹۳۴ء میں افواج کا توازن کیا رہا اور کون کون سی حکومتیں اس انقلاب سے متاثر ہوئیں۔ ۱۹۱۴ء میں مختلف ممالک کے درمیان فوجی توازن حسب ذیل رہا:-

نام ملک	تعداد افواج	اخراجات
روس	۵۴۰۰۰۰۰	۷۸۶۳۸۷۹۱ پونڈ
فرانس	۵۳۰۰۰۰۰	۴۰۴۲۸۲۲۴ "
برطانیہ عظمیٰ	۸۰۳۱۲۸	۲۸۶۶۶۹۲۳۰ "
اٹلی	۳۲۸۰۰۰۰	۱۶۰۰۵۰۴۶ "
امریکہ	۲۱۳۴۴۵	۱۸۸۴۵۸۰۹ "
جاپان	۱۴۰۰۰۰۰	۹۴۰۷۵۹۲ "
رومانیا	۵۸۰۰۰۰	....
بلجیم	۳۴۰۰۰۰	....
یونان	۱۵۰۰۰۰	....
پرتگال	۱۵۰۰۰۰	....
جرمنی	۵۴۰۰۰۰۰	۵۸۹۵۷۸۳۱ پونڈ
آسٹریا ہنگری	۳۶۰۰۰۰۰	۴۷۰۳۷۸۰۹ "
ترکی	۱۹۳۸۴۱۵	....
بلگیریا	۴۵۰۰۰۰	....
میزان	۲۹۰۹۵۲۸۸	۲۶۰۰۵۷۰۹۷ پونڈ

اس کے بعد ۱۹۳۴ء سے ۱۹۳۴ء تک افواج اور اخراجات کا نقشہ حسب ذیل رہا:-

نام ملک	افواج کی تعداد	ہوائی جہاز	اخراجات
روس	۱۶۲۱۰۰۰	۳۰۰۰	۱۱۰۷۰۲۳۲۸ پونڈ
فرانس	۶۹۵۲۲۱۳	۱۴۳۴	۱۱۰۷۰۳۲۸ "
برطانیہ عظمیٰ	۱۱۴۱۹۸۷	۱۴۳۴	۵۵۹۱۸۲۸۸ "
اٹلی	۶۴۹۵۵۳۵	۱۵۰۷	۵۵۴۱۴۲۸۹ "
امریکہ	۴۴۴۴۶۱	۲۳۵۱	۵۵۳۱۰۰۷۶ "
جاپان	۲۱۷۷۰۰۰	۱۹۳۹	۶۱۰۳۸۰۸۰ "
رومانیا	۱۶۰۰۸۲۷	۷۹۹	۱۱۲۷۵۱۶۹ "
بلجیم	۵۸۳۲۲۴	۱۹۵	[illegible]
یونان	۵۸۳۴۵۰	۱۲۰	۵۲۱۳۱۲۰ "
پرتگال	۴۱۹۸۰۰	۱۳۰	۴۶۱۴۳۱۸ "
جرمنی	۱۱۰۰۵۰۰	۰۰۰۰	۳۸۸۰۰۰۰۰ "
آسٹریا	۳۰۰۰۰	....	۳۸۰۸۰۰۰ "
ہنگری	۳۵۰۰۰	....	۵۲۶۱۳۴۰ "
ترکی	۶۶۵۸۰۰	۵۰	....
بلگیریا	۳۳۰۰۰	....	....
میزان کل	۳۸۴۷۳۹۹۷	۱۲۲۷۵	۶۳۹۰۳۰۰۷۴ پونڈ

نوٹ:- جرمنی، آسٹریا، ہنگری، بلگیریا کو ہوائی طاقت رکھنے کی ممانعت ہے اور معاہدات کی رو سے جرمنی کو صرف ایک لاکھ افواج رکھنے کی اجازت ہے اس سے زیادہ نہیں مگر وہ معاہدات کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہا ہے اور ایک لاکھ کے بجائے جرمنی کے پاس گیارہ لاکھ سے زیادہ فوج موجود ہے۔ برطانیہ کی جو افواج ہندوستان کی سرحدوں پر پھیلی ہوئی ہیں اس فہرست میں ان کے اعداد و شمار نہیں دیئے گئے۔ نیز برطانوی نو آبادیات کی افواج کی تعداد بھی ظاہر نہیں کی گئی ہے۔

ملک حبش پر یہودیوں کی نگاہیں
جرمنی بدر یہودیوں کیلئے نیا مستعمرات

امریکہ کا ایک جریدہ لکھتا ہے ...

جاوی مسلمانوں کے مخصوص جہازات

گزشتہ کسی پرچہ میں اطلاع ...

یمن اور اطالوی حکومت کا اتحاد

حکومت یمن نے ایک اعلان ...

شمالی حجاز کی تحقیقاتی کمیٹی

حکومت حجاز نے شمالی ...

کپڑوں کی دھلائی پر سولا کھ پونڈ

انگلستان میں ہر سال کپڑوں ...

پوپ اعظم سینما کے خلاف ہوگئے

غیر ممالک میں بھی لاثانی

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

ہندستان اسپیشل بیڑی ... صرف 20/-

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

اسپین میں طوائف الملوکی کا دور
خلیفہ ہشام اور سلیمان کا قتل اور بربریوں کا عروج
خلفائے بنو امیہ کی فہرست

ناظرین کرام کو معلوم ہے کہ تاریخ کا یہ سلسلہ تقریباً دو سال سے جاری ہے جس کی اہمیت اور ضرورت کا اندازہ وہی باذوق حضرات لگا سکتے ہیں جن کو اسلامی تاریخ اور اسلامی روایات سے واقفیت ہے اور جن کو مسلمانوں کی ترقی اور تنزل کے اسباب و علل کی جستجو رہتی ہے۔ افسوس ہے کہ بعض ناگزیر مضامین کے باعث ۲ ماہ تک یہ سلسلہ ملتوی ہوگیا تھا جس کو اب پھر شروع کیا جاتا ہے جو انشاء اللہ برابر جاری رہے گا۔ ناظرین کرام سے التماس ہے کہ ۹ جولائی کے الجمعیۃ کو سامنے رکھیں ...

فوج نے اپنے طارق کو عبور کرکے اندلس میں داخل ہوا علی بن حمود نے اندلس میں داخل ہوکر یہ مشہور کیا کہ میں صرف خلیفہ ہشام کے خون ناحق کا بدلہ لینے آیا ہوں (کیونکہ سلیمان نے ہشام کو قتل کر ڈالا تھا) جب سلیمان کو اس فساد کا حال معلوم ہوا تو وہ بھی اس طرف متوجہ ہوا۔

طالقہ کے میدان میں جنگ

ماہ محرم ۴۰۷ھ مطابق ۱۰۱۶ء میں طالقہ کے میدان میں سخت معرکہ ہوا۔ سلیمان کی فوج نے شکست کھائی اور خود گرفتار ہوا۔ علی بن حمود نے بلا توقف قرطبہ پر قبضہ کر لیا اور اسی ماہ محرم میں سلیمان اور اس کے باپ الحکم کو قتل کر ڈالا اور خود تخت خلافت پر متمکن ہوا۔ سلیمان نے صرف تین سال اور چند ماہ حکومت کی ...

خلیفہ ہشام کا قتل

خلفائے بنو امیہ کی فہرست

بربریوں کی حکمرانیاں

افسانہ

بہار و خزاں

باغ کی ٹھنڈی ہوائیں گزشتہ زمانہ کی یاد
اختر کی شادی خانہ آبادی کے لئے سلسلہ جنبانی
تباہی کے بعد خوشی کے چند ایام

(۲۴)

واپس آنے کے بعد میاں اختر مکان کے ایک گوشہ میں منہ لپیٹ کر پڑ گئے اور دریافت کرنے پر والدہ سے کہہ دیا کہ میں بیمار ہو گیا ہوں۔ طبیعت سخت پریشان اور ناساز ہے خیر اس وقت تک تو بیماری کا ایک بہانہ تھا مگر فی الحقیقت دوسرے ہی روز سے بخار بھی آنا شروع ہو گیا ...

کر رہے ہیں۔ والدہ بھی ان کی رائے سے متفق ہیں۔ اب شادی کے اخراجات کہاں سے آئیں گے اور یہ والدہ کو کیا جواب دو گا۔

نشارہ:- وقت پر خود بخود انتظام ہو جائے گا ... اگر ضرورت پڑے تو ایک مکان اور رہن رکھ دینا۔

اختر:- فرض کرو اگر ایک مکان اور رہن رکھ دیا تو اس سے کیا ہو گا؟ شادی کے اخراجات بھی پورے نہیں ہو سکتے ...

نشارہ:- کیا مولانا عبدالسلام صاحب آپ کی کوئی امداد نہیں کریں گے؟

اولاد پیدا کرنے پر انعامات!
پانچ بچے پیدا کرو اور مفت مکان لو

سمندر سے بجلی نکالنے کی تجویز

NAUNEHAL
The Best Tonic for Children
نونہال
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

نمک سلیمانی
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سرمہ نور افزا

ایڈن کالج دریاگنج دہلی

پرنسپل

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم دوشنبہ ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۵۳ ہجری

آئندہ انتخابات کی اہمیت

ہندوستان کیلئے غور طلب مسئلہ

سائمن کمیشن کے تقرر کو تقریباً چھ سال کا عرصہ گزر چکا لیکن ہندوستان کے آئندہ دستور اساسی کی تشکیل و تدوین کا مسئلہ ابھی تک لاینحل ہے اور ہنوز یہ توقعات دلائی جا رہی ہیں کہ آئندہ سال اس خواب کی تعبیر مل جائے گی جو ہندوستان نے ایک عرصہ ہوا کہ دیکھا تھا۔ سائمن کمیشن کے تقرر کے بعد سے اب تک تحقیقات، رپورٹ، پہلی دوسری اور تیسری گول میز کانفرنس اور مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی کارروائیوں کے سلسلہ میں جو کچھ ہوتا رہا وہ اخبار بین طبقہ کو اچھی طرح معلوم ہے اور عین اس وقت جبکہ لندن میں یہ دستوری سرگرمیاں جاری تھیں۔ ہندوستان کے اندر جو تحریکات سامنے آتی رہیں ان سے بھی کوئی ہندوستانی ناواقف نہیں ہوگا۔ اس تمام زمانہ میں جو بات سب سے زیادہ جاذب توجہ اور نمایاں تھی وہ یہ تھی کہ لندن کی تمام کارروائیاں اور دستور اساسی کی تشکیل سے متعلق تمام مسائل ہمیشہ ہندوستان کے مختلف حالات کے ماتحت رہے۔ ۱۹۳۰ء کی تحریک آزادی نے جو کامیاب صورت اختیار کی تھی اس کا جو کچھ اثر گول میز کانفرنس پر پڑا وہ بھی سب نے دیکھا اور اس کے بعد جب تحریک کا انحطاط ہوا اور آہستہ آہستہ کانگریس پر حکومت نے اپنے جبر و تشدد سے قابو پا لیا تو بھی سب کو یہ نظر آیا کہ وہی تحفظات جن کے متعلق ہندوستان کے مفاد میں ہونے یا "نہ ہونے" کی بحثیں کی جایا کرتی تھیں یک بیک کیسے خوفناک اور بھیانک بن گئے۔ بہرحال یہ بات اس دوران میں قطعی طور پر سمجھ میں آگئی کہ ہندوستان کو جو کچھ بھی ملنے والا ہے اس کی مقدار اور اس کی کیفیت خود ہندوستان کے اندرونی تحریک کی قوت و طاقت پر منحصر ہے۔ یہ ایک ایسا تجربہ ہے جسے ہندوستانیوں کو ایک لمحہ کے لئے بھی فراموش نہ کرنا چاہئے۔

اگرچہ یہ صحیح ہے کہ کانگریس نے سول نافرمانی کی تحریک ملتوی کر دی ہے اور اس کا جارحانہ پروگرام بدل چکا ہے لیکن یہاں سوال کسی مخصوص تحریک یا پروگرام کا نہیں ہے بلکہ خود کانگریس کے اقتدار اور اس کے نفوذ و اثر کا سوال ہے پروگرام حالات کے ماتحت بدل سکتے ہیں مگر قوم کی خواہش اور اس خواہش کا مظاہرہ کرنے والی جماعت اگر اپنے اندر کوئی قوت رکھتی ہے تو اس کا اثر ہر وقت اور ہر حالت میں لازمی طور پر محسوس کیا جائے گا۔ موجودہ حالات میں جبکہ دستور سازی کے سلسلہ میں ایک آخری مرحلہ درپیش ہے اور پارلیمنٹ کے سامنے ہندوستان کی آئندہ حکومت کا خاکہ مسودہ قانون کی صورت میں پیش ہونے والا ہے اگر ہندوستان نے اپنی خواہش کو پوری قوت کے ساتھ ظاہر نہیں کیا تو یقیناً وہ تمام کوششیں جو اب تک ہوتی رہی ہیں اور جن کا اثر آئندہ کی آئینی اصلاحات پر بہت کچھ پڑا ہے تقریباً ضائع ہو جائیں گی اور اس سے ملکی سیاسیات کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا اس وقت ملک کیلئے اپنی قوت کے اظہار کا صرف یہی طریقہ باقی رہ گیا ہے اور ہم اسے عملی سیاست میں کافی اہمیت دینے پر مجبور ہیں۔

کانگریس نے بحالات موجودہ سول نافرمانی کی تحریک کو ملتوی کرکے داخلہ کونسل کا پروگرام منظور کیا ہے۔ اور یہ پروگرام اب کسی ایسی جماعت کا نہیں ہے جو کانگریس کے اندر رہ کر کام کر رہی ہو بلکہ خود کانگریس کا پروگرام ہے اس لئے لازمی طور پر اس پروگرام کی کامیابی و ناکامیابی ہی سے کانگریس کی کامیابی و ناکامی کا اندازہ لگایا جائے گا۔ اگر ملک نے کانگریسی امیدواروں کی بہت بڑی مقدار کو منتخب کر دیا تو کانگریس کی عظیم الشان فتح ہوگی اور اس کا اثر پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ اور آئندہ کی تمام کارروائیوں پر یقیناً پڑے گا اور اگر اس کے برعکس ہوا تو یقین رکھنا چاہئے کہ وہائٹ پیپر سے بہت زیادہ بدتر کانسٹی ٹیوشن ہندوستان کے حصہ میں آئے گا۔

کاش مالوی جی اور مسٹر اینے جو کانگریس کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں اور جن پر نہایت نازک وقت میں فرقہ پرستی کا بھوت سوار ہو گیا ہے اس حقیقت پر غور کریں اور گاندھی جی اور کانگریس کو مطعون کرنے اور [illegible] خلاف غیر ضروری اور اشتعال انگیز بیانات دینے کے بجائے ملک کے مشترک مفاد کی خاطر کوئی بہتر طرز عمل اختیار کریں۔ مسٹر کیلکر اور مسٹر اینے گاندھی جی کو اپنی تقریروں میں سوقیانہ انداز کے ساتھ مسلمانوں کی حمایت کا طعنہ دے کر مورد الزام قرار دے سکتے ہیں اور ممکن ہے کہ اس سے پست ذہنیت رکھنے والے ہندوؤں میں کوئی اشتعال بھی پیدا ہو سکے مگر اس کا جو کچھ اثر ہندوستان کے باہر پڑ رہا ہے اور اس کی وجہ سے جس طرح انگلستان میں گھی کے چراغ جلائے جا رہے ہیں وہ بھی ایک غور طلب مسئلہ ہے۔

ان حالات کو دیکھتے ہوئے ان تمام ہندوؤں اور ان تمام مسلمانوں کا جو چاہتے ہیں کہ ہندوستان دوسروں کی نظروں میں ذلیل نہ ہو۔ اور اسے آزادی کی فضا میں کسی نہ کسی حد تک سانس لینا نصیب ہو سکے، فرض ہے کہ وہ صرف کانگریس ہی کے امیدواروں کے لئے ووٹ دیں اور ان کے مقابل جس قدر امیدوار ہوں ان سے صاف انکار کر دیں کہ وہ ملک کے بہترین مفاد سے غداری نہیں کر سکتے۔

حاجی رشید احمد صاحب کے بیانات

جب سے کہ انتخابات اسمبلی کے لئے مسٹر آصف علی کی امیدواری کا اعلان ہوا ہے خان صاحب حاجی رشید احمد صاحب کے متعدد بیانات و مکتوبات اخباروں میں شائع ہو چکے ہیں اور ہم نے ان تمام بیانات کو شروع سے آخر تک پڑھا ہے مگر ہماری سمجھ میں کسی طرح نہیں آتا کہ اس قسم کے اخباری پروپیگنڈا سے حاجی صاحب کا مقصد کیا ہے اور آئندہ انتخابات کے متعلق وہ کیا چاہتے ہیں۔

جیسا کہ ہم پہلے بھی ایک مرتبہ لکھ چکے ہیں دہلی کا معاملہ تمام ہندوستان سے جداگانہ ہے۔ یہاں طریق انتخاب مخلوط ہے اس لئے انتخابات کے متعلق مسلمان جو کچھ بھی فیصلہ کریں گے وہ یہاں کے مخصوص حالات کے ماتحت ہوگا اور محض ذہنی دیوالیہ باتوں یا مبہم و غیر واضح بیانات کی بنیاد پر نہیں ہوگا۔ اگر حاجی صاحب واقعی یہ چاہتے ہیں کہ اس مسئلہ پر سنجیدگی اور متانت کے ساتھ غور کیا جائے اور جو راستہ ملک و ملت کے لئے بہتر ہو وہ اختیار کیا جائے تو انہیں چاہئے کہ وہ پہلے تمام پوزیشن کو اچھی طرح سمجھ لیں اور اس کے بعد اخبارات میں بیانات یا کسی مجمع میں گفتگو کا ارادہ کریں کیونکہ بغیر سوچے سمجھے جو کچھ کہا جا رہا ہے وہ اس درجہ نامعقول اور مضحکہ خیز ہے کہ سننے والوں کو بھی اس پر ہنسی آتی ہے۔

دہلی کے حلقہ انتخاب میں سات ہزار ووٹ ہندوؤں کے ہیں اور تین ہزار ووٹ مسلمانوں کے ہیں اور نشست صرف ایک ہے اس لئے جو امیدوار بھی کھڑا ہوگا اسے ہندوؤں اور مسلمانوں کے ووٹ حاصل کرنے پڑیں گے۔ اگر انتخاب خالص فرقہ وارانہ اصول پر لڑا جائے تو ہو سکتا ہے کہ ایک ہندو مسلمانوں کے ووٹوں سے بے نیاز ہو کر صرف اپنی قوم کے ووٹوں پر منتخب ہو جائے لیکن یہ کسی طرح بھی نہیں ہو سکتا کہ ایک مسلمان ہندوؤں کے ووٹوں سے بے نیاز ہو کر خالص مسلمانوں کے ووٹوں پر انتخاب میں کامیابی حاصل کر سکے۔ اس لئے مسلمانوں کی جانب سے حاجی رشید احمد صاحب یا ان کی پارٹی کے کسی آدمی کا کامیاب ہونا تو قطعاً [illegible] ہے۔ ہندوؤں کا کوئی ووٹ کسی ایسے مسلم امیدوار کو نہیں مل سکتا کہ جو قوم پرور جماعت سے تعلق نہ رکھتا ہو اور محض مسلمانوں کے ووٹوں پر اس کا کھڑا ہونا اپنے سر سے حماقت ہے کیوں کہ اس صورت میں اس کی ناکامی یقینی اور قطعی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ مسٹر آصف علی کے سوا کسی اور مسلم امیدوار کا کسی طبقہ سے کھڑا ہونا وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا۔

مسٹر آصف علی کو آئندہ انتخابات کے لئے کانگریس نے اپنا نمائندہ بنایا ہے اس لئے انہیں ہندوؤں کی بھی ایک بہت بڑی جمعیت کی حمایت حاصل ہے اور کانگریس کی پالیسی فرقہ وارانہ معاملات میں بالکل صاف ہو چکی ہے۔ کانگریسی نمائندے اسمبلی میں جا کر کمیونل ایوارڈ کی حمایت یا مخالفت نہیں کریں گے بلکہ غیر جانبدار رہیں گے اس پالیسی کے مقابلہ میں ہندو مہاسبھا اور مالوی پارٹی کی پالیسی ہے جس کا منشا یہ ہے کہ جو ہندو امیدوار ان جماعتوں کی طرف سے جائیں گے وہ کمیونل ایوارڈ کی مخالفت کریں گے۔ مسٹر آصف علی کے علاوہ جو کوئی امیدوار بھی کھڑا ہوگا وہ اسی پالیسی کو کامیاب بنانے والا ہوگا۔ اب انتخاب ایسے دو یا تین امیدواروں کے درمیان رہ جاتا ہے جن میں سے ایک تو وہ امیدوار ہے جو کمیونل ایوارڈ کی مخالفت نہیں کرے گا اور غیر جانبدار رہے گا اور ایک یا دو وہ امیدوار ہیں جو کمیونل ایوارڈ کی مخالفت کریں گے اور بغیر سمجھوتہ کے اسے بدلوانا چاہیں گے جن مسلمانوں کے نزدیک کمیونل ایوارڈ ہی سب سے زیادہ اہم چیز ہے انہیں بھی سوچنا چاہئے کہ وہ ان امیدواروں میں سے کس امیدوار کو ترجیح دے سکتے ہیں۔

کیا حاجی رشید احمد صاحب یا ان کے چار رفقا نے جن کے دستخط مذکورہ بیانات میں سے ایک بیان پر تھے ان حقائق کو صحیح روشنی میں دیکھنے کی کوشش کی ہے؟

شذرات

مسٹر عبدالمتین چودھری

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ صوبہ آسام کے مسلم علاقہ سے مسٹر عبدالمتین چودھری آئندہ انتخابات میں اسمبلی کے لئے امیدوار کی حیثیت سے دوبارہ کھڑے ہو رہے ہیں چودھری صاحب اسمبلی کے ایک نہایت پرانے مخلص اور ذی اثر ممبر ہیں۔ اور انہوں نے ابتدا سے لے کر اب تک مختلف زمانوں میں اسمبلی کے اندر اپنی خدمات کا جو ریکارڈ قائم کیا ہے وہ بعض حیثیتوں سے نہایت شاندار اور نمایاں ہے۔ انہوں نے ہمیشہ ایسی تجاویز اور مسودات قانون کی مخالفت کی ہے جو حکومت کی جانب سے ہندوستان کی تحریک آزادی کو کچلنے یا اس کو اقتصادی و سیاسی حیثیت سے نقصان پہنچانے کیلئے پیش کئے گئے ہیں۔ ان کا ووٹ کبھی بھی حکومت کی حمایت اور قوم کی مخالفت میں صرف نہیں ہوا ہے۔ اور انہوں نے اسمبلی کے اجلاسوں میں نہایت پابندی کے ساتھ یہ التزام رکھا ہے کہ ان کی غیر حاضری اہم ترین مسائل میں حکومت کی فتح اور قوم کی شکست کا ذریعہ نہ بن سکے اگرچہ یہ صحیح ہے کہ موجودہ اسمبلی کی گم کردہ راہ اکثریت کے باعث وہ اسمبلی کے اندر قوم کی کوئی بہت بڑی خدمت انجام نہیں دے سکے مگر ان کے لئے یہی امر موجب اطمینان ہو سکتا ہے کہ وہ حکومت کا آلہ کار بھی نہیں بنے اور انہوں نے نہایت آزادی اور جرأت کے ساتھ اپنے آپ کو ہمیشہ اس جماعت کے ساتھ وابستہ رکھا جو حکومت کے مخالفین میں شمار کی جاتی رہی ہے اپنی اسی وطن دوستی اور آزادی رائے کے باعث انہیں منتخب شدہ اراکین میں جن کے اندر ہر فرقہ اور ملت کے افراد شامل تھے اکثریت حاصل ہو گئی اور بالآخر حکومت کو بھی ڈپٹی پریسیڈنٹی کے سلسلہ میں ان کے نام کی تائید کرنی پڑی اور وہ نہایت اعزاز کے ساتھ اس منصب کیلئے منتخب کئے گئے۔ عام ملکی معاملات میں بھی ان کا رویہ کبھی رجعت پسندانہ نہیں رہا۔ وہ مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کے بے جا شور و شغب کے باوجود لکھنؤ اور الہ آباد کی یونٹی کانفرنسوں میں شریک ہوئے اور ہندو مسلم اتحاد کی پرزور تائید کرتے رہے انہوں نے مسلم لیگ میں اپنا تعلق ہمیشہ اس فریق کے ساتھ رکھا جو آزاد خیال اور اصلاح پسند کہلاتا ہے اور اپنے بیانات و اعلانات کے ذریعہ ہمیشہ ان کوششوں کو فروغ کیا جو مسلمانوں سے حکومت کے آستانہ پر جبہ سائی کرانے کے لئے کی جاتی رہی ہے۔ اسمبلی کے اندر وہ سر عبدالرحیم کی انڈیپنڈنٹ پارٹی کے ڈپٹی لیڈر رہے مگر انہوں نے [illegible] آزادی ضمیر کو ہاتھ سے نہیں دیں گے۔ چنانچہ جج بلوں کے معاملہ میں انہوں نے سر عبدالرحیم سے اختلاف کیا اور جج بلوں کے خلاف رائے دی۔ ان حالات کی بنا پر ہم سمجھتے ہیں کہ مسلمانان آسام کو اسمبلی کے لئے چودھری صاحب سے بہتر کوئی اور نمائندہ نہیں مل سکتا۔ اور ہم امید کرتے ہیں وہ موصوف کو بلا مقابلہ منتخب کرکے اپنی فرض شناسی کا موقع دیں گے

ریاست حیدرآباد کی رواداری

زیادہ عرصہ نہیں ہوا کہ پنڈت راجندر دہلوی کے خلاف ریاست حیدرآباد میں ایک مقدمہ چلنے کی خبر پر ہندو اخبارات میں طوفان عظیم برپا ہو گیا تھا اور نہایت غیر معتدل تحریریں شائع کی جا رہی تھیں ہم نے اس موقع پر ہندو پریس کے اس ایجی ٹیشن کے متعلق اظہار رائے کرتے ہوئے یہ لکھا تھا کہ حضور نظام کی حکومت کا جو طرز عمل آج تک رہا ہے اس کے پیش نظر ہندوؤں کو ہرگز یہ خطرہ محسوس نہیں کرنا چاہئے کہ ان کے ساتھ ریاست حیدرآباد میں کسی قسم کی کوئی بے انصافی کی جائے گی اگر مقدمہ زیادہ سنگین نہیں ہے تو حضور نظام کی عدالتیں پنڈت راجندر کو خواہ مخواہ سزا نہیں دے سکتیں کیونکہ ریاست حیدرآباد ایک ایسی ریاست ہے جہاں عدل و انصاف کا معیار بہت بلند رکھا گیا ہے۔ مگر اس وقت چونکہ جوش کا عالم تھا اس لئے غیر ذمہ دار و کوتاہ اندیش مقررین و محررین نے وہ سب کچھ کہا اور لکھا جو نہایت نامعقول اور غیر مناسب تھا۔ اس دوران میں حضور نظام کی حکومت مقدمہ کی تحقیق و تفتیش مرکزی کاغذات کے معائنہ میں مشغول رہی اور بالآخر اس کے فیصلہ نے یہ ثابت کر دیا کہ منتقمانہ جذبات کے ماتحت کارروائیاں کرنے کا جو الزام لگایا جا رہا تھا وہ بالکل بے بنیاد تھا۔ پنڈت راجندر دہلوی کو خواہ مخواہ سزا دلانے کی کوشش نہیں کی گئی بلکہ ان پر جو مقدمہ چلایا جانے والا تھا اسے حکومت نے واپس لے لیا اور صرف ان کے اخراج ہی پر اکتفا کیا گیا جو اس امر کی کھلی ہوئی دلیل تھی کہ حضور نظام کی حکومت ہر قسم کے "منتقمانہ جذبات" سے خالی تھی۔ مگر اس کے باوجود بعض شورش پسند طبقات میں ریاست حیدرآباد کے خلاف مفسدہ پردازی کی سعی جاری ہی رہی اور مذہبی آزادی کے نام سے ایک تحریک شروع کرنے کا ارادہ کیا گیا اور کسی آریہ انجمن کی طرف سے ابتدائی میمورنڈم یا الٹیمیٹم بھی بھیجا گیا۔ یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بدرا بہانہ بسیار کی ضرب المثل کے ماتحت ہوتا رہا لیکن اب جب کہ اس میمورنڈم کے جواب میں بھی نہایت واضح طور پر یہ ظاہر کر دیا گیا کہ ریاست حیدرآباد میں حضور نظام کی رعایا کے ہر طبقہ کو مکمل مذہبی آزادی حاصل ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ اب کوئی معمولی سے معمولی بہانہ بھی ایسا باقی نہ رہے گا جس کی بنا پر فساد انگیزی کے منصوبے باندھے جاتے رہیں یا جاری رکھا جا سکے۔ ہمارے لئے یہ امر حد درجہ موجب اطمینان ہے کہ حضور نظام کے اس اعلان کے بعد معقولیت پسند صلح جو ہندو اخبارات نے بھی ریاست حیدرآباد کی مذہبی رواداری، روشن خیالی، اور تدبر و دانشمندی کی داد دی ہے اور اب وہی بات جس پر ہم کچھ عرصہ قبل زور دے رہے تھے عمومیت کے ساتھ تسلیم کی جا رہی ہے۔

ایک اور آل انڈیا انجمن

گذشتہ شب دہلی میں ایک اور آل انڈیا مسلم انجمن بن گئی۔ بعض مخصوص حضرات کو بغیر کسی اعلان عام کے نجی دعوت ناموں کے ذریعہ بلایا گیا اور جامع مسجد کے ایک گوشہ میں بیٹھ کر تمام ہندوستان کے لئے ایک جماعت وضع کر لی گئی اس انجمن کا نام آل انڈیا مسلم رائٹس پروٹیکشن بورڈ ہوگا جس کا مطلب یہ ہے کہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کرنے والی انجمن۔ اور اس کا مقصد بتایا گیا ہے کہ وہ سرکاری ملازمین کے حقوق کا تحفظ کیا کرے گی اور بالخصوص وہ حقوق جو مسلمانوں کو حکومت کے تازہ اعلانات سے حاصل ہوئے ہیں ان کی حفاظت کے لئے عملی تدابیر اختیار کرے گی۔ گویا مسلمانان ہند کے ان حقوق و مفاد میں سے جن پر برابر زور دیا جا رہا ہے صرف ایک حق کے متعلق جو ملازمتوں سے تعلق رکھتا ہے ایک مستقل آل انڈیا انجمن بنانے کی ضرورت محسوس کی گئی اور وہ انجمن بن گئی۔ ہم حیران ہیں کہ آخر انجمن سازی کی یہ وبا کہاں جا کر ختم ہوگی۔ اور کل کو مسلمانوں کے حقوق کا علیحدہ علیحدہ تحفظ کرنے کے لئے اور کتنی آل انڈیا جماعتیں بنائی جائیں گی۔ کیا آل انڈیا مسلم لیگ اور آل انڈیا مسلم کانفرنس جن میں تقریباً وہ تمام حضرات شریک ہیں جن پر یہ نئی انجمن مشتمل ہے اس کے لئے کافی نہیں تھیں کہ ملازمتوں میں مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کر سکیں۔ کیا یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی ایک اسٹینڈنگ (مستقل) کمیٹی اس لئے بنا دی جاتی کہ وہ ملازمتوں کے متعلق ضروری کارروائی کیا کرے اور اس امر کی نگہداشت کرتی رہے کہ مسلمانوں کو ملازمتوں کے متعلق جو حقوق دیئے گئے ہیں ان پر عمل درآمد کیا جاتا ہے یا نہیں ایک ہی قسم کا کام کرنے کے لئے ملک میں ایک ہی قسم کے افراد کی بے شمار آل انڈیا انجمنیں اس امر کی کھلی ہوئی دلیل ہیں کہ لوگوں کے اندر کام کرنے سے زیادہ عہدوں اور ممبریوں اور سائن بورڈوں کی آرزو سرایت کر گئی ہے اور شاید سب سے بڑا اعزاز یہ سمجھا جاتا ہے کہ جو شخص جتنی آل انڈیا انجمنوں کا ممبر یا نائب صدر یا سکریٹری ہے وہ اتنا ہی زیادہ معزز اور قابل احترام ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں کا افتراق و انتشار روز بروز بڑھتا جا رہا ہے اور ان کا قومی وقار اور اجتماعی نظام ہر لحاظ سے خراب اور پراگندہ ہو رہا ہے۔

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ
۱۔ اگر کسی مسجد میں نماز با جماعت ہو چکی ہے تو پھر دوبارہ نماز جماعت اس وقت اسی مسجد میں نہیں ہو سکتی ہے اور کیا وہ دوسری جماعت ناجائز ہوگی۔ اگر دوسری جماعت اس وقت اسی مسجد میں ناجائز قرار پاوے تو کیا انفرادی حالت میں بھی مسجد میں نماز نہیں پڑھ سکتے ہیں۔ اسی مسئلہ کا جواب از روئے شریعت کیا ہے اور اس کی حالت اور جماعت مسجد کا مسئلہ معہ دلائل احادیث و قرآن شریف عنایت ہو۔
۲۔ دست کفار سے تر و سیال چیز کا استعمال شرعاً جائز ہے یا نہیں اگر ہے تو کس آیت یا حدیث سے ماخذ ہے اس مسئلہ کو بہت واضح کر دیا جائے۔ فقط

الجواب

(۱) حنفیہ کے نزدیک ایسی مسجدیں جن میں پنجوقتہ منتظم طریقے پر جماعت سے نماز ہوتی ہے پہلی جماعت ہو جانے کے بعد دوسری جماعت مکروہ ہے۔ اگر دوسری جماعت اذان و اقامت کے اعادہ کے ساتھ ہو تو ہمارے ائمہ ثلاثہ کراہت تحریمیہ پر متفق ہیں لیکن اگر اذان و اقامت کا اعادہ نہ ہو، محراب سے بھی عدول کر لیا جائے تو اس کو امام ابو یوسف جائز فرماتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک وہ بھی مکروہ ہے لیکن کراہت تحریمی نہیں۔ تنزیہی ہو جاتی ہے۔ ہاں انفرادی طور پر (جماعت اولیٰ کے بعد) نماز پڑھنا اسی مسجد میں جائز ہے۔

(۲) کافر کے ہاتھ سے تر اور سیال چیز لینا فی حد ذاتہ جائز ہے۔ لیکن اگر کافر کی بے احتیاطی کی وجہ سے ملوث بالنجاست ہونے کا گمان ہو تو بچنا بہتر ہے اور غالب گمان ہو تو لینا ناجائز ہے۔ اور پاک ہونے کا یقین ہو تو لینا بلا کراہت جائز ہے۔ کیونکہ انسان کا بدن فی نفسہ اسلامی اصول کے لحاظ سے پاک قرار دیا گیا ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ
دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:-

(۱) تصور شیخ جو اکثر مشائخین اپنے مریدوں کو تلقین کرتے ہیں مراقبہ میں یا نماز میں جائز ہے یا نہیں۔ خصوصاً جبکہ اللہ کے ذکر کے ساتھ ہو؟

(۲) عورت کا منہ اور ہاتھ غیر نماز میں ستر میں داخل ہے یا نہیں؟

(۳) کونسلوں اور اسمبلی میں جہاں مسلم عورتوں کی نشست محفوظ ہو۔ عورتوں کو کونسل کی ممبر بننا جائز ہے یا نہیں؟

(۴) میونسپل کمیٹی کے مسلم امیدوار عورتوں کو ووٹ دینا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

(۱) تصور کا مسئلہ تصوف کا مسئلہ ہے۔ صوفیہ اس کو توحید خیال کے لئے مفید سمجھتے ہیں۔ لیکن نماز کی حالت میں اصول فقہیہ کی رو سے اس کی اجازت دینی مشکل ہے۔

(۲) منہ غیر نماز میں ستر میں داخل ہے۔ حجاب کا ثبوت احادیث سے ظاہر ہے۔

(۳) عورتوں کا کونسل میں جانا کچھ زیادہ مفید نہ ہوگا لیکن اگر جائیں تو حجاب کے ساتھ جانا ضروری ہوگا۔

(۴) اگر اس کا اطمینان ہو کہ عورتیں حجاب شرعی کی رعایت رکھیں گی اور کسی

کئی مقامات پر پولیس اور ڈاکوؤں میں جنگ

زبردست مقابلہ میں ایک پولیس مین اور دو ڈاکو ہلاک ہو گئے

ڈاکوؤں نے عورتوں کے زیورات تک اتروا لئے

منشی گنج ۱۹ ستمبر۔ منگل کو مہلک ہتھیاروں سے مسلح ایک درجن ڈاکوؤں نے برہم گاؤں میں ایک ہندو کے مکان پر ڈاکہ ڈالا۔ ڈاکوؤں نے صندوقوں کے تالے توڑ ڈالے اور عورتوں کے زیورات اتروا لئے اور قریب کے ڈاک خانہ میں گھس کر ڈاک کا سامان بھی لوٹ لیا۔

احمد آباد ۱۹ ستمبر۔ ریاست بیلٹوا میں پولیس اور ڈاکوؤں میں سخت مقابلہ ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکوؤں نے ایک متمول سوداگر کے مکان پر چھاپہ مارا اور مال لیکر فرار ہو گئے۔ پولیس نے ان کو روکنا چاہا جس پر ڈاکوؤں نے اس پر حملہ کر دیا۔ پولیس والوں نے بھی مقابلہ کیا اور ان کا ایک آدمی ہلاک اور دوسرا شدید مجروح ہو گیا۔ ڈاکوؤں نے پولیس سے ہتھیار بھی چھین لئے۔

رنگون ۱۹ ستمبر۔ سوا ٹیگوا کے جنگلات کے قریب افسر جنگلات اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ ڈاکوؤں کا زبردست مقابلہ ہوا جس میں افسر جنگلات کی گولیوں سے دو ڈاکو ہلاک ہو گئے۔ افسر مذکور نے ڈاکوؤں کے ہتھیار بھی چھین لئے۔ ہلاک شدگان میں سے ایک مشہور ڈاکو بھی تھا جو مدتوں سے مفرور تھا۔

کانپور ۲۱ ستمبر۔ آٹھ ڈاکو لکھنؤ جاتے ہوئے گرفتار کر لئے گئے۔ ان کے پاس سے دو ریوالور اور کچھ کارتوس برآمد ہوئے۔

وسط جاپان میں قیامت خیز طوفان نوح

ہزاروں مکانات۔ اور مدرسے برباد۔ بے شمار انسان ہلاک

دس ٹرینیں لائن سے اتر گئیں۔ تار کے کھمبے اکھڑ گئے ہوائی مستقر برباد

ٹوکیو ۲۱ ستمبر۔ وسط جاپان میں زبردست اور قیامت خیز طوفان آ گیا ہے۔ صرف اوساکا میں پچاس ہزار مکانات زیر آب ہیں۔ اوساکا میں درسگاہوں میں تعلیم پاتے ہوئے ۲۲۵ بچے ہلاک اور ۸۰۰ مجروح ہو گئے اور ۷۰ اسکول منہدم ہو گئے یقین ہے کہ تمام جاپان میں بے شمار اسکولوں کے طلباء ہلاک ہوئے ہیں اور صبح کے اسباق کے وقت لاتعداد اسکولوں کی عمارات منہدم ہو گئیں اور تمام اساتذہ اور طلباء مکانوں میں دب کر ہلاک ہو گئے۔ سمندر کے کنارے ہزاروں مکانات تباہ ہو گئے اور بے شمار جانیں ضائع ہوئیں۔ جاپان کی دس ریلوے ٹرینیں لائن سے اتر گئیں اور اس طرح ایک سو سے زائد مسافر ہلاک ہو گئے۔ ہنیڈا کے ہوائی مستقر پر بیس ہوائی جہاز تباہ ہو گئے ہیں۔ بجلی خراب ہو جانے سے تمام اخبارات بھی بند ہو گئے ہیں۔ اوساکا کے ساحل پر ایک ہسپتال پانی میں بہہ گیا ہے اور تقریباً ۳۰۰ مریض طوفان کی لہروں کی نذر ہو گئے ہیں۔ اس قیامت خیز طوفان میں درخت اور تار کے کھمبے جڑ سے اکھڑ گئے ہیں۔

دار الحکومت

"سیف اللہ" پر قاتلانہ حملہ کرنے کا الزام

مصنوعی مہدی نے بھوک ہڑتال کر دی

دہلی ۱۹ ستمبر۔ تحصیلدار صاحب محمد حسین پر قاتلانہ حملہ کرنے کے الزام میں قرول باغ کے ایک شخص ظہیر حسن کو (جس نے کئی سال سے مہدی ہونے کا دعویٰ کر رکھا ہے) گرفتار کیا گیا تھا جس کی اطلاع گذشتہ الجمعیۃ میں دی جا چکی ہے۔ کل سردار سنت سنگھ اسپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں ملزم کو پیش کیا گیا۔ تحصیلدار صاحب جن پر برسر اجلاس قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا گواہوں کے کٹہرے میں کھڑے ہوئے۔ استغاثہ میں ملزم کے وکیل نے انتقال مقدمہ کے لئے درخواست دیدی۔ بالآخر عدالت نے مچلکہ کی رقم لے کر درخواست منظور کر لی اور مقدمہ ۲ اکتوبر کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ میاں ظہیر حسن مصنوعی "مہدی" اور "سیف اللہ" نے اتوار سے مقاطعہ جوعی کر دیا ہے۔ اور دعویٰ مہدویت کے تمام دم خم ڈھیلے ہو گئے ہیں

شیخ محمد صدیق صاحب ملتانی کو جانکاہ صدمہ

تالاب میں ڈوب کر صاحبزادہ کا انتقال

دہلی۔ یہ خبر تمام حلقوں میں رنج و افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ خان صاحب شیخ محمد صدیق ملتانی میونسپل کمشنر کے صاحبزادے مسٹر محمد علی کلکتہ میں ایک تالاب میں غسل کرتے ہوئے ڈوب گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کے غرق ہونے کی اطلاع ٹیلیفون کے ذریعہ دہلی پہونچی اور خان صاحب کلکتہ روانہ ہو گئے۔ شیخ صاحب موصوف کو اس عمر میں یہ افسوسناک حادثہ برداشت کرنا پڑا۔ ہمیں شیخ صاحب سے اس معاملہ میں انتہائی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم غریق کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے مالا مال کردے۔

دہلی مارکیٹ

دہلی ۲۱ ستمبر۔ گندم شربتی ۱۵ اسیر + گندم سرخ ۱۷ اسیر + گندم سفید ۱۶ اسیر + چنا [illegible] + جو [illegible] + باجرہ ۱۸ اسیر + جوار ۲۰ سیر + (فی روپیہ)
آٹا فلور مل نمبر ایک -/۱/۳ + نمبر ۲ -/۱/۱۰ + بیسن -/۲/۶ + روا -/۲/۱۲ + دال ماش ہری -/۳/۱۲ + دال ماش سیاہ -/۳/۸ + دال مونگ -/۳/۱۲ + دال ارہر قسم اول -/۲/۱۰ + قسم دوم -/۲/۵ + چاول قسم اول ۱۲/۸/- + قسم معمولی -/۵/۱ + چاول موٹے -/۴/۱ + گھی قسم اول ۵/۴/- + قسم دوم ۴/۱۲/- + گڑ لاڈو -/۲/۷
کھانڈ دیسی -/۱۱/۱ + قند انگریزی -/۱۲/۱ + قند جاوا -/۱۲/۱ + مصری -/۱۳/۸ + گری سبز ۵/- + گری خشک گیارہ آنہ + بعوسہ سفید ۱۲ ار (فی من)
سونا پاسا ۳۴/۱۲/- + تیل نیک ۲۵/۵/- + دیسی ۳۳/۴/- + (فی تولہ)
گنی فی عدد ۲۱/۱۲/-
چاندی ۳/۶۰/- + گدی ۵۸/۱/- + تیز ابی ۵۹/۸/- (فی سیکڑہ تولہ)

ایڈیٹر صاف گو کا مقدمہ

دہلی ۲۰ ستمبر۔ سردار سنت سنگھ کی عدالت میں وہ مقدمہ پیش ہوا جو ایڈیٹر صاف گو نے مالک الامان سید ایڈیٹر الامان اور پرنٹر الامان کے خلاف جرم ۵۰۰/۵۰۱ کے ماتحت دائر کیا ہوا ہے آج نئی عدالت میں مقدمہ پیش ہونے کے باعث ملزمان سے پانچ پانچ سو روپے کی ضمانت طلب کی گئی آئندہ ۹ اکتوبر کو سماعت ہوگی۔

سابق چیف جسٹس پنجاب کے بھائی کا قبول اسلام

معلوم ہوا ہے کہ لالہ دیوی سہائے جو آنریبل سر شادی لال سابق چیف جسٹس پنجاب ہائیکورٹ کے بھائی ہیں مسجد فتح پوری میں مشرف با اسلام ہو گئے آپ کا اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا۔ آپ ایک سن رسیدہ بزرگ اور جاگیردار ہیں۔ خدا استقامت عنایت فرمائے۔

دہلی میونسپلٹی کا انوکھا انصاف

سات سال کا عرصہ ہوا کہ دہلی میونسپلٹی نے مختلف مکاتب اور پاٹ شالاؤں کے مدرسین کو یہ ترغیب دی تھی کہ اگر وہ اپنے مکتب معہ طلباء کمیٹی کے سپرد کر دیں، تو ان استادوں کو کمیٹی اپنا ملازم رکھ لیگی۔ چنانچہ استادوں نے ایسا ہی کیا، اور کچھ عرصہ کے بعد ان کو مستقل کر دیا گیا۔ تین سال کا عرصہ ہوا کہ استادوں کو نوٹس دئے گئے کہ تم ٹریننگ سارٹیفکٹ حاصل کرو ورنہ ملازمت سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ چنانچہ تین ماہ سے ان استادوں کو کمیٹی کی ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا۔ اب یہ معاملہ کمیٹی میں پیش ہے۔ بروقت ملازمت استادوں سے یہ کوئی شرط نہیں ہوئی تھی کہ ان کو ٹریننگ سارٹیفکٹ حاصل کرنا پڑے گا۔ بغیر اس قسم کی شرط کے ان کی علیحدگی ایک ظلم ہے۔ بیچارے استاد بیکار اور اپنی بے وقوفی کا شکار ہیں۔ اب انہوں نے مجبور ہو کر اپنا یہ معاملہ مرزا یوسف بیگ صاحب وکیل کے سپرد کر دیا ہے جنہوں نے استادوں کی طرف سے کمیٹی کو باضابطہ نوٹس دیدیا ہے۔ (نامہ نگار)

پیغمبر اسلام کی توہین کرنے والے کا عدالت میں قتل

کراچی کی عدالت میں ایک افسوسناک حادثہ

کراچی ۲۰ ستمبر۔ ایک شخص نا تھورام کو حیدرآباد سندھ سیشن جج کی عدالت سے ڈیڑھ سال قید سخت کی سزا ہوئی تھی کیونکہ اس نے اپنی کتاب "تاریخ اسلام" میں پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت دریدہ دہنی کی تھی۔ نا تھورام نے اپنی سزا کے خلاف کراچی ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ آج جب کہ ملزم عدالت میں بیٹھا ہوا فیصلہ کا انتظار کر رہا تھا تو کسی شخص نے اس کی پیٹھ اور پیٹ میں چھرا گھونپ دیا جس سے مجروح ہسپتال جا کر فوت ہو گیا۔ ججوں نے فوراً عدالت کو برخاست کر دیا۔ اس سلسلہ میں دو اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں کہا جاتا ہے کہ [illegible] کے سلسلہ میں کسی مسلمان نے جوش مذہبی میں اس کے پیٹ میں چھرا گھونپ دیا تھا۔

گاندھی جی اور مسٹر اینے کا مشترکہ بیان

آراء کی اکثریت کے سامنے دوسرا فریق دستبردار ہو جائے

واردھا گنج ۲۰ ستمبر۔ کل مسٹر اینے نے گاندھی جی سے اسمبلی کے آئندہ انتخابات کیلئے پارلیمنٹری بورڈ اور نیشنلسٹ پارٹی کے انتخابات کے بارے میں گفتگو کی اور مندرجہ ذیل مشترکہ بیان شائع کیا۔ پارلیمنٹری بورڈ اور نیشنلسٹ پارٹی کا یہ مشترکہ مقصد ہونا چاہئے کہ جہاں امیدوار ایک دوسرے کے مقابلہ میں ہوں ایک کو دوسرے پر آراء کی بڑی اکثریت حاصل ہو جائے تو دوسرے کو اس کی پارٹی واپس لے لے چونکہ ہمارے سامنے کافی سامان نہ تھا اس لئے یہ ممکن نہ ہو سکا کہ امیدواروں کی فہرست کے متعلق کوئی سفارش کر سکیں اور نہ ہم میں سے کسی کو فیصلہ کرنے کا اختیار رہتا اس لئے ہم نے ایک اصول مقرر کر لیا ہے۔

مسلمانوں پر ہندو زمینداروں نے فیر کر دیئے

لاہور ۲۰ ستمبر۔ [illegible] ضلع لاہور میں مسلمانوں کی جماعت پر ہندو زمینداروں نے بے دریغ فیر کر دیئے۔ یہاں کے مسلمان کاشتکار ہیں اور ہندو زمیندار۔ ایک ہندو زمیندار نے مسلمانوں کا ایک تکیہ مسمار کرکے اس پر ایک عمارت تعمیر کرنی چاہی جس پر مسلمانوں نے احتجاج کیا اور تکیہ میں جمع ہو گئے۔ ہندو زمینداروں نے ان پر فیر کر دیئے جس سے پانچ مسلمان مجروح ہو گئے۔ پولیس پہونچ گئی ہے اور مجروح مسلمانوں کو ہسپتال پہونچا دیا گیا ہے۔

اسمبلی کیلئے امارت شرعیہ کی طرف سے نامزدگی

قاضی احمد حسین صاحب سکرٹری امارت الیکشن بورڈ پٹنہ سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ نے اسمبلی کے آئندہ انتخاب کیلئے مولوی محمد نعمان صاحب بی۔ اے زمیندار نائب صدر ایوان مسلم تجارت کلکتہ کو نامزد کیا ہے۔ آپ پٹنہ۔ چھوٹا ناگپور اڑیسہ کے مسلم حلقہ انتخاب سے کھڑے ہو رہے ہیں۔

فساد انگیز کتاب ضبط کر لی گئی

مدراس کی خبر ہے کہ جس کتاب کی نسبت تمام ہندوستان کے مسلمانوں میں اضطراب پھیل گیا تھا اس کو حکومت نے ضبط کر لیا ہے۔ کتاب کا نام ہے "[illegible] کی مختصر تاریخ"۔

قمار بازوں کے اڈہ پر پولیس کا چھاپہ

حملہ آوروں پر پولیس نے فائر کر دیئے

بمبئی میں پٹھان اور مزدوروں کی جنگ

بمبئی ۱۹ ستمبر۔ کل رات کو بمبئی پولیس نے قمار بازی کے ایک بہت بڑے اڈہ پر چھاپہ مارا جس پر قمار بازوں نے پولیس پر حملہ کر دیا اور پولیس نے مجبور ہو کر ان پر ریوالور سے فائر کر دیئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جس وقت پولیس پارٹی ایک مکان کی تلاشی لے رہی تھی تو ایک قمار باز نے روشنی گل کرکے اس پر حملہ کر دیا پولیس نے اپنے آپ کو بے بس پا کر ریوالور سے فائر کئے جس سے کوئی زخمی نہیں ہوا البتہ قمار باز ہکا بکا ہو کر بھاگ گئے۔ اس سلسلہ میں ۱۷ قمار بازوں کو گرفتار کیا گیا ہے پولیس نے کچھ روپیہ بھی اپنے قبضہ میں کر لیا ہے۔

گذشتہ شام کو ملوں کے مزدوروں اور پٹھانوں میں جنگ ہو گئی جس میں تین پٹھان زخمی ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس ہاتھا پائی کی وجہ یہ ہوئی کہ پٹھان مزدوروں سے ادھار روپیہ طلب کر رہے تھے جو انہوں نے مزدوروں کو تنگی میں دیدیا تھا۔ پولیس نے موقعہ پر پہونچ کر حالات کو قابو میں لیا اور دو مزدوروں کو گرفتار کر لیا۔

مراد آباد میں مسلم یونٹی بورڈ کا اجلاس

اسمبلی کے آئندہ انتخابات پر غور

سید ذاکر علی صاحب سکریٹری مسلم یونٹی بورڈ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۳ ستمبر کو مراد آباد میں مولانا شوکت علی صاحب کے مکان پر مسلم یونٹی بورڈ کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوگا۔ اس اجلاس میں ضروری مباحث کے علاوہ اسمبلی کے آئندہ انتخاب اور مختلف صوبجات سے مسلم امیدواروں کی نامزدگی کے متعلق غور ہوگا۔ ڈسٹرکٹ یونٹی بورڈ کے ممبران بھی شریک ہوں گے۔ مختلف اداروں سے درخواست ہے کہ وہ اس اجلاس میں شرکت فرمائیں۔ اس موقعہ پر پبلک جلسہ بھی منعقد کیا جائے گا۔

اسی سلسلہ میں مولانا مفتی عنایت اللہ صاحب اور مولانا عبدالحامد صاحب سکریٹریان جمعیۃ علماء کانپور بھی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ جمعیۃ علماء کانپور کی ورکنگ کمیٹی کا ایک ہنگامی اجلاس ۲۲ ستمبر کو مولانا شوکت علی صاحب کے دولت کدہ پر مراد آباد میں منعقد ہوگا۔

میکسیکو میں تباہ کن زلزلہ

تین گاؤں برباد۔ ۹ اشخاص ہلاک و زخمی

میکسیکو ۲۱ ستمبر۔ ریاست جلسکو میں نہایت ہی ہولناک اور تباہ کن زلزلہ آیا ہے جس سے ۹ اشخاص ہلاک اور ۲۰ مجروح ہو گئے زلزلہ کے شدید جھٹکوں نے تین گاؤں کو بالکل تباہ و ویران کر دیا ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ بہت سی لاشیں ملبہ میں دبی پڑی ہیں جو ابھی تک نکالی نہیں جا سکیں۔ امدادی جماعتیں خوراک اور ادویہ کے ساتھ موقعہ پر پہنچ گئی ہیں کیونکہ وہاں ہیضہ پھیلنے کا بھی اندیشہ ہے۔ زلزلہ زدہ اشخاص خیموں اور عارضی مکانات میں پناہ گزیں ہیں۔

سرحدی کونسل میں مسودات قانون

شریعت بل پر غور و خوض

نتھیا گلی ۱۸ ستمبر۔ سرحدی کونسل کا اجلاس ۲۶ اکتوبر سے شروع ہو کر ۱۱ نومبر تک پشاور میں منعقد ہوگا اور گو یہ اجلاس بہت مختصر ہوگا لیکن ایجنڈے پر غور کیا جائے گا۔ کیونکہ چار بل تو پہلے ہی برائے تصفیہ موجود ہیں اور ایک اور بل شاید حکومت اس اجلاس میں پیش کرے گی یہ بل موجودہ ریگولیشن میں ترمیم کرنے کے متعلق ہے گذشتہ اجلاس میں ساہوکارہ بل اور وکلا کے متعلق ایک بل رائے عامہ حاصل کرنے کیلئے مشتہر کیا گیا تھا وکلا کے متعلق بل پر دلچسپ بحث ہونے کی توقع ہے کیونکہ اس بل میں ایڈوکیٹ بننے کیلئے تعلیم کم کرانے کی کوشش کرائی جائیگی۔ ساہوکارہ بل پر بھی رائے عامہ حاصل کر لی گئی ہے۔ اور اب اس پر غور ہوگا۔ اس بل کی غرض کسانوں کی قرضخواہوں سے حفاظت کرنا ہے۔ شریعت کے متعلق بل جو ایک ممبر کی علالت کی وجہ سے پیش نہ ہو سکا تھا اس بار پیش کیا جائیگا۔ اس بل میں گذشتہ اجلاس میں واک آؤٹ ہو گیا تھا۔

ڈاک کی کشتی پر ڈاکوؤں کا حملہ

بیمہ کے لفافے لوٹ لیگئے

سلہٹ ۱۹ ستمبر۔ امیری گنج سے ابھی ابھی یہ خبر آئی ہے کہ جلوکر میں ایک نہایت ہی ہیبتناک ڈاکہ سرکاری ڈاک پر ڈالا گیا جس میں تقریباً سولہ ہزار کا نقصان ہوا ہے۔

اس وقت تک تفصیلات نہیں آئی ہیں۔ مگر جو کچھ معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ جس وقت ڈاک ایک کشتی کے ذریعہ امیری گنج جا رہی تھی ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے جو ریوالور اور بندوق سے پوری طرح مسلح تھا کشتی پر حملہ کر دیا۔ ڈاک کے ساتھ ساتھ انہوں نے ڈاک لیجانے والے اور ملاح پر بھی حملہ کیا۔ اس کے بعد وہ تھیلہ سے تمام لفافہ جو بیمہ تھے لیکر بھاگ گئے۔ اس کی قیمت ۱۶ ہزار کے قریب ہے۔

صدارت سے خان عبدالغفار خاں کا انکار

بابو راجندر پرشاد صدارت کریں گے

پٹنہ ۱۹ ستمبر۔ بابو راجندر پرشاد نے خان عبدالغفار خاں سے درخواست کی تھی کہ وہ بمبئی کانگریس کی صدارت قبول فرمائیں کیونکہ اول الذکر کو بہار کی تعمیری سرگرمیوں کے باعث بالکل فرصت نہیں ہے۔ لیکن خاں صاحب موصوف نے اس پیش کش کو قبول کرنے سے قطعی انکار کر دیا۔ اس لئے بابو راجندر پرشاد کیلئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ وہ صدارت کے بار کو اپنے شانوں پر برداشت کرنے کا فیصلہ کریں۔

انتخابی میدان سے مولانا شوکت علی ہٹ گئے

نواب اسمٰعیل خاں نے جگہ خالی کر دی

علی گڑھ ۱۰ ستمبر۔ مولانا شوکت علی صاحب لکھنؤ سے یہاں تشریف لائے اور نواب محمد اسمٰعیل خاں صاحب وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی سے ملے۔ مولانا نے پریس کو اطلاع دی ہے۔ کہ نواب صاحب موصوف اسمبلی کے الیکشن میں ہفت شہری حلقہ سے رٹیائر ہو گئے ہیں اور بخوشی اپنی جگہ مولانا شوکت علی کو دیدی۔ چنانچہ مولانا شوکت علی نے اعلان کیا ہے کہ وہ آئندہ ہفت شہری حلقہ سے امیدوار ہوں گے۔ اس حلقہ میں اس وقت خان بہادر حاجی وجیہ الدین اور ڈاکٹر شفاعت احمد خاں امیدوار ہیں۔ یقین ہے کہ ان دو میں سے کوئی ایک صاحب مولانا کے مقابلہ میں دستبردار ہو جائیں گے۔

اسپین میں انقلابی سازش کا انکشاف

سرکاری افسروں کو قتل کرنیکی کوشش

میڈرڈ ۲۰ ستمبر۔ ایک نہایت زبردست و لرزہ خیز بروقت انکشاف نے سپاہیوں کو کشت و خون سے بچا لیا ہے۔ وزیر اعظم سیمپر نے اعلان کیا ہے کہ پولیس نے ایک کیمیکل تجربہ گاہ کا انکشاف کیا ہے جو مادہ ہائے آتشگیر بنانے کے لئے میڈرڈ کے باہر بنائی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں ایک طالب علم گرفتار کیا گیا ہے جس کے پاس سے سرکاری عمارات کو بموں سے اڑانے اور تمام باوردی سرکاری افسران کو موت کے گھاٹ اتارنے کی سازش کا نقشہ موجود تھا۔ اس سازش کے انکشاف سے تمام ملک میں زبردست سنسنی پھیل گئی ہے۔ حکومت نے سرکاری عمارات کے پہرہ میں دوگنا اضافہ کر دیا ہے اور عنقریب بہت سی گرفتاریاں عمل میں آنے والی ہیں۔

مسافر گاڑی کا انجن گڑھے میں گر گیا

دو مسافر ہلاک اور کئی مجروح

کلکتہ ۱۹ ستمبر۔ گذشتہ رات سیلاب اور شدید بارش کے باعث بی این ریلوے کے رائے پور۔ وزیاناگرم حصہ پر گنگا اور روپ روڈ اسٹیشنوں کے درمیان تقریباً پچاس فٹ کی لائن ٹوٹ گئی۔ رائے پور وزیاناگرم مسافر گاڑی کا انجن اور تیسرے درجہ کے دو ڈبے گڑھے میں گر گئے دو مسافر ہلاک ہوئے اور دو عورتیں شدید مجروح ہوئی ہیں [illegible] سے ریلیف ٹرین اور اسٹاف موقع پر پہونچ گیا ہے۔

سر آغا خاں کو کورا جواب

لندن ۱۹ ستمبر۔ ڈیلی ہیرالڈ کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے کہ لندن

اطالوی لڑکوں کیلئے قومی تربیت لازمی قرار دیدی گئی

جرمنی ہوائی طاقت میں زبردست اضافہ کر رہا ہے

اسلحہ میں مزید اضافہ کیلئے فرانس کا اعلان

روم ۱۹ ستمبر۔ اطالوی فوج کی جنگی تیاریوں کے متعلق سولینی نے دو اہم اعلان شائع کئے ہیں ایک اعلان میں ہر اطالوی لڑکے کیلئے جو آٹھ سال سے زائد عمر کا ہو فوجی تربیت لازمی قرار دیدی گئی ہے اور اس امر کا اعلان کر دیا گیا ہے کہ جب تک ایک لڑکا فوجی قابلیت کا ثبوت نہ دیگا اس وقت تک اس کو کسی اسکول کی ڈگری اور ڈپلومہ نہیں مل سکے گا۔

واشنگٹن ۱۹ ستمبر۔ کل امریکی تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے یہ انکشاف ہوا ہے کہ امریکہ کے کارخانوں سے جرمنی کثیر مقدار میں ہوائی جہاز کے انجن اور سامان برابر خرید رہا ہے گذشتہ دو سال میں جرمنی کی خریداری بہت بڑھ گئی ہے اور صرف سال رواں کے آٹھ مہینوں میں امریکہ کی ایک کمپنی سے ۱۵ لاکھ ڈالر کا سامان جرمنی نے خریدا ہے۔ جرمنی کی یہ خریداری اس لئے ہے کہ وہ ہر ماہ اپنی ہوائی طاقت میں ایک سو طیاروں کا اضافہ کر سکے۔

پیرس ۱۹ ستمبر۔ فرانس کے وزیر مالیات نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنیوا میں شرکت کے بعد میرے تاثرات یہ ہیں کہ بین الاقوامی طور پر فرانس کی پوزیشن ترقی کر گئی ہے وزیر مالیات نے فرانسیسی بجٹ کی حمایت کرتے ہوئے فوجی ترقی پر تبصرہ کیا آپ نے کہا کہ اگر بین الاقوامی حالات خطرناک صورت اختیار کر لیں اور اس وقت فرانس کو اپنے اسلحہ میں اضافہ کرنا پڑے تو اس سے یہی بہتر ہے کہ ابھی سے اس مقصد کیلئے مخصوص رقم محفوظ کر لی جائے اور فوجی بجٹ کا توازن ۱۹۱۳ء کے مطابق کر لیا جائے۔

مجلس اقوام میں وزیر خارجہ روس کی سب سے پہلی تقریر

روس میں ضمیر اور عبادت کی آزادی کیلئے مسٹر ڈی ویلرا کی اپیل

منچوریا کی سرحد پر روس زبردست قلعے تعمیر کر رہا ہے

جنیوا ۱۹ ستمبر کل سوویٹ روس کو ۳۹ اقوام کی منظوری سے مجلس اقوام میں داخل کر لیا گیا۔ رائے شماری میں سوئٹزرلینڈ، پرتگال اور ہالینڈ نے داخلہ کے خلاف ووٹ دئے اور سات حکومتوں نے غیر جانبدارانہ رویہ اختیار کیا۔ منظوری کے بعد مسٹر لٹوینوف وزیر امور خارجہ روس اور دیگر روسی نمائندوں نے مجلس اقوام کی نشستوں پر قبضہ کیا۔ مسٹر ڈی ویلرا نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ معاملہ سیاسیات سے بھی زیادہ پیچیدہ ہے آپ نے اپیل کی کہ روس کو روسی اقوام کیلئے ضمیر اور عبادت کی آزادی کا اعلان کرنا چاہئے۔

روس کے وزیر خارجہ مسٹر لٹوینوف نے اپنی تقریر میں کہا کہ روس سیاسی اور اقتصادی نظام میں دیگر ممالک سے بالکل الگ ہے۔ مجلس اقوام میں داخلہ کے بعد وہ اپنی ذاتی خصوصیتوں کو ترک نہیں کرے گا بلکہ اپنی خصوصیات کو محفوظ رکھتے ہوئے اس بات کو محسوس کرے گا کہ وہ مجلس اقوام میں قیام امن و صلح کیلئے ایک طاقتور رکن ہے۔

ہاربن ۱۹ ستمبر۔ منچوریا کی ریاست منچوکو نے روسی قونصل جنرل کو تحریری اطلاع دیدی ہے جس میں روس کے رویہ کے خلاف سخت احتجاج کیا گیا ہے نوٹ میں مذکور ہے کہ روس منچوکو کے علاقہ پر قبضہ کر رہا ہے۔ اور امور دریاؤں پر زبردست قلعے تعمیر کر رہا ہے۔

مختصرات

نواکھالی۔ ۱۰ ستمبر یہاں سے مغرب کی جانب بیس میل کے فاصلہ پر ایک کشتی دریا میں تیز ہوا کے باعث الٹ گئی اس حادثہ میں چالیس سے زائد اشخاص اور جانور ڈوب کر مر گئے۔

آئرلینڈ کے وزیر افواج نے اعلان کیا ہے کہ جن لوگوں نے ۱۹۱۶ء و ۱۹۲۱ء میں برطانیہ کے خلاف جنگ کی انہیں تمغے دئے جائیں گے اس کے علاوہ زر فنڈ کی .... ۴ پونڈ رقم میں سے جنگ کرنے والوں کو پنشن بھی دی جائے گی۔

شملہ۔ ۱۰ ستمبر وائسرائے نے بہار کے زلزلہ زدگان گذشتہ جنوری میں جو فنڈ کھولا تھا وہ یکم اکتوبر سے بند ہو جائے گا۔ پارچہ اور غلہ کے علاوہ اس فنڈ میں اب تک جو رقوم وصول ہوئی ہیں ان کی کل تعداد ۵۹۳۶۹۴ روپیہ ہے۔

تناولی۔ ۱۰ ستمبر تناولی کے قریب پارٹیوں کی دو جماعتوں میں جھگڑا ہوگیا جس میں لاٹھیوں اور پتھروں کا آزادانہ استعمال کیا گیا جس سے دو شخص مجروح ہوئے۔ ایک پولیس کانسٹبل نے دو ہوائی فیر کئے ۲۲ اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں۔

لاہور۔ ۱۰ ستمبر لاہور پولیس ہوتی مردان سے ایک ساہوکار کو گرفتار کر کے یہاں لائی ہے ملزم آریہ سماج کے آشرم میں آیا تھا اور آشرم کی ایک ۱۲ سالہ لڑکی کو اغوا کر کے لے گیا تھا۔

آگرہ۔ ۱۰ ستمبر بیان کیا جاتا ہے کہ یہاں تعزیری پولیس قائم کی جائے گی۔ چند جماعتوں کے افراد نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے درخواست کی ہے کہ ان کو اس ٹیکس سے معاف کیا جائے۔ لوگوں کا مطالبہ یہ ہے کہ ٹیکس انہیں لوگوں اور محلوں پر لگایا جائے جن کی طرف سے فساد کی ابتدا ہوئی ہے۔

مدراس۔ ۱۰ ستمبر محکمہ حفظان صحت کی رپورٹ بابت ۱۹۳۳ء مظہر ہے کہ مسلم فرقہ میں پیدائش کی رفتار سب سے زیادہ رہی اور اموات کے مقابلہ میں پیدائش کا تناسب زیادہ رہا۔ سال زیر رپورٹ میں ایک سال سے کم عمر کے ۵۰۰ بچے فوت ہوئے جب کہ کل آبادی ...... افراد پر مشتمل تھی۔

شیخ الہند مولانا سید حسین احمد صاحب کا پیغام

یوپی کے سات شہروں کا سچا نمائندہ

مخدومی و تعلیمی۔ اسمبلی اور کونسلوں میں جب تک ملک کے وہ افراد داخل نہ ہوں جو قوم کے صحیح طور پر نمائندگی اور ان کی جذبات کے حقیقی ترجمانی کر سکیں اور قوم کی اقتصادی اور مذہبی حالات پر انہیں کافی عبور ہو اس وقت تک کسی طرح یقین نہیں کیا جا سکتا کہ ملک رفاہ عام حقیقی آسائش اور واقعی خوشحالی کا منہ دیکھ سکے۔ مسلمانوں کو الیکشن کے موقع پر اس کی خاص رعایت کی ضرورت ہے الکشن کا زمانہ قریب آ رہا ہے خود ساختہ نمائندگیوں کی کشاکشی سے بسا اوقات ملک حقیقی نمائندگی سے محروم رہ جاتا ہے اس لئے ضرورت ہے کہ پہلے سے ان افراد پر نگاہ ڈال لی جاوے جنہوں نے اپنی سچی نمائندگی کا قوم کو ایک سے زائد مرتبہ تجربہ کرا دیا ہے اور ان کی خدمات ملک کیلئے مذہبی و اقتصادی حالات کے لحاظ سے قابل اطمینان ثابت ہوئی ہیں۔ اس سلسلہ میں عالیجناب خان بہادر حاجی وجیہ الدین صاحب میرٹھی کی طرف قوم کی توجہ منعطف کرائی جاتی ہے جنہوں نے سیاسیات کے مختلف شعبوں میں اسمبلی کو ہمیشہ ملک کی بہبود اور فلاح کا مشورہ دیا ہے۔ محصولات ٹیکس کے بارہ میں ریلوے قوانین کے سلسلہ میں سارداایکٹ کے قصہ میں جج بل کے معاملہ میں وہی کہا ہے جو قوم کے ایک سچے بہی خواہ کو کہنا چاہئے۔ اور جس سے ملک حقیقی آسائش کے زینہ پر چڑھ سکے جیسا کہ آپ اخبارات کے اوراق میں ان کی مدلل اور مفصل تقریریں پڑھتے رہتے ہیں۔ ناقدر شناسی ہوگی اگر آنے والے الیکشن میں ممدوح کے حق میں ووٹ نہ دی جاویں۔ جدید تجربات کرنے سے یہ بہتر ہوگا کہ تجربہ شدہ قابلیتوں سے فائدہ اٹھایا جاوے۔

ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ

شاہ فواد کی خطرناک حالت

سیاحت یونان کا پروگرام منسوخ

قاہرہ کی ایک اطلاع ہے کہ شاہ فواد والئی مصر تشویشناک بیماری کے باعث یونان نہ جا سکیں گے کیونکہ نزلہ کے حملہ کے بعد پوشیدہ بیماری نے شاہ موصوف کو گھیر لیا ہے اگر خدانخواستہ شاہ فواد کی حالت دگرگوں ہو گئی تو شاہزادہ فاروق تخت نشین نہ ہو سکیں گے کیونکہ اس کے لئے ۱۸ سال کی عمر کی شرط ہے اور ان کی عمر ابھی ۱۴ سال کی ہے ایسی صورت میں مصر میں ایجنٹ مقرر کرنا پڑیگا۔

مسولینی کی خفیہ جلسہ میں شرکت

وینس۔ سینیور مسولینی اور آسٹریا کے بہت سے سربرآوردہ عمال کی مذید تعلیمات کی سرگرمی میں بظاہر ایک تماشہ کے سلسلے میں آمد پر عام طور پر مختلف قسم کی خیال آرائیاں ہو رہی ہیں آج سہ پہر سینیور مسولینی نے "اوردا" جہاز پر آسٹری مدبرین سے خفیہ ملاقات کی اس ملاقات کو سیاسی حلقوں میں بڑی اہمیت دی جا رہی ہے۔ ابھی تک اس کا مفصل حال معلوم نہیں ہوا ہے۔

زر و بنک کیلئے گورنر کا تقرر

شملہ ۱۰ ستمبر۔ حکومت ہند کے شعبہ مالیات کا ایک اعلان مظہر ہے کہ گورنر جنرل باجلاس کونسل کی دعوت پر سر اوسبورن سمتھ نے ریزرو بنک کے بورڈ کی رہنمائی سے رزرو بنک آف انڈیا کا پہلا گورنر ہونا منظور کیا ہے۔

چھگواڑہ کا بھوک ہڑتالی مر گیا

ضرورت ہے

میونسپل کمیٹی دہلی میں ایک ایسے پنیٹر کی ضرورت ہے۔ جو تانگہ۔ یکہ۔ گاڑی ٹھیلوں پر نمبر ڈال سکے۔ جو کوئی ملازمت کرنی چاہے درخواست ملازمت مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۳۴ء تک بنام رائے بہادر مسٹر سوہن لال صاحب سکرٹری میونسپل کمیٹی پہنچ جانی چاہئے بعد گذرنے میعاد کسی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا۔ مندرجہ ذیل شرائط کا خاص خیال رہے۔

(۱) کل سامان۔ رنگ و روغن پنٹر کے ذمہ ہوگا کمیٹی صرف ماہانہ تنخواہ ادا کرے گی۔

(۲) تقریباً ۲۰۰۰ تانگہ۔ ۶۰۰ یکہ و ۲۰۰۰ ٹھیلوں پر ایسے ہی نمبر ڈالے جائیں گے جیسے کہ ہر سال پڑتے رہے ہیں۔

(۳) جس تنخواہ پر کہ درخواست دہندہ مندرجہ بالا کام انجام دے سکتا ہو وہ خود ہی تحریر کرنی چاہئے

دستخط اسسٹنٹ سکرٹری صاحب میونسپل کمیٹی دہلی

عراق ریلوے

(۱) نجف۔ کربلا۔ کاظمین اور سامرہ اسلامی مقامات مقدسہ کی زیارت کا انتظام عراق ریلوے نے کیا ہے۔ یہ سفر نہایت قلیل کرایہ اور کم وقت میں طے ہوگا اور راہ سفر میں ہر ممکن آسائش بہم پہنچائی جائیں گی۔

مکہ معظمہ کو جاتے ہوئے عراق کے مقامات مقدسہ کی زیارت کرو

حجاج کے لئے کوپن ٹکٹ جاری کر دئے گئے ہیں جو ایک سو بیس دن تک کارآمد ہوں گے۔

۵۰ کلو وزن اسباب پر کوئی زائد کرایہ نہیں لگایا جائے گا۔

شرح کرایہ درج ذیل ہے:-

بک "اے"

	تھرڈ کلاس	سکنڈ کلاس
معقل (بصرہ) سے کربلا تک اور کربلا سے بغداد یا کاظمین (جوادین سٹیشن) تک اور کاظمین سے سامرہ تک اور واپس براستہ کاظمین معقل تک	۱۲/-/-	۴۳/-/-
بک "بی" معقل بصرہ سے کربلا تک اور وہاں سے بغداد یا کاظمین تک اور واپس معقل تک	۱۲/۸/-	۴۰/-/-

ہندوستان میں حجاج کو صرف تیسرے درجے کے ٹکٹ مل سکتے ہیں۔ سیکنڈ کلاس کی ٹکٹیں معقل کے مقام پر خریدی جا سکتی ہیں تمام حجاج معقل (بصرہ) میں ہمارے ایجنٹ کو ملیں۔ تین سال سے کم عمر کے بچے کا کرایہ معاف ہوگا اور ۱۲ سال سے کم عمر کے بچے کیلئے نصف ٹکٹ خریدنا ہوگا تمام شہروں کے مابین ریل گاڑیوں کی آمد و رفت روزانہ ہوتی ہے۔

بغداد سے دمشق تک بذریعہ موٹر ۲۴ گھنٹہ کا راستہ ہے کرایہ موٹر وغیرہ بھی حکومت عراق کی زیر نگرانی مقرر ہوتا ہے۔ دمشق سے جدہ براستہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ ٹکٹوں اور تھرڈ کلاس کے حجاج کے متعلق مزید اطلاعات کراچی اور بمبئی کے سب ایجنٹوں سے حاصل کی جا سکتی ہیں جن کے پتے ذیل میں درج ہیں:-

(۱) مولوی محمد باقر حاجی دیو جی جمال مسافر خانہ بھیل روڈ عمر کھاڑی بمبئی۔

(۲) مسٹر اے ای لوٹیا ماڈوی کوپواڑہ بمبئی نمبر ۳۔

(۳) دی آنریبل جائنٹ سکرٹری نیض بخش بنگلہ بمبئی۔

(۴) حبیب حاجی رحمت اللہ کھارادر کراچی۔

(۵) مسٹر عبدالعلی شیخ بمبئی معرفت میسرز یوسف علی علی بھائی کراچی اینڈ کمپنی نیپیر روڈ کراچی۔

(۶) آنریبل سکرٹری نیض بخش معرفت سیٹھ ابھائی کرکل کو ڈی گارڈن کراچی۔

نوٹ۔ حاجیوں کی ایسی جماعت جو ۱۵ افراد پر مشتمل ہو اور ایک ہی جہاز پر سفر کرے اس کرائے میں رعایت دی جا سکتی ہے۔

اپنا مال بغداد کو بک کرایئے یا بلز آف لیڈنگ براستہ عراق ریلوے روانہ کریں۔

اکسیر موتیا بند — فیض عالم شفاخانہ۔ بٹالہ ضلع گورداسپور

سرحد کے مجاہدین کی رہائی

سیاسی حلقوں میں اس خبر پر نہایت مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ حضرت مولانا قاری محمد ادریس صاحب پشاوری (باندھ ملاخان) اور سید سردار شاہ صاحب جنرل تحصیل نوشہرہ اپنی سہ سالہ قید گذارنے کے بعد آج اس ستمبر کو جیل پشاور سے رہا ہو گئے ہیں۔ اور ہر ایک جگہ آپ کا پرتپاک استقبال کیا گیا ہے۔ حضرت مولانا قاری صاحب فدایان اسلام کے ان بہادروں کا نمونہ ہیں۔ جنہوں نے اپنے عزم و استقلال اور قوت ایمانی کی بدولت استبداد کے ایوانوں میں تہلکہ ڈال رکھا تھا۔ آپ کئی مرتبہ پہلے اسلام اور وطن عزیز کی خاطر زندان فرنگ میں مہمان رہ چکے ہیں۔ ملک و ملت کی توقع ہے کہ آپ اپنے قید و بند کی تکلیف اور پیرانہ سالی کو نہ دیکھتے ہوئے بقیہ ایام زندگی اصلاح افاغنہ ترویج شریعت انسداد رسوم بیداری ملت کے لئے وقف فرمائیں گے۔

(خادم قوم طالع رزاز باندھ ملاخان نوشہرہ پشاور)

یورپین اسکولوں میں اردو لازمی قرار دیجائے

یو۔پی کی انجمن کا فیصلہ

یو۔پی اینگلو انڈین و ڈومیسائلڈ یورپین ایسوسی ایشن الہ آباد نے طے کیا ہے کہ یورپین اسکولوں میں اردو کی پڑھائی لازمی قرار دی جانے کی کوشش کی جائے۔ یو۔پی ... اسکولوں میں اردو کی ترقی کی کوشش کر رہی تھی چنانچہ اردو کی قابلیت کے لئے طلبا کو ایسوسی ایشن کی طرف سے وظائف بھی ملتے تھے۔ مسٹر جلس صدر ایسوسی ایشن آئندہ جلسہ میں یہ تجویز پیش کریں گے کہ یورپین اسکولوں کے نظام تعلیم میں اردو کی تعلیم لازمی قرار دیجائے اور اسی یورپین اسکول کو گورنمنٹ وہاں وظیفہ دے جہاں اردو پڑھائی جاتی ہو نیز اردو کے ماسٹروں کو تنخواہ بڑھا دی جائے۔

موٹر پر چیتے کا حملہ

بجلی گرنے سے ایک لڑکا ہلاک

۲۸ اگست کو امارت شرعیہ کی طرف سے مولوی سید مجتبیٰ صاحب وکیل اور مولانا غلام یحییٰ صاحب مبلغ امارت منہار پہونچے۔ منہار اور اس کے ملحقات مروت پور، خارج جمع اسحاق پور وغیرہ مواضعات کا کشتی پر سوار ہو کر دورہ کیا اور دردناک مناظر کا بچشم خود معائنہ کیا دوسرے روز یکم ستمبر کو دوبارہ کے مواضعات۔ بیرپور۔ جگدیشپور، راگھوپور، فتح پور وغیرہ بسواری کشتی دورہ کرتے ہوئے ۴ ستمبر کو منہار واپس آئے۔ جناب وکیل صاحب موصوف مولانا غلام یحییٰ صاحب کو یہاں کے امدادی کاموں کیلئے چھوڑ کر خود مظفرپور تشریف لے گئے۔

مولوی صاحب موصوف سے مقامی لوگوں کے مشورہ سے منہار، مروت پور، سلطان پور، کہتولی، رسول پور جیب، خارج جمع، اسحاقپور، لالاپور وغیرہ مواضعات کے سینکڑوں فاقہ کشوں کے یہاں معتدبہ مقدار میں چاول اور مکی سے امداد پہنچائی۔ علاوہ اس کے بہتیرے حاجتمندوں کو کپڑے خرید کر دئے گئے اور جب گنجائش نقد روپے بھی تقسیم کئے گئے۔

ایسے نازک اور اڑے وقت میں امارت شرعیہ کی باوجود قلت سرمایہ کے گرانقدر خدمات لائق صد شکریہ و قابل ہزار تحسین ہے، نیز اہالیان منہار و اکناف و اطراف منہار مولانا غلام یحییٰ صاحب مبلغ امارت کی محنت شاقہ اور اسلامی ہمدردی کا حد درجہ ممنون و مشکور ہوئے کہ انہوں نے مذکورہ بالا مہمات میں گشت لگا کر ہر مصیبت زدہ کی دلجوئی کی اور ان کو صبر و سکون کی تلقین کی مسلمانان بہار! قیام امارت شرعیہ کے بعد تمہارا فرض ہے کہ انتشار قابل صد افسوس ہے، اب بھی اس ہلاکت آفریں روش کو ترک کرو اور اطاعت اولی الامر کے اسلامی علم کے نیچے متحدہ طور پر "واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً" کی مضبوط رسی کو تھامتے ہوئے میدان عمل کو دوڑو اور قوم مسلم کو افتراق کی تباہ کن خلیج میں دھکیلنے کے وبال سے اپنے کو بچاؤ۔

ہیڈ مولوی ہائی انگلش اسکول منہار

کوئی قادیانی مسلمانوں کا نمائندہ نہیں ہو سکتا

جلسہ منعقدہ جامع مسجد کرتپور زیر صدارت مولوی محمد یٰسین خان صاحب جس میں مولوی سید بشیر احمد صاحب نے پرزور تقریر فرمائی اور بعد اختتام تقریر ...

پٹیالہ کی میونسپل کمیٹی میں مسلمانوں کا تناسب

اراکین و ملازمین کے متعلق اعداد و شمار

ریاست پٹیالہ کے دارالحکومت پٹیالہ میں آبادی کا تناسب حسب ذیل ہے:-

مسلمان	۳۰۰۰۰
ہندو، سکھ و دیگر غیر مسلم	۲۶۰۰۰
کل آبادی	۵۶۰۰۰

لیکن وہاں کی میونسپل کمیٹی میں اراکین کا جو تناسب ہے وہ نہایت حیرت انگیز ہے اور اس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ پٹیالہ کے مسلمانوں کے ساتھ کمیٹی میں کس قدر ظلم عظیم ہو رہا ہے۔ ہم میونسپل کمیٹی کے اراکین کی مفصل فہرست درج ذیل کر رہے ہیں:-

(۱) دیوان دینا ناتھ وزیر صحت و تعلیم		ہندو
(۲) ڈاکٹر ایف۔ جی سلک صدر		ہندو
(۳) ڈاکٹر رگھوناتھ سنگ نائب صدر		ہندو
(۴) شیخ محمد شفیع جونیر وائس پریزیڈنٹ		مسلمان
(۵) منشی رام ایس ڈیو		ہندو
(۶) حکیم دلبر حسن خان بھٹی	ممبر	مسلمان
(۷) ملتانی مل	"	ہندو
(۸) کے۔ ای بوگا	"	پارسی
(۹) بگھیر تی مل بزاز	"	ہندو
(۱۰) دینا ناتھ	"	ہندو
(۱۱) رگھبیر داس بزاز	"	ہندو
(۱۲) جودھ سنگھ وکیل	"	سکھ
(۱۳) گیان سنگھ وکیل	"	سکھ
(۱۴) سپرنٹنڈنٹ پولیس	"	سکھ
(۱۵) سٹی مجسٹریٹ	"	ہندو
(۱۶) دیوی داس گوٹا فروش	"	ہندو
(۱۷) ایم۔ ایل بنرجی	"	ہندو
(۱۸) سید نذیر علی	"	مسلمان
(۱۹) جگہ خالی ہے مگر ہندو امیدوار کو نامزد کیا گیا ہے		ہندو

مسلمان ۳ ہندو ۱۶

میونسپل کمیٹی کی ملازمتیں

اسی طرح میونسپل کمیٹی کی ملازمتوں میں مسلمانوں کا تناسب نہایت قلیل ہے۔ ذیل میں کمیٹی کے مختلف صیغوں کی ملازمتوں کے اعداد و شمار پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱) صیغہ صفائی

(۲) ملازمین فائر بریگیڈ

ڈرائیور ۵ عدد ہندو تنخواہ ۲۵-۱-۳۰

خلاصی ۱۰ عدد ہندو سکھ " ۱۵/-/-

(۳) عملہ دفتر

	تنخواہ	
(۱) ایم۔ ایم گوسامی سکرٹری	۳۰۰	ہندو
(۲) گھسیا رام سپرنٹنڈنٹ آفس	۱۰۰	ہندو
(۳) شیام پیارے لال اکاؤنٹنٹ	۸۰	ہندو
(۴) سدا رام اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ	۳۰	ہندو
(۵) شادی رام ٹائپسٹ	"	ہندو
(۶) چرنجی لال ریکارڈ کیپر	"	ہندو
(۷) چرنجی لال خزانچی	"	ہندو
(۸) غلام غوث اہلمد متفرقات	"	مسلمان
(۹) بدیا دھر اہلمد تعمیرات	۲۰	ہندو
(۱۰) سادھو رام ناظر	"	ہندو
(۱۱) سادھو رام جمعدار دفتر	۱۵	ہندو
(۱۲) چپڑاسیان ۲ عدد	۱۰	ہندو
(۱۳) دھنا سنگھ سپروائزر روڈ	۱۰۰	سکھ
(۱۴) بختاور سنگھ سب اوورسیر	۵۰	سکھ
(۱۵) شام سندر لال دارو غہ روشنی	۲۰	ہندو
(۱۶) علی محمد "	"	مسلمان
(۱۷) سیتا رام محرر سٹہ بازاری	"	ہندو
(۱۸) لچھمن سنگھ سٹور کیپر	۳۰	ہندو

(۴) صیغہ چنگی خانہ

	تنخواہ	
(۱) لچھمن داس سپرنٹنڈنٹ چنگی	۱۷۵	ہندو
(۲) دیویدیال کلرک انگریزی	۳۰	ہندو
(۳) سادھو رام نیم ہندی	"	ہندو
(۴) نیتر چند خزانچی	"	ہندو
(۵) نندلال محافظ دفتر	۲۰	ہندو
(۶) معین الدین اہلمد	"	مسلمان
(۷) ڈاکٹر ذبح خانہ	۵۰	سکھ

(۸) محرر چنگی۔ مسلمان ۳ عدد۔ ہندو ۸ عدد۔ سکھ ۲ عدد تنخواہ ۲۰

(۹) چپڑاسیان۔ مسلمان ۱۲ عدد۔ ہندو ۱۲ عدد۔ سکھ ۲ عدد تنخواہ ۱۰

	تنخواہ	
(۱۰) آتما رام انسپکٹر چنگی	۳۰	ہندو
(۱۱) بدری داس	"	ہندو
(۱۲) جمنا داس	"	ہندو

(۵) صیغہ دیل ٹیکس

علاقہ منہار کی حالت زار

امارت شرعیہ صوبہ بہار کی گرانقدر خدمات

مراۃ المثنوی

قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے

دائرۃ الادب حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن

فوراً ضرورت ہے

Manager The Milton House P. Box No 6837 Barra Bazar Calcutta

محبوب عاشق کے قدموں پر

بے مثل مجربات و بے نظیر تصنیفات

بچوں والو ہوشیار

بال جیون گھٹی

منیجر بال جیون کا ریالی علی گڑھ شہر (یو۔پی)

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

ایس۔ اے شیر اینڈ کمپنی جالندھر شہر (پنجاب)

ضرورت ہے

منیجر اکسیری دواخانہ سنگاہی کھیری (یو۔پی) انڈیا

تارکا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہ علی الجماعۃ

Aljamiat Bulletin Delhi

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۶۹۳

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰	دہلی-یوم جمعہ ۱۸ر جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ ہجری مطابق ۲۸ر ستمبر ۱۹۳۴ء	نمبر ۲۳

نیرنگِ ہستی

نہ شکر ہی ہے نہ شکوے کسی کی شیون کے
کہ گہری نیند میں ہیں سونے والے مدفن کے

عجب طلسم ہے نیرنگِ ہستیِ موہوم
ہمیشہ مٹتے ہی رہتے ہیں نقش بن بن کے

مٹا کے پھر جو بنانے پہ اب نہیں قابو
وہ سر جھکائے کھڑے ہیں قریب مدفن کے

مری قضا ترے بس کی نہ تھی مگر قاتل
ستمگری کے ہیں شاہد نشان گردن کے

نظر بچا کے جو آنسو کئے تھے میں نے پاک
خبر نہ تھی یہی دھبے بنیں گے دامن کے

تعلقاتِ چمن قطع کر رہی ہے صبا
قفس پہ گرتے ہیں تنکے مرے نشیمن کے

سنو گے اس کے سوا آرزو کلیم سے کیا
کہ آنکھ جھپکی تھی سایہ میں نخل ایمن کے

(حضرت آرزو لکھنوی)

معاصرین کے افکار و آراء

عقیدہ اور معاملات کا مستقبل

مسلمانوں کی کوتاہی

نوجوانوں پر الزام

مصر میں جوش و تشدد

دلچسپ حقایق و معلومات

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جنکو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقیقت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت فرط اس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون، اسکے حجم اور اسکی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک ہے جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس بائیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

The Aljamiat

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر دیکھئے جس کو پڑھکر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے

قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

Vol. XX No. 22 DELHI MONDAY SEPTEMBER 24 1934. PRICE ONE ANNA

سنبھل میں جمعیۃ علماء صوبہ متحدہ کو دعوت

انجمن اہل سنت والجماعت منگری

مدرسہ فلاح دین و دنیا کی رپورٹ

بقایا بذمہ مہتمم مدرسہ	طباعت و خرید کتب ۲ — ۱۵ — ۵۹	
۷ — ۲ — ۹۹	متفرق	۰ — ۳ — ۵۲
(محمد علی کاندھلوی ناظم مدرسہ)	میزان	۶ — ۲ — ۳۹۲

حاضرین عرس حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ کیلئے ضروری اطلاع

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان زلزلہ

توسط بیت المال امارت شرعیہ پھلواری شریف

(محمد قمر الدین ناظم بیت المال المرکزی)

ایک غلط خبر کی تردید

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی ... دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ... مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مسند، حاکم ابن مردویہ ... تمام احکام قرآن و مسائل فقہیہ ... ہیں نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصے ہیں ... فضائل القرآن و اسرار ... سورتوں اور آیتوں اور پورے قرآن کے تعویذ ہیں ... قرأت کا بیان اور قاعدے۔ سائز ... صفحات ۹۲۸ رعایتی ہدیہ ... محصول ڈاک ...

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تیار ہے ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند با تصویر سوانح عمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی-اے علیگ بریلوی

آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو-پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبد الواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۳۰ کاغذ چکنا چمکدار کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ دہات ٹون کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے (للعہ)

المشتہر:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ حضرت العلامہ مولانا حافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اردو ذخیرہ ... ان دونوں رسالوں کا مطالعہ بے حد ضروری ہے ...

خاموش تبلیغ حضرت ممدوح نے مذہبی رنگ میں یہ ایک افسانہ مرتب فرمایا ہے جس کو دیکھ کر واقعات کے تحت میں بہت سی مذہبی معلومات حاصل ہو سکتی ہیں قیمت ۸

پاک زندگی مولانا موصوف نے اس رسالہ میں فطرت سلیمہ حیات طیبہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے طریقوں کو نہایت آسان اور دلچسپ پیرایہ میں بیان فرمایا ہے قیمت ۴

تحفۃ المحبین حضرت مولانا نے اس کتاب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے مختلف طریقے احادیث آیات واقعات صحیحہ کی روشنی میں بتائے ہیں ... قیمت ۴

سیرۃ الحبیب جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرۃ کو اس رسالہ میں آیات قرآنی کے تحت میں ترتیب دیا گیا ہے ... قیمت ۵

احسن الوظائف عملیات اور وظائف کے شوقین حضرات کے لئے ... نہایت آسان طریقہ پر مختلف اور ضروری اعمال و وظائف کے طریقے بیان کئے گئے ہیں قیمت ۱

تعلیم الاسلام حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی بہترین تصنیف جس میں ارکان اسلام و ضروریات دین کو سوال و جواب کے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے ... چار نمبر کا مکمل سٹ ۱۲

فتاوی رشیدیہ مسائل دینیہ کا بہترین ذخیرہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب کی بہترین تصنیف تینوں حصوں کا مکمل سٹ ہدیہ دو روپے چار آنہ (۲؍۴)

خطبہ صدارت حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے آپ نے جمعیۃ علماء ہند کے سالانہ اجلاس منعقدہ پشاور میں ... خطبہ ... اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے قیمت ۱۲

(نوٹ) ریلوے پارسل یا پانچ روپیہ سے زائد قیمت کی کتابوں کے لئے نصف قیمت پیشگی ارسال فرمائیں۔

ملنے کا پتہ:- منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم معہ خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تقریر سیرت

انبیاء کرام کے درجات اور مراتب میں تفاوت

توحید الٰہی بمنزلہ درخت اور شرم و حیا اسکی شاخ ہے

پیغمبر خدا کی حدیث کی ایک لطیف تشریح

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند)

لا تفضلوا نی علی یونس بن متیٰ

میری اس تقریر کے بعد غالباً وہ شبہ بھی دور ہوگیا ہوگا جو عام طور سے حدیث لا تفضلونی علی یونس بن متیٰ پر کیا جاتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت یونس بن متیٰ پر مجھے فضیلت نہ دو یا ان پر میری فضیلت بیان نہ کرو جس موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ فرمائے ہیں۔ وہ واقعہ بھی مشہور ہے …

آمادہ ہو کر اپنی جان پر کھیل جاتا ہے تو لوگ اس کو مذہبی دیوانہ اور مذہبی مجنون کہتے ہیں بلکہ بعض مواقع پر تو ایسے جانباز مجاہد پر ملامت بھی کی گئی ہے اور ان پر یہ الزام رکھا گیا ہے کہ ان دیوانوں نے قانون اپنے ہاتھ میں لے لیا گویا قانون کو ہاتھ میں لے لینا ایسا بڑا جرم ہے کہ اس کے مقابلہ میں خاتم المرسلین کی توہین کی کوئی حیثیت نہیں …

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

ایک سال میں بائبل کے دس لاکھ نسخوں کی اشاعت

بائبل کے ترجمے ۷۸۰ زبانوں میں ہو چکے ہیں

مسلمانوں کو اصولاً بجا فخر ہے کہ ان کا مقدس مذہب عالمگیر ہے اور قرآن کریم نوع انسانی کی ہدایت و سعادت کا کفیل ہے لیکن جہاں تک واقعات کا تعلق ہے مسلمانوں نے تبلیغ مذہب کیلئے کوئی خاص کوشش نہیں کی۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ آج ہمارے پاس کوئی ایسا مستند انگریزی ترجمہ قرآن کریم کا نہیں ہے جس کو ہم یورپ کے سامنے پیش کر سکیں اور اس گمراہ قوم کو دین قیم کی دعوت دے سکیں۔ لیکن یہ سن کر حیرت ہوگی کہ عیسائی ہر سال اپنی کتب مقدسہ کی اشاعت لاکھوں کی …

جو ترکی میں شائع ہو چکے ہیں بحق جمہوریہ ترکیہ ضبط کر لے جائیں۔ چنانچہ ترکی پولیس نے مختلف کتب خانوں پر چھاپے مار کر اخبار زندگی کی بہت سی کاپیاں اپنے قبضہ میں کر لی ہیں۔

موجودہ نظامہائے حکومت کا ماتم

ایک صدی پیشتر کی حکومتیں بدرجہا بہتر تھیں

پروفیسر گلبرٹ مری نے انٹرنیشنل کنفیڈریشن کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے موجودہ نظامہائے حکومت پر ایک دلچسپ تبصرہ کیا ہے۔ آپ نے کہا کیا دنیا میں کوئی ایسی قوم ہے جو جنگ کی خواہش رکھتی ہے؟ اس سوال کا جواب …

ترکی قلمرو پر غیر ملکی طیارے پرواز نہیں کر سکتے

ہوائی پرواز کا مقابلہ کٹائی میں

اسپین میں مخلوط تعلیم کا امتناع

روسی اکاڈمی کے ارکان ترکی میں

اناطول اور جبل دروز میں آثار قدیمہ

سرزمین عراق سے گندھک نکالنے کی تجویز

سنگ مرمر کی قبر اور ظروف کی برآمد

شاہ عراق کا جشن تاجپوشی

… سے شاہ غازی کو برقیات کے ذریعہ مبارکباد دی گئی۔

غیر ملکی مسلمانوں کو حجاز میں موٹر چلانے کی اجازت

حکومت حجاز کا سرکاری اعلان

ترکی میں ایک فرانسیسی اخبار کا داخلہ ممنوع

فرانس کے ایک ہفتہ وار جریدہ "زوسٹو" کا داخلہ ترکی میں ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ اور کابینہ وزراء نے حکم دیدیا ہے کہ اس اخبار کے تمام پرچے …

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

زمانہ انحطاط کے چند عبرت انگیز واقعات

رعایا پر ظلم و ستم ڈھانے کا انجام

تاریخ میں خلفائے اسپین کی ایک امتیازی شان

گزشتہ الجمعیۃ میں لکھا جا چکا ہے کہ علی بن حمود نے جس کا خاندان بنی امیہ سے کوئی تعلق نہ تھا سلیمان کو قتل کرا کر خود تخت پر قبضہ کر لیا آج آگے ملاحظہ فرمائیے۔

علی بن حمود نے تخت خلافت پر بیٹھتے ہی وحشی بربریوں کو اپنے قبضہ میں کیا اور ان کی مطلق العنانی کو ختم کرنے کی تدابیر اختیار کرنے لگا۔ رعایا جو بربریوں کے مظالم سے تنگ آ چکی تھی علی کے اس طرز عمل کو دیکھ کر اس کی حمایت پر آمادہ ہو گئی …

فاعتبروا یا اولی الابصار!

امیر و غریب سب نے خوشیاں منائیں۔ علی بن حمود فطرتاً بار غم اور سفاک نہ تھا اگر اس کو ضد نہ دلائی جاتی تو وہ ظلم کی حمایت کبھی نہ کرتا لیکن اس کے مقابلہ میں دوسرے مدعی خلافت کی حمایت نے اس کو ظلم و ستم پر آمادہ کیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ غریب اپنی جان ہی کھو بیٹھا!

ابتری کے باوجود علم پروری

گو اسپین میں طوائف الملوکی کا دور مدتوں قائم رہا اور قتل و نہب نے اہل اندلس کو بالکل تباہ کر دیا۔ مگر اسپین کی یہ امتیازی شان ہے کہ اس کی زمام سلطنت جن جن لوگوں کے ہاتھوں میں آئی وہ سب علم و فضل کے مالک اور اہل علم کے قدردان تھے …

عدل کی ایک مثال

عدل سے عدول کا نتیجہ

ظلم کا انجام

(باقی آئندہ)

حج اکبر کی فضیلت حاصل کیجئے

حج مسلمانان عالم و اسلام کا ایک سالانہ اجتماع بھی ہے، جس کے موقع پر مختلف علاقوں کے مسلمان آپس میں مل کر اسلامی فلاح و بہبود کے متعلق صلاح و مشورے کر سکتے ہیں …

شوق زیارت حرم عمر تری دراز ہو
رب کا ہو سنگ آستاں میرا سر نیاز ہو

افسانہ

بہار و خزاں

جرم کا اعتراف بعد از خرابی بسیار

مولانا عبدالسلام کی موجودگی میں انکشاف راز

شادی اور آہ و زاری

(۳۳)

غرض اختر کی ٹال مٹول اس لئے نہ تھی کہ وہ مسز عام اللہ صاحب کے ہاں اپنی نسبت سے خوش نہ تھا بلکہ اس لئے تھی کہ اس کے پاس روپیہ کا کوئی انتظام نہ تھا بیچاری ماں کو بھی مطلق خبر نہ تھی کہ اختر کے والد مرحوم نے جو اندوختہ چھوڑا تھا وہ تقریباً سب عیش پرستیوں اور رندانہ زندگی کی نذر ہو گیا ہے …

… کو پورا نہیں کرتی چاہئے وہ دوسرے مشورہ کی کیا ضرورت ہے۔ بسم اللہ فوراً اس کام کو انجام دیجئے۔

والدہ اختر: انجام دینے کے لئے کون آئے گا۔ آپ ہی ہیں جو اپنی نگرانی اور مشوروں سے اس کام کو انجام دیں گے۔

مولانا: مگر میں تم کو بتا دوں کہ فی الحال شادی کا ہونا ذرا مشکل سا نظر آتا ہے اور ……

والدہ اختر: خدانخواستہ مشکل کی کون سی بات ہے کسی سے پیچھے مانگنا نہیں۔ کسی کی خوشامد کرنی نہیں پھر مشکل کی کیا بات ہے؟

مولانا: معلوم ہوتا ہے کہ تم واقعات سے بالکل بے خبر ہو!

والدہ اختر: کیسے واقعات؟ یعنی کیا اختر شادی کرنے سے انکار کر دیگا؟

(باقی آئندہ)

(۱) (مولانا الشیخ القاری) ابو السعود محمد سعد اللہ المکی۔ (۲) (الحاج) یوسف زین العابدین رضا۔ (۳) (الشیخ) عبداللطیف تاجر گوہر۔ (۴) (الشیخ) مصطفیٰ عبداللطیف تاجر گوہر۔ (۵) (سیٹھ) احمد حاجی صدیق کھتری۔ (۶) (سیٹھ) عبدالرزاق عبداللہ۔ (۷) (الحاج) ابراہیم یوسف زین العابدین رضا۔ (۸) (سیٹھ) غلام حسین حاجی ابراہیم ناخدا۔ (۹) (خطیب العلماء علامہ قاری حکیم مولانا) نذیر احمد خجندی۔ (۱۰) (سیٹھ) محمد زکریا ذاکر میا۔

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات مرتاج عالم آتشک بگرہ گولیاں … بیرون ہند میں مقبول عالم ہو چکی ہیں …

ویدشاستری۔ جامنگر کاٹھیاواڑ

بہترین تمباکو زردہ قوام گولی

احمد حسین دلدار حسین تاجر تمباکو لکھنؤ سے طلب فرمائیے

ایڈن کالج دریا گنج دہلی

پرنسپل

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو قسموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

نمک جالینوس

رجسٹرڈ

معدہ اور آنتوں کو قوت دیتا اور ان کو ردی مواد سے پاک صاف کرتا ہے …

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

NAUNEHAL — The Best Tonic for Children

نونہال

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مسلم یونٹی بورڈ کا اجلاس
مذہبی معاملات میں جمعیۃ علمائے ہند کی قیادت قبول کرنے کا فیصلہ
امیدواروں کیلئے لازمی شرط

مراد آباد ۔ ۵ ستمبر مسلم یونٹی بورڈ کا اجلاس مولانا شوکت علی صاحب کے مکان پر منعقد ہوا۔ حسب ذیل حضرات بورڈ کے اجلاس میں شریک تھے:۔ چودہری خلیق الزمان صاحب، حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب، حضرت مولانا حسین احمد صاحب، حضرت مولانا احمد سعید صاحب، حضرت مولانا عبد الحامد صاحب، حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب فرنگی محلی، مولانا شوکت علی صاحب، سید ذاکر علی صاحب، مولانا محمد میاں صاحب، مسٹر کریم الزمان صاحب، مولانا عبد الحلیم صاحب۔

یونٹی بورڈ نے اپنے مینی فسٹو میں جمعیۃ علمائے ہند کی قرارداد مراد آباد کے مطابق ترمیم کرکے یہ فیصلہ کیا کہ تمام مذہبی امور میں یونٹی بورڈ کے نمائندے جمعیۃ علمائے ہند کے مشورہ پر عمل کریں گے۔ ترمیم کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

جمعیۃ کانپور کی جداگانہ حیثیت کا خاتمہ
علمائے ہند کے حلقہ میں کامل اتحاد و اتفاق
اجتماع مراد آباد کے خوشگوار نتائج اور میثاق اتحاد کی تشکیل

مراد آباد ۔ ۴ ستمبر مولانا مفتی عنایت اللہ صاحب فرنگی محلی جنرل سکرٹری جمعیۃ علمائے ہند کانپور کے اعلان کے مطابق جمعیۃ مذکور کی مجلس عاملہ کا اجلاس مراد آباد میں منعقد ہوا اور مجلس کے فیصلوں کے بعد اراکین جمعیۃ علمائے ہند کانپور نے جمعیۃ علمائے ہند دہلی کے ان اراکین سے مل کر جو مراد آباد میں تشریف فرما تھے باہمی اتحاد و اتفاق کے متعلق نہایت مخلصانہ گفتگو فرمائی اور اس گفتگو کے نتیجہ میں اراکین جمعیۃ علمائے ہند دہلی اور اراکین جمعیۃ علمائے ہند کانپور کے دستخط حسب ذیل میثاق اتحاد پر ثبت ہوگئے:۔

جمعیۃ علمائے ہند دہلی اور جمعیۃ علمائے ہند کانپور کے اراکین مراد آباد میں مجتمع ہوئے اور اس امر پر غور کیا کہ چند دنوں سے جمعیۃ علمائے ہند کے حلقہ میں جو تشتت و افتراق ہوگیا تھا اس کا امتداد مسلمانوں کی قومی، وطنی، ملی مفاد کے لئے بہرحال ضرر رساں اور جمعیۃ علماء کی اجتماعی قوت کو مضمحل کرنے والا ہے اسلئے دونوں جمعیتوں کے ارکان نے صدق و اخلاص کے ساتھ اس امر پر اتفاق کیا کہ آئندہ جمعیۃ علماء ایک ہی رہیگی جس کا نام جمعیۃ علماء ہند ہوگا اور جس کا صدر دفتر جب تک کہ قاعدہ کے موافق دوسرا تجویز نہ ہو دہلی رہیگا۔ جمعیۃ علماء کانپور کے ارکان نے پرخلوص طریقہ پر اس کا وعدہ کیا کہ وہ آئندہ جمعیۃ علمائے کانپور کی کوئی جداگانہ حیثیت قائم نہ رکھیں گے اور جمعیۃ علمائے دہلی کے ارکان نے مخلصانہ وعدہ کیا کہ وہ جمعیۃ علمائے ہند کانپور کے اراکین اور عہدہ داران کے ساتھ اتحاد و محبت و اخلاص کا وہی معاملہ کرینگے جو جمعیۃ علماء ہند کے موجودہ اراکین کے ساتھ کیا جاتا ہے اور انتخاب اور عہدوں کے تقرر میں کسی قسم کی جماعتی امتیازی حیثیت کو عمل میں نہ آنے دیں گے۔ اور قواعد کے ماتحت ہر طبقہ کے علماء کے لئے قومی خدمات کا موقعہ بہم پہنچانے کی پوری مخلصانہ سعی کرینگے۔

ہندوستان ٹائمز کے نامہ نگار کی تردید
یونٹی بورڈ کے اجلاس کی کارروائی

پنجاب نیشنلسٹ پارٹی کے اجلاس میں گڑبڑ
مسٹر آصف علی کا مقابلہ خطرہ کا باعث ہوگا

گاندھی جی کو کانگریس کے جلاس میں شرکت
مسٹر آصف علی کا مقابلہ

دہلی کے کانگریسی رہنماؤں کی ہندو لیڈروں سے جنگ

دار الحکومت

ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے انتخابات

عدالت میں مقدمہ بازی کی پارٹی جنگ

تین سو فاقہ کش دیہاتیوں کی تباہ حالی

مولانا شوکت علی اور ڈاکٹر شفاعت خاں کا مقابلہ

برات پر ڈاکوؤں کا حملہ
گولیوں سے دو شخص ہلاک

پھگواڑہ کے سیاسی اسیر رہا کرنے گئے

باپ بیٹا آگ کی نذر

ڈیڑھ سو جواری گرفتار

موٹر بس اور درخت کی ٹکر

دہلی مارکیٹ

کوہلاپور اور ساہرنی میں فرقہ وارانہ کشیدگی
۹۰ اشخاص عرفتار

طلائی معیار والے ممالک میں سمجھوتہ

میرپور میں مولناک آتشزدگی

پنڈت جواہر لال نہرو کی تین گھنٹہ کیلئے رہائی
اہلیہ سے ملاقات کی اجازت

انقلابیوں نے بمباری کی دھمکی دیدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم جمعہ ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۵۳ ہجری

علمائے امت کا اتحاد

وہ دن مسلمانان ہند کی مذہبی و سیاسی زندگی میں انتہائی بدقسمتی کا دن تھا جب کہ امت مرحومہ کا افتراق و انشقاق عوام الناس اور سیاسی لیڈروں سے گزر کر خود اس جماعت کے افراد میں سرایت کر گیا جو مسلمانوں کی نیابت و سیادت ہی کے لئے عدم سے وجود میں آئی تھی اور جس پر مسلمانوں کی ہدایت و رہنمائی اور ان کے اتحاد و اتفاق کی سب سے بڑی ذمہ داری عائد ہوتی تھی۔ ۱۹۲۹ء کے اواخر میں وہ فتنۂ افتراق برپا ہوا جس نے جمعیۃ علمائے ہند جیسی مقدس و برگزیدہ جمعیۃ کو بھی اپنے اثر و عمل سے محفوظ نہ رکھا اور اخبارات و اعلانات کے ذریعہ یہ چیز منظر عام پر آگئی کہ ایک ہی نام سے علمائے کرام کی دو جماعتیں ہندوستان کے اندر موجود ہیں۔ یہ صورت حال جس درجہ افسوسناک تھی اور پانچ سال گزر جانے کے بعد بھی اس کا امتداد مذہبی و سیاسی حیثیتوں سے جس قدر نقصانات پہنچا رہا تھا وہ تمام دردمند اور مخلص حضرات کے لئے بے انتہا تکلیف کا موجب تھا اور ہر صحیح الخیال شخص یہ سمجھتا تھا کہ اس صورت حال کو جلد ختم ہو جانا چاہئے اور علمائے امت کو جماعتی حیثیت سے اپنے اتفاق و اتحاد کا پھر وہی نمونہ پیش کرنا چاہئے جو ۱۹۲۹ء سے قبل تھا۔

جہاں تک جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس مرکزیہ کا تعلق تھا اس کے اراکین نے کبھی بھی ان اختلافات کو جو بدقسمتی سے پیدا ہوگئے تھے یہ اہمیت نہیں دی کہ ان کی وجہ سے باہمی افتراق و انشقاق کو جاری رکھا جائے جمعیۃ اپنے سالانہ اجلاس امروہہ میں اور اس کے بعد اجلاس کراچی میں برابر اپنی مستقل قراردادوں کے ذریعہ یہ ظاہر کرتی رہی کہ اس کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور وہ ان حضرات علمائے کرام کو جو کسی نہ کسی وجہ سے جدا ہوگئے ہیں دوبارہ اپنے اندر جذب کرنے اور ان کی شکایات رفع کرنے اور انہیں ہر قسم کا اطمینان دلانے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ جمعیۃ کے اکثر مخلص اراکین نے بھی وقتاً فوقتاً اس امر کی پوری سعی کی کہ امت مسلمہ کے مفاد جلیلہ کی خاطر اس افسوسناک تشتت و افتراق کو ہر ممکن طریقہ سے ختم کر دیا جائے۔

خدا کا شکر ہے کہ پانچ سال کی یہ مسلسل و متواتر مساعی ۳ ستمبر ۱۹۳۴ء کو مراد آباد میں کامیاب ہوئیں۔ اور افتراق و انشقاق کی جو صورت پیدا ہوگئی تھی وہ بالکل ختم ہوگئی۔ پانچ سال کی جدائی کے بعد دوبارہ متحد و متفق ہونے کے لئے محترم علماء کے درمیان جو میثاق اتحاد مرتب کیا گیا اسے ہم آج کی اشاعت میں ...

حوادث و احکام

روس اور جاپان میں بھی معاہدہ ہوگیا
جاپان مشرقی ریلوے خریدیگا

تہذیب جدید کا تازہ کرشمہ
ایک سفید فام کے ہاں ولادت حبشید کی سزا

چرخہ کاتنے کی شرط پر اعتراض
گاندھی جی اور سوشلسٹوں کا مقابلہ

روس میں ۵ لاکھ بھوکوں کی ہلاکت

عورت اور بچے کے بطن سے عجیب و غریب بچے

شذرات

یونٹی بورڈ اور جمعیۃ علمائے ہند

افغانستان اور جمعیۃ اقوام

پنڈت مالویہ کی عجیب پیشکش

سرشادی لال سابق چیف جسٹس کے بھائی آستانۂ اسلام پر
"میں نے اپنے دل کی سچی آواز سنکر اسلام قبول کیا ہے"
عبد اللہ فاروق سابق دیبی سہائے کا بیان

میرا نام دیبی سہائے ولد لالہ رام جی داس ساکن ریواڑی ضلع گوڑگانوہ قوم اگروال عمر پچاس سال۔

میں دس برس سے اسلام کے متعلق غور کر رہا تھا اور اسلام کی تعلیم کی خوبیاں مسلمان عالموں سے سن سن کر اسلام کی طرف میرا دل خود بخود کھچ رہا تھا میں نے اسلام میں یہ بڑی خوبی پائی کہ مسلمان ہر مسلمان کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں اور اس سے اپنے حقیقی بھائی کی طرح محبت کرتے ہیں۔ خواہ نو مسلم کسی قوم اور کسی ذات کا ہو مسلمان ہوتے ہی وہ بڑے سے بڑے خاندانی مسلمان کے ساتھ ایک رکابی میں کھانا کھا سکتا ہے بلکہ مسلمان اس کو اپنے ساتھ کھلا کر بجائے اس کے کہ دل میں کوئی کراہت کریں خوش ہوتے ہیں اسلام کی تعلیم سادہ اور ہر شخص کی سمجھ میں آجاتی ہے۔ میں خوب سمجھ بوجھ کر اپنے دلی شوق سے مسلمان ہوا ہوں۔ سرشادی لال سابق چیف جسٹس ہائی کورٹ پنجاب میرے تایا زاد بھائی ہیں۔ ان کے والد کا نام لالہ رام پرشاد ہے جو میرے تایا تھے مگر شادی لال کو میرے والد لالہ رام جی داس نے گود لے لیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی ولدیت میں اپنے باپ کے نام کی جگہ میرے والد لالہ رام جی داس کا نام ہی لکھوایا ہے۔ سرشادی لال اور خاندان کے دوسرے لوگ بھی مجھے اسلام سے پھر جانے کی ترغیب دیتے ہیں اور مجھے روپیہ اور جائداد پیش کر کے واپس کرنا چاہتے ہیں۔ مگر میں ان سب کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں اپنے دل کی سچی آواز سنکر اسلام لایا ہوں اور اسلام کو حق سمجھ کر میں نے اپنی پچاس سال کی عمر میں خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑا ہے۔ اور اب کوئی طاقت مجھ کو اس سے پھیر نہیں سکتی اور کوئی لالچ مجھکو خدا کے راستے سے ڈگمگا نہیں سکتا میں خدا سے یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ میرے خاندان کے تمام لوگ بھی اس خدائی نعمت کو دیکھیں اور اپنے دلوں کو اس روشنی سے روشن کریں جو خدا نے اپنی رحمت سے مجھے عنایت کی ہے۔ میں اپنے تمام رشتہ داروں اور خاندان والوں اور دوستوں کی اطلاع کے لئے یہ بیان اخبارات کو دے رہا ہوں تاکہ وہ مجھے واپس کرنے کی بے فائدہ کوششوں سے باز آجائیں۔ اور سمجھ لیں کہ خدا نے مجھے جو نعمت عطا کی ہے وہ مجھ سے چھین نہیں سکتے میرے دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔ میرے پوتا پوتی بھی ہیں میرے ایک چچا زاد بھائی سب جج اور دوسرے انجنیئر ہیں ان سب سے بھی غور و فکر کرنے اور خدا کی روشنی میں آجانے کی درخواست کرتا ہوں ...

عبد اللہ فاروق سابق دیبی سہائے ساکن ریواڑی ضلع گوڑگانوہ ۱۴ ستمبر ۱۹۳۴ء

دہلی اور متھرا کے درمیان برطانی افواج کی زبردست جنگ
ہوائی جہاز، ٹینک، مسلح کاروں اور توپوں کا استعمال
افواج کے مظاہرہ میں نیپال کے فیلڈ مارشل بھی شرکت کرینگے

شملہ ۵ ستمبر جنرل سر سی نارمن میک ملن کی زیر قیادت ۲۲ جنوری سے ۲۶ جنوری ۱۹۳۵ء تک دہلی، متھرا اور گوڑگانوں کے درمیان افواج کا مظاہرہ کیا جائے گا جس میں دور جدید کے تمام اسلحہ یعنی ہوائی جہاز، ٹینک، مسلح کاریں، توپخانہ معہ سوار شامل ہونگے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس فوجی مظاہرہ میں ہز ہائی نس مہاراجہ سر جودھا شمشیر جنگ بہادر رانا وزیر اعظم و کمانڈر انچیف نیپال بھی فیلڈ مارشل سر فلپ چیٹ وڈ کے مہمان ہونے کی حیثیت سے شرکت کریں گے۔ اس مظاہرہ میں افواج کے درمیان ایک زبردست جنگ بھی ہوگی۔ علاوہ ازیں ۳۱ جنوری کو وائسرائے ہند کے معائنہ کیلئے ریہرسل بھی ہوگی جس میں افواج کا زبردست اجتماع ہوگا۔

جہاں تک اس مظاہرہ کی تیاری کا تعلق ہے یہ کہا جا سکتا ہے کہ آج تک ہندوستان میں اس قسم کا فوجی مظاہرہ نہیں ہوا۔ افواج کی جنگ میں ہر قسم کے اسلحہ استعمال کئے جائیں گے اور کوئی شخص یہ محسوس نہ کر سکے گا کہ یہ اصلی جنگ ہے یا مصنوعی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ تمام ہندوستان کے فوجی افسران اس جنگ میں حصہ لیں گے۔

جاپان میں طوفان کی ہلاکت خیزیاں
۹۲۴ اشخاص ہلاک۔ اربوں روپیہ کا نقصان

نارتھ ویلز میں کوئلہ کی کان پھٹ گئی
تین سو اشخاص زندہ درگور

کا ایسا حادثہ کبھی رونما نہیں ہوا۔ (نامہ نگار)

ہوائی جہاز میں آگ لگنے سے چار اشخاص ہلاک

جاپان کی فوجی تیاریاں

سرحد میں سات ماہ کے اندر ۵۰ قتل

امارت شرعیہ صوبہ بہار اور معرکۂ انتخاب
اسمبلی کیلئے بہار کے تین امیدواروں کی نامزدگی

مدراس میں جبری تعلیم کی تجویز پر غور

سانپ کو مارتے مارتے خود ہی مر گئے
زہریلی گیس سے چھ مزدور ہلاک

ہندوستان اور آئرلینڈ میں تجارتی معاہدہ

دریائے کرشنا میں ہولناک حادثہ
کشتی الٹنے سے تین سو اشخاص لقمۂ اجل

روسی ترکستان پر گولہ باری

چین میں پٹھانی کی ارزانی

ہندوستان سے عزیزوں کی روانگی

سانپ نے کشتی کو ڈبو دیا
۱۰ اشخاص غرق ہوگئے

جلسۂ سالانہ دار العلوم معینیہ عثمانیہ درگاہ معلی اجمیر شریف

امرت دھارا ہی ٹانک ہے
امرت دھارا (رجسٹرڈ)
احتیاط
المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ، امرت دھارا بھون، امرت دھارا روڈ لاہور

تبلیغی مرقع مفت
مکتبہ دار التبلیغ دیوبند (یوپی)

جاپان میں اشاعت اسلام کیلئے جامع ازہر کے علماء کو دعوت
مصر کے پندرہ سو طلباء ٹوکیو یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کریں گے
علماء اور طلباء کے کل اخراجات حکومت جاپان برداشت کریگی

جاپان میں اسلام کی ترقی اور جاپانیوں کے میل الی الاسلام کے متعلق جس قدر اطلاعات عربی اخبارات میں شائع ہوئی ہیں وہ ہم وقتاً فوقتاً "الجمعیۃ" میں شائع کرتے رہے ہیں۔ اب عربی جریدہ "الہدایۃ" نے یہ تازہ اطلاع شائع کی ہے کہ جاپان سے ایک علمی وفد جو مشہور اساتذہ اور علماء کبار پر مشتمل ہے عنقریب مصر آنے والا ہے۔ یہ جاپانی وفد سب سے پہلے شام، مصر، فلسطین، عراق، حجاز اور یمن کی سیاحت کریگا اور پھر مصر سے ایسے پندرہ سو طلباء منتخب کریگا جو ٹوکیو کی یونیورسٹی میں حکومت جاپان کی طرف سے تعلیم حاصل کرنے کے قابل ہوں گے ان طلبا کیلئے شرط یہ ہے کہ درجہ ثانوی کی تعلیم سے فارغ شدہ ہوں اور اجنبی زبانوں میں سے کسی ایک زبان میں مہارت رکھتے ہوں ان طلباء کے تعلیمی اخراجات حکومت جاپان برداشت کرے گی۔ یہ وفد ایسے طلباء کا انتخاب کریگا جو مندرجہ بالا شرائط کے ساتھ ۱۶ سال کی عمر سے کم اور ۲۰ سال سے زیادہ عمر کے نہ ہوں اور سالم اعضاء اور جملہ امراض سے مبرا ہوں۔

جاپان کا یہ علمی وفد جامع ازہر شریف کے علماء کو بھی اپنے ہمراہ ٹوکیو لے جائے گا تاکہ ان کے ذریعہ جاپان میں اشاعت اسلام کا کام وسیع پیمانہ پر شروع کر دیا جائے۔ اور اسلامی مدارس اور درسگاہوں کی تنظیم کے کام کو بھی جو ابتک معلق پڑا ہوا ہے درجۂ تکمیل تک پہونچایا جائے۔ ازہر شریف کے جو علماء مصر سے جاپان تشریف لے جائیں گے ان کے اخراجات حکومت جاپان نے اپنے ذمہ لے لئے ہیں۔

مسلمان عہدہ قادیانی کو نہیں ملنا چاہیے

آنریبل میاں سر فضل حسین کا میعاد کینٹ عنقریب ختم ہونے والی ہے ...

حافظ عبد الواحد صاحب سابق سپیشل کمشنر، مولانا سراج احمد صاحب مدرس مدرسہ امدادیہ، مولوی عبد العلیم صاحب و حافظ سلیمان صاحب تاجران وغیرہم۔

مولانا غلام محمد صاحب تھانوی مرحوم کی یادگار

قصر صحت میں زلزلہ

مولوی شفیع داؤدی سے مسلمانان بہار کی بیزاری

اخبار جدت میں حساب فہمی کے متعلق اعلان

مجلس تحریک قرآن مجید حیدر آباد کی سعادت

اٹلی بھی ہندوستان سے تجارتی معاہدہ کریگا

حضرت مسیح یہودی نہ تھے

بچوں والو ہوشیار
بال جیون گھٹی
منیجر بال جیون کارخانہ علیگڑھ شہر

بال سیاہ تیل
سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا
لے شیر اینڈ کمپنی جالندھر شہر

جب کبھی آپ کو کمزوری کی شکایت ہو
تلوار مارکہ شربت فولاد
چیف ایجنٹس
میسرز گپتا اینڈ کمپنی مالکان چندر گپت اوشدھالیہ لوہانہ ایس پی یلیے

طلباء بے ضرر مفت
ایم عبد الرشید خاں رنگین پریس گلی قاسم جان دہلی

محبوب عاشق سےکیونکر ملے

Heryyashram
Panchpota (Bengal)

ھمدرد

Regd № L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX № 23 DELHI FRIDAY SEPTEMBER 28 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی
قرآن مجید
نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا
قبول اسلام
اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر پڑھیے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصول ڈاک۔
منیجر الجمعیۃ دہلی

مجلس اشاعت قرآن کے قیام کی تجویز

غیر مسلمین اپنی مقدس کتابوں کی طباعت و اشاعت میں جو جو احتیاطیں برت رہے ہیں، انہیں دیکھ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے اپنی مقدس کتاب کی صحیح کتابت اور نفس طباعت کے متعلق کیوں اپنی بے پروائی روا رکھی ہے۔ عیسائی ممالک میں سرکس و ناکس انجیل شائع کرنے کا مجاز نہیں۔ انجیل کی اشاعت کا انتظام حکومت کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور حکومت کی شدید نگرانی میں مستند ناشرین کو اشاعت انجیل کی اجازت دی جاتی ہے۔ ترکی اور مصر میں بھی قرآن مجید کی نسلی نقش اشاعت کے لئے مستقل ادارے کام کر رہے ہیں۔ دور کیوں جاؤ؟ یہیں پنجاب میں سکھوں کے گرنتھ صاحب کی اشاعت کی گرہ کسی غیر سکھ کے حق میں ابھی تک ڈھیلی نہیں کی۔ لاہور کو اس بات میں ناقابل رشک رسوائی حاصل ہو چکی ہے کہ یہاں قرآن مجید کی کتابت، تصحیح اور طباعت میں انتہائی بدذوقی اور بے پروائی سے کام لیا جاتا ہے۔ اس بات کا چرچا اخبارات میں بھی ہو چکا ہے کہ ایک بار ایک ناشر قرآن نے اپنے نسخہ قرآن میں گل بکاؤلی کے سرورق کا بلاک استعمال کر لیا۔ بعض ناشرین قرآن نے غیر مکمل قرآن کے ایڈیشن ہزاروں کی تعداد میں فروخت کر ڈالے۔ بعض ناشرین قرآن نے ایسے بودے کاغذ پر قرآن مجید طبع کرنا شروع کر دیا ہے جسے روزناموں کے مالک معمولی اخبارات کے لئے بھی پسند نہیں کرتے۔ بعض حلقوں میں یہ خیال پیدا ہو رہا ہے کہ ظاہری حسن پیدا کرنے کے لئے آرٹ پیپر استعمال کیا جائے۔ آرٹ پیپر بے جان سا کاغذ ہوتا ہے۔ جو قرآن اس کاغذ پر طبع ہوتے ہیں ان کی عمر بہت کم ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ چند سال سے مسلم ناشرین نے قرآن مجید کے صحیح اور عمدہ ایڈیشن شائع کرنے کی طرف توجہ کی ہے۔ اطراف ہند سے عکسی اور رنگین قرآنوں کی اشاعت کے اعلان شائع ہو رہے ہیں یہ قرآن یکے بعد دیگرے شائع ہوتے رہیں گے۔ اس وقت ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ مسلم ناشرین قرآن کی سعی کو قوم کے لئے مفید ترین بنانے کی غرض سے ایک ایسی مجلس کی بنیاد ڈالی جائے جو قرآن مجید کے مختلف ایڈیشنوں کو بدقت نظر دیکھ کر ان کے اغلاط و تسامحات سے عامۃ المسلمین اور ناشرین کو مطلع کرے تاکہ آئندہ ایڈیشنوں سے اغلاط رفع ہو جائیں اور پبلک کے ہاتھوں میں صحیح قرآن جائیں۔

اس سلسلے میں یہ بیان کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی صحیح خدمت یہ ہے کہ اس کا متن تمام قسم کے اغلاط و تسامحات سے پاک ہو، رسم الخط، رموز اوقاف اور اعراب سب کے سب بالکل صحیح ہوں۔ ناشرین قرآن مصححین کے انتخاب میں کافی احتیاط سے کام لیں۔ ہر مصحح عربی داں، حافظ قرآن اور رسم الخط عثمانی کا ماہر ہو اور ان فنون اور اوصاف کے علاوہ تصحیح کے کام کا کافی تجربہ رکھتا ہو۔ کاغذ چکدار ہونے کے بجائے پختہ اور دیرپا ہو۔ ہندوستان میں خط نسخ روز بروز مسخ ہوتا چلا جا رہا ہے قرآن مجید کی کتابت کیلئے بہترین نسخ نویس انتخاب کئے جائیں۔

ہم خدمت قرآن کے جذبے سے معمور ہو کر مروجہ اور مجوزہ نسخہ ہائے قرآن کی تنقید کا سلسلہ شروع کرنا چاہتے ہیں۔ امید ہے کہ عاشقین قرآن ان مضامین کا مطالعہ توجہ سے کریں گے۔ اگر اس سلسلہ مضامین کی اشاعت کے بعد مسلم علماء کی رائے عامہ نے بیدار ہو کر ایک مستقل مجلس اشاعت قرآن کی بنیاد رکھ دی، تو ہم سمجھیں گے کہ ہماری سعی مشکور ہو گئی۔ ہر مجوزہ نسخہ قرآن اشاعت سے پیشتر تصدیق صحت کے لئے اس مجلس کے پاس بھیجا جائے اور اس کی تصدیق کے بعد ہی اشاعت پذیر ہو۔

نامہ نگار حضرات کو اطلاع

مولانا محمد شفیع صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند کے رسالہ "مساوات اسلام" کے متعلق تردیدی اور تائیدی مضامین آرہے ہیں۔ چنانچہ رسالہ مذکور کی تردید اور تائید کے متعلق دو مراسلے الجمعیۃ میں شائع کئے جا چکے ہیں جو حقیقت کو سمجھنے کیلئے کافی ہیں اس لئے تمام حضرات کو اطلاع دی جاتی ہے کہ رسالہ مساوات اسلام کی تردید اور تائید میں جس قدر مراسلات اور مضامین ہم کو موصول ہو چکے ہیں ان کی اشاعت سے معذوری ہے کیونکہ سہ روزہ اخبار طویل مضامین کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ امید ہے کہ مراسلہ نگار ہم کو معذور تصور فرمائیں گے (الجمعیۃ)

مدرسہ روح الاسلام کی اپیل

صوبہ بنگال میں مسلمانوں کی تعداد کافی ہے مگر جہالت اور مشرکانہ رسوم نے ان کو بالکل تباہ کر رکھا ہے افلاس اور بد اخلاقی عام ہے۔ ان تمام خرابیوں کے ازالہ کیلئے شمالی بنگال ضلع رنگپور بمقام سید پور میں ایک تعلیم گاہ روح الاسلام کے نام سے قائم کی گئی ہے جس میں تعلیم و تربیت کے ساتھ طلباء کو صنعت و حرفت کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ تمام مخیر اور ایثار پیشہ مسلمانوں سے اپیل ہے کہ اس مدرسہ کیلئے ایک معلم کا تقرر فرما دیں جو سند یافتہ اور تجربہ کار ہو۔ (ریاض الدین احمد مدرسہ روح الاسلام سید پور ضلع رنگپور)

عازمین بیت اللہ کو اطلاع

جو حضرات امسال حج بیت اللہ کی سعادت سے بہرہ اندوز ہونا چاہتے ہوں وہ حج کے متعلق جملہ معلومات محمد زکریا مینار ربیا ناگپاڑہ روڈ عبداللہ شکور بلڈنگ بمبئی ۸ کے پتہ سے حاصل کریں۔ (الجمعیۃ)

مرحومہ بیگم بھوپال کی یادگار

بیادگار ہزہائینس بیگم سلطان جہاں صاحبہ تاج النسواں خلد آشیاں سابق فرمانروائے ریاست بھوپال جام اقبالہا ایک علمی و ادبی و تاریخی اردو رسالہ تاج النسواں محض خواتین ہند کے علمی دلچسپیوں کو اضافہ کرنے کے لئے زیر ادارت مولوی محمد سعید خاں صاحب دانور برقی الہ آبادی یکم نومبر ۱۹۳۴ء کو میدان عمل میں آنے والا ہے جس کا سالانہ چندہ ۶ روپیہ ہے۔ (دفتر رسالہ پروانہ دہلی)

ظفر اللہ قادیانی کے تقرر کے خلاف احتجاج

جمعیۃ شبان المسلمین چھپانگر میں مندرجہ ذیل تجویز منظور کی گئی۔ انجمن شبان المسلمین چھپانگر کا یہ جلسہ سر فضل حسین کے جانشین کی حیثیت سے ظفر اللہ قادیانی کو مقرر کرنا چاہتی ہے۔ ظفر اللہ قادیانی سے اس لئے وہ مسلمانوں کا ترجمان اور نمائندہ نہیں ہو سکتا۔ (محمد انیس الحق ریاست چھپانگر)

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نادر ہے جو نایاب شدہ رعنائی ہے دو ترجمے ہیں۔ پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے۔ دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے۔ حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو عطر ہے نادر تفسیر کا مثل ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مسند حاکم، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزار، مسند امام احمد، اسباب نزول از جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام قرآن و مسائل، قصص تاریخ، حکایات ظاہری و باطنی اشارات و حنفیہ تفسیر کی جو بابہ الامتیاز خصوصیات ہو سکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصے ہیں۔ [illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی۔ علمی۔ اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ
مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائے گا۔

صحائف رحمانی ... قیمت ۱۰
دین حق اور کفر خالص ... قیمت ۱۰
نامہ حقانی در کذب قادیانی ... قیمت ۵
اطلاع رحمانی ... قیمت ۸
دوسری شہادت آسمانی ... قیمت ۴
ہدیہ عثمانیہ ... قیمت ۴
انوار ایمانی ... قیمت ۴
حقیقۃ المسیح ... قیمت ۴
آئینہ کمالات مرزا ... قیمت ۴
مسیح قادیان کی حالت کا بیان ... قیمت ۳
معیار صداقت ... قیمت ۱
معیار المسیح ... قیمت ۳
حقیقت رسائل اعجازیہ ... قیمت ۳
ختم نبوت فی القرآن فی الحدیث و الآثار ... قیمت ۸

حیات محمود اسیر مالٹا۔ حالات سفر و اسارت مالٹا حضرت شیخ الہند مرتبہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی قیمت ۱۲
علم الکلام مصنفہ مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی ... قیمت ۴
اعجاز القرآن قیمت ۴ صراط مستقیم قیمت ۲ دلائل الخیرات بلا جلد ۸

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

تیار ہے ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے
روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ
کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند بالتصویر سوانح عمری شائع ہو گئی
حیات حافظ رحمت خاں
مولفہ سید الطاف علی صاحب بی اے علیگ بریلوی جس میں
آنریبل سر سیتا رام صاحب پریسیڈنٹ یو۔پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے
اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم۔ اے مقیم لندن نے
مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے
حجم چار سو صفحات سائز ۲۲×۱۸ کاغذ چکنا چکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ رنگ کی چھپی ہوئی
نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے (۳)
المشتہر: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم
مع
خلاصۃ التفاسیر

[illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تار کا پتہ: الجمعیۃ دہلی

یداللہ علی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی۔ یوم دوشنبہ ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۵۳ ہجری مطابق یکم اکتوبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۴

فریب زندگی

بلبل بیکس کی بربادی کا ساماں دیکھئے
شکوہ کر کے انقلاب حشر ساماں دیکھئے
صبح سے وابستہ شوق دید جاناں دیکھئے
یہ وہ دنیا ہے کہ جس کی وسعتوں کی حد نہیں
روتے روتے ہجر میں جب تھک کے سو جاتا ہوں میں
پھر مجھے بے صبر کہئے پھر یہ طعنے دیجئے
عمر کے گھٹنے کو سب کہتے ہیں بڑھنا عمر کا
فصل گل فصل خزاں وحشت میں دونوں ایک ہیں
بے کسی، بے طاقتی، بے مائیگی، بیچارگی

چار تنکوں پر ہجوم برق و باراں دیکھئے
یعنی اس مغرور کو سر در گریباں دیکھئے
میرے جینے کا سہارا شام ہجراں دیکھئے
آپ دل کیا دیکھتے ہیں دل کے ارماں دیکھئے
نیند کہتی ہے کہ اب خواب پریشاں دیکھئے
اس سے پہلے آپ اپنے عہد و پیماں دیکھئے
یہ فریب زندگی مرگ ساماں دیکھئے
چھوڑیئے صحن گلستاں اب بیاباں دیکھئے
دشت غربت دیکھئے یہ ساز و ساماں دیکھئے

جایئے کیوں جا کر خفت اٹھانے کیلئے
بزم دشمن میں قمر کیوں انکو پنہاں دیکھئے

(قمر بدایونی)

معاصرین کے افکار و آراء

مسلمانوں کا فرض

[illegible]

مزدور جماعت کو نیک صلاح

[illegible]

دنیا کا امن

[illegible]

قرآن کریم اور مطابع

[illegible] ... اگر یہ صورت حال باقی رہی تو خطرہ ہے؟

ضروری گزارش

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہئے کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔ (منیجر الجمعیۃ دہلی)

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible] ... جاسکتیں، الا یہ کہ بدقت کھینچ کر اوپر لائی جائیں۔

گزشتہ اشاعت میں ڈاکٹر ... صاحب کے جس نو ایجاد آبدوز غبارہ کا مختصر [illegible] ... ڈاکٹر صاحب اوپر آتے ہیں اور اسی سوراخ میں سے باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جنکو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نو مسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے۔ اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون، اسکے حجم اور اس کی کتابت طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک ہے۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس بائیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ۔ دہلی

تفسیر سیرت

سمندر کی تہ میں حضرت یونس علیہ السلام کی پکار

عرش اور فرش کی معراج کا تفاوت

انبیاء کرام کا تعلق باللہ اور محن و ابتلاء کا فلسفہ

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند)

حضرت امام الحرمین کا واقعہ

اسی سلسلے میں حضرت امام الحرمین کا واقعہ مجھے یاد آگیا۔ ان کی مجلس میں ایک دفعہ ایک شخص نے دریافت کیا تھا کہ اللہ تعالے کا کوئی مکان ہے یا نہیں وہ محدود ہے یا غیر محدود کسی مکان کے ساتھ اسکو مختص کرسکتے ہیں یا نہیں؟ حضرت امام الحرمین نے جواب دیا کہ وہ مکین نہیں ہے اور اس کو کسی مکان کے ساتھ مختص یا کسی مکان میں محدود نہیں کر سکتے۔ سائل نے دلیل دریافت کی تو ...

ذوالنون اور صاحب الحوت فرمایا۔ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ذوالنون مچھلیاں پکڑنے کی وجہ سے مشہور ہوگیا۔ اس قسم کی مناسبت سے القاب متعین ہوجایا کرتے ہیں۔

حضرت ذوالنون مصری کا واقعہ

مجھے حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ یاد آگیا۔ ایک دفعہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ مچھلیاں پکڑ رہے تھے اور مچھلیاں پکڑ پکڑ کر ...

حضرت یونس کی معراج

دردانیال پر ترکی گورنمنٹ کے فوجی استحکامات

غازی کمال پاشا اور فوجی افسران دردانیال پر

جابجا ریلوں اور سڑکوں کی تعمیر مشرقی تھریس کا مستقبل

توفیق رشدی بے کا تہلکہ انگیز اعلان

مارچ ۱۹۳۳ء میں تخفیف اسلحہ کی جو سب سے پہلی کانفرنس جینوا میں منعقد ہوئی تھی اس میں ترکی کے وزیر خارجہ توفیق رشدی بے نے اپنی حکومت کی طرف سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ معاہدہ لوزان کی وہ دفعہ جس میں ترکی کو دردانیال پر قلعہ بندی سے روکا گیا ہے منسوخ کردی جائے۔ اس وقت سے دردانیال کا مسئلہ قوموں کی توجہات کا مرکز بن گیا ہے اور سیاسی حلقوں میں اس بارے میں کافی دلچسپی کا اظہار کیا جارہا ہے کیونکہ دردانیال وہی مقام ہے جس نے جنگ عمومی کے دوران میں تمام دنیا کے اندر خاص اہمیت حاصل کرلی تھی۔

ترکی گورنمنٹ اور جمعیۃ اقوام

جس وقت ترکی گورنمنٹ نے معاہدہ لوزان کی دفعہ متعلقہ دردانیال پر دستخط کئے تھے اس وقت وہ جمعیۃ اقوام کو زبردست قوت تصور کرتی تھی اور سمجھتی تھی کہ تمام یورپ میں اسکو مرکزی اقتدار حاصل ہے مگر اب ترکی کو محسوس ہوگیا ہے کہ جمعیۃ اقوام بنیادی اعتبار سے کمزور ہے اور معنوی منافست اور مقابلہ آرائی میں تحلیل کا بڑی حصہ ہے اس لئے بدستور اس کے اقتدار کو تسلیم کئے جانا مردہ کو زندہ تصور کرنے کے مرادف ہے۔ معاہدہ لوزان کی دفعہ کی رو سے ترکی کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ جنگی جہازات کو دردانیال سے گزرنے میں تعرض کرسکتی ہے مگر غیر جانبدار حکومتوں کے جہازات اور تجارتی اسٹیمروں کو گزرنے میں مزاحم و مانع نہ ہوگی۔ اس طرح ایک طریقہ سے حکومت ترکیہ کو دفاعی حق سے محروم کردیا گیا تھا۔

مختلف جہات میں ریلوں کی تعمیر

دردانیال کا ترکی معائنہ

دردانیال پر ترکوں کی چڑھائی

توفیق رشدی بے کا اعلان

مشرقی تھریس کو فوجی مستقر بنانے کا ارادہ

مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہم العالی کی مشہور و معروف اور نادر تفسیر یعنی

مکمل بیان القرآن

کے بعد نظر ثانی و اصلاح حضرت مؤلف دام ظلہم طبع ہونے کی خوشخبری

اور قیمت میں بے حد رعایت

المشتہر محمد شبیر علی مالک اشرف المطابع تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

ہسپانیہ میں سانڈوں کی لڑائی

سرمہ نور افزا

اینڈن کالج دریا گنج دہلی

پرنسپل

امارت شرعیہ صوبہ بہار و اڑیسہ کا انتخابی اعلان

حقوق مسلمین کی حفاظت اور دیگر مفاسد کا علاج

تمام ہندوستان میں پہلا تجربہ

نظام حکومت

یورپ کے جمہوری نظام حکومت کی تقلید میں ہندوستان میں بھی قانون ساز مجالس (یعنی صوبجاتی کونسلیں، اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ) قائم ہوئی ہیں جن میں بحالت موجودہ ہر قوم کے کچھ نمائندے اسی قوم کی رایوں (ووٹوں) سے منتخب ہوکر ممبر ہوتے ہیں۔ اگرچہ اس قسم کا گراں بار اور پر پیچ نظام حکومت ہندوستان جیسے ملک کیلئے نہ صرف یہ کہ غیر موزوں ہے بلکہ تباہ کن بھی ہے ساتھ ہی کے ساتھ موجودہ دستور آئین کی رو سے ان قانون ساز مجالس کے اختیارات بھی نہایت محدود اور ناقص ہیں۔ اسلئے تمام ہندوستانیوں کی یہ فطری خواہش ہونی چاہئے کہ ایک ایسا بہتر نظام حکومت قائم ہو جو ہندوستان کے حسب حال ہو اور جس کا مقصد فرمانروائی ...

فرض ہے کہ وہ اپنا ایک نظام ملت قائم کرکے باہمی عدل و انصاف کے کم از کم ان اصولوں اور شرعی قوانین کو اپنے اوپر خود نافذ کریں جو موجودہ حالت میں کرسکتے ہوں جیسا کہ شریعت اسلامیہ نے اس کی تعلیم دی ہے اور برابر اس کو قائم رکھیں تا آنکہ پورے ملک میں ایک ایسی بہتر حکومت قائم ہو جائے جس کے ذریعہ اس نظام ملت کے فرائض بھی ادا ہونے لگیں۔ مگر یہ معلوم ہے کہ اس وقت تک ہندوستانی حکومت میں جتنی تبدیلیاں ہوئی ہیں یا آئندہ سالوں میں عنقریب ہونے والی ہیں اس کے ذریعہ ان مقاصد کا پورا ہونا بظاہر مشکل ہے اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو ہر سمجھدار مسلمان بلا دقت سمجھ سکتا ہے۔

موجودہ قانون ساز مجالس کی حیثیت

دستور حکومت کی تبدیلی

امارت شرعیہ کی تجویز

حقوق مسلمین کی حفاظت اور دیگر مفاسد کا علاج

تمام ہندوستان میں پہلا تجربہ

ممبران اسمبلی کی بے راہ روی کے اسباب

اصل مقصد

(باقی صفحہ ... پر ملاحظہ فرمائیے)

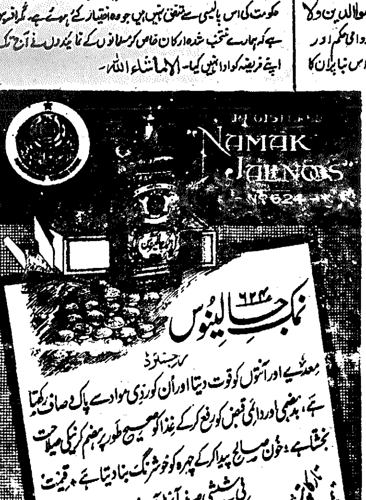

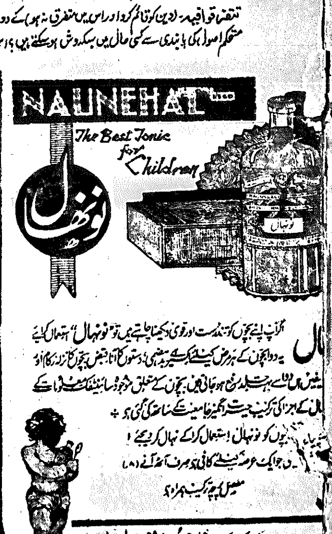

غیر ممالک میں بھی لاثانی

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

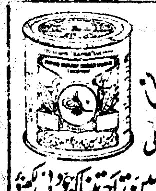

احمد حسین دلدار حسین تاجر تمباکو ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۲۱ رجمادی الثانی ۱۳۵۳ ہجری

امارت شرعیہ صوبہ بہار کی انتخابی جدوجہد

رائے دہندگان کیلئے ایک بصیرت افروز اعلان

آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ ہم امارت شرعیہ صوبہ بہار واڑیسہ کی مجلس انتخابات کا وہ اعلان درج کر رہے ہیں جو مجلس مذکور نے صوبہ بہار میں اپنے نامزد کردہ امیدواروں کو رائے دہندگان کی حمایت کے لئے پیش کرتے ہوئے شائع کیا ہے۔ ہم نے اس اعلان کو شروع سے آخر تک پڑھا ہے اور بلا خوف تردید پورے یقین و وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اب تک آئندہ انتخابی جدوجہد کے سلسلہ میں جس قدر اعلانات شائع ہوئے ہیں ان سب میں امارت شرعیہ کا اعلان سب سے زیادہ مفید مؤثر اور واضح اعلان ہے اور اس کو دیکھنے ہی یہ امر پوری طرح روشن ہو جاتا ہے کہ امارت شرعیہ نے انتخابات میں حصہ لینے اور اپنے امیدواروں کو مجالس مقننہ میں بھیجنے کے لئے جو نصب العین اپنے سامنے رکھا ہے اور جو اغراض و مقاصد متعین کئے ہیں وہ نہایت بلند اور اعلیٰ ہیں۔ اگر صوبہ بہار کے مسلمانوں میں اسلامی زندگی بالکل ختم نہیں ہوگئی ہے تو ہمیں یقین ہے کہ وہ اس اعلان کے بعد متفقہ طور پر امارت کے ساتھ وابستہ ہو جائیں گے اور حالات و واقعات کو خاموشی کے ساتھ دیکھنے اور ہر قسم کی تباہیوں اور ہلاکتوں کو غفلت و لاپروائی کے ساتھ برداشت کرنے کے بجائے ایک باعمل اور حساس قوم کی طرح امارت کی آواز پر لبیک کہیں گے اور اپنی تمام سرگرمیوں کو اس کی کامیابی کے لئے وقف کر دیں گے۔

امارت شرعیہ کی مجلس انتخابات کا یہ اعلان ... تمام رائے دہندگان کو جن کے لئے یہ اعلان جاری کیا گیا ہے ... کرنا چاہئے تاکہ وہ امارت شرعیہ کی پوزیشن کو اچھی طرح سمجھ لیں ...

زیادہ بڑھنے اور پھیلنے دینا ان لوگوں کا طریق کار نہیں ہو سکتا جو اس وقت کچھ تھوڑی بہت زندگی رکھتے ہیں اور آئندہ بھی زندہ رہنا چاہتے ہیں اسلئے امارت شرعیہ کی مجلس انتخابات نے اپنے اعلان میں اس نصب العین کی وضاحت کرنے کے بعد جس کا ہم ابھی ذکر کر چکے ہیں اس ضرورت کو بھی پوری اہمیت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ موجودہ دور میں حکومت نے عوام الناس کو جو کچھ بھی اختیارات دے رکھے ہیں اور جیسی بھی مجالس مقننہ قائم ہیں ان سے بہرحال فائدہ اٹھایا جائے اور انہیں ان کی حالت پر نہ چھوڑا جائے۔

اسمبلی اور کونسلوں سے گذشتہ چند سال کے اندر جو تجربات حاصل ہوئے ہیں وہ بلاشبہ مجلس انتخابات کے سامنے تھے۔ اور ہمیں یہ دیکھ کر اطمینان ہوتا ہے کہ کم از کم اس مجلس نے اس فرض کو پوری طرح سمجھ لیا ہے جس کے علاج کے لئے وہ آگے بڑھ رہی ہے۔ گذشتہ اسمبلی نے ہندوستان کی قومی و ملی زندگی میں مسلمانوں کے نقطۂ نگاہ سے دو نہایت زبردست نقصانات پہنچائے ہیں۔ پہلا نقصان تو یہ ہے کہ یہ اسمبلی شروع سے لے کر آخر تک ہمیشہ حکومت مسلطہ کی فرمانبردار اور اطاعت گذار لونڈی رہی اور اس نے قوم کے مشترکہ مفاد کو پس پشت ڈال کر ہر موقع اور ہر ضرورت پر حکومت کا ساتھ دیا ...

اور اگر وہ خدانخواستہ ایسا نہیں کریں گے تو ان سے احتساب ہو سکے گا اور آئندہ انتخابات میں ان کا یہ منہ نہیں ہوگا کہ وہ کسی ایک مسلمان سے بھی رائے دینے کے لئے کوئی حرف کہہ سکیں۔

آخر میں ہم اس امر کو واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ امارت شرعیہ کی مجلس انتخابات کے اعلان میں وہ تمام باتیں موجود ہیں جو جمعیۃ علمائے ہند نے اپنے مرادآباد والے ریزولیشن میں شامل کی تھیں اور جن کے متعلق جمعیۃ نے یہ طے کیا تھا کہ جو کوئی جماعت ان امور کو اپنے امیدواروں کے لئے مدار انتخاب بنائے گی جمعیۃ کو اس کے نمائندوں کی تائید و حمایت کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ اس عہد نامے کے بعد جو امارت شرعیہ کی مجلس انتخابات اپنے امیدواروں سے لے رہی ہے امارت کے نمائندوں کو جمعیۃ علمائے ہند کی پوری حمایت حاصل ہے اور اس طرح نہ صرف مقامی حیثیت سے بلکہ آل انڈیا حیثیت سے بھی امارت کے کھڑے کئے ہوئے امیدوار ملک کی سب سے بڑی مذہبی جماعت کی تائید کے مالک ہیں اور اس لئے صوبہ بہار کے مسلم ووٹروں کا فرض ہے کہ وہ سوائے ان تین امیدواروں کے جن کو مجلس انتخابات نے نامزد کیا ہے اور کسی امیدوار کو ووٹ نہ دیں اور بہت بڑی اکثریت سے ان امیدواروں کو کامیاب کرکے یہ ثابت کردیں کہ صوبہ بہار کے مسلمانوں میں اب تک اسلامی زندگی اور اسلامی ذہنیت موجود ہے اور وہ مذہب اور ملک کی آزادی کو دوسرے تمام خیالات سے مقدم خیال کرتے ہیں۔

امارت کے امیدواروں کے متعلق ہم آئندہ اشاعتوں میں کسی قدر تفصیل کے ساتھ اظہار خیال کریں گے۔

شذرات

مسٹر آصف علی کے مقابل

دہلی کے حلقہ سے مسٹر آصف علی کے مقابلہ میں اگر کوئی بااصول اور لائق امیدوار کھڑا کیا جاتا اور کسی مخصوص پروگرام کے ماتحت اس کی تائید و حمایت کے لئے ہندو مسلم رائے دہندگان سے اپیل کی جاتی تو ہم اس اقدام کو کسی نہ کسی حد تک کوئی ...

... ایسے شخص ہیں کہ کسی نے آج تک ان کی قومی و ملکی خدمات کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں سنا ہے۔ گذشتہ انتخاب کے موقعہ پر وہ اسمبلی کے لئے ضرور کھڑے ہوئے تھے مگر ان کے مقابلہ میں ایک اصولی امیدوار رگھندی لال جو کہار برادری سے تعلق رکھتے ہیں کامیاب ہوگئے اور وہ ناکام رہے۔ ان کے اثر و رسوخ کا اندازہ تو صرف اسی ایک واقعہ سے کیا جا سکتا ہے اس کے برعکس مسٹر آصف علی کو دہلی کا بچہ بچہ جانتا ہے اور ہر شخص کو یہ معلوم ہے کہ ان کی زندگی کا بہت بڑا حصہ قومی خدمت میں گذرا ہے اور انہوں نے محض اصولوں کی خاطر بے شمار قربانیاں کی ہیں ... جن لوگوں کو دہلی کی پبلک زندگی کا کچھ بھی تجربہ ہے وہ اس امر پر متفق ہیں کہ دہلی کے ہندو مسلمانوں میں اس وقت مسٹر آصف علی کو جس قدر زبردست اکثریت حاصل ہے اس کا مقابلہ کوئی دوسرا امیدوار کر ہی نہیں سکتا خواہ وہ کتنا ہی بااثر کیوں نہ ہو اور لالہ نانک چند صاحب کا تو کہنا ہی کیا ہے۔

نام استعمال کرتے چلے جا رہے ہیں اور ان کی پارٹی کے آدمی بار بار گاندھی جی کی ... کا ذکر بعض اس لئے کرتے ہیں کہ لوگوں کی توجہ ان کی طرف مبذول ہو جایا کرے۔ چنانچہ پچھلے دنوں پنڈت نیکی رام شرما نے اس سلسلے میں جو کھیل کھیلا ہے وہ بہت زیادہ قابل اعتراض رہا ہے۔ ان کی تازہ ترین حرکت یہ ہے کہ انہوں نے گاندھی جی کو ایک تار دہلی کی شکست کے ... معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جی اس کی تردید کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مجھے اس کی خبر بھی نہیں ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ آخر یہ پنڈت نیکی رام شرما کون ہیں اور انہیں کس نے یہ اختیار دیدیا ہے کہ وہ پنڈت مالویہ کے نام پر تار کھڑکھڑاتے پھریں۔ کیا اس قسم کی حرکتوں سے ہی آج تک کسی نے الیکشن جیتا ہے اور کیا اس قسم کی اوچھی کارروائیاں کامیاب ہو سکتی ہیں۔

جمعیۃ اقوام اور ممالک ایشیاء

افغانستان کی رکنیت کے بعد اب جمعیۃ اقوام میں چار اسلامی حکومتیں داخل ہوگئیں۔ ایران تو ابتداء ہی شامل تھا کیونکہ اسے جنگ عظیم سے کوئی تعلق نہیں رہا تھا اور دول عظمیٰ اس سے کچھ ناراض بھی نہ تھیں اس لئے ایران کو ۱۹۱۹ء میں ہی رکن بنا لیا گیا تھا۔ اس کے بعد ۱۹۳۲ء میں ٹرکی اور عراق جمعیۃ اقوام میں داخل ہوئے اور اب ۱۹۳۴ء میں افغانستان کو باقاعدہ طور پر جمعیۃ اقوام کا رکن بنایا گیا ہے۔ ٹرکی نے اسی سال جمعیۃ کے اندر ایک امتیازی پوزیشن بھی حاصل کی ہے یعنی وہ جمعیۃ کی کونسل کا جو انتظامی معاملات میں اختیارات رکھتی ہے منتخب ہوگیا ہے۔ اس طرح ہر سال جنیوا میں جمعیۃ اقوام کے اجلاس کے ساتھ ساتھ چار اسلامی سلطنتوں کے نمائندوں کا اجتماع بھی ہوا کرے گا۔ اگر اس اجتماع کو ممالک اسلامیہ اور ایشیا کے لئے کچھ مفید بنانے کی کوشش کی جائے تو کامیابی یقینی ہو سکتی ہے ... اس قسم کی ایشیائی جمعیۃ اقوام کی اساس و بنیاد بن سکتا ہے۔

پنڈت مالویہ کی تردید

... اور اگر وہ اس پارٹی کے نام سے کام کئے جائیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا مگر یہ امر نہایت قابل افسوس ہے کہ ...

حوادث واحکام

استفتاء

سیاسیات سے گاندھی جی کی علیحدگی یقینی ہے

کانگریس کے اجلاس بمبئی میں بھی گاندھی جی شرکت نہ کریں گے

واردھا میں گاندھی جی اور سردار پٹیل کی ملاقات

بمبئی ۲۸ ستمبر۔ یہ امر اب یقین کے درجہ تک پہونچ گیا ہے کہ گاندھی جی کانگریس کے اجلاس بمبئی سے پہلے یا اس کے بعد کانگریس کی عملی رہنمائی سے دستکش ہو جائیں گے۔ اس رائے سے بہت سے کانگریسی کارکنوں کا اتفاق ہے اور گاندھی جی کے اہم بیان کے بعد حالات نے جو صورت اختیار کی ہے اس سے بھی اس خیال کو تقویت پہونچتی ہے۔

واردھا ۲۸ ستمبر۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل صدر کانگریس گاندھی جی اور بابو راجندر پرشاد سے تبادلۂ خیالات کرنے کے بعد آج رات بمبئی روانہ ہوگئے ہیں۔ روانگی سے قبل دوران ملاقات میں آپ نے فرمایا۔ گاندھی جی کے بیان کے بارے میں میرے خیالات سب کو معلوم ہیں۔ میں نے دو ہفتہ قبل ان سے گذارش کی تھی کہ ان کو ان اسباب کی بنا پر جو انہوں نے اپنے بیان میں دئے ہیں کانگریس کی رہنمائی سے علیحدہ ہو جانا چاہئے۔ اگر گاندھی جی نے کانگریس کے اجلاس میں شرکت نہ کرنے کا فیصلہ کرلیا تو یہ بالکل حالات کے مناسب ہوگا اور اس طرح وہ اپنی تجاویز کے متعلق کانگریس کے فیصلوں پر اپنا اثر نہ ڈال سکیں گے اگر گاندھی جی کانگریس کے اجلاس میں شریک نہ ہوئے تو اس سے کانگریس کے نظام پر خوشگوار اثر پڑیگا۔

بمبئی میں پولیس پارٹی پر تلوار سے حملہ

حملہ آور پر ریوالور سے فائر۔ آٹھ پولیس افسر زخمی ہوگئے

شمشیرزن ہسپتال جاکر ہلاک ہوگیا

بمبئی ۲۸ ستمبر۔ ایک ہندوستانی ڈاکٹر جو دیا جس پر ۶ ماہ کا کرایہ مکان واجب تھا اس نے کرایہ وصول کرنے والے کو قتل کی دھمکی دی جس پر محصل نے پولیس کی امداد طلب کی۔ سرجنٹ ٹیلر خالی الذہن ہوکر بغیر کسی اسلحہ کے ایک حوالدار کے ہمراہ موقعہ پر پہونچے۔ جب سرجنٹ مذکور نے دیکھا کہ ڈاکٹر اپنے مکان پر قفل چڑھا کر بند ہوگیا ہے تو اس نے زبردستی دروازہ کھلوایا۔ دروازہ کھلتے ہی ڈاکٹر ایک تلوار لیکر باہر نکلا اور سرجنٹ پر وار کرکے اس کی کلائی کو زخمی کر دیا۔ حوالدار حملہ آور کی تلوار چھیننے کے لئے جھپٹا جس پر حملہ آور نے اس کی ناک پر تلوار ماری اس طرح دوسرے سپاہی کو بھی زخمی کر دیا۔ خطرہ کی گھنٹی بجانے کے بعد انسپکٹر برڈ نصف درجن افسروں کے ہمراہ ٹیکسی میں سوار ہوکر موقعہ پر پہونچے اور حملہ آور نے ان پر بھی حملہ کردیا۔ حملے کے بعد مسٹر برڈ انسپکٹر نے ایک فائر کیا جو نشانہ پر نہیں بیٹھا اس اثناء میں حملہ آور نے تلوار سے مسٹر برڈ کی کلائی کو سخت زخمی کر دیا اور دوسرے افسروں پر بھی حملہ آور ہوا۔ مسٹر برڈ نے دوبارہ حملہ آور پر ریوالور سے فائر کیا اور گولی اس کے سینہ میں پیوست کردی۔ اس کے بعد تمام زخمیوں کو ہسپتال لیجایا گیا جہاں حملہ آور گولی کے زخم سے مر گیا۔ جائے وقوعہ پر پولیس گارڈ متعین کر دیا گیا ہے۔

دارالحکومت

دہلی کانگریس کمیٹی کا اجلاس

عہداروں کا انتخاب

دہلی ۲۸ ستمبر۔ کل شام ضلع کانگریس کمیٹی کی پہلی میٹنگ پروفیسر اندر کی زیر صدارت کانگریس کے دفتر میں ہوئی۔ میٹنگ میں عہدیداران اور ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کا انتخاب ہوا۔ مندرجہ ذیل عہدہ دار اتفاق رائے سے منتخب ہوئے:۔

پریسیڈنٹ:۔ پروفیسر اندر

سینیر وائس پریسیڈنٹ:۔ مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند

وائس پریسیڈنٹ:۔ بہن پاربتی دیوی

" " مسٹر آصف علی

جنرل سکریٹری:۔ بابو جگل کشور کھنہ

جوائنٹ سکریٹری:۔ مسٹر دی پی ورما

" " مسٹر بھولچند جینی

" " مسٹر ہلال احمد صاحب زبیری ایڈیٹر الجمعیۃ

خزانچی:۔ مسٹر نرسنگھم

ضلع کانگریس کمیٹی کا جلسہ

مکمل آزادی کے حصول تک سرگرم رہنے کا عزم

عبداللہ فاروقی کے خلاف استغاثہ

دہلی کے اخبار نویسوں کا جلسہ

جنگل والی مسجد کے مقدمہ کا فیصلہ

دہلی ۲۷ ستمبر۔ جنگل والی مسجد کے جھگڑے کے سلسلہ میں پولیس نے دہلی کے ۲۴ سرکردہ مسلمان سوداگروں کو گرفتار کیا تھا۔ عدالت میں ملزمان کو دو حصوں میں تقسیم کرکے علیحدہ علیحدہ مقدمہ چلایا گیا تھا۔ آج مسٹر اعجاز حسین مجسٹریٹ درجہ اول نے اس مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ ولی اللہ والی پارٹی کو مجسٹریٹ نے بری کر دیا اور حافظ محمد عثمان والی پارٹی کے ۱۲ اشخاص سے دو دو ہزار کی ضمانت اور مچلکہ طلب کیا گیا۔ بصورت عدم ادخال ضمانت ایک ایک سال قید سخت کی سزا کا حکم دیا گیا۔ ضمانتیں داخل کردی گئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس فیصلے کے خلاف عدالت سشن میں اپیل دائر کی جائے گی۔

حجاج کو جہازوں میں خوراک کی تکلیف

حکومت ہند نے ترمیم منظور کرلی

شملہ ۲۸ ستمبر۔ حکومت ہند نے ہندوستانی حجاج کے جو نئے قواعد بنائے تھے ان میں سے ایک یہ تھا کہ حاجی خود کھانا نہیں پکا سکیں گے بلکہ جہازوں کی کمپنیاں خود ان کے لئے کھانا مہیا کریں گی۔ ... اس پر حاجیوں کی طرف سے حکومت ہند کو شکایات موصول ہوئیں کہ ہندوستان کے تمام حجاج کو ایک ہی طرح کا کھانا دیا جاتا ہے حالانکہ سندھی، افغانی، بلوچستانی، بنگالی، آسامی وغیرہ باشندوں کی خوراک علیحدہ علیحدہ ...

کانفرنس کال کا افتتاح

بیٹھے بیٹھے پانچ ممالک سے گفتگو

دہلی سے کشمیر تک ہوائی سفر

پونے تین گھنٹہ میں طے کیا گیا

صدر کانگریس کے استقبال کی تیاریاں

عبدالغفار نگر کا افتتاح

طالب علم کے کمرہ پر پولیس کا چھاپہ

عبدالقیوم ملزم سشن سپرد کردیا گیا

میانوالی کے قضیہ پر سرکاری بیان

مسز نہرو کی نازک حالت

جرمنی میں اشتراکی پارلیمنٹ کا ڈپٹی گرفتار

چاٹگاؤں کے علاقہ سے فوج ہٹالی گئی

مجسٹریٹ نے ہندو و مسلمان نوجوانوں کے خلاف کرفیو آرڈر میں ترمیم کرکے آسان کرنے اور چند علاقوں سے فوجی دستوں کو ہٹانے کا اعلان کیا لیکن یہ کارروائی تجربہ کے طور پر عمل میں لائی گئی ہے۔

امارت شرعیہ صوبہ بہار و اڑیسہ کا انتخابی اعلان

(بسلسلہ صفحہ ۴)

مولانا اسمٰعیل غزنوی کی ...

جمعیۃ اقوام میں افغانستان کا داخلہ منظور کرلیا گیا

افغانستان کی تائید میں ۲۹ حکومتوں کی آراء

لیگ کی اسمبلی میں سرآغا خاں کی تقریر

لندن ۲۸ ستمبر۔ کل صبح جمعیۃ اقوام کی اسمبلی کے اجلاس میں افغانستان کو جمعیۃ اقوام میں شامل کرلیا گیا اور وہ اس جمعیۃ کا رکن بن گیا۔ افغانستان کی تائید میں ۲۹ حکومتوں نے ووٹ دیئے اور کسی ایک نے بھی مخالفت نہیں کی جس وقت اسمبلی میں افغانستان کا معاملہ پیش ہوا تو ہندوستان برطانیہ ... کے نمائندوں نے اس کی حمایت کی اور بالاتفاق فیصلہ کیا کہ افغانستان کی شمولیت جمعیۃ اقوام کی بہت بڑی خدمت ہوگی۔ سرآغا خاں نے اسمبلی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ افغانستان اپنی قوم کو دنیا کے اضطراب انگیز حالات سے دور رکھے۔ ... جمعیۃ اقوام کو یقیناً تقویت حاصل ہوگی۔

جمعیۃ اقوام کے اخراجات کے سلسلہ میں طے پایا کہ افغانستان بقدر ایک حصہ خرچ کا ذمہ دار ہوگا۔ روس پر بقدر ۹ حصہ کے خرچ کا بار ڈالا جائے گا۔ یہ فرانس اور جرمنی کے ذمہ ہے۔

ہوس سرمایہ داری کا افسوسناک نتیجہ

ساہوکاروں اور مقروضوں کے درمیان خوفناک جنگ

۷ اشخاص ہلاک اور پچاس مجروح ہوگئے

لاہور ۲۸ ستمبر۔ موضع ہرنالی ضلع میانوالی کے ایک ہندو ساہوکار پر دو سو اشخاص نے حملہ کردیا۔ حملہ آوروں میں سے بہت سے گھوڑوں پر سوار تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک ساہوکار روپ چند نے ایک مسلمان کے خلاف چھ ہزار روپے کی ڈگری حاصل کرلی تھی چنانچہ وہ ایک سو افراد کے ساتھ جن میں قرق امین بھی شامل تھے اس کی اراضی قرق کرنے کے لئے موضع میں پہنچے۔ وہاں ایک ہجوم نے جو مسلح تھا مزاحمت کی جس پر دونوں پارٹیوں میں جنگ شروع ہوگئی جس میں آٹھ افراد ہلاک اور پچاس مجروح ہوئے۔ ہلاک شدگان میں ساہوکار روپ چند اور اس کی پارٹی کے آدمی شریک ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جنگ کے دوران میں ایک مسلمان عورت نے قرآن کریم ہاتھ میں لیکر لوگوں سے جنگ ختم کرنے کی اپیل کی لیکن اس کی اپیل پر کسی نے توجہ نہ کی۔ فرقہ وارانہ فساد کا اندیشہ کیا جاتا ہے۔ ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس موقعہ پر پہنچ گئے ہیں۔

وائسرائے کی مجلس منتظمہ کا مسلمان ممبر

آٹھ کروڑ مسلمانوں کا نمائندہ کون ہوسکتا ہے

پنڈت جواہر لال نہرو کی رہائی کی درخواست نامنظور

حکومت کے معاملہ میں عدالت مداخلت نہیں کرسکتی

جاپانی بدھوں کا حکومت ہند سے مطالبہ

کیا مندر بدھوں کے حوالہ کردیا جائے

لنکا شائر والوں کی لعنت کا شکار!

یونٹی بورڈ کے ساتھ جمعیۃ علماء ہند کا اشتراک عمل

مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کا اعلان

(مولانا) احمد سعید سکریٹری جمعیۃ علماء ہند دہلی

یورپین ممالک کے ساتھ حجاز کے تعلقات

کلکتہ اور پٹنہ میں تلاشیوں کی بھرمار

اسلحہ کی برآمد ۱۲ اشخاص گرفتار

سرحد میں فقیر علی نگر کی سرگرمیاں

قبائل کے درمیان جنگ

یونان میں جرمنی یہودیوں کی اقامت

سرآغا کو لارڈ کا خطاب دیا جائیگا

مقتولوں کے خاندانوں کو الاونس

چھوٹی لائن کا انجن دھنس گیا

سرحد میں زلزلہ

قفقاز کے صوبوں میں قحط سالی

نیدرہ ہزار کے قدیم سکوں کی چوری

دنیا کو ہلاک کرنے کیلئے شعاع موت کی ایجاد

چینی کمانڈر کی طرف سے کاشغر میں اسلام کی توہین

عیدگاہ میں زبردستی تصویر آویزاں کردی گئی

احتجاج کرنے پر ایک سوداگر گرفتار۔ مسلمانوں میں سخت اضطراب

شملہ ۲۸ ستمبر۔ کاشغر سے اطلاع آئی ہے کہ چین کے عیسائی کمانڈر نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ مقامی عیدگاہ (یا مسجد) میں چین کے وطن پرور اور چینی جمہوریت کے بانی ڈاکٹر سن یات سین کی تصویر آویزاں کی جائے۔ اس فیصلہ نے تمام مسلمانوں میں سخت ہیجان و اضطراب پیدا کردیا ہے کیونکہ اسلام میں کسی جاندار کی تصویر کا لٹکانا یا رکھنا حرام ہے۔ ایک مسلمان سوداگر نے اس کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ سوداگر مذکور کو احتجاج کرنے کے جرم میں اور اس خطاب کہ اس نے نئے حکام سے گستاخی کی ہے گرفتار کرکے فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ سن یات سین کی تصویر کو عیدگاہ میں آویزاں کردیا گیا ہے۔ کاشغر کی آخری اطلاعات کے مطابق روسیوں کا ایک قافلہ مال و اسباب لیکر ترکستان سے یہاں پہونچ گیا اور اب تمام بازار کارو بار اور خرید و فروخت میں مصروف نظر آتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یوسف جان اور عثمان علی کرغیز کے درمیان اختلافات کی خلیج وسیع ہوگئی ہے۔ اور یامین اور ماسل باشی کے درمیان جنگ کے متعلق افواہیں اڑ رہی ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ کلک کو جانے والے رقبہ میں روسیوں نے سوداگروں کا مال لوٹ لیا ہے۔

مولانا غلام محمد شملوی کی یادگار اور ندوۃ العلماء

(از مسعود عالم ندوی مدیر "الضیاء" (عربی) لکھنؤ)

ہنڈیا میں سانپ پک گیا

پورے خاندان کی افسوسناک ہلاکت

احمد آباد ۲۸ ستمبر۔ دس اشخاص پر مشتمل ایک خاندان سانپ کے زہر کے اثر سے ہلاک ہوگیا ہے۔ ہلاک شدگان میں مرد عورت اور بچے سب شامل ہیں۔

گاندھی جی کے نام پنڈت جواہر لال نہرو کا خط

سیاسیات سے علیحدگی پر زور

خان عبد الغفار خاں اور گاندھی جی دہلی میں

مسلمانان پٹیالہ کے حقوق کی گردن پر چھری

رسالت مآب کی شان میں ایک ہندو کی بیہودہ گوئی

دھولپور میں عظیم الشان جلسہ

ایڈیٹر ریاست کی سزا منسوخ ہوگئی

ہندوستانی اور افغان سرحد میں خط امتیاز

اسمبلی کے انتخابات

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

مرآۃ المثنوی
مرتبہ قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے
رکن دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ
دائرۃ الادب، حیدر گوڑہ، حیدرآباد دکن

ضرورت ہے

محبوب عاشق کے قدموں پر

شرطیہ علاج

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا
بال سیاہ تیل
اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

اکسیر نیا بند

طلاء اکسیر

تبلیغی مرقع
مکتبہ دار التبلیغ دیوبند (یوپی)

تارکا پتہ۔ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ سہ روزہ دہلی

مدیر مسئول ۔ ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی ۔ یوم جمعہ ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۵ اکتوبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۵

تجلیاتِ افق

یہ فریبِ نگہِ چشمِ تماشا کیا ہے
عالمِ حسن ہے کیا، عشق کی دنیا کیا ہے
زندگی کشمکشِ بیم و رجا میں کاٹوں ؟
آتشِ طور اثرِ سوزِ محبت ہے کلیم !
چند فانوسوں میں اک شمعِ تجلی ہے نہاں
زندگی، موت، خوشی، رنج، مصیبت، راحت

کوئی پردے میں جو پنہاں ہے تو پیدا کیا ہے
واہ نیرنگئِ قدرت کا تماشا کیا ہے
اس نگاہِ غلط انداز کا منشا کیا ہے ؟
ہے ترا حسنِ نظر، برقِ تجلا کیا ہے
حسنِ یوسف، دمِ عیسیٰ، یدِ بیضا کیا ہے
ایک مجموعۂ اضداد ہے دنیا کیا ہے

جلوۂ حسن ہی ہے عشق کی تحریکِ افق
ورنہ یہ بیخودئ عاشقِ شیدا کیا ہے ؟

(میر افق کاظمی امروہوی)

معاصرین کے افکار و آرام

علمائے ہند کا اتحاد و اختلاف

چھوڑ دے گی۔ اور یا وہ اپنے اس عقیدہ کی فولادی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا کہ ...

(زمیندار)

تحفظِ اوقاف

ناموسِ رسول کی قیمت

پنڈت مالویہ سے سوال

... اپنے امیدواروں سے یہ وعدہ لیگی کہ اس کمیونل فیصلے کے خلاف کچھ نہ کہنا ...

... کیوں بیا جاتا ہے ۔ کیا ایسا کرنے سے ملک مغالطہ میں نہ پڑیگا ؟ (الجدیث)

دلچسپ حقائق و معلومات

... اور آپ نے دیکھا کہ بالائی سمندر میں بھی مچھلیوں کی بہت بڑی مخلوق آباد ہے ۔ اور تہ کے سمندر میں بھی عجیب عجیب الخلقت آبی جانوروں کی گھنی آبادی ہے ۔

پادری کی لڑکی کا قبولِ اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہوگئی اور اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے اور اس کے علاوہ جتنے مذاہب ہیں وہ سب باطل اور صراطِ مستقیم سے بھٹکا دینے والے ہیں ۔ جب عیسائیوں کو اس کی خبر ہوئی تو تمام پادریوں نے مل کر اس لڑکی پر بے شمار مظالم ڈھائے اور اس قدر جاں گداز اور صبر آزما مصائب میں اسے مبتلا کیا کہ دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے مگر وہ لڑکی اسلام پر ثابت قدم رہی اور اس نے بالآخر تمام پادریوں کی ایک شاندار مجلس میں اسلام کی حقانیت پر ایک بصیرت افروز مناظرہ کیا ۔ فضیلتِ اسلام اور رد عیسائیت کے جس قدر دلائل ممکن تھے وہ تائید الٰہی سے اس لڑکی نے پادریوں کے مقابلہ میں اس خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کئے کہ سامعین حیرت و استعجاب کے سمندر میں غرق ہوگئے اور پادریوں سے کوئی جواب بن نہ پڑا ۔ اور وہ لڑکی ہمیشہ کے لئے اسلام ہی سے وابستہ ہوگئی ۔ اس کا نام زبیدہ تھا اور اسکی پوری زندگی کے واقعات ایک کتاب میں قلمبند کردئے گئے ہیں ۔ اگر آپ کو اسلام کی گذشتہ عظمت و سطوت کا مطالعہ کرنا ہے اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے اور آپ اس کتاب کے ذریعہ تبلیغِ اسلام کا فریضہ ادا کرنا چاہتے ہیں تو فوراً طلب کیجئے ۔ پہلا اڈیشن قریب الختم ہے ۔ اگر دیر ہوئی تو دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا ۔ قیمت فی جلد ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک ۔ تبلیغی مقاصد کیلئے بیس بائیس سے زائد جلدوں کے خریدار کو ۲۵ فی صدی کمیشن دیا جائے گا ۔

ملنے کا پتہ: منیجر الجمعیۃ دہلی

The Aljamiat

Regd No. L 1793.

Vol. XX No. 24 DELHI MONDAY OCTOBER 1. 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبولِ اسلام

اندلس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو اس کتاب کو دیکھئے جس کو پڑھکر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہوجائینگے ۔ قیمت فی جلد ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک ۔

منیجر الجمعیۃ دہلی

لدھیانہ میں عالمگیر کانفرنس کا انعقاد

خلاف شریعت رسوم کے خلاف جہاد

عالمگیر کانفرنس بتاریخ ۱۵ و ۱۶ ستمبر ۱۹۳۴ء بروز ہفتہ و اتوار جوکہ عالمگیریاں لودھیانہ میں مطابق پروگرام نواں سالانہ جلسہ انجمن اخوان الصفا عالمگیریاں نہایت دھوم دھام سے منعقد ہوئی ۔ نیز دوران ایام جلسہ میں سودیشی صنعتوں کو ترقی و فروغ دینے اور صناعوں کی حوصلہ افزائی کے لئے ایک عالمگیر نمائش بھی منعقد ہوئی جس میں نہایت ہی عجیب و غریب سوتی کا کام ۔ کشیدہ کاری ۔ سلائی کا کام ۔ نجاری ۔ مصوری ۔ نقشہ کشی ۔ نقاشی ۔ خوشنویسی ۔ بیزری ۔ زردوزی ۔ دری سازی کے تیار شدہ جات سینکڑوں کی تعداد میں تھے ۔ اور بہترین مصنوعات پر مردوں اور عورتوں کو علیحدہ علیحدہ انعامات دئے گئے ۔

(۱) متمول برادران قوم کو تجارت کی طرف رغبت دلائی اس کے فوائد ذہن نشین کرائے اور اسلامی نقطۂ نگاہ سے اسپر تبصرہ کیا گیا ۔

...

ایڈیٹر یونیورسٹی پنچ کو سزا

محمد حمید اللہ صاحب احراری ایڈیٹر یونیورسٹی پنچ نے مسلم گرلز ہائر ...

دو حد میونسپلٹی میں ہندو گردی

دو حد میونسپلٹی میں ۵ ممبران ہوتے ہیں اور ہندو مسلم ممبران کی تعداد مساوی ہوتی ہے ۔ ممبران نے یہ قاعدہ جاری کر رکھا تھا کہ ایک سال ہندو صدر ہو تو دوسرے سال مسلمان چنانچہ ابتک اس قاعدہ پر عمل درآمد رہا اس دفعہ ۹ مسلمان منتخب ہوئے اور گیارہ ہندو ۔ پانچ نامزد ممبران میں سے ایک پارسی ۔ ایک ہندو ۔ ایک مسلمان اور دو حکومت کے افسران ... اس حساب سے مسلم ایک پارسی اور ہندو ... اس اکثریت سے ہندوؤں نے یہ فائدہ اٹھایا کہ دستور سابق کو بالائے طاق رکھ کر مسلمان کے بجائے ایک ہندو کو صدر منتخب کر لیا حالانکہ قاعدہ کی رو سے امسال مسلمان کو صدر ہونا چاہئے تھا ۔ نیز ہندو ممبران نے مینیجنگ بورڈ میں بجائے ۵ کے تین مسلمان لئے ۔ اس پر مسلمان ممبران جلسہ سے واک آوٹ کر گئے بعد میں پانچوں ممبران نے دونوں بورڈوں میں استعفے داخل کر دئے ہندوؤں کی اس کارروائی سے مسلمانوں میں سخت ہیجان پیدا ہو گیا ہے کیا یہ ہندو گردی ...

کالج کی لڑکیوں کی بے پردگی اور بے حیائی کے خلاف جو قدم اٹھایا تھا اس کے خلاف آپ پر توہین کا مقدمہ دائر کیا گیا چنانچہ ۹ ماہ کی مقدمہ بازی کے بعد احراری صاحب کو ۹ ماہ قید اور ۱۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دیدی گئی ۔ اس کے خلاف جامع مسجد میں مسلمانوں کے ایک جلسہ میں احراری صاحب کو مبارکباد دی گئی ۔

(عزیز احمد)

انجمن فدائے سنت مراد آباد کا جلسہ

جناب ڈاکٹر مشتاق حسین صاحب صدر انجمن فدائے سنت مراد آباد کی تحریک پر جامع مسجد میں امام شہر کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل تجاویز منظور ہوئیں :-

(۱) میونسپل بورڈ مراد آباد کا شکریہ ادا کیا گیا کہ اس نے اپنی تجویز میں آئندہ سینما کے تماشے گیارہ بجے کے بعد ممنوع قرار دئے ہیں ۔

(۲) والیہ عہد صاحبہ بھوپال کو مبارکباد دی گئی کہ انہوں نے ہز ہائینس کی عدم موجودگی میں نظام ریاست کو چلایا اور انتہا کی گئی کہ اعلیحضرت شہریار بھوپال اپنی رعایا کے مطالبات منظور کرنے سے گریز نہ فرمائیں ۔

(۳) اعلیحضرت شہزادہ معظم جاہ بہادر کی خدمت میں ...

... مراد آباد جامع مسجد کے لئے پانچ بجلی کے پنکھے عنایت فرمائے اور ان کے اخراجات کیلئے پانچ ہزار روپے کا مکان وقف فرمایا ۔

(ناظم انجمن)

بیت اللہ کیلئے ضرورت ہے

(صدر انجمن تنظیم المسلمین درجہ)

مکۃ المکرمہ کیلئے ایسے دو آدمیوں کی ضرورت ہے جو موٹر کار میں بڑو کیشن کے ذریعہ اعلیٰ قسم کا نگ کرنا جانتے ہوں اور اپنے کام میں کافی ماہر ہوں ۔ دوسرے آدمی کی ضرورت ہے جو ٹائپ رائٹر مشین باقاعدہ کرنا جانتے ہوں اور بہر دو آدمی اپنے اپنے کام میں اسپیشلیٹ ہوں ۔ تنخواہ اور شرائط کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط اور سرٹیفکٹ کی نقلیں بھیج کر طے کریں ۔

(داحد عزیز احمد ۔ مکۃ المکرمۃ ۔ سعودی عربیہ حجاز)

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں ۔ بکاغذ سفید ولایتی ... پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو معتبر ترین تفاسیر ابن کثیر، ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کبیر، مدارک، موضع القرآن، ... سے ماخوذ ہے ... صفحات ۹۲۸ رعایتی ہدیہ مجلد ... محصولڈاک علاوہ ...

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہوگئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔اے علیگ بریلوی

آنریبل سر سیتا رام صاحب پریسیڈنٹ یو۔پی۔ کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبد الواحد خاں صاحب ایم۔اے مقیم لندن نے مبلغ ایک ہزار روپے سے قدر دانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۳۰/۱۶ کاغذ چکنا چمکدار کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ دہات ٹون کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے

المشتہر: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی ۔ علمی ۔ اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ حضرت العلامہ مولانا حافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اردو ذخیرہ ترغیب و ترہیب "جنت کی کنجی" و "دوزخ کا کھٹکا" میں جمع کرکے اردو تعلیم یافتہ انسانوں خصوصاً مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا ہے ... دونوں حصوں کے خریدار سے صرف دو روپیہ علاوہ محصولڈاک لئے جاتے ہیں ۔

خاموش تبلیغ حضرت ممدوح نے مذہبی رنگ میں یہ ایک افسانہ مرتب فرمایا ہے جس کو دیکھکر واقعات کے تحت میں بہت سی مذہبی معلومات حاصل ہو سکتی ہیں ۔ قیمت ...

پاک زندگی مولانا موصوف نے اس رسالہ میں فطرت سلیمہ حیات طیبہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے طریقوں کو نہایت آسان اور دلچسپ پیرایہ میں بیان فرمایا ہے قیمت ...

تحفۃ المحبین حضرت مولانا نے اس کتاب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے مختلف طریقے احادیث آیات و واقعات صحیحہ کی روشنی میں بتلائے ہیں اور آخر میں صلوۃ التسبیح کا مفصل طریقہ بیان فرمایا ہے قیمت ...

سیرۃ الحبیب جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرۃ کو اس رسالہ میں آیات قرآنی کے تحت میں ترتیب دیا گیا ہے آپ کی سیرۃ کے صحیح واقعات کا علم حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ضرور فرمایئے قیمت ...

احسن الوظائف عملیات اور وظائف کے شوقین حضرات کیلئے یہ کتاب صراطِ مستقیم کا کام دیتی ہے نہایت آسان طریقہ پر مختلف اور ضروری اعمال و وظائف کے طریقے بیان کئے گئے ہیں قیمت ...

تعلیم الاسلام حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی بہترین تصنیف جس میں ارکان اسلام و ضروریات دین کو سوال و جواب کے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے بچوں کی خصوصاً ابتدائی دینی تعلیم کیلئے بیحد مفید ہے چار نمبر کا مکمل سٹ ...

فتاوی رشیدیہ مسائل دینیہ کا بہترین ذخیرہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب کی بہترین تصنیف تین حصوں کا مکمل سٹ ہدیہ دو روپے چار آنہ ...

خطبۂ صدارت حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے آپ نے جمعیۃ علماء ہند کے سالانہ اجلاس منعقدہ پشاور میں جو بے نظیر خطبہ بحیثیت صدر اجلاس پڑھا تھا آجتک اس قدر معلومات سیاسیہ سے لبریز کوئی خطبہ جمعیۃ علماء ہند کے پلیٹ فارم پر نہیں پڑھا گیا مسلمانوں کیلئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے قیمت ...

(نوٹ) ریلوے پارسل یا پانچ روپیہ سے زائد قیمت کی کتابوں کے لئے نصف قیمت پیشگی ارسال فرمائیں ۔

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی سرتی کی آب سے دوبالا ہے گویا ایک ماہر کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں ... ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب ... اور حضرت مولانا ... محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں اختلاف مقبول ہے ...

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تقریر سیرت

روحانی امور کی حقیقت تمثیلات کی روشنی میں

صلحائے کاملین کی ہم نشینی سے قلب ماہیت

عملی دنیا کے عملی پیغمبر کا کارنامہ

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تعلیم

میں نے جو کچھ عرض کیا تھا وہ روحانیت کے سلسلے میں عرض کیا تھا اس سے معاذ اللہ کسی نبی کی تنقیص مقصود نہ تھی۔ واقعہ یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت دیگر تمام انبیاء کرام کی روحانیت کے مقابلہ میں اقوی اور محکم تھی یہی وجہ ہے کہ آپ کو تیئیس سال میں جو کامیابی ہوئی وہ دیگر حضرات کو عرصہ دراز میں بھی نہیں ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کی ہدایت کا جو طریقہ اختیار کیا وہ ...

برے آدمی کے پاس بیٹھنے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی لوہار کی بھٹی کے پاس بیٹھ گیا، اگر کوئی زیادہ نقصان نہ پہنچے گا تو کم از کم کپڑے ہی سیاہ ہو جائیں گے اور بھٹی کے پتنگوں سے کپڑوں میں سوراخ ہو جائیں گے۔ دیکھا آپ نے باہمی معاشرت کے کتنے بڑے مسئلہ کو چند الفاظ میں سمجھا دیا ہے۔ ...

عربی اور لاہی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

افغانستان اور ایران کا سرحدی تنازعہ

تصفیہ کیلئے ترکی وفد عنقریب آنے والا ہے

ناظرین کرام کو معلوم ہوگا کہ افغانستان اور ایران کی سرحد جو سوبی آباد میں ہے ...

کا دعویٰ افغانستان کو بھی آباد حدود ایران میں واقع ہے۔ حکومت افغانستان اس کو اپنی قلمرو میں بتاتی ہے۔ اس اختلاف کو دور کرنے کیلئے ان دونوں ہمسایہ حکومتوں نے اپنی دانشمندی اور دور اندیشی کا ثبوت اس طرح دیا کہ تنازعہ فیہ حدود کی تعیین کیلئے ترکی حکومت کو اپنا ثالث اور حکم تسلیم کر لیا اور یہ معاہدہ ہو گیا کہ ترکی حکومت کا نامزد کردہ ثالث جو فیصلہ کریں وہ دونوں حکومتوں کو قابل تسلیم ہوگا۔ ...

جون میں ترکی لکڑی بھی لبنان وغیرہ ممالک میں درآمد کی گئی ہے۔

دنیا کے بڑے بڑے باتونیئے

موجودہ سیاسی مدبرین کی طول کلامی

حکومتوں کے نمائندے جو پارلیمنٹوں میں سے زیادہ سے زیادہ بولنے کی کوشش کرتے ہیں ان میں فرانسیسی پارلیمنٹ کا نمبر سب سے بڑھا ہوا ہے۔ انگلستان کے سرکاری اخبار "پارلیمنٹری گزٹ" نے اس امر کا انکشاف کیا ہے۔ فرانس کے بجائے برطانیہ کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس کی پارلیمنٹ میں بولنے والے اپنا نظیر نہیں رکھتے۔ ...

روس میں ترکی کے حزبی وفد کا ورود

لینن کی قبر پر گل پاشی

جاپان کے ایک عالم کا قبول اسلام

تحقیق و جستجو کا کامیاب نتیجہ

روس میں ایک مصنوعی انسان کی ایجاد

خود بخود چلتا ہے اور بوجھ اٹھا لیتا ہے

استانبول یونیورسٹی سے ایک کی پروفیسر کا اخراج

روسی زبان پر نکتہ چینی کا انجام

سالانہ دولاکھ بچے موت کی نذر

تمام افسروں کو شادی کرنے کا حکم

شام اور فلسطین میں ترکی غلہ کی درآمد

غازی رؤف پاشا امیر البحر مقرر کئے گئے

تمثیلات

غیبت کی مثال

حسد کی مثال

جرمنی کے مشہور اخبار کے نمائندے سے نمائندہ "الجمعیۃ" کا اہم انٹرویو

جنگ آزادی میں جمعیۃ علماء ہند اور اسکے محترم ارکان کی خدمات پر تبصرہ

ہندو مسلم مناقشات کے اسباب اور گاندھی ارون پیکٹ کے نتائج

(جرمنی اخبار ڈر ڈوٹشے میں شائع شدہ مضمون کا خلاصہ)

"الجمعیۃ" کے نامہ نگار و نمائندہ خصوصی جناب حبیب الرحمٰن صاحب قریشی مقیم برلن جو جرمنی میں ہندوستان کی بہترین خدمات انجام دے رہے ہیں اور ہندوستان کے صحیح حالات جرمنی اخبارات میں شائع کراتے رہتے ہیں اور اس بات کی کوشش کرتے رہتے ہیں کہ ہندوستان اور مسلمانوں کے متعلق جو غلط اور مکروہ پروپیگنڈہ پھیلاتے رہتے ہیں ان کو دور کیا جائے، انہوں نے جرمنی کے مشہور اور کثیر الاشاعت اخبار Der Deutsche کے چیف نمائندہ D. R. Kiehl سے ملاقات کی، ڈاکٹر کیہل نے جناب قریشی صاحب سے ایک گھنٹہ تک ہندوستان کے حالات، ہندو مسلم منافرت، گاندھی ارون معاہدہ اور مزدور طبقہ کے متعلق سوالات کئے جن کے جوابات نمائندہ الجمعیۃ نے نہایت پر مغز طریقہ پر دیئے۔ ...

جمعیۃ علماء ہند کے کارناموں کا ذکر

انتقادات

تعلیمی ہند

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

اسپین میں مسلمانوں کی خانہ جنگی کا اکھاڑہ

خلفائے اسلام شاہ الفانسو کے باجگزار ہو گئے!

اشبیلیہ میں الفانسو کے کارندے کا قتل

گزشتہ اشاعت میں سلطان علی بن حمود کے حالات اور اس کے قتل کا واقعہ بیان کیا جا چکا ہے ...

بنی امیہ کے ایک شہزادہ کا قتل

سلطنت اندلس کا آخری خلیفہ

عباسی حکومتوں کی تباہیاں

خلیفہ کا اخراج

عزل و نصب کا لامتناہی سلسلہ

ایک ہی رات میں دو بادشاہ

الفانسو کے یہودی ملازم کا قتل

سرمہ نور افزا

کہئے آپ کا ہاضمہ تو درست ہے

امرت دھارا رجسٹرڈ

احتیاط

المشتہر: منیجر امرت دھارا ... لاہور

معجون مقوی معدہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

شربت اکسیر خاص

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ایڈن کالج دریا گنج دہلی

پرنسپل

غیر ممالک میں بھی لاثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۵۳ ہجری

"مولانا" شفیع داؤدی کا نامۂ اعمال

مسلمانانِ بہار کیلئے انتباہ

گذشتہ اشاعت میں امارت شرعیہ صوبہ بہار و اڑیسہ کی مجلس انتخابات کا اعلان عام شائع کر چکے ہیں اور اس اعلان پر ان ہی کالموں میں اظہار رائے بھی کیا جا چکا ہے، قارئین کرام انتخابات کے معاملہ میں امارت شرعیہ کی پالیسی سے بخوبی واقف ہو گئے ہوں گے۔ اور انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہوگا کہ ...

متعلق اسمبلی میں پیش ہوئے، مولانا شفیع داؤدی صاحب نے ان کی حمایت وحدت اسمبلی کے اندر ہی کی بلکہ شملہ کی جامع مسجد میں نہایت بے باکی اور دلیری کے ساتھ انہوں نے اسلام کے مسلمہ اصولوں اور علمائے اسلام کی متفقہ قراردادوں کے خلاف باوجود اپنی مذہبی ناواقفیت کے اس انداز ...

... کا ایک ایسا مذہبی و مقدس ادارہ ہے جس کے وجود پر وہ ہمیشہ فخر کرتے رہے ہیں اور جس کے قدم قدم کے ساتھ صوبہ بہار کی اسلامی زندگی کا اجارہ وابستہ ہے۔ اس سے زیادہ معتمد اس سے زیادہ آزمودہ کار اور اس سے زیادہ بے غرض ادارہ اور کونسا ہو سکتا ہے جو مسلمانان بہار کی صحیح نمائندگی کرے اور انہیں ...

... نام روشن ہو سکے اور دنیا یہ دیکھ سکے کہ صوبہ بہار کے مسلمانوں میں صرف مولانا شفیع داؤدی ہی نہیں ہوتے بلکہ دوسرے مسلمان بھی ہوتے ہیں جن کا مسلک و عمل داؤدی صاحب کے مسلک و عمل سے بالکل جداگانہ اور مختلف ہو سکتا ہے۔

جنگل والی مسجد کا قضیہ

باڑہ ہندو راؤ میں بیری والے باغ کے متصل ایک قدیم جنگل والی مسجد کے نام سے موسوم ہے۔ اس مسجد کی بنیاد مغلوں کے دور حکومت میں پڑی تھی لیکن اس کی شکست و ریخت کے بعد موجودہ دور میں دہلی کے مسلمانوں بالخصوص پنجابی برادری نے اس کی طرف توجہ کی اور اس کو بہتر حالت میں بنوا دیا گیا۔ اب یہ مسجد نہایت خوشنما اور کافی وسیع بنی ہوئی ہے اور اس سے ملحق کچھ زمین بھی ہے جو مسجد ہی کی ملکیت ہے۔ ...

ہمارے سامنے ہیں اور ہم نہایت افسوس کے ساتھ یہ عرض کرنے پر مجبور ہیں کہ ہم ان نتائج سے اتفاق نہیں کر سکتے جو زیر غور واقعات و شہادات کی موجودگی میں فاضل مجسٹریٹ نے اخذ کئے ہیں۔

چونکہ دونوں مقدمات ایک ہی واقعہ کے متعلق ہیں اس لئے ہم دونوں کو ایک ساتھ لیتے ہیں۔ فاضل مجسٹریٹ نے اپنے دونوں فیصلوں میں اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ ولی اللہ اور اس کے رفقاء کار کے متعلق صرف اس امر کی شہادت موجود ہے ...

شذرات

سرزمین بے آئین کا ایک مقدمہ

دہلی کا انتخاب

ملک اور قوم کی خدمت

اسمبلی کے انتخابات کی تاریخیں

حکومت ہند کا اعلان

حکومت ہند کے گزٹ کی تازہ اشاعت میں اسمبلی کے آئندہ انتخابات کی تاریخیں شائع کر دی گئی ہیں۔ یہ تاریخیں حسب ذیل ہوں گی۔

صوبہ بمبئی کے حلقوں کے امیدواروں کا انتخاب سوائے مالکان اراضی ۱۰ نومبر سے قبل۔

صوبہ بنگال کے انتخاب ۱۰ دسمبر سے قبل۔

صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ کے انتخابات ۱۰ نومبر سے قبل۔

بہار و اڑیسہ کے انتخابات ۱۰ نومبر سے قبل۔

آسام کے ۱۴ نومبر سے قبل۔

برما کے انتخابات ۱۰ دسمبر سے قبل۔

دہلی اور پنجاب کے متعلق ابھی تک کوئی اعلان نہیں کیا گیا لیکن غالباً یہ ہے کہ ان دونوں حلقوں میں بھی اوائل دسمبر کی تاریخیں مقرر ہوں گی۔

بمبئی کے مالکان اراضی کے حلقہ کے رائے دہندگان کی فہرست مرتب کرنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔

بنگال میں ہندو مسلم سمجھوتہ کا امکان

خان عبدالغفار خاں کی مساعی

یورپ سے ڈاکٹر انصاری کی واپسی

برما میں بھی سخت گیر قوانین نافذ کئے جائیں گے

قلی کے قبضہ سے تین بم برآمد ہوئے

متعدد بنگالی نوجوانوں کی گرفتاری

چار مفرور بنگالی شخص سندھ کی نذر

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

اسپین اور رومانیہ کی حکومتیں مستعفی ہو گئیں

ہوانا میں حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کا انکشاف

شہر میں ۲۸ بم پھٹے۔ تیس فوجی افسران گرفتار

میڈرڈ ۲ اکتوبر۔ اسپین کی حکومت مستعفی ہو گئی ہے وزیر اعظم نے پارلیمنٹ کے سامنے امن عامہ کے سوال اور بجٹ پر تقریر کی جس پر ایوان کے بازوئے یمین نے قہقہے لگائے کیتھولک لیڈر نے ایک پرجوش تقریر کی۔ وزیر اعظم نے دیگر پارٹیوں سے اپنا نقطۂ نگاہ واضح کرنے کی اپیل کی لیکن کسی نے جواب نہیں دیا۔ ارکان حکومت ایوان سے اٹھ کر چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد اپنے مستعفی ہونے کا اعلان کر دیا۔

بخارسٹ ۲ اکتوبر۔ رومانیہ کی حکومت نے اپنا استعفیٰ داخل کر دیا ہے۔ مسٹر ٹاٹا رسکو وزارت مرتب کرنے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ بادشاہ نے نئی وزارت مرتب کرنے پر اصرار کیا تھا۔

ہوانا ۲ اکتوبر۔ ہوانا اور سنٹیاگو کے صوبوں میں مارشل لا جاری کر دیا گیا ہے۔ حکومت کو بروقت ایک ایسی سازش کا پتہ چل گیا جو اسٹرائیکیوں نے حکومت کا تختہ الٹنے کیلئے تیار کی تھی۔ شہر کے مختلف حصوں میں ایک ہی دن میں ۲۸ بم پھینکے گئے جس نے تمام شہر میں خوف پیدا کر دیا۔ پولیس نے تیس سابق فوجی افسران کو گرفتار کر لیا ہے۔ ایک آدمی ہلاک اور متعدد زخمی ہو چکے ہیں۔

ریاستہائے بلقان کی کانفرنس

سرحدوں پر نئے ریلوے لائن کی تعمیر

اخبار ریاست سے ضمانت کی طلبی

دلآزاری کے بعد معافی بھی مانگ لی

کشمیر کے سیاسی قیدی رہا کر دیئے جائیں گے

بنگال کے طلباء میں انقلابی خیالات

اسلحہ رکھنے کے جرم میں طلباء کو سزا

گاندھی جی کانگریس کے اجلاس میں شریک ہونگے

بمبئی میں کانگریسی لیڈروں کا اجتماع

دو سپاہیوں پر حملہ

پلکھوہ میں ہندو مسلم تنازعہ

چودہ سال کی طالبہ کی نظربندی

سرحد میں گاندھی آشرم قائم کئے جائیں گے

پھگواڑہ میں جنگی کونسل قائم ہو گئی

مقدمہ ریاست کی دوبارہ سماعت

تیل کے کنوئیں میں آگ لگ گئی

چار ہلاک اور گیارہ زخمی

سپاہیوں کی گولی مار کر حملہ آور فرار

دار الحکومت

دہلی کو کانگریسی امیدوار کی مخالفت کرنی چاہئے

پنڈت مالویہ اور مسٹر اینے کی تقریریں

دہلی ۲ ستمبر۔ کل پنڈت مالویہ اور مسٹر اینے دہلی پہونچے اور نیشنلسٹ پارٹی کے ارکان، کانگریسی کارکنوں اور ہندو مہاسبھا کے کارکنوں سے آئندہ اسمبلی کے انتخاب کے سلسلے میں ملاقات کی۔ کل شام کو نیشنلسٹ پارٹی کے زیر اہتمام کمپنی باغ میں ایک جلسہ ہوا جس میں پنڈت مالویہ اور مسٹر اینے نے تقریریں کیں۔ پنڈت مالویہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دہلی ایک ایسا مقام ہے جہاں مخلوط انتخاب کے طریقہ پر کام کیا جاتا ہے کانگریس کی ورکنگ کمیٹی سے اس بارہ ...

حاجی رشید احمد صاحب کو مدلل جواب

دہلی کے سرکردہ ایڈیٹروں وکیلوں کا بیان

دہلی کے سربرآوردہ مسلمانوں کی اپیل

مسٹر آصف علی کو ووٹ دو

حکیم محمد احمد خاں صاحب کی مراجعت

دہلی میں یک طرفہ ٹریفک بند

دھوبیوں کی طرف سے ہڑتال کی دھمکی

سوشلسٹ پارٹی انتخابات میں حصہ نہیں لیگی

بیس سالہ قومی خدمات پر ایک نظر
مسٹر آصف علی کی شاندار سیاسی زندگی

مسٹر آصف علی بیرسٹرایٹ لا ۱۹۱۶ء میں ہوم رول لیگ تحریک کے سلسلہ میں سیاسی اکھاڑے میں داخل ہوئے۔ آپ نے سیاسی میدان میں داخل ہوتے ہی بطور ایک زبردست مقرر کے شہرت حاصل کر لی۔ لوگ کثیر تعداد میں آپ کی تقریر سننے کے لئے آیا کرتے تھے۔ جس چیکی اور کامیابی کے ساتھ مسٹر آصف علی نے ۱۹۱۶ء و ۱۹۱۸ء میں مسز بیسنٹ کی ہوم رول لیگ کے لئے کام کیا…

ایک سرخ پوش لیڈر پر قتل کا مقدمہ
گورنر سرحد سے انصاف کی اپیل

علاقہ ترنگ زئی ضلع چارسدہ میں ایک شخص عبدالغفور قتل کر دیا گیا تھا…

اسمبلی کیلئے ایک ہندو عورت کی امیدواری

مجسٹریٹ کے روبرو عاشق رسول عبدالقیوم کا دلیرانہ بیان
میں نے ایمانی جذبے سے سرشار ہو کر مقتول کو قتل کیا ہے
آقائے کونین کے ناموس پر حملہ کرنے والا کبھی زندہ نہیں رہ سکتا

استغاثہ کی رپورٹ

بعدالت ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ کراچی۔

تاریخ وقوعہ ۔ ۱۹ ستمبر۔ وقت ایک بجے دوپہر۔

آج جوڈیشنل کمشنر کراچی کی عدالت میں نتھورام المعروف مقتول ہندو کے مرافعہ کی سماعت تھی جسے اسلام کے خلاف ایک پمفلٹ شائع کرنے پر عدالت ماتحت سے سزائے قید کا حکم سنایا گیا تھا…

اشتعال کی وجہ

قتل کی تیاریاں

میں نے کس طرح قتل کیا

دلیرانہ اقبال جرم

مجسٹریٹ کی تصدیق

دستخط ۔ علی بخش ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ کراچی

ہوائی جہاز تباہ ہو گیا
تین مسافر اور ہوا باز ہلاک

راجندر بابو کانگریس کے صدر منتخب ہو گئے

نیشنلسٹ پارٹی کی صدارت سے استعفیٰ

تعمیر دارالاطفال دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
(از علامہ سید سلیمان صاحب ندوی)

ندوۃ العلماء کے پرانے خدام میں سے مولانا غلام محمد صاحب شملوی کی ذات عجیب وغریب تھی۔ وہ ایک زمانہ میں تارک الدنیا ہو کر جنگل میں رہا کرتے تھے۔ ندوۃ العلماء جب قائم ہوا تو اجلاس میرٹھ کی شرکت نے ان پر یہ اثر کیا کہ انہوں نے سمجھا کہ مسلمانوں کی خدمت ہی اعلیٰ ریاضت اور نفس کشی ہے۔ اس وقت سے لیکر آخر دم تک وہ اپنے اس عہد پر قائم رہے اور ندوہ کے ذریعہ مسلمانوں کی خدمت کرتے کرتے وہ اس دنیا سے چل بسے۔

ان کو دارالعلوم اور اس کے طلبہ سے بڑی گہری دلچسپی تھی اور وہ اسکو اپنی کمائی سمجھتے تھے طلبہ بھی ان سے بہت مانوس تھے اور اس پیری میں بھی ان کے جوش عمل کو دیکھ کر وہ متاثر ہوتے تھے۔ موصوف کی وفات کے بعد ان کی یادگار میں ان کی ثواب رسانی کی غرض سے ندوہ کے ارکان انتظامیہ نے یہ طے کیا ہے کہ ان کے احباب قدردان اور عام مسلمانوں کے چندوں سے دارالاطفال کی عمارت تعمیر کرائی جائے اور ان کا کرایہ جو وہاں کے رہنے والے بچوں سے وصول ہوگا وہ غریب اور نادار طلبہ کے وظیفوں میں خرچ کیا جائے۔

ندوہ میں ایک ایسے دارالاطفال کی سخت ضرورت ہے جہاں کمسن بچے داخل ہو کر ابتدائی تعلیم اور مذہبی تربیت حاصل کریں۔ تخمینہ ہے کہ دس ہزار روپے جمع ہو جائیں تو اس کام کو شروع کر دیا جا سکتا ہے ڈیڑھ ہزار کے قریب رقم جمع ہو گئی ہے جو نیک دل ارباب اس میں مدد دینا چاہیں ان کو چاہئے کہ دارالاطفال فنڈ کے تعین کے ساتھ چندہ ناظم صاحب ندوۃ العلماء کے نام بھیجدیں۔

برطانی گائنا میں اشوریوں کو آباد کیا جائیگا
مفت کرم داشتن کی ایک مثال

رنگون ۲۹ ستمبر۔ اشوریین کمیٹی کے صدر نے لیگ کے صدر کو ایک رپورٹ بھیجی ہے…

فوج اور دیہاتیوں میں جنگ ہوگی
فریقین کے متعدد افراد مجروح

پولیس اور ڈاکوؤں میں جنگ
ایک پولیس افسر ہلاک ۔ دوسرا زخمی

آٹھ ہزار میل کا سفر ۹۴ گھنٹے میں

امساک کی گولیاں

یہ گولیاں مریضان سرعت کے واسطے لاجواب ہیں…

منیجر فضل یونانی دواخانہ بالمقابل مرکنٹائل بنک نزد فتحپوری دہلی

طوفان آب سے جاپان کا نقصان
پچاس کروڑ ین اور ہزاروں جانوں کا اتلاف

ٹوکیو ۵ اکتوبر۔ سرکاری اعداد وشمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جاپان میں تازہ طوفان سے زبردست تباہی ہوئی ہے۔ مالی نقصان کا اندازہ پچاس کروڑ ین کیا جاتا ہے۔ کئی ہزار جانیں تلف ہو گئیں اور ہزاروں آدمی زخمی ہوئے…

فہرست ملازمان عدالت ہائے یونائیٹڈ پٹیالہ
اکثریت کے باوجود مسلم حقوق کی پامالی

ذیل میں ملازمان عدالت ہائے پٹیالہ کی فہرست درج کیجاتی ہے جس سے معلوم ہوگا کہ مسلمانوں کی اکثریت کے باوجود انکے حقوق کو کس طرح پامال کیا گیا ہے۔

نمبر	نام ملازم	نام محکمہ	عہدہ	نمبر	نام ملازم	نام محکمہ	عہدہ
۱	مکرجی	نظامت پٹیالہ	ناظم	۳۴	کرتار سنگھ	ایڈیشنل ناظم	چپڑاسی
۲	رام سروپ	″	سررشتہ دار	۳۵	آسارام	″	″
۳	پیارے لال	″	ناظر	۳۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]
…	…	…	…	…	…	…	…

صوبہ سرحد میں شریعت کانفرنس کے انعقاد کی تیاریاں
کوہاٹ اور بنوں میں علماء سرحد کا کامیاب دورہ
مجالس استقبالیہ کی تشکیل اور ارکان کا انتخاب

مولانا محمد اسرائیل صاحب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ سرحد وارباب عبدالرحمن خاں صدر مجلس استقبالیہ شریعت کانفرنس و مولانا محمد یونس صاحب ناظم جمعیۃ علماء پشاور…

تخفیف اسلحہ کانفرنس کو ختم کر دیا جائے
جمعیۃ اقوام میں روسی وزیر کا پہلا بم

ڈیڑھ سو اشخاص کی گرفتاریاں

موجودہ اسمبلی کو توڑنے کا اعلان

برطانیہ میں دو ریل گاڑیوں کا تصادم

چین سے چاندی کی کثیر مقدار میں آمد

جمعیۃ مراد آباد کی مجلس منتظمہ کا اجلاس
یونٹی بورڈ کی حمایت کا اعلان

خاوند سے جدا رہنے کا نرالا حکم
ایک سرحدی خاتون حوالات میں

زردہ قوام گولی

احمد حسین دلدار حسین تاجر تمباکو خوردنی لکھنؤ

ڈنکے کی چوٹ

منیجر طبی اسکیل ورکس باندہ کوٹھی نمبر ۱ ستی پور دیہات

مجبوب عاشق کے قدموں پر

المشتہر منیجر فضل خان عامل ماچھیواڑہ رانجان دہلی

بال سیاہ تیل

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

اے شیر اینڈ کمپنی ۱۲ جالندھر شہر (پنجاب)

بچوں والو ہوشیار

بال جیون گھٹی

منیجر بال جیون کار یالہ علی گڑھ شہر

Hariyaram
Panchpota Bengal

تبلیغی مرقع مفت

منیجر مکتبہ دار التبلیغ دیوبند (یوپی)

طلائے بے نظیر مفت

ایم عبدالرشید خاں کمپنی پرسی گلی قاسم جان دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

Aljamiat, Ballimaran Delhi

یدُ اللّٰہِ علی الجماعۃ

تار کا پتہ :- "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول :- ہلال احمد زبیری (بی - اے) معاون :- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی - یوم سہ شنبہ ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۹ اکتوبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۶

ببیں تفاوت

قرار اس کو ہے یاں جو ہے بے قرار
مری تشنہ کامی ہے اب تک وہی
ہزاروں تمنائیں میری مٹیں
سمجھتے ہیں گل کی ہنسی جس کو ہم
وہ روندا گیا آہ قدموں میں کیوں

بہار چمن ہے خزاں در کنار
رواں گرچہ آنکھوں سے ہے جوئبار
تمنا کا پھر بھی رہا میں شکار
ہے ذوق عنادل سے سینہ فگار
اٹھا بنکے جو سبزۂ مرغزار

بتا ہمصفیر! اس چمن میں کہیں
کوئی ایسا گل ہے جہاں ہو نہ خار

(جاذب - دہلوی)

معاصرین کے افکار و آراء

ہندی زبان کی ترویج

اردو زبان کی نشر و اشاعت میں ہماری بے حسی کے مقابلہ میں برادران وطن کی مستعدی اور پرجوش عمل ملاحظہ ہو۔ انہوں نے ہندی کو مقبول بنانے کیلئے ہندوستان کے ان صوبوں میں جہاں ہندی کا رواج نہیں ہے "ہندی پرچارک" کے مرکز قائم کئے ہیں۔ اسی قسم کا ایک مرکز صوبہ مدراس میں ہے جس کی گزشتہ پنج سالہ سرگرمیوں کی روئداد ہمارے سامنے ہے۔ "ہندی پرچارک" کی یہ تحریک و کتنبہ بھارت ہندی پرچار سبھا کے زیر اہتمام جاری ہے۔ اور اس کا افتتاح تو گاندھی جی نے کیا تھا۔ سبھا مذکور کا بیان مظہر ہے کہ وقت حاضر میں کم از کم چالیس ہزار آدمی ہندی زبان کی تحصیل کر رہے ہیں۔ اور اس وقت تک پینتیس ہزار سبھا کے امتحانات میں شامل ہو چکے ہیں۔ نیز اس سال کے امتحان میں دس ہزار امیدواروں کی شمولیت ہو چکی ہے۔

علاوہ ازیں تمام صوبہ میں ۲۰۰ کے قریب ہندی تعلیم کے مرکز قائم ہیں۔ اور بعض ہائی اسکولوں میں اس کی تعلیم کا ضمنی طور پر انتظام بھی کیا گیا ہے اور خود یونیورسٹی کے نصاب تعلیم میں ہندی کو ایک مستقل مضمون کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ اور بعض کالجوں نے تو اس کی تعلیم کا باقاعدہ انتظام کر دیا ہے۔

...

مر رہیں گے۔ ہمارے باپ دادا یہیں پیدا ہوئے تھے اور ان کی ہڈیاں یہیں گڑی ہیں۔

یقیناً ہندوستان ہی ہمارا وطن ہے۔ اس ملک سے محبت کرنا ہمارا فرض ہے۔ اس کی خدمت کرنا بھی ہم پر فرض ہے۔ اگر ہم مادر وطن سے محبت نہ کریں تو اس کے سپوت نہیں، کپوت ہیں۔ اگر اس کی خدمت نہ کریں تو احسان فراموش ہیں اور بدترین خلائق۔

صوبۂ سرحد کے بہادر مسلمانوں کے سوا ہندوستان کے اکثر مسلمان اپنے وطن کی محبت سے خالی اور خدمت سے غافل ہیں۔ غیر مسلم باشندے، وطن کی نجات کے لئے مصائب برداشت کرتے ہیں، مگر مسلمان اپنے گھروں میں بے فکری سے بیٹھے ہیں۔ یہ صورت حال خطرناک ہے اور اس صورت حال کا جلد سے جلد خاتمہ ہونا چاہیئے۔ (ہند)

راجپالی ذہنیت کا علاج

...

یوپی کی یوربین ایسوسی ایشن کا فیصلہ

...

مسلمانوں کا وطن

...

(زمیندار)

دلچسپ حقائق و معلومات

...

(ہند)

(الفیصل)

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہو گئی اور اس نے فیصلہ کر لیا کہ حقیقتہً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا و آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے اور اس کے علاوہ جتنے مذاہب ہیں وہ سب باطل اور صراط مستقیم سے بھٹکا دینے والے ہیں۔ جب عیسائیوں کو اس کی خبر ہوئی تو تمام پادریوں نے مل کر اس لڑکی پر بے شمار مظالم ڈھائے اور اس قدر جانگداز اور صبر آزما مصائب میں مبتلا کیا کہ دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے مگر وہ لڑکی اسلام پر ثابت قدم رہی اور اس نے بالآخر تمام پادریوں کی ایک شاندار مجلس میں اسلام کی حقانیت پر ایک بصیرت افروز مناظرہ کیا۔ فضیلت اسلام اور رد عیسائیت کے جس قدر دلائل ممکن تھے وہ تائید الٰہی سے اس لڑکی نے پادریوں کے مقابلہ میں اس خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کئے کہ سامعین حیرت و استعجاب کے سمندر میں غرق ہو گئے اور پادریوں سے کوئی جواب بن نہ پڑا۔ اور وہ لڑکی ہمیشہ کے لئے اسلام ہی سے وابستہ ہو گئی۔ اس کا تمام مناظرہ اور اس کی پوری زندگی کے واقعات ایک کتاب میں قلمبند کر دئے گئے ہیں۔ اگر آپ کو اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت کا مطالعہ کرنا ہے اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت کے بے شمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے اور آپ اس کتاب کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا فرض ادا کرنا چاہتے ہیں تو فوراً طلب کیجئے۔ پہلا ایڈیشن قریب الختم ہے اگر دیر ہوئی تو دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت فی جلد ۱۲ ... تبلیغی مقاصد کیلئے بیس بائیس سے زائد جلدوں کے خریدار کو دس فی صدی کمیشن دیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ :- منیجر الجمعیۃ دہلی

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

The Aljamiat

Regd No. L 1793.

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

... منیجر الجمعیۃ دہلی

Vol. XX No. 25 DELHI FRIDAY OCTOBER 5 1934 PRICE ONE ANNA

خالد لطیف گابا کی حمایت

بصدارت مولانا حکیم نورالدین صاحب صدر راہوں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں خالد لطیف صاحب گابا ...

(امام مسجد منٹگمری بازار لائل پور)

کشمیر اسمبلی کے ممبروں کو لباس کے متعلق ہدایت

...

رسالہ قرآنک ورلڈ کا اجراء

...

(منیجر قرآنک ورلڈ مجلس تحریک قرآن مجید حیدرآباد دکن)

مدرسہ اسلامیہ کی اطلاع

...

(دیاست جموں) (ریاست جموں)

"شان قرآن"

...

غریب مریضوں کی اہم خدمت

...

ابوالکلام لائبریری اترولی کا نقصان

...

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں، کاغذ سفید ولائتی نہایت عمدہ ...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی - علمی - اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائے گا۔

...

ملنے کا پتہ :- منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

تاریخ ہے

کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی - اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو - پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالیجناب صاحب زادہ عبد الواحد خاں صاحب ایم اے - مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۳۰/۸ کاغذ چکنا، چمکدار - کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ دہاف ٹون کی چھپی ہوئی

نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے (ع۳)

المشتہر :- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

...

ملنے کا پتہ :- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تقریر سیرت

اسلام میں صفات آلہیہ کا تصور اور اسکی تفہیم کا طریقہ

الدنیا سجن المومن کی لطیف اور پر معنی تفسیر
ایک مومن کی زندگی احکام ربانی کے تابع ہے

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند)

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات سے بالکل ہی ناآشنا ہوں ان کو یہ سمجھانا کہ اللہ تعالیٰ ایک مجرم اور گنہگار کی توبہ پر کس قدر خوش ہوتا ہے یہ ایک ایسا مشکل مسئلہ تھا کہ مکہ معظمہ کے تو مسلموں کو اس کا سمجھانا آسان نہ تھا ...

الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر

ایک شبہ کا ازالہ

حدیث شریف کے دوسرے معنی

حدیث مذکور کے عام طور سے دو معنی بیان کئے جاتے ہیں کہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے اور اس کا مطلب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس عالم میں مومن کیلئے تکالیف اور مصائب ہیں اور اس دنیا میں کافروں کے لئے راحت و عیش ہے۔ لیکن ہے کہ اس حدیث کے یہی معنی ہوں اور کثرت ...

اخبار الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی و مذہبیت کا ثبوت بہم پہنچایئے۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

عربوں کو اجنبی حکومتوں کے وعدوں پر کبھی یقین نہیں کرنا چاہئے

یمن اور حجاز کی صلح نے دشمنوں کو اسقدر پریشان کردیا ہے
ملک حبش میں اصلاح وتجدید کا پہلا قدم
جلالۃ الملک شاہ حبش کے زریں خیالات

جس وقت امام یمن اور سلطان ابن سعود میں جنگ چھڑی ...

یمن اور حجاز کی جنگ پر تبصرہ

وزیر خارجہ حبش سے ملاقات

حبش میں اصلاحات

شاہ حبش کی عظمت

شوقی کن اے بلبل گلزار عشق
کاں گل نو از گلستاں می رسد

حضرت مفسر اعظم حکیم الامۃ مجدد الملۃ
مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب تھانوی دام ظلہم
کی مشہور معروف یگانۂ روزگار تفسیر مسمّٰی بہ

مکمل بیان القرآن

کے (بعد نظر ثانی و اصلاح حضرت مؤلف دام ظلہم) طبع ہونیکی خوشخبری
اور قیمت میں بے حد رعایت

بعد ملاحظہ خود بھی خریدار ہوں
اور احباب کو بھی ترغیب خریداری دیں

لیکن اب احقر کی درخواست پر ازراہ شفقت حضرت اقدس دام ظلہم نے اس پر نظر ثانی فرمائی ...

مکمل بیان القرآن کی اصلی قیمت سولہ روپیہ (۱۶) رکھی جاتی ہے ...

مکمل بیان القرآن مفت حاصل کرنیکی تدبیر ...

المشتہر
محمد شبیر علی۔ مالک اشرف المطابع تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی نور ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کرکے استعمال کیجئے۔

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

مرآۃ المثنوی

مرتبہ
قاضی تلمذ حسین صاحب ایم۔ اے

مثنوی شریف کا یہ وہ جامع وبے نظیر خلاصہ ہے جس سے مثنوی شریف کی تمام پیچیدگیاں رفع ہوگئی ہیں۔ کتاب کی کیفیت اور نمونہ کے صفحات کا ایک رسالہ مرتب ہوگیا ہے، براہ مہربانی اپنے پتہ سے مطلع فرمایئے کہ اس کی ایک جلد ارسال خدمت کیا جائے۔

ملنے کا پتہ
دائرۃ الادب جمعیت گوڑہ، حیدر آباد دکن

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

اسپین میں یوسف بن تاشفین کی آمد
زلاقہ کے میدان میں شاہ الفانسو کی ہزیمت
طلیطلہ میں مسلمانوں کو جبراً عیسائی بنانے کا حکم

گزشتہ اشاعت میں لکھا جاچکا ہے کہ اشبیلیہ کے بادشاہ المعتمد نے عیسائی بادشاہ الفانسو کے کارندے یہودی کو اس کی گستاخی کے جرم میں قتل کرادیا اور اس کے ساتھیوں کو قید کرلیا۔ آج آگے ملاحظہ فرمایئے۔

افریقہ سے یوسف ابن تاشفین کی آمد

اشبیلیہ پر یوسف کا قبضہ

عیسائیوں کی شکست اور الفانسو کا فرار

طلیطلہ پر الفانسو کا تصرف

مسلمانوں کو جبراً عیسائی بنانے کا حکم

نیت بدل گئی

عیسائیوں سے استمداد

افسانہ

بہار و خزاں

سعیدہ وہی جو ٹھوکر کھانیکے بعد سنبھل جائے
شادی کے سلسلہ میں گفتگو
روح کے بیماروں کو قرآنی ہدایت کا نسخہ
(۲۴)

سگریٹ نوشی کے تباہ کن نتائج

ایڈن کالج دریا گنج دہلی

پرنسپل

سچا ہمدم و رہبر ۔ بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کرکے جسمانی وروحانی صحت حاصل کرنے کے لئے دنیا بھر کی خوشی و سعادت حاصل کرنے کیلئے آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کرکے کتاب کام شاستر مفت منگوا لیں۔
وید شاستری۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

بہترین تمباکو خوردنی
زردہ و قوام گرمی
احمد حسین و دلدار حسین تاجر تمباکو خوردنی لکھنؤ

تلی کے مریضوں کیلئے تندرستی کا پیغام

تلی کی تمام شکایات کیلئے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے ...
خوبی یہ کہ مقدار خوراک بہت کم
اور فائدے حد سے زیادہ!

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

معجون مقوی معدہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تقریر سیرت

اسلام میں صفات الٰہیہ کا تصور اور اسکی تفہیم کا طریقہ

الدنیا سجن المومن کی لطیف اور پر معنی تفسیر

ایک مومن کی زندگی احکام ربانی کے تابع ہے

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند)

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات سے بالکل ہی ناآشنا ہوں ان کو یہ سمجھانا کہ اللہ تعالیٰ ایک مجرم اور گنہگار کی توبہ پر کس قدر خوش ہوتا ہے یہ ایک ایسا مشکل مسئلہ تھا کہ مخلوقہ کے توسلوں کو اس کا سمجھانا آسان نہ تھا۔ یہ امر کہ جب کوئی مجرم اپنے جرائم سے تائب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور اسکو اپنے بندے کا اعتراف جرم کے بعد توبہ کرنا بھلا معلوم ہوتا ہے سمجھا دینا نہایت مشکل تھا لیکن حضرت حق کی مسرت اور خوشنودی کا کسی مثال سے تصور کرا دینا اور ایک غیر محسوس بلکہ غیر مدرک چیز کو مثال دیکر ذہن نشین کرا دینا ایک معجزہ ہے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ ...

الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر

قید خانے کی زندگی

ایک شبہ کا ازالہ

حدیث شریف کے دوسرے معنی

(باقی آئندہ)

اخبار الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرماکر اپنی علم نوازی و مذہبیت کا ثبوت بہم پہنچایئے۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

عربوں کو اجنبی حکومتوں کے وعدوں پر کبھی یقین نہیں کرنا چاہئے

یمن اور حجاز کی صلح نے دشمنوں کو سراسیمہ بنا دیا ہے

ملک حبش میں اصلاح و تجدید کا پہلا قدم

جلالۃ الملک شاہ حبش کے زریں خیالات

جس وقت امام یمن اور سلطان ابن سعود میں جنگ چھڑی ہوئی تھی اور روفد اسلام صنعاء میں صلح و رفاقت کی بات چیت کر رہا تھا اس وقت عرب کے ایک فاضل جلیل محمود خیر الدین جلالۃ الامام یحییٰ سے ملنے اور یمن کا خاکہ کرنے کے لئے صنعاء پہونچے ہوئے تھے۔ قلب عرب میں اس جنگ کے باعث یمن کے گوشہ گوشہ میں اضطراب پھیلا ہوا تھا یہاں تک کہ امام یحییٰ کا دماغی توازن بھی زائل ہو چکا تھا اور وہ ہر اجنبی سے ملاقات کرنے سے گھبراتے تھے اور ملاقات کے دوران میں مضطربانہ گفتگو کرتے تھے لیکن خدا کے فضل سے بہت جلد عرب کے دونوں حکمرانوں میں صلح ہو گئی اور پورے عرب نے اس پر خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔

محمود خیر الدین صاحب کچھ روز صنعاء میں مقیم رہے اور وہاں سے ملک حبش میں پہونچے۔ محمود خیر الدین اپنے اس سفر کی دلچسپ داستان خود اس طرح بیان کرتے ہیں۔

وزیر خارجہ حبش سے ملاقات

میں جب صنعاء سے ادیس ابابا (پایہ تخت حبش) پہونچا تو دل میں پہلی خواہش یہ پیدا ہوئی کہ جلالۃ الملک شاہ حبش سے ملاقات کرنی چاہئے چنانچہ اس مقصد کے لئے میں نے وزیر خارجہ مسٹر بلاطون جینیا ہوری سے ملاقات کی۔ وزیر خارجہ نہایت مہربانی اور حسن اخلاق سے پیش آئے۔ میں نے ان سے درخواست کی کہ جلالۃ الملک شاہ حبش سے میری ملاقات کا انتظام کرا دیا جائے۔ انہوں نے اس کا وعدہ فرما لیا اور کہا کہ ملاقات کے لئے تاریخ اور وقت کا تعین بعد میں کیا جائے گا۔ دوسرے روز وزیر ...

... ہیں۔ آنکھیں نہایت روشن ہیں گویا فانوس میں شمعیں روشن ہیں جسم بہت ہی نحیف ہے۔ مگر ایک لمبی اور سیاہ ڈاڑھی نے چہرہ کو باوقار اور جبروت کا مظہر بنا دیا ہے۔ جس وقت ان کے چہرہ پر میری نظر پڑی تو میری آنکھوں میں ان تمام انقلابات کا نقشہ کھنچ گیا جن سے جلالۃ الملک کو سابق بادشاہ کے زمانہ میں گزرنا پڑا۔

سابق بادشاہ حبش اجنبی حکومتوں کا کھلونا تھے اور پادریوں کا عمل دخل اس قدر ہو گیا تھا کہ گویا عزل و نصب کے اختیارات ان ہی کو سپرد کر دیئے گئے تھے۔ غرض بہت سے حوادث اور انقلابات کے بعد موجودہ شاہ "ہیلا سیلاسی" زیب دہ اورنگ و سریر ہوئے۔

یمن اور حجاز کی جنگ پر تبصرہ

ملاقات کے دوران میں شاہ حبش ہیلا سیلاسی نے جزیرۃ العرب کی جنگ کی مناسبت سے فرمایا "عرب کے مشہور قرابت دار آپس میں لڑتے مرتے ہیں! ہم قدیم زمانہ سے عرب اور حبش کو ایک ہی سمجھتے رہے ہیں۔ ہم بہت ہی خوش ہیں کہ عرب کے دو بھائیوں (حکمرانوں) نے بہت جلد صلح کر لی اور آپس میں ایک معاہدہ اور ایک قول پر قائم ہو گئے۔ ان کی صلح نے اجنبی دسیسہ کاریوں اور مکر و کید کا تار و پود بکھیر کر رکھ دیا ہے اور اب قلب عرب میں ان کے لئے مداخلت کی کوئی سبیل باقی نہیں رہی ہے۔"

اس کے بعد جلالۃ الملک نے میری طرف غور سے دیکھا اور فرمایا اب عربوں پر لازم ہے کہ وہ مستقبل کے لئے فکر کریں اور اپنی آنکھیں کھولیں اور اجنبی وعدوں پر کبھی یقین نہ کریں اور نہ ان کی دھمکیوں کی کوئی پروا کریں۔"

"ہم آخر دم تک لڑیں گے"

اس کے بعد جلالۃ الملک ہیلا سیلاسی نے فرمایا "دول اجانب سے ہمارے سیاسی تعلقات بہت ہی عمدہ ہیں۔ زمانہ کی ٹھوکریں کھا کر ہم کو بھی آخر کار تیار ہونا پڑا۔ نظم و ترتیب کے بعد ہم نے اپنی افواج کو جدید اسلحہ سے مسلح کر دیا ہے اور تمام حربی اور انتظامی امور ...

حبش میں اصلاحات

شاہ حبش کی عظمت

شوق کی اے بلبل گلزار عشق
کال گل نوا زگلستان می رسد
حضرت مفسر اعظم حکیم الامۃ مجدد ملت
مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب تھانوی دام ظلہم
کی مشہور و معروف یگانۂ روزگار تفسیر مسمیٰ بہ

مکمل بیان القرآن

کے (بعد نظر ثانی و اصلاح حضرت مؤلف دام ظلہم) طبع ہونیکی خوشخبری
اور قیمت میں بے حد رعایت

مکمل بیان القرآن ...

مکمل بیان القرآن مفت حاصل کرنیکی تدبیر ...

محمد شبیر علی۔ مالک اشرف المطابع تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

سرمہ نور افزا

(مولانا) نور الدین بہاری حفظ جمعیۃ علماء ہند دہلی

مرأۃ المثنوی

مرتبہ قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے

دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

اسپین میں یوسف بن تاشفین کی آمد

زلاقہ کے میدان میں شاہ الفانسو کی ہزیمت

طلیطلہ میں مسلمانوں کو جبراً عیسائی بنانے کا حکم

گزشتہ اشاعت میں لکھا جا چکا ہے کہ اشبیلیہ کے بادشاہ المعتمد نے عیسائی بادشاہ الفانسو کے کارندے یہودی کو اس کی گستاخی کے جرم میں قتل کرا دیا اور اس کے ساتھیوں کو قید کر لیا۔ آج آگے ملاحظہ فرمایئے۔

افریقہ سے یوسف ابن تاشفین کی آمد

جس وقت اس واقعہ کی اطلاع الفانسو کو ہوئی تو اس نے اپنے ملازموں کی رہائی کی درخواست کی۔ المعتمد نے ان سب کو چھوڑ دیا۔ مسلمانوں کی کمزوری کے باعث عیسائیوں کی قوت روز بروز بڑھتی جاتی تھی اور وہ اس قسم کے مواقع کے منتظر رہا کرتے تھے۔ الفانسو نے اپنے ملازمین کی رہائی پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اس نے قسم کھائی کہ جب تک آبنائے طارق پر نہ پہونچوں گا ہرگز چین سے نہ بیٹھوں گا۔ جب اس ارادہ کی اطلاع المعتمد کو ہوئی اور اپنے میں مقابلہ کی طاقت نہ پائی تو اسی وقت جہاز پر سوار ہو کر افریقہ آیا اور افریقہ کے حاکم یوسف ابن تاشفین سے جو اس وقت سوطہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھا مدد کا وعدہ لیا اور واپس آکر فوج کی فراہمی میں مشغول ہو گیا۔ اسی اثناء میں یوسف بن تاشفین بھی حسب وعدہ مع افواج اشبیلیہ پہونچا اور زلاقہ کے میدان میں الفانسو کی فوج سے ایک جنگ عظیم واقع ہوئی جس میں عیسائیوں کو فاش اور ذلت آمیز شکست ہوئی۔

عیسائیوں کی شکست اور الفانسو کا فرار

اس جنگ کے حالات کے سلسلہ میں اسٹینلی لین پول اپنی کتاب "مورزان اسپین" میں لکھتے ہیں۔ ...

... بنی عباد سے خوش تھی (یوسف بن تاشفین بنی عباد سے تھا) معتمد نے ناامیدی و یاس کی حالت میں عیسائیوں سے مدد طلب کی۔ یوسف کو جب اس کی خبر ہوئی تو اس نے اشبیلیہ میں عیسائیوں کے داخل ہونے سے قبل ہی آگے بڑھ کر عیسائیوں کا مقابلہ کیا اور ان کو شکست دیکر منتشر کر دیا۔

اشبیلیہ پر یوسف کا قبضہ

معتمد کے دوسرے بیٹے الرشید نے جب اپنے باپ کو یہ خبر پہونچائی کہ یوسف کی فوج نے شہر کے ایک حصہ پر قبضہ کر لیا ہے تو معتمد بہت پریشان ہوا اور چونکہ وہ ایک صحیح النسب عرب تھا اس لئے دریائے شجاعت و شہامت نے جوش مارا اور جس دروازہ سے یوسف بن تاشفین کی فوج داخل ہوئی تھی شمشیر بکف آیا اور یکہ و تنہا دشمن کی فوج پر جا پڑا اور نقارچی کو قتل کرتا ہوا قلب فوج میں جا پہونچا۔ اس کی شجاعت سے دشمن ایسے مرعوب ہوئے کہ کچھ تو دروازہ کے باہر نکل آئے اور جو فصیلوں پر چڑھ گئے تھے۔ انہوں نے اپنے آپ کو خندق میں گرا دیا۔ المعتمد نے دروازہ اپنے سامنے بند کرا دیا اور پھر قلعہ کا معائنہ کرتا ہوا باب السباعین پر آیا جہاں اس نے اپنے بیٹے مالک کو مقتول پایا۔ کچھ دیر تک یہ اپنے بیٹے کی لاش پر خاموش کھڑا رہا لیکن یہ وقت رنج و غم اور آہ و بکا کا نہ تھا اس لئے وہ قلعہ کے اندرونی حصہ میں چلا آیا۔

یوسف بن تاشفین کی فوج پھر قلعہ میں داخل ہوئی اور معتمد نے محض اس وعدہ پر کہ اس کو زندہ چلا جانے دیں گے شہر کو دشمن کے حوالہ کر دیا۔ یوسف نے شہر پر قبضہ کرنے کے بعد معتمد کو افریقہ روانہ کیا جہاں یہ تا مرگ قید رہا۔

طلیطلہ پر الفانسو کا قبضہ

ایک دوسری خود مختار ریاست جو سلطنت اندلس کے کھنڈروں پر قائم ہوئی تھی وہ ریاست طلیطلہ تھی جہاں بنی ذی النون نے اپنے خاندان کو قائم کیا تھا۔ باوجود اس طوائف الملوکی کے جب تک ان خود مختار امراء نے اپنے رعب و ...

مسلمانوں کو جبراً عیسائی بنانے کا حکم

نیت بدل گئی

عیسائیوں سے استمداد!

سگرٹ نوشی کے تباہ کن نتائج

... امریکہ کی آتش زدگی میں ساٹھ فی صدی سگرٹ کو دخل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ سگرٹ پینے میں لاپرواہی برتی جاتی ہے۔ ... دنیا میں آتش زدگی کا سب سے بڑا سبب سگرٹ ہی ہے۔

افسانہ

بہار و خزاں

سعیدہ وہی جو ٹھوکر کھانیکے بعد سنبھل جائے

شادی کے سلسلہ میں گفتگو

روح کے بیماروں کو قرآنی ہدایت کا نسخہ

(۲۴)

گفتگو یہیں تک ہونے پائی تھی کہ یہاں اختر بھی کوٹ پتلون میں لدے ہوئے آوارد ہوئے۔ اور مولانا علیہ السلام کو دیکھ کر اس کا چہرہ فق ہو گیا۔ والدہ کو روتا ہوا دیکھ کر وہ سارا قصہ سمجھ گیا۔ والدہ صاحبہ اختر کو دیکھ کر اور زیادہ رونے لگیں اور اختر کوئی میز کے قریب ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ والدہ نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

والدہ :- اختر! مجھے کیا معلوم تھا کہ تم آخری عمر میں میری مٹی خراب کرو گے اور مجھے رنج و غم میں گھلا کر مارو گے تم نے اپنے ماموں کا کہنا نہ مانا اور تمام جائداد برباد کر دی!

مولانا :- اب گلہ شکایت سے کیا فائدہ۔ جو ہونا تھا ہو چکا اب تو یہ دریافت کرو کہ شادی کے سلسلہ میں کیا کرنا چاہئے۔

والدہ :- ہاں میں بھی یہ بات پوچھنا چاہتی ہوں۔ شادی تو ضرور ہوگی اور وقت پر ہوگی مگر اختر! اس کا جواب دو کہ تم میری کہاں تک امداد کرو گے؟

بار بار دریافت کرنے پر اب اختر کو بھی بولنا پڑا۔

اختر :- خدا کے لئے گزری ہوئی باتوں کو یاد نہ دلاؤ۔ کیا تم یہ چاہتی ہو کہ میں زہر کھا کر مر جاؤں؟ بے شک میں خطاوار ہوں۔ گستاخ اور نافرمان ہوں مگر میرے جرم کی اس قدر تشہیر نہ کرو کہ میں جان پر کھیل جاؤں اور مالی نقصان کے ساتھ آپکو جانی نقصان بھی برداشت کرنا پڑے۔

والدہ :- اچھا گزشتہ باتوں کو جانے دو۔ جو کچھ ہوا وہ ہماری قسمت میں لکھا ...

... کس طرح پورے کئے جائیں گے؟

والدہ :- بس جب اختر نے زبان سے کہہ دیا تو انشاء اللہ کام ہو جائے گا اور کچھ نہیں تو ایک آدھ مکان فروخت کر دیا جائے گا۔

مولانا :- گویا بہت سے مکانات باقی رہ گئے ہیں کہ ان میں سے ایک آدھ فروخت کر دیا جائے گا۔ ذرا اختر سے یہ تو دریافت کرو کہ اس وقت جائداد کی حالت کیا ہے اور کتنے مکانات باقی رہ گئے ہیں جن کو فروخت کرنے کی تجویز کی جا رہی ہے۔

والدہ :- اختر نے جب زبان سے اقرار کیا تو کچھ کر کام بھی پورا ہو گیا۔ ہمیں اس سے کیا غرض کہ وہ کہاں سے اخراجات پورے کریں گے۔

مولانا :- اب تک آپ نے کسی مشورہ پر عمل نہیں کیا جس کا نتیجہ آنکھوں کے سامنے ہے لیکن اب پھر ایک مشورہ دیتا ہوں اگر قبول کرو تو عرض کروں۔

والدہ :- فرمایئے وہ کیا مشورہ ہے۔

مولانا :- شادی کی تقریب بالکل سادہ طریقے سے انجام دینی چاہئے اور سنت کے خلاف کوئی کام نہ کرنا چاہئے۔ شادی کے سلسلہ میں جس قدر رسوم رواج ہیں وہ بالکل بے ثبوت اور اسلامی تعلیم کے خلاف ہیں ... اور استطاعت کے مطابق خرچ اٹھانا چاہئے۔

والدہ :- بس آپ اس قسم کا مشورہ نہ دیجئے۔ شادی کی خوشی میں ... فضول ہیں۔ آخر اختر کے ابا جان (خدا ان کی مغفرت کرے) بھی تو اسلام سے واقف تھے مگر دیکھو انہوں نے جتنی شادیاں کیں ان سب میں ... کر رہ پیسہ لگایا۔ اور دیکھو دو سال ہوئے کہ آپ کے بھتیجے بھائی نے کسی کو فر کے ساتھ اپنے صاحبزادہ کی شادی کی کہ تمام خاندان میں واہ واہ ہو گئی۔ مجھے تو یہ آخری خوشی دیکھنی ہے اس میں وہ سب کچھ ہوگا جو اب تک ہوتا چلا آیا ہے۔

مولانا :- افسوس ہے کہ میں تمہاری ہی بھلائی کے لئے یہ تجویز پیش کر رہا ہوں کہ ...

... دیکھو یہ خدائی احکام ہیں جن کی تعمیل ہر مسلمان پر فرض ہے۔

اڈن کالج دریا گنج دہلی

۱۔ جماعت ششم کے طلباء و سولہ ماہ میں اور جماعت ہشتم کے نو ماہ میں امتحان اسکول میٹریکولیشن یا سینیر کیمبرج شرطیہ پاس کر سکتے ہیں۔
۲۔ سینیر کیمبرج پاس شدہ ایک سال میں انٹرمیڈیٹ میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔
۳۔ انٹرنس میٹرک ہائی اسکول یا سینیر کیمبرج پاس شدہ ایک ہی سال میں ہر دو امتحانات انٹرمیڈیٹ اور ایف کیف، بمبئی یا لکھنؤ بورڈ یقیناً پاس کر سکتے ہیں۔ زیادہ سال میں بی۔ اے کی ڈگری حاصل کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ اول سال وہ منشی فاضل اور انٹرمیڈیٹ یا ہائی کیمبرج کے امتحانات میں شامل ہو جائیں۔
۴۔ آئی سی ایس اور منشی فاضل کا کورس ایک ایک سال میں ختم کر دیا جاتا ہے۔
۵۔ میٹرک پاس شدہ ایک سال میں بی۔ اے (امریکہ) پاس کر سکتے ہیں۔ پراسپکٹس کیلئے ٹکٹ آنا چاہئے۔

پرنسپل

سچا ہمدم و رہبر۔ بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنیکے لئے دنیا میں سچی خوشی و سنتیاب کرنے کیلئے۔ آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب کام شاستر بالکل مفت منگوا لیں۔

وید شاستری جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

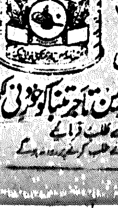

بہترین تمباکو خوردنی
زردہ و قوام گرمی
احمد حسین و دلدار حسین تاجر تمباکو خوردنی لکھنؤ

تلی کے مریضوں کیلئے تندرستی کا پیغام

تلی کی تمام شکایات کیلئے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے ہمدرد دواخانہ جن ادویات پر بجا ناز کر سکتا ہے۔ ان میں یہ ایک دوا زوبانی بھی ہے

خوبی یہ کہ مقدار خوراک بہت کم
اور فائدہ حد سے زیادہ!

تلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہے۔ اور گھلا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲، پرچہ ترکیب ہمراہ دوا

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

معجون مقوی معدہ

ان اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے جن کا نظام ہضم جوانی کی غلطی کی وجہ سے خراب ہو چکا ہو۔ تجربہ شاہد ہے کہ اعضائے تناسل ... نظام ہضم کی خرابی میں مبتلا ہوتے ہیں یہ معجون معدہ اور آنتوں کو قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت کو رفع کرتی ہے۔ غذا جلد ہضم کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (بیس یوم کی دوا) دو روپے (۲)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۵۳ ہجری

مولانا شفیع داؤدی کا اضطراب

مباہلہ کے لئے کھلا چیلنج

انتخابات کے طریقہ میں اگر کوئی خوبی ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ ایک مدت معینہ کے بعد خواہ وہ تین سال کی مدت ہو یا پانچ سال کی ہر حلقہ کے رکن مجلس مقننہ کو ان عوام الناس کے سامنے جوابدہ ہونا پڑتا ہے جن کے نام پر وہ اس عرصہ میں ہر قسم کی جائز اور ناجائز کارروائیاں کرتا رہتا ہے اور جن کی قوت پر اس کے اعمال و اقوال کی قوت کا دارومدار ہوتا ہے۔ اگر اس نے اپنے دور رکنیت میں اپنی نمائندہ حیثیت کا غلط استعمال کیا ہے اور پبلک کی خواہشات کے خلاف حکومت کے اغراض و مقاصد کی تائید و تکمیل میں اپنی تمام کوششیں صرف کر ڈالی ہیں تو اس وقت جبکہ دوبارہ انتخاب کا موقع آئے رائے دہندگان کو پورا اختیار حاصل ہوتا ہے کہ اس کے گزشتہ اعمال و اقوال کے متعلق بازپرس کریں اور اس کے پورے ریکارڈ کو دیکھ کر یہ فیصلہ کریں کہ آیا وہ اس لائق ہے یا نہیں کہ کسی مجلس میں ان کا نمائندہ بن کر جائے۔

جمہور کا حق احتساب

اگر جمہور میں اپنی اس قوت و طاقت کا احساس نہ ہو اور وہ اپنے نمائندہ کی بے شمار بدعنوانیوں اور مداہنتوں کے باوجود اس کے ساتھ مسامحت کا طرز عمل اختیار کریں اور گزشتہ تمام واقعات کو فراموش کر کے دوبارہ پھر اسے موقع دیں کہ وہ ان کے بنیادی حقوق کو پامال اور ان کے پسندیدہ مقاصد کو تباہ و برباد کرتا رہے تو اس طریقۂ انتخاب کا کوئی قصور نہیں ہے بلکہ جمہور کی غفلت شعاری، جہالت اور بے حسی کا قصور ہے جو تجربہ حاصل کر لینے کے بعد بھی ... ہی رہنا چاہتے ہیں اور جن کے نزدیک اپنے ووٹ کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔ اسی لئے ہندوستان جیسے وسیع ملک میں عوام الناس کو ان کی ذمہ داری اور ان کے اختیارات سے آگاہ کرنے کی نہایت سخت ضرورت ہے ورنہ غیر ذمہ دار نمائندہ نظام حکومت کے قطعاً کوئی معنی ہو ہی نہیں سکتے۔ اگر انتخاب کے موقع پر ایسا شخص ... سامنے آتا ہے کہ ان کے ... اخلاقی اور ... سے ... اور اپنی اس پوزیشن کو ان ہی کا گلا کاٹنے میں استعمال کرتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ سوائے قومی تباہی و بربادی اور اجتماعی ہلاکت و ذلت کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ ملک کی ذمہ دار اور واقف حال جماعتوں کا یہ فرض ہے کہ وہ عوام الناس کو ان کے ووٹ کی ذمہ داری اور قدر و قیمت سے آگاہ کریں اور یہ بتائیں کہ انہیں ہر نمائندہ سے احتساب اعمال کا پورا حق حاصل ہے اور اس حق کو استعمال کرنا سب سے بڑی قومی خدمت اور دینی حاجت ہے ... رائے دہندہ سے سرزد ہو سکتی ہے۔

صوبہ بہار کی بیداری

موجودہ انتخابات کی مہم شروع ہونے سے قبل صوبہ بہار کے عوام الناس میں اس ذمہ داری کا احساس پیدا ہوا۔ اور انہوں نے اپنے نمائندوں کے تمام اعمال و افعال کا نہایت دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کیا اور جمعیۃ علمائے ہند اور امارت شرعیہ صوبہ بہار کے کارکنوں نے مجالس قانون ساز کی قابل اعتراض و مضر کارروائیوں پر جو تحریکات منظور کی ہیں اور مسلمان ممبروں کی حرکات کو روشنی میں لانے کے لئے جو مضامین لکھے اور شائع کئے ہیں انہوں نے صوبہ بہار کے عام رائے دہندگان کو اسمبلی کے معاملات سے اس قدر واقف و عامل نہیں رکھا جیسے کہ وہ اب تک رہتے تھے۔ اور اپنے اراکین کی سرگرمیوں کا علم انہیں بڑی حد تک حاصل ہو گیا بالخصوص مولانا شفیع داؤدی صاحب کا دینی و مذہبی معاملات میں خطرناک روش اور عام سیاسی حیثیت سے ملک و ملت کے خلاف مسلسل و پیہم جدوجہد اور حکومت نوازی و اقتدار پسندی کے متعلق عوام الناس کو اس قدر صاف اور روشن دلائل حاصل ہوئے کہ موصوف کے لئے اس مرتبہ رائے دہندوں کے سامنے جا کر ان کے ووٹ طلب کرنا سخت دشوار ہو گیا۔ اور وہی حق احتساب جس کا ہم ابھی ذکر کر چکے ہیں ہر جگہ استعمال کیا جانے لگا۔

غلطی اور غلطی پر اصرار

صورت اس امر کی تھی کہ مولانا شفیع داؤدی صاحب ان حالات کو سن کر جو اس وقت صوبہ بہار کے بچہ بچہ کے علم میں ہے اور جس کی بنیاد نہایت مستحکم اور ٹھوس واقعات پر مبنی ہے۔ اپنی غلطیوں کا اعتراف کرتے اور ان تمام اعمال و افعال سے توبہ کرتے جو کسی طرح بھی قومی و اجتماعی زندگی میں برداشت نہیں کئے جا سکتے اور اپنے حلقہ کے رائے دہندوں سے از سرنو معاہدہ کرتے کہ وہ آئندہ اس قسم کی حرکات کا ارتکاب نہیں کریں گے۔ مسلمانوں کے خلاف نہ ... حکومت کے اثر سے بالکل پاک و صاف رہیں گے اور مذہبی مسائل میں اسلام کے مسلّمہ اصولوں کے خلاف کوئی قدم اٹھانے سے ڈریں گے اور علمائے اسلام کی ہدایت کو ... اور سنت نبوی ... ہدایت حاصل کریں گے اور مسلمانوں کو کبھی اس کا موقع نہیں دیں گے کہ وہ ان کے خلاف اس قسم کی ... شکایات ... کریں جو ... لیکن افسوس کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا ... اختیار کر لیا ہے اور اب ...

جبکہ انتخابات کی مہم پیش ہے وہ نہایت اضطراب و بے چینی کے ساتھ گرد و پیش بدل رہے ہیں اور رائے دہندوں کو مرعوب کرنے اور ایک مرتبہ پھر اپنے حق میں ووٹ حاصل کر لینے کے لئے ایسے طریقوں پر اتر آئے ہیں جو کسی طرح بھی مستحسن و پسندیدہ نہیں ہو سکتے۔

تازہ اعلان

مولانا شفیع داؤدی صاحب کا ایک تازہ اعلان جو ان کے دارالحکومت پٹنہ سے شائع ہوا ہے ابھی ہماری نظر سے گزرا۔ اس اعلان میں امارت شرعیہ صوبہ بہار کے بینی فیسٹو کی حسب ذیل عبارت نقل کی گئی ہے:-

" داقعہ یہ ہے کہ اسمبلی کے اکثر ممبروں نے حکومت کے تقاضائے ... حفاظت کی جس سے مسلمانوں کے حقوق پامال ہوئے اور ان کے محض خالص مذہبی معاملات میں مشکلات و رکاوٹیں پیدا ہوئیں۔ جیسے ۱۴ سال کی عمر کے قبل صرف عقد نکاح کو بھی بہر صورت جرم قرار دیا گیا ... بعض نا گزیر حوالات میں اتنے عمر میں نکاح پڑھانے کی بڑی قدر ضرورت خاص مصالح کی بنا پر ہو ... سرح ... نئے قانون ... بہت سی مشکلات ... (جو حکومت کی طرف سے پیش ہوئے) سب سے زیادہ ہمارے محترم مولوی شفیع صاحب داؤدی کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔ بلکہ حکومت کی خواہش کی تائید میں مولوی صاحب موصوف تو اس حد تک آگے بڑھے کہ آپ نے ... تحقیقاتی کمیٹی کی رکنیت کے سلسلہ میں حکومت کو ایک ایسی خفیہ رپورٹ لکھ کر دی جس سے حجاز مقدس میں حکومت غیر مسلم کے مداخلت کا راستہ نکل سکتا ہے پھر آپ نے چیف کمشنر صوبہ سرحد کی دعوت پر صوبہ سرحد جا کر ایک ایسی رپورٹ تیار کی جو مسلمانان سرحد کے خلاف تھی اور جس سے حکومت کے تشدد ... کارروائی کرنے کا جواز ثابت ہو سکتا ہے۔"

اس عبارت کو نقل کرنے کے بعد مولانا شفیع داؤدی نے اپنے اس بیان میں جو "اتحاد" کے صفحہ اول پر نہایت جلی عنوانات کے ساتھ شائع کیا گیا ہے حسب ذیل اعلان فرمایا ہے۔

" میں اس وقت دیکھتا ہوں کہ مولانا سجاد نے بزرگان دین کو اپنی غلط بیانی سے میرے خلاف بھڑکا رکھا ہے اور یہ غلط بیانی خاص انہی امور کے متعلق ہو گی جن کے الزامات امارت کے اعلان میں میرے سر تھوپے گئے ہیں اور جن کا اقتباس میں نے اوپر درج کیا ہے۔ پس بہترین صورت مجھ کو یہی نظر آتی ہے کہ میں اور مولانا سجاد اس پر مباہلہ کر لیں "

الزامات کا تجزیہ

جن الزامات کی طرف امارت شرعیہ کے بینی فیسٹو کی مندرجہ بالا عبارت میں اشارہ کیا گیا ہے اگر ان کا تجزیہ کیا جائے اور ان کو شمار میں لایا جائے تو وہ حسب ذیل ہوں گے۔

(۱) نرخ کے قوانین ہونے میں سب سے زیادہ مولوی شفیع صاحب داؤدی کا ہاتھ ہے۔

(۲) مولوی شفیع داؤدی نے حج تحقیقاتی کمیٹی کی رکنیت کے سلسلہ میں حکومت کو ایک ایسی خفیہ رپورٹ دی جس سے حجاز مقدس میں حکومت غیر مسلم کی مداخلت کا راستہ نکل سکتا ہے۔

(۳) مولوی شفیع داؤدی نے چیف کمشنر صوبہ سرحد کی دعوت پر صوبہ سرحد جا کر ایک ایسی رپورٹ تیار کی جو مسلمانان سرحد کے خلاف تھی اور جس سے حکومت کی تشدد آمیز کارروائی کرنے کا جواز ثابت ہو سکتا ہے۔

یہ تین الزامات وہ ہیں جن کے متعلق مولانا شفیع داؤدی صاحب نے اس قدر زور و شور کے ساتھ اپنا اعلان اپنے اخبار اتحاد میں شائع کرایا ہے۔

دہلی کی جامع مسجد میں

بہاں کہ خود مولانا شفیع داؤدی صاحب اور تمام قارئین الجمعیۃ کو معلوم ہوگا یہ تینوں الزامات وہ ہیں جن کا انکشاف سب سے پہلے الجمعیۃ نے کیا ہے اور جن کے متعلق نہایت مفصل و مدلل مضامین الجمعیۃ میں شائع ہو چکے ہیں اور جن کی صحت و درستی پر نہایت روشن اور مسکت دلائل ہمارے پاس موجود ہیں اور جن کے متعلق ہمیں قطعی یقین ہے کہ وہ صحیح ہیں ... ہم مولانا شفیع داؤدی صاحب ... سے یہ ... کرنا چاہتے ہیں کہ اگر ان کو مسلمانوں کے سامنے کوئی مظاہرہ ہی کرنا ہے تو وہ دہلی تشریف لے آئیں اور جمعہ کے بعد شاہجہان کی جامع مسجد دہلی ... وہاں ... ایک ... ہو ... یہ سب کو ہندوستان کے ...

دارالحکومت دہلی ہی ہے جہاں اسمبلی کا ایوان اسٹراڈل کا وڈرانگ روم حکیم محمد جمیل خاں کا دولت کدہ، گورنمنٹ آف انڈیا کے دفاتر سب کچھ دہلی ہی میں واقع ہیں۔ ان کے در و دیوار پر ایک ایک حرف منقش ہے اور ثنیا مت تک منقش رہے گا جیسا تک کہ یہی در و دیوار پکار پکار کر یہ شہادت نہ دے لیں گے کہ ترمیت ڈویژن کے نمائندے مولانا شفیع داؤدی نے کیا کیا اور کہا نہیں کیا۔ دہلی کی جامع مسجد میں دس ہزار مسلمانوں کا مجمع خود یہ فیصلہ کر دیگا کہ جو کچھ الزامات مولانا شفیع داؤدی پر لگائے گئے ہیں وہ صحیح ہیں یا نہیں رہا اس مباہلہ کا معاملہ جس کا چیلنج مولانا شفیع داؤدی صاحب نے دیا ہے سو اس کے متعلق تو صوبہ بہار کے علمائے کرام ہی مولانا شفیع داؤدی صاحب کو مناسب جواب دیں گے اور اگر ضرورت ہوئی تو ہم بھی اس کے متعلق مزید اظہار خیال کریں گے۔ مولانا شفیع داؤدی صاحب کو یقین رکھنا چاہئے کہ ان کا ہر جائز چیلنج منظور ہے۔

شذرات

اشتعال انگیز حملے

ہندوستان سے زیادہ بدنصیب ملک بھی شاید کوئی نہ ہوگا کہ یہاں کے تینتیس کروڑ باشندے غلامی کے المناک عذاب میں مبتلا ہونے کے باوجود آپس میں کامل اتحاد و رواداری کا سلوک نہیں کر سکتے اور اس قسم کے واقعات آئے دن رونما ہوتے رہتے ہیں جن سے ہندوستان کی سب سے بڑی دو قوموں میں باہمی مغائرت و منافرت کے جذبات ترقی کرتے ہیں اور ان سے نہایت خطرناک نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کے احساسات اپنے آقا و مولا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس کے متعلق جو کچھ ہیں وہ ہندوستان تو ہندوستان تمام دنیا کے کسی ملک کے باشندوں سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ مسلمانوں نے اسلام پر ہر قسم کے اعتراضات کو نہایت ٹھنڈے دل سے برداشت کیا ہے اور وہ ہر اعتراض کا جواب دینے کے لئے ہر وقت آمادہ رہتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ اعتراض تعلیمات اسلامی کے متعلق ہو اور اس پر معقولیت کے ساتھ گفتگو کی جائے۔ مسلمانوں کا پورا علم الکلام اسی موضوع پر ہے اور اس میں ہر اعتراض کو وسعت نظر کے ساتھ سنا گیا ہے اور اس کا جواب دیا گیا ہے۔ مسلمان کسی ایسے حملے کو برداشت نہیں کر سکتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مطہرہ پر کیا جائے اور جس کی بنا میں حضور نبی کریم کی توہین کا جذبہ کام کر رہا ہو۔ مسلمانوں کا یہ جذبہ اور ان کی یہ ذہنیت سب کو معلوم ہے لیکن اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اشخاص نفس مذہب پر بحث کرنے اور اسلامی اصولوں کو باطل ٹھہرانے کے بجائے دلآزاری کا یہ مکروہ طریقہ اختیار کرتے ہیں جس سے نہ صرف یہ کہ انتہائی اشتعال و منافرت کے جذبات پھیل جاتے ہیں بلکہ خود ان اشخاص کے مذہب اور فرقہ کو بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ اخلاقی حیثیت سے انہیں کے حصے میں ... کی مذمت کا موجب ہوتے ہیں ... ۱۹۲۶ء میں جو واقعات ... اس کے بعد قانون میں جو ترمیم کی گئی تھی اس سے یہ توقع کی جاتی تھی کہ ... اس قسم کے حملوں کا سدباب ہو جائیگا مگر افسوس ہے کہ ایسا نہیں ہوا اور اب تک ہم کبھی یہ سنتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس کے خلاف نہایت ناپاک حملے کئے گئے اور کسی مسلمان نے مشتعل ہو کر اس کو قتل کر دیا جیسا کہ ابھی حال میں کراچی کا ایک واقعہ اخبارات کے اندر آیا ہے۔ یہ صورت حالات نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اور اس پر نہایت ٹھنڈے دل کے ساتھ غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر مذہبی تبلیغ کا سوال ہو یا اسلامی تعلیمات پر تنقید کا سلسلہ زیر بحث آئے تو ہم ایک لمحہ کے لئے یہ پوزیشن اختیار نہیں کرسکتے کہ کسی کی مذہبی آزادی کو سلب کرنے کی حمایت کریں لیکن جہاں صرف مسلمانوں کی دلآزاری اور ان کے جذبات سے واقفیت رکھنے کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا سوال ہو وہاں ظاہر ہے کہ سوائے مذمت کے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ضرورت اس کی ہے کہ اس قسم کی خطرناک دلآزاری اور اشتعال انگیزی کے خلاف پوری طرح رائے عامہ پیدا ہو اور حکومت بھی اپنے قانون کو کافی سخت بنائے تاکہ ان حرکات کا اعادہ ہی نہ ہو سکے اور ان کے خطرناک نتائج برآمد ہوتے ہیں وہ بھی ناممکن ہو جائیں۔

ڈاکٹر انصاری کی مراجعت

پٹنہ میں جب آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے داخلۂ کونسل کے متعلق منتقم فیصلہ کیا ہے اور انتخابات کے کام کو براہ راست اپنے ہاتھ میں لے کر ایک مرکزی پارلیمنٹری بورڈ بنا دیا ہے تو ڈاکٹر انصاری صاحب اس بورڈ کے صدر منتخب کئے گئے تھے لیکن اس کارروائی کے بعد ہی ڈاکٹر صاحب کو خرابی صحت کے باعث یورپ جانا پڑا اور آپ کی جگہ پنڈت مالویہ نے صدارت کے فرائض انجام دینے کی ذمہ داری کو قبول کیا۔ مگر ڈاکٹر صاحب کا جہاز پر سوار ہونا تھا کہ حالات دگرگوں ہو گئے اور قائم مقام صدر نے بورڈ کی پالیسی کو فرقہ واریت میں رنگ دینے کے لئے ابتری چیزوں کا ... شروع کر دیا۔ اگر اس موقع پر گاندھی جی، مولانا ابوالکلام آزاد، بابو راجندر پرشاد اور دوسرے ہندو کانگریسی لیڈروں کی دور اندیشی اور معاملہ فہمی بر سر کار نہ آتی تو اس کا قوی اندیشہ تھا کہ کانگریس ہندو مہاسبھا کے سمندر میں غرق ہو کر فنا ہو جاتی۔ ان کانگریسی ہندو رہنماؤں نے نہایت جرأت و ہمت کے ساتھ تمام واقعات کا مقابلہ کیا اور ڈاکٹر انصاری صاحب بورڈ کی جس پالیسی کا اعلان جہاز پر سوار ہوتے وقت کر گئے تھے اسی کو آخر وقت تک قائم رکھا۔ اب جبکہ ۵ اکتوبر کو ڈاکٹر صاحب یورپ سے واپس آ گئے ہیں ان کا بورڈ پوری سرگرمی کے ساتھ انتخابات کی مہم میں سرگرم کار ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ان کی بروقت مراجعت کانگریس کی ... مزید تقویت و طاقت پیدا کرنے کی موجب ہوگی اور ڈاکٹر صاحب اپنے وسیع و قوی اثر کو استعمال کر کے کانگریس کے امیدواروں کو زیادہ سے زیادہ اکثریت میں کامیاب بنا سکیں گے۔ ہم ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں موصوف کی بخیر و عافیت مراجعت وطن پر اپنی دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور حق تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ انہیں مسلمانوں اور ہندوستان کی خدمت کے لئے تادیر صحیح و سلامت رکھے۔

حوادث واحکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص زید متوفی کو اس کے باپ نے زندگی میں بوجہ چند وجوہ ... عاق کیا تھا ... زید کی وفات کے چند روز بعد اس کے والد بھی فوت ہو گئے۔ زید کی ایک بیوی اور تین نابالغ لڑکیاں ہیں دو سوتیلے بھائی اور ایک سوتیلی ماں ہے۔ زید کے والد کے ذمہ بوقت وفات کچھ قرضہ نکلا جو کہ اس (زید) کے والد کی خود پیدا کردہ جائداد ... بآسانی ادا ہو سکتا ہے۔ زید نے اپنی پیدا کردہ جائداد بصورت نقدی زیور اور مکان ترکہ چھوڑی ہے۔ زید کی بیوہ اس کے حق میں ... کر گئی ... ہے اور نکاح ثانی کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ اس بیوہ کے پاس گھر میں کوئی مرد نہیں ہے۔ وہ روپیہ نقدی اور زیور وغیرہ کسی کے پاس امانت رکھنا چاہتی ہے۔

(۱) کیا بیوہ مذکورہ متوفی کے حق نکاح میں رہتے ہوئے اس ترکہ کی ... مالک ... ہو سکتی ہے جس حالت میں کہ لڑکیوں کی پرورش کا اس کو ذمہ ہے۔

(۲) کیا بیوہ مذکورہ شرعاً اس امر کی مجاز ہے کہ جس شخص کو اس کے پاس ... جو جو چیزیں ... مناسب سمجھے امانت رکھے۔

(۳) کیا متوفی کے وارثین بیوہ مذکورہ کو اس امر پر مجبور کر سکتے ہیں کہ وہ کل ترکہ کی تفصیل ان کو دے ... امانت ان کی منشی کے بغیر کسی کے پاس امانت نہ رکھے یا صرف ان ہی کے پاس رکھے۔

(۴) بیوہ مذکورہ کو یہ شک ہے کہ متوفی کے وارثین ترکہ نقدی میں سے زید کے والد کا قرضہ ادا کرانا چاہتے ہیں۔ اس حالت میں کیا بیوہ اپنی نقدی کو بردہ ... کرسکتی ہے۔

(۵) کیا متوفی کے وارثین اس بات کے مجاز ہیں کہ جو جائداد زید کے والد کی ... ان کے پاس رکھا گیا ہے اس میں سے اپنے حقیقی متوفی کے والد کا قرضہ ادا کرنے کے لئے خرچ کر لیں؟

الجواب

سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ زید کا انتقال اپنے باپ کی حیات میں ہو گیا تھا۔ اور اس کے وارث اس کی زوجہ اور تین لڑکیاں اور باپ اور بھائی تھے تو زید کے ترکہ میں سے بعد ادائے حقوق متقدمہ وارثوں کو ان کا حق ملیگا اور زید کی زوجہ کا دین مہر پہلے بسلسلہ حقوق متقدمہ ادا کیا جائیگا اور بعد ادائیگی حقوق جو بچے اس میں سے زوجہ کو ... دیا جائے اور ... بیٹیوں ...

... لڑکیوں کو دیا جائے۔ اور باقی ... حق ہے ... باپ کو دیا جائے۔ ... زید کی زوجہ دوسرا نکاح کا ارادہ کرے یا نہ کرے اس کو اپنے ... اور حصے سے زیادہ نہیں ملیگا۔ اور نہ اس کو ... کرنے کا حق ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:

(۱) چند روز سے اس شہر جبلپور کے مریدین و معتقدین مولانا عبدالسلام صاحب جبلپوری نماز کی تکبیر کے وقت تا الفاظ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح صف میں بیٹھے رہتے ہیں اور کبھی قد قامت الصلوٰۃ کہی تو کھڑا ہوتا ہے اسی وقت تک ... حرکت کرتے ہیں اور جماعت میں یہ کہا جاتا ہے کہ آپ نماز ... اور فلاں نماز پڑھاویں۔ اس کے متعلق صحیح حکم کیا ہے اور یہ حرکت ان کی کیسی ہے؟

(۲) اسی طرح اذان ثانی جمعہ پیش و روبرو منبر کہلوا کر بیرون مسجد کہلوائی جاتی ہے۔ اس کے ضمن میں کیا حکم ہے اور بعض مقامات پر شروع ہی سے صف بندی کر کے کھڑے ہوتے ہیں اور قد قامت الصلوٰۃ پر نماز شروع کرتے ہیں یہ کہاں تک درست ہے۔ بینوا و توجروا

الجواب

ابتدائے حی علی الفلاح کے وقت کھڑا ہو جانا نماز کے لئے مستحب ہے اور واجب اور سنت نہیں ... اس سے پہلے ہی کھڑا ہو جانا ... مکروہ ... نہیں کہا ... جائز ہے ... اصل وضیفہ ہے۔

... حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں صرف ایک ہی اذان مجمعہ کے سامنے دی جاتی تھی ... حضرت عثمان بن عفان کے زمانہ میں ... اذان بیرون مسجد ... بعد امام کے منبر کے سامنے ہی ... اس کے منبر کے سامنے ہی ... مسنون ہے ... واللہ اعلم

حبیب المرسلین عفی عنہ، نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

مولانا شفیع داؤدی کا پہلا انتخابی جلسہ بغیر کسی نتیجہ کے ختم ہو گیا

مسلمانان مظفر پور کی طرف سے شدید مخالفت

مظفر پور ۳ اکتوبر۔ مولوی محمد عثمان صاحب مظفر پور سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ گزشتہ شب اسمبلی کیلئے مولوی شفیع داؤدی کی امیدواری کا اعلان کرنے کی غرض سے ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس سے مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت نے کسی قسم کی دلچسپی کا اظہار نہیں کیا جو لوگ جلسہ میں موجود تھے ان کی خواہش تھی کہ جلسہ کی صدارت وارث نواب صاحب بیرسٹر فرمائیں مگر مولوی شفیع داؤدی کے بعض دوستوں نے جو جلسہ کے داعیان میں شامل تھے وہاں کے ایک قریبی رشتہ دار مولوی نذیر احمد کو صدر بنا دیا اور اس پر اصرار کیا۔ وہ اپنے ہی آدمی کو صدارت کا منصب دیں گے۔

سب سے پہلے مولوی شفیع داؤدی صاحب نے تقریر کی اور تمام وقت اپنی صفائی میں گزار دیا۔ عام لوگوں کی زبردست خواہش تھی کہ اس جلسہ میں دوسری پارٹی کے نقطۂ نظر کی بھی وضاحت ہونی چاہئے مگر شفیع داؤدی صاحب کی طول کلامی نے اس کا موقع نہیں دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آدھے سے زیادہ لوگ غیر مطمئن ہو کر اور جلسہ سے اٹھ کر چلے گئے اور باقی لوگ داؤدی صاحب کی اس حرکت پر سخت کبیدہ خاطر ہوئے کہ انہوں نے دربھنگہ اور مظفر پور کا سوال پیدا کر دیا جو لوگ جلسہ میں باقی رہ گئے تھے انہوں نے دوسری پارٹی کے خیالات سننے کے لئے تقریر کو ختم کرنے کی خواہش ظاہر کی کیونکہ وہ لوگ مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب اور مولوی عبدالحمید صاحب وکیل، مولانا شفیع داؤدی کے مد مقابل کی تقاریر سننے کے بے حد مشتاق تھے اس پر صدر جلسہ کچھ نیم راضی سے ہو گئے تھے لیکن شفیع داؤدی صاحب کے دوستوں نے اس کو منظور نہیں کیا۔ اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ جن لوگوں نے جلسہ کے اعلان پر دستخط کئے تھے وہ جلسہ کے خفیہ مقاصد سے آگاہ ہو کر جلسہ میں شریک نہیں ہوئے اور بعض دستخط کنندگان نے اپنے دستخط واپس لے لئے۔ آخرکار جلسہ بغیر کسی نتیجہ کے برخاست ہو گیا اور شفیع داؤدی صاحب بے نیل و مرام واپس ہوئے۔

بحری طوفان نے ہند چین کے ساحل کو بالکل برباد کر دیا

برطانی جہاز خشکی پر چڑھ گیا۔ ۶۰ اشخاص ہلاک ہو گئے

ہانگ کانگ میں سخت ہنگامہ

سائگون ۶ اکتوبر۔ بحری طوفان نے انڈو چائنا کے ساحل کو بالکل توڑ ڈالا ہے۔ جس سے ساٹھ (۶۰) اشخاص ہلاک ہو گئے۔ دوسرے طوفان نے ٹون کن کے شمال مشرقی ساحل کو نقصان پہونچایا ہے۔ بہت سی کشتیاں غرق ہو گئی ہیں۔ سڑکیں خراب ہونے کے ساتھ بند ہو گئی ہیں اور مال و اسباب کا کثیر نقصان ہوا ہے۔

ہانگ کانگ ۶ اکتوبر۔ ایک برطانوی جہاز سٹی آف کیمبرج جس کا وزن ... ٹن ہے طوفان سے بے بس ہو کر ... خشکی پر چڑھ گیا۔ طوفان کے باعث جہاز کو سخت خطرہ لاحق ہے۔ ایک دوسرے جہاز کو امداد کی غرض سے روانہ کر دیا گیا ہے۔

اسی کے ساتھ ہانگ کانگ میں امریکن جہاز پریزیڈنٹ گرانٹ کے ملازمین میں آدھی رات کو سخت ہنگامہ برپا ہو گیا۔ ایک پارٹی نے دوسری پارٹی کے لوگوں پر جو ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھے ہوئے تھا حملہ کر دیا اور شور بلند کیا کہ ہڑتال ختم کرنے والوں کو مار ڈالو۔ دوکان کے سامنے دونوں پارٹیوں میں سخت جنگ ہوئی۔ بعد ازیں ... اور ۲۰ ہندوستانی پولیس نے فسادیوں کو لاٹھی چارج کر کے منتشر کر دیا۔ ایک فریق کے چار آدمی سخت زخمی ہوئے ہیں اور پولیس نے متعدد اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے۔

یو۔ پی میں مولانا شوکت علی کا دورہ

یونٹی بورڈ کے اغراض و مقاصد کی تشریح

بدایوں ۷ اکتوبر۔ سید اکبر علی صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مولانا شوکت علی ۴ اکتوبر کو بمبئی سے لکھنؤ تشریف لے آئے۔ دوستوں سے مشورہ کے بعد آپ مراد آباد تشریف لے گئے۔ اور ایک پبلک جلسہ میں یونٹی بورڈ کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کی۔ جلسہ میں ایک تجویز منظور کی گئی جس میں یونٹی بورڈ پر کامل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ اور مسٹر کریم الزماں خاں کی اسمبلی کے لئے امیدواری کی تائید کی گئی۔ مسٹر کریم الزماں خاں مسلم یونٹی بورڈ کی طرف سے نامزدہ امیدوار ہیں اور آپ مراد آباد ڈویژن کے حلقہ انتخاب سے کھڑے ہونگے۔

مراد آباد سے مولانا شوکت علی امروہہ تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے مسٹر قریب کے مقابلہ میں مسٹر کریم الزماں خاں کو ووٹ دینے کی پر زور اپیل کی۔ یہاں سے مولانا شوکت علی مراد آباد ہوتے ہوئے بدایوں تشریف لائے۔ مولانا حفظ الرحمٰن صاحب بھی تشریف لے آئے ہیں۔ مولانا شوکت علی اور مسٹر کریم الزماں خاں نے نامزدگی کے کاغذات ریٹرننگ افسر کے سامنے پیش کر دئے ہیں۔

گاندھی جی اور پنڈت مالویہ پر ذمہ داری

اگر وہ چاہیں تو صلح کر سکتے ہیں

دہلی ۷ اکتوبر۔ حیدرآباد سے واپسی پر پنڈت نیکی رام شرما نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے انٹرویو کیا، آپ نے فرمایا:

میں نے اس بات کے لئے ہر ممکن کوشش کی کہ کانگریس پارلیمنٹری بورڈ اور کانگریس نیشنلسٹ پارٹی کے درمیان صلح ہو جائے اور اسمبلی کے آئندہ انتخابات میں کانگریسیوں میں باہمی صف آرائی نہ ہو۔ گاندھی جی اور مالوی جی اس خانگی جنگ کو ختم کرنے کے لئے فکر مند ہیں لیکن یہ افسوس کا مقام ہے کہ اب تک کوئی نتیجہ خیز صورت پیدا نہیں ہوئی میں گاندھی جی سے مل کر واپس آ رہا ہوں یہ میری آخری کوشش تھی اور اگر میں اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہوا لیکن پھر بھی میں نے امید نہیں چھوڑی ہے۔ دونوں طرف سے زبردست تیاریاں اور چند دیگر اسباب باہمی تصفیہ کے راستہ میں حائل ہیں لیکن میرا یہ پختہ یقین ہے کہ اگر گاندھی جی اور مالوی جی اس غرض سے مل کر بیٹھیں کہ کوئی تصفیہ کرنا ہے تو وہ اب بھی کر سکتے ہیں۔

مدراس میں گداگری کے انسداد کی تجویز

مدراس ۷ اکتوبر۔ بھیک مانگنے کی بدعت کا خاتمہ کرنے کی غرض سے مسٹر باسودیو ممبر کونسل جلد ہی مدراس کونسل میں ایک بل پیش کریں گے۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے۔ مدراس کارپوریشن نے ۱۹۲۹ء میں ایک کمیٹی مقرر کی تھی کہ وہ پیشہ ور بھکاریوں پر قابو پانے کے لئے کچھ تجاویز پیش کرے۔ مسٹر باسدیو نے اپنے بل میں یہ تجویز کیا ہے کہ مدراس سٹی پولیس ایکٹ اور ... کے متعلق موجودہ قانون میں ترمیم کر کے کمیٹی مذکور کی سفارشات کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

علاوہ بریں اس میں یہ رائے بھی ظاہر کی گئی ہے کہ حکومت ان کے لئے رہائش، خیرات کام اور ہسپتال وغیرہ کا انتظام کرے۔

جنگل میں ڈاکوؤں پر پولیس کا چھاپہ

لکھنؤ ۷ اکتوبر۔ عالم باغ کے تھانہ کے پولیس سب انسپکٹر نے معہ ایک پولیس پارٹی کے ایک قریبی جنگل پر چھاپہ مارا اور ہیرالال نامی ایک شخص کو گرفتار کیا جو ڈاکوؤں کے اس گروہ کا ایک شخص بتایا جاتا ہے جس نے مختلف مقامات پر ڈاکے ڈالے ہیں۔ ہیرالال کے سراغ دینے پر لکھنؤ اور بارہ بنکی کے اضلاع میں بہت سی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں کہا جاتا ہے کہ کچھ لوٹ کا مال بھی ملا ہے۔

چار ہزار اشخاص نے منڈی کو لوٹ لیا

مدراس ۶ اکتوبر۔ سیلم کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ تقریباً چار ہزار اشخاص نے گوگانی کی چاول منڈی کو لوٹ لیا۔ اس کی وجہ یہ بتلائی جاتی ہے کہ چاولوں کی قیمت ایک دم بہت چڑھ گئی تھی۔ ٹاؤن انسپکٹر پولیس کے ... دیگر افسروں کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچا اور حالات پر قابو حاصل کر لیا۔ چند اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں۔ پولیس اس علاقہ میں گشت لگا رہی ہے۔

میں بنگال ہی میں آباد ہو جاؤں گا

خان عبدالغفار خاں کا ارادہ

کلکتہ ۵ اکتوبر۔ اگر مجھے حکومت سرحد جانے کی اجازت نہیں دے گی تو میں بہادروں کے خطہ بنگال میں آباد ہو جاؤں گا اور دیہات کے کام میں اپنے کو وقف کر دوں گا۔ یہ اعلان خان عبدالغفار خاں نے اس وقت کیا جبکہ آج شام شمالی کلکتہ کے باشندگان کی جانب سے آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ جلسہ کے صدر مسٹر سرش چندر داس ریذیڈنٹ شمالی کلکتہ کانگریس کمیٹی تھے اس سے پہلے آپ کی خدمت میں ہوڑہ کے طالب علموں کی جانب سے ایڈریس پیش کیا گیا آپ نے ان کو فرقہ پرستی کے بیخ کا خاتمہ کرنے کی کوشش کرنے کی تلقین کی۔

جاپان ہندوستانی روئی زیادہ خرید چکا ہے

شملہ ۴ اکتوبر۔ جاپان نے ہندوستان کی خام روئی کے خریدنے کے متعلق اس تجارتی معاہدہ میں جو مقدار مقرر کی تھی جو کہ حال ہی میں ہندوستان اور جاپان کے درمیان ہوا تھا اس سے کہیں زیادہ مقدار میں وہ اس سال خرید چکا ہے لیکن اس کے برخلاف جاپان کے سوتی پارچہ کی مقدار پوری نہیں ہوئی ہے۔

غازی عبدالقیوم کی درخواست مسترد

کراچی ۷ اکتوبر۔ آج بنچ کی عدالت میں عبدالقیوم کے مقدمے کی سماعت ہوئی۔ بنچ نے ملزم کی درخواست کو مسترد کر دیا۔ ملزم نے درخواست کی تھی کہ چند مشہور مسلمانوں کو جن میں مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا مفتی محمد کفایت اللہ اور ڈاکٹر سر محمد اقبال بھی شامل ہیں بطور گواہ کے طلب کیا جائے۔

کشمیر کی پہلی اسمبلی کا پہلا اجلاس

جموں ۷ اکتوبر۔ ہز ہائی نس مہاراجہ کشمیر نے کشمیر کی پہلی اسمبلی کے پہلے اجلاس کے لئے ... اکتوبر مقرر کی ہے۔ یہ اجلاس کل ... دسری نگر میں منعقد ہوگا۔

تحریک پاکستان اور حکومت

لندن ۷ اکتوبر۔ معتبر طور پر معلوم ہوا ہے کہ تحریک پاکستان کے بانیوں کی جانب سے حکومت کے پاس میمورنڈم آیا ہے جس میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ برٹش گورنمنٹ کو یہ مطالبہ بہت جلد منظور کر لینا چاہئے ورنہ سیاسی خطرات لاحق ہونے کا اندیشہ ہے۔

امریکہ کی طرف سے جاپانی الٹی میٹم کا جواب

لندن ۷ اکتوبر۔ جاپان کے وزیر جنگ کی طرف سے ایک اعلان شائع کیا گیا ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ جاپان کو چین میں صرف روس کا ہی مقابلہ کرنا پڑے گا روس کے پاس اس وقت اگرچہ چھ ہزار اور جاپان کے پاس ایک ہزار ہوائی جہاز ہیں لیکن اس کے باوجود جاپان روس کا مقابلہ کرے گا۔

امریکہ کی طرف سے اس اعلان کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ امریکہ چین میں جاپان کی ہستی کا خاتمہ کر دے گا۔ وہ کسی صورت میں بھی جاپان کو چین میں رہنے نہیں دیگا۔ اس وقت جاپان اور امریکہ میں زبردست جنگ کا خطرہ ہے۔

تین ماہ میں ۱۷ جہازات تباہ ہوئے

لندن ۶ اکتوبر۔ ایک رپورٹ مظہر ہے کہ تین ماہ کے عرصہ میں ۱۷ بحری جہاز تباہ ہوئے ہیں جن کا مجموعی وزن ۱۰۵۰۷ ٹن ہوتا ہے۔ برطانیہ عظمیٰ کے جہازات جو تباہ ہوئے ۲۱ تھے جن کا وزن ۲۰۰۴۲ ٹن تھا۔

وزیر اعظم برطانیہ کی واپسی

لندن ۷ اکتوبر۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ تین ماہ کی طویل رخصت کے بعد کینیڈا سے لندن واپس آ گئے۔ آپ صبح ہی ... ملک معظم سے ملاقات کرنے کے لئے بکنگھم پیلس تشریف لے گئے۔ وزیر اعظم ... کے مشورہ سے ... تبدیلی ... کا اعلان ... گا۔

دارالحکومت

قرول باغ پر پانچ لاکھ روپیہ صرف کیا جائیگا

دہلی ۵ اکتوبر۔ رشیدی پورہ میں ماڈل مکانات بنانے کی تجویز کمیٹی کے زیر غور تھی۔ اب یہ سکیم ترک کر دی گئی۔ اور یہ زمینیں جو اس غرض کمیٹی سے محفوظ رکھی تھیں اب تعمیر مکانات کے لئے کرایہ پر دیدی جائیں گی۔ اصل سکیم پر تقریباً سات لاکھ روپیے کے خرچ کا اندازہ تھا۔ اور یہ گورنمنٹ سے مانگا گیا تھا اور اس رقم میں سے دو لاکھ روپیہ گورنمنٹ نے دے بھی دیا تھا جو اینٹول باغ کی ترقی کے لئے خرچ ہوگا۔

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ اس کے علاوہ تین لاکھ روپیہ پیشتر قرول باغ کی ترقی کے لئے علیحدہ منظور ہو چکا تھا۔ اس طرح یہ پانچ لاکھ روپیہ قرول باغ پر خرچ کیا جاویگا۔

یہ دو فیصلہ جات میونسپل کمیٹی دہلی کی آج صبح کی میٹنگ میں کئے گئے۔

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

دہلی ۷ اکتوبر۔ گندم شربتی ۱۵ سیر، گندم سرخ ۱۶ سیر، گندم سفید ۱۶ سیر، چنا ۲۲ سیر، جو ۲۷ سیر، باجرہ ۱۸ سیر، جوار ۲۰ سیر، مکی ۱۹ سیر (فی روپیہ)

آٹا فلور ملز ... ۳/۱۳/- ... ۲/۶/- ... ۲/۱/۶ ... بیسن ۳/۲/- ... دال ماش ہری ۲/۱۴/- ... دال ماش سیاہ ۳/۸/۰ ... دال مونگ ۳/۲/- ... دال ارہر قسم اول ۵/-/- ... قسم دوئم ۳/۱۰/- ... چاول قسم اعلیٰ ۱۲/۸/- ... چاول قسم معمولی ۵/-/- ... چاول موٹے ... (فی من)

گھی قسم اعلیٰ ۴۶/۴/- ... قسم دوم ۴۴/۸/- ... گڑ ... ۷/-/- ... کھانڈ دیسی ۱۱/-/- ... قند انگریزی ۱۲/-/- ... قند جاوا ۱۳/۲/- ... قند دورا ... ۱۱/-/- ... مصری ۱۳/۸/- ... کھوپرا ... ۵/۳/- ... کھوپرا خشک ۱۱/-/- ... بھولنہ سفید ۱۰/-/- (فی من)

سونا پانسا ۳۵/۴/- ... منشیل ... ۳۵/۱۰/- ... دیسی ۳۴/۱۳/- (فی تولہ) ... گنی فی عدد ۲۲/۱/- ... چاندی ۶۲/۱/- ... گندھک ۵۹/-/- ... تیزابی ۶۱/-/- (فی سینکڑہ تولہ)

مقصورام کی یادگار قائم کرنے کی تجویز

کراچی میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

کراچی ۵ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ نتھورام کے قاتل میاں عبدالقیوم کا مقدمہ ۸ اکتوبر کو جوڈیشل کی عدالت میں پیش ہوگا۔ مقدمہ شروع ہونے سے پہلے کراچی میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی جائے گی یہ دفعہ اکتوبر کے آخر تک نافذ رہے گی۔ مقامی آریہ سماج کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں دیدہ دہن اور یہ خیال مقتول نتھورام کی یاد میں ایک یادگار قائم کرنے کے لئے ایک لاکھ روپیہ جمع کرنے کا فیصلہ کیا گیا یہ بھی فیصلہ ہوا کہ اس کے نام پر ایک مندر تعمیر کیا جائے جس کا نام "نتھورام بلیدان مندر" رکھا جائے۔

مسٹر جناح بھی اسمبلی کیلئے کھڑے ہونگے

بمبئی ۶ اکتوبر۔ مسٹر محمد علی جناح بمبئی شہر کے مسلم حلقے کی طرف سے لیجسلیٹو اسمبلی کے امیدوار کھڑے ہوئے ہیں۔ مسٹر جناح کو ریٹرننگ آفیسر کے سامنے مسٹر ابراہیم ... نے تجویز کیا اور مسٹر محمد سلیمان ... نے ان کی تائید کی۔

اطلاع آئی ہے کہ مسٹر جناح نے بھی اپنی امیدواری کے کاغذات پر دستخط کر دئیے ہیں۔

سر اقبال بھی بولے

حالات کی ناسازگاری کا شکوہ

لاہور ۵ اکتوبر۔ سر محمد اقبال سابق صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے ملاقات کے دوران میں اس امر کا بھی ذکر کیا جو قدامت پسند وائٹ پیپر کے متعلق طرز عمل اور ڈاکٹر مونجے کی اس تجویز کا کہ ایک آل پارٹی ایمرجنسی کانفرنس اس کے متعلق طریق کار کی تنظیم کے لئے بلائی جائے مسلمانوں پر ... ہوا۔

سر اقبال نے ڈاکٹر ہری سنگھ گوڑ سے اتفاق رائے رکھتے ہوئے کہا حالات نازک ہیں اور اس کی نزاکت کا ابھی پورے طور پر احساس نہیں کیا جا رہا اور اس کے لئے تصور ہمارا ہے نہ کہ قدامت پسندوں کا یا ان کے طرز عمل کا۔ کانفرنس کے متعلق آپ نے کہا کہ جب تک حالات ہی نہ بدل جائیں اس کی کامیابی ممکن نہیں۔ موجودہ حالات میں اس سے کچھ نتیجہ برآمد نہ ہوگا۔

سر اقبال نے مختلف فرقوں میں جو نا اتفاقی پھیل رہی ہے اس کا ذکر بھی کیا اور کہا کہ پچھلے دس سال کی کوشش کے باوجود ہم قومی مصالحت پیدا نہیں کر سکے ... وطن پرستی کے جذبہ کی کمزوری اس امر سے صاف عیاں ہے کہ اہل ہندو آپس میں لڑ جھگڑ رہے ہیں اور مسلمانوں کو اپنے لیڈروں پر پورا اعتماد اور بھروسہ نہیں۔

سونے کی کان میں تین مزدور ہلاک

مدراس ۶ اکتوبر۔ کولار گولڈ فیلڈ کی سونے کی کان میں ایک شدید حادثہ ہو گیا ... ایک ہزار فٹ کی گہرائی پر کام کر رہے تھے کہ ... کی چھت گر پڑی۔ اس کے نیچے آ کر تین مزدور مر گئے اور ایک شدید زخمی ہوا ہے۔

تمام ہندو ملزمان بری کر دئے گئے

بنگلور ۵ اکتوبر۔ سال گذشتہ ایک کشتی کے دنگل کے بعد ہندو مسلم فساد ہو گیا تھا اور اس میں ایک شخص مارا گیا تھا۔ اور ایک لاکھ روپیہ کی قیمت کی جائداد آگ کی نذر ہو گئی تھی اس کے متعلق مقدمہ ہو کر سات ہندوؤں کو سشن جج شموگا کی عدالت سے لمبی لمبی قید کی سزائیں ہوئی تھیں اس کے خلاف میسور ہائیکورٹ میں اپیل کیا گیا تھا آج اس کا فیصلہ ہو گیا۔ اور ساتوں ہندو ملزمان بری کر دئے گئے۔

پٹھان کے مکان پر مسلح ڈاکہ

لاہور ۵ اکتوبر۔ لاہور کے نواحی علاقہ اچھرا میں ایک پٹھان کے مکان پر آج علی الصبح تقریباً نصف درجن ڈاکوؤں نے دھاوا بول دیا اور پٹھان کو مجروح کر کے مال لیکر فرار ہو گئے۔ پٹھان کو میو ہسپتال میں پہونچایا گیا اس کی حالت تشویشناک بیان کی جاتی ہے پولیس ڈاکوؤں کے تعاقب میں ہے۔

تین نظربندوں کی بھوک ہڑتال

باریسال ۵ اکتوبر۔ یہاں آج اطلاع ملی ہے کہ بھولا سب ڈویژن کے علاقہ کے تین نظربندوں نے الاؤنس میں ۵ فیصدی کی تخفیف کے خلاف بطور پروٹسٹ ۱۹ ستمبر سے بھوک ہڑتال شروع کر رکھی ہے ان میں ایک کو باریسال ہسپتال میں پہونچایا گیا کیونکہ اس کی حالت خراب ہو گئی تھی۔

ہندوستان کیلئے حکومت خود اختیاری کی مخالفت

لندن ۶ اکتوبر۔ مسٹر ... کے کنزرویٹیو یونین کے سالانہ کانفرنس کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے یہ یقین ظاہر کیا کہ ہندوستان کی حکومت خود اختیاری کے کل قیام کا اعادہ نہایت ضروری ہے جو ... آپ نے پیش کیا ہے اس میں ہندوستان کے لئے ایسی نمائندہ اسمبلی طلب کرنے کی تائید کی گئی ہے جو بالغ رائے دہی پر مبنی ہو۔ مسٹر ... نے اس کے خلاف تقریر کی اور اس کے بعد کانفرنس نے دیگر کارروائی شروع کر دی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ ہجری

مولانا شفیع داؤدی کا اضطراب

مباہلہ کے لئے کھلا چیلنج

انتخابات کے طریقہ میں اگر کوئی خوبی ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ ایک مدت معینہ کے بعد خواہ وہ تین سال کی مدت ہو یا پانچ سال کی ہر حلقہ کے رکن مجلس مقننہ کو ان عوام الناس کے سامنے جوابدہ ہونا پڑتا ہے جن کے نام پر وہ اس ...

جبکہ انتخابات کی مہم پیش ہے وہ نہایت اضطراب و بے چینی کے ساتھ گرد و پیش بدل رہے ہیں اور رائے دہندوں کو مرعوب کرنے اور ایک مرتبہ پھر اپنے حق میں ووٹ حاصل کر لینے کے لئے ایسے طریقوں پر اتر آئے ہیں جو کسی طرح ...

تازہ اعلان

جمہور کا حق احتساب

صوبہ بہار کی بیداری

غلطی اور غلطی پر اصرار

الزامات کا تجزیہ

دہلی کی جامع مسجد میں

دار الحکومت دہلی ہی میں ہوا ہے۔ اسمبلی کا ایوان، مسٹر باول کا مرتنگ روم، حکیم محمد جمیل خاں کا دولتکدہ، گورنمنٹ آف انڈیا کے دفاتر سب کچھ دہلی میں ہی واقع ہیں۔ ان کے در و دیوار پر ایک ایک رقعہ منقش ہے اور نیابت ملک منقش رہے گا جب تک کہ یہی در و دیوار پکار پکار کر یہ شہادت نہ دے لیں گے کہ ترہٹ ڈویژن کے نمائندے مولانا شفیع داؤدی منتخب کیا گیا اور کہاں نہیں کیا۔ دہلی کی جامع مسجد میں دس ہزار مسلمانوں کا مجمع خود یہ فیصلہ کریگا

کہ جو کچھ الزامات مولانا شفیع داؤدی پر لگائے گئے ہیں وہ صحیح ہیں یا نہیں۔ رہا اس مباہلہ کا معاملہ جس کی چیلنج مولانا شفیع داؤدی صاحب نے دیا ہے سو اس کے متعلق تو صوبہ بہار کے علمائے کرام ہی مولانا شفیع داؤدی صاحب کو مناسب جواب دیں گے اور اگر ضرورت ہوئی تو ہم بھی اس کے متعلق مزید اظہار خیال کریں گے۔ مولانا شفیع داؤدی صاحب کو یقین رکھنا چاہئے کہ ان کا ہر چیلنج منظور ہے۔

شذرات

اشتعال انگیز حملے

ہندوستان سے زیادہ بدقسمت ملک ابھی شاید کوئی نہ ہوگا کہ یہاں کے باشندے غلامی کے المناک عذاب میں مبتلا ہونے کے باوجود اس میں کامل اتحاد و رواداری کا سلوک نہیں کر سکتے اور اس قسم کے واقعات آئے دن رونما ہوتے رہتے ہیں جن سے ہندوستان کی سب سے بڑی دو قوموں میں باہمی مغائرت و منافرت کے جذبات ترقی کرتے ہیں اور ان سے نہایت خطرناک نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کے احساسات اپنے آقا و مولا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس کے متعلق جو کچھ ہیں وہ ہندوستان تو ہندوستان تمام دنیا کے کسی ملک کے باشندوں سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ مسلمانوں نے اسلام پر ہر قسم کے اعتراضات کو نہایت ٹھنڈے دل سے برداشت کیا ہے اور وہ ہر اعتراض کا جواب دینے کے لئے ہر وقت آمادہ رہتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ اعتراض تعلیمات اسلامی کے متعلق ہو اور اس پر معقولیت کے ساتھ گفتگو کی جائے۔ مسلمانوں کا پورا علم الکلام اسی موضوع پر ہے اور اس میں ہر اعتراض کو وسعت نظر کے ساتھ سنا گیا اور اس کا جواب دیا گیا ہے۔ ...

واقفیت رکھنے کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا سوال ہو وہاں ظاہر ہے کہ سوائے مذمت کے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ضرورت اس کی ہے کہ اس قسم کی خطرناک دلآزاری اور اشتعال انگیزی کے خلاف پوری طرح رائے عامہ پیدا ہو اور حکومت بھی اپنے قانون کو کافی سخت بنائے تاکہ ان حرکات کا اعادہ ہی نہ ہو سکے اور ان کے جو خطرناک نتائج بر آمد ہوتے ہیں وہ بھی ناممکن ہو جائیں۔

ڈاکٹر انصاری کی مراجعت

پٹنہ میں جب آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے داخلہ کونسل کے متعلق مختتم فیصلہ کیا ہے اور انتخابات کے کام کو براہ راست اپنے ہاتھ میں لے کر ایک مرکزی پارلیمنٹری بورڈ بنا دیا ہے تو ڈاکٹر انصاری صاحب اس بورڈ کے صدر منتخب کئے گئے تھے لیکن اس کارروائی کے بعد ہی ڈاکٹر صاحب کو خرابی صحت کے باعث یورپ جانا پڑا اور آپ کی جگہ پنڈت مالویہ نے صدارت کے فرائض انجام دینے کی ذمہ داری ...

موصوف کی بخیر و عافیت مراجعت وطن پر اپنی دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور حق تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ انہیں مسلمانوں اور ہندوستان کی خدمت کے لئے تادیر بصحت و سلامت رکھے۔

حوادث واحکام

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

مولانا شفیع داؤدی کا پہلا انتخابی جلسہ

بغیر کسی نتیجہ کے ختم ہوگیا

مسلمانان مظفر کی طرف سے شدید مخالفت

مظفر پور ۲ اکتوبر۔ مولوی محمد عثمان صاحب مظفر پور سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ گذشتہ شب اسمبلی کیلئے مولوی شفیع داؤدی کی امیدواری کا اعلان کرنے کی غرض سے ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس سے مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت نے کسی قسم کی دلچسپی کا اظہار نہیں کیا جو لوگ جلسہ میں موجود تھے ان کی خواہش تھی کہ جلسہ کی صدارت وارث نواب صاحب بیرسٹر فرمائیں مگر مولوی شفیع داؤدی کے بلطف و دوستوں نے جو جلسہ کے داعیان میں شامل تھے ان کے ایک قریبی رشتہ دار مولوی نذیر احمد کو صدر بنا دیا اور اس پر اصرار کیا کہ وہ اپنے ہی آدمی کو صدارت کا منصب دیں گے۔

سب سے پہلے مولوی شفیع داؤدی صاحب نے تقریر کی اور تمام وقت اپنی صفائی میں گذار دیا۔ عام لوگوں کی زبردست خواہش تھی کہ اس جلسہ میں دوسری پارٹی کے نقطۂ نظر کی بھی وضاحت ہونی چاہئے مگر شفیع داؤدی صاحب کی طول کلامی نے اس کا موقع نہیں دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آدھے سے زیادہ لوگ غیر مطمئن ہو کر اور جلسہ سے اٹھ کر چلے گئے اور باقی لوگ داؤدی صاحب کی اس حرکت پر سخت کبیدہ خاطر ہوئے کہ انہوں نے درمیان میں ... کا سوال پیدا کر دیا جو لوگ جلسہ میں باقی رہ گئے تھے انہوں نے دوسری پارٹی کے خیالات سننے کے لئے تقریر کو ختم کرنے کی خواہش ظاہر کی کیونکہ وہ لوگ مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب اور مولوی عبدالحمید صاحب وکیل، مولانا شفیع داؤدی کے مدمقابل کی تقاریر سننے کے بے حد مشتاق تھے اس پر صدر جلسہ کچھ نیم راضی سے ہو گئے تھے لیکن شفیع داؤدی صاحب کے دوستوں نے اس کو منظور نہیں کیا۔ اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ جن لوگوں نے جلسہ کے اعلان پر دستخط کئے تھے وہ جلسہ کے خفیہ مقاصد سے آگاہ ہو کر جلسہ میں شریک نہیں ہوئے اور بعض دستخط کنندگان نے اپنے دستخط واپس لے لئے۔ آخرکار جلسہ بغیر کسی نتیجہ کے برخاست ہو گیا اور شفیع داؤدی صاحب بے نیل و مرام واپس ہوئے۔

بحری طوفان نے ہندچین کے ساحل کو بالکل برباد کر دیا

برطانی جہاز خشکی پر چڑھ گیا۔ ۶۰ اشخاص ہلاک ہو گئے

ہانگ کانگ میں سخت ہنگامہ

سائگون ۶ اکتوبر۔ بحری طوفان نے انڈوچائنا کے ساحل کو بالکل توڑ دیا ہے جس سے ساٹھ (۶۰) اشخاص ہلاک ہو گئے۔ دوسرے طوفان نے ٹون کن کے شمالی مشرقی ساحل کو نقصان پہونچایا ہے بہت سی کشتیاں غرق ہو گئی ہیں۔ سڑکیں خراب ہونے کے ساتھ بند ہو گئی ہیں اور مال و اسباب کا کثیر نقصان ہوا ہے۔

ہانگ کانگ ۶ اکتوبر۔ ایک برطانوی جہاز ٹی آف کیمبرج جس کا وزن ... ٹن ہے طوفان سے بے بس ہو کر مقام ... میں خشکی پر چڑھ گیا۔ طوفان کے باعث جہاز کو سخت خطرہ لاحق ہے۔ ایک دوسرے جہاز کو امداد کی غرض سے روانہ کر دیا گیا ہے۔

اسی کے ساتھ ہانگ کانگ میں امریکن جہاز پریزیڈنٹ گرانٹ کے ملازمین میں آدھی رات کو سخت ہنگامہ بپا ہو گیا۔ ایک پارٹی نے دوسری پارٹی کے ...

یو۔پی میں مولانا شوکت علی کا دورہ

یونٹی بورڈ کے اغراض و مقاصد کی تشریح

میں بنگال ہی میں آباد ہو جاؤں گا

خان عبدالغفار خاں کا ارادہ

جاپان ہندوستانی روئی زیادہ خرید چکا ہے

گاندھی جی اور پنڈت مالویہ پر ذمہ داری

اگر وہ چاہیں تو صلح کر سکتے ہیں

غازی عبدالقیوم کی درخواست مسترد

کشمیر کی پہلی اسمبلی کا پہلا اجلاس

تحریک پاکستان اور حکومت

مدراس میں گداگری کے انسداد کی تجویز

امریکہ کی طرف سے جاپانی الٹی میٹم کا جواب

جنگل میں ڈاکوؤں پر پولیس کا چھاپہ

تین ماہ میں ۱۷ جہازات تباہ ہوئے

چار ہزار اشخاص نے منڈی کو لوٹ لیا

وزیر اعظم برطانیہ کی واپسی

سر اقبال بھی بولے

حالات کی ناسازگاری کا شکوہ

سونے کی کان میں تین مزدور ہلاک

تمام ہندو ملزمان بری کر دیئے گئے

پٹھان کے مکان پر مسلح ڈاکہ

تین نظربندوں کی بھوک ہڑتال

ہندوستان کیلئے حکومت خود اختیاری کی مخالفت

دار الحکومت

قرول باغ پر پانچ لاکھ روپیہ صرف کیا جائیگا

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

نتھو رام کی یادگار قائم کرنیکی تجویز

کراچی میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

مسٹر جناح بھی اسمبلی کیلئے کھڑے ہونگے

مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ امید سے زیادہ تباہ کن ہوگی

آغا خان میمورنڈم منظور نہ ہوسکے گا۔ تحفظات اور زیادہ سخت کر دیئے جائیں گے

انگلستان اور ہندوستان کی سیاسیات پر ڈاکٹر انصاری کا اہم بیان

... کے طرز عمل کے متعلق کسی تبدیلی کی توقع نہیں ہے اور جہاں تک مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کا تعلق ہے وہ توقع سے بھی زیادہ خراب ہوگی نیز حکومت ہند اور برطانوی وزارت کے ارکان کی گفتگو سے یہ بھی ظاہر ہے کہ آغا خان میمورنڈم (مختصر نامہ) قطعی منظور نہ ہوسکے گا اور کمیٹی کی رپورٹ میں تحفظات اور بھی سخت کر دئے جائیں گے اور وہ رپورٹ سفید کاغذ کی اسکیم سے بھی بدتر ہوگی۔

اسپین میں خوفناک انقلاب پھوٹ پڑا

فوج اور ہڑتالیوں کا تصادم۔ اسلحہ کے ذخیرہ پر پولیس کا چھاپہ

متعدد اشخاص کو گولی مار دی گئی۔ اوویڈو میں مارشل لا کا نفاذ

... اشخاص کو گولی مار دی گئی۔ اس عام ہڑتال نے میڈرڈ اور بارسیلونا کے تمام کاروبار کو بند کر دیا ہے اور ہر جگہ تشدد اور قتل و غارتگری کا بازار گرم ہے۔

سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ میں کیا ہوگا؟

محکمہ پولیس پر وائسرائے کا قبضہ

کانپور ۳ اکتوبر۔ مسٹر سی۔ ایف اینڈریوز نے ایک پیغام معاصر پرتاپ کا نپور کے نام ارسال کیا ہے جس میں مذکور ہے کہ جہاں تک میری معلومات کام کرتی ہیں جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پر ۱۵ اکتوبر تک دستخط ہو جائیں گے۔ اسمبلی کے انتخابات سے قبل رپورٹ کی اشاعت غیر ممکن ہے۔ آثار سے ظاہر ہوتا ہے کہ تحفظات کی بندشیں اور زیادہ سخت کس دی جائیں گی۔

مسٹر اینڈریوز کے بیان کے متعلق بڑے بڑے صوبوں مثلاً مدراس۔ بمبئی وغیرہ میں ایوان ثانی قائم کئے جائیں گے۔ ممکن ہے کہ باقی صوبوں میں بھی ایسا ہی کیا جائے۔ میونسپلٹی کونسلوں کے لئے طریقہ انتخاب بلا واسطہ ہوگا لوتھین رپورٹ نے جس قدر حق رائے دہی مرتب کئے تھے ان میں سے متعدد کم کر دئے جائیں گے یاد رہے کہ لوتھین رپورٹ نے تین ملین رائے دہندگان کو حق رائے دہی دینے کا فیصلہ کیا تھا۔

مسٹر اینڈریوز نے یہ بھی سنا ہے کہ مالی امور سے تعلق رکھنے والی بعض دفعات زیادہ سخت بنا دی جائیں گی۔ یہ ممکن ہے کہ پولیس امن و امان کا محکمہ تبدیل کر دیا جائے لیکن بعض صورتوں میں ان پر بھی وائسرائے کا دخل رہے گا۔

پولیس کے قاتلوں کو گولی سے اڑادیا

رنگون ۳ اکتوبر۔ مسٹر ڈبلیو۔ ایچ اسٹن ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس پروم کو ۵ مئی ۱۹۳۱ء کو قتل کرنے کے سلسلے میں ایک برمی باغی کی ضرورت تھی اس کا پرسوں فوجی سپاہیوں سے مقابلہ ہوگیا۔ اس کے ہمراہ ایک اور شخص بھی تھا دونوں نے گولی چلائی لیکن نشانہ خطا گیا اور سپاہیوں کی گولی سے خود ہلاک ہوگئے۔

ٹرینوں کا تصادم۔ دس اشخاص ہلاک

کراکو ۳ اکتوبر۔ کریزو وائس کے باہر دو ایکسپریس ٹرینوں کے درمیان تصادم ہوگیا جس میں دس آدمی ہلاک اور بیس شدید مجروح ہوئے کہا جاتا ہے کہ آسمان پر کہر اس قدر زیادہ چھائی ہوئی تھی کہ ایک ریل کو دوسری ریل آتی نظر نہ آئی اور آپس میں ٹکر ہوئی۔

الور کی فوج میں میوؤں کا داخلہ

... ریاست کا سب سے بڑی فوجی رسالہ ہے آئندہ صرف میوؤں کی بھرتی ہوگی کہا جاتا ہے کہ حکومت نے میوؤں کو مطمئن کرنے کی غرض سے یہ قدم اٹھایا ہے۔

ہندوستان میں بالشویکی بھوت آجائیں گے

انگلستان کے ایک ٹوری کا خواب

لندن ۳ اکتوبر۔ ایک مقامی اخبار میں لندن کے ایک ٹوری کی جس کا نام ہالکین بتلایا جاتا ہے، ایک چٹھی شائع ہوئی ہے جس میں اس نے کسی نامعلوم اطلاع کی بنا پر یہ لکھا ہے کہ ہندوستان میں بالشویک آئیں گے اور وہ حالات کو بگاڑیں گے۔ اس لئے ہندوستان میں مارشل لا نافذ کیا جائے تاکہ روسی انقلاب پسند ہندوستان میں داخل نہ ہوسکیں۔ اس چٹھی کو ایک مجذوب کی بڑ خیال کیا جارہا ہے جسے ہندوستان کے حالات کا تو پتہ نہیں لیکن سنی سنائی باتوں کی بنا پر مارشل لا کے نفاذ کا مطالبہ کر رہا ہے۔

رہائی کے بعد پھر حبس میں

پنڈت جواہر لال نہرو کو تین گھنٹہ کی آزادی

الہ آباد ۳ اکتوبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو کو تین گھنٹہ کی عارضی رہائی دی گئی جس میں انہوں نے اپنی بیوی کے معالج ڈاکٹروں سے مشورہ کیا۔ اس کے بعد ڈھائی بجے کے قریب مسٹر پیارے شنکر آپ کو واپس نینی جیل لے گئے کلکتہ کے ڈاکٹر بدھان چندر رائے نے مندرجہ ذیل بلیٹن مسز کملا نہرو کی حالت کی بابت شائع کیا ہے:۔

چھ ہفتہ کے بعد پھر ڈاکٹر اٹل اور ڈاکٹر جے راج کو پچھلی دفعہ دیکھا تھا زیادہ خراب پائی گئی۔ ان کے دل پر ورم آگیا ہے اور بھوک کی بھی کمی ہے جب میں پنڈت جواہر لال سے ملا تو میں نے انہیں مریضہ کو بھوالی بغرض علاج بھیجدینے کی صلاح دیدی ہے جس قدر جلد ممکن ہوگا ان کو وہاں بھیجا جائے گا۔

وائٹ پیپر اسمبلی میں منسوخ نہیں کرایا جاسکتا

ہندو مسلم اتحاد پر خان عبدالغفار کی تقریر

کلکتہ ۳ اکتوبر۔ خان عبدالغفار کو کلکتہ کے طالبعلموں کی طرف سے ایک ایڈریس پیش کیا گیا اس موقعہ پر کل شام کو البرٹ ہال میں خلقت کا بڑا اژدہام تھا خان عبدالغفار خاں نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ آپ نے اپنے ایڈریس میں مجھے سرحدی گاندھی کہکر خطاب کیا ہے لیکن میں گاندھی نہیں ہوں ملک میں صرف ایک ہی گاندھی ہونا چاہئے دوسرے کی ضرورت نہیں۔ صرف ایک جنرل ہونا چاہئے دو نہیں۔ وہ جنرل گاندھی جی ہیں۔ اگر دو جنرل ہوں گے تو ان میں جھگڑا ہونے کا امکان ہے اور دنیا ان پر ہنسے گی۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ وائٹ پیپر کو کیپٹل ایوارڈ کو لیجسلیٹو اسمبلی میں ریزولیوشن پاس کرکے یا پرولٹسٹ کے جلسے کرکے منسوخ نہیں کرایا جاسکتا۔ اس کا طریقہ صرف ہندو مسلم اتحاد کا قیام ہے۔ آپ نے طالبعلموں پر زور دیا کہ وہ عدم تشدد پر قائم رہیں اور ہندو مسلم اتحاد کی کوشش کریں اسی کے کیونکہ اسی کے ذریعہ سوراج حاصل ہوسکتا ہے۔

آج خاں عبدالغفار خاں کا پروگرام بہت طویل تھا انہوں نے البرٹ ہال اور شردھانند پارک میں تقریریں کرنے کے علاوہ کھدر کی مختلف دکانوں کا معائنہ کیا۔

یو۔ پی کے مسلم حلقوں کا انتخاب

کانگرسی امیدوار کھڑے کئے جائیں گے

... معلوم ہوا ہے کہ مسٹر رفیع احمد قدوائی احمد آباد سے ... تاکہ یو۔ پی کے تمام مسلم حلقوں کے جہاں سے مسلم یونٹی بورڈ کے امیدوار کھڑے ہوں گے کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کی جانب سے مسلم امیدوار کھڑے کئے جائیں۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ نے سردار پٹیل کو یقین دلایا ہے کہ کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کی جانب سے امیدوار کھڑے کئے جائیں گے ان کی کامیابی کا قوی امکان ہے۔

امارت شرعیہ بہار اور انتخابی مہم

مسلمانان باڑھ کی طرف سے مبارکباد

باڑھ ۔ ۳ اکتوبر۔ اراکین انجمن امداد المسلمین کا جلسہ زیر صدارت جناب قاضی سید عبدالحفیظ صاحب فردوسی منعقد ہوا جس میں متعدد تجاویز اتفاق منظور ہوئیں:۔

(۱) پہلی تجویز کا منشا یہ ہے کہ امارت شرعیہ نے انتخابات میں حصہ لینا جو فیصلہ کیا ہے وہ ہر حیثیت سے مستحسن اور قابل ستائش ہے ...

(۲) دوسری تجویز کا مطلب یہ ہے کہ زلزلہ کی مصیبت کے موقع پر انجمن امداد المسلمین کی جو خدمات انجام دی ہیں اس سلسلہ میں جناب گورنر صاحب بہار و اڑیسہ نے سکریٹری صاحب کے پاس جو شکریہ کا خط ارسال فرمایا ہے اس پر اراکین انجمن گورنر صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہماری خدمت کا اعتراف کرکے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔

(۳) تیسری تجویز میں مسجد محلہ کربلا و قف ... اس کی مرمت جلد از جلد کرا دیں تاکہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔

محمد اظہار حسن ہاشمی (سکریٹری)

امارت شرعیہ سے میرا اختلاف ختم ہوگیا

مولانا احمد حبیب ندوی پھلواری شریف کا اعلان

امارت شرعیہ کے مذہبی سیادت کے متعلق جو اختلافات پیدا ہوگیا تھا وہ امارت کے مینی فیسٹو اور اس عہد نامہ کے دفعات دیکھنے کے بعد جس پر امارت نے اسمبلی کے اپنے امیدواروں سے دستخط لئے ہیں ختم ہوگئے "رہنمائی اور نگرانی" سے مجھے کوئی اختلاف ہے اور نہ کوئی ہوشمند انسان اس سے اختلاف کرسکتا ہے ... اپنے تمام اختلافات کی نذر کو رد کرکے امارت کے امیدواروں کی حمایت میں اس نئی صورت حال کا پورے قوت سے مقابلہ کریں کہ مقابلہ اب طاغوتی طاقتوں سے ہے۔ والسلام

(فقیر احمد حبیب ندوی۔ از پھلواری شریف۔ یکم اکتوبر ۱۹۳۴ء)

کپورتھلہ میں چار فوجی سپاہی برخاست

کپورتھلہ ۳ اکتوبر۔ کپورتھلہ کورٹ مارشل نے چار فوجی سپاہیوں کو اس جرم میں برخاست کر دیا ہے کہ وہ رات کے وقت شہر میں چوری کرنے کے لئے فوجی کوارٹروں سے نکل آئے کورٹ مارشل نے انہیں جو ڈیشل کارروائی کے لئے پولیس کے حوالہ کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ فوجی حکام کو یہ اطلاع موصول ہوئی تھی کہ بعض فوجی سپاہی رات کے وقت شہر میں آکر چوری کرتے ہیں چنانچہ تحقیقات کی گئی اور ان چار اشخاص کو مجرم قرار دیا گیا۔ انہوں نے بھی اپنے جرم کا اقبال کیا۔

جہاز کی تباہی سے بیمہ کمپنی کو نقصان

... معلوم ہوا ہے کہ برطانوی بحری کمپنیوں کو آئندہ چند دن کے اندر ایک کروڑ چالیس لاکھ ڈالر کی عظیم رقم امریکن جہاز "مورو کاسل" کی تباہی کی وجہ سے ادا کرنی پڑے گی یہ جہاز ۸ ستمبر کو آگ لگنے کی وجہ سے غرق ہوگیا تھا اس میں بہت سی جانیں ضائع ہوئی تھیں۔

کاشغر کی صورت حالات

تنگنوں اور چینیوں میں گفت و شنید

شملہ ۳ اکتوبر۔ کاشغر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ تنگن اور چینیوں کے درمیان مصالحت کی بات چیت جو کہ بمقام یارقند جاری ہے اس نے ابھی تک تسلی بخش صورت اختیار نہیں کی۔ اور نہ ہی کوئی تسلی بخش نتیجہ حاصل ہوا ہے امیر نے اپنا منشاء حجاز کی زیارت کا ظاہر کیا ہے اور گورنمنٹ کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

مدناپور کے ہندو لڑکوں پر پابندی

مجسٹریٹ کا انتہائی اعلان

مدناپور ۳ اکتوبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدناپور نے قانون انسداد دہشت انگیزی کے ماتحت شہر مدناپور اور ضلع کے سب ڈویژنوں کے لئے حسب ذیل احکام جاری کئے ہیں:۔

کوئی ہندو طالب علم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی منظوری کے بغیر کسی ایسے ہائی اسکول۔ مڈل اسکول یا انگلش اسکول میں نہ جائے جو اس کی عام جائے رہائش سے تین میل سے زیادہ فاصلہ پر ہو اگر اس کی جائے رہائش سے تین میل کے اندر کوئی ایسا اسکول نہ ہو تو اسے قریب ترین اسکول میں حاضر ہونے کا موقعہ دیا جائے گا۔ لیکن بغیر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی منظوری کے کسی اور اسکول میں نہ پڑھ سکے گی۔ اسکولوں میں کبھی اس قاعدہ کی خلاف ورزی کرنے والے لڑکوں کو لینے کی ممانعت کردی گئی۔

امریکہ میں چاندی کا ذخیرہ

واشنگٹن ۳ اکتوبر۔ مسٹر مارگنتھو وزیر خزانہ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ قومی بحالی کی اسکیم کے ماتحت گذشتہ ۲۸ ستمبر تک سرکاری خزانہ میں ۵۸۲٬۹۰۹۹۹ اونس چاندی آئی جو کہ توقع سے کچھ ہی زیادہ ہے۔

آج پریذیڈنٹ روزویلٹ نے چین سے چاندی کی برآمد کے متعلق مسٹر کارڈل ہل اور مسٹر مارگنتھو سے گفت و شنید کی۔

گفت و شنید سے کیا نتیجہ برآمد ہوا، یہ ابھی صیغہ راز میں ہے۔

ہوائی جہاز ٹوٹ گیا

چھ افراد ہلاک

لندن ۳ اکتوبر۔ آج صبح بار انگلش سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ایک برطانی جہاز جو کہ ہلبین ایئر ویز کمپنی کا تھا ٹوٹ گیا جس کی وجہ سے چھ افراد جن میں جہاز خود بھی شامل ہے ہلاک ہوگئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جہاز ابھی ... تین میل کے فاصلہ پر ٹوٹ کر سمندر میں گر پڑا۔ جہاز نہایت تیزی کے ساتھ ... کی جانب جارہا تھا۔

دو عورتیں جیل سے فرار ہوگئیں

پٹنہ ۳ اکتوبر۔ مدھوبنی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مدھوبنی جیل سے دو قیدی عورتیں جیل کی دیوار میں سوراخ کرکے دن دہاڑے فرار ہوگئیں چند روز قبل ان کو قتل کے الزام میں سزا ہوئی تھی۔ شہر کے اندر ہی پھر گرفتار کرلی گئی لیکن دوسری مسلم عورت جس کو خودکشی کی کوشش کے الزام میں سزا ہوئی ابھی تک لاپتہ ہے۔

موٹر سے تین جانوں کا اتلاف

کلکتہ ۳ اکتوبر۔ ڈائمنڈ ہاربر روڈ پر ایک ٹیکسی کار کے اوپر سے الٹ جانے کے باعث ایک عیسائی عورت اور ایک ہندو عورت اور ایک مسلم لڑکا ہلاک ہوگئے بیان کیا جاتا ہے کہ کار کا مالک خود چلا رہا تھا اور اس کے پاس لائسنس نہ تھا۔

انصاف کی خاطر جنگ کریں گے

جاپان کے جنگی ڈکٹیٹر کا اعلان

ٹوکیو ۳ اکتوبر۔ جنرل اراکی جو مجلس اعلیٰ حربیہ و سپریم وار کونسل کے رکن ہیں اور جاپان میں عام طور پر جنگی ڈکٹیٹر تسلیم کئے جاتے ہیں، روسی جاپانی تعلقات پر تقریر کی اور یہ کہا کہ ہر چند کہ جاپان جنگ سے گریز کرے گا لیکن اگر انصاف کا خون ہوا تو اس کی خاطر ہم جنگ بغیر نہ رہیں گے۔

انہوں نے یہ تقریر ایک ایسے جلسہ میں کی جس میں مختلف قوموں کے افراد شریک تھے، جرمن۔ فرانسیسی۔ اطالوی۔ انگریز۔ روسی اور امریکن سب تھے۔

کانگریس اور مالویہ میں سمجھوتہ مشکل ہے

دہلی ۳ اکتوبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ نے جب پنڈت مالویہ جی سے کانگریس اور آپ کے درمیان صلح کی بات چیت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے کہا کہ یہ اغلب ہے کہ مسٹر انیے جو کل ناگپور کی طرف روانہ ہوئے ہیں گاندھی جی و سردار پٹیل سے ملیں نیز یہ بھی کہا کہ انہیں کچھ بھی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

دیہاتیوں میں مسلح جنگ

ایک ہلاک متعدد مجروح

کشتیہ (بنگال) ۳ اکتوبر۔ گذشتہ اتوار کو موضع گوپال نگر میں جو فساد ہوا تھا اس کے قریب وانخ ہے۔ دو پارٹیوں کے درمیان شدید فساد ہوگیا جس میں ایک شخص ہلاک اور متعدد شدید مجروح ہوگئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک چراگاہ کی بنا پر ہر دو پارٹیوں کے درمیان ایک عرصہ سے تنازعہ تھا جس نے گذشتہ اتوار کو بالآخر نازک صورت اختیار کرلی۔ کہا جاتا ہے کہ لڑائی کے دوران میں مہلک ہتھیاروں کا آزادانہ استعمال ہوا۔

تین افراد اس سلسلہ میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

جمعیۃ علماء برما کا ہنگامہ خیز اور نمائندہ اجتماع

ظفر اللہ خاں قادیانی کے تقرر کے خلاف زبردست احتجاج

قوانین حج اور معلم بل کے مفاسد اور ارکان اسمبلی کا فرض

... صدر محترم نے اٹھکر اس قانون کے مفاسد کو اس خوبی سے واضح کیا کہ ہر شخص کی چشم فکر و فہم کو وہ صاف صاف نظر آنے لگے۔

(۱) آپ نے فرمایا کہ اگر معلمین سے ایسے امور سرزد ہوئے ہیں جو حجاج کی اذیت و تکلیف کا باعث بن گئے ہیں تو ان کے لئے عام قانون کی دفعات موجود ہے، چند برائیوں کے لئے اچھوں پر بھی آسمان و زمین تنگ کرنا خلاف انصاف ہے۔

(۲) حج ۔ نماز ۔ زکوۃ یہ سب امور دینیہ ہیں اور مسلمانوں سے مخصوص ہیں کسی اور کو اس میں مداخلت جائز نہیں آج معلمین کے لئے لائسنس جاری ہوگا تو کل نماز کے اماموں اور مسجد کے موذنوں کے لئے بھی جاری ہوسکتا ہے۔

(۳) حج کے قوانین فریضہ حج میں بڑی رکاوٹ ڈالنے والے ہیں ...

(۵) مسلمانان ہند عام طور سے ان قوانین کے خلاف اول دن سے احتجاج کر رہے ہیں ...

مدوح نے ان امور کو نہایت تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا۔ تقریر کی روانی سلاست اور عام فہم ہونے کی خوبیاں بلفظ بلفظ ضبط کرنے ہی سے ظاہر ہوسکتی تھیں جو اس خلاصہ کلام سے ہویدا نہیں ہوسکتیں۔

اس تائید کے بعد یہ تجویز بالاتفاق منظور ہوئی۔

... یہ تجویز مولانا سید حسین صاحب مدرس دارالعلوم نے پیش فرمائی۔ ...

(محمد رحمت اللہ سکریٹری جمعیۃ علماء صوبہ برما رنگون)

مسلمانوں کی اقتصادی تعمیر

شیخ صادق حسن صاحب کے مبارک خیالات

لیجسلیٹو اسمبلی کی میعاد ختم ہونے والی ہے اور میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ الحمد للہ میں نے اسمبلی میں قوم و وطن کا پورا ساتھ دیا۔ اب کے میں اسمبلی کا امیدوار نہیں ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسمبلی میرے لئے نکتہ منتہیٰ نہیں ہے میں قوم کی خدمت کو حقیقی عزت اور موجب فخر سمجھتا ہوں اور اسمبلی سے باہر رہ کر ان کاموں میں حصہ لینا چاہتا ہوں جن پر مسلمانوں کی آئندہ ترقیات کا دارومدار ہے۔ میری انتہائی آرزو ہے کہ مسلمان ایک منظم جماعت بن جائیں اس لئے نہیں کہ وہ دوسری قوموں سے جنگ آزما ہوں بلکہ اس لئے کہ وہ اپنی خامیوں کو دور کریں۔

میں تعلیم کو سب سے زیادہ مقدم سمجھتا ہوں اور ایم۔ اے۔ او کالج امرتسر سے مجھے محبت ہے۔ میری دلی خواہش ہے کہ وہ صوبہ کے بہترین کالجوں میں شمار ہو اور طالبان علم کو دینی و دنیوی علوم سے بہترین طور پر مستفیض کرے اور سپورٹس گیمز میں دوسرے کالجوں پر سبقت لے جائے۔

مسلمانوں میں جہاں تعلیم کا فقدان ہے وہاں وہ تجارت میں بھی بہت پیچھے ہیں حالانکہ ہمارے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام خود تجارت کرتے رہے اور اپنی امت کو تجارت کی ترغیب دیتے رہے۔ آج دنیا کی تمام معرکہ آرائیوں کی اصل تجارت ہے اور ہر ملک اس امر کے لئے کوشاں ہے کہ وہ بیکاری کا خاتمہ کرکے خوشحالی اور فارغ البالی کا دور پیدا کرے ہندوستان میں بیکاروں کی تعداد دنیا جہان کے بیکاروں سے ...

... کے سو مسلمانوں کا کوئی کارخانہ موجود نہیں۔ کسی قوم کی بے حسی یا خالی شور مچانا اس کے افلاس کو دور نہیں کرسکتا جب تک وہ قوم خود اپنے افلاس کو دور کرنے کے لئے عقلمندی سے میدان عمل میں نہ آئے۔

(شیخ صادق حسن ممبر لیجسلیٹو اسمبلی پریذیڈنٹ انجمن اسلامیہ امرتسر)

ایک نوجوان تعلیم یافتہ ہندو کا قبول اسلام

مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام جلسہ

۲۸ ستمبر کو بعد نماز جمعہ مسجد جامع ... مرحوم میں شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام ہند کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا۔ جلسہ کے صدر شیخ حسام الدین صاحب بی اے میونسپل کمشنر تھے۔ قاضی محمد دلبر صاحب ظہیر کی کیف آور نظم کے بعد مولانا عبدالکریم صاحب مباہلہ نے پرجوش تقریر فرمائی جس میں مسلمانوں سے اپیل کی گئی کہ وہ ۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو قادیان میں منعقد ہونے والی تبلیغی کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔ آخر میں دیوان رام ...

شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام کی برکات

قادیان میں دو مرزائیوں کا قبول اسلام

... توبہ کا اعلان کیا تھا۔ اور اقرار کیا کہ میں آئندہ رسول اللہ صلعم کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر و خارج از اسلام تصور کروں گا۔ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اور شعبہ تبلیغ کے حسن عمل کی برکت سے قادیان کا مستقبل نہایت شاندار نظر آرہا ہے۔

(سکریٹری شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام ہند امرتسر)

فرانس نے ہسپانوی جہاز گرفتار کرلیا

پیرس ۳ اکتوبر۔ فرانسیسی حکام نے ایک ہسپانوی جہاز کو بندرگاہ برڈوکس میں روک لیا ہے اس کی گرفتاری کا وارنٹ ہسپانوی حکام نے جاری کیا تھا جس کی تعمیل یہاں کی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ جہاز خفیہ طور پر ایک برطانوی بندرگاہ سے اسلحہ لایا۔ اور ہسپانیہ میں اتار کر چل دیا۔

بس الٹنے سے دو ہلاک گیارہ مجروح

احمد آباد ۔ ۳۰ ستمبر۔ ایک موٹر بس کے الٹ جانے سے دو بچے ہلاک اور گیارہ اشخاص شدید طور پر زخمی ہوگئے۔ معلوم ہوا ہے کہ بس کا ڈرائیور گاڑی چلانے کے ناقابل تھا۔

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔

اکسیر معتیابند ... فیض عالم شفاخانہ بٹالہ ضلع گورداسپور

تبلیغی مرقع — مفت ... منیجر مکتبہ دار التبلیغ دیوبند (یو۔ پی)

محبوب عاشق کے قدموں پہ ...

ڈنکے کی چوٹ ... منیجر طبی کیمیکل ورکس باندھ کوٹھی نمبر ۱ مستی پور (بہار)

وید حکیم بنجاؤ ... مینیجر بال جیون کاریالیہ علیگڑھ شہر یو۔ پی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

تار کا پتہ :- "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول :- ہلال احمد زبیری (بی اے) — معاون :- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم شنبہ ۳ رجب المرجب ۱۳۵۳ھ ہجری مطابق ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۷

آپ جب حل کرنے والے ہوں تو کچھ مشکل نہیں

سعی لاحاصل پسند خاطر عاقل نہیں
ہے وہی عاقل جو محو سعی لاحاصل نہیں

جانتا ہوں میری ہستی گو کسی قابل نہیں
عشق کا پھر بھی کوئی میرے سوا حامل نہیں

لیلیٰ وہ بار جس سے پھر گئے ارض و فلک
سچ کہا تم نے کہ "مجھ سا ظالم و جاہل نہیں"

وہ امانت اپنے سینہ میں نہاں رکھتا ہوں میں
جس امانت کے "زمین و آسماں قابل نہیں"

میں سہی ظالم مگر ظالم ہوں اپنے نفس پر
میں سہی جاہل مگر تم سے تو میں جاہل نہیں

ہے یقین "لیس للانسان الا ما سعیٰ"
عشق میں بے وجہہ میری سعی لاحاصل نہیں

پائے دل ہو اسکی زنجیر محبت میں اسیر
اس غلامی سے سوا آزادی کامل نہیں

اک جہانِ آرزو ہے اک جہانِ آرزو
جب سے تم دل میں سمائے تنگ میرا دل نہیں

آتشِ ہجنبی نہیں جس میں وہ کب انسان ہے
دل جو ہو نا آشنائے درد ہرگز دل نہیں

کامیاب امتحان گاہ محبت ہے وہی
مدعا جس کا حصول مدعائے دل نہیں

آپکی رحمت سے ہر دشوار آساں ہے مجھے
آپ جب حل کرنیوالے ہوں تو کچھ مشکل نہیں

راہِ مقصد میں قدم رکھو بہت اے آفق
داخل منزل نہیں جو عازم منزل نہیں

(میر آفق کاظمی امروہوی)

معاصرین کے افکار و آراء

قابل ذکر انقلاب

[illegible]

برادران وطن کی پست ذہنیت کا علاج

[illegible]

(احسان)

قانون خلع کا مسودہ

[illegible]

(البشیر)

مولانا اسمٰعیل غزنوی کی گرفتاری

[illegible]

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

[illegible]

ملنے کا پتہ :- منیجر الجمعیۃ دہلی

نورانی قرآن مجید — نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

The Aljamiat

Regd No. L 1793.

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام — اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو آج ہی منگا کر دیکھئے جس کو پڑھکر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائینگے۔ قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

Vol. XX No. 26 — DELHI TUSEDAY OCTOBER 9 1934 — PRICE ONE ANNA

تبلیغی کانفرنس کے انعقاد کی تیاریاں

مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری صدر منتخب ہو گئے

چونکہ ۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو قادیان میں منعقد ہونے والی عظیم الشان تبلیغی کانفرنس میں ملک کے مختلف اطراف و حصص سے کم از کم پچاس ہزار مسلمانوں کے شریک ہونے کی زبردست توقع ہے۔ اس لئے ان کے آرام و سہولت کی خاطر ... اسپیشل ٹرینوں کا جاری کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے ... کیا جائیگا ... انشاء اللہ کر دیا جائے گا ... ہر شہر کے مسلمانوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہاں سے آنے والوں کی تخمینی تعداد سے ہمیں بہت جلد مطلع فرمائیں تاکہ ہر کے انتظامات میں ہمیں سہولت ہو۔ اس کانفرنس کی صدارت کے لئے مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کا نام تجویز ہوا ہے۔ تمام مسلمانان ہند سے اپیل کی جاتی ہے کہ اس خالص مذہبی اور تبلیغی کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے متفقہ کوشش کریں۔

محمد عبدالحق قاسمی و محمد سلیمان فاروقی بی اے
سکریٹریان مجلس استقبالیہ احرار تبلیغی کانفرنس امرتسر

اسمبلی کیلئے مولانا شفیع داؤدی کی تگ و دو

امارت شرعیہ پر حملہ کرنے سے مجمع مشتعل ہو گیا

[illegible]

(محمد سلیمان داؤدی مدبنگی)

مجلس ادب دہلی کا سالانہ اجلاس

[illegible]

سید رشید احمد ارشد (مولوی فاضل منشی فاضل)
ناظم عمومی مجلس ادب دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ... پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے ... [illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سر سیتا رام صاحب پریسیڈنٹ یو پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۲۶/۸ کاغذ چکنا، چکدار کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ دہاف ٹون کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے (۳ء)

المشتہر منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی۔ علمی۔ اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائے گا۔

[illegible]

ملنے کا پتہ :- منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

معہ خلاصۃ التفاسیر

[illegible]

ملنے کا پتہ :- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

افسانہ

بہار و خزاں

تباہ کن رسم و رواج کی رام کہانی
باپ داداؤں کی اسٹرکٹر نے والوں کا حشر
میاں اختر کی شادی میں رکاوٹ
(۲۵)

شیطان کے بھائی تھے؟ کیا ان کو کوئی سمجھانے والا مولوی نہ تھا؟

مولانا: یہ دیکھو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ہم سے یہ دریافت نہیں کریگا کہ تم مولویوں، پیروں اور فقیروں پر ایمان کیوں نہ لائے۔ ہم سے قبر میں یہ ہرگز سوال نہ ہوگا کہ ہمارے باپ دادا کیا کہتے تھے اور ہم نے ان کی پیروی کہاں تک کی؟ ہم سے تو صرف یہ سوال ہوگا کہ ہم نے خدا اور اس کے رسول کی کہاں تک فرمانبرداری کی۔ کہاں تک ہم نے شریعت کو بھی خواہشات پر مقدم رکھا اور کہاں تک ہم نے اپنی زندگی کو شریعت کے سانچے میں ڈھالا!

دیکھو اچھی طرح سمجھ لو کہ خدا اور رسول کے احکام کے سامنے کسی بزرگ، مولوی، پیر، فقیر، ولی اور قطب کا قول و عمل پیش کرنا کفر ہے۔ خدا اور خدا کا رسول اپنی اطاعت میں بے شل ہے۔ ہم پر خدا کی اور اس کے رسول کی اطاعت فرض ہے اور بس۔

والدہ: یہ پیسہ تو آنی جانی چیز ہے اگر خوشی کے موقعہ پر بھی نہ اٹھایا تو اس کا کب موقعہ آئے گا؟

مولانا: اگر روپیہ ہو تو بے شک اٹھاؤ اور اپنی حب حیثیت برادری اور خاندان کی ضیافت کرو مگر اس میں بھی شرط ہے کہ اسراف نہ ہو۔ قرآن کریم نے تو صاف اصول بتا دیا ہے کہ کلوا واشربوا ولا تسرفوا۔ کھاؤ اور پیو مگر اسراف نہ کرو...

[illegible]

مولوی محمد شفیع داؤدی صاحب کے مباہلہ کا چیلنج منظور
بعد مباہلہ مولوی صاحب اسمبلی کی امیدواری سے دستبردار ہو جائیں
مباہلہ کی شرعی نوعیت اور فریقین کا فرض
(از مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت)

مولوی محمد شفیع صاحب داؤدی کا ایک اعلان "مولانا محمد سجاد کو مباہلہ کا کھلا چیلنج" مظفرپور میں شائع ہوا ہے۔ حالانکہ اگر مولوی صاحب کو نام ثابت شدہ الزامات سے اپنی برأت کیلئے کوئی صورت بجز مباہلہ نظر نہیں آئی تو ان کو چاہیے تھا کہ سب سے پہلے وہ یہ اعلان میرے پاس دستی یا بذریعہ ڈاک بھیجتے۔ مگر انہوں نے میرے پاس بھیجنے کی بجائے اپنے حلقہ انتخاب میں تقسیم کرنا شروع کر دیا جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ چالاکی سے مسلمانوں کو مغالطہ میں ڈال کر ووٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں...

کیا گیا۔ غالباً اکثر لوگ اس نکتہ سے ناواقف ہوں گے۔ بات یہ ہے کہ مولوی صاحب صرف مجھکو مخاطب کر کے یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں گویا ایک میں ہی الزام دیتا ہوں حالانکہ یہ سراسر غلط ہے...

[illegible]

الزامات

[illegible]

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

گفتگو کا دوبارہ آغاز ہوا۔ اور دونوں حکومتوں میں اس سڑک کی تعمیر پر اتفاق ہو گیا۔ انشاء اللہ سڑک کی تعمیر کا کام رجب یا شعبان میں شروع کر دیا جائے گا۔

چین میں مراسم عروسی کے خلاف مؤثر احتجاج
دو دوشیزہ لڑکیوں نے سمندر میں گر کر خودکشی کر لی

چین میں مراسم عروسی اس قدر ناقابل برداشت اور سخت ہیں کہ جن سے چینی کی تاہلی زندگی جہنم کدہ بن گئی ہے۔ ان مراسم کے خلاف وہاں تحریکات شروع ہوگئی ہیں۔ گزشتہ دنوں تباہ کن رسم و رواج کے خلاف دو دوشیزہ لڑکیوں کی طرف سے عجیب قسم کا احتجاج کیا گیا ہے۔ ... سات دوشیزہ لڑکیوں نے مراسم عروسی سے تنگ آکر بطور احتجاج ساحل سمندر کی ایک بلند دیوار سے اپنے آپ کو سمندر میں گرا دیا اور غرق ہوگئیں۔ اس واقعہ نے تمام علاقہ کے لوگوں پر زبردست اثر ڈالا ہے۔ اور لوگوں کی کوشش ہے کہ حکومت کے ذریعہ سے عروسی کے مراسم کی اصلاح کا کام جلد از جلد شروع کر دیا جائے۔

حرم محترم میں برقی روشنی
نواب سر مزمل اللہ خاں کا عطیہ

حرم محترم میں بجلی کی روشنی کے لئے نواب سر محمد مزمل اللہ خاں رئیس بھیکم پور ضلع علی گڑھ نے ۵۲ گھوڑوں کی طاقت کا جو انجن خرید کر روانہ کیا تھا وہ مکہ پہنچ گیا ہے جس کو بہت جلد نصب کر کے حرم محترم میں روشنی کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اس سے پہلے بھی حرم مقدس میں برقی روشنی کا انتظام تھا مگر انجن خراب ہو جانے کے باعث دوسری مشین کی ضرورت لاحق ہوگئی تھی جس کو ہندوستان کے انتہا رئیس نواب صاحب نے پورا کر دیا ہے۔

ہوشیار ہو جاؤ اور خیریت سے واپس آؤ

لندن کے ... موٹروں کے حادثات میں روز افزوں اضافہ ہوتا رہا ہے۔ وزارت حمل و نقل نے ان حادثات میں کمی کے لئے بہت کچھ کوشش کی، لیکن کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اب وزیر حمل و نقل نے ایک تقریر میں عورتوں کو نصیحت کی ہے کہ وہ ہر روز صبح کو اپنے خاوندوں اور بچوں کو مکان سے جاتے وقت تلقین کر دیا کریں "ہوشیاری سے جاؤ اور خیریت سے مکان پر واپس آؤ"۔ توقع ہے کہ اس تلقین سے بازاروں سے گزرنے والے حادثات سے محفوظ رہیں گے۔

والی حجاز کی ریاض کو روانگی

اس ہفتہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود طائف سے ریاض (پایہ تخت نجد) روانہ ہوگئے۔ روانگی کے وقت فوجی دستوں نے سلامی دی اور ارکان دولت اعیان حکومت اور عام باشندوں نے آکر رخصت کیا۔

جامع ازہر میں چینی اور جاپانی زبانوں کی تعلیم

مصر کی ازہر یونیورسٹی کیلئے یہ بات قرار پائی ہے ... زبان کی بھی تعلیم دی جائے اور اسکے ساتھ ہی طلبا کو چینی، جاپانی اور جرمنی زبانوں کی بھی تعلیم دی جائے تاکہ وہ تبلیغ اور اشاعت اسلام کا کام غیر ممالک میں بآسانی انجام دے سکیں۔

سچا ہمدم و رہبر بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کے لئے ... آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب کام شاستر بالکل مفت منگوالیں۔
ویدیہ شاستری - جام نگر - کاٹھیاواڑ

عربی اور ولایتی ڈاک

ہم جنگی اسلحہ پر تلوار کو ترجیح دیتے ہیں
قومی شجاعت پر سلطان ابن سعود کے فرزند کے خیالات

سلطان ابن سعود کے فرزند امیر عبداللہ جب طائف تشریف لیگئے تو متعدد وفود نے ان سے ملاقات کی اور امیر موصوف ہر شخص سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملے دوران ملاقات میں ایک صاحب نے آپ سے چند سوالات کئے جنکو مع جوابات درج ذیل کیا جاتا ہے۔

سوال: زندگی میں آپ کا مقصد کیا ہے؟

جواب: ہماری زندگی کا مقصد وحید عز و شرف کی بقا ہے اور جب تک میں زندہ رہوں گا اس مقصد کی نگرانی کرتا رہوں گا۔

س: آپ جنگ کیلئے کن ہتھیاروں کو زیادہ اچھا سمجھتے ہیں؟ کیا آپ کے نزدیک جدید اسلحہ کو قدیم اسلحہ پر ترجیح حاصل ہے؟

ج: ہم تمام جنگی اسلحہ پر خواہ وہ قدیم ہوں یا جدید تلوار کو ترجیح دیتے ہیں۔ کیونکہ تلوار ہی سے میدان جنگ میں انسان کی شجاعت و شہامت کا ثبوت ملتا ہے۔

س: کیا آپ کے والد محترم آپ کو باہر بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

ج: میں اس سوال کا جواب دینا پسند نہیں کرتا۔ اتنا بتاتا ہوں کہ میں باہر جانا پسند نہیں کرتا اور سرزمین عرب کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔

س: کیا حجازیوں اور نجدیوں کی عصبیت ابھی آپ کے دلوں میں باقی ہے؟

ج: بالکل نہیں۔ میں حجازیوں اور نجدیوں کو ایک نظر سے دیکھتا ہوں اور دونوں کی محبت سے میرا سینہ لبریز ہے۔ ان میں کا بڑا شخص میرے باپ کی مانند ہے ان کا چھوٹا میرا بھائی ہے۔ میری خواہش ہے کہ حجازیوں اور نجدیوں میں موجودہ محبت قائم رہے اور دونوں جلالۃ الملک معظم کے سایہ عاطفت میں رہ کر استفادہ کرتے رہیں۔

صدر جمہوریہ روس کا عزم ترکی!
ترکی کے شاندار جشن جمہوریت میں شرکت کا ارادہ

اخبار وقت ... ایک جرمنی اخبار کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ اکثر اخبارات میں یہ خبر گشت کر رہی ہے کہ سوویٹ روس کے صدر اعظم موسیو سٹالن آئندہ مہینہ میں ترکی کے شاندار اور عدیم المثال جشن جمہوریت میں شرکت کرنے کی غرض سے اسکو سے انقرہ (انگورہ) روانہ ہو جائیں گے۔ اگر یہ خبر صحیح ہے تو موسیو سٹالن کیلئے یہ پہلا موقعہ ہوگا کہ وہ روسی سرحد سے باہر قدم رکھیں اور سب سے پہلے ترکی کی سیاحت فرمائیں۔ اگر سٹالن ترکی روانہ ہوئے تو مغربی سیاسیات میں ایک انقلاب عظیم برپا ہو جائے گا۔ اور یورپ کے ایوانوں میں تہلکہ پڑ جائے گا۔ مگر ابھی یہ خبر تصدیق طلب ہے۔

عصمت پاشا و دردانیال پر
اٹلی کی مزاحمت پر روس ترکی کی امداد کرے گا

انگورہ کی ایک اطلاع ... عصمت پاشا وزیر اعظم ترکی ... دردانیال کے اہم نقاط کا معائنہ ... تعمیرات کا کام شروع ہو گیا ہے۔

ترکی میں یہ افواہ گرم ہے کہ حکومت اٹلی اس مسئلہ میں مزاحمت کرے گی۔ اگر اٹلی نے ترکی کے خلاف کوئی اقدام کیا تو سوویٹ روس ترکی کی امداد کریگا۔ ممکن ہے کہ آئندہ جنگ عظیم کا آغاز دردانیال کے مسئلے سے ہو جائے۔

نجف اور مدینہ منورہ کے درمیان سڑک

کچھ مدت پہلے حکومت حجاز اور عراق کے درمیان نجف اور مدینہ منورہ کی سڑک کے سلسلہ میں گفت و شنید شروع ہوئی تھی جو بعد میں منقطع ہو گئی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ اس موضوع پر ...

تقریر سیرت

مومن اور کافر کی زندگی میں خط امتیاز
توبہ اور انابت الی اللہ کی روحانی لذت و مسرت
بلیٰ من اسلم کا عرفانی جام
(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند)

سلسلہ کیلئے دیکھئے ...

چنانچہ فرماتے ہیں وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ و رسولہ امرا ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم۔ یعنے کسی مومن مرد اور مومنہ عورت کو اللہ اور اس کے رسول کا حکم سننے کے بعد یہ اختیار باقی نہیں رہتا کہ وہ اس کے حکم کو ٹھکرا دے۔ جب خدا اور اس کا رسول کوئی فیصلہ کرے تو مسلمان مرد اور عورت کا اختیار ہی ختم ہو جاتا ہے...

کی آپ دیکھا ہو کہ بیابان کی خشکی اور ریگستان ایسا ہی ہے جیسا آپ کا رجوع تائبانہ اب حضور کی مثال سنئے فرماتے ہیں۔ ایک شخص اپنا کھانا اور پانی ایک اونٹ پر رکھ کر ہوئے جنگل میں سفر کر رہا ہو۔ اتفاق سے وہ ایک درخت کے نیچے آرام لینے بیٹھ گیا ہو۔ اسی حالت میں تھوڑی سی نیند آگئی اور اس سے اونٹ کی رسی چھوٹ گئی۔ جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ وہ اونٹ جس پر سامان زندگی لدا ہوا تھا وہ غائب ہو گیا...

[illegible]

توبہ کی مسرت کا تصور

[illegible]

(باقی آئندہ)

ایڈن کالج دریا گنج دہلی

۱- جماعت ششم کے طلبا سولہ ماہ میں اور جماعت ہفتم کے نو ماہ میں امتحان اسکول سرٹیفکیٹ ... سینیئر کیمبرج تک طلبا پاس کر سکتے ہیں۔
[illegible]
پرنسپل

سیلیا میڈم گرم کوٹوں کی تجارت کرنے والوں کیلئے نادر موقع
نئے ڈیزائن گرم کوٹ

نام قسم کوٹ	درجہ اسپیشل	درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم	گنتی فی ہنڈا
مردانہ اوور کوٹ	95/-	75/-	6/8/-	45/-	50 کوٹ
مردانہ اوور کوٹ	90/-	75/-	62/-	49/-	50 عدد کوٹ
مردانہ واسکٹ	65/-	6/8/-	50/-	39/8/-	200 عدد
کوٹ	75/-	62/-	55/-	50/-	50 عدد کوٹ
[illegible]	112/8/-	80/-	75/-	70/-	100 عدد کوٹ
لیڈی پی کوٹ	95/-	62/-	75/-	55/-	50 عدد کوٹ

GODLY Co. KARACHI.
منیجر گاڈلی کمپنی کراچی

شربت فولاد

یہ شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر و مولد خون ہے ...
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

معجون مقوی معدہ

باشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے جن کا نظام ہضم جوانی کی غلط ... خراب ہو چکا ہے ...
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

آجکل کی تمام موسمی بیماریاں

یعنی ہیضہ، دست، انفلوئنزا، کھانسی ...

امرت دھارا

رجسٹرڈ

... احتیاط ...
امرت دھارا ... لاہور

سرمہ نور افزا

[illegible]
(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

الجمعیۃ

یوم شنبہ ۳ رجب المرجب ۱۳۵۲ھ

پروپگنڈا کے مذموم طریقے

دعوت مباہلہ یا اعتراف جرم

انتخابات کی جد وجہد کے دوران میں جو اوقات تحسین چند بیانات ... اس قسم کی حرکات کی جراتی ہیں جو ہر لحاظ سے نہایت مذموم و نفرت انگیز ہوتی ...

(۱۲) مولانا شفیع داؤدی ... کے فیصلوں کے صریحاً خلاف تھی۔

اصل سوال

بروقت

ناقابل تردید حقائق

شذرات

چودھری ظفر اللہ خاں کا تقرر

چودھری ظفر اللہ خاں کے متعلق یہ خبر کہ سرکاری اعلان ہو چکا ہے ...

بہرحال مسلمانوں ... حکومت کی اس خواہش کے خلاف ...

پنڈت مالوی اور کانگریس

پنڈت مدن موہن مالویہ نے صوبہ متحدہ میں مسٹر چنتامنی کی حمایت کر کے یہ ثابت کر دیا کہ کانگریس کے ساتھ وابستگی اور اس کے وقار کو قائم رکھنے کی سعی ... رکھتے ہیں۔ صوبہ متحدہ میں وزارت تبدیل کر چکے ہیں اور حکومت کے ساتھ ہر وقت تعاون کے لئے آمادہ بلکہ ساعی ہیں اور اس زمانہ میں جب کہ کانگریس کے بڑے بڑے رہنما جیلوں میں جا رہے تھے اور کانگریس کے خلاف ... کا طوفان برپا تھا ان کا اخبار لیڈر کانگریسی تحریک کی مخالفت میں ... پنڈت مالویہ کا ایک ایسے شخص کی حمایت کرنا ... جب کہ اس کا مدمقابل ایک مشہور کانگریسی رہنما ہو ... ان کی دو عملی چھوڑ کر ... تاکہ پوزیشن ... طور پر معلوم ہو جائے۔

کانگریس نمائندگی

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں ...

اس لڑکی کی سابقہ نکاح مسلمانوں کے پنچایت نے فسخ کر دیا ہے آپ ان کی نکاح ثانی معترضین کے اعتراض کے خوف سے کوئی بازدہ ہو سکتا ہے

الجواب

... محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

... لڑکی کا جس وقت نکاح ... دس برس کی تھی اور اس وقت ... سال کی ہے اور لڑکے کی عمر جس وقت نکاح ہوا ... سال کا تھا ...

الجواب

اس واقعہ مذکورہ میں اس شخص کی زوجہ پر طلاق پڑ گئی ہے کیونکہ زبانی طلاق دینے سے بھی طلاق ہو جاتی ہے تحریری طلاق کا ہونا وقوع طلاق کے لئے شرط نہیں ہاں اگر یہ شخص انکاری ہوگا تو بار ثبوت اس کی زوجہ پر ہوگا فقط واللہ اعلم

حبیب المرسلین عفی عنہ

نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:

...

یوگوسلیویا کے شاہ الگزنڈر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا

قاتل کو بھی گولی مار دی گئی شاہی جلوس میں خونی مظاہرہ

مارسیلز ۹ اکتوبر۔ یوگوسلیویا کے بادشاہ الگزنڈر اور فرانس کے زبردست سیاست دان مسٹر بارتھو ایک موٹر میں جلوس کی صورت میں جا رہے تھے کہ مجمع میں سے کسی نے ان پر فائر کئے۔ کئی گولیاں شاہ الگزنڈر کے سینہ میں پیوست ہوگئیں اور ان کے منہ سے خون جاری ہو گیا اور بہت جلد انتقال کر گئے۔ مسٹر بارتھو بھی گھنٹے کے بعد ہلاک ہو گئے۔ شاہ الگزنڈر اور مسٹر بارتھو کے قاتل کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا مجمع میں سے ایک عورت بھی ماری گئی۔ جس وقت شاہ الگزنڈر کی سواری ڈی لاپواس میں پہونچی تو تماشائیوں میں سے کچھ اشخاص نے ان پر فائر کئے۔ مسٹر بارتھو کے شکم میں گولی لگی اور کئی گھنٹے کے بعد مر گئے۔ اس حملہ میں فرانسیسی جنگی کونسل کے ممبر جنرل جارج بھی زخمی ہو گئے۔ ان حالات پر غور کرنے کیلئے فرانسیسی کابینہ کا جلسہ فوری طلب کیا گیا ہے۔ قاتل نے گولی مار کر خودکشی کرنے کی کوشش کی مگر پولیس نے اس کے اقدام کو روک دیا آخر مجمع میں سے ایک شخص نے لوگوں کے سامنے اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

"میں اپنے پیغمبر کی عزت پر ہزاروں جانیں قربان کرنے کیلئے تیار ہوں"

نتھورام کے قاتل میاں عبد القیوم کو سزائے موت کا حکم

جیوری کے اتفاق سے جوڈیشل کمشنر کا فیصلہ

کراچی ۹ اکتوبر۔ آج شام کو چار بجے غازی عبد القیوم کے مقدمہ کی سماعت ... غازی موصوف نے جوڈیشل کمشنر کی عدالت میں نتھورام مصنف تاریخ اسلام کو قتل کر دیا تھا۔ آج مسٹر ودیہ نہتہ اڈیشنل جوڈیشل کمشنر نے جیوری سے اتفاق کرتے ہوئے غازی عبد القیوم کو سزائے موت کا حکم سنا دیا۔ جیوری ایک پارسی ... پر مشتمل تھی جس نے بالاتفاق عبد القیوم ملزم کو قتل عمد کا مجرم گردانا۔ کمشنر نے ملزم کو مخاطب کرتے ہوئے جب سزائے موت کا حکم سنایا تو ملزم نے کھڑے ہو کر کہا میں اپنی جان کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ میں اپنے محبوب پیغمبر کی عزت پر ایسی ہزاروں جانیں قربان کرنے کیلئے تیار ہوں۔ اس کے بعد عبد القیوم نے عدالت کا شکریہ ادا کیا اور نہایت جوش کے ساتھ اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے عدالت میں لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ پولیس کے نبغہ میں بمشکل آسکا۔

عدالت کا فیصلہ

جوڈیشل کمشنر نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ اس میں شک نہیں کہ ملزم عبد القیوم کو مقتول نتھورام کے ساتھ کوئی ذاتی پرخاش نہ تھی۔ ... ڈیفنس کونسل کے دلائل ... کمشنر نے مزید کہا کہ اس میں شک نہیں کہ ملزم کو سخت اشتعال آگیا تھا لیکن یہ ... کسی مسلمان کو اس امر کا استحقاق حاصل نہیں کہ وہ اسلامی قانون کے مطابق اپنی مرضی سے جو چاہے کرے۔ اگر پرسنل لا ملک کے رائج الوقت قانون پر غلبہ حاصل کرے تو پھر سوسائٹی کا نظام درہم برہم ہو جائے گا ملکی قانون ... عقیدہ اور مذہب میں کوئی امتیاز نہیں کرتا۔

علی گڈھ مسلم گرلز اسکول اور اسلامی وقار

مولانا شاہد الہ آبادی کی آزادانہ تحقیقات

علی گڈھ۔ مولانا سید شاہ محمد شاہد فاخری سجادہ نشین دائرہ اجمل شاہ الہ آباد ... مسلم گرلز کالج علی گڈھ کی بدعنوانیوں کے مختصر حالات بیان کرتے ہوئے ...

وارد ہا میں کانگریسی لیڈروں کا اجتماع

حکومت کے خلاف سخت کارروائی کیجائیگی

بمبئی ۱۰ اکتوبر۔ سی پی کے مسٹر مصر اپر سے پابندی نہ اٹھانے کی وجہ سے جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے اس پر غور کرنے کے لئے کانگریسی لیڈران وارد ہا جا رہے ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت کی توجہ اس طرف دلائی جائے گی ... کی گئی تو کوئی سخت کارروائی کی جائے گی۔

کل وارد ہا میں جو میٹنگ ہوگی وہ بہت اہم ہوگی۔ اس میں ڈاکٹر انصاری، سردار پٹیل، گاندھی جی، خان عبد الغفار خاں، مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی شامل ہوں گے۔ اس میں گاندھی جی کے ریٹائر ہونے کے مسئلہ پر بھی غور کیا جائے گا۔ ڈاکٹر انصاری نے سردار پٹیل کو یقین دلایا کہ وہ گاندھی جی پر اپنا رسوخ استعمال کریں گے ... ڈاکٹر انصاری کو اپنی کامیابی کی پوری امید ہے۔

وارد ہا میں جو اہم کانفرنس ہوگی اس میں پنڈت مالویہ بھی شامل ہوں گے۔ بمبئی کے اجلاس سے پہلے کانگریس کے درمیان اتحاد قائم کرنے اور کمیونل اوارڈ کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ایک اور کوشش کی جائیگی۔

مسٹر آصف علی کو کیوں ووٹ دیا جائے؟

۱۔ مسٹر آصف علی نے اپنی آزادی قربان کر کے اپنے اصولوں اور اعتقادات کی حفاظت کی۔

۲۔ مسٹر آصف علی خطابوں کے خواہشمند نہیں ہیں۔

۳۔ مسٹر آصف علی نے اپنی زندگی کا بہترین حصہ نہ صرف ہندوستان کے سیاسی مسائل بلکہ دہلی کے مخصوص مفاد کے سوالات کا مطالعہ کرنے میں صرف کیا ہے۔

۴۔ مسٹر آصف علی نے قومی تعمیر کے لئے ایک ملی پروگرام مرتب کیا۔

۵۔ مسٹر آصف علی ہندوستانیوں کے لئے حکومت خود اختیاری کا حق مانگتے ہیں۔

۶۔ مسٹر آصف علی ملک کی سب سے بڑی سیاسی انجمن کانگریس کی پالیسی کے حامی ہیں۔

۷۔ دہلی ایک ایسا حلقہ ہے جس میں ... انتخاب ہوتا ہے اور جب سے یہ طریقہ رائج ہوا ہے چار مرتبہ انتخاب ہو چکا ہے۔ لیکن آج تک کوئی مسلمان امیدوار کامیاب نہیں ہوا۔

۸۔ مسٹر آصف علی دہلی کے مخصوص مفاد اور ملک کے کاز کی خدمت کیلئے سب سے زیادہ اہلیت رکھتے ہیں۔

دار الحکومت

جمعیۃ علماء صوبہ دہلی کی جدید تنظیم

دفتر جمعیۃ علماء ہند میں علماء وزعماء کا اجتماع

ارکان و عہدیداران کا انتخاب

دہلی ۱۰ اکتوبر ... تمام کو بعد نماز عصر دفتر جمعیۃ علماء ہند میں ... مولانا ابو القاسم محمد حفظ الرحمن ناظم تبلیغ ... کی دعوت دی گئی جس میں دہلی کے ... شریک ہوئے جن میں قابل ذکر نام حسب ذیل ہیں۔ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب، حضرت مولانا احمد سعید صاحب ... مولانا سلطان محمود صاحب ... مولانا عبد الماجد صاحب دہلوی ... مولانا نور الدین صاحب بہاری ... سید محمد جعفری ایڈیٹر ملت ...

(۱) حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب (۲) مولانا سلطان محمود صاحب ... (۳) مولانا نور الدین صاحب بہاری (۴) مولانا حفظ الرحمن صاحب (۵) ... (۶) مولانا محمد عثمان صاحب (۷) مولانا محمد یوسف صاحب (۸) مولانا فخر الحسن صاحب (۹) مولانا محمد ادریس صاحب (۱۰) ... (۱۱) مولانا محمد صدیق صاحب (۱۲) مسٹر ... احمد صاحب زبیری (۱۳) ... (۱۴) ... (۱۵) مولانا محمد اسمعیل صاحب (۱۶) ... (۱۷) مولانا محمد عبد العزیز صاحب ... (۱۸) ...

اس کے بعد جلسہ کامیابی کے ساتھ دعا پر ختم کیا گیا۔

بہار اشٹر سے اسمبلی کیلئے ڈاکٹر قاضی عبد الحمید صاحب کی امیدواری

مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کا بیان

میرے لئے یہ امر موجب مسرت ہے کہ امسال مہاراشٹر سے اسمبلی کے لئے ڈاکٹر قاضی عبد الحمید صاحب ایم۔ اے، پی ایچ، ڈی کھڑے ہوئے ہیں ڈاکٹر صاحب موصوف کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے یہ ایک ہونہار اور قومی درد رکھنے والے مسلمان ہیں۔ میری رائے میں ان کا انتخاب قوم و ملک اور بالخصوص اسلامی مفاد کے لئے بہترین ثابت ہوگا میں مہاراشٹر کے مسلمانوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنا ووٹ صرف ڈاکٹر قاضی عبد الحمید صاحب کو دیں اور ایسے لوگوں کے آلہ کار نہ بنیں جن کی پالیسی مسلمانوں کا نام لیکر اپنی ذات کو فائدہ پہنچانا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ مسلمان اپنی ذمہ داری کا احساس کریں گے اور ڈاکٹر عبد الحمید صاحب کو ووٹ دیکر اپنے مذہبی فرض کو انجام دیں گے۔

فقیر احمد سعید کان اللہ لہ

اسپین میں خانہ جنگی کی تباہ کاریاں

ایک گرجا اور پادری کو آگ لگا کر بھسم کر دیا گیا

... سو ہلاک ہزاروں مجروح۔ وزیر اعظم گرفتار

میڈرڈ ۱۰ اکتوبر۔ اسپین میں جنگ نے شدید صورت اختیار کر لی ہے ... ان تمام اشخاص کو ہلاک کر دیا جنہوں نے ان کے ساتھ شامل ہونے سے انکار کر دیا اور سول گارڈ کے تمام سپاہیوں کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا ایک گرجا کو آگ لگا کر خاک سیاہ کر دیا اور ایک پادری کو پٹرول میں بھگو کر زندہ جلا ڈالا ... اسپین کا سابق وزیر اعظم گرفتار کر لیا گیا ہے۔

سر بھور کی جگہ چودھری ظفر اللہ خاں کا تقرر

ملک معظم کا شاہی اعلان

دہلی ۱۰ اکتوبر۔ حسب ذیل سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔ ملک معظم نے آنریبل کنور جگدیش پرشاد سی ایس آئی، سی آئی ای، او بی ای اور چودھری ظفر اللہ خاں کو آنریبل خان بہادر سر فضل حسین کے سی ایس آئی کے سی آئی ای اور آنریبل سر جوزف بھور کے ... کی جگہ گورنر جنرل کی ایگزیکٹو کونسل کا ممبر مقرر کیا ہے۔ ...

جزیرہ مالدیو کے سلطان کو تخت سے اتار دیا گیا

۴۴ اشخاص کی گرفتاری

کولمبو ۱۰ اکتوبر۔ جزیرہ مالدیو میں بغیر خونریزی کے ایک زبردست انقلاب ...

تبلیغ کانفرنس قادیان کیلئے تیاریاں

ایرانی و افغانی سرحد کا تعین

امارت شرعیہ بہار کے نامزدہ امیدواروں کو ووٹ دیجئے

ملک وملت کی خدمت کا صحیح طریقہ

امارت شرعیہ صوبہ بہار نے عہد نامہ پر دستخط لینے کے بعد اسمبلی کے لئے مندرجہ ذیل حضرات کو امیدوار نامزد کیا ہے۔

(۱) بھاگلپور ڈویژن کے مسلم حلقہ سے۔ مولوی بدیع الزماں صاحب وکیل۔

(۲) ترہٹ ڈویژن کے مسلم حلقہ سے۔ مولوی عبد الحمید خاں وکیل۔

(۳) پٹنہ ڈویژن۔ چھوٹا ناگپور۔ اڑیسہ کے مسلم حلقہ سے۔ مولوی محمد نعمان صاحب بی اے۔

تمام اہل بہار کا ملی و ملکی فرض ہے کہ وہ ان امیدواروں کے حق میں ووٹ دیں اور ان کے علاوہ کسی اور کے حق میں رائے دے کر اپنے ووٹ کی قدر و قیمت نہ گھٹائیں۔

مولانا شاہد فاخری کا دہلی میں ورود

مولانا سید محمد شاہد صاحب الہ آبادی سجادہ نشین دائرہ شاہ اجمل دہلی تشریف لائے۔ ...

دہلی سے اسمبلی کے لئے چار امیدوار

پانچ اشخاص کی گرفتاری

لکھنؤ ۸ اکتوبر۔ ... پانچ اشخاص کے گرفتار کئے جانے ...

مولانا شوکت علی پر بھوپال کا اعتراض

الہ آباد ۹ اکتوبر۔ مولانا شوکت علی ...

شاہ فواد کی صحت

قاہرہ ۸ اکتوبر۔ ایک سرکاری بلیٹن شائع کیا گیا ہے جس میں مذکور ہے کہ شاہ فواد والی مصر کی حالت بدستور بہتر ہے اور آپ کی صحت روبترقی ہے۔

انجن اور دو ڈبے لائن سے اتر گئے

امیر ۸ اکتوبر۔ آج صبح ڈیڑھ بجے اندر اور ڈونگ کے درمیان بی بی اینڈ سی آئی ایکسپریس گاڑی کا انجن اور دو ڈبے لائن سے اتر گئے جس سے دو آدمی شدید زخمی ہو گئے۔

ایک حیرت انگیز پستول کی ایجاد

دنیا کیلئے نیا پیغام امن!

فرانسیسی فوجی اور ہوائی افسروں کے سامنے ایک نئے قسم کا پستول رکھا گیا ہے جس سے ایسی روشنی نکلتی ہے کہ دیکھنے والے کی آنکھوں میں چکا چوند ہو جاتی ہے۔ اس پستول کے ایجاد کرنے والوں کا دعویٰ ہے کہ موٹر لاریاں جو دن (یا توپیں) لے کر جا رہی ہوں اور ان میں سے پچاس لاکھ تیز روشنی نکل رہی ہو۔ وہ ہوائی جہازوں کو بالکل بے خطر بنا سکتی ہے۔ فوجی افسروں کا خیال ہے کہ اس کے ذریعہ پیدل فوجوں کو جو خندقوں سے نکل رہی ہوں نقل و حرکت کرنے سے بیکار کیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی خیال ہے کہ اگر ہوائی جہاز اس پستول کا استعمال کریں تو وہ نہایت زبردست کہر میں بھی اپنا راستہ دیکھ سکتے ہیں اور بلوؤں کی حالت میں بلوائیوں کو اس پستول کے ذریعہ بغیر کسی بہیمانہ فرو کیا جا سکتا ہے اور خونریزی روکی جا سکتی ہے۔

برطانیہ کی بحری پوزیشن خراب ہو گئی!

لندن ۵ اکتوبر۔ مسٹر نیول چیمبرلین چانسلر خزانہ نے کل برسٹل میں کنزرویٹو کانفرنس میں اپنی تقریر کے دوران میں یہ اعلان کیا کہ حکومت برطانیہ شاہی ڈیفنس کے خطرے سے بخوبی واقف ہے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے چانسلر موصوف نے کہا کہ حکومت کا خیال ہے ...

ترکی فوج نے دو فرانسیسی تباہ کن جہازوں پر فائر کر دئے

خلیج سمرنا میں بغیر اجازت داخل ہونے پر سزا

درہ دانیال کے استحکام کیلئے زبردست فوجی اقدامات

استنبول ۸ اکتوبر۔ دو فرانسیسی تباہ کن جہاز یونان سے لوٹتے وقت خلیج سمرنا میں داخل ہو گئے۔ خلیج سمرنا میں ترکی گورنمنٹ کی طرف سے کسی غیر ملکی جہاز کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ممنوعہ علاقہ میں فرانسیسی جہاز داخل ہو گئے جس پر ترکی فوج کے ساحلی دستہ نے ان پر فائر کر دئے۔ فرانسیسی جہازوں نے بھی جواباً فائر کئے۔ اور رائٹر کی اطلاع کے مطابق کسی قسم کا جانی نقصان نہیں ہوا۔ اس حادثہ پر ترکی کے دفتر خارجہ اور فرانسیسی سفیر کے درمیان گفت و شنید ہو رہی ہے اور ترکی گورنمنٹ خوش اسلوبی سے اس معاملہ کو ختم کرنا چاہتی ہے۔

ایک اطلاع مظہر ہے کہ فرانسیسی جہازوں کے امیر البحر اس بات سے ناواقف تھے کہ خلیج سمرنا میں غیر ملکی جہازات کا داخلہ ممنوع ہے۔ اس واقعہ سے پہلے جزیرہ ساموس میں ایک برطانوی جہاز داخل ہو گیا تھا جس پر ترکی فوج کے ساحلی دستہ نے اس پر فائر کر دئے تھے جس سے ایک برطانوی افسر زخمی ہو گیا تھا۔

ایک اطلاع مظہر ہے کہ سمرنا سے لیکر مغربی اور جنوبی ساحل کے ساتھ ترکی کے جنوب مشرقی مقام سلیکی تک قلعوں اور مورچوں کی تعمیر ہو رہی ہے کیونکہ اندیشہ ہے کہ اٹلی اس پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ تمام ترکی میں ہوائی جہازوں کی پرواز پر سخت نگرانی کی جا رہی ہے۔ غیر ملکی ہوائی جہازوں کے لئے ہدایت ہے کہ وہ مقررہ راستوں سے ادھر ادھر بھٹکنے نہ پائیں ورنہ انہیں کوئی کا نشانہ بنا کر نیچے گرا لیا جائے گا یا ترکی ہوائی جہاز ان کا تعاقب کریں گے۔

جزیرہ نما گیلیپولی کے رقبہ پر ترک سب سے زیادہ توجہ مبذول کر رہے ہیں توپوں کو چھپانے والی دھلس بند یان۔ طیاروں کو گرانے والی مشینوں کا جال اور فوجوں کیلئے خندقیں کھدوانا غرض میدان جنگ کی جملہ ضروریات تیار کی جا رہی ہیں۔ سمرنا اور مدائنہ کے درمیان ترک درہ دانیال کو بند کرنے کے اقدامات عمل میں لائیں گے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی پھر رہائی

الہ آباد ۸ اکتوبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو کو آج پھر اپنی بیمار بیوی سے ملاقات کرنے کے لئے دو گھنٹہ کے لئے رہا کیا گیا۔ شریمتی کملا نہرو کو آئندہ بدھ کو بھوالی پہنچایا جائے گا۔ آج بھی آپ کا درجہ حرارت ۱۰۲ رہا۔

ابھی تک پختہ طور پر یہ معلوم نہیں ہوا۔ آیا پنڈت جواہر لال نہرو کو نینی جیل سے کسی دوسری جیل میں منتقل کیا جائے گا تاکہ وہ اپنی بیوی سے ملاقات کرتے رہیں۔ لیکن خیال ہے کہ ان کو منتقل کیا جائے گا۔

آبنائے باسفورس میں ۳۲ اشخاص غرق

استنبول ۸ اکتوبر۔ ایک ترکی موٹر کشتی ایک جہاز سے ٹکرا گئی جس سے ۳۴ اشخاص آبنائے باسفورس میں غرق ہو گئے ۲۰ اشخاص بمشکل بچائے گئے۔

جمنا میں دو آدمی ڈوب گئے

دہلی ۸ اکتوبر۔ آج شام کو دریائے جمنا میں ایک شخص غرق ہو گیا اس کو بچانے کے لئے دوسرا شخص مدد کو بڑھا وہ بھی غرق ہو گیا۔

سر کرم الرضا خاں کی ہمہ گیر تائید

یوپی میں لیڈران کا دورہ

رامپور ۹ اکتوبر۔ مولانا عنایت علی خاں صاحب نے بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ یونٹی بورڈ کے نامزد امیدوار کرم الرضا خاں کی حلقہ انتخاب میں تشریف لے آئے ہیں۔ آپ نے مولانا شوکت علی صاحب ... صاحب۔ مولانا عبد الماجد صاحب۔ سید اکبر علی صاحب ... ہر جگہ جلسے منعقد ہوئے۔ کرم الرضا خاں کی پوری امداد کرنے اور یونٹی بورڈ اور ... کے متعلق تجاویز منظور کی گئیں۔ ایک پارٹی ... کا دورہ کرے گی جس میں مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری بھی ...

... منعقد کرنے کے لئے بھی انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ حالات سازگار ہیں ... کرم الرضا خاں کی امداد کے لئے پبلک تیار ہے۔

... کے دھوبیوں نے ہڑتال شروع کر دی

... کی میعاد ختم ہونے پر ... کے دھوبیوں نے آج سے ہڑتال ... معلوم ہوا ہے کہ ... انہوں نے ہڑتال کر دی۔

امساک کی گولیاں

یہ گولیاں مریضان سرعت کے واسطے لاجواب و بے نظیر تحفہ ہیں۔ وقت ضرورت سے ایک گھنٹہ پہلے صرف ایک گولی کھا لینا کافی ہے۔ اس قدر ممسک ہیں کہ جب تک کھٹائی نہ کھائی جاوے گی۔ گولی کا اثر برابر قائم رہے گا۔ قیمت فی درجن صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ ... منگانے کا پتہ

منیجر یونانی دواخانہ بالمقابل ... دہلی

فتح کی چوٹ

...

منیجر طبی کیمیکل ورکس باندھ کوٹھی نمبر ...

عراق ریلوے

(۱) بغداد، کربلا، نجف، کاظمین اور سامرہ اسلامی مقامات مقدسہ کی زیارت کا انتظام عراق ریلوے نے کیا ہے۔ یہ سفر نہایت قلیل کرایہ اور کم وقت میں طے ہوگا اور سفر میں ہر ممکن آسائش بہم پہنچائی جائے گی۔

کم خرچ پر جاتے ہوئے عراق کے مقامات مقدسہ کی زیارت کرو

... کے لئے ٹکٹ جاری کئے گئے ہیں جو ایک سو پچاس دن تک کارآمد ہوں گے۔ ... اسباب پر کوئی زائد کرایہ نہیں لگایا جائے گا۔

[illegible]

ہندوستان میں حجاج کو صرف تیسرے درجے کے ٹکٹ مل سکتے ہیں۔ سیکنڈ کلاس کی ٹکٹیں مقل کے مقام پر خریدی جا سکتی ہیں۔

تمام حجاج ... (بصرہ) میں ہمارے ایجنٹ ... تمام شہروں کے مابین ریل گاڑیوں کی آمد و رفت روزانہ ہوتی ہے۔

بغداد سے دمشق تک ... موٹر وغیرہ بھی حکومت عراق کے زیر نگرانی ... کراچی اور بمبئی کے سب ایجنٹوں سے حاصل کی جا سکتی ہیں ...

(۱) مولوی محمد باقر حاجی ... جمال مسافر خانہ جیل روڈ ... بمبئی۔

(۲) مسٹر ای۔ ای۔ ... بمبئی نمبر ...

(۳) دی آنریبل جائنٹ سکریٹری ... بمبئی۔

(۴) حبیب حاجی رحمت اللہ ... کراچی

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۶۹۳ — Aljamiat Delhi

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول۔ ہلال احمد زبیری (بی اے) — معاون۔ محمد عثمان فارقلیط

... رجب المرجب ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۴ء — نمبر ۲۸

خونِ جگر

خار کو گل، اور گل کو خار جو چاہے کرے
تو نے جو چاہا کیا، اے یار جو چاہے کرے

مست و بےخود، عاقل و ہشیار جو چاہے کرے
شوخیٔ طرزِ تپاکِ یار جو چاہے کرے

اس نے یہ کہکر دیا دل کو فریبِ جستجو
حشر تک اب عاشقِ ناچار جو چاہے کرے

تھا ابھی جلوہ، ابھی پردہ، ابھی کچھ بھی نہیں
آپ کی اک حسرتِ دیدار جو چاہے کرے

درحقیقت حسن کی ہے بےنیاز اعتراف
اب کوئی اقرار یا انکار جو چاہے کرے

(جگر مرادآبادی)

دلچسپ حقائق و معلومات

...

... لڑکی کا قبول اسلام

...

شاہ فواد کی صحت

قاہرہ ۸ اکتوبر۔ ایک سرکاری بلیٹن شائع کیا گیا ہے جس میں مذکور ہے کہ شاہ فواد والیٔ مصر کی حالت رو بصحت ہے اور آپ کی صحت میں ترقی ہے۔

انجن اور دو ڈبے لائن سے اتر گئے

امیر ۸ اکتوبر۔ آج صبح ڈیڑھ بجے انڈمد اور رلو کے درمیان ای بی اینڈ سی آئی ایکسپریس گاڑی کا انجن اور دو ڈبے لائن سے اتر گئے جس سے دو آدمی شدید زخمی ہو گئے۔

ایک حیرت انگیز پستول کی ایجاد

دنیا کیلئے نیا پیغام امن!

فرانسیسی فوجی اور ہوائی افسروں کے سامنے ایک نئے قسم کا پستول دکھایا گیا جس سے ایسی روشنی نکلتی ہے کہ دیکھنے والے کی آنکھوں میں چکا چوند ہو جاتی ہے۔ اس پستول کے ایجاد کرنے والوں کا دعویٰ ہے کہ موٹر لاریاں [illegible] (یا توپیں) لے کر جا رہی ہوں اور ان میں سے پچاس لاکھ شمع کی روشنی رہی ہو۔ وہ ہوائی جہازوں کو بالکل بے نظر بنا سکتی ہے۔ فوجی افسروں کا خیال ہے کہ اس کے ذریعہ پیدل فوجوں کو جو خندقوں میں سے نکلی ہوں منتقل حرکت کرنے سے بیکار کیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی خیال ہے کہ اگر ہوائی جہاز اس پستول کا استعمال کریں تو وہ نہایت زبردست گہریوں میں بھی اپنا راستہ دیکھ سکتے ہیں اور بلوؤں کی حالت میں بلوائیوں کو اس پستول کے ذریعہ منتشر کر کے فرو کیا جا سکتا ہے اور خونریزی روکی جا سکتی ہے۔

برطانیہ کی بحری پوزیشن خراب ہو گئی!

لندن ۸ اکتوبر۔ مسٹر نیول چیمبرلین چانسلر خزانہ نے کل برسٹل میں کنزرویٹو کانفرنس میں اپنی تقریر کے دوران میں یہ اعلان کیا کہ حکومت برطانیہ شاہی ڈیفنس کے خطرے سے بخوبی واقف ہے۔

سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے چانسلر موصوف نے کہا کہ حکومت کا خیال ہے ...

ترکی فوج نے دو فرانسیسی تباہ کن جہازوں پر فائر کر دیئے

خلیج سمرنا میں بغیر اجازت داخل ہونے پر سزا

درہ دانیال کے استحکام کیلئے زبردست فوجی اقدامات

استانبول ۸ اکتوبر۔ دو فرانسیسی تباہ کن جہاز یونان سے ہٹتے وقت خلیج سمرنا میں داخل ہو گئے۔ خلیج سمرنا میں ترکی گورنمنٹ کی طرف سے کسی غیر ملکی جہاز کو گذرنے کی اجازت نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ممنوعہ علاقہ میں فرانسیسی جہاز داخل ہو گئے جس پر ترکی فوج کے ساحلی دستہ نے ان پر فائر کر دیئے۔ فرانسیسی جہازوں نے بھی جواباً فائر کئے۔ اور رپورٹر کی اطلاع کے مطابق کسی قسم کا جانی نقصان نہیں ہوا۔ اس حادثہ پر ترکی کے دفتر خارجہ اور فرانسیسی سفیر میں گفت و شنید ہو رہی ہے اور ترکی گورنمنٹ خوش اسلوبی سے اس معاملہ کو ختم کرنا چاہتی ہے۔

پیرس کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ فرانسیسی جہازوں کے امیر البحر اس بات سے ناواقف تھے کہ خلیج سمرنا میں غیر ملکی جہازات کا داخلہ ممنوع ہے۔ اس واقعہ سے پہلے بھی جزیرہ ساموس میں ایک برطانوی جہاز داخل ہو گیا تھا جس پر ترکی فوج کے ساحلی دستہ نے اس پر فائر کر دئے تھے جس سے ایک برطانوی افسر ہلاک ہو گیا تھا۔

ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ سمرنا سے لیکر مغربی اور جنوبی ساحل کے ساتھ ترکی کے جنوب مشرقی مقام سلیفکی تک قلعوں اور مورچوں کی تعمیر ہو رہی ہے ...

جنوب میں انطاکیہ کے رقبہ پر ترک سب سے زیادہ توجہ مبذول کر رہے ہیں توپوں کو چھپانے والی دفاعی بند یاں۔ طیاروں کو گرانے والی مشینوں کا نصب کیا جانا فوجوں کیلئے خندقیں کھدوانا غرض میدان جنگ کی جملہ ضروریات تیار کی جا رہی ہیں۔ سمرنا اور مدائنہ کے درمیان ترک درہ دانیال کو بند کرنے کے لئے اقدامات عمل میں لائیں گے۔

پلکھوہ میں فرقہ پرست ہندوؤں کی شرارتیں

جلوس کیلئے نیا راستہ۔ کلکٹر صاحب کا معائنہ

پلکھوہ ضلع میرٹھ میں رام لیلا اور سنگھ کے جلوس کے سلسلہ میں جو بیہودہ ہندو اخبارات میں بے بنیاد خبریں شائع کی جا رہی ہیں اور مسلمانوں کو قصور وار ٹھہرا کر ہندوؤں کی معصومیت اور بے گناہی کا اعلان کیا جا رہا ہے اس لئے ضروری ہوا کہ ذیل میں اصل حالات درج کر دئے جائیں۔

واقعہ یہ ہے کہ ہندوؤں کے جلوس کے لئے قصبہ میں جو راستے پہلے مقرر تھے ان میں ایک مسجد بھی نہیں آتی تھی اس وجہ سے مسلمانوں کو ہندوؤں سے کوئی شکایت نہ تھی۔ اسال ہندو فرقہ پرستوں نے مسلمانوں کو تنگ کرنے کے لئے نیا راستہ اختیار کیا جس میں جامع مسجد پڑتی تھی مسلمانوں نے اس پر اعتراض کیا اور بالآخر مسلمانوں کی رواداری سے آپس میں ایک معاہدہ طے ہوا جس پر فریقین نے دستخط کر دئے اور معاہدہ کی تصدیق حاکم علاقہ کے روبرو کی گئی۔ لیکن اس کے بعد بعض مفسد ہندوؤں نے ...

... اسی تجویز کے مطابق اور معاہدہ کے خلاف ہندوؤں کا جلوس نکالا گیا اور مسجد کے گرد گھمایا گیا۔

یہ جلوس نماز مغرب کے وقت جامع مسجد کے قریب آیا تو چند مسلمانوں نے جلوس کے رہنماؤں سے کہا کہ معاہدہ کی خلاف ورزی نہ کرو۔ یہ کہہ کر وہ مسجد میں چلے گئے۔ جلوس میں بارہ سو کے قریب ہندو شامل تھے ...

(نامہ نگار پلکھوہ)

پنڈت جواہر لال نہرو کی پھر رہائی

الہ آباد ۸ اکتوبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو کو آج پھر اپنی بیمار بیوی سے ملاقات کرنے کے لئے دو گھنٹہ کے لئے رہا کیا گیا۔ شریمتی کملا نہرو کو آئندہ ہفتہ کو بھوالی پہنچایا جائے گا۔ آج ہی آپ کا درجہ حرارت ۱۰۲ رہا۔

ابھی تک پختہ طور پر یہ معلوم نہیں ہوا۔ آیا پنڈت جواہر لال نہرو کو نینی جیل سے کسی دوسری جیل میں منتقل کیا جائے گا تاکہ وہ اپنی بیوی سے ملاقات کرتے رہیں۔ لیکن خیال ہے کہ ان کو منتقل کیا جائے گا۔

آبنائے فاسفورس میں ۳۳ اشخاص غرق

استنبول ۸ اکتوبر۔ ایک ترکی موٹر کشتی ایک جہاز سے ٹکرا گئی جس سے ۳۴ اشخاص آبنائے باسفورس میں غرق ہو گئے۔ ۳۳ اشخاص بمشکل بچائے گئے۔

جمنا میں دو آدمی ڈوب گئے

دہلی ۸ اکتوبر۔ آج شام کو دریائے جمنا میں ایک شخص غرق ہو گیا اس کو بچانے کے لئے دوسرا شخص کودا مگر وہ بھی غرق ہو گیا۔

امساک کی گولیاں

یہ گولیاں مریضان سرعت کے واسطے لاجواب و بے ضرر تحفہ ہیں۔ وقت ضرورت سے ایک گھنٹہ پہلے صرف ایک گولی کھا لینا کافی ہے۔ اس قدر امساک ہے کہ جب تک کھٹائی نہ کھائی جاوے گی۔ گولی کا اثر برابر قائم رہے گا۔ ...

مسٹر کریم الرضا خاں کی ہمہ گیر تائید

یو۔ پی میں لیڈران کا دورہ

شاہجہاں پور ۸ اکتوبر۔ مولانا عنایت علی خاں صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ یو۔ پی بورڈ کے نامزد امیدوار کریم الرضا خاں کل حلقہ انتخاب کے دورہ سے واپس تشریف لے آئے۔ آپ نے مولانا شوکت علی صاحب مولانا حفظ الرحمن صاحب۔ مولانا عبد الماجد صاحب۔ سید ذاکر علی صاحب کے ہمراہ مراد آباد۔ امروہہ۔ بریلی اور بدایوں کا دورہ کیا۔ ہر جگہ جلسے منعقد کئے گئے جن میں کریم الرضا خاں کی پوری امداد کرنے اور یونیٹی بورڈ اور جمعیۃ علماء ہند پر کامل اعتماد کے متعلق تجاویز منظور کی گئیں۔ ایک پارٹی ۱۲ اکتوبر سے بجنور کا دورہ کرے گی جس میں مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری بھی شریک ہوں گے۔

عام جلسے منعقد کرنے کے لئے بھی انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ حالات سازگار ہیں اور مسٹر کریم الرضا خاں کی امداد کے لئے پبلک تیار ہے۔

دہلی کے دھوبیوں نے ہڑتال شروع کر دی

دہلی ۸ اکتوبر۔ نوٹس کی میعاد ختم ہونے پر دہلی کے دھوبیوں نے آج سے ہڑتال شروع کر دی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جمنا کے قریب ان کو کپڑے دھونے کی جگہ نہیں دی گئی اور جنہوں نے حکم کی خلاف ورزی کی ان کے خلاف مقدمہ چلایا گیا ...

کانگریس کا اجلاس ملتوی نہیں ہوگا

عراق ریلوے

... مقامات مقدسہ کی زیارت کا انتظام عراق ریلوے نے کیا ہے۔ یہ سفر نہایت قلیل کرایہ اور کم وقت میں طے ہوگا اور دوران سفر میں ہر ممکن آسائش بہم پہنچائی جائیں گی۔

مکہ معظمہ کو جاتے ہوئے عراق کے مقامات مقدسہ کی زیارت کرو

حجاج کے لئے ریٹرن ٹکٹ جاری کر دیئے گئے ہیں جو ایک سو پچاس دن تک کارآمد ہوں گے۔

۵۰ کلو وزن اسباب پر کوئی زائد کرایہ نہیں لگایا جائے گا۔

شرح کرایہ درج ذیل ہے:۔

	سکنڈ کلاس	تھرڈ کلاس
اور کربلا سے بغداد یا کاظمین	۲۲/۱۰/۰	[illegible]

۱۹ ہندوؤں کو حبس دوام کی سزا

پٹنہ ۸ اکتوبر۔ پٹنہ ہائی کورٹ نے مقدمہ قتل بلوری کی اپیل کا فیصلہ سنا دیا اور ۱۹ ہندوؤں کو حبس دوام کی سزا دیدی۔ استغاثہ کے بیان کے مطابق پانچ مسلمان چند بھینسوں کو ذبح کرنے کے لئے بلوری لیجا رہے تھے۔ ہندوؤں نے ان مسلمانوں پر حملہ کر کے تین کو قتل کر دیا۔

بچوں والو ہوشیار

بال جیون گھٹی

منیجر بال جیون کارخانہ ...

پیشہ وروں کے متعلق روایات کی تنقید

فضیلت کا مدار تقویٰ اور ایمان ہے نہ کہ مختلف پیشے

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کا مبسوط اور مفصل فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مندرجہ ذیل احادیث کے متعلق جن کو مولانا محمد شفیع صاحب مفتی دار العلوم دیوبند نے اپنی [illegible] اسلامی کی حقیقت میں نقل فرمایا ہے) آیا یہ صحیح ہیں یا ضعیف یا موضوع مفصل جواب مع حوالہ کتب تحریر فرما کر ممنون فرمائیں۔

(۱) اکذب الناس الصباغ۔ کنز العمال کتاب البیوع صفحہ ۲۱۳ جزو ۲ دیلمی

(۲) اذا کان یوم القیامۃ نادی مناد این خونۃ اللہ فی الارض فیؤتی بالنساجین والصیارفۃ والحاکۃ۔ (کنز العمال صفحہ ۲۱۳ بروایت دیلمی)

(۳) شرار امتی الصائغون الصائغون۔ کنز العمال صفحہ ۲۰۱ ج ۲

(۴) قال کعب لا تستشیروا الحاکۃ فان اللہ تعالیٰ سلب عقولھم ونزع البرکۃ من کسبھم لان مریم علیھا السلام مرت بجماعۃ من الحیاکین فسألتھم عن الطریق فدلوھا علی غیر الطریق فقالت نزع اللہ البرکۃ من کسبکم۔

(الاستطرف جلد ۲ صفحہ ۵۲)

(۵) وھبت خالتی فاختۃ بنت عمرو غلاما فامرتھا ان لا تجعلہ جازرا ولا صائغا ولا حجاما۔ (کنز العمال ج ۲ صفحہ ۲۱۳)

الجواب

حدیث اول

...

اس لئے ان کا ذکر کرنا اور دوسروں کو ذکر نہ کرنا اور ان کے پیشوں کے نام سے ذکر کرنا کچھ نامناسب نہیں ہے کیونکہ قیامت کے دن جب خدا کے خائنوں کی پیشی کے لئے پکار ہوگی تو تمام خائن پیش کئے جائیں گے جن میں منکرین زکوٰۃ ان تینوں کے علاوہ دوسرے خائنین کی یقینی اکثریت ہوگی۔ اور اس خیانت کا جو عقیدہ کے ساتھ اور نفوس کے قتل و غارت کے ساتھ متعلق ہے ذکر یقیناً زیادہ ضروری اور اہم تھا۔

اور اس سب کے بعد بھی اس کی غرض مذمت خیانت ہو سکتی ہے تنقیص پیشہ وران۔ اگر کوئی ٹھیٹرا کوئی صراف کوئی نورباف دیانتدار متقی پرہیزگار ہو تو باوجود ان پیشوں کے غیر متقی خائن سے زیادہ افضل زیادہ شریف ہے اگرچہ مؤخر الذکر کسی عربی اونچی قوم سے تعلق رکھتا ہو۔

حدیث سوم

شرار امتی الصائغون الصائغون وفی نسخۃ الصائغون الصباغون

یہ بھی کنز العمال میں دیلمی سے ہی منقول ہے۔ کنز العمال میں دونوں نسخے موجود ہیں ایک میں دستکار اور سنار مذکور ہیں اور دوسرے میں سنار اور رنگریز۔

اس حدیث میں دستکار۔ سنار۔ رنگریز کو شرار الناس فرمایا گیا ہے یعنی تمام آدمیوں میں بدترین اور بدترین ہونے کی کوئی خاص وجہ بیان نہیں کی گئی ...

حدیث پنجم

وھبت خالتی فاختۃ بنت عمرو غلاما فامرتھا ان لا تجعلہ جازرا ولا صائغا ولا حجاما

...

جن احادیث کو آپ نے ذکر کر کے دریافت کیا تھا میں نے صرف آپ کے استفسار کے جواب پر اکتفا کیا ہے ورنہ اس کے متعلق بہت سے مباحث ہیں جو کئی ورق میں لکھے جا سکتے ہیں فقط

کتبہ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

حدیث چہارم

قال کعب لا تستشیروا الحاکۃ فان اللہ تعالیٰ سلب عقولھم ونزع البرکۃ من کسبھم لان مریم علیھا السلام مرت بجماعۃ من الحیاکین فسألتھم عن الطریق فدلوھا علی غیر الطریق فقالت نزع اللہ البرکۃ من کسبکم

...

تارکا پتہ:۔ "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵،۳۸

Aljamiat Delhi.
رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم سہ شنبہ ۶ رجب المرجب ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۸

خونِ جگر

خار کو گل، اور گل کو خار جو چاہے کرے
مست و بے خود، عاقل و ہشیار جو چاہے کرے
اس نے یہ کہکر دیا دل کو فریبِ جستجو،
تھا ابھی جلوہ، ابھی پردہ، ابھی کچھ بھی نہیں
تو نے جو چاہا کیا، اے یار جو چاہے کرے
شوخیٔ طرزِ تپاکِ یار جو چاہے کرے
حشر تک اب عاشقِ ناچار جو چاہے کرے
آپ کی اک حسرتِ دیدار جو چاہے کرے

ہر حقیقت حسن کی ہے، بے نیازِ اعتراف
اب کوئی اقرار یا انکار جو چاہے کرے

(جگر مرادآبادی)

دلچسپ حقائق و معلومات

معاصرین کے افکار و آراء

مسلم یونیورسٹی کا حال زار

راہ اعتدال سے تجاوز

شہنشاہیت پرستی کی حرکت

یونٹی بورڈ اور جمعیۃ العلماء ہند

ضروری گزارش

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

ملنے کا پتہ:۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

Regd. No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 27 DELHI SATURDAY OCTOBER 13 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید ... سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام ... منیجر الجمعیۃ دہلی

فہرست محکمہ پبلک ورکس پٹیالہ

ہندو گردی کا خوفناک پہلو

ذیل میں ریاست پٹیالہ کے محکمہ پبلک ورکس کے ملازمین کی فہرست درج کی جاتی ہے جس سے معلوم ہوگا کہ پٹیالہ میں مسلم اکثریت کے باوجود ہر طرف ہندو ہی ہندو نظر آرہے ہیں اور مسلمانوں کی حیثیت آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے۔ محکمہ عدالت وغیرہ کی فہرستیں شائع کی جاچکی ہیں۔

نمبر	نام	عہدہ	تنخواہ	گریڈ
۱	لالہ شیو پرشاد	ایس۔ ڈی۔ او	-/۵۵۰	سپیشل
۲	پنڈت سوہن چند	ایس ڈی او	-/۴۶۵	
۳	لالہ رام ناتھ	ہیڈ کلرک	-/80	80-4-100
۴	بابو رام	ہیڈ اکاؤنٹنٹ	-/100	100-10-150
۵	سبھ لال	کلرک	-/50	50-5-75
۶	پنڈت [illegible]	"	-/40	40-4-60
۷	موہن لال	"	"	"
۸	جانکی پرشاد	"	"	"
۹	بابو عبدالحکیم	"	"	"
۱۰	بابو رحیم الدین	"	"	"
۱۱	جنگلی پرشاد	"	-/30	30-4-50
۱۲	سیر لال	خزانچی	"	"
۱۳	چھنی لال	کلرک	"	"
۱۴	دشونبدی رام	"	"	"
۱۵	بشیر احمد	"	"	"
۱۶	پھمی نرائن	کلرک	-/30	30-4-50
۱۷	کورسین	"	"	"
۱۸	نند لال	"	-/25	25-3-40
۱۹	رام سرنداس	"	"	"
۲۰	پورن تارام	"	"	"
۲۱	نتھو لال	"	"	"
۲۲	ہندو نام معلوم نہیں	"	"	"
۲۳	سید طاہر حسین	"	"	"
	ڈرائنگ برانچ			
۲۴	جگدیش ناتھ	ڈرافٹسمین	-/100	100-10-150
۲۵	دولت رام	اسسٹنٹ ڈرافٹسمین	-/60	40-4-60
۲۶	ہندو	ٹریسر	-/30	30-1-35
۲۷	ہندو	"	"	"

(نامہ نگار)

علماء سرحد کا اجتماع

قادیانی مذہب کی حقیقت پر تقاریر

آج مورخہ ... کو بعد از نماز عشاء محمد قاسم علی خاں میں انجمن سیف الاسلام پشاور شہر کی منڈی کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں مسلمانان پشاور کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ یہ جلسہ حضرت قادیانی مذہب کی تردید کے لئے منعقد کیا گیا۔ جلسہ میں علماء پشاور کے علاوہ بیرونجات کے علماء کرام نے شرکت کی۔ جلسہ کی صدارت جناب مولانا لطف اللہ صاحب جہانگیری نے عوام الناس کی التجا پر قبول فرمائی۔ سب سے پہلے مولوی عبدالودود ...

نے تقریر کی۔ ابعد ازاں مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب صدر جمعیت علماء صوبہ سرحد نے ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی جس میں جناب نے قادیانی مذہب کی قلعی کھول کر رکھ دی۔ پھر حکیم فضل حق صاحب دیوبندی نائب ناظم جمعیۃ علماء سرحد نے تقریر فرماتے ہوئے مرزا صاحب کے اخلاقی پہلو پر روشنی ڈالی۔ اور کہا کہ اس تہذیب کا انسان کہ جس نے اپنے مخالفین کو نام لے لیکر کتا۔ سور۔ گدھا۔ جوزا۔ خبیث الطبع۔ حرام زادے نجاست خور وغیرہ ناشائستہ و اخلاق سے گرے ہوئے الفاظ میں گالیاں دی ہوں۔ مجدد۔ تو کجا معمولی انسان کہلانے کا مستحق نہیں ہوسکتا۔ ان کے بعد جناب صدر جلسہ نے قادیانیت کے خلاف زبردست تقریر کی اور حسب ذیل تجاویز میں اتفاق پاس کی گئیں۔ جلسہ کے اختتام پر انجمن سیف الاسلام کا شائع کردہ ٹریکٹ یعنی مرزا صاحب کا اخلاقی فوٹو مفت تقسیم کیا گیا۔

(۱) یہ جلسہ ایگزیکٹو کونسل میں سر فضل حسین کی جگہ پر چودھری ظفر اللہ خاں قادیانی کے تقرر کو ناجائز تصور کرتا ہے۔ کیونکہ قادیانی کسی صورت سے مسلمانوں کا نمائندہ نہیں ہوسکتا۔

(۲) یہ جلسہ مسلم کانفرنس کے سربرآوردہ اراکین سے التجا کرتا ہے کہ قادیانی عنصر کو مسلم کانفرنس سے خارج کرکے مسلمانان ہند کے جذبات کے احترام کا ثبوت دیں۔

(۳) یہ جلسہ روزنامہ سیاست لاہور کی اس دل آزار روش کے خلاف اظہار نفرت کرتا ہے جو کہ اس نے قادیانیوں کی حمایت میں اختیار کر رکھی ہے۔

(سکریٹری انجمن سیف الاسلام پشاور)

مولوی وزیر الدین صاحب بجنوری

۲۲ جولائی ۱۹۳۴ء کو مدرسہ امدادیہ سے بغرض سفارت رسید بہی خام نیز مدرسہ کی سندلے کر سندھ کی طرف روانہ ہوئے تھے لیکن اس وقت تک مولوی صاحب کا کوئی حال نہیں معلوم ہوسکا۔ مولوی صاحب موصوف ان سطور کو دیکھتے ہی اپنی خیریت اور مفصل روئداد سفر سے مطلع فرمائیں اور اگر کسی دوسرے صاحب کو ان کا حال معلوم ہو تو براہ کرم وہ ان کے حالات سے مدرسہ کو مطلع فرماکر کارکنان مدرسہ کو مشکور فرمائیں۔

(محمد فاضل منتظم مدرسہ عربیہ امدادیہ مرادآباد)

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نادر ہے حاشیہ ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا محاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو معتبر و نادر تفسیر کا مثل ابن جریر، در منثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مسند حاکم، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزار، مسند امام احمد اسباب شان نزول از جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام قرآن و مسائل، قصص تاریخ حکایات ظاہری و باطنی اشارات غرضیکہ تفسیر کی جو با امتیاز خصوصیات ہوسکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصے ہیں اول حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں، اور ان کی تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار نے آپ کے خلاف انجام دی تھیں اور آپ کے وہ تمام خطوط معہ ترجمہ درج ہیں جو آپ نے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام رائے دعوت اسلام روانہ ہوئے تھے حصہ دوم میں فضائل القرآن و اسرار حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ قادریہ وسہروردیہ اور چشتیہ کے بزرگوں کے مخفی اعمال قرآن و خواص جملہ سورتوں اور آیتوں اور پورے قرآن کے تعویذ ہیں اور تعبیر خواب اور ترکیب فالنامہ کے ساتھ درج ہیں پانچویں حصہ میں قرأت کا بیان اور قاعدے سائز ۲۰×۲۶ صفحات ۹۲۸ رعایتی ہدیہ مجلد جرمنی ... محصول ڈاک عمر قیمتی منی آرڈر ...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت خاص رعایت خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ، حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانح عمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے صرف تھوڑی سی جلدیں باقی ہیں۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی۔ علمی۔ اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے ...

ملنے کا پتہ:۔ منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

معہ

خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تقریر سیرت

انسان اور ملائکہ کی عبادت و اطاعت میں فرق

نوع بشری کی ضلالت و معصیت کے محرکات

ملکوتی اور انسانی صفات کی بوقلمونی

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند)

انسان کی پیدائش

بھائی اگر آپ مجھے معاف فرمائیں اور میری بات کسی سے نہ کہیں تو میں تو یہ کہتا ہوں کہ شاید ہماری پیدائش اور ہماری خلقت اسی لطف اندوزی کیلئے کی گئی ہے کہ ہم گناہ کریں اور گناہ کے بعد روئیں، توبہ کریں، استغفار کریں اور اپنی توبہ و استغفار سے کسی نقاب پوش اور پردہ نشین محبوب کی مسرت کا سامان مہیا کیا کریں کیونکہ گناہ کرنا اور اس کے بعد توبہ کرنا یہ اسی مخلوق کا خاصہ ہے جس کو انسان کہتے ہیں۔ حضرت حق کی مخلوق کو گناہ اور نیکی کے اعتبار سے چار حصوں پر تقسیم کیا جاسکتا ہے ...

آپ کی جماعت قوت ہو گئی تھی تو آپ اس قدر روئے تھے کہ ایک جماعت سے زیادہ ثواب مل گیا تھا میں نے خیال کیا کہ آپ کو سلانے کی بجائے جگانا ہی زیادہ بہتر ہے۔ جو گروہ خدا کی مخلوق کو گمراہ کرنے پر قسم کھا چکا ہو اور جس نے اپنے حسد کا مظاہرہ کرنے میں انتہا کر دی ہو اس سے کسی نیکی کی توقع کرنا ایک بے سود اور مہمل امید ہے۔ حضرت حق نے جن الفاظ میں شیطان کا قول نقل کیا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ شیطان اور اس کی ذریت اور اس کے معاونین ... اور ارواح خبیثہ اپنے کیرکٹر اور اخلاق کے اعتبار سے کس قدر گری ہوئی مخلوق ہے ...

واطاعت کا ظہور ہے اور کسی قسم کی نافرمانی کا صدور نہیں ہے۔ دوم شیاطین ہیں جن سے کسی نیکی اور بھلائی کی توقع نہیں ہے جس طرح فرشتے کوئی گناہ نہیں کر سکتے اسی طرح یہ گروہ کوئی نیکی نہیں کر سکتا۔ جنات خبیثہ اور شیاطین کی یہ حالت ہے کہ ... ملائکہ نوری اور یہ خبیث گروہ ناری ہے۔ ان خبائث کا کام یہ ہے کہ خود بھی نافرمانیاں کریں اور دوسروں کو بھی نافرمانی کی ترغیب دیتے رہتے ہیں۔ اگر یہ کبھی کسی مسلمان کو نیک بات کی ترغیب بھی دیتے ہیں تو اس میں بھی کوئی نہ کوئی مکر و فریب اور حیلہ و خدعہ مضمر ہوتا ہے۔ مثلاً حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز کے لئے بیدار کرنا جیسا کہ حضرت عارف رومی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مثنوی میں ذکر فرمایا ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے لئے کسی مسلمان کو بیدار کر دینا یا جگا دینا بڑا اچھا کام ہے لیکن جب حضرت امیر معاویہ نے اس سے دریافت کیا کہ تجھ کو نماز سے کیا دلچسپی ہے تو اس نے اول تو ان کو دھوکا دینا چاہا پھر مناظرہ شروع کر دیا آخر جب انہوں نے اس خبیث کو تنگ کیا تو کہنے لگا ...

(باقی آئندہ)

افسانہ

بہار و خزاں

فنا کے بعد بھی فنا کی خواہش باقی ہے

رسم و رواج پر بھائی بہن کا مکالمہ

(اصلاح احوال کیلئے مصلحین کی دشواریاں)

(۲۶)

دیکھو میں قرآن کریم کی چند آیات پیش کرتا ہوں جن سے ثابت ہوگا کہ بد قسمتی سے ... سوال ہم کرتے ہیں وہی سوال حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے دشمنوں نے ... کیا تھا ...

باپ دادوں کو اسی طرح پایا ہے۔ چوتھی جگہ فرمایا۔

کذالک ما ارسلنا من قبلک من قریۃ من نذیر الا قال مترفوھا انا وجدنا آباءنا علی امۃ وانا علی آثارھم مقتدون ۔ جب کبھی ہم نے (اے نبی!) تم سے پہلے کسی بستی میں کوئی نذیر اور رسول بھیجا تو خوشحال لوگوں نے (کہ یہی شرارتوں کی جڑ ہیں) کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو اسی پر پایا ہے اور ہم ان ہی کے نقش قدم پر چلیں گے۔

دیکھا تم نے باپ دادوں کے نقش قدم پر چلنے اور خدا اور اس کے رسول سے منہ پھیرنے والوں کی کیسی سخت گرفت کی ہے اور ...

تیسری جگہ ارشاد ہے۔ واذا فعلوا فاحشۃ قالوا وجدنا علیھا آباءنا ۔ جب وہ لوگ برا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے ...

(باقی صفحہ ہذا کالم ۳ کے نیچے ملاحظہ ہو)

شوق کن اے بلبل گلزار عشق
کاں گل نواز گلستان می رسد

حضرت مفسر اعظم حکیم الامۃ مجدد ملت
مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب تھانوی دام ظلہم
کی مشہور و معروف یگانۂ روزگار تفسیر مسمّی بہ

مکمل بیان القرآن

کے (بعد نظر ثانی و اصلاحات حضرت مؤلف دام ظلہم) طبع ہونے کی خوشخبری
اور قیمت میں بے حد رعایت

بعد ملاحظہ خود بھی خریدار بنیں — اور احباب کو بھی ترغیب خریداری دیں

... مفسر اعظم قبلہ و کعبہ حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی دام ظلہم کی یہ تفسیر نہایت مختصر مگر کافی و شافی عام شبہات کی دافع اور آیتوں اور سورتوں کے باہمی ارتباط میں بے نظیر ہونے کے علاوہ جس درجہ صحت و جودت مضامین والی ہے اور اپنی شان میں نرالی اور تمام جدید تفسیروں سے زیادہ قابل اعتماد ہے وہ تو چھپیں ستائیس سال سے برابر مقبول رہنے اور ہاتھوں ہاتھ شائع ہونے سے عالم اسلام کے مشاہدہ میں ہے۔
لیکن اب احقر کی درخواست پر از راہ شفقت حضرت اقدس دام ظلہم نے اس پر نظر ثانی فرمائی اور اہم مقامات کی شرح و توضیح راجح کی ترجیح کے ساتھ ...

مکمل بیان القرآن

مکمل بیان القرآن مفت حاصل کرنیکی تدبیر

محمد شبیر علی - مالک اشرف المطابع تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

سچا ہمدم و رہبر بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کیلئے دنیا میں سچی خوشی و سکھ حاصل کرنے کیلئے آج ہی ایک کارڈ لکھ کر یہ کتاب کام شاستر بالکل مفت منگوالیں۔

وید شاستری۔ جام نگر کاٹھیاواڑ

سیکنڈ ہینڈ گرم کوٹوں کی تجارت کرنیوالوں کیلئے نادر موقع

سیکنڈ ہینڈ گرم کوٹوں کی تجارت کرنیوالے اصحاب کو اطلاع دیجاتی ہے کہ ... نمونہ ... آرڈر کے ہمراہ چوتھائی قیمت پیشگی آنا بالکل لازمی اور ضروری ہے۔ نمبر وار فہرست ... وغیرہ کیلئے خط و کتابت کرنا فضول ہے نمونہ بالکل نہیں بھیجا جائیگا۔ اور گانٹھ سے کم مال نہیں بھیجا جائے گا۔

نام قسم کوٹ	درجہ اسپیشل	درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم	گٹھڑی میں تعداد
مردانہ اون کوٹ	95/-/-	75/-/-	61/8/-	45/-/-	50 عدد کوٹ
مردانہ اوور کوٹ	90/-/-	75/-/-	62/-/-	45/-/-	30 عدد کوٹ
مردانہ واسکٹ	65/-/-	61/8/-	50/-/-	39/8/-	200 عدد واسکٹ
بچوں کے اونی کوٹ	75/-/-	62/8/-	55/-/-	50/-/-	50 عدد کوٹ
بچے اوور کوٹ	112/8/-	80/12/-	75/-/-	70/-/-	100 عدد کوٹ
لیڈی اوور کوٹ	95/-/-	75/-/-	62/-/-	55/-/-	50 عدد کوٹ

گرم کوٹ

GODLY Co. KARACHI.

منیجر گاڈلی کمپنی کراچی

مولوی شفیع داؤدی صاحب سے چند ضروری سوالات

اسمبلی کی زندگی کا تاریک پہلو

ملک و ملت کی "خدمات" کی طویل فہرست

جناب مولوی شفیع داؤدی صاحب! سنا ہے کہ آپ امسال اسمبلی کیلئے ترہت ڈویژن سے کھڑے ہوئے ہیں، اگرچہ ... ابھی تک اخبارات میں اس کا اعلان نہیں ہوا ہے۔

آپ کا اخبار اتحاد پٹنہ اس طرح مضامین لکھ رہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ خواہ مخواہ پھر اسمبلی میں گھسنے کا تہیہ کر رہے ہیں۔ اور غالباً اسی لئے آپکی تائید میں کوئی شخص لکھنے کو آمادہ نہیں ہوا، تو آپ نے ڈاکٹر اقبال صاحب کا ایک پیغام منگوایا ہے، خدا جانتے اس میں کیا راز ہے۔ شاید یہ مناسبت ہو کہ وہ بھی کانفرنس کے معزول صدر ہیں، اور آپ بھی معزول شدہ سکرٹری ...

جب چیلنج کیا گیا اور اس میں جب ووٹ کا وقت آیا تو آپ اسمبلی کے اندر دو سے ممبروں کو جو آپ کے دوست تھے ان کو ساتھ لے کر غائب ہو گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ تجویز پاس نہ ہو سکی کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ یہ کام محض حکومت کے تحفظ کے لئے آپنے انجام دیا؟

۹۔ صوبہ بہار کے زلزلہ کے بعد جب اسمبلی میں ترہت کے ایک ہندو ممبر نے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے کروڑوں روپیہ کا مطالبہ کیا تو آپ نے اگرچہ بہار کے مصیبت زدوں کی پریشانی کا حال تو تقریر میں بیان فرمایا مگر زیادہ روپیہ مصیبت زدہ لوگوں کے لئے دینے سے آپنے اس طرح اختلاف کیا، آپ نے فرمایا کہ حکومت کو ڈسٹرکٹ بورڈوں اور میونسپلٹیوں کو بھی تو دینا ہے، آپ لوگوں کے نمائندہ تھے میونسپلٹیوں کے ترجمان، اس اختلاف کا مقصد حکومت کو خوش کرنے کے سوا اور کیا تھا؟

۱۰۔ آپ نے جو خطوط حلقہ انتخاب میں بھیجے ہیں ...

اسمبلی کی چال اور مباہلہ کی آڑ

"مولانا شفیع داؤدی کا فریب آمیز مغالطہ"

مسلمان عورتوں کا اغوا اور ارتداد

جوان عورتوں کے اغوا ہوتے ہیں اور مسلمان عورتوں کو زبردستی مرتد بنالئے جاتے ہیں اور کافر بنایا جاتا ہے۔

ہندو اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ اب آریہ سماجی بھی اس میدان میں اتر آئے ہیں۔ لائل پور کی اطلاع ہے کہ ۱۹ اگست کو عزیز بی بی کو شدھ کیا گیا، پھر ۲۰ اگست کو ایک دوسری عورت صاحبہ کو ... شدھ کیا گیا اب ان عورتوں کے نام رام پیاری اور شانتی دیوی ہیں۔

ان واقعات سے ظاہر ہے کہ پنجاب کے دیہاتی علاقوں میں مسلمانوں کی دینی زندگی امن و قانون کی حفاظت سے خارج ہو چکی ہے اور تبدیلی مذاہب کی آڑ میں اغوا بھی ہو رہے ہیں، بردہ فروشی بھی اور بدکاری بھی، مگر موجودہ قانون اسکے علاج سے بالکل قاصر ہے۔ اس مصیبت کے اصل اسباب دو ہیں۔ پہلا سبب پنجاب ہائی کورٹ کا ۱۹۳۲ء کا فیصلہ ہے جس میں قرار دیا گیا ہے کہ اگر کوئی مسلمان عورت یہ کہہ دے کہ میں نے اپنا مذہب تبدیل کر لیا ہے تو اس کا نکاح بھی ...

اسلامی طلاق کا قانون بنانے کی ضرورت

ہائی کورٹ کے فیصلے اور انکے لرزہ انگیز نتائج

ایک ضروری اور اہم عرضداشت

پنجاب میں مسلمان عورتوں کا ارتداد روز مرہ کی رسوم میں داخل ہو گیا ہے جس کے اصل بانی، علیحدگی حضری ہیں، ابتداء میں جو عورتیں عیسائی ہوتی رہیں عدالتوں نے ان کے نکاح فسخ کر دئے۔ اس سے ہر کس و ناکس کے فسخ نکاح کی ایک نئی قانونی راہ کھل گئی، موجودہ حالت یہ ہے کہ میاں اور بیوی کے درمیان ذرا سا بگاڑ ہو جانے پر بے شمار لڑکیوں، اپنی لڑکیوں کے عیسائی ہونے کا سرٹیفکیٹ پیش کر کے پہلے نکاح عدالت سے فسخ کرا لیتے ہیں اور چند روز بعد انہی مسلمان کر کے دوسری جگہ بیاہ دیتے ہیں۔

ہائی کورٹ کا فیصلہ

فیصلہ کے لرزہ انگیز نتائج

قانون کس طرح بنے؟

سکھوں اور آریوں کی یورش

منعم اظہر بہیوی۔ ڈاکخانہ ... ضلع پٹنہ

ایڈن کالج دریا گنج دہلی

۱۔ جماعت ششم کے طلباء پندرہ ماہ میں اور جماعت ہشتم کے نو ماہ میں امتحان اسکول لیونگ (میٹرکیولیشن) یا سینیر کیمبرج تر طرح پاس کر سکتے ہیں۔
۲۔ سینیر کیمبرج پاس شدہ ایک سال میں انٹر میڈیٹ میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔
۳۔ انٹرنس میٹرک ہائی اسکول یا سینیر کیمبرج پاس شدہ ایک ہی سال میں ہر دو امتحانات انٹر میڈیٹ اور ایڈوکیٹ بھی بالیقین پاس کر سکتے ہیں۔ یا دو سال میں بی۔ اے کی ڈگری حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کیلئے اول سال منشی فاضل اور انٹر میڈیٹ یا ہائی کیمبرج کے امتحانات میں شامل ہو جائیں۔
۴۔ ادیب عالم، ادیب اور منشی فاضل کا کورس ایک ایک سال میں ختم کرایا جاتا ہے۔
۵۔ جنرل پاس شدہ ایک سال میں بی۔ اے (امریکہ) پاس کر سکتے ہیں، پراسپکٹس کیلئے ٹکٹ آنا بھیجئے۔

پرنسپل

سرمہ نورافزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

سرمہ نمبر ۱۔ آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا یا پرانے سے پرانے ... مفید ہے ایسے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ امراض کا ازالہ ہو جاتا ہے جن لوگوں کو کسی قسم کا مرض نہیں ہے وہ بھی اس کا استعمال کر کے اپنی آنکھوں کی حفاظت کر سکتے ہیں انشاءاللہ ان کی آنکھوں کو کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا۔ قیمت فی تولہ ... فی شیشی ...

سرمہ نمبر ۲۔ یہ سرمہ بھی پہلے کی طرح تمام امراض چشم سوائے ... اور پلکوں کے گرنے کیلئے مفید ہے خصوصاً موتیا بند کے ابتدائی پانی کو نکال دیتا ہے اگر پانی جم گیا ہو تو اس کا استعمال مفید ہوگا۔ طلباء یا دوسرے حضرات جو نوشت و خواند کا کام زیادہ کرتے ہیں ان کیلئے خاص کر اس سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے ... اگر اس سرمہ کا استعمال شروع کر دیں تو انشاءاللہ عینک کی ضرورت نہ پڑیگی قیمت فی تولہ ... مصارف ڈاک پیکنگ بذمہ خریدار۔ ملنے کا پتہ:

(مولانا) نورالدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند۔ دہلی

قرص جریان

جریان جیسے تباہ کن مرض کیلئے قرص جریان ایک نعمت ہیں جریان کا سبب خواہ کچھ ہو ... قیمت فی شیشی ...

تار کا پتہ ہمدرد دہلی — ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۰۵

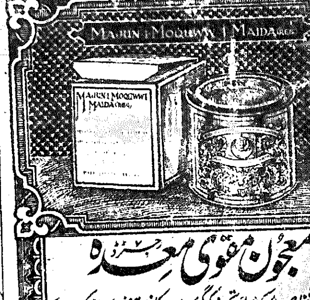

معجون مقوی معدہ

... اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے جن کا نظام ہضم جوانی کی غلط ... سے خراب ہو چکا ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ اعضائے تناسل ... ہضم کی خرابی میں مبتلا ہوتے ہیں یہ معجون معدہ و آنتوں کو ... قبض کی شکایت کو رفع کرتی ہے۔ غذا جلد ... قیمت فی ڈبیہ (بیس یوم کی دوا) دو روپے (عـ)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۰۵

قدامت پسندوں کے سامنے مسٹر چیمبرلین کی تقریر

ہندوستان کے متعلق مزدوروں کی جماعت سے خطرہ

مجلس تاسیسی کے طلب کرنے کا امکان

لندن ۱۲ اکتوبر۔ مسٹر چیمبرلین نے برسٹل میں قدامت پسندوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کے متعلق گزشتہ ہفتہ کے مباحث پر اظہار خیال فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ وہائٹ پیپر پر بحث کرنا قبل از وقت اور بالکل فضول ہوگا کیونکہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آئندہ تجاویز کی بنیاد وہائٹ پیپر کو بنایا جائے گا یا نہیں بہت ممکن ہے کہ آئندہ دستور کے متعلق جو انقطاعی نتائج پیش کئے جائیں وہ ان تجاویز سے بالکل مختلف ہوں جو وہائٹ پیپر میں کی گئی ہیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر جماعتوں کے باہمی اختلاف کی وجہ سے مزدوروں کی پارٹی برسر اقتدار آ گئی تو مسٹر لانسبری کے قول کے مطابق وہ فوراً ہندوستان میں کانسٹی ٹیوانیٹ اسمبلی (مجلس تاسیسی) طلب کریں گے۔ اور اس اسمبلی کو یہ اختیار دیدیں گے کہ وہ اپنا دستور اساسی خود مرتب کرے۔ جو لوگ ہندوستان کی حوالگی کے متعلق تجاویز سے پریشان ہیں انہیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ سب سے بڑا خطرہ حکومت کی تجاویز میں مضمر نہیں ہے خواہ وہ کسی قسم کی ہوں بلکہ یہ خطرہ مزدوروں کی حکومت کے برسر اقتدار آ جانے میں پنہاں ہے۔

مجلس ادب میں داخلہ کونسل پر بحث

مسٹر آصف علی صاحب بیرسٹر کی تقریر

مجلس ادب دہلی کے ماتحت ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۴ء بروز بدھ بوقت شب موضوع "موجودہ فضا کو دیکھتے ہوئے کونسلوں کا داخلہ مفید ہے" پر زیر صدارت جناب خواجہ سرور حسن صاحب ایم اے بیرسٹر ایٹ لا پرنسپل لاء کالج دہلی یونیورسٹی دلچسپ مباحثہ منعقد ہوا۔ مباحثہ کا افتتاح مسٹر آصف علی بیرسٹر نے فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا کہ موجودہ دور صلح و جنگ کا درمیانی زمانہ ہے لہذا ہمارے لئے یہی مناسب ہے کہ ہم کونسلوں پر قبضہ کر کے جس قسم کی ملکی محاصل کو بہترین مصارف میں استعمال کر سکیں گے جو ملک و قوم کی زبردست خدمت ہوگی۔

آصف علی صاحب کی مخالفت میں مولانا ابن الحسن صاحب ایم اے ایم او ایل پروفیسر جامعہ ملیہ اسلامیہ نے تقریر فرمائی آپ نے فرمایا کہ حکومت نے کونسلوں کا ایک خوشنما کھلونا ہمارے ہاتھوں میں دیدیا ہے اور ہم کونسلوں میں جا کر نہ صرف اپنے اوقات کو ضائع کریں گے بلکہ کونسلوں کے اندر باہمی جنگ و جدال کا اکھاڑہ قائم کر کے غیر قوموں کی نگاہوں میں اپنے ملک کو بدنام کر دیں گے۔

بعد ازاں تجویز کی تائید میں جناب عبدالسلام بی اے، مولانا عاقل بی۔ اے اور مسٹر بلال احمد زبیری بی اے ایڈیٹر الجمعیۃ نے تقریریں کیں مسٹر زبیری صاحب نے فرمایا کہ موجودہ فضا اس امر کے لئے زیادہ ساز گار ہے کہ مخلص کارکن کونسلوں میں جا کر ملکی حقوق کی حفاظت کریں اور اپنے ہم مطالبات سے جاکر حقوق کو بنوا سکیں آپ نے فرمایا کہ کانگریس نے سخت غلطی کی تھی کہ اس نے زمانہ جنگ میں کونسلوں کے اندر اپنے نمائندے نہیں بھیجے۔

تجویز کی مخالفت میں سید احمد صاحب سکریٹری ینگ مین کلب دہلی شیخ عبدالغنی صاحب پلیڈر اور مسٹر عبدالواحد قریشی نے تقریریں کیں انہوں نے گورنروں کے اختیارات اور موجودہ اختلافات باہمی کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ گذشتہ تجربات کی بنا پر کونسلوں میں جانا محض تضیع اوقات ہوگا۔

آخر میں مسٹر آصف علی صاحب کی جوابی تقریر کے بعد رائے شماری کی گئی اور تجویز مندرجہ بالا کثرت رائے سے منظور ہوگئی۔

(رشید احمد ارشد ناظم عمومی مجلس ادب دہلی)

دارالحکومت

ایک عورت کی سنگدلانہ حرکت

پانچ سال کے لڑکے کو کنوئیں میں دھکیل دیا

دہلی ۱۲ اکتوبر۔ فیض بازار پولیس نے ایک مسلمان عورت مسماۃ عباسی بیگم گرفتار کیا ہے۔ اس عورت کی گرفتاری کے حالات نہایت دلچسپ ہیں بیان کیا جاتا ہے یہ عورت برقعہ اوڑھے ہوئے فیروز شاہ کے کوٹلہ کی جانب جا رہی تھی اس وقت اس کا منہ کھلا ہوا تھا۔ ایک شخص نے اسے جاتے دیکھ لیا تھوڑی دیر بعد اس شخص کو پاس ہی کنوئیں میں کچھ گرنے کی آواز آئی اور اس کے چند منٹ بعد ہی اس نے اس عورت کو بے تحاشہ بھاگتے ہوئے دیکھا۔ دریافت کرنے پر عورت نے جواب دیا کہ وہ کانٹا لینے جا رہی ہے اس شخص نے یہ سمجھا کہ کنوئیں میں کوئی ڈول یا بالٹی گر گئی ہے لیکن کچھ دیر بعد کنوئیں میں سے ایک بچے کے رونے کی آواز آئی یہ شخص کنوئیں پر دوڑ کر گیا اور اس نے دیکھا کہ کنوئیں میں ایک لڑکا پڑا ہوا غوطے کھا رہا ہے۔ اس شخص نے اس لڑکے کو فوراً کنوئیں میں رسی ڈال کر نکالا۔ لڑکا زندہ باہر نکل آیا اور اس نے اپنا نام نصیر الدین بتلایا اسکے بیان پر مسلمان عورت کو گرفتار کر لیا گیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اسے اس شخص نے شناخت بھی کر لیا ہے۔ پولیس نے اس کے خلاف زیر دفعات ۳۶۴ و ۳۰۲ تعزیرات ہند مقدمہ درج کر دیا ہے۔

ایڈیٹر الامان کیخلاف ایک اور استغاثہ

مستغیث کا عدالت میں بیان

دہلی ۱۳ اکتوبر۔ بعدالت سردار سنت سنگھ صاحب آج ایک اور نیا استغاثہ بر خلاف ایڈیٹر الامان اور سب ایڈیٹر الامان و پرنٹر پبلیشر الامان ضیاء الدین نامہ نگار کے خلاف زیر دفعہ ۵۰۰ میں مرزا منظور احمد شاہ ایڈیٹر اخبار صداقت گوجرانوالہ نے دائر کیا ہے جس میں آج مستغیث کا بیان قلمبند کیا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ مرزا صاحب موصوف نے اپنے بیان کے متعلق ۲ پرچہ الامان اور وحدت کے حوالے دیکر عدالت میں پیش کئے ہیں جن کی بابت یہ بیان کیا ہے کہ یہ خلاف ہتک آمیز مضامین سے پر ہیں۔ فاضل مجسٹریٹ نے سرسری ثبوت کے لئے گواہ مانگے ہیں۔

پنجرا پول کی گائیں ٹیکس سے معاف

دہلی ۱۱ اکتوبر۔ آج دہلی میونسپل کمیٹی کے ہفتہ وار جلسہ نے اپنا منیجر دفتہ پنجرا پول سوسائٹی کے آنریری سکریٹری کی اس درخواست پر غور کرنے میں صرف کر دیا کہ پنجرا پول کی گئوؤں کو اس نئے ٹیکس سے مستثنیٰ کر دیا جائے جو کہ ۱۵ جولائی ۱۹۳۴ء سے جاری کیا گیا ہے۔ ڈائرکٹ ٹیکس سب کمیٹی نے بھی درخواست پر غور کرنے کے بعد پنجرا پول کی گائیوں کو اس ٹیکس سے مستثنیٰ کرنے کی صلاح دی تھی۔ قاعدہ کے مطابق جب یہ تجویز جلسہ کے سامنے پیش ہوئی تو اس نے فرقہ وارانہ رنگ اختیار کر لیا ... کے بعد پنجرا پول کی گائیوں کو ٹیکس سے مستثنیٰ کرنے کی تجویز ۱۴ اراکین کی مخالفت اور ۱۶ اراکین کی موافقت سے پاس ہوگئی۔ حاجی رشید احمد نے اس تجویز کو ممبران کے ایک بے ضابطہ جلسہ کے سامنے پیش کرنے کے لئے ترمیم پیش کی جو دس آرا کے مقابلہ پر ۱۴ آرا سے مسترد ہوگئی۔

مجلس ادب کا چوتھا سالانہ جلسہ

مجلس ادب دہلی کے زیر اہتمام چوتھا سالانہ تعارفی جلسہ میدان متصل جنگل والی مسجد باڑہ ہندو راؤ میں بروز اتوار بتاریخ ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۴ء منعقد ہوگا۔ پروگرام حسب ذیل ہے:-

(۱) قومی افتتاحی نظمیں۔

(۲) سالانہ رپورٹ مجلس ادب دہلی۔

(۳) تقریر حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند۔ عنوان تقریر۔ ادبی مجالس کا ملت پر اثر۔

امید ہے کہ اہل ذوق کثیر تعداد میں شریک ہو کر کارکنان مجلس کو ممنون فرمائیں گے۔ (ناظم عمومی مجلس ادب دہلی)

دو خطرناک ڈاکوؤں کی گرفتاری

بندوق اور ریوالور پر قبضہ

لدھیانہ ۱۴ اکتوبر۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے انسپکٹروں اور کانسٹیبلوں کی ایک بڑی جماعت ہمراہ لیکر آدھی رات کے وقت ایک مکان کا محاصرہ کر لیا جس میں دو خطرناک ڈاکو ... قابو حاصل کر لیا گیا اور ایک بندوق اور دو ریوالور اور کارتوس پکڑے گئے۔ گرفتار شدگان کی کئی مقدموں میں ضرورت ہے۔

اسمبلی کے انتخابات

صوبہ متحدہ میں مسلم امیدواروں کا مقابلہ

اعتراضات کی آخری تاریخیں گزر جانے کے بعد صوبہ متحدہ میں مسلم امیدواروں کے مقابلہ کی اب حسب ذیل صورت ہے:-

حلقہ میرٹھ:- (۱) مولوی محمد احمد صاحب کاظمی (۲) حاجی اسمٰعیل علی خاں۔

حلقہ آگرہ:- (۱) تصدق احمد خاں صاحب شروانی (۲) خواجہ محمد اسحٰق صاحب

حلقہ روہیلکھنڈ و کمایوں:- (۱) کریم الرضا خاں صاحب (۲) مسٹر محمد یعقوب۔

حلقہ جنوبی:- (۱) یوسف امام صاحب (۲) ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب

حلقہ لکھنؤ و فیض آباد:- (۱) منشی اطہر علی صاحب (۲) سید وزیر حسن صاحب۔

حلقہ ہفت شہری:- (۱) مولانا شوکت علی صاحب (۲) حاجی وجیہ الدین صاحب (۳) ڈاکٹر شفاعت احمد خاں۔

کانگریس انتخابات میں ضرور حصہ لیگی

گاندھی جی اور ڈاکٹر انصاری میں اہم فیصلہ

واردھا ۱۴ اکتوبر۔ سردار پٹیل صدر کانگریس نے مندرجہ ذیل بیان برائے اشاعت دیا ہے:-

گورنمنٹ کا مسٹر وارکا پرشاد مصرا پر سے پابندی دور نہ کرنا ایک بدقسمتی ہے۔ ابھی تک معلوم نہیں ہوا کہ کن وجوہات کی بنا پر حکومت نے پابندی قائم رکھنا مناسب سمجھا۔ لیکن آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے کونسل کے بائیکاٹ کو ختم کیا اور ایک پارلیمنٹری بورڈ کو قائم کرنے کے بعد نتائج کو پہنچا ہے ... اور اس لئے یہ فیصلہ ہے کہ انتخابی مہم بلا کسی تغیر کے اسی طرح جاری رکھی جائیں اور کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کی ورکنگ کمیٹی ہر ممکن طریق سے تو کانگریس کی کوشش لیکر رہنے کی کوشش کرے گی۔

روزنامہ "احسان" سے ضمانت طلب کر لی گئی

اخبار سیاست بند ہوگیا

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ حکومت پنجاب نے جدید مسلم اخبار "احسان" سے پانچ سو روپیہ کی ضمانت طلب کر لی ہے۔ یہ ضمانت ایک نظم کی اشاعت پر طلب کی گئی ہے جس کا عنوان "ہندو اور تاریخ اسلام" تھا گیسی پریس جہاں کہ یہ اخبار چھپتا ہے اس سے بھی پانچ سو روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔

روزانہ اخبار سیاست نے جس سے کہ اسی قسم کی ضمانت طلب کی گئی تھی اپنی اشاعت بند کر دی ہے۔

انجمن ضیاء الادب میں مباحثہ

بتاریخ ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۴ء بروز جمعرات بوقت سب ۷ بجے ایک مباحثہ باہتمام انجمن ضیاء الادب مقام نیشنل لائبریری ہال زیر صدارت ایچ جعفری بی اے ... موضوع پر منعقد ہوگا۔ "موجودہ زمانہ ترقی پر ہے" (انوار احمد سکریٹری)

تجارتی قافلہ پر ڈاکوؤں کا حملہ

اونٹ اور گدھے لے بھاگے

کوئٹہ ۱۱ اکتوبر۔ ایک کارواں قندہار سے اپنی سوداگری کا مال اتار کر سیستان کو واپس آ رہا تھا کہ کچھ بلوچی قزاقوں نے اس پر حملہ کر دیا۔ سمجھا جاتا ہے کہ جب یہ کارواں کوہ سلیمان جان کے قریب گزر رہا تھا ... اونٹ اور گدھے لے گئے۔

کہا جاتا ہے کہ ایک ہفتہ قبل اسی مقام پر حملہ ہوا تھا ... تمام کوششوں کے ملزموں کا پتہ اب تک نہیں لگا۔

مسٹر آصف علی کی مخالفت کے وجوہ

ہندو رائے دہندگان سے مسٹر بنرجی کی اپیل

مسٹر پی بنرجی ایڈووکیٹ دہلی نے جو مسٹر شو نرائن وکیل کی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں، مسٹر آصف علی کے خلاف ایک مطبوعہ بیان شائع کیا ہے جس میں حسب ذیل اپیل کی گئی ہے:-

"حقیقت میں مسٹر آصف علی ہی ورکنگ کمیٹی کی پالیسی کے بانی مبانی ہیں۔ وہ مسلم لیگ کے اس اجلاس میں شریک ہوئے تھے جس میں مسٹر جناح نے یہ تجویز منظور کرائی تھی کہ جب تک باہمی رضامندی سے متفقہ حل تلاش نہ ہو جائے اس وقت تک کے لئے کمیونل ایوارڈ کو منظور کر لینا چاہئے۔

"چنانچہ یہی اصول کانگریس کے اندر بھی داخل ہوگیا اور اس کا ذریعہ مسٹر آصف علی بنے۔ جو پالیسی ہمیں کمیونل ایوارڈ کے معاملہ میں رکھنی چاہئے اس کے مطابق ہمیں چاہئے کہ ہم مسٹر آصف علی کی مخالفت بھی کریں۔

"اگر ہندوؤں نے اپنے ووٹوں سے مسٹر آصف علی کو اسمبلی میں بھیج دیا تو کمیونل ایوارڈ کے خلاف جو جنگ جاری ہے اسے سخت نقصان پہنچے گا کیونکہ مسٹر آصف علی ہی کی ذات وہ ہے جو کانگریس میں مسٹر جناح کے خیالات کی نمائندگی کرتی ہے۔"

ڈکیتی کے ملزمان کو سزائے موت

پانچوں ملزموں کی اپیل مسترد

پٹنہ ۱۴ اکتوبر۔ ایک خبر ظاہر ہے کہ کل چیف جسٹس ہائیکورٹ پٹنہ نے ایک مقدمہ ڈکیتی کے چار ملزمان کو عدالت سشن جج سے سزائے موت بحال رکھتے ہوئے ایک پانچویں ملزم کو ایسی سزا کا مستوجب قرار دیا۔ اس شخص کی بابت سرکار کی طرف سے بیان کیا گیا کہ اس نے دوران واقعہ میں ایک ڈاکو ... ایک ذی علم شخص کو ہلاک کیا تھا۔

بمبئی کانگریس کیلئے زیر غور تجاویز

ممبروں کی تعداد بڑھانے کا سوال

بمبئی ۱۲ اکتوبر۔ رجب کرکے گاندھی جی نے کانگریس کے ممبران کی تعداد کو فلاں کرنے کے لئے کھدر والی ترمیم پیش کی ہے بمبئی کی طرف سے سبجیکٹ کمیٹی کے پاس ریزولیوشن روانہ کئے گئے ہیں جن میں ممبران کی تعداد کو کم کر کے ایک کروڑ کرنے کے خیال سے ترمیم میں تبدیلی کی خواہش کی گئی ہے کہ کانگریس، سوشلسٹ، ٹریڈ یونین والوں اور تعلقات کی اقتصادی حالت کا مرکز کہنے اور کسانوں کی تنظیم کی اسکیم پیش کی گئی ہے۔

پنڈت مالویہ کے ساتھ اظہار ہمدردی

اب کیا کرنا چاہئے

الہ آباد ۱۴ اکتوبر۔ پنڈت مدن موہن مالویہ کو جو کانگریس سے الگ ہو گئے ہیں ان کے دوستوں اور ساتھیوں کے پاس سے متعدد خطوط ملے ہیں۔ جن میں اس امر پر افسوس ظاہر کیا گیا ہے کہ ان کا نام نامنظور ہو گیا ہے نیز پنڈت جی سے ہدایت طلب کی گئی ہے کہ اب کیا کیا جائے۔

پھگواڑہ میں پھر ہڑتال

پھگواڑہ ۱۴ اکتوبر۔ آج صبح سے ہندوؤں اور مسلمانوں نے مکمل ہڑتال کر رکھی ہے جس کی وجہ بیان کی گئی ہے کہ آج وزیر اعظم صاحب کپور تھلہ پھگواڑہ آ رہے تھے۔ آج مسلمانوں کے عام جلسہ میں وزیر اعظم کے خلاف عدم اعتماد کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ دوسرے ریزولیوشن میں چوہدری عبدالعزیز کی رہائی پر زور دیا گیا مسلمانوں کے جلسے میں ہندوؤں نے بھی شرکت کی۔

اسپینی فوج کو وفاداری کا انعام

میڈرڈ ۱۳ اکتوبر۔ ہسپانوی بنک نے حکومت کو دس لاکھ "بیٹا" (ہسپانوی سکہ) کی نقدی دی ہے تاکہ اسے فوج میں تقسیم کر دیا جائے یہ عمل فوجی سپاہیوں کی اس وفاداری کا نتیجہ ہے جو انہوں نے تازہ بغاوت میں حکومت کے ساتھ ظاہر کی ہے۔

منتخبہ کمیٹی کی رپورٹ کی اشاعت

لندن ۱۳ اکتوبر۔ سلیکٹ کمیٹی کا کام ابھی تک ختم نہیں ہوا ہے۔ چنانچہ کمیٹی کے جلسے آئندہ ہفتہ بھی منعقد ہوں گے۔ ہنوز یہ بات نہیں کہی جا سکتی کہ کمیٹی کا کام کب تک ختم ہوگا۔ اور رپورٹ شائع ہونے کی یقینی تاریخ کیا ہوگی۔

جرمنی کے دو اخبار پندرہ روز کیلئے بند

سار بروکن ۱۲ اکتوبر۔ شاہ یوگو سلاویہ کے قتل کی خبر شائع کرنے اور اس کو جرمنی کی طرف منسوب کرنے کے جرم میں دو کمیونسٹ اور سوشلسٹ اخبارات کو پندرہ دن کے لئے معطل کر دیا ہے۔ ایک اخبار نے لکھا تھا کہ قاتل توس سے ... میں چلا گیا تھا اور جرمنی میں بنائے گئے تھے۔

ہندوستانی اور ریاستی باشندے ایک ہیں

گاندھی جی کا اظہار خیال

بمبئی ۱۲ اکتوبر۔ ہندوستانی ریاستوں کے باشندگان کے متعلق کانگریس کے رویہ کی وضاحت کرتے ہوئے گاندھی جی نے مسٹر امرت لال سیٹھ کو ایک خط کے دوران میں لکھتے ہیں کہ "اس سے مجھے سخت تعجب ہوا کہ کوئی شخص میرے متعلق یہ خیال کرے کہ میں باشندگان ریاست کو ہندوستانی قوم کا جزو خیال نہیں کرتا۔ وہ بھی ایسے ہی ہندوستانی ہیں جیسے ہندوستان کے دیگر حصوں میں آباد ہندوستانی ہیں گو ہم مختلف نظام حکومت کے ماتحت ہیں لیکن ہم ایک ہیں۔ کانگریس آئین میں ایک دفعہ موجود ہے جس کے مطابق ریاستی باشندگان کو کانگریس میں بھرتی ہونے کا اتنا ہی حق ہے جیسا کہ ہم ہندوستانیوں کو ہے۔

صدر کانگریس کا استقبال

بمبئی ۱۴ اکتوبر۔ بمبئی کانگریس کے صدر منتخب بابو راجندر پرشاد کو ہار پہنانے کے متعلق بہت سی درخواستیں آ رہی ہیں چنانچہ استقبالیہ کمیٹی نے ہدایت کی ہے کہ اجازت لئے بغیر کوئی بھی آدمی ہار پہنانے کی کوشش نہ کرے اور یہ خیال رکھے کہ ہاروں میں کوئی بدیشی سامان شلاً گوٹا وغیرہ استعمال نہ کیا جائے۔

ایک جرمن پادری معطل کر دیا گیا

برلن ۱۲ اکتوبر۔ جرمنی کے بشپ میولر کے حکم سے بویریا کا بشپ (میزر) سنٹرل جرمن گورنمنٹ کے حکم کو تسلیم نہ کرنے کے جرم میں معطل کر دیا گیا ہے۔

مسٹر واہ کے خلاف مقدمہ چلانے کی اجازت نہیں ملی

دہلی ۱۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ چیف کمشنر دہلی نے لالہ لچھمن سروپ کی اس درخواست کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے کہ شاہدرہ کے سابق مجسٹریٹ کے خلاف گائیوں کو گولی سے ہلاک کر دینے کے الزام میں فوجداری مقدمہ چلایا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چیف کمشنر نے درخواست کے جواب میں مطلع کیا ہے کہ وہ مقدمہ چلانے کی اجازت دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

لکڑی کی ٹال کو منتقل کرنے کا حکم

دہلی ۱۲ اکتوبر۔ اجمیری دروازہ کے باہر لکڑی والوں کی جو دوکانیں باقی رہ گئی ہیں ان کو نوٹس دیا گیا ہے کہ وہ یکم نومبر تک اس زمین کو بالکل خالی کر دیں۔

ملتانی ڈھانڈے کے قریب ایک بہت بڑا قطعہ اراضی ان دوکانداروں کو دیا گیا ہے۔ اس قطعہ پر ۸۰ دوکانیں لگائی جا سکتی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ عیدگاہ تک ان دوکانوں کا کوئی نہیں لیا جائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۶ رجب المرجب ۱۳۵۳ہ ہجری

دستور سازی کا کام

مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کے اجلاس

تین گول میز کانفرنسوں کے نتیجہ میں جو وہائٹ پیپر شائع کیا گیا تھا اس پر غور کرنے اور پارلیمنٹ کے سامنے ہندوستان کی آئندہ حکومت کے متعلق ایک مسودہ قانون پیش کرنے کی غرض سے جو پارلیمنٹری کمیٹی بنائی گئی تھی اسے بھی کام کرتے ہوئے اب ایک طویل عرصہ گزر چکا ہے۔ مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات کا جب نفاذ ہوا ہے تو ہندوستان سے وعدہ کیا گیا تھا اور خود سفارشات ...

ہندوستان کے معاملہ میں سب سے زیادہ خطرناک چیز یہ ہے کہ انگلستان کی تمام جماعتوں نے اپنے اپنے ہتھیار ڈال دئے ہیں اور ان بنیادی اصولوں کو جو ان جماعتوں کی تشکیل اور قیام و بقا سے تعلق رکھتے تھے نظر انداز کر کے ہندوستان کے خلاف سب ایک نقطہ پر جمع ہو گئے ہیں اور آج بھی ان کی سعی یہی ہے کہ ہندوستان کا مسئلہ جب پیش ہو تو جماعتی اصولوں اور جماعتی مطالب مد نظر ...

... کام شروع ہے تاکہ کمیٹی کی جو تجاویز ہیں انہیں قانونی شکل میں منضبط کر دیا جائے۔ چنانچہ اس کام کی تکمیل کے لئے کمیٹی نے اپنا اجلاس مدت غیر معینہ تک ملتوی کر دیا ہے تاکہ ڈرافٹ کو پورا موقع اور وقت مل سکے اور وہ اپنے کام کو مکمل کرے۔ ایسی حالت میں قطعیت کے ساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ پارلیمنٹری کمیٹی کا آئندہ اجلاس اب کب منعقد ہوگا۔ اغلب خیال ہے کہ شاید آئندہ سال کے آخر میں کہیں بل بن کر تیار ہو اور پارلیمنٹ کے سامنے پیش کیا جائے۔

پھر آئندہ دستور کے متعلق بھی بہت کچھ قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں ایک بات تو یقینی ہے جس پر گول میز کانفرنسوں کے وقت سے برابر زور دیا جا رہا ہے ...

صوبہ متحدہ کے نمائندے

الجمعیۃ کو صوبہ متحدہ کے مسلم امیدواروں کی آخری فہرست شائع ہو چکی ہے ...

... اسمبلی میں جانا گوارا کریں۔ کاظمی صاحب یونٹی بورڈ کی طرف سے امیدوار ہیں اور ان تمام اصولوں کی پوری طرح حمایت کریں گے جو یونٹی بورڈ میں طے کر دئے گئے ہیں۔ جمعیۃ علمائے ہند کے حلقہ میں بھی آپ پر زیادہ سے زیادہ اعتماد کیا جاتا ہے اور سیاسی و مذہبی دونوں حیثیتوں میں آپ کو اس حلقہ کا بہترین نمائندہ سمجھا گیا ہے۔ اس کے برعکس کاظمی صاحب کے مقابلہ میں جو صاحب کھڑے ہوئے ہیں ان کا گزشتہ ریکارڈ نہایت درجہ رجعت پسندانہ رہا ہے اور نہ صرف سیاسی معاملات میں بلکہ خالص مذہبی معاملات میں بھی انہوں نے کبھی مسلمانوں کے احساسات و جذبات کی پرواہ نہیں کی ہے اس لئے حلقہ میرٹھ کے مسلم رائے دہندگان کا فرض ہے کہ وہ اپنے تمام ووٹ کاظمی صاحب ہی کے لئے محفوظ رکھیں اور ان ہی کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجیں۔

پنجاب میں فرقہ واریت

اگرچہ پنجاب کے اخبارات سے بار بار یہ اپیل کی جا چکی ہے کہ وہ فرقہ وارانہ مسائل پر بحث و تمحیص کے سلسلہ میں تلخ و ناگوار لہجہ اختیار نہ کیا کریں اور فرقہ واریت کی اس آگ کو مشتعل کرنے میں امداد نہ پہنچایا کریں جس کی بدولت نہایت خطرناک نتائج پیدا ہوتے رہے ہیں مگر وہاں کی فضا میں خدا جانے کیا اثر ہے کہ تمام ملک کی بے شمار التجائیں بھی وہاں کے اخباری اداروں کو متاثر نہیں کر سکتیں اور ذرا سی چنگاری کے روشن ہوتے ہی فرقہ واریت کے مادہ میں بھک سے آگ لگ جاتی ہے۔ گزشتہ چند ماہ سے پنجاب کے ہندو مسلم اخبارات کا رویہ پھر بد سے بدتر ہوتا جا رہا ہے اور جانبین سے اشتعال انگیز مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ سیاست کی وہ گندی نظم جس پر مالک سیاست کو نہایت گرے ہوئے اور شرمناک الفاظ میں ...

... امن و امان کو خطرہ میں ڈالے۔ اس لئے پنجاب کے ہندو اخبارات کا "ملاپ" کا عذر بالکل ناقابل اعتنا ہے اور اس طرح وہ ذمہ داری سے بری نہیں ہو سکتے بالخصوص جبکہ جارحانہ کارروائیوں میں بھی ان کی طرف سے کمی نہیں ہوتی۔

محمد احمد صاحب کاظمی

... حالات میں اسمبلی کے اندر مسلمانوں کی نمائندگی کے لئے کاظمی صاحب سے بہتر کوئی اور نمائندہ میرٹھ کے حلقہ سے ملنا اگر ناممکن نہیں تو دشوار ضرور تھا۔ اس لئے ہم مبارکباد دیتے ہیں کہ انہوں نے کاظمی صاحب کو نہایت اصرار اور منتوں کے بعد اس پر رضامند کر لیا کہ وہ اس مرتبہ ...

حوادث و احکام

استفتاء (کتاب الوقف فصل دوم)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ... چودہ میل کے فاصلہ پر ایک قصبہ ہے اس میں مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان جزئی اور فروعی اختلاف کی وجہ سے ایک جماعت جن کی اکثریت احناف کی ہے، مسجد کی تعمیر کے لئے بیت خانہ سے لکڑی یا پتھر خرید کر دوسرے ایک اہل حدیث جماعت کے رکن کے خلاف باوجود لکڑی اپنے پاس سے امداد دیتے ہوئے ... اس استعمال شدہ چیز کو مسجد کے کام کے لئے موافق سنت رسول اللہ کے ہے یا نہیں؟

(۲) مسجد قدیمی ہوئی جو غیر معمولی طور پر ہندو مسجد کے سامنے باجا بجانے کے خاطر تنہائی نماز میں خلل پیدا ہونے کے اندیشہ سے مسجد کی حفاظت کے لئے کسی ہندو کے ہاتھ سے ... مسجد کی حفاظت کا ثواب ہے یا نہیں؟ فقط

الجواب

... کوئی جان کا خوف ہے تو وہ کسی مسلمان حاکم یا ثالث کے ذریعہ سے اپنا نکاح فسخ کرا سکتی ہے اور بعد حصول حکم فسخ و انقضائے عدت دوسرا نکاح کر سکتی ہے فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل سوالات کے بارے میں:-

(۱) امام ابو حنیفہ صاحب کس سنہ میں پیدا ہوئے؟

(۲) امام ابو حنیفہ صاحب نے کس سنہ میں دعوی امامت کیا؟

(۳) بیعہ و شراء سے چیز ناپاک پاک ہو جاتی ہے کونسے امام کا فتویٰ ہے اور کس کتاب وضو میں ہے؟

(۴) وضو میں مسح کان و گردن کیوں کی جاتی ہے جبکہ قرآن مجید میں اسکا وضو ذکر نہیں ہے؟

الجواب

شذرات

شرمناک پوسٹر

دہلی کے مخلوط حلقہ ہائے انتخاب سے چار امیدواروں کے نام اب تک منظر عام پر آ چکے ہیں یعنی مسٹر آصف علی، لالہ نانک چند، مسٹر شو نرائن اور مسٹر رنگی لال ان چاروں امیدواروں میں چونکہ مسٹر آصف علی سب سے زیادہ قابل، لائق اور سنجیدہ امیدوار ہیں اور ان کی قومی و ملی خدمات کا ریکارڈ نہایت شاندار ہے اور انہوں نے عوام الناس کے حقوق کی خاطر ہمیشہ حکومت کے جبر و تشدد کو برداشت کیا ہے اور اپنی زندگی کا اچھا خاصہ حصہ جیل میں گزارا ہے اس لئے ان کے مخالفین کو اور کچھ تو ان کے خلاف کہنے کے لئے ملتا نہیں البتہ وہ ایک نہایت مذموم و شرمناک طریقہ پر مسلمانوں کے جذبات ان کے خلاف ابھارنے کی سعی لاحاصل میں لگے ہوئے ہیں۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی وہ پوسٹر ہے جو آج بعض علماء اخبارات ... اور چند نامعلوم مسلمانوں کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ اور جس میں بہت سی غلط بیانیوں کے ذریعہ مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش کی گئی ہے اس پوسٹر کا سب سے زیادہ شرمناک پہلو یہ ہے کہ اس میں پھر ایک مرتبہ وہی لہجہ اختیار کیا گیا ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ گویا مسلمانوں کے واحد اجارہ دار وہی اشخاص ہیں جن کے نام اس پوسٹر پر لکھدئے گئے ہیں اور جن کے مقاصد حکومت کے مقاصد کے ساتھ مترادف ہیں۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ اس قسم کے اعلانات کا منشا کیا ہے اور اس کی تہ میں کون سا جذبہ کام کر رہا ہے۔ اس وقت مسٹر آصف علی کی مخالفت کے معنی اسوائے اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتے کہ کسی ایسے سرکاری ہندو فرقہ پرست امیدوار کو کامیاب بنانے کی کوشش کی جائے جو اسمبلی میں جا کر فرقہ وارانہ معاملات میں مسلمانوں کے حقوق کی کھلم کھلا مخالفت کرے اور ملکی معاملات میں ہندوؤں کی رائے عامہ کے خلاف جائے گر ہر صورت میں حکومت کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنا رہے۔ مسٹر آصف علی کی حمایت سے مسلمانوں کو باز رکھنے کے ...

شریعت کانفرنس پشاور
مسلمانان صوبہ سرحد کی خدمت میں اپیل

مسلمانوں کی اخلاقی پستی، اقتصادی بدحالی، دنیاوی ذلت، سیاسی نکبت اور معاشرتی خرابی کے اسباب اور وجوہ کی تحقیقات کی جائے تو شریعت غرّہ سے بے اعتنائی اور احکام خداوندی سے بے پرواہی کے سوا دوسری کوئی بھی وجہ نہ مل سکے گی مسلمان جب تک اوامر و نواہی کے پابند رہے اور شریعت کا اتباع کرتے رہے، سرفراز اور سربلند رہے ...

شریعت کانفرنس کی استقبالیہ کمیٹی کا شاندار دورہ
مردان اور ضلع ہزارہ میں اجتماعات

اراکین وفد ساڑھے پانچ بجے دن کے تخت بھائی سے مردان روانہ ہوئے۔ وفد سید عبداللہ شاہ صاحب مانارہ رکن عاملہ جمعیت سرحد، نائب ناظم جمعیت افغان و مولوی محمد یونس صاحب ناظم جمعیت، یوسف زئی و خان صاحب ناظم جان ممبر پراونشل کانگریس پر مشتمل تھا ...

مسلمانوں کے افلاس کا علاج

مسٹر کریم الرضا خاں صاحب کی خصوصیات
بے اصل پروپیگنڈہ کی تردید

شاہ الگزنڈر کے بعد گیارہ سال کے شہزادہ کی تخت نشینی
فرانس میں زبردست انقلاب کی توقع ۔ وزیر داخلہ فرانس کا استعفیٰ
کیا شاہ یوگوسلیویا کو قتل کرنے کی تیاریاں اٹلی میں کی گئی تھی؟

لندن ۱۳ اکتوبر۔ شاہ یوگوسلیویا کے قتل کے بعد ان کے گیارہ سالہ شاہزادے پیٹر کی شاہی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ... پیٹر کی وفاداری کا حلف اٹھایا۔ یوگوسلیویا میں شاہ الگزنڈر کے قتل کے بعد فرانس کے خلاف سخت اشتعال پھیل گیا ہے کیونکہ وہاں کے لوگوں کا خیال ہے شاہ کا قتل فرانسیسی پولیس کی بے احتیاطی سے ہوا ہے۔ یہ اعتراض عام طور پر کیا جا رہا ہے کہ جب فرانسیسی پولیس کافی موجود تھی تو شاہ کے جلوس میں ان سے انتظام کیوں نہیں کرایا گیا؟

معلوم ہوا ہے کہ شاہ پیٹر اپنے باپ کی وصیت کے مطابق جنازہ میں شرکت کے بعد انگلستان بغرض تعلیم چلے جائیں گے لیکن یوگوسلیویا کے قانون کے مطابق شاہ کو ملک میں رہنا چاہیے۔

اسپین کے باغیوں کو توپ سے اڑایا جا رہا ہے
ایک قدیم ترین گرجا اور اس کے کتب خانہ کو آگ لگا دی گئی
باغیوں پر ہوائی جہازوں سے بم باری ۔ سرکاری فوج کی فتح

میڈرڈ ۱۲ اکتوبر۔ اسپینی فوج نے باغیوں کے تین گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے اور ان کو ان کے مرکز سے ہٹا کر شمالی صوبجات کی طرف دھکیل دیا ہے۔ اوویڈو کا مشہور کیتھڈرل ڈھا گرجا جو ۸۰۲ء میں تعمیر ہوا تھا اور جس میں حضرت مسیح، مریم اور دیگر اولیاء کے مجسمے نصب تھے جلا کر خاک کر دیا گیا۔ اس گرجا میں بہت سے قیمتی جواہرات بھی تھے۔ دیگر عمارات کو بھی آگ لگا دی گئی ہے۔ باغیوں نے نا وہاں کے ایک گرجا کو بھی آگ لگا دی اور اس کے پادری کو مار کر اس کی لاش کو بازاروں میں گھسیٹا گیا۔ آسٹریا میں سرکاری فوج سخت بم باری کر رہی ہے۔ متعدد بمبار ہوائی جہاز بغاوت کو فرو کرنے میں مصروف رہے ہیں۔ ایک سو باغی جو ایک کان میں جمع ہو گئے تھے توپ کے گولوں سے ہلاک ہو گئے۔ کمپوبانس قصبہ میں توپوں کی گولہ باری سے ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہو گئے اور ان کی لاشیں وہیں پڑی ہوئی ہیں۔ آج بھی ایک مکان پر گولہ باری سے متعدد باغی ہلاک ہو گئے۔ دو سرکاری ہوائی جہاز بم باری کرتے ہوئے ٹکرا گئے جس سے دو اشخاص زخمی ہوئے۔ ایک جہاز بالکل چکنا چور ہو گیا۔ اوویڈو کے بڑے گرجا کی تباہی سے اس کا کتب خانہ اور انجیل کے قدیم نسخے بھی تباہ ہو گئے۔ قطلونیہ کی بغاوت کے سرغنہ جیم بوحر کو فوجی عدالت سے حبس دوام کی سزا دی گئی ہے۔ یہ شخص رٹاسٹر مجبر تھا۔ سرکاری ہوائی جہاز بم باری کرنے میں مشغول ہیں۔

یو۔پی میں کانگریس کی زبردست کامیابی
بلا مقابلہ کامیاب ہونے والوں کی فہرست

الہ آباد ۱۲ اکتوبر۔ یو۔پی سے مندرجہ ذیل چار کانگریسی امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہو گئے۔ منشی الیشور شرن۔ ڈاکٹر بھگوان داس۔ چودھری رگھبیر سنگھ۔ پنڈت گوبند بلبھ پنتھ۔ باقی چار نشستوں کے لئے کانگریسی اور غیر کانگریسی امیدواروں میں مقابلہ ہوگا۔ مدراس اور سی۔پی سے بھی دو کانگریسی امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں ...

مقامی مجالس احرار کے دفتروں میں دے سکتے ہیں۔

(۱) ۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو قادیان میں منعقد ہونے والی عظیم الشان تبلیغی کانفرنس کا داخلہ بالکل مفت ہوگا البتہ سٹیج پر صرف وہی حضرات بیٹھ سکیں گے جو ایک روپیہ دے کر سٹیج ٹکٹ حاصل کریں گے کانفرنس کے ایام میں دفتر مجلس استقبالیہ قادیان سے ٹکٹ مل سکے گا۔ لیکن بہتر یہی ہوگا کہ ابھی سے خاکسار کے نام درخواستیں بھیجی جائیں۔

(۲) جن شہروں کی مجالس احرار اور دیگر اسلامی انجمنوں نے آمد والے رضا کاروں کی تعداد سے ابھی تک مطلع نہیں کیا۔ انہیں اس طرف بہت جلد توجہ کرنی چاہیے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع گیا کی عدم رواداری

وائسرائے کی اسپیشل ٹرین بال بال بچ گئی

صحرائے عرب میں تین ہوا باز گم ہو گئے

امارت شرعیہ صوبہ بہار کی امداد کا وقت
ان ہی امیدواروں کو ووٹ دیجئے جن کی تائید امارت شرعیہ کر رہی ہے

امارت شرعیہ نے وقت کی نزاکت کا احساس کر کے آئندہ ... کے لئے مندرجہ ذیل امیدواروں کو نامزد کیا ہے:-

(۱) بھاگل پور ڈویژن سے ۔ مولوی بدیع الزمان صاحب وکیل۔

(۲) ترہت ڈویژن سے ۔ مولوی عبدالمجید خاں صاحب وکیل۔

عالیجناب سر محمد یعقوب صاحب کے چند استفسارات
مسلمانان بدایوں اپنے فیصلوں کو واپس لیں

چودھری ظفر اللہ خاں کے تقرر پر احتجاج
حکومت کے فیصلے کی پرزور مذمت

بھوپال میں اخبارات پر قیود
پریس آرڈیننس جاری ہو گیا

تبلیغی کانفرنس قادیان کی مجلس استقبالیہ کا اعلان
دوکانداروں اور تاجروں کو اطلاع

مولوی شفیع داؤدی کا طلسمی لفافہ
پرفریب مباہلہ کی حقیقت

محبوب عاشق کے قدموں پر

مراۃ المثنوی
قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے
دارۃ الادب حیدر گوڑہ، حیدرآباد دکن

شرطیہ علاج

تبلیغی مرقع

اکسیر مفتاح

اودھ اخبار کا دسہرہ نمبر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

ید اللہ علی الجماعۃ

تار کا پتہ: "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی۔ یوم شنبہ ۱۰؍ رجب المرجب ۱۳۵۳ ہجری۔ مطابق ۲۰؍ اکتوبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۹

معاصرین کے افکار و آراء

پنجاب کا قرضہ بل

مولانا شبیر احمد عثمانی کا مطالبہ

بہویت سے خطرہ

نیشنلسٹ پارٹی کی غرض

ضروری گزارش

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہیے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف ہو۔ (مینیجر الجمعیۃ دہلی)

حسن بیان

مستِ نگہِ نرگسِ مستانہ بنا دے
پھر رندِ سرِ شوق ہوں پیمانہ بنا دے

بکھرے ہوئے یہ بال نو دیکھے نہیں جاتے
لیتا ہوں بلائیں تری دیوانہ بنا دے

دنیا میں پھر آنا ہے کافر منشی کا
اچھا ہے کہ پھر کعبہ کو بتخانہ بنا دے

محفل کا تری رنگ خدا جانے کہ کیا ہو
تقدیر اگر شمع کو پروانہ بنا دے

ہونے کو تو سو بار ہو ہنگامۂ محشر
جذباتِ تحیر کو تماشا نہ بنا دے

اک حرفِ تمنا ہے سنا دوں تجھے قاصد
ایسا تو نہیں بات کو افسانہ بنا دے

لطف آئے جو یہ رنگ کی پرواز کسی دن
آئینہ کو تصویر سے بیگانہ بنا دے

پھر توبہ کے ٹکڑوں پہ گزر ہے مری ساقی
پھر مجھ کو گدائے درِ میخانہ بنا دے

اشکِ سرِ مژگاں کو نہ پونچھے کیوں ہو
ممکن ہے کہ قسمت اسے دردانہ بنا دے

(جناب تپش ایم۔اے)

(معارف)

دلچسپ حقائق و معلومات

ریاست کوچین کے ایک گاؤں میں ایک عجیب بچہ پیدا ہوا ہے۔ اس کے سر پر دو سینگ اور منہ میں تیز اور چمکدار دانت ہیں۔ اور ایک چھوٹی سی دم ہے۔

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہوگئی اور اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے اور اس کے علاوہ جتنے مذاہب ہیں وہ سب باطل اور صراط مستقیم سے بھٹکا دینے والے ہیں۔ جب عیسائیوں کو اس کی خبر ہوئی تو تمام پادریوں نے مل کر اس لڑکی پر بے شمار مظالم ڈھائے ...

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر الجمعیۃ دہلی

The Aljamiat

Regd No L 1793.

Vol: XX No 28 DELHI TUSEDAY OCTOBER 16 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بکڈپو ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجیے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازراہ کرم دیکھیے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے
قیمت فی جلد ۲؍ علاوہ محصول ڈاک
مینیجر الجمعیۃ دہلی

ریاست پٹیالہ اور مسلمانوں کے مذہبی فرائض
قربانی میں رکاوٹ پیدا کرنے کی سعی

چند دردمند مسلمانوں کی مخلصانہ خدمات

الہ آباد میں توہین آمیز ڈرامہ

ڈاکٹر خاں صاحب کو بلا مقابلہ منتخب کیا جائے

مسلمانان اٹاوہ کا جلسہ

سر یعقوب کی حمایت کی بے بنیاد افواہ

منگلور میں محکمہ صفائی کی غفلت

اخبار الجمعیۃ
میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجیے

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجزنما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

مینیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی۔ علمی۔ اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ
مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابیں کا مطالعہ کیجیے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائیگا۔

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت خاص رعایت خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیے

روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانح عمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں۔

جلد آرڈر دیجیے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھائیے

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم
مع
خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تقریر بسیرت

مومنین و کاملین کے مقابلہ میں شیطانی قوتوں کی ہزیمت

معصیت اور عدم معصیت کے اعتبار سے مخلوق کی چار قسمیں

صالح اور نیک بندے ہر وقت شیطان کو شکست دے سکتے ہیں

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند)

ایک شبہ کی مدافعت

یہ خیال کرنا صحیح نہیں ہے کہ شیطان نے اولاد آدم کے متعلق جو کچھ کہا تھا وہ غیب کی بنا پر کہا تھا ...

بغیتہ۔ اس دن ترغیب ایک استغنا اور بے پروائی کا معاملہ ہوگا۔ انسان اپنی محبوب سے محبوب چیز کو بھی فراموش کردیگا۔ جس دن جب انسان ہی انسان کے کام نہ آئے تو شیطان کیا خاک کام آ سکتا ہے۔ الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض عدو الا المتقین ...

الحکیم انک لمن المرسلین ...

قرص جریان

جریان جیسے تباہ کن مرض کیلئے قرص جریان ایک نعمت ہے ... قیمت ... دو روپے (۲) پرچہ ترکیب

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی + ٹیلیفون نمبر

معجون مقوی معدہ

... قیمت فی ڈبیہ ... روپیہ (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون نمبر ۱۰۰

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

سرمہ نمبر ۱۔ آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا، پرانے سے پرانے روہے کیلئے خصوصاً بیحد مفید ہے۔ اسکے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ امراض کا ازالہ ہوجاتا ہے جن لوگوں کو کسی قسم کا مرض نہیں ہے وہ بھی اسکا استعمال کرکے اپنی آنکھوں کی حفاظت کرسکتے ہیں۔ انشاءاللہ ان کی آنکھوں کو کبھی کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا۔

قیمت فی تولہ ... ۶ ماشہ کی شیشی ...

سرمہ نمبر ۲۔ یہ سرمہ بھی نمبر ۱ کی طرح تمام امراض چشم سوائے زخم بالا و پلکوں کے گرنے کیلئے مفید ہے ...

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

ایڈن کالج دریا گنج دہلی

۱۔ جماعت ششم کے طلباء سولہ ماہ میں اور جماعت ہشتم کے ... امتحان اسکول ہیڈ ٹریکولیشن یا سینیر کیمبرج شرطیہ پاس کرسکتے ہیں۔

۲۔ سینیر کیمبرج پاس شدہ ایک سال میں انٹرمیڈیٹ میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔

۳۔ سائنس۔ میٹرک ہائی اسکول یا سینیر کیمبرج پاس شدہ ایک ہی سال میں ہر دو امتحانات (انٹرمیڈیٹ اور ...) بمبئی یا گورنٹ یقیناً پاس کرسکتے ہیں ... سال دو منشی فاضل اور انٹرمیڈیٹ یا ہائی کیمبرج کے امتحانات میں شامل ہوجاتے ہیں۔

۴۔ بی۔ اے۔ ایس اور منشی فاضل کا کورس ایک ایک سال میں ختم کرایا جاتا ہے۔

۵۔ میٹرک پاس شدہ ایک سال میں بی۔ اے (امریکہ) پاس کرسکتے ہیں۔

پراسپکٹس کیلئے ... ٹکٹ آنا چاہئے۔

پرنسپل

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

روسی اور ترکی حکومتوں کا خفیہ میثاق

دنیا کو فتح کرکے آپس میں تقسیم کرنے کا ارادہ

ایک ولایتی اخبار کی عجائب ناٹنگی

مغربی اخبارات آج کل مصطفیٰ کمال پاشا اور ان کی جدید تحریکات سے بہت زیادہ ...

ترکی کا کہنا ہے کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے اس کا مقصد تمام امن ہے ...

روس اور ترکی کے معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے اخبار مذکور لکھتا ہے کہ روسی ترکی معاہدہ ایک خفیہ معاہدہ ہے ...

ترکی کی جدید ریلوے لائن کا افتتاح

ترکی میں ناجائز اسلحہ پر قبضہ

حکومت ترکیہ نے ایک قانون کے ذریعہ پولیس کو مزید اختیارات دیدئے ہیں ...

غیر آتشیں اسلحہ مثل خنجر، تلوار وغیرہ مکانوں اور دوکانوں پر چھاپہ مار کر برآمد کئے گئے۔ اس قانون ... پولیس کے قبضہ میں آسکیں گے۔

قسطنطنیہ میں مجلس السنہ کا افتتاح

ایک مقرر سے غازی کمال پاشا غضبناک ہو گئے

استانبول کی اطلاع مظہر ہے کہ غازی مصطفیٰ کمال پاشا نے کانفرنس السنہ کا افتتاح فرمایا اور ترکی زبان کو اجنبی الفاظ سے پاک کرنے کی پوری توجہ کے ساتھ عمل ہوا ...

کاظم پاشا صدر پارلیمنٹ نے مقرر سے درخواست کی کہ وہ اپنے الفاظ واپس لے لیں۔ اس کے بعد مقرر ... کو دار الفنون سے علیحدہ کرنے اور آئندہ کانفرنسوں کی نشستوں سے باز رکھنے کے احکام صادر کردئے گئے!

قادر مطلق ہستی کی قدرت کا نمونہ

ایک پہاڑ اپنی جگہ سے ہل گیا!

... ایک پہاڑ ہے جس کے متعلق تازہ اطلاع آئی ہے کہ وہ ایک رات کو یکایک متحرک ہوگیا ... اور مشرقی حصہ جنوب کی طرف جھک گیا۔ اس حرکت سے قریب کی پہاڑیوں پر چٹانیں گر پڑیں اور نہایت خوفناک آواز بلند ہوئی جس کو کئی میل تک لوگوں نے سنا ... بہت سے بکرے اور بھیڑیں ... ہلاک ہوگئیں اور کاشت کا کچھ حصہ تباہ ہوگیا۔

ریاستہائے بلقان سے ترکوں کی مہاجرت

بیس ہزار ترک اناطولیہ میں داخل ہوچکے

ریاستہائے بلقان سے ترک مہاجرین کی تعداد دن بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ ترکی حکومت کے فیصلے کے مطابق یہ مہاجرین علاقہ تراقیہ اور اناطولیہ میں آباد کئے جائیں گے ... اس کی رو سے مہاجرین کی تعداد پچاس ہزار تک ہوگئی ہے ...

مولود مسعود کی ولادت پر تبریک کے پیامات

اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ کے نام شاہ جاپان اور ہٹلر کا برقیہ

شاہ ظاہر شاہ والی افغانستان ... کو خدا نے فرزند عطا کیا ہے جس کا نام شہزادہ احمد شاہ خاں ہے اس ولادت باسعادت کی خوشی میں ... شاہ فواد والی مصر ... نے تبریک و تہنیت کے پیامات ارسال کئے ہیں۔

دوکانداروں کے نام بلدیہ استنبول کا نوٹس

قسطنطنیہ کی میونسپلٹی نے خورد نوش کی دوکانوں کے مالکوں کے نام نوٹس جاری کردیا ہے کہ ... دوکانوں کو بند کردیا کریں ... کلاہ فروشوں ... کو بھی یہی حکم دیا گیا ہے اس حکم کے اجرا کے بعد بہت سی خواتین نے بلدیہ استنبول میں آکر ... ادا کیا اور کہا کہ اس حکم سے ان کی بہت سی تکالیف کا ازالہ ہوگیا۔

مسلم یونٹی بورڈ مجلس اتحاد ملی کا ملی فیسٹو

اغراض و مقاصد کی تشریح اور تعمیری لائحہ عمل

شریعت اسلامیہ کے تحفظ کا بنیادی اصول

مسلم یونٹی بورڈ جس میں ہندوستان کی تمام معتبر سیاسی انجمنیں شریک ہیں مسلمانوں کو خوشخبری دیتا ہے کہ ... قوم اور ملک کے لئے عظیم الشان قربانیاں کی ہیں ... ایک اتحاد و اشتراک ... نام مجلس اتحاد ... مسلم یونٹی بورڈ ...

... شریعت اسلامیہ کا تحفظ کریں گے، ایسے قوانین کی شدت سے مخالفت کریں گے جن سے اسلامی شریعت میں مداخلت ہوتی ہو یعنی تحفظ شریعت یا قوانین کی مذہبی نقطہ نظر سے مخالفت اور مذہبی ضروریات کی تحصیل میں جمعیۃ علماء ہند کے مشورے کے مطابق مجلس واضعان قانون میں عمل کریں گے اور اسی روشنی میں ان مسائل کو طے کرائیں گے (ذیلی نمائندے اپنے علماء سے مشورہ کیا کریں گے)۔

مسلم یونٹی بورڈ ... کے تمام مسلمان ووٹروں سے اپیل کرتا ہے اور امید ...

(مولانا) شوکت علی (خادم کعبہ)۔ (چودھری) خلیق الزماں۔ (شاہ) مسعود احمد بیرسٹر ایٹ لا ... سکریٹریان آل انڈیا مسلم یونٹی بورڈ۔

ایک انگریز نو مسلم کی قابل قدر خدمت

بخاری شریف کا انگریزی ترجمہ

آسٹریا کے نوجوان نو مسلم شیخ محمد اسد سابق لیوپولڈ ویس کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ نے جنگ عظیم کے خاتمہ پر نمایاں دنیا کی بلاد سے سیاحت کا سلسلہ شروع کیا۔ اور بلاد اسلامیہ میں مختلف مذاہب کا دورہ کیا ... تبادلہ خیالات کرنے کے بعد اپنے آبائی مذہب یہودیت کو ترک کرکے مشرف بہ اسلام ہوگئے ...

شیخ صاحب اس عظیم الشان کام کو تقریباً ختم کرچکے ہیں۔ ان کا ارادہ ہے کہ اسے ایک ایک ماہ کی اقساط میں شائع کرادیں۔ انگریزی زبان میں قرآن پاک کے اچھے اچھے ترجمے تو دستیاب ہوسکتے ہیں لیکن بخاری شریف کا ترجمہ اس زبان میں کرنے کی توفیق آج تک کسی فرد بشر کو میسر نہیں ہوئی۔ ہندوستان میں ایسے مسلمانوں کی کمی نہیں جو انگریزی زبان میں عبور رکھنے کے علاوہ مذہبی علوم کے شائق بھی ہوں ... شیخ صاحب کا ارادہ ہے کہ پارہ اول کی طباعت وسط ماہ دسمبر تک عرفات پبلیکیشن دہلی سے مکمل کرکے شائع کردی جائے۔ میری یہ دعا ہے کہ آپ کی یہ کوشش عنداللہ و عندالناس مقبول ہو اور آپ بلا فکر ہر علم و حدیث کی نشر و اشاعت کا اہتمام مستعدی کے ساتھ کرسکیں۔

(علامہ) حسین میر سری نگر کشمیر

سچا ہمدم و رہبر بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کرکے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کیلئے۔ دنیا میں سچی خوشی دستیاب کرنے کیلئے۔ آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کرکے کتاب کام شاستر بالکل مفت منگوالیں۔

وید شاستری۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

افسانہ

بہار و خزاں

خوئے بدرا بہانہ بسیار

عروج اور پستی کا اسلامی فلسفہ

بات میں بات پیدا کرنے کا کمال

(۲۷)

مولانا۔ بے شک تقدیر کا ایمان ... کلام پاک میں ... ہے۔

لیس للانسان الا ما سعی ...

الذین آمنوا و عملوا الصالحات ...

انا ھدینا السبیل اما شاکرا و اما کفورا ...

والدہ۔ آپ تو تقدیر کا ہی انکار کرنے لگے! بہت تو اللہ بخشے بڑے مولوی صاحب سے کئی بار یہ سنا ہے کہ تقدیر کا منکر کافر ہے۔

خریداران الجمعیۃ کو چاہئے کہ جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں ورنہ تعمیل ارشاد نہ ہوگی۔

(منیجر الجمعیۃ)

نقرئی ...

حج میں آرام

... ہوالشافی

تجارتی امرت دھارا

... امرت دھارا ... امرت دھارا دواخانہ لاہور

ہمارے ایجنٹ :- میسرز بہاری لال گھاسی رام کھاری باؤلی اسٹریٹ دہلی

تقریر سیرت

مومنین و کاملین کے مقابلہ میں شیطانی قوتوں کی ہزیمت

معصیت اور عدم معصیت کے اعتبار سے مخلوق کی چار قسمیں

صالح اور نیک بندے ہر وقت شیطان کو شکست دے سکتے ہیں

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند)

ایک شبہ کی مدافعت

یہ خیال کرنا صحیح نہیں ہے کہ شیطان نے اولاد آدم کے متعلق جو کچھ کہا تھا وہ غیب کی بنا پر کہا تھا یا شیطان کو علم غیب تھا کیونکہ عالم الغیب تو اللہ رب العزت ہی کی ذات ہے۔

بعض لوگ — اس دن تو عجیب ایک استغنا اور بے پروائی کا معاملہ ہوگا۔ انسان اپنی محبوب سے محبوب چیز کو بھی فراموش کر دیگا۔ اس دن جب انسان کی انسان کے کام نہ آئے تو شیطان کس شمار میں ہے۔ الاخلاء یومئذ بعضهم لبعض عدو الا المتقين۔

تصدیق کی جائے اور کہا جائے والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین۔

یوم یفر المرء من اخیه وامه وابيه وصاحبته وبنيه لكل امرئ منهم يومئذ شان

دہلی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

روس اور ترکی حکومتوں کا خفیہ میثاق

دنیا کو فتح کر کے آپس میں تقسیم کرنے کا ارادہ

ایک ولایتی اخبار کی حواس باختگی

مغربی اخبارات آج کل مصطفیٰ کمال پاشا اور ان کی جملہ تحریکات سے بہت زیادہ …

روس اور ترکی کے معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے اخبار مذکور لکھتا ہے کہ روس اور ترکی کا معاہدہ ایک خفیہ معاہدہ ہے جس میں مذکور ہے کہ یہ دونوں حکومتیں دفعتاً تمام دنیا میں بغاوت برپا کر دیں۔ روس یورپ پر قبضہ جمالے اور ترکی مشرق پر …

(یہ لوگ مغربی پروپیگنڈہ کے اغراض سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ اس قسم کی باتیں خواب سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں۔)

ترکی کی جدید ریلوے لائن کا افتتاح

دیار بکر میں جو ترکی ریلوے تعمیر ہو رہی تھی اس کا گیارہ اگست کو غازی پاشا نے افتتاح کر دیا …

ترکی میں ناجائز اسلحہ پر قبضہ

حکومت ترکیہ نے ایک قانون کے ذریعہ پولیس کو مزید اختیارات دیئے ہیں …

قسطنطنیہ میں مجلس السنہ کا افتتاح

ایک مقرر پر سے غازی کمال پاشا غضبناک ہو گئے

اسنا بول کی اطلاع مظہر ہے کہ غازی مصطفیٰ کمال پاشا نے انقرہ میں السنہ کا افتتاح فرمایا …

کاظم پاشا صدر پارلیمنٹ نے مقرر سے درخواست کی کہ وہ اپنے الفاظ واپس لے لیں۔ اس کے بعد مقرر (جعفر و غلو احمد بیگ) کو دار الفنون سے علیحدہ کرنے اور آئندہ کانفرنسوں کی نمائندگی سے باز رکھنے کے احکام صادر کر دیئے گئے۔

قادر مطلق ہستی کی قدرت کا نمونہ

ایک پہاڑ اپنی جگہ سے ہل گیا!

میسو اور … کے درمیان ایک پہاڑ ہے جس کے متعلق تازہ اطلاع آئی ہے کہ وہ ایک رات کو یکایک متحرک ہو گیا … اور بیٹریاں تیموروں میں دب کر ہلاک ہو گئیں اور کاشت کا کچھ حصہ تباہ ہو گیا۔

ریاستہائے بلقان سے ترکوں کی ہجرت

بیس ہزار ترک اناطولیہ میں داخل ہو چکے

ریاستہائے بلقان سے ترکی مہاجرین کی تعداد دن بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے …

مولود مسعود کی ولادت پر تبریکی پیغامات

اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ کے نام شاہ جاپان اور ہٹلر کا برقیہ

شاہ ظاہر خاں والی افغانستان اطال اللہ عمرہ کو خدا نے فرزند نرینہ عنایت فرمایا ہے جن کا نام شہزادہ احمد شاہ خاں ہے …

دو کانداروں کے نام بلدیہ استنبول کا نوٹس

قسطنطنیہ کی میونسپلٹی نے خوردہ فروشی کی دوکانوں کے مالکوں کے نام نوٹس جاری کر دیا ہے …

(باقی آئندہ)

قرص جریان

جریان جیسے تباہ کن مرض کیلئے قرص جریان ایک نعمت ہے …

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی — ٹیلیفون نمبر

معجون مقوی معدہ

قیمت فی ڈبیہ …

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

ایڈن کالج دریا گنج دہلی

۱۔ جماعت ششم کے طلباء سولہ ماہ میں اور جماعت ہشتم کے …

۲۔ سینیر کیمبرج پاس شدہ ایک سال میں انٹرمیڈیٹ میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

۳۔ …

۴۔ بی اے ایس اور منشی فاضل کا کورس ایک ایک سال میں ختم کرایا جاتا ہے۔

۵۔ میٹرک پاس شدہ ایک سال میں بی اے (امریکہ) پاس کر سکتے ہیں۔

پراسپکٹس کیلئے … کا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

پرنسپل

مسلم یونٹی بورڈ (مجلس اتحاد ملی) کا مینی فیسٹو

اغراض و مقاصد کی تشریح اور تعمیری لائحہ عمل

شریعت اسلامیہ کے تحفظ کا بنیادی اصول

مسلم یونٹی بورڈ جس میں ہندوستان کی تمام معتبر سیاسی انجمنیں شریک ہیں مسلمانوں کو خوشخبری دیتا ہے کہ … اتحاد ہو گیا جو واقعی ملت و وطن کے سچے خادم …

کہ ان کو کامیاب کرانے میں بورڈ کی پوری مدد کریں۔ مسلمانوں کو اسمبلی الیکشن میں …

شریعت اسلامیہ کا تحفظ کریں گے۔ ایسے قوانین کی شدت سے مخالفت کریں گے جن سے اسلامی شریعت میں مداخلت ہوتی ہو …

مسلم یونٹی بورڈ اسمبلی کے تمام مسلمان ووٹروں سے اپیل کرتا ہے …

ایک انگریز مسلم کی قابل قدر خدمت

بخاری شریف کا انگریزی ترجمہ

شیخ صاحب اس عظیم الشان کام کو تقریباً ختم کر چکے ہیں۔ ان کا ارادہ ہے کہ اسے ایک ایک ماہ کی اقساط میں شائع کرا دیں۔ انگریزی زبان میں قرآن پاک کے اچھے اچھے ترجمے تو دستیاب ہو سکتے ہیں لیکن بخاری شریف کا ترجمہ اس زبان میں کرنے کی توفیق آج تک کسی فرد بشر کو میسر نہیں ہوئی …

(علامہ) حسین میر سری نگر کشمیر

سچا ہمدم و رہبر بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کیلئے۔ دنیا میں سچی خوشی دستیاب کرنے کیلئے۔ آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب کام شاستر بالکل مفت منگوا لیں۔

وید شاستری۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

افسانہ

بہار و خزاں

خوئے بد را بہانہ بسیار

عروج اور پستی کا اسلامی فلسفہ

بات میں بات پیدا کرنے کا کمال

(۲۷)

مولانا — بے شک تقدیر کا انکار کیا …

لیس للانسان الا ما سعی۔ انسان کیلئے کچھ نہیں ہے سوائے اس کی کوشش کے … ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات …

والدہ — آپ تو تقدیر کا بھی انکار کرنے لگے …

(باقی آئندہ)

خریداران الجمعیۃ کو چاہیئے کہ جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجا کریں …

(منیجر الجمعیۃ)

[illegible] میں آرام

[illegible]

امرت دھارا … لاہور

ہمارے ایجنٹ — میسرز بہاری لال گھاسی رام کھاری باؤلی اسٹریٹ دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم شنبہ ۱۰ رجب المرجب ۱۳۵۳ ہجری

اسمبلی کے آئندہ انتخابات
کمیونل ایوارڈ کا مسئلہ

یہ اسی کچھوں میں اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ اگر ابتدا کسی مسئلہ بلا سوچے سمجھے چھیڑ دیا جائے، اور اس کے ما لہا و ما علیہ پر غور کئے بغیر ذاتی و شخصی اغراض سے متاثر ہو کر کوئی ذمہ دار لیڈر بھی اس کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کر لے تو لوگ ناقابل انکار حقائق اور بین و روشن دلائل کے باوجود برابر گمراہی میں مبتلا چلے جاتے ہیں اور جذبات کے ہیجان میں معقولیت کے ساتھ رائے قائم کرنے کی اہلیت و صلاحیت ہی ان سے سلب ہو جاتی ہے۔ اسی قسم کے مسائل میں سے ایک ...

کے ووٹ پر موقوف نہیں ہے۔ اسمبلی میں جہاں مختلف ملتوں اور مختلف مفاد کی نمائندگی ہوتی ہے کوئی قرارداد اگر پیش بھی کی جائے اور محض کثرت آراء سے منظور بھی ہو جائے تو محض اس قرارداد کی منظوری ہی کمیونل ایوارڈ کو نہیں بدل سکتی اور اس کا کوئی اثر اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ تمام فریق یعنی ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی، پارسی، یوروپین متفق ہو کر ...

[illegible]

صاف و صریح اعلان

یونٹی کانفرنس

اسمبلی کی اکثریت

شذرات

مسٹر آصف علی اور پنڈت مالویہ

مسٹر شونرائن ایڈوکیٹ کی طرف سے انتخابات اسمبلی کے سلسلہ میں جو مینی فیسٹو شائع کیا گیا ہے اس کے اندر مسٹر آصف علی کی امیدواری کے خلاف ان کے سیاسی اصولوں سے متعلق بہت سے اعتراضات کئے گئے ہیں اور بالخصوص ہندوؤں کی فرقہ پرستی سے یہ اپیل کی گئی ہے کہ وہ مسٹر آصف علی جیسے امیدوار کو ہرگز رائے نہ دیں کیونکہ انہوں نے کمیونل ایوارڈ کو مسترد کرانے کا بیڑا نہیں اٹھایا ہے اور وہ اس پر آمادہ نہیں ہوئے ہیں کہ اسمبلی میں کمیونل ایوارڈ کے خلاف جو قرارداد پیش کی جائے اس کی حمایت کریں۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں لکھا گیا ہے کہ

"یہ امر قابل افسوس ہے کہ پنڈت مدن موہن مالویہ کی اس پیش کش کے باوجود کہ اگر مسٹر آصف علی خطرناک فیصلہ (کمیونل ایوارڈ) کو ترک کر دیں تو انھیں حریف کے ساتھ مقابلہ کی زحمت نہیں اٹھانی ...

[illegible]

ترک نہیں کیا۔ اگر پنڈت مالویہ نے ایک مرتبہ پھر دہلی میں مسٹر آصف علی کے سامنے یہ پوزیشن رکھی تھی اور مسٹر آصف علی نے اس کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور وہ کمیونل ایوارڈ کی مخالفت پر آمادہ نہیں ہوئے تو یہ ان کی بے غرضانہ اصول پسندی تھی اور ان کی سب سے بڑی خوبی یہی ہے جس کی وجہ سے وہ دہلی کے رائے دہندگان کی متفقہ حمایت کے مستحق ہیں۔

گاندھی جی کا بیان

گاندھی جی نے کانگریس سے اپنی علیحدگی کے متعلق جو طویل بیان شائع کیا ہے اس پر مفصل بحث تو ہم آئندہ کسی اشاعت میں کریں گے، اس وقت صرف اتنا عرض کر دینا چاہتے ہیں کہ اس جدید صورت حال کو دیکھتے ہوئے جو کانگریس کے حلقہ ...

[illegible]

حوادث و احکام

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

دار الحکومت

ڈاکٹر انصاری صاحب کی تشریف آوری
اسٹیشن پر شاندار خیر مقدم

دہلی ۱۰ر اکتوبر۔ ڈاکٹر انصاری صاحب آج صبح ساڑھے سات بجے دہلی تشریف لے آئے۔ اسٹیشن پر دہلی کے سربرآوردہ حضرات، ڈاکٹر صاحب کے احباب اور مقامی کانگریسی لیڈروں نے ڈاکٹر صاحب کا خیر مقدم کیا۔ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب، مسٹر آصف علی، مسٹر دیو یداس گاندھی، مولانا عارف ہسوی، ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب، ڈاکٹر ظفریاب صاحب، لالہ دیش بندھو، مسٹر ساہنی، مسٹر فریدالحق انصاری، مسٹر ہلال احمد زبیری اور شیخ عبدالحمید ...

[illegible]

دہلی میں گھڑیاں نصف گھنٹہ آگے

[illegible]

لاری اور بیل گاڑی کا تصادم

[illegible]

دہلی میں اسمبلی کا انتخاب

[illegible]

گمشدہ کی تلاش

[illegible]

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

[illegible]

احمد آباد کا ایک مل جل کر خاک

[illegible]

کانگریس پنڈال میں زبردستی داخل ہونے کا فیصلہ
بمبئی کے سابق کانگریسی رضاکاروں اور کمیونسٹوں کے ارادے
ریاستی باشندوں کے حقوق کی حفاظت کی قرارداد

بمبئی ۱۰ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلمانوں کی بے روزگار انجمن کے بہت سے ممبران نے جو پہلے کانگریس کے عہدیدار رہ چکے ہیں یہ فیصلہ کیا ہے کہ کانگریس کے عہدیدار رہ چکے ہیں یہ فیصلہ کیا ہے کہ کانگریس کے افتتاح کے موقعہ پر کانگریس میں زبردست مظاہرہ کریں گے۔ ان لوگوں کو مقامی کانگریسی کارکنوں سے سخت شکایات ہیں اگر ان شکایات کا ازالہ نہ کیا گیا تو وہ زبردستی کانگریس نگر میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے اور وہاں ستیہ گرہ شروع کر دیں گے۔ دوسری طرف کمیونسٹ پارٹی کا بھی کانگریس پنڈال میں زبردستی داخل ہونے کا ارادہ ہے۔ کانگریسی کارکنوں کو خوف ہے کہ کہیں تصادم نہ ہو جائے۔ صدر کانگریس کے استقبال کیلئے زبردست تیاریاں کی جا رہی ہیں اور عبدالغفار نگر مکمل طور پر تیار ہو گیا ہے۔

مسٹر رنچھوڑ داس گاندھی کانگریس کی سبجکٹ کمیٹی میں ایک تجویز پیش کریں گے جس کا مفہوم یہ ہے کہ کانگریس کمیٹی ریاستوں کے باشندوں کے حقوق کی حفاظت کرے گی اور کرناٹک، یو۔پی اور گجرات کے کسانوں کی امداد کے لئے فنڈ جمع کرے گی۔

بائیکاٹ کا نعرہ لگانا جرم نہیں
کمشنر ناگپور کا اہم فیصلہ

[illegible]

بمبئی میں ۲۵ ہزار غنڈوں کا راج
سرکاری کمیٹی کی رپورٹ

[illegible]

وزیر ہند کے خلاف ستر ہزار روپے کی ڈگری
بیٹی کو زمین سے بے دخل کرنے کا نتیجہ

[illegible]

وائسرائے کا صاحبزادے لٹ گئے

[illegible]

بہار کے دو امیدوار اور منتخب ہو گئے

[illegible]

مسٹر کریم الرضا خان صاحب کی ہمہ گیر تائید
ضلع بجنور میں علماء اور زعماء کا دورہ

[illegible]

شاہ ایران اور افغانی نمائندہ کی ملاقات
وزیر خارجہ افغانستان ہرات روانہ ہو گئے

[illegible]

ڈیرہ دون میں ۲۳۰ طلاقیں!

[illegible]

جرمنی کے سب سے بڑے دشمن کا انتقال
مسٹر بارتھو کے بعد فرانس کو ناقابل تلافی نقصان

[illegible]

روس میں باغیوں کو گولی ماری جائیگی

[illegible]

پیغمبر اسلام کی توہین کرنے والے کو کالے پانی کی سزا
تحفظ ناموس اسلام کمیٹی کا مطالبہ

کراچی ۱۰ر اکتوبر۔ مسٹر ... بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

عبدالقیوم نے نتھو رام کو پیغمبر اسلام کی توہین کرنے پر قتل کر دیا یہ اس سلسلہ میں آٹھواں قتل ہے قانون کی دفعہ ۲۹۵ میں ترمیم کی ضرورت ہے پیغمبر اسلام کی توہین کرنے والے کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی جائے۔ کراچی کی تحفظ ناموس اسلام کمیٹی کی طرف سے ایک وفد وائسرائے ہند سے ملاقات کرے گا۔

گاندھی جی کی علیحدگی ایک مصیبت ہوگی
مسز سروجنی نیڈو کا اظہار خیال

بمبئی ۱۶ر اکتوبر۔ مسز سروجنی دیوی نے ایک بیان کے دوران میں فرمایا کہ اسوقت گاندھی جی کا کانگریس سے الگ ہونا ایک مصیبت ہوگا، مگر گاندھی جی کے لئے نہیں۔ گاندھی جی کے بیان پر مزید تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہ بیان نہایت صاف ہے اور موزوں موقعہ پر قوم کو کافی نوٹس دیکر شائع کیا گیا ہے۔ اب قوم کے سامنے یہ سوال ہے کہ وہ گاندھی جی کی کلی رہنمائی رکھنا چاہتی ہے، یا ایسی پوزیشن محسوس کرتی ہے کہ اسے گاندھی جی کی رہنمائی کی ضرورت نہیں۔

[illegible]

اشتعال انگیز مضامین شائع کرنے پر انتباہ
کراچی کے اخبارات کو نوٹس

[illegible]

دو ارب کا سونا ہندوستان سے باہر

[illegible]

۱۳۶ قصبات میں پلیگ سے اموات

[illegible]

اسٹیشن پر زبردست ڈاکہ

[illegible]

جرمنی پارلیمنٹ کے وزراء کا عہد وفاداری
تمام سیاسی قوت ہر ہٹلر کے ہاتھ میں رہیگی

[illegible]

پندرہ لاکھ کتابوں کی بے نظیر لائبریری
ملک معظم افتتاح کرینگے

[illegible]

اسمبلی میں کانگریس پارٹی سب سے بڑی اور طاقتور جماعت ہوگی

ذات و مذہب کے بجائے امیدوار کی قابلیت کو دیکھنا چاہئے

ڈاکٹر انصاری صدر کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کا بیان

دہلی ۱۰ اکتوبر۔ ڈاکٹر مختار احمد انصاری صدر کانگریس پارلیمنٹری بورڈ نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔

بمبئی کانگریس کے بعد گاندھی جی علیحدہ ہو جائینگے

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو ختم کرنے کی تجویز

گاندھی جی کی ترمیمات اور مفصل بیان

ترمیمات

منیلا میں تباہ کن طوفان مکانات منہدم سلسلہ رسل و رسائل بند

۲۵ ہزار پونڈ کا نقصان بہت سے جہاز خشکی پر چڑھ گئے

منیلا ۱۷ اکتوبر۔ امسال یہاں اس قدر طوفان آیا ہے جس سے بازاروں میں ایک ایک فٹ پانی چڑھ گیا ہے۔ ہزاروں مکانات منہدم ہو گئے ... ٹیلیفون اور دیگر رسل و رسائل کے ذرائع ... ٹوکیو کے کارخانہ اور روشنی کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ اتلاف جان کا اندازہ ابھی نہیں لگایا گیا ہے ... ۲۵۰۰۰ پونڈ کا نقصان ہوا ہے۔ طوفان نے بہت سے جہازوں کو خشکی پر دھکیل دیا اور بہت سے جہاز ... گورنر منیلا نے ایک دن کی عام تعطیل کا اعلان کیا ہے تاکہ شہر کے لوگ آسانی سے حالات کی بحالی کے لئے کام میں امداد کر سکیں۔

اطالوی افواج کا جنرل ایڈریاٹک پر اجتماع

شاہ الگزنڈر کے دوسرے قاتل کا اقبال جرم

لندن۔ ... اس بات کا ثبوت ملتا ہے ... اطالوی حکومت ...

بیان کیا جاتا ہے کہ شاہ الیگزنڈر کو قتل کرنے کے لئے سازشیوں نے ...

عہدیداروں کا انتخاب

... صاحب نائب صدر مجلس نے فرمائی۔ اور مندرجہ ذیل اصحاب عہدیداران مجلس (وارکان منتظمہ کمیٹی) منتخب ہوئے۔

(۱) شیخ عبدالغنی صاحب بی۔ اے (آنرز) ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر صدر مجلس

فقیر ... کی افواج کا معرکہ

ہوائی جہازوں اور مشین گنوں سے گولہ باری

بہت سے اشخاص ہلاک اور زخمی

مولانا آزاد سبحانی کی اپیل کا فیصلہ

دو سال کی سزا کے بجائے ... کی سزا

مولانا آزاد سبحانی نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت ...

کپورتھلہ کے انتظام میں اہم تبدیلیوں کا امکان

وزیر اعظم اور چیف جسٹس انگریز ہوں گے

بنگال کے طلبا میں ۶۲ فیصدی بیمار

کلکتہ ۱۷ اکتوبر۔ کلکتہ یونیورسٹی میں طلبا کی نگہداشت کے لئے جو کمیٹی قائم ہے اس نے ۱۹۳۳ء کی بابت اپنی سالانہ رپورٹ شائع کی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۹۳۳ء میں دس کالجوں میں ڈھائی ہزار طلبا کا طبی معائنہ کیا گیا۔ اب تک اس کمیٹی کی طرف سے ۲۸ ہزار ۲۰۶۷۵ لڑکوں کا معائنہ ہو چکا ہے جن لڑکوں کا طبی معائنہ کیا گیا ان میں سے ۶۲ فی صدی ... نکلے۔

آل انڈیا یونٹی بورڈ پر اعتماد

مسلمانان بدایوں کے عظیم الشان جلسہ کا آخری فیصلہ

مسٹر کریم الرضا خاں صاحب ایم اے کو رائے دی جائے

مسلمانان بدایوں کی مخالفت کے باوجود ... ہو گئے لیکن ہر وہ شخص جس نے ان افراد کے سابقہ مضامین اور تحریرات کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتا ہے کہ پبلک پر اس تبدیلی رائے کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔

ترہٹ ڈویژن کے مسلمانوں کی صحیح نمائندگی

شخصیتوں سے مرعوب نہ ہونا چاہئے

حسب معمول اس سال پھر اسمبلی اور کونسل کے نمائندوں کا جدید انتخاب ہونے والا ہے۔ ہندوستان کے تمام صوبوں اور کمشنریوں میں الکشن اور انتخاب کے ہنگامے ہو رہے ہیں۔ ہمیں اس وقت دوسرے صوبوں سے بحث نہیں ہم سردست ترہٹ اور بہار کی مسلم آبادی سے غرض رکھتے ہیں۔ درحقیقت انتخاب کی ساری ذمہ داری قوم پر ہے اور یہ وہ چیز ہے جس سے قوم کی اصابت رائے اور صحت فکر کا پتہ چلتا ہے۔ اس سے زیادہ قوم کی کیا بدبختی ہوگی کہ وہ اپنے نمائندوں کا صحیح انتخاب نہیں کر سکتی ہو۔ اور محض شخصیت سے مرعوب ہو کر اپنی آزادی رائے اور صلاحیت دماغی کو کھو دیتی ہو۔

لائق توجہ سوال

اب سوال یہ ہے کہ مسلمانان ترہٹ اب کس کو منتخب کریں؟ کوئی شبہ نہیں کہ یہ بات سوچنے کے قابل ضرور ہے۔ ہماری پریشانی اس وقت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے جب کہ اس کی طرف کوئی ذمہ دار اور قابل اعتماد جماعت توجہ نہ کرتی۔ لیکن جب یہ دیکھا کہ صوبہ بہار کی واحد ذمہ دار جماعت امارت شرعیہ صوبہ بہار کی واحد اسلامی جماعت ہے ...

آخری التماس

مسلمانان ترہٹ سے ہماری استدعا ہے کہ وقت کی نزاکت کو وہ سمجھیں گے اور اس رائے کو محض شخصیت سے مرعوب ہو کر کھو دینگے اور اس مرتبہ امارت شرعیہ کے فرمان اور رائے کے مطابق عمل کر کے ایسے شخص کو بھیجیں گے جو ہمارے حقوق کی بھی پوری نگہداشت کر سکے اور ... شریعت ... لئے بھی مقابلہ کر سکے۔ فقط

("فکری" احقر عظیم آبادی)

بجلی گرنے سے دو آدمیوں کی ہلاکت

چلتی ٹرین سے قیدی کا فرار

... اطلاع ملی ہے کہ ایک قیدی چلتی ٹرین سے فرار ہو گیا ... پولیس اسکو نیلور لے جا رہی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے ...

موتیابند

موتیابند ... کامیابی کی کوشش کی جاتی ہے آرام نہ ہو تو قیمت واپس

Hariyaoram
Pahchpota Bagal

محبوب عاشق کے قدموں پر

اکسیر موتیابند

فیض عالم شفاخانہ۔ بٹالہ ضلع گورداسپور

تبلیغی مرقع مفت

مع کلام مجذوب و دیگر مفید علمی مذہبی معلومات و ہدایات ... فرما کر طلب فرماویں ملنے کا پتہ:

منیجر مکتبہ دار التبلیغ دیوبند (یو۔پی)

مشکی عنبری حب ممسک خاص الخاص (مجرب)

طلائے بے نظیر مفت

امساک کی گولیاں

منیجر ... بالمقابل ... فتحپوری دہلی

ڈنکے کی چوٹ

نیر ... بانکی پور پٹنہ

ترطیب علاج

البشیر

جسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی" ٹیلیفون نمبر ۵۷۲۸

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول ـ بلال احمد زبیری (بی ـ اے) معاون ـ محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰	دہلی یوم چہارشنبہ ۱۴ رجب المرجب ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۴ء	نمبر ۳۰

معاصرین کے افکار و آراء

شریعت کانفرنس

غور سے سنو!

ہندستانیوں کو طعنہ

برہنہ کانفرنس

سوز نہاں

نبض کی ہر موج ہے نشترِ رگِ جاں کیلئے
ہر نفس پیغامِ بربادی ہے انساں کیلئے

دل بنایا ہی گیا تھا، سوزِ پنہاں کیلئے
زندگی دی ہی گئی تھی، کشمکش کے واسطے

یہ بھی اک تقریب تھی جورِ فراواں کیلئے
اپنے اندازِ کرم کی، مجھ سے تا دیلیں نہ کر

کفر کی بھی اک جھلک تکمیلِ ایماں کیلئے
اے مرے حسنِ عقیدت اے مرے نورِ یقین

زندگی سب سے بڑا دھوکا ہے انساں کیلئے
کچھ نہ پاکر بھی سمجھتا ہے کہ سب کچھ پا لیا

نذر لائے ہیں ترے حسنِ فراواں کیلئے
پھول، ذرے، کہکشاں، تارے، شفق، قوسِ قزح

رہ گئی ہے دولتِ ایماں و دیں آہ کے پاس
یہ بھی حاضر ہے نگاہِ کفر ساماں کیلئے

(مولوی منظر حسین آسر)

دلچسپ حقائق و معلومات

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو غور سے دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہوگئی اور اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے اور اس کے علاوہ جتنے مذاہب ہیں وہ سب باطل اور صراط مستقیم سے بھٹکا دینے والے ہیں ... اس کتاب کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنا چاہتے ہیں تو فوراً طلب کیجئے ...

ملنے کا پتہ ـ منیجر الجمعیۃ دہلی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol XX No 29 DELHI SATURDAY OCTOBER 20 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

... منیجر الجمعیۃ دہلی

ایک عالم دین کا انتقال پر ملال

مسلمانان ہندوستان و ریلوے کمپنیاں!

انجمن تعلیم القرآن "حکمی" کا سالانہ اجلاس

مرزائیت کے خرمن زندقہ پر حق و صداقت کی بجلی

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت خاص رعایت خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانح عمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں۔

جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھائیے

ملنے کا پتہ ـ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی ـ علمی ـ اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائے گا۔

ملنے کا پتہ ـ منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

مع

خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ ـ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تقریر سیرت

حضرت لوط اور ابراہیم علیہما السلام کی زندگی کا ایک واقعہ

مصائب کے وقت انبیاء کرام کی استقامت علی الحق

فرشتوں سے ہمکلامی اور قوم لوط کی بربادی

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند)

حضور کی زندگی کی قسم

دیکھئے ایک موقع پر اللہ رب العزت نے اپنے محبوب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی قسم کھائی ہے فرماتے ہیں لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون۔ اے محمد تیری جان کی قسم وہ لوگ اپنی نادانی اور سرکشی کے نشے میں بھٹک رہے تھے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس موقع پر حضرت حق نے نبی کریم صلی اللہ ...

ہوگئے اس عمر میں بچے ہونا ایک عجیب و غریب بات ہے۔ فرشتوں نے اس جواب کو سن کر کہا اتعجبین من امر اللہ کیا آپ کو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے حکم پر تعجب ہوتا ہے اس کے نزدیک تو یہ امر کوئی مشکل نہیں ہے جب وہ بدون ماں باپ کے پیدا کرسکتا ہے تو ماں باپ کی موجودگی میں کیا مشکل ہے۔ جب یہ قصہ ہوچکا تو حضرت ابراہیم نے لوط علیہ السلام کی قوم کیلئے سفارش شروع ...

...

اس کے بعد حضرت ابراہیم کو بشارت دی کہ آپ کے ہاں لڑکا ہوگا۔ اس بشارت کو سن کر سیدہ سارہ ... نے بطور تعجب فرمایا یا ویلتی ء الد و انا عجوز و ھذا بعلی شیخا ان ھذا لشیء عجیب۔ ہائیں میرے ہاں اس عمر میں بچہ ہوگا ...

زیادہ پریشان ہونے لگے تو فرمانے لگے اگر تم اپنی خواہش نفسانی سے ایسے ہی مجبور ہو تو میری بیٹیاں موجود ہیں ان سے نکاح کرلو۔ یہ کام شرعاً جائز بھی ہے اور اخلاقاً پاکیزہ بھی ہے۔ ھؤلاء بناتی ھن اطھر لکم۔ یہ میری بیٹیاں موجود ہیں اور یہ تمہارے لئے بہت پاکیزہ ہیں۔ اب خیال کیجئے حضرت لوط کیا ...

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

ترکی خواتین میدان عمل میں

استنبول اور انگورہ کے کارخانوں کی مزدور لڑکیاں

ترکی کے متعلق حال میں دلچسپ اعداد و شمار شائع ہوئے ہیں جن سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس وقت ترکی کا معاشرتی اور اقتصادی رجحان کس طرف ہے اور جمہوریت نے قلمرو ترکیہ میں کہاں تک انقلاب پیدا کیا ہے۔

ترکی کی کل آبادی غیر ملکیوں کے علاوہ ۱۶۰۰۰۰۰۰ ہے ان میں عورتوں کی تعداد ...۹۰۰۰۰۰ ہے۔

عورتوں میں ...۸۰۰۰۰ کاشتکار اور دس لاکھ شہری زندگی بسر کرنے والی ہیں استنبول اور انگورہ میں کاروباری تقسیم کے اعتبار سے عورتوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے ...

۱۴۰ پوتے، پڑپوتے اور سکڑپوتے اپنی پردادی کی تقلید کرنے لگیں تو یہ اکیلا خاندان ہی دنیا کے تاریخ گھرانوں کو ... کرسکتا ہے۔

ٹوکیو میں حکومت عراق کا سفارتخانہ

بغداد میں جاپانی سفیر کا تقرر

حکومت جاپان، بغداد میں اپنا قونصل خانہ کھولنے والی ہے جہاں جاپانی سفیر اقامت کرے گا۔ اسی طرح حکومت عراق بھی ٹوکیو میں عراقی قونصل خانہ کا افتتاح کرنے والی ہے۔

جاپان اور عراق میں تجارتی معاہدہ اور بصرہ، ٹوکیو کے درمیان بحری راستہ کے افتتاح کیلئے وزیر عراق متعینہ لندن کو حکم دیدیا گیا ہے کہ وہ جاپانی سفیر سے گفت و شنید شروع کردیں ...

کن ممالک میں بہوئی بکثرت آباد ہیں؟

دنیا کی عمر ترین رقاصہ

۱۰۷ برس کی عمر میں ناچنے کا شوق

جرمنی اور ڈنمارک زمین میں جھنس رہے ہیں

بلجیم و برطانیہ میں شراب نوشی کی کثرت

جرمنی اور آسٹریا میں ۴ گیلن کا اوسط ہے۔

مصری حدود پر ہوائی مستقر

حکومت مصری کی تجویز ہے کہ مصر کی شرقی اور غربی حدود پر ہوائی مستقر قائم کیا جائے۔ عنقریب یہ تجویز مجلس وزراء میں پیش کی جائے گی۔

شوق کن اے بلبل گلزار عشق

کان گل نو از گلستان می رسد

حضرت مفسر اعظم حکیم الامۃ مجدد ملت مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب تھانوی دام ظلہم کی مشہور و معروف و یگانہ روزگار تفسیر مسمّی بہ

مکمل بیان القرآن

کے (بعد نظر ثانی و اصلاح حضرت مؤلف دام ظلہم) طبع ہونے کی خوشخبری اور قیمت میں بے حد رعایت

بعد ملاحظہ خود بھی خریدار ہوں

اور احباب کو بھی ترغیب خریداری دیں

ہندوستان کے مفسر اعظم قبلہ و کعبہ حکیم الامۃ حضرت مولانا تھانوی دام ظلہم کی یہ تفسیر نہایت مختصر مگر کافی و شافی تمام شبہات کی دافع اور آیتوں اور سورتوں کے باہمی ارتباط میں بے نظیر ہونے کے علاوہ جس درجہ صحت و جودت مضامین والی ہے اور اپنی شان بھی نرالی اور تمام جدید تفسیروں سے زیادہ ...

...

خدا کا شکر ہے کہ اسکی کتابت قریب ختم ہے اور طباعت بھی شروع ہوگئی ہے۔ امید ہے کہ جلد از جلد کتاب تیار ہوکر بہ ناظرین ہوسکے مگر اس کام میں دو چیزوں کی ضرورت ہے۔ اول دعائے تکمیل بہ عافیت کی۔ دوسرے خود بھی خریدار ہونے اور احباب کو خریدار بنانے کی۔

مکمل بیان القرآن کی اصلی قیمت سولہ روپیہ (عـ۱۶) رکھی جاتی ہے۔ اور جو حضرات قبل طباعت خریداروں میں صرف نام لکھا دیں گے اور بعد تیاری خرید فرمالیں گے اُن کے لئے بارہ روپیہ (عـ۱۲) قیمت مقرر ہے محصول ڈاک وغیرہ بہر صورت ذمہ خریدار ہوگا۔

مکمل بیان القرآن مفت حاصل کرنیکی تدبیر اگر کوئی صاحب احباب کو ترغیب دیکر خریدار بنا دیں گے اور دس جلدیں اکٹھی خرید فرمالیں گے ان کو اس کوشش کے صلہ میں ایک جلد مفت دی جاویگی۔ امید کہ شائقین بہت جلد فرمائش کرکے اس رعایت سے مستفید ہوں گے۔

نوٹ:۔ زیادہ جلدوں کے خریداروں کو ریل سے مال منگانے میں سہولت ہوگی۔ لہٰذا اپنے نام و پتہ کے ساتھ اسٹیشن کا نام بھی درج فرمائیں۔

المشتہر

محمد شبیر علی۔ مالک اشرف المطابع تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

عراق ریلوے

(۱) نجف، کربلا، کاظمین اور سامرہ علاقی مقامات مقدسہ کی زیارت کا انتظام عراق ریلوے نے کیا ہے۔ یہ سفر نہایت قلیل کرایہ اور کم وقت میں طے ہوگا دوران سفر میں ہر ممکن آسائش بہم پہنچائی جائیگی۔

مکہ معظمہ کو جاتے ہوئے عراق کے مقامات مقدسہ کی زیارت کرو

حجاج کے لئے کوپن ٹکٹ جاری کردئے گئے ہیں جو ایک سو پچاس دن تک کارآمد ہوں گے۔

۵۰ کلو وزن اسباب پر کوئی زائد کرایہ نہیں لگایا جائے گا۔

شرح کرایہ درج ذیل ہے۔

بک "اے"

	تھرڈ کلاس	سکنڈ کلاس
نقل (بصرہ) سے کربلا تک اور کربلا سے بغداد یا کاظمین (جوادین سٹیشن) تک اور کاظمین سے سامرہ تک اور واپس براستہ کاظمین	۱۴/-/-	۴۲/-/-

نقل تک "بک بی" ...

مسئلہ ارتداد اور فسخ نکاح کا شرعی اور قانونی پہلو

پنجاب ہائی کورٹ کے دو مختلف فیصلے

برطانوی فیصلوں کو منسوخ کرانے کی ضرورت

مرض کا صحیح علاج اور علماء کا فرض

(از حاجی رحیم بخش صاحب وکیل لاہور)

حال ہی میں ہمیں راولپنڈی سے ایک فتویٰ موصول ہوا ہے جس پر ہندوستان کے اکثر علماء کرام نے اس مسئلہ کا شرعی پہلو واضح کیا ہے اور قاضی خاں عالمگیری اور دوسرے حوالوں کی بنا پر تحریر فرمایا ہے کہ

"اگر کوئی منکوحہ عورت مرتد ہوجائے تو اس کا نکاح اپنے خاوند سے فسخ تو ہوجاتا ہے لیکن نہ اس حد تک کہ وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح ..."

کتابوں سے اس فیصلہ میں درج کئے ہیں)

اس وقت فاضل ججوں کی یہ رائے تھی کہ ارتداد میں نیک نیتی اور اصلیت کا ہونا ضروری ہے۔ اور عدالتوں کو جب کبھی یہ واقعہ ان کے سامنے پیش آئے اس میں ان کی تلاش کرنی چاہئے۔ لیکن پنجاب میں ۱۹۲۷ء تک اس رائے پر عمل درآمد ہوتا رہا۔ ۱۹۲۷ء میں ہائی کورٹ لاہور کے جج مسٹر سکاٹ سمتھ نے یہ رولنگ دیدیا کہ

"عدالتوں کے لئے کسی شخص کو مرتد قرار دینے کے واسطے یہ دیکھنا ضروری نہیں کہ کیا اس شخص نے اپنا مذہب نیک نیتی کی بنا پر تبدیل کیا ہے بلکہ صرف اسقدر دیکھنا کافی ہے کہ اس نے مذہب اسلام چھوڑ دیا ہے یا نہیں"

اس رولنگ نے نیک نیتی اور اصلیت کے سوال کو بالکل اڑا دیا۔ اس کے ...

...

قانونی پہلو

...

فرانسیسی زبان میں جدید تاریخ اسپین

مسلمانوں کی شکست تہذیب و شائستگی کی شکست تھی

...

افسانہ

بہار و خزاں

آبائی رسم و رواج کی شدید گرفت

مولانا عبد السلام کی شریعت نوازی

میاں اختر کو پھر فریب

(۲۸)

والدہ:- اس لئے کہ بغیر لکائے ہم کھا نہیں سکتے۔

مولانا:- ٹھیک! اسی طرح سمجھ لو کہ بغیر تدبیر اور عمل کے ہم اپنی اصلاح بھی نہیں کرسکتے۔ یہ جو تم نے کہا کہ اگر قسمت میں برباد ہونا ہی لکھا ہے تو ہو کر رہیں گے اور اگر نہیں لکھا تو ہم خواہ کچھ کریں برباد نہیں ہوسکتے۔ یہ تمہارے ...

مولانا:- تم نے پھر وہی بات کہی جس سے میں منع کرچکا ہوں۔ تم نے یہ کیوں نہیں کہا کہ جب خدا اور اس کے رسول کا یہ حکم ہے تو مجھے کیا عذر ہوسکتا ہے؟ معلوم ہوا کہ تمہارے دل میں انسانوں کا تو احترام ہے مگر خدا اور اس کے رسول کی کوئی عزت نہیں ہے۔ اسلام اور شریعت کی باتوں کو سن کر تو بحث شروع کردی اور میاں اختر کا رجحان دیکھ کر راضی ہوگئیں۔ القرآن کریم نے اسی چیز کو ہوا و ہوس کی پیروی بتایا ہے چنانچہ ارشاد ہے۔ افرأیت من اتخذ الٰہہ ہواہ۔ اے نبی کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنا لیا ہے۔ یہ سب ہماری خواہشات ہیں کہ ہم اپنے نفس کی اپنے خاندان اور برادری کی اپنے رشتہ داروں کی پیروی کرنے کے لئے تو تیار ہوجاتے ہیں مگر خدا اور اس کے ...

اختر:- جس شان و شوکت کا خیال تمہارے ذہن میں ہے وہ اب حاصل نہیں ہوسکتی کیونکہ ہمارے پاس نہ روپیہ ہے نہ جائداد۔

والدہ:- بیس ہزار کی جائداد تو موجود ہے آخر یہ کس کام آئے گی؟

اختر:- اس جائداد کو برباد کرکے پھر کیا کریں گے؟

والدہ:- پھر کا خدا مالک ہے جس خدا نے اب تک عزت سے زندگی بسر کرنے کی توفیق دی ہے آئندہ بھی ہماری مدد کرے گا۔ ... تمہاری جان سلامت رہے جائداد بہت ہو جائے گی۔

(باقی آئندہ)

ضروری گزارش

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنا نمبر خریداری (جو کہ ان کے نام سے پہلے چٹ کے شروع میں لکھا ہوا ہوتا ہے) کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔ (مینیجر)

سچا ہمدم و رہبر بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کرکے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کیلئے دنیا میں بھی خوشی و ستاب کرنے کیلئے آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کرکے یہ کام شاستر بالکل مفت منگالیں۔

وید شاستری۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دوسرموں میں سے کوئی سرمہ حسب حال انتخاب کرکے استعمال کیجئے۔

سرمہ:۔ آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا، پرانے سے پرانے روہے کیلئے خصوصاً بحد مفید ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل تعالیٰ جملہ امراض کا ازالہ ہوجاتا ہے جن لوگوں کو کسی قسم کا مرض نہیں ہے وہ بھی اس کا استعمال کرکے اپنی آنکھوں کی حفاظت کرسکتے ہیں انشاء اللہ ان کی آنکھوں کو کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا۔

قیمت فی تولہ ... مع ... شیشی ...

سرمہ:۔ یہ سرمہ بھی اسی طرح تمام امراض چشم سوائے روہا اور پلکوں کے گرنے کیلئے مفید ہے خصوصاً موتیابند کے ابتدائی پانی کو نکال دیتا ہے اگر پانی جم گیا ہو تو اس کا استعمال مفید نہ ہوگا۔ طلباء یا دوسرے حضرات جو زفت و خواندگی کا کام زیادہ کرتے ہیں ان کیلئے خاص کر اس سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ عینک لگنے سے پہلے اگر اس سرمہ کا استعمال شروع کردیں تو انشاء اللہ عینک کی ضرورت نہ پڑے گی۔ قیمت فی تولہ ... تین ماشہ کی ٹکیہ ... محصول ڈاک و پیکنگ ذمہ خریدار۔ ملنے کا پتہ:۔ (مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند۔ دہلی

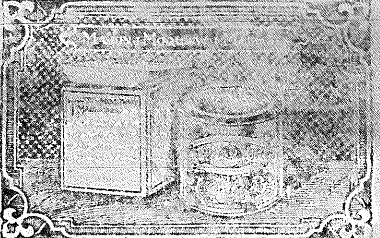

معجون مقوی معدہ (رجسٹرڈ)

یہ ... اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے جن کا ہاضمہ ... خراب ہوچکا ہو۔ تجربہ شاہد ہے کہ ... معجون معدہ اور آنتوں کو ... قوت پہنچاتی ہے قبض کی شکایت کو رفع کرتی ہے ... قیمت فی ڈبیہ ... (عـ)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

شربت اکسیر خاص (رجسٹرڈ)

... قیمت فی شیشی ...

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ ۱۴ ؍ رجب المرجب ۱۳۵۳ ہجری

کانگریس کی زندگی کا نیا دور

دستور اساسی میں اہم ترمیمات

کانگریس ۱۸۸۵ء میں قائم ہوئی اس کی زندگی کا ابتدائی زمانہ جس طرح گزرا وہ اس کی موجودہ تاریخ سے کوئی دور کا واسطہ بھی نہیں رکھتا۔ کانگریس ۱۵ سال تک محض ایک ایسی جماعت رہی جس کا تعلق خیرخواہانِ حکومت سے تھا خود انگریز بھی اس کے ساتھ وابستگی رکھتے تھے۔ اور اس کی حیثیت ایک سوشل مجلس سے ...

کی سعی کی گئی اور اس میں بہت بڑی حد تک کامیابی ہوئی اور کانگریس کے تمام نظام نے ملک کے چپہ چپہ میں کئی سال تک اس قدر زبردست ایجی ٹیشن جاری رکھا کہ حکومت کی جولیں ڈھیلی ہوگئیں۔ اور پھر اس کے چند سال بعد ہی آزادی کی تحریکات ۱۹۳۰ء اور ۱۹۳۲ء میں تمام ملک کے اندر نہایت کامیاب ہوئیں ...

شذرات

لارڈ لائڈ کا تازہ پیغام!

اسلحہ کی فراوانی ہے گو دنیا کو فریب دینے سے بہتر ہے کہ اپنے جرائم کا کھلم کھلا اعتراف و اعلان کر دیا جائے۔ اور اگر ایک مرتبہ پھر جنگ عظیم ہونی ہے تو وہ بھی ہو جائے۔

قادیان کانفرنس اور حکومت

قادیان میں احرار کانفرنس کیا منعقد ہوئی کہ نصرِ خلافت قادیان اور ایوان حکومت پر مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ ...

مولوی کریم الزماں خاں

مولانا شوکت علی صاحب کی امیدواری کے متعلق مراد آباد کے کلکٹر نے جو فیصلہ کیا تھا اس کے مطابق مولانا شوکت علی صاحب روہیلکھنڈ و کمایوں کے حلقہ سے اسمبلی کے لئے امیدوار رکھے نہیں ہوسکے ...

دیہاتی صنعتوں کا احیاء اور گاندھی جی

حوادث واحکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ...

الجواب

...

فقیر محمد سعید کان اللہ لہ

الجواب صحیح – محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ...

الجواب

...

حبیب المرسلین عفی عنہ، نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب

...

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

قارئین کرام کو اطلاع

قارئین کرام کی خدمت میں اخبار کا پرچہ ایک روز کی تاخیر سے پہنچ رہا ہے ...

دارالحکومت

عربک کالج میں مدرسہ شبینہ

مفت تعلیم کا انتظام

ایسے حضرات کو تعلیم دینے کے خیال سے جو وقت کی کمی کے باعث دن کو تعلیم حاصل نہیں کرسکتے عربک کالج سوشل سروس سوسائٹی نے ایک مدرسہ شبینہ بغیر کسی فیس کے جاری کیا ہے۔ مدرسہ کا وقت ۷ بجے سے ۸ بجے تک ہے ...

مینے مصر میں پان اسلامزم پر کوئی تقریر نہیں کی

ڈاکٹر انصاری صاحب کا تردیدی بیان

آج صبح ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری کانگریس کے اجلاس میں شرکت کے لئے بمبئی روانہ ہوگئے ...

دہلی میں انتخاب کی تاریخیں

جامعہ ملیہ اسلامیہ کا یوم تاسیس

بصرہ میں آتشزدگی سے تیس ہزار پونڈ کا نقصان

کھجور کے ۲۵ ہزار بکس جلکر خاک ہوگئے

سمندر میں ایک مسلمان اور ایک سکھ کی لاش

لنکا میں کوئی سرکاری افسر مقروض نہ ہونے پائے

ایک ماہ میں ۵ ۴ قتل

صوبہ سرحد میں مار اماری کا زور

علیحدگی کے بارہ میں کانگریسی کارکنان بھی گاندھی جی کے ہم خیال ہوگئے

سوشلسٹ پارٹی کے فوری مطالبات اور آئندہ حکومت کا آئینی پروگرام

مکمل آزادی سے مراد برطانیہ سے کلی انقطاع ہے

بمبئی ۲۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی نے اپنی علیحدگی کے سلسلہ میں کانگریسی کارکنوں کو ہموار کرلیا ہے ...

کانگریس ورکنگ کمیٹی کی تجاویز

عدم تعاون اور سول نافرمانی پر اعتقاد

بمبئی ۱۹ اکتوبر۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے تین گھنٹے کی متواتر بحث و تمحیص کے بعد مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے ...

بمبئی میں تین دوکانیں جلکر خاک

مالدیپ کے سلطان کا پر امن عزل

مومن کانفرنس کے وفد کا دورہ

جمعیۃ علماء ہند میں جمعیۃ علماء کانپور کا ادغام

مخالفین کے مکروہ پروپیگنڈہ کی حقیقت

مولانا عبدالحامد صاحب بدایونی کا بیان

(دستخط عبدالحامد قادری بدایونی)

دیہاتی صنعت و حرفت کا دوبارہ احیاء

گاندھی جی کی ایک نئی اسکیم

خان عبدالغفار خاں کی کھادی بازار کا افتتاح

ہوائی دوڑ کے حیرت انگیز نظارے

کئی جہازوں کو حادثات پیش آگئے

لندن ۲۰ اکتوبر۔ کل صبح ملڈن ہال ہوائی مستقر میں حیرت انگیز نظارے دیکھنے میں آئے ...

ہماری بحری قوت پر دنیا کا امن منحصر ہے

لارڈ لائڈ کا پریشان کن بیان

جرمنی میں حکومت اور گرجا کا تصادم

کوئی پادری حکومت کی اطاعت نہ کرے

اجودھیا کے فسادی ہندوؤں پر ٹیکس

قانونی کی آبادی سے ۸۵ ہزار کا مطالبہ

۳۲ فوجی سپاہی ہلاک ہوگئے

پانچ باغیوں کو سزائے موت

روس میں ۹ اشخاص کو قید و موت کی سزا

یوگوسلیویا کا کابینہ مستعفی ہوگیا

ہندوستان میں ۱۴ ہزار ٹن چاول کی درآمد

کانگریس اصول کی خاطر انتخابات میں شریک ہوئی ہے

حکومت اور کانگریس کی جنگ اور مسٹر آصف علی کی تائید

دہلی میں ڈاکٹر انصاری صاحب کی زبردست تقریر

اسمبلی کے انتخاب میں ہمارا کسی ذات واحد یا کسی خاص شخص کا مقابلہ نہیں ہے بلکہ ہمارا مقابلہ اصول کے مطابق ہے کانگریس ملک کی سب سے بڑی سیاسی انجمن ہے جس نے آزادی کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کی ہے اسمبلی کا داخلہ بھی اسی مقصد عظیم کے مطابق ہے ان الفاظ میں ڈاکٹر انصاری صاحب نے کل جمعہ کی شام کو ایک عام جلسہ میں مسٹر آصف علی کی امیدواری کی تائید کی۔

بھونکتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ہندوستان کا یہ کتا صرف بھونک ہی نہیں رہا ہے بلکہ انگلستان کے گوشت کو بھی اس نے اپنے دانتوں میں دبوچ لیا ہے اور وہ اس کو گرا کر رہے گا۔

اسمبلی میں داخلہ کا پروگرام

اس پروگرام کو گذشتہ ماہ مارچ میں اس دہلی میں بنایا گیا تھا اور ان تھوڑے ہی دنوں میں اس کی بدولت ملک میں کافی بیداری پیدا ...

کھلی چٹھی کا جواب

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے ایک زرد اشتہار کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ اسکو پڑھ کر مجھے سخت افسوس ہوا اور شرم بھی آئی کہ مسٹر آصف علی کے مقابلہ میں کھڑے ہونے والے اس قدر ذلیل چیزوں پر اتر آئے یہ کس قدر شرم کی بات ہے کہ دہلی سے جو امیدوار اسمبلی کے لئے کھڑے ہوئے ہیں وہ ایسی گندی چیزیں لوگوں کے سامنے لے آئے۔ میرے عزیز مسٹر آصف علی کی زندگی کے متعلق جو دریافت کیا گیا ہے کاش جناب حکیم محمد اجمل خاں صاحب مرحوم بھی آج زندہ ہوتے اور اس موقع پر تشریف رکھتے ہوتے، کیونکہ اسی قسم کی چیز ہمارے سامنے اس سے پہلے بھی لائی گئی تھی اور ہم نے اس کی پوری تحقیقات کی تھی ہم اس نتیجے پر پہونچے تھے کہ یہ بالکل غلط اور افترا پردازی ہے اور اس معاملہ میں میں اور حکیم صاحب مرحوم دونوں ہم خیال تھے۔

حکومت اور کانگریس کی جنگ

اس وقت کانگریس اور حکومت کے درمیان جنگ ہے کانگریس ملک کو آزاد کرانا چاہتی ہے اور حکومت کے جابرانہ قوانین سے چھڑانا چاہتی ہے ...

کہا جاتا ہے کہ کانگریس جو مطالبہ کر رہی ہے وہ تمام ملک کی طرف سے نہیں ہے اس لئے کانگریس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ایسے نمائندے جمع کئے جاویں جو کہ نمائندہ اسمبلی میں منتخب کرکے دستور اساسی کو تیار کریں ...

ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ میرا دعویٰ ہے کہ ہندوستان کے سامنے اس سے قبل اس سے زیادہ اہم کوئی سیاسی تجویز پیش نہیں کی گئی یہ ایک ایسی تجویز ہے کہ اس کے ذریعہ ہندوستان میں عظیم الشان حیاتی تیاری ہوسکتی ہے ...

ابھی تھوڑے دن ہوئے کہ آپ نے اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ ایک بڑے برطانوی مدبر نے کہا تھا کہ قافلہ جب آگے بڑھتا ہے تو کتے بھونکتے ...

ہندوستانی جلاوطن واپس نہیں آسکتے

لندن (بذریعہ ڈاک) مسٹر جارج لانسبری لیبر لیڈر ممبر پارلیمنٹ ایک عرصہ سے اس امر کی کوشش میں لگے ہوئے تھے کہ ہندوستان کے جو جلاوطن اپنے ملک سے باہر اپنی زندگی کے دن گذار رہے ہیں اور جنہیں اپنے وطن میں واپس جانے کی اجازت نہیں، پابندیوں سے آزاد کرائے جائیں ... لیکن اب ان کی طرف سے بھی جواب دیدیا گیا ہے کہ وہ اس معاملہ میں کچھ نہیں کرسکتے کیونکہ گورنمنٹ ہند پابندیاں دور کئے جانے کے حق میں نہیں ہے۔

لندن کے کانگریسیوں کو اجازت نہیں ملی

لندن۔ لندن کانگریس کمیٹی کے چند ڈیلی گیٹ ہندوستان جانا چاہتے تھے تاکہ بمبئی کانگریس میں شرکت کریں۔ ان کی طرف سے گورنمنٹ سے اجازت طلب کی گئی، معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے ان کو ہندوستان جانے کی اجازت نہیں دی ... اس پابندی کے خلاف ناراضگی کا اظہار کیا جارہا ہے اور کوشش کی جائے گی کہ اس پابندی کو دور کرایا جائے۔

گاندھی جی کی ترمیمات پر غور کرنے کیلئے ایک کمیٹی مقرر کردی گئی

کھادی کے لازمی استعمال پر مولانا ابوالکلام آزاد کا اصرار

کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی کارروائی

بمبئی ۲۰ اکتوبر۔ آج کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا جس میں چار گھنٹہ کی بحث و تمحیص کے بعد کانگریس کے سرکردہ ارکان کی ایک کمیٹی گاندھی جی کی ترمیمات پر غور کرنے کے لئے قائم کی گئی۔ یہ کمیٹی کانگریس کے دستور اساسی میں ان ترمیمات کے متعلق غور کرے گی جو گاندھی جی نے پیش کی ہیں۔ ورکنگ کمیٹی میں اس کے متعلق ایک تجویز منظور کی گئی ہے جس میں ۱۷ ستمبر کے گاندھی جی کے بیان اور پیش کردہ ترمیمات پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی کی تشکیل عمل میں لائی گئی۔ کمیٹی کے ارکان میں گاندھی جی، مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی، ڈاکٹر پٹابھی، مسٹر منشی، مسٹر جے رام داس دولت رام سرکردہ کانگریسی ارکان شامل ہیں یہ کمیٹی کل تک اپنی رپورٹ پیش کردے گی۔

مولانا ابوالکلام آزاد بمبئی پہونچ گئے ہیں ...

... ہوجانا چاہئے۔

آج آل انڈیا سوشلسٹ کانفرنس میں چار گھنٹہ کی گرما گرم بحث کے بعد وہ اہم قرار دادیں منظور کی گئیں جن میں ہندوستان کی کامل آزادی کے متعلق ... کی وضاحت۔ بنیادی حقوق کی ترقی اور کراچی کی تجاویز میں تبدیلی پر زور دیا گیا ہے۔

حضور نظام کی سالگرہ کی تقریبات

حیدرآباد کے غیر مسلموں کا اظہار عقیدت

حیدرآباد (دکن) ۱۸ اکتوبر۔ گذشتہ ہفتہ اعلیحضرت حضور نظام کی سالگرہ مبارک کی تقریب سعید پر ریاست حیدرآباد کی سکھ ہندو اور پارسی جماعتوں نے اعلیٰ حضرت شہریار کی خدمت اقدس میں سپاسنامے پیش کیا جس میں ذات ہمایونی کی درازی عمر کی دعا کے ساتھ شاہی خاندان کے ساتھ اظہار وفاداری کیا گیا تھا اور ان جماعتوں کو حکومت نظام کی طرف سے ہر سہ جماعتوں کو جو مذہبی آزادی عطا کی گئی ہے، نیز شہریار دکن کی رواداری ہمدردی اور تحفظ مذہب کے لئے ایڈریس میں اعلیٰ حضرت کا شکریہ ادا کیا گیا تھا۔

حیدرآباد سے ایک مولوی صاحب کا اخراج

سکندرآباد ۱۸ اکتوبر۔ حکومت نظام نے مولوی مصباح الاسلام میرٹھی کے اخراج کا جو حکم دیا تھا اس کے مطابق حیدرآباد پولیس نے کل ان کو ریاست کے حدود سے خارج کردیا۔ معلوم ہوا ہے کہ مصباح الاسلام صاحب نے حیدرآباد اور سکندرآباد میں چند تقریریں ایسی فرمائیں جن سے شیعہ حضرات کے جذبات کو ٹھیس لگی ... مولوی صاحب کو ریاست سے ... ماہوار وظیفہ بھی ملتا ہے۔

میاں عبدالقیوم کی اپیل دائر کردی گئی

کراچی ۱۸ اکتوبر۔ مسٹر نتھورام کے قتل کے سلسلے میں عبدالقیوم کو سزائے موت ملی تھی۔ اس کے خلاف ... اپیل دائر کردی گئی ہے ... معلوم ہوا ہے کہ دونوں جج آجکل رخصت پر ہیں اور انہیں ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ... اپیل کی سماعت کریں۔

پنجاب کے تین سب ججوں پر رشوت کا الزام

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ جب سے پنجاب ہائیکورٹ نے کچہریوں سے رشوت ستانی کو ہٹانے کی مہم جاری کی ہے، کئی سب ججوں کے متعلق رشوت ستانی کی شکایات پہنچی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس وقت تک تین سب ججوں کے خلاف ہائیکورٹ میں مسلیں تیار ہوگئی ہیں اور چار سب ججوں کا معاملہ تو بہت جلد ختم ہونے والا ہے۔ ایسے تمام معاملات کی پڑتال اور تحقیقات کے لئے مسٹر بلیکر کو تعینات کیا گیا ہے۔

ہندوستان میں زنانہ پولیس بھرتی کیجائے گی

بمبئی ۱۹ اکتوبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت کمسن مجرموں اور ملزم یا مجرم عورتوں کی نگہداشت وغیرہ کے لئے زنانہ پولیس بھرتی کرنے پر غور کر رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہندوستانی رنگروٹ عورتوں کو تربیت دینے کے لئے یوروپین تربیت یافتہ زنانہ پولیس کی چند عورتیں یہاں بلائی جائیں گی۔

معاصر زمیندار سے ضمانت طلب کرلیگئی

تین ہزار روپے داخل کرنے کا حکم

لاہور ... اکتوبر۔ معاصر زمیندار سے حکومت پنجاب نے ۱۵ ستمبر کے پرچہ میں "لکیر ہی پلول کا گدھا" کے عنوان سے ایک ناکامی مضمون شائع کرنے کی بنا پر اخبار سے تین ہزار روپے کی ... ضمانت طلب کرلی ہے ... خان بہادر ... مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ما علیہ کے متعلق تھا ... اور اخبار احسان سے بھی ضمانت طلب کی جاچکی ہے۔

نئی اسمبلی کے ساتھ کانگریس کا سالانہ اجلاس

بمبئی ۱۹ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگریس لیڈروں میں پرائیویٹ طور پر نئی اسمبلی کے اجلاس کے موقعہ پر بمقام دہلی کانگریس کا سالانہ سیشن منعقد ...

بحرالکاہل پر اقتدار کا مطالبہ

جاپان کی اسلحہ بندی کا نیا پروگرام

لندن ۱۹ اکتوبر۔ کابینہ وزارت نے کل فیصلہ کیا ہے کہ ۱۸ دسمبر کو پارلیمنٹ کا موجودہ اجلاس ختم ہونے سے قبل ایک دن تخفیف اسلحہ کے مسئلہ پر دارالعوام کو بحث کرنے کی اجازت دیجائے گی۔

ایڈمرل یاماموٹو نے رائٹر کے نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے کہا جاپانی نمائندے درحقیقت ایک نیا راور خشک پروگرام لے کر آئے ہیں جاپانی تجویز یہ ہے کہ معاہدہ واشنگٹن کے تناسب کا جگہ تمام کرۂ ارض کے لحاظ سے ... کے بدلے ... کی نسبت چاہیے گا۔

اس بیان کا یہ مفہوم لیا جاتا ہے کہ جاپان بحرالکاہل پر کامل اقتدار حاصل کرنا چاہتا ہے چنانچہ اسی وجہ سے وہ آبدوز کشتیوں اور ہوائی جنگی جہازوں کو قائم رکھنے کا حامی ہے اور ہوائی جہاز سے جانے والے جنگی بحری جہازوں کو ہٹانے کا مخالف ہے۔

گاندھی جی اور خاں صاحب کے خیموں کا رنگ

بمبئی ۱۸ اکتوبر۔ خان عبدالغفار خاں کل صبح یہاں پہنچ رہے ہیں انہوں نے استقبالیہ کمیٹی کو لکھا ہے کہ میں سپاہی ہوں میرے لئے خاص انتظام کرنے کی ضرورت نہیں مگر اس کے باوجود ان کا شاندار استقبال کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی استقبالیہ کمیٹی نے اب کے لیڈروں کے قیام کی جھونپڑیوں کے رنگ کے سلسلہ میں نئی جدت کی ہے۔ خان برادران کی جھونپڑی کا رنگ خون کی طرح "سرخ" ہوگا ... گاندھی جی کے کوارٹروں کا رنگ زرد ہوگا ... سردار پٹیل کے کوارٹر کا رنگ "سبز" ہوگا یعنی کسانوں کا نشان اور بابو راجندر پرشاد صدر کانگریس کی جھونپڑی کا رنگ "کیسریا" یعنی جنگ کا نشان ہوگا۔

جنوبی ہند کے ایک مجاہد آرہے ہیں

موتمر نوجوانان اسلام جنوبی ہند کے معتمد سید سلطان محی الدین یمنی مدراس سے دورہ کرتے ہوئے جے پور پہنچے وہاں سے آپ دہلی تشریف لائیں گے اور چند روز قیام فرمائیں گے۔ آپ کا مقصد جنوب کا پیغام شمال کے نوجوانوں کو سنانا ہے۔ موصوف نے جنوبی ہند میں ترغیب الصلوٰۃ، تنظیم المساجد، بیت المال اور جمعیۃ الانصار کی تحریک جاری کی جس میں بہت بڑی کامیابی حاصل ہوئی ... امید ہے کہ مسلمانان دہلی آپ کے مفید کام اور مفید مشوروں سے استفادہ کریں گے۔

مسلم کانفرنس قادیان میں اسلحہ لیجانے کی ممانعت

قادیان (گورداسپور) ۱۶ اکتوبر۔ چند برچھیاں برآمد ہونے کی وجہ سے حکومت پنجاب نے حکم جاری کیا ہے کہ مسلم کانفرنس میں جو یہاں قادیان میں ۱۹ اکتوبر سے ہوگی۔ کوئی شخص کسی قسم کا ہتھیار جن میں لاٹھیاں بھی شامل ہیں رکھنے کی ممانعت کردی ہے۔

قانون مفاہمت کا جنازہ جلادیا گیا

بمبئی ۱۰ اکتوبر۔ بمبئی کے مزدور گذشتہ سات روز سے "قانون مفاہمت" کا پتلا بنا کر اس کا جنازہ نکال رہے ہیں گذشتہ رات کو ایک عام جلسہ میں جلایا گیا۔

بہت سے مزدور لیڈروں نے اظہار کیا اور کہا کہ ایکٹ مزدور طبقہ کی ترقی کے راستہ میں زبردست رکاوٹ ثابت ہوگا۔

سود در سود کی لعنت کو دور کرنے کی کوشش

شرح سود میں تخفیف اور ثالثی فیصلہ کی طاقت

پنجاب قرضہ بل پر مجلس منتخبہ کی سفارشات

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ کل پنجاب لیجسلیٹو کونسل کا سہ ماہی اجلاس شروع ہوا۔

پنجاب قرضہ بل کے متعلق مجلس منتخبہ کی جس رپورٹ کا پبلک انتظار کر رہی تھی وہ آج کونسل میں پیش کی گئی رپورٹ ہذا سے معلوم ہوتا ہے کہ مجلس منتخبہ نے بل میں اہم تبدیلیاں کی ہیں۔ جن میں سے حسب ذیل قابل ذکر ہیں۔

اصل بل میں سود کی زیادہ سے زیادہ شرح چھ فی صدی کھلے قرضہ کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ مجلس منتخبہ نے اس شرح کو اور گھٹا کر کھلے قرض کے لئے ۱۲½ فی صدی اور کفالتی قرض کے لئے ۸ فی صدی رکھی ہے۔

...

رپورٹ کا ایک قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ ان پر جتنے ممبروں نے دستخط کئے ہیں۔ ان میں ہر ایک ممبر نے رپورٹ کے ساتھ اختلافی نوٹوں پر بھی دستخط کئے ہیں اور اس امر کا حق محفوظ رکھا ہے کہ وہ کونسل میں کمیٹی کے فیصلوں کو ترمیم کرانے کی کوشش کریں گے۔ رپورٹ کے پیش ہونے کے بعد حکومت کی طرف سے ضمنی مطالبات پیش ہوئے جو سب منظور ہوگئے صرف ایک پر چودھری اللہ داد خاں کی مخالفت کی وجہ سے بحث ہوئی۔

قرآن کریم کی طباعت اور اشاعت کا اہم سوال

اسمبلی میں قانون بنوانے کی ضرورت

مورخہ ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ کو جمعیت تعلیم الاسلام محمدی ضلع جھنگ کا ایک جلسہ عام جناب شیخ محمد عبداللہ صاحب (اسرائیلی شاہی) کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں تلاوت کلام اللہ کے بعد ناظم جمعیت نے موضوع جلسہ بیان کرنے پر صاحب صدر نے ایک پُرمغز پر جوش تقریر میں فضائل کلام آلہی اور خصائل مسلمانان قرون اولیٰ بیان فرما کر مجمع میں رقت پیدا کردی جس کے بعد ناظم جمعیت نے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کیں۔ جو اتفاق رائے پاس ہوئیں:۔

...

(۱) اور تمام ممبران اسمبلی ... مخلصانہ گذارش کرتا ہے۔ کہ بہت جلد ایک ایسا قانون پاس کرائیں جس کے ذریعہ غیر مسلم پریس مسلمانوں کی مقدس مذہبی کتاب قرآن مجید اور تمام دینیات کی دیگر کتب۔ حدیث شریف۔ فقہ و تفسیر و تواریخ وغیرہ ہرگز طبع نہ کرسکیں اور نہ ہی غیر مسلم کتب فروش انہیں فروخت کرسکیں۔ چونکہ یہ کام خالص مسلمانوں کا مذہبی کام ہے۔ اس لئے یہ خدمت صرف مسلمان ہی اس صورت میں ادا کریں۔ کہ ہر صوبہ کے مسلمانوں کی کسی مسلمہ و متفقہ انجمن کو اس کے متعلق صحت طبع حاصل ہوں جن کی سند صحت کے بغیر کوئی مسلم طبع شائع نہ کرسکے۔ ایسی تصحیح کنندہ مجلس عام جمہور مسلمین کے انتخاب سے ہو جس میں "عالم" "حفاظ" و "قرآ" شامل ہوں۔ جو امانت و دیانت سے کام لیں۔ اور جو پریس (مسلم یا غیر مسلم) اس قانون یا مجلس مذکورہ کے قواعد کی خلاف ورزی کرے۔ اسے مناسب سزا ہو۔

(۲) جلسہ ہذا کی کارروائی بعض اخبارات کو روانہ کی جائے۔ فقط

(محمد نواز سیالوی۔ ناظم جمعیت تعلیم الاسلام مقام محمدی۔ حلقہ بھوانہ ضلع جھنگ پنجاب)

پراونشل مسلم ایجوکیشنل کانفرنس صوبہ متحدہ کا اجلاس

امسال پراونشل کانفرنس کا سالانہ اجلاس ۱۷، ۱۸، ۱۹ نومبر ۱۹۳۴ء کو زیر صدارت راجہ سید محمد مہدی صاحب ممبر کونسل رئیس پیر پور ضلع فیض آباد بمقام مظفرنگر منعقد ہوگا مجلس استقبالیہ کے صدر نواب زادہ محمد لیاقت علی خاں صاحب ایم۔ اے۔ آکسن بیرسٹرایٹ لا ڈپٹی پریسیڈنٹ یو۔پی کونسل رئیس کرنال اور سکریٹری ... صاحب رئیس کیٹری ضلع مظفرنگر ہیں۔ اس کانفرنس میں مشہور ماہرین فن تعلیم اور بعض نامور ہمدردان تعلیم کی بصیرت افروز تقریروں کے علاوہ جو مسلمانوں کی اہم تعلیمی ضروریات کے متعلق ہوں گی علمائے کرام کے بابرکت وعظ بھی ہوں گے۔

اس کانفرنس میں جو تعلیمی مسائل ... صوبہ متحدہ کا وہ ریزولیوشن ہے جو اراگست ۱۹۳۴ء کو شائع ہوا ہے اور جس کے ذریعہ سے گورنمنٹ ... اسلامیہ ہائی اسکول معرض خطر میں پڑ جائیں گے۔ اس ریزولیوشن کے متعلق دفتر کانفرنس نے صوبہ کے تمام منیجران اسکول کو ضروری سوالات بھیجکر ان کی رائیں طلب کی ہیں یہ رائیں کانفرنس کے اس اجلاس میں پیش ہوں گی اور ان کے متعلق ماہرین تعلیم کا فیصلہ گورنمنٹ میں پیش کیا جائے گا۔

اجلاس پراونشل کانفرنس کی فیس ممبری مبلغ تین روپیہ اور فیس وزیٹری ایک روپیہ لی جائے گی اور ممبران بیرونجات کے قیام وطعام کا انتظام مجلس استقبالیہ کرے گی۔

امید ہے کہ اس اہم اجلاس کو آپ خاص طور پر اپنی شرکت سے کامیاب بنائیں گے اور اپنے احباب کو بھی شرکت پر توجہ دلائیں گے۔

(نظامی جائنٹ سکریٹری)

مولوی عبدالحمید خاں صاحب کا چھپرہ میں ورود

رائے عامہ کی زبردست تائید

مولوی عبدالحمید خاں امیدوار لیجسلیٹو اسمبلی منتخب از امارت شرعیہ بہار آج صبح کی گاڑی سے چھپرہ تشریف لائے۔ جناب ممدوح نے سب سے پہلے مولوی ... صاحب کا شکریہ ادا کیا ...

چھپرہ کے متفقہ التماس پر مولوی عبدالحمید خاں کی حمایت کے خیال سے واپس لے لی۔

مولوی عبدالحمید خاں مقامی ذی وقار ارباب الرائے سے ملکر بہت خوش ہوئے اور چھپرہ کی امیدافزاؤں تحریر سے ... بعد نماز جمعہ اہل حدیث جماعت کی چند شکایات کا جواب نہایت خوش اسلوبی سے دیا جس سے حاضرین جماعت اہل حدیث بہت مطمئن ہوکر امیدوار موصوف ...

مراد آباد میں منشیات کے خلاف جہاد

مراد آباد ۱۶ اکتوبر تا ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۴ء انجمن پرہیزگاری کی طرف سے اس محلہ میں جہاں ہیجی قوم کی آبادی زیادہ ہے عظیم الشان اجلاس کئے گئے جس میں کثیر تعداد ہر قوم و ملت اور فرقے کی شریک ہوئی مسٹر ایس۔ ڈی۔ ایل جوہری ایم۔ اے۔ ایل۔ ٹی کی محنت شاقہ اور جانفشانی سے مراد آباد میں پہلی مرتبہ ایسے مفید جلسے کیمبرلس سوسائٹی کی طرف سے دیکھنے میں آئے ہیں جن میں ایچ۔ آر ولسن بی۔ اے۔ ایل۔ ٹی نے بذریعہ میجک لالٹین پُرزور لکچر دیئے اور انہیں ڈاکٹر خدا مشتاق حسین صاحب صدر انجمن فدائے سنت نے نہایت پُرزور اور مؤثر تقاریر فرمائیں جن میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے انسانی تکمیل زہد، تقویٰ، پرہیزگاری، محبت، ہمدردی کو انسانی شرافت کا جزو اعظم قرار دیکر شراب، تمباکو، افیون، بھنگ، چرس، پر پُرمعنی لیکچر دیا اور حفظان صحت کی کامیابی کے لئے تہ دل سے دعا ہوئی۔

(سید ظفر امام۔ بی۔ ایس۔ سی چھپرہ)

پر نہایت عالمانہ تقاریر ... مراد آباد کا بچہ بچہ ... ہورہی ہے جلسے نہایت کامیاب اور مفید رہے اب مسٹر ایس۔ ڈی۔ ایل جوہری نے ڈاکٹر صاحب سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنی خدمات انجمن اصلاح دیہات کو عنایت فرمائیں۔ مسٹر جوہری جو انجمن اصلاح دیہات کے روح رواں اور موجد ہیں مع ڈاکٹر صاحب موصوف پیدل دورہ پر روانہ ہونے والے ہیں۔

(سکریٹری انجمن فدائے سنت مراد آباد)

ہندو بیوگان کو عقد ثانی کی اجازت

حیدرآباد کونسل میں قانون منظور ہوگیا

سکندرآباد ۱۸ اکتوبر۔ حیدرآباد کونسل نے ہندو خواتین کی دوسری شادی کا مسودہ قانون، آرار کی مخالفت اور ۹ آرار کی حمایت سے منظور کردیا یہ بل ہائیکورٹ کے سابق جج پنڈت کشور راؤ نے پیش کیا تھا۔

راجہ بہادر رائے لچھمی ناتھ نے بل کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ شاستروں میں ہندو بیوگان کی شادی کے متعلق کوئی ایسی چیز موجود نہیں جس سے انکار ثابت ہو۔ مزید براں اہل ہنود کی اکثریت اس بات کے حق میں ہے کہ شاستر بیوگان کی دوبارہ شادی کی اجازت دیتے ہیں۔

نواب رفعت یار جنگ اور مسٹر عبدالحسین سید علی نے بل کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس قانون کے نفاذ سے ہندو بیوگان دوبارہ شادی کرنے پر اپنے پہلے خاوند کی جائداد کے حصہ سے محروم ہوجائیں گی۔

آئرلینڈ میں غیر ملکی موٹروں کا داخلہ ممنوع

جنیوا ۱۷ اکتوبر۔ اخبارات میں مسٹر ڈی ویلرا کی خفیہ سرگرمیوں کا مختصر سا حال شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ مسٹر ڈی ویلرا کی نئی اسکیم یہ ہے کہ وہ ہر قسم کے کارخانے ملک میں جاری کررہے ہیں جن میں آئرش مزدور ہی کام کرسکیں گے انہوں نے خود ایک ملاقات میں بتلایا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۳۵ء سے تمام غیر ملکی موٹر کاروں کا داخلہ آئرلینڈ میں ممنوع قرار دیدیا جائے گا اور بسوں میں صرف آئرلینڈ کا پٹرول استعمال ہوسکے گا۔ گورنمنٹ کارخانے کھولنے کے لئے دس لاکھ پونڈ کا قرضہ لینے والی ہے۔

گھوڑا اور مسافر غرق

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

رسالہ معراج النبی ﷺ

وَیدحکیم بنجاؤ
اگر آپ حکیم، ویدیا، ڈاکٹر ... ہیں تو کتاب تجربات قیمتی کا ضرور مطالعہ کیجئے ... المشتہر مینیجر بال جیون کارپالیہ علیگڑھ شہر یوپی

تبلیغی مرقع مفت
مصور کلام مجذوب و دیگر مفید علمی، مذہبی، ملی معلومات وہدایات وغیرہ محصولڈاک تین پیسے کا ٹکٹ ارسال فرماکر طلب فرماویں۔ ملنے کا پتہ: مینیجر مکتبۃ التبلیغ دیوبند (یو۔پی)

ڈنکے کی چوٹ
... مینیجر طبی کیمیکل ورکس باندھ کوٹھی نمبر ... بستی پور (بہار)

البشیر
مسلمانوں کا قومی آرگن ہفتہ وار صفحہ ۸ شہر اٹاوہ سے شائع ہوتا ہے ... مینیجر البشیر اٹاوہ

بہترین بنگالہ کوٹھی زردہ قوام گولی
احمد حسین دلدار حسین تاجر تمباکو کوٹھی لکھنؤ سے طلب فرمائیے

مرآۃ المثنوی
مرتبہ قاضی تلمذ حسین صاحب ایم۔ اے رکن دارالترجمہ۔ جامعہ عثمانیہ
مثنوی شریف کا یہ وہ جامع و بے نظیر خلاصہ ہے جس سے مثنوی شریف کی تمام پیچیدگیاں رفع ہوگئی ہیں کتاب کی کیفیت اور نمونے کے صفحات کا ایک رسالہ مرتب کردیا گیا ہے براہ مہربانی اپنے پتہ سے مطلع فرمائیے کہ رسالہ "ہدیۃ" ارسال خدمت کیا جائے۔ ملنے کا پتہ: دائرۃ الادب حیدرگوڑہ حیدرآباد دکن

محبوب عاشق کے قدموں پر ...

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

Aljamiat Ballimaran Delhi

ید اللہ علی الجماعۃ

تار کا پتہ: الجمعیۃ دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم یکشنبہ ۱۸ رجب المرجب ۱۳۵۳ہجری مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۱

احسن الکلام

خلش سے دل میں جگر کو خبر نہیں ہوتی
شب فراق جدا عمر بھر نہیں ہوتی

یہاں بغیر فغاں شب بسر نہیں ہوتی
بڑے بڑوں کے سر اڑتے ہیں تیغ ابرو سے

عبث ہے کل کیلئے التوائے مشق خرام
نہ کیوں ہو محویت جلوہ میں اقامت غم

جو ان سے دور ہے اس کے لئے ہیں ہم برباد
فغاں کے صور سے مردے بھی جاگ اٹھتے ہیں

ہماری عمر کی گھڑیاں تو گھٹتی جاتی ہیں
سر نیاز سے کیا جائے شوق پامالی

اجل کو روکئے کیا کہہ کے آنکھ آنے تک
وہ آگئے ہیں تو آنسو ضرور پوچھیں گے

دم وداع مرے گھر سے جب وہ جاتے ہیں
چبھی ہے پھانس ادھر سے ادھر نہیں ہوتی

ہمارے گھر میں کسی دن سحر نہیں ہوتی
وہاں اثر نہیں ہوتا جبر نہیں ہوتی

اگرچہ وہ کبھی زیب کمر نہیں ہوتی
قیامت آج ہی کیوں فتنہ گر نہیں ہوتی

وہاں کسی کی کسی کو خبر نہیں ہوتی
ہم ان کے پاس ہیں ہم پر نظر نہیں ہوتی

مگر تجھے خبر او بے خبر نہیں ہوتی
نہ ہو جو ہجر کی شب مختصر نہیں ہوتی

کہ آہ ان کی سوئے رہگذر نہیں ہوتی
کیا تو بات بھی اے چارہ گر نہیں ہوتی

اب آنکھ کیوں مری اشکوں سے تر نہیں ہوتی
قیامت آتی ہے اس دن سحر نہیں ہوتی

کمال بے ہنری سے غنی ہوں میں احسن
مجھے ضرورت عرض ہنر نہیں ہوتی

(حضرت احسن مارہروی)

دلچسپ حقائق و معلومات

کیپ ڈینا کے علاقہ میں ایسے درخت موجود ہیں جن کی چھال سے وہاں کے باشندے ...

محسوس ہوتی ہے درخت کی چھال میں سراور ہاتھوں کے لئے سوراخ کر کے ...

علم قیافہ کے اصول کی رو سے سیدھے اور چکنے بال مزاج کی متانت اور سلامت روی کو ظاہر کرتے ہیں اور سرخ بال تلون مزاج کی علامت ہیں۔ "حجر احمر" اور "حجر اسود" کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اول الذکر میں سرخ رنگ کی تجلیاں زیادہ پائی جاتی ہیں اور آخر الذکر برآسمان اکثر ابر آلود رہتا ہے۔

معاصرین کے افکار و آراء

یو۔ پی میں وزیر تعلیم

جب سے ہمارے صوبہ میں سرکاری یونیورسٹیاں قائم ہوئیں کوئی مسلمان کسی یونیورسٹی کا وائس چانسلر اس زمانہ میں بھی مقرر نہ کیا گیا ... اگر گورنمنٹ اپنی سیاسی مصلحتوں کی وجہ سے کسی مسلمان کو وزیر تعلیم بنانا ناپسند کرے ... (البشیر)

تاریخ اسلام اور نصاب تعلیم

تاریخ اسلام ایسے گراں مایہ جواہر پاروں سے سرمایہ ہے جس کی خشت اول ہی ابتدائی توحید کی قوت فکری اور روح عملی کیلئے تازگی بخش ہے ... کاجی چاہے وہ زیادہ سے زیادہ گزشتہ چار پانچ سال کے اسکولی نصاب ...

... کی تاریخی کتابوں کو اٹھا کر ملاحظہ فرمائیں اور موجودہ تاریخی کورس سے اس کا موازنہ فرمائیں ... (النجم)

جاپان کے بڑھتے ہوئے حوصلے

حال میں جاپان نے اولوالعزمی کی راہ میں ایک نیا قدم اٹھایا ہے یعنی واشنگٹن کے معاہدہ کو طاق نسیاں پر رکھ کے ... (احسان)

کھدر

جہاں تک اقتصادی اور معاشی ضروریات کا تعلق ہے کھدر کی آج بھی اسی طرح ضرورت ہے ...

مسلمانوں کو بیوقوف بنانے کی کوشش

مولوی شفیع داؤدی صاحب دس سال سے زیادہ اسمبلی میں رہے یہ مدت اتنی طویل ہے کہ اگر وہ چاہتے تو مسلمانوں کی بھلائی کیلئے بہت کچھ کر سکتے تھے ... (نقیب)

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہوگئی اور اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ حقیقۃً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے ... اگر آپ کو اسلام کی گزشتہ عظمت و سنت کا مطالعہ کرنا ہے اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت کے بے شمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے ... پہلا اڈیشن قریب الختم ہے ... قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصولڈاک ہے ...

ملنے کا پتہ: منیجر الجمعیۃ دہلی

Regd. No. L 1793

The Aljamiat

Vol. XX No. 30 | DELHI WEDNESDDAY OCTOBER 24 1934 | PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ... دیکھئے ... قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصولڈاک

منیجر الجمعیۃ دہلی

جاہل واعظوں سے بچو!

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ اس دور تمدن میں بھی مسلمانوں کے اندر دین فروشی علماء کا وجود کثرت سے پایا جاتا ہے ... (راز غازی)

یتیم خانہ معینیہ کا سالانہ اجلاس

اس سال عرس حضرت خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ میں جہاں ... آخر میں جناب صدر محترم نے ایک ہزار روپیہ یتیم خانہ معینیہ سعیدیہ ... آپ کا یہ اقدام مبارک ...

ڈاکٹر عبداللہ شریف بکلی کا ورود کلکتہ

آجکل کلکتہ میں جناب ڈاکٹر عبداللہ شریف کی ایڈیٹر ... (سلطان ٹورزن لین کلکتہ)

دو حد میونسپلٹی میں مسلم حقوق کی پامالی

...

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نہایت عمدہ ... ایک ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ... صفحات ۱۰۲۸ رعایتی ہدیہ مجلد چرمی ...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی، علمی، اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ
مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپکو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہوجائے گا۔

صحائف رحمانی ... دین حق اور کفر خالص ... نامہ حقانی ... اطلاع رحمانی ... انوار ایمانی ... حقیقۃ المسیح ... آئینہ کمالات مرزا ... مسیح قادیان کی حالت ... معیار صداقت ... معیار المسیح ... حقیقت رسائل اعجازیہ ... ختم نبوت فی القرآن فی الحدیث فی الآثار ...

حیات محمود اسیر مالٹا ... علم الکلام ... اعجاز القرآن ... صراط مستقیم ... دلائل الخیرات ...

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت — خاص رعایت — خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانحعمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں۔

جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا

... آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھائیے ...

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم
معہ
خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی سونے کی آب سے دوبالا ہے ... حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے ... خلاصۃ التفاسیر ...

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

افسانہ

مسئلہ ارتداد اور فسخ نکاح کا شرعی اور قانونی پہلو

پنجاب ہائی کورٹ کے دو مختلف فیصلے

برطانوی فیصلوں کو منسوخ کرانے کی ضرورت

مرض کا صحیح علاج اور علماء کا فرض

(از حاجی رحیم بخش صاحب وکیل لاہور)

(گذشتہ سے پیوستہ)

صحیح علاج

پنجاب میں اگرچہ ۱۸۷۰ء سے چیف کورٹ کا یہ فیصلہ موجود تھا لیکن کچھ تو عام لوگوں کو اس کی خبر نہیں تھی، کچھ اس میں تبلیغ اور اصلیت کی بیخ کنی ہوتی تھی۔ دوسرے قوم کی اخلاقی اور مذہبی حالت بھی اتنی کمزور نہیں ہو گئی تھی جیسی کہ اب پائی جاتی ہے۔ کچھ خاندان، برادری اور سوسائٹی کی شرم و حیا بھی دامنگیر تھی۔ اس لئے ایسے واقعات شاذ و نادر ظہور پذیر ہوتے تھے کہ کوئی عورت فسخ نکاح ...

کم نہیں یا قطعاً نہ ملیں ہر کیف دونوں صورتوں میں عمر بھر کا نباہ یا تو مشکل ہوتا ہے یا نا ممکن ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اسلام نے ایسے متضاد فطرت میاں بیوی کے لئے طلاق اور خلع کا قانون تجویز کیا ہے۔ مرد چونکہ عورت کے مقابلہ میں زیادہ عقیل اور سلیم الفطرت ہوتا ہے وہ عورت کو خود طلاق دے کر تنازعہ کو ختم کر دیتا ہے۔ عورت چونکہ ناقص العقل اور زیادہ تر جذباتی فطرت کی مالک ہوتی ہے اسے جدائی کے لئے اپنے ورثاء اور قاضی کی امداد لینی پڑتی ہے۔ اگر اس کے اور عزیز لوگوں کے سمجھانے سے خاوند نے کسی سمجھوتہ پر عورت کو چھوڑ دیا تو خیر ورنہ خلع واقع ہو گیا۔ لیکن اگر خاوند نے ضد کی اور حالات عورت کے موافق ہوئے تو قاضی نے جبراً جدائی کرا دی۔ اس جبری جدائی کو جو قاضی کے حکم سے عمل میں آتی ہے موجودہ قانون کی اصطلاح میں "جوڈیشل طلاق" کہتے ہیں۔ معلوم نہیں کن حالات کی بنا پر اینگلو محمڈن لاء میں خلع کو تسلیم نہیں کیا گیا اور عورت کا وہ حق جس کی بنا پر وہ اسلامی ممالک اور اسلامی ریاستہائے ہندوستان میں جدائی حاصل کر سکتی ہے، برٹش ہندوستان میں ...

۱۔ یا تو وہ بالکل جوان ہیں اور کسی خاوند کی خاطر ایسا کرتی ہیں لیکن ان کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔

۲۔ یا ان کو والدین ایسا کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ یہ صورت بھی بہت کم اور کہیں کہیں خاص حالات میں پائی جاتی ہے۔

۳۔ لیکن اس طرح جدائی اور آزادی حاصل کرنے والی عورتوں کی اسی فی صدی تعداد ایسی ہوتی ہے جو مظلوم اور ستم رسیدہ ہوتی ہیں اور مجبور ہو کر اپنے خاوندوں سے پیچھا چھڑانا چاہتی ہیں ...

بہار و خزاں

شادی خانہ آبادی کی تکمیل

وہی ہوا جو نہ ہونا چاہئے تھا

اعمال کے انجام کا وقت

(۲۹)

گھر اختر میاں مولوی صاحب بن کر اس چیز کی مخالفت کر رہے ہیں۔ بھلا دیکھو تو بچے کی عقل کیسی خراب ہوئی ہے

امینہ :- (پہلی عورت کا نام) ارے سمجھ گئی! ان کے ماموں جان جو بڑے مولوی صاحب بنتے پھرتے ہیں ان کو اسی قسم کی پٹی پڑھا رہے ہیں۔ میں نے سارا قصہ خانون (گھر کی خادمہ) سے سن لیا ہے۔ یہ مولوی جو برساتی کیڑوں کی طرح ہر جگہ پھیل گئے ہیں یہی کہتے پھرتے ہیں کہ پیسہ خرچ نہ کرو۔ پیسہ خرچ نہ کرو کوئی ان نگوڑوں سے پوچھے کہ تمہیں دوسروں کے کام میں دخل دینے کا کیا حق ہے۔ وہ خود چاہیں تو ننگے پھریں اور فقیروں کی طرح زندگی بسر کریں مگر دوسروں کو کیوں پریشان کرتے رہتے ہیں۔

اختر :- لیکن میں تو ماموں جان کے حکم کے خلاف ورزی نہیں کر سکتا اور نہ شریعت کے حکم کو ٹال سکتا ہوں۔ بس بہت کچھ برباد ہو چکا اور تمام اندوختہ اسراف اور فضول خرچیوں کی نذر کر چکا۔ اب مجھے زیادہ مجبور نہ کرو اور مجھ پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالو۔

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

روس میں "دشمن خدا تاش" کی ایجاد

"مذہب" کی گڑیوں کے ساتھ عجیب کھیل

سویٹ روس کی لامذہبیت اور دہریت کے متعلق بہت کچھ پروپیگنڈہ کیا گیا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ بے اصل واقعہ کے متعلق پروپیگنڈہ کو اسقدر تقویت حاصل نہیں ہو سکتی جس قدر روس کی مذہب دشمنی کو حاصل ہوئی ہے۔ ...

یمن اور حجاز میں موتمر اسلامی کا انعقاد

جینوا کے بعد قلب عرب میں زبردست کانفرنس

... اور مشرق و مغرب کے اسلامی ملکوں سے نمائندے ... کی جائے گی۔ اب معاصر صوت الحجاز سے معلوم ہوا کہ آئندہ موتمر اسلامی کو یمن یا حجاز میں منعقد کرنے کی دعوت دی جائے گی۔

داڑھی مونڈنے والی حکومت!

حکومت آٹھ روز میں داڑھیاں صاف کر دیگی!

گورنمنٹ رومانیہ نے دیہات و قصبات میں اشتہار چسپاں کرائے ہیں جن میں مذکور ہے کہ داڑھی رکھنا ممنوع ہے۔ اگر کوئی شخص داڑھی رکھنا چاہے تو منڈوانے ... حکومت مجبور ہوگی کہ وہ خود استرے ...

ایک جاپانی فلسفی کا اعتراف حق

جمعیتہ اسلامیہ ٹوکیو میں شاندار تقاریر

ٹوکیو میں جمعیتہ اسلامیہ کا جلسہ منعقد ہوا جس میں جاپان کے عام طبقہ اور وزراء حکومت نے شرکت کی۔ جلسہ میں متعدد اشخاص نے اسلام پر تقریریں کیں۔ ... جب اسلام عقل انسانی کے بالکل مطابق ہے ... تو اسلام کے سوا جاپانیوں کے لئے کوئی دوسرا مذہب موافق نہیں آ سکتا۔

سلطان ابن سعود ریاض پہونچ گئے

جلالۃ الملک سلطان ابن سعود طائف سے ریاض (پایہ تخت نجد) بخیریت تمام پہونچ گئے ہیں۔ جلالۃ السلطان کی تشریف آوری پر تمام علاقہ میں بہجت و مسرت کا مظاہرہ کیا گیا۔ شاہ حجاز کے ہمراہ ان کے بھائی امیر عبد اللہ، امیر خالد اور امیر سعود اور دیگر اعیان حکومت بھی تشریف لے گئے ہیں۔

طائف میں گھوڑدوڑ

نائب جلالۃ الملک امیر فیصل کی شرکت

ذہنی قابلیت کے عادی مجرم!

برطانیہ میں طلاق کی کثرت

امیر فیصل کو ایک عرب قبیلہ کی دعوت

شہزادہ سویڈن ترکی تشریف لیجائیں گے

مسجد نبوی کی مرمت کیلئے ۲۶ ہزار گنی کی منظوری

مدینہ منورہ کی اطلاع ہے کہ مسجد نبوی کی مرمت و اصلاح کیلئے جو رقم مقرر کیا گیا تھا ...

جاپانی زبان میں مسلمانوں کے متعلق ایک جلیل تصنیف

تین ہزار عربوں کی گرفتاری

روحانی زندگی میں انبیاء کرام کی باہمی مناسبت

باری تعالے کی قسمیں دلائل اور شواہد کے قائم مقام ہوتی ہیں

سجن یوسف اور لغزش لوط پر ایک لطیف بحث

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیتہ علماء ہند)

حضرت لوط کی لغزش

حضرت لوط علیہ السلام کے یہی الفاظ تھے جن کی بنا پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یرحم اللہ لوطا لقد کان یاوی الی رکن شدید۔ اللہ تعالے لوط پر رحم فرمائے کہ وہ حوادثات کا مقابلہ کر کے ...

حدیث شریف کا تیسرا ٹکڑا

قسم

(باقی آئندہ)

اوی الی رکن شدید

چند ادویات متعلقہ خوبصورتی

جناب کنج بہاری لال ولد بہوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید موجد امرت دھارا کی تیار کردہ

شبرس (رجسٹرڈ)

چت موہنی (رجسٹرڈ)

دل سندری (رجسٹرڈ)

گل پان

باغ پھول تیل (رجسٹرڈ)

مکھڑا عب

پران سکھ

اکھ ٹھنڈ (رجسٹرڈ)

مصلح پان

بال اڑانیکی بے نظیر دوائی

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ: امرت دھارا ۴۷۰ لاہور

المشتہر: مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سڑک۔ امرت دھارا ڈاک خانہ۔ لاہور

ہمارے ایجنٹ: مسرز بہاری لال گھاسی رام کھاری باؤلی اسٹریٹ دہلی

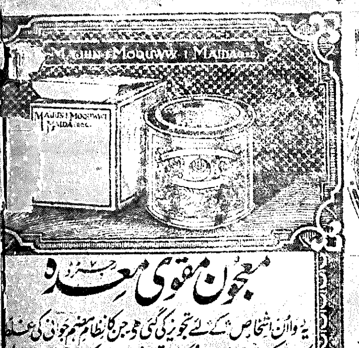

معجون مقوی معدہ (رجسٹرڈ)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

شربت فولاد

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سرمہ نور افزا

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیتہ علماء ہند دہلی

سچا ہمدم و رہبر۔ بے دام

ویدشاستری۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

ہندوستان کی آزادی کیلئے جنگ تادم آخر جاری رہیگی

ہمیں ایک نہ ایک دن ضرور کامیاب ہونا ہے

داخلہ کونسل کا پروگرام۔ وائٹ پیپر اور دیگر مسائل پر بحث

انڈین نیشنل کانگریس کے سالانہ اجلاس کا خطبہ صدارت

انڈین نیشنل کانگریس کے اڑتالیسویں اجلاس منعقدہ بمبئی میں کانگریس کے صدر بابو راجندر پرشاد نے ذیل کا خطبہ صدارت پڑھا۔

ممتاز رہنماؤں کی وفات

[illegible]

دہشت انگیزی کی مذمت

کانگریس نے دہشت انگیزی کے متعلق اپنی رائے کبھی راز میں نہیں رکھی۔ اس نے ہمیشہ بلا پس و پیش بالکل کھلے اور صاف الفاظ میں دہشت انگیزی کے حادثوں کی مذمت کی ہے۔ [illegible]

ملک کی اقتصادی حالت

[illegible]

ذمہ داری کا احساس

[illegible]

کانگریس پر ایک حملہ

[illegible]

گاندھی اروِن معاہدہ

کانگریس کی تحریک گذشتہ پچاس سال میں مختلف دوروں سے گذر چکی ہے ہر شخص کی یہ خواہش ہوسکتی ہے کہ اس کی امیدوں اور ولولہ العزمیوں اس کی کمزوریوں اور ناکامیوں یا اس کی کامیابیوں اور فتح یابیوں پر ایک سرسری نظر ڈالی جائے۔ لیکن میں یہ کوشش نہ کروں گا البتہ اس حد تک موجودہ واقعات پر روشنی ڈالوں گا جس سے آئیندہ کا پروگرام بنانے میں امداد مل سکے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ کانگریس کا گذشتہ باضابطہ اجلاس گاندھی اروِن معاہدے کے بعد ہی مارچ ۱۹۳۱ء میں کراچی میں ہوا تھا۔ اس وقت بہت کچھ امید تھی کہ اس معاہدے سے برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان ایک مستقل صلح کا باب کھل جائے گا لیکن ایسا نہ ہوا۔ اب جب کہ سول نافرمانی ملتوی کردی گئی ہے ان اسباب پر بحث نا بکار ہے جن کی وجہ سے دوسری گول میز کانفرنس [illegible]

مقالات افتتاحیہ کے بجائے خطبۂ صدارت

جس وقت اخبار ہذا کی آخری کاپی پریس کو جا رہی تھی تو ہمیں انڈین نیشنل کانگریس کے صدر منتخب بابو راجندر پرشاد کا خطبہ صدارت وصول ہوا۔ ہمیں نے اس خیال سے کہ یہ خطبہ ناظرین کرام کی خدمت میں جلد از جلد پہنچ جائے مقالات افتتاحیہ روک کر اس کو شائع کرنا مناسب سمجھا۔ آئیندہ انشاء اللہ اس کی تلافی کر دی جائے گی۔ (الجمعیۃ)

ایک ضروری تصحیح

گزشتہ الجمعیۃ میں مولوی کریم الرضا خاں صاحب کی تائید میں ایک شذرہ سپرد قلم کیا گیا تھا جس میں صحیح نام کریم الرضا خاں کے بجائے کریم الزماں کاتب کی غلطی سے شائع ہوگیا تھا۔ ناظرین کرام تصحیح فرمالیں۔

(باقی آئیندہ)

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:

۱۔ جو کوئی شخص بیٹھ کر نماز پڑھے وہ رکوع میں کس قدر جھکے۔ آیا پیوں سے اوپر وہ چوتڑوں کو بھی اٹھادے یا نہیں؟

[illegible]

الجواب

[illegible]

استفتاء

[illegible]

الجواب

اللہ اعلم بالصواب۔ کہنا یا لکھنا اظہار بانیمن کا طریقہ سلوک ہے اور اس سے ان کے تبلانے ہوئے یا لکھے ہوئے مسئلہ میں کوئی شک و شبہ پیدا نہیں ہوتا۔ [illegible]

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

انڈین نیشنل کانگریس کا کھلا اجلاس شروع ہو گیا

گاندھی جی نے علیحدگی کا ارادہ ترک کردینے سے انکار کر دیا

"ہمارا نصب العین کامل آزادی سے ایک ذرہ برابر بھی کم نہیں ہے"

کانگریس کے صدارتی خطبہ میں سیاسیات ہند پر ہمہ گیر تبصرہ

بمبئی ۲۶ اکتوبر۔ آج انڈین نیشنل کانگریس کا ۴۸واں سالانہ اجلاس منعقد ہوا جس میں وقت کی کفایت کا بہ لحاظ رکھتے ہوئے سابقہ رسمی کاروائیاں کو ترک کر دیا گیا۔ بابو راجندر پرشاد نے اپنا خطبہ صدارت پڑھ کر نہیں سنایا بلکہ تقسیم کر دیا گیا وہ بے شمار پیغامات بھی پڑھ کر نہیں سنائے گئے جو کانگریس کے ملکی اور غیر ملکی ہمدردوں سے موصول ہوئے ہیں۔ آج کے جلسہ میں مسٹر سدھوا نے گاندھی جی پر مکمل اعتماد کی تجویز پیش کی جو باتفاق منظور ہوگئی گاندھی جی نے اس تجویز کی منظوری کے باوجود علیحدگی کا ارادہ ترک کردینے سے انکار کر دیا۔ [illegible]

دارالحکومت

"میں برطانیہ کا تختہ پلٹنے آیا ہوں"

مصنوعی مہدی پر فرد جرم لگادی گئی

دہلی ۲۴ اکتوبر۔ کل سپیشل مجسٹریٹ کے اجلاس میں ظہیر حسن مصنوعی مہدی کے خلاف سید محمد حسین تحصیلدار پر حملہ کرنے کے الزام میں مقدمہ پیش ہوا۔ [illegible]

دہلی میں کانگریسی لیڈران کی آمد

استقبال کیلئے شاندار تیاریاں

دہلی ۲۵ اکتوبر۔ یہ امر پہلے ظاہر ہو چکا ہے کہ بمبئی میں کانگریس کا اجلاس ختم ہوتے ہی بابو راجندر پرشاد صدر کانگریس، سردار پٹیل اور دیگر کانگریس لیڈران دہلی آئیں گے چنانچہ آج شام کو ضلع کانگریس کمیٹی کا جلسہ زیر صدارت ڈاکٹر سکھدیو منعقد ہوا اور ان لیڈران کا شاندار استقبال کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

صوبہ کانگریس کمیٹی نے اس کام کے لئے استقبالیہ کمیٹی بنا دی ہے جو بہت جلد استقبال کے انتظامات کرے گی۔ تاریخ آمد کی اطلاع موصول ہونے پر پروگرام شائع کیا جائے گا۔

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

[illegible]

شرف الدین گھوسی کا قاتل بری

[illegible]

جبریہ تعلیم کے سلسلے میں جرمانے

[illegible]

سید رضا علی افریقہ کے ایجنٹ گورنر جنرل مقرر ہوگئے

[illegible]

سر سکندر حیات خاں ریزرو بنک کے ڈپٹی گورنر

[illegible]

کانگریس ورکنگ کمیٹی کو شکست

مولانا ابوالکلام آزاد کی ترمیم

مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن کا بم

بمبئی ۲۵ اکتوبر۔ آج ورکنگ کمیٹی میں مولانا ابوالکلام آزاد نے کانگریس کے عقیدہ میں تبدیلی کی قرارداد پیش کرتے ہوئے ایک زبردست تقریر کی۔ [illegible]

ایران میں ایک ہوائی جہاز گرفتار

حکام کو شبہ اور مشکل رہائی

[illegible]

طیارہ کی بربادی سے گیارہ افراد ہلاک

[illegible]

طوفان سے ۱۶ اشخاص کی ہلاکت

[illegible]

۲۶ امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہوگئے

حکومت ہند کا سرکاری بیان

ذیل کے ۲۶ امیدوار اسمبلی کے لئے بلا مقابلہ منتخب ہوگئے ہیں جن کا اعلان گزٹ آف انڈیا میں کر دیا گیا ہے۔

محمد علی جناح۔ شہر بمبئی سے

[illegible]

ناگپور ایکسپریس کو لائن سے اتارنے کی کوشش

لائن پر لوہے کی کرسی رکھدی گئی

[illegible]

پولیس نے گولی چلادی

چھ اشخاص زخمی ہوگئے

[illegible]

کانگریس کے خلاف مظاہرہ کرنے کی ممانعت

[illegible]

سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کب شائع ہوگی؟

[illegible]

حضور نظام کے فرمان پر علما کا اطمینان

۲۳ علما و مشائخ کا اظہار تحسین

حیدرآباد دکن ۲۶ اکتوبر۔ ۲۳ علمائے کرام اور مشائخ نے حضور نظام والا کو کونسل کے ذریعہ ۱۳ اکتوبر کے فرمان پر اظہار تشکر و امتنان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضور کے اس فرمان نے کہ حضور خلفائے راشدین کی خلافت کے دور کے مطابق قابل تعظیم و تکریم جانتے ہیں ان شکوک و شبہات کا قلع قمع کر دیا ہے جو اس سے چند روز پیشتر تمام لوگوں کے لئے سوہان روح بنے ہوئے تھے۔ [illegible]

جزیرہ مالدیپ کے تخت کا نیا دعویدار

شاہزادہ اسمٰعیل کولمبو پہنچ گئے

[illegible]

مولوی شفیع داؤدی صاحب کو کوئی منہ نہیں لگاتا

رائے دہندگان سے پیچھا چھڑانے کی کوشش

[illegible]

ہندوستان میں برطانوی مال کا بائیکاٹ

لارڈ اسٹینلے کی تقریر

[illegible]

گاندھی جی نے وائسرائے کو کوئی خط نہیں لکھا

[illegible]

ایک گھنٹہ میں ۴۴۰ میل کا سفر

[illegible]

گاندھی جی نے کانگریس سے علیحدگی کا اعلان کر دیا

کانگریس کی مجلس عاملہ میں علیحدگی کے اسباب کی تشریح

ایجی ٹیشن سے بیزاری اور ہندو مسلم اتحاد پر زور

بمبئی ۲۶ اکتوبر۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس سبجکٹس کمیٹی کے وسیع اور خوشنما پنڈال میں منعقد ہوا۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل صدر تھے گاندھی جی بھی تشریف رکھتے تھے سب سے پہلے گاندھی جی نے اپنی علیحدگی کا اعلان کیا اور اس کے بعد ایک مختصر سی تقریر ہندوستانی زبان میں کی۔ اردو میں تقریر کے بعد ایک رکن نے انگریزی میں تقریر کرنے کی درخواست کی جس پر گاندھی جی نے کہا کہ ...

آئینی طریقوں سے بے اعتمادی

گاندھی جی نے کہا کہ انسانی خامیت قدرتاً عدم تشدد والی پیدا ہوئی ہے اور میرے تجربات اور مشاہدات نے اس یقین کو اور بھی پختہ کر دیا ہے ...

ہندو مسلم اتحاد

میں یہ کہہ چکا ہوں کہ ہندو مسلم اتحاد ضروری ہے لیکن اس سے میری مراد ...

کانگریس کمیٹی نے گاندھی جی کی تمام ترمیمات منظور کر لیں

کمیونل ایوارڈ کے مسئلہ پر پنڈت مالویہ کو شکست فاش

سوشلسٹوں کی ترمیمات مسترد۔ کانگریس کے دستور میں تبدیلی

بمبئی ۲۶ اکتوبر۔ آج سات گھنٹہ کی بحث و تمحیص کے بعد آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے ورکنگ کمیٹی کے تمام فیصلوں کو منظور کر لیا۔ سرکاری فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق مالویہ جی کی ترمیم کثرت رائے سے مسترد ہو گئی۔ اسی طرح سوشلسٹوں کی طرف سے پیش کردہ ترمیمیں مسترد ہو گئیں۔ گاندھی جی نے سبجکٹ کمیٹی میں دیہاتی صنعتوں کی انجمن کے قیام کی تجویز پیش کی جو کثرت رائے سے منظور ہو گئی ...

ہندوستان کو دو سو پچاس اضلاع میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر ہزار ارکان کے لئے ضلع کانگریس کمیٹی، آل انڈیا کانگریس کمیٹی میں ایک نمائندہ بھیجے گی۔

کانگریس کیمپ کے نزدیک آتشزدگی

نو اشخاص ہلاک ہو گئے

بمبئی ۲۶ اکتوبر۔ آج کانگریس کیمپ کے نزدیک ایک آتشبازی کے کارخانہ میں آگ لگ گئی جس سے نو اشخاص ہلاک اور دو مجروح ہوئے ...

مورخ اسلام مولانا اکبر شاہ خاں کی ایک بلند پایہ تصنیف

"نظام سلطنت"

مندرجہ عنوان نام کی کتاب میں مذہب و تمدن، اخلاق و معاشرت اور قوانین سلطنت پر محققانہ و مورخانہ بحث کی گئی ہے ...

مولانا اکبر شاہ خاں صاحب کے نام بھیجا جا سکتا ہے۔ اور ذیل کے پتہ پر بھی۔ نیاز مند محمد ایوب خاں منیجر کتب خانہ نجیب آباد۔ یو پی

سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ نومبر میں شائع ہو گی

پرتگال کا کابینہ مستعفی ہو گیا

لسبن ۲۴ اکتوبر۔ حکومت نے ڈاکٹر سلازر کی صدارت میں گذشتہ گیارہ اپریل کو جو چارج لیا تھا وہ اب مستعفی ہو گئی ہے۔

سنبھل میں جمعیۃ علماء صوبہ متحدہ کا شاندار سالانہ اجلاس

علامہ سید سلیمان ندوی کی صدارت کا انتخاب اور مجلس استقبالیہ کا قیام

مسلمانان سنبھل کی جانب سے جمعیۃ علماء صوبہ متحدہ کو دعوت دی گئی تھی جو منظور ہو گئی ہے اور جمعیۃ مذکور کا سالانہ اجلاس عنقریب سنبھل میں منعقد ہونے والا ہے مجلس استقبالیہ کے انتخابات ہو چکے ہیں ...

اجلاس عام کی صدارت کے لئے مجلس استقبالیہ نے حضرت علامہ سید سلیمان صاحب ندوی کا نام منظور کیا ہے۔

(نوٹ) جملہ خط و کتابت دفتر استقبالیہ انصاری بلڈنگس سنبھل سے ہونی چاہئے۔

(معین الدین انصاری جنرل سکرٹری مجلس استقبالیہ)

چینی ترکستان میں روسیوں کا اقتدار

مسلمانوں میں اضطراب۔ کاشغر و ختن کے حالات

پشاور ۲۴ اکتوبر۔ تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ مشرقی ترکستان میں اب من ...

مہرولی کے ہر دلعزیز پوسٹ ماسٹر صاحب کا تبادلہ

تمام پادریوں اور لشپوں کا اخراج

میکسیکو میں چرچ کا خاتمہ

لندن ۲۴ اکتوبر۔ میکسیکو کی پارلیمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ ملک سے رومن کیتھولک چرچ کا اقتدار بالکل ختم کر دیا جائے ...

صدر کانگریس دہلی تشریف لائیں گے

فقیر علی نگر کو انگریزی فوج نے پسپا کر دیا

پشاور ۲۴ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ چترال کالم پر فقیر علی نگر نے جو حملہ کیا تھا وہ ناکام ہو چکا ہے ...

پنڈت جواہر لال نہرو رہا کر دیئے جائیں گے؟

لاہور ۲۴ اکتوبر۔ اخبار ٹریبیون کو مستند ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ یو پی حکومت نے حکومت ہند کے مشورہ سے طے کیا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی اہلیہ کی علالت کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کو اسمبلی کے انتخابات کے بعد فوراً ہی رہا کر دیا جائے۔

اسپین کی بغاوت میں ۵۰۰ اشخاص ہلاک

ہوائی دوڑ میں برطانیہ کی فتح

لندن سے ملبورن تک تین دن کا سفر

دو ہوا باز مع جہاز جل کر خاک ہو گئے

لندن ۲۴ اکتوبر۔ لندن سے ملبورن تک ہوائی دوڑ ختم ہو گئی ...

دیہاتیوں پر ڈاکوؤں نے فائر کر دیے

دو دیہاتی ہلاک

جاپان کی طرف سے مساوی اسلحہ بندی کا مطالبہ

گاندھی جی کانگریس سے علیحدہ ہو گئے

ریاست پٹیالہ کی مسلم آبادی پر ظلم عظیم

محکمہ عدل و انصاف کے ملازمین کی فہرست

ریاست پٹیالہ میں آبادی اور مردم شماری کے اعتبار سے مسلمانوں کی اکثریت ہے مگر ریاست کی مشین کے تمام کلوں کے پرزوں پر ہندوؤں اور سکھوں کا قبضہ ہے اور مسلمانوں کو سرکاری محکموں سے اس طرح نکال کر پھینکا جا رہا ہے ...

نمبر	نام	عہدہ	تنخواہ	گریڈ	نام مقام
14	... سنگھ	تحصیلدار	۹۰/-	۹۰-۱۰-۱۵۰	برنالہ
15	... سنگھ				بھٹنڈہ
16	محمد صادق	نائب تحصیلدار	۶۵/-	۶۵-۵-۹۰	
17	لالہ ... رام	تحصیلدار	۹۰/-	۹۰-۱۰-۱۵۰	مانسہ
18	آتما رام	نائب تحصیلدار	۶۵/-	۶۵-۵-۹۰	
19	ہرشیو چندر	تحصیلدار	۹۶/-	۹۰-۱۰-۱۵۰	...
20	محمد اکرم	نائب	۶۵/-	۶۵-۵-۹۰	
21	محمد نبی خاں	تحصیلدار	۹۶/-	۹۰-۱۰-۱۵۰	سنام
22	گوربچن سنگھ	نائب تحصیلدار	۶۵/-	۶۵-۵-۹۰	
23	پنڈت ...	تحصیلدار	۹۰/-	۹۰-۱۰-۱۵۰	نارنول
24	اجیر سنگھ	نائب تحصیلدار	۶۵/-	۶۵-۵-۹۰	
25	بسنت سنگھ	تحصیلدار	۹۰/-	۹۰-۱۰-۱۵۰	...
26	...	نائب تحصیلدار	۶۵/-	۶۵-۵-۹۰	
27	... سنگھ	تحصیلدار	۹۰/-	۹۰-۱۰-۱۵۰	...
28	عبد الحکیم	نائب	۶۵/-	۶۵-۵-۹۰	...

اسمائے گرامی ناظم صاحبان

بغداد میں آریہ سماج کی اخلاق سوز اور فساد انگیز سرگرمیاں

حکومت عراق نے مندر کی تعمیر روک دی اور انجمن کو توڑنے کا حکم دے دیا

بین الملی منافرت پھیلانے کا حشر

بغداد میں آریہ سماج نے حکومت کی اجازت سے اپنا مندر تعمیر کرنا شروع کر دیا تھا اور عربوں میں اپنی نام نہاد تبلیغ اور پرچار کا کام بھی جاری کر دیا تھا ...

کو دیدی گئی۔ بغداد کے جریدہ "الہدایۃ" سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عراق سے اس گروہ کے اخراج کی تجویز بھی زیر غور ہے۔

بحران ہائیکورٹ

پنڈی داس منسٹر لا اینڈ جسٹس پٹیالہ۔ سردار تارا سنگھ جج

(نامہ نگار)

داؤد نگری صاحب کی خفیف الحرکتی

نائب امیر شریعت پر بہتان بندی

مولوی شفیع صاحب داؤد نگری کی اصلی صورت برسوں سے تمام ہندوستان کے صحیح الخیال مسلم جماعت کے سامنے آچکی ہے ...

(دزیر خاں تبلیغ ضلع مبہارن)

سنبھل میں مولانا شوکت علی صاحب کی آمد

آج مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء بوقت ۳ بجے سہ پہر مولانا شوکت علی صاحب مع مولانا الحاج محمد اسمٰعیل صاحب سنبھلی بلا خبر و اطلاع بر مکان منشی معین الدین ...

رئیس سنبھل پہنچے مسلمانان سنبھل مولانا کی خبر سنتے ہی جوق جوق آنے شروع ہو گئے ...

مولانا شوکت علی صاحب مع مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ۵ بجے شب میں بذریعہ کار مراد آباد واپس چلے گئے۔

(مولوی عبد الوحید سکرٹری یونٹی الیکشن بورڈ سنبھل)

مسلمانان ترہت کی غیرت ملی کا امتحان

مسلمانان مظفر پور ابھی اس منظر کو بھولے نہ ہوں گے جو منظر انہوں نے ۱۸ اکتوبر کو ...

(دستخط حسن چودھری)

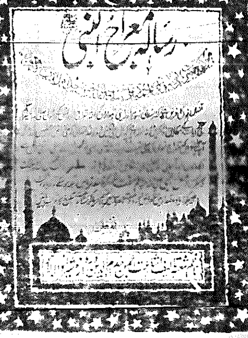

رسالہ معراج النبی

طلائے بے ضرر مفت

ایم عبد الرشید خاں رنگین پریس گلی قاسم جان دہلی

بچوں و الو ہوشیار

بال جیون گھٹی

ڈنکے کی چوٹ

منیجر طبی کیمیکل ورکس باندہ کوٹھی نمبر ... بستی پور دہار

موتیا بند

Haryaaram
Palnakpota Bengal

سفوف امساک

مصفا خون کی شرطیہ گولیاں

محبوب عاشق کے قدموں پر

يد الله على الجماعة

جسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

ضمیمہ — سہ روزہ

الجمعیۃ دھلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی اے) — معاون:- محمد عثمان فارقلیط

دہلی یوم یکشنبہ ۱۸ رجب المرجب ۱۳۵۳ ہجری - مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۴ء

اسمبلی کے امیدواروں میں مسٹر آصف علی بہترین امیدوار ہیں

ان سے زیادہ قابلیت، فہم و فراست اور احساس ذمہ داری کیساتھ کوئی شخص حق نمائندگی ادا نہیں کرسکتا

مخالفین کا مکروہ پروپیگنڈا انتہائی غیر شریفانہ اور رکیک و ذلیل پروپیگنڈا ہے

آئندہ انتخاب کے متعلق حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کا بصیرت افروز بیان

اسمبلی کی ایک سیٹ کیلئے دہلی سے علاوہ دیگر اصحاب کے امسال مسٹر آصف علی بیرسٹر ایٹ لا بھی کھڑے ہوئے ہیں۔ دہلی کا ہر ایک باشندہ مسٹر آصف علی کی خداداد قابلیت اُن کی ذہانت فہم و فراست اور بے مثال ایثار و قربانی سے پوری طرح واقف ہے۔ اس امر کا ہر شخص معترف ہے کہ اسوقت تک اسمبلی کیلئے جن اصحاب کا نام پیش ہو رہا ہے ان میں مسٹر آصف علی باعتبار اپنی ذہانت و قابلیت اور باعتبار اپنی قومی و ملکی خدمات اور جذبہ حریت و آزادی سب سے بہتر اور سب سے زیادہ لائق ترجیح ہیں۔

ہندوستان کی اسمبلی

اسمبلی کے متعلق ہر شخص جانتا ہے کہ وہاں اُس شخص کی ضرورت ہے جو ملکی سیاست سے ہر طرح واقف ہو۔ آمدنی اور خرچ کی تمام مدات اور درآمد و برآمد پر ٹیکس لگانے اور انکم ٹیکس اور دیگر محصولات کے تمام شعبہ جات پر پوری واقفیت رکھتا ہو ... [illegible] ... مقابلہ میں کسی دوسرے شخص کو ووٹ دینا نہ صرف حق و انصاف کا خون کرنے اور ایک قابل آدمی کی خداداد قابلیت سے فائدہ نہ اٹھانے کے مرادف ہے بلکہ اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے کے ہم معنی ہے۔

مکروہ اور غیر شریفانہ پروپیگنڈا

اس موقع پر بعض خود غرض حضرات مسٹر آصف علی کے خلاف سخت مکروہ اور غلط پروپیگنڈا کر رہے ہیں اور دوسروں کے آلۂ کار بنکر طرح طرح کی غلط فہمیاں پھیلانے کی سعی میں مشغول ہیں ... [illegible] ... کی تہ میں سفید بر سفید کذب، غلط بیانیاں اور خود غرضیاں پوشیدہ ہیں۔

آخری گزارش

میں اسوقت باشندگان دہلی سے عموماً اور مسلمانان دہلی سے خصوصاً درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنا ووٹ صرف اور صرف مسٹر آصف علی صاحب کو دیں ... [illegible] ... مجھے امید ہے کہ اسمبلی کے رائے دہندگان میری اس مخلصانہ مشورے کو فراخ حوصلگی سے قبول کریں گے جو میں نے مفاد عامہ اور اہالیان دہلی کی بہبودی کو مدنظر رکھتے ہوئے انکو دیا ہے۔

سنٹرل مسلم یوتھ لیگ کی نوجوانان دہلی سے اپیل

مسٹر آصف علی کو کامیاب بنانے کیلئے پوری جدوجہد کی جائے

دہلی ۲۷ اکتوبر کو سنٹرل مسلم یوتھ لیگ کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس زیر صدارت مسٹر وحید الدین صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل قرارداد باتفاق آراء منظور کی گئی۔ ... دہلی کی موجودہ سیاسی فضا کو ملحوظ رکھتے ہوئے مسٹر آصف علی کو ہر اعتبار سے اسمبلی کے لئے بہترین نمائندہ سمجھتی ہے ... مسٹر آصف علی کے لئے پورے جوش وخروش کے ساتھ کام کریں اور آئندہ انتخاب میں ان کو کامیاب بنانے کے لئے پوری جدوجہد اور ہر ممکن سعی عمل میں لائیں۔

Regd No L 1793

The Aljamiat

Vol XX No 31 — DELHI SUNDAY OCTOBER 28 1934 — PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید — نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام — ... نیجر الجمعیۃ دہلی

نوساری کے مسلمانوں کا جلسہ

مورخہ ... اکتوبر کو ہمدرد اسلام البدری انجمن نوساری کا عام جلسہ اسلام کلب کے مکان میں جناب سیٹھ داؤد بھائی بن حاجی سلیمان صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا ... [illegible]

انجمن اسلامیہ گنشکل کا پانچواں سالانہ اجلاس

[illegible]

جمعیۃ الانصار یو-پی کا سالانہ اجلاس

جمعیۃ الانصار صوبہ یو-پی کا سالانہ اجلاس زیر صدارت جناب ... ڈاکٹر شیخ محمد ظہور الدین صاحب انصاری ... [illegible]

مدرسہ انجمن محمدی کے ملازمان کی شکایت

[illegible]

پنجاب کے ایک گاؤں میں عربی مدرسہ کا قیام

مولوی عنایت اللہ خاں سابق مبلغ اسلام مدرسہ عربیہ ... [illegible] ... اہل اسلام کی خدمت میں التماس ہے کہ جان و مال سے اس کار خیر میں حصہ لیں۔

سفید جھوٹ

[illegible]

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہے ... [illegible] ...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانح عمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے ... [illegible] ...

قیمت دو روپے چار آنے۔ مجلد تین روپے

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی، علمی، اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائے گا۔ ... [illegible] ...

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

مع

خلاصۃ التفاسیر

[illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تار کا پتہ " الجمعیۃ دہلی "
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

یدُ اللّٰہِ علی الجماعۃ
Aljamiat Ballimaran Delhi.

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۶۹۳

الجمعیۃ دہلی
سہ روزہ

مدیر مسئول - ہلال احمد زبیری (بی - اے) معاون - محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم پنجشنبہ ۲۲ رجب المرجب ۱۳۵۳ ہجری مطابق یکم نومبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۲

پیغامِ عمل

تاکجا بے حسی و مردہ دلی ، جوش میں آ
اُٹھ ، بس اے مسلم خوابیدہ ذرا ہوش میں آ
شبِ غم ختم ہوئی صبح مسرت آئی
تو بھی اس محفل ہنگامہ در آغوش میں آ
منجمد بحر ہے بیتاب تموّج ، یعنی
انقلابات یہ کہتے ہیں کہ تو جوش میں آ
رات بھر خواب تغافل کے مزے تونے لئے
لے سحر ہوگئی ، بیدار ہو اب ہوش میں آ
آج پھر ظلمت باطل ہے مسلط حق پر
پھر سے تو چاک کر اس پردہ کو پُر جوش میں آ
پھونک دے نعرۂ توحید سے صور محشر
عالم خفتہ کو لا ہوش میں خود ہوش میں آ
کیا قیامت ہے کہ دنیا میں بپا ہے محشر
اور کچھ تجھ کو نہیں ہوش ذرا ہوش میں آ
مزرعِ آخرت دہر میں کر سعی عمل
زندہ ہو ، زیست کے اس محشر خاموش میں آ
راہزن گھات میں ہیں راہ میں تو ، شام ہوئی
بڑھ کے رکھ منزل مقصد میں قدم جوش میں آ
فرقِ باطلۂ اہل زمانہ سے نکل
آ خدا کے لئے جمعیت حق کوش میں آ
قوم مسلم کے دل مردہ کو زندہ کردے
بن کے رُوحِ عمل اس نعش کفن پوش میں آ
تاکجا گوشۂ تنہائی و افسردہ دلی
محفل آراستہ کر از سر نو جوش میں آ
یاد کر یاد ذرا عہد رسالت کی بہار
لوٹ کر پھر اسی دنیائے فراموش میں آ
خیر امت کا جو فرزند ہے تو اے مسلم
ہمہ تن پیکر اسلام کی آغوش میں آ

قوم بیتاب ہے سن کر ترا پیغام عمل
مطمئن ہو افق زار ، نہ اب جوش میں آ

(از جناب افق کاظمی)

کانگریس کے کھلے اجلاس میں قسمت آزمائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں بہتر تو یہ تھا کہ ہوا کا رخ دیکھ کر خاموش ہو بیٹھتے اور اس بڑھاپے میں اپنی رہی سہی عزت خاک میں نہ ملواتے ۔

(احسان)

کانگریس کی کھلی ... مضامین کے جلسہ میں ... پنڈت مالوی کا رسوخ کتنے پانی میں ہے ۔ ... فرقہ وار فیصلہ کو منسوخ کرانے کے لئے ... اعوان کی مخالفت ...

معاصرین کے افکار و آراء

امارتِ شرعیہ اور ہندو

امارت شرعیہ کے مخالفین یہ بھی کہتے پھرتے ہیں کہ امارت شرعیہ کے نامزدوں کو ووٹ دینا گویا ہندو کو ووٹ دینا ہے ۔ حالانکہ وہ اگر ذرا سا بھی عقل سے کام لیتے تو کبھی نہ کہتے کہ امارت شرعیہ کے مخالفین کو ووٹ دینا ہندوؤں کو ووٹ دینا ہو سکتا ہے کیونکہ مسلمانوں کو معلوم ہے کہ امارت شرعیہ نے ہر ہندو مسلم فساد کے وقت مسلمانوں کی خدمت و معاونت کی ہے ، سہسرام اور بتیا کے ہندو مسلم فساد میں نتیجے ، امارت شرعیہ کے سوا کون مسلمانوں کی خیر خواہی اور معاونت کے لئے کھڑا ہوا ؟ چنانچہ مسلمانوں کو یاد ہوگا کہ ان دونوں فسادوں کے متعلق مسلمانوں کی حمایت میں مضامین لکھنے کے جرم میں مدیر امارت پر مقدمہ چلا اور ہائی کورٹ سے بھی پانچسو روپیہ کی سزا بحال رہی مولوی محمد شفیع صاحب داؤدی جو آج مسلمانوں کی خیر خواہی کا دم بھرتے ہیں ان کی صدارت میں صوبہ کانگریس کمیٹی کی مجلس عاملہ کا اجلاس فساد بتیا کے بعد ہی ہوا تھا ۔ اس میں ایک ممبر نے تنہا کے ہندوؤں کے خلاف تجویز ... پیش کی تھی کہ انہوں نے مسلمانوں پر بڑے مظالم کئے ہیں تو مولوی شفیع صاحب داؤدی نے اس تجویز کے پیش کرنے کی یہ کہہ کر اجازت نہیں دی کہ اس تجویز کے پاس ہونے سے ... بیچارے ہندوؤں کو نقصان پہنچے گا ۔

اب آپ خود غور کیجئے کہ یہ ہندو نوازی ہے یا مسلمان نوازی ؟ ... کی مخالفت کرنی اور مسلمانوں کی اعانت ... امارت شرعیہ نے کیا ہندو ... ہوسکتی ہے ؟ کیا مسلمانوں کو قتل کرنے والے اور فساد کرنے والے ہندوؤں کو مجرم قرار دینے سے روکنا کہ اس سے ان کی سزا میں اضافہ ہو جانے کا اندیشہ ہے ، جیسا کہ داؤدی صاحب نے کیا ، ہندو نوازی اور مسلم دشمنی نہیں ہے ؟

(نقیب)

کی طرف سے یہ قاعدہ کلیہ بطور اصل کے پیش کیا جا رہا ہے کہ علماء کو دنیوی مسائل میں حصہ لینے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے ۔ اگر مسلمانان ہند کے کسی طبقہ کو انتخاب میں جد و جہد کرنے سے روکا جا سکتا تھا تو وہ طبقہ ملازمین حکومت فدو رائے سرکار اور خطاب یافتگان برطانیہ کا ہونا چاہئے تھا جو اپنے ذاتی مصالح کی بنا پر اس روش کو کبھی اختیار نہیں کر سکتے ۔ جو جمہور اسلام کے لئے مفید اور ان کی محض و مختار حکومت کے لئے غیر مفید ہو لیکن جب حالت یہ ہے کہ جن لوگوں کی رائے اور ضمیر پہلے ہی سنہری زنجیروں میں جکڑی جا چکی ہے ان کو بھی انتخاب میں حصہ لینے کے حق سے محروم نہیں کیا جا رہا ہے تو علماء کے متعلق یہ کہنا دیانت و صداقت پر کیونکر مبنی ہو سکتا ہے کہ انہیں انتخابی مباحث سے سروکار نہیں ہونا چاہئے ۔

(مدینہ)

مغربی تہذیب کی پیروی

مسلمان خواہ حاکم ہوں یا محکوم انہوں نے یورپ کی تقلید و پیروی شروع کر دی ۔ اب اسلامی ملک میں ... تمدن ، طرز معاشرت ... تفریح گاہیں کھل گئیں ۔ اس ظاہری معاشرت اور رہنے سہنے کے طور طریقے بدل گئے ۔ اور ہر شخص مغربی معاشرت و تہذیب کا گرویدہ نظر آنے لگا ۔ اس تقلید سے یورپ کو یہ فائدہ پہنچا کہ اس کو اپنے مصنوعات کی فروخت و کاروبار کے لئے نئے میدان ہاتھ آگئے ۔ اور مشرقی ممالک میں مداخلت کا موقع مل گیا ۔ مغربی تہذیب کے پیچھے پیچھے مشنری بھی پہنچے جنہوں نے نہایت ہوشیاری سے ... مذہب کی تبلیغ شروع کی بلکہ وہ ایک ہوشیار سیاست داں کی طرح ان مشرقی ممالک کے اندرونی حالات اور کمزوریوں کا بھی گہری نظر سے مطالعہ کرتے رہے تاکہ یورپ کی جس قوم سے ان کا تعلق ہے اس کے لئے معلومات بہم پہنچا کر راستہ صاف کریں ۔ چنانچہ ان مشنریوں کی بدولت اکثر مشرقی ممالک کو سخت مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑا ۔

مشرقی ممالک مدت دراز تک یورپ سے مرعوب و خوف زدہ رہے اور اس کی تقلید و پیروی کو ذریعہ نجات و باعث ترقی سمجھتے رہے لیکن باوجود اس کو تقلید و اظہار نیاز مندی کے جب ان کی آزادی روز بروز سلب ہوتی گئی اور اغیار ان کے ملک سے بیش از بیش فائدہ اٹھانے لگے تو آخر کار انہوں نے محسوس کیا کہ ہم غلط راستہ پر جا رہے تھے ۔

(کانفرنس گزٹ)

پنڈت مالوی کی شکست

پنڈت مدن موہن مالوی نے کانگریس کی طاقت پر حسب عادت متعدد ضرب کاری لگانے کے لئے فرقہ وار فیصلہ کی آڑ لی اور نیشنلسٹ پارٹی کا ڈھونگ کھڑا کیا تاکہ ہندو مہا سبھا کے مقاصد کو تقویت پہنچا کر وطن دشمنی کے تازہ شگوفے کھلائے جائیں ۔ جس وقت پنڈت جی جانی کا دعویٰ کر کے ... کانگریس کے ... ان کا یہ خیال ... کر شاید بنارس کا یہ کھلاڑی کانگریس کے پہلوان کو چاروں شانے چت گرانے میں کامیاب ہو جائے گا لیکن ان کے پہلے ہی دورے نے ثابت کر دیا کہ اب ملک کی رائے عامہ بہت ترقی کر چکی ہے اور لوگ اس قسم کی فتنہ انگیزیوں پر ...

علمائے کرام کیوں قابل اعتماد ہیں

یہ کس قدر ستم کا مقام ہے کہ جہلا کو اسمبلی کے انتخاب کے مسئلہ میں بولنے ، اس کے لئے جد و جہد کرنے اور لوگوں کو اپنی پسند کے اُمیدوار کی طرف دعوت دینے کا حق دیا جائے ۔ لیکن علماء کو اس سے محروم کر دیا جائے ۔ حالانکہ علماء علم دین ، ضرورت مذہب ، خشیت الٰہی ، تقویٰ و طہارت اور ذمہ داری کے اعتبار سے بہت زیادہ قابل اعتماد ہیں ۔ اور مسلمان اگر ان کی آواز کو سب سے زیادہ قبول کرتے ہیں تو اس لئے نہیں کہ ان کا نام علماء ہے بلکہ اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ مسند نشینان رسول ہونے کے باعث وہ جو رائے پیش کر رہے ہیں وہ خطاب و ملازمت کی توقع کی آلودگیوں سے ملوث نہیں ہے بلکہ وہ ایک ایسی جماعت کی آواز ہے جو دنیاداری و دنیا کے ساتھ شریعت اور اسلام کا نقطۂ نگاہ پیش کو رہی ہے ۔ لیکن سوئے اتفاق سے آئندہ ہونے والے انتخاب میں بھی ... علماء کے محترم اور بزرگ علماء کو ، رائے دہندگان لوگوں کے خلاف ... امانت ، اصابت رائے ، آزادی خیال ، حریت ضمیر اور اخلاص و عمل کے اعتبار سے نہایت ناقابل اعتماد ثابت ہو چکے ہیں ۔ اس لئے ...

پادری کی لڑکی کا قبولِ اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہوگئی اور اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا و آخرت میں نجات ... [illegible] ... پادریوں کی ایک شاندار مجلس میں اسلام کی حقانیت پر ایک بصیرت افروز خطاب کیا ... [illegible] ... اس کا نام از ... [illegible] ... اس کتاب کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنا چاہتے ہیں تو جلد طلب کیجئے ... [illegible] ... تبلیغی مقاصد کے لئے ... پچیس فی صدی کمیشن دیا جائے گا ۔

ملنے کا پتہ :- منیجر الجمعیۃ دہلی

جھوٹے پروپیگنڈا کی دنداں شکن تردید
ایک شائع شدہ مضمون کے متعلق صریح غلط بیانیاں

مسٹر آصف علی کے خلاف جو کچھ غلط بیانیاں اور افترا پردازیاں کی جا رہی ہیں وہ حقیقت میں ان لوگوں کی تہذیب و شرافت اور اخلاق و انسانیت کی آئینہ دار ہیں جن کا دامن اس قسم کی شرمناک اور جھوٹی تحریروں کی گندگی سے بالواسطہ یا بلاواسطہ آلودہ ہو رہا ہے اور جن سے مسٹر آصف علی کی مخالفت میں سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتا کہ جھوٹے پوسٹر شائع کر کے خود مسلمانوں میں مسٹر آصف علی کے متعلق انواع و اقسام کی غلط فہمیاں پھیلانے کی کوشش کریں ۔ مثال کے طور پر اس وقت ہمارے سامنے وہ پوسٹر ہے جو " مسٹر آصف علی کو مسلمانوں کا نمائندہ کس نے بنایا " کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے اور جس کی حقیقت یہ ہے کہ ... لوگوں سے بلا پوچھے گچھے ان کے نام لکھ دئے گئے ہیں ۔ اس پوسٹر میں نہایت ڈھٹائی کے ساتھ یہ غلط بیانی کی گئی ہے کہ ۲۷ ستمبر کے " تیج " مورخہ ... میں مسٹر آصف علی نے جو بیان شائع کیا ہے اس میں کہا ہے کہ :-

" میں مسلمان ہونے کی حیثیت سے مسلمانوں کی رائے نہیں چاہتا "

یہ ایک صریح جھوٹ اور علانیہ کذب ہے جس کی جرأت ایسے ہی لوگوں کو ہو سکتی ہے جو کسی اصول اخلاق کے پابند نہ ہوں ۔ ۲۷ ستمبر کے تیج میں باوجود تلاش بسیار کے کہیں بھی یہ الفاظ نہیں مل سکتے ۔ حقیقت صرف یہ ہے کہ بعض خود غرض حضرات ہندوؤں کے حلقہ میں یہ پروپیگنڈا کر رہے تھے کہ مسٹر آصف علی کو محض اس لئے ووٹ دلایا جا رہا ہے کہ وہ مسلمان ہیں اور کوئی مسلمان اب تک دہلی کی سیٹ سے منتخب نہیں ہوا ہے جس کا مطلب یہ تھا کہ گویا ہندو رائے دہندگان مسٹر آصف علی کے ساتھ کوئی رعایت کر رہے ہیں یا ان کے مذہب کی بنا پر انہیں اپنے ووٹ کی خیرات دے رہے ہیں ۔ چنانچہ اس پروپیگنڈا کے جواب میں مسٹر آصف علی نے جو ایک غیر مذہبیت رکھتے ہیں اپنا ایک مفصل بیان شائع کیا جو ۲۷ ستمبر کے تیج اور تمام انگریزی اخبارات میں شائع ہو چکا ہے ۔ اس بیان میں مسٹر آصف علی نے یہ کہا کہ میں ہندو اکثریت سے محض اس بنا پر خیرات نہیں مانگ رہا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور اس لئے میرے ساتھ ہندو حضرات کو رعایت کرنی چاہئے ۔ اگر ہندو رائے دہندگان مجھ کو وہ قابلیت و صلاحیت پاتے ہیں جو اسمبلی کی رکنیت کے لئے ضروری ہے تو مجھے رائے دیں ورنہ محض میرے مذہب کا خیال کر کے میرے ساتھ کوئی رعایت نہ کریں ۔ میں مسلمان ہونے کی حیثیت سے ان کے سامنے دست سوال دراز نہیں کر رہا ہوں ۔ بس یہ ہے اس بیان کا خلاصہ جو ہندو اکثریت کو مخاطب کر کے مسٹر آصف علی نے دیا تھا اور جس کو بالکل الٹا کر کے غیر ذمہ دار اور نا فہمند لوگوں نے شائع کیا ہے ۔ اصل مضمون کا وہ جملہ جسے ان لوگوں نے مسخ کیا ہے ہم ۲۷ ستمبر کے تیج ہی سے نقل کرتے ہیں :-

" خاص طور پر اس خیال کو تو کوئی دل میں جگہ نہ دینا چاہئے کہ ایک مسلمان کانگریسی ہونے کی حیثیت سے ہندو رائے دہندوں کی اکثریت محض فیاضی کی بنا پر میرے ساتھ ترجیحی سلوک کرے ۔ "

یہ ہیں وہ اصل الفاظ جو اخبارات میں بھی شائع ہو چکے ہیں ۔ اب اس سے تمام رائے دہندگان اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مسٹر آصف علی کے مخالفین کتنے اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئے ہیں اور کذب و دروغ سے بھی باز نہیں آتے ۔

میرا اس ناپاک پوسٹر سے کوئی تعلق نہیں ہے
حکیم محمد مشتاق علی صاحب کا تردیدی اعلان

مذکورہ بالا پوسٹر کے متعلق جناب حکیم محمد مشتاق علی صاحب کی جانب سے جن کا اسم گرامی نہایت جلی اور نمایاں حروف میں پوسٹر پر شائع کیا گیا ہے حسب ذیل تردیدی مراسلہ موصول ہوا ہے :-

جناب ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ ! السلام مسنون

براہ کرم اپنے موقر اخبار میں میری جانب سے اس امر کا اعلان فرما دیجئے کہ آج سے چند روز پیشتر جو پوسٹر " آصف علی کو مسلمانوں کا نمائندہ کس نے بنایا " کے عنوان سے شائع ہوا ہے اس پوسٹر سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے اور اس پر میرے دستخط بغیر میرے علم و اطلاع کے شائع کر دئے گئے ہیں ۔

میرے بعض مخلص احباب نے میری توجہ اس پوسٹر کی جانب مبذول کرائی ہے اور کل سے برابر مجھ سے استفسار کیا جا رہا ہے کہ آیا میں نے اس پوسٹر کے مضمون پر دستخط کئے ہیں یا نہیں ۔ میں اپنے ان تمام دوستوں کی اطلاع کے لئے جنہیں مجھ سے تعلق خاطر ہے اس حقیقت کا اعلان و اظہار کر دینا چاہتا ہوں کہ نہ اس پوسٹر پر میرے دستخط حاصل کئے گئے ہیں اور نہ مجھے اس کے مضمون سے ذرہ برابر اتفاق ہے بلکہ اس کے برعکس میں مسٹر آصف علی کو اسمبلی کے آئندہ انتخاب کی مہم میں بہترین امیدوار سمجھتا ہوں اور ان کی اعلیٰ قابلیت اور قانونی مہارت اور قوت تقریر و تحریر کا قائل ہوں اور اپنے حلقہ میں ان کی برابر حمایت کر رہا ہوں ۔

اسی دوران میں مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بعض دوسرے اصحاب کے دستخط بھی اسی طرح ان کی لاعلمی میں شائع کر دئے گئے ہیں اور یہ محض فریب ہے ۔ بہرحال جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ میرے متعلق ہر قسم کی غلط فہمی دور ہو جانی چاہئے اور مجھے مسٹر آصف علی کا مخلص مؤید سمجھنا چاہئے مجھے امید ہے کہ میرے یہ چند الفاظ میرے احباب اور دیگر مسلمانوں کی اطلاع کے لئے کافی ہوں گے ۔

(حکیم) محمد مشتاق علی نواب گنج دہلی

مسٹر آصف علی کی عام حمایت و مقبولیت

جو لوگ اینگلو انڈین اخبار اسٹیٹسمین میں بیانات چھپوانے کے بہت شوقین ہیں اور مسلمانوں کے واحد اجارہ دار بن کر یہ دعوے کرتے ہیں کہ دہلی کے مسلمانوں میں مسٹر آصف علی کی کوئی مخالفت موجود ہے ان کی آنکھیں کھولنے کے لئے وہ اعلان کافی ہے جو ایک بڑے پوسٹر کی شکل میں ایک سو بیس دستخطوں سے شائع ہوا ہے اور جس پر صدر بازار ، چاندنی چوک ، کھاری باؤلی ، بلیماران ، نئی سڑک کے مشہور و معروف بڑے بڑے تاجروں کے دستخط ثبت ہیں اور ان کے مفصل پتے بھی درج ہیں نہ صرف دہلی کے تجارت پیشہ طبقہ میں مسٹر آصف علی کے ساتھ عام ہمدردی ظاہر کی جا رہی ہے ۔ بلکہ دہلی کے مسلم وکلا ، مسلم ایڈیٹر اور سربرآوردہ رہنما سب مسٹر آصف علی کی قابلیت کے مداح ہیں اور ان کی امیدواری کی تائید کر رہے ہیں ۔ ہر شخص کی زبان پر یہی الفاظ ہیں کہ مسٹر آصف علی منتخب ہوں گے اور انہی کو عام مقبولیت حاصل ہے ۔

مسٹر آصف علی کی مخالفت کیوں کی جارہی ہے ؟
مالوی پارٹی اور مہا سبھائیوں کے بیانات

مسٹر شنو نرائن کے حامیوں نے جو اشتہارات شائع کئے ہیں ان میں مسٹر آصف علی کے خلاف جو سب سے بڑا الزام عائد کیا گیا ہے وہ حسب ذیل ہے :-

" پارلیمنٹری بورڈ کے امیدوار مسٹر آصف علی کمیونل ایوارڈ کو مسترد کرانے کے حق میں نہیں ہیں اس لئے انہیں ووٹ نہ دیا جائے اور ان امیدواروں کو ووٹ دیا جائے جو استرداد ایوارڈ کے حق میں ہیں "

" کمیونل ایوارڈ کی مخالفت سے انکار "

مالوی جی کی نیشنلسٹ پارٹی کے سکرٹری مسٹر بی بنرجی نے جو بیان شائع کیا ہے اس میں مسٹر آصف علی کا سب سے بڑا قصور یہ بتایا گیا ہے کہ انہوں نے کمیونل ایوارڈ کی مخالفت سے انکار کر دیا ہے ۔ اس مینی فیسٹو کے الفاظ یہ ہیں :-

" پنڈت مدن موہن مالویہ اور باپو جی اینے نے نہایت صاف و صریح الفاظ میں دہلی کے شہریوں سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ پارلیمنٹری بورڈ کے نامزدہ امیدوار کو ووٹ نہ دیں جب تک کہ وہ یہ اعلان نہ کردے کہ اسمبلی میں اپنی تقریر اور اپنے ووٹ کے ذریعہ کمیونل ایوارڈ کی مخالفت کرے گا ۔ چونکہ پارلیمنٹری بورڈ کے امیدوار نے اس قسم کا اعلان نہیں کیا اس لئے ان کے مقابلہ میں امیدوار کھڑا کیا گیا ہے ۔ اور ان کی مخالفت ہو رہی ہے ۔ "

مالوی جی کی پیشکش کو مسترد کردیا

ایک دوسرے مینی فیسٹو میں جو خود لالہ شنو نرائن کی طرف سے شائع کیا گیا ہے پنڈت مالوی جی کی ایک پیشکش کا حسب ذیل الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے :-

" یہ امر قابل افسوس ہے کہ پنڈت مدن موہن مالویہ کی اس پیشکش کے باوجود کہ اگر مسٹر آصف علی خطرناک فیصلہ (کمیونل ایوارڈ) کو ترک کر دیں تو انہیں لالہ جی کے ساتھ مقابلہ کی زحمت نہیں اٹھانی پڑے گی وہ اس پیشکش کو قبول کرنے پر تیار نہیں ہوئے ۔ "

گویا دوسرے الفاظ میں ایک اصول کی خاطر مسٹر آصف علی کے عدیم المثال ایثار کا اعتراف کیا گیا ہے ۔ اگر مسٹر آصف علی کمیونل ایوارڈ کو ترک کرنے پر آمادہ ہو جاتے تو ان کا مقابلہ ہرگز نہ کیا جاتا اور شاید وہ بلا مقابلہ منتخب ہو جاتے مگر انہوں نے اپنے اصول کو چھوڑنے کے بجائے یہ پسند کیا کہ مقابلہ کی زحمت گوارا کر لیں ۔

" صرف مسٹر آصف علی کمیونل ایوارڈ کے خلاف نہیں ہیں "

جہاں مسٹر آصف علی کی مخالفت میں یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے وہاں رائے بہادر نانک چند کے متعلق اسی مینی فیسٹو میں صرف یہ کہا گیا ہے :-

" اگر میں ان کی سیاسی قابلیت پر یہاں بحث کروں تو میں آپ کی سمع خراشی کا باعث ہوں گا ۔ "

اور ظاہر ہے کہ یہ محض اس لئے ہے کہ نانک چند صاحب کا ووٹ بہرحال کانگریس کے خلاف فرقہ وارانہ ہوگا ۔ مسٹر آصف علی کی طرح وہ کمیونل ایوارڈ کے متعلق کسی اصول کے پابند نہیں ہیں ۔

" مسٹر جناح کے اصول کی تائید "

مسٹر بی بنرجی ایڈوکیٹ دہلی نے ایک اور مطبوعہ بیان میں نہایت تفصیل کے ساتھ مسٹر آصف علی کے اس ناقابل معافی جرم کو بیان کیا ہے :-

" حقیقت میں مسٹر آصف علی ہی ورکنگ کمیٹی کی پالیسی کے بانی سبانی ہیں ۔ وہ مسلم لیگ کے اجلاس میں شریک ہوئے تھے جس میں مسٹر جناح نے یہ تجویز منظور کرائی تھی کہ جب تک باہمی رضامندی سے متفقہ حل تلاش نہ ہو جائے اس وقت تک کے لئے کمیونل ایوارڈ کو منظور کر لینا چاہئے ۔

" چنانچہ یہی اصول کانگریس کے اندر بھی داخل ہو گیا اور اس کا ذریعہ مسٹر آصف علی بنے ۔ جو پالیسی ہمیں کمیونل ایوارڈ کے معاملہ میں ورکنگ کمیٹی کی مخالفت پر آمادہ کر رہی ہے اس کے مطابق ہمیں چاہئے کہ ہم مسٹر آصف علی کی مخالفت بھی کریں ۔

" اگر ہندوؤں نے اپنے ووٹوں سے مسٹر آصف علی کو اسمبلی میں بھیج دیا تو کمیونل ایوارڈ کے خلاف جو جنگ جاری ہے اسے سخت نقصان پہنچے گا کیونکہ مسٹر آصف علی ہی کی ذات وہ ہے جو کانگریس میں مسٹر جناح کے خیالات کی نمائندگی کرتی ہے ۔ "

افسانہ

بہار و خزاں

نکاح کی پُر بہار تقریب
دارِ فانی سے والدۂ اختر کی رحلت
لالہ جی پھر نمودار ہو گئے!
(۳۰)

مِیر غلام اللہ خاں ... آپ کا فرمانا بجا ہے مگر اس مشورہ کا قبول کرنا ذرا مشکل ہے خواہ گھر کے برتن تک فروخت ہو جائیں اور خواہ پیٹ کو روٹی نصیب نہ ہو مگر شادی کی تقریب قدیم شان و شوکت کے ساتھ انجام دی جائے گی۔

...

کوئی اچار کرا لیا ہے ... دیدو اور جائداد واپس کر لو ... ۵ ہزار روپیہ ... کے علاوہ ... زیادہ پریشان نہ کرو۔

اختر: آپ بہرے والد مرحوم کی دوستی کا تو خیال کیجئے، جائداد کو آپ فروخت کر دیجئے ... ۵ ہزار روپیہ ...

لالہ جی: بے شک تمہارے والد صاحب سے میری دوستی تھی ...

[illegible]

عربی اور ولایتی

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

وکیل خارجہ حجاز اور مسولینی کی ملاقات
اٹلی اور ممالک عربیہ میں تعلقات کی استواری

فواد حمزہ بیگ وکیل خارجہ مملکت عربیہ سعودیہ اٹلی وارد ہوئے اور اطالوی اور سعودی حکومت کے مابین تعلقات پر اطالوی حکام سے گفت و شنید کی وکیل خارجہ اٹلی کے ہمراہ فواد حمزہ نے کئی نشستوں میں مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات کیا اور

دونوں ملاقاتوں نے درمیان جو اہم اور ضروری مسائل تعلق تھے ان کی تنا سیل پر سیر حاصل بحث کی۔

سگنور مسولینی نے بھی فواد بے کو ... [illegible]

ان جہازوں پر ریڈیو اور لاسلکی ٹیلیفون بھی نصب ہیں۔ اب تک ہوا بازی کی تعلیم کیلئے عراقی ... جاتے تھے مگر اب یہ سلسلہ موقوف کر دیا جائیگا اور بغداد و فلائنگ اسکول ہی تمام افسر تعلیم حاصل کرینگے

حکومت امریکہ کے سرکاری دفاتر
آٹھ کروڑ مربع فٹ زمین میں عمارت

امریکہ کے سرکاری دفاتر اگر کسی جگہ اکٹھا کر کے رکھے جائیں تو ان کے لئے ... مربع زمین درکار ہوگی اور اس کی گردش ... میل کی۔ گویا اس وقت امریکہ سرکاری دفاتر ... مربع فٹ زمین کو گھیرے ہوئے ہیں۔ آئندہ اسی قدر زمین جدید سرکاری عمارتوں کی تعمیر کیلئے درکار ہوگی۔

[illegible]

جاپان میں مسجد اعظم کی تعمیر

[illegible]

ٹیونس میں خوفناک یورش
فرانس کے جابرانہ رویہ پر احتجاج

[illegible]

ترکی قانون کا یونانیوں پر اثر

[illegible]

شام کی تازہ مردم شماری

[illegible]

حجاز کے مختلف شہروں میں کمشنروں کا تقرر

[illegible]

انسان کی سیر ...

[illegible]

تمام دنیا میں سب سے بڑا پل

بلیج فرانسسکو پر دنیا کا سب سے بڑا پل تعمیر ہو رہا ہے جو سان فرانسسکو اور اوکلینڈ کو ملا دیگا۔ یہ پل ۱۹۳۶ء میں مکمل ہو جائے گا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس پل کی تعمیر پر ... ۱۹۰۰۰۰۰ پونڈ خرچ آئے گا۔ پل کی لمبائی سوا آٹھ میل ہے۔

حکومت عراق کے جدید ہوائی جہاز

حکومت عراق نے ہاکر ایڈ کمپنی سے ۱۲ ہوائی جہاز بنوائے تھے جن میں ۵ جہازوں کا دستہ عنقریب بغداد آنے والا ہے۔ ان میں کا ہر جہاز ... گھوڑوں کی طاقت کا ہے جو فی گھنٹہ ... میل کی پرواز کر سکتا ہے۔

اطلاع

الجمعیۃ کی اشاعت ہذا میں عدم گنجائش کے باعث حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی تقریر سیرت درج نہ ہو سکی۔ اس عارضی توقف کے بعد آئندہ انشاء اللہ یہ سلسلہ برابر قائم رہیگا۔ ناظرین کرام مطلع رہیں۔

معجون مقوی معدہ

ان اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے جن کا نظام ہضم ... کیوں کہ خراب ہو چکا ہو۔ تجربہ شاہد ہے کہ ... بہتیرے مریض نظام ہضم کی خرابی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ معجون نہایت قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت کو رفع ... ہضم کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ... بیس یوم کی دوا ...

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

Zubani

ذوبانی

تلی کے مریضوں کیلئے تندرستی کا پیغام

تلی کی تمام شکایات کیلئے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے ہمدرد دواخانہ جن ادویہ پر بجا ناز کر سکتا ہے۔ اُن میں یہ ایک دوا "ذوبانی" بھی ہے

خوبی یہ کہ مقدارِ خوراک بہت کم
اور فائدے حد سے زیادہ!

تلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہے۔ اور کھلا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲؍ پرچہ ترکیب ہمراہ دوا

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

... قیمت فی تولہ ... ۶ ماشہ کی شیشی عمر

... مولانا نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علمائے ہند دہلی

مرآۃ المثنوی

قاضی تلمذ حسین صاحب ایم۔ اے

مثنوی شریف کا یہ دو جامع و بے نظیر خلاصہ ہے جس سے مثنوی شریف کی تمام ... کیفیت ... اور نمونہ کے صفحات کا ایک رسالہ مرتب کر دیا گیا ہے۔ براہ مہربانی اپنے پتہ سے مطلع فرمائیے کہ رسالہ ہدیۃً ارسال خدمت کیا جائے۔

ملنے کا پتہ

دائرۃ الادب جیدر گوڑہ، حیدرآباد دکن

ہندوستان کی آزادی کیلئے جنگ تا دمِ آخر جاری رہیگی
ہمیں ایک نہ ایک دن ضرور کامیاب ہونا ہے
داخلہ کونسل کا پروگرام۔ وائٹ پیپر اور دیگر مسائل پر بحث
انڈین نیشنل کانگریس کے سالانہ اجلاس کا خطبۂ صدارت

(گزشتہ سے پیوستہ)

دو رخی پالیسی

گول میز کانفرنس منعقد کرنے کی جس پالیسی کا لارڈ اردن نے آخر ۱۹۲۹ء میں اعلان کیا تھا ہمیشہ اس کے دو رخ رہے ہیں جس پر لارڈ ولنگڈن کی حکومت نے بھی ایک سے زیادہ مرتبہ زور دیا ہے۔ گورنمنٹ نے یہ کہا ہے کہ ایک جانب تو اس کا یہ مقصد ہے کہ آئینی اصلاحات دی جائیں اور دوسری جانب انقلابی تحریکوں ...

گیا ہے بلکہ اس میں اور وسعت دی گئی ہے اور جن لوگوں سے حکومت کا ساتھ دینے کی توقع ہے ان کی تعداد میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ مثلاً اس وقت ... منتخب ممبروں میں سے ۴۱ یعنی ۹ ۳ فی صدی جداگانہ انتخاب کے ذریعہ سے ہوتے ہیں۔ آئندہ ۲۵۰ منتخب شدہ ممبروں میں سے ۱۰۸ یعنی ۴۳ فی صدی جداگانہ انتخاب سے منتخب ہوں گے۔ اس لئے ... کوئی شک نہیں ...

[illegible]

گورنر جنرل کے اختیارات

[illegible]

گورنر جنرل کی مطلق العنانی

[illegible]

ہندوستان میں ڈکٹیٹری

کرو اور فلاں پاس کر دیا فلاں قانون فلاں تاریخ تک پاس کر دو اور اگر کونسل اس حکم کی تعمیل سے انکار کرے یا تاخیر کرے تو بس۔ اس مقررہ تاریخ پر وہ گورنر جنرل یا گورنر کا ایکٹ بن جائے گا۔ آرڈیننس کے نام کی جو کراہیت ہے وہ بھی رفع ہو جائے گی اور محدود مدت کی بھی کوئی قید نہ رہیگی ان تجویزوں سے گویا ہندوستان میں بھی ڈکٹیٹری قائم ہو جائے گی۔

مسٹر چرچل نے ایک دوسرے سلسلہ میں اس پوزیشن کو بڑی خوبی سے بیان کیا ہے۔

"وائسرائے یا گورنر جنرل، ہٹلر یا مسولینی کے سے تمام اختیارات سے مسلح تھا۔ قلم کی ایک کشش سے وہ تمام قوانین کو منتشر کر سکتا تھا یا کسی قانون کے ... کرنے کا حکم دے سکتا تھا۔ یا مارشل لا نافذ کر سکتا تھا جو کوئی قانون ہی نہیں ہے۔ ان تمام چیزوں کا وہی تنہا مالک و مختار تھا۔ ایسا افسر کمانڈر تھا اور اس کے ماتحت بڑی زبردست فوج تھی۔"

یہ تمام اختیارات نہ صرف گورنر جنرل کو بلکہ صوبوں کے گورنروں کو بھی دے

[illegible]

مالیات

[illegible]

بینڈ ریشن کی حقیقت

[illegible]

داخلہ کونسل کا پروگرام

[illegible]

... اور سنا اس کی بنا پر آپ نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی سے سول نافرمانی کے التوا کی سفارش کی اور اس کو صرف اپنے تک محدود رکھا ملک ان واقعات کا حال صرف ان بیانوں سے کر سکتا ہے جو گاندھی جی وقتاً فوقتاً جاری کرتے رہے ہیں۔

(باقی صفحہ ... پر ملاحظہ فرمایئے)

سچا ہمدم و رہبر۔ بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کیلئے دنیا میں سچی خوشی دستیاب کرنے کیلئے آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب کام شاستر بالکل مفت منگوا لیں

وید شاستری، جام نگر، کاٹھیاواڑ

افسانہ

بہار و خزاں

نکاح کی پُر بہار تقریب
دار فانی سے والدۂ اختر کی رحلت
لالہ جی پھر نمودار ہو گئے!

(۳۰)

نہ غلام اللہ خاں ۔ مولانا! آپ کا فرمانا بجا ہے مگر اس مشورہ کا قبول کرنا ذرا مشکل ہے خواہ گھر کے برتن تک فروخت ہو جائیں اور خواہ پیٹ کو روٹی نصیب نہ ہو مگر شادی کی تقریب قدیم شان و شوکت کے ساتھ انجام دی جائے گی۔

کوئی اچار رکھ لانا نہیں ہے۔ اگر روپیہ ہوگا تو دس جگہ کام آئے گا۔ بس روپیہ دیدو اور جائداد واپس کرلو ورنہ ۵ ہزار روپیہ جو تمہارے ذمہ بابڑا ہد کے علاوہ اور نکلتا ہے وہ ادا کردو اور مجھے زیادہ پریشان نہ کرو۔

اختر۔ آپ میرے والد مرحوم کی دوستی کا تو خیال کیجئے، جائداد کو آپ فروخت کر دیجئے۔ اپنے پاس رکھئے جو چاہے کیجئے مگر خدا کے لئے ۵ ہزار روپیہ زائد تو بے رحمی ہے ...

لالہ جی ۔ بے شک تمہارے والد صاحب سے میری دوستی تھی جب ہی تو تم کو روپیہ دیدیا ورنہ ... دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔ تمہارے ساتھ بھی سلوک بہت ہے ... یارانہ کرے تو کھائے کیا، یہ تو کاروبار کا معاملہ ہے اس میں دوستی اور دشمنی کا کوئی سوال نہیں۔

اختر۔ (غضبناک ہو کر) ...

[illegible]

(باقی آئندہ)

اطلاع

الجمعیۃ کی اشاعت ہذا میں علالت کی وجہ سے حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی تقریر بسیرت ... نہ ہو سکی۔ اس عارضی توقف کے بعد آئندہ انشاء اللہ یہ سلسلہ برابر قائم رہیگا۔ ناظرین کرام ...

عربی اور ولایتی

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

وکیل خارجہ حجاز اور مسولینی کی ملاقات
اٹلی اور ممالک عربیہ میں تعلقات کی استواری

فواد حمزہ بیگ وکیل خارجہ مملکت عربیہ سعودیہ اٹلی وارد ہوئے اور اطالوی اور سعودی حکومت کے مابین تعلقات پر اطالوی حکام سے گفت و شنید کی وکیل خارجہ اٹلی کے ہمراہ فواد حمزہ نے کئی نشستوں میں مختلف مسائل پر تبادلۂ خیالات کیا اور دونوں ملکوں نے درمیان جو اہم اور ضروری مسائل تعلق تھے ان کی تکمیل ...

مسولینی نے دوران ملاقات میں فواد بے حمزہ کے سامنے تصریح کی کہ اٹلی عالم عربی میں کوئی طمع نہیں رکھتا اور سوائے ادبی اور تجارتی مقصود کے اس کا اور کوئی ارادہ نہیں ہے۔ مسولینی نے کہا کہ

"سلطان ابن سعود ایک جلیل القدر فرمانروا ہیں جن کا احترام ہمارے قلوب میں گوشہ گیر ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ عربی ممالک پر کسی قسم کا دباؤ ڈالیں اور سلطان کو قلبی اذیت پہونچائیں۔"

اطالوی اخبارات نے اس ملاقات کو بہت اہمیت دی ہے وہ لکھتے ہیں کہ اٹلی اور یمن کے متعلق یہ افواہ اڑائی گئی تھی کہ ان دونوں میں تعلقات کشیدہ ہوگئے ہیں لیکن فواد حمزہ بے وکیل خارجہ حجاز کی آمد نے اس افواہ کی پرزور تردید کردی ہے کیونکہ فواد حمزہ جس طرح حجاز کے وکیل اور نمائندہ ہیں اسی طرح یمن کی نمائندگی بھی ان کو حاصل ہے اور وہ ان دونوں ملکوں کے داخلی اور خارجی تحفظ کے خلاف کسی بات کو برداشت نہیں کر سکتے۔

ٹیونس میں خوفناک یورش
فرانس کے جابرانہ رویہ پر احتجاج

... ٹیونس میں سخت مظاہرے کئے ... زبردست مظاہرہ کیا گیا ... مظاہر کنندگان نے دائرہ حکومت کا محاصرہ کر لیا اور اس میں زبردستی داخل ہو کر اس کو آگ لگا دی ... پولیس سے بھی مڈبھیڑ ہوئی اور بہت سے لوگ قتل کرائے گئے ... ٹیونس کے جنوبی حصہ میں بہت زیادہ اضطراب پھیل گیا ہے۔

فرانسیسی حکومت نے ... الجزائر سے فوج طلب کر لی ہے ... حکومت نے ٹیونس اور دیگر شہروں میں ... انتظامات منقطع کر دیا ہے۔

انسان کے سر پر سینگ

چین کے ایک شہر ... ایک شخص ... جس کی عمر پچیس سال ہے ... سر پر ایک سینگ نمودار ہوا ... ایک سینگ کے بعد دوسرا سینگ بھی نکل آیا ... اب اس کے دونوں سینگ دو دو انچ تک ...

حکومت عراق کے جدید ہوائی جہاز

حکومت عراق نے ہاکر ایئرکرافٹ کمپنی سے ۱۲ ہوائی جہاز بنوائے تھے جن میں ۵ جہازوں کا دستہ عنقریب بغداد آنے والا ہے۔ ان میں کا ہر جہاز ۵۸۰ گھوڑوں کی طاقت کا ہے جو فی گھنٹہ ۱۶۰ میل کی پرواز کر سکتا ہے۔

ان جہازوں پر ریڈیو اور وائرلیس ٹیلیفون بھی نصب ہیں۔ اب تک ہوا بازی کی تعلیم کیلئے عراقی ... انگلینڈ بھیجے جاتے تھے مگر اب یہ سلسلہ موقوف کر دیا جائیگا اور بغداد فلائنگ اسکول ہی میں تمام افسر تعلیم حاصل کرینگے۔

حکومت امریکہ کے سرکاری دفاتر
آٹھ کروڑ مربع فٹ زمین میں عمارت

امریکہ کے سرکاری دفاتر اگر کسی جگہ اکٹھا کر کے رکھے جائیں تو ان کے لئے تین میل مربع زمین درکار ہوگی اور اس کی گردش آٹھ میل کی ... حکومت کو ان کا سالانہ کرایہ ۰۰۰۰ ۲۸ پونڈ ادا کرنا پڑتا ہے ... ان کے علاوہ ہیں جو ۵۵۹۵ سب پوسٹ آفسوں کے لئے استعمال کی جا رہی ہیں۔

گزشتہ سال سرکاری عمارتوں کی تعمیر پر ۲۲۲۵۴۰ پونڈ خرچ ہوئے جو سنہ ۱۹۱۵ء کے مقابلہ میں ۴۳ فیصدی زیادہ ہیں۔

جاپان میں مسجد اعظم کی تعمیر

ہندوستان کے ایک مسلمان تاجر نے جاپان میں ایک مسجد کی تعمیر کے لئے ایک لاکھ روپے کا چندہ دیا تھا۔ اطلاع آئی ہے کہ جاپان میں مسجد کی تعمیر شروع کر دی گئی ہے ... مسجد کے ساتھ ساتھ ایک عربی مدرسہ بھی تعمیر کیا جائے گا جو اسی مسجد کے زیر اہتمام جاری ہوگا۔ مسجد کی تعمیر کے بعد تمام اطراف کے مسلمانوں کا زبردست اجتماع ہوگا جو مسجد کی تکمیل پر خوشی کا اظہار کریں گے۔

ترکی قانون کا یونانیوں پر اثر

دو سال پہلے ترکی گورنمنٹ نے جو قانون غیر ملکی پیشہ وروں کے متعلق پاس کیا تھا اب اس کا زور شور سے نفاذ ہو گیا ہے۔ اس قانون کی رو سے کسی غیر ملکی باشندے کو ترکی میں رہ کر تجارت اور ملازمت کرنے کا حق نہیں ہے بلکہ یہ تمام پیشے ترکی باشندوں کیلئے مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔ صرف استانبول میں سات ہزار غیر ملکی افراد بیکار ہو گئے ہیں۔ اس قانون کا اثر زیادہ تر یونانی باشندوں پر پڑا ہے ... سفید روسی بھی اس کی چپیٹ میں آ گئے ہیں۔

شام کی تازہ مردم شماری

دمشق کے محکمۂ اعداد و شمار نے شام کے مختلف علاقوں کی مردم شماری کے بعد ذیل کے نتائج شائع کئے ہیں۔

حلب ۶۸۸۵۳۱ ۔ دمشق ۴۶۳۱۴۴ ۔ اسکندرونہ ۱۹۸۷۰۰ ۔ حمص ۱۶۲۴۹۵ ۔ فرات ۱۴۴۴۲۳ ۔ حماۃ ۱۵۳۳۰۰ ۔ حوران ۹۱۶۷۴ ۔ الجزیرہ ۴۴۴۳۶۵

حجاز کے مختلف شہروں میں کمشنروں کا تقرر

حکومت حجاز نے بندرگاہ ینبوع میں شیخ احمد علیبی کو کمشنر مقرر کیا ہے اسی طرح مقام ... شیخ منصور صالح اور شیخ ابراہیم ... مقرر کیا ہے اس وقت حکومت حجاز کے نائب کے روبرو ان سب حضرات نے ... عہد کیا ... میں کبھی کوتاہی نہ کریں گے۔

تمام دنیا میں سب سے بڑا پل

خلیج فرانسسکو پر دنیا کا سب سے بڑا پل تعمیر ہو رہا ہے جو سان فرانسسکو اور اوکلینڈ کو ملا دیگا۔ یہ پل سنہ ۱۹۳۶ء میں مکمل ہو جائے گا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس پل کی تعمیر پر ۰۰۰۰۰ ۱۹ پونڈ خرچ آئے گا۔ پل کی لمبائی سوا آٹھ میل ہے۔

معجون مقوی معدہ

یہ وہ ان اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے جن کا نظام ہضم ... خراب ہو چکا ہو۔ تجربہ شاہد ہے کہ ... نظام ہضم کی خرابی میں مبتلا ہوتے ہیں یہ معجون نہایت قوت پہنچاتی ہے قبض کی شکایت کو رفع ... ہضم کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ...

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

Zubani ذُوبانی

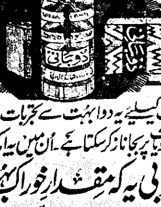

تلی کے مریضوں کیلئے تندرستی کا پیغام

تلی کی تمام شکایات کیلئے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے ہمدرد دواخانہ جن ادویہ پر بجا ناز کر سکتا ہے۔ اُن میں یہ ایک دوا ذُوبانی بھی ہے

خوبی یہ کہ مقدار خوراک بہت کم
اور فائدے حد سے زیادہ!

تلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہے۔ اور گھٹا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ قیمت فی شیشی ... مع پرچہ ترکیب ہمراہ دوا

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

... قیمت فی تولہ ...

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علمائے ہند۔ دہلی

مراۃ المثنوی

قاضی تلمذ حسین ایم اے

مثنوی شریف کا یہ دو جامع و بے نظیر خلاصہ ہے جس سے مثنوی شریف کی تمام پیچیدگیاں رفع ہوگئی ہیں ... براہ مہربانی اپنے ... اطلاع فرمایئے کہ رسالہ ہدیۃً ارسال خدمت کیا جائے۔

"ملنے کا پتہ"

دائرۃ الادب حیدر گوڑہ، حیدرآباد دکن

ہندوستان کی آزادی کیلئے جنگ تا دم آخر جاری رہیگی
ہمیں ایک نہ ایک دن ضرور کامیاب ہونا ہے
داخلہ کونسل کا پروگرام ۔ وائٹ پیپر اور دیگر مسائل پر بحث
انڈین نیشنل کانگریس کے سالانہ اجلاس کا خطبۂ صدارت

(گزشتہ سے پیوستہ)

دو رخی پالیسی

گول میز کانفرنس منعقد کرنے کی جس پالیسی کا لارڈ ارون نے آخر ۱۹۲۹ء میں اعلان کیا تھا ہمیشہ اس کے دو رخ رہے ہیں جس پر لارڈ ولنگڈن کی حکومت نے بھی ایک سے زیادہ مرتبہ زور دیا ہے۔ گورنمنٹ نے یہ کہا ہے کہ ایک جانب تو ...

گیا ہے بلکہ اس میں اور وسعت دی گئی ہے اور جن لوگوں سے حکومت کا نہ دینے کی توقع ہے ان کی تعداد میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ مثلاً اس وقت ۱۰ منتخب ممبروں میں سے ۴۱ یعنی ۹ فیصدی جداگانہ انتخاب کے ذریعہ منتخب ہوتے ہیں۔ آئندہ ۲۵۰ منتخب شدہ ممبروں میں سے ...

[illegible]

منتقل شدہ اختیارات

گورنر جنرل کی سات ذمہ داریاں

فیڈرل لیجسلیچر کی ترکیب

گورنر جنرل کی خاص ذمہ داری

بیرونی پالیسی

ہندوستانی ریاستیں

گھر کا بھیجی سامنے مالک

مالیات

فیڈرل ریزنی کی حقیقت

داخلہ کونسل کا پروگرام

کونسل اس حکم کی تعمیل سے انکار کرے یا تاخیر کرے تو بس۔ اس مقررہ تاریخ پر وہ گورنر جنرل یا گورنر کا ایکٹ بن جائے گا۔ آرڈیننس کے نام کی جو کراہیت ہے وہ بھی رفع ہو جائے گی اور محدود مدت کی بھی کوئی قید نہ رہیگی ان تجویزوں سے گویا ہندوستان میں بھی ڈکٹیٹری قائم ہو جائے گی۔

ہندوستان میں ڈکٹیٹری

مسٹر چرچل نے ایک دوسرے سلسلہ میں اس پوزیشن کو بڑی خوبی سے بیان کیا ہے۔

"وائسرائے یا گورنر جنرل، ہٹلر یا مسولینی کے سے تمام اختیارات سے مسلح تھا۔ قلم کی ایک کشش سے وہ تمام قوانین کو منتشر کر سکتا تھا یا کسی قانون کے پیش کرنے کا حکم دے سکتا تھا۔ یا مارشل لا نافذ کر سکتا تھا جو کوئی قانون ہی نہیں ہے۔ ان تمام چیزوں کا وہی تنہا مالک و مختار تھا۔ ایسا افسر کمانڈر تھا اور اس کے ماتحت بڑی زبردست فوج تھی۔"

یہ تمام اختیارات نہ صرف گورنر جنرل کو بلکہ صوبوں کے گورنروں کو بھی دیئے ...

... الفاظ کی سفارش کی اور اس کو صرف اپنے تک محدود رکھا بلکہ ان واقعات کا مطالعہ ان بیانوں سے کر سکتا ہے جو گاندھی جی وقتاً فوقتاً جاری کرتے رہے ہیں۔

(باقی صفحہ ۷ پر ملاحظہ فرمایئے)

سچا ہمدم و رہبر ۔ بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کیلئے دنیا میں سچی خوشی دستیاب کرنے کیلئے آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتابچہ خاص منتر بالکل مفت منگوا لیجئے

وید شاستری ۔ جام نگر ۔ کاٹھیاواڑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۲۲ رجب المرجب ۱۳۵۳ھ ہجری

یونٹی بورڈ کے امیدوار

مسلم رائے دہندگان کا فرض

اس وقت ہندوستان میں مرکزی حیثیت سے صرف آل انڈیا مسلم یونٹی بورڈ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو اسمبلی کے انتخابات میں اصولوں کی بنا پر حصہ لے رہی ہے، اور جس میں مسلمانوں کا ترقی پسند قوم پرور اور صلح جو طبقہ شامل ہے۔ مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کا جو نام نہاد بورڈ شملہ میں بنایا گیا تھا وہ ...

کی وجہ سے ملت اسلامیہ کو نقصان پہنچے گا۔

بورڈ کی نامزدگیاں

یونٹی بورڈ کے امیدواروں میں مولانا شوکت علی صاحب مولوی کریم الرضا خاں صاحب، منشی اظہر علی صاحب، اختر حسن صاحب ڈسی۔ پی) محمد احمد کاظمی صاحب ...

شذرات

مصر کے برطانوی ہائی کمشنر کی مداخلت

جب سے مصر پر برطانوی اقتدار قائم ہوا ہے اور دریائے نیل کا کامل اجارہ انگلستان کے ہاتھ میں آیا ہے اسی وقت سے مصری سیاسیات کو وائٹ ہال کی لونڈی بنا لیا گیا ہے۔ سیاسی آزادی کے جتنے مقتضیات و شرائط ہیں وہ انگریزی اقتدار کے بعد مصر کو کبھی حاصل نہیں ہوئے بلکہ برطانوی ریزیڈنسی ہمیشہ سفید و سیاہ کی مالک بنی رہی اور اس نے جی کھول کر استقلال عمل کی روح کو فنا کیا۔ لیکن کچھ روز سے برطانیہ نے مصر کے داخلی امور میں دخل دینے سے احتراز کر لیا تھا جو بعض سیاسیین کے لئے ایک گونہ تسلی بخش ثابت ہوا۔ ظاہر ہے کہ برطانوی ریزیڈنسی اس خیال کو کسی طرح بھی تقویت نہیں پہونچا سکتی تھی کہ اس نے اپنی گرفت ڈھیلی کر دی ہے اور وہ مصری سیاسیات سے بے تعلق رہنا چاہتی ہے چنانچہ اس کو اس خیال کی تردید کے لئے جلد ایک موقع مل گیا۔ شاہ فواد بستر علالت پر پڑے ہیں اور انگریزی ہائی کمشنر اور وزیر اعظم میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ وزیر اعظم یحییٰ پاشا کو اس امر کی شکایت ہے کہ برطانوی ہائی کمشنر مصر کی داخلی سیاسیات میں مداخلت کا ارتکاب کر رہے ہیں اور برطانوی حکومت کے ایما پر شاہی کابینہ میں ایک اور رکن کا اضافہ کرنا چاہتے ہیں جو شاہی کابینہ اور برطانوی ریزیڈنسی کے درمیان بطور ثالث ہو۔ اس "لندنی" شورہ سے وزیر اعظم نے اتفاق نہیں کیا ہے اور انہوں نے قائم مقام ہائی کمشنر مسٹر ... پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ مصری سیاسیات میں مصری دستور کے خلاف ناجائز طور پر مداخلت کرتے ہیں۔ وزیر اعظم یحییٰ پاشا نے جو شکایت کی ہے اس کو ہر شخص حق بجانب تصور کرے گا۔ لیکن ان کے اس احتجاج سے برطانوی مداخلت کا کبھی سدباب نہ ہوگا۔ اس کا صحیح علاج صرف یہ ہے کہ شاہی کابینہ اور پارلیمنٹ میں خالص قوم پرور اور وطن دوست ارکان منتخب کر کے بھیجے جائیں جو اپنی پوری قوت کے ساتھ وائٹ ہال کی تجاویز کا رد عمل کرتے رہیں اگر یہ نہیں ہوگا تو پھر برطانوی ریزیڈنسی کو اس قسم کی مداخلتوں سے باز نہیں رکھا جا سکتا بلکہ اس کا قوی امکان ہے کہ اس اختلاف کے بعد مصر سے انتقام لینے ...

معقول اعتراض کا جواب گالیوں سے دیکر اپنی تہذیب و شرافت کا ثبوت بہم پہنچایا جاتا ہو۔ انتخابات کا نتیجہ خواہ کچھ بھی ہو مگر اس طرز عمل سے مولانا شفیع داؤدی نے اپنی اخلاقی موت کا کافی سامان بہم پہنچا لیا ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ مسلمانان صوبہ بہار کے سامنے انہیں بے نقاب کرنے کے لئے ان کا یہ رویہ بالکل کافی ہے۔ انتخابات کی اصولی بحث میں جب وہ عہدہ برآ نہ ہو سکے تو انہوں نے مباہلہ کا ڈھونگ رچایا اور جب اس سلسلہ میں بھی انہیں کوئی کامیابی میسر نہ ہوئی اور رائے عامہ ان کے خلاف اصولی حیثیت سے برابر بڑھتی رہی تو انہوں نے اب آخری ہتھیار یہ اٹھایا ہے کہ گالیاں دیکر اپنے مخالفین کو خاموش کریں۔ ہمیں یقین ہے کہ اس نئی حرکت کا نتیجہ بھی وہی ہوگا جو اسی قسم کی گذشتہ حرکات کا ہوتا رہا ہے۔ ترہت ڈویژن سے جو مولانا شفیع داؤدی کا حلقۂ انتخاب ہے ہمیں نہایت موثق ذرائع سے یہ معلوم ہوا ہے کہ ہر طرف ان کی ناکامی و نامرادی کی صدائیں گونج رہی ہیں اور تمام حلقہ میں امارت شرعیہ کے امیدوار کی پرزور تائید کی جا رہی ہے۔ اور کارکنان امارت کی اصول پسندی، سنجیدگی اور معقولیت کے مقابلہ میں مولانا شفیع داؤدی کی خفیف الحرکاتی کا وہی اثر ہو رہا ہے جو ہونا چاہئے۔ ان کی اخلاقی موت ہو چکی ہے اور سیاسی موت عنقریب ہونے والی ہے۔

گاندھی جی کی علیحدگی

گاندھی جی نے انڈین نیشنل کانگریس سے اپنی علیحدگی کا اعلان کر دیا اور وہ اب باقاعدہ کانگریس کی رکنیت سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ لیکن جن حالات اور کیفیات کے ساتھ ان علیحدگی عمل میں آئی ہے اس کے پیش نظر ہمیں ان کو علیحدہ نہ سمجھنا چاہئے۔ ان کی علیحدگی ایک "قانونی" علیحدگی ہے عملاً وہ کانگریس کی امداد و اعانت کے لئے آمادہ رہیں گے۔ علیحدگی کے اعلان کے وقت گاندھی جی نے قوم کو خود یہ یقین دلایا ہے کہ ان کی ہمدردیاں پہلے سے زیادہ کانگریس ...

اس تبدیلی کے بعد جمہوری اصولوں کو بر سرکار آنے کا پورا موقع بہم پہنچ جائے گا اور کانگریس اپنے جدید نظام کے ماتحت پارلیمنٹری اصولوں پر چل کر حکومت کے مقابل میں ایک نمائندہ جماعت بن سکے گی۔ ان حالات کے پیش نظر ہمیں توقع کرنی چاہئے کہ گاندھی جی کی علیحدگی بجائے مضر ہونے کے مفید ہی ثابت ہوگی اور اس کے نتائج خوشگوار برآمد ہوں گے۔

اخلاقی موت

شاید اسی صورت حالات کو دیکھتے ہوئے مولانا شفیع داؤدی نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے جو نہایت مذموم اور قابل نفرت و حقارت ہے۔ داؤدی صاحب کے اخبار اتحاد کا کوئی نمبر خالی نہیں جاتا جس میں حضرت مولانا محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار کے خلاف خصوصاً اور علمائے امت کے خلاف عموماً نہایت عامیانہ و سوقیانہ الفاظ میں سب و شتم نہ کیا جاتا ہو اور ...

حوادث و احکام

استفتا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:

۱۔ نماز میں جو عمل دونوں ہاتھوں سے کیا جاوے وہ عمل کثیر ہے یا نہیں؟

۲۔ جو شخص جمعہ کی نماز میں اخیر قعدہ میں وہ دو رکعت پڑھے جمعہ کی یا چار رکعت ظہر کی جو حکم ہووے فرما دیں؟

۳۔ جو شخص عید کی پہلی رکعت کے رکوع میں آکر ملے وہ تکبیریں کس وقت میں ادا کرے، نیت باندھتے میں یا رکوع میں؟

۴۔ سورج کے طلوع اور غروب سے پہلے اگر ایک رکعت ادا ہو سکے تو ایسے وقت میں نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں؟

الجواب

عمل کثیر کی جو تعریف کہ صحیح و صواب ہے اور فقہائے کرام کے نزدیک تو اس تعریف کے موافق دونوں ہاتھوں سے کیا ہوا عمل عمل کثیر ہو سکتا ہے تو اس سے بچنا نماز کی حالت میں ضروری ہوگا ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی فقط واللہ اعلم

۲۔ یہ شخص جمعہ کی نماز دو رکعت ہی پڑھیگا چار رکعت ظہر کی نہیں پڑھیگا۔ تنویر الابصار میں ہے۔ ومن ادرکہا فی تشہد او سجود سہو یتمہا جمعۃ کما فی العید ... الظہر ... فقط واللہ اعلم

۳۔ جو شخص کہ عید کی نماز میں پہلی رکعت کے رکوع میں ملیگا تو کھڑے ہو کر ماسوا تکبیر تحریمہ کے عید کی تکبیریں نہ پڑھے بلکہ عید کی تکبیریں رکوع ...

دار الحکومت

قرول باغ میں ایک عورت کا قتل

دہلی ۹ اکتوبر۔ قرول باغ سے ایک ہندو عورت کے سفاکانہ قتل کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص مسمی پورن کی بیوی بدچلن تھی پورن نے اس کو کئی بار تنبیہ کی لیکن اس نے کوئی اصلاح نہ کی آخر کار کل شام کو اس نے اپنی بیوی کے سر پر کلہاڑی سے قاتلانہ حملہ کیا جس سے اس کا سر پھٹ گیا اور وہ فوراً ہلاک ہو گئی۔ اس سانحہ کے بعد پورن فرار ہو گیا۔ پولیس اس کی تلاش میں ہے۔ متوفیہ کی لاش کا ڈاکٹری مارکس پولیس سرجن نے پوسٹ مارٹم کیا ہے۔

عربک کالج میں بزم فلسفہ

اینگلو عربک کالج بزم فلسفہ کا جلسہ یکم نومبر ۱۹۳۴ء کو بوقت ... بجے کالج ہال میں منعقد ہوگا۔ فلسفہ سے دلچسپی رکھنے والے حضرات بخوشی تشریف لاویں۔ تقاریر انگریزی زبان میں ہوں گی۔

ایل۔ اے۔ شروانی (سکریٹری)

دہلی میں صدر کانگریس کی آمد

دہلی ۱۰ اکتوبر۔ آج شام کو ۵۵ - ۸ پر فرنٹیر میل سے بابو راجندر پرشاد صاحب صدر آل انڈیا کانگریس کمیٹی دہلی تشریف لائیں گے۔ جن کا اسٹیشن پر شاندار خیر مقدم کیا جائے گا۔

باشندگان دہلی سے احرار ہند کی اپیل

مسٹر آصف علی کو ووٹ دیجئے

نئی دہلی ۳۰ اکتوبر۔ ذیل کا پیغام بابو راجندر پرشاد صدر کانگریس، سردار ولبھ بھائی پٹیل، مسٹر راجگوپال آچاریہ، مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی، ڈاکٹر انصاری، سردار دل سنگھ، مولانا ابو الکلام آزاد، ڈاکٹر سید محمود، مسٹر نریمان، اور مسز سروجنی نائیڈو کی طرف سے مسٹر آصف بیرسٹر کو موصول ہوا ہے۔

باشندگان شہر دہلی کو چاہئے کہ وہ مسٹر آصف علی صاحب کو ووٹ دے کر مخلوط انتخاب کے اصول کی تائید کریں۔ مسٹر آصف علی کو کانگریس پارلیمنٹری بورڈ نے ... مسلمانوں کی نمائندگی کیلئے منتخب کیا ہے۔ اس نازک وقت میں مسٹر آصف علی کو ووٹ دینا قوم اور وطن نیز انڈین کانگریس کی سب سے بڑی خدمت ہے۔

لکھنؤ میں مولانا شوکت علی صاحب کی زبردست تائید

اعیان واکابر کی تقریریں

لکھنؤ ۳ اکتوبر۔ سید ظفر علی سکریٹری مسلم یونٹی بورڈ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ شہر لکھنؤ کے سربرآوردہ اور معززین کے دستخطوں سے ایک زبردست جلسہ کا اعلان کیا گیا اور امین آباد پارک میں اتوار کی شب کو جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا شوکت علی صاحب پر کامل اعتماد کا اظہار کیا گیا ... مسلمانوں کی کو ... مولانا شوکت علی صاحب کی گذشتہ بیس سال سے اسلام اور مسلمانوں کی زبردست خدمات انجام دے رہے ہیں ...

اس کے بعد مولانا صبغت اللہ، محمود علی، خلیق الزمان، احسان الرحمٰن، انیس احمد عباسی نے یکے بعد دیگرے مولانا کی خدمات کا تذکرہ کیا ...

کانگریس کا آئندہ اجلاس لکھنؤ میں ہوگا

بمبئی ۲۸ اکتوبر۔ ایک بجے بعد دوپہر ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ختم ہوا جو ۲۳ اکتوبر سے روزانہ ہو رہا تھا۔ کمیٹی نے آئندہ اجلاس کے لئے یوپی کی دعوت کو منظور کر لیا ہے۔ ... دعوت نامہ قبول کر لیا گیا جو پنڈت گووند ولبھ پنت کے ذریعہ پیش ہوا تھا۔

ریلوں کی آمدنی میں اضافہ

دہلی ۔ ۱۰ اکتوبر۔ تمام سرکاری ریلوں میں یکم اپریل سے ستمبر ۱۹۳۴ء تک جو ششماہی آمدنی ہوئی وہ ریلوے بجٹ کی مقررہ سالانہ رقم منافع کے ... ۸ لاکھ زیادہ ہے ...

آسٹریا میں پھر خوفناک انقلاب کا اندیشہ

مسلح اشتراکیوں کی طرف سے بغاوت برپا کرنے کے منصوبے

حکومت کی احتیاطی تدابیر۔ حکومت اور سوشلسٹوں میں گفتگو

وائنا ۲۸ اکتوبر۔ یہاں سوشلسٹ طبقہ کے افراد بغاوت پھیلانے پر آمادہ ہیں۔ حکومت احتیاطی تدابیر اختیار کر رہی ہے۔ فوج کے تیرہ سو نوجوان پولیس میں بھرتی کرلئے ہیں سوشلسٹوں کے پاس کثیر اسلحہ ہیں لیکن بحالات موجودہ بغاوت برپا کرنا ان کے لئے خودکشی کے مرادف ہوگا۔ سوشلسٹوں کا خیال ہے کہ یہ افواہ اس لئے اڑائی گئی ہے کہ حکومت کے جابرانہ رویہ کو حق بجانب ثابت کیا جا سکے۔ اسی اثنا میں ہیمر ... ڈاکٹر شسنگ میں اختلافات رونما ہو گئے ہیں اور دونوں کی فوجوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ آسٹریا کے جدید آئین کے مطابق یکم نومبر کو نامزدگیاں ہوں گی اور اسی روز سے بغاوت اور خونریزی کا اندیشہ کیا جا رہا ہے۔

آسٹریا کے چانسلر اور حکومت کے نمائندوں نے مخالف پارٹیوں سے گفت و شنید شروع کر دی ہے جس کی بنیاد یہ ہوگی کہ آسٹریا کی آزادی تسلیم کر لی جائے سیاسی گفتگو میں غیر ملکی مداخلت اور اقدام سے احتراز کیا جائے۔ اور سیاسی معاملات کو حل کرنے کی ساعی میں تشدد اور خونریزی سے اجتناب کیا جائے۔

گذشتہ جنوری کو آسٹریا میں ڈاکٹر ڈولفس کی حکومت اور سوشلسٹوں میں سخت جنگ برپا ہوئی تھی جس میں ڈاکٹر ڈولفس مارے گئے تھے۔ اس جنگ میں سوشلسٹوں کو پیس دیا گیا تھا ان کی جماعتوں اور انجمنوں کو توڑ دیا تھا اور ان کے لیڈروں کو پھانسی دیدی گئی تھی۔

مصری حکومت اور برطانوی ریزیڈنسی میں نزاع

برطانوی ہائی کمشنر پر سیاسیات میں مداخلت کا الزام

قاہرہ ۲۷ اکتوبر۔ شاہ فواد کی مسلسل علالت نے انگریزی ہائی کمشنر اور مصر کے وزیر اعظم کے درمیان چپقلش کا باعث بن گئی ہے۔ ...

بمبئی میں مزدوروں کے جلوس پر لاٹھی چارج

بمبئی ۲۶ اکتوبر۔ باوجود اس کے کہ پولیس کمشنر نے عبد الغفار نگر کے اندر مزدوروں کی جانب سے مخالفانہ مظاہرہ کی ممانعت کر دی تھی ...

افریقہ کے ایک اسکول میں ۳۳ لڑکیوں کی ہلاکت

دار السلام ۲۸ اکتوبر۔ جنوبی ٹنگنیکا کے ایک زنانہ اسکول میں ... ۳۳ لڑکیاں ہلاک ہو گئیں ...

تینوں ملزمان کو پھانسی دیدی گئی

دس ہندوؤں کو دس دس سال کی سزا

فرقہ وارانہ فساد کے مقدمہ کا فیصلہ

بریلی ۲۸ اکتوبر۔ ... اور دس ہندوؤں کو دس دس سال اور چھ مسلمانوں کو دو دو سال قید کی سزا دی ہے۔ ... یہ مقدمہ پچھلے محرم پر فسادات کا شاخسانہ تھا جس میں کئی اشخاص مجروح اور ایک ہلاک ہو گیا تھا۔

کانگریس کے آئین میں تبدیلیاں

کھلے اجلاس میں منظور شدہ ترمیموں کی فہرست

کانگریس کے آئین و ضوابط میں ترمیم کرنے کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے جو اسپیشل کمیٹی ... منظور کر لیا تھا وہ تجاویز اب آل انڈیا نیشنل کانگریس کے کھلے اجلاس میں بھی باتفاق منظور کر لی گئی ہیں۔ کانگریس کے آئین میں مندرجہ ذیل ترمیمات عمل میں آئی ہیں:

(۱) فی ہزار کے بجائے فی پانچ سو ممبر ایک ڈیلیگیٹ کانگریس کے منتخب کر سکتے ہیں لیکن ان ممبروں کی مجموعی تعداد دو ہزار سے متجاوز نہ ہونے پائے گی۔

(۲) صوبجاتی ڈیلیگیٹ، صوبجاتی کانگریس کمیٹیوں کی تشکیل کریں گے ...

(۳) کانگریس کے سالانہ اجلاس میں دو ہزار ڈیلیگیٹ سے زیادہ شامل نہ ہوں گے ...

(۴) آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبروں کی تعداد ... ۱۶۵ سے زائد نہ ہوگی۔

(۵) صدر کو ورکنگ کمیٹی کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

(۶) ریاستوں میں انتخاب ناقابل انتقال رائے شماری سے ہوگا۔

(۷) ورکنگ کمیٹی، آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبروں کو ہر صوبہ کے لئے مقرر کرے گی۔

کانگریس کو ڈھائی لاکھ کی آمدنی

بمبئی ۔ ۲۸ اکتوبر۔ کانگریس کو ٹکٹوں اور سودیشی نمائش کے ذریعہ ڈھائی لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوئی ہے۔

ناجائز اور مکروہ پروپیگنڈا

مولوی شفیع صاحب کی وارفتگی

آخری گذارش

غلط پروپیگنڈہ

مصر میں برطانوی اقتدار کے دشمن وزیر کی قسمت کا فیصلہ

شاہی کابینہ کا چیف احمد زوار پاشا کو بنا دیا گیا

مصری حکومت کی بے بسی اور برطانوی ریزیڈنسی کی کامیابی

قاہرہ ۲۰ اکتوبر۔ مصر میں اقتدار کی جنگ نے یہ صورت اختیار کی ہے کہ شاہی فیصلہ کے مطابق احمد زوار پاشا شاہی کابینہ کے چیف مقرر کردیئے گئے ہیں۔ یہ عہدہ عرصہ دراز سے خالی تھا۔ دریوٹر کی اطلاع کے مطابق اس تقرر کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ابراشی پاشا کو جو مل سے باہر فیر مالوس اور برطانوی اقتدار کے سخت دشمن تھے ... بنا دیا جائے ...

مصری حکومت اور برطانوی ریزیڈنسی میں جو اختلاف ہوگیا ہے اس پر برطانوی اخبارات نے تند و سخت لہجہ اختیار کرلیا ہے۔ مصری چارج ڈی افیر نے برطانوی دفتر خارجہ سے اس لب و لہجہ کی شکایت کی ہے اور اپنا احتجاج پیش کیا ہے۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ برطانیہ میں اخبارات کو پوری آزادی حاصل ہے۔ اور برطانیہ کو قائم مقام ہائی کمشنر پر پورا اعتماد ہے۔

لندن ۲۰ اکتوبر۔ اخبار ٹائمز لکھتا ہے کہ برطانوی اخبارات کے متعلق مصری چارج ڈی افیر کی دفتر خارجہ سے شکایات غیر ذمہ دارانہ ہیں کیونکہ مصری حکومت کی ہدایات کو ان سے کوئی تعلق نہیں ہے اور دفتر خارجہ سے گفتگو قطعاً غیر متوقع ہے۔

کانگریس کے آئین تبدیلی کے متعلق گاندھی جی کی تمام ترمیمات منظور

دیہات میں صنعتی ترقی اور عدم تشدد کی تجویز بھی پاس ہوگئی

انڈیا بل پر غور کرنے کے لئے کانگریس کا خصوصی اجلاس منعقد کرنے کی تجویز

بمبئی ۲۰ اکتوبر۔ آج آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا کھلا اجلاس ۱۲ بجے دوپہر تک جاری رہا جس میں گاندھی جی کی کانگریس سے علیحدگی کو منظور کرلیا گیا اور گاندھی جی کی ان خدمات کا اعتراف کیا گیا۔ آپ نے اب تک کانگریس اور قوم کی انجام دی ہیں۔ کانگریس کے آئین و ضوابط میں گاندھی جی کی ترمیم کا ریزولیوشن کثرت رائے سے منظور ہوگیا ... گاندھی جی نے اپنی تجویز "ایک ہزار انسانوں کے سامنے" پیش کی اور اس پر ۴۵ منٹ تک تقریر فرمائی۔ سب حاضرین نے گاندھی جی کا کھڑے ہوکر استقبال کیا۔ عدم تشدد کے عقیدہ پر مسز سروجنی نائیڈو کی تجویز بھی پاس ہوگئی۔ اسی کے ساتھ دیہات میں صنعتی ترقی کی تجویز بھی کثرت رائے سے پاس ہوگئی۔ بابو راجندر پرشاد نے اپنی تقریر میں حاضرین کو ہدایت کی کہ وہ دیہاتی صنعتوں کی ترقی کو کامیاب بنانے اور اس کے مطابق عمل کرنے کا عہد کریں۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع ہے کہ اگر وائٹ پیپر اس وقت تک پارلیمنٹ میں پاس ہوچکا ہوگا تو کانگریس کا ایک خصوصی اجلاس ماہ جولائی کے آخر میں بلایا جائے گا۔ اس کے متعلق قطعی فیصلہ اس وقت ہوگا جب لائحہ عمل کا مسودہ قانون دار العوام میں پیش کیا جاچکے گا۔ کانگریسی لیڈران نے ضابطہ فیصلہ کرلیا ہے کہ ایسی صورت میں کانگریس کا اسپیشل اجلاس مدعو کیا جائے گا۔

سچا ہی خواہ کہتے لیکن آپ نے ایسے معاہدہ پر دستخط کرنے سے گریز کیا جس کے دوسرے معنی یہ ہوتے ہیں کہ آپ کو اپنے اوپر بھی اعتبار نہیں ہے اور اسمبلی میں بیٹھ کر قوم و ملت کے حقوق کی حفاظت کرنا آپ کی طاقت سے بالکل باہر ہے چونکہ مولوی عبدالحمید خاں صاحب نے ایسا معاہدہ کرکے ہمیں تسلی دی ہے لہذا ہمارے نزدیک وہی ووٹ پانے کے مستحق ہیں اور ان ہی کو ووٹ دینا ہمارا قومی و مذہبی فریضہ ہے۔

(ظہیر الحسن مظفر پور)

پنڈت مالویہ کو پھر شکست

کمیونل ایوارڈ کے معاملہ پر مہر تصدیق

گاندھی جی کی تمام ترمیمات منظور

بمبئی ۲۰ اکتوبر۔ ٹیلیفون پر اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر انصاری کے ریزولیوشن کے متعلق تمام ترمیمات مسترد ہوگئیں اور اصل ریزولیوشن بھاری کثرت رائے سے پاس ہوگیا۔ گویا کانگریس نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے پٹنہ کے فیصلہ پر اپنی مہر تصدیق ثبت کردی۔

کمیونل ایوارڈ کے معاملہ میں مالوی اور مسٹر اینے کی کانگریس کو اپنا ہم خیال بنانے کی کوششیں آج قطعی طور پر ناکام ہوگئیں۔ جب کہ کانگریس نے پارلیمنٹری بورڈ کی پالیسی میں ترمیم کرنے سے انکار کردیا۔

سوشلسٹ لیڈر آچاریہ نریندر دیو کا کانگریس کی پارلیمنٹری پالیسی پر حملہ بھی بے کار ثابت ہوا ہے کیونکہ کانگریس کے ایوان میں سوشلسٹوں کا یہ نقطہ تسلیم نہیں کیا گیا کہ کونسلوں میں جانا محض تضیع اوقات ہے ...

گاندھی جی کی جادو بیانی اور ناقابل تردید منطق نے پھر ایک مرتبہ اپنا اثر دکھایا کیونکہ کانگریس کے آئین میں ترمیم کی مخالفت ... ریزولیوشن کے مطابق پندرہ ممبروں کی ایک سب کمیٹی مقرر کردی گئی جو کل تک اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

چھ سال کے بچہ کو درانتی سے قتل کردیا

گوالیار ۲۶ اکتوبر۔ موضع بولائے کلاں میں ایک چھ برس کا بچہ جو کھیل رہا تھا اسے ایک شخص کچھ لالچ دے کر جوار کے کھیت میں لے گیا اور اسے درانتی سے قتل کرکے اس کے زیور چھین لئے۔ پولیس تحقیقات کررہی ہے۔

پونہ کے قریب زلزلہ

پونہ ۲۰ اکتوبر۔ کلیان میں بدھ کو شب کے ساڑھے بارہ بجے زلزلہ کا جھٹکا محسوس ہوا۔ کئی لوگ اپنی چارپائیوں سے نیچے گر پڑے۔ کہا جاتا ہے کہ زلزلہ کا اثر گو صرف ایک سکنڈ رہا لیکن اس کا زور شہر کے دو مختلف حصوں میں مختلف تھا۔ کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

ایران میں دو پادری گرفتار

لندن ۲۰ اکتوبر۔ ساحر ڈیلی ٹیلیگراف رقمطراز ہے کہ حکومت ایران نے دو انگریز پادریوں کو جاسوسی کے الزام میں گرفتار کرلیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایران کی خفیہ پولیس کو ان دونوں پر عرصہ سے شبہ تھا۔ ملزمان پہلے برطانوی قونصل خانہ میں ملازم تھے۔

کانگریس کا ممبر فرقہ پرست جماعتوں کا ممبر نہیں بن سکتا

بمبئی ۲۰ اکتوبر۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی سبجیکٹس کمیٹی نے پندرہ ممبران کی ایک سپیشل کمیٹی کانگریس آئین میں مجوزہ ترمیموں پر غور کرنے اور رپورٹ دینے کے لئے مقرر کی تھی ...

کھلی چٹھی بنام مولوی شفیع صاحب داؤدی

اسمبلی میں جانے کا مستحق کون ہوسکتا ہے؟

میں ایک مسلم ہونے کی حیثیت سے اپنے محترم بزرگ مولوی شفیع صاحب کی خدمت والا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اپنے مختلف شائع شدہ مضامین میں مسلمانوں کو اس امر کا یقین دلانے کی کوشش فرمائی ہے کہ آپ کی ذات والا ان الزامات سے بالکل بری ہے جو آپ کی طرف منسوب کئے جارہے ہیں مگر یہ دیکھ کر حیرت کی انتہا نہیں رہتی کہ جن چیزوں کو عمل استدلال میں لاکر آپ ان سے منقطع ہونا چاہتے ہیں وہی چیزیں ابھی ہوئی گتھی کی حیثیت رکھتی ہیں اور ان ہی سے آپ ملزم ثابت ہوتے ہیں مثلاً ٹریکٹ موسوم بہ احوال واقعی ہی ملاحظہ فرمایئے جو آپ کے خیال میں آپ کی بے نظیر صفائی ہے۔

میرے محترم بزرگ یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ مسلمانان ہند سے زائد بدقسمت قوم کون ہوسکتی ہے جس کے بعض غلامانہ ذہنیت رکھنے والے افراد اپنے ہی ہاتھوں قومی اقتدار کا خاتمہ کرچکے ہیں ...

جاپان کی آبدوز کشتیاں

جہازوں میں تخفیف کا مطالبہ

لندن ۲۰ اکتوبر۔ اس وقت تک انگلستان میں بحری کانفرنس کے ابتدائی مراحل ہی طے ہوسکے ہیں۔ برطانوی اور امریکن ڈیلی گیٹوں کے جلسہ کے بعد جاپانی نمائندوں سے بحث کی ابتدا کرنے کے لئے درخواست کی گئی۔ جاپانیوں نے برطانوی اور جاپانی نمائندوں کے جلسہ میں اپنی تجاویز کا انکشاف کردیا۔ کہا جاتا ہے کہ جاپان نے آلات بحری کی جو تعریف کی ہے اور جس میں انہوں نے تخفیف کا مطالبہ کیا ہے ان میں ہوائی جہاز لیجانے والے جنگی جہاز اور آٹھ انچ توپوں والے دس ہزار ٹن کے کروزر شامل ہیں جاپانی نقطۂ خیال میں ایک بڑی رکاوٹ یہ بھی ہے کہ وہ سب آبدوز کشتیوں کو دفاعی آلات بحری میں شمار کرتے ہیں۔ حالانکہ برطانیہ اسے ایک نہایت ہی خطرناک جارحانہ آلات بحری میں شمار کرتا ہے۔ اب برطانوی اور امریکن نمائندوں میں گفتگو ہوگی برطانوی نمائندگان اطالوی اور فرانس کے نمائندگان کو مباحثہ سے مطلع کررہے ہیں۔

ہٹلر کا ایک خطرناک حکم

صنعتی اداروں میں ہیجان

برلن ۲۰ اکتوبر۔ ہٹلر نے جرمن کے صنعتی اداروں کے سلسلہ میں ایک فیصلہ پر دستخط کرئے ہیں جس نے تمام صنعتی اداروں میں ہیجان پیدا کردیا ہے۔ اس فیصلہ کا حکم کا منشا یہ ہے کہ مزدور جماعتوں کا سرمایہ جو مزدوروں کے ہسپتالوں، کھیلوں اور انسٹی ٹیوشنوں کے لئے مخصوص ہے اور جو تیس لاکھ پونڈ ہے ٹاکر کے قبضہ میں دیدیا جائے جو اپنی مرضی کے مطابق خرچ کرنے کے مجاز ہوں گے۔

مسلح ڈاکوؤں کا شہر پر قبضہ

میکسیکو ۲۰ اکتوبر۔ سو ڈاکوؤں نے جنہوں نے زرستا پاسلیم نامی ایک شہر پر قبضہ کرلیا اور پولیس کے ہیڈ کوارٹر اور جیل پر چھاپہ مار کر تمام قیدیوں کو رہا کردیا۔ اسلحہ خانہ اور مال گودام اور دوسری عمارتوں کو خوب لوٹا ٹاؤن ہال کے گارڈوں نے ڈاکوؤں کا خوب مقابلہ کیا اور اندر داخل نہیں ہونے دیا۔ ڈاکوؤں نے جب فیڈرل فوج کو آتے سنا بھاگ گئے۔ کیونکہ اسے اس امر کے باوجود کہ ڈاکوؤں نے ٹیلیفون لائن کاٹ دی تھی ڈاکوؤں کی بکار ستانی کا پتہ چل گیا۔

برطانیہ کے تباہ کن آلات حرب

لندن ۲۰ اکتوبر۔ وزارت ہوائی نے ایک اسلحہ ساز کمپنی کو ایک طویل پرواز کرنے والے ہوائی جہاز بنانے کا آرڈر دیا ہے ...

چین اور طلائی معیار

شنگھائی ۲۰ اکتوبر۔ وزیر مالیات نے نہایت پرزور الفاظ میں اس افواہ کی تردید کی ہے کہ چین عنقریب طلائی معیار اختیار کرنے والا ہے۔

امریکہ نے حکومت افغانستان کو تسلیم کرلیا

کابل ۲۰ اکتوبر۔ حسب ذیل سرکاری اعلان شائع ہوا ہے ...

دوسری بین الاقوامی دوڑ

پیرس ۲۰ اکتوبر۔ حکومت فرانس نے ...

امریکن ہوا باز کی بڑ

ایرانیوں پر چڑھائی کردینے کی تجویز

کراچی ۲۰ اکتوبر۔ مسٹر جان رائٹ اور مسٹر پولانڈ جو لندن میلبورن کی ہوائی دوڑ میں شریک ہوئے تھے۔ یہ لوگ سرزمین ایران میں اباوان کے قریب ایک چھوٹے سے کھیت میں ہوائی جہاز کا انجن بند ہوجانے کی وجہ سے اتر پڑے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ پٹرول کے پائپ میں کوئی چیز اڑ گئی ہے جس کی وجہ سے تیل اوپر نہیں چڑھتا تھا اس کو فوراً درست کردیا گیا۔ لیکن محدود جگہ سے اڑنے کے لئے یہ ضروری تھا کہ ہوائی جہاز کا وزن ہلکا کیا جائے چنانچہ مسٹر پولانڈ نے سامان لے کر بذریعہ موٹر ابادان روانہ ہونے کا فیصلہ کیا جب کہ مسٹر جان رائٹ ہوائی جہاز میں اُڑ کر آبادان کے مستقر پر جو کہ سات میل کے فاصلہ پر تھا پہنچے۔ مسٹر پولانڈ کا بیان ہے کہ ہوائی جہاز اُترتے ہی ایرانی پولیس وہاں پہونچی اور ان سب کو ابادان لے گئی اور وہاں جا کر انہیں حوالات میں بند کردیا۔ مسٹر رائٹ کو بھی گرفتار کرلیا گیا تھا۔ لیکن انہیں حوالات میں نہیں دیا گیا۔ بالآخر بمشکل تمام دو انگریزوں نے ان کو رہا کرادیا۔

الور کی آرائش مسجد مسلمانوں کو واپس مل گئی

واپسی کے بعد مسجد میں نماز ادا کی گئی

الور ۲۰ اکتوبر۔ آرائش خانہ کی مسجد جو سنا ہے اندر تھی اور جس کی واپسی کے لئے مسلمانوں نے سخت ایجی ٹیشن شروع کیا تھا وہ وزیر اعظم کے حکم سے مسلمانوں کو واپس مل گئی ہے ...

دو مسلمانوں کو پھانسی کی سزا

ریاست جیند کے مسلمانوں کی قسمت کا فیصلہ

سنگرور ۲۰ اکتوبر۔ گذشتہ ستمبر ۱۹۳۲ء کو لفٹنٹ شیو لال اور اس کا اردلی شام کو قصبہ کے جرخی دادری ریاست جیند میں قتل کردیا گیا تھا اس کے سلسلہ میں ۹ مسلمان گرفتار ہوئے ان میں سے ایک شخص بری کردیا گیا ...

پھانسی اور کالے پانی کی سزائیں منسوخ

لاہور ۲۰ اکتوبر۔ راولپنڈی کے ایک ہندو ساہوکار کے قتل کے الزام میں ماتحت عدالت نے محمد یوسف نامی ایک مسلمان کو سزائے موت اور تین دیگر اشخاص کو سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی تھی ...

پنڈت جواہر لال نہرو کی تبدیلی

الہ آباد ۲۰ اکتوبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو کو الموڑہ جیل میں تبدیل کردیا ہے۔ وہ آج صبح میل سے روانہ ہوگئے۔

برہنہ جینی سادھوؤں کے خلاف حکم

...

انڈین نیشنل کانگریس کے سالانہ اجلاس کا خطبہ صدارت

(بسلسلہ صفحہ ۳)

جنگ کی نوعیت

گاندھی جی نے جن وجوہ کی بنا پر سول نافرمانی کے التوا کی سفارش کی ہے ہر شخص ان میں سے بعض حالات کا آسانی سے اندازہ کرسکتا ہے۔ میرے نزدیک ہماری دو کمزوریوں نے ہمارا پیچھا نہیں چھوڑا۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ کانگریس کا رکن رفتہ رفتہ اور شاید غیر محسوس طریقہ پر راز داری کے طریقہ اختیار کرنے لگے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خلاف ورزی کی جنگ رفتہ رفتہ ہوشیاری اور چالاکی کی جنگ ہوگئی۔ غالباً یہ محسوس نہیں کیا گیا کہ ستیاگرہ تو بلند تر اخلاقی جنگ ہے جس میں مصائب کا خود سامنا کیا جاتا ہے اور خوشی سے برداشت کی جاتی ہیں جس میں مخالف کو اخلاقی اثر سے جیتنے کی کوشش کی جاتی ہے اور جس میں اس سے سبقت لے جانے کی کوشش ہمیشہ خود ستیاگرہ کے لئے مہلک ثابت ہوتی ہے۔

دوسرے۔ یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ایک خاص نازک مقام پر گورنمنٹ کا حملہ کامیاب ہوا۔ یعنی لوگ جیل جانے کو تیار تھے۔ جنہی کہ اپنی جانیں قربان کرنے کو بھی تیار تھے لیکن جائداد اور ہاتھ سے جانے پر ان کے پاؤں کو لغزش ہوجاتی تھی۔ جب بڑے بڑے جرمانے کئے جانے لگے اور ان جرمانوں کے عوض میں عام طور پر جائدادیں ضبط کی جانے لگیں تو رفتہ رفتہ تنزل شروع ہوگیا اور تحریک کی جڑیں کمزور ہوگئیں۔ ...

سیام کے بادشاہ نے تخت سے دستبردار ہونے کا فیصلہ کرلیا

فوج بھی موافق اور مخالف سمتوں میں تقسیم ہوگئی

سرزمین سیام میں زبردست انقلاب۔ خبروں پر سنسر

لندن ۲۰ اکتوبر۔ شاہی اختیارات کے سلسلہ میں قومی اسمبلی سے جو اختلافات ہوگیا تھا اس کے نتیجہ میں بادشاہ سیام نے تخت سے دستبرداری کا فیصلہ کرلیا ہے شاہ سیام اس وقت لندن میں مقیم ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ سیام میں زبردست انقلاب برپا ہوگیا ہے لیکن بنکاک میں ان خبروں پر سخت احتساب قائم ہے اور تمام انقلابی خبریں روک لی جاتی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سیام کی فوج دو حصوں میں تقسیم ہوگئی ہے۔ ایک حصہ بادشاہ سیام نے اپنے ایک بیان میں اس حقیقت کا اظہار کیا ہے کہ موجودہ قومی اسمبلی کے رد یہ کے پیش نظر وہ رعایا کے حقوق کی نگہداشت نہیں کرسکتے اس لئے تخت پر باقی رہنا ان کے لئے سود مند نہیں ہے

سیام کی قومی اسمبلی نے ایک قانون بنایا تھا جس کی رو سے سزائے موت یا حبس دوام کی سزا پر بادشاہ کی منظوری لازمی ہوجاتی ہے۔ بادشاہ نے اس پر دستخط ثبت کرنے سے انکار کردیا تھا لیکن شاہ کا فیصلہ رد کردیا گیا۔ پیپلز پارٹی نے ایک تجویز منظور کی تھی کہ اسمبلی کے ستر ارکان میں سے نصف نامزد ہوں اور باقی منتخب۔ یہ سسٹم دس سال تک جاری رہے جس کے بعد اسمبلی کا انتخاب عمل میں لایا جائے۔

گذشتہ سال ہی سیام میں بغاوت برپا ہوگئی تھی اور باغیوں نے ایک شہزادہ کی قیادت میں بنکوک سے چند میل کے فاصلہ پر قیام کرلیا تھا اور شاہ سیام اور ملکہ کو یا یہ تخت چھوڑ کر باہر پناہ لینی پڑی تھی۔ اور سخت جنگ کے بعد امن و امان قائم کیا گیا تھا۔

بعض وہی شہنشاہیت حریت۔ سرمایہ داری اور طبقہ داری کو یکسر ختم یہ مٹا دیتا ہے۔ چرخہ اور کھادی مذہبت اعلیٰ طبقہ اور عوام کے درمیان ایک کڑی ہے بلکہ ملک کے اس فیصلہ کا اعلان ہے کہ وہ پُر امن ذرائع سے تمام دست درازیوں کا مقابلہ کرے گا ان سے سیاسی اور خانگی زندگی کے تزکیہ کے ایک نئے باب کا افتتاح ہوتا ہے کہ ادی کی شرط آپ نکال دیجئے اور دیکھئے کہ شہروں اور دیہاتوں کے درمیان تمام سلسلہ منقطع ہوجائیگا۔

میرے نزدیک تریخ اہنسا اور کھادی ہی وہ دو خاص قوتیں ہیں جو ہمیں تمام کراچی پروگرام بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ حاصل ہوسکتا ہے۔ ...

سوشلسٹوں سے درخواست

...

کانگریس کی کریڈ

...

گاندھی جی کیا ہیں

...

سوت کاتنے کی شرط

...

رسالہ معراج النبی

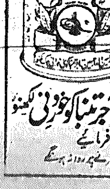

بہترین تمباکو خوردنی
زردہ قوام گولی
احمد حسین و حسین تاجر تمباکو خوردنی لکھنؤ
سے طلب فرمایئے
فہرست و نمونے طلب کرنے پر روانہ ہونگے

محبوب عاشق کے قدموں پر

... لنے کا پتہ فضل شاہ عامل گلی راجان دہلی

بوڑھے جوان ہوجائینگے

کیونکر

... منیجر ملکی کیمیکل ورکس باندھ رکھی نیر دست پور دہبار

مصفا خون کی شرطیہ گولیاں

... گوری اینڈ کو جالندھر شہر (پنجاب)

دہلی میونسپلٹی کا اعلان

ایک نادر موقع

قیمتی آراضی کا مستقل معاملہ

عیدگاہ کے قریب میونسپل میموریل روڈ (سڑک یادگار غدر) پر ایک ماڈل بستی بنائی جارہی ہے قطعات کا نیلام ۲۵ نومبر ۱۹۳۲ء بروز پنجشنبہ ۱۱ بجے دن کے موقع پر ہوگا زیادہ سے زیادہ پیشکش کمیٹی کی طرف سے منظور ہوگی۔ ایک روپیہ کی ادائیگی پر خریداری کے ضروری شرائط و قواعد دفتر میونسپلٹی سے مل سکتے ہیں قیمت کا دس فیصدی فوراً ادا کرنا ہوگا اور باقی رقم دس یوم کے اندر میونسپلٹی کے دفتر میں داخل کرنی ہوگی یہ قطعات ہندوستانی نمونے کے چھوٹے چھوٹے گھروں کے لئے زیادہ موزوں ہیں۔

بحکم

(دستخط) سوہن لال

او۔ بی۔ ای۔ ایم۔ بی۔ ای۔ پی۔ سی۔ ایس (ریٹائرڈ)

سکریٹری میونسپل کمیٹی دہلی

مصر میں برطانوی اقتدار کے دشمن وزیر کی قسمت کا فیصلہ

شاہی کابینہ کا چیف احمد زوار پاشا کو بنا دیا گیا

مصری حکومت کی بے بسی اور برطانوی ریزیڈنسی کی کامیابی

قاہرہ ۸ اکتوبر۔ مصر میں اقتدار کی جنگ نے یہ صورت اختیار کی ہے کہ شاہی فیصلہ کے مطابق احمد زوار پاشا شاہی کابینہ کے چیف مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ یہ عہدہ عرصہ دراز سے خالی تھا۔ (ریوٹر کی اطلاع کے مطابق) اس تقرر کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ابراشی پاشا کو جو محل سے باہر فیبر یالوس اور برطانوی اقتدار کے سخت دشمن تھے۔ ہٹا دیا جائے جب تک احمد زوار پاشا اور ابراشی (؟) پاشا کے تعلقات کا حال معلوم نہ ہو اس وقت تک نہیں کہا جا سکتا کہ اول الذکر کے تقرر سے ابراشی پاشا قائم رہیں گے یا ہٹا دیئے جائیں گے۔ وزیر اعظم یحییٰ پاشا نے ریوٹر کے نمائندے سے بادشاہ سے ملاقات کرنے کے بعد فرمایا کہ وہ احمد زوار پاشا کے تقرر سے خوش ہیں کیونکہ وہ وزارت عظمیٰ کے عہدہ جلیلہ پر فائز رہ چکے ہیں۔ یحییٰ پاشا نے اعلان کیا کہ ابراشی پاشا اور میرے درمیان اختلاف کی خبر بے بنیاد ہے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ شاہی محل اور برطانوی ریزیڈنسی میں کوئی تصادم اور اختلاف نہیں ہے۔

مصری حکومت اور برطانوی ریزیڈنسی میں جو اختلاف ہو گیا ہے اس پر برطانوی اخبارات نے تند اور سخت لہجہ اختیار کر لیا ہے۔ مصری چارج ڈی افیئر نے برطانوی دفتر خارجہ سے اس لب و لہجہ کی شکایت کی ہے اور اپنا احتجاج پیش کیا ہے۔ جواب میں کہا گیا ہے برطانیہ میں اخبارات کو پوری آزادی حاصل ہے۔ اور برطانیہ کو قائم مقام ہائی کمشنر پر پورا اعتماد ہے۔

لندن ۸ اکتوبر۔ اخبار ٹائمز لکھتا ہے کہ برطانوی اخبارات کے متعلق مصری چارج ڈی افیئر کی دفتر خارجہ سے شکایات غیر ذمہ دارانہ ہیں کیونکہ مصری حکومت کو ...

کانگریس کے آئین کے متعلق گاندھی جی کی تمام ترمیمات منظور

دیہات میں صنعتی ترقی اور عدم تشدد کی تجویز بھی پاس ہو گئی

انڈیا بل پر غور کرنے کے لئے کانگریس کا خصوصی اجلاس منعقد کرنے کی تجویز

بمبئی ۸ اکتوبر۔ آج آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا کھلا اجلاس ۱۲ بجے دوپہر تک جاری رہا جس میں گاندھی جی کی کانگریس سے علیحدگی کو منظور کر لیا گیا اور گاندھی جی کی ان خدمات کا اعتراف کیا گیا جو آپ نے اب تک کانگریس اور قوم کی انجام دی ہیں۔ کانگریس کے آئین و ضوابط میں گاندھی جی کی ترمیم کا ریزولیشن کثرت رائے سے منظور ہو گیا۔ ترمیم منظور ہونے کے بعد گاندھی جی نے کانگریس کی ممبری سے انکار کر دیا۔ گاندھی جی نے اپنی تجویز اسی ہزار انسانوں کے سامنے پیش کی اور اس پر ۴۵ منٹ تک تقریر فرمائی۔ سب حاضرین نے گاندھی جی کا کھڑے ہو کر استقبال کیا۔ عدم تشدد کے عقیدہ پر مسز سروجنی نائیڈو کی تجویز بھی پاس ہو گئی۔ اسی کے ساتھ دیہات میں صنعتی ترقی کی تجویز بھی کثرت رائے سے پاس ہو گئی۔ بابو راجندر پرشاد نے اپنی تقریر میں حاضرین کو ہدایت کی کہ وہ دیہاتی صنعتوں کی ترقی کو کامیاب بنانے اور اس کے مطابق عمل کرنے کا عہد کریں۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع ہے کہ اگر وائٹ پیپر اس وقت تک پارلیمنٹ میں پاس ہو چکا ہوگا تو کانگریس کا ایک خصوصی اجلاس ماہ جولائی کے آخر میں بلایا جائے گا۔ اس کے متعلق قطعی فیصلہ اس وقت ہوگا جب وائٹ پیپر (قرطاس ابیض) کا مسودہ قانون دار العوام میں پیش کیا جا چکے گا۔ کانگریسی لیڈران نے باضابطہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ایسی صورت میں کانگریس کا اسپیشل اجلاس منعقد کیا جائے گا۔

امریکن ہوا بازی کی بڑ

ایرانیوں پر چڑھائی کرنے کی تجویز

جاپان کی آبدوز کشتیاں

جہازوں میں تخفیف کا مطالبہ

کھلی چٹھی بنام مولوی شفیع صاحب داؤدی

اسمبلی میں جانے کا ستحق کون ہو سکتا ہے؟

پنڈت مالویہ کو پھر شکست

کمیونل ایوارڈ کے معاملہ پر مہر تصدیق

گاندھی جی کی تمام ترمیمات منظور

ہٹلر کا ایک خطرناک حکم

صنعتی اداروں میں یہودی

اوراکی آرائش مسجد مسلمانوں کو واپس مل گئی

واپسی کے بعد مسجد میں نماز ادا کی گئی

مسلح ڈاکوؤں کا شہر پر قبضہ

دو مسلمانوں کو پھانسی کی سزا

ریاست جیند کے مسلمانوں کی قسمت کا فیصلہ

برطانیہ کے تباہ کن آلات حرب

چھ سال کے بچہ کو درانتی سے قتل کر دیا

پونہ کے قریب زلزلہ

ایران میں دو بیوپاری گرفتار

چین اور طلائی معیار

امریکہ نے حکومت افغانستان کو تسلیم کر لیا

پھانسی اور کالے پانی کی سزائیں منسوخ

کانگریس کا ممبر فرقہ پرست جماعت کا ممبر نہیں ہو سکتا

دوسری بین الاقوامی دوڑ

پنڈت جواہر لال نہرو کی تبدیلی

برہنہ جینی سادھوؤں کے خلاف حکم

انڈین نیشنل کانگریس کے سالانہ اجلاس کا خطبہ صدارت

(بسلسلہ صفحہ ۳)

جنگ کی نوعیت

گاندھی جی نے جن وجوہ کی بنا پر سول نافرمانی کے التوا کی سفارش کی ہے ہر شخص ان میں سے بعض حالات کا آسانی سے اندازہ کر سکتا ہے۔ میرے نزدیک ہماری دو کمزوریوں نے ہمارا پیچھا نہیں چھوڑا۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ کانگریسی کارکن رفتہ رفتہ اور شاید غیر محسوس طریقہ پر رازداری کے طریقہ اختیار کرنے لگے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خلاف ورزی کی جنگ رفتہ رفتہ ہوشیاری اور چالاکی کی جنگ ہو گئی۔ غالباً یہ محسوس نہیں کیا گیا کہ ستیاگرہ تو بلند تر اخلاقی جنگ ہے جس میں مصائب کا خود سامنا کیا جاتا ہے اور خوشی سے برداشت کی جاتی ہیں جس میں مخالف کو اخلاقی اثر سے جیتنے کی کوشش کی جاتی ہے اور جس میں اس سے سبقت لے جانے کی کوشش ہمیشہ خود ستیاگرہ کے لئے مہلک ثابت ہوتی ہے۔

دوسرے یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ایک خاص نازک مقام پر گورنمنٹ کا حملہ کامیاب ہوا۔ یعنی لوگ جیل جانے کو تیار رہتے ... حتیٰ کہ اپنی جانیں ...

سیام کے بادشاہ نے تخت سے دستبردار ہونے کا فیصلہ کر لیا

فوج بھی موافق اور مخالف سمتوں میں تقسیم ہو گئی

سرزمین سیام میں زبردست انقلاب۔ خبروں پر سنسر

لندن ۹ اکتوبر۔ شاہی اختیارات کے سلسلہ میں قومی اسمبلی سے جو اختلاف ہو گیا تھا اس کے نتیجہ میں بادشاہ سیام نے تخت سے دستبرداری کا فیصلہ کر لیا ہے شاہ سیام اس وقت لندن میں مقیم ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ سیام میں زبردست انقلاب برپا ہو گیا ہے لیکن بنکاک میں ان خبروں پر سخت احتساب قائم ہے اور تمام انقلابی خبریں روک لی جاتی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سیام کی فوج دو حصوں میں تقسیم ہو گئی ہے۔ ایک حصہ بادشاہ سیام نے اپنے ایک بیان میں اس حقیقت کا اظہار کیا ہے کہ موجودہ قومی اسمبلی کے رویہ کے پیش نظر وہ رعایا کے حقوق کی نگہداشت نہیں کر سکتے اس لئے تخت پر باقی رہنا ان کے لئے سود مند نہیں ہے۔

سیام کی قومی اسمبلی نے ایک قانون بنایا تھا جس کی رو سے سزائے موت یا جس دوام کی سزا پر بادشاہ کی منظوری لازمی ہو جاتی ہے۔ بادشاہ نے اس پر دستخط ثبت کرنے سے انکار کر دیا تھا لیکن شاہ کا فیصلہ رد کر دیا گیا۔ پیپل پارٹی نے ایک تجویز منظور کی تھی کہ اسمبلی کے ستر ارکان میں سے نصف نامزد ہوں اور باقی منتخب۔ یہ سسٹم دس سال تک جاری رہے جس کے بعد اسمبلی کا انتخاب عمل میں لایا جائے۔

گذشتہ سال ہی سیام میں بغاوت برپا ہو گئی تھی اور باغیوں نے ایک شہزادہ کی قیادت میں بنکوک سے چند میل کے فاصلہ پر قیام کر لیا تھا اور شاہ سیام اور ملکہ کو پایہ تخت چھوڑ کر باہر پناہ لینی پڑی تھی۔ اور سخت جنگ کے بعد امن و امان قائم کیا گیا تھا۔

گاندھی جی کا بیان

سوت کاتنے کی شرط

کانگریس کی ترکیب

کانگریس کے قانون میں ترمیم

سوخت شدہ دستاویزات

رسالہ معراج النبی

بوڑھے جوان ہو جائیں گے

مصفیٰ خون کی شربت گوگیا

محبوب عاشق کے قدموں پر

منجن گوٹ ولی

دہلی میونسپلٹی کا اعلان

ایک نادر موقع

قیمتی آراضی کا مستقل معاملہ

عید گاہ کے قریب میونسپل میموریل روڈ (سڑک یادگار غدر) پر ایک ماڈل بستی بنائی جا رہی ہے قطعات کا نیلام ۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء بروز یکشنبہ ۱۱ بجے دن کے موقع پر ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ پیشکش کمیٹی کی طرف سے منظور ہوگی۔ ایک روپیہ کی ادائیگی پر خریداری کے ضروری شرائط و قواعد دفتر میونسپلٹی سے مل سکتے ہیں قیمت کا دس فیصدی فوراً ادا کرنا ہوگا اور باقی رقم دس یوم کے اندر میونسپلٹی کے دفتر میں داخل کرنی ہوگی یہ قطعات ہندوستانی نمونے کے چھوٹے چھوٹے گھروں کے لئے زیادہ موزوں ہیں۔

بحکم

(دستخط) سوہن لال

آر۔ بی۔ ایم۔ بی۔ ای۔ پی۔ سی۔ ایس (ریٹائرڈ)

سکریٹری میونسپل کمیٹی دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

الجمعیۃ سہ روزہ دہلی

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم دوشنبہ ۲۶ رجب المرجب ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۵ نومبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۳

سوزِ جگر

ادا جو آئے وہ بے عیب و بے قصور آئے
جسے ذرا بھی غمِ عشق پر غرور آئے
نکل کے عشق جو حدِ ادب سے دور آئے
خود اپنی منزلِ دل محو ہوتی جاتی ہے
زمانے تک تری گلیوں کی خاک چھانی ہے
کسی کی مست خرامی کا واہ کیا کہنا
اجل جو آتی ہے آئے مگر اسی صورت
مجاز ہو کہ حقیقت یہاں تو حال یہ ہے

خدا وہ دن نہ کرے آپ کو غرور آئے
ترے حضور نہ جائے مرے حضور آئے
ادھر سے کعبہ چلے اس طرف سے طور آئے
نظر میں جب سے مقامات دور دور آئے
میری نگاہ میں کیا جلوہ گاہِ طور آئے
کہ جیسے حافظِ شیراز چور چور آئے
کہ جیسے بال پریشاں وہ رشکِ حور آئے
ترے حضور سے اٹھے ترے حضور آئے

ہزار بار لکھے تو نیازنامۂ شوق
ترے بلائے جگر آئے وہ ضرور آئے

(جگر مرادآبادی)

دلچسپ حقائق و معلومات

معاصرین کے افکار و آراء

مسلمانوں کا کیا حال ہوگا

(احسان)

مالوی جی کی جواسی

بےحیائی کی تبلیغ

(صداقت)

سینما اور سلطان

مصر و برطانیہ

ضروری گزارش

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہیے کہ خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل ارشاد نہ ہوگی۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

پادری کی لڑکی کا قبولِ اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہوگئی اور اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے ...

ملنے کا پتہ: منیجر الجمعیۃ دہلی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol XX No 32 DELHI THURSEDAY NOVEMBER 1. 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجیے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو آج ہی منگا کر دیکھیے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے۔ قیمت فی جلد ۱۲؍ علاوہ محصول ڈاک۔

منیجر الجمعیۃ دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نہایت عمدہ، خط نسخ نہایت خوبصورت ہے۔ دو ترجمے ہیں: پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے، دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے۔ حاشیہ پر کامل تفسیر ہے ...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت خاص رعایت خاص رعایت

حیاتِ حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیے

روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانح عمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں۔

جلد آرڈر دیجیے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

سید الطاف علی صاحب بی۔اے (علیگ) بریلوی کی یہ معرکۃ الآرا تصنیف جس میں آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد صاحب ایم۔اے مقیم لندن نے مبلغ ایک ہزار روپیہ کے عطیہ سے قدر افزائی فرمائی ہے۔ سرزمین روہیلکھنڈ میں بالخصوص اور ملک کے طول و عرض میں بالعموم نہایت قلیل عرصہ میں حیرت انگیز مقبولیت حاصل کی ہے۔

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھایئے

حجم چار سو صفحات تقطیع ۲۶×۲۰ کاغذ چکنا، چمکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب، نو ہاف ٹون کی چھپی ہوئی نایاب تصاویر، ٹائٹل عمدہ رنگین، قیمت دو روپے چار آنے (مجلد ۳؎)

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی۔ علمی۔ اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجیے جن سے آپکو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائے گا۔

...

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

مع

خلاصۃ التفاسیر

...

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تار کا پتہ:۔ "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یَدُ اللہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:۔ ہلال احمد زبیری (بی۔اے)   معاون:۔ محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی۔ یوم دوشنبہ ۲۶ رجب المرجب ۱۳۵۳ ہجری۔ مطابق ۵ نومبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۳

معاصرین کے افکار و آراء

مسلمانوں کا کیا حال ہوگا

[illegible]

مالوی جی کی چوائس

[illegible]

بےحیائی کی تبلیغ

[illegible]

سینما اور مسلمان

[illegible]

مصر و برطانیہ

[illegible] ... اور وہ اپنے وزراء کے نام مناسب ہدایات صادر فرما دیتے تھے۔ لہذا

ضروری گزارش

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہیے کہ خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل ارشاد نہ ہوگی۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

سوزِ جگر

ادا ہو آئے وہ بے عیب و بے قصور آئے
جسے ذرا بھی غمِ عشق پر غرور آئے
مگل کے عشق جو حد ادب سے دور آئے
خود اپنی منزلِ دل محو ہوتی جاتی ہے
زمانے تک تری گلیوں کی خاک چھانی ہے
کسی کی مست خرامی کا واہ کیا کہنا
اجل جو آتی ہے آئے مگر اسی صورت
مجاز ہو کہ حقیقت یہاں تو حال یہ ہے

خدا وہ دن نہ کرے آپ کو غرور آئے
ترے حضور نہ جائے مرے حضور آئے
ادھر سے کعبہ چلے اس طرف سے طور آئے
نظر میں جب سے مقامات دور دور آئے
میری نگاہ میں کیا جلوہ گاہِ طور آئے
کہ جیسے حافظ شیراز جھوم جھوم آئے
کہ جیسے بال پریشاں وہ رشک حور آئے
ترے حضور سے اٹھے ترے حضور آئے

ہزار بار لکھے تو نیاز نامۂ شوق
ترے بلائے جگر آئے وہ ضرور آئے

(جگر مراد آبادی)

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible] ... ٹکمن میں ایک عورت کے ۲۸ بچے ہیں ایک دفعہ اس کے چھ بچے پیدا ہوئے۔ اس کے بعد اس نے پانچ۔ پھر بالترتیب۔ تین۔ چار اور تین بچے جنے۔ دنیا میں کوئی اتنی کثیر الاولاد عورت موجود نہیں۔

[illegible] ... پچاس ہزار پونڈ کی رقم ادا کی ہے۔ یہ اس قرض کی آخری قسط تھی۔ جو ۱۸۶۱ء کی خانہ جنگی کے وقت افواج کو رسد وغیرہ بہم پہنچانے کے واسطے لیا گیا تھا۔

اس سے پہلے بحرالکاہل کی سب سے زیادہ گہرائی ۳۲۰ میل دریافت ...

پادری کی لڑکی کا قبولِ اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہوگئی اور اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ حقیقۃً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے اور اس کے علاوہ جتنے مذاہب ہیں وہ سب باطل اور صراط مستقیم سے بھٹکا دینے والے ہیں۔ جب عیسائیوں کو اس کی خبر ہوئی تو تمام پادریوں نے مل کر اس لڑکی پر بے شمار مظالم ڈھائے اور اس قدر جان گداز اور صبر آزما مصائب میں مبتلا کیا کہ دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے مگر وہ لڑکی اسلام پر ثابت قدم رہی اور اس نے بالآخر تمام پادریوں کی ایک شاندار مجلس میں اسلام کی حقانیت پر ایک بصیرت افروز مناظرہ کیا۔ خصوصیات اسلام اور رد عیسائیت کے جس قدر دلائل ممکن تھے وہ تا یکجا اس لڑکی نے پادریوں کے مقابلہ میں اس خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کئے کہ سامعین حیرت و استعجاب کے سمندر میں غرق ہو گئے اور پادریوں سے کوئی جواب بن نہ پڑا اور وہ لڑکی ہمیشہ کے لئے اسلام ہی سے وابستہ ہو گئی۔ اس کا نام ازبلا تھا اور اس کی زندگی کے واقعات ایک کتاب میں قلمبند کر دیئے گئے ہیں۔ اگر آپ کو اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت کا مطالعہ کرنا ہے اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت کے بے شمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے اور آپ اس کتاب کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنا چاہتے ہیں تو فوراً طلب کیجئے۔ پہلا ایڈیشن قریب الختم ہے۔ اگر دیر ہوئی تو دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت فی جلد ۱۲؍ علاوہ محصول ڈاک ہے۔ تبلیغی مقاصد کے لئے بیس یا بیس سے زائد جلدوں کے خریدار کو ۲۵ فی صدی کمیشن دیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

Regd. No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 32 | DELHI THURSEDAY NOVEMBER 1. 1934 | PRICE ONE ANNA

نورانی
قرآن مجید
نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا
قبول اسلام
اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا ملاحظہ کیجئے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے قیمت فی جلد ۱۲؍ علاوہ محصول ڈاک۔
منیجر الجمعیۃ دہلی

لئے کیونکہ اس کا انحصار تو لوگوں کی نیک نیتی پر ہوگا۔ ... [illegible]

ہے جو دوسرے پاؤں تک ان تباہ کن انجنوں سے مسلح ہے جنہیں سائنس اور انسانی دماغ اتنک ایجاد کر سکے ہیں۔ ... [illegible]

اس وسیع خطہ کے تمام نوجوانوں کو ناکارہ کر دینا اس کے انسداد کا کوئی طریقہ نہیں ہے ... [illegible]

خوبی اور مقدار پر منحصر ہوگا۔ کانگریس کا اثر و اقتدار رجسٹر کے درج شدہ ممبروں پر کبھی منحصر نہیں رہا ہے بلکہ ہمیشہ اس کے مقصد اور اس کے ممبروں کی قربانیوں پر منحصر رہا ہے۔ ... [illegible]

اس عجیب و غریب تجربے کا بڑی دلچسپی اور توقعات سے مطالعہ کر رہی ہے ہمیں اپنے عقیدے کا سچا اور ارادے کا پختہ رہنا چاہیئے۔ ممکن ہے ستیاگرہ کے راستہ میں عارضی رکاوٹیں پیدا ہو جائیں۔ لیکن شکست سے تو یہ بالکل نا آشنا ہے یہ خود ایک زبردست فتح ہے۔ مکمل اور آخری فتح۔

اسمبلی کے ووٹروں سے اپیل

[illegible]

خاتمہ

[illegible]

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نارویسے چھپا ہے خط شدہ ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو عطر ہے نادر کتب مثل ابن جریر، در منثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مسند حاکم، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزاز، مسند امام احمد، اسباب شان نزول از جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام قرآن و مسائل، قصص تاریخ حکایات ظاہری و باطنی اشارات غرضیکہ تفسیر کی جو بے انتہا خصوصیات ہو سکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصے ہیں۔ حصہ اول حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر پیغمبروں کی سوانحیاں اور ان کی تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دیں نقلیں وہ آپ کے وہ تمام خطوط مع ترجمہ درج ہیں جو آپ نے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام برائے دعوت اسلام بھیجے تھے بعد میں خلفاء راشدین کے کامل حالات ہیں حصہ دوم میں فضائل القرآن و اسرار حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ قادریہ اور چشتیہ کے بزرگوں کے مخفی اعمال قرآن و خواص کجملہ سورتوں اور آیتوں اور پورے قرآن کے تعویذ ہیں اور تعبیر خواب اور ترکیب فالنامہ کے ساتھ درج ہیں پانچویں حصہ میں قرأت کا بیان اور قاعدے سائز ۲۰×۲۶ صفحات ۹۲۸ رعایتی ہدیہ مجلد چرمی ۸ے محصول ڈاک عمر فیس منی آرڈر ۳؍

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت — خاص رعایت — خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانح عمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں۔

جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

سید الطاف علی صاحب بی اے (علیگ) بریلوی کی یہ معرکۃ الآرا تصنیف جس میں آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد صاحب ایم۔ اے مقیم لندن نے مبلغ ایک ہزار معربیہ کے عطیہ سے قدر دانی فرمائی ہے۔ سرزمین روہیلکھنڈ میں بالخصوص اور ملک کے طول و عرض میں بالعموم نہایت قلیل عرصہ میں حیرت انگیز مقبولیت حاصل کی ہے۔

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھایئے

حجم چار سو صفحات تقطیع ۲۰×۲۶ کاغذ چکنا، چمکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب نو درہاف ٹون کی چھپی ہوئی) نایاب تصاویر ٹائیٹل عمدہ رنگین قیمت دو روپے چار آنے (مجلد ۳؍)

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی۔ علمی۔ اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپکو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائے گا۔

صحائف رحمانی ... [illegible] ... مکمل سٹ (تین روپے)

دین مرزا کفر خالص کے دیکھنے سے آپ کو مرزائیوں کے کفر و ارتداد کا پورا پتہ چل جائیگا۔ قیمت ۱؍

نامہ حقانی و رد کذب قادیانی کے مطالعہ سے آپ قادیانیوں کے مکر و فریب سے واقف ہو جائیں گے۔ قیمت ۵؍

اطلاع رحمانی۔ میں ان سوالوں کا جواب ہے جو امریکہ والوں نے احمدی تبلیغ کے اثر سے کئے تھے قابل دید ہے قیمت ۸؍

دوسری شہادت آسمانی۔ ... [illegible] ... قیمت

ہدیہ عثمانیہ۔ ... [illegible] ... قیمت ۸؍

افیار ایمانی۔ میں عبدالماجد قادیانی کی کذب بیانی کا صحیح نقشہ ہے قیمت ۸؍

حقیقۃ المسیح۔ میں سچے مسیح کی علامات اور مسیح کاذب کی حالت کو روشن کر کے دکھایا ہے قیمت ۸؍

آئینہ کمالات مرزا۔ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشنگوئیاں اور الہامات کا صریح جھوٹ ثابت کیا گیا ہے قیمت ۳؍

مسیح قادیان کی حالت کا بیان کے دیکھنے سے قادیانیوں کی حقیقت کا پورا نقشہ سامنے آجاتا ہے قیمت ۳؍

معیار صداقت سے مرزا صاحب کا خود اپنے بیان سے کاذب ہونا ثابت کیا گیا ہے قیمت ۱؍

معیار المسیح۔ جن آیتوں سے مرزا کی صداقت ثابت کی جاتی ہے ان ہی سے مرزا کا کاذب ہونا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۳؍

حقیقت رسائل اعجازیہ میں پندرہ دلیلوں سے مرزا قادیانی کے دعویٰ اعجاز کو باطل ثابت کیا ہے قیمت ۳؍

ختم نبوت فی القرآن فی الحدیث فی الآثار میں قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا قیمت عمر

حیات محمود اسیر مالٹا۔ حالات سفر و اسارت مالٹا حضرت شیخ الہند مرتبہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی قیمت ۱۲؍

علم الکلام۔ مصنفہ مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی جس میں اسلام کی صداقت وجود باری ملائکہ وغیرہ کا مفصل بیان ہے قیمت ۱۲؍

اعجاز القرآن قیمت ۸؍ صراط مستقیم قیمت عمر دلائل الخیرات بلا جلد ۸؍

ملنے کا پتہ:۔ منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

مع

خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے بڑھ کر ... [illegible] ... حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے اس ترجمہ میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآن شریف کے ایک ایک لفظ کے معنی بتاتا ہے حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر چڑھائی گئی ہے اور ضروری مقامات پر شان نزول کے ساتھ ساتھ مسائل ان کا مل احادیث ... [illegible]

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

[illegible] ... مطبع ... میں چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا

تقریر سیرت

باری تعالےٰ کی صفت رحمت و مغفرت کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوتا

کمالات ازلیہ کا اظہار اور سائل و تائب کی تلاش

چار قسم کی مخلوق میں انسان منشاء تخلیق کا مکمل ہے

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند)

مسئلہ خلقت بیداری

شیطان نے جب آپ کے دادا بزرگوار کے سامنے حلف وفاداری سے انکار کیا اور وہ اسیر مقدمہ قائم ہوگیا تو دوران مقدمہ میں حاکم کی طرف سے سوال کیا گیا کیوں جی تم نے ایسے شخص کا اقتدار تسلیم کرنے سے کیوں انکار کیا جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا ہے، دونوں ہاتھوں سے بنانے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو میں نے اپنی صفت جلال و جمال کا مظہر بنایا ہے ...

بڑھ جائیگی تو ارشاد ہوگا اے محمد سر اٹھاؤ جو مانگو گے دیا جائے گا اور جس کی شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی تم نے یہ کس طرح سمجھ لیا کہ میں تمہاری امت کے گناہگاروں کو تمہاری رسوائی کے لئے بلا رہا ہوں۔ تم یہ تو بتاؤ جب تک گناہگار نہ ہوں میں اپنی مغفرت اور کرم کا اظہار کس پر کروں گناہگاروں کا مطالبہ تو اس غرض سے کیا جا رہا ہے کہ ان پر کرم و مغفرت کا اظہار کیا جائے اس لئے ان کی حاضری کا حکم نہیں دیا گیا ہے کہ تم کو ذلیل یا رسوا کیا جائے۔ امیر مینائی نے کیا خوب کہا ہے ...

...

سائل و تائب کی تلاش

...

(باقی آئندہ)

زیارت بیت اللہ کیلئے جاوی حجاج کا عزم

معاصر صوت الحجاز کا بیان ہے کہ زیارت بیت اللہ کے لئے امسال جاوا کے جن حجاج نے حکومت ہالینڈ سے پاسپورٹ حاصل کئے ہیں ان کی تعداد ... ہے۔ یہ تعداد گزشتہ سال کے مقابلہ میں دگنی ہے۔ یہ بھی علوم ہوا ہے کہ مزید جاوی حجاج پاسپورٹ حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

افسانہ

بہار و خزاں

دشمن کی ناصحانہ گفتگو

خیر النساء بیگم کی مصیبت

سچے دوستوں کے سلوک کا شکوہ

(۳۱)

اختر: بہت کنجوس معلوم ہوتے ہو!

لالہ جی: جی ہاں بہت کنجوس۔ مگر تم مسلمانوں کی کیفیت تو یہ ہے کہ روپیہ تم کو کھٹکتا ہے۔ عیاشیاں، بدمعاشیاں اور ہوسناکیاں تم لوگوں کا پیچھا نہیں چھوڑتیں۔ میاں جی! روپیہ کمانا کچھ مشکل نہیں ہے مگر صحیح اندازہ کے ساتھ صحیح مصرف میں اس کا خرچ کرنا مشکل ہے، روپیہ رکھنے اور سلیقہ کے ساتھ ...

...

تشریف لاتے ہیں اور پیغام اجل دے کر طائر نفس کو قفس عنصری سے نکال لیتے ہیں۔

یہاں اختر نے اپنی حسین و جمیل بیوی کے ساتھ کرایہ کے ایک مکان میں رہنا شروع کر دیا ہے۔ مکان اس قدر چھوٹا ہے کہ بمشکل دو چار پائیاں آ سکتی ہیں۔ مکان کا صحن بالکل خام اور ناہموار ہے۔ ایک چھوٹا سا باورچی خانہ بھی ہے جو دراصل مرغیوں کا ایک ڈربہ تھا مگر خیر النساء بیگم (اہلیہ اختر) نے اس کو صاف کر کے باورچی خانہ بنا لیا ہے۔ طاقچوں پر چند ظروف ہیں جو سیاہ دھبوں سے اپنی قدامت کا ثبوت دے رہے ہیں رکھی ہوئی ہیں۔ دو پرانی چار پائیاں دالان میں بچھی ہوئی ہیں اور ایک چار پائی صحن میں دیوار کے سہارے کھڑی کر دی گئی ہے۔ دالان کے ایک گوشہ میں لالٹین روشن ہے اور موسم برسات کے پڑنے اس سے سر ٹکرا کر زمین پر گر رہے ہیں۔ خیر النساء بیگم ایک چار پائی ...

...

(باقی آئندہ)

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہئے ... مزید تحریر فرمایا کریں۔

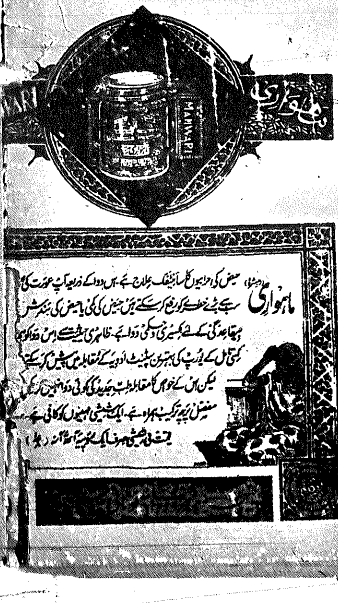

شربت اکسیر خاص

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دوسروں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علمائے ہند۔ دہلی

سچا ہمدم و رہبر۔ بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کیلئے دنیا میں ہر خوشی و ستیاب کرنے کیلئے آپ اچھی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب کام شاستر بالکل مفت منگوالیں

وید شاستری۔ جام نگر کاٹھیاواڑ

بہار کا معرکہ انتخاب

غدار میر جعفر کی پیروی کرنیوالوں کو انتباہ

اسمبلی میں داؤد نگری صاحب کا سیاہ ریکارڈ

مسلمانان بہار سے ایک گزارش

الحمد للہ امارت شرعیہ بہار غداروں کے انسداد کے لئے میدان میں اتری ہے۔ اور اس نے انتخابات کی باگ کو اپنے ہاتھوں میں لیا ہے اس سلسلہ میں مسلمانان صوبہ بہار کی خدمات میں چند ضروری گزارشات پیش کرتا ہے اور ان سے عرض کرتا ہے کہ خدا کیلئے وہ مسلمانوں پر اور ملک پر رحم کھائیں اور اپنے حق رائے دہندگی کا غلط استعمال نہ کریں۔ مایک نو برطانوی شہنشاہیت کی برکتوں سے ملک کی اکثریت قوانین مدون کرنے سے محروم کر دی گئی ہے غور کرنے کا مقام ہے کہ ۳۵ کروڑ باشندوں میں کل پندرہ لاکھ ووٹر سارے ہندوستان میں ہیں ...

...

مولوی شفیع داؤدی صاحب کی غلط بیانیوں کی تردید

واقعات کا جواب گالیوں سے

(از مولانا محمد عثمان غنی صاحب ناظم امارت شرعیہ بہار)

مولوی محمد شفیع صاحب داؤدی نے جب دیکھا کہ امارت شرعیہ کے امیدوار مولوی عبد الحمید خاں صاحب وکیل دربھنگہ کے مقابلہ میں امارت شرعیہ کے اثر و اقتدار کی وجہ سے کامیابی مشکل ہے تو وہ اور ان کے حامی امارت شرعیہ کے مذہبی اثر کو زائل کرنے کے لئے دجل و فریب اور کذب و افترا سے کام لینے لگے ہیں چنانچہ انہوں نے امارت شرعیہ اور اس کے بیت المال اور حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت اور دوسرے کارکنوں پر نہایت غلط اور رکیک ...

...

(۷) مولوی شفیع داؤدی اور ان کے حامی لوگوں کو یہ کہہ کر دھوکہ دیتے ہیں کہ حضرت امیر شریعت کو ان باتوں کی خبر نہیں ہے۔ یہ دوسرے لوگ کر رہے ہیں ایسا کہنا اور لکھنا حضرت امیر شریعت پر افترا ہے۔ امارت شرعیہ کا تمام کام حضرت امیر شریعت کے حکم کے مطابق ہوتا ہے۔

الیکشن کا کام بھی حضرت امیر شریعت کے حکم کے مطابق ہو رہا ہے اور مولوی عبد الحمید خاں صاحب کی حمایت بھی حضرت امیر شریعت کے حکم کے مطابق کی جا رہی ہے۔

مولوی شفیع صاحب داؤدی اور ان کے حامیوں کی گالیوں کا جواب ہمارے پاس یہی جواب ہے کہ ہم کو شرافت کی حد سے باہر نکلنا کبھی پسند نہیں ہے۔

کسی مسلمان کو مولوی شفیع صاحب داؤدی، ان کے اخبار اتحاد و ان کے حامیوں کی کسی تقریر و تحریر پر اعتماد نہیں کرنا چاہئے۔

ترہت کے مسلمان ووٹروں کو چاہئے کہ وہ مولوی عبد الحمید خاں صاحب وکیل دربھنگہ کو ووٹ دے کر کامیاب بنائیں اور ان کی کامیابی کی پوری کوشش کریں۔

مسلمانان مراد آباد کا عام جلسہ

مولوی کریم الرضا خاں صاحب کی زبردست تائید

مراد آباد ... نومبر ایک عام جلسہ مولانا مرزا اسحاق بیگ صاحب ... کی زیر صدارت ہوا ...

برطانیہ اور یمن میں معاہدہ ہوگیا

یمن میں برطانوی وفد پہنچ گیا

معاہدہ کی اہم دفعات

برطانوی حکومت ایک عرصہ سے شاہ یمن امام یحییٰ حمید الدین سے سیاسی معاہدہ کی فکر میں تھی، اور اب اس کا یہ خیال عملی جامہ پہن رہا ہے۔

برطانی سیاسی وفد اس مقصد کی تکمیل کے لئے حدیدہ پہنچ گیا ہے اور یمنیوں نے سرکاری طور پر اس وفد کا خیر مقدم کیا ہے۔

یہ وفد ایک انگریزی جنگی جہاز پر لایا گیا ہے۔ اور یہ جہاز اس وقت حدیدہ کے ساحل پر لنگر انداز ہے۔

وفد مذکور جنرل نالسن ... اور دیگر مقتدر عہدیداران ...

...

(۲) معاہدہ کرنے والے ہر دو فریق کو مصالحت اور دوستی کے تعلقات کو ہر حیثیت سے قائم رکھنے کیلئے ذمہ دار ہوں گے۔

(۳) یمن کے جنوبی حدود کا تصفیہ اس وقت تک کے لئے نظر انداز کیا جاتا ہے جب تک کہ دونوں حکومتیں اس معاہدہ کی مدت اختتام سے پہلے باہمی گفت و شنید سے دوستانہ طور پر اس کا تصفیہ کر لیں بغیر کسی نزاع اور مخالفت کے نیز جب تک کہ یہ گفت و شنید ختم ہو فریقین حدود مذکورہ بالا کے بارہ میں اسی حیثیت پر قائم رہیں گے جو معاہدہ ہذا کے وقت ہے۔ اس کے ساتھ فریقین ... کوشش کریں گے کہ ایک دوسرے کے سرحدی علاقہ کے باشندوں کے اندرونی معاملات میں کسی قسم کی مداخلت نہ کریں، نہ علاقہ مذکور میں فوجی طاقت بڑھائیں۔

(۴) دونوں فریق اس معاہدہ کی تکمیل کے قاعدہ بین الاقوامی قوانین اور ...

...

سرحدی قبائل میں تحریک اصلاح الرسوم

شادی کے تباہ کن اخراجات کی اصلاح

پشاور ... نومبر۔ سرحدی علاقہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ علاقہ آفریدی قبائل کی مجلس اصلاح کرنے کے لئے سخت کوشاں ہے۔ اب انہوں نے اپنی توجہ جہیز کے ناقابل برداشت بار کی طرف مبذول کی ہے جس کی وجہ سے اکثر لوگوں کی لڑکیاں ازدواجی زندگی سے تاعمر محروم رہتی تھیں۔ اور بعض حالات میں اس جہیز کی مصیبت نے جانیں لی تھیں۔

علاقہ میں رواج تھا کہ لڑکی کے والدین کو زیادہ سے زیادہ ... روپیہ کی رقم دی جائے۔ اس نئی شرح کو عام لوگوں نے ابھی تک قبول نہیں کیا ہے۔ چنانچہ دو تین روز ہوئے ایک برات میں جب دولہا والوں نے تیس روپیہ کی رقم دلہن والوں کے سامنے پیش کی تو دلہن والوں کو سخت غصہ آیا اور انہوں نے دولہا والوں کی برات پر حملہ کر کے ایک آدمی کو جان سے مار دیا اور بہت سے آدمیوں کو زخمی کیا۔

خریداران الجمعیۃ کو چاہئے کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ایک پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں۔ ورنہ تعمیل ارشاد کی توقع نہ رکھیں۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ ۲۲ نومبر کو شائع ہوگی

پارلیمنٹ نے تحریک منظور کر لی

لندن ۲۷ نومبر ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۲۶ رجب المرجب ۱۳۵۳ھ ہجری

مولوی کریم الرضا خاں اور سر محمد یعقوب

ایک اخلاقی اور اصولی بحث

مولانا شوکت علی کے مقابلہ میں سر محمد یعقوب نے جب اپنا دوسرا بیان شائع کیا تھا اور ان کے خلاف روہیلکھنڈ اور کمایوں ڈویژن کے مسلمانوں کو ابھارا تھا تو سر محمد یعقوب کا سب سے بڑا الزام مولانا شوکت علی پر یہ تھا کہ انہوں نے جمعیۃ علمائے ہند کے دو ٹکڑے کرا دئے اور ایک علیحدہ جماعت جمعیۃ علماء کا پور…

ہوئے ہیں اگرچہ یہ جماعت انتخابات میں براہ راست کوئی حصہ نہیں لے رہی ہے تاہم انہیں اختیار ہے کہ مسلم کانفرنس نے اپنی چہار سالہ زندگی میں کوئی کار نمایاں کیا ہے اور اپنے ایثار و قربانی اور خدمت جمہور کی کوئی مثال پیش کی ہے تو اسے ثبوت سے سامنے لائیں۔ اور ان کے مقابل مولوی کریم الرضا خاں صاحب…

اور ان کا مذہب بیرونی حملوں سے محفوظ رہ سکتا ہے اور تمام دنیا کی نگاہوں میں مسلمانوں کی عزت قائم ہو سکتی ہے تو بے شک وہ مولوی کریم الرضا خاں کو ووٹ دیں اور اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ حکومت کی خوشامد اور چاپلوسی اور مذہب سے بے اعتنائی و بے توجہی ہی مسلمان کی سب سے بڑی شان ہے…

بلکہ منہ چڑھاتا ہے۔ اور مسلمان اس کا جواب اسی طرح دے سکتے ہیں کہ سر محمد یعقوب کو خود ان کی حرکات مذبوحی کی بنا پر ان کے حلقہ سے ایک ووٹ بھی نہ ملے اور ان کو یہ تجربہ ہو جائے کہ بے اصولے پن کا کیا نتیجہ ہوتا ہے اور صرف علماء کے سب و شتم سے انتخابات میں کامیابی نہیں ہوا کرتی ہے۔

مسلمانان صوبہ بہار کا امتحان

ہمارا خیال ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ مولوی شفیع داؤدی اپنی ذات میں خود ایک مستقل فتنہ ہیں اور ان کی مخالفت کسی فرد کی مخالفت نہیں ہے بلکہ ایک مستقل ادارہ اور مستقل اصول کی مخالفت ہے۔ گزشتہ اسمبلی میں انہوں نے ہمیشہ ایسی سرگرمیوں کو ایسی پارٹی بنانے میں صرف کیا ہے جو حکومت کے ہاتھ مضبوط کرتی رہے اور آزادی کے مطالبہ کی مخالفت کر کے انگلستان کی گورنمنٹ کو یہ کہنے کا موقع بہم پہنچاتی رہے کہ خود ہندوستان کے باشندے جب آزادی نہیں چاہتے تو ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم خواہ مخواہ اپنے اختیارات سے دستبردار ہو کر ہندوستان کے باشندوں پر آزادی کی نعمت نازل کر دیں۔ مولوی شفیع داؤدی نے مسلم کانفرنس کو بزدل بنایا اس کی ہیئت ترکیبی کو بدلا اس کے اندر رجعت پسندی کے عناصر داخل کئے اور ایسے ایسے لوگوں کو گمراہ کیا جو ان کی سازشوں اور خفیہ کارروائیوں سے قبل اچھے خاصے سمجھدار اور اسلامی ذہنیت رکھنے والے افراد تھے۔ اس لئے مولوی شفیع داؤدی کی مخالفت فی الحقیقت حکومت پرستی، رجعت پسندی اور افتراق انگیزی کی مخالفت ہے جس کا وہ مجسمہ ہیں اور ان کو اسمبلی میں بھیجنا گویا مسلمانوں میں انتشار و افتراق برپا کرنے اور حکومت کی چوکھٹ پر مسلم نمائندوں کو سرنگوں کرانے کے مرادف ہے۔

صوبہ بہار میں مولوی شفیع داؤدی کے مقابلہ میں امارت شرعیہ کا امیدوار کھڑا ہوا ہے۔ اس لئے جس طرح کہ مولوی شفیع داؤدی کی مخالفت ایک مستقل اصول کی مخالفت ہے مولوی عبدالحمید صاحب نمائندہ امارت کی حمایت بھی ایک مستقل اصول کی حمایت ہے۔ شریعت کا احترام، آزادی کی طلب، حکومت کے جبر و تشدد کی مخالفت، لارڈ ولنگڈن کے چیلنج کا جواب؛ اور مسلمانان ہند کے عزت و وقار کا تحفظ یہ سب چیزیں امارت شرعیہ کے وقار کے ساتھ وابستہ ہے… شریعت اسلامیہ اور آزادی ہند کے خلاف ووٹ ہوگا اور ہر ووٹ جو مولوی عبدالحمید کو دیا جائے گا…

شریعت مقدسہ اور آزادی ہند کے حق میں ووٹ ہوگا۔ صوبہ بہار میں اس وقت امارت شرعیہ کی ہر دلعزیزی کا سوال در پیش ہے اور امارت شرعیہ کی ہر دلعزیزی حقیقۃً بالواسطہ اسلامی اصولوں کی ہر دلعزیزی ہے، مولوی عبدالحمید کے لئے رائے امارت شرعیہ کے لئے رائے ہے۔

ترہٹ ڈویژن کے مسلم رائے دہندگان کو پورا اختیار ہے کہ وہ جس امیدوار کو چاہیں اپنی رائے دیں لیکن اس کے ساتھ وہ خوب اچھی طرح یہ سوچ لیں کہ ان کے اس ووٹ کے معنی کیا ہیں۔ کیا وہ امارت شرعیہ کے پرسٹیج کو دھکا لگا کر اسلام کی عظمت و شوکت کو پامال کرنے کے درپے ہیں یا ان کا مطمح نظر یہ ہے کہ صوبہ بہار کی قدیم روایات اس کی مذہب پرستی اور حریت و آزادی کے لئے اس کی تڑپ کا مظاہرہ کیا جائے۔ مولوی شفیع داؤدی پہلی صورت میں بلاشبہ ان کے ووٹ کے مستحق ہیں اور اگر دوسری صورت ان کے پیش نظر ہے تو وہ سوائے مولوی عبدالحمید کے اور کسی کو ووٹ نہیں دے سکتے۔ اس وقت وہ ایک زبردست آزمائش میں مبتلا ہیں اور اگر اس آزمائش میں انہیں ناکامی ہوئی تو تمام دنیا ان کے اس دعوے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دے گی کہ وہ فی الحقیقت اپنے دل میں مذہب کا احترام اور وطن کا درد پوشیدہ رکھتے ہیں۔

کہ ترہٹ ڈویژن کے مسلمانوں کو دنیا میں منہ دکھانے کی کبھی جرأت نہ ہو سکے گی اور ہر شخص یہ کہہ سکے گا کہ امارت شرعیہ نے اس ڈویژن کے مسلمانوں کو ترازو میں تولا اور وہ توقع سے زیادہ ہلکے ثابت ہوئے۔ اگر دو افراد کا مقابلہ ہوتا تو کوئی بات نہ تھی لیکن جب دو اصولوں کی جنگ ہے تو اب جو کچھ فیصلہ کرنا ہے پورے غور و خوض کے بعد کرنا ہے۔ ہم اور تمام ہندوستان یہ سننے کا منتظر ہے کہ مولوی شفیع داؤدی سے قوم نے نجات پائی اور صحیح المسلک امیدوار ان کی جگہ منتخب ہو گیا۔

شذرات

سر اکبر حیدری کی نصیحت

حیدرآباد میں ایک کالج کے جلسہ تقسیم انعامات کی صدارت کرتے ہوئے سر اکبر حیدری نے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ

"ہماری خوش قسمت مملکت سے باہر فرقہ وارانہ کی جو آگ مشتعل ہو رہی ہے اس کی کوئی چنگاری یہاں داخل نہ ہونے دو۔ اگر تمہیں فرقہ وارانہ کا کوئی نشان نظر آئے تو اسے فوراً مٹا دو۔ تم اپنی پسند کو اور ناپسند کو…

وزیر اعظم مصر کا استعفا

سفیر برطانیہ کی پوزیشن کے متعلق وزارت مصر سے جو اختلافات پیدا ہو گیا تھا اس کے متعلق ہم ان کالموں میں تفصیل کے ساتھ اظہار خیال کر چکے ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ اس اختلاف نے اس قدر طول کھینچا کہ وزیر اعظم مصر کو اپنا استعفیٰ داخل کرنا پڑا جس کے معنی یہ ہیں کہ شاہ فواد نے غالباً برطانیہ کے مطالبہ کو تسلیم کر لیا اور اسی کی بنا پر وزیر اعظم اور ان کے رفقاء مستعفی ہو گئے…

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

دارالحکومت

دہلی میں سردار پٹیل کی آمد

کثیر اجتماع میں زبردست تقریر

دہلی ۴ نومبر۔ دہلی جس نے کانگریس کے حکم کی تعمیل میں قربانی اور مصائب انگیزی کا ایک ریکارڈ قائم کیا اب بھی کانگریس کے وقار کی حفاظت کرے گا اور اس کا متفقہ فیصلہ کانگریسی امیدوار مسٹر آصف علی کے حق میں ہے۔ یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا۔ جب ۲۵ ہزار کے مجمع نے سردار پٹیل کے حکم پر مسٹر آصف علی کی تائید میں ہاتھ بلند کر دئے۔ گاندھی جی کی آمد اور تقریر کے منظر کی یاد تازہ ہو گئی۔ جبکہ کل شام آزاد پارک میں کانگریس کا انتخابی جلسہ منعقد ہوا ہندو اور مسلمان یکساں مناسبت کے ساتھ جلسہ میں شریک ہوئے۔ کامل خاموشی اور سکون کا عالم تھا اور لاؤڈ اسپیکر جلسہ کے دور دراز کونوں میں بھی مقرر کی آواز تیزی سے پہنچا رہے تھے۔ سردار پٹیل نے اپنی تقریر میں فرمایا۔

آج حکومت اور کانگریس کے درمیان کھلی جنگ ہے۔ کانگریس یہ ثابت کرنے پر تلی ہوئی ہے کہ اسے ملک کا مکمل اعتماد حاصل ہے۔ پس کانگریس کو ووٹ دینا شخصیت کا سوال نہیں بلکہ اصول کا سوال ہے۔ مسٹر آصف علی کو ووٹ دینا گاندھی جی کو، کانگریس کو اور قوم کی آزادی کو ووٹ دینا ہوگا اور اس کے خلاف ووٹ دینا غلامی کا پٹہ لکھنا ہوگا۔ مقرر نے اس واقعہ کی تصدیق کی کہ مالوی جی نے گاندھی جی سے وعدہ کیا تھا کہ دہلی میں وہ کانگریسی ممبر کے مقابلہ پر اپنا کوئی امیدوار کھڑا نہیں کریں گے اور انہوں نے اس وعدہ کا پابندی کی ہے۔ جلسہ میں تقریباً ۲۵ ہزار اشخاص نے شرکت کی۔

کھڑکی کھولنے پر تکرار

ملزموں کو ایک ایک سال قید سخت

دہلی میونسپلٹی اور عمارات کی تعمیر

دہلی کے مقتول وکیل کی تحقیقات

ایڈیٹر صاحب کو گے کے خلاف مقدمہ

اسپین کی بغاوت میں ہلاک شدگان کی تعداد

خان عبدالغفار خاں کو سرحد میں داخلہ کی اجازت دی جائے

سرحدی کونسل میں غیر سرکاری تجاویز کی اہمیت

جبریہ تعلیم اور رشوت ستانی کے انسداد کے متعلق سفارشات

پشاور ۲ نومبر۔ سرحدی کونسل میں آئندہ غیر سرکاری تجاویز پر بحث کرنے کے لئے کل قرعہ اندازی ہوئی۔ اُن میں ایک غیر سرکاری ریزولیوشن بھی شامل ہے جس میں گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ خان عبدالغفار خاں اور ڈاکٹر خان صاحب پر سے کل پابندیاں اٹھالے اور اُن کو صوبہ سرحد میں داخل ہونے کی اجازت دے۔

ریزولیوشن مذکور کو چوتھا نمبر حاصل ہوا ہے لیکن بیا غلب معلوم نہیں ہوتا کہ کونسل اس پر بحث کر سکے۔ کیونکہ ریزولیوشنوں پر بحث کرنے کے لئے صرف ایک ہی دن مقرر کیا گیا ہے۔

دیگر ریزولیوشنوں میں یہ سفارش کی گئی ہے کہ ابتدائی تعلیم ضروری قرار دی جائے اور مختلف محکموں میں رشوت ستانی کے متعلق تحقیقات کی جائے اور اس کے بعد اس کے روک تھام کے لئے تدابیر پیش کی جائیں۔

خان بہادر عبدالرحیم ڈپٹی پریزیڈنٹ نے ایک ریزولیوشن میں سفارش کی ہے کہ اسلحہ کی موجودہ شرح فیس کو منسوخ کیا جائے اور پرانی شرح سود جو رائج کی جائے۔ ممبر ڈیرہ اسمٰعیل خاں نے یہ سفارش کی ہے کہ ان کے ضلع میں کہ بہائشی کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے ایک لاکھ روپیہ سالانہ ۵ سال تک منظور کیا جائے۔

دہلی میں ووٹ دینے کیلئے پولنگ اسٹیشن

دہلی ۴ نومبر۔ آئندہ انتخابات اسمبلی کے سلسلہ میں ووٹ ڈالنے کے لئے حسب ذیل مقامات پر پولنگ اسٹیشن بنائے جائیں گے۔

اجمیری گیٹ…

ایڈیٹر الامان کا وارنٹ گرفتاری

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

کانگریس کی مجلس عاملہ کے ارکان

معمولی تبدیلیوں کے بعد انتخاب

سرحدی کونسل میں قرضہ بل نکتہ چینی

بل سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا

پشاور ۲ نومبر۔ تقریباً دو گھنٹے کی متواتر بحث و تمحیص کے بعد آج سرحدی کونسل نے بھاری شرح سود کے قرضہ جات کے بارے میں بل اور رہن سے چھڑانے کے متعلق بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنا منظور کر لیا۔

چند ممبروں کی تاخیری چالوں اور لمبی لمبی تقریروں کی وجہ سے آخر کار صدر کو مداخلت کرنا پڑی اور انہوں نے یہ حکم دیا کہ کوئی شخص مقررہ وقت سے زیادہ نہ بولے۔

مسٹر ایشور داس نے یہ نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ بھاری شرح سود کی تعریف سائنس کے اصولوں پر مبنی ہے آپ نے اس امر کو تسلیم کیا کہ کسانوں کے بھاری قرضہ جات کو روکنے کی غرض سے تھوڑی بہت کوشش کی جا چکی ہے لیکن آپ نے یہ رائے ظاہر کی کہ کسانوں کی غریبی کی وجہ یہ ہے کہ اجناس کی قیمتیں بہت کم ہو گئی ہیں۔ ان کے لئے کوئی صنعت نہیں رہی ہے۔ ان کو بازاروں کی سہولتیں نہیں مل رہی ہیں۔ حکومت نے مالیہ اور شرح تبادلہ کے بارے میں ایک نامناسب رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ آپ نے یہ تجویز کیا کہ حکومت سرحد کو قرضہ کے واسطے ہمت سے درخواست کرنا چاہئے۔

مسٹر جی رام اور مسٹر للا رام نے بل مذکور کو ایک نہایت قانون قرار دیا اور یہ رائے ظاہر کی کہ قانون سب کے لئے یکساں ہونا چاہئے۔

"جمعیۃ علماء زندہ باد"

لاہور میں انتخاب کی جنگ

چھریاں چل گئیں

یونٹی بورڈ کے امیدواروں کو رائے دیجئے

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند کی اپیل

یونٹی بورڈ کے امیدوار

بیٹے کا جرمانہ باپ سے وصول نہیں کیا جا سکتا

سرکاری اپیل نامنظور

گاندھی جی کی نئی تحریک کی ابتداء

ایک سیٹھ نے بیس لاکھ روپیہ دیا

ڈاکٹر انصاری کی چندہ کی اپیل

نیشنلسٹ پارٹی ٹوٹنے کی درخواست

فقیر علی نگر کے لشکر پر گولہ باری

۱۶ سال کا طالب علم گرفتار

اٹلی اور ہندوستان میں تجارتی معاہدہ

بم بر آمد سات اشخاص گرفتار

کابینہ مصر کے فوراً استعفیٰ ہو گئے

کمیونل ایوارڈ کی ابتدا کیوں کر ہوئی

پنڈت مالویہ نے وزیر اعظم کو ثالث بنایا تھا

وزیر اعظم کے نام گاندھی جی کا خط

دہلی ۳۰ اکتوبر۔ کمیونل ایوارڈ پر آج کل بڑی بحث ہو رہی ہے خصوصاً مالوی جی کی پارٹی اس کی مخالفت کر رہی ہے، حکومت کی طرف سے ذیل کی مستند کارروائی شائع کی گئی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالوی جی اور دیگر حضرات کے لئے جو اس کی مخالفت کر رہے ہیں، یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ ایسا کریں اس لئے کہ انہوں نے وزیر اعظم کو تحریری وعدہ دے دیا تھا کہ وہ کچھ فیصلہ کر دیں گے اسے قبول کر لیا جائے گا۔ یہ بیان حسب ذیل ہے:۔

بی۔ ایس موبنجے۔ سیٹھ گھنشام داس برلا۔ مسٹر رام سوامی مدالیر مسٹر جھبروچہ کے دستخط تھے۔

سر سپرو کی تائید

سر تیج بہادر سپرو نے بھی وزیر اعظم کو ایک چٹھی اس مذکورہ بالا درخواست کی تائید میں لکھی تھی اور یہ بھی لکھا تھا کہ آپ اچھوتوں اور دیگر اقلیتوں کا مسئلہ بھی وزیر اعظم کے ہاتھ میں چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔

دوسری جماعت کا رویہ

دوسری جماعت میں مسٹر شاستری سر مہن لال سیتلواد سر لے پی پیٹرو۔ مسٹر ایم۔ اے جوشی۔ سر پدم جی۔ مسٹر جینوالا۔ سر فیروز سیٹھنا سر کاؤس جی جہانگیر۔ مسٹر راجمونڈ راؤ۔ مسٹر نشترا راؤ اور دیوان بہادر راما سوامی نے بھی وزیر اعظم کو ثالثی فیصلہ دینے کو لکھا اور غیر مشروط طور پر اس فیصلہ کی پابندی کا اقرار کیا۔ مسلمان ڈیلیگیٹوں نے اپنی رضامندی اس شرط پر دی کہ باقی تمام دوسری پارٹیاں بھی ایسا ہی کریں تاہم انہوں نے یہ بھی بالکل واضح طور پر کہدیا کہ وہ کسی صورت میں چھوٹی اقلیتوں کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں کیونکہ ان کے ساتھ ایک معاہدہ طے کیا جا چکا جو وزیر اعظم کو پیش کیا جا چکا ہے اور جسے انہوں نے کانفرنس کے سرکاری کاغذات میں شامل کر لیا ہے۔

وزیر اعظم سے درخواست

چونکہ مختلف فرقوں کے اصحاب نے وزیر اعظم کو یہ درخواست دینے کے معاملے میں اتفاق نہ ہو سکا اس لئے وزیر اعظم کے دخل دینے پر رضامندی کی شرائط میں ابھی کسر باقی رہی لیکن ان اقلیتوں کی کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں یہ تحریر کیا ہے کہ اس مسئلہ پر بحث کے مختلف مواقع پر یہ بات پیش ہوتی رہی کہ حکومت برطانیہ کو چاہئے کہ اس جھگڑے کا فیصلہ وہ اپنے اختیار سے کر دے لیکن ہر چند یہ اس قسم کی تجویز کے ساتھ ایسی اہم پابندیوں کی شرائط عائد کر دی جاتی تھیں کہ جس سے ایسے کسی فیصلے پر اطمینان کے ساتھ عملدرآمد ہونا نا ممکن نظر نہیں آتا تھا۔

پنڈت مالویہ کی سبقت

وزیر اعظم کے نام گاندھی جی کا خط

ہندوستان اور انگلستان میں سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کی بیک وقت اشاعت

دارالامرا میں مسٹر چرچل مخالفت کرینگے

سر جارج شوسٹر قرطاس ابیض کی حمایت میں

لندن ۳۰ اکتوبر۔ ہندوستانی قرطاس ابیض پر سلیکٹ کمیٹی کا اجلاس آج منعقد ہوگا جس میں یہ انتظام کرنے پر غور ہوگا کہ رپورٹ کو ہندوستان اور انگلستان میں بیک وقت شائع کر دیا جائے۔ یہ رپورٹ متعدد جلدوں پر مشتمل ہوگی۔ اجلاس کے فوراً بعد طباعت کا کام شروع ہو جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ رپورٹ کی جلدیں جہاز کے ذریعہ ہندوستان بھیجی جائیں گی کیونکہ زیادہ بوجھ کی وجہ سے ہوائی جہاز کے ذریعہ اس کو روانہ نہیں کیا جا سکے گا۔ لارڈ لنلتھگو دارالامرا میں یہ تجویز پیش کریں گے کہ رپورٹ کو بیک وقت ہندوستان اور انگلستان میں شائع کیا جائے۔ اس تجویز کی مخالفت مسٹر چرچل اس بنیاد پر کریں گے کہ رپورٹ کی ہندوستان کی روانگی کے متعلق موجودہ اجلاس میں اس پر بحث کرنے کا موقعہ نہیں رہے گا۔ انڈیا ڈیفنس لیگ کا خیال یہ ہے کہ ہندوستان اور انگلستان میں رپورٹ کی بیک وقت اشاعت غیر ضروری ہے۔

سر جارج شوسٹر نے کہا کہ قرطاس ابیض کی تجاویز برطانوی وعدوں کا ایفاء ہیں جس سے ہندوستان میں برطانوی پالیسی کی تکمیل ہوتی ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ بہت سے وہ لوگ جنہوں نے ۱۹۱۷ء میں سر مانٹیگو کے اعلان کی تائید کی تھی وہ آج قرطاس ابیض پر حملہ کر رہے ہیں۔

اگر پارلیمنٹ نے قرطاس ابیض کی تجاویز پر دستخط کر دیئے تو توقع ہے کہ ممبران کو یہ رپورٹ ۲۰ نومبر کی شب تک دستیاب ہو جائے گی۔

عورتوں پر ڈاکوؤں کے سنگدلانہ مظالم

ہاتھ جلا دئے اور کپڑے اتار لئے

مدراس ۳۰ اکتوبر۔ اخبار ہندو میں ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ منگانا پلے ریاست میں ایک دیہاتی کے مکان میں زبردست ڈاکہ پڑا۔ یہ واقعہ ۲۵ اکتوبر کا ہے۔ رات کو گذرا کہ رات کو کھانا کھانے کے بعد مالک مکان کہیں باہر چلا گیا۔ اسی اثنا میں چالیس اشخاص اس کے مکان میں داخل ہو گئے اور انہوں نے مالک مکان کی ماں اور بیوی سے کہا کہ لوہے کے سیف کی تالیاں ہم کو دیدو اور جہاں زیور رکھے ہیں وہ جگہ ہمیں دکھاؤ جب عورتوں نے اس کے کہنے کی تعمیل نہیں کی تو انہوں نے ان کے ہاتھوں میں کپڑے باندھ دئے۔ اور آگ لگا دی ایک عورت کے پیٹ میں خنجر گھونپ دیا۔ لوہے کے سیف کی تالیاں مالک مکان کے پاس تھیں۔ ڈاکوؤں نے سیف کو توڑنے کی کوشش کی مگر اس میں ناکام رہے بالآخر وہ عورتوں کے کپڑے اور زیورات کر فرار ہو گئے۔ بوقت واردات مالک مکان اور دیگر گاؤں والے دور سے دیکھتے رہے لیکن اس خوف سے قریب نہیں آئے کہ کہیں گولی نہ مار دی جائے۔

پیدائش میں تنزل اور اموات میں اضافہ

بڑے شہروں کے متعلق رپورٹ

پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کب شائع ہوگی؟

لندن ۳۰ اکتوبر۔ دارالعوام کے اجلاس میں مسٹر آر ڈیس نے ایک سوال میں پوچھا کہ پارلیمنٹ کی منتخبہ کمیٹی کی رپورٹ کب شائع ہوگی تو صاحب وزیر ہند نے جواب دیا کہ اس سلسلہ میں آئندہ جمعرات کو ایک قرارداد پیش ہوگی۔ وزیر اعظم نے بتایا کہ جمعرات کے دن سر آسٹن چیمبرلین یہ تجویز پیش کریں گے کہ برطانیہ اور ہندوستان میں ساتھ ساتھ شائع کی جائے۔

یہاں تک یہاں کی اطلاعات کا تعلق ہے خیال کیا جاتا ہے کہ رپورٹ نومبر کے تیسرے ہفتہ میں مزدور شائع کر دی جائے گی۔

سارا شہر جل کر خاک ہو گیا

لاہور ۳۰ اکتوبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع ہے کہ قصبہ چنیوٹ ضلع جھنگ سے ایک ہولناک آتشزدگی کی خبر آئی ہے۔ اس آتشزدگی میں ایک سالم محلہ جل کر راکھ کا ڈھیر ہو گیا۔ یہ آگ ۲۹ اکتوبر کی شام کو محلہ گیدڑان میں ایک مکان سے شروع ہوئی اور جلد ہی قرب و جوار کے مکانات میں پھیل گئی۔ اور سارے شہر کے لوگوں کی کوشش کے باوجود یہ آگ کہا نی نہ جا سکی۔ لائل پور جھنگ اور دیگر مقامات کو فائر بریگیڈوں کے لئے تار اور ٹیلیفون کئے گئے۔ لیکن فائر بریگیڈوں کے چنیوٹ پہنچنے سے پہلے تعمیہ جل کر خاک سیاہ ہو چکا تھا۔ نقصان کا اندازہ کئی لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے۔

گاندھی جی ایک اور برت رکھیں گے؟

پٹنہ۔ یکم نومبر۔ اخبار سرچ لائٹ لکھتا ہے کہ گاندھی جی اب چند دن وارد ھا میں قیام فرمائیں گے، اور گزشتہ تنہائی میں بیٹھ کر نیا پروگرام تیار کریں گے۔ آپ سلسلہ گرہ کی مہم کو دوبارہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس مہم کو شروع کرنے سے پہلے آپ ۲۱ روز کا برت رکھیں گے، جو حضرت آتما کی صفائی کے لئے ہوگا۔

دہلی اور رائے پور میں اغوا کی وبا

ہندو مجرموں کو سخت سزائیں

رائے پور ۳۰ اکتوبر۔ ایڈیشنل سیشن جج نے پرسوں آٹھ ملزموں کو جن میں سے ایک ہندو عورت بھی ہے تین سال سے تیرہ سال کی مختلف میعادکی سزائیں دیں۔ ان لوگوں پر یہ الزام تھا کہ ۱۹۳۰ء سے یہ برابر نابالغ لڑکیوں کے اغوا کرنے کا باقاعدہ کاروبار جاری رکھے ہوئے تھے۔

بیان استغاثہ یہ تھا کہ اس گروہ کے ممبر دس لڑکیوں کو پھنسیں گڑھ سے بھگا کر لائے جو انکا اڈہ تھا یہاں سے بیچارکر بچھ لڑکیاں توان لوگوں نے برار کے دوسرے ضلع اناؤ میں بیچیں اور کچھ سندھ میں بیچیں اور زمین سو سے سات سو تک کی مختلف رقمیں حاصل کیں۔

ملزمان میں سے ایک رام نرائن ہے جو اس گروہ کا سرغنہ ہے اور دوسری ملزمہ اس کی بیوی تھی۔ جسے وعدہ معافی گواہ بنا لیا گیا۔ ایک اور ملزم کو تیرہ سال کی سزا ہوئی۔

سرحدی کونسل کا اجلاس

سرکاری اور غیر سرکاری مسودات

سرحدی کونسل میں قرضہ ریلیف بل

گورنر نے پیش کرنے کی اجازت نہیں دی

پشاور ۳۰ اکتوبر۔ ہز ایکسیلنسی گورنر صوبہ سرحد نے خان بہادر عبدالرحیم خاں ڈیرہ اسمعیل خاں کے مندرجہ ذیل بل پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔

ریلوں کو دو لاکھ روپے روزانہ کا نفع

نئی دہلی ۳۰ اکتوبر۔ تمام سرکاری ریلوں کی آمدنی میں اضافہ ہو رہا ہے ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ اکتوبر کے شروع کے تین ہفتوں میں گزشتہ سال کے مقابلہ میں چھیالیس لاکھ روپیہ کا منافع رہا۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ روزانہ دو لاکھ روپیہ کا فائدہ رہا۔

کانگریس سوشلسٹ پارٹی کی سرگرمیاں

چار سب کمیٹیوں کی تشکیل

بمبئی ۳۰ اکتوبر۔ آل انڈیا کانگریس سوشلسٹ کانفرنس کے کامیابی سے ختم ہونے کے بعد کانگریس سوشلسٹ پارٹی اس پروگرام کو پورا کرنے کی فکر میں ہے جو کانفرنس میں پاس شدہ تجاویز میں درج ہیں۔ چار سب کمیٹیاں بنی ہیں:

لیبر سب کمیٹی۔ کسان سب کمیٹی۔ پروپیگنڈا سب کمیٹی اور متحدہ محاذ سب کمیٹی۔

مال گاڑیوں کا تصادم۔ دو ڈرائیور ہلاک

یوپی کونسل کا اجلاس

قرضہ بل پیش کر دیا گیا

لکھنؤ ۳۰ اکتوبر۔ آج یوپی کونسل میں تمام دن بھاری شرح سود کے قرضہ جات کے ترمیمی بل پر بحث ہوتی رہی۔

ایران سے افغانی وزرا کی واپسی

رہنمایان قوم کا متفقہ فیصلہ

سرحد کے مفاد کی حفاظت کا واحد طریقہ

اسمبلی کا انتخاب اب سر پر آگیا ہے اور چونکہ صوبہ سرحد کو پہلی دفعہ اسمبلی میں نمائندگی حاصل ہوتی ہے اس لئے صوبہ سرحد کا فرض ہے کہ اپنا بہترین نمائندہ منتخب کرکے اسمبلی میں بھیجے۔ اس وقت اسمبلی کے لئے چند امیدوار کھڑے ہوئے ہیں ان میں سے بلا شبہ ڈاکٹر ظفر خان صاحب ہی ایسے ہیں جن سے اہل سرحد کے مفاد کی حفاظت کا یقین ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہ ڈاکٹر ظفر خان صاحب ایثار، اخلاص اور خدمت ملت کے لحاظ سے نہایت آزمودہ ہیں، جن کے ہاتھوں میں نہ صرف...

شریعت بل کی حمایت کیلئے پشاور میں عظیم الشان جلسہ

سرحدی کونسل کے اجلاس سے پہلے علمائے ہند کا اجتماع

سرحدی کونسل کے مسلم اراکین میں سے جماعت حزب الاحرار (انڈی پینڈنٹ پارٹی) اپنی بے غرضانہ خدمات کے سبب جو شہرت حاصل کر چکی ہے وہ محتاج تعارف نہیں اسی جماعت کے قابل فخر رکن جناب ملک خدا بخش صاحب ایم۔ ایل۔ سی نے مسلمانان سرحد کے متفقہ مطالبہ کے پیش نظر اپنے اسلامی فریضہ کا احساس کرتے ہوئے شریعت بل کے نام سے ایک مسودہ قانون تیار کیا ہے۔ جس کے پیش کرنے کے لئے قرعہ اندازی کی گئی۔ چنانچہ خان حبیب اللہ خان صاحب وکیل ایم۔ ایل۔ سی کا اسم گرامی قرعہ میں نکلا اور انہوں نے سرحدی کونسل کے گذشتہ اجلاس میں شریعت بل پیش کیا تھا۔ مگر بعض وجوہ کی بنا پر بل پیش نہ ہو سکا اور یہی وجہ کونسل کے آئندہ اجلاس میں بل مذکور پیش ہوگا۔

مولوی شفیع داؤدی صاحب کے حمایتی

ایک نئی حقیقت کا انکشاف

مولوی شفیع داؤدی کا خط

صوبہ دہلی کے محکمہ مال میں ہندوگردی

ڈسٹرکٹ بورڈ اور عملہ نزول پر ہندوؤں کا قبضہ

صوبہ دہلی میں تمام محکمہ مال ہندوؤں کا ہے جس سے ماسوائے برہمن قسیل کے دیگر ہنود خصوصاً مسلمانوں کو سخت تکلیف کا سامنا ہو رہا ہے کھلم کھلا تعصب کیا جا رہا ہے۔ جیسا تعداد اسامیان وواقعات سے جناب کو معلوم ہوگا:۔

عہدہ	ہندو	مسلمان
(۱) پٹواریان مع نائب پٹواریان	۸۰	۱۳
قانون گویان کی کل تعداد معہ تحصیل و صدر	۸	۱

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

بوڑھے جوان ہو جائیں گے

کیونکر

نیچر طبی کیمیکل ورکس باندہ کوٹھی نمبر ۶ لوکستی پور بہار

مونیا بند۔ سونیا بند اور کمزوری نگاہ کا بنیادی علاج اپریشن کی ضرورت نہیں

Haryao Ram Ranchpota Bengal

تمباکو خوردنی

زردہ۔ قوام۔ گولی

احمد حسین لدا حسین تاجر تمباکو خوردنی لکھنؤ

سے طلب فرمائیے

فہرست و نمونے طلب کرنے پر روانہ ہونگے

مصفا خون کی شرطیہ گولیاں

گدڑی اینڈ کو جالندھر شہر (پنجاب)

محبوب عاشق کے قدموں پر

دیار حبیب کا سفر امسال حج اکبر ہوگا

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ

ذیابیطس؟

ایک کیڑے ہے جو گھن کی طرح جسم کو کھاتا جاتا ہے

اشو گری

مینو فیکچررز امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ لاہور

امرت دھارا۔ لاہور

ہمارے ایجنٹ۔ میسرز بہاری لال لکھمی رام کھاری باؤلی اسٹریٹ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

Aljamiat Ballimaran Delhi

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول۔ ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون۔ محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی۔ یوم جمعہ۔ یکم شعبان المعظم ۱۳۵۳ ہجری۔ مطابق ۹ نومبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۴

اعلان حقیقت

سر یعقوب کا انتخاب اور جمعیۃ علماء کے ارکان پر افتراء

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کا باطل شکن بیان

آج میری نظر سے ایک تحریر گزری جس میں بالفاظ ذیل ظاہر کیا گیا ہے۔ "مولوی عطاء اللہ صاحب اور مولوی احمد سعید صاحب و مفتی محمد کفایت اللہ صاحب و مولوی حسین احمد صاحب سے سر محمد یعقوب کا بذریعہ علی حق خاں ...

معاصرین کے افکار و آراء

قادیانی فتنہ

ہم ایک لمحہ کے لئے اس مصیبت کو برداشت نہیں کر سکتے کہ کسی فروعی مسئلہ کے اختلاف کی بناء پر مسلمانوں کی وحدت ملی کو نقصان پہنچانے کے لئے سامان فراہم کئے جائیں ...

نیشنل کانگریس کا جلسہ بمبئی

اس ہفتہ نیشنل کانگریس کے اجلاس بمبئی کی وجہ سے کانگریس کا چرچا رہا ہے ...

حجاز اور غیر مسلم

تہذیب جدید کی وبا

سول نافرمانی و قانون الٰہی

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو غور سے دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہو گئی ...

ملنے کا پتہ:۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

Aljamiat Ballimaran Delhi

Regd No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 33 DELHI MONDAY NOVEMBER 5 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی
قرآن مجید
نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی
کا
قبول اسلام
اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو رسالہ ملاحظہ کیجئے ...
منیجر الجمعیۃ دہلی

مسلمانان سرحد کی خدمت میں گزارش

موجودہ پرفتن زمانہ میں جب کہ الحاد و بے دینی کا سیلاب ...

انتخابات اور ویدوں و اطباء ہند کا فرض

(سکرٹری آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی)

ایشیائی طب پر حملہ

یوپی کونسل میں آجکل دیسی طریقہ علاج کے خلاف قانون پیش ہو رہا ہے ...

(ذخیرہ اخبار خلیل مفتی اسٹریٹ میرٹھ)

مسلمانوں کا بے کار شغل

(نامہ نگار)

(جنرل سکرٹری)

میرٹھ سے اخبار خلیل کا اجراء

یو پی میں جو مرکز اردو ہے اعلیٰ پایہ کے اردو اخبارات کی کمی کو محسوس کرتے ہوئے یو پی کے مرکزی شہر میرٹھ سے ایک اعلیٰ پایہ کے ہفتہ وار اخبار ...

مشہور و معروف دو ترجمہ و الا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی ...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت خاص رعایت خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانح عمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں۔

جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھایئے

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی۔ علمی۔ اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپکو مرزائیوں کی گمنام ناجو فروشی کا پورا حال معلوم ہو جائے۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

مع

خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

جمعیۃ الطلبہ دارالعلوم دیوبند اور انتخابات

وقت کی اہمیت اور انتخاب کی شرعی حیثیت

بہار میں داؤدیوں کے پرفریب اعلانات

محمد عطاء الرحمٰن صاحب کا آخری اعلان یہ ہے جو کل شائع ہوا ہے۔

"برادران اسلام! ایک اعلان بجناب مولوی عبدالعزیز صاحب مجبور، میری جانب سے شائع ہوا تھا۔ برخلاف اس کے آج چند باتیں تحقیقی طور پر انکشاف ہوئی ہیں اس لیے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنے سابق اعلان کو واپس لے لوں ..."

آپکا خادم محمد عطاء الرحمٰن

مولوی شفیع صاحب کا غیر محمود رویہ

مسلمانان تربہت کا فرض

مولانا شوکت علی کے حق میں

حکیم ولی احمد صاحب کی رائے

کہنے کو تو سب کہتے ہیں ہم مرتے ہیں تم پر
دیکھیں تو بھلا کون ہی جی سے گزر جاتے ہیں تو جانیں

خادم الاطباء والمرضیٰ حکیم ولی احمد غفرلہ

داؤدی پروپیگنڈا

مولانا بشارت کریم صاحب پر بہتان

جامع مسجد سہارنپور میں عظیم الشان جلسہ

مولوی محمد احمد صاحب کاظمی کی پرزور تقریر

(اسسٹنٹ سکریٹری جمعیۃ العلماء سہارنپور)

مولوی شفیع داؤدی صاحب سے دلچسپ خط و کتابت

غلط بیانیوں اور دروغ بافیوں کا انبار

داؤدی صاحب کا جواب دینے سے انکار

نقل خط شیخ صاحب

اخبار اتحاد کا غلط پروپیگنڈہ

سچا ہمدم و رہبر بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کرکے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کیلئے دنیا میں یکتا دستیاب کرنے کیلئے آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کرکے کتاب کامشاستر بالکل مفت منگالیں۔

ویدشاستری - جام نگر - کاٹھیاواڑ

"ہمارا ووٹ صرف جمعیۃ علماء کیلئے ہے"

سر محمد یعقوب کے اوچھے ہتھیار

نامرادی کے بعد بازاری حربوں کا استعمال

مسلم ووٹران سے سوال

دورہ فرمانے والے بزرگوں سے التماس

سر یعقوب صاحب کا کارنامہ

سر یعقوب کے حواریوں کی پول کھل گئی

مرادآباد میں ایک نمایندہ جلسہ

جمعیۃ علماء ہند زندہ باد کے نعرے

جلسہ میں فساد انگیزی اور مفسد پر سنگ باری

(ایک دوسری رپورٹ)

مولوی کریم الرضا خاں صاحب کو ووٹ دو

حضرت مولانا شوکت علی صاحب کا پیغام

(ڈاکٹر) محمد مشتاق حسین
صدر انجمن فدائے سنت - مرادآباد

شربت اکسیر خاص

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

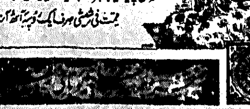

ماہواری

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دوسروں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کرکے استعمال کیجیے۔

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

مراۃ المثنوی

مترجمہ قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے
رکن دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ

مثنوی شریف کا یہ وہ جامع و بے نظیر خلاصہ ہے جس سے مثنوی شریف کی تمام پیچیدگیاں رفع ہو گئی ہیں۔ کتاب کی کیفیت اور نمونے کے صفحات کا ایک رسالہ مرتب کر دیا گیا ہے براہ مہربانی اپنے پتہ سے مطلع فرمائیے کہ رسالہ ہدیۃً ارسال خدمت کیا جائے۔

"ملنے کا پتہ"
دائرۃ الادب، جیدر گوڑہ، حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ یکم شعبان المعظم ۱۳۵۳ ہجری

اسمبلی میں مسلمانوں کے نمائندے

اسلامی تہذیب اور اسلامی روایات کا خون

جو حضرات ہندوستان کی مرکزی جمعیۃ مقننہ میں جداگانہ انتخاب کے ذریعہ سے مسلمانوں کے نمائندے بن کر جاتے ہیں ان سے قدرتی طور پر یہ توقعات وابستہ کی جاسکتی ہیں کہ وہ اپنے اصول زندگی اور اپنے طرز عمل سے مسلمانوں کی قدیم روایات اور ان کی حقیقی تہذیب و شرافت کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔

"نمائندوں" کا ریکارڈ

"لیڈری" کے اجارہ دار

گناہ عظیم

معیار تہذیب

ہندوستان کا دور جدید

شذرات

مسئلہ خلع اور خواتین کانفرنس

حال میں آل انڈیا خواتین کانفرنس کی شاخ پنجاب کا ایک جلسہ لاہور میں مسز لطیفی کی زیر صدارت منعقد ہوا ہے جس میں صدر صاحبہ نے خواتین کی تعلیم، تعلیم کی نوعیت اور اس کے افادی اثرات پر روشنی ڈالی ہے اور خواتین میں تعلیم کی کمی پر افسوس کا اظہار کیا ہے اس کے ساتھ ہی موصوفہ نے لڑکے اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم کے متعلق بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ آپ کی رائے میں آٹھ سال سے زیادہ عمر والے بچوں میں مخلوط تعلیم کا سسٹم سخت خطرناک اور اخلاقی اور نسوانی اوصاف کی تباہی کا موجب ہے۔

وزارت مصر کا استعفاء

قاہرہ کی تازہ اطلاع ہے کہ مصری وزارت مستعفی ہوگئی اور شاہ فواد نے اس کا استعفیٰ منظور کرلیا۔

سر محمد یعقوب کی اخلاقی شکست

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ

(۱) میں نے ایک دوکان فی الحال کھولی ہے جس میں متفرق اشیاء ہیں میرا ارادہ گاہکوں کو دیکھتے ہوئے یہ ہوتا ہے کہ سگرٹ اور تمباکو پینے کا بھی رکھ لوں۔ اگر ایسا کروں تو خلاف شریعت تو نہ ہوگا اور اس کا نفع جائز ہوگا یا ناجائز؟

(۲) یہ کہ ایک چیز ایک گاہک کو پانچ پیسہ کی دی دوسرے کو چھ پیسہ کی یہ بات خلاف شریعت ہے یا نہیں؟

(۳) یہ کہ نقد ایک چیز دس سیر دی اور ادھار نو سیر تو یہ جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب

(۱) سگرٹ اور تمباکو کی تجارت جائز ہے اور اس کا نفع استعمال میں لانا حلال ہے۔

(۲) ایک خریدار کو ایک چیز پانچ پیسے کو اور دوسرے خریدار کو وہی چیز چھ پیسے کو دینے میں مضائقہ نہیں ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

مصر میں برطانوی اقتدار کی کارفرمائیاں

شاہی کابینہ سے تمام وزراء مستعفی ہو رہے ہیں

مصری سیاسیات میں برطانوی ریزیڈنسی کی مداخلات کا افسوسناک نتیجہ

بمبئی میں مزدور انجمنوں کے دفاتر پر پولیس کے بیک وقت چھاپے

تلاشیوں کے بعد کاغذات اور کتابوں پر پولیس کا قبضہ

کمیونسٹ انجمنوں کو خلاف قانون قرار دینے کے بعد حکومت کی کارروائی

امریکہ نے جاپان کے مطالبہ کو منظور نہیں کیا

بحری قوتوں میں توازن کا مسئلہ

جاپان میں شراب نوشی کی مخالفت

وزیر اعظم جاپان کا خفیہ سرکلر

دادری کے کسی مسلمان کو پھانسی کا حکم نہیں ہوا

ناگپور میں بم پھٹ گیا

۲۵۰ اشخاص ہلاک، ہزار مکانات منہدم

اسپین میں دو باغیوں کو سزائے موت

یوپی کونسل کی میعاد میں توسیع

پولنگ کے وقت لاٹھیاں چل گئیں

حاجی رحیم بخش اور مسٹر گوبا کا مقابلہ

گرفتاری

انتخابات کے موقعہ پر الہ آباد میں انتظامات

۱۲-۱۳ نومبر کو تعطیل

غازی مصطفیٰ کمال پاشا کا نیا حکم

مشرقی گانوں کو براڈکاسٹ کرنے کی ممانعت

جموں میں ذیلدار اور پٹواری معطل

سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ روانہ کردی گئی

شاہ فواد نے مصری کابینہ کا استعفیٰ منظور کرلیا

دیوالی میں قمار بازی

دہلی میں ۹۱ ہندو گرفتار

لاری الٹنے سے دو مسافر ہلاک

سرحد میں جبری تعلیم اور رشوت ستانی کا انسداد

کونسل میں ممبر اسمبلیات کا بیان

سندھ کو بلوچستان کے ساتھ ملایا جائیگا؟

ہندوستان سے سونا باہر جا رہا ہے

۹۴ کشتیاں بہ گئیں

دار الحکومت

مسٹر شو نرائن دستبردار ہوگئے

مسٹر آصف علی کی کامیابی

دہلی میں امیدواروں کے کاغذات کی پڑتال

تمام اعتراضات مسترد کردیے گئے

دہلی کی گنجان آبادی اور محکمہ حفظان صحت

قابل غور اعداد و شمار

	فی مربع میل آبادی
دہلی میونسپلٹی	۵۸۲۶۳
دہلی شہر	۲۲۱۵۸
نئی دہلی میونسپلٹی	۲۰۴۴
نئی دہلی شہر	۱۵۲۴
دہلی کا دیہاتی رقبہ	۳۷۲
کلکتہ	۳۶۲۶۵
لاہور	۱۵۲۵۲

عدالتوں میں قاضیوں کے تقرر اور مسلم خواتین کیلئے خلع کا مطالبہ

لڑکے اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم کی زبردست مخالفت

آل انڈیا خواتین کانفرنس میں مسز لطیفی کی تقریر

لاہور ۳ نومبر کل آل انڈیا خواتین کانفرنس کی شاخ لاہور کا ایک جلسہ زیر صدارت اہلیہ مسٹر لطیفی کمشنر مالیات منعقد ہوا۔ مسز لطیفی نے اپنے صدارتی ایڈریس میں فرمایا کہ ہندوستان کی خواتین اب تک ترقی اور تعلیم سے محروم ہیں۔ پنجاب میں فی ہزار صرف ۲ عورتیں تعلیم یافتہ ہیں۔ مجھے اس بات کا بھی افسوس ہے کہ زنانہ درسگاہوں میں اب تک مذہبی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔

مسز لطیفی نے لڑکے اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم پر اظہار رائے کرتے ہوئے فرمایا کہ میں مخلوط طریقہ تعلیم کی مخالف ہوں۔ ...

اس کانفرنس کی تجویز ہے کہ اسلامی قانون کے مطابق مسلمان عورت کیلئے یہ حق تسلیم کر لیا جائے کہ وہ اپنے خاوند کو طلاق دے سکے جیسا کہ شریعت اسلامیہ میں خلع سے تعبیر کیا گیا ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ عدالتوں میں قاضیوں کے تقرر کے لئے جلد از جلد قدم اٹھائے تاکہ اس قانون کے نفاذ میں آسانی ہو۔

صوبہ بمبئی میں پانچ مزدور انجمنوں کو خلاف قانون قرار دیا گیا

یہ انجمنیں کمیونسٹ پارٹی کے اغراض کو مستحکم کر رہی ہیں

حکومت ہند کا سرکاری بیان

بمبئی ۵ نومبر حکومت بمبئی کا مندرجہ ذیل سرکاری بیان شائع ہوا ہے:۔ ہندوستان کی کمیونسٹ پارٹی مقامی انجمنوں میں کام کر رہی ہے اس لئے حکومت بمبئی نے مناسب سمجھا کہ ہندوستان کی کمیونسٹ پارٹی کے خلاف جو اقدام کیا گیا ہے اس کے مطابق مقامی مزدور انجمنوں کو بھی جو کمیونسٹ پارٹی کے اغراض کی اشاعت کر رہی ہیں خلاف قانون قرار دیا جائے۔ ...

دہلی کے انتخاب کو حکومت بھی کچھ ہی کہے ہر

سردار پٹیل کی دہلی میں تقریر

رہنماؤں کے اعزاز میں شاندار پارٹی

سردار پٹیل کی تقریر

کمیونل ایوارڈ اور کانگریس

جمعیۃ علماء ہند کے ایک کارکن کی افسوسناک وفات

ایک یورپین کی موٹر سے ٹکر اور پولیس کی لاپرواہی

افسوسناک سانحہ کی ذمہ دارانہ تحقیقات

(محمد عبد الاول غفرلہ ۔ دفتر جمعیۃ علماء ہند دہلی)

ڈاکوؤں سے مقابلہ کرنے میں ایک شخص ہلاک

لندن میں مسجد ضرار کی تعمیر

مسجد سے کیا کام لیا جائیگا؟

مولانا شوکت علی اور کریم الرضا خاں کا دورہ

امید افزا حالات و توقعات

شہزادہ جارج کی شادی

مہمانوں پر انقلاب پسندوں کے حملہ کا خطرہ

خان عبد الغفار خاں سرحد میں داخل نہیں ہو سکتے

سرحدی کونسل میں حکومت کا جواب

کانگریس کا جھنڈا دستور کے استحکام کا باعث ہوگا

صدر کانگریس کا بیان

صوبہ سرحد میں انتخابی سرگرمیاں

ڈاکٹر خان کی کامیابی کا امکان

مدینہ چلو مدینہ چلو

زائرین بیت اللہ الحرام کو خوشخبری

من ملک الزاد والراحلۃ تبلغہ الی بیت اللہ الحرام ولم یحج فلا علیہ ان یموت یہودیا او نصرانیا۔

ناظم جمعیۃ علماء سرحد کو صدمہ

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ ۸ اکتوبر بروز اتوار جناب مولانا سلطان صاحب برادر مولانا محمد اسرائیل صاحب ناظم جمعیۃ علماء سرحد اس دار فانی سے دار البقا کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ... آمین۔

ایک نوجوان یورپین انجینیر آغوش اسلام میں

دو ہزار لڑکیاں غائب

برطانیہ میں پولیس کی جد و جہد

جرمنی میں جاسوسوں کو پھانسی دیدی گئی

سار کی سرحد پر فرانسیسی افواج کا اجتماع

چھ برمی عورتیں غرقاب

سر سید راس مسعود صاحب بھوپال میں

محبوب عاشق کے قدموں پر

...

پتہ ۔ حکیم فضل شاہ عامل ۔ راجان دہلی

بہترین تمباکو قوام زردہ گولی

احمد حسین دلدار حسین تاجر تمباکو خوردنی لکھنؤ سے طلب فرمائیے

بوڑھے جوان ہو جاتے ہیں

مصفا خون کی شرطیہ گولیاں

گدڑی اینڈ کو جالندھر شہر (پنجاب)

ضرورت رشتہ

ایم ۔ احمد معرفت ہیڈ ماسٹر تائید الاسلام اسکول ۔ موانہ کلاں ضلع میرٹھ

عراق ریلوے

مکہ معظمہ کو جاتے ہوئے عراق کے مقامات مقدسہ کی زیارت کرو

اپنا مال بغداد کو بک کرانے کیلئے بل آف لیڈنگ براستہ عراق ریلوے روانہ کریں

ہفتہ وار رسالہ نوجوان افغان

اگر آپ صوبہ سرحد کے سیاسی اور معاشرتی حالت کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔
اگر آپ اہل سرحد کے تمدنی اور اقتصادی حالات سے واقف ہونا چاہتے ہیں۔
اگر آپ صوبہ سرحد افغانستان اور وسط ایشیا کی خبروں سے دلچسپی رکھتے ہیں۔
اگر آپ سرحدی قبائل ...

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول - ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون - محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰	دہلی - یوم سہ شنبہ ۵ شعبان المعظم ۱۳۵۳ھ ہجری - مطابق ۱۳ نومبر ۱۹۳۴ء	نمبر ۳۵

معاصرین کے افکار و آراء

سرزمین بغداد میں آریہ سماج

(مدینہ)

دہریت کی ذمہ دار حکومت ہے

(صداقت)

(البشیر)

غلامی کی مضبوط چٹان

(ہند)

مسلم کانفرنس کی بدحواسیاں

عازمین بیت اللہ شریف کیلئے ضروری ہدایات

امسال کے مصارف حج اور جہاز کے کرایہ جات

جہاز کن کن تاریخوں میں روانہ ہوں گے؟

جہاز میں خوراک

جہازوں میں ضروری انتظام

کرایہ جہازات

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

ملنے کا پتہ :- منیجر الجمعیۃ دہلی

Regd No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 34 DELHI FRIDAY NOVEMBER 9 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت عمدہ جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

منیجر الجمعیۃ دہلی

مدرسہ عربیہ گلاؤٹھی کی اپیل

(سید حمید الدین مہتمم مدرسہ عربیہ گلاؤٹھی)

انتخابی سرگرمیاں

خانقاہ کلیمی کا تصفیہ

(ضیاء الدین حافظ دہلوی)

انجمن اصلاح مسلم نوجوانان کا قیام

مسجد میں ایک بے گناہ مسلمان کا قتل

(محمد امین شوق مبارکپوری)

(صدر انجمن عربیہ بھول)

ضرورت مدرس

رحیم بخش عرف مدار اوبار - سکریٹری مدرسہ اسلامیہ بازار کھولی ریاست دھولپور

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

ملنے کا پتہ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت خاص رعایت خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

روہیلکھنڈ کے بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانحعمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں۔

جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھایئے

ملنے کا پتہ :- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی - علمی - اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائے گا۔

ملنے کا پتہ :- منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

معہ

خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ :- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

شبرات کی حقیقت اور ملت اسلامیہ کے شرعی فرائض

اسلام میں دیوالی پیدا کرنے کی ناکام کوشش

شب برات کا حقیقی پیغام

مسلمانان ہندوستان نے شبرات کے نام سے ایک عجیب و غریب تہوار پیدا کر رکھا ہے۔ اسلامی تاریخ اور اسلامی ممالک میں اس نوعیت اور کیفیت کا کوئی تیوہار موجود نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شب برات کی اصل حقیقت کو مسخ کرکے اسلام میں "دیوالی" پیدا کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ اس تقریب پر مسلمان بچے ہر کوچہ و بازار میں آتش بازی چلاتے ہیں...

احادیث نبوی کا مفاد

شب برات کا حقیقی پیغام

احادیث نبوی کے پیش نظر مسلمانوں پر چار فرائض عائد ہوتے ہیں۔

(۱) پہلا فرض یہ ہے کہ ہر ایک مسلمان اپنے اور دوسرے مسلمانوں کے تعلقات پر نظر ثانی کرے۔ جھگڑوں، مقدموں، فتنہ انگیزیوں کا فیصلہ کیا جائے۔ ایک دوسرے کو کھلے دل سے معافی دی جائے۔ مسلمان اپنے سینوں کو بغض و عداوت کے اثرات سے پاک کریں۔ ایک دوسرے سے معافی مانگیں۔ اور ازسرنو بھائی بھائی بن جائیں۔

(۲) دوسرا فرض یہ ہے کہ مسلمان اپنے دل اور دماغ کا جائزہ لیں۔ اور اسے شرک کے اثرات سے پاک کرکے سچے موحد بن جائیں۔

(۳) رات کو عبادت کے لئے کھڑے ہوں اور گناہوں سے توبہ کریں۔

(۴) دن کو روزہ رکھیں۔

عازمین بیت اللہ شریف کیلئے ضروری ہدایات

(بسلسلہ صفحہ اول)

ساحل جدہ پر اترنے کے اخراجات

۳۵ء میں حج کے اخراجات

مکہ مکرمہ میں غرباء کے لئے ہوٹل

امیر شکیب ارسلان سے یہودی وفد کی ملاقات

انگورہ میں ریڈیو اسٹیشن کی تعمیر

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

قسطنطنیہ میں ترکی لسانیات کی کانفرنس

عربی اور فارسی الفاظ کے اخراج کا مسئلہ

جدید تحریک کا آغاز اور اس کا نشو و نما

کئی صدیوں سے عثمانی ترکوں میں عربی اور فارسی زبان کا بہت رواج رہا ہے۔ اور ترکی زبان پر عربی اور فارسی کو کامل طور پر غلبہ حاصل رہا ہے۔ عربی زبان کو اس لئے کہ قرآن کریم عربی زبان میں ہے اور ترکوں کو قرآن کریم اور اس کی زبان سے...

قصر یلدیز میں ایک کانفرنس

غازی کمال پاشا کی تحریر پڑھی گئی

ترکی میں دول بلقان کی اتحادی مجلس

چھوٹی حکومتوں کے وزراء کی شرکت

استانبول کی خبر مظہر ہے کہ ترکی وزارت خارجہ نے دول بلقان کی اتحادی مجلس کا پروگرام شائع کر دیا ہے۔ یہ مجلس عنقریب انگورہ میں قائم ہونے والی ہے۔ وزیر خارجہ یونان، وزیر خارجہ رومانیہ اور وزیر خارجہ یوگوسلیویہ اس مجلس کی شرکت کے لئے انگورہ میں جمع ہونے والے ہیں...

بغداد میں والیٔ عراق کا ورود

مصر میں ایک یونانی اخبار پر عتاب

طائف میں ایک جدید شفاخانہ کی تعمیر

حجاز کے محکمۂ ڈاک کا اعلان

حجازی غرباء میں ملبوسات کی تقسیم

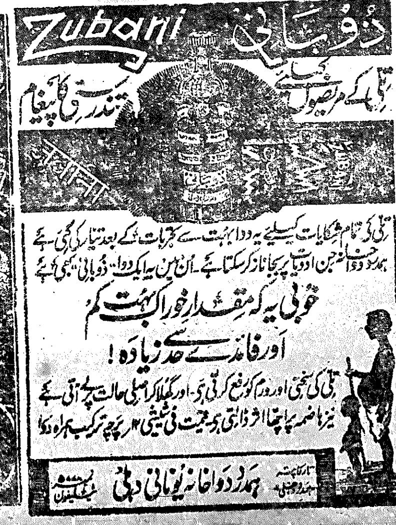

خوبی یہ کہ قیمت اور خوراک بہت کم
اور فائدے بے حد زیادہ!
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سرمہ نور افزا
اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کرکے استعمال کیجئے۔

سچا ہمدم و رہبر۔ بے دام

شیخ الہند حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب کی باطل شکن تحریر

مسئلہ انتخاب اسمبلی کا شرعی حل

مولوی کریم الرضا خاں کے خلاف ووٹ دینے والا گنہگار ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قال اللہ تعالی۔ تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان ط

آپ کو معلوم ہے کہ یونیٹی بورڈ (مجلس اتحاد ملی) نے جس میں جمعیۃ علماء بھی داخل ہے اسمبلی کے الیکشن حلقہ روہیلکھنڈ و کمایوں کے لئے مولوی کریم الرضا خاں صاحب کو نامزد کیا ہے...

مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب کی سرگرمیاں

محمد احمد کاظمی کی حمایت میں تقاریر

حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری ...

مولوی شفیع داؤدی حکومت کے آغوش میں

حکومت پرستی کا تازہ ثبوت

مراد آباد میں مولانا احمد سعید صاحب کی تقریر

مولوی کریم الرزماں خاں صاحب کی تائید

اضلاع ترہت کیلئے اسمبلی کا نمائندہ کون ہو سکتا ہے؟

مولوی شفیع داؤدی صاحب کا اعمال نامہ

اڈیٹر اتحاد سے ایک دلچسپ مکالمہ

قومی غداری کی طویل فہرست

ضلع چمپارن تھانہ ڈھاکہ میں موضع گوندی ایک مشہور و معروف بستی ہے۔ ایڈیٹر اتحاد مسٹر شفیع داؤدی صاحب کے الیکشن ایجنٹ ہو کر ...

(راقم عبداللہ سلیمانی سیکے از ووٹر تھانہ ڈھاکہ)

ضروری اطلاع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۵ شعبان المعظم ۱۳۵۳ھ ہجری

شب برأت اور مسلمانان ہند کا دامن معصیت
آتشبازی کے مظاہرہ میں اسلامی احکام کی پامالی

ہندوستان کے مسلمانوں کی یہ کس قدر بڑی اور المناک مصیبت ہے کہ جس قدر ابتدائی اصلاح کیلئے کوشش کی جاتی ہے اسی قدر ان میں فساد اور تخریب کا میلان زیادہ بڑھتا جاتا ہے اور اصلاح احوال کی تمام تحریکوں اور مذہبی بیداری کے جملہ اقدامات کا ان پر اتنا اثر ہوتا ہے مسلمانوں میں بحیثیت مجموعی ایک بیماری ہو تو اس کے علاج کی طرف توجہ کی بجائے ...

...

شب برات کی حقیقت جو اسلام نے بتائی ہے وہ صرف اس قدر ہے جو ذیل کی حدیث میں مذکور ہے۔

اذا کانت لیلۃ النصف من ... آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جب شعبان کی پندرہویں ...

شذرات

معاصر زمیندار کا جدید ابتلاء

اخباری دنیا میں یہ اندوہناک خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ ہندوستان کے مشہور اخبار "زمیندار" کا مطبوعہ پریس حکومت پنجاب نے ضبط کر لیا ہے۔ اور پریس ایکٹ کی تمام ہمہ گیریاں معاصر زمیندار کی رگ حیات کو کاٹ دینے کیلئے ...

... "زمیندار" ضمانتیں داخل کر چکا ہے ایک یا دو دفعہ پریس بھی ضبط کرا چکا ہے ۱۴-۱۵ ایڈیٹر بھی زبان بند کے مصائب جھیل چکے ہیں اور خود مولانا ظفر علی خاں صاحب بھی اپنی زندگی کا نصف حصہ جیلوں کی چہار دیواری میں گذار چکے ہیں زر نقد کی صورت میں اب تک زمیندار حکومت کے خزانہ میں ایک لاکھ سے زائد روپیہ داخل کر چکا ہے اور خدا ہی جانتا ہے کہ اور کتنی قربانیاں اس کی قسمت میں لکھی ہیں۔ زمیندار پہلے ہی مالی مشکلات میں مبتلا تھا اور مولانا ظفر علی خاں بمشکل اس کو چلا رہے تھے کہ اس جدید ضرب کاری نے اس کو موت و زیست کی کشمکش میں مبتلا کر دیا ہے۔ ہم اس جدید ابتلاء میں مولانا ظفر علی خاں اور عملہ زمیندار سے اپنی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور بارگاہ الٰہی میں دست بدعا ہیں کہ زمیندار کو موجودہ مشکلات سے جلد از جلد نجات نصیب ہو۔ اور قوم و ملت اور ملک و وطن کی خدمات سرانجام دینے کے لئے وہ پھر اپنی شان کے مطابق منظر عام پر آ سکے۔ آمین

... آپ کو کامیاب بنانے کا ٹھیکہ لیا ہے۔ ہم کو خوشی ہے کہ لالہ جی کو مہاسبھا کی حمایت حاصل ہوئی مگر ہم بتائے دیتے ہیں کہ یہ صورت حال ان کے حق میں بجائے مفید ہونے کے سخت مضر ثابت ہوگی اور بھائی پرمانند ان کی مشکلات میں کچھ اضافہ ہی کر کے رہیں گے۔ دیکھئے ان کے حامی مسلمانوں کا رویہ کیا رہتا ہے۔

مولوی شفیع داؤدی کا اضطراب

بہار میں مولوی شفیع داؤدی صاحب کو انتخاب کے سلسلہ میں سخت مشکلات پیش آ رہی ہیں وہ جہاں جاتے ہیں ذلت و رسوائی ان کے ہمرکاب ہوتی ہے اور شکست و ہزیمت کے سوا ان کو کچھ حاصل نہیں ہوتا ... مولوی صاحب سخت پریشان ہیں ...

کہ انشاء اللہ امارت شرعیہ کے نامزدہ امیدوار مولوی عبد الحمید خاں کی کامیابی کے امکانات قوی تر اور قریب تر ہیں اور شفیع داؤدی صاحب کی ہزیمت کے قرائن صاف صاف نظر آ رہے ہیں۔ ...

انتخابی جنگ کی رفتار

انتخابی مہم کے سلسلہ میں ہندوستان سے جو خبریں موصول ہو رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ملک میں رائے دہندگان کا طبقہ کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کے ساتھ ہے اور وہ ملک و ملت کے غداروں کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ آسام میں غیر مسلم حلقہ انتخاب سے دونوں کانگرسی امیدوار ...

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:-

(۱) نماز جنازہ، چارپائی و پلنگ پر (جبکہ بان، سوتلی، نواڑ سے بنے گئے ہوں) پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور نماز میں کراہت تو نہیں آتی؟

...

الجواب

...

استفتاء

...

الجواب

...

استفتاء

...

دار الحکومت

بارہ سال کا لڑکا موٹر کی زد میں
دہلی میں موٹر کے دو حادثے

دہلی ۸ر نومبر۔ سول لائن اور فیض بازار سے موٹر کے دو شدید حادثوں کی اطلاع موصول ہوئی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ کل شام ... ایک بارہ سالہ مسلمان لڑکا مسمی محمد یوسف مسٹر ... سپرنٹنڈنٹ پولیس سی۔ آئی۔ ڈی کی کار کے آگے آ کر مجروح ہوا۔ اس کے پاؤں پر شدید ضرب آئی۔ مسٹر ... نے اسے فوراً سول ہسپتال میں پہنچا دیا گیا جہاں اس کی مرہم پٹی کی گئی۔

سول لائن کی ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ کل سکریٹریٹ کے دفتر کے پاس ایک کانسٹیبل کسی موٹر کے نیچے آ کر شدید مجروح ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کانسٹیبل مذکور سائیکل پر جا رہا تھا اس کے پیچھے سے موٹر آ گئی اور جھپٹ اس کے اوپر سے گذر گئی۔ کانسٹیبل مذکور کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔

دہلی کے ایک اخبار پر توہین عدالت کا الزام
ہائی کورٹ نے نوٹس جاری کر دئے

لاہور ۸ر نومبر کل لاہور ہائی کورٹ میں مسٹر جسٹس ایڈیسن اور ... کے روبرو سرکاری وکیل دیوان رام لال نے درخواست پیش کی کہ دہلی کے اخبار "رائنز و بجلی" میں دو مضمون اس قسم کے شائع ہوئے ہیں کہ جن کے باعث آنریبل جج صاحبان اور قانون کی عزت و اقتدار میں فرق آتا ہے اور وہ عوام کی نظروں میں گرتے ہیں اس لئے اس اخبار کے ایڈیٹر پرنٹر اور پبلشر کے خلاف احکام تعزیری کا اجراء فرمایا جائے۔

فاضل جج صاحبان نے ایڈیٹر اور پرنٹر و پبلشر کے خلاف ایک نوٹس اس مضمون کا جاری فرما دیا کہ وہ وجہ بیان کریں کہ کیوں ان پر مقدمہ چلایا جائے یا ہائیکورٹ کی ہتک کے لئے قانون کے مطابق ان کو کوئی اور مناسب سزا دی جائے۔

قمار بازوں اور شرابیوں کی گرفتاری

دہلی، نومبر۔ دہلی کے روز جہاں جواریوں کو کثیر تعداد میں گرفتار کیا گیا ہے وہاں پولیس نے ناجائز شراب کو بھی کئی جگہ سے برآمد کیا ہے ... پولیس نے اس سلسلہ میں ... گرفتار کیا ہے۔

عربک کالج سوشل سروس سوسائٹی کا جلسہ

دہلی ۱۱ر نومبر ... عربک کالج سوشل سروس سوسائٹی کا ایک جلسہ ... منعقد ہوگا ... یہ سوسائٹی اسی سال قائم ہوئی ہے ...

دہلی جیل میں دو اشخاص کو پھانسی

دہلی ۹ر نومبر۔ آج دہلی ڈسٹرکٹ جیل میں دو آدمیوں کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا ...

۲۴ گھنٹہ میں دہلی چھوڑ دینے کا حکم

...

دہلی میں مردوں اور عورتوں کا مقابلہ

...

جہاز کے ذریعہ انتخابی پروپیگنڈہ

کلکتہ ... نومبر۔ مسٹر ... بنگال صوبہ کانگرس کمیٹی ... نے ہوائی جہاز کے ذریعہ ... انتخابی جدوجہد شروع ہوگئی ...

ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں انتخابی جنگ شروع ہو گئی
پولنگ اسٹیشنوں پر مستورات کا ہجوم
لالہ نانک چند مہاسبھائی امیدوار ہو گئے

مدراس ۸ر نومبر۔ کل شہر مدراس میں ۸۰ فی صدی رائے دہندگان نے پولنگ اسٹیشنوں پر جا کر رائے دی۔ رائے دہندگان کی جدوجہد سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ مدراس میں جسٹس پارٹی اور کانگرسی امیدواروں کے درمیان ایک دلچسپ اور نتیجہ خیز جنگ برپا ہے۔ پولنگ اسٹیشنوں پر رائے دینے کے لئے بکثرت مستورات آئیں۔ آج اس معرکہ کے نتیجہ کا اعلان کر دیا جائے گا۔ کل امیر میڈ وارڈ میں انتخابی مہم جاری رہی اور رائے دہندگان نے اپنی رائیں دیں دیگر مقامات میں بھی اس ہفتہ انتخابی جنگ شروع ہو جائے گی۔ بنگال اور صوبہ متوسط میں بھی حالات امید افزا ہیں اور کانگرسی امیدواروں کی کامیابی یقینی خیال کی جاتی ہے ان دونوں صوبوں میں کانگرسی امیدواروں کو مالویہ جی کی نیشنلسٹ پارٹی، ہندو مہاسبھا اور سناتن دھرم کے امیدواروں سے مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے۔

اضلاع بنگال میں انتخابی مہم کے لئے ڈاکٹر بی۔ سی رائے ہوائی جہاز کا بھی استعمال کریں گے۔

...

پنڈت جواہر لال نہرو کو رہا کرنے سے انکار
وزیر ہند کا جواب

لندن ۹ر نومبر۔ یہ اطلاع پہلے دی جا چکی ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو اور دیگر سیاسی قیدیوں کی رہائی کے سلسلے میں مسٹر سی۔ ایف۔ اینڈریوز وزیر ہند سے ملاقات کرنی چاہتے ہیں۔ اب اس سلسلہ میں جو تازہ اطلاع ہوئی ہے کہ آپ نے وزیر ہند سے ملاقات کی اور ان پر زور دیا کہ ہندوستان میں حالات کو خوشگوار بنانے کے لئے پنڈت جواہر لال نہرو اور دیگر سیاسی قیدیوں کی رہائی ضروری ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ وزیر ہند نے جواب دیا کہ موجودہ حالات میں سیاسی قیدیوں کی رہائی عمل میں نہیں لائی جا سکتی۔ وقت آنے پر ان کو رہا کر دیا جائے گا۔

فرانس میں نئی حکومت کا قیام

پیرس ۹ر نومبر۔ موسیو فلانڈن سابق وزیر امور رفاہ عامہ نے وزارت مرتب کر کے فہرست موسیو لابرون کے سامنے پیش کر دی۔ موسیو فلانڈن خود تو وزیر اعظم ہیں اور موسیو ہیریٹ اور موسیو مارن کو بلا قلمدان وزیر مقرر کیا گیا ہے ...

شاہ سیام کی زندگی کو خطرہ

بنگال ۹ر نومبر۔ شاہ سیام اور اسمبلی میں جو اختلافات پیدا ہو گئے تھے اسی کی وجہ سے شاہ سیام تخت چھوڑ دینے کے لئے تیار ہو گئے تھے ...

اٹلی میں سیاسی قیدیوں کی رہائی

روم ۱۰ر نومبر۔ شہزادی پیڈمنٹ کے لڑکا پیدا ہوا ہے اس کی خوشی میں عام معافی کا اعلان کیا گیا ہے ... سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا گیا ہے ...

شاہ فواد کی مشکلات

اسکندریہ ۱۰ر نومبر۔ مصری کابینہ کے مستعفی ہونے کے بعد ...

انجن اور گاڑیاں لائن سے اتر گئیں

الہ آباد ۱۰ر نومبر۔ ... انجن اور دو گاڑیاں لائن سے اتر گئیں ...

بمبئی میں ایک سو غنڈے گرفتار

بمبئی ۱۰ر نومبر۔ کل بمبئی شہر کے مختلف تھانوں کی پولیس نے ... گرفتار کر لیا ...

پٹھان مزدوروں نے ٹھیکیدار پر حملہ کر دیا
ایک شخص ہلاک دو مجروح

لاہور ۹ر نومبر۔ موضع ... ضلع شیخوپورہ میں محکمہ نہر کے چند پٹھان ٹھیکیدار اور پٹھان مزدوروں نے اپنے مالکوں پر کلہاڑیوں، کدالوں اور بیلچوں سے حملہ کر دیا جس کے نتیجہ کے طور پر ایک شخص ہلاک ہوا اور دو پٹھان مالکوں کی حالت نازک ہے۔

کہا جاتا ہے کہ اجرتوں کے متعلق پٹھان قلیوں کا مالکوں کے ساتھ جھگڑا ہو گیا تھا ...

پولیس نے پٹھان مزدوروں کا تعاقب کیا۔ اور چار پٹھانوں کو گرفتار کر لیا۔ مسروقہ مویشی اور کچھ نقدی بھی برآمد ہوئی ہے۔

قیدیوں نے ۲۰ فٹ گہری خندق کھودلی

...

فرانسیسی حکومت کو خطرہ

پیرس ۷ر نومبر۔ باخبر حلقوں میں یہ افواہ گرم ہے کہ موسیو ڈومرگ کی حکومت خطرہ میں ہے ...

جرمنی میں ہندوستانیوں سے نفرت

...

ایک ہندو وکیل کا قتل

لاہور ۸ر نومبر۔ کیمبل پور سے لالہ ... ایڈووکیٹ کے افسوسناک قتل کی خبر موصول ہوئی ہے ...

جرمنی کے خلاف شدید الزامات

جنیوا ۸ر نومبر۔ جمعیۃ اقوام کے سکریٹری ایرین ... نے سار کے متعلق جرمنی کا جو رپورٹ شائع کی ہے ...

چلتی ٹرین پر ڈاکو چڑھ گیا
گارڈ پر قاتلانہ حملہ

لکھنؤ ۸ر نومبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع ہے کہ ایسٹ انڈین ریلوے کے گارڈ مسٹر وحید کو ہاگھول اور بالامان اسٹیشنوں کے درمیان ایک نامعلوم نوجوان کے ساتھ سخت جنگ کرنی پڑی جب یہ مال گاڑی ہاگھول اسٹیشن سے چل پڑی تو ابھی رفتار ہلکی ہی تھی کہ ایک نوجوان گارڈ کی گاڑی میں چڑھ آیا اور اس نے گارڈ پر حملہ کر دیا ...

پرندہ کے بجائے انسان کا شکار
پانچ سال کے لڑکے کی ہلاکت

... بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شکاری گذشتہ جمعہ کو موضع ... شکار کھیلنے گیا۔ اس نے ایک پرندہ پر نشانہ لگایا گولی اچٹ کر کھیت میں کھیلتے ہوئے لڑکے کی کنپٹی میں جا لگی۔ دیہاتیوں نے شکاری کو گرفتار کر کے پولیس کے حوالے کر دیا ...

معاصر زمیندار کی قومی قربانیاں
ایک لاکھ سے زائد جرمانہ ادا کر چکا

لاہور ۸ر نومبر۔ حکومت پنجاب نے معاصر زمیندار کا ۲۰ ہزار روپیہ کی قیمت کا پریس ضبط کر کے معاصر موصوف کی قومی قربانیوں میں ایک اور اضافہ کر دیا ہے۔ اب تک یہ اخبار ضمانتوں، ضبطیوں اور جرمانوں کی صورت میں ایک لاکھ چودہ ہزار روپیہ سرکاری خزانہ میں داخل کر چکا ہے۔ ... ۲۰ ایڈیٹر جیل میں جا چکے ہیں ...

آسام میں کانگریس کی فتح
مخالف امیدوار کو ایک ہزار ووٹوں سے شکست

گوہاٹی ۸ر نومبر۔ غیر مسلم آسام ویلی حلقہ سے اسمبلی کے انتخاب میں ... کانگرسی امیدوار ... منتخب ہو گئے ہیں ...

پنڈت مالویہ کی اہلیہ کو حادثہ

الہ آباد ۸ر نومبر۔ پنڈت مدن موہن مالویہ کی اہلیہ ... گھاٹ سے واپس ہو رہی تھیں ...

ایک ہفتہ میں ۸۰ لاکھ کا سونا یورپ کو

بمبئی ۱۰ر نومبر۔ کل ہفتہ ختم ہونے تک بمبئی سے یورپ اور امریکہ کو ... روپیہ کا سونا روانہ کیا گیا ...

وائیسرائے کا زلزلہ فنڈ

...

سات سو ماہی گیر ہلاک ہو گئے؟

...

پشاور میں اہالیان صوبہ سرحد کا عدیم النظیر اجتماع

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند اور دیگر علماء کرام کی زبردست تقریریں

شریعت بل کی پرزور حمایت

پشاور ۳ر نومبر آج ۳ بجے بعد دوپہر مسلمانان صوبہ سرحد کا ایک عظیم الشان اجتماع شاہی باغ میں زیر صدارت فخر قوم ملک خدا بخش وکیل ایم۔ ایل۔ سی منعقد ہوا مولانا حافظ عبدالقیوم صاحب کی تحریک اور مولانا محمد اسرائیل ناظم جمعیۃ العلماء سرحد کی تائید کے بعد ملک صاحب کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔ صدر جلسہ نے افتتاحی تقریر کی جو نہایت پُر مغز تھی اور جس میں مسلمانوں کو ان کا بھولا ہوا سبق یاد دلایا۔ آپ نے فرمایا کہ سلف صالحین کی ترقی کا راز شریعت غرا کی پیروی میں مضمر تھا آج بھی مسلمان اسی طریق سے ترقی کر سکتے ہیں۔ اگر قرآن کریم کا نسخہ عرب کے تمام روحانی بیماریوں کے لئے اس وقت کافی تھا تو کوئی وجہ نہیں کہ آجکل کارگر نہ ہو آپ کی تقریر کے بعد قاضی حبیب الرحمٰن صاحب بنوی نے مندرجہ ذیل تجویز پیش کی۔

مسلمانان سرحد کا یہ عظیم الشان اجتماع آزاد جماعت کا پیش کردہ مسودہ قانون "شریعت بل" کی پرزور تائید کرتے ہوئے اس امر کا اعلان کرتا ہے کہ شریعت بل اسلامی قانون کے نفاذ و اجراء کے لئے ایک بہترین ذریعہ ہے جس کے ماتحت رواجی قانون کے غیر اسلامی اور مہلک اثرات سے مسلمانان سرحد کو یقینی طور پر نجات مل سکتی ہے۔ نیز یہ اجلاس مجلس قانون ساز صوبہ سرحد سے بالعموم اور مسلم اراکین مجلس مذکور سے بالخصوص اس امر کی درخواست کرتا ہے کہ وہ مسلمانان سرحد کے اس متفقہ مذہبی مطالبہ کو موجودہ اجلاس میں ہی منظور کرا کر اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

اس کے بعد مولانا داؤد محمد صاحب آدم زئی آف بنوں نے تجویز کی تائید میں ایک مختصر مگر نہایت جامع تقریر کی۔ نماز عصر کے بعد حضرت العلامہ مولانا ...

... جس کو عیسائی مبلغین اکناف عالم میں پھیلاتے ہیں کہ مسلمانوں کے ہاں عورت کی کوئی قدر و قیمت نہیں سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فاضل مقرر نے اسلام اور شریعت غرا کے نہایت باریک اور بیش بہا نکتے حاضرین کے ذہن نشین کرائے جس کا اثر اہالیان سرحد پر دیر تک رہے گا۔ نماز مغرب تک آپ کی فاضلانہ اور ایمان افزا تقریر جاری رہی اس کے بعد جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

صدر جلسہ نے اعلان کیا کہ اگر تجویز کی مخالفت میں کوئی بولنا چاہے تو نہایت آزادی سے اس کو اجازت دی جاتی ہے لیکن اتنے مجمع میں کوئی بھی مخالف نہ نکلا۔

(محمد اسرائیل ناظم جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد)

لالہ نانک چند ہندو مہاسبھا کی آغوش میں

آسام میں دونوں کانگریسی امیدوار کامیاب ہو گئے

ہر جگہ کانگریسی امیدواروں کی کامیابی کی توقعات

دہلی ۱۰ر نومبر۔ کل دہلی میں انتخابات کے سلسلہ میں ایک نئی بات پیدا ہو گئی لالہ شو نرائن کی دستبرداری کے بعد بھائی پرمانند نے صورت حال کی نزاکت کا اندازہ کرتے ہوئے لالہ نانک چند صاحب کو ہندو مہاسبھا کا نمائندہ منتخب کر لیا اب لالہ جی ہندو مہاسبھا کی طرف سے بطور امیدوار اسمبلی کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔

مدراس پریذیڈنسی میں گیارہ مقامات پر کل پولنگ ہوا۔ گیارہ حلقہ انتخابات سے ۲۷۰۰۰ ووٹرز رائے دیں گے۔ کانگریسی امیدوار دس غیر مسلم حلقہ ہائے انتخابات میں انتخابی جنگ کریں گے۔

... ناش شکست ہوئی سر بادے شیلانگ کے غیر مسلم حلقہ سے مسٹر بسنت کمار داس (کانگریسی امیدوار) کو ۲۹۹۹ ووٹ ملے اور ان کے مقابلہ میں ہندو مہاسبھا کے امیدوار کمار گوپک امن رائے کو ۱۲۸۳ ووٹ ملے۔ گویا کانگریسی امیدوار ۱۷۱۶ ووٹوں کی اکثریت سے کامیاب ہوا۔

آسام کے غیر مسلم حلقہ انتخاب سے مسٹر بار دولائی (کانگریسی امیدوار) کو ۴۷۹۱ ووٹ ملے نیشنلسٹ پارٹی کے امیدوار مسٹر پکن کو ۳۷۷۶ ووٹ ملے۔ کانگریسی امیدوار ۱۰۱۵ ووٹوں کی اکثریت سے کامیاب ہوا۔

امریکہ میں انتخابات کی جنگ

مشین گنوں سے ایک درجن اشخاص ہلاک

نیویارک ۸ر نومبر۔ جدید انتخابات کے نتائج سے مسٹر روزویلٹ کو آئندہ دو سال کے لئے اپنی تجارتی بحالی کی پالیسی پر عملدرآمد کرانے کی اجازت مل گئی ہے اس اصول کو ریپبلکن بھی تسلیم کرتے ہیں۔ جدید انتخابات میں ریپبلکن پارٹی کو سب سے زیادہ دلخراش شکست ہوئی ہے چنانچہ ہاؤس نمائندگان انتخابات کے متعلق تازہ ترین اعداد و شمار مندرجہ ذیل ہیں۔ ڈیموکریٹ ۳۲۱ ریپبلکن ۹۲ کسان لیبر ۱ پروگریس ۳۔

علاوہ ازیں ۸ اور حلقہ جات کے نتائج کا ابھی اعلان نہیں کیا گیا۔ سینٹ کے لئے ابھی تک ۱۹ ڈیموکریٹ ۳ ریپبلکن۔ ایک لیبر اور ایک پروگریسو پارٹی کے کارکن منتخب ہو چکے ہیں۔ ڈیموکریٹ اب تک ۔۔۔ نشست اور ریپبلکن ۔۔۔ نشست حاصل کر چکے ہیں۔ ڈیموکریٹ پارٹی کو نمایاں کامیابی ...

گزشتہ بدھ کو الیکشن کے سلسلہ میں جو انتخابات ہوئے تھے ان میں سات اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان میں سے چار اشخاص کو موت ...

جاپان میں برطانیہ کے خلاف پروپیگنڈہ

روس اور چین کے بالشویکوں کا اتحاد

دہلی ۸ر نومبر۔ سٹیٹسمین کا نامہ نگار اپنی تازہ اطلاع کی بنا پر لکھتا ہے کہ کچھ ہندوستانی پولیٹیکل قاتل فرار ہو کر جاپان چلے گئے ہیں۔ وہاں انہوں نے برطانوی گورنمنٹ کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے ایک انجمن کی بنا بھی ڈالی ہے جس کا نام انجمن خلاف برطانیہ رکھا گیا ہے پچھلے دنوں اس کا ایک جلسہ ہوا جس میں دوسرے ہندوستانیوں نے بھی حصہ لیا اس کانفرنس میں ہندوستان کے لئے کامل آزادی کا مطالبہ کیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ پروپیگنڈہ کرنے کے لئے کچھ کارکن ہندوستان بھیجے جائیں اس انجمن کا تعلق روس اور چین کی بالشویک انجمنوں سے ہے۔

دو ہوا باز ہلاک

ایک ہوائی جہاز بچھڑے پر گر پڑا

لنڈن۔ ایک ہوائی جہاز جو ایک شادی کے موقعہ پر پرواز کی حالت میں دولہا اور دلہن کو ہار پہنانے کے لئے جا رہا تھا ایک حادثہ کی نذر ...

آتشبازی کے ذخیرہ میں آگ لگ گئی

دو بچوں کی نازک حالت

فوج میں بغاوت پھیلانے کا الزام

مسٹر لانسبری کی پرزور تقریر

بوتل میں سے سو روپیہ کے نوٹ برآمد ہوئے

بنک کی چوری کا پتہ چل گیا

ایک ضروری تصحیح

ڈاکوؤں نے گاؤں کو لوٹ لیا

ناظم جمعیۃ علماء ہند کا پشاور میں ورود

اسٹیشن پر شاندار استقبال

یکم نومبر کو حضرت العلامہ الحاج مولانا احمد سعید صاحب مدظلہ العالی ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ العلماء ہند مجلس استقبالیہ شریعت کانفرنس کی دعوت پر یہاں تشریف لائے۔ شہر میں آپ کی آمد کی اطلاع پوسٹر اور منادی کے ذریعے کر دی گئی تھی۔ اس لئے جوق در جوق آپ کے استقبال کے لئے صدر چھاؤنی پشاور کے اسٹیشن پر جمع ہوئے تھے جس میں مختلف اضلاع کی ...

سرحد پر خلفشار

فقیر علی نگر کی سرگرمیاں

پشاور ۶ر نومبر۔ سرحد پار کے علاقوں کے متعلق تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ گزشتہ ماہ کے آخر میں دو روز تک لگاتار گولی چلائی گئی اس کے علاوہ باقی سب خیریت ہے اور قبیلہ کے علاقوں میں بالکل امن و امان ہے۔ فقیر علی نگر نے فساد برپا کرنے کی بہت کوشش کی مگر ناکام رہے حال ہی میں انہوں نے نواب ڈیرہ کے قلعوں پر حملہ کرنے کی کوشش کی ...

کراچی کے سات ایڈیٹروں کو نوٹس

میاں عبدالقیوم کی اپیل

پنڈت مالویہ کا اعتراض مسترد

شریعت بل کو نشتر کرنے کی تحریک نامنظور

خان برادران اور حکومت سرحد

معاصر زمیندار کا منصور پریس ضبط

ڈبائی سو قمار بازوں کی گرفتاری

احکام شب برات

اجمال در بیان معاملات بولشویکان شمال

داستان مظلومی از زبان یک مہاجر بخاری

باید دانست کہ نویسندہ این مقال مسافر مہاجر محمد سلطان معصومی است اصل از شہر خجند مملکت ترکستان و بخارا است باعث ہجرت و ترک وطن و اولاد و اموال ظلم بولشویکان است و بس لاغیر معلوم ہمہ مردمان امروزہ است کہ از مدت ہفدہ سال است کہ در مملکت روسیہ انقلاب پیدا گشتہ و کمونیستان و بولشویکان ادارۂ مملکت را بدست خود ہا آوردہ در اول حال چناں اشتہار دادند کہ حریت و آزادی و مساوات و عدالت میدہیم و با دین و ایمان کاری نداریم مداخلہ و تعرض نمیکنیم دہقانان ...

نسیم پاشا مصر کے وزیر اعظم مقرر کر دیئے گئے

۱۴ سال کے بعد برطانوی توقعات کی تکمیل

مصری کابینہ کے مستعفی ہونے کے بعد حالات کی رفتار

قاہرہ ۸ر نومبر۔ یحییٰ پاشا وزیر اعظم کے مستعفی ہونے کے بعد نسیم پاشا کو وزیر اعظم بنا دیا گیا ہے نسیم پاشا ۱۹۲۱ء و ۱۹۲۰ء میں بھی وزیر اعظم رہ چکے ہیں اس وقت تمام مصر میں آپ کی اس لئے زبردست مخالفت کی گئی تھی آپ برطانیہ سے ساز باز رکھتے تھے اور عام طور پر آپ کو برطانیہ کا آلہ کار تصور کیا جاتا تھا۔ ایک دفعہ ان کی موٹر کار پر مصر کے انتہا پسندوں نے بم پھینکا جس سے آپ بال بال بچ گئے ۱۹ مئی ۱۹۲۰ء میں نسیم پاشا کی جگہ وزارت عظمیٰ پر وہبہ پاشا کو فائز کیا گیا اسی زمانہ میں ملنر کمیشن مصری دستور کے متعلق سفارشات کر کے واپس ہوا تھا زغلول پاشا جو قوم پرور پارٹی کے سرتاج اور قائد اعظم تھے اور مصر پر برطانوی اقتدار کے سخت مخالف تھے اس زمانہ میں برطانیہ اور مصری سیاسیات میں سخت نزاکت پیدا ہو گئی تھی ...

فریضہ نماز میں ہنود کی خلل اندازی

مسلمانان آگرہ کا ضبط و تحمل

آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد آگرہ میں بصدارت جناب حافظ غلام ربانی صاحب سوداگر مسلمانان آگرہ کا عام جلسہ منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا احمد سعید خاں صاحب و جناب ننو صاحب و جناب سید محمد شفیع صاحب نے فریضہ نماز میں ہنود آگرہ کی خلل اندازی کے متعلق تقاریر کیں جلسہ میں بہت زیادہ جوش تھا مقررین نے عوام کو منظم اور متحد ہونے کی تلقین کی اور بیان کیا کہ جب تک کوئی قوم ایثار اور قربانی نہیں کرتی اس کے حقوق کا تحفظ ناممکن ہے مخلص رہنماؤں اسلام کی ضرورت پر زور دیا گیا ہر طرف سے آوازیں آ رہی تھیں کہ ہم ہر خدمت کے لئے حاضر ہیں ۔۔۔ بجے تک جلسہ جاری رہا۔ شرکاء کی تعداد پانچ ہزار سے متجاوز تھی۔ ۔۔۔ تجاویز بالاتفاق رائے منظور کی گئیں جن کی تائید تمام حاضرین نے ہاتھ بلند کر کے کی۔

(۱) کچھ دنوں سے ہنود آگرہ نے رواج قدیم کے خلاف اوقات نماز میں ...

راجہ بھوپال ہندوستان میں

کتاب "تعلیمی ہند"

محبوب عاشق کے قدموں

بوڑھے جوان ہو جائیں گے

مصفا خون کی شرطیہ گولیاں

دھوکہ سے بچیں!

امرت دھارا

نوجوان افغان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳ — Aljamiat Delhi

یدُ اللہِ علَی الجماعۃ

تار کا پتہ:- الجمعیۃ دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی-اے)   معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی - یوم جمعہ ۸ر شعبان المعظم ۱۳۵۳ھ ہجری - مطابق ۱۶ر نومبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۶

شب برات کے متعلق شرعی احکام
حلوا خوری - چراغاں اور آتشبازی کی حقیقت
قرآن کریم - احادیث نبوی اور فقہاء احناف کا فیصلہ

(از جناب مولانا احمد علی صاحب صدر انجمن خدام الدین)

سوال :- (۱) شعبان کی پندرہویں رات جس کو مسلمان شب براۃ کہتے ہیں اس کے متعلق اسلامی احکام کیا ہیں (۲) اور موجودہ وقت میں مسلمان جو کچھ کرتے ہیں دن کو حلوا پکتی - رات کو چراغاں اور آتشبازی آیا ان چیزوں کا بھی کوئی ثبوت ہے - بینوا توجروا -

جواب حصہ اول: قرآن مجید میں شب براۃ کا ذکر ہونے میں اختلاف ہے (۱) قرآن مجید میں فقط ایک آیت ہے جس میں بعض حضرات مفسرین کی رائے ہے کہ یہاں شب براۃ کا ذکر ہے اور وہ آیت سورۃ دخان پارہ ۲۵ کی ہے ...

قائل ہیں کہ لیلۃ مبارکہ سے مراد لیلۃ القدر ہے - بہرحال تحقیق یہی ہے کہ شب براۃ کا ذکر صریح قرآن شریف میں نہیں ہے البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں تفصیل سے موجود ہے -

احادیث متعلقہ شب برات

(۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کانت لیلۃ النصف من شعبان فقوموا لیلہا وصوموا یومہا فان اللہ تعالیٰ ینزل فیہا لغروب الشمس الی السماء الدنیا ...

[illegible]

(باقی صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیے)

(باقی صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیے)

معاصرین کے افکار و آراء

مسلمانوں میں رسم و رواج

مسلمان بھی رسم و رواج کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں اور ... چاہتے ہیں اس لئے انہیں بھی اصلاح معاشرت اور ترک رسوم ... ہے - لیکن مسلمانوں اور دوسری قوموں میں یہ فرق ہے کہ مسلمان ... موجودہ جن رسوم مروجہ کے پابند ہیں ان کو مذہب سے کوئی تعلق نہیں ...

[illegible]

مصری وزارت کی تبدیلی

[illegible]

وقت کی اہم ضرورت

[illegible]

سود و سودی کاروبار

[illegible]

(خلافت)

Regd. No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 35 — DELHI TUSEDAY NOVEMBER 13 1934 — PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن ... نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

... قیمت فی جلد ۱۲ر علاوہ محصولڈاک -
منیجر الجمعیۃ دہلی

حزب الانصار بھیرہ کا سالانہ جلسہ

[illegible]

دہلی جیل کے ایک عیسائی افسر کا جنون

[illegible]

"اعلان از مولوی محمد سلطان"

[illegible]

درسگاہ طبیہ گیا کا سالانہ امتحان

[illegible]

عربک کالج میں بزم فلسفہ

اینگلو عربک کالج بزم فلسفہ کا معمولی جلسہ ۸ر نومبر ۱۹۳۴ء کو بوقت ۶ بجے شام عربک کالج ہال میں منعقد ہوگا - کالج کے طلباء انگریزی زبان میں "دعا کے فوائد" پر بحث کریں گے - فلسفہ سے دلچسپی رکھنے والے حضرات ...

دہلی میں بزم مشاعرہ

[illegible]

آل انڈیا مومن کانفرنس کا اجلاس

[illegible]

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں کاغذ سفید ولایتی ... دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے ...

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی - علمی - اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ
مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی رہزنی سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائے گا -

صحائف رحمانی ...
مرزا کی کذب بیانی ...
معیار صداقت ...
معیار المسیح ...
حقیقت رسائل اعجازیہ ...
ختم نبوت فی القرآن فی الحدیث والآثار ...

حیات محمود اسیر مالٹا ...
علم الکلام ...
اعجاز القرآن ...

ملنے کا پتہ:- منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت — خاص رعایت — خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانح عمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں -

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے
جلد آرڈر بھیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

...

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھائیے

... قیمت دو روپے چار آنے مجلد تین روپے ...

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

[illegible]

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہوگئی اور اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے ...

[illegible]

ملنے کا پتہ:- منیجر "الجمعیۃ" دہلی

(جید برقی پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

دنیا پر یہودیوں کی عالمگیر مصیبت

یہودیوں کے بے پناہ اخبارات

یہودی قوم باوجود منکوب و مغضوب ہونے کے ایسی باقتدار قوم ہے جو تمام دنیا کے انسانوں کا خون چوس چوس کر موٹی ہو رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جرمنی میں ہر ہٹلر نے یہودی قوم کو کان پکڑ کر نکال دیا ہے۔ بلاد عرب میں یہودیوں نے عربوں پر پورا قبضہ کر لیا ہے۔ عراقی حکومت کے دفاتر یہودیوں سے بھرے پڑے ہیں۔ مثال کے طور پر محکمۂ احتساب کو پیش کیا جا سکتا ہے جس میں صرف ایک عراقی مسلمان ہے۔ باقی ۲۶ یہودی ہیں۔ یہ قوم دنیا میں زبردست پروپیگنڈا کرنے والی ہے، ایسا پروپیگنڈا جس سے یورپ کی حکومتیں بھی لرزاں رہتی ہیں۔ اس قوم کی طرف سے اس قدر اخبارات اور رسائل شائع کئے جاتے ہیں جن کو شمار کرنے کیلئے کافی وقت کی ضرورت ہے۔ ذیل میں یہودیوں کے چند ان اخبارات کے نام درج کئے جاتے ہیں جو دنیا کے گوشہ گوشہ سے نکل کر اقوام عالم میں یہودی نے جراثیم پھیلا رہے ہیں:۔

نام اخبار	زبان	مقام اشاعت
ہیر دین	عبرانی	فلسطین
پیلسٹائن پوسٹ	انگریزی	〃
دی ہیوم	عبرانی	〃
ہارٹس	〃	تل ابیب
دبار	〃	〃
شئون موعد	〃	فلسطین
الشمس	〃	قاہرہ
دی پوسٹ	〃	لندن
دا ورور	فرانسیسی	قاہرہ
تشیبا	عبرانی	فلسطین
قول لیسرائیل	〃	〃
متھا ہیرین	〃	〃
پیلسٹائن السٹریٹیڈ نیوز	انگریزی	〃
کول نوع	عبرانی	〃
عتو نیتو	〃	〃
ورلڈ جیوری	انگریزی	لندن
قیرن قیمت لیسرائیل	عبرانی	تل ابیب
جیفا	جرمنی	برلن
جیوئش کرانیکل	عبرانی	فلسطین
〃	انگریزی	لندن
ریونیفریں اسرائیلٹ	فرانسیسی	پیرس
جیوئش ایڈوکیٹ	انگریزی	بمبئی
جیوئش ٹریبون	〃	〃
کنیڈین جیوئش کرانیکل	〃	امریکہ
زیونسٹ ریفیو	عبرانی	فلسطین
〃	انگریزی	لندن
جیوئش ٹریبیون	〃	امریکہ
ہاعولام	عبرانی	فلسطین
جیوئش سنٹر	انگریزی	امریکہ
لائٹ اینڈ لبرٹی	〃	〃
اسرائیل	〃	شنگھائی (چین)
اسرائیلیٹ	〃	سنگاپور
جوڈزم سفارادی	فرانسیسی	پیرس
فرنینو	عبرانی	فلسطین

وزارت خارجہ جاپان اور عربی زبان

مصر کے ادارہ دینیہ نے طلبا کو جاپانی زبان سکھانے کا پورا انتظام کر لیا ہے تاکہ وہ جاپانی زبان پر عبور حاصل کر کے جاپانی علاقوں میں اسلام کی تبلیغ کر سکیں۔ اسی طرح جاپان کی وزارت خارجہ نے سید باغا نو کو عربی زبان کی تحصیل کے لئے مصر روانہ کیا ہے۔

جاپانی ازہر میں جاپانی زبان کی تحصیل کے لئے تین سال کی میعاد مقرر کی گئی ہے اس عرصہ میں طلباء اس قابل ہو جائیں گے کہ جاپان میں جاکر اشاعت اسلام، وعظ و ارشاد اور تقریروں کا سلسلہ جاری کر سکیں۔

بحری کانفرنس میں جاپان کا رویہ

چند ہفتوں کے بعد دنیا کو ایک خطرہ؟

لندن میں آج کل بحری کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں دنیا کی بحری قوتوں نے شرکت کی ہے۔ کانفرنس کی ابتدائی کارروائیاں اس امر پر دال ہیں کہ بحری توتوں میں کوئی تصفیہ نہ ہو سکے گا۔ اور ترستند وگفتند و برخاستند کے سوا کوئی حکومت بھی اس کے لئے تیار نہ ہوگی کہ وہ اپنی بحری قوتوں میں تخفیف کرے۔

اس کانفرنس میں سب سے زیادہ پیچیدہ معاملہ جاپان کا ہے جو جہازوں کی تعمیر میں انگلستان اور امریکہ سے مساوات کا مطالبہ کر رہا ہے۔ موجودہ معاہدہ میں (جو ۱۹۳۶ء میں ختم ہو جائے گا) جاپان کے لئے تین بحری اور جنگی جہاز رکھنے کی اجازت ہے۔ اس کے مقابلہ میں امریکہ اور انگلستان کو پانچ جنگی جہازات کے لئے اجازت ہے۔ لیکن جاپان معاہدہ کے اختتام پر بحری قوت میں مساوات اور برابری کا مطالبہ کر رہا ہے۔

مسٹر نیڈ ڈیگلی کے بیان کے مطابق آئندہ چند ہفتے کانفرنس کیلئے نہایت اضطراب انگیز ہوں گے۔ یہ پیشنگوئی ہے کیونکہ جاپان اپنے مطالبہ پر مصر ہے۔

یہودیوں سے ترک تعلقات کی دعوت

زیکو سلو کیا میں آلہ نشر الصوت کے ذریعہ عام عیسائیوں کو یہودیوں سے ترک تعلقات کی دعوت دی جا رہی ہے۔ اور عام طور پر یہودی تاجروں اور ڈاکٹروں کا مقاطعہ کیا جا رہا ہے۔

جریدہ ہارٹس لکھتا ہے کہ شہر فرانکفرٹ میں گزشتہ ہفتہ بازاروں میں جھنڈے نکالے گئے، جن پر لکھا ہوا تھا "یہودیوں کے آخری خول کو بھی نکال دو"۔ اسی مناسبت سے عام شاہراہوں پر یہودیوں کے اخراج کے متعلق اشعار گائے جاتے ہیں۔ جرمنی کے تمام شہروں میں اعلان کر دیا گیا ہے کہ کوئی شخص یہودیوں کے ہاتھ سودا فروخت نہ کرے۔

نشہ باز موٹر ڈرائیور کے خلاف جہاد

امریکہ میں ایک کانفرنس منعقد کی گئی ہے جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ نشہ کی حالت میں یا شراب پی کر کسی موٹر ڈرائیور کو موٹر چلانے کی اجازت نہ دے۔ کیونکہ موٹروں اور اکثر مہلک حادثات اسی وجہ سے پیش آتے ہیں کہ ڈرائیور نشہ کی حالت میں برے فرض کو انجام دیتے ہیں۔

انگلستان میں بھی اس ضرورت کو محسوس کیا جا رہا ہے کہ کوئی ایسا قانون بنا یا جائے جس کی رو سے کوئی نشہ باز ڈرائیور موٹر نہ چلا سکے۔

ہنگری کے پایۂ تخت میں مسجد اور مدرسہ اسلامی کی تعمیر

ہنگری کے پایۂ تخت بوڈاپسٹ میں مسلمانوں کی مساعی سے ایک مسجد اور مدرسہ اسلامیہ کی تعمیر عنقریب ہونے والی ہے۔ مدرسہ اسلامیہ میں عربی علوم اور اسلامیات کی تعلیم طلباء کو دی جائے گی۔ اس کے لئے وسیع پیمانہ پر دارالاقامہ تعمیر کئے جائیں گے تاکہ غیر ملکی طلباء ان میں قیام کر سکیں۔ حکومت ہنگری نے مدرسہ اور مسجد کے لئے ایک نہایت ہی پر فضا اور زرخیز زمین مسلمانوں کو مفت دی ہے۔

خریداران اخبار الجمعیۃ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ نیز منی آرڈر ارسال کرتے وقت کوپن منی آرڈر پر بھی اپنا نمبر خریداری ضرور تحریر فرما دیا کریں۔ (منیجر الجمعیۃ دہلی)

چراغاں۔ آتش بازی

شب برات کے پہلے دن کو حلوا پکتی اور شب کو چراغاں اور آتش بازی ...

اسراف و تبذیر

ترکی کے یہودیوں کی گوشمالی

چندہ گورنمنٹ کے حوالہ کرو!

فلسطین کا ایک یہودی اخبار لکھتا ہے کہ ترکی کے یہودیوں نے ... کہ وہ یہ رقم ترکی کے حوالہ کریں تاکہ ان کے نام سے حکومت ایک ہوائی جہاز خرید لے۔ ... کہ وہ ترکی کو خیرباد کہہ کر فلسطین چلے آئیں۔ ...

قضاء احناف کا فیصلہ

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے مناسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علمائے ہند۔ دہلی

سچا ہمدم و رہبر بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کیلئے دنیا میں سچی خوشی دستیاب کرنے کیلئے آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب کام شاستر بالکل مفت منگا لیں۔

ویدشاستری۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

قوت مردمی اور دل و دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
5778

مسٹر نعمان کی عہد شکنی اور امارت شرعیہ بہار

قوم کے نمائندہ جلسہ میں قومی مجرم کی درگت

آنریبل وزیر تعلیم بھی پوزیشن صاف نہ کر سکے

مسلمانان بہار کا محاسبہ اور شرم شرم کے نعرے

پٹنہ ۱۱ اکتوبر۔ مسٹر محمود صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۰ نومبر کو مسٹر محمود بیرسٹر کی زیر صدارت انجمن اسلامیہ کے ہال میں مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کا مقصد یہ تھا کہ مسٹر نعمان جو پٹنہ کے حلقۂ انتخاب سے اسمبلی کیلئے بطور امیدوار کھڑے ہوتے تھے اور جنہوں نے امارت شرعیہ کے عہد نامہ پر دستخط کرنے کے باوجود نامزدگی کی میعاد گزر دینے کے بعد اس عہد کو توڑ دیا تھا، اور جس کے باعث امارت شرعیہ کسی دوسرے امیدوار کو کھڑا نہ کر سکی ...

اہل بہار اور مولوی شفیع داؤدی

مسلمانان بہار کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا

مولوی شفیع داؤدی صاحب جواب دیں

صیغۂ راز کی چند باتیں

مولوی شفیع داؤدی کی ناکامی

تمام لوگ اٹھ کر چلے گئے

ہندوستان کی سیاسی توقعات کا خاتمہ

قرطاس ابیض سے بدتر دستور

پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کی سفارشات

پارلیمنٹری کمیٹی کی سفارشات

وائٹ پیپر سے بھی زیادہ سخت ہونگی

اہم سفارشات

ٹوریوں کی سرگرمیاں

مساجد کے ذریعہ تنظیم ملت کی تحریک

اسلامی معابد کو باجوں سے پاک کرو

حضرت نائب امیر شریعت کو دوسرا صدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۸ شعبان المعظم ۱۳۵۳ ہجری

قومیت متحدہ ہند کی شاندار فتح

اسمبلی کے انتخابات میں کانگریسی امیدواروں کی کامیابی

اسمبلی کے انتخابات تقریباً ختم ہو چکے ہیں اور ناظرین کرام کی خدمت میں اس رسالہ کے پہنچنے تک باقی انتخابات بھی ختم ہو جائیں گے۔ اسمبلی کے موجودہ انتخابات میں کانگریس کو جو شاندار درجہ فتح حاصل ہوئی ہے اس نے ہندوستان کی تاریخ سیاست میں ایک نئے باب کا اضافہ کر دیا ہے۔

دہلی کا انتخاب

دہلی کے انتخاب میں توقع کے عین مطابق مسٹر آصف علی صاحب ووٹوں کی اکثریت سے یقیناً کامیاب ہو جائیں گے کیونکہ اب تک جو علانیہ شمار موصول ہوئے ہیں...

مشرقی ترکستان میں چینی

چینی ترکستان کی سیاسی اور انتظامی حالت پہلے سے زیادہ ابتر اور مایوس کن ہو گئی ہے چینی حکومت کے دوران میں مقامی مسلمانوں نے بالفعل بیزار کر کچھ دنوں کے لئے اپنا نظام قائم کر لیا تھا اگر آپس میں رقابت و تنافس پیدا نہ ہوتا اور ترکوں اور تنگانیوں (چینی مسلمانوں) میں دست و گریبانی کی نوبت نہ آتی تو بلاشبہ مشرقی ترکستان میں (مقامی اکثریت کی جمہوریت قائم ہو چکی تھی) مگر ان نقصانات اور پھوٹ کا یہ نتیجہ ہوا کہ چینی اور ترکی مسلمانوں نے اپنی گردنیں اپنے ہی ہاتھوں سے کاٹ کر اجنبی حکومت کو دوبارہ مسلط ہونے کا موقعہ دیدیا۔ اب مشرقی ترکستان میں مقامی اکثریت کے علی الرغم پھر چینی اقتدار قائم ہو گیا ہے اور قرائن سے پتہ چلتا ہے کہ قدیم حکومت کا یہ جدید نظام عام باشندوں کے لئے خوش آیند ثابت نہ ہو گا۔ حال میں چینی جمہوریت کی سالگرہ کے موقعہ پر چینی حکام نے جو تقریریں کی ہیں ان میں کلیتاً بالشویکی لب و لہجہ اختیار کیا گیا ہے اور صاف لفظوں میں اشتراکی حقیقت کو ظاہر کر دیا گیا ہے کہ کاشغر وغیرہ مقامات میں امارت و غربت کا امتیاز مٹا دیا جائیگا۔ چینی حکام نے یہ بھی کہا کہ مذہب نے دنیا کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ یہی وہ چیزیں ہیں جو مشرقی ترکستان کے مسلمانوں کو پریشان کر رہی ہیں اور ان کا یہ خیال حق بجانب ہے کہ بالشویکی اثرات کے ماتحت ترکستان میں بھی مذہب کے خلاف شدید ردعمل رونما ہو گا اور چونکہ وہاں کی غالب اکثریت مسلمانوں کی ہے اس لئے بالشویکی تحریک کے تباہ کن نتائج بھی مسلمانوں ہی کو برداشت کرنے پڑیں گے ہر حال مشرقی ترکستان کی موجودہ سیاست پہلے کی نسبت بہت زیادہ مایوس کن ابتر اور پریشان کن ہے۔ اور ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ روسی مسلمانوں کی ہجرت کے بعد ترکستانی مسلمانوں کی ہجرت بھی شروع ہو جائیگی۔

گمراہ کن اور مضرت رساں طریقہ اختیار کیا ہے۔ ہندوستان میں یہ مصیبت آ گئی ہے کہ مغرب کی ہر ادا کو آنکھیں بند کر کے قبول کر لیا جاتا ہے اور ان کے معائب کو محاسن قرار دیکر اپنی بے بصیری پر دنیا کو تمسخر اڑانے کی دعوت دی جاتی ہے۔ مغرب زدہ اور نقال خواتین نے کہیں سے برتھ کنٹرول کا لفظ سن لیا ہے مگر اس کے نتائج پر غور کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی حالانکہ جو ممالک اس شرمناک اور خلاف قانون نظریہ کے موجد ہیں۔ وہ تجربہ کے بعد اخوور حقیت اور رد عمل کی طرف مائل ہو رہے ہیں لیکن ہماری کورانہ پیروی اور بے بصیری نتائج سے بالکل بے نیاز ہے اور ہم اسی میں اپنی شان سمجھتے ہیں کہ اقتدار کے تیلعل کے محور بنے رہیں۔ خواتین کا اصلی کام یہ ہے کہ وہ بچوں کی ناگہانی موت کے اسباب پر غور کریں اور ماہرین کو اس کے لئے دعوت فکر دیں۔ ان کا فرض یہ ہونا چاہئے کہ بچوں کی جسمانی اور ذہنی غور و پرداخت کے لئے ماؤں کو مخصوص ہدایات دیں اور ان کو سلیقہ شعار بنائیں تاکہ جو بچے ان کی آغوش میں تربیت حاصل کریں وہ خاندان کی عزت کو بلند کرنے والے اور ملک و وطن کے لئے اہم عنصر ثابت ہوں۔ یہ چیزیں اس وقت حاصل ہو سکتی ہیں کہ ہندوستان کی خواتین اپنے تارک فرائض کا احساس کریں اور برتھ کنٹرول وغیرہ اجنبی تحریکوں کے گورکھ دھندوں میں پھنس کر اپنے قیمتی وقت کو ضائع ہونے سے بچائیں۔

مصری سیاست پر کاری ضرب

قاہرہ کی تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا کہ شاہ فواد نے معمولی تخفیف کے بعد نسیم پاشا...

مستورات کے نام پر گمراہ کن رہنمائی

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

ضروری گزارش

شذرات

داؤدی پروپیگنڈا کا موثر جواب

مغرب کی لغت میں تخفیف اسلحہ کے معنے

دارالحکومت کی

سرمایہ داری کو ختم کردو

جنگ کو روکنے کا واحد ذریعہ

دہلی ۱۱ نومبر کل سہ پہر کو آزاد پارک میں زیر اہتمام کانگریس سوشلسٹ پارٹی کا ایک عام جلسہ منعقد ہوا۔ پروفیسر نند کشور نگم نے ماسٹر کرشن سابق ملازم مقدمہ سازش دہلی کی اچانک موت پر اظہار افسوس کی تجویز پیش کی تائید کے بعد تجویز پاس ہوئی۔

دوسری تجویز میں جلسہ نے ملکیت پسند یا سرمایہ داروں کی طرف سے کی ہوئی لڑائیوں پر اظہار نفرت کیا۔ اور قرار دیا کہ چونکہ معدودے...

اسٹیشن ماسٹر صاحبان توجہ کریں!

دہلی میونسپلٹی کے سکرٹری کا استعفیٰ

پولیس اور ڈاکوؤں کی مڈبھیڑ

پانچ اشخاص گرفتار

خطرناک بم برآمد ہوا

ذخیرہ کیلئے سیلا گاڑی کا انتخاب

مسٹر آصف علی تین ہزار ووٹوں کی اکثریت سے کامیاب ہونگے

دہلی کا پولنگ ختم اور حکومت پرستوں کے گھروں میں ماتم

حکومت کی منظم قوت کے باوجود کانگریس کی شاندار فتح

دہلی ۱۴ نومبر آج دہلی میں انتخابی معرکہ ختم ہو گیا اور کانگریسی امیدوار مسٹر آصف علی کو ایسی ہی فتح حاصل ہوئی جیسی فتح مدراس کے کانگریسی امیدوار مسٹر ستیہ مورتی کو اپنے حریف کے مقابلہ میں حاصل ہوئی ہے۔ اس فتح کو قوم پرور حلقوں میں قومیت متحدہ کی فتح سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ کل اور آج کے پولنگ کے جو اعداد و شمار موصول ہوئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں دنوں میں کل ۷۴۴۴ ووٹ ڈالے گئے جن میں سے ۴۰۹۰ ووٹ کانگریسی امیدوار مسٹر آصف علی صاحب کو ملے اور باقی لالہ نانک چند صاحب کو۔ لالہ نانک چند کو جو ووٹ ملے ہیں ان میں انگریزوں کے ووٹوں کی بڑی کثیر تعداد ہے۔ باخبر حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ ۹۰ فیصدی انگریز ووٹروں نے نئی دہلی اور چھاؤنی کے پولنگ اسٹیشنوں پر آکر ووٹ ڈالے۔ اعلیٰ سول اور فوجی افسروں نے بھی کافی تعداد میں لالہ جی کو ووٹ ڈالے چنانچہ آج ہی حکومت ہند کے لا ممبر سر این۔ این سرکار ووٹ ڈالنے کیلئے نئی دہلی کے پولنگ اسٹیشن پر تشریف لائے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ لالہ نانک چند کے حق میں جس قدر ووٹ پڑے ہیں ان میں سے چار سو ووٹ یورپینوں، سرکاری افسروں، انگریزی فرموں کے مالکوں، ایجنٹوں، رؤسا اور نمبرداروں کے ہیں۔ اگر یہ ووٹ لالہ صاحب کو نہ ملتے تو ان کی ضمانت بھی ضبط ہو جاتی۔

مسلم دستوری پولنگ

سندھ بہار اور یوپی میں معرکہ

باجہ بجانے اور آتشبازی چھوڑنے پر پابندی

حکومت بمبئی کا مستحسن اقدام

بچوں کو انصاف کرنے کی تلقین

سیلون میں سیلاب کا قہر

جان و مال کا کثیر نقصان

پنجاب کونسل میں قرضہ بل کا حشر

حکومت کو تین شکستیں

کشتی الٹ گئی۔ ۴۰ اشخاص مفقود

مسولینی کو قتل کرنے کی سازش

جلسہ کرتے ہوئے بیس افراد گرفتار

ایک طالب علم ضلع بدر

مولانا سید محمد شفیع صاحب کی گرفتاری

جامع مسجد آگرہ میں مصالحانہ تقریر کرنے کا خمیازہ

مولانا سید محمد شفیع صاحب ایک چند روز سے اپنے کاروبار کے سلسلہ میں آگرہ تشریف لائے ہوئے ہیں ایک نہایت مخلص اور وطن پرور قومی کارکن ہیں۔ ہندو مسلم اتحاد آپ کو دل و جان سے زیادہ عزیز ہے اور اس کے لئے آپ ہمیشہ ساعی رہتے ہیں۔ آگرہ میں آپ نے ایک تقریر فرمائی جس میں آپ نے مسلمانوں کو متحد ہونے کی تلقین کی آپ کی تقریر بالکل بے ضرر اور آئین و ضابطہ کے اندر تھی مگر خدا جانے آگرہ کے حکام کو کیا اطلاع دی گئی کہ ۸ نومبر کو سٹی مجسٹریٹ کا ایک نوٹس آپ کو اور صدر جلسہ اور نعیم صاحب کو اس مضمون کا دیا گیا کہ آپ نے ۲ نومبر کو جامع مسجد آگرہ میں ایسی تقریر کی جس سے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہونے کا اندیشہ ہے لہٰذا ۱۰ نومبر کو ہماری عدالت میں آکر وجہ بیان کرو کہ تم سے ایک سال کے لئے ۵۰۰ روپے کی ضمانت اور مچلکہ کیوں نہ لیا جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ ۱۰ نومبر کو مولانا سید محمد شفیع صاحب کو عدالت میں طلب کر کے ان کو ضمانت اور مچلکہ داخل کرنے کا حکم دیا گیا۔ موصوف نے ضمانت داخل کرنے سے انکار کر دیا۔ سنا گیا ہے کہ آپ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مقدمہ کی سماعت کے لئے ۱۰ نومبر مقرر کی گئی ہے۔

کاشغر میں اشتراکیت کو غلبہ

مذہب اور دولت کیخلاف چینی حکام کی تقریریں

کابل میں جاپانی سفیر کا تقرر

ڈبلن میں یونین جیک جلا دیا گیا

آسٹریا کے چانسلر کو قتل کرنے کی دھمکی

احمد آباد کے کارخانہ میں ہڑتال

نوجوان لڑکی کو گھوڑے پر اٹھا کر بھاگے

دیوار کے جھگڑے میں سترہ افراد مجروح

مدراس میں دو کانگریسی امیدوار کامیاب ہوگئے

سر شان مکھم چیٹی سابق صدر اسمبلی کو شکست فاش

کانگریس کے دوسرے امیدوار دس ہزار ووٹوں کی اکثریت سے جیت گئے

مدراس ۱۶ نومبر مدراس شہر غیر مسلم حلقہ کے انتخاب کا اعلان ہوگیا ہے۔ دیوان بہادر راما سوامی ڈلیار (نمائندہ جسٹس پارٹی) اور مسٹر سینہ مورتی کانگریسی امیدوار کا مقابلہ تھا۔ مسٹر سینہ مورتی مہرہ آزردہ کانگریسی کارکن ہیں اور صوبہ کی کونسل میں بھی رہ چکے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں مسٹر ڈلیار اسمبلی کے سابق رکن تھے اور حکومت نے انہیں گول میز کانفرنس میں بھیجا تھا۔ کل ووٹ بارہ ہزار تھے جن میں سے ۱۰۲ ناجائز قرار دئے گئے اور باقی ووٹوں کی تقسیم حسب ذیل رہی۔

راما سوامی ڈلیار (جسٹس پارٹی) ۲۳۵۱

مسٹر سینہ مورتی (کانگریسی امیدوار) ۸۰۵۸

کانگریسی امیدوار ۵۷۰۷ ووٹوں کی اکثریت سے کامیاب ہوا۔

مدراس کے تجارتی حلقہ کے انتخاب کا نتیجہ بھی معلوم ہوگیا ہے۔ اس میں سر شان مکھم چیٹی سابق صدر اسمبلی (جسٹس پارٹی کے نامزدہ امیدوار) اور سوامی وینکٹ چلم چیٹی، کانگریسی امیدوار کا مقابلہ تھا جس میں کانگریسی امیدوار نے جسٹس پارٹی کے امیدوار کو ۹۲ ووٹوں سے شکست دی۔ ووٹوں کی تقسیم حسب ذیل رہی۔

سر شان مکھم چیٹی (جسٹس پارٹی) ۶۲۵

سوامی وینکٹ چلم چیٹی (کانگریسی امیدوار) ۷۵۷

کانگریسی امیدوار نے ۹۲ ووٹوں سے جسٹس پارٹی کے نمائندہ کو پچھاڑا۔ معلوم ہوا ہے کہ سر شان مکھم چیٹی صدر اسمبلی ۱۹ نومبر کو دہلی تشریف لائیں گے۔

مدراس میں غیر مسلم حلقہ کے بعد مسلم حلقہ کا انتخاب شروع ہوتا ہے۔ اس سال مولانا سید مرتضیٰ حسن کے مقابلہ میں محی الدین صاحب کھڑے ہوئے ہیں لیکن مولانا کی کامیابی یقینی ہے۔

شاہ مصر کے اختیارات پر کاری ضرب

مصری پارلیمنٹ توڑ دی گئی۔ دستور اساسی منسوخ کر دیا گیا

شاہ فواد نے نسیم پاشا کے مطالبات کو منظور کرلیا

قاہرہ ۱۲ نومبر مصری سیاسی کشمکش آخرکار ختم ہوگئی معلوم ہوتی ہے کہ شاہ فواد نے اپنی معرفت ... شرائط میں جو نسیم پاشا نے پیش کی تھیں نہایت اہم شرطیں ہیں مثلاً موجودہ پارلیمنٹ کو فوراً توڑ دیا جائے، موجودہ نظام اساسی کو منسوخ کر دیا جائے اور وزیر اعظم کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ اپنی وزارت آپ مرتب کرے۔

زیور پاشا نے دونوں کے مابین گفتگو کی جو شاہ فواد سے کئی ملاقاتوں کے بعد طے ہوئی۔ ابھی تک تصفیہ کے متعلق کوئی اعلان نہیں ہوا ہے لیکن اس مجھوتہ کو برطانوی اور مصری تعلقات کے لئے خوشگوار تسلیم کیا جا رہا ہے۔

اسکندریہ ۱۲ نومبر دولعد کی خبر: نسیم پاشا نئی حکومت وزارت کی تشکیل کے لئے متفق اور آمادہ ہوگئے ہیں۔

گیا میں صدر مومن کانفرنس کا دورہ

گیا ۱۱ نومبر محمد مصطفیٰ صاحب گیا سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ آل انڈیا مومن کانفرنس کے منتخب صدر مسٹر نظام الدین ایڈووکیٹ یہاں پہنچے۔ اسٹیشن پر پانچ ہزار آدمیوں نے ان کا استقبال کیا۔ ان کے علاوہ پانچ سو رضاکار بھی استقبال کے لئے موجود تھے۔ صدر صاحب کا جلوس نکالا گیا جس میں اللہ اکبر کے نعرے لگائے گئے۔

جرمنی میں اخلاق سوز جرائم کی سزا

ایک سو اشخاص کو نامرد بنا دیا گیا

برلن ۱۱ نومبر ایک سو گیارہ حرامیوں کو زنا، اغلام بازی کے جرم میں سرکاری حکم پر نامرد بنا دیا گیا ہے۔ ان لوگوں کے آلات تناسل ... ہسپتال میں کاٹ دیئے گئے ... حکومت کی جانب سے ان کے نامرد ہو جانے کے بعد ان کی جسمانی تبدیلیوں کا ایک ریکارڈ قائم کیا جا رہا ہے۔

دار الاشاعت رحمانی مونگیر

کرمولوی الحاج مولانا الیاس برنی صاحب ایم۔ اے پروفیسر جامعہ ملیہ نے اپنی مطبوعات جو دفاعیان کے سلسلہ میں شائع کرائی ہیں، صوبہ بہار میں اشاعت کی غرض سے روانہ کی ہیں ...

سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ آگئی

بمبئی ۱۲ نومبر جہاز "مالسر لے آف انڈیا" کے ذریعہ سلیکٹ کمیٹی کی ...

دیوالی کے ۵۲۵ جواری گرفتار

کانپور ۱۲ نومبر دیوالی کے ایام میں جوا کھیلنے کے الزام میں ابھی تک جتنی گرفتاریاں ہوئی ہیں ان کی تعداد ۵۲۵ سے بھی تجاوز کرگئی ہے۔

کیا گاندھی جی اور وائسرائے کی ملاقات ہوگی؟

پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کی اشاعت کا انتظار

بمبئی ۱۲ نومبر مقامی ... اخبار "بمبئی کرانیکل" کے ... نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ ... پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ شائع ہونے کے بعد حکومت اور کانگریس کے درمیان گفت و شنید ہونے کا امکان ہے ...

دنیا کے ممالک میں سونے کا ذخیرہ

جمعیۃ اقوام کی رپورٹ

بمبئی ۱۲ نومبر لیگ آف نیشن کے ماہواری بلیٹن میں دنیا کی تجارت ... کے متعلق جو اعداد و شمار شائع ہوتے ہیں ...

حضرت امیر شریعت صوبہ بہار کا ارشاد

مسلمانان ترہت مولوی عبد الحمید خانصاحب کو ووٹ دیں

اسلامی اور شرعی مصالح کی بنا پر مجالس مقننہ کے انتخابات میں امارت شرعیہ نے حصہ لیا ہے۔ امارت شرعیہ کے حصہ لینے کے اسباب و وجوہ ... اعلان میں واضح کر دیئے گئے ہیں ...

(محمد محی الدین پھلواری۔ امیر شریعت ثانی صوبہ بہار و اڑیسہ سجادہ خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف)

(محمد عثمان غنی عفی عنہ۔ ناظم امارت شرعیہ۔ صوبہ بہار۔ پھلواری شریف)

ایک پوسٹ ماسٹر کو معطل کر دیا گیا

راولپنڈی ... مقامی پوسٹل حلقوں میں اس واقعہ سے بہت سنسنی پھیلی ہے کہ ... پوسٹ ماسٹر راولپنڈی کو سرکاری روپیہ غبن کرنے کے شبہ میں معطل کر دیا گیا ہے ...

پٹاخہ بنانے کا خمیازہ

بمبئی ... دیوالی منانے کے لئے دیسی پٹاخے ... ایک طالب علم ہلاک ہوگیا اور تین زخمی ہوئے ہیں۔

ضبط حمل اور ہندو عورتوں کا حق وراثت

ہندو خواتین کانفرنس کی کارروائی

بمبئی ۱۱ نومبر عورتوں کی ایک کانفرنس میں چند اہم ریزولیوشن پاس ہوئے۔ ... آل انڈیا خواتین کانفرنس کے لئے ڈیلیگیٹ منتخب ہوئے ...

کانگریسی امیدوار مسلمان کا دورہ

محمد علی صاحب ... بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ اسمبلی کے لئے کانگریس کے نامزد امیدوار ڈاکٹر قاضی احمد صاحب ناسک، مالیگاؤں، چندور اور دیگر مقامات سے انتخاب کا کام کر کے کل یہاں پہنچے ...

انتخابی پارٹیوں کی تقسیم

اب تک کتنے امیدوار منتخب ہوئے؟

دہلی ۱۶ نومبر آج کی تاریخ تک مختلف پارٹیوں کی طرف سے جتنے امیدوار ... منتخب ہوئے ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے ...

ہوائی جہاز پاش پاش ہوگیا

دہلی کے ہوائی مستقر میں حادثہ

نئی دہلی ۱۲ نومبر کل صبح جب ایک ہوائی جہاز اوپر چڑھنے کی کوشش کر رہا تھا تو اتفاقاً گر پڑا جس سے فلائٹ لفٹیننٹ بائل رائے ... شدید ضربات آئیں ...

حکومت کی اجارہ داری میں اسلحہ سازی

دار العوام میں تجویز نامنظور

لندن ۱۱ نومبر ... دار العوام میں لیبر پارٹی کا ایک ریزولیوشن نامنظور ہوا جس کا مفہوم یہ تھا کہ برطانیہ کو چاہئے کہ اسلحہ سازی کے پرائیویٹ طور پر ہتھیار تیار کرنے ... کا سلسلہ بند کرے ...

کانگریس کمیٹی کے دفاتر کی تبدیلی

پٹنہ ... نومبر مسٹر راجندر پرشاد اسسٹنٹ سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی یہاں آگئے ہیں اور صداقت آشرم میں مقیم ہیں ...

چینی ترکستان میں یوسف جان کا قتل

دہلی ... نومبر کاشغر سے تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ چینی حکومت نے ...

نئی دہلی میں ایک پراسرار موت

نئی دہلی ۱۲ نومبر اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کل صبح دہلی کے ایک مشہور کیمسٹ ڈاکٹر ... کی لاش ... پائی گئی ...

پیرس میں زمین دوز سڑکوں کی تعمیر

لندن ... نومبر ... کا نامہ نگار پیرس سے لکھتا ہے کہ وہاں گورنمنٹ نے ایک نئی تجویز منظور کی ہے جس کی اجازت پارلیمنٹ سے بھی لے لی گئی ہے ...

مدراس کے نئے گورنر

مدراس ... نومبر لارڈ ارسکن اپنی بیوی کے ساتھ آج جہاز ... کے ذریعہ بمبئی پہنچ گئے۔ آپ مدراس کے نئے گورنر ہیں ...

بغاوت کے جرم میں پھانسی کی سزا

ڈبلن ... نومبر ... گورنمنٹ نے ایک قانون مرتب کیا ہے جسے پارلیمنٹ سے پاس بھی کرا لیا گیا ہے۔ اس کی رو سے گورنمنٹ کے خلاف بغاوت پھیلانے والے کو پھانسی کی سزا دی جایا کرے گی۔

کار الٹنے سے ایک بچہ ہلاک

ناگپور ... نومبر ایک ساہوکار ... کی موٹر کار ... حادثہ میں مجروح ہوگئے ... ایک چھوٹا بچہ ہلاک ہوگیا۔

انجمن معین الاسلام بنگال کی بیداری

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کا مکتوب گرامی

حال میں اراکین انجمن کے نام اعلیٰحضرت شیخ الحدیث علامہ سید حسین احمد صاحب مدنی طاب ثراہ کا یہ مندرجہ ذیل مبارک پیغام موصول ہوا جس سے جملہ اراکین و کارکنان انجمن بے حد شاد ہوئے۔ ... اس معاملہ میں ہمارے لئے بقا و دوام کی دعا فرمائیں۔

(آفندی سکریٹری سونارائی انجمن معین الاسلام)

حضرت شیخ الہند کی تحریر مندرجہ ذیل ہے:۔

بخدمت شریف حضرات اراکین انجمن معین الاسلام واقع سونارائی ضلع ...

معزز حضرات! آپکو بعد از سلام مسنون کچھ ہم کلامی کا شرف حاصل ہوتا ہے ...

والسلام۔ ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ

مسلمانوں میں سینما بازی کی لعنت

چند غور طلب باتیں

(قاضی عبد العزیز ندوی)

حامیان اردو کی خدمت میں گذارش

ہندوستان میں اردو زبان کا جائزہ

انجمن ترقی اردو کوشش کر رہی ہے کہ ہندوستان میں اردو زبان کی جو حالت ہے اس کا جائزہ لیا جائے تاکہ اس کی ترویج و اشاعت اور اصلاح و ترقی کی تجاویز سوچنے میں آسانی ہو ...

فرانس کے بنک میں سونے کی کثرت

بمبئی ... نومبر ... جمعیۃ اقوام کے شائع کردہ اعداد و شمار ...

محبوب عاشق کے قدموں پر

ہدیہ عمل تین شیشے کی بجائے سوا روپیہ ... فائدہ اٹھایئے ...

ملنے کا پتہ۔ فضل شاہ عامل گلی راجان دہلی

بوڑھے جوان ہو جائیں گے

منیجر طبی کیمیکل ورکس باندھ کوٹھی نمبر ... بستی پور دہلی

اخبار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

مراۃ المثنوی

مرتبہ قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے

رکن دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ

مثنوی شریف کا یہ جامع و بے نظیر خلاصہ ہے جس سے مثنوی شریف کی تمام پیچیدگیاں رفع ہوگئی ہیں کتاب کی کیفیت دریافت کرنے کے لئے ... ایک رسالہ مرتب کر دیا گیا ہے براہ مہربانی اپنے پتہ سے مطلع فرمایئے کہ رسالہ ہدیۃً ارسال خدمت کیا جائے۔

ملنے کا پتہ: دائرۃ الادب، حیدر گوڑہ، حیدرآباد دکن

بہترین تمباکو خوردنی

زردہ۔ قوام۔ گولی

احمد حسین ولد احمد حسین تاجر تمباکو خوردنی لکھنؤ

سے طلب فرمایئے

ہفتہ وار نوجوان افغان

اگر آپ صوبہ سرحد کے سیاسی اور معاشرتی حالات کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔

اگر آپ اہل سرحد کے تمدنی اور اقتصادی حالات سے واقف ہونا چاہتے ہیں۔

اگر آپ صوبہ سرحد، افغانستان اور وسط ایشیا کی خبروں سے دلچسپی رکھتے ہیں

اگر آپ سرحدی قبائل، والیان ریاست، رؤسا اور خوانین کی خاندانی تواریخ پڑھنے کا شوق رکھتے ہیں تو صوبہ سرحد کا کثیر الاشاعت ہر دلعزیز ہفتہ وار اخبار "نوجوان افغان" پڑھئے جو ہر شنبہ کو پابندی وقت سے نہایت آب و تاب کے ساتھ ... شائع ہوتا ہے ...

فلسفۂ روزہ

مفت

اگر آپ قرآن حکیم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں روزہ کی روح اور حقیقت کا ہر خط و خال دیکھنا چاہتے ہیں اور اس سے اخلاقی و معاشرتی اصلاح، سیاسی فوائد اور اخروی نتائج معلوم کرنے کے متمنی ہیں تو ... رسالہ فلسفۂ روزہ مفت منگا کر پڑھئے ...

مصفا خون کی شرطیہ گولیاں

... ملنے کا پتہ۔ گدڑی ایجنٹ کو جالندھر شہر (پنجاب)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یداللہ علی الجماعۃ

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی اے)
معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم سہ شنبہ ۱۲ ماہ شعبان المعظم ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۲۰ نومبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۷

معاصرین کے افکار و آراء

مبلغین بے عمل

ہندوستان کا اصل روگ

قومی زبان کا سوال

حرمین شریفین میں عالم اسلامی کا اجتماع

حجاج کے لئے ضروری ہدایات

حجاز میں سہولتیں

(باقی صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمایئے)

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

ملنے کا پتہ:- منیجر الجمعیۃ دہلی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 36 DELHI FRIDAY NOVEMBER 16 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی
قرآن مجید
نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام
اور اس کے حیرت انگیز کارنامے ... منیجر الجمعیۃ دہلی

آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس

علماء انجمن معینیہ سعیدیہ درگاہ اجمیر شریف کا دورہ تبلیغ

(نامہ نگار اجمیر شریف)

مجلس ادب دہلی میں مشاعرہ

مجلس ادب دہلی کا ایک شاندار مشاعرہ بتاریخ ۱۸ نومبر بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے بمقام پنجابی لائبریری باڑہ ہندو راؤ منعقد ہوگا۔ ... (ناظم مجلس ادب دہلی)

دار العلوم دیوبند اور ایک غلط فہمی کا ازالہ

(حقیر محمد طیب غفی عنہ ناظم دار العلوم دیوبند)

جنرل سکرٹری پراونشل مسلم یوتھ لیگ کا غلط ...

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے!

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجزنما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت — خاص رعایت — خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانح عمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں۔

جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھایئے

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی علمی اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گمراہی سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا حال معلوم ہوجائے گا۔

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

مع

خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَة

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی-اے)
معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم سہ شنبہ ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۲۰ نومبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۷

معاصرین کے افکار و آراء

مبلغین بے عمل

ہندوستان کا اصل روگ

قرضہ بل

قومی زبان کا سوال

حرمین شریفین میں عالم اسلامی کا اجتماع

حجاج کے لئے ضروری ہدایات

حجاز میں سہولتیں

(باقی صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمایئے)

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہوگئی اور اس نے فیصلہ کرلیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا و آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے اور اس کے علاوہ جتنے مذاہب ہیں وہ سب باطل، اور صراط مستقیم سے بھٹکا دینے والے ہیں۔ جب عیسائیوں کو اس کی خبر ہوئی تو تمام پادریوں نے مل کر اس لڑکی پر بے شمار مظالم ڈھائے اور اس قدر جان گداز اور صبر آزما مصائب میں اسے مبتلا کیا کہ دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے مگر وہ لڑکی اسلام پر ثابت قدم رہی اور اس نے بالآخر تمام پادریوں کی ایک شاندار مجلس میں اسلام کی حقانیت پر ایک بصیرت افروز مناظرہ کیا۔ فضیلت اسلام اور عیسائیت کے جس قدر دلائل ممکن تھے وہ تائید الٰہی سے اس لڑکی نے پادریوں کے مقابلہ میں اس خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کئے کہ سامعین حیرت و استعجاب کے سمندر میں غرق ہوگئے۔ اور پادریوں سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ اور وہ لڑکی ہمیشہ کے لئے اسلام ہی سے وابستہ ہوگئی۔ اس کا نام ازبلا تھا۔ اور اس کی پوری زندگی کے واقعات ایک کتاب میں قلمبند کردیئے گئے ہیں۔ اگر آپ کو اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت کا مطالعہ کرنا ہے اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت کے بے شمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے۔ اور آپ اس کتاب کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنا چاہتے ہیں تو فوراً طلب کیجئے۔ پہلا اڈیشن قریب الختم ہے اگر دیر ہوئی تو دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت فی جلد ۲ / علاوہ محصولڈاک ہے۔ تبلیغی مقاصد کیلئے ۲۰ جلدوں سے زائد جلدوں کے خریدار کو پچیس فی صدی کمیشن دیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ: منیجر الجمعیۃ دہلی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol XX No 36 DELHI FRIDAY NOVEMBER 16 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی
قرآن مجید
نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام
اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو یہ کتاب پڑھیے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے
قیمت فی جلد ۲ علاوہ محصولڈاک۔
منیجر الجمعیۃ دہلی

آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس

علماء انجمن معینیہ سعیدیہ درگاہ اجمیر شریف کا دورۂ تبلیغ

دار العلوم دیوبند اور ایک غلط فہمی کا ازالہ

مجلس ادب دہلی میں مشاعرہ

... بوقت ۸ بجے بمقام پنجابی لائبریری باڑہ ہندو راؤ منعقد ہوگا۔ یہ مشاعرہ مصرعہ طرح کی پابندی سے آزاد ہے۔ شعرائے کرام اپنے بہترین نتائج فکر سے محظوظ فرمائیں گے۔ لہٰذا اہل ذوق سے امید ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لاکر شریک بزم ہوں گے۔ (ناظم مجلس ادب دہلی)

جنرل سکرٹری پراونشل مسلم لیگ کا غلط بیان

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے!

مشہور و معروف دو ترجمہ والا صحیح نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں کاغذ سفید ولایتی نادرے ہے حنا شدہ ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے۔ حاشیہ پر ...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت — خاص رعایت — خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانحعمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں۔

جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

سید الطاف علی صاحب بی۔ اے (علیگ) بریلوی کی یہ معرکۃ الآرا تصنیف جس میں آنریبل سر ستیا رام صاحب پریذیڈنٹ یو۔ پی۔ کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبد الواحد صاحب ایم اے (مقیم لندن) نے مبلغ ایک ہزار روپیہ کے عطیہ سے قدر دانی فرمائی ہے۔ سرزمین روہیلکھنڈ میں بالخصوص اور ملک کے طول و عرض میں بالعموم نہایت قلیل عرصہ میں حیرت انگیز مقبولیت حاصل کی ہے۔

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھایئے

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی۔ علمی۔ اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ
مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی تمام مکاریوں کا پورا حال معلوم ہوجائے گا۔

...

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم
مع
خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے گویا ایک ماہر کے تراشے ہوئے نگینے ہیں ...

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

... [illegible] ... دہلی سے شائع ہوا

مرزا بشیر الدین محمود قادیانی کے اشتعال انگیز خطبے

مسلمانان ہند اور حکومت ہند غور سے پڑھیں

مولانا حبیب الرحمن صاحب صدر مجلس احرار اسلام کا اعلان

مرزا بشیر الدین محمود قادیانی نے احرار تبلیغی کانفرنس کے بعد سے اس وقت تک تین خطبات دئے ہیں جو اس کے اپنے اخبار الفضل میں شائع ہوئے ہیں۔ میں نے ان خطبات کو بغور مطالعہ کیا ہے۔ ان خطبات کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا محمود تبلیغ کانفرنس کی کامیابی کو دیکھ کر بنیادی اور غیر متوازن دماغ کر چکا ہے۔ اس نے ان خطبات میں تین باتیں کہی ہیں۔

(پہلی) حکومت کو ایک بزدلانہ چیلنج دیا ہے کہ اگر وہ اس کی منشا کے مطابق ...

ہمیں کیا کرنا چاہئیے

(۱) مسلمانوں کو مرزا محمود کے اس اشتعال انگیز خطبات کے باوجود بالکل پر امن رہنا چاہئیے۔

(۲) "آئینی قادیان ڈے" جو ۲۲ رمضان المبارک کو منایا جائے گا اس میں حکومت اور سر فضل حسین اور اس کی پارٹی کی مرزائیت نوازی پالیسی کے خلاف مذمت کی قرار دادیں منظور کریں۔

(۳) تبلیغی شعبہ کو بہت جلد مضبوط اور قوی تر بنا دینا چاہئیے۔

(۴) کانفرنس کی قرار دادوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہر اس شخص کو میدان میں نکل آنا چاہئیے جس کے دل میں مرزائیت کے خلاف سچا جذبہ ہے۔

منکوحہ مسلمان عورتوں کا ارتداد

اور

اس کے المناک نتائج کا انسداد

"پھانسی پسند کرتے ہو یا خودکشی"

استھونیا میں سزائے موت پانے والوں کیلئے سہولت!

استھونیا میں آئندہ اپنے شخص کو جس کو سزائے پھانسی دی گئی ہو یہ اختیار دیا جائے گا کہ وہ اگر پھانسی کے بجائے خودکشی کرنا چاہے تو اپنے ہاتھ سے اپنی جان ہلاک کر ڈالے۔ ... اگر اس نے خودکشی کو پھانسی پر ترجیح دی تو اس کو زہر کا گلاس دے دیا جائے گا تاکہ وہ پی کر مر جائے ورنہ پھانسی پر لٹکا دیا جائے گا۔

مسلمانان ہند کی خدمت میں

پچاس سال سے مرزائیت کے خلاف انفرادی طریق سے لوگوں نے کام کیا لیکن اس راز کو کسی نے نہ سمجھا کہ مرزائیت مذہبی اصولوں پر ترقی نہیں کر رہی۔ بلکہ ان سیاسی طریقوں سے پھیل رہی ہے جن کی پشت پر حکومت کی امداد ہے۔ ...

حکومت اب اسی لئے اس کی امداد کر رہی ہے کہ وہ ظفر اللہ کو وائسرائے کی ایگزیکٹیو کونسل کا ممبر بنا کر ایک شدید غلطی کر چکی ہے۔ اور اس کانفرنس کے بعد حکومت کو معلوم ہوا کہ ہندوستان کا ایک بھی مسلمان حکومت کے اس فعل سے راضی نہیں ہے۔ اس لئے حکومت ظفر اللہ کے تقرر کو جائز ثابت کرنے کے لئے احرار کے خالص تبلیغی مشن کو دبانے کیلئے میدان میں آ رہی ہے۔

افسانہ

بہار و خزاں

اختر کے ساتھ خیر النساء کی مصیبت

معصوم اہلیہ کے قدموں پر معذرت کے آنسو

اب کیا ہو گا؟

(۳۲)

(براہ کرم الجمعیۃ ۵ رنومبر سے سلسلہ ملا کر پڑھیے)

میں سنتا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اختر کی آنکھیں دریا بہا دیں گی۔ وہ آنکھیں جو کبھی اشکوں سے تر نہیں ہوئی تھیں۔ اختر نے خیر النساء سے کہا۔

اختر:- میں گنہگار ہوں۔ تمہاری مصیبتوں اور پریشانیوں کا ذمہ دار میں ہی ہوں۔ مجھے یہ خبر تھی کہ تجرد کے عالم میں بادشاہی کروں گا اور شادی کے بعد خود بھی فاقے کروں گا اور بیوی کو بھی فاقے کراؤں گا۔ تم میری آنکھوں کا تارا اور دل کی راحت اور سکون ہو مگر شرمندہ ہوں کہ بیری وجہ سے تم کو بھی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مجبور ہوں۔ کاش خدا مجھے یہ تو دکھائے کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کرتا ہوں۔

...

(باقی آئندہ)

مفید مشورہ

ناظرین!

جیون شکتی (قوت حیات)

اہل ہند کی جسمانی کمزوری واس کا علاج

رسالہ خوراک

شباب جاودانی

ہدایت الیوم (دن چریہ)

ہدایت الموسم

نقشہ صحت

ضروریات زندگی

المشتہر

مینیجر دیش اپکارک بک ڈپو امرت دھارا ۷۰ لاہور

ہمارے ایجنٹ :- میسرز بہاری لال گھاسی رام کھاری باؤلی اسٹریٹ - دہلی

سچا ہمدم وہمدرد بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی وروحانی صحت حاصل کرنے کیلئے دنیا میں سچی خوشی دستیاب کرنے کیلئے آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب کلام شاستر بالکل مفت منگا لیں۔

وید شاستری رجام نگر کاٹھیاواڑ

میں جنگ کیلئے کیوں تیاری کر رہا ہوں؟

یورپ کے سر پر جنگ کا بھوت

اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی کے عزائم

یورپ کے بہت سے دانشمند پیشین گوئی کر چکے ہیں کہ یورپین تہذیب عنقریب برباد ہو جائے گی کیونکہ یورپ کے سر پر جنگ کا بھوت سوار ہے۔ یورپ کے حکمرانوں میں مسولینی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ مسولینی کا مقصد یہ ہے کہ قدیم رومن شہنشاہی پھر زندہ کر دی جائے۔ ...

تہذیب کا عروج اور عیش و راحت میں انہماک قوموں کو تیزی سے تنزل اور پراگندگی میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ...

(ہندمنتہ وار)

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

عربی اور ولایتی ڈاک

مردہ انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنے کا تجربہ

زندہ ہونے کے شوق میں خودکشی کی پیشکش

کیا ڈاکٹر کے لئے سچ بولنا ضروری ہے

وائنا کی عدالت میں ایک دلچسپ مقدمہ

عدالت ماتحت نے ڈاکٹر کے حق میں فیصلہ دیا ہے مگر مدعی نے عدالت عالیہ میں اپیل دائر کر دی ہے جس کے فیصلہ کا تمام وائنا میں بے چینی سے انتظار کیا جا رہا ہے۔

روس میں کتب خانہ کیلئے نئی عمارت

ایک کروڑ کتابوں کا نایاب ذخیرہ

فرانسیسی افواج کو کاٹ ڈالا

کوہ اطلس کے عربوں کا زبردست چھاپہ

مغرب اقصیٰ میں جبل اطلس کی وادی سے فرانسیسی حکومت کی بہت سی موٹریں گزر رہی تھیں جن میں کھانے پینے کا سامان بکثرت تھا۔ موٹروں کے اس قافلہ پر عربوں کی ایک جماعت نے چھاپہ مارا اور تمام فوجیوں کو قتل کر کے جملہ سامان اپنی کمین گاہوں میں لے گئے۔ ...

جرمنی حکومت کا مذہب کیا ہے؟

ذخیرہ اسلحہ کیلئے بہانوں کی تلاش

جرمنی کی اسلحہ بندی کا فرانس پر اثر

مینوریا کی اسلامی انجمنوں کا شکریہ

مصر سے ۱۲ مبلغین کی روانگی

ایک فلم ایکٹر کی حیرت انگیز اجرت

حجاج کے لئے ضروری ہدایات

(بسلسلہ صفحہ اول)

دینی ہدایات

...

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجیے۔

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علمائے ہند دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۵۳ ہجری

دہلی کا انتخاب

اگرچہ دہلی کے حلقۂ انتخاب کا نتیجہ ابھی برآمد نہیں ہوا ہے لیکن ہر شخص جس نے مختلف پولنگ اسٹیشنوں پر انتخاب کا منظر دیکھا ہے اور اعداد و شمار سے واقفیت حاصل کی ہے اچھی طرح جانتا ہے کہ رائے صاحب لالہ نانک چند کے مقابلہ میں مسٹر آصف علی کو ہزاروں ووٹوں کی کثرت سے کامیابی حاصل ہونی یقینی ہے ہمیں دوسرے مقامات کا ذاتی تجربہ نہیں ہے لیکن دہلی کے حلقہ میں مسٹر آصف علی کی اس شاندار کامیابی کو ہم بجا طور پر حکومت کے مقابلہ میں رائے عامہ کی کامیابی کہہ سکتے ہیں مسٹر آصف علی کانگریس کے امیدوار تھے اور دار الحکومت کے سرکار پرستوں نے اپنی طرف سے رائے صاحب کو کھڑا کیا تھا۔ اور مقابلہ کی نوعیت بالکل یہ تھی کہ ایک طرف سرکاری اثر و اقتدار کام کر رہا تھا اور دوسری طرف قوم پرستی و وطن دوستی کے جذبات کارفرما تھے۔ مالوی جی کی پارٹی نے ابتداء میں جس امیدوار کو کھڑا کیا تھا وہ کانگریسی رہنماؤں کے کہنے سننے سے بیٹھ گیا تھا اس لئے آخر وقت تک مقابلہ صرف ان ہی دو امیدواروں میں رہا اور اس لئے ان کی فتح و شکست حقیقتہً ...

ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ

انتخابات کے نتائج

حوادث و احکام

استفتاء

خریداران الجمعیۃ

شذرات

مقامی پولیس کی سخت کوتاہی

سید محمد شفیع صاحب کا مقدمہ

دار الحکومت

مسٹر گلال چند کا مقدمہ قتل

قلعہ میں سلطانی گواہ کا بیان

دہلی ۱۲ نومبر۔ لالہ رام پرتاب اور لالہ گلال چند کے قتل کے مقدمات کے سلسلہ میں آجکل رائے صاحب لالہ سری رام صاحب مجسٹریٹ بہت زیادہ مصروف نظر آتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ آج ہی رائے صاحب نے قلعہ میں جا کر ایک ملزم کا ریمانڈ منظور کیا یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ عبد القیوم ... گواہ نے اپنا طویل بیان انہی کے اجلاس میں دینا شروع کر دیا ہے بیان صیغۂ راز میں ہے مگر اتنا پتہ لگا ہے کہ عبد القیوم نے عبد الستار کے جعلی نوٹ بنانے اور انہیں فروخت کرنے اور اس کام میں مسٹر گلال چند وغیرہ کی شرکت کا ذکر کیا ہے۔ گلال چند کے ڈگری حاصل کر لینے کے بعد جب مسماۃ بیبو نے رام پرتاب کے قتل کا الزام گلال چند پر لگایا تو اس کی اطلاع جیل میں ہی عبد الستار کو آگئی اور اسے اندیشہ ہوا کہ اگر رام پرتاب کے قتل کی تفتیش ہوئی تو شاید گلال چند اس راز کو فاش کر دیگا۔ اس لئے یہی بہتر ہے کہ گلال چند کو بھی ٹھکانے لگا دیا جائے تاکہ وہ سربستہ راز فاش نہ ہو۔

دہلی میں بموں کی تلاش

دہلی ۱۲ نومبر۔ مسٹر جیس انسپکٹر پولیس ناگپور نے دہلی پولیس کی ہمراہی میں آج بازار سیتارام میں مسٹر کشب چرن جین کے مکان کی تلاشی لی اور اسی سلسلہ میں ... کی دوکان پر معروف ... کی تلاشی لی گئی کہا جاتا ہے کہ یہ تلاشیاں ناگپور کے قریب ... بم برآمد ہونے کے سلسلہ میں لی گئی ہیں۔

دہلی نئی چھاؤنی میں ایک عورت کا قتل

مہاراجہ نیپال دہلی میں

حلوائیوں اور شیر فروشوں پر جرمانے

غیر ملکی حکومت کی تعریف کرنا جرم ہے؟

خان عبد الغفار خاں کا دورہ

برطانوی افسر کپورتھلہ کا وزیر اعظم ہوگا

سرچھیٹی کی شکست کا راز

صدر کانگریس کا بیان

ایک بڑی خاندان غرق آب

پنجاب کونسل میں قرضہ ریلیف بل پیش

ڈاکو میں دو اشخاص ہلاک

جاپان نے برطانوی تجاویز کو ٹھکرا دیا

بحری کانفرنس میں مساوات کا مطالبہ

کنور اسمٰعیل علی خاں پر سید محمد احمد کاظمی کی زبردست فتح

کانگریسی امیدوار نے ڈاکٹر مونجے کو شکست دیدی

سی پی بہار اور برار کے انتخابی نتائج

میرٹھ ۱۲ نومبر مسلم یونٹی بورڈ کے نامزدہ امیدوار سید محمد احمد کاظمی نے اپنے حریف کنور اسمٰعیل علی خاں (موجودہ ممبر) کو ڈیڑھ ہزار ووٹوں کی اکثریت سے شکست دی اور وہ کامیاب ہوگئے۔ الہ آباد جھانسی ڈویژن میں کانگریسی امیدوار مسٹر سری پرکاش نے اپنے مدمقابل مسٹر امبیکا پرشاد عباکلہ کو شکست دی۔ ناگپور ڈویژن میں کانگریسی امیدوار مسٹر ابھینکر نے اپنے سب سے بڑے حریف ڈاکٹر مونجے کو ۲۱۱۰ ووٹوں کی اکثریت سے ہرا دیا۔ اسی طرح یوپی اور بہار کے کانگریسی امیدواروں کو بھی بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل ہوئی۔

نیشنلسٹ پارٹی کے امیدوار مسٹر اینے کو مسٹر جوگ کے مقابلہ میں کامیابی ہوئی۔ مسٹر اینے کے مقابلہ میں کانگریس نے اپنا امیدوار کھڑا نہیں کیا تھا۔

ترمیم آج کے انتخابی نتائج کی فہرست حسب ذیل ہے:-

ناگپور ڈویژن = مسٹر ابھینکر (کانگریسی) ۴۵۴۷ (کامیاب)

وزیر اعظم مصر کا اعلان

جدید انتخاب میں وفد پارٹی کی حمایت

شادی کی تباہ کن رسوم

اندور میں اصلاحی قانون کا نفاذ

بنگالی نوجوانوں پر سخت پابندیاں

شرح سود کے متعلق بل منظور ہو گیا

وزیر اعظم کپورتھلہ ریٹائر ہو جائیں گے

جاپانی افواج نے دیہات جلا ڈالے

چینی ڈاکوؤں کی گوشمالی

ٹوکیو ۱۲ نومبر۔ منچوریا کے چند دیہات کو جو کہ ... میل کے رقبہ میں آباد ہیں جاپانی فوج نے جلا کر بالکل برباد کر دیا ہے۔ یہ ہے ایک الزام جو مقدن کے کوتوال نے جاپانی فوج پر عائد کیا ہے۔

مقدن کے کوتوال کا بیان ہے کہ فوجی حکام منچوریہ میں "خود مختار شخصیت" قائم کرنی چاہتے ہیں لیکن ان کی ان حرکتوں سے جاپان و منچوریہ کے درمیان ... تعلقات قائم ہونے کی بجائے کشیدگی بڑھ جائے گی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جاپانی فوج نے چینی ڈاکوؤں کو برباد کرنے کے لئے دیہات کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ اور اس طرح دیہاتیوں کو کافی مالی نقصان پہنچایا۔

ڈبلن کے پارلیمنٹ ہاؤس پر دھاوا

بیکاروں پر لاٹھی چارج

لندن ۱۲ نومبر۔ آج ڈبلن میں بیکاروں کا ایک زبردست مظاہرہ ہوا۔ بیکاروں نے مختلف جھنڈے لیکر ایک جلوس نکالا اور پارلیمنٹ ہاؤس کی جانب روانہ ہوئے پولیس نے ڈنڈے چلائے جس سے متعدد بیکار مجروح ہوئے ایک بیکار گرفتار کیا گیا۔

اس صورت حالات کے پیش نظر ڈبلن میں مزید پولیس تعینات کر دی گئی ہے اور پارلیمنٹ ہاؤس پر مضبوط پہرہ بٹھا دیا گیا ہے۔

برطانیہ کے خلاف جرمنی کی سازش

آئرلینڈ کو حملہ کرنے کی ترغیب

ہم نے ہندوستان کے متعلق دورست کارروائی کی ہے

وزیر ہند کی تازہ تقریر

بلجیم میں نئی حکومت کی تشکیل

سن کے کارخانہ میں آتشزدگی

پولیس پر گولیوں کی بوچھاڑ

چار ہوا باز ہلاک

کانگریسی امیدوار کی فتح پر گاندھی جی کی مسرت

وزیر ہند کے خلاف ملامت کی فرضی تحریک

دہلی یونیورسٹی کے وائس چانسلر کا رویہ

دہلی ۱۸ نومبر چند روز ہوئے لا یونین نے یونیورسٹی لا ہال میں ایک عجیب مباحثہ کا اعلان کیا تھا اس مباحثہ میں مسٹر سیموئل ہور وزیر ہند کے خلاف فرضی تحریک ملامت پیش کرنے کی تجویز کی گئی تھی اس مباحثہ کا مقصد طلبا کو پارلیمنٹری بحث و تمحیص اور نوا عد و ضوابط میں تربیت دینا تھا۔ لیکن دہلی یونیورسٹی کے وائس چانسلر صاحب نے اس مباحثہ کو ممنوع قرار دیدیا کیونکہ اُن کی رائے میں اس سے طلبا میں سیاسی ایجی ٹیشن پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ یونین سوسائٹی کے ممبروں میں وائس چانسلر صاحب کے اس حکم کے خلاف اظہار ناراضگی کیا جا رہا ہے۔

روس کے متعلق ڈاکٹر ٹیگور کا مضمون

پارلیمنٹ میں نائب وزیر ہند کا جواب

چٹاگانگ میں تعزیری ٹیکس کی عدم ادائیگی

وارنٹ جاری ہوگئے

ہندوستانی ریلوں کی اصلاح

نئی دہلی ۱۸ نومبر معلوم ہوا ہے کہ ریلوں کی سٹینڈنگ فائنانس کمیٹی کا آئندہ جلسہ جو زیر صدارت مسٹر گرگ منعقد ہوگا جب کہ ہندوستانی ریلوں کی اصلاح اور ان کی توسیع کے لئے ایک وسیع پروگرام پیش کیا جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بیس کروڑ روپیہ کی گرانقدر رقم خرچ ہوگی۔

ایک سال میں ۵ ہزار طلاقیں

لندن ۱۸ نومبر پچھلے سال برطانیہ نے طلاقوں کے گذشتہ تمام ریکارڈ توڑ دیئے ... ۱۹۳۲ء ... مقدمات کی تعداد ۵۰۰۰ ...

ڈاکٹر ٹیگور کی کتاب ضبط

کلکتہ ۱۸ نومبر حکومت بنگال نے انڈین پریس ایمرجنسی ایکٹ بابت ۱۹۳۱ء کے ماتحت بنگالی کتاب موسومہ "بھنگل" جو کہ مسٹر سر رابندر ناتھ ٹیگور کی تصنیف ہے اور ہندی کتاب موسومہ "انگریزی شکشا سے بھارت کا ستیاناش" کو اس بنا پر ضبط شدہ قرار دیدیا ہے کہ ان میں باغیانہ مضامین درج ہیں۔

انقلابی لٹریچر اور اسلحہ برآمد ہوئے

اجمیر ۱۸ نومبر ایک چودہ سالہ ہندو لڑکے کے پاس ... ایک دیسی پستول بھی برآمد ہوا ... اجمیر اسٹیشن پر تلاشی لی گئی ... ملزم کو حراست میں لے لیا گیا۔ پولیس مصروف تحقیقات ہے۔

ڈاکٹر خان، مولانا شوکت علی اور مسٹر لطیف گابا کامیاب ہو گئے

کانگریس اور مسلم یونٹی بورڈ کے نامزدہ امیدواروں کی فتح

بھائی پرمانند بھی منتخب ہو گئے۔ انتخابات کے شاندار نتائج

آج ۱۸ نومبر تک انتخابات کے سلسلہ میں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ انتخابات میں کانگریس کو ہر جگہ نمایاں فتح حاصل رہی ہے۔ اور کانگریسی نمایندوں نے بھاری اکثریت سے اپنے حریفوں کو شکست دی ہے۔ اسی طرح مسلم یونٹی بورڈ کے نمایندوں نے بھی فتح حاصل کی ہے۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں اور حاجی وجیہ الدین کے مقابلہ میں مولانا شوکت علی کامیاب ہو گئے۔ پنجاب میں مسٹر گابا (نو مسلم) جو مجلس احرار ہند کی طرف سے نامزدہ امیدوار تھے کامیاب ہو گئے۔ سرحد میں ڈاکٹر خان کو فتح حاصل ہوئی۔ ذیل میں صوبہ وار تفصیل درج کی جاتی ہے:۔

ڈاکٹر شفاعت احمد خاں	۱۳۱۱
مولانا شوکت علی (مسلم یونٹی بورڈ)	۲۴۱۷
اکثریت	۱۱۰۹

مظفر پور چمپارن

مسٹر گیا پرشاد سنگھ	۸۳۰
مسٹر بپن بہاری شرما (کانگریسی)	۳۸۸۳
اکثریت	۳۰۵۳

تنجور ترچناپلی

راجہ بہادر کرشنا آچاریہ	۳۰۲۵

لاہور ڈویژن

انبالہ ڈویژن

جالندھر ڈویژن

مشرقی پنجاب

مغربی پنجاب

فیض آباد

تلنگری

صوبہ سرحد

امیر سراڑہ

سیٹھ بھاگ چند سونی	۲۷۵۰
اکثریت	۱۳۲۵
حاجی عبدالستار	۱۹۷۰
حاجی محمد عبدالرحمن	۱۷۳۸
اکثریت	۲۳۲

اس سے پہلے کے انتخابی نتائج گذشتہ الجمعیۃ میں شائع کئے جا چکے ہیں۔

یوپی کا ہندو شہری انتخاب

حاجی وجیہ الدین ۵۸۲

سرحدی کونسل میں شریعت بل

بعض مسلم نمایندوں کی بے اعتنائی

آیندہ نسلیں تاریخ میں ۸ نومبر ۱۹۳۲ء کے نامبارک دن کو نہایت چشم حسرت سے دیکھیں گی۔ کیونکہ اس دن ان کو اپنے دانشمند و تعلیمیافتہ ذی العبارت اسلاف کے کارنامے "شریعت بل" کی صورت میں نہایت افسوس کے ساتھ نظر آئیں گے ...

(عبدالقیوم سکرٹری مجلس استقبالیہ شریعت کانفرنس)

کانگریس کی فتح یا بنیا راج

اخبار مارننگ پوسٹ کی سراسیمگی

لندن ۱۸ نومبر معاصر مارننگ پوسٹ ایک مقالہ افتتاحیہ میں ہندوستانی اسمبلی کے انتخاب میں کانگریس کی کامیابی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کی اشاعت سے قبل اس سے زیادہ کوئی چیز شدید نہیں ہو سکتی کہ کانگریس نے اسمبلی کی اہم سیٹوں پر قبضہ کر لیا۔ اخبار مذکور نے اس امر پر زور دیا ہے کہ کانگریس کے پروگرام تک ان چیزوں کے مطالبات شامل ہیں جن کو وائٹ پیپر میں محفوظ صیغہ جات قرار دیا گیا ہے۔

اسمبلی کے انتخابات کے موجودہ نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر ہندوستان کو کامل خود مختار حکومت عطا کر دی جائے تو بہتر کیا ہوگا۔

اخبار مذکور اسمبلی کے انتخابات میں کانگریس کی فتح کو "بنیا راج" کا پیش خیمہ قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ خوش قسمتی سے ملک فیصلہ کرنے سے قبل ہم خطرہ سے آگاہ ہو گئے ہیں۔ اگر حکومت نے اس خطرہ کو نظر انداز کر دیا تو وہ پاگل ہوگی۔

شاردا ایکٹ کے مقدمہ میں حکومت کی اپیل

کلکتہ ۱۸ نومبر جسٹس ہنڈرسن اور جسٹس گھوش کے اجلاس میں ... ایک دلچسپ درخواست گذرانی گئی ہے جس میں چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے ایک فیصلہ کے خلاف جو کہ انہوں نے شاردا ایکٹ کے ماتحت ایک مقدمہ میں دیا تھا اور جس میں انہوں نے ملزمان کو بری کر دیا تھا اپیل کی گئی ہے ...

جدید اسمبلی کا ہاؤس لیڈر

نئی دہلی ۱۸ نومبر یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ اس امر کا قطعی فیصلہ ہو گیا ہے کہ نرپندرناتھ سرکار لا ممبر جدید اسمبلی میں ہاؤس کے لیڈر مقرر کئے جائیں گے۔

جعلی نوٹوں کی کثرت

سرکاری ماہرین کی حیرانی

بمبئی ۱۸ نومبر مقدمہ سازش متھیری کے سلسلہ میں جو دھپور گورنمنٹ کی طرف سے عنقریب حیران کن انکشافات ہونے کی توقع ہے۔ پولیس نے اب تک ڈپلیکیٹ مشین برآمد کی ہیں۔ ... ماہرین حیران ہیں اور انہیں جعلی اور اصلی نوٹوں میں کوئی فرق نہیں معلوم ہوتا۔

دس ہزار ٹن کا پاکٹ بک جہاز

برلن ۱۸ نومبر جرمنی نے دس ہزار ٹن کا ایک نیا جنگی جہاز تیار کیا ہے جس کا نام "امیر البحر شیر" رکھا گیا ہے ... جرمنی کی عزت قائم رکھی تھی۔

اخبار آریہ گزٹ سے ایک ہزار کی ضمانت

لاہور ۱۸ نومبر آج بعد دوپہر ایک سب انسپکٹر پولیس دفتر آریہ گزٹ میں گیا اور ایڈیٹر اخبار پریس ایمرجنسی ایکٹ کے تابع ایک نوٹس کی تکمیل کرائی جس میں انہیں کہا گیا کہ وہ دس یوم کے اندر اندر ایک ہزار روپیہ کی ضمانت داخل کرائیں۔ ...

ایرانی سرحد پر جنگ

نئی دہلی ۱۸ نومبر قلات سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایرانی سرحد پر شاہی افواج کا ایک جاں بازی باغی کی جماعت سے مقابلہ ہو گیا جس میں چند سپاہی اور مقامی افسران مارے گئے۔

حکومت ایران نے مزید کمک چابہار روانہ کر دی ہے۔

بھوک ہڑتال ترک کر دی گئی

سلہٹ ۱۸ نومبر ... بھوک ہڑتالیوں کی شکایات کا ازالہ کرنے کی کوشش کی جائیگی۔ آج تمام کے سات بھوک ہڑتالی قیدیوں نے اپنی بھوک ہڑتال ترک کر دی ہے اور کھانا کھا لیا ہے۔

انگریز ملازموں کی سیاسی تحقیقات

دہلی ۱۸ نومبر معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ دہلی کی خفیہ پولیس شہری و فوجی انگریز افسران کے ہندوستانی ملازموں مثلاً بہروں، موٹر ڈرائیوروں، دھوبیوں وغیرہ کے متعلق ان کے چال چلن اور ان کے سیاسی رجحان کی نسبت تحقیقات کر رہی ہے ...

ہندوستان میں مغربی ننگوں کی تقلید

لاہور ۱۸ نومبر معلوم ہوا ہے کہ لائل پور میں تحریک عریان کے حامیوں کی ایک انجمن قائم کی گئی ہے۔ جو عمل آفتابی کی حامی ہے ...

حکومت ہند کے ساتھ اٹلی کا تجارتی معاہدہ

روم ۱۸ نومبر اطالوی حکومت کے تین ارکان ۲۰ نومبر کو دہلی روانہ ہو جائیں گے جہاں وہ حکومت ہند کے ساتھ ایک تجارتی معاہدہ کرنے کے لئے گفت و شنید کریں گے۔

اطالوی حکومت کو امید ہے کہ وہ حکومت ہند کو اٹلی کے تیار سامان از قسم پارچہ و مشینری خریدنے پر آمادہ کر سکے گی۔ اٹلی بدلہ میں ہندوستان کی تمام اشیاء خریدے گا۔ خیال تو یہ ہے کہ تجارتی توازن ہندوستان کے حق میں رہیگا۔

پٹنہ کا ہنگامہ خیز جلسہ

مسٹر نعمان کے خلاف تجویز ملامت

وزیر تعلیم کی پریشانی

گذشتہ اشاعت میں ... کیا گیا تھا اب مفصل کارروائی موصول ہوئی ہے جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

مسٹر نعمان صاحب (پٹنہ، چھوٹا ناگپور اور اڑیسہ ڈویژن سے امارت شرعیہ کے ٹکٹ پر اسمبلی کے امیدوار کھڑے ہوئے تھے اور بلا مقابلہ منتخب ہو جانے کے بعد انہوں نے استعفا دیدیا۔ ان کی اس غدارانہ روش سے صوبہ کے عام مسلمانوں میں نفرت کے جذبات پیدا ہو رہے تھے۔

مسٹر نعمان صاحب کی اس روش کی ذمہ داری بعض اصحاب پر بھی عائد کی جاتی تھی جس میں مسٹر سید عبدالعزیز وزیر تعلیم کا نام بھی لیا جاتا تھا۔

پٹنہ کے چند مقتدر مسلمانوں نے مسٹر نعمان صاحب کی اس روش پر اظہار خیال کرنے کے لئے ۹ نومبر کو ایک جلسہ طلب کیا تھا۔ چنانچہ ۹ نومبر کو تین بجے دن کے مسٹر محمود صاحب بیرسٹر کے زیر صدارت انجمن اسلامیہ ہال بانکی پور (پٹنہ) میں جلسہ شروع ہوا۔ وزیر تعلیم صاحب کے حامی لوگوں کو ...

... اس شور و ہنگامہ سے وزیر تعلیم سخت پریشان ہو گئے اور ان پر غشی طاری ہو گئی۔

یہ کیفیت دیکھ کر صدر نے جلسہ برخواست کر دیا اور لوگوں کو منتشر ہو جانے کا حکم دیا۔

وزیر تعلیم کو چند اشخاص حفاظت کے ساتھ مجمع سے علیحدہ لے گئے اور آرام کرسی پر لٹا دیا۔

صدر کے علیحدہ ہونے پر مجمع انجمن اسلامیہ ہال کے اندر چلا آیا۔ اور اس نے مولوی عبدالقدوس صاحب وکیل کی صدارت میں جلسہ شروع کر دیا۔ اور نعمان صاحب کے خلاف ملامت اور استعفا کی تجویز منظور کر دی ...

مسٹر سید عبدالعزیز صاحب وزیر تعلیم نے اپنی اور مسٹر نعمان کی صفائی میں تقریر شروع کی ... اور انہوں نے استعفا دیدیا ہے۔

حجاج موٹر کمپنی کا ضروری اعلان

دہلی سے حجاز کو موٹروں کی روانگی

دہلی ۱۸ نومبر ۱۹۳۴ء حجاج موٹر کمپنی کا اعلان ہے کہ موٹروں کے ذریعہ حجاز جانے والے حجاج کے خطوط متواتر موصول ہو رہے ہیں ان کے جواب میں قلبی ہے کہ براہ راست ہندوستان سے ایران۔ عراق نیز دیگر ممالک اسلامی سے گذرتے ہوئے اور جملہ مقامات مقدسہ کی زیارت کرتے ہوئے طہران، نجف اشرف، کربلائے معلی، مدائن، کاظمین، بغداد شریف، بیت المقدس نیز خلفائے عباسیہ کی مساجد وغیرہ ملاحظہ کرتے ہوئے روضۂ نبوی پر حاضری ہوگی اور فریضہ حج وغیرہ کی ادائیگی کی جائے گی۔ حجاز سے بیت المقدس آتے ان کی عمر میں سب سے بڑی یادگار ہوگا ...

کمپنی ہذا معتمد اور سہ سالہ تجربہ رکھتی ہے۔ اور ہندوستان میں سب سے زیادہ وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے ...

... خادم الحجاج ناظم مقبول الحق منیجر موٹر کمپنی کوچہ نبی بلی ماران دہلی ...

نوجوانوں میں الحاد پھیلانے والے "علماء"

گیا میں افسوسناک اکھاڑہ بندی

حضرات اہل حدیث اور دیوبندیوں کی مخالفت میں بریلوی علماء کے چار پانچ دنوں تک "شاندار" جلسے ہوتے رہے۔ علمائے دیوبند، فرنگی محل، ندوہ اور مولانا سجاد اور مولانا ابوالکلام آزاد کی شان میں خوب خوب گستاخیاں کی گئیں۔ افسوس۔

حضرات علمائے بریلوی کے "مواعظ حسنہ" کا کیا اثر ہوا ...

قصبہ اجراڑہ میں مسجد کی تعمیر

(مہتمم جامع مسجد قصبہ اجراڑہ ضلع میرٹھ)

محبوب عاشق کے قدموں پر

... ملنے کا پتہ: فضل شاہ عامل گلی راجان دہلی

ضرورت رشتہ

ایک ۲۸ سالہ انگریزی تعلیم یافتہ حنفی المذہب نو مسلم پنجابی نوجوان کے لئے ... ایم۔ احمد معرفت ہیڈ ماسٹر "تائید الاسلام اسکول موانہ" موانہ کلاں ضلع میرٹھ

مصفا خون کی شرطیہ گولیاں

... ملنے کا پتہ: گدڑی انیڈ کو جالندھر شہر (پنجاب)

عورت نے خاوند کو بڑا شرمندہ کیا

... منیجر دواخانہ شفاء الامراض تجارہ (الور) (راجپوتانہ)

P.O. Dawakhana Tijara (Alwar) (Rajputana)

Haryaaram
Ranchpota Bengal

نوجوان افغان

ہفتہ وار اخبار ہر بدھ کو شائع ہوتا ہے

اگر آپ صوبہ سرحد کے سیاسی اور معاشرتی حالات کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں، اگر آپ اہل سرحد کے تمدنی اور اقتصادی حالت سے واقف ہونا چاہتے ہیں، اگر آپ صوبہ سرحد یاغستان اور وسط ایشیا کی خبروں سے دلچسپی رکھتے ہیں، اگر آپ سرحدی قبائل، افغانستان، ریاست، رؤسا اور خوانین کی خاندانی تواریخ پڑھنے کا شوق رکھتے ہیں تو صوبہ سرحد کا کثیر الاشاعت ہر دلعزیز ہفتہ وار اخبار "نوجوان افغان" پڑھیے جو ہر شنبہ کو پابندی وقت سے نہایت آب و تاب کے ساتھ خان محمد سرور خان بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی (علیگ) ... کی سرپرستی میں ... شائع ہوتا ہے ... سالانہ صرف چار روپے ... (نمونہ مفت) المشتہر: تاج محمد خان طاہر مہتمم نوجوان افغان ...

یداللہ علی الجماعۃ

تارکا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی - یوم شنبہ ۱۶ ر شعبان المعظم ۱۳۵۳ ہجری - مطابق ۲۴ ر نومبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۸

معاصرین کے افکار و آراء

دیہاتی پروگرام

ہندوستان میں گاؤں کی آبادی زیادہ ہے۔ بلکہ صحیح یہ ہے کہ یہی آبادی ہمارے ملک کی روح ... دیہاتی آبادی کو حقیقی ہندوستان سے تعبیر کیا جا سکتا ہے ...

مسلمانوں کی رائے عامہ

آنے والی جنگ کو روکو

ایک نو مسلم کا انتخاب

اسمبلی کی لیڈری

(احسان)

فولاد کا جہنمی سپاہی

مصنوعی انسانوں کے ہاتوں دنیا برباد ہوگی

آئندہ جنگ کی قوت فرانسیسی انجنیروں کے ہاتھ میں

دنیا کو آئندہ جنگ سے بچانا چاہتے ہیں، اور یہ کہ ہولناک آلات حرب ہم صرف اس لئے تیار ہے ہیں کہ جنگ کے خواہشمندوں کو اپنی خواہش پوری کرنے کی جرأت نہ ہو سکے۔

اس سلسلہ میں فرانس سب پر بازی لیجانا چاہتا ہے چنانچہ فرانسیسی فوج کے ایک سائنس دان ... نے ایک ایسی جنگی ایجاد کی ...

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو غور سے دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہوگئی اور اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ جتنے مذاہب ہیں وہ سب باطل اور صراط مستقیم سے بھٹکا دینے والے ہیں۔ جب عیسائیوں کو اس کی خبر ہوئی تو تمام پادریوں نے مل کر اس لڑکی پر بے شمار مظالم ڈھائے اور اس قدر ریاں گداز اور صبر آزما مصائب میں اسے مبتلا کیا کہ دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے مگر وہ لڑکی اسلام پر ثابت قدم رہی اور اس نے آخر تمام پادریوں کی ایک شاندار مجلس میں اسلام کی حقانیت پر ایک بصیرت افروز مناظرہ کیا۔ فضیلت اسلام اور رد عیسائیت کے حق میں قدر دلائل ممکن تھے وہ ... ملنے کا پتہ:- منیجر "الجمعیۃ" دہلی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol XX No 37 DELHI TUSEDAY NOVEMBER 20 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

پادری کی لڑکی قبول اسلام ... قیمت فی جلد ... علاوہ محصول ڈاک منیجر الجمعیۃ دہلی

بے عمل پیر اور ان کے اندھے مرید

ایک عالم دین کا اعلان حق

یہاں ... جماعت علی شاہ صاحب ... بیس سال سے آتے ہیں مگر اس مرتبہ ... کو جو تعصب ... نے اہل میسور اور پیر صاحب کیلئے ایک یادگار رہے گی۔ واقعہ یہ ہے کہ میسور میں پیر صاحب کی زیر صدارت کسی مدرسہ کا جلسہ سالانہ ... مقرر تھا۔ ڈھائی بجے سے شروع ہوا۔ پانچ بجے عصر کی نماز کا وقت تھا ... اذان ہوتے ہی پیر صاحب جلسہ کی کارروائی کو موقوف کر کے بعد نماز ...

یہ باتیں مولانا صاحب نے ... "میری اس وقت کی خاموشی فتنہ و فساد کو دبنے کی غرض سے تھی ورنہ حق بات کہنے سے دنیا کی کوئی طاقت مجھے روک نہیں سکتی۔ اگر پیر صاحب میں کچھ بھی ہمت ہے تو میرے ساتھ مناظرہ کریں ..."

(سیکریٹری مجلس احرار رہتک)

ریاست جیند میں ہندوؤں کا ایک تازہ کرشمہ

مسجد کو آگ لگادی گئی

لئے ان کی جرأت روز بروز بڑھتی جاتی ہے جیند کے مسلمان مجبور و بیکس ہیں غریب ہیں ان کی حالت دیکھ کر ... کا کلیجہ پانی ہو جاتا ہے ... شعائر اسلام کی بے حرمتی صرف جیند کے مسلمانوں ہی سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ تمام عالم اسلام اسکو گوارا نہیں کر سکتا۔ اس بنا پر ...

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں کاغذ سفید ولایتی ... دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب ... دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا با محاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ... موضح القرآن ... تمام احکام قرآن و مسائل ...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت خاص رعایت خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدئے

روہیلکھنڈ کے بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانحعمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں۔

جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

... یہ معرکۃ الآرا تصنیف جس میں آنریبل سر ... پریسیڈنٹ یو۔پی کونسل کا ...

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھایئے

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی، علمی، اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

ملنے کا پتہ:- منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

جاپان کی سیاسی، حرفتی اور معاشرتی زندگی

وہ ملک جس سے یورپ لرزہ براندام ہے
لاکھوں کی تعداد میں شائع ہونے والے اخبارات
جاپان کا نیشنلزم ۔ اسلام کی جدید تحریک

جاپان میں ارباب تعلیم کا موٹو تعلیم وطن پروری کے ساتھ ہے۔ ابتدائی و ثانوی تعلیم میں اس بات کا خاص لحاظ رکھا جاتا ہے کہ بچوں کے دماغ میں وطن پرستی اور خودداری کی اہمیت جاگزیں کرائی جائے چنانچہ اس مقصد کے لئے فلموں سے بھی کام لیا جاتا ہے اور ان لوگوں کے کارنامے دکھائے جاتے ہیں جو کسی نہ کسی حیثیت سے جاپانی سیاست میں امتیاز رکھتے ہیں۔ ٹوکیو میں لیتھیا پارک کے اندر عورتوں کو خانگی اور معاشرتی زندگی کی تعلیم دینے کی غرض سے ایک عظیم الشان عمارت تعمیر کی جا رہی ہے۔ اس عمارت میں متعدد ہال ہوں گے جن میں خانگی تربیت کے تمام پہلو خواتین کے سامنے رکھے جائیں گے۔ ایک ہال میں مطالعہ کے لئے کتب خانہ ہوگا۔ بچوں کے کمرے علیحدہ ہوں گے۔

اس چشمہ پر بیٹھ کر پانی نوش کیا تھا۔

جاپان کے کتب خانے

جاپان کے ہر چھوٹے بڑے شہر میں بے شمار کتب خانے ہیں۔ جاپانی زبان کی لاکھوں کتابیں صرف ٹوکیو کی لائبریری میں جمع ہیں۔ انگریزی، فارسی، عربی، چینی، فرانسیسی، جرمنی، اسپینی غرض ہر زبان کا لٹریچر جاپانی کتب خانوں میں موجود ہے۔ چونکہ جاپانی مسلمان عربی زبان سے کم واقف ہوتے ہیں اس لئے وہ کتب خانوں کی عربی کتابوں سے خاطر خواہ استفادہ کرتے ہیں۔ ایک سو سے زائد مسلمانوں کی درخواست پر ٹوکیو کے محکمہ تعلیم نے مصر سے کئی ہزار عربی کتابیں منگائی ہیں۔ یہ سن کر تعجب ہوگا کہ اوکاسا کے کتب خانہ میں فتح الباری شرح صحیح بخاری (مصنفہ علامہ ابن حجر عسقلانی) کا ایک ناتمام اور غیر مکمل جاپانی ترجمہ کا قلمی مسودہ محفوظ رکھا ہے اور سوائے خاص علماء کے وہ اور کسی کو نہیں دکھایا جاتا۔ یہ ترجمہ کسی جاپانی یا چینی عالم نے اسی سال پہلے کیا تھا جو شاید مترجم کی وفات ہو جانے کے باعث پورا نہ ہو سکا۔

عیسائی مشنریوں کا حشر

[illegible]

جاپانی لڑکیاں

[illegible]

جاپانی اخبارات

[illegible]

اسلام اور جاپان

[illegible]

نپن یا جاپان؟

جاپان میں قومیت کی خصوصاً ترقی پذیر ہے اس کا نتیجہ ہے کہ آج کل یہ تحریک جاری ہے کہ لفظ "جاپان" کا استعمال ممنوع قرار دیا جائے کیونکہ یہ غیر ملکی لفظ یا نام ہے اس کے بجائے حقیقی نام "نپن" کا استعمال ہو۔ تمام اخبار نویس اور مصنف زور دے رہے ہیں۔ اس تحریک کی موافقت اور مخالفت میں پورا زور صرف کیا جا رہا ہے۔ لیکن اکثریت اس طرف ہے کہ جاپان کے بجائے نپن استعمال کیا جائے۔

جاپان کے مختلف مقامات میں عظیم الشان اور قیمتی مندر ہیں جن میں بدھ کے مجسمے اپنی پوری ہیبتناکیوں کے ساتھ نصب ہیں۔ دور دور سے لوگ ان کی زیارت کو آتے ہیں اور مرادیں مانگتے ہیں۔

جاپان میں قومیت

جب سے جاپان میں "قومیت" کی تحریک جاری ہوئی ہے مغربی تہذیب کا زوال شروع ہو گیا ہے۔ جاپان کا ہر باشندہ خواہ امیر ہو یا غریب مغربی تہذیب کو دھوکا اور فریب سمجھتا ہے۔ شاہ جاپان "میکاڈو" کو منصب اجتہاد و امامت بھی حاصل ہے اور تمام مذہبی امور کا فیصلہ ان ہی کی عدالت سے صادر ہوتا ہے۔ شاہ جاپان ہر ہفتہ کسی بدھ مندر میں تشریف لے جاتے ہیں اور اس پانی کو استعمال کرتے ہیں جو بطور تبرک ہزاروں برس سے چلا آ رہا ہے۔ یہ پانی ایک سوت سے نکلتا ہے۔ خیال ہے کہ مہاتما بدھ نے

ترکی میں وطنی دفاع کا ہمہ گیر جذبہ
رعایا کی طرف سے بحری اور ہوائی جہازات کا ہدیہ

ترکی میں وطنی دفاع کے لئے بحری و ہوائی جہازات کا ہدیہ پیش کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ [illegible] ایک ہوائی جہاز خرید کر ترکی حکومت کو ہدیہ کیا ہے۔ اسی طرح آستانہ کے مختلف مدارس کے طلباء نے بھی طیاروں کے لئے اپنے مصارف میں سے معقول رقم جمع کی ہے اور طلباء مدارس و دیہات میں پھر کر طیاروں کے لئے چندہ جمع کر رہے ہیں۔

(یہ زندہ قوموں کے بچوں کا حال ہے۔ ہندوستان کے مسلمان بچوں کو آتش بازی اور پتنگ بازی سے فرصت کہاں کہ وہ کوئی تعمیری کام کریں یا ان کے والدین ان میں اس قسم کی روح پھونکیں)

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

سرمہ نمبر ۱ ۔ آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا، پلکوں سے پانی رہنے کیلئے خصوصاً بے حد مفید ہے۔ اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ امراض کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ جن لوگوں کو کسی قسم کا مرض نہیں ہے وہ بھی اس کا استعمال کر کے اپنی آنکھوں کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ان کی آنکھوں کو کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا۔

سرمہ نمبر ۲ ۔ یہ سرمہ بھی ملکی طرح تمام امراض چشم سوائے رو بالا اور پلکوں کے گرنے کیلئے مفید ہے۔ [illegible]

(مولانا) نور الدین بہاری، معرفت جمعیتہ علمائے ہند ۔ دہلی

مرآۃ المثنوی

مرتبہ
قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے
رکن دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ

مثنوی شریف کا یہ جامع و بے نظیر خلاصہ ہے جس سے مثنوی شریف کی تمام پیچیدگیاں رفع ہو گئی ہیں۔ کتاب کی کیفیت اور نمونے کے صفحات کا ایک رسالہ مرتب کر دیا گیا ہے۔ براہ مہربانی اپنے پتہ سے مطلع فرمائیے کہ رسالہ ہدیۃً ارسال خدمت کیا جائے۔

ملنے کا پتہ
دائرۃ الادب، حیدرگوڑہ، حیدرآباد دکن

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

شاہ افغانستان کو شاہ کابل کا تحفہ
دو اسلامی حکومتوں میں مودت و اتحاد

قارئین کرام مشہد میں اعلیٰ حضرت شاہ ایران کی تشریف آوری کا حال معلوم کر چکے ہوں گے۔ اب معاصر "اصلاح" کابل سے معلوم ہوا کہ شاہ ایران سے ملاقات کرنے کی غرض سے دربار کابل سے جو نمائندے روانہ کئے گئے تھے ان کے ہمراہ آقائے [illegible] خان اسفندیاری سفیر ایران متعینہ کابل بھی مشہد تشریف لے گئے تھے۔ مشہد سے مراجعت کے وقت اعلیٰ حضرت شاہ ایران نے شاہ افغانستان کی خدمت میں پیش کرنے کیلئے ایک تحریر اور ایک مرصع تلوار سفیر ایران کی معرفت ارسال کی تھی۔ چنانچہ گزشتہ ہفتہ سفیر کبیر ایران کو قصر دلکشا کابل میں اعلیٰ حضرت ہمایونی کی خدمت میں شرفیابی کا موقعہ دیا گیا جس وقت سفیر ایران شاہ افغانستان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے شاہ ایران کا ہدیہ مکتوب اور مرصع تلوار ان کی خدمت میں پیش کر دیا۔

محمد ہاشم نے صدر اعظم فرانس کے نام تعزیتی برقیہ ارسال کر کے حکومت کی طرف سے اس حادثہ پر افسوس کا اظہار فرمایا ہے۔ اس کے جواب میں صدر اعظم فرانس نے بھی برقیہ ارسال کیا ہے جس میں حکومت افغانستان کی اس ہمدردی کا مناسب الفاظ میں شکریہ ادا کیا گیا ہے۔

بغداد کی ایک معمر ترین عورت
۱۵۵ برس کی عمر میں صرف موت کی خواہش

بغداد کی ایک خاتون "مستلو جکا" دنیا میں معمر ترین عورت ہے۔ اس نے قدرت کی طرف سے ۱۵۵ برس کی عمر پائی ہے۔ مگر باوجود خواہش کی موت کا فرشتہ اس کے قریب تک نہیں آتا۔ اس کا قول ہے کہ اس کی تمام زندگی بے اطمینانی اور پریشانی میں گزری ہے۔ اس عمر میں آ کر اب اس کی ایک ہی خواہش ہے یعنی موت لیکن وہ نہیں آتی۔ سچ ہے کہ انسان نہ اپنی خوشی سے آتا ہے اور نہ اپنی خوشی سے جاتا ہے!

۱۲۰ سال پہلے وہ سات بچوں کی ماں تھی لیکن وہ سب کے سب مر چکے ہیں۔ اب یہ بوڑھی عورت یوگوسلیویا کے ایک پہاڑی علاقہ "ہے واشا" میں بقیہ زندگی کے ایام گزار رہی ہے۔ اس خاتون کی صحت اس عمر میں بھی قابل رشک ہے۔ اس کا معدہ بدستور اپنے کام میں مشغول ہے اور پیٹ میں درد کی کوئی رتی نہیں اٹھتی۔ اس نے موجودہ زمانہ کی لڑکیوں پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ "جب میں چھوٹی لڑکی تھی تو میں روزانہ ایک سو بکریوں کا دودھ پی جایا کرتی تھی لیکن موجودہ زمانہ کی لڑکیاں شاید میں بکریوں کا دودھ بھی مشکل سے پی سکیں"۔

جس پہاڑی گاؤں میں یہ عورت رہتی ہے اس کی کل آبادی تقریباً اسی کی اولاد ہے۔ اور موجودہ نسل اس کی پہلی اولاد کی پانچویں نسل ہے!

جزائر فلپائن کے مسلمانوں کا مطالبہ
حرام کاری بہتر ہے یا شرعی تعدد ازدواج؟

منیلا (جزائر فلپائن) کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہاں کے مسلمانوں نے حکومت سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ فلپائن کی پارلیمنٹ میں جو مسودہ قانون پیش ہونے والا ہے اس میں ایک دفعہ ایسی مقرر کی جائے جس کی رو سے مسلمان چار عورتوں تک سے شادی کر سکیں کیونکہ شرعی طور پر چار عورتوں سے نکاح کرنا موجودہ صورت حال سے کہیں بہتر ہے جس میں ایک منکوحہ عورت کے علاوہ لوگوں نے غیر عورتوں سے ناجائز تعلقات قائم کر رکھے ہیں۔ اگر متعدد عورتوں سے ناجائز تعلقات رکھنے خلاف قانون نہیں ہیں تو جائز اور شرعی طور پر محدود چار عورتوں سے جائز تعلق رکھنا بدرجہ اولیٰ بہتر اور قانون کے مطابق ہونے چاہئیں۔

موٹر سازی کی صنعت کو ترقی

سال رواں میں موٹروں کی تعداد بہت زیادہ بڑھ گئی ہے اور انگلستان کے کارخانوں میں رات دن کام ہو رہا ہے۔ سال رواں کے ابتدائی نو ماہ میں موٹروں کی تعداد سال گزشتہ کی نسبت ۳۰ فیصدی زیادہ رہی ہے۔ کارخانوں میں مزدوروں کو فرصت نہیں ہے اور ہر روز زیادہ سے زیادہ موٹریں تیار کی جا رہی ہیں۔ توقع ہے کہ ۱۹۳۴ء میں موٹروں کی صنعت کو اور بھی زیادہ ترقی حاصل ہوگی۔

عراق کے مدارس میں بہائی مذہب کے معلمین

جریدہ "الہدایۃ" سے معلوم ہوا کہ عراق کے مدارس میں بہائی مذہب کے معلم اور معلمات مدتوں سے عرب طلباء کو درس دے رہے ہیں۔ مدارس اسلامیہ میں یہ لوگ علی الاعلان عربوں پر طعن و تشنیع کرتے ہیں اور بہائی مذہب کی اشاعت [illegible]

نجران اور عراق کے درمیان لاسلکی کی تکمیل
تجربہ کے طور پر پہلی سرکاری گفتگو

گزشتہ جمعرات کو نجران اور عراق کے درمیان لاسلکی کی تکمیل ہو گئی اور ریاض اور بصرہ کے درمیان جو تجربہ کیا گیا وہ اطمینان بخش ثابت ہوا۔ لاسلکی پر سب سے پہلا تجربہ یوسف یاسین سکرٹری جلالۃ الملک سلطان ابن سعود اور نوری پاشا السعید وزیر خارجہ عراق کے مبارک ہاتھوں سے عمل میں آیا۔ اور ان دونوں سرکاری افسروں نے لاسلکی کے ذریعہ ابتدائی گفتگو کی۔ یوسف یاسین نے اس لاسلکی کے ذریعہ وزیر خارجہ عراق کو مندرجہ ذیل پیغام دیا:

بصرہ اور ریاض کے درمیان لاسلکی تجربہ کامیاب ثابت ہوا۔ اس کیلئے میں جناب کی خدمت میں ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کرتا ہوں اور متوقع ہوں کہ لاسلکی کے ذریعہ مخابرات کا سلسلہ قیام امن اور اتحاد و اتفاق کا باعث ہوگا۔

(یوسف یاسین)

نوری پاشا وزیر خارجہ نے بھی لاسلکی کے ذریعہ اس کا مندرجہ ذیل جواب دیا:

لاسلکی تجربہ کی کامیابی سے جناب نے جو تہنیت پیش فرمائی ہے اس کے لئے میں شکر گزار ہوں اور امید کرتا ہوں کہ لاسلکی کا قیام عراق اور حجاز کے درمیان مزید اتفاق اور منفعت کا باعث ہوگا۔

(نوری سعید وزیر خارجہ عراق)

جرمنی میں مردوں کو آختہ کرنے کی تحریک
۳۱۷ اشخاص "مردمی" سے محروم کر دیئے گئے

برلن میونسپلٹی کے سرکاری ڈاکٹر نے ایک رپورٹ شائع کی ہے جس میں مذکور ہے کہ جرمنی میں اس وقت تک ۳۱۷ اشخاص کو نامرد بنا دیا گیا ہے۔ اب صرف برلن میں [illegible] سے زائد اشخاص کی طرف سے عمل تعقیم (نامرد بنانے) کے لئے درخواستیں آ چکی ہیں جن میں ۱۹۰ اشخاص نے اپنی خوشی سے رضاکارانہ طور پر نامرد بننا قبول کیا ہے۔

جرمنی نے اس عمل کی رو سے موروثی بیماریوں کو فنا کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ ڈاکٹر دالبم کا خیال ہے کہ اس طریقہ سے پچاس سال کے اندر اندر تمام جرمنی موروثی بیماریوں سے پاک و صاف ہو جائے گا۔

نامرد بنانے کا یہ عمل جرمنی عورتوں اور مردوں دونوں پر جاری کیا گیا ہے۔ عمل تعقیم کے ذریعہ عورتوں کا رحم نکال دیا جاتا ہے اور مردوں کو آختہ یا خصی بنا دیا جاتا ہے۔ (اللہم نعوذ بک)

حکومت فرانس سے حکومت افغانستان کی ہمدردی

[illegible]

افسانہ

بہار و خزاں

ناز و نعمت میں پلی ہوئی خاتون
یاس و ناامیدی کے لمحات
مصائب و آلام میں تبسم کی جھلک
(۲۳)

اب دونوں نماز سے فارغ ہوئے۔ خیر النساء نے قرآن مجید کی تلاوت شروع کر دی۔ میاں اختر نوتوں کو [illegible] حالت [illegible] اختر کی حالت بالکل خراب ہو چکی تھی اور اس کے پاس چار پیسے بھی نہ تھے کہ ان کی مرمت کرا لیتا۔ خیر النساء تلاوت قرآن مجید سے فارغ ہو گئی اور خاموشی سے چارپائی پر جا بیٹھی۔ وہ بہت متفکر تھی۔ ایک خیال آتا تھا دوسرا جاتا تھا۔ دفعتاً ہوشیار ہو کر اس کے منہ سے نکلا "اگر وہ کلو نہ ہو تو ہی چلتا تو کیا اچھا تھا" پھر کہا "مگر وہ تو مدت ہوئی کہ گم ہو گیا"۔

[illegible]

یہاں اختر نے ایک دوست کے گھر جا کر اور خودداری کو بالائے طاق رکھ کر ناشتہ کیا مگر دوست سے کچھ نہ کہہ سکا۔ وہ شہر کے کئی دوستوں سے ملنے جلدی جا کر ملا مگر ملاقات کے وقت اس کی زبان گنگ ہو گئی اور وہ کوئی سوال نہ کر سکا۔ وہ ہر بار طبیعت کو مجبور کر کے اور زبردستی دلیر بن کر دوستوں کے پاس جاتا ہے اور یہ ارادہ کر کے جاتا ہے کہ وہاں جا کر ضرور سوال کرے گا یا انھیں ایسے دوستوں سے جنہوں نے اس کی جائداد اور نقد روپیہ کو پانی کی طرح بہایا اور اس کو برباد کر کے چھوڑا، مگر جب کبھی ہمت کر کے اختر کسی بے تکلف دوست کے پاس گیا وہاں جا کر گونگا بن گیا۔ دنیا کی باتیں کر کے جب حرف مطلب کیلئے ارادہ کرتا ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا کسی نے زبان پکڑ لی اور جو ہر ہمت پر قبضہ کر لیا۔ آخر جب وہ در در گھومنے کے بعد تھک گیا تو شاہ جی کے قبرستان میں (جو راستہ میں پڑتا تھا) ایک شکستہ قبر پر مایوس ہو کر بیٹھ گیا اور دل میں سوچنے لگا کہ غریب خیر النساء کیلئے کہاں سے اور کیا چیز لے چلے۔ وہ بیچاری انتظار کر رہی ہوگی۔ میں تو خیر ناشتہ بھی کر لیا ہے مگر اس کے منہ میں تو چنے کا ایک دانہ بھی نہیں گیا! کاش یہ قبر پھٹ جائے اور [illegible]

[illegible]

لائے ہیں خیر النساء نے وہ چیز جلدی سے کسی برتن میں لی اور پھر سبک ہو کر روٹی پکانے لگی۔ (باقی آئندہ)

ہندوستانی حاجیوں کیلئے چند ضروری ہدایات

بیماریوں سے محفوظ رہنے کا طریقہ
چیچک کا ٹیکہ اور گرم کپڑوں کا استعمال

ہندوستانی عازمان حج کو سفر حج میں مندرجہ ذیل باتوں کا ضرور خیال رکھنا چاہئے:

۱۔ چیچک ۔ سرزمین حجاز میں یہ مرض وبائی ہے اس لئے ان تمام مسافروں پر جو جہاز کا ٹکٹ خریدتے ہیں یہ ضروری پابندی عائد کر دی گئی ہے کہ وہ جہاز پر سوار ہونے سے قبل چیچک کا ٹیکہ لگوائیں۔ اس پابندی پر عمل کرنے سے خاص کر بچوں کے لئے کسی قسم کا گریز نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہ حاجیوں کے مفاد کے لئے ہے۔ اگر اس مفید مشورے پر کاربند نہ ہونے سے خاندان کا ایک فرد بھی چیچک میں گرفتار ہوتا ہے، تو وہ تمام خاندان کے لئے ایک عظیم خطرہ ثابت ہوتا ہے۔ اور بعد میں بہت مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

۲۔ ہیضہ کا ٹیکہ

[illegible]

ہیضہ، پیچش اور اسہال سے بچنے کیلئے ہر قسم کے پانی کو استعمال سے پہلے خوب کھولا لینا چاہئے۔ یا اس میں ہر بالٹی پیچھے دو دو دانے پوٹاش پرمیگنٹ کے ڈال لینے چاہئیں، اور پانی کی گھڑیا یا بالٹی کو تھوڑی دیر تک ساکن رکھنا چاہئے تاکہ پوٹاش نیچے بیٹھ جائے۔

کھانے میں احتیاط

۴۔ کھانا ۔ تمام سبزیاں اور ترکاریاں پکا کر کھانی چاہئیں۔ گوشت کا استعمال کم کرنا چاہئے۔ خاص کر کمزور معدے والوں کیلئے کھانے میں اعتدال لازم ہے۔ ہر شخص کو اس کی احتیاط کرنی چاہئے کہ قبض نہ ہو۔ دن میں کم از کم ایک مرتبہ پاخانے ضرور جانا چاہئے۔

۵۔ دودھ ۔ جدہ میں کچا دودھ بکتا ہے۔ استعمال کرنے سے پہلے اسے خوب گرم کر لینا چاہئے۔

۶۔ دہی کا استعمال بعض اطراف ہند میں کثرت سے ہوتا ہے۔ سعودیہ میں اس کا استعمال موسم سرما میں مفید نہیں ہوتا۔ اور اسہال کا احتمال رہتا ہے۔ لیکن مکے کی خشک آب و ہوا میں یہ صحت کیلئے بہت مفید ہے۔

کونین کا استعمال

۷۔ ملیریا ۔ یہ بیماری بہت عام ہے۔ اس لئے اس کی طرف سے بہت احتیاط ہونی چاہئے۔ دوران سفر میں ہر حاجی کو کونین کا استعمال رکھنا چاہئے۔

[illegible]

جس سے زکام، کھانسی یا گلے کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ حاجیوں کو چاہئے کہ پانی میں تھوڑا سا نمک ملا کر غرارہ کیا کریں تاکہ گلا وغیرہ صاف ہو جائے۔ روزمرہ نہانا بھی مفید ہے۔

ہر قسم کا ڈاکٹری مشورہ اور ادویات بالکل مفت ان شفاخانوں سے مل سکتی ہیں جو حکومت ہند کی طرف سے جدہ اور مکہ معظمہ وغیرہ میں قائم ہیں۔

یوپی کونسل میں مسلم ارکان کا کارنامہ
سرمالکم ہیلی کے ہاتھ پر ناچنے والے جوابدیں
(از خان بہادر حاجی بشیر الدین صاحب ایڈیٹر البشیر)

ہندوستان کے موجودہ قانون سود کی بدولت بہت سے راجپوتوں اور دیگر ہندوؤں کی جائدادیں ان سے نکل کر مہاجنوں کے ہاتھوں میں پہنچ گئیں۔ مسلمانوں پر جو تباہی آئی وہ سود در سود کے چکر کی بدولت، زمینداروں کی یہ درد ناک حالت دیکھ کر خان بہادر مولوی فصیح الدین صاحب نے ایک تمدنی ۔۔۔ [illegible]

[illegible]

اس وجہ سے یہ ان کا فرض ہے کہ وہ ملک کے اور بالخصوص مسلمانوں کے مفاد کی حفاظت کریں اور کسی معاملے میں مسلمانوں کے مفاد کے خلاف رائے نہ دیں۔

لہٰذا مسلمانوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مذکورہ بالا ممبران سے دریافت کریں کہ آخر انہوں نے مسلمانوں کے مفاد کے خلاف کیوں خان بہادر حافظ فصیح الدین صاحب کے خلاف ووٹ دیا۔

جب جداگانہ انتخاب سے ایسے لوگ ممبر ہو کر آویں جو مسلمانوں کے مفاد کے خلاف کونسل میں ووٹ دیں تو جداگانہ انتخاب سے مسلمانوں کے لئے بجز اس کے کیا نفع ہو سکتا ہے کہ چند مسلمان جو مشترکہ انتخاب میں کسی طرح کامیاب نہیں ہو سکتے وہ کونسلوں میں آسانی کے ساتھ پہنچ جائیں۔

ہم جداگانہ انتخاب کے صرف اس وجہ سے مخالف ہیں کہ اس کی وجہ سے زیادہ تعداد ایسے مسلمانوں کی کونسلوں میں پہنچتی ہے جن کو یا تو کسی قسم کی قابلیت نہیں ہوتی اور بوجہ عدم قابلیت کے ان کی ذات بجائے فائدے کے قوم کے لئے نقصان کا باعث ہوتی ہے، یا وہ ذاتی اغراض کی بدولت قومی مفاد کو قربان کر دیتے ہیں۔

اگر مخلوط انتخاب کی حالت میں مذکورہ بالا مسلمان خان بہادر صاحب کی ترمیم کے خلاف رائے دیتے تو جداگانہ انتخاب کے حامی یہ عذر کر سکتے تھے کہ یہ نتیجہ ہے مخلوط انتخاب کا۔ لیکن جب کہ مسلمانوں کے مفاد کے خلاف جداگانہ انتخاب سے ممبر ہونے والوں نے اپنی رائے خان بہادر مولوی فصیح الدین صاحب کی ترمیم کے خلاف دی ہے تو جداگانہ انتخاب کے حامیوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اس معاملہ کو صاف کریں۔

سرکاری افسران کی غیر جانبداری کا پول کھل گیا
رفیع احمد قدوائی کا حیرت انگیز بیان

الہ آباد ۱۹ نومبر ۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی کانگریسی لیڈر نے ایک حیرت انگیز انکشاف کیا ہے کہ اعلیٰ سرکاری افسر نے کس طور پر اسمبلی کے ایک امیدوار کے حق میں کنویسنگ کی۔

مسٹر قدوائی کا بیان ہے کہ جب مسٹر یوسف امام کے انتخاب کے سلسلہ میں ۵ نومبر ۱۹۳۳ء کو گورکھپور گیا اور پھر سب سے پہلے جو بات بتلائی گئی وہ یہ تھی کہ گورنر سے لے کر چھوٹے سے چھوٹے سرکاری ملازم تک ڈاکٹر ضیاء الدین کے [illegible]

[illegible]

لبرل حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ کانگریسی کارکنوں کو انتخاب اسمبلی میں اپنی کامیابی سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اور اسمبلی میں پہنچ کر حکومت کو یہ بتا دینا چاہئے کہ جب ان کی مرضی کے مطابق وائٹ پیپر میں ترمیم نہیں کی جائے گی تو جدید آئین پر کامیابی کے ساتھ عملدرآمد کا کوئی امکان نہیں ہے۔

لبرلوں کا خیال ہے کہ کانگریسی کارکنوں کی اس کارروائی سے وائٹ پیپر پر بہت گہرا اثر پڑے گا اور اس سے نا امیدی میں لبرلوں کے ہاتھ مضبوط ہو جائیں گے۔ [illegible]

انڈیپنڈنٹ حلقوں میں بھی یہ کہا جاتا ہے کہ جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کے بارے میں کانگریسی لیڈروں نے جو مشورہ دیا ہے اس سے کوئی سود مند نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ کانگریس کو یہ اچھی طرح واضح کر دینا چاہئے کہ وہ جدید اصلاحات کی جانب کیا رویہ اختیار کرے گی۔ وہ یہ بھی توقع کرتے ہیں کہ کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کی آئندہ میٹنگ اس معاملہ میں صحیح رہنمائی کرے گی۔

"کانگریس وائٹ پیپر کو نامنظور نہ کرے"
حکومت پر لبرلوں کا پختہ اعتقاد

بمبئی ۲۰ نومبر ۔ جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کی جانب کانگریسی کارکنوں کو کیا رویہ اختیار کرنا چاہئے۔ اس کے بارے میں سردار ولبھ بھائی پٹیل اور مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے جو مشورہ دیا ہے اس کے خلاف لبرل حلقوں میں یہ کہا جاتا ہے کہ رپورٹ کے بارے میں اپنا فیصلہ دینے سے قبل اس کی اشاعت کا ہی انتظار کرنا چاہئے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ کانگریس کیلئے عقلمندی اسی میں ہے کہ وہ وائٹ پیپر کو نامنظور کرنے پر مصر نہ رہے جو کہ موجودہ صورت حالات کے ماتحت ناممکن ہے بلکہ اس کے نقائص بتلانے کی کوشش کرے اور وضاحت کے ساتھ اپنے مطالبات پیش کرے تاکہ اس میں ان کے مطابق ترمیم ہو سکے۔

پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ اور کانگریس
مسٹر پٹیل اور بھولا بھائی ڈیسائی کا بیان

بمبئی ۲۰ نومبر ۔ مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ حال میں شائع ہونے والی ہے۔ اس بارے میں مختلف حلقوں سے یہ سوالات ہوئے کہ اس رپورٹ کی جانب کانگریسیوں کا کیا رویہ ہونا چاہئے۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل اور بھولا بھائی ڈیسائی نے اس بارے میں ایک مشترکہ بیان شائع کیا ہے جس میں یہ مشورہ دیا گیا ہے:

"وائٹ پیپر کے بارے میں مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی جو رپورٹ عنقریب شائع ہونے والی ہے اس پر کانگریس کا فیصلہ اور ہدایت بلکہ اب تو یہ کہنا چاہئے کہ ملک کا فیصلہ بالکل صاف اور غیر مبہم ہے اس لئے یہ بات بالکل صاف ہے کہ اس فیصلہ کے بعد کوئی ذمہ دار کانگریسی مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کے بارے میں کچھ زیادہ کہنا نہیں چاہتا کیونکہ مسلمہ طور پر اس رپورٹ میں وائٹ پیپر کی کاٹ چھانٹ کر کے اور بھی بدتر بنا دیا گیا ہے۔ اب اس بارے میں مشترکہ کارروائی کیا کرنا چاہئے۔ یہ بات عنقریب جلد از جلد ورکنگ کمیٹی اور پارلیمنٹری بورڈ سے طے ہو جائے گی۔"

سچا ہمدم و رہبر بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کیلئے دنیا میں سچی خوشی دستیاب کرنے کیلئے آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب کام شاستر بالکل مفت منگا لیں۔

ویدشاستری رجام نگر کاٹھیاواڑ

ہندوستان کی آزادی کو کچلنے والی اور وائٹ پیپر سے بھی بدتر اور رجعت پسندانہ دستاویز

گورنر جنرل اور گورنروں کو ہنگامی اور مطلق العنانہ اختیارات دیدئے گئے

مرکزی آزادی کا التوا۔ تحفظات کا طومار۔ فوج اور مالیات پر قبضہ

بالواسطہ انتخاب کی حمایت۔ وزیر ہند کے ہاتھ میں پولیس اور سول افسروں کا تقرر

مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ شائع ہوگئی

آج مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ شائع ہوگئی ہے جس کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے۔

جوائنٹ سلیکٹ کمیٹی نے اپنی رپورٹ پارلیمنٹ میں پیش کرتے ہوئے اس امداد و اعانت کا اعتراف کیا ہے جو اسے ہندوستانی ڈیلیگیٹوں کے ساتھ بحث و تمحیص کے ذریعہ ملی ہے کمیٹی نے خاص طور پر برطانی ہندوستانی ڈیلیگیٹوں کے ...

جس میں کوئی ایجیٹیو چاہے کوئی ایگزیکٹو گورنمنٹ اس کے سامنے کتنی ہی جوابدہ کیوں نہ ہو ایگزیکٹو گورنمنٹ (کابینہ) کے ساتھ شریک نہیں ہوسکتی۔ گزشتہ میں برطانی پارلیمنٹ اور حکومت ہند کے درمیان جو تعلقات رہے ہیں ان میں بھی اس اصول کا لحاظ رکھا گیا ہے اور قانون وامن کے شعبہ میں ...

کوشش ہوسکتی ہے جب فیڈریشن میں شمولیت سے پہلے انہیں یہ یقین دلایا جائے کہ فیڈریشن کی پالیسی کے مرتب کرنے میں ان کی حقیقی آواز ہوگی اگر ریاستوں کو ان کے اندرونی معاملات میں موجودہ حکومت ہند کی مداخلت سے کوفت ہوتی ہے تو ان کے معاملات میں ایسے وزراء کی مداخلت سے جو خالص برطانی ہند کے رائے دہندگان کے سامنے ذمہ دار ہوں ضروری تصادم پیدا ہوجائیگا۔

کمیٹی کا ساتھ ہی کمیشن کے اس خیال سے اتفاق ہے کہ صرف برطانی ہندوستان میں ذمہ دارانہ مرکزی حکومت ہندوستان کے آئینی مسئلہ کا حل نہیں ہے کمیٹی کا خیال ہے کہ آل انڈیا فیڈریشن کے فرائض ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ پارلیمنٹ مرکزی ذمہ داری اور مخصوص اختیارات کے درمیان ایسی جگہ خط امتیاز کھینچ سکیگی جس سے ہندوستان کے مسئلہ کا قابل عمل تصفیہ ہونے کا قوی امکان پیدا ہوجائے گا۔

ابتدائی حصہ کے آخر میں کمیٹی نے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ ہندوستان کی ترقی سے ...

تحریک دہشت انگیزی

جہاں تک دہشت انگیزی کا تعلق ہے کمیٹی کا خیال ہے کہ گورنر کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ دہشت انگیزی کے خلاف حکومت کی کارروائیوں کا جس حد تک مناسب سمجھے چارج لے سکے۔ کمیٹی کی رائے ہے کہ اگر بنگال میں اصلاحات کے نفاذ تک صورت حالات میں بہتری رونما ہوئی تو ان ہی سے اس اختیار کو استعمال کرنے کی ضرورت محسوس ہوگی۔

حق رائے دہی اور مجالس آئین ساز

کمیٹی نے صوبجاتی کونسلوں کے لئے رائے دہی کے متعلق وائٹ پیپر کی جملہ تجاویز کو جو لوتھیان کمیٹی کی سفارشات پر مبنی ہیں منظور کرلیا ہے۔ ان تجاویز پر عمل درآمد کرنے سے رائے دہندگان کی تعداد ۳ کروڑ ۵۰ لاکھ سے جن میں تین لاکھ پچپن ہزار عورتیں ہیں دو کروڑ نوے لاکھ مردوں اور ساٹھ لاکھ عورتوں تک پہنچ جائیگی اس طرح مردوں اور عورتوں کی تعداد کا تناسب ۳ اور ۱ ہوگا۔ کمیٹی کا یقینا یہ ہے کہ ان تجاویز سے ایک رائے دہندگان کی ایک نمائندہ جماعت پیدا ہو جائیگی۔ کمیٹی نے عورتوں کے ووٹوں کی تعداد بڑھانے کے لئے کچھ تجاویز پیش کی ہیں۔ اگرچہ کمیٹی نے فی الحال بالواسطہ طریقہ انتخاب کو نامنظور کردیا ہے لیکن کمیٹی کی رائے میں یہ ممکن ہے کہ کچھ عرصہ بعد اس کی ضرورت محسوس ہو۔

...

ریاستوں اور برطانی ہند کے نمائندے کے بارے میں وائٹ پیپر میں جو مناسب تجویز کیا گیا ہے کمیٹی نے اس کو منظور کیا ہے۔

(باقی آئندہ)

معذرت

آج اخبار کی آخری کاپی پریس کو جارہی تھی کہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ موصول ہوگئی اسلئے اس ضروری رپورٹ کی اشاعت کی غرض سے آج مقالات افتتاحیہ درج نہیں کئے جاسکے۔ آئندہ انشاء اللہ اس پر مفصل تبصرہ شائع ہوگا۔ (الجمعیۃ)

ضروری گزارش

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا (جو کہ ان کے نام سے پہلے پتہ کے شروع میں لکھا ہوتا ہے) حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

حوادث واحکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:-

ملنسی شیخ سبحان کے یہاں چہارم ہوا اس میں شیخ سبحان نے مولانا عبدالکریم صاحب مقام معروف گنج شہر گیا کے رہنے والے ہیں بلانے کے لئے گیا اور ان سے قل پڑھنے کے لئے لڑکوں کو طلب کیا اور یہ بھی کہا کہ رات میں میلاد شریف خود پڑھنا ہوگا اور ہم بہت غریب اور مصیبت زدہ شخص ہیں۔ آپ کی فیس جو پانچ روپیہ مقرر ہے اس میں کچھ کمی آجائے گی لیکن گاڑی کے لئے تیار ہیں۔ مولانا صاحب نے جواب دیا کہ میرا مدرسہ گورنمنٹی ہے اگر کوئی ہندو انسپکٹر آجائے گا تو میں جھوٹا بنایا جائے گا۔ اور کیا مٹھی بھر چنے پر لڑکے پڑھنے جائیں گے۔ اور ہم کو تو نوکری جانا ہے اس لئے ہم میلاد شریف میں شریک نہیں ہوسکتے اور نہ دعوت قبول کرسکتا۔ لیکن جو ہمارے گھر کے لڑکے ہیں خیر وہ سب جائیں گے مگر مکتب کے لڑکے نہیں جائیں گے۔ آخر ش وہ سب لڑکے چہارم کے دن بروز جمعہ آئے جو چھ کی تعداد میں تھے۔ گاڑی پر سوار ہوکر آئے جس کی قیمت گاڑی بان کو شیخ سبحان نے دیا۔ بعد قرآن خوانی وطعام خوانی کے وہ سب لڑکے کہنے لگے کہ ہمیں گاڑی منگوا دیجئے کیونکہ گاڑی پر آئے ہیں اور گاڑی پر جائیں گے۔ شیخ سبحان نے کہا کہ گاڑی چلی گئی ہے، معاف کیجئے ورنہ میرے کندھے پر بیٹھ کر چلو ہم پہونچا دیں وہ سب لڑکے کہنے لگے کہ اور ہم کبھی تم لوگوں کے یہاں کام پڑنے گا تو نہیں آدیں گے۔ ...

ایک مسلم کو اس پر مجبور کرسکتا ہے کہ وہ لڑکوں کو قل پڑھنے کیلئے کسی کے گھر بھیجے اور نہ بھیجنے کی صورت میں معلم کو ملعون کرنا اور برا کہنا بھی جائز نہیں ہے۔ معلم کو یہ زیبا نہیں ہے کہ لڑکوں کو کسی کے یہاں بھیجے اور ان کو تعلیم میں مشغول رکھے۔ مگر معلم کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ لڑکے بھیجنے پر کوئی فیس وصول کرے اور یہ تفریق بھی جائز نہیں ہے کہ امیروں کے گھر بھیجے اور غریبوں کے گھر نہ بھیجے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

دارالحکومت

مسٹر آصف علی کی کامیابی پر مبارکباد

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کا پیغام تہنیت

مکرمی مسٹر آصف علی صاحب زید لطفہ۔

السلام علیکم۔ آپ کی کامیابی اور شاندار کامیابی کی مسرت انگیز خبر پر میں آپ کو مبارکباد دینا نہیں چاہتا کیونکہ اس کا مقصد "حق حقدار رسید" سے زیادہ نہیں ہے۔ مگر آپ کا حق غصب کرنے کے لئے طاغوتی طاقتیں میدان میں اتری تھیں اُن کے خائب وخاسر رہنے پر آپ کی خدمت میں اور مخلصانہ اور حق پرستانہ مساعی کے کامیاب ہونے پر آپ کے مخلص احباب کی خدمت میں اور حق شناسی اور قومی ووطنی فرض کی ادائیگی پر تمام اہل دہلی اور رائے دہندگان کی خدمت میں پُرخلوص دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ آپ صوبہ دہلی کے باشندوں کی نمائندگی حقانیت و انصاف کے ساتھ کریں گے۔ خدا آپ کے ساتھ ہو اور آپ کی مدد کرے۔

مخلص

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

حکیم محمد مشتاق صاحب کا تبریک نامہ

جناب حکیم سید محمد مشتاق علی صاحب نے مسٹر آصف علی صاحب کے نام ذیل کا پیغام تہنیت ارسال کیا ہے:-

"مکرمی آصف علی صاحب۔ اسمبلی کے انتخاب میں آپ کی کامیابی قوم و ملک اور اس عقیدہ کی کامیابی ہے جس کی آپ نمائندگی کررہے ہیں۔ براہ کرم اپنی شاندار کامیابی پر میری جانب سے مخلصانہ ہدیہ تبریک و تہنیت قبول فرمائیے۔"

"مشاعرہ"

دفتر رسالہ "بائیسکوپ" واقع کٹرہ سید سید ارحاں (نزد نہہ مل) لال کنواں میں بتاریخ ۲۲ نومبر ۱۹۳۴ء بروز پنجشنبہ بوقت ۸ بجے شب ایک بزم مشاعرہ منعقد ہوگی۔ لہذا سخن فہم وسخن سنج حضرات سے بصد تمنا التجا ہے کہ تشریف لاکر ممنون فرمائیں۔ مشاعرہ طرح کی قید سے آزاد ہے گیارہ دشعار سے زیادہ نہ ہوں۔ (ایڈیٹر مالک)

دہلی جامع مسجد میں جلسہ

کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں جمعیۃ علماء صوبہ دہلی کی جانب سے ایک جلسہ مولوی عبدالمجید مرحوم کارکن جمعیۃ علماء ہند دہلی کی ناگہانی وفات پر اظہار تعزیت اور پولیس کے رویہ پہ اظہار خیال کے لئے منعقد کیا جائے گا۔ نیز مرحوم کیلئے دعاء مغفرت کی جائے گی۔

کمسن دلہن نے بوڑھے خاوند کو زہر دیدیا

دہلی ۲۰ نومبر۔ سول ہسپتال سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں ایک ۵۰ سالہ بوڑھا مسمی سکھ لال جسے بے ہوشی کی حالت میں ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا فوت ہوگیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی چندماہ ہوئے ایک کمسن لڑکی کے ساتھ شادی ہوئی تھی۔ اس کی نئی دلہن اسی روز سے جس روز وہ ہسپتال میں داخل ہوا تھا فرار ہے۔ ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ اسے دھتورہ کھلایا گیا تھا۔

اعلان تعطیل

چونکہ شب برات کی تعطیل کے باعث دفتر الجمعیۃ اور جید برقی پریس بند رہے گا اس لئے ۳۰ نومبر کا الجمعیۃ شائع نہ ہوگا اس کے بعد یکم دسمبر کا پرچہ ناظرین کرام کی خدمت میں حاضر ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ صاحبان نوٹ کریں۔ (منیجر)

جرمنی کے ۵۵ لاکھ سپاہی جنگ کیلئے تیار ہیں

فرانس کے فوجی حلقوں میں زبردست خوف وہراس

پیرس ۱۸ر نومبر۔ فرانس کے جنگی بجٹ کی جو رپورٹ شائع ہوئی ہے اس میں اعلان کیا گیا ہے کہ چند روز میں جرمنی کی طاقت اتنی ہوجائے گی جتنی کہ ۱۹۱۴ء میں تھی۔ فرانس نے ۱۹۳۵ء کے جنگی بجٹ کے لئے ۵۸۵ ملین فرانک (۰۰۰،۷۰،۷ پونڈ) کا جدید مطالبہ کیا ہے گذشتہ سال فوجی اخراجات کے لئے ۵۹۴ ملین (ایک ملین دس لاکھ) فرانک منظور ہوچکے ہیں۔ اس میں وہ رقم شامل نہیں ہے جو سرحدی قلعہ بندیوں کے سلسلہ میں منظور ہوچکی ہے۔

رپورٹ میں مذکور ہے کہ چند روز میں جرمنی اپنے ۵۵ لاکھ سپاہی میدان میں لاسکتا ہے جس میں ۷ لاکھ فوج تو مستقل ہے اور ۲۱ لاکھ ریزرو یا محفوظ ہے اور ۲۰ لاکھ پارلیمنٹری اور اسٹارم ٹروپ ہے۔ جرمنی کے پاس اس وقت چار ہزار ہوائی جہاز ہیں اور بڑی تعداد ہوائی جہازوں کی ہے رپورٹ میں مزید مذکور ہے کہ جرمنی میں آتشین اسلحہ اور بندوقوں کی تیاری نہایت زور وشور سے ہورہی ہے۔

ایک مزدور گر کر ہلاک

دہلی ۱۹ر نومبر۔ نتیج پوری کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہاں کارونیشن ہوٹل کی جدید عمارت سے جو زیر تعمیر ہے ایک مزدور مسمی تھپنگا گر کر سخت زخمی ہوا اور ہسپتال جاتے ہوئے راستہ میں ہی فوت ہوگیا۔

انتخابات کے مزید نتائج

انتخابی نتائج کی فہرست صفحہ ۳ پر درج ہے بقیہ نتائج حسب ذیل ہیں:

شمالی مدراس کی مسلم نشست کے لئے مسٹر عمر علی اور مسٹر عبداللطیف فاروقی کھڑے ہوئے تھے جس میں مسٹر عمر علی شاہ کامیاب ہوگئے۔

سندھ میں سیٹھ عبداللہ ہارون۔ نبی بخش اور شیخ عبدالمجید کھڑے ہوئے تھے جس میں سیٹھ عبداللہ ہارون اور نبی بخش کامیاب ہوگئے اور شیخ عبدالمجید ناکام رہے۔

پونہ کے سنٹرل ڈویژن کے مسلم دیہاتی حلقہ سے مسٹر احمد جعفر کامیاب ہوگئے اور ڈاکٹر قاضی احمد دکا نگریسی امیدوار ناکام رہے۔

"آصف علی کی فتح اصول کی فتح ہے"

دہلی ۱۹ر نومبر۔ ڈاکٹر انصاری صدر کانگریس پارلیمنٹری بورڈ نے نمائندہ پریس سے انٹرویوں کے دوران میں انتخابات اسمبلی میں مسٹر آصف علی کی کامیابی کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اس امر پر اظہار استعجاب کیا کہ رئے صاحب نانک چند ملک کے موجودہ رویہ کو ابھی تک سمجھ نہیں سکے انہیں معلوم ہونا چاہئے تھا کہ کانگریس کو ملک کے گوشہ گوشہ میں زبردست حمایت حاصل ہے۔

مزید اظہار خیال کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ مسٹر آصف علی یا کسی دوسرے کانگریسی امیدوار کی کامیابی کو ذاتی فتح نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ اسے ان اصولوں اور پالیسیوں کی فتح سمجھنا چاہئے جن کی کانگریس پابند ہے۔

پنجاب میں کانگریسی امیدواروں کی ناکامی

لاہور ۱۸ر نومبر۔ پنجاب میں انتخابات اسمبلی کے نتائج کے سلسلہ میں ڈاکٹر محمد عالم نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ اس صوبہ سے اسمبلی کے انتخابات کے نتائج سے اور کانگریسی امیدواروں کی شکست سے کسی کو خوش ہونا چاہئے اور نہ مایوس اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس صوبہ کے لوگوں کے دلوں میں کانگریس کی عزت دوسرے صوبوں کے لوگوں کی نسبت کم ہوگئی ہے۔ باہمی تفریق مقامی کانگریسی اصحاب کے باہمی حسد کا نتیجہ ہے۔

کانگریسی ارکان اسمبلی سے واک آؤٹ کرینگے

کانگریسی کارکنوں کی قید کے خلاف احتجاج

الہ آباد ۱۹ر نومبر۔ مسٹر سری پرکاش نے ڈاکٹر انصاری صدر کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے پاس ایک چٹھی بھیجی ہے جس میں انہوں نے یہ تجویز کیا ہے کہ جب بورڈ اس مسئلہ پر غور کرے کہ اس کے امیدوار اسمبلی میں کیا پالیسی اختیار کریں تو وہ پنڈت جواہرلال نہرو اور دیگر کانگریسی کارکنوں کو متواتر جیل میں محبوس رکھنے کے بارے میں اپنے دلی جذبات کے مظاہرہ کے سوال پر بھی غور کرے اور اپنے امیدواروں کو یہ مشورہ دے کہ وہ یا تو مرکزی اسمبلی کے افتتاح کے موقع پر وائسرائے کی تقریر کو سننے سے ہی ایوان اسمبلی سے باہر نکل آئیں اور یا ان کا لیڈر اس موقعہ پر ایک بیان دے۔

درخت سے لاری کی ٹکر

دس اشخاص مجروح

لاہور ۱۸ر نومبر۔ مسافروں سے بھری ہوئی ایک لاری گجرانوالہ سے لاہور آرہی تھی راستہ میں ایک درخت سے اس کی ٹکر ہوگئی جب کہ ایک گاڑی سے بچنے کی کوشش میں کار ڈرائیور کے قابو سے باہر ہوگئی۔

دس اشخاص جن میں چار عورتیں اور ایک بچہ بھی شامل ہیں مجروح ہوئے جن کو ہسپتال پہنچایا گیا۔ ان میں دو کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔

پولیس کی گولیوں سے ایک شخص ہلاک

لائل پور ۱۹ر نومبر۔ ضلع مراد میں پولیس کی ایک جمعیت نے ایک گروہ پر گولیاں چلائیں۔

واقعہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس اغوا کے ایک مقدمہ میں ماخوذ ایک لڑکی کو عدالت سے لیجا رہی تھی کہ ایک مفسد گروہ نے زبردستی لڑکی کو چھیننے کی کوشش کی۔ پولیس نے معاملہ کو بے قابو دیکھ کر گولیاں چلائیں جس سے ایک شخص ہلاک ہوگیا۔

پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کے بعد

صوبجاتی خودمختاری کا اعلان؟

لاہور ۱۸ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کو اس امر سے سخت تشویش لاحق ہورہی ہے کہ جائنٹ سلیکٹ کمیٹی نے چرچل گروپ کے سامنے ہتھیار ڈالدیئے ہیں اور وائٹ پیپر سکیم میں جسے پہلے ہی ہندوستان قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ایسی تبدیلیاں کردی ہیں جو کسی صورت ماڈریٹ سے ماڈریٹ ہندوستانی کو بھی قبول نہیں ہوسکتیں۔ گورنمنٹ نے اس بے چینی کو دور رفع کرنے کا پروگرام بنالیا ہے۔ رپورٹ کی اشاعت کے بعد اس امر کی کوشش کی جائے گی کہ جلد از جلد صوبجاتی خودمختاری کا اعلان کردیا جائے۔

اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ عنقریب ہی کونسلوں کو توڑ دینے کا اعلان ہوجائے گا اور نئے انتخابات کی تیاریاں شروع ہوجائیں گی۔ امید کی جاتی ہے کہ پنجاب کونسل کے جدید انتخابات مارچ ۱۹۳۵ء میں ہوں گے اور اس سلسلہ میں اسی ماہ کے اختتام سے پیشتر ہی حکومت کے اعلان کی توقع ہے۔

عورتوں کے اغوا کے واقعات کا انسداد

خواتین کانفرنس کا مطالبہ

کلکتہ ۱۹ر نومبر۔ آل انڈیا ویمن کانفرنس کی کلکتہ شاخ نے اپنے سالانہ جلسہ کے دوسرے اجلاس میں پاس شدہ ایک ریزولیوشن میں گورنمنٹ پر زور دیا گیا کہ عورتوں کے اغوا کی بڑھتی ہوئی وبا کو روکنے کے لئے خاص قانون بنایا جائے۔ دوسرے ریزولیوشن میں گورنمنٹ سے درخواست کی گئی کہ ایک آل انڈیا کمیشن جس میں زیادہ ممبر غیر سرکاری ہوں۔ مقرر کیا جائے۔ جو کہ اس بات کی تحقیقات کرے کہ عورتوں پر وراثت وغیرہ کے متعلق جو قانونی پابندیاں عائد ہیں وہ کس طرح دور کی جاسکتی ہیں۔ نیز گرل سکولوں کی طالبات کی صحت کا معائنہ لازمی کردیا جائے۔ اور یہ معائنہ باقاعدہ کچھ عرصہ کے بعد ہوا کرے۔

طلباء کی لاری الٹنے سے ایک کی ہلاکت

دہلی ۱۹ر نومبر۔ دہلی رہتک روڈ پر سیتارام پولس چوکی کے نزدیک ایک موٹر لاری کے الٹنے کا حادثہ ہوا ہے رنجت گڑھ سکول کے طلباء اور ماسٹرین کی ایک جماعت ناٹکلوئی میں میچ کھیلنے کے لئے جارہی تھی۔ موٹر ڈرائیور نے ایک دوسری موٹر لاری سے آگے نکلنے کی دھن میں موٹر کو تیز کردیا جس سے موٹر الٹ گئی اور ۱۶ اشخاص کو ضربات آئیں۔ ڈرائیور بھی مجروح ہوا ایک نے ہسپتال پہونچنے سے قبل راہ میں ہی دم توڑدیا تین اشخاص سول ہسپتال دہلی میں داخل کئے گئے ہیں۔ باقی ماندہ اشخاص کا علاج ناٹکلوئی کے شفاخانہ میں کیا گیا۔

مولانا اسمٰعیل غزنوی کی رہائی

بمبئی ۱۹ر نومبر۔ مولانا اسمعیل غزنوی جو عازم حج کی خدمت سے ... بمبئی کے شش ہزار تھے اور جو تین ماہ کی قید پوری کررہے تھے، پرسوں ۸ نومبر کو رہا کردئے جائیں گے دوران قید میں مولانا کے سامنے یہ شرط پیش کی گئی تھی کہ اگر وہ معافی مانگ لیں تو انہیں رہا کیا جاسکتا ہے لیکن انہوں نے اس شرط کو حقارت کے ساتھ ٹھکرادیا۔ ورنہ وہ بہت پہلے رہا ہوچکے ہوتے جرمانہ کی رقم ادا کردی گئی جو تین سو روپیہ تھی۔

ترکی میں کسی کو خطاب نہیں ملے گا

لندن ۱۹ر نومبر۔ اخبار ٹائمس کے نامہ نگار مقیم استنبول کو معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۳۵ء کے شروع سے جب باشندگان ترکی کے خاندانی نام تسلیم کئے جانے کا رواج قائم ہوجائے گا تو پھر سرکاری خطاب "پاشا" "آغا" "آفندی" اور "بے" اور پاشا وغیرہ ترک کردئے جائیں گے۔ صرف بے جو لفظ مسٹر کا ہم معنی ہے رائج رہے گا اور سرکاری طور پر اس کا استعمال کیا جائیگا۔ جنرل کی جگہ پاشا کا خطاب دیا جاتا تھا وہ بھی توڑ دیا جائے گا اور اس کے بجائے فوجی افسر اپنے عہدوں سے منسوب کئے جائیں گے۔

خاندانی ناموں کے رواج کے سلسلہ میں بہت سے قدیم ترکی نام رائج ہوجائیں گے اس طرح ترکی لغت کی تحریک پر بھی عملدرآمد ہوجائے گا۔

جزائر فلپائن میں طوفان آب

دوسو آدمی غرق ہوگئے

منیلا ۱۹ر نومبر۔ گذشتہ دو ہفتہ سے فلپائن سخت طوفان میں گھرا ہوا ہے اس وقت تک کم وبیش دوسو افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔ تقریباً بیس آدمی جزیرہ یوزن میں ڈوب گئے۔ پاتن کے جزیرہ میں بھی دوسو آدمی ہلاک ہوئے ہوں گے۔ غرضیکہ فلپائن میں طوفان کی وجہ سے یہ ہلاکت آفرینی اپنی نظیر آپ ہے۔

کئی گاؤں پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں اور باشندے سخت مصیبت میں ہیں۔

پندرہ اشخاص کے کنبہ کا قتل عام

پشاور ۱۹ر نومبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع ہے کہ جائداد کے جھگڑے کے نتیجہ کے طور پر ایک پورے کنبہ کو قتل کرکے صفحہ ہستی سے مٹادیا گیا۔ یہ کنبہ پندرہ اشخاص پر مشتمل تھا۔

بجلی گرنے سے ۱۷ افراد ہلاک

ناٹال ۱۹ر نومبر۔ جنوبی افریقہ کے الیٹ بندن نامی شہر سے ایک خبر آئی ہے کہ وہاں ایک کالے کیمپ کا لابی میں ایک جھونپڑے پر بجلی گری جس سے ۱۷ آدمی ...

مطابق یکم ودوم دسمبر ۱۹۳۴ء بروز ہفتہ اور اتوار منعقد ہونا قرار پایا ہے جس میں منفعد علمائے کرام اور رہبران قوم مسلمانوں کی موجودہ ضروریات پر اظہار خیالات فرمائیں گے۔

(عبدالرحمٰن مہتمم و بانی مدرسہ ہذا نکودر ضلع جالندھر شہر)

سپرنٹنڈنٹ پولیس پر فیر

سرحد میں ایک افسوسناک حادثہ

پشاور ۱۰ نومبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کوہاٹ کے سپرنٹنڈنٹ پولیس خان بہادر ظہیر گل (جو آفریدی قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں) کو کسی نے گولی مار کر زخمی کر دیا۔ آپ کو کوہاٹ کے فوجی ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ اور حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ کی صحت کچھ عرصہ سے بہت خراب تھی اس لئے ممکن ہے کہ انہوں نے خود ہی گولی ماری ہو۔

کانگریس بمبئی کارپوریشن میں حصہ لے گی

بمبئی ۱۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مقامی کانگریس کمیٹی بمبئی کارپوریشن کے انتخابات میں حصہ لینے کے لئے ایک کانگریس میونسپل پارٹی کی تشکیل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ کانگریسی حلقوں میں یہ توقع ظاہر کی جا رہی ہے کہ کارپوریشن کا میئر کانگریسی منتخب ہو سکے گا۔ اس سلسلہ میں مسٹر نریمان کا نام لیا جا رہا ہے۔ کارپوریشن کی ۱۱۲ نشستوں میں سے ۷۰ نشستیں بذریعہ انتخاب پُر ہوں گی۔

امن کے نام پر جنگی تیاریاں

واشنگٹن ۱۵ نومبر۔ فوجی ہوائی کور نے آٹھ صد نئے ایروپلین کی تیاری کے لئے بجٹ میں گنجائش کی درخواست کی ہے۔ اس تجویز کا منشاء یہ ہے کہ امریکہ میں جنگی جہازوں کی تعداد ۲۳۰۰ تک ہو جائے جو تمام دنیا کی طاقتوں کے جنگی جہازوں سے زیادہ ہوگی۔

اسٹیشن ماسٹر نے بیوی کو گولی ماردی

ہوشنگ آباد ۱۰ نومبر۔ سرحد ریاست بھوپال اسٹیشن سے ایک افسوسناک اطلاع ملی ہے کہ اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر نے اپنی بیوی کو بندوق سے مار ڈالا اور بعدہ خود بھی گولی مار کر خودکشی کر لی۔ ریاست کی پولیس اطلاع ملنے پر فوراً موقعہ پر پہنچی اور تحقیقات کی۔ لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لئے ہوشنگ آباد لایا گیا ہے۔

شہزادہ جارج کی شادی کیلئے تیاریاں

ڈبائی ارب کا سونا ہندوستان سے باہر

انگلستان کے نوجوان گدھوں پر

محبوب عاشق کے قدموں پر

افغان پارلیمنٹ کا اجلاس

ارکان مجلس شوریٰ کے سامنے اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ کی تقریر

کابل کے روسی سفارتخانہ میں جشن انقلاب

کابل کی اطلاعات مظہر ہیں کہ گذشتہ ہفتہ دارالحکومت میں افغان پارلیمنٹ کے اجلاس کے موقعہ پر خوب چہل پہل رہی۔ پارلیمنٹ کے اختتام پر جب ارکان نے اپنی اپنی جگہوں کو ... اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ والی افغانستان نے ان کو شرف باریابی بخشا۔ اعلیٰ حضرت نے ارکان کے سامنے ایک مختصر سی تقریر فرمائی جس میں ملک کی ترقی پر ناصحانہ تبصرہ فرمایا اور اس ترقی اور خوشحالی کو افغان پارلیمنٹ دستورائے ملیہ کے معزز ارکان کی طرف منسوب کر کے ان کا شکریہ ادا کیا۔ ... اعلیٰ حضرت نے اپنے عقیدہ کا دوبارہ اظہار فرماتے ہوئے اس حقیقت کا اعتراف کیا کہ ملک پر شریعت کے قانون کے مطابق ہی حکومت کی جا سکتی ہے۔ اعلیٰ حضرت نے ارکان پارلیمنٹ سے درخواست کی کہ وہ عام لوگوں تک ...

لائل پور میں مسلمانوں کا اہم اجتماع

اہم قراردوں کی منظوری

بعد از نماز جمعہ بصدارت مولانا مولوی محمد یونس صاحب خطیب زیر اہتمام مجلس احرار اسلام مسلمانان لائل پور کی طرف سے ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں حسب ذیل ریزولیوشن منظور کئے گئے۔

(۱) مسلمانان لائل پور کا یہ عظیم الشان اجلاس چوہدری ظفر اللہ قادیانی کے تقرر کو سخت نفرت وحقارت کی نظروں سے دیکھتا ہوا حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ مرزائی فرقہ کے لوگ چونکہ اپنے عقائد باطلہ کی وجہ سے خارج از اسلام قرار دیئے گئے ہیں اور وہ خود ہی اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ خیال کرتے ہیں اور ان مسلمانوں کو جو مرزا غلام احمد کی نبوت و امامت کے منکر ہیں ...

مرادآباد میں آتشبازی کے خلاف جہاد

آتشین لعنت کی خرید وفروخت میں کمی

مسلمانان کرنال کا جلسہ عام

مدرسہ رحمانیہ قصبہ نکودر کا سالانہ اجلاس

(نوٹ) جو صاحب سولہ صفحہ کا رسالہ ماہ شعبان اور شب براۃ کے احکام ...

عورت نے خاوند کو بڑا شرمندہ کیا

اور کہا کہ اے میرے محرم راز تم کو یہ مرض لاحق تھے تو کیوں شادی کی اور میری جوانی کو آگ لگائی خیر میں تم کو بتاتی ہوں کہ میری ایک سہیلی نے رسالہ عصمت دہلی میں اشتہار پڑھ کر دواخانہ شفاء الامراض تجارہ رجسٹرڈ سے اپنے خاوند کیلئے جو تمہاری طرح کمزور تھے دو اکسیر ۱۹ رجسٹرڈ جو منجانہ اور مجربہ دواؤں کے چالیس سال سے تیار ہوتی ہیں منگائی جس کے استعمال سے وہ بالکل تندرست اور طاقتور ہو گئے اس لئے تم بھی اس دواخانہ سے دو اکسیر ۱۹ رجسٹرڈ جس میں تین قسم کی دوائیں ہیں ایک کھانے کی دوسری مالش کی تیسری پیشاب کی نالی میں رکھنے کی ہے منگا کر استعمال کرو کھانے والی دوا ایک دو سینک کسی شیرینی میں رکھ کر صبح کو کھالیں مالش کرنے والی کی مالش کیجئے اور تیسری پیشاب کی نالی میں رکھئے ...

منیجر دواخانہ شفاء الامراض تجارہ (الور) (راجپوتانہ)

P.O. Samakhana Tijara (Alwar) (Rajputana)

مصفاخون کی شرطیہ گولیاں

Haryasram Panchpota Bengal

انتخابات پر ایک نظر

آج تک جس قدر امیدوار بلا مقابلہ یا مقابلہ سے کامیاب ہوئے ہیں ان کی فہرست حسب ذیل ہے:۔

کانگریسی امیدوار جو بلا مقابلہ منتخب ہوئے ۸، جو مقابلہ میں منتخب ہوئے ۳۰
نیشنلسٹ ؍ ؍ ؍ ۲، نیشنلسٹ، ہندو مہاسبھا ؍ ۵
دیگر امیدوار ؍ ؍ ۲۰ ... ۱۸
میزان کل، کانگریسی ۳۸، نیشنلسٹ مہاسبھا وغیرہ ۷، دیگر ۳۸

دہلی اور پشاور میں زلزلہ

دہلی ۹ نومبر کل صبح دس بجے کے قریب دہلی میں زلزلہ کے خفیف سے تین جھٹکے محسوس ہوئے۔ لیکن کوئی نقصان نہیں ہوا۔

دوسرا زلزلہ

الہ آباد یونیورسٹی میں اردو ہندی

چند کتب نادر الوجود برائے فروخت

محمد عبد اللطیف ... مدرسہ نظامیہ ... حیدرآباد دکن

مدراس سی پی بہار اڑیسہ اور بنگال میں کانگریس کی فتح

مسٹر آصف علی ڈھائی ہزار ووٹوں کی اکثریت سے کامیاب ہوگئے

مسلم اور غیر مسلم حلقوں کے انتخابی نتائج

دہلی ۱۰ نومبر کل مسٹر آصف علی کی کامیابی کا اعلان ہوگیا اور آپ نے اپنے مقابل لالہ نانک چند کو ۲۲۷۵ ووٹوں سے شکست دی۔ آصف علی صاحب کی اس فتح پر دہلی میں بالخصوص کانگریسی حلقوں میں انتہائی مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے اور اس کامیابی کو اصول ... انتخاب کی فتح سے تعبیر کیا جا رہا ہے جس وقت نتیجہ کا اعلان کیا گیا تو سیشن کورٹ ...

متروکہ اضلاع

مسٹر اننت سیانم آئنگر (کانگریسی)	۱۲۵۶۵
مسٹر رام کرشنا ریڈی (موجودہ ممبر)	۳۸۷۳
اکثریت	۸۶۹۲

امرت دھارا

معدہ کی جملہ خرابیوں کیلئے

یقینی شفا بخش دوا ثابت ہوئی ہے!

خط وکتابت کا پتہ امرت دھارا ... لاہور

ہمارے ایجنٹ میسرز بہاری لال گھاسی رام کھاری باؤلی اسٹریٹ دہلی

پارلیمنٹری کمیٹی کا ذکر پارلیمنٹ میں

ملک معظم کی تقریر

لندن ۱۰ نومبر پارلیمنٹ کی میعاد کے اضافہ کے اعلان کے وقت ملک معظم نے اپنی تقریر کی ابتداء میں آسٹریا کے چانسلر ڈاکٹر ڈولفس اور ... کے دردناک قتلوں پر اظہار افسوس کیا۔ آپ نے کہا کہ ان واقعات سے ساری دنیا رنجیدہ ہے۔ اور مجھے اور میری رعایا کو بالخصوص گہرا صدمہ پہنچا ہے نیز یورپ کی ترقی کی تحریک میں ایسے حادثات افسوسناک رکاوٹ کا موجب ہوتے ہیں۔ ...

امور داخلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے بیان کیا کہ لوگوں کی بیس انداز اور خرید کی طاقت بڑھ گئی ہے جس سے قومی مالیات میں اس قدر ترقی ہو چکی ہے کہ گذشتہ تین سال کے نافذ کردہ محاصل میں مزید اضافہ کرنے کی گنجائش پیدا ہو رہی ہے روزگار اور تجارت کی روزافزوں ترقی باعث تسکین ہے اور اگر بعض مقامات اس سے محروم ہیں تو وزیر متعلقہ ان پر بھی خاص توجہ دے رہے ہیں۔

یونیورسٹیوں کے بیکار گریجویٹ

موجودہ تعلیم لیڈر پیدا نہیں کر سکتی

الہ آباد ۹ نومبر۔ آگرہ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد کے موقعہ پر مسٹر اے لطیف میکنزی چانسلر عثمانیہ یونیورسٹی کو جنہیں ڈاکٹر آف لٹریچر کی ڈگری دی گئی تھی۔ مندرجہ ذیل ایڈریس پڑھا۔

اس وقت تک تو ہمارے سامنے یہ مقصد رہا ہے کہ صرف ان لوگوں کو یونیورسٹی کی تعلیم دی جائے جو اسے حاصل کرنا چاہتے ہوں اس لئے یہ کوشش ہوتی رہی ہے کہ اجتماعی طور پر تعلیم کو فروغ دیا جائے ... کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ ہندوستان کے بہترین دماغوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہماری یونیورسٹیاں کافی تعداد میں ایسے لیڈر پیدا کرنے سے قاصر رہی ہیں جو کہ قومی صوبجاتی یا مقامی مسائل کی گتھی کو سلجھا سکیں اور ملک کی مجلسی اور سیاسی زندگی میں انقلاب پیدا کر سکیں۔

سر شان مکھم چیٹی کی شکست وائسرائے کی شکست ہے

ایک راز کا انکشاف

بمبئی ۹ نومبر۔ اطلاع ملی ہے کہ لارڈ ولنگڈن نے سر شان مکھم چیٹی اور مسٹر رام سوامی مدلیار کی انتخابی جدوجہد میں ذاتی طور پر دلچسپی لی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وائسرائے نے یہاں تک کیا کہ ان دو غیر سرکاری امیدواروں کی حمایت میں مدراس اور کلکتہ کے چند بارسوخ اشخاص کو ذاتی طور پر خط لکھے جن میں اس بات پر زور دیا گیا کہ ہر دو نوں اشخاص کامیاب ہونے چاہئیں ...

شاہ سیام تخت سے دستبردار نہیں ہوں گے

پانچ باغی گولیوں سے اڑا دیئے گئے

فوج اور باغیوں میں معرکہ آرائی

تار کا پتہ: الجمعیۃ دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۲۳۰

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم شنبہ ۲۲ شعبان المعظم ۱۳۵۳ہجری مطابق یکم دسمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۹

پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ اور ہندوستان کا مستقبل

مرکزی ذمہ داری مجلس قانون ساز اور فیڈریشن کے اثرات

تجارت پر برطانوی قبضہ بنیادی حقوق اور دستوری اختیارات

(گذشتہ سے پیوستہ)

(گزشتہ اشاعت ... پارلیمنٹری کی رپورٹ ...)

... کمیٹی اس سے پورا اتفاق کرتی ہے کہ فیڈرل حلقۂ اثر سے باہر ریاستوں کے تعلقات کلیتاً تاج برطانیہ سے رہیں گے اور تاج برطانیہ کو ان معاملات میں ملک معظم کی حکومت مشورہ دے گی۔

فیڈرل اختیارات کے حدود کے متعلق کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ ...

فیڈریشن (دقیق) اور ریاستہائے ہند

مرکز میں ذمہ داری

بالواسطہ انتخاب

... کی نشستوں کا ایک تہائی حاصل ہونا چاہیے۔

دونوں ایوان کے لئے برٹش انڈیا کے نمائندوں کے انتخاب کے طریقہ پر کمیٹی کی تجاویز اور قرطاس ابیض کی تجاویز میں ایک اہم اختلاف ہے۔ فیڈرل ایوان ادنیٰ کے بلا واسطہ اور بالواسطہ انتخابات کے نفع و نقصانات پر بحث کی گئی ہے۔ کمیٹی ...

معاصرین کے افکار و آراء

دہلی پولیس کے افسر اعلیٰ سے

مولانا محمد عبدالاول صاحب کارکن جمعیۃ علمائے ہند کا ایک بیان ایک دردناک حادثہ کے متعلق الجمعیۃ میں شائع ہوا ہے۔ اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا عبدالمجید صاحب جو کنانہ رہتک کے باشندے تھے اور عرصہ دراز سے جمعیۃ علمائے ہند کے دفتر میں مذہبی تبلیغی اور ملکی خدمات انجام دے رہے تھے کسی ضرورت سے وطن روانہ ہوئے ...

(مدینہ)

یہاں اور وہاں

(خلافت)

نظام اسلام

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہوگئی اور اس نے یہ فیصلہ کرلیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے اور اس کے علاوہ جتنے مذاہب ہیں وہ سب باطل اور صراط مستقیم سے بھٹکا دینے والے ہیں۔ جب عیسائیوں کو اس کی خبر ہوئی تو تمام پادریوں نے مل کر اس لڑکی پر بے شمار مظالم ڈھائے اور اسقدر جبر اور سخت مصائب میں اسے مبتلا کیا کہ دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے مگر وہ لڑکی اسلام پر ثابت قدم رہی اور اس نے بالآخر تمام پادریوں کی ایک شاندار مجلس میں اسلام کی حقانیت پر ایک بصیرت افروز مناظرہ کیا ... اس لڑکی نے پادریوں کے مقابلہ میں اس خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کئے کہ سامعین حیرت و استعجاب کے سمندر میں غرق ہوگئے اور پادریوں سے کوئی جواب بن نہ پڑا ... اگر آپ کو اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت کا مطالعہ کرنا ہے اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت کے بے شمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے اور آپ اس کتاب کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا فرض ادا کرنا چاہتے ہیں تو فوراً طلب کیجئے پہلا ایڈیشن قریب الختم ہے اگر دیر ہوئی تو دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت فی جلد ۲ ... تبلیغی مقاصد کے لئے ... خریدار کو پچیس فی صدی کمیشن دیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ: منیجر الجمعیۃ دہلی

Regd No L 1793.

نورانی قرآن مجید
نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

The [Al-Jamiat]

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام
جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے
منیجر الجمعیۃ دہلی

Vol XX № 38 DELHI SATURDAY NOVEMBER 24 1934 PRICE ONE ANNA

4612
Moulvi Mehdi
Hassan Sb Mufti
P.O Rander
Dt Surat

ایک اسلامی جلسہ میں اصلاحی تقریر

۱۸ اکتوبر بروز جمعہ بمقام لاڈو کھیڑا ... جلسہ زیر صدارت جناب منشی عبدالکریم صاحب رئیس ... منعقد ہوا جس کے مخلص کارکن جناب منشی حیدر بخش صاحب ... وجناب منشی حکیم آفتاب الدین صاحب ... تھے۔ جلسہ کی ابتداء قرآن شریف کی تلاوت سے ہوئی بعد تلاوت قرآن پاک جناب مولوی عزیز الرحمن صاحب فاضل مدرسہ الہیات کانپور برادر خرد جناب مولانا محمد سلیمان صاحب ... مہتمم مدرسہ احمدیہ ... نے وحدانیت پر مختصر جامع تقریر بیان فرمائی بعد ختم باجازت صدر جلسہ جناب مولانا محمد سلیمان صاحب ... صدر مدرس و مہتمم مدرسہ احمدیہ ... کھڑے ہوئے۔

جناب مولانا موصوف نے بعد خطبہ مسنونہ رسالت پر ایک مبسوط بصیرت افروز تقریر فرماتے ہوئے انبیاء علیہم السلام کے مبعوث ہونے کی وجہ و ضرورت زمانہ کو نہایت ہی مدلل و مفصل پیرایہ میں بیان فرمایا سامعین کرام پر ایک طرح کی کیفیت طاری تھی اور بہت ہی محظوظ ہوتے اور ایک طرح کی دلچسپی لے رہے تھے آخر میں مولانا نے مسلمانوں کو علوم دینیہ کی طرف ترغیب دلائی اور بتلایا کہ آئے دن علماء کرام و مقتدین عظام مسلمانوں کو پند و نصائح فرماتے ہی رہتے ہیں مگر کیا وجہ ہے کہ مسلمان چونک کر ہوشیار نہیں ہوتے اپنے اندر زندہ روح پیدا نہیں کرتے بلکہ دن بدن مذہب سے کوسوں دور نظر آتے ہیں اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ ہنوز مسلمانوں میں علم کی کمی ہے جہالت کا سمندر موجزن ہے ... جب تک مسلمانوں میں جہالت باقی ہے ...

تبدیل تاریخ امتحان درسگاہ طیبہ گیا

... درسگاہ طیبہ گیا کے سالانہ امتحان کی تاریخیں ... الجمعیۃ دہلی مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۳۴ء میں شائع ہوئی ہیں۔ لیکن ان تاریخوں میں رمضان شریف پڑ جاتا ہے اس لئے مذکورہ بالا تاریخوں ...

دارالعلوم دیوبند میں ایک شاندار عصرانہ

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی تار دے ہے حاشیہ ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو ظفر ہے نادر تفسیر کا شامل ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضح القرآن، ... مسند حاکم، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزار، مسند امام احمد، اسباب شان نزول از جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام قرآن و مسائل فقہی، تاریخ حکایات ظاہری و باطنی اشارات غرضیکہ تفسیر کی جو مایہ الامتیاز خصوصیات ہوسکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصے ہیں اول حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تمام پیغمبروں کی سوانحعمریاں اور ان کی تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دی تھیں اور آپ کے وہ تمام خطوط معہ ترجمہ مندرج ہیں جو آپ کے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام ... دعوت اسلام روانہ ہوئے تھے بعد میں خلفاء راشدین کے کامل حالات ہیں حصہ دوم میں فضائل القرآن و اسرار حصہ سوم میں ... اعمال قرآن و خواص جملہ سورتوں اور آیتوں اور پورے قرآن کے تعویذ ہیں اور تعبیر خواب ... پانچویں حصہ میں قرات کا بیان اور قاعدے ... صفحات ۱۲۸ ...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت خاص رعایت خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

روہیلکھنڈ کے بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانحعمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں۔

جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

سید الطاف علی صاحب بی۔اے (علیگ) بریلوی کی یہ معرکۃ الآراء تصنیف جس میں آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد صاحب ایم۔اے (مقیم لندن) نے مبلغ ایک ہزار روپیہ کے عطیہ سے قدردانی فرمائی ہے سرزمین روہیلکھنڈ میں بالخصوص اور ملک کے طول و عرض میں بالعموم نہایت قلیل عرصہ میں حیرت انگیز مقبولیت حاصل کی ہے۔

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھایئے

حجم چار سو صفحات تقطیع ... کاغذ چکنا، چمکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب ... رنگین نیت دو روپے چار آنے (مجلد ...)

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی۔ علمی۔ اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہوجائے گا۔

صحائف رحمانی ...
دین مرزا کفر خالص ...
نامہ حقانی ...
الطاف رحمانی ...
دوسری شہادت آسمانی ...
ہدیۂ عثمانیہ ...
انوار ایمانی ...
حقیقۃ المسیح ...
آئینہ کمالات مرزا ...
مسیح قادیان کی حالت ...
معیار صداقت ...
معیار المسیح ...
حقیقت رسائل اعجازیہ ...
ختم نبوت فی القرآن فی الحدیث و الآثار ...

حیات محمود اسیر مالٹا ...
علم الکلام ...
اعجاز القرآن ...

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

مع خلاصۃ التفاسیر

... ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

بہار وخزاں

افسانہ

یاس کے بعد امید کی ایک شعاع

خیر النساء کی دعاؤں کا اثر

طلائی گلوبند کی دستیابی

(۳۴)

خیر النساء۔ یہ کہہ دیکے بعد ہی نے ایک ہی دن سے کہا کہ تم مجھے کچھ روپے تو دیا دیکے لئے مصروف دو اور یہ گلوبند کہہ لو۔ پھر دن نے اپنے غلط سے دینے کہا۔ ان بچارل نے گلوبند کہنے سے تو انکار کر دیا اور پانچ روپے مجھے دیدیئے۔ ... جائے گا وہ معاملے لئے اور فوراً علم کے بعد ... شکایا ... شروع کر دیا۔

اختر۔ (شگفتہ تعجب کے ساتھ) مگر پھر وہ گلوبند ...

خیر النساء۔ گلوبند تو تم کو ہی دیا جائے گا ... مگر کیا تم کو کچھ شک ہے؟

اختر۔ شک تو نہیں مگر ساتھ ہی پورا یقین بھی نہیں!

اختر۔ آخر مجھے بھی تو بتاؤ کہ آج اس قدر خوش کیوں ہو؟

خیر النساء۔ خدا نے مصیبت کے بعد خوشی دکھائی تو خوش ہوں مگر تم تو بتاؤ کہ تیر یار کر آئے؟

اختر۔ پھر وہی ادھر ادھر کی باتیں! آخر بتاتے ہیں کیا مذہب ... جلدی بتاؤ کہ ہمارا ماتم کدہ مسرت کدہ میں کس طرح تبدیل ہو گیا ...

شکست خوردہ امیدواروں کی نامزدگی

ایک نئی خبر

... بیان کیا جاتا ہے کہ گزشتہ موقعہ پر حکومت نے اس کتھولیش کو نظر انداز کر دیا ہے۔

(باقی آئندہ)

اہل صنعت وحرفت کے متعلق احادیث کی تنقید

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کا اعلان

۱۳ اکتوبر ۱۹۳۰ء کے الجمعیۃ میں ایک سوال کے جواب میں میرا ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ وہ سوال کتاب نہایۃ الارب میں شائع شدہ چند احادیث کی صحت و عدم صحت کے متعلق تھا۔ پہلے تو میں نے تقریباً ڈیڑھ مہینہ تک جواب دینے میں تامل کیا لیکن جب مستفتی نے زیادہ تقاضا کیا اور متعدد مقامات سے اسی قسم کے سوالات آئے ...

... اور پھر کیا آیۃ کریمہ اشد کفرا و نفاقا کو بھی علامہ مجیب موضوع کہیں گے کہ مشاہدہ میں بہت سے شہر والے گاؤں والوں سے کفر و نفاق میں بہت بڑھے ہوئے نظر آتے ہیں۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

شادی شدہ جوڑوں پر انعام واکرام کی بارش

ایک فرم کے تمام ملازموں نے شادیاں کر ڈالیں

... ایک فرم کے تمام لوگوں نے ... حکومت کے انعام کو حاصل کر لیں ...

پیشہ وروں کے متعلق روایات احادیث کی تنقید

اور اس کے متعلق ایک فتویٰ کے مسامحات

(از جناب مولانا مفتی عبد الکریم صاحب از تھانہ بھون)

"پیشہ وروں کے متعلق احادیث کی تنقید" کے عنوان سے ایک استفتاء کے جواب میں حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے ایک مضمون الجمعیۃ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۰ء میں شائع ہوا تھا جس کا جواب مولانا عبد الکریم صاحب مفتی تھانہ بھون کی طرف سے بوساطت مولانا عتیق احمد صاحب ہمیں موصول ہوا ہے جو بعینہ درج ذیل ہے۔ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کے مضمون پر جن حضرات علماء کرام نے اب تک مختلف اخبارات میں خامہ فرسائی کی ہے اس کے متعلق حضرت مفتی صاحب کا ایک اعلان بھی ملاحظہ فرمایئے۔ (الجمعیۃ)

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ۔ دہلی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک مضمون بغرض اشاعت ارسال خدمت ہے۔ امید کہ اس کی اشاعت سے خلاف طبع ہونے کی وجہ سے دریغ نہ فرمادیں گے کہ ...

... میں داخل کر دیئے۔ خانہ کعبہ کے دو دروازے بنانے کعبہ کی چوکھٹ زمین کے برابر کر دیتے۔ اور حقہ کو قوم کی غلطیوں کے اندیشہ سے چھوڑ دیا تھا۔ اسی طرح ہم نے جناب مفتی صاحب سے درخواست کی کہ وہ ان تمام عبارات میں اصل مسائل ...

... بنیادی حقوق ...

... دستوری تحفظات ...

... وزیر ہند اور کونسل آف انڈیا ...

... تجارتی اور دیگر حالات ...

... کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ گورنر جنرل کی خاص ذمہ داریوں میں جو فی الحال ہیں ایک خاص ذمہ داری کا اضافہ اور ہونا چاہئے جس کی تعریف قریب قریب ...

سچا ہمدم ورہبر۔ بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کرکے جسمانی وروحانی صحت حاصل کرنے کیلئے اور خاص کر بچی خوشی دستیاب کرنے کیلئے آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کرکے کتاب کام شاستر کل مفت منگوا لیں۔

وید شاستری جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

مشہور بھاگلپوری عمامہ ٹسری دستار پگڑی

ہر قسم کے بھاگلپوری ٹسری اور سلک تھان و عمامہ سبز و رنگین و سادے کی ضرورت ہو تو پتہ ذیل سے طلب فرما دیں گے۔

(مولوی) سلامت اللہ انصاری ٹسر سلک مرچنٹ پوسٹ و مقام چمپانگر۔ خاص (بھاگلپور)

SHARBAT AKSIR KHAS

شربت اکسیر خاص

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کرکے استعمال کیجئے۔

سرمہ نمبر ۱۔ آنکھوں کی خارش سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا، پرانے روہے کے لئے بے حد مفید ہے اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ امراض کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ جن لوگوں کو کسی قسم کا مرض نہیں ہے وہ بھی اس کا استعمال کرکے اپنی آنکھوں کی حفاظت کر سکتے ہیں ... آنکھوں کو کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا۔ قیمت فی تولہ ... ماشہ کی شیشی ...

سرمہ نمبر ۲۔ یہ سرمہ بھی ... تمام امراض چشم سوائے ... اور پلکوں کے گرنے کے لئے مفید ہے۔ خصوصاً موتیا بند کے ابتدائی پانی کو نکال دیتا ہے ... طلبا یا دوسرے حضرات جو نوشت وخواند کا کام زیادہ کرتے ہیں ان کیلئے خاص کر اس سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے ... قیمت ...

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علمائے ہند۔ دہلی

مرآۃ المثنوی

مرتبہ

قاضی تلمذ حسین صاحب ایم، اے

رکن دار الترجمہ، جامعہ عثمانیہ

مثنوی شریف کا یہ وہ جامع وبے نظیر خلاصہ ہے جس سے مثنوی شریف کی تمام پیچیدگیاں رفع ہو گئی ہیں، کتاب کی کیفیت اور نمونے کے صفحات کا ایک رسالہ مرتب کر دیا گیا ہے، براہ مہربانی اپنے پتہ سے مطلع فرمایئے کہ رسالہ ہذا ارسال خدمت کیا جائے۔

ملنے کا پتہ

دائرۃ الادب، حیدر گوڑہ، حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم شنبہ ۲۳ شعبان المعظم ۱۳۵۳ ہجری

مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ
"رجعت پسندانہ اور مایوس کن"

شذرات
مسلمانان دہلی کی حریت نوازی
ریاست پٹیالہ کا ظلم

حوادث و احکام
استفتاء
الجواب

جنوبی ہند میں دیہاتیوں نے پولیس پارٹی پر حملہ کر دیا
ایک شخص کو جلا ڈالا - ایک کانسٹیبل ہلاک کر دیا گیا

چینی ترکستان کے حاکم اعلیٰ پر خطرناک حملہ
کاشغر میں روسی اقتدار کا بڑھتا ہوا سیلاب
چینی جرنیل کے حملہ آور گرفتار نہیں ہوسکے

فرقہ وارانہ تنازعات کو ختم کر دو
آگرہ میں خان عبدالغفار خاں کی تقریر

آل پارٹیز کانفرنس کا انعقاد
کانگریس بھی شرکت کرے گی

دہلی یونیورسٹی کا نیا وائس چانسلر
رائے بہادر رام کشور کا انتخاب

دار الحکومت
دہلی جامع مسجد میں مسلمانوں کا عام جلسہ
مولانا عبدالمجید مرحوم کے لئے دعائے مغفرت
پولیس افسران کی بے اعتنائی پر صدائے احتجاج

کلکتہ میں ہڑتال جاری ہے
متعدد افراد مجروح

غازی عبدالقیوم کی سزائے موت کی تصدیق
اپیل خارج کر دی گئی

دہلی میں تبلیغ کانفرنس کا اجلاس
اہم تجاویز کی منظوری

دہلی میں مولانا ظفر علی خاں کا ورود
علی گڑھ میں حیات اسلامی کے رکن پر ریوالور فائر

مقروض جاگیروں کے بل پر بحث
یوپی کونسل کا اجلاس

جینڈ کے مسلمانوں کو تباہ کرنے کے منصوبے
قرآن کریم کے نسخوں اور مسجدوں کو آگ لگا دی

دہلی میں تین حادثات
موٹر ڈرائیور گرفتار کر لئے گئے

پشاور میں شریعت کانفرنس کا اجلاس

ایک ماہ میں ۴۵ قتل

سر سرینواس مالویہ اور وائسرائے کی ملاقات

لڑکیوں کو اغوا کرنے والا گروہ گرفتار

ہوٹلوں کے مالکوں کو مجسٹریٹ کا حکم

میونسپلٹی کے اجلاس میں مسٹر آصف علی

ریزرو بینک کی ڈائرکٹری کو ٹھکرا دیا

سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ نے قرطاس ابیض کی تجاویز کا قیمہ بنا دیا ہے

حکومت خود اختیاری پارلیمنٹ سے بطور تحفہ حاصل نہیں ہوگی

مجوزہ آئین و سفارشات پر مسٹر جناح اور سر عبدالرحیم کے خیالات

کلکتہ ۲۸ نومبر۔ سر عبدالرحیم نے پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ پر اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ اس واقعہ سے کہ مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی نے ملک معظم کی حکومت کے اعلان کو مسترد کر دیا ہے جس کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے منظور کیا تھا اور جس میں تینوں گول میز کانفرنسوں کے نتائج بھی شامل تھے اور ان ترمیمات کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے جو سر آغا خاں کی زیر سرکردگی برطانی ہند کے وفد نے پیش کی تھیں، یہ بات بالکل عیاں ہوگئی ہے کہ حکومت خود اختیاری پارلیمنٹ سے تحفہ یا رعایت کے طور پر حاصل نہیں ہوگی بلکہ متحدہ قوتوں کی کوشش سے حاصل ہوگی۔ ہم اس قول کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے جسکو کل دنیا کی تاریخ نے منظور کیا ہے لیکن کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ ۳۵ کروڑ افراد کے سر وہ طرز حکومت تھوپ دیا جائے جو مصنوعی ہے اور جس کے ہر راستہ میں روکاٹیں ہیں متحدہ احتجاج کے متعلق کو میرا خیال یہ ہے کہ ہمارے مطالبہ کا وہی حشر ہوگا جو مشترکہ یادداشت کا ہوا ہے لیکن اس سے قوم کے اندر اعتماد پیدا ہو جائے گا۔ جب پارلیمنٹ سے قانون بنجائیگا تو ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ ہمیں کیا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔

لندن ۲۸ نومبر۔ مسٹر جناح ۸ دسمبر کو ہندوستان کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ وینس سے آپ کی روانگی ۱۴ دسمبر کو عمل میں آئے گی۔ ریوٹر سے دوران ملاقات میں مسٹر جناح نے پارلیمنٹری رپورٹ کے متعلق فرمایا کہ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ نے قرطاس ابیض (وائٹ پیپر) کا دوبارہ قیمہ بنا دیا ہے۔ یہ رپورٹ صرف رجعت پسندانہ ہے۔

دارالعوام میں وزیر ہند کا مضطربانہ بیان

اسمبلی میں پیش ہونے والی اصلاحات پر سوال و جواب

پنڈت جواہرلال نہرو کو رہا نہیں کیا جائے گا؟

لندن ۲۸ نومبر۔ دارالعوام میں کرنل ویجوڈ نے سوال کیا کہ کیا سرکاری نامزدہ ممبر فیڈرل دستور کے مسئلہ پر ہندوستانی اسمبلی میں رائے دینے کے مجاز ہوں گے؟ سر سیموئل ہور وزیر ہند نے جواب دیا کہ آپ اس سوال کے جواب کی امید مشکل ہی سے کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ابھی تک یہی نہیں معلوم کہ اسمبلی میں ہندوستانی اصلاحات کے متعلق کیا تجویز پیش کی جائے گی۔ کرنل موصوف نے پھر سوال کیا کہ کیا اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ جب تک منتخب ممبروں کی اکثریت اس آئین کی حامی نہ ہوگی اس کو پاس نہ کیا جائے گا؟ وزیر ہند نے جواب دیا کہ میں اس قسم کا کوئی یقین نہیں دلا سکتا۔

کرنل ویجوڈ۔ کیا وزیر ہند نے ابھی تک اس پوزیشن پر غور نہیں کیا ہے؟

وزیر ہند۔ میں نے اس پر اور دیگر بہت سے مسائل پر غور کر لیا ہے۔

کرنل ویجوڈ۔ کیا آپ کسی نتیجہ پر پہنچے ہیں؟ وزیر ہند نے کوئی جواب نہیں دیا اور خاموش بیٹھے رہے۔ کرنل ویجوڈ نے پنڈت جواہرلال نہرو کی رہائی کے متعلق سوال کیا وزیر ہند نے کہا کہ اس بارے میں پہلے جواب دیا جا چکا ہے اور اس میں کسی اضافہ کی ضرورت نہیں۔ کرنل ویجوڈ نے کہا۔ کیا وزیر ہند کے خیال میں مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کی اشاعت سے پنڈت جواہرلال نہرو کی رہائی کا موقعہ پیش نہیں آیا۔ جب کہ پنڈت جی اعلیٰ علم اور دولت کے مالک ہیں اور ہندوستانی لیڈروں میں سب سے زیادہ منطقی ہیں؟ وزیر ہند نے کہا کہ میں اس مسئلہ پر اچھی طرح غور کر چکا ہوں ...

اسمبلی کے انتخابات کے مزید نتائج

بمبئی میں کانگرس کی عظیم الشان فتح

الجمعیۃ کے گذشتہ کئی نمبروں میں اسمبلی کے انتخابات کے نتائج شائع ہو چکے ہیں آج مزید نتائج درج ذیل ہیں۔

بمبئی دو نشستیں (غیر مسلم حلقہ)

ڈاکٹر دیش مکھ (کانگریسی)	۱۹۸۰۲
سر کاؤس جی جہانگیر	۱۸۱۴۰
مسٹر کے۔ ایم۔ منشی (کانگریسی)	۱۶۰۱۵
مسٹر جمنا داس مہتہ	۵۶۰۷

راجشاہی (مسلم حلقہ)

مسٹر عبدالحی باقری	۵۳۰۶
مسٹر کبیرالدین احمد	۳۱۶۲
اکثریت	۲۱۴۴

چاٹگام (غیر مسلم حلقہ)

مسٹر اکھل چندر دت (نیشنلسٹ)	۹۹۴۷
مسٹر ایس۔ سی۔ مترا (کانگریسی)	۴۴۵۹
اکثریت	۵۴۸۸

آل پارٹیز کانفرنس کیلئے تیاریاں

سرحد پر پھر شورش

فقیر علی نگر کی سرگرمیاں

نارنول ریاست پٹیالہ میں مسلمانوں پر مظالم

مساجد و مزارات کی توہین

ملک معظم کے شاہزادے کی شادی

اسمبلی کے ایک رکن کی فوری موت

... ڈاکٹروں کے زیر علاج تھے۔ وہ مالوی پارٹی کی طرف سے بحیثیت نیشنلسٹ کانگریسی اسمبلی کے لئے کھڑے ہوئے تھے اور کامیاب ہو گئے تھے۔

جہاز جہانگیر جدہ پہنچ گیا

روسی جھنڈا لہرانا جرم نہیں ہے

پٹنہ میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

ج میں آرام

وقت پر دہوکا دینگی

حجاز میں ... جہاز

امرت دھارا ... لاہور

ہماری ایجنٹ میسرز بہاری لال گھاسی رام کھاری باولی اسٹریٹ دہلی

پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ اور اس کی سفارشات

ملک کے طول و عرض میں شدید مذمت

لیڈران اور اخبارات کے خیالات

پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ پر تمام ہندوستان میں شدید مذمت کا اظہار کیا جا رہا ہے تمام لیڈر۔ جملہ اخبارات اور سربرآوردہ حضرات نے اس کی ہمہ گیر اور سخت مذمت کی ہے۔ اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

گاندھی جی۔ میں نے ابھی جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ نہیں پڑھی ہے لیکن میں اس کے متعلق کوئی بیان دینے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ وائٹ پیپر کے متعلق میری رائے سب کو معلوم ہے ابھی تک کوئی ایسی بات ظہور میں نہیں آئی ہے ...

... شامل تھے وہ سب مع کیپٹل ایوارڈ برقرار رہے۔

سر عبدالقیوم۔ مجھے اس رپورٹ سے کوئی حیرت نہیں ہوئی ہے مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ تمام ہندوستان کے ساتھ صوبہ سرحد کے لوگ بھی اس مایوسی میں شامل ہیں جو رپورٹ کی تنگدلانہ تجاویز سے پیدا ہوئی ہے۔

نواب احمد یار۔ بالواسطہ اور سخت تحفظات سے اعتدال پسند بھی وائٹ پیپر کی تجاویز کے مخالف ہو جائیں گے ...

... پرشوتم داس۔ جیسی کہ توقع تھی رپورٹ ہر اعتبار سے رجعت پسندانہ ہے۔

مہاراجہ دربھنگہ۔ گو رپورٹ اطمینان بخش ہے تاہم اس پر عمل کرنا چاہیئے۔

حلقہ ہمدردان جامعہ

(ناظم ہمدردان جامعہ)

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

دہلی میونسپلٹی

نوٹس

شیدی پورہ کی آراضی کے ٹھیکہ کے نیلام کیلئے جو ۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء مقرر کی گئی تھی وہ تا اطلاع ثانی ملتوی کر دی گئی ہے۔

بحکم سوہن لال۔ آر۔ بی۔ ایم۔ بی۔ ای۔ پی۔ سی۔ ایس (ریٹائرڈ) سکریٹری میونسپل کمیٹی دہلی

عورت نے خاوند کو بڑا شرمندہ کیا

اور کہا کہ اے میرے محرم راز تم کو یہ مرض لاحق تھے تو کیوں شادی کی اور میری جوانی کو آگ لگائی ...

منیجر دواخانہ شفاء الامراض تجارہ (الور) راجپوتانہ

P.O. Damakhana Tijara, Alwar (Rajputana)

محبوب عاشق کے قدموں پر

Harvasram

Panchpota, Bengal

چند کتب نادر موجود برائے فروخت

يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَة

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵٫۳۸

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی۔ یوم چہارشنبہ ۲۷ شعبان المعظم ۱۳۵۳ھ ہجری۔ مطابق ۵ دسمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۴۰

نزول رحمت باری اور قیام حکومت آلٰہی کا مبارک مہینہ

تزکیہ نفوس۔ روحانی ارتقاء اور تکمیل سعادت کی راہ

روزہ، استقامت اور قربانی کا جذبہ پیدا کرتا ہے

(از جناب مولانا محمد عظمت اللہ صاحب نائب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ دہلی)

رمضان کا مبارک مہینہ آتا ہے اور اپنے ساتھ رحمت و مغفرت کے برسنے والے بادل لاتا ہے جس کی بارش سے کائنات عالم کا چپہ چپہ سیراب ہو جاتا ہے، ذرہ ذرہ جگمگا اٹھتا ہے، مردہ دلوں کو زندگی ملتی ہے، نفس پاکیزہ ہو جاتے ہیں، روح میں پاکیزگی ہوتی ہے۔ اس عالم کے لئے حکومت الٰہی کے قیام کی بشارت ہوتی ہے...

معاصرین کے افکار و آراء

قومی زبان کی حفاظت

بعض کمزور اقوام جو غیر اقوام کے بہت زیادہ زیر اثر ہیں یہ سمجھنے لگتی ہیں کہ بیرونی زبانوں کو اپنے ہاں رواج سے ہٹا دیا جائے گا تو یہ زبانیں بولنے والی قومیں ان سے ناراض ہو جائیں گی لیکن یہ غلط ہے۔ وہ ساری قومیں یہ جانتی ہیں کہ اس قسم کی اصلاح ایک اصولی اصلاح ہے اور قوم سازی کی بنیادی اصلاح۔ وہ ہرگز اس سے ناراض نہیں ہوتیں...

دلانے کے لئے ایک ایسے ہندو کی اعانت کی جس نے "مولوی" بن کر اسلام کی خدمت کی...

(پیشوا)

پارلیمنٹری رپورٹ اور اعتدال پسند

پارلیمنٹری کمیٹی کی سفارشات سے نہ صرف قوم پرور دوں کو مایوسی ہوئی ہے بلکہ اعتدال پسند بھی انہیں رجعت پسندانہ تصور کرتے ہیں۔ چنانچہ علامہ عبداللہ یوسف علی، سر سپرو اور دیگر سرکردہ مسلم، غیر مسلم اعتدال پسندوں نے اس کی شدید مذمت کی ہے...

مسلم یونٹی بورڈ کی ناکامی

اسلام پرستوں کی کفر نوازیاں

(منیجر الجمعیۃ۔ دہلی)

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہو گئی اور اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے... پہلا ایڈیشن قریب الختم ہے۔

ملنے کا پتہ: منیجر الجمعیۃ دہلی

The Jamiat

Regd No. L 1793.

Vol. XX No. 39 DELHI SATURDAY DECEMBER 1. 1934 PRICE ONE ANNA

4612
Moulvi Mehdi Hassan s/o Mufti
P.O Rander
Dt Surat

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

...آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے۔ قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصول ڈاک۔
منیجر اخبار الجمعیۃ

حاجیوں کا جہاز ایس۔ ایس علوی

ایس۔ ایس علوی موسم رواں کا پہلا جہاز بمبئی سے ... حاجی ... لیکر کراچی میں بروز چہارشنبہ بتاریخ ... نومبر ۱۹۳۴ء ...

چینی ترکستان | ۳۷ حاجی | افغانستان | ۱۸ حاجی

ریاست قلات، یو۔ پی، برما، کشمیر، ریاست پٹیالہ، سندھ، دہلی

جامعہ اسلامیہ ڈابھیل کا سالانہ اجلاس

جامعہ اسلامیہ کا سالانہ جلسہ ۲۱ شعبان ۱۳۵۳ھ کو صبح ساڑھے سات بجے جامعہ کے وسیع احاطہ میں منعقد کیا گیا۔ اولاً چند لڑکوں نے نہایت خوش الحانی سے تلاوت قرآن مجید فرمائی...

(احقر الانام ... ڈابھیل)

انجمن حمایت الاسلام بھٹنڈہ کا چوتھا سالانہ اجلاس

ہندو مسلم اتحاد کے حامی پر زور تقاریر

یہ اجلاس زیر اہتمام انجمن ہذا ۱۳ نومبر ۱۹۳۴ء کو شروع ہو کر ۱۹ نومبر ۱۹۳۴ء کو نہایت آب و تاب کے ساتھ ختم ہوا۔ امسال علمائے عظام ...

(دعا گو غلام رسول صاحب بھٹنڈہ ریاست پٹیالہ)

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات میں کاغذ سفید ولایتی ہے ... پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے ...

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت خاص رعایت خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خان

روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانحعمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں۔ غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خرید لیجئے۔
جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھائیے

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی۔ علمی۔ اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائے گا۔

صحائف رحمانی ...
دین مرزا کفر خالص ...
نامہ حقانی در کذب قادیانی ...
اطلاع رحمانی ...
دوسری شہادت آسمانی ...
ہدیہ عثمانیہ ...
انوار ایمانی ...
حقیقۃ المسیح ...
آئینہ کمالات مرزا ...
مسیح قادیان کی حالت کا بیان ...
معیار صداقت ...
معیار المسیح ...
حقیقت رسائل اعجازیہ ...
ختم نبوت فی القرآن فی الحدیث والآثار ...

حیات محمود اسیر مالٹا ...
علم الکلام ...
اعجاز القرآن ...

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

مع

خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دو بالا ہے ... مولانا رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام فرقہ کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے ...

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

یدُ اللہ علی الجماعۃ

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۳۸

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی۔ یوم چہارشنبہ ۲۷ شعبان المعظم ۱۳۵۳ ہجری۔ مطابق ۵ دسمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۴۰

نزول رحمت باری اور قیام حکومت الٰہی کا مبارک مہینہ
تزکیہ نفوس، روحانی ارتقاء اور تکمیل سعادت کی راہ
روزہ، استقامت اور قربانی کا جذبہ پیدا کرتا ہے

(از جناب مولانا محمد عظمت اللہ صاحب نائب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ دہلی)

رمضان کا مبارک مہینہ آتا ہے اور اپنے ساتھ رحمت و مغفرت کے برسنے والے بادل لاتا ہے جس کی بارش سے کائنات عالم کا چپہ چپہ سیراب ہو جاتا ہے، ذرہ ذرہ جگمگا اٹھتا ہے، مردہ دلوں کو زندگی ملتی ہے، نفس پاکیزہ ہو جاتے ہیں ...

(باقی صفحہ ۶ کے نیچے ملاحظہ فرمائیے)

معاصرین کے افکار و آراء

قومی زبان کی حفاظت

پارلیمنٹری رپورٹ اور اعتدال پسند

مسلم یونیورسٹی کی بیہالی

اسلام پرستوں کی کفر نوازیاں

(منیجر الجمعیۃ۔ دہلی)

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک مبلغ القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہو گئی اور اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے ...

ملنے کا پتہ:۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

Regd No. L 1793.

The Jamiat

Vol. XX No. 39 DELHI SATURDAY DECEMBER 1. 1934 PRICE ONE ANNA

4612
Moulvi Mehdi Hassan Sb Mufti
P.O Rander
Dt Surat

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اندلس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو اس بلا کا رکیجئے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے قیمت فی جلد ۲ علاوہ محصولڈاک۔
منیجر اخبار الجمعیۃ

حاجیوں کا جہاز ایس۔ ایس علوی

جامعہ اسلامیہ ڈابھیل کا سالانہ اجلاس

انجمن حمایت الاسلام بھٹنڈہ کا چوتھا سالانہ اجلاس

مشہور و معروف دو ترجمہ والا مجزہ نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہے کاغذ سفید ولایتی ...

ملنے کا پتہ
منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت خاص رعایت خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خان

روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانحعمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے صرف ڈہائی سو جلدیں باقی ہیں۔ غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خرید لیجئے۔

جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھائیے

ملنے کا پتہ
منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی۔ علمی۔ اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ
مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائے گا۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم
مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے گویا ایک ماہر کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں ہر ایک بوڑھا مرد عورت بچہ بآسانی پڑھ سکتا ہے ...

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

پارلیمنٹری رپورٹ پر لیبر ارکان کے اختلافی نوٹ

درجہ نوآبادیات اور مرکزی آزادی

اختلاف کے باوجود غلامی کی دستاویز کی حمایت

پارلیمنٹری رپورٹ شائع ہو چکی ہے اس پر لیڈروں کی آراء بھی منظر عام پر آ چکی ہیں۔ ذیل میں وہ اختلافی نوٹ شائع کئے جاتے ہیں جو لیبرل ممبروں نے اس رپورٹ پر حکومت کے سامنے پیش کئے تھے۔

کمیٹی کی کارروائی سے ظاہر ہوتا ہے کہ چند ممبروں نے دلچسپ تجاویز پیش کی تھیں جو کمیٹی کے لئے قابل قبول نہ تھیں ان میں دو خاص طور پر دلچسپ ہیں کیونکہ ان کمیٹی کی تجویز کردہ اسکیم سے بنیادی طور پر علیحدگی اختیار کی گئی ہے۔

حکومت کے تجویز کرنے کا پورا موقعہ ہونا چاہئے لیکن وہ خیال کرتے ہیں کہ مرکزی ... پارلیمنٹ سے بہت مختلف طریقہ پر ہونی چاہئے۔ ان کی رائے ہے کہ انتظامیہ شعبہ کا مقننہ سے قریب تر واسطہ رہنا چاہئے جیسا کہ انکا کے آئین میں ہے ان کی رائے میں مرکزی بلاواسطہ انتخاب کے ذریعہ ایک ہی ایوان ہونا چاہئے جس میں مزدوروں کو ... کے بجائے ... نشستیں حاصل ہوں۔

خیال کیا جاتا ہے کہ ہندوستان کو اپنے بیرونی معاملات میں علاوہ ان معاملات کے جہاں حکومت برطانیہ کا تعلق دیسی ریاستوں سے ہے پورا اختیار ہونا چاہئے ...

ایک ہی ایوان پر اصرار

نزول رحمت باری اور قیام حکومت الٰہی کی بشارت

(سلسلہ کے لئے دیکھئے صفحہ اول)

ضروری گزارش

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

ترکی میں فوجی اور جنگی تیاریاں

دیہات و قصبات میں فوجی افسروں کا گشت

مساجد میں زہریلی گیسوں سے محفوظ رہنے کی تعلیم

آج کل ترکی میں سرکاری طور پر فوجی اور جنگی تیاریاں ہو رہی ہیں اور عوام کو مدافعت کیلئے تیار کیا جا رہا ہے۔ ترکی فوجی افسروں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ قریات و دیہات میں گشت کر کے دیہاتیوں کو آئندہ جنگ کے لئے ہوشیار کریں اور ان عالمگیر تباہی سے بچنے کے لئے ان کو تدابیر بتائیں جو آئندہ جنگ کا لازمی نتیجہ ہو گی۔ چنانچہ ترکی کے فوجی افسروں نے دیہات و قصبات کا دورہ شروع کر دیا ہے ...

ہے اور اس کا یہ اقدام دنیا میں بنظر استحسان دیکھا جائے گا۔

ایک اطالوی اخبار لکھتا ہے کہ غازی کمال پاشا کی اس تجویز سے صاف عیاں ہو گیا ہے کہ ترکی اور اٹلی کے تعلقات دوستانہ اور مضبوط ہیں اور دو ملکوں کے درمیان الفت و محبت کا فقدان ہے ... کی نازی تحریک کی بھی مذمت کی ہے اور لکھا ہے کہ نازیت کو کمال پاشا کے اس طرز عمل سے سبق لینا چاہئے اور وحشی تہذیب سے نفرت کے جذبات کو دل سے نکال دینا چاہئے۔

ایرانی طیاروں کا دستہ عسکی میں

ترکی باشندوں کی طرف سے خیر مقدم

مدینہ منورہ اور نجف کے درمیان سڑک

حجاز اور عراق کا سرکاری اتفاق

ریاض میں حجازی وفود کا سلسلہ

شاہی دسترخوان پر روزانہ ایک ہزار مہمان

عراق میں انگریزی زبان کی سرکاری مخالفت

سرکاری دفاتر کو غیر ملکی زبان سے پاک کرنے کا حکم

مکہ مکرمہ میں باران رحمت

جشن استقلال ترکی میں عراق کی شرکت

جامعہ استانبول میں لاطینی زبان

اطالوی اخبارات میں غازی کمال پاشا کی مدح و ثناء

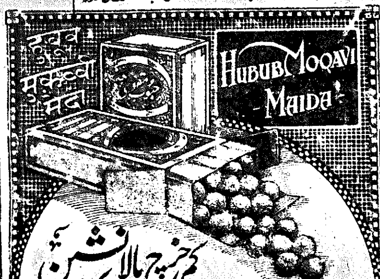

حب مقوی معدہ

حکم حسن جالا رشین

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

شربت اکسیر خاص

SHARBAT AKSIR KASS

رمضان المبارک کے متعلق ضروری مسائل

سحری، افطار اور نماز تراویح کا بیان

روزہ پورہ کرنے کے شرائط

روزے میں نیت فرض ہے (نیت کے معنے دل کے ارادہ کے ہیں) اگر روزہ کا ارادہ نہیں کیا اور تمام دن کچھ کھایا پیا نہیں تو روزہ ادا نہ ہوگا۔ رمضان کے روزہ کی نیت آدھے دن شرعی تک کر سکتا ہے یعنی تقریباً ساڑھے گیارہ بجے تک۔ اس کے بعد اگر نیت کرے گا تو معتبر نہ ہو گی۔ زبان سے نیت کرنی فرض نہیں لیکن بہتر اور مستحب ہے کہ سحر کا کھانا کھا کر اس طرح نیت کر لیا کرے (بِصَوْمِ غَدٍ نَوَیْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ) اگر افطار کے وقت ہی نیت کرے تب بھی جائز ہے۔ بعض لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ نیت کے بعد کھانا پینا جائز نہیں ...

موت آ جائے اور فرض ذمہ پر رہے۔ مثلاً بیمار کو مرض سے صحت پانے کے بعد اور مسافر کو سفر سے آنے کے بعد جلد ادا کر لینا چاہئے۔ قضا رکھنے میں اختیار ہے کہ متواتر (یعنی برابر لگاتار) رکھے یا جدا جدا متفرق۔ اگر قضا رکھنے کا وقت پایا لیکن بغیر ادا کئے مر گیا تو مناسب ہے کہ وارث ہر روزے کے بدلے پونے دو سیر گندم صدقہ کریں اور اگر مال چھوڑ گیا ہے اور روزہ کے صدقہ کی وصیت کر گیا ہے تو ادا کرنا لازم و واجب ہے۔

سحر کھانے کا بیان اور فضیلت

روزے کے لئے سحر کھانا مسنون ہے اور باعث ثواب ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ سحر کھایا کرو کہ اس میں بڑی برکت ہوتی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ خوب پیٹ بھر کر کھائے بلکہ ایک یا دو لقمہ یا چھوارے کا ٹکڑا یا دو چار دانے چبا لے گا تب بھی سنت کا ثواب پائے گا۔ افضل و بہتر یہ ہے کہ ...

ان باتوں کا بیان جن سے روزہ نہیں جاتا

جن باتوں سے قضا واجب ہوتی ہے

تراویح اور وتر کا بیان

اعتکاف اور شب قدر کا مختصر بیان

روزہ نہ رکھنے کی اجازت کا بیان

افسانہ

بہار و خزاں

مصیبت جب آتی ہے تو آسانی سے نہیں ٹلتی

اختر صراف کی دوکان پر

بیہ صراف کی دوکان ہے ٹھٹیرہ کی دوکان نہیں ہے

(۳۵)

کامیاب نہ ہو گی۔

خیر النساء: اچھا اب جا کر بازار میں یہ گلوبند فروخت کر آؤ اور اس کا روپیہ جلدی لے آؤ تاکہ ٹرنک کے پانچ روپے بھی ادا کر دوں اور گھر کے خرچ کے لئے ضروری اشیاء بھی منگالوں۔

اختر گلوبند کو لیکر بازار میں فروخت کرنے کے لئے گیا اور خوشی خوشی چند دوستوں سے بھی ملنے کے لئے ان کے مکانوں پر گیا۔ چونکہ عیش پرست کے آثار نمایاں تھے اس لئے دوستوں نے ہیر پھیر کر دو چار باتیں کیں ... آخر ان سے پیچھا چھڑا کر اس نے بازار کا رخ کیا۔

پہلے تو صراف کی دوکان پر جاتے ہوئے اختر کو کچھ شرم سی آئی ...

خیر النساء: انگریزی تعلیم نے تمہارے دماغ میں جو ہوا بھر دی ہے وہ کس طرح نکلے گی؟

اختر: وہ ہوا تو عرصہ ہوا کہ نکل چکی۔ اب تو اسلام کے نور سے میرا دماغ روشن ہے ...

حجرۂ نبوی کا شامی غلاف

سرمۂ نور افزا

مشہور دستار عمامہ

(مولوی) سلامت اللہ انصاری

سچا ہمدم و رہبر بے دام

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم چہار شنبہ ۲۷ شعبان المعظم ۱۳۵۳ ہجری

مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ

"رجعت پسندانہ" اور "مایوس کن"

(۲)

اُن تمام تحفظات کے باوجود جو پہلے سے موجود تھے گورنر جنرل کے اختیارات ... برطانوی مال کی فروخت کے تعلق ایک خریدار اختیار کا اضافہ ظاہر ہے کہ ... لوگوں کے شور و غوغا سے متاثر ہو کر کیا گیا ہے جو برطانیہ میں ہندوستان کے خلاف ...

ملک معظم کی حکومت کے سامنے پیش ہوا وہ اس کے متعلق اپنی رائے اور اپنی سفارش لکھے اور جب یہ مرحلے گذر چکیں تو اس قرار داد کو ملک معظم کی حکومت کی رپورٹ کے ساتھ پارلیمنٹ کے سامنے پیش کیا جائے اور پارلیمنٹ سے منظوری ...

"بنیادی حقوق کا اعلان"

آئندہ ترقی

شذرات

ڈاکٹر ستیہ پال کی گرفتاری

حکومت پرستوں کی شکست

ایک مضحکہ خیز اعلان

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

خریداران الجمعیۃ

پارلیمنٹری رپورٹ کے متعلق حکومت کا نقطۂ نگاہ

اصلاحات کی تجاویز پر اسمبلی میں بحث ہوگی

فیڈریشن کا قیام ۱۹۳۸ء میں اور اصلاحات کا نفاذ ۱۹۳۶ء میں

دہلی ۴ دسمبر۔ غالب گمان یہ ہے کہ حکومت ہند پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ پر بحث و تمحیص کے لئے دو یا زیادہ دن مقرر کرنے پر آمادہ ہو جائے گی۔ امر جوبی کو آئندہ اسمبلی کے اجلاس کا آغاز ہو گا جونکہ نئی اسمبلی میں اسٹینڈنگ کمیٹیوں کا انتخاب ہو گا اس لئے ایک ہفتہ پہلے اجلاس منعقد کرنے کا سوال زیر غور ہے ... کمیٹی کی رپورٹ پر حکومت کے نقطۂ نگاہ کی تشکیل ہو چکی ہے اور ایگزیکٹو کونسل کے کثیر اجلاسوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ... رپورٹ پر ایگزیکٹو کونسل کا نقطۂ نگاہ متفقہ ہو گا۔ ابھی تذبذب کی حالت میں ہے کیونکہ سائمن کمیشن کی رپورٹ پر لارڈ ارون کا مراسلہ بھی ایک اختلافی اور غیر متعلق علیحدہ دستاویز تھی۔

معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی کے آخری اجلاس میں ہندوستانی کان کنی کے قانون کا ترمیمی بل پیش ہو گا اس ترمیمی بل میں رائل کمیشن کی بعض تبدیلیوں کے ساتھ سفارشات ہوں گی جن کا تعلق کام کے اوقات میں کمی اور کام کرنے کی کم از کم عمر کا تعین ہو گا۔

بمبئی ۴ دسمبر۔ ایک مقامی مرہٹی ہفتہ وار اخبار کا نامہ نگار مقیم لندن اطلاع دیتا ہے کہ ملک معظم کی حکومت کو توقع ہے کہ نئی اصلاحات ۱۹۳۶ء کے آغاز میں نافذ ہو جائیں گی اور فیڈریشن کا قیام ۱۹۳۸ء میں عمل میں آئے گا۔

گاندھی جی وائسرائے سے خط و کتابت کر رہے ہیں

صوبہ سرحد میں دورہ کرنے کیلئے حصول اجازت کی سعی

دیہاتی صنعتوں کی ترقی کا مجوزہ پروگرام

احمد آباد ۴ دسمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی صوبہ سرحد کے مواضعات میں دورہ کرنے کے لئے وائسرائے سے خط و کتابت کر رہے ہیں اور اس دورہ کے لئے اجازت طلب کر رہے ہیں یہ امر قابل ذکر ہے کہ گاندھی جی نے حال میں اپنی ایک تقریر میں فرمایا تھا کہ وہ صوبہ سرحد کے کسی گاؤں میں دفن ہونا پسند کریں گے گاندھی جی نے دیہاتی صنعتوں کا از سر نو زندہ کرنے کے لئے جو اسکیم بنائی ہے اسی سلسلہ میں آپ صوبہ سرحد کا دورہ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر وائسرائے نے انہیں اجازت دیدی تو وہ سرحد کو روانہ ہو جائیں گے۔ اگر اجازت نہیں ملی تو وہ ہندوستان کے کسی اور صوبہ کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔

پٹنہ۔ یہاں کانگریس ورکنگ کمیٹی اور پارلیمنٹری بورڈ کے آئندہ جلسوں کے لئے بڑے جوش و خروش کے ساتھ اہتمام ہو رہا ہے۔ مندرجہ ذیل کانگریسی اصحاب کی شرکت کی توقع ہے۔ ڈاکٹر انصاری۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ مسٹر تصدق احمد شیروانی۔ مسٹر آصف علی بیرسٹر۔ خان عبدالغفار خاں۔ سرجنی نیڈو۔ بھولا بھائی ڈیسائی۔ مسٹر ستیہ مورتی۔ مسٹر ٹی سی گوسوامی۔ مسٹر منشی۔ مسٹر جیبوال۔ سردار پٹیل۔ راجگوپال اچاری۔ وغیرہ۔

دار الحکومت

مسٹر آصف علی کے اعزاز میں شاندار گارڈن پارٹی

ہندو مسلم اتحاد کا دلکش نظارہ

انجمن ضیاء الادب میں مباحثہ

۲ ہزار مزدور باہر سے بلائے گئے

بندرگاہ کلکتہ کی ہڑتال

کانگریس کے ممبروں کیلئے لازمی مشقت

جامع مسجد میں مسلمانوں کا بے نظیر اجتماع

حضرت مولانا ظفر علی خاں صاحب کی حیات پرور تقریر

سکھ مسلم فساد ہوتے ہوتے رہ گیا

تین مسلمان شدید مجروح ہوئے

خواجہ پریس پر پولیس کا چھاپہ

صبح وطن کی دو ہزار کاپیاں ضبط

قرضہ ریلیف بل پاس ہو گیا

کانگریس کا آئندہ اجلاس کہاں ہو گا؟

یو۔پی کی صوبہ کانگریس کمیٹی میں بحث

اسمبلی میں کانگریس کا زبردست اقتدار ہو گا

مسلمانوں کی تعداد بھی فیصلہ کن ہو گی

وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک

سی پی کونسل میں ہیجان

لکھنؤ میں خان عبدالغفار خاں کا استقبال

کپورتھلہ کے نظم و نسق میں اہم تبدیلیاں

نئے وزیر اعظم کے اعلان کی توقع

کلکتہ میں مزدوروں کی ہڑتال جاری ہے

ڈاکٹر ستیہ پال گرفتار کر لئے گئے

دہلی میں باغیانہ تقریر کرنے کا الزام

وائسرائے سے مسلم وفد کی ملاقات

غازی عبدالقیوم کی پریوی کونسل میں اپیل

گورنر جنرل کے ایجنٹ سید رضا علی

اسمبلی میں مختلف پارٹیوں کے ممبران

پارلیمنٹ میں متحدہ رپورٹ پر بحث

پیرس میں جرمنی کے نازی لیڈروں کا اجتماع

جمعیۃ اقوام میں داخل ہونے کیلئے جرمنی سے درخواست

جرمنی نے یہودیوں کی پیشکش ٹھکرادی

لندن ۲۸ نومبر۔ نازی پارٹی میں ہرہٹلر کے ڈپٹی لیڈر "بیرن وان لرسنر" اس ماہ میں سرکاری طور پر پیرس تشریف لیجائیں گے آپ کے ہمراہ جرمنی کے ماہر تخفیف اسلحہ "ہروان رین ٹروپ" بھی ہوں گے۔ اس جدید اقدام سے اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ تخفیف اسلحہ کے سلسلہ میں گذشتہ گفت و شنید امید افزا ہے کل جرمنی کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا کہ جرمنی دوسری اقوام کی طرح یہ خواہش رکھتا ہے کہ یورپ کا مطلع جنگ کے مہیب بادلوں سے صاف ہوجائے اور شکوک و شبہات کی فضا درست ہوجائے مگر اس چیز کا حصول صرف جرمنی کی طاقت پر موقوف نہیں ہے۔ فرانس کے وزیر خارجہ نے ایک تحریری اطلاع دی ہے جس میں جرمنی سے جمعیۃ اقوام میں دوبارہ داخل ہونے اور فرانس کی مشرقی یورپین پالیسی میں شامل ہونے کی درخواست کی گئی ہے لیکن آپ نے جرمنی کی دوبارہ اسلحہ بندی کو تسلیم کرنے سے بصورت انکار کیا ہے۔

برلن ۲۸ نومبر۔ جرمنی کے وزیر داخلہ ہر فرک نے اپنی تقریر میں اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ یہودیوں کی بین الاقوامی مجلس نے جرمنی کو صلح کی پیشکش کی ہے اور درخواست کی ہے کہ جرمنی یہودیوں کے متعلق اپنے رویہ میں تبدیلی کرے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ یہ پیشکش پڑیے نیز زد کا مصداق ہے۔ جرمنی کے یہودی جرمنی میں غیر منصفانہ سلوک کی شکایات نہیں کرسکتے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ جرمنی آئندہ بھی تخفیف اسلحہ کی گفت و شنید جاری رکھنے کے لئے تیار ہے۔

میلبورن میں تیس گھنٹہ تک بارش اور طوفان باد

ہزاروں مویشی غرق اور کثیر اشخاص بے خانماں برباد

سرینگر اور لدھیانہ میں خوفناک اور مہیب آتشزدگی

میلبورن یکم دسمبر۔ سخت آندھی اور بارش کے باعث جو تیس گھنٹہ تک جاری رہی میلبورن میں سخت طوفان آگیا جس میں ۵۔ اشخاص ہلاک اور ڈیڑھ ہزار بے خانماں ہوگئے۔ یہ تباہی صرف میلبورن کے رقبہ تک ہی ہے۔ مختلف مقامات پر صدیوں کی یادگاریں پاش پاش ہوگئیں اور ملک کا وسیع رقبہ ویران ہوگیا۔ نقصان کا اندازہ ڈہائی لاکھ پونڈ کا لگایا جاتا ہے۔ گپس لینڈ میں ہزاروں بھیڑیں اور گھوڑے ڈوب گئے۔ اور ریل گاڑیاں جنگلوں میں کھڑی رہ گئیں۔

جموں یکم دسمبر۔ اطلاع ملی ہے کہ سرینگر میں نہایت ہی خوفناک آتشزدگی کا حادثہ پیش آیا جس سے ۳۰ عمارتیں بالکل مسمار اور برباد ہوگئیں ان عمارات میں ایک عظیم الشان مندر اور دھرمشالہ بھی شامل ہے۔ گورنر نے آگ کو قابو میں کرنے کے لئے فوجی دستہ روانہ کردیا ہے۔ اس مہیب آتشزدگی سے ایک لاکھ روپیہ کے نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

لاہور یکم دسمبر۔ لدھیانہ میں ملا گنج کے ایک روئی کے کارخانہ میں آگ لگ گئی روئی کا ذخیرہ جل کر خاک ہوگیا۔ نقصان کا اندازہ پندرہ ہزار روپے لگایا جاتا ہے۔ چار گھنٹہ کی مسلسل کوششوں کے بعد آگ پر قابو حاصل کیا گیا۔

جرمنی کی جنگی تیاریاں

مسٹر چرچل کی گھبراہٹ

معاہدوں کی خلاف ورزی کا الزام

لندن ۲۸ نومبر۔ "جرمنی کے کارخانے آج کل اس تیزی سے اسلحہ تیار کر رہے ہیں گویا جنگ کا زمانہ ہے۔" یہ بیان مسٹر چرچل کا ہے جو انہوں نے دارالعوام کے اجلاس میں دیا۔ [illegible]

شعبہ امن و قانون وزراء کو منتقل کیا جائے

مارکوئیس آف زٹلینڈ کی رائے

لندن ۲۸ نومبر۔ کل کنزرویٹو انڈیا کمیٹی کے زیر اہتمام دوسری میٹنگ میں پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانات کے ممبران کی بھاری تعداد نے شرکت کی۔ [illegible]

کراچی میں جعلی سکوں کی فراوانی

روپیہ کا لین دین بند کردیا گیا

کراچی ۲۸ نومبر۔ کراچی اور سندھ میں جعلی سکوں کے چلنے سے تجارتی طبقہ میں بے چینی پھیل رہی ہے۔ [illegible]

پولیس پارٹی پر لاٹھیاں

۱۹ اشخاص کا چالان

جالندھر ۲۸ نومبر۔ ایک تازہ اطلاع مظہر ہے کہ موضع ٹیاران ضلع جالندھر کے ایک شخص مسمی کرم دین کا معہ اپنے اٹھارہ ہمراہیوں کے چالان کردیا گیا ہے۔ [illegible]

ایک فقیر کے کرتوت

مرید کی بیٹی کا اغوار

[illegible]

قانون خلع جاری نہ کرنے کے نقصانات

مسلم عورتوں کے ارتداد کے واقعات

لائل پور ۲۹ نومبر۔ مسلمانوں میں نکاح کے مسئلہ نے کس قدر خطرناک صورت اختیار کرلی ہے اس کا اندازہ محض اس ایک ضلع لائل پور سے ہی لگایا جاسکتا ہے۔ [illegible]

سوبھاش بابو کو ہندوستان آنیکی ممانعت

[illegible]

ایک اور کانگریسی امیدوار کامیاب

[illegible]

آئرلینڈ کے باشندے برطانوی رعایا نہیں ہیں

[illegible]

لاہور میں میونسپل انتخابات پر جھگڑے

[illegible]

معاہدہ واشنگٹن کو منسوخ کرنے کا فیصلہ

فرانس اور اٹلی کو آخری اطلاع

واشنگٹن ۲۸ نومبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جاپان نے واشنگٹن کے بحری معاہدہ کو ختم کرنے کا نوٹس دینے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ [illegible]

ڈاکوؤں نے پورے خاندان کو ہلاک کردیا

کانپور ۲۸ نومبر۔ موان پور میں ایک زبردست ڈاکہ پڑا۔ لالہ رام سیٹھ کے گھر پر شب میں پچیس ڈاکو آئے۔ [illegible]

پارلیمنٹری رپورٹ اور والیان ریاست

[illegible]

افغانستان میں ترکی کمیشن کی آمد

[illegible]

کمیونل ایوارڈ کی مخالفت

ڈاکٹر مونجے لندن جائینگے

[illegible]

مقدمہ سازش آگرہ کی اپیل کا فیصلہ

[illegible]

جہلم میں سکھ اور مسلمان گرفتار

[illegible]

عازمین بیت اللہ کو اطلاع

کتاب "رہبر حجاج" مفت طلب کرو

[illegible]

(منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی)

قرضہ بل کی منظوری سے حکومت کو نقصان ہوگا

[illegible]

جرمنی کے بشپ کا مضمون ضبط کرلیا گیا

[illegible]

خوانچہ فروش ریل سے کٹ گیا

[illegible]

افغانستان میں ہائیڈرو الیکٹرک اسکیم

[illegible]

احمدآباد میں ۹ کمیونسٹ لیڈر گرفتار

[illegible]

صوبہ سرحد میں شریعت کانفرنس کے انعقاد کی تیاریاں

ہر شہر اور قریہ میں ۱۴ جنوری کو یوم شریعت منایا جائے

شریعت کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کا اعلان

[illegible]

عبدالقیوم سکریٹری استقبالیہ شریعت کانفرنس

مرادآباد میں رئیس الہند مولانا شوکت علی صاحب کی خدمت میں ایڈریس اور ایٹ ہوم

[illegible]

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کا ورود مسعود ڈھرکی میں

[illegible]

معلم بل اور اہل حجاز

ایک عرب کی طرف سے جمعیۃ علماء ہند کا شکریہ

[illegible]

(نور احمد خاں)

محبوب عاشق کے قدموں پر

[illegible]

چند کتب نادر الوجود برائے فروخت

[illegible]

مصفا خون کی شرطیہ گولیاں

[illegible]

گڈری اینڈ کو جالندھر شہر (پنجاب)

بہترین تمباکو خوردنی

احمد حسین دلدار حسین تاجر تمباکو خوردنی لکھنؤ سے طلب فرمایئے

عورت نے خاوند کو بڑا شرمندہ کیا

[illegible]

منیجر دواخانہ شفاء الامراض تجارہ (الور) (راجپوتانہ)

P.O. Dawakhana Tijara (Alwar) (Rajputana)

عراق ریلوے

(۱) نجف، کربلا، کاظمین اور سامرہ اسلامی مقامات مقدسہ کی زیارت کا انتظام عراق ریلوے نے کیا ہے۔ یہ سفر نہایت قلیل کرایہ اور کم وقت میں طے ہوگا۔ دوران سفر میں ہر ممکن آسائش بہم پہنچائی جائیگی۔

مکہ معظمہ کو جاتے ہوئے عراق کے مقامات مقدسہ کی زیارت کرو

[illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یداللہ علی الجماعۃ

تار کا پتہ: الجمعیۃ دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے) — معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی - یوم یکشنبہ یکم رمضان المبارک ۱۳۵۳ ہجری - مطابق ۹ دسمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۴۱

اسلام کی روحانی شہنشاہی کا دربار عام

فاران کی چوٹیوں پر جلوہ طور

میدان عرفات میں خاتم المرسلین کا بلاوا

معاصرین کے افکار و آراء

عقبہ اور برطانیہ

جنگ کی خبریں تیاریاں

مسلم کانفرنس کی نمائندگی

پارلیمنٹری رپورٹ

حاجیوں کی تعداد میں روز افزوں کمی

"الجمعیۃ"

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

ملنے کا پتہ: منیجر الجمعیۃ دہلی

Regd No L 1793

The Jamiat

Vol XX No 40 | DELHI WEEKLY | DECEMBER 5 1934 | PRICE ONE ANNA

نورانی
قرآن مجید
نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام
اور اس کی حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو رسالہ ملاحظہ کیجئے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے قیمت فی جلد ۲؍ علاوہ محصول ڈاک۔
منیجر الجمعیۃ دہلی

رسالہ الفرقان (بریلی)

انجمن اصلاح المسلمین میرٹھ کا اجلاس

اردو لٹریچر کی مفت تقسیم

(راقم حسن نظامی)

انجمن اصلاح مسلم نوجوانان مبارکپور

دوسری تجویز میں مفتی صاحب دیوبند کی کتاب غایات النسب پر نفرت کا اظہار کیا گیا۔

سکریٹری انجمن اصلاح مسلم نوجوانان مبارکپور

مسلم راجپوت گڑھ شنکر

لائبریری کیلئے

ہمیں اردو کے اخبارات و رسائل منگوانا ہیں لہٰذا تمام ایڈیٹر صاحبان اپنے اپنے پرچہ بطور نمونہ روانہ فرمادیں۔
سکریٹری دی مسلم لائبریری سنگاہمہ - ضلع کمیری

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں کاغذ سفید ولایتی نادرہ ہے حاشیہ ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا با محاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو عطر ہے نادر تفسیر کا مثل ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مسند حاکم، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مستند بزار، مسند امام احمد، اسباب شان نزول، جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام قرآن و مسائل تصوف تاریخ حکایات ظاہری و باطنی اشارات غرضیکہ تفسیر کی جو بابۃ الانبیاء خصوصیات ہو سکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصے ہیں اول حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تمام پیغمبروں کی سوانحعمریاں اور ان کی تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دی تھیں اور آپ کے وہ تمام خطوط معہ ترجمہ درج ہیں جو آپ کے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام دعوت اسلام کے ہیں بعد میں خلفاء راشدین کے کامل حالات ہیں حصہ دوم میں فضائل قرآن اسرار حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ قادریہ اور چشتیہ کے بزرگوں کے مخفی اعمال قرآن و خواص جملہ سورتوں اور آیتوں اور پورے قرآن کے تعویذ میں اور تعبیر خواب اور ترکیب فالنامہ کے ساتھ درج ہیں پانچویں حصہ میں قرأت کا بیان اور قاعدے سائز ۲۰×۲۶ صفحات ۹۲۸ رعایتی ہدیہ مجلد چرمی ... محصول ڈاک علاوہ ...

ملنے کا پتہ
منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی - علمی - اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائیگا۔

صحائف رحمانی ...
دین مرزا کفر خالص کے دیکھنے سے آپ کو مرزائیوں کے کفریات کا پورا پتہ چل جائے گا۔ قیمت ۱؍
نامہ حقانی در کذب قادیانی کے مطالعہ سے آپ قادیانیوں کے مکر و فریب سے واقف ہو جائیں گے قیمت ۵؍
اطلاع رحمانی ...
دوسری شہادت آسمانی ...
ہدیہ عثمانیہ ...
الہام ربانی ...

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت — خاص رعایت — خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

روہیلکھنڈ کے بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانحعمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں۔

جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

سید الطاف علی صاحب بی۔اے (علیگ) بریلوی کی یہ معرکۃ الآراء تصنیف جس میں آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔پی کونسل کا عالمانہ پیش لفظ شامل ہے اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبدالواحد صاحب ایم۔اے (مقیم لندن) نے مبلغ ایک ہزار روپیہ کے عطیہ سے قدر دانی فرمائی ہے۔ سرزمین روہیلکھنڈ میں بالخصوص اور ملک کے طول و عرض میں بالعموم نہایت قلیل عرصہ میں حیرت انگیز مقبولیت حاصل کی ہے۔

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھائیے

حجم چار سو صفحات تقطیع ۲۰×۲۶ کاغذ چکنا چکدار کتابت و طباعت دیدہ زیب نو ہاف ٹون کی چھپی ہوئی نایاب تصاویر ٹائیٹل عمدہ رنگین قیمت دو روپے چار آنے (مجلد ...)

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

معہ

خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

علاقہ سار کا فیصلہ رائے شماری سے ہوگا

جرمنی نے ۲ کروڑ پونڈ فرانس کو دینے منظور کر لئے

بہار و خزاں

اختر کے ساتھ ایک دلچسپ مذاق

صراف کی دوکان پر نواب صاحب کا ظہور

پٹنہ میں کانگرسی لیڈروں کا اجتماع

پارلیمنٹری رپورٹ کے خلاف یوم احتجاج

جدید اسمبلی کا اجلاس ۲۱ جنوری کو شروع ہوگا

علیحدگی سندھ کی مخالفت کی تجویز بھی پیش ہوگی

سینہ میں ٹکر لگتے ہی فوت ہوگیا

دہلی میں ایک رئیس کی ہلاکت

تیل کے کنوئیں میں گر کر ہلاک

سوبھاش بابو گھر میں بند کر دئے گئے

حکومت کی طرف سے پابندیاں

قلی کیمپ میں بم پھٹ گیا

نقلی دوائی خریدنے میں

صحت و دولت دونو خطرہ میں ہیں!

امرت دھارا

امرت دھارا ... لاہور

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ کے حضور میں

جاپانی سفیر کی باریابی

ترکی قلمرو میں عربی کے بدوی بولنے والوں کی تعداد

ہر ہٹلر کے ۲۰ دشمن

حقوق شہریت سے محرومی، جائداد ضبط

درختوں پر چڑھنے والے بکرے

آسٹریلیا کی ایک عجیب و غریب مخلوق

حسین ترین لڑکی نے خودکشی کرلی

دنیا میں اور حسین لڑکیاں کیوں ہیں؟

آفتاب کی کرنوں سے کھانا پکالو

قدرتی حرارت کو استعمال کرنے کیلئے ایک نئی ایجاد

ثقیل اسلحہ کے دعویداروں کے کارنامے

امریکن جہازوں کی جدید تعمیر

فلسطین میں مزید یہودیوں کی آمد

۱۹۳۵ء یورپ کی قسمت کا فیصلہ کریگا

زیکو سلویکیا کے وزیر خارجہ کا اعلان

حضرت سید المرسلین کا بلاوا

رحمت و مغفرت کا دربار عام

معجون مقوی معدہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سرمہ نور افزا

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سچا ہمدم و رہبر بے دام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ یکم رمضان المبارک ۱۳۵۳ھ ہجری

مسلمانوں کا طرز عمل کیا ہونا چاہئے؟

آئندہ اسمبلی کیلئے ایک اہم ترین مسئلہ

جدید اسمبلی جس کا انتخاب گزشتہ ۔۔۔ میں ہوا ہے اپنا ۔۔۔ اجلاس ۔۔۔ میں منعقد کریگی اور اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے جو اسمبلی کی موجودہ ترکیب ۔۔۔ اس کے پہلے اجلاس اور مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کی اشاعت سے پیدا ہوگئی ہے بجا طور پر یہ خیال ۔۔۔

کرنے کے لئے یہ امر سب سے زیادہ باعث شرم اور باعث ذلت ہونا چاہئے کیونکہ اسلامی روایات اور اسلامی تعلیمات اس قسم کی غلامی کو ہر مسلمان کے لئے ایک عذاب الیم قرار دیتی ہیں اور اس سے نجات خود مسلمانوں ہی کے عمل پر موقوف ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان ۔۔۔

"انقلاب" و "سیاست" کی دریدہ دہنی

لاہور کے دو دریدہ دہن اخبار جو اپنی بے غیرتی و بے حمیتی کے لئے خاص شہرت حاصل کر چکے ہیں اور جنہوں نے دشنام طرازی و بیہودہ نگاری میں مہارت تامہ پیدا کی ہے آج کل سر یعقوب اور مولوی شفیع داؤدی کی کامیابی پر بہت بغلیں بجا رہے ہیں ۔۔۔ کو غنیمت سمجھ کر حضرات علمائے کرام کے خلاف اپنے اس دلی بغض و عناد کا علانیہ مظاہرہ کر رہے ہیں جو آج سے نہیں بلکہ اس وقت سے ان لوگوں کے دلوں میں جاگزیں ہے جب سے کہ انہوں نے حکومت متسلطہ کے ظل عاطفت میں پناہ لی اور اسی کی خدمت و خیر خواہی کو اپنے لئے اوڑھنا بچھونا بنا لیا ہے اور حضرات علماء کی حریت نوازی و حق پرستی ان کی نگاہ میں کانٹے کی طرح کھٹکنے لگی ہے۔ ہماری مراد سیاست اور انقلاب سے ہے جن کا مسلک تمام ہندوستان کے مسلمانوں کو معلوم ہے اور جن کے متعلق سب یہ جانتے ہیں کہ وہ مخالفت کے مواقع پر کس قدر گندہ اور ناپاک تحریریں شائع کرنے کے عادی ہیں۔ ان اخبارات نے گذشتہ ہفتہ اپنے کالموں میں حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی جانشین حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں جس قدر بدتمیزی و بیہودگی کے ساتھ گستاخیاں کی ہیں ان کو جواب تو خیر ہم کیا دیں گے، نہ ہم میں اس کی صلاحیت ہے اور نہ ہم اسے بہتر طریقہ سمجھتے ۔۔۔

علیحدہ کوئی چیز نہیں ہے اور یہ بھی ثابت کیا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں کے عمومی مفاد کو جان بوجھ کر خطرہ میں ڈالنا اور تباہ و برباد کرنا اور اسلام کے اہم ترین فرائض میں اغیار کی مداخلت کو دعوت دینے والوں کی تائید و حمایت کرنا خالص مذہبی نقطہ نگاہ سے سخت ترین معصیت ہے۔ مگر یہ سب کچھ اسی وقت ہو سکتا ہے جب اعتراض کرنے والے میں تہذیب و شرافت کے ابتدائی اوصاف موجود ہوں اور وہ متانت کے ساتھ کسی اصولی بحث پر آمادہ ہو۔ انقلاب اور سیاست کے محررین میں تو ہم اتنی قابلیت و استعداد بھی نہیں پاتے کہ وہ کسی مذہبی مسئلہ کو سنجیدگی کے ساتھ سوچ کر اس پر کوئی علمی بحث کر سکیں۔ اگر ان کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ ما فی اس کی اہلیت رکھتے ہیں تو اب بھی ان کے لئے راستہ کھلا ہوا ہے وہ اپنے اعتراض کو شرافت کے ساتھ پیش کریں۔ ہم اس کا جواب دیں گے اور دنیا خود فیصلہ کرے گی کہ کون حق پر ہے کون باطل پر۔

رہا اس کامیابی کا سوال جس کے لئے انقلاب و سیاست ۔۔۔ اس قدر آپے سے باہر ہوئے جا رہے ہیں سو اس کی حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک نہایت کمزور اکثریت سے حاصل کی گئی ہے ۔۔۔

اپنی حقیقت اتارنے کے لئے ہندوستان کے ان متبحر و جید علماء کی شان میں گستاخانہ کرنے کا ذلیل رویہ اختیار نہیں کرنا چاہئے جو ہمیشہ عزت و احترام کی نظر سے دیکھے گئے ہیں ۔۔۔ باوجود انقلاب و سیاست کی ہرزہ سرائیوں کے ۔۔۔ دیکھے جاتے رہیں گے۔

تباہ کن سرگرمیوں سے واقف ہونے کے باوجود ان ہی کو دوبارہ ووٹ دیں اور اپنا نمائندہ منتخب کر کے بھیجیں حضرت مولانا کے اس ارشاد پر نہایت متانت کے ساتھ علمی بحث ہو سکتی ہے یہ ظاہر کیا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں کی سیاست مذہب ۔۔۔

شذرات

آرڈیننس ایکٹ کی توسیع

صوبہ بمبئی کی حکومت نے آرڈیننس ایکٹ مجریہ ۱۹۳۲ء کی ہنگامی دفعات کو ایک سال کے لئے اور نافذ کر دیا۔ اور سرکاری اعلان کے ذریعہ یہ بتا دیا گیا کہ ۔۔۔ دسمبر ۱۹۳۴ء کے بعد بھی ایک سال تک آرڈیننس ایکٹ کی حکومت قائم رہے گی۔ حکومت بمبئی نے اپنے اس اقدام کے لئے جو وجوہ بیان کئے ہیں ان میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ اگرچہ سول نافرمانی ختم ہو گئی ہے مگر اشتراکیت اور دہشت انگیزی کا خطرہ ہنوز موجود ہے اس لئے ایکٹ کو جاری رہنا چاہئے۔ ہم نہیں کہتے کہ موجودہ صورت حال میں جب کہ بمبئی کے اندر کامل امن و امان موجود ہے اور پورے سکون کے ساتھ تمام کام ۔۔۔

۔۔۔ سے چکی ہیں اور ملک کے اندر پرسکون فضا پیدا ہونے کے بعد تمام تر توجہات پارلیمنٹری کام کی طرف لگی ہوئی ہیں حکومت محض قومی کارکنوں کو پریشان کرنے کی وجہ سے ایسے اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتی ہے جو اس کی بے آئینی کو بھی قانون کے اندر لا سکیں۔

ایک خطرناک اقدام

الٰہ آباد کی ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ مالوی جی کی نیشنلسٹ پارٹی والے ابھی تک اپنے کارکنوں نقصان دہ سرگرمیوں سے باز نہیں آئے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ مالوی جی کی صحت بحال ہو جانے کے بعد تمام ملک میں کیمونل ایوارڈ کے خلاف ایک عام مظاہرہ کیا جائے گا اور کسی وسیع پیمانہ پر "اینٹی ایوارڈ" ہم جاری کی جائے گی۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ان لوگوں نے آخر سوچا کیا ہے ۔۔۔ اپنے آپ کو کانگریس کا دوست ۔۔۔ ہندوستان کی آزادی کے لئے خواہشمند ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود ان کا طرز عمل سراسر کانگریس کے خلاف اور ہندوستان کا ۔۔۔

کہ وہ اس ایجی ٹیشن سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اسمبلی کے اندر مختلف پارٹیوں کے اشتراک عمل میں روڑے اٹکائیں اور اسی کو عام ملکی معاملات میں جو کمیونل ایوارڈ سے بہت زیادہ اہم ہیں تخریب کا آلہ بنانے لگیں۔ ہم پنڈت مالوی اور ان کی پارٹی کے تمام کارکنوں سے ایک مرتبہ پھر کہیں گے کہ وہ اپنا ۔۔۔ خطرناک راستہ کو چھوڑ دیں۔

حوادث و احکام

استفتاء

کتاب النکاح خیار بلوغ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح ایسی صورت میں جبکہ اس کے باپ کا انتقال ہو چکا تھا اس کے بھائی نے کر دیا اور رخصت کی نوبت اب تک نہ آئی اور اس نے بوقت بلوغ اپنے گھر کے چند اعزا کے سامنے اس نکاح سے نارضامندی ظاہر کر دی اور اس کی اطلاع بذریعہ خط اس کے خاوند اور گھر والوں کو کرا دی گئی۔ لڑکی باوجود سمجھانے اور کہنے کے اس نکاح پر رضامند نہیں اور موت کو اس کے مقابلہ پر ترجیح دیتی ہے اور کسی دیگر مناسب جگہ کے لئے رضامند ہے۔ صورت مسئولہ میں اس لڑکی کا نکاح قائم رہا یا اس کے فسخ کرنے کی کیا صورت ہو گی۔ بینوا و توجروا۔

الجواب

اگر اس لڑکی نے بلوغ کے جلسہ ہی میں بھائی کے پڑھائے ہوئے نکاح سے ناراضگی کا اظہار کر دیا ہے دو گواہ بھی اس کی ناراضگی کے ہونگے تو اس کو اس کے واسطے فسخ نکاح کا حق ہوگا کہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں درخواست دیکر نکاح فسخ کرا لے فقط واللہ اعلم

نیز مکرر یہ ہے کہ انگریزی عدالت کے حاکم سے بھی نکاح فسخ کرا سکے گی ۔۔۔ انگریزی عدالت کا حاکم مسلمان ہوگا فقط

حبیب المرسلین عفی عنہ
نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

پارلیمنٹری رپورٹ کی نامنظوری اور جابرانہ قوانین کی تنسیخ

متحدہ محاذ پیش کرنے کے لئے مشترکہ فارمولا کی تشکیل

پٹنہ میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس شروع ہو گیا

پٹنہ ۷ دسمبر۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس کل دوپہر بابو راجندر پرشاد کی کوٹھی پر منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ارکان نے شرکت کی۔ مولانا ابوالکلام آزاد، ڈاکٹر انصاری، مسٹر آصف علی، مسٹر تصدق احمد خاں شیروانی، چودھری خلیق الزماں، خان عبدالغفار خاں، سردار پٹیل، سروجنی نائیڈو، راجگوپال آچاریہ، سردار منگل سنگھ، سیٹھ جمنا لال بجاج، بھولا بھائی ڈیسائی، مسٹر نریمان، ڈاکٹر بدھان چندر رائے، مسٹر ستیہ مورتی وغیرہ۔

کل کے اجلاس میں پارلیمنٹری رپورٹ کے بارے میں تجویز کے مسودہ پر غور کیا گیا۔ اور بحث و تمحیص کے بعد یہ محسوس کیا گیا کہ تجویز منظور کرنے سے قبل کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے ارکان سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگریسی لیڈر پارلیمنٹری رپورٹ کے بارے میں تجویز کا مسودہ تیار کرنے میں پوری آزادی صرف کر دیں گے اور ورکنگ کمیٹی اس رپورٹ کی سفارشات کو نامنظور کرنے کی سفارش کرے گی۔

لبرل لیڈر مسٹر شاستری نے خواہش کی ہے کہ کانگریس، پارلیمنٹری رپورٹ کے خلاف متحدہ محاذ پیش کرے۔ اس درخواست نے کانگریس کو ایک ایسا فارمولا وضع کرنے پر مجبور کر دیا ہے جو ان تمام ترقی پسند جماعتوں کو قابل قبول ہو جنہوں نے رپورٹ کے خلاف احتجاج میں اور جدید اصلاحات کی تنسیخ کی تحریک میں حصہ لیا ہے۔

۔۔۔ ۴۵ کی اکثریت ضرور حاصل ہو جائے گی۔ ۴۴ ووٹ کانگریسی امیدواروں کے، ۸ نیشنلسٹ پارٹی کے، ایک ہندو مہا سبھا کا، ۲ انڈی پنڈنٹ پارٹی کے، ۸ مسلم یونٹی بورڈ کے اور ۵ خصوصی مفاد کے نمائندوں کے۔

ان حالات میں یہ صاف ظاہر ہے کہ کانگریس پارٹی کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ وہ پارلیمنٹری رپورٹ کی نامنظوری، جابرانہ قوانین کی منسوخی اور نمائندہ اسمبلی کی طلبی کے بارے میں اپنی تجاویز کو منظور کرانے کے لئے اسمبلی کے ترقی پسند عناصر کے ساتھ جن کی رہنمائی غالباً مسٹر عبدالرحیم اور مسٹر جناح کریں گے، کوئی نہ کوئی سمجھوتہ کرے۔

چینی سرحد پر سرخ فوج سے ہولناک جنگ

دس ہزار ہلاک اور ساٹھ ہزار زخمی ہو گئے

لندن ۸ دسمبر۔ اخبار ٹائمز کا نامہ نگار مقیم شنگھائی اطلاع دیتا ہے کہ کوانسی ہونان (چین) کی سرحد پر اشتراکی فوج سے زبردست جنگ ہوئی ہے سرکاری طور پر اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ اس ہولناک جنگ میں دس ہزار سرخ فوج کے سپاہی ہلاک ہو گئے اور ساٹھ (۶۰) ہزار کے قریب زخمی ہو گئے ہیں۔ اشتراکی فوج کیانگسی سے اچھی حالت میں واپس ہو گئی ہے۔ اس وقت حکومت کی افواج جنوبی ہونان پر پڑی ہوئی ہیں اور مغرب کی جانب ان کے اقدام کو روک دیا گیا ہے۔

ایک ہفتہ قبل سرخ فوج ایک بڑی تعداد میں گذشتہ جنگ کی تلافی کیلئے ممنوعہ علاقہ مغربی فوکین اور مشرقی کیانگسی میں جمع ہونی شروع ہو گئی تھی۔

یورپ سے سوبھاش بابو کی واپسی

کراچی میں سامان کی تلاشی لی گئی

کراچی ۳ دسمبر۔ سوبھاش چندر بوس ہوائی ڈاک لانے والے ڈچ ہوائی جہاز کے ذریعہ آج شب کو تقریباً ۸ بجے کراچی پہنچ گئے۔ جہاز سے اترتے ہی انہوں نے نہایت تشویش کے ساتھ اپنے پتا کا حال پوچھا جب ان کے سورگباش کی خبران کو سنائی گئی تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس سے انٹرویو کے دوران میں سبھاش بابو نے کہا آپ اس وقت میرے جذبات کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ سبھاش بابو دس بجے شب کو جودھپور روانہ ہو جائیں گے وہاں رات کو قیام کرنے کے بعد کل تقریباً دو تین بجے کلکتہ پہنچ جائیں گے۔

مسٹر جمشید مہتہ سابق میئر کراچی کارپوریشن نے جو کہ ہوائی مستقر پر موجود تھے، سوبھاش بابو سے چند منٹ بات چیت کی۔ افسران محکمہ کسٹم نے سوبھاش بابو کے تمام سامان کی تلاشی لی خفیہ پولیس کے افسران خاموش کھڑے دیکھتے رہے سوبھاش بابو قطعی خاموش کھڑے تھے۔

مقروض جاگیروں کے بل کی دوسری خواندگی

لکھنؤ ۶ دسمبر۔ گیارہ روز کی بحث کے بعد یوپی کونسل نے کل سہ پہر مقروض جاگیروں کے بل کی دوسری خواندگی پاس کر دی کل کے اجلاس میں تقریباً ۲۵ ترمیمات کے متعلق فیصلہ ہوا۔ ممبر مالیات سر ایڈورڈ بلنٹ نے اعلان کیا کہ حکومت بل کے آخری مرحلے سے گذرنا نہیں چاہتی تاوقتیکہ ۔۔۔ بل کی بغور جانچ پڑتال نہ کر لے۔

پریذیڈنٹ نے اعلان کیا کہ ۸ دسمبر کو کونسل کا اجلاس نہیں ہوگا کیونکہ گورنر کی جانب سے ۔۔۔ وفاداری کی تقریب کے سلسلہ میں زیادہ تر ممبران غیر حاضر رہیں گے۔

۔۔۔ نام ارسال کیا ہے افسوس ہے کہ وائسرائے کوئی مشورہ سننے یا شخصی طور پر نمائندوں سے ملاقات کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں ۔۔۔ کی خدمت میں رحم کی کوئی تحریری درخواست بھیج گئی تو وہ اس پر غور فرمائیں گے۔

اسمبلی سے واک آوٹ کی تجویز

یوپی کانگریس کمیٹی کا ریزولیوشن

لکھنؤ ۳ دسمبر۔ پراونشل کانگریس کمیٹی کی کونسل کا اجلاس زیر صدارت مسٹر سری پرکاش منعقد ہوا جس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ اس خیال کا اظہار کیا گیا کہ "جب لارڈ ولنگڈن تقریر کرنے کیلئے ہاؤس میں داخل ہوں تو اسمبلی کے کانگریسی ممبران کو فوراً ہی چیمبر سے نکل جانا چاہئے جس کے ذریعہ تشدد کے خلاف جو ان کے عہدہ وائسرائلٹی کے دوران میں ہوا ہے قوم کا اظہار ناراضگی کیا جائے۔ اور کانگریس پارلیمنٹری بورڈ سے درخواست کی گئی کہ وہ اس کے مطابق ہدایت جاری کرے۔

اسمبلی میں تخریبی پالیسی اختیار کی جائے

سکریٹری کانگریس سوشلسٹ پارٹی کا بیان

بمبئی ۳ دسمبر۔ مسٹر جے پرکاش نرائن جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس سوشلسٹ پارٹی نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کی زبردست مذمت کی ہے۔ آپ کی رائے میں کانگریس کے لئے اسے نامنظور کر دینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اسے تخریبی پالیسی اختیار کرنا چاہئے کیونکہ حقیقی طریق کار یہی ہے۔ "میں امید کرتا ہوں کہ ورکنگ کمیٹی کا جو اجلاس پٹنہ میں ہو رہا ہے اس میں غیر مبہم طریقہ پر یہ طے کیا جائے گا کہ کانگریس اسمبلی میں محض ریزولیوشن پاس کر کے نامنظوری نہ کرے گی بلکہ اسمبلی میں ایسی جنگی اور رکاوٹ ڈالنے والی پالیسی اختیار کرے گی کہ اس پر عملدرآمد کرنا غیر ممکن ہو جائے۔"

حضرت مفتی صاحب اور مولانا احمد سعید صاحب کا

رانڈیر میں ورود

مختلف مقامات پر حقائق پرور تقریریں

۷ ارشعبان ۱۳۵۳ھ کو حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند اور مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند فرنٹیر میل سے سورت کے اسٹیشن پر تشریف لائے معززین رانڈیر و سورت نے اپنے ذوی الاحترام مہمانوں کا استقبال کیا اور تمام عزت ۔۔۔ رانڈیر تشریف لا کر حکیم محمد ابراہیم صاحب کے مکان پر قیام فرمایا مولانا احمد سعید صاحب کی طبیعت ناساز تھی دہلی سے روانگی کے وقت ہی مولانا کی طبیعت خراب تھی اور سفر میں اور زیادہ خراب ہو گئی ہفتہ کے روز بخار تیز ہو گیا، مولانا موصوف نے باوجود علالت طبع کے جامعہ حسینیہ کے سالانہ جلسہ میں تھوڑی دیر تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب نے حدیث بدأ الاسلام غریبا و سیعود غریبا کی تشریح فرماتے ہوئے ایک پر مغز اور معنی سے لبریز تقریر فرمائی جلسہ میں دیگر حضرات نے بھی تقریریں کیں۔ حضرت مولانا حاجی حافظ حکیم محمد ابراہیم صاحب نے جامعہ کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ پھر حضرت مفتی صاحب قبلہ نے فارغ التحصیل طلبا کو دستار فضیلت عطا فرمائی۔ اور دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی ایک تقریر پنجشنبہ کی شب میں جامع مسجد رانڈیر کے قریب ہوئی۔ اور ایک تقریر سر علی محمد خاں صاحب پریسیڈنٹ لیجسلیٹو کونسل کے بنگلہ پر ہوئی۔ جہاں معزز خواتین نے بھی بہت زیادہ تعداد میں شرکت کی۔ پردے کا کافی انتظام تھا مولانا کی یہ تقریر عصر سے لیکر مغرب تک ہوئی۔ تقریر نہایت جامع اور موثر تھی۔ علالت طبع کے باعث مولانا مزید تقریریں نہیں کر سکے اور شب شنبہ کو رات کے ڈیڑھ بجے فرنٹیر میل سے دہلی تشریف لے گئے۔

(احمد اشرف رانڈیری امام و خطیب مسجد قوۃ الاسلام)

غازی عبدالقیوم کے سلسلہ میں وائسرائے کی ملاقات

اجازت دینے سے وائسرائے نے انکار کر دیا

امرتسر ۹ نومبر۔ شیخ صادق حسن صاحب نے غازی عبدالقیوم کی سزائے موت کے سلسلہ میں ایک وفد سے وائسرائے کی ملاقات کیلئے جو اجازت طلب کی تھی اس کا جواب ہز ایکسلنسی وائسرائے کے پرائیویٹ سکریٹری کی جانب سے حسب ذیل موصول ہوا ہے:

"عبدالقیوم کے بارے میں ملاقات کیلئے آپ نے جو تار وائسرائے کے ۔۔۔

گورنر کاشغر پر گولیوں کی بوچھاڑ

ختن پر تنگانی مسلمانوں کا قبضہ

نئی دہلی ۵ دسمبر۔ کاشغر کی صورت حال ابھی تک نہایت پیچیدہ ہے یہاں کا گورنر ماؤ شاؤ کاشغر سے لنگر جا رہا تھا کہ چند آدمیوں نے اس پر ناگہانی حملہ کر دیا ۔۔۔ جان بچالی۔

کاشغر کی اقتصادی و سیاسی پریشانی روز بروز بڑھ رہی ہے گو چینی حکومت کا تصفیہ حکومت ہند کی سرحد تک پہنچ گیا ہے۔ لیکن تنگانی مسلمان ختن پر ابھی تک قابض ہیں۔

۲۸ افراد ہلاک اور ستر مفقود

یالٹا ۷ دسمبر۔ علاقہ سائپرس کے شمالی حصہ صوبجات لوزان میں سخت ہوائی طوفان پھر جاری ہے گذشتہ دو ماہ کے عرصہ میں یہ چھٹا طوفان ہے۔ اسی طوفان کی وجہ سے موٹر سے چلنے والا جہاز "لنڈرگ" ایونوگ کے ساحل پر سے غرقاب ہو گیا ہے بوجہ انقطاع وسائل خبر رسانی اطلاعیں بہت دیر سے آ رہی ہیں گذشتہ جمعرات تک کی اطلاع اب موصول ہوئی ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس روز تک ۸۰ اموات ہو چکی تھیں اور ۷۰ اشخاص لاپتہ تھے۔

شاہ ایران اور شاہ حجاز کی ملاقات؟

بمبئی ۳ دسمبر۔ معاصر ہلال رقمطراز ہے کہ سلطان ابن سعود شاہ حجاز ایران جا رہے ہیں تاکہ مسلم سلطنتوں کے اتحاد پر ایران کے شہنشاہ رضا شاہ پہلوی سے گفتگو کریں یہ ملاقات غازی امان اللہ خاں کی کمال پاشا سے ملاقات کے بعد اور غازی کمال پاشا کی شہنشاہ پہلوی سے ملاقات کے بعد بہت اہمیت رکھتی ہے ان ملاقاتوں کا مطلب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک ایسی سلطنت خیال کی جائے جو موجودہ اسلامی سلطنتوں کا مجموعہ ہے اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ مسلم سلطنتوں پر مشتمل ایک متحدہ محاذ جنگ پیش کیا جائے گا۔

سب انسپکٹر کو گولی سے اڑا دیا

دو اشخاص کو سزائے موت

متھولی ۶ دسمبر۔ سب انسپکٹر پر گولی چلانے کے مقدمہ میں سشن جج نے آج فیصلہ سنا دیا جس میں چنا سوامی تلیوار اور سنتھر پانڈیا نیپر کو سزائے موت دی گئی۔ ۔۔۔ کے خلاف یہ الزام ہے کہ اس نے پپانیڈ پولیس سب انسپکٹر کو بیگم ۔۔۔ کی رات کو مقام کنداک پر گولی مار دی ۔۔۔

سر محمد یعقوب کی مضحکہ خیز تعلیاں

"صبر آزما اور سخت حالات" کا اعتراف

دہلی ۶ دسمبر۔ سر محمد یعقوب نے اپنی کامیابی پر جو انہیں معمولی اکثریت سے حاصل ہوئی ہے ذیل کا مضحکہ خیز بیان شائع کیا ہے۔

مجھے انتخابی جنگ کے دوران میں نہایت صبر آزما اور سخت حالات سے گذرنا پڑا کیونکہ میرا مقابلہ ایک ایسی مذہبی دیوانگی سے ہوا جس کی قیادت مولویوں کی ایک منظم فوج نے کی تھی جن کا اثر و اقتدار ابھی تک عوام پر باقی ہے۔ اس منظم جنگ کے باوجود میں نے معجزانہ طور پر نتیجہ حاصل کیا۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ مذہب کو سیاسی میدان کے کھیل میں خریدو فروخت داخل کیا گیا اور اس سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ بعض اخبارات نے مولویوں کے اس مذہبی پروپیگنڈہ کی تائید کی حالانکہ یہ سخت قابل اعتراض بات ہے کہ مذہب کو سیاسی معاملات میں داخل کیا جائے مجھے یقین ہے کہ مسلمان ایسی جنگ کے خطرات سے آگاہ ہو جائیں گے جو مولویوں کی زیر قیادت انتخابی میدان میں لڑی گئی اور میری کامیابی بھی ان کی آنکھیں کھولیگی اور ان کو معلوم ہو جائے گا کہ اکثر علماء کی مخالفت کے باوجود میری کامیابی اس بات کی دلیل ہے کہ علماء کا اثر و اقتدار عوام پر سے کم ہو رہا ہے۔

اسمبلی میں جہاں تک ان کے طرز عمل کا تعلق ہے سر یعقوب فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے تحفظات کے سلسلہ میں اکثریت کا رویہ دیکھنے کے بعد وہ اپنے طریق کار کے متعلق کوئی فیصلہ کریں گے۔ آپ نے بزعم خود کانگریس کو یہ مشورہ دینے کی کوشش بھی کی ۔۔۔

دار الحکومت

ڈاکٹر ستیہ پال کا چالان پیش کر دیا گیا

دہلی کے مشہور وکلاء پیروی کرینگے

دہلی ۵ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے مسٹر ایف۔ بی۔ پول ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پنجاب کے مشہور کانگریسی رہنما ڈاکٹر ستیہ پال کا زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند کمپنی باغ میں باغیانہ تقریر کرنے کے الزام میں چالان پیش کر دیا ہے مقدمہ ۱۴ اور ۱۵ دسمبر کو پیش ہوگا جب استغاثہ کی جانب سے شہادت پیش کی جائیگی استغاثہ کی جانب سے اس مقدمہ میں رائے بہادر سورج نرائن سرکاری وکیل اور صفائی کی جانب سے دہلی کے مشہور وکلاء مسٹر آصف علی بیرسٹر، ۔۔۔ ایڈووکیٹ، مسٹر ۔۔۔ ایڈووکیٹ، مسٹر جگل کشور کھنہ اور دیگر اصحاب پیروی کریں گے۔

معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے ڈاکٹر صاحب کی تقریر کے اس حصہ پر اعتراض کیا ہے جس میں انہوں نے کونسل آف سٹیٹ میں کمانڈر انچیف کی تقریر پر تبصرہ کیا تھا۔ استغاثہ کا بیان ہے کہ ان کی تقریر کے اس حصہ سے موجودہ حکومت کے خلاف نفرت پھیلتی ہے ۔۔۔ کہ ڈاکٹر صاحب کو اسی مقدمہ کے سلسلہ میں چند روز ہوئے لاہور میں گرفتار کیا گیا تھا لیکن ان کو بعد انہیں ضمانت پر رہا کر دیا گیا تھا۔

مصنوعی امام مہدی دوبارہ گرفتار

دہلی ۶ دسمبر۔ سردار سنت سنگھ مجسٹریٹ کے اجلاس میں ظہیر الحسن مصنوعی امام مہدی نے ایک ڈاکٹری سرٹیفکیٹ پیش کیا تھا مگر کسی شخص نے ایک حلفیہ بیان عدالت میں دیا کہ ظہیر الحسن بیمار نہیں ہے۔ عدالت نے اس پر ملزم کی گرفتاری کے لئے بلا ضمانتی وارنٹ جاری کر دیا۔ آج ظہیر الحسن کو پولیس نے گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا عدالت نے ملزم کو جیل بھیج دیا۔

مقدمہ قتل کے ملزمان کا چالان

دہلی ۸ دسمبر۔ مقامی پولیس اور سی۔ آئی۔ ڈی کی جدوجہد کا ایک نتیجہ تو لالہ رام پرتاب کے قتل کے مقدمہ کا چالان تھا اور اب دوسرا نتیجہ یہ ہے کہ آج مسٹر گلاب چند ایڈووکیٹ کے قتل کے مقدمہ کا چالان بھی مسٹر اعجاز حسین مجسٹریٹ درجہ اول کے اجلاس میں پیش کر دیا گیا اس مقدمہ میں عبدالستار، عبدالغفور، مجید عرف عبدالغفار، مسماۃ بیبو مسمانیہ بیوہ لالہ رام پرتاب مقتول، اسلام الدین (ملک) اور عبدالغنی۔ ملزم ہیں۔ اس مقدمہ میں بھی ۱۸ دسمبر مقرر ہوئی ہے۔

گیا کے مظلوم مسلمانوں کا خون رائگاں گیا

۸ ہندوؤں کی سزائے موت منسوخ کر دی گئی

پٹنہ ۴ دسمبر۔ پٹنہ ہائی کورٹ میں آج مسٹر جسٹس رولنڈ نے چھ ہندوؤں کو سزائے موت اور دو ہندوؤں کی سزائے کالا پانی کو منسوخ کر دیا جو ان کو فرقہ وارانہ فساد کے مقدمہ میں سشن جج گیا کی عدالت سے دی گئی تھی۔

استغاثہ کا بیان تھا کہ ملزمان دو سو ہندوؤں کی ایک پارٹی کے ممبر تھے، جنہوں نے دو مسلمانوں کو جن میں ایک عورت اور مرد شامل تھا قتل کر دیا کیونکہ انہوں نے گائے ذبح کی تھی۔

فاضل جج نے استغاثہ کے بیان پر اعتقاد نہ کرتے ہوئے سزا منسوخ کر دی۔

آگرہ کے صلح پسند مسلمانوں کے مقدمہ کا فیصلہ

مچلکے ضمانتیں اور قید سخت کی سزائیں

آگرہ ۴ دسمبر۔ آگرہ میں سید محمد شفیع صاحب اور جناب نیلم صاحب پر جو مقدمہ چلایا گیا تھا اس کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ سید محمد شفیع صاحب کو چھ ماہ کیلئے ڈھائی سو روپے کا ایک مچلکہ اور ڈھائی سو روپے کی ضمانت داخل کرنے کا حکم ہوا۔ چنانچہ ضمانت اور مچلکہ داخل کر دیا گیا ہے۔ نیلم صاحب کو زیر دفعہ ۱۰۷ ایک سال کیلئے اسی مقدار کی دو ضمانتیں اور ایک ذاتی مچلکہ داخل کرنے کا حکم ہوا ہے چونکہ آپ جلوس کے ساتھ گرفتار ہوئے تھے اس لئے ان کو دفعہ ۱۸۸ کے ماتحت دو ماہ قید سخت اور دفعہ ۱۴۳ کے ماتحت بھی دو ماہ قید سخت کا حکم سنایا گیا۔ دونوں سزائیں یکے بعد دیگرے شروع ہونگی۔ ان کے ہمراہ جلوس میں سے جو سولہ آدمی گرفتار ہوئے تھے ان کو چھ چھ ماہ کے مچلکہ و ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ نیلم صاحب کی اپیل دوشنبہ کو دائر ہو گی۔

سوبھاش بابو کے والد کا انتقال

کلکتہ ۳ دسمبر۔ مسٹر جانکی ناتھ بوس والد سوبھاش چندر بوس کا آج ۱۲ بجے ۷۵ سال کی عمر میں طویل علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور سات لڑکے چھوڑے ہیں جن میں سے منجھلے لڑکے مسٹر شرت چندر بوس (حال نظر بند) اور چھوٹے لڑکے سوبھاش چندر بوس ہیں۔

جامع مسجد کے قریب چاقو چل گئے

دہلی ۵ دسمبر۔ جامع مسجد کے عقب میں انگوری پلیس کے سامنے شہادت خاں نامی ایک شخص کا عبدالحکیم سے جھگڑا ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شہادت خاں نے اس کے چاقو مارا اور گھائل کر دیا۔ شہادت خاں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

سر ہیری ہیگ دہلی میں

دہلی ۵ دسمبر۔ سر ہیری ہیگ گورنر یوپی۔ فرنٹیر میل کے ذریعے کل یہاں پہنچے ہیں سر ہیلیم ہیلی سے چارج لینے سے قبل لارڈ ولنگڈن سے بعض اہم امور پر تبادلہ خیالات کریں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی قبل از وقت رہائی پر بھی بحث کی جائے گی۔

بیس قمار باز گرفتار

الٰہ آباد ۷ دسمبر۔ جوا کھیلنے کے الزام میں بیس اشخاص گرفتار کر لئے گئے۔

رموز و معارفِ شریعت کا بحرِ ناپیداکنار

حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب

کی

تقریرِ سیرۃ

حضرت سحبان الہند مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہ بصیرت افروز و شریعت آموز تقریر جو ممدوح نے اٹاوہ کے جلسہ سیرت میں ارشاد فرمائی تھی اور جس کو بعد میں مزید تفصیل و تشریح کے ساتھ مرتب و مدون کر کے الجمعیۃ میں جزواً جزواً شائع کیا گیا تھا، اب ناظرین الجمعیۃ کے مسلسل و پیہم اصرار پر کتابی شکل میں ادارۂ الجمعیۃ کی جانب سے شائع کی جا رہی ہے اور اسکے ساتھ وہ آخری حصہ بھی شامل کر دیا گیا ہے جو الجمعیۃ میں درج نہ کیا جا سکا تھا۔ تمام کاپیاں پریس کو جا چکی ہیں، طباعت شروع ہو گئی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ رمضان المبارک کے پہلے ہفتہ ہی میں کتاب چھپکر آجائیگی اور ہم شائقین سیرت کی خدمت میں حسب فرمائش ارسال کر سکیں گے۔

بے شمار خصوصیات

جن حضرات نے اس تقریر کا شائع شدہ حصہ شروع سے آخر تک ملاحظہ فرمایا ہے انکو تو ضرور یہ اندازہ ہو گیا ہو گا کہ رموز و معارف شریعت کا علم حاصل کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کے متعلق ایک بے نظیر و بے عدیل مجموعہ معلومات ...

فہرست مضامین

پوری کتاب ڈیڑھ سو صفحات پر مشتمل ہے اور نہایت بہتر کتابت و طباعت کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے۔ اسکے باوجود قیمت علاوہ محصولڈاک صرف ایک روپیہ (عہ) رکھی گئی ہے تاکہ امیر غریب سب حضرات مساوی فائدہ اٹھا سکیں۔ جن حضرات کو مزید رعایت حاصل کرنی ہو ان کیلئے صرف یہ صورت ہے کہ وہ اپنی فرمائش منی آرڈر کیساتھ فوراً روانہ کر دیں ... اس طرح صرف ایک روپیہ کا منی آرڈر کر دینے سے کتاب مندرجہ پتہ پر پہنچ جائے گی۔ ورنہ وی پی منگانے والوں یا ۸ رمضان المبارک کے بعد روپیہ بھیجنے والوں کو پورا ادا کرنے ہوں گے۔ منیجر "الجمعیۃ" گلی قاسم جان دہلی

مولانا عبدالمجید صاحب کی ناگہانی وفات پر اظہار تعزیت

جمعیۃ طلبا افغان دہلی کا جلسہ

سرحد میں جلسہ عام

شریعت بل کی زبردست حمایت

بولیویہ کے صدر کو گرفتار کر لیا گیا

ریل گاڑی کو خوفناک حادثہ

ہلاک متعدد زخمی

جہاز نے مٹی کے تیل کے جہازوں کا ٹھیکہ دیدیا

ہندوستان کو مرکزی ذمہ داری دیے جانے کی مخالفت

قدامت پسندوں کو ذلت آمیز اور رسوا کن ہزیمت

پارلیمنٹری رپورٹ کو فوراً قبول کر لینا چاہیے

لندن ۱۰ دسمبر۔ کل قدامت پسندوں کی نیشنل یونین کی سنٹرل کونسل اور یونین ایسوسی ایشن کی کانفرنس خاص طور پر ہندوستانی اصلاحات اور پارلیمنٹری رپورٹ کی سفارشات پر غور کرنے کے لئے منعقد کی گئی تھی اس میں لارڈ سالسبری کی ان ترمیمات کو پارلیمنٹری رپورٹ کی ہندوستانی اصلاحات کی تجاویز کے متعلق تھیں ... مقابلہ میں ... آرا سے نامنظور کر دیا گیا۔ ...

آپ کے بعد مسٹر سالسبری نے اپنی ترمیم کا ریزولیوشن پیش کیا جس میں قرطاس ابیض اور سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے نقشہ پر ہندوستان کو ذمہ دارانہ مرکزی حکومت دیے جانے کی مخالفت کی جو کثرت رائے سے گر گئی۔

گورنر بنگال کو گولی سے ہلاک کرنیوالے ملزمین کی اپیل کا فیصلہ

دو ملزموں کی سزائے موت بحال۔ ایک کو پھانسی کے بجائے حبس دوام

کلکتہ ۱۰ دسمبر۔ آنریبل چیف جسٹس مسٹر جسٹس مکرجی اور مسٹر جسٹس ... کی اسپیشل بنچ نے کل صبح ان تینوں ملزمین کی اپیلوں کا فیصلہ سنا دیا جن پر دارجلنگ میں گورنر بنگال پر گولی چلانے کا الزام ... ممدوح باقی دو ملزموں کی سزائے موت بحال رکھی گئی۔ ...

امریکہ میں خوفناک برف باری

ڈیٹرائٹ (امریکہ) ۱۰ دسمبر۔ بحر الکاہل سے بڑی جھیلوں تک قیامت کی سردی پڑ رہی ہے۔ ...

جلسہ سالانہ دستار بندی جامعہ اسلامیہ ڈابھیل

(احمد شاہ ہزاروی)

مدرسہ نعمانیہ دہلی کا اٹھارواں سالانہ جلسہ

دستار فضیلت و تقسیم اسناد

ہندوستان کو مرکزی ذمہ داری دیجائے

چرچل اینڈ کو کا اظہار غیظ و غضب

نام نہاد جدید اصلاحات کی مخالفت

لندن ۱۰ دسمبر۔ لارڈ ایمپٹ ہل، لارڈ ہارڈنگٹن، لارڈ بائلر ... لارڈ لائڈ، ڈیوک آف ... اور مسٹر ونسٹن چرچل ... کے دستخطوں سے ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں حکومت سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ مرکز میں ذمہ داری اور امن و قانون کے شعبہ جات اس وقت تک ہندوستانی وزراء کے ہاتھوں میں منتقل نہ کرے جب تک کہ صوبجات اپنی قابلیت کا غیر مشتبہ ثبوت ان ذمہ داریوں کو پورا کر کے نہ دیدیں جو ان کو اب دی جا رہی ہیں۔ ...

یو پی کونسل کے سابق رکن کا قتل

علی گڑھ ۱۰ دسمبر۔ خان بہادر شیخ محمد یوسف رئیس میونسپل کمشنر سابق ایم ایل سی اپنے کارخانہ کے باغ میں مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے کہ انہیں کسی نامعلوم شخص نے نہایت سفاکی سے قتل کر دیا۔ ملزم ہنوز لاپتہ ہے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

"میرے خاوند پر رحم کرو"

شہزادی مارینہ کے نام عبدالقیوم کی اہلیہ کا تار

کراچی ۱۰ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ نتھو رام کے قاتل غازی عبدالقیوم کی بیوی نے شہزادی مارینہ اہلیہ ڈیوک آف کینٹ سے ایک برقی تار کے ذریعہ التجا کی ہے کہ وہ اپنی شادی کے صدقہ میں اس کے خاوند عبدالقیوم کو پھانسی کی سزا معاف کرانے کی سعی کریں۔ کیونکہ میری شادی بھی حال ہی میں ہوئی ہے۔

فلسطین میں حکومت خود اختیاری کا قیام

القدس ۱۰ دسمبر۔ برطانوی ہائی کمشنر متعینہ فلسطین نے اعلان کیا ہے کہ یہودی اور عربی رہنماؤں کے ساتھ ... ایک ... کے لئے مجلس آئین ساز کی ہیئت ترکیبی کا فیصلہ کیا جا سکے۔

جہاز ٹوٹ گیا ہوا باز ہلاک

کلکتہ ۱۰ دسمبر۔ میجر ایچ آر میڈلے اسسٹنٹ سرویر جنرل کلکتہ جب پرواز کر رہے تھے ان کا ہوائی جہاز کلکتہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ٹوٹ گیا اور وہ ہلاک ہو گئے۔ طیارہ بالکل ٹوٹ گیا۔

روس میں جدید جنگی کونسل کا قیام

لینن گراڈ میں روسی افسر کا قتل

ماسکو ۱۰ دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ موسیو سرگی ... اتحادیہ سوویٹ کی مجلس العمل کے رکن تھے لینن گراڈ کی عمارت سوویٹ میں قتل کر دیا گیا۔ ...

موتیابند ... Maniya ram Fanbipota (Bengal)

محبوب عاشق کے قدموں پر

... ملنے کا پتہ: فضل شاہ عامل گلی رنجان دہلی

مصفا خون کی شہرہ گولیاں

... گڈری اینڈ کو جالندھر شہر (پنجاب)

چند کتب نادر الوجود برائے فروخت

... محمد عبد الشریف مہتمم امداد المعارف ... حیدرآباد دکن

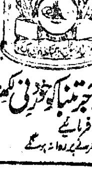

تمباکو خوردنی زردہ قوام گولی احمد حسین و لدار حسین تاجر تمباکو لکھنؤ سے طلب فرمائیے

مشہور دستار عمامہ بھاگلپوری پگڑی

... مولوی اسلامت اللہ انصاری ٹسر سلک مرچنٹ پوسٹ و مقام چمپا نگر۔ خاص (بھاگلپور)

مرآۃ المثنوی

مرتبہ قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے رکن دار الترجمہ، جامعہ عثمانیہ

... ملنے کا پتہ: دائرۃ الادب، حیدر گوڑہ، حیدرآباد دکن

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۶۹۳

یَدُ اللہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی۔اے)
معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی۔ یوم پنجشنبہ ۵ رمضان المبارک ۱۳۵۳ھ ہجری۔ مطابق ۱۳ دسمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۴۲

رمضان المبارک اور مسلمانوں کے فرائض

روزہ کے روحانی اور جسمانی فوائد

تزکیہ نفس اور مکارم اخلاق کا دستور العمل

(از جناب مولانا محمد عظمت اللہ صاحب نائب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ دہلی)

روزہ اپنی ہمہ گیر خصوصیتوں اور منفعتوں کے اعتبار سے ہر زمانہ میں مذہب و قوم کا جزو عبادت رہا ہے اور اس نے اپنے روحانی و جسمانی فوائد کا اعتراف ہمیشہ ہر مذہب و قوم سے کرایا ہے اور یہی نہیں بلکہ اسکو تکمیل انسانیت کے لئے ایک بہترین ذریعہ قرار دیا ہے اسی لئے اس کو ایک مستقل عبادت قرار دیکر لوگوں کو مجبور کیا ہے کہ وہ کسی طرح بھی اس کے مصالح و فوائد سے محروم نہ رہیں تزکیہ اخلاق اور تصفیہ باطن کی ضرورت سے کسی نے بھی انکار نہیں کیا اور یہ تسلیم کیا ہے کہ درحقیقت اچھے اخلاق اور پاکیزگی ...

... کے لئے کافی نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح قوم کے تمام افراد پر روزہ رکھنا ضروری نہیں حالانکہ اچھے اخلاق اور اچھے اعمال کے ہر ہر فرد میں ہونا ضروری ہیں۔

اقوام میں روزے کا مقصد بھی کوئی اہم نہیں ان میں سے بعض رسماً کسی رنگ کی تقلید میں روزے کے ذریعہ جسم کو تکلیف پہونچانا چاہتے ہیں۔ بعض اپنے معبودوں کی خفگی دور کرنے کے لئے روزے رکھتے ہیں اور بعض گناہوں کا کفارہ سمجھ کر روزے رکھتے ہیں حالانکہ ان مقاصد میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو روزے سے تعلق رکھتا ہو۔

...

(باقی صفحہ ۲ کالم ۲ کے نیچے ملاحظہ فرمائیے)

معاصرین کے افکار و آراء

یونٹی بورڈ اور جمعیۃ علماء

یونٹی بورڈ نے مسلم کانفرنس کی طرح نامزدگیوں کی تاریخ گذر جانے کے بعد اپنے امیدواروں کا اعلان نہیں کیا تھا اور نہ اس نے انتخابات کی مہم میں پردہ پوشی ہو کر حصہ لیا۔ اس نے یہ بھی نہیں کیا کہ ہر رجعت پسند یا نرم خیال دولتمند کو کہہ کر اپنی نمائندگی کی جھول ڈال دے۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں بھی مسلم کانفرنس کے نمائندے اور حاجی وجیہ الدین بھی، حافظ محمد عبد اللہ بھی اور ... علی بھی، فضل حق پراچہ بھی اور کپتان ممتاز دولتانہ بھی، تاکہ جو شخص کامیاب ہو جائے ...

...

موصوف کی رائے ہے کہ قدرتی ذرائع سے کام لیکر کاشتکاروں کی امداد کرکے انکی آمدنی میں اضافہ کیا جائے۔ (شیر)

خطرناک مستقبل

اگر اس وقت جنگ کا امکان نہیں ہے تو یہ نہ سمجھ لینا چاہئے کہ مستقبل میں بھی جنگ کا کوئی قرینہ نہیں پایا جاتا۔ دنیا کا مستقبل یقیناً تاریک ہے۔ اور کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ مستقبل کا حجاب کیسی ہولناکیاں اپنے اندر پوشیدہ رکھتا ہے!

فرانس کو جرمنی سے، جرمنی کو فرانس سے شکایت۔ روس اور فرانس کی دوستی امریکہ کے قرضۂ جنگ کی ادائیگی سے متعدد حکومتوں کا انکار۔ جرمنی اور پولینڈ کا مطالبۂ مساوات، جاپان اور امریکہ کی بحری رقابتیں۔ برطانیہ اور جاپان کی باہمی تجارتی "امیدواری" ...

...

جدید اصلاحات

...

دیہاتی صنعتوں کی تنظیم

...

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا تو اس کے دماغ میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہوگئی اور اس نے یہ فیصلہ کرلیا کہ صرف اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے اور اس کے علاوہ جتنے مذاہب ہیں وہ سب باطل اور صراط مستقیم سے بھٹکا دینے والے ہیں۔ جب عیسائیوں کو اس کی خبر ہوئی تو تمام پادریوں نے مل کر اس لڑکی پر بے شمار مظالم ڈھائے اور اس قدر دردناک اور جانگداز مصائب میں مبتلا کیا کہ دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے مگر وہ لڑکی اسلام پر ثابت قدم رہی اور اس نے بالآخر تمام پادریوں کی ایک شاندار مجلس میں اسلام کی حقانیت پر ایک بصیرت افروز مناظرہ کیا۔ فضیلت اسلام اور رد عیسائیت کے جس قدر دلائل ممکن تھے وہ تائید الٰہی سے اس لڑکی نے پادریوں کے مقابلہ میں اس خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کئے کہ سامعین حیرت و استعجاب کے سمندر میں غرق ہوگئے۔ اور پادریوں سے کوئی جواب بن نہ پڑا۔ اور وہ لڑکی ہمیشہ کے لئے اسلام ہی سے وابستہ ہوگئی۔ اس کا نام ازبلا تھا۔ اس کی زندگی کے واقعات ایک کتاب میں قلمبند کئے گئے ہیں۔ اگر آپ کو گذشتہ عظمت و سطوت کا مطالعہ کرنا ہے اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت کے بے شمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے اور آپ اس کتاب کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنا چاہتے ہیں تو فوراً طلب کیجئے۔ پہلا ایڈیشن قریب الختم ہے اگر دیر ہوئی تو دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصول ڈاک۔ تبلیغی مقاصد کے لئے بیس یا بیس سے زائد جلدوں کے خریدار کو ۲۵ فی صدی کمیشن دیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ:- منیجر الجمعیۃ۔ دہلی

افسانہ

بہار و خزاں

اختر اور نواب صاحب میں دلچسپ مذاق
پرانے کارناموں کی یاد
پرانی دوستی کے صدقہ میں ایک نیا مطالبہ
(۳۷)

صراف :- بہرحال آپ کو پریشان تو ہونا پڑا ہیں کی زندہ دلی آپکے دوست نواب صاحب پر ہے۔

اختر :- وہ مردود میرا دوست کیوں ہونے لگا؟

نواب صاحب :- میاں اختر! پرانی دوستی کا صدقہ مجھکو بند کرو یہ روپے ہم کو دیدو۔ آج کل مجھکو سخت ضرورت ہے۔ خدا تمہارا بھلا کریگا۔

اختر :- مردود! میرے سامنے سے چلا جا۔ برباد کرنے کے بعد بھی پیچھا نہیں چھوڑتا۔ خدا کی قسم میں اپنی جان پر کھیل جاؤں گا۔

نواب صاحب :- میاں خفا ہونے کی کوئی بات نہیں ...

(باقی آئندہ)

حبشی فوج نے اطالوی چوکی پر حملہ کر دیا
۶۰ اٹالین ہلاک اور چار سو زخمی
فوج ہوائی جہاز اور ٹینکوں کی روانگی

روم ۱۲ دسمبر۔ حبشیوں کی ایک مضبوط جماعت نے جو مشین گنوں اور رائفلوں سے مسلح تھی یکایک ایک اطالوی چوکی پر حملہ کر دیا۔ یہ چوکی سومالی لینڈ کی سرحد پر واقع ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حبشیوں کے حملہ سے اطالوی سومالی لینڈ کے ساٹھ باشندے ہلاک اور چار سو سے زائد زخمی ہو گئے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ ...

اس امر کا یقین کیا جاتا ہے کہ اس حملہ سے حکومت حبش کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ اطالوی سومالی لینڈ، برطانوی سومالی لینڈ سے کینیا تک وسیع ہے اور جس کی آبادی ۱۰۸۱۵ افراد پر مشتمل ہے۔

اصلاحات کو مسترد کرنے کا فیصلہ
کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے جلسہ کی کارروائی
مولانا شوکت علی اور مسٹر جناح کانگریس کے ساتھ

پٹنہ ۱۰ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگریس پارلیمنٹری بورڈ نے جس کا اجلاس گذشتہ شب ختم ہو گیا وہ اصول وضع کر لئے ہیں جن کی بنا پر جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کو مسترد کرنے کے بارے میں اہم ترین قرارداد مرتب کی جائیگی۔ حالانکہ اس قرارداد کا مسودہ بنانے کا کام مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی لیڈر مخالف پارٹی پر چھوڑا گیا ہے جن کو دہلی میں ڈاکٹر انصاری صدر کانگریس پارلیمنٹری بورڈ سے ہر وقت مشورہ کرنے کا موقع ملتا رہے گا تاہم معلوم ہوا ہے کہ بورڈ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ قرارداد میں پارلیمنٹری رپورٹ کو اس نقطۂ نظر سے نامنظور کرنے پر زور دیا جائے کہ وہ غیر اطمینان بخش ہے ...

کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کا خیال ہے کہ اگر اس قرارداد میں وہ تمام اسباب بیان کر دئے جائیں جن کی بنا پر پارلیمنٹری رپورٹ کو نامنظور کیا جائے تو اس کی حمایت میں زیادہ سے زیادہ ووٹ نہیں مل سکیں گے ...

اسکیم کو نامنظور کر دیا جائے۔

یہ کمیٹی ممبران اسمبلی سے درخواست کرتی ہے کہ وہ حکومت کی اس اسکیم کو نامنظور کر دیں جو کہ اصلاحات کے نام سے ہندوستان کے سر تھوپی جا رہی ہے ...

کانگریس کی مجلس عاملہ کی تجویز

پٹنہ ۱۰ دسمبر۔ آج کانگریس ورکنگ کمیٹی نے اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا جب کہ اس کا وہ ممبر کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کا مشترکہ اجلاس منعقد ہوا۔ ...

پارلیمنٹری رپورٹ کے متعلق کانگریس کی قرارداد
رپورٹ کے مقصد کی وضاحت
مسٹر ستیہ مورتی کا بیان

پٹنہ ۹ دسمبر۔ مسٹر ستیہ مورتی نے نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس کو مندرجہ ذیل بیان دیا ہے:-

کانگریس کی ورکنگ کمیٹی اور پارلیمنٹری بورڈ نے جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق جو قرارداد منظور کی ہے وہ بالکل واضح ہے۔ رپورٹ کا مسترداد بعض نہایت ہی معقول وجوہ پر مبنی ہے اور پارلیمنٹری بورڈ عنقریب اس قرارداد کی وضاحت میں ایک مدلل بیان شائع کرے گا۔ ...

سوبھاش بابو کے اخراج کا حکم
تین دن میں یورپ چلے جاؤ

کلکتہ ۱۰ دسمبر۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ سبھاش چندر بوس ...

ہمیں حاکم و محکوم کا خیال ترک کر دینا چاہئے
رپورٹ پر لارڈ ارون کا اظہار خیال

لندن ۱۰ دسمبر۔ لارڈ ہیلی فیکس (جو اپنے والد کی وفات سے پہلے لارڈ ارون کے نام سے مشہور تھے اور لارڈ ریڈنگ کے پیش رو تھے) نے نیشنل لبرل کلب میں تقریر کرتے ہوئے کہا ...

اخبار الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی و مذہبیت کا ثبوت ہم پہنچایئے۔ (منیجر)

بہترین اور عمدہ سوئیاں

اگر آپکو ہر قسم کی بہترین اور بکفایت سوئیاں خریدنی ہیں تو آپ سید ارشاد حسین صاحب کی دوکان سے خریدیئے۔ یہ دوکان دہلی میں بازار لال چاہ لال مسجد کے پیچھے واقع ہے۔

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

مختلف ممالک میں چینیوں کی آبادی
چینی حکومت کی تحقیقات کا خلاصہ

چینی حکومت کی مقررہ کمیٹی نے تحقیقات کے بعد ان چینیوں کے اعداد و شمار فراہم کئے ہیں جو مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں جن کا نقشہ حسب ذیل ہے:-

سیام	۲۵۰۰۰۰۰
ملایا	۱۷۱۰۰۰۰
ڈچ ایسٹ انڈیز	۱۲۳۰۰۰۰
جزائر فلپائن	۱۱۰۵۰۰
ہندوستان	۱۵۰۰۰
کناڈا	۴۲۰۰۰
میکسیکو	۲۵۰۰۰
آسٹریلیا	۱۵۵۰۰
فرانس	۱۷۰۰۰
جنوبی افریقہ	۴۵۰۰

ایک سال میں ۲۵ ہزار طلاقیں
فرانس میں آزادی کے کرشمے

حکومت فرانس کے سرکاری اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ پچاس سال کے اندر اندر وہ طلاقیں جو قانونی طور پر حاصل کی گئی ہیں ان کی تعداد ۱۰۰۲۲۲۹۶ ہے۔ ۱۸۸۴ء تک فرانس میں طلاق حاصل کرنے کا طریقہ یہ تھا کہ گرجاؤں میں جا کر مذہبی پادری سے نکاح کی منسوخی کا پروانہ حاصل کر لیا جاتا تھا۔ جنگ عظیم سے پہلے سولہ ہزار طلاقیں سالانہ حاصل کی جاتی تھیں۔ لیکن اس کے بعد چند سالوں تک اس تعداد میں معتد بہ کمی واقع ہو گئی۔ لیکن ۱۹۱۹ء کے بعد طلاق کے واقعات میں پھر اضافہ ہونے لگا چنانچہ ۱۹۲۸ء میں ۲۵۰۰۰ طلاقیں قانونی طور پر حاصل کی گئیں۔ (یہ اس قوم کا ریکارڈ ہے جس کی مذہبی کتاب "انجیل" میں طلاق کو ممنوع قرار دیا گیا ہے)

روس میں معمر ترین انسان

حکومت روس نے اپنی قلمرو سے ایک ایسا آدمی برآمد کیا ہے جس کے متعلق دعوے ہے کہ وہ دنیا کا معمر ترین انسان ہے۔ شخص مذکور کا نام ارکشی ہے جو جورجیا کے پایہ تخت طفلس میں ۱۷۸۴ء میں پیدا ہوا۔ یہ شخص روزانہ اب بھی اپنے باغ میں ترکاریوں کی کاشت کرتا ہے اور بڑا ہی چست و چالاک ہے۔ ...

دنیا کی موجودہ آبادی

جمعیۃ اقوام کی سالانہ کتاب میں دنیا کی آبادی کے موجودہ اعداد و شمار دئے گئے ہیں۔ اور آبادی کی مندرجہ ذیل تقسیم کی گئی ہے:-

ایشیا کی آبادی	۱۱۱۳	ملین (ایک ملین دس لاکھ)
یورپ	۵۵۵	ملین
امریکہ	۲۶۰	ملین
افریقہ	۱۴۴	ملین
بحری علاقے	۱۰	ملین

ترکی وزیر اعظم اور اسلام
ایک ایرانی سیاح عصمت پاشا کے دسترخوان پر
ترکی مدبرین کے عقائد و اعمال

ایک ایرانی سیاح نے حال میں استنبول میں قدم رکھا ہے۔ ...

عصمت پاشا :- ہمارا دوسرا رخ کوئی نہیں ہے۔ ہمارا ایک رخ ہے اور وہ اسلام ہے۔ ...

سیاح :- آپ کی طرف سے ان پروپگنڈوں کی تردید کیوں نہیں کی جاتی؟

سیاح :- ممالک عربیہ کے تعلقات آپ کے ساتھ کیسے ہیں؟

سیاح :- شاہ ایران اور آپ کے درمیان کوئی معاہدہ ہوا ہے؟

امت مسلمہ کی عالمگیر اخوت کا سنگ بنیاد

حج مبرور افضل الجہاد ہے
اے خنک شہرے کہ آنجا دلبر است
(از مولانا شاہ معین الدین صاحب ندوی)

حج اسلام کے فرائض اربعہ میں سے ایک فرض، اور اسلام کا نہایت اہم رکن ہے۔ اگر مسلمانوں کے انفرادی تزکیہ روح اور اصلاح اخلاق کا راز نماز روزہ میں مضمر ہے تو ان کی قومی و اجتماعی اور عالمگیر رشتۂ اخوت کی استواری کی بنیاد حج پر ہے۔ اسی لئے عاقل و بالغ اور صاحب استطاعت مسلمان پر عمر بھر میں ایک مرتبہ حج فرض ہے جیسا کہ کلام پاک میں ارشاد ہے :- ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا ...

کا ہمارے پاس کوئی مستند اور لائق اعتماد ذریعہ نہیں ہے۔ صرف خانہ کعبہ ایسا مرکز ہے جس کے گرد سارے دوائر اسلامی کے مسلمان جمع ہوتے ہیں۔ ...

عشق و جنون کی روح پرور دنیا

احوت کا سرچشمہ

بشپ برمنگھم اور برتھ کنٹرول

برمنگھم کے بشپ ڈاکٹر برنس نے شادی کی ایک تقریب کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے برتھ کنٹرول (ضبط حمل) کی مذمت کی ...

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

کم خرچ بالا نشین

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سرمہ نور افزا

آنکھوں کی قدر ہے تو ان دوسرے سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے ...

(مولانا بدرالدین بہاری، معرفت جمعیۃ علمائے ہند دہلی)

سچا ہمدم و رہبر بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کیلئے دنیا میں ہمیشہ خوشی دستیاب کرنے کیلئے آپ بھی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب کلام شاستر بالکل مفت منگوالیں۔

وید شاستری، جام نگر، کاٹھیاواڑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۵ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۳ ہجری

ماہ صیام کی آمد

تکمیل معرفت اور حصول سعادت کی راہ

اسلام کے پانچ اہم ارکان میں سے روزہ ایک ضروری اور شاندار رکن ہے۔ قرآن کریم نے جہاں امت مسلمہ پر روزہ کو فرض قرار دیا ہے وہاں اس کی غایت بھی نہایت جامعیت کے ساتھ بیان کر دی ہے اور اس کی افادیت کو ایک لفظ میں ...

... خطبہ سنایا جس میں حضور نے فرمایا اے لوگو! تم پر ایک عظیم الشان مہینہ نے سایہ کیا ہے۔ یہ مہینہ سراسر مبارک ہے۔ اس مہینہ میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کے روزے فرض کئے ہیں اور رات کا قیام نفل قرار دیا ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں کوئی نفلی نیکی بجا لائے وہ ایسا ہوگا گویا اس نے اور دنوں میں فرض ادا کیا (یعنی نفل کا ثواب فرض کے برابر ہوگا) اور جو شخص اس مہینہ میں فریضہ ادا کرے تو وہ ایسا ہوگا گویا اس نے اور دنوں میں ستر فریضے ادا کئے ...

... یہ مہینہ ایسا ہے کہ اس کا اول حصہ رحمت ہے اوسط حصہ مغفرت اور آخری حصہ نجات اور عذاب جہنم سے چھٹکارا ہے۔ جو شخص ملازم یا کارکن کے کام میں تخفیف کرے گا تو خدا اس کی بخشش فرمائے گا۔

عظیم الشان نتائج

... رمضان المبارک کا پورا مہینہ مبارک ہی مبارک ہے ...

اخوۃ و مساوات کی بنیاد

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کی فضیلت اور روزہ کی حقیقت و افادیت کا جن جامع الفاظ میں ذکر فرمایا ہے وہ اس حقیقت کبریٰ کا مظہر ہے کہ روزہ انسان کو روحانیت و اخلاق کی کس بلندی پر پہونچا دیتا ہے اور اس کی برکت سے انسان کس طرح سعادت دارین کا مستحق ہو جاتا ہے۔

دنیا میں امیری و غریبی کا تفاوت ہمیشہ سے قائم ہے اور قیام قیامت تک قائم رہے گا خواہ سرمایہ کی عادلانہ تقسیم ہو یا نہ ہو۔ امراء اور عیش پرستوں کو کیا خبر کہ مصیبت زدوں پر کیا گذرتی ہے۔ شکم سیروں کو کیا معلوم کہ فاقہ کشوں کا کیا حال ہوتا ہے۔ بھوکوں کا حال وہی بتا سکتا ہے جو خود بھی نان جویں کا محتاج اور فاقہ کشی کے عذاب میں مبتلا ہو۔ اس تفاوت کو دور کرنے کے لئے رمضان المبارک کا ہی مہینہ ہے جس میں بحالت روزہ بادشاہ اور فقیر کی ایک حالت ہوتی ہے اور بھوک پیاس کی لذت سے سب ہی آشنا ہوتے ہیں۔ اسی حالت میں ایک سیر شکم کو، ایک امیر الامراء کو اور ایک نازو نعمت میں پلے ہوئے انسان کو بھوک کی شدت و مصیبت کا اندازہ ہوتا ہے اور وہ بھوکوں کے ساتھ ہمدردی کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتا ہے۔ پس روزہ روحانی اور اخلاقی برتری کے ساتھ نوع انسانی کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ پیدا کرتا ہے اور اخوت و مساوات کی بنیادوں کو استوار کر دیتا ہے۔

کامیابی اور ناکامی

مندرجہ بالا سطور سے عیاں ہوگا کہ روزہ تکمیل معرفت اور حصول سعادت کے لئے کتنی ضروری چیز ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے روزہ داروں کو جو تکمیل اخلاق میں قاصر رہتے ہیں ان الفاظ میں انتباہ کیا ہے:

من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس للہ حاجة فی ان یدع طعامه وشرابه — جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کچھ پروا نہیں۔

یعنے روزہ سے جو اخلاقی اور روحانی نتائج مرتب ہوتے ہیں ان سے اس قسم کا روزہ دار محروم رہے گا لیکن جو شخص روزہ اس لئے رکھتا ہے کہ وہ دارین کی سعادت حاصل کرے تو اس کے لئے ذیل کی بشارت ہے:

کل عمل ابن آدم یضاعف الحسنة بعشر امثالها الی سبعمائة ضعف الا الصوم فانه لی وانا اجزی به یدع شهوته وطعامه من اجلی — انسان کو اس کے عمل کا کئی گنا زیادہ اجر ملتا ہے ہر نیکی کم از کم دس درجے پاتی ہے اور ستر سو درجہ تک بھی اس کا اجر بڑھ جاتا ہے مگر روزہ کا اجر حد شمار سے باہر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ میرا ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا کیونکہ روزہ دار بھی صرف میری رضا کے لئے اپنی خواہشات اور کھانا پینا چھوڑ تا ہے۔

موضوع کی وسعت کے لحاظ سے ابھی یہ مضمون تشنۂ تکمیل ہے مگر حقیقت شناس مومنوں کے لئے اسی قدر کافی ہے۔ اللہ رب العزت کی درگاہ میں دعا ہے کہ رمضان المبارک کا یہ مہینہ مسلمانوں کی عام سعادت و فلاح کا باعث ہو۔ مسلمانوں کو شریعت حقہ کی تعمیل کی توفیق نصیب ہو۔ عالم اسلامی خصوصاً مسلمانان ہند میں عمل اور ایثار کا جذبہ پیدا ہو، عظمت رفتہ پھر واپس آئے اور اسلام کی سطوت و جبروت کا سکہ مادی اور روحانی دنیا میں پھر رواں ہو جائے۔ آمین

حوادث احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں کہ (۱) ایک شخص جو علم دین کے مدعی ہیں اور ایک اسلامی جامعہ کے پرنسپل ہیں اپنے وعظ کا افتتاح ایک نابالغ لڑکی کی قرآن خوانی سے فرماتے ہیں باوجودیکہ اس کی حاجت نہیں ہوتی کیونکہ جلسہ میں قرآن شریف کے بہترین حفاظ موجود ہوتے ہیں تو کیا اس صورت میں جلسۂ عام میں متعدد جگہ لڑکی سے قرآن پڑھوانا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) ایک علم دین کے مدعی اور حافظ قرآن کے واسطے طلائی گھڑی کلائی پر باندھنا اور اسی کے ساتھ جمعہ وغیرہ کی نماز پڑھانا جبکہ ہر نمازی کی نظر بھی پڑے شرعاً جائز ہے یا ناجائز۔ بینوا توجروا۔

الجواب

(۱) نابالغہ بچی سے قرآن شریف کی تلاوت کرانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ بشرطیکہ بچی اتنی چھوٹی ہو جس کی طرف بدنظری سے دیکھنے کا موقعہ نہ ہو۔

(۲) طلائی گھڑی جس کا کیس سونے کا ہو خواہ خالص سونا ہو یا سونا غالب ہو اس کا استعمال مردوں کے لئے ناجائز ہے اور اس کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

محمد کفایت اللہ عفا عنہ ربہ، مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جس جگہ ۲۵، ۳۰ سال سے نماز پڑھی جاتی ہو محض نماز جمعہ پڑھی جاتی ہو اور اذان بھی کبھی کبھی ہوتی ہو اور ماہ رمضان المبارک میں تراویح بھی ہمیشہ پڑھی جاتی ہو ... اب وہ جگہ مسجد کے نام سے موسوم ہو چکی ہے ... شرعی کے لحاظ سے مسجد کہلانے کی مستحق ہے یا نہیں؟ دوم مسجد بھی قابل فروخت وغیرہ ہے یا نہیں؟ سوم بجائے مسجد کوئی اور عمارت تعمیر کی جاسکتی ہے؟ جو قیمت مسجد کے فروخت وغیرہ سے حاصل ہو وہ کہاں خرچ کی جائے؟

الجواب

جس زمین پر کہ مالک کی اجازت سے نماز با جماعت ایک بار بھی ہو جائے گی وہ مسجد ہو جائے گی ...

مالک نے مسجد کے لئے اس زمین کو خرید ابھی ہوگا تو وہ زمین قیامت کے قائم ہونے تک مسجد ہی رہے گی فقط واللہ اعلم اجابہ وکتبہ

حبیب المرسلین عفی عنہ، نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں ...

الجواب

عمامہ بغیر ٹوپی کے اور ٹوپی بغیر عمامہ کے پہننا جائز و بلا کراہت ہے اور ان دونوں صورتوں میں امامت بھی بلا کراہت جائز ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

ضروری گذارش

خریداران الجمعیۃ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

منیجر الجمعیۃ دہلی

مسلم یونٹی بورڈ کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ

پارلیمنٹری رپورٹ پر اظہار خیال

آل انڈیا مسلم یونٹی بورڈ کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ... سلیم پور لکھنؤ میں منعقد ہوا ...

مسلم یونٹی بورڈ بھی شامل ہے یہ اعتراف کرو کہ حکومت برطانیہ نے اب تک اہل ہند کے جذبات کی قوت اور اہمیت کا صحیح اندازہ نہیں کیا ... لہذا مسلم یونٹی بورڈ جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی تجاویز کو قطعی ناقابل قبول قرار دیکر مسترد کرتا ہے۔

سلیکٹ کمیٹی کی سفارشات پارلیمنٹ میں پیش کر دی گئیں

کمیٹی کے تین بڑے اور زبردست نتائج پر وزیر ہند کا افتخار

ہندوستان کی قوت مدافعت پارلیمنٹ کے قبضہ میں رہے گی

لندن، ۱۰ دسمبر۔ آج جس وقت سر سیموئیل ہور وزیر ہند حکومت کی طرف سے جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کو منظور کرنے کی تحریک پیش کرنے کیلئے کھڑے ہوئے تو پارلیمنٹ میں ان کو چیئرز دیئے گئے۔ وزیر ہند نے سلیکٹ کمیٹی کی کاوشوں اور دقتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پارلیمنٹ کو اپنے ارکان کے کام پر فخر ہے کہ انہوں نے انتہائی جانفشانی کے ساتھ مشترکہ مقصد کی تکمیل کی۔

ہندوستان کے لئے مجوزہ آئینی اصلاحات کا ذکر کرتے ہوئے وزیر ہند نے فرمایا کہ سلیکٹ کمیٹی تین بڑے اور زبردست نتائج کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئی ہے۔ پہلی چیز تو صوبجات کی خود مختاری ہے۔ دوسری چیز آل انڈیا فیڈریشن کا قیام ہے۔ اور تیسرا اہم تحفظات کے ساتھ ذمہ داریوں کا انتقال ہے۔ یہ تینوں نتائج صرف خیالی لوگوں کے ...

ہندوستانی فوج کا حوالہ دیتے ہوئے وزیر ہند نے کہا کہ ہندوستان کی فوج کا بہت بڑا حصہ برطانوی اور شاہی افواج پر مشتمل ہے۔ جو شخص اس حقیقت سے واقف ہے وہ کبھی مشورہ نہیں دے سکتا کہ برطانوی افواج کو کسی ہندوستانی کے کنٹرول میں دے دیا جائے۔ بلکہ ان پر شاہی پارلیمنٹ کا قبضہ ہوگا۔

پارلیمنٹری رپورٹ پر حکومت ہند کا مراسلہ

وزارت کے ایک رکن کا اختلافی نوٹ

حکومت ہند کے مراسلہ کی نوعیت

نئی دہلی، ۱۰ دسمبر۔ جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق حکومت ہند کے مراسلے کے متعلق اخبارات میں کافی پیشین گوئی ہو چکی ہے۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ چند روز ہوئے حکومت ہند اس رپورٹ کے متعلق اپنا مراسلہ بھیج چکی ہے۔ سیاسی حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ مراسلہ ... وائسرائے کی ایگزیکیٹو کونسل کے ایک ممبر نے جنہوں نے جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے رو برو بنگال کے ہندوؤں کی نمائندگی کی تھی اپنا اختلافی نوٹ لکھا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی آئینی اصلاحات کے متعلق مجوزہ بل کا مسودہ ہندوستان میں آیا ہے ... حکومت ہند اس بل کی دفعات پر بھی اپنی رائے ظاہر کرے گی ...

مغربی آسٹریلیا میں ہندیوں کے حقوق

نئی دہلی، ۱۰ دسمبر۔ یہاں خبر آئی ہے کہ مغربی آسٹریلیا کی مجلس قانون ساز میں ایک مسودہ قانون پیش کر دیا گیا ہے۔ تجویز یہ ہے کہ ہندوستانیوں کے خلاف جو پابندیاں وہاں عائد ہیں ان کو منسوخ کر دیا جائے اور ان کو حق نیابت بھی دیا جائے ...

سرحد میں داخلہ کی ممانعت پر گاندھی جی ستیہ گرہ کریں گے؟

پٹنہ، ۱۰ دسمبر۔ مقامی اخبار "سرچ لائٹ" میں جو یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ حکومت نے گاندھی جی کو صوبہ سرحد میں جانے کی اجازت دینے سے جو انکار کیا ہے اس سے اس کا امکان پیدا ہو گیا ہے کہ گاندھی جی شاید اس کی خلاف ورزی کریں ...

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی

دفتر جمعیۃ علماء ہند میں نماز تراویح

دہلی، ۱۰ دسمبر۔ حضرت مولانا مولوی عبدالحلیم صاحب صدیقی مدظلہ العالی دہلی تشریف لے آئے ہیں اور ممدوح نے رمضان المبارک کی پہلی شب سے نماز تراویح قلعہ والی مسجد میں پڑھانی شروع کر دی ہے۔ کثیر احباب کی درخواست پر حضرت مولانا محترم نے ۵ رمضان المبارک سے دفتر جمعیۃ علماء ہند گلی قاسم جان میں نماز تراویح پڑھانی منظور فرمائی ہے اس لئے عام مسلمانوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ۵ رمضان المبارک سے حضرت مولانا موصوف دفتر جمعیۃ علماء ہند میں نماز تراویح شروع فرمائیں گے۔

آئینی اصلاحات کے مسودہ پر غور

نئی دہلی، ۱۰ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مجوزہ آئینی اصلاحات کے بل کے مسودہ کی چند کاپیاں جو جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مرتب کیا گیا ہے، ہندوستان پہنچ گئی ہیں اور حکومت کے مختلف محکمہ جات اس مسودہ پر غور کر رہے ہیں ...

یو۔پی کونسل کی کارروائی

زیر بار ریاستوں کا بل پاس ہو گیا

لکھنؤ، ۱۰ دسمبر۔ یو۔پی کونسل نے آج سپیکر کو زیر بار ریاستوں کے بل کی تیسری خواندگی پاس کر دی ...

عوام کو گاندھی جی کا انتباہ

حکومت کے ساتھ خط و کتابت

وردھا، ۱۰ دسمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی توجہ مبذول کرانے پر گاندھی جی نے مندرجہ ذیل بیان دیا۔ مجھے افسوس ہے کہ نمائندگان پریس نے صوبہ سرحد کے مجوزہ دورہ کے بارے میں میرے اور حکومت کے درمیان خط و کتابت کے بارے میں غیر مستند اطلاعات شائع کر دیں ...

رام کو چھوڑ کر مایا کی حفاظت کی گئی ہے

رپورٹ پر ایک کیتھولک کا اظہار خیال

بمبئی، ۱۰ دسمبر۔ نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس ... مسٹر ... سابق ... نے کہا کہ مسٹر پارلیمنٹری رپورٹ کے بارے میں سب سے پہلی چیز جو مجھے کھٹکی وہ یہ ہے کہ اس میں رام کو نہیں بلکہ مایا کی حفاظت کرنے کی سب سے زیادہ کوشش کی گئی ہے ...

سنگاپور سے جاپانی بحری افسروں کا اخراج

جاسوسی کے شبہ میں زبردست تلاشیاں

لندن، ۱۰ دسمبر۔ ایک جاپانی تاجر کی یکایک اور پر اسرار طور سے وفات کا، جب کہ سنگاپور میں اس سے بعض امور کے متعلق سوالات کئے جا رہے تھے، عجیب و غریب اثر پڑا ہے۔ اس تاجر کا نام ... تھا۔ اس سے ان دو آدمیوں کے متعلق پوچھا گیا تھا جو اس کے ہمراہ وطن تھے اور اس کے ساتھ یورپ سے آئے تھے۔ یہ لوگ سنگاپور پولیس کے کہنے پر روانہ ہوئے تھے۔ سنگاپور میں ان لوگوں پر جاسوسی کے الزام کی افواہ گرم ہے ...

برما میں رپورٹ کے خلاف احتجاج

تقسیم بنگال کی تاریخ دہرانے کا اعلان

رنگون، ۱۰ دسمبر۔ ... برما انڈین ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ... ہندوستانیوں کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ پر اس نقطہ نظر سے غور کیا گیا کہ برما میں آباد ہندوستانیوں پر اس کا کیا اثر پڑے گا ...

خان عبدالغفار خاں کی گرفتاری

کانگریسی لیڈروں کا اظہار خیال

پٹنہ، ۱۰ دسمبر۔ خان عبدالغفار خاں کی گرفتاری کے بارے میں ... بابو راجندر پرشاد ... نے فرمایا ...

باغی اور اس کی بیوی گولی سے ہلاک

اسلحہ پر پولیس کا قبضہ

رنگون، ۱۰ دسمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع مظہر ہے کہ ... جنگل میں پولیس اور برما کے مشہور باغی ... گولی چلی ... باغی اور اس کی بیوی ہلاک ہو گئے ...

آتش فشاں پہاڑ پھٹ گیا

دھوئیں کے ساتھ جلتے ہوئے پتھروں کی پرواز

فلپائن کے سولہ باشندے سیلاب میں غرق ہو گئے

منیلا، ۱۰ دسمبر۔ ... فلپائن کے شمالی جزیرہ کے ... آتش فشاں پہاڑ پھٹ گیا ... شعلے اور دھواں ... بلندی تک نظر آتا تھا ...

رموز و معارفِ شریعت کا بحرِ ناپیداکنار

یعنی

حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب

کی

تقریرِ سیرت

حضرت سحبان الہند مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہ بصیرت افروز و شریعت آموز تقریر جو ممدوح نے اٹاوہ کے جلسۂ سیرت میں ارشاد فرمائی تھی اور جس کو بعد میں مزید تفصیل و تشریح کیساتھ مرتب و مدون کر کے الجمعیۃ میں جزو اجزواً شائع کیا گیا تھا، اب قارئین الجمعیۃ کے مسلسل و پیہم اصرار پر کتابی شکل میں ادارہ الجمعیۃ کی جانب سے شائع کی جا رہی ہے اور اسکے ساتھ وہ آخری حصہ بھی شامل کر دیا گیا ہے جو الجمعیۃ میں درج نہ کیا جا سکا تھا تمام کاپیاں پریس کو جا چکی ہیں، طباعت شروع ہو گئی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ رمضان المبارک کے پہلے ہفتہ ہی میں کتاب چھپکر آ جائیگی اور ہم شائقین سیرت کی خدمت میں حسب خواہش ارسال کر سکیں گے۔

بے شمار خصوصیات

جن حضرات نے اس تقریر کا شائع شدہ حصہ شروع سے آخر تک ملاحظہ فرمایا ہے انکو تو ضرور یہ اندازہ ہو گیا ہو گا کہ رموز و معارف شریعت کا علم حاصل کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کے متعلق ایک بے نظیر بے عدیل مجموعہ معلومات سے بہرہ اندوز ہونے کیلئے اس کتاب کی قدر و منزلت کیا ہو سکتی ہے۔ لیکن ان حضرات کیلئے جو اس پورے سلسلہ کا مطالعہ نہیں کر سکے ہیں یا جنھوں نے یہ اعلان پہلی مرتبہ دیکھا ہے اتنا عرض کر دینا ضروری ہے کہ حضرت مولانا کی یہ تقریر اپنی بے شمار خصوصیات کے اعتبار سے ایک عجیب و نادر مجموعہ ہے جو نہ صرف موجودہ دور میں بلکہ آئندہ نسلوں کیلئے بھی یادگار رہیگا۔ شریعت مقدسہ کے نہایت ادق مسائل و دشوار نکات اس طرح پیش کئے گئے ہیں کہ عالم و [illegible]

[illegible]

فہرست مضامین

[illegible]

پوری کتاب دو نمبر صفحات پر مشتمل ہے ... [illegible]

کو مزید رعایت حاصل کرنی ہو ان کیلئے صرف یہ صورت ہے کہ وہ اپنی فرمائش منی آرڈر کیساتھ فوراً روانہ کر دیں۔ زیادہ سے زیادہ ۸ رمضان المبارک تک جن خریداروں کی فرمائشیں آ جائیگی انہیں کتاب صرف ۱۲ میں دی جائیگی اور ۳ محصولڈاک کیلئے ادا کرنے ہونگے۔ اسطرح صرف ایک روپیہ کا منی آرڈر کر دینے سے کتاب مندرجہ پتہ پر پہنچ جائیگی، ورنہ وی پی منگانے والوں یا رمضان المبارک کے بعد روپیہ بھیجنے والوں کو ... ادا کرنے ہونگے۔ منیجر الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مسلم یونیورسٹی علیگڈھ میں مشترکہ تعلیم
مغربی نقالوں نے مخالفت کی پرواہ نہیں کی

علیگڈھ ۱۰ دسمبر۔ مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کی کورٹ کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی اس وقت ممبران کے سامنے مسز حمیدہ بانو فاروقی کے داخلہ کی درخواست پیش کی گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ متعدد مسلمانوں نے اس کی نہایت شدومد سے مخالفت کی لیکن جب یونیورسٹی ایکٹ کا حوالہ دیا گیا کہ وہاں لڑکوں اور لڑکیوں کی مشترکہ تعلیم کے متعلق کسی قسم کی پابندی عائد نہیں کی گئی ہے تب اس عرضی کو منظور کر لیا گیا۔ یاد رہے کہ کورٹ کی گذشتہ میٹنگ کے موقع پر بعض احباب کی طرف سے کچھ آرٹیکل اخبارات میں شائع کئے گئے تھے جن میں رقم تھا کہ یونیورسٹی میں صرف مسلمان لڑکوں ہی کو تعلیم حاصل کرنے کا حق نہیں ہے بلکہ مسلم لڑکیوں کو بھی حق حاصل ہے۔

ایران اور عراق میں سرحدی جھگڑا

جنیوا ۱۰ دسمبر۔ حکومت عراق نے جمعیۃ اقوام کے سامنے ایک درخواست پیش کی ہے جس میں عراق و ایران کی سرحد پر حکومت ایران کی زیادتیوں کے خلاف شکایت ہے اور التجا کی گئی ہے کہ یہ سوال کونسل کے آئندہ اجلاس میں شامل کیا جائے۔

علی گڈھ کے مسلم رئیس کا قتل
قاتل کا اقبالی بیان

علی گڈھ ۱۰ دسمبر۔ پولیس نے خان بہادر شیخ محمد یوسف آنریری مجسٹریٹ کے قتل کا سراغ لگایا ہے۔ جس روز قتل ہوا تھا اس دن سے مقتول خان بہادر کا ملازم بھنگی جو باغ میں چوکیدار کی حیثیت سے کام کرتا تھا غائب تھا۔ پولیس کو اس بات پر سخت شبہ ہوا اور اس نے سراغ لگاتے لگاتے چار اسام لال بھنگی کو گرفتار کر لیا۔ ملزم بھنگی نے اقبالی بیان دینا چاہا چنانچہ اسے آج مسٹر اعجز حسین آئی سی ایس کے سامنے پیش کیا گیا جہاں اس کا اقبالی بیان قلمبند کیا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ گواہ نے یہ اقبال کیا ہے کہ اس نے اپنے آقا کو کلہاڑی اور چاقو سے قتل کیا تھا۔

ایک خاتون کو باپ کے گھر میں نظربند کر دیا گیا

[illegible]

کانپور اسٹیشن پر فرقہ وارانہ جنگ کی تیاری

کانپور ۱۰ دسمبر۔ آج شام کو اسٹیشن ماسٹر کانپور کی بروقت مداخلت سے اسٹیشن کے ہندو اور مسلمان ملازموں میں سخت لڑائی ہوتے ہوتے رہ گئی ... [illegible]

علاقہ سار میں برطانوی پولیس کی بھرتی

جنیوا ۱۰ دسمبر۔ برطانیہ نے سار میں عام رائے شماری کے موقع پر اپنی پولیس بھرتی کرنے کا فیصلہ کر کے دنیا کو حیرت میں ڈالدیا ہے۔ مسٹر ایڈن نے اس فیصلہ کے اعلان کرتے ہوئے کہا کہ فرانس جرمنی کے درمیان سار کے معاملہ میں خواہ کتنی ہی خوش اعتقادی کیوں نہ موجود ہو۔ لیکن عام رائے شماری کے دوران میں کسی نہ کسی قدر جوش و خروش کا ضرور مظاہرہ ہوگا اس لئے حفظ ماتقدم علاج سے بہتر ہے۔

کپورتھلہ کے تمام نئے ملازموں کی برطرفی؟

[illegible]

ایک ہفتہ میں روس کے اندر ۷۶ اشخاص کا قتل

لندن ۱۰ دسمبر۔ ماسکو کا ایک پیغام مظہر ہے کہ گذشتہ ہفتے انقلابیت کے مخالف تحریکوں میں حصہ لینے کے جرم میں ۷۶ آدمی قتل کر دئیے گئے ... [illegible]

امریکہ ایک سال میں تین ارب کی شراب پی گیا

واشنگٹن ۱۰ دسمبر۔ سرکار کے شائع کردہ اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ سال سے جب کہ قانون امتناع منسوخ کیا گیا تھا ایک امریکن باشندے تین ارب ڈالر شراب پر صرف کر چکے ہیں۔

خان عبدالغفار خان اور مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی گرفتاری
گاندھی جی کی طرف سے مقدمہ کی پیروی کا مشورہ
خان صاحب نے ضمانت پر رہا ہونے سے انکار کر دیا

واردھا ۸ دسمبر۔ حکومت بمبئی کے وارنٹ کی بنا پر زیر دفعہ ۱۰۸ الف خان عبدالغفار خان کو واردھا میں جمنا لال کی بنیاد سے گرفتار کر لیا گیا۔ خان صاحب گاندھی جی کے پاس بیٹھے ہوئے کچھ مشورہ کر رہے تھے ... [illegible] ... آپ نے گاندھی جی سے رخصت ہونے لگے تو گاندھی جی نے ان کو یہ مشورہ دیا کہ وہ مقدمہ کی پیروی کریں اور صفائی پیش کریں۔

بمبئی ۸ دسمبر۔ وکٹوریہ اسٹیشن پر پہنچنے کے بعد خان عبدالغفار خان کو چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا مسٹر کے ایم منشی نے خان صاحب کی ضمانت پر رہائی کے لئے عدالت میں درخواست پیش کی لیکن خان صاحب نے ضمانت پر رہا ہونے سے انکار کر دیا اس لئے عدالت نے درخواست نامنظور کر دی۔ آپ کے مقدمہ کی سماعت ۱۷ دسمبر کو ہوگی۔ گرفتاری کے وقت خان صاحب نے ملک کو ذیل کا پیغام دیا ہے۔

[illegible]

مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب کی گرفتاری

[illegible] ۱۰ دسمبر۔ مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری زیر دفعہ ۱۰۸ گرفتار کر لئے گئے ... [illegible]

مجلس احرار ہند اور پارلیمنٹری رپورٹ

لاہور ۱۰ دسمبر۔ مجلس احرار ہند کی ورکنگ کمیٹی کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی صدر مجلس احرار ہند منعقد ہوا۔ ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا ... [illegible]

غازی محمد صدیق کو سزائے موت کا حکم
اپنے رسول کی عزت کیلئے ہزار مرتبہ فدا ہو سکتا ہوں

لاہور ۱۰ دسمبر۔ آج لاہور سنٹرل جیل میں مسٹر سیل سیشن جج نے ... غازی محمد صدیق کے خلاف بالامل کو قتل کرنے کے الزام میں مقدمہ قتل زیر دفعہ ۳۰۲ ... [illegible]

بلقان میں اضطراب
۲۰ ہزار ہنگری باشندوں کا اخراج

سیزیڈ (ہنگری) ۱۰ دسمبر۔ حکومت نے بلغراد میں یہ احتجاج کیا ہے کہ یوگوسلاویہ کے ہنگری باشندوں کا اخراج ... [illegible]

زمیندار پر ایک اور آفت
تین ہزار روپے کی مزید ضمانت کا مطالبہ

لاہور ۱۰ دسمبر۔ لاہور کے روزنامہ اخبار زمیندار سے اس بنا پر کہ اس کی گذشتہ ۹ نومبر کی اشاعت میں ملک معظم اور تمام دنیا کے عیسائیوں کے نام ایک کھلی چٹھی شائع ہوئی تھی جس میں ایسے الفاظ استعمال کئے گئے تھے جو کہ ۱۹۳۱ء کے ہنگامی اختیارات کے قانون کی دفعہ ۴ کے سب سیکشن ایک اور ۱۹۳۲ء کے قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۶ (ا)(ی) کی زد میں آتے ہیں۔ تین ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔

امریکہ اور جاپان میں ان بن

لندن ۱۰ دسمبر۔ بحری کانفرنس میں تخفیف کے مسئلہ پر امریکہ اور جاپان میں شدید اختلاف ہوگیا۔ اس اختلاف کا باضابطہ اعتراف جاپانی نمائندہ مسٹر یاماموٹو نے امریکہ کے نمائندہ مسٹر نارمن ڈیوس کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کیا ہے۔ مسٹر یاماموٹو نے کہا کہ جاپان چاہتا تھا کہ مزید تخفیف ہو خصوصاً جارحانہ طرز کے اسلحہ بہت زیادہ کم کر دئیے جائیں۔ لیکن امریکہ اس پر راضی نہیں ہوا۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ مختلف دول کی روش نے خصوصاً ہوائی طاقت کی روز افزوں ترقی نے جاپان کو مجبور کر دیا کہ وہ میثاق واشنگٹن کو تسلیم کرنے سے انکار کر دے۔

پارلیمنٹری رپورٹ کے خلاف یوم احتجاج

پٹنہ ۱۰ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگریس کی مجلس عاملہ نے جوائنٹ پارلیمنٹری رپورٹ کے خلاف احتجاج کے لئے ایک خاص دن منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن دن کے تعین کو صدر کانگریس بابو راجندر پرشاد پر چھوڑ دیا ہے۔

[illegible]

محبوب عاشق کے قدموں پر

[illegible]

امساک لاجواب

[illegible]

منیجر نزو فارمیسی ... نزد فتحپوری دہلی

مصفا خون کی شرطیہ گولیاں

[illegible]

گڈری اینڈ کو جالندھر شہر (پنجاب)

اعلان ضروری

[illegible]

اکسیری دواخانہ قلعہ بجنور (انڈیا)

معجون اکسیر شباب

[illegible]

منیجر اکسیری دواخانہ قلعہ بجنور یوپی (انڈیا)

مشہور دستار عمامہ بھاگلپوری پگڑی

[illegible]

(مولوی) سلامت اللہ انصاری تاجر سلک ... پوسٹ و مقام چمپانگر ضلع بھاگلپور

چند کتب نادر الوجود برائے فروخت

[illegible]

صرف چار روپیہ میں پانچ گھڑیاں

ایک عدد اصلی جرمن ٹائم پیس، دو عدد ڈمی پاکٹ واچ دو عدد ڈمی رسٹ واچ

یہ گھڑیاں ہم نے خاص طور پر ولایت سے بڑی بھاری تعداد میں منگوائی ہیں مضبوطی اور پائیداری کے لحاظ سے یہ گھڑیاں اپنی نظیر آپ ہیں اپنی فرم کی سالگرہ کی خوشی میں ہم نے صرف دس ہزار گھڑیاں اس عالی قیمت پر فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مقررہ مقدار کے ختم ہو جانے پر یہی گھڑیاں اپنی اصلی قیمت پر فروخت کی جاویں گی۔ اس لئے جلدی کیجئے ورنہ ایسے نادر موقع بار بار ہاتھ نہیں آیا کرتے محصولڈاک ۱۰ علاوہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ منیجر جرمن کمرشل ایجنسی مقام پٹھان کوٹ

جرمنی طلسمی آلہ

[illegible] جرمن کمرشل ایجنسی مقام پٹھان کوٹ

سحر محبت

[illegible] مقام پٹھان کوٹ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

سہ روزہ
الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے)   معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی۔ یوم یکشنبہ ۸ رمضان المبارک ۱۳۵۳ھ ہجری۔ مطابق ۱۶ دسمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۴۳

روزہ کا اجر حد وشمار سے باہر ہے

دل ودماغ۔ آنکھ۔ کان اور زبان کو پاک کرنے کا طریقہ

روزہ اور روزہ دار کے متعلق احادیث نبوی

معاصرین کے افکار وآراء

سرحدی غازی کا پیغام

مجلس عاملہ کا فیصلہ

مسلم یونٹی بورڈ کو مشورہ

ہندوستان کا آئندہ نظام حکومت

آج ہندوستانی اخبارات اور ہندی پبلک میں سب سے بڑا ابحر چہ آئندہ

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت وحقانیت جاگزیں ہوگئی اور اس نے یہ فیصلہ کرلیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ جتنے مذاہب ہیں وہ سب باطل اور صراط مستقیم سے بھٹکا دینے والے ہیں۔ رجب عبلہ۔ یوں کو اس کی خبر ہوئی تو تمام پادریوں نے مل کر اس لڑکی پر بے شمار مظالم ڈھائے اور اس قدر جاں گداز اور صبر آزما مصائب میں مبتلا کیا کہ دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے مگر وہ لڑکی اسلام پر ثابت قدم رہی اور اس نے بالآخر تمام پادریوں کی ایک شاندار مجلس میں اسلام کی حقانیت پر ایک بصیرت افروز مناظرہ کیا۔ فضیلت اسلام اور رد عیسائیت کے جس قدر دلائل ممکن تھے وہ تائید الٰہی سے اس لڑکی نے پادریوں کے مقابلہ میں اس خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کئے کہ سامعین حیرت واستعجاب کے سمندر میں غرق ہوگئے۔ اور پادریوں سے کوئی جواب بن نہ پڑا۔ اور وہ لڑکی ہمیشہ کے لئے اسلام ہی سے وابستہ ہوگئی۔ اس کا نام زہرا تھا۔ اس کی زندگی کے واقعات ایک کتاب میں قلمبند کردیئے گئے ہیں۔ اگر آپ کو گزشتہ عظمت وسطوت کا مطالعہ کرنا ہے اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت کے بے شمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے اور آپ اس کتاب کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنا چاہتے ہیں تو فوراً طلب کیجئے۔ پہلا ایڈیشن قریب الختم ہے اگر دیر ہوئی تو دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔ تبلیغی مقاصد کے لئے بیس بائیس سے زائد جلدوں کے خریدار کو ۵ فی صدی کمیشن دیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

Regd No. L 1793.

4612
Moulvi Mehdi
Hassan S/o Mufti
P.O. Rander
Dt Surat

The Jamiat

Vol. XX No. 42   DELHI THURSEDAY 13 DESCEMBER 1934   PRICE ONE ANNA

نورانی
قرآن مجید
نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر سکار تیغ نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی
کا
قبول اسلام
جس کے مطالعہ سے عیسائیت پر اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے
قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصولڈاک
منیجر الجمعیۃ دہلی

مصارف حج معہ جہاز از بمبئی مکہ وجدہ آمد ورفت

ایک ضروری تصحیح

قصبہ کاردگہ کے نو مسلموں کیلئے مسجد کی تعمیر

قصبہ کاردگہ تحصیل چکوڑی ضلع بلگام کے نو مسلموں کے لئے مسجد کی سخت

انجمن تہذیب الکلام کا جلسہ

اخبار الجمعیۃ
میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مشہور ومعروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت   خاص رعایت   خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

روہیلکھنڈ کے بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور ومعروف سوانحعمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں۔

جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

سید الطاف علی صاحب بی۔اے (علیگ) بریلوی کی یہ معرکۃ الآرا تصنیف جس میں آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد صاحب ایم۔اے (مقیم لندن) نے مبلغ ایک ہزار روپیہ کے عطیہ سے قدردانی فرمائی ہے سرزمین روہیلکھنڈ میں بالخصوص اور ملک کے طول وعرض میں بالعموم نہایت قلیل عرصہ میں حیرت انگیز مقبولیت حاصل کی ہے۔

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھایئے

حجم چار سو صفحات تقطیع ۲۰×۲۶/۸ کاغذ چکنا، چمکدار، کتابت وطباعت دیدہ زیب نواب ہاف ٹون کی چھپی ہوئی نایاب تصاویر ٹائیٹل عمدہ رنگین قیمت دو روپے چار آنے (مجلد تین)

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی۔ علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت ودوزخ حضرت العلامہ مولانا حافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اردو وذخیرہ ترغیب وترہیب جنت کی نعمتیں اور دوزخ کا عذاب میں جمع کرکے اردو تعلیم یافتہ انسانوں خصوصاً مسلمانوں پر گرانقدر احسان فرمایا ہے۔

خاموش تبلیغ حضرت ممدوح نے مذہبی رنگ میں یہ ایک افسانہ مرتب فرمایا ہے جس کو دیکھ کر واقعات کے تحت میں بہت سی مذہبی معلومات حاصل ہوسکتی ہیں قیمت ۸/

پاک زندگی مولانا موصوف نے اس رسالہ میں فطرت سلیمہ۔ حیات طیبہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے طریقوں کو نہایت آسان اور دلچسپ پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔ قیمت ۴/

تحفۃ المحبین حضرت مولانا نے اس کتاب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے مختلف طریقے احادیث وآیات وواقعات صحیحہ کی روشنی میں بتلائے ہیں۔ قیمت ۳/

سیرۃ الحبیب جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرۃ کو اس رسالہ میں آیات قرآنی کے تحت میں ترتیب دیا گیا ہے۔ قیمت ۶/

تعلیم الاسلام حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی بہترین تصنیف جس میں ارکان اسلام وضروریات دین کو سوال وجواب کے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ مسائل ومینیہ کا بہترین ذخیرہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب رح کی بہترین تصنیف تینوں حصوں کا مکمل سٹ دو روپے چار آنے (۲/۴)

خطبہ صدارت حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب رح کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ قیمت ۱۲/

حیات محمود اسیر مالٹا حالات سفر واسارت مالٹا حضرت شیخ الہند رح۔ قیمت ۱۲/

علم الکلام مصنفہ مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی۔ قیمت ۱۲/

ملنے کا پتہ:۔ منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم
مع
خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

صحرائے عرب میں اسلامی حکومت کا ڈھانچہ

ریت کے ذروں پر سلطانی عدالت

ٹیلیفون سے سلطان ابن سعود اور ایک شیخ کی گفتگو

حجاز کی اسپرٹ کا حقیقی سرچشمہ

ایک افغانی مسلمان، بہت مشہور مسلمان حال میں ایران، ترکی اور روسیہ کی سیاحت سے لوٹے ہیں اور انہوں نے اپنے طویل سفر کے مشاہدات و تاثرات انگریزی اخباروں میں شائع کرنے شروع کئے ہیں۔ اب تک ایران اور ترکی کے حالات ایک مشہور انگریزی اخبار میں شائع ہوئے تھے لیکن تازہ اشاعت میں سفر حجاز کے حالات بھی آ گئے ہیں۔ چونکہ حجاز کا سفر ادھورہ بھی ایک افغانی کا اپنے اندر ...

بہر اور نہایت مضبوطی کے ساتھ اس کو پکڑے ہوئے ہیں۔ ذاتی معاملہ میں سلطان دوسروں کا مشورہ سننے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ چنانچہ علماء کے اعتراض کرنے پر سلطان موصوف نے تخت نشینی کے اس جلوس کو موقوف و منسوخ کر دیا جو ہر سال داخلہ مکہ کی خوشی میں منایا جاتا تھا۔

لوگ سلطان ابن سعود کی اس حقیقی اسپرٹ کو جاننے کے لئے مضطرب رہتے ہیں جو ان کے خانگی اور بین الاقوامی معاملات میں رہبری کرتی ہے۔ اس کا پتہ مجھے ایک رات کو کھانے کے بعد لگا۔ سلطان ابن سعود نے فرمایا "ہم اپنے تمام قوانین قرآن کریم سے اخذ کرتے ہیں۔ یہی کتاب ہمارے ضابطہ و قوانین کا سرچشمہ ہے ..."

"آپ اسلام کی خدمات کے متعلق گفتگو کر رہے ہیں آپ اپنے مشن پر بات چیت کر رہے ہیں لیکن میرے متعلق آپ کیا کہتے ہیں؟ میں آدھے میں سے بھوکا ہوں"۔

نپولین اور سلطان

میں ایک شب ایک نجدی شیخ کے ساتھ کافی پی رہا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ جب لوگ میدان جنگ کے لئے گھروں سے نکلتے ہیں تو ان کو الوداع کہنے کے لئے ان کے رشتہ دار اور بیویاں بھی باہر آتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اسپرٹ میں ملاقات ہوگی۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ جنگ سے زندہ واپس نہ آنا۔ ایسے عجیب و غریب انسانوں پر سلطان ابن سعود نہایت دانشمندی کے ساتھ فرمانروائی کر رہے ہیں۔

وہابی فرمانرواؤں نے اپنے فرزندوں کو جنگ و صلح دونوں کے لئے بہترین تربیت کی ہے۔ جس سے توقع ہے کہ سلطان ابن سعود کے بعد عرب کی آزادی برقرار رہے گی۔ نپولین کی سب سے بڑی بدقسمتی یہ تھی کہ اس نے اپنا کوئی جانشین نہیں چھوڑا۔ اس کی تلافی سلطان ابن سعود نے کر دی فرزندوں کی اس طریقہ سے تربیت کی کہ ان کی جانشینی کا مسئلہ ان کی زندگی میں ہی طے ہو گیا۔

سلطان ابن سعود انسانیت نواز اور نوع انسانی کے ہمدرد ہیں وہ اپنی روایات کے مطابق غرباء کے گھروں میں جا کر حالات دریافت کرتے ہیں اور خیرات بھی بہت کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ سلطان نے ایک بدو کو سونے کا ٹکڑا دیا اور ساتھ ہی کہا "میاں! جنگ کے زمانہ میں سونا طلب نہ کرنا کیونکہ یہ قیمتی چیز صلح کے زمانہ میں ہی پیدا ہوتی ہے"۔

ریت کے ذروں پر سلطان کی عدالت

دوسرے روز جب صحرا سے دھوئیں کی مانند گرمی کے شرارے اٹھ رہے تھے تو میں مکہ مکرمہ کی گلیوں سے جھکتا ہوا سلطان کی شاہی عدالت میں حاضر ہونے کے لئے چلا ...

عدالت میں ورود حدیث

سلطان ابن سعود دیگر اشخاص کی طرح صاف زمین پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے سامنے اونٹ کا ایک چمڑہ بچھا ہوا تھا جو شاہی میز کا کام دے رہا تھا اور اس پر قرآن کریم کا ایک نسخہ رکھا ہوا تھا ...

ایک نجدی شیخ اور ٹیلیفون

اس کے بعد ایک عجیب و غریب واقعہ ہوا۔ ایک عمر رسیدہ نجدی سے جب ضبط نہ ہو سکا تو اس نے کھڑے ہو کر نہایت گرم اور سخت الفاظ استعمال کرنے شروع کر دیئے۔ یہ شخص ٹیلیفون کے خلاف تھا اور اس کا خیال تھا کہ اس کے ذریعہ صرف سلطان ابن سعود کی آواز ہی سنائی جا سکتی ہے ... سلطان ابن سعود نے اس کے شبہ کو دور کرنے کے لئے اس کو ٹیلیفون سکندر ہو بولنے کی اجازت دی ... چنانچہ معترض نجدی ایک سو قدم کے فاصلہ پر ٹیلیفون کے سامنے بیٹھ گیا اور سلطان نے اس سے اس طرح گفتگو کی۔

"کیا تم میری بات سنتے ہو؟ میں عبد العزیز بول رہا ہوں۔ تمہارا سردار عبد العزیز!"

گو نجدی بادجود بیٹھے کے اپنے کانوں پر اعتبار نہ کیا اس کے بعد ٹیلیفون پر سلطان ابن سعود نے قرآن کریم کی آیات تلاوت کیں جن کو صحرائی اور معترض بدو نے غور سے سنا۔ آیات کی تلاوت کے بعد جلالۃ الملک نے بذریعہ ٹیلیفون پر فرمایا۔

"سنو اور اسکا صحیح طریقہ سمجھو کہ کوئی شیطان مقدس کتاب کی آیات تلاوت نہیں کر سکتا تم سن سکتے ہو ... "

حجاز کی اسپرٹ کا حقیقی سرچشمہ

جرمنی کے قیمتی اور قدیم کتب خانے

عربی کتابوں کے قلمی اور نادر نسخے

بے شمار لائبریریوں میں بے شمار کتابیں

ذیل کا مضمون ہم معاصر "رہبر دکن" کے شکریہ کے ساتھ درج کرتے ہیں:۔

کسی ملک کی ترقی کا اندازہ اس ملک کے پریس کی قوت اور کتابوں کی کثرت سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس نظریہ کے لحاظ سے دیکھئے تو جرمنی عظیم الشان اخباروں، کتب خانوں اور یونیورسٹیوں کا گھر ہے۔ یہ ملک پچھلے زمانے میں ساڑھے تین سو سے زائد ریاستوں پر مشتمل تھا ...

ایک یا ایک سے زائد جرمنی کی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنا پڑتا ہے۔ ان کو اپنی ڈگریاں لے چکنے کے بعد کسی سرکاری کتب خانے میں دو سال تک ... کے کام کرنا اور ایک اصطلاحی امتحان جس کا نام امتحان کتب خانہ داران ہے پاس کرنا پڑتا ہے۔ کتب خانے کے دیگر عہدہ داروں کو بھی مناسب معیار تک تعلیم کا حاصل کرنا اور امتحان پاس کرنا ضروری ہے۔

جرمنی کا سب سے بڑا کتب خانہ جس کا اعتبار دنیا کے سب سے بڑے کتب خانوں میں ہوتا ہے، برلن میں واقع ہے اور اس میں ۵۰۰۰۰۰ مطبوعہ اور ۳۰۰۰۰ سے زائد قلمی نسخے ہیں ...

سلطنت میں ۲۱ یونیورسٹی کی لائبریریاں ہیں۔ کتب خانے داروں کے پیشہ کی تعلیم کے لئے خاص قواعد نافذ ہیں ان کی رو سے ...

غرض سے قائم ہے کہ مستفسر کو یہ اطلاع دے کہ کوئی خاص کتاب کس مقام سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ یہ دفتر دنیا کے سب سے بڑے پبلک کتب خانوں سے مراسلت کرتا اور توم کو معلومات بہم پہنچاتا رہتا ہے۔

حکومت حجاز کی پارلیمنٹ اور محکمہ جات

بیشتر ممبران شہری آبادی سے منتخب ہو کر آتے ہیں پریسیڈینٹ کا تعلق براہ راست وزیر اعظم سے ہوتا ہے۔ سلطنت عربیہ کے تمام اہم معاملات، صلح، جنگ، منظوری بجٹ وغیرہ مجلس شوریٰ یا پارلیمنٹ سے متعلق ہیں۔ وزراء مجلس شوریٰ کے سامنے جوابدہ ہیں ...

مرکزی حکومت مکہ معظمہ میں ہے وزارت کی تشکیل اور محکمہ جات متعلقہ حسب ذیل ہیں:۔

الف۔ وزیر اعظم جن کے ماتحت مندرجہ ذیل وزراء و محکمہ جات ہیں۔

۱۔ وزیر تعلیمات
۲۔ وزیر صحت عامہ
۳۔ محکمہ پولیس
۴۔ محکمہ بلدیات
۵۔ محکمہ جات ڈاک و تار
۶۔ محکمہ اوقاف
۷۔ عدالتہائے دیوانی۔ فوجداری۔ مال
۸۔ حج کمیٹی
۹۔ شیخ جاوا
۱۰۔ شیخ البنود
۱۱۔ شیخ المعلمین
۱۲۔ گورنر مدینہ۔ گورنر جدہ۔ گورنر ینبوع۔ گورنر قنفذہ۔ گورنر لیث

مجملہ گورنران صوبجات بوقت ضرورت براہ راست وزیر اعظم سے مراجعت کر سکتے ہیں۔

ب۔ وزیر خارجہ جن کے متعلق حسب ذیل دفاتر ہیں:۔
۱۔ شاخ وزارت خارجہ جدہ
۲۔ سفارت خانہ جات ممالک خارجہ

ج۔ وزیر مالیات۔ جن سے تمام دفاتر مالیات بحری محاصل وغیرہ متعلق ہیں۔ حجاج کے آرام و آسائش کا ایک خاص شعبہ بھی وزیر مالیات سے تعلق رکھتا ہے۔

د۔ وزیر جنگ جن کے متعلق مندرجہ ذیل وزراء ہیں:۔
۱۔ وزیر افواج نظامیہ (باقاعدہ) تعداد باقاعدہ افواج تقریباً چار لاکھ۔
۲۔ وزیر افواج غیر نظامیہ (بے قاعدہ) تعداد بے قاعدہ افواج تقریباً گیارہ لاکھ۔

ان وزراء میں ہر ایک کا ایک ماہر و تجربہ کار سکریٹری ہوتا ہے اور ہر سکریٹری کے دو اسسٹنٹ سکریٹری ہوتے ہیں جن کا تعلق دفاتر کے عمال سے ہوتا ہے۔

شربت اکسیر خاص

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

کم خرچ بالا نشین

کی شان ان ہی گولیوں پر صادق آتی ہے تمام امراض معدہ میں مفید ہیں غذا کو جلد ہضم کرتی ہیں پیٹ کا درد متلی اور دل کے رکنے کو ...

قیمت فی بکس صرف آٹھ آنہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

سرمہ الف۔ آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا پرانے سے پرانے رہنے کے لئے عموماً بے حد مفید ہے ...

مولانا نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علمائے ہند دہلی

پارلیمنٹری رپورٹ پر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں بحث

لیبر پارٹی کی گرما گرم ترمیم۔ حکومت پر والیان ریاست کو مجبور کرنے کا الزام

لندن ۱۷ر دسمبر۔ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں ہندوستانی اصلاحات پر بحث ہوئی۔ دارالامراء میں بحث کا آغاز لارڈ ہیلی فیکس نے کیا اور دارالعوام میں مسٹر ... نے تجویز میں ترمیم پیش کی جس میں ظاہر کیا گیا کہ ہندوستان کی دستوری اصلاحات ان تجاویز پر مبنی ہونی چاہئیں جن کا تذکرہ مخالف پارٹی نے رپورٹ کے مقدمہ میں کر دیا ہے ... ان تجاویز کا مفاد یہ ہے کہ ہندوستان کو درجۂ نو آبادیات دیا جائے اور اس کے حصول کے لئے ... ہندوستان کے اجتماعی اور اقتصادی سسٹم میں موجود ہے۔ قدامت پسندوں نے حکومت پر الزام لگایا کہ اس نے دیسی ریاستوں کے والیان کو فیڈریشن میں داخل ہونے کے لئے مجبور کیا ہے۔ وزیر ہند نے اس الزام کی تردید کی اور کہا کہ افواہ تو یہ ہے کہ والیان ریاست کو فیڈریشن کی مخالفت کے لئے ترغیب دی گئی ہے۔

ایک گاؤں پر جلاوطن باغیوں کا حملہ

پولیس کو اطلاع دینے اور گرفتار کرانے کا خوفناک انتقام

بیوی اور بچوں کا قتل۔ کئی افراد مجروح

پشاور ۱۲ر دسمبر۔ گذشتہ رات ضلع پشاور میں باغی اور جلاوطن پٹھانوں کی موجودگی نے خطرناک صورت اختیار کر لی ہے اس کی ہولناک مثال کل موضع گڑھی ... تھانہ ... میں دیکھی گئی۔ جلاوطن پٹھانوں کے ایک گروہ نے گاؤں پر حملہ کر دیا اور دیہاتیوں سے جنگ کرنے کے بعد بہت سا مال لوٹ کر فرار ہو گئے۔ حملہ آوروں نے دو آدمیوں کو جان سے مار ڈالا اور تین بری طرح زخمی ہو گئے۔

کل باغیوں نے گاؤں پر جو حملہ کیا تھا وہ ایک سلطان سے انتقام لینے کی غرض سے تھا۔ کہا جاتا ہے کہ گذشتہ ہفتہ ایک باغی امیر سلطان کے مکان میں قیام پذیر تھا اور یہیں سے وہ گرفتار کیا گیا تھا۔ حملہ کے وقت سلطان گھر پر موجود نہ تھا۔ باغیوں نے اس کی بیوی اور بچوں کو قتل کر ڈالا اور تین افراد کو مجروح کر دیا۔ باغیوں نے دیہاتیوں کو خوف زدہ کرنے کے لئے فیر بھی کئے۔ کہا جاتا ہے کہ سلطان نے گذشتہ موقعوں پر بھی بعض باغیوں کو پناہ دی تھی اور سوتے ہوؤں کو گرفتار کرا دیا تھا۔

پارلیمنٹ میں کانگریس کی فتح کی گونج

موجودہ طریق انتخاب سے حکومت کو شکست ہوتی ہے

تحفظات کے مسئلہ پر وزیر ہند کا اظہار خیال

لندن ۱۷ر دسمبر۔ سر سیموئیل ہور وزیر ہند نے مسئلہ ہند پر جو بحث شروع کی تھی اس کا ایک حصہ صفحہ پر شائع کیا جا رہا ہے وزیر ہند نے آج اپنی بحث جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مجھے اس بات کا نہایت رنج کے ساتھ علم ہے کہ ہندوستان میں کوئی ایک بھی ایسا پبلک میں نہیں ہے جو یہ کہہ سکتا ہو کہ وہ اس اسکیم یا کسی دوسری اسکیم سے مطمئن ہے۔ برطانیہ میں جو تحفظات اور بندشیں ضروری تصور کی جاتی ہیں اور جن کے بغیر کوئی بل پارلیمنٹ سے پاس نہیں ہو سکتا انہیں ہندوستان کے اکثر پبلک میں غیر ضروری اور جابرانہ تصور کرتے ہیں۔

سر سیموئیل ہور نے کہا کہ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تازہ انتخابات اسمبلی میں کانگریس نے جارحانہ پروگرام پیش کر کے بہت سی سیٹیں چھین لی ہیں اور ان کے بہت سے وہ دوست جنہوں نے گذشتہ تین چار سال سے ان کے ساتھ ...

تازہ انتخابات سے حکومت کو یہ سبق ملا ہے کہ جب تک موجودہ طریقہ انتخاب جاری ہے اس وقت تک اس کے نتیجے ہمیشہ ایسے ہی رہیں گے کیونکہ موجودہ طریقہ کے ماتحت حکومت پر حملہ کر کے کامیابی حاصل کر لینا ایک آسان بات ہے۔

سر سیموئیل ہور نے کہا کہ مجھے یہ معلوم ہے کہ کانگریس نے ایک تجویز منظور کی ہے جو اصلاحات کے خلاف ہے۔ لیکن مجھے امید ہے کہ کانگریس اپنی پوزیشن پر دوبارہ غور کرے گی۔ میرا تو یہ خیال تھا کہ یہاں برطانیہ میں اور ہندوستان میں بہت سی ایسی بڑی جماعتیں موجود ہیں جو مزید تاخیر سے بچنا چاہتی ہیں اور قریب ترین تاریخ تک قطعی فیصلہ پر پہنچنا چاہتی ہیں۔ سر سیموئیل ہور نے کہا کہ ہندوستان میں کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کا وجود نا ممکن ہے۔ اور ہندوستانی خود اس چیز کو جانتے ہیں۔

مسٹر بٹلر نے مسٹر مورگن جونز کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ یہ ممکن ہے کہ سر سرت چندر بوس کو اسمبلی میں بیٹھنے کی اجازت نہ دی جائے کیونکہ وہ اسٹیٹ کے قیدی ہیں۔

لیبر پارٹی رپورٹ کی مخالفت کرے گی

دار العوام میں وزیر ہند کی کانگریس سے اپیل

لندن ۱۷ر دسمبر۔ سر سیموئیل ہور نے دار العوام میں اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ایک سوال کے جواب میں جو ہرسہ میں گذشتہ تین ہفتوں میں گورنر جنرل، حکومت ہند اور تمام صوبجاتی حکومتوں سے کیا تھا یہ جوابات موصول ہوئے ہیں ... پارلیمنٹری کی رپورٹ کی اسکیم میں مجوزہ آئین ہندوستان میں بحالات موجودہ قابل عمل ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ کانگریس اپنی رائے پر دوبارہ غور کرے گی ...

میں اس وقت سول نافرمانی نہیں کرونگا

سرحد میں داخلہ کے متعلق گاندھی جی کا بیان

کراچی ۱۱ر دسمبر۔ گاندھی جی نے صوبہ سرحد کے دورہ کے متعلق حکومت ہند سے جو خط و کتابت کی تھی اس کی نسبت آج گاندھی جی نے ایک طویل بیان شائع کیا ہے جس کا ضروری خلاصہ یہ ہے کہ حکومت سے مراسلت کا سلسلہ ابھی بند نہیں ہوا ہے اور فی الحال گاندھی جی اپنی گرفتاری کا کوئی سامان پیدا کرنا نہیں چاہتے ہیں اور نہ وہ سول نافرمانی جاری کرنے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں۔ گاندھی جی کا بیان ہے کہ میرا مقصد واحد یہ ہے کہ سرحد میں جا کر خود اپنی آنکھوں سے خدائی خدمت گاروں (سرخ پوشوں) کی سرگرمیاں دیکھوں اب چونکہ ان لوگوں کا رہنما خان عبد الغفار خاں گرفتار کر لیا گیا ہے اس لئے ان کی یہ تمنا اور بڑھ گئی ہے۔

گاندھی جی لکھتے ہیں کہ میرا قریبی مقصد گرفتار ہونے سے پورا نہیں ہو سکتا اگر ارباب اختیارات کے دل میں میرے مجوزہ دورہ سرحد کے متعلق کوئی شبہ ...

دار الحکومت کے

دہلی میں ڈاکٹر ستیہ پال کا مقدمہ پیش ہو گیا

عدالت میں لٹھ بند پولیس کا مظاہرہ

دہلی ۱۷ر دسمبر۔ ڈاکٹر ستیہ پال کا مقدمہ کل مسٹر بول ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اجلاس میں پیش ہوا۔ عدالت نے آپ کو دو ہزار کی ضمانت و مسادی مچلکہ تا فیصلہ مقدمہ داخل کرنے کا حکم دیا جو داخل کر دیا گیا۔ عدالت کے گرد و پیش لٹھ بند پولیس کا زبردست انتظام تھا۔

پولیس نے جو مظاہرہ کچہری میں کیا اس کو دیکھ کر لوگ حیران تھے کہ لیا ... لوگ تو یہ سمجھے کہ شاید دہلی کے مشہور قتل کے مقدموں میں سے کوئی خاص بات ظہور میں آنے والی ہے یا کہیں سے کوئی بڑا زبردست انقلاب پسند گرفتار کر کے لایا جا رہا ہے۔ بغرض جتنے منہ اتنی ہی باتیں سنائی دیتی تھیں۔

ڈاکٹر ستیہ پال کے خلاف انتخابات اسمبلی کے پہلے روز شام کو کانگریس جلسہ میں کی ہوئی تقریر پر مقدمہ چلایا گیا ہے۔

آج عدالت میں مقدمہ پیش ہونے کے وقت ... آصف علی بیرسٹر، مسٹر فرید الحق انصاری بیرسٹر، مسٹر جگل کشور کھنہ ایڈووکیٹ اور دیگر اصحاب موجود تھے۔

ٹیلیفون کے تار کاٹ دئے گئے

اجمیر ۱۷ر دسمبر۔ گذشتہ شب اجمیر اور ... کے درمیان ٹیلیفون کے تار کاٹ ڈالنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ... ٹیلیفون پر بات چیت کا سلسلہ منقطع رہا۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

پارلیمنٹ کے چالیس ممبران جل کر ہلاک ہو گئے

اجلاس کے موقعہ پر امریکہ کے ایک ہوٹل میں آتشزدگی

... ایک مشہور ہوٹل میں جو کہ دریا کے کنارے واقع ہے صبح کے وقت آگ لگ گئی اور ہوٹل کی عمارت کا ایک بڑا حصہ جل کر خاک ہو گیا۔ اس ہوٹل میں ... کا اجلاس ہو رہا تھا ... آگ جب قابو سے باہر ہو گئی تو اس وقت اس کا پتہ چلا۔ پارلیمنٹ کے تقریباً چالیس ممبران جل کر مر گئے اور بہت سے ممبران نے رات کے لباس میں ہی برف بستہ سڑکوں پر جا کر جان بچائی۔ آگ لگنے کے بعد جب ہلاک شدگان کا جائزہ لیا گیا تو بہت سوں کو ملبہ سے نکالا گیا اور متعدد افراد کو برفانی دریا سے نکالا گیا کیونکہ آگ سے بچنے کے لئے وہ دریا میں کود پڑے تھے۔

سنہری مسجد زیر لال قلعہ میں ختم قرآن

مسلمانوں کیلئے ایک قابل تقلید مثال

دہلی ۱۷ر دسمبر۔ حضرت مولانا ابو محمد عبد الحلیم صاحب صدیقی مدظلہ العالی سنہری مسجد زیر لال قلعہ میں ہمیشہ نماز تراویح پڑھایا کرتے ہیں چنانچہ امسال بھی رمضان کریم میں آپ نے وہاں قرآن کریم سنایا۔ آج ۱۸ رمضان المبارک کو قرآن حکیم کا ختم ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس میں حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند، مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند، مولانا ابو القاسم محمد حفظ الرحمن صاحب رکن جمعیۃ علماء ہند اور دیگر علماء و اکابر شرکت فرمائیں گے۔ عام طور پر تا ہے کہ ختم قرآن کریم کی تقریب میں تبرک (مٹھائی وغیرہ) کی تقسیم پر کافی روپیہ صرف کیا جاتا ہے۔ حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی نے ختم قرآن کی تقریب کے لئے بھی لوگ آپس میں چندہ کرتے ہیں ... اور یہ زیادہ مقدار مسلمانوں کی اجتماعی اور شخصی ضرورتوں پر خرچ کی جاتی ہے ...

حکومت نے اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا

زمیندار کی تین ہزار کی ضمانت واپس

لاہور ۱۳ر دسمبر۔ مولانا ظفر علی خاں صاحب مالک اخبار زمیندار کے نام مسٹر پرتاپ ڈپٹی کمشنر لاہور کی طرف سے ایک مکتوب موصول ہوا ہے جس میں وہ اطلاع دیتے ہیں کہ مقامی حکومت نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپ کی تین ہزار روپے کی وہ ضمانت واپس کر دوں جو آپ نے ... کو داخل کی تھی کیونکہ وہ دفعہ (۳) قانون مطابع نمبر ۲۳ مجریہ ۱۹۳۱ء کے مطابق درست طریقہ پر داخل نہیں ہوئی تھی۔ یہ ضمانت اس قانون کے سلسلہ میں طلب کی گئی تھی جو بدل کر گذشتہ ... کے متعلق زمیندار میں شائع ہوا تھا۔

جزائر فارموسا کیلئے ہوم رول

ٹوکیو ۱۳ر دسمبر۔ جاپانی وزیر مستعمرات نے کابینہ وزارت سے سفارش کی ہے کہ جزائر فارموسا کو "ہوم رول" دیا جائے۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ امریکہ نے حال ہی میں جزائر فلپائن کی کامل آزادی کا مسودہ قانون منظور کیا تھا۔

علاقہ سار کے لئے برطانوی افواج

جنیوا ۱۳ر دسمبر۔ مجلس اقوام کی فوجی کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ سار کی جو بین الاقوامی فوج بھیجی جائے گی اس میں پندرہ سو برطانوی سپاہی، تیرہ سو اطالوی سپاہی اور ڈھائی سو سوئٹزرلینڈ کے سپاہی شامل ہوں گے۔

ان تمام افواج کی کمان جنرل ... کے ہاتھ میں ہوگی اور تمام فوجیں ۵ دسمبر تک سار میں پہونچ جائیں گی۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا مقدمہ

اسلام اور مرزائیت میں فیصلہ کن جنگ ہے

مولانا حبیب الرحمن صاحب کا بیان

سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کا مقدمہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۳۲ء کو گورداسپور میں دیوان سکھا نند اسپیشل مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوگا۔ یہ مقدمہ اسلام اور مرزائیت کے درمیان ایک فیصلہ کن جنگ ہے۔

جب شاہ صاحب کی گرفتاری کی اطلاع لوگوں کو ملی تمام دوستوں نے مشورہ دیا کہ یہ مقدمہ ہائیکورٹ تک لڑا جائے تاکہ مرزا قادیان کے مذہب کی حقیقت دنیا کے سامنے آ جائے۔ اس مقدمے پر کتنے ہزار روپیہ خرچ ہوگا؟ اس کا صحیح اندازہ تو ابھی نہیں کیا جا سکتا مگر یہ یقین رکھنا چاہئے کہ مقدمہ کی پیروی پر ہزاروں کی تعداد میں روپیہ خرچ ہوگا۔ اس لئے اب مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس سلسلہ میں جلد روپیہ بھیجنا شروع کر دیں۔

ایک لاکھ ممبری اپیل اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کی کامیابی مرزائیت کی شکست ہے اور شاہ صاحب کے مقدمہ کی پیروی پر روپیہ خرچ کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ اور جلد از جلد سرمایہ کی ضرورت ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ ہندوستان کے مسلمان اس جنگ میں پورے جوش کے ساتھ مالی امداد سے کام لیں گے۔ ۲۷ رمضان المبارک کو تمام قادیان ڈے ہے اس دن تمام ہندوستان میں احرار کی تبلیغ اور قادیانی کی ساتھ سرگرمی کی عملی مخالفت کا مظاہرہ کیا جائے ...

تمام روپیہ مولانا سید محمد داؤد صاحب غزنوی سکریٹری مجلس احرار اسلام ہند لاہور کے نام ارسال کیا جائے ...

۱۰ حبشی قتل کر دئے گئے

روم ۱۳ر دسمبر۔ ... کے مقام پر حبشی اور اطالوی افواج کا جو تصادم ہوا تھا اس کے متعلق ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ اس جنگ میں ۱۰ حبشی مارے گئے ...

ایک شخص کے قتل پر ۱۷ اشخاص کو پھانسی

حیدرآباد ۱۱ر دسمبر۔ سیشن جج گلبرگہ نے اس سنسنی خیز مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا ہے جس میں ایک زمیندار نرسنگ راؤ کو ہلاک کر دیا گیا تھا۔ دونوں پارٹیوں نے لاٹھیوں، بھالوں اور تلواروں کا استعمال کیا۔ ... ۱۹ اشخاص کا چالان کیا گیا۔ ان میں سے ۱۷ کو پھانسی کے علاوہ دو کو تین تین سال قید سخت کی سزا کا حکم سنایا گیا۔

سی پی میں پانچ سو افراد نے خودکشی کی

ناگپور ۱۳ر دسمبر۔ ۱۹۳۳ء کو ختم ہونے والے سال میں سی پی کے جنگلوں میں ۱۳۰ شیر، ۹۵ چیتے، ۴۸ ریچھ، ۱۶ بھیڑیئے ... ہلاک ہوئے ... ۵۱۳ افراد نے خودکشی کی ...

پنڈت جواہر لال نہرو رہا نہیں کئے جائینگے

سرت چندر بوس اسمبلی میں نہیں بیٹھ سکتے

لندن ۱۷ر دسمبر۔ مسٹر سیزلڈ ڈیوڈ میں ایک سوال کے جواب میں مسٹر بٹلر نے کہا کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی رہائی کا ابھی کوئی امکان نہیں ہے۔ مسٹر مارگن جونز نے دریافت کیا کہ کیا پنڈت جواہر لال نہرو کو دوسری بار پہلے کی طرح اپنی بیوی کے پاس جانے کی اجازت دی جائے گی جو سخت بیمار ہیں۔ مسٹر بٹلر نے کہا کہ جب حکومت ہند کو پتہ چلا کہ ان کی بیوی ... تو انہوں نے پنڈت جواہر لال نہرو کی رہائی سے انکار کر دیا لیکن ان کو ... جیل میں تبدیل کر دیا گیا جہاں ان کی بیوی زیر علاج ہیں ...

مسٹر بٹلر نے جواب میں کہا کہ وہ اپنے سابقہ جواب میں کسی نئے اضافہ کے لئے تیار نہیں۔

حکومت ہند نے اپنا سرا اسلحہ روانہ کر دیا

نئی دہلی ۱۳ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پر حکومت ہند نے اپنا سرا اسلحہ بحری تار کے ذریعہ روانہ کر دیا ہے۔ بحری تار کے ذریعہ اس مراسلہ کی روانگی اس لئے پیش آئی کہ حکومت برطانیہ چاہتی ہے کہ اس سلسلہ میں مزید تاخیر نہ کی جائے اور ہندوستان کے متعلق بل کا جو مسودہ تیار کیا جا رہا ہے وہ آئندہ جنوری میں دار العوام میں پیش کر دیا جائے۔

پارلیمنٹ میں مجوزہ اصلاحات ہند کی منظوری کی قرارداد

وزیر ہند کی طرف سے پارلیمنٹری رپورٹ کی حمایت

ہندوستان کی دائمی غلامی کا پٹہ

برطانوی تعلیم اور تجربات کا اہم نچوڑ

پارلیمنٹ میں سلیکٹ کمیٹی کی سفارشات (مجوزہ اصلاحات ہند) کی تائید میں تحریک پیش کرتے ہوئے سر سیموئیل ہور وزیر ہند نے جو تقریر ۱۰ دسمبر سنہ ۳۴ء کو کی ہے اس کا خلاصہ گزشتہ اشاعت میں دیا گیا ہے آج وزیر ہند کی یہ پوری تقریر ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

لندن ۱۰ دسمبر۔ کل سوالات ختم ہونے کے بعد دارالعوام میں وزیر ہند ہندوستانی اصلاحات کے بارے میں مندرجہ ذیل تجویز پیش کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ یہ ایوان مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی سفارشات کو اس حیثیت سے کہ وہ ہندوستانی اصلاحات کی نئی ترتیب کی بنیاد میں قبول کرتا ہے اور یہ مناسب سمجھتا ہے کہ رپورٹ کے عام نقاط پر ایک بل پیش کیا جائے۔

اس تجویز پر وزیر ہند نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ ممکن نہیں ہے کہ موجودہ آئین کی دستاویز کی وضاحت کرتے ہوئے ہندوستان میں غلط فہمی پیدا نہ ہو۔ بہت ممکن ہے کہ ہندوستان میں یہ خیال پیدا ہو جائے کہ ہندوستان کو جس حکومت خود اختیاری کی پیشکش کی جا رہی ہے وہ محض ایک فریب اور دھوکہ ہے میں اس ایوان کے معاملہ فہم ممبروں اور ہندوستان کے خوش فہم اشخاص سے اپیل کروں گا کہ وہ اس رپورٹ پر بحیثیت مجموعی غور کریں اور یقین کریں کہ کمیٹی اور حکومت کا ارادہ اس رپورٹ کی تائید و حمایت کرنے سے یہ ہے کہ ہندوستان کو حکومت خود اختیاری کے مواقع زیادہ سے زیادہ فراہم کئے جائیں اور ...

وقت تک مضبوط ہے جب تک کہ اس کی کارروائیوں میں کوئی پیچیدگی پیدا ہو۔ صوبجات میں رائے عامہ کی آواز موثر ہونے سے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ لامرکزیت کی جانب اقدام کیا جائے۔

بہرحال صوبجاتی خود مختاری کی جانب قدم بڑھانا ضروری ہے اور اس خود مختاری کے معنے لئے جا سکتے ہیں یا تو وہ ایک ایسی شاندار قسم کی کونسل گورنمنٹ ہو جس میں مرکزی حکومت کو صوبجات پر کافی اقتدار حاصل ہو اور مرکزی حکومت امدادی عطیہ بھی دیا کرے اور غلطی ہونے پر مرکزی حکومت کو مداخلت کا حق حاصل ہو۔ مجھے یقین ہے کہ اس کو صوبجاتی خود مختاری نہیں کہا جا سکتا اور پارلیمنٹری کمیٹی کے ممبروں کی اکثریت میری ہم خیال ہے۔ صوبجاتی خود مختاری اس صورت میں معقول اور قابل عمل ہو سکتی ہے جس میں صوبجات کے لئے عمل کی آزادی حاصل ہو اور صوبجات کے انتظام میں مرکزی حکومت کو مداخلت کا حق حاصل نہ ہو۔ ایسی صوبجاتی خود مختاری کا نظام وسیع رائے دہی پر مبنی ہونا چاہئے جس میں زراعت پیشہ اقوام۔ خواتین اور پست اقوام کی آواز کو موثر طریقہ سے شنوائی حاصل ہو اور اس طریقہ کو چلانے کے لئے مرکزی حکومت سے مالی امداد لینے کی ضرورت نہ ہو بلکہ مخصوص محاصل سے کام چلایا جا سکے یہ وہ صوبجاتی خود مختاری کا سسٹم ہے جس کی سفارش پارلیمنٹری کمیٹی کی اکثریت نے کی ہے۔

حقیقی صوبجاتی خود مختاری کے ... اور اس کے انتظام کے لئے وزراء ہی ذمہ دار ہوں۔

فیڈریشن اور ریاستیں

دوسرا سوال فیڈریشن کا ہے اگر صوبجاتی حکومتوں کو ذمہ دار کر دیا گیا اور ...

[illegible]

افسانہ

بہار و خزاں

مصیبت کے بعد راحت کی قدر

تعرف الاشیاء باضدادھا

ایک نئی اسکیم

(۳۸)

خیر النساء: خدا تعالے کا بڑا ہی فضل ہوا کہ تم صحیح و سالم چلے آئے اور لکو بند کے روپے بھی لے آئے۔ اگر خدا نخواستہ وہ دونوں ملکر تم کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کرتے تو ان کا کوئی کیا کر لیتا۔

اختر: ان کی کیا مجال تھی کہ مجھ پر دست درازی کرتے؟ اگر وہ ایسا کرتے بھی تو مزہ بھی فوراً چکھا دیتا۔

خیر النساء: خیر جو کچھ ہوا اچھا ہوا۔ اب آئندہ کے لئے کوئی فکر کرنی چاہئے تاکہ زندگی عزت و آبرو سے گزرے اور کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کرنا پڑے۔

اختر: (خوش ہو کر) الحمد للہ! اللہ تعالے نے مصیبت کے آخری لمحات میں خوب ہی مدد کی بے شک یہ سب کچھ تمہاری دینداری اور صداقت کی بدولت ہوا اور میں تمہارے صدقہ میں کامیاب ہو گیا۔ اب انشاءاللہ ان روپیوں سے روزگار کا کوئی کام چلائیں گے۔

خیر النساء نے پہلے تو ان روپیوں میں سے دس روپے پڑوس کو دئے کیونکہ پانچ پانچ روپے دو دفعہ قرض لے لئے تھے اور باقی دس پندرہ روپے میں کھانے پینے اور برتنے کا سامان ...

خیر النساء اختر نماز سے فارغ ہوئے اور کھانے کیلئے دستر خوان بچھا دیا۔ دس پندرہ منٹ میں کھانے سے بھی فارغ ہو گئے اور ہر ایک نے پان کی ایک ایک گلوری منہ میں رکھ لی۔

خیر النساء: آج تم تھوڑی سی رقم سے بہت خوش ہو حالانکہ اتنی اتنی رقم معلوم نہیں کتنوں کو دی ہوگی۔ جو شخص ایک ایک دن میں ہزار ہزار روپیہ خرچ کر ڈالتا ہو اس کے لئے دس روپے کی کیا حقیقت ہے۔

اختر: جب ایک ایک روپے سے خدا تعالیٰ ... نعمتوں کی قدر نہ کی۔ نہ مجھے اس کا احساس ہوا کہ روپیہ پیسہ بھی کوئی ضروری چیز ہے آج ایک ایک پیسہ ایک ایک ہزار کے برابر ہے ...

خیر النساء: واقعی یہی سبب ہے کہ مصیبت میں آرام اور بیماری میں تندرستی یاد آتی ہے اور ایک چیز کی حقیقت دوسری ... بچپن میں میرے چچا ... تعرف الاشیاء باضدادھا ... کیا ہے؟ تو انہوں نے یہی جواب دیا تھا کہ اگر دنیا میں بدی کا وجود نہ ہو تو نیکی کی شناخت ہی مشکل ہو جاتی اور اس کی کوئی قدر و قیمت ہی باقی نہ رہتی ... پیدا کی ہے تاکہ انسان اچھی باتوں کی قدر کر کے انکو اختیار کرے اور تکلیف دہ چیزوں سے بچنے کی کوشش کرے۔

[illegible]

حصول آزادی کیلئے مسلمان اپنی مساعی جاری رکھیں

حجاز مقدس کو جاتے ہوئے مفتی محمد نعیم صاحب کا پیغام

آج مورخہ ... دسمبر سنہ ۳۴ء میں ایک مذہبی فرض کی ادائیگی نیز مقامات مقدسہ کی زیارت اور سیاحت بلاد اسلامیہ کے لئے وطن پیدائش ہندوستان کو مجبوراً ترک کرتا ہوا ... کی طرف جا رہا ہوں۔ اپنے وطن پیدائش کو چھوڑتے وقت ... اہل ملک بالخصوص برادری اسلام کو میں یہ آخری پیغام دینا چاہتا ہوں کہ آزادی ملک اور اس کی سعی چونکہ اسلامی فرائض انسانیہ سے ہے اس لئے ہر ہندی کا یہ انسانی فرض ہے کہ بلا اختلاف مذہب و ملت ہر اس چیز کو جسے وہ اس مقصد عظیم کے حاصل کرنے کے لئے قربان کر سکتا ہے اسے قربانی کرتے ہوئے اپنی انسانیت کا ثبوت دے اور اس راستہ کی ہر تکلیف کو خدا کی رحمت قرار دے۔ پوری ہمت و استقلال سے اس کا مردانہ وار مقابلہ کرے جس کا بہترین طریق کار موجودہ حالات میں کانگریس کے طریق کار کی عملی حمایت ہے۔

کانگریس نے اہل ملک اور تمام متمدن اقوام عالم پر اس امر کو بالکل واضح کر دیا ہے کہ ہندوستان کی رائے عامہ کا جہاں تک تعلق ہے کانگریس اس میں حکومت کے مقابلہ میں ہر طرح کامیاب ہے۔ جیسا کہ پارلیمنٹری بورڈ کی ایلکشنوں میں شاندار کامیابی سے ظاہر ہے۔ وہ وقت بہت قریب ہے جب کہ نئی اسمبلی کے پریذیڈنٹ کا انتخاب عمل میں آئے گا۔ حکومت اور کانگریس اپنی اپنی قوت و طاقت کا مظاہرہ کرنے کے لئے میدان میں دوسری مرتبہ قدم رکھے گی۔

تیسرا پردہ اس وقت چاک ہو جائے گا جب کانگریس اپنے مرتب کردہ پروگرام کو عمل میں لائے گی جس سے پبلک اور ممبران اسمبلی دونوں لطف اندوز ہوں گے۔ حکومت کے لئے وہ وقت نہایت نازک ہوگا جب کہ اس کے سابقہ اعمال کو ممبران اسمبلی تمام دنیا پر بے نقاب کر دیں گے۔

(محمد نعیم لودھیانوی رکن مجلس عاملہ جمعیۃ العلماء ہند)

بولیویا و پارگوائے کی جنگ میں جانی و مالی نقصان ہوا۔ یگو سلافیہ و ہنگری کے درمیان اب عارضی سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اس لئے یگو سلافیہ سے ہنگری کے باشندوں کا اخراج عارضی طور پر بند ہو گیا ہے جمعیۃ اقوام کی یہ کامیابی امسال کی کامیابیوں میں ایک نمایاں چیز ہے۔

جنیوا ۱۱ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہنگری اور یگو سلاویہ کے قضیہ میں آخرکار سمجھوتہ ہو گیا۔ اور ایک نئے مسودہ میں مندرجہ سمجھوتے کی قرارداد کے الفاظ پر بحث کی اور سب اس پر راضی ہو گئے۔

امید ہے کہ آج شام کو کونسل کے باقاعدہ اجلاس میں بھی قرارداد پیش ہو کر منظور ہو جائے گی۔ اور یہ معاملہ ختم ہو جائے گا۔

توقع کی جاتی ہے کہ اس کے بعد دونوں حکومتوں میں پھر کوئی تصادم نہ ہوگا۔

وزیر اعظم پٹیالہ ہوائی جہاز کے ساتھ گر گئے

پٹیالہ ۱۱ دسمبر۔ موضع دیال گڑھ ریاست پٹیالہ مظہر ہے کہ سرکاری ہوائی جہاز جس میں نواب سر لیاقت حیات خاں پرائم منسٹر سردار ایم۔ این پنیکار فارن منسٹر اور انجینئر ڈرائیور جہاز سیر کر رہے تھے۔ مشینری جہاز کے فیل ہو جانے سے گر گیا جس کی اطلاع پہنچنے پر مہاراجہ صاحب والئے پٹیالہ موقع پر پہنچ گئے۔ مہاراجہ نے ایک شخص کو راستہ بتانے پر انعام دیا ...

نائب وزیر ہند کا جواب دینے سے انکار

ہنگری اور یوگوسلاویہ میں صلح

جمعیۃ اقوام کا تاریخی کارنامہ

گرجوں کے خلاف حکومت جرمنی کا اقدام

عیسوی مذہب کی اشاعت پر پابندیاں

۲۰ کانگریسیوں کی قبل از وقت رہائی

اسمبلی میں سخت گیر قوانین کی تنسیخ کا مطالبہ

ندوۃ العلماء کے وفود

(از علامہ سید سلیمان صاحب ندوی)

مولانا غلام احمد صاحب ... کی یادگار کے سلسلے میں ندوۃ العلماء نے ایک ایسی تربیت گاہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس سے نہ صرف رہتی دنیا تک مرحوم کو اس کا ثواب پہونچتا ہے بلکہ وقت کی ایک بہت بڑی ضرورت بھی پوری ہو جاتی ہے۔ اس سلسلے میں تعطیل رمضان المبارک میں حسب ذیل طلبہ و اساتذہ ملک کے مختلف اطراف میں کاسہ گدائی لے کر روانہ ہو گئے ہیں ؎

بنا کر فقیروں کا ہم بھیس غالب
تماشائے اہل کرم دیکھتے ہیں

امید کہ ہماری قوم کے درد اصحاب ان ناخواندہ مہمانوں کی میزبانی میں اپنی قومی روایات کا پورا لحاظ رکھیں گے۔

(۱) جناب مولوی قاری خلیل احمد صاحب استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء (صوبہ سرحد و پنجاب)
(۲) وارث عظیم صاحب (سندیلہ) (۳) حشمت اللہ صاحب (بھوپال)
(۴) قاضی عزیز الرسول صاحب (گونڈہ) (۵) محمد زکریا صاحب، افتخار حسین صاحب (پٹنہ) (۶) نور الکبیر صاحب (چاٹگام)
(۷) محمد جان صاحب (آسنسول) (۸) محی الدین صاحب، محمد جمال صاحب، محمد زبیر صاحب (گیا) (۹) شبلی صاحب، جلیل اشرف صاحب (مونگیر)
(۱۰) اظہر حسن صاحب (بارہ بنکی) (۱۱) عبداللطیف صاحب (اعظم گڈھ)
(۱۲) عبدالعزیز صاحب (کپورتھلہ) (۱۳) سراج الدین صاحب (لکھنؤ)
(۱۴) ملک علی حسین صاحب (شاہجہانپور)

ہنگری سے دو ہزار اشخاص کا اخراج

والدین کو بچے تک چھوڑنے پڑے

لندن ۱۰ دسمبر۔ ہنگری کے مفلس پناہ گزینوں کی مصیبت کی تفصیلات جنہیں یگو سلاویہ نے نکال دیا ہے اور جو آج کل سرحدی مقام سرکیڈ میں مقیم ہیں۔ اخبار ٹائمس کے نامہ نگار نے بیان کی ہیں۔

وہ لوگ ان لوگوں کے مقابلہ میں جنہیں اخراج کا حکم کام کرتے ہوئے کارخانوں ...

[illegible]

ریلوے کے خلاف ۸ ہزار کی ڈگری

مسافر کی ٹانگ ٹوٹنے کا معاوضہ

سیدہ خالدہ ادیب خانم کا ورود ہند

جامعہ ملیہ دہلی میں اہم خطبات کا سلسلہ

ترکوں کے ماضی حال اور مستقبل پر تبصرہ

[illegible]

چند کتب نادر الوجود برائے فروخت

[illegible]

مصفا خون کی شرطیہ گولیاں

[illegible]

رسالہ امراض مخصوصہ مردان مفت منگوالیں

[illegible]

اس کتاب کو جلد منگوا لو۔ وقت گزر رہا ہے!

امرت دھارا ... لاہور

ہمارے ایجنٹ میسرز بہاری لال گھاسی رام کھاری باولی اسٹریٹ دہلی

Hariyas Ram
Panchpota (Bengal)

معجون اکسیر شباب

[illegible]

محبوب عاشق کے قدموں پر

[illegible]

سچا ہمدم و رہبر بے دام

[illegible]

بہترین اور عمدہ سویاں

[illegible]

لال بھٹے کے نیچے واقع ہے۔

مشہور دستار عمامہ

[illegible]

پوسٹ ماسٹر جہانگیر خاص (بھاگلپور)

اشتہار مشتہری حکم حاضری مدعا علیہ

بعدالت جناب مولوی الٰہی بخش خاں صاحب منصف و جج مطالبہ خفیفہ کوئٹہ

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ ۸ رمضان المبارک ۱۳۵۲ھ ہجری

ہندوستان کے آئندہ دستور پر دار العوام میں مباحثہ

سر سیموئل ہور کی تقریر

مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ پر دارالعوام ... میں مباحثے شروع ہوگئے ہیں اور حکومت کے نمائندوں کی جانب سے اس رپورٹ کو آئندہ مسودہ قانون کی بنیاد کے طور پر منظور کئے جانے کی تحریک پیش کردی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں وزیر ہند سر سیموئل ہور کی وہ تقریر جو انہوں نے دار العوام کے سامنے مذکورہ بالا تجویز کے تحریک کی حیثیت سے کی ہے خاص اہمیت رکھتی ہے ...

کا یقین دلانا اور یہ کہنا کہ وہ صرف کاغذی تحفظات نہیں ہیں بلکہ حقیقی تحفظات ہیں اور ان کے بعد اس کا کوئی امکان نہیں ہے کہ صوبے گورنروں کے اثر واقتدار سے باہر جاسکیں اس امر کی کھلی ہوئی دلیل ہے کہ صوبوں میں عوام الناس کی نمائندہ حکومت کو جو کچھ دیا گیا ہے وہ کچھ حقیقت نہیں رکھتا اور جن معاملات میں صوبجاتی خود مختاری کوئی معنی ہی رکھتی ہے وہ صوبوں کی خود مختاری کا ثبوت نہیں ...

شذرات

حضرت شاہ صاحب کی گرفتاری

عرصہ سے یہ خبر گشت کر رہی تھی کہ حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری گرفتار کرلئے گئے۔ مگر بار بار اس کی تردید ہوجاتی تھی۔ بالآخر گزشتہ ہفتہ حضرت شاہ صاحب کی گرفتاری کے متعلق مصدقہ خبر بھی آہی گئی اور اب ممدوح کا مقدمہ بھی گورداسپور میں پیش ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ گرفتاری ایک تقریر کے سلسلہ میں ہوئی ہے جو حضرت شاہ صاحب نے گورداسپور میں قادیانیوں کے متعلق ارشاد فرمائی تھی۔ مقدمہ چونکہ زیر سماعت ہے اس لئے ہم اس پر کوئی رائے زنی نہ کرنا نہیں چاہتے۔ البتہ حکومت کی اس پالیسی کو کہ وہ قادیانیوں کی حمایت میں بالکل اندھی ہوگئی ہے اور آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کے جذبات واحساسات کو نظرانداز کرکے صرف مٹھی بھر مرزائیوں کو مطمئن کرنے کے لئے ان بزرگ ہستیوں کے خلاف مقدمات چلانے اور انہیں مبتلائے مصائب کرنے پر تلی ہوئی ہے جن کا احترام تمام ہندوستان میں کیا جاتا ہے ضرور خطرناک اور خود اسی کے لئے تباہ کن ...

اہلیہ محترمہ کی علالت طبع کے باعث ڈیرہ دون میں مقیم تھے اور سخت پریشان اس حال میں انہیں گرفتار کرکے گورداسپور لے جایا گیا۔ اور اب مقدمہ کی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ مسلمانان ہند کے دینی پیشواؤں کے ساتھ یہ سلوک حکومت کی جانب سے کوئی بہتر جذبہ پیدا نہیں کرسکتا۔

کی تو ان کے نتائج ہولناک ثابت ہوں گے رہیں اس سلسلہ میں خلیفہ قادیان یا ان کی جماعت سے کچھ بھی کہنا نہیں ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ان کے پاس حق کی قوت کے بجائے مکر وفریب اور بطالت ہی بطالت ہے تو پھر ایک مولانا ظفر علی خاں نہیں ایک لاکھ ظفر علی بھی قتل کردئے جائیں تو بھی مرزائیت کو کوئی فائدہ نہ ہوگا اور مرزا کے خارج الاسلام ہونے کی حقیقت کسی طرح باطل نہیں ہوسکے گی۔

خان عبدالغفار خاں کی گرفتاری

خان عبدالغفار خاں کی رہائی کو پورے سو دن بھی نہ گزرے تھے کہ وہ دوبارہ گرفتار کرلئے گئے اور دفعہ ۱۲۴ (الف) کے ماتحت ان کے خلاف مقدمہ چل رہا ہے۔ اس تمام عرصہ میں جب تک کہ وہ جیل سے باہر رہے ان کی تقریریں عموماً ہندو مسلم اتحاد اور تعمیری کام کے متعلق ہوتی رہیں۔ ہمیں نہیں معلوم کہ وہ کونسی تقریر اور تقریر کے کون سے الفاظ ایسے ہیں جنہیں حکومت نے قابل اعتراض ...

خلاف جو مخصوص رویہ اختیار کیا گیا وہ عام طور پر تکلیف دہ ثابت ہورہا ہے۔ بالخصوص اس خبر نے کہ خان صاحب آج کل بمبئی کی جیل میں "بی" کلاس میں رکھے گئے ہیں زبردست ہیجان پیدا کردیا ہے۔ آخر عظیم سرحد کے ساتھ حکومت کی یہ سختیاں کیا معنی رکھتی ہیں؟

قابل تقلید مثال

حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب صدیقی رکن جمعیۃ علمائے ہند ہر سال رمضان المبارک کے مہینہ میں دہلی ضرور تشریف لاتے ہیں اور نماز تراویح سنہری مسجد میں پڑھتے ہیں۔ حضرت مولانا کے معتقدین ومنتسبین کی جماعت حضرت مولانا کی آمد کے لئے چشم براہ رہتی ہے اور کئی سال سے شدید سردی کے باوجود سنہری مسجد میں کافی اجتماع ہوجاتا ہے ختم قرآن کے بعد جیسا کہ عموماً دستور ہے معتقدین کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ کوئی رقم جمع کرکے شیرینی وغیرہ تقسیم کریں مگر حضرت مولانا نے اس طریقہ کو بالکل بدل دیا ہے ...

کی جائیں گی تاکہ ان سے قوم کی کوئی حقیقی خدمت انجام دی جاسکے اور جو مستحقین ہیں ان کی خدمت ہوسکے۔

مولانا ظفر علی خاں کو قتل کی دھمکی

جب سے مرزا غلام احمد علیہ ما علیہ کے پایہ تخت قادیان میں مجلس احرار ہند کی طرف سے ایک تبلیغی کانفرنس منعقد ہوئی ہے مرزا بشیرالدین محمود (فرزند مرزا) آتش زیر پا بنے ہوئے مجلس احرار کے خلاف خصوصاً اور عام مسلمانوں کے خلاف عموماً اپنے لایعنی خطبات اور تقریروں میں زہر اگل رہے ہیں اور عقل ونقل کے جملہ مقتضیات سے بے نیاز ہوکر وہ طریقہ اختیار کرنا چاہتے ہیں جو انکے پدر بزرگوار نے اپنی حیات میں اختیار کیا تھا اور جس کا مآل یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے الہام ...

قسم کے منصوبے اور عزائم جن کے لئے خلیفہ قادیان کی تقریریں آگ پر تیل کا کام کر رہی ہیں سخت خطرناک ہیں۔ اور ارباب حکومت نے فوری توجہ ...

حوادث واحکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:—

کتاب العقائد اخلاقی مسائل

(۱) دینار کو بے دین وحنفی المذہب کو وہابی کہنے والے پر شریعت کا کیا حکم ہے؟

ذات پات ...

میں کیا ان کی سزا ہے؟ کتاب الحظر والاباحۃ متفرق

(۶) شاگرد نے کہا کہ استاد میرے باپ جیسا شفیق ہے اس پر شاگرد بجدی ذات ادب سے دین ہے؟

(۷) ایک شخص نے کہا کہ لوگو نماز روزہ سے کیا ہوتا ہے میرے عشق ومحبت کرو۔ اب جاہل لوگ بیچارے کیا جانیں۔ غافل ہونے کے آثار معلوم ہوتے ہیں ...

رموز ومعارف شریعت کا بحر ناپیدا کنار

یعنی

حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب

کی

تقریر سیرت

حضرت سحبان الہند مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہ بصیرت افروز شریعت آموز تقریر جو ممدوح نے اٹاوہ کے جلسہ سیرت میں ارشاد فرمائی تھی اور جس کو بعد میں مزید تفصیل وتشریح کیساتھ مرتب ومدون کرکے الجمعیۃ میں جزواً جزواً شائع کیا گیا تھا، اب قارئین الجمعیۃ کے مسلسل وپیہم اصرار پر کتابی شکل میں ادارۂ الجمعیۃ کی جانب سے شائع کی جارہی ہے اور اسکے ساتھ وہ آخری حصہ بھی شامل کردیا گیا ہے جو الجمعیۃ میں درج نہ کیا جاسکا تھا تمام کاپیاں پریس کو جاچکی ہیں، طباعت شروع ہوگئی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ رمضان المبارک کے پہلے ہفتہ ہی میں کتاب چھپکر آجائیگی اور ہم شائقین سیرت کی خدمت میں حسب فرمائش ارسال کرسکیں گے۔

بے شمار خصوصیات

جن حضرات نے اس تقریر کا شائع شدہ حصہ شروع سے آخر تک ملاحظہ فرمایا ہے انکو تو ضرور یہ اندازہ ہوگیا ہوگا کہ رموز ومعارف شریعت کا علم حاصل کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کے متعلق ایک بے نظیر وبے عدیل مجموعۂ معلومات سے بہرہ اندوز ہونے کیلئے اس کتاب کی قدر ومنزلت کیا ہوسکتی ہے لیکن ان حضرات کیلئے جو اس پورے سلسلہ کا مطالعہ نہیں کرسکے ہیں یا جنہوں نے یہ اعلان پہلی مرتبہ دیکھا ہے اتنا عرض کردینا ضروری ہے کہ حضرت مولانا کی یہ تقریر اپنی بے شمار خصوصیات کے اعتبار سے ایک عجیب نادر مجموعہ ہے جو نہ صرف موجودہ دور میں بلکہ آئندہ نسلوں کیلئے بھی یادگار رہیگا۔ شریعت مقدسہ کے نہایت ادق مسائل ودشوار نکات اس طرح پیش کئے گئے ہیں کہ ہر عالم وعامی انکو سمجھ سکتا ہے۔ اور ان سے افادہ کرسکتا ہے، اس پر حضرت مولانا کی سلاست زبان اور روانی بیان نے وہ کام کیا ہے کہ مضامین کی دقت اور مسائل کی دشواری کے باوجود شروع سے لیکر آخر تک دلچسپی برابر قائم رہتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف شہروں اور قصبوں میں ہزاروں لاکھوں مسلمان ایسے ہونگے جو حضرت مولانا کے مواعظ حسنہ سے مستفید ہوچکے ہیں اور ایک مرتبہ نہیں صدہا مرتبہ حضرت مولانا کی تقریریں سننے کے باوجود ہمیشہ اسکے مشتاق رہتے ہیں کہ ایک مرتبہ پھر کہیں حضرت مولانا کی تقریر سننے کا اتفاق ہو، ان تمام مسلمانوں کیلئے یہ مژدہ یقیناً جاں فزا ہوگا کہ "یہ تقریر سیرت" جو آج شائع کی جارہی ہے حضرت مولانا کی اکثر تقریروں کا لب لباب ہے۔ اور اسمیں سیرت کے متعلق بہت سے وہ مضامین جو حضرت مولانا اپنی مختلف تقریروں میں ارشاد فرمایا کرتے ہیں، انداز بیان اور خوبی زبان کی تمام خصوصیتوں کیساتھ مجتمع کردئے گئے ہیں۔ اور اسلئے اس کتاب کو اپنے پاس رکھنا یا اسکا مطالعہ کرنا حضرت مولانا کے مواعظ حسنہ سے ہر وقت بہرہ اندوز ہونے کے مترادف ہے۔ "تقریر سیرت" میں جو مضامین زیر بحث آئے ہیں انکے بعض عنوانات بطور نمونہ درج ذیل کئے جاتے ہیں تاکہ کتاب کی ہمہ گیری ووسعت کا کچھ اندازہ کیا جاسکے۔

فہرست مضامین

روحانی اور جسمانی تربیت	سب سے پہلی پولیٹکل کانفرنس	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ	یوم میثاق کے دو اقرار نامے	پنجاب کا خوبی فرقہ	بیسویں صدی کے نوجوان	سندھ کے پیر	سلب اختیار	توہین انبیاء کے مجرم	حضرت لوط اور ابراہیم علیہما السلام
عالم بالا کی خدمات	فضل حق کا معاملہ	حضرت ابراہیم ہی اوہم	الست بربکم قالوا بلی	رفاعہ کی بیوی کا قصہ	ترتیب قوانین	پست اقوام پر اسلام کا احسان	تو ہم پرست کا تصور	انبیاء میں تفاوت	قوم لوط کیلئے سفارش
مسلمانوں کے تیوہار	ہندوؤں اور مسلمانوں کا فرق	انبیاء اور حکماء کا فرق	لفظ سراب کی اہمیت	حلالہ کا حکم	بیوہ کے ساتھ ظلم	رسم ورواج کی پابندی	اہل دل کا فقدان	حضرت امام الحرمین کا واقعہ	حضرت لوط اور فرشتے

پوری کتاب دو سو صفحات پر مشتمل ہے اور نہایت بہتر کتابت وطباعت کے ساتھ شائع کی جارہی ہے۔ اسکے باوجود قیمت علاوہ محصولڈاک صرف ایک روپیہ (عہ) رکھی گئی ہے تاکہ امیر وغریب سب حضرات مساوی فائدہ اٹھاسکیں۔ جن حضرات کو مزید رعایت حاصل کرنی ہو ان کیلئے صرف یہ صورت ہے کہ وہ اپنی فرمائش منی آرڈر کیساتھ فوراً روانہ کردیں۔ زیادہ سے زیادہ آٹھ رمضان المبارک تک جن خریداروں کی فرمائشیں آجائینگی انہیں کتاب صرف ... میں دیجائیگی اور ... محصولڈاک کیلئے ادا کرنے ہونگے۔ اس طرح صرف ایک روپیہ کا منی آرڈر کرنے سے کتاب مندرجہ پتہ پر پہنچ جائیگی۔ ورنہ وی پی منگانے والوں یا آٹھ رمضان المبارک کے بعد روپیہ بھیجنے والوں کو عہ ادا کرنے ہونگے۔ پتہ: منیجر الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

حاجیوں کا جہاز ایس ایس جہانگیر

ایس ایس جہانگیر موسم رمضان کا حاجیوں کا دوسرا جہاز ہے ... کراچی میں بروز شنبہ بتاریخ یکم ...

بھاٹک حبش خاں دہلی۔

(۵) ملا عبدالغفور صاحب محمد عطا صاحب ... افغان ترکستان۔ افغانستان۔

انجمن میں اس وقت کافی تعداد ایتامٰی موجود ہے جو مسلمانوں کی امداد کی ہر وقت منتظر ہے۔

مسلم بنک کا ضروری اعلان

مسلم بنک کی شاخیں درج ذیل ہیں۔ ان کے علاوہ بھی دیگر مقامات کی بلٹیاں بنک لیتا ہے۔ کمیشن وہی معمولی ہے جو دیگر بنک لیتے ہیں۔

یتیم خانہ مدرسہ انجمن حیات الاسلام دہلی

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی - اے) — معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم پنجشنبہ ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۵۳ھ ہجری مطابق ۲۰ دسمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۴۴

نماز تراویح کے مسائل و فضائل

رمضان المبارک میں قرآن کریم کا سننا اور سنانا
خیر و برکت کی راتوں میں ذکر و اذکار

(از جناب مولانا محمد عظمت اللہ صاحب نائب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ دہلی)

رمضان المبارک کے مہینہ میں نماز تراویح پڑھنا سنت مؤکدہ ہے - اس کا پڑھنا مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے ضروری ہے - (در مختار)

بعض لوگ نماز تراویح رمضان کے پورے مہینہ نہیں پڑھتے ...

نوافل پڑھے یا یہ تسبیح پڑھے —
سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ ...

معاصرین کے افکار و آراء

قرضہ بل

اگرچہ پنجاب کونسل کے گزشتہ اجلاس میں قرضہ بل کے حامیوں اور مخالفوں نے موافقت اور مخالفت کے اظہار میں زبردست دلائل پیش کئے ... جماعت کے نمائندوں سے بازی لے گئے - اس میں شک نہیں کہ قرضہ بل کی جو دفعات بحث و تمحیص کے بعد کثرت رائے سے منظور ہو گئی ہیں ان سے ایک حد تک پنجاب کے بدقسمت زمینداروں اور کسانوں کی اشک شوئی کا پہلو نکلتا ہے ...

آئینی ذرائع سے جد و جہد کرنا چاہتی تو اب خواہ مخواہ ایسی فضا پیدا کرنا جو کشمکش کا باعث ہو دانشمندی کی بات نہیں ہے -

ہمیں امید ہے کہ حکومت غور و فکر سے کام لیکر خود ہی مقدمہ واپس لے لیگی ... (خلافت)

ہندو مسلم تصفیہ کی کوشش

گاندھی جی کا دورۂ سرحد

حکومت کی شدید غلطی

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا ... اور اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے ... اگر آپ اس کتاب کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنا چاہتے ہیں تو فوراً طلب کیجئے - پہلا ایڈیشن قریب الختم ہے ... قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصولڈاک ...

ملنے کا پتہ : - منیجر الجمعیۃ دہلی

Regd No. L 1793.

The Al-Jamiat

Vol. XX No. 43 — DELHI SUNDAY 16th DECEMBER 1934 — PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید
نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام
اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ... دیکھئے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے
قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصول ڈاک
منیجر الجمعیۃ دہلی

4612 Moulvi Mehdi Hassan Sb. Mufti P.O. Rander Dt. Surat

حجاج کیلئے بہترین معلم
بنام جمعیۃ علماء ہند اور محمد طیب صاحب کی تائید

عبادت اسلام میں حج ایک نہایت ہی اہم اور عظیم الشان عبادت ہے ... (محمد طیب عفی عنہ مہتمم دار العلوم دیوبند)

آتش بازی کے خلاف جلوس روک دیا گیا

مراد آباد ... نومبر ... یہاں عرصہ تقریباً بارہ سال سے ماہ شعبان میں آتشبازی کے خلاف جہاد ہوتا رہا ہے ... انجمن خدام المسلمین اس کام کو کرتی رہی ...

عمال حکومت توجہ فرمائیں

عمال حکومت کا فرض ہے کہ اب کی کسی میٹنگ میں کونسل سے اس قسم کا کوئی قانون وضع کرائیں ... ارکان دہلی میونسپلٹی نے تو کم از کم اتنا کر ہی دکھایا کہ چاوڑی بازار اور شہر کے مختلف آباد مقامات سے خانگی اور پیشہ ور عورتوں کا اخراج ضرور عمل میں لایا جائے -

اعلان ضروری

آج ہی کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ "معجون اکسیر شباب" کے عنوان سے ایک اشتہار نکلا ہے - یہ معجون درحقیقت عمدہ اور بے حد مفید چیز ہے ... امید ہے کہ ناظرین ... طلب کریں -
اکسیری دواخانہ قلعہ بجنور انڈیا

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں، کاغذ سفید ولایتی ... پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب ... دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ...

ملنے کا پتہ : منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت — خاص رعایت — خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

روہیلکھنڈ کے بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانحعمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں -

جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھائیے

ملنے کا پتہ : منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی - علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ — خاموش تبلیغ — پاک زندگی — تحفۃ المحبین — سیرۃ الحبیب — تعلیم الاسلام — فتاویٰ رشیدیہ — خطبہ صدارت — حیات محمود و اسیر مالٹا

ملنے کا پتہ : منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ : منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

وادی غیر ذی زرع میں امت مسلمہ کا اجتماع

حج کے روحانی۔ اقتصادی اور سیاسی فوائد

آل ورلڈ مسلم کانفرنس کی شرکت کے لئے اپیل

(از ڈاکٹر عبداللہ محمد شریف کی ایڈیٹر صوت الحق)

آج کل ایک مشہور عرب ڈاکٹر عبداللہ محمد شریف کی ایڈیٹر عربی اخبار "صوت الحق" دہلی تشریف لائے ہوئے ہیں۔ موصوف ایک عرصہ سے بمبئی میں مقیم ہیں اور ہندوستان کے حالات اور آثار قدیمہ کا معائنہ کرنے کے لئے دورہ فرما رہے ہیں۔ آپ عرب کے ایک زبردست مورخ، عالم اور باخبر صحیفہ نگار ہیں اور ہندوستان اس لئے آئے ہیں کہ عربی زبان میں ہندوستان کی ایک مکمل اور جامع تاریخ مدون کریں۔ اس مقصد کیلئے موصوف ہندوستان کے آثار قدیمہ اور مختلف مقامات کا معائنہ فرما رہے ہیں اور علماء سے ملکر تاریخ ہند کیلئے مواد فراہم کر رہے ہیں۔ حضرت علامہ سید سلیمان صاحب ندوی نے بھی تاریخ ہند کی عربی تصنیف کیلئے مسالہ فراہم کیا ہے اور مولانا ابوالکلام آزاد۔ علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند اور مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند وغیرہ اکابرین نے آپ کے اس عظیم مقصد سے دلچسپی کا اظہار فرمایا ہے۔ آج تک عربی زبان میں ہندوستان کی کوئی مکمل یا غیر مکمل تاریخ نہیں لکھی گئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی اس جدید تصنیف سے عربی لٹریچر ...

...

بے شمار نتائج و فوائد

مسلمانو! یہ چیز کم مسرت آمیز نہیں ہے کہ دنیا جہان کے مسلمان ایک جا جمع ہو کر آپس میں ملتے، ایک دوسرے کے حالات سے باخبر ہوتے ہیں! یہ کتنی بڑی بات ہے کہ ہمارا ایک بھائی ترکستان میں، دوسرا عربستان میں، تیسرا افغانستان میں اور اسی طرح دنیا کے ہر حصے میں موجود ہے۔ اور یہ محض حج ہی کی برکت ہے کہ ہم بغلگیر اور متعارف ہوتے ہیں۔ اگر ہم سوداگر ہیں تو دنیا جہان کے مسلم سوداگروں سے گھر بیٹھے تعلقات قائم کر سکتے ہیں۔ اگر ادیب ہیں تو اپنی معلومات میں اسی طرح علمی اضافہ کر سکتے ہیں، دولت مند ہونے کی صورت میں اپنی شہرت کو عالمگیر بنا سکتے ہیں۔

مذہبی حیثیت سے بھی حج کی اہمیت کچھ کم نہیں ہے۔ حج ارکان خمسہ میں سے ایک اہم رکن ہے۔ اس کی فضیلت اور اہمیت احادیث صحیحہ سے ثابت ہے ...

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

انگلستان کے بشپوں اور پادریوں کی تنخواہیں

پندرہ ہزار پونڈ ماہانہ تک!

انگلستان کے بشپوں اور پادریوں کو جو بیش قرار تنخواہیں ملتی ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ یورپ میں کلیسا کا اقتدار کس قدر مستحکم بنیادوں پر قائم ہے اور مذہبی پیشواؤں کا ابھی کس قدر اعزاز و احترام کیا جاتا ہے۔ ان لوگوں کو جو ماہانہ ملتا ہے اس کی فہرست پر ایک نظر ڈالئے اور دوسری طرف ہندوستان میں علماء ذی شان کی جو قدر و منزلت ہے اور عام تعلیم یافتہ طبقہ میں ان کے متعلق جو خیالات پھیلے ہوئے ہیں ان کا بھی اندازہ لگائیے۔

آرچ بشپ آف کنٹربری	۱۵۰۰۰ پونڈ	ماہانہ
آرچ بشپ آف یارک	۹۰۰۰	//
بشپ آف لندن	۱۰۰۰۰	//
بشپ آف ڈرہم	۷۰۰۰	//
بشپ آف باتھ اینڈ ویلز	۵۰۰۰	//
بشپ آف سالسبری	۵۰۰۰	//
بشپ آف اوکسفورڈ	۵۰۰۰	//
بشپ آف ایگزیٹر	۲۸۰۰	//
بشپ آف سوڈور اینڈ مان	۲۰۰۰	//

ترکی حکومت اور حجاز میں تجارتی تعلقات

وزیر مالیہ حجاز کا عزم انگورہ

ترکی جرائد لکھتے ہیں کہ ترکی حکومت مملکت عربیہ سعودیہ سے تجارتی تعلقات قائم کرنا چاہتی ہے تاکہ ترکی مال کی حجاز مقدس اور دیگر بلاد عربیہ میں زیادہ درآمد ہو سکے۔ اس سلسلہ میں ترکی اور حجازی حکومتوں کے درمیان گفت و شنید شروع ہو گئی ہے۔ ترکی اخبار "ملیت" کا بیان ہے کہ تجارتی معاہدہ کی تحقیقات و انعقاد کے لئے وزیر مالیہ سعودیہ عنقریب میں عازم انگورہ ہونگے اور وہاں وہ ترکی حکومت سے براہ راست گفتگو کریں گے۔

اگر ترکی حکومت کا مال اسلامی ممالک میں آنے لگے تو اس سے ترکی حکومت کو مزید استحکام حاصل ہوگا۔ ترکی مدبرین اب اس نقطہ پر پہونچ گئے ہیں کہ آج کل حکومت و سیاست نام ہے تجارتی اور اقتصادی بحالی کا جو حکومت دیگر ممالک کی منڈیوں میں اپنے مال کی درآمد زیادہ کرتی ہے وہی بین الاقوامی سیاست کی نگر کو جھیل سکتی ہے۔ ادھر سلطان ابن سعود کا خیال ہے کہ حجاز مقدس میں اسلامی ممالک کا مال درآمد ہو اور مغربی اجارہ داری اور تجارتی غلامی کو یکسر ٹھکرا دیا جائے۔

یونان۔ یوگوسلاویہ۔ رومانیا

ممالک بلقان نے کمال پاشا کی تجویز کو منظور کر لیا

انگورہ کی ایک اطلاع ہے کہ حکومت یونان۔ یوگوسلاویہ اور رومانیا نے غازی مصطفےٰ کمال کی اس تجویز کو منظور کر لیا ہے جو ممالک متحدہ بلقان کے ایک بنک کی تاسیس کے لئے پیش کی گئی تھی۔ اس تجویز کو مستقبل قریب میں عملی جامہ پہنایا جائیگا اور ممالک مذکورہ کے ماہرین کی ایک جماعت اس بنک کی تاسیس کیلئے تمام پہلوؤں پر غور کرے گی۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس بلقانی بنک کا کل سرمایہ کتنا ہوگا اور اس کا مرکز کس مقام کو قرار دیا جائیگا لیکن ممالک مذکورہ نے غازی مصطفےٰ کمال کی اس تجویز کو نہ صرف منظور کیا ہے بلکہ ان الفاظ میں اس کی تعریف و تحسین بھی کی ہے اور اس کی افادیت کا اقرار کیا ہے۔ حکومت بلغاریہ نے تاحال اس تجویز کو منظور نہیں کیا ہے مگر یقین ہے کہ وہ بھی اس میں شامل ہو جائیگی۔ جانکار کہتے ہیں کہ یہ تجویز غازی مصطفےٰ کمال پاشا کا خاص "ریشہ" ہے۔

ہر سال سات ارب انڈوں کی کھپت

حالیہ اعداد و شمار سے معلوم ہوا کہ انگلستان میں ہر سال سات ارب انڈوں کی کھپت ہوتی ہے۔ ان میں سے ڈیڑھ ارب انڈے انگلستان میں پیدا ہوتے ہیں، باقی باہر سے منگائے جاتے ہیں۔

غازی کمال پاشا ایران تشریف لائیں گے؟

جمہوریہ متحدہ شرقیہ کی تشکیل

تازہ اطلاع ملی ہے کہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا جوابی ملاقات کیلئے ایران تشریف لائیں گے۔ آپ ایک خاص اسکیم پر غور کر رہے ہیں جو ترکی اور ایران کے مابین طے ہونے والی ہے۔ اس اسکیم کی رو سے وسط اور مغربی ایشیا کی وہ تمام حکومتیں ایک رشتہ اتحاد میں منسلک ہو جائیں گی جو برطانیہ یا فرانس کا حکم بجا رہی ہیں۔ اس طرح ایک نئی وسیع مملکت جمہوریہ متحدہ شرقیہ کے نام سے منصۂ شہود پر آجائے گی۔ اور جس کا دستور اساسی جمہوریہ متحدہ امریکہ کا سا ہوگا۔ اس اسکیم پر کئی ماہ سے ماہرین سیاست کی مدد سے غور ہو رہا ہے مگر ابھی تک مشکلات حل نہیں ہوئی ہیں۔

حلب اور دمشق میں ترکی شہداء کی قبریں

فرانس سے ترکی حکومت کا مطالبہ

شام کی فرانسیسی حکومت اس بات پر راضی ہو گئی ہے کہ وہ حلب اور دمشق میں ترکی حکومت کیلئے ان زمینوں کو مخصوص کر دے جہاں جنگ عمومی کے زمانہ میں ترکی فوج کے سپاہی شہید ہو کر مدفون ہوئے ہیں۔ ترکی حکومت نے فرانسیسی حکومت سے اس بات کی بھی اجازت طلب کی ہے کہ وہ دو ترکی ہوا باز (صادق اور فتحی) جو اپنے طیاروں سے گر کر شہید ہو گئے تھے اور سلطان صلاح الدین ایوبی کے مقبرہ میں دفن کئے گئے تھے ان کی لاشوں کو نکال کر ترکی روانہ کر دیا جائے تاکہ ترکی حکومت ان کو اپنے جدید مدفن میں دفن کرے۔

ایران میں عراقی مدارس کا قیام

حکومت عراق نے چند روز قبل ایک عراقی کو ایران اس لئے روانہ کیا تھا کہ وہ ان عراقیوں کے لئے جو ایران میں رہتے ہیں مکاتب و مدارس کھولنے کی تجویز پر غور کرے۔ چنانچہ تحقیقات کے بعد عراقی مفتش بغداد واپس آ گیا ہے اور اس نے حکومت کو رپورٹ ارسال کر دی ہے۔ رپورٹ کی سفارشات کے مطابق حکومت عراق تین مدرسے۔ محمرہ، آبادان اور سومین (اہواز) میں کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ڈیوک آف کینٹ کو شاہ عراق کا تحفہ

حکومت عراق کا سرکاری بیان مظہر ہے کہ شاہ غازی والی عراق نے شہزادہ جارج ڈیوک آف کینٹ کی تقریب عروسی کے موقعہ پر چائے پینے کا ایک سٹ جو کل کا کل طلائی ہے بطور تحفہ لندن ارسال کیا ہے۔ یہ سٹ عربی صنعت و طرز کا نمونہ ہے۔ یہ تحفہ سفیر عراق متعینہ لندن کی معرفت قصر بکنگھم میں شہزادہ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔

ترکی کے جشن جمہوریت میں عراقی طیارے

حکومت عراق کے چار طیارے جو ترکی حکومت کے جشن جمہوریت میں شرکت کی غرض سے روانہ ہوئے تھے واپس آ گئے ہیں۔ ترکی حکومت نے عراق کی اس شرکت پر اظہار تشکر و امتنان کیا ہے اور غازی مصطفےٰ کمال پاشا نے عراقی جہازوں کے ہوا بازوں کو ایک ایک گھڑی بطور تحفہ یا انعام دی ہے۔ ان گھڑیوں کی پشت پر غازی کمال پاشا کے دستخط ثبت ہیں۔

انطاکیہ میں زعماء عرب کے فوٹو ضبط کر لئے گئے

انطاکیہ کی ایک خبر مظہر ہے کہ وہاں کی پولیس نے بہت سے فوٹو گرافروں کے مکتبے و دکانوں پر چھاپے مارے اور ملک فیصل، بادشاہ غازی یا بادشاہ ... کی تمام تصاویر کو ضبط کر لیا۔ وہ تمام کتابیں بھی ضبط کر لی گئیں جن میں ان عربی زعماء کے فوٹو تھے۔

ماسکو میں صرف تیس گرجے باقی رہ گئے

معلوم ہوا کہ ماسکو میں پہلے ہزاروں گرجا تھے۔ بالشویک انقلاب کے بعد اب ان میں سے صرف ... گرجا باقی رہ گئے ہیں جن کو استعمال کیا جاتا ہے۔

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب دل انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

سرمہ نمبر۱۔ آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا، پرانے سے پرانے رہے ہے کے لئے مخصوص ہے۔ بیحد مفید ہے اسکے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ امراض کا ازالہ ہو جاتا ہے جن لوگوں کو کسی قسم کا مرض نہیں ہے وہ بھی اس کا استعمال کر کے اپنی آنکھوں کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ ان کی آنکھوں کو کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا۔ قیمت فی تولہ ... علاوہ محصول ڈاک۔

سرمہ نمبر۲۔ یہ سرمہ بھی اسی طرح تمام امراض چشم سوائے رہے ہے، پلکوں کے گرنے کیلئے مفید ہے، خصوصاً موتیا بند کے ابتدائی پانی کو نکال دیتا ہے اگر پانی جم گیا ہو تو ... استعمال مفید نہ ہوگا ... جو حضرات لکھنے پڑھنے کا کام زیادہ کرتے ہیں ان کے لئے خاص کر اس سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے، عینک لگانے سے پہلے اگر اس سرمہ کا استعمال شروع کر دیں تو انشاء اللہ عینک کی ضرورت نہ پڑے گی۔ قیمت فی تولہ ...

(مولانا) نور الدین بہاری، بیری والا باغ متصل ... دہلی

عادل شاہوں کی علمی یادگار اور بے مثل کتب خانہ

سرزمین دکن میں علمی نوادر کا ذخیرہ

چار چار ہزار سال پیشتر کی کتابیں

ناظرین کرام! میں آپ کا تعارف ایک ایسے کتب خانہ سے کرانا چاہتا ہوں جس سے آپ کو تعجب ہوگا کہ سرزمین ہند میں ایسا کتب خانہ بھی ہے۔ جو بے شمار قلمی کتب کا خزانہ اور علمی سربستہ اسرار کا معدن اور اپنی قدامت کے لحاظ سے دنیا کا پہلا اسلامی کتب خانہ ہے جس کی نظیر اس وقت دنیا میں ملنی مشکل ہے۔ سب سے اول آپ کا تعارف مالک کتب خانہ سے کرانا چاہتا ہوں۔ کتب خانہ کے مالک و موجد جناب مولانا ڈاکٹر سید محمد قاسم صاحب ماہر سیمیات و ملازم اعلیٰحضرت نظام سرکار (بعہدہ نقامت) دکن ہیں۔ آپ کے آباء و اجداد خاص سادات ملک عرب سے ہیں ...

...

اس کے علاوہ متعدد کتبے جو سونے پیتل اور تانبے کی تختیوں پر منقش ہیں ایک عجیب کتبہ جو تانبہ کی تختیوں پر لکھا ہوا تھا ...

مالک کتب خانہ کا بیان ہے کہ سیدنا ابو البشر آدم علیہ السلام، نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام اور دیگر اولوالعزم پیغمبروں کے نام مبارک لکھے ہوئے بھی موجود ہیں ...

سرکار رسالتمآب کی شان میں ایک اور گستاخی

جھانسی کا ایک دریدہ دہن دوا فروش

... نشانہ بنانا ہی اب ہماری عادت بن گئی ہے کہ ...

ایک داغ نیک نا شدہ داغ دگر شد

کے مصداق جھانسی کے ایک دریدہ دہن اور گستاخ دوا فروش نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر ایک ذلیل ترین اتہام لگا! ... "کوکا پنڈت اپنی کتاب میں تحریر کرتا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ حضور سرور کائنات خاتم المرسلین صلی اللہ الطاہرین کی خاطر کے لئے مکرم علی الاطلاق کی بارگاہ حکمت پناہ سے ...

افسانہ

بہار و خزاں

خیر النساء نے اختر کو آمادہ کر لیا

مولانا عبدالسلام مرحوم کا ذکر خیر

تجارت کا مبارک خیال

(۲۹)

اختر۔ یہ سب کچھ صحیح ہے مگر تجارت کرتے ہوئے شرم سی معلوم ہوتی ہے۔

خیر النساء۔ استغفر اللہ! تجارت سے شرم! اب ہماری حالت یہ ہو گئی ہے کہ ملازمت سے تو عار نہیں آتی مگر آزادانہ کاروبار کرنے سے شرم محسوس ہوتی ہے۔ ایک دفعہ تمہارے ماموں جان (مولانا عبدالسلام) سے کسی شخص نے ...

...

نے فرمایا تھا کہ قرآن کریم نے تو تول تول کا بھی ذکر دیا ہے اور یہی حکم دیا ہے کہ جب تول تو پورا تولو چاہئے کہ ترازو بالقسطاس المستقیم۔ یعنے صحیح ترازو سے ساتھ پورا تولا کرو۔ کم تولنے والوں کی قرآن کریم نے مذمت کی ہے ...

(باقی آئندہ)

عزیز الدین احمد کرودی

از دفتر ... لکھنؤ

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

بہترین اور عمدہ سویاں

اگر آپکو ہر قسم کی بہترین اور بکفایت سویاں خریدنی ہیں تو آپ ... ارشاد حسین صاحب کی دوکان سے خریدئے۔ یہ دوکان دہلی میں بازار لال چاہ لال مسجد کے نیچے واقع ہے۔

سچا ہمدم و رہبر بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کیلئے دنیا میں سچی خوشی دستیاب کرنے کیلئے آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب کام شاستر بالکل مفت منگالیں۔

وید شاستری، جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

سرحدی غازی مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری اور ڈاکٹر ستیہ پال کی گرفتاری پر احتجاج

اخبار زمیندار سے ضمانت طلب کرنے کے اقدام کی پرزور مذمت

مسلمانان دہلی کے عظیم الشان جلسہ میں اہم تجاویز کی منظوری

دہلی ۱۳ دسمبر ۱۹۳۴ء کو چھ بجے شام کو مفتی پارک میں حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی صدارت میں مسلمانان دہلی کا عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں خان عبدالغفار خاں، مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری، ڈاکٹر ستیہ پال، اخبار زمیندار اور مولانا ظفر علی خاں کے متعلق حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند، مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی، مولانا حفظ الرحمن صاحب سیوہاری، مولانا عبدالماجد صاحب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ دہلی نے تقریریں کیں اور ذیل کی تجویزیں پیش کیں جو باتفاق رائے منظور ہوئیں:-

(۱) مسلمانان دہلی کا یہ جلسہ ان حالات میں کہ ہندوستان کی سیاسی فضا سول نافرمانی اور کسی قسم کے قانونی خلاف ورزی کے تموج خیز طوفان سے معمور تھی اور اصلاحات جدیدہ کے مالہ وماعلیہ پر ٹھنڈے دل ودماغ سے غور کرنے کے لئے بہت زیادہ سکون اور جانبین سے رواداری اور مصالحانہ رویہ کی ضرورت تھی حکومت کا خان عبدالغفار خاں اور ڈاکٹر ستیہ پال کو گرفتار کرنا نہ صرف ایک غلطی بلکہ ہندوستان کی سیاسی فضا کو مکدر اور اصلاحات کے معاملہ کو خراب کرنے کی طرف ایک خطرناک اقدام ہے۔ خان عبدالغفار خاں اور ڈاکٹر ستیہ پال کے لئے یہ گرفتاری کوئی نئی چیز نہیں مگر ہندوستانیوں کے واسطے حکومت کی صاف دلی اور اس کی نیک نیتی کا چہرہ دیکھنے کے لئے ایک آئینہ ضرور سامنے آگیا ہے۔

بہرحال یہ جلسہ ان معزز خادمان وطن وقوم کو ان کی گرفتاری پر مبارکباد پیش کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ حق تعالیٰ ان کی مثیں بیدار جانباز ذی رائیں کو ملک وقوم کے لئے ثمر بار کرے اور ان کے بدلدیش خائب وخاسر اور ناکام رہیں۔

(۲) مسلمانان دہلی کا یہ جلسہ حکومت کی اس پالیسی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے جو اس نے آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کے مذہبی ودینی جذبات کو مجروح کرتے ہوئے قادیانیوں کی حمایت میں اختیار کی ہے اور جس کے نتائج میں مجاہد ملت حضرت مولانا شاہ عطاء اللہ بخاری کی گرفتاری اور ظفر الملت حضرت مولانا ظفر علی خاں کے اخبار زمیندار سے ضمانت طلب کرنے کا اقدام کیا گیا ہے۔ اس جلسہ کی رائے میں حکومت کا یہ طرز عمل حد درجہ ناروا اور قابل مذمت ہے اور اگر اس پالیسی میں جلد تبدیلی نہ کی گئی تو اس کے نتائج خود حکومت کے لئے نہایت خطرناک اور تباہ کن ثابت ہوں گے۔

(۳) یہ جلسہ مجاہد ملت حضرت مولانا شاہ عطاء اللہ بخاری کے ساتھ ان کے مصائب وابتلا میں دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور مقدمہ کی پیروی کے لئے سرمایہ کی جو اپیل کی گئی ہے اس کی پرزور تائید کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ مسلمانان ہند اس سرمایہ کی فراہمی میں پوری فیاضی اور فراخ دلی کے ساتھ حصہ لیں گے۔ نیز یہ جلسہ زمیندار کی امداد واعانت کو بھی تمام مسلمانان ہند کا ایک فریضہ ملی سمجھتا ہے اور فتنہ قادیانیت کے خلاف حضرت مولانا ظفر علی خاں نے جو مجاہدانہ محاذ قائم کیا ہے اس کو برقرار رکھنے اور زیادہ سے زیادہ مستحکم بنانے کے لئے مسلمانان ہند سے درمے قدمے غرض ہر قسم کی مخلصانہ جدوجہد کی اپیل کرتا ہے۔

اناطولیہ میں بربادکن اور ہیبتناک زلزلہ

۲۵ دیہات تباہ اور انسانی جانوں کا اتلاف

ترکی حکومت نے امدادی پارٹیاں روانہ کردی ہیں

استنبول ۱۰ دسمبر۔ کسی دوسری جگہ خبر دی جاچکی ہے کہ تلابہ سے بہرہ درن ۔ بلی بورا موڈ مٹن کی رصدگاہوں کے آلوں نے اس بات کا پتہ دیا تھا کہ کسی جگہ سخت زلزلہ آیا ہے۔ زلزلہ کی شدت سے تقاضا تھا کہ آلہ کئی منٹ تک ہلتا رہا۔ اس سلسلہ میں نیپال سے بھی اطلاع منگائی گئی مگر وہاں سے بھی جواب آیا کہ وہاں کوئی زلزلہ نہیں آیا۔ اب اطلاع آئی ہے کہ اناطولیہ (جمہوریہ ترکیہ) میں کل صبح ایک ایسا خوفناک زلزلہ آیا کہ اس سے پہلے کبھی نہ آیا ہوگا۔ زلزلہ کے جھٹکے بہت زبردست تھے۔ زلزلہ سے تقریباً ۲۵ دیہات بالکل تباہ ہوگئے۔ کئی ہزار اشخاص گھر سے بے گھر ہوگئے ہیں۔ اب تک بیس اشخاص کے ہلاک ہونے کی اطلاع آئی ہے۔ اس زلزلہ کا اثر تمام اناطولیہ میں محسوس ہوا ہے اور جھٹکے اب تک محسوس ہورہے ہیں۔ حکومت ترکیہ نے زلزلہ زدگان کی امداد کے لئے پارٹیاں روانہ کردی ہیں۔ سامان خورد ونوش بھی کافی مقدار میں روانہ کیا گیا ہے۔

کلکتہ میں وائسرائے ہند کی تقریر

ہندوستان کی مالی ساکھ بہت اچھی ہے

کلکتہ ۱۰ دسمبر۔ مشترکہ ایوان ہائے تجارت ہند کی سالانہ کانفرنس کے موقع پر وائسرائے نے تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کی مالی ساکھ کا ذکر کیا اور کہا کہ ہندوستان کی تنخ جو ساکھ بندھی ہوئی ہے وہ گذشتہ ۱۰ سال کے مقابلہ بہت اچھی ہے۔ آپ نے کہا کہ دنیا کی کساد بازاری کا خاتمہ صرف دو چیزوں سے ہوسکتا ہے اول تو سیاسی امن وامان دائمی کا قیام دوم خیر مفید تجارت۔ گذشتہ دو تین سال کا تجربہ بتاتا ہے کہ امن وقانون کا احترام سب سے زیادہ اہم اقتصادی بچت ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ جو اصلاحات اس وقت انگلستان میں تیار کی جارہی ہیں وہ قانون کی صورت میں منظور ہوجانے پر تجارت کی مسلسل ترقی کا ذریعہ ثابت ہوں گی۔

جرمنی اور فرانس میں جنگ چھڑ گئی

ہرہٹلر نے اعلان جنگ کردیا

برلن ۱۰ دسمبر۔ علاقہ سار کے معاملہ نے نازک صورت اختیار کرلی ہے۔ جرمنی کی طرف سے اس پر قبضہ کرنے کے لئے مکمل تیاریاں ہوچکی ہیں۔ ہرہٹلر نے اعلان کیا ہے کہ اگر فرانس نے علاقہ سار کے قبضہ کے متعلق اپنے مندرجہ ترک نہ کی تو جرمنی فرانس کا مقابلہ کرے گا۔ دولاکھ فوجی نوجوان جنگ کے لئے تیار ہیں اور سینکڑوں ہوائی جہاز گولہ باری کے لئے موجود ہیں ... اور اس کی ذمہ داری فرانس پر عائد ہوگی۔

روس اور یمن کا تجارتی معاہدہ

اٹلی کے اقتدار پر کاری ضرب

رائٹر کی بے بنیاد اطلاع کی پول کھل گئی

ایرانی دیہات پر افغانی حملہ کی حقیقت

دار الحکومت

دہلی میں جزیرہ ٹرینیڈاڈ کے ایک مسلم کا ورود

جزیرہ کی مسلم آبادی کو عیسائی ہونے سے بچاؤ

ہم مسلمانوں کے ایمانی تحفظ کا سوال

پراگوے اور بولیویا آخر تک لڑیں گے

گران چاکو میں خون کے دریا بہا جائیں گے

امریکہ میں ۲ سو ہوائی جہازوں کی تعمیر

افغانیوں نے ایرانی دیہات کو لوٹ لیا

دو ہزار ایرانیوں کو بھی قید کرکے لے گئے

نئی اسمبلی کے اجلاس کا آغاز

۲۴ جنوری کو وائسرائے تقریر کریں گے

سنہری مسجد لال قلعہ میں ختم قرآن

حکومت حبش سے تاوان کا مطالبہ

اٹلی اور حبش کا معاملہ جمعیۃ اقوام میں

ڈاکٹر ستیہ پال کو سزا دیدی گئی

باغیانہ تقریر کرنے کے الزام میں ایک سال قید سخت

رام پرتاپ کے مقدمہ قتل کی سماعت

سلطانی گواہ کا لرزہ خیز بیان

فرانسیسی جہاز کے ۱۶ اشخاص غرق

صوبہ سرحد میں قتل کی رفتار

ڈاک گاڑی الٹ گئی

چار دل برزمیندار کو گولی مار دی گئی

جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لکٹ آنا چاہئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۵۳ سنہ ہجری

اعتراف حقیقت

مسلم کانفرنس کی شکست فاش اور احمقانہ حرکات

مسلم کانفرنس کو اس مرتبہ اسمبلی کے انتخابات میں جو "شاندار" پسپائی ہوئی ہے اور اس کی انتخابی مجلس نے بدحواسی کی حالت میں اپنی "عقلمندی" دمعاملہ فہمی کے جو بے نظیر ثبوت پیش کئے ہیں، اس کے متعلق ان کالموں میں وقتاً فوقتاً اظہار خیال کیا جاچکا ہے ...

درجہ تحقیق ہوچکی ہے کہ اگر غیر کانگریسی مسلمان بیدار نہ ہوئے اور انہوں نے کونسلوں کے انتخابات میں کانگریسیوں سے لڑنے کے لئے نیا نظام قائم نہ کیا تو وہ پبلک زندگی سے بالکل غائب ہوجائیں گے۔"

کانفرنس کی اس شکست فاش کے اسباب خواہ کچھ ہی ہوں ہمیں اس سے بحث نہیں ...

کانفرنس اصل نتائج ہوگی

حضرت شاہ صاحب کا مقدمہ

فتنہ قادیانیت کے خلاف علم جہاد بلند کرنے کے صلہ میں حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری پر جو مقدمہ گورداسپور میں چل رہا ہے وہ تمام مسلمانان ہند کے لئے ایک خاص مذہبی اہمیت رکھتا ہے۔ جس کا بوقت احساس ضروری ہے۔ ہندوستان میں جماعت قادیان کی جانب سے جو دلآزار ومکروہ پروپگنڈا ایک عرصہ سے جاری ہے اور جسے روکنے کے لئے آج تک حکومت کی جانب سے کوئی موثر کارروائی نہیں کی گئی ہے۔ اگر وہ اسی طرح جاری رہا اور مسلمانوں کے دینی ومذہبی پیشواؤں کو اس پروپگنڈا کا دنداں شکن جواب دینے کی اجازت نہ ہوئی اور ان پر دفعہ ۱۵۳ (الف) کے ماتحت مقدمات چلاکر انہیں قید وبند کے مصائب میں مبتلا کیا گیا تو ہندوستان میں اسلامی تبلیغ اور رد قادیانیت کی جدوجہد کو سخت نقصان پہنچے گا۔ یہ سوال صرف حضرت شاہ صاحب کے آئندہ جیل جانے یا نہ جانے کا نہیں ہے بلکہ عام اسلامی تبلیغ اور مسلمانان ہند کی جانب سے ایک ایسے فرقہ کے خلاف محاذ قائم کرنے کا سوال ہے جو اسلام کی مقدس تعلیمات کو مٹانے اور ان کی توہین وتذلیل کرنے پر تلا ہوا ہے اور جس نے مسلمانوں کے خلاف انتہائی دلآزاری وفتنہ پروری پر کمر باندھ رکھی ہے۔ اس لئے مسلمانان ہند کو چاہئے کہ وہ حضرت شاہ صاحب کے مقدمہ میں ہر امکانی امداد پہنچانے سے قطعاً گریز نہ کریں۔ حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب لدھیانوی کی ایک اپیل جو اسی مقصد کے لئے شائع کی گئی ہے ہم گذشتہ اشاعت میں درج کرچکے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ حضرت مولانا کی اس اپیل کا ملک میں خاطر خواہ اثر ہوگا اور موصوف کی ہدایت کے مطابق ہر مقام سے کافی سرمایہ فراہم کرکے حضرت مولانا داؤد غزنوی صاحب سکرٹری مجلس احرار اسلام لاہور کے نام ارسال کردیا جائے گا۔ اگر اس موقع پر مسلمانوں نے ذرا سی بھی کوتاہی کی اور محض سرمایہ کی کمی کے باعث اس مقدمہ کی پیروی اس اہتمام کے ساتھ نہ ہوسکی جو اس وقت پیش نظر ہے تو اس کا اثر تمام تحریک پر نہایت برا پڑے گا اور نتائج بہت ہی حوصلہ شکن برآمد ہوں گے۔ جاری رائے میں یہ مقدمہ آخری حد تک لڑنا چاہئے اور اس کے تمام مصارف ہندوستان کے مسلمانوں کو فراخ دلی کے ساتھ برداشت کرنے چاہئیں۔

الہ آباد ہائیکورٹ کا فیصلہ

الہ آباد ہائیکورٹ نے ایک نہایت اہم فیصلہ صادر کیا ہے جس سے پبلک جلوس کے انتظام اور اس کی نگرانی کے متعلق پولیس کے اختیارات پر نہایت واضح روشنی پڑتی ہے۔ یہ مقدمہ جس کا اپیل کیا گیا تھا آگرہ کے ایک مسلمان کے خلاف اس بنا پر چلایا گیا تھا کہ اس نے پولیس سے لائسنس حاصل کئے بغیر محرم کے موقع پر ایک جلوس نکالا تھا۔ عدالت ماتحت نے ملزم کو سزا دیدی تھی اور اس فیصلہ کا اپیل الہ آباد ہائیکورٹ میں دائر ہوا تھا۔ ہائیکورٹ مذکور نے مقدمہ کے تمام واقعات پر بحث کرنے کے بعد یہ فیصلہ صادر کردیا کہ

"بلا لائسنس جلوس نکالنا بذات خود کوئی جرم نہیں ہے۔ ہر شہری کو حق حاصل ہے کہ وہ شارع عام کا استعمال کرسکے بشرطیکہ اس سے کسی اور جرم کا ارتکاب نہ ہوتا ہو۔ اس حق کے استعمال کے لئے اسے کسی لائسنس کی ضرورت نہیں ہے۔ حکام کو یہ حق تو حاصل ہے کہ وہ جس طرح چاہیں جلوس کے راستہ کا مناسب انتظام کریں اور ضرورت ہونے کی صورت میں راستہ کا تعین بھی کردیں مگر موجودہ قانون کے مطابق انہیں یہ حق ہرگز نہیں ہے کہ وہ سرے سے جلوس نکالنے ہی کی ممانعت کردیں۔"

الہ آباد ہائیکورٹ کے فاضل ججوں نے مذکورہ بالا رائے کا اظہار کرتے ہوئے پٹنہ ہائیکورٹ کے ساتھ پوری طرح اتفاق ظاہر کیا ہے۔ الہ آباد اور پٹنہ کی عدالت ہائے عالیہ کے ان فیصلوں کے بعد یہ امر بالکل صاف ہوجاتا ہے کہ پولیس لائسنس دینے سے انکار کردیا کرتی تھی اور اسے جلوس کی ممانعت کے مترادف سمجھا جاتا تھا اور اس کی خلاف ورزی پر مقدمہ چلنے کا اندیشہ رہتا تھا وہ قطعاً غلط ہے۔ پولیس کو ہرگز اس کا اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کے اس حق کو جو شارع عام کے استعمال کے متعلق اسے حاصل ہے غصب کرے اور جلوس نکالنے کے لئے لائسنس نہ دے کر جلوس ہی کو روک دے۔ آئندہ پولیس اور پبلک دونوں کو یہ قانونی نکتہ یاد رکھنا چاہئے۔

حوادث واحکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:-

الجواب

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

شذرات

انتقادات

ضروری گذارش

مجاہد ملت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمہ کی سماعت

عدالت میں زبردست ہجوم۔ سرکاری وکیل کی شاہ صاحب سے درخواست

گورداسپور ۱۱ دسمبر ۱۹۳۴ء سید عطاء اللہ شاہ صاحب رات ہی گورداسپور پہنچ گئے تھے۔ آپ کے ہمراہ سیالکوٹ ڈیرہ غازی خاں کے کئی ایک آدمی تھے۔ آپ نے ڈاکٹر عبدالمجید صاحب کے مکان پر قیام فرمایا۔

شاہ صاحب کا مقدمہ ٹھیک دس بجے دیوان سکھانند سپیشل مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوا۔

سرکاری وکیل نے شاہ صاحب اور ان کے وکلاء سے درخواست کی کہ لوگ اگر زیادہ اکٹھے ہو جائیں تو آپ ہماری امداد کریں۔ اس کے جواب میں شاہ صاحب نے سرکاری وکیل سے کہا کہ میں سب سے زیادہ آپ کی امداد یہ کر سکتا ہوں کہ آپ مجھے بغیر مقدمہ چلائے جیل بھیج دیں۔

خان عبدالغفار خان کو دو سال قید سخت کی سزا دیدی گئی

حکومت کے خلاف نفرت و عناد پھیلانے کا الزام

بمبئی ۱۰ دسمبر۔ چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے خان عبدالغفار خان کو دو سال قید سخت کی سزا کا حکم سنا دیا۔

دہلی میونسپلٹی کی سیٹی

رمضان میں صبح ۵ بجے بولے گی

ریاستی وزراء کی کانفرنس

فیڈریشن کے متعلق اختلاف رائے

دنیا کی رصدگاہوں میں زلزلہ محسوس کیا گیا

بمبئی کا آلہ زلزلہ کی شدت سے ٹوٹ گیا

ایک مجاہد اعظم کی شہادت

چہرقند میں مولوی بشیر صاحب کا قتل

زنجبار میں قانون انتقال اراضی کا التوا

ترکی کی مشہور مفکرہ دہلی میں

جلسوں میں داخلہ ٹکٹ سے ہوگا

ہرمٹلر کی ٹرین سے ۱۳ اشخاص ہلاک

ایک سیٹھ کا قابل قدر کارنامہ

مصفا خون کی شرطیہ گولیاں

گدڑی اینڈ کو جالندھر شہر (پنجاب)

امساک لاجواب

محبوب عاشق کے قدموں پر

عمامہ (بھاگلپوری دستار) مشہور ٹسری پگڑی

سلامت اللہ انصاری ٹسر سلک مرچنٹ پوسٹ و مقام چمپانگر۔ خاص ضلع بھاگلپور

عید کا موقع ہے۔ کٹ پیس کے نمونے

المشتہر۔ سرکل آف مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ سہارنپور

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی طرف سے

۱۵ دسمبر ۱۹۳۴ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۳۵ء تک

حیرت انگیز رعایت

ماہ رمضان المبارک کے مقدس و متبرک مہینہ کی یادگار میں کتب خانہ ہذا حسب ذیل رعایت کا اعلان کرتا ہے

المشتہر مہتمم کتب خانہ ثنائیہ امرتسر (پنجاب)

ایک روپیہ میں بندرہ آنے

دی امریکن کمرشل سٹور پوسٹ بکس نمبر ۱۳۳ کلکتہ (۸)

رموز و معارف شریعت کا بحر ناپیدا کنار

یعنی

حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب

کی

تقریر سیرت

حضرت سحبان الہند مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہ بصیرت افروز شریعت آموز تقریر جو ممدوح نے اٹاوہ کے جلسہ سیرت میں ارشاد فرمائی تھی اور جس کو بعد میں مزید تفصیل و تشریح کے ساتھ مرتب و مدون کر کے الجمعیۃ میں جزو اجزو اً شائع کیا گیا تھا۔ اب قارئین الجمعیۃ کے مسلسل و پیہم اصرار پر کتابی شکل میں ادارۂ الجمعیۃ کی جانب سے شائع کی جارہی ہے اور اسکے ساتھ وہ آخری حصہ بھی شامل کر دیا گیا ہے جو الجمعیۃ میں درج نہ کیا جا سکا تھا۔ تمام کاپیاں پریس کو جا چکی ہیں، طباعت شروع ہو گئی ہے اور امید کیجاتی ہے کہ اوائل رمضان المبارک میں ہی کتاب چھپکر آجائیگی اور ہم شائقین سیرت کی خدمت میں حسب فرمائش ارسال کر سکیں گے۔

بے شمار خصوصیات

جن حضرات نے اس تقریر کا شائع شدہ حصہ شروع سے آخر تک ملاحظہ فرمایا ہے انکو تو ضرور یہ اندازہ ہو گیا ہوگا کہ رموز و معارف شریعت کا علم حاصل کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کے متعلق ایک بے نظیر و بے عدیل مجموعہ معلومات سے بہرہ اندوزہ ہونے کیلئے اس کتاب کی قدر و منزلت کیا ہو سکتی ہے لیکن ان حضرات کیلئے جو اس پورے سلسلہ کا مطالعہ نہیں کر سکے ہیں یا جنہوں نے یہ اعلان پہلی مرتبہ دیکھا ہے اتنا عرض کر دینا ضروری ہے کہ حضرت مولانا کی یہ تقریر اپنی بے شمار خصوصیات کے اعتبار سے ایک عجیب و نادر مجموعہ ہے جو نہ صرف موجودہ دور میں بلکہ آئندہ نسلوں کیلئے بھی یادگار رہیگا۔

فہرست مضامین

رعایت حاصل کرنی ہو ان کیلئے صرف یہ صورت ہے کہ وہ اپنی فرمائش منی آرڈر کیساتھ فوراً روانہ کر دیں۔ زیادہ سے زیادہ ۱۵ رمضان المبارک تک جن خریداروں کی فرمائشیں آجائینگی انہیں کتاب صرف ۱۲ میں دیدی جائیگی اور ۳ محصولڈاک کیلئے ادا کرنے ہونگے۔ اسطرح فی کاپی منی آرڈر دینے سے کتاب مندرجہ پتہ پر پہنچ جائیگی۔ ورنہ وی پی منگانے والوں یا ۱۵ رمضان المبارک کے بعد روپیہ بھیجنے والوں کو عہ ادا کرنے ہونگے۔ منیجر الجمعیۃ۔ گلی قاسم جان دہلی

خان عبدالغفار خاں کے مقدمہ کی سماعت

عدالت میں سرحدی غازی کا بیان

قید کو دعوت دینا میرا عقیدہ نہیں ہے

بمبئی ۷ دسمبر۔ خان عبدالغفار خاں کے خلاف چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کے روبرو آج مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی۔ استغاثہ کے تین گواہوں کی جرح کے بعد مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے خان عبدالغفار خاں کی جانب سے مندرجہ ذیل بیان عدالت میں پیش کیا۔

مسٹر ڈیسائی کا بیان

مولانا ظفر علی خاں کو پھر قتل کی دھمکی

دفتر زمیندار پر پولیس کا پہرہ

لاہور ۱۳ دسمبر۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ چند روز گذرے لاہور کے روزانہ اردو اخبار زمیندار کے مالک مولانا ظفر علی خاں صاحب کو قادیانیوں کے خلاف مضامین لکھنے کے سلسلے میں قتل کی دھمکی دی گئی تھی۔

چینی ترکستان میں انتشار

بنگال میں ۱۳۰۰ ہزار اشخاص نے خودکشی کی

۱۲۶ نازیوں کو سزائے موت دیجائیگی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

يد الله على الجماعة

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی اے)
معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم دوشنبہ ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۲۴ دسمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۴۵

قرآن کریم کی تلاوت اور اس کی برکات

کلام الٰہی زمین و آسمان کا نور ہے

تلاوت قرآن کریم کے متعلق احادیث نبوی

معاصرین کے افکار و آرا

عیسائی سادھو کی کرامات

قانون قرضہ کے مخالفین

یورپ کی فرعونی جنگ

بلقان کا مطلع جنگ

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

ملنے کا پتہ:- منیجر الجمعیۃ دہلی

Regd No L 1793.

The Jamiat

Vol. XX No. 44 DELHI Thursday 20th DESCEMBER 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

منیجر الجمعیۃ دہلی

حزب الانصار کی پانچویں سالانہ کانفرنس

متعدد اہم قراردادوں کی منظوری

مسلم کواپریٹو سوسائٹی کا سالانہ جلسہ

مسلمانوں سے ندوۃ العلماء کی اپیل

ہائی کورٹ الٰہ آباد میں انیس الغربا کا مقدمہ

ڈاکٹر اکرام اللہ خاں (مراد آباد)

گرانقدر عطیہ

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی، علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ

خاموش مبلغ

پاک زندگی

تحفۃ المجین

سیرۃ الحبیب

تعلیم الاسلام

فتاویٰ رشیدیہ

خطبہ صدارت

حیات محمود

منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

دارالامراء میں پارلیمنٹری رپورٹ پر بحث کا آخری دن

سابق گورنر بنگال کی لن ترانیاں

"کانگریس سے زیادہ حکومت ہند عوام کی نمائندہ ہے"

لندن ۱۹ دسمبر۔ دارالامراء میں ہندوستانی اصلاحات کے رپورٹ پر بحث کا آخری دن تھا۔ آج بہت سے ممبروں نے حصہ لیا۔ ارل آف لیسٹین نے حاصل کیں۔ لارڈ ہیٹنگٹن نے آج کی بحث کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ اس بحث نے ثابت کر دیا ہے کہ نکتہ چینی کرنا تو بہت آسان ہے لیکن حکومت کے لئے اس کے بدلے کوئی اسکیم پیش کرنا یا سمجھانا بہت زیادہ مشکل ہے۔

جہاں تک ملک معظم کے تابع ہونے میں کسی کی پوزیشن ہندوستان سے بہتر نہیں ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ کسی بل کے ذریعہ سے دارانہ حکومت کے حصول کی میعاد کا تعین کر دینا عقلمندی نہیں ہے۔ کیونکہ ایسے وعدہ کے لئے شرائط بھی بہت زیادہ ہوں گے۔

لارڈ لنتھگو اور لارڈ ملٹن

لارڈ لنتھگو نے لارڈ سالسبری کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ پارلیمنٹ کو مداخلت کا حق رہنا چاہئے اور اگر صوبجات میں گڑبڑ ہو جائے تو ایسے حالات کو قابو میں لا کر سابقہ پوزیشن قائم کرنے کا اقتدار ہونا چاہئے۔

لارڈ پیل اور لارڈ سانکے

لارڈ پیل نے اپنی تقریر میں کہا کہ بہار کے لئے جو آئین تجویز کیا گیا ہے اس پر کوئی نکتہ چینی نہیں کی گئی۔ میں امید کرتا ہوں کہ اہل برطانیہ محسوس کریں گے کہ ان کی زیادہ سے زیادہ بہبودی ہندوستان سے الگ ہو جانے میں ہو سکتی ہے بلکہ ہندوستان کے ساتھ رہنے میں۔

لارڈ سانکے نے اپنی تقریر کے دوران میں دریافت کیا کہ کیا والیان ہند ہندوستان کی امیدوں خواہشوں اور آرزوؤں کی طرف کوئی توجہ نہ کریں گے۔ کہا یہ لوگ ایک ایسا ہندوستان دیکھنا چاہتے ہیں جس میں اطمینان ہو یا ایسا ہندوستان ...

لارڈ کریو اور لارڈ ایمپتھل

والیان ریاست کے نام پارلیمنٹ کے ممبروں کا مراسلہ

ناجائز دباؤ ڈالنے کی کوشش

والیان ریاست کی طرف سے جواب

نئی دہلی۔ مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے مندرجہ ذیل چٹھی برائے اشاعت دی ہے ...

والیان ریاست کا جواب

اس کے جواب میں مہاراجہ پٹیالہ اور اسٹینڈنگ کمیٹی کے چانسلروں کی جانب سے حسب ذیل جواب بھیجا گیا ہے۔

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

انگلستان کے قانون طلاق کی خامیاں

وزیر اعظم برطانیہ ... کی مخالفت میں

انگلستان میں طلاق کا جو قانون نافذ ہے اس میں اصلاح کرنے کے لئے پارلیمنٹ کے متعدد ارکان کوشش کر رہے ہیں۔ ان کا ارادہ ہے کہ آئندہ اجلاس میں قانون طلاق کے متعلق وہ تمام ترمیمیں پیش کر دی جائیں جن کی عدم موجودگی سے موجودہ قانون غیر مؤثر اور غیر مفید ہوا ہے اور طلاق کا مقصد بھی فوت ہو گیا ہے۔

مس الینر رتھبون خاتون طلاق بل میں ترمیمیں پیش کریں گی اور لیڈی ایسٹر اور ڈچز آف اتھول ان کی مخالفت کریں گے۔ وزیر اعظم انگلستان مسٹر میکڈونلڈ اور مسٹر انکیپ ... موجودہ قانون طلاق میں تبدیلی کے مخالف ہیں۔

ایک بے ضرر موٹر کار کی ایجاد

تصادم ہونے پر انسان کو چوٹ بھی نہیں آتی

سنڈرلینڈ ... ایک ایسی موٹر کار کا مظاہرہ کیا گیا ہے جو بالکل بے ضرر ہے۔ اگر اس کار سے کسی انسان کا تصادم ہو جائے تو کار خود بخود ٹھہر جائے گی اور انسان کو کسی قسم کا نقصان محسوس نہیں ہوگا۔

غازی کمال پاشا کا خط ایک مسلم نوجوان کے نام

اسلام سے منحرف ہونے کی زبردست تردید

افریقہ کے ایک اخبار ... نے مصطفیٰ کمال پاشا صدر جمہوریہ ٹرکیہ کا ایک خط شائع کیا ہے جو آپ نے ایک نوجوان تعلیم یافتہ مسلمان کے جواب میں لکھا تھا۔

فلسطین میں یہودیوں کا بے پناہ داخلہ

۱۹۳۳ء میں ۳۹ ہزار یہودیوں کو داخلہ کی اجازت دی گئی

بلا اجازت داخلہ کی تعداد ایک ہزار ماہانہ ہے

فلسطین میں یہودیوں کے داخلہ کی وبا اس قدر عام ہو گئی ہے کہ جس کا انسداد کسی حالت میں نہیں ہو سکتا۔

یہ تعداد تو ان یہودیوں کی ہے جن کو فلسطین میں آباد ہونے کے لئے حکومت اجازت نامے دیتی ہے ورنہ وہ یہودی جو بلا حصول اجازت داخل ہوتے ہیں ان کا تو کوئی حد و شمار نہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ بلا اجازت فلسطین میں داخل ہونے والے یہودیوں کا ماہانہ اوسط ایک ہزار ہے۔

بحر احمر سے بغداد تک ریلوے کی تعمیر

فلسطین اور مشرق وسطیٰ کی کایا پلٹ ہو جائیگی

اس کے علاوہ ایک تجویز اور ہے اور وہ یہ کہ حیفا بغداد ریلوے کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ یہ ریلوے بحر احمر سے عراق تک ممتد ہوگی۔

مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے خلاف مقدمہ کی سماعت

استغاثہ کے قادیانی گواہوں کے بیانات

تبلیغ کانفرنس قادیان پر غصہ

گورداسپور میں ۲۵ دسمبر کو سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری امیر شریعت پنجاب کی تاریخ مقدمہ تھی۔ استغاثہ کی طرف سے پبلک پراسیکیوٹر۔ اور حضرت مولانا کی طرف سے شیخ خالد لطیف صاحب گابا بیرسٹر ایٹ لا ایم۔ ایل۔ اے۔ حضرت مولانا مظہر علی صاحب اظہر پلیڈر ایم ایل سی۔ شریف حسین خاں صاحب وکیل گورداسپور۔ شیخ چراغ دین صاحب وکیل گورداسپور۔ چوہدری غلام فرید صاحب وکیل۔ شیخ محمد کبیر صاحب قریشی وکیل۔ ملک عبدالعزیز صاحب وکیل۔ رنبیر سنگھ صاحب وکیل۔ بابو اقبال چند صاحب وکیل۔ عبدالحمید صاحب وکیل۔ چوہدری سردار علی صاحب وکیل۔ بابو ہری امل صاحب وکیل۔ چوہدری غلام حیدر صاحب وکیل بٹالہ۔ پیروی مقدمہ کے لئے موجود تھے۔

اور حضرت مولانا احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین لاہور۔ چوہدری افضل حق ایم۔ ایل۔ سی۔ حضرت مولانا ابوالوفا صاحب و حضرت مولانا محمد قاسم صاحب شاہجہانپوری محمد حنیف صاحب بہرام پور۔ محمد حسین صاحب پٹھان کوٹ۔ محمد یونس صاحب رئیس اعظم دینا نگر۔ حبیب اللہ صاحب کپتان دینا نگر۔ امرتسر۔ لاہور۔ بٹالہ۔ ڈیرہ دون۔ ملتان۔ ڈیرہ غازی خاں۔ سیالکوٹ۔ کلانور۔ سری گوبندپور۔ اطراف اکناف سے لوگ کثیر تعداد میں کارروائی مقدمہ دیکھنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ وکیل استغاثہ کی تقریر کے بعد شہادت استغاثہ شروع ہوئی۔

ایڈیٹر "الفضل" قادیان کا بیان

غلام نبی ولد ... الدین قوم ... عمر ۴۷ سال ایڈیٹر الفضل قادیان نے باقرار صالح بیان کیا کہ میں مرزائی ہوں۔ مرزائیت عرصہ پچاس سال سے جاری ہے۔ اس کے بانی مبانی غلام احمد تھے۔ ہم مرزا غلام احمد کو خدا کا نبی سمجھتے ہیں۔ ان کی مئی ۱۹۰۸ء میں وفات ہوئی۔ ان کی وفات کے بعد ان کے جانشین حضرت نور الدین خلیفہ اول تھے۔ اس وقت بشیر الدین محمود احمد صاحب موجودہ خلیفہ ہیں۔

ماسٹر عبداللہ قادیانی کا بیان

قاضی عبداللہ ولد ضیاء اللہ قوم راجپوت بھٹی سیکنڈ ماسٹر اسلامیہ سکول قادیان نے بیان کیا میں احمدی ہوں۔ مرزا غلام احمد کو خدا کا نبی مانتا ہوں۔ موجودہ خلیفہ کو نائب یعنی خلیفۃ المسیح سمجھتا ہوں اور ایسا ہی تمام جماعت خیال کرتی ہے۔ ان کی بے عزتی سے ہماری نہایت دل آزاری ہوتی ہے میں نے ۲۴ اکتوبر کے اخبار زمیندار میں سید عطاء اللہ شاہ صاحب کی تقریر پڑھی تھی۔ اخبار زمیندار کشمیر ریلیف فنڈ کے دفتر میں آتا ہے۔ ... کہ وہ باتیں ہمارے متعلق بیان کی گئی ہیں جو ہم میں متعلق نہیں۔ احراریوں اور احمدیوں کے تعلقات خوشگوار نہ تھے۔ مگر کانفرنس کے بعد بہت زیادہ خراب ہو گئے۔

... احمدیوں اور احراریوں کے تعلقات ناخوشگوار ہیں۔ احرار احمدیوں کو دنیا سے مٹا دینا چاہتے ہیں۔ احرار کانفرنس کے بعد تعلقات بہت ہی خراب ہو گئے ہیں۔ احرار کانفرنس آریہ سکول قادیان میں ہوئی۔ میں خلیفہ صاحب کے حکم کے مطابق کانفرنس میں نہیں گیا تھا۔ میرے پاس اخبار زمیندار نہیں آتا۔ قادیان میں آتا ہے میں کبھی کبھی پڑھتا ہوں۔ میں نے ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۴ء کا اخبار زمیندار پڑھا۔ اخبار مذکور کو دل آزار اور اشتعال انگیز طریقہ سے احمدی حضرات کے خلاف پایا۔

ایڈیٹر الحکم قادیان کا بیان

محمود احمد ولد یعقوب علی قوم شیخ عمر ۳۰ سال ایڈیٹر الحکم اخبار قادیان نے بیان کیا کہ میں احمدی ہوں میں احرار کانفرنس میں نہیں گیا تھا کیونکہ ہمارے امام (خلیفہ) نے منع کیا ہوا تھا۔ میں مرزا غلام احمد کو نبی مانتا ہوں۔ میں نے عطاء اللہ شاہ صاحب کی تقریر اخبار الفضل مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۴ء میں پڑھی تھی۔ مجھے اس تقریر کے پڑھنے سے بہت احساس ہوا تھا کہ ہمارے سلسلہ اور امام کی ازحد توہین کی گئی ہے۔ میں نے اپنے اخبار الحکم میں مورخہ ۲۸ اکتوبر کو آرٹیکل لکھا تھا بعنوان "آرٹیکل احرار کانفرنس" ...

اسلامی اداروں سے قادیانی عنصر کے اخراج کا مطالبہ

مسلمانوں کے ایک زبردست جلسہ کی قراردادیں

چک جھمرہ ۱۴ دسمبر۔ ۶ رمضان المبارک بروز جمعہ حسب الحکم مجلس احرار مرکزیہ ہند چک جھمرہ اور مضافات کے مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن بالاتفاق پاس ہوئے۔

(۱) الف۔ مسلمانوں کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت کی قادیانی نواز پالیسی کی مذمت کرتا ہے اور اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ حکومت کی قادیانیوں کے ساتھ جانبدارانہ پالیسی مسلمانوں کے ناقابل برداشت ہے۔ یہ اجتماع سر ... کی قادیان دوستی پر اظہار افسوس کرتا ہے جس کی وجہ سے چوہدری ظفر اللہ ... غالی قادیانی وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا ممبر ہوا۔ یہ اجتماع حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ چوہدری ظفر اللہ کو فی الفور عہدہ سے علیحدہ کر کے ...

افسانہ

بہار و خزاں

خاوند اور اہلیہ میں تبادلہ خیالات

اختر کے ساتھ چند تاجروں کا سلوک

مستقبل کا سنگ بنیاد

(۴۰)

میں: پہلے بتاؤ تو بتاؤں۔ اس کے بعد جتنی ضرورت ہوگی لونگا۔

دوکاندار: (سوغ کر) روپے کا ایک سیر گیارہ چھٹانک۔

میں: مگر وہ بنیا تو ایک سیر ۱۳ چھٹانک دے رہا ہے؟

دوکاندار: چوری کا مال ہوگا! اس دوکان پر چوری کے مال کا لین دین نہیں ہوتا۔

میں: آپ نے یہ کس طرح کہہ دیا کہ اس کے پاس چوری کا گھی ہے؟ معاف کیوں نہیں کہہ دیتے کہ آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے بیٹھے ہو!

دوکاندار: (آنکھیں لال پیلی کر کے) اگر اس کا مال چوری کا نہیں ہے تو پھر وہ آپ کا سالا ہوگا!

(باقی صفحہ ہذا کالم ۲ کے نیچے ملاحظہ فرمائیے)

(باقی آئندہ)

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

(مولانا) ... بہاری بارہ ہندوراؤ ... دہلی

امریکہ و فرانس وغیرہ ممالک یورپ کے ڈاکٹر

فخر کرتے ہیں کہ ہماری دوا میسور کے صندل سے بنی ہے

اگر میسور کے خالص صندل

علاج مفلسی و تدبیر تونگری

ملنے کا پتہ: غوث کمپنی مارکٹ سرکل بنگلور سٹی

GHAUSCO-MARKET Bangalore

سچا ہمدم و رہبر بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کیلئے دنیا میں سچی خوشی دستیاب کرنے کیلئے آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب کام شاستر بالکل مفت منگالیں۔

وید شاستری بھام نگر کاٹھیاواڑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۵۳ھ ہجری

"اتحاد" کا "اعلان جنگ"

جمعیۃ علماء، مسلم کانفرنس، اور امارت شرعیہ

پٹنہ کے اخبار اتحاد نے جو مولانا شفیع داؤدی کا اخبار ہے اپنی تازہ اشاعت میں تقریباً سات کالموں کا ایک طویل الذیل مقالہ افتتاحیہ شائع کیا ہے جس میں جمعیۃ علمائے ہند، مسلم کانفرنس و مسلم لیگ، اور امارت شرعیہ کے متعلق عجیب و غریب معلومات کا ذخیرہ جمع کیا گیا ہے اور جس کو پڑھنے کے بعد نہ صرف لکھنے والے کی علمی لیاقت و مذہبی استعداد کا صحیح اندازہ ہو جاتا ہے بلکہ مولانا شفیع داؤدی کے آئندہ عزائم کا بھی پتہ لگ جاتا ہے...

کو بعد میں مولانا شفیع داؤدی، اوران کے رفقاء کار نے بغیر کسی اعلان و انتخاب کے خود بنا لیا تھا اور اس کی ترکیب میں جمعیۃ کے ان ہی تمام ہندوں کو جو آل پارٹیز کانفرنس میں شامل ہوئے تھے اپنے قلم سے خود لکھ لیا تھا۔ جمعیۃ کبھی بھی اس انجمن کی رکن نہیں تھی اور اس نے کبھی اس کے ساتھ اشتراک عمل نہیں کیا، جب مسلم کانفرنس کے سکریٹری مولانا شفیع داؤدی نے جمعیۃ کی اس علاحدگی کے باوجود...

ہو چکا ہو۔ اور اسی حقیقت کی طرف جمعیۃ کے جواب میں اشارہ کر دیا گیا تھا۔

(باقی آئندہ)

شذرات

وائسرائے کی تقریر

کلکتہ میں یورپین ایسوسی ایشن کے ڈنر کی تقریب پر ہز ایکسیلنسی لارڈ ولنگڈن نے جو تقریر ارشاد فرمائی اس میں نہایت شاندار الفاظ کے ساتھ مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کو معتدل اور حق بجانب ثابت کرنے کی کوشش کی گئی۔ لارڈ ولنگڈن نے یہ کہا کہ میں جب سے ہندوستان آیا ہوں میری سعی ہمیشہ یہی رہی ہے "کہ میں ہندوستان کو اس کی خواہش کے مطابق سلطنت برطانیہ میں دوسری "نوآبادیات" کے مساوی درجہ حاصل کرنے کی غرض سے ترقی دوں کیونکہ میری "مستقل رائے یہ ہے کہ ہر ملک کے باشندوں کو اس کا حق پہنچتا ہے کہ وہ جس وقت "مکمل ذمہ داری لینے کے قابل ہو جائیں اسی وقت اپنے وطن کے نظم و نسق حکومت "کو اپنے قبضہ میں لینے کا مطالبہ کریں" لیکن سوال یہ ہے کہ اس کا فیصلہ کون کرے کہ ہندوستانی مکمل ذمہ داری لینے کے قابل ہو گئے ہیں یا نہیں...

تھا کہ وہ خالص ہندوؤں کا وفد لے جانا نہیں چاہتے۔ بہر حال ان دو موقعوں پر یہ خبر پنڈت جی کے حوالے ہی سے آئی تھی اور ہر مرتبہ انہوں نے اس سے انکار کیا تھا مگر اب ہم پھر "معتبر ذرائع" سے یہ سن رہے ہیں کہ پنڈت مالویہ جی عنقریب ایک وفد انگلستان لے جانے والے ہیں جو مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ اور کمیونل ایوارڈ کی پرزور مخالفت کرے گا۔ نہیں معلوم کہ اس مرتبہ بھی پنڈت جی اس خبر سے انکار کر دیں گے یا اب کی مرتبہ وہ سچ مچ انگلستان جانے کے لئے جہاز پر نظر آئیں گے۔ اگر یہ خبر صحیح نکلی اور پنڈت مدن موہن مالویہ اس قسم کا وفد لے کر انگلستان گئے تو ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سے اسمبلی کے اندر اور اسمبلی کے باہر ہندو مسلم تعلقات پر بہت بڑا اثر پڑے گا...

یورپ کی جنگی تیاریاں

یورپ کی بین الاقوامی سیاست پیچیدہ تو ہمیشہ سے تھی مگر اب روز بروز زیادہ خطرناک ہوتی جا رہی ہے...

پارلیمنٹری رپورٹ محض ایک ڈھونگ ہے

سرحدی کونسل میں نام نہاد آئینی اصلاحات کی مذمت

رپورٹ کی سفارشات پر لیڈر مخالف پارٹی کی مدلل تقریر

پشاور ۱۰ دسمبر آج خان بہادر عبدالغفور صاحب کی زیر صدارت سرحدی کونسل کا اجلاس شروع ہوا جس میں ہاؤس کے لیڈر مسٹر کنگھم نے یہ تحریک پیش کی جدید آئین کے بارہ میں مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی سفارشات پر غور کیا جائے۔ ملک خدا بخش لیڈر مخالف پارٹی نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے حکومت کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے کمیٹی کی سفارشات پر غور کرنے کی دعوت دی ہے...

دار الحکومت

مصنوعی امام مہدی کا مقدمہ

خواجہ حسن نظامی اور ایڈیٹر پیشوا کی شہادت

دہلی ۹ دسمبر کل جب سردار سنت سنگھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں مولوی ظہیر حسن کے خلاف زیر دفعہ ... تعزیرات ہند تحصیلدار پر قاتلانہ حملہ کے الزام میں مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی تو کمرۂ عدالت تماشائیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ آج صفائی کی جانب سے مسٹر حسن ثقافی ایڈیٹر "پیشوا" خواجہ حسن نظامی صاحب ملزم کے سکریٹری اور چند دیگر گواہوں کی شہادت قلمبند کی گئی...

پنجابی ہائی اسکول کا سنگ بنیاد رکھدیا گیا

علمائے کرام کی شرکت

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کی روانگی

دفتر جمعیۃ علماء ہند میں ختم قرآن کریم

دہلی ۱۲ دسمبر حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی مدظلہ العالی نے...

سیدہ خالدہ ادیب خانم

۵ جنوری کو بمبئی پہنچیں گی

ایک درجن طوائفوں کے نام وارنٹ

دہلی کلاتھ مل میں آتشزدگی

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب کے فرزند کی ولادت

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

کلکتہ میں وائسرائے ہند کی تقریر

پارلیمنٹری رپورٹ کی حمایت

فرقہ وارانہ فیصلہ کے خلاف ایجی ٹیشن

پنڈت مالویہ کا عزم انگلستان

اقبال جرم کے لئے ملزم کو مجبور کیا گیا

مقدمۂ قتل میں اسپیشل ٹریبونل کا ریمارک

ریزرو بنک ایکٹ کا نفاذ یکم جنوری کو ہوگا

دہلی میں سردی سے ۹ بچے مر گئے

اسمبلی میں کانگریس پارٹی کا طرز عمل

تشکیل کار کیلئے کانفرنس کا انعقاد

پنجاب کونسل میں قرضہ ریلیف بل کی ڈیپارچر

گورنر نے کونسل میں پھر واپس کر دیا

منظور شدہ بل کو ویٹو کرنے کے ارادے

اخلاق سوز فلمی تصاویر کا انسداد

چوبیس گھنٹے کے اندر دہلی سے اخراج

یوگوسلاویہ کے وزراء مستعفی ہو گئے

اٹلی سے حکومت حبش نے معافی مانگ لی

انڈیا بل کی پہلی خواندگی مکمل ہو گئی

حکومت بولیویا میدان جنگ میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۵۳ھ ہجری

"اتحاد" کا اعلان جنگ

جمعیۃ علماء، مسلم کانفرنس، اور امارت شرعیہ

پٹنہ کے اخبار اتحاد نے جو مولانا شفیع داؤدی کا اخبار ہے اپنی تازہ اشاعت میں تقریباً سات کالموں کا ایک طویل الذیل مقالہ افتتاحیہ شائع کیا ہے جس میں جمعیۃ علمائے ہند، مسلم کانفرنس و مسلم لیگ اور امارت شرعیہ کے متعلق عجیب و غریب معلومات کا ذخیرہ جمع کیا گیا ہے اور جس کو پڑھنے کے بعد نہ صرف لکھنے والے کی علمی لیاقت و مذہبی استعداد کا صحیح اندازہ ہو جاتا ہے بلکہ مولانا شفیع داؤدی کے آئندہ عزائم کا پتہ بھی لگ جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ صوبہ بہار میں امارت شرعیہ کے مذہبی نظام کو بزعم خود درہم برہم کر دینے کے لئے کیا کیا منصوبے باندھ رہے ہیں۔ مقالہ نگار نے سب سے پہلے حضرت مولانا سید سلیمان صاحب ندوی کے دفتر اتحاد میں تشریف لانے کا ذکر کیا ہے اور یہ لکھا ہے کہ حضرت مولانا نے دوران گفتگو میں مسلم کانفرنس، جمعیۃ علمائے ہند ...

کو بعد میں مولانا شفیع داؤدی اور ان کے رفقاء کار نے بغیر کسی اعلان و انتخاب کے خود بنا لیا تھا اور اس کی ترکیب میں جمعیۃ کے ان ہی نمائندوں کو جو آل پارٹیز کانفرنس میں شامل ہوئے تھے اپنے قلم سے خود لکھ لیا تھا۔ جمعیۃ کبھی بھی اس انجمن کی رکن نہیں تھی اور اس نے کبھی اس کے ساتھ اشتراک عمل نہیں کیا۔ جب مسلم کانفرنس کے سکرٹری مولانا شفیع داؤدی نے جمعیۃ کی اس عملاً علیحدگی کے باوجود اس کا نام اپنے اراکین میں شامل رکھا اور اس کے نمائندوں کے لئے مسلسل و پیہم اصرار کرتے رہے تو جمعیۃ کی مجلس عاملہ نے اپنے ...

جمعیۃ علماء کا مسلک

مقاصد کا اختلاف

شذرات

وائسرائے کی تقریر

کلکتہ میں یوروپین ایسوسی ایشن کے ڈنر کی تقریب پر ہز ایکسیلنسی لارڈ ولنگڈن نے جو تقریر ارشاد فرمائی اس میں نہایت شاندار الفاظ کے ساتھ مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کو معتدل اور حق بجانب ثابت کرنے کی کوشش کی گئی۔ لارڈ ولنگڈن نے یہ کہا کہ میں جب سے ہندوستان آیا ہوں میری سعی ہمیشہ یہی رہی ہے کہ میں ہندوستان کو اس کی خواہش کے مطابق سلطنت برطانیہ میں دوسری "نوآبادیات" کے مساوی درجہ حاصل کرنے کی غرض سے ترقی دوں ...

(باقی آئندہ)

یورپ کی جنگی تیاریاں

ہندوؤں کا مجوزہ وفد

انتقادات

"بچوں کا تحفہ"

دار الحکومت

مصنوعی امام مہدی کا مقدمہ

خواجہ حسن نظامی اور ایڈیٹر پیشوا کی شہادت

دہلی ۱۹ دسمبر۔ کل جب سردار سندر سنگھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں مولوی ظہیر حسن کے خلاف زیر دفعہ ... تعزیرات ہند تحصیلدار پر قاتلانہ حملہ کے الزام میں مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی تو کمرۂ عدالت تماشائیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ آج صفائی کی جانب سے مسٹر برجسن لقائی ایڈیٹر "پیشوا" خواجہ حسن نظامی صاحب ملزم کے سکرٹری اور چند دیگر گواہوں کی شہادت قلمبند کی گئی۔ ...

اس کے بعد خواجہ حسن نظامی اور ایڈیٹر پیشوا کی گواہیاں ہوئیں۔

پنجابی ہائی اسکول کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا

علماء کرام کی شرکت

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

پارلیمنٹری رپورٹ محض ایک ڈھونگ ہے

سرحدی کونسل میں نام نہاد آئینی اصلاحات کی مذمت

رپورٹ کی سفارشات پر لیڈر مخالف پارٹی کی مدلل تقریر

پشاور ۱۸ دسمبر۔ آج خان بہادر عبدالغفور خاں صاحب کی زیر صدارت سرحدی کونسل کا اجلاس شروع ہوا جس میں ہاؤس کے لیڈر مسٹر کنگھم نے یہ تحریک پیش کی کہ ہندوستان کے جدید آئین کے بارہ میں مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی سفارشات پر غور کیا جائے۔ ملک خدابخش لیڈر مخالف پارٹی نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے حکومت کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے کمیٹی کی سفارشات پر غور کرنے کی دعوت دی ہے۔ ...

کلکتہ میں وائسرائے ہند کی تقریر

پارلیمنٹری رپورٹ کی مدح سرائی

فرقہ وارانہ فیصلہ کے خلاف ایجی ٹیشن

پنڈت مالویہ کا عزم انگلستان

اقبال جرم کے لئے ملزم کو مجبور کیا گیا

مقدمۂ قتل میں اسپیشل ٹریبونل کا ریمارک

زر زمینی ایکٹ کا نفاذ یکم جنوری کو ہوگا

دہلی میں سردی سے ۸۹ بچے مر گئے

اسمبلی میں کانگریس پارٹی کا طرز عمل

تشکیل کار کے لئے کانفرنس کا انعقاد

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کی روانگی

دفتر جمعیۃ علماء ہند میں ختم قرآن کریم

سیدہ خالدہ ادیب خانم

۵ جنوری کو بمبئی پہنچیں گی

ایک درجن طوائفوں کے نام وارنٹ

دہلی کلاتھ ملز میں آتشزدگی

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب کے فرزند کی ولادت

پنجاب کونسل میں ترمیم قرضہ ریلیف بل کی مصیبت

گورنر نے کونسل میں پھر واپس کر دیا

منظور شدہ بل کو ذبح کرنے کے ارادے

اخلاق سوز فلمی تصاویر کا انسداد

چوبیس گھنٹے کے اندر دہلی سے اخراج

یوگوسلاویہ کے وزراء مستعفی ہو گئے

اٹلی سے حکومت حبش نے معافی مانگ لی

انڈیا بل کی پہلی خواندگی مکمل ہو گئی

حکومت بولیویا میدان جنگ میں

فرانس اور روس کے درمیان جنگی معاہدہ

جاپان اور جرمنی کے حملوں کو روکنے کیلئے تیاریاں

لندن ـ اسٹار نامی اخبار میں ایک خبر شائع ہوئی ہے جس پر بہت دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ حال ہی میں فرانس اور روس کے درمیان فوجی اور تجارتی معاہدہ ہوا ہے کہ اگر روس پر جاپان نے حملہ کیا تو فرانس فوراً ہی روس کو تکمیل جنگ تک کا سامان جنگ روس کیلئے فراہم کرے گا اور فرانس اور جرمنی میں جنگ کی صورت میں روس اسی قیمت فرانس کو بہم پہونچائے گا اور فوجی امداد دیگا۔ لندن کا بھی تعاون تبادلہ ہوگا۔ روسی سفیر مقیم لندن کو اس سے انکار ہے اور پیرس کے مستند حلقوں میں بھی کہا جاتا ہے کہ یہ رپورٹ بے بنیاد ہے ان کا معاہدہ ہے کہ روس اور فرانس کے درمیان صرف معاہدہ لوکارنو کی تجدید قیام صلح کی بنیاد پر ہوئی ہے البتہ اس معاہدہ میں یہ شرط ہے کہ اس کی موجودگی میں دونوں حکومتیں کسی تیسری حکومت سے علیحدہ معاہدہ نہ کرسکیں گی۔

مشہور باغی "فیض اللہ" کا سر قلم کردیا گیا

رائفلوں کے ساتھ ایک پٹھان کی گرفتاری

پشاور ۱۹ دسمبر ـ گذشتہ شب باغیوں کے دو گروہوں کے درمیان جن میں سے ایک کا سرغنہ چینائی تھا اور دوسرے کا فیض اللہ تھا سخت معرکہ آرائی ہوئی جس میں فیض اللہ مارا گیا اس کی لاش پولیس کو موضع چینا تھانہ کانگی ضلع پشاور کے قریب ملی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ کسی شخص نے فیض اللہ کے سر کی قیمت لگائی ہوئی تھی ابھی یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ یہ قیمت پولیس کو ملے گی یا چینائی کے گروہ کو ملے گی۔

سب انسپکٹر پولیس تھانہ متر ضلع پشاور اور ایک مشتبہ شخص مسمی موسے خیل محمد کے درمیان معرکہ آرائی کی اطلاع ملی ہے مسٹر مشیر اعظم اسسٹنٹ سب انسپکٹر ایک کانسٹبل کے ہمراہ ایک مقدمہ کی تفتیش کے سلسلہ میں ہنر خالصہ کی جانب جارہے تھے انہوں نے ایک شخص کو سڑک پر جاتے ہوئے دیکھا جس کے پاس چار رائفلیں تھیں جن میں سے ایک اس کے ہاتھ میں تھی اور باقی تین بندھی ہوئی تھیں سب انسپکٹر نے اس کو للکارا جس پر اس شخص نے فرار ہونے کی کوشش کی لیکن وہ پچاس گز بھی جانے نہیں پایا تھا کہ اس کو پکڑ لیا گیا

میرٹھ میں سکہ بنانے کی ٹکسال کا سراغ

میرٹھ شہر میرٹھ میں جعلی سکے بنانے کی ایک ٹکسال کا پتہ چلا ہے جہاں سے نہ صرف بہت سے جعلی سکے برآمد ہوئے بلکہ چھاپہ مارنے والی پارٹی نے اوزاری مکمل حاصل کرلئے۔ معلوم ہوا ہے کہ مقامی پولیس کو یہ اطلاع دی گئی تھی کہ جعلی سکے بہت بڑی تعداد میں تیار ہورہے ہیں چنانچہ اس مکان پر حملہ کیا گیا اس تلاشی میں چار اشخاص بھی گرفتار کئے گئے جن میں سے ایک عورت بھی تھی یہ لوگ اس وقت بھی سکے بنا رہے تھے مکان پر جتنے اشخاص ملے سب گرفتار کرلئے گئے۔

علاقہ سار میں برطانی افسر معطل

لندن ۱۸ دسمبر۔ یہ خبر پہلے شائع ہوچکی ہے کہ سار میں ایک برطانی افسر کی موٹر کے الٹنے پر ایک عورت زخمی ہوگئی۔ اور اسی بات پر مجمع اکٹھا ہوگیا جس سے افسر مذکور کا تصادم ہوگیا اور لوگوں نے اس افسر کو تھپیڑوں اور گھونسوں سے پیٹا اور اس نے ریلا اور چلا دیا جس سے ایک شخص خفیف زخمی ہوا۔

اس بارے میں پولیس کو ہدایت جاری کردی گئی کہ تحقیقات کرکے جلد از جلد نتائج کو عدالت کے سپرد کرے ...

ہندو اخبارات کے پروپگنڈہ کی تردید

ہندو ملازم اور ترکی ٹوپی

بہاولپور ۱۸ دسمبر۔ پبلسٹی افسر نے ایسوسی ایٹڈ پریس نے اخبارات کے نام ایک بیان شائع کیا ہے جس میں یہ شکایت کی گئی ہے کہ ہندو اخبارات ...

بہار اور بنگال میں زلزلہ کے جھٹکے

کنوؤں کا پانی اوپر چڑھ گیا

مظفرپور ۱۸ دسمبر۔ گذشتہ شب تقریباً پونے پانچ بجے یہاں ۵ سیکنڈ تک زلزلہ کے خفیف جھٹکے محسوس ہوئے۔

دیسی اشیاء استعمال کرو

دیہاتی صنعتی ایسوسی ایشن کا پروگرام

چار اشخاص کو سزائے موت

مصری صورت حالات میں گڑبڑی

برطانیہ کو مداخلت کرنے کی ناصحانہ دعوت

مسٹر ظلب اسپرٹ پھر گرفتار کرلئے گئے

رپورٹ میں درجہ نوآبادیات کا لفظ کیوں نہیں

بنگال کونسل میں دلچسپ بحث

کانگریس کی مجلس عاملہ کا آئندہ اجلاس

بمبئی کونسل کی میعاد میں توسیع

پنجاب کونسل میں پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ پر بحث

روس میں چار اشخاص کو گولی سے اڑا دیا گیا

جدید اسمبلی کے صدر کا انتخاب

نئی دہلی ۱۹ دسمبر جدید اسمبلی کے صدر کا انتخاب ۲۲ جنوری کی صبح کو ہوگا۔ اسی روز نصف بعد ہر کو وائسرائے اسمبلی میں تقریر کریں گے۔

عید کا موقع ہے۔ کٹ پیس کے نمونے

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مصفا خون کی تسریہ گولیاں

محبوب عاشق کے قدموں پر

مشہور بھاگلپوری دستار عمامہ ٹسری پگڑی

صبح کے ناشتہ کے ساتھ ہی طاقت بھر لو!

آپ سردیوں میں اپنے صبح کے ناشتہ کے ساتھ مندرجہ ذیل اکسیر تیار کردہ پنڈت ٹھاکردت شرما وید موجد امرت دھارا کی ایک گولی کھالیا کریں۔ تو یقیناً بہت ہی فائدہ اٹھادیں گے۔

اکسیر سستی سکروری ہر قسم کی دور کرکے پھرتی و چستی لاتی ہے۔ بوڑھے کو جوانی کا لطف دکھاتی ہے۔ جوانوں کے اندر نئی طاقت اور ہوشیاری بھر دیتی ہے۔ امراض مخصوصہ مردان کی یہ عام دوائی ہے۔ جریان سرعت وکثرت احتلام کو مفید پڑتی ہے۔ صبح کے ناشتہ کے وقت چاء یا دودھ کے ساتھ جس کے بھی آپ عادی ہیں۔ اسکو کھالیا کریں۔ اور پھر اس کے اثر کو آپ ملاحظہ فرمادیں۔ زیادہ ضرورت ہو تو ایک گولی تیسرے پہر یا رات کو بھی کھالیا کریں۔ قیمت ۶۴ گولی چار روپے (للعہ) ۳۲ گولی دو روپے (عہ) نمونہ ۸ گولی ۸

طلاء یہ بیرونی استعمال کیواسطے ہے جب نسوں اور پٹھوں میں نقص واقع ہوگیا ہو تو اس طلاء کی بیرونی طور پر مالش کرنی چاہیے قیمت فی شیشی پانچ روپے (صہ) نمونہ ایک روپیہ چار آنے (عہ)

مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مردان مفت منگوالیں!

خط وکتابت و تار: امرت دھارا ۱۲ لاہور۔ المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون، امرت دھارا روڈ، امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ہمارے ایجنٹ:۔ میسرز بہاری لال گھاسی رام کھاری باؤلی اسٹریٹ۔ دہلی

غازی عبدالقیوم خاں ڈیفنس کمیٹی

مدرسہ اسلامیہ عربیہ دارالعلوم میرٹھ کی اپیل

حکومت پنجاب کے خلاف ہائیکورٹ کا فیصلہ

لاہور ۱۹ دسمبر۔ ہائیکورٹ کے پورے بنچ نے آج شام کو حکومت پنجاب کے دو دونوں حکم برطرف کردیئے جو اس نے ویر جانند پریس سے دو ہزار روپیہ کی ضمانت اور پریس کی ضبطی کے سلسلے جاری کئے تھے۔

ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان معاہدہ تجارت

شاہ جاپان کی موجودگی میں جاپانی معاہدہ کی تنسیخ

آتشزدگی میں دو اشخاص جل کر خاک

دو مسلمان اور بہو گرفتار

پولیس اور ڈاکوؤں میں جنگ

دو پولیس سارجنٹ ہلاک

افریقہ کے نئے ایجنٹ جنرل

دہلی ۱۹ دسمبر ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ حکومت ہند نے آنریبل سید رضا علی کو کنور مہاراج سنگھ کی جگہ جنوبی افریقہ کا ایجنٹ مقرر کیا ہے رضا علی صاحب جنوری کے پہلے ہفتہ میں بمبئی سے جنوبی افریقہ روانہ ہوجائیں گے

حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب

کی

تقریر سیرت

حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہ بصیرت افروز و نصیحت آموز تقریر جو ممدوح نے اٹاوہ کے جلسہ سیرت میں ارشاد فرمائی تھی اور جس کو بعد میں مزید تفصیل و تشریح کے ساتھ مرتب و مدون کرکے الجمعیۃ میں جزواً جزواً شائع کیا گیا تھا، اب ناظرین الجمعیۃ کے مسلسل پیہم اصرار پر کتابی شکل میں ادارہ الجمعیۃ کی جانب سے شائع کی جارہی ہے اور اس کے ساتھ وہ آخری حصہ بھی شامل کردیا گیا ہے جو الجمعیۃ میں درج نہ کیا جاسکا تھا تمام کاپیاں پریس کو جاچکی ہیں طباعت شروع ہوگئی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ رمضان المبارک ہی میں کتاب چھپکر آجائے گی اور ہم شائقین سیرت کی خدمت میں حسب فرمائش ارسال کرسکیں گے۔

بے شمار خصوصیات

جن حضرات نے اس تقریر کا شائع شدہ حصہ شروع سے آخر تک ملاحظہ فرمایا ہے ان کو ضرور یہ اندازہ ہوگیا ہوگا کہ رموز و معارف شریعت کا علم حاصل کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کے متعلق ایک بے نظیر و بے عدیل مجموعہ معلومات سے بہرہ اندوز ہونے کیلئے اس کتاب کی قدر و منزلت کیا ہوسکتی ہے ...

مختصر فہرست مضامین

رعایتی اعلان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۶۹۳

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی۔ یوم جمعہ ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۵۳ھ ہجری۔ مطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۴۶

معاصرین کے افکار و آراء

محبوب کی پیاری گالی

چودھری افضل حق کونسل میں حکومت سے سوال کرتے ہیں کہ آیا حکومت نے مرزا محمود سے معافی مانگ لی ہے یا نہیں تو جواب ملتا ہے کہ:۔

"حکومت نے مرزا کی تقریر کی تفسیر اس طرح نہیں کی"۔

[illegible]

ملک میں دو عملی

ہمارا ملک بدقسمتی سے ایسا ملک ہے کہ اس میں راعی دو رعایا کا مزاج عرصہ سے مختلف ہو رہا ہے۔ [illegible]

امریکہ میں حضرت مسیح کا اضافہ

[illegible]

ایک شرانگیز خبر

[illegible]

رمضان المبارک اور سخاوت و ایثار

مالی قربانی کیلئے اسلام کی دعوت عام

زکوٰۃ و صدقات کی شرعی اہمیت

رمضان المبارک کا مہینہ روحانی اور مادی ترقیوں کیلئے مخصوص کیا گیا ہے۔ [illegible]

ایک روٹی کے نوالے کی وجہ سے تین آدمی جنت میں بھیج دئے جاتے ہیں۔ [illegible]

جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اچھے سمجھدار آدمیوں کو ان کا سردار بناتا ہے۔ اور سخاوت کرنے والوں کو مال عطا کرتا ہے۔

(ابو داؤد۔ بطولہ)

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مقابلہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کا بغور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہوگئی اور اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے۔ [illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر الجمعیۃ دہلی

Regd No. L.1793

The Jamiat

Vol. XX No. 45 DELHI MON[illegible] DECEMBER 1934. PRICE ONE ANNA

4612
Moulvi Mehdi Hassan Sb Mufti
P.O. Rander
Dt. Surat

نورانی

قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب فرمائیے قیمت مجلد پارچہ عہ

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اور اس سکھیریت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو آج ہی منگا دیکھئے جس کو پڑھکر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔

منیجر الجمعیۃ دہلی

دیہات کا ایک خاموش و مفید مدرسہ

مدرسہ اسلامیہ دہپہ کی طرف سے اپیل

موضع دہپہ ضلع میرٹھ تھانہ پلکھوہ میں عرصہ دس سال سے ایک مدرسہ بنام مدرسہ اسلامیہ قائم ہے جس کے مخلص کارکنوں کی مساعی سے اس نے دیہات و قریات میں وہ کام کیا جو شہروں کے بڑے بڑے مدرسے بھی انجام نہیں دے سکتے۔ [illegible]

ہندی کا ایک تبلیغی رسالہ

ڈاکٹر اسد اللہ خاں پلکھوہ ضلع میرٹھ

آج کل تبلیغ و اشاعت اسلام بڑی حد تک اسی اتفاق فی سبیل اللہ پر منحصر ہے اگر مسلمان اس جانب توجہ فرمائیں۔ [illegible]

پتہ: رسالہ اسلام کانپور

یتیم خانہ انجمن اسلامیہ دربھنگہ

[illegible]

نیاز مند حافظ محمد حسین ناظم مدرسہ اسلامیہ عربیہ اجراڑہ ضلع میرٹھ

مدرسہ اسلامیہ عربیہ اجراڑہ کی اطلاع

مدرسہ اسلامیہ عربیہ قصبہ اجراڑہ ضلع میرٹھ کی جانب سے ہر سال رمضان المبارک کے موقع پر مولانا شمس الحق صاحب وصول یابی چندہ کے لئے سورت و رانڈیر کے علاقہ میں جایا کرتے تھے۔ لیکن مولانا مرحوم کے انتقال کے بعد اس مدرسہ سے کوئی شخص تحصیل چندہ کے لئے اس علاقہ میں نہیں بھیجا گیا مگر رانڈیر و سورت اور دیگر مضافات کے مسلمانوں نے بذریعہ منی آرڈر مالی امداد فرما کر محبت اسلامی کا ثبوت دیا۔ اور اسلامی ارکان مدرسہ کو اپنی مخلصانہ طرز عمل سے اس پر آمادہ کر دیا کہ حسب دستور فراہمی چندہ کے لئے۔

مختار احمد وکیل، سکریٹری یتیم خانہ انجمن اسلامیہ ڈاکخانہ لہریا سرائے دربھنگہ (بہار)

ہمدردان جامعہ کی صوبجاتی تقسیم

نام صوبہ	تعداد ہمدردان	نام صوبہ	تعداد ہمدردان
۱۔ پنجاب	۴۲	۸۔ بنگال	۹۵
۲۔ سرحد	۸۵	۹۔ راجپوتانہ	۴
۳۔ حیدرآباد دکن	۳۵	۱۰۔ سی پی	۳
۴۔ بمبئی	۲۰۲	۱۱۔ مدراس	۱۵
۵۔ یوپی	۴۲۱	۱۲۔ برما	۹
۶۔ بہار	۳۲	۱۳۔ کشمیر	۳
۷۔ دہلی	۴۲۸	۱۴۔ بھوپال	۲۸
		میزان	۲۲۴۳

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نادر ہے جو حاشیہ آراستہ ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو عطر ہے نادر تفاسیر کا مثل ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مسند حاکم، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزار، مسند امام احمد، اسباب شان نزول از جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام قرآن و مسائل قصص، تاریخ حکایات ظاہری و باطنی اشارات غرضیکہ تفسیر کی جو مابہ الامتیاز خصوصیات ہو سکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصہ ہیں اول حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تمام پیغمبروں کی سوانحعمریاں اور ان کی تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دی تھیں اور آپ کے وہ تمام خطوط معہ ترجمہ درج ہیں جو آپ نے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام برائے دعوت اسلام روانہ ہوئے تھے بعد میں خلفاء راشدین کے کامل حالات ہیں حصہ دوم میں فضائل القرآن و اسرار حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ قادریہ اور چشتیہ کے بزرگوں کے مخفی اعمال قرآن و خواص جملہ سورتوں اور آیتوں اور پورے قرآن کے تعویذ ہیں اور تعبیر خواب اور ترکیب فالنامہ کے ساتھ درج ہیں پانچویں حصہ میں قرات کا بیان اور قاعدے سائز ۲۶×۲۰ صفحات ۱۰۰۰ رعایتی ہدیہ مجلد چرمی تین روپے (صہ) محصولڈاک علاوہ فیس منی آرڈر ۔

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت — خاص رعایت — خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

روہیلکھنڈ کے بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانحعمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں۔

جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

سید الطاف علی صاحب بی اے۔ (علیگ) بریلوی کی یہ معرکۃ الآرا تصنیف جس میں آنریبل سر سیتا رام صاحب پریسیڈنٹ یو۔پی۔ کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد صاحب ایم اے (مقیم لندن) نے مبلغ ایک ہزار روپیہ کے عطیہ سے قدردانی فرمائی ہے سرزمین روہیلکھنڈ میں بالخصوص اور ملک کے طول و عرض میں بالعموم نہایت قلیل عرصہ میں حیرت انگیز مقبولیت حاصل کی ہے۔

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھایئے

حجم چار سو صفحات تقطیع ۲۶×۲۲ کاغذ چکنا، چکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب نوادرات ٹون کی چھپی ہوئی) نایاب تصاویر ٹائیٹل عمدہ رنگین قیمت دو روپے چار آنے مجلد تین روپے۔

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خوشخبری

پہلا انعام دو صد روپیہ۔ باقی دس دس روپے کے دس انعام

تین صد روپیہ مفت انعام

نیچے چھ ناموں کے حرفوں کو الٹ پلٹ کر کے لکھا گیا ہے اور ہر نام میں سے ایک حرف چھوڑ دیا گیا ہے آپ ایک سفید کاغذ پر ان سب ناموں کو مکمل کر کے ۱۵ جنوری ۱۹۳۵ء سے پہلے ہمکو ارسال کر دیں پہلا انعام صحیح جواب والے کو دیا جائیگا۔ دوسرے انعام ایک غلطی والے کو دئے جائیں گے جو مبلغ دس دس روپے کے ہونگے۔ ہر داخلہ کے ہمراہ صرف چار آنے کے ٹکٹ دفتر

منیجر دی جرمن ٹریڈنگ کمپنی بٹالہ شہر (پنجاب)

آنے ضروری ہیں منیجر کا فیصلہ واحد ناطق ہوگا۔ اس معمہ کا صحیح حل ماہ جنوری کے آخری ایڈیشن اخبار ہذا میں چھاپا جائیگا۔

(۱) رن اب	ہندوستان کا مشہور شہر	دم گم ات اعم ن ھ ی	دنیا کا سب سے بڑا آدمی
(۲) اول س ن	ہندوستان کی مشہور ایکٹرس	(۵) س م ر د	ایک شہر
(۳) ن اا ل	پنجاب کا شہر	(۶) س ک ن ے ل	ایک قسم کا جوتا

حمائل شریف مترجم

مع

خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے گویا ایک ماہر کے ہاتھ سے نگینے میں جڑ دئے کی طرح روشن ہیں ہر ایک بوڑھا اور عورت بچہ باآسانی پڑھ سکتا ہے۔ [illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

افسانہ

بہار و خزاں

اختر اور خیر النساء کی مجلس
چین، ماچین اور توران کی باتیں
ایک تاریخی مسئلہ کا حل
(۴۱)

اختر:- گویا اتنی بڑی سلطنت ہ سو سال کے بعد فنا ہو گئی اور اپنی نشانی کے طور پر کبھی سرسبز ہوا ندلس پر ... کے قدم ہی نہ آ سکے تھے کیا وہاں اب اسلام آبادی ہے؟

خیر النساء:- بالکل نہیں۔ وہاں تو کسی غیر ملکی مسلمان کو بھی داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔

اختر:- اچھا تم نے چین کی تاریخ بھی پڑھی ہے؟

خیر النساء:- میں نے چین کی تاریخ تو نہیں پڑھی البتہ وہاں کے حالات زبانی سنے ہیں۔

اختر:- ملک کی تاریخ میں سے بھی تعلق ہے بہت ہی مخصوص ہے۔ یعنی چین پر ایک مدت کیلئے یہی مسلمانوں نے حکومت نہیں کی اور نہ کبھی مسلمانوں نے اس سرزمین پر فوج کشی کی لیکن تعجب معلوم ہے کہ آج بھی وہاں کروڑوں مسلمان موجود ہیں؟

خیر النساء:- جی ہاں ایسا ہی سنا ہے۔

خیر النساء:- اور یہی وجہ بھی ہے کہ غیر مسلم حضرات ... ہندو صاحبان بڑے متمول اور سرمایہ دار ہیں گویا یہ ہے کہ ان کے پاس تجارت ہے۔

اختر:- دنیا میں اصل چیز تو تجارت ہے۔ جس قوم کا تجارت پر قبضہ ہے اس کو حکومت کی بھی ضرورت نہیں ہے بلکہ حکومتیں خود تاجر پیشہ قوموں سے خائف رہتی ہیں اور ان کی مرضی کے مطابق قانون بناتی رہتی ہیں۔

خیر النساء:- کیا تجارت کو حکومت پر بھی فوقیت حاصل ہے؟ یہ بات تو مجھے ہیں نہیں آتی کہ تجارت حکومت سے بھی اعلیٰ اور برتر چیز ہے۔

...

ترکی میں نسوانیت
غیر مختتم عمل و ایثار کا زندہ نمونہ خالدہ ادیب خانم

سچ پوچھئے تو نسوانیت اپنے وسیع معنوں میں ایک بے کیف اصطلاح اور حیات انسانی کا ایک صبر آزما فلسفہ ہے اور حقیقتاً یہ عورتوں کے محاسن کے بجائے مردوں کے معائب اور ان کے تاریخی گناہوں کا نتیجہ ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی سچ ہے کہ جب خالدہ ادیب خانم کی سی شخصیت کے حصہ میں اس نسوانیت کی ترجمانی آئے تو اس کی شان کچھ اور ہی ہو جاتی ہے اس لئے کہ ان کی زندگی غیر مختتم ولا انتہائی عمل و ایثار کا زندہ نمونہ رہی ہے۔ اور وہ جن خیالات ... عالیہ سے اعتصام کرتی ہیں ان کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں ہیں کہ خود نمائی سے کوسوں دور رہ کر ... زندگی کو اپنا شعار خصوصی بنایا جائے۔ مسرت کا مقام ہے کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کی دعوت پر وہ دہلی تشریف لا رہی ہیں اور یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ جامعہ کے توسیعی سالانہ خطبات کے ضمن میں وہ جو تقریر فرمائیں گی، وہ نہایت سبق آموز اور روح پرور ہوگی۔ ہمیں توقع ہے کہ ان کی تقریریں ان تمام لوگوں کی توجہات جلب کریں گی جو ایک لطیفہ ... گزارتے اور نتیجہ خیز اور مفید اصولوں کو اپنا دستور عمل بنانے کے آرزو مند ہیں۔

مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ کی سماعت
(بسلسلہ صفحہ ...)

الفاظ حکیمانہ تھے۔

...

انتقادات

تاریخ الفقہ

...

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

خاک اندلس کی ایک عبرت آموز داستان
بلنسیہ کا محاصرہ اور عیسائیوں کی ننگ انسانیت حرکات
عربوں کا وہ جذبہ جو تاریخ میں یادگار رہے گا

تاریخ اسلام کا مفید اور طویل سلسلہ الجمعیۃ میں مدتوں سے جاری ہے۔ افسوس ہے کہ بعض مجبوریوں کے باعث ۹ اکتوبر کے بعد سے یہ سلسلہ منقطع ہو گیا اور بعض اہم اور ضروری مضامین کے سبب سے اس کا التوا کرنا پڑا۔ چونکہ یہ سلسلہ نہایت اہم اور مسلمانوں کیلئے عبرت آموز ہے اسلئے اس کو ترک نہیں کیا جا سکتا۔ اسپین کی تاریخ میں سے اب تک جو کچھ لکھا جا چکا ہے وہ اس کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے جو آئندہ الجمعیۃ کے صفحات پر آنے والا ہے اور جس میں مسلمانوں کے سیاسی ہبوط و صعود کی ایک پوری داستان پوشیدہ ہے۔ ہم ناظرین کرام سے استدعا کریں گے کہ وہ ۹ اکتوبر کا پرچہ سامنے رکھ لیں تاکہ تاریخی واقعات کا سلسلہ منقطع نہ ہونے پائے۔ ۹ اکتوبر کے الجمعیۃ میں لکھا جا چکا ہے کہ اسپین میں طوائف الملوکی ...

انتقام لینے کے لئے بلنسیہ ... تھے، تمام مسلمانوں نے اس عام قتل و غارتگری کا سبب بادشاہ سرقسطہ احمد المقتدر باللہ ہود کو ٹھہرایا کیونکہ اطلاع کے باوجود اس نے مسلمانوں کو بچانے کی کوئی کوشش نہیں کی تھی۔ ... کو الزام دیا جانے لگا تو اس نے ... ندامت عیسائیوں سے انتقام لینے پر مستعدی ظاہر کی۔ اس موقعہ پر اس کی فوج کے ہر سپاہی نے سرکفن سے باندھا اور نیت عرب جوش میں ... ہی حملہ میں اس کو فتح کر لیا۔

شجاعت کی ایک نظیر

عربوں کی شجاعت و بہادری پہلی دیکھنی چاہئے کہ باوجود یکہ عیسائیوں نے قتل عام کے وقت مرد و عورت اور بڑے اور چھوٹے میں کوئی فرق و امتیاز باقی نہیں رکھا تھا اور جو نہایت ... جنگ ... بچوں کو ...

...

مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمہ کی سماعت

عدالت میں شاہ صاحب کا بیان
"اگر میں کانفرنس میں شریک ہوتا تو بخاری کو قتل کر دیتا"
شاہ صاحب پر فرد جرم لگا دی گئی
رسالدار رنجور سنگھ کا بیان

رسالدار سردار رنجور سنگھ ولد سردار سنت سنگھ نے بیان کیا کہ میں ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو احرار کانفرنس قادیان میں موجود تھا۔ میں نے سید عطاء اللہ شاہ صاحب کی صدارتی تقریر سنی۔ انہوں نے کی تقریر احمدیوں کے خلاف تھی۔ میں چند الفاظ بتانے کے قابل ہوں۔ جو ملزم نے کہے تھے۔ یعنی خلیفہ قادیانی نبی کا لڑکا ہے اور میں نبی کا نواسہ ہوں۔ مرزا قادیان میرے ساتھ علمی مباحثہ کر لے ... مقابلہ کر لے ...

جس وقت ملزم نے تقریر کی اس وقت ۸-۹ ہزار آدمی جلسہ میں تھے۔ ...

ہوسٹل لاہور نے بیان کیا کہ میں احمدی ہوں۔ مرزا محمود احمد ہمارا خلیفہ ہے۔ اس سلسلہ کا بانی مرزا غلام احمد موجودہ خلیفہ کا باپ تھا۔ میرے اپنے اندازہ میں تمام صوبہ بھر میں ۴-۵ لاکھ کے درمیان احمدیوں کی تعداد ہوگی۔ خدا کے بعد ہم خلیفہ کا رتبہ تمام سے افضل اور عزیز خیال کرتے ہیں۔ اگر کوئی خلیفہ کی رسوائی اور بے عزتی کرے تو وہ ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے۔ ... نے صداقت تقریر ملزم کی پڑھی۔ مجھے نہایت جوش آیا اور خون کھولنے لگا۔ میں اگر وہاں ہوتا تو بخاری کو وہیں قتل کر دیتا۔ گورنمنٹ جو چاہتی میرے ساتھ سلوک کرتی۔

حضرت شاہ صاحب کا بیان

سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری ولد حافظ ضیاء الدین بخاری ذات سید پیشہ تبلیغ اسلام سکونت امرتسر نے بیان کیا کہ میں نے احرار کانفرنس قادیان منعقدہ ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۳۴ء کی صدارت کی تھی اور تقریر کی تھی۔

سوال عدالت:- کیا آپ نے اپنی تقریر میں یہ الفاظ استعمال کئے کہ فرعون کی تخت اُلٹا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ یہ تخت رہتے کا نہیں؟

جواب:- یہ میری تقریر ہے کہ وہ بگلا سے ہوئے فقرات ہیں جنہیں نے ...

...

انگریزی زبان میں ۴ لاکھ الفاظ ہیں
بیس ہزار الفاظ سے زیادہ استعمال نہیں ہوتے

...

کتب خانہ رحیمیہ کا خاص رعایتی اعلان

قل یا أیہا الکافرون ...

وقل إني أنا النذير المبين

موضح القرآن

خوشخط حمائل شریف

وازلفت الجنة ... علمت نفس ما احضرت فلا اقسم

سرمہ نور افزا

سچا ہمدم و رہبر بے دام

معجون مقوی معدہ

قرص جدید

امریکہ فرانس وغیرہ ممالک یورپ کے ڈاکٹر

... MARKET BANGALORE

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۲۰ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۳ ہجری

"اتحاد کا اعلان جنگ"

جمعیۃ علما، مسلم کانفرنس، اور امارت شرعیہ

(۲)

اتحاد نے اپنی جماعت کی افتراق انگیزیوں کا الزام جمعیۃ علمائے ہند کے سر تھوپنے کے بعد اپنی عنایات کی توجہ امارت شرعیہ کی طرف مبذول کی ہے جو اس کا اصل موضوع بحث ہے اور جس کے خلاف اس نے نہایت زور شور کے ساتھ اعلان جنگ کیا ہے۔ اس تحریک کے جواب میں جو دفتر اتحاد میں حضرت علامہ سید سلیمان ...

کہ یہ حضرات مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ میں شریک ہیں، نہ صرف شریک ہیں بلکہ اپنی شرکت سے مسلمانوں کی مذہبی و سیاسی زندگی کو تباہ و برباد کر رہے ہیں۔ ایسی حالت میں اتحاد کا یہ بیان کس درجہ جرأت و دلیری پر مبنی ہے اور صرف اسی بیان سے جس کا کذب و مغالطہ تمام دنیا پر روشن ہے اس کے دوسرے بیانات کی وقعت کیا ...

شذرات

ایک نئی منطق

مسلم کانفرنس نے اپنے اجلاس منعقدہ علی گڑھ میں ایک عجیب و غریب قرارداد "کافی غور و بحث کے بعد" منظور کی ہے جسے کانفرنسی حضرات کی سیاست، دیانت اور منطق کا نادر شاہکار سمجھنا چاہیئے۔ اس قرارداد میں رائے عامہ کی صحیح ترجمانی اور حکومت کے منشاء و مقصد کی تائید کو اس بھدے طریقہ پر ایک جگہ جمع کیا گیا ہے کہ اجتماع ضدین کی اس سے بدتر مثال پیش کرنا ناممکن تھا۔ مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق سب کو معلوم ہے کہ تمام ہندوستانی بلا امتیاز مذہب و ملت اس کو قبول کرنے سے انکار کر چکے ہیں اور اب وہ ایک مسترد شدہ دستاویز سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ اس بارہ میں ہندوستان کی رائے عامہ ہر اعتبار سے متفق اور مؤثر ہے۔ کانفرنس والوں کو بھی رپورٹ کی اس نوعیت کا اعتراف ہے لیکن اس کے باوجود وہ ملک کو یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ اسا سترد نہ کیا جائے بلکہ تشکر کے ساتھ قبول کر لیا جائے۔ قرارداد میں اس رپورٹ کے متعلق بتایا گیا ہے کہ

"رپورٹ میں جو دستوری ترقی تجویز کی گئی ہے وہ بحیثیت مجموعی مایوس کن ہے اور جمہور ہند کی خواہشات سے بہت ہی کم ہے اور بعض اعتبارات سے قرطاس ابیض کے مقابلہ میں بھی ترقی معکوس کی طرف لے جانے والی ہے، اور جوائنٹ کمیٹی نے ہماری ملت کے اس کم سے کم مطالبہ کو بھی پورا ...

ایک کروڑ دستخطوں کی تجویز

پنڈت مالویہ نے کانگریس کے مقابلہ میں جو نیشنلسٹ پارٹی قائم کی تھی اور جسے گذشتہ انتخابات میں شکست فاش ہوئی اسی پارٹی کی ایک کانفرنس آج کل بنارس میں پنڈت جی کے دولت خانہ پر منعقد ہو رہی ہے اور ہندوستان کے "نیشلسٹ" جو بالطور بر عکس نہنگ نام زنگی کا فور کے مصداق ہیں اس کانفرنس میں شرکت کی غرض سے جمع ہو رہے ہیں۔ ان ہی حضرات میں سے کوئی صاحب مسٹر ... سنیہار بھی ہیں جو پنجاب کی نیشنلسٹ پارٹی کے جنرل سکریٹری بنائے جاتے ہیں یہ حضرت اس کانفرنس کے سامنے ایک نہایت کامیاب تجویز رکھنے والے ہیں ان کا خیال یہ ہے کہ تمام ملک سے کمیونل ایوارڈ کے خلاف ایک کروڑ دستخط حاصل کئے جائیں اور انہیں گورنمنٹ کے پاس بھیجا جائے۔ اس تجویز میں انہیں دو فائدے نظر آتے ہیں، پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ حکومت پر اس کا اثر ہوگا اور وہ کمیونل ایوارڈ کے متعلق جو فیصلہ کر چکی ہے اسے بدل دے گی یعنی بغیر مختلف ملتوں کی باہمی رضامندی کے بھی کمیونل ایوارڈ ہندوؤں کی خواہش کے مطابق بدل جائے گا اور دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ کانگریس نے جو روش کمیونل ایوارڈ کے متعلق اختیار کی ہے اس میں بھی ایک کروڑ دستخط دیکھ کر تبدیلی ہو جائے گی۔ اس مقصد کے لئے خود سنیہار جی صاحب نے اپنے صوبہ سے دس لاکھ دستخطوں کو بطور قسط پیش ...

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

استفتاء

دار الحکومت

خالدہ ادیب خانم کے خطبات

ترکی کی مشہور مصنفہ خالدہ ادیب خانم جامعہ ملیہ اسلامیہ کے توسیع شدہ سالانہ خطبات کے سلسلہ میں جو تقریریں فرمائیں گی، اگرچہ ان کا موضوع "ترکی میں مغرب و مشرق کی آویزش" ہوگا۔ پھر بھی اس ضمن میں وہ تمام مباحث آجائیں گے جو عالمگیر اہمیت رکھتے ہیں۔ یہی مباحث آج تمام ہندوستانیوں کی توجہات کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔ اس لئے کہ ہم آج کشمکش حیات کے ایک عجیب دور سے گزر رہے ہیں اور ذاتی اور اجتماعی زندگی میں ہمیں عظیم الشان فیصلے کرنے ہیں ...

... منہاج مقرر کرتا ہے جوان کی آزادی و آزاد خیالی کا ضامن تو ہو مگر انہیں انتہا پسندانہ وطنیت اور ذہنی بے تعلقی کی لعنت میں نہ مبتلا کر دے۔ خالدہ ادیب خانم محض خوابوں کی دنیا میں رہنے کی خوگر نہیں ہیں۔ وہ عمل و فکر کی وسعتیں اور حدود جانتی ہیں۔ ترکی کے گزشتہ دور ابتلا نے ان کی شخصیت کو اور جلا دی اور اب وہ عمل دستی کا ایک پیکر مجسم ہیں اور ان کے افکار و آراء ہمارے سپاس گذارانہ غور و فکر کے مستحق ہیں۔

ہندو مسلمانوں سے ضمانت طلب کر لی گئی

دہلی ۲۲ دسمبر۔ مسٹر ایس۔ ایم رشید مجسٹریٹ درجہ اول نے گلی جن مجذار پہاڑی دھیرج پر ایک زمین کے متعلق جھگڑے کے سلسلہ میں تین ہندوؤں مسمیان لالہ جیالال پنڈت جے دیو، چودھری منوہر لال اور تین مسلمانوں مسمیان لال خاں، حسین خاں، اور چاند خاں سے زیر دفعہ ۱۰۷ پندرہ پندرہ سو روپیہ کی ضمانت طلب کر لی ہے۔

مدرسہ سعیدیہ عربیہ دہلی کے نمائندے

مدرسہ سعیدیہ عربیہ دہلی جو عرصہ دراز سے علوم دینیہ حدیث و قرآن کی خدمت میں مصروف ہے جہاں اکناف عالم کے طلبا علم دین حاصل کرتے ہیں۔ اس کی مالی حالت اس درجہ پریشان کن تھی کہ مجبوراً منتظمین و ہمدردان مدرسہ کو اکناف ملک میں مدرسہ کے نمائندے روانہ کرنے پڑے تاکہ وہ مسلمانان ہند کی توجہ مدرسہ کی طرف منعطف کرائیں۔ چنانچہ اس خدمت پر مولانا قاضی احمد حسین صاحب و مولانا عبد الرب صاحب و مولوی محمد یوسف صاحب کو مامور کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ مولانا صاحبان جہاں جہاں تشریف لے جائیں گے وہاں کے مسلمان ان کا خیر مقدم کریں گے اور سعید طبع حاصل کر کے مدرسہ کی حتی الامکان امداد فرمائیں گے اور ان کو بامراد واپس کر کے ان تنصروا اللہ ینصرکم کے مصداق بنیں گے۔ فقط

(ابو سعید محمد شریف الدین ناظم مدرسہ سعیدیہ عربیہ دہلی)

پشتو کی قابل اعتراض کتاب ضبط

کوئٹہ ۱۸ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے "سرو جینا" نامی ایک کتاب پکڑی ہے جو پشتو زبان میں ضلع کوئٹہ میں تقسیم کی جا رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کتاب میں باغیانہ مواد موجود ہے۔ پولیس نے اس سلسلہ میں دو مقامی قبائلی آدمیوں کو روک لیا ہے۔

پولیس اور ڈاکوؤں میں جنگ

ایک مفرار ہلاک

ہندوستان کے مزدور بھی ناراض ہیں

ایک جاں مجروح ہلاک ہو گیا

اسمبلی کے اجلاس میں خان عبد الغفار خاں کی سزایابی پر احتجاج

حکومت پر پہلی کامیابی حاصل کرنیکی کوشش

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس دہلی میں

بمبئی ۲۵ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۵ جنوری کے لئے دہلی میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کا ایک جلسہ طلب کیا جائیگا جس میں اسمبلی کے اندر کانگریس پارلیمنٹری پروگرام کے مسئلہ پر غور ہوگا جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا تھا۔ اسمبلی کے کانگریسی ممبروں کی میٹنگ ۱۰ جنوری کو ہوگی۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کی رائے تھی کہ یہ میٹنگ ۱۶ جنوری کو منعقد کی جائے لیکن چونکہ اس تاریخ کو ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ رکھ دی گئی ہے۔ لہذا پارلیمنٹری میٹنگ ۱۰ جنوری ہی کو ہوگی۔

سردار ولبھ بھائی پٹیل کل رات کو گجرات کے لئے روانہ ہو گئے جہاں آپ دیہاتی صنعتی ایسوسی ایشن کے پروپیگنڈا کرنے کے لئے تین ہفتہ تک دورہ کریں گے۔ گاندھی جی، سردار پٹیل اور راج گوپال آچاریہ نے اپنا جنوری کا پروگرام طے کر لیا ہے۔ یہ سب اصحاب کئی ہفتہ تک دہلی میں ٹھہریں گے جب کہ ۲۱ جنوری سے نئی اسمبلی کا آغاز ہو جائے گا۔

... پنجوں کی جانب سے ایک ریزولیوشن پیش کیا جائے گا کیونکہ خان عبد الغفار خاں نے عدالت میں یہ بیان دیا ہے کہ ان کا منشاء بغاوت پھیلانے اور حکومت کے خلاف بد دلی پیدا کرنے کا نہیں تھا۔ اس لئے ان کو سزا دینا ناواجب ہے۔ کانگریس کو امید ہے کہ تمام مسلم ممبر اس کے ساتھ ووٹ دیں گے اور اس طرح پر حکومت کے خلاف پہلی کامیابی حاصل کی جائے گی۔

اس کے علاوہ پنڈت جواہر لال نہرو کی رہائی اور بوس برادران اور خان برادران کے خلاف پابندیاں ہٹانے کے ریزولیوشن بھی پیش کئے جائیں گے۔ ابھی کانگریس پارلیمنٹری بورڈ نے اس بارہ میں کوئی آخری فیصلہ نہیں کیا ہے کہ آیا وہ دہلی اور شملہ میں اپنے خاص دفاتر کھولیگا۔

اسمبلی کی صدارت اور مسٹر آصف علی

مسٹر جناح سے سمجھوتہ کی امید

دہلی ۲۰ دسمبر۔ یہاں کے کانگریسی حلقوں میں یہ سوال دلچسپی کا موجب بنا ہوا ہے کہ کیا کانگریس اسمبلی کی صدارت کے لئے اپنا امیدوار کھڑا کرے گی یا نہیں۔ کانگریس کا فیصلہ بہت حد تک مسٹر جناح کے رویہ پر موقوف ہے ...

انگلستان کا سوتی کپڑا ہندوستان میں

اسمبلی میں نیا بل۔ تحفظات کا پہلا شکار

دہلی ۲۰ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان تجارتی معاہدہ کے متعلق گورنمنٹ ہند اور وزیر ہند میں آخری نامہ و پیام ہو رہا ہے ...

اسمبلی کے غیر سرکاری نامزدہ ممبران

فہرست تیار ہو گئی

وائسرائے کے نام ملک معظم کا پیغام

ڈچ ہوائی جہاز کی تباہی

مسافر گاڑیوں کا تصادم

۷ اشخاص ہلاک

مغربی ہند کی ریاستیں اور فیڈریشن

شرکت کا فیصلہ کر لیا گیا

احمد آباد ۱۹ دسمبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مغربی ہند کی ریاستوں کے والیان کا ایک مشترکہ مشاورتی جلسہ منعقد ہوا جس نے آل انڈیا فیڈریشن میں شامل ہونے کا فیصلہ کر دیا۔

مغربی ریاستوں کے دیوانوں کی ایک کانفرنس راجکوٹ میں منعقد ہوئی جس میں جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پر پوری طرح غور و خوض کیا گیا ...

مسلح پولیس اور ڈاکوؤں میں مسلح جنگ

تین ڈاکو ہلاک ہو گئے

لاہور ۲۵ دسمبر۔ ملکا ضلع فیروز پور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ وہاں ڈاکوؤں کی سرکوبی کی پوری کوشش کی جا رہی ہے ...

جدید اصلاحات کو نامنظور نہ کیا جائے

مسلم کانفرنس کے اجلاس کی عجیب تجویز

لاہور ۲۳ دسمبر۔ آل انڈیا مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کی ایک میٹنگ کل علیگڈھ میں زیر صدارت نواب چھتاری منعقد ہوئی جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے:-

(۱) غور و خوض کرنے کے بعد آل انڈیا مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی اس رائے کا اظہار کرتی ہے کہ مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی میں جو آئینی ترقی تجویز کی گئی ہے وہ قطعی طور پر مایوس کن ہے اور اس سے ہندوستان کے لوگوں کی توقعات پوری نہیں ہوتیں اور اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ اہل ہند کی بد اعتمادی کی سپرٹ میں تیار کی گئی ہے اور بعض صورتوں میں ترقی معکوس ہے اور یہاں تک کہ وائٹ پیپر سے بھی گئی گذری ہے۔

(۲) کمیٹی کو یہ معلوم کر کے افسوس ہوا کہ ہندوستانیوں کے میمورنڈم کی روشنی میں آئین میں جو ترقی تجویز کی گئی تھی مشترکہ پارلیمنٹری رپورٹ میں اس کی جانب مناسب توجہ مبذول نہیں کی گئی۔ ...

کمیونل ایوارڈ کی مخالفت کا طوفان

ایک کروڑ دستخط حاصل کرنے کی تجویز

مدرسہ فیض عام سیوہارہ کی اپیل

حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب کا اعلان

گورنر پر قاتلانہ حملہ

روسی لیڈر کو جلاوطن کیا جائیگا

پتنگ بازی کے خلاف حکومت یوپی کا اقدام

پابندیوں کی خلاف ورزی پر جرمانہ

لکھنؤ ۲۴ دسمبر۔ اودھ کے شوقینوں کی پرانی یادگار یعنی پتنگ بازی پر حکومت صوبہ متحدہ نے چند پابندیاں ایسی عائد کر دی ہیں جن سے خیال ہے کہ شاید اب پتنگ بازی معدوم ہو جائے۔ گورنمنٹ کے ان قوانین بنانے کے بعد یو۔پی کی بڑی میونسپلٹیوں سے کہا ہے کہ ان کا اپنے شہر میں جلد نفاذ کرائیں اور غالباً لکھنؤ میں سب سے پہلے اس پر عملدرآمد شروع ہوگا بہرحال وہ قوانین حسب ذیل ہیں:۔

پتنگوں میں تار یا شیشہ دار ڈور کبھی نہیں استعمال کی جا سکتی۔ بجلی کی تاروں کے پاس پبلک پارک یا سڑک پر ہر قسم کی پتنگ اڑانا ممنوع ہے بجلی کی تاروں کے پاس لنگر لڑانا یا لنگر سے پتنگ لوٹنا یا فٹ بال کھیلنا جس سے یہ خطرہ ہو کہ تار میں لگے گا ممنوع قرار دیا جاتا ہے۔ کسی شخص کو بجلی کے کھمبے پر چڑھنے کی اجازت نہیں ہے جو شخص ان قوانین کی خلاف ورزی کرے گا۔ اس کو ۵۰ روپیہ جرمانہ تک سزا دی جائے گی۔

آرچ بشپ نے تردید کر دی

لارڈ لائڈ کو کوئی خط نہیں لکھا

نئی دہلی ۲۶ دسمبر لارڈ لائڈ نے پارلیمنٹ میں کہا تھا کہ ان کے پاس کیتھولک آرچ بشپ آف شملہ کے پاس سے ایک خط موصول ہوا ہے جس میں انہوں نے ہندوستان کے ۱½ لاکھ دیسی عیسائیوں کے مستقبل کے متعلق خوف ظاہر کیا ہے۔ آرچ آف شملہ نے آج ایک طویل بیان شائع کیا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ میں نے لارڈ لائڈ کو اس قسم کا کوئی خط نہیں بھیجا بلکہ اسمبلی میں جو تقریریں ہندوستانی عیسائیوں کے مسئلہ پر ہوئی تھیں ان کی نقول پانچ آدمیوں کو بھیجی تھیں جن میں لارڈ لائڈ شامل نہیں ہیں۔

ڈیوک آف کینٹ ہندوستان آئینگے

لندن ۲۶ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈیوک آف کینٹ اپنی نئی دلہن شہزادی میرینہ ڈچز آف کینٹ کے ساتھ آغاز ۱۹۳۵ء میں ہندوستان تشریف لائیں گے اور ملک معظم کی سلور جوبلی میں حصہ لیں گے۔

ملک معظم نے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ جوبلی کے سلسلے میں اخراجات کم از کم رکھے جائیں لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ ہندوستان میں رفیع الشان طور پر جوبلی منائی جائے گی۔

عدالت میں چھری چل گئی

بمبئی ۲۶ دسمبر۔ مازگاؤں پولیس کورٹ میں آج صبح ایک آدمی کے چاقو گھونپ دئے جانے سے سنسنی پھیل گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انبالی ٹھیکہ پر چل والے نے دو اشخاص کے خلاف یہ استغاثہ دائر کیا تھا کہ وہ اسے عام طور پر ستاتے رہتے ہیں اور جبراً روپیہ وصول کرنا چاہتے ہیں جب مقدمہ عدالت میں پیش ہو کر کسی دوسری تاریخ پر ملتوی ہوا اور مستغیث عدالت سے باہر آنے لگا تو اچانک ایک ملزم نے اس کی پیٹھ میں چاقو گھونپ دیا وہ فوراً بے ہوش ہو کر نیچے گر پڑا۔ مضروب پر بہت ہی خلفت جمع ہو گئی اور ایک ملزم کو گرفتار کر لیا گیا مجروح کو ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

اسلام اور مرزائیت کے درمیان کھلی جنگ

علماء اور مشائخ کیوں خاموش ہیں؟

سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمہ کے نتائج

ذیل کی چٹھی حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب صدر شعبہ تبلیغ مجلس احرار ہند نے اپنے ایک دوست کو تحریر فرمائی تھی جو بغرض اشاعت اخبارات کو ارسال کی گئی ہے:۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمہ کے حالات آپ نے اخبارات سے پڑھ لئے ہوں گے مجھے حیرت ہے کہ آپ کی طرف سے کوئی احتجاجی بیان شائع نہیں ہوا ...

... شاہ پر مقدمہ چلنے کے سلسلہ میں مجھے یقین ہو گیا ہے کہ علمائے کرام اور مشائخ عظام اسی وقت تک حق کہنے کی جرأت کر سکتے ہیں جب تک حضرت شیخ الاسلام قطب وقت انگریز مدظلہ العالی خاموش ہوں، اور جب وہ درمیان میں آ جائیں تمام حق گو زبانیں گنگ اور قلم ٹوٹ کر رہ جاتا ہے۔

شاہ صاحب کے مقدمہ میں کیا ہے۔ صرف یہ کہ مرزا غلام احمد اور اس کے بیٹے کی توہین کا الزام لگایا گیا ہے۔ آپ یقین رکھیں۔ کہ اگر شاہ صاحب کو اس مقدمہ میں سزا ہو گئی۔ تو پھر کسی کی ہمت نہیں کہ مرزا یا اس کے بیٹے کے خلاف ایک لفظ بھی کہہ سکے بالکہ سکے رہتی کتابیں اس وقت تک مرزائیت کے خلاف لکھی گئی ہیں۔ حکومت ان کو ضبط کرے گی اور لکھنے والوں پر مقدمے چلائے جائیں گے۔ مرزا محمود نے ۱۸ دسمبر کے الفضل میں اپنا ایک بیان شائع کیا ہے جس سے یہ بات بالکل کھل گئی ہے کہ حکومت مرزا محمود اور اس کی جماعت کی ہر معاملہ میں علانیہ امداد کرے گی۔ مگر رمضان شریف کی برکات حاصل کرنے والے حضرات نے اس بیان کو پڑھا تک نہ ہوگا۔ چہ جائے کہ وہ اس کے خلاف کوئی احتجاجی کارروائی کرے۔ اس وقت کی غفلت دائمی مصائب کا باعث ہوگی مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ دین کے دعیوں کو مرزائیوں کے ہاتھ سے سزا دلانا چاہتے ہیں۔ جیسے ابن العلقمی کے ہاتھ سے بغداد کے علماء، مشائخ اور صلحا کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا تھا اسی طرح ظفر اللہ کے ہاتھ سے ہندوستان کے بے خبر اور غافل مسلمانوں کو سزا دلائی جائے گی۔

... تحریک تھی اس وقت بھی عذر تراشے گئے اب قدرت نے علماء اور مشائخ کی آخری آزمائش کی ہے۔ کہ آیا وہ جس جماعت کو پچاس برس سے کافر اور مرتد کہتے چلے آئے ہیں۔ ان کے اس کہنے میں سچائی ہے بھی یا نہیں۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اس فرضی تقدس کا قدرت، مرتدین کے ہاتھ سے خاتمہ کرانا چاہتی ہے۔

سید عطاء اللہ شاہ صاحب کا مقدمہ۔ عطاء اللہ شاہ اور حکومت کا مقدمہ نہیں بلکہ وہ اسلام اور مرزائیت کے درمیان ایک فیصلہ کن جنگ ہے مجھے یہ دیکھ کر بے حد حیرت ہو رہی ہے کہ وہ مسلمان جن کو کانگریسی اور ہندو نواز کہا جاتا تھا۔ وہ مرزائیت کے خلاف اپنے دل میں بے پناہ جذبہ رکھتے ہیں۔ اور عملی طور سے اس فتنہ کے مٹانے کے درپے ہیں۔ لیکن خالص مذہبی ادارے خاموش۔

سنئے۔ شاہ صاحب کے مقدمہ پر ہزارہا روپیہ خرچ ہوگا۔ اور شعبہ تبلیغ کو زندہ رکھنے کے لئے ہر شخص کی امداد کی ضرورت ہے۔ مگر یہ کام کب ہو سکتے ہیں۔ جب تمام لوگ متفق ہو کر اس کام کو کریں۔ یہ کام چند ایک آدمیوں کے بس کا نہیں۔

یہ میرے دکھے ہوئے دل کے جذبات نہیں بلکہ واقعات ہیں۔ جو آپ کے سامنے رکھ دئے گئے ہیں۔ والسلام

حبیب الرحمن لودھیانوی

صدر مجلس احرار اسلام ہند لاہور

سرحد میں "امن و امان" کا دور دورہ

سرکاری افسروں کو وسیع اختیارات

پشاور ۲۴ دسمبر۔ حکومت سرحد کے گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے جو منظر ہے کہ گورنر با اجلاس کونسل نے قانون امن عامہ کی دفعہ ۲-۵-۱۶-۱۷-۱۸-۲۲-۲۳-۲۴- اور پانچویں باب کے نفاذ کی مدت میں ۲۹ ماہ حال سے ایک سال کا مزید اضافہ کر دیا ہے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پشاور کو قانون مذکور کے ماتحت لوکل گورنمنٹ کے اختیارات دینا منظور کیا ہے۔

گورنر با اجلاس کونسل نے مزید ہدایت کی ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں، سب ڈویژنل ...

... کو جیل کے اندر حراست میں رکھ سکیں۔

ڈاکٹر ستیہ پال کی سزا کے خلاف اپیل

لاہور ۲۶ دسمبر۔ کل لاہور ہائیکورٹ میں ڈاکٹر ستیہ پال کی سزایابی کے خلاف اپیل کی سماعت اغلباً بڑے دن کی چھٹیوں کے بعد ہوگی۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف دہلی میں تقریر کرنے کے سلسلہ میں ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

مجسٹریٹ پر پتھر

پٹنہ ۲۶ دسمبر کل ایک ملزم جس سے نیک چلنی کی ضمانت لی گئی تھی۔ فوراً فوجداری عدالت کے فرسٹ کلاس مجسٹریٹ ایس اے اشرف کی طرف دوڑا اور ان پر پتھر دے مارا جس سے مجسٹریٹ موصوف کے سر پر چوٹ لگی مجسٹریٹ کو فوراً ہی ہسپتال لے جایا گیا۔ جہاں زخموں کی مرہم پٹی کی گئی۔

روس میں سزائے موت کی بھرمار

ماسکو ۲۴ دسمبر۔ شہر ادالو میں ۵ افراد کو سزائے موت اور ۲۵ کو مختلف میعادوں کی قید کی سزا دی گئی ہے۔ ان کے خلاف الزام یہ ہے کہ انہوں نے بہت سی جنس جس میں ۱۹ ٹن روٹیاں بھی شامل ہیں چرائی تھی جنس کی قیمت کا اندازہ ۲۰۰۰ پونڈ لگایا گیا ہے۔

ڈھائی کروڑ روپیہ کا سونا پھر باہر

بمبئی ۲۲ دسمبر۔ ہفتہ مختتمہ ۲۲ دسمبر میں بمبئی سے ۲۶۴۹۹۸۵۸۱ روپیہ کا سونا یورپ اور امریکہ بھیجا گیا۔ جب سے برطانیہ نے طلائی معیار ترک کیا ہے تب سے اب تک کل ۲۱۲۰۰۵۹۰۱۸۸ روپیہ کا سونا ہندوستان سے باہر جا چکا ہے۔

مشہور دستار — عمامہ ٹسری — بھاگل پوری پگڑی

ہر قسم کے بھاگلپوری ٹسری وسلک اتھان وعمامے سبز و رنگین سادے کی ضرورت ہو تو پتہ ذیل سے طلب فرما دیں۔

(مولوی) سلامت اللہ انصاری ٹسر سلک مرچنٹ مقام و ڈاکخانہ چمپانگر۔ ضلع بھاگلپور

عید کا موقعہ ہے۔ کٹ پیس کے نمونے

معہ تاجرانہ فہرست وقواعد ایجنسی۔ دو روپیہ بھیج کر طلب کریں۔

المشتہر۔ سرکل آف مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ سہارنپور

محبوب عاشق کے قدموں پر

نمبر ۱۲

اشتہار بشرح حکم حاضری مدعا علیہ

(زیر آرڈر ۵۔ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

بعدالت جناب مولوی الٰہی بخش خان صاحب مصنف و جج مطالبہ خفیفہ کوئٹہ

امساک لاجواب

دی نیو میڈیکل فارمیسی ... بالمقابل مرکنٹائل بنک۔ نزد فتحپوری۔ دہلی

صداقت کا عید نمبر — ایک روپیہ ... کلکتہ

جاپان نے معاہدہ واشنگٹن کو شکست کر دیا

فرانس بھی اسکو منسوخ کر دیگا

ٹوکیو ۲۴ دسمبر۔ جاپانی وزیر خارجہ مسٹر ہیرو ٹو نے مسٹر سیٹو جاپانی سفیر متعینہ واشنگٹن کو تار کے ذریعہ اس اعلان کی نقل بھیجی ہے جس میں معاہدہ واشنگٹن کی تنسیخ کا ذکر ہے۔ سفیر مذکور نے اس مراسلہ کو امریکن رکن سفیر کارڈل ہل کو پہنچا دیا۔

پیرس ۲۴ دسمبر۔ فرانسیسی وزیر خارجہ نے سرکاری طور پر اس امر کی تردید کی ہے کہ فرانس معاہدہ واشنگٹن سے انحراف کریگا۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت فرانس کی روش یہ ہے کہ جاپان کے انکار کے بعد معاہدہ باقی ہی نہیں رہتا خود بخود ختم ہو جاتا ہے اس لئے اس کی قطعاً ضرورت نہیں ہے کہ فرانس اپنے انکار کا کوئی اعلان کرے۔

متذکرہ بالا تاروں سے قبل فرانس کی روش کے متعلق پیرس سے جو تار آئے ہیں ان میں مذکور تھا

"باخبر حلقوں کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ فرانس بھی آخر کار جاپان کے ساتھ معاہدہ واشنگٹن کے انکار کا اعلان کر دے گا۔ حکومت متعلقہ فریقین کو سرکاری طور پر اپنے فیصلہ سے مطلع کر دیگی کہ وہ ایک جدید معاہدہ کے لئے گفتگو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

موسیو لاوال اور موسیو پیسرے نے وزیر بحریہ وزارت خارجہ اور امارت بحریہ نیز بحری کمیٹیوں کے اراکین کے روبرو تقریریں کریں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس کے متعلق مفصل اعلان عنقریب ہونے والا ہے۔

(معاہدہ واشنگٹن پر مقالہ افتتاحیہ صفحہ ۳ پر ملاحظہ فرمائیے۔)

۱۷ رمضان المبارک کو شہر قریہ میں یوم شریعت منایا جائے

شریعت بل کو منظور کرنے کیلئے حکومت و ارکان کونسل سے درخواست

صوبہ سرحد کے غیرتمند مسلمانوں کو مظاہرہ ملی

جب مسلمانان سرحد کا متفقہ مذہبی مطالبہ شریعت بل کی شکل میں سرحدی کونسل کے اندر پیش کیا گیا۔ اس امر کا پوری توقع تھی کہ تمام ممبران کونسل اور بالخصوص مسلم اراکین پر زور حمایت کرتے ہوئے اس مسودہ قانون کا باضابطہ طور پر منظور کریں گے لیکن حسب سابق اس مرتبہ بھی بہانہ جوئی سے کام لیا گیا اور ایک طرح مذہبی مطالبہ کو رائے عامہ حاصل کرنے کے لئے عوام کے سامنے پیش کرنے کی تجویز پاس کر لی گئی اب شریعت بل تمام مسلمانان سرحد کے سامنے اس غرض کے لئے رکھا گیا ہے تاکہ وہ اس کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کریں۔

شریعت بل کا منشا یہ ہے کہ مسلمانان سرحد معاملات وراثت۔ نکاح طلاق۔ بلوغ۔ ہبہ۔ تملیک۔ مہر۔ وقف۔ وصیت وغیرہ میں احکام شرعیہ کے پابند ہوں یہ احکام قرآن شریف اور احادیث صحیحہ پر مبنی ہیں۔ اگرچہ قانون شریعت ایک مکمل قانون ہے اور وہ اس امر کا محتاج نہیں کہ اس پر کسی قسم کی تنقید یا تبصرہ کیا جائے۔ لیکن بہرکیف ہمارا فرض ہے کہ بیک وقت تمام اکناف سرحد میں اس کی تائید میں آواز بلند کی جائے۔ تاکہ نیم و گوش اصحاب ایوان کونسل کے اندر اور باہر اس کی طاقت کو محسوس کرتے ہوئے مزید التوا سے کام نہ لیں۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے مجلس عاملہ استقبالیہ شریعت کانفرنس نے اپنے اجلاس منعقدہ ۵ نومبر ۱۹۳۴ء میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ بتاریخ ۴ جنوری ۱۹۳۵ء مطابق ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۵۳ھ بعد نماز جمعۃ الوداع صوبہ سرحد کے ہر ایک شہر قصبہ اور قریہ میں شریعت بل کی تائید میں جلسے منعقد کر کے یوم شریعت منایا جائے اور مندرجہ ذیل قرارداد مسلمانوں کی منظوری کے لئے پیش کی جائے۔

"مسلمانان .... کا یہ جلسہ عام مسودہ قانون شریعت بل کی پرزور تائید کرتا ہے۔ جو کہ مسلم آزاد جماعت نے مجلس قانون ساز سرحد میں پیش کیا ہے اور تمام ارکان کونسل سے بالعموم اور مسلم ارکان سے بالخصوص استدعا کرتا ہے کہ وہ اس بل کو جلد از جلد قانونی شکل میں منظور کر کے مسلمانان سرحد کے متفقہ مذہبی مطالبہ کو پورا کریں اور یہ اجلاس حکومت سرحد سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بھی اس مسودہ قانون کی منظوری میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ کرے۔"

(عبدالقیوم سکرٹری مجلس استقبالیہ شریعت کانفرنس پشاور)

پارلیمنٹری رپورٹ کی مذمت

ایوان تجارت کے صدر کی تقریر

اٹھارہ اشخاص کی گرفتاری

ایک گاڑی ناجائز شراب پکڑی گئی

ڈاکوؤں کی سنگدلی

چار آدمیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا

راولپنڈی ۲۴ دسمبر۔ ایک نہایت زبردست ڈاکہ کی خبر جس میں ایک گھرانے کے چار افراد قتل کئے گئے ہیں۔ یہاں آئی ہے یہ واقعہ ضلع اٹک کے ایک گاؤں جبوت کا بیان کیا جاتا ہے جو راولپنڈی سے صرف ۵۰ میل ہے۔ کہتے ہیں کہ ڈاکوؤں کی ایک جماعت نے، جو بندوقوں اور کلہاڑیوں سے مسلح تھی، ایک خوشحال مسلمان کے گھر پر آدھی رات کو چھاپہ مارا۔ گھر والوں پر انہوں نے قابو پا کر انہوں نے گھر کے چار آدمیوں کو جن میں دو عورتیں تھیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ قبل اس کے پولیس یا دوسرے آدمی امداد کے لئے پہنچیں، مجرم وہاں سے فرار ہو گئے اور اپنے ساتھ بہت سا مال بھی لے گئے۔

لاشوں کو کیمبل پور معائنہ کے لئے لایا گیا ہے۔ مجرم ابھی تک مفرور ہیں اور پولیس مصروف تحقیقات ہے۔

ایک بنگالی طالبہ نظربند

ڈھاکہ ۲۴ دسمبر۔ میٹرکولیشن کلاس کی طالبہ و بابو رام چندر گھوش ساکن ڈھاکہ کی مس ہلتا گھوش کو ان کے والد کے مکان میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔

پولیس کی گولی سے ایک شخص ہلاک

زمین پر جھگڑا

حیدرآباد ۲۲ دسمبر۔ ضلع محبوب نگر کے موضع موسا پاسے گولی چلنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے جس سے ایک شخص ہلاک ہو گیا اور تین مجروح ہوئے بیان کیا جاتا ہے کہ ریڈی ذات کی دو قبیلوں میں ایک قطعہ زمین کے متعلق بڑی مدت سے جھگڑا چلا آتا تھا اور دونوں میں دیرینہ دشمنی تھی ایک پارٹی پولیس کو ساتھ لے کر متنازعہ کھیت سے فصل کاٹنے کے لئے گئی دوسری پارٹی کے افراد نے اعتراض کیا اور آپس میں لڑائی ہو گئی جس میں ...

حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب

کی

تقریر سیرت

حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہ بصیرت افروز و شریعت آموز تقریر جو ممدوح نے اٹاوہ کے جلسہ سیرت میں ارشاد فرمائی تھی اور جس کو بعد میں مزید تفصیل و تشریح کے ساتھ مرتب و مدون کر کے الجمعیۃ میں جزواً جزواً شائع کیا گیا تھا، اب الجمعیۃ کے سلسلہ ... اور اس کے ساتھ وہ آخری حصہ بھی شامل کر دیا گیا ہے جو الجمعیۃ میں درج نہ کیا جا سکا تھا۔ تمام کاپیاں پریس کو جا چکی ہیں۔ طباعت شروع ہو گئی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ رمضان المبارک ہی میں کتاب چھپ کر آ جائے گی اور ہم شائقین سیرت کی خدمت میں حسب فرمائش ارسال کر سکیں گے۔

بے شمار خصوصیات

جن حضرات نے اس تقریر کا شائع شدہ حصہ شروع سے آخر تک ملاحظہ فرمایا ہے ان کو خود یہ اندازہ ہو گیا ہوگا کہ رموز و معارف شریعت کا علم حاصل کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کے متعلق ایک بے نظیر و بے عدیل مجموعہ معلومات سے بہرہ اندوز ہونے کے لئے اس کتاب کی قدر و منزلت کیا ہو سکتی ہے۔ ...

مختصر فہرست مضامین

رعایتی اعلان

منیجر الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

Regd. No. 1733

4612
Moulvi Mehdi
Hassan s/o Mufti
P.O Rander
Dt Surat

نورانی
قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو دفتر
قرآن الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے
طلب فرمائیے قیمت مجلد پارچہ عہ

The Jamiat

پادری کی لڑکی
کا
قبول اسلام

اور اس سے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو اس رسالہ کو منگا کر دیکھئے
کس طرح اس نے اسلام کی حقانیت کے قائل ہو کر ...
فی جلد ۲ر علاوہ محصول ڈاک
منیجر الجمعیۃ دہلی

Vol. XX No. 46 DELHI FRIDAY 28 DECEMBER 1934 PRICE ONE ANNA

سات ہزار مسلمانوں کا اجتماع

معلمین اور عام مسلمانوں کا جلسہ

ایک جلسہ زیر صدارت شیخ الاسلام قوم حضرت مولانا مولوی محمد ابو شمس صاحب صدیقی فاضل شعبہ اسلامی مدظلہ العالی گرگٹ بمقام فیصلہ تالاب منعقد ہوا۔ تمام امور ذیل پر اولاً سبجکٹ کمیٹی میں بحث و تمحیص ہوئی بعد ازاں مجمع میں تصویب رائے کی گئی بعد ازاں تمام حضرات نے بالاتفاق رائے کل امور کو پاس کیا اور نہایت ضروری و اہم بتایا۔

(۱) سنتھال پرگنہ میں علم کی کمی جیسی ہے وہ سنتھال وغیرہ آئینی ضلع ہونے سے ظاہر ہے۔ دلیل و حجت کی ضرورت نہیں جو صاحب دلیل طلب کریں گے پھر بذریعہ اشتہار بیان کر دیا جائے گا۔

ڈسٹرکٹ کمیٹی کو روپیہ کی کمی تھی۔ تو دوسرے مدات سے اختصار کر کے ساٹ پورا کر لیا جاتا کیونکہ ابھی تو علم کے میدان میں قدم اول ہی اس کے باشندگان نہیں رکھنے پاتے ہیں۔ عام از جیا کہ وہ ہندو ہوں یا قوم مسلم بالخصوص قوم مسلم۔

اس لئے ہم لوگوں کی متفقہ رائے ہے اور امید ہے کہ جناب کمشنر صاحب بہادر بالقابہ اپنے ماتحت افسران سے اس کی چارہ جوئی فرمائیں گے۔

(۲) معلمین کی تعداد باوجودیکہ نادرتہ گڈا میں بکثرت قوم مسلم آباد ہیں پھر بھی مسلم ٹیچر بہت کم ہیں یعنی تقریباً ۵ ہیں برخلاف ہمارے پڑوسی بھائی ہندوؤں کے کہ وہ ... ٹیچر ہیں۔ تناسب آبادی کا تقاضا تھا قوم مسلم کے ساتھ مفقود تھا ہی۔ مگر ڈسٹرکٹ کمیٹی سنتھال پرگنہ کو روپیہ کی ... تو تعداد ٹیچر کے ... کو پورا کرتے ... [illegible]

... قدرے کم ... کیا ... تھا بجا

(۳) تمام سنتھال پرگنہ میں ... سب ڈویژن ہیں جس میں گڈا ایک سب ڈویژن ہے۔ اور گڈا کا ایک حصہ سادر تھ اور نادرتھ مذکور الصدر پر انصافی صرف نادرتہ گڈا کا ہی ... ہے ہیں جہاں ... بے چارہ مسلم ٹیچر کا ... کیا گیا اور قوم مسلم کے بچوں کو تعلیم سے محروم کیا گیا۔ اس پر ہر ایک صاحب فہم و ذی ہوش قیاس کر سکتا ہے کہ تمام ضلع سنتھال پرگنہ میں مسلمانوں کے ساتھ کیا انصاف کیا گیا ہوگا اور کس قدر بچے تعلیم سے محروم کر دیئے گئے ہوں گے۔

(۴) آنریبل جناب چیرمین بہادر بالقابہ ضلع سنتھال پرگنہ خود کمشنر صاحب بہادر ہیں یہ ہم لوگوں کی خوش قسمتی ہے کہ انصاف کا خون نہیں ہوگا اور تمام مسلمانوں کی امیدیں مجھ کمشنر صاحب موصوف سے وابستہ ہیں۔

(۵) یہ جلسہ تمام ضلع کے مسلم ٹیچر و قوم مسلم کو اپنے اپنے حلقہ میں حقوق کی حفاظت کرنے کی سفارش کرتا ہے۔

(۶) جلسہ نے یہ تجویز پاس کی ہے کہ اس کی نقل جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر و جناب ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب سنتھال پرگنہ و جناب چیرمین صاحب ڈسٹرکٹ کمیٹی سنتھال پرگنہ و ڈپٹی انسپکٹر صاحب کو دیا جائے۔ اور ان لوگوں سے التجا کی جائے کہ ہم لوگوں کے طرف نظر مہربانی کی جائے اور انصاف کا خون نہ ہونے دیں نیز تمام اخبارات میں شائع کرنے کی تجویز پاس کی گئی ہے۔

دعوت کی حقیقت

الجمعیۃ مورخہ ۱۶ر دسمبر ۱۹۳۴ء میں ایک صاحب نے وفد امارت شرعیہ پر جو اضلاع چھوٹا ناگپور کے دورہ کرنے کے سلسلہ میں گرڈیہ آیا تھا اس پر اعتراض کیا ہے کہ اس نے ایک شراب فروش کے یہاں ایک روز کھانا کھایا۔ اس سلسلہ میں اعتراض کرتے ہوئے انہوں نے مدیر الجمعیۃ وغیرہ کو بھی توجہ دلائی ہے، اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ ایک واقف کار کی حیثیت سے واقعات کو لکھ دوں، اور واقعات کا لکھنا اس لئے بھی ضروری سمجھتا ہوں، کہ میں جانتا ہوں کہ ارباب امارت شرعیہ خرافات کا جواب نہیں دیا کرتے، اس فرض کو میں ادا کر دیتا ہوں۔

واقعہ یہ ہے کہ امارت شرعیہ کا وفد گرڈیہ پہونچا تو وہاں کئی روز رہ گیا اور ارکان وفد کے وعظ و تبلیغ سے مسلمانوں نے استفادہ کیا۔

گرڈیہ کے مسلمان ارکان وفد کی دعوتیں کرتے رہے شراب کے ایک مسلمان تاجر جن کے دوسرے ذرائع آمدنی بھی بہت وسیع ہیں، ارکان وفد کو دعوت دی، دعوت کی اطلاع جب مولانا شاہ محمد قمر الدین صاحب صدر وفد کو ہوئی تو انہوں نے قبول کرنے سے معذوری کا اظہار فرمایا۔

پہلے تو یہ تاجر صاحب نے میزبانوں کو اطلاع دی تھی، جب انکار کی خبر ملی تو وہ خود آئے اور کہا کہ میرے ذرائع آمدنی تجارت شراب کے علاوہ اور دوسرے جائز ذرائع سے بھی ہیں، اس کے ماسوا تمام لوگ وکیل بیرسٹر اور رشوت خوار سرکاری ملازمین اور مسلمانوں کو برباد کر کے اپنا مفاد حاصل کرنے والے کونسل و اسمبلی کے ارکان کے یہاں کھانے میں مضائقہ نہیں سمجھتے، جن کی آمدنیاں یقیناً حرام ہیں، تو پھر میرے یہاں ایک وقت کی دعوت قبول کرنے میں کیا مضائقہ ہے جب کہ میری آمدنی مخلوط ہے۔ اس کے علاوہ علماء کرام ہندوستان کو دار الحرب فرماتے ہیں اور دار الحرب میں حرام اشیاء کی بیع جائز ہے اس لئے میری آمدنی دوسرے لوگوں کی آمدنی سے زیادہ طیب ہے۔

یہاں کے جتنے کار ہائے خیر ہیں مسجد مدرسہ انجمن وغیرہ سب کے کارکن برابر مجھ سے اعانت طلب کرتے ہیں، لیکن کھانا کھانے میں یہی لوگ اعتراض کرتے ہیں۔

بہر کیف اس کے بعد انہوں نے سخت اصرار کیا، کہ اگر آپ میری دعوت قبول نہیں کریں گے تو میرے تمام معاصرین مجھ پر طنز کریں گے ان کے بے حد اصرار ... حضرت مولانا شاہ محمد قمر الدین صاحب نے فرمایا کہ ... قرض لیجئے اور اسی سے ہم لوگوں کا ... تو ہم لوگ کھائیں گے ورنہ نہیں کھائیں گے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

اب اس کو آپ جو الزام لگا دیجئے یا جو کچھ کہئے، فقہاء اس کو جائز و درست کہتے ہیں، اور ایک جائز کام کرنے پر کسی کو ملامت کرنا الا من کرنے والے کی جہالت کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا یہ واقعہ تھا کیا اگر آپ مناسب سمجھئے تو شائع فرما دیجئے۔

(غلام احمد انصاری گرڈیہ ضلع ہزاری باغ)

قادیانی گروہ اسلام سے خارج ہے

مسلمانان رنگون کا عظیم الشان اجتماع

جمعیۃ آل انڈیا تبلیغی کانفرنس منعقدہ قادیان ضلع گورداسپور مورخہ ۳۰ رمضان ۱۳۵۳ھ مطابق چودہ دسمبر ۱۹۳۴ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ رنگون کا عظیم الشان مرکزی سورتی سنی جامع رنگون میں بصدارت حضرت مولانا اسمٰعیل بن محمد بسم اللہ صاحب زادہ مجدہ مفتی اعظم برما صدر جمعیۃ علماء برما ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جناب قاری آل احمد صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ راندیریہ نے تلاوت کلام پاک سے جلسہ کی کارروائی کی ابتدا فرمائی۔

حضرت صدر صاحب مدظلہ کی پرزور صدارتی تقریر کے بعد حضرت علامہ حکیم عبد اللہ رشید نواب صاحب ملکی خطیب جامع رنگون نے حسب ذیل تجویز جامع مانع تقریر کے بعد پیش فرمائی جو بتائید جناب مولانا ظفر احمد صاحب ناظم مدرسہ محمدیہ راندیریہ باتفاق آراء منظور ہوئی۔

"مسلمانان رنگون کا یہ عظیم الشان جلسہ اس حقیقت کو واضح کر دینا اپنا ضروری فرض سمجھتا ہے کہ فرقہ ضالہ قادیانی مع شاخ جماعت احمدیہ چونکہ اسلام سے خارج ہے اس لئے اس کے کسی فرد کو کسی پارٹی میں اہل اسلام کا نمائندہ بنانا یقیناً اسلام کی توہین اور اہل اسلام کے حقوق کے منافی کرنے کے مترادف ہے اسی بنا پر یہ جلسہ اس کو بھی واضح کئے دیتا ہے کہ وہ کسی طریقہ سے چوہدری ظفر اللہ خاں قادیانی کو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں بحیثیت نمائندہ اہل اسلام دیکھنا گوارا نہیں کر سکتا اور گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس تقرر کو منسوخ کر کے کسی مسلم کو سر فضل حسین کا جانشین قرار دیا جائے۔ اور فرقہ قادیانی کو اسلام سے باہر فرقہ اقلیت میں شمار کیا جائے۔"

(مولوی محمد رحمت اللہ مبلغ جمعیۃ علماء برما رنگون)

سید پور دار العلوم کا شعبہ تبلیغ

مخفی نہیں کہ خطہ ہندوستان کے دیگر حصوں میں جس طرح مذہبی تعلیم و تربیت کے انتظام اور قرآن و حدیث کے تعلیم کے لئے اہل دولت کی حمایت اور مدبرین قوم کے زیر نگرانی بڑے بڑے اسلامی مدارس و ادارہ جاری ہیں اس طرح کا کوئی بھی انتظام ملک بنگال میں موجود نہیں ہے یہ بدقسمتی ہے کہ حامیان اسلام کی حمایت و مدبرین قوم کی کوشش سے آج تک یہ ملک محروم ہے اور یہ محرومی قوم کی فنا و ہلاکت کا باعث ہو رہا ہے نور اسلام کو چمکتے ہوئے ساڑھے تیرہ سو برس کا زمانہ گذر رہا ہے لیکن صوبہ بنگال کے بیشتر مسلمان احکام شرعی سے واقف ہونا تو درکنار کلمہ توحید سے نا آشنا ہیں اس ملک کے مسلمان مادار بیر، گوال بیر، البطہ پیر، سوبھا پیر، سبیلا مائی کالی و درگاہ دیوی وغیرہ وغیرہ پچاس قسم کی پوجا پوجتے ہیں چھوٹے چھوٹے اور بھی بہت قسم کی مشرکانہ پوجا پاٹ میں مبتلا ہیں جس کا شمار ہی نہیں علاوہ اس کے ایک دین فرقہ "بادل بیر فقیر" کے نام سے مشہور ہے جو کہ اسلام کے سخت دشمن ہیں ان کے اسلام کے نام پر ... حرکت اسلام پر کاری ضرب ہے ... گروہ ... شرارت سے قوم کی شیرازہ کو چور چور کر دیا۔ اس پر اور بالائے مصیبت یہ کہ غیر قوم کی مذہبی عقائد و عادات مسلمانوں کے رگ و ریشہ میں اس قدر رچا گئی ہیں جن سے نجات ملنی ہی دشوار ہے جو باخبر حضرات مسلمانان بنگال کی اندرونی حالت سے واقف ہیں وہ حضرت مرحوم ... کے رپورٹ میں مسلمانان بنگال کی کثرت تعداد پر مطمئن خاطر نہیں ہو سکتے ...

بنگال کے مسلمانوں کی حالت سب سے بدتر ہے اس ملک کے مسجد وغیرہ میں جو چھوٹے چھوٹے مکاتب جاری تھے، اور کچھ قل کلمہ تعلیم دیجا رہی تھی وہ سب بھی ملک کی اقتصادی مصائب کے وجہ سے بند ہوتے جاتے ہیں۔ اس ابتر حالت میں شمالی بنگال کے مسلمانوں کے لئے مذہبی امور کی حفاظت سخت ترین مشکل ہے بے دینی و گمراہی کی غلبہ ہر چہار طرف سے اور اسلامی دعوت و اسلامی تعلیم کی حالت حد درجہ بے اعتنائی و افسوسناک ہے اس تباہ کن عالم میں خادمان دار العلوم روضۃ الاسلام سید پور کی کوشش سے ماہ ستمبر کے آخر میں دار العلوم میں ہمدردان اسلام و علماء و بزرگان دین کے ایک جلسہ منعقد ہوا اور قوم کی اصلاح اور گمراہوں کو ہدایت کے واسطے دار العلوم کی طرف سے شعبہ تبلیغ اسلام کی گئی الحمد للہ ذہب دوست علماء مقرر کر کے ہر ایک گاؤں و محلہ میں تبلیغی کارروائی جاری ہو گئی ہے لیکن مشکل امر یہ ہے کہ ایک تو دار العلوم کی ابتدائی حالت اور عمارت کی تعمیر اور تبلیغی صرفہ اور اس پر اور بھی شعبہ تبلیغ اسلام کی بار گراں ہے ہمدردان اسلام کی توجہ کی درخواست ہے۔

(ریاض الدین احمد عفی عنہ مہتمم دار العلوم روضۃ الاسلام سید پور ضلع رنگپور بنگال)

جمعیۃ التذکیر مبارک پور کے تبلیغی جلسے

اس سال شعبان کے عشرہ اخیرہ میں "جمعیۃ التذکیر" مبارکپور ضلع اعظم گڈھ کے کئی تبلیغی جلسے مضافات مبارکپور میں مختلف مقامات پر بڑے پیمانے پر ہوئے جن میں مقامی ارباب علوم کے علاوہ بیرونی علمائے کرام بھی تشریف فرما تھے۔ مختلف اسلامی مضامین پر نہایت موثر تقریریں ہوئیں جن میں ان خرابیاں کی اصلاح خاص طور پر ملحوظ تھی جو مسلمانوں میں عموماً فی زمانہ پائی جاتی ہیں سامعین بہت محظوظ اور بہرہ اندوز ہوئے۔ ایک جلسہ کے موقعہ پر بعض بیرونی علمائے عظام نے جلسے کے متعلق ایک تحریر عنایت فرمائی ہے جو درج ذیل ہے۔

الحمد للہ کہ اس سال ... شعبان یوم جمعہ کو جمعیۃ التذکیر مبارکپور کے جلسے میں ... حکیم مولوی محمد سلیمان صاحب ... شرکت کا بھی اتفاق ہو گیا ... اور لوگوں کے شوق و ذوق نزول کو ... [illegible]

آیا۔ خدا کرے ہمیشہ یہ جلسہ کامیاب رہے اور حوادث زمانہ سے محفوظ اور لوگ کما کماحقہ متاثر رہیں اور حسن ہدایات سے ... حفظہ اللہ الموفق والسلام خیر ختام۔

[illegible]

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں، کاغذ سفید ولایتی نادر ہے جا شدہ ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا با محاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو عطر ہے نادر تفسیر کا مثل ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مستدرک حاکم ابن مردویہ، ابن ابی حاتم مسند بزار، مسند امام احمد، اسباب نزول از جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام قرآن و مسائل قصص تاریخ حکایات ظاہری و باطنی اشارات غرضیکہ تفسیری جو مابہ الامتیاز خصوصیات ہو سکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصہ میں اول حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور ان کی تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دی تھیں اور آپ کے وہ تمام خطوط مع ترجمہ درج ہیں جو آپ نے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام رائے دعوت اسلام روانہ ہوئے تھے بعد میں خلفاء راشدین کے کامل حالات ہیں حصہ دوم میں فضائل القرآن و اسرار حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ قادریہ اور چشتیہ کے بزرگوں کے مخفی اعمال قرآن و خواص جملہ سورتوں اور آیتوں اور پورے قرآن کے تعویذ ہیں اور تعبیر خواب اور ترکیب فالنامہ کے مبالغہ درج ہیں۔ پانچویں حصہ میں قرأت کا بیان اور قواعد ہے۔ سائز ۲۲×۲۶ صفحات ۹۲۸ رعایتی ہدیہ مجلد جس ... دستی ۱۰ر محصول ڈاک علاوہ فیس منی آرڈر ۲ر

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حروف کی خوشنمائی صفائی کی آب سے دوبالا ہے گویا ایک ماہر کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آج کی طرح روشن ہیں ہر ایک بوڑھا مرد و عورت بچہ بآسانی پڑھ سکتا ہے زیر متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے اس ترجمہ میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآن شریف کے ایک ایک لفظ کے معنی بتاتا ہے۔ حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر چھاپی گئی ہے اور ضروری مقامات پر شان نزول کے ساتھ ساتھ مسائل ان کامل احادیث سے دیا گیا ہے تفسیر کے عنوانات کی تشریح کے واسطے ایک کتاب کی ضرورت ہے کیونکہ کم و بیش ایک ہزار عنوان قائم کئے گئے ہیں مضامین تفسیر کی خوبی کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ کتب تفاسیر احادیث سے جناب مولانا عبد التواب صاحب چشتی شاگرد رشید مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند نے تالیف کیا ہے اور ہندوستان کے مشہور خوشنویس استاد فن منشی محمد عبد الغنی صاحب خلف منشی محمد ممتاز علی صاحب مہاجر مکی نے اپنی خاندانی یادگار کے طور پر لکھا ہے اور اس کی صحت کا یہ حال ہے کہ ایک ایک حرف پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ دہلی کے بڑے بڑے علماء و ماہر حفاظ نے اس کی صحت میں حصہ لیا ہے۔ باوجود کہ سائز کے جلی قلم عربی و اردو ہر دو خط خوشخط نہایت صحیح زیر و زبر وغیرہ اپنے اپنے حروف پر دئے گئے ہیں۔ آپ سفر و حضر میں اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں جیب میں آسانی سے آ جاتی ہے موٹائی ایک انچ ہر سطر پر بیل بوٹوں سے اس کی شان دوبالا ہو گئی ہے۔ ہندوستان میں اس شان کی حمائل شریف کا مقابلہ ناممکن ہے اس قدر اوصاف کے باوجود اس کا رعایتی ہدیہ مجلد چرمی ... [illegible]

ملنے کا پتہ۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیے

روہیلکھنڈ کے بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانح عمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

سید الطاف علی صاحب بی اے (علیگ) بریلوی کی یہ معرکۃ الآراء تصنیف جس میں آنریبل سر سیتا رام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبد الواحد صاحب ایم۔ اے (مقیم لندن) نے مبلغ ایک ہزار روپیہ کے عطیہ سے قدردانی فرمائی ہے سرزمین روہیلکھنڈ میں بالخصوص اور ملک کے طول و عرض میں بالعموم نہایت قلیل عرصہ میں حیرت انگیز مقبولیت حاصل کی ہے۔

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھائیے

حجم چار سو صفحات تقطیع ۲۰×۲۶ کاغذ چکنا، چمکدار کتابت و طباعت دیدہ زیب نو دیدہ بارہ ... کی چھپی ہوئی) نایاب تصاویر ٹائٹل عمدہ رنگین قیمت دو روپے چار آنے مجلد تین روپے دستی

ملنے کا پتہ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

جنت و دوزخ

حضرت العلامہ مولانا حافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسقدر ذخیرہ ترغیب و ترہیب بعنوان جنت کی کنجی و دوزخ کا کھٹکا میں جمع کر کے اردو تعلیمیافتہ انسانوں خصوصاً مسلمانوں پر گرانقدر احسان فرمایا ہے ہر جنت کی تمنی اور دوزخ سے مجتنب سعادتمند روح کے لئے ان دونوں رسالوں کا مطالعہ بے حد ضروری ہے جن حضرات نے اب تک ان دونوں کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا ہے ان کو چاہئے کہ نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر جلد سے جلد طلب فرمائیں کیونکہ بہت ہی کم نسخے رہ گئے ہیں تاخیر کرنے سے دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ علیحدہ علیحدہ دونوں کی قیمت بالترتیب ۸ر اور ۶ر ہے مگر دونوں کے خریدار سے صرف ۱۲ر علاوہ محصول ڈاک لئے جاتے ہیں۔

ملنے کا پتہ۔ منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

(جید برقی پریس دہلی میں باہتمام ... طبع ہو کر ... شائع ہوا)